هٰذَا بَیَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًی وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِیْنَ

بفضل [illegible] عنایت آمر امر کن فکان و اعانت و دستگیری [illegible]

تفسیر عمدة البیان

سنه ۱۳۰۲ هجری

جلد اول

[illegible] جناب مولوی سید [illegible] علی صاحب [illegible]

در مطبع یوسفی دہلی باہتمام سید علی حسن [illegible]

هٰذا بیان للناس وهدی وموعظة للمتقین

عمدة البیان
تفسیر
جلد اول

بمطبع یوسفی دهلی باهتمام سید علی حسین مطبوع گردید ۱۳۰۲

CHECKED-75

دستخط جناب جنت مآب مجتہد العصر ممتاز العلماء

فخر المدرسین جناب سید محمد تقی صاحب اعلی اللہ مقامہ

باسمہ سبحانہ

یہ تفسیر جو فاضل نحریر فخر الحجج والمعتمرین زائر ائمہ معصومین صلوات اللہ علیہم اجمعین زکی متقی المعی لوذعی مولوی **سید عمار علی** سلمہ اللہ تعالی وابقاہ ورزقہ ماتمناہ نے تصنیف فرمائی ہے مقامات متفرقہ اُس کے ملاحظہ بخیف میں آئی حق سبحانہ وتعالے اُن کو جزاے خیر دے اور اُنکی سعی کو شائع کرنے مذہب برحق ائمہ ہدی علیہم السلام میں قبول فرماے اور مومنین کو اُس سے منتفع کرے

کتبہ العبد المذنب محمد التقی بن سید العلماء السید حسین بن آیۃ اللہ فی العالمین السید دلدار علی حشرہم اللہ مع اجدادہم الطاہرین - ظہر یوم الاحد الثالث والعشرین من شہر ذیقعدہ سنہ ۱۲۸۸

مہر

عبارت مہر

لا الہ الا اللہ العبد احمد علی
بندہ محمد تقی بن
حسین بن علی
۱۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم

شکر واجب ہے خدای پاک کا ٭ جسنے بخشی نعمتین بے انتہا
پہلے وہ لایا عدم سے ہمکو یہان ٭ خاک کے پتلے مین داخل کر کے جان
پہر کیا نطفہ سے پیدا ہر بشر ٭ بخشکر پاکیزہ شکل اور خوبتر
پہر دیا اوسنے ہمین عقل و حواس ٭ تاکہ ہم ہوجاوین نیک و حق شناس
پہر ہدایت کے لئے بہیجا رسول ٭ اور ہوا قرآن کا اوسپر نزول
تاکہ راہ حق سے وہ واقف کرے ٭ سبکو خوشخبری دے اور خایف کرے
دیوے جنت کی بشارت نیک کو ٭ بدکو دوزخ سے ڈرانیوالا ہو
اور بڑی نعمت سنو قرآن ہے ٭ جو سبہونکا ہادی و بیان ہے
پیروی اسکی کرے جو نیک ذات ٭ داخل جنت ہو وہ پاکر نجات
ایسی اسکی سیکڑون احسان ہین ٭ شکر کس کس کا کرین حیران ہین

اسصورت مین اپنا عجز بیان کرنا اداے شکر ہر نعمت ہے یہ بہی شکر اوسکا ہے ورنہ کس مین یہ قدرت ہے کہ اوسکی نعمتو کا شکر ادا کرسکی اور اوسکے اوصاف کو بیان کرسکی اور درود و سلام حد سے سوا اور رحمت بے انتہا بادشاہ ہر دو سرا سرور انبیا سید اتقیا مالک یثرب و بطحا حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ پر کہ جو خاتم انبیا ہے اور بعد اوسکے کوئی پیغمبر نہوگا اور اوسکا دین قیامت تک باقی رہیگا تعریف اس سید المرسلین کی کب کسی سے ہوسکتی ہے کہ خدا تعالے خود مداح اوسکا ہے ٭ محمد خاص بندہ ہے خدا کا ٭ کہ جو سردار ہے سب انبیا کا ٭ اوسکی خلق سے ہی خلق عالم اور اوسکا نور ہے سب پر مقدم ٭ نہ وہ ہوتا تو رہتی خلق معدوم ٭ اوسیکے دم سے ہے دنیا مین سب ہوم ٭ وہ سب خلقت سے اعلی و افضل ٭ اور اوسکا دین سب سے ہوا ہے اکمل ٭ کیا اسلام کو دنیا مین قایم ٭ یہی رہتا تہا اوسکا شغل دایم ٭ مٹانا شرک ہی اور اوسکے اوکہاڑی ٭ اوسی نے کفر کی بستی اوجاڑی ٭ بتون سے کردیا کعبہ کو خالی ٭ حرم مین دین حق کی دہوم ڈالی ٭ خدا کی راہ مین ایذا پائی ٭ ستمگارونکی کیا کیا دکہہ اوٹہائی ٭ مگر شکوہ سے ناواقف زبان تہا ٭ دعا خیر ہی ورد زبان تہا ٭ بزاران تحیات و صلوات و سلام اوسکی آل پر کہ جو دوازدہ امام علیہم السلام مین اور فضایل اور اوصاف اونکے مثل فضایل و اوصاف رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے ہین کیونکہ یہ فرع و شاخین ہین اوس اصل کی ٭

نبی کے بعد یہ مولا ہین سب کے ٭ سفر مین یہ نشستگاہ رب کے
یہی سب ہادی دین خدا ہین ٭ یہی سب جانشین مصطفے ہین
انہین کا دین ہی دین پیمبر ٭ جو باہر انکے ہی وہ حقسے باہر
یہی ہین جان قرآن کی سراسر ٭ رفیق انکا ہے وہ یہ اوسکی ہین پر
جدا ہوگا نہ ان سے یہ کسی سے ٭ ملین جبتک نہ کوثر پر نبی سے
نبی سے پایا ہے سینہ بسینہ ٭ نجات مومنین کا ہین سفینہ
کواکب کے ہین جیسے برج بارہ ٭ ایسے علم کی ہین درج بارہ
یہ واقف گہر سے ہین جو تھے طبق کے ٭ یہ بارہ در ہین شہر علم حق کے
نبی ہے اصل اور یہ فرع اونکی ٭ بجو ہے انکی جا شرع اونکی
ہوا ہے انسے روشن دین منصور ٭ یہ ہستی ہین ہین نور علی نور
اطاعت انکی ہے قرآن مین مرقوم ٭ یہی ہین سب اولو الامر اور معصوم
مخالف انکا ہے دین جاہل ٭ اور انکی غیر کی ہین حکم باطل
امامت ختم ہے مہدی دین پر ٭ نبوت جیسی ختم المرسلین پر
وہ گو غایب ہے نظر سے ہمارے ٭ مگر ہے فیض اوسکا ہمیشہ جاری
کہ جیسے ابر مین سورج نہان ہے ٭ اوسیکی نور سے روشن جہان ہے
ظہور اپنا کریگا جب وہ مستور ٭ کریگا عدل سے دنیا کو معمور
الہی پیروی انکی عطا کر ٭ اور انکی حب کو ہے دل مین جا کر
قیامت تک نہ چہوٹے ساتھ انکا ٭ جماعت مین ہو انکی حشر میرا

اور بعد حمد اور صلوٰة کے گذارش کرتا ہے خدمت مین مومنین کے خاکسار عمار علی رہنے والا سونی پت ضلع شاہجہان آباد کا کہ بعضے مومنین
دین دار نے اس عاصی کے پاس خطوط روانہ کرکے درخواست کی کہ تفسیر قرآن شریف کی زبان اردو مین کہ جس سے عام لوگونکو فائدہ ہونیکا
کسی نے تحریر نہین فرمائی ہے اور اگر کسی نے کچھ لکھا ہے تو بطور حاشیہ کے لکھا ہے اور ہر آیت کے معنے کو حل نہین کیا ہے اور نہ ہر آیت کی تفسیر
لکھی ہے اب کوئی ایسی تفسیر مرقوم ہو کہ جسمین سب آیات کا حل ہو اور شان اور سبب نزول ہر آیت کا اور قصہ جو کہ اوس سے متعلق ہے
تفصیل سے ہو اور اختلاف قرائت اور ترکیب نحوی بھی موافق ضرورت کے اوسمین مذکور ہو اسواسطے اس خاکسار نے حکم مومنین کو برسر و چشم
قبول کرکے باوجود قلت سامان اور کثرت افکار کے لکھنا تفسیر کا شروع کیا اور موافق اونکے مقصود کے مثل اور تفسیرون عربی اور فارسی کے اس
تفسیر کو تحریر کیا کہ ہر آیت کی تفسیر لکھی اور شان نزول آیت او قصہ قرائت اور ترکیب نحوی حسب ضرورت سبکو اس تفسیر مین درج کیا اور اثبات مذہب
حق اور جواب مخالفین مین بہت تفصیل کی کوشش اس تفسیر کے اور تفسیرون مین کم ہوگا اور واسطے ثابت کرنے مذہب حق کے اگر اونکی اشارہ
بھی کسی آیت مین پایا ہے تو وہین اوسکو ذکر کر دیا ہے اور وعظ او پند مین احادیث رسول خدا اور ائمہ ہدیٰ سے اس تفسیر کو مزین کیا ہے اور نہایت
آسان عبارت مین اس تفسیر کو لکھا ہے کہ جسکو تھوڑا سا خواندہ آدمی بھی پڑھکر سمجھ لیوے اور نام اسکا عمدة البیان فی تفسیر القرآن رکھا ہے اور آدمی
جو سہو اور نسیان سے خالی نہین ہوتا ہے اسواسطے برادران ایمانی کی خدمت مین درخواست یہہ ہے کہ اگر اس تفسیر کی تحریر مین اس
عاصی سے کوئی خطا واقع ہوئی ہو یا خلاف محاورہ زبان اردو کے کوئی لفظ تحریر مین آیا ہو تو اوسکو معاف فرماوین اور اس گنہگار کو ایسی خطا پر
ملامت نکرین کہ خطا سے کوئی بشر خالی نہین ہے اور دعا پروردگار عالمین سے یہہ ہے کہ مومنین کو اس تفسیر سے فائدہ بخشی اور اجر اسکا
اس خاکسار کو اور اس خاکسار کے والدین کو عطا کرے وما توفیقی الا باللہ وہو نعم الوکیل ونعم المولی ونعم النصیر اور اسمین تین مقدمہ ہین

مقدمہ پہلا قرآن شریف کے نازل ہونیکے بیان مین منقول ہے کہ قرآن تمام اور کل ماہ رمضان مین شب قدر کو بیت المعمور مین نازل
ہوا تہا اور بعد اوسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ پر سورت سورت اور آیت آیت نازل ہوتی تہی تیئیس برس کے عرصہ مین حضرت پر
تمام قرآن نازل ہوا ہے اور اوسمین ایکسو اور چودہ سورتین ہین لیکن ہمارے نزدیک والضحی اور الم نشرح ایک سورت ہے اور الم تر کیف اور لایلاف
دونو ایک سورت ہے اور کہتے ہین کہ قرآن مین چھ ہزار اور چھ سو اور چہاسٹھ آیتین ہین اور زمخشری نے تفصیل مین اون آیتون کے لکھا ہے
کہ ایکہزار آیتین قصص مین ہین اور ایکہزار مثلون مین اور ایکہزار وعدہ مین اور ایکہزار وعید مین اور ایکہزار امر مین اور ایکہزار نہی مین اور
پانسو حلال اور حرام مین اور ایک سو دعا مین اور چہاسٹھ ناسخ اور منسوخ مین اور جو قرآن کہ خدا تعالےٰ کی جانب سے رسول خدا صلعم پر
نازل ہوا ہے وہی قرآن ہے جو کہ اس زمانہ مین موجود ہے اور اوسمین کسیکی اپنی طرف سے کچھ زیادہ نہین کر دیا ہے اور اگر کوئی زیادہ کرتا تو اوسیوقت
معلوم ہو جاتا اسواسطے کہ کلام خدا کی مثل آدمی کا کلام نہین ہو سکتا دیکھو عبارت عربی مین اگر کوئی آیت کلام اللہ کے داخل ہو تو صاف ظاہر
ہو جاتا ہے کہ یہہ کلام اللہ کے آیت ہے اور عبارت عربی مین آیت ایسی روشن ہوتی ہے جیسے کہ پتھرون مین کوئی ٹکڑا جواہر کا پڑا ہوا روشن
ہوتا ہے اور جیسے کہ کلام اللہ مین کوئی زیادہ آیت کسی آدمی کے داخل کی ہوئی نہین ہے ایسی ہی اس کلام اللہ مین ویسا نقصان بھی نہین ہے
کہ جس سے وہ محرف ٹھہرے اور درجہ حجیت سے ساقط ہو جائے ہان بعضے روایات سنی اور شیعہ کی قرآن شریف کے کم ہو جانے پر دلالت کرتے ہین
لیکن چونکہ وہ روایتین اخبار احاد سے ہین یقین اوسکا نہین ہو سکتا اور کلا[illegible]م اللہ جو کہ قرآن ہے وہ ویسا ہے نہ کم ہے اس سے
نعیاذاً باللہ اوسمین تحریف سے البتہ اسقدر فرق ہے اسمین کہ جو سورت نازل ہونے مین مقدم تہی اوسکو موخر کر دیا ہے اور
موخر کو مقدم کر دیا ہے اور یہی مذہب ہمارے علماء [illegible] کا ہے اور قاریون نے جو چند آیات کے الفاظ مین باہم اختلاف کیا ہے
وہ اختلاف اونکا الفاظ مین ہے کہ کسی نے مالک [illegible] پڑہا ہے اور کسی نے ملک پڑہا ہے اور کسی نے نعلم متکلم کا صیغہ پڑہا ہے اور ضمیر متکلم کی

اوسمین خدا کے واسطے ہے اور کسی نے اوسکو بعلم غایب کا صیغہ پڑہا ہے اور ضمیر اوسکی طرف خدا کی پھیری ہے لیکن مقصود دونون قرائتون سے ایک ہے اوسکو تحریف اور تغیر نہین کہتے ہین **مقدمہ دوسرا** قران کی تلاوت کے آداب کے بیان مین چاہیے کہ تلاوت کرنیوالا وقت تلاوت قران کے وضو سے ہو اور قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھے اور قران کو کسی بلند چیز پر مثل رحل وغیرہ کے رکھے اور پڑہنے سے پہلے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہے اور خشوع اور خضوع سے پڑہے اور اسکے معنے مین فکر اور تامل کرے اور جسوقت جنت کا ذکر آوے تو خدا یتعالی سے اوسکو طلب کرے اور اگر دوزخ کا ذکر آوے تو اوس سے پناہ مانگے اور موافق قرارت مشہورہ کے پڑہے اور حرفون کو اونکے مخرجون سے ادا کرے اور بہت جلد نہ پڑہے اور نہ حرفون مین بہت فاصلہ کر کے پڑہے اور ایسا جانے کہ گویا خدا کو دیکہتا ہے اور ایسا نہو سکے تو جانے کہ خدا مجھکو دیکہتا ہے اور حلال اور حرام کا حکم کرتا ہے اور آواز خوش بنا کر اور حزن اور گریہ سے پڑہے اور منقول ہے کہ جسوقت امام زین العابدین علیہ السلام قران کو پڑہتے تہے تو راہگیر سننے کے واسطے کہڑے ہو جاتے تھے اور اونکی آواز خوش کو سنکر بعضے بیہوش ہو جاتے تہے پس چاہیے کہ پڑہنے والا آواز خوش سے قرآن کو پڑہے لیکن جو راگ شرع مین حرام ہے اوسمین قرآن کو نہ پڑہے اور منقول ہے کہ ہر چیز کے واسطے ایک زیور ہے اور زیور قرآن کا آواز خوش ہے اور قرآن کے حفظ کرنے کا بہت ثواب ہے لیکن حفظ پڑہنے سے دیکہ کر پڑہنے کا بہت ثواب ہے اسواسطے کہ قرآن کی طرف نظر کرنی بہی عبادت ہے اور اسطرح سے آواز کو بنا کر نہ پڑہے کہ اوسکے حروف اور اعراب مین ایسا فرق ہو جائے کہ وہ اپنے احوال پر باقی نرہین اور قرآن کو بہت صحیح کر کے پڑہے اور اگر اوسمین غلطی ہو تو قران صحیح سے اوسکا مقابلہ کر کے اوسکو صحیح کر لیوے اور کاہلی اسمین نکرے اور بے وضو بہی ہر چند قرآن کو پڑہ سکتے ہین لیکن بے وضو اوسکے حرفونکو مس نکرے کہ حرام ہے اور حالت جنابت اور حیض اور نفاس مین سات آیتون سے زیادہ نہ پڑہے اور نہ اوسکے حرفونکو مس کرے اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ اپنے گہرونکو قران کے پڑہنے سے روشن کر دو تم اور تاریک مت کرو اونکو قرآن کی تلاوت کے ترک کرنیسے جیسے کہ طریقہ یہود اور نصاریٰ کا ہے کہ نماز کو اپنی مسجدون مین پڑہتے ہین اور اپنے گہرون کو معطل چہوڑتے ہین اور جو کوئی اپنے گہر مین قران کی تلاوت کرے تو خیر اور برکت اوس گہر مین کثرت سے ہوتی ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جسوقت کوئی مسلمان اپنے گہر مین قرآن کی تلاوت کرتا ہے باشندے آسمان کے اوسکو آسمین دکہلاتے ہین جیسے کہ باشندے زمین کے ستارہ روشن کو آسمین دکہلاتے ہین اور انس نے رسول خدا صلعم سے روایت کی ہے کہ اہل قران جو کہ پڑہنے والے اوسکے ہین وہ خدا کے لوگ اور مخصوص اور مقرب اوسکے درگاہ کے ہین اور بہتر عبادت جو کہ بندہ کرتا ہے وہ پڑہنا قرآن کا ہے اور فرمایا ہے اون حضرت صلعم نے کہ پڑہنا قران کا افضل ہے ذکر سے اور ذکر افضل ہے صدقہ سے اور صدقہ افضل ہے روزہ سے اور روزہ سپر ہے آتش دوزخ سے **مقدمہ تیسرا** تلاوت قرآن کی ثواب کے بیان مین واضح ہو کہ تلاوت قرآن شریف مین اسقدر اجر اور ثواب ہے کہ اگر بعد ادائے واجبات فقط تلاوت قران مین مومن مشغول ہو تو واسطے حصول نجات اور ترقی درجات عالیات کے کفایت کرتا ہے اور فضیلت تلاوت قرآن مین بہت حدیثین منقول ہین لیکن مین چند احادیث کے بیان پر اکتفا کرتا ہون جامع الاخبار مین لکہا ہے کہ فرمایا ہے رسول خدا صلعم نے سلمان سے کہ اے سلمان تجھکو قرآن کی تلاوت کرنی چاہیے اسواسطے کہ پڑہنا قرآن کا کفارہ ہے گناہونکا اور پردہ ہے آتش دوزخ سے اور امان ہے عذاب سے اور جو کوئی اوسکی تلاوت کرتا ہے واسطے اوسکے ثواب سو شہیدونکا لکہا جاتا ہے اور ہر سورت کے پڑہنے مین ثواب پیغمبر کا سا دیا جاتا ہے اور قرآن کے پڑہنے والی پر رحمت خدا نازل ہوتی ہے اور ملائکہ اوسکی واسطے استغفار کرتے ہین اور بہشت اوسکا مشتاق ہوتا ہے اور خدا اوس سے راضی ہوتا ہے اور جسوقت مومن قرآن پڑہتا ہے خدا یتعالی بنظر رحمت اوسکی طرف دیکہتا ہے اور ہر آیت کی تلاوت مین اوسکو ہزار حورین دیتا ہے اور ہر حرف کے پڑہنے مین

ایک نور صراط پر اوسکے واسطے بچھتا ہے اور جسوقت قرآن کو ختم کرتا ہے تو اوسکو ثواب تین سو اور تیرہ پیغمبر و نکا دیتا ہے اون پیغمبرونکا کہ جنہون نے خدا کے حکم
اور پیغام کو امتون پر پہونچا دیا ہے اور جسنے قرآن کو ختم کیا اوسنے گویا کہ ہر کتاب کو پڑہا جو کہ خدا نے اپنے رسولون اور انبیا پر نازل کی ہے اور
حرام کریگا خدا اوسکے بدن کو دوزخ پر اور اپنی جگہہ سے قرآن کو پڑہکر وہ نہ اوٹہیگا یہانتک کہ خدا اوسکو اور اوسکے والدین کو بخشدیگا اور
دیویگا خدا ہر سورہ کے تلاوت مین ایک ہزار شہر فردوس مین کہ ہر شہر سبز موتی کا ہوگا اور ہر شہر مین ہزار گہر ہونگے اور ہر گہر مین لاکہہ حجرے
ہونگے اور ہر حجرہ مین لاکہہ خانہ ہونگے نور کے اور ہر خانہ پر لاکہہ دروازہ رحمت کے ہونگے اور ہر دروازہ پر ہزار دربان ہونگے اور ہر سر پر
ایک سندیل استبرق کی ہوگی کہ وہ بہتر ہوگی دنیا سے اور جو کچھ کہ دنیا مین ہے اور ہر خانہ مین لاکہہ دکانین عنبر کی ہونگی کہ کشادگی ہر دکان کی
مشرق اور مغرب کے فاصلہ کے برابر ہوگی اور ہر دکان پر لاکہہ تخت ہونگے اور ہر تخت پر لاکہہ فرش ہونگے کہ ہر فرش ہزار گز کا ہوگا اور ہر
فرش پر ایک حور العین ہوگی کہ لاکہہ پوشاکین پہنی ہوئی ہوگی اور اون پوشاکون مین سے مغز اوسکے ساق کا نمایان ہوگا اور سر پر اوسکے
تاج ہوگا عنبر کا کہ جڑا ہوا موتیون اور یاقوتون سے ہوگا اور اوسکی سر پر ساٹھہ ہزار گیسو ہونگے مشک کے اور اوسکے کانون مین گوشوارے
ہونگے اور اوسکے گلے مین ایک ہزار ہار ہونگے جواہر کے اور آگے اوس حور کے سو خادم ہونگے کہ ہاتہہ مین ہر ایک کے کاسہ سونیکا ہوگا
اور ہر کاسہ مین لاکہہ رنگ کی شراب ہوگی کہ ایک شراب دوسری شراب سے مشابہ نہوگی اور ہر خانہ مین ہزار خوان ہونگے اور ہر خوان مین
لاکہہ قاب ہونگی اور ہر قاب مین لاکہہ طرحکا کہانا ہوگا کہ ایک کہانا دوسر کہانی کی مشابہ نہوگا اور دوست خدا کا ہر کہانے مین سے
لاکہہ لذتین پائیگا اے سلمان جسوقت مومن قرآن پڑہتا ہے خدا تعالی اوسپر دروازہ رحمت کے کہولدیتا ہے اور ہر حرف سے
کہ اوسکے منہ سے نکلتا ہے خدا تعالی ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے کہ قیامت تک اوسکے واسطے وہ تسبیح کرتا ہے اسواسطے کہ نہین ہے کوئی شی
زیادہ دوست نزدیک خدا کے بعد سیکہنے علم دین کے پڑہنے قرآن سے تحقیق کہ زیادہ بزرگ بندو نمین نزدیک خدا کے بعد انبیا کے علما ہین اور بعد
علما کے حاملان قرآن یعنے پڑہنے والے قرآن کے ہین کہ نکلینگے وہ دنیا سے جیسے کہ نکلتے ہین انبیاء اور اوٹہینگے وہ قبرون سے ہمراہ
انبیا کے اور گذرینگے صراط سے ہمراہ انبیا کے اور [illegible] اوسواسطے طالب ہونے والے علم [illegible]
[illegible] قرآن [illegible] ست اور بزرگی کی جو کہ نزدیک خدا کے واسطے اوسکی ہی لہتا ہون مین [illegible]
[illegible] خدا کی قدرت سے بعید نجانے کہ وہ جو کچھ چاہے سو کردے یہ ادنی ہے ایسکے بیچ ہے کہ جیسے کہ حورون کے بہت بڑے بڑے قد
اور جسم ہونگے ایسے ہی آدمیون کے قد اور بدن ہونگے اور ایک آدمی کے سو آدمیونکے برابر قوت اور خوراک ہوجاوگی چنانچہ دوسری روایت
مین آیا ہے اور امام عسکری علیہ السلام کی تفسیر مین مذکور ہے کہ قیامت کے روز قرآن پڑہنے والیکے والدین کے سر پر ایسا تاج رکہین گے کہ
روشنی اوسکی دس ہزار برس کی راہ کو پہونچیگی اور دو پوشاکین ایسی اوسکو پہنائینگے کہ جسکی قیمت نہوسکی اسواسطے کہ کمترین تار اوسکا
لاکہہ دنیا کی اور اون نفیس چیزونکے مقابلہ مین ہوگا جو کہ دنیا مین ہین اور بادشاہی خلد برین کے اوس قرآن پڑہنے والے کے نامہ
اعمال مین لکہہ کر اوسکے دست راست مین دیوینگے اور اوسکو کہینگے کہ قرآن پڑہ اور اوپر جا کہ منزل تیری آخر آیت کے
نزدیک ہوگی کہ تو اوسکو ختم کرے اور والدین اوسکے اپنی پوشاکون اور تاجون کو دیکہہ کر کہینگے کہ خداوندا یہ شرف اور بزرگی ہمکو
کہان سے پہونچی ہے کہ اعمال ہمارے تو ایسی نہ تہی کہ ہمکو اس درجہ کو پہونچائین ملائکہ کرام کاتبین جواب دیوین گے کہ یہ ثواب اوسکا ہے
کہ تمنے اپنے فرزند کو قرآن سکہلایا تہا اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی اپنے فرزند کو قرآن سکہلاوے ایسا ہے کہ گویا
اوسنے دس ہزار حج کئے ہون اور ہزار عمرہ بجالایا ہو اور دس ہزار بندہ اولاد اسمعیل مین سے آزاد کئے ہون اور دس ہزار جہاد کئے ہون
اور دس ہزار مسکینون گرسنہ کو کہانا کہلایا ہو اور دس ہزار مسلمانون برہنہ کو کپڑا پہنایا ہو اور لکہے جاتے ہین واسطے اوسکے ہر حرف کے

عوض مین دس ہزار حسنہ اور مٹائے جاتے ہین اوس سے دس ہزار بدیان اور ہوگا وہ قرآن ہمراہ اوسکے قبر مین یہان تک کہ زندہ ہو کر اوٹھے اور بہاری ہو جایگا پلہ اعمال اوسکا اور گذریگا وہ صراط پر سے مثل برق جہندہ کے اور نہ جدا ہوگا اوس سے قرآن یہان تک کہ نازل ہو اوسپر وہ کرامت کہ جسکے وہ آرزو کرتا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تین چیزین قیامت کے روز خدا سے شکایت کرینگی ایک تو مسجد کہ ایک قوم مین ہووے اور وہ اوسمین نماز نہ پڑہتے ہون اور دوسرا عالم کہ وہ جاہلون مین ہو اور وہ لوگ اوسکی فرمانبرداری نکرتے ہون اور مسایل دین اوس سے نہ پوچہتے ہون اور تیسرا قرآن کہ گہر مین رکہا ہو اور گرد آلودہ ہو گیا ہو اور تلاوت اوسکی نکرتے ہون اور دوسری روایت مین ہے کہ جو کوئی قرآن کو دیکہکر پڑہے تو اپنی آنکہون کے لذت سے فایدہ مند ہو اور اوسکے والدین سے تخفیف عذاب کی ہو اگرچہ وہ دونون کافر ہون اور منقول ہے کہ جو کوئی قرآن کی سورت کو یاد کر کے فراموش کر دے تو وہ قیامت کے روز بہت افسوس کریگا اور پشیمان ہوگا لیکن اوس روز کی پشیمانی اوسکو فایدہ نہ بخشیگی اور اب بفضلہ تعالی تفسیر قرآن شریف کی شروع ہوتی ہے اور معنی تفسیر کے ظاہر کرنا مراد کا لفظ مشکل سے ہے اور معنی تاویل کے رد کرنا اور پہیرنا ایک احتمال کا دو احتمالون مین سے ہے طرف اوس امر کے کہ مطابق ظاہر کے ہو اور قرآن شریف کے پڑہنے سے پہلے استعاذہ چاہیے چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ فاذا قرأت القرآن فاستعذ باللہ یعنی پس جسوقت پڑہے تو قرآن کو تو پس پناہ طلب کر تو ساتہ خدا کے اور صورت اوسکی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ہے اور بعضے کہتے ہین کہ صورت اوسکی یہ ہے کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ان اللہ ہو السمیع العلیم اور بعضے کہتے ہین کہ صورت اوسکی یہ ہے کہ اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم اور بعضی کہتے ہین کہ صورت اوسکی یہ ہے کہ نستعیذ باللہ من الشیطان الرجیم اور سب صورت چاہے پڑہے اور معنی استعاذہ کے خدا کے ساتہہ پناہ مانگنے کے ہین اَعُوذُ بِاللہِ پناہ مانگتا ہون مین ساتہ خدا کے کے ساتہ السمیع کہ سننے والا ہے ہر نیک و بد کی گفتار کا اور جو چیز کہ سنی جاتی ہے سبکا سننے والا ہے آہستہ کا اور پکار کر کہنے کی بات جاننے والا نیکون اور بدون کے افعال کا اور ہر چیز کا جو کہ پہلے ہو چکی ہے اور جو کہ آیندہ کو ہوگی اور کیونکر ہوگی مِنَ الشَّیطَانِ شیطان مانگتا ہون مین ساتہ خدا سننے والے جاننے والے کے بدی ہر سرکش کی سے انسان ہو یا جن ہو یا حیوان ہو اور یا مراد اوس سے فقط ابلیس ہے کہ وہ سردار ہے سب شیاطین کا اور شیطان فیعال کے وزن پر ہے اور ماخوذ ہے شطنت الدار سے یعنی دور ہوا گہر اور شیطان جو دور ہوتا ہے ہر خیر سے ہو اسطے اوسکا لقب شیطان ہوا الرَّجِیمِ یہ صفت ہے شیطان کی اور بمعنی مفعول ہے یعنی نکالا گیا باغ جنت سے یا طبقات آسمان سے ہو اسطے کہ جسوقت کہ وہ آسمان پر جاتا ہے کہ شیاطین کلام سننے کے واسطے تو ملایکہ اونپر ستارے اونکو مارتے ہین اور وہان سے اونکو ہانکتے ہین اور یہ کہ سنگسار کیا گیا ہے وہ یعنی سنگ پتہرون سے اور جناب امام حسن عسکری سے اپنی تفسیر مین اسطرح منقول ہے کہ وہ سنگسار کیا گیا ہے ساتہ لعنت کے نکالا گیا ہے خیر سے جسوقت کہ کرتا ہے اوسکا مومن تو اوسکو لعنت کرتا ہے اور خدا تعالی کے علم سابق مین گذرا ہے کہ جسوقت خروج کریگا اور ظاہر ہوگا قایم علیہ السلام تو نہ باقی رہیگا کوئی مومن اسکے زمانہ مین مگر یہ کہ سنگسار کریگا اوسکو پتہرون سے جیسے کہ پہلے وہ سنگسار ہوا ہے لعنت سے اور خدا تعالی نے حکم استعاذہ کا اسواسطے کیا ہے کہ آدمی اوسکے وسوسے سے خالی نہین ہوتا اور کہتے ہین کہ استعاذہ واسطے رستگاری دنیا اور آخرت کے ہے اور واسطے حاصل ہونے قرب و منزلت کے نزدیک خدا تعالی کے اور تمام انبیا استعاذہ کے وسیلہ سے قرب الہی کے مقام کو پہنچے ہین اور سب کفار پر غالب ہوئے ہین چنانچہ نوح علیہ السلام نے جسوقت کہا کہ رب انی اعوذ بک ان اسئلک ما لیس لی بہ علم تو خدا تعالی نے اوسکو برکت اور سلامتی عطا کی اور فرمایا کہ یا نوح اہبط بسلام منا و برکات علیک اور ابراہیم علیہ السلام کو جسوقت نمرود آگ مین ڈالتا تہا اوسوقت حضرت ابراہیم نے کہا کہ اعوذ باللہ خلقنی فہدانی من شر اعصاہ وادانی حتی تعالی نے آگ کو حکم کیا کہ یا نار کونی بردا و سلاما علی ابراہیم وہ آگ

سر زد ہوگئی اور ابراہیم کو خلیل اپنا کیا چنانچہ فرمایا کہ واتخذ اللہ ابراہیم خلیلا اور یوسف علیہ السلام نے درگاہ خدا مین مناجات کی اسطرحسے کہ کہا کہ رب
حقتعالی نے اوسکو عورتونکے مکر سے محفوظ رکھا چنانچہ فرمایا کہ کذلک لنصرف عنہ السوء والفحشاء اور موسی علیہ السلام نے حقتعالی سے مناجات کی کہ
انی عذت بربی وربکم ان ترجمون خداے تعالی نے اوسکا نام کلیم رکھا اور فرمایا کہ وکلم اللہ موسی تکلیما اور مادر مریم نے کہا کہ انی اعیذہا بک وذریتہا
من الشیطان الرجیم حقتعالی نے مریم کو قبول کیا اور فرمایا کہ فتقبلہا ربہا بقبول حسن اور مریم علیہا السلام نے جسوقت کہا کہ انی اعوذ بالرحمن منک
ان کنت تقیا خداے تعالی نے اوسکو عیسے بخشا اور واسطے رفع تہمت کے اوسکو روح اللہ فرمایا کہ اونسے پیدا ہوتے ہی کہا کہ انی عبد اللہ اتانی الکتاب وجعلنی نبیا
اور سید المرسلین نے جسوقت کہا کہ اعوذ بک من ہمزات الشیاطین واعوذ بک رب ان یحضرون حق تعالی نے اون حضرت کو مقام قرب مین پہونچایا اور
حقمین اونکے فرمایا کہ ثم دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی اور تمام مخلوقات کا اونکو پیشوا کیا اور فرمایا کہ ما ارسلناک الا کافۃ للناس اور سارے حضرت کو
رحمۃ للعالمین کیا چنانچہ فرمایا کہ وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین اور منصب شفاعت نامزد حضرت کیے کیا چنانچہ فرمایا کہ عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا اور استعاذہ
کے سبب اون حضرت کی اولاد طاہرین کو ائمہ معصومین کیا اور حقمین اونکے فرمایا کہ انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا پس مومن کو چاہیے کہ
استعاذہ کرتا رہے تاکہ مقام رضاے خدا مین پہونچکر مقرب درگاہ الہی کا ہو اور منقول ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جو کوئی صبح کے وقت تین بار اعوذ
باللہ من الشیطان الرجیم کہے اور تین آیتین سورہ حشر کے آخر مین سے اوسکے ہمراہ کہے حقتعالی ستر ہزار فرشتے اوسپر مقرر کرے کہ اوسکے اوپر صلوات
بھیجین اور اگر وہ اوس روز مرجاے تو شہید مرا ہو اور اگر شام کے وقت ان کلمونکو پڑہے تو یہی ثواب پائے اور منقول ہے کہ ابلیس لعین تمام عمر
مین چار مرتبہ مضطرب اور بیتاب ہوا ہے اور نالہ و افغان اوسنے کیا ہے اول تو جسوقت طوق لعنت کا اوسکی گردن مین پڑا اور دوسرے جسوقت کہ
اوسکو بہشت سے نکالا ہے اور تیسرے جسوقت کہ جناب رسول خدا پیغمبر ہوئے ہین اور چوتہی جسوقت کہ سورہ حمد نے نزول فرمایا ہے اور سبحانہ
اوسکے وسوسہ سے محفوظ رہنے کے واسطے قران کے شروع کرنے سے پہلے حکم استعاذہ کا ہوا اور سورہ فاتحہ کی تفسیر سے پہلے استعاذہ کا ذکر ہوا
الحمد یہہ سورہ مکی ہے اور بعضے کہتے ہین کہ مدنی ہے اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ سورہ دو مرتبہ نازل ہوا ہے ایکمرتبہ مکہ مین اور ایکمرتبہ مدینہ مین
اور اس سورہ مین سات آیتین ہین اور کہتے ہین کہ اس سورہ کے دس نام ہین فاتحۃ الکتاب یہہ نام اوسواسطے ہوا کہ سب سے پہلے یہہ سورہ
قران مین لکہا جاتا ہے اور نماز مین اول یہی سورہ پڑہا جاتا ہے سورۃ الحمد یہہ نام اسواسطے ہوا ہے کہ اسمین ذکر حمد کا ہے ام الکتاب یہہ نام
اسواسطے رکہا کہ یہہ اصل ہے قران کی اور ام اصل کو کہتے ہین اور یہہ اصل قران کی ہو اسطے ہے کہ جو کچہہ سب سورتون مین ہے وہ اسمین ہے
اسواسطے کہ اسمین ذکر ہے خدا کے رب ہونیکا اور بندونکے عبد ہونیکا اور یہی مقصود ہے تمام قران سے سورۃ السبع یہہ نام اسکا اسواسطے ہوا
کہ اسمین سات آیتین ہین اور بسم اللہ سات حرف کہتے ہین سورۃ المثانی یہہ نام اسکا اسواسطے ہوا کہ یہہ سورت نماز مین دو مرتبہ پڑہی جاتی ہے
اور یا یہہ کہ دو مرتبہ نازل ہوئی ہے اسواسطے اسکو مثانی کہتے ہین یہہ پانچ نام تو اسکے دس نامونمین سے مشہور ہین اور بعضے پانچ اور بیان کرتے
ہین وافیہ یہہ نام اسواسطے ہوا کہ نماز مین یہہ سورت پوری پڑہی جاتی ہے کافیہ یہہ نام اسواسطے ہوا کہ نماز مین یہہ سورہ کفایت کرتی ہے اور سواے
اسکے اور سورت تنہا کفایت نہین کرسکتی سورۃ الاساس یہہ نام اسکا اسواسطے ہوا کہ یہہ سورت اساس قران کی ہے سورۃ الشفا یہہ نام اسکا
اسواسطے ہوا کہ یہہ سورت شفا ہے ہر بیماری سے سورۃ الصلوۃ یہہ نام اسکا اسواسطے ہوا کہ ہر نماز مین یہہ سورت پڑہی جاتی ہے یہہ دس نام
ہین اس سورت کے اور رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ ام الکتاب سب سورتون سے افضل ہے اور شفا ہے ہر مرض سے مگر موت سے
اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جسکو حمد سے شفا نہین ہوتی اوسکو کسی چیز سے شفا نہین ہوتی اور حضرت صادق علیہ السلام
نے فرمایا ہے کہ اگر ستر مرتبہ حمد کو مردہ پر پڑہین اور روح اوسکے بدن مین داخل ہوجاے تو کچہ تعجب نہین ہے اور اسیواسطے
بیمار پر ستر مرتبہ پڑہنے کا حکم ہے اور سات مرتبہ بہی پڑہتے ہین اور ایک روایت مین یہہ ہے کہ یہہ سورہ عرش کے خزانون مین سے ہے

افسون ہے تمام گزیدون اور درندون کا اور ابو سعید خدری روایت کرتے ہین کہ ہمراہ ایک جماعت مسافرون کے گذر ہمارا قبیلہ عرب مین
ہوا ایک شخص کو اونمین سے سانپ نے کاٹا تہا اور علاج اوسکا وہ نہین جانتے تہے ہمسے علاج اوسکا اونھون نے طلب کیا اور گلہ گوسفند کے دینکا وعدہ
کیا ایک شخص نے ہم مین سے اوسکے بدن پر ہاتہ رکہکر الحمد کو پڑہا اوسیوقت وہ شخص اچہا ہوگیا اور گلہ گوسفند نکا اوسنے ہمکو دیا اور ابو ذر نے روایت
کیا ہے کہ سورہ فاتحہ کو مین رسول خدا صلعم کے پاس پڑہتا تہا حضرت نے فرمایا کہ قسم ہے اوس شخص کی کہ جسنے مجہکو حق و راستی خلقت پر بہیجا ہے
خالی ہے مثل اس سورہ کی توریت اور انجیل اور زبور اور قرآن مین نازل نہین کیا ہے جو کوئی اوسکو پڑہے تمام مقصود اوسکے
دنیا اور آخرت کے روا ہون اور ابی بن کعب نے روایت کی ہے کہ جو کوئی سورہ فاتحہ کو پڑہے ثواب دو تہائی قرآن کا واسطے اوسکے لکہین اور دوسری
روایت مین ہے کہ ثواب تمام قرآن کا اوسکو دین اور ثواب اوسکا کہ جسنے کل مومنین کو صدقہ دیا ہو اور امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا
کہ خدا تعالے نے ہمارے پیغمبر کو سب پیغمبرون سے برگزیدہ کیا ہے اور اوسکو سورہ فاتحہ عطا کرکے مکرم اور مشرف کیا ہے اور کسی پیغمبر کو اس شرافت
اور بزرگواری مین شریک اوسکا نہین کیا ہے مگر سلیمان کو کہ اوسکو تمام اس سورت مین سے بسم اللہ الرحمن الرحیم کو بخشا ہے چنانچہ بلقیس کے
زبان سے اسکی خبر دی کہ انی القی الی کتاب کریم وانہ بسم اللہ الرحمن الرحیم پس جو کوئی اوس سورت کو پڑہے حقتعالی ہر حرف کے بدلے مین
وہ حسنہ عطا کرے کہ تمام دنیا سے بہتر ہو اور حذیفہ نے روایت کی ہے کہ ایک قوم پر نازل ہونا عذاب کا واجب ہوگیا تہا ایک لڑکے نے اونمین کے
مکتب مین الحمد للہ رب العالمین پڑہا خدا تعالی نے اوسکی برکت سے چالیس برس تک عذاب کو اونسے دفع رکہا اور ابن عباس سے روایت ہے
فرمایا کہ مین رسول خدا صلعم کے پاس بیٹہا تہا کہ ایک فرشتہ حضرت پر ظاہر ہوا اور کہا اوسنے کہ بشارت ہو تجہکو اے محمد صلعم کہ دو چیز تجہکو ایسی
دی ہین کہ وہ کسی پیغمبر کو نہین دی ہین اور وہ سورہ الحمد ہے اور آخر سورہ البقر کا اور کوئی حرف ان دونون مین سے تو نہ پڑہے مگر
کہ دیا جائے جو کچہ کہ [illegible] اللہ نے ایک سو اور چار کتابین آسمان سے نازل کی ہین اور ان
سب مین سے توریت اور انجیل اور زبور اور قرآن کو برگزیدہ کیا [illegible] تمام کتابون کے
[illegible] نا اور آخرت کے اوسمین مندرج کی ہے اور بعد اوسکے تمام علوم [illegible]
ثواب تلاوت کو جمع کیا اور مفصل سورتون مین کہ وہ سورہ محمد سے آخر تک ہین اون مین رکہا اور بعد اوسکے سورہ فاتحہ کو [illegible]
کیا اور تمام وہ علوم اور برکتین اور ثواب تلاوت انمین جمع کیا پس جو کوئی کہ سورہ فاتحہ پڑہے ایسا ہو کہ اوسنے خدا کے ایک سو
اور چار کتابون کو پڑہا ہو اور [illegible] ان سب کتابون کے معنے کو پہونچا ہوا اور ابن
فرمایا کہ اے بندہ خدا کے کبہی تو کشتی پر بہی سوار ہوا ہے کہا کہ ہان سوار ہوا ہون فرمایا کہ کبہی کوئی [illegible] تو سوار اونٹ
تو سوار ہوا ہے اور دوسری کشتی کوئی وہان موجود نہو کہ جسپر تو سوار ہوکر نجات پاوے اور نہ کوئی تیرنے والا ہو کہ تجہکو پانی سے
نکالے کہا کہ ہان ایسا ہی حال ہوا ہے فرمایا کہ اوسوقت کبہی تیرے دلمین ایسا گذرا ہے کہ کوئی چیز چیزون مین سے قادر ہے کہ اس
ورطے سے خلاصی دیوے اوس نے کہا کہ ہان فرمایا کہ وہ وہی خدا ہے جو کہ قادر ہے نجات دینے پر جسوقت کہ کوئی نجات دینے والا نہو اور
قادر ہے فریادرسی پر جسوقت کہ کوئی فریادرس نہو الرحمن یعنی بہت بخشنے والا دنیا مین بسبب عطا کرنے وجود اور حیات اور رزق اور
تمام نعمتون کے تاکہ اوسکے وسیلے سے معرفت جناب باری عز اسمہ کی حاصل ہووے اور اوسکی عبادت مین مشغول ہون الرحیم یعنی بہت مہربان
بندون پر آخرت مین بسبب مغفرت کے اور داخل کرنے جنت کے اور رحمان اور رحیم دونون مشتق ہین رحمت سے کہ معنی رقت قلب ہے
اور یہ دونون اسم ہین کہ واسطے مبالغہ کے رحمت سے بنائی گئی ہین مثل غضبان کے غضب سے اور مثل علیم کے علم سے اور حدیث مین
وارد ہوا ہے کہ رحمت خدا کے سو جزو ہین از انجملہ ایک جزو دنیا مین منتشر کیا ہے اور پہیلایا ہے کہ جو کچہ دنیا مین رحمت [illegible] نے میری

سنت ہے نماز واجب ہو یا نماز سنت ہو بلکہ مومنین کی علامتون مین سے ایک علامت یہی ہے کہ بسم اللہ کو نماز مین آواز سے پڑہین اگرچہ
آہستہ پڑہنے کی نماز ہو اور اول مین بسم اللہ لانے سے اشارہ طرف اس امر کے ہے کہ ہر کتاب کے اول اور شروع مین بسم اللہ لانی
چاہئے اسواسطے کہ جو کلام کہ شروع بسم اللہ نہین ہو تو وہ کلام ابتر ہو جاتا ہے چنانچہ حدیث مین وارد ہوا ہے اور حضرت صادق
علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ نہ ترک کرو تم بسم اللہ کو اگرچہ بعد اوسکے ایک شعر ہی ہو اور حضرت باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ سرقہ کیا لوگون نے
اوس آیت کا کہ جو تمام قرآن مین زیادہ بزرگ ہے اور سزاوار ہے لانا اوسکا وقت شروع ہر امر چہوٹے اور بڑے کے تاکہ برکت ہو اوس امر
مین اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ وہ لایق اوسکے ہے کہ آواز سے پڑہی جائے اور وہ وہ آیت ہے کہ فرمایا ہے
خدا نے اوسکے مقدمہ مین واذا ذکرت ربک فی القرآن وحدہ ولوا علی ادبارہم نفورا اور تفسیر امام علیہ السلام مین لکہا ہے کہ جو کوئی
ترک کرے اوسکو ہمارے شیعون مین سے تو آزمایگا اوسکو خدا مکروہ کے ساتھ تاکہ متنبہ ہو شکر کرنے پر اور جو کچہہ اوس سے اوسکے ترک
کرنے مین تقصیر ہوئی ہے اوسکو مٹا دے اور فرمایا ہے رسول خدا صلعم نے کہ جو وقت کوئی بندہ کہتا ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم تو کہتا ہے
تو رضوان داروغہ بہشت کو خطاب ہوتا ہے خدا کی طرف سے کہ اے رضوان بنا تو بسم اللہ کہنے والے کے واسطے ہزار شہر یاقوت سرخ کے کہ
ہر شہر مین ہزار محل ہون اور محل مین ہزار خانہ ہون اور ہر خانہ کے ہزار دروازہ ہون واسطے اوس شخص کے جو میرے حبیب
محمد صلعم کے آل کی پیروی کرتا ہے اور اونکے دامن کو پکڑے ہوئے ہے اور فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جو کوئی کہے بسم اللہ الرحمن الرحیم
تو خدای تعالی واسطے اوسکے بہشت مین ستر ہزار محل بناتا ہے یاقوت سرخ کے کہ ہر محل مین ستر ہزار خانہ ہون موتی سفید کے
اور ہر خانہ مین ستر ہزار تخت ہون زبرجد سبز کے اور ہر تخت پر ستر ہزار فرش ہون سندس اور استبرق کے اور ہر فرش پر ایک
حور عین ہو کہ جسکے ستر ہزار گیسو ہون آراستہ کئے ہوئے یاقوتون سے اور اوس حور کے رخسارہ راست پر لکہا ہو
محمد رسول اللہ [illegible] پیشانی پر الحسن ہو اور اوسکی گردن پر الحسین ہو اور اوسکے لبون پر
[illegible] ہو اور فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جو وقت ملا لڑکے کو کہتا ہے کہ کہہ تو بسم اللہ الرحمن الرحیم پس کہتا وہ لڑکا
بسم اللہ الرحمن الرحیم تو لکہتا ہے خدا بیزاری واسطے اوسکے آتش دوزخ سے اور اس لڑکے کے والدین کیواسطے اور اوسکے معلم کیواسطے
اور منقول ہے کہ حضرت عیسی ایک مردہ کی قبر پر گذرے اور دیکہا کہ ملائکہ عذاب اوسکو کرتے ہین یہہ دیکہہ کر وہان سے آگے کو
چلے گئے اور کچہ کام کیا اور ایک مقام پر رہے پہر جب [illegible] اور یہی مقصود ہے تمام قرآن [illegible] اور اوس قبر والے کو دیکہا
کہ رحمت پر رحمت ہین [illegible] سبع مثانی کہتے ہین سورة المثانی یہہ نام اسکا اسواسطے ہوا کہ یہہ سورت نماز مین دو مرتبہ پڑہی جاتی ہے
اور یا یہہ کہ دو مرتبہ نازل ہوئی ہے اسواسطے اسکو مثانی کہتے ہین یہہ پانچ نام تو اسکے دس نامون مین سے مشہور ہین اور بعضے پانچ اور بیان کرتے
ہین وافیہ یہہ نام اسواسطے ہوا کہ نماز مین یہہ سورت پوری پڑہی جاتی ہے کافیہ یہہ نام اسواسطے ہوا کہ نماز مین یہہ سورہ کفایت کرتی ہے اور سوا
اسکے اور سورت تنہا کفایت نہین کر سکتی سورة الاساس یہہ نام اسکا اسواسطے ہوا کہ یہہ سورت اساس قرآن کی ہے سورة الشفا یہہ نام اسکا
اسواسطے ہوا کہ یہہ سورت شفا ہے ہر بیماری سے سورة الصلوة یہہ نام اسکا اسواسطے ہوا کہ ہر نماز مین یہہ سورت پڑہی جاتی ہے یہہ دس نام
ہین اس سورت کے اور رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ ام الکتاب سب سورتون سے افضل ہے اور شفا ہے ہر مرض سے مگر موت سے
اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جسکو حمد سے شفا نہین ہوتی اوسکو کسی چیز سے شفا نہین ہوتی اور حضرت صادق علیہ السلام
نے فرمایا ہے کہ اگر ستر مرتبہ حمد کو مردہ پر پڑہین اور روح اوسکے بدن مین داخل ہو جائے تو کچہ تعجب نہین ہے اور اسیواسطے
بیمار پر ستر مرتبہ پڑہنے کا حکم ہے اور سات مرتبہ بہی پڑہتے ہین اور ایک روایت مین یہہ ہے کہ یہہ سورہ عرش کے خزانون مین سے ایک

نہرون کے منبع پر مجکو پہنچاوین حضرت نے فرمایا کہ مین جبرئیل کے ہمراہ ہو لیا یہانتک کہ ایک قبہ پر پہونچے کہ دروازہ اوسکا مقفل تہا مجہے جبرئیل نے کہا کہ یا رسول خدا اپنی انگلی سے اسکی قفل کے طرف اشارہ کرو تاکہ یہہ قفل کہل جائے مینے اشارہ کیا تو وہ قفل کہل کر گر پڑا اور مین اوس قبہ مین داخل ہوا اور اوسکے اندر ایک ستون کہڑا ہوا دیکہا کہ اوسپر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکہا ہوا ہے اور دیکہا مینے کہ پانی کے نہر بسم اللہ کی میم کے حلقہ مین سے جاری ہے اور دودہ کی نہر اللہ کے ہ کے حلقہ مین سے جاری ہے اور شہد کی نہر رحمن کی میم کے حلقہ مین سے جاری ہے اور شراب کی نہر رحیم کے میم کے حلقہ مین سے جاری ہے اور بسم اللہ کے باہر مینے لکہا ہوا دیکہا کہ جو کوئی پڑہے دنیا مین بسم اللہ الرحمن الرحیم تو داخل کرونگا اوسکو مین اس قبہ مین اور یہہ چارون نہرین اوسکو دونگا اور وعدہ مین اپنے خلاف نکرونگا - اور جناب رسول خدا صلعم سے کسی نے پوچہا کہ کیا شیطان آدمی کے ہمراہ کہانا کہاتا ہے فرمایا کہ ہان جس دسترخوان پر بسم اللہ الرحمن الرحیم نکہا جائے تو شیطان اوسکے ہمراہ کہانا کہاتا ہے اور خداتعالی اوس دسترخوان سے برکت لیجاتا ہے اور منع کیا ہے خدا نے اوس کہانے سے کہ جسپر خدا کا نام نہ لیا جائے چنانچہ فرمایا ہے سورہ انعام مین کہ وَلَا تَاْکُلُوْا مِمَّا لَمْ یُذْکَرِ اسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ یعنے اور نہ کہاؤ تم اوس چیز کو کہ نہین ذکر کیا گیا ہے نام خدا کا اوپر اوسکے اور فرمایا ہے رسول خدا صلعم نے کہ جسوقت مومن صراط پر سے گذریگا تو کہیگا بسم اللہ الرحمن الرحیم اوسوقت شعلۂ آتش دوزخ کا سرد ہوجائیگا اور دوزخ کہیگا کہ اے مومن جلدی سے گذر جا کہ تیرے نور نے میرے شعلہ کو بجہا دیا اور امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ بسم اللہ کا اسم اعظم ہونا قریب تر ہے نظر کرنیوالے کو سیاہی سے طرف سفیدی آنکہ کے اور بائے بسم اللہ کیواسطے ملابست کی ہے یا واسطے استعانت کے اور متعلق ہے اقرء محذوف کے یا اشرع یا ابتدا کے اور اسم مشتق ہے سمو سے کہ معنی بلندی ہے اسواسطے کہ وہ رفعت ہے واسطے مسمی اپنی کے اور الف اوسکا کثرت استعمال سے محذوف ہوگیا ہے اور اللہ کا لفظ اسم ذات ہے اور اس لفظ کو جلالہ بہی کہتے ہین اور اطلاق اس لفظ کا سوائے خدا کے دوسرے پر نہین ہوسکتا اور اصل اسکے الٰہ ہے ہمزہ اوسکا دور کرکے الف اور لام عوض ہمزہ کے اوسپر داخل کردیا ہے اور لام کو لام مین ادغام کردیا ہے اور اگرچہ معنی اوسکے معبود کے ہین لیکن اطلاق اوسکا معبود حق پر غالب ہوگیا ہے اور امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اللہ خدا کے نامون مین سے اسم اعظم ہے اور دوسرے شخص کا یہہ نام نہین ہوسکتا اور وجود خدا کا عقلا کے نزدیک ظاہر ہے احتیاج دلیل کی اسمین نہین ہے ایک شخص نے حضرت صادق علیہ السلام سے پوچہا کہ اے فرزند رسول خدا خدا کی طرف مجہکو رہنمائی کر کہ لوگ مجہسے اسمین بہت جہگڑا کرتے ہین اور مجہکو اونہون نے حیران کر دیا ہے فرمایا کہ اے بندہ خدا کے کبہی تو کشتی پر بہی سوار ہوا ہے کہا کہ ہان سوار ہوا ہون فرمایا کہ کبہی کوئی کشتی شکستہ بہی ہوگئی ہے جسپر کہ تو سوار ہوا ہے اور دوسری کشتی کوئی وہان موجود نہو کہ جسپر تو سوار ہو کر نجات پائے اور نہ کوئی تیرنے والا ہو کہ تجہکو پانی سے نکالے کہا کہ ہان ایسا ہی حال ہوا ہے فرمایا کہ اوسوقت کبہی تیرے دلمین ایسا گذرا ہے کہ کوئی چیز چیزون مین سے قادر ہے کہ اس ورطے سے خلاصی دیوی اوس نے کہا کہ ہان فرمایا کہ وہی خدا ہے جو کہ قادر ہے نجات دینی پر جسوقت کہ کوئی نجات دینی والا نہو اور قادر ہے فریادرسی پر جسوقت کہ کوئی فریادرس نہو الرحمن یعنی بہت بخشنیوالا دنیا مین بسبب عطا کرنے وجود اور حیات اور رزق اور تمام نعمتون کے تاکہ اوسکے وسیلہ سے معرفت جناب باری عز اسمہ کی حاصل ہووے اور اوسکی عبادت مین مشغول ہون رحیم یعنی مہربان بندون پر آخرت مین بسبب مغفرت کے اور داخل کرنے جنت کے اور رحمان اور رحیم دونون مشتق ہین رحمت سے کہ معنی رقت قلب ہے اور یہہ دونون اسم ہین کہ واسطے مبالغہ کے رحمت سے بنائی گئی ہین مثل غضبان کے غضب سے اور مثل علیم کے علم سے اور حدیث مین آیا وارد ہوا ہے کہ رحمت خدا کے سو جزو مین از انجملہ ایک جزو دنیا مین منتشر کیا ہے اور پہلایا ہے کہ جو کچہہ دنیا مین رحمت اور نعمت ہے نے میری

جزو کے وسیلہ سے ہے اور آخرت مین اوس ایک جزو کو ننانوے جزو باقی کے ساتھہ پیوستہ کرکے بندون پر صرف کریگا اور حدیث مین آیا ہے
کہ خدا تعالے رحمان ہے یعنے مہربان ہے نسبت بجمیع بندگان مومن و کافر باینمعنے کہ خالق اور رازق سبکا ہے اور رحیم ہے یعنے
مہربان ہے نسبت بمومنان کہ توفیق دینے والا اونکا ہے واسطے طاعت کے اور بخشنے والا اور جنت مین پہونچانیوالا اونکا ہے آخرت مین
اور فریادرس اونکا ہے تاریکی قبر مین اور حشر کے دن اور حضرت صادق علیہ السلام نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کے معنی مین فرمایا ہے
کہ الباء بہاء اللہ والسین سناء اللہ والمیم مجد اللہ اور بعضے روایت مین مجد اللہ کے جگہہ ملک اللہ ہے یعنے با روشنی خدا کی ہے اور سین
روشنے یا بلندی خدا کی ہے اور میم بزرگی خدا کی یا بادشاہے خدا کی ہے اور مراد خدا کے تینون نامون سے جو کہ بسم اللہ مین ہین یہہ ہے
کہ اللہ معبود ہر چیز کا ہے اور رحمان ہے تمام خلقت کی نسبت اور رحیم ہے خاص مومنین کی نسبت اور خاص مومنین کے
نسبت رحیم اور مہربان ہونے کا حال دوسری حدیث مین وارد ہوا ہے چنانچہ فرمایا ہے رسول خدا صلعم نے کہ جسوقت بندہ مومن کو
قبر مین رکہین اور قبر کا منہ پوشیدہ کردین اوسپین مٹی ڈال کر تو اوسوقت خدا تعالے کمال مہربانی اور لطف اور بندہ نوازی سے
خطاب کرے کہ اے بندہ میرے گوشہ مین اس قبر کے تو تنہا رہگیا اور وہ دوست اور یار تیرے جنکی خاطر تو میری نافرمانبرداری
کرتا تھا اور اونکی خوشی کے واسطے گناہون مین مشغول رہتا تہا تجھکو اونہون نے تنہا چہوڑ دیا آج مین اپنی رحمت سے تجھکو
بخشون کہ تمام خلایق تعجب اوسکا کرین اور بعد اوسکے فرشتون کو خطاب کرے کہ جاؤ تم اور میرے بندہ کی دلجوئی کرو اور ایک دروازہ
بہشت کا اوسکی طرف کہولدو اور اوسکی قبر کو کشادہ اور پر نور کردو اور قسم قسم کے پہول اور خوشبوئین اور خوان کہانون کے
اوسکے پاس حاضر کرو اور بعد اوسکے میرے بندہ کو مجہپر چہوڑ دو کہ مین مونس اور ہمنشین اوسکا رہونگا قیامت تک اور دوسرے
حدیث مین ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جسوقت کہ قیامت کا روز ہوگا تو دو بندون کو مومنین مین سے حاضر کرین اور فرشتون کو
حکم ہوئیگا کہ ایک خیمہ کہڑا کرو اور میرے بندون کو اوسمین بٹہاؤ بعد اوسکے خدا تعالی ایک بندہ سے خطاب کرے کہ ای بندہ میرے
میری نعمتون کو تو نے سرمایہ گناہ اور نافرمانبرداری کا کیا اور جون جون مین نے تجہپر نعمت زیادہ کی تو نے میری نافرمانی اور
گناہون مین زیادتی کی بندہ اوسوقت خجالت سے سر اپنا آگے کو ڈالدے خطاب آئے کہ اے بندہ میرے سر اپنا اوپر کو اوٹہا کہ جسدن
اوسی ساعت کہ تو نے گناہ کیا تہا تجھکو بخشدیا تہا دوسرے بندہ کو حاضر کرین اور گناہون کے کثرت سے اوسکو ملامت کریں تو وہ
کہ واسطے اسقدر گناہ کئے ہین اور وہ ندامت کی جہت سے رونے لگے حق تعالی فرمائے کہ اے بندہ میرے جس روز کہ تو گناہ کرتا تہا
اوس روز ہنستا تہا اور اوس روز مین نے تجھکو شرمسار نہ کیا اور آجکے روز کہ تو گناہ نہین کرتا ہے اور تضرع اور زاری کرتا ہے کیونکر
تجھکو عذاب کرون گناہ تیرے مین نے بخشے اور بہشت مین داخل ہونیکے رخصت دی اور اسم بسم اللہ مین کہ مجرور ہے مضاف ہے
طرف اللہ کے اور رحمان اور رحیم دونون صفتین اللہ کی ہین اور ایسا ہے کہ الرحمان بدل ہے اللہ سے اور الرحیم صفت ہے الرحمان
کی الحمد للہ سب تعریفین ثابت ہین واسطے خدا کے یعنے ماہیت اور حقیقت ہر ثنائے جمیل کی اور ہر وصف نیک کہ اول ہو چکا ہے
اور جسقدر کہ آیندہ کو ہوئیگا وہ سب ثابت ہے واسطے خدا کے کہ موصوف ہے بجمیع صفات کمالیہ یہان خدا تعالے نے اپنی تعریف خود
کرتا ہے اور اپنی بندون کو تعلیم کرتا ہے کہ تعریف کرو اپنے خدا کی اس طرح سے اور حمد اور شکر خدا تعالی کا واجب ہے اسواسطے کہ وہ
اور منعم حقیقی ہے اور قادر ہے حصول نعمت پر اور فاعل اوسکا ہے اور اس آیت مین دلالت ہے واجب ہونے شکر نعمت پروردگار
ے فرمایا اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اگر کسی شخص کو کوئی نعمت حاصل ہو چہوٹی یا بڑی اور وہ اوسوقت کہے کہ الحمد للہ
بیماہر ستر مرتبہ بڑ شکر اوس نعمت کا ادا کیا اور حضرت صادق علیہ السلام سے ایک شخص نے سوال کیا کہ وہ دعا کہ شامل جمیع مقاصد دنیا اور

آخرت کو ہو مجھکو تعلیم کر دفرمایا کہ لفظ حمد سے خدا کی تعریف کر اور رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ جسکا رکے اول مین حمد نہو وہ ابر
ضایع ہو جاتاہے اور فرمایا اوس حضرت نے کہ سبحان اللہ نصف ترازو ہے اور الحمد للہ پوری ترازو ہے یعنے ثواب الحمد للہ کا
مضاعف ہے سبحان اللہ کے ثواب سے اور اوسی حضرت نے فرمایا ہے کہ اگر بندہ شب کو کہے کہ الحمد للہ کما ہو اہلہ و مستحقہ ملایکہ اوسکے
ثواب کے لکھنے سے عاجز ہو جائین اور اوسوقت اونکو خدا کی طرف سے خطاب پہونچے کہ کسواسطے اوس کلمہ کو کہ جو میرے بندہ نے
زبان پر جاری کیا ہے اوسکے نامہ اعمال مین تم نہین لکھتے ہو ملایکہ کہین کہ خداوندا ہم کیا جانین کہ ثواب اس کلمہ کے کہنے کا کہ
متضمن استحقاق اور اہل ہونے حمد تیرے کے ہے کسقدر ہے تاکہ اوسکو ہم لکھین حق تعالے فرمائے کہ تم اوس کلمہ کو لکھو اور
مجپر لازم ہے کہ ثواب اوس حمد کا کہ سزاوار میری ہے اوسکو مین عطا کرون اور فرمایا اوسی حضرت نے کہ جوقت خدای تعالے
بندہ کو کوئی نعمت بخشے اور وہ اوسکے مقابلہ مین الحمد للہ کہے خدا تعالے ملائکہ کو خطاب کرے کہ نظر کرو تم میرے بندہ کی طرف
کہ مین نے اوسکو ایک حقیر شے عطا کی ہے اور اوس نے اوسکے مقابلہ مین وہ کلمہ اپنے زبان پر جاری کیا ہے کہ شامل ہے تمام
حمدون کو اور نعمتون غیر متناہیہ کو اور لازم ہے مجپر کہ آخرت مین اوسکو نعمتین غیر متناہی عطا کرون اور اوسی حضرت نے
فرمایا ہے کہ جو کوئی صبح کے وقت چار مرتبہ کہے کہ الحمد للہ رب العالمین وہ شخص اوس روز کے عہدہ شکر نعمت سے باہر ہو جائیگا
اور اگر شب کو چار مرتبہ کہے تو شب کے عہدہ شکر نعمت سے باہر ہو جائیگا اور کہتے ہین کہ حضرت نوح پیغمبر جسوقت کھانا کھانے سے
فارغ ہوتے تو کہتے کہ الحمد للہ اور جسوقت پانی پیتے تو کہتے کہ الحمد للہ اور جسوقت سوار ہوتے تو کہتے کہ الحمد للہ اسواسطے خدا تعالی نے
اونکے حق مین فرمایا کہ انہ کان عبداً شکوراً اور حمد بمعنی ستون ہے اور قرات مشہورہ مین بضم دال ہے اور مبتدا ہے اور
للہ جار مجرور متعلق ثابت کے ہو کر خبر اوسکی ہے اور یہی قرات افضل ہے کہ جملہ اسمیہ ہے اور جملہ اسمیہ دلالت کرتا ہے
دوام اور ثبات پر اور قرات شاذہ مین الحمد بفتح دال اور کسرہ دال بھی آیا ہے پہلے صورت مین مفعول فعل محذوف کا ہے اور دوسری
صورت مین للہ کے لام کے تابعداری سے الحمد کی دال کو بھی کسرہ ہو گیا ہے لیکن یہہ قرات فتح اور کسرہ کے خلاف مشہور کی ہے
اور الف لام الحمد پر جنس کا ہے یا استغراق کا اور حمد اور شکر آپسمین مترادف مین مگر فرق یہہ ہے کہ شکر مقابلہ مین نعمت کے
ہوتا ہے اور حمد عام ہے خواہ عوض مین نعمت کے ہوئے خواہ سوائے نعمت کے اور حمد زبان سے ہوتی ہے اور شکر عام ہے
خواہ زبان سے ہو خواہ غیر زبان سے رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ پروردگار عالمون کا ہے یعنے حقیقت حمد کی خاص ہے واسطے خدا عز وجل کے
کہ پروردگار جمیع مخلوقات انسان اور حیوان اور ملایکہ کا ہے اور تفسیر امام علیہ السلام مین جناب امیر المومنین علیہ السلام سے منقول
ہے کہ مالک جماعتون کا ہے ہر مخلوق کے اور خالق اونکا ہے اور روزی دینیوالا اونکا جس جگہہ سے کہ جانتے ہین وہ اور
جس جگہہ سے کہ نہین جانتے اور منقول ہے کہ خدا تعالے نے اٹھارہ ہزار عالم پیدا کئے ہین کہ یہہ دنیا ایک
اونمین ہے اور ابی ابن کعب سے روایت ہے کہ مراد اٹھارہ ہزار عالم سے اٹھارہ ہزار ملایکہ ہین چار ہزار اور پانسو اونمین
اور چار ہزار اور پانسو مغرب مین اور چار ہزار اور پانسو جنوب مین اور چار ہزار اور پانسو شمال مین اور رَبّ تربیت کے معنے
مین ہے اور مراد تربیت سے پہونچانا ہے ایک شی کا طرف کمال کے بتدریج اور اطلاق اوسکا خدا تعالی پر از روی مبالغہ کے
ہے جیسے کہ اطلاق عدل کا زید عدل مین زید پر باعتبار مبالغہ کے ہے اور رب بمعنے مالک اور صاحب اور سید اور مطاع اور
مربی اور مصلح کے بھی آیا ہے اور عٰلَمِیْنَ جمع عالم کی ہے اور عالم بھی جمع ہے کہ جسکی واحد نہین ہے مثل جیش اور لشکر کے اور اصطلاح مین
عالم ماسوی اللہ کو کہتے ہین اور مشتق ہے وہ علامت سے کہ وہ [illegible] مستب [illegible] اپنے صانع کی اور بعضے عالم بفتح لام نے میری

الحمدُ کہ مختص اور مصاف الیہ ہے اور رب العالمین
ت کرتے ہین اور بعضے جن وانس ہے کو کہتے ہین اور بعضے فقط آدمیونکو کہتے ہین اور رب العالمین کا سوائے خدا کے
ہے صفت اللہ کی ہے اور رب العالمین مین تنکیر باقی نہین رہی ہے اسواسطے کہ پروردگار عالمین
اور کوئی نہین ہوسکتا اسواسطے اوسکا اللہ کے صفت ہونا صحیح ہے اور منقول ہے کہ جو کوئی سات بار کہے یا ربنا اور
دوسری روایت مین ہے کہ پانچ بار کہے اور بعد اوسکے جو دعا کرے وہ مقبول ہوتی ہے اور رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے
کہ جسوقت بندہ مومن کہے کہ یارب حق تعالی جواب مین کہتا ہے لبیک اور اگر دوسرے اور تیسری مرتبہ کہے تو جناب باری
عزاسمہ کی طرف سے آواز آتی ہے کہ اے بندہ میرے جو کچھ چاہے تو مجھے طلب کر کہ تجھکو مین عطا کرون اور ثواب کلمہ ربنا
وسید نا کہنے کا کہ دعائی باسن اظہر الجمیل مین واقع ہوا ہے رسول خدا صلعم نے جبرئیل علیہ السلام سے سنکر فرمایا ہے کہ جسوقت
بندہ مومن اس کلمہ کو کہے تو حق تعالے ملایکہ کو کہے کہ اے فرشتو گواہ رہو کہ مین نے اس بندہ کو بخشا اور اجر عظیم اوسکو
عطا کیا بشمار ہر اوس چیز کے کہ پیدا کی ہے مین نے بہشت اور دوزخ اور سات آسمان اور زمین مین اور بشمار نکلنے اور
غایب ہونے آفتاب اور ماہتاب اور تمام ستارون کے اور باران کے قطرون کے اور قسم قسم کے خلقت اور پہاڑونکی
اور سنگریزون کے اور بشمار اوس چیز کے کہ پیدا کیا ہے مینے عرش اور کرسی مین اور اب دوسری صفت بیان کرتا ہے کہ
الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ بخشنیوالا نعمت کا خلقون پر اور بخشنے والا گنہگارونکا اوس جہان مین اور مکرر لانا ان دونون صفتونکا
اس سورہ مین واسطے مبالغہ کے ہے اور واسطے تنبیہ اس امر کے کہ خدا تعالے مستحق ہے واسطے حمد کے اسواسطے کہ انعام
اور پرورش رحمت سے ہوتے ہین اور انعام باعث حمد کا ہے اور اسواسطے یہہ دونون صفتین اللہ کی واقع ہوئی ہین تاکہ
دلالت کرین اس امر پر کہ خدا تعالے فضل وکرم کرنیوالا اور نعمت دینے والا اپنے اختیار سے ہے نہ باضطرار اور ناچار ہونے کے واسطے
کہ موصوف برحمت وہی ہوتا ہے کہ جو باختیار خود تفضل اور پرورش اور انعام کرتا ہے اور جسوقت ایسا ہوتا ہے تو مستحق حمد کا ہوتا ہے
اور بعضے کہتے ہین کہ بسم اللہ مین ذکر ان دو وصفونکا اول پیدایش کے واسطے ہے کہ بدون مادہ اور مدت کے
ممکنات کو پیدا کیا اور اس سبب سے وہ سزاوار پرستش کا ہوا اور اس جگہہ اون دونون وصفون کا ذکر کرنا بلا خطہ باقی رکھنے
اونکے وجود کے ہے وقت معین تک کہ وہ وقت اجل کا ہے اور واسطے زندہ کرنے اوٹھانیکے آخرت مین واسطے جزا اور سزا کے
اور اسیواسطے بعد اسکے فرماتا ہے کہ مٰلِكِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ مالک روز جزا کا یعنے بادشاہ اور متصرف جمیع امور قیامت کا ہے
کہ تمام بندون کو اوس روز اونکے افعال اور اعمال کے جزا دیگا متقی اور پرہیزگار کو ثواب عطا کریگا اور گنہگارون اور نافرمانون
کو عذاب کریگا اور بادشاہی اوسکی اگرچہ عام ہے نسبت بدنیا و آخرت لیکن خصوصیت ذکر بادشاہی آخرت کیواسطے تعظیم اوس روز
کی ہے اور یا اسواسطے کہ اوس روز سوائے خدا کے کوئی نہوگا کہ دعوی خدائیکا کرے بخلاف دنیا کے کہ یہان بہتیرے آدمی
دعوی بادشاہی کا کرتے ہین اور حضرت صادق نے فرمایا ہے کہ دین بمعنے حساب ہے یعنے مالک روز حساب کا اور حاکم اوس
روز کا کہ درمیان بندون کے حق کے ساتھ حکم کریگا اور یہہ آیت دلیل ہے واسطے واقع ہونے روز قیامت کے اور امیدوار
کرنے بندون کے واسطے ثواب کے اور اونکے ڈرانیکے واسطے عذاب سے اور تفسیر امام علیہ السلام مین جناب رسول خدا صلعم سے
روایت ہے کہ بہت دانا وہ شخص ہے کہ ہر روز حساب اپنے نفس کا کرے اور عمل کرے دنیا مین اسواسطے کہ بعد مرنیکے اوس سے
فایدہ ہو اور کام آئے اور بڑا احمق وہ شخص ہے کہ تابعداری کرے اپنی نفس کے خواہش کی اور دوسری حدیث مین یہہ ہے کہ حساب
بجا مہربستر مرنیا ہون اپنے کا پہلے اس سے کہ حساب کیے جاؤ تم اور وزن کرو تم اونکا یعنے اونکے اعمال کا پہلے اس سے کہ وزن کیے جاؤ تم

کہ تمہارے اعمال کو وزن کریں اور قرات مشہورہ بین عاصم اور کسائی اور یعقوب کے نزدیک مالک ہے اور باقی قاریون
ملک ہے اور یہی قرات حرمین شریفین کے باشندون کی ہے اور مالک وسکو کہتے ہین کہ جو قادر ہو جمیع امور مملوکہ کے
بین اور جسطرح چاہے اپنا تصرف کرے اور مانع اوسکے تصرف کا کوئی نہووے اور مالک یوم الدین مضاف اور مضاف الیہ اور
ملکر صفت اللہ کے ہین اور حسن بصری نے باکو فتح سے پڑہا ہے بتقدیر یا حرف ندا کے اوس نے مالک کے کاف کو بھی فتح سے
پڑہا ہے اور اب خدا تعالیٰ بندونکو اپنے کیفیت پرستش کی تعلیم کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ اے بندو میرے جانب میری توجہ
کرو اور طرف میرے خطاب کر کے کہو کہ اے وہ شخص کہ اون صفات مذکورہ کے ساتھہ موصوف ہے اِیَّاکَ نَعۡبُدُ تیری ہی
عبادت کرتے ہین ہم اور بس اور تیرے غیر کو پرستش مین ہم شریک نہین کرتے ہین اسواسطے کہ سوے تیرے اور کوئی سزاوار
پرستش کے نہین ہے اور تفسیر امام علیہ السلام مین مذکور ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ کہو تم اے وہ خلقت کہ انعام کیا ہے تم پر خدا
نے ایاک نعبد یعنی تجھے کو عبادت کرتے ہین ہم اے نعمت دینے والے اور تابعداری کرتے ہین ہم تیری باخلاص اور واحد جاننے والے ہین
تجھکو اپنی ذلت اور خواری کے ساتھ بدون ریا اور سمعہ کے یعنی بدون دکہلانے اور سنانی لوگون کے وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ اور تجھی
سے مدد چاہتے ہین ہم طاعت اور عبادت تیری مین اور تمام مقصدون اور حاجتون کے برآنے مین اور دفع کرنے شر اور مکر دشمنون
کے ہین اور تیرے غیر سے ہم مدد نہین چاہتے ہین اور نہ تیرا کسیکو ہم شریک کرتے ہین اس آیت سے ثابت ہوا کہ مدد چاہنے سوای خدا کے
کسی دوسرے سے پیغمبر ہو یا امام ہو جایز نہین ہے اسطرح سے کہ یہہ بزرگوار بالاستقلال حاجتون اور مقصدون کو لوگونکے برلانے مین اختیار
کہ برلانا حاجتون کا سوائے [illegible] نہین ہے البتہ ان بزرگون سے اسطرح سے سوال کرنا کہ تم میرے واسطے خدا سے دعا کرو
اسمین کچھہ مضایقہ نہین ہے [illegible] ہین اور یا یہہ کہ انکے واسطے سے خدا سے دعا کرے یہ بھی درست ہے اس صورت
مین حصر بھی آیت مین باقی رہتا ہے اور [illegible] کے بالاستقلال کسیکو حاجت کا روا کرنیوالا جاننا درست نہین ہے اسواسطے کہ
حصر ہو گیا ہے عبادت کا اور مدد چاہنے کا خدا [illegible] کے واسطے اور ان دونون امرون کو خدا نے ایک جگہہ ذکر کیا ہے پس جیسے کہ عبادت
سوا خدا کے کسی غیر کے جایز نہین ہے اسیطرح سوا خدا کے کسیکو بالاستقلال حاجت کا برلانیوالا جانکر مدد چاہنے بھی اوس سے جایز
نہین ہے اور اگر خدا کے غیر سے مدد چاہنے جایز ہو تو چاہئے کہ عبادت بھی اوسکی جایز ہو اور اس آیت مین خدا تعالیٰ نے غیبت سے
طرف خطاب کے رجوع کی ہے اور قرآن شریف مین اور کلام فصحاء عرب مین رجوع غیبت سے طرف خطاب کے اور خطاب سے طرف غیبت
کے بہت مذکور ہے اور مراد یہہ ہے کہ جسوقت مذکور ہوا وہ شخص کہ سزاوار حمد کے ہے اور موصوف ہے بصفات عظیمہ تو بمنزلہ اسکے ہو گیا
کہ گویا اوسکو دیکھتے ہین اسواسطے رجوع کی غیبت سے طرف خطاب کے اور مخاطب ہوا کہ اے وہ شخص کہ یہ شان تیری ہی خاص
کرتے ہین ہم تجھکو عبادت کیواسطے اور استعانت کی واسطے اور نہین شریک کرتے ہین ہم تیرا اسمین کسی دوسرے شخص کو اور ایاک
نعبد و ایاک نستعین کے کہنے کا بہت ثواب اور فایدہ ہے چنانچہ ایک شخص ابوطلحہ کہ رسول خدا صلعم کے صحابہ مین سے تہا روایت
کرتا ہے کہ مین ایک جہاد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ تہا اور جسوقت لڑائی سخت ہوئی تو رسول خدا صلعم نے
سر مبارک اپنا اوپر کو اوٹھایا اور کہا کہ مالک یوم الدین ایاک نعبد و ایاک نستعین یعنے دیکھا کہ سر کافرون کے خود بخود زمین پر گرتے ہین اور کسیکو ہم نہین
دیکھتے اور دوسرے روایت مین ہے کہ جسوقت کسی بندہ مومن پر کار تنگ ہو تو اوسکو چاہیے کہ ہمیشہ ان کلمون کو پڑہا کرے تاکہ وہ کام
اوسپر آسان ہو جاوے اور ایاک نعبد و ایاک نستعین مین ضمیر خطاب کی مفعول بہ واقع ہوا ہے اور مقدم ہوئی ہے اپنی فعل پر حصر کے
واسطے یعنے تجھے کو عبادت کرتے ہین ہم نہ تیری غیر کو اور تجھے سے مدد چاہتے ہین ہم نہ تیرے غیر سے اور عبادت لغت مین ہووے میری

اور عبد کو عبد واسطے ذلت اوسکی کے اور واسطے فرمانبرداری امر مولا کے کہتے ہین اور جسوقت معرفت خدا حاصل ہوگئی اور راہ رست کو پالیا لیکن قایم رہنا اوسپر اور محفوظ رہنا خطاؤن سے دشوار رہتا ہو اسواسطے سوال کیا خدا تعالی سے ہمیشہ کی توفیق کا اور ثابت رہنے کا صراط المستقیم پر اور کہا کہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ دکہلا تو ہمکو راہ سیدہی کہ سبب پہونچنی بہشت جاودان کا اور روضہ رضوان کا ہو یعنے ہمکو توفیق طاعت اور عبادت کی دے کہ اوسکے وسیلہ سے ہم سعادت اخروی کو پہونچین اور بسبب بہشت مین داخل ہونیکا ہو اور کہتے ہین کہ اصل ہدایت تو حاصل ہے مومنین کو پس مقصود ہدایت کے طلب کرنیسے ثابت رکہنا ایمان پر ہے اور پا توفیق طاعت کے اور تفسیر امام علیہ السلام مین حضرت صادق علیہ السلام سے اسکی تفسیر مین اسطرح منقول ہے کہ رہنمائی کرو ہمکو واسطے لزوم اوس طریق کے کہ پہونچانیوالا ہو طرف محبت تیرے کی اور جنت تیری کی اور منع کرنیوالا ہو فرمانبرداری خواہش نفس سے اور امیر المومنین علیہ السلام نے اسکے تفسیر مین فرمایا ہے کہ ہمکو راہ راست کہ تو نے دکہائی ہے اوسپر ثابت قدم ہمکو رکہ تو تاکہ فرمانبردار تیرے رہین ہم مرادہی ہین اور ایک لحظہ غیر کے پرستش مین مشغول نہ ہوئین ہم اور دوسری روایت مین اون حضرت نے فرمایا ہے کہ ہمیشہ توفیق دی تو ہمکو کہ جیسے فرمانبرداری کی ہے ہمنے تیری دونون گذرے ہوئے مین ایسی ہی تابعداری کرین ہم تیری آیندہ کو اور غیرہ محدث حنبلی نے ابوبریدہؓ سے کہ رسول خدا صلعم کے اصحاب مین سے ہے نقل کی ہے کہ صراط مستقیم طریق محمدؐ اور آل محمدؐ کا ہے کہ بنا کیا گیا اصول دین پر ہے کہ وہ توحید اور عدل اور نبوت اور امامت اور معاد ہے اور شک نہین ہے کہ صراط مستقیم طریق اہلبیت علیہم السلام کا ہے کہ جو موجب نجات اور رستگاری کا ہے اور سوائے اسکے سب دین باعث ہلاکت اور زیانکاری کے ہین چنانچہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے اہلبیت میرے مثل کشتی نوح علیہ السلام کے ہین کہ جو کوئی نوح کی کشتی مین بیٹہا اوس نے نجات پائی اور جو کوئی اوس سے باہر رہا وہ غرق ہوا ایسے ہی جو کوئی اہلبیت کے طریق پر چلا اور اونکے پیروی کی اوسنے نجات پائی اور جس نے اونکو چہوڑ کر دوسرون کی طرف رجوع کی وہ ہلاک ہوا اور منقول ہے کہ صراط دو ہین صراط دنیا اور صراط آخرت صراط دنیا تو امام ہے کہ جسکے اطاعت اور پیروی واجب ہے جس نے پہچانا اوسکو دنیا مین اور پیروی کی اوسکی ہدایت کی وہ شخص گذر جائیگا صراط پر سے آخرت مین اور جس شخص نے نہ پہچانا اوسکو دنیا مین تو ڈگ جائیگا قدم اوسکا صراط آخرت سے اور گر پڑیگا وہ آتش جہنم مین اور صراط ایک پل ہے دوزخ کے اوپر کہ وہ بال سے زیادہ باریک ہے اور تلوار سے زیادہ تیز ہے کوئی تو اوسپر سے مثل برق کے جائیگا اور کوئی مثل دوڑنے گہوڑے کے اور کوئی مثل چلنے پیادہ کے اور کوئی بہت آہستہ اور کوئی لٹک کر پس آتش دوزخ اوسکو پکڑ لیگی اور یہ جلدی اور دیر مین جانا ہر ایک کا موافق مرتبہ اپنے کے ہے اور وہ مقام نہایت تاریک ہے اپنی اپنے نور کے موافق اوسپر سے گذرینگے اور یہان ہدایت بمعنے توفیق ہے اور بمعنے تثبیت بہی کہتے ہین اور اِهْدِنَا کا صیغہ امر کا ہے حرف یا کہ لام فعل ہے اسکے آخر مین سے ساقط ہوگیا ہے اور ضمیر متکلم کے مفعول محل اوسکا ہے اور الصراط المستقیم موصوف اور صفت دونون ملکر مفعول دوسرا اوسکا ہے اور بعضے قاری صراط مین اشمام کرتے ہین اور صاد کو سین اور زائی معجمہ سے بہی پڑہتے ہین اور حاصل اس آیت کا یہہ ہے کہ ہمکو توفیق دے تو راہ راست کے کہ وہ طاعت اور عبادت تیری ہے اور پایہ کہ ثابت قدم رکہہ تو ہمکو راہ ایمان اور راہ طاعت پر صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ راہ اون لوگونکی کہ انعام کیا ہے تو نے اوپر اونکے راہ راست اور طریق طاعت اپنی کو اور تفسیر امام علیہ السلام مین امیر المومنین علیہ السلام سے اسکی تفسیر مین منقول ہے کہ کہو تم کہ اے خدا رہنمائی کر تو ہمکو راہ اون لوگونکی کہ انعام کیا ہے تو نے اونپر بسبب توفیق کے واسطے دین تیری کی اور طاعت تیری کے واسطے مال اور صحت کے اسواسطے کہ وہ کبہی کفار اور فاسقون کے واسطے ہی ہوتے ہین اور وہ لوگ کہ انعام کیا ہے جنپر وہ انبیا اور شہدا اور صالحین ہین چنانچہ فرماتا ہے خدا وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ وَ

الصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ یعنے اور جو لوگ فرمانبرداری کرتے ہین خدا کی اور پیغمبر کی پس وہ لوگ ہمراہ اون لوگونکے ہونگے
کہ انعام کیا ہے خدا نے اوپر اونکے پیغمبرون مین سے اور صدیقون مین سے اور شہیدون مین سے اور صالحین مین سے اور مراد نبیین سے
جناب رسول خدا صلعم ہین اور صدیقین سے مراد علی بن ابیطالب علیہ السلام ہین اور شہدا سے مراد حسنین علیہما السلام ہین اور صالحین سے
مراد باقی ائمہ علیہم السلام ہین اور رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ جنپر خدا نے انعام کیا ہے وہ شیعہ علی کے ہین یعنی اونپر انعام کیا ہے
علی کے ولایت اور دوستی کا اور اونپر غضب نہین کیا ہے اور نہ وہ گمراہ ہین اور یہہ صراط بدل کل پہلے صراط کا ہے یا صفت اوسکی ہے
اور بعضے قاری علیہم کے ہا کو مضموم پڑہتے ہین اور میم کو ساکن اور بعضی صراط من انعمت علیہم پڑہتے ہین یعنے الذین کی جگہہ من کو
پڑہتے ہین پس اے خدا ہمکو راہ ان لوگونکی دکہلا غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ نہ راہ اون لوگونکی کہ غضب کیا گیا ہے اوپر اونکے اور
مراد اون لوگون سے یہود ہین کہ بسبب اونکے عناد کے اور قتل کرنے پیغمبرون کے اور تحریف کرنے توریت کے خدا تعالی نے اونپر
غصہ کیا ہے اور حق مین اونکے خدا تعالی نے فرمایا ہے کہ وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ یعنے اور غضب کیا ہے خدا نے اوپر اونکے اور
لعنت کی ہے اوپر اونکے پس ان لوگونکے راہ تو ہمکو مت دکہلا کہ جنپر تو نے غضب کیا ہے وَلَا الضَّالِّينَ ۞ ورنہ راہ اون لوگونکی کہ گمراہ
ہونیوالی ہین راہ راست سے اور مراد اس سے نصاری ہین کہ حضرت عیسی کو خدا کا بیٹا اونہون نے کہا اور رسول خدا صلعم کی ایمان
نہ لائے اور میل طرف گمراہی کے کیا چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہے وَضَلُّوا عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ یعنے اور گمراہ ہوئے وہ راہ راست سے
اور منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وادی قری مین یہود اور نصاری سے جنگ کرتے تہے ایک شخص نے صحابہ مین سے
اشارہ طرف یہودیون کی کیا اور پوچہا کہ یا رسول خدا صلعم یہہ کون ہین کہ تم سے جنگ کرتے ہین فرمایا کہ وہ مغضوب علیہم ہین اور
بعد اوسکے نصاری کیطرف اشارہ کرکے پوچہا کہ یہہ کون ہین فرمایا کہ یہہ ضالون ہین اور بعضی کہتے ہین کہ مراد مغضوب علیہم اور ضالین سے
کل کفار ہین اور غیر المغضوب کے را مجرور ہے اسواسطے کہ غیر بدل ہے الذین سے اور مضاف ہے طرف مغضوب کے اور لا ولا الضالین مین
زایدہ ہے واسطے تاکید نفی کے آیا ہے اور ابن کثیر نے غیر المغضوب کو حال ٹہیرا کر منصوب پڑہا ہے اور بعضون نے والا الضالین کو بجای غیر
الضالین پڑہا ہے اور معنی غضب کے ہیجان نفس کے ہین وقت ارادہ انتقام کے اور ضلالت کے معنے عدول کرنیکے طریق راست سے
ہین اور تفسیر امام مین حضرت صادق سے روایت ہے کہ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے کہ البتہ تحقیق سنا ہے مین نے رسول خدا
صلعم سے کہ فرماتے تہے کہ فرمایا ہے خدا نے کہ تقسیم کیا ہے مین نے سورہ فاتحہ کو درمیان اپنے اور درمیان بندہ کے کہ نصف واسطے
میرے ہے اور نصف واسطے بندہ کے اور واسطے بندہ کے وہ چیز ہے کہ سوال کرے پس جسوقت بندہ کہے کہ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
تو اللہ تعالی جلشانہ فرماتا ہے کہ شروع کیا میرے بندہ نے میرے نام سے اور میرے نام سے اوسنے ابتدا کی اب واجب ہوا مجپر کہ تمام
کار اوسکے دنیا اور آخرت کے تمام اور پورے کرون اور اوسکے احوال اور مال مین برکت دون اور جسوقت بندہ کہے کہ الْحَمْدُ لِلَّهِ
رَبِّ الْعَالَمِينَ تو حق تعالی فرماتا ہے کہ میرے بندہ نے میری تعریف کی اور میرا شکر کیا اور جانا اور یقین کیا اوسکا کہ جو نعمت کہ مینے
اوسکو دی ہے وہ خدا کی طرف سے ہے اور جو بلا کہ دفع ہوئی ہے اوسکا دفع ہونا بہی خدا کی طرف سے ہے پس گواہ کرتا ہون مین تمکو
اپنے فضل اور کرم کا کہ مین زیادہ کرونگا اوسکے واسطے دنیا کے نعمتون پر آخرت کی نعمتون کو اور دفع کرونگا مین اوس سے آخرت کی
بلاؤن کو جیسے کہ دفع کی ہین مین نے اوس سے دنیا کی بلائین اور جسوقت بندہ کہے کہ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ تو خدا تعالی فرماتا ہے کہ گواہی
دی بندہ نے میرے رحمان اور رحیم ہونیکے پس گواہ کرتا ہون مین تمکو کہ البتہ کثرت سے اوسکو مین نعمتین دونگا اور بہت بخشش اوسپر
کرونگا اور جسوقت بندہ کہے مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ ۞ تو خدا فرماتا ہے کہ گواہ کرتا ہون مین تمکو کہ جیسے کہ اقرار کیا میرے بندہ نے میری

بادشاہ ہوئے کا قیامت کے روز کو تو ایسے ہی البتہ آسان کرونگا مین حساب اوسکے حساب کو اور قبول کرونگا مین اوسکی نیکیون کو
اور درگذر کرونگا اوسکے گناہون سے پس جسوقت بندہ کہے کہ اِیَّاکَ نَعْبُدُ تو فرماتا ہے خدا کہ سچ کہا میرے بندہ نے وہ مجھکو عبادت کرتا ہے
نہ میرے غیر کو گواہ کرتا ہون مین تمکو کہ البتہ اسقدر اوسکو ثواب دونگا مین کہ آرزو کریگا اوسکو ہر وہ شخص کہ مخالفت کی اوسنے میری
عبادت کرنے مین اور جسوقت بندہ کہے کہ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میری بندہ نے مجھے ہی سے مدد چاہی اور میری ہی
طرف پناہ لیگیا گواہ کرتا ہون مین تمکو کہ البتہ مدد کرونگا مین اوسکی ہر کام مین اوسکی اور اوسکی ہر فریاد کو پہونچونگا اوسکی سختیون
مین اور اوسکی دستگیری کرونگا اوسکی مصیبتون کے وقت اور جسوقت بندہ کہے کہ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ آخر سورۃ تک تو خدا
فرماتا ہے کہ یہہ واسطے بندہ میرے کے ہے اور واسطے بندہ میرے کے وہ چیز ہے کہ اوس نے سوال کیا ہے پس تحقیق کہ قبول کیا
ہے مین نے دعا کو اپنے بندہ کی اور دونگا مین اوسکو جو کچہہ کہ وہ امید اور آرزو کرتا ہے اور امن دونگا مین اوسکو اوس
چیز سے کہ وہ ڈرتا ہے سورۃ البقرۃ یہہ سورہ مدنی ہے مگر ایک آیت اسمین سے حجۃ الوداع مین مقام منا مین نازل ہوئی ہے
جس جگہہ کہ حاجی اپنے سرونکو منڈاتے ہین اور جمرون کو کنکریان مارتے ہین اور وہ آیت وَاتَّقُوْا یَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِیْہِ اِلَی اللّٰہِ ہے
اور اسمین دوسو اور چہیاسی آیتین ہین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص کہ سورہ بقر اور سورہ آل عمران کو پڑہے
قیامت کے روز یہہ دونون سورتین اوس شخص پر مثل ابر کے سایہ کرینگی اور جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سورہ
بقر کو پڑہے گہر اوسکا خیرات اور برکات سے خالی نہو اور فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ اے علی مین سردار اولاد آدم کا ہون اور تو
سردار عرب کا ہے اور سلمان سردار فارس کا ہے اور صہیب سردار روم کا ہے اور بلال سردار حبش کا ہے اور طور سردار پہاڑون کا ہے اور
سدرہ سردار درختون کا ہے اور حرام مہینے یعنے رجب و ذیقعد اور ذوالحجہ اور محرم سردار سب مہینون کے ہین اور قرآن سردار سب
کلامون کا ہے اور سورہ بقر سردار قرآن کا ہے اور سورہ بقر کی آیتون کا سردار آیۃ الکرسی ہے اور جسوقت علی سردار عرب کے ہوئے
تو خلافت اونکی ثابت ہوئی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الٓمٓ ان حرفون کو حروف مقطعہ کہتے ہین اور یہہ متشابہات مین سے ہین اور انکی تاویل سوائے خدا کی کوئی نہین جانتا ہے اور راسخون
فی العلم جانتے ہین اور یہی منقول ہے اہلبیت علیہم السلام سے اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ یہہ حروف اسم اعظم خدا کے ہین کہ
قطع کئے گئے ہین قرآن مین سے مرکب کرتا ہے انکو پیغمبر یا امام پس جسوقت دعا کرتا ہے اوسکے وسیلہ سے تو مقبول ہوتی ہے اور بعض علما یہ
کہتے ہین کہ مراد اس روایت سے یہ ہے کہ یہہ حروف رمزین ہین درمیان خدا کے اور پیغمبر اور راسخین فی العلم کی اولاد رسولخدا صلعم مین
سے اور راز حبیب کا ہے طرف حبیب کے کہ آگاہ کرنا اور سمجہانا اوسکا دوسرے کو مقصود نہین ہے اور مفسرین نے ان حروف کی تفسیر مین بہت
اختلاف کیا ہے چنانچہ مجمع البیان مین دس روایتین مختلف اسکے تفسیر مین مرقوم ہین اور ایک روایت کو اونمین سے صاحب مجمع البیان
نے پسند کیا ہے کہ یہہ نام سورتونکے ہین اور ابن عباس سے روایت ہے کہ الف سے اشارہ طرف انا کے ہے اور لام سے اشارہ طرف
اللہ کے ہے اور میم سے اشارہ طرف اعلم کے ہے کہ وہ انا اللہ اعلم ہوا یعنے مین خدا زیادہ جاننے والا ہون اور تفسیر امام علیہ السلام
مین مرقوم ہے کہ معنی الف لام میم کے یہہ ہین کہ یہ کتاب کہ نازل کی ہے ہمنے وہ حروف مقطعہ ہین کہ اونمین سے الف لام میم ہے
اور وہ تمہاری لغت ہے اور حروف تہجی تمہارے مین سے ہے پس لاؤ تم مثل اسکے اگر ہو تم راست گو اور امیر المومنین علیہ السلام سے روایت
کرتے ہین کہ ہر کتاب خدا کا ایک خلاصہ ہوتا ہے اور خلاصہ قرآن کا حروف مقطعہ ہین اور کہتے ہین کہ حروف مقطعہ واسطے عاجز کرنے بندون
کے ہین تا کہ جانین کہ کسیکو اس کتاب کے حقیقت کیطرف راہ نہین ہے اور بعضی کہتے ہین کہ سبب اسکا کہ خدا تعالیٰ نے قرآن کے

سورتون کو حروف مقطعہ سے شروع کیا ہے یہہ ہے کہ جسوقت رسول خدا صلعم قرآن شریف پڑہتے تہے تو تمام مشرکین ایک جگہ جمع ہوتے تہے اور شعر پڑہنے مین اور سیٹی مارنے مین اور تالیان بجانے مین مشغول ہوتے تہے تاکہ لوگ کلام خدا کو نہ سننے پائین خدا تعالی نے ان عجائب حرفونکو نازل کیا مشرکین نے اُنکو سنکر تعجب کیا اور خاموش ہوکر قرآنکو سنا تاکہ مثل ان حرفونکے اور حرفون کو بہی سنین۔ اور اس سبب سے قرآن کی آیتون کے معنے پوچہتے تہے اور حضرت اُنپر حجت قائم کرتے تہے اور کہتے ہین کہ خدا تعالی نے جناب رسول خدا صلعم سے وعدہ کیا تہا کہ مین ایک کتاب نازل کرونگا وہ قیامت تک دنیا مین باقی رہے گی اور جبکہ قرآن نازل ہوا تو اپنے حبیب کو خبر دی کہ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ وہ کتاب یعنے یہہ وہ کتاب ہے کہ پہلے اس سے جسکے نازل کرنے کا وعدہ ہوا تہا اور تفسیر امام علیہ السلام مین اس طرح لکہا ہے کہ وہ یعنے قرآن کہ شروع ہوا ہے الٓمٓ سے وہ وہ کتاب ہے کہ جسکی خبر دی تہی مین نے موسیٰ علیہ السلام کو اور بعد اوسکے اور پیغمبرونکو اور اُن پیغمبرون نے خبر دی تہی بنی اسرائیل کو کہ مین اُس کتاب کو نازل کرونگا تجہپر اے محمد صلعم یہہ وہی کتاب ہے کہ لَا رَيْبَ فِيهِ نہین شک کچہہ بیچ اوسکے واسطے ظاہر ہونے اُس کتاب کے نزدیک اُنکے یعنے جسوقت کہ ہدایت اور حق اور معجزہ ہونا اس کتاب کا ثابت ہوا تو اُسکو لاریب فیہ کے ساتہہ موصوف کرسکتے ہین اور بسبب نہایت ظاہر ہونے اُس کی حجت ہونیکے اور دلالت کرنیکے اُس مرتبہ کو پہونچی ہے کہ اگر کوئی شخص اندک تامل اور تہوڑا سا بہی غور کرے تو اُسکو اُسکے کلام خدا اور وحی ربانی ہونے مین کسیطرحکا شک اور شبہ نہووے اور بعلم الیقین جانے کہ یہہ کلام خدا ہے اور الٓمٓ اگر نام اِس سورۃ کا ہے جیسے کہ مذہب بعض کا ہے تو وہ مبتدا ہے اور ذٰلک الکتاب خبر اُسکی ہے اور یا یہہ کہ الٓمٓ خبر ہے مبتدا محذوف کی یعنے ہٰذہ الٓمٓ اور ذٰلک مین ذا اسم اشارہ ہے۔ اور کاف حرف خطاب کا ہے اور لام مکسورہ اسمین واسطے تاکید کے زیادہ کردیا ہے اور کتاب کہ معنی مکتوب ہے اور واسطے مبالغہ کو بنایا گیا ہے صفت ذٰلک کی ہے اور یہہ اسم اشارہ مع مشار الیہ کے خبر الٓمٓ کی ہے اور یا یہہ کہ ذٰلک الکتاب مبتدا ہے اور لاریب فیہ خبر اُسکی ہے اور لاریب فیہ مین لا نفی جنس کا اور ریب کہ معنی اضطراب اور قلق ہے اسم لا کا ہے اور فیہ خبر اوسکی ہے اور یہہ سب ملکر صفت کتاب کی ہین اور ریب معنی شک سو واسطے ہے کہ وہ نفس کو اضطراب مین ڈالتا ہے هُدًى راہ راست دکہلانیوالی اور نیک دلالت کرنیوالی ہے وہ کتاب طرف حق اور راستی کے لِّلْمُتَّقِينَ واسطے پرہیزگارونکے یعنے ثابت رکہنیوالی اُنکو راہ راست پر اور متقی وہ لوگ ہین جو نگاہ رکہتے ہین اپنے نفس کو اور بچتے ہین اُن فعلون سے کہ جو موجب نارضامندی خدا کے ہین اور آدمیون کی رضامندی کے لئے خدا کو ناراض نہین کرتے ہین بسبب فرمانبرداری اور خوف خدا کے اور کعب الاحبار سے تقوی کے معنی پوچہے گئے تو تو کہا کہ کبہی تم اُس راہ مین چلے ہو کہ جو خار اور خاشاک سے پر ہو لوگون نے کہا کہ ہان ہم ایسی راہ مین چلے ہین پوچہا کہ کسطرح چلتے ہو لوگون نے کہا کہ دامن اپنا اوپر کو اوٹہا لیتے ہین تاکہ دامن ہمارا خارون مین نہ اُلجہے اور خاشاک آلودہ نہو اور بچکر چلتے ہین ہم تاکہ ہمارے بدن مین خار نہ چبہین کعب الاحبار نے کہا کہ تقوی اسی قبیل سے ہے یعنے راہ دین مین گناہونسے اسی طرح پرہیز کرو۔ اور امیر المومنین ع نے فرمایا ہے کہ متقی وہ شخص ہے کہ اگر کل اعمال اُسکے ایک طبق مین رکہین اور اوسکو جہان کے لوگونکے روبرو پیش کرین تو کوئی چیز اُسمین ایسی نہو کہ اُسکو اوس سے شرم معلوم ہوتی ہو۔ اور فرمایا جناب امیر المومنین ع نے کہ متقیون کے کئی باتین ہین کہ اُن علامات سے وہ پہچانے جاتے ہین۔ راستگوئی۔ اور ادائے امانت۔ اور وفائے عہد۔ اور قلت فخر۔ اور تحمل۔ اور رشتہ دارون سے مواصلت کرنی اور ضعیفون پر رحم کرنا۔ اور عورتونکی پیروی کم کرنا۔ اور خرچ کرنا نیکی کا۔ اور حسن خلق۔ اور حلم۔ اور پیروی اُس علم کی جو نزدیک کرے طرف خدائے تعالی کے اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ زیادہ پرہیزگار اور متقی وہ شخص ہے کہ جو حق کہے خواہ اوسمین اپنے تئین فائدہ ہو خواہ نقصان ہو اور ہدایت کے واسطے خدا تعالی نے متقیونکو اسواسطے خاص کیا ہے کہ نفع ہدایت سے وہی پاتے ہین

زبدکار اور کفار اور ہدی کا لفظ کہ بمعنے ہادی ہے اصل مین مصدر ہے مثل تقی اور سری کے اور ترکیب مین حال واقع ہوا ہے ضمیر فیہ سے اور للمتقین جار اور مجرور متعلق ہدی سے کے ہے اور متقین مشتق ہے وقایت سے کہ معنی نگاہداشتن ہے اور واحد اوسکا متقی ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ متقی ہمارے شیعہ ہین اَلَّذِیْنَ وہ لوگ ہین وہ کہ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ ایمان لاتے ہین وہ ساتھ غیب کے یعنے اون چیزون پر ایمان لاتے ہین کہ جو غایب ہین حواس سے اور انکو دیکھا نہین ہے جیسے کہ معرفت اور توحید خدا اور نبوت انبیا اور امامت آئمہ معصومین علیہم السلام اور موجود ہونا امام آخر الزمان کا اور حشر اور نشر اور حساب و صراط اور میزان و بہشت اور دوزخ اور ملایکہ اور سوا اسکے جو چیز کہ غایب ہے اور ایمان لانا اوسپر لازم ہے اور آئمہ علیہم السلام سے منقول ہے کہ مراد غیب سے صاحب الزمان علیہ السلام ہے یعنے متقی وہ لوگ ہین کہ ایمان لاتے ہین اور اعتقاد رکھتے ہین امامت امام آخر الزمان کا اور نماز کہ افضل اعمال بدنی ہے اور زکوٰۃ کہ افضل اعمال مالی ہے اسواسطے تمام اعمال مین سے اونکو خاص کرکے متقیون کی اوس صفت سے تعریف کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ متقی وہ لوگ ہین کہ ایمان لاتے ہین سب اون چیزون پر کہ جو پیغمبر خدا کے یہان سے لایا ہے وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ اور قایم رکھتے ہین وہ نماز کو اور ہمیشہ اوسکو پڑہتے ہین مع شرایط اور ارکان کے اور رکوع اور سجدہ کو تمام کرتے ہین اور وقتون کو اوسکے نگاہ رکھتے ہین اور اون امور سے جو کہ نماز کو فاسد کرتے ہین اور بگاڑ دیتے ہین اون سے وہ اپنے تئین بچاتے ہین اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ نماز ستون دین کا ہے جسنے عمداً نماز کو ترک کیا اوس نے اپنے دین کو منہدم کیا اور ڈہا دیا جس نے اسکے وقتونکو ترک کیا وہ ویل مین داخل ہوگا اور ویل ایک صحرا ہے جہنم مین اور فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جہنم مین ایک صحرا ہے اور دوزخی اوس صحرا سے ہر روز ستر ہزار مرتبہ فریاد کرتے ہین اور اوس صحرا مین ایک گہر ہے آگ کا اور اوس گہر مین ایک کوآن ہے آگ کا اور اوس کوئین مین ایک تابوت ہے آگ کا اور اوس تابوت مین ایک سانپ ہے کہ اوسکے ایک ہزار دانت ہین اور ہر دانت ایک ہزار گز کا ہے انس نے پوچھا کہ یا رسول خدا صلعم یہ کسکے واسطے ہے فرمایا کہ واسطے پینے والے شراب کے اور ترک کرنیوالے نماز کے اور فرمایا رسول خدا صلعم نے جو شخص کہ زنا کرے اپنی ماں سے ستر مرتبہ اور جو شخص کہ ڈہا دے کعبہ کو ستر مرتبہ وہ بہتر ہے نماز کے ترک کرنیوالے سے اور فرمایا حضرت صادق علیہ السلام نے کہ ایک نماز فرض بہتر ہے بیس حج سے اور ایک حج بہتر ہے اوس گہر سے جو کہ طلا سے پر ہو اور راہ خدا مین کل سونا التصدق کیا جاے یعنے تو نماز کا اسکے ثواب ہے اسقدر زیادہ ہے اور نماز کے ادا کرنیکے ثواب کے اور ترک کرنیکے عذاب کے احادیث بہت ہین انشاء اللہ تعالےٰ اپنے اپنے مقام پر مذکور ہونگے پس متقی وہ لوگ ہین کہ ہمیشہ پڑہتے ہین نماز کو وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ اور اوس چیز مین سے کہ روزی دی ہے ہمنے اونکو خرچ کرتے ہین وہ کہ زکوٰۃ اور خمس کو ادا کرتے ہین اور مستحقون کو پہونچاتے ہین اور اپنے اہل و عیال کے نفقہ سے خبر لیتے ہین اور سواے اسکے جو حقوق کہ واجب ہین اونکو ادا کرتے ہین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی ایک قیراط یعنے ایک ماشہ سے بہی کم کو منع کرے اور زکوٰۃ مال مین سے نہ دیوے مستحقونکو وہ مسلمان نہین ہے اور دوسری روایت مین ہے کہ ایسا شخص یہودی ہوکر مرے یا نصرانی ہوکر مرے اختیار ہے کہ سب برابر ہے اور بعضون کے نزدیک نفقہ واجب و مستحب کو دونون کو شامل ہے پس سنتی نفقہ بہی اسمین داخل ہوگا اور بعضی کہتے ہین کہ معنے عام لینے مناسب ہین یعنی جمیع حقوق مستحقونکو پہونچاتے ہین اور تصدق کرتے ہین اور قرض دیتے ہین اور حاجتین مومنین کی روا کرتے ہین اور ضعیفونکی اعانت کرتے ہین اور اندہونکا ہاتہ پکڑتے ہین اور بلاکتون سے اونکو بچاتے ہین اور جو کوئی اپنے سے ایمان مین فضل ہے اوسکو اپنے مال و نفس پر اختیار کرتے ہین اور اپنے سے اوسکو مقدم رکہتے ہین اور لوگونکا اسباب اوٹہاتے ہین اور اپنی چارپایون پر اوسکو بار کرتے ہین اور جو کوئی درجہ مین اپنے برابر ہے اوسکو اپنے مال اور نفس مین اپنی مانند شمار کرتے ہین اور جو کچہ علم رکہتے ہین وہ علم دوسرونکو تعلیم کرتے ہین اور فضایل

اہلبیت علیہم السلام کے اونکے دوستونکی روبرو بیان کرتے ہین اور دوسری روایت مین ہی حضرت صادق علیہم السلام سے منقول ہے کہ جو کچھہ علم ہمنے اونکو تعلیم کیا ہے وہ دوسرونکو پہونچاتے ہین اور ہمارے تمام متعلق بیفقون کے ہے اور فرمایا ہے خدا اون متقیونکے تعریف مین وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ اور وہ لوگ ایمان لاتے ہین ساتھہ اوس چیز کے کہ نازل کی گئی ہے طرف تیرے یعنے قرآن اور شریعت جو تیری طرف نازل کی گئی ہے اے محمد اونکے تصدیق کرتے ہین اور اوسکا اعتقاد رکھتے ہین وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ اور وہ چیز کہ نازل کی گئی ہے پہلے تجہسے اے محمد صلعم یعنے توریت اور انجیل اور زبور اور تمام صحیفہ انبیاء کے جو پہلے تجہسے نازل ہوئے ہین اون سبکے ہی تصدیق کرتے ہین اور اونپر ایمان لاتے ہین کہ وہ سب حق ہین اور خدا کیطرف سے نازل ہوئی ہین وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ اور ساتھہ آخرت کے وہ یقین کرتے ہین اور اعتقاد رکھتے ہین کہ وہ دن آخرت کا کہ بعد دنیا کے ہے وہ ضرور ہونیوالا ہے اور اوس روز بندہ اپنے اعمال کی جزا کو پاوینگے اُولٰٓئِكَ یہہ متقی جنکے یہہ اوصاف مذکور ہین عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ اوپر ہدایت کے ہین پروردگار اپنے کیطرف سے کہ اپنی اختیار سے ایمان لائے ہین اور اعمال نیک بجالاتے ہین نہ یہہ کہ خدا تعالیٰ نے ایمان کو اونمین پیدا کیا ہے اسواسطے کہ یہہ موجب ظلم خدا کا ہے کافرون کے عذاب کرنے مین بسبب نہ قدرت رکھنے اونکے کے ایمان کے کسب کرنے مین سو اسواسطے کہ جسوقت ایمان کو نہین پیدا نکیا تو اونکے عذاب کرنے مین ظلم لازم آتا ہے بلکہ مراد یہہ ہے کہ مومنین نے اپنے ارادہ اور اختیار سے ایمان کو قبول کیا ہے اور کافرون نے اپنے ارادہ اور اختیار سے اوسکو قبول نہین کیا ہے وَاُولٰٓئِكَ اور یہی لوگ جو کہ اپنے ارادہ اور اختیار سے ایمان لائے ہین اور اپنے اختیار سے اعمال نیک بجالاتے ہین هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ وہ ہی رستگاری پانیوالے ہین عذاب سے اور پہونچنے والے مرتبہ ثواب کو ہین نہ غیر اونکے اور امام محمد باقر نے فرمایا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ ان علیاً وشیعتہ هم الفائزون یعنے تحقیق علی اور شیعہ اونکے وہ ہی رستگار ہین اور یہہ ہی روایت اہل سنت کی کتاب صواعق محرقہ مین ہے اور اہل سنت جو اپنے تئین شیعان علی مین سے کہتے ہین نہایت سعی گو ہین اور یہہ قول انکا موافق قول سعدی کے ہے کہ برعکس نہند نام زنگی کافور اور دفع المغالط مین ثابت کیا ہے کہ یہہ لوگ شیعیان علی مین سے نہین ہوسکتے اور کہتے ہین کہ چار آیتین سورہ بقر کی اول کے مومنین کی تعریف مین نازل ہوئی ہین اور بعد اونکے دو آیتین کافرون کی مذمت مین اور اوسکے بعد تیرہ منافقون کے مذمت مین نازل ہوئی ہین اور وہ دو آیتین کہ جو کافرون کی مذمت مین نازل ہوئی ہین وہ یہہ ہین کہ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوئے اور بسبب عناد کے ایمان نہ لائے اور اپنی کفر پر ثابت قدم رہے اور دلیلون روشن کو اونہون نے ملاحظہ نکیا تاکہ اونکو حد رستگاری کو پہونچاتے سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ برابر ہے اوپر اونکے ءَاَنْذَرْتَهُمْ کیا ڈرایا تو اونکو عذاب سے اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ یا نہ ڈرایا تو اونکو یعنے خواہ ڈرایا تو اونکو خواہ نہ ڈرایا تو وہ ایسے ہین کہ اپنے عناد کے جہت سے لَا يُؤْمِنُوْنَ نہ ایمان لاوینگے وہ اسواسطے کہ وہ تیری معجزونکے طرف نظر نہین کرتے ہین اور تیرے پیغمبری کو نہین ملتے ہین اور قرآن کی تصدیق نہین کرتے ہین بس بسبب ترک نظر اونکے تیرے معجزونکی طرف نہایت سختی کفر سے اوس مرتبہ کو پہونچے ہین کہ خَتَمَ اللّٰهُ مہر رکہے خدا نے عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اوپر دلون اونکے کے وَعَلٰى سَمْعِهِمْ اور اوپر کانون اونکے کے یعنے خدا تعالیٰ نے اپنے علم سے جانا کہ یہہ ہرگز ایمان نہ لاوینگے اونکے دلونپر اور کانون پر ایک نشان کردیا ہے کہ جو کوئی ملایکہ اور اولیا مین سے نظر کرتا ہے اوسپر تو اوسکو پہچانتا ہے کہ یہہ لوگ ایمان نہ لاوینگے اور اس جہت سے اوسپر لعنت کرتا ہے اور حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے اونکے دلون پر بسبب اونکے کفر کے عذاب کی چھاپ دیا ہے جیسا کہ دوسری جگہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے بل طبع اللہ علیہا بکفرہم یعنے بلکہ چھاپا ہے خدا نے اوپر اونکے بسبب کفر اونکے کے اور کہتے ہین کہ معنے اسکے یہہ ہین کہ فایدہ دل کا کہ دریافت کرنا حق کا ہے اور فایدہ کان کا کہ سننا آیتون کا ہے اونسے حاصل نہین ہوتا ہے پس گویا کہ حق تعالیٰ نے ان عضاء پر مہر کردی ہے وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ اور اوپر آنکھون اونکے کے پردہ ہے یعنے جسوقت کہ روگردانی کے اونہون نے اون چیزون سے

کہ جنکے دیکھنے کی تکلیف دی گئی تہی۔ اور قصور کیا انہون نے اُس امر مین کہ جسکا ارادہ اُنسے کیا گیا تہا وہ ایسے ہوگئے کہ گویا اُنکی آنکہون پر
پردہ ہے اور بعضے کہتے ہین کہ مہر کرنے اور پردہ سے آخرت مین مراد ہے کہ حقتعالی آخرت مین اُنکو بیعقل اور بہرا اور اندہا کر دیگا اور ایسا
نہین ہوسکتا ہے کہ خدای تعالے اُنکے دلونپر مہر کردے کہ بسبب مہر کرنے خدا کے وہ ایمان نہین لاسکتے اور ایمان نہ لانیمین مجبور ہوجائین کیونکہ
کہ یہہ امر قبیح ہے اور خدای تعالی امر قبیح کے صادر ہونیسے پاک ہے اور یہہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ دلونپر تو اُنکے خدا مہر کرکے اُنکو مجبور کردے اور پہر اُنکو کہے کہ تم ایمان
لاؤ اور اگر وہ ایمان نلاوین تو اُنکو عذاب کرے وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ اور واسطے اُنکے عذاب ہے بڑا دنیا مین تو اسیر اور قتل ہونا اور آخرت مین ہمیشہ
دوزخ مین جلنا اور کہتے ہین کہ عبد اللہ بن ابی سلول اور اُسکے تابعین نے آپسمین مشورہ کرکے اتفاق کیا کہ زبان سے اسلام کو ہم ظاہر کرین اور
دلمین اپنے اعتقاد پر رہین اور جسطرح سے کہ مسلمانونکو پیغمبر کی قربت اور مصاحبت حاصل ہے ہمکو بھی حاصل ہو تاکہ ہم مسلمانونکے راز سے مطلع
ہوکر کفار کو اُس راز سے خبر کرتے رہین پس متفق ہوکر رسول خدا صلعم کے پاس آئے اور اپنا مسلمان ہوجانا ظاہر کیا خدا تعالی اُنکے حال کی
خبر دیتا ہے اور فرماتا ہے کہ وَمِنَ النَّاسِ اور بعضے آدمیون مین سے مَنْ يَقُولُ وہ شخص ہین کہ کہتے ہین کہ آمَنَّا بِاللَّهِ ایمان لائے ہم ساتھہ خدا کے
وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ اور ساتھہ دن آخرت کے کہ وہ قیامت کا روز ہے وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ اور حال یہہ ہے کہ نہین ہین وہ ایمان لانیوالے
اور یقول کی ضمیر من کی طرف باعتبار لفظ کے پہرتی ہے کہ لفظ اُسکا مفرد ہے اور باقی کی ضمیرین باعتبار معنی کے اُسکی طرف پہرتی ہین کہ معنی
مین وہ جمع کیلئے بہی آتا ہے اور با بمؤمنین زائد ہے يُخَادِعُونَ اللَّهَ فریب دیتے ہین وہ منافقین خدا کو اسلام کے ظاہر کرنیمین اور کفر کے
پوشیدہ رکہنے مین وَالَّذِينَ آمَنُوا اور اُن لوگونکو کہ ایمان لائے ہین وہ اور خدا کا فریب دینا بطریق مجاز کے ہے نہ بطریق حقیقت اسواسطے
کہ منافقین جانتے تہے کہ خدا کو فریب نہین دیسکتے کہ وہ ظاہر اور پوشیدہ کو سب جانتا ہے اور اُنکے دلونکی بات اُسپر پوشیدہ نہین ہے پس اس صورت مین
معنی اس آیت کے یہہ ہوئے کہ معاملہ اُنکا اس عمل مین مثل معاملہ اُن لوگونکے ہے کہ درپے اسکے ہون کہ اپنے غیر کو فریب دیوین اور یا یہہ کہ پیغمبر کے
فریب دینے کو خدا کا فریب دینا کہا ہے اسواسطے کہ پیغمبر کا فریب دینا راجع کرتا ہے طرف فریب دینے خدا کے جیسےکہ خدا تعالی دوسری جگہہ فرماتا ہے کہ مَنْ يُطِعِ
الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ یعنی جو شخص کہ فرمانبرداری کرے پیغمبر کی پس تحقیق فرمانبرداری کی اُسنے خدا کی اور مومنین کی فریب دینے کے واسطے
مومنین سے کہتے تہے کہ ہم خدا اور رسول پر ایمان لائے ہین مثل تمہارے اور خدا فرماتا ہے وَمَا يَخْدَعُونَ اور نہین فریب دیتے ہین وہ حقیقت مین اس
عمل مین إِلَّا أَنْفُسَهُمْ مگر نفسون اپنے کو اسواسطے کہ وبال فریب دینے کا کہ وہ عذاب الیم ہے دنیا اور آخرت مین وہ اُنکی ہی طرف رجوع کرنیوالا
ہے وَمَا يَشْعُرُونَ اور نہین اطلاع رکہتے ہین وہ کہ وبال اُسکا اسکی سزامین اُنکی طرف راجع ہوگا اور خدا تعالی اُنکے نفاق کی پیغمبر اور
مومنین کو خبر کریگا کہ وہ اُنپر لعنت کرنے لگینگے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ رسول خدا صلعم سے کسی نے سوال کیا کہ کل قیامت کے روز
نجات کس چیز مین ہے فرمایا کہ جسمین خدا سے فریب نکرو کہ جو کوئی خدا سے فریب کریگا خدا اوسکو فریب کی سزا دیگا اور ایمان کو اُس سے نکال لیگا
اور اگر وہ شعور رکہتا ہو تو جانے کہ اپنے نفس کو وہ فریب دیتا ہے پہر اُسنے پوچہا کہ خدا سے کیونکر فریب کرے فرمایا کہ عمل کرے اُس چیز کا
کہ خدای تعالی نے اُسکے کرنیکا حکم دیا ہے اور ارادہ اُسکا اُس سے سوائے خدا کے دوسرا امر ہو پس ڈرو تم ریا سے کہ وہ شرک بخدا ہے
فِي قُلُوبِهِمْ بیچ دلون اُن منافقون کے کہ جو محل اعتقاد ہے مَرَضٌ بیماری نفاق کی ہے اور کینہ مومنون کا اور حسد اُن کا کہ وہ دلون مین
اُن کے جوش کرتا ہے فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا پس زیادہ کیا اُنکو خدا نے بیماری نفاق کو بسبب اُسکے کہ مرتبہ اپنے پیغمبر کا بلند کرتا ہے
اور اسلام کو روز بروز قوت دیتا ہے اور مومنین کی ترقی کرتا ہے منافقین یہہ حال دیکہکر نفاق کو اپنے دلونمین زیادہ پیدا کرتے ہین
اور شب و روز رنج و الم مین رہتے ہین اور پیغمبر اور مومنین کی ترقی دیکہکر اپنے دلونمین جلتے ہین وَلَهُمْ اور واسطے اُن منافقون کے
آخرت مین عَذَابٌ أَلِيمٌ عذاب دردناک ہے بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ بسبب اسکے کہ ہین وہ جہوٹ کہتے مومنین سے کہ ہم ایمان لائے ہین

ذکر منافقین

اور بعضوں نے یکذبون کو بتشدید ذال پڑہا ہے اب الٰہی تعالی اونکے افعال سے خبر دیتا ہے اسطرح سے کہ وَاِذَا قِیْلَ اورجسوقت کہا جائے یعنے مومنین کہیں لَهُمْ
واسطے اُن منافقین کے کہ لَا تُفْسِدُوْا نہ فساد کرو تم اے منافقو فِی الْاَرْضِ بیچ زمین کے بسبب نافرمانی کے اور باز رکہنے لوگونکے ایمان سے
ایمان کہ براہکر اور بسبب بیٹہانے مومنین کے اسلام کو ظاہر کرکے اور کافرونکے روبرو اسلام کا بطلان بیان کرکے قَالُوْا کہتے ہیں وہ مومنین
کے جواب میں عناد کی راہ سے کہ اِنَّمَا نَحْنُ سوای اسکے نہیں کہ ہم مُصْلِحُوْنَ درستی کرنیوالے ہیں اپنے کاموں میں یعنے جو کچھہ کہ ہم کرتے ہیں بہت
صلاح اور نیک ہے کہ ہم اسلام کو ظاہر کرکے محمد کو راضی رکہتے ہیں اور اپنا اعتقاد بھی دونوں میں باقی رکہتے ہیں اور وہ اپنے افعال کو جو اچھا جانتے
ہے خدائے تعالی نے اُنکے قول کو رد کرتا ہے کہ اَلَآ خبردار ہو اور جانو تم اے مومنین کہ اِنَّهُمْ تحقیق وہ منافقین هُمُ
الْمُفْسِدُوْنَ وہی فساد کرنیوالے ہیں اور تباہی ڈالنے والے ہیں اور دوسرا ہم فصل کا ہے یا مبتدا کا وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ اور
لیکن وہ نہیں اطلاع رکہتے ہیں کہ مفسد وہی ہیں اور عمل انکا بوجہ صلاح نہیں ہے بسبب نفکر کرنے اُنکے کے معجزون
میں اور روشن اور ظاہر دلیلوں میں اور بسبب اسکے کہ اگر خدائے تعالی نے پیغمبر کو اُنکے نفاق سے خبر کردے گا تو وہ مومنین
کو اُنکے نفاق سے مطلع کرے گا۔ اور اُن پر لعنت کرنے کا حکم کرے گا تو وہ مومنین اُنپر لعنت کرنے لگیں گے اور اگر وہ
انصاف سے نظر کرتے تو جانتے کہ جو کچھہ کرتے ہیں بیچ فساد ہے نہ صلاح وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ اور جسوقت کہا جائے واسطے
اُن منافقونکے یعنے پیغمبر یا مومنین اُنسے کہیں کہ اٰمِنُوْا ایمان لاؤ تم واسطے اور پیغمبر کی تصدیق کرو كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ
جیسے کہ ایمان لائے ہیں آدمی کہ وہ مومنین خالص ہیں اور دلون اپنے میں وہ نفاق نہیں رکہتے ہیں قَالُوْٓا کہتے ہیں وہ
منافقین اپنے جیسوں یا اپنی قوم کے درمیان کہ اَنُؤْمِنُ کیا ایمان لائیں ہم كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ جیسے کہ ایمان لائے ہیں
احمق اور بیخرد اور کم ظرف آدمی یعنے ہم مثل بیوقوفوں کے ہرگز ایمان نہ لائیں گے اور اکثر مومنین جو فقیر اور محتاج تہے اور
بعضے اُن میں سے غلام تہے مثل صہیب اور بلال کے اسواسطے اُن کو احمق کہا اور ہمزہ استفہام انومن کا انکاری ہے اور
کاف کما کا موضع نصب میں ہے کہ صفت ہے مصدر محذوف کی اور ما موصول مع اپنے صلہ کے بمعنی مصدر ہے یعنے انومن
ایمانا مثل ایمان الناس پس موصوف کاف کا کہ ایمانا ہے یہانسے محذوف ہے اور کاف بمعنی مثل ہے اَلَآ خبردار رہو اور جانو اے
مومنین مخلصین کہ اِنَّهُمْ تحقیق کہ وہ منافقین هُمُ السُّفَهَآءُ وہی کم عقل ہیں کہ سمجہتے نہیں ہیں اور نہیں جانتے
کہ ہم جو اسلام کو ظاہر کرتے ہیں اور دلمیں کفر کو پوشیدہ رکہتے ہیں یہہ نہایت بیوقوفی ہے اور مومنین کم عقل نہیں ہیں کہ انہوں
نے کفر پر ایمان کو اختیار کیا ہے اور معصیت پر طاعت اور منافقین بالعکس اسکے کرتے ہیں کہ بسبب بے عقلی کے کفر
کو ایمان پر اور معصیت کو اطاعت پر اختیار کیا ہے اونہوں نے وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ اور لیکن نہیں جانتے
ہیں کہ وہ خدائے تعالی اون کے نفاق سے مومنین کو خبر کرے گا تو مومنین اُنپر لعنت کرنے لگیں گے اور
الا واسطے تنبیہ کے آتا ہے شروع کلام میں اور اصل اسکی لا ہے اور واسطے تحقیق کلام مابعد کے ہمزہ اُسپر داخل ہو گیا
اور منقول ہے کہ ایک روز عبد اللہ بن ابی اور اُس کے تابعین نے امیر المومنین علیہ السلام سے مع دیگر اصحاب کے ملاقات
کی اور ہر ایک منافق نے اُن میں سے امیر المومنین علیہ السلام کی ازراہ خوشامد بہت تعریف کی جناب امیر علیہ السلام نے
فرمایا کہ ای عبد اللہ خدا سے ڈر اور نفاق کو اپنے ترک کر اور اعتقاد خالص سے ایمان لا کر زمرہ میں مومنین مخلصین کے داخل ہو عبد اللہ نے
جواب میں کہا کہ ای ابو الحسن تم ہمکو منسوب بنفاق کرتے ہو ہم تو مثل تمہاری ایمان لائے ہیں اور پیغمبر کا اعتقاد رکہتے ہیں خدائی تعالی نے
عبد اللہ کی تکذیب اور جناب امیر کی تصدیق کے باب میں یہہ آیۃ نازل کی اور فرمایا کہ وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور

جسوقت ملاقات کرتے ہین وہ منافقین اُن لوگون سے کہ ایمان لائے ہین تو قَالُوْا کہتے ہین وہ ازروی نفاق کہ اٰمَنَّا ایمان لائے ہین ہم مثل تمہارے
محمد پر اور قرآن پر وَاِذَا خَلَوْا اور جسوقت خلوت اور تنہائی مین ہوتے ہین وہ اِلٰی شَیٰطِیْنِهِمْ طرف شیطانون اپنے کے کہ وہ مشرکین ہین اور
یار اُنکے ہین اور گمراہ کرنیمین مثل شیطانون کے ہین اور وہ رئیس اور پیشوا اُنکے ہین تو اُسوقت قَالُوْٓا کہتے ہین وہ منافقین اُن پیشواؤن اپنے سے
ازروی اعتقاد کہ اِنَّا مَعَكُمْ تحقیق ہم ساتھ تمہارے ہین تمہارے دین پر اور اپنے دین سے ہم پھرے نہین اور مسلمانونکے روبرو جو ہم اسلام
اپنا ظاہر کرتے ہین اِنَّمَا نَحْنُ سوائے اسکے نہین کہ ہم مُسْتَهْزِءُوْنَ ہنسی کرنیوالے ہین اُن مسلمانون سے خداتعالیٰ مومنین کی طرف سے فرماتا ہے
کہ اَللّٰهُ یَسْتَهْزِئُ بِهِمْ خدا جزا ہنسی کے دیگا اُنکو کہ دنیا مین تو احکام مسلمانونکے اُنپر جاری کریگا اور آخرت مین جسوقت وہ دوزخ مین ہونگے تو کہتے
ہین کہ ایک دروازہ بہشت کا اُنکی طرف کھولیگا اُسوقت وہ جلدی سے بہشت کیطرف کو دوڑینگے جسوقت وہ بہشت کے دروازہ پر پہونچینگے
تو اُسوقت دروازہ بہشت کا بند ہوجاویگا اور آتش دوزخ اُنکو اپنی طرف کھینچ لیویگی اور مومنین یہہ دیکھکر ہنسینگے جسوقت وہ کہینگے کہ ایسا ہمارے
ساتھہ کیون کیا تو کہا جائیگا کہ بعوض اُس ہنسیکے ہے کہ جو تم دنیا مین مومنین سے ہنستے تھے وَیَمُدُّهُمْ فِیْ طُغْیَانِهِمْ اور کھینچیگا اُنکو بیچ سرکشی
اُنکی کے اور حد سے گزرنے اُنکے کفر مین اور نفاق مین کہ یَعْمَهُوْنَ حیران رہین وہ اور سرگردان ہون راہ ثواب سے یعنے اور بسبب تفکر اور تامل
نکرنے کے معجزات اور دلائل ظاہرہ مین چھوڑ دیگا اُنکو خداتعالیٰ اُنکی سرکشی مین کہ سرگردان اور حیران رہین وہ اور توفیق اور نظر لطف اُسنے اُٹھا لیا
اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ یہہ منافقین وہ لوگ ہین کہ اشْتَرَوُا خرید کیا ہے اُنہون نے یعنے بدل کیا ہے اُنہون نے الضَّلٰلَةَ گمراہی کو کہ وہ
کفر اور نفاق ہے بِالْهُدٰی ساتھہ راہ راست کے کہ وہ ایمان اور یقین ہے اور مراد یہہ ہے کہ خرید کیا اُنہون نے ہلاکت کو بدلے رستگاری کے
فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ پس نفع دیا سوداگری اُنکی نے بدلے ایمان کے کفر کو خرید کرنے کے معاملہ مین وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِیْنَ اور
نہین ہین وہ راہ راست پانیوالے یعنے اُن لوگون نے دین خدا کو فروخت کیا اور اُسکی عوض مین کفر کو لیلیا اس صورت مین اُنکی تجارت نے اُنکو
کچھہ فائدہ ندیا بلکہ ایمان کو چھوڑکر کفر کو اختیار کیا اور بہشت کو کہ قسم قسم کی نعمتین اُسمین ہین راہ جہالت سے ترک کر کے آتش دوزخ کو کہ طرح
طرح کے عذاب اور تکلیفین اُسمین ہین لے لیا - یہہ لوگ حق اور صواب کی طرف ہرگز راہ پانے والے نہین ہین اور اشتروا کے واو کو سب
قاریون نے مضموم پڑھا ہے مگر یحییٰ نے مکسور پڑھا ہے - تو استقاموا کے واو کے مشابہ جانکر اور ضمہ اشتروا کے واو کو اسواسطے
کہ یہہ واو ساکن تھی اور جسوقت ساقط ہوا ہمزہ وصل کا تو یہہ واو ساکن سے جاکر ملی جو کہ لام تعریف سے بدل کیا گیا ہے اب دو ساکن
جمع ہوئے اسواسطے واو کو حرکت ضمہ کی دی کہ دلالت کرے صیغہ جمع ہونے پر مَثَلُهُمْ مثال اُن منافقین کی اس معاملہ مین كَمَثَلِ الَّذِیْ
مانند اُس شخص کی ہے کہ اندھیری رات ابرناک مین اسْتَوْقَدَ نَارًا روشن کیے آگ کو صحرا مین واسطے دیکھنے راہ کے تاکہ گرداگرد اپنے دیکھے اور
جلدی راہ چلے دشمنون کے خوف سے اور امن کی جگہہ مین پہونچے فَلَمَّآ اَضَآءَتْ پس جسوقت روشن کرے وہ آگ مَا حَوْلَهٗ
اُس چیز کو کہ گرداگرد اُس کے ہے ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ لیجاوے خدا روشنی اُنکی کو وَتَرَكَهُمْ اور چھوڑدے اُنکو فِیْ ظُلُمٰتٍ بیچ
اندھیریونکے لَا یُبْصِرُوْنَ کہ نہ دیکھین وہ کسی چیز کو یعنی کہ جیسے بعضے آدمی واسطے دیکھنے راہ کے اور خوف گم کرنے راہ کے شب تاریک مین
آگ روشن کرین اور جسوقت وہ آگ اُنکے گرد کو روشن کرے اور حق تعالیٰ ہوا کو بھیجکر اُس روشنی کو دور کرے تو اُسوقت وہ لوگ تاریکی
مین حیران اور سرگردان رہجائین اُس صحرا مین ایسی ہی منافقین کا حال ہے کہ شب تاریک گمراہی مین اظہار کلمہ اسلام کر کے اُسکی
روشنی مین مسلمانون کے خوف شمشیر سے اور تاراجی مال سے بیخوف ہوجائین اور جسوقت خدائے تعالیٰ اُنکو موت دے تو نور ظاہری
اُنکا کہ وہ فقط اقرار زبانی ایمان کا تھا بمجرد مرنے کے اُنسے جاتا رہے اور تاریکی عذاب مین بسبب کفر باطنی گرفتار ہوجائین کہ راہ
نکلنے کی اُس تاریکی عذاب سے نپائین پس جن لوگونکا یہہ حال ہے وہ صُمٌّ بہرے ہین یعنی کہ حق کے سننے پر کان نہین رکھتے ہین بُكْمٌ

گونگے ہیں یعنی کہ سخن حق نہیں کہتے ہیں عُمْیٌ اندھے ہیں سو وجہ ہے کہ حق کو نہیں دیکھتے ہیں جو دلیلیں کہ حق ہیں اُن کو نہیں سنتے ہیں اور
دلسے اقرار خدا اور رسول کا نہیں کرتے ہیں اور معجزونکے طرف نہیں دیکھتے ہیں پس گویا کان اور زبان اور آنکھ نہیں رکھتے ہیں۔
فَهُمْ پس وہ لوگ کہ اس مرتبہ کو پہونچے ہیں لَا يَرْجِعُونَ نہ رجوع کرینگے کفر سے طرف ایمان کے اور گمراہی سے طرف راہ راست کے اور آخرت میں
بھی وہ لوگ بہرے اور گونگے اور اندھے ہونگے جیسا کہ خدائے تعالے فرماتا ہے کہ ونحشرہم یوم القیامۃ علی وجوہہم عمیا وبکما وصما یعنے محشور
کرینگے ہم اُنکو دن قیامت کے اوپر مونہوں اُنکے کے اندھا اور گونگا اور بہرا اور اس آیۃ مثال میں پہلے تو ضمیرین مفرد کی آئی ہیں
اور بعد اُسکے جمع کی اسکی تاویل میں بیان کرتے ہیں کہ الذی جمع کے معنی میں ہے جیسا کہ دوسری آیت میں ہے والذی جاء بالصدق
وصدق بہ اور بعضے کہتے ہیں کہ الذی میں سے نون جمع کا محذوف ہے اور اصل میں یہ الذین ہے اور ایسا شعرائے عرب کے کلام میں آیا ہے اور
بعضے کہتے ہیں کہ مضاف یہانسے محذوف ہے گویا اس طرح ہے کہ مثلہم کمثل اتباع الذی استوقد نارا یعنے مثال اُن منافقون کی
مانند پیروی کرنیوالون اُس شخص کے ہے کہ روشن کیا اُس نے آگ کو اور بعضے کہتے ہیں کہ اسمین تشبیہ حال کی حال سے ہے اور
تقدیر اسکی یہہ ہے کہ حال ہؤلاء المنافقین فی جہلہم کحال المستوقد نارا یعنے حال اُن منافقون کا بیچ جہالت و نادانی اُن کے کہ مانند
حال روشن کرنیوالے کے آگ کو ہے اور اضاءت اگر متعدی ہے تو ضمیر اُسکی طرف نار کے پھرتی ہے اور اگر لازمی ہے تو ضمیر اسکی
طرف ماحولہ کے پھرتی ہے اور تانیث اُسکی باعتبار متعدد ہونے اشیاء کے ہے کہ جو گرد اُسکے ہیں اور حولہ منصوب علی الظرفیۃ ہے
أَوْ كَصَيِّبٍ یا مثال اُن منافقون کی مانند صاحبون مینہ کے ہے اصحاب کا لفظ کہ وہ مضاف ہے یہان سے محذوف ہے اور تقدیر
اُسکی کاصحاب صیب ہے اور عطف اُسکا کمثل الذی استوقد نارا پر ہے اور اصحاب کا لفظ یہانسے اسواسطے محذوف ہے کہ صیب غیر عاقل ہے
اسکا عطف عاقل پر کیونکر ہوتا اسواسطے اصحاب کے لفظ کی تقدیر یہان مناسب ہوئی اور دلالت کرتا ہے اسکے مقدر ہونے پر مابعد اسکا کہ وہ
یجعلون اصابعہم فی آذانہم ہے یعنی مثال اُن منافقونکی مانند یاران باران کی ہے کہ جسکی بڑی بڑی قطرے ہوں اور وہ لوگ مینہ باران میں
گرفتار ہوئے ہوں اور جلد جلدی وہ مینہ برستا ہو مِنَ السَّمَاءِ آسمان سے کہ فِيهِ بیچ اُس باران کے یعنی وقت برسنے باران کے
ظُلُمَاتٌ اندھیری ہوں تاریکی سے بادلون کے وَرَعْدٌ اور گرج ہو کہ اُسمین آواز سخت ہو وَبَرْقٌ اور بجلی ہو روشن میں
برگرتی ہوئی اور بعضی کہتے ہیں کہ رعد آواز ایک فرشتہ کی ہے کہ وہ بادلونکو اطراف عالم میں پراگندہ کرتا ہے اور ہیلاتا ہے اور
امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ برق روشنی تازیانہ کی ہے کہ وہ لوہے کا ہے اور ملائکہ بادلونکو اُس سے مارکر ہانکتے ہیں۔
اور دوسری روایت میں ہے کہ وہ تازیانہ نور کا ہے اور کہتے ہیں کہ رعد آواز برہم ہونے ابر کے ٹکڑونکی اسمین ہے اور برق ایک آتش ہے
کہ نکلتی ہے وقت برہم ہونے بادلونکے آپسمین حاصل یہ ہے کہ منافقین مثل صاحبون مینہ کے ہیں کہ جسمین رعد اور برق ہے اور اسمین وہ
گرفتار ہیں کہ بجلی کی کڑک سے يَجْعَلُونَ أَصَابِعَهُمْ کرتے ہیں وہ انگلیوں اپنی کو فِي آذَانِهِمْ بیچ کانوں اپنے کے مِنَ الصَّوَاعِقِ
کڑکون بجلی کی سے حَذَرَ الْمَوْتِ واسطے ڈر موت کے اور خوف ہلاک ہونے کے وَاللَّهُ مُحِيطٌ اور خدا گھیرنیوالا ہے اور احاطہ کرنیوالا ہے بِالْكَافِرِينَ ساتھ کافرونکے
یعنے اُس کا علم اُن کے سب افعال کو پہونچا ہے اور سب کو موافق اُنکے فعلونکے سزا دیگا اگر چاہے اپنے حبیب کو اون کے
نفاق کی خبر دیوے اور مطلع کردے کہ اُنکے ظاہر اور پوشیدہ کو وہ جانتا ہے اس آیت میں خداتعالی نے قرآن اور ہدایت کو تشبیہ
دی ہے باران سے اسواسطے کہ جیسے کہ باران سے زمین زندہ ہوتی ہے ایسی ہی قرآن اور ہدایت سے دل زندہ ہوتے ہیں اور باران میں
ابر سیاہ جو اندھیرے ہوتے ہیں اور رعد اور بجلی اور کڑک جو ہوتی ہے تو اُسوقت انگلیونکو کانوں میں دیتے ہیں کہ کون رعد کی سی مرنے کے خوف
سے کہ بجلی ہمپر گرے ایسے ہی حال منافقونکا ہے کہ وہ ڈرتے ہیں کہ ایسا نہو کہ پیغمبر اپنے اصحاب کو اون کے نفاق کی خبر دیوے اور

قرآن مین جو کچھ وعید اور عذاب و لعن اور خوف دلاتا ہے کہ وہ مثل رعد اور برق اور صاعقہ کے ہے اُسکے سننے سے کانونمین اُنگلیان دیتے ہین کیا انہونکو حکم قتل کا نازل ہوا ہو اور اُسکو سن لیوین اور ابن عباس سے منقول ہے کہ حق تعالے نے تشبیہ دی ہے بارانکو کہ جو آسمان سے نازل ہوتا ہے قرآنکے ساتھ اور رعد اور برق کو کہ جو اسمین تشبیہ دی ہے اُن چیزونکے ساتھ جو کہ قرآن مین مذکور ہین مثل عذاب اور ڈرانیکو اور تشبیہ دی ہے روشنی صاعقہ کو وعید آخرت اور جہاد دنیا کے ساتھ اور حذر الموت مفعول لہ واقع ہوا ہے اور ابن مسعود سے روایت ہے کہ دو مرد منافق رسول خدا صلعم سے خوف کر کے مدینہ سے بھاگ گئے تھے اور راہ مین باران سخت اُنکو پہنچا کہ وہ حیران ہو گئے جسوقت کہ بجلی چمکتی تھی تو چند قدم اُسکی روشنی مین چلتے تھے جسوقت تاریکی ہوتی تھی تو کھڑے ہو رہتے تھے اور جسوقت سخت آواز بجلی کی کڑک کی آتی تھی تو اپنے کانونمین انگلیان دیتے تھے اور جسوقت بیتاب ہوتے تھے تو کہتے تھے کہ کاشکے جلد صبح ہوتی کہ ہم پیغمبر خدا کے خدمت مین حاضر ہو کر فرمانبرداری اُسکی کرتے جبکہ صبح ہوئی تو رسول خدا صلعم کی خدمت مین وہ حاضر ہوئے اور با اعتقاد تمام ایمان لائے حقتعالے نے مدینہ کے منافقون کے حال کو اُن دو مرد کے حال کیساتھ تشبیہ دی ہے اور فرمایا کہ مثال اُنکی مثل اُن لوگونکی ہے کہ جو خوف کی جہت سے انگلیان اپنی کانونمین کرتے ہین اور بہت چمکنے کی جہت سے يَكَادُ الْبَرْقُ قریب ہے بجلی کے يَخْطَفُ أَبْصَارَهُمْ چوندھاوے آنکھون اُنکے کو كُلَّمَا أَضَاءَ جسوقت روشن ہوئی وہ بجلی اور رستہ روشن ہوا لَهُمْ واسطے اُنکے یعنی اُنکے چلنے کیلئے مَشَوْا فِيهِ چلتے ہین وہ بیچ اُسکے وَإِذَا أَظْلَمَ عَلَيْهِمْ اور جسوقت تاریکی ہوئی اُوپر اُنکے اور راستہ مین اندھیرا ہو گیا بجلی کے نہ ہونے سے تو قَامُوا کھڑے ہو رہتے ہین وہ ایک جگہ حیران اور سرگردان [illegible] اُنکی بینائیونکو لیجائے اور آنکھ [illegible] ہین ایمین دلالت کرتی ہین [illegible] ہین اور مال اُنمین نہین کرتے ہین اور انکار حق کا کرتے ہین قریب ہے کہ باطل ہو جاوین سب علوم اُنکے جو کچھ کہ اُنکو حاصل ہین اسواسطے کہ جو کوئی حق صریح کا انکار کرتا ہے یہ انکار اُسکا پہونچاویگا اُس کو طرف اس امر کے کہ سب حقوق کا اُس سے بطلان ہو جاوے۔ اور منقول ہے کہ جسوقت منافقین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے تو انگلیان اپنے کانون مین رکھتے تھے اس خوف سے کہ مبادا حکم اُنکے قتل کیواسطے پہنچا ہو پس حقتعالے نے تشبیہ دی اُونکو اُس جماعت کے ساتھ کہ ہلاکت کے خوف سے وقت سننے آواز کڑک گرجنے کے انگلیون کو کانونمین رکھتے ہین اور جسوقت دیدۂ بصیرت سے دلیل روشن قرآن کو دیکھتے تھے تو قریب تھا کہ دل اُنکے اُن آیتونکی نور کی جہت سے کفر سے لیجائی گئی ہون حقتعالے نے تشبیہ دی اوسکو برق کیساتھ کہ بسبب درخشندگی کے نزدیک ہے کہ باران والونکی آنکھونکو لیجائے اور فرمایا خداتعالے نے کہ جسوقت روشن ہوتی ہے بجلی تو چلتے ہین وہ اُسکی چمک مین اور جسوقت اندھیرا ہوتا ہے تو کھڑے ہو رہتے ہین وہ یہی حال منافقونکا ہے کہ جسوقت دیکھتے ہین کوئی فائدہ دنیا مثل فتح اور ظفر اور غنیمت کے واسطے مسلمانون کے تو رغبت کرتے ہین وہ طرف دین اسلام کے اور تمنا اطاعت و بیعت کی کرتے ہین اور جسوقت کوئی سختی اور شکست مسلمانونکی طرف دیکھتے ہین اور اپنی دنیا مین سے کوئی امر مکروہ اور ناخوش ملاحظہ کرتے ہین تو بدفالی اور بدشگونی جانتے ہین اور کہتے ہین کہ یہہ دین محمد کی جہت سے ہے وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ اور اگر چاہے خدا بسبب اُنکے نفاق کے اُنکو عذاب کرنے تو لَذَهَبَ البتہ لیجائے آواز رعد سے بِسَمْعِهِمْ سننے اُنکے کو کہ اُن کو بہرا کر دے وَأَبْصَارِهِمْ اور لیجائے بینائی اُنکی کو بجلی کی چمک سے کہ اُنکو اندھا کر دے إِنَّ اللَّهَ تحقیق کہ خدا عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اُوپر ہر چیز کے قادر ہے پس ممکن ہے کہ اُنکی شنوائی اور بینائی کو لیجائے اور اُن کو بہرا اور اندھا کر دے اور شنوائی اور بینائی کی بیجائی کو خداتعالے نے سب اعضا مین سے اسواسطے خاص کیا ہے کہ انہین دونون کا ذکر چلا آتا ہے یہہ تینو آیتین منافقین کی قسمین ہین کہ تمام

ہوئی اور اب خداتعالیٰ بندہ کو پرستش کا حکم کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ یَآ اَیُّھَا النَّاسُ اے لوگو اُعْبُدُوْا عبادت اور بندگی کرو تم رَبَّکُمْ پروردگار اپنے کو الَّذِیْ وہ پروردگار کہ جسنے اپنی قدرت کاملہ سے خَلَقَکُمْ پیدا کیا ہے تمکو وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ اور اُن لوگونکو کہ پہلے تم سے تھے تمہارے باپ دادا اور سوائے اُنکے لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ تاکہ تم بچو تم آتش دوزخ سے عبادت کی برکت کے سبب سے اگر خاص واسطے خدا کے عبادت کرو اور افضل سب عبادت سے نماز ہے اسکو ہرگز کبھی نہیں ترک نکرو اور یہ خطاب سب کو اور کافر کے سب طرف ہے سوا اُن شخصونکے کہ جو بالغ اور عاقل نہیں ہیں اور خدا نے تعالیٰ نے اسیواسطے پیدا کیا ہے کہ اُسکی عبادت کریں چنانچہ دوسری آیتمیں فرماتا ہے کہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ اور خداتعالیٰ کی ذات غنی مطلق ہے اسکو تمہاری عبادت کی اور تمہاری کچھ پروا نہیں ہے اور تم سے وہ کہانا پینا نہیں مانگتا ہے اور وہ تمہاری عبادت کا محتاج نہیں ہے فقط یہی چاہتا ہے کہ تم اُسکی عبادت کرو۔ وہ تسے راضی رہے کہ تمکو اُسنے مستحق عبادت کا جانکر یاد کیا اور فائدہ بھی اس عبادت کا تمہارے ہی واسطے ہے کہ تمکو آتش جہنم سے محفوظ رکھے اور بہشت تمہارے رہنے کو دیوے اور خدا میں اور تم میں کچھ رشتہ داری نہیں ہے کہ رشتہ کی جہت سے تمہاری رعایت کرے اسکا پیارا تو وہ ہی ہے کہ جو اسکو یاد کرے اور موافق شرع کے اُسکی عبادت کرتا ہے اور واجبات کو ترک نکرے اور محرمات سے پرہیز کرتا ہے اور اُس سے وہ راضی ہے ۔

اشعار

جز بندگی نہیں ہے بندہ کو کوئی کام
گر نہیں ہے بندگی ہے بندہ ہی اُس کا نام
آقا کے گر حضور میں حاضر ہو ہر گھڑی
معبود اُس سے راضی ہو اور خوش رہے مدام

گر بندگی نہ کی تو وہ بندہ نہیں رہا
گر چاہتا ہے خیر سے جنت میں ہو مقام
سجدہ وہی میں بسر ہو اگر یا رکوع میں

بندہ وہی ہے جو رہے طاعت میں صبح و شام
طاعت بڑا وسیلہ ہے بندہ کا حشر میں
پیارا اسیہو نے پھر تو نہ کیونکر ہو وہ غلام

اور کلمہ لعل کا جو اس آیت میں آیا ہے وہ وجوب کے لئے ہے یعنے لازم ہے خدا پر کہ اپنی پرستش کرنیوالونکو عذاب سے نجات دیوے اسواسطے کہ وہ کریم مطلق ہے اور کریم مطلق کے لائق نہیں ہے کہ کسیکو بدون نفع کے مشقت میں ڈالے اور اُس مشقت کی عوض میں کچھ فائدہ اُسکا نہ دیوے اور اُسکو طمع دیکر محروم رکھے اور دیکھو اُسنے کیا کیا نعمتیں تمکو دی ہیں چنانچہ فرماتا ہے کہ اَلَّذِیْ وہ خدا پروردگار تمہارا کہ جس نے اپنی قدرت کاملہ سے جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا کیا ہے واسطے تمہارے زمین کو فرش بچھا ہوا کہ وہ تمہاری طبیعت اور بدن کو بہت مناسب ہے اور موافق ہے نہ بہت گرم ہے کہ تمکو جلا دیوے اور نہ بہت سرد ہے کہ تمکو جماد یوے اور نہ ایسی خوشبودار ہے کہ تمہارے سر میں درد پیدا کرے اور نہ ایسی بدبودار ہے کہ تمکو ہلاک کرے اور نہ ایسی نرم ہے مثل پانی کے کہ تمکو غرق کرے بلکہ ایسی مناسب ہے واسطے تمہارے کہ تم اُسمیں زراعت کرتے ہو اور اپنے مکان بناتے ہو اور اپنے مردونکو دفن کرتے ہو اور سوائے اسکے طرح طرح کے فائدے اُس سے حاصل کرتے ہو اور اُسپر آرام کرتے ہو وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً اور آسمانکو چھت بنایا خدانے واسطے تمہارے آسمان کو چھت اوپر تمہارے فائدے کے لئے اُسمیں آفتاب اور مہتاب و ستارے پیدا کئے۔ اور منقول ہے کہ خداتعالیٰ نے چاہا کہ آسمان اور زمین کو پیدا کرے پہلے ایک جوہر سبز پیدا کیا اور بعد اُسکے بنظر ہیبت اُسکی طرف دیکھا وہ جوہر آب لرزان ہوگیا اور کف اور بخار اُسکی موج سے ظاہر ہوا سات طبقہ آسمان کو اُسکے بخار سے پیدا کیا اور سات زمینونکو اُسکے کف سے پیدا کیا اور کہتے ہیں کہ ہر طبقہ آسمان اور زمین کا مقدار پانسو برس کی راہ کی ہے اور بعد پیدا کرنے آسمان اور زمین کے فرشتونکو پیدا کیا اور آسمانونکو جیسے تمکو اُنکے شانون پر رکھا اور ایک فرشتہ اور پیدا کیا اور اُسکو حکم کیا کہ مشرق سے مغرب تک تو ہاتھ اپنے پھیلا دے اور زمین کو اُسکے ہاتھوں پر رکھا لیکن قدم اُسکا کسی چیز پر قرار نہیں پکڑتا تھا گاؤ کو پیدا کیا کہ اُسکے چالیس ہزار سینگ و چالیس ہزار ہاتھ اور پاؤن ہیں اُس فرشتہ نے اُس گاؤ کے کوہان پر اپنا قدم رکھا اور سینگ اُسکے زمین کی جانب سے زیر عرش تک پہونچے ہیں اور دم ہیں اُسکا دریا میں ہے ہر روز ایک دم کھینچتا ہے یہ زیادتی اور کمی سمندر کی جسکو جوار بھاٹا کہتے ہیں اس سبب سے ہے اور گاؤ کے پاؤن بھی کسی چیز پر نہیں ٹھہرتے تھے ایک پتھر کو پیدا کیا برابر سات آسمان کے اور سات

زمین کے اُسپر گاؤ نے اپنے پاؤن رکہے اور بعد اُسکے ایک مچھلی کو پیدا کیا اور اُسکی پشت پر وہ پتھر رکہا اور مچھلی کو پانی پر رکہا اور پانی کو ہوا
اور ہوا قدرت خدا سے قائم ہے اور زمین مثل کشتی کے پانی پر حرکت کرتی تہی۔ پہاڑونکو پیدا کرکے اُنکو اُسکی میخین بنایا اور ایک اور نعمت
اپنی بیان کرتا ہے وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً اور اُتارا خدا نے آسمان سے پانی کو کہ وہ نہایت مبارک اور فائدہ مند ہے اور قسم قسم کے نفعے
اُس سے حاصل کرتے ہین اور خدا تعالیٰ اپنی حکمت سے قطرہ قطرہ برساتا ہے اگر ایک بڑا سا پانی کا ٹکڑا ڈالدے تو تمکو اور تمہارے چارپایونکو
اور زراعت اور درختونکو اُس سے بہت ضرر ہو اور سما بمعنی بلندی ہے اور اسیواسطے بعضون کے نزدیک مراد سما سے ابر ہے کہ وہ
بہی بلند ہوتا ہے اور پانی کو دریا سے لیکر اوپر چڑہتا ہے اور ہوا اُسکو پراگندہ کرتی ہے اور ہانکتی ہے اور نچوڑتی ہے اور باران رحمت
اُس سے گرتا ہے فَاَخْرَجَ بِهٖ پس نکالا خدا نے ساتہ اُس پانی کے مِنَ الثَّمَرٰتِ پہلونسے رِزْقًا لَّكُمْ روزی کو واسطے تمہارے
قسم قسم کے میوے اور غلے پیدا کیے کہ جسکو تم کہاتے ہو پس جبوقت کہ خدا تعالیٰ ایسی نعمتین تمہارے واسطے پیدا کرتا ہے فَلَا تَجْعَلُوْا پس
نہ مقرر کرو تم لِلّٰهِ اَنْدَادًا واسطے خدا کے شریکونکو وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اور تم جانتے ہو کہ جنکی پرستش سوائے خدا کے کرتے ہو وہ کسی چیز کی
پیدا کرنیکی قدرت نہین رکہتے ہین پس کیونکر وہ سزاوار پرستش کے ہونگے۔ اور بعد اُسکے خدا تعالیٰ قرآن کے معجزہ ہونیکا ذکر کرتا ہے کہ وہ
دلیل ہے محمد صلعم کی نبوت کی اسواسطے کہ ایمان تمام نہین ہوتا ہے بدون اقرار توحید و نبوت محمد صلعم کی چنانچہ فرماتا ہے کہ وَاِنْ كُنْتُمْ
فِيْ رَيْبٍ اگر ہو تم بیچ شک کے مِّمَّا نَزَّلْنَا اُس چیز سے کہ نازل کی ہے ہمنے یعنی قرآن کہ جو نازل کیا ہے ہمنے عَلٰى عَبْدِنَا اوپر بندہ اپنے
کے کہ وہ محمد صلعم ہے اور اُسمین تم شک کرتے ہو اور تم گمان کرتے ہو کہ ہمنے اُسکو نازل نہین کیا ہے بلکہ محمد نے اپنی طرف سے اُسکو
بنالیا ہے فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ پس لاؤ تم ایک سورت کو مِّنْ مِّثْلِهٖ مانند اُسکی کہ فصاحت اور بلاغت مین وہ مثل قرآن کے ہو کہ
جسکو محمد لایا ہے اور تم جانتے ہو کہ وُہ کسی سے پڑہا ہے اور نہ کسی آدمی سے اُسنے لکہنا سیکہا ہے اور نہ کسی عالم کے پاس اُسنے
آمد و رفت کی ہے اور سفر اور حضر مین تمنے اُسکو خوب دیکہا ہے پس ایسی شخص نے ایک تہ بہی حکمتین اور علوم اولین اور آخرین سب
بیان کردیئے اور ایسی کتاب فصیح اور بلیغ لایا کہ اُسکے مقابلے سے تمہارے بڑے بڑے نامی فصحا عاجز ہوگئے ایسا فلو آدمی کی قدرت سے
کہ ایسا کلام کہہ سکے اور تمسے یہہ کام نہین ہوسکتا ہے تو اور کسی آدمی سے کہو کہ وہ کہکر لائے۔ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ اور بلاؤ تم
حاضران مجلس اپنے کو مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوائے خدا کے کہ جو بڑے بڑے فصیح شاعر ہین پس چاہیے کہ مثل قرآن وہ بیان کرین اور
یا یہہ کہ اپنے بتونکو طلب کرو جنکی کہ تم پرستش کرتے ہو اور سوائے خدا کے وہ اِس امر مین تمہاری نصرت کرین اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ اگر ہو تم
سچے اِس قول مین کہ یہہ قرآن کلام محمد کا بنایا ہوا ہے اور خدا نے اُسکو نازل نہین کیا ہے فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا پس اگر نکرو تم مثل قرآن کے یعنی
کوئی سورت تم لاسکو وَلَنْ تَفْعَلُوْا اور ہرگز نکرسکوگے تم مثل اُسکی قیامت تک اور باوجود اِسکے جو تم پہر انکار محمد کا کرتے ہو اور
اُسکو خدا کا پیغمبر نہین جانتے ہو تو فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ پس ڈرو تم اُس آگ سے کہ وَّقُوْدُهَا النَّاسُ کہ ایندہن اُسکا آدمی کفار
وَالْحِجَارَةُ اور پتہر گندک کے ہین اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ آگ دنیا کی دوزخ کی آگ کا ہفتادم حصہ ہے حرارت مین
اور ستر مرتبہ اُسکو دہو کر بیان لائے ہین۔ اور فرمایا ہے حضرت نے کہ اگر اِس مسجد مین لاکہہ آدمی ہون اور ایک آدمی دوزخ کا یہان آکر
اپنا سانس باہر نکالے تو سب آدمی مرجائین اور اسطرح کی آگ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ تیار کی گئی ہے واسطے کافرونکے کہتے ہین کہ داؤد پیغمبر بہت رویا
کرتے تہے لوگون نے کہا کہ اے داؤد اسقدر مت رو فرمایا کہ اے یارو مجکو رونے دو پہلے اِس سے کہ فائدہ رونا نہ بخشے اور ہڈیان دوزخین سوختہ ہوجائین
اور کفار کے ڈرانے کے بعد مومنین کو بہشت کی خوشخبری دیتا ہے چنانچہ فرماتا ہے وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور خوشخبری دے تو اے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُن لوگون کو کہ ایمان لائے ہین یعنی جو لوگ کہ دل سے اعتقاد رکہتے ہین اور زبان سے اقرار کرتے ہین خدا کی توحید اور

عدل کا اور نبوت انبیاء کا اور امامت ائمہ معصومین کا اور واقع ہونا قیامت کا انکو خوشخبری دے تو۔ اور مومنین کی علامات احادیث میں وارد
ہوئی ہیں جس سے پہچاننا چاہیے کہ یہ مومن ہے اور اُن علامات میں سے بعضی علامات یہ ہیں کہ دروغ نکہنا اور امانت کا ادا کرنا اور عہد کا وفا کرنا۔
اور بیگانوں سے ملاقات رکھنی اور اُنسے سلوک کرنا اور ضعیفوں پر مہربانی کرنی اور نیکی کا صرف کرنا اور نیک خلق رہنا اور علم دین کی پیروی کرنی اور بعد کرنے
فعل بد کے رنجیدہ اور پشیمان ہونا اور گناہوں سے بخشش چاہنی اور نعمت کو حاصل ہونے پر شکر کرنا اور بلاؤں پر صبر کرنا اور والدین کی فرمانبرداری کرنی
اور ہمسایوں اور یتیموں اور فقیروں کی خبر لینی اور ذکر خدا میں مشغول رہنا اور مال پر تکبر نکرنا اور سوائی خدا کے کسی سے خوف نکرنا اور دوسرے کے عیب پر
نظر نکرنی اور دنیا کی طرف رغبت کم رکھنی اور آخرت کی طرف زیادہ رغبت رکھنا اور بزرگ کی توقیر کرنی اور خورد پر مہربانی کرنا اور مومن کے
عیادت کو اور اُسکے جنازہ پر جانا اور نیکی کا حکم کرنا اور بدی سے منع کرنا اور واجبات کا ادا کرنا اور محرمات سے پرہیز کرنا اور سوائی اُسکے اور بھی
علامتیں ہیں۔ لیکن اسواسطے طول ہو جائیگی نہیں لکھیں۔ حاصل یہ ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ خوشخبری دے تو اُن لوگوں کو کہ ایمان لائے ہیں وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
اور عمل کئے ہیں انہوں نے نیک مثل نماز اور روزہ اور ادائے زکوٰۃ و حج و جہاد وغیرہ کے یہ کہ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ واسطے اُنکی بہشتیں ہیں کہ جنمیں
طرح طرح کی نعمتیں ہیں اور ایسی ہیں وہ بہشتیں کہ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ جاری ہیں نیچے درختوں اُنکے سے نہریں کہتے ہیں کہ زمین بہشت
کی چاندی کی ہے اور خاک اُسکی مشک کی ہے اور کنگرے اُسکے مروارید اور جواہر کے ہیں اور محل اُسکے یاقوت اور زبرجد اور مروارید کے ہیں
اور اُسمیں نہریں اوپر زمین سے جاری ہیں زمین کے سطح کی برابر شراب کی اور شہد کی اور شیر کی اور آب خالص کی اور چاروں نہریں آپسمیں
متصل و ملی ہوئی جاری ہیں اور ایک نہر دوسری میں مخلوط اور گدلا نہیں ہوتی۔ ایک ملحد نے حضرت صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ عقل میں
نہیں آتا کہ دو پانی متصل ہو کر جاری ہوں اور ایک پانی دوسرے پانی میں نہ ملجاے حضرت صادق نے فرمایا کہ اے بیوقوف نہیں دیکھتا تو انڈے کو کہ دو
پانی زرد اور سفید اُسمیں متصل ہیں اور ایک پانی دوسرے پانی میں نہیں ملجاتا ہے اور فرماتا ہے خدا کُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ جسوقت روزی دیے جاینگے وہ
بہشتی اُن بہشتوں میں سے رِزْقًا میوہ بہشت کا رزق ان میں زائد ہے یعنی جسوقت بہشتیوں کو بہشت کے میوہ دیے جاوینگے تو قَالُوْا کہینگے وہ بہشتی اُن میووں کو دیکھکر
هٰذَا الَّذِيْ یہ وہ چیز ہے یعنے یہ وہ میوہ ہیں رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ روزی دیئے گئے ہیں پہلے اس سے دنیا میں اور وہ میوہ جو دنیا کے میووں کے مشابہ ہونگے
اسواسطے وہ ایسا کہینگے کہ ہمنے یہ میوے پہلے بھی کھائے ہیں اور پہلے اُنکو دنیا کے میووں کے مشابہ اسواسطے دیوینگے کہ تاکہ اُنکو کہانیکی رغبت زیادہ ہو کہ اُنسے رغبت
رکھتے ہیں لیکن مزے اور لذت میں وہ دنیا کے میووں سے افضل ہونگے اور اگر بہشتی کہڑے ہونگے تو ہاتھ اُنکا درخت کے میوہ پر پہونچیگا اور اگر بیٹھے یا لیٹے ہونگے
تو بھی ہاتھ اُنکا میوہ پر پہونچیگا اور درخت میوہ کا شاخ نرکھتا ہوگا بلکہ جڑ سے اوپر تک ایک خوشہ میوہ کا ہوگا اور جڑ اُسکی مروارید اور زبرجد کی
ہوگی اور جسوقت میوہ کو توڑینگے تو اُسیوقت اُسکی جگہہ دوسرا پھل موجود ہو جاویگا۔ اور حضرت صادق علیہ السلام سے ایک شخص نے پوچھا کہ اگر
میوہ کو توڑینگے تو دوسرا پھل اُسکی جگہہ کیونکر موجود ہو جاویگا اسکی مثال دنیا کی چیزوں میں کسی چیز میں بیان فرماؤ فرمایا کہ جیسے چراغ
کہ اُس سے سیکڑوں چراغ روشن کرو لیکن وہ لو چراغ بدستور اُسی طرح اپنی جگہہ موجود رہے گی اور اگر خرما کو چاہیں گے کہ یہ انار
ہو تو ہو جاوے گا اور اگر انار کو چاہیں گے تو وہ انجیر ہو جاوے گا اگر انجیر کو چاہینگے کہ انگور ہو جاوے تو وہ انگور ہو جاوے گا
اسطرح ہر میوہ اُن کی خواہش کے موافق دوسرا میوہ ہو جاوے گا وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا اور لائے جاوینگے وہ اُسکو آپسمیں
مشابہ ہونگے یعنے اُن بہشتیوں کے آگے جو میوے لائے جاوینگے وہ رنگ و صورت میں ایک دوسرے کے مشابہ ہونگے لیکن
مزہ میں مختلف ہونگے اور وہ نہ خام ہونگے نہ زیادہ پختہ ہونگے اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہونگے اور دنیا کے میوے
جیسے کہ مستحیل ہوتے ہیں طرف بول و براز اور سودا اور صفرا اور خون اور بلغم کے یہ میوے ایسے نہونگے بلکہ اون کو
بعد کھانیکے ایک عرق آئیگا کہ وہ مشک اور عطر سے زیادہ خوشبودار ہوگا اور اُتُوْا ماضی مجہول کا صیغہ ہے آتی یاتی سے اور بہ کی باکی جہت سے

وہ متعدی ہوگیا ہے اور متشابہا حال واقع ہوا ہے وَلَهُمْ اور واسطے اُن بہشتیونکے فِيْهَآ بیچ اُن بہشتونکے اَزْوَاجٌ زوجہ مین
ہین اور جو کہ دنیا مین اُنکی بیبیان ہین مانند اُنہین کی وہان ہونگی اور حورین اُنسے بھی زیادہ وہ حسن اور جمال مین ہونگی اور سب عیبونسے بہشت مین
مُّطَهَّرَةٌ پاک کی گئی ہونگی سب عیبون سے جو کہ دنیا مین عورتون کو ہوتے ہین حیض اور نفاس اور استحاضہ اور منی اور بول و براز اور
بدصورتی اور کج خلقی وَّهُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ اور وہ بہشتی بیچ اُن بہشتونکے ہمیشہ رہنیوالے ہین کہ کبھی وہانسے نہ نکلینگے اور نہ کبھی اُنکو موت آئیگی
بلکہ ابدالاباد ہمیشہ وہان زندہ رہینگے اور بہشت مین ہر طرحکی لذت اور مزہ پاتے رہینگے کہانے اور پینے کی چیزونسے اور کہتے ہین کہ اگر عورت بہشت کی کہ وہ حوری ہے
دنیا کی طرف دیکھے تو تمام روے زمین بوے مشکسے بہر جاے اور روشنی چاند اور سورجکی اُنکی روشنی کے مقابلہ مین کم اور پست ہو جاے - اور اگر
حور آب دہن اپنا دریاے شور مین ڈالے تو سب پانی اُسکا شیرین ہو جاے اگر حور بہشت مین ہنسے تو اُسکے دانتونکی روشنی سے تمام بہشت مین روشنی
ہو جاے اور اگر لباس اُسکا دنیا مین لٹکایا جاے تو اہل دنیا کی آنکہونکو برداشت اُسکے دیکھنیکی نہو اور اُسکے دیکھنیکی خواہش مین لوگ
مرجائینگے اور ایسی ہی حسن و جمال اور لباس اُن مردونکا ہوئیگا کہ جنکو یہہ حورین ملینگی اور ہر مرد کو خدا تعالی بہشت مین قوت سو مرد کے
جماع اور کہانے اور پینے کی عطا کریگا اور یہہ نعمتین بہشتیونسے کبھی کم نہونگی بلکہ روز بروز جانب فیاض مطلق سے ترقی اور افزونی نعمتون
کی ہوتی رہیگی اور تفصیل سے ذکر بہشت کی نعمتون اور حورون کا انشاء اللہ تعالی بعد اسکے اس طرحکی آیتونکی تفسیر مین آئیگا اور پہلے اس سے خدا
تعالی نے منافقونکی مثالین بیان کی تہین مثل آتش روشن کرنیوالے کی اور باران مین گرفتار ہونیوالے کے - منافقون نے یہہ سنکر کہا کہ
خدا تعالی کی ذات برتر ہے اس سے کہ ایسی مثلین بیان کرے تو خدا تعالی اُنکے قول کی رد مین فرماتا ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖٓ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا
تحقیق کہ خدا نہین حیا کرتا ہے اس سے کہ بیان کرے مثل کو اسواسطے کہ حیا بسبب شکستگی نفس سے ہوتی ہے اور خدا تعالی اس سے پاک ہے اور جسوقت
یہودیون نے قرآن مین ذکر مکہی اور مکڑیکا دیکہا تو کہنے لگے کہ یہہ کلام خدا کے کلام کے مشابہ نہین ہے جسمین ذکر مکہی اور مکڑی کا
ہے خدا تعالی اُنکے جواب مین فرماتا ہے کہ خدا تعالی منافقون اور کافرونکے واسطے مثل کے بیان کرنیکو ترک نہین کرتا ہے کہ مَّا بَعُوْضَةً چیز
کہ مچہر ہو یعنی اگرچہ مچہر کی ہو وہ مثل فَمَا فَوْقَهَا پس جو چیز کہ زیادہ ہو اُس سے ہو یعنے وہ مثل اگرچہ مچہر ہو یا بڑا اُس سے ہو مانند مکہی اور مکڑی
کے اسواسطے کہ ان مثلون کے بیان کرنے مین بہت فائدے ہین مومنین کے واسطے اور مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً کی ترکیب مین بہت خلاف ہے بعضے
کہتے ہین کہ ما اسمین زائد ہے اور معنی اُسکے تو کید کے ہین اس صورت مین یہہ فقرہ اس طرح کا ہوگا کہ ان اللہ لا یستحیی ان یضرب بعوضۃ
مثلا یا مثلا بعوضۃ اور بعوضۃ مفعول ثانی یضرب کا ہوگا اور بعضے کہتے ہین کہ ما نکرہ ہے اور بعوضۃ اُسکی تفسیر ہے اور اس حال مین اُسکے
یہہ معنی ہونگے کہ ان اللہ لا یستحیی ان یضرب مثلا شیئا من الاشیاء بعوضۃ اور بعوضۃ شیئا سے بدل واقع ہوگا اور فما فوقہا کا عطف
بعوضۃ پر ہے اور ما اسمین موصولہ ہے اور فوقہا صلہ اُسکا ہے حاصل یہہ ہے کہ خدا نے تعالی مثل کے بیان کرنے مین حیا نہین کرتا
ہے خواہ مچہر ہو خواہ مچہر سے بڑی چیز ہو اسواسطے کہ مثل کے بیان کرنے مین مومنین کے واسطے بہت فائدے ہین فَاَمَّا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا پس لیکن جو لوگ کہ ایمان لائے ہین خدا پر اور پیغمبر پر فَيَعْلَمُوْنَ پس جانتے ہین وہ مومنین کہ اَنَّهُ تحقیق وہ مثل
کہ خدا نے بیان کی ہے الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ حق ہے کہ نازل ہوئی ہے پروردگار اُنکی کی جانب سے اور اُسمین بہت فائدے ہین
وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور لیکن جو لوگ کہ کافر ہوئے اور ناشکری کی اُنہون نے خدا کی نعمتون کی اور اُسپر ایمان نہ لائے فَيَقُوْلُوْنَ
پس کہتے ہین وہ اس مثل کو سنکر کہ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ کیا ارادہ کیا ہے خدا نے بِهٰذَا مَثَلًا ساتھ اسکے مثل کے تمیز اور
مثل کے بیان کرنے مین کیا فائدہ ہے اور ماذا استفہام کے معنی مین ہے اور ذا اسمین زائد ہے اور مثلا مفعول اراد کا ہے
پس جسوقت کفار نے کہا کہ خدا نے اس مثل سے کیا ارادہ کیا ہے تو خدا تعالی نے اُنکے جواب مین فرمایا کہ يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا

گمراہ کرتا ہے خدا ساتھ اس مثل کے بہت یعنی جو لوگ کہ بسبب کثرت عناد کے مثل سے انکار کرتے ہیں اور جو تامل نہیں کرتے ہیں وہ لوگ
انکار کر کے گمراہ ہو جاتے ہیں پس اس طرح سے خدای تعالی گمراہ کرتا ہے کہ وہ مثل کو بیان کرے اور لوگ اُس مثل کا انکار کر کے گمراہ
ہو جاتے ہیں یہ نہیں کہ خدا تعالی خود انکو گمراہ کرتا ہے اور جو لوگ کہ اُس مثل کو قبول کرتے ہیں وہ ہدایت پاتے ہیں اس جہت سے انکو ہدایت
کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَیَھْدِیْ بِہٖ کَثِیْرًا اور ہدایت کرتا ہے خدا ساتھ اس مثل کے بہت اور کثیرا دونون جگہ صفت ہے مصدر
محذوف کی کہ وہ مفعول مطلق ہے یضل اور یہدی کا اور تقدیر اسکی اضلالا کثیرا اور اہداء کثیرا ہے یعنے گمراہ کرنا بہت اور ہدایت کرنا
بہت پس معلوم ہوا کہ گمراہ کرنا اور ہدایت کرنا اسی طرح ہے کہ جو بیان ہوا اور یہہ معنی اسکے نہیں ہیں کہ خدا تعالی خود انکو گمراہ کرتا ہے جیسے کہ بعضے
کہتے ہیں اور یہہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ خدا آپ تو بندہ کو گمراہ کرے اور اپنے فعل پر بندہ کو عذاب کرے خدا کا کام تو رہ نمائی کا
ہے کہ راہ نیک اور بد سے آگاہ کر دیتا ہے پیغمبر انکو بھیجکر اور اسواسطے پیغمبر انکو بھیجتا ہے کہ تم میرے بندوں کو خیر سے اور شر سے مطلع
کرو کہ وہ خیر کو اختیار کریں اگر خود انکو گمراہ کرتا ہے تو پیغمبر انکو بھیجنے سے کیا فائدہ ہے بلکہ عبث محض ہے اور خدا تعالی قرآن میں فرماتا
ہے کہ ہمارا کام ہدایت کرنا ہے چاہیئے کوئی اپنے اختیار سے مومن ہو جاوے چاہے کافر ہو جاوے چنانچہ فرماتا ہے کہ انا
ہدیناہ السبیل اما شاکرا و اما کفورا اور فرماتا ہے کہ فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر یعنے جو شخص چاہے کہ ایمان کو اختیار کرے
اور جو شخص چاہے پس چاہے کہ کافر ہووے بندہ اپنے ارادہ سے جو چاہتا ہے اختیار کرتا ہے اور اکثر آیتیں اسی مضمون پر
دلالت کرتے ہیں اور جو کوئی آیت ایسی ہو کہ اسکے ظاہر معنی خلاف عقل اور خلاف اعتقاد ہوں وہ متشابہات میں سے ہے اوسکے
ظاہر معنی پر عمل کرنے کا حکم نہیں ہے چنانچہ خدا تعالی خود قرآن میں فرماتا ہے کہ جنکے دلوں میں کجی ہے وہ متشابہات کے ظاہری
معنی … اور اگر خدا ہی گمراہ کرتا ہے تو اور لوگوں کی طرف گمراہی کو کیوں منسوب کرتا ہے واضل فرعون قومہ یعنی اور گمراہ
… قوم اپنی کو اور فرماتا ہے کہ واضلھم السامری یعنی اور گمراہ کیا انکو سامری نے اور فرماتا ہے کہ وقال الذین کفروا ربنا
… والانس یعنی اور کہیں گے قیامت کے روز وہ لوگ کہ کافر ہوئے ہیں اے پروردگار ہمارے دکھلا تو ہمکو
اُن دونوں کو کہ گمراہ کیا ہے ہمکو انہوں نے جن اور آدمیوں میں سے اور سورہ شعراء میں کہا ہے کہ کفار دوزخ میں ڈالے جاوینگے
تو کہینگے کہ وما اضلنا الا المجرمون یعنے اور نہیں گمراہ کیا ہمکو مگر گنہگاروں نے یہاں کیسا حصر کیا ہے گمراہ کرنے کا گنہگاروں میں اور
گمراہ کرنا صفت گنہگاروں کی ہے اور معاذ اللہ اگر خدا تعالی گمراہ کرے تو وہ بھی گنہگاروں میں داخل ہو اور مراد کفار کی گنہگاروں سے
شیاطین ہیں یا انسان ہیں نہ معاذ اللہ خدائے تعالی چنانچہ پہلی تینوں آیتوں سے معلوم ہوا اور اگر خدا گمراہ کرتا ہے تو وہ خدا کو
کہتے ہیں کہ خداوندا تو نے ہی تو ہمکو گمراہ کیا ہے عذاب ہمکو کسواسطے کرتا ہے اور مجرموں کو کیوں کہتے کہ انہوں نے ہی گمراہ کیا ہے ہمکو اور
کسی آیت سے یہہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آدمی خود اپنے اختیار سے بھی گمراہ ہوتے ہیں چنانچہ فرماتا ہے کہ قد ضلوا یعنی اور تحقیق گمراہ ہوئے
وہ خود اپنے اختیار سے پس معلوم ہوا کہ اگر قرآن میں کوئی ایسی آیت ہو کہ اسمیں گمراہی خدا کی طرف منسوب ہے تو ظاہر معنی اُسکے
صحیح نہیں ہیں بلکہ مراد اُس سے یہہ ہے کہ خدا انکو گمراہی میں پڑا رہنے دیتا ہے انکے انکار اور عناد کی جہت سے اور انکو اونکے حال
پر چھوڑ دیتا ہے اور توفیق اُنسے اُٹھا لیتا ہے بسبب اسکے کہ وہ ظاہر اور روشن دلیلوں میں تامل نہیں کرتے ہیں عناد اور
سرکشی کی جہت سے اور یہہ کیا ضرور ہے کہ یہاں ضلالت بمعنی گمراہی ہو بلکہ ضلالت ضائع کرنے اور باطل کرنے کی معنی میں
آتا ہے اور ہلاک کرنے کے معنی میں آتا ہے چنانچہ اور آیتوں سے ثابت ہوتا ہے اور سب معنی یہاں درست ہو سکتے ہیں
یعنے ضائع اور ہلاک اور باطل کرتا ہے دوزخ میں ڈالکر کہ انکو عذاب کرتا ہے بسبب کفر اور انکار کرنے مثل کو بہت اور بہشت کے

راہ دکہلاتا ہے ساتھ اُس مثل کے جو کوئی ایمان لایا ہے بہت اور ضلالت کرتا ہے اُسپر قول حقتعالی کا چنانچہ فرماتا ہے کہ وَمَا يُضِلُّ بِهٖ اور نہین گمراہ کرتا ہے وہ ساتھ اُس مثل کے اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ مگر بدکارونکو اور باہر ہونیوالونکو ایمان سے کہ جو حد سے گزر گئے ہین بسبب انکار کے اَلَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ اور وہ لوگ کہ توڑتے ہین عَهْدَ اللّٰهِ عہد خدا کو مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ بعد مضبوط کرنے اُسکے سو کہتے ہین کہ خدائے تعالی نے یہودیون سے عہد لیا تہا کہ محمد کی صفات جو کچھ کہ توریت میں ہین اُنکو پوشیدہ نرکہنا۔ لیکن اُنہون نے پوشیدہ کیا اور عہد کو توڑ ڈالا اور صفات کو پیغمبر آخر الزمان کی بدل ڈالا وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ اور قطع کرتے ہین وہ اُس چیز کو کہ حکم کیا ہے خدا نے ساتھ اُسکے یہہ کہ ملائی جائے اور وصل کیجائے جیسے کہ تفرقہ درمیان پیغمبرونکے اور کتابونکے کہ بعضے پیغمبر پر اور بعضی کتاب پر ایمان لانا اور بعض کو رد کرنا اور اپنے قریبون اور رشتہ دارونسے قطع کر کے جدائی اختیار کرنی اور اُنکی ملاقات کو ترک کرنا وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ اور فساد کرتے ہین وہ بیچ زمین کے کہ لوگون کو ایمان سے منع کرتے ہین اور اسلام کی مذمت بیان کرتے ہین تاکہ لوگ اُس سے نفرت کرین اور مومنین کو ضرر پہونچاتے ہین اور دین حق پر ٹھٹھا کرتے ہین اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ یہہ لوگ وہی نقصان پانیوالے ہین کہ بہشت کی نعمتونکو ترک کر کے عذاب دوزخ کو اختیار کیا اور سعد بن وقاص سے روایت ہے کہ وہ فاسق اور نقصان پانیوالے خوارج ہین کہ پہلے تو وہ ایمان لائے اور فضائل امیر المومنین علیہ السلام رسول خدا سے سُنے اور بعد اُسکے حضرت علی سے لڑے اور اُنسے جنگ کر کے ایمان سے خارج ہو گئے۔ اور فرماتا ہے خدا کہ اے معاندان سیدین اور اے منکران نبوت سید المرسلین كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ کیونکر کفر کرتے ہو تم ساتھ خدا معبود حقیقی کے اور کس طرح تم ایمان نہین لاتے ہو وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا اور حال یہہ ہے کہ تھے تم مردے اپنے باپونکی پشتون مین اور اپنی ماؤنکے پیٹون مین پیدا ہونے سے پہلے فَاَحْيَاكُمْ پس زندہ کیا تمکو کہ روح اور بدن تمکو عطا کیا اور پہلے اس سے تم بالکل معدوم اور نابود تھے ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ اور پھر مار ڈالیگا تمکو گزرنے ایام زندگانی کے ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ پھر زندہ کریگا تمکو قبر مین بیچ سوال منکر اور نکیر کے اور نعمتین عطا کریگا مومنین کو اور عذاب کریگا کافرونکو اور بعد سوال اور جواب کے پھر قبر مین تمکو مار ڈالیگا ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ پھر طرف اُس خدا کے پھر وگے تم کہ تمکو پھر زندہ کر کے قبرونسے باہر نکالیگا واسطے حساب اور جزائے اعمال کے اور مومنین کو بہشت مین داخل کریگا اور کافرونکو [illegible] ۔ کفر بے یقین جانتے ہو اپنے تئین کہ پہلے اس سے تم بالکل نابود تھے اور خدائے تعالی نے پیدا کیا تمکو اور پھر مار ڈالا اپنی قدرت سے اور باوجود اسکے علامتین اُسکی قدرت کی دیکھتے ہو پھر ایمان نہین لاتے ہو تم بہت تعجب ہے تمہاری عقلونسے۔ اور منقول ہے کہ مردہ واسطے جواب دینے منکر اور نکیر کے پھر قبر مین زندہ ہوتا ہے اور سینہ تک اُسمین روح داخل ہوتی ہے اور جسوقت آدمی قبر سے اُلٹے پھرتے ہین تو مردہ اُنکی جوتیونکی آواز سنتا ہے اور جو کوئی قبر پر جاتا ہے مردہ اُس سے بہت اُنس پکڑتا ہے اور جب لوٹ پھرتا ہے تو اُسکو وحشت ہوتی ہے هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ وہ خدا وہ شخص ہے کہ پیدا کیا ہے اُسنے واسطے تمہاری اپنی مہربانی سے یعنی تمہاری فائدہ کے واسطے مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا اُس چیز کو کہ بیچ زمین کے ہے سبکو درختونکو اور پہاڑونکو اور نہرونکو اور کانون اور حیوانون کو اور سوائے اسکے جو کچھ کہ زمین مین ہے سبکو تمہاری واسطے خدا نے پیدا کیا ہے اور جمیعا تاکید ہے ما کی اور ما موصول اپنے صلہ سے ملکر کے وہ فی الارض سے مفعول ہو خلق کا ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَاۗءِ پھر قصد کیا خدا نے طرف آسمان کے کہ اُسکو پیدا کیا فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ پس درست کیا اُنکو سات آسمان برابر اور جناب امیر المومنین نے فرمایا ہے کہ یہہ چیزین خدائے تعالی نے اسواسطے پیدا کی ہین کہ تم نصیحت پکڑو اور جانو کہ پیدا کرنیوالا اُنکا بڑا زبردست ہے اور ہمیشہ موجود ہے وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ اور وہ خدا ساتھ ہر چیز کے عالم ہے اور جاننے والا ہر چیز کا ظاہر و لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ اور یہہ تردید کہ خدا تعالی نے فرشتون سے کہا تہا کہ مین زمین پر ایک نایب پیدا کرونگا کہ وہ حق کو رواج دیوے اور [illegible] سے اپنے نفسوں پر اور مراد تردد ہوئے کہا تہا اور فرشتے ہمراہ ابلیس کے زمین پر رہتے تھے اُس قصہ کو خدا تعالی بیان کرتا ہے ع ۲

ذکر پیدا کردن آدم علیہ السلام

چنانچہ فرماتا ہے کہ وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اور یاد کر تو ای محمد صلعم جسوقت کہا پروردگار تیرے نے واسطے فرشتونکے کہ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً
تحقیق مین پیدا کرنے والا ہون بیچ زمین کے نایب کو کہ وہ حق کو جاری کرے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ خدا تعالی نے پہلے اس سے ملائکہ سے
یہہ بھی فرمایا تہا کہ مین زمین پر اپنا ایک خلیفہ پیدا کرونگا یعنے آدم کو پیدا کرونگا کہ اولاد اسکی فساد اور ناحق خونریزی پیدا کریگی جسوقت ملائکہ
نے یہہ سنا تو تعجب کرکہ اعتراض کی رو سے قَالُوْٓا کہا ان فرشتون نے خدا تعالی سے کہ اَتَجْعَلُ فِیْهَا کیا پیدا کرے گا تو بیچ اس زمین کے مَنْ
یُّفْسِدُ فِیْهَا اس شخص کو کہ فساد کرے وہ بیچ اس مین کے وَیَسْفِكُ الدِّمَآءَ اور گرا دے وہ خونون کو ناحق کہ جو نہایت سخت گناہ ہے۔
وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ اور ہم تسبیح کرتے ہین ساتہہ حمد تیری کے وَنُقَدِّسُ لَكَ اور پاکی بیان کرتے ہین ہم واسطے تیرے کہ تیری حمد اور ثنا مین
ہم ہمیشہ مشغول رہتے ہین پس ہمہی کو خلیفہ کرنا چاہیئے نہ ایسے شخصونکو کہ جو فساد اور خونریزی کرین جسوقت خدا تعالی نے فرشتونسے یہہ
کلام سنا تو قَالَ کہا خدا نے کہ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ تحقیق مین جانتا ہون اس چیز کو کہ نہین جانتے ہو تم اور جو مصلحت کہ انکے پیدا کرنے مین
ہے تم اس سے واقف نہین ہو اور اس مصلحت کو مین ہی خوب جانتا ہون اور وہ مصلحت آدم کے پیدا کرنے مین ظاہر کرنا تکبر ابلیس کا
تہا کہ خدا کے فرمانے سے آدم کو اسنے سجدہ نکیا اور پیدا کرنا انبیا اور ائمہ ہدی علیہم السلام کا صلب آدم سے منظور تہا کہ یہہ سب
برگزیدگان الہی ہین علی الخصوص جناب سید المرسلین اور اونکی اولاد طیبین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ملائکہ نے خدا تعالی
سے عرض کی کہ خلیفہ زمین کا ہمسے ہووے کہ ہم تجہکو پاکی سے یاد کرتے ہین اور کسی امر مین تیری نافرمانی نہین کرتے ہین اور ہمارا غیر تیری
نافرمانی کریگا پس جسوقت فرشتون نے اسکے جواب مین سنا کہ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ تو اسوقت جانا کہ ہم اسکا رتبہ نہین رکہتے ہین اور عرش
خدا پر پناہ پکڑ کر استغفار کیا اور اس سوال اور گفتگو کرنے سے بخشش چاہی۔ اور جسوقت آدم بہشت سے زمین پر آئے تو حکم ہوا کہ ای آدم ایک گہر بنا کہ
گنہگار تیری اولاد کے وہان پناہ پکڑ کر استغفار کرین جیسکہ ملائکہ نے عرش پر پناہ پکڑ کر استغفار کری ہین اور جسوقت وہ گہر بنگیا تو گنہگار بہ سر
برہنہ اور غبار آلودہ ادہر کو روانہ ہوئے۔ اور وہان بہت گریہ زاری اور نالہ مین مشغول ہوئے اور اسی سبب سے انکے گناہ بخشے جاتے ہین خدا تعالی نے
ملائکہ کو خطاب کیا کہ یہہ تہی حکمت اور مصلحت آدم کی پیدا کرنے مین کہ جسکو تم نہین جانتے ہو اور مین جانتا تہا اور خدای تعالی نے بعد فرمانے
اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ کے زمین کی کئی جگہہ سے خاک اٹہوائی اور ابر کو حکم کیا وہ چالیس روز اسپر برسا اور جسوقت وہ خاک چسپندہ ہوگئی تو اسکا پتلا
بناکر روح آدم کی اسمین پہونکی اور رنگ اسکا گندم گون تہا اسواسطے نام اسکا آدم ہوا اور خلیفہ روی زمین کا اسکو کیا اور منظور اسے
کہ خدا کو ظاہر کرنا حضرت آدم کی فضیلت کا فرشتون پر منظور ہوا تو انکو الہام کرکے سب اشیا کے نام تعلیم کیے اس قصہ کو خدا تعالی بیان
کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا اور سکہائے خدا نے آدم کو نام کل وہ نام اور سارے اور سب چیزونکے کیا آسمانونکے
چیزونکے اور کیا زمین کی نام اور بعد تعلیم کرنے نامونکے آدم کو حکم کیا کہ ان نامونکو فرشتونکے پیش کر اور انسے پوچہہ کہ یہہ کس کس چیز کے
نام ہین۔ حضرت آدم نے ایسا ہی کیا چنانچہ خدا فرماتا ہے ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَی الْمَلٰٓئِكَةِ پہر پیش کیا آدم نے ان نامونکو اوپر فرشتونکے فَقَالَ
اَنْۢبِـُٔوْنِیْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ پس کہا کہ خبر کرو تم مجہکو ساتہہ ان نامونکے اور بتلاو کہ وہ کیا کیا چیزین ہین جنکے کہ یہہ نام ہین اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ
اگر ہو تم راستگو اور سمجہو تم خلافت کو سزاوار ہو ہمین اور مستحق اور تم خلافت کے ہین نہین جانتے ہین اور انبؤنی متعلق قال کا ہے اور ہؤلاء کو اہل
مدینہ اور اہل بصرہ نے ایک مد سے پڑہا ہے اور باقیون نے دو مد سے اور انکم کی جزا مقدم ہے یا محذوف ہے اور وہ انبونی ہے۔
اور کہتے ہین کہ جسوقت خدا نے چاہا کہ فضیلت حضرت آدم کی فرشتون پر ظاہر کرے تو اسوقت حکم کیا کہ ساتوین آسمان سے بیچ زمین بہشت
کے جسوقت آیا تو کرسی نور کی اسپر رکہی گئی اور فرشتونکو اسکے گرد حاضر کیا اور آدم کو حکم ہوا وہ منبر پر بیٹہے۔ پس سب بہشت سے نکل گئے اور
پیش کیے اور کہا کہ بتلاو کہ یہہ کس چیز کے نام ہین اور تم باوجود دیکہنے ان چیزونکو انکا نام زیادتی کی جہت سے ہے اور عداوت

پھر کہتے ہو کہ ہم سزاوار خلافت کے ہین اُسوقت فرشتون نے اپنا عجز و قصور بیان کیا اور نہایت عاجزی کرکے قَالُوا کہا اُن
فرشتون نے اے درگاہ پروردگار رب عرش کی سُبْحَانَكَ پاک ہے تو ہر عیب اور نقصان سے اور ہر چیز کو تو جانتا ہے اور سواء تیری کوئی عالم
حقیقی نہین ہم کیا بتلاوین کہ ہم کچھ نہین جانتے ہین اپنی ذات سے لَا عِلْمَ لَنَا نہین ہے کوئی علم واسطے ہمارے اور ہم کچھ نہین
جانتے ہین اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا مگر جو کچھ کہ سکھلایا ہے تو نے ہمکو اور حقیقت مین جاننے والا سب اشیا کا اس وجہ سے کہ کوئی چیز پوشیدہ
نہو وہ توہی ہے اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ تحقیق کہ توہی جاننے والا کامل کہ کوئی چیز تجھپر پوشیدہ نہین ہے الْحَكِيْمُ حکمت والا کہ موافق حکمت
اور مصلحت کے کرتا ہے اور سبحانک منصوب قول کا اور مفعول مطلق فعل محذوف کا ہے اور انت تاکید فصل کا ہے اور حکمت اُس علم کو کہتے ہین کہ جو اپنے
صاحب کو جہالت سے باز رکھے اور جسوقت فرشتون نے اپنا عجز اور قصور بیان کیا تو خدا تعالی نے فرمایا کہ ای آدم ان فرشتون کو اشیا کے
نامون سے خبر کر دے چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ قَالَ کہا خدا نے آدم سے يَا آدَمُ اَنْبِئْهُمْ بِاَسْمَائِهِمْ ای آدم خبر کر تو اُن فرشتون کو
ساتھ نامون اُن چیزون کے فَلَمَّا اَنْبَاَهُمْ بِاَسْمَائِهِمْ پس جسوقت خبر کی اُن فرشتون کو ساتھ نامون اُن چیزون کے تو قَالَ کہا خدا نے فرشتون کو
بروجہ تنبیہ کے اَلَمْ اَقُلْ لَكُمْ کیا نہین کہا تھا مین نے واسطے تمہارے یعنی کیا نہین کہا تھا مین نے کہ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
تحقیق مین جانتا ہون پوشیدگی آسمانون اور زمین کو وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ اور جانتا ہون مین اس چیز کو کہ ظاہر کرتے ہو وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ اور اس چیز
کو کہ ہو تم پوشیدہ کرتے اُسوقت فرشتون نے اپنی عاجزی کا اقرار کیا اور آدم علیہ السلام کی فضیلت اور بزرگی کے معتقد ہوئے پس جسوقت کہ آدم
کی فضیلت کا مقر ہوئے تو خدا تعالی نے فرشتون کو حکم کیا وہ حضرت آدم کا منبر اُٹھا کر لیگئے اور سو برس کے عرصہ مین ساتون آسمانون کی عجائب کی
سیر اُنکو کروائی اور واسطے تعظیم آدم کے فرشتون کو حکم کیا کہ تم آدم کو سجدہ کرو چنانچہ فرماتا ہے کہ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ
اور یاد کر تو ای محمد صلعم جسوقت کہا ہمنے واسطے فرشتون کو کہ سجدہ کرو تم واسطے آدم کے سجدہ تعظیم سجدہ عبادت کہ وہ خاص واسطے خدا کے ہے
فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ پس سجدہ کیا اُن فرشتون نے مگر ابلیس نے کہ وہ فرشتون مین رہتا تھا اور قوم جن مین سے تھا اُس نے آدم کو سجدہ نکیا
اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ انکار کیا اور تکبر کیا اس ابلیس نے سجدہ کرنے سے وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ اور تھا وہ کافرون مین سے کہ خدا تعالی اپنے علم ازلی سے اسکے کفر کو
جانتا تھا اور اُسکے کفر کے ظاہر کرنے کو سجدہ آدم کا اسکو حکم کیا اس نے خدا کا کہنا نہ مانا اور آدم کو سجدہ نکیا اور رد کرنا خدا کے فرمانیکا کفر ہے حضرت
رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سجدہ کی آیت کو تلاوت کرکے سجدہ کرے تو ابلیس بھاگ جاتا ہے اور گریہ اور زاری کرکے کہتا ہے کہ وا ای تجھپر کہ فرزند
آدم تو سجدہ کرکے مستحق بہشت کا ہوا اور مین سجدہ نکرنے سے مستحق دوزخ کا ہوا اور کہتے ہین کہ حضرت نوح کشتی مین سوار ہوئے تو
ابلیس بھی کشتی کے پیچھے بیٹھا نوح نے فرمایا کہ ای ابلیس تکبر کرکے تو نے اپنی جانکو اور لوگونکو ہلاک کیا کہا کہ یا رسول اللہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ اگر تو آدم
کی قبر کو سجدہ کرے تو توبہ تیری قبول کرونگا کہا کہ مینے زندہ کو تو سجدہ کیا ہی نہین مردہ کو کیونکر کرونگا القصہ ابلیس نے آدم کو سجدہ نکیا تو فرشتون نے اُسپر
لعنت کی اور فرشتون کے زمرہ مین سے خدا نے اُسکو نکالدیا اور آدم کو حکم ہوا کہ تو بہشت مین جا کر سکونت اختیار کر اور بہشت کی لذتون سے فایدہ حاصل کر
لیکن گندم کو نہ کھانا چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ اور کہا ہمنے کہ ای آدم رہ تو اور زوجہ تیری بہشت مین آرام سے اور راحت سے
وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا اور کھاؤ تم دونون اُس بہشت مین سے بفراغت جس جگہ چاہو تم دونون بیچ اُسکی سیر ہوکر اور رغدا صفت ہے مصدر
محذوف کی کہ وہ مفعول مطلق ہے کلا مذکور کا اور تقدیر اُسکی رغدا ہے یعنی کھانا بفراغت اور معنی کو وسعت عیش کے ہین اور حیث ظرف
مکان مبہم ہے واسطے مبنی علی الضم ہے کہ مضاف ہوتا ہے طرف جملہ کے پس خدا تعالی فرماتا ہے کہ کھاؤ تم دونو بہشت مین سیر ہو کر جس جگہ
ہر چیز کا خواہ وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ اور نہ نزدیک جاؤ تم دونو اس درخت کے کہ وہ درخت گندم کا ہے فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ پس ہو جاؤگے تم ظلم کرنیوالون
سے لوگون سے اپنے نفسون پر اور مراد نزدیک ہونے سے کھانا شاید اور بعضی کہتے ہین کہ خدا نے کھانیکو درخت کے منع نہین کیا ہے بلکہ اُسکے نزدیک جانے کو

ذکر سجدہ آدم

منع کیا ہے اور خدا تعالی نے جو حضرت آدم اور حوا کو گندم کے درخت کے نزدیک جانے یا گندم کے کہانے سے منع کیا ہے یہہ منع کرنا
نہی تنزیہی ہے یعنے اگر نکہاؤگے تو بہتر اور افضل ہے اور نکہانیمین فائدہ ہے واسطے تمہارے اور اگر تم کہاؤگے تو کچہہ گناہ بہی
نہین تہا اور یہہ اسواسطے کہا جاتا ہے کہ انبیاء معصوم ہین اول عمر سے آخر تک اور گناہان کبیرہ اُنکے مرتبہ کے خلاف ہین اور حضرت آدم پیغمبر
خدا کے تہے اور انبیاء کے اول عمر سے آخر تک معصوم ہونیکی بحث علم کلام کی کتابونمین ہے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ جسوقت آدم بہشت مین گئے
تو سبب تنہائی کے اُنکو وحشت ہوتی تہی اور گہبراتے تہے حقتعالی نے اُنپر خواب کو غالب کیا اور بعد اُنکے پہلوئے چپ سے ایک استخوان کو جدا کیا اور
اور اس سے حوا کو پیدا کیا باحسن و جمال یہہ موافق مشہور کے ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حوا کو آدم کی استخوان سے پیدا نہین کیا بلکہ
جو کچہہ مٹی کہ حضرت آدم کا جسم بنکر باقی رہ گئی تہی اُس سے پیدا کیا ہے اور اسکا ذکر انشاء اللہ سورہ نساء کے اول مین آئیگا پس جسوقت خدا
تعالی نے حوا کو باحسن و جمال پیدا کیا اور بہشت کی پوشاک اُنکو پہنائی اور طرح طرح کی زینت سے اُنکو آراستہ کیا تو آدم نے بیدار ہوکر اُنکو دیکہا
تو اُنسے اُنس پکڑا اور محبت اُنکی اپنے دلمین پیدا کی اور منقول ہے کہ جسوقت خدا تعالی نے آدم کو بہشت مین جگہہ دی اور نعمتون سے بہشت کی اُنکو
سرفراز فرمایا اور حورین اور غلمان اُنکی خدمت کیواسطے مقرر کیے تو ابلیس کو اسکا حسد و رشک ہوا اور چاہا کہ آدم کو اس منصب سے گرا دے
اور دور کرے اسواسطے ابلیس نے سانپ سے جاکر کہا کہ مجکو تو آدم تک پہنچا دے اور سانپ کے منہ مین جا بیٹہا سانپ اسکو مور کے وسیلہ سے
بہشت مین لیگیا اور ابلیس آدم اور حوا کے پاس جا کہڑا ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ منہ سے باہر نہین نکلا بلکہ وہین سے اپنے تئین
ظاہر کیا اور رونے لگا آدم نے پوچہا کہ کیون روتا ہے کہا کہ تمہارے مرنے پر اور تمہاری نعمتون کے جاتے رہنے پر روتا ہون آدم نے
پوچہا کہ علاج اسکا کیا ہے کہا کہ کہانا گندم کا کہ جو موجب ہمیشہ بہشت مین رہنے کا ہے انہون نے کہا کہ ہمکو اسکے کہانیسے منع کیا ہے ابلیس نے قسم کہائی
یہہ وہ درخت نہین ہے جسکے کہانیسے تمکو منع کیا ہے اور آدم اور حوا کو یہہ گمان تہا کہ خدا کی قسم جہوٹی کوئی نہین کہاتا ہے اسواسطے ابلیس کے فریب
مین آکر گیہون کو انہون نے کہا لیا اور جسوقت گیہون کو کہایا تو لباس اُنکے بدنسے گر پڑے اور حورین اور غلمان اُنکے پاس سے بہاگ گئے
یہہ دونون برہنہ رہ گئے اور انجیر کے پتون سے اپنے آگے پیچہے کو چہپاتے تہے۔ چنانچہ اس قصہ کو خدائے تعالے بیان کرتا ہے
فَأَزَلَّهُمَا الشَّيْطَانُ عَنْهَا پس پہسلا دیا اُن دونونکو شیطان نے اُس بہشت سے اور حمزہ فازالہما پڑہتا ہے فَأَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيهِ
پس نکالدیا اُن دونون کو اُس چیز سے کہ تہے وہ دونون بیچ اوسکے یعنی بہشت سے اور اوسکی نعمتون سے آدم اور حوا کو شیطان نے
فریب دیکر نکالدیا اور شیطان جو باعث تہا اونکے نکالدینے کا اسواسطے نکالنے کو خدا نے شیطان کیطرف منسوب کیا ہے کہ اوسکے کہنے سے
انہون نے کام کیا کہ جسکے سبب بہشت سے نکالے گئے اور حقیقت مین نکالے گئے وہ حکم خدا سے اور نکلنا آدم کا بہشت سے ضرور تہا کہ انکو خدا تعالی
نے خلیفہ زمین کا کیا تہا اگر گیہون نکہاتے تو بہی نکلتے لیکن اُسوقت نکلنا آسان تہا اور اسوقت شاق معلوم ہوا اور یہہ نکلنا
اُنکے واسطے مصلحت کیے تہا نہ عقوبت کی راہ سے اور جسوقت آدم کو حکم ہوا کہ تو بہشت سے باہر نکل اُسوقت آدم نے حوا کا ہاتہہ پکڑا اور چاہا
کہ بہشت سے باہر نکلین یکایک آدم کی زبان سے بسم اللہ الرحمن الرحیم جاری ہوا یہہ سنکر جبرئیل نے کہا کہ اے آدم یہہ کلمہ تیری زبان پر جاری ہوا
ہے ٹہر جا کہ شاید کہ خدا تعالی اسکی برکت سے تجہپر رحم کرے خطاب آیا کہ اے جبرئیل آدم کو باہر جانیدے اور اگر مین آج اسپر رحم کرون تو ایک
شخص پر رحم کرونگا اور مین چاہتا ہون کہ کل کو جو آدم بہشت کو روانہ ہو تو لاکہون گنہگار اُسکی اولاد کے اُسکے ہمراہ ہون اور اُسوقت مین
رحم کرون تاکہ فراخی میری رحمت کی ظاہر ہو پس اسواسطے ہمنے اُنکو بہشت سے نکالا ہے وَقُلْنَا اهْبِطُوا اور کہا ہمنے اوترجاؤ تم بہشت
سے آدم اور حوا اور ابلیس کہ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ بعض تمہارا واسطے بعض کے دشمن ہے۔ پس بہشت سے نکل گئے اور
آپسمین اُنکی دشمنی ہوگئی لیکن عداوت آدم کی اور اُن کی اولاد کی ابلیس سے ابلیس کے کفر اور زیادتی کی جہت سے ہے اور عداوت

ابلیس کے آدم سے اور انکی اولاد سے انکی ایمان کے سبب سے ہی عداوت کو خداتعالی نے بیان کیا ہے اور فرمایا ہے وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ اور تمہارے واسطے بیچ زمین کے مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ جگہ ٹھہرنے اور فائدہ اٹھانے کی ہے ایک وقت تک یعنی جبتک تمہاری اجل تمہارے پہونچ زمین پر جا پہنچے۔ اور منقول ہے کہ جسوقت حضرت آدم اور حوا زمین پر آئے تو حکم ہوا کہ تم دونوں آپسمیں جدا ہو جاؤ آدم تو کوہ سرندیپ پہونچے اور حوا جدہ میں اور حضرت آدم دو برس تک کوہ سرندیپ پر روا کیے یہانتک کہ روتے روتے انکے رخسارہ پر دو نہریں ہو گئی تھیں کہ ہمیشہ وہ جاری رہتی تھیں۔ اور روایات اہل بیت علیہم السلام میں مذکور ہوا ہے اور اہل بیت کی کتابوں میں بھی آیا ہے کہ جس وقت خداتعالی حضرت آدم کو بعد پیدا کرنے کے آسمان پر لیگیا تو آدم نے کئی صورتیں نور کی اپنی صورت کے موافق ساق عرش پر لکھی ہوئی دیکھیں اور نام ہر ایک کا بالائی سر لکھا ہوا دیکھا عرض کی کہ خداوندا کیا کوئی خلقت میری صورت پر جیسے بنایا ہے تو نے پیدا کی ہے خطاب آیا کہ نہیں پھر پوچھا کہ یہ کون ہیں کہ ساق عرش پر جنکی صورتیں ہیں فرمایا کہ سب فرزند تیرے ہیں اور اگر مجکو غرض ان کے پیدا کرنے کی نہوتی تو تجکو میں پیدا نکرتا آدم نے پوچھا کہ اے پروردگار میرے کیا یہ تیرے بندے بہت بزرگ ہیں فرمایا کہ ہاں انکے ناموں کو یاد کر لے کہ وقت مشکل اور درماندگی کے تیری فریاد کو یہ پہونچیں۔ آدم نے وہ نام یاد کر لیے چنانچہ خداتعالے فرماتا ہے کہ فَتَلَقَّىٰ آدَمُ مِن رَّبِّهِ كَلِمَاتٍ پس سیکھے آدم نے پروردگار اپنے سے کلمے اور مراد ان کلمات سے نام آل عبا کے ہیں کہ وہ محمد اور علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین علیہم السلام ہیں اور جبکہ توبہ کا وقت آیا تو جبرئیل نے آدم سے کہا کہ اے آدم جو نام تو نے ساق عرش الہی پر دیکھے تھے کیا انکو تو نے فراموش کیا جسوقت آدم نے یہ سنا تو دونوں ہاتھ اپنے اٹھا کر دعا کی اور کہا کہ خداوندا بحق محمد اور علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کے توبہ میری قبول کر پس خداتعالی نے بسبب برکت ان ناموں پاک کے توبہ آدم کی قبول کی چنانچہ فرماتا ہے فَتَابَ عَلَيْهِ پس توبہ قبول کی خدا نے اوپر آدم کے جسوقت آدم نے ان ناموں کے واسطے توبہ کی اور توبہ کا صلہ علی آتا ہے تو وہ توبہ کے قبول کرنے کے معنی میں ہوتا ہے اور اگر صلہ اسکا الی آتا ہے تو توبہ کرنے کی معنی میں ہوتا ہے إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ تحقیق کہ وہ ہے توبہ قبول کرنیوالا ہے مہربان توبہ کرنیوالوں کو توبہ کرنیوالے کے گناہوں کو بخشتا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد ان کلمونسے کہ جن کلموں کے پڑھنے سے توبہ آدم کی قبول ہوئی۔ ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد انسے لا اله الا انت سبحانك انی کنت من الظالمین ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر ہے۔ القصہ آدم اور حوا نے زمین میں سکونت اختیار کی اور اولاد ان سے پیدا ہوئی اور خداتعالی نے آدم کو خلیفہ زمین کا کیا اور صحیفے اوپر نازل کیے اور اب خداتعالی خطاب کرتا ہے طرف آدم کے اور انکی اولاد کے جو کہ آدم کی صلب میں تھی چنانچہ فرماتا ہے قُلْنَا اهْبِطُوا مِنْهَا جَمِيعًا اور کہا ہمنے اترو تم اس بہشت سے سب اب زمین پر سکونت کو اختیار کرو اور جمیعا تاکید واقع ہوا ہے پس اے آدمیو جسوقت تم زمین پر سکونت کرو فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُم پس اگر آوے تمہارے پاس مِّنِّي هُدًى میری جانب سے رہنمائی اور اما اصل میں ان شرطیہ ہے اور ما اسپر زیادہ کیا گیا ہے واسطے صحیح ہونے معنی تاکید کے یعنے پس اگر تمہارے پاس جانب میری سے ہدایت کہ وہ انبیاء اور کتابیں ہیں کہ تمہاری ہدایت کے واسطے نازل کرونگا فَمَن تَبِعَ هُدَايَ پس جو کوئی کہ پیروی کرے گا ہدایت میری کی یعنے میرے انبیاء کی اور کتابونکی اور عمل انکا موافق انکے حکم کے ہوگا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ پس نہیں خوف ہے اوپر انکے کسیطرح کا وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ اور نہ وہ غمگین ہونگے دنیا میں نہ آخرت میں اور من موصول مفرد کی اور جمع کی دونوں کے واسطے باعتبار معنی کے آتا ہے اور لفظ اسکا مفرد ہے اسواسطے ضمیر تبع کی کہ مفرد ہے طرف لفظ من کے پھرتی ہے اور ضمیر علیہم کے من کیطرف باعتبار معنی کے پھرتی ہے کہ باعتبار معنی کے وہ جمع کے واسطے بھی آتا ہے وَالَّذِينَ كَفَرُوا اور جو لوگ کہ کفر کرینگے وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا اور جھٹلاوینگے وہ اور تکذیب کرینگے ساتھ نشانیوں قدرت ہماری کی اور یا یہ کہ جھٹلاوینگے [illegible] کتاب ہماری کو

اَصْحٰبُ النَّارِ یہی لوگ صاحب آتش دوزخ کی ہیں کہ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ وہ بیچ اس آتش دوزخ کی ہمیشہ رہنے والے ہیں کہ ابدالآباد اُسمیں جلا کرینگے
اور اب اللہ تعالےٰ خطاب کرتا ہے طرف یہودیوں کے اور یاد دلاتا ہے اُنکو نعمتیں اپنی جو کہ اُنکو بخشی تھیں اور یاد دلاتا ہے اُنکو اُس عہد کو جو کہ اُنہوں نے
خدا سے کیا تھا کہ ہم پیروی حق کی کرینگے کہ خاتم الانبیاء پر ایمان لاوینگے چنانچہ فرماتا ہے کہ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا اے بیٹو یعقوب کے یاد کرو تم
نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ نعمت میری کو جو کہ انعام کی ہے میں نے اوپر تمہارے۔ اسرائیل نام حضرت یعقوب کا ہے اور اسرا عبد کو معنی میں ہے اور ئیل اللہ
کو کہتے ہیں یعنے عبداللہ اور بعضوں نے اسکو اسرائیل پڑھا ہے اور بعضوں نے اسرائل اور بعضوں نے اسرال اور بعضوں نے اسرائین پس حق تعالیٰ اپنی نعمتیں انکو یاد دلاتا
ہے کہ اے اولاد یعقوب کی یاد کرو تم اُن نعمتوں کو میری کہ انعام کیے میں نے اوپر کہ تمہارے باپ دادا کو فرعون کے ہاتھ سے نجات دی اور من وسلویٰ
تمپر نازل کیا اور ابر سے تمپر سایہ کیا اور گوسالہ پرستی کی گناہ کو تمسے معاف کیا۔ بعد توبہ کرنے کے اور ہزاروں پیغمبر اور کثرت سے بادشاہ تم میں پیدا کیے
پس چاہیئے کہ تم اُن نعمتوں کا شکر ادا کرو وَاَوْفُوْا اور وفا کرو تم بِعَهْدِيْٓ ساتھ عہد میرے کی جو مجھ کو میں نے تمسے عہد لیا تھا کہ پیغمبر آخر الزمان پر ایمان لانا اور وہ پیغمبر
ناخواندہ ہوگا کہ کسی آدمی سے کچھ نہ سیکھیگا اور جسوقت تم میرے عہد کو وفا کروگے اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ وفا کرونگا ساتھ عہد تمہارے کے کہ ثواب عظیم تمکو
عطا کرونگا وَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ اور مجھ سے ڈرو تم اس عہد شکنی میں اور ایای مفعول ہے فعل محذوف کا کہ تفسیر کرتا ہے اُسکے فارہبون مذکور
اور فارہبون اصل میں فارہبونی ہے یا اُسکے آخر میں سے محذوف ہوگیا ہے پس حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس عہد شکنی میں مجھ سے ڈرو تم
وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ اور ایمان لاؤ تم ساتھ اس چیز کے کہ نازل کی ہے میں نے اُسکو اور وہ قرآن ہے کہ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ تصدیق کرنے والا ہے واسطے اس چیز کے
کہ ہمراہ تمہارے ہے کتاب توریت اور پیشتر اُس سے نازل ہوئی ہے اور اسکے حق اور کتاب خدا ہونے کی بھی وہ خبر دیتا ہے پس تمکو چاہیئے کہ اُسپر ایمان لاؤ
اور مصدقاً حال واقع ہوئے اُس ضمیر سے کہ بعد انزلت کے محذوف ہے اور ما موصول کی طرف پھرتی ہے وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍۢ بِهٖ اور نہو تم اول کفر
کرنے والے ساتھ اُس قرآن کے یعنے تم ہی سب سے پہلے اُسکے ساتھ کفر مت کرو بلکہ تمکو چاہیئے تھا کہ پہلے سب سے اُسپر ایمان لاتے کہ تمکو علم
اُسکی حقیقت کا ہے اور اُسکے نازل ہونے کی بشارت ہمیشہ لوگوں کو دیا کرتے تھے اور اب اُسکے ساتھ کفر کرتے ہو وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ اور نہ
خرید کرو تم ساتھ آیتوں میری کے ثَمَنًا قَلِيْلًا مول تھوڑا یعنے میری آیتوں کو جو کہ توریت میں محمد کی ثنا میں ہیں کہ وہ پیغمبر آخر الزمان ہے تھوڑی
قیمت لیکر بدل نہ ڈالو کہ اُسکی جگہ کچھ اور بنا دو یہ ذکر علماء یہود کا ہے مثل حیی بن اخطب کعب بن اشرف وغیرہ کے کہ ہر سال وہ جو اور
گندم اور میوہ اپنی قوم سے لیتے تھے اور بادشاہوں سے ہدیہ لیتے تھے اور اُنکو یہ خوف تھا کہ اگر یہ لوگ محمد کی پیروی کرینگے تو یہ سب منفعت موقوف
ہوجاتیگی اسواسطے توریت میں تحریف کرتے تھے اور پیغمبر آخر الزمان کے اوصاف کو بدل دیتے تھے اور مشتبہ کردیتے تھے۔ اور خدا تعالیٰ اُنکو فرماتا ہے
کہ وَاِيَّايَ فَاتَّقُوْنِ اور مجھ سے پس ڈرو تم اِن آیتوں کے بدلنے میں کہ اسکی سزا میں عذاب ابدی میں گرفتار ہوجاؤ اور ترکیب اسکی بھی وہی
ہے کہ ایای فارہبون کی ہے اور فرماتا ہے خدا اُن یہودیوں کو کہ وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ اور نہ ملاؤ تم حق کو ساتھ باطل کے یعنے جو کہ توریت میں
صفات محمد کی حق ثبوت ہیں اُسکو باطل کیساتھ آمیزش نکرو کہ اُسکو مشتبہ کردو اور بدل ڈالو اور لباس یعنے امور کو بعض کے ساتھ آمیزش کرنیکو کہتے
ہیں وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ اور نہ پوشیدہ کرو تم حق کو کہ محمد کی صفات کو لوگوں سے چھپاؤ اور اُسکو ظاہر نکرو اور تکتموا باعتبار عطف کے لا تلبسوا ہے اسواسطے کہ عطف اُسکا
تلبسوا پر ہے پس خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اور نہ پوشیدہ کرو تم حق کو کہ وہ محمد کی صفات ہیں وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اور حال یہ ہے کہ تم جانتے ہو کہ
یہ وہی پیغمبر ہے کہ جسکا ذکر توریت میں وعدہ ہے اور پھر اُسپر ایمان نہیں لاتے ہو وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ اور قائم کرو نماز کو کہ ہمیشہ اُسکو برپا رکھو
بطریق اہل اسلام کے وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ اور دو تم زکوٰۃ کو جسطرح کہ مسلمان دیتے ہیں اور ادا کرتے ہیں وَارْكَعُوْا اور رکوع کرو تم
مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ہمراہ رکوع کرنیوالوں کے یعنی مسلمانوں کے ہمراہ نماز جماعت پڑھو جسطرح کہ وہ پڑھتے ہیں تاکہ مسلمانوں میں شمار کیے جاؤ تم بعد
اختیار کرنے ایمان کے اور ثواب جماعت کا بہت ہے حدیث میں آیا ہے کہ اگر ایک آدمی جماعت میں ہمراہ امام ہو تو پچیس نماز کا

ذکر یهود و یاد دهانیدن نعمت که حق تعالی برایشان انعام کرده بود.

اسکو ثواب ہوتا ہے اور اگر دو آدمی جماعت مین ہون تو پچیس کو پچیس مین ضرب دین چھ سو پچیس حاصل ہوئے اسقدر نمازون کا ثواب ہوگا اگر تنہا
پڑھے اور اگر تین آدمی جماعت مین ہون تو چھ سو پچیس کو چھ سو پچیس مین ضرب دین تین لاکھ نوے ہزار چھ سو پچیس ہوئے اسقدر
نمازون کا ثواب ملتا ہے اگر تنہا پڑھے اسیطرح جسقدر آدمی جماعت مین زیادہ ہونگے اسیقدر ثواب زیادہ ہوگا۔ اور دوسری حدیث مین آیا ہے کہ امام
کی تکبیر کا اور اسوقت ہمراہ اسکے نماز مین شریک ہونا بہتر ہے ستر حج اور ہزار عمرے سے اور ایک رکعت امام کے ہمراہ بہتر ہے لاکھ دینار طلا سے راہ خدا مین دینے
اور ایک سجدہ امام کے ہمراہ بہتر ہے ایک سو برس کی عبادت سے اور جماعت مین نماز پڑھنے والیکو عذاب قبر نے اور نہ ہول قیامت سے ہوگا اور فرمایا جناب
رسولخدا صلعم نے کہ پہلی تکبیر امام کیساتھ بہتر ہے تمام دنیا سے اسی طرح بہت سی حدیثین نماز جماعت کے ثواب مین ہین اور ایک دفعہ جبرئیل ستر ہزار
فرشتونکو ہمراہ لیکر آئے اور کہا کہ یا رسولخدا خدا تعالے نے بعد سلام کے تجھکو فرمایا ہے کہ اپنی امت کو کہدے کہ جو کوئی جماعت سے مفارقت کریگا
تو وہ بوئے بہشت کی نہ سونگھیگا اگرچہ تمام اہل دنیا سے اسکے اعمال زیادہ ہون اور ترک کرنیوالا جماعت کا میرے نزدیک ملعون ہے اور ملائکہ کے نزدیک ملعون
ہے اور لعنت کی ہے مینے اسکو توریت مین اور انجیل مین اور زبور مین اور قرآن مین خدا فرماتا ہے خلاصہ اَتَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ کیا حکم کرتے ہو تم ای
آدمیونکو ساتھ نیکی کے اور کہتے ہو لوگونکو کہ تم مسلمان ہوجاؤ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ اور بہولجاتے ہو تم نفسون اپنے کو کہ خود ایمان نہین لاتے ہو وَاَنْتُمْ
تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ اور حال یہ ہے کہ تم پڑھتے ہو کتاب کو اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ کیا پس نہین سمجھتے ہو تم باوجود اسکے کہ تم توریت کو پڑھتے ہو اور اسمین
صفات محمد کی لکھی ہوئی دیکھتے ہو اور پھر ایمان نہین لاتے ہو کیسی عقل ہے تمہاری منقول ہے کہ بعضی علما یہود جو کہ مدینہ مین رہتے تھے اپنے یارون کو
اسلام کی رغبت دلاتے تھے اور خود قبول نہین کرتے تھے ان لوگونکی خدا تعالی مذمت کرتا ہے اور بڑا سخت گناہ ہے کہ باوجود نصیحت کرنے لوگون کو خود نیکی نکرے
اور انس سے روایت ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ مین شب معراج آسمانون پر گیا تو ایک جماعت کو دیکھا کہ انکے ہونٹون کو مقراض سے کترتے ہین جبرئیل
سے مینے پوچھا کہ کون لوگ ہین کہا کہ واعظ ہین کہ دنیا مین اور لوگونکو نیکی کا حکم کرتے تھے اور خود نیکی نہین کرتے تھے اور فرماتا ہے خدا وَاسْتَعِيْنُوْا
بِالصَّبْرِ اور مدد چاہو تم ساتھ صبر کرنے مشقت اطاعت پر اور حرام کے ترک کرنے پر وَالصَّلٰوةِ اور ساتھ نماز کے یعنی مدد چاہو تم ساتھ صبر
اور نماز کے اپنے مقاصد دنیا اور آخرت مین اور احادیث ائمہ معصومین علیہ السلام مین مراد صبر سے روزہ ہے یعنی مدد چاہو تم اپنی دنیا اور
آخرت کیواسطے روزہ رکھکر اور نماز پڑھکر تاکہ خدا تعالی روزہ اور نماز کی برکت سے تمہاری مرادین برلاوے وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اور تحقیق کہ یہ
نماز بہت بڑی اور بہاری ہے لوگون پر اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ مگر اوپر عاجزی کرنیوالونکے جو کہ خدا تعالی سے ڈرتے ہین اَلَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ وہ لوگ گمان
کرتے ہین اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ کہ تحقیق وہ ملاقات کرنیوالے ہین جزاء پروردگار اپنے کو موافق اپنے اعمال کے وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ اور تحقیق الربع
وہ طرف حکم اسکے رجوع کرنیوالے ہین کہ اپنے اعمال نیک کی عوض مین موافق وعدہ پروردگار کے ثواب بدی کو پہونچینگے اور خدا تعالی نے
جو کچھ بنی اسرائیل کو نعمتین دی تہین اسلئے تاکید کیے پھر انکو یاد دلاتا ہے چنانچہ فرماتا ہے يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ
اے اولاد یعقوب کی یاد کرو تم نعمت میری کو جو کہ انعام کی ہے مینے اوپر تمہارے کہ تمہارے باپ دادا کو ان نعمتون سے سرفراز فرمایا ہے وَاَنِّيْ
فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ اور تحقیق مینے بزرگی دی ہے تمکو اوپر عالم کے لوگون کے مراد عالم سے انکے باپ دادا کے زمانہ کا عالم ہے اور فضیلت انکی
اس عالم کے لوگون پر بسبب انکے ایمان و عمل صالح اور قبول کرنے دوستی محمد اور آل محمد کے تہی اور بسبب اسکے کہ انمین انبیاء اور بادشاہ عادل پیدا
ہوئے لیکن انکی اولاد نے پیروی انکی نکی بلکہ کفر اور گناہون مین مشغول رہے پس فرماتا ہے خدا ان بنی اسرائیل کو کہ وَاتَّقُوْا يَوْمًا اور ڈرو
تم اس دن سے کہ لَا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا نہ کفایت اور حق گزاری کر سکے کوئی شخص کسی شخص سے کسی چیز کو وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا
شَفَاعَةٌ اور نہ قبول کیجاوے اس سے سفارش کسیکی اور اہل مکہ اور اہل یثرب نے بعض کو تاء سے پڑھا ہے وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ
اور نہ لیا جاوے اس سے فدا کہ کچھ دیکر نجات پاوے وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ اور نہ وہ نصرت کیے جاوینگے کہ کوئی انکی مدد کرکے اسکو عذاب سے نجات

نجات پاوینگے وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ اور نہ وہ نصرت کیے جاوینگے کہ کوئی کسیکی مدد کرکے اُسکو عذاب سے نجات دلوائے اور اگر مراد اُس سے قیامت کا دن ہے تو
خطاب تھے یہودیونکی طرف بھی یعنی اور ڈرو تم اُس دنسے کہ کوئی آدمی کسی آدمی کو نہ بچا سکے اور نہ کوئی کسیکی سفارش کر سکیگا کہ اُسکو کسیطرح عذاب سے نجات ہو جاوے اور
نہ کوئی کسیکی نصرت اور مدد کر سکے کہ اپنی کمک سے کسیکو رہائی دلوا دے اور یہہ خدا تعالی نے اُن یہودیونکے جواب مین فرمایا ہے جو کہ وہ کہتے تھے کہ ہمارے
باپ اور دادا انبیا تھے وہ ہمکو عذاب سے بچا لیوینگے اور صحیح یہہ ہے کہ مراد اُس دن سے مرنے کا روز ہے اور مراد اُن لوگون سے مومن اور کافر
سب آدمی ہین کہ موت سے کوئی کسیکو سفارش کرکے اور مدد کرکے نہین بچا سکتا ہے چنانچہ تفسیر امام علیہ السلام مین حضرت صادق سے روایت
ہے کہ وہ مرنیکا روز ہے اور قیامت کا روز اُس سے مراد نہین ہو سکتا اسواسطے کہ قیامت کے روز البتہ شفاعت جناب رسولخدا اور ائمہ ہدی اور اولیاء اللہ کے حق ہے کہ وہ گنہگار
مومنین کی سفارش کرکے عذاب اُس روز سے رہائی دلوا وینگے اور اب خدا تعالی تفصیل اپنی نعمتونکو یاد دلاتا ہے بنی اسرائیل کو چنانچہ فرماتا ہے کہ وَ
اِذْ نَجَّيْنٰكُمْ اور یاد کرو تم جسوقت کہ نجات دی ہمنے تمکو مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ لوگون فرعونکے سے کہ يَسُوْمُوْنَكُمْ پہنچاتے تھے وہ تمکو سُوْٓءَ الْعَذَابِ بہت
بڑا سخت عذاب کہ يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ ذبح کرتے تھے بیٹون تمہارے کو وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ اور زندہ رکھتے تھے وہ عورتون تمہاری کو کہ اُنسے خدمت
لیا کرتے تھے اور مردون پر بنی اسرائیل کے قسم قسم کے کام مقرر کر رکھے تھے کسی سے کھیتی کرواتے تھے اور کسی سے خشت اور گارہ کا کام لیتے تھے اور کسیکو چوکی
خدمت پر مقرر کر رکھا تھا اور جو شخص لائق کام کرنیکے نہ تھا اُسپر جزیہ مقرر کر رکھا تھا اور اُنکی عورتون سے اپنی عورتون کی خدمت کرواتے تھے اور
اذ متعلق اذکروا محذوف کے ہے اور سبب اُنکے بچونکے ذبح کرنیکا یہہ تھا کہ فرعون نے خواب مین دیکھا تھا کہ بنی اسرائیل مین ایک لڑکا پیدا ہوگا
کہ خرابی ملک کی اور ہلاکت فرعونکی اُسکے ہاتھ سے ہوگی اور کہتے ہین کہ فرعون نے خواب مین دیکھا تھا کہ ایک آگ نے بیت المقدس کیطرف شعلہ مارا اور تمام
گھر مصریونکے جلا دیئے اور بنی اسرائیل کو اُس آگ سے کچھہ ضرر نہ پہنچا فرعون اس آگ کو دیکھکر ہراسان ہوا اور اس خواب کو کاہنون اور نجومیونکے
روبرو بیان کیا اُنہون نے کہا کہ بنی اسرائیل مین ایک لڑکا پیدا ہوگا کہ ہلاکت تیری اُسکے ہاتھ سے ہوگی فرعون نے یہہ سنکر داییان
بنی اسرائیل کی عورتون پر مقرر کین کہ جسکے بیٹا پیدا ہو اُسکے بیٹے کو مار ڈالین اور خدا تعالی فرماتا ہے وَفِيْ ذٰلِكُمْ اور بیچ اُسکے یعنی تمہارے
بچونکے ذبح ہونے مین اور تمہارے مردون اور عورتون کی خدمت گاری مین بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ آزمائش تھی پروردگار تمہارے کی طرف سے
بہت بڑی کہ لوگون اس آزمائش مین ثابت قدم رہتا ہے اور یا یہہ کہ بیچ اس نجات دینے تمہارے کے نعمت تھی بڑی اور یہہ اُس صورت مین ہے کہ بلا بمعنی
نعمت لیجاوے اور خدا تعالی یہ خطاب بنی اسرائیل کو کرتا ہے اور مراد اُنسے باپ اور دادا اُنکے ہین کہ حاصل ہونا نعمت کا باپ اور دادا کو موجب
سرفرازی فرزندونکا ہوتا ہے اور فرعون عمالقہ کے بادشاہ کو کہتے ہین جیسا کہ روم کے بادشاہ کو قیصر کہتے ہین اور نام اس فرعون کا مصعب بن
الریان تھا اور یسومونکم بمعنی یکلفونکم کے ہے اور کہتے ہین کہ فرعون موسی کے باپ عمران کو اپنے پاس سے جدا نہین کرتا تھا کہ وہ اپنے گھر کو جاوے
اس خوف سے کہ مبادا اُنکے بیٹا پیدا ہو ایک رات فرعون اپنے مکان مین سوتا تھا اور عمران بھی اُسکے سرہانے خواب مین تھے جسوقت عمران
بیدار ہوئے تو اپنی زوجہ کو اُنہون نے اپنے پاس حاضر پایا پوچھا کہ تو کیونکر آئی ایسے وقت مین کہ دروازہ بند ہے اور پاسبان چارونطرف کھڑے ہین
اُسنے کہا کہ مین خود نہین آئی ہون عمران نے جانا کہ اسکو خدا نے بھیجا ہے پس عمران نے فرعون کے سرہانے اپنی زوجہ سے صحبت کی اور وہ
موسی کے حمل سے حاملہ ہو گئی اور جو فرشتہ کہ اُسکو لایا تھا اُسنے پھر موسی کی مان کو اُسکے گھر پہونچایا اور جب تک موسی اپنی مان کے پیٹ مین
رہے پیٹ اُنکی مان کا اوپر کو نہ اُبھرا اور حمل اُنکا ظاہر نہوا اور خدا تعالی نے لوگونکی نظرون سے اُس حمل کو پوشیدہ رکھا اور موسی پیدا ہوئے تو
گماشتے فرعون کے دیکھنے کو آئے موسی کی مان نے اُنکے خوف سے موسی کو تنور مین ڈالدیا اور موسی کی خالا نے بیخبری مین روٹیان پکانیکے
واسطے اُس تنور مین آگ روشن کی اور خوب دہکائی اور گماشتون نے فرعونکے سارے گھر مین بچہ کو تلاش کیا کہین نہ پایا اور تنور کو دیکھا
اُسمین سے شعلے آگ کے [illegible] ہو کر چلے گئے اور فرعونکو خبر کی کہ کسی نے غلط بیان کیا ہے اُس گھر مین کوئی لڑکا پیدا نہین ہوا ہے

فرعون یہ سنکر خوش ہوا اور باد موسی تنور پر گئی تو دیکھا کہ اسمین آگ روشن ہو رہی ہی یہہ دیکھکر دل اُسکا جلنے لگا اور جسوقت تنور پر گئی اور اُسکے اندر نگاہ
کی تو دیکھا کہ موسی آگ سے بازی کرتی ہین تب جانا کہ اسمین اثر الٰہی ہی اور فرماتا ہی کہ وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ اور یاد کرو تم اے بنی اسرائیل جسوقت کہ
پہاڑا ہمنے ساتھ تمہارے دریا کو اور بعضی قاریون نے فرقنا کو تشدید سے پڑھا ہی یعنی دریا کو ہمنے تمہارے واسطے پہاڑا جسوقت دریا تمہارے سامنے تھا
جسمین خوف غرق ہونیکا تھا اور فرعون دشمن تمہارا تمہارے پیچھے تھا کہ وہ تمہارے قتل کے درپے تھا اور نجات کی کوئی صورت تمکو نظر نہین آتی
تھی ایسے وقت مشکل مین فَاَنْجَيْنٰكُمْ پس نجات دی ہمنے تمکو اُس ہلاکت سے کہ دریا کو پہاڑ کر اُسمین بارہ رستے کر دیے مثل بارہ گلیون کے کہ اُسمین سے تمہاری
بارہ قومین نکل گئین ہر ایک قوم ایک رستہ مین سے وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ اور ڈبو دیا ہمنے لوگون فرعون کو مع فرعون کے کہ وہ دس لاکھ آدمی تھے موافق
ایک روایت کے وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ اور تم دیکھتے تھے انکو ڈوبتے ہوئے جسوقت کہ وہ دریا مین داخل ہوئے اور پانی دریا کا انکے سر پر سے پہر گیا اور
فرماتا ہی خدا کہ وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً اور یاد کرو تم ای بنی اسرائیل جسوقت کہ وعدہ کیا ہمنے موسی سے چالیس رات دن کا توریت کے
دینے کا یعنی بعد گزر جانے چالیس روز کے کہ وہ تمام مہینا ذوالقعدہ کا اور دس روز ذالحجہ کے تھے اور اہل بصرہ اور ابو جعفر نے واعدنا کو وعدنا پڑھا ہے
اور موسی زبان قبطی مین دو اسمون سے مرکب ہی اور نسب موسی کا یہہ ہی کہ موسی بن عمران بن یصہر بن قاہث بن لاوی بن یعقوب بن اسحاق بن
ابراہیم اور خدا نے اربعین لیلۃ فرمایا اربعین یوما نہین کہا اسواسطے کہ عرب مہینے کو اول لیل سے شمار کرتے ہین اور ایام بھی لیالی مین داخل ہین اور
اذ منصوب ہے اذکر محذوف سے اور جسوقت یہہ وعدہ کیا تو موسی مع خاص لوگون اپنے کے کوہ پر گئے واسطے لینے توریت کے اور وہان موسی کو
دیر ہوئی کہ چالیس روز تمام ہو جائین تو وہ توریت لیکر آئین ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ پھر بنا لیا تمنے بچھڑے کو بعد اُس موسی کے سامری کے
بہکانے سے وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ اور تم ظلم کرنیوالے تھے اپنے نفسون پر کہ تمنے سوائے خدا کے گوسالہ کی پرستش کی اور اُسکو اپنا معبود بنایا ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ
پھر معاف کیا ہم نے تمسے اُس گناہ کو بعد توبہ کرنے کے مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ پیچھے اُس کے کہ تمنے گوسالہ پرستی کی تھی اور عذاب نازل نکیا اُس
جرم کی سزا مین لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ تاکہ تم شکر کرو اس نعمت کا کہ ہمنے معاف کیا ہی اور خطاب اس جگہہ اگرچہ زمانہ رسول خدا کے بنی اسرائیل کیطرف
ہے لیکن مراد انکی باپ دادا ہین جو کہ حضرت موسی کے زمانہ مین تھے اور فرماتا ہی کہ وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ اور یاد کرو تم ای بنی اسرائیل جسوقت کہ دی ہمنے موسی
کو کتاب توریت وَالْفُرْقَانَ اور فرقان یعنی حجت فرق کرنیوالی درمیان حق اور باطل کے لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ تاکہ تم ہدایت پاؤ اسمین غور اور تامل
کرکے اور راہ راست پر چلو اور فرماتا ہے خدا کہ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ اور یاد کرو تم جسوقت کہا موسی نے واسطے قوم اپنی کے یعنی کہا موسی نے تمہارے باپون سے
جسوقت کہ وہ طور سے پہرا اور تمہارے باپون کی گوسالہ پرستی کو سنا اُسوقت کہا موسی نے اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ تحقیق تمنے ظلم کیا تم نے جانون اپنی کو
اور ہلاکت مین پڑے بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ بسبب پکڑنے یعنی بسبب بنانے تمہارے بچھڑے کو یعنی معبود کہ جو تمنے بچھڑے کو پوجا اپنی جانون پر تمنے
برا ظلم کیا کہ لائق عذاب دوزخ کے ہوئے فَتُوْبُوْٓا اِلٰى بَارِىِٕكُمْ پس رجوع کرو تم طرف خالق اپنے کی اور کمال زاری اور عاجزی سے گریہ
کرکے اس عمل سے توبہ کرو اور توبہ اسطرح سے کرو کہ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ پس قتل کرو نفسون اپنے کو یعنی ذٰلِكُمْ یہ توبہ کہ تم اپنے نفسونکو قتل کرو
خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِىِٕكُمْ بہتر ہے واسطے تمہارے نزدیک خالق تمہارے کے فَتَابَ عَلَيْكُمْ پس توبہ قبول کریگا وہ اوپر تمہارے اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ
تحقیق کہ وہ توبہ قبول کرنیوالا ہے مہربان ہے توبہ کرنیوالون پر جو کہ پشیمان ہو کر طرف اُسکے رجوع کرتے ہین پس لازم ہے تمکو کہ موجب اُسکے حکم
کے توبہ کرو کہتے ہین کہ بنی اسرائیل نے بارشاد موسی غسل کیا اور کفن پہنا اور صحرا کو روانہ ہوئے اور دو زانو بیٹھکر سر اپنے نیچے جھکائے
اور حضرت ہارون برادر موسی مع بارہ ہزار مومنین کے جو کہ دین موسی پر ثابت قدم رہے تھے شمشیرین برہنہ کرکے آئے اور قتل کرنا انکا
شروع کیا اور حقتعالی نے ایک ابر سیاہ اُنکے سرون پر بھیجا کہ ہوا تاریک ہو کر اندھیرا ہو جائے اور قتل کرین اپنے قریبون اور یگانونکی
طرف سے رحم اور شفقت قاتلونکے دلمین نہ آئے اور اُسوقت ابنی یگانہ اور بیگانہ کو سب قتل کرین پس قتل کرنا انہون نے شروع کیا اور یگانہ اور

اور بیگانہ کو اندھیری مین سب قتل کرتے تھے یہانتک کہ بیٹا باپ کو اور باپ بیٹے کو اور بھائی بھائی کو قتل کرتا تھا زوال آفتاب سے غروب تک ستر ہزار
آدمی قتل ہوئے اور اسوقت موسی اور ہارون کو اُنپر رحم آیا اور بہت روئے اور گریہ کیا اور درگاہ قاضی الحاجات مین کمال تضرع اور زاری
نالہ کیا اور عرض کی کہ خداوندا بہت بنی اسرائیل قتل ہو گئے اور جو کچھ باقی رہے ہین اُنکو تو بخشدے خدا تعالی نے دعا اُنکی قبول کی اور
تاریکی دور ہوئی تو موسی نے کشتونکی شمار کی تو ستر ہزار آدمی شمار مین آئے یہ حال دیکھکر موسی بہت غمگین ہوئے حقتعالی نے فرمایا کہ اے موسی قاتل انکا مجاہد ہے
مقتول انکا شہید ہے ہم سب کو بہشت مین لیجاوینگے حضرت موسی یہ سنکر راضی اور خوش ہوئے اور ذکر گوسالہ پرستی کا تفصیل سے انشاء اللہ تعالی سورہ اعراف مین بیان آویگا
اور منقول ہے کہ جسوقت بنی اسرائیل نے بعد توبہ کے خدا تعالی کی وحدانیت کا اقرار کیا تو حضرت موسی کو خطاب پہنچا کہ بار دوم بنی اسرائیل کو ہمراہ لیکر مناجات کیواسطے آؤ
ہو اور بنی اسرائیل نے بھی یہ چاہا کہ ہم بھی کلام الہی سنیں حضرت موسی نے ستر آدمی بزرگان بنی اسرائیل مین سے انتخاب کیے کہ کوہ طور پر ہمراہ اپنے اُنکو لیگئے جسوقت مناجات
کو گئے ایک حجاب درمیان موسی کے اور ہمراہیونکے پیدا ہو گیا ہمراہی پردہ کے باہر رہے اور موسی پردہ کے اندر رہے اور خدا تعالی
نے موسی سے کلام کیا امر و نہی اور وعظ و پند کا اور کہا کہ مین ہی خدا ہون اور سوا میرے اور کوئی خدا نہین ہے ہمراہی بھی پردہ کے باہر سنتے تھے
اور جسوقت موسی پردہ کے باہر آئے اور وہ پردہ دور ہوا تو موسی نے بنی اسرائیل سے کہا کہ تم نے کلام خدا کو سنا۔ کہا کہ ہمنے ایک آواز سنی ہے
لیکن ہم نہین جانتے کہ گوئندہ اُسکا خدا تھا یا شیطان تھا اور جبتک ہم خدا کو اپنی آنکھونسے نہ دیکھینگے تو باور نہوگا ناگاہ ایک آگ
آسمان سے آئی اور اُنکو سب کو جلا دیا اُس قصہ کو خدا تعالی بیان کرتا ہے اور فرماتا ہے وَاِذْ قُلْتُمْ اور یاد کرو تم جسوقت کہ کہا تم نے کہ
یٰمُوْسٰی لَنْ نُّؤْمِنَ لَکَ اے موسی ہرگز نہ باور کرینگے ہم واسطے تیرے اور تیری کلام کو راست جانینگے حَتّٰی نَرَی اللّٰہَ جَہْرَۃً یہانتک کہ دیکھیں ہم
خدا کو ظاہر اپنی آنکھونسے فَاَخَذَتْکُمُ الصّٰعِقَۃُ پس پکڑ لیا تمکو آتش بجلی نے بسبب تمہارے انکار کرنے کے اور طلب کرنے امر محال کے وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ
اور تم دیکھتے تھے یعنی تمہارے باپ دادا اُس آگ کو دیکھتے تھے جسوقت کہ وہ آسمان سے آئی تھی اور بعضے کہتے ہین کہ وہ لوگ آواز سخت بجلی کی کڑک سے
مر گئے تھے اور منقول ہے کہ ایک رات اور دن بعد مرنے کے وہ پڑے رہے تھے اور موسی بیہوش ہو گئے جسوقت ہوش مین آئے تو حیرت سے اُنکی طرف دیکھتے اور کہتے تھے
کہ خداوندا بنی اسرائیل پوچھینگے تو مین اُن کو کیا جواب دونگا خدا تعالے نے اُنکو زندہ کر دیا چنانچہ فرماتا ہے ثُمَّ بَعَثْنٰکُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِکُمْ
پھر زندہ کرکے اُٹھایا ہم نے تمکو بعد مرنے تمہارے سے لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ تاکہ تم شکر کرو اس نعمت کا کہ پھر تمکو بعد مرنے کے زندہ کیا
اور منقول ہے کہ جسوقت حضرت موسی نے بنی اسرائیل سے کہا کہ تم واسطے لڑائی جبارون اور گردن کشونکی بیت المقدس کو چلو تو انہونے انکار
کیا اور کہا کہ ہم تو یہین کھڑے ہوئے ہین تو اور تیرا خدا جا کر لڑو جب اُنہون نے ایسا کہا تو خدا تعالی اُنپر غصہ ہوا اور چالیس برس اُنکو بیابان
تیہ مین حیران اور سرگردان رکھا اور اُس جنگل مین پھرایا جسوقت ایک مقام سے کوچ کرتے تھے تمام شب پھرتے تھے اور صبح کو اپنے تئین اُسی مقام
پاتے تھے جہانسے کہ کوچ کیا تھا جسوقت تابش آفتاب سے بیتاب ہوئے تو بتضرع اور زاری حضرت موسی سے کہا کہ خدا تعالی سے دعا کرو کہ ہمپر سایہ کرے ورنہ
ہم حرارت آفتاب سے ہلاک ہو جاوینگے حضرت موسی نے دعا کی خدا تعالی نے ابر سفید اور تنک جسمین کہ ٹھنڈک تھی اُنکے سر پر بھیجا جسوقت
اُسکے نیچے آرام پایا تو کہا کہ اے موسی حرارت آفتاب سے ہم نے آرام پایا لیکن کھانا ہمارے پاس نہین ہے حقتعالی نے منّ و سلوا اُنپر برسایا چنانچہ فرماتا ہے
وَظَلَّلْنَا عَلَیْکُمُ الْغَمَامَ اور سایہ کیا ہم نے اوپر تمہارے ابر کو وَاَنْزَلْنَا عَلَیْکُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰی اور نازل کیا ہمنے اوپر تمہارے منّ سلوی کو
اور بعضے کہتے ہین کہ منّ ترنجبین کو کہتے ہین اور سلوی بٹیر کو کہتے ہین کہ وہ ایک پرندہ ہے اور کہا ہمنے کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰکُمْ کھاؤ تم
پاکیزہ اُن چیزون سے کہ روزی دی ہے ہمنے تمکو کہ بے مشقت اور بے تردد تمکو منّ سلوی کھانیکو واسطے ہم دیتے ہین اس نعمت بزرگ کا تم شکر کرو اور
اگر نافرمانی ہماری کروگے تو اپنے ہی نفسون پر ظلم کروگے کہ اُسکی عوض مین گرفتار ہو جاؤگے اور تمہاری نافرمانی مین ہمارا کچھ ضرر
نہین ہے پس نافرمانی کی اُنہونے ہماری اور ظلم کیا اُنہون نے کفر کرکے وَمَا ظَلَمُوْنَا اور نہ ظلم کیا اُنہونے ہمپر نافرمانی کرکے

کہ ہمارا کوئی کیا کر سکتا ہے وَلٰکِنْ کَانُوْٓا اَنْفُسَھُمْ یَظْلِمُوْنَ اور لیکن تھے وہ جانون اپنی پر ظلم کرتے کہ ہماری نافرمانی کر کے گرفتار بلا ہوتے تھے اور جس وقت
مدت چالیس برس کی انکو بیابان تیہ مین حیران و سرگردان پھرتے ہوئے گذر گئی تو خدا تعالی کا حکم ہوا کہ شہر مقدس مین جاؤ چنانچہ خدای تعالی فرماتا ہے کہ
وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا ھٰذِہِ الْقَرْیَۃَ اور یاد کرو تم جسوقت کہا ہمنے تمہارے باپ دادا کو کہ داخل ہو تم اس بستی مین یعنی بیت المقدس مین فَکُلُوْا مِنْھَا حَیْثُ
شِئْتُمْ رَغَدًا پس کھاؤ تم اُس بستی مین سے جس جگہ چاہو تم سیر ہو کر اور رغدا صفت ہے مصدر محذوف کی یعنی اکلا رغدا وَادْخُلُوا الْبَابَ اور داخل ہو تم
دروازہ مین اُس بستی کے سُجَّدًا سجدہ کرنیوالے ہو کر یعنی سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو اُس اُس شہر بیت المقدس مین اور سجدا جمع ساجد کی ہے اور حال واقع
ہوا ہے وَقُوْلُوْا اور کہو تم اُس شہر مین داخل ہوتے ہوئے حِطَّۃٌ حطہ کو کہتے ہین کہ اُس شہر کے سات دروازہ تھے ایک دروازہ تنگ تھا
ے انکو داخل ہونے کا حکم ہوا تھا اور حطہ انکے استغفار کا کلمہ تھا یعنے کہو تم کہ بخش تو ہمکو اور شرح جامع صغیر کتاب اہل سنت مین لکھا ہے
کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ علی باب حطہ من دخل فیہا کان مومنا ومن خرج منہا کان کافرا یعنے علی باب حطہ ہے جو کوئی داخل ہوگا اُسمین ہوگا وہ
مومن اور جو کوئی نکل جائیگا اُس سے ہوگا کافر شارح اُسکا کہتا ہے کہ مراد اس سے پیروی اور اطاعت علی کی ہے کہ جسنے پیروی اُسکی کی وہ مومن
ہوا اور جسنے اُسکی پیروی نکی وہ کافر ہوا اس حدیث سے ثابت ہوا کہ بہت آدمی بعد رسول خدا کے جن لوگون نے کہ پیروی علی کی نکی تھی اور انکے خلاف مین تھے
تھے وہ کافر ہو گئے تھے اور یہی ہمارے مذہب مین بھی ثابت ہے نَغْفِرْ لَکُمْ خَطٰیٰکُمْ بخشینگے ہم خطائین تمہاری یعنے تم سجدہ کرتے ہوئے شہر مین داخل
ہو گے اور حطہ کہو گے تو ہم تمہاری خطاؤن کو بخشدینگے وَسَنَزِیْدُ الْمُحْسِنِیْنَ اور قریب ہے کہ ثواب زیادہ کرین ہم نیکی کرنیوالون کو فَبَدَّلَ الَّذِیْنَ
ظَلَمُوْا قَوْلًا پس بدل ڈالا اُن لوگون نے کہ ظلم کیا انہون نے کہنے کو حطہ کے غَیْرَ الَّذِیْ قِیْلَ لَھُمْ سوای اُس چیز کے کہ کہا گیا تھا واسطے اُنکے یعنی حطہ کے
کہنے کا انکو حکم ہوا تھا اور اُن لوگون نے حطہ کہ جو کلمہ استغفار کا ہے اُسکو نکہا بلکہ اُسکو بدل ڈالا اور اُسکی جگہہ حنطہ کہا ہے اپنے مطلب
کے موافق کہ وہ نعمت دنیا ہے اور حنطہ گندم سرخ کو کہتے ہین اور انکو حکم ہوا تھا کہ دروازہ تنگ سے داخل ہو کہ تمہاری پشتین وقت
داخل ہونیکے خم ہو جائین واسطے تواضع اور فروتنی کے آگے خدا کے اور وہ دروازہ کشادہ مین سے داخل ہوے جب انہون نے ہماری نافرمانی
کی اور ایسا کیا تو فَاَنْزَلْنَا عَلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا پس نازل کیا ہمنے اوپر اُن لوگون کے کہ ظلم کیا انہون نے اپنے نفسون پر ہماری نافرمانی کرکے
رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ عذاب آسمان سے بِمَا کَانُوْا یَفْسُقُوْنَ بسبب اسکے کہ تھے وہ باہر ہوتے تھے ہمارے حکم سے ہماری نافرمانی کرکے اور کہتے ہین کہ وہ عذاب
طاعون کا تھا اور طاعون وبا کو کہتے ہین کہ جسمین پھنسی نکلتی ہے اُس پھنسی سے ہلاک ہو جاتے ہین اور کہتے ہین کہ چوبیس ہزار آدمی اور ایک روایت
مین ہے کہ ستر ہزار آدمی اُس بیماری مین ہلاک ہوئے اور منقول ہے کہ جسوقت بنی اسرائیل نے اُس صحرا مین من وسلوی کھایا تو شدت سے پیاسے ہوئے اور ستر ہزار
آدمی عطش عطش کہتے ہوئے حضرت موسیٰ کے پاس آئے اور بحال عاجزی سے پانی اُنسے طلب کیا اُس قصہ کو خدا تعالی بیان کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ
وَاِذِ اسْتَسْقٰی مُوْسٰی لِقَوْمِہٖ اور یاد کرو تم جسوقت سیرابی چاہی موسیٰ نے واسطے قوم اپنی کے اور پانی طلب کیا ہمسے اون کے واسطے
فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاکَ الْحَجَرَ پس کہا ہمنے کہ مار تو ساتھ عصا اپنی کے پتھر کو یعنی اپنے عصا کو پتھر پر مار اُسمین سے پانی نکلیگا اور منقول ہے
کہ وہ عصا اور پتھر حضرت شعیب نے حضرت موسیٰ کو دیے تھے اور وہ عصا حضرت آدم کا تھا کہ بہشت سے لائے تھے اور وہ سنگ بھی بہشت کا تھا اور بعضے
کہتے ہین کہ وہ پتھر حضرت موسیٰ نے رستہ مین سے اٹھایا تھا جسوقت اُس پتھر نے کہا تھا کہ تو مجھکو اٹھا لے مین تیرے کام آؤنگا اور تفسیر اہل بیت علیہم السلام
مین لکھا ہے کہ جسوقت بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ سے پانی طلب کیا تو موسیٰ علیہ السلام نے واسطے دعا کے ہاتھ بلند کیے اور کہا کہ الٰہی
بحق محمد سید الانبیاء وبحق علی سید الاوصیاء وبحق فاطمہ سیدة النساء وبحق الحسن سید الاولیاء وبحق الحسین افضل الشہداء وبحق عترتہم وخلفاءہم
سید الازکیاء یعنی بحق چاردہ معصوم ان پیاسون کو پانی دے خدا کا حکم ہوا کہ اے موسیٰ اپنی عصا کو پتھر پر مار موسیٰ نے عصا کو پتھر پر مارا فَانْفَجَرَتْ مِنْہُ
اثْنَتَا عَشْرَةَ عَیْنًا ۵ پس جاری ہوے اُس پتھر سے بارہ چشمے اور اصل مین انفجار شق ہونیکے معنی مین ہے اور استعمال اسکا جاری ہونیکے معنی مین ہے

اور بعض اُن ہی کو کہتے ہیں کہ جو نہر زمین سے جوش کر کے نکلی قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ تحقیق جانا ہر قوم نے چشمہ پینا اپنے کو یعنی بنی اسرائیل کی بارہ قوم میں تھیں
بارہ قوموں کے واسطے بارہ چشمے جاری ہوئے ہر قوم نے اپنا ایک چشمہ جان لیا اور فرماتا ہے خدا کہ اُسوقت کہا تہا انکو كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ کہاؤ تم
اور پیو تم رزق بخشی ہوئی خدا کی سے وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ اور نہ پہرو تم بیچ زمین کے فساد کرنیوالے ہوکر مفسدین حال واقع ہوا ہے یعنے
تم زمین میں فساد کرتے ہوئے مت پہرو کہ کفر کے کام کرو اور لوگونکو طرف کفر کی رغبت دلاؤ اور آمادہ کرو کہتے ہیں کہ چہہ لاکہہ آدمی اُس پانی سے سیراب ہوتے
تہے اور جسوقت احتیاج پانی کی نہوتی تہی تو دوسری عصا اُسپر حضرت موسیٰ مارتے تہے پانی کا نکلنا اُس پتہر سے بند ہوجاتا تہا اور منقول ہے کہ خدای تعالےٰ نے
جسوقت بنی اسرائیل کو من سلوی عطا کیا اور پانی سے چشموں کے سیراب کیا تو انہوں نے ناشکری خدا کی کی اور اُس نعمت کو غنیمت نہ جانا اور
سوائے اُسکے جو چیزیں کہ کمتر اور ادنی تہیں اُنکو طلب کیا چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَاِذْ قُلْتُمْ اور یاد کرو تم جسوقت کہ کہا تمنے يٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ
عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ اے موسیٰ ہرگز نہ صبر کرینگے ہم اوپر ایک کہانے کے کہ ایک ہی کہانا کہاتے کہاتے ہم سیر ہوگئے اور دل ہمارے اُس کہانے سے پہر گئے
فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ پس جاکر تو واسطے ہمارے پروردگار اپنے سے کہ يُخْرِجْ لَنَا نکالے وہ واسطے ہمارے یعنی ہمارے کہانیکو واسطے مِمَّا اُس چیز سے وہ کہانا
تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ اوگاتی ہے زمین مِنْۢ بَقْلِهَا ساگ اپنے سے وَقِثَّآئِهَا اور ککڑی اپنی سے وَفُوْمِهَا اور گیہوں اپنے سے وَعَدَسِهَا اور مسور اپنی سے
وَبَصَلِهَا اور پیاز اپنی سے قَالَ کہا موسیٰ نے ازراہ تعجب شکر یا کہا خدا نے اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِيْ کیا بدلا کر تم لیتے ہو اُس چیز کو کہ هُوَ اَدْنٰى وہ ادنی
اور کمتر ہے مثل ساگ اور ترکاریوں اور غلہ وغیرہ کے بِالَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ ساتہہ اُس چیز کے کہ وہ بہتر ہے مثل من وسلوی کے کہ اُسکو چہوڑ کر ساگ وغیرہ کو
طلب کرتے ہو پس حکم ہوا اُنکو خدا کا کہ اِهْبِطُوْا مِصْرًا اوترو تم یعنی جاؤ تم شہر کو اس جنگل کو چہوڑ کر فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ پس تحقیق واسطے تمہارے وہ چیز
ہے کہ سوال کیا ہے تمنے جن چیزوں کا اور طلب کیے ہیں وہ چیزیں اُس شہر میں سب موجود ہیں اور بسبب اِس حرکت نالائق کے کہ اعلیٰ چیز کو چہوڑ کر ادنی کو
طلب کیا ہمیشہ کو خوار ہوگئے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ اور ماری گئی اوپر اُنکے یعنی لازم ہوئی اُنپر بسبب ناشکری کے الذِّلَّةُ خواری جزیہ کی کہ ہمیشہ
جزیہ دیتے ہیں وَالْمَسْكَنَةُ اور فقیری یعنی لازم ہوئی اُنپر فقیری کہ ہمیشہ محتاج اور ذلیل رہتے ہیں اور آجتک یہودیان بنی اسرائیل کا یہی حال ہے
کہ ہرجگہہ میں خوار اور ذلیل ہیں اور کسی جگہہ اُنکو حکومت و ریاست حاصل نہیں ہے وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ اور پہرے وہ ساتہہ غضب کے خدا کے
ہے کہ ہمیشہ خدا کے غضب میں گرفتار ہیں ذٰلِكَ یہہ یعنی غضب خدا کا اُنپر بِاَنَّهُمْ بسبب اسکے ہے کہ تحقیق وہ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ تہے کفر
کرتے تہے ساتہہ آیتوں خدا کے اور جو کچہہ کہ توریت میں صفات پیغمبر آخر الزمان کی ہیں اُسکا انکار کرتے تہے اور اُنکو بدل دیتے تہے وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ
بِغَيْرِ الْحَقِّ اور قتل کرتے تہے وہ پیغمبروں کو ساتہہ ناحق کے ذٰلِكَ یہہ سب خرابیان واسطے اُن کے بِمَا عَصَوْا بسبب اسکے ہیں کہ
نافرمانی کی اُنہوں نے خدا کی اور اُسکی ناشکری کی وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ اور تہے وہ کہ حد سے گزرتے تہے کہ ہزاروں پیغمبر اُنہوں نے قتل کر ڈالے اور اب خدا تعالیٰ
ایمان اور اعمال نیک کی خوبی کو بیان کرتا ہے کہ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تحقیق جو لوگ کہ ایمان لائے ظاہر میں اور حقیقت میں وہ منافق ہیں
وَالَّذِيْنَ هَادُوْا اور جو لوگ کہ یہودی ہوئے اور یہودی اُنکو اسواسطے کہتے ہیں کہ یہہ لوگ وقت پڑہنے توریت کے ہلتے تہے اور معنی یہود کے حرکت
کرنیکی ہیں اور بعضی کہتے ہیں کہ اسواسطے اُنکو یہودی کہتے ہیں کہ وقت نازل ہونے توریت کے آسمان سے حرکت کی تہی سو یہ حرکت دائمی کی اور یا
کہ یہودا بن یعقوب کی اولاد سے ہیں وَالنَّصٰرٰى اور نصاری یعنی جو لوگ کہ نصاری ہیں اور نصاری اُنکو اسواسطے کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ جو اُنکے پیغمبر ہیں شہر
ناصرہ میں پیدا ہوئے تہے اور یا یہ کہ حواریوں نے کہا تہا کہ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ وَالصّٰبِئِيْنَ اور صابئین یعنے جو لوگ ستارہ پوجنے والے ہیں اور نافع صابئین کو بغیر ہمزہ
کے پڑہتا ہے اور اُنکو صابئین اسواسطے کہتے ہیں کہ اُنہوں نے توحید خدا کو ترک کرکے ستارہ پرستی اختیار کی اور صابئین کے معنی لغت میں بہی
ہیں کہ ایک دین سے دوسرے دین کی طرف رجوع کریں پس خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ منافقین ظاہر میں ایمان لانیوالے اور یہودی اور نصاری اور صابئین
مَنْ اٰمَنَ جو شخص کہ ایمان لایا اُن میں سے خالص اعتقاد سے بہ نیت صادق بِاللّٰهِ ساتہہ اللہ کے وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اور دن آخرت کو

گروہ مسرور ہونوالا ہے وَعَمِلَ صَالِحًا اور عمل کرے نیک و صالحا صفت ہے مصدر محذوف کی اور تقدیر اُسکی عملًا صالحا ہے یعنی عمل کرے عمل نیک تا
نیک فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ پس واسطے انکے ثواب انکا ہے نزدیک پروردگار انکے کے انکے ایمان صحیح اور اعمال نیک کے عوض میں وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
اور خوف ہے اوپر انکے آخرت مین کسیطرح کا وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ اور نہ وہ غمگین ہونگے بلکہ ہمیشہ فرحت اور بہشت کی نعمتوں اور لذتوں میں رہینگے اور ضمیر مفرد کی جو طرف
باعتبار لفظ کی پھرتی ہے اور ضمیر جمع کی باعتبار معنی کی کہ وہ جمع کی بھی آتا ہے اور منقول ہے کہ بنی اسرائیل نے بعد نازل ہونے توریت کی سرکشی شروع کی
اور اُسکے احکام کو قبول نکیا حق تعالے نے حضرت جبرائیل کو حکم کیا کہ ایک پہاڑ فلسطین کے پہاڑوں مین کہ جسکو طور کہتے ہین طول و عرض مین ایک فرسخ تھا مطابق
بنی اسرائیل کے لشکر گاہ کے زمین سے اکھاڑا اور ایک مرد کی قد کی مقدار انکے سر پر اس پہاڑ کو بلند کر جبرئیل نے پہاڑ کو اکھاڑ کر انکے سر پر بلند کیا
اور سامنے اُن لوگونکے آگ روشن ہو گئی اور پیچھے انکے ایک دریا یا دُخان ظاہر ہو گیا جسوقت بھاگنے کو کوئی جگہ نہ دیکھی تو تضرع و زاری کرکے اور سجدہ مین گر پڑے
ایک رخسارہ اور آدھی پیشانی تو سجدہ مین تھی اور دوسرا رخسارہ اور آدھی پیشانی اوپر کو اٹھائے ہوئے تھے اور اوپر کو دیکھتے تھے اس خوف کہ پہاڑ ہم
پر گر پڑے اور اسیواسطے سجدہ یہود کا آدھے منہ سے ہوتا ہے اس قصہ کو خدا تعالی بیان کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ اور یاد کرو تم جسوقت کہ
لیا ہم نے عہد تم سے کہ موسی کی فرمانبرداری کرو اور توریت کے احکام پر عمل کرو اور شرک و کفر مت کرو اور سب پیغمبرون پر ایمان لاؤ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ
اور بلند کیا ہم نے اوپر تمہارے کوہ طور کو اس عہد کو قبول کرنے کے واسطے اور کہا ہم نے تم سے کہ خُذُوْا مَا اٰتَيْنٰكُمْ لو تم اُس چیز کو کہ دی ہم نے تمکو کہ وہ احکام
شرع کے ہیں توریت مین بِقُوَّةٍ ساتھ قوت کے یعنی لو تم شرع کے احکام کو کوشش تمام اور قوت سے کہ جسمین شک باقی نرہے وَاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ
اور یاد کرو تم جو کچھ بیچ اُسکے ہے یعنی جو کچھ کہ توریت مین احکام ہمارے ہیں لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ تاکہ تم بچ گناہ ہونسے اور نجات پاؤ اُسکے احکام
پر عمل کرکے ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ پھر پھر گئے تم اس عہد کے وفا کرنے سے مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ پیچھے اُس قول کرنے کے فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ پس اگر نہوتا فضل
خدا کا اوپر تمہارے اور مہربانی اُسکی کہ تمکو مہلت توبہ کرنے کی دی ہے اور نہوتا وجود مسعود محمد صلعم کا کہ تمکو وہ حق کی طرف بلاتا ہے تو عوض
مین اس نافرمانی کے لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ البتہ ہوتے تم نقصان والون مین سے کہ اسیوقت تم عذاب مین گرفتار ہوتے۔ اور منقول ہے
کہ بنی اسرائیل کے لوگ شہر ایلہ مین دریا کے کنارہ پر رہتے تھے اور انکو حکم خدا کا اور انبیا کا یہہ تھا کہ تم شنبہ کے روز مچھلیونکا شکار نکیا کرو
بلکہ صبح سے شام تک عبادت خدا مین مشغول رہا کرو ان کمبختونے یہہ حیلہ کیا۔ کہ دریا کے گرد حوض بنائے اور دریا سے حوضون تک نالیان
کھودین اور نالیونکے ذریعے دریا سے حوضون تک پانی جانیکا رستہ بنادیا اور جمعہ کے روز وہ لوگ پانی دریا کا کھولدیتے تھے تو شنبہ کے روز
مچھلیان پانی مین بہتی ہوئی نالیونکے رستہ سے اُن حوضونمین چلی آتی تھین اور حوض مچھلیونسے بھر جاتے تھے۔ اور پھر وہ لوگ پانی کی آمد کو
بند کردیتے تھے۔ اور پانی حوضونکا جو انکی بند کردینے سے نیچا ہوتا تھا اس سبب سے وہ مچھلیان اگر ارادہ واپس پھرنے کا کرتی تھین تو ان حوضونسے
باہر نکلنے کی قدرت نرکھتی تھین اور یکشنبہ کو وہ لوگ مچھلیونکو بمشقت حوضونمین سے پکڑ لیتے تھے اور کہتے تھے کہ ہمنے تو یہ مچھلیان یکشنبہ کو پکڑی ہین
شنبہ کو نہین پکڑین اور اُن مچھلیونکے وسیلہ سے وہ توانگر اور مالدار ہوگئے۔ اور انکے صلحاء اور نیک آدمی انکو ہر چند منع کرتے تھے کہ تم اس
حرکت سے باز آؤ وہ انکا کہنا قبول نہین کرتے تھے اور انکے کہنے کو نہین مانتے تھے بلکہ بعض روایت مین ہے جب انکو پکڑنے کی عادت ہوگئی تو وہ
شنبہ کو بھی پکڑنے لگے اور یہہ فعل انکے نزدیک مساوی ہو گیا چاہے شنبہ کو پکڑین چاہے یکشنبہ کو کہتے ہین کہ یہہ لوگ اسی ہزار سے زیادہ
آدمی تھے انمین سے شکار کرتے تھے اور باقی کے آدمی انکو منع کرتے تھے جب اُنہون نے کہنا نمانا تو وہ نیک آدمی اس خوف سے کہ اگر ان پر عذاب نازل ہو
تو ہم بھی عذاب مین گرفتار ہو جاوینگے وہان سے اٹھکر دوسری بستی مین جا رہے اور وہ شکار کرنے والے اپنی اس حرکت سے باز نہ آئے تو
حضرت داؤد نے دعا کی اور انکو اوپر عذاب نازل ہوا مرد اور عورتین سب بندر ہو گئے صبح کو گرد اور نواح کے آدمی جو انکی شہر کو گئے تو دیکھا دروازہ
شہر کا بند ہے دیوار پر شہر کی چڑھکر شہر مین داخل ہوئے اور دیکھا کہ سب آدمی بندر ہو گئے ہین اپنے رشتہ دارون اور ملاقاتیون ہین جسکو

ذکر مسخ شدن بنی اسرائیل

پہچانتے ہیں کہتے ہیں تو فلانا ہے وہ شخص آبدیدہ ہوکر سر اپنا ہلا دیتا تہا تین روز تک شدہ ہے آخر کو سب کی حق تعالیٰ نے ایک ایسی ہوا بہیجی اُسنے سبکو دیا
پہنکیدیا اور ایک روایت میں ہے کہ یہہ تین فرقے ہے ایک فرقہ تو شکار کرتا اور دوسرا فرقہ اُنکو منع کرتا تہا اور تیسرا فرقہ نہ شکار کرتا تہا اور نہ اُنکو منع کرتا تہا
جب عذاب نازل ہوا تو منع کرنیوالا فرقہ عذاب سے محفوظ رہا اور وہ دونوں فرقے عذاب میں گرفتار ہوگئے اور بندر بن گئے اُن لوگونکا قصہ کو خدا تعالیٰ یاد
دلاکر کہتا ہے کہ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِیْنَ اعْتَدَوْا مِنْکُمْ فِی السَّبْتِ اور البتہ تحقیق جانا ہے تمنے اُن لوگونکو کہ حد سے گذر گئے یعنی باہر ہوگئے حکم ہمارے سے تم میں سے بیچ روز شنبہ
کہ ہمنے انکو اُس روز کے شکار کرنے سے منع کیا اور انہوں نے حیلے کرکے اُسروز مچھلیونکا شکار کیا اور ہر چند اُنکو منع کیا لیکن اپنی حرکت سے باز نہ آئے جب انہوں نے
کہنا نہ مانا تو فَقُلْنَا لَهُمْ پس کہا ہمنے واسطے اُنکے کُوْنُوْا قِرَدَةً خَاسِئِیْنَ ہو جاؤ تم بندر ذلیل اور خوار ہو نیوالے پس وے بندر ہوگئی اور ہر ایک فرقہ کی
اور بسبب ہی معنی قطع و خاسی کی وہ انکاری ہوئی کو کہتے ہیں اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ فَجَعَلْنٰهَا پس کیا ہمنے اُس قصہ کو نَکَالًا عذاب عبرت لِّمَا
بَیْنَ یَدَیْهَا واسطے اُن لوگونکو گرد وپیش اُنکی تہی اُنکے زمانہ میں وَمَا خَلْفَهَا اور واسطے اُنکے جو پیچہے اُنکے آئیوالی ہیں وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِیْنَ اور نصیحت واسطے
پرہیزگاروں کا جو کہ خدا سے ڈرتے ہیں اب خدا تعالیٰ ایک قصہ بیان کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖۤ اور یاد کرو تم جس وقت کہا
موسیٰ نے واسطے قوم اپنی کے کہ اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُكُمْ تحقیق کہ خدا حکم کرتا ہے تمکو اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً یہہ کہ ذبح کرو تم گائے کو اس قصہ میں روایتیں
کئی طرح سے آئی ہیں روایت مختصر یہہ ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک عورت تہی صاحب حسن و جمال ہتی اور ایک مرد عالم صالح اور پرہیزگار نے اپنے نکاح کا اُسکو پیام دیا
اُسنے قبول کیا اور نام اُس مرد صالح کا عامیل تہا اور عامیل کے چچا کا بیٹا ایک مرد فاسق اور بدکار تہا اُسنے بہی اُس عورت کو اپنے نکاح کا پیام دیا
اور سکا اُس عورت نے انکار کیا اُس مرد فاسق و بد نے حسد کرکے عامیل کو مار ڈالا اور اسطرح بہی روایت ہے کہ عامیل مالدار تہا اُسکے چچا کی بیٹے نے اُسکا مال لینے کو
اُسکو قتل کر ڈالا اور اُسکو اُٹہا کر حضرت موسیٰ کے پاس لایا اور کہا کہ یا نبی اللہ یہہ میرے چچا کا بیٹا ہے اُسکو قتل کر ڈالا ہے حضرت موسیٰ نے پوچہا کہ اُسکو کسنے قتل کیا ہے
کہا کہ میں نہیں جانتا ہوں اور بنی اسرائیل میں قتل کرنا امر عظیم اور سخت گناہ تہا اسواسطے حضرت موسیٰ پر اُسکا قتل ہونا بہت گراں تہا اور ایک روایت میں
یہہ ہے کہ اُسکو قتل کرکے مسجد کے در میں ڈالدیا تہا لوگوں میں اختلاف ہوا کوئی تو کسیکو کہتا تہا کہ اُسنے قتل کیا ہے اور کوئی کسیکو کہتا تہا اور بنی اسرائیل
حضرت موسیٰ کے پاس جمع ہوئے اور کہا کہ کیا حکم ہے یا نبی اللہ اور بنی اسرائیل میں ایک شخص تہا اُسکی پاس ایک گائے تہی اور ایک اُسکا بیٹا تہا کہ وہ کچہہ مال
تجارت اپنی پاس رکہتا تہا خریدار اُس سے کچہہ مال خریدنے آئے اور جس مکان میں وہ مال تجارت تہا کنجی اُس مکان کی اُسکے باپ کے پاس تہی اور وہ سوتا تہا
اُس لڑکے نے اپنے باپکو آرام ہونیکی جہت سے بیدار نکیا اور خریدار اُسکو جواب دیکر پیادہ چلے گئے جب باپ اُسکا بیدار ہوا تو اُس نے پوچہا کہ مال تیرا
فروخت ہوگیا اور کچہہ فائدہ بہی حاصل ہوا اُسنے بیان کیا کہ مال تیرا فروخت نہیں ہوا خریدار آئے تہی لیکن کنجی مکان کی تمہاری پاس تہی اور
تم سوتے تہی میں تمکو بے آرام ہونے کے خوف سے بیدار نکرسکا اُسنے کہا کہ میں نے اُس نیکی کی عوض میں تجکو وہ گائے بخشی اور حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل سے
فرمایا کہ گائے کو ذبح کرو کہ خدا تعالیٰ تمکو حکم کرتا ہے اور اُس گائے کے ٹکڑے کو اُس مقتول پر مارو وہ زندہ ہوکر اپنی قاتل کو بتلادیگا لیکن
بنی اسرائیل اُس گائے کو نہیں جانتے تہے کہ وہ کہیں ہے اور کسکے پاس ہے اُس قصہ کو خدا تعالیٰ بیان کرتا ہے اور فرماتا ہے اور یاد کرو تم جسوقت کہا موسیٰ نے قوم اپنی
کو کہ تحقیق خدا حکم کرتا ہے تمکو کہ ذبح کرو تم گائے کو قَالُوْۤا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا کہا اُن لوگوں نے کہ کیا ہنسی کرتا ہے تو ہمکو ٹہٹہے میں یعنی اے موسیٰ کیا تو ہم سے ٹہٹہا کرتا ہے
گائے کو ذبح کرکے اُسکا ٹکڑا اُس مردے پر مارین اور وہ زندہ ہوکر اپنے قاتل کو بتلادے کہیں مردہ بہی زندہ ہوتا ہے اور هُزُوًا اسم مفعول کے معنی میں ہے
اور تَتَّخِذُ کا دوسرا مفعول ہے اور بعضوں نے اُسکو هُزُؤًا پڑہا ہے ہمزہ کے ساتھ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِیْنَ کہا موسیٰ نے پناہ مانگتا ہوں میں
ساتھ خدا کے اس سے کہ ہوں میں نادانوں میں سے کہ ٹہٹہا کروں مجہکو تو خدا نے حکم کیا ہے اسواسطے میں کہتا ہوں قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ کہا اُن
لوگوں نے دعا کر تو واسطے ہماری پروردگار اپنے سے کہ یُبَیِّنْ لَّنَا بیان کرے وہ واسطے ہمارے کہ مَا هِیَ کیا ہے وہ گائے اور کیسی ہے قَالَ اِنَّهٗ یَقُوْلُ
کہا موسیٰ نے کہ تحقیق وہ خدا کہتا ہے کہ اِنَّهَا بَقَرَةٌ تحقیق وہ گائے ایسی گائے ہے کہ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ نہ بوڑہی ہے اور نہ بچہیا ہے عَوَانٌۢ بَیْنَ ذٰلِكَ

جوان اور میانہ ہے درمیان اُس بڑہاپے اور بچپن کے اور جوان اُسکو کہتے ہین کہ جو ایک دفعہ یا دو دفعہ جنی ہو فافعلوا ما تؤمرون پس تم جو کچھ
حکم کیا جاتا ہے تم یعنے ذبح کرو تم اُسکو اور بعد تومرون کے یہ محذوف ہے قالوا ادع لنا ربک کہا اُنہون نے دعا کر تو واسطے ہمارے پروردگار اپنے سے یا نبی اللہ کہ
یبین لنا بیان کرے وہ خدا واسطے ہمارے کیا ہے رنگ اُس گائی کا سپید یا کالی ہے یا لال ہے یا زرد ہے کیسی ہے وہ قال انہ یقول کہا موسیٰ
نے کہ تحقیق وہ خدا کہتا ہے کہ انہا بقرۃ تحقیق وہ گائی ایسی گائی ہے کہ صفراء فاقع لونہا زرد جو جا ہے رنگ اُسکا کہ تسر الناظرین
خوش کرتی ہے وہ دیکھنے والونکو اور صفرا غیر منصرف ہے اسواسطے اُسپر تنوین نہین ہی قالوا ادع لنا ربک کہا اُنہون نے کہ دعا کر تو واسطے ہمارے
پروردگار اپنے یبین لنا بیان کرے وہ خدا واسطے ہمارے کہ ما ہی کیسی ہے وہ گائی اسواسطے کہ ان البقر تشابہ علینا تحقیق گائی ہم مشتبہ ہوگئی ہے
اوپر ہمارے وانا ان شاء اللہ لمہتدون اور تحقیق ہم اگر چاہے خدا تو البتہ راہ پانے والے ہین اُس گائی کی طرف قال انہ یقول کہا موسیٰ نے کہ تحقیق وہ
خدا کہتا ہے کہ انہا بقرۃ تحقیق وہ گائی ایسی گائی ہے کہ لا ذلول تثیر الارض نہ سدہی ہوئی ہے کہ جوتی زمین کو ولا تسقی الحرث اور نہ سینچے
کہیتی کو مسلمۃ لا شیۃ فیہا سلامت ہے عیب سے کہ نہین داغ ہے بیچ اُسکے جب اسقدر صفات اُس گائی کی سنین قالوا الآن جئت بالحق کہا
اُنہون نے کہ اب لایا تو ہمکو یا نبی اللہ کہ تو نے ساری صفتین اُس گائی کی بیان کردین اور بنی اسرائیل نے یہ صفت سنکر گائی کو تلاش کیا تو اُس لڑکے پاس
وہ گائی پائی کہ اُسکے باپ نے اُسکو بخشی تہی اور ذکر اُس کا اس سے پہلے ہو لیا ہے اور اُس لڑکے سے بنی اسرائیل کے آدمیون نے وہ گائی طلب کی تو اُس
نے کہا کہ اُس گائی کی قیمت مین کہال اُسکی سونے سے بہر کر دو اس سے کم کو نہ دونگا بنی اسرائیل حضرت موسیٰ کے پاس گئے اور کہا کہ وہ لڑکا گائی کا مالک
اسقدر سونا اُسکی قیمت مین طلب کرتا ہے حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ ضرور خرید کرنا چاہیے اور جو قیمت کہ وہ طلب کرے دینی چاہیے اسواسطے کہ حکم خدا
اُسی گائی کے ذبح کرنے کا ہے سب نے متفق ہو کر اُس گائی کو اُسی قیمت کو خرید کیا یہ ثمرہ ہے اُس شخص کی نیکی کا کہ جو اپنی باپ کے درمیان کے
ساتھ نیکی کری اُس لڑکے نے جو بی آرامی کی لحاظ سے اپنے باپکو خواب سے بیدار نکیا تہا خدا تعالی نے اُسکو اسقدر دولت دلوائی حکم کرکے کہ وہ
گائی ذبح کیجائی القصہ اُن لوگون نے اُس گائے کو خرید کرکے ذبح کیا چنانچہ فرماتا ہے کہ فذبحوہا پس ذبح کیا اُنہون نے اُس گائی کو
وما کادوا یفعلون اور نہین نزدیک تہے کہ کرین وہ بسبب گرانی قیمت کے یعنی اُسکی قیمت کے گران ہونیکے سبب سے خریدنا نہین چاہتے تہے
ذبح کرنیکے واسطے لیکن اُنہون نے اُسکو خرید کر ذبح کیا اور اُسی قصہ کو خدا تعالی بہی بیان کرتا ہے واذ قتلتم نفسا اور یاد کرو تم جب تو کہ قتل
کیا تمنے ایک جان کو فادارأتم فیہا پس اختلاف کیا تمنے بیچ اُسکے آپسمین ہر ایک دوسرے کی گردن پر اس گناہ کو رکہتا تہا واللہ مخرج ما کنتم
تکتمون اور خدا نکالنے والا ہے اُس چیز کا کہ ہو تم چہپاتے یعنے جس امر کو پوشیدہ کرتے تہے اور خون ناحق کو چہپاتے تہے خدا نے اُسکو ظاہر کردیا۔
فقلنا اضربوہ ببعضہا پس کہا ہم نے کہ مارو تم اُس مقتول کو ساتھ بعض ٹکڑے اُس گائی کے کہ وہ مقتول زندہ ہو جائیگا اور قاتل کو بتلا دیگا
پس اُنہون نے اُس گائی کو ذبح کرکے اُسکا ایک ٹکڑا اُس مردے سے مس کیا وہ زندہ ہو گیا اور اپنے قاتل کو اُس نے بتلا دیا اور کہا کہ مجھکو میرے
چچا کے بیٹے فلانے شخص نے قتل کیا تہا اور خصوصیت اُس گائی کی ٹکڑے کے مس کرنیسے زندہ ہونیکی یہ ہے کہ خدا تعالی کو اُس لڑکے کی گائی دلا کر
فائدہ پہونچانا منظور تہا عوض مین اُس نیکی کے جو اُسنے اپنے باپ کے ساتھ کی تہی کہ اُسکو بی آرامی ہونیکے لحاظ سے بیدار نکیا تہا اور خدا تعالی فرماتا
ہے کہ کذلک یحی اللہ الموتی اسی طرح زندہ کرتا ہے خدا مردونکو روز قیامت کے روز ایسی ہی زندہ کرکے اُٹہاویگا ویریکم آیاتہ اور
دکہلاتا ہے تمکو نشانیان قدرت اپنی کی لعلکم تعقلون تاکہ تم سمجہو اور اپنی عقلونکو کار فرماؤ کہ جو شخص کہ ایسا قادر ہے کہ مردہ کو زندہ کرتا ہے
قیامت کے روز بہی وہ بیشک اسی طرح وہ سب کو زندہ کرکے اُٹہائیگا واسطے جزاء اعمال کے ثم قست قلوبکم من بعد ذلک پس سخت ہوگئے دل
تمہارے پیچہے اُس سے یعنی بعد زندہ ہونے اُس مقتول کے اور دیکہنے معجزہ کے تمہارے دل سخت ہوگئے فہی کالحجارۃ پس وہ دل تمہارے
مثل پتہر کے ہین سختی مین کہ حقوق خدا کو ادا نہین کرتے او اشد قسوۃ بہت یا زیادہ ہین سختی مین کہ پتہر سے بہی زیادہ سخت ہین و قسوۃ

پھر نرم واقع ہوئے اور دل تمہارے پتھروں سے زیادہ سخت ہیں اسواسطے کہ پتھر ایسے سخت نہیں ہیں جیسے کہ تمہارے دل سخت ہیں چنانچہ فرماتا ہی وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ
اور تحقیق بعض پتھروں میں سے ہی لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ البتہ وہ ہی کہ جاری ہیں اوس سے نہریں وَاِنَّ مِنْهَا اور تحقیق بعض ان پتھروں میں سے ہی لَمَا يَشَّقَّقُ
البتہ وہ ہی کہ پھٹتا ہی وہ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَاءُ پس نکلتا ہی اوس سے پانی وَاِنَّ مِنْهَا اور تحقیق بعض ان پتھروں میں سے ہی لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ البتہ وہ ہے
کہ گر پڑتا ہی خوف خدا سے بلندی سے اور پستی پر گرتا اور دل تمہارے ایسے سخت ہیں کہ ہرگز نرم اور متاثر نہیں ہوتے اور بھلائی انسے نکلتی اور خیر سرزد نہیں ہوتی اور دل تمہارے کسی طرح
خوف خدا نہیں کرتے کہ نصیحتیں انمیں کریں وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ اور نہیں ہے خدا غافل اس چیز سے کہ کرتے ہو تم بلکہ وہ خوب جانتا ہے اور ہر ایک
کو تم میں سے موافق عمل کے سزا دیگا اور خالی تمکو نچھوڑیگا اور اب خدا مومنین کیطرف خطاب کرتا ہی اور فرماتا ہی کہ اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ کیا
پس طمع رکھتے ہو تم ای محمد اور مومنین یہہ کہ تصدیق کریں وہ یہودی واسطے تمہارے اور ایمان لائیں وَقَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ اور حال یہہ ہے
کہ تحقیق تہا ایک فرقہ انمیں سے کہ وہ سرداری تہے کہ وہ طور پر کہ يَسْمَعُوْنَ كَلَامَ اللّٰهِ سنتے تہے وہ کلام خدا کو ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ پہر تحریف کرتے
تہے وہ اس کلام کو اور بدل ڈالتے تہے مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ بعد اسکے کہ سمجھا تہا انہوں نے اُس کلام کو وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ اور وہ جانتے تہے کہ یہہ کلام
خدا کا ہی اور جان بوجھ کر اسکی تحریف کرتے تہے جس وقت کہ انکے داناؤں نے کلام کو سنکر یہہ حال کیا تہا تو تم انکے نادانوں اور جاہلوں سے کیا طمع رکھتے ہو
ایمان لانے کی واسطے وہ کب ایمان لائیں گے اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ یہاں جناب رسول خدا صلعم کے زمانہ کے یہودی مراد ہیں کہ کلام خدا جو کہ رسول
خدا صلعم کی تعریف میں اور توریت میں لکہا ہے اسکی تحریف کرتے تہے وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور جسوقت ملاقات کرتے ہیں وہ یہودی اُن لوگوں سے کہ
ایمان لائے ہیں وہ مثل سلمان اور ابوذر کے تو قَالُوْا اٰمَنَّا کہتے ہیں وہ یہودی کہ ایمان لائے ہیں ہم مثل تمہاری اور جو کچھہ صفات رسول خدا صلعم کے توریت
میں قوم میں اسکو بیان کرتے ہیں مومنین کے روبرو کہتے ہیں کہ یہہ حال ایک جماعت کا تہا ان یہودیوں سے کہ مومنین سے ملاقات کرتے تو کہتے کہ ہم ایمان لائے ہیں
اور صفات رسول خدا کی جو توریت میں لکہی ہیں اُسکو اُنکے روبرو بیان کرتے اور بعضے ان یہودیوں کا یہہ حال تہا کہ وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ
اور جسوقت کہ خالی ہوتا اور خلوت کرتا بعض اُنکا طرف بعض کے یعنے صفات محمد کے خبر کرنیوالوں سے دوسرا فرقہ یہودیوں کا جو تنہائی میں ملاقات
کرتے ہیں کہ جہاں کوئی مومن نہو تو ان خبر کرنیوالوں سے وہ دوسرے یہودی قَالُوْا کہتے ہیں کہ اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ کیا خبر دیتے ہو تم ان مسلمانوں کو
بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ ساتھ اس چیز کے کہ واضح کی ہے خدا نے اوپر تمہارے کہ صفات محمد جو خدا نے تمکو بتا دی ہیں اور تم نے واضح کر دی ہیں انکو تم مسلمانوں
کے روبرو ظاہر کرتے ہو لِيُحَاجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ تاکہ حجت پکڑیں وہ مسلمان تم پر ساتھ اسکے نزدیک پروردگار تمہارے کے قیامت کے روز اور کہیں وہ
خدا سے کہ یہہ یہودی جانتے تہے اسلام کے حق ہونے کو اور پہر ایمان نہیں لائے اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ کیا پس تم نہیں سمجھتے ہو کہ اپنے راز کو دشمنوں پر
واضح کرتے ہو یعنے تمکو جو صفات محمد معلوم ہیں کہ تمنے توریت میں دیکھی ہیں تم مسلمانوں کے روبرو اُن صفات کو کیوں بیان کرتے ہو کہ
توریت میں محمد کی صفات لکھی ہیں کوئی اپنا راز دشمنوں کے روبرو بیان کرتا ہی اور خدا تعالی انکے جواب میں فرماتا ہی اَوَلَا يَعْلَمُوْنَ کیا
نہیں جانتے ہیں وہ یہودی اس امر کو کہ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ تحقیق خدا جانتا ہے مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ اس چیز کو کہ پوشیدہ کرتے ہیں وہ اور اس
چیز کو کہ ظاہر کرتے ہیں وہ اگر مسلمانوں کے روبرو وہ بیان نکرینگے تو اس سے کیا ہوتا ہی خدا کو تو خوب معلوم ہی انکے ظاہر اور باطن کا حال اور
جانتا ہی کہ انکے دلوں پر واضح ہو گیا ہی حقیقت اسلام کی اور نبوت محمد صلعم کی اور وہ خوب جانتے ہیں کہ یہہ وہی پیغمبر آخر الزمان ہے کہ جسکا ذکر توریت میں
ہی لیکن بسبب حسد کی وہ اُسپر ایمان نہیں لاتے ہیں قیامت کے روز انکو معلوم ہوگا کہ ہمنے کیا کیا تہا اور اُس روز وہ پشیمان ہونا اور افسوس کرنا کچھہ
فائدہ انکو نبخشے گا اور بعضے یہودی ایسے تہے کہ بسبب ناخواندہ ہونیکے نہیں جانتے تہے کہ توریت میں کیا لکہا ہی انکا حال خدا تعالی بیان کرتا ہی
کہ وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ اور بعضی اُن یہودیوں میں سے ناخواندہ ہیں اور ایسوں کو مشتق ام سے کرکے اُمی کہتے ہیں یعنے انکو ماں نے جنا ہے یہہ
کچھہ نہیں جانتے ہیں پس یہہ یہودی بسبب ناخواندہ ہونیکے ایسے ہیں کہ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ نہیں جانتے ہیں وہ کتاب توریت کو کہ اسمیں

کیا لکھا ہے اِلَّا اَمَانِیَّ مگر آرزوئین اور خواہشین اپنی دلونکی وَاِنْ ھُمْ اور گمان کرتے ہین کہ جو کچھ توریت مین لکھا ہے وہ ہمارے آرزو کے مطابق اور جو دروغ اور افترا کہ علما اپنی سی سنتی تھی وہ اُنکی امانی آرزوئین ہین اور از انجملہ یہہ ہی کہ اُنکی علمانے جو جھوٹی وعدے دئیے ہین کہ بہشت مین خاص ہم لوگ ہی جائینگے اور ہماری باپ دادا کہ انبیا تھی ہمکو بچا لینگی اسکا وہ اسکا اعتقاد کرتی ہین لیکن یقین اُنکی دونون اسکا بھی نہین ہے وَاِنْ ھُمْ اِلَّا یَظُنُّوْنَ اور نہین ہین مگر گمان کرتی یعنی جو کچھ کہ وہ اپنی علماسی سنتی ہین اُسکا اُنکو یقین نہین ہی کہ جو کچھ یہہ کہتی ہین وہ مقلین توریت مین موجود ہی بلکہ گمان کرتے ہین غالب ہی کہ توریت مین موجود ہوا اور یہہ ہی بسبب حسن ظن اُن علما کی ہی کہ گمان نیک اُنکا کر کے ایسا جانتے ہین ۔

یہہ حال یہودیون کی عوام الناس کا تھی اور اب خدا تعالی تحریف کرنیوالونکی مذمت کرتا ہے اور فرماتا ہی کہ فَوَیْلٌ پس ہی بڑا عذاب ہی یا ہلاکت ہی یا چاہ دوزخ ہی کہ گہرا اوسکا چالیس برس کی راہ کا ہی لِلَّذِیْنَ یَکْتُبُوْنَ الْکِتٰبَ بِاَیْدِیْھِمْ واسطی اُن لوگونکی کہ لکھتی ہین جو کتاب توریت کو ساتھ ہاتھون اپنی کی تحریف کرکے کہ جو کچھ کتاب توریت مین محمد کی صفات لکھی ہین اُنکو بدلکر لکھتی ہین اور جس طرح سی وہ صفات ہین بعینہا اُنکو نہین لکھتی اور اُسکا بکی فقرونمین تبدیل و تحریف کرلیتی ہین ثُمَّ یَقُوْلُوْنَ پہر کہتی ہین اُس تحریف کی ہوئی عبارت کو اور اپنی جی سی بنائی ہوئی کو ھٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ یہہ نزدیک خدا کی سی ہی یعنی یہہ کلام خدا کا ہے اور اُسکو کلام خدا کا اسواسطی کہتے ہین کہ لِیَشْتَرُوْا بِهٖ تا کہ خرید کرین وہ ساتھ اُسکی یعنی عوض مین اُس تحریف کی ہوئی کلام کی ثَمَنًا قَلِیْلًا مول اور پونجی تہوڑی کو وہ مال فانی دنیا کا ہی یعنی علما یہود رشوت لیکر پیغمبر آخر زمان کی صفات مین تحریف کرتے ہین اسطرحسے کہ صفات اُن حضرت کی توریت مین لکھی تہین خوبصورت پیچیدہ مو گندم گون سیاہ چشم میانہ قد اور اُنہونے اُسکو بگاڑ کر لکھا کہ پیغمبر آخر الزمان ایک شخص ہوگا دراز قد کبود چشم سفید پوست فرو ہشتہ مو یک چشم اور یہہ صفات دجال کی ہین اور جاہلونکو علمانی بیان کیا کہ یہہ صفات پیغمبر آخر الزمان کی ہین اور کہتے ہین کہ یہہ ایک جماعت تہی مدینہ مین جو کہ تحریف کرتی تہی فَوَیْلٌ لَّھُمْ مِّمَّا کَتَبَتْ اَیْدِیْھِمْ پس وائی ہی واسطی اُن کی اُس چیز سی کہ لکھا ہی ہاتہون اُن کی کلام خدا کو بدل کر اپنی طرف سی اور ظاہر کیا اُس بنائی ہوئی کلام کو کہ یہہ کلام خدا کا ہے وَوَیْلٌ لَّھُمْ مِّمَّا یَکْسِبُوْنَ اور وائی ہی واسطی اُنکی اُس چیز سے کہ کمائی کرتی ہین وہ کہ مال حرام اُسوقت تحریف کی عوض مین لیکر اُس سی اپنا گزارہ کرتی ہین اور اس آیت سی معلوم ہوا کہ بندہ خود فاعل ہی فعل کا ہی اور اپنی اختیار سی کام کرتا ہی اسیواسطی اُسکی جزا مین ثواب اور عذاب پائیگا خود اپنی کئی ہوئی کی سبب جیسی کہ تحریف کرنیوالونکو واسطی خدا فرماتا ہی کہ وائل ہی اُنکو واسطی سبب اُسکی کہ انہونی اپنی ہاتہونسی لکھا ہی اور اب خدا تعالی یہودیونکی گمان باطل کو بیان کرتا ہے اور فرماتا ہی کہ وَقَالُوْا اور کہا اُن یہودیونے کہ لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَیَّامًا مَّعْدُوْدَۃً ہرگز مس کریگی ہمکو آتش دوزخ مگر دن گنی ہوئی کہ وہ چالیس دن ہین گوسالہ پرستی کی کہ اُن دنون مین ہمنی گوسالہ پرستی کی تہی اُسقدر ہمکو عذاب ہوگا نہ زیادہ اُس سی خدا تعالی فرماتا ہے کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اُن یہودیون سی کہ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰہِ عَھْدًا کیا لیا ہی تمنی نزدیک خدا کی عہد کو یعنی کیا تمنی خدا سی عہد و پیمان لیلیا ہی کہ خدا اُنکو ہمیشہ عذاب نکریگا اور اگر تمنی خدا سے عہد لیلیا ہی تو فَلَنْ یُّخْلِفَ اللّٰہُ عَھْدَہٗ پس چاہیے کہ ہرگز نہ خلاف کری خدا عہد اپنے کو اور ہمیشہ تمکو عذاب نکرے اور اَتَّخَذْتُمْ کا ہمزہ جو مفتوح ہی یہ ہمزہ استفہام ہی یہ ہمزہ آیا تو ہمزہ وصلی اَلِف ہی ساقط ہوگیا اور بعضی قاریونے اُسکی ذال کو تا سی بدل کری تا کو تا مین ادغام کیا ہی پس خدا تعالی فرماتا ہی کہ کیا تمنی ہمیشہ عذاب نکریگا خدا سی عہد لیا ہی کہ خدا اپنے عہد کی خلاف نکریگا اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰہِ یا کہتے ہو تم اوپر خدا کے اپنی طرف سے افترا اور تہمت کرکے مَا لَا تَعْلَمُوْنَ اُس امر کو کہ نہین جانتے ہو تم اور جس چیز کا علم نہین ہے اُسکو اپنی طرف سے جیسے چاہتی ہو کہتے ہو اور ایسا نہین ہے جو کہ یہودی کہتے ہین کہ ہمکو چند روز ہی آتش مس کریگی ۔ بَلٰی مَنْ کَسَبَ سَیِّئَۃً ہان جس شخص کسب کی بدی کو کہ وہ شرک ہی وَاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِیْٓئَتُهٗ اور احاطہ کرلیوی ساتھ اُسکی گناہ اُس کا یعنی گہیر لیوی اُسکو کہ وہ اپنی گناہ مین گرفتار ہو اور توبہ اپنی گناہ سی نکری اور حدیث مین آیا ہی کہ انسان گناہ کرتا ہی تو اُسکی دلمین ایک سیاہ نقطہ پیدا ہوتا ہے اگر وہ توبہ کری تو وہ نقطہ زائل ہوجاتا ہی اور اگر وہ توبہ نکری اور گناہ کرتا رہی تو جون جون وہ گناہ کری اُدہر وہ نقطہ زیادہ ہوتا رہی یہان تک

کہ اُسکو تمام دلکو گھیر لیوی بہرہ حیثیت سے نیکی کی رجوع نہیں کرسکتا ہی اُولٰٓئِکَ اَصۡحٰبُ النَّارِ یہی لوگ صاحب آتش دوزخ ہیں هُمۡ فِیۡهَا خٰلِدُوۡنَ
اور وہ بیچ اُس آگ کی ہمیشہ رہنے والی ہیں کہ کبھی وہانسے نہ نکلینگے اور ہمیشہ اُسمین جلا کرینگے اور بلٰی جواب ہے اُنکے قول کا کہ وہ لن تمسنا النار ہی اور فرق
درمیان بلیٰ اور نعم کی یہ ہے کہ بلٰی جواب نفی کا ہوتا ہی اور نعم جواب ایجاب کا اور اہل مدینہ نے خطیئۃ کو خطیئات پڑھا ہی جمع کا صیغہ اور اب مومنین کا حال بیان کرتا ہی
وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا اور جو لوگ ایمان لائے خدا اور رسول پر وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور عمل کئے ہیں انہوں نے اچھے اُولٰٓئِکَ اَصۡحٰبُ الۡجَنَّةِ یہی لوگ صاحب بہشت کے
ہیں هُمۡ فِیۡهَا خٰلِدُوۡنَ کہ وہ اس بہشت کے بیچ ہمیشہ رہنے والے ہیں کہ کبھی وہانسے نہ نکالے جاینگے اور ہمیشہ بہشت کی نعمتوں کی لذت پاتے رہینگے اس آیت سے معلوم ہوا کہ
آدمی مستحق بہشت کا اُس حال میں ہوتا ہی کہ مومن ہو اور نیک اعمال بجالاوے اور اگر مومن ہو اور اچھے کام نکرے اور گناہوں سے پرہیز نکرے اور بد عمل
توبہ کم گیا ہو تو وہ مستحق بہشت کا نہیں ہوتا مگر خدا تعالیٰ اپنی رحمت سے گناہونکو بخشکر بہشت میں داخل کرسکتا ہی اور اگر چاہے گناہونکو نہ بخشے بلکہ
دوزخ میں داخل کرے کی حق تعالیٰ اعمال کی عذاب کرے اور جبتک آدمی مومن ہی گو گناہ کرتا ہو وے اسکے واسطے اسکو امید نجات کی ہی اور احادیث ائمہ معصومین علیہم السلام میں آیا
ہی کہ آدمی مومن جبتک ہے کہ اگر گناہ کرے تو بعد گناہ کرنے کے اسکو فعل اپنا برا معلوم ہو اور اپنے دلمین تصور کرے کہ تونے برا کیا اور اگر گناہ کرنا اسکو برا معلوم نہو
اور گناہ کرنے کے بعد جانے کہ تونے برا کیا ہی تو وہ شخص مومن نہیں ہے اور جبکہ مومن نہوا تو اسکے واسطے مغفرت بھی نہیں ہی اور نہ اسکے واسطے شفاعت ہے اور اب حق تعالیٰ بنی اسرائیل
کی بیوفائی کا ذکر کرتا ہے اور فرماتا ہی کہ وَاِذۡ اَخَذۡنَا مِیۡثَاقَ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اور یاد کرو تم جسوقت کہ لیا ہمنے پیمان بنی اسرائیل کا یعنی ہمنے بنی اسرائیل سے عہد لیا
کہ لَا تَعۡبُدُوۡنَ اِلَّا اللّٰهَ نہ پرستش کرو تم سوائے خدا کے کسیکو کہ سوائے اسکے نہ کوئی خدا ہے اور نہ کوئی مستحق عبادت ہی اور لا تعبدون خبر ہے
نہی کی معنی میں وَبِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا اور ساتھ باپ اور ماں کے نیکی کرنی اور بالوالدین متعلق احسنوا محذوف کی ہے اور احسانا اوسکا مفعول
مطلق ہے اور تقدیر اُسکی احسنوا بالوالدین احسانا ہے یعنی نیکی کرو تم ساتھ باپ کی اور ماں کی نیکی کرو نہ یہ کہ احسانا مذکور کے بالوالدین متعلق نہیں ہوسکتا
اسواسطے کہ مقدم ہونا معمول مصدر کا مصدر پر جایز نہیں ہے۔ اور حضرت صادق علیہ السلام سے ایک شخص نے پوچھا کہ نیکی کرنی والدین کے ساتھ کیسا ہے فرمایا کہ انکو
نہیں ایسی تکلیف دیوے تو کہ وہ تجھسے سوال کریں کسی چیز کا اور کہیں کچھ تو ہمکو دے بلکہ ایسا کر کہ انکو تجھسے سوال کرنی کی نوبت نہ پہونچے اور اُن کی آواز پر اپنی آواز
کو بلند مت کر اور اُنکے آگے ہوکے مت چل اور نگاہ تیز سے اُنکی طرف مت دیکھ اور اگر تجکو وہ ماریں تو کہہ تو کہ خدا انکو بخشے اور اُنکے روبرو مثل غلام کے
اور ذلیل ہوکے رہ تو اور اگر وہ تجھکو تنگ کریں تو انکو اُف مت کہہ تو سبب تفسیر میں وبالوالدین احسانا اما یبلغن عندک الکبر کے لکھا ہی انشاء اللہ
تعالیٰ بعد اسکی سورہ بنی اسرائیل میں اسکا ذکر آویگا وَذِی الۡقُرۡبٰی اور ساتھ صاحب قرابت کی نیکی کرنی اور قربیٰ مصدر ہی یعنی نیکی کرو
تم اپنے قریبوں اور یگانوں سے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جو کوئی رعایت کرے اپنی والدین کی قرابت کی تو وہ شخص ہزار
درجہ بہشت میں دیا جاویگا وَالۡيَتٰمٰى اور ساتھ یتیموں کی نیکی کرنی یعنی نیکی کرو یتیموں کے ساتھ رحم اور شفقت کرو اپنے بچونکی طرحی گویا کہ اگر تمہاری
اولاد یتیم ہوجاوے اور چاہو کہ اُن پر مہربانی کرے اور یتامی جمع یتیم کی ہی اور یتیم اسکو کہتے ہیں کہ جسکا باپ مرجاوے اور وہ ہنوز بالغ نہوا ہو یہ یتیم انسان کا
ہے اور یتیم غیر انسان کا وہ ہی کہ جسکی ماں مرجاوے اور احادیث میں آیا ہی کہ یتیم انسان کا روتا ہی تو عرش الٰہی ہلتا ہے وَالۡمَسٰکِیۡنِ اور ساتھ
مسکینوں کے نیکی کرنی یعنی نیکی کرو تم مسکینوں پر اور مسکین وہ ہی کہ جسکو احتیاج ناچار کردی گویا کہ فقیری نے اسکو ساکن کردیا ہی اور مشہور علما شرع میں
مسکین وہ ہی کہ جو ایک سال کے کھانے پینے کی قدرت نرکھتا ہو اور نہ کوئی پیشہ اسکے پاس ایسا ہو کہ اُس سے اپنی احتیاج کو دفع کرتا ہی اور رسول خدا
صلعم فرمایا ہے کہ جو کوئی یاری اور مدد کرے مسکین کے اپنی مال میں سے خدا تعالیٰ اپنی بہشت کو اسپر فراخ اور کشادہ کریگا اور مغفرت اور رضامندی
خدا کی اُسکو پہونچے گی اور حدیث میں آیا ہی کہ مسکین تین چیزیں ہیں ایک مسجد کہ وہ مسلمانوں کے محلہ میں ہو اور وہ اسمین نماز نہیں پڑھتے ہیں اور
دوسرا مسکین قرآن ہی کہ وہ گھر میں رکھا ہو اور وہ اسکی تلاوت نکرتے ہوں اور تیسرا عالم ہی کہ وہ ایک قوم میں رہتا ہو اور اُس سے مسائل دین
دریافت نکرتے ہوں وَقُوۡلُوۡا لِلنَّاسِ حُسۡنًا اور بات کرو تم اور کہو تم واسطے آدمیوں کی نیک نرمی اور خلق نیک سے اور حضرت صادق

ذکر پرستش خدا
واحسان و نیکی کردن
بوالدین و قربیان
و یتیمان و مسکینان

علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ کہو تم آدمیوں سے نیک بات یعنی خلق نیک سے مومن سے اور کافر سب سے لیکن مومن سے پس روبرو اُسکے کشادہ رو اور تبسم سے باتیں کرو اور جو کوئی
اپنا مخالف ہووے اُس سے نرمی خلق سے باتیں کرو اور حدیث میں آیا ہے کہ کافر سے مدارات رکھو اور خلق نیک کے ساتھ اُس سے ملاقات کرو کہ اگر
وہ تمہارے اِس نیک خلقی سے مسلمان نہوگا تو اُس سے کوئی آزار تو تمکو نہ پہونچیگا وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ اور قائم رکھو تم نماز کو کہ ہمیشہ اُسکی وقتوں پر
پڑھتے رہو مع شرائط اور ارکان کے وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ اور دو تم زکوٰۃ کو کہ ہمیشہ اُسکو ادا کرتے رہو یہانتک عہد بنی اسرائیل کا تھا کہ خدا تعالیٰ نے اُنسے
لیا تھا اور اُنہوں نے خدا تعالیٰ سے پختہ عہد کیا تھا کہ ہم یہہ سب کام کرتے رہینگے لیکن ان لوگوں نے اُس عہد کو وفا نکیا چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ثُمَّ
تَوَلَّیْتُمْ پھر پھر گئے تم بعد اُسکے اُس عہد سے اے بنی اسرائیل اور اُس عہد کو تم نے توڑ ڈالا اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْکُمْ مگر تھوڑے سے آدمیوں نے تم میں سے کہ وہ
عہد پر قائم رہے اور محمد صلعم پر ایمان لائے وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ اور تم روگردانی کرنیوالے ہو حکم توریت سے کہ جسمیں محمد کی پیروی کرنیکا حکم ہے اور پھر خدا
تعالیٰ اُن یہودیوں کو خطاب کرتا ہے کہ وَاِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَکُمْ اور یاد کرو تم جسوقت کہ لیا ہم نے عہد تمہارا یعنی تمہارے باپ دادوں سے عہد لیا
کہ لَا تَسْفِکُوْنَ دِمَآءَکُمْ نگراؤ تم خون اپنے یعنی آپسمیں خونریزی مت کرو کہ ایک شخص تم میں سے دوسرے کو مار ڈالے وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَکُمْ
مِّنْ دِیَارِکُمْ اور نہ نکالو تم نفسوں اپنے کو شہر اور ولایت اپنی سے کہ بعض تم میں سے جو کہ زبردست ہے وہ زیردست اور عاجز کو نکال دیوے
اور تم بسبب ہم مذہب ہونیکے بمنزلہ ایک نفس کے ہو پس جو کوئی تم میں سے کسیکو نکالتا ہے گویا کہ وہ اپنے نفس کو نکالتا ہے ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ پھر اقرار کیا
تمنے اس عہد کا وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ اور تم گواہی دیتے ہو تم اُسکو ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ پھر تم وہ گروہ ہو کہ بعد اُس عہد اور پیمان کے تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَکُمْ قتل کرتے
ہو تم نفسوں اپنے کو کہ آپسمیں ایک شخص دوسرے کو قتل کرتا ہے وَتُخْرِجُوْنَ فَرِیْقًا مِّنْکُمْ مِّنْ دِیَارِهِمْ اور نکالتے ہو تم ایک فرقہ کو اپنے میں سے شہر اُنکے سے
تَظٰهَرُوْنَ عَلَیْهِمْ مدد کرتے ہو تم آپسمیں اُنکے یعنی اُنکے نکالنے میں ایک شخص دوسرے کی مدد کرتا ہے بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ بسبب گناہ اور عداوت کے اور کہتے ہیں کہ مدینہ
میں دو گروہ یہود کے تھے ایک کو بنی قریظہ کہتے تھے اور دوسرے کو بنی نضیر اور وہ دونوں گروہ آپسمیں لڑائی کرتے تھے اور ہجرت سے پہلے دو قبیلہ مشرکین کے
تھے ایک اوس اور دوسرا خزرج بنی قریظہ تو قبیلہ اوس کے ساتھ ملکر ایک ہوگئی اور بنی نضیر خزرج کے ساتھ مل گئے اور ہر فرقہ یہودیوں کا دونوں فرقوں میں
سے مشرکین کے فرقہ کی کمک دوسرے فرقہ سے لڑائی کرتا تھا اور غلبہ کرکے اُنکو جلاوطن کر دیتے تھے اور جو کوئی اُنمیں سے دشمن کے ہاتھ جا پڑتا تھا
اور وہ اُسکو اسیر کرتا تھا تو اُسکو وہ اپنے مال سے خرید کر لیتے تھے اُس قصہ کو خدا تعالیٰ بیان کرتا ہے کہ وَاِنْ یَّاْتُوْکُمْ اُسٰرٰی اور اگر آتے ہیں
تمہارے پاس قید ہوکر تُفٰدُوْهُمْ تو فدیہ دیتے ہو تم انکا آپسمیں کہ انکو خرید کرتے ہو تم فدیہ دیکر اور اساری حال واقع ہوا
ہے اور اساریٰ جمع اسریٰ کی ہے اور اسریٰ جمع اسیر کی ہے اور بعضے قاریوں نے اُسکو اسریٰ پڑھا ہے وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَیْکُمْ اِخْرَاجُهُمْ اور حال یہہ ہے
کہ حرام کیا گیا ہے اوپر تمہارے نکالدینا اُنکا وطن سے اور جلاوطن کرنا اور ہو ضمیر شان کی ہے اور مبتدا ہے اور محرم خبر اُسکی ہے اور اخراجهم مفعول ما لم
یسم فاعلہ محرم کا ہے اور اخراجهم کا اعادہ کیا اور بیان اُسکو اسواسطے لائے کہ یہہ وہم نہو کہ ہو کی ضمیر خدا و نبی کی طرف پھرتی ہے اور وہ حرام ہے
اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْکِتٰبِ کیا ایمان لاتے ہو تم ساتھ بعضی کتاب کے کہ فدیہ اسیر نکا دیتے ہو وَتَکْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ اور کفر کرتے ہو تم ساتھ
بعضی کے کہ قتل کرنا مومن کا اور جلاوطن کر دینا اُسکا توریت میں حرام لکھا ہے اور تم اُسپر عمل نہیں کرتے ہو فَمَا جَزَآءُ مَنْ یَّفْعَلُ ذٰلِکَ مِنْکُمْ
پس نہیں ہے جزا اُس شخص کی کہ کرے اُس کام کو تم میں سے اے یہودیو اِلَّا خِزْیٌ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا مگر رسوائی بیچ زندگانی دنیا کے کہ وہ
مقرر کرنا اور تمہاری گردنوں پر رکھنا جزیہ کا ہے وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ یُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ اور دن قیامت کے پھیرے جاوینگے وہ طرف بہت سخت عذاب کے
کہ وہ عذاب دوزخ ہے وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ اور نہیں ہے خدا غافل اُس چیز سے کہ کرتے ہو تم بلکہ سب اعمال کو تمہارے جانتا ہے اور موافق
تمہارے عملوں کے تمکو جزا دیویگا اور بعضے قاریوں نے تعملون کو یعملون پڑھا ہے غائب کا صیغہ یعنی اور نہیں ہے خدا غافل اُس چیز سے کہ کرتے ہیں وہ
عہد کے توڑنیوالے اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا بِالْاٰخِرَةِ یہہ گروہ یہودیوں کا وہ ہے کہ خرید کیا ہے اُنہوں نے زندگانی دنیا کو

تو بیچ آخرت کے فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ پس ہلکا کیا جاویگا اُنسے عذاب وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ اور نہ وہ نصرت کیے جاوینگے کہ اُنکو کوئی مدد کرے
دنیا کی مکروہات سے اُنکو رہائی دلوائی اور عذاب دوزخ سے اُنکو بچاوے اور بعد اسکے کتاب اور پیغمبروں کو بھیجنے کا ذکر کرتا ہے وَلَقَدْ آتَيْنَا
مُوسَى الْكِتَابَ اور البتہ تحقیق دی تھی ہمنے موسیٰ کو کتاب یعنی توریت کہ اُسمین احکام شرع کے مرقوم ہیں اور وہ تمام تھی واسطے لوگوں کے وَقَفَّيْنَا
مِنْ بَعْدِهِ بِالرُّسُلِ اور پیچھے بھیجے ہمنے بعد اُس کے پیغمبروں کو جیسے کہ یوشع اور اشمویل اور شمعون اور داؤد اور سلیمان اور شعیا اور ارمیا اور عزیر اور حزقیل
اور یونس اور زکریا اور یحییٰ وغیرہ وَآتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ اور دی ہمنے عیسیٰ پسر مریم کو نشانیاں روشن اور معجزہ وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ
اور مدد کی ہمنے اُسکے ساتھ روح القدس کی کہ نام جبرئیل کا ہے اور وہ مدد یہ تھی کہ جبرئیل حضرت عیسیٰ کو زمین سے نکالکر آسمان پر لے
گئے تھے جسوقت یہودیوں نے عیسیٰ کو سولی دینا چاہا تھا اور یہودا حضرت عیسیٰ کی صورت بنگیا اُسکو یہودیوں نے سولی دیدی اور ابن کثیر نے قدس کو سکون
دال سے پڑھا ہے اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے أَفَكُلَّمَا جَاءَكُمْ رَسُولٌ کیا پس جسوقت لایا تمہارے پاس پیغمبر ساتھ اُس چیز کے بِمَا لَا تَهْوَى أَنْفُسُكُمُ ایسی چیز کو کہ نہیں دوست رکھتی
ہیں نفس تمہارے تو اسْتَكْبَرْتُمْ تکبر کیا تمنے اور ایمان نہ لائے تم اور تم وہ لوگ ہو کہ فَفَرِيقًا كَذَّبْتُمْ پس ایک فرقہ کو جھٹلایا تمنے مثل محمد اور عیسیٰ اور
موسیٰ کو وَفَرِيقًا تَقْتُلُونَ اور ایک فرقہ کو قتل کرتے تھے تم مثل زکریا اور یحییٰ کے اور فریقا دونوں جگہہ مفعول ہے کہ اپنے فعل پر وہ مقدم ہے
اور یہودی کہتے تھے کہ دل ہمارے غلاف اور پردہ میں ہیں جو کچھ کہ تو پڑھتا ہے ہمارے روبرو اے محمد ہم اُسکو نہیں سمجھتے ہیں اور دلوں میں ہمارے تیرا
کلام اثر نہیں کرتا ہے چنانچہ خدا تعالیٰ اُنکے قول کو بیان کرتا ہے کہ وَقَالُوا قُلُوبُنَا غُلْفٌ اور کہا اُنہوں نے کہ دل ہمارے غلاف میں
ہیں پس خدا تعالیٰ اُنکو جواب میں فرماتا ہے کہ ایسا نہیں ہے کہ وہ یہودی کہتے ہیں کہ دل ہمارے غلاف میں ہیں اسواسطے ہم تیرا کلام نہیں
سمجھتے ہیں بَلْ لَعَنَهُمُ اللَّهُ بِكُفْرِهِمْ بلکہ لعنت کی ہے اور دور کیا ہے اُنکو خدا نے سبب کفر اُنکے کے اسواسطے وہ کلام حق کو نہیں سنتے ہیں فَقَلِيلًا
مَا يُؤْمِنُونَ پس بہت ناقص ایمان لاتے ہیں کہ بعضی کتاب پر ایمان لاتے ہیں اور بعضی کتاب پر ایمان نہیں لاتے اور قلیلا صفت
ہے مصدر محذوف کی اور وہ مفعول مطلق فعل مذکور کا ہے اور ما اُسمیں زائد ہے کہ واسطے مبالغہ تقلیل کے آیا ہے اور تقدیر اُس کی فایمانا
قلیلا ہے اور فرماتا ہے خدا کہ وَلَمَّا جَاءَهُمْ كِتَابٌ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ اور جسوقت آئی اُنکے پاس کتاب یعنی قرآن نزدیک خدا کے سے مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَهُمْ
تصدیق کرنیوالا واسطے اُس چیز کے کہ ہمراہ اُنکے ہے یعنی سچ کرنیوالا توریت کا کہ یہودیوں کے پاس ہے اور موافق توریت کے توحید اور نبوت
اور قیامت کے بھی ذکر کرتے اور پھر اُسپر ایمان نہیں لاتے وَكَانُوا اور تھے وہ یہودی مِنْ قَبْلُ پہلے اس سے يَسْتَفْتِحُونَ فتح اور نصرت چاہتے تھے اُس
کتاب سے عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا اوپر اُن لوگوں کے کہ کافر ہوے جسوقت اُنکو کفار مارتے تھے اور تنگ کرتے تھے اور اُسوقت کہتے تھے یہ یہود کفار عرب کے کہ نبی محمد
نبی اسمٰعیل کے اولاد عنقریب ظاہر ہونیوالا ہے اور دعا مانگتے تھے محمد کے آنے کی فَلَمَّا جَاءَهُمْ مَا عَرَفُوا پس جسوقت آیا وہ اُنکے پاس جو کچھ کہ پہچانتے تھے وہ یہودی
اور جانتے تھے حقیقت محمد کو توریت میں تو بیشک كَفَرُوا بِهِ کفر کیا اُنہوں نے ساتھ جانی ہوئی چیز کے جان بوجھ کر خلاصہ یہ ہے کہ یہودی پہلے اُس محمد
صلعم کے آنے کی آرزو کرتے تھے اور جسوقت محمد قرآن لیکر آیا اُسپر ایمان نہ لائے اور اُسکے ساتھ کفر کیا اُن یہودیوں نے اور کفروا جواب لما کا ہے فَلَعْنَةُ اللَّهِ
عَلَى الْكَافِرِينَ پس لعنت خدا کی ہے اوپر کافروں کے کہ جان بوجھ کر انکار کر گئے بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهِ بری ہے وہ چیز کہ بیچا ہے اُنہوں
نے ساتھ اُسکے یعنی بدلا اُس چیز کے أَنْفُسَهُمْ نفسوں اپنے کو أَنْ يَكْفُرُوا یہ کہ کفر کریں وہ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ ساتھ اُس چیز کے کہ نازل کی ہے خدا
نے کہ وہ قرآن ہے اور کفر کیا اُنہوں نے بَغْيًا واسطے طلب حسد محمد کے کہ أَنْ يُنَزِّلَ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ عَلَى مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ
نازل کرتا ہے خدا فضل اپنے سے اوپر جس شخص کے چاہے بندوں اپنے میں سے جو کہ لائق ہے یعنی خدا تعالیٰ نے اپنے فضل
سے محمد پر جو قرآن کو نازل کیا ہے تو یہودیوں کو حسد ہوا کہ اُسپر کیوں نازل کرتا ہے کہ یہ اسمٰعیل کی اولاد میں سے ہے اسواسطے وہ
اُسکے ساتھ کفر کرتے اور فرماتا ہے خدا فَبَاءُوا بِغَضَبٍ عَلَى غَضَبٍ پس پھر گئے وہ ساتھ غضب اور پر غضب کے خدا کی

طرف سے کہ غضب پر غضب خدا کا اُنپر ہے ایک غضب تو کفر کرنے سے اور دوسرا غضب حسد کرنے سے بہترین مخلوقات کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ اور خاص اسی کافروں کیو ہے عذاب خوار اور ذلیل کرنیوالا اور فرماتا ہے خدا کہ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اور جسوقت کہا جاوے واسطے اُن یہودیوں کے
اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ ایمان لاؤ تم ساتھ اُس چیز کے کہ نازل کی ہے خدا نے کہ وہ قرآن ہے قَالُوْا کہتے ہیں وہ یہودی جواب میں کہ نُؤْمِنُ بِمَآ
اُنْزِلَ عَلَيْنَا ایمان لاتے ہم ساتھ اُس چیز کے کہ نازل کی گئی ہے اوپر ہمارے یعنے ہم تو توریت پر ایمان لاتے ہیں کہ ہمپر نازل کی گئی ہے اور
سوائے اُسکے کسی کتاب پر ایمان نہیں لاتے وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ اور کفر کرتے ہیں وہ یہودی ساتھ اُس چیز کے کہ سوائے اُس توریت کے ہے یعنے
سوائے توریت کے جو کتاب کہ نازل ہوئی ہے اور وہ قرآن ہے اُسکے ساتھ کفر کرتے ہیں وَهُوَ الْحَقُّ اور حال یہہ ہے کہ وہ قرآن حق ہے کہ
مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ سچا کرنے والا ہے واسطے اُس چیز کے کہ ہمراہ اُنکے ہے اور وہ توریت ہے کہ اُسکی خبر دیتا ہے کہ وہ بھی کتاب خدا کی ہے
اور مصدقا حال واقع ہوئے قُلْ کہہ تو اے محمد اُن یہودیوں کو کہ اگر تم توریت کو سچا جانتے ہو اور اُسپر ایمان لاتے ہو تو فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ پھر
کسواسطے قتل کرتے ہو تم پیغمبران خدا کو پہلے اس سے جیسا کہ تمہاری بزرگوں نے کیا ہے کہ اُنہوں نے ہزاروں پیغمبر قتل کر ڈالے اسکا جواب معقول تم مجھکو دو
اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ اگر ہو تم ایمان لانے والے یعنے اگر تم مومن تھے تو پیغمبروں کو کسواسطے قتل کرتے تھے وَلَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ
اور البتہ تحقیق آیا تھا تمہارے پاس موسیٰ ساتھ معجزوں اور دلیلوں روشن کے اور تمکو اُسنے راہ راست بتلائی ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِهٖ پھر
پکڑا تم نے یعنے پوجا تمنے بچھڑے کو پیچھے اُس موسیٰ کے جسوقت کہ وہ کوہ طور پر توریت کے لینے کو گیا وَاَنْتُمْ اور تم اُس گوسالہ پرستی میں اپنے نفسوں پر
ظٰلِمُوْنَ ظلم کرنیوالے تھے کہ اُسکی سزا میں مستحق عذاب کے ہوئے اور فرماتا ہے خدا کہ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ اور یاد کرو تم کہ جسوقت لیا ہم نے
عہد تمہارا یعنے جسوقت ہم نے تم سے عہد لیا موسیٰ کی فرمانبرداری کرنیکا اور شرع کے احکام پر عمل کرنے کا وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ اور بلند کیا
ہم نے اوپر تمہارے کوہ طور کو یعنے عمل کرنے کے واسطے کوہ طور کو تمہارے سر پر ہم نے جبرائیل سے اُٹھوا کر بلند کیا اور کہا ہم نے تمسے کہ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ
لو تم جو کچھ کہ دیا ہے ہم نے تمکو کہ احکام شرع کے ہم نے تمہارے پاس بھیجے ہیں اُنکو لو تم بِقُوَّةٍ ساتھ قوت دلکے اور نہایت کوشش کی کہ اُنپر
عمل کرو تم وَّاسْمَعُوْا اور سنو تم کہ احکام شرع کے اور خدا کے حکم کے فرمانبرداری کرو تم قَالُوْا کہا اُن یہودیوں نے باوجود اس تاکید اور تنبیہ کے
سَمِعْنَا سنا ہمنے ہم کانوں سے وَعَصَيْنَا اور نافرمانی کی ہمنے حکم تیرے کی واسطے کہ اُنہوں نے اپنے کانوں سے سن تو لیا لیکن اُسپر عمل نکیا وَاُشْرِبُوْا
اور پلائے گئے وہ یہودی فِيْ قُلُوْبِهِمُ بیچ دلوں اپنے کے الْعِجْلَ دوستی بچھڑے کی کہ مضاف عجل کا محذوف ہے اور تقدیر اوس کی حب العجل
ہے یعنے پلائی گئی اُنکے دلونمیں دوستی بچھڑے کی بِكُفْرِهِمْ بسبب کفر اُنکے کے یہانتک کہ وہ اُسکو پی چنے لگے اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ
قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اُن یہودیوں سے کہ بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ بہت بد ہے وہ چیز کہ حکم کرتا ہے ساتھ اُسکے بِهٖٓ اِيْمَانُكُمْ ایمان تمہارا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ
اگر ہو تم ایمان لانیوالے توریت اور موسیٰ پر اپنے گمان میں کہ مومن اپنے تئیں جانو اور خدا کا کفر بھی کرو اگر تم میں ایمان ہوتا تو وہ کفر کا حکم
کیونکر کرتا پس معلوم ہوا کہ توریت پر تمہارا ایمان نہیں ہے اور اگر ہوتا تو ایسے افعال بد تم سے صادر نہوتے اور توریت ہرگز حکم نکرتی اس
امر کا کہ جسکو خدا تعالیٰ برجانے بلکہ تمہارے نفسوں کی خواہش ایسے ایسے افعال بد کا حکم کرتی ہے اور کہتے ہیں کہ یہودی کہتے تھے کہ
بہشت خاص ہم لوگوں کے واسطے ہے اور سوائے ہمارے کوئی بہشت میں نجائیگا خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اُن
یہودیوں سے کہ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ اگر ہے واسطے تمہارے خانہ آخرت عِنْدَ اللّٰهِ نزدیک خدا کے خَالِصَةً خالص اور خالص تمہارے ہی واسطے
مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ سوائے آدمیوں اور وں کے تم ہی بہشت میں جاؤگے اور سوائے تمہارے اور کوئی بھی بہشت نہ جائیگا نہ محمد اور نہ مومنین اُنکی
امت کے تو اس صورت میں تمکو چاہیے کہ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ پس آرزو کرو تم مرنیکی اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ اگر ہو سچے اور راستگو اس قول
میں کہ تم ہی بہشت میں جاؤگے اسواسطے کہ جسوقت آدمی کو یقین ہو کہ میں بلا تامل بہشت میں جاؤنگا تو وہ بیشک اپنے مرنیکی آرزو

کر دیگا کہ دنیا کے رنج اور درد سے رہائی پا کر بہشت میں آرام سے رہے خالصۃ مصدر ہے اور حال واقع ہوا ہے وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًا اور حال یہ ہے کہ
ہرگز نہ آرزو کرینگے وہ یہودی اُس موت کی کبھی ہمیشہ کو اور ابدًا منصوب علی الظرف ہے اور وہ خواہش مرنے کی نکرینگے بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ
بسبب اسکے کہ آگے بھیجا ہے ہاتھوں اُنکے نے کہ افعال بد جو اُنہوں نے کیے ہیں اس سبب سے وہ ہرگز اپنا مرنا نہ چاہینگے کہ انبیا کو وہ قتل کرتے تھے اور
صفات پیغمبر آخر الزمان کی توریت میں سے محو کرتے تھے باوجود ثبوت حقیت کے اور یہہ سب امور باعث دخول دوزخ کے ہیں وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ
اور خدا جاننے والا ہے اور عالم ہے ساتھ ظلم کرنیوالوں کے اپنے نفسوں پر کہ اُنہوں نے دروغگوئی اپنا شعار کیا ہے اور خدا تعالی اپنے حبیب کیطرف
خطاب کرتا ہے کہ وَلَتَجِدَنَّهُمْ اور البتہ پائیگا اُن یہودیونکو اے محمد صلعم اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ زیادہ حرص کرنے والے آدمیوں سے اوپر جینے کے
وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا اور اُن لوگونسے کہ شرک کیا ہے اُنہوں نے سب آدمیونسے اور مشرکونسے زیادہ حرص کرنے والے جینے پر اُن یہودیونکو
تو پائیگا اسواسطے کہ وہ جانتے ہیں اپنے تئیں کہ جبتک جیتے ہیں آرام سے اور فراغت میں ہیں اور جسوقت مر جاینگے تو اپنے افعال ناشائستہ کے
سبب سے دوزخ میں داخل ہونگے اور مشرکین سب آدمیوں میں داخل تھے پھر جو اُنکا ذکر کیا تو اسواسطے کہ مشرکین بھی اگرچہ جینے کی حرص رکھتے ہیں
اور آخرت کی نعمتوں سے محروم ہیں اور ناامید ہیں لیکن یہہ یہودی مشرکین سے زیادہ جینے کے حریص ہیں اور مرنا نہیں چاہتے کہ اُنہوں
نے دیدہ و دانستہ حسد کی راہ سے حق کو مٹایا ہے اور مِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا محمول ہے احرص الناس کے معنی پر یعنی احرص من الناس من الذین
اشرکوا اور یہہ بھی ہوسکتا ہے کہ اصل میں احرص من الذین اشرکوا ہووے اول فقرہ میں جو احرص موجود تھا اسواسطے دوسرے فقرہ میں سے
محذوف کر دیا ہے اور یا یہہ کہ احرص الناس میں من نہیں آیا اور من الذین اشرکوا میں آیا اسواسطے کہ مراد بعض ناس کا ہے
اور اضافت افضل کی اسیطرح ہوتی ہے جیسے کہو تو کہ الیاقوت افضل الحجارۃ اور نہیں کہہ سکتا ہے افضل الزجاج بلکہ افضل من الزجاج
کہیگا اور فرماتا ہے کہ يَوَدُّ اَحَدُهُمْ دوست رکھتا ہے ایک اُنکا اور چاہتا ہے کہ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ کاش عمر دیا جاوے ہزار برس وَمَا هُوَ
بِمُزَحْزِحِهٖ اور حال یہہ ہے کہ نہیں ہے وہ ایک اُنکا ایسا کہ دور کرنیوالا ہو اُس ایک کو مِنَ الْعَذَابِ عذاب سے اَنْ يُّعَمَّرَ عمر دینا اُسکا اور ہو ہے
ضمیر احدہم کیطرف پھرتی ہے اور ان یعمر بتاویل مصدر کے تعمیر کے معنی میں ہو کر فاعل ہو مزحزحہ کا اور تقدیر اُسکی یہہ ہو کہ ما احدہم بمزحزحہ
العذاب تعمیرہ یعنے اور نہیں ہے کوئی اُنکا ایسا کہ دور کرنیوالا ہو اُسکو عذاب سے عمر دینا اُسکا اور مقصود اُس سے یہہ ہے کہ اگر ہزار برس
کی عمر اُسکو دیجاوے تو وہ عمر عذاب کو اُس سے دور نکریگی اور بعضے مفسرین اُسکو مشرکین کے تحت میں ڈالتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مشرکین مجوس
ہزار برس کی عمر چاہتے تھے اور مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ کو علیحدہ آیت کہتے ہیں اور اوپر کی آیت کا مطلب سے اُسکو کچھ تعلق نہیں ہے وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ
اور خدا دیکھنے والا ہے اور بینا ہے ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے ہیں وہ اور موافق اُنکے اعمال کے اُنکو سزا دیگا اور منقول ہے کہ جسوقت یہودیوں نے
خدا کا حکم نہ مانا تو جبرئیل نے حضرت موسی کے زمانہ میں اُنکے سروں کے اوپر پہاڑ کو بلند کیا اور کہا کہ اگر تم خدا کا حکم نہ مانوگے تو اس پہاڑ کو
تم پر گرا دونگا اور بخت نصر کے مارنے کو یہودی گئے تو جبرئیل نے اُسکو بچا لیا اور بخت نصر جوان ہوا تو اُسنے یہودیونکو قتل کیا اور بیت المقدس کو
خراب کیا اسلئے یہودی جناب رسول خدا صلعم سے کہتے تھے کہ ہمارا دشمن تیرے پاس وحی لاتا ہے ہم نمانینگے اگر کوئی اور فرشتہ لاتا تو ہم مانتے
اس عداوت کے جواب میں اپنے حبیب کی طرف خطاب کرتا ہے کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اُن یہودیونسے کہ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ جو کوئی کہ ہووے دشمن
واسطے جبرئیل کے اور جزا اس شرط کی محذوف ہے اور وہ فلیمت غیظا ہے اور تقدیر اُسکی من کان عدوا لجبریل فلیمت غیظا ہے یعنے جو کوئی کہ ہووے
دشمن واسطے جبرائیل کے پس چاہیے کہ مر جائے وہ غصہ میں جلکر اسواسطے کہ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ پس تحقیق اُس جبرئیل نے نازل کیا ہے اُس
قرآن کو اوپر دل تیرے کے اے محمد صلعم بِاِذْنِ اللّٰهِ ساتھ حکم خدا کے اور وہ قرآن کہ جسکو جبرائیل نے تجھپر نازل کیا ہے جسوقت کہ مُصَدِّقًا
لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ سچا کرنے والا ہے واسطے اس چیز کے کہ آگے اسکے ہے کہ وہ توریت ہے اور سوائے اسکے اور کتابیں جو کہ پہلے تجھ سے نازل ہوئی ہیں سبکا

سچا کرنیوالا ہی وَهُدًى وَبُشْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ اور رہنمائی کرنیوالا اور خوشخبری دینیوالا ہی واسطے مومنین کے بہشت مین داخل ہونے کی اور دوزخ سے
نجات پانے کی اور هدی مصدر ہی ترجمہ ہادی اور بشری کہ مصدر ہی بمعنی اسم فاعل کے یہ دونون حال ہین اور فرماتا ہے مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِلَّهِ جو کوئی ہووے دشمن
خاص سطح خدا کی وَمَلَائِكَتِهِ اور فرشتون اُسکی کے وَرُسُلِهِ اور رسولون اُسکی کے وَجِبْرِيلَ وَمِيكَالَ اور جبرئیل اور میکائیل کی تو فَإِنَّ اللَّهَ
عَدُوٌّ لِلْكَافِرِينَ پس تحقیق خدا دشمن ہی واسطے کافرونکے کہ وہ دشمن ہین اسکی اور پیغمبرون اور فرشتون کے ہین اور جبرئیل اور میکائیل اگرچہ فرشتون مین
داخل ہین لیکن واسطے بزرگی انکے مرتبہ کے علیحدہ بھی انکا ذکر کیا ہے اور نافع نے میکال کو میکائیل پڑہا ہے اور عاصم نے میکال پڑہا ہے اور بعضون نے میکئیل
اور کہتے ہین کہ ابن صوریا کہ بڑا عالم یہود کا تہا اوس نے کہا کہ ای محمد جو کچھ تمپر نازل ہوا ہے اسکو تو ہم خوب سمجھتے ہین اور جانتے ہین اور جو کچھ کہ
نازل ہوا ہے اسکی ہم متابعت نکرینگے اسکے جواب مین خدا تعالی فرماتا ہی کہ وَلَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ اور البتہ تحقیق نازل کیا ہم نے طرف
تیری ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ آیتون روشن کو کہ وہ قرآن ہی وَمَا يَكْفُرُ بِهَا اور نہین کفر کرتے ہین ساتھ ان آیتون کے
إِلَّا الْفَاسِقُونَ مگر بدکار یا باہر ہونیوالے حکم خدا سے بسبب عناد اور حسد کے اور کہتے ہین کہ صیف بن مالک نے یہودون سے کہا کہ خدا تعالی
نے موسی کی زبانی ہمسے کچہ عہد نہین لیا تہا کہ محمد پیدا ہوگا تو اوسپر ایمان لانا اور کہا کہ ہمپر خدا کا کچھ عہد نہین ہے اسکے جواب مین خدا تعالی
فرماتا ہے أَوَكُلَّمَا عَاهَدُوا عَهْدًا کیا ایسا ہی ہے کہ جس وقت عہد کیا انہون نے عہد کرنا اسطرحکا کہ جو طریقہ حق کا ہے اسکو ظاہر کرینگے اور اسکو
کامل کیا نَبَذَهُ ڈالدیا اُس عہد کو پیچھے ڈالا اسکو بعد اسکے فَرِيقٌ مِنْهُمْ ایک فرقہ نے اُن یہودیون مین سے بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ
بلکہ اکثر انکے ایمان نہین لاتے ہین وَلَمَّا جَاءَهُمْ اور جس وقت آیا اُن یہودیون کے پاس رَسُولٌ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ پیغمبر نزدیک خدا کے
مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَهُمْ سچا کرنیوالا واسطے اسکے کہ ہمراہ انکے ہی یعنی سچا کرنیوالا اُن کتابونکا کہ ہمراہ انکے ہے اور اُن کتابونکو خدا کی جانب سے
نازل ہونے کہنیوالا اور حق جاننیوالا نَبَذَ فَرِيقٌ ڈالدیا ایک فرقہ نے مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ اون لوگون مین سے کہ دی گئی ہی ان کو کتاب
كِتَابَ اللَّهِ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ کتاب خدا کو کہ وہ قرآن ہے پیچھے پیٹھون اپنے کے کہ اُس کتاب پر عمل نہین کرتے ہین كَأَنَّهُمْ گویا کہ وہ عہد شکن
علما یہود کے لَا يَعْلَمُونَ نہین جانتے ہین کہ یہہ کلام خدا کا ہے اور محمد پیغمبر اُسکا ہے یعنی یہہ یہود بیقین جانتے ہین کہ قرآن کلام خدا کا ہی
اور محمد پیغمبر اُسکا ہے لیکن بسبب حسد اور عناد کے ظاہر مین انکار کرتے ہین اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہی کہ بعد وفات
حضرت سلیمان بن داود علیہما السلام کے ابلیس نے جادو بنایا اور اسکو لکہکر لپیٹ رکہا اور اسکی پشت پر لکہا کہ یہہ آصف بن برخیا نے بنایا تہا واسطے
بادشاہی سلیمان کے اور یہہ علم کے خزانون مین سے ہے اور اسکے وسیلہ سے ہر ایک مطلب حاصل ہو سکتا ہے اور اُسکو حضرت سلیمان
کے تخت کے نیچے دفن کر کے چہپا دیا اور بعد اسکے اسکو تخت کے نیچے سے نکالکر لوگونپر ظاہر کیا جو لوگ کہ کافر تہے کہتے تہے کہ سلیمان اسی کے
عمل سے ہمپر غالب ہوگیا اور مومنین کہتے تہے کہ وہ بندہ خدا کا ہے اور پیغمبر اوسکا تہا اسواسطے یہودی حضرت سلیمان کو جادوگر
کہتے تہے چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُو الشَّيَاطِينُ عَلَىٰ مُلْكِ سُلَيْمَانَ اور پیروی کی اُن یہودیون نے اُس چیز کی کہ پڑہتے
تہے شیاطین اوپر بادشاہی سلیمان کے یعنے سلیمان کی بادشاہی مین اُسکو پڑہتے تہے اور گمان کرتے تہے کہ سلیمان جادوگر تہا
وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ اور نہین کفر کیا تہا سلیمان نے یعنے اُسنے جادو نہین کیا تہا اور وہ جادوگر نہ تہا اور جادو کو کفر اسواسطے فرمایا کہ جادو
کا عمل جاننے والا کافر ہے وَلَٰكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا اور لیکن شیاطین نے کفر کیا کہ وہ جادو کرتے تہے کہ يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ
سکہلاتے تہے وہ آدمیونکو جادو اور منقول ہے کہ ایک پیغمبر کے زمانہ مین بعد نوح علیہ السلام کے لوگ جادو مین مشغول رہتے تہے اور فسق اور فجور
طرح طرح اُسکے سبب سے بہم پہنچے تہے اور لوگون نے جادوگری مین مشغول ہوکر دین واسلام کو ترک کر دیا حقتعالی نے دو فرشتے ہاروت
اور ماروت آدمیونکی صورت مین شہر بابل کو روانہ کئے کہ لوگون کو ان فعلون سے منع کرین وہ فرشتے اُس مین گئے اور وہان کے لوگونکو

لوگون کو جادو کی حقیقت سے آگاہ کیا اور اُس زمانہ کے پیغمبر کو ایک عمل تعلیم کیا اور کہا کہ تم بندگان خدا کو یہ عمل سکھلاؤ کہ وہ اس عمل سے
جادو کو جادوگرونکے دفع کرتے ہین اُس پیغمبر نے وہ عمل بحکم اُن فرشتون سے سیکھا اور اُن لوگونکو تعلیم کیا اور کہا کہ تم اس عمل سے جادو دفع کرنا اور اس
سے کسی دوسرے آدمی پر جادو نہ کرنا اور اس امر کو خدا تعالی بیان کرتا ہے اور فرماتا ہے وَمَآ اُنۡزِلَ عَلَى الۡمَلَکَيۡنِ بِبَابِلَ هَارُوۡتَ وَمَارُوۡتَ
اور پیروی کی اُن یہودیون نے اُس چیز کی کہ نازل کی گئی تھی اوپر دو فرشتون کے بیچ بابل کے کہ ہاروت و ماروت ہین وہ فرشتے اور بابل غیر منصرف ہے
اور ہاروت اور ماروت عطف بیان ملکین کا ہے اور غیر منصرف مین یعنے یہودیون نے پیروی کی بابل مین ہاروت اور ماروت کی عمل کی
کہ اُسکا استعمال بطور جادو کے کیا اور تھا وہ عمل جادو کے دفع کرنے واسطے نہ جادو کرنے کے واسطے وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنۡ اَحَدٍ اور نہین سکھلاتے
تھے فرشتے کسیکو وہ عمل حَتّٰى يَقُوۡلَاۤ یہانتک کہتے تھے وہ دو نو فرشتے کہ اِنَّمَا نَحۡنُ فِتۡنَةٌ سواے اسکے نہین کہ ہم آزمائش کے لیے ہین فَلَا تَكۡفُرۡ پس کفر نہ کر
یعنے اس عمل سے تو کافر ہوجانا اور ہم امتحان کرتے ہین کہ کون شخص خدا تعالی کی فرمانبرداری کرتا ہے اور ایمان پر ثابت رہتا ہے
اور اس سے جادوگرونکا جادو دفع کرتا ہے اور کون شخص بطور جادو کے آدمیونکے ضرر پہنچانے کے واسطے اُسکو استعمال کرتا ہے
تاکہ آدمی اُسکے معتقد ہوجائین اور کہنے لگین کہ ایسی قدرت کوئی نہین رکھتا ہے سواے خدا کے اور اس سبب سے وہ شخص کافر ہوجاتا ہے فَيَتَعَلَّمُوۡنَ پس
سیکھتے تھے وہ لوگ طالب سحر کے مِنۡهُمَا اُن دو نون جادوؤن مین جو کہ شیاطین ملک سلیمان مین پڑھتے تھے اور جو کہ فرشتون پر نازل ہوا تھا
مَا يُفَرِّقُوۡنَ بِهٖ اُس چیز کو کہ جدائی ڈالدین ساتھ اُسکے یعنے اُن دونون جادو مین سے وہ طالب جادو کے اُس جادو کو سیکھتے تھے کہ جس
جادو سے جدائی ڈالدین وہ بَيۡنَ الۡمَرۡءِ وَزَوۡجِهٖ درمیان مرد کے اور زوجہ مین اُسکی کے وَمَا هُمۡ بِضَآرِّيۡنَ بِهٖ مِنۡ اَحَدٍ اور نہین ہین وہ
لوگ ضرر پہنچانے والے ساتھ اُس جادو کے کسیکو اِلَّا بِاِذۡنِ اللّٰهِ مگر ساتھ علم خدا کے کہ خدا اُسکو جانتا ہے اور اُنکو اس عمل کی سزا دیگا
اسواسطے کہ اُنکا کوئی عمل اُسپر پوشیدہ نہین ہے وَيَتَعَلَّمُوۡنَ اور سیکھتے ہین وہ مَا يَضُرُّهُمۡ اُس چیز کو کہ ضرر کرے اُنکو آخرت مین
وَلَا يَنۡفَعُهُمۡ اور نہ نفع بخشے اُنکو نہ آخرت مین نہ دنیا مین مگر اسقدر دنیا مین فائدہ ہے کہ اُس سے کسی دوسرے کو ضرر پہنچاوین اگر قصد اُسکے
سیکھنے سے پہنچانا ضرر کا ہے اور سواے اسکے جادو سے ضرر تو پہنچا سکتے ہین اور فائدہ نہین پہنچا سکتے نہ غیر کو نہ اپنے تئین وَلَقَدۡ عَلِمُوۡا اور البتہ
تحقیق جانتے ہین وہ یہودی کہ جنہون نے کتاب خدا کو پیٹھ کے پیچھے ڈالدیا ہے اس امر کو لَمَنِ اشۡتَرٰٮهُ البتہ وہ شخص کہ خرید کیا ہے اُس نے
جادو کو اور بدلا ہے دین خدا سے مَا لَهٗ فِى الۡاٰخِرَةِ مِنۡ خَلَاقٍ نہین ہے واسطے اُسکے بیچ آخرت کے کچھ حصہ اور فائدہ اور عذاب سے اُسکو
ہرگز نجات نہوگی اسواسطے کہ دیدہ و دانستہ وہ عذاب سخت اپنے واسطے اختیار کرتے ہین وَلَبِئۡسَ مَا شَرَوۡا بِهٖۤ اور البتہ برا ہے وہ چیز کہ وہ فروخت
کیا ہے اُنہون نے بدلے اُسکے اَنۡفُسَهُمۡ نفسون اپنے کو لَوۡ كَانُوۡا يَعۡلَمُوۡنَ اگر ہین وہ یہودی کہ جانتے ہین اسکی قباحت کو لیکن اُنہون نے
عمل نکیا تو وہ گویا کچھ نہین جانتے وَلَوۡ اَنَّهُمۡ اٰمَنُوۡا اور اگر تحقیق وہ یہودی ایمان لاتے اور محمد صلعم کی نبوت کو اور قرآنکو حق جانتے وَاتَّقَوۡا
اور پرہیز کرتے وہ دین یہود سے اور جادو سے اور سواے اسکے اور گناہون سے تو لَمَثُوۡبَةٌ البتہ ثواب اور بدلا اُسکا مِّنۡ
عِنۡدِ اللّٰهِ خَيۡرٌ نزدیک خدا کے بہتر تھا واسطے اُنکے صفات محمدی کی پوشیدہ کرنیکی رشوت لینے سے اور جادو سے لَوۡ كَانُوۡا يَعۡلَمُوۡنَ اگر ہین وہ جانتے کہ ثواب
خدا کا بہت بہتر ہے کہ ابدالآباد ہے اور ہمیشہ بہشت مین رہنا ہوگا اور بعضے لوگ جو ہاروت اور ماروت کے قصہ مین کہتے ہین کہ یہ زہرہ کے گھر مین
گئے اور شراب نوش کی اور قتل نفس کیا اور سزا مین اسکی چاہ بابل مین لٹکائے گئے ہین یہ سب غلط اور بے اصل ہے اسواسطے کہ ملائکہ معصوم ہین اُنسے ایسا فعل شنیع
صادر نہین ہوسکتا اور منقول ہے کہ مومنین جناب سرور کائنات صلعم کو کہتے تھے کہ راعنا یعنے مراعات کر تو ہماری اور ملاحظہ ہمارے احوال کا کر اور یہودیون کی
نزدیک یہ کلمہ دشنام تھا حماقت کے معنے مین اسواسطے یہودی بہی خوش ہو کر یہ کلمہ بدکہتے ہین مسلمانون کی پیروی مین اُن حضرت کو راعنا کہتے تھے خدا
تعالی نے مومنین کو اُس کلمے کے کہنے سے منع کیا کہ تم راعنا مت کہو چنانچہ فرماتا ہے کہ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا اے وہ لوگ کہ ایمان لائے ہو

لَا تَقُولُوا رَاعِنَا نہ کہو تم کلمہ راعنا وَقُولُوا اور کہو تم عوض اس کلمہ کے انْظُرْنَا یعنے دیکھہ تو ہمکو اور ملاحظہ ہمارے احوال کا کر تو اور یا یہہ مہلت
دے تو ہمکو تا کہ بخوبی تیرے ارشاد کو ہم پہونچین وَاسْمَعُوا اور سنو تم ای مومنین لگے کانون سے اور قبول کرو تم جو کچھہ پیغمبر تمہارا انکو
کہے اور اسکی فرمانبرداری کرو وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ اور واسطے کافرون کے عذاب ہے دردناک آتش دوزخ کا کہ ہمیشہ اسمین جلا کرینگے
اور منقول ہے کہ یہود کو بہت ناگوار تہا نبوت اولاد اسمٰعیل مین ہونا کہتے تہے کہ نبوت محمد کو کیون پہونچی اور ایسے ہی مشرکین مکہ کو ناگوار تہا
کہتے تہے کہ کسی بڑے رئیس کو پہونچتی اور مومنین کو جو کوئی فائدہ حاصل ہوتا تہا اسکا حسد کرتے تہے اور کہتے تہے کہ یہہ بہتری انکو واسطے
کیون حاصل ہوئی خدا تعالی مومنین کو خطاب کر کے فرماتا ہے کہ مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا نہین چاہتے ہین وہ لوگ کہ کافر ہوئے ہین
مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ اہل کتاب مین سے کہ وہ یہودی ہین اور نہ مشرکین کہ وہ مکہ کے آدمی ہین اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ
یہہ کہ نازل کیجائے اوپر تمہارے کوئی نیکی دنیا اور آخرت کی پروردگار تمہارے کی طرف سے وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ اور خدا خاص
کرتا ہے ساتہہ رحمت اپنی کے جسکو چاہتا ہے اور مصلحت دیکھتا ہے اور جسکو چاہتا ہے نیکی دنیا اور آخرت کی پہنچاتا ہے اور جسکو اپنے
نزدیک مناسب جانتا ہے پیغمبر کرتا ہے اپنے فضل اور کرم سے وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ اور خدا صاحب فضل بڑے کا ہی کہ اپنے فضل سے جسکو
چاہے فائدہ مند کرے اور منقول ہے کہ جسوقت کوئی حکم پہلے حکم کے خلاف نازل ہوتا تو یہود اور مشرکین طعن کرتے تہے اور کہتے تہے
کہ محمد کی رائی اور فکر استوار نہین ہے کبھی کچھہ حکم دیتا ہے انکی جواب مین خدا تعالی فرماتا ہے کہ مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ جو کچھہ منسوخ کرتے ہین ہم
کوئی آیت اَوْ نُنْسِهَا یا بہلا دیوین ہم اسکو کہ موافق مصلحت کے نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ لاتے ہین ہم بہتر اس آیت منسوخ سے بندون کا فائدہ کرنے
اَوْ مِثْلِهَا یا لاتے ہین مثل اس آیت کے کہ جو منسوخ ہوئی ہے اور آیت کو کہ مانند اسکی ہے اور فائدہ اسکا برابر ہی باوجود رعایت مصلحت کی اَلَمْ تَعْلَمْ
کیا نہین جانتا ہے تو اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ کہ تحقیق خدا اوپر ہر چیز کے قادر ہی چاہے منسوخ کری آیت کو چاہے ثابت رکہی لیکن جو کرتا موافق مصلحت کے
کرتا ہے اور یہہ منسوخ کرنا آیت کا محمد سے تعلق نہین رکہتا ہے ہم جو چاہتے ہین سو کرتے ہین اور منقول ہے ایک شخص مومن جناب رسول خدا صلعم کے مجلس مین
سے کہڑا ہوا اور اسنے عرض کی کہ یا رسول خدا چند آیات قرآنی مجکو یاد نہین رہین نماز تہجد مین مین انکو پڑہتا تہا کل کے رات وہ آیات مجہے فراموش ہو گئین
ہر چند چاہتا ہون کہ یاد آوین لیکن یاد نہین آتین اور دوسرا شخص کہڑا ہوا اسنے بہی یہی عرض کی اور ایک اور شخص کہڑا ہوا اسنے بہی یہی عرض کی حضرت
نے فرمایا کہ خدا تعالی نے ان آیات کو منسوخ کیا ہے اور جس آیت کو خدا تعالی منسوخ کرتا ہے اسکو یاد سے بہلا دیتا ہے یہی تفسیر نُنْسِهَا کی ہے اور
فرماتا ہے خدا اَلَمْ تَعْلَمْ کیا نہین جانتا ہے تو اَنَّ اللّٰهَ یہہ کہ تحقیق کہ خدا وہی ہے لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ واسطے اسکے بادشاہی آسمانون کی
اور زمین کی جو چاہتا ہے سو کرتا ہے اپنی سلطنت مین وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اور نہین ہے واسطے تمہارے سوای خدا کے مِنْ وَّلِيٍّ کوئی دوست کہ جس سے تمکو نفع پہونچے
وَلَا نَصِيْرٍ اور نہ کوئی مددگار نہ ہلاکت ضرر کو دور کری پس جو کچھہ تمہاری فائدہ کے واسطے ہو منسوخ کرنا یا ثابت رکہنا وہی خدا کرتا ہے اَمْ تُرِيْدُوْنَ
اَنْ تَسْئَلُوْا رَسُوْلَكُمْ بلکہ کیا ارادہ کرتے ہو تم یہہ کہ سوال کرو تم پیغمبر اپنی سے ای یہودیو اَمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَسْئَلُوْا رَسُوْلَكُمْ جیسے سوال کیا گیا تہا موسی سے
پہلے اس کے کہ تمہاری بزرگون نے کہا تہا موسی سے کہ تو ہمکو خدا کو دکہلا دی کہ ہم اپنی آنکہون سے اسکو دیکہین وَمَنْ يَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ اور جو کوئی
بدل کرے کفر کو ساتہہ ایمان کے کہ ایمان ترک کر کے کفر کو اختیار کرے فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ پس تحقیق گمراہ ہوا وہ شخص سیدہی راہ سے
یعنے جو کوئی پیغمبر کے معجزون مین نظر نکرے اور عناد کی راہ سے دوسرا معجزہ طلب کرے وہ اسنے راہ سیدہی کو گم کیا اور کفر کو اختیار کیا اور کہتے ہین کہ بروز احد
بعضی یہودیون نے حضرت عمار اور حذیفہ سے کہا کہ اگر پیغمبر تمہارا حق پر ہوتا تو یہہ شکست اسکو نہوتی تم ہمارے دین مین چلے آؤ عمار نے جواب
مین فرمایا کہ ہم دین اسلام ہرگز نہ پہرینگے اور بعد اسکے وہ دونو بزرگ رسول خدا صلعم کی خدمت مین حاضر ہوئے اور یہہ حال بیان کیا حضرت نے
انکے حق مین دعائے خیر کی اور خدائے تعالی نے یہہ آیت نازل کی اور فرمایا کہ وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ دوست رکہتے ہین اور چاہتے ہین بہت سے

اہل کتاب میں سے یعنی بہت آدمی اہل کتاب میں سے ہیں کہ وہ یہودی ہیں چاہتے ہیں لَوْ يَرُدُّونَكُم مِّن بَعْدِ إِيمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا کاش پھیر دیں تمکو
اے مومنین بعد ایمان تمہارے کفر کرنے والی کہ حسد کرتے ہیں وہ بسبب حسد کرنا کثرت سے یعنی وہ یہودی چاہتے ہیں کہ پھیر دیں تمکو ایمان سے طرف کفر کے کہ تم
کفر کرنے لگو اور وہ تمسے بہت حسد رکھتے ہیں اور تمہارے دشمن جانی ہیں اُنسے پرہیز کرتے رہو اور کفارًا اسم مفعول دوسرا یردون کا ہے اور حسدًا مفعول
مطلق حسدوا محذوف کا ہے پس چاہتے ہیں وہ تمہارا کافر ہوجانا مِّنْ عِندِ أَنفُسِهِم نزدیک نفسوں انکے سے یعنی اپنے جی سے تمہارا کافر ہوجانا چاہتے ہیں
مِّن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ پیچھے اسکے کہ ظاہر ہوگیا ہے واسطے انکے حق یعنی تمہارا کافر ہونا وہ چاہتے ہیں بعد اسکے کہ ظاہر ہوگیا ہے اُن مومنوں کو اسلام
کا حق ہونا اور دین یہود کا باطل ہونا فَاعْفُوا وَاصْفَحُوا انہیں معاف کرو تم اور درگزر کرو تم اُنسے اے مومنین اور منہ اپنا پھیر لو انکی طرف سے اور
ارادہ جنگ کا اُنسے نکرو حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ یہانتک کہ لاوے خدا حکم اپنا اور جاری کرے اپنے حکم کو انکو قتل کیواسطے إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
تحقیق کہ خدا اوپر ہر چیز کے قادر ہے تمہارا بدلا اُنسے لیگا وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ اور قائم رکھو تم نماز اور دو تم زکوٰۃ کو ہمیشہ اور نماز کو
پڑھتے رہو اور زکوٰۃ اسکی وقت پر ادا کرتے رہو وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُم اور جو کچھ کہ آگے بھیجو گے تم نے واسطے نفسوں اپنے کے مِّنْ خَيْرٍ نیکی میں سے
یعنے اعمال نیک کہ تمنے اپنے نفسوں کے واسطے ادا کرکے آگے بھیجے ہیں تَجِدُوهُ پاؤگے تم اُسکو یعنی ثواب اسکا تم پاؤگے عِندَ اللَّهِ نزدیک خدا کے
کہ تمکو عطا کریگا اسواسطے کہ إِنَّ اللَّهَ تحقیق خدا بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ساتھ اسچیز کے کرتے ہو تم بینا ہے اور دیکھنے والا ہے کوئی عمل
تمہارا ضائع نجائیگا ہر ایک عمل کی تمکو جزا دیگا اور حدیث میں آیا ہے کہ جو کوئی خدا کی راہ میں ایک لقمہ یا ایک خرما دیتا ہے خدا تعالیٰ اسکی
پرورش کرتا ہے کہ وہ مثل کوہ عظیم کے ہوجاتا ہے اور کہتے ہیں کہ جسوقت کہ جناب رسول خدا پیغمبر ہوئے اور یہود اور نصاریٰ کی شرع کو منسوخ
کیا تو ہر فرقہ دشمنی کی راہ سے حضرت کے درپے ہوا اور ہر ایک کہتا تھا کہ ہم بہشت میں جائینگے اور جو کوئی ہمارے مذہب پر نہیں وہ
بہشت میں نجائیگا اس حال کو خدا تعالیٰ بیان کرتا ہے وَقَالُوا لَن يَدْخُلَ الْجَنَّةَ اور کہا انہوں نے کہ ہرگز نہ داخل ہوگا بہشت میں إِلَّا
مَن كَانَ هُودًا مگر جو شخص کہ ہووے یہودی أَوْ نَصَارَىٰ یا نصرانی اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے تِلْكَ أَمَانِيُّهُمْ یہ گمان آرزوئیں انکی باطل ہیں
بغیر دلیل کے قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم ان یہودیوں اور نصرانیوں سے کہ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ لاؤ تم دلیل اپنے بہشت میں جانے پر إِن كُنتُمْ اگر ہو
تم اس امر میں صَادِقِينَ راستگو اور ایسا نہیں ہوسکتا کہ جو تم کہتے ہو اپنے تئیں کہ بہشت میں جائینگے بَلَىٰ ہاں وہ شخص بہشت میں جائیگا
کہ مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ جسنے تابع کیا ہے ذات اپنی کو خاص واسطے خدا کے وَهُوَ مُحْسِنٌ اور حال یہ ہے کہ وہ نیک کام کردار میں اور گفتار میں
فَلَهُ أَجْرُهُ عِندَ رَبِّهِ پس واسطے اُسکے اجر اسکا ہے نزدیک پروردگار اُسکے کہ اور ثواب مقرر ہے اسکو فضل و کرم سے وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
اور نہیں خوف ہے اوپر انکے ثواب کے کم ہونیکا وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ اور نہ وہ غمگین ہونگے کسی طرح سے اور ضمیر مفرد کی طرف من کی باعتبار لفظ کے پھیری
ہے اور ضمیر جمع کی باعتبار معنی کے اور منقول ہے کہ یہود اور نصاریٰ جناب رسول خدا صلعم کے پاس جھگڑا لیکر آئے اور کہا کہ ہمارے جھگڑے میں حکم کرو حضرت نے
پوچھا کہ تمہارا کیا قصہ ہے یہود نے کہا کہ ہم مومن ہیں اور نصاریٰ باطل پر ہیں اور نصاریٰ نے کہا کہ ہم مومن ہیں اور یہودی باطل پر
ہیں حضرت نے فرمایا کہ تم سب دین حق سے خارج ہو یہودیوں نے کہا کہ ہم کیونکر خارج ہوں کہ ہمارے پاس کتاب خدا کی ہے اسکو ہم پڑھتے ہیں
اور ایسی ہی نصاریٰ نے کہا کہ ہم بھی کتاب خدا کی پاس رکھتے ہیں اور پڑھتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ تم دونوں نے کتاب خدا کی
مخالفت کی ہے اور نہیں جانتے تم کتاب خدا کو اگر جانتے تو ایک فرقہ دوسرے فرقہ کو تم میں سے بغیر دلیل کے کافر نکہتا اُس قصہ کو خدا تعالیٰ
بیان فرماتا ہے وَقَالَتِ الْيَهُودُ لَيْسَتِ النَّصَارَىٰ عَلَىٰ شَيْءٍ اور کہا یہودیوں نے کہ نہیں ہیں نصاریٰ اوپر کسی چیز کے دین میں سے
وَقَالَتِ النَّصَارَىٰ لَيْسَتِ الْيَهُودُ عَلَىٰ شَيْءٍ اور کہا نصاریٰ نے کہ نہیں ہیں یہودی اوپر کسی چیز کے دین میں سے وَهُمْ يَتْلُونَ الْكِتَابَ اور حال
یہ ہے کہ وہ پڑھتے ہیں یعنے یہودی توریت سو جانتے ہیں کہ نصاریٰ بھی مسیح کو فرزند ثابت کرینگی اس جہت سے کافر ہیں اور نصاریٰ انجیل میں

پڑھتے ہین کہ یہودی بسبب انکار کرنے عیسیٰ اور انجیل کے کافر ہین كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ ایسی ہی کہا اُن لوگونکو کہ لَا يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ نہین
جانتے ہین کچھ مثل کہنے اُن یہود و نصاریٰ کے یعنی جو لوگ کہ کچھ نہین جانتے ہین کہ اُنکے پاس کوئی کتاب نہین ہے مثل مجوس و مشرکین کے اُن لوگون
نے بھی ایسا ہی کہا تہا جیسے کہ یہود و نصاریٰ کہتے ہین کہ ایک فرقہ دوسرے فرقہ کو کافر کہتا ہے فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ پس خدا حکم کریگا
درمیان اُنکے دن قیامت کے فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ بیچ اُس چیز کے کہ تھے وہ بیچ اُسکے اختلاف کرتے اور ہر ایک کو اُسکی سزا دیگا اور حضرت صادق
علیہ السلام سے روایت ہے کہ قریش نے سال حدیبیہ مین جناب رسول خدا صلعم کو مسجد الحرام مین جانے سے منع کیا تھا اُس مقدمہ مین خدا تعالیٰ فرماتا ہے
وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اور کون زیادہ ظالم ہے اُس شخص سے کہ منع کرے مسجدون خدا کو اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ اس سے کہ ذکر کیا جائے
بیچ انکے نام اُسکا وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا اور کوشش کرے بیچ خراب کرنے اور ویران کرنے اُنکے کہ اُن مسجدونکو آباد نہونے دے نمازون سے اور
ذکر خدا سے اور ایک روایت مین ہے کہ بعد ہجرت کے مومنین کو مکے کے مسجدون مین نہین جانے دیتے تھے اُس مقدمہ مین یہہ آیت نازل ہوئی
اور بعضے کہتے ہین کہ بخت نصر نے بنی اسرائیل کو قتل کیا اور اُنکی عورتونکو لوٹ لیا اور بیت المقدس کو خراب کیا اُسکی خبر خدا تعالیٰ اس
آیت مین دیتا ہے اور فرماتا ہے کہ اُولٰٓئِكَ یہہ لوگ منع کرنیوالے مَا كَانَ لَهُمْ نہین لائق ہے واسطے اُنکے اَنْ يَّدْخُلُوْهَا یہہ کہ داخل ہون
وہ اُن مسجدون مین اِلَّا خَآئِفِيْنَ مگر خوف کرنیوالے ہوکر اور ترسان اُسکی عدل اور حکم سے یہہ کہ اُن مسجدونکو آباد ہونے سے منع کرین اور الّا حرف
استثنا کا واسطے توڑنے نفی کے آیا ہے اور خائفین حال واقع ہوا ہے اور اگرچہ حکم خاص لوگون کے واسطے ہے لیکن مراد اُس سے عام ہے
کہ کسی مسجد کو عبادت سے منع نکرنا چاہیئے اور مسجد کو ویران نکرنا چاہیئے کہ اُسمین کوئی نماز نہ پڑھے اور وہ ویران پڑی
رہے اور اُن منع کرنے والونکے حق مین خدا فرماتا ہے لَهُمْ فِي الدُّنْيَا واسطے اُن منع کرنیوالونکے بیچ دنیا کی خِزْيٌ رسوائی اور خواری
ہے وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ اور واسطے اُنکے بیچ آخرت کے عذاب بڑا ہے اور منقول ہے کہ جسوقت آیت قبلہ کی نازل ہوئی تو مسلمانون
نے منہ طرف کعبے کے کیا اور یہود نے مسلمانون پر طعن کرنے لگے کہ بیت المقدس کو چھوڑ کر کعبہ کیطرف نماز شروع کی خدا تعالیٰ نے یہہ آیت نازل کر کے
اور فرمایا کہ وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ اور خاص واسطے خدا کے ہے پورب یعنی کہ جسجگہہ سے آفتاب نکلتا ہے وَالْمَغْرِبُ اور پچھم یعنی بیت المقدس کہ جسجگہہ آفتاب غروب
کرتا ہے فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا پس جدھر کہ منہ پھیرو تم فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ پس اسیجگہ ذات خدا کی ہے اور اُدھر ہی قبلہ ہے کہ خدا تعالیٰ سب جگہہ موجود ہے۔
اور جس طرف کو چاہا حکم نماز پڑھنے کا دیا اور بعضونے وجہ کو قبلہ کے معنی مین کہا ہے اور لام للّٰہ کا ملک کے واسطے ہے اور مشرق اور مغرب سے
مراد جنس اُنکی ہے اسواسطے جمع پہ دلالت کرینگے اور اینما فعل کو جزم کرتا ہے حرف ما اُسکے بعد آئے یا نہ آئے اور اذا اور حیث جزم نہین کرتے
ہین جبتک کہ اُنکے بعد ما نہ آئے اور ثم ظرف مکان ہے اور استعمال اُسکا مکان معین اور غیر معین مین ہوتا ہے اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ خدا وَاسِعٌ
فراخ مغفرت اور عطا سے وسیع کرنیوالا ہے بندونپر کہ زیادہ تکلیف نہین دیتا ہے عَلِيْمٌ جاننےوالا ہے بندونکی مصلحت کا پس وہ لوگ اگر
تمکو مسجد الحرام مین نماز پڑھنے سے منع کرتے ہین تو تم جہان چاہو نماز پڑھو نماز قبلہ کیطرف منہ کرکر وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا اور کہا اُن اہل کتاب نے
کہ پکڑا ہے خدا نے فرزند کو یہود کہتے ہین کہ عزیر خدا کا بیٹا ہے اور نصاریٰ کہتے ہین کہ عیسیٰ خدا کا بیٹا ہے اور خدا فرماتا ہے کہ سُبْحٰنَهٗ پاک ہے وہ
خدا اس سے کہ اُسکے کوئی فرزند ہووے بَلْ لَّهٗ بلکہ واسطے اُسکے ہے اور مخلوق اور ملک اُسکی ہے مَا فِي السَّمٰوٰتِ جو کچھ کہ بیچ آسمانونکے
ہے ملائکہ وغیرہ ہیں وَالْاَرْضِ اور جو کچھ کہ بیچ زمین کے ہے حیوانات اور درخت اور پہاڑ اور انسان وغیرہ خواہ عزیر ہو خواہ
عیسیٰ ہو كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ہر ایک و کل واسطے اُس خدا کے فرمانبرداری کرنیوالے ہین اور سننے والے اُسکے حکم مین بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
پیدا کرنیوالا آسمانونکا ہے اور زمین کا وَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا اور جبوقت حکم کرے کسی امر کو کہ موجود ہوجاوے تو وہ فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ پس سوائے اسکے
نہین کہ کہتا ہے واسطے اُسکے کہ كُنْ ہوجا فَيَكُوْنُ پس ہوجاتا ہے وہ پس جو شخص کہ اسقدر اقتدار رکھتا ہو وہ کیونکر صاحب

فرزند ہوگا اور جو لوگ کہ رسول خدا صلعم کی نبوت کا انکار کرتے تھے انکو رد مین خدا تعالی فرماتا ہی وَقَالَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ اور کہا اون
لوگون نی کہ نہین جانتے ہین اور بالکل نادان اور جاہل ہین کہ لَوْلَا یُكَلِّمُنَا اللّٰهُ کیون نہین کلام کرتا ہی ہمسی خدا جیسا کہ فرشتون سے
کلام کرتا ہی یا ہمارے بزرگون سے کلام کیا تھا اَوْ تَاْتِیْنَآ اٰیَةٌ یا کیون نہین آتی ہی ہمارے پاس کوئی آیت اور اُسمین اطلاع ہو اس امر کی کہ یہہ
کہ یہہ پیغمبر بیشک بھیجا ہوا ہی یا کوئی معجزہ دکھلائے ہمکو کہ اُسکی دعوی کی راستی پر دلالت کرتا ہو یہہ حال تھا کفار کا کہ باوجود دیکھنے معجزون
کے بعد معجزہ کے معجزہ طلب کرتے تھے از روی عناد کے اور کہتے تھے کہ کوئی دوسرا معجزہ دکھلا اللہ تعالی فرماتا ہی کَذٰلِكَ قَالَ الَّذِیْنَ
مِنْ قَبْلِهِمْ ایسا ہی کہا تھا ان لوگون نی کہ پہلے اُنسے تھے نادان اور جاہل مِّثْلَ قَوْلِهِمْ مانند کہنے انکے کے یعنے جیسا کہ یہہ کہتے ہین ایسا ہی پہلے
نادانون نی کہا تھا اپنے پیغمبر سے کہ ہمکو کوئی معجزہ دکھلا باوجودیکہ اکثر معجزات انبیاء کو دیکھتے تھے اور عناد کی راہ سے دوسرا معجزہ طلب کرتے تھے
تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ مشابہ ہین دل انکی آپسمین یعنے ان لوگون کے اور ان لوگون کے دل جہالت اور اندھے ہونے مین آپسمین مشابہ ہین کہ جیسی کہ وہ
لوگ نادان اور دلون کے اندھے تھے ایسی ہی یہہ لوگ نادان اور اندھے ہین انمین آپسمین فرق نہین ہی قَدْ بَیَّنَّا الْاٰیٰتِ تحقیق بیان کر دی ہین ہم نے
دلیلین روشن توحید اور نبوت کی لِقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ واسطے اس قوم کے یقین کرتے ہین نہ وہ لوگ کہ تابع حسد اور عناد کے ہین اور خطاب کرتا ہی خدا طرف رسول
خدا صلعم کے مشرکین کی رد مین اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ تحقیق بھیجا ہی ہم نے تجھکو ای محمد صلعم ساتھ حق کے بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا خوشخبری دینے والا
مومنون کو بہشت کی اور ڈرانیوالا کافرون کو عذاب دوزخ سے اور کہتے ہین کہ ایک روز جناب رسول خدا صلعم کی زبان پر جاری ہوا کہ اگر خدا
تعالی یہود پر عذاب نازل کرے تو خوب ہے کہ یہہ لوگ خوف الہی سے ایمان لاوین حقتعالی نے فرمایا ہی وَلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِیْمِ
اور نہ سوال کیا جائیگا تو ای محمد صاحبون دوزخ سے یعنی دوزخیون کے حال سے تو سوال نکیا جائیگا کہ یہہ کیون نہین ایمان لائے تیرے ذمہ تو فقط ہمارے
احکام کا پہنچا دینا ہے چاہے کوئی ایمان لاوے اور چاہے کوئی کافر ہو اور واسطے ناامید ہونے رسول خدا کے اسلام یہود اور نصارا سے فرماتا ہے کہ
وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْیَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى اور ہرگز نہ راضی ہونگے تجھسے یہود اور نصارا ای محمد صلعم حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ یہانتک کہ پیروی
کرے تو مذہب انکی کی اور جبوقت انکا یہہ ارادہ ہوا کہ انکی پیروی کرے وہ تیری پیروی کا ہیکو کرینگے اور فرماتا ہی خدا کہ قُلْ کہہ تو ای
محمد صلعم ان لوگون سے کہ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ تحقیق ہدایت خدا کی طرف راہ راست کی کہ وہ دین اسلام ہے هُوَ الْهُدٰى وہی ہدایت حق ہے
نہ وہ راہ کہ جسکی طرف تم مجھکو بلاتے ہو اور فرماتا ہی خدا کہ وَلَىِٕنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ اور البتہ اگر پیروی کرے تو خواہشون انکی کی ای محمد صلعم
اور انکی رزو کی موافق تو کرے بَعْدَ الَّذِیْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ بعد اسکے کہ آیا ہی تجھکو علم یعنی بعد اسکی کہ حاصل ہوا ہی تجھکو علم اور یقین اسلام کے
حق ہونیکا اور یہود اور نصارا کے مذہب کے باطل ہونیکا تو اس صورت مین مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ نہین ہی واسطے تیرے عذاب خدا سے بچانیوالا کوئی
دوست وَّلَا نَصِیْرٍ اور نہ مدد کرنیوالا کہ عذاب خدا سے رہائی دلوائے اور یہہ بر سبیل فرض ہے اسواسطے کہ رسول خدا صلعم کی شان مین
یہہ امر محال ہے اور اب خدا تعالی اہل کتاب کے مومنین کا ذکر کرتا ہے کہ اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وہ لوگ کہ دی ہم نی انکو کتاب توریت
یَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ پڑھتے ہین وہ اُسکو حق پڑھنے اسکے کا اور پیروی کرتے ہین وہ اُس کتاب کی بدون تحریف کرنے اور بدلنے کے
جیسے کہ عبداللہ بن سلام وغیرہ اُولٰٓىِٕكَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ یہی لوگ ایمان لانیوالے ہین ساتھ اُس کتاب کے وَمَنْ یَّكْفُرْ بِهٖ اور جو شخص کہ کفر کرے
ساتھ اُس کتاب کے کہ اُسمین سے اپنی طرف سے کچھہ بدل دیوے یا اُسکے حلال اور حرام پر ایمان نہ لاوے فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ پس یہہ
لوگ ہی نقصان پانیوالے ہین کہ دنیا مین فضیحت خواری قید اور قتل اور جزیہ کی اُنکی واسطے ہے اور آخرت مین وہ گرفتار عذاب دوزخ کے ہونگے اور فرماتا ہی
خدا کہ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اذْكُرُوْا ای بیٹو یعقوب کے یاد کرو تم نِعْمَتِیَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتُ عَلَیْكُمْ نعمت میری کو جو کہ انعام کی ہی مین نی اوپر تمہارے اور اس
آیت کو خدا تعالی نی واسطے مبالغہ کے بنی اسرائیل کی نعمت مین پھر بیان کیا ہی اور فرماتا ہی کہ وَاَنِّیْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ اور تحقیق بزرگی دی
مین نے تمکو اوپر عالم کے لوگون کی کہ تم مین بادشاہ اور انبیاء پیدا کئے تمکو اس نعمت کا شکر ادا کرنا چاہیے وَاتَّقُوْا یَوْمًا اور ڈرو تم اوس دن سے

کہ لَا تَجْزِیْ نَفْسٌ ۔ کفایت کریگا کوئی نفس عَنْ نَفْسٍ شَیْئًا کسی نفس سے کچھہ اور کوئی شخص کسی کی خطا اپنے ذمہ نہ لے سکے کہ کوئی کسیکو عذاب سے بچائے وَلَا یُقْبَلُ مِنْہَا عَدْلٌ
اور نہ قبول کیا جاویگا اُس سے فدا کہ کوئی اپنا فدا دیکر عذاب سے محفوظ رہے وَلَا تَنْفَعُہَا شَفَاعَۃٌ اور نہ نفع دیگی اُنکو سفارش کسیکی وَلَاہُمْ یُنْصَرُوْنَ اور نہ مدد کیے جاوینگے
کہ اپنی کمک سے کوئی کسیکو عذاب سے رہائی دلوائے اور اب خدا تعالیٰ حضرت ابراہیم کا حال بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَاِذِ ابْتَلٰی اور یاد کر تو اے محمد صلعم کہ جسوقت آزمایا
یعنی حکم کیا اِبْرَاہِیْمَ رَبُّہٗ ابراہیم کو پروردگار اُسکے نے بِکَلِمٰتٍ ساتھہ کلموں کے یعنی ساتھہ بجالانے کئی چیزوں کے فَاَتَمَّہُنَّ پس تمام کیا اُس نے اُن کلموں کو یعنی
بجالایا اُنکو اور آزمائش سے مراد یہہ ہے کہ معاملہ آزمانے والونکا سا کیا گویا اُسکو علم اُسکا پہلے سے نہ تھا سو اسطرح کہ آزمائش خدا کو واسطے نہیں ہے کہ وہ علام الغیوب ہے
اور آزمانیوالیکو بعد آزمائش کے علم حاصل ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کو پہلے ہی سے علم حاصل تھا کہ یہہ ایسا کریگا اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اُس کلمات سے اعمال حج کے ہیں
اور تمیمی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ مراد اُس سے دس چیزیں ہیں کہ پانچ سر کی ہیں لبونکا کتروانا اور نکالنا مانگ کا اگر ساری سر پر بال ہووین اور کلی کرنا اور ناک میں پانی دینا تین
مرتبہ اور مسواک کرنا اور پانچ بدن کی ہیں ناخن کٹوانی اور بغلوں کے بال منڈوانی اور زیر ناف منڈوانی اور ختنہ کروانا اور پانی سے استنجا کرنا اور ایک آیت
میں ہے کہ مراد اُس سے یہہ ہے کہ ابراہیم کو خواب میں دکھلایا کہ تو اپنے فرزند کو ذبح کر اور اُس نے ذبح کا ارادہ کیا اور ایک آیت میں یہہ ہے کہ مراد کلمات سے وہ
کلمے ہیں کہ جنکے وسیلے سے آدم کی توبہ قبول ہوئی تھی اور وہ محمد اور علی و فاطمہ و حسن و حسین ہیں غرض یہہ کہ جو کچھہ اُنکو حکم ہوا تھا وہ اُنکو بجالائے
اور تمام کیا اور خدا تعالیٰ نے اُسکے بجالانیکی عوض میں قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا کہا تحقیق میں کرنیوالا ہون تجکو واسطے آدمیونکے امام اور پیشوا کہ تمام صلحا و
نیک آدمی بعد تیرے تیری پیروی کرینگے قَالَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ کہا ابراہیم نے اور اولاد میری میں سے یعنی ابراہیم نے کہا کہ میری اولاد میں سے بھی بعضون کو امام کر
قَالَ لَا یَنَالُ عَہْدِی الظّٰلِمِیْنَ کہا خدا نے کہ نہیں پہنچتا ہے عہد میرا کہ وہ امامت ہے ظالموں کو یعنی عاصیوں اور فاسقوں کو تیری اولاد میں سے کسیکو امام نکرونگا
بلکہ نیکوں اور متقیوں اور صلحا کو امام کرونگا اس آیت سے معلوم ہوا کہ انبیا اور ائمہ علیہم السلام معصوم ہیں اور گنہگار آدمی قابلیت اور لیاقت امامت
کی نہیں رکھتے اور ایک دلیل امام کے معصوم ہونیکی یہہ ہے کہ حضرت ابراہیم نے جو کہا تھا کہ میری اولاد میں سے بھی امام کر تو مراد اُنکی اُس سے یہہ نہ تھی
کہ حالت ظلم میں اُنکو امام کر بلکہ مراد یہہ تھی کہ حالت ایمانداری اور اتقا اور نیکی میں امام کر اگرچہ پہلے اُس سے اُنہوں نے ظلم کیا ہو خدا تعالیٰ نے
ابراہیم کے اس قول کو ناپسند کیا اور فرمایا کہ ظالم کو امامت نہیں ہو سکتی اگر کبھی اُسنے ظلم کیا ہے اور کافر ظالم ہوتا ہے چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا
ہے وَالْکٰفِرُوْنَ ہُمُ الظّٰلِمُوْنَ یعنی اور کفار وہی ظالم ہیں پس معلوم ہوا کہ جو شخص ایک زمانہ میں کافر تھا اور دوسرے زمانہ میں وہ مسلمان ہو وہ لوگ قابل
امامت کے نہیں ہیں اور مناقب خوارزمی میں رسول خدا صلعم سے روایت کرکے لکھا ہے کہ جسوقت حضرت ابراہیم نے دعا کی کہ میری اولاد میں بھی
امام کر اور خدا تعالیٰ نے اُنکے جواب میں فرمایا کہ عہد میرا ظالموں کو نہیں پہنچتا تو اُسوقت ابراہیم نے دعا کی وَاجْنُبْنِیْ وَبَنِیَّ اَنْ نَعْبُدَ الْاَصْنَامَ یعنی بچا تو اے
خدا مجکو اور اولاد میری کو اس سے کہ پرستش کریں ہم بتونکو خدا تعالیٰ نے دعا اُنکی قبول کی میری اور علی کے حق میں اور مجکو نبی کیا اور علی کو وصی کیا
اس آیت سے معلوم ہوا کہ جن لوگوں نے بت پرستی کی وہ لائق امامت کے نہیں ہیں گو بعد اُسکے مسلمان ہو گئے ہوں اور فرماتا ہے خدا کہ وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ
اور یاد کر تو اے محمد صلعم جسوقت کیا ہم نے خانہ کعبہ کو مَثَابَۃً جگہہ پھرنے کی یا ثواب کی لِلنَّاسِ واسطے آدمیوں کے اور مراد اُس سے حج کرنے والے ہیں کہ
ہر سال حج کو جاتے ہیں اور ثواب بے نہایت پاتے ہیں وَاَمْنًا اور کیا ہم نے اُسکو جگہہ امن کی کہ وہاں کوئی کسیکو قتل نہیں کر سکتا اور آزار نہیں پہنچا
سکتا یا جگہہ امن کی ہے دوزخ کی عذاب سے اسواسطے کہ حج اور عمرہ موجب مغفرت عصیان ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی داخل حرم میں
پناہ مانگنے والا ساتھہ خدا کی وہ امن میں ہے ناخوشنودی خدا سے اور فرماتا ہے کہ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰہِیْمَ مُصَلًّی اور پکڑو تم اے مومنین مقام ابراہیم میں سے جگہہ نماز
پڑھنے کی اور نافع اور ابن عامر نے واتخذوا کی خا کو فتح سے پڑھا ہے اور باقیوں نے کسرہ سے یعنی جسوقت طواف خانہ کعبہ سے فارغ ہو تو مقام ابراہیم
میں کہ وہ دروازہ خانہ کعبہ کے سامنے ہے اور وہاں ایک حجرہ ہے اور اُسمیں ایک پتھر ہے کہ جسپر حضرت ابراہیم کے پاؤں کا نقش ہے اُسکے قریب دو رکعت
نماز پڑھو کہتے ہیں کہ جسوقت حضرت ابراہیم خانہ کو بناتے تھے اُس پتھر پر کھڑے ہوکر دیوار کو چنتے تھے حضرت ابراہیم کے پاؤں کا نقش اُس پتھر پر

ذکر امامت ابراہیم و ثبوت عصمت امام و بطلان امامت ظالمان غیر معصوم

اور وہ پتھر خانہ کعبہ کی زیر دیوار رہتا جاہلیت کا زمانہ ہوا تو لوگون نے اُسکو وہان سے اُٹھا کر میان لا رکھا کہ اب جس جگہہ ہے جناب رسول خدا نے
اپنے عہد مین فرمایا کہ اس پتھر کو وہان رکھو کہ جس جگہہ پہلے اِس سے ابراہیم کے زمانہ مین تھا لوگون نے اُسکو اُٹھا کر وہان رکھدیا بعد رسول خدا کے جب
عمرؓ کا زمانہ ہوا تو عمرؓ نے لوگون سے پوچھا کہ یہہ پتھر جاہلیت کے زمانہ مین کہان تھا لوگون نے اُسجگہہ کا نشان دیا اور کہا کہ اس جگہہ رکھا تھا عمرؓ نے پھر وہین رکھوا دیا
کہ جسجگہہ جاہلیت کے زمانہ مین تھا اور اُس قدر سے وہین رکھا ہے ایک حجرہ مین اور فرماتا ہی خدا تعالی کہ وَعَہِدْنَآ اِلٰٓی اِبْرٰہٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ اور عہد کیا ہمنے حضرت
ابراہیم اور اسمٰعیل سے یعنے عہد لیا ہم نے اور حکم کیا ہمنے ابراہیم اور اسمٰعیل کو اَنْ طَہِّرَا بَیْتِیَ یہہ کہ پاک کرو تم گہر میری کو بتون سے اور نجاست سے لِلطَّآئِفِیْنَ وَالْعٰکِفِیْنَ
واسطے طواف کرنیوالونکے اور عبادت کرنیوالونکے اور مجاوروں بیت اللہ کے وَالرُّکَّعِ السُّجُوْدِ اور واسطے رکوع کرنیوالونکے اور سجدہ کرنیوالونکے اور رکع
جمع راکع کی ہی اور سجود جمع ساجد کی اور خدا تعالی خانہ کعبہ کو اپنا گہر فرماتا ہی بسبب اسکی بزرگی کے اسواسطے کہ جو چیز عزیز ہوتی ہی اُسکو اپنی
طرف منسوب کرتے ہین جیسے کہ روح اللہ اور خدا تعالی کے علم اور قدرت کو تو نسبت تمام مخلوقات کیطرف برابر ہے اور خاص ایک جگہہ مین
خدا تعالی نہین ہی اور حدیث مین آیا ہے کہ جو کوئی داخل ہوا خانہ کعبہ مین وہ داخل ہوا رحمت خدا مین اور جو کوئی باہر نکلا اُس خانہ
سے وہ باہر نکلا اپنے گناہون سے اور دوسری حدیث مین ہے کہ خدا تعالی رات اور دن مین ایکسو بیس رحمت خانہ کعبہ کیطرف بہیجتا ہے ساٹھہ واسطے
طواف کرنیوالونکے اور چالیس واسطے نماز پڑہنیوالونکے جو کہ وہان نماز پڑہتے ہین اور بیس واسطے نظر کرنیوالون خانہ کعبہ کے اور خانہ کعبہ ایسی جگہہ بنا ہوا تھا کہ وہان
نہ آب شیرین تھا اور نہ گہانس اور نہ زراعت تہی اور نہ میوہ کے درخت تہے بلکہ یہہ سب چیزین وہانسے دور تہین اور یہہ امر باعث تکلیف کا ہی
واسطے حج کرنیوالونکے کہ آدمی اکثر ان چیزونکی طرف محتاج ہوتا ہی اسواسطے حضرت ابراہیم نے روزیکی فراخی کے واسطے دعا مانگی چنانچہ حق تعالی
فرماتا ہے کہ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰہٖمُ اور یاد کر تو اے محمد صلعم جسوقت کہا ابراہیم نے کہ رَبِّ اجْعَلْ ھٰذَا اے پروردگار میرے کر دے تو اس گہر کو
بَلَدًا اٰمِنًا شہر امن والا قحط اور تنگی روزی سے وَّارْزُقْ اَھْلَہٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ اور روزی دے تو لوگون اُسکے کو پہلون اور میوون سے
مَنْ اٰمَنَ مِنْہُمْ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اُن لوگونکو کہ ایمان لائے ہین وہ اُن لوگون مین سے ساتھہ خدا کے اور دن آخرت کے خدا تعالی نے ابراہیم کی اِس دعا کو
قبول کیا کہتے ہین کہ جبرئیل بحکم خدا ایک بستی کو فلسطین کی بستیون مین سے کہ جسمین کثرت سے میوے تہے وہان سے اُکہاڑ کر مکہ مین لائے اور سات مرتبہ
اُسکو بیت اللہ کے گرد پھرا کر تین منزل مکہ سے دور لیگیا اور وہان اُسکو رکھدیا اور سات مرتبہ جو بیت اللہ کا طواف اُسکو کروایا تہا اسواسطے اُس
بستی کا نام طائف ہوا اور طائف مکہ سے تین منزل ہی - اور وہان اس کثرت سے میوے ہین کہ بیان نہین ہوسکتا اور تمام میوے طائف کے مکہ مین بیچا
فروخت کرتے ہین اور بعد قبول کرنے دعا کے واسطے مومنین کے خدا تعالی نے قَالَ کہا کہ وَمَنْ کَفَرَ اور جو شخص کہ کفر کرے اور ایمان خدا پر نہ لائے تو
فَاُمَتِّعُہٗ قَلِیْلًا پس فائدہ دونگا مین اُسکو تہوڑا اور قلیلا صفت ہی مصدر محذوف کی اور تقدیر اُسکی فامتعہ متعا قلیلا ہے اور ابن عامر نے
امتع کو مخفف پڑہا ہے باب افعال سے یعنے فائدہ دونگا مین اُسکو فائدہ دینا تہوڑا کہ وہ فائدہ چند روز کا ہے زندگانی دنیا کا ثُمَّ
اَضْطَرُّہٗٓ اِلٰی عَذَابِ النَّارِ پہر ناچار کر کے اور مجبور کر کے لیجاؤنگا مین اُسکو طرف عذاب آتش دوزخ کے کہ ہمیشہ وہ اُسمین جلا کریگا وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ
اور بُری جگہہ پہرنیکی ہے وہ آتش دوزخ اور اب خدا تعالی حضرت ابراہیم اور اسمٰعیل علیہما السلام کی دعا کا ذکر کرتا ہی کہ وقت تعمیر خانہ کعبہ کے وہ ذکر دعا
کی تہی چنانچہ فرماتا ہے کہ وَاِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰہٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَاِسْمٰعِیْلُ اور یاد کر تو اے محمد صلعم جسوقت کہ بلند کرتا تہا ابراہیم بنیاد کو خانہ کعبہ کے اور
اسمٰعیل اور اُسوقت دعا کی اُنہون نے کہ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اے پروردگار ہمارے قبول کر تو ہمسے اِس عمل کو اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ تحقیق تو سننے والا دعا کا جاننے والا نیتونکا
ہے کہتے ہین کہ ابراہیم تو خانہ کعبہ کو بناتے تہے اور اسمٰعیل اُنکو پتھر دیتے تہے اور ابراہیم اسمٰعیل سے سریانی زبان مین کہتے تہے کہ پتھر لا اور اسمٰعیل عربی زبان مین ابراہیم سے کہتے تہے
کہ پتھر لے اور کہتے ہین کہ پانچ پہاڑونکے پتھر سے خانہ کعبہ کو ابراہیم نے بنایا تہا کوہ طور اور کوہ زیتا اور کوہ لبنان اور کوہ جودی اور کوہ طور سے اور بنیاد اُسکی
کوہ حراسے ہی کہ وہ مکہ کے باہر ہی اور جسوقت وہ مکان طیار ہوا تو کہا کہ اے پروردگار ہمارے قبول کر تو ہمسے کہا کہ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَکَ

وہ اور اگر تو اولاد ہماری مین ایک گروہ مُسْلِمَةً لَّكَ اُمَّةً وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا اپنے اور ثابت قدم ہو واسطے اپنے اور کرنیوالے فرمانبردار اپنے ای پروردگار ہمارے اور کر دونو ہمکو فرمانبردار
کہ فرمانبردار واسطے اور ثابت قدم دین اسلام پر اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہی کہ مراد اس فریق سے اولاد ہاشم بن عبد مناف ہی اور یہہ دعا کی حضرت ابراہیم اور اسمعیل نے
وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا اور دکھلا تو ہمکو ای پروردگار ہمارے مقامات حج ہمارے وَتُبْ عَلَيْنَا اور توبہ قبول کر تو واسطے ہمارے اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ تحقیق کہ تو توبہ قبول
کرنیوالا ہے الرَّحِيْمُ مہربان ہے توبہ کرنیوالوں پر توبہ خشوع اور خضوع اور کسر نفس کی راہ سے ہی نہ یہہ کہ کوئی گناہ ان سے صادر ہوا ہو اور یا یہہ کہ یہہ توبہ انکی واسطے اولاد
کے ہو اور ابن کثیر نے ارنا کو بسکون را پڑھا ہے اور یا سوسی نے بکسر اسی اور ابن عمر دوری نے کسرہ را کا اختلاف سے پڑھا ہے اور وہ یہہ ہے کہ دو تہائی حرکت سے
پڑھی اور ایک تہائی نہ پڑھی اور مضاف مناسکنا کا محذوف ہے اور وہ مفعول ثانی ارنا کا ہے یعنی ارنا مواضع مناسکنا اور یہہ حضرت ابراہیم اور
اسمعیل نے دعا کی کہ رَبَّنَا وَابْعَثْ ای پروردگار ہمارے اور اٹھا تو اور مقرر کر تو فِيْهِمْ بیچ انکے یعنی ہماری اولاد مین رَسُوْلًا مِّنْهُمْ ایک
پیغمبر انہین میں سے يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ کہ پڑھے وہ اوپر انکے آیتین تیری وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ اور سکھلاوے وہ انکو کتاب اور حکمت کہ وہ احکام شرع
کی ہین وَيُزَكِّيْهِمْ اور پاکیزہ کرے وہ انکو شرک اور گناہوں سے اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ تحقیق کہ تو ہی ہے غالب سب چیزوں پر الْحَكِيْمُ حکمت والا
کہ جو کچھ کرتا ہے موافق حکمت اور مصلحت کے کرتا ہے اور یہہ دعا حضرت ابراہیم اور اسمعیل کی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ہی کہ ایک پیغمبر تمہاری اولاد میں
اُٹھا اس لئے کہ اولاد اسمعیل مین سوائے پیغمبر کے کوئی پیغمبر نہین ہوا خداتعالی نے دعا حضرت ابراہیم اور اسمعیل کی قبول کی اور روایت ہی کہ عبداللہ بن سلام نے
اپنے بھتیجوں سلمہ اور مہاجر کو بلا کر کہا کہ تم جانتے ہو کہ توریت مین محمد کی صفات لکھی ہین تم دین اسلام کو جو کہ ملت ابراہیم ہے قبول کرو یہہ سنکر سلمہ تو ایمان
لایا اور مہاجر نے انکار کیا اس ذکر کو خداتعالی بیان کرتا ہے کہ وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اور کون شخص ہے کہ منہ پھیرے دین ابراہیم سے
اور اسکی طرف رغبت نکرے اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ مگر وہ شخص کہ بیوقوف اور خوار ہوئے بیچ نفس اپنے کے اور اپنی ذات مین اور رغب کا صلہ
عن آتا ہے تو وہ روگردانی کے معنی مین ہو جاتا ہے اور نفسہ منسوب بنزع خافض ہے یعنی فی نفسہ اور اسکی ترکیب مین اختلاف بہت ہے اور فرماتا ہے کہ
وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا اور البتہ تحقیق برگزیدہ کیا ہی ہمنے اس ابراہیم کو بیچ دنیا کے بسبب کرم پیغمبری کے وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ
اور تحقیق کہ وہ بیچ آخرت کے البتہ نیکو مین سے ہے اور امام زین العابدین سے روایت ہی کہ دین ابراہیم پر بجز ہمارے اور ہمارے شیعوں کے کوئی نہین ہے اور پھر
فرماتا ہے خدا ابراہیم کی صفات مین کہ اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗ اَسْلِمْ یاد کر تو ای محمد صلعم جسوقت کہ کہا واسطے اس ابراہیم کے پروردگار اسکے نے کہ اسلام لا تو
اور فرمانبرداری کر تو ہمارے احکام کی قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ کہا ابراہیم نے کہ اسلام لایا مین واسطے پروردگار عالموں کے اور فرمانبرداری اسکی
قبول کی جو چاہئے سو حکم کی اور ابراہیم نے جو وصیت کی تھی اپنی اولاد کو اسکو خداتعالی بیان کرتا ہے اور فرماتا ہے وَوَصّٰى بِهَا اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ
اور وصیت کی ساتھ اس دین کے ابراہیم نے بیٹوں اپنے کو اور یعقوب نے اولاد اپنی کو اور یعقوب عطف ابراہیم پر ہے اور اہل شام نے وصی کو اوصی پڑھا ہے باب
افعال سے اور وصیت یہہ کی تھی کہ يٰبَنِيَّ ای بیٹو میرے اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ تحقیق خدا نے برگزیدہ کیا ہے واسطے تمہارے دین کو کہ جو دین حق ہے اور سب
دینوں سے افضل اور بہتر ہے وہ تمکو چاہئے اس صورت مین چاہئے کہ فَلَا تَمُوْتُنَّ پس نہ مرو تم اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ مگر جسوقت کہ تم مسلمان ہو یعنی اگر تم مرو تو
حالت اسلام پر مرو اور فلا تموتن مین ظاہر مین نہی موت سے ہی لیکن حقیقت مین نہی ترک اسلام سے ہی اور وانتم کا جملہ حال واقع ہوا ہے اور یہودی کہتے ہین کہ یعقوب
نے اپنے مرنیکے وقت اپنی اولاد کو دین یہود کی وصیت کی تھی انکے رد مین خداتعالی فرماتا ہے کہ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ کیا تھے تم حاضر ای یہودیو اِذْ حَضَرَ
يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ جسوقت کہ حاضر ہوئی یعقوب کو موت یعنی جسوقت وہ مرا تھا اور انہون نے اپنی اولاد کو وصیت کی تھی کیا تم اسوقت اسکے پاس تھے اور تم جو یہہ
دعوی کرتے ہو کہ یعقوب نے دین یہود کی وصیت کی تھی بالکل تم جھوٹے ہو اور ام منقطعہ ہے اور شہدا جمع شہید کی ہے کہ جو حاضر کے معنی مین ہے اور فرماتا ہے خدا کہ
کہان تھے تم اسوقت کہ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ جسوقت کہا تھا یعقوب نے واسطے بیٹوں اپنے کے مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِيْ کسکو پرستش کروگے پیچھے میرے
یعنی بعد میرے مرنے کے تم کسکی عبادت کروگے قَالُوْا کہا انہون نے یعنی یعقوب کی اولاد نے یعقوب سے کہا کہ نَعْبُدُ اِلٰهَكَ عبادت کرینگے ہم معبود تیرے کو

وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اور معبود باپون تیری کو اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ ابراہیم کو اور اسمعیل کو اور اسحاق کو یعنی تیری باپ براہیم و اسمعیل و اسحاق کی
ہم عبادت کرینگی اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ عبادت کرینگی ہم معبود ایک کو کہ وہ خدای پاک ہی اور سوای اسکی کوی معبود نہین ہی وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ اور ہم
واسطی خدا کے فرمانبرداری کرنیوالی ہین اور ابراہیم اور اسمعیل اور اسحاق بدل ہین اٰبآئک سے اور الٰہًا واحدًا بدل ہی الٰہک سے اور اس آیت مین خدای
تعالی نی ابراہیم اور اسمعیل کو باپ یعقوب کا فرمایا ہی اور حقیقت مین ابراہیم انکی دادا تھی اور اسمعیل انکی چچا تھی پس معلوم ہوا کہ عرب تعلیم کی جہت سے
دادا اور چچا کو باپ کہتی ہین اور آزر کو جو خدا تعالی نی دوسری جگہہ باپ براہیم کا فرمایا ہی اور حقیقت مین وہ چچا انکا تھا اور باپ انکا تارخ تھی تو
اسی جہت سی فرمایا ہی کہ عرب چچا کو بھی باپ کہتی ہین اور سوا اسکی آزر نی حضرت ابراہیم کو پرورش بھی کیا تھا اسواسطی وہ انکو باپ کہتی تھی اور وہ
انکا باپ تھا یا چچا تھا اور یہودی کہتی تھی کہ اولاد کو باپونکی نیکیونکا ثواب ملیگا اور انکی گناہونکا انکو عذاب ہوگا اسواسطی حقتعالی یہودیونکی رد
مین فرماتا ہے کہ تِلْكَ وہ یعنی ابراہیم اور اسمعیل اور اسحاق اور یعقوب وغیرہ انبیا باپ دادا یہودیونکی اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ایک گروہ تھی کہ تحقیق
گذر گئی لَهَا مَا كَسَبَتْ واسطی انکی وہ ہی کہ جو کسب کیا تھا انہون نی اور اعمال بجا لای تھی وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ اور واسطی تمہاری وہ ہی کہ جو کسب کیا ہی تمنی اور جو
اعمال کہ تم خود بجا لائی ہو اور انکو اور تمکو دونون کو موافق اپنی اپنی اعمال کی جزا ملیگی وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ اور نہ سوال کئی جاؤگی تم عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ان چیزسے
کہ تھی وہ عمل کرتی یعنی جو اعمال کہ وہ کرتی تھی تمسی ان اعمال کو نہ پوچھین گی اور انکی برائیونکا تمسی مواخذہ نہوگا نہ انکی نیکیونکا تمکو ثواب ملیگا اور ایسی ہی
اعمال تمہاری انسی نہ پوچھین گی تمہاری اعمال تمہاری واسطی ہین اور انکی اعمال انکی واسطی ثواب اور عذاب ہر ایک کو اپنی اپنی اعمال کا ہی نہ دوسرے کی اعمال کا
اور کہتی ہین کہ یہودیونکی جماعت رسول خدا صلعم کو اور انکی اصحاب کے پاس آئی اور کہنی لگی کہ راہ حق نہین ہی مگر طریق ہمارا تم ہماری دین کی پیروی کرو اور اسیطرح
نصاری لوگ بھی حضرت سے اور حضرت کے صحابے کہا اور اس ذکر کو خدا تعالی بیان کرتا ہی اور فرماتا ہی کہ وَقَالُوْا اور کہا انہون نی یہود اور نصاری نی مومنون کو کہ
كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ہوجاؤ تم یہودی مسلمانو یا نصاری یعنی یہودیون نی کہا کہ تم ہماری دین پر ہوجاؤ اور نصاری نی کہا کہ تم ہماری دین پر ہوجاؤ
ای مسلمانو کہ تَهْتَدُوْا ہدایت پاؤگی تم اور راہ راست پر ہوجاؤگی خدای تعالی فرماتا ہی کہ قُلْ کہہ تو ای محمد صلعم انکی جواب مین کہ نہ ایسا ہی کہ جو تم کہتی ہو بَلْ مِلَّةَ
اِبْرٰهٖمَ بلکہ پیروی کرتی ہین ہم دین ابراہیم کی کہ یعنی دین ابراہیم حَنِيْفًا مائل ہی طرف حق کی اور سب بجیون اور گمراہیون اور ادیان باطلہ کو ترک کرکی طرف دین
حق کے رغبت کرنیوالا ہی اور ملہ مفعول ہی تبع محذوف کا اور حنیفا حال واقع ہوا ہی وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اور نہ تھا وہ ابراہیم مشرکون مین سے یہہ کنایہ ہی طرف مشرک ہونی
اور نصاری کی کہ وہ دعوی کرتی ہین کہ ہم ابراہیم کی تابع ہین حالانکہ ابراہیم مشرک نہ تھی اور یہ کہتی ہین کہ عزیر خدا کا بیٹا ہی اور نصاری حضرت عیسی کو خدا کا بیٹا کہتی ہین اور اب
خدا تعالی مومنین کیطرف خطاب کرتا ہی اور کافی اور تفسیر عیاشی مین لکھا ہی کہ اس خطاب مین مراد علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین ہین اور بعد انکی یہہ قول جاری ہی سب
مومنین کیطرف چنانچہ خطاب کرکی فرماتا ہی کہ قُوْلُوْٓا کہو تم ای مومنین اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ایمان لائی ہم ساتھہ خدا کی وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا اور ساتھہ اس چیز کی کہ نازل
کی گئی ہی طرف ہماری کہ وہ قرآن ہی وَمَآ اُنْزِلَ اور ایمان لائی ہم ساتھہ اس چیز کی کہ نازل کی گئی ہی اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ
طرف ابراہیم کی اور اسمعیل کی اور اسحاق کی اور یعقوب کی اور فرزندان یعقوب کی کہ وہ بارہ شخص تھی اور انکی اولاد مین سے سب بنی اسرائیل ہین اور اسباط وہ بنی اسرائیل
مین بمنزلہ قبائل کی ہین اولاد اسمعیل مین اور اسباط جمع سبط کی ہی اور سبط وہ جماعت ہی کہ رجوع کرتی ہی طرف ایک باپ کی اور لغت مین سبط
درخت کو کہتی ہین اور سبط وہ ہین کہ جو ایک شجر سی ہوویں اور حسن اور حسین علیہما السلام کو جو سبط رسول خدا کہتی ہین اسواسطی کہ یہہ فرزند
رسول خدا ہین اور جو چیز کہ ابراہیم پر نازل ہوئی تھی وہ بیس صحیفہ تھی وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى اور ایمان لائی ہم ساتھہ اس چیز کی کہ دیا گیا ہی موسی
اور عیسی کو اور وہ توریت اور انجیل ہی وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ اور ایمان لائی ہم ساتھہ اس چیز کی کہ دی گئی ہین پیغمبرون کو درگاہ ربی کی طرف سے
یعنی جو کتابین کہ انپر نازل کی گئی ہین کہ وہ باقی کی پیغمبر ہین سوا انبیاء مذکورین کی لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ نہین فرق کرتی ہین ہم درمیان
کسیکی ان پیغمبرون مین بلکہ سب پر ایمان لاتی ہین نہ مثل یہود کی کہ وہ عیسی اور محمد پر ایمان نہ لائی اور نہ مثل نصاری کی کہ وہ محمد پر ایمان نہ لائی

اور جن حق پر قائم ہین فَسَیَکْفِیْکَھُمُ اللّٰہُ پس قریب ہے کہ کفایت کرے تجھکو ای محمد شر انکے سے خدا اور انکو خوار و ذلیل کرے وَھُوَ السَّمِیْعُ اور وہ خدا سننے والا ہے باتین
ان یہود و نصاریٰ و مشرکوں کی الْعَلِیْمُ اور جاننے والا ہے اعتقاد دونون فرقون کا اور احوال کو انکے شیوتکا اور یہ نازل ہونے اس آیت کی یہودی اور نصرانی رسول خدا صلعم سے کرتے
تو انہوں اور مسلمانوں سے کہتے تھے کہ ہماری یہاں صبغہ ہے اور تمہارے ہاں صبغہ نہین اور صبغہ نصرانیون کا تو یہہ تھا کہ جسوقت انکا بچہ سات روز کا ہوتا تھا تو وہ اُسکے
بچہ کو زرد پانی مین غوطہ دیتے تھے اور اُسکو معمودیہ کہتے تھے اور اعتقاد انکا یہہ تھا کہ یہہ پانی بچہ کو پاک کرتا ہے سب ہونے سے سوائے مذہب عیسیٰ کے اور اسکو قائم مقام ختنہ
کے جانتے تھے اور کہتے تھے کہ ہمنے جو اُسکو رنگ دیا ہے یہہ علامت ہے اُسکے نصرانی ہونیکی اور یہودی اور رنگ نصرانیونکے رنگ کے مخالف ملتے تھے کہ آپسمین فرق ہووے اس
قصہ کیطرف حقتعالی اشارہ کرکے فرماتا ہے کہ کہو تم ای مسلمانو کہ صِبْغَۃَ اللّٰہِ کہ پیروی کرتے ہین ہم رنگ کرنے خدا کی صبغہ بمعنی ہے ملت ابراہیم ہے اور صبغہ مراد پیدائش اسلام
ہے بافطرت ہے اور یا یہہ اصل مین صبغنا صبغۃ اللہ ہے یعنی رنگ دیا ہمکو رنگ کرنا خدا کا کہ ہم اسلام رنگے گئے ہین اور خدا جانے ہمکو رنگ کیا ہے پیدائش اسلام پر
اور تمام آدمی اسی رنگ سے رنگے ہوئے ہین اور ہمکو یہی کفایت کرتا ہے وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰہِ صِبْغَۃً اور کون شخص نیک یاوہ ہے خدا سے رنگ کرنے مین کہ تمام
نجاسات کفر سے انکو پاک کردیا اور رنگ وہی ہے کہ جو خدا کا رنگا ہوا ہے اور ظاہر مین بدنکا اور کپڑونکا رنگنا کیا ہوتا ہے جسوقت کہ ایمان درست دلمین نہوا ہو تو ل
شہو جوگی جلت جانی نہین کپڑے رنگنا کیا ہوا اور صبغہ تمیز واقع ہوا ہے پس لگتا مبیجے یہی ہے کہ جو خلاف رنگ کیا ہوا اور اسکو رنگ کرنے پر قائم ہو کہ اسلام
کو اسنے ہاتھ سے دیا ہو اور خاص واسطے خدا کے عبادت کرتا ہو بدون آمیزش شرک کے وَنَحْنُ اور ہم ہین یعنے جو لوگ کہ مسلمان ہین لَہٗ عٰبِدُوْنَ واسطے اسکے
عبادت کرنیوالے ہین خالص بدون شرک کی نہ اسکے غیر کو اور کسیطرح کا ہم شرک نہین کرتے ہین اور تم شرک کرتے ہو پس ہم بہتر ہین دین مین یا تم بہتر ہو۔
اور یہود اور نصاریٰ کو ایسی باتون کے سننے کہ مسلمان انکو جواب دیتے تھے نہایت تعصب ہوتا تھا اور کہتے تھے کہ ہم فرزندان خدا ہین اور پیغمبر ہمیشہ ہم مین
سے ہوتے رہے ہین اور عرب مین کوئی پیغمبر نہین ہوا اسواسطے خدا کے ساتھ ہمکو خصوصیت ہے نہ مسلمانونکو اور اگر پیغمبر ہوتا تو ہم مین سے ہوتا نہ عرب مین سے انکے جواب
مین خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ قُلْ کہہ تو ای محمد صلعم ان اہل کتاب سے اَتُحَآجُّوْنَنَا فِی اللّٰہِ کیا جھگڑتے ہو تم ہمسے بیچ دین خدا کے اور خدا کے باب مین
دعوی فرزندی کا کرکے وَھُوَ رَبُّنَا وَرَبُّکُمْ اور حال یہہ ہے کہ وہ پروردگار ہمارا ہے اور پروردگار تمہارا بھی اور اُسکو کیسا ساتھ خصوصیت نہین ہے سب اُسکی
مخلوقات اور بندی اُسکے ہین اور پرستش اُسکی سب پر واجب ہے اور فرزندی منافی پرستش کے ہے وَلَنَآ اَعْمَالُنَا اور واسطے ہمارے عمل ہمارے
ہین کہ ہمکو انکی جزا ملیگی وَلَکُمْ اَعْمَالُکُمْ اور واسطے تمہارے عمل تمہارے ہین کہ تم اپنے اُن اعمال کی جزا پاؤ گے وَنَحْنُ لَہٗ مُخْلِصُوْنَ اور ہم واسطے اسکی
خالص اعتقاد رکھنے والے ہین اور خالص اُسکو عبادت کرنیوالے ہین اور ہم شرک نہین کرتے ہین اور تم مشرک ہو اور مخلص بہتر ہے مشرک سے۔
اور منقول ہے کہ یہودی کہتے تھے کہ ابراہیم اور اسمعیل اور سوا انکے پیغمبر یہودی تھے اور نصرانی کہتے تھے کہ وہ نصرانی تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
کہ اَمْ تَقُوْلُوْنَ کیا کہتے ہو تم یہہ قراءۃ اہل کوفہ کی ہے سوائے ابو بکر اور ابن عامر کے اور باقی قاری یقولون پڑھتے ہین غائب کا
غائب کا صیغہ یعنی کیا کہتے ہین وہ اہل کتاب کہ اِنَّ اِبْرٰھٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ تحقیق ابراہیم اور اسمعیل اور اسحاق اور یعقوب اور فرزندان
یعقوب کا کَانُوْا ھُوْدًا اَوْ نَصٰرٰی تھے وہ سب یہودی یا نصرانی فرماتا ہے خدا تعالیٰ قُلْ کہہ تو ای محمد صلعم انکو ملامت کرکے ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ کیا تم زیادہ عالم اور جاننے
والے ہو ان پیغمبرونکے حال کے اَمِ اللّٰہُ یا خدا اگرچہ انکو پیغمبر کیا تھا وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ کَتَمَ اور کون زیادہ ظالم ہے اُس شخص سے کہ چھپایا شَھَادَۃً عِنْدَہٗ مِنَ اللّٰہِ گواہی کہ جو ہے اُسکے
نزدیک سے خدا کی طرف سے کہ اُنکی کتاب مین اسیطرح ہے حق ہونے نبوت محمد صلعم کو یعنی یہود اور نصرانی بڑے ظالم ہین کہ جان بوجھکر گواہی کو پوشیدہ کرتے ہین وَمَا
اللّٰہُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ اور نہین ہے خدا غافل اس سے کہ کرتے ہو تم ای یہود و نصاریٰ کہ دیدہ و دانستہ گواہی چھپاتے ہو اور محمد کی نبوت کا انکار کرتے ہو تعملون کی
قرأت مین بیچ مثل قرأت یقولون کے وہی اختلاف ہے تِلْکَ اُمَّۃٌ وہ ایک گروہ تھا انبیا کا کہ قَدْ خَلَتْ تحقیق گذر گئے لَھَا مَا کَسَبَتْ واسطے انکے ہے جو کسب کیا ہے انہونے اور جو
اعمال کئے انہونے کئے مین وَلَکُمْ مَّا کَسَبْتُمْ اور واسطے تمہارے وہ ہے کہ جو کسب کیا ہے تمنے اور اعمال کئے ہین اپنے اعمال کا بدلہ تم کو دیا جائیگا وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ
اور نہ سوال کئے جاؤگے تم انچیزون سے کہ عمل کرتے ہین وہ یعنے انکے اعمال سے نہ پوچھے جاؤگے اور انکے اعمال کی تمکو جزا نہ ملیگی اور منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلعم کہ مین تھے تو بیت المقدس کیطرف نماز
پڑھتے تھے اور سولہ مہینے بیت المقدس کیطرف نماز پڑھی جب مدینہ منورہ مین ہجرت کرکے تشریف لائے تو سترہ مہینے تک بیت المقدس کیطرف نماز پڑھی یہودی طعن کرنے لگے اور کہنے لگے کہ

نہین جانتا ہے اُسکے ہماری قبلہ کیطرف نماز پڑہتے تہے اور ہماری پیروی کرتا ہے پس
اُس قصہ کو خدا تعالیٰ بیان کرتا ہے سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ قریب ہے کہ کہینگے بیوقوف لوگ [illegible] تعالیٰ نے کعبہ کیطرف نماز پڑہنے کا حکم دیا
مَا وَلَّاهُمْ عَن قِبْلَتِهِمُ الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا کسنے پہیر دیا ان مسلمانون کو
قبلہ انکے سے وہ قبلہ کہ تہے وہ اوپر اُسکے کہ پہلے اُسکی طرف نماز پڑہتے تہے اور اب کعبہ کیطرف نماز پڑہنے لگے ہو
یہودی کہتے تہے کہ محمد قبلہ کے امر مین متردد ہے کبہی بیت المقدس کی طرف نماز پڑہتا ہے اور کبہی کعبہ کی طرف اور بعضے یہودی اور منافق
مشتاق ہوا اسواسطے اُسکی طرف اُسنے منہ کیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اُن یہودیون اور منافقون سے کہ لِّلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ
خاص واسطے خدا کے ہے مشرق اور مغرب یعنی کعبہ کہ وہ مشرق کیطرف ہے اور بیت المقدس کہ وہ مغرب کی طرف ہے سب خدا کے واسطے ہے اور سب جگہ وہ موجود ہے جسطرف چاہے
نماز پڑہنے کا حکم دیوے اور موافق مصلحت کے يَهْدِي مَن يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ رہنمائی کرتا ہے جسکو چاہتا ہے طرف راہ سیدہی کی اور از انجملہ یہہ ہے کہ کبہی ہدایت کرتا ہے واسطے
نماز پڑہنے کو طرف بیت المقدس کے اور کبہی طرف کعبہ کے موافق حکمت اور مصلحت کے اور اب خدا تعالیٰ واسطے ذکر کرنے کے فرقہ کی فضیلت امت محمد مرحومہ کی بیان کرتا ہے
کہ وَكَذَٰلِكَ اور ایسے ہی جیسے کہ ہمنے تمکو راہ راست بتلا دیا ویسے ہی جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا کیا ہمنے تمکو گروہ عادل اور برگزیدہ اور خیر
لِّتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ تا ہو تم گواہ اوپر آدمیونکی انبیاء کے واسطے کہ ان آدمیونپر کہ جو انبیاء کی نبوت کو منکر تہے وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ
شَهِيدًا گواہ اور ہووی پیغمبر آخر الزمان اوپر راستی تمہاری کی گواہ یعنے جسوقت تم واسطے انبیاء کے واسطے گواہی دوگی تو تمہارا پیغمبر تمہاری گواہی
دیگا ۔ منقول ہے کہ قیامت کو روز خدا تعالیٰ واسطے الزام اُن لوگونکے کہ جو پہلے پیغمبرونکی نبوت کے منکر تہے اونکے انبیا سے پوچہیگا کہ تمنے پیغام ہمارا کہ وہ ہمارے
احکام تہے کیا پہونچانا اُمتونکو تہا تمنے اپنی اپنی اُمتونکو پہنچایا وہ کہینگے کہ جو کچہ تو نے فرمایا تہا ہم نے سب اُنکو پہنچادیا اور جسوقت خدا تعالیٰ اُنسے احکام
کے پہنچانے پر گواہ اُنکو طلب کریگا تو وہ انبیا اپنی تصدیق کے واسطے اس امت کو یعنی پیغمبر آخر الزمان کی امت کو اپنے گواہ مقرر کر کے لاوینگے اور اس امت کے
لوگ گواہی دینگے کہ انبیاء نے سب احکام خدا کو اپنی امتونکو پہنچا دیئے اُس وقت پہلی اُمتونکے لوگ کہینگے کہ تمکو کیا خبر ہے کہ انبیاء نے ہمکو احکام خدا کے
پہنچادیے ہین تب اس امت کے لوگ اُنکے جواب مین کہینگے کہ ہمنے اپنے پیغمبر سے سنا ہے اور اُسکو خدا تعالیٰ نے اپنی کتاب مین خبر دی ہے اُسوقت جناب سرور کائنات
کو طلب کرینگے اور امت کے حال سے دریافت کرینگے حضرت اپنی امت کی عدالت اور راستگوئی کی گواہی دینگے یہہ مضمون ہے اس آیت کا جو کہ مشہور ہے مفسرین مین اور مذہب اہل
بیت علیہم السلام مین جو کہ وارد ہے وہ یہہ ہے کہ مراد امت وسط سے ائمہ طاہرین علیہم السلام ہین اسواسطے کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہمنے تمکو امت وسط یعنی عادل
بنایا ہے اور جسکو خدا ہی تعالیٰ نے عادل فرمایا ہو وہ بیشک معصوم ہے اسلئے کہ خدا تعالیٰ ظاہر اور باطن کا سب حال جانتا ہے اور جبتک کہ آدمی سب گناہونسے
پاک نہو خدا تعالیٰ اُسکو کبہی عادل نفرمایگا اور ائمہ معصومین کے مراد ہونے کی حدیثین ہماری کتابون مین بہت سے ہین اور اہل سنت کی کتابون مین بہی ابو القاسم حسکانی
نے جو کہ شواہد التنزیل مین روایت بیان کی ہے اُس ایک آیت پر اکتفا کرتا ہون چنانچہ روایت کی ہے سلیمان بن قیس ہلالی نے کہ فرمایا جناب امیر المومنین نے
کہ لِّتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ سے ہم مراد ہین اور رسول خدا صلعم ہمارے گواہ ہین اور ہم گواہ ہین خدا تعالیٰ کے خلق پر اور حجت خدا کی ہین اُسکی زمین مین اور ہم وہ ہین کہ فرمایا
ہے خدا تعالیٰ نے ہمارے حق مین وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا اور اب خدا تعالیٰ بیت المقدس کے قبلہ ہونے کی وجہ بیان کرتا ہے اور فرماتا ہے وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ
اور نہین کیا ہمنے قبلہ الَّتِي كُنتَ عَلَيْهَا اُس جہت کو کہ تہا تو اوپر اُسکے إِلَّا لِنَعْلَمَ مگر تاکہ جانین ہم خدا تعالیٰ نے پیغمبر اور اصحاب کے جاننے کو اپنا جاننا فرمایا ہے جیسکہ
[illegible] پیغمبر کے قریب ہے کو اپنے تئین قریب بنا فرمایا ہے یہ اسواسطے زیادتی خصوصیت اُن لوگون کے ہے طرف خدا کی اور مراد اُسکی یہہ ہے تاکہ جانین پیغمبر اور
مومنین کہ مَن يَتَّبِعُ الرَّسُولَ کون پیروی کرتا ہے پیغمبر کی مِمَّن يَنقَلِبُ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ ان لوگون میں سے کہ الٹے پہر گئے وہ اوپر ایڑیون اپنی کے یعنے مرتد ہوگئے ہین
وَإِن كَانَتْ لَكَبِيرَةً إِلَّا عَلَى الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ مگر اوپر ان لوگون کے کہ ہدایت کی ہے خدا نے ان کو اور ایمان سمجہ رکہتے ہین اور جسطرف کو خدا تعالیٰ اُنکو نماز
پڑہنے کا حکم کرتا ہے دلسے اُسکو قبول کرتے ہین اور جس جہت کو خدا دوست رکہتا ہے نماز کیواسطے اُسکو وہ دوست رکہتے ہین اور انکانت مین ان مخففہ ہے شقلہ کا
اور دلالت کرتا ہے اوپر لام لکبیرۃ کا اور منقول ہے کہ ہجرت سے پہلے جناب سرور نے کعبہ کیطرف نماز پڑہتے تہے بعد اُسکے تیرہ برس بیت المقدس کیطرف نماز پڑہی اور جب
مدینہ مین پہنچے تو بیت المقدس کی طرف نماز پڑہنے کا حکم ہوا اُسوقت لوگون کا حال کہل گیا جو کہ منافق تہے اور اُنکو الفت تہی اپنے باپ دادا کی قبلہ سے اُنکو بیتابی

بہت ناگوار معلوم ہوا اور جس وقت بیت المقدس سے کعبہ کیطرف نماز پڑہنے کا حکم ہوا تو بعضی ضعیف الایمانون کو کمال شاق ہوا غرض یہہ ہے کہ پہلی صورت مین تو کچہ لوگونکی ایمان کا حال کہل گیا کہ وہ کہ یہہ بیطرف نماز پڑہنا خوب جانتے تہے اور بعضون نے اسمین حضرت کی مخالفت کی اور بعضے ایسے تہے کہ اگرچہ انہون نے بظاہر مخالفت نکی تہی لیکن دلمین ناراض تہے اور دوسری صورت مین مدینہ کے بعض لوگونکا حال ظاہر ہوگیا کہ وہ بیت المقدس کیطرف نماز پڑہنیکو پسند کرتے تہے [illegible] اور بعضی یہودی کہتے تہے کہ اگر قبلہ کعبہ کی جہت ہے تو جن لوگون نے پہلے اس سے بیت المقدس کیطرف نماز پڑہی ہے انکی نماز درست نہوئی اور مومنین کو [illegible] تردد تہا کہتے تہے کہ معلوم نہین کہ ہماری نماز صحیح رہی یا نہین انکے جواب مین خدا تعالی فرماتا ہے وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ اور ایسا نہین ہے کہ خدا ضایع کرے ایمان تمہارے کو کہ جو نماز کہ تمنے بیت المقدس کیطرف پڑہی ہے اسکو ثواب تمکو دیوے إِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ تحقیق کہ خدا ساتہہ آدمیونکے البتہ مہربان بخشنے والا ہے کہ عمل کے ثواب سے زیادہ اپنے فضل اور کرم سے دینے والا ہے اور عمل کو کیا دو تو کاہیکو ضایع کریگا اور منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلعم جب کہ بیت المقدس کیطرف نماز پڑہتے تہے تو یہودی کہتے تہے کہ محمد ہمارے قبلہ کیطرف نماز پڑہتا ہے یہہ سخن آنحضرت کو نہایت ناگوار تہا اور یہہ کلام سنکر بہت آزردہ ہوتے تہے اور آرزو کرتے تہے کہ کعبہ کیطرف کہ وہ قبلہ ابراہیم کا ہے نماز پڑہنے کا حکم ہو جاوے جبرئیل سے حضرت نے بیان کیا جبرئیل نے عرض کی کہ تم دعا کرو تمہاری دعا قبول کریگا حضرت نے دعا کی اور جبرئیل اپنے مقام کو چلے گئے اور رسول خدا صلعم ہر ساعت آسمان کی طرف دیکہتے تہے اور منتظر تہے کہ جبرئیل وحی لاوے اسی امر کو خدا تعالی بیان کرتا ہے کہ قَدْ نَرَىٰ تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ تحقیق دیکہتے ہین ہم پہرنے منہ تیری کو اے محمد بیچ آسمان کے وحی کی انتظار مین فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا پس البتہ پہیرینگے ہم تجہکو اس قبلہ کو کہ راضی ہوگا تو اس سے اور پسند کریگا اسکو فَوَلِّ وَجْهَكَ پس پہیر دے تو منہ اپنے کو اے محمد شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ طرف مسجد الحرام کے کہ وہ گرد خانہ کعبہ کے اور خانہ کعبہ اسکے درمیان ہے اور حرام اسلئے کہ مسجد کو اسواسطے کہا کہ وہان قتل کرنا اور ایذا دینا اور درخت کا اکہاڑنا اور گرا پڑا مال اٹہانا حرام ہے کہتے ہین کہ جناب رسول خدا مسجد قبا مین کہ مدینہ سے ایک فرسخ ہے اور اسکو ذو قبلتین کہتے ہین بروز دوشنبہ پندرہوین رجب کی ہجرت کے دوسرے سال مین بدر کی لڑائی سے دو مہینے پہلے نماز ظہر پڑہتے تہے اور حضرت امیر المومنین بہی مع صحابہ کے پیچہے حضرت کے نماز پڑہتے تہے دو رکعت نماز کی تمام ہوئی تہی کہ یہہ حکم نازل ہوا حضرت حضرت رسول خدا صلعم اسوقت درمیان نماز پہر گئے اور منہ اپنا بیت المقدس سے طرف کعبہ کے کیا اور دو رکعت پہلی بیت المقدس کی طرف پڑہے اور دو رکعت پچہلی کعبہ کیطرف پڑہے اور بعد اسکے خدا تعالی حکم عام واسطے تمام امت پیغمبر آخر الزمان کے دیتا ہے کہ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ اور جہانکہین تم ہو اے مومنین فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ پس پہیرو تم منہون اپنے کو شَطْرَهُ طرف اس مسجد الحرام کے کہ درمیان اسکے کعبہ ہے پس رسول خدا صلعم نے بیت المقدس کیطرف تیرہ برس تک مکہ مین نماز پڑہے اور سترہ یا انیس مہینہ مدینہ مین اور اب خدا تعالی یہودیون کی عداوت کو بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے وَإِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ اور تحقیق وہ لوگ کہ دئے گئے ہین کتاب یعنی علما یہود کے کہ جنکو کتاب توریت خدا نے دی ہے لَيَعْلَمُونَ البتہ جانتے ہین وہ علما کہ أَنَّهُ تحقیق وہ پہرنا بیت المقدس سے طرف کعبے کے الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ حق ہے پروردگار انکے کیطرف سے کہ حکم صادر ہوا ہے خدا کیطرف سے اور یہہ امر درست اور راست ہے اسواسطے کہ انہون نے توریت مین پڑہا ہے کہ پیغمبر آخر الزمان دو قبلہ کیطرف نماز پڑہیگا اور آخر قبلہ کو جو ہمیشہ کو رہیگا وہ کعبہ ہوگا باوجود اسکے علما یہود انکار کرتے ہین اور اپنے مذہب کے عوام کو گمراہ کرتے ہین وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ اور نہین ہے خدا غافل عَمَّا يَعْمَلُونَ اس چیز سے کہ کرتے ہین وہ یہودی کہ جان بوجہ کر قبلہ کا انکار کرتے ہین اور روایت ہے کہ یہودی کہتے تہے کہ اگر محمد معجزہ دکہلا اپنے دعوی کی راستی پر کعبہ کیطرف نماز پڑہتے مین تو ہم اسپر ایمان لاوین اور کعبہ کیطرف ہم بہی نماز پڑہنے لگین حق تعالی انکی تکذیب کرتا ہے کہ وَلَئِنْ أَتَيْتَ اور البتہ اگر لاوے تو محمد صلعم اور دکہلاوے تو الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ ان لوگونکو کہ دئے گئے ہین کتاب بِكُلِّ آيَةٍ کل معجزے اپنے حق ہونے پر اور ہر معجزہ تو انکو دکہلاوے تو مَا تَبِعُوا قِبْلَتَكَ نہ پیروی کرینگے وہ قبلہ تیری کی اور ہرگز ادہر کو منہ کرکے وہ نماز نہ پڑہینگے اور منقول ہے کہ یہودی کہتے تہے کہ اگر محمد ہمارے قبلہ کیطرف منہ کرکے نماز پڑہے تو ہم اسپر ایمان لاوین خدا تعالی انکی طمع کے دفع کرنیکو فرماتا ہے وَمَا أَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ

ولئن اتبعت اور البتہ اگر پیروی کیگی تونی محمد بر سبیل فرض اهوآءهم خواہشون انکی کہ قبلہ کرنا مقرر ہین کر انکی قبلہ کیطرف تو نماز پڑہنے لگے من بعد ما جآءک من العلم
پیچہے اُس سے کہ آیا ہے یعنی حاصل ہوا ہے تجہکو علم کہ قبلہ ابراہیم کا حق ہے انک اذا لمن الظلمین تحقیق کہ تو اُسوقت البتہ ظلم
کرنے والون مین سے ہوجائے کہ خدا کے حکم کے برخلاف کرے اور یہہ نہایت مبالغہ ہے انکی طمع قطع کرنے مین اور اب خدائے تعالی پہر یہودیونکی عناد
کو بیان کرتا ہے کہ دیدہ و دانستہ جان بوجہہ کر دین پیغمبر کا انکار کرتے تہی چنانچہ فرماتا ہے کہ الذین اتینهم الکتب وہ لوگ کہ دی ہم نے انکو
کتاب یعنے جن لوگون کو کہ ہم نے کتاب توریت دی ہے وہ لوگ یعرفونه پہچانتے ہین اُسکو یعنے صفات اور حلیہ سے محمد کو پہچانتے
ہین کہ یہہ پیغمبر خدا آخر الزمان ہے اور پہچانتے ہین اُسکو اسطرح سے کہ کما یعرفون ابنآءهم جیسے کہ پہچانتے ہین وہ بیٹون اپنون کو یعنے
گہرونمین اور اُنکو یقین کامل حاصل ہے کہ پیغمبر آخرالزمان یہی ہے لیکن بسبب عناد کے انکار کرتے ہین وان فریقا منهم اور تحقیق کہ ایک
فرقہ اُنمین سے کہ وہ علماء یہود ہین مثل حی بن اخطب وغیرہ لیکتمون الحق البتہ چہپاتے ہین وہ حق کو یعنے وہ صفات پیغمبر کی ہے اپنے مذہب کے عام لوگون
سے وهم یعلمون اور حال یہہ ہے کہ وہ علماء یہود جانتے ہین کہ ہم دیدہ و دانستہ پوشیدہ کرتے ہین محمد کی صفات کو اور فرماتا ہے کہ الحق من ربک حق ہے پروردگار
تیری کی طرف سے ہے ای محمد صلعم کہ تو بیشک پیغمبر ہے فلا تکونن من الممترین پس نہو تو شک کرنیوالون مین سے یہہ خطاب حضرت کی طرف ہے اور مراد
اُس سے امت کے آدمی ہین اور پہر خدا تعالی قبلہ کا ذکر کرتا ہے کہ ولکل وجهة اور واسطے ہر قوم کے جہت قبلہ اور شرع اور ملت ہے کہ هو مولیها
وہ متوجہ ہونیوالا اُسکا ہے اور ابن عامر اور ابو بکر نے مولیہا کو مخفف پڑہا ہے اور معنی اسکے یہہ ہین کہ وہ خدا اپنے حکم سے اُس طرف کا متوجہ
کرنیوالا ہے پس جسوقت کہ واسطے ہر مذہب کے ایک قبلہ ہے کہ وہ اُسکی طرف نماز پڑہتے ہین تو پہر تجہکو کعبہ کیطرف نماز پڑہنے کو کسواسطے عیب
کرتے ہین اور فرماتا ہے کہ فاستبقوا الخیرات پس آگے بڑہ جاؤ تم ای مسلمانو نیکیون مین دوسرے پر این ما تکونوا جس جگہہ کہ ہو تم اور جس قبلہ کیطرف
کہ نماز پڑہو تم یات بکم الله جمیعا لاویگا تمکو خدا سب کو اور جمع کریگا محشر مین تمکو بہی اور اہل کتاب کو بہی اور احادیث اہل بیت
علیہم السلام مین آیا ہے کہ مراد اُنسے اصحاب مہدی علیہ السلام ہین اور فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ واللہ جسوقت ظہور کریگا قائم ہمارا تو جمع کریگا خدا
اُسکیطرف تمام شیعون ہمارے کو تمام شہرون مین سے ان الله علی کل شیء قدیر تحقیق کہ خدا اوپر ہر چیز کے قادر ہے جمع کرنے پر اور مارنے پر اور زندہ کرنے پر اور
فرماتا ہے خدا کہ ومن حیث خرجت اور جسجگہہ سے کہ نکلے تو ای محمد صلعم واسطے سفر کے اور باہر آئے تو فول وجهک شطر المسجد الحرام پس پہیر تو منہ اپنے کو طرف مسجد الحرام کے
وقت پڑہنے نماز کے وانه للحق من ربک اور تحقیق وہ پہرنا البتہ حق ہے پروردگار تیری کی طرف سے وما الله بغافل عما تعملون اور نہین ہے خدا غافل اُس چیز سے کہ کرتے ہو
تم کہ منہ اپنا قبلہ کی طرف کرتے ہو موافق حکم کے اور واسطے زیادتی تاکید کے مکرر فرماتا ہے کہ ومن حیث خرجت اور جسجگہہ سے کہ نکلے تو ای محمد صلعم واسطے سفر کے فول
وجهک شطر المسجد الحرام پس پہیر تو منہ اپنے کو طرف مسجد الحرام کے وقت پڑہنے نماز کے وحیث ما کنتم اور جس جگہہ کہ ہو تم ای امت محمد صلعم
فولوا وجوهکم شطره پس پہیرو تم مومنون اپنے کو طرف اُس مسجد الحرام کے لئلا یکون للناس تاکہ نہووی واسطے آدمیون کے
یعنے واسطے یہودیون کے علیکم حجة اوپر تمہارے حجت کہ کہنے لگین وہ کہ محمد ہمارے دین کا منکر ہے اور پہر ہمارے قبلہ کی طرف
نماز پڑہتا ہے اسواسطے ہم تمکو تاکید مسجد الحرام کی طرف نماز پڑہنے کی کرتے ہین الا الذین ظلموا منهم مگر وہ لوگ کہ ظلم کیا ہے اُنہون
نے اُن یہودیون سے کہ وہ اب بہی تجہکو کہتے ہین کہ پیغمبر قریب ہونیکی رغبت اور اپنے شہر کی الفت سے کعبہ کی طرف نماز پڑہتا ہے اور بت پرست کہتے ہین کہ
محمد سمجہو جانتا ہے کہ ہم حق پر ہین اسواسطے ہمارے قبلہ کیطرف پہر نماز پڑہنے لگا اور یہہ استثنا ناس سے ہے اور فرماتا ہے خدا کہ فلا
تخشوهم پس نہ ڈرو تم اے مسلمانو اُن سے کعبہ کیطرف نماز پڑہنے مین واخشونی اور ڈرو تم مجہہ سے میرے حکم کی مخالفت کرنے مین ولاتم
نعمتی علیکم اور تاکہ تمام کرون مین نعمت اپنی اوپر تمہارے ای مومنین اور لاتم متعلق ہے فولوا کے یعنے لان اتم ولعلکم تهتدون اور تاکہ
تم ہدایت پاؤ طرف احکام شرع کے جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ تمام نعمت بہشت مین داخل ہونیکو کہتے ہین اور جناب امیرالمومنین نے

فرمایا ہے کہ تمام نعمت بہشت مین داخل ہونیکو کہتے ہین اور جناب امیرالمومنین نے فرمایا ہے کہ تمام نعمت یہہ ہے کہ آدمی دین اسلام کے اعتقاد پر مرے
اور خدا تعالی نے فرمایا کہ تمام کرونگا مین تم پر نعمتین اپنی کَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا جیسے کہ بہیجا ہم نے بیچ تمہارے پیغمبر کو کہ اسکے پہنچنے کی تم پر نعمت اپنی
تمام کی ہے اور بہیجا ہے ہم نے اُس پیغمبر کو مِنْكُمْ تم مین سے کہ وہ بہی نسل تمہاری عرب سے ہے اور تمہاری قوم مین سے ہے کہ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا پڑہتا ہے
اوپر تمہارے آیتین ہماری وَيُزَكِّيْكُمْ اور پاک کرتا ہے تمکو کفر اور شرک سے وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ اور سکہلاتا ہے تمکو کتاب کہ وہ
قرآن ہے اور حکمت کہ وہ احکام شرع کے حلال و حرام ہونا ہے وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ اور سکہلاتا ہے تمکو وہ چیز کہ نہین تہے تم جانتے۔
فَاذْكُرُوْنِيْٓ پس یاد کرو تم مجکو طاعت اور عبادت کرکے اَذْكُرْكُمْ یاد کرونگا تمکو مغفرت اور ثواب سے کہ تمہارے گناہونکو بخشونگا۔
وَاشْكُرُوْا لِيْ اور شکر کرو تم واسطے میرے اُن نعمتونکا کہ مینے تمکو دی ہین وَلَا تَكْفُرُوْنِ اور نا شکری کرو تم میرے گناہ کرکے اور
حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اہل طاعت جو خدا کا ذکر کرتے ہین تو خدا تعالی اُنکے ذکر کرنیسے زیادہ اُنکا ذکر کرتا ہے
اور جناب امیرالمومنین نے فرمایا ہے کہ ذکر کرو تم خدا کا ہر مکان مین کہ وہ تمہارے ہمراہ ہے اور دوسری روایت مین یہہ ہے کہ فرمایا آنحضرت
نے کہ شکر ہر نعمت کا پرہیزگاری ہے اُن چیزونسے کہ حرام کی ہین وہ چیزین خدا نے اور حضرت صادق علیہ السلام سے کسی نے پوچہا کہ
شکر کی کچہہ حد ہے کہ جسوقت بندہ اُسکو کرے تو شکر کرنیوالا ہو جائے فرمایا کہ ہان جسوقت کہے کہ الحمد للہ علی کل نعمۃ انعمہا علی اور
فرمایا ہے حضرت صادق نے کہ شیعہ ہمارے وہ ہین کہ تنہائی مین ذکر خدا بہت کرتے ہین اور روایت ہے اُن حضرات علیہم السلام سے کہ
بہشت مین ایک میدان وسیع ہے جسوقت بندہ ذکر خدا مین مشغول ہوتا ہے تو فرشتے اُسکے واسطے اُس میدان مین درخت
لگانے شروع کرتے اور جسوقت وہ ذکر کرنے سے خاموش ہوجاتا ہے تو فرشتے درخت کا لگانا موقوف کرتے ہین اور حضرت
صادق سے منقول ہے کہ جو کوئی وقت صبح کے کہے الحمد للہ رب العالمین اُس نے شکر اُس روز کا ادا کیا اور جو کوئی شام کو کہے کہ الحمد للہ
رب العالمین تو اُسنے شکر اُس شب کا ادا کیا اور ہمیشہ جو ذکر کرنا خدا کا باعث ہے حفاظت نفس کا برائیونسے اسواسطے تاکید ذکر کی فرماتا ہے
کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو خدا اور پیغمبر پر اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ مدد چاہو تم ساتہہ صبر اور نماز کے
کہ صبر تو کلید درجات ہے اور نماز اصل عبادات ہے اور معراج مومنین ہے اور مناجات رب العالمین ہے اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ تحقیق
کہ خدا ہمراہ صبر کرنیوالونکے ہے حفظ اور حمایت اور نصرت اور قبول کرنے دعا مین اور بعض کے نزدیک مراد صبر سے روزہ ہے کہ اُس مین
بہوک اور پیاس سے صبر کرنا ہوتا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی صبر کرے از روی کراہت کے اور خلقت کے
روبرو شکایت نکرے اور اپنے راز کی پردہ دری ہونیسے زاری نکرے وہ شخص عام لوگون مین سے ہے اور نصیب اُسکا وہ ہے کہ
خدا تعالی نے فرمایا ہے وبشر الصابرین الایہ یعنی حصہ اُسکا بہشت ہے اور جس شخص پر بلا نازل ہو اور وہ کشادہ روی سے رہے
اور پیشانی پر اپنی بل نہ ڈالے اور صبر کرے آرام دل اور آرام تن سے پس وہ شخص خاص لوگونمین ہے اور نصیب اُسکا وہ ہے کہ جو
خدا نے فرمایا ہے کہ ان اللہ مع الصابرین اور اب خدا تعالی فضیلت اور بزرگی جہاد کرنیوالونکی بیان کرتا ہے کہ جو راہ خدا
مین شہید ہوئے ہین کہتے ہین کہ صحابہ بدر کی لڑائی کے بعد شہدا کا ذکر کرتے تہے اور وہ شہدا چودہ تن تہے چہہ مہاجرین مین سے
اور آٹہہ انصار مین سے بعضی آدمی افسوس کرکے کہتے تہے کہ فلانے نے بدر کی لڑائی مین اپنی جان دی اور دنیا کی لذتون
سے محروم رہا خدا تعالے اُنکے جواب مین فرماتا ہے کہ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ اور نہ کہو تم
واسطے اُن لوگون کے کہ قتل کیے گئے ہین بیچ راہ خدا کے کہ وہ مردے ہین یعنی راہ خدا مین قتل ہونیوالونکو مردے مت کہو بَلْ
اَحْيَآءٌ بلکہ زندہ ہین وہ نزدیک خدا کے وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ اور لیکن نہین اطلاع رکہتے ہو تم اور کیفیت اُس زندگی کی

تم نہین جانتے ہو تم اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا تعالی شہید کو چند خصلتین عطا فرماتا ہے۔
اوّل یہہ کہ پہلا قطرہ خون کا جسوقت اُسکے بدنسے زمین پر گرتا ہے اُسیوقت خدا تعالے سب گناہونکو اُسکی بخشتا ہے۔
دوسرے یہہ کہ بہشت مین منزل عالی اُسکے نام زد کرتا ہے۔ تیسرے یہہ کہ بہتر حور العین کو اُسکی خدمت کیواسطے مقرر فرماتا ہے۔
چوتھے یہہ کہ اُسکو عذاب قبر اور ہول قیامت سے محفوظ اور امن مین رکھتا ہے۔ پانچوین یہہ کہ تاج بزرگی کا یاقوت سرخ سے اُسکو سر پر رکھتا ہے۔
چھٹے یہہ کہ شفاعت اُسکی اُسکے قریبونمین سے ستر آدمیون کے واسطے قبول فرماتا ہے اور صادق علیہ السلام نے یونس بن ظبیان سے پوچھا کہ کیا کہتے ہین آدمی ارواح مومنین کے بابمین کہا کہ کہتے ہین کہ بعد مرنے کے سبز پرندون کے پوٹون مین ہوتے ہین اور وہ پرندے زیر عرش قندیلون مین ہین فرمایا حضرت نے کہ سبحان اللہ مومن زیادہ پاک ہے اس سے کہ خدا تعالی اُسکی روحکو پرندہ کے پوٹے مین رکھے اے یونس جسوقت مومن مرنیکو ہوتا ہے تو اُسکی پاس محمد اور علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین علیہم السلام اور ملائکہ مقربہ آتے ہین اور جسوقت مرجاتا ہی تو اُسکی روح ایک بدن مین ہوجاتی ہی کہ وہ بدن مثل اُن بدنکے ہوتا ہی کہ جو بدن اُسکا دنیا مین تہا اور وہ کہاتے ہین اور پیتے ہین اور جسوقت کوئی دنیا سے جاتا ہے تو اُسکو اُسی صورت سے دیکھتا ہے جو کہ دنیا مین تہے اور اُسی صورت سے اُسکو پہچانتا ہے اور دوسری روایت مین ہے کہ حضرت صادق سے کسی نے مومنین کی ارواح کے حال سے سوال کیا تو فرمایا کہ وہ اجزان بدنونکی صورتون مین کہ جو دنیا مین تہے اگر تو اُسکو دیکھے تو کہے کہ یہہ فلانا ہے اب خدا تعالی چند امور کو بیان کرتا ہے کہ جنسے بندونکی آزمایش کرے چنانچہ فرماتا ہے وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ اور البتہ آزمائینگے ہم تمکو یعنے اگرچہ ہم تمہارے احوال جانتے ہین اور تمہارے احوال ہمپر کچھہ پوشیدہ نہین ہے لیکن ہم تمہارے ساتھہ معاملہ آزمانیوالونکا سا کرینگے کہ کون تم مین سے صبر کرتا ہے مصیبتونپر اور کون ثابت قدم رہتا ہے اور وہ آزمانا بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ ساتھہ ایک شے کے ہے خوف سے کہ خوف دشمن مین ہم تمکو مبتلا کرین وَالْجُوعِ اور بہوک سے کہ ہم تمکو بے آب و دانہ گرسنہ اور تشنہ رکہین وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ اور نقصان ہونے مالونکے سے یعنے تمہارے مالونکے نقصان سے ہم تمکو آزمائینگے کہ دشمن تمہارے مال لوٹ کرلے جائین اور یا اور کسی طرح تمہارے مال ضائع ہون وَالْأَنفُسِ اور نقصان ہونے جانونکے سے یعنے تمکو ہم جانون کے نقصان ہونے سے آزمائین کہ تم دشمنونکے ہاتہون سے مقتول ہوجاؤ وَالثَّمَرَاتِ اور نقصان ہونے پہلونکے سے ہم تمکو آزمائین اور مراد اُن پہلونسے فرزند ہین کہ یہہ میوے ہین دل کے باغ کے یعنے تمہارے فرزندونکے ضائع ہونے سے ہم تمکو آزمائین کہ اُس مین تم صبر کرتے ہو یا نہین اور رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ جس وقت کسی مومن کا فرزند مرتا ہے تو خدا تعالی فرماتا ہے کہ اے فرشتو کیا قبض کیا تمنے فرزند میری بندہ کا وہ کہتے ہین کہ ہان اے پروردگار ہمارے تو جانتا ہے پہر فرماتا ہے کہ کیا قبض کیا تمنے میوہ اُسکے دل کا وہ کہتے ہین کہ ہان اے پروردگار ہمارے تو جانتا ہے اور پہر پوچھتا ہے کہ کیا کیا میرے بندہ نے جسوقت مرگیا فرزند اُسکا کہتے ہین کہ شکر کیا تیرے بندہ نے اور حمد کی تیری پس کہتا ہے خدا کہ بناؤ تم میرے بندہ کیواسطے ایک گہر بہشت مین اور نام رکہو تم اُسکا بیت الحمد اور حکم اس آیت کا اگرچہ عام ہے لیکن جیسیکہ یہہ آیت امام حسین کے حال پر صادق آتی ہے دوسرے شخص کو ہمنے ایسا نہین سنا گویا خدا تعالی غیب کی خبر دیتا ہی کہ ایسا واقعہ بعض بندگان صالحین پر ہونیوالا ہے اور تاویل اس آیت کی یہی ہے کہ اُسمین اشارہ ہے امام حسین علیہ السلام کے حال کیطرف اور تفصیل اسکی یہہ ہے کہ خوف دشمن کا امام حسین علیہ السلام کو اسقدر تہا کہ خوف کثرت اعدا سے اپنے خیمون کے گرد خندق کہود کر اُسمین آگ روشن کردی تہی کہ دشمن درانہ خیمون مین چلی نہ آئین اور گرسنگی اور تشنگی کا یہہ حال تہا کہ تین روز تک کہانا اور پانی میسر نہوا تہا اور چہوٹے چہوٹے بچے تشنگی کی شدت سے تڑپتے تہے اور نقصان مالونکا اسقدر ہوا کہ خیمونمین اُنکے

Checked
1987

آگ لگادی اور مال اسباب انکا لوٹ لیا یہانتک کہ چادرین عورتونکی سر پر سے اتار لیگئے اور بچون کے کان چیر انکا زیور بندے نکال لئے اور نقصان جانونکا اسقدر ہوا کہ فرزند اور بھائی اور بھتیجے اور بھانجے اور یار اور دوست آنکھون کے سامنے مارے گئے اور نقصان بچونکا اسقدر ہوا کہ گود کے بچے دودہ پیتے ہوئے ذبح ہوگئے اور ان بلاؤن پر کسی طرحکا شکوہ نکیا اور غور اور تامل سے ملاحظہ کرو تو صاف ظاہر ہو جائے کہ یہہ آیت حقیقت مین امام حسین علیہ السلام کی حقمین نازل ہوئی ہے اسواسطے کہ جو کچھ اس آیت مین ہے وہ انکی ہی حال پر صادق آتا ہے اور دوسرے شخص کو ہم ایسا نہین سنتے ہین اور یہہ معرکہ ان حضرت کا بڑا معرکہ ہے اور رونا اور رولانا انکی مصیبت پر ثواب عظیم رکھتا ہے اور اسکے ثواب مین بہت حدیثین وارد ہوئی ہین کہ وہ کتب احادیث مین مذکور ہین لیکن اکثر آدمی محرم مین بدعتین کرکے اپنے ثواب کو ضائع کرتے ہین باجے بجاتے ہین اور بجو آتے ہین اور مرثیون مین جھوٹی روایتین اپنی طرف سے ایجاد کرکے داخل کرتے ہین اور غلو اور تفویض کی روایتو نکو مجلسونمین بیان کرکے لوگون کے ایمان کو فاسد کرتے ہین اور جو راگ کہ شرع مین ممنوع ہین اُس مین مرثیون کو پڑہتے ہین اور عورتین بلند آواز سے مرثیونکو پڑہتے ہین اور نامحرم انکی آواز کو سنتے ہین ان امور سے مومنین کو اجتناب ضرور چاہیئے اور تعزیون پر محتاج آدمی تو اپنی احتیاج کی عرضیان باندہتے ہین اور بیاکا غذکی روٹی کتر کر باندہتے ہین اس مراد سے کہ اگر میری آسودگی اور فراغت ہوگی تو مین چاندی کی روٹی گہڑوا کر تعزیہ پر چڑہاؤنگا اور بے اولاد آدمی کاغذکا لڑکا کتر کر تعزیہ پر باندہتے ہین اس ارادہ سے کہ اگر ہمارے بیٹا پیدا ہوگا تو ہم چاندیکا لڑکا گہڑوا کر تعزیہ پر چڑہائینگے اول تو یہہ کہ یہہ تصویر انسانی ہے اور تصویر کے بنانے سے اجتناب لازم ہے اور سوائے اسکے حاجت کا طلب کرنا پروردگار سے چاہیئے کہ وہ قاضی الحاجات ہے نہ غیر اسکا ان حضرات ائمہ معصومین علیہم السلام سے شفاعت کا چاہنا کہ حقتعالی ہماری حاجت کو بر لاوے اور انکے واسطہ سے دعا کا مانگنا موجب قضائے حاجت اور باعث حصول مقصد ہے جیسیکہ احادیث مین وارد ہوا ہے اور بعضے جہلا جو تعزیہ کو سجدہ کرتے ہین یہہ طریقہ کفار اور مشرکین کا ہے اس سے پرہیز [illegible] زیارت کا پڑہنا بہتر ہے البتہ اگر کربلائے معلی کیطرف منہ کرکے حضرت امام حسین کے روضہ کی نیت سے زیارت پڑہے تو مضائقہ نہین ہے اور بعضے [illegible] تو بہتر ہے لیکن تعزیہ داری کے خلاف مین اُنکو عمل مین لاتے ہین جیسیکہ ماتم تو لباس سیاہ اور سبز اور نیلا پہنتے ہین لیکن [illegible] مکرر لگا کر ایک طرح خوشبوئی اور زینت کی نکالتے ہین اور گوٹا بنا کر کہاتے ہین کہ جسمین کہوپرا اور بادام اور الایچی [illegible] جو کہ شادی پر دلالت کرتی ہین آپسمین تقسیم کرتے ہین بس ایسا نچاہیئے بلکہ بہتر یہہ ہے کہ عشرۂ محرم کے ایام [illegible] سا چاہیئے اور لذیذ کہانون کو ترک کرین بقصد ثواب اور جو رسمین کہ شادی پر دلالت کرتی ہین اُنسے پرہیز کرین اور روایات معتمدہ کتب معتبرہ کے مثل جلاء العیون وغیرہ کتابونکے بیان کرکے روئین اور رولائین تاکہ مستحق ثواب کے ہون اور اب حقتعالی انکے ثواب سے اطلاع دیتا ہے چنانچہ فرماتا ہے وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ اور خوشخبری دے تو ای محمد صلعم صبر کرنیوالونکو الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ وہ لوگ کہ جسوقت پہونچتی ہے انکو کوئی مصیبت تو قَالُوا کہتے ہین وہ وقت نازل ہونے مصیبت کے إِنَّا لِلَّهِ کہ ہم خاص واسطے خدا کے ہین کہ بندہ اور مخلوق اُسکے ہین سوا تسلیم اور رضا کے ہمکو چارہ نہین ہے وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ اور تحقیق کہ ہم طرف حکم اُسکے رجوع کرنیوالے ہین واسطے جزائے اعمال کے اور کسائی نے اناکے نون کو اور للہ کے لام کو امالہ سے پڑہا ہے اور باقیون نے تفخیم سے اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جو کوئی چار چیز پر عمل کرے وہ شخص البتہ بہشتیونمین سے ہو اول کہنا لا الہ الا اللہ واسطے ہرکام کے اور دوسرے اگر کوئی نعمت حاصل ہو تو کہے کہ الحمد للہ اور تیسرے یہہ کہ اگر کوئی گناہ کرے تو کہے کہ استغفر اللہ اور چوتھے یہہ کہ جسوقت کوئی مصیبت پہونچے تو کہے کہ انا للہ وانا الیہ راجعون ایسے لوگون کے

لوگوں کے حق میں حقتعالے فرماتا ہے اُولٰٓئِکَ یہہ لوگ کہ جو وقت مصیبت کے اناللہ وانا الیہ راجعون کہتے ہیں عَلَیْهِمْ اوپر اُنکے
صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ رحمتیں ہیں پروردگار اُنکے کی طرف سے وَرَحْمَةٌ اور مہربانی اور نعمت بزرگ کہ وہ بہشت ہے
وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ اور یہی لوگ ہدایت پانے والے ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہہ آیت
حضرت امیرالمومنین کی شان میں ہے جس وقت اُنکے بھائی جعفر طیار کی خبر پہنچی کہ وہ موتہ میں شہید ہوگئے اُسوقت اُنہوں
نے یہہ واقعہ سنکر کہا کہ اناللہ وانا الیہ راجعون اور جناب امیرالمومنین سے پہلے یہہ کلمہ کسی نے نہ کہا تھا اس صورت
میں اگرچہ یہہ آیت خاص اُنکے واسطے نازل ہے لیکن حکم اسکا عام ہے ہر مومن کے واسطے جو کہ ایسا کرے اور ابن عباس
سے روایت ہے کہ دو بت اساف اور نائلہ صفا اور مروہ پر رکھے تھے ایک صفا پر دوسرا مروہ پر جب اسلام کا غلبہ ہوا اور
بتوں کو توڑا تو اُن بتوں کو بھی توڑ ڈالا اور توڑ کر پھینکدیا مسلمان وہاں کا طواف کرنا مکروہ جانتے تھے اسلیے کہ وہاں بت رکھے تھے
خداے تعالے نے طواف کا حکم کیا اور قمی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ وہ بت صفا مروہ کے درمیان رکھے تھے اور قریش وقت
طواف کے اُنکو چھوا کرتے تھے جب مسلمانوں نے طواف صفا اور مروہ کا مکروہ جانا تو اللہ تعالی نے یہہ آیت نازل کی اور حکم
طواف کا دیا چنانچہ فرماتا ہے کہ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ تحقیق کہ صفا اور مروہ کہ یہہ دونوں پہاڑ مکہ میں ہیں مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ
نشانیوں خدا کی سے ہیں فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ پس جو شخص کہ قصد کرے خانہ کعبہ کا حج کے بجالانے کے واسطے اَوِ اعْتَمَرَ یا عمرہ بجالائے
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ پس نہیں گناہ ہے اوپر اُسکے اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا یہہ کہ طواف کرے ساتھ اُن دونوں صفا اور مروہ کے کہ سات
مرتبہ درمیان اُن دونوں کے پھرے وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا اور جو کوئی بطوع اور رغبت کرے اور بجالائے نیکی کو تو فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ
پس تحقیق خدا قدردان اور جزا شکر کی دینے والا ہے عَلِيْمٌ جاننے والا اعمال بندوں کا اس آیت کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے کہ طواف
صفا اور مروہ کا واجب نہیں ہے اسواسطے کہ فرماتا ہے خدا کہ اگر طواف ان دونوں کا کرے تو گناہ نہیں ہے لیکن احادیث سے ثابت ہے
کہ یہہ طواف واجب ہے اور صورت عمرہ اور حج کی مجملاً یہہ ہے کہ جو کوئی حج کو یہاں سے جاتا ہے تو پہلے عمرہ کو بجالاتا ہے اور جو کوئی یہاں سے
حج کرنے کو جاتا ہے اُسکے حج کو حج تمتع کہتے ہیں اور عمرہ کو عمرۂ تمتع اور وہ یہہ ہے کہ یہاں سے روانہ ہوکر جسوقت یلملم پر پہونچے کہ وہ مکہ
سے دو منزل اس طرف ہے تو وہاں احرام عمرۂ تمتع کا باندھے غسل کرکے اور وہ یہہ ہے کہ لباس سیا ہوا بدن سے اُتار کر ایک تہبند
باندھے اور ایک چادر اوڑھے بدون سیے ہوئے کپڑے کے اور سر کو کھلا ہوا رکھے اور تلبیہ کہے اور وہ یہہ ہے کہ لبیک لبیک
اللهم لبیک لا شریک لک لبیک اور تلبیہ کہتا ہوا مکہ کو روانہ ہو جسوقت مکہ کے گھر دیکھے تو تلبیہ کا کہنا موقوف کرے اور مسجد الحرام
میں پہونچ کے بیت اللہ کا طواف کرے کہ سات مرتبہ گرد اُسکے پھرے اور بعد اُسکے دو رکعت نماز اس طواف کے مقام
ابراہیم میں پڑھے اور پھر مسجد الحرام سے باہر نکلکر سات مرتبہ درمیان صفا اور مروہ کے پھرے اور بعد ساتویں پھیرے کو تھوڑے بال اور
ناخن اپنے کترے یوں عمرۂ تمتع تمام ہوا اور احرام کے کپڑے اُتار کر اگر چاہے پہرے کپڑے سیے ہوئے پہن لیوے اور جب تک حج نکرے
مکے سے باہر نہ نکلے اور ذی الحجہ کی آٹھویں تاریخ کو یا نویں تاریخ کو احرام حج تمتع کا مسجد الحرام سے باندھکر اُسی طرح مکے سے عرفات کو
روانہ ہو اور نویں تاریخ ذی الحجہ کی زوال سے پہلے عرفات میں پہنچے اور زوال سے شام تک وہاں ٹھہرے اور بعد غروب آفتاب کے
وہاں سے مکہ کو اُلٹا پھرے اور رستہ میں شب کو مزدلفہ میں پہونچکر تمام شب وہاں قیام کرے اور صبح کو دسویں تاریخ ذی الحجہ کے
بعد طلوع آفتاب کے وہاں سے مکہ کو روانہ ہو اور رستہ میں جسوقت منا میں پہنچے تو وہاں قربانی کرے اور سر اپنا منڈوائے اور سات
کنکریاں جمرہ کو مارے اور بعد اُسکے مکہ کو روانہ ہو اور وہاں مسجد الحرام میں پہنچکر اُسی طرح طواف بیت اللہ کا کرے کہ اُسکو طواف

زیارت کہتے ہین اور بعد اسکے دو رکعت نماز اس طواف کے مقام ابراہیم مین پڑہے اور مسجد الحرام سے باہر نکلکر سات مرتبہ درمیان صفا اور مروہ کے پھرے اور
پھر مسجد الحرام مین جاکر طواف نساء کرے اور دو رکعت اس طواف کی مقام ابراہیم مین پڑہے اور بعد اسکے پھر منا کو روانہ ہو اور وہان رہے اور گیارہوین
اور بارہوین کو وہان رہے اور ہر روز تینون جمرونکے سات سات کنکریان مارتا رہے اور اگر چاہے بارہوین کو یا تیرہوین کو جمرونکی کنکریان مارکر مکہ کو روانہ ہو
اور حج تمام ہوگیا یہہ سب افعال حج کے ہین اور تفصیل اسکے فقہ کی کتابون مین لکہی ہین اور اب حقتعالی حق کے پوشیدہ کرنیوالون پر لعنت کرتا ہے چنانچہ فرماتا
ہے اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ تحقیق جو لوگ کہ چہپاتے ہین مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى اسچیز کو کہ نازل کی ہمنے نشانیان روشن اور رہنمائی
سے یعنی نشانیان روشن اور دلیلین ظاہر اور رہنمائی جو ہمنے نازل کی ہے اسکو پوشیدہ کرتے ہین مِنْۢ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتٰبِ
بعد اسکے کہ بیان کر دیا ہے ہمنے اسکو واسطے آدمیونکے بیچ کتاب توریت کے مراد ان لوگون سے علماء یہود ہین کہ صفات پیغمبر آخر الزمان کو جو کہ توریت
مین تہی پوشیدہ کرتے تہے اُولٰٓئِكَ یہ لوگ وہ ہین کہ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ لعنت کرتا ہے انکو خدا وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ اور لعنت کرتے ہین انکو لعنت
کرنیوالے گروہ ملائکہ اور مومنین جن و انس مین اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مگر وہ لوگ کہ توبہ کی انہونے وَاَصْلَحُوْا اور نیکی اختیار کی انہونے وَ
بَيَّنُوْا اور بیان کیا انہون نے حق کو جو کہ توریت مین لکہا تہا فَاُولٰٓئِكَ پس وہ لوگ ہین کہ اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ توبہ قبول کرتا ہون مین انکی رجوع کرتا
ہون مین اوپر انکے وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ اور مین توبہ قبول کرنیوالا مہربان ہون کہ جلدی اونپر عذاب نہین کرتا اور توبہ کرنیکی مہلت انکو دی ہے
اور یہہ آیت اگرچہ یہودیونکے حق مین ہے کہ وہ صفات پیغمبر آخر الزمان کو پوشیدہ کرتے تہے لیکن حکم اسکا عام ہے جو کوئی حق کو پوشیدہ کرے اسکا یہی حال
ہے اور اوسپر لعنت خدا کی اور ملائکہ اور جن و انس کی ہے پس جن لوگون نے کہ پوشیدہ کیا نص نبوت امیر المومنین کو وہ اس آیت کے حکم مین داخل
ہین۔ اور اس آیت سے یہہ بہی ثابت ہوا کہ لعنت کرنی مستحقان پر جائز ہے۔ اور صحیح بخاری مین لکہا ہے کہ جناب رسول خدا صلعم نماز صبح کی دوسری رکعت
مین قنوت پڑہتے تہے اور اُسمین کہتے تہے کہ اللهم العن فلانا و فلانا یعنے ایخدا لعنت کر تو فلانے کو اور فلانے کو۔ پس جو لوگ کہ لعنت کرنیکو مستحقان لعنت
پر منع کرتے ہین قول انکا مخالف قرآن اور حدیث کے ہے اور اب خدا تعالی اُن لوگونکا ذکر کرتا ہے کہ جو بدون توبہ کے حالت کفر مین مرگئے۔
اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تحقیق جن لوگون نے کفر کیا وَمَاتُوْا وَهُمْ كُفَّارٌ اور مرگئے وہ جسوقت کہ کفر کرنیوالے تہے یعنے حالت کفر مین بدون
توبہ کئے ہوئے وہ مرگئے اُولٰٓئِكَ یہہ لوگ وہ ہین کہ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ اوپر انکے لعنت خدا کی
ہے اور فرشتونکی اور آدمیونکی سب کی خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ہمیشہ رہنے والے ہین وہ بیچ اس لعنت کے لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ نہ ہلکا کیا جائیگا
اُنسے عذاب کہ جہنم کر دیوین وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ اور نہ وہ مہلت دئے جاوینگے کہ کسی طرحکا عذر کرین اسواسطے کہ بعد مرنے کے عذر مسموع
نہین ہے اور منقول ہے کہ قریش نے جناب رسول خدا صلعم سے عرض کی کہ خدا کا وصف بیان کرو کہ ہم اوسپر ایمان لاوین حقتعالی نے سورہ
قل هو الله احد نازل کی اور اُسکی ہمراہ یہہ آیت نازل کی کہ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ اور معبود تمہارا معبود ایک ہے کہ شریک نہین اسکا یکتا ہے
ذات مین اور صفات مین لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نہین ہے کوئی معبود سوای اسکے کہ سزاوار پرستش کا ہو الرَّحْمٰنُ مہربان بہت بخشش کرنیوالا
دنیا مین بسبب عطا کرنے زندگی اور روزی اور تمام نعمتون دنیا کے الرَّحِيْمُ مہربان بندونپر آخرت مین بسبب مغفرت کے اور داخل
کرنے جنت کے اور اب خدا تعالی اپنی وحدانیت کی دلیلین بیان کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ تحقیق بیچ
پیدا کرنے آسمانونکے اور زمین کے وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ اور آمد و رفت رات اور دنکی وَالْفُلْكِ الَّتِيْ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ اور بیچ پیدا کرنے
کشتیونکے کہ جو جاری ہین بیچ دریا کے بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ بسبب اسکے کہ نفع پہنچاتی وہ آدمیونکو وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ
اور بیچ پیدا کرنے اُسچیز کے کہ نازل کی ہے آسمانون سے یعنی مینہ کہ وہ باران ہے فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا پس زندہ کیا ساتہہ اُس
پانی کے زمین کو بعد مرنے اُسکے یعنی سبز اور تازہ کیا زمین کو بعد خشک ہو جانے کے اُسکے طرح طرحکی بوٹیون اور گہانسون اور سبزیونسے وَبَثَّ فِيْهَا اور

بکھیر دیے بیچ اُس زمین کے اور پھیلائی مِنْ کُلِّ دَآبَّۃٍ ہر قسم کے چوپایوں میں سے اور دابہ اصل میں اُس جانور کو کہتے ہیں کہ جو زمین پر چلے اور استعمال اسکا چوپایوں میں اکثر ہے وَّتَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ اور بیچ بدلنے ہواؤں کے کہ کبھی پُروا ہو گئی اور کبھی پچھوا اور کبھی جنوبی اور کبھی شمالی اور کسائی نے ریح کو بیچ پڑھا ہے وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اور بیچ بادل کے کہ حکم کیا گیا ہے درمیان آسمان اور زمین کے کہ نیچے کو نہیں گر سکتا۔ لَاٰیٰتٍ البتہ نشانیاں ہیں قدرت خدا کی ان سب چیزوں میں کہ دلالت کرتی ہیں اُسکے وجود اور وحدانیت اور قدرت کاملہ پر لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ واسطے اُس قوم کے کہ جو سمجھتے ہیں اور فکر و تامل سے انمیں نظر کرتے ہیں اور سموات کا لفظ جمع آیا ہے اور ارض کا لفظ مفرد ذکر کیا ہے اس واسطے کہ آسمان سات ہیں کہ جمع پر دلالت کرتے ہیں اور قرآن میں کئی جگہہ سات آسمانوں کا ذکر آیا ہے اور زمین ہو اگرچہ سات ہیں لیکن تصریح سے قرآن میں سات زمین کا ذکر نہیں آیا ہے اور اب خدا تعالیٰ بیان کرتا ہے حال مشرکوں کا جو کہ بتوں کی تعظیم کرتے تھے اور خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر رئیسوں کی تابعداری کرتے تھے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَمِنَ النَّاسِ اور بعض آدمی ہیں مَنْ یَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اَنْدَادًا وہ شخص ہیں کہ پکڑتے ہیں وہ اور اختیار کرتے ہیں سوائے خدا کے شریکوں کو وہ بت ہیں اور رئیس انکے یُّحِبُّوْنَھُمْ کَحُبِّ اللّٰہِ دوست رکھتے ہیں وہ انکو اور تعظیم اور طاعت انکی کرتے ہیں مانند دوستی اور تعظیم خدا کے وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اور جو لوگ کہ ایمان لائے ہیں خدا اور پیغمبر پر اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ بہت مضبوط ہیں دوستی کرنے میں خاص واسطے خدا کے یعنی دوستی مومنین کی زیادہ ہے دوستی کافروں کی سے جو کہ وہ بتوں اور رئیسوں سے رکھتے ہیں اس واسطے کہ مومنین بملاحظہ قدرت اور پروردگاری خدا کے خدا سے دوستی رکھتے ہیں اور انکی دوستی پختہ اور خالص ہے بخلاف کفار کے کہ جس وقت کسی بت سے مطلب براری انکی نہیں ہوتی تو اسکو چھوڑ کر دوسرے بت سے دوستی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہہ اُس سے بہتر ہے۔

وَلَوْ یَرَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اور کاش دیکھیں وہ لوگ کہ ظلم کیا ہے انہوں نے اپنی جانوں پر بتوں کے پوجنے سے اِذْ یَرَوْنَ الْعَذَابَ جس وقت دیکھیں گے وہ عذاب کو علانیہ قیامت کے روز تو اُس وقت جان لینگے کہ اَنَّ الْقُوَّۃَ لِلّٰہِ جَمِیْعًا تحقیق خاص قوت واسطے خدا کے ہے سب نہ واسطے بتوں کے اور نہ واسطے انکے رئیسوں کے وَّاَنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعَذَابِ اور تحقیق خدا سخت کرنیوالا عذاب کا ہے اور نافع نے یری کو تری پڑھا ہے تا سے اور یرون کو ابن عامر نے بضم یا پڑھا ہے اور ابو جعفر اور یعقوب نے انکو دو نو جگہہ ہمزہ کی کسرے پڑھا ہے پس وہ لوگ قیامت کے روز عذاب کو دیکھکر جانیں گے کہ قوت خدا ہی کے واسطے ہے اور خدا سخت کرنے والا عذاب کا ہے اور یہہ اُسوقت کا ذکر ہے اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِیْنَ اتُّبِعُوْا جسوقت بیزاری ڈھونڈیں گے وہ لوگ کہ پیروی اور تابعداری کیے گئے ہیں یعنی متبوع انکے اور پیشوا انکے گروہ بت ہیں وہ بیزاری ڈھونڈیں گے مِنَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْا اُن لوگوں سے کہ تابعداری کی ہے انہوں نے یعنی پیشوا اور متبوع اُس روز بیزاری ڈھونڈینگے اپنے تابعداروں سے کہ وہ کفار ہیں وَرَاَوُا الْعَذَابَ اور دیکھینگے وہ تابع اور متبوع دونوں عذاب کو وَتَقَطَّعَتْ بِھِمُ الْاَسْبَابُ اور کٹ جائینگے ساتھ انکے سبب یعنی علاقے اور رابطے خویشی اور دوستی کے جو کچھ کہ آپس میں رکھتے تھے اور اپنے اپنے حال میں سب گرفتار ہو جائینگے کوئی کسی دوسرے کو کیا بخشوائے گا اور ایسے ہی پیروں کو اپنی جانکی پڑی ہوگی مریدوں کو کیونکر عذاب سے چھڑائینگے اور فرماتا ہے خدا کہ وَقَالَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْا اور کہیں گے وہ لوگ کہ تابعداری اور پیروی کی انہوں نے بتوں اور رئیسوں کی لَوْ اَنَّ لَنَا کَرَّۃً کہ کاش تحقیق واسطے ہمارے پھرنا ہووے طرف دنیا کے کہ اگر ہم پھر دنیا میں جائیں تو فَنَتَبَرَّاَ مِنْھُمْ پس بیزاری ڈھونڈیں ہم اُن پیشواؤں اور رئیسوں سے کَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا جیسے بیزاری ڈھونڈی ہے انہوں نے ہم سے اس جگہہ اور الگ ہو گئے ہیں وہ ہم سے اور فنتبرأ مفتوح ہے اس واسطے کہ بعد فا کے تمنی کے جواب میں آیا ہے اور وہ لفظ لو کا ہے کَذٰلِکَ ایسے ہی یعنی جیسے کہ بیزاری ڈھونڈے گا ہر ایک انمیں سے دوسرے سے اور دیکھیں گے وہ عذاب کو ایسے ہی یُرِیْھِمُ اللّٰہُ اَعْمَالَھُمْ دکھلائے گا اون کو خدا اعمال اون کے حَسَرٰتٍ عَلَیْھِمْ حسرت اور افسوس ہو رہیں گے وہ اعمال اُن پر

وَمَا هُمْ بِخَارِجِيْنَ مِنَ النَّارِ اور نہین ہین وہ نکلنے والے آتش دوزخ سے بلکہ ہمیشہ اُسمین جلا کرینگے اور یریکیہ تین مفعول ہین
مفعول اول تو ضمیر ہم کی ہے اور دوسرا مفعول اعمالہم ہے اور تیسرا مفعول حسرات ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے
کہ یہہ آیت اُس شخص کے حقمین ہے کہ مال کو راہ خدامین بسبب بخل کے خرچ نکرے اور جمع کرکے پیچھے اپنے چھوڑ جاے وہ
شخص دو حال سے خالی نہین ہے یا تو وارث اُسکا اُس مال کو راہ خدامین خرچ کریگا اور نیک کامونمین اور یا گناہ اور معصیت مین
اگر راہ خدامین خرچ کیا ہے تو وہ مرنیوالا اُسکو دوسرے کی میزان مین دیکھکر افسوس کریگا کہ ہای جمع تو مینے اس مال کو کیا تہا اور
ثواب اُسکا دوسرے آدمی کو پہونچا اور اگر اُس وارث نے اُس مال کو معصیت خدامین خرچ کیا ہے تو اُس نے قوت دی معصیت مین
خرچ کرنیکے کو جمع کرکے مال کو چھوڑ گیا غرض یہہ ہو کہ از راہ بخل حقوق خدا کو جو کچھہ مال مین تہے اُن کو ادا نکیا اور مال کو چھوڑ کر
دنیا سے چلا گیا وہ مال اُسکا وبال جان ہوگا اور ابن عباس سے روایت ہے کہ بعضی قبائل عرب نے اپنے اوپر زراعت اور چوپاؤن
اور لباسون کو حرام کیا تہا اس مقدمہ مین خدا تعالی نے حکم عام سب بندونکو مومنین اور کفار کو خطاب کرتا ہے کہ يَا أَيُّهَا النَّاسُ
كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ ای آدمیو کہاؤ تم اُن چیزون مین سے کہ بیچ زمین کے ہین میوہ اور غلہ حَلَالًا طَيِّبًا حلال اور پاکیزہ اور حلالا صفت
ہے مصدر محذوف کی اور طیبا صفت بعد صفت ہے اور من تبعیضیہ ہے اور متعلق کلوا کے ہے اور تقدیر اُسکی کلوا مما فی الارض
اکلا حلالا طیبا ہے یعنے کہاؤ تم بعض اسچیز مین سے کہ زمین کے ہے کہانا حلال پاکیزہ اور حاصل اُسکا یہہ ہے کہ جو کچھہ شرع
حلال ہے اُسکو اپنے اوپر حرام مت کرو وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ اور نہ پیروی کرو تم قدمون شیطان کی
کہ اُسکے پیچھے چلو اور جو کچھہ وہ اغوا کرے وہ کرو إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ تحقیق کہ وہ واسطے تمہارے دشمن ہے ظاہر کہ چاہتا ہے
کہ تمکو فریب دیکر دوزخ مین ڈالے اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مراد خطوات الشیطان سے یہہ ہے کہ طلاق دینے کی قسم
کہای اور گناہ کرنے کی نذر کرے اور بغیر خدا کے دوسرے کی قسم کہاے إِنَّمَا يَأْمُرُكُمْ بِالسُّوءِ وَالْفَحْشَاءِ سوا اسکے نہین کہ
حکم کرتا ہے شیطان تمکو ساتہہ بدی اور فحش کے یعنے وہ تمہارے دلون مین وسوسہ نہین ڈالتا مگر بدی کا اور بڑی ہیلی ہوئی
اور ظاہر گناہ کا وَأَنْ تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ اور یہہ کہ کہو تم اوپر خدا کے مَا لَا تَعْلَمُونَ اسچیز کو کہ نہین جانتے ہو تم یعنے اُس امر کا
ڈالتا ہے کہ خدا کے حقمین تم وہ بات کہو کہ جسکا علم نہین رکہتے ہو جیسے کہ شریک کرنا خدا کا اور حلال کرنا حرام کا اور حرام کرنا حلال کا
اور اس آیت مین اشارہ ہے طرف اس امر کے بہی کہ اپنی طرف سے مسئلہ کو بیان مت کرو چنانچہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے
کسی نے پوچہا کہ کیا ہے حق خدا کا بندون پر فرمایا کہ جو کچھہ جانتے ہو وہ کہو اور جو نہین جانتے اُسمین توقف کرو اور کہو کہ ہم نہین جانتے
اور اپنی طرف سے کچھہ بنا کر مت کہو اور منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیون سے فرمایا کہ تم مسلمان
ہو جاؤ اُنہون نے جواب مین کہا کہ ہم اپنے باپ دادا کی تابع ہین اور ہم اُنہین کے پیروی کرتے ہین کہ وہ ہم سے زیادہ دانا
تہے حلال و حرام کے مقدمہ مین اُس حال کو خدا تعالی بیان کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا اور جس وقت کہا جاتا
واسطے اُنکے کہ پیروی کرو تم مَا أَنْزَلَ اللَّهُ اُس چیز کی کہ نازل کی ہے خدا نے کہ وہ قرآن ہے کہ جسکو خدای تعالی نے
واسطے ہدایت کے نازل کیا ہے قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ کہا اُنہون نے کہ بلکہ پیروی کرتے ہین ہم مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا اسچیز کی
کہ پایا ہے ہمنے اوپر اُسکے باپون اپنے کو کہ جو مذہب اُنکا ہے وہ ہی ہمارے نزدیک پسندیدہ ہے خدای تعالی اون کے
جواب مین فرماتا ہے کہ أَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا کیا اگر ہووین باپ اُنکے کہ نہ سمجہین کسی چیز کو دین مین سے اور
مذہب شرک و دین یہود کا رکہتے ہون وَلَا يَهْتَدُونَ اور نہ ہدایت پاوین وہ بلکہ ضلالت اور کجی پر ہون کیا تب بہی اون کی پیروی

کرینگے یعنی باپ اُنکے یہودی یا نصرانی یا بت پرست ہوں کہ امر دین مین کچھ نسمجھے ہوں اور نہ کچھ فکر اور تامل کرتے ہوں اور اپنی جہالت سے انہوں نے کفر کو اختیار کر لیا ہو تو کیا تب بھی وہ اُن باپوں اپنے ہی کی پیروی کرینگے ایسا نہین ہو سکتا کہ وہ بے دلیل ایک امر کو اختیار کرتے ہین بلکہ چاہیے کہ وہ خود تحقیق کرین اور حق کو دریافت کر کے اختیار کرین نہ یہہ کہ باپون کی پیروی پر کفایت کرین اور اس آیت سے یہہ بھی معلوم ہوا کہ مذہب مین پیروی والدین کی اور اپنی قوم کی نچاہیے بلکہ خود تحقیق کرکے مذہب کو اختیار کرے لیکن اس زمانہ مین جسکو دیکھتے ہین یہی معلوم ہوتا ہے کہ ہر مذہب والا خواہ ہندو ہو یا مسلمان یا یہودی یا نصرانی یا سنی یا شیعہ اپنے باپ کی یا اپنی قوم کی مذہب پر ہوتا ہے اور جو امر کہ اُنکی مذہب کی مضر اُنکی کتابون مین ہے اور دوسرے مذہب کی اُس سے حقیقت پائی جاتی ہے اُسکی وہ تاویل کرتے ہین یا اُسمین سکوت کرتے ہین اور اپنے باپ کے مذہب کو ترک نہین کرتے گو مذہب اُنکی باپونکا واقع مین باطل معلوم ہوتا ہو اور بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اکثر آدمی بسبب حب جاہ اور ریاست کے حق سے خارج ہو گئے لیکن اُنکے تابعین اُسکی اصلاح کیواسطے واہی واہی تاویلین کرتے ہین اور اُنکی پیروی کو ترک نہین کرتے اور بعض آدمیونکو اس امر نے گمراہ کیا ہے کہ کہتے ہین کہ اس مذہب مین بڑے علما گزرے ہین کیا وہ سب گمراہ تھے کہ اس مذہب کو اختیار کرتے — لیکن یہہ نہین خیال کرتے کہ ہنود اور نصاری مین بھی بڑے بڑے علما اور فہمیدہ اور عاقل لوگ ہین اُنکو بھی اُنکے باپون کی پیروی نے گمراہ کر رکھا ہے اور وہ بھی مذہب کو اپنے باپوں کی حق جانتے ہین چاہیے کہ وہ بھی حق پر ہوں پس چاہیے کہ مذہب کے مقدمہ مین کسیکی پیروی نکرین بلکہ خود تحقیق کر کے اختیار کرین اور ایسے ہی حال رسوم کا ہے کہ اکثر رسوم خلاف شرع ہین اور اُنکو بیجا صرف کرتے ہین اپنے باپونکی پیروی سے اور اپنی قوم کے لحاظ سے اور ترک اُنکو نہین کرتے اور یہہ رسوم عورتونکی اطاعت سے اکثر عمل مین لاتے ہین اور خوف خدا کا نہین کرتے کہ کل قیامت مین جب خدا پوچھیگا اور کہیگا کہ تمنے میرے حکم کے برخلاف یہہ کام کیوں کیے تو اُسکا کیا جواب دینگے اور اب خدا تعالی کفار کے مثل بیان کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ وَمَثَلُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اور مثل اُن لوگونکی کہ کافر ہوئے اور خدا پر ایمان نلائے کَمَثَلِ الَّذِیْ یَنْعِقُ مانند مثل اس شخص کے کہ آواز دیتا ہے وہ بِمَا لَا یَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً ساتھ اُس چیز کے کہ نہین سنتی ہے وہ چیز مگر بلانے اور پکارنے کو یعنے جیسے کہ کوئی کسی جانور کو آواز دیوے تو وہ جانور بجز اُس آواز اور ندا کے اُسمین سے کچھ اور مطلب ہرگز نہین سمجھتا ہے ایسے ہی حال کفار کا ہے کہ اگر کوئی ڈرانیوالا خدا کی طرف سے اُنکو ڈراوے تو وہ کفار بجز ایک آواز کے اُسکے ڈرانیکو کچھ نہین سمجھتے اور حقیقت سخن کو دریافت نہین کرتے تامل کر کے اور عناد اور تکبر کے سبب سے اُسکی سمجھنی کی طرف متوجہ نہین ہوتے اور اسی سبب سے صُمٌّ بہرے ہین وہ کلام حق کے سننے سے بُکْمٌ گونگے ہین وہ سخن حق کے کہنے سے عُمْیٌ اندھے ہے وہ راہ راست کی طرف جانے سے فَهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ پس وہ نہین سمجھتے ہین اور گویا کہ کچھ عقل نہین رکھتے ہین کہ دریافت کرین اور سمجھین پیغمبر کے ارشاد کو اور اب خدائے تعالے مومنین کو خطاب کر کے فرماتا ہے کہ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگ کہ ایمان لائے ہو کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰکُمْ کھاؤ تم پاکیزہ اُن چیزون مین سے کہ روزی دی ہے ہمنے تمکو یعنے حلال کھانے کہ جو ہمکو ہمنے دیے ہین اور کھانا اُنکا تمہارے اوپر ہمنے حلال کیا ہے اُن کو تم کھاؤ وَاشْکُرُوْا لِلّٰهِ اور شکر کرو تم واسطے خدا کے اُس روزی کی عوض مین کہ جو تمکو دی ہے اِنْ کُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ اگر ہو تم کہ خاص اُسیکو پرستش کرتے ہو تم نہ اُسکے غیر کو اور جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص چاہے کہ دعا

اُسکی قبول ہووے تولازم کہ وہ کسب حلال سے پاکیزہ کہانا کماکر کہاوے اور فرمایا ہے جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ترک کرنا لقمہ حرام کا خدا کے نزدیک افضل ہے دوہزار رکعت نماز سنتی سے اور پہیر دینا اور دور کرنا دانہ حرام کا اپنے پاس سے برابر ستر حج کے اور حدیث قدسی مین آیا ہے اور خدا تعالی فرماتا ہے کہ مجکو تعجب ہے آدمیون اور جنون سے کہ روزی تو انکو مین دیتا ہون اور شکر میرے غیر کا کرتے ہین اور اللہ تعالے نے حلال کا ذکر کر لیا تو اب حرام چیزونکا ذکر کرتا ہے کہ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ سوائے اسکے نہین کہ حرام کیا ہے اللہ نے اوپر تمہارے مردار کو سوائے ٹڈی اور مچھلی کے کہ جو پانی کے زندہ باہر نکل کر مرجاوے وَالدَّمَ اور حرام کیا ہے خون کو سوا اُس خون کے کہ بعد ذبح کے گوشت مین رہ گیا ہو کہ وہ حلال ہے وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ اور حرام کیا ہے گوشت خوک کو اور خوک کی سب چیزین حرام اور نجس ہین یہانتک کہ دانت اور بال وغیرہ سب نجس ہین وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ اور حرام کیا ہے اُسچیز کو کہ آواز دی گئی ہو ساتہہ اُسکے واسطے غیر خدا کے یعنے وقت ذبح کے حیوان پر سوائے خدا کے کسی غیر کے نام کی آواز دیجاوے اور وقت ذبح کے اُسپر کسی غیر کا نام لیا جاوے سوائے خدا کے۔ اُسکا کہانا بہی حرام ہے اور اہلال اصل مین چاند دیکہنے کو کہتے ہین لیکن عادت اسطرح سے جاری ہوگئی ہے کہ وقت دیکہنے چاند کے آوازین بلند ہوتی ہین اسواسطے آواز کرنے کے معنی مین مستعمل ہوگیا ہے فَمَنِ اضْطُرَّ پس جو شخص کہ مضطر اور ناچار ہو کہ خواہ تو کوئی شخص اُسپر زبردستی کرے یا ایسی اُسکو بہوک ہو کہ اُس سے خوف مرجانے کا ہو اور کوئی طعام میسر نہووے کہ اس سے سدرمق کرے غَيْرَ بَاغٍ جسوقت کہ نہ زیادتی اور ظلم کرنے والا ہو وہ شخص کہ کسی ایسے ہی دوسرے مضطر اور ناچار سے چہین لیوے یا امام زمانپر خروج کرے یا رہزنی کرے یا بقصد لذت کہاوے ایسا نہووے وَلَا عَادٍ اور نہ تجاوز کرنے والا ہو وہ شخص سدرمق سے بڑہکر کہ سیر ہوکر کہاوے بلکہ تہوڑا سا اسقدر کہاوے کہ جس سے جان بچ جاوے اور مرے نہین اور غیر باغ حال واقع ہوا ہے اور لاو لاعاد پر واسطے تاکید نفی کے زیادہ کردیا ہے پس ایسا ناچار آدمی اگر ایسی حالت مین ان حرام چیزون مین سے بقدر سدرمق کے کہاوے تو اُسپر کچہہ گناہ نہین ہے کہ خدا تعالی فرماتا ہے فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ پس نہین گناہ اوپر اُسکے اسواسطے إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ تحقیق خدا بخشنے والا ہے اپنے بندونکو رَحِيمٌ مہربان ہے اپنے بندونپر اسقدر حرام کہانے کی رخصت دینے پر واسطے حفاظت جان کے اور حدیث مین وارد ہوا ہے کہ باغی تو وہ شخص ہے کہ امام معصوم پر خروج کرے اور عادی وہ ہے کہ رہزنی کرے اور بعضی حدیث مین آیا ہے کہ باغی تو ظالم ہے اور عادی غاصب ہے اور بعضی حدیث مین چور کے واسطے بہی عادی کا لفظ آیا ہے پس ان لوگونپر بقدر سدرمق بہی حرام کہانے مین سے کہانا جائز نہین ہے اور پہلے اس سے گزر گیا ہے کہ علماء یہود جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات کو توریت مین سے اپنے روزینون کے موقوف ہونے کے خوف سے بدل دیتے تہے پہر خدا تعالی اسی مقدمہ مین فرماتا ہے کہ إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ تحقیق وہ لوگ کہ پوشیدہ کرتے مَا أَنْزَلَ اللَّهُ اُسچیز کو کہ نازل کی ہے خدا نے مِنَ الْكِتَابِ کتاب سے یعنے صفات پیغمبر جو کہ کتاب توریت مین لکہی ہین انکو پوشیدہ کرتے ہین اور من الکتاب بیان ہے ما کا وَيَشْتَرُونَ بِهِ اور خرید کرتے ہین وہ ساتہہ اُس مال کرنے کے یعنے اُسکی عوض مین ثَمَنًا قَلِيلًا مول تہوڑا سا أُولَئِكَ یہہ لوگ کہ جو صفات پیغمبر آخر الزمان کو پوشیدہ کرنے مین مول تہوڑا سا خرید کرتے ہین اور اُس مول کو کہاتے ہین وہ لوگ مَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نہین کہاتے ہین بیچ پیٹون اپنے کے إِلَّا النَّارَ مگر آگ کو وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اور نہ کلام کرے گا اُنسے خدا دن قیامت کے وہ کلام کہ جس سے انکو نفع ہووے وَلَا يُزَكِّيهِمْ اور نہ پاکیزہ کریگا اُنکو اُنکے اعمال کی ناپاکی سے وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ اور واسطے اُنکے عذاب ہے دردناک

کہ وہ عذاب آتش دوزخ کا ہے اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ یہہ وہ لوگ ہیں کہ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ کہ خرید کیا ہے اُنہوں نے گمراہی کو بِالْهُدٰى
بدلے رہنمائی کے وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ اور عذاب کو بدلے مغفرت کے فَمَآ اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ پس کس چیز نے صابر کیا اُنکو
اوپر آگ کے یعنے کس چیز نے اُنکو دلیر کیا اعمال بد کرنے پر کہ جو باعث ہیں عذاب آتش دوزخ کے ذٰلِكَ یہہ عذاب
بِاَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ بسبب اسکے ہی کہ نازل کیا ہے خدا نے کتاب کو ساتھہ حق کے اور راستی اور درستی کے ساتھہ۔ اور
اُن لوگون نے اُسکو ترک کیا اور جھٹلایا وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِى الْكِتٰبِ اور تحقیق وہ لوگ کہ اختلاف کیا ہی اُنہون نے
بیچ کتاب کے کہ کسی نے تو کہا ہے کہ وہ سحر ہے اور کسی نے کہا وہ شعر ہے اور کسی نے کہا کہ وہ پہلونکے قصے ہیں یہہ لوگ اختلاف
کرنے والے لَفِىْ شِقَاقٍ بَعِيْدٍ البتہ بیچ مخالفت بعید کے ہیں اور بیچ عناد کے ہیں کہ حق خلاف کہتے ہیں اور منقول
ہے کہ یہودی نماز کو مغرب کی طرف پڑہتے تہے اور نصاری مشرق کی طرف پڑہتے تہے اور بنا کار اپنے مذہب
کی قبلہ توجہ رکہتے تہے اور ہر ایک اپنے قبلہ کو بہتر جانتا تہا اور کہتے تہے کہ عبادت منحصر اسی توجہ قبلہ پر ہے۔
اللہ تعالے اُنکے جواب میں فرماتا ہے کہ لَيْسَ الْبِرَّ نہین ہے نیکی اور پسندیدہ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ (رکع)
یہہ کہ پہیرو تم موہنون اپنے کو قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ طرف مشرق اور مغرب کے کہ فقط مشرق اور مغرب
کے طرف اپنے اپنے موہنون کو کرکے حق پر ہوجاؤ اور حفص اور حمزہ نے بر کے را کو منصوب پڑہا ہے۔
لیس کی خبر مقرر کرکے اور اسم اوس کا ان تولوا ای بتاویل مصدر یعنی لیس البر تولیتکم اور باقی کے
قاریون نے بر کو مرفوع پڑہا ہے لیس کا اسم مقرر کرکے اور ان تولوا کو بتاویل مصدر کے خبر اوسکی
پڑہا ہے اور یہان اسم اور خبر دونون معرفہ ہیں اور جبوقت دونون معرفہ ہون تو اختیار ہے کہ جسکو چاہو اسم ٹہیراؤ
اور جسکو چاہو خبر کہو اور نافع اور ابن عامر نے لیکن کے نون کو مخفف پڑہا ہے اور فرماتا ہے خدا کہ وَلٰكِنَّ
الْبِرَّ اور لیکن نیکی یہہ ہے کہ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ کوی شخص
ایمان لاوے ساتھہ خدا کے اور دن آخرت کے اور فرشتونکے اور کتاب کے اور پیغمبرون کے یعنی
سب کتابون اور سب پیغمبرون پر ایمان لاوے نہ مثل یہود اور نصاری کے کہ بعضی کتابون پر اور بعضی
پیغمبرون پر ایمان لائے اور بعض پر ایمان نہ لائے وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ اور نیکی یہہ کہ دیوے مال کو
اوپر دوستی اُس مال کے یعنی مال کو بہت دوست رکہتا ہو اور پہر راہ خدا میں اُس کو دیوے اور
یا یہہ کہ دیوے مال کو اوپر دوستی اُس خدا کے ذَوِى الْقُرْبٰى قرابت والون کو وَالْيَتٰمٰى اور یتیمونکو
وَالْمَسٰكِيْنَ اور مسکینون کو وَابْنَ السَّبِيْلِ اور مسافر کو وَالسَّآئِلِيْنَ اور سوال کرنے والون کو۔
وَفِى الرِّقَابِ اور بیچ چھڑانے گردنون کے یعنے غلامون اور لونڈیون کے دیوے کہ گردنین اُنکی
جو پہنس رہی ہین آقاؤن کی ملک مین وہ مال اُن کو دیکر آزاد ہوجائین اور اپنی گردنون کو اپنے
آقاؤن سے چھڑالیوین وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ اور نیکی یہہ ہے کہ قائم رکہے نماز کو کہ ہمیشہ اوسکو پڑہتا رہے
وَاٰتَى الزَّكٰوةَ اور دیوے زکوة کو اگر قدرت اوسکی رکہتا ہو وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا
اور وفا کرنے والا ساتھہ عہد اپنے کے جبوقت کہ عہد کیا ہو اُنہون نے وَالصّٰبِرِيْنَ فِى الْبَاْسَآءِ
وَالضَّرَّآءِ اور صبر کرنے والے بیچ فقر اور فاقہ اور رنج اور سختی کے وَحِيْنَ الْبَاْسِ اور وقت لڑائی

اُولٰئِكَ یہہ گروہ راہ خدا مین دینے والی اور نماز کو قائم رکھنے والی اور زکوۃ کو ادا کرنے والی اور عہد کو وفا کرنے والی اور صبر کرنے والی فاقہ اور سختی مین اَلَّذِیْنَ صَدَقُوْا وہ لوگ ہین کہ سچے ہین وہ دین مین وَاُولٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ اور یہہ ہی لوگ وہ ہین کہ جو پرہیزگار ہین اور ڈرنیوالے ہین اپنے خدا سے ظاہر اور باطن مین اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی عمل کرے اِس آیت پر تحقیق کہ کامل کیا اُس نے ایمان اپنا اور علی بن الحسین علیہما السلام نے فرمایا ابوحمزہ ثمالی سے کہ ای ابوحمزہ چاہتا ہی تو کہ خدا تعالی تمام تجکو موت دیوین اور سب گناہ تیرے بخشین تو چاہیے کہ نیکی کری تو کہ راہ خدا مین دیوے تو پوشیدہ اور اپنے یگانون سے سلوک نیک کرے تو کہ یہہ صفت عمر کو زیادہ کرتی ہے اور فقیری کو دور کرتی ہے اور ستر طرح کی موت بد کو دفع کرتی ہے پس صدقہ دینا اور یگانون سے سلوک کرنا موجب ثواب دنیا اور آخرت کا ہی اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی یتیم کی پرورش کرے اور اوسکو کہانا دیوے یہانتک کہ وہ مستغنی ہو جاوے اللہ تعالے نے بہشت کو اُسپر واجب کرتا ہے اور دعا کی رسول خدا کی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ خداوندا مجکو مسکینون کا ہمنشین کر کہ حضرت کی کسی بی بی نے کہا کہ یہہ دعا کسواسطے کرتے ہو فرمایا کہ وہ توانگرون سے چالیس برس پہلے بہشت مین جائینگے اور بعد اسکے فرمایا کہ مساکین سے دوستی کرو اور اُنکو راہ خدا مین دو اگرچہ آدہا خرما ہو اور اُنکو جہڑکو نہین اور اُنکو ناامید مت کرو کہ خدا تعالے تمپر رحمت زیادہ کرے اور منقول ہے کہ جو کوئی مسافر پر نوازش کرے حقتعالی اُسکے مقصود دنیا اور آخرت کے روا کرے اور وہ شخص قبر مین اور صراط پر اور میزان پر غریب نہووے بلکہ ایک جماعت اُسکے ہمراہ ہووے کہ اُسکو ہولونسے بیخوف کرین اور فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی لونڈی اور غلام کو اپنے مال مین سے کچھہ دیوے کہ وہ اپنے تئین غلامی کی قید سے آزاد کروائین وہ شخص سایہ رحمت اور حمایت خدا مین ہوگا اُس دن کہ جسدن کوئی سایہ نہوگا بجز رحمت خدا اور حدیث صحیح مین آیا ہے کہ ایمان نرکہی جو کوئی کہ امانت کو ادا نکرے اور دین نہ رکہے جو کوئی کہ عہد کو وفا نکرے اور بہی حدیث مین آیا ہے کہ قیامت کے روز صاحبان بلا اور بیماری کو اسقدر ثواب دیوینگے کہ تندرست آرزو کرینگے کہ کاش ہمکو دنیا مین طرح طرح بیماریون اور بلاؤن مین مبتلا کرتے کہ ہمکو یہہ ثواب ملتا اور ہمارے علما نے اتفاق کیا ہے اسپر کہ عمل کرنے والا اس آیت پر بجز امیر المومنین علیہ السلام کے دوسرا کوئی شخص نہین ہوا کہ تمام صفتون کاملہ کا اپنے مین جمع کرنیوالا ہو اور اب خدائے تعالے احکام شرع کے شروع کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگ کہ ایمان لائے ہو کُتِبَ لکھا گیا ہے یعنے واجب کیا گیا ہے عَلَیْکُمُ الْقِصَاصُ فِی الْقَتْلٰی اوپر تمہارے قصاص لینا بیچ مقتولون کے اور لحاظ رکھنا برابری کا کہ آزاد کے بدلے آزاد سے قصاص لینا چاہیے اور غلام کے بدلے غلام سے اور عورت کے بدلے عورت سے اور منقول ہے کہ پہلے اسلام سے جبکہ دو گروہ مین لڑائی ہوتی تھی تو زبردست گروہ کے آدمی کمزور گروہ کے آدمیون مین سے عوض غلام کے آزاد کو قتل کرتے تھے اور بدلے عورت کے مرد کو قتل کرتے تھے اور ایک مرد کے عوض مین دو مردونکو قتل کرتے تھے اور بعد ہجرت کی رسول خدا کی خدمت مین یہہ حال

کیا گیا تو انکو اوپر یہ حکم نازل ہوا چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ قتل کیا جاوے آزاد ساتھہ آزاد کے یعنی بدلے ایک آزاد کے وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ اور ایک غلام بدلے
ایک غلام کے وَالْاُنْثٰی بِالْاُنْثٰی اور عورت بدلے عورت کے اور غلام کے بدلے آزاد کو نہ قتل کرینگے بلکہ بہت سختی سے اُس آزاد کو مارینگے
اور قید کرینگے اور عورت بدلے مرد کو قتل نکرینگے بلکہ جسوقت کہ وہ عورت قتل کیجاوے وارثان عورت نصف دیت وارثان قاتل کو ادا کریں اور بعد اسکے خدا تعالیٰ دیت کا تقدیر
مین ذکر کرتا ہے فَمَنْ عُفِیَ لَهٗ پس اگر معاف کیا جاوے واسطے اُس قاتل کے مِنْ اَخِیْهِ برادر دینی اُسکی کیطرف سے کہ وہ مقتول ہے شَیْءٌ کچھہ
یعنی کوئی چیز قاتل کو مقتول کیطرف سے معاف کیجاوے اسطرح سے کہ وارث مقتول کے قصاص یعنی کو قاتل سے معاف کردیوین اور اسکے خونبہا
لینے پر راضی ہو جائیں تو فَاتِّبَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ پس پیروی کرنی چاہیئے ساتھہ نیکی کی اور اتباع خبر ہے مبتدائی محذوف کی اور تقدیر اُسکی
یہہ ہے کہ فحکمہ اتباع بالمعروف یعنی پس حکم اُسکا پیروی کرنی ہے ساتھہ نیکی کے وارثان مقتول کو کہ قاتل سے زیادہ طلب نکرین اور اُسپر سختی
نکرین اور اگر تنگدست ہو تو اُسکو مہلت دیوین وَاَدَاۗءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ اور ادا کرنا طرف اسکے ہے ساتھہ نیکی کے یعنی ادا کرنا خون بہا کا قاتل کو بھی
طرف وارثان مقتول کی نیکی کے ساتھہ چاہیئے اور قاتل خونبہا کو خوشحالی سے پہنچاوے طرف وارثان مقتول کے کہ اُسمین کچھہ کمی نکرے اور باوجود
قدرت کے اُسکے ادا کرنے مین دیر نکرے ذٰلِكَ یہہ حکم قصاص کو معاف کرکے اُسکی عوض مین خونبہا لینا تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ تخفیف
ہے پروردگار تمہارے کیطرف سے اور مہربانی اور بخشش ہے بندونپر کہ اُسمین فائدہ وارثان مقتول کو ہے اور قاتل کی جان بھی بچتی ہے اسواسطے
کہ اگر فقط قتل ہی ہوتا تو قاتل کی جان جاتی رہتی اور اگر عفو ہوتا بدون خون بہا کے تو وارثان مقتول کا دل فقط معاف ہی کرنے
سے خوش نہوتا اور توریت مین قصاص لینا لازم لکہا تہا اور معاف کرنا اور خون بہا لینا حرام تہا اور انجیل مین فقط معاف
کر دینا لکہا تہا اور قصاص اور خونبہا حرام تہے خدا تعالیٰ نے اس امت مرحومہ پر رحم کرکے تینون امرون مین اختیار دیا
چاہو قصاص لو اور چاہو خونبہا لو اور چاہو معاف کرو کچھہ نہ لو فَمَنِ اعْتَدٰى پس جو شخص کہ حد سے گزر جاوے بَعْدَ ذٰلِكَ بعد اسکے کہ معاف
کیا جاوے اور خونبہا لیا جاوے اور وہ گزر جانا حد سے یہہ ہے کہ بعد لینے خون بہا کے اور معاف کرنے کے پھر قاتل سے قصاص لیوے اور یا یہہ کہ قتل
بعد ادا کرنے خونبہا کے کسی اور کو مار ڈالے تو فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ پس واسطے اسکے عذاب ہے درد ناک آخرت مین کہ وہ جلنا ہے دوزخ مین اور کہتے ہیں
کہ قصاص لینا خونبہا کے لینے کے بعد خدا کی رضا مندی سے بری ہونا ہے جبتک کہ توبہ نکرے اور فرماتا ہے خدا وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ اور واسطے
تمہارے بیچ قصاص کے زندگی ہے اے صاحبو عقلوں کی لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ تا کہ تم ڈرو اور پرہیز کرو تم ناحق کرنے سے اسواسطے کہ قصاص کے
خوف سے کوئی کسیکو قتل نکریگا اور دونون زندہ رہین گے قتل کا ارادہ کرنیوالا بہی اور جسکو قتل کرنا چاہتا تہا وہ بہی اور اب خدائی
تعالیٰ وصیت کا ذکر کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ كُتِبَ عَلَيْكُمْ لکہی گئی ہے اوپر تمہارے یعنے فرض کی گئی ہے اوپر تمہارے اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ
جسوقت کہ حاضر ہو کسی تمہارے کو یعنی جسوقت کہ حاضر ہو تم مین سے کسیکو الْمَوْتُ موت یعنی آثار موت کے ظاہر ہوں کہ کوئی بیماری مہلک
لاحق ہو یا زمانہ پیری کا آگیا ہو اُسوقت مین اِنْ تَرَكَ خَيْرًا اگر چھوڑے خیر کو یعنی مال کو بعد اپنے تو فرض کی گئی ہے الْوَصِيَّةُ وصیت
یعنے اگر کسیکو تم مین سے آثار موت کے ظاہر ہوں اور بعد اپنے مال کو چھوڑے تو اس صورت مین فرض کی گئی ہے اُسپر وصیت کرنی
لِلْوَالِدَيْنِ واسطے باپ اور ماں کے وَالْاَقْرَبِيْنَ اور واسطے قریبوں کے انکو اپنے مال مین سے دینے کے واسطے کہہ جاوے کہ تمہارے مرنے کے بعد انکو
دیوین اور چاہیئے کہ وصیت کرین بِالْمَعْرُوْفِ ساتھہ نیکی کے کہ وہ وصیت تہائی مال سے زیادہ نہو اسواسطے کہ تہائی مال سے زیادہ کی وصیت
کرنی مین دوسرے وارثونپر ظلم ہوتا ہے الوصیۃ مفعول مالم یسم فاعلہ کتب کا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ مبتدا ہے اور خبر اوسکی للوالدین
ہے اور بالمعروف متعلق وصیت کے ہے کہ وہ مصدر ہے اور یہہ وصیت کرنی حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ثابت اور واجب ہوا پرہیز گار لوگوں
کہ خدا سے ڈرتے ہیں ظاہر اور پوشیدگی مین اور حقا مصدر موکد اور مفعول مطلق فعل محذوف کا ہے اور تقدیر اُسکی حق ذلک حقا علی المتقین ہے

ذکر رحمۃ

ذکر وصیت کرنیکا

اور پہلے اس سے ایام کفر میں رواج تھا کہ وصیت کرکے غیروں کو اپنا مال دیتے تھے اور والدین اور قریبوں کو محروم رکھتے تھے اسواسطے خدا تعالیٰ
نے اس رسم کو منسوخ کیا ہے اور والدین اور یگانوں کے واسطے وصیت کرنی واجب کی لیکن میراث کی آیت سے کہ بعد اسکے نازل ہوئی ہے یہ حکم بھی منسوخ
ہو گیا اور وصیت کرنا جیسے تھا اور وصیت کرنا سنت ہے اور فرماتا ہے خدا کہ فَمَنْ بَدَّلَهٗ پس جو کوئی کہ بدل دے تو اس امر وصیت کو یا وصیت کرنیوالے کے کہنے کو
بَعْدَمَا سَمِعَهٗ بعد اسکے کہ سنا ہے اسکو بخوبی اور ثابت ہو لیا ہے نزدیک اسکے فَاِنَّمَآ اِثْمُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يُبَدِّلُوْنَهٗ پس سوا اسکے نہیں کہ گناہ اسکا اوپر ان
لوگوں کے ہے کہ جو بدلتے ہیں وہ اسکو اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ تحقیق کہ خدا سننے والا ہے وصیت کرنیوالوں کی قول کا عَلِيْمٌ جاننے والا ہے نیت کو وصیت کرنیوالوں کی
اور بدلنے کو بدلنے والوں کی فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا پس جو شخص کہ ڈرے وصیت کرنیوالے سے میل کو حق سے طرف باطل کے یعنی جو کوئی کہ ڈرے
وصیت کرنیوالے سے وصیت میں خواہ وارث خواہ وصی حق سے طرف باطل کے رغبت کرنیکو اَوْ اِثْمًا یا گناہ کرنیکو عمدًا کہ حق سے گزر جاوے اور
تہائی مال سے زیادہ کے دینے کی وصیت کرے یا ایک وارث کو کل مال کے دینے کی وصیت کرے اور دوسرے وارث کو بالکل محروم رکھے
اور اسیطرح خلاف شرع کے وصیت کرے فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ پس صلح کرواوے وہ درمیان انکے یعنی صلح کروادیوے وہ وصی یا اور کوئی وارثوں میں ان لوگوں میں کہ جنکے
واسطے وصیت کی ہے کہ جو کچھ بیجا تھا اسکو موقوف کردے تو فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ پس نہیں ہے کوئی گناہ اوپر اوسکے کہ اس نے باطل کو حق سے بدل کر
حقکو قائم رکھا ہے اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ تحقیق خدا بخشنے والا ہے اس شخص کو کہ جسنے باطل کو موقوف کرکے حقکو قائم رکھا ہے رَّحِيْمٌ مہربان ہے اس
شخص پر کہ جو وصیت کے مضمون سے نگزرے اور اب خدا تعالیٰ روزہ کی فرض ہونیکو بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو كُتِبَ عَلَيْكُمُ لکھی گئی ہیں اوپر تمہارے یعنی فرض کیے گئے ہیں اوپر تمہارے اور واجب کیے گئے ہیں الصِّيَامُ روزے کہ
كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ جیسے کہ فرض کیے گئے تھے اوپر ان لوگوں کے کہ مِنْ قَبْلِكُمْ پہلے تمسے تھے لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ تاکہ تم ڈرو تم اور پرہیز کرو تم گناہ
سے اسواسطے کہ روزہ توڑ ڈالتا ہے قوت شہوت کو اور فرمایا خدا نے کہ فرض کیا گیا ہے تمپر روزہ جیسے کہ فرض کیا گیا ہے پہلے لوگوں پر
یہ تسلی ہے مسلمانوں کی کہ حکم نہیں کہ تمپر ہی روزہ فرض ہوا ہے بلکہ پہلے لوگوں پر بھی فرض تھا اور فرمایا کہ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ
روزے رکھو تم دنوں شمار کیے گئے میں اور مقرر کیے گئے ہیں کہ وہ دن رمضان کے ہیں اور ایامًا منصوب علی الظرفیۃ ہے اور تقدیر
اسکی یہ ہے کہ کتب علیکم ان تصوموا ایامًا معدودات فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا پس جو شخص کہ ہووے تم میں سے بیمار ماہ رمضان میں کہ
طاقت روزہ رکھنے کی نرکھتا ہو اَوْ عَلٰى سَفَرٍ یا اوپر سفر کے ہو یعنی یا یہ کہ ماہ رمضان میں کسی سفر میں ہو کہ وہ سفر مباح ہو تو
فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ پس شمار دنوں اور سے ہے یعنی بعد ماہ رمضان کے عوض اسکے روزے رکھو اور فعدۃ کی تقدیر فعلیہ عدۃ ہے وَعَلَى
الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ اور اوپر ان لوگوں کے کہ طاقت رکھتے ہیں وہ اس روزہ کی لیکن ضعف پیری کی یا قریب ہونے ایام وضع حمل کے
یا دودھ پلانے بچہ کی یا عارضہ تشنگی کے روزہ نہیں رکھتے ہیں اور اگر رکھیں تو بہت مشقت سے رکھیں اسواسطے انپر فِدْيَةٌ فدا دینا
ہے کہ وہ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ کھانا ایک مسکین کا ہے اور وہ ایک مد طعام ہے کہ تخمینًا بوزن شاہجہان آباد تین پاؤ سیر اور ایک چھٹانک
ہے بدلے ایک روزہ کے اور ابو جعفر اور نافع اور ابن عامر نے فدیہ کو مضاف پڑھا ہے طرف طعام کے اور مسکین کو مساکین پڑھا ہے اور فرمایا ہے
کہ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا پس جو شخص کہ زیادہ کرے خیر کو یعنی ایک سے زیادہ مسکین کو دیوے فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ پس وہ بہتر ہے اسواسطے اسکی کہ ثواب
اسکا زیادہ ہے وَاَنْ تَصُوْمُوْا اور یہ کہ روزہ رکھو تم یعنی روزہ رکھنا تمہارا خَيْرٌ لَّكُمْ بہتر ہے واسطے تمہارے فدیہ
دینے سے اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اگر ہو تم کہ جانتے ہو تم روزہ کی فضیلت کو پس جو لوگ کہ بمشقت روزہ رکھ سکتے ہیں بسبب عوارض مذکورہ کے
انکو خدا تعالیٰ نے اختیار دیا ہے فدیہ دینے میں اور روزہ رکھنے میں لیکن روزہ رکھنا بہتر ہے اور بعضے لوگ کہتے ہیں کہ ماہ
رمضان کے روزوں کے فرض ہونے سے پہلے کچھ روزے فرض تھے اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ ہر مہینہ کی تیرھویں اور چودھویں

اور پندرہویں کے روزے تھے یہہ اُن روزون کا ذکر ہے اور جب ماہ رمضان کے روزے فرض ہوئے تو یہہ منسوخ ہو گئے لیکن صحیح
یہہ ہے کہ مراد اُن روزون سے ماہ رمضان کے روزے ہیں اور یہہ روزے تیرہوین اور چودہوین اور پندرہوین کے منسوخ نہین ہوئے ہین
ماہ رمضان کے روزون سے بلکہ رکھنا اُن روزون کا سنت ہے اور تطوع کو حمزہ اور کسائی نے یا سے اور تشدید طا اور واو سے پڑھا
ہے باب تفعل سے اور فرماتا ہے خدا شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ مہینہ رمضان کا وہ مہینہ ہے کہ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ کہ نازل کیا گیا ہے
بیچ اُسکے قرآن کہ هُدًی لِّلنَّاسِ ہدایت ہے واسطے آدمیون کے وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی اور روشن دلیلین ہین ہدایت مین سے
وَالْفُرْقَانِ اور قرآن سے یعنے حلال اور حرام سے اور جدا کرنے والے حق کو باطل سے اور شہر خود اشتہار سے ہے کہ چاند کے دیکھنے سے
جو مہینہ مشہور ہوتا ہے اسواسطے اسکا نام شہر ہوا اور رمضان غیر منصرف ہے اور مشتق ہے رمضان رمض سے اور رمض ریت گرم کو
کہتے ہین جسپر گرمی آفتاب کی شدت سے پڑی اور اس مہینہ کا نام رمضان اسواسطے رکھا گیا ہے کہ جن دنوں مین اسکا یہہ نام رکھا گیا تھا
اُن دنوں مین گرمی سخت تھی اور رمضان خدا کا نام بھی ہے اور اسیواسطے حدیث مین آیا ہے کہ اس مہینہ کو رمضان آیا اور رمضان گیا مت
کہو بلکہ ماہ رمضان آیا اور ماہ رمضان گیا کہو اور یہی حال واقع ہے اور ایسے ہی بینات ہے اور فرق قرآن اور فرقان مین
یہہ ہے کہ قرآن تو اس مجموع سب کتاب کو کہتے ہین اور فرقان وہ ہے کہ جسمین آیات محکمات واجب العمل ہین اور فرماتا ہے خدا فَمَنْ شَهِدَ
مِنْكُمُ الشَّهْرَ پس جو کوئی کہ حاضر ہو تم مین سے ماہ رمضان مین یعنے ایک جگہہ مقیم ہو خواہ اپنے وطن مین خواہ غیر وطن مین کہ دس روز
کی یا زیادہ کے قصد سے نیت رہنے کی اُس جگہہ کی ہو تو فَلْیَصُمْهُ پس چاہیے کہ روزہ رکھے وہ اس مہینہ مین اور شہر منصوب علی الظرفیۃ ہے
نہ علی المفعولیۃ اور تقدیر اُسکی فمن شہد منکم المصر فی الشہر ہے اور لفظ شہر کا مفعول بہ نہین ہو سکتا اسواسطے کہ حاضر مہینہ مین مسافر
بھی ہو سکتا ہے پس چاہیے کہ اسپر بھی روزہ لازم ہو جائے وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِیْضًا اور جو شخص کہ ہووے بیمار کہ روزہ رکھنے
کی طاقت نہ رکھتا ہو اَوْ عَلٰی سَفَرٍ یا اوپر سفر کے ہو کہ وہ سفر مباح ہو تو فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ پس شمار دنوں دوسرے سے
کہ بعد ماہ رمضان کے دوسرے ماہ رمضان تک جب چاہو وہ روزے رکھو اگر بیماری اور سفر سے فراغت حاصل ہو اور عَلٰی سَفَرٍ
ظرف کا عطف مَرِیْضًا پر ہے کہ وہ اسم ہے اسواسطے کہ وہ علی سفر مسافر کے معنی مین ہے اور بیماری سفر مین خدا تعالی نے تم پر
روزہ رکھنا واجب نکیا اسواسطے کہ یُرِیْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْیُسْرَ ارادہ کرتا ہے خدا ساتھہ تمہاری آسانی کو کہ جسوقت تمکو تندرستی حاصل ہو اور
ایک جگہہ ٹھہرو اُسوقت روزہ رکہو وَلَا یُرِیْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ اور نہین ارادہ کرتا ہے ساتھہ تمہاری تنگی کو یعنی تنگی اور دشواری کو تمپر
نہین چاہتا ہے کہ تم حالت بیماری اور سفر مین بھی روزہ رکھو وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ اور چاہیے کہ پورا اور تمام کرو تم شمار
ایام بیماری اور سفر کو وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ اور چاہیے کہ بزرگی سے یاد کرو تم خدا کو عَلٰی مَا هَدٰىكُمْ اوپر اُس امر کے کہ
راہ حق دکھلائی ہے تمکو وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ اور تا کہ تم شکر کرو اُسکی نعمتون کا کہ میرا آسانی کی اور روزہ کا ثواب واسطے تمہارے
مقرر کیا اور اگر آدمی کو ایسی بیماری لاحق ہو کہ اُسکو روزہ رکھنے سے کچھہ تکلیف یا زیادتی بیماری کی نہووے تو وہ شخص بیمار
بھی روزہ رکھیگا اور اگر سفر اُسکا مباح نہین ہے تو اُس سفر مین بھی روزہ رکھیگا کہ واجب ہے اور کہتے ہین کہ ولتکبروا اللہ
سے مراد تکبیرین کہنی ہین بعد چار نمازون کے بعد نماز مغرب شب اول عید اور بعد نماز عشا شب اول عید اور بعد نماز صبح روز عید
اور بعد نماز عید کے اور وہ تکبیر یہہ ہے اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
عَلٰی مَا هَدٰىنَا وَلَهُ الشُّكْرُ عَلٰی مَآ اَوْلٰىنَا اور حدیث مین آیا ہے کہ روزہ رکھنا خواہ واجب ہو خواہ سنت سپر ہے آتش جہنم
سے اور احادیث معتبرہ مین وارد ہوا ہے کہ شیاطین کو ماہ رمضان مین قید کرتے ہین اور دروازہ بہشت کے کھولدیتے ہین

ہیں اور روزہ دار کے سونے کو عبادت لکھتے ہیں اور اسکی سانس اور خاموشی کو تسبیح لکھتے ہیں اور فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے جابر سے کہ اے جابر یہہ مہینا رمضان کا ہے جو کوئی اس مہینہ میں دن کو روزہ رکھے اور شب کو کچھہ ذکر خدا کرے اور
نگاہ رکھے اپنے پیٹ اور ستر کو اور باز رکھے اپنی زبان کو بیہودہ باتوں سے وہ شخص نکل جاویگا اپنے گناہوں سے جیسے کہ نکل
جاتا ہے مہینہ میں سے جابر نے عرض کی کہ یا رسول خدا کیا اچھی ہے یہہ حدیث حضرت نے فرمایا کہ کیا سخت ہیں شرطیں اور
فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے خدا بزرگ کہ ہر روز ماہ رمضان میں وقت افطار کے ہزار ہزار آزاد ہوتے ہیں
آتش جہنم سے اور جمعہ کے روز اور شب ہوتے تو اسمیں ہزار ہزار ساعت میں آزاد ہوتی ہیں آتش جہنم سے جو کہ مستحق دوزخ
کے ہوئے تھے اور حدیث میں آیا ہے کہ جو کوئی روزہ دار کا روزہ ماہ رمضان میں کھلوائے خدا تعالی تمام گناہوں کو اوسکے
بخشدیگا اور گردن اسکی آتش دوزخ سے آزاد کریگا اور جسقدر ثواب کہ روزہ دار کو ہوگا اسیقدر اسکو ملیگا اور اگر
کھانا کھلانے پر قادر نہو تو پانی ہی سے افطار کراوے کہ خدا تعالی آب کوثر سے سیراب کریگا اور ابن عباس نے روایت کی ہے
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ نے کہ اگر جانو تم جو کچھہ کہ تمہارے واسطے ماہ رمضان میں ہے تو البتہ زیادہ کرو تم شکر خدا تعالی کا
جب کہ شب اول ماہ رمضان کی ہوتی ہے تو خدا تعالی تمام گناہ میری امت کے بخشتا ہے اور ہزار ہزار درجے انکو بلند
کرتا ہے اور پچاس شہر تیار کرتا ہے اور دوسرے روزہ میں ہر قدم کی عوض میں عبادت ایک برس کی لکھتا ہے
ثواب ایک پیغمبر کا اور ایک برس کے روزہ کا عطا کرتا ہے اور تیسرے روزہ کی عوض میں بدن کے بالوں کی شمار فردوس
میں مروارید سفید کے قبے بناتا ہے کہ جسمیں ہزار گھر نور کے ہوتے ہیں اور نیچے بھی اسکے بارہ ہزار گھر ہوتے ہیں اور ہزار
تخت ہوتے ہیں اور ہر روز داخل ہوتے ہیں اسمیں ہزار فرشتے ہدیہ لیکر اور چوتھے روزہ کی عوض میں عطا کرتا ہے جنت خلد میں
ستر ہزار محل کہ ہر محل میں ستر ہزار گھر ہیں اور ہر گھر میں پچاس ہزار تخت ہیں اور ہر تخت پر ایک حور ہے اور ہر حور کی خدمت میں
ایک ہزار لونڈیاں ہیں کہ ہر ایک لونڈی انمیں سے بہتر ہے دنیا سے اور جو کچھہ کہ دنیا میں ہے اور پانچویں روزہ کی عوض
میں بخشتا ہے خدا جنت ماوا میں ہزار ہزار شہر کہ ہر شہر میں ستر ہزار گھر ہیں اور ہر گھر میں ستر ہزار دسترخوان ہیں
اور ہر دسترخوان پر ستر ہزار خوان ہیں اور ہر خوان میں ستر ہزار طرح کا کھانا ہے کہ ایک کھانا دوسرے کھانے سے مشابہ نہیں ہے اور چھٹے
روزہ کی عوض میں بخشتا ہے خدا جنت دار السلام میں لاکھہ شہر کہ ہر شہر میں لاکھہ محل ہیں اور ہر محل میں لاکھہ گھر ہیں اور ہر گھر میں
لاکھہ تخت ہیں طلا کے کہ طول جنکا ہزار ہاتھہ کا ہے اور ہر تخت پر ایک حور ہے کہ جسکی تیس چوٹیاں میں بنی ہوئی موتیوں اور یاقوتوں کی
ہے اور ساتویں روزہ کی عوض میں عطا کرتا ہے خدا جنت نعیم میں ثواب ساٹھہ ہزار عابد کا اور ساٹھہ ہزار زاہد کا اور آٹھویں روزہ
کی عوض میں عطا کرتا ہے خدا جنت نعیم میں ثواب چالیس ہزار شہید کا اور چالیس ہزار صدیق کا اور نویں روزہ کی عوض
میں عطا کرتا ہے وہ چیز کہ جو عطا کرتا ہے ہزار عالموں کو اور ہزار آدمیوں اعتکاف کرنیوالوں کو جو کہ سرحد کفار پر محافظت کے واسطے بیٹھے
ہیں اور دسویں روزہ کی عوض میں بر لاتا ہے ستر ہزار حاجتیں اور مغفرت چاہتے ہیں روزہ دار کی واسطے چاند اور سورج اور
اور ستارے اور پرندے اور درندے اور ہر پتھر اور ڈھیلا اور ہر تر اور خشک اور مچھلیاں دریا کی اور پتے درختوں کے
اور گیارہویں روزہ کی عوض میں لکھتا ہے خدا تعالی ثواب چار حج اور چار عمرہ کا کہ ہر حج ہمراہ پیغمبروں کے کیا ہو اور
ہر عمرہ ہمراہ صدیقوں اور شہیدوں کے کیا ہو اور بارہویں روزہ کی عوض میں بدلتا ہے خدا بدیوں کو نیکیوں سے اور نیکیوں
کو دوچند اور سہ چند اور دہ چند کرتا ہے اور ہر نیکی کے عوض میں ہزار نیکیاں لکھتا ہے اور تیرہویں

روزہ کے عوض مین کہ اور مدینہ کی باشندون کی عبادت کا سا ثواب لکہتا ہے اور عطا کرتا ہے بشمار بہتر اور ڈہیلی کے کہ جو درمیان مکہ اور مدینہ کے ہے شفاعت اوسکی اور چودہوین روزہ کا ثواب یہہ ہے کہ گویا کہ ملاقات کی آدم اور ابراہیم اور نوح اور موسی اور داود اور سلیمان علیہم السلام سے اور گویا کہ عبادت کی ہمراہ ہر پیغمبر کی سو برس اور پندرہوین روزہ کی عوض مین برلاتا ہی خدا حاجتین دنیا اور آخرت کی اور عطا کرتا ہی وہ چیز کہ جو عطا کرتا ہے ایوب علیہ السلام کو اور مغفرت چاہتی ہین اسکی واسطی حاملان عرش اور بخشتا ہی خدا قیامت مین واسطی اوسکے چالیس نور کہ دس نور جانب راست پہونچتے ہین اور دس نور جانب چپ اور دس نور آگی اور دس نور پیچہے اور سولہوین روزہ کا ثواب یہہ ہی کہ جسوقت قبرون سے نکلینگے روزہ رکہنے والے تو خدا تیعالے انکو ساتہہ ساتہہ حلے پہنائیگا اور ناقہ پر سوار کریگا اور ایک بادل کو بہیجےگا کہ وہ سایہ کریگا اوس روز کی حرارت سے اور سترہوین روزہ کی عوض مین خدا تیعالے فرماتا ہے کہ مینے تمکو بخشا اور تمہارے باپ اور دادا کو بہی اور سختیان روز قیامت کی دور کرتا ہے اٹھارہوین روزہ کا ثواب یہی کہ خدا تیعالی حکم کرتا ہے جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کو اور سوائے انکی اور فرشتون کو کہ تم بخشش چاہو اوس روزہ دار کی واسطی سال آئندہ تک اور عطا کرتا ہے واسطے اوسکے ثواب شہداے بدر کا اور انیسوین روزہ کا ثواب یہہ ہے کہ نہین باقی رہتا ہی کوئی فرشتہ مگر یہہ کہ اذن طلب کرتا ہے واسطے زیارت قبور روزہ داران کے اور ہر فرشتہ کی پاس ایک تحفہ ہوتا ہی اور شراب طہور اور بیسوین روزہ کا ثواب یہہ ہے کہ خدا تیعالے ستر ہزار فرشتے بہیجتا ہے کہ وہ محافظت کرین شیطان رجیم سے اور روزہ کی عوض مین ثواب سو برس کی روزونکا عطا کرتا ہے اور درمیان روزدار اور دوزخ کے ایک خندق بنا دیتا ہے اور بخشتا ہے ثواب توریت اور انجیل اور زبور اور فرقان کے قاریون کا سا اور بشمار پرون جبرئیل کے ثواب عبادت کا عطا کرتا ہے اور بخشتا ہے ثواب عرش اور کرسی کی تسبیح کا اور زوجیہ کرتا ہے بشمار آیات قرآن کے حورون کو اور اکیسوین روزہ کا ثواب یہ ہے کہ کشادہ کرتا ہے خدا قبر کو اوسکے ہزار فرسخ اور دور کرتا ہے تاریکی کو اور وحشت قبر کو اور شہدا کی قبور کی مانند اوسکی قبر کو کردیتا ہے اور چہرہ کو اوسکی مثل چہرہ یوسف کے کرتا ہے اور بائیسوین روزہ کا ثواب یہہ ہے کہ ملک الموت کو خدا تیعالے وقت مرنے کے اوس روزہ دار پر اسطرح بہیجتا ہے کہ جیسے انبیا پر بہیجتا ہے اور دفع کرتا ہے منکر اور نکیر کے ہول کو اور دور کرتا ہے اوس سے غم دنیا اور آخرت کو اور تیئیسوین روزہ کا ثواب یہہ ہے کہ پار اتارتا ہے خدا صراط پر سے ہمراہ پیغمبرون اور صدیقون اور شہیدون اور صالحون کے اور گویا کہ کہلایا اوسنے یتیمون کو میری امت کے اور پہنایا میری امت کی برہنہ آدمیون کو اور چوبیسوین روزہ کا ثواب یہہ ہے کہ جسوقت دنیا سے نکلتا ہے تو اپنے مکان کو بہشت مین دیکہتا ہے اور بخشتا ہے اوسکو خدا تیعالے ثواب ہزار مریض اور ہزار غریب کا جو کہ نکلے ہین راہ خدا مین اور عطا کرتا ہی ثواب آزاد کرنے ہزار غلام کا اولاد اسمعیل مین سے اور پچیسوین روزہ کا ثواب یہہ ہے کہ بناتا ہے خدا عرش کے نیچے ہزار قبے سبز اور ہر ایک قبہ پر خیمہ ہے نور کا اور فرماتا ہے خدا کہ اے امت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین خدا تمہارا ہون اور تم غلام اور لونڈیان میری ہو تم میرے عرش کے سایہ مین ان قبون
مین رہو اور کہاؤ اور پیو کہ تمکو خوف نہین ماہ رمضان بیچ سختی کرو تو تمکو مضر نہین انگے ہی امت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قسم ہے مجکو اپنی
عزت اور جلال کی کہ بہیجونگا مین تمکو طرح رہینگے لوگ پہلے اور پچہلے اور ہر ایک کو ہزار تاج نور کے پہناونگا
اور نور کے ناقہ پر سوار کرونگا تمکو وہ عورتین لباس ہینگے متعدد ہونگے اوسکے ہزار حلقے طلا کے کہ ہر حلقہ مین ایک
فرشتہ کہڑا ہوگا اور ہاتہ مین خبر سوتے ہو اور وہ تم سے تانک کہ داخل ہون بہشت مین بدون حساب کے
اور چہبیسوین روزہ مین خبر جاہی خدا کی یہ کہ تحقیق تم ہو تم تا ہے گناہون کو مگر خون اور غصب اموال کو اور ستر

گناہان کبیرہ بخشتا ہے اور ستائیسوین روزہ کا ثواب یہہ ہے کہ پس گویا کہ مدد کی ہر مومن اور مومنہ کی اور بھنایا ستر ہزار برہنہ
کو اور ملاوت کی تمام کتابون خدا کی اور خدمت کی ہزار مرابطہ کی کہ جسجگہہ سرحد کفار پر گھوڑے باندہتے ہین واسطے محافظت کے
اور اٹھائیسوین روزہ کا ثواب یہہ ہے کہ بناتا ہے خدا جنت خلد مین لاکھہ شہر نور کے اور جنت الماوا مین لاکھہ محل چاندی
کے اور جنت فردوس مین لاکہہ شہر سونیکے کہ ہر شہر مین ہزار حجرہ ہین اور عطا کرتا ہے لاکہہ منبر مشک کی اور ہر منبر کے شکم
مین ہزار گہر ہین زعفران کے اور ہر گہر مین ہزار تخت ہین موتی اور یاقوت کے اور ہر تخت پر ایک زوجہ ہیگی کہ وہ حور ہے
اور اونتیسوین روزہ کا ثواب یہہ ہے کہ عطا کرتا ہے خدا ہزار محل اور ہر محل مین ایک قبہ سفید ہے اور ہر قبہ مین ایک تخت
ہے کافور کا کہ نہایت سفید ہے اور اس تخت پر ہزار فرش سندس اور استبرق کے ہین اور ہر فرش پر ایک
حور ہے ستر ہزار حلہ پہنے ہوئے اور اسکی ہزار چوٹیان ہین موتیون کی اور یاقوتون کی اور تیسوین روزہ کا ثواب
یہہ ہے کہ بعوض ہر روزے کے گذر گئے ہین ثواب ہزار شہیدون کا اور ہزار صدیقون کا اور ہزار روزون کا ہے
اور بشمار اُس گہاس کے کہ جو آب دریائے رود نیل سے اوگی ہو درجے بلند کرتا ہے اور بیزاری آتش جہنم سے اور گزر نا صراط
سی اور امان عذاب سے عطا کرتا ہے اور جنت کا ایک دروازہ ہے کہ نام اوسکا ریان ہے وہ قیامت تک نہین کہولا جاتا ہے
مگر واسطے روزہ دارون کے امت محمد صلے اللہ علیہ وسلم مین سے اور ندا کرتا ہے رضوان داروغہ بہشت کا کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم آؤ تم طرف ریان کے فرمایا حضرت نے کہ پس داخل ہوگی امت میری اُس دروازہ مین سے جنت مین اور اب خدا تعالے
دعا کے قبول کرنیکا ذکر کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَاِذَا سَئَلَكَ عِبَادِيْ اور جسوقت سوال کرین تجہہ سے اے محمد صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم بندے میرے یعنی حال میرے تو کہہ تو انکو کہ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ پس تحقیق مین نزدیک ہون کہ علم میرا اونکو احاطہ کئے
ہوئے ہے اور جو کچہ کہ وہ کہتے ہین مین سنتا ہون اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ مین قبول کرتا ہون دعا دعا کرنیوالیکو اِذَا دَعَانِ
جسوقت دعا کرتا ہے وہ مجہہ سے اور پکارتا ہے وہ مجھکو فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ پس چاہیی کہ قبول کرین وہ واسطے میرے حکم میرے
اور جو کچہہ کہ مین نے ارادہ کیا ہے اونسے طاعت اور بندگی کا وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ اور چاہیئے کہ ایمان لاوین وہ ساتہہ میرے
یعنی ثابت قدم رہین اور مجھکو قبول کرنیوالا جانین کہ مستحق قبول کرنیکے ہون لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ تاکہ وہ راہ راست
اور بہلائی کو پاوین اور حق کو پہچانین اس آیت سے معلوم ہوا کہ خدا کیواسطے کوئی مکان معین نہین ہے اسواسطے کہ جسوقت
ہر ایک بندہ سے قریب ہوا تو مکان بہی اوسکے واسطے معین نہوگا اور منقول ہے کہ ایک عالم یہودی نے عمر بن خطاب
سے اونکی خلافت مین پوچہا کہ خدا کہان ہے عمر نے کہا کہ آسمان پر ہے بالاے عرش یہودی نے کہا کہ معلوم ہوا کہ زمین
اُس سے خالی ہے عمر نے کہا کہ تو زندیقون کا سا کلام کرتا ہے دور ہو میرے پاس سے ورنہ تجھکو مروا ڈالونگا وہ یہودی باہر
نکلا اور اسلام پر ہنستا جاتا تہا رستہ مین امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے ملاقات ہوئی فرمایا کہ تیرا سوال دو خلیفہ
صاحب کا جواب مینے سنا اور کچہہ کہ جواب تیرے سوال کا ہے وہ مجہہ سے سن کہ خدا تعالے مکان سے مبرا اور پاک ہے اور
کوئی جگہہ اُس سے خالی نہین ہے اور وہ ہمارے ہمراہ ہے نہ اسطور سے کہ وہ ہمسے چھپا ہوا ہے بلکہ اوسکا علم اور قدرت
ہمسے متعلق ہے توریت مین لکہا ہے کہ چار فرشتے حضرت موسے کی پاس بیٹھے تہے اُنسے حضرت موسے نے پوچھا کہ
تم کہانسے آئے ہو ایک نے انمین سے کہا کہ مین آسمان ہفتم سے آتا ہون خدا کے پاس سے دوسری نے کہا کہ مین
انتہای مشرق زمین سے آتا ہون خدا کے پاس سے اور تیسرے نے کہا کہ مین انتہاے مغرب زمین سے آتا ہون خدا کے

ذکر دعا

خداکے پاس سے اور جو تجھے سے کہا کہ مین زمین ہفتم سے آتا ہون خدا کے پاس سے حضرت موسے نے کہا کہ پاک ہے خدا کہ کوئی جگہہ اوس سے خالی نہین ہے اور اوس یہودی نے اس قول کی تصدیق کی اور فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي سے معلوم ہوا کہ دعا کا قبول ہونا موقوف ہے خدا کے احکام کے قبول کرنے پر کہ جو کچھ خدا نے واجب کیا ہے اوسکو ترک نکرے اور جن کامون کو منع کیا ہے اونکے گرد نجائے اور سب گناہون سے پرہیز کرے اور وَلْيُؤْمِنُوا بِي سے معلوم ہوا کہ یہہ بہی اعتقاد کرنا چاہیئے کہ خدا تعالے بیشک دعا کا قبول کرنیوالا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے ایک شخص نے پوچھا کہ خدا تعالے وعدہ کرتا ہے دعا کے قبول کرنیکا اور ہم ہرچند دعا کرتے ہین لیکن دعا ہماری قبول نہین ہوتی اسکی کیا وجہ ہے فرمایا کہ کیا تو خدا کو ایسا جانتا ہے کہ وہ وعدہ کے خلاف کرتا ہے کہا کہ نہین فرمایا کہ مین تجہکو خبر دیتا ہون کہ جو کوئی فرمانبرداری کرے خدا کی اس امر مین کہ جسکا اوسنے حکم دیا ہے اور اوسکو بجا لائے اور پہر دعا کرے جہت دعا سے تو خدا تعالے قبول کریگا اوس شخص نے پوچھا کہ جہت دعا کیا ہے فرمایا کہ پہلے خدا تعالے کی حمد اور ثنا بیان کرے اور اوسکی نعمتون کا ذکر کرے اور پہر اون نعمتون کا شکر کرے اور پہر درود بہیجے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور پہر ذکر کرے اپنے گناہون کا اور اقرار کرے انکا اور توبہ کرے اونسے یہہ جہت دعا کی ہے اور پہر دعا کرے خدا تعالے قبول کریگا اور دوسری روایت مین ہے کہ حرام کے کہانے سے اور دروغگوئی سے پرہیز کرے اور یہی اعتقاد ہو کہ خدا تعالے ضرور قبول کریگا اور مخلوقات سے مایوس ہو اور امید قوی خدا سے رکہے کہ وہی دینے والا ہے اور ایک اور روایت مین یہہ ہے کہ اگر خدا تعالے کی مشیت مین قبول کرنا دعا کا مصلحت نہین ہے تو اوس مطلوب کے عوض مین خدا تعالے کوئی اور بہلائی عطا کرتا ہے اور اگر اوسکا دینا بہی مصلحت نہین ہوتا تو اوس مطلوب کے عوض مین اوسکا درجہ آخرت مین بڑہاتا ہے اور کہتے ہین کہ پہلے ماہ رمضان مین شب کو بعد سونے کے کہانا حرام تہا اور زوجہ سے صحبت کرنی ماہ رمضان کے دن اور رات مین دونون حرام تہے اور بعضی روایت مین ہے کہ خوات بن جبیر اور بعضی مین ہے کہ مطعم بن جبیر نے شب کو کہانا نہ کہایا اور یہہ حضرت کے اصحاب مین سے تہے اور بسبب فاقہ کے جہاد مین اونکو غشی ہوگئی اور بعضون کو شہوت کی غلبہ سے تاب نہتی اونہون نے پوشیدہ شب کو اپنی اپنی زوجہ سے صحبت کی اور صبحکو یہہ راز رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ظاہر ہوگیا فاقہ کشون پر حضرت کو رحم آیا اور زوجہ کے پاس جانیوالون نے حضرت کے روبرو شب کی صحبت کا عذر کیا اور بیضاوی وغیرہ تفاسیر اہل سنت مین لکہا ہے کہ عمر بن خطاب سے شہوت کے سبب سے برداشت نہو سکی اور شب کو اونہون نے اپنی زوجہ سے مجامعت کی اور صبحکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اوسکا عذر کیا اور بعد اونکے اور آدمی بہی کہڑے ہوئے اور حضرت سے انہون نے شب کی صحبت کا عذر کیا کہ ہم سے ضبط نہو سکا ہمنے اپنی زوجہ سے صحبت کی تب یہہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ حلال کی گئی واسطے تمہارے بیچ رات روزونکی یعنی شب ماہ رمضان مین الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَائِكُمْ مجامعت کرنی طرف عورتون تمہاری کی کہ اگر تم شب ماہ رمضان مین اونسے مجامعت کرو تو کچہ مضایقہ نہین ہے کہ وہ واسطے تمہارے مباح ہے اور لیلۃ منصوب علی الظرفیۃ ہے هُنَّ لِبَاسٌ لَكُمْ وہ عورتین لباس ہین واسطے تمہاری وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَهُنَّ اور تم لباس ہو واسطے اون عورتون کی کہ تم اونسے لپٹ کر سوتے ہو اور وہ تم سے لپٹ کر سوتی ہین تم اونہین بمنزلہ لباس کے ہو ہر ایک دوسرے کیواسطے عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ جانا ہی خدا نے یہ کہ تحقیق تم ہو تم تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ خیانت کرتے ہو تم نفسون اپنے کو اور ظلم

کرتے ہو اوپر بسبب اختیار کرنے عذاب کے فَتَابَ عَلَيْكُمْ پس رجوع کی اوپر تمہارے اور توبہ تمہاری قبول کی خدا نے اپنی رحمت سے وَعَفَا عَنْكُمْ اور معاف کیا تمسے اس گناہ کو فَالْـٰٔنَ بَاشِرُوهُنَّ پس اب مجاسعت کرو تم اون عورتوں سے شب ماہ رمضان مین وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ اور طلب کرو تم جو کچھ کہ لکھا ہے خدا نے واسطے تمہارے قسمت تمہاری مین پیدا ہونا فرزند کا یعنے مقصود تمہارا مجاسعت سے طلب فرزند ہو نہ محض لذت اور حظ نفس اور جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو عورت کہ اپنے شوہر کے گہر مین وہ کام اور سلوک کرے کہ جسمین درستی اور صلاح شوہر کی ہو تو خدا تعالے اوسکے گناہون کو مٹا دیگا اور نیکیون کو اوسکے دوچند کریگا اور جسوقت کوئی عورت اپنے شوہر سے حاملہ ہو تو اوسکو بقدر ثواب ہو کہ کوئی شخص تمام عمر دن کو روزہ رکہے اور شب کو عبادت خدا مین مشغول رہے اور ایکبار اپنے بچہ کو دودہ پلانا مثل آزاد کرنے بندہ کے ہے اور جسوقت بچہ کو دودہ پلانے سے چھوڑائی تو خدا کیطرف سے ایک آواز کرنے والا اوسکو آواز کرے کہ اے عورت تمام گناہ تیرے بخشے گئے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ یا رسولخدا ثواب عورتون کا ہے اور مردون کا کیا ثواب ہے حضرت رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہہ سنکر مسکرائی اور فرمایا کہ جو مرد کہ ہاتھ اپنی زوجہ کا رغبت سے پکڑے تو خدا تعالے اوسکو حسنات عطا کرے اور اگر اوسکی گردن مین ہاتھ ڈالے تو دس نیکیان اوسکے واسطے لکہی اور اگر اوسکو بوسہ دیوے تو بیس نیکیان اوسکے واسطے لکہے اور اگر اوس سے صحبت کرے تو بقدر ثواب اوسکو دیوے کہ تمام دنیا سے زیادہ ہو اور بعد اسکے غسل کرے تو بشمار ہر مو کے کہ پانی اوسپر سے گذرتا ہے گناہ ہونگے اوسکے مٹا کر درجہ اوسکے زیادہ کرے اور فرشتون سے فرمائی کہ تم گواہ رہو کہ مینے اوسکو بخشا اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب مین سے مطعم بن جبیر کہ پیر اور ضعیف ہوگئے تہے ایک شب کو ماہ رمضان کی شبون مین سے اونکی زوجہ کہانا دیر مین لائی اور وہ افطار کرنے سے پہلے سوگئی اور جسوقت بیدار ہوئی تو اپنی زوجہ سے کہا اس شب کو کہانا مجہپر حرام ہوگیا اور دوسرے روز روزہ پر روزہ رکہا اور دن کو جنگ احزاب مین خندق کے کہودنے مین شریک ہوئے اور دو روز کا جو فاقہ تہا درمیان خندق کے بیہوش ہوگئے رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو اونکو دیکہا تو حضرت کے دلمین رقت پیدا ہوئی اور یہہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا اور کہاؤ تم اور پیو تم شب ماہ رمضان مین حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ یہانتک کہ ظاہر ہو واسطے تمہارے الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ تاگا سفید صبح کا مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ تاگے سیاہی سے فجر مین سے یعنی سفیدے صبح صادق کی سیاہی رات کی مین سے نکلتی ہوئی معلوم ہو تو اوسوقت سی پہلے کہانا کہاؤ اور جسوقت سفیدی صبح صادق کی ظاہر اور شروع ہو تو اوسوقت سے کہانا اور پینا شب کا موقوف کرو ؛؛ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ پہر تمام کرو تم روزونکو إِلَى اللَّيْلِ رات تک یعنی اوسوقت تک کہ سرخی مشرق کی شام کیوقت دور ہو جائے اور بعد اوسکے پہر کہاؤ اور پیو اور اب خدا تعالے اعتکاف مین مجاسعت کرنیکو منع کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ اور نہ مجاسعت کرو تم ان عورتوں سے جسوقت کہ تم اعتکاف کرنیوالے ہو بیچ مسجد و نکی اور اعتکاف یہہ ہے کہ تین روز مسجد جامع مین رہتے ہین اور عبادت خدا مین مشغول رہتی ہین اور تینون روز روزہ سے ہوتے ہین اور وہان سے باہر نہین نکلتے ہین مگر واسطے حاجت ضروری کے جیسے کہ دفع کرنا بول اور براز کا اور غسل کرنا اور مومن بیمار کی عیادت کو جانا اور مومن کی جنازہ کی ہمراہ چلنا اور گواہی دینی لیکن جسوقت نکلے تو سایہ مین نہ چلے اور بدون ضرورت بیٹھنے کی جگہہ کی کہین بیٹھے نہین اور مسجد سے باہر اوسکو نماز پڑہنے اور تین روز تک کسی وقت عورتون سے

مجامعت کرنی اوسکو جائز نہین ہے اور خوشبو سونگہنی اور خرید و فروخت اور تنازع اوسپر حرام ہے اور ماہ رمضان مین اعتکاف
کرنیکا بہت ثواب ہے اور علی بن الحسین علیہما السلام نے فرمایا ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو کوئی
ماہ رمضان مین اعتکاف کرے ایسا ہے کہ اوسنے دس حج اور دس عمرہ کئے ہون اور فرماتا ہے خدا کہ تِلْكَ یہہ یعنی
جو کچہہ کہ مذکور ہوا ہے حُدُوْدُ اللّٰهِ حدین خدا کی ہین مقرر کی گئی واسطے بندون کے کہ مراد انسے منہیات اور محرمات
ہین فَلَا تَقْرَبُوْهَا پس نزدیک ہو تم ان منہیات اور محرمات کے کہ اونکو عمل مین مت لاؤ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ
اسیطرح بیان کرتا ہے خدا نشانیان اور احکام اپنی لِلنَّاسِ واسطے آدمیون کے کہ وہ امر اور نہی اور وعدہ اور وعید ہے
لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ تاکہ وہ ڈرین اور پرہیز کرین اور حدود خدا سے نگزرین اور مخالفت امر اور نہی کی نکرین اور دوسرا حکم
بیان کرتا ہے خدا تعالے کہ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ اور نہ کہاؤ تم مالون اپنے کو درمیان اپنی یعنی آپسمین ایک شخص
دوسرے شخص کا مال نکہاوے بِالْبَاطِلِ ساتھہ باطل کے جو شرع مین ممنوع ہے جیسے کہ چوری اور خیانت اور قماربازی اور غصب
اور رشوت وغیرہ اور امام محمد باقر علیہ السلام سے ایک حدیث مین منقول ہے فرمایا کہ مراد باطل سے یہہ ہے کہ آدمی
جہوٹی قسم کہا کر مال کسی مومن کا قطع کروا دی اور اپنی جہوٹی قسم سے کسی دوسرےکو دلوادے اور دوسرے حدیث
مین حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ اگر آدمی قرض لیکر کہاوے اور نیت اوسکے ادا کرنیکی نرکہتا ہو تو یہہ
بہی باطل مین داخل ہے وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ اور نہ کہینچ لیجاؤ تم ان مالونکو طرف حاکمونکی تدلوا کا عطف تاکلوا پر ہے
یعنی ان مالونکا مرافعہ اور نالش طرف حاکمون کے نہ لیجاؤ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ تاکہ کہاؤ تم
ایک پارہ کو مالون آدمیون کے سے ساتھہ گناہ کے اس حیلہ سے وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اور تم جانتے ہو کہ یہہ فلانیکا حق ہے
یعنے حاکم کیطرف نالش نہ لیجاؤ کہ اس بہانہ سے جہوٹی گواہی دیکر آدمیونکا مال کہاؤ اور یا حق کو کسیکا جانتے ہو اور جسکا
کچہہ حق نہین ہے اسکو صلح کرواکر کچہہ دلوا دو اور حاکم ظالم سے سازش کرکے اوسکو رشوت دو اور اوسکی حمایت سے
آدمیونکا مال کہاؤ کہ حاکم مخالف حق کے حکم دیوے اور تم جانتے ہو کہ ہم باطل پر ہین اور یہہ حق ہمارا نہین ہے اور حضرت
صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ قریب ہے کہ اس امت مین حکام ہونگے کہ وہ موافق حق کے حکم نہ دینگے اسواسطے خدا تعالے
نے منع کیا ہے مومنین کو کہ اون حاکمون کے طرف رجوع نکرین اور وہ جانتے ہین کہ یہہ حکام حکم بحق نکرینگے اور معاذ بن جبل
نے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی کہ یہودی چاند کے حال سے بہت سوال کرتے ہین کہ چہوٹے سے بڑا
ہو جاتا ہے اور پہر چہوٹا ہوکر غائب ہو جاتا ہے تب یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ تجہسے
سوال کرتے ہین وہ تجہہ سے چاندونکی احوال سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قُلْ کہہ تو ان لوگون سے هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ
وہ چاند علامتین وقتون کی ہین واسطے آدمیونکی اور حج کے اور اوس سے پہچانے جاتے ہین عدۃ عورتونکی اور مزدوریان مزدورون
کی اور حال تجارتون کا اور حساب اور کتاب معاملات کا اور موسم زراعت کا اور روزہ رکہنا اور افطار کرنا اور اوقات حج
اور عمرہ کی اور مدت حمل کی اور [illegible]دق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ وہ چراغ ایکی اور سوائے اوسکے بہت امور معلوم
ہوتے ہین جو کہ چاند پر موقوف حسنہ کی عوض سات سو اور امام حسن علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا کل ماند تہا تہا اوسپر حرام
تہا دروازہ مین سے ہوکر بیٹہا ہوا ایکدرہم راہ خدا مین یعنی حج اور جہاد مین دیوے تو ثواب سات سو درہم کا اوسے رہ جاتے
تہے خدا تعالے نے اس عمل جاہی اور مال کو راہ خدا مین خرچ کرے تو ہر درہم کے عوض مین سات لاکہہ درہم کا ثواب اوسکو

اور نہین ہے نیکی یہہ کہ آو تم گہرون مین پچہواڑون انکی سے اور اونکی پشتونکی جانب سی اور با اسمین زاید ہی کہ واسطے
تاکید نفی کے آئی ہے اور جار اور مجرور ملکر محل نصب مین ہے کہ خبر لیس کی ہے پس خدا تعالے فرماتا ہے کہ نیکی یہہ نہین ہے
کہ تم گہرونکی پشتونکی جانب سی آو وَلٰكِنَّ الْبِرَّ اور لیکن نیک یہہ تو مصدر ہی اور اسم فاعل کے معنی مین ہے یعنی اور لیکن
نیکی کرنیوالا مَنِ اتَّقٰى وہ شخص ہے کہ پرہیز کرے اون چیزون سے کہ حرام کی ہین خدانی وَأْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا
اور آو تم گہرون مین دروازون انکے سے ہر حالین وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور درو تم خدا سے اور پرہیز کرو بدل ڈالنے احکام خدا
کے سے لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ تاکہ رستگاری پاو تم عذاب خدا کے سے اور اہلبیت علیہم السلام کی احادیث مین آیا ہے کہ معنی اس
آیت کے یہہ ہین کہ حاصل کرو تم علوم کو انکی دروازون سے کہ وہ امیر المومنین اور اونکی اولاد طیبین ہین موافق حدیث انا مدینۃ العلم
وعلی بابها کی اور مراد بیوت سے علم ہین اور فرمایا حضرات علیہم السلام نے کہ جسنے ہماری پیروی کی اور ہماری دوستی
کا اقرار کیا وہ شخص دروازون مین سے گہرون مین آیا اور جسنے ہماری مخالفت کی اور پہر دوسرے کو فضیلت دی بعد
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ گہرون کی پشتونکی جانب سے آیا اور کہتے ہین کہ جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
چودہ سو اصحاب ہمراہ اپنے لیکر بقصد قضای عمرہ سن چہ ہجری مین مکہ معظمہ کو روانہ ہوئے اور مشرکین نے حضرت کو مکہ مین
داخل ہونے سے منع کیا آخر کو حدیبیہ مین اس امر پر صلح ٹہری کہ سال آیندہ مومنین مکہ مین داخل ہون اور مشرکین تین
روز مکہ کو خالی کردین کہ مسلمان بفراغت تمام طاعت مین مشغول ہون دوسرے سال جو جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم مع اصحاب مکہ کو روانہ ہوئے تو حضرت کی اصحاب کو یہہ اندیشہ ہوا کہ مبادا مشرکین اپنے عہد سے پہر جاوین اور شرط
پر قایم نرہین اور لڑنیکو آمادہ ہون تو ہم انسے حرم مین کیونکر لڑینگے تب یہ آیت نازل ہوئی اور خدا تعالے نے فرمایا
کہ وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اور لڑو تم اے مومنین بیچ راہ خدا کے الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ ان لوگون سے کہ لڑین وہ تم سے اور
حرم کا کچہ لحاظ نہ کرو وَلَا تَعْتَدُوْا اور نہ حد سے گزرو تم کہ ابتدا لڑائی کرو تم اور انسے پہلے تم ہی ارادہ لڑنیکا کرو اِنَّ اللّٰهَ
لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ تحقیق کہ خدا نہین دوست رکہتا ہے حد سے گزرنیوالون کو وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ اور قتل کرو تم اونکو
جسجگہہ کہ پاو تم اونکو وَاَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ اور نکالدو تم اونکو جسجگہہ سے کہ نکالا ہے اونہون نے تمکو وَالْفِتْنَةُ اور فتنہ
یعنی شرک اونکا اور مکہ سے تمہارا نکالدینا اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ زیادہ سخت ہے قتل کرنے اونکی سے حرم مین وَلَا تُقَاتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
اور نہ لڑائی کرو تم انسے نزدیک مسجد الحرام کے حَتّٰى يُقَاتِلُوْكُمْ فِيْهِ یہانتک کہ لڑائی کرین وہ تمسے بیچ اوسکے فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ پس اگر
لڑائی کرین وہ تم سے فَاقْتُلُوْهُمْ پس قتل کرو تم اونکو كَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ایسا ہی ہے بدلا کافرونکا کہ جسوقت وہ تمسے انکو
موجود ہون اور تمسے لڑین تو تمکو پہر کیا دریغ ہے تم بہی اونکو قتل کرو فَاِنِ انْتَهَوْا پس اگر باز آوین وہ لڑائی سے اور شرک سے
فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ پس تحقیق خدا بخشنے والا ہے انکے گناہونکا رَّحِيْمٌ مہربان ہے کہ برکت اسلام اونکو بہشت مین لیجاوے وَقٰتِلُوْهُمْ
اور لڑو تم انسے اے مومنین حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ یہانتک کہ نہوی فتنہ یعنی باقی نرہے شرک وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ اور ہووی
دین خاص واسطے خدا کے کہ خدا ہی کی پرستش کرینگے سب ہو جاوین فَاِنِ انْتَهَوْا پس اگر باز آوین وہ لڑائی اور شرک سے تو فَلَا
عُدْوَانَ پس نہین ہے تعدی اور زیادتی بعد اوسکے اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ مگر اوپر ظلم کرنیوالونکی کہ وہ اپنی کفر پر قایم رہین اور منقول ہے کہ
مشرکین نے مسلمانون سے سال حدیبیہ مین ذیقعدہ کے مہینے مین ارادہ لڑنیکا کیا تہا اور سال آیندہ مین جب مسلمان واسطے قضاے
عمرہ کی مکہ کو روانہ ہوی تو وہ مہینا بہی ذیقعدہ کا تہا مسلمانون نے اندیشہ کیا کہ اگر مشرکین ہمسے لڑائی کرینگے ماہ حرام مین کہ یہ

سمجھنا ذیقعد کا ماہ حرام ہے تو ہم اونسے کیونکر اس ماہ حرام مین لڑینگے تب خدا تعالے نے یہہ آیت نازل کی اور فرمایا کہ اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ
بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ ماہ حرام بدلے ماہ حرام کے ہے یعنی یہہ ماہ حرام ذیقعدہ کہ اب جسمین واسطے قضائے عمرہ کی جاتی ہین عوض اوس
ماہ حرام ذیقعد کی ہے کہ جسمین تم سے مشرکین بجنگ وجدال پیش آئے تھے تم اندیشہ نکرو کہ پہلے انہون ہی نے حرمت اس مہینے کی شکست
کی تہی اور ماہ حرام چار مہینے ہین ذیقعدہ اور ذی الحجہ اور محرم اور رجب اور فرماتا ہے خدا کہ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ اور
حرمتین کہ جنکی محافظت کیجاتی ہے قصاص مین یعنی جاری ہوتا ہے بیچ اونکے قصاص اور یا یہہ کہ حرمتین صاحب قصاص ہین کہ
اونمین برابری اور مساوات چاہیے یعنی انمین بہی قصاص جاری ہوتا ہے جیسے کہ اور چیزون مین جاری ہوتا ہے کہ ہر ایک
چیز کا ایک بدلا اور عوض ہے پس جسوقت کہ اونہون نے حرمت اس مہینے کی نرکہی کہ وہ تمسے اس مہینے مین لڑے تو قصاص اوسکا
یہی ہے کہ تم بہی اونکے مہینے کی حرمت نرکہو جیسے کہ کوئی کسیکو مار ڈالے تو قصاص اوسکا یہی ہے کہ اوسکو اوسکے بدلے مار ڈالین
پس اگر وہ تم سے لڑین تو تم اونکو قتل کرو فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ پس جو شخص کہ تعدی اور ظلم کرے اوپر تمہارے تو فَاعْتَدُوْا
عَلَيْهِ پس تعدی کرو تم اوپر اوسکے بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ ساتھہ مثل اوسکی کہ تعدی کی ہے اوسنے اوپر تمہارے نہ زیادہ اوسکے
ظلم سے وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو تم خدا سے زیادہ تعدی کرنے مین اور اوسکے حکم کی مخالفت کرنے مین وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ
اور جانو تم کہ بتحقیق خدا ہمراہ ڈرنیوالون اور پرہیزگارون کے ہے کہ اونسے راضی ہے اور اونکے افعال کو پسند کرتا ہے اور اونکی نصرت
کرتا ہے اور کہتے ہین کہ جسوقت جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قصد قضائے عمرہ کا کیا تو بعضے مسلمانون نے کہا کہ ہم اپنے
پاس کچہہ توشہ اور خرچ راہ نہین رکہتے ہین اور تونگر لوگ ہمکو کچہہ دیتے نہین ہین اس صورت مین ہم واسطے قضائے عمرہ
کی ہمراہ حضرت کے کیونکر چلین تب یہہ آیت نازل ہوئی وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اور خرچ کرو تم بیچ راہ خدا کے اے تونگرو
کہ محتاجونکو اپنے پاس سے کچہہ دو تاکہ وہ جہاد مین جاوین اور کل نیکیون مین خرچ کرو وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ اور نہ
ڈالو تم ہاتہون اپنے کو طرف ہلاکت کے کہ بخل کرکے دوزخ کو اختیار کرو اور بقدر اسراف بہی نکرو کہ کل مال اپنا راہ خدا مین دیدو
اور خود محتاج ہوجاؤ کہ موجب تمہاری ہلاکت کا ہو بلکہ بقدر دو کہ خود بہی غنی رہو اور بایدیکم مین زاید ہے کہ واسطے تاکید نفی
کے آئی ہے اور تہلکہ مصدر ہے اور سوائے اسکے اس وزن پر بضم عین اور کوئی مصدر کلام عرب مین نہین آیا ہے —
وَاَحْسِنُوْا اور نیکی کرو تم کہ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ بتحقیق خدا دوست رکہتا ہے نیکی کرنیوالون کو یعنی نیکی کرو غازیون اور محتاجون
کے ساتہہ ایک حسن سے کہ اونکو دو اور خود بہی غنی ہوئے رہو نہ یہہ کہ کل مال کو راہ خدا مین دیدو کہ آپ محتاج ہوجاؤ پس مراد
احسان سے میانہ روی ہے نہ بخل اور نہ اسراف اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی خرچ کرے راہ خدا مین
کل مال اپنا اور اپنے پاس کچہہ نرکہے تو یہہ احسان نہین ہے اسواسطے کہ خدا تعالے فرماتا ہے کہ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ
کہ محتاج ہوکر اپنے تئین ہلاکت مین ڈالنا بہی مذموم ہے اور آیتہ وَلَا تُلْقُوْا سے ثابت ہوا کہ آدمی بجز جہاد کے کہ وہ مستثنے ہی
اپنے تئین کسی ہلاکت مین نہ ڈالے اور واسطے حفاظت جان کے اطاعت سلاطین اور مخالفین کی لازم ہے چنانچہ حدیث
حدیث مین وارد ہوا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جسوقت کوئی مومن عمل نیک کرتا ہے تو خدا تعالے
اوسکو مضاعف کرتا ہے ہر حسنہ کی عوض سات سو اور امام حسن علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے کہ جو کوئی اپنی گہر مین بیٹہا ہوا ایک درہم راہ خدا مین یعنی حج اور جہاد مین دیوے تو ثواب سات سو درہم کا اوسکے واسطے لکہین
اور اگر حج اور جہاد مین جاوے اور مال کو راہ خدا مین خرچ کرے تو ہر درہم کے عوض مین سات لاکہہ درہم کا ثواب اوسکو

اوسکو دیو نگی اور بعضی کہتے ہین کہ احسان کے معنی یہ ہین کہ خدا کیطرف گمان نیک لیجاوی کہ خدا اوس شخص کو کہ خدا کیطرف وہ
گمان نیک لیجاتا ہے بہت دوست رکھتا ہے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا کیطرف گمان نیک لیجانا
مول بہشت کا ہے اور قیامت کے روز خدا کا حکم ہوگا کہ بندہ کو دوزخ مین لیجاو جسوقت ملایکہ اوسکو دوزخ مین لیجاینگی
تو وہ اپنا سر اوٹھائیگا اور کہیگا کہ خداوندا گمان میرا تجہپر یہہ تہا خدا تعالے فرمائیگا کہ گمان تیرا مجہپر کیا تہا بندہ کہیگا کہ گمان میرا تجہپر یہہ تہا
کہ تو مجہکو بخشیگا اور میری گناہون سے درگذریگا اوسوقت خدا تعالے فرمائیگا کہ مینے تجہکو بخشا اور تیرے گناہونسے مین درگذرا پس اوسکو
واپس کرکے بہشت مین لیجائینگے اور اب خدا تعالے حج اور عمرہ کی فرض ہونیکو بیان کرتا ہے کہ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ اور تمام کرو
تم حج اور عمرہ کو واسطے خدا کے یعنی اونکی افعال اور اعمال کو کامل کرکے مع شرایط اور ارکان کے بجالاو خاص واسطے خدا کی نہ شکل
کفار کے کہ وہ طواف اور قربانی بتونکی نام کی کرتے ہین اور حج تو باجماع امت واجب ہے اور عمرہ کے وجوب مین اختلاف ہے لیکن
ہمارے مذہب مین عمرہ بہی مثل حج کے واجب ہے اور احادیث اسکے وجوب پر دلالت کرتے ہین اور آیت سی بہی ثابت ہوتا ہے
چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ تمام کرو تم افعال حج اور عمرہ کو فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ پس اگر منع کیے جاو تم اور روکے جاو تم کسی بیماری
یا دشمن کے خوف کے سبب سے اور وہان نجا سکو افعال حج کی بجالانیکی واسطے اور تم احرام باندہے ہوئے ہو تو فَمَا اسْتَيْسَرَ
مِنَ الْهَدْيِ پس جو کچہہ کہ میسر ہو سکے ہدے کی قسم سے کہ قربانی کرو اوسکو مکہ مین یا منا مین بہیجکر اور بہتر یہہ ہے کہ وہ دنبہ
ہو وے اور جسوقت مانع برطرف ہوجاے تو ان افعال حج کو قضا کرو اور بجالاو کہ اگر موسم اوسکا باقی ہے تو اوسے سال
مین ورنہ سال آیندہ مین وَلَا تَحْلِقُوا رُءُوسَكُمْ اور نہ منڈواو تم سرون اپنے کو اور احرام سے اپنے باہر نہو جاو
حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ یہانتک کہ پہونچے ہدے جگہہ اپنی کو کہ اگر احرام عمرہ کا ہے تو جگہہ اوسکی مکہ ہے وہان اوسکو بہیجدو اور اگر
احرام حج کا باندہا ہے تو اوسکو منا مین بہیجدو کہ جگہہ اوسکی منا ہے اور جسکی ہاتہہ بہیجو اوس سے کہدو کہ فلانے روز فلانے
وقت اوسکو ذبح کرنا جب وہ وقت آئی تو بعد اوسکے احرام اپنا کہولڈالو اور جسوقت کوئی آدمی احرام حج کا یا عمرہ کا
باندہتا ہے تو اوسپر کئی چیزین حرام ہوجاتے ہین لباس دوختہ پہننا اور صحرا کا شکار کرنا اور عورتونسے مجامعت کرنی اور
خوشبو سونگہنی اور سرکو ڈہکنا اور آیینہ مین چہرہ اپنا دیکہنا اور موزہ پہننا اسیطرح کئی چیزین ہین کہ وہ حرام ہین اور
فقہ کی کتابون مین مذکور ہین اور انجملہ سر کا منڈانا بہی حرام ہے اور اگر احتیاج سر کی منڈانے کی ہو تو وہان آدہی کیا
کرے اوسکو خدا تعالے بیان کرتا ہے کہ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا پس جو شخص کہ ہووے تم مین سے بیمار حالت احرام مین اور
ایسی بیماری ہو کہ جسمین سر کے منڈوانے کی ضرورت ہو اَوْ بِهٖٓ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ یا ساتہہ اوسکے اذیت ہو سر اوسکی سے کہ سر مین
اوسکے زخم ہے یا جوئین پڑگئی ہین یا درد سر ہے اور بعضی کہتے ہین کہ کعب بن عجزہ احرام باندہے ہوئی تہا اوسکی سر مین
جوئین بہت ہوگئین تہین اور اوسکی منہہ پر بہرتی تہی رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنکر فرمایا کہ تو اپنے سرکو منڈوالے اور
ایک گوسپند کو ذبح کر اور فقیرونکو اوسکا گوشت دیدے اوسنی کہا کہ یا رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اسقدر مین مقدور
نہین رکہتا ہون تب وہ آیت نازل ہوئی کہ جو کوئی حالت احرام مین بیمار ہو اور یا اوسکی سر مین کوئی اذیت ہو تو
فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ پس فدیہ دینا ہے روزون سے کہ تین روزہ رکہے اَوْ صَدَقَةٍ یا صدقہ سے کہ چہہ مسکین کو
کہانا دیوے ہر مسکین کو نصف صاع یا دو مد کہانا دیوے کہ ایک صاع بوزن شاہجہان آباد سوا تین سیر تخمیناً اور
ایک مد تین پاو سیر کے اور ایک چہٹانک ہوتا ہی اَوْ نُسُكٍ یا قربانی سے ہی فدیہ کہ دہین اوسکو ذبح کرکے فقرا کو دیوے

اور اولی اوسکا دینا ہے اور پہلے اس سے ابہ ان الصفا والمروۃ کی تفسیر مین حج اور عمرہ کا فرق بیان ہو لیا ہی لیکن حج تین طرحکا
ہوتا ہی حج تمتع اور حج افراد اور حج قران حج تمتع تو انّ لوگون پر ہے کہ جو کہ معظمہ سے اڑتالیس میل یا زیادہ اس سے دور رہتے ہین اور
اس حج مین حج سے پہلے عمرہ بجا لاتی ہین اسلئے اس عمرہ کو عمرہ تمتع کہتے ہین اور اس عمرہ میں طواف نسا نہین ہوتا لیکن اسکی حج مین ہوتا
ہے اور یہہ عمرہ شوال اور ذیقعدہ اور ذی الحجہ مین ہوتا ہی اور سوائے اسکی اور کسی مہینے مین نہین ہوتا اور حج افراد بھی ایسا ہی ہے
جیسے کہ حج تمتع ہی لیکن عمرہ اسکا بعد حج کے ہے اور اسمین طواف نسا بھی ہے اور اس عمرہ کو ہر مہینے مین کر سکتے ہین اور ایسے
ہی حج قران ہے اور فقہ کی کتابون مین تفصیل سے مذکور ہے اور اس آیت مین خدا تعالی عمرہ تمتع اور حج تمتع کا ذکر کرتا ہے چنانچہ
فرماتا ہے کہ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ پس جسوقت کہ امن مین ہو تم کہ کوئی مانع بیماری وغیرہ کا تمکو لاحق نہو وے فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ
پس جو شخص کہ فایدہ اوٹھاوی ساتھہ عمرہ کے طرف حج کے یعنی عمرہ کو بجا لاوے اور احرام عمرہ کا کھولکر قصد بجا لانے حج کا کرے اور
احرام حج کا باندھے فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ پس جو کچھ کہ میسر ہو ہدی کی قسم سے شتر یا گائین یا گوسفند اوسکو منا مین قربانی
کرے فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ پس جو شخص کہ نہ پاوی ہدی کو کہ قدرت اوسکی نہین رکھتا ہے تو فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ پس روزہ
تین روز کے ہین بیچ حج کے یعنی ہدی کے بدلے اوسپر تین روزہ تو حج کے دنو ہین ہین ساتوین اور آٹھوین اور نوین ذیحجہ
کی اور تقدیر فصیام ثلثۃ ایام کی فعلیہ صیام ثلثۃ ایام فی الحج ہے یعنی پس اوپر اوسکے روزہ تین روز کے ہین بیچ حج کی ساتوین
اور آٹھوین اور نوین ذیحجہ کی وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ اور سات روزہ جسوقت کہ لوٹو پھرو تم طرف وطن کے پھر وہان پونہچکر رکھو
اور سبعۃ کا عطف ثلثۃ پر ہے اور تین اور سات دس روزہ ہوئی بدلے ہدی کے اوسکو خدا تعالے بیان کرتا ہے کہ تِلْكَ
یہہ یعنی تین اور سات عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ دس کامل ہین کہ قربانی کامل سے کم نہین ہوتی اور مراد کاملہ سے یہان قربانی ہے ذٰلِكَ
یہہ یعنی عمرہ اور حج تمتع لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ واسطے اوس شخص کے ہے کہ نہوین لوگ وسکے کعبہ کی حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حاضر ہونیوالے مسجد
حرام کے یعنی مسجد حرام سے اڑتالیس میل یا زیادہ اوس سے دور رہتے ہون اور جو لوگ کہ مکہ مین اور اڑتالیس میل سے کم اوسکی گرد رہتے
ہین حج اونکا افراد یا قران ہے اور آیت مین ذکر حج تمتع کا ہے وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو تم ای مسلمانون خدا سے اور اوسکی حکم کے خلاف
کرنے سے وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ اور جانو تم کہ تحقیق خدا سخت کرنیوالا عذاب کا ہے اوس شخص کو کہ نہ ڈرے اوس سے اور ع
اوسکے حکم کے برخلاف کری اور فرماتا ہے کہ اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ حج کے مہینے معلوم ہین اور تقدیر اوسکی اشہر الحج اشہر معلومات ہی
مضاف حج کا محذوف ہو گیا ہی یعنی مہینے حج کے مہینے معلوم ہین اور وہ شوال اور ذیقعدہ اور دس دن ذی الحجہ کے ہین یعنی
احرام عمرہ تمتع کا اور حج تمتع کا ان مہینون مین ہوتا ہی اور بعضی آدمی تمام مہینے ذیحجہ کی اشہر حج مین سے شمار کرتے ہین اسواسطی
کہ بعضے افعال حج کے بعد دسوین تاریخ ذی الحجہ کی بھی ہوتی ہین جیسے کہ جمرات کو کنکریان مارنی اور روزہ ہدی کے فَمَنْ فَرَضَ
فِيْهِنَّ الْحَجَّ پس جو شخص کہ واجب کری بیچ ان مہینون کے حج کو اپنی نفس پر یعنی نیت احرام کی کر کے تلبیہ کہی حج تمتع اور حج
افراد والا اور حج قران والا کہ وہان مین شتر کے گہری لگائی یا اوسکی جوتی لٹکائی کہ جسمین نماز پڑہی ہے اور اوسکو فعل عرب
کہتے ہین تو اس صورت مین فَلَا رَفَثَ پس نہین جائز ہے جماع کرنا وَلَا فُسُوْقَ اور نہ دروغ اور دشنام کہنا ہی وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ اور
نہ جھگڑا کرنا بیچ حج کے یعنی لا واللہ و بلی واللہ کہنا خواہ جھوٹا ہو خواہ سچا ہو اور رفث بمعنے فحش ہے اور مراد اس سے مجامعت
ہی اور رفث باللسان سے مراد وعدہ مجامعت ہی اور ابن کثیر اور ابن عامر اور یعقوب نے رفث اور فسوق اور جدال کو مفتوح پڑہا ہے
اور ابو جعفر نے اسکو مرفوع پڑہا ہی تنوین سے اور فرماتا ہے خدا کہ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ اور جو کچھ کہ کرتے ہو تم نیک کام مین سے

یَعْلَمْهُ اللّٰهُ جانتا ہے اوسکو خدا اور موافق اوسکے تمکو جزا دیگا اور کہتے ہین کہ بعضے آدمی بے توشہ گہر سے نکلکر حج کو جاتے تھے اور لوگون سے خرچ راہ طلب کرتے تھے اور لوگ اونسے بہت تنگ ہوتے تھے خدا تعالے نے اوس سے منع کیا اور فرمایا کہ بے توشہ گہر سے حج کرنیکو نہ نکلو چنانچہ فرماتا ہے کہ وَتَزَوَّدُوْا اور توشہ لیجاؤ تم کہ اوس وقت مین اپنی ضروریات مین خرچ کرو تم اور آدمیون پر تم گران نہو کہ اونکو واسطے زاد راہ کے تنگ کرو یا اونکو ستاوے فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی پس تحقیق بہتر توشہ کا پرہیزگاری ہے طمع سے اور افعال بد سے اور ایسی ہی زیارات کو جانیکی واسطے لوگون سے طلب کرتے ہین اور اونکو تنگ کرتے ہین اور بعضے تو اونہین سے ایسے ہین کہ اس بہانہ سے روپیہ جمع کرکے یہین بیٹھ رہتے ہین اور زیارات کو ہرگز نہین جاتے اور جو کچھ حاصل کیا ہے اوسکو اپنے کہانے پینے مین یہین صرف کرتے ہین اور بعضے ایسے ہین کہ لوگونسے مانگتے اور کہاتے چلے ہی جاتے ہین اور زیارات کو حاصل کرتے ہین لیکن اسطرحکے جانے مین کیا خوبی ہے ہرچند دینے والیکو تو ثواب کثیر ہے لیکن مانگنے والیکو حیا اور شرم چاہئیے کہ لوگون کے آگے ہاتھ پسارنا اور اونکو تنگ کرکے وصول کرنا یہہ کون لطف زیارت کا ہے لطف اسہین ہے کہ اگر خدا تعالے اپنے تئین دیوے تو بقصد زیارت کا کرے ورنہ بیٹھا رہے اور امیدوار اوسکے فضل وکرم کا رہے یہانتک کہ خداے تعالے سامان زاد راہ کا مہیا کردے اور فرماتا ہے کہ وَاتَّقُوْنِ یٰۤاُولِی الْاَلْبَابِ۝ اور ڈرو تم مجہسے اے صاحبو عقلون کی تحقیق عاقلون کی اسواسطے ہوئی ہے کہ عقل کا کام باعث خوف کا خدا سے ہے اور جو لوگ کہ خدا سے خوف نہین کرتے ہین اور بے محابا افعال بد عمل مین لاتے ہین وہ نہایت کم عقل اور سفیہ ہین اور کہتے ہین کہ بعضے آدمی جو سفر حج کرتے تھے تو تجارت کو حج کے دنون مین گناہ جانتے تھے اور جب دس دن اول ذالحجہ کے آتے تھے تو خرید اور فروخت کو بالکل موقوف کردیتے تھے خداے تعالے نے اس امر کو منع کیا چنانچہ فرماتا ہے کہ لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ نہین ہے اوپر تمہارے کوئی گناہ اَنْ تَبْتَغُوْا اسکہ طلب کرو تم راہ حج مین اور ایام حج مین فَضْلًا مِّنْ رَّبِّکُمْ فضل کو پروردگار اپنے سے یعنی طلب کرو تم روزی اپنی کو خدا کے فضل وکرم سے تجارت کے وسیلہ سے کہ یہہ معاملہ خرید اور فروخت کا تمکو ثواب حج سے محروم نہین رکھتا ہے اور پہلے اس سے حج کی کیفیت مذکور ہوچکی ہے اور اب پہر تہوڑا سا مجملاً بیان کیا جاتا ہے کہ جسوقت حج کو شروع کرتے ہین تو آٹھوین تاریخ کو ذیحجہ کے بعد ظہر کے یا تو اوسی روز یا شب کو یا نوین کے صبحکو مقام ابراہیم مین یا میزاب رحمت کے نیچے کہڑے ہوکر حج کا احرام باندہتے ہین اسطور سے کہ لباس دوختہ بدن سے اوتارتے ہین اور غسل کرکے ایک لنگ بدون دوختہ باندہتے ہین اور ایک چادر بے دوختہ اوڑہتے ہین اور سر کو نہین ڈہکتے اور جسوقت احرام کے کپڑے پہنتے ہین اوسوقت تلبیہ کہتے ہین کہ تلبیہ کے کہنے سے احرام منعقد ہوتا ہے اور تلبیہ یہہ ہے کہ لَبَّیْکَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اور بعد اوسکے مکہ معظمہ سے عرفات کو روانہ ہوتے ہین اور وہ وہان سے تخمیناً چار فرسخ ہے اور رستہ مین عرفات کے پہلے منا آتا ہے اور بعد اوسکے مشعر الحرام کہ جسکو مزدلفہ کہتے ہین اور مزدلفہ کے بعد عرفات مین پہنچتے ہین اور عرفات ایک میدان وسیع ہے کوہستان کے درمیان وہان نوین تاریخ کو ذیحجہ کے اول زوال سے غروب آفتاب تک سب حجاج قیام کرتے ہین اور شام کو وہان سے مشعر الحرام کیطرف اولٹے پہرتے ہین اوس کا ذکر خداے تعالے کرتا ہے کہ فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ پس جسوقت پہرو تم عرفات سے طرف مشعر الحرام کے ہمراہ انبوہ اور کثرت کے تو فَاذْکُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ پس ذکر کرو تم خدا کا نزدیک مشعر الحرام کے یعنی مشعر الحرام کے قریب پہنچکر خدا تعالے کا ذکر کرو اور اوسکو یاد کرو اور اوسکے نعمتونکا شکر کرو اوسکی نعمتون کو یاد کرکے اور جسوقت مشعر الحرام مین ایک

پھر شب گذرے سب حجاج پہونچتے ہین تو مغرب اور عشا کی دونو نمازون کو وہان پہونچکر پڑہتے ہین اور شب کو وہان رہتے ہین
اور صبح صادق سے طلوع آفتاب تک بیت وہان کے ٹھہرنیکے کرتے ہین اور ذکر خدا مین مشغول رہتے ہین چنانچہ فرماتا ہے
کہ وَاذْكُرُوهُ كَمَا هَدَاكُمْ اور یاد کرو تم اوس خدا کو جیسے کہ ہدایت کی ہے اوسنے تمکو دین اور ایمان کی یعنی بقدر ہدایت
کی اوسکا ذکر کرو وَإِنْ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلِهِ لَمِنَ الضَّالِّينَ اور تحقیق کہ تھے تم پہلے اس سے البتہ گمراہون مین سے کہ راہ راست
کو نہین جانتے تھے اور یہہ ان مخففہ ان مثقلہ کا ہے کہ اوسکے ہمراہ لام ابتدائیہ آیا ہے اور یہہ ان شرطیہ نہین ہے اور
امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا کہ قریش اور حمس حاجیون کے ہمراہ عرفات مین نہین جاتے تھے اور
کہتے تھے کہ ہم حرم کے رہنے والے ہین ہمکو حرم سے باہر نکلنا نہین چاہیے اور اس سبب سے اپنے تئین لوگون پر بزرگی دیتے تھے
اور مشعر الحرام تک جاتے تھے اور وہان سے الٹے پھر کر دوسرے رستہ سے منا مین آتے تھے اس حرکت کو اونکی خدائے
تعالے نے منع کیا اور فرمایا کہ ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ پھر اولٹے پھرو تم اے قریش جسجگہہ سے کہ پھرتے
ہین آدمی یعنی عرفات سے پھرو جہان سے کہ سب حجاج پھرتے ہین وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ اور بخشش چاہو تم خدا سے
اعمال کے بدلے ڈالنے مین کہ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ تحقیق خدا بخشنے والا ہے گناہون کا اوس شخص کے کہ توبہ کرے
مہربان ہے کہ توبہ کو قبول کرتا ہے اور بعضے حدیث مین آیا ہے کہ مراد ناس سے ابراہیم اور اسمعیل علیہما السلام ہین اور
بعض روایت مین یہ ہے کہ مراد اوس سے آدم علیہ السلام ہین اور حدیث مین وارد ہوا ہے کہ حج کرنیوالے مقربان درگاہ
الٰہی ہین مثل ان لوگون کے کہ خدمت مین بادشاہ کے حاضر ہون اور اونکو قربت بادشاہ کی حاصل ہو اور اگر خدا تعالے
کی درگاہ مین دعا کرتے ہین تو خدا قبول کرتا ہے اور اگر بخشش چاہین تو بخشتا ہے اور کہتے ہین کہ پچھلے عرب کے
بزرگون کی یہہ عادت تھی کہ جسوقت حج سے فارغ ہوتے تھے تو اوسوقت نزدیک خانہ کعبہ کے کھڑے ہوکر باواز
بلند اپنے حسب اور نسب کا ذکر کرتے تھے اور ہر ایک شخص دوسرے شخص پر فخر کرتا تھا بعضے کہتے تھے کہ ہمارے
باپون نے ایسا کھانا محتاجون کو دیا ہے اور کوئی کہتا تھا کہ ہمارے باپون نے ایسی مہربانی کی ہے اور بعضے کہتے
تھے کہ ہمارے باپون نے ایسی شمشیر زنی کی ہے خدائے تعالے اونکی اقوال کو رد کرتا ہے اور فرماتا ہے
کہ فَإِذَا قَضَيْتُمْ مَنَاسِكَكُمْ پس جسوقت کہ ادا کرلو تم افعال حج اور عمرہ اپنے کو تو فَاذْكُرُوا اللَّهَ پس
ذکر کرو تم خدا کا كَذِكْرِكُمْ آبَاءَكُمْ مانند ذکر کرنے تمہارے کے باپون اپنے کو یعنی جیسا کہ تم اپنے باپون
کا ذکر کرتے ہو اور اونکے فخر اور بزرگیان بیان کرتے ہو ایسے ہی خدا کا ذکر کرو أَوْ أَشَدَّ ذِكْرًا یا بہت زیادہ ذکر
کرنا اوسکی نعمتون کا اور اوسکے احسان کا کہ جو تم پر اور تمہارے باپون پر ہے تاکہ تمکو فائدہ اور ثواب آخرت مین
حاصل ہو اور باپون کی بزرگی سے تمکو کیا فائدہ ہے اون کے اعمال اون کے واسطے ہین اور تمہارے اعمال
تمہارے واسطے اور فخر اپنے اعمال نیک سے ہوتا ہے نہ غیرون کے افعال سے اور تمہارا فخر تو اسمین ہے کہ تم
خدا کو یاد کرو کہ خدا تم سے راضی ہو اور بعضے آدمی تو ایسے ہوتے ہین کہ مقصود اونکا خدا کی ذکر کرنے سے دنیا
کی نعمت اور مال اور جاہ اور حشم دنیا کا ہوتا ہے کہ خدائے تعالے اونکو دنیا مین ایسا کرے اور دنیا ہی کی عزت اور آبرو
اور رونق کو وہ مقصود دل اپنا جانتے ہین اور آخرت سے بالکل سکوت کرتے ہین اور مومن مفلس کو حقیر جانتے ہین
اور ناداری کی جہت سے اوسپر طعن کرتے ہین اور تونگرون اور دولتمندون کو بڑا مرتبہ اور عزت والا جانتے ہین

ہین اور بعضے آدمی ایسی ہوتی ہین کہ دنیا اور آخرت کی دونون کی خیر چاہتے ہین اور عذاب دوزخ سے پناہ مانگتے ہین اونکا ذکر
خدا تعالے کرتا ہی اور فرماتا ہی کہ وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ پس بعضے آدمیون مین سے وہ شخص ہے کہ کہتا ہے رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا
اے پروردگار ہمارے دے تو ہمکو بیچ دنیا کے کہ دنیا مین آسودگی اور تونگری سے مین رہون اور آخرت کو کچھہ یاد نہین
کرتا اوسکے واسطے خدا تعالے فرماتا ہے کہ وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ اور نہین ہے واسطے اوس طالب دنیا کے
بیچ آخرت کے کچھہ حصہ کہ اوسنے فقط حقیر چیزین دنیا کی جو کہ فنا ہونیوالی ہین طلب کی اور آخرت کی پروا نکی کہ جہان
ہمیشہ رہیگا وَمِنْهُم مَّن يَقُولُ اور بعض اون آدمیون مین سے وہ شخص ہے کہ کہتا ہے رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً اے پروردگار
ہمارے دے تو ہمکو بیچ دنیا کے نیکی مثل صحت اور امن اور روزی کے وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً اور بیچ آخرت کے نیکی مثل رحمت اور
مغفرت کی وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور نگاہ رکھہ تو ہمکو عذاب آتش دوزخ سے أُولَٰئِكَ یہہ لوگ جو کہ دنیا اور آخرت کی خیر طلب کرتے
ہین لَهُمْ نَصِيبٌ مِّمَّا كَسَبُوا واسطے اونکی حصہ ہے اوس خیر سے کہ کسب کیا ہے اونہون نے اور عمل کیا ہے اونہونے نیک اور
امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مراد حسنہ دنیا سے زوجہ صالحہ ہی اور مراد حسنہ آخرت سے حور ہے اور مراد عذاب نار سے
زوجہ بدخو اور سخت گو ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ مراد حسنہ دنیا سے فراخی معاش اور حسن خلق ہی اور مراد حسنہ
آخرت سے رضامندی خدا کی اور جنت ہی اور کہتے ہین کہ مراد حسنہ دنیا سے علم اور عبادت ہے اور مراد حسنہ آخرت سے جنت ہی
اور عذاب نار سے مراد شہوات اور ذنوب ہین کہ دوزخ مین لیجاتی ہین اور جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت
کرتے ہین کہ فرمایا حضرت نے کہ جو کوئی دیا جاے دل شکر کرنیوالا اور زبان ذکر کرنیوالی خدا کا اور زوجہ مومنہ کہ
اعانت کرے اوسکی امور دنیا اور آخرت مین تو وہ شخص دیا گیا ہے نیکی دنیا مین اور نیکی آخرت مین اور انس سے
روایت ہے کہتا ہے کہ مین ہمراہ رسول خدا کے ایک بیمار کی عیادت کو گیا اور وہ بیمار بہت پریشان تہا حضرت نے فرمایا
کہ تو اپنے حق مین دعای خیر کیون نہین کرتا اوسنے عرض کی کہ ہان یا رسول خدا دعا کرتا ہون کہ اے خدا جو عذاب کہ مجہپر
کرنا چاہتے وہ دنیا مین کر تو کہ مین طاقت عذاب دوزخ کی نہین رکہتا ہون حضرت نے فرمایا کہ یہہ دعا بد ہے کہ جو تو کرتا ہے
کیون نہین کہتا ہی تو کہ ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار اوس شخص نی جیسا حضرت نے دعا کی تو اللہ تعالے
نی اوسکو شفا بخشی اور ابن عباس سی روایت ہی کہ جسروز خدا تعالی نے عالم کو پیدا کیا تو ایک فرشتہ کو رکن یمانی کی نزدیک معین کیا اور
حکم دیا کہ جسوقت کوئی بندہ اسطرح دعا کری تو وہ آمین کہی وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ اور خدا جلد لینیوالا حساب کا ہی کہ ایک لحظہ مین لیویگا
کہ جیسے ایکدفعہ سبکو روزی دیتا ہی ایسی ہی ایکدفعہ سبکا حساب لیویگا اور کسی شخص نے امیر المومنین علیہ السلام سے پوچہا کہ کیونکر حساب
لیویگا خدا خلایق کا کہ وہ اوسکو دیکہتی نہین ہین فرمایا کہ جیسے کہ خلایق کو روزی دیتا ہی اور وہ دیکہتے نہین ہین اوسکو اور تفسیر امام علیہ السلام مین
لکہا ہی کہ ایک کام اوسکو دوسری کام سی منع نہین کرتا ہی اور نہ ایک حساب دوسری حساب سی منع کرتا ہی پس جسوقت وہ حساب کریگا ایک شخص کا تو
اوسی حالتمین وہ حساب لیگا کل کا اور ایک کے حساب کرنیسے کل کا حساب تمام ہو جائیگا اور وہ ایسا ہی جیسے کہ فرمایا ہی کہ مَّا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ إِلَّا كَنَفْسٍ وَاحِدَةٍ
اور اب خدا تعالے حج کے احکام مین سی ایک اور حکم بیان کرتا ہے کہ وَاذْكُرُوا اللَّهَ فِي أَيَّامٍ مَّعْدُودَاتٍ اور ذکر کرو تم خدا کا
بیچ دنون شمار کیگئی کے کہ وہ گیارہوین اور بارہوین اور تیرہوین ذیحجہ کی ہی کہ جنکو ایام تشریق کہتے ہین اور ذکر خدا کا اندنون مین
یہہ ہے کہ اگر منا مین ہو تو ذیحجہ کی دسوین کی نماز ظہر کی بعد سی تکبیر کہنی شروع کری اور ہر نماز کی بعد کہی اور تیرہوین کی صبحکی نماز کی بعد
ختم کری پندرہ نمازونکی بعد ہوئین پہر پندرہ تکبیرین اور اگر منا مین نہین ہی بلکہ دوسری شہر مین ہی تو دس نمازون کے بعد

النصف

بعد تکبیر کہے اور دسوین کی ظہر کے بعد سی شروع کرے اور بارہوین کی صبح کی نماز پر ختم کرے اور اس تکبیر کے وجوب اور
استحباب مین اختلاف ہے مشہور استحباب ہے اور بعضون نے واجب جانا ہے احوط یہہ ہے کہ ترک نکرے
اور صورت اوس تکبیر کی یہہ ہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ
وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ عَلٰی مَا ھَدٰنَا اَللّٰہُ اَکْبَرُ عَلٰی مَا رَزَقَنَا مِنْ بَھِیْمَۃِ الْاَنْعَامِ منقول ہی کہ پہلے اعتقاد بعضے عرب کا یہہ تہا کہ منا
مین دو روز ٹہرنیکو گناہ جانتے تہے اور بعضے تین روز ٹہرنیکو گناہ جانتے تہے خدا تعالے نے دونو فرقون کا اعتقاد رد
کیا اور فرمایا کہ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِیْ یَوْمَیْنِ پس جو شخص کہ جلدی کرے بیچ دو دن کے کہ منا مین تینون جمرون
کو کنکریان مارکر بارہوین تاریخ کو ذیحجہ کے منا سے چلا جائے اور فقط گیارہوین اور بارہوین ہی شب وہان رہے
تو فَلَآ اِثْمَ عَلَیْہِ پس نہین ہے کوئی گناہ اوپر اوسکے وَمَنْ تَاَخَّرَ اور جو کوئی کہ تاخیر اور دیر کرے کہ تین شب
منا مین رہے اور تیرہوین تاریخ کو ذیحجہ کے کنکریان جمرون کو مارکر منا سے جائے تو فَلَآ اِثْمَ عَلَیْہِ پس نہین
ہے کوئی گناہ اوپر اوسکے چاہی بارہوین تاریخ کو کنکریان مارکر جائے چاہے تیرہوین تاریخ کو کنکریان مارکر جائے اختیار ہے
لیکن تیرہوین کو کنکریان مارکر جانا بہتر ہے اور اختیار ہے بارہوین اور تیرہوین کو جانیمین لِمَنِ اتَّقٰی واسطے
اوس شخص کے ہے کہ ڈرے اور پرہیز کرے شکار کرنے سے اور مجامعت کرنے سے اور بوے خوش لگانے سے بیچ حالت
احرام مین اور اگر پرہیز نہین کیا ہے بلکہ کوئی امر انہین سے حالت احرام مین کیا ہے تو واجب ہے اوسکو منا
مین تیسری شب بہی رہنا اور تیرہوین کو کنکریان مارکر منا سے کوچ کرنا اور اوس سے پہلے اوسکو وہان سے جانا جائز
نہین ہے اور تفسیر امام علیہ السلام مین اس آیت کی تفسیر مین لکہا ہے کہ جو کوئی جلدی کرے کہ دو دن بیچ ایام تشریق
مین سے منا مین اور اپنے حج سے فارغ ہوکر اپنے شہر کو جائے تو کوئی گناہ اوسپر نہین ہے اور جو کوئی تاخیر کرے تیسری روز
تک اور تیسرے دن تمام روز منا مین رہے تو کوئی گناہ گناہان گزشتہ سے اوسپر نہین ہے کہ تمام گناہ اوسکے بخشتے گئی حج کرتے سے۔
وَاتَّقُوا اللّٰہَ اور ڈرو تم خدا سے سب احوال مین وَاعْلَمُوْٓا اَنَّکُمْ اِلَیْہِ تُحْشَرُوْنَ اور جانو تم کہ تحقیق تم طرف اوسکے جمع کئے جاوگی بعد
مرنیکی قیامت کی روز واسطے جزاے اعمال کے اور اپنی اپنی عمل کا بدلا پاوگی اور تفسیر امام علیہ السلام مین لکہا ہے کہ ڈرو تم اے حج کرنیوالو کہ گناہ تمہارے
بخشے گئے ہین بسبب حج کرنیکی کہ پہران گزشتہ گناہونکو نکرو کہ پہر اون گناہونکا بار اور سزا تمہاری گردنون پر ہوجاے اور تم انکا بار نہ اوٹہا سکو اور
وہ گناہ پہر نہ بخشے جائین مگر توبہ خالص سے اور منقول ہے کہ ایک منافق اخنس ثقفی نام شیرین گفتار اور خوبصورت جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے پاس آتا تہا اور حضرت کو اوسکی گفتار اور صورت خوش معلوم ہوتی تہی ایکروز اوسنے حضرت کی روبرو خدا کے قسم کہائی کہ مین اسواسطے
حاضر ہوا ہون کہ تصدیق دل مین نے اسلام کو اختیار کیا ہے اور حضرت کو اوسکے نفاق سے اطلاع نتہی اور حضرت کے پاس
سے اوٹہکر جو روانہ ہوا اور زمین حدیبیہ سے آگی بڑہا تو ایک قوم کے زراعت کو آگ سے اوسنے جلا دیا اور مسلمانون
کے چوپاؤن کو قتل کیا اللہ تعالے نے یہہ آیت نازل کی اور فرمایا کہ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یُّعْجِبُکَ قَوْلُہٗ فِی
الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا اور بعض آدمیون مین سے وہ شخص ہے کہ خوش معلوم ہوتی ہے تجہکو اے محمد ص بات اوسکی بیچ
زندگانی دنیا کے کہ وہ دین کو ظاہر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مین مسلمان ہون وَیُشْھِدُ اللّٰہَ اور گواہ کرتا ہے وہ شخص
منافق خدا کو اور خدا کی قسم کہاتا ہے عَلٰی مَا فِیْ قَلْبِہٖ اوپر اوس چیز کے کہ بیچ دل اوس منافق کے ہے یعنی کہتا ہی کہ
مین دل سے مسلمان ہون اور خدا کو اسپر گواہ لاتا ہے وَھُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ اور حال یہہ ہے کہ وہ بہت سخت اور سرکش تر

دشمنون اور جھگڑنیوالون مین کا ہی نسبت اہل ایمان وَاِذَا تَوَلّٰی اور جسوقت پشت پہیرتا ہی وہ مجلس اقدس نبوی
سی تو سَعٰی فِی الْاَرْضِ دوڑتا ہی بیچ زمین کی اور کوشش کرتا ہی لِیُفْسِدَ فِیْھَا تاکہ فساد اور تباہی کری وہ بیچ
اوس زمین کی وَیُھْلِکَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ اور نابود کری زراعت کو اور نسل کو کہ تو جلادی اور نسل کو حیوانات کی قطع کری کہ اونکو قتل
کر ڈالی وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ الْفَسَادَ اور خدا نہین دوست رکہتا ہی فساد کو اور نہین پسند کرتا ہی تباہی ڈالنی کو اوسکی مخلوقات پر وَاِذَا
قِیْلَ لَہٗ اور جسوقت کہا جاتا ہی واسطے اوس منافق کے کہ اِتَّقِ اللّٰہَ ڈر تو خدا سی اور چھوڑ دی تو ان فعلون کو تو اَخَذَتْہُ
الْعِزَّةُ پکڑتی ہی اوس منافق کو عزت بِالْاِثْمِ ساتہہ گناہ کے کہ غیرت اور حمیت جاہلیت کی گناہ کو اوس سی چھوڑنے
نہین دیتی کہ جون جون اوسکو منع کرو زیادہ گناہ کرتا ہی فَحَسْبُہٗ جَھَنَّمُ پس کافی ہی اوسکو دوزخ وَلَبِئْسَ الْمِھَادُ اور البتہ برا
بچہونا ہی وہ دوزخ اور جہنم ایک طبقہ ہی اتش دوزخ کی طبقون مین سی کہ کافرون اور منافقون کو اوسمین عذاب کرینگی اور
یا وہ کوان ہی دوزخمین کہ بنہایت عمیق ہی اور منقول ہی کہ جسوقت جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کفار کی تنگ
کرنے سے اپنی وطن مکہ معظمہ سی ہجرت اختیار کرنی لگی اور اپنی وطن کو چھوڑنی لگی تو جناب امیر المومنین علیہ السلام کو
اپنی فرش خواب پر سلایا اور خود حضرت غار مین جاکر پوشیدہ ہوئی اور بعد تین روز کی وہانسے طرف مدینہ کی روانہ ہوئے
اور جناب امیر کمال جوانمردی اور شجاعت سی حضرت کی بستر خواب پر سوئی خدا تعالی جناب امیر کی شان مین فرماتا ہی
کہ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْرِیْ اور بعضی آدمیون سی وہ شخص ہی کہ بیچتا ہی یعنی بدل کرتا ہی نَفْسَہُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰہِ
جان اپنی کو واسطے طلب کرنی مرضیون خدا کی اور اوسکی خوشنودی کیواسطے یعنی خدا کی رضامندی کیواسطی جہاد مین یا امر
معروف اور نہی منکر مین اپنی جان کو بدل کرتا ہی وَاللّٰہُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ اور خدا مہربان ہی ساتہہ بندونکی بسبب فدا کرنی
جان کی راہ خدا مین اور ابتغا مفعول لہ واقع ہوا ہی اور اس آیت کا جناب امیر کی شان مین نازل ہونا سنیون اور شیعہ کی
دونون کی تفسیرونمین لکہا ہی اور ثعلبی نی اپنی تفسیر مین اس قصہ کو اسطرح لکہا ہی کہ شب غار کو جو جناب سید ابرار نے
بحکم پروردگار خوف کفار سی ارادہ وطن کی چھوڑنیکا کیا تو علی بن ابیطالب کو بلایا اور ان دنون مین عمر حضرت علی کی اکیس برس
کی تہی فرمایا کہ اے علی کفار نی اتفاق کیا ہی کہ فرش خواب پر آکر مجہکو قتل کرین اور حکم خدا یہہ ہی کہ تو میری فرش پر میری عبا
اوڑہ کر میری جگہہ خواب کر تاکہ اونکو گمان ہو کہ مین سوتا ہون اور اب مین باہر جاتا ہون اور ایسی جگہہ پہنچون کہ انکی شر سی امن مین
رہون حضرت علی نی عرض کی کہ اگر مین اپکی جگہہ خواب کرون تو اپکو کچہہ ضرر نہوگا فرمایا کہ نہین حضرت علی نی عرض کی کہ حضرت
نی اپنی سلامتی کی مجہکو خوشخبری دی اسوقت مین اپنی مرگ سی خوشحال ہون مصرع ای جان صد ہزار چو من وقف جان تو بردم ہزار تحفہ
زمین پر روان تو یہہ جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ والہ وسلم دولتسرا سی باہر تشریف لیگئی اور چلتی ہوئی حضرت علی سی فرمایا کہ اگر مین زندہ
رہا اور مکہ سی روانہ ہوا تو تو مکہ مین توقف کرنا اور لوگونسی کہنا کہ اگر کسی کی امانت یا قرض محمد کی پاس ہو تو وہ آئی اور مجہہ سے
وصول کری اور جسوقت تو قرض کو میری ادا کر چکی تو مع فاطمہ بنت اسد والدہ اپنی کی اور فاطمہ بنت محمد اور فاطمہ بنت زبیر بن عبد المطلب کے
مدینہ کو روانہ ہو حضرت یہہ فرماکر وہانسی روانہ ہوئی اور حضرت علی عبا سبز رسولخدا صلے اللہ علیہ والہ وسلم کی اوڑہکر حضرت کی بستر پر جا لیٹے
اور کفار قریش نی اوس شب کو حضرت کی دولتسرا کا محاصرہ کیا تہا کہ ایسا نہو کہ محمد باہر نکلجائی اور حضرت کی خوابگاہ پر پتہر برسانے
تہی اور حضرت علی اپنی تئین خدا کی سپرد کرکی اوس خوابگاہ سی ہرگز حرکت نہین کرتی تہی اور نہ کسی طرحکا اضطراب کرتی تہے
اور صبح ہوئی تو سب کفار نی گہر مین داخل ہوکی ہجوم کیا اور شمشیرین کہینچکر خوابگاہ رسولخدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کیطرف متوجہ

ہوئی کہ ایکبار اون حضرت پر تلوارین ماریں اور جسوقت خوابگاہ کی نزدیک گئی تو حضرت علی ایکدفعہ ہی بستر سی کودی اور تلوار کھینچکر
اون پر حملہ کیا اور باواز بلند جو اونکو للکاری تو سب ہراسان ہوگئی اور سردار اونکی ابوجہل اور خالد بن ولید اور حنظلہ بن
ابوسفیان تہی کہنی لگی کہ ای علی ہمتجسے تو ہمکو کچہہ مقصود نہیں ہی تیری چچا کا بیٹا کہان ہی فرمایا کہ وہ جسجگہہ ہی امن خدا مین ہے
وہ لوگ وہان سی ناامید ہوکر پہر گئی اور مثل شجاعت جناب امیرالمومنین علیہ السلام کی کوئی شجاعت عالم مین ثابت نہین
ہی کہ یکہ و تنہا ہزار ویلسی مقابلہ کرکے غالب آئی یہہ بہی ایک مصلحت خدا تہی کہ جناب رسول خدا کو باعث تعدی کفار
کے حکم ہجرت کا ہوا اور جو نہین تو کفایت کرتی تہی شجاعت علی کی سب کفار کیواسطے اور اب خداتعالی منافقون
کیطرف خطاب کرکی فرماتا ہی کہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا ای وہ لوگو کہ ایمان لائی ہو ظاہر مین اُدۡخُلُوۡا فِی السِّلۡمِ کَآفَّۃً
داخل ہو تم بیچ اسلام کی سب کہ دل سی حق کا اعتقاد کرو جیسے کہ تم ظاہر مین کہتی ہو کہ ہم مسلمان ہین اور سلم کو اہل حجاز
اور کسائی نی بفتح سین پڑہا ہی اور کافہ بمعنے کل ہی اور ترکیب مین وہ حال واقع ہوا ہی ادخلو کی ضمیر سی اور فرماتا ہی خدا
اون منافقون کو کہ وَلَا تَتَّبِعُوۡا خُطُوٰتِ الشَّیۡطٰنِ اور پیروی کرو تم قدمون شیطان کی کہ اوسکی بہی یہی چلو اور اوسکی وسوسہ والنی
سے کفر کو اپنی دلون مین پوشیدہ رکہو اِنَّهٗ لَکُمۡ عَدُوٌّ مُّبِیۡنٌ تحقیق کہ وہ شیطان واسطے تمہاری دشمن ہی ظاہر کہ اوسکی
دشمنی ہرگز پوشیدہ نہین ہی فَاِنۡ زَلَلۡتُمۡ پس اگر ڈگجاؤ تم اور پہر جاؤ تم دین اسلام سی مِّنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَتۡکُمُ الۡبَیِّنٰتُ
بعد اسکی کہ آئی ہین تمہاری پاس دلیلین روشن اسلام کی حق ہونیکی اور معجزہ ظاہر تو فَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ عَزِیۡزٌ پس
جانو تم کہ تحقیق خدا غالب ہی اور قادر ہی عذاب کرنی پر حَکِیۡمٌ حکمت والا ہی کہ کسیکو عذاب نہین کرتا ہی مگر حق کی ساتہہ اور
اہل سنت کی کتب احادیث مین جابر سی روایت ہی کہ ایکروز عمر خطاب نے رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم سی عرض کی کہ یا رسول خدا
ہم یہودیون سی بہت اچہی باتین سنتی ہین اگر اجازت ہو تو ہم اونکو لکہہ لیوین حضرت نی فرمایا کہ شک اور تردد مین مت پڑو اسلام
کیطرف سی جیسے کہ یہودیون نی شک اور تردد کیا اپنی دین مین اور مین لایا ہون تمہاری واسطے ایک دین اور مذہب نورانی
اور پاکیزہ اور اگر موسی زندہ ہوتا تو سوای میری پیروی کی اوسکی کوئی راہ نہوتی اور دوسری روایت جمع بین الصحیحین مین ہی
کہ اسپر عمل نکیا آخر کو عمر خطاب توریت کی نقل کرکے رسولخدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی پاس لائی اور حضرت کی روبرو اوسکو پڑہنی
لگی اور حضرت کی چہرہ مبارک کا رنگ اوسکو دیکہکر متغیر ہوگیا اور بدل گیا نہایت غصہ اور غضب سے اوسوقت ابوبکر نی عمر سے کہا کہ
تیری ماں تیری غم مین بیٹہی کیا تو نہین دیکہتا ہی رسولخدا کی چہرہ کو کہ متغیر ہوگیا ہی اور تو پڑہی جاتا ہی اوسوقت پڑہنا موقوف کیا
اور کہا کہ اعوذ باللہ من غضب اللہ وغضب رسولہ دیکہو کہ یہہ سب مطابق ہی اس آیت کی تفسیر کی اور فرماتا ہی خدا کہ هَلۡ یَنۡظُرُوۡنَ
نہین انتظار کرتی ہین وہ لوگ اِلَّاۤ اَنۡ یَّاۡتِیَهُمُ اللّٰهُ مگر یہہ کہ آئی اونکی پاس عذاب خدا فِیۡ ظُلَلٍ مِّنَ الۡغَمَامِ بیچ سائبانون کی ابر سفید
سی جیسا کہ قوم شعیب پر آیا تہا وَالۡمَلٰٓئِکَةُ اور آوین فرشتے عذاب کی وَقُضِیَ الۡاَمۡرُ اور ادا کیا جای حکم کہ ہرایک کو سزا
دیجای وَاِلَی اللّٰهِ تُرۡجَعُ الۡاُمُوۡرُ اور طرف خدا کی رجوع کرینگی اور پہرینگی سب امور یعنی دنیا مین حکام اور سلاطین حکمرانی کرتی ہین لیکن ۲۵ ع۱۴ ۹
قیامت کی روز سب احکام اونکی باطل ہو جاینگی اور سوای خدای پاک کے کسیکو مجال حکمرانی کی نہوگی بلکہ اپنی اپنی حال مین سب گرفتار
ہونگی اور خداتعالی اپنی حبیب کو خطاب کرتا ہی کہ سَلۡ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ پوچہہ تو بنی اسرائیل سی ای محمد صلعم یعنی یہودیون سی پوچہہ تو کہ وہ یعقوب
کی اولاد مین کَمۡ اٰتَیۡنٰهُمۡ کتنی دی ہی ہمنی اونکو یعنی اونکی باپ دادون کو مِّنۡ اٰیَةٍۭ بَیِّنَةٍ نشانیان روشن اور معجزی ظاہر مثل من و سلوی کی اور
پہٹنی دریا کی اور سایہ کرنی ابر کی لیکن اونہون نی سب کی تکذیب کی بعضی تو ایمان لائی تہی اور بعضی نہین لائی تہی ای محمد اگرچہ

لوگ باوجود ملاحظہ معجزات کی تیری بہی تکذیب کرین مثل انبیاء گزشتہ کی تو تعجب نہین ہے وَمَن يُبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ اور جو شخص کہ بدل
ڈالی نعمت خدا کو بسبب عناد کی یعنی تکذیب معجزات کی کرے کہ سبب ہدایت کا ہین مِن بَعْدِ مَا جَاءَتْهُ بعد اسکے کہ آئی ہی اوسکو نعمت
معجزات کی اوسکی پاس اور پہچان لیا ہے اوسکو اور حق ہونا نبوت کا اوپر ثابت ہوگیا ہے اور یا یہہ کہ تامل کرکے معرفت اوسکی
حاصل کرسکتے ہین اور توجہ اوسکی طرف نہین کرسکتے ہین بلکہ انکار کرتے ہین پس اس صورت مین فَإِنَّ اللّٰهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ پس تحقیق
خدا سخت کرنیوالا عذاب کا ہی کہ دنیا مین تو قتل اور غارت اور عذاب جزیہ کا ہے اور آخرت مین ابدالاباد دوزخ مین رکہنا اونکا اور منقول ہے
کہ عرب کے مالدار آدمی مثل ابوجہل اور ہشام وغیرہ فقراء مومنین پر مثل عمار اور صہیب اور بلال وغیرہ کی ہنستی تہے اور کہتے تہے کہ محمد کہتا ہے
کہ مین ان فقیرونکی اعانت سے کام اپنا درست کرتا ہون اور بزرگی اور عظمت اشراف عرب کی درہم اور برہم کرتا ہون
اگر محمد حق پر ہوتا تو چاہیے تہا کہ اشراف عرب کے بڑی نامی آدمی اوسکی پیروی کرتی نہ گدا اور فقراء خداتعالے اونکی رد مین فرماتا
ہے کہ زُيِّنَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا آراستہ کی گئی ہے واسطے اون لوگونکی کہ کافر ہوئی یعنی مزین اور خوب معلوم ہوتی ہی نظرونمین کفار کے
الْحَيَاةُ الدُّنْيَا زندگانی دنیا کی کہ اوسکے سبب سے مغرور ہین وَيَسْخَرُونَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا اور ٹہٹہا کرتے ہین وہ اون لوگونسی کہ
ایمان لائے ہین وہ وَالَّذِينَ اتَّقَوْا اور وہ لوگ کہ ڈرتی ہین وہ خدا سے اور متقی اور پرہیزگار ہین فَوْقَهُمْ فوق اونکی ہین وہ اور
بالا ہین اونسی مرتبہ مین يَوْمَ الْقِيَامَةِ دن قیامت کی کہ وہ مومنین مدارج عالیہ و علیین مین ہونگی اور درجہ اونکا علیہ ہوگا اون
ٹہٹہا کرنیوالونسی وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَن يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ اور خدا روزی دیتا ہی جسکو چاہتا ہی بحساب کہ جسکی کچہہ شمار نہین ہی اور
دنیا مین روزیکا فراخ کرنا بر سبیل استدراج ہے یا بطریق امتحان اور آخرت کی روزی بدلے نیک اعمال کے ہے کہ وہ روزی ہمیشہ اور ابدالآباد ہی اور روزی دنیا
کی چند روزی اور فنا ہونیوالی ہے اور امام رضا علیہ السلام نی اپنی اباء طاہرین سے روایت کی ہی اور انہون نے جناب رسولخدا صلعم سے کہ فرمایا حضرت نے
کہ جو کوئی مومن یا مومنہ کو خوار اور حقیر رکہی بسبب اوسکی مفلسی اور ناداری کی اور اوسکو بیقدر سمجہی حقتعالی اوسکو قیامت کی دن درمیان اہل محشر کے
رسوا اور خوار کریگا اور جو کوئی مومن یا مومنہ پر بہتان دہریگا حقتعالی اوسکو قیامت کی دن آگ کے ٹیلہ پر رکہیگا تاکہ اوس بہتانکی عہدی سے
باہر آئے اور مومن خدا کی نزدیک بزرگ زیادہ ہی فرشتہ مقرب سے اور کوئی ایسی چیز نہین ہی کہ خداے تعالے اوسکو مومن تائب سی زیادہ
دوست رکہتا ہو اور اہل آسمان اسطرح مومن کو پہچانتی ہین کہ جیسا کوئی اپنی فرزند اور اہل کو پہچانتا ہی اور اب خداتعالے اپنی حبیب کی تسلی
کی لئی فرماتا ہی کہ كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً تہی سب آدمی گروہ ایک متفق ایک مذہب پر آدم سے نوح تک اور بعد اوسکی اختلاف ہوا اور
بعضے کہتے ہین کہ آدم سی نوح تک دس قرن تہی کہ سب ایک شرع پر تہی پہر اختلاف کیا اونہونے اور خداتعالے نے ایک لاکہہ اور چوبیس ہزار پیغمبر
بہیجے کہ تین سو اور تیرہ اونمین سی رسول ہین اور تین سی اوپر نام قرآن مین ہی اور پانچ اولوالعزم ہین نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ اور محمد
علیہم السلام اور پچاس صحیفے خداتعالے شیث کو دی اور بیس نوح کو اور دس ابراہیم کو اور توریت موسیٰ کو دی اور زبور داؤد کو اور انجیل عیسیٰ کو اور
قرآن محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور حضرت صادق علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ اس آیت مین ذکر انہی لوگونکا ہی کہ جو حضرت نوح سے پہلے تہے اور وہ
لوگ نہ مومن تہی اور نہ کافر تہی فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيِّينَ پس بہیجا خدانے پیغمبرونکو کہ مُبَشِّرِينَ خوشخبری دینی والے تہے وہ مومنین اہل طاعت کو
ثواب کی اور جنت مین داخل ہونیکی وَمُنذِرِينَ اور ڈرانیوالی تہے وہ گنہگارونکو عذاب سے وَأَنزَلَ مَعَهُمُ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ اور نازل کیا ہمراہ
اونکی کتاب کو ساتہہ حق کی کہ جسمین احکام شریعت کی تہے لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ تاکہ حکم کرے خدا درمیان آدمیونکی بغیر اونکی واسطے فِيمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ بیچ
اوس چیز کے کہ خلاف کیا ہی اونہونے بیچ اوسکی وَمَا اخْتَلَفَ فِيهِ اور نہین خلاف کیا بیچ اوس حق کے إِلَّا الَّذِينَ أُوتُوهُ مگر ان لوگونے
کہ دی گئی ہین اوسکو واسطے دور کرنی اختلاف کی مثل یہود اور نصاریٰ کی کہ تغیر اور تبدل اوسکا کیا اور صفات پیغمبر آخرالزمان کو پوشیدہ کیا

مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَاتُ بعد اسکے کہ آئی اونکی پاس دلیلین روشن اور معجزات اور اختلاف کیا اونہون نی نماز مین کہ بعضون نے
پورب کو منہ کیا اور بعضون نے پچہم کو اور خدا نے مومنین کو حکم کیا کعبہ کیطرف منہ کرنیکا اور بعضی رات کو روزہ رکہتے تہے اور بعضے آدہی
دنکو اور خدا نے مومنونکو حکم دیا ماہ رمضان مین ساری دن کے روزہ رکہنے کا اور اختلاف کیا اونہون نے کہ ہفتہ مین کونسا دن
اچہا ہی یہودیون نے کہا کہ سنیچر ہے اور نصاری نے کہا کہ اتوار ہی اور خدا تعالے نے مومنین کو جمعہ کا حکم دیا اور حضرت ابراہیم
مین اختلاف کیا یہودیون نے کہا کہ وہ یہودی تہا اور نصرانیون نے کہا کہ وہ نصرانی تہا اور خدا تعالے نے مومنین کو تبلایا کہ
وہ نہ یہودی تہا اور نہ نصرانی تہا بلکہ وہ مسلمان تہا اور یہہ سب اختلاف کیا اونہون نے بَغْيًا بَيْنَهُمْ واسطے حسد اور سرکشی کے درمیان
اپنے یعنے آپسمین دنیا کی حرص سے فَهَدَى اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا پس ہدایت کی خدا نے اون لوگون کو کہ ایمان لائی ہین وہ لِمَا اخْتَلَفُوا
فِيهِ مِنَ الْحَقِّ واسطے اوس چیز کے کہ اختلاف کیا ہے اونہون نے بیچ اوسکی کہ حق مین سے ہے وہ چیز یعنی جس حق اور راستی
مین اون یہود اور نصاری نے اختلاف کیا تہا خدا تعالے نے مومنین کو اوسکی طرف ہدایت کی بِإِذْنِهِ ساتہہ حکم اپنے کے اور اپنی
لطف اور ارادہ سے اور مومنین کو سب تبلا دیا وَاللَّهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ اور خدا ہدایت کرتا ہے جسکو چاہتا ہے إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ طرف
راہ سیدہی کی اون لوگونکو کہ تامل کرتے ہین آیات خدا مین اور پہونچ جاتی ہین تفکر اور تامل سے طرف اوس طریق کے کہ وہ طریق
انبیا اور اولیاء کا ہے اور اب خدا تعالے کفار کے ایذا دینے کے مقابلہ مین صبر کرنیکو فرماتا ہی کہ أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ
کیا گمان کیا ہے تمنے ای مومنین یہہ کہ داخل ہو تم بہشت مین کفار کی ہاتہہ سے آزار پانیکی جہت سے وَلَمَّا يَأْتِكُمْ اور ابہی نہین آیا ہی تمکو
یعنی نہین گزرا ہی تمپر مَثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ حال ان لوگونکا سا کہ گذری ہین وہ پہلے تمسے انبیاء اور مومنین کہ وہ بڑی سخت
آزار کہنچتے تہے راہ خدا مین کفار کے ہاتہہ سے اور یہہ لما حرف نفی کا ہی یعنی تمکو وہ آزار نہین پہنچے ہین جو کہ اونکو پہونچی تہی مَسَّتْهُمُ
الْبَأْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ جسوقت کہ پہونچتی تہی اونکو سختی اور بیماری اور فقیری اور ترنگی وَزُلْزِلُوا اور ڈگمگائی گئی تہی اور متزلزل ہوئی
تہے وہ بلاؤن کی کثرت سے حَتَّى يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ یہانتک کہ کہتا تہا پیغمبر اور وہ لوگ کہ ایمان لائی تہے ساتہہ اوسکی
اون آزارون اور بلاؤن سے گہبرا کر کہ مَتَى نَصْرُ اللَّهِ کب ہوگی مدد خدا کی کہ ہم دشمنون پر فتح پائین کہ بڑی آزار اوٹہاتے ہین ہم اور
بہت تکلیفین باقی ہین کفار کی ہاتہہ سے اللہ تعالے اونکی جواب مین فرماتا تہا کہ أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللَّهِ قَرِيبٌ خبردار ہو اور جانو تم کہ تحقیق
مدد خدا کی نزدیک ہے مومنین سے اور اسمین اشارہ ہی طرف اس امر کی کہ خدا تعالی کی رحمت لا انتہا کو پانا اور بہشت کی نعمتونکو حاصل
کرنا وسیلہ ہے سخت کشی آزار اور بلیات اور ترک لذات اور شہوات نفس کی ہے اور وہب ابن منبہ سی روایت ہے کہتا ہی کہ مین نی بعضی
حواریین کی کتاب مین لکہا ہوا دیکہا ہی کہ اگر بفرض مدام جسوقت خدا تعالی تجکو بلاؤن مین مبتلا کرے تو خوش ہو کہ یہہ طریقہ انبیاء اور اولیاء
کا ہی اور جسوقت تجکو آسودگی اور فراغت حاصل ہو تو غمگین ہو کہ تیری ساتہہ خلاف اوس امر کے کیا کہ جو انبیا اور اولیاء کے ساتہہ
کیا تہا اور منقول ہے کہ جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بہشت مین درجے ہین معلق ادہر مین کہ نہ اونکو اوپر سے کچہہ لگاؤ
ہے اور نہ نیچے سے اور نہ اونکی نیچے کوئی ستون ہے کہ اوسکی سہارے پہ وہ کہڑی ہون اون درجات کو بندہ اپنی اعمال نیک سے نہین
پاسکتا ہی کسیتے عرض کی کہ یا رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کون لوگ ہین وہ کہ جنکو یہہ درجے ملینگے فرمایا کہ اہل بلا اور غموم جو کہ دنیا مین
بلیات اور غمون مین مبتلا ہوتی ہین اور دوسری حدیث مین ہی کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو لوگ کہ دنیا مین بلاؤن مین مبتلا
ہوتے ہین اونکے واسطے آخرت مین درجے ہین کہ اونکو بندہ اپنی اعمال سی نہین پاسکتا یہانتک کہ آدمی جسوقت اون درجونکو دیکہیگا تو
آرزو کریگا کہ کاش میرا بدن مقراض سے ریزہ ریزہ ہوتا دنیا مین تاکہ اون درجونکو مین پاتا اور منقول ہے کہ حضرت عیسے کا ایک وزیر تہا

تہاکہ وہ اونکی احکام کو پونہچاتا تہا اوسکو صحرا مین شیر نے کہا لیا حضرت عیسے نی مناجات کی کہ خداوندا ایسہ شخص وزیر اور مددگار میرا تہا
ایسہین کیا مصلحت تو نے دیکہی کہ شیر کو اوسپر غالب کیا یہانتک کہ وہ اوسکو کہا گیا فرمایا کہ چاہا مینے کہ اوسکو ایک مرتبہ حاصل ہو اور عمل
اوسکا کوی اس قابل نتہا اسواسطے ہمنے اوسکو شیر سے پہڑ دیا کہ اوسکو وہ مرتبہ حاصل ہو اور اگرچہ خدا لیے مشقت جیسا مرتبہ چاہے
دے سکتا ہے لیکن لطف ایسہین ہے کہ حسب استحقاق حاصل ہووے اور کہتے ہین کہ ایک شخص عمرو بن جموح بہت بوڑہا ہوگیا
تہا اور مال کثیر اپنے ملک مین رکہتا تہا چاہا کہ اوسکو راہ خدا مین صرف کرے کہ موجب خوشنودی خدا کا ہو اور باعث نجات ابدی کا
عقبے مین ہووے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیخدمت مین عرض کی کہ یا رسول خدا اپنی مالکو مین کیونکر خرچ کرون راہ خدا مین
یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ یَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ سوال کرتے ہین تجہسے ای محمد کہ کیا خرچ کرین وہ راہ خدا مین
ماذا مرفوع اور منصوب دونو ہوسکتا ہے جیسا کہ نحو کی کتابون مین لکہا ہے اور خدا تعالے فرماتا ہے کہ اوسکے جواب مین قُلْ کہہ تو
ای محمد صلعم کہ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ جو کچہ خرچ کرو تم خیر مین سے یعنے مال مباح مین سے تو فَلِلْوَالِدَيْنِ پس واسطے باپ اور مان کے ہے
کر اونکو دو وَالْاَقْرَبِيْنَ اور واسطے رشتہ دارونکی وَالْيَتٰمٰى اور واسطے یتیمونکی کہ جنکے باپ اونکو بچہ چہوڑکر مرجائین اور وہ قدرت کہانے
اور کپڑے کی نرکہتے ہون وَالْمَسٰكِيْنِ اور واسطے مسکینون محتاجون کے کہ جو علاج اپنی معاش کا نہین رکہتے وَابْنِ السَّبِيْلِ اور واسطے
مسافرونکے ہے جو کہ اپنے وطن سے دور ہین اور اونکی پاس خرچ نہین ہے تاکہ اپنے وطن مین پونہچین اور اگرچہ وہ اپنے وطن مین
مالدار اور اسودہ ہون وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ اور جو کچہ کروگی تم بہلائی مین سے کہ اپنا مال خدا مین خرچ کروگی فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ
پس تحقیق خدا اسا تہہ اوسکی عالم ہے اور خوب جانتا ہے اور اوسکی جزا تمکو دیگا اور اب خدا تعالے جہاد کا حکم کرتا ہی کہ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ
لکہا گیا ہے یعنی فرض کیا گیا ہی اوپر تمہاری لڑنا کافرونسے راہ خدا مین وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ اور وہ ناخوش ہی واسطے تمہارے یعنی لڑنا تمکو ناخوش
اور مکروہ معلوم ہوتا ہی کہ تمہاری طبیعت اوسکو نہین چاہتی وَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا اور قریب ہے کہ مکروہ جانو تم ایک شئے کو
وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اور وہ بہتر ہے واسطے تمہارے انجام مین یعنی شرع کی تکلیفونکو تم مکروہ جانتے ہو اور مصلحت دنیا اور آخرت کی تمہارے
واسطے اوس امر مین ہے کہ وہ بہتر ہی تمہارے واسطے دونو جہان مین دنیا مین تو فتح اور غنیمت اور غلبہ اعدای دین پر اور آخرت مین جنت کی نعمتین
وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْـًٔا اور کبہی دوست رکہتی ہو تم ایک شئی کو بسبب کاہلی کے وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ اور وہ بدتر ہے واسطے تمہارے یعنی بسبب کاہلی کے تم چاہتے ہو
کہ ہم کافرونسے نہ لڑین اور اس امر کو تم دوست رکہتے ہو اور حال یہ ہے کہ یہ امر واسطے تمہارے نہایت زبون ہے کہ دنیا مین تو ذلت و خواری اور غلبہ
کفار کا ہے اور آخرت مین ناامیدی ثواب سے اور درجہ شہادت سے وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اور خدا جانتا ہی اوس امر کو کہ جسمین تمہارے خیر اور فایدہ ہی
وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ اور تم نہین جانتے ہو اور منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلعم نے بدر کی لڑائی سے دو مہینے پہلے عبد اللہ بن جحش اپنی پہوپہی کی بیٹے
کو مع اسی اصحاب کے جمادی الآخر کی مہینے مین قافلہ قریش پر کہ طایف سے آتا تہا اور اوسمین مال تجارت تہا روانہ کیا کہ اوس کاروان کو
قتل اور اسیر کرین پس جسوقت کہ یہ اونکی قریب پہونچی تو لشکرین ان دونو فریق کے جنگ ہوئے اور عمرو حضرمی قافلہ قریش مین سے مارا گیا
اور نماز شام کیوقت چاند رجب کا مسلمانون کو نظر آیا لیکن اونکو یہہ معلوم ہوا کہ آج چاند رات ہی یا غرہ رجب کا ہی اور حقیقت مین وہ غرہ رجب کا
تہا جب یہ خبر مشہور ہوئی تو کافرون نے طعن کیا کہ محمد نے ماہ حرام کو حلال کردیا اور اپنی اصحاب کو رجب کی مہینے مین کہ وہ ماہ حرام ہی خونریزی
کا حکم دیا رسول خدا صلعم نے عبد اللہ بن جحش کو طلب کیا اور فرمایا کہ مینے نکہا تہا کہ ماہ حرام مین لڑائی نکرنا اور کسیکو قتل اور اسیر نکرنا عبد اللہ نی
عرض کی کہ یا رسول خدا ظن غالب ہمارا یہ تہا کہ اس روز جمادی الآخری کا سلخ یعنے آخر روز ہے اور بعد قتل و اسیر کرنے کفار کے معلوم ہوا کہ وہ غرہ
رجب کا تہا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ سنکر مال غنیمت اور اسیرونکو واپس کردیا اور کفار کی پاس بہیجدیا اور ایسہین کسیطرح کا

نزل

تصرف کیا اور اس میان مین اکابر کفار قریش کی ایک خط جناب رسول خدا صلعم کیخدمت مین روانہ کیا اور ماہ حرام مین لڑنے سے سوال کیا اونکی
جواب مین یہہ آیت نازل ہوئی کہ یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ سوال کرتے ہین وہ تجھسے اے محمد صلعم ماہ حرام سے قِتَالٍ فِيْهِ لڑائی
کرنے سے بیچ اس مہینے کے اور قتال بدل اشتمال ہی شہر سے فرماتا ہی خدا تعالے کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اون لوگونسے کہ قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ
لڑنا بیچ اوس مہینے کے بڑا گناہ ہے وَصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اور بند کرنا راہ خدا سے اور منع کرنا کہ لوگون کو مسلمان ہونے دینا وَكُفْرٌۢ بِهٖ اور کفر کرنا
ساتھہ اوس خدا کی وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اور باز رکھنا مسجد حرام سے مسجد کا مضاف محذوف ہے اور تقدیر اوسکی وصد المسجد الحرام ہے یعنی اور بند کرنا
مسجد حرام سے کہ وہان پیغمبر کو اور مومنین کو نہ جانے دینا وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اور نکالدینا لوگون اوس مسجد کا اوس مسجد سے کہ وہ پیغمبر اور مومنین
ہین اَكْبَرُ بہت بڑا گناہ ہے عِنْدَ اللّٰهِ نزدیک خدا کی وَالْفِتْنَةُ اور فتنہ یعنی شرک کرنا اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ بہت بڑا اور زیادہ گناہ ہے قتل
اور قید کفار سے حرام مہینے مین وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ اور ہمیشہ لڑائی کرینگے وہ کفار تمسے اے مومنین بسبب عناد کے
حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ یہانتک کہ پھیر دوین وہ تمکو عَنْ دِيْنِكُمْ دین تمہارے سے اِنِ اسْتَطَاعُوْا اگر طاقت رکھین وہ اور اونکی اختیار مین ہو
وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ اور جو شخص کہ پھر جاوے اور مرتد ہو جاوے تم مین سے دین اپنی سی فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ پس مر جاوے وہ جسوقت
کہ وہ کافر ہے یعنی حالت کفر ہے مین وہ مرتد ہوکر مر جاوے فَاُولٰٓئِكَ پس یہہ لوگ مرتد حالت کفر مین مرنیوالے حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ نابود
اور باطل ہو جاوینگے عمل اونکی فِی الدُّنْيَا بیچ دنیا کی کہ اونکو امن نملیگی اور میراث سے وہ محروم رہینگے اور زوجہ اونکی نکاح سے باہر ہو
جاوینگے وَالْاٰخِرَةِ اور بیچ آخرت کی کہ ثواب سے محروم رہینگے وَاُولٰٓئِكَ اور یہہ لوگ اَصْحٰبُ النَّارِ صاحب دوزخ کے ہین هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ وے
بیچ اوس دوزخ کے ہمیشہ رہنے والے ہین اور کہتے ہین کہ عبداللہ بن جحش نے اور اونکی ہمراہیون نے بسبب ترک احتیاط کی اوس واقعے
کے مقدمہ مین اپنی حرکت سے توبہ کی اور بعضی صحابہ کہتے تھے کہ اگرچہ اونہون نے اس گناہ سے خلاصی پائی ہے لیکن اس جہاد کرنیکا
اونکو کچھ ثواب نہوگا اونکی جواب مین خدا تعالے نے یہہ آیت نازل کی اور فرمایا کہ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تحقیق جو لوگ کہ ایمان لائے ہین وَالَّذِيْنَ
هَاجَرُوْا اور جن لوگون نے کہ ہجرت کی ہے اور اپنے وطن مالوف کو راہ خدا مین ترک کیا ہے وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اور جہاد کیا ہی اونہون
نے بیچ راہ خدا کے اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ یہہ لوگ امید رکھتے ہین رحمت خدا کی وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور خدا بخشنے والا مہربان ہی تبہ
کرنیوالونپر اور ان لوگونکی گناہ کو بخشیگا کہ وہ مومن ہجرت کرنیوالے ہین راہ خدا مین اگرچہ از روی خطا کے وہ ماہ حرام مین کفار سے لڑے
ہین شبہ مین پڑکر لیکن خدا تعالے اونکی گناہ کو بخشیگا اور ثواب سے اونکو محروم نرکھیگا کہ رحمت اوسکی بہت فراخ ہے اور فضل اوسکا
نہایت وسیع ہے خدا تعالے نے ہجرت کرنیوالونکی تعریف بہت آیتون مین کی ہی اور بہشت کی نعمتونکی بشارت اونکو دی ہے اور وعدہ بہشت
کا اونسی کیا ہے لیکن یہہ سب موقوف ہے سلامتی ایمان پر کہ جو لوگ ہمیشہ تا دم واپسین اپنی ایمان پر قایم رہے ہین وہ لوگ بیشک موافق وعدہ
خدا کی مستحق ہین نعمتون بہشت کی نہ وہ لوگ کہ جو اونمین سے ایمان صحیح سے خارج ہوگئی ہین اپنی بدفعالی کی جہت سے اور ہجرت کرنیکو یہ لازم
نہین ہے کہ بعد ہجرت کی ہجرت کرنیوالا کوئی بدفعلی نکرے اور اپنی ایمان سی نپھیری اسواسطے کہ جیسے کہ خدا تعالی نے ہجرت کرنیوالونسی وعدہ بہشت کا کیا
ہی ایسیہی فقط ایمان لانیوالون اور نیک عمل کرنیوالونسی بہی وعدہ بہشت کی نعمتونکا کیاہی قرآن مین اگرچہ ہجرت اونہون نے نکی ہو اور اپنی جا مسکن سے
کی اور بہشت کی نعمتونکی اونکو بشارت دی ہے اور بہت تعریف اونکی کی ہے اور حال یہہ ہے کہ بہت مومنین بعد رسول خدا کی مرتد ہوگئی تھی چنانچہ
کتب تواریخ مین لکھا ہے اور خدا تعالی نے جو اونکی تعریف کی تھی اور بہشت کی نعمتونکی بشارت اونکو دی تھی وہ اونکی مرتد ہو جانی کی
مانع نہوئی ایسا ہی حال ہجرت کرنیوالونکا ہی کہ خدا تعالے کی تعریف کرنے سے اور بہشت کی نعمتونکی بشارت دینے سے یہہ لازم نہین آتا ہے
کہ وہ اپنی ایمان سے ہرگز نہ پھرینگی پس معلوم ہوا کہ یہہ بشارت اون ہجرت کرنیوالون کو ہے کہ جو تا مرگ اپنی ایمان پر قایم رہے ہین اور جیسی کہ

خدا تعالے نے مہاجرین کی مذمت کسی آیت میں نہیں کی ہی ایمان لانیوالونکی بہی مذمت کسی آیت میں نہیں کی ہی لیکن ہجرت کرنیوالونکی اور
ایمان لانیوالونکی دونوں کیطرف خطاب کرکی فرمایا ہی کہ تم میں سی اگر کوئی مرتد ہوجائیگا تو اوسکی اعمال نیک ہجرت وغیرہ سب مٹ جاینگی اور وہ
ہمیشہ دوزخ میں رہیگا چنانچہ فرماتا ہی کہ وَمَن يَرْتَدِدْ مِنكُمْ عَن دِينِهِ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأُولَٰئِكَ
أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ اور حال ہر شخص کا کہ کون اپنی ایمان صحیح پر قایم رہا اور کون اعمال بد کرکے ایمان سے خارج ہوگیا ہے بعد مرنے کے
سے معلوم ہوتا ہی نہ قرآن سی اور کہتی ہیں کہ اسلام سی پہلی لوگ شراب پیتی تہی اور جوا کہیلتے تہے جب زمانہ اسلام کا آیا تو ایک جماعت صحابہ
کی رسول خدا صلعم کے پاس آئی اور سوال کیا کہ یا حضرت ہمکو فتوا دو شراب کے مقدمہ میں کہ یہہ عقل کو زایل کرتی ہے اور قمار بازی میں حکم
فرماؤ کہ یہہ مال کو لیجاتی ہی خدا تعالی نے یہہ آیت نازل کی اور فرمایا کہ يَسْأَلُونَكَ سوال کرتی ہیں تجہسے عَنِ الْخَمْرِ شراب سی
کہ اوسکا پینا کیسا ہی وَالْمَيْسِرِ اور قمار بازی سی کہ کہیلنا جوئی کا کیسا ہی قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم کہ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ بیچ ان دونوں کی گناہ بڑا
وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ اور فایدہ ہیں واسطی آدمیونکی کہ شراب میں تو سرور اور قوت حرارت غریزی کی اور ہضم طعام ہے اور قمار بازی میں فایدہ
ہاتہہ میں آنی مال کا ہی وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِن نَّفْعِهِمَا اور گناہ اُن دونوں کا بہت بڑا ہی فایدہ ان دونوں کی سے کہ بڑی فساد اونسے پیدا ہوتی ہیں
اور وہ فساد انکی بہت بڑے ہیں اونکی فایدہ سے کہ جنکی متوقع ہیں اور جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہی کہ پینی والا شراب کا ایسا ہی کہ جیسا
پوجنے والا بت کا اور فرمایا ہی حضرت صلعم نے کہ لعنت کی ہی خدا نی شراب کو اور اوسکی نچوڑنیوالیکو اور اوسکی درخت کی بونیوالیکو اور اوسکی
پینے والیکو اور اوسکی پلانیوالیکو اور اوسکے فروخت کرنیوالیکو اور اوسکی خرید کرنیوالیکو اور اوسکی قیمت کہانیوالیکو اور اوسکو اوٹہاکر لیجانیوالیکو
اور اوس شخصکو کہ جسکے پاس اوٹہاکر اوسکو لیجائی اور فرمایا جناب رسولخدا صلعم نی کہ دس آدمی میری امت میں سی دعوی ایمان کا کرتے ہیں اور
حال یہہ ہے کہ وہ ایمان نہیں رکہتے تارک الصلوۃ و مانع الزکوۃ اور کہانیوالا سود کا اور زنا کرنیوالا اور شراب پینے والا اور چغلی کہانیوالا اور
آدمیوں میں فتنہ ڈالنے والا اور غیبت کرنیوالا اور ہمسایہ کو آزار پہنچانیوالا اور ظالموں میں سعی کرنیوالا تاکہ کسی شخص کو بلا میں ڈالدی اور فرمایا
جناب رسولخدا صلعم نے کہ دور ہو تم ان دو کعب سے یعنی نرد اور شطرنج سے کہ یہہ دونو قمار اہل عجم کے ہیں اور ابن مسعود سے روایت ہی کہ ایکمرتبہ
جناب رسولخدا صلعم کا گذر ایک قوم پر ہوا کہ وہ شطرنج کہیلتے تہی حضرت نی فرمایا کہ یہہ کیا تصویریں ہیں کہ جنکو تم عبادت کرتے ہو اور فرمایا
حضرت صادق علیہ السلام نے کہ فروخت کرنا شطرنج کا حرام ہے اور کہانا اوسکی قیمت کا حرام ہے اور لینا اوسکا کفر ہے اور کہیلنا اوسکا
شرک ہے اور ہاتہہ ڈالنا اوسمیں کہیلنے کیواسطی ایسا ہی کہ جیسے گوشت خوک میں ہاتہہ ڈالا ہو اور نہوئیگی نماز اوسکی جب تک کہ اوس ہاتہہ
کو نہ دہوویگا جیسے کہ ہاتہہ کو دہوتا ہی گوشت خوک کی ہاتہہ لگانے سے اور نظر کرنیوالا طرف شطرنج کے وقت کہیلنے کی ایسا ہے کہ جیسے
اپنی ماں کی فرج کو دیکہتا ہے اور سلام کرنا شطرنج کہیلنے والی سے وقت کہیلنے شطرنج کی گناہ ہے اور جو شخص کہیلنے والے کے پاس بیٹہے
وقت کہیلنے کی تو وہ اپنی جگہہ دوزخ میں کرتا ہی اور یہہ زندگانی اوسکی قیامت کی روز حسرت اور ندامت ہوگی اور منقول ہے کہ بیچ عمرو
بن جموح نے رسولخدا صلعم سے سوال کیا تہا کہ ہم کیا خرچ کریں راہ خدا میں کہ جسسے قربت حاصل ہووے چنانچہ اوسکی جواب میں آیت نازل
ہوئی اور فرمایا کہ اپنی باپ و ماں کو اور قریبوں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کو دو اور اب دوبارہ ابن جموح نے پہر حضرت سی پوچہا
کہ اون آدمیونکی تفصیل تو معلوم ہوئی کہ جنکو صدقہ دینا چاہئی لیکن یہ نہ معلوم ہوا کہ کیا دینا چاہیئے تب یہہ آیت نازل ہوئی کہ و
يَسْأَلُونَكَ اور سوال کرتی ہیں وہ تجہسی اے محمد صلعم کہ مَاذَا يُنفِقُونَ کہ کیا خرچ کریں وہ قُلْ کہہ تو اونسے کہ الْعَفْوَ زیادہ حاجت سی
جو کچہہ ہو راہ خدا میں وہ خرچ کریں اور نہ بخل کریں اور نہ بیجا خرچ کریں اور راہ خدا میں بہی اسقدر خرچ نکریں کہ خود محتاج ہوجائیں اور منقول ہی کہ
ایک شخص جناب رسولخدا صلعم کی پاس مثل انڈی کی سونا لایا اور کہا کہ یا حضرت اسکو لو کہ یہہ صدقہ ہی راہ خدا میں اور وہ اوسکو مال غنیمت

بہت سے ملا تہا اور اوسکے سوا کہی پاس اور کچھہ نہین رکہتا تہا حضرت نے یہ سنکر اوسکی طرف سے منہ پہیر لیا اوسنے دوسری طرف جاکر پہر
یہی کہا حضرت نے اودہر سے بہی منہ اپنا پہیر لیا اور تیسرے مرتبہ حضرت غصہ ہوئی اور وہ سونا اوسکے ہاتہہ مین سے لیکر زمین پر پہینکدیا
اور اوس زور سے پہینکا کہ اگر اوسکے لگتا تو زخمی ہوجاتا اور فرمایا حضرت نے کہ ایک تم مین سے آتا ہے اور تمام مال اپنا صدقہ
کرتا ہی اور بعد اوسکے رستہ کے سری پر بیٹہکر لوگونکی سامنے ہاتہہ پہیلاتا ہے اور گدائی اختیار کرتا ہے صدقہ وہ ہے کہ
جو آسودگی مین دیوی اور پہلے اپنے عیال کی خبر لیوے اور اوسپر خرچ کرے جب عیال کے کہانے پینے سے کچھہ بچرہے اور
وہ زیادہ ہو تو وہ صدقہ مین اور راہ خدا مین دیوی اور فرماتا ہی خدا کہ کذلک ایسی ہی یعنی جیسے کہ بیان کیا کہ میانہ روی سے
چلو نہ بخل اور نہ بیجا خرچ کرو ایسی ہی یبین اللہ لکم الایات بیان کرتا ہی خدا واسطی تمہاری نشانیان روشن لعلکم
تتفکرون فی الدنیا والاخرۃ تاکہ تم فکر کرو بیچ امور دنیا و آخرت کے کہ کونسی چیزین بہتر ہے دونو جہان مین پس جو کہ مفید
ہے اوسکو اختیار کرو اور جسمین نقصان ہے اوسکو ترک کرو اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ جسوقت یہہ آیت نازل ہوئے
ان الذین یاکلون اموال الیتامی ظلما تو جس کسیکی پاس یتیم تہا اوسنی اوسکو اپنی پاس سے نکالدیا اور پہر حضرت سے پوچہا کہ
کیا کرنا چاہئے اور دوسری روایت مین یہہ ہے کہ حضرت صادق نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ جسوقت یہہ آیت
نازل ہوئی کہ واتوا الیتامی اموالھم تو لوگونے یتیمونکی آمیزش کردہ جانی اور یتیمونپر یہہ امر بہت شاق گزرا اور جناب
رسولخدا صلعم کی خدمت مین جاکر اس امر کی شکایت کی تب یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے کہ ویسئلونک اور سوال کرتے
ہین وہ تجہسے اے محمد صلعم عن الیتامی یتیمونسے یعنی یتیمونکے ساتھہ آمیزش کرنے سے قل کہہ تو اے محمد صلعم اونسے کہ اصلاح
لھم خیر درستی کرنے واسطے حال اور مال اونکے کی بہتر ہے اونکی دور کرنے سے وان تخالطوھم اور اگر آمیزش کرو تم اونسی اور اپنا
کہانا اونکی کہانے مین ملاؤ اور کہانے پینے مین شریک رہو تو فاخوانکم پس بہائی تمہاری ہین وہ دین مین اور حق بہائی ہونیکا
آمیزش ہے نہ دوری اور جدائی اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ اونکی مال مین سے اسقدر نکالو کہ اونکو کافی ہو اور اپنی مال
مال مین سے اسقدر نکالو کہ تمکو کافی ہو پہر خرچ کرو تم اونکو اور کسینی اون حضرت سے کہا کہ یتیم چہوٹے چہوٹی ہی ہوتے ہین عمر مین اور بڑے بہی
ہوتی ہین اور بعضی کا لباس اچہے اور زیادہ ہوتا ہی اور بعضی زیادہ کہاتی ہین فرمایا کہ لباس تو ہر ایک کا جیسا ہوگا اوسکی دام اوسکی
مال مین سے ہونگی اور کہانا سب کا ایک ہو کہ صغیر بہی مثل کلانکے کہائیگا یعنی جو لڑکا دنین کئی مرتبہ کہاتا ہی پس کہانیمین تو برابر
ہوجاتی ہین واللہ یعلم المفسد من المصلح اور خدا جانتا ہی بگاڑنیوالی مال یتیم کی کو درست کرنیوالی سی یعنی یتیم کو جدا کرو اور جو کوئی
یتیم کا مال تباہ اور برباد کرتا ہی اور جو کوئی درست کرتا ہی خدا اوسکو خوب جانتا ہی جو کوئی اوسکو برباد کریگا خدا اوسکو عذاب کریگا نہ اونکی مال
کی درست اور صلاح کرنیوالیکو ولو شاء اللہ اور اگر چاہتا خدا تو لاعنتکم البتہ بیچ مین ڈالتا تمکو اور کار تمپر تنگ کرتا کہ تمنی یتیمونکی ساتھہ
آمیزش کرنی حرام کردی ہے ان اللہ عزیز حکیم تحقیق خدا غالب اور قادر ہی ہر چیز پر حکمت والا ہی کہ موافق حکمت اور مصلحت کی حکم کرتا
ہی اور منقول ہے کہ جناب رسولخدا صلعم نے مرثد غنوی کو کہ مرد شجاع اور دلاور تہا مدینہ سی مکہ معظمہ کو روانہ کیا کہ مسلمانون کو پوشیدہ مکہ سی باہر
نکالکر یہان پہنچاوی جسوقت وہ مکہ مین پہنچا تو ایک عورت کہ جسکا عناق نام تہا اور نہایت خوبصورت تہی اور ایام جاہلیت اور کفر مین وہ
اوسسے دوستی رکہتا تہا اوسکی پاس آئی اور محبت قدیمی ظاہر کرکے طالب وصال کی اوس سے ہوئی مرثد نے جواب دیا کہ اسلام میرے اور
تیرے درمیان حایل اور مانع ہی اب مین تجہسی وصال بطور زنا کی نہین کرسکتا اوس عورت نے کہا کہ مجہسے نکاح کرلے مرثد نے جوابدیا کہ یہہ
بعد اجازت پر جناب رسولخدا صلعم کے موقوف ہی وہ عورت یہ سنکر غصہ ہوئی اور مشرکین کو اوسنی جاکر خبر کی کہ مرثد آیا ہے

کہ مسلمانونکو یہانسے نکالکر لیجائے اون مشرکون نے اوسکے گہر مین جاکر اوسکو مارا وہ اونسے بہاگ کر مدینہ مین پہنچا اور یہہ آیت نازل
ہوئی کہ وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ اور نہ نکاح کرو تم شرک کرنیوالی عورتونسے حَتّٰى يُؤْمِنَّ یہانتک کہ ایمان لاوین وہ یعنی جبتک
کہ ایمان نہ لاوین وہ تو اونسے نکاح مت کرو اور کہتے ہین کہ عبد اللہ رواحہ نے اپنے کنیزک کے طمانچہ مارا اور وہ رسولخدا صلعم کی خدمت مین
داد خواہ ہوئی حضرت نے عبد اللہ سے اوسکا حال دریافت کیا عبد اللہ نے عرض کی کہ یہہ خدا اور رسول پر ایمان لائی ہی مگر بدخو
جھگڑالو بہت ہے حضرت نے فرمایا کہ اوس سے نیکی کرنی چاہئے عبد اللہ نے اوسکو آزاد کیا اور پہر اوس سے نکاح کر لیا اور اوسکی ہمسایہ
مین ایک عورت مشرکہ رہتی تہی اور اوس سے نکاح کرنا چاہتے تہے اوس سے عبد اللہ نے نکاح نکیا لوگ اوسپر طعن کرنے لگے کہ
عورت صاحب حسن وجمال اور مال سے نکاح نکیا اور کنیز سیاہ کو اپنے نکاح مین لایا تب یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتاہی خدا کہ وَلَاَمَةٌ
مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ اور البتہ لونڈی ایمان والی بہتر ہے مِّنْ مُّشْرِكَةٍ کہ شرک لانیوالی آزاد عورت سے وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ اگرچہ تعجب مین ڈالے وہ تمکو اور خوش
معلوم ہو بسبب حسن اور جمال اور مال کے وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ اور مت نکاح مین دو تم شرک لانیوالے مردونکو ایمان والی عورتین دوسرا
مفعول تنکحوا کا محذوف ہے اور تقدیر اوسکی ولا تنکحوا المشرکین ازواجا مومنۃ ہے یعنی مشرکونکی نکاح مین ایمان لانیوالی عورتین
مت دو حَتّٰى يُؤْمِنُوْا یہانتک کہ ایمان لاوین وہ مرد شرک کرنیوالے وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ اور البتہ غلام مومن بہتر ہی شرک
کرنیوالے آزاد مرد سے وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ اگرچہ تعجب مین ڈالے وہ تمکو اور خوش معلوم ہو بسبب جمال صورت اور مال ومنال کے اُولٰٓئِكَ یہہ شرک لانیوالے
مرد اور عورت يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ بلاتی ہین طرف آتش دوزخ کی آدمیونکو کفر کی رغبت دلاکر وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اور خدا بلاتا ہے آدمیون کو
اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ طرف بہشت اور بخشش کے ساتھہ حکم اپنے کے توفیق عطا کرکے کہ بسبب ایمان اور اعمال نیک کے بہشت مین جاوین
وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ اور بیان کرتا ہے خدا نشانیان اپنی واسطے آدمیونکی یعنی بیان کرتاہی نشانیان روشن حلال اور حرام کی واسطے
آدمیونکی لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ تاکہ وہ نصیحت پکڑین تامل اور تفکر کرکے خدا کی قدرت کی نشانیون مین اور منقول ہے کہ ایام جاہلیت اور کفر مین حیض
والی عورتون سے ایام حیض مین یہود اور مجوس کے طریقہ کی موافق نہ تو کلام کرتی تہی اور نہ اونکو دیکہتی تہی اور نہ اونکی ہمراہ کہانا کہاتی تہے اور الگ طرف
اونکو ڈالدیتے تہے اور نصاریٰ سب امور کرتے تہے یہانتک کہ مجامعت بہی اونسے کرتے تہے اور زمانہ اسلام تک یہہ امر جاری رہا ابو دحداح
مع دیگر مومنین کی رسولخدا صلعم کیخدمت مین حاضر ہوئی اور عرض کی کہ یا رسولخدا عورتونسے حالت حیض مین کیا سلوک کرنا چاہئیے یہہ آیت نازل
ہوئی چنانچہ فرماتاہی کہ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ اور سوال کرتے ہین وہ تجہسے اے محمد صلعم عَنِ الْمَحِيْضِ حیض عورتونکی سے کہ حالت حیض مین اونسے کیا کرنا ع ۲۷ ۵
چاہئے اور محیض مصدر ہے حیض کی معنی مین اور خدا تعالیٰ اوسکے جواب مین فرماتاہے کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم ان لوگونسے جو کہ حیض کے مقدمہ
مین تجہہ سے سوال کرتے ہین کہ هُوَ اَذًى وہ ناپاکی ہے اور موجب اذیت اور نفرت کا ہے اور اذی اسم مصدر ہے پس جسوقت کہ حیض
ناپاکی اور موجب اذیت اور نفرت کا ہو تو فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ پس کنارہ کشی کرو تم عورتونسے بیچ حالت حیض کے
وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ اور نہ نزدیک ہو تم اونسے حیض مین اور مجامعت اونسے مت کرو حَتّٰى يَطْهُرْنَ یہانتک کہ پاک ہون وہ عورتین
حیض سے نہادہو کے اور اہل کوفہ نے سوائے حیض کی یطہر کو بتشدید طا اور تشدید ہا پڑہا ہے فَاِذَا تَطَهَّرْنَ پس جسوقت کہ پاک ہو جاوین
وہ حیض سے تو فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ پس آؤ تم ان عورتونکے پاس جسجگہہ سے کہ حکم کیا ہے تمکو خدا نے یعنی جسجگہہ سے کہ حکم مجامعت
کا تمکو کیا ہی اوسجگہہ سے کرو اور وہ راہ فرج کی ہی نہ مقعد کی اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ تحقیق خدا دوست رکہتاہی توبہ کرنیوالون کو
گناہونسے وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ اور دوست رکہتاہی پانیسے پاک ہونیوالونکو اور عورت سے حالت حیض مین جماع کرنا نہایت سخت
گناہ ہے لیکن بعد بند ہونے حیض کے اور غسل سے پہلے بہی مجامعت کر سکتی ہین یا نہین اسکی حکم کو کہتے حضرت صادق علیہ السلام سے

پوچھا تو فرمایا کہ اگر شوہر اوس عورت کا غیر شہوت ہو تو اپنی اوس عورت کو کہے کہ وہ اپنی فرج کو دہو ڈالے اوسوقت اوس سے مقاربت کرے لیکن اکثر علمائے کبار فرماتے ہیں کہ اسحالت میں مجامعت کرنی مکروہ ہے اور بہتر یہہ ہے کہ نکرے اور اگر کوئی شخص حالت حیض میں مجامعت کرے تو گنہگار ہوگا اور کفارہ اوسکا یہہ ہے کہ اگر اول حیض میں مجامعت کی ہے تو ایک دینار دیوے اور اگر وسط حیض میں مجامعت کے ہے تو نصف دینار دیوے اور اگر اخیر حیض میں مجامعت کی ہے تو چہارم حصہ دینار کا دیوے اور دینار سونے کا ہوتا ہے تخمیناً تین ماشہ کا اور تین رتی وزن میں اور فرماتا ہے خدا کہ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ عورتین تمہاری کہیتی ہیں واسطے تمہارے فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ پس آؤ تم کہیتی اپنی کو جسطرح سے کہ چاہو تم خواہ منہ کیجانب سے خواہ پشت کیجانب سے لیکن فرج میں مجامعت کرو نہ مقعد میں اسواسطے کہ خداتعالے زراعت سے مشابہت دی ہے کہ جسمین تخم ڈالنے سے روئیدگی پیدا ہوتی ہے اور اسیطرح عورت میں فرج کیجانب سے نطفہ ڈالی تو بچہ پیدا ہوتا ہے اور اگر مقعد کی راہ سے نطفہ ڈالی تو بچہ نہیں ہوتا اور اس صورت میں مشابہت زراعت کی جاتی رہتی ہے اور اکثر روایتین دلالت کرتی ہیں وطی فی الدبر کی جائز ہونے پر اور امام مالک کے نزدیک دبر میں مجامعت کرنے بدون کراہت کے جائز ہے اور فرماتا ہے خدا وَقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُمْ اور آگے بہیجو تم واسطے نفسون اپنی کے یعنی اعمال نیک بجالاو کہ وہ آخرت میں تمہاری کام آئین اور تمہارے جاتے سے پہلے وہ ذخیرہ تمہارا موجود رہے پس محرمات سے پرہیز کرو اور واجبات اور مستحبات کو بجالاو کہ یہہ اعمال تمہارے نجات کا وسیلہ ہوں قیامت کے روز اور یا یہہ کہ طلب فرزند کرو تم کہ فرزند صالح مستحق سرمایہ ثواب عظیم کا ہے چنانچہ جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ جسوقت مومن مرتا ہے تو سب اعمال اوسکی منقطع ہوجاتے ہیں مگر تین چیزین ایک تو فرزند صالح کہ بعد مرنے کے اوسکے واسطے دعائے مغفرت کرے یا کوئی صدقہ جاری رہنے والا کہ اوس سے باقی رہے اور آدمی اوس سے فایدہ پائین جیسے کہ پل اور مسافرخانہ اور کوان اور درخت میوہ دار یا علم کہ لوگ اوس سے فایدہ اوٹہاوین جیسے کہ تالیف کتاب ہدایت علم دین اور جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ جسکے تین فرزند غیر بالغ پہلے اوس سے مرگئے ہوں تو وہ دوزخ میں نرہیگا مگر بہت کم اور فرماتا ہے خدا کہ وَاتَّقُوا اللَّهَ اور ڈرو تم خدا سے اور اوسکے احکام کی مخالفت نکرو وَاعْلَمُوا أَنَّكُم مُّلَاقُوهُ اور جانو تم کہ تحقیق تم ملاقات کرنیوالے ہو اوسکی جزا دینے سے کہ اپنی اعمال کی ضرور جزا پاوگی وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ اور خوشخبری دی تو ای محمد صلعم مومنین کو بہشت کی نعمتوں کی ان لوگونکو کہ جو اپنی ایمان میں کامل اور مستقل ہیں اور کہہ تو اونسے کہ تم بہشت بہشت میں ہوگی اپنی اعمالکی وسیلہ سے اور کہتے ہیں کہ عبداللہ رواحہ اپنی بہنوئی سے رنجیدہ ہوا اور قسم کہائی کہ اوس سے کلام نکرونگا اور اوسکی اور اوسکی زوجہ کے درمیان صلح نکراونگا اور اوسکی حق میں نیکی نکرونگا اور اوسمین اور اوسکے دشمنوں میں صلح نکراونگا اور اگر کوئی کہتا کہ اوسمین اور اوسکی دشمنو میں صلح کروادی تو کہتا کہ مینے قسم کہائی ہے خلاف اوسکی نہیں کرسکتا اوس امر کو خداتعالے بیان کرتا ہے کہ وَلَا تَجْعَلُوا اللَّهَ عُرْضَةً لِّأَيْمَانِكُمْ اور نکرو تم خدا کو نشانہ واسطے قسموں اپنی کی اور یا یہہ کہ نکرو تم خدا کو مانع واسطے قسموں اپنی کی أَن تَبَرُّوا وَتَتَّقُوا وَتُصْلِحُوا اسبات سے کہ نیکی کرو تم اور پرہیزگاری کرو تم اور صلح کرو تم بَيْنَ النَّاسِ درمیان آدمیوں کی یعنی خدا کی قسموں کو مانع نیکی اور صلح کا انکی نہ ٹہیراو کہ قسمین کہا کر نہ نیکی کرو تم اور نہ صلح کرواو اور نہ احسان کرو کسی مومن پر اور حاصل یہ ہے کہ نیکی اور احسان اور صلح نکرنے کی قسم مت کہاو اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جسوقت بلایا جاے تو واسطے صلح کروانیکی درمیان دو شخص کے تو قسم نکہاو کہ میں اسکو نکرونگا اور یا اس آیت کی یہ معنی ہیں کہ نکرو تم خدا کو نشانہ واسطے قسموں اپنی کے کہ ہر طرح کی سچی اور جہوٹی قسم کہا کر اپنے تئین نیک اور پرہیزگار اور اصلاح کرنیوالا بناو تم کہ ہم اچہی ہیں اسواسطے کہ بہت قسم کہانیوالا اور خدا پہ جرات کرنے والا کہ ہر بات میں سچ پر بہی اور جہوٹ پر بہی قسم کہاتی وہ شخص نیک نہیں ہے اور نہ وہ پرہیزگار ہے اور نہ صلح کرانیمیں اوسپر اعتماد ہے کہ ہر امر میں قسم کہاتا ہے چنانچہ حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ نہ قسم کہاو تم اللہ کی نہ سچی نہ جہوٹی کہ خداے تعالے فرماتا ہے

ولا تجعلوا اللہ عرضۃ لایمانکم اور دوسری روایت مین یہہ ہی کہ فرمایا کہ جسنی جہوٹی قسم کہائی خدا کی اوسنی کفر کیا اور جسنی سچی قسم کہائی خدا
کی وہ گنہگار ہوا واللہ سمیع اور خدا سننے والا ہی تمہاری قسمونکا علیم جاننے والا ہی تمہاری دلونکی بات کا اور اب اللہ تعالی قسمون کے
اقسام کو بیان کرتا ہی اور فرماتا ہی کہ لا یؤاخذکم اللہ نہ مواخذہ کریگا تمسے خدا باللغو فی ایمانکم ساتہہ لغو کی بیچ قسمون تمہارے کے
کہ بے ارادہ قسم کہاؤ اور زبان پر بے اختیار قسم جاری ہووی جیسے کہ عادت ہوتی ہی بعضونکی کہ بے ارادہ اونکی زبان پر جاری ہوتا ہی کہ واللہ فلانے
بات یون ہی اور واللہ فلانا امر یہا ہی اور ارادہ اوس قسم کہانیکا نہین ہوتا بلکہ ویسی ہی زبان پر جاری ہوتا ہی اس قسم کا کفارہ نہین ہے
ولکن یؤاخذکم بما اور لیکن مواخذہ کریگا تمسے خدا ساتہہ اوس چیز کی یعنی ساتہہ اوس قسم کی کہ کسبت قلوبکم کہ کسب کی ہی وہ دلون تمہارے
نے یعنی ارادہ اور قصد کرکے اپنی دلمین ایک امر مقرر کرکے جو قسم کہاؤگی تو اوسکا مواخذہ تمسے ہوگا اور اوسی قسم کا کفارہ ہی بیچ واللہ غفور اور
خدا بخشنے والا ہی کہ بندیکو لغو قسم پر گرفتار نکریگا حلیم بردبار ہی کہ ارادہ کی قسم پر بہی جلدی مواخذہ نہین کرتا ہی شاید کہ بندہ اوس سی توبہ کرے
اور کفارہ اوس قسم پر ہی کہ آدمی قسم کہائی کہ مین فلانا کام کرونگا لیکن وہ کام مباح ہی ہووے اور پہر اوس کام کو نکرے تو اسکا کفارہ اوسکو دینا ہوگا
اور وہ دس آدمیونکو مومنین مین سے کہانا کہلانا ہے یا کپڑا دینا اور تفصیل اوسکی انشاء اللہ تعالے بعد اسکی سورہ مائدہ مین آویگی اور
یا بندہ آزاد کرنا ہی اور ایک قسم یہہ ہے کہ کسی گزشتہ امر پر خلاف اپنی علم کے قسم کہائی یعنی یقین رکہتا ہو ایک زمین کا کہ یہہ زید
کی ہے اور قسم کہائی کہ زید کی نہین ہے اس قسم کا کفارہ کچہ نہین ہے لیکن سزا اوسکی آتش دوزخ ہی مگر یہ کہ توبہ کرے اور کہتی ہین
کہ اگر کوئی مرد قسم کہائی کہ مین اپنی زوجہ سے مجامعت نکرونگا پس اگر عورت اوسکی صبر کری تو یونہی رہے اور اگر نالش اپنی حاکم شرع کے
پاس لیجائی تو حاکم چار مہینے کی مہلت اوس مرد کو دیگا اور چار مہینے تک اس مرد سے کچہ نہ کہیگا اور اگر وہ مرد اس عرصہ مین اوس عورت سے
رجوع کرے اور مجامعت کری اور قسم کے توڑدینیکا کفارہ دیوے تو پہر اوسمرد کو کچہ نکہا جاویگا اور اگر چار مہینے تک اس مرد نی رجوع نکی تو بعد اوسکے
حاکم اوس سے فرمایگا کہ یا تو اس عورت سے مجامعت کر اور یا اسکو طلاق دے پس یا تو وہ طلاق دیگا اور یا مجامعت کریگا اور اگر مجامعت کریگا
تو کفارہ قسم کی توڑنیکا دیگا اور اگر ان دونو باتین سی کوئی امر نکریگا تو حاکم اوسکو قید کریگا اور یہہ طریقہ ایام جاہلیت مین تہا کہ جب اپنی
زوجہ کو اذیت دینی منظور ہوتی ہی تو قسم کہاتی تہی کہ مین اپنی زوجہ سی مجامعت نکرونگا وہ بیچاری ادہر مین پڑی رہتی تہی نہ تو کسی اور سے
نکاح کر سکتی تہی اور نہ شوہر اوسکا اوس سے رجوع کرتا تہا تب خداتعالی نے اوس مقدمہ مین یہ آیت نازل کی چنانچہ فرماتا ہی کہ للذین یؤلون
من نسائہم واسطے اون لوگونکی کہ قسم کہاتی ہین وہ عورتون اپنی سی مجامعت کی ترک کرنیکی تو اون مردونکی واسطے تربص اربعۃ اشہر
انتظار کرنا چار مہینے کا ہی فان فاؤ پس اگر رجوع کرین وہ مرد کہ جنہون نے قسم کہائی ہی اور قسم کو اپنی توڑڈالین اور مجامعت کرین تو
فان اللہ غفور پس تحقیق خدا بخشنے والا ہی گناہ خلاف کرنے قسم کو جسوقت کفارہ دیوین مجامعت کرینکا رحیم مہربان ہی کہ قسم کی توڑنیکو
مباح کیا کفارہ دینے سے وان عزموا الطلاق اور اگر ارادہ کرین وہ طلاق دینی کو اور رجوع اپنی عورتونکی طرف نکرین بعد قسم کہانیکی تو
فان اللہ سمیع پس تحقیق خدا سننے والا ہی صیغہ طلاق کا علیم جاننے والا ہے اونکی غرض کا اور اب خداتعالی بیان کرتا ہی شمار عدہ کی تون
اون عورتونکی کہ جنکو طلاق دی ہو اور وہ بالغہ ہون اور حاملہ نہون اور اونسی مجامعت ہی کی ہو اور حیض بہی اونکو آیا کرتا ہو اسواسطے کہ حیض نہ آنیوالی عورتکا
اور حاملہ کا عدہ یہ نہین ہی اور اونکا عدہ انشاء اللہ تعالے بعد اسکی سورۂ طلاق مین آویگا اور اس آیت مین حائضہ غیر حاملہ کا عدہ بیان
کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ والمطلقات اور طلاق دی گئی عورتین یتربصن بانفسہن ثلثۃ قروء انتظار کرین ساتہہ نفسون اپنی کی تین پاکی کا
یتربصن خبر ہی امر کی معنی مین اور ثلثۃ قروء منصوب علی الظرفیہ ہی یعنی زنان بالغہ مجامعت کی گئی غیر حاملہ جسوقت اونکو طلاق دیجاے تو وہ تین پاکیون
تک عدہ مین بیٹہین اور پاکی سے مراد وہ دن ہین کہ جن دنونمین حیض والیونکو حیض نہین آتا ہی اور طلاق دینی کی کئی شرطین ہین چاہئے کہ

تفسیر محمدیہ البیان از ...
633
داخلہ

طلاق دینی والا بالغ اور عاقل ہو اور غیر بالغ اور مجنون نہو اور اپنی ارادہ اور اختیار سے طلاق دیوے اور جس عورت کو طلاق دیوے
وہ عورت وقت طلاق دینی کے حیض اور نفاس سے پاک ہو اگر شوہر اوسکا طلاق دینی والا وہاں موجود ہی اور بعد حیض آنیکی اوس سے مجامعت ہوئی نہو
ہو اور دو عادل طلاق کی صیغے کو سنتی ہوں اوس وقت واقع کرنی صیغہ طلاق کے جب یہہ شرطین پائی جائیں تو عورت کو طلاق دیوی پاکی کی دنوں میں
اور بعد اسکی جب حیض آئے اور منقطع ہو جائے تو یہہ دوسری پاکی شروع ہوئی اور اوسکے بعد جب دوسرا حیض آئی اور پہر منقطع ہو جاوے تو یہہ تیسری
پاکی شروع ہوئی اور جب یہہ پاکی تمام ہو اور تیسرا حیض شروع ہو تو عدہ پورا ہو جائیگا اور جسکو حیض نہیں آتا ہے اور وہ عمر میں اوس عورت
کی ہے کہ جسکو حیض آتا ہی وہ عورت تین مہینے عدہ میں بیٹھی گی اور حاملہ عورتکا عدہ اوسکی حمل کی وضع ہوتے تک ہے اور ان دو نو
کی عدہ کا ذکر سورہ طلاق میں آئیگا اور کہتے ہیں کہ اسمعیل بن عبد اللہ غفاری نی اپنی زوجہ کو کہ نام اوسکا قتیلہ تہا طلاق دی
اور وہ عورت حاملہ تہی اور اسمعیل کو خبر نہتی کہ وہ حاملہ ہے اور اوس عورت نی حمل کو ظاہر نکیا اسواسطی کہ وہ مکروہ جانتی تہی اس امر کو کہ ایسا
نہو کہ وہ حمل کی جہت سے مجھکو پہر رجوع کرے اور اسمعیل کو جب اوس حمل سے خبر ہوئی تو اوسنے رجوع کی اور پہر اوس عورت
کو اپنی زوجہ کر لیا اور اپنے گہر اوسکو لیگیا اللہ تعالے نے یہہ آیت نازل کی اور فرمایا کہ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اور نہیں حلال ہی واسطے
ان عورتوں کے أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ یہہ کہ پوشیدہ کریں وہ اوس چیز کو کہ پیدا کی ہی خدا نے بیچ رحموں اونکی
کے یعنی جو بچہ کہ خدا نی اونکے پیٹوں میں پیدا کیا ہی وہ اوسکو پوشیدہ نکریں إِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ اگر ہیں وہ عورتیں کہ ایمان لائی ہیں -
بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ساتہہ خدا کے اور دن آخرت کے وَبُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ اور شوہر ان عورتوں کی حقدار زیادہ ہیں ساتہہ رجوع
کرنے اور پہر لینے اون عورتوں کے فِي ذَٰلِكَ بیچ اوس عدہ کے یعنے اون طلاق دی گئی عورتوں کی شوہر اون عورتوں کو اپنی طرف
عدہ میں رجوع کر کے پہر اپنی زوجہ اونکو بنالیویں تو وہ حقدار زیادہ ہیں إِنْ أَرَادُوا إِصْلَاحًا اگر ارادہ کریں وہ شوہر اصلاح اور درستی
کا اوس رجوع کر لینے کے اونکو آزار اور ضرر پہنچانا منظور نہو اور اونکو کسیطرح سے تنگ نکریں جیسا کہ ابتدای اسلام میں تہا کہ جب عورت کو
اذیت دینی منظور ہوتی تہی تو اوسکو طلاق دیتی تہے اور جب عدہ گذر جانیکو ہوتا تہا تو اوسکو رجوع کرتے تہے اور پہر طلاق دیتی تہی اسیطرح
اوسکا دستور رکہتی تہے لیکن ایسا نچاہئے بلکہ محبت اور الفت سے رہیں چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہی کہ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ اور واسطے ان عورتوں کی
مثل اوس چیز کے ہے کہ اوپر اون عورتوں کی ہے یعنی واسطے اون عورتوں کی حق ہیں مردوں پر جیسے کہ حق مردونکے ان عورتوں پر ہیں بِالْمَعْرُوفِ ساتہہ
نیکی کے دونوں جانب سے کہ آپسمیں اچہی سلوک اور پیار سی اوقات اپنی بسر کریں اسطرح سے کہ عورت اپنی شوہر کی فرمانبرداری کری اور اوسکی
ناموس کو نگاہ رکہی اور بے اجازت شوہر کے گہر سے باہر نہ نکلی اور عفت اور پاکدامنی سی رہی اور شوہر کی عیش کو تلخ نکری اور جسوقت وہ مقاربت کو چاہی
تو اوسیوقت مستعد ہو جاوی اگر کوئی مانع شرعی نہو اور مرد کو بہی چاہئے کہ ملاحظہ اوسکی حال کا رکہی اور اوسکو کہانا اور کپڑا اچہی طرح دیوے اور نیک خلق سی اوس سے
صحبت رکہی اور جو کوئی کجی اوس سے ملاحظہ کری تو اوس سے طرح دیوی اور مواخذہ نکری کہ اکثر طبیعت عورتوں کی کجی پر ہوتی ہی اور اوسکو تنگ نکرے
وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ اور واسطے مردونکے اوپر اون عورتوں کے درجہ ہی یعنی حق مردونکی عورتوں پر زیادہ ہیں وَاللَّهُ عَزِيزٌ اور خدا غالب ہی انتقام
لینے میں اون لوگوں سے جو کہ اونکے احکام کے خلاف کرتی ہیں حَكِيمٌ حکمت والا ہی جو کچہہ کہ تاہی موافق مصلحت اور حکمت کی کرتا ہی اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے
فرمایا ہی کہ ایک عورت جناب رسولخدا صلعم کی پاس آئی اور پوچہا کہ یا حضرت حق مرد کا عورت پر کیا ہی فرمایا کہ چاہئی کہ فرمانبرداری کرے شوہر کی اور اوسکی
نافرمانبرداری نکرے اور اوسکی گہر میں سے بے اذن اوسکی خیرات نکری اور اپنی نفس کو اوس سے باز نرکہی جسوقت اوسکا جی مقاربت کو چاہی اگرچہ گنبد پر ہو اور
اوسکی گہر سی بدون اوسکی اذن کے باہر نہ نکلی اور اگر نکلیگی بغیر اوسکی اذن کی تو لعنت کرینگی اوس عورت کو فرشتی آسمان کی اور فرشتی زمین کی اور فرشتی غضب کے
اور فرشتی رحمت کی یہانتک کہ وہ عورت اوسکی گہر میں اولٹی پہر آوے اور اوس عورت نے پوچہی والی نی حضرت سی پوچہا کہ کون شخص زیادہ حقدار ہی آدمیوں میں سی مرد پر فرمایا

کہ والدین اوسکی اور پہر پوچہا کہ کون شخص زیادہ حقدار ہی آدمیون مین عورت پر فرمایا کہ شوہر اوسکا پہر کہا اوس عورت نی کہ کیا میرا حق مرد پر ایسا نہین ہے کہ
جیسے کہ اوسکا حق مجہپر ہے فرمایا کہ نہین اور نہ سو مین سی ایک تب اوس عورت نے کہا کہ قسم ہے اوس شخص کے جسنی تجہکو بحق و راستی پیغمبر کیا ہے کہ آج کی
بعد کوئی مرد میرا مالک نہوگا یعنی کسیکو مین اپنا شوہر نہ کرونگی اور دوسری روایت مین ہی کہ کسی آدمی نے حضرت صادق علیہ السلام سے
پوچہا کہ حق عورت کا مرد پر کیا ہے فرمایا کہ پیٹ اوسکا بہرے کہانیسے اور بدن اوسکا لباس سے پوشیدہ کردی اور اگر جہالت کرے تو بخشدے اور
میمونہ زوجہ رسول خدا سے روایت ہے کہ فرمایا رسولخدا نے کہ بہتر و بہتر امت کی وہ ہین کہ اپنی عورتونکی ساتہہ زندگانی اچہی طرح کرتے ہین اور بہتر
عورتین بہتر امت کی وہ ہین کہ بہت خوب وضع سے شوہرون کے ہمراہ رہتی ہین اور جو عورت کہ اپنی شوہر کے ہمراہ اچہی زندگانی کری حقتعالے ہر شب اور ہر روز اوسکو
ثواب ہزار شہید وں کا دیتا ہے اور حور العین ہیں اوسکو فضیلت دیتا ہی اور کہتے ہین کہ ایام جاہلیت مین طلاقونکی شمار مقرر نتہی اگر کوئی دس طلاق دیتا تو پہر
رجوع کر لیتا تہا ایکمرتبہ ایک عورت عایشہ کی پاس گئی اور اپنی شوہر کی شکایت کی کہ وہ ہمیشہ طلاق دیتا ہے اور اس سبب سے ضرر پہونچاتا ہے یہہ خبر حضرت کو
پہنچی اور یہہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ یعنی طلاق دو مرتبہ ہی یہہ ذکر طلاق رجعی کا ہی اور طلاق رجعی وہ ہے کہ شوہر
شرایط مذکورہ سے جوکہ پہلے آیت کی تفسیر مین گزراہی زوجہ کو طلاق دیوے تو وہ عورت عدہ مین بیٹہے پس اگر چاہے تو پہر وہ مرد اوسکو بغیر نکاح
کے اپنی طرف عدہ ہی مین رجوع کر کے زوجہ بنا لیوے جبتک کہ وہ عدہ مین ہے اور عدہ سی باہر نہ نکلے اور اگر عدہ سے باہر ہو جاویگی
تو پہر بدون نکاح کے حلال نہوگی اور اوسکو رجوع کر کے پہر طلاق دیوی تو وہ پہر عدہ مین بیٹہیگی یہہ دوسری طلاق ہوئی اور یہانتک
طلاق رجعی ہے اور اوس کے آگے رجعی نہین ہے اور اگر اس طلاق کے عدہ مین بہی رجوع کرے اور اپنی زوجہ بنا لیوے تو ہو سکتا ہے لیکن
بعد اسکے اگر پہر اوسکو طلاق دیویگا تو پہر رجوع نہین کر سکتا ہے کہ یہہ تیسری طلاق بائن ہے اور اب یہہ زوجہ اوس مرد پر حلال نہین ہے
جبتک کہ وہ عورت عدہ سے باہر ہو کر کسی دوسرے سے نکاح نکر لیوے اور اوس سے مجامعت نکروا لیوے اور اس آیت مین خدا تعالے

ع ۲۸ / ۷ / ۱۲

طلاق رجعی کا ذکر کرتا ہے کہ وہ دو مرتبہ ہے اور بعد دو طلاق رجعی کے اگر رجوع کرے تو فَاِمْسَاكٌ یعنی نگاہ رکہنا اوس عورت کا ہی بِمَعْرُوْفٍ
ساتہہ نیکی کے کہ الفت اور خلق نیک سے زندگانی کرین اَوْ تَسْرِیْحٌۢ بِاِحْسَانٍ یا چہوڑ دینا ہے ساتہہ نیکی کے اگر رجوع اوس عورت سی نکری کہ
عدہ اوسکا گذر جاوے اور وہ اپنی راہ لیوے اور جہان چاہے چلی جاوے اور اگر چاہے بعد اسکی پہر اوس سے نکاح کر لیوے اور اگر اوسکو رجوع کر کے
تیسری طلاق دیوے کہ وہ عدہ کو پورا کر کے جہان چاہے چلی جاوے تو یہہ تیسری طلاق بائن ہے اور اب اوس سے نکاح نہین کر سکتا جب تک
کہ وہ دوسرا شوہر نکر لیوے اور امساک خبر ہے مبتدا ہے محذوف کی یعنی فالواجب علیکم امساک بمعروف اور انشاء اللہ تعالے خلع کے مقدمہ مین بیان کرتا ہے اور
کہتے ہین کہ یہہ آیت آیندہ کی جمیلہ اور ثابت ابن قیس کے حق مین نازل ہوئی ہے اور سبب اوسکا یہہ ہے کہ ثابت جمیلہ کو بہت چاہتا تہا اور دوست رکہتا تہا اور جمیلہ ثابت سی دشمنی
اور بغض رکہتی تہی اسواسطے جمیلہ جناب رسولخدا صلعم کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کی کہ یا رسولخدا مین ثابت کو بہت مکروہ جانتی ہون بخدا
چاہتی ہون کہ سر میرا اور سر اوسکا ایک جا جمع نہو کہ یا رسول خدا تم حکم کرو کہ وہ مجہکو طلاق دیوے حضرت نی ثابت کو بلایا اور فرمایا کہ تیری زوجہ شکایت
تیری کرتی ہے اوسنے عرض کی کہ یا رسولخدا قسم ہے اوس شخص کی کہ جسنے حضرت کو بحق و راستی پیغمبر کیا ہے کہ مین دنیا مین اوسکی برابر کسیکو دوست
نہین رکہتا ہون جمیلہ نی کہا کہ یہہ سچ کہتا ہے یا رسولخدا لیکن یہہ شخص کوتاہ قد اور سیاہ رنگ اور بدصورت ہے مجہکو یہہ بہت مکروہ معلوم
ہوتا ہے اگر یہہ مجہکو طلاق نہ دیویگا تو مجہکو خوف ہی کہ مجہسے ایسا امر صادر ہو کہ موجب میری ہلاکت کا ہو حضرت نے ثابت سے فرمایا کہ تو کیا کہتا ہے
عرض کی کہ یا رسولخدا مینے خرما کا باغ اسکو مہر مین دیا ہے حضرت اوسکو حکم کرین کہ یہہ میرا باغ واپس کری مین اسکو طلاق دیدونگا اوس عورت نے
یہہ سنکر کہا کہ یا رسولخدا مین باغ بہی دیتی ہون اور اسکی سوا اور بہی کچہہ دیتی ہون لیکن یہہ کسیطرح مجہکو طلاق دیوی حضرت نی یہہ سنکر فرمایا کہ
وہ باغ ہی واپس کر دے اور زیادہ دینے کی کچہہ ضرورت نہین ہے اوس عورت نے اوسکو باغ واپس کر دیا اور اوس مرد نے اوسکو طلاق

ویدی اور ظلم اسلام مین پہلی بہی واقع ہوا ہی اور خدا تعالے نے اوسکی تقدمہ مین یہ آیت نازل کی اور فرمایا کہ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اور نہین
حلال ہی واسطے تمہارے اے طلاق دینے والو اَنْ تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا یہہ کہ لو تم اوس چیز مین سے کہ دیا ہے تمنے اون
عورتون کو کچہہ یعنے مہر جو تمنے عورتون کو دیا ہے بعوض طلاق دینے کے وہ مہر اونسے مت لو اِلَّا اَنْ يَّخَافَا مگر یہہ کہ ڈرین وہ جورو
اور خاوند دونون اَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللّٰهِ اس سے کہ نہ قایم رکہہ سکین وہ حدود خدا کی کو یعنے احکام خدا کے جو جورو اور خاوند کے مقدمہ
مین ہین کہ نیک سلوک اور پیار اور محبت سے آپسمین گذارہ کرین اوسکو ادا نکر سکین بلکہ آپسمین رنج اور کدورت رہی اور ابو جعفر اور حمزہ نے
یخافا کو بضم یا پڑہا ہی اور بعضون نے تخافا اور تقیما پڑہا ہے فَاِنْ خِفْتُمْ پس اگر خوف کرو تم یعنی اگر ایسی بات ہے کہ ڈرو تم اَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللّٰهِ اس سے کہ نہ قایم
رکہہ سکین وہ دونون حدود خدا کی کو فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا پس نہین گناہ ہے اوپر اون دونو جورو اور خاوند کی فِيمَا افْتَدَتْ بِهٖ بیچ اوس
چیز کے کہ بدلا دے وہ عورت ساتہہ اوسکی یعنی عورت مہر کو واپس کرے اور مرد اوسکو طلاق دیوے تو اوسمین کچہ گناہ نہین ہے اون دونو پر تِلْكَ
یہہ احکام جو بیان کئے گئے ہین حُدُودُ اللّٰهِ حدین خدا کی ہین جو کہ بندونکی واسطے مقرر کین ہین فَلَا تَعْتَدُوهَا پس نہ گزرو تم اون
حدون سے وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُودَ اللّٰهِ اور جو شخص کہ گزرین حدود خدا کی سے فَاُولٰٓئِكَ پس یہ لوگ حدونسے گزرنیوالے هُمُ
الظّٰلِمُوْنَ ۝ وہ ہی ظلم کرنیوالے ہین اپنی نفسوپر خدا کی حدونسے باہر ہوکر اور اب خدا تعالے تیسری طلاق کا ذکر کرتا ہے جو کہ طلاق بائن
ہی چنانچہ فرماتا ہے کہ فَاِنْ طَلَّقَهَا پس اگر طلاق دے اوس عورتکو بعد اون دو طلاق رجعی کی فَلَا تَحِلُّ لَهٗ پس نہین حلال ہی وہ
عورت واسطے اوس مرد طلاق دینے والی کی مِنْۢ بَعْدُ بعد اوس طلاق تیسری کی حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا یہانتک کہ نکاح کرے وہ عورت تیسری طلاق دی گئی
اوس شوہر سے کہ وہ غَيْرَهٗ غیر اوس شوہر پہلی طلاق دینے والیکی ہے اور پہر دوسرا طلاق دیوے مجامعت کرکے اور فان طلقها متعلق الطلاق مرتان ہی
اور کہتے ہین کہ دختر عبد الرحمن نے تین طلاق اپنی شوہر سے لیکر دوسرے شخص سے نکاح کیا اور بعد اوسکی چاہا کہ پہر شوہر اول سے صلح کرے جناب رسول
خدا صلعم نے فرمایا کہ ایسا نہین ہوسکتا کہ بدون مجامعت شوہر ثانی کے پہلی شوہر سی پہر نکاح کرے مطابق اوسکی یہہ آیت نازل ہوئی
چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ فَاِنْ طَلَّقَهَا پس اگر طلاق دیوے شوہر ثانی اوس عورت کو بعد جماع کرنیکے اپنی رغبت سے اور عدہ اوسکا گزر جاے
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا پس نہین گناہ ہی اوپر اون دونو کے یعنے شوہر اول اور اوس عورت پر اَنْ يَّتَرَاجَعَا یہہ کہ رجوع کرین وہ دونون
آپسمین بعد طلاق شوہر ثانی کے اور بعد گزرنے عدہ اوسکے اِنْ ظَنَّآ اَنْ يُّقِيمَا حُدُودَ اللّٰهِ اگر گمان کرین وہ دونون یہہ کہ قایم
رکہینگے وہ حدود خدا کو کہ جو حقوق زوجیت سے ہین اونکو آپسمین ادا کرینگے اور اون حقوق مین کسیطرحکا فرق نکرینگے وَتِلْكَ
اور یہہ احکام جو گذرے ہین حُدُودُ اللّٰهِ حدین خدا کی ہین يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ بیان کرتا ہی خدا اون حدونکو واسطے اوس قوم کی کہ جانتی
ہین وہ کہ یہہ احکام خدا کے ہین اور فرماتا ہی خدا کہ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ اور جسوقت کہ طلاق دو تم عورتونکو اور وہ عدہ مین ہین فَبَلَغْنَ
پس پہونچین وہ عورتین تین طلاق دی گئی اَجَلَهُنَّ مدت اپنی کو یعنی قریب گزرنی عدہ کی وہ پہونچین تو فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ
پس تہام رکہو تم اونکو ساتہہ نیکی کے کہ ارادہ اوس تہام رکہنے سے اور رجوع کرنیسے ضرر پہونچانیکا ہووے اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ یا چہوڑ دو تم اون
عورتونکو ساتہہ نیکی کے کہ اپنی عدہ سے باہر ہوکر اپنی نفسونکی مختار ہوجائین جس سے چاہین نکاح اپنا کرین وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا
اور نہ تہام رکہو تم اون عورتونکو اور نہ رد کرو تم اونکو واسطے ضرر پہونچانیکے لِّتَعْتَدُوْا تاکہ ظلم کرو تم اوپر عدہ کو اونکی دراز کرکے کہ
جب عدہ گزرنیکو ہووے تو اونکو رجوع کرلو اور پہر طلاق دو اونکو ضرر پہونچانیکو کہ وہ ہمیشہ عدہ مین پڑے رہین اور اسیطرح تم اونکو
تنگ کیا اور ضرارا مفعول لہ ہے یا حال ہی تمسکو کی ضمیر سی اسم فاعل کی معنی مین اور فرماتا ہی خدا کہ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ اور جو شخص کہ
کری ایسا کہ عورتون کے ضرر پہونچانیکو یہہ امر کری تو فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ۝ پس تحقیق ظلم کیا اوسنے جان اپنی کو کہ اپنے اسس

فعل ناشائستہ سے خدا کو غضب مین لایا وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰیٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا اور نہ کرو تم آیات خدا کو ٹھٹھا کہ اوسکے احکام سے روگردانی
کرو اور جو اوسنے فرمایا ہے اوسکے برخلاف کرو اور حدیث مین وارد ہوا ہے کہ خدا تعالے نے لعنت کی ہے اوس شخص پر کہ
جو کوئی کسی مسلمان کو آزار پونہچاے اور یا یہہ کہ اوس سے مکر کرے وَاذْكُرُوْا اور یاد کرو تم اے مومنین نِعْمَتَ اللّٰهِ
عَلَیْكُمْ نعمت خدا کو کہ اوپر تمہارے ہے کہ مباح کی اوسنے تمکو چار عورتین کہ اپنی زوجیت مین چار عورتون کو جمع کر سکتے ہو اور
اور بعد طلاق کے پہر عورت سے رجوع کر سکتے ہو اور پہلی امتون کو یہہ نعمت حاصل نہتی وَمَآ اَنْزَلَ عَلَیْكُمْ اور یاد
کرو تم اوس چیز کو کہ نازل کی ہے اوپر تمہارے اپنے فضل اور احسان سے مِّنَ الْكِتٰبِ کتاب سے کہ وہ قران ہے
وَالْحِكْمَةِ اور حکمت سے کہ وہ احکام شرع کے ہین حلال اور حرام کہ یَعِظُكُمْ بِهٖ نصیحت کرتا ہے وہ تمکو ساتہہ اوسکی وَاتَّقُوا اللّٰهَ
اور ڈرو تم خدا سے اوسکے احکام کے مخالفت کرنے مین وَاعْلَمُوْٓا اور جانو تم کہ اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ تحقیق خدا ساتہہ ہر چیز کے عَلِیْمٌ
عالم ہے کہ ہر چیز کو جانتا ہے اور تمہارے اقوال اور افعال اور ظاہر اور باطن سب کو جانتا ہے اور کہتے ہین کہ جمیلہ بنت یسار کو اوسکی
شوہر ابو دحداح نے طلاق دی اور وہ عورت جسوقت عدہ سے باہر ہوئی تو ابو دحداح نے پہر اوس عورت کو پیغام نکاح
کا دیا اوس عورت کا بہائی معقل بن یسار غصہ ہوا اور کہا کہ قسم ہے خدا کی کہ ہم اوس سے نکاح نکرینگی کہ اوسنے بے قصور
طلاق دی تہی اوسکے جواب مین خدا تعالے فرماتا ہے کہ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ اور جسوقت طلاق دو تم عورتون کو فَبَلَغْنَ
اَجَلَهُنَّ پس پونہچین وہ مدت اپنے کو کہ عدہ اونکا گذر جاسکے تو فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ پس نہ منع کرو تم اون عورتون
کو اَنْ یَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اس سے کہ نکاح کرین وہ شوہرون اپنی پہلون سے یعنے اگر عورتین اپنی عدہ سے باہر نکلکر
اپنے پہلے شوہرون سے نکاح کرنا چاہین تو تم اونکو منع مت کرو اِذَا تَرَاضَوْا بَیْنَهُمْ جسوقت راضی ہون وہ دونو آپسین
بِالْمَعْرُوْفِ ساتہہ نیکی کے کہ تابع احکام خدا کے ہون اور آپسین سلوک سے رہین ذٰلِكَ یہہ امور جو کہ مذکور ہوئی ہین وہ
ہین کہ یُوْعَظُ بِهٖ نصیحت کیا جاتا ہے ساتہہ اوسکے مَنْ كَانَ مِنْكُمْ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وہ شخص کہ ہی تم مین سے کہ
ایمان لاتا ہے وہ ساتہہ خدا کے اور دن آخرت کے کہ اوس روز کے ہونیکا اعتقاد رکہتا ہے اور جانتا ہے کہ اوس روز اعمال
کی جزا ملینگے ذٰلِكُمْ یہہ نصیحت دینا تمکو اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ پاکیزہ تری واسطے تمہارے اور بہت پاک ہی تمہاری زندگانی کیواسطے اور بہت مناسب اور
مفید ہے تمہارے لئے وَاللّٰهُ یَعْلَمُ اور خدا جانتا ہی صلاح مرد وزن کی وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ اور تم نہین جانتی ہو اور کہتے ہین کہ معقل
یسار مرد نیک اور خدا پرست تہا جسوقت رسولخدا صلعم نے اوسکی روبرو یہہ آیت پڑہی تو رو دیا اور کہا کہ یا رسولخدا مینے اس امر سے
توبہ کی اور کفارہ سوگند کا دیا اور اپنی بہن کا نکاح ابو دحداح سے کر دیا اور اب خدا تعالے دودہ پلانے اطفال کا ذکر کرتا ہی اور فرماتا ہے کہ
وَالْوَالِدٰتُ یُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ اور مائین دودہ پلائین لڑکوں اپنی کو اگرچہ اونکی شوہرون نے طلاق دی ہو حَوْلَیْنِ كَامِلَیْنِ دو برس کامل تک اور
یہہ حکم لِمَنْ اَرَادَ اَنْ یُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ واسطے اوس شخص کے ہے کہ تمام کرے وہ دودہ پلانیکو اور اس آیت سے معلوم ہوا کہ مدت حمل کی چہہ مہینے بہی ہین اسواسطے
کہ دوسری آیت مین خدا تعالے نے فرمایا ہی کہ حمل سے دودہ چہوڑانے تک تیس مہینے مین اور اس آیت مین فرماتا ہے کہ مدت دودہ پلانیکی دو برس ہین اور
تیس مہینے مین سے چوبیس مہینے دو برس کی گئی تو چہہ مہینے باقی رہے وَعَلَی الْمَوْلُوْدِ لَهٗ اور اوپر اوس شخص کے کہ پیدا کیا گیا ہے واسطے اوسکی بچہ یعنی اوس لڑکے کا باپ
رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ رزق اون دودہ پلانیوالیون کا ہی اور لباس لڑکا یعنے کہانا اور کپڑا دودہ پلانیوالیون کا دودہ پینے والونکی باپ پر ہی بِالْمَعْرُوْفِ
ساتہہ نیکی کہ موافق عرف اور رواج کی ہو لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ نہین تکلیف دیا جاتا ہی کوئی نفس اِلَّا وُسْعَهَا مگر گنجایش طاقت اپنی کو یعنی باپ شیرخوار
بچہ کا دودہ پلانیکی عوض میں موافق اپنی قدرت کی دیوی نہ زیادہ لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌ نہ ضرر پونہچایٔی ماں بچہ کی بِوَلَدِهَا ساتہہ فرزند اپنے کے جو کہ

دودھ پیتا ہے کہ اپنی سے جدا کرکے اوسکے باپ کو دیدے ایسا کرے وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ اور نہ وہ شخص کہ پیدا کیا گیا ہے واسطے اوسکے فرزند
ساتھ فرزند اپنے کے یعنی اور نہ باپ اپنے فرزند کو ضرر پہونچاوے کہ دودھ پینے کے زمانہ مین اوسکو اوسکی ماں سے چھڑا لیوے اور جناب علی
علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ بچہ شیرخوار کیواسطے برکت والا سوائے شیر مادر کے کوئی شیر دوسرا نہین ہوتا اور فرماتا ہے خدا کہ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ
ذٰلِكَ اور اوسپر وارث کے مثل اوسکے ہے یعنی اگر باپ بچہ شیرخوار کا مرجاوے تو اوسکا جو کوئی وارث ہے اوسپر کھانا اور کپڑا دودھ پلانیوالی کا اور نہ
ضرر پہونچانا بچہ کا ہے اور اب ایک اور حکم بچہ دودھ پینے والیکے مقدمہ مین بیان کرتا ہے کہ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا پس اگر ارادہ کرین وے دونون
باپ اور مان جدا کرنے بچہ کے دو سال سے پہلے عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ رضامندی اپنی اور مشورہ سے تو فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا پس نہین گناہ ہے
اوپر اون دونو کے کہ اپنے بچہ کی مصلحت کو وہ خوب جانتے ہین وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اور اگر ارادہ کرو تم ہے دودھ پلانیوالو اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا اَوْلَادَكُمْ یہ کہ دودھ
پلوانا چاہو تم اولاد اپنی کو کسی دایہ سے تو فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ پس نہین گناہ ہے اوپر تمہارے دایہ سے دودھ پلوانے مین اِذَا سَلَّمْتُمْ جبکہ سپرد کرو تم
اون دودھ پلانیوالیون کو مَّآ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ جو کچھ دینا کیا ہے تمنے ساتھ نیکی کے یعنی جو کچھ تمنے دودھ پلانیکے عوض مین دایہ کو دینا کہا ہے
وہ اچھی طرح بدون کم کرنیکے اوسکو دیدو تو دایہ سے دودھ پلوانے مین کچھ مضایقہ نہین ہے وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو تم خدا سے اوسکی حکم کے خلاف
کرنے مین وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ اور جانو تم یہہ کہ تحقیق خدا بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم بینا اور دیکھنے والا ہے اور اب خدا تعالے
وفات کی عدہ کا ذکر کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ اور جو لوگ کہ مرجاوین تم مین سے وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا اور چھوڑین
وہ بی بیون کو تو يَّتَرَبَّصْنَ چاہیے کہ انتظار کرین وہ بیبیان جو کہ بیوہ ہو گئی ہین بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ساتھ نفسون اپنے
کی چار مہینے اور دس روز یعنی چار مہینے اور دس روز عدہ مین رہین اور اس مدت مین سنگار نکرین اور اس عرصہ مین کسی سے نکاح نکرین فَاِذَا
بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ پس جس وقت پہونچین وہ عورتین مدت اپنی کو کہ چار مہینے اور دس روز گزر جاوین تو فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ پس نہین گناہ ہے اوپر تمہارے
ہے والیو عورتونکی فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ بیچ اوس چیز کے کہ قصد کیا ہے اون عورتونے بیچ نفسون اپنے کی کہ ارادہ نکاح کا رکھتے ہین بِالْمَعْرُوْفِ
ساتھ نیکی کے کہ موافق شرع کے ہو یعنی بعد گزرنے عدہ وفات کے کہ وہ چار مہینے اور دس روز ہے ہین اگر عورتین کسی سے نکاح کرنا چاہین
تو منع مت کرو انہین کچھ تمکو گناہ نہین ہے وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ اور خدا ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم خبردار ہے اور موافق اعمال کے
تمکو جزا دیگا اور اب خدا تعالے بیان کرتا ہے کہ اگر عورتون سے عدہ مین بکنایہ پیغام نسبت کا کرو تو مضایقہ نہین ہے لیکن کھولکر اور واضح
کرکے نکہو چنانچہ فرماتا ہے کہ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اور نہین گناہ ہے اوپر تمہارے فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ بیچ اوس چیز کے کہ بکنایہ خبر دی ہے تمنے ساتھ اوسکی
مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ منگنی عورتون کے سے یعنی عورتونکو عدہ مین بکنایہ کہو اسطرح سے کہ تو کیا خوبصورت ہے اور یا یہہ کہ تو بہت نیک بخت ہے
اور یا یہہ کہ تجھسے بہت آدمی رغبت رکھتے ہین تاکہ عورت کو معلوم رہے کہ یہہ میرا خواستگار ہے اور صریح اوس عورت سے نکہو اسطرح سے کہ مین
تجھہ سے نکاح کرونگا اسواسطے کہ عدہ مین جیسے کہ نکاح کرنا درست نہین ہے ایسی ہی صراحۃً کہنا بھی درست نہین ہے اور تعریض کلام سربستہ کو
کہتے ہین مخالف تصریح کے یعنی نہین گناہ ہی تمپر اسمین کہ کلام سربستہ اور کنایہ سے کہا ہے تمنے اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ یا پوشیدہ رکھا ہے تمنے بیچ
نفسون اپنے کے کہ اوسکا زبان سے کچھ ذکر نکرو نہ کنایۃً نہ صراحۃً عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ جانتا ہے خدا کہ تحقیق تم قریب ہے کہ یاد کروگے
اون عورتونکو اور ذکر اونکا کروگے اور صبر تمسے نہو سکیگا اس جہت سے کہ ایسا نہو کہ کوئی دوسرا خواستگاری کرنے لگے وَلٰكِنْ لَّا
تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا اور لیکن نہ وعدہ کرو تم اون عورتون سے پوشیدہ بیچ گزرنے عدہ کی اسطرح سے کہ وعدہ گاہ میری اور تیری
فلانے کا گھر ہے اِلَّآ اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا مگر یہہ کہ کہو تم کہنا نیک کہ کنایہ سے کہو اور واضح کرکے نکہو وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ
اور نہ ارادہ کرو تم عقد نکاح کا حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ یہانتک کہ پہونچے کتاب یعنی عدہ کہ لکھا ہوا اور فرض ہے وہ پہونچے اَجَلَهٗ مدت اپنی کو کہ وہ

تمام ہو جاوے اور عدہ کے درمیان نکاح کرنا جائز نہین ہی اور اگر کوئی شخص جان بوجھ کر عمداً کسی عورت عدہ مین بیٹھی ہوئی سے نکاح کرے عدہ کی گزرنے
سی پہلی تو وہ عورت ہمیشہ کو اوسپر حرام ہو جاویگی اور پہر اوس سے نکاح کرنا درست نہین ہوگا وَاعْلَمُوٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِیٓ اَنْفُسِكُمْ اور جانو تم یہہ کہ
تحقیق خدا جانتا ہے جو کچھ کہ ہے نفسون تمہارے بیچ ہی یعنی ارادہ اوس چیز کا کہ جائز نہین ہے اور وہ تمہارے دلو نہین ہے اوسکو خوب جانتا ہے
فَاحْذَرُوْهُ پس ڈرو تم اوس سے یعنی اوسکی عذاب سے ڈرو تم وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ اور جانو تم کہ تحقیق خدا بخشنیوالا ہے اوس شخص کو کہ جو اوسکی
خوف سے ارادہ حرام کا نکرے حَلِيْمٌ بردبار ہے کہ جلدی عذاب نہین کرتا ہے اور اب خدا ابتدا لے مہر مقرر کرنے سے پہلا اور مجامعت کرنے سے پہلا طلاق
دینے کا حکم کرتا ہی کہ کچہ مضایقہ نہین ہے اور عرب کا دستور تہا کہ طلاق بہت دیتے تہے اور عدہ مین پہر رجوع کرتے تہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو یہہ امر ناپسند معلوم ہوا اور فرمایا کہ کیا ہوا ہی تمکو کہ بے قصور بیقدر طلاق دیتے ہو اگر کوئی بدگمانی ہو تو مضایقہ نہین ہے اصحاب کو یہہ بات شک
گمان ہوا کہ پہر طلاق دینے مین گناہ ہوگا اسواسطے اونہون نے طلاق دینی بالکل موقوف کی یہہ آیت اونکی وہم کے دور کرنے کیواسطے نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہی
کہ لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَاۗءَ نہین گناہ ہے اوپر تمہارے بیچ اوسمین اگر طلاق دو تم عورتون کو مَا لَمْ تَمَسُّوْھُنَّ جب تک کہ نہین چہوا ہے
تمنے اونکو یعنی جبتک کہ نہین جماع کیا ہی تمنے ان عورتون سے اَوْ تَفْرِضُوْا لَھُنَّ فَرِيْضَةً اور نہین مقرر کیا ہے تمنے واسطے اونکی فریضہ کو یعنی مہر کو
اور تفرضوا مین بعضے تو کہتے ہین کہ اَوْ بمعنے اِلَّا اور بعضے کہتی ہین بمعنی حتی ہے اور بعضے کہتے ہین کہ واو جمع کے معنے مین ہے اور ظاہر یہی یہہ
سب سے بہتر معلوم ہوتا ہے اسواسطے کہ نفی دونون جملونکی بیچ ہے تمسوکی بہی اور تفرضوا کی بہی تاکہ متعہ دینے کا حکم ہو اور بعضے کہتے ہین کہ او اپنے معنی مین ہے
اور تفرضوا عطف تمسوا پر ہے اور تقدیر کلام کی یہہ ہے کہ مالم تمسوہن ممن قد فرضتم لہن او لم تفرضوا لہن فریضہ اور فریضہ مفعول بہ ہے تفرضوا کا اور
فریضہ بمعنے مفروض ہے اور تا ہمین واسطے نقل کے ہے وصفیت سے حرف اسمیت کی اور حاصل یہہ ہے کہ اگر مہر مقرر کرنے اور مجامعت کرنیسے پہلے تم عورتون
کو طلاق دو تو کوئی گناہ تمپر نہین ہے اگر چاہو اونکو طلاق دو وَّمَتِّعُوْھُنَّ اور فایدہ دو تم اونکو یعنی جن عورتون کا مہر مقرر نہین ہوا ہے
اور بدون ذکر مہر کے اونسے نکاح کیا ہے اور مجامعت سی پہلے اونکو طلاق دو تو اون عورتون کو کچہ دو کہ اونکو فایدہ ہو اور اس صورت مین عطف تفرضوا
کا تمسوا پر ہے اور واو جمع کے معنے مین ہے اور باعتبار عطف کے تفرضوا پر نفی داخل ہوگی اور یا معنے آیۃ کے یہہ ہین کہ بس نہین گناہ ہے اوپر تمہارے اگر
طلاق دو تم عورتون کو جبتک کہ نہین مجامعت کی ہے تمنے اونسے کہ تمکو کچہ دینا نہین آتا مگر یہہ کہ مقرر کر دو تم مہر کو کہ اسصورت مین نصف مہر دینا ہوگا
بعد طلاق کے اور اگر مہر مقرر نہین ہوا ہے تو مہر مت دو اور اگر کچہ فایدہ دو اور بعضے کہتے ہین کہ معنی اس آیتہ کے یہہ ہین کہ بس نہین گناہ ہے
اوپر تمہارے اگر طلاق دو تم عورتون کو جب تک کہ نہین مجامعت کی ہے تمنے اونسے اور مقرر کیا ہے تمنے اونسے مہر کو یا نہین مقرر کیا ہے تمنے
مہر کو اگر مقرر کیا ہے تو نصف مہر دو اور اگر مقرر نہین کیا ہے تو کچہ مہر مت دو اور فایدہ دو اور یہہ دونون معنی آخر کے قریب قریب ہین اور منقول ہے
کہ ایک مرد انصاری نے بدون ذکر مہر کے نکاح کیا اور نزدیکی کرنے سے پہلے اوسکو طلاق دی یہہ آیت نازل ہوئی اور رسول خدا صلعم نے
اوس سے فرمایا کہ اس عورت کو کچہ دے اگرچہ تیرے ٹوپی ہو غرض یہہ ہے کہ کچہ دینا واجب ہے اور وہ موافق حال طلاق دینے والے کے ہے
چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ اوپر گنجایش والے اور تونگر کے مقدار تونگری اوسکی کی ہے کہ وہ موافق اوسکی مقدور کے ہے جیسے کوئی
گہوڑا یا خادم وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ اور اوپر تنگدست کی مقدار تنگدستی اوسکی کے ہے جیسے کہ انگشتری یا ایکدرہم اور میانہ ایک جوڑا پوشاک کا دیوے مَتَاعًا
بِالْمَعْرُوْفِ فایدہ دینا ساتہہ نیکی کے کہ شرع مین وہ نیک ہو حَقًّا عَلَي الْمُحْسِنِيْنَ ثابت اور واجب ہے اوپر نیکی کرنے والون کے کہ عورت کو طلاق کے
عوض مین کچہ دیوین اور متاعاً مفعول مطلق ہے متعوا کا اور حقاً مفعول مطلق ہے حق محذوف کا وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْھُنَّ اور اگر طلاق دو تم اون
عورتون کو مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْھُنَّ پہلے اس سے کہ چہوا ہے تمنے اونکو یعنی پہلے اس سے کہ مجامعت کی ہے تمنے اونسے وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَھُنَّ فَرِيْضَةً
اور حال یہہ ہے کہ تحقیق مقرر کیا ہے تمنے واسطے اونکے فریضہ کو یعنی مہر کو تو فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ پس آدہا اوس مہر کا ہے کہ مقرر کیا ہی تمنے اِلَّآ اَنْ

تعفون مگر یہ کہ معاف کریں وہ عورتیں مہر کو تو کچھ دینا نہیں ہوتا او یعفوا الذی یا بخشے وہ شخص کہ بیدہ عقدة النکاح ہے ہاتہ اوسکی کے
عقد نکاح کا ہے یعنی ولی عورت کا اگر عورت بالغہ عاقلہ نہووے و ان تعفوا اقرب للتقوی اور معاف کرنا تمہارا ہی والیان عورت نزدیک زیادہ
ہے واسطے پرہیزگاری کی اسواسطے کہ جب اپنا حق کوئی طلب نکریگا تو غیر کا حق کاہیکو لینا چاہیگا اور ان تعفوا تاویل بمصدر مبتدا ہے اور اقرب
خبر اوسکی ہے ولا تنسوا الفضل بینکم اور مت بہولو تم فضل اور احسان کو درمیان اپنے یعنی آپسمین کہ جو تم مین سے ایک شخص دوسرے شخص پر احسان
کرتا ہے کہ کچہ دیکر یا اپنا حق بخوشی خاطر کسیسے نلیوی تو اوسکو بہولنا نہیں چاہئے ان اللہ بما تعملون بصیر تحقیق کہ خدا ساتھہ اوس چیز کے کہ کرتے ہو
تم کہ کسی پر احسان کرتے ہو بصیر دیکھنے والا ہے کہ تمہارا فضل و احسان ضایع نکریگا اور اب خدا تعالے ذکر نماز کا کرتا ہے کہ جو سب عبادتون سے
افضل ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ حافظوا علی الصلوات محافظت کرو تم اوپر نمازون کے کہ ہمیشہ اونکو پڑہتے رہو اور انکی وقتون پر معہ آداب و شرائط کے
والصلوة الوسطی اور محافظت کرو تم خصوصاً اوپر نماز درمیان والی کے کہ وہ نماز ظہر ہے اور اول جناب رسولخدا صلعم نے یہی نماز پڑہی ہے اور وہ دن
کے بیچ مین ہے اور انکی دو نماز ونکے درمیان مین ہے درمیان نماز عصر کے اور نماز صبح کے اور گرم وقت مین ہوتی ہے کہ جسوقت آفتاب سر پر ہوتا ہے اور
اوسوقت سب چیزین خدا کی تسبیح کرتی ہین اور اوسوقت قیلولہ کرکے بستر سے اوٹہنا بہت بہاری معلوم ہوتا ہے اور اکثر روایات اہل بیت علیہم السلام
سے یہی نماز معلوم ہوتی ہی کہ نماز وسطی سے مراد نماز ظہر ہے اور ہر روز جمعہ نماز جمعہ سے مراد ہی اگر نماز جمعہ واجب ہووے اور بعضی کہتے ہین کہ مراد صلوة
وسطی سے نماز عصر ہے کہ بیچ دنکی دو نماز ون کے اور رات کی دو نماز ونکی درمیان ہے اور بعضی روایتین بہی اسپر دلالت کرتی ہین اور بعضی کہتے ہین کہ
مراد صلوة وسطی سے نماز صبح ہے کہ سیاہی شب اور روشنی روز کے درمیان ہے وقوموا للہ قانتین اور کہڑے ہو تم واسطے خدا کی قنوت پڑہنے والے
ہوکر اور قانتین حال واقع ہوا ہی اور مراد قانتین سے یہان پڑہنا دعا قنوت کا ہی ہاتہونکو اوٹہاکر نماز کے درمیان چنانچہ حضرت صادق علیہ
السلام سے روایت ہے اور یہی مذہب اہلبیت علیہم السلام جنکی پیرو شیعہ کرتے ہین اور اہل سنت کی کتب احادیث مین بہی روایت ہی کہ رسولخدا
صلعم دعا قنوت نماز مین پڑہتے تہے اور اب خدا تعالے نماز خوف کی کیفیت کو بیان کرتا ہے کہ فان خفتم پس اگر خوف کرو تم جو ہے یا درندہ سے
یا دشمن سے یا اور چیز سے اور نماز کو اطمینان سے نپڑہ سکو تو فرجالا او رکبانا پس پیادہ یا سوار ہوکر اور حال جمع راجل کے ہی اور حال واقع ہوا ہے اور رکبانا
جمع راکب کی ہے اور تقدیر اوسکی فصلوا رجالا او رکبانا ہے یعنی پس نماز پڑہو تم جس حالت مین کہ پیادہ چلتے ہو تم یا سوار ہوکر چلتے ہو تم اوسی حالتمین نماز کو
چلتے ہوئی پڑہو اشارہ سے جس طرح سے کہ ممکن ہو فاذا امنتم پس جسوقت امن مین ہو تم اور بیخوف ہو جاو تم فاذکروا اللہ پس ذکر کرو تم خدا کا یعنی
نماز پڑہو تم آداب اور شرائط سے کما علمکم ما لم تکونوا تعلمون جیسے کہ تعلیم کیا ہی تمکو خدا نے اوسکو کہ نہین جانتے تہے تم کہ نماز کے آداب اور
شرائط اور ارکان اور احکام سے بالکل ناواقف تہی اور کہتے ہین کہ پہلے عرب مین یہ دستور تہا کہ جس عورت کا شوہر مرجاتا تہا وہ ایک سال عدہ مین بیٹہی رہتی
تہی اور زینت اور آرایش اپنی موقوف کرکے لباس کہنہ پہنتی تہی اور مکان علیحدہ مین رہتی تہی اور اپنی خرچ ضروری کی واسطے شوہر کے وارثون
سے لیتی تہی ایک شخص حکم بن حارث فوت ہوا اور اوسنے زوجہ اور باپ اور مان اور بیٹا بعد اپنی چہوڑے جناب رسولخدا صلعم نے ترکہ تو اوسکا اوسکی بیٹی
کو دیا اور باپ اور مان اور زوجہ کیواسطے ایک حصہ مقرر کردیا لیکن حکم دیا کہ ترکہ مین سے ایکسال اوسکی زوجہ کو دیوین تب یہ آیت نازل ہوئی کہ والذین یتوفون
منکم اور جو لوگ کہ مرجائین تم مین سے ویذرون ازواجا اور چہوڑ جائین وہ بیبیونکو بعد اپنے تو وصیة لازواجہم متاعا وصیت کرنا چاہئے واسطے
بیبیون اپنے کی فایدہ دینے کو یعنی وصیت کرین کہانے اور لباس اور مسکن دینے کی الی الحول اتمام ایک برس تک غیر اخراج نہ نکالدینا اونکا مسکن سے فان خرجن پس اگر
نکل جائین بعد ایکسال کے تو فلا جناح علیکم فیما فعلن فی انفسہن پس نہین گناہ ہی اوپر تمہارے بیچ اوس امر کہ کیا ہے اون عورتون نے بیچ نفسون اپنے کی کہ زینت
کی ہے یا طالب شوہر کی ہوئی ہین من معروف نیکی کہ موافق شرع کی کرتی ہین وہ اور یہ حکم ابتدای اسلام مین تہا اور جسوقت نازل ہوئی یہ آیت کہ یتربصن
بانفسہن اربعة اشہر وعشرا تو یہ حکم منسوخ ہو گیا واللہ عزیز اور خدا غالب ہے کہ سزا دیوے جو حکم کی برخلاف کرنیوالے کو حکیم حکمت والا ہے کہ موافق حکمت کی کرتا ہے

ذکر نماز جمعہ و نماز قنوت

اور اہل مدینہ اور کسائی اور ابن کثیر نے وصیۃ کو مرفوع پڑھا ہی اور باقیون نے منصوب پڑھا ہے لیوصوا محذوف کا مفعول مطلق مقرر کرکے اور متاعا مفعول
مطلق متعوا کا ہی یا مفعول ہے لیوصوا مضمر کا ہی اور غیر اخراج صفت متاعا کی ہی اور روایت ہی کہ جسوقت خدا تعالے نے متعہ دینے کی آیت نازل کی تو بعضے آدمی گمان
کرگئے کہ متعہ کا دینا سنت ہی اور واجب نہیں ہی اُنہو نے متعہ کا دینا ترک کرتی تھی اللہ تعالے نے یہ آیت نازل کی اور فرمایا کہ وَلِلْمُطَلَّقَاتِ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ اور جو عورتین
طلاق دی گئی عورتونکی متعہ دینا ساتھ نیکی کی یعنی واجب ہی کہ کچھ اونکو دینا چاہئے اگر اونکو طلاق دے پہلی مقرر کرنے مہر کے اور پہلی جماع کرنے کے حَقًّا
عَلَى الْمُتَّقِينَ کر واجب ہی ثابت کیا گیا ہی ثابت کرنا اوپر پرہیزگارون کے کہ جو شرک سے پرہیز کرتی ہین یعنی سب مسلمانو پر متعہ دینا واجب ہے اور حقا مفعول مطلق
حق فعل محذوف کا ہے اور کہتے ہین کہ جمیع مع رت سی مجامعت کی ہی اوسکو متعہ دینا بعد انقضاء عدہ کی سنت ہی كَذَٰلِكَ ایسے ہی یعنی جیسے کہ احکام طلاق کے بیان
کئے ہین ایسے ہی يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ بیان کرتا ہی خدا واسطے تمہاری دلیلین روشن اپنی اور احکام اپنی لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ تاکہ تم سمجھو اور اپنی عقلون کو کام
فرماؤ اور احکام خدا کو قبول کرو۔ اور اب خدا تعالے ایک قصہ بیان کرتا ہی اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ یہہ لوگ کہ جنکا قصہ خدا تعالی بیان
کرتا ہی یہہ قصہ ایک شہر کے رہنیوالونکا ہی کہ وہ شہر شام کی شہرون مین سی تہا اور ستر ہزار اوسمین گہر تہی اور طاعون یعنی وبا اکثر اوس شہر کے لوگون
مین آتی تہی اور جسوقت وبا کی آمد ہوتی تہی تو تونگر آدمی اپنی موت کی سبب سی شہر کو چہوڑکر باہر نکلجاتی تہی اور فقرا وہان باقی رہتے تھے اپنی ضعف اور
تنگدستی کے سبب سے اور جو آدمی کہ اوس شہر مین رہتے تہا اونمین موت اکثر آتی تہی کہتی تہی کہ اگر ہم اس شہر سے باہر نکلجاتی تو ہم مین موت کم ہوتی بعد اسکے
سب کی رائے نے اس امر پر اتفاق کیا کہ اگر بعد اسکی طاعون ہوئے تو سب آدمی اس شہر سے باہر نکل چلو پس جسوقت اونہون نے طاعون کو آتی دیکہا تو شہر سے اور
کر سب نکل گئی اور موت کے ڈر سے طاعون سے ایک طرف ہوگئی اور دوسرے شہر کی طرف اونہون نے سفر کیا یہانتک کہ ایک شہر ویران مین پہونچی کہ اوس
وہانکے جلاوطن ہوگئی تہی اور طاعون سے مرگئی تہی اوس شہر مین جاکر اوترے اور اپنی اسباب کہولی جب مطمئن ہوئے تو خدا تعالے نے فرمایا کہ سب مرجاؤ تم اوسیوقت
سب مرگئی اور استخوان بوسیدہ ہوگئی اور وہ شہر جسمین کہ وہ مرے تھے رستہ کی نزدیک تہا راہ گیر دن نی اونکی ہڈیون کو جمع کرکے ایک طرف کو ڈالدیا تہا حضرت
حزقیل پیغمبر کا وہان گزر ہوا جسوقت اونہون نے اون ہڈیونکو دیکہا تو وہ بہت روئی اور گریہ کرکے کہا کہ خداوندا اگر تو چاہے تو اسیوقت سب کو زندہ
کردے جیسے کہ تو نے اونکو مار ڈالا ہے اگر تو زندہ کریگا تو یہہ تیری شہرون کو آباد کرینگے اور تیرے بندے انسے پیدا ہونگے اور تیری عبادت مین مشغول ہونگے
خدا تعالے نے وحی کی کہ کیا تو انکے زندہ ہونیکو چاہتا ہی اور دوست رکہتا ہی عرض کی حزقیل نی کہ ہان مین چاہتا ہون کہ یہہ زندہ ہو جاوین
خدا تعالے نی اسم اعظم حضرت حزقیل کو تعلیم کیا اور فرمایا کہ ان کلمون کو پڑہ تو جب اونہون نے وہ کلمے کہی تو دیکہا کہ بعضے ہڈی بعضی ہڈی کی طرف دوڑی اور
ایکدفعہ ہی وہ سب زندہ ہوگئی اور وقت اوٹھنی کے سبحان اللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہتے تھے اور بعضی روایت مین آیا ہے کہ مدت دراز تک وہ آدمی
زندہ رہی اور اونہون نے نکاح کیا اور اولاد اونسی پیدا ہوئی اور آدمیون مین سے اثر مردنکا اونکے چہرہ پر تہا اور جو کپڑا کہ وہ پہنتے تھے کفن ہو جاتا
تہا اور ابن عباس سے روایت ہی کہ اونکی اولاد جو پیدا ہوئی اونمین وہ اثر موجود ہی اور ایک پہاڑ مین وہ رہتی ہین اور کہتی ہین کہ وہ لوگ واسط کی رہنے والے
تہی اونکی قصہ کو خدا تعالی بیان کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا مِن دِيَارِهِمْ کیا نہ دیکہا تو نی اے دیکہنے والے یا محمد طرف اون لوگون کے کہ نکلی
وہ گہرون اپنے سے وَهُمْ أُلُوفٌ اور وہ لوگ ہزارون تہی پس نکلے وہ اپنی گہرون سے حَذَرَ الْمَوْتِ واسطی ڈر مرنے کی اور حذر الموت مفعول لہ خرجوا کا ہے
یعنے موت کی خوف سے اپنی شہر سے باہر نکلکر دوسرے شہر مین جا پہونچی اس امید پر کہ ہم یہان زندہ رہینگی اور اپنی شہر مین طاعون کے آنیسے مرجاتے ہین پس جسوقت
وہ دوسرے شہر مین پہونچی تو فَقَالَ لَهُمُ اللَّهُ مُوتُوا تو کہا واسطی اونکی خدا نی کہ مرجاؤ تم پس سب آدمی اوسوقت مرگئی ثُمَّ أَحْيَاهُمْ پہر زندہ کیا اونکو خدا
إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ تحقیق خدا البتہ صاحب فضل اور رحمت کا ہی کہ احسان کرتا ہی عَلَى النَّاسِ اوپر سب آدمیونکی وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ اور لیکن
اکثر آدمی نہین شکر کرتی ہین اونکی نعمتونکا جیسے کہ اوسکا شکر کرنا چاہئے اور یہہ آیت دلیل ہے رجعت کی سچ پر جیسے کی خدا تعالے نی ان لوگون کو زندہ کیا ہی ایسے ہی امام
مہدی علیہ السلام کی عہد مین زندہ ہونگی جو کہ بہت نیک ہین اور جو کہ بہت بد ہین اور خدا تعالے نی قران مین فرمایا ہی کہ اوٹہاوینگے ہم ہر گروہ مین سے ایک فوج کو

اور پہلے اس سے خداتعالے نے واسطے رغبت دلانے جہاد کے واسطے لوگونکے قصہ بیان کیا اسواسطے کہ بہاگنے سی کچھ فایدہ نہین ہے کہ موت سے نجات ہرگز نہین ہوتی پس راہ خدا مین جہاد کرو اور موت سے خوف مت کرو کہ موت تو اگر آنیوالی ہے تو جہان ہوگی وہان آئیگی تم دل کہولکر راہ خدا مین جہاد کرو چنانچہ فرماتا ہے کہ وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اور لڑو تم بیچ راہ خدا کی تاکہ درجات عالیات کو پہنچو وَاعْلَمُوا اَنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ اور جانو تم کہ تحقیق خدا سننے والا ہی اون لوگونکی عذر کو کہ جو جہاد مین جانیکو بیجا عذر کرتے ہین اور جہاد نہین کرتے عَلِيمٌ جانتے والا ہے نیت کو اون لوگونکی کہ جو خالص نیت سی ارادہ جہاد کرنے کا رکہتے ہین اور اب خداتعالے رغبت دلاتا ہے طرف اعمال مالی کی بعد اعمال بدنی کے چنانچہ فرماتا ہے کہ مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللّٰهَ کون ہے وہ شخص کہ قرض دیوے خدا کو نیت خالص سے قَرْضًا حَسَنًا قرض نیک یعنی اوسکے بندگان درماندہ کو دیوے بقصد ثواب کہ جسکو دیا ہے راہ خدا مین اور سر احسان اپنا نرکہے اور دینی مین عذر نکرے فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ پس مضاعف کری اوسکو واسطے اوسکی خدا اور زیادہ کری اَضْعَافًا كَثِيرَةً زیادتیان بہت اور اضعافاً حال واقع ہوا ہے اور کثیرۃ اوسکی صفت ہے وَاللّٰهُ يَقْبِضُ اور خدا تنگ کرتا ہے روزی کو وَيَبْسُطُ اور کشادہ کرتا ہے وَاِلَيْهِ تُرْجَعُونَ اور طرف اوسکی رجوع کیے جاوگے تم واسطے جزاے اعمال کے اور جو کوئی راہ خدا مین دیگا دنیا اوسکا بدلہ بہتر پاویگا اور منقول ہے کہ بعد نازل ہونے اس آیت کی جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ حق تعالے بروز قیامت بعضے بندونکو کہیگا کہ اے بندہ مومن تجہسی مینے کہانا مانگا تونے مجہکو کہانا ندیا اور مینے تجہسی پانی مانگا تونے مجہکو پانی ندیا اور مینے تجہسے لباس طلب کیا تونے مجہکو لباس نہ دیا بندہ کہیگا کہ خداوندا یہ کہان تہا خداتعالے فرمائیگا کہ فلانا بندہ میرا بہوکا تہا اور اوسنے تجہسے کہانا طلب کیا تونی اوسکو ندیا اور فلانا بندہ میرا پیاسا تہا اور پانی اوسنی تجہسے طلب کیا تونی پانی اوسکو ندیا اور فلانا بندہ میرا برہنہ تہا اور اوسنی لباس تجہسے طلب کیا تونے لباس اوسکو ندیا قسم ہے اپنی جلال کی کہ آج مین اپنا فضل وکرم تجہسے باز رکہونگا جیسا کہ تونے اپنا کرم دنیا مین باز رکہا تہا اس سے معلوم ہوا کہ دنیا مین بندہ مومن کو دینا خدا کو دینا ہے اور منقول ہے کہ جسوقت یہہ آیت نازل ہوئی تو ابو دحداح نی عرض کی کہ یا رسول خدا باپ اور مان میری تیر فدا ہون خداتعالی ہمسی قرض مانگتا ہی اور وہ غنی ہی فرمایا حضرت نی کہ ہان تاکہ اوسکی سبب سے تمکو بہشت مین داخل کری ابو دحداح نی عرض کی کہ اگر مین خدا کو قرض دون تو آپ ضامن ہوتے ہین بہشت مین میرے داخل ہونیکی فرمایا کہ ہان پہر عرض کی ابو دحداح نی کہ میری زوجہ اور دختر بہی میری ہمراہ ہوگی فرمایا کہ ہان پہر ابو دحداح نی کہا کہ یا رسول خدا اپنا ہاتہ دو حضرت نے اپنا ہاتہ دیا اور ضامن ہوئے اور بعد اسکے ابو دحداح نی عرض کی کہ یا رسول خدا میرے دو باغ ہین ایک تو زیر شہر اور دوسرا بالاے شہر اور سوا اسکی میرے پاس کوئی ملک نہین ہی مینے وہ دونون باغ اپنی خدا کو قرض دیے حضرت نے فرمایا کہ ایک باغ دی اور دوسرا باغ اپنی معاش کیواسطے رکہہ ابو دحداح نے عرض کی کہ گواہ کرتا ہون مین تمکو یا رسول خدا کہ مینے اون دونون باغون مین سے جو کہ بہتر تہا وہ راہ خدا مین دیا اور اوس باغ مین چہہ سو درخت خرما کے تہے حضرت نے فرمایا کہ خدا تجہکو عوض مین اسکی بہشت دیگا اور اب خداتعالے ایک قصہ بیان کرتا ہی طالوت اور جالوت کا اور اوسکی کیفیت مین امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ بنی اسرائیل نے بعد وفات حضرت موسی علیہ السلام کی گناہ کرنے اختیار کیے اور دین خدا کو بدل دیا اور متغیر کردیا اور ایک پیغمبر اونمین تہا کہ نام اوسکا ارمیا تہا اور دوسری روایت مین ہی کہ نام اوسکا اشمویل تہا اور ایک روایت مین ہے کہ وہ یوشع تہا اور مشہور یہی ہے کہ نام اوسکا اشمویل تہا وہ پیغمبر بدفعلون سے اونکو منع کرتا تہا اور وہ لوگ کہنا اوسکا نہ مانتے تہی خداتعالے نے بنی اسرائیل پر اوسجرم کی عوض مین جالوت کو غالب کیا اور جالوت قوم قبطیون یا عمالقہ مین سے تہا اوسنی بنی اسرائیل کو بہت آزار دی اور مردون کو اونکی قتل کیا اور شہر سی اونکو باہر نکالدیا اور مال اونکی لوٹ لیے اور عورتونکو اونکی لونڈیان بنالیا تب بنی اسرائیل اپنی پیغمبر اشمویل کی پاس آکر گڑگڑائی اور درخواست کی کہ خداتعالے سی سوال کرکہ ایک بادشاہ یعنی ایک خلیفہ مقرر کرکے ہمارے واسطے بہیجے کہ اوسکی ہمراہ ہوکر راہ خدا مین ہم جالوت سے لڑین اور بنی اسرائیل مین نبوت تو ایک گہر مین تہی اور سلطنت دوسرے گہر مین اور خداتعالے نے نبوت اور سلطنت کو ایک گہر مین جمع نکیا تہا اسواسطے

اون لوگون نے پیغمبر سے کہا تہا کہ ایک بادشاہ کو مقرر کر تب اوس پیغمبر نے فرمایا کہ اگر تمپر لڑنا فرض کیا جائیگا تو تم لڑوگے نہین اون لوگون نے
کہا کہ ہم کیون نہ لڑینگے راہ خدا مین اور حال یہہ ہے کہ ہم اپنے گہرون سے نکالے گئے ہین اونکے ظلم سے اوس قصہ کو خدا تعالے بیان کرتا ہی کہ
أَلَمْ تَرَ إِلَى الْمَلَإِ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنْ بَعْدِ مُوسَىٰ کیا نہ دیکہا تو نے اے دیکہنے والے یا اے محمد طرف جماعت اشراف کی بنی اسرائیل مین سے بعد موسے کے
إِذْ قَالُوا لِنَبِيٍّ لَهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا جسوقت کہا اونہون نے واسطے پیغمبر اپنے کی کہ جو واسطے اونکے تہا کہ مقرر کر تو واسطے ہمارے بادشاہ کو
یعنی خلیفہ کو کہ نُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لڑین ہم بیچ راہ خدا کے اوس جالوت سے خلیفہ کے ہمراہ ہو کر قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ کہا اوس پیغمبر نے کہ کیا
نزدیک ہو تم کہ إِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اگر لکہا جائے یعنی اگر فرض کیا جاوے اوپر تمہارے لڑنا أَلَّا تُقَاتِلُوا یہہ کہ نہ لڑوگے تم یعنی جیسا کہ تم
اپنی زبان سی کہتے ہو کہ ہم لڑینگے ایسا نکروگے بلکہ لڑنے سے پرہیز کروگے اور نافع بی عسیتم کو سین کے کسرہ سے پڑہتا ہے قَالُوا کہا اون لوگون نے
بنی اسرائیل کے اوس پیغمبر کے جواب مین کہ وَمَا لَنَا اور کیا ہی واسطے ہمارے یعنی کیا غرض ہے ہمکو کہ أَلَّا نُقَاتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ یہہ کہ نہ لڑین ہم بیچ
راہ خدا کے اون ظالمون سے وَقَدْ أُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَأَبْنَائِنَا اور حال یہہ ہے کہ تحقیق نکالے گئے ہین ہم گہرون سے اپنے اور اولاد اپنی سے اون ظالمون
کے ظلم سے کہتے ہین کہ جالوت نے چار سو اور چالیس آدمی فرزندان ملوک اور روسائے بنی اسرائیل کے قید کئے تہی اسواسطی بنی اسرائیل اوس سے لڑائی کرنے
مین زیادہ مبالغہ کرتے تہے لیکن پہر بہی وہ جالوت کے مقابلہ مین ثابت قدم نرہے چنانچہ خدا تعالے فرماتا ہے کہ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ پس جسوقت کہ لکہا گیا
یعنی جسوقت فرض کیا گیا اوپر اون بنی اسرائیل کے لڑنا دشمنون سے تَوَلَّوْا پہر گئے وہ اور اونکے مقابلہ مین جم کر کہڑے نہوئے بلکہ جالوت کے لشکر کی کثرت
کی خوف سے پیچہے رہگئے اور آگے کو قدم نہ بڑہا سکے إِلَّا قَلِيلًا مِنْهُمْ مگر تہوڑے ایسے اونمین سی کہ وہ ثابت قدم رہے اور وہ تین سو اور تیرہ آدمی تہے
وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ اور خدا جاننے والا ہی اور عالم ہی ساتہ ظالمون کے کہ جو جہاد سے پہر گئے کہتے ہین کہ جسوقت اوس پیغمبر نے اونکی درخواست مطابق
تو خدا تعالے سی دعا کی کہ ایک بادشاہ کو اوپر مقرر کرے خدا تعالے نے ایک برتن پر کیا ہوا روغن سے اور ایک عصا اوس پیغمبر کے پاس بہیجا اور فرمایا کہ جو کوئی
برتن کے پاس آئے اور اوسوقت یہ روغن جوش مین آئے اور یہہ عصا اوسکی قد کے برابر ہو تو وہ بادشاہ ہی اور اوسکو ہمنے خلیفہ مقرر کیا جب اوس پیغمبر نے یہہ
بات بنی اسرائیل کے روبرو بیان کی تو ہر ایک شخص بنی اسرائیل کی بزرگ آدمیونمین سے پیغمبر کے پاس آتا تہا لیکن کسی کے آنیسے وہ روغن جوش مین نہ آیا اور
نہ وہ عصا کسیکے قد کے برابر ہوا یہانتک کہ ایک سقا یا طباخ یا دباغ کہ نام اوسکا طالوت تہا وہ پیغمبر کے گہر مین آیا اور اوسیوقت وہ روغن بہی
جوش مین آیا اور وہ عصا اوسکے قد کے برابر ہوا اوسکو حضرت اشمویل پیغمبر نے بادشاہ کیا اور بنی اسرائیل کو خبر کی چنانچہ خدا تعالے فرماتا ہے کہ
وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اور کہا واسطے اونکے پیغمبر اونکی نے إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَعَثَ یہہ کہ تحقیق خدا نے تحقیق کہ بہیجا ہے لَكُمْ طَالُوتَ مَلِكًا واسطے تمہارے طالوت کو
بادشاہ اور وہ بن یامین بن یعقوب کی اولاد مین سے تہا اور انبیاء لاوی بن یعقوب کی اولاد میں سے ہوتے تہے اور بادشاہ یوسف بن یعقوب کی اولاد مین
سی یا یہودا کی اولاد مین سی ہوتے تہے اور یہہ اون دونونکی اولاد مین سے نتہا بلکہ بن یامین کی اولاد مین سی تہا جو کہ یوسف کا حقیقی بہائی تہا کہ وہ
اور یوسف یہ ایک ماں سے پیدا ہوئے تہے اور یہہ طالوت بڑا قوی اور شجاع اور عالم تہا لیکن مفلس تہا اسواسطے بنی اسرائیل اوسکو عیب لگاتے تہے اور
پسند نہین کرتے تہے اور اہل سنت کے علما لکہتے ہین کہ یہہ شخص خلیفہ اوس پیغمبر کا تہا اور اللہ تعالے نے اوسکو مقرر کیا تہا یہانسے معلوم ہوا کہ خلیفہ
پیغمبر کا وہ ہوتا ہے کہ جسکو خدا مقرر کرے اور اگر خلیفہ کرنا امت کی رائے پر ہوتا تو بنی اسرائیل خود کسی کو خلیفہ مقرر کر لیتے اور پیغمبر سے کیون درخواست
کرتے کہ تو کسیکو خلیفہ مقرر کر دے بلکہ پیغمبر بہی خود کسیکو مقرر نکر سکا اور سی ہی خدا تعالے سے درخواست کی کہ کسیکو پیغمبر کر دے اور خدا کے مقرر کئے
ہوئے کو لوگ مکروہ جانتے تہے چنانچہ ذکر اوسکا آتا ہی ایسی ہی خدا کی مقرر کئی ہوئے علی بن ابیطالب کو لوگون نے مکروہ جانا اور ابوبکر کو اپنی رائے سی خلیفہ کیا اور جمیع انبیا
کی سنت کو کہ اونکی خلفا خدا کی مقرر کئی ہوئے ہوتے تہے ترک کیا اور جسوقت شمویل نے بنی اسرائیل کو خبر کی کہ خدا تعالے نے طالوت کو خلیفہ کیا ہے تو وہ طالوت کا نام سنکر
غصہ ہوئے اور ناپسند کیا اور کہا کہ وہ کیونکر بادشاہ ہمارا ہو سکتا ہی چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہی کہ قَالُوا کہا اون بنی اسرائیل نے پیغمبر کے جواب مین کہ أَنَّىٰ يَكُونُ لَهُ

لہ الملک ہم کہاں ہو گئے واسطے اوس طالوت کی بادشاہی عَلَیْنَا اوپر ہمارے اور یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ وہ ہمارا بادشاہ ہو وَنَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْکِ مِنْہُ
اور ہم حقدار زیادہ ہیں ساتھہ بادشاہی کی اوس سے کہ ہم سبط نبوت اور سبط ملک سے ہیں اور طالوت سبط بن یامین سے ہے اور باوجود
اسکی وہ سقا یا طباخ یا دباغ ہے وَلَمْ یُؤْتَ سَعَۃً مِّنَ الْمَالِ اور نہیں دیا گیا ہے وہ فراخی مال سی تاکہ لشکر کو تیار کر کے تسخیر ملک کی کرے
جسوقت اوس پیغمبر نے بنی اسرائیل سی طالوت کی بادشاہی کا انکار سنا تو قَالَ کہا اوس پیغمبر نے کہ اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰہُ عَلَیْکُمْ تحقیق خدا نے
برگزیدہ کیا ہے اوس طالوت کو اوپر تمہارے وَزَادَہٗ بَسْطَۃً فِی الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ اور زیادہ دی ہی اوسکو خدا نے کشادگی بیچ علم اور جسم کے یعنی بیچ
علم اور شجاعت کی اور یہہ اسواسطے فرمایا ہے کہ تدبیر مملکت اور حفظ عدالت میان رعیت علم سی تعلق رکہتی ہے اور تسخیر مملکت اور ملک گیری شجاعت
سی علاقہ رکہتی ہے پس خدا تعالے نے علم اور شجاعت کی جہت سے طالوت کو واسطے خلافت کے پسند کیا اور ایسی ہی علی بن ابیطالب کو علم و شجاعت کی
جہت سے واسطے خلافت کے پسند کیا تہا کہ رسول خدا صلعم کے اصحاب میں سے کوئی مثل علی ؑ کے عالم نہ تہا اور نہ کوئی شجاع تہا اور یہ امر ثابت ہے اسکا
انکار کوئی نہیں کر سکتا اور یہ آیت دلالت کرتی ہی اوس امر پر کہ امام اور خلیفہ اپنے عہد کے لوگوں سی افضل ہو اور خلافت کیواسطے علم اور شجاعت چاہیے نہ وہ لوگ
جو علم سے محتاج دوسرے کی ہوں کہ جسوقت کسی مسئلہ میں دشواری ہو تو دوسرے کی طرف رجوع کریں اور شجاعت میں یہ حال ہو کہ ہمیشہ جہاد میں سے
بہاگتے رہیں اور جب ریاست حاصل ہو تو خود جہاد میں نہ جائیں خوف اعدا سی اور تابعین کو اپنی لڑائی کے واسطے روانہ کریں وَاللّٰہُ یُؤْتِیْ مُلْکَہٗ
مَنْ یَّشَآءُ اور خدا دیتا ہے ملک اپنا جسکو چاہتا ہے اور جسکو جانتا ہے کہ یہہ صلاحیت ملک داری کی رکہتا ہے وَاللّٰہُ وَاسِعٌ اور خدا فضل
وسیع والا ہے عَلِیْمٌ جاننے والا استحقاق مستحق کا اور بنی اسرائیل نے جب یہ کلام سنا کہ خدا نے طالوت کو خلافت کی لایق کیا ہی تو جیسا کہ طریقہ اونکا
تہا بڑی اجازت ہی سے دوسرے بار اپنی پیغمبر سے کہا کہ طالوت میں کوئی علامت چاہیے کہ دل ہمارا اوسکیطرف رغبت کریں اوس پیغمبر نے یہہ سنکر خدا تعالے
سی درخواست کی خدا تعالے نے اوسکی علامت سے خبر دی چنانچہ فرماتا ہے کہ وَقَالَ لَھُمْ نَبِیُّھُمْ اور کہا واسطے اونکی پیغمبر اونکی نے کہ اِنَّ اٰیَۃَ مُلْکِہٖ
تحقیق علامت بادشاہی اوس طالوت کی اَنْ یَّاْتِیَکُمُ التَّابُوْتُ یہ ہی کہ آئیگا تمہارے پاس تابوت کہ فِیْہِ سَکِیْنَۃٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ بیچ اوسکی تسکین ہے
پروردگار تمہارے کی طرف سی وَبَقِیَّۃٌ مِّمَّا تَرَکَ اٰلُ مُوْسٰی وَاٰلُ ھٰرُوْنَ اور بقیہ ہے اوس چیز میں سے کہ چہوڑا ہے اوسکو اولاد موسے نے اور
اولاد ہارون نے تَحْمِلُہُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اوٹہاتے ہیں اوسکو فرشتی اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لَّکُمْ تحقیق کہ بیچ اوسکی البتہ نشانی ہے واسطے تمہاری اِنْ کُنْتُمْ
مُّؤْمِنِیْنَ اگر ہو تم باور کرنیوالے اور تابوت صندوق کو کہتے ہیں اور سکینہ مصدر ہے کہ واقع ہوا ہے موقع اسم کے اور ماخوذ ہے سکون سے اور آل موسی اور آل
ہارون سی مراد موسی اور ہارون ہیں اور کہتی ہیں کہ وہ تابوت ایک صندوق تہا چوب شمشاد کا اور طلا سے وہ مزین اور آراستہ ہو رہا تہا اور طول
مین تین گز کا تہا اور عرض میں دو گز کا اور تمام انبیا کی صورتیں اوسمیں منقش تہیں آدم سے خاتم تک اور بعضی کہتے ہیں کہ سکینہ ایک جانور تہا بلی کے برابر اور
دو آنکہیں روشن اوسکی تہی کہ کسیکو طاقت اوسکی دیکہنے کی نہی اور جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہی کہ منہ اوسکا مشابہ آدمی کے منہ کی تہا اور وہ دو بازو
رکہتا تہا اور لڑائی کیوقت وہ تابوت سے باہر نکلتا تہا اور مانند ہوائے سخت کی دشمنوں پر جست کرتا تہا اور اونکو متفرق کر دیتا تہا اور بنی اسرائیل ہمیشہ
اوس تابوت کو لشکر کے آگے رکہتی تہی اور اوس سے اونکو تسکین ہوتی تہی اور بعضی کہتی ہیں کہ خدا تعالے نے آدم کو ایک صندوق بہیجا تہا کہ جسمیں سب
پیغمبروں کی صورتیں منقش تہی اور گہر اونکی منقش تہے اور آخر میں ایک گہر یاقوت کا تہا کہ اوسمیں ہمارے پیغمبر کی تصویر تہی نماز پڑہتے ہوئی اور گرد
اوس صورت کے اونکی اہلبیت اور اصحاب کی صورتیں تہی اور اوسمیں بقیہ آل موسی اور آل ہارون کا تہا یعنی عصا موسی کا اور ٹکڑے اون تختیوں کے
جو کہ موسے نے غصہ ہوکر پہینکدی تہی اور وہ ٹوٹ گئی تہی اور دو تختیاں توریت کی اور تہوڑی سی ترنجبین جو آسمان سے اتری تہی اور نعلین اور
عمامہ ہارون کا تہا اور بنی اسرائیل اوسکو سردار کے آگے رکہتے تہے خدا تعالے اوسکی برکت سے فتح دیتا تہا جب بنی اسرائیل نے فساد اور بت پرستی
شروع کی تو خدا تعالے نے اونپر دشمن کو بہیجا اور جسکی پاس یہ تابوت تہا نام اوسکا عیلی تہا اوسکی بیٹی گمراہ ہو گئی تہی غنیم نے اونکو مار کر یہ تابوت

اونسی چھین لیا اور بتخانہ مین لیجاکر اوسکو رکھدیا اون لوگون مین درد گردن کی بیماری شروع ہوئی اور بہت آدمی اوس بیماری سے مرگئے پھر
اوس تابوت کو جنگل مین لیجاکر دفن کردیا جو کوئی وہان طہارت کو جاتا تہا اوسکی ناسور اور درد قولنج پیدا ہوتا تہا ناچار ہوکر اور دو بیلون پر اوسکو
لدواکر بیلون کو ہانکدیا پھر فرشتے ہانکتے ہوئی اون بیلون کو طالوت کی لشکر مین لائے جب تابوت آیا تو بنی اسرائیل کیخاطر جمع ہوئی اور دلون مین
اونکے تسکین پیدا ہوئی اور جانا کہ طالوت کو خدا نی بادشاہ کیا ہی اور حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ وہ تابوت وہ تہا کہ حضرت موسے
کی مان نی موسی کو اوسمین رکھکر دریا مین ڈالدیا تہا اور بنی اسرائیل نی اپنا تبرک اوسکو بنا رکھا تہا اور اوسکو بہت گرامی رکھتی تھے جسوقت حضرت
موسے کی وفات قریب ہوئی تو اوسمین تختیان توریت کی اور اپنی زرہ اوسمین رکھدی تہی اور جو کچھ کہ اونکی پاس آیات نبوت تہی وہ سب اوسمین
رکھدئے تھے اور وہ تابوت اپنی وصی یوشع کی سپرد کردیا تہا اور ہمیشہ وہ تابوت بنی اسرائیل مین تہا یہانتک کہ اونہون نے اوسکی خفت اور بیقدری
کی اور لڑکی اونکی اوسکو رستہ مین ڈالکر اوس سے کہیلتے تہی اور جب تک وہ تابوت بنی اسرائیل مین رہا تو بنی اسرائیل عزت اور بزرگی سے رہتے تھے
اور جب اونہون نے گناہ کرنے شروع کئے اور تابوت کی بیقدری کی تو خدا تعالے نے اوس تابوت کو اونکی پاس سے اوٹھا لیا اور جب اونہون نے
اپنے پیغمبر اشموئیل سے سوال کیا اور خدا تعالے نے طالوت کو اونکا بادشاہ کیا کہ اونکے ہمراہ ہوکر لڑے تو خدا تعالے نے پھر اوس تابوت کو اونکی پاس
بہیجدیا اور حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت ہی کہ سکینہ ایک ہوا تہی بہشت کی کہ اوسکا منہ آدمی کے منہ کے مشابہ تہا اور جسوقت وہ تابوت
مسلمانونکے اور کفار کے درمیان رکہا جاتا تہا تو جو کوئی اوس تابوت کی آگے بڑہتا تہا اولٹا نہین پھرتا تہا یہان تک کہ وہ مارا جاتا تہا یا غالب ہوتا تہا
اور جو کوئی تابوت سی اولٹا پہر کے آتا تہا وہ کافر ہوجاتا تہا اور امام اوسکو قتل کرتا تہا اور سوائے اسکی اور روایتین بہی اسمین ہین اور مختلف ہین اور اب خدا تعالے
طالوت اور جالوت کی لڑائیکا حال بیان کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوتُ بِالْجُنُودِ پس جسوقت جدا ہوا طالوت ساتھ لشکر کے یعنی جسوقت
جدا ہوا طالوت شہر ایلیا سے اپنی پیغمبر کے حکم سی بنی اسرائیل کا لشکر ہمراہ لیکر عمالقہ کی لڑائی کو تو قَالَ اِنَّ اللّٰہَ مُبْتَلِیْکُمْ بِنَھَرٍ کہا تحقیق
خدا آزمانیوالا تمہارا ہے ساتھ ایک نہر کے ای بنی اسرائیل فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّيْ پس جو شخص کہ پیویگا اوسمین سے پانی کو پس نہین ہی وہ
مجھسے یعنی میری گروہ مین سی وہ نہین ہے وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ اور جو کوئی نہ چکھیگا اوسکو فَاِنَّهٗ مِنِّيْ پس وہ شخص مجھسے ہی یعنی میری پیروی کرنیوالون
مین سی ہی اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً مگر جو کوئی کہ چلو بہر کر اوٹھای ایک چلو کو بِيَدِهٖ ساتھ ہاتھ اپنی کے اور اوسکو نوش کرے تو وہ معاف ہے
اور یہ مستثنی ہے فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ سے اور غرفہ کو اہل مدینہ اور ابو عامر اور ابن کثیر نے بفتح غین پڑہا ہی اور باقیون نے بضم غین اور وہ مفعول بہ اغترف
کا ہی اور کہتے ہین کہ جسوقت بنی اسرائیل نے تابوت کو آتے دیکہا تو اونکو یقین ہوا کہ خدا تعالے ضرور طالوت کی مدد کریگا اسواسطے سوائے بیمار اور اندہی
کے سب طالوت کے ہمراہ ہو لئے طالوت نے کہا کہ اسقدر بہیڑ کرنیکی کچھ ضرورت نہین ہے جو کوئی جوان اور تندرست ہے وہ میری ہمراہ چلی
چنانچہ اوسمین سے اسی ہزار آدمی طالوت کی ہمراہ ہوئے اور وہ موسم جو گرمی کا تہا اور تشنگی شدت سی سبکو ہورہی تہی لوگون نی طالوت سے کہا کہ
تو دعا کر کہ خدا تعالے ایک نہر جاری کری کہ ہم پیاس سے مرتے ہین طالوت نے دعا کی اللہ تعالے نے اپنی قدرت کاملہ سے اونکی راہ مین ایک نہر جاری
کی جسوقت لشکر بنی اسرائیل کا بہوائے گرم اور تشنگی مین اوس نہر پر پہونچا تو اونسی صبر نہوسکا اکثرنے اوس نہر مین سے پانی پیا باوجود منع کرنیکی
چنانچہ خدا تعالے فرماتا ہی کہ فَشَرِبُوْا مِنْهُ پس پیا اونہونے اوس نہر مین سے اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ مگر تہوڑے نے اونمین سی کہ وہ تین سو اور تیرہ
آدمی تھے اونہون نے نہ پیا یا بعضون نے ایک چلو پر کفایت کی اور اوس سے ہی وہ سیر ہوگئی اور چلو مین سے کچھ باقی رہا تہا اوس سے اپنی چہاگلین
بہر لی اور جن لوگونسے ایک چلو سے زیادہ پیا تہا اونکی ہونٹ سیاہ ہوگئی اور تشنگی اونپر غالب ہوگئی ہر چند وہ پانی پیتی تھے لیکن تشنگی اونکی
نہین جاتی تہی بلکہ زیادہ ہوتی تھے اور وہ نہر کے کنارہ پر رہگئی اور نصرت اور فتح سے محروم رہی فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ پس جسوقت گزر
گیا اوس نہر سے وہ طالوت اور پار اوتر گیا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ اور وہ لوگ کہ ایمان لائی تہی ہمراہ اوسکی اور تصدیق اوسکی اونہونے کی تہی

جالوت کی لشکر کی کثرت جو اونھون نی دیکھی تو قَالُوا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ کہا اونھون نی کہ نہین طاقت ہی واسطی ہمارے آج کے دن بِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ ساتھ جالوت کے اور لشکر اوسکی کے کہ ہم مقابلہ اوسکا کرین اور بعض کتب مین لکھا ہی کہ چھ ہزار آدمی اونھین سی نہر کی پانی اوس سے تہی اور وہ اسیطرف نہر کے بیٹھ گئے تھے اور چار ہزار جسوقت نہر کے پار اوترے اور نظر اونکی جالوت کی لشکر پر پڑی تو تین ہزار اور چھ سو اور ستاسی آدمی اونھین سے ہراسان اور بددل ہوئی اور کہنے لگے کہ ہمکو طاقت جالوت کے لڑائی کی نہین ہے اور چار ہزار مین سے تین ہزار اور چھ سو اور ستاسی آدمی تو ہراسان ہوئی اور تین سو اور تیرہ آدمی جو اونھین سی باقی رہی اونکا حال خداتعالے بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ قَالَ الَّذِينَ يَظُنُّونَ کہا اون لوگون نے کہ یقین کرتے تھے اسکا کہ أَنَّهُمْ مُلَاقُوا اللَّهِ تحقیق وہ ملاقات کرنیوالے خدا کی ہین یعنی نیک جزاے اپنے اعمال کی پانیوالی ہین اون لوگون نے کہا کہ كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ اکثر جماعت تھوڑی تھی کہ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً غالب ہوئے تھے جماعت بہت بڑی کا اوپر بِإِذْنِ اللَّهِ ساتھ حکم خدا کی وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ اور خدا ہمراہ صبر کرنیوالون کے ہی وَلَمَّا بَرَزُوا اور جسوقت ظاہر ہوئی وہ تین سو اور تیرہ مومنین باخلاص اور صف باندھی اونھونے لِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ واسطی جالوت کے اور لشکر اوسکی کے تو قَالُوا رَبَّنَا کہا اونھونے کہ اے پروردگار ہمارے أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا گرا تو اوپر ہمارے صبر کو کہ ہمارے دلون مین صبر کو جگہہ دے وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا اور ثابت رکھہ تو قدمون ہمارے کو وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ اور نصرت اور فتح دے تو ہمکو اوپر قوم کافرون کے اور جالوت غیر منصرف ہے اسواسطی حالت جری مین اوسپر فتح آیا ہے اور افراغ کی معنی آب ریختن کے ہین اور یہان مطلق ریختن کے معنی مین ہے فَهَزَمُوهُمْ پس بہگا دیا اون مومنین نی اون کفار کو بِإِذْنِ اللَّهِ ساتھ حکم خدا کی وَقَتَلَ دَاوُودُ جَالُوتَ اور قتل کیا داؤد نے جالوت کو فلاخن کے پتھر سے کہ وہ پتھر اوسکی پیشانی کو توڑکر اوسکے دماغ مین گھس گیا اور جالوت بڑا قوی اور زبردست آدمی تھا کہتے ہین کہ تخمیناً اونیس من بوزن ہندوستان اوسکے بدن پر لوہا ہتیارون کا تھا اور قریب چھ من کے خود مثل دیگ گون تنور کے اوسکے سرپر رکھا تھا لشکر اسلام نے اوسپر فتح پائی اور تمام کفار مغلوب ہوئے اور طالوت نے بسبب شجاعت اور دلاوری داؤد کی ملاحظہ کی تو اپنی دختر اوسکی نکاح مین دی اور انگشتری بادشاہی کی اوسکی انگلی مین پہنائی اور اوسکو اپنی تخت پر بٹھایا اور اوسنے عدالت بہت کی کہ تمام رعیت اوسکی مطیع اور فرمانبردار ہوگئی اور اوسنی جو دشمن خدا اور دشمن مومنین کو قتل کیا تو خداتعالے نے اوسکو بادشاہی اور علم شریعت دیا چنانچہ فرماتا ہے کہ وَآتَاهُ اللَّهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ اور دی اوسکو خدانے بادشاہی اور حکمت کہ مراد اوس سے پیغمبری یا کتاب زبور ہے کہ علم اوسمین مندرج تھا وَعَلَّمَهُ مِمَّا يَشَاءُ اور سکھلایا اوسکو جس چیز سے کہ چاہتا ہے جیسے کہ زرہ بنانی کہ لوہا اوسکی ہاتھ مین بے اعانت آتش کے مانند موم کے نرم ہوجاتا تھا اور جاننا حیوانون کی زبان کا اور سوائے اوسکی جو کچھ چاہا وہ سکھلایا وَلَوْلَا اور اگر نہ منظور ہوتا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ دفع کرنا خدا کو آدمیون کا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ بعض اونکے کا ساتھ بعض کے یعنی اگر خدا کو بعضی آدمیونکا بعضے آدمیون سی دفع کرنا منظور نہوتا کہ بسبب جہاد مومنین کی کفار کو دفع کیا ہے تو لَفَسَدَتِ الْأَرْضُ البتہ تباہ ہوجاتی زمین بسبب کفر اور ظلم کافرون کی وَلَكِنَّ اللَّهَ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْعَالَمِينَ اور لیکن خدا صاحب فضل کا ہی اوپر عالم کی لوگونکی یعنی مومنین پر فضل اور رحمت کرتا ہے دنیا اور آخرت مین اور حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر صادق سی اور بعضی کتابمین امام رضا علیہم السلام سی روایت ہی کہ خداتعالے نے نبی اسرائیل کی پیغمبر پر وحی کی کہ جالوت کو وہ شخص قتل کریگا جسکے بدن پر زرہ موسی کے برابر آویگی اور وہ اولاد لاوی بن یعقوب مین سی ہے اور نام اوسکا داؤد بن ایشا ہی اور ایشا چرواہا تہا کہ دنبیان چراتا تہا اور اوسکی دس بیٹی تہی اور سبسی چھوٹا داؤد تہا جسوقت طالوت بادشاہ ہوا اور بنی اسرائیل کو جالوت کی لڑائی کیواسطے جمع کیا تو ایشا کو مع فرزندون کے طلب کیا جس وقت وہ حاضر ہوا تو اوسکے ایک ایک فرزند کو بلایا اور موسی کی زرہ اوسکو پہنائی کسیکی بدن پر تو وہ زرہ دراز اور کسیکی بدن پر کوتاہ

اوسوقت طالوت نے اوسکے باپ سے کہا کہ تیرے کوئی اور بیٹا بھی ہے کہا ہان ایک چھوٹا بیٹا میرا یہان نہین آیا ہے
اوسکو بیٹے دنبیون کی نگہبانی کیواسطے ریوڑ مین چھوڑا ہے کہ وہ اونکو چراتا ہے طالوت نے اوسکو بھی بلوایا وہ وہان سے چلا اور اوسکے ہمراہ
ایک فلاخن تھا رستہ مین تین پتھرون نے اوسکو آواز دی اور کہا کہ اے داود تو ہمکو اوٹھا لے اوسنے اونکو اوٹھاکر اپنے توبڑہ مین رکھہ لیا
اور داود بڑا قوی اور زبردست اور شجاع تھا جسوقت طالوت کے پاس آیا طالوت نے اوسکو زرہ موسیٰ کی پہنائی اوسکی بدن پر وہ زرہ
درست آئی اور طالوت اپنے لشکر کو لیکر چلا اور بنی اسرائیل سے اونکے پیغمبر نے کہا کہ اے بنی اسرائیل اس جنگل مین ایک نہر ہے خدا تعالیٰ تمکو
اوس نہر سے آزمائیگا پس جو شخص کہ اوسمین سے پانی پیویگا وہ خدا کی گروہ مین سے نہین ہے اور جو شخص کہ بالکل نہ پیوے اور یا ایک
چلو مین لیکر پیوے وہ خدا کی گروہ مین سے ہے پس جسوقت کہ سب نہر پر وارد ہوئے تو خدا تعالیٰ نے حکم دیا کہ ایک چلو سے زیادہ نہ پیو سب نے
سیر ہوکر پیا مگر تھوڑے سے آدمیون نے نہ پیا اور جنہے پیا اون تھوڑے آدمیون مین سے تو ایک چلو بھر کر پیا اور جن لوگون نے سیر ہوکر پیا وہ ساٹھہ ہزار
آدمی تھے اور یہہ اونکا امتحان تھا کہ جسمین وہ ثابت قدم نہ رہے اور حضرت صادق علیہ السلام فرماتے ہین کہ وہ قلیل آدمی کہ جنہون نے
پانی نہین پیا تھا وہ تین سو اور تیرہ آدمی تھے جسوقت وہ نہر سے پار اوترے اور جالوت کے لشکر کو اونہون نے دیکھا تو جن لوگون نے
کہ پانی پیا تھا اونہون نے کہا کہ ہمکو آج طاقت نہین ہے جالوت کی لشکر سے لڑائی کی اور جن لوگون نے نہین پیا تھا اونہون نے کہا
کہ اے پروردگار ہمارے گرا تو ہمپر صبر کو اور ثابت رکھہ تو قدم ہمارے اور نصرت اور فتح دے تو ہمکو قوم کفار پر اور داود آگے بڑھا اور جالوت سے
کے مقابلہ مین کھڑا ہوا اوسوقت جالوت ہاتھی پر سوار تھا اور اوسکے سر پر ایک تاج تھا اور پیشانی پر اوسکی ایک یاقوت تھا کہ نور اوسکا چمکتا تھا
اور روشن ہوسا تھا اور لشکر اوسکا اوسکے آگے کھڑا تھا داود نے ایک پتھر اون تین پتھرون مین سے لیکر فلاخن مین رکھا
اور جالوت کی داہنی جانب اوسکو پھینکا وہ پتھر ہوا مین جاکر اونکے اوپر گرا وہ سب بھاگ گئے اور دوسرا پتھر بائین طرف اونکی
پھینکا اوسطرح وہ بھی بھاگ گئی اور تیسرا پتھر جالوت کیطرف پھینکا وہ پتھر اوسکی پیشانی پر جا لگا اور اوس یاقوت کو توڑ کر اوسکی دماغ مین جا پہونچا اور
جالوت اوسکی لگتے ہی زمین پر گر پڑا اور یہی مراد قول حق تعالیٰ سے ہے کہ فھزموھم باذن اللہ وقتل داود جالوت ۔ اور کہتے ہین کہ اگرچہ شیر داود کی دنبیون
مین سے ایک دنبی کو اوٹھا لیگیا تھا داود نے شیر کا کلہ چیر کر دنبی کو اوسکے منہ مین سے نکال لیا تھا ایسا قوی تھا وہ اور یہہ سب اونکی نبوت سے پہلے
کا ذکر ہے اور بعد بیان کرنے اس قصہ کے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تِلْكَ یہہ یعنی ہزارون آدمیونکو واسطے دفعتہ مار کر پھر دفعتہ زندہ کرنا پیغمبر
کی دعا سے اور طالوت کو کہ ایک ادنے آدمی تھا بادشاہ کرنا اور آنا تابوت سکینہ کا اور نصرت کرنے طالوت کی اور قلیل آدمیون کو
کثیر پر غالب کرنا اور ایک لڑکے کے ہاتھ سے جالوت زبردست کو قتل کروانا اٰيٰتُ اللّٰهِ نشانیان قدرت خدا کی ہین کہ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ
پڑھتے ہین اونکو ہم اوپر تیرے اے محمد صلعم بِالْحَقِّ ساتھہ حق کے وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اور تحقیق کہ تو البتہ پیغمبرون مین سے ہے
کہ تو اون قصون کی لوگون کو خبر دیتا ہے کہ جو تو نے دیکھے نہین ہین اور وہ سب مطابق واقع کے ہین اور اہل تاریخ کو اوسمین کسیطرح
کا شک و شبہ نہین ہے یہہ بڑی دلیل ہے تیری نبوت کی تِلْكَ الرُّسُلُ یہہ پیغمبر کہ جنکے قصے گزرے ہین فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ
بزرگی دی ہے ہمنے بعض اونکی کو اوپر بعض کے کہ بعضے پیغمبر بعضے پیغمبرون سے مرتبہ مین زیادہ ہین مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ بعض اونمین سے وہ ہے
کہ کلام کیا ہے اوسنے خدا سے جیسے کہ حضرت موسےٰ کہ کوہ طور پر اونہون نے خدا سے کلام کیا اور محمد صلعم کہ شب معراج اونہون نے خدا سے کلام کیا
وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ اور بلند کئے بعض اونکے درجے جیسے کہ حضرت خاتم المرسلین کہ مخصوص ہین دعوت عام اور کثرت معجزات
اور فضایل علمیہ اور عملیہ کے ساتھہ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ اور دیے ہمنے عیسےٰ پسر مریم کو معجزے روشن جیسے کہ شفا دینی
مادر زاد اندھون کو اور زندہ کرنا مردونکا اور سواے اسکے وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ اور مدد دی ہمنے اوسکو ساتھہ روح القدس کے یعنی

الجزء الثالث

ساتھ جبرئیل کے کہ وہ اوسکو روشندان میں سی باہر نکالکر آسمان پر لیگیا جسوقت یہودی اوسکو سولی دینا چاہتے تہے وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ اور اگر
چاہتا خدا بجبر وقہر تو مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ نہ اختلاف کرتے وہ لوگ کہ مِنْ بَعْدِهِمْ بعد اون انبیا کے تہے یعنی جو لوگ کہ بعد موسے اور عیسے
اور محمد علیہم السلام کے تہے وہ لوگ اختلاف نہ کرتے مِنْ بَعْدِ مَا جَاۗءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بعد اسکی کہ آئی اونکی پاس دلیلین روشن وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا
اور لیکن اختلاف کیا اونہون نے اپنی خواہش نفس یا طمع دنیا یا حب جاہ یا عناد سے اپنی ارادہ اور اختیار سے فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ پس بعض
اونہین سے وہ شخص ہے کہ ایمان لایا وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ اور بعض اونہین سے وہ شخص ہے کہ کافر ہوگیا اور یہہ مضمون دلیل ہی اس امر کی
کہ امت رسول خدا صلعم کی بہی بعد اون حضرت کی مختلف ہوئی بعض تو اونہین سے مومن رہا اور بعض اونہین سے کافر ہوگیا اور منقول ہے کہ
بروز جنگ جمل جناب امیر المومنین علیہ السلام سے کسینی پوچہا کہ یا امیر المومنین یہہ قوم بہی تکبیر کہتی ہین اور ہم بہی تکبیر کہتے ہین اور یہہ بہی لا الہ الا اللہ
کہتے ہین اور ہم بہی لا الہ الا اللہ کہتے ہین اور یہہ بہی نماز پڑہتی ہین اور ہم بہی نماز پڑہتی ہین پس ہم کیونکر اسے لڑین جناب امیر نے اوسکی جواب مین
فرمایا کہ فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ اور فرمایا کہ ہم لوگ ہین کہ بعد انبیا کے ہین اور ہم ایمان پر ثابت ہین اور اون لوگون نے کفر کیا ہے اور
دلیل اسکی یہہ ہے کہ استیعاب مین جو کہ بہت معتبر کتاب اہل سنت کی ہے اوسمین لکہا ہی کہ حضرت علی نے طلحہ اور زبیر کی حق مین کہ جو سرگروہ جمل لوگونکی
تہے دعا بد کی اور فرمایا کہ خداوندا تو اسنے مواخذہ کر مسلمانونکی قتل کرنے مین کہ یہہ میری بیعت کو توڑکر یہان آئے ہین اور قصد ایذا دینے اپنی
کیا یا اسمین لکہا ہی کہ علی نے طلحہ پر لعنت کی اور علی سی بہت بعید ہے کہ مومن کے حق مین بد دعا کرے یا اوسپر لعنت کری اور اب واسطے تاکید کے خدا تعالے
مکرر فرماتا ہی کہ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ اور اگر چاہتا خدا بجبر تو مَا اقْتَتَلُوْا نہ خلاف کرتے وہ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ اور لیکن خدا کرتا ہی جو کچہہ
چاہتا ہی موافق مصلحت اور حکمت کی کہ وہ اختیار دینا بندونکا ہی تہا یعنی اور نہ مضطر اور نہ مجبور کرنا اونکا ایمان لانے مین اسواسطے کہ یہہ برخلاف حکمت کی ہے
اور فعل حق تعالے کا محض حکمت ہی اور عین مصلحت اور اب خدا تعالے تاکید کرتا ہی امر خیر مین صرف کرنیکے واسطے مال کے پہلے کہ جب روز وہ سامنے آئیگا اور بندہ
افسوس کریگا کہ مینے کیون نہ خرچ کیا راہ خدا مین تو اوس روز کا افسوس کرنا کچہہ فایدہ نہ بخشیگا چنانچہ فرماتا ہے کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اے وہ لوگ
کہ ایمان لائے ہو اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ خرچ کرو تم اوس چیز مین سے کہ روزی دیا ہے ہمنے تمکو یعنی مستحقون کو زکوۃ اور خمس دو اور اپنے عیال کو
کہلاؤ اور لباس دو اور قرض خواہون کو اونکا قرض دو اور اگر زیادہ مقدور رکہتے ہو تو اپنے رشتہ دارون اور محتاجون کو راہ خدا مین دو
مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ پہلے اس سے کہ آئے وہ دن کہ اوسکا حال یہ ہے لَّا بَيْعٌ فِيْهِ نہ خرید اور فروخت ہے بیچ اوسکے کہ کوئی اپنی تئین عذاب سے
خرید لیوے اور اپنی جانکو نجات بخشے وَلَا خُلَّةٌ اور نہ دوستی ہی کہ کوئی دوست رحم کرے وَّلَا شَفَاعَةٌ اور نہ سفارش ہی کہ کوئی کسیکو سفارش کرکے
بچالے اور بیع اور خلۃ اور شفاعت کو ابن کثیر اور ابو عمرو اور یعقوب بلا تنوین مفتوح پڑہا ہی اور باقیون نے مرفوع وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ اور کفر کرنیوالے وہی ظالم ہین کہ
خدا کی حق کو منع کرتی ہین اور مستحقون کو نہین دیتی اور اپنی نفسون پر ظلم کرتی ہین کہ اس سبب سی عذاب دوزخ کو اختیار کرتے ہین اور حدیث مین وارد ہوا ہے
کہ مراد اوس روز سے مرنیکا روز ہے کہ کوئی سفارش کرکی موت اسسے نہین بچا سکتا اور نہ کسیکی دوستی کام آتی ہے کہ کوئی کسی دوست کو مرنے نہ دیوے
اور مراد اوس سی قیامت کا روز نہین ہو سکتا اسواسطی کہ شفاعت قیامت کی روز مومنین کیواسطی حق ہے اور ثابت ہی اور اب خدا تعالے
اپنی وحدانیت کو بیان کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ خدای پاک سزاوار پرستش کے ہی نہین ہے کوئی معبود سوائے اوسکی کہ مستحق
عبادت کا ہو اَلْحَيُّ زندہ ہے ہمیشہ کہ حیوۃ ابدی اوسکی واسطے ہی اَلْقَيُّوْمُ قایم ہی کہ ہمیشہ کو باقی ہے حفاظت کرنیوالا مخلوقات کا اور
اللہ مبتدا ہی اور لا الہ الا ہو خبر اوسکی اور ہو اوسمین مبتدا ہی اور بدل بہی ہو سکتا ہی اور قیوم کی اصل قیووم ہے اور ترقی کا قاعدہ جاری کرکے
اوسکو قیوم بنایا ہے لَا تَاْخُذُهٗ نہین پکڑتی ہے اوسکو یعنی نہین لاحق ہوتی ہے اوسکو سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ اونگہہ اور
نہ نیند اور منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ حضرت موسی سے قوم نی موسی کے کہا کہ تیرا خدا سوتا ہی کہ نہین تب کہا کہ خداوندا تو

جانتا ہی کہ اون لوگون نے کیا کہا ہے خطاب آیا کہ ای موسی مین تجھکو اسپر آگاہ کرتا ہون کہ تو ایک رات اور ایک دن خواب مت کر اور بیدار رہ حضرت موسے موافق حکم کے ایک رات اور ایکدن نہ سوئے بعد اوسکے خدا تعالے نے ایک فرشتہ کے ہاتھہ دو شیشے بھیجے اوس فرشتہ نے موسے سے کہا کہ خدا تعالے تجھکو حکم کرتا ہے کہ ان دونون شیشون کو اپنے دونون ہاتھون مین رکھہ اور انکی محافظت کر اور آج شب کو خواب نہ کر تا حضرت موسی نے اون دونون شیشون کو دونون ہاتھون مین رکھا اور اپنے تئین ہر چند ضبط کیا کہ خواب نہ آئی لیکن خواب نے اونپر غلبہ کیا اور نیند مین دونون ہاتھہ ملکر دونون شیشہ ٹوٹ گئے اوسوقت جبرئیل نازل ہوئے اور کہا کہ حق تعالے فرماتا ہی کہ تو خواب مین دو شیشون کو محفوظ نرکہہ سکا اور اگر مین سو جاؤن تو آسمان اور زمین کو کون نگاہ رکھے اور فرماتا ہے خدا کہ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ واسطے اوسکے ہے جو کچھ کہ بیچ آسمانون کے ہے اور اوسکی مخلوق اور بندہ اوسکے ہین وَمَا فِي الْاَرْضِ اور جو کچھ کہ بیچ زمین کے ہے کہ سب کو اوسی نے پیدا کیا ہی اور سب اوسکی قبضہ قدرت مین ہین اور وہ سب کی تدبیر اور حفاظت کرتا ہے کہ دوسرا آسمین کوئی شریک اوسکا نہین ہے۔ اور مشرکین کہتے تھے کہ بت ہماری شفاعت کرین گی اور یہودی کہتے تھے کہ ہمارے باپ اور دادا پیغمبر تھے وہ ہمکو بچالینگے خدا تعالے اونکے رد مین فرماتا ہے کہ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ کون شخص ایسا ہی کہ سفارش کرے نزدیک اوسکی فرشتہ یا پیغمبر یا مومن اور بتون کا تو کیا ذکر ہے کہ وہ لکڑی اور پتھر ہین پس کوئی سفارش نہین کرسکتا ہے اوسکی خوف سے اِلَّا بِاِذْنِهٖ مگر ساتھہ حکم اوس خدا کے کہ جسکو وہ اجازت دیوے یعنے کوئی اوسکے برابر اور کوئی اوسکا مصاحب اور کوئی اوسکا ہمسر نہین ہے کہ جس چیز کا وہ ارادہ کرے اوسکو وہ شفاعت کر کے دفع کرادی اور جو لوگ شفیع ہین وہ تو اوس روز اوسکی خوف سے خود کانپتے ہونگے مگر جسکو کہ وہ اجازت دیوے وہ اوس روز شفیع ہوگا اور از روی عناد اوسکے ارادہ کا دفع کرنا یا بے مرضی اوسکے کسیکی سفارش کرنا کسیکا مقدور ہے يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ جانتا ہے خدا جو کچھ کہ آگے اونکے ہی اسجہان مین وَمَا خَلْفَهُمْ اور جو کچھ کہ پیچھے اونکے ہے اوسجہان مین یعنی جو کچھ کہ اہل آسمان و اہل زمین کے روبرو امور اسجہان کے ہین اور جو کچھ کہ پیچھے اونکے امور اوسجہان کے ہونیوالے ہین اور یا یہہ کہ جو کچھ کہ ہولیا ہے اور جو کچھ کہ آگے کو ہونیوالا ہے سب کو خدا جانتا ہے وَلَا يُحِيْطُوْنَ اور نہین گھیر سکتے ہین وہ عالم کے لوگ اور نہین احاطہ کرسکتے ہین بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ ساتھہ کسی چیز کے علم اوسکے سے یعنے اوسکی انکی معلومات کو بہی کوئی نہین جان سکتا ہے اِلَّا بِمَا شَآءَ مگر ساتھہ اوس چیز کے کہ چاہے وہ خدا یعنے مگر جو کچھ کہ چاہے خدا کو کہ وحی بہیجکر کسیکو تعلیم کرے کہ وہ بہی جاننے لگے جسقدر کہ اوسکو تبلایا ہی وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ سما لیا ہے کرسی اوسکی نے آسمانون کو اور زمین کو کہ سب کو گہیرے ہوئی ہے اور بیچ مین اپنے لئے ہوئے ہے اور وہ ایک جسم ہے بہت وسیع اور کلان اور عرش کے نیچے ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ سات آسمان اور سات زمین کرسے کے درمیان ایسے ہین کہ جیسے کوئی حلقہ جنگل مین پڑا ہو اور کرسی عرش کے مقابلہ مین ایسی ہے کہ جیسے وہ حلقہ مقابلہ مین کرسی کے ہے اور کہتے ہین کہ مراد کرسی سے علم ہے یعنی سما لیا ہے علم اوسکی نے آسمانون کو اور زمین کو اور جو کچھ کہ انکے درمیان ہے سبکو اوسکا علم پہونچا ہوا ہے اور حدیث مین آیا ہے کہ عرش تو وہ علم ہے کہ خدا تعالے نے اوسکی اطلاع انبیا کو دی ہے اور آئمہ معصومین کو اور کرسی وہ علم ہے کہ اوسکی اطلاع کسیکو نہین ہے اور سوائے خدا کی اوسکو کوئی نہین جانتا ہے اور فرماتا ہے خدا کہ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا اور نہین تہکاتی ہے اوس خدا کو نگہبانی اون دونون آسمان و زمین کی یعنی وہ انکی نگہبانی سے تہکتا نہین ہے جیسے کہ آدمی کسی چیز کی نگہبانی سے تہک جاتا ہی وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ اور وہ خدا بلندی بزرگی اور عظمت والا یعنے بلند ہے مشرکون سے کہ اوسکا کوئی شریک نہین ہے اور بزرگ ہے ایسا کہ مثل اوسکے کوئی بزرگ نہین ہے اور جو کوئی سوائے اوسکی دنیا مین بزرگ ہے اوسکو اوسی نے بزرگی دی ہے کہ سب اوسکی محتاج ہین اور جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ قران مین

آیۃ الکرسی کے برابر کوئی آیت نہین ہے اور امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مینے سنا ہے جناب رسولخدا صلعم سے ایک روز منبر پر فرماتے تھے کہ جو کوئی آیۃ الکرسی کو بعد نماز فریضہ کے پڑھے اوسکو بہشت مین داخل ہونے سے کوئی چیز منع نہین کرتی ہے مگر موت اور ہمیشہ اسکو نہین پڑھتا ہے مگر صدیق یا عابد اور جو کوئی پڑھے اوسکو سونے سے پہلے تو امن دے اوسکو خدا اور اوسکے ہمسایہ کو اور اوسکے ہمسایہ کے ہمسایہ کو اور جسقدر گھر کہ اوسکے گھر کے گرد ہین اور جابر نے روایت کی ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ جو کوئی آیۃ الکرسی کو پڑھے بعد نماز فریضہ کے تو آسمان پھٹ جائین اور آپسمین ملین نہین یہانتک کہ خدا تعالے اوسکے پڑھنے والے پر نظر لطف اور رحمت فرمائے اور گناہ کو اوسکے بخشدے اور جو مومن کہ آیۃ الکرسی کو پڑھے اور ثواب اوسکا مومنین کے قبرستان کو بخشدے تو خدا تعالے چالیس شمع نور کے قبرونمین داخل کرے اور اونکے قبرونکو کشادہ اور پر نور کرے اور اوسکے پڑھنے والیکو ثواب ساٹھ پیغمبرونکا عنایت فرمائے اور بشمار ہر حرف اوسکے کے ایک فرشتہ کو پیدا کرے کہ وہ قیامت تک اوسکے واسطے تسبیح خدا کی کرے اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی ایکبار آیۃ الکرسے کو پڑھے تو خدا تعالے ایکہزار مکروہات دنیا اور آخرت اوس سے دفع کرے کہ کمترین مکروہات دنیا درویشی اور محتاجی ہے اور کمترین مکروہات آخرت عذاب قبر ہے اور منقول ہے کہ جو کوئی ہمیشہ آیۃ الکرسی کو بعد ہر فریضہ نماز کے پڑھے فقر اور درویشی سے امان مین رہے اور اللہ تعالے اپنے فضل اور کرم سے مال کثیر اوسکو عطا کرے اور روزی اوسکی فراخ کرے اور جو کوئی صبح اور شام اوسکو پڑھے چور اور رہزن کے شر سے محفوظ رہے اور آگ سے محفوظ رہے اور اسباب اوسکا جلنے نہ پائے اور آفت سے سانپ اور بچھو کے امن مین رہے اور جن و انس اوسکو ضرر نہ پہونچا سکین اور اگر آیۃ الکرسے کو لکھکر کھیت مین دفن کرین تو وہ کھیت دزدی اور نقصان کے آفت سے محفوظ رہے اور برکت عظیم اوسمین ظاہر ہو اور اگر آستانہ دوکان مین اوسکو رکھین تو فایدہ بہت حاصل ہو اور اگر گھر کے آستانہ مین رکھین تو چور اوس گھر مین نہ جائے اور اگر مرنے سے پہلے پڑھین تو جگہ اپنی بہشت مین دیکھین اور کہتے ہین کہ ابو الحصین انصاری کے دو بیٹے تھے ایک جماعت نے تاجرون کے کہ شام سے مدینہ مین آئے تھے اونکو دین نصاری کی رغبت دلاکر نصرانی کرلیا اور وہ ہمراہ اونکے شام کو چلے گئے ابو الحصین نے جناب رسولخدا صلعم سے عرض کی کہ یا رسولخدا کوئی آدمی بھیجکر اونکو رستہ مین سے بلوا لو اور تنبیہ فرماؤ کہ وہ پھر اسلام کیطرف رجوع کرین حقتعالے نے یہہ آیت نازل کی اور فرمایا کہ لا اکراہ فی الدین نہین ہے جبر اور زبردستی بیچ دین کے یعنے جبر کرکے یہودی اور نصرانی اور مجوسی کو مسلمان نکرنا چاہیے کہ قد تبین الرشد من الغی تحقیق ظاہر اور جدا ہو گئے ہے رہنمائی اور راہ سیدھی گمراہی سے یعنے اگر آدمی تامل اور فکر کرے اور عقل کو کام فرمائے تو حق اور باطل مین فرق کر سکتا ہے اور اوسکو بخوبی معلوم ہو جائے کہ طریق نجات کا کونسا ہے لیکن کہتے ہین کہ یہہ آیت منسوخ ہے آیہ جاہد الکفار والمنافقین واغلظ علیہم سے اور دوسرے روایت اوسکی شان نزول مین یہہ ہے کہ جسوقت بنی نضیر کے واسطے حکم ہوا کہ تم سب اپنے قلعہ کو چھوڑ کر چلے جاؤ انصار نے کہا کہ یا رسولخدا ہمارے قرابتی انمین ہین خدا نے یہہ آیت نازل کی اور فرمایا کہ دین مین جبر نہین ہے اگر مسلمان ہوئین تو نہ جائین قلعہ کو چھوڑکر اور تیسرے روایت یہہ ہے کہ خدا نے فقط مشرکین کی قتل کا

حکم دیا اہل کتاب کو جزیہ کا اور فرمایا کہ جو کوئی جزیہ دے اوس پر جبر نکرو اور اب خدائے تعالے توحید کو تعلیم
کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ پس جو کوئی کفر کرے ساتھ طاغوت کے یعنے ساتھ شیطان
اور یا ساتھ ہر اوس چیز کے کہ سوائے خدا کے لوگوں نے اوسکو معبود اپنا مقرر کیا ہے وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ اور ایمان
لائے ساتھ خدا کے کہ اوسکو واحد اور بے شریک جانے تو اوس شخص نے فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى
پس تحقیق کہ مضبوط پکڑا اور چنگل مارا ساتھ دست آویز محکم کے کہ لَا انْفِصَامَ لَهَا نہیں شکستگی ہے واسطے اوسکے یعنے اگر
نظر صحیح کرکے ایمان کو اختیار کرے تو اوسکو کسیطرح کی لغزش نہیں ہے اور وہ دوزخ میں نہ جاویگا اور عروہ ڈول کی لکڑی
کو کہتے ہیں کہ جسمیں ڈول کی رسن باندھتے ہیں اور یہاں مراد دستاویز سے ہے اور انفصام بمعنے انقطاع ہے وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ
اور خدا سننے والا ہے قول اوس شخص کا کہ جسنے ایمان کی دستاویز کو مضبوط پکڑا عَلِيْمٌ جاننے والا ہے جو کچھ نیت میں ہے
بندہ کے اور فرماتا ہے خدا کہ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ خدا دوست اور ناصر ہے اون لوگوں کا کہ اٰمَنُوْا ایمان لائے
خدائے تعالے کی وحدانیت پر اور جمیع احکام پر يُخْرِجُهُمْ نکالتا ہے اونکو بسبب توفیق کے مِنَ الظُّلُمٰتِ
اندھیروں کفر کے سے اِلَى النُّوْرِ طرف روشنی ایمان اور مغفرت کے وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور وہ لوگ کہ کفر
کیا ہے اونہوں نے اَوْلِيٰٓؤُهُمُ الطَّاغُوْتُ دوست اونکے شیاطین ہیں اور اصل طاغوت کے طغیوت ہے اور وہ
مصدر ہے اور لام کلمہ کو اوسمیں عین کلمہ سے پہلے لاکر اوسکو طیغوت کیا اور بعد اوسکے اوسمیں قاعدہ جاری کیا
کہ یا متحرک اور ماقبل اوسکے مفتوح کو الف سے بدلا طاغوت ہوا اور طاغوت شیطان کو کہتے ہیں پس دوست اونکے
شیاطین ہیں کہ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ نکالتے ہیں وہ اونکو روشنی ایمان سے اِلَى الظُّلُمٰتِ طرف
اندھیروں کفر کے اُولٰٓئِكَ یہہ لوگ اَصْحٰبُ النَّارِ صاحب آتش دوزخ کے ہیں کہ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ وہ بیچ اوس
آتش دوزخ کے ہمیشہ رہنے والے ہیں اور اب خدا تعالے واسطے تسلی خاطر اقدس جناب رسالت مآب کے نمرود
کا اور حضرت ابراہیم کا قصہ بیان کرتا ہے اور نمرود دعوی خدائی کا کرتا تھا اور کہتا تھا کہ میرے سوا کوئی خدا
نہیں ہے خدائے تعالے نے حضرت ابراہیم کو اوسکی ہدایت کیواسطے بھیجا وہ اوسکے پاس گئے اور اوس سے
کہا کہ تو ایمان لا اوسنے کہا کہ کیا میرے سوا کوئی اور بھی خدا ہے حضرت ابراہیم نے کہا کہ خدا اور ہے جو کہ جلاتا ہے اور
مارتا ہے اور تو بندہ اوس کا ہے اوس قصہ کو خدا تعالے بیان کرتا ہے کہ اَلَمْ تَرَ کیا نہ دیکھا تو نے اے محمد صلعم اِلَى الَّذِيْ
طرف اوس شخص کے یعنے طرف نمرود کے حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِيْ رَبِّهٖ جھگڑا کیا اوسنے ابراہیم سے بیچ دین پروردگار
اوسکے کے اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ اسواسطے کہ دیا اوسکو خدا نے ملک اور بادشاہی یعنے اس جہت سے کہ خدا
نے جو نمرود کو بادشاہی دی ہے تو وہ اپنے پروردگار کے مقدمہ میں جھگڑا کرتا ہے غرور میں آکر اور اوسکے وحدانیت
اور قدرت میں ابراہیم سے بحث اور گفتگو کرتا ہے اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ جسوقت کہا ابراہیم نے اوس سے کہ رَبِّيَ الَّذِيْ
يُحْيٖ وَيُمِيْتُ پروردگار میرا وہ شخص ہے کہ زندہ کرتا ہے وہ اور مار ڈالتا ہے قَالَ اَنَا اُحْيٖ وَاُمِيْتُ کہا نمرود نے
کہ میں بھی زندہ کرتا ہوں اور مار ڈالتا ہوں کہ سزاوار قتل کو معاف کرتا ہوں اور جسکو چاہتا ہوں مار ڈالتا ہوں اور اوسوقت
اوسنے ایک قیدی واجب القتل کو طلب کرکے آزاد کیا اور کہا کہ دیکھو میں مردہ کو زندہ کیا اور دوسرے شخص بیگناہ کو
طلب کرکے قتل کیا اور کہا کہ دیکھو کہ اسکو زندہ کو میں نے مار ڈالا اور وہ مردود اسیکو زندہ کرنا اور مارنا سمجھتا تھا کہ اپنی پیروی کرنیوالوں کو

قریب مین لاے لیکن حضرت ابراھیم نے دوسری وجہ سے حجت قایم کی کہ جسمین وہ عاجز ہوا چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ
قَالَ اِبْرٰهِيمُ کہا ابراہیم نے نمرود سے کہ فَاِنَّ اللّٰهَ يَاْتِیْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ پس تحقیق خدا لاتا ہے آفتاب کو
مشرق سے فَاْتِ بِهَا پس لا تو اوسکو اے نمرود مِنَ الْمَغْرِبِ مغرب سے یعنے اے نمرود خدا میرا لاتا ہے آفتاب کو
نکالکر پورب سے اور تو اگر خدا ہے تو آفتاب کو پچہان سے نکال کر لا اسواسطے کہ خدا تو وہ ہے کہ جو چاہے سو کرے فَبُهِتَ الَّذِیْ
كَفَرَ پس مبہوت اور حیران ہوگیا وہ شخص کہ کافر ہوگیا تھا یعنے نمرود مردود یہہ کلام حضرت ابراہیم کا سنتے ہی حیران
اور ششدر ہوگیا اور کچہ جواب اوس سے نہو سکا اسواسطے کہ آفتاب کا مغرب سے لانا اوسکی قدرت مین کہان تھا اور حضرت
ابراھیم نے پہر اوسکو سمجہایا تو کہا کہ میرے سوا کوئی خدا نہین ہے اور اگر تیرا کوئی خدا ہے تو کہہ تو اوس سے کہ وہ اپنا
لشکر لاے اور مجہسے جنگ کرے خدا یتعالے نے مچہر بہیجے کہ جو نہایت چہوٹے اور حقیر جانور ہین اوسکی مخلوقات مین سے اون
مچہرون نے نمرود کو اوسکے لشکر سمیت مار ڈالا وَاللّٰهُ لَا يَهْدِی اور خدا نہین رہنمائی کرتا ہے بطریق محبت لانیکے
الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ قوم ظلم کرنے والونکو اور اب خدا یتعالے قصہ عزیر پیغمبر کا اور بعضے کہتے ہین کہ قصہ ارمیا
پیغمبر کا اور مشہور قصہ عزیر کا ہے کہ خدا یتعالے اوسکو بیان کرتا ہے اور خلاصہ اوسکا یہہ ہے کہ خدا نے ایک قوم کو
ہلاک کیا اور مدت بہت اوسپر گذر گئی تہی عزیر یا ارمیا اپنے گدہے پر سوار ہو کر وہان جو گذرے تو اونہون نے اپنے دلمین کہا
کہ کیونکر خدا ان پرانی گلی ہوئی ہڈیون کو قیامت کے روز زندہ کرے گا اور اونکے ہمراہ کہانا اور دودہ تہا اونکو وہان
نیند آگئی حقتعالے نے اونکے روح کو قبض کرلیا اور اونکا گدہا سرہانے کہڑا رہا خدا نے اونکو اور اونکی گدہے کو خلق کے نگاہ
سے چہپا رکہا اور بعضے کہتے ہین کہ گدہا بہی مرگیا تہا جب یہہ زندہ ہوئے بعد سو برس کے اور گدہے کو تلاش کیا تو
اونکے روبرو گدہے کے ہڈیان کہلی ہوئی اور وہ جی اوٹہا اور انکا کہانا بہی اوبا تہا اور دودہ جو اونکے پاس
تہا وہ سڑا تہا جب یہہ حال اونہون نے دیکہا تو کہا کہ خدا اے تعالے سب چیز پر قادر ہے اوس قصہ کو خدا اے
تعالے بیان کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ اَوْ كَالَّذِیْ مَرَّ عَلٰی قَرْيَةٍ یا مانند اوس شخص کے کہ گذرا اوپر ایک بستی کی اور
اونکا عطف کلام کے معنے پر ہے جو کلام کہ اس سے پہلے ہے اور تقدیر اوسکی یہہ ہے کہ ارأیت کالذی حاج ابراہیم ربہ او کالذی
مر علے قریۃ یعنے یا مانند عزیر کے کہ گذرا اوپر ایک بستی کے کہ وہ بیت المقدس تہا وَهِیَ خَاوِيَةٌ
عَلٰی عُرُوْشِهَا اور وہ بستی گرنے والے تہے اوپر چہتون اپنی کے یعنے اوس بستی بیت المقدس کے گہرونکی چہتین
گری ہوئی تہی کہ بخت نصر نے اوسکو ڈہا دیا تہا اور باشندے اوسکی قتل کئے تہے اور جانور اونکے لاشون کو
کہاتے تہے جسوقت عزیر یا ارمیا نے اونکی ہڈیونکو پڑے ہوئے دیکہا تو قَالَ اَنّٰی يُحْیٖ
هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا کہا کہ کیونکر زندہ کرے گا اونکو خدا بعد مرنے اونکے کے فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ
پس مار رکہا اوس عزیر یا ارمیا کو خدا نے سو برس اور اوسکا گدہا بہی مرگیا ثُمَّ بَعَثَهٗ پہر اوٹہایا اوسکو
زندہ کرکے اور اوسکے گدہے کو بہی زندہ کیا خدا نے اور حضرت صادق علیہ السلام سے اس آیت کے تفسیر
مین ایک طولانی روایت حضرت ارمیا کے حال مین ہے اوس روایت مین سے بعد حذف بعض فقرات کے لکہتا ہون
کہ بنی اسرائیل نے جسوقت اپنے پروردگار سے سرکشی کی اور کثرت سے گناہ کرنے لگے تو خدا یتعالے نے حضرت ارمیا کو فرمایا کہ بنی
اسرائیل نے میرے دین کو متغیر کردیا اور بدل دیا اور میرے نعمتونکی ناشکری کی ہے اب مین اونپر ایسے شخص کو غالب کرونگا کہ

وہ میرے سب بندون سے بدتر ہوگے پیدایش مین بہی اور کہانے مین بہی اور وہ بنی اسرائیل کو قتل کرے اور اونکے گہرونکو ڈہا دیوی
ارمیا نے عرض کی کہ خداوندا مجہے بتلا دے کہ وہ کون شخص ہے تاکہ مین اوس سے امان چاہون فرمایا کہ فلانے شہر مین
فلانے مقام کو روانہ ہو حضرت ارمیا اوس شہر مین آئے دیکہا کہ ایک لڑکا مریض ایک کاروان سرا مین ایک مزبلہ
پر پڑا ہے اور اوسکی مان روٹی کے ٹکڑے توڑکر سوری کا دودہ اون ٹکڑون پر دوہتی ہی اور اون ٹکڑون کو اوس دودہ
مین چور کر اوسکو کہلاتی ہتی حضرت ارمیا اوسکے نزدیک گئے اور پوچہا اوس لڑکے سے کہ تیرا کیا نام ہے اوسنے کہا کہ میرا
نام بخت نصر ہے ارمیا نے اوسکو پہچانا اور اپنے جی مین کہا کہ یہہ لڑکا وہی شخص ہے کہ جسکی تلاش مین آیا ہون بعد اوسکے ارمیا نے
اوسکا علاج کیا وہ تندرست ہوگیا پہر اوس سے پوچہا کہ تو جانتا ہے کہ مین کون ہون اوسنے کہا کہ مین تجہکو نہین جانتا
لیکن اسقدر جانتا ہون کہ تو بہت نیک ہے ارمیا نے فرمایا کہ مین پیغمبر ہون بنی اسرائیل کا مجہکو خدا نے خبر دی ہے کہ تو
بنی اسرائیل پر غالب ہوگا اور اونکو قتل کریگا اوسوقت یہہ سنکر ایک آہ کی پہر ارمیا نے فرمایا کہ تو مجہکو ایک کاغذ
امان کا لکہدے اوسنے لکہدیا اور اوس لڑکیکا یہہ دستور تہا کہ شب کو پہاڑ سے لکڑیون کا گٹہا لاتا تہا اور
شہر مین اوسکو فروخت کرتا تہا اسیطرح وہ ایک مدت تک کرتا رہا اور روز بروز اوسکو ترقی ہوتی تہی
یہانتک کہ بڑہتے بڑہتے ایک سرگروہ ہوگیا اور جب اوسکو بہت قوت حاصل ہوگئی اور جماعت کثیر اوسکے متفق ہوئے
تو اوسنے بنی اسرائیل کے لڑائیکا ارادہ کیا اور بنی اسرائیل اوس زمانہ مین بیت المقدس مین رہتے تہے جب وہ
چلا تو بہت آدمی کثرت سے اوسکے ہمراہ ہوگئے جب وہ بیت المقدس کے قریب پہونچا تو ارمیا اپنے گدہے پر سوار
ہوکر اوسکی پیشوائیکو گئے اور آدمیون کی کثرت کے سبب سے اوسکے قریب نہ جاسکے مگر اوس کاغذ امان کو ایک لکڑی
پر لٹکا کر بلند کیا بخت نصر نے پوچہا کہ تو کون ہے فرمایا کہ مین ارمیا ہون جسنے تجہکو خوشخبری بادشاہی کی دی تہی اور تو نے
مجہکو امان لکہدی تہی اور یہہ تیری امان ہے اس لکڑی پر بخت نصر نے کہا کہ تجہکو تو مینے امان دی اور تیرے
اہل وعیال کو بہی امان نہین ہے مین بیت المقدس کیطرف تیر کو پہینکتا ہون اگر میرا تیر وہان تک
پہونچا تو اون کو امان ہے اور اگر وہان پہونچ گیا تو اونکو امان نہین ہے یہہ کہکر اوسنے تیر کو کمان مین رکہا اور
اوسکو بیت المقدس کیطرف وہ تیر پہینکا وہ تیر بیت المقدس مین پہونچ گیا اوسوقت کہا کہ تیرے اہل وعیال کو امان
نہین ہے اور جسوقت بخت نصر نے شہر مین آمد ورفت کی تو دیکہا کہ شہر کے بیچ مین ایک پہاڑ مٹی کا ہے اور خون اوسمین
سے جوش کرکے نکلتا ہی اور جسوقت اوس خون پر خاک ڈالتے ہین تو وہ خون خاک مین سے جوش کرکے باہر نکلتا ہے بخت نصر نے
پوچہا کہ یہہ کیا ہے لوگون نے کہا کہ یہہ خون پیغمبر خدا کا ہے اور نام اوسکا یحیے بن زکریا ہی بنی اسرائیل کے بادشاہ نے اوسکو قتل
کیا ہی اور خون اوسکا جوش کرکے مٹی مین سے باہر نکلتا ہے اور مٹی ڈالتے ڈالتے یہہ ایک پہاڑ ہوگیا ہی لیکن خون بند نہین ہوتا
اگر مٹی اوپر ڈالتے ہین تو مٹی مین سے یہہ خون جوش کرکے باہر نکلتا ہی اور سو برسکا عرصہ ہوا کہ اوسکو قتل کیا ہی جب سے مٹی ڈالتی ڈالتی
یہہ ایک پہاڑ ہوگیا ہے لیکن بند نہین ہوتا اور سبب اوسکی قتل کرنیکا یہہ ہے کہ اوسکی زمانہ مین ایک بادشاہ تہا وہ بنی اسرائیل کی عورتونسی
زنا کیا کرتا تہا جسوقت یحیے پر اوسکا گذر ہوتا تو یحیے اوسکو کہتا کہ ای بادشاہ خدا سی ڈر یہہ تجہکو حلال نہین ہی اور جن عورتون سی وہ زنا کیا کرتا
تہا اونمین سی ایک عورت نے بادشاہ سی وقت نشہ اوسکی کے کہا کہ یحیے کو قتل کر اوسنی حکم دیا کہ یحیے کا سر کاٹکر حاضر کرین آدمی اوسکی حضرت
یحیی کا سر کاٹکر اور ایک طشت مین اوسکو لیکر آئی جسوقت بادشاہ کی پاس وہ سر آیا تو طشت مین بہی وہ سر کہتا تہا کہ ای بادشاہ ڈر تو خدا سے

کہ یحیی کو حلال نہین ہی اور بعد اسکے خون سرکا جوش کرکے زمین پر گرا اور جوش کرتا تہا اور ساکن نہین ہوتا تہا اور اوسپر مٹی ڈالتی تہی تو وہ بہی بڑہتا
تہا یہانتک کہ مٹی ڈالتے ڈالتے ایک پہاڑ ہوگیا اور خون بند نہوا بخت نصر نے کہا کہ مین بنی اسرائیل کو ہمیشہ قتل کرونگا یہانتک کہ یہ خون بند ہو اور بنی اسرائیل کا قتل
کرنا اوسنے شروع کیا جس بستی مین جاتا تہا اوسکے مرد اور عورت اور لڑکی اور حیوان کو سبکو قتل کرتا تہا اور وہ خون جوش مارے جاتا تہا اور یہانتک اوسنے
قتل کیا کہ بنی اسرائیل کو فنا کردیا اور پوچہا کہ ان شہرون مین کوئی باقی رہا ہی بنی اسرائیل مین سے کسینے کہا کہ ایک بڑہیا فلانی بستی مین ہے اوسنے بڑہیا
کو پکڑکر اوس خون پر گردن مارا اور خون یحیی کا بند ہوگیا اور کہتے ہین کہ یہہ بڑہیا وہ عورت تہی کہ جسنے حضرت یحیی کو قتل کروایا تہا بادشاہ سے کہکر اور پہر
بخت نصر بابل مین آیا اور وہان ایک شہر بنایا اور اوسمین ایک کنوان بنایا اور اوسمین دانیال پیغمبر کو ڈالدیا اور ہمراہ اونکی ایک شیرنی کو کوئین مین
ڈالدیا اور وہ شیرنی اونکو کچہہ نہین کہتی تہی اور اوس کوئی مین مٹی کہاتی تہی اور دانیالکو اپنا دودہ پلاتی تہی بخت نصر نے ایک خواب دیکہا کہ سر
اوسکا لوہی کا ہی اور پاؤن اوسکی تانبی کے اور سینہ اوسکا سونیکا ہی بخت نصر نے منجمین کو بلاکر پوچہا کہ مینے خواب مین کیا دیکہا ہی اون لوگون نے
کہا کہ ہم کیا جانین ہم سے تو بیان کر اور اوسنے وہ خواب نہ بتایا گیا تو اونکو بخت نصر نے مروا ڈالا کسینے کہا کہ یہہ خواب وہ شخص بتلاویگا جو کہ کوئین مین
ہی اور شیرنی اوسکو دودہ پلاتی ہی اور کچہہ نہین کہتی یہ سنکر بخت نصر نے دانیالکو کوئین مین سے نکلوایا اور اپنے پاس طلب کرکے اوسنے پوچہا کہ
مینے خواب مین کیا دیکہا ہے اونہون نے سب خواب اوسکا جو کہ دیکہا تہا بتلادیا اور اوسکی تعبیر پوچہی تو فرمایا کہ تیرا ملک گیا اور تین روز مین تو
قتل ہوگا اور ایک شخص فارس کا تجہکو قتل کریگا بخت نصر نے کہا کہ میری سات شہر پناہ ہین اور ہر شہر کے دروازہ پر تانبی کی بط ہی جسوقت مسافر دروازہ
مین داخل ہوتا ہی تو وہ بط آواز کرتی ہے اور مسافر گرفتار ہوجاتا ہی اور یہ سنکر اپنی سوارونکو چارونطرف روانہ کیا اور کہا کہ جسکو دیکہو اوسکو قتل
کرو اور دانیال سے کہا کہ تو میری پاس تین روز تک بیٹہا رہ اگر تین روز گذر گئی تو مین تجہکو قتل کرونگا جب تیسرا دن ہوا تو اوسکو بہت رنج ہوا تو
باہر نکلا تو ایک لڑکا فارس کا بیٹہا ہوا کہ اوسکے خادمون مین تہا اوسکی روبرو آیا اور بخت نصر کو خبر نتہی کہ یہہ فارس کا رہنیوالا ہی بخت نصر نے
اوسکو تلوار دی اور کہا کہ جو کوئی تجہکو ملے اوسکو قتل کر اگرچہ مین ہی کیون نہون اوس لڑکے نے تلوار لیکر بخت نصر کو اوسیوقت قتل کیا اور ارمیا اپنی گدہی پر
سوار ہوکر نکلے اور اونکے ہمراہ کچہہ انجیر اور شیرہ تہا کہ یہہ توشہ اپنی ہمراہ لیا تہا اونکی نظر اون کشتون پر پڑی جو کہ بخت نصر نے قتل کئے تہے دیکہا درندے
جنگل کے اور دریا کی اون مردونکو کہاتے ہین اسکے باعث اپنے جی مین تامل کیا اور بعد اوسکے کہا کہ کیونکر زندہ کریگا اونکو خدا کہ کہا لیا ہی اونکو درندون
نے خدا تعالی نے ارمیا کو مار ڈالا اور سوبرس کے بعد اوسکو زندہ کیا اور اونکی گدہی کو جو مار ڈالا تہا اوسکو بہی زندہ کیا اور قصہ بخت نصر کا کئی
روایتون سے اور تفصیل سے سورہ بنی اسرائیل مین بہی انشاء اللہ تعالی مذکور ہوگا اور جناب امیر المومنین علیہ السلام سے جو روایت کرتے ہین
تو اوسمین ارمیا کی جگہہ عزیر کا نام ہی اور مشہور اس قصہ مین عزیر ہے کا نام ہے اور شاید ارمیا کا بہی کوئی قصہ ہووے کہ اونہون نے بہی اسطرح مرکر
دیکہکر افسوس کیا ہو اور کہتے ہین کہ وقت چاشت کی عزیر کو یا ارمیا کو خدا نے مار ڈالا تہا اور جس وقت زندہ کیا تو اوس روز ابہی آفتاب غروب
نہوا تہا پس فرشتی نے بحکم خدا عزیر سی قال کہا کہ کم لبثت کتنی دیر کی تونی قال کہا عزیر نے کہ لبثت یوما دیر کی ہے مینی ایک روز
اور جسوقت آفتاب کو دیکہا کہ غروب نہین کیا ہی تو کہا کہ او بعض یوم یا بعض دنکا کچہہ کم ایک دن سے قال کہا فرشتی نے کہ بل لبثت مائۃ عام
بلکہ دیر کی ہی تونے سو برس یعنی سو برس تو یہان مردہ رہا ہی اور عزیر نے اپنی بدن کی طرف دیکہا جسوقت طرز اعضا کی کچہہ اور طرح پائی
تو تعجب اونکو زیادہ ہوا دوسری بار فرشتی نے کہا کہ فانظر الی طعامک پس نظر کر تو طرف کہانے اپنے کی وشرابک اور پینے اپنے
کی یعنی نظر کر تو طرف اوس شیرہ اور دودہ وغیرہ کہانے پینے کی کہ لم یتسنہ نہین سڑا ہے وانظر الی حمارک اور نظر کر تو طرف
گدہی اپنی کی کہ ہڈیان اوسکی باقی رہگئی ہی اور سب اعضا متفرق ہوگئی ہی کیونکر وہ زندہ ہوا ولنجعلک اور تا کرین ہم تجہکو اور
تیری گدہی کو آیۃ للناس نشانی واسطی آدمیون کے کہ جو شک کرتی ہین قیامت کی روز زندہ ہونے مین وانظر الی العظام

اور نظر کر تو طرف ہڈیوں گدہی کی کَیۡفَ نُنۡشِزُهَا کیونکر ترکیب دیتی ہین ہم اور ملاتی ہین ہم اون او نکو اونکا متفرقہ کو ثُمَّ نَكۡسُوهَا لَحۡمًا
پہر پہناتے ہین ہم اون ہڈیونکو گوشت او سوقت عزیر ہڈیونکو دیکہتے تہے ایک آواز سنی کہ ای گوشت اور پوست متفرق ہوی جمع ہوجاو تم خدا کی قدرت سے
سب اجزا متفرقہ جمع ہو گئی اور اونسی ایک صورت بنگئی اور جان اوسمین داخل ہو گئی اور اوسیوقت وہ گدہا کہڑا ہو کر آواز کرنیلگا فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ پس جسوقت
ظاہر ہوا واسطے اوس عزیر کی کہ بی شک خدا مردونکو زندہ کرتاہی تو قَالَ کہا أَعۡلَمُ جانتا ہون مین اب مشاہدہ کرنی سے جیسے کہ مین پہلی دلیلونسی جانتا تہا
إِنَّ اللّٰهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيۡءٍ قَدِيرٌ کہ تحقیق خدا اوپر ہر چیز کی قدرت رکہنیوالا ہے جیسا کہ ہماری چاہے جلاوے اور اس آیت سی اور وسط کی لوگونکی زندہ ہونیکی
آیت سی معلوم ہوا کہ آدمی تمام مرنیکی بعد قیامت سی پہلی ہی زندہ ہوی ہین اگر قیامت سی پہلی اس امت کی آدمی ہی بعد مرنیکی زندہ ہوں تو کچہ تعجب نہین ہے
اور قدرت خدا سی بعید نہین ہی رسولخدا صلعم نی بہی فرمایاہی کہ جو کچہ پہلی امتو نمین ہوا ہے اس امت مین بہی ہو نیوالا ہے اور ابن عباس سی روایت ہی کہ
جسوقت عزیر اپنی گدہی پر سوار ہو کر اپنی شہر کو گئی تو اوس شہر کی گہر اور دیوارین دوسری طرح سے پائی اور اپنی دروازہ پر پہونچی اور دروازہ کو کہٹکہٹایا
ایک لونڈی کہ وقت جانے عزیر کی بیس برس کی تہی اور وقت آنیکی ایکسو بیس برس کی تہی اور اندہی ہو گئی تہی اوسنی آواز دی کہ کون ہے دروازہ پر عزیر
نے اوس سے پوچہا کہ کیا یہ گہر عزیر کا ہی کہا ہان اور بہت روی اور کہا کہ ای شخص تو کون ہے کہ عزیر کو جانتا ہی وہ تو سو برس کے عرصہ سے گم ہو گیا ہی اور
اوسکی کچہ خبر نہین ہے اور اوسکا تو کوئی نام بہی نہین لیتا عزیر نے فرمایا کہ مین ہون عزیر خدا ہے خداتعالیٰ نے مجہکو سو برس تک مردہ رکہا تہا اور اب
زندہ کیا ہے اور وہی شکل اور ہیئت پر کہ جیسے پہلی تہی اوس لونڈی نی کہا کہ کوئی نشانی بتلا کہ جسمین تجہکو راست گو جانون اور تیرا اعتبار کرون عزیر نی دعا کی
خداتعالےٰ نے اوس لونڈیکو بینا کر دیا اور اوسکی آنکہین روشن ہو گئی جیسا اوسنی آنکہین کہولکر عزیر کیطرف نگاہ کی اور اوسکی صورت اور شکل کو دیکہا اور پہچانا
تو کہا کہ گواہی دیتی ہون مین کہ تو عزیر ہے اور اسمین کچہ شک نہین ہی اور بنی اسرائیل کو جا کر اوس لونڈی نی خبر کی وہ تعجب کرکے دوڑے اور عزیر کی
خدمت مین حاضر ہوئی اور بیٹا عزیر کا ایکسو اٹہارہ برس کا ہو گیا تہا اوسنی کہا کہ عزیر کی دونوں شانونکی درمیان ایک تل تہا اور شکل ہلال کی وہ
تہا جبکو وہ دکہلا عزیر نی شانہ کہولکر دکہلایا اوسنی یقین کیا کہ باپ میرا یہی ہی اور بنی اسرائیل نی عزیر سی کہا کہ جسوقت بخت نصر نی تمام نسخہ توریت کی
جمع کر کی جلادئے تہی تو کوئی نسخہ باقی نہ رہا تہا اور ایک نسخہ توریت کا بخت نصر سے چہپا رہا تہا وہ معلوم نہین اگر تو عزیر ہے توریت کو حفظ پڑہ ہم اوس
نسخہ سے مطابق کرینگے خداتعالیٰ نے ایک ظرف پانیکا فرشتہ کی ہاتہ عزیر کی پاس بہیجا اور کہا اس پانیکو نوش کر جسوقت عزیر نی وہ پانی پیا تو تمام توریت اونکو
از بر یاد ہو گئی اور بنی اسرائیل کے روبرو توریت کو حفظ پڑہکر سنا دیا تب بنی اسرائیل کو یقین ہوا کہ عزیر یہی ہے اور امیرالمومنین علیہ السلام سی روایت ہی کہ جسوقت
عزیر اپنی قوم مین سے گئے تہی تو عمر اونکی پچاس برس کی تہی اور زوجہ اونکی حاملہ تہی جسوقت خداتعالےٰ نی سو برس کی بعد اونکو زندہ کیا اور وہ اپنی گہر
آئی تو بیٹا اونکا سو برس کا تہا اور وہ پچاس برس کے تہی بیٹا باپ سے عمر مین زیادہ اونکو پی تہا ہی یہہ بہی ایک قدرت ہے خدا کی اور اب خداتعالےٰ
علامت اپنی قدرت کاملہ کی بیان کرتا ہے حضرت صادق علیہ السلام سی روایت ہی کہ جسوقت خداتعالےٰ نے حضرت ابراہیم کو ملکوت آسمان
اور زمین کی سیر کروائی تو اونہوں نے کنارہ پر دریا کی ایک مردار کو دیکہا کہ آدہا تو وہ پانی مین ہے اور آدہا خشکی مین ہے اور درندہ دریا
کی آتی ہین اور اوس آدہے کو جو کہ پانیمین ہی کہاتے ہین اور پہر وہ اولٹی پہرتے ہین اور بعض بعض پر حملہ کرتا ہی اور بعض بعض کو کہا
جاتا ہی اور ایسے ہی درندہ خشکی کے اوس آدہے کو کہاتی ہین حضرت ابراہیم کو یہہ ماجرا دیکہکر بہت تعجب ہوا اور درخواست کی کہ خداوندا
دکہلادے تو مجہکو کہ کیونکر تو مردونکو زندہ کرتا ہی اور کیونکر نکالتا ہی تو پیٹون مین سے کہ بعض بعض کو کہا گیا ہے چنانچہ فرماتا ہی خدا کہ وَإِذۡ قَالَ
إِبۡرَاهِيمُ اور یاد کر تو ای محمد جسوقت کہا ابراہیم نی اپنی پروردگار سے کہ رَبِّ أَرِنِي ای پروردگار میرے دکہلا تو مجہکو کہ كَيۡفَ تُحۡيِ ٱلۡمَوۡتَىٰ
کیونکر زندہ کرتا ہی تو مردونکو اور ہر چند خداتعالےٰ جانتا تہا کہ ابراہیم کو یقین ہے کہ مین مردونکو زندہ کرتا ہون لیکن مطابق سوال ابراہیم
کی جوابدیا اور قَالَ کہا کہ أَوَلَمۡ تُؤۡمِن کیا نہین باور کرتا ہی تو کہ مین مردون کو زندہ کرتا ہون قَالَ بَلَىٰ کہا ابراہیم نے کہ ہان

مجھکو یقین ہے اور میرا اعتقاد یہی ہے کہ تو مردونکو زندہ کرتا ہی قال و لکن اور لیکن مین چاہتا ہون کہ اپنی آنکھ سی دیکھون لیطمئن قلبی کہ مطمئن ہووے
دل میرا اور علم الیقین عین الیقین سی بدل جاوی قال کہا خدا تعالیٰ نے کہ فخذ اربعۃ من الطیر پس پکڑ تو چار جانور پرندونمین سی اور ٹکڑے ٹکڑے کر ڈال ونکو
اور اون سب ٹکڑون کو اونکی آپسمین ملا دے فصرھن الیک پس صورت پہچان رکھہ تو اونکی طرف اپنی ثم اجعل پہر کردی تو یعنی رکھہ علیٰ
کل جبل منھن جزءا اوپر ہر پہاڑ کے کہ ممکن ہو اونمین سے جزء ایک ٹکڑا ثم ادعھن پہر بلا تو اونکو نام بنام طرف اپنی کہ یاتینک سعیا آوینگے وے
تیری پاس دوڑتی ہوئی اور سعیا مصدر ہے کہ واقع ہوا ہی موقع حال کی اور فرماتا ہی کہ واعلم ان اللہ اور جان تو کہ تحقیق خدا عزیز غالب ہے اور قدرت
رکھنے والا ہی ہر امر کی حکیم حکمت والا محکم کار ہی اور کہتی ہین کہ حضرت ابراہیم نے چار پرند گدہ اور مور اور بط اور مرغ کو ذبح کر کر مار ڈالا اور اونکی ٹکڑے
کرکے چاروںکی ٹکڑون کو آپسمین ملا دیا اور بعد اوسکی اونکو کوٹ اور پیسکر مثل میدہ کی کر دیا کہ وہ سب ملکر ایک جسم ہوگئی اور بعد اوسکی اونکی دس
حصہ کرکے دس پہاڑون پر جو کہ اونکی گرد تھی ہر پہاڑ پر ایک حصہ ڈالدیا چونچ ہر ایک کی اپنی انگلیون مین رکھی اور آواز دی کہ ای گدہ اور اے
مور او ... جانور ... تم پرواز کرکے میری طرف آؤ پس بقدرت خدا ہر ایک کا ہر ریزہ ہر ایک کا جدا ہو کر اپنی اپنی ٹکڑی اور ریزہ مین جا ملتا تہا
ہر ایک ... اور ریزہ ہر ایک ... پر ... اپنی اپنی صورت پر درست ہوگیا اور ہر ایک مین جان پڑگئی اور کہتے ہین کہ ابراہیم واسطے امتحان
کی ہر جانور کی چونچ ... سی خرچ کیا ہی کے ... رکھتے تھے لیکن وہ بدن اوس چونچ سے علیحدہ ہو جاتا تہا جب ہر جانور کی چونچ اوسکی بدن پر رکھتی
تھے تو وہ اوس ہی ... خرچ کیا ہوا سے اسیطرح چارون جانور زندہ ہوگئی اور دانہ اور پانی کہانیلگے اور اب خدا تعالیٰ راہ خدا مین خرچ کرنکی
ثواب کو بیان کرتا ہے خدا جبر کی ثواب مین گرفتار ہے خدا کہ مثل الذین ینفقون مثل ان لوگونکی کہ خرچ کرتے ہین وہ اموالھم مالونکو اپنے بے ریا
اور بے ریا بغیر آمیزش غرض ... کرتا ہی اور کے فی سبیل اللہ بیچ راہ خدا کی کمثل حبۃ مثل دانہ کی ہی یعنی مثال ان لوگونکی کہ جو اپنی مالونکو بیچ راہ
خدا مین خرچ کرتے ہین مثل اوس دانہ ... سے در تخم کی ہی کہ انبتت اگائی وہ تخم سبع سنابل سات خوشہ کو کہ فی کل سنبلۃ بیچ ہر خوشہ کے مائۃ
حبۃ سو دانہ ہین کہ ہر تخم سے سات سو دانہ حاصل ہون پس جو کوئی ایکدرہم راہ خدا مین دیگا تو اوسکو سات سو درہم کا ثواب حاصل ہو واللہ
یضاعف لمن یشاء اور خدا چند در چند بڑہاتا ہی واسطی جس شخص کے چاہتا ہی ثواب اور نیکی کو واللہ واسع اور خدا فراخ اور کشادہ کرنیوالا
ہی روزی کا علیم جاننیوالا ہی خرچ کرنیوالونکی نیت کا بعضی مفسرین کہتے ہین کہ یہہ حکم خاص ہے جہاد کرنیوالونکی واسطے کہ جو کوئی اونکو دیوے
تو بقدر ثواب اوسکو حاصل ہو لیکن حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ حکم اس آیت کا عام ہے خواہ جہاد مین خرچ کرے خواہ جہاد کی سوا
اور امور خیر مین سبکے واسطے یہی ثواب ہوگا اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ جسوقت بندہ مومن عمل نیک کرتا ہی اور راہ خدا مین
دیتا ہی تو خدا تعالیٰ مضاعف کرتا ہی اوسکی عمل کو یہانتک کہ ہر ایک حسنہ کو سات سو کرتا ہی اور منقول ہے کہ ایکروز حضرت امیر المومنین علیہ
السلام اپنی دولت سرا مین تشریف لائے اور حسنین کو دیکہا کہ حضرت فاطمہ اونکو سلاتی ہین اور وہ صاحبزادے شدت گرسنگی سے سوتی نہین
تہے حضرت فاطمہ نے کہا کہ اے ابن عم یہہ دونون بہوک کی شدت سے سوتی نہین ہین اور تین روز سے اونہون نے کہانا نہین کہایا
ہی جناب امیر یہہ سنکر گہر سے باہر نکلی اور عبد اللہ عوف کی پاس تشریف لیگئے کہ ایک دینار اوس سے قرض لیوین عبد اللہ عوف نے تہیلی سو دینار کی
جناب امیر کے روبرو رکہی اور کہا کہ اسکو قبول کرو کہ یہہ ہدیہ تصدق ہی بدون عوض کے حضرت علی نے فرمایا کہ واللہ مین ہرگز نہ لونگا مینے
جناب رسولخدا صلعم سے سنا ہی کہ فرماتی تہی کہ ہاتہہ دینی والی کا بہتر ہے لینی والی کے ہاتہہ سے اور مین نہین چاہتا کہ مجہپر کسیکا منت اور احسان ہووے
لیکن ایک دینار مجہکو قرض دے کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا ہی کہ ثواب صدقہ کا دس ہے اور ثواب قرض کا اٹھارہ ہی پس ایک دینار اوس سے قرض
لیکر بازار کیطرف روانہ ہوئی تاکہ واسطی اولاد کی کچہ کہانا خرید کرین حضرت نے مقداد کو دیکہا کہ رستہ کی کنارے بیٹھی ہین فرمایا کہ اے مقداد ایسی گرمی
گرم مین کسواسطی تو گہر سے باہر آیا کہا کہ چار دن سے مینے کہانا نہین کہایا ہے اور بیطاقت ہو کر گہر سے باہر آیا ہون کہ کچہ ہاتہہ لگی حضرت امیر

بیان ثواب صرف کرنے مال کا راہ خدا میں

نے وہ دینار بقدر دکہہ دیا اور فرمایا کہ تو ہمسے زیادہ سزاوار ہی اسواسطی کہ تینے تین روز سی کہانا نہین کہایا ہی اور تو نے چار دن سی کہانا نہین کہایا
ہی اور بعد اوسکی رسولخدا صلعم مین تشریف لائی اور شان حضرتین علی و عمر کے یہ آیت نازل ہوئی ویؤثرون علی انفسہم ولو کان بہم خصاصۃ یعنی
اور اختیار کرتے ہین اوپر نفسون اپنی کے دوسرونکو اگرچہ ہو ساتہہ اونکی گرسنگی یعنی خود اگرچہ بہوکی ہون لیکن اپنی جانپر دوسرونکو مقدم رکہتی ہین
اور دوسرونکو کہلاتی ہین اور خود بہوکی اور فاقہ سی رہتی ہین اور اپنی عیالکو بہی فاقہ سے رکہتی ہین اور دوسرونکا فاقہ نہین دیکہہ سکتی اور دوسری
روز حضرت علی ع مسجد کی دروازہ پر بیٹہی تہی ایک عرب اونٹنی پر بیٹہہ کر آیا اور حضرت علی کو اوسنی ایک تہیلی دی اور کہا کہ اسکو لی کہ یہہ تیری ہے
اور اوسیوقت غائب ہوگیا حضرت علی ع اوس تہیلی کو لیکر جناب رسولخدا صلعم کی خدمت مین حاضر ہوی اور حضرت کی روبرو وہ تہیلی رکہہ دی
اور حال اوسکا بیان کیا جناب رسولخدا صلعم نے اوس تہیلی کو کہولا اوسمین سات سو دینار تہی اور حضرت علی سی پوچہا کہ ای علی تو نے پہچانا کہ وہ عرب
کون تہا عرض کی کہ خدا اور رسول اوسکا جانتا ہی حضرت رسول نے فرمایا کہ وہ جبرئیل تہا حقتعالی نے اوسکو حکم کیا تہا کہ بہشت میں جا اور
خزانہ سے لیجا کر تمکو دیوی اور یہہ عوض اوس دینار کی ہی کہ تو نی مقداد کو دیا تہا اور آخرت مین خدا تجہکو بیقدر دیوںگا کہ نہ کسی آنکہہ نے دیکہا
سنا ہو اور نہ کسی کی دلمین گذرا ہو اور حضرت علی نے فرمایا کہ راست اور درست فرمایا خدا نے کہ وہ بہت بزرگ ہے
اور اون دیناروں مین سے ایک تو عبد الرحمن عوف کو قرض کا دیا اور باقی اپنی اہلبیت اور فقرا پر خرچ کیے اور اب بیان فرماتا ہی کہ الذین ینفقون
بیان کرتا ہی کہ جو راہ خدا مین دیکر اپنا احسان نہین جتلاتی ہین اور نہ اون لوگونکو ایذا دیتی ہین کہ جنکو دیا ہے اور اونکے پیچہے نہین لاتی ہین
اموالہم جو لوگ کہ خرچ کرتے ہین مالون اپنی کو فی سبیل اللہ بیچ راہ خدا کی خالص نیت سی ثم لا یتبعون پہر نہین پیچہے لاتی راہ خدا مین خرچ کرنے
ما انفقوا اوس چیز کے کہ خرچ کیا ہی اونہون نے منا ولا اذی احسان جتلانیکو اور نہ آزار دینے کو یعنی جو کچہہ کہ دیا ہی اوسپر اپنا احسان نہین
ہین اور بعد اوس خرچ کرنیکے پیچہے اوس خرچ کرنیکے نہین لاتی احسان اپنا جتلانیکو اور آزار پہونچانی کو کہ جسکو راہ خدا مین دیا ہی کہ جس سی اوسکو
رکہتے ہین کہ کہین اوس سی کہ ہمنے تجہکو بیقدر دیا ہی اور نہ آزار پہونچاتی ہین اوسکو کہ محتاج کو دقت دینی کی کوئی سخت کلمہ کہین
رنج ہووی یا اوسکی تکلیف اوسکو دیوین ایسا نہین کرتی اون لوگونکی حقمین خدا فرماتا ہی کہ لہم اجرہم واسطی اون لوگون کے ہے
اونکا ہی اور ثواب اونکی اعمال کا کہ وہ بہشت ہی عند ربہم نزدیک پروردگار اونکی کے ولا خوف علیہم اور نہین خوف ہی اوپر
اونکی ثواب کے کم ہونیکا ولا ہم یحزنون اور نہ وہ غمگین ہونگی کہ وہ ثواب اونکا کم ہوجاوی آخرت مین خاطر خواہ اونکو ثواب اونکے
اعمال کا ملیگا اور فرمایا ہی رسولخدا نی کہ جو کوئی اپنی برادر مومن سی نیکی کرے اور پہر اوسپر منت رکہی اور احسان اپنا جتلاوی تو خدا تعالی
اوسکی اعمالکو حبط کر دیتا ہی اور رد کر دیتا ہی اور عذاب اوسپر ثابت کرتا ہی اور کوشش کو اوسکی ہرگز قبول نکریگا اور کسیکو کچہہ دیکر اپنی تعریف
کی اوس سے امید رکہنی کہ اسکی عوض مین وہ میری تعریف کرے یہہ بہی منت رکہنی ہے بہ داخل ہے اور فرماتا ہی خدا کہ قول معروف
بات کہنی نیک سایل سے یعنی محتاج کو اچہی بات کہکر خالی پہیر دینا ومغفرۃ اور بخشنا اور درگذر کرنا سایل سے اگر وہ بہت در پے ہوکر
مانگی اور گڑگڑای اور اوسکو سخت کلمہ کہنا خیر من صدقۃ بہتر ہے اوس صدقہ اور راہ خدا مین دینی سے کہ یتبعہا اذی پیچہے ہو
اوسکی اذیت اور رنج پہونچانا کہ سایل کو ملامت کرے اور رنج پہونچاوی واللہ غنی اور خدا بی پروا ہے اونکی دینی سے کہ جسمین
منت رکہتی اور آزار پہونچاتا ہو حلیم بردبار ہے خدا کہ جلدی عذاب نہین کرتا ہی منت رکہنی والی اور آزار پہونچانیوالیکو اور منقول ہے کہ
جناب امیر علیہ السلام نے حضرت خضر سی کہا کہ کوئی کلمہ حکمت کا بیان کر فرمایا کہ کیا اچہا ہی شفقت اور مہربانی تونگرونکی درویشون پر واسطی
رغبت ثواب کی جناب امیر نے فرمایا کہ اس سی بہتر کیا ہی حضرت خضر نے فرمایا کہ اس سی بہتر نہین ہی جناب امیر نے فرمایا کہ اس سے
بہتر تکبر درویشونکا ہی تونگرون پر واسطی اعتماد کرنیکی خدا پر اور منت کسیکی نہ اوٹہانیکی اور حضرت علی نے فرمایا ہی کہ جوانمردی چار ہین

تواضع کرنی تونگری اور ثروت مین اور بخشنا باوجود قدرت عوض لینے کی اور نصیحت کرنی باوجود دشمنی کی اور دنیا بدون جان رکھنی کے اور اب
خدا تعالے منع کرتا ہی منت رکھنے اور آزار پہونچانی سے چنانچہ فرماتا ہے کہ یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا ای وہ لوگو کہ ایمان لائی ہو لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُم
نہ باطل کرو تم خیراتون اپنی کو اور نہ تباہ کرو اپنی صدقون کو بِالْمَنِّ وَالْأَذَىٰ ساتھ احسان رکھنے اور آزار پہونچانے کے کہ یہہ امر
مخالف قربت اور اخلاص کے ہے اور تم ایسا نکرو اور جو نہین تو ہو جاوگی تم كَالَّذِي يُنفِقُ مَالَهُ مانند اوس شخص کی خرچ کرتا ہی مال اپنی کو
رِئَاءَ النَّاسِ واسطے دکھلانے اور کہلانی آدمیونکی نہ واسطے رضامندی خدا کی وَلَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ اور نہین ایمان لاتا ہو وہ ساتھ خدا
کی اور دن آخرت کے یہ واسطے کہ اگر خدا پر ایمان لاتا تو صدقہ کو اوسکیواسطے دیتا اور اگر آخرت کا باور کرتا تو جزای نیک کی واسطے دیتا کہ وہ ثبات
کو پہنچے نہ واسطے دکھلانے آدمیونکی فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ پس مثال اوس شخص کے مانند پتھر صاف کی ہے کہ عَلَيْهِ تُرَابٌ اوپر اوسکی مٹی ہووے
فَأَصَابَهُ وَابِلٌ پس پہونچا ہو اوسکو مینہ بڑی بڑی قطرونکا فَتَرَكَهُ صَلْدًا پس چھوڑ دیا ہو اوس مینہ نی اوس پتھر کو صاف یعنی جو
بڑی بوندی کے مینہ نی برس کر اوس پتھر کو ایسا صاف کر دیا ہو کہ مٹی کا نشان اوسپر باقی نرہا ہو پس مثال ریا سے خرچ کرنیوالی کی مثال
پتھر کی ہے اور جو کچھ اوسنی خرچ کیا ہی وہ مثال مٹی کی ہی جو پتھر پر ہے جیسے کہ پتھر مینہ برسنی سے صاف ہو جاتا ہی اور مٹی اوسپر سی
بہجاتی ہے ایسی ہی اوسکا خرچ کیا ہوا سب برباد ہو جاویگا چنانچہ خدا تعالے فرماتا ہے کہ یہہ لوگ وہ ہین کہ لَا يَقْدِرُونَ نہ قدرت
رکھینگی عَلَىٰ شَيْءٍ اوپر کسی چیز کی ثواب حاصل کرنیکی مِّمَّا كَسَبُوا اوس چیز مین سے کہ کسب کیا ہی اونہون نے ریا سے یعنی ریاسی دینی کا
اونکو کچھ ثواب نہوگا بلکہ عذاب مین گرفتار ہوجاوینگے وَاللَّهُ لَا يَهْدِي اور خدا نہین ہدایت کرتا ہی طرف خیر کے الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ قوم
کفار کو جیسے کہ مومنین کو ہدایت کرتا ہی اور اس آیت مین اشارہ ہی طرف اس امر کے کہ ریا اور منت رکھنی اور آزار دینا لینے دینے مین یہہ سب
صفات کفار سے ہی نہ صفات مومنین سے اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ خدا تعالے فرماتا ہی کہ جو کوئی عمل کری میرے واسطے اور اوسمین کسی
غیر کو شریک کرے مین اوسکو اوسکی شریک کیواسطے چھوڑ دونگا کہ وہ اوس سے اپنا ثواب لیوی اور مجھی اونکو کچھ کام نہین ہے اور اب خدا تعالے اون
لوگونکا ذکر کرتا ہی کہ جو خالص خدا کیواسطے دیتے ہین چنانچہ فرماتا ہی کہ وَمَثَلُ الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمُ اور مثال اون لوگونکی کہ خرچ
کرتے ہین مالون اپنی کو ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ واسطے طلب کرنی رضامندی خدا کی وَتَثْبِيتًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ اور واسطے ثابت کرنیکی نفسون
اپنی مین سے ایمان پر اور ابتغاء اور تثبیت دونون مفعول لہ ینفقون کی ہین یعنی مثال اون لوگونکی کہ خرچ کرتے ہین اپنی مالونکو واسطے طلب کرنی
رضامندی خدا کی اور واسطے ثابت کرنے نفسون اپنی کے ایمان پر اور واسطے تصدیق اسلام کی پس مثال اون لوگونکی كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ مانند
باغ بلندی کی ہی کہ وہ باغ بلندی پر ہو کہ تاب آفتاب کی اور ہوای خنک وہان خوب پہنچتی ہو اور آفت ارضی سے محفوظ ہو اور ایسا ہو کہ
أَصَابَهَا وَابِلٌ پہونچا ہو اوسکو باران بزرگ قطرہ فَآتَتْ أُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ پس لاویگا وہ باغ میوہ اپنا دو چند یعنی وہ ایک ہی سال مین
اسقدر میوہ لاویگا کہ جسقدر دو سال مین ہوتا ہی اور خدا تعالی فرماتا ہی کہ فَإِن لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ پس اگر نہ پہونچی اوس باغ کو مینہ بڑی بڑی
بوندونکا تو فَطَلٌّ پس پھوار ہے کہ وہ بہی واسطے اوسکی کافی ہے غرض یہہ ہے کہ جو کچھ ان لوگون نے بخلوص نیت خرچ کیا ہی وہ پاک اور پاکیزہ
ہی کہ اسمین برکت اور بڑہتا بہت ہے اگر خدا تعالے تفضل کرے تو کثرت سی ثواب عطا کرے اور اگر عدالت کو کام فرماتی تو موافق
اوسکی خرچ کرنیکی ثواب بخشتی اور دیا ہوا اونکا ضایع نجاویگا جیسا کہ ریا سی دینا ضایع جاتا ہی وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ اور خدا ساتھ اوس چیز کی کہ کرتی
ہو تم ریا سی یا خلوص سے سبکو بَصِيرٌ دیکھنے والا ہی اور موافق اوسکی تمکو جزا دیگا اور جناب رسولخدا صلعم نی فرمایا ہی کہ بہشت گھر سخی لوگونکا
ہی اور فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نی کہ سردار اہل دنیا اور آخرت کی سخی ہین اور فرمایا حضرت علی ع نی کہ تعجب ہے مجھکو اون لوگون سے کہ
غلام کو اپنی مال سے خرید کرکے آزاد کرتی ہین وہ لوگ آزادون پر احسان کرکے ہمیشہ کو اونکو اپنا غلام کیون نہین بنائی رکھتی ہین اور ایسا

خدا تعالی پہر ریا سی دینی والونکو تنبیہ کرتا ہی اَیَوَدُّ اَحَدُکُمْ کیا دوست رکہتا ہی کوئی تمہارا یہہ تمام ہی اور پہر تو یہہ انکار کرینگی یعنی کوئی
بہی تم میں سے دوست نہیں رکہتا ہی اَنْ تَکُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ اسکو کہ ہووے واسطی اوسکی باغ مِّنْ نَّخِیْلٍ وَّ اَعْنَابٍ کہجورون اور انگوروں سے کہ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
جاری ہوں نیچے اوسکی نہرین لَهٗ فِیْهَا کہ ہوئین واسطی اوس مالک باغ کے بیچ اوس باغ کے مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ہر قسم کی میوہ بہی
سی سوا کہجور اور انگور کی وَ اَصَابَهُ الْكِبَرُ اور پہونچا ہو اوسکو بڑہاپا کہ اوس سبب سے اوس سے کچہ کام نہو سکتا ہو وَ لَهٗ ذُرِّيَّةٌ
ضُعَفَآءُ اور واسطی اوسکی اولاد ناتوان خورد سال ہون کہ کچہ کمائی نکر سکتی ہون اور معاش اونکی اسی باغ پر منحصر ہو فَاَصَابَهَآ
پہونچی اوس باغکو لیکا یک اِعْصَارٌ فِیْهِ نَارٌ بگولا کہ بیچ اوسکی آگ ہو فَاحْتَرَقَتْ پس جل جاوے وہ باغ اور باغ والا متحیر رہ جاوے یعنی جو
کہ اعمال نیک کرے اور ریا کو اوسمین دخل دیوے تو حال اوس شخص کا ایسا ہی کہ کوئی باغ میوہ کا رکہتا ہو اور سبب اوسکی معاش کا وہ
ہو اور ہوا گرم اوسکو جلا کر نابود کر دے اور کوئی فایدہ اوس پر مرتب نہو اور جیسا کہ باغ والا باوجود احتیاج کی بی نصیب ہو جاوے
ریا سی عمل کرنیوالا قیامت کی روز باوجود احتیاج کی اپنی عمل کا کچہ فایدہ نہ پاویگا اور افسوس کریگا پس جیسی کہ تم ایسی باغکو نہیں
وہ بیفایدہ ہی ایسی ہی ریا سی بنا ہی بیفایدہ ہی پس چاہیے کہ اگر راہ خدا میں دو تو ریا کو اوسمین دخل نہ دو اور حضرت صادق علیہ السلام
کہ یہی حال اوس شخص کا ہی کہ کسیکو کچہ دیوے یا نیکی کرے اور پہر احسان اپنا اوس پر رکہے اور فرماتا ہی کہ کَذٰلِكَ ایسی ہی یعنی جیسے
اب بیان ہوا ہی ایسی ہی يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ بیان کرتا ہی خدا واسطی تمہاری نشانیان اپنی لطف اور حیا
تَتَفَكَّرُوْنَ تاکہ تم فکر کرو اور سوچو اور اوس سی نصیحت پکڑو اور اب خدا تعالی حکم کرتا ہی کہ اگر راہ خدا میں دو تو حلال اور
حرام اور ناکارہ اور یہہ آیت زکوۃ دینے کی حکم میں ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا ای وہ لوگ کہ ایمان لائی ہو اَنْفِقُوْا
مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ خرچ کرو تم پاکیزہ اوس مال میں سی کہ کمایا ہی تم نے وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ اور اوس مال میں سے
کہ نکالا ہی ہمنے واسطی تمہاری زمین میں سے مثل غلہ اور میوہ کی اور ایام جاہلیت اور کفر میں جو مال کہ پڑا ہوا تہا یا بطور حرام کے کمایا تہا اوسکو
چاہتے تہے کہ اب وقت اسلام کی زکوۃ میں اور راہ خدا میں دیوین خدا تعالے نے ایسے مال کے خرچ کرنیکو منع کیا چنانچہ فرماتا ہی کہ وَلَا تَيَمَّمُوا
الْخَبِيْثَ اور نہ قصد کرو تم ناپاک یعنی حرام اور بگڑی ہوئی مال کا مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ کہ اوسمین سی خرچ کرو تم وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اور حال
یہہ ہے کہ نہیں ہو تم لینے والے اوس ناکارہ چیز کی کہ اگر کوئی تمہارا حق تمکو دیوی اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ مگر یہہ کہ چشم پوشی کرو تم بیچ اوسکی اور
کراہت اور ناخوشی سے اوسکو لیلو پس جبکہ تم خود نہیں لیتی ہو ایسی چیز کو تو خدا کی تئین ایسی چیز کیون دیتے ہو اور جو چیز خود ناپسند ہو
دوسرے کو مت دو وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ اور جانو تم کہ تحقیق خدا بی پرواہ ہی اوس شخص سی کہ راہ خدا میں مال ناپاک اور ناکارہ دیتا ہے حَمِيْدٌ
سزاوار ہی اپنی ذات میں تعریفکی تعریف کرنی اور مال دینی کا محتاج نہیں ہے اور تعریف کرنیوالا ہی اوس شخصکی کہ مال پاکیزہ اوسکی راہ میں
دیوی اور خدا تعالے کہ پاک ہی ناپاک مالکو نہیں قبول کرتا ہی بلکہ مال پاک کو قبول کرتا ہی اور اب خدا تعالی بخل اور خست کو منع کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہی
اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ شیطان وعدہ کرتا ہی تمسے فقر کا یعنی تم جو راہ خدا میں اپنی فقر کا خوف کر کے نہیں دیتے ہو یہہ بات سوچکر
کہ اگر ہم اپنی مال میں سے کسی محتاج کو دیوینگی تو ہم فقیر اور محتاج ہو جاوینگی یہہ خیال تمہارا باطل ہے اور شیطان تمکو بہکاتا ہی وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ
اور حکم کرتا ہی تمکو ساتہہ بہت بری کام کی کہ وہ بخیلی اور خست ہی وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً اور خدا وعدہ کرتا ہی تمسے بخشش گناہ کا مِّنْهُ
وَفَضْلًا اپنی ذات سے اور زیادتی روزیکا کہ راہ خدا میں خرچ کرنیسے دنیا میں تمکو زیادہ ہوتی ہی اور آخرت میں ثواب حاصل ہوتا ہے
وَاللّٰهُ وَاسِعٌ اور خدا فراخ کرنیوالا روزیکا ہی عَلِيْمٌ جاننے والا نیت خالص خرچ کرنیوالونکا يُّؤْتِي الْحِكْمَةَ دیتا ہی حکمت کو مَنْ
يَّشَآءُ جسکو چاہتا ہی یعنی علم شریعت کہ جس سے فرق درمیان الہام رحمانی اور شیطانی کر سکتی ہیں وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ اور جس شخص کو

دیا جاوی حکمت فقد اوتی خیرا کثیرا پس تحقیق دیا گیا ہی وہ خیر کثیر وما یذکر الا اولوا الالباب اور نہین نصیحت پکڑتی ہین مگر صاحبان عقول
اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ مراد حکمت سی اس آیت مین علم قرآن ہی اور ایک حدیث مین ہی کہ مراد حکمت سے طاعت خدا
اور معرفت امام ہے اور یہہ بہی حدیث مین ہے کہ مراد حکمت سے معرفت امام اور پرہیز کرنا اون گناہون سے ہی کہ جنکے کرنیوالی پر خدا تعالے نے
آتش دوزخ واجب کی ہے اور اسطرح یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ مراد حکمت سی معرفت خدا اور جاننا حلال و حرام کا ہے اور مراد خیر کثیر سی معرفت
دوازدہ امام علیہم السلام ہے اور منقول ہی کہ راس الحکمۃ مخافۃ اللہ اور جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہی کہ جنت کی دروازہ پر لکھا ہی کہ تو حرام ہی ہر بخیل
اور ریاکرنیوالی پر اور حقیل خوزیر اور والدین کے ناخوش کرنیوالی پر اور جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ بہانہ اور عذر کرنا سائل سے علامت بخل کی
ہے اور فرماتا ہی خدا کہ وما انفقتم من نفقۃ اور جو کچہہ خرچ کیا ہی تمنے مومنین کو خرچ کرنا سبیت یا تہوڑا نیت خالص سے یا ریا سے ظاہر
یا پوشیدہ حقین یا باطل مین او نذرتم من نذر یا منت مانی ہی تمنے کوئی منت یعنی طاعت مین یا معصیت مین نذر معین یا غیر معین
فان اللہ یعلمہ پس تحقیق خدا جانتا ہی اوسکو اور اوسکی نیک اور بد اور حلال اور حرام کا عالم ہے اور اوسکی موافق تمکو جزا دیگا وما للظلمین
من انصار اور نہین ہین واسطے ظالمونکی نصرت اور مدد کرنیوالی آخرت مین کہ عذاب کو دفع کرین اون لوگونسی کہ جو لوگ حرام اور گناہون مین
صرف کرتے ہین اور ریا سے دیتے ہین اور نذر حرام کرتے ہین اور اگر کسی طاعت کی نذر کرتی ہین تو اوسکو وفا اور پورا نہین کرتے ہین اور
انصار جمع ناصر کا ہی اور من اوسکے پہلے زایدہ ہی اور ظالمین خبر مقدم ہی ان تبدوا الصدقت اگر ظاہر کرو تم صدقونکو یعنی اگر وقت دینی خدا کی نام کے
جو کسیکو کچہہ دو تو وہ ظاہر مین دو کہ تمہاری دینی کو لوگ دیکہین تو فنعما ہی پس اچہی شے ہے وہ جو کہ تم ظاہر مین دیتے ہو تاکہ تمکو دیتے
ہوئی دیکہکر دوسرے آدمیون کو بہی دینی کی رغبت ہو اور بخیلونپر حجت لازم آئی اور بیگانونکی دل طرف آشنائی اور دوستی دینی والیکی
مایل ہون اور فنعما کی تقدیر فنعم شیئا ابداہا ہی ما اسمقام مین شیا کی معنی مین ہے اور نکرہ ہی اور محل نصب مین ہی کہ تمیز فاعل مضمر کی ہے اور
وہ فاعل نعم مین پوشیدہ ہی اور ابداء مخصوص بالمدح ہی اور ابداء جو مضاف ہی وہ محذوف ہوگیا ہی اور مضاف الیہ اوسکا ضمیر ہے جو
صدقات کیطرف پہرتی ہے اور قایم مقام اوسکی ضمیر ہے کی ہی اور ابن عامر اور اہل کوفہ نی سوای عاصم کی نعما کی نون کو فتح سی پڑہا ہی اور
عین کو کسرہ سے اور اہل مدینہ نے سوای ورش اور یحیی اور ابوعمرو کی اوسکی نون کو مکسور پڑہا ہی اور عین کو ساکن وان تخفوہا اور اگر
پوشیدہ کرو تم اون صدقونکو وقت دینی کے وتؤتوہا الفقراء اور دو تم اونکو محتاجونکو اسطرح سے کہ کوئی دوسرا آدمی اوسپر مطلع نہو
فہو خیر لکم پس وہ چہپا کی دینا بہتر ہے واسطے تمہارے اسواسطے کہ اسمین دینی والا ریا سے بچتا ہی اور جسکو دیتے ہین وہ بہی لینی کی شرم اور
خواری سے محفوظ رہتا ہی اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ پوشیدہ دینا مخصوص ہے صدقہ سنت اور مستحب کے ساتہہ اور صدقہ
فرض مثل زکوۃ اور خمس کے اوسکو ظاہر کرکے دینا افضل ہے تاکہ لوگ اوسکو متہم نکرین کہ یہہ زکوۃ اور خمس واجب کو ادا نہین کرتا ہے اور
دوسری روایت مین یہہ ہے کہ فرمایا اون حضرت نے کہ جو چیز خدا نے تمپر فرض کی ہے اوسکا ظاہر کرنا افضل ہے پوشیدہ دینی سے اور جو چیز
کہ سنت ہی اوسکا پوشیدہ دینا افضل ہے اور ابن عباس نے روایت کی ہے کہ پوشیدہ دینا صدقہ سنت کا افضل ہے ظاہر مین دینی سے
ستر مرتبہ اور صدقہ فرض ظاہر مین دینا افضل ہے پوشیدہ دینی سے پچیس ۲۵ مرتبہ اور جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہی کہ صدقہ پوشیدہ خدا
کی غضب کو کم کرتا ہے اور بجہاتا ہی اور گناہونکو دفع کرتا ہی جیسے کہ پانی آگ کو بجہاتا ہی اور فرماتا ہی خدا کہ ویکفر عنکم من سیاتکم
اور دور کریگا خدا تمسے اور پوشیدہ کریگا بعضے گناہون تمہاری مین سے جو گناہ کہ آدمیونکی اور حقوق اونکی تمپر نہین ہین مثل غیبت اور
آزار دینے کے اور آدمی کی حق غصب کرنیکی کہ یہہ تو بدون بخشنی اوس آدمی کے جسکا کہ وہ گناہ ہی معاف نہین ہو سکتا ہی اور سوای اوسکی
جو گناہ ہی اوسکو خدا فرماتا ہی کہ ہم دور کرینگے اور یکفر کو اہل مدینہ اور اہل کوفہ نی سوای عاصم کی نکفر پڑہا ہی متکلم کا صیغہ اور آخر مین اوسکی

جزم دیا ہی وان تخفوھا کی جزا مقرر کر کے باعتبار عطف کی اور ابن عامر نی اور حفص نی غائب کا صیغہ پڑہا ہے اور آخر مین ضم دیا ہی خبر مبتدا محذوف
کی مقرر کر کی اور تقدیر اوسکی وھو یکفر ہی اور یا یہہ کہ کلام جدید یہان سی شروع ہوا ہے اور ماقبل سی کچہ تعلق نہین ہی اور باقیون نی نون اور آخر کی رفع سی
پڑہا ہی اور تقدیر اوسکی ونحن نکفر ہے واللہ بما تعملون خبیر اور خدا ساتہہ اوس چیز کی کہ کرتے ہو تم ظاہر دینا یا پوشیدہ دینا صدقہ کا اور اوسکی نیت کا
خبردار ہی اور جانتا ہی جس طرح سے کہ تمنی دیا ہی اور اوسکی موافق کر کی تمکو جزا دیگا لیس علیک ہداھم نہین ہی اوپر تیرے واجب یا محمد صلعم ہدایت کرنا اونکو
راہ راست پر لانا اون کا فرونکا بلکہ تجہپر تو یہی پہونچانا ہماری احکام کا اور بلانا طرف حق کی ہے اور راہ راست پر لانا اونکا کہ وہ صدقہ دیکر
کسی پر منت نرکہین اور کسیکو آزار ندین اور ریا نکرین اور مال ناکارہ صدقہ مین ندین یہہ تیری ذمہ نہین ہی ولکن اللہ اور
لیکن خدا اپنے لطف اور توفیق سے یھدی رہنمای کرتا ہی ایمان کی اور اعمال نیک کیطرف من یشاء جسکو چاہتا ہی یعنی جو کہ لایق
توفیق کے ہی کہ وہ طالب ہدایت کا ہی اور حق کی دلیلو مین نظر کرتا ہی اوسکو توفیق دیتا ہی نہ جو کہ وہ طرف دلیلون روشن کی نظر
نہین کرتا ہی اور دیدہ و دانستہ انکار کرتا ہی وما تنفقوا من خیر اور جو کچہ خرچ کرتے ہو تم ای مومنین مال مین سے راہ خدا مین
فلانفسکم پس واسطی نفسون تمہاری کی ہے کہ اوسکا ثواب اور فایدہ تمکو پہونچیگا پس کسواسطی خرچ کر کے منت رکہتے ہو اور مال کارہ
صدقہ مین دیتی ہو اور خدا تمہارا محتاج نہین ہی کہ تمہاری دینی کا فایدہ کچہ اوسکو ہوتا ہو اور ما تنفقوا بمعنی شرط ہے اور اسیواسطی اسکا
نون محذوف ہوگیا ہے وما تنفقون اور نہین خرچ کرتے ہو تم اور کہتے ہین کہ یہہ نفی بمعنی نہی ہی یعنی اور نہ خرچ کرو تم الا ابتغاء
وجہ اللہ مگر واسطی طلب کرنے خوشنودی خدا کی اور ابتغا مفعول لہ واقع ہوا ہی یعنی تم جو واسطی راضی ہونی خدا کی دیتی ہو
پس چاہیی کہ خالص نیت سی دو کہ خدا تمسے راضی ہو وما تنفقوا اور جو کچہ خرچ کرتے ہو تم من خیر مال مین سی اپنے اور وہ مال
بہتر ہے توف الیکم پورا دیا جایگا طرف تمہاری ثواب اوسکا وانتم لا تظلمون اور تم نہ ظلم کیی جاوگی کہ ثواب تمہارے
اعمال کا تمکو کم دیا جاے اور جو صدقہ کہ پاکیزہ مال کا ہی وہ للفقراء واسطے فقیرون محتاجون کی ہے الذین احصروا فی سبیل اللہ
جو لوگ کہ روکی گئے ہین بیچ راہ خدا کی یعنی جو کہ مشغول ہین جہاد مین یا طاعت مین ہمیشہ کہ طاعت نی اونکو معاش کی کسب کرنی سے
باز رکہا ہی اور وہ ایسے ہین کہ لا یستطیعون نہین طاقت رکہتے ہین وہ بسبب مشغول ہونے جہاد کے اور طاعتونکے ضربا فی الارض
چلنے کی بیچ زمین کے واسطے تجارت اور کسب معاش کے اسواسطی کہ اونکو جہاد اور عبادت سے فرصت نہین ہوتی ہے اور
ضربا یستطیعون کا مفعول ہے اور یہہ لوگ کہ جنکا یہہ ذکر ہے مہاجرین مین سے تہے محتاج آدمی مثل عمار اور مقداد اور ابو ذر اور ابن
مسعود وغیرہ کی کہ مدینہ مین کوی اپنا گہر اور ملک نہین رکہتے تہے کہ تاکہ اوسمین بسر کرین بلکہ ایوان مسجد مین پڑے رہتے تہی اور اسیواسطی
اونکو اصحاب صفہ کہتے ہین اور صفہ ایوان کو کہتی ہین اور وہ لوگ جناب رسولخدا صلعم کی خدمت مین حاضر رہتی تہی کچہ کسب کیا کرتے تہے
اور نہ کسی سے سوال کرتے تہے اسواسطی یحسبھم الجاھل گمان کرتے تہے اونکو نادان اور بیخبر اونکی حال سے اغنیاء تونگر من التعفف
عفت اختیار کرنے سے کہ کسی سے وہ سوال نہین کرتے تہے اور حمزہ اور ابو جعفر اور عاصم اور ابن عامر نی یحسب کو بفتح سین پڑہا ہی اور باقیون
نے بکسر سین تعرفھم بسیماھم پہچانتا ہی تو اونکو یا محمد صلعم ساتہہ نشان و علامت اونکی کی کہ رنگ اونکا زرد ہی اور بدن اونکا
ناتوان ہے اور کمرین اونکی خمیدہ ہو رہی ہین اور وہ ایسی ہین کہ لا یسئلون الناس الحافا نہین سوال کرتے ہین وہ آدمیونسی
گڑگڑا کر عاجزی سے اور مراد اس سے بالکل نہ سوال کرنا ہے اور الحافا قایم مقام حال کی ہے یعنی لا یسئلون الناس ملحفین وما تنفقوا من خیر
اور جو کچہ خرچ کرتے ہو تم مال بہتر اپنی مین سی ای مومنین اصحاب صفہ پر اور سواے اونکی اور مستحقوں پر تو فان اللہ بہ علیم پس تحقیق خدا ساتہہ
اوسکی عالم ہے اور اوسکو خوب جانتا ہی اور موافق اوسکی تمکو خدا جزا دیگا اور جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہی کہ فقرا بادشاہ بہشتیونکی ہونگے

اور قیامت کی روز آدمی مشتاق بہشت کی ہونگی اور بہشت مشتاق فقرا کا ہوگا اور ابن عباس سی روایت ہی کہ ایکروز رسولخدا صلعم صفہ مسجد پر
گذری اور اونلوگونکی فقیری اور احتیاج ملاحظہ فرمائی اور بعد اوسکی فرمایا اونسی کہ جو کوئی میری امت مین سی احتیاج مین ہوکہ جو حال تمہارا ہی اور اوسحال پر وہ
خوش ہو تو کل کو قیامت کی روز وہ میری رفیقون مین سی ہوگا اور منقول ہی کہ جسوقت فقرا اور تنگدست میدان قیامت مین آوینگے تو ملاء کیا اونسے کہینگی
کہ دنیا مین تمہاری پاس کچھ تہا کہ آج اوسکا حساب دو اور بعد اوسکے بیحساب اونکو بہشت مین لیجاوینگے تونگرون سی پانسو برس پہلے اور شیعہ اور سنی کی تفسیرون
کی کتابون مین لکہا ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام کی پاس ایکمرتبہ چار درم تہی ایکدرم کو اونہون نی اونمین سے شبکو راہ خدا مین دیا اور ایک کو دنمین
دیا اور ایک کو پوشیدہ دیا اور ایک کو ظاہر دیا اور جناب رسولخدا صلعم نے سنا تو فرمایا کہ اے علے اسطرحسے تونے تصدق کیون کیا حضرت علی نے
عرض کی کہ یا رسولخدا جس تصدق سی کہ خدا راضی ہو وہ تصدق ان چار صورتون سے باہر نہین ہے جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا
کہ اے علی جو کچھ تو سید رکہتا ہی خدا تعالے نی تجہکو عنایت فرمایا اور یہہ آیت شان مین علی کے نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ
وہ لوگ کہ خرچ کرتے ہین راہ خدا مین تھوڑی اَمْوَالَھُمْ مالون اپنی کو بِالَّیْلِ وَ النَّھَارِ بیچ رات کے اور دنکی سِرًّا
وَّ عَلَانِیَۃً پوشیدہ اور ظاہر فَلَھُمْ اَجْرُھُمْ پس واسطی اونکی اجر اونکا ہی اوس صدقہ کے عوض مین کہ وہ نعمتین بہشت کی ہین عِنْدَ رَبِّھِمْ
نزدیک پروردگار اونکی کے وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ اور نہین خوف ہی اوپر اونکی ثواب کی کم ہونیکا وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ اور نہ غمگین ہونگی اوسکی
سلب ہونے سے اور جناب رسولخدا صلعم سے روایت کرتی ہین فرمایا کہ علی نے چار درم جو تصدق کئی ہین اسکے تصدق کرنیمین سبقت لیگیا وہ چار
ہزار درم کی تصدق کرنے پر اور اب خدا تعالے سود کا حال بیان کرتا ہی کہ اَلَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ الرِّبٰوا جو لوگ کہ کہاتی ہین سود کو لَا یَقُوْمُوْنَ
نہ اوٹھینگے وہ قیامت کی روز اپنی قبر ونسے اِلَّا کَمَا یَقُوْمُ مگر جیسے کہ اوٹہتا ہی الَّذِیْ یَتَخَبَّطُہُ الشَّیْطٰنُ وہ شخص کہ دیوانہ کردی اوسکو بہتنا
مِنَ الْمَسِّ چہونی سے اور گمان عرب کا یہہ تہا کہ جسوقت جن آدمی کو چہوتا ہی تو عقل اوسکی زایل ہو جاتی ہی اور دماغ مین اوسکی خلل ہو جاتا ہی اور
وہ دیوانہ اور باولا ہو جاتا ہی حقتعالی نے اسیوجہ سے کہ مشہور تہا عرب مین اسکو بیان کیا سود کی کہانیوالی قیامت کی روز مثل دیوانونکی
اوٹہینگی جیسے کہ کسیکو بہتنا لپٹتا ہی اور قیامت کی روز جو آدمی یہہ عذاب اونکا دیکہینگی تو کہینگی کہ ذٰلِکَ یہہ عذاب بِاَنَّھُمْ قَالُوْا بسبب اسکی ہی کہ تحقیق کہا
تہا اونہون نے دنیا مین کہ اِنَّمَا الْبَیْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا سوا اسکی نہین ہے بیع مانند سود کی ہی اور کہتی ہین کہ عرب ایکدرم کو دو درہم کے فروخت کرتی تہی اور کہتی تہی
کہ یہہ سود نہین ہے بلکہ بیع ہی اور بیع اور سود مین فرق نہین کرتی تہی اور خدا تعالی فرماتا ہی کہ وَ اَحَلَّ اللّٰہُ الْبَیْعَ اور حال یہہ ہے کہ حلال کیا ہی خدا نے
بیع کو وَحَرَّمَ الرِّبٰوا اور حرام کیا ہی سود کو فَمَنْ جَآءَہٗ مَوْعِظَۃٌ مِّنْ رَّبِّہٖ پس جس شخص کہ آئی اوسکو نصیحت پروردگار اوسکی کیطرف سی یعنی سود کہانیکی ممانعت
کا حکم آئی پروردگار کیطرف سے اور حضرت باقر علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ مراد موعظہ سی توبہ ہی اگر جہالت سی کہائی اور پہر توبہ کرے فَانْتَھٰی پس باز آئی وہ
اس سود کہانیسے چہوڑدی فَلَہٗ مَا سَلَفَ پس واسطی اوسکی ہی جو کچھ گذر گیا ہی لینا سود کا یعنے ممانعت سے پہلی جو سود لیا ہی وہ معاف ہے
وَ اَمْرُہٗۤ اِلَی اللّٰہِ اور کام اوسکا طرف خدا کے ہے کہ اوسکو توفیق دی کہ سود لینے سی وہ محفوظ رہے اور ان آیتون کے مضمون کو دیکہکر
وہ خوف کرے اور پرہیز کرے سود کی لینی سے وَمَنْ عَادَ اور جو شخص کہ عود کرے اور پہر سود کہاویگی حلال جانکر بعد ممانعت کی
فَاُولٰٓئِکَ پس یہہ لوگ سود کو حلال جانکر یا خدا کے حکم کو خفیف جانکر یہہ سود کی لینیوالی اَصْحٰبُ النَّارِ صاحب دوزخ کے یعنی رہنی
والی دوزخ کے ہین کہ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ وہ بیچ اوس دوزخ کی ہمیشہ رہنیوالی ہین اسواسطی کہ حلال جاننا سود کا یا خفیف جاننا
خدا کے حکم کا کفر ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مراد سود کا لینے والا اوسکو حلال جانکر اس آیت کے حکم مین ہی
اور امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ سود کا لینا بعد نازل ہونے حکم ممانعت کی گناہ کبیرہ ہے اور ممانعت کا خفیف جاننے والا
داخل کفر مین ہے اور بعض عارفین کہتی ہین کہ سود کا کہانیوالا سب کبایر کے اختیار کرنیوالون سے بدتر حال ہے اسواسطی کہ کثرت

در فضیلت حضرت علی

در بیان سود خوردن

خدا پر توکل ہوتا ہی کسب کرنیوالونکو تہوڑا ہویا بہت مثل تاجر کی اور کسان کی اور پیشہ والی کی اور روزینہ اپنی عقلونکا بہروسا نہین کرتے ہین اور
پہلے کسب کرنے سے روزی اونکی متعین نہین ہوتی ہی کسقدر حاصل ہوگی اور سود کا کہانیوالا اپنی روزیکو معین کر لیتا ہی اور پروردگار پر
اوسکو توکل نہین ہوتا ہی اسواسطی وہ قیامت کی روز حشر سے اوٹہیگا کہ جیسے کسیکو بہتنا لپٹا ہی یمحق اللہ الربوا گہٹاتا ہی خدا سود کو اور
اوسکی مالکو کم کرتا ہے کہ اوسمین برکت نہین دیتا اور انجام کو اوس مال مین خسارہ اور نقصان ہے ویربی الصدقات اور بڑہاتا ہے
صدقون کو کہ زیادہ کرتا ہے برکت دیکر اوس مال کو کہ جسمین سے وہ صدقہ دیا جاتا ہی اور آخرت مین اوسکا عوض بہت زیادہ اور کثرت
سے دیگا اگرچہ وہ صدقہ تہوڑا ہوا اور حضرت صادق علیہ السلام نے روایت کی ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ ہر شے کیواسطی ایک فرشتہ
موکل ہے مگر صدقہ کہ اوسکو خدا تعالے اپنے ہاتہہ مین لیتا ہی اور اوسکی پرورش کرتا ہی جیسے کہ تم مین سے کوئی اپنی لڑکی کی پرورش کرتا ہے
یہانتک کہ قیامت کی روز اوسکو دیکہینگے تو وہ مثل کوہ احد کی ہوگا غرض یہہ ہے کہ ثواب راہ خدا مین دینی کا بہت کثرت سے ہوگا
واللہ لا یحب اور خدا نہین دوست رکہتا ہی کل کفار ہر ناشکری کرنیوالیکو کہ حرام کے حلال کرنے پر اصرار کری اثیم گناہ کرنیوالا ہو
سود کے کہانے پر اور سوا اوسکی اور محرمات کی اختیار کرنے پر حرص کہتا ہو اور حدیث مین وارد ہوا ہے کہ قیامت کے روز پیٹ سود
کہانیوالونکا سانپونسے پر ہوگا اور پوست اون لوگونکا ایسا پتلا اور ضعیف ہوگا کہ وہ سانپ اونکی پیٹ مین سی دیکہی جاتی ہونگی اور
اب خدا تعالے مومنین کے حق مین فرماتا ہی جو کہ سود کہانیسے پرہیز کرتے ہین ان الذین امنوا تحقیق جو لوگ کہ ایمان لائی ہین خدا
اور پیغمبر پر اور پر اوس حکم پر کہ جو پیغمبر لایا ہی خدا کی یہانسے وعملوا الصلحت اور عمل کیے ہین اونہون نے نیک موافق حکم خدا کی
واقاموا الصلوۃ اور قایم کیا ہی اونہون نے نماز کو یعنی ہمیشہ پڑہتے ہین وہ اوسکو مع شرایط اور ارکان کے واتوا الزکوۃ اور
دیتے ہین وہ زکوۃ کو لہم اجرہم عند ربہم واسطی اونکی اجر ہے اونکا نزدیک پروردگار اونکی کے قیامت کے روز ولا خوف
علیہم اور نہین ہی خوف اوپر اونکی کسیطرحکا ولا ہم یحزنون اور نہ وہ غمگین ہونگی ثواب کے نہ ملنے اور کم ہونیسے بلکہ پورا ثواب
اونکو ملیگا اور کہتے ہین کہ ولید بن مغیرہ ایام جاہلیت مین یعنی اسلام سی پہلی لوگونسی معاملہ سود کا کرتا تہا اور قبیلہ بنی ثقیف پر اوسکا
کچہ باقی رہگیا تہا جب وہ مرگیا تو اوسکی پسر خالد بن ولید نی جو کہ سیف اللہ سے تہی اوس سود کے روپیہ کا مطالبہ کیا خدا تعالے
نے منع کیا چنانچہ فرماتا ہی کہ یا ایہا الذین امنوا ای وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو دلسی اتقوا اللہ ڈرو تم عذاب خدا سے وذروا
اور چہوڑ دو تم اور دستبردار ہو تم اوس سے کہ ما بقی من الربوا جو کچہ باقی رہا ہی سود مین سے ان کنتم مومنین اگر ہو تم
باور کرنیوالے سود کے حرام ہونیکو اسواسطی کہ دلیل ایمان کی فرمانبرداری خدا کی حکم کی ہی فان لم تفعلوا پس اگر نکروگی تم یعنی
اگر سود باقی رہی کو ترک نکروگی تم تو فاذنوا پس خبردار ہو جاؤ تم بحرب من اللہ ورسولہ ساتہہ لڑائی کے خدا سی اور پیغمبر اوسکی
سے اور آپسمین ایکدوسرے کو خبر کرو تم اور یقین کرو تم اور عاصم اور حمزہ نی فاذنوا کو ہمزہ کی مد سے اور کسرہ ذال سے پڑہا ہی یعنی جانو تم اور
عالم ہو تم ساتہہ لڑائیکے خدا سے اور پیغمبر اوسکی سے اور خدا سی لڑائی کرنی دوزخ مین جانا ہی اور رسول سے لڑائی کرنی یہہ ہے کہ رسول خدا
اونپر جہاد کرین اس سی معلوم ہوا کہ مراد اس سی یہہ ہی کہ سود کی کہانیکو حلال جانی تاکہ نوبت کفر کی پہنچی پس اوسکی واسطے یہہ عذاب ہے
اور اگر سود کی کہانیکو حلال نجانی بلکہ اوسکو حرام جانی تو یہ کفر نہین ہے لیکن سود کا کہانا ایسا ہی ہے کہ گویا خدا اور رسول سے لڑائی کرنی
ہے اور انجام اوسکا آتش جہنم ہی اگر توبہ نکرین پس اوس گناہ کی عظمت کیواسطی مجاز ایسا بیان کیا ہے جیسا کہ بعضے کہتے ہین اور حدیث یا علی
حربک حربی مین حرب کے معنی حقیقی مراد ہین پس یہہ حرب البتہ کفر کی طرف منجر ہوتی ہے اور ابن عباس سے روایت ہے
کہ قیامت کی روز سود خور سے کہا جائیگا کہ خذ سلاحک للحرب من اللہ یعنی اٹہالو تم ہتیار اپنے خدا سے لڑنیکی واسطی اور

حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ ایکدرم سود کا لینا نزدیک خدا کی زیادہ سخت ہی ستر زنا سی اور دوسری روایت مین اون حضرت کی یہہ ہے کہ وہ
زنا اپنی خالہ یا پہوپہی سی ہو اور بیت اللہ مین واقع ہو اور تیسری روایت مین اونہین حضرت سی یہہ ہے کہ سود کے ستر ٹکڑے ہین اور کمتر
اوسکا یہہ ہی کہ اپنی مان سی خانہ خدا مین زنا کرے اور حضرت امیر المومنین فرماتی ہین کہ جناب رسولخدا صلعم نے لعنت کی ہی سود کو اور اوسکی
کہانیوالیکو اور اوسکی خرید اور فروخت کرنیوالیکو اور اوسکی تمسک کے لکہنے والیکو اور اوسپر گواہی کرنیوالیکو وَاِنْ تُبْتُمْ اور اگر توبہ کرو تم سود
کے لینے سے اور اوسکے حلال جاننکی اعتقاد سے تو فَلَكُمْ رُءُوسُ اَمْوَالِكُمْ پس واسطے تمہاری اصل مال تمہاری ہین بدون سود کی کہ لَا
تَظْلِمُونَ نہ ظلم کرو تم کہ قرضدار سی اصل مال سی زیادہ کچہ طلب کرو تم وَلَا تُظْلَمُونَ اور نہ ظلم کئے جاؤ تم کہ تمپر کوئی ظلم کرے یہانتک
کہ اصل مال سی بہی کم تمکو دیوے اور کہتے ہین کہ مسلمان بعد نازل ہونی اس آیت کے اپنی اصل مال کے لینے پر راضی ہو گئے اور جو کچہ اصل مال
اونکا اونپر آتا تہا اوسکو اونہون نے وصول کر لیا لیکن جو لوگ کہ تنگدست تہے اونہون نے کہا کہ ہمکو چند روز کی مہلت ملے کہ ہمارا
غلہ زراعت کا طیار ہو جاے اوسوقت ہم تمہارا قرض ادا کرینگی اور قرضخواہون نے طلب کرنیمین جلدی کی اللہ تعالے نے یہہ
آیت نازل کی وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ اور اگر ہووے کوئی قرضدار صاحب تنگی کا کہ تہیدست ہو تو فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ پس انتظار کرنا ہے
طرف آسانیکے یعنی اوسکو مہلت دینی چاہئے یہانتک کہ اوسکو میسر ہو کہ اوسوقت وہ تمہارا قرض ادا کرے اور یہہ کان کہتے ہین کہ
تامہ ہی یعنی واِن وقع ذو عسرة اور ابو جعفر نے عسرة کو بضم سین پڑہا ہی اور باقیون نے بسکون سین پڑہا ہی اور زید ابن یعقوب
نے میسرة کو بضم سین پڑہا ہے مضاف طرف ہا کی وَاَنْ تَصَدَّقُوْا اور اگر صدقہ کرو تم قرضدار پر اپنے اوس مال کو کہ اوسکو بخشدو اور بری
الذمہ اپنی مال سے اوسکو کر دو تم تو خَيْرٌ لَّكُمْ بہتر ہے واسطے تمہارے یعنی ثواب اوسکا بہتر ہے مہلت دینے سے اور زیادہ ہے
اسواسطے کہ دونونکا ثواب تمہارے نامہ اعمال مین لکہا جائیگا اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اگر ہو تم کہ جانتے ہو تم اوسکی ذکر نیک اور ثواب کثیر کو
اور عاصم نے تصدقوا کو بتخفیف صاد پڑہا ہی اور باقیون نے بتشدید صاد وَاتَّقُوْا يَوْمًا اور ڈرو تم عذاب اوس روز کے سے کہ
تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ رجوع کروگے تم بیچ اوسکے طرف خدا کی اور پہرو گی اوسکی حکم کیطرف واسطے جزاے اعمال کے ثُمَّ تُوَفّٰى
كُلُّ نَفْسٍ پہر پورا دیا جائیگا ہر نفس مَّا كَسَبَتْ جو کچہ کسب کیا ہی اوسنے اور اعمال نیک یا بد کئے ہین اور اوسکی جزا اوسکو پورے
ملیگی وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ اور وہ نہ ظلم کئے جائینگے کہ ثواب مین اونکی کمی کیجاہی اور یا یہہ کہ عذاب مین اونکی زیادتی کی جانے
ایسا نہوگا اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جناب رسولخدا صلعم نے منبر پر چڑہ کر فرمایا کہ ای آدمیو چاہئے کہ پہونچا دے
حاضر تم مین سے غائب کو کہ جو شخص مہلت دیوے تنگدست مقروض کو تو ہووےگا واسطے اوسکی ہر دن خدا پر صدقہ مثل مال دینے کی یہانتک
کہ وصول کرے وہ مال اپنا اور کہتے ہین کہ یہہ آیت واتقوا یوما ترجعون سب آیتون کے بعد نازل ہوئی ہے اور بعد اوسکی
کوئی آیت رسولخدا صلعم پر نازل نہین ہوئی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا ای وہ لوگ کہ ایمان لائے ہو اِذَا تَدَايَنْتُمْ جسوقت معاملہ
کرو تم آپسمین بِدَيْنٍ ساتہہ قرض کے خواہ کسیکو قرض دو یا خرید اور فروخت مین کسیکے ذمہ کچہ رہجاہی اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ایک مدت
نام رکہے گئے تک یعنی ایک مدت کے وعدہ پر کسیکو کچہ دو یا کسی سے کچہ لو تو فَاكْتُبُوْهُ پس لکہو تم اوس معاملہ کو ایک کاغذ پر کہ
کتنے روپیہ لئے ہین اور کب تک دینے ہونگی اور نام دینی والی اور لینے والیکا اوسمین درج ہو تاکہ وقت حاجت کی اوسکی طرف رجوع
کرو اور یہہ امر سنت ہے واجب نہین ہے اور خدا تعالے نے تمہاری آسانی کے اور دفع نزاع کی لئے بیان کر دیا ہی وَلْيَكْتُبْ اور
چاہئے کہ لکہے اوس تمسک کو قرض کے بَّيْنَكُمْ درمیان تمہارے كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ ایک لکہنے والا ساتہہ انصاف کے کہ کم یا زیادہ نکر دیوے مالکو
اور مدت وعدہ کو وَلَا يَاْبَ اور چاہئے کہ انکار نکرے كَاتِبٌ کوئی لکہنے والا اَنْ يَّكْتُبَ اس سے کہ لکہے وہ یعنی لکہنے سی اوس

۳۸ ع ۶

سو غیر کی انکار نکری بلکہ چاہی کہ لکھے کما علمہ اللہ جیسے کہ سکھلایا ہی اوسکو خدا نے یعنی جیسے کہ حکم شرع کا ہی اوسکی موافق لکھے فلیکتب پس
چاہیے کہ لکھے یا مطلب کو کہی ولیملل اور چاہیے کہ کہے الذی علیہ الحق وہ شخص کہ اوپر اوسکے حق ہی کہ وہ مقروض ہی اوس کا ذکر
یعنی اگر قرضدار لکھنا جانتا ہی تو وہ اپنی طرف سی اپنی اقرار سی لکھی اور اگر وہ لکھنا نہیں جانتا ہی یا یہہ کہ جانتا ہی اور لکھتا نہیں ہی تو دوسرا
شخص کاتب کی سامنے اقرار کرے کہ وہ اوسکی طرف سے لکھی ولیتق اللہ ربہ اور چاہی کہ ڈری وہ لکھنے والا خدا سی کہ پروردگار اوسکا ہے
ولا یبخس اور نہ کم کری وقت لکھنے کے منہ اوس حق میں سی کہ اوسکی ذمہ ہی شیئا کسی چیز کو بلکہ جو کچھ ہے وہ تمام اور پورا لکھے فان کان
الذی پس اگر ہووے وہ شخص کہ علیہ الحق کہ اوپر اوسکی حق ہی سفیہا بےعقل ہر چند کہ بالغ ہوگیا ہو اور مال کو غرض صحیح میں خرچ نہیں کرتا ہی
اور فایدہ اور نقصان کو کچھ نہیں سمجھتا ہی او ضعیفا یا ضعیف اور ناتوان ہوگیا ہو مثل بوڑہی آدمی کی اور لڑکی کی او لا یستطیع ان یمل ہو
یا نہ طاقت رکھتا ہو یہہ کہ لکھو وہ بسبب مشغول ہوتے معاش کے یا دوسرے کام ضروری کی تو اسصورتوں میں فلیملل پس چاہی کہ لکھے حق کو
ولیہ بالعدل والی اوسکا ساتھ انصاف کی یا مطلب کہی وہ والی کہ جسمین کسیطرح کی کمی اور زیادتی نہو اور ولی ایسی آدمیونکا باپ
ہوتا ہی یا دادا ہوتا ہی واستشہدوا اور گواہ پکڑو تم اپنی معاملہ پر شہیدین دو گواہ یعنی سنت ہی اور بہتر ہے کہ اپنی معاملہ میں تم دو گواہ مقرر
کرو من رجالکم مردوں اپنی سی کہ وہ مومن مرد ہوں فان لم یکونا رجلین پس اگر نہوں وہ دو گواہ مرد تو فرجل وامرأتان
پس ایکمرد اور دو عورتیں ہوں اور فرجل وامرأتان کی تقدیر فلیکن رجل وامرأتان ہی یعنی پس چاہی کہ ہوی ایکمرد اور دو عورتیں کہ اونکو مقرر
کرو ممن ترضون من الشہداء اون شخصوں میں سے کہ پسند کرو تم اور راضی ہو تم اون گواہوں سے یعنی گواہان عادل مقرر کرو اور دو عورتیں
اسواسطی مقرر کی ہیں کہ ان تضل اگر بہول جاوی احدہما ایک ان دونوں میں کی اوس معاملہ کو کہ جسپر وہ گواہ ہوئی ہی تو فتذکر
احدہما الاخری پس یاد دلاوی ایک اون دونوں میں کی دوسری کو اوس معاملہ کو یعنی اگر ایک اون دونوں میں سے اوس معاملہ کو بہول
جاوی تو دوسری اوسکو یاد دلاوی اور یہہ اسلیئے فرمایا ہے کہ بسبب ضعف عقل کے عورت پر غلبہ نسیان کا ہوتا ہے کہ شاید بہول جاوے
اسواسطی دوسری مقرر ہوئی کہ اگر ایک فراموش کرے تو دوسرے اوسکو یاد دلاوی اور حمزہ نے ان تضل کے ہمزہ کو مکسور پڑھا ہی اور باقیوں
نے مفتوح اور ابن کثیر اور ابو عمرو اور قتیبہ نے فتذکر کو تخفیف سے پڑھا ہی اور منصوب اور حمزہ نے مشدد پڑھا ہی اور مرفوع اور
باقیوں نے مشدد اور منصوب پڑھا ہی اور فرماتا ہی خدا کہ ولا یأب الشہداء اور نہ انکار کریں گواہ گواہی کی قبول کرنیکو اذا
ما دعوا جسوقت بلائی جائیں وہ واسطی گواہ ہونیکی کہ یہہ فرض کفایہ ہے ولا تسئموا اور نہ سستی کرو تم لکھنے میں اور نہ اظہار
ملال کرو تم ان تکتبوہ اس سی کہ لکھو تم اوسکو صغیرا او کبیرا چھوٹا ہو یا بڑا ہو یعنی وہ مطلب تھوڑا ہو یا بہت ہو اوسکو لکھنا
چاہیے اور اوسکی لکھنے میں کاہلی نکرنی چاہیے الی اجلہ طرف مدت اوسکی کے یعنی جو مدت کہ واسطی اوسکی مقرر ہوئی ہی اوس مدت تک
لکھو اور کم یا زیادہ اوسمیں نکرو ذلکم یہہ تحریر تمہاری تمسک کی اقسط عند اللہ بہت راست اور درست ہے نزدیک خدا کی
واقوم للشہادۃ اور ثابت اور قایم تر ہے واسطی گواہی دینی کے اسواسطی کہ تمسک یاد دلادیتا ہی گواہ کو اگر وہ بہول گیا ہو اور
مطلب کو کہ جسپر گواہ ہوا ہی کہ جسوقت تمسک کو دیکھیگا تو اوسیوقت اوسکو یاد آجائیگا کہ ہاں میں اسپر گواہ ہوا ہوں وادنی
ان لا ترتابوا اور نزدیک تر اسکی ہے کہ نہ شک کروگی تم اگر اوس تمسک کو دیکھو گی پس تمسک کی لکھنے کو ترک مت کرو الا ان تکون
تجارۃ حاضرۃ مگر یہہ کہ ہووی وہ معاملہ خرید و فروخت حاضر یعنی ہاتھوں ہاتھ اور دست بدست دونوں معاملہ کرنیوالونکی اور عاصم نے تجارۃ
حاضرۃ کو منصوب پڑھا ہی کان کی خبر مقرر کرکے اور باقیوں نے مرفوع پڑھا ہے کان کو تامہ ٹہیرا کر پس وہ تجارت حاضر ہو کہ
تدیرونہا بینکم پہیراتی ہو تم اوسکو درمیان اپنی کہ دست بدست ایک شخص ایک چیز کو بیچتا ہے اور دوسری چیز اوسکی عوض میں

اوسیوقت دیتا ہی اور وہ دوسرا اوسکو لیتا ہی اور ادہین دیر اور وعدہ آئندہ کو دینی کا نہین ہوتا ہی تو اگر ایک چیز خرید کر کے لیتے ہین اور قیمت اوسکی اوسیوقت دیدیتے ہین تو اسصورت مین فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ پس نہین ہی اوپر تمہارے کوئی گناہ اَلَّا تَكْتُبُوهَا یہہ کہ نہ لکھو تم اوسکو کہ اسمین کوئی صورت نزاع کی نہین ہے کہ یہہ معاملہ نقد ہے وَأَشْهِدُوا إِذَا تَبَايَعْتُمْ اور گواہ مقرر کرو تم جسوقت خرید اور فروخت کرو تم اسمین نقد اور دست بدست اسواسطی کہ اگر گواہ اوسپر کوئی نہو تو ہوسکتا ہی کہ بایع یا مشتری اوس معاملہ کا انکار کرے اور یا یہہ کہ قیمت کی اور خریدی ہوئی چیز کی کمی یا زیادتی مین جھگڑا ہو اور یہہ امر بھی واجب نہین ہی بلکہ مباح ہی اور دفع نزاع کیواسطی خدانی ارشاد کیا ہے وَلَا يُضَارَّ اور چاہی کہ نہ ضرر پہونچایا جاوی اور نہ رنج دیا جاوی كَاتِبٌ لکھنے والا اسطرح کا کہ زبردستی اوسپر جبر کرکے اوس سے کاغذ لکھوا لین وَلَا شَهِيدٌ اور نہ گواہ بھی اور نہ گواہ ضرر اور رنج دیا جاوی کہ اوسکو زبردستی گواہ مقرر کرین اگرچہ وہ کچھہ عذر رکہتا ہو اور یہہ بھی ہوسکتا ہی کہ یضار معروف کا صیغہ ہو اور اصل مین یہہ یضارر بکسر راء اولے ہو اور معنی اسکی اسصورت مین یہہ ہونگے کہ اور نہ ضرر پہونچاوے لکھنے والا بایع کو یا مشتری کو اسطرح سے کہ کاغذ کو درست اور صحیح نہ لکھے اور اوسکی عبارتمین خیانت کری اور گواہ بھی ضرر نہ پہونچاوی کہ گواہی سکے ادا کرنے سے انکار کرے اور یا یہہ کہ درست گواہی نہ دیوے اور ابو جعفر نے یضار کو مشدد اور بہ تسکین را پڑہا ہے اور باقیون نے بتشدید اور بہ نصب را پڑہا ہے وَإِنْ تَفْعَلُوا اور اگر کرو تم ای معاملہ کرنیوالو اوس امر کو کہ جسکے کرنیکی تمکو ممانعت ہے جیسے کہ ضرر پہونچانا کاتب کا اور گواہ کا اور سواے اسکے منہیات میں سے تو فَإِنَّهُ پس تحقیق وہ کرنا فُسُوقٌ بِكُمْ بدکاری ہے کہ لاحق ہوئی ہی ساتھہ تمہارے اور باہر ہوجانا ہے حکم خدا سے وَاتَّقُوا اللَّهَ اور ڈرو تم خدا سے کہ اوسکی حکم کے برخلاف مت کرو امور دین اور دنیا مین وَيُعَلِّمُكُمُ اللَّهُ اور سکہلاتا ہے تمکو خدا احکام دین اور دنیا تمہارکو وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ اور خدا ساتھہ ہر چیز کے عالم ہے اور جاننے والا ہے اور اب دوسرا حکم قرض کا خدا تعالے بیان کرتا ہے کہ وَإِنْ كُنْتُمْ عَلَىٰ سَفَرٍ اور اگر ہو تم اوپر سفر کے یعنے جسوقت تم سفر مین ہو وَلَمْ تَجِدُوا كَاتِبًا اور نہ پاؤ تم کسی لکھنے والیکو کہ تمہارے معاملہ کا وہ کاغذ لکھے یا دوات اور قلم اور کاغذ میسر نہو تو فَرِهَانٌ مَقْبُوضَةٌ پس کوئی چیز گرو قبضہ کی گئی ہووی اور ابو عمرو نے رہان کو رہن پڑہا ہے اور وہ خبر ہے مبتدا محذوف کی یعنی فالوثیقہ رہان مقبوضہ اور رہان جمع رہن کی ہی یعنی کوئی چیز قرض لینیوالیکے لیکر اپنے قبضہ مین لاؤ اور اوسکو گرو رکہلو عوض مین قرض کے اور قبضہ کرلو گرو کا اکثر علماء کے نزدیک بطریق جواز کے ہی اسصورت مین اگر رہن کو قبضہ نکرے تو بھی ہوسکتا ہے فَإِنْ أَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا پس اگر امین جانی بعض تمہارا بعض کو یعنی قرض دینی والا قرض لینے والیکو معتبر جانے بسبب حسن ظن کے اور یا یہہ کہ معاملہ مین اوسکو ہمیشہ درست پایا ہے اور اوسکو معتبر جانکر اوسکو قرض دیوے بدون اسکی کہ کوئی چیز اوسکے عوض مین اپنی قرض کی گرو کری تو فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ پس چاہی کہ ادا کرے وہ شخص کہ امین اور معتبر جانا گیا ہے یعنی قرض لینے والا ادا کرے أَمَانَتَهُ امانت اوس قرض دینی والیکو یعنی قرض قرض دینے والیکا کہ وہ امانت قرض دینے والیکی لینیوالیکے پاس ہے چاہیے کہ وہ قرض لینے والا اوسکو ادا کرے اور اوسکے حق کا انکار نکرے کہ اوسنی احسان اپنا اوسپر کیا تہا اور ایک ضرورت مین اوسکو دیا تہا وَلْيَتَّقِ اللَّهَ اور چاہیے کہ وہ ڈرے خدا سے رَبَّهُ کہ پروردگار اوسکا ہے اور امانت مین خیانت نکرے اور اب خدا تعالے گواہی کے پوشیدہ کرنیکو منع کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ اور نہ پوشیدہ کرو تم گواہی کو اے گواہو وَمَنْ يَكْتُمْهَا اور جو کوئی کہ پوشیدہ کرے اوسکو تو فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ پس تحقیق گناہ کرنیوالا ہے دل اوسکا اور خدا تعالے نے دل کو گنہگار فرمایا ہے اسواسطے کہ ارادہ ہر چیز کے کرنیکا دل سے ہوتا ہے وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ اور خدا ساتھہ اوس چیز کی کہ کرتے ہو تم ظاہر کرنا گواہی یا پوشیدہ کرنا اوسکا عَلِيمٌ عالم ہے اور جاننے والا ہے کہ موافق اوس کے تمکو جزا اور

اور سزا دیگا اور گواہی کا ادا کرنا حاکم کے روبرو واجب کفایہ ہی اور وہ حاکم شرع کی روبرو نہ حاکم ظالم کے روبرو لِلّٰہِ خاص واسطے خدا کی ہی اور
ملک اور مخلوق اوسکی ہی مَا فِی السَّمٰوٰتِ جو کچھ کہ بیچ آسمانوں کی ہی مثل ملک اور ستارونکی وَمَا فِی الْاَرْضِ اور جو کچھ کہ بیچ زمین کی ہے مثل
حیوانات اور درختوں اور پہاڑوں کی پس جو کچھ کہ تمکو حکم کرتا ہے وہ تمہاری فایدہ کی اور تمہاری مصلحت کیواسطے ہی اور خدا کو کچھ احتیاج
کسی چیز کی نہیں ہے وَاِنْ تُبْدُوْا اور اگر ظاہر کرو تم مَا فِیْٓ اَنْفُسِكُمْ او چیز کو کہ بیچ نفسوں تمہارے کی ہی نیک ارادہ یا بد ارادہ اَوْ تُخْفُوْهُ
یا پوشیدہ کرو تم اوسکو یُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ حساب کریگا تمہارا ساتھ اوسکی خدا اور تمکو موافق اوسکی جزا دیگا اور کہتے ہیں کہ اعمال بندہ کی خیر کریگا
زبان نے کہنے کو اور سب اعضا کی فعال کو اور نیک اور بد کی مقصد کرنیکو فَيَغْفِرُ پس بخشیگا لِمَنْ يَّشَآءُ واسطے جس شخص کے چاہی وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ
اور عذاب کریگا جسکو چاہی اور عاصم اور ابن عامر اور ابو جعفر اور یعقوب نے یغفر اور یعذب کو مرفوع پڑھا ہی اور پہلی کلام سے اوسکو قطع کر دیا ہے
اور فعل کو خبر مبتدای محذوف کی ٹھیرایا ہی اور باقیوں نے اوسکو مجزوم پڑھا ہی باعتبار عطف کے جزا شرط کی مقرر کرکے وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
اور خدا اوپر ہر چیز کی خواہ بخشش ہو خواہ عذاب کرنا ہو قَدِيْرٌ قدرت رکھنے والا ہی چاہی بخشی چاہی عذاب کرے لیکن احادیث میں وارد ہوا
ہی کہ خدا تعالے بعضی چیزونپر مواخذہ نکریگا جیسے کہ دلمیں وسوسہ گذرتی ہیں کہ اونسی بچنا بہت مشکل ہے اور خطا اور نسیان ہو اگر کوئی
امر صادر ہوتا ہی تو اوسپر بھی مواخذہ نکریگا اور جس چیز کا علم نہیں رکھتی ہیں اور جسکی طاقت نہیں رکھتی ہیں اور جس کام کو کسی طرف مضطر اور
اور ناچار ہوں اور بیدل ہوں اور جسدم جبتک کہ ظاہر نہووی ان چیزونسے مواخذہ نہوگا اور مواخذہ اوس سے ہوگا کہ جسکا اعتقاد کرتا
ہی یا اپنی ارادہ اور اختیار سے کوئی امر کرتا ہی اور اگر کوئی فعل بد دلمیں گذری اور ارادہ اوسکی کرنیکا ہو لیکن جبتک کہ اوسکو نکریگا تو مواخذہ اوسکا اوس سے
نہوگا اور اگر نیک کام دلمیں گذری اور ارادہ اوسکی کرنیکا ہو اور اوسکو نکری تو ثواب اوسکا تو بھی پاویگا اور منقول ہی کہ قیامت کی روز بندہ کو حاضر کرینگے
اور نامہ اعمال اوسکی ہاتھ میں دیوینگے وہ اوسکو کہولیگا تو اوسکی اول ہی میں حج مفید دیکھیگا ایک ساعت اوسمیں تامل کریگا اور بعد اوسکی کہیگا کہ خداوندا تو جانتا ہی
کہ دنیا میں ہمنے کوئی حج نہیں کیا ہی حقتعالے نے فرمایا ہی کہ اگرچہ تونے کوئی حج نہیں کیا ہی لیکن فلانی روز تونے حاجیونکا قافلہ دیکھا تو چشم پر آب
ہوا تو اور کہتا تھا کہ کاش مجھکو طاقت ہوتی حج کرنیکی تو میں بھی ہمراہ انکی جاتا میں تیری نیت کی راستی اور درستی کو جانکر حج مقبول تیری واسطے لکھا اور اب
خدا تعالے امت مرحومہ کی تعریف میں اور اونکی تکلیف کی سبکباری میں بیان کرتا ہی اور فرماتا ہی کہ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ ایمان لایا اور اعتقاد کیا پیغمبر نے
یعنی محمد صلعم نے بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ ساتھ اوس چیز کی کہ نازل کی گئی ہی طرف اوسکی مِنْ رَّبِّهٖ پروردگار اوسکی کیطرف سی اور وہ ہیں قرآن کی اور
احکام شرع کی ہیں اور یہہ گواہی ہے خدا کیطرف سی رسولخدا صلعم کی ایمانکی صحت پر اور الٰہی ہی وَالْمُؤْمِنُوْنَ یعنے اور مومنین ایمان لائی ہیں اور اعتقاد
کیا ہی اونہوں نے جو مومنین کہ امت محمد صلعم کی ہیں كُلٌّ یہہ اصل میں کلہم ہے اور مضاف الیہ اوسکا محذوف ہی اور تنوین کل کی قایم مقام
اوسکی ہی اور ضمیر ہم کی رسول کی اور مومنین کی سبکی طرف پھرتی ہی یعنی کل اونکی اٰمَنَ بِاللّٰهِ ایمان لائی ساتھ خدا کی کہ وہ واحد ہی وَمَلٰٓئِكَتِهٖ
اور ساتھ فرشتوں اوسکی کہ وہ معصوم اور مقرب درگاہ الٰہی کی ہیں وَكُتُبِهٖ اور ساتھ کتابوں اوسکی کی ایمان لائی کہ وہ حق ہیں اور خدا کی
بھیجے ہوئی ہیں وَرُسُلِهٖ اور ساتھ پیغمبروں اوسکی کے ایمان لائی کہ ہر ایک اونمیں سی معصوم اور بھیجا ہوا خدا کا ہی بخلاف اہل کتاب کی کہ
بعضے پیغمبروںپر اور بعضی کتابوںپر وہ ایمان لاتی ہیں اور بعضی پر ایمان نہیں لاتی اور بعضی پیغمبرونکو خدا کا بیٹا کہتے ہیں اور سب مومنین متفق
الکلمہ ہوکر کہتے ہیں کہ لَا نُفَرِّقُ نہیں فرق کرتی ہیں ہم اور جدا نہیں ڈالتی ہیں ہم ایمان لانیمیں بَيْنَ اَحَدٍ درمیان کسیکی
مِّنْ رُّسُلِهٖ پیغمبروں اوسکی سی اسطرحسی کہ بعضی کو سچا جانیں اور بعضی کو جھوٹا جانیں یہہ اعتقاد ہمارا نہیں ہی بلکہ سب پیغمبرونپر ہم
ایمان لاتی ہیں وَقَالُوْا اور کہا اون سب مومنین نے کہ سَمِعْنَا سنا ہمنے یعنی قبول کیا ہمنی حکم خدا کو وَاَطَعْنَا اور فرمانبرداری کی ہمنے یعنی
خدا کا فرمان مانا ہمنی غُفْرَانَكَ بخشش مانگتی ہیں ہم تجھسے رَبَّنَا ای پروردگار ہمارے وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ اور طرف حکم تیری کی پھرنا ہی واسطے

اعمال کی اور غفرانک مفعول مطلق ہی فعل محذوف کا اور تقدیر اوسکی اللہم غفر لنا غفرانک ہی اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ جناب
رسولخدا صلعم فرماتی تہی کہ مین جسوقت شب معراج کو سدرۃ المنتہی پر پہونچا تو دیکہا مین ایک پتا اوسکا ایک گروہ کو سایہ کرتا ہی اور مین اپنی پروردگار
سی مثل قاب قوسین کی تہا اور دوسری روایت مین ہی کہ فرمایا حضرت نے مین نے اپنے پروردگار کو دلکی آنکہہ سی دیکہا نہ سر کی آنکہہ سی اور مجہکو میرے
پروردگار نی آواز دی کہ آمن الرسول بما انزل الیہ من ربہ مین نے کہا کہ مین اسکو قبول کرتا ہون اپنی طرف سے اور اپنی امت کیطرف سی پہر آواز آئی کہ
کل آمن باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ لا نفرق بین احد من رسلہ اوسوقت مین نے کہا کہ سمعنا واطعنا غفرانک ربنا والیک المصیر اور
اوسوقت فرمایا خدا نی کہ لا یکلف اللہ نہین تکلیف دیتا ہی خدا نفسا کسی نفس کو الا وسعہا مگر موافق طاقت اور گنجایش اوسکی کی بلکہ
طاقت سے کم تکلیف دی ہی کہ شب و روز مین سوا سترہ رکعت نماز کی اور تمام سال مین سوا ایک مہینہ ماہ رمضان کی روزہ واجب نکئی اور
حال یہہ ہی کہ اس سی زیادہ کی طاقت رکہتی ہین لہا ما کسبت واسطے اوس نفس کے ہی جو کچہ کسب کیا ہی اوسنی نیکیون مین سی یعنی جو نیکیان
کہ کسب کی ہین اونکا فایدہ اوسکی واسطی ہے وعلیہا اور اوپر اوسی نفس کے یعنی اوسکی ضرر کیواسطے ہے ما اکتسبت جو کچہ کہ کسب کیا ہے
اوس نفس نے برائیون مین سی یعنی اگر اوسنی گناہ کئی ہین تو اونکا ضرر اوسی کیواسطی ہے اور خیر کیواسطی کسب فرمایا اور شر کے واسطی اکتساب
اسواسطی کہ اکتساب بہت سعی اور اضطراب سی اور ارادہ اور اختیار سی کسب کرنیکو کہتے ہین اور شر کیطرف نفس کے رغبت بہت ہوتی ہے
بخلاف خیر کے اور رسولخدا صلعم فرماتی ہین کہ بعد اسکی مین نے کہا کہ ربنا لا تؤاخذنا اے پروردگار ہمارے نہ مواخذہ کر تو ہمسی
اور منقول ہی دوسری روایت مین کہ جسوقت رسولخدا صلعم نے شب معراج یہہ کلمات اپنی پروردگار سے سنے تو خدا نی الہام کر کے یہہ
کلمات امت کی زبان پر جاری کئی کہ ربنا لا تؤاخذنا یعنی اے پروردگار ہمارے نہ مواخذہ کر تو ہمسے یعنی ہمکو عذاب مین مت گرفتار کر تو ان نسینا
اگر فراموش کیا ہی ہمنی اور کسی طاعت کو تیری ہم بہول گئی ہین او اخطانا یا خطا کی ہے ہمنے کہ بے قصد کوئی فعل بد ہمسے صادر ہوا ہے اور یہہ کلام
بر سبیل خشوع اور خضوع کے اور عاجزی اور انکساری کی اعتبار سے ہے ورنہ بندہ مومن ان دو صورتون مین عذاب سی بیخوف ہے اور
خدا تعالے نے یہہ سنکر فرمایا کہ نہ مواخذہ کرونگا مین اور فرماتی ہین حضرت کہ پہر مین نے کہا کہ ربنا اے پروردگار ہمارے ولا تحمل علینا
اور نہ بار کر تو اوپر ہمارے اصرا بوجہہ بہاری کو یعنی تکلیف امور شاقہ کی ہمکو مت دی کہ جسکو نہایت محنت اور مشقت سے کرنا ہو پس ایسا
بوجہ تو ہمپر مت رکہہ کما حملتہ جیسا کہ رکہا ہی تو نے اوس بوجہ کو علی الذین من قبلنا اوپر اون لوگونکی کہ پہلے ہمسے تہی اور بڑی تکلیفین
شاقہ اونکو تو نے دی تہی مثل یہود اور نصارا کی کہ رات دنمین یہود پر پچاس نمازین فرض تہی اور زکوۃ اونپر چہارم حصہ مال کا تہا
اور اونکا کپڑا نجس ہوتا تو دہونیکا حکم نتہا بلکہ اونپر واجب تہا کہ جسقدر کپڑا نجس ہے اوسقدر کتر کے پہینکدیوین اور نماز اونکی سوای
مسجد کے دوسری جگہہ درست نتہی اور اگر پانی نہ ملتا تو اونکو تیمم جایز نتہا اور جسوقت گناہ کرتے تو علامت گناہ کی اونکی چہرہ پر ظاہر ہوتی
تہی اور اگر گہر مین کوئی گناہ کرتی تو دروازہ پر مرقوم ہوجاتا تہا کہ فلانا فلانی کام مین مشغول ہوا یہہ سب تکلیفین برکت سے جناب
رسولخدا صلعم کی امت مرحومہ سے اوٹہائی گئی اور یہہ دعا ہی ۲۳ آیت مین بر سبیل خشوع اور خضوع ہے اسواسطی کہ خدا تعالے کسی پر بوجہ
بہاری نہین رکہتا ہی اور یہہ دعا حضرت نی کی تو خدا تعالے نے فرمایا کہ مین تیری امت پر بوجہ بہاری نرکہونگا اور حضرت نے فرمایا کہ پہر کہا
مین نے کہ ربنا اے پروردگار ہمارے ولا تحملنا اور نہ اوٹہوا تو ہمسے ما لا طاقۃ لنا بہ اوس چیز کو کہ نہین ہی طاقت واسطے ہمارے
ساتہہ اوٹہانے اوسکے یہہ دعا ہی بر سبیل خشوع اور خضوع ہی اسواسطی کہ اگرچہ ہم یہہ دعا کرین لیکن خدا تعالی ہمکو تکلیف ما لا یطاق
نہین فرماتا ہی واعف عنا اور معاف کر تو ہمسے واغفر لنا اور بخشی تو واسطی ہماری گناہون ہمارےکو اور پوشیدہ کر تو ہماری عیبونکو اور
اونکا مواخذہ کر کے ہمکو رسوا مت کر وارحمنا اور رحم کر تو ہمپر کہ ہماری طاعت کو قبول کر تو کہ انت مولانا تو ہی ہی آقا ہمارا اور کارساز

اور مدد کر ہماری فانصرنا پس نصرت دی تو ہمکو علی القوم الکفرین اوپر قوم کافرون کی کہ ہمکو اونپر غالب کر جنگ مین ہی اور دلیل و
حجت مین بہی اور منقول ہی کہ رسولخدا صلعم یہہ دعا کرتے تہے شب معراج کو ملایکہ آمین کہتے تہے اور خدا تعالے قبول کرتا تہا اور سیوطی سے سنت ہی کہ جس
دو آیتون کو سب پڑہی اور رسولخدا صلعم سے روایت ہی کہ یہ دو آیتین بہشت کی خزانون مین سے ہین اور خدا تعالے نے اپنی دست قدرت سی انکو لکہا
ہی آسمان اور زمین کی پیدا کرنے سی دو ہزار برس پہلی اور جو کوئی اسکو بعد نماز عشا کی پڑہی تو ایسا ہو کہ گویا تمام شب وہ بیدار رہا ہی عبادت خدا مین
اور فرمایا ہی حضرت نی کہ جو کوئی ان دو آیتونکو پڑہی تمام مقصود اوسکی دنیا اور آخرت کی بر آئین اور شیطان اوسکی گرد نہ پہرے اور فرمایا رسولخدا صلعم نی
کہ فرمایا ہی مجھسے خدا تعالے نے کہ دیا مینے تجھکو اور تیرے امت کو ایک خزانہ عرش کی خزانون مین سی کہ وہ سورہ فاتحہ اور خاتمہ سورہ بقر کا ہی اور ابن
عباس سے روایت ہی کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ جسوقت بندہ ان دونون آیتونکو پڑہتا ہی اور جسوقت اس مقام پر پہونچی کہ غفرانک ربنا تو خدا تعالی فر
کہ بخشا مینے تجھکو اور جسوقت کہے کہ ربنا لا تواخذنا تو خدا تعالے فرمای کہ تجھسے مین مواخذہ نکرونگا اور جسوقت کہی کہ ولا تحمل علینا تو خدا تعالے فرمای
کہ ایسی تکلیف تجھکو مین نہ دونگا کہ جسکی طاقت تجھکو نہو اور جسوقت بندہ مومن کہی کہ واعف عنا تو خدا تعالی فرمای کہ معاف کیا مینے تجھے اور
جسوقت کہے کہ واغفر لنا تو خدا تعالے فرمای کہ مینے تجہکو بخشا اور جسوقت کہی کہ وارحمنا تو خدا تعالے فرمای کہ رحم کیا مینے تجہپر اور جسوقت کہی
فانصرنا علے القوم الکافرین تو حقتعالی فرمای کہ سب کافرون پر مینے تجہکو نصرت دی اور تیری مدد کی سورۃ آل عمران یہہ سورہ مدنی ہی کہ مدینہ مین
نازل ہوا ہی اور اوسمین دو سو آیتین ہین اور پہلے اس ہی سورہ بقر کی فضیلت مین گذر گیا ہے کہ جو کوئی سورہ بقر اور آل عمران کو پڑہے
تو یہ دونون صورتین قیامت کی روز اوسکے سر پر مثل ابر کی سایہ کرینگی اور ابن عباس سے روایت ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نی کہ جو کوئی سورہ
آل عمران کو جمعہ کے روز پڑہی تو اوسپر خدا تعالے اور ملایکہ درود بہیجتے ہین بسم اللہ الرحمن الرحیم الم یہہ حروف مقطعہ ہین
یہہ حروف رمز ہین درمیان خدا کی اور پیغمبر کے اور اوسکی اوصیا کے اور اوسکا ذکر سورہ بقر مین گذر گیا ہی اور حضرت صادق علیہ السلام
نی فرمایا ہی کہ آل عمران کی معنی یہہ ہین کہ خدا تعالے فرماتا ہی کہ مین خدا بزرگ اللہ معبود قابل پرستش لا الہ الا ہو نہین ہے
کوئی معبود سوای اوسخدا کی کہ وہ ہے مستحق عبادت کا ہی الحی زندہ کہ زندگانی اوسکی دایم ہے اور زندگی ہر زندہ کی اوسی سی ہے
القیوم ہمیشہ قایم ہے اور باقی ہی اور اوسی سے سب کا قیام ہے اور ابو جعفر اور اعشی نی الم کے میم کو ساکن اور اللہ کے الف کو قطعی پڑہا ہی باقیون
نی میم کو مفتوح کرکے اللہ مین وصل کیا ہی اور کہتے ہین کہ رسولخدا صلعم فرماتی تہی کہ اسم اعظم تین سورتون مین ہے ایک تو سورہ بقر مین اور وہ
اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم ہے اور دوسرے سورہ آل عمران مین اور وہ یہی الم اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم ہے اور تیسری سورہ طہ مین اور وہ
وعنت الوجوہ للحی القیوم ہے اور آصف بن برخیا نی اوسی اسم مبارک سی تخت بلقیس کا شہر سبا سے حضرت سلیمان کی پاس لایا تہا اور کہتی ہین
کہ اسی آیتین یا کچہ زیادہ اسصورت کی اول سے نصاری نجران کی مقدمہ مین نازل ہوئی ہین کہ وہ ساٹہہ سوار تہی اور جناب رسولخدا صلعم سی دین کی
مقدمہ مین گفتگو کرتی مدینہ مین آئی تہی اور بیچ اونکی تین آدمی تہی ایک تو عاقب کہ امیر اونکا تہا اور دوسرا ایہم کہ کارگذار اور مدبر اونکا
تہا اور تیسرا ابو حارثہ کہ مدرس اونکا تہا یہ لوگ لباس فاخرہ پہنکر باراستگی تمام رسولخدا صلعم کی مسجد مین آئے جسوقت کہ حضرت نی نماز عصر
سے فراغت پائی تہی اور حضرت کے پاس وہ سب لوگ ٹہہر گئے اور باتین کرنیلگی یہانتک کہ اونکی نماز کا وقت پہونچا حضرت سی وہ اجازت
لیکر کہڑی ہوئی اور مشرق کیطرف منہ کرکے سنکہہ بجانی لگی اور نماز اپنی اوس مسجد مین پڑہی اور بعد اوسکی پہر حضرت کی پاس جاکر بیٹہی
رسولخدا صلعم نے اونسی فرمایا کہ تم مسلمان ہوجاو عاقب اور ایہم نی کہا کہ ہم تمسی پہلے ہی دین خدا کو اختیار کئی ہوئی ہین حضرت نی یہہ
سنکر فرمایا کہ تمکو خدا تعالے کی زن و فرزند مقرر کرتی ہو اور صلیب کی عبادت کرتی ہو اور گوشت خوک کہاتی ہو اسنی تمکو اسلام سی باز رکہا
ہی اون لوگون نی کہا کہ ہم جو عیسے کو فرزند خدا کہتے ہین ہم حق پر ہین کہ اگر عیسے فرزند خدا کا نہین ہے تو اوسکا باپ کون ہے حضرت نی

فرمایا کہ تمہاری دین مین خدا پر فنا اور زوال روا نہین ہی اور تم جانتی ہو کہ عیسے کو ایکروز اجل گرفتار کریگی اور سوا اسکی تم اعتقاد رکہتی ہو کہ تصویر
عیسے کی صورت کی مریم کی شکم مین خدا کی تقدیر سی تہی اور تم کہتی ہو کہ عیسے کہاتا و پیتا اور سوتا تہا اور رفتہ رفتہ لڑکپن سی بڑہکر جوانی کو پہونچا اور
خدا اسبات امور سی پاک اور منزہ ہی وہ لوگ الزام کہاکر دہانسے اور جہگڑتی ہوئی حقتعالی نے اسی آیتین اول مین اس سورہ کی نازل کی اون
لوگون کی مقدمہ مین اور نزاع اونکا ایکبار خدا کی خدائی مین تہا اور بار دوسرے نبوت مین خاتم الانبیاء ع کی ہو اسطرح اول مین اسصورت کی پہلی ذکر
اپنی خدا ہونی اور اپنی حیات کا اور قیوم ہونیکا کیا اور بعد اوسکی نبوت مین خاتم الانبیاء صلعم کی فرمایا کہ وہ معبود زندہ اور قایم وہ ہے کہ نَزَّلَ عَلَيْكَ
الْكِتَابَ نازل کیا اوسنی اوپر تیری کتاب کو یا محمد صلعم یعنی قران کو بتدریج تجہپر نازل کیا ہی بِالْحَقِّ ساتہہ حق کی اور ساتہہ راستی اور درستی کی مُصَدِّقًا
سچا کرنیوالا ہے وہ لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ واسطی اوسکی کہ آگی اوسکی ہے یعنی جو کتابین کہ خدا کیطرف سی پہلی نازل ہوئی ہین اونکی تصدیق کرنیوالا
ہی یہہ قران اور موافق ہی اون کتابونکے توحید اور عدل اور نبوت اور معاد مین اور تمام اصول دین مین اور مصداق حال واقع ہوا ہے
وَأَنْزَلَ التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ اور نازل کیا ہی توریت اور انجیل کو ایکدفعہ مِنْ قَبْلُ پہلی اوس سی کہ هُدًى لِلنَّاسِ ہدایت کرنیوالے تہی واسطی
آدمیون بنی اسرائیل وغیرہ کی وہ دونون کتابین اور یہہ حال واقع ہوا ہے اور اون دونون کتابون مین اثبات وحدانیت خدا کا اور ابطال
شرک کا تہا لیکن یہودیون نے عزیر کو ابن اللہ کہا اور نصرانیون نے عیسے کو ابن اللہ کہا وَأَنْزَلَ الْفُرْقَانَ اور نازل کیا قران کو کہ حق سی باطل
کو جدا کرنیوالا ہے وہ اور فرقان آیات محکمات کو کہتے ہین یا در قران کل آیات کو کہتے ہین اور بعضی لوگ کہتے ہین کہ فرقان معجزات انبیاء کی ہین
اور منقول ہی کہ فرمایا رسول خدا ؐ نے کہ قران کو فرقان اسواسطے کہتے ہین کہ یہہ آیتین اور سورتین جو اسمین ہین متفرق نازل ہوئے ہین بغیر تختیونکی
بخلاف اور کتابونکی کہ پہلے انبیاء کی صحیفے اور توریت اور انجیل اور زبور ایکدفعہ تختیون اور کاغذ پر لکہی ہوئی نازل ہوئین اور فرماتا ہی خدا کہ
إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا تحقیق جن لوگون نے کفر کیا بِآيَاتِ اللَّهِ ساتہہ نشانیون قدرت خدا کی یا ساتہہ آیتون خدا کی کہ وہ آیتین قران کی ہین
اور اونکا انکار کیا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ واسطی اونکی عذاب ہی سخت بسبب اونکی کفر اور نفاق کی وَاللَّهُ عَزِيزٌ اور خدا غالب اور قادر ہے
عذاب کرنی پر کہ کوئی اوسکو منع نہین کر سکتا ہی ذُو انْتِقَامٍ صاحب بدلا لینے اور عذاب کرنیکا ہی کہ جسطرح چاہی عذاب کرے إِنَّ اللَّهَ
تحقیق کہ خدا وہ شخص ہے کہ لَا يَخْفَى عَلَيْهِ شَيْءٌ نہین پوشیدہ ہی اوپر اوسکی کوئی شی فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ بیچ زمین کی اور نہ بیچ
آسمان کے بلکہ علم اوسکا سب اشیا کو محیط ہے اور گہیرے ہوئے ہے اور کلیات اور جزئیات کو سبکو جانتا ہی وہ علم حضرت عیسے کا کہ بعض اشیائے
غائب کو وہ جانتے تہی ناقص تہا اور وہ بہی تعلیم اور الہام ربانی تہا پس ایسے علم ناقص کو دلیل اونکی خدا ہونیکی نجاننا چاہی هُوَ الَّذِي وہ خدا حق وہ
شخص ہی کہ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْأَرْحَامِ صورت بناتا ہی تمہاری بیچ پیٹون ماؤن کی كَيْفَ يَشَاءُ جسطرح چاہتا ہی اور جسطرح سے کہ اوسکی حکمت
تقاضا کرتی ہے نر یا مادہ کوتاہ یا دراز گورا یا کالا خوبصورت یا بدصورت کامل یا ناقص اور عیسے کی قدرت ایسی نتہی بلکہ صورت اوسکی بہی ماں ہی
کی پیٹ مین بنی تہی پس جبکہ وہ خود محتاج صورت بننی کا ہوا کہ کوئی اوسکی صورت کو بنا دی تو وہ دوسرے کیصورت پیٹ مین کیونکر بنائیگا اور حدیث
مین وارد ہوا ہی کہ جب نطفہ عورت کی رحم مین جاتا ہی تو چالیس دن وہ اوسمین حرکت کرتا ہی اور بعد اسکی خون بستہ ہو جاتا ہی اور چالیس روز وہ خون حرکت کرتا ہے
اور بعد اوسکی وہ گوشت کا ٹکڑا ہو جاتا ہی اور چالیس روز کی بعد ہڈیان پیدا ہوتی ہین پہر اوپر ہڈیون کی گوشت پہنایا جاتا ہی اور پٹہی اور رگین سب درست ہو جاتی ہین
اور جبکہ پورے چار مہینے پیٹ مین گذری اور سب اعضا اوسکی طیار ہو گئی تو دو فرشتون کو حکم ہوتا ہی وہ اوسکی ماں کی مونہہ مین سے ہو کر پیٹ مین جاتی ہین
اور اوسکی آنکہہ اور کان اور ناک سب چیزونکو بناتی ہین اور بعد اوسکی اوسمین روح کو داخل کرتی ہین لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ نہین ہے کوئی معبود قابل
پرستش مگر وہ خدا ہے پاک کہ جو کچہہ وہ کرتا ہے دوسرا سوا اوسکی کوئی نہین کر سکتا ہی اور جو کچہہ وہ جانتا ہے دوسرا نہین جانتا ہے اور جو کچہہ وہ
قدرت رکہتا ہی دوسرا نہین رکہتا ہی الْعَزِيزُ غالب ہے سب چیز پر الْحَكِيمُ حکمت والا ہے کہ جو کچہہ کرتا ہے موافق حکمت اور مصلحت کی

کرتا ہے هُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ وہ خدا وہ شخص ہی کہ نازل کیا ہی اوسنی اوپر تیرے کتاب کو المجید یعنی قرآن کو کہ مِنْهُ اٰیٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ وبعضے اوسمین سی آیتین محکم ہین کہ جنکے ظاہر معنی مین کچھ دشواری نہین ہے اور مقصود اونسی باسانی حاصل ہوجاتا ہی اور وہ مفصل و مبین ہین کہ اونمین اجمال کسیطرح کا نہین ہوتا ہی هُنَّ وہ آیات محکمات اُمُّ الْكِتٰبِ اصل کتاب کی ہین یعنے معظم ہین کہ اور آیتین اونکی طرف رد ہوتی ہین وَاُخَرُ اور دوسری آیتین کہ سوائے اون محکمات کی ہین مُتَشٰبِهٰتٌ متشابہات ہین کہ اونکی معانی کئی طرحکی احتمال رکھتی ہین اور ظاہر معنی سے اونکی مقصود حاصل نہین ہوتا اور معانی اونکی نہایت مجمل ہین کہ اونمین فکر اور تامل درکار ہی اور اونمین تفصل اور علم علماء کا درکار ہو جاتاہی کہ اونسے مقصود کو حاصل کرین اور آیات محکمات پر اونکو رد کرین فَاَمَّا الَّذِیْنَ پس لیکن جو لوگ کہ تعصب نفسانی کے جہت سے فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ بیچ دلون اونکی کی کجی ہی یا خدا کی سخن مین اونکو شک ہی تو فَیَتَّبِعُوْنَ پس پیروی کرتے ہین وہ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ اوس آیت کے کہ جو متشابہ ہی اوس کتاب مین سی اور معانی اوسکی مشکل ہین اور وہ لوگ اوسکی ظاہر معنی پر حمل کرتے ہین یا تاویل باطل پر اوسکو حجت لاتی ہین مدعا باطل پر اور کہتی ہین کہ یہہ آیت قرآن کی اس مطلب پر دلالت کرتی ہی اور کرتے ہین وہ پیروی اوسکی ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ واسطے طلب کرنی فتنہ کے تا کہ آدمیون کو شک مین ڈالدین اور دین مین جاہلونکو شبہ ہو جاے اور حضرت صادق علیہ السلام نی فرمایا ہے کہ مراد فتنہ سے کفر اور شرک ہے اور ابتغاء مفعول لہ واقع ہوا ہے پس وہ پیروی متشابہ کی کرتی ہین لوگونکو کفر اور شرک مین ڈالنی کو اور جاہلون کو شک اور شبہ مین ڈالکر تباہ کرنے کو وَابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِهٖ اور واسطے طلب کرنے تاویل اوسکی کے کہ اونکی مدعا کی موافق ہو وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَهٗٓ اور حال یہہ ہے کہ نہین جانتا ہے تاویل اوسکی اور حقیقت اوسکی معنی کی کوئی اِلَّا اللّٰهُ مگر خدا کہ جسنی اوسکو نازل کیا ہی وَالرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ اور وہ لوگ کہ ثابت قدم اور مضبوط ہین علم مین اور مراد راسخون فی العلم سے جناب امیر المومنین اور اونکی اولاد طیبین ہے کہ اونکو سینہ بسینہ رسولخدا صلعم سی علم پہنچا ہے اور رسولخدا کو جبرئیل سے اور جبرئیل کو لوح محفوظ سی اور لوح محفوظ کی تحریر جانب خدا سے ہے چنانچہ تفسیر اہلبیت علیہم السلام مین ہی اور اس آیت مین وقف الا اللہ کی لفظ پر کرنا چاہیے بلکہ فی العلم پر کرنا چاہیے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ جسوقت جناب امیر المومنین علیہ السلام اس آیت کو پڑھتے تھے تو فرماتی تھے کہ مین ہون اون راسخون فی العلم سے کہ جو تاویل متشابہ کی جانتی ہین اور حق یہی ہی کہ اکثر اصحاب رسولخدا صلعم انکی طرف رجوع کرتے تھے مشکل مسئلون مین اور امیر المومنین نی کسیکی طرف رجوع نہین کی ہی اور یہی حال تھا ائمہ علیہم السلام کا تہا کہ لوگ مسائل دین مین اونکی طرف رجوع کرتی تھے اور اونہون نے کسیکی طرف رجوع نہین کی ہی اور رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ تم مین سے ایک ایسا مرد ہوگا کہ تاویل قرآن پر جنگ کرے جیسا کہ مین تنزیل قرآن پر جنگ کرتا ہون اور دست مبارک اپنا شانہ پر حضرت علی کے رکھکر فرمایا کہ مراد اوس سے یہہ مرد ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہم ہین راسخون فی العلم اور ہم جانتے ہین تاویل اوسکی اور ایک روایت مین ہے کہ رسولخدا صلعم افضل راسخون فی العلم کے ہین کہ جو کچھ خدا تعالی نی نازل کیا تہا سب کی تنزیل اور تاویل سی حضرت کو مطلع کردیا ہی اور سکہلا دیا ہی اور ایسا نہین ہی کہ خدا تعالی نے کوئی چیز نازل کی ہو اور اوسکی تاویل نہ سکہلائی ہو اور بعد او حضرت کی اوصیا اونکی راسخون فی العلم ہین کہ وہ کل تاویل کو جانتے ہین یَقُوْلُوْنَ کہتے ہین وہ راسخون فی العلم کہ اٰمَنَّا بِهٖ ایمان لائی ہم ساتہہ اوس متشابہ کے کہ کُلٌّ ہر ایک محکم اور متشابہ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا نزدیک پروردگار ہمارے سے ہے وَمَا یَذَّكَّرُ اور نہین نصیحت پکڑتی ہین اور نہین یاد کرتے ہین اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ مگر صاحب عقلون کی کہ ذہن جنکی کجی سی صاف ہین اور یہہ تعریف اون راسخون فی العلم کی ہے کہ جو عقل صاف اور ذہن زکی رکہتی ہین کہ جو مقصود کو آیہ متشابہ سی حاصل کرتے ہین اور جیسے کہ آیات کی دو قسم ہین محکم اور متشابہ ایسی ہی احادیث کی بہی دو قسم ہین کہ وہ بہی محکم اور متشابہ ہین اور حضرت امام رضا علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ احادیث متشابہہ کو محکمات پر رد کرو اور متشابہات کے پیروی

مت کرو کہ گمراہ ہوجاوگی اور لوگون کو گمراہ کردوگی اور یہہ تفسیر دلالت کرتی ہے اس امر پر کہ واو عاطفہ یقولون مین مقدر ہے اور اصل مین وہ ویقولون ہے اور اسیطرح سواے اسکی اور آیت مین بہی واو عاطفہ مقدر ہے چنانچہ بوعلی فارسی کہتا ہی اور وہ آیت یہہ ہے کہ ولا علی الذین اذا ما اتوک لتحملہم قلت اور تقدیر اوسکی وقلت ہی لیکن واو عاطفہ بہت کم مقدر ہوتا ہی چنانچہ نحو کی کتابون مین لکہا ہی اور کہتے ہین اور دعا کرتی ہین راسخون فی العلم کہ ربنا اے پروردگار ہمارے لا تزغ قلوبنا نہ کج کر تو دلون ہمارے کو اور نہ پہیر تو اونکو حق سے یعنی توفیق اور لطف جو تونے ہمکو عطا کیا ہی وہ ہمارے اوپر سی مت اوٹہا بعد اذ ہدیتنا بعد اسکی کہ ہدایت کی ہی تونے ہمکو طرف حق کی اور توفیق عطا کرکے راہ راست تونی ہمکو دکہائی ہی دلیلین قایم کرکے وہب لنا اور بخش تو واسطی ہمارے من لدنک رحمۃ نزدیک اپنی سے رحمت اور بخشش کو اور یہہ امر کا صیغہ ہے وہب بہت سی یعنی بخش تو ہمکو وہ لطف کہ جسکے سبب سی درجہ بلند اور مرتبہ بزرگ تیری درگاہ سے حاصل کرکے سعادت ابدی کو ہم پہونچین انک انت الوہاب ۝ تحقیق کہ توہی ہے بخشنی والا ہر مقصود اور مدعا کا ربنا انک جامع الناس اے پروردگار ہمارے تحقیق کہ تو جمع کرنیوالا آدمیون کا ہی بعد مرنیکے لیوم واسطی دن کی اور کہتے ہین کہ مضاف یوم کا محذوف ہی یعنی واسطی حساب یا جزا اوس روز کے کہ لا ریب فیہ نہین شک ہے بیچ واقع ہونے اوسکی کے اور جو کچہہ کہ اوس مین ہے حساب و جزا ان اللہ لا یخلف المیعاد ۝ تحقیق کہ خدا نہین خلاف کرتا ہی وعدہ کو کہ جو کچہہ وعدہ کی وعدہ حشر اور نشر اور حساب کا کیا ہی اوسکو وفا کریگا ان الذین کفروا تحقیق وہ لوگ کہ کفر کیا ہے اونہون نے لن تغنی عنہم ہرگز نہ بے پروا کرینگے اور نہ دفع کرینگے اموالہم مال اونکی کہ جسپر وہ ناز اور غرور کرتے تہے ولا اولادہم اور نہ اولاد اونکی کہ جسکے ہونے سے وہ فخر کرتے تہے من اللہ شیئا عذاب خدا سی کسی چیز کو نہ دنیا مین اگر کوئی بلا نازل ہو اور نہ آخرت مین یعنی جسوقت دوزخ مین ڈالی جاوینگے اولئک اور یہہ لوگ ہم وقود النار وہی ایندہن ہین آتش جہنم کی کہ مثل ہیزم خشک کے اوسمین جلینگے اور عادت اونکی پیغمبر کی جہٹلانی مین کداب ال فرعون مانند عادت لوگون فرعون کے ہے اور کداب خبر ہے مبتداے محذوف کی یعنی عادتہم کداب ال فرعون یعنی عادت اونکی مثل عادت تابعداری کرنیوالون فرعون کی موسی کے جہٹلانی مین ہے والذین من قبلہم اور مثل عادت اون لوگون کی کہ پہلے اونسے تہی جیسے کہ قوم عاد کی اور ثمود کی کذبوا بایتنا جہٹلایا اونہون نے اور تکذیب کے ساتہہ نشانیون ہماری کے کہ اونکی عادت یہی انبیا کی جہٹلانیکی تہی فاخذہم اللہ پس پکڑ لیا اونکو خدا نے یعنی اوسکی عذاب نے اونکو گرفتار کیا دنیا اور آخرت مین بذنوبہم بسبب گناہون اونکے کی کہ انبیا کو جہٹلاتے تہے واللہ شدید العقاب اور خدا سخت کرنیوالا عذاب کا ہے کافرون پر قل کہہ تو اے محمد صلعم للذین کفروا واسطے اون لوگون کے کہ کافر ہوئے ہین وہ قریش مین سے ستغلبون قریب ہے کہ مغلوب ہوگی تم دنیا مین کہ مومنین تمپر غالب ہونگی جیسے کہ جنگ بدر مین غالب ہوے وتحشرون الی جہنم اور جمع کیے جاوگے تم طرف دوزخ کے آخرت مین وبئس المہاد اور برا آرام گاہ ہی وہ دوزخ اور منقول ہے کہ جناب رسولخدا صلعم بدر کی لڑائی فتح کرکے مدینہ مین تشریف لائی تو یہودیون کو جمع کیا اور فرمایا کہ اے گروہ یہود کی ڈرو تم خدا سے کہ تمکو مثل قریش کے شکست نہ پہونچی جیسے کہ بدر مین اونکو پہونچی ہے چاہیے کہ بلا کی نازل ہونے سے پہلی تم مسلمان ہوجاو اور تم جانتے ہو کہ مین پیغمبر ہون اور تم اپنی کتاب مین میرے پیغمبری کی صفات دیکہتے ہو یہودیون نے یہہ بات سنکر کہا کہ قریش کیا جانتی ہین لڑنیکو کہ اونکو تو لڑائی کا فن کچہ یاد نہین ہے اسواسطی تو غالب ہوگیا ہے اور ہمسے اگر مقابلہ ہوگا تو معلوم ہوگا تجہکو پس خدا تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ قل للذین کفروا ستغلبون اور خدا تعالی نے جو کچہ کہ وعدہ کیا تہا اونکے مغلوب ہونیکا وہ ظہور مین آیا کہ بنی قریظہ قتل ہوگئے اور بنی نظیر جلا وطن ہوگئے اور خیبر فتح ہوا کہ وہ یہودیون کا مسکن تہا اور باقی یہودیون پر جزیہ رکہا گیا اور سب یہودی تباہی مین آگئے اور یہہ بڑی دلیل صدق نبوت کی ہے اور خدا تعالی بعد وعدہ کرنے فتح اور ظفر مومنین کی بیان اوس امر کا کرتا ہی کہ جو کچہ روز جنگ بدر کفار پر واقع ہوا کہ وہ مغلوب ہوگئی

اور شکست اونکو حاصل ہوئی چنانچہ فرماتا ہی کہ قَدْ كَانَ لَكُمْ تحقیق کہ تہی واسطے تمہاری آگے تمہارے آيَةٌ علامت اور نشانی درست نبوت محمد صلعم کی
حق ہونیکی فِي فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا بیچ دو گروہ کی کہ ملے آپس مین اور ملاقات کی اون دونون گروہ نی صف باندہکر جنگ بدر مین اور ایک گروہ
دوسرے گروہ کی مقابلہ مین لڑنیکی واسطے کہڑے ہوئی فِئَةٌ تُقَاتِلُ ایک گروہ تو لڑتے تہے فِي سَبِيلِ اللَّهِ بیچ راہ خدا کی اور یہہ گروہ لشکر
طرف کا رسولخدا صلعم کا تہا کہ تین سو اور تیرہ آدمی تہی ستتر تو اونمین مہاجرین تہی اور دو سو اور چہتیس انصار تہے وَأُخْرَىٰ كَافِرَةٌ اور دوسرے
گروہ کافر تہے کہ وہ لشکر ابوجہل وغیرہ کا تہا اور وہ نو سو اور پچاس آدمی تہی يَرَوْنَهُمْ دیکھتے وہ مسلمان اونکو مِثْلَيْهِمْ دو برابر اپنی
رَأْيَ الْعَيْنِ دیکہنا معاینہ کا یعنی ظاہر اور آشکارا اور رأی مفعول مطلق یرون کا ہی اور العین کہ محل رفع مین ہی فاعل وسکا ہی اور یرونہم
کو اہل مدینہ اور اہل بصرہ نی تروہم پڑہا ہے تا سے اور باقیون نی یاسی پڑہا ہی یعنی اور اگرچہ کفار زیادہ تہی مسلمانون سے ظاہر مین کردونسی
تگنے تہے لیکن خداتعالے نی جو وعدہ کیا تہا کہ مومنین کو غالب کرونگا کافرون پر اسواسطے قوی دل ہوکر مسلمانون نی کافرون پر حملہ کیا وَاللَّهُ يُؤَيِّدُ
بِنَصْرِهِ مَنْ يَشَاءُ اور خدا قوت دیتا ہے ساتہہ نصرت اپنی کے جسکو چاہتا ہی إِنَّ فِي ذَٰلِكَ تحقیق کہ بیچ اوسکی یعنی غالب کرنے قلیل
بے ہتیار کی کثیر ہتیار والون پر لَعِبْرَةً البتہ ایک نصیحت اور پند ہے لِأُولِي الْأَبْصَارِ براہ واسطے صاحبون بینائیون اور عقلون
کے اور منقول ہے کہ نشان مسلمانون کے لشکر کا امیرالمومنین علیہ السلام کی پاس تہا اور ان تین سو اور تیرہ آدمیون مین دو شخص کے
پاس گہوڑا تہا ایک مقداد کی پاس اور ایک مرثد کی پاس اور چہہ آدمی اونمین زرہ پوش تہی اور کفار کی لشکر مین سو آدمی گہوڑون پر سوار تہی
ہتیار لگاسی ہوئی اور پہلے جو اسلام مین مسلمانون کی لڑائی کافرون سے ہوئی ہے وہ یہہ لڑائی تہی اور اب خداتعالے خبر دیتا ہی لوگون کے
رویہ سے اور باعث نہ اختیار کرنے حق اور ہدایت سے اور سبب غافل ہونی جانب خدا سی اور آگاہ کرتا ہی گمراہی کیطرف رجوع کرنیکی
وجہ سے چنانچہ فرماتا ہی کہ زُيِّنَ لِلنَّاسِ آراستہ کی گئی ہی واسطی آدمیونکی اور زینت دی گئی حُبُّ الشَّهَوَاتِ دوستی خواہشون نفسون
کی یعنی جو کچہ نفس خواہش کرتا ہے شیطان اوسکو وسوسہ ڈالکر بہت خوب اور اچہا دکہلاتا ہی کہ وہ آدمی کو بہلا معلوم ہوتا ہی اور خواہشون سی مراد
اس آیت مین وہ چیزین ہین کہ جنکو انسان دوست رکہتا ہی اور خواہشونکی دوستی کا ذکر مبالغہ ہوا ہے اور حقیقت مین انسان اون چیزون کو
دوست رکہتا ہے اور وہ کئی چیزین ہین ایک تو دوستی انسان کی مِنَ النِّسَاءِ عورتون سے ہی کہ وہ نہایت بد دام شیطان کا ہے اور انسان اوسکو
بہت چاہتا ہے اور عورت مرد کو حق سے باز رکہتی ہے اور انسان کیواسطے عورت کے برابر کوئی فتنہ نہین ہے اور جناب رسولخدا صلعم نے
فرمایا ہے کہ کوئی فتنہ ضرر کرنیوالا واسطے مرد کے عورت کی برابر نہین ہے اور فرمایا حضرت صلعم نے کہ عورت دام شیطان کا ہی اور مرد کو عورت
بیگانہ کے پاس تنہائی مین بیٹہنا نچاہئے کہ تیسرا اونکا شیطان ہوجائیگا اور منقول ہی کہ زیادہ معاصی اور فتنین کہ عالم مین واقع ہوئی ہین
عورتون کی شامت سے ہین وَالْبَنِينَ اور بیٹونسی یعنی دوسری دوستی انسانکی بیٹونسی ہے کہ نہایت محبوب باپ اور مان کی ہوتی ہین اور
حق سے وہ باز رکہتے ہین کہ انسان اونکی محبت اور پرورش مین خدا کو بہول جاتا ہے اور اونکی لئی مال جمع کرنیکی اسقدر رغبت ہوتی ہے کہ
بخل کو اختیار کرتا ہی اور اونکی واسطے مال حرام جمع کرتے ہین اور لوگونکی حق غصب کرنیمین دریغ نہین کرتا ہے اور اونکی محبت مین دشمنان
دین سے اونکو نہین جانتا ہی وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ اور کہالین بیلونکی جمع کی گئی اور بہری ہوئی سونی اور چاندی
سے یعنی اور تیسری چیز جسکو انسان بہت دوست رکہتا ہی وہ بیلونکی کہالین بہری گئی سونے اور چاندیسی ہین کہ اونکی محبت مین آدمی اپنا حق
سے غافل ہوتا ہی کہ شب و روز اونکی نگہبانی مین رہتا ہی اور قنطار سی مراد مال کثیر ہے اور کہتی ہین کہ وہ آٹہہ ہزار مثقال طلا ہین اور ایک مثقال
وزن مین بتین ماشہ اور تین رتی تخمیناً ہوتا ہے اور بعضی کہتے ہین کہ وہ اسی ہزار مثقال چاندی کی ہوتی ہین اور حضرت صادق علیہ السلام
نے فرمایا ہی کہ قنطار بیل کی کہالکو کہتے ہین جسوقت طلائی دینار دنسے بہرا ہو اور چاندی کی درہمون سے بہری ہوئی ہو وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ

گھوڑون نشاندار سے یعنی جو نہی محبت انسانکی گھوڑون نشاندار سے ہی کہ علامت خوب رکھتے ہون اور خوبصورت اور چالاک ہون اونکی شوق مین انسان
غافل ہوکر حق سے منحرف رہتا ہی وَالْاَنْعَامِ اور چوپایون سے یعنی پانچوین چوپایون سے انسان محبت رکھتا ہی مثل اونٹ اور گائی اور بھینس اور گوسفند
کی کہ انکی طرف ایسی رغبت ہوتی ہی کہ انکی شوق مین حق سے بہت غافل رہتا ہی وَالْحَرْثِ اور زراعت سے یعنی چھٹی چیز زراعت سے انسانکو ایسی محبت ہوتی ہی اور اوسکی
شغل مین حق کیطرف بالکل توجہ نہین کرتا ذٰلِکَ یہہ یعنی جو کچھ کہ مذکور ہوا ہی سب مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فایدہ زندگانی دنیا کا ہی کہ چند روز
کا ہی اور بعد اوسکی فنا اور زوال ہی وَاللّٰهُ اور معبود بحق ہی کہ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ نزدیک اوسکی نیک جگہہ پھرنیکی ہے کہ بعد مرنیکی آدمی
جہان پہونچیگا اور وہان قسم قسم کی نعمتین ہین کہ بدرجہا اون چیزونسے بہتر ہین اور ہمیشہ کو وہ رہینگے کہ کبھی اونکو زوال نہین ہی اور اب
خداتعالے آخرت کی نعمتونکی تعریف کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ قُلْ کہہ تو ای محمد صلعم اَؤُنَبِّئُكُمْ کیا خبر دون مین تمکو ای آدمیو بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ساتھ
بہتر کے اون چیزون سے کہ مذکور ہوئی ہین اور وہ بہتر لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا واسطے اون لوگونکی ہین کہ جو پرہیز کرتے ہین کامون بد سے عِنْدَ رَبِّهِمْ
نزدیک پروردگار اونکی کے جَنّٰتٌ بہشتین ہین کہ ادنے چیز بہی وہانکی بہتر ہے تمام دنیا سے اور جو کچھ کہ دنیا مین ہے اور وہ بہشتین ایسی
ہین کہ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ جاری ہین نیچے درختون اونکی سے نہرین خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ہمیشہ رہنیوالے ہین وہ متقی بیچ اون بہشتونکی
وَاَزْوَاجٌ اور زوجہ ہین اونکی بہشتون مین حورین ہی اور اونکی دنیا کی بیبیان ہی کہ مُّطَهَّرَةٌ پاک اور پاکیزہ ہین وہ سب عیبون
سے جوکہ عورتون کو ہوتی ہین وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اور رضامندی ہی خداکیجانب سے کہ یہہ سب نعمتونسے بہتر ہے وَاللّٰهُ بَصِيْرٌ
اور خدا معبود بحق دیکھنے والا اور بینا ہے بِالْعِبَادِ ساتھ بندون کی اور اعمالکو اونکی دیکھتا ہی پس جزا دیتا ہے موافق عمل کے اور کہتے ہین
کہ منتہی استفہام کا قل اؤنبئکم مین بخیر من ذالکم ہے اور للذین اتقوا سے جملہ علیحدہ شروع ہوا ہی اور خالدین حال واقع ہوا ہے اور حضرت
صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ نہین لذت پائی ہے آدمیون نے دنیا اور آخرت مین ایسی لذت کہ وہ عورتون کی لذت سے زیادہ
ہوا اور یہی مراد ہے قول حقتعالی سے زین للناس حب الشہوات اور پہر فرمایا کہ بہشتی سزا لذت پاوینگی بہشت مین ایسی کہ وہ نزدیک اونکی
عورتونسے زیادہ مرغوب ہو کہ کہانیمین ایسی لذت ہوگی اور پینیکی چیز و نہین ہوگی اور کہتے ہین کہ نعمتون کے مراتب ہین کہ ادنے سب
نعمتون مین تو فایدہ دنیا کا ہے اور اعلی سب سے رضامندی خداکی ہے اور میانہ اور اوسط کی مرتبہ کا بہشت ہے اس آیت مین خدانے ان نعمتون
کے مراتب سے خبردی ہی اور منقول ہے کہ خداتعالے بہشتیونکی طرف خطاب کرکے فرمائیگا کہ اے بہشتیو تم مجہسے راضی ہو وہ جواب مین کہینگے کہ
خداوندا اس نعمت سے زیادہ اور کونسی نعمت بہشت کی ہوگی خداتعالے فرمائیگا کہ مین تمسے ایسا راضی ہون کہ کبھی پہر غصہ نکرونگا
اور روایت مین آیا ہے کہ بہشت مین کئی چیزین بہتر ہین ایک تو رضامندی خداکی دوسرے ہمیشہ بہشت مین رہنا اور نعمتین بہشت کی اور تیسرے
ہمسایگی حضرت رسالت پناہ صلعم کی اور اب خداتعالے متقیون کی اوصاف بیان کرتا ہے کہ اَلَّذِيْنَ وہ لوگ ہین وہ پرہیزگار کہ نہایت
عاجزی سے يَقُوْلُوْنَ کہتے ہین وہ کہ رَبَّنَا ای پروردگار ہمارے اِنَّنَآ اٰمَنَّا تحقیق ہم ایمان لائے ہم اون چیزون پر کہ تونی فرمایا ہی جن چیزون پر
ایمان لانیکو اور اپنے اعضا کو تیری عبادت مین صرف کرتے ہین اور تجہسے امید بخشش کی رکہتے ہین فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا پس بخش تو واسطے ہمارے
گناہ ہمارے وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور نگاہ رکہہ تو ہمکو آتش دوزخ سے اور وہ لوگ ہین وہ متقی پرہیزگار کہ اَلصّٰبِرِيْنَ صبر کرنیوالے ہین اوپر ادا کرنی
جمیع واجبات اور مستحبات کی اور ترک کرنے پر محرمات کے اور وقت نازل ہونی بلاؤن کے وَالصّٰدِقِيْنَ اور سچ بولنے والے ہین وہ متقی
اور راست گو ہین اور قول مین اور فعل مین اپنی راستی پر ہین اور نیت اونکی بہت درست ہے اور خیر پر ہے اور منقول ہی کہ جو کوئی
عادت اپنی راست گوئی کی کرے اور راست گو مشہور ہو تو نام اوسکا صدیقون مین درج کرتے ہین اور اگر دروغ گوئی عادت اپنی کرے تو لکہتی اوسکی [illegible]
وَالْقٰنِتِيْنَ اور فرمانبرداری کرنیوالی ہین وہ متقی خداکی ظاہر اور باطن مین وَالْمُنْفِقِيْنَ اور خرچ کرنیوالی ہین مال حلال مین سے مستحقون پر

ذکر اوصاف متقیان

بقصد طاعت اور خوشنودی خدا کے واسطے اور حدیث مین وارد ہوا ہی کہ آفتاب کے دو طرف دو فرشتہ ہوتی ہین جو دعا کرتی ہین کہ خداوندا خرچ کرنیوالیکو عوض
دی تو اور بخیل کا مال تلف اور برباد کر تو وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ اور بخشش چاہنے والی ہین وہ متقی لوگ اپنی خدا سے گناہون اپنی کی واسطی بِالْاَسْحَارِ بیچ
وقت سحر کی کہ وہ وقت صبح صادق سی پہلی ہوتا ہی اور وہ وقت قبول ہونے دعا کا ہے اور مراد اوس سی نماز تہجد ہے اور وہ وقت ایسا ہی کہ نفس
اوسوقت مطمئن ہوتا ہی اور دنیا کے شغلون سی دور ہوتا ہی اور الذین اور صابرین سی مستغفرین تک سب حالت جری مین ہین اسواسطے کہ یہ
اوصاف ہین الذین اتقوا کے اور حضرت صادق علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ جو کوئی سحر کیوقت ستر مرتبہ استغفر اللہ واتوب الیہ کہے وہ اس آیت کی لوگونمین
سی ہی یعنی پرہیزگار و بہشت دوست ہو اور اسیواسطی یہ استغفار نماز تہجد کی وتر کی قنوت مین ستر مرتبہ پڑہنا سنت ہوا ہی اور سبب اسکی زیادہ ہونے ثواب کا یہ ہے
کہ وہ وقت تنہائی کا ہی اور سب جاندار اوسوقت سوتی ہین اور نفس کو گونہ صفائی حاصل ہوتی ہی اور بیقدری اوسوقت معبود کیطرف توجہ بہی ہوتی ہی اور
اوسوقت نفس کشی بہی ہوتی ہے کہ نفس اوسوقت بستر سے اوٹہنے کو ہرگز راضی نہین ہوتا ہی اور اوسوقت وہ عبادت مین مشغول ہوتے ہین اسلیے دعا اونکی قبول
ہوتی ہی اور بعقدر ثواب حاصل ہوتے ہین اور حدیث مین آیا ہی کہ خدا تعالے تین آوازون کو دوست رکہتا ہی آواز مرغ سحر کو اور آواز قران پڑہنے
والیکو اور آواز استغفار کرنیوالے کو وقت سحر کی اور امام رضا علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ مراد مستغفرین سی نماز پڑہنی والی ہین وقت سحر کی اور منقول ہے
کہ دو عالم نصرانی شام سی مدینہ مین آئے اور رسولخدا صلعم کی نبوت کی علامتین جو اپنی کتاب مین دیکہی تہی اون علامات سی حضرت کو اونہون نے پہچانا
اور عرض کی حضرت سے ایکسوال ہے اگر تم جواب دو اوسکا تو ہم ایمان لاوین حضرت نی فرمایا کہ وہ سوال کیا ہی کہا کہ زیادہ تر بزرگ کلمہ اور زیادہ تر بڑی گواہی
قران مین کونسی ہی یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہی کہ شَهِدَ اللّٰهُ گواہی دی خدا نی اپنی وحدانیت کی دلیلین بیان کر کی اور جو
آیات کہ دلالت کرتی تہی اوسکی وجود اور وحدانیت پر اونکو نازل کرکے واضح اور روشن کر دیا اَنَّهٗ اسطرح سے کہ تحقیق وہی ہی معبود حق از روی یقین
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نہین ہی کوئی معبود قابل پرستش سوا اوسکے خدا کی وَالْمَلٰٓئِكَةُ اور گواہی دی فرشتون نے اوسکی وحدانیت پر وَاُولُوا الْعِلْمِ گواہی
دی ہی صاحبان علم نی کہ وہ مومنین ہین اور بدلایل عقلیہ اونکی نزدیک ثابت ہوا ہی اور اوسکی مظہر اور عجائب صنایع کا مشاہدہ کرکے اونہون نی
دریافت کیا ہی کہ وہ معبود بحق واحد ہی اور اونہون نے بہی اوسکی وحدانیت کی گواہی دی ہی اور دل سے اونکو اعتقاد ہی اوسکے واحد ہونیکا اور زبان
سی اقرار ہے کہ قَآئِمًا قیام کرنیوالا ہی وہ خدا پاک بِالْقِسْطِ ساتہ انصاف کی تمام قولون اور فعلون مین اور قایم حال واقع ہوا ہی اور
امام محمد باقر علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ اولوا العلم سی مراد انبیا اور اونکی اوصیا ہین اور بعضی کہتی ہین کہ مراد اوس سے تمام علمای مومنین ہین
جو کہ بدلایل عقلیہ خدا کی وجود اور وحدانیت کو ثابت کرتی ہین اور جابر ابن عبداللہ نے پیغمبر خدا صلعم سے روایت کی ہے کہ ایکساعت کہ عالم
اپنی بستر پر تکیہ کرکے علم دین کیطرف نظر کری وہ بہتر ہے اوس عابد سے کہ ستر برس خدا کی عبادت مین مشغول رہی اور اسی سبب سے اولوا العلم
شہادت مین مقارن حقتعالے کی اور ملایکہ کی ہوئی کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نہین ہی کوئی معبود سزاوار پرستش سوا اوس خدای پاک کی اور یہہ
فقرہ مکرر واسطے تاکید کے آیا ہے اور تاکہ تعلق ہو اوسکو اسکی ساتہہ کہ اَلْعَزِیْزُ غالب ہے وہ جمیع ممکنات پر اور سب اوسکے زیر حکم ہین اَلْحَکِیْمُ
حکمت والا ہی کہ جو کام کرتا ہے موافق حکمت کے کرتا ہے اور انس سے روایت ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ جو کوئی اس آیت کو پڑہے اور اوسکی
آخر مین کہی کہ وانا علی ذلک من الشاہدین حقتعالے بعدد ہر حرف ایکفرشتہ پیدا کرے کہ وہ فرشتہ قیامت تک اوسکی واسطی استغفار کریں اور
خداتعالے آٹہہ دروازہ آٹہہ بہشتونکی اوسپر کہولدے اور سات دروازہ سات دوزخ کے اوسپر بند کرے اور فرمایا حضرت نی کہ جو کوئی
وقت خواب کرنیکی اس آیت کو پڑہے حقتعالی ستر ہزار فرشتی پیدا کرے کہ قیامت تک اوسکی واسطے وہ استغفار کرین اور ابن مسعود سی روایت
کرتے ہین کہا کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ جو کوئی اس آیت کو پڑہی اور اوسکی آخر مین وانا علی ذلک من الشاہدین کہی حقتعالے قیامت کی روز اوسکو حاضر
کری اور فرمای کہ ہے بندہ میرے عہد کیا تہا تونے وفا کیا کہ وہ توحید میری ہے اور مین زیادہ سزاوار ہون وفا کرنے مین اوس شخص سے

کہ عہد کو وفا کرے بغیر شک تو میری بہشت کے دروازہ اوسکی واسطے کہولدو جس دروازہ سی چاہی وہ داخل ہو جاوے اور فرمایا حضرت صلعم نی کہ دو فرشتہ جو
مین اسمین ملی اور ملاقات کی ایک نی دوسرے کو کہا کہ تو کہانسے آتا ہی کہا کہ ایک بندہ گنہگار کے پاس سے آتا ہون کہ آج وہ گناہون مین مشغول تہا اور
یہہ نامہ اعمال اوسکا کہ جو سیاہ ہو رہا ہے آسمانکو لیجاتا ہون اوس دوسرے فرشتہ نی کہا کہ یہہ کیا حال ہے کہ مین واسطے اوس بندہ کی آزادی آتش
دوزخ سے لیجاتا ہون فرشتہ پہلے کو یہ سنکر بہت تعجب ہوا دوسرے فرشتہ نی کہا فرشتہ اول سے کہ جسوقت تو اوس سے جدا ہوا تہا تو اوسنی اسی شہادت
کو پڑہا تہا حضرت عالی نے فرمایا کہ وہ جو مجہپر ایمان لایا اور شہی مجہکو پہچانا تو بیشک اوسکے گناہ کو بخشا اور سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ تین سو اور ساٹہہ بت خانہ
کعبہ گرد رکہے تہے جسوقت یہ آیت نازل ہوئی تو سب منہ کے بل گر پڑے اور توحید جو اصل دین اسلام کی ہے اسواسطے بعد توحید کی ذکر اسلام کا کرتا ہے
چنانچہ فرماتا ہے کہ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ تحقیق دین پسندیدہ نزدیک خدا کی اسلام ہے نہ ملت یہود اور نصاریٰ کہ خالی شرک سے
نہین ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ اسلام قبل ایمان ہے اور اسلام کی جہت سے اسمین مسلمان میراث لیتے ہین اور نکاح کرتی ہین
اور ثواب ایمان کی جہت سے حاصل ہوتا ہی وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِیْنَ اور نہ اختلاف کیا اون لوگون نی کہ اُوْتُوا الْکِتٰبَ دی گئی ہین وہ کتاب
یعنی یہود اور نصاریٰ نے دین اسلام کی اور نبوت محمد کی حق ہونمین اختلاف نہین کیا اِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ مگر بعد اسکی کہ آیا اونکو علم اونکی
حق ہونمین یعنی جبکہ اونہون نی بملاحظہ آیات اور معجزات حقیت نبوت محمد اور حقیت اسلام کو معلوم کر لیا تب اونہون نے اختلاف کیا کہ قرآن اور
محمد حق نہین ہین اور اختلاف اونکا اسوجہ سے تہا کہ بعضی کہتے تہے کہ اسلام حق ہے اور بعضے کہتے تہے کہ وہ خاص عرب کیواسطے ہے اور اکثر مطلق انکار
کرتے تہے اسلام کا اور یہ اختلاف کیا اونہون نے بَغْیًا بَیْنَهُمْ واسطے طلب کرنی ریاست کی درمیان اپنی اور واسطے حسد کے اور ظلم کے کہ
درمیان اونکی ہی نہ واسطے کسی شبہ کی کہ اسلام کی حق ہونمین اونکو ہوا ہو اور یقیناً مفعول لہ واقع ہوا ہے اور بغی ظلم سے بلندی اور بزرگی کی طلب کرنیکو
کہتے ہین اور اب اون لوگونکی وعدہ عذاب مین فرماتا ہی کہ وَمَنْ یَّکْفُرْ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ اور جو کوئی کفر کرے ساتہہ آیتون خدا کی کہ وہ قرآن ہی یعنی
اوسپر ایمان نہ لائے اور با تمام معجزون پر رسول خدا صلعم کے ایمان نہ لاوے اور اونکو حق نجانے تو فَاِنَّ اللّٰہَ پس تحقیق خدا سَرِیْعُ الْحِسَابِ جلد لینے
والا حساب کا ہے یعنی عنقریب اہل حسد اور عناد اور انکار کرنیوالی قرآن کے اور نبوت محمد صلعم کی دنیا سے کوچ کرکے عذاب آخرت مین گرفتار
ہون فَاِنْ حَآجُّوْکَ پس اگر حجت لائین وہ یہود تجہسے ای محمد صلعم اور جہگڑا کرین عناد کی راہ سی دین اسلام مین بعد قایم ہونے حجت
کی اوپر یا نصاریٰ نزاع سی پیش آئین جیسے کی جہت سے فَقُلْ پس کہہ تو ای محمد صلعم کہ اَسْلَمْتُ وَجْهِیَ تسلیم کیا مینے نفس اپنی کو اور
فرمانبرداری کی یعنی اپنی ذات سی لِلّٰہِ واسطے خدا کی اور کسی وجہ سی اوسکا شریک کسیکو نکرونگا وَمَنِ اتَّبَعَنِ اور جس شخص نے کہ پیروی کی
ہی میری یعنی جو شخص کہ مومن ہین اور میری پیروی کرتے ہین اونہون نی بہی اپنی نفسونکو تسلیم کیا ہی خاص واسطے خدا کی کہ واسطے اوسکی
کسیکو شریک نہین کرتی ہین وَقُلْ اور کہہ تو ای محمد صلعم لِّلَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ واسطے اون لوگون کے کہ دی گئی ہین کتاب توریت اور
انجیل وَالْاُمِّیّٖنَ اور واسطے ناخواندونکی کہ وہ مشرکین عرب ہین کہ لکہی اور پڑہی نہین ہین یعنی ان سب سی کہہ تو کہ ءَاَسْلَمْتُمْ کیا اسلام لائے تم
اوسکی حقیت کے ظاہر ہونیکی جہت سے جیسے کہ مین اسلام لایا ہون اور وہ لوگ کہ جو میرے پیروی کرتی ہین اور کہتے ہین کہ استفہام بمعنی
امر ہے یعنی اسلام لاؤ تم فَاِنْ اَسْلَمُوْا پس اگر اسلام لائین وہ اور حقکو قبول کرین اور فرمانبرداری اوسکی کرین فَقَدِ اهْتَدَوْا پس
تحقیق ہدایت پائی اونہون نے اور گمراہی سے رستگار ہوی وَاِنْ تَوَلَّوْا اور اگر پہر جائین وہ اور انکار کرین تو تجہکو کچہہ ضرر نہین ہے فَاِنَّمَا
عَلَیْکَ الْبَلٰغُ پس سوائے اسکی نہین کہ اوپر تیرے پہونچانا ہی ہمارے پیغام کا اور تو نی وہ پہونچا دیا ہی اور حجتین قایم کردی ہین وَاللّٰہُ بَصِیْرٌ
بِالْعِبَادِ اور خدا دیکہنے والا اور بینا ہی ساتہہ بندونکی کہ کون تیری تصدیق کرتا ہی اور کون تجہکو جہٹلاتا ہے سبکو موافق اونکی عمل کے جزا
دیگا اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوی ہین ساتہہ آیتون خدا کی کہ وہ قرآن اور محمد مین اور اوسپر ایمان نہین لاتے

ہین اور خدا کو واحد نہین جانتے ہین وَیَقْتُلُوْنَ النَّبِیّٖنَ بِغَیْرِ حَقٍّ اور قتل کرتے ہین پیغمبرونکو ساتھ ناحق کی اور حمزہ نی یقتلونکو یقاتلون پڑہا ہی
وَیَقْتُلُوْنَ الَّذِیْنَ یَاْمُرُوْنَ اور قتل کرتے ہین وہ اون لوگونکو کہ حکم کرتے ہین وہ بِالْقِسْطِ ساتھ انصاف کی مِنَ النَّاسِ آدمیون مین سے
کہ وہ سوای پیغمبرون کی نیکی آدمی ہین اور جناب رسولخدا صلعم سی کسینی پوچہا کہ زیادہ سخت عذاب قیامت کی روز کن لوگونکو ہوگا فرمایا کہ جو کوئی
قتل کرے پیغمبر کو یا اوس شخص کو کہ جو حکم کرتا ہی نیکی کا اور منع کرتا ہی بدکام کرنے سے اور بعد اوسکی یہ آیت تلاوت فرمائی کہ وَیَقْتُلُوْنَ النَّبِیّٖنَ
بِغَیْرِ حَقٍّ وَیَقْتُلُوْنَ الَّذِیْنَ یَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ بعد اوسکی فرمایا کہ قتل کیا بنی اسرائیل نی تینتالیس ۴۳ انبیا کو اول روز ایک ساعت مین بعد اوسکے کہڑے ہوئے
ایکسو اور بارہ آدمی بنی اسرائیل کی عابدون مین سے اور اونہون نی اون قاتلونکو نیکی کا حکم کیا اور بدی سے منع کیا اونکو بہی اونہون نے اوس
روز کی آخر روز کو قتل کیا اور یہ تو اون لوگونکا ذکر ہے کہ جو بنی اسرائیل مین سی پہلے تھے اور حضرت کی زمانہ کی لوگ جو کہ اونکی اولاد مین سے تھے
ہین کہ وہ اپنے باپ اور دادا کی فعل سی راضی تھی اور اونہون نے جناب رسولخدا صلعم اور مومنین کی قتل کا ارادہ کیا تھا لیکن خدا تعالی نے
اونکو محفوظ رکہا اون سب کی حق مین خدا تعالی فرماتا ہی کہ فَبَشِّرْهُمْ پس خوشخبری دے تو اونکو اے محمد صلعم بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ساتھ عذاب دردناک
کی قیامت کی روز اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ حَبِطَتْ یہہ قتل کرنیوالی انبیا اور مومنین نیکی کا حکم کرنیوالونکی وہ لوگ ہین کہ نابود ہو گئے اور مٹ گئی
اَعْمَالُهُمْ عمل اونکے فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ بیچ دنیا اور آخرت کی دنیا مین تو یہہ حال ہے کہ تعریف اونکی کوئی نہین کرتا ہی بلکہ لعنت اونپر کرتے
ہین اور آخرت مین وہ ہمیشہ دوزخ مین رہینگے وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ اور نہین اونکو واسطی اونکی مدد کرنیوالی کہ آتش جہنم سے اونکو نجات دلوائین اور
اس آیت سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جو کوئی نیکی کی حکم کرنیوالیکو قتل کرے وہ ہمیشہ دوزخ مین رہیگا اور کوئی اوسکو عذاب سی نہ بچا سکیگا
اور اہلسنت کی کتب احادیث مین لکہا ہی کہ رسولخدا صلعم نے عمار یاسر سے فرمایا کہ تجہکو گروہ باغی قتل کرینگے اور تو اونکو بہشت کیطرف بلاتا
ہوگا اور وہ تجہکو دوزخ کیطرف بلاتی ہونگی یعنی تو اونکو نیکی کا حکم کرتا ہوگا اور جو کہ باعث ہی اونکی بہشت مین جانیکا وہ اونکو کہتا ہوگا اور
عمار یاسر حضرت علی کیطرف ہوکر معاویہ کے لشکر سے لڑی اون باغیونکی ہاتہون سے قتل ہوئی پس معلوم ہوا کہ معاویہ اور اوسکی ہمراہی جو جناب
امیر المومنین علیہ السلام کی ہمراہیون نیکی کے حکم کرنیوالونکو قتل کرتے تھی وہ سب ہمیشہ کو دوزخ مین جاوینگے اور کوئی اونکو عذاب سے رہائی
ندلوا سکیگا اور منقول ہے کہ خیبر کی یہودیون مین سی ایک مرد اور ایک عورت نی آپسمین زنا کیا اور توریت مین واسطے زناکرنیوالونکی حکم سنگسار
کرنیکا لکہا تہا اسواسطی اونہون نی جناب رسولخدا صلعم کیطرف رجوع کی کہ حکم سنگسار کرنیکا نفرمائینگے بلکہ حد جاری کرینگی اور حضرت صلعم نی بہی
یہی حکم دیا کہ جو توریت مین لکہا تہا کہ زنا کرنیوالونکو سنگسار کرنا چاہئے بعضی یہودیون نی کہا کہ حکم سنگسار کرنیکا یہہ ظلم ہے حضرت نی فرمایا
کہ توریت مین بہی یہی لکہا ہی یہودیون نے کہا کہ توریت مین یہ نہین لکہا ہی حضرت نے ایک توریت منگوائی اور ایک عالم یہود سے اوسکو
پڑہوایا تو وہ سنگسار کرنیکی آیت کو چہوڑ گیا عبداللہ بن سلام کہ پہلے یہودیون کے مذہب مین تھے وہ کہڑی ہوئی اور توریت کو اوسکی ہاتہہ مین
سے پر لیکر سنگسار کرنیکی آیت کو پڑہا اوسمین لکہا تہا کہ اگر مرد صاحب زوجہ اور عورت شوہردار زنا کرین تو اونکو سنگسار کرنا چاہئے اور اگر
عورت حاملہ ہے تو تا وضع حمل انتظار کرنا چاہئے اور بعد اوسکی اوسکو سنگسار کرنا چاہئی اور حضرت نے فرمایا کہ میرا حکم مطابق توریت کے ہوا
خدا تعالی نے یہہ آیت نازل کی چنانچہ فرماتا ہی اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ کیا نہ دیکہا تونے اے محمد صلعم طرف اون لوگونکی کہ اُوْتُوْا نَصِیْبًا مِّنَ الْکِتٰبِ
دی گئی ہین وہ ایک حصہ کتاب توریت مین سے یعنی علماء یہود کہ یُدْعَوْنَ اِلٰی کِتٰبِ اللّٰهِ بلائے جاتی ہین وہ طرف کتاب خدا کی کہ وہ توریت ہی
لِیَحْکُمَ بَیْنَهُمْ تا کہ حکم کری وہ کتاب درمیان اونکی اور بعضی کہتی ہین کہ رسولخدا یہودیونکی مقام درس مین تشریف لیگئے اور اونکو اسلام کی
طرف بلایا ایک شخص نے اونمین سی حضرت سے کہا کہ تو کس دین پر ہے حضرت نی فرمایا کہ ملت ابراہیم پر اوسنی کہا کہ ابراہیم تو یہودی تہا حضرت
نی فرمایا کہ درمیان ہمارا اور درمیان تمہارے توریت منصف ہی اونہون نے انکار کیا چنانچہ خدا فرماتا ہی ثُمَّ یَتَوَلّٰی فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ پہر منہ

پھیرتے ہیں ایک فرقہ اونہین جانب حق سی وَھُمْ مُّعْرِضُوْنَ جسوقت کہ وہ انکار کرنیوالی اور روگردانی کرنیوالے ہین حق سی باوجود علم کی
کہ رجوع کرنی اونکو طرف حکم رسولخدا کی واجب تھی کہ مطابق توریت کی ہی تہا وہ حکم ذٰلِکَ یہہ انکار اور روگردانی اونکی بِاَنَّھُمْ قَالُوْا
بسبب اسکی ہی کہ وہ کہتے ہین کہ لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ ہرگز نہ چہوئیگی ہمکو آگ دوزخ کی اِلَّآ اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ مگر چند روز شمار کیے گئے کہ وہ
سات روز یا چالیس روز ہین اسواسطی عذاب کو سہل جانکر حکم توریت سے روگردانی کرتے ہیں اور ایام منصوب علی الظرفیتہ ہے اور معدودات اوسکی
صفت ہے وَغَرَّھُمْ فِیْ دِیْنِھِمْ اور فریب دیا اون یہود کو بیچ دین اونکی کے مَّا کَانُوْا یَفْتَرُوْنَ اوسچیز نے کہ تہی وہ افترا کرتی اور
جہوٹ بناتی اور کہتے تہے کہ ہمارے باپ اور دادا کہ انبیا تہی ہماری سفارش کرکے ہمکو بچا لینگے اور یا یہہ کہتے تہے کہ خدا تعالے نے یعقوب علیہ السلام
سے وعدہ کیا تہا کہ تیری اولاد کو عذاب نکرونگا مگر چند روز قسم کی کہولنے واسطے کہ وہ قول حقتعالے کا ہے لاملان جہنم من الجنة والناس اور فرمایا ہے
کہ وان منکم الا واردہا خدا تعالے فرماتا ہی کہ فَکَیْفَ پس کیونکر ہوگا حال اونکا اِذَا جَمَعْنٰھُمْ جسوقت جمع کرینگے ہم اونکو لِیَوْمٍ واسطے اوس دن
کے یعنی واسطے حساب یا جزا اوسدن کی کہ لَّا رَیْبَ فِیْهِ نہین شک بیچ واقع ہونی اوسدن کی منقول ہے کہ قیامت کی روز پہلا نشان
کفار کا جو بلند ہوگا وہ نشان یہودیونکا ہوگا اور خدا تعالی اونکو اہل محشر مین رسوا کریگا اور بعد اوسکی حکم کریگا کہ اونکو دوزخ مین لیجاو
اور ہمیشہ وہان رہینگی وَوُفِّیَتْ کُلُّ نَفْسٍ اور پورا دیا جائیگا ہر نفس مَّا کَسَبَتْ جو کچہ کہ کسب کیا اور عمل کیے ہین اوسنی وَھُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ اور نہ وہ
ظلم کیے جاوینگے کہ نیکی ثواب مین کمی کی جاے یا عذاب کیسکا زیادہ کیا جاے بلکہ جزا موافق عمل کے ملیگی اور اب خدا تعالے اپنی حبیب کو تعلیم کرتا ہی
کہ یہودیونکی جواب مین اسطرح کہنا چاہیے چنانچہ فرماتا ہی کہ قُلِ کہہ تو اے محمد صلعم کہ اَللّٰھُمَّ اے خدا مٰلِکَ الْمُلْکِ بادشاہ ملک دنیا اور آخرت
کی تیری بادشاہی ہی ہمیشہ کو قایم اور باقی ہی اور سواے تیرے سب بادشاہ ہلاک ہونیوالی ہین اور اللہم کی اصل یا اللہ ہی اور میم مشدد اوسکی آخر
مین عوض یا حرف ندا کی زیادہ کردیا ہی اور ضمہ ہا یا اسواسطی ہے کہ وہ منادی مفرد معرفہ ہے اور آخر مین میم اسواسطی مفتوح ہوا کہ وہ ساکن تہا فتح کہ
خفیف ہی اوسکو دیدیا اور مالک الملک منادی مضاف ہی اور حرف ندا کا اسمین بہی محذوف ہی کہتے ہین کہ جنگ احزاب مین مسلمان اپنی گرد
خندق کہودتی تہی ایک پتہر ایسا سخت نکلا کہ کودال اوسمین کام نہین کرتا تہا رسولخدا صلعم نے سلمان کی ہاتہہ مین سی کودال لیکر اوس
پتہر پر مارا کہ ایک تہائی اوسمین سی ٹوٹ گیا اور ایک روشنی مثل بجلی کی پتہر مین سی نکلی کہ پہاڑ مدینہ کی اوس سے روشن ہوگئی اور اوس
روشنی مین کنگرہ ایوان کسرے کی جو کہ مداین مین تہا لوگون نی اوسمقام کی جو کہ وہان حاضر تہے بخوبی دیکہے اور اوسوقت حضرت نے اور حضرت کے
اصحاب نے تکبیر کہی اور جب دوسری ضرب لگائی تو تہائی پتہر اور شکست ہوا اور اوسمیسے روشنی چمکی اور اوس روشنی مین محل صنعا یمن کی دکہلائی
دی پہر حضرت نے اور حضرت کی اصحاب نے تکبیر کہی اور تیسرے ضرب کی روشنی مین روم کی اور فارس کے محل نظر آئی اور حضرت نے مع اصحاب تکبیر
کہی اور فرمایا حضرت نے کہ مجہکو جبرئیل نے خبر دی تہی کہ غلبہ اسلام کا اطراف عالم مین پہیل جائیگا اصحاب نے یہ سنکر خدا کا شکر کیا اور
منافق ہنسنے لگی اور کہتی تہی کہ عجیب حال ہی اس شخص کا کہ لڑائی کی خوف سے تو اپنی گرد خندق کہودتا ہی اور اپنی یارون سی
روم اور فارس کے لینیکا وعدہ کرتا ہے تب خدا تعالے نے یہہ آیت نازل کی اور فرمایا کہ کہہ تو اے محمد صلعم کہ اے خدا مالک بادشاہی دنیا
اور آخرت کے تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ دیتا ہی تو بادشاہی جسکو چاہتا ہی وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ اور چہین لیتا ہے تو بادشاہی
جس سے چاہتا ہی تو اور از انجملہ حکومت مکہ کی اور اطراف مکہ کے کفار قریش سے چہین کر رسولخدا صلعم کی خادمونکو دی اور ملک روم اور
فارس اور یمن وہانکی بادشاہون سے لیکر حضرت کی تابعین کو دیا اور بعضون کے نزدیک مراد ملک سی ملک نبوت ہے کہ بنی
اسرائیل سی چہین کر اولاد اسمعیل مین دیا وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ اور عزت دیتا ہے تو جسکو چاہتا ہے تو ایمان کی توفیق دیکر وَتُذِلُّ
مَنْ تَشَآءُ اور خوار اور بےمقدار کرتا ہی تو جسکو چاہتا ہی تو اوسکی عناد کی جہت سے مثل ابوجہل وغیرہ کفار کے اور بعضے کہتے ہین کہ مراد

کہ مراد عزت سے عزت قناعت کی ہے اور مراد ذلت سے ذلت خست اور حرص کی ہی بِيَدِكَ الْخَيْرُ یعنی تیرے ہاتھ ہے نیکی اور خیر یعنی اختیار کہ ملک اور
عزت تو مومنین کو دیتا ہی اور ذلت اور عذاب کفار کو دیتا ہی یہہ عدل تیرا ہی اور جبر مین یہ نقص ہی إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ تحقیق کہ تو
اوپر ہر چیز کے قدرت رکھنے والا ہی کہ جس سے چاہی بادشاہی کو چہین لیوی اور جسکو چاہی عطا کرے اور جسکو چاہی عزت دیوی اور جسکو چاہی
ذلیل اور خوار کری تُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ داخل کرتا ہی تو رات کو بیچ دن کی کہ رات گہٹتے گہٹتے دن ہو جاتا ہی وَتُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ اور داخل کرتا ہی
تو دنکو بیچ رات کی کہ دن گہٹتے گہٹتے رات ہو جاتا ہی وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ اور نکالتا ہی تو زندہ کو مردہ سے کہ نطفہ مردہ سے حیوان زندہ کو نکالتا ہی
یا نکالتا ہی تو مومن کو کافر سے یا عالم کو جاہل سے وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ اور نکالتا ہی تو مردہ کو زندہ سے یعنی کافر کو مومن سے پیدا کرتا ہی یا جاہل
کو عالم سے کہتے ہیں کہ رسولخدا صلعم اپنی ایک زوجہ کے پاس تشریف لیگئے ایک عورت پاکیزہ صورت اور نیک سیرت وہان بیٹھی تہی حضرت نی پوچھا کہ یہہ
کون ہے کہا کہ تیری خالاون مین سی ایک خالہ ہی فرمایا کہ کون سی خالہ کہا کہ خالدہ بنت الاسود اور یہہ مومنہ ہی اور باپ اسکا کافر تہا یہہ سنکر
فرمایا کہ سبحان الذی یخرج الحی من المیت اور بعضون نے میت کی یا کو مخفف پڑہا ہے وَتَرْزُقُ مَن تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ اور
روزی دیتا ہے جسکو چاہتا ہے بیحساب اور بیشمار اپنے خزانہ رحمت سے کہ خلقت جسکا حساب نکر سکی اور معاذ بن جبل نے روایت کی
ہی کہ مین بسبب مطالبہ قرض کے ایکمرتبہ نماز جمعہ مین حاضر نہوا رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ تو نماز جمعہ مین کیون نہین حاضر ہوا مینے عرض
کی کہ فلانی یہودی کی ذمہ بہر کچہ گیہون قرض آتے ہین اوسنی مجہکو نہین آنی دیا حضرت نے فرمایا کہ ایہ قل اللھم کو بغیر حساب تک پڑہ
اور کہو کہ یا رحمان الدنیا والاخرۃ ورحیمہا تعطیہما من تشاء وتمنعہما من تشاء فاقض عنی دینی جو کوئی اسکو پڑہی اگر قرض اوسکا اسقدر ہو کہ زمین
گنجایش اوسکی نرکہتے ہو تو خدا تعالے اوسکو ادا کریگا اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ فرمایا جناب رسولخدا صلعم نے
کہ جسوقت خدا تعالے نے چاہا کہ سورہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور آیہ شہد اللہ اور آیہ قل اللھم کو زمین پہ نازل کرے تو اونہون
نے عرض کی کہ خداوندا تو ہمکو زمین پر بہیجتا ہے کہ جو جگہہ گناہون کی ہے اور ہم تیرے عرش پر لگے ہوی ہین کہ وہ مقام پاک ہے
اللہ تعالے نے فرمایا کہ مجہکو قسم ہے اپنے عزت اور جلال کی کہ جو کوئی تمکو بعد نماز فریضہ کے پڑہیگا مین اوسکو حظیرہ قدس مین جگہہ دونگا
اور ہر روز ستر بار بنظر رحمت اوسکو دیکہون گا اور ہر روز ستر حاجت اوسکی بر لاونگا کہ کمتر حاجت سب حاجتون مین سے یہہ ہے
کہ اوسکے گناہون کو بخشون گا اور دشمنون سے اوسکو نگاہ رکہون گا اور کوئی چیز اوسکو بہشت مین جانے سے منع نکریگی مگر
موت اور اس آیت مین خدا تعالے نے بیان کیا کہ مالک دنیا اور آخرت کا اور قادر عزت دینی اور ذلت دینے پر خدا ہے اور
بعد اوسکے مومنین کو منع کرتا ہے کافرون سے دوستی کرنے کو کہ وہ قادر نہین ہین عزت دینے اور ذلیل کرنے پر چنانچہ فرماتا ہے کہ
لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ نچاہیے کہ نہ پکڑین مومنین کہ دوستان خدا ہین اور معزز اور مکرم ہین نزدیک اوسکی الْكَافِرِينَ کافرونکو کہ دشمنان
خدا ہین اور ذلیل اور خوار ہین نزدیک اوسکی أَوْلِيَاءَ دوست مِن دُونِ الْمُؤْمِنِينَ سوا مومنین کے یعنے مومن کافر سے دوستی
نکرے اور مومن دوست نرکہے مگر مومن کو خدا تعالی نے منع کیا ہی اس آیت میں کہ جاہلیت مین جو قرابت اور ملاقات کی جہت سی دوستی
تہی اوسکو موقوف کرو کہ کفار سے دوستی نہین چاہیے اور دوستی اور بغض جو ہو تو خاص خدا کیواسطے سے ہو کہ یہہ ایمان کے اصول مین
سی ہے اور یہہ مضمون قرآن مین کئی جگہہ آیا ہی لا تتخذوا الیہود والنصاری اولیاء اور لا تجد قوما یومنون باللہ والیوم الاخر الا یتہ
اور فرماتا ہے کہ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ اور جو شخص کہ کرے اوس دوستی کو دشمنان خدا سے تو فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ پس نہین
وہ دوستی خدا کی سی بیچ کسی شے کے یعنی خدا کی دوستی سے اوسکو کچہہ نصیب نہوگا إِلَّا أَن تَتَّقُوا مگر یہہ کہ بچو تم مِنْهُمْ تُقَاةً
اون کفار سی بچنا اور اوس چیز کا خوف ہو کہ نگاہ رکہنا اور بچانا اوسکا واجب ہے جیسے کہ ضرر ہو جان کا یا مال کا یا عزت کا نقصان ہو

ذکر ممانعت دوستی داشتن از کفار مگر از راہ تقیہ

تو اونسی اسصورتین دوستی کرسکتے ہین تقیہ کی راہ سی ظاہر مین اور یعقوب نی تقاۃ کو تقیۃ پڑہا ہی یعنی نگاہ رکہو تم اپنی تئین ان کفار سی رو سی تقیہ کے
اور اس آیت سے تقیہ ثابت ہوا اور جو لوگ کہ تقیہ کو منع کرتے ہین او نکا ایمان اس آیت پر نہین ہی اور اس آیت کی وہ منکر ہین اور حضرت صادق علیہ السلام
نے فرمایا ہی کہ رسول خدا صلعم فرماتی تہی کہ نہین ایمان ہی واسطی اوس شخص کے کہ نہین تقیہ ہی واسطی جس شخص کی اور حال یہہ ہی کہ خدا تعالی قرآن مین
فرماتا ہی کہ الا ان تتقوا منہم تقٰۃ اور دوسری روایت مین ہی کہ تقیہ سپر خدا کی ہی درمیان اوسکی اور درمیان خلقت اوسکی کے اور حضرت باقر علیہ
السلام نی فرمایا ہی کہ تقیہ ہر شی مین ہی کہ جسکی طرف مضطر اور ناچار ہو فرزند آدم اور تحقیق حلال کیا ہے خدا نی واسطی اوسکی تقیہ کو ویحذرکم
اللہ اور ڈراتا ہی تمکو خدا دشمنونسے دوستی کرنیکی مقدمہ مین نفسہ عذاب ذات اپنی سی کہ بسبب قاہر ہونیکی اوسکی ذات سے صادر ہو
والی اللہ اور طرف خدا کی یعنی اوسکی حکم کیطرف یا اوسکی جزا دینے کیطرف المصیر پہرنا سبکا ہی اور موافق عمل کے سبکو جزا دیگا
اور فرماتا ہے خدا کہ قل کہہ تو ای محمد صلعم کہ ان تخفوا ما فی صدورکم اگر پوشیدہ رکہو تم اوس چیز کو کہ بیچ سینون تمہارے کے ہے یعنی
کفار کی دوستی کو اپنی دلو نمین جگہہ دو او تبدوہ یا ظاہر کرو تم اوسکو جو کچہ تمہاری دلون مین ہے یعلمہ اللہ جانتا ہی اوسکو خدا اور تمکو
اوسکی عوض مین عذاب الیم مین گرفتار کریگا کہ وہ سب کچہ جانتا ہی ویعلم ما فی السمٰوٰت اور جانتا ہی خدا اوس چیز کو کہ بیچ سماوات
کے ہے وما فی الارض اور اوس چیز کو کہ بیچ زمین کی ہی پس تمہاری ظاہر اور پوشیدہ کا سب کا وہ عالم ہی اور تمہارا کوئی امر اوس سے پنہان
نہین ہے واللہ اور خدا کہ علم ذاتی اوسکا سب چیزونکو پہونچا ہے علی کل شیء قدیر اوپر ہر چیز کے قادر ہی کہ تمکو تمہاری ظاہر اور پوشیدہ
پر سب پر جزا دیگا اسصورت مین چاہیے کہ نافرمانی اوسکی نکرو اور دوستی اوسکی فرمانبردار ہین حاضر اور مستعد ہو اور پہلے اس سے خدا نے
کافرون اور گنہگارون کو عذاب سی ڈرایا تہا اور اب عذاب کیوقت کو بیان کرتا ہی کہ یوم تجد کل نفس جس دن کہ پائیگا ہر نفس یعنی
ہر ایک شخص ما عملت من خیر جو کچہ کیا ہی نیکی مین سی محضرا حاضر کیا گیا نزدیک اپنی کہ اوسکی نامہ اعمال مین وہ لکہا ہوگا وما
عملت من سوء اور جو کچہ کیا ہی بدی مین سی یعنی جسوقت ہر آدمی اپنی اعمال نیک کو اپنی پاس حاضر پائیگا اور ایسی ہی اعمال بد کو
موجود اور لکہا ہوا اپنی نامہ اعمال مین پائے گا تو اوسکو دیکہیگا تو تود دوست رکہیگا اس امر کو کہ لو ان بینہا کاش ہر کہ ثابت ہوتا کہ
تحقیق ہوتی درمیان اوس عمل بد کے وبینہ اور درمیان اوس دن کی امدا بعیدا ایک مدت بعید جیسے کہ مشرق سے مغرب تک دور ہے
ہوتی ہے یعنی آرزو کریگا کہ بالکل اس عمل کو مین نہ دیکہتا ویحذرکم اللہ اور ڈراتا ہی تمکو خدا نفسہ عذاب ذات اپنی سی یہہ فقرہ
واسطی تاکید کی مکرر آیا ہی واللہ رءوف بالعباد اور خدا مہربان ہے ساتہہ بندون اپنی کی واسطی اونکو ڈراتا ہی عمل بد کرنی سی کہ جو باعث
عذاب کا ہی تا کہ وہ پرہیز کرین اور عذاب سی نجات پائین اور منقول ہی کہ یہودی کہتی تہی کہ ہم پسران خدا ہین اور دوست اوسکی ہین اور نصاری
کہتے تہی کہ ہم مسیح کو پسر خدا جانتے ہین اس سبب سی وسکی تعظیم مین ہم کوشش کرتی ہین اور مشرک کہتے تہے کہ ہم بتونکو دوست رکہتے ہین اور اونسی
شفاعت کے امیدوار ہین تب یہہ آیت نازل ہوئی کہ قل کہہ تو ای محمد صلعم کہ ان کنتم اگر ہو تم کہ تحبون اللہ دوست رکہتے ہو
تم خدا کو اور اوسکی دوستی کی لاف زنی کرتی ہو تو فاتبعونی پس پیروی کرو تم میری اور میری تابعداری بیچ ہو یحببکم اللہ
دوست رکہیگا تمکو خدا میری تابعداری کرنیکی جہت سی ویغفر لکم ذنوبکم اور بخشیگا واسطی تمہاری گناہ تمہاری واللہ غفور
اور خدا بخشنی والا ہی اون لوگونکو کہ جو میری پیروی پر ثابت قدم رہین رحیم مہربان ہی اوپر اپنی رحمت خاص سے اور رسول خدا صلعم
حبیب اللہ ہین پس جو شخص کہ دعوی کرے خدا کی محبت کا تو لازم ہے اوسکو محبت رسول اللہ کی اسواسطی کہ محبوب کا محبوب محبوب ہوتا ہے اور محبت
رسول خدا کی نہین حاصل ہوتی ہی مگر اون حضرت کی پیروی اور متابعت سی کہ جو کوئی اونکی متابعت کرتا ہی اور اونکی طریق پر چلتا ہے قول
مین اور فعل مین وہ ہی اونکا دوست ہی پس جو شخص کہ متابعت رسول اللہ کی کریگا وہ ہی خدا کا دوست ہی اور ایسی ہی جو شخص کہ کہتی ہین

ذکر البنا محمد حنفا دار عشا بجنۃ سوء ... واما ... دا بجنۃ ... مخالفت ان حضرت کمراہی سے ط

کہ ہم شیعیان علی ہین اور ال رسول کو دوست ہین لیکن وہ اونکی متابعت نہین کرتے ہین نہ قول مین اور نہ فعل مین اور نہ عقیدہ مین اور نہ سیرت مین اور اونکی
طریق پر نہین چلتی ہین وہ ہرگز اونکی دوست نہین ہین اور جسوقت اونکی متابعت ہر امر مین نکی تو رسولخدا صلعم کی بہی متابعت نکی اور جبکہ رسولخدا
کی متابعت نکی تو خدا کی دوست نہوی اور حضرت صادق علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ جس شخص کو خوش کرے یہ امر کہ جانی وہ کہ خدا اوسکو
دوست رکہتا ہی تو پس چاہیئے کہ عمل کرے وہ خدا کی طاعت کا اور پیروی اور متابعت کرے ہمارے کیا نہ سنا ہی تو نی قول خدائے عز و جل کا اپنی
نبی صلعم سے فرمایا ہی کہ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ و یغفر لکم ذنوبکم قسم ہے خدا کی کہ نہین فرمانبرداری کرتا ہی بندہ کبہی خدا کی مگر کہ دخل
کرتا ہی خدا اوپر اوسکی بیچ فرمانبرداری اپنی کی پیروی ہماری کیو اور قسم ہی خدا کی نہین پیروی کرتا ہے ہماری بندہ کبہی مگر کہ دوست رکہتا ہی اوسکو خدا اور
قسم ہے خدا کی نہین چہوڑتا ہی ہماری پیروی کو کوئی کبہی مگر کہ وہ بغض رکہتا ہی ہمسی اور قسم خدا کی ہے کہ نہین بغض رکہتا ہی ہمسے بندہ کبہی مگر
کہ نافرمانی کی واسطی خدا کی اور جو کوئی خدا کا نافرمانبردار ہو کر مرا تو رسوا کریگا اوسکو خدا اور اوندہی منہ اوسکو دوزخ مین ڈالیگا اور اس آیت سے
ثابت ہوا کہ رسولخدا صلعم جو حکم فرمائین اوسکو قبول اور تسلیم کرنا چاہیئے تاکہ محبت خدا کی حاصل ہو پس جو لوگ کہ جناب رسولخدا صلعم کی حکم کو رد
کرین اور جسوقت رسولخدا صلعم فرمائین کہ تم یہ کام کرو اور وہ لوگ جواب مین اون حضرت کی کہین کہ یہ مرد بہکتا ہی کہ اسکو ہذیان ہو رہا ہی اسکی
کہنے کو ہم نہین مانتی ہمارے پاس قران موجود ہی کہ وہ ہمکو کفایت کرتا ہی اور یا یہ کہ حضرت کی فعل پر اعتراض کرین اور کہین کہ تو یہ کام کیون
کرتا ہی اور حضرت کو بہت غضب ناخوش معلوم ہو البتہ وہ لوگ خدا کی دوستونمین سے ہرگز نہین ہین بلکہ وہ لوگ دشمنان خدا ہین
اور امید مغفرت واسطی اونکی منقطع ہے اور جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہی کہ مین بعد اپنی دو چیزین چہوڑتا ہون قران اور اہلبیت جو
کوئی اونکو مضبوط پکڑیگا اور اونکی پیروی کریگا یعنی موافق حکم قران اور اہلبیت کی عمل کریگا وہ شخص گمراہ نہوگا پس جو لوگ کہ اہلبیت کو ترک
کرکے اونکی غیر کی اقوال پر عمل کرتے ہین وہ لوگ رسول خدا صلعم کی متابعت سی خارج ہین اور جسوقت کہ حضرت کی تابعین نہین ہوئے
تو خدا کی دوست بہی نہوی اور منقول ہی کہ جسوقت رسولخدا صلعم نی اس آیت کو تلاوت فرمایا تو عبد اللہ ابی منافق نی اپنی یار دوستی کہا کہ دیکہو
کہ محمد اپنی دوستی کو خدا کی دوستی کے برابر رکہتا ہے اور ہمکو حکم کرتا ہی کہ اوسکو ایسا دوست رکہین کہ جیسے نصارا عیسے کو دوست رکہتی ہین حق
تعالی نے اونکی جواب مین فرمایا کہ قُلْ کہہ تو یا محمد صلعم کہ اَطِیعُوا اللّٰہَ فرمانبرداری کرو تم خدا کی سب احکام مین وَالرَّسُولَ اور پیغمبر کے احکام شرع
مین اور جو کچہ وہ حکم کرے اوسکو قبول کرکے عمل مین لاو فَاِنْ تَوَلَّوْا یہہ لفظ ماضی کا اور مضارع کا بحذف تا دونونکا احتمال رکہتا ہے
یعنے پس اگر پہر جائین وہ کفار اور روگردانی کرکے اپنی کفر پر قایم رہین اور متابعت نکرین خدا کی اور پیغمبر کی تو فَاِنَّ اللّٰہَ پس تحقیق خدا
لَا یُحِبُّ الْکَافِرِیْنَ ۰ نہین دوست رکہتا ہی کافرونکو اور اونسی ہرگز راضی نہین ہی اور جسوقت کہ اونکو خدا نی دوست نرکہا تو معلوم ہوا کہ اونسی
بغض رکہتا ہی پس چاہیئے کہ دوستان خدا بہی اون لوگونسے بغض رکہین جنسی کہ خدا بغض رکہتا ہی اور روایت مین آیا ہی کہ ایمان اس امر پر موقوف
ہی کہ دوستان خدا کو دوست رکہین اور دشمنان خدا سی دشمنی رکہین اور ان آیتونمین فرمانبرداری پیغمبر کی واجب کی اور اب تعریف انبیا کی کرتا ہے
کہ اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی اٰدَمَ تحقیق خدا نی برگزیدہ کیا ہی آدم کو کہ اسمار اشیار کی اونکو تعلیم کئی اور ملائکہ سے اونکو سجدہ کروایا اور نبوت اونکو
عطا کی اور اونکی نطفہ سی انبیا اور صلحا اور اولیا پیدا کئے وَنُوْحًا اور برگزیدہ کیا نوح کو کہ اونکی عمر دراز کی اور کشتی کا بنانا اونکو الہام کیا اور
غرق ہونی سی اونکو نجات دی اور پیغمبر کیا اونکو وَاٰلَ اِبْرَاهِیْمَ اور برگزیدہ کیا ال ابراہیم کو کہ وہ اسمعیل اور اسحاق اور اولاد اونکی ہین
اور نبوت اونکو عطا کی اور اسمعیل کی اولاد مین ہمارے پیغمبر صلعم ہین اور اسحاق کی اولاد مین یعقوب اور یوسف اور موسی اور داود اور سلیمان
اور یونس اور زکریا اور یحیی اور عیسے وغیرہ علیہم السلام ہین وَاٰلَ عِمْرَانَ اور برگزیدہ کیا ال عمران کو کہ وہ موسی اور ہارون ہین اور یہہ
دونون بیٹی عمران بن یصہر بن قاہث بن لاوی بن یعقوب علیہ السلام کی ہین اور یا مراد اوس سے حضرت عیسے ہین اسواسطی کہ ماں اونکی مریم

ذکر پیدایش حضرت مریم و پسندیدہ شدن او برای خدمۃ بیت المقدس

دختر عمران ہی اور فاصلہ ان دونون عمران مین ایکہزار اور آٹھ سو سال کا تہا اور تفسیر اہلبیت علیہم السلام مین ہے کہ مراد ال عمران سی علی بن ابیطالب ہے اور اولاد اونکی اسواسطی کہ عمران نام ابو طالب کا ہی اور کئی حدیثین اسمقدمہ مین وارد ہوئی ہین اور ال ابراہیم سی مراد ہمارے پیغمبر کی ال ہی کہ وہ اہل اونکے ہین اسواسطی کہ آل ابراہیم مین ہمارے حضرت جیسے کہ داخل ہین ایسی ہی اونکی اولاد طاہرین بہی داخل ہی اور جسکو خدا تعالی برگزیدہ کرتا ہی چاہیئے کہ وہ پاک ہو سب گناہون سے اور معصوم ہو خواہ پیغمبر ہو خواہ امام ہو پس اسصورت مین ال ابراہیم اور ال عمران مین سی برگزیدہ وہ ہوگا جو معصوم ہے اور ابن عباس اور ابو ذر اور انس سی روایت ہی کہ فرمایا ہی رسولخدا صلعم نے کہ مین ال ابراہیم ہون اور علی ال عمران ہی اور جسصورت مین کہ ال ابراہیم سی مراد ہمارے پیغمبر مراد ہون تو ال عمران سی مراد علی ابن ابیطالب کا ہونا بہت مناسب اور چسپان ہی نہ مراد ہونا موسی او ہارون و عیسی کا جیسا کہ بعضے کہتے ہین اسواسطی کہ اگر ال عمران سی موسی یا عیسے مراد ہون تو اسصورت مین ذکر کی ترتیب مین فرق آجاتا ہی اور یہہ امر نظم قران سے بہت بعید ہے اسلئی کہ ذکر مین تمام ہمارے پیغمبر موسی یا عیسے سی مقدم ہو جاتی ہین اور حال یہ ہے کہ ہمارے حضرت اونسے پیچھے ہین اور اگر اسکی کچھہ قباحت نہین تو خدا تعالے نے نوح کو آدم سی پہلی ذکر کیون نکیا اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیت کو تلاوت فرمایا اور بعد اوسکی فرمایا کہ ہم ہین اونمین سی اور باقی اوس عترت کی ہین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ محمد بن اشعث کندی ملعون نے حضرت امام حسین علیہ السلام سے پوچہا کہ ای حسین پسر فاطمہ تجہکو رسولخدا صلعم کیطرف سی کونسی حرمت اور بزرگی ہی کہ وہ تیری غیر کیواسطی نہین ہے حضرت امام حسین علیہ السلام نے یہ آیت تلاوت فرمائی کہ ان اللہ اصطفی آدم و نوحا وال ابراہیم وال عمران علی العالمین ذریۃ بعضہا من بعض اور پہر فرمایا کہ واللہ محمد ال ابراہیم مین سی ہی اور عترت رہنما البتہ ال محمد مین سے ہی حاصل یہ ہی کہ خدا فرماتا ہی کہ تمام انبیا کو اور اونکی اولاد کو برگزیدہ کیا خدا نے اور فضیلت دی علی العلمین اوپر عالم کے لوگون کے اس سی ثابت ہوا کہ یہ سب بزرگ ملایکہ سے افضل ہین اور قرات اہلبیت علیہم السلام مین وال محمد علی العالمین آیا ہی اسصورت مین عطف خاص کا عام پر ہوگا جیسے کہ عطف ال عمران کا ال ابراہیم پر ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سی کسیتی پوچہا کہ آل محمد کون ہی فرمایا کہ آل محمد وہ ہین کہ جنسے نکاح اونکا حرام ہی اور دوسری روایت مین ہی کہ آل محمد اولاد اون حضرت کی ہی اور اہلبیت آنجین ہین جو کہ اوصیا اونکی اور ائمہ طاہرین ہین اور عترت اون حضرت کی اصحاب عبا ہین کہ وہ علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین علیہم السلام ہین اور امت اون حضرت کی وہ مومنین ہین کہ جو لوگ ایمان لائی ہین اور سچا جانا ہی اور حق سمجہا ہی اونہون نے اون امور کو کہ جو رسول اللہ خدا کی یہان سے لایا ہی اور تمسک کرتی ہین وہ ثقلین سے یعنی قران اور اہلبیت کی پیروی کرتی ہین بعد رسولخدا صلعم کی حاصل یہ ہی کہ خدا فرماتا ہی کہ اولاد ابراہیم اور اولاد عمران کو برگزیدہ کیا عالم کی لوگوں پر ذریۃ جسوقت کہ فرزند اور اولاد ہین وہ کہ بعضہا من بعض بعض اونکا بعضی سے ہی جیسا کہ آدم سی نوح ہی اور نوح سی ابراہیم ہے اور ایسی ہی عمران سے علی ہی اور علی سی حسنین اور حسین سے علی اور علی سے محمد اور محمد سی جعفر اور جعفر سے موسی اور موسی سی علی اور علی سی محمد اور محمد سی علی اور علی سی حسن اور حسن سی صاحب العصر والزمان صلوات اللہ علیہم اجمعین کہ یہہ سب اولاد پسندیدہ ہین اپنی پدران برگزیدہ سی اور ذریۃ حال واقع ہوا ہی اور ذریۃ واحد اور جمع پر دونوں پر کہا جاتا ہی یعنی وہ ایک ذریت ہی سلسلہ دار کہ بعض اوسکا نکلا ہی بعض سی اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تحقیق کہ جن لوگون کو خدا نے برگزیدہ کیا ہی بعض اونکا نسل بعضی کی سی ہے واللہ سمیع اور خدا سننے والا ہی لوگونکی اقوال کا علیم جاننے والا ہی اونکی اعمال کا پس برگزیدہ کرتا ہے اوس شخص کو کہ جسکا قول اور عمل درست ہی اور اب خدا تعالی مریم کی حال مین جو کہ اولاد انبیا مین سے ہے بیان کرتا ہے کہ اذ قالت امرأۃ عمران یاد کر تو ای محمد صلعم جسوقت کہا عورت عمران بن ماثان نے کہ وہ ماں حضرت مریم کی تہی اور نام اوسکا حنہ تہا اور وہ زوجہ عمران کی تہی جسوقت ہوئی وہ حاملہ تو اوسنی کہا رب اے پروردگار میرے انی نذرت لک تحقیق مینی نذر کیا ہی واسطی تیری ما فی بطنی اوس چیز کو کہ بیچ پیٹ میرے ہی کہ محررا آزاد کی گئی ہی تعلقات دنیا سی او

بھاری حق سی اور محررًا حال واقع ہوا ہی یعنی اوسکو شغلوں نکر دن مین کار و بار دنیا مین تاکہ خاص تجھکو ہی عبادت کرے وہ اور تیری مسجد
کیخدمت کرے اور خدمت کرنا مسجد بیت المقدس کا ایک امر عظیم تہا اور اوسکو بڑی عبادت جانتی تہی اور فرزندونکو اوسکام کیواسطے نذر
کرتے تھے کہ وہ اوسمین جہاڑو دیتے تھے اور مسجد ونکی عابدونکی خدمت کرتے اور مسجد مین چہڑکاو کرتے اور چراغ روشن کرتے اور اوس سی باہر
نجاتی تھے مگر رفع حاجت ضروری کیواسطے اور اسیطرح اوسکی خدمت کرتی یہانتک کہ بالغ ہوجاتی اور بعد اوسکے اونکو اختیار ہوتا چاہتے
وہان رہتے اور چاہتے باہر چلے آتی اور احبار اور علما ایک پسر اپنا یا زیادہ ایک سی اوسکی خدمت کیواسطے آزاد کرتے تھے اور جسوقت
حنہ نی یہہ نذر کی تو اوسکی شوہر عمران نی کہا کہ تونی یہہ کیا نذر کی ہے شاید کہ تیری پیٹ مین دختر ہو اور مسجد کیخدمت کے لایق نہو یہہ سنکر
حنہ کی زبان پر جاری ہوا کہ فَتَقَبَّلْ مِنِّي پس قبول کر تو مجھسے اسچیز کو جسکی مینے نذر کیا ہے اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ تحقیق تو سننے
والا ہی میری نذر کو بیچ قول کو الْعَلِيْمُ جاننے والا ہی میرے مقصود کو کہ مینے اس نذر مین سوائے رضامندی تیری کے اور کچھہ نہین چاہا
ہی فَلَمَّا وَضَعَتْهَا پس جسوقت جنی وہ حنہ اوس بچہ کو تو قَالَتْ رَبِّ اِنِّيْ وَضَعْتُهَا اُنْثٰى کہا اے پروردگار میرے تحقیق
مینے جنا ہے اوسکو مادہ یعنے دختر جنا ہے اور امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ خدا تعالے نے وحی کی عمران پر کہ مین تجھکو فرزند
نرینہ عطا کرونگا کہ وہ مادر زاد اندہے کو بینا کرے اور مردونکو زندہ کرے باذن خدا اور اوسکو بنی اسرائیل کا پیغمبر کرونگا عمران نے
اپنی زوجہ سے اس امر کا ذکر کیا اور جسوقت وہ حاملہ ہوئی تو اوسکو یہہ گمان تہا کہ میری پیٹ مین لڑکا ہے اور جسوقت جنی تو دختر
پیدا ہوئی یعنی حضرت مریم پیدا ہوئی اور از راہ تحسر اور تحزن افسوس کرکے کہا کہ پروردگار میرے مینے دختر جنی ہے اور نہین ہوتی ہی دختر
مانند عورت کے کہ عورت پیغمبر نہین ہوتی اور بعد اسکی خدا تعالے نی عیسے کو مریم کے پیٹ سی پیدا کیا اور اللہ تعالی نی حضرت عیسے کی
پیدا ہونیکی خوشخبری عمران کو دی تہی نہ حنہ کی پیٹ کی بچہ کی اوس ذکر کو خدا تعالی بیان کرتا ہے اور فرماتا ہی کہ پس جسوقت جنی زوجہ عمران
کی تو اوسکو تو کہا اوسنی کہ اے پروردگار تحقیق مینی جنا ہی اوسکو عورت وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور خدا زیادہ عالم ہے بِمَا وَضَعَتْ ساتہہ
اوس چیز کے کہ جنا ہی اوس حنہ نے اور بِمَا وَضَعْتُ کی تا کو ابن عامر اور ابوبکر اور یعقوب نے مضموم پڑہا ہے متکلم کا صیغہ یعنی اور خدا
زیادہ عالم ہے ساتہہ اوس چیز کے کہ جنا ہی مینے وَلَيْسَ الذَّكَرُ اور نہین ہے مرد کہ مینے اوسکو طلب کیا تہا بیت المقدس کیخدمت کیواسطے
كَالْاُنْثٰى مانند عورت کے کہ تو نے مجھکو دی ہی اسواسطے کہ عورت کو بعد بالغ ہونیکی حیض آتا ہے تو وہ مسجد سے باہر نکالی جاتی ہے
اور محرر یعنی آزاد کیا گیا مسجد کیخدمت کیواسطے مسجد سے باہر نہین جاتا ہے اور مرد پیغمبر بہی ہوتا ہی اور عورت پیغمبر نہین ہوتی وَاِنِّيْ
سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ اور تحقیق مینے نام رکہا ہے اوسکا مریم اور مریم اونکی لغت مین عابدہ یا امۃ اللہ کو کہتے ہین یعنی کنیز خدا پس حنہ نے
کہا کہ مینے اوسکا مریم نام رکہا ہے وَاِنِّيْ اُعِيْذُهَا بِكَ اور تحقیق مین پناہ مین لاتی ہون اوسکو ساتہہ تیرے وَذُرِّيَّتَهَا اور اولاد اوسکی
کو مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ وسوسہ شیطان راندہ ہوئی رحمت اور برکت سے اور منقول ہے کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے
کہ ہر بچہ کو وقت پیدا ہونے کے شیطان چہوتا ہے اور مس کرتا ہے مگر مریم کو اور اونکی فرزند عیسے کو مس نہین کیا اور ثعلبی نے اپنی
تفسیر مین لکہا ہے کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ بہترین زنان عالم چار عورتین ہین مریم بنت عمران اور آسیہ زن فرعون اور خدیجہ بنت
خویلد اور فاطمہ بنت محمد صلعم اور اسمار بنت عمیس سے روایت ہی کہ جسوقت خدیجہ فاطمہ سے حاملہ ہوئی تو کہا کہ اے خدا تو جانتا ہے
کہ مین زوجہ عمران سی بہتر ہون اور محمد صلعم عمران سے بہتر ہے مینے اپنے اس فرزند کو جو کہ میرے شکم مین ہے آزاد کیا حقتعالی نی جناب
رسولخدا صلعم پر وحی کی کہ خدیجہ سی کہو کہ آزاد کرنا ملک سے پہلے نہین ہوسکتا اور اس حمل کو ہم نے مجہپر چہوڑ دی کہ وہ صفیہ اور برگزیدہ میری ہے اور
امّ المومنین کی ہے اور آزاد کی ہوئی دوزخ سے ہی خدیجہ نے یہہ سنکر کہا کہ اگرچہ یہہ دختر ہے لیکن دل میرا اس سے خوش ہے اور رسولخدا

صلعم فرمایا کرتے تھے کہ مریم بتول ہی اور فاطمہ بتول ہی پس جسوقت کہ مریم پیدا ہوئی تو فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا پس قبول کیا اوسکو پروردگار اوسکی نے بِقَبُولٍ حَسَنٍ ساتھہ قبول کرنے نیک کی منقول ہی کہ حنہ کو دختر کے پیدا ہونے سے بہت افسوس تہا اور کہتے تھے کہ یہہ لڑکی ہی خدمت بیت المقدس کی کیونکر کریگی ایسی خدمت تو بیٹے سے ہوتی ہے لیکن حنہ نے دعا کی کہ خداوندا تو قبول کر اوسکو خداتعالے نے اوسکی دعا کو بقبول نیکو قبول کیا کہ بیت المقدس کیخدمت کیواسطے اوس دختر کو منظور رکہا کہ وہ بجائے مرد کی بیت المقدس کیخدمت کیواسطے رہی وَأَنبَتَهَا اور اوگایا اوس دختر کو یعنی نشو ونما کیا اور پرورش کیا نَبَاتًا حَسَنًا اوگانا یعنے نشو ونما کرنا اور بڑہانا نیک اور نباتا مفعول مطلق انبت کا ہے یعنی توفیق اوسکو خداتعالے نے نیک اور پاکدامنی اور معرفت کی اسوجہ سے دی کہ جسوقت وہ بالغ ہوئی تو عبادتین اور زہد مین سب عابدان اور زاہدون پر غالب ہوگئی اور کہتے ہین کہ حضرت مریم پیدا ہوئی تو اونکی مان حنہ اونکو ایک کپڑے مین لپیٹ کر مسجد مین لیگئی اور عابدونکی سامنے اونکو رکہا اور کہا کہ تم لو اس حقیر نذر کو عابدون مین آپسمین جھگڑا واقع ہوا اور ہر ایک کو اونکی لینے کی رغبت ہوئی کہ وہ اونکی امام کی دختر تہی اسواسطے کہ اولاد ماتان رئیس سردار بنی اسرائیل تہی اور بادشاہ اونکی اصلی ہر ایک کہتا تہا کہ مین اسکی پرورش کرون زکریا علیہ السلام نے کہا کہ مین اسکا زیادہ حقدار ہون کہ اسکی خالہ میری زوجہ ہے لوگون نے اونکو دینے سے انکار کیا آخر کو قرعہ ڈالنے کی رای سب کے ہوئی اور کہا کہ جسکے نام قرعہ آئی وہ اوسکی پرورش کرے اس رای پر متفق ہوکر سب نہر پر گئی اور کہا کہ جن قلمون سے توریت کو لکہتے ہو اون قلمونکو ہر ایک اپنی اپنی قلم کو نہر مین ڈالی جسکا قلم پانی مین غرق نہو وہ مریم کی پرورش کری سب نے اپنی اپنی قلم پانی مین ڈالی سبکے قلم غرق ہوگئی لیکن زکریا کا قلم پانی مین نہین غرق ہوا اور مشہور یہہ ہے کہ زکریا مریم کی خالو تہی لیکن بخاری روایتو مین آیا ہی کہ زکریا کی زوجہ مریم کی خالہ نہی بلکہ بہن مریم کی تہی اور وہ عابد بیت المقدس کے ستائیس آدمی تہی اونہین سی زکریا کی نام مریم کی پرورش کا قرعہ آیا پس زکریا مریم کی پرورش کی متولی ہوئی چنانچہ فرماتا ہی خدا کہ وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا اور سپرد کیا خداتعالی اوس مریم کو زکریا کو اور اہل کوفہ نے کفلہا کی فا کو تشدید سے پڑہا ہے اور باقیون نے تخفیف سی اور اہل کوفہ نے سوائے ابوبکر کے زکریا کو مقصور پڑہا ہی اور باقیون نے ممدود اور جنہی کفل کی فا کو تشدید پڑہا ہے اوسنے اللہ کو فاعل اور زکریا کو مفعول کفل کا کہا ہی اور جسنے اوسکی فا کو تخفیف سی پڑہا ہی اوسنے زکریا کو فاعل کفل کا کہا ہے اور حالت مد مین ہمزہ کو زکریا کی مرفوع پڑہا ہی یعنی کفیل ہوا اوس مریم کی پرورش کا زکریا اور حضرت زکریا حضرت سلیمان کی اولاد مین سے تہے اور یہہ بہی پیغمبر تہے جسوقت اونکی نام قرعہ آیا تو مریم کو اپنی گہر مین لیگئی اور دایہ اونکی واسطے مقرر کی اور جبکہ مریم بچپن سے گذر گئی تو اونکو مسجد مین لیگئے اور ایک حجرہ اونکی واسطے بلندی پر بنایا کہ بدون زینہ کی اوسپر نجا سکتے تہے اوسمین مریم دنکو عبادت کرتی تہی اور جب زکریا کہین کو جاتی تہے تو حجرہ کو قفل لگاکر اور کنجی اپنے ہمراہ لیکر چلے جاتی تہے اور مریم اوسمین بند رہتی تہی اور شبکو زکریا مریم کو اپنی گہر لیجاتی تہی اسیطرح سے حضرت مریم جوان ہوگئی اور آثار ولایت اونمین سے ظاہر ہونے لگی اور کہتے ہین جسوقت زکریا مریم کیپاس جاتی تہی تو اونکی پاس موسم گرما مین موسم سرما کی میوی پاتی تہی اور موسم سرما مین موسم گرما کی میوے دیکہتے اور یہہ میوی اونکو خداتعالی غیب سے بہیجتا تہا اوس ذکر کو خداتعالے بیان کرتا ہی کہ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ جسوقت داخل ہوتا اوپر اوس مریم کی زکریا محراب مین یعنی جسوقت آتا زکریا مریم کیپاس اوسکی حجرہ مین تو وَجَدَ عِندَهَا پاتا نزدیک اوس مریم کے رِزْقًا روزی کو یعنی میوی گرمی کے جاڑے مین اور میوی جاڑے کی گرمی مین دیکہتا اسکی تب زکریا نے متعجب ہوکر قَالَ يَا مَرْيَمُ أَنَّىٰ لَكِ هَٰذَا کہا اے مریم کہانسے آتی ہین واسطے تیرے یہ میوی غیر موسم کی قَالَتْ کہا مریم نے کہ هُوَ وہ میوی غیر وقت کی مِنْ عِندِ اللَّهِ نزدیک خدا کی سے ہین إِنَّ اللَّهَ تحقیق کہ خدا يَرْزُقُ مَن يَشَاءُ روزی دیتا ہی جسکو چاہتا ہی بِغَيْرِ حِسَابٍ بیحساب اور بیشمار بدون استحقاق کی محض اپنی فضل او کرم سی اور شیعہ اور سنی کی دونون کی کتابون مین لکہا ہے

کہ ایام قحط مین ایکمرتبہ جناب رسولخدا صلعم حضرت فاطمہ کی گہر مین تشریف لائی اور فرمایا کہ اے فاطمہ تیرے گہر مین کچہ کہانا ہو تو لا کہ مینے تین روز سے کہانا نہین کہایا ہے اور حضرت فاطمہ اور امیر المومنین حسنین علیہم السلام نے بہی تین روز سے کہانا نہین کہایا تہا حضرت فاطمہ اپنی گہر کے اندر تشریف لیگئے اور مصلی بچہا کر دو رکعت نماز کی ادا کی اور بعد اوسکی دعا کی کہ الٰہی غیب سی ہمکو کہانا بہجوا دی اور دلکو میرے باپ اور شوہر اور فرزندون کے رنج سی رہائی دے ناگہان اوسیوقت کیا دیکہتی تہین حضرت خاتون محشر کہ ایک کاسہ بڑا جو کہ گہر مین کہا تہا اوسمین سے دہوان اوٹہتا ہے جسوقت اوسمین نظر کی تو دیکہا کہ وہ پیالہ کہانی سے بہر رہا ہے اوسیوقت اوسکو اوٹہا کر جناب رسولخدا صلعم کی خدمت مین لی گئی اور جناب امیر المومنین اور حسنین کو بہی طلب کر لیا جسوقت جناب رسولخدا صلعم نے اوسکا سرپوش اوٹہایا تو دیکہا کہ وہ پیالہ پاکیزہ روٹیون سے اور لذیذ گوشت سے بہر رہا ہی اور مشک کی خوشبو اوسمین سی آتی ہے جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ اے فاطمہ انی لک ہذا یعنے کہانا تیرے کہان سے آیا ہے واسطی تیرے یہہ کہانا حضرت فاطمہ نے بالہام خدا عرض کی کہ ہو من عند اللہ ان اللہ یرزق من یشاء بغیر حساب یعنے وہ کہانا نزدیک خدا کے سے آیا ہے تحقیق کہ خدا روزی دیتا ہے جسکو چاہتا ہی بیشمار جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ الحمد للہ کہ حقتعالی نے تجہکو مثل مریم کی کیا کہ جسوقت خدا اوسکو روزی پہونچاتا اور زکریا اوس سے پوچہتا تو وہ یہی جواب دیتی تہی جو کہ تو نے جواب دیا ہے پس اوس کہانی کو جناب رسولخدا صلعم نے مع اپنی اہلبیت کی تناول فرمایا اور وہ سب بزرگوار اوس سی سیر ہو گئی اور پیالہ اوس کہانے سے ویسا ہی پر تہا اور اوسمین سی کچہ کم نہوا تہا حضرت فاطمہ نے ہمسایہ کے لوگونکو بہی اوس کہانی سے محظوظ فرمایا اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی روایت مین یون ہی ہے کہ حضرت علی نے حضرت فاطمہ سے کہانا طلب کیا تہا اور اوس روایت مین اور اس روایت مین کچہ فرق نہی ہے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ حضرت مریم بہت خوبصورت تہی اور جسوقت نماز کیواسطی کہڑی ہوتی تہی تو محراب مسجد اونکی حسن سے روشن ہو جاتی تہی الغرض جب زکریا اونکی پاس گئی تو دیکہا کہ مریم کی پاس موسم گرما کی میوی موسم سرما مین آتی ہین اور موسم سرما کی میوی موسم گرما مین آتی ہین مریم سی پوچہا کہ یہہ تیری پاس کہان سی آتی ہین کہا کہ خدا کی پاس سے آتی ہین اوسوقت دعا کی زکریا نی اور تفسیر امام علیہ السلام مین سورہ بقر کی تفسیر مین لکہا ہے کہ زکریا نی اپنی جی مین کہا کہ جو شخص کہ قادر ہے اس امر پر کہ بے رت کی میوہ مریم کو دیتا ہی گرمی کے میوی جاڑے مین اور جاڑے کی میوی گرمی مین تو قادر ہے اسپر بہی کہ مجہکو فرزند عطا کرے اگرچہ مین بوڑہا ہو گیا ہون اور زوجہ میرے حاملہ ہونیکی قابل نہین رہی ہی اسواسطی کہ یہہ امر خدا پر نہایت آسان ہے اور ایک روایت مین ہے کہ زکریا نی مریم کے پاس بے رت کی میوی دیکہکر جانا کہ بانجہ مرد اور عورت کو بہی خدا تعالی اولاد دے سکتا ہے اسواسطی زکریا نی رغبت کی کہ حقتعالی مجہکو بہی ایک ایسا فرزند عطا کرے کہ مثل مریم کے صاحب ولایت اور صاحب کرامت ہووے اور ہر چند وہ پیر ہو گئی تہے اور زوجہ بہی اونکی بسبب پیری کی قابل حمل کے نرہی تہی لیکن جانتے تہی کہ یہہ امر خدا پر آسان ہے اسواسطی مناجات کی چنانچہ فرماتا ہی خدا کہ هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا اوسجگہہ دعا کی زکریا نے یعنی جس جگہہ کہ زکریا نی مریم کی کرامت دیکہی تہی اوسجگہہ دعا کی زکریا نی رَبَّهُ پروردگار اپنی سے اور نہایت عاجزی سی قَالَ رَبِّ هَبْ لِي کہا کہ اے پروردگار میرے بخش تو واسطی میرے مِن لَّدُنكَ نزدیک اپنی سے ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً فرزند پاک کو گناہون سی جیسے کہ بخشے ہی تو نی حنہ کو مریم إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ تحقیق کہ تو سننے والا دعا کا ہی یعنی قبول کرتا ہی تو دعا کو فَنَادَتْهُ پس پکاری اوس زکریا کو الْمَلَائِكَةُ فرشتی اور آواز دی اونہون نے اوسکو وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْمِحْرَابِ جسوقت کہ وہ کہڑا ہوا نماز پڑہتا تہا بیچ محراب کے أَنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكَ یہہ کہ تحقیق خدا خوشخبری دیتا ہی تجہکو اے زکریا بِيَحْيَىٰ ساتہہ یحیی کی یعنے خوشخبر دیتا ہی تجہکو فرزند کی کہ نام اوسکا یحیی ہے اور وہ تجہسے پیدا ہوگا اور یحیی اسواسطی نام ہوا کہ اوس سے نام پدر کا یا دین یا ایمان زندہ ہوا اور یا یہہ کہ رحم مان کا زندہ ہوا مُصَدِّقًا جسوقت کہ تصدیق کرنیوالا اور ایمان لانیوالا اور باور کرنیوالا ہوگا وہ فرزند بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللَّهِ ساتہہ ایک کلمہ کے کہ موجود ہو جانب خدا سے مراد کلمہ سے

ذکر بشارت یحیٰی علیہ السلام

حضرت عیسے ہین کہ خدا کی کلام سی بغیر باپ کی پیدا ہوی اور پہلے سب سے حضرت یحیے حضرت عیسے پر ایمان لای ہین اور وہ دونون آپسمین خالہزادہ بہائی
تہی اور یحیے کو عیسے کی آسمان پرجانی سے پہلے شہید کیا ہے اور یحیے چہہ مہینے عیسے سی عمر مین زیادہ تہی اور یحیے کے عیسے پر ایمان لانیکی وجہ تفسیر امام
علیہ السلام مین اسطرحسے مرقوم ہے کہ حضرت مریم کے پاس سوا حضرت زکریا کے کوئی نجاتا تہا اور جسوقت یہہ کسی جگہہ جاتی تہے تو مریم کی حجرہ کو
مقفل کرکے جاتی تہی جب حضرت مریم کو بقدرت خدا حضرت عیسے کا حمل ہوا تو زکریا نی دیکہکر کہا کہ اسکی پاس تو سوا میرے کوئی نہین جاتا ہے
بیشک لوگ مجھکو متہم کرینگے اور کہینگے کہ یہہ حمل زکریا کا ہی اپنی بی بی کے پاس جاکر یہہ نقصہ زکریا نی بیان کیا اوسنی کہا کہ تو خوف مت کر اور
میرے پاس مریم کو لاکہ مین اوسکو دیکہون اور اوس سی دریافت کرون کہ یہہ حال کیونکر ہوا حضرت زکریا حضرت مریم کو اپنی زوجہ کے پاس
لای اور زوجہ اونکی حضرت مریم کی بڑی بہن تہی جسوقت مریم اپنی بڑی بہن کی پاس گئی تو بہن مریم کی کہ مریم سے بڑی تہی اسواسطے مریم کی
تعظیم کو نہ اوٹہی بقدرت خدا حضرت یحیے اپنی ماں کی پیٹ مین پکارے کہ ای ماں تیرے پاس سردار عالم کی عورتونکی آئی ہے کہ جسکی پیٹ
مین سردار عالم کی مردونکا ہی تو اوسکی تعظیم کو کیون نہین اوٹہتی ہی اور اپنی ماں کو حرکت دی کہ وہ اوسیوقت کہڑے ہوگئی اور یحیے
نے اپنے ماں کی پیٹ مین عیسی کو سجدہ تعظیم کیا یہہ وجہ ہی یحیے کی عیسے پر ایمان لانیکی اور یحیی کی تعریف مین خدا تعالی بیان کرتا ہے کہ
وَسَيِّدًا اور سردار قوم کا ہو وہ علم مین اور حلم مین اور کثرت عبادتمین اور تقوی اور زہد اور اخلاق نیک مین وَحَصُورًا اور روکنی
والا ہو وہ اپنے نفس کو تمام گناہون سی اور لہو و لعب سی اور سیدا اور حصورا کا عطف مصدقا پر ہے اور جیسے کہ مصدقا حال ہی ایسی ہی یہ
سب حال ہین اور کہتی ہین کہ جسوقت یحیے تین برس کی عمر کی ہوئے تو لڑکون مین گئے دیکہا کہ آپسمین کہیلتے ہین اور لڑکون نے یحیے کو دیکہا
تو اونسی بہی کہا کہ آؤ کہیلین یحیے نے کہا کہ ہم کہیلنے کیواسطے پیدا نہین ہوئی ہین اور تمام عمر یحیے کسی عورت کی پاس نہین گئے بسبب مشغول
ہونے عبادت اور طاعت کی بلکہ اس جہت سے اونہون نے کسی عورت سے نکاح ہی نہین کیا اور ابن عباس سے روایت ہے کہ حصور وہ
شخص ہے کہ کسی عورت کی پاس نہ پہونچا ہو اور امام زین العابدین علیہ السلام سے کسینی پوچہا کہ امیر المومنین کی کوئی فضیلت بیان کرو
فرمایا کہ مختصر بیان کرون یا طویل کہا کہ مختصر تب فرمایا کہ کبہی اونہون نے گناہ کا قصد نہین کیا جیسے کہ یحیے نے کبہی گناہ کا قصد نہین کیا تہا
وَنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِينَ اور پیغمبر پیدا ہونیوالا نیکوں سی اور نبیا کا عطف بہی مصدقا پر ہے اور من کو کہتے ہین کہ بیانیہ ہے نہ تبعیضیہ اور
تفسیر امام علیہ السلام مین وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِن رِّجَالِكُمْ کی تفسیر مین لکہا ہے کہ کمال عقل مین چار لڑکی مردون کے لاحق ہوئی ہین
یحیے اور عیسے اور حسن اور حسین اور جسوقت زکریا کو ایسی فرزند کی پیدا ہونیکی خوشخبری دی تو زکریا نے استفہام کے راہ سے یا تعجب سے
قَالَ رَبِّ کہا کہ اے پروردگار میرے أَنَّىٰ يَكُونُ لِي غُلَامٌ کہانسے ہووی واسطے میرے لڑکا وَقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ اور حال یہہ ہے
کہ تحقیق پہونچا ہے مجھکو بڑہاپا وَامْرَأَتِي عَاقِرٌ اور عورت میری بانجھ ہے کہتے ہین کہ عمر زکریا کی اون ایام مین ایکسو اور بیس برس کی
تہی اور اونکی زوجہ کی عمر ننانوی برس کی تہی اور غرض زکریا کی اس کلام سی یہہ تہی کہ معلوم کرے کہ خدا تعالے ہم دونون کو
جوان کریگا یا اسی بڑہاپے مین فرزند دیویگا اور جبکہ زکریا نی تعجب سے کہا کہ ہم بوڑہی ہوگئی ہین ہمکو کیونکر فرزند پیدا ہوگا تو اوسکی جواب
مین قَالَ کہا خدا نی فرشتہ کی زبانی كَذٰلِكَ ایسے طرح ہی یعنی تمہارا یہی حال ہے کہ تم دونون بوڑہی ہو مگر خدا قادر ہی اور اوسپر
بہت آسان ہی بوڑہیونسے اولاد کا پیدا کرنا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ خدا کرتا ہے جو چاہتا ہی برخلاف عادت کی قَالَ کہا زکریا نی کہ
رَبِّ اجْعَل لِّي اے پروردگار میرے مقرر کر تو واسطے میرے آيَةً کوئی نشانی کہ جس سے مجھکو اپنی زوجہ کا حاملہ ہونا معلوم ہو تاکہ
تیرا شکر ادا کرون قَالَ کہا جبرئیل نے بحکم خدا کہ آيَتُكَ نشانی تیری اس امر پر أَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ یہہ ہی کہ نہ کلام کر سکیگا تو
آدمیون سے باوجود صحت اور درستی زبان کے ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ تین دن إِلَّا رَمْزًا مگر اشارہ کرنا ہاتہہ سے یا سر سے اور حکمت اسمین یہہ تہی

کہ اوس نے تک ذکر خدا مین اور اوسکی شکرگذاری مین مشغول رہی اور فرماتا ہی خدا کہ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اور ذکر کر تو پروردگار اپنے کو كَثِيرًا بہت اور
کثیرا صفت ہی ذکرا محذوف کی کہ وہ مفعول مطلق اذکر کا ہی وَسَبِّحْ اور تسبیح کر تو اوسکی بِالْعَشِيِّ ساتھہ آخر روز کے یعنی عصر سے شام تک
وَالْإِبْكَارِ اور ساتھہ اول روز کی یعنی صبح سی چاشت تک اور جبکہ زمانہ زکریا کی بی بی کے حاملہ ہونیکا آیا تو خود بخود اونکی زبان بند ہوگئی
اور جانا اونہون نے کہ سوا ے خدا کی اسپر کوئی قدرت نہین رکھتا ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ اوسوقت وہ اپنی سر سی اشارہ کرتی تہی اور باقی
قصہ زکریا کا سورہ مریم مین آئیگا انشاء اللہ تعالے اور جسوقت خدا تعالی نے ذکر عمران کا کیا اور اوسکی دختر کا حال مجملاً بیان کیا تو بعد اوسکے
تفصیل اوسکی کرتا ہے اپنی قول سے کہ وَإِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ عطف ہے اسکا پہلے اذقالت پر ہے یعنی اور یاد کر تو اے محمد صلعم کہ جسوقت کہا فرشتون نے
یعنی جبرئیل نے مع ایک جماعت فرشتون کے کہ ہمراہ اوسکی مریم کے دیکھنے کو آئی تہی کہا يَا مَرْيَمُ اے مریم إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاكِ تحقیق
خدا نی برگزیدہ کیا ہے تجہکو واسطے عبادت کی وَطَهَّرَكِ اور پاکیزہ کیا ہے تجہکو شرک اور حیض سے اور نفاس سے یعنی اوس خون سی کہ جو جننے کیوقت
آتا ہی اور سب عیبون سی اور برائیون سے وَاصْطَفَاكِ اور برگزیدہ کیا ہے تجہکو اور مکرر یہہ فقرہ واسطے تاکید کے آیا ہے
یعنی بیشک برگزیدہ کیا ہے تجہکو عَلَىٰ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ اوپر عورتون عالم کے لوگون اوس زمانہ کی اور یا یہہ کہ برگزیدہ کیا تجہکو سبب سے تونی
کہ بیت المقدس کیخدمت سب عورتون مین سے خاص تجہی کو دی اور پہلے ایسی عورت کو نہی اور یا اسوجہ سے کہ تجہکو بے شوہر فرزند
عطا کرے نہ یہہ کہ جمیع زنان عالم سے برگزیدہ کیا ہے تجہکو اسواسطے کہ جمیع زنان عالم سے افضل ہونا صفت فاطمہ زہرا علیہا السلام کی ہے چنانچہ
ابن عباس نے رسولخدا صلعم سے روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ دختر میری فاطمہ زہرا سردار زنان عالم کی ہے اور وہ پارہ جگر و
نور چشم اور میوہ دل اور روح میرے ہے جسوقت وہ محراب مین کہڑی ہوتی ہی آگی خدا کی عبادت کی واسطے تو نور اوسکا فرشتون کو روشنی بخشتا ہے
جیسے کہ ستارگان آسمان زمین کے لوگون کو روشنی بخشتی ہین اوسوقت حقتعالی ملایکہ سے خطاب کرتا ہے کہ کنیز خاص میری فاطمہ زہرا کو دیکہو
کہ جو سردار عورتونکی اور میری پرستش کرنیوالونکی ہے میرے خوف سے محراب مین کہڑی ہو کر کانپتی ہے اور روتی ہی تمکو مین گواہ کرتا ہون کہ مین
اوسکو اور اوسکی شیعونکو آتش دوزخ سے بیخوف کردونگا اور خداتعالے نے حضرت مریم کو اصطفاک اور طہرک فرمایا ہے اور ایسے ہی رسولخدا صلعم کی
اہلبیت کو فرمایا ہے ويطهركم تطهيرا اور جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ جیسے کہ مریم بتول ہے ایسی ہی فاطمہ بتول ہے اور بتول اوسکو کہتے
ہین کہ جسکو حیض نہ آتا ہو اور اوسکو بہی کہتے ہین کہ جو خلقت سے انقطاع کرکے بالکل خدا کیطرف متوجہ ہو جاوے اور بعد اسکی مریم
کو حکم کرتا ہے شکرگذاری کرنیکا عوض مین اس نعمت کی اسطرح سے کہ يَا مَرْيَمُ اقْنُتِي اے مریم فرمانبرداری کر تو لِرَبِّكِ خاص واسطے
پروردگار اپنے کے وَاسْجُدِي اور سجدہ کر تو اوس معبود پاک کو وَارْكَعِي مَعَ الرَّاكِعِينَ اور رکوع کر تو ہمراہ رکوع کرنیوالونکے
کہ جماعت مین نماز کو پڑہ یہہ حکم ہے نماز جماعت کیواسطے یا یہہ کہ رکوع کرنیوالون کے شمار مین تو بہی ہو جا اور سجدہ کو رکوع سے پہلے اسواسطے
ذکر کیا ہے کہ اونکی شریعت مین سجدہ رکوع سے پہلے تہا اور یا یہہ کہ وقت جمع کرنے آیات قرآنیہ کے تقدیم و تاخیر ہو گئی ہے اور اس آیت سے
ثابت ہوا کہ حضرت مریم کی باتین ملایکہ سے ہوتی تہی اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ حضرت فاطمہ زہرا کا نام محدثہ اسواسطے ہوا
کہ وہ بہی فرشتون سے کلام کیا کرتے تہی اور ملایکہ آسمان سے نازل ہوتے تہے اور پکارتے تہے فاطمہ کو جیسے کہ مریم بنت عمران کو پکارتے تہے
اور کہتے تہے کہ یا فاطمہ ان اللہ اصطفاک وطہرک واصطفاک علی نساء العالمین یا فاطمہ اقنتی لربک واسجدی وارکعی مع الراکعین پس باتین
کرتی تہی فاطمہ اون فرشتون سے اور ایکشب فاطمہ نے فرشتون سے کہا کہ کیا مریم دختر عمران عالم کی عورتون سے بزرگ نہی فرشتون
نے جواب مین کہا کہ مریم اپنی زمانہ کی عورتونسے افضل اور بزرگ تہی اور تو اوسکی زمانہ کی اور اپنی زمانہ کی سب عورتونسے افضل ہے اور سردار
زنان اولین اور آخرین کی ہے ذَٰلِكَ یہہ یعنے جو کچہ مذکور ہوا ہی قصہ مریم اور زکریا اور یحیی مین مِنْ أَنبَاءِ الْغَيْبِ خبرون غیب کی سے

ذکر برگزیدگی حضرت مریم

کہ بدون وحی کی معلوم نہین ہوتا اور پہلی کتابون مین جو ایسی قصہ لکھی ہین وہ صحیح اور واقعی نہین ہین بلکہ اونمین تغیر اور تحریف لوگونکا ہو گیا ہی اسواسطی
جو کچھ قصص کہ قرآن مین مذکور ہین وہ پہلے کتابون کے مطابق نہین ہوتی پس جو کچھ کہ قرآن مین ہی وہ واقعی ہی نہ اور کتابون پہلونکی لکھی ہوئے قصہ سو اسطی
خدا فرماتا ہی کہ غیب کی خبر کو نُوحِيهِ إِلَيْكَ وحی کرتی ہین ہم طرف تیرے اور جبرئیل کیواسطی سی تیرے پاس بھیجتی ہین ہم وَمَا كُنتَ اور نہتا تو اے محمد
صلعم لَدَيْهِمْ نزدیک اونکی اور اس خبر کی غیب کی خبر ہونیکو خدا تعالے اسطرح سے ہی بیان کرتا ہی کہ تو نی اپنی آنکھو سی نہین دیکھا ہی اس واقعہ کو
اور تو موجود نہتا نزدیک اون عابدون بیت المقدس کے إِذْ يُلْقُونَ جسوقت کہ ڈالتی تہی وہ واسطی قرعہ کی نہر مین أَقْلَامَهُمْ قلمون
اپنی کو تاکہ جانین وہ کہ أَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ کہ کون اونمین سی ذمہ دار اور ضامن ہو مریم کا کہ اوسکو پرورش کرے وَمَا كُنتَ لَدَيْهِمْ اور نہتا
تو نزدیک اونکی إِذْ يَخْتَصِمُونَ جسوقت کہ جھگڑتی تہی وہ عابد مریم کی پرورش کیمقدمہ مین کیونکہ ہر ایک طالب تہا مریم کی پرورش کا
اور یہہ آیت دلیل ہی قرعہ کی جایز ہونیکیواسطی اور جناب رسولخدا صلعم جب کسی جہاد مین جاتی تہی تو اپنی بیبیونکی نام قرعہ ڈالتی تہے جسکا نام
نکلتا تہا اوسکو اپنی ہمراہ لیجاتی تہے اور حضرت صادق علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ نڈالی کوئی قوم قرعہ کو اور اپنا کام خدا کی سپرد نکرین مگر کہ خدا ے
تعالے جو کچھ کہ حق ہے اوسکو باہر لاویگا إِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ یاد کر تو اے محمد صلعم جسوقت کہا فرشتون نی یعنی کہا جبرئیل نے مریم سے کہ يَا مَرْيَمُ
اے مریم إِنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكِ تحقیق خدا خوشخبری دیتا ہی تجھکو بِكَلِمَةٍ مِنْهُ ساتھہ ایک کلمہ کے اپنی جانب سی کہ وہ عیسے ہے کہ کلمہ کن کے
کہنے مین وہ پیدا ہو گیا تہا یعنی اے مریم خدا تعالے تجھکو عیسے کی پیدا ہونیکی خوشخبری دیتا ہے کہ اسْمُهُ الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ نام اوسکا
مسیح عیسے بیٹا مریم کا ہے اور نام اونکا عیسے ہی اور لقب اونکا مسیح ہے اور عیسے معرب ایسوع کا ہے اور مسیح عبرانی زبان مین مشیح ہے اور مشیح
مبارک کو کہتے ہین اور یا یہہ کہ مسیح اسواسطی کہتے ہین کہ مسح کیا گیا ہے ساتھہ برکت کے اور یا یہہ کہ مسح کیا گیا ہے یعنی صاف کیا گیا ہی ناپاکیون سے
اور پاک ہی وہ اور یا یہہ کہ مسح کیا ہی اوسکو جبرئیل نے وَجِيهًا کہ صاحب قدر اور شرف ہی فِي الدُّنْيَا بیچ دنیا کے باعتبار نبوت کے
اور طاعت کی وَالْآخِرَةِ اور بیچ آخرت کی شفاعت کی اور بلند درجہ ہونیکی اعتبار سے وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ اور مقربان خدا سے ہے اور جیسا
حال واقع ہوا ہی اور حضرت عیسے زمانہ مین صاحب الزمان علیہ السلام کی آسمان سے زمین پر نزول فرماوینگے اور دجال کو قتل کرینگی اور حضرت
صاحب الزمان کے پیچھے نماز پڑھینگے بسبب منسوخ ہونی شریعت اپنی کی اور بسبب واقف ہونے ہماری شریعت کی اور حضرت عیسے نی پیدا ہوتے
ہی کلام کیا یہہ ایک معجزہ اونکا تہا تاکہ لوگون کو معلوم ہو کہ یہہ پیغمبر ہے اور حضرت مریم سی تہمت موقوف ہو جاے اور مجاہد سے روایت ہے
کہ جسوقت مریم تنہا ہوتی تہی تو عیسے پیٹ مین اونسی باتین کرتے تہے اور جب کسی کام مین مشغول ہوتے تہے تو عیسے تسبیح خدا کرتے تہے اگرچہ
پیٹ مین مان کے بہت کم مدت رہی ہین اور ابن عباس سے روایت ہی کہ جب خدیجہ حضرت فاطمہ سی حاملہ ہوئی تو رسولخدا صلعم نے قریب
خدیجہ کے جاکر سنا کہ کسی سے باتین کرتی ہین پوچھا کہ اے خدیجہ کس سے باتین کرتی ہو کہا یا رسولخدا اس بچہ سی باتین کرتی ہون جو کہ میرے شکم مین ہے
حضرت نے فرمایا کہ اے خدیجہ خوشخبری ہو تجھکو کہ جبرئیل خوشخبری دیتا ہی مجھکو کہ یہہ فرزند جو تیری شکم مین ہی یہہ دختر ہی اور یہہ مان اماموں کی ہے
اور اسکی نسل سی ائمہ دین پیدا ہونگی کہ جنکی پیروی بندگان خاص کرینگی اور فرماتا ہی خدا حضرت عیسے کی حال مین کہ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ اور
باتین کریگا وہ عیسے آدمیونسی فِي الْمَهْدِ بیچ گہوارہ کی اور جسوقت کہ تیری گود مین دودہ پیتا ہو وَكَهْلًا اور ایام کہولت مین
جسوقت کہ ادہیڑ ہو جاے یعنی گفتگو کرنا اوسکا گہوارہ مین اور ایام کہولت مین برابر ہے اور کہلا حال واقع ہوا ہے وَمِنَ الصَّالِحِينَ
اور نیکون مین سے ہوگا کہ وہ پیغمبر خدا کا ہوگا پس جسوقت مریم نی کلام ملایکہ کا سنا تو قَالَتْ کہا تعجب کرکے کہ رَبِّ اے پروردگار میرے
أَنَّى يَكُونُ لِي وَلَدٌ کہانسے ہو واسطی میرے فرزند اور کیونکر صورت ہو مجھے فرزند کی پیدا ہونی کی وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ اور حال
یہہ ہے کہ نہین چھوا ہی مجھکو کسی آدمی نے اور پیدا ہونا بچہ کا بدون شوہر کے عادت کی خلاف ہی اور عورت سے بدون مرد کی پاس گئی کیونکر بچہ

ذکر ولادت عیسیٰ علیہ السلام و معجزات ان علیہ السلام

پیدا ہوگا کہا جبرئیل نے مریم کے جواب مین کَذٰلِکِ اسیطرح ہی کہ بلا شوہر ہے فرزند پیدا ہو اللّٰهُ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ خدا پیدا کرتا ہی جو
چاہتا ہی اِذَا قَضٰٓی اَمْرًا جسوقت حکم کرے کسی امر کو کہ اوسکا کرنا چاہی تو فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ پس سوا اسکی نہین کہ کہتا ہی واسطے اوسکی کہ
کُنْ فقط ہو تو اور عدم سے وجود مین فَیَکُوْنُ پس ہو جاتی ہی وہ اوسیوقت مقصود یہ ہی کہ جسوقت کسی چیز کا پیدا کرنا چاہیے تو بلا تاخیر وہ اوسیوقت
ہو جاتی ہے وَیُعَلِّمُهُ الْکِتٰبَ اور سکہلائیگا خدا اوس عیسی کو کتاب یعنی جو کتاب کہ اوس سے پہلے نازل ہوئی ہے وَالْحِکْمَةَ اور سکہلائیگا
اسکو حکمت کہ وہ علم حلال اور حرام کا ہی اور مراد شریعت سے ہی وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِیْلَ اور سکہلائیگا اوسکو توریت اور انجیل اور اگرچہ یہ بہی کتاب
مین داخل تہی لیکن واسطے انکی فضیلت کی علاحدہ انکا ذکر کیا ہے وَرَسُوْلًا یہہ معمول ہی بحذف مقدر کا یا ارسلت کا یعنے اور کرینگی ہم اوسکو
پیغمبر اِلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ طرف بنی اسرائیل کی اور وہ کہیگا کہ اَنِّیْ قَدْ جِئْتُکُمْ بِاٰیَةٍ تحقیق مین لایا ہون تمہارے پاس ایک نشانی اور علامت
مِّنْ رَّبِّکُمْ پروردگار تمہاری کی پاس سے کہ وہ علامت گواہ ہی میرے پیغمبر ہونیکی اور آیت سے مراد جنس آیت ہے نہ ایک آیت اسواسطے کہ خدا نے
پانچ علامتین اور نشانیان بیان کی ہین پہلی علامت یہ ہے کہ اَنِّیْٓ اَخْلُقُ لَکُمْ تحقیق کہ مین پیدا کرتا ہون یعنی بناتا ہون واسطے تمہارے
مِّنَ الطِّیْنِ کَهَیْئَةِ الطَّیْرِ مٹی سی مانند شکل پرندہ کی فَاَنْفُخُ فِیْهِ پس دم پہونکتا ہون مین بیچ اوسکی فَیَکُوْنُ طَیْرًا پس ہو جاتا
ہی وہ مٹی کا جانور پرندہ کہ اوسمین جان پڑجاتی ہے اور وہ پرواز کرجاتا ہے بِاِذْنِ اللّٰهِ بحکم خدا اور دوسرے علامت کو بیان کرتا ہی
کہ وَاُبْرِئُ الْاَکْمَهَ اور اچہا کرتا ہون مین مادر زاد اندہی کو وَالْاَبْرَصَ اور سفید داغ والیکو کہ اندہا تو بینا ہو جاتا ہی اور آنکہین اوسکی
روشن ہو جاتی ہین اور سفید داغ والیکا بدن صحیح اور درست ہو جاتا ہی کہ کوئی داغ اوسکی بدنپر باقی نہین رہتا ہے اور داغ
والیکا اچہا ہونا تیسرے علامت ہی اور چوتہی علامت کو بیان کرتا ہی کہ وَاُحْیِ الْمَوْتٰی اور زندہ کرتا ہون مین مردونکو بِاِذْنِ اللّٰهِ
ساتہہ حکم خدا کی اور باذن اللہ کو مکرر فرمایا ہے اسلئی کہ کسیکو وہم عیسے کے خدا ہونیکا نہو اور روایت ہے کہ حضرت عیسے نے چار
آدمی زندہ کئے ہین ایک تو بڑہیا کا بیٹا کہ ماں اوسکی اوسکو بہت روتی تہی حضرت عیسے کو اوسپر رحم آیا اور اوسکی بیٹے کو بحکم خدا زندہ کردیا
اور ایک دوست حضرت عیسے کا تہا کہ وہ مرگیا تہا اوسکو زندہ کیا کہ وہ بیس برس تک زندہ رہا اور اوسکی اولاد بہی پیدا ہوئی اور جب
تک وہ زندہ رہا کہاتا پیتا رہا اور ایک بوڑہیا کو زندہ کیا ہی کہ اوسکی واسطے قوم اوسکی بہت روتی تہے اور حضرت عیسے کی دعا سی
وہ زندہ ہوگئے اور چوتہے سام پسر نوح علیہ السلام کو زندہ کیا ہی کہ اوسکو مری ہوئی قریب چار ہزار سال کی عرصہ ہوا ہوگا حضرت عیسے
کی قوم نے کہا کہ اگر تو اوسکو زندہ کردے تو ایمان لاوین ہم تجہپر حضرت عیسے اوسکی قبر پر گئی اور کہا اوسکو کہ قم باذن اللہ اوسیوقت اوسکی
قبر شق ہوئی اور وہ اوسمین سی باہر نکلا اور بال اوسکی سفید تہے کہنے لگا کہ کیا قیامت آگئی حضرت عیسے نی فرمایا کہ نہین مینے خدا سی
درخواست کی تہی اوسنی تجہکو زندہ کردیا ہی تو تو جوان مرا تہا بال تیرے کیون سفید ہین کہا کہ تیری آواز سنکر مینے گمان کیا کہ قیامت
ہوگئی ہے اسواسطے اوسکی ہول سے بال میری سفید ہوگئی ہین پہر حضرت عیسے نی اوس سے کہا کہ مرجا تو بحکم خدا وہ اوسیوقت مرگیا اور
زمین مین چلاگیا اور حضرت امام حسین اور امام رضا علیہما السلام سے روایت ہے کہ جناب سید المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ نے
بہی مردہ زندہ کئے ہین ایکمرتبہ قریش حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئی اور عرض کی کہ ہماری مردونکو زندہ کردی حضرت صلعم نی
امیر المومنین علی ابن ابیطالب کو ہمراہ اونکی روانہ کیا اور فرمایا کہ جس جس آدمی کا یہہ نام لیوین باواز بلند تو اوسکو پکار نام اوسکا لیکر
کہ محمد صلعم فرماتا ہی کہ اوٹہو تم بحکم خدا حضرت علی ع اونکی ہمراہ گئی اور جس جسکا اونہونے نام لیا حضرت علی ع نے اوسکو پکارا کہ اے فلانی
الفلانی محمد صلعم کہتا ہی کہ اوٹہو تم بحکم خدا اوسیوقت وہ زندہ ہوگئی اور قریش نے اونسی باتین کی اور اونسی کہا کہ محمد صلعم پیغمبر ہوا ہی
اون لوگون نی کہا کہ ہم زندہ ہوتی تو اوسپر ایمان لاتی اور امام علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جناب رسولخدا صلعم مادرزاد اندہونکو

بہی اچہا کرتی تہی اور برص کے داغ والونکو بہی شفا بخشتی تہی اور دیوانونکو اچہا کرتی تہی اور چوپاؤن نی اور پرندون نی شیاطین اور جن نی اون
حضرت صلعم سی کلام کیاہی اور پانچوین علامت کو بیان کرتاہی کہ وَاُنَبِّئُکُمْ اور خبر دیتا ہون مین تمکو بِمَا تَاْکُلُوْنَ ساتہہ اوس چیز کی کہ کہاتی
ہوتم وَمَا تَدَّخِرُوْنَ فِیْ بُیُوْتِکُمْ اور ساتہہ اوس چیز کے کہ جمع کرتی ہوتم بیچ گہرون اپنی کی منقول ہی کہ چالیس آدمیون نی اتفاق کرکے
چند قسم کہانا کہ ہر ایک کہانا دوسرے کہانیکی غیر تہا اپنی اپنی گہر مین لائی اور اوسمین سی ایک قدر معین توکہایا اور باقیکا متفرق کرکے علیحدہ
علیحدہ ہر ایک جگہہ رکہدیا اور حضرت عیسے سے جاکر کہا کہ ہمکو خبر کرکہ ہمنے کیا کہایاہی اور کسقدر کہایاہی اور کسقدر باقی ہے جبرئیل علیہ السلام نے حضرت
عیسے کو سب بتلادیا اور عیسے نی ہر ایک کہانیکی خبر دی اوس کہانیکا خدا تعالی نے ذکر کیاہی اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَةً لَّکُمْ تحقیق بیچ اون پانچ
معجزونکی البتہ علامت اور نشانی ہی میرے دعوی نبوت کی راستی ہونیکی اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ اگر ہو تم ایمان لانیوالی اور باور کرنیوالی نہ عناد اور انکار
کرنیوالی وَمُصَدِّقًا لِّمَا اسکا عطف رسولا پر ہی اور حال بہی ہوسکتاہی اور تقدیر اوسکی وجئتکم مصدقا ہی یعنی اور آیا ہون مین تمہارے
پاس جسوقت کہ تصدیق کرنیوالا اور سچا کرنیوالا ہون لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ واسطی اوس چیز کی کہ آگے مجہسے ہے مِنَ التَّوْرٰىةِ کہ وہ توریت ہے
کتاب موسے کی وَلِاُحِلَّ لَکُمْ اور آیا ہون مین تاکہ حلال کرون مین واسطی تمہارے بَعْضَ الَّذِیْ حُرِّمَ عَلَیْکُمْ یعنی وہ چیز کہ حرام
کی گئی تہی اوپر تمہاری موسے کی شرع مین مثل چربی اور گوشت ماہی اور شتر اور تعظیم یوم شنبہ کی وَجِئْتُکُمْ بِاٰیَةٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ اور
لایا ہون مین تمہارے پاس نشانی نبوت کی پروردگار تمہاریکی طرف سی کہ وہ معجزے ہین کہ دلالت کرتے ہین میری نبوت پر فَاتَّقُوا اللّٰهَ
پس ڈرو تم خدا سی میری مخالفت کرنے مین وَاَطِیْعُوْنِ اور فرمانبرداری کرو تم میرے اِنَّ اللّٰهَ رَبِّیْ تحقیق کہ خدا پروردگار میرا
ہے وَرَبُّکُمْ اور پروردگار تمہارا ہے فَاعْبُدُوْهُ پس عبادت کرو تم اوسکو هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ یہہ ہے راہ سیدہی کہ
منزل مقصود کو پہونچانے ہے اور کہتے ہین کہ یہودیون نے معجزات ظاہر اور روشن حضرت عیسے کی دیکہی اور پہر اونکا انکار کیا
اور اونسی عناد کرنیکی یہانتک کہ ارادہ اونکی قتل کا کیا اوسمقدمہ مین خدا تعالی بیان کرتاہی کہ فَلَمَّا اَحَسَّ عِیْسٰی پس جسوقت کہ
دریافت کیا عیسے نی مِنْهُمُ الْکُفْرَ اون یہودیون سے کفر کو یعنی وہ امر کہ جو دلالت کرتاتہا اونکی کفر پر کہ اون لوگون نے آپسمین مشورہ اور
اتفاق کیا تہا عیسے علیہ السلام کی قتل پر اوسوقت قَالَ کہا عیسے نی اون لوگون سے کہ جو اوپر ایمان لائی تہی مَنْ اَنْصَارِیْ کون ہین مدد
کرنیوالی میری تم مین سے کہ پناہ لیجانی والی ہین اِلَی اللّٰهِ طرف خدا کی دشمنون سے قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ کہا حواریون نی جو کہ
اوسپر ایمان لائی تہی کہ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ہم ہین مددگار خدا کی یعنی نصرت کرنیوالی اوسکی دین کے اور کہتے ہین کہ حور بلغت میں
سفید خالص کو کہتی ہین اور وہ لوگ لباس سفید جو پہنتے تہے اسواسطے اونکو حواری کہتے ہین اور بعضی کہتے ہین کہ وہ دہوبی تہے کہ کپڑون
کو سفید کرتے تہے اسواسطے اونکو حواری کہتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت مریم نے حضرت عیسے کو رنگریز کی سپرد کیا تہا کہ وہ اپنا
کام اونکو سکہلاوی ایکروز وہ رنگریز طرح طرحکے رنگ کی کپڑی بہت سی اونکو دیکر کہین کو گیا اور حضرت عیسے سے کہا کہ ان سبکو
رنگ لینا اونہون نے وہ سب کپڑی نیل کے ماٹ مین ڈالدی اور کہا کہ خداوندا جیسا مین رنگ چاہتاہون ویساہی ہوجاے
اور اوسکی اوستادنی یہہ حال دیکہا تو غل مچایا اور کہا کہ تونی سب کپڑی خراب کردی اور لوگ وہان جمع ہوگئے اور حضرت عیسے
نے اپنے استاد سے کہا کہ جیسا تو رنگ چاہی دیساہی لی جس رنگ کو اوسنی کہا وہی رنگ عیسے نے نیل کے ماٹ مین سے نکالکر
اوسکو دیدیا یہہ معجزہ دیکہکر سب لوگ ایمان لائی وہ حواری حضرت عیسے کی تہی اور امام رضا علیہ السلام فرماتی ہین کہ ہماری نزدیک
حواری وہ لوگ ہین کہ جو اپنے نفسون مین خالص تہے اور لوگونکو خالص کرتے تہی گناہونکی چرک اور میل سے بسبب وعظ اور نصیحت
کے اور وہ بارہ شخص تہے اور سب سے زیادہ فاضل اور عالم الوقا تہا حاصل یہہ ہے کہ اون حوارین نے کہا کہ ہم نصرت

کرنیوالی دین خدا کی ہین پس اٰمَنَّا بِاللّٰہِ ایمان لائی ہین ہم ساتھہ خدا کی کہ اوسکو واحد ہم جانتی ہین وَاشْهَدْ اور گواہ رہ تو ہمارا ہی جیسے
قیامت کے روز نزدیک خدا کے بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ساتھہ اسکی کہ تحقیق ہم اسلام کو قبول کرنیوالے اور فرمانبرداری کرنیوالی کل احکام خدا کے
ہین اور بعد اوسکے کہا اونہون نے کہ رَبَّنَا اے پروردگار ہمارے اٰمَنَّا بِمَا اَنْزَلْتَ ایمان لائی ہم ساتھہ اوس چیز کے کہ نازل کی ہے
تو نے یعنی ایمان لائی ہم انجیل پر وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ اور تابعداری کی ہمنے پیغمبر کی کہ وہ عیسے ہی فَاكْتُبْنَا پس لکھہ تو ہمکو مَعَ
الشّٰهِدِيْنَ ہمراہ گواہی دینے والون واحدیت خدا کی یعنی ہمارے نامون کو ثابت کر تو اون لوگون کی زمرہ مین کہ جو ایمان لائی ہین خدا پر
اور تمام پیغمبرون پر اور اب خدا تعالی اشارہ کرتا ہے طرف اوس امر کے کہ یہودیون نے حضرت عیسے کا سولی پر چڑہانا چاہا تہا اور خدا تعالی نے
اونکو بچالیا اور سردار یہودیون کا کہ جسکا نام یہودا تہا اور حضرت عیسے کو قیدخانہ مین سے واسطے سولی دینے کی باہر لانیکو گیا تہا وہ تو حضرت عیسے کیصورت
بنگیا اور اوسکو عیسے کی شبہہ مین سولی دیدی اور حضرت عیسے کو جبریل اوسکی سولی دینے سے پہلے روشندانہین سے باہر نکالکر لیگئے اور آسمان پر اونکو روانہ کیا چنانچہ
فرماتا ہی خدا کہ وَمَكَرُوْا اور مکر کیا اون یہودیون نے اسطرح سے کہ پوشیدہ ایک جماعت کو اونہونے بہیجا تاکہ عیسے کی قتل کا قصد کرین اور جسجگہہ کہ
قابو پائین وہان اونکو قتل کرین اور مشہور اس قصہ مین یہہ ہی کہ طرح طرح کے حیلون سے ایکشب حضرت عیسے کو گرفتار کرکے ایک گہر مین قید کیا اور
قید ہونیسی پہلی حضرت عیسے نی حوارین کو جو کچہ وصیت کرنی تہی وہ وصیت کرکے فراغت کی تہی اور حکم دیا تہا کہ تم اطراف عالم مین متفرق
ہوجانا اور جس شب کو یہودیون نے حضرت عیسے کو قید کیا تہا اوسکے صبحکو ارادہ کیا کہ قیدخانہ مین سے باہر لاکر اونکو سولی پر چڑہائین
اور یہودا سے کہا کہ تو عیسے کو قیدخانہ سے باہر نکالکر لا اور جبریل بحکم خدا حضرت عیسے کو اوسی شب روشندانہین سے باہر نکالکر آسمان پر لیگئے
تہے اور یہودا حضرت عیسے کے لانیکو علے الصباح قیدخانہ کے اندر گیا لیکن حضرت عیسے کو وہان نہ دیکہا حقتعالے نے یہودا کیصورت عیسے کی
صورت کی مشابہ کردی اور یہودا نی حضرت عیسے کو جو اوس قیدخانہ مین نہ پایا تو مایوس ہوکر باہر چلا آیا اور چاہا کہ اپنی یارون سی بیان
کرے کہ عیسے اس گہر مین نہین ہے لوگون نے اوسکو بات کرنے کی بہی مہلت نہ دی اور اوس سے لپٹ گئی اور وہ ہر چند فریاد کرتا تہا اور
کہتا تہا کہ مین تو یہودا ہون تمہارا یار مجہکو کسواسطے گرفتار کرتے ہو اوسکے یارون نے کچہ نہ سنا اور اوسکو عیسے جانکر سولی پر چڑہادیا اور اوسکو
سولی دیکر بعد اوسکی لاشہ پر اوسکی تیر مارے اور بعد اوسکی یہودا اپنی صورت پہلی پر ہوگیا اور تواریخ کی کتابون مین لکہا ہی کہ جس شب
حضرت عیسے کو آسمان پر لیگئے وہ شب ماہ رمضان کی تہی اور شب قدر تہی اور کہتے ہین کہ وہ اکیسوین ماہ رمضان کی تہی حاصل یہہ ہے کہ
خدا تعالی فرماتا ہی کہ یہودیون نی مکر کیا کہ کسی حیلہ سے عیسے کو قتل کرین وَمَكَرَ اللّٰهُ اور جزا مکر کی دی خدا نی اونکو کہ یہودا کو جو کہ اونکا
سردار تہا عیسے کیصورت مین کرکے سولی دلوائی اور عیسے کو بچاکر آسمان پر لیگیا وَاللّٰهُ اور خدا خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ بہتر مکر کرنیوالونکا ہے
کہ سب مکر کرنیوالون سے قوی زیادہ ہے فریب نخا نہین اوسجگہہ سے کہ گمان جسجگہہ سے ہو اور فرماتا ہی خدا کہ اِذْ قَالَ اللّٰهُ کہ تو
اے محمد صلعم اوس وقت کو کہا خدا نی کہ يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ اے عیسے تحقیق کہ مین پورا کرنیوالا اجل تیری کیا ہون وقت مقرر تک یعنی
کہ اوس سی پہلی تجہکو کوئی قتل نہین کرسکتا ہی اور مین نگاہ رکہنیوالا تیرا ہون اوس وقت تک یہان تک کہ وقت تیری اجل کا آئی وَرَافِعُكَ اِلَیَّ
اور اوٹہانیوالا تیرا ہون طرف کرامت اپنی کی اور بلند کرنیوالا تیرا ہون مقام بلند مین کہ وہ آسمان ہے اور مسکن ملایکہ کا ہے وَمُطَهِّرُكَ
اور پاک کرنیوالا تیرا ہون صحبت مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اون لوگون سے کہ کافر ہوئی ہین وہ اور رہائی دینے والا تیرا ہون
ناپاکی قصد اونکی سے وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ اور کرنے والی اون لوگونکا کہ پیروی کی ہی اونہونے تیری مومنین مین سے فَوْقَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اوپر اور بالا اون لوگون کے کہ کفر کیا ہے اونہون نے اور مراد اون لوگونسے یہود ہین اور یہہ اوسوقت کا ذکر ہی کہ
نصارے غالب ہوئی یہودیون پر حجت اور دلیل سے اور نبوت حضرت عیسے کی اونہون نے ثابت کی اور یا یہہ کہ غالب ہوئی شمشیر سے اور

یہودی سلمانان نصاری پر کبھی غالب نہین ہوی پس جو لوگ کہ ایمان لاے عیسے کی نبوت پر وہ ہمیشہ غالب رہینگے یہود پر إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ دن قیامت
تک ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ پہر طرف میری پہر آنا تمہارا ہی سب کا یعنی عیسے کا اور اوسکی فرمانبردارونکا اور اوسکی انکار کرنیوالونکا فَأَحْكُمُ بَيْنَكُمْ پس حکم
کرونگا مین درمیان تمہارے فِيمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ بیچ اوس چیز کی کہ تم بیچ اوسکی خلاف کرتے ہو یہود تو اعتقاد موسی پر رکہتے ہین اور عیسے
اور محمد کے منکر ہین اور نصاری موسی اور عیسے کو مانتے ہین اور محمد کا انکار کرتے ہین اور تین خداونکا اعتقاد رکہتے ہین اور مومنین کہتے ہین کہ
موسی اور عیسی اور محمد سب حق ہین یا تینون پیغمبر بہیجے ہوے خدا کے ہین اور اب ان تینون فرقونکی جزا مین خدا تعالی فرماتا ہے کہ فَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا
پس لیکن جو لوگ کہ کافر ہوے یعنی یہود اور نصارا فَأُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا پس عذاب کرونگا مین اونکو عذاب سخت فِي الدُّنْيَا بیچ
دنیا کی کہ قتل اور غارت کرونگا اور جزیہ اونپر رکہونگا وَالْآخِرَةِ اور بیچ آخرت کی کہ ہمیشہ وہ دوزخ مین جلا کرینگے وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِينَ اور نہ ہونگے
واسطے اونکے نصرت کرنیوالے اور مددگار کہ آتش دوزخ سے اونکو رہائی دلاوین اور من ناصرین مین من زائد ہی وَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا
اور لیکن جو لوگ کہ ایمان لائے ہین خدا پر اور محمد صلعم کی نبوت پر وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اور عمل کیے اچہے نیک فَيُوَفِّيهِمْ أُجُورَهُمْ
پس پورا دیگا اونکو خدا اجر اونکا دنیا مین تو نیکنامی اور عزت سے اونکو رکہیگا اور آخرت مین درجہ اونکا بلند کریگا اور فیوفیہم کو حفص نے
یاے سے پڑہا ہے غائب کا صیغہ اور باقیون نے نون سے پڑہا ہے متکلم کا صیغہ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ اور خدا نہین دوست رکہتا ہے ظلم کرنیوالونکو
کہ ایمان اور طاعت کو چہوڑ کر کفر اور گناہونکو اختیار کرتے ہین ذَٰلِكَ یہہ کلام جو کہ مذکور ہوا ہے قصہ مین عیسی کے اور سواے اوسکی نَتْلُوهُ عَلَيْكَ
پڑہتے ہین اوسکو اوپر تیرے کہ وہ مِنَ الْآيَاتِ نشانیون اور حجتون مین سے ہی کہ جو دلالت کرتے ہین تیری نبوت کی راست اور
درست ہونے پر وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ اور نصیحت محکم مین سے ہے کہ جسمین تمام حکمت بہری ہوی ہے کہ شامل ہے حلال اور حرام کے حکم کو اور
کہتے ہین کہ نصارا نے بیچ قصہ عیسی کے خدمت رسولخدا صلعم سے کہا کہ تو کسواسطے عیسے کو گالی دیتا ہے کہ تو اوسکو بندہ کہتا ہے حضرت نے
فرمایا کہ عیسے کو بندہ خدا کا کہنا ہرگز گالی نہین ہے وہ بیشک بندہ خدا کا اور بہیجا ہوا اوسکا ہے یہہ سنکر نصاراے نجران کی غصہ ہوے
اور کہنے لگے کبہی ایسا نہین دیکہا اور نہ سنا ہے کہ فرزند بدون باپ کی پیدا ہو اللہ تعالی نے اونکی جواب مین فرمایا کہ إِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ عِندَ اللَّهِ
تحقیق مثال عیسے کی نزدیک خدا کے یعنی حال عیسے کا اور صفت اوسکی خدا کی نزدیک كَمَثَلِ آدَمَ مانند آدم کے ہے اور تمکو یقین ہے
اور اعتقاد رکہتے ہو کہ آدم بدون باپ اور ماں کی پیدا ہوا ہے اور اوسکو تم خدا کا بیٹا نہین کہتے ہو اور جو شخص کہ ماں سے بدون باپ کے پیدا
ہوا ہو اوسکو کسواسطے خدا کا بیٹا کہتے ہو اور جیسے کہ آدم خلاف عادت کے پیدا ہوا ہے ایسے ہی عیسی پیدا ہوا ہے فرق ان دونون مین کیا ہے
اور اگر زیادہ تعجب ہے تو آدم مین ہے کہ وہ بدون ماں اور باپ کی پیدا ہوا ہے کہ خَلَقَهُ مِن تُرَابٍ پیدا کیا ہے اوسکو مٹی سے ثُمَّ قَالَ لَهُ
پہر کہا واسطے اوس آدم کے بعد پیدا کرنے قالب کے کہ خدا کی حکم سے كُن ہو تو زندہ فَيَكُونُ پس ہو گیا وہ فی الحال یہہ حکایت حال ماضی
کی ہے الْحَقُّ یہہ خبر مبتدا محذوف کی ہے اور تقدیر اوسکی ہو الحق ہے یعنی وہ وصف عیسے کا حق ہے کہ جو نازل ہوا ہے مِن رَّبِّكَ پروردگار تیری
طرف سے کہ وہ مثل آدم کے ہے فَلَا تَكُن پس نہ ہو تو مِّنَ الْمُمْتَرِينَ شک کرنیوالون مین سے اور ثابت قدم رہ تو اس امر پر کہ عیسے بندہ
خدا کا ہے اور پیغمبر اوسکا اور خطاب اسمین ہر ایک سننے والے کیطرف ہے اور یا رسولخدا کیطرف خطاب ہے اور مراد اوس سے ہر ایک آدمی
امت کا ہے یعنے اے مومنین تم اون لوگونمین سے مت ہو جو کہ عیسے کو مثل آدم کی ہونمین شک کرتے ہین اور اوسکو فرزند خدا کہتے
ہین اور اب خدا تعالی آیہ مباہلہ کا ذکر کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ فَمَنْ حَاجَّكَ پس جو شخص کہ جہگڑا کری تجہسے نصرانیون مین سے اے محمد صلعم
فِيهِ بیچ اوس عیسی کے یعنی جو کوئی عیسے کی مقدمہ مین تجہسے جہگڑا کری اون نصرانیون مین سے اے محمد صلعم اور وہ اپنی اعتقاد باطل پر رہین
مِن بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ بعد اسکی کہ آیا ہے تجہکو علم مین سے یعنے بعد اسکی کہ جانتا ہے تو نی اس امر کو کہ عیسے خدا کا بندہ اور پیغمبر ہے

فقل پس کہہ تو محمد صلعم کہ تعالوا آؤ ہم ہی نصرانیو واسطی مباہلہ کرنیکی کہ ندع بلاوین ہم ابناءنا وابناءکم بیٹون اپنون کو اور بیٹون تمہارے
کو یعنی ہم اپنی بیٹونکو بلاوین اور تم اپنی بیٹونکو بلاؤ ونساءنا ونساءکم اور عورتون اپنیونکو اور عورتون تمہاریکو یعنے ہم عورتون اپنے
کو بلاوین اور تم عورتون اپنی کو بلاؤ وانفسنا وانفسکم اور نفسون اپنی کو اور نفسون تمہاریکو یعنی ہم اونکو بلاوین کہ جو ہماری بمنزلہ نفسون
کے ہین اور تم اونکو بلاؤ کہ جو تمہاری بمنزلہ نفسون کے ہین اور مراد اس سے یہہ ہے کہ ہم اپنے بیٹون کو اور اپنی عورتون کو اور جو کہ ہمارے
بمنزلہ نفسون کی ہین ان سب کو ہمراہ لیچلین اور تم اپنے بیٹون اور عورتون اور اونکو جو تمہارے بمنزلہ نفسون کی ہین ہمراہ اپنی لیچلو
اور چلکے مباہلہ کرین ثم نبتہل پہر لعنت کرین ہم دروغگو پر فنجعل لعنۃ اللہ پس کرین ہم لعنت خدا کی علی الکذبین اوپر
جہوٹ بولنے والونکی اور فنجعل لعنت اللہ عطف بیان ہے نبتہل کا اسواسطی یہ معنی مین ایک ہی ہین حاصل یہ ہے کہ ہم دونون جہوٹ کہنے والو پر لعنت کرین تاکہ
عذاب خدا کا جہوٹونکی طرف متوجہ ہو اور اہل حق اہل باطل سے جدا ہو جاوین اور منقول ہے کہ جسوقت یہ آیت نازل ہوئی تو جناب رسولخدا صلعم نے نجران کی نصارا کو
طلب کیکی فرمایا کہ ہر چند تمسی ہم گفتگو مین غالب ہوتی ہین لیکن تم زیادہ عناد کرتی ہو اور جہگڑتے ہو آؤ ہم اور تم آپسمین مباہلہ کرین یعنی دعا کرین کہ جو کوئی باطل
پر ہو اوسپر لعنت خدا کی نازل ہو نصارا اس امر پر راضی ہوئے اور شہر کے باہر ایک جگہہ مباہلہ کیواسطی مقرر کی اور نصارا اپنی مکانو مین جمع ہوکر مشورہ کیا
عاقب سے کہ سب سی زیادہ عالم اونکی مذہب مین تہا اوسنی اون نصرانیونسی کہا کہ تم خوب جانتی ہو کہ محمد صلعم پیغمبر برحق ہین اگر ہم اوس سی مباہلہ
کرینگی تو ایک نصرانی زمین پر باقی نرہیگا اور اسقف نے کہا کہ اے قوم اگر محمد ؐ اپنے اصحاب کے ہمراہ مباہلہ کرے تو ہم اوس سے
مباہلہ کرینگی اور اگر وہ اپنی یگانون کی ہمراہ مباہلہ کریگا تو خوف کرنا چاہیے کہ اسصورت مین وہ راستگو ہے جبکہ صبح ہوئی تو اصحاب باوقار صف باندہکر دولتسرا پر رسولخدا
صلعم کی سامنے کہڑی ہوئے اس امید مین کہ ہمکو مباہلہ کیواسطی اپنی ہمراہ لیچلینگے اس عرصہ مین سلمان فارسی ایک کملی سرخ اور چار چوب لیکر حضرت کی دولتسرا سے باہر
آئی اور وعدہ گاہ پر جاکر ایک سایبان کہڑا کیا اور بعد اوسکی جناب رسولخدا صلعم اپنی دولتسرا سے باہر آمد ہوئی اور حضرت علی کی حجرہ مین تشریف
لیگئے اور حضرت علی کا ہاتہہ پکڑ کر اپنے ہمراہ لیا اور حسنین کو حکم دیا کہ تم ہمارے آگی آگی چلو اور جناب فاطمہ زہرا سی فرمایا کہ تو ہمارے پیچھے پیچھے چل
اور اصحاب مین سے کسیکو ہمراہ اپنے نہ لیا اور جسوقت وعدہ گاہ پر پہنچی تو امیر المومنین سے فرمایا کہ مین تو دعا کرتا ہون اور تم چارون آدمی
آمین کہو اور اسقف نصرانی نے انکو دیکہا تو پوچہا کہ محمد کے ہمراہ یہ کون ہین کسینی کہا کہ یہہ جوان تو اوسکی چچا کا بیٹا اور داماد اوسکا ہے اور یہہ
عورت اوسکی دختر نیک اختر ہے اور یہہ دو لڑکی اوسکی نواسے ہین یہہ سنتی ہی خوف اوسکی دل مین پیدا ہوا اور کہنے لگا کہ اے نصارا
اگر اسکو کچہہ خوف ہوتا تو یہہ اپنے یگانون کو مقام خوف مین نہ لاتا اسنے مباہلہ نکرنا چاہیے یہہ سنکر سب نصرانیون نے کہا کہ مناسب ہے
کہ مصالحہ کرنا چاہیے اسقف جناب رسولخدا صلعم کے پاس آیا اور کہا کہ ہم مباہلہ نہین کرتے ہین ہم سے تم صلح کرلو جسطرح سے کہ مرضی
ہو جناب رسولخدا صلعم نے دو ہزار حلہ بطور جزیہ کی مقرر کئے کہ قیمت ایک حلہ کی چالیس درہم ہوتی تہے اور ایک درہم تخمیناً سوا دو ماشہ
چاندی کا ہوتا ہے جب یہہ مقرر ہو لیا تو نصارا اپنے شہر کو چلے گئے اور رستہ مین عاقب نے کہا کہ واللہ ہم اور تم سب جانتے ہین کہ محمد ؐ
پیغمبر برحق ہے اگر وہ مباہلہ کرتا تو کوئی تم مین سے زندہ باقی نرہتا اور جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہی کہ اگر نصارا مجہسے مباہلہ کرتی تو عذاب
خدا اونپر نازل ہوتا اور بندرون اور خوکون کی صورت مین وہ ہو جاتے اور تمام باشندے نجران کی یہانتک کہ پرندے بہی دہانکی
جل جاتی اور اس آیت سی کئی مقصود ثابت ہوئی ایک تو فضیلت اہلبیت رسول کی تمام امت پر اسواسطی کہ سواے انکی اگر اور کوئی بہی
ایسا مقرب اور مقبول درگاہ الہی ہوتا تو رسولخدا صلعم البتہ اوسکو بہی واسطی دعا کی ہمراہ اپنی لیجاتی پس معلوم ہوا کہ مثل اونکی اور
کوئی ایسا برگزیدہ نہ تہا اور دوسرے یہہ ثابت ہوا کہ حسنین علیہما السلام جناب رسولخدا صلعم کے بیٹے ہین اور دختر کا فرزند اپنا فرزند ہے
اور تیسرے یہہ کہ فاطمہ علیہا السلام کی فضیلت سب عورتون پر ثابت ہوئی اور تائید کرتی ہے اوسکو وہ حدیث کہ فرمایا ہے رسولخدا

صلعم کی کہ فاطمہ پارہ جگر میری ہی اور وہ سردار زنان عالم کی ہی اور سردار زنان جنت کی سی اور اس سے ایک اور بہتر مقصود ثابت ہوا اور وہ یہہ ہے
کہ اکثر اطلاق نسار کا ازواج پر ہوتا ہی چنانچہ کہتے ہین کہ فلانیکی عورت یعنے زوجہ اوسکی پس جسوقت کہ نسا کی لفظ آیۂ مباہلہ مین حضرت صلعم کی
بیبیان مراد نہوئی باوجودیکہ وہ لفظ مخصوص اونکی ہے واسطے تہا بلکہ یہان بہی مراد نسا کی فاطمہ زہرا ہوئی تو آیہ تطہیر مین مراد اہلبیت سے کہ وہ
لفظ عام ہے اور اولاد اور بی بی اور غلام اور لونڈی کو سبکو شامل ہی تو اوس سے بیبیان رسولخدا صلعم کی کیونکر مراد ہونگی بلکہ وہان بہی یہہ
لوگ مراد ہین جوکہ مقبول درگاہ الہی ہین اور تطہیر ایسے ہی لوگون کے واسطے چاہیے سزاوار ان لوگون کے واسطے کہ جنکے حق مین
خداتعالی نقل فرماتا ہی پیغمبر کے قول کو کہ فقد صدقت نفسی اور جو تہی یہہ کہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ علی نفس رسول ہے یعنی وہ کہ بمنزلہ نفس رسولخدا کے
ہی اور انفسنا کی لفظ سے نفس رسول مراد لینا اور علی کو ابنا مین داخل کرنا کمال تعصب اور چشم پوشی حق صریح سے ہے اسواسطے کہ اپنے نفس کو
کوئی نہین بلاتا ہی بلکہ غیر کو بلاتی ہین اور ابنا مین اگر علی داخل ہون تو فاطمہ کا داخل ہونا ابنا مین بدرجہ اولی تہا اور نسا کا ذکر کرکے
کلام فصیح کو دراز کرنیکی کیا احتیاج تہی بلکہ خدا کو تو فضیلت اہلبیت کی لوگو پر ظاہر کرنی منظور تہی کہ حسن اور حسین فرزندان رسولخدا ہین
اور تائید کرتی ہے اسکو وہ روایت کہ حضرت علیؑ نے جنگ صفین مین محمد حنیفہ کو لڑتے ہوئے دیکھکر فرمایا کہ حقیقت مین تو فرزند میرا ہے لوگون
نی پوچہا کہ حسنین کیا تمہارے فرزند نہین ہین فرمایا کہ وہ رسولخدا کی فرزند ہین اور نسا مین صاحب شرف اور منزلت فاطمہ زہرا ہے
چنانچہ معلوم ہے اور مشہور ہے اور علی نفس رسول ہی کہ سوائے شرف نبوت کی جو فضیلت کہ جناب رسولخدا صلعم کو حاصل تہی وہ ہی علیؑ کو ہی
اور تائید کرتی ہے نفس رسول ہونیکو وہ روایت کہ سوال کیا کسینے جناب رسولخدا سے حضرت کی بعض اصحاب سے آنحضرت نے کہا کہ وہ علی ہی حضرت نے
فرمایا کہ تونے نہین سوال کیا تہا مجہسے مگر آدمیون سے اور نہین سوال کیا تہا تونے مجہے نفس سے یعنے علیؑ کہ میرا نفس ہے تونے اوس سے سوال نہین کیا تہا
اور فرمایا ہی رسولخدا صلعم نے کہ مین اور علیؑ ایک نور سے پیدا ہوئے ہین اور فرمایا ہے رسولخدا صلعم نے کہ کل آدمی متفرق درختون سے پیدا ہوئے
ہین اور مین اور علیؑ ایکدرخت سے پیدا ہوئے ہین اور فرماتے ہی رسولخدا صلعم کہ مین علیؑ سے ہون اور علیؑ مجہسے ہی اور فرمایا ہی رسولخدا صلعم نے
کہ اے علیؑ گوشت تیرا گوشت میرا ہی اور خون تیرا خون میرا ہے اور واسطے نہایت اختصاص اور کمال محبت کی جو درمیان رسولخدا اور علیؑ کی تہی
علیؑ کو نفس رسول فرمایا ہی پس ایسی بزرگ پر کسی دوسرے کو فضیلت دینی بڑی بی انصافی ہی بجز عداوت علیؑ کے اور کیا کہا جائے اور اب خدا
تعالی نصارا کی رد مین فرماتا ہے کہ اِنَّ ھٰذَا تحقیق یہ یعنی جو کچہ مذکور ہوا ہے قصہ عیسی اور مریم کا سوائے اسکی لَھُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ البتہ
وہ قصہ حق اور درست ہین وَمَا مِنْ اِلٰہٍ اور نہین ہی کوئی معبود سزاوار پرستش کے اِلَّا اللّٰہُ سوائے خدا کی کہ مستحق ہونا عبادت کا
اوسکو ثابت ہے وَاِنَّ اللّٰہَ لَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ اور تحقیق کہ خدا البتہ وہ غالب ہے سب پر حکمت والا ہے کہ جو کام ہے اوسکا وہ محکم
ہی اور موافق حکمت اور مصلحت کے ہی اور سوائے اوسکی اور کوئی ایسا نہین ہے کہ شریک خدا کہین ہو اور قابل پرستش کے ہو
فَاِنْ تَوَلَّوْا پس اگر پہر جائین وہ نصارا مباہلہ سے اور خداتعالی کی وحدانیت کا باوجود واضح ہونی اوسکی دلیلونکی اقرار نکرین تو
۶ ع ۹ ۱۴ فَاِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ بِالْمُفْسِدِیْنَ پس تحقیق خدا جاننے والا ہے اور عالم ہے ساتہ فساد کرنیوالون تباہ کارون کے کہ باوجود ظاہر ہونے
علامتون وحدانیت خدا کی اقرار نہین کرتے ہین وحدانیت خدا کا اور شرک کئی جاتی ہین کہ عیسے کو خدا کا بیٹا کہتے ہین اور کہتے
ہین کہ نصاری نجران کی مدینہ مین آئے تو مدینہ کے یہودیون نی حضرت ابراہیم کی مقدمہ اونسے مناظرہ اور بحث کی یہود کہتے
تہے کہ ابراہیم یہودی تہا اور نصارا کہتی تہی کہ ابراہیم نصرانی تہا یہہ جہگڑا لیکر واسطے فیصلہ کے رسولخدا صلعم کے پاس آئے حضرت
نے فرمایا کہ ابراہیم نہ یہودی تہا اور نہ نصرانی تہا بلکہ مسلمان تہا یہودیون نے حضرت سے کہا کہ غرض تیرے یہہ ہے
کہ ہم تیرے حق مین وہ کہین کہ جو نصاری نے عیسے کے حق مین کہا ہے اور نصارا نی حضرت سے کہا کہ تو جانتا ہے

ہی کہ ہم بڑی حقیقت وہ کہین کچو یہودیون نے عزیر کی حقین کہا ہی خدا تعالی نے واسطی رد کرنی اونکی قول کی یہ آیت نازل کی اور فرمایا کہ قُلْ
کہہ تو محمد صلعم کہ یَآ اَهْلَ الْكِتٰبِ ای اہل کتاب یعنی ای یہود و نصارا تَعَالَوْا آو تم اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ طرف کلمہ برابر اور راست اور درست کی
بَیْنَنَا وَبَیْنَكُمْ درمیان ہمارے اور درمیان تمہاری کہ کسی پیغمبر نے اوسمین اختلاف نہین کیا ہی اور کوئی کتاب خدا کی اوسکی مخالف نہین ہے
اور کلمہ راست اور درست اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ یہہ ہے کہ نہ پرستش کرین ہم مگر خدا کو بوحدانیت وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا اور نہ شریک
کرین ہم ساتہہ اوسکے کسی چیز کو کہ سوا اوسکی کسی دوسرے کو معبود نہ جانین وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا اور نہ پکڑے یعنی نہ مقرر
کرے بعض ہمارا بعض کو پروردگار اپنی مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوائے خدا کی جو کہ معبود حق ہے اور نہ کہین ہم کہ عیسے بیٹا خدا کا اور عزیر
بیٹا خدا کا ہے اور نہ پیروی کرین ہم علما کی اوس چیز مین کہ جو اونہون نے حلال کو حرام کردیا ہی اور حرام کو حلال کردیا ہے اسواسطے کہ ہر ایک
اونمین سے بعض ہمارا البتہ ہے مثل ہماری اور کہتے ہین کہ جسوقت نازل ہوئی یہ آیت اتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ
تو کہا عدی بن حاتم نے کہ یا رسول اللہ ہم ان احبار اور رہبان کو پرستش نہین کرتے تہے حضرت نے فرمایا کہ کیا وہ واسطے تمہارے حلال کو
حرام اور حرام کو حلال نہین کرتے تہے اور تم اوسکی موافق عمل نہین کرتے تہے کہا کہ ہان حضرت نے فرمایا کہ یہی مراد اوس آیت سی ہے اور
لا یتخذ و کا عطف الا نعبد پر ہے اسواسطے وہ منصوب ہے فَاِنْ تَوَلَّوْا پس اگر پہر جاوین وہ اہل کتاب اس کلمہ حق سی تو فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا
پس کہو تم ای مسلمانو کہ گواہ رہو تم اے اہل کتاب بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ساتہہ اسکی کہ ہم اسلام لانیوالی اور مسلمان ہین کہ ہم توحید سے ہرگز
نہ پہرینگی اور تم پہر گئی ہو اور اب تمکو اقرار کرنا چاہیے کہ ہمکو تم مسلمان کہو نہ اپنی تئین یَآ اَهْلَ الْكِتٰبِ ای اہل کتاب یعنی اے یہود اور نصارے
لِمَ تُحَآجُّوْنَ کسواسطے جہگڑتی ہو تم فِیْٓ اِبْرٰهِیْمَ بیچ دین ابراہیم کی کہ یہودی تو تم مین سے کہتے ہین کہ وہ یہودی تہا اور نصارا کہتے
ہین کہ وہ نصرانی تہا وَمَآ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ اور حال یہہ ہے کہ نہین نازل کی گئی ہے توریت جسپر یہودی عمل کرتے تہے وَالْاِنْجِیْلُ
اور نہ انجیل نازل کی گئی ہے کہ جسپر نصاری عمل کرتے ہین اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ مگر بعد اوس ابراہیم کی یعنی ابراہیم سے موسے تو ایک ہزار
سال پیچہے ہوا ہے اور عیسے ابراہیم کے دو ہزار سال بعد ہوا ہے پس جسوقت ابراہیم ہوے اور عیسے سے پہلے اسقدر مدت ہوا ہی تو وہ
یہودی یا نصرانی کیونکر ہوگا اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ کیا پس نہین سمجہتے ہو کہ یہہ امر محال ہے اور باوجود اسکی کہ تم توریت اور انجیل مین پڑہتے
ہو کہ وہ مسلمان تہا اور خدا کی وحدانیت کا اعتقاد رکہتا تہا اور توریت اور انجیل مین بہی اوسکا یہودی یا نصرانی ہونا نہین لکہا ہے
پس ہم کہ مسلمان ہین ہم اوسکی ساتہہ اولی ہین نہ تم هٰٓاَنْتُمْ خبردار ہو کہ تم اے یہود اور نصارا هٰٓؤُلَآءِ وہ لوگ ہو کہ نہایت احمق ہو
اور حماقت تمہاری یہہ ہے کہ حَاجَجْتُمْ جہگڑے کیا تمنے دشمنی سے فِیْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ اوس چیز کی کہ واسطے تمہارے ساتہہ اوسکے
علم ہے کہ توریت اور انجیل مین محمد کی نبوت اور صفات کو لکہی ہوئی دیکہتے ہو اور اوسمین جہگڑا کرتے ہو اور کہتے ہو کہ یہہ وہ شخص نہین
ہے فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ پس کسواسطے جہگڑتی ہو تم فِیْمَا لَیْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ بیچ اوس چیز کے کہ نہین واسطے تمہارے ساتہہ اوسکی علم
کہ ابراہیم کا تمہاری کتاب مین یہودی یا نصرانی ہونا ہرگز مرقوم نہین ہے اور پہر تم اوسمین جہگڑتی ہو اور کہتے ہو کہ وہ ایسا ہی تہا حاصل
یہہ ہے کہ پہلے سے تم ایک امر کا علم رکہتے تہی اور اوسکو سمجہتے تہی لیکن از راہ عداوت اور عناد جان بوجہکر اوسمین تم جہگڑا کرتے تہے اور
اب تمہاری جہالت اور عداوت کی نوبت یہانتک پہونچی ہے کہ جس چیز کا تم علم رکہتے ہو اوسمین بہی تم جہگڑا کرتے ہو اور ہا انتم
مین ہا تنبیہ کا ہے اور انتم مبتدا ہے اور ہولاء خبر اوسکی ہے اور حاججتم دوسرا جملہ ہے اور یہہ بہی ہو سکتا ہے کہ ہولاء عطف بیان
ہو اور حاججتم خبر انتم کی ہی اور بعضی کہتے ہین کہ ہولاء بمعنی الذین کی ہی اور حاججتم صلہ اوسکا ہی اور اہل کوفہ نے ہا انتم کو مد اور ہمزہ
سی پڑہا ہی اور اہل مدینہ اور ابو عمرو نے بغیر مد اور ہمزہ کی پڑہا ہی اور ابن کثیر اور یعقوب نے ہمزہ اور قصر کے ساتہہ پڑہا ہی بغیر مد کی اور

ابن عامر نے مد کے ساتھہ پڑھا ہی بغیر ہمزہ کی والله يعلم اور خدا جانتا ہی کہ ابراہیم تمہاری کیسی دین پر تہا کہ وہ عالم ہر ایک امر کا ہی وانتم لا تعلمون
اور تم نہین جانتے تہے اوسکی حقیقت حالکو پس اونکی مقدمہ مین گفتگو مت کرو اور جس چیز کو نہین جانتے اوسکو اونکی طرف منسوب مت کرو
بلکہ اونکے حالکو اوس شخص سی دریافت کرو کہ جو عالم اونکی حال کا ہی اور خوب واقف ہی اور وہ خاتمة الانبیاء صلعم ہے پس خدا تعالی اونکی
قول کے رد مین فرماتا ہی کہ ما كان ابراهيم يهوديا ولا نصرانيا تہا ابراہیم یہودی اور نہ نصرانی ولكن كان اور لیکن تہا وہ حنيفا
پہر نیوالا عقاید باطلہ سے طرف حق کی مسلما مسلمان گردن رکہنے والا اور فرمانبرداری کرنیوالا خدا کی احکام کی وما كان من المشركين اور
نہ تہا وہ شرک کرنیوالون مین سے ان اولى الناس تحقیق سزاوار تر آدمیونکی بابراهيم ساتہہ دین ابراہیم کی للذين اتبعوه
البتہ وہ لوگ ہین کہ پیروی کی ہی اونہون نے اوسکی اور للذین پر لام مفتوح لام تاکید کا ہی یعنی زیادہ لایق دین ابراہیم کے وہ لوگ ہین کہ جنہون نے
اوسکی پیروی کی ہی اوسکی زمانہ مین وهذا النبي اور یہہ پیغمبر آخر الزمان خصوصا والذين آمنوا اور وہ لوگ کہ ایمان لائی ہین اوسکی امت
مین سے والله ولي المؤمنين اور خدا دوست مومنین کا ہی اور کام بنانیوالا اونکا اور نصرت کرنیوالا اونکا اور اونکا جزا اور ثواب
دینے والا اور اس آیت سی ثابت ہوا کہ سزاوار تر دین محمد کا وہ شخص ہے کہ متابعت اوسکی کرے امر اور نہی مین اور سب احکام خدا مین چنانچہ
جناب امیر المومنین علیہ السلام نے پہلے اس آیت کو تلاوت فرمایا اور بعد اوسکی فرمایا کہ دوست محمد کا وہ شخص ہے جو کہ تابعداری
کرے خدا کی اگرچہ قرابت سے حضرت کے دور ہو اور دشمن محمد کا وہ شخص ہے کہ نافرمانی کرے خدا کی اگرچہ یگانہ حضرت کا ہو اور
امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ بہشت واسطے پرہیزگارونکی اور متقیون کی ہی اگرچہ وہ غلام حبشی ہون اور دوزخ واسطی
نافرمانبرداری کرنیوالون خدا کی ہے اگرچہ وہ سید قریشی ہون اور کہتے ہین کہ فرقہ یہودی کی آدمی عمار اور حذیفہ اور معاذ کو اپنی دین کیطرف
بلاتی تہی اور اپنی دین کی رغبت دلاتے تہے اوسکا ذکر خدا کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ ودت طائفة من اهل الكتاب دوست
رکہتے ہین اور آرزو کرتے ہین ایک گروہ اہل کتاب مین سے یعنی یہودی چاہتی ہین کہ لو يضلونكم کاش گمراہ کردین وہ تمکو ای عمار اور
حذیفہ اور معاذ وما يضلون الا انفسهم اور حال یہہ ہے کہ نہین گمراہ کرتے ہین وہ مگر نفسون اپنی کو کہ وبال اس گمراہ کرنیکا اونکی
ہی جانوں پر ہے کہ دو چند اونکو عذاب کیا جائیگا وما يشعرون اور نہین اطلاع رکہتے ہین وہ اپنی جہالت کے سبب سے کہ وبال اوسکا ہمارے
ہی واسطی ہے اور خدا تعالے تنبیہ کرتا ہے یہود اور نصاری کو کہ يا اهل الكتاب ای اہل کتاب لم تكفرون بآيات الله کسواسطی کفر کرتے
ہو تم ساتہہ آیتون خدا کی کہ جو توریت اور انجیل مین لکہی ہوئی ہین دلالت کرنیوالی نبوت محمد صلعم کی اور اوسکی صفات کی وانتم تشهدون
اور حال یہہ ہی کہ تم گواہی دیتی ہو کہ توریت اور انجیل حق ہے اور یا کسواسطی کفر کرتے ہو تم قرآن کی آیتون کا کہ وہ معجزہ ہین نبوت
محمد صلعم کے يا اهل الكتاب ای اہل کتاب لم تلبسون الحق بالباطل کسواسطی خلط کرتے ہو تم حق کو ساتہہ باطل کے کہ تحریف کرکے
حق کو مشابہ ہی ہو اور باطل کو ظاہر کرتے ہو وتكتمون الحق اور پوشیدہ کرتے ہو تم حق کو کہ وہ نبوت خاتم النبیین کی اور صفات
اوسکی ہین جو کہ توریت اور انجیل مین لکہی ہین وانتم تعلمون اور حال یہہ ہی کہ تم جانتی ہو جسکو کہ تم پوشیدہ کرتے ہو اور کہتے ہین
کہ بارہ آدمیون نی یہود کی اس امر پر اتفاق کیا کہ اول روز ہم دین محمد پر ایمان لائین مکر اور حیلہ سے اور آخر روز اوسکی کہین کہ ہمنی
اپنی کتاب مین دیکہا ہے اور اپنے علماء سی بحث کی تو معلوم ہوا کہ یہہ دین محمدی حق نہین ہی اور جو صفات پیغمبر آخر الزمان کی کہ توریت مین
لکہے ہین وہ محمد مین نہین پائی جاتی تاکہ یہہ بات سنکر اصحاب محمد کی تردد مین پڑ جاوین اور کہین کہ اس امر مین یہود جہوٹ کیون کہتے جو سچ تہا
اونہون نے بیان کردیا اس آیت مین خدا تعالے اونکی مکر کی خبر دیتا ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ وقالت طائفة من اهل الكتاب
کہا ایک فرقہ نے اہل کتاب مین سے یعنے یہودیون نے تمہین کہا کہ آمنوا بالذي ایمان لاو تم ساتہہ اوس چیز کے یعنی زبان سے اقرار

کرو تم ساتھ اوس چیز کی کہ اُنْزِلَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا نازل کی گئی ہے اوپر اون لوگون کی کہ ایمان لائے ہین محمد پر یعنی ایمان لاؤ تم ظاہر مین قرآن پر وَجْهَ النَّهَارِ اول روز وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ اور کفر کرو تم اوسکا آخر اوسدن کی اور بعضی روایت مین حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہی کہ جسوقت رسول خدا صلعم مدینہ مین تشریف لائی تو بیت المقدس کیطرف نماز پڑھتے تھی اور لوگونکو یہ خوش آیندہ معلوم ہوتا تھا اور جسوقت خدا نے اونکو بیت المقدس سے کعبہ کیطرف پھیرا تو یہودی غصہ ہوئے اور قبلہ کیطرف پھرنیکا حکم ظہر کیوقت ہوا تھا یہودیونے کہا کہ نماز پڑھی ہے محمد نے صبحکو ہمارے قبلہ کیطرف پس ایمان لاؤ تم اوس چیز پر کہ جو نازل ہوئی محمد پر اول روز یعنے ہمارے قبلہ کیطرف نماز کرنی اور کفر کرو تم اوس چیز کا کہ نازل ہوئی ہی اوسپر آخر روز یعنے کعبہ کیطرف نماز پڑھنے اور پہلی روایت کی موافق یہہ ہے کہ کہا اونھون نے کہ پس اقرار کرو تم اور ظاہر مین ایمان لاؤ تم اول روز مین اور کفر کرو تم آخر روز مین تاکہ اس اقرار اور انکار ہمارے سے اصحاب محمد کے تردد مین پڑین اور تردد مین پڑکر لَعَلَّهُمْ شاید کہ وہ مسلمان يَرْجِعُوْنَ پھر جائین اپنی دین سے وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اور نہ ایمان لاؤ تم دل سے اور تصدیق اور باور نکرو تم اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِيْنَكُمْ مگر واسطے اوس شخص کے کہ پیروی کرے وہ دین تمہاری کی یعنی دین یہود کی اور بعد اسکے خدا تعالی یہودیونکی کلام کو قطع کرکے فرماتا ہے کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم کہ اِنَّ الْهُدٰى تحقیق ہدایت یعنی دین حق هُدَى اللّٰهِ دین خدا کا ہی یعنی دین اسلام کہ موجب رستگاری اور پانی ثواب جاودانی کا ہی یہہ جملہ معترضہ ہے قل کی لفظ سے ہدی اللہ تک کہ یہودیون کے کلام کے بیچ مین آگیا ہی اور اب خدا تعالی پھر کلام یہودیونکا بیان کرتا ہی اونکی پہلی کلام کو ضم کرکے کہ وہ یہودی کہتے تھے کہ نہ تصدیق کرو تم اَنْ يُّؤْتٰٓى اَحَدٌ اسکو کہ دیا گیا ہی کوئی مسلمانون مین سے مِّثْلَ مَآ اُوْتِيْتُمْ مثل اوس چیز کے کہ دی گئی ہو تم علم اور حکمت اور فضل اور شرف اَوْ يُحَآجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ حجت کرین وہ مسلمان اور غالب ہون تمپر نزدیک پروردگار اپنے کی بروز قیامت اسکا بھی باور مت کرو تم اسواسطے کہ دین تمہارا بہت صحیح ہے اور یہ آیہ ولا تؤمنوا الا لمن تبع دینکم متشابہات مین سے ہے اور اسکی معنی مین بہت اختلاف ہے اور ان یوتی کا جملہ مفعول واقع ہوا ہی ولا تؤمنوا کا اور قل ان الہدی ہدی اللہ جملہ معترضہ ہے کہ درمیان فعل کے اور اوسکی مفعول کے واقع ہوا ہی اور یحاجوکم کا عطف یوتی احد پر ہے اور وہ بھی باعتبار عطف کے مفعول ولا تؤمنوا کا واقع ہوا ہی اور تقدیر اوسکی یہہ ہے کہ ولا تؤمنوا ان یوتی احد مثل ما اوتیتم الا لمن تبع دینکم او یحاجوکم عند ربکم اور کہتے ہین کہ ان یوتی کی تقدیر بان یوتی ہے حرف جر کا اسمین سے محذوف ہی اور ابن کثیر نے ان یوتی کو آن یوتی پڑھا ہی استفہام اور مد کے ساتھہ اور بعضی کہتے ہین کہ ولا تؤمنوا سے آخر تک خطاب مسلمانونکی طرف ہی اور ان یوتی کی تقدیر بان یوتی ہے اور یہہ سب کلام خدا کا ہی کہ خطاب ہے اوسمین مومنین کیطرف نہ کلام یہودیونکا کہ خدا نے اوسکو نقل کیا ہو اور معنی اوسکی اسصورت مین یہہ ہونگی کہ اور نہ تصدیق اور باور کرو تم ای مومنین مگر واسطے اوس شخص کی کہ پیروی کرے وہ دین تمہارے کہ وہ دین اسلام ہے اور نہ تصدیق کرو تم ساتھہ اسطرحکی کہ دیا جاے کوئی مثل اوسکی کہ دی گئی ہو تم دین مین سے پس نہین ہی کوئی پیغمبر بعد پیغمبر تمہارے کے اور نہین ہی کوئی شریعت بعد شریعت تمہارے کے قیامت تک اور نہ تصدیق اور باور کرو تم ساتھہ اسطرحکی کہ واسطے کسیکے حجت اور غلبہ ہو اوپر تمہارے نزدیک پروردگار تمہارے کے اسواسطے کہ دین تمہارا سب دینون سے بہتر ہے اور تحقیق دین حق دین خدا کا ہی اور تحقیق فضیلت اور شرف خدا کی ہاتھہ مین ہے اور یہہ خطاب مومنین کے واسطے ہوا جسوقت کہ خلط کردیا یہودیون نے حق کو باطل سے اور وہ کہتے تھے کہ ہم حجت پکڑینگے اور غالب ہونگے نزدیک پروردگار اوس شخص پر جو کہ ہمارے دین کے مخالف ہی پس بیان کیا خدا تعالے نے کہ وہ یہودی ذلیل ہو گئے اور مغلوب کئے گئے ہین اور تحقیق مومنین اوپر غالب ہین اور فرماتا ہی خدا کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اون یہودیون کے رد مین اِنَّ الْفَضْلَ تحقیق فضیلت علم اور حکمت کی اور زیادتی اور بلندی مرتبہ کی نزدیک خدا کی بِيَدِ اللّٰهِ بیچ ہاتھہ خدا کی ہی کہ اپنی دست قدرت سے يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ

دیتا ہی اوسکو جسکو چاہتا ہی وَاللّٰهُ وَاسِعٌ اور خدا بہت گنجایش والا رحمت کا ہی عَلِيْمٌ جاننی والا ہی استحقاق کا فضل کے دینی مین کہ کون اوسکا
مستحق ہی يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ خاص کرتا ہی ساتھ رحمت اپنے کی کہ وہ نبوت ہی یا اسلام ہی مَنْ يَّشَآءُ جسکو چاہتا ہے اپنی بندون مین سی اور مستحق
اوسکا جانتا ہے وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ اور خدا صاحب فضل بزرگ کا ہی مومنین پر اور کہتے ہین کہ ایک شخص نی عبد اللہ بن سلام کے
پاس جو کہ پہلے یہودیونکی مذہب مین تہی ایکہزار اور دو سو اوقیہ طلا امانت رکہا تہا اور اوقیہ کہتے ہین کہ وزن مین چالیس درہم ہوتا ہے اور
درہم تخمیناً سوا دو ماشہ ہوتا ہے عبد اللہ نے وہ سب طلا اوسکو دیدیا اور کسی طرحکی خیانت اوسمین نکی اور ایکشخص دوسرے نے ایک دینار
فنحاص بن عازورا کی پاس امانت رکہا اوسنی اوسمین خیانت کی خدا تعالی اون دونونکا حال بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہی کہ وَمِنْ
اَهْلِ الْكِتٰبِ اور بعض اہل کتاب مین سے مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ وہ شخص ہی کہ اگر امانت دار کری تو اوسکو ساتھہ مال کثیر کی یعنی ساتھہ
ایکہزار اور دو سو اوقیہ طلا کے يُؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ ادا کرتا ہی وہ اوسکو طرف تیری اور یودہ کی ہا کو حمزہ اور ابوبکر نے ساکن پڑہا ہی اور ابو
جعفر اور یعقوب نے اوسکو کسرہ سے پڑہا ہے اختلاس کے ساتھہ یعنی دو تہائی حرکت سے اور باقیون نے کسرہ کو اوسکی اشباع سی یعنی پر پڑہا
ہے اور حاصل اس آیت کا یہہ ہی کہ اگر عبد اللہ کے پاس کوئی مال کثیر امانت رکہی تو وہ اوسکو ادا کرتا ہی اور اوسکی مالک کے پاس پہونچا دیتا
ہی وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ اور بعض اون اہل کتاب مین سے وہ شخص ہے کہ اگر امین کرے تو اوسکو ساتھہ ایک دینار کے
لَّا يُؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ نہ ادا کریگا وہ اوسکو طرف تیری اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَآئِمًا مگر جب تک کہ ہے تو اوپر اوسکی کہڑا
یعنی ہمیشہ تو اوسکی سر پر کہڑا رہے اور اوس سے مطالبہ کرتا رہے تو وہ دیگا اور یہہ مراد فنحاص سے ہے ذٰلِكَ وہ خیانت بِاَنَّهُمْ قَالُوْا
بسبب اسکی ہے کہ تحقیق کہا اون یہودیونے کہ لَيْسَ عَلَيْنَا نہین ہی اوپر ہمارے فِي الْاُمِّيّٖنَ بیچ خیانت ناخواندون اور ناپڑہون
کے کہ وہ عرب ہین سَبِيْلٌ کوئی راہ خدا لیتے یہہ یہودی اسواسطے خیانت کرتے ہین کہ وہ کہتے ہین کہ عرب کی لوگ کہ ناخواندہ ہین اور لکہنا
نہین جانتے ہین اور توریت کو نہین پڑہ سکتے ہین اور اونپر کوئی کتاب نازل نہین ہوئی ہے اور نہ انکا دین یہود ہے اگر انکا مال
ہم لیلیوین تو ہمپر کوئی سبیل یعنی کوئی گناہ اور عذاب نہین ہے کہ مال کہا جانا انکا ہمکو مباح اور حلال ہے اور ہمکو اسمین کچھہ عذاب
نہوگا اور نہ کچھہ پرسش ہوگی وَيَقُوْلُوْنَ اور کہتے ہین وہ یہودی اور نباتی ہین اس امر مین کہ یہودیونکو مال غیر یہودی کا کہا جانا
مباح ہے عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ اوپر خدا کی جہوٹ کو کہ مال غیر یہود کا بے اجازت کہا جانا مباح ہے اسواسطے کہ سب دینون اور شریعتون
مین امانت کے ادا کرنیکا حکم ہے اونکو امانت غیر کے بے اجازت کیونکر مباح ہو جائیگی وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ اور حال یہہ ہے کہ وہ یہودی
جانتے ہین کہ خیانت کرنی حرام ہے اسواسطے کہ خیانت ایام جاہلیت مین بہی حرام تہی اور ایسا نہین ہی کہ جو وہ کہتے ہین کہ عرب کے مال
مین خیانت کرنے سے کوئی گناہ نہین ہے بَلٰى ہان یعنی بلکہ مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ جو شخص کہ وفا کرے ساتھہ عہد خدا کے کہ امانت
کو ادا کرے اور اوس عہد کو وفا کرے کہ جو توریت مین امانت کی ادا کرنیکی واسطے لکہا ہی وَاتَّقٰى اور ڈرے خدا سے اور پرہیز کری حرام
سے تو فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ پس تحقیق خدا دوست رکہتا ہی پرہیز کرنیوالونکو اور جو شخص کہ عہد کو وفا نکرے امانت کی ادا
نکرین اور خدا سے خوف نکرے امانت کے خیانت کرین تو خدا اونکو دوست نہین رکہتا ہی اور اونکی اس عمل کے اونکو سزا دیگا
اور جناب رسولخدا صلعم سے روایت کرتی ہین کہ فرمایا حضرت نی کہ جسمین تین خصلتین ہین وہ منافق ہی اگرچہ روزہ رکہی اور نماز پڑہی
جسوقت کچھہ بات کہی تو جہوٹ بولے اور اگر کسی سے وعدہ کری تو اوسکی خلاف کری اور اگر اوسکی پاس امانت رکہین تو اوسمین خیانت کری اور
فرمایا حضرت نی کہ سوداگر راستگو امانت کا ادا کرنیوالا قیامت کی روز صدیقون اور شہیدونکی ہمراہ ہوگا اور جو کوئی امانت کو ادا
کری خدا تعالی حور عین کو اوسکی زوجہ کریگا اور کہتی ہین کہ ایک جماعت علماء یہود کی کعب بن اشرف یہودی کے پاس آئی اور

اور اوس سی گندم طلب کئے اوسنی رسولخدا صلعم کی حق مین کہا کہ یہہ شخص جود کو مخبوب کا کرتا ہے اوسکی مقدمہ مین تم کیا کہتے ہو اون علما نی کہا وہ پیغمبر خدا
ہے کعب یہہ بات سنکر غصہ ہوا اور کہا کہ تم محروم رہے کہانی سے تب اونہون نی کہا کہ ہم جاتی ہین اور اوسکو دیکھتے ہین اور توریت مین جو صفات پیغمبر
آخر زمان کی لکہی ہین اوس سے مقابلہ کرتے ہین جسوقت اون لوگون نے توریت مین دیکہا تو سب صفات حضرت کی مطابق توریت کے پایی اوسوقت اون
صفات کو بدلکر برخلاف اوسکی صفات دوسری تحریر کی اور کعب کو دکہلائی وہ بہت خوش ہوا اور گیہون اونکو دی اوس حقہ کو خدا تعالی بیان
کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہی کہ اِنَّ الَّذِیْنَ تحقیق جو لوگ کہ یَشْتَرُوْنَ خرید کرتے ہین بِعَهْدِ اللّٰهِ ساتہہ عہد خدا کی کہ خدا کی ساتہہ عہد کیا تہا
محمد پر ایمان لاویگا اور امانت کی ادا کریگا وَاَیْمَانِهِمْ اور ساتہہ قسمون اپنی کی یعنی خرید کرتے ہین ساتہہ قسمون جہوٹی جو کہ پیغمبر کی صفات کی مخالفت
قسمین کہاکر کہا تہا کہ توریت مین یہی لکہا ہی ثَمَنًا قَلِیْلًا مول تہوڑا یعنی خرید کرتے ہین عوض مین عہد کی اور قسمین کہانیکی مال اندک دنیا کا کہ وہ چند
سیر گیہون ہین اور چند گز کپڑا ہی اور اسکی ضمن مین عوام کی روبرو جہوٹی قسمین کہاتی ہین کہ جو صفات کہ توریت مین لکہی ہین وہ صفات محمد کی صفات کی
مطابق نہین ہین اُولٰٓئِكَ یہ وہ لوگ ہین عہد کے توڑنیوالے اور جہوٹی قسمین کہانیوالی کہ لَا خَلَاقَ لَهُمْ نہین ہے کوئی حصہ واسطے اونکی فِی الْاٰخِرَةِ
بیچ آخرت کی وَلَا یُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ اور نہ کلام کریگا اونسی خدا وہ کلام کہ جس سے اونکا دل خوش ہوا اور اونکو فایدہ ہو بلکہ ملائکہ عذاب اونسی سخت کلامی
کرینگے وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ اور نہ نظر رحمت کریگا طرف اونکی یَوْمَ الْقِیٰمَةِ دن قیامت کی وَلَا یُزَكِّیْهِمْ اور نہ پاکیزہ کریگا اونکو گناہونکی ناپاکی سے گناہونکی
بخشش کرکے وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ اور واسطے اونکی عذاب ہی دردناک جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہی کہ جو کوئی جہوٹی قسم کہاکر مال برادر مومن کا
قطع کردے وہ شخص قیامت کی روز خدا تعالے سی ملاقات کریگا اسطرح سے کہ خدا تعالے اوسپر نہایت غضب مین ہوگا اور دوسری حدیث مین ہی کہ جو کوئی
جہوٹی قسم کہای تاکہ مال آدمیونکا قسم کہانیوالی ہی حق تعالی دوزخ کو اوسپر واجب کری اور جہوٹی قسم گہرونکو ویران کرتی ہی اور لوگونسی اونکو خالی
کرتی ہے اور تحریف کیمقدمہ مین خدا تعالے فرماتا ہی کہ وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِیْقًا اور تحقیق بعضی اون یہودیون میسے البتہ ایک فرقہ ہی مثل کعب بن اشرف
اور حی بن اخطب کے کنانہ بن ابی الحقیق اور مالک بن صیف وغیرہ کی کہ یَلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ موڑتے ہین وہ زبانون اپنی کو بِالْكِتٰبِ ساتہہ پڑہنی
کتاب کی اور فریقا اسم ان کا ہی اور لام اوسپر تاکید کا ہی اور یہہ لام اوسوقت آتا ہی کہ جسوقت اسم خبر سے موخر ہو سوا اسکی کہ دو آلہ تاکید کے ایک جگہہ
جمع نہین ہوسکتی اور حاصل اس آیت کا یہہ ہی کہ جسوقت وہ توریت کو پڑہتے ہین تو جو اوسمین حق ہے اور خدا کی پاس سے نازل ہوا ہی اوسکو اپنی
زبانونکو موڑکر دوسری طرحسے جو کہ اونکی مقصود کے موافق ہی پڑہتی ہین لِتَحْسَبُوْهُ تاکہ گمان کرو تم اوسکو اہی مومنین مِنَ الْكِتٰبِ کتاب
توریت مین سے وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ اور حال یہہ ہے کہ نہین ہی وہ کتاب توریت مین سے بلکہ وہ بناوٹ اونکی ہی وَیَقُوْلُوْنَ هُوَ اور کہتے ہین وہ
کہ وہ تحریف اور بناوٹ اونکی مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ نزدیک خدا کی ہے وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اور حال یہہ ہے کہ نہین ہے وہ نزدیک خدا کی
سے وَیَقُوْلُوْنَ اور کہتے ہین وہ اور باندہتی ہین عَلَی اللّٰهِ الْكَذِبَ اوپر خدا کی جہوٹ کو کہ غیر کے سخن کو خدا کا سخن کہتے ہین وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ
اور حال یہہ ہے کہ وہ جانتے ہین کہ جہوٹ کہتے ہین اور اب خدا تعالی نصارا کی افترا کو بیان کرتا ہی کہ وہ کہتے تہے کہ عیسی نی دعوی خدا ہونیکا کیا تہا اور امت
کو اپنی عبادت کیواسطے حکم دیا تہا اونکی قول کے رد مین فرماتا ہی کہ مَا كَانَ لِبَشَرٍ اور نہین ہی واسطے آدمی کے اور بشر کا اطلاق واحد
اور کثیر مرد دونوں پر ہوسکتا ہے یعنی نہین لائق ہی واسطے آدمی کی یعنی نہین سزاوار ہی واسطے عیسے کی اَنْ یُّؤْتِیَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ یہہ کہ
دیوے اوسکو خدا کتاب انجیل اور علم شریعت وَالنُّبُوَّةَ اور پیغمبری ثُمَّ یَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّیْ پہر کہے وہ واسطے آدمیونکی کہ ہو تم عبادت
کرنیوالی اور بندی واسطے میرے مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوائے خدا کی اور بعضی کہتے ہین کہ ابو رافع یہودی اور رئیس نجران کی نصارا کا
جناب رسولخدا صلعم سے کہتے تہی کہ اے محمد کیا تیرا ارادہ یہہ ہے کہ ہم تیری عبادت کرین حضرت نے یہہ سنکر فرمایا کہ معاذ اللہ کہ مین غیر خدا کے
عبادت کرون یا کسیکو حکم کرون کہ سوائے خدا کی کسیکی عبادت کرو تم خدا تعالے نی اسمقدمہ مین یہہ آیت نازل کی اور فرمایا کہ نہین لائق ہے

لایق ہی واسطی آدمی کی کہ جسکو خدا کتاب اور علم شریعت اور نبوت دیوی اور باوجود اس فہم اور دانایی کی وہ آدمیون کو اپنی امت کی کہی کہ تم میرے
عبادت کرو سواے خدا کے وَلٰکِنْ کُوْنُوْا رَبّٰنِیّٖنَ کہی وہ لوگونکو یہہ کہ کُوْنُوْا رَبّٰنِیّٖنَ ہوتم کامل بعلم دینی اور عمل دینی مین اور ربانی منسوب طرف رب
کے ہے الف کی زیادتی سی مثل لحیانی اور رقبانی کی اور معنی اسکی کامل العلم ہی یعنی پیغمبر لوگونکو سواے خدا کی کسی غیر خدا کی عبادت کرنیکو نہین
کہتا اور لیکن وہ تو یہہ کہتا ہی کہ تم علماء کامل ہو بِمَا کُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْکِتٰبَ بسبب اسکی کہ تہی سکہلاتی ہوتم کتاب کو آسمانی وہ کتاب
کہ جو خدا کی پاس سے نازل ہوئی ہی بنی اسرائیل کو اور ابن عامر نی تعلمون کو تشدید لام پڑہا ہی اور باقیون نے بتخفیف لام یعنی بسبب اسکی کہ جانتی ہو تم
کتاب کو وَبِمَا کُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ اور بسبب اسکی کہ ہوتم ہمیشہ پڑہتی ہوتم اوس کتاب کو اور درس حلال اور حرام کا کہتی ہو اور کہتے ہین کہ
ایک قوم ملایکہ کی عبادت کرتی تہی اور ایک قوم عیسے کو پروردگار گمان کرتی تہی اور یہود کہتے تہے کہ عزیر فرزند خدا ہی اونکی رد مین خدا
تعالی فرماتا ہی کہ وَلَا یَاْمُرَکُمْ اور نہین سزاوار ہی کہ حکم کری تمکو پیغمبر اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِکَةَ وَالنَّبِیّٖنَ اَرْبَابًا یہہ کہ پکڑو تم یعنی مقرر
کرو تم فرشتونکو اور پیغمبرونکو پروردگار اور معبود اپنی عاصم اور حمزہ اور ابن عامر اور یعقوب نے ولا یامر کو منصوب پڑہا ہے ثم یقول پر عطف
کرکے اور تقدیر اوسکی یہہ ہے کہ ما کان لبشر ان یامرکم اور باقیون نے اوسکو مرفوع پڑہا ہے اوسی قطع کرکے اور اب خداتعالی بطریق انکار
اونکی قول کی رد مین فرماتا ہے کہ اَیَاْمُرُکُمْ بِالْکُفْرِ کیا حکم کریگا تمکو وہ پیغمبر ساتھ کفر کی اور واسطی پوشیدہ کرنی حق کی بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ
بعد اسکی کہ تم اسلام کے قبول کرنیوالی ہوگئی ہو یعنی کیا تمہارے مسلمان ہونیکی بعد تمکو یہہ حکم کریگا پیغمبر کہ سواے خدا کی تم کسی اور کو اپنا پروردگار
مقرر کرو کہ سراسر یہہ امر کفر اور شرک ہی اور جناب امیر المومنین علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ ہلاک ہوئی ہین میرے مقدمہ مین دو شخص اور وہ
دونون جہنم مین جاوینگے ایک تو وہ شخص کہ جو میری دوستی مین افراط کرتا ہی یہانتک کہ مجہکو میرے درجہ سے بڑہا دیتا ہی اور دوسرا وہ شخص
ہی کہ جو مجہسے عداوت رکہتا ہے اور میرا اسمین کچہ گناہ نہین ہے اور جو شخص کہ اونکو باوجود دیکہنے کثرت روایات فضایل کے اونکے مرتبہ
سے گہٹاتا ہی اور اونکی فضایل کی روایات مین تاویل کرکے اونکی فضیلت کو کم کرتا ہے وہ بہی اسمین داخل ہے اور جناب رسولخدا صلعم
نے فرمایا ہے کہ نہ بلند کرو تم مجہکو میرے حق اور مرتبہ سے زیادہ اسواسطی کہ خداتعالی نے مجہکو پہلے اپنا بندہ کیا اور اوسکے بعد پیغمبر کیا اور یہی
آیت حضرت نے تلاوت فرمائی پس جو شخص کہ غلو کرتے ہین رسولخدا کی اور جناب امیر کی یا اور کسی امام کی باب مین کہ اونکو اونکی مرتبہ
سے بڑہاتی ہین وہ ایمان سی خارج ہین اور احادیث مین آیا ہے کہ جناب سید المرسلین خاتم النبیین حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ کسی پہلے
جسقدر کہ انبیا گذری ہین حضرت آدم سے حضرت عیسے تک سب سے خدا نی عہد لیا ہی کہ اگر محمد تمہارے پاس پیغمبر ہوکر آئی تو تم سب اوسپر ایمان
لانا اور اوسکی نصرت کرنا اور اپنی امتونکو اوس پیغمبر ہونیکی اور اوسکی صفات کی خبر دینا اور اپنی امتونسی کہنا کہ جسوقت وہ آئی تو اوسکی تصدیق
کرنا اور اوسپر ایمان لانا اور جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ خداتعالی نے کسی پیغمبر کو نہین بہیجا ہی مگر یہہ کہ اوس سے عہد لیا ہی
کہ محمد صلعم آئی تو اوسپر ایمان لانا اور اپنی امت کو اوسپر ایمان لانیکا حکم کرنا اوس مقدمہ کا خداتعالی ذکر کرتا ہے کہ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ
اور یاد کرو ای محمد صلعم جسوقت کہ لیا خدا نی عہد پیغمبرونکا یعنی پیغمبرونسی یہہ عہد لیا کہ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّحِکْمَةٍ البتہ جو کچہ
دون مین تمکو کتاب اور علم شریعت مین سی ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ پہر آئی تمہاری پاس پیغمبر بہیجا ہوا اور وہ محمد صلعم ہے مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ
تصدیق اور یاد کرنیوالا واسطی اوس چیز کے کہ ہمراہ تمہارے کتاب اور شرع ہے تو اسصورت مین لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ البتہ ایمان لاو تم ساتہہ
اوسکی وَلَتَنْصُرُنَّهٗ اور البتہ نصرت کرو تم اوسکی اور مدد کرو اپنی جان اور مال سے اور اوسکی صفات جو کچہ پہلی کتابون مین مذکور ہین اونکو
ظاہر کرو اور لما آتیتکم کی لام کو حمزہ نی کسرہ سے پڑہا ہے اور باقیون نے مفتوح اور نافع نے آتیناکم پڑہا ہی اور باقیون نی آتیتکم اور کہتے ہین کہ اضافت
میثاق کیطرف نبیین کی اضافت اوسکی طرف فاعل کی ہے اور بعضی کہتے ہین کہ اضافت میثاق کیطرف اولاد نبیین کی ہے کہ وہ بنی اسرائیل ہین

اور رضمان بنیبن کا محذوف ہی قال کہا خدا نے انبیا علیہم السلام کو بعد بیان کرنے اس عہد کی کہ ءَاَقْرَرْتُمْ کیا اقرار کیا تمنے وَاَخَذْتُمْ اور
لیا ہے تمنے عَلٰی ذٰلِکُمْ اوپر اوسکی کہ کہا ہے مینے اِصْرِیْ عہد میرا یکو اسطرحسے کہ اوسکو وفا کرو قَالُوْٓا کہا انبیا علیہم السلام نے اور اونکی امتون
نے اَقْرَرْنَا اقرار کیا ہمنے اور اوس عہد کو قبول کیا ہمنے قَالَ کہا خدا نے کہ فَاشْهَدُوْا پس گواہ رہو تم اپنی امتون پر وَاَنَا اور مین کہ خدا
ہون مَعَکُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ ہمراہ تمہارے گواہون مین سے ہون اس اقرار پر اور گواہ ہونے پر فَمَنْ تَوَلّٰی پس جو شخص کہ منہ
پہیرے اور انکار کرے ایمان لانے سے دین پیغمبر آخر الزمان پر اور اوسکی نصرت کرنے سے بَعْدَ ذٰلِکَ بعد اوسکی اور انکار کرے اقرار اور شہادت
کا تو فَاُولٰٓئِکَ پس یہہ لوگ انکار کرنیوالے هُمُ الْفٰسِقُوْنَ وہی باہر ہونیوالے ایمان سے یا عہد و پیمان سے ہین اور ابن عباس سے
روایت ہے کہ جسوقت اہل کتاب نے جہگڑا کیا ابراہیم کی مقدمہ مین اور یہود کہتے تہے کہ ابراہیم یہودی تہا اور نصارا کہتی تہی کہ ابراہیم نصرانی تہا اور
جہگڑا انکا وہ فیصلہ کیواسطے رسول خدا صلعم کے پاس لیگئی اور رسول خدا نے فرمایا کہ یہود اور نصارا دونون ابراہیم سے بیزار ہین تو اوسوقت اہل کتاب یہہ سنکر غصہ
ہوے اور کہا کہ ہم تیری حکم کرنے سے راضی نہین ہین حقتعالی نے اوسمقدمہ مین یہہ آیت نازل کی اَفَغَیْرَ دِیْنِ اللّٰهِ یَبْغُوْنَ کیا پس غیر دین خدا کو طلب کرتی ہین
اور یبغون کا مفعول اوپر مقدم ہی یعنی کیا انکار کرتی ہین ایمان سے اور دین خدا کی سوا کسی اور دین کو طلب کرتی ہین وَلَهٗٓ اَسْلَمَ اور حال یہہ
کہ واسطے اوسکی اسلام لایا ہی اور گردن جہکائی ہے یعنی خاص واسطے خدا کی فرمانبرداری کی ہی مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ انہون نے کہ جو بیچ آسمانون کی ہین
وَالْاَرْضِ اور زمین کی طَوْعًا رغبت سی بسبب نظر کرنیکی طرف دلیلون وحدانیت خدا کی جیسی کہ مومنین اور ملائکہ ہین وَّکَرْهًا اور
نفرت اور ناخوشی سی جیسی کہ منافقین کہ مسلمانونکی تلوار کیخوف سی اسلام کو ظاہر کرتے ہین اور طوعًا اور کرہًا دونون مصدر ہین کہ واقع ہوے ہین موقع
حالین اور بعضی کہتے ہین کہ بعضے ہی اختیار سی ایمان لاتے ہین جیسے کہ مومنین جسوقت کہ ایمان انکو نافع تہا اور جو کہ کراہیت سی اسلام کو قبول کرتی ہین
وہ کفار ہین کہ وقت مرنیکی عذاب کو دیکہکر ایمان لاتی ہین لیکن کچہہ فایدہ نہین ہوتا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ یہہ امر صاحب الزمان
علیہ السلام کے زمانہ مین ہوگا کہ سب آدمی دنیا کے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہینگے بعضے تو رغبت سے اور بعضی کراہت سی اور
یہہ بہی قریب بقیاس ہی وَاِلَیْهِ یُرْجَعُوْنَ اور طرف اوسکی رجوع کروگی تم واسطے جزای اعمال کی اور یبغون کو ابو عمرو نے یاسی پڑہا ہی
صیغہ غایب کا اور ترجعون کو یاسی ضمہ تا کی ساتہہ اور عیاش اور حفص اور یعقوب اور سہل نے دونو کو یاسی پڑہا ہے اور باقیون نے دونونکو
تاسی پڑہا ہی قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ایمان لائے ہم ساتہہ خدا کی کہ وہ واحد ہے اور یکتا ہی اپنی ذات اور صفات مین وَمَآ اُنْزِلَ عَلَیْنَا
اور ساتہہ اوسچیزکے کہ نازل کی گئی ہی اوپر ہمارے یعنی قرآن وَمَآ اُنْزِلَ اور ساتہہ اوسچیز کی کہ نازل کی گئی ہے عَلٰٓی اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ
وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ اوپر ابراہیم کے اور اسمعیل کے اور اسحاق کی اور یعقوب کی اور پوتون ابراہیم کے اور کتاب
اسباط کی وہ ہی صحیفے تہی کہ جو ابراہیم پر نازل ہوی تہی اسواسطے کہ وہ اوسی کی شریعت مین تہی وَمَآ اُوْتِیَ مُوْسٰی وَعِیْسٰی اور ایمان
لای ہم ساتہہ اوسچیزکے کہ دیا گیا ہی موسے اور عیسی کہ توریت تو موسی کو دی گئی ہی اور انجیل عیسے کو اور ایمان لای ہم ساتہہ اوسچیزکے کہ دی
گئی ہین اور پیغمبر مثل شیث اور ادریس اور داود اور شعیا کی کہ انکو بہی کتابین دی گئی ہین مِنْ رَّبِّهِمْ پروردگار اونکی کی طرف
سے لَا نُفَرِّقُ نہین فرق کرتی ہین ہم اور نہین جدا کر ڈالتی ہم بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ درمیان کسیکی اونمین سی کہ بعضے پیغمبر پر ایمان
لاتے ہین اور بعضے پر نہ لاتے ہین جیسے کہ یہود اور نصارا بلکہ سب پر ایمان لاتی ہین ہم وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ اور ہم واسطی اوسکی گردن
جہکانیوالی اور فرمانبرداری کرنیوالی ہین سب حکمون کی وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا اور جو شخص کہ طلب کری سوای اسلام
کی کسی دین کو تو فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ پس ہرگز نہ قبول کیا جائیگا اوس سے وہ دین وَهُوَ اور وہ شخص دین اسلام کی ترک کرنیکی جہت
سی فِی الْاٰخِرَةِ بیچ آخرت کی مِنَ الْخٰسِرِیْنَ نقصان پانیوالون میں سے ہین اور اس قوم کی شان مین خدا تعالی فرماتا ہی کہ جو بعد قبول کرنی

اسلام کی مرتد ہوگئی ہین چنانچہ فرماتا ہی کہ کَیۡفَ یَھۡدِی اللّٰہُ کیونکر رہنمائی کریگا خدا یعنی بہت بعید ہے کہ رہنمائی کری خدا قَوۡمًا کَفَرُوۡا
اوس قوم کی کہ کافر ہوئی وہ بَعۡدَ اِیۡمَانِھِمۡ پیچھے ایمان اپنی کی اور کہتی ہین کہ وہ بارہ آدمی تہی کہ بعد ظاہر کرنی شرایط ایمان کی اور قبول کرنی اسلام
کی مرتد ہوکر کافرون مل گئی وَشَھِدُوۡۤا اور گواہی دی تہی اون لوگون نی اَنَّ الرَّسُوۡلَ حَقٌّ یہہ کہ تحقیق پیغمبر بہیجا ہوا خدا کا کہ وہ محمد صلعم ہے
حق ہی اور قول اوسکا راست اور درست ہی وَّجَآءَھُمُ الۡبَیِّنٰتُ اور آئی تہی انکی پاس دلیلین روشن یعنی قران کہ فصاحت اور
بلاغت اوسکی طاقت بشر سے خارج ہے اور تمام معجزی کہ یہہ سب ایسی ہین کہ جنسی حق ہونا اسلام کا ثابت ہوتا وَاللّٰہُ لَا یَھۡدِی الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِیۡنَ
اور خدا نہین رہنمائی کرتا ہے قوم ظلم کرنیوالونکو کہ باوجود ظاہر ہونی حقیقت اسلام کی بسبب عناد اور انکار کی راہ حق سی پہرے ہین اُولٰٓئِکَ یہہ
لوگ مرتد ہونیوالی جَزَآؤُھُمۡ اَنَّ عَلَیۡھِمۡ لَعۡنَةَ اللّٰہِ جزا انکی یہہ ہے کہ تحقیق اوپر اونکی لعنت خدا کی ہے وَالۡمَلٰٓئِکَةِ وَالنَّاسِ اَجۡمَعِیۡنَ
اور فرشتون کی اور آدمیون کی سب کی کہ وہ دوری ہی رحمت خدا سی خٰلِدِیۡنَ فِیۡھَا ہمیشہ رہنے والی ہین وہ بیچ اوس لعنت کی
لَا یُخَفَّفُ عَنۡھُمُ الۡعَذَابُ نہ سبک کیا جائیگا اونسی عذاب دوزخ کا وَلَا ھُمۡ یُنۡظَرُوۡنَ اور نہ وہ مہلت دی جاینگے کہ ایمان کو قبول
کرین یا عذاب مین اونکی تاخیر کی جاے اِلَّا الَّذِیۡنَ تَابُوۡا مگر وہ لوگ کہ توبہ کی ہی اونہونے اور رجوع کی ہے طرف خدا کی اور اوسکو واحد
جانا ہی اور پیغمبر کی تصدیق کی ہے مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِکَ پیچھے اوس مرتد ہونی کے وَاَصۡلَحُوۡا اور درست کیا ہی اونہون نی اپنی نیتین اور اپنے
اعتقاد کو فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ پس تحقیق کہ خدا بخشنے والا مہربان ہے اپنی بندونپر کہ توبہ کرنیوالونکی گناہونکو بخشتا ہی اور حضرت صادق
علیہ السلام سے روایت ہی کہ یہہ آیت ایک شخص انصاری کی حق مین نازل ہوئی ہے کہ نام اوسکا حارث بن سوید تہا اور ایک شخص کو وہ قتل
کرکی بہاگ گیا تہا اور اسلام سی مرتد ہوگیا تہا اور مکہ مین جاکر کافرونسی مل گیا تہا اور بعد اوسکی وہ پشیمان ہوا اور اپنی قوم کے پاس
ایک آدمی بہیجا اور کہلا بہیجا کہ تم رسول خدا سے دریافت کرو کہ مین توبہ کرتا ہون توبہ میری قبول ہے یا نہین یہ آیت اوسکی حق مین نازل ہوئے
اور گناہ اوسکا بخشا گیا اور ایک مرد اوسکی قوم کا ان آیتون کو لیکر حارث کی پاس گیا اوسنی ان آیتونکو دیکہکر کہا کہ تو سچا ہے اور رسول خدا بہی
زیادہ راست گو ہین اور سب سے زیادہ سچا ہی خدا اور مدینہ مین جاکر اوسنی توبہ کی اور ایمان اوسکا بہر درست ہوگیا اور کہتے ہین کہ حارث
کے بہائی نے ان آیتونکو ایک معتبر آدمی کے ہاتہ حارث کی پاس بہیجا حارث نی ان آیتونکو پڑہا اور توبہ کرکے مدینہ کو روانہ ہوا اور وقت
روانگی مدینہ کے ان آیتونکو اون گیارہ آدمیون باقی کی روبرو پڑہا تو اونہون نے توبہ کرنے اور ایمان لانی سی انکار کیا اونکی
شان مین یہ آیت نازل ہوئی کہ اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بَعۡدَ اِیۡمَانِھِمۡ تحقیق وہ لوگ کہ کافر ہوئی بعد ایمان اپنی کی کہ پہلی تو اونہون نے
اسلام کو قبول کیا اور پہر وہ اوس سے پہر گئی ثُمَّ ازۡدَادُوۡا کُفۡرًا پہر زیادہ کیا اونہونے کفر کو اور کفر پر ثابت قدم رہے اور اصرار کیا
اور یا مانند یہود کی کہ ایمان لائی موسے اور توریت پر اور کفر کیا اونہونے عیسے اور انجیل سے اور پہر زیادہ کیا اونہون نی کفر کو کہ محمد اور
قران پر ایمان نلای اور یا یہہ کہ ایمان لائے وہ محمدؐ پر پیغمبر ہونی سی پہلے اور جب پیغمبر ہوکر وہ آیا تو اوسکا کفر کیا اور ایمان و پہر نلائی اور پہر
زیادہ کیا اونہون نی کفر کو کہ کفر پر اصرار کرکے اور عناد اور طعن کرکے اور لوگونکو ایمان سے بند کرکے لَّنۡ تُقۡبَلَ تَوۡبَتُھُمۡ ہرگز نہ قبول کیجائیگی
توبہ اونکی کہ موت کو دیکہکر وہ توبہ کرین اور اگر مرنے سے توبہ کرینگی تو باخلاص توبہ نکرینگی وَاُولٰٓئِکَ اور یہہ لوگ جو کہ کفر پر قایم رہے ہین ھُمُ
الضَّآلُّوۡنَ وہی گمراہ ہونیوالی ہین راہ حق سی اور ثابت قدم گمراہی پر اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوئی وَمَاتُوۡا اور
مرگئی وَھُمۡ کُفَّارٌ حالانکہ وہ کفار تہی بوقت کہ وہ کفر کرنیوالی تہے یعنی حالت کفر مین وہ مرگئی تو فَلَنۡ یُّقۡبَلَ مِنۡ اَحَدِھِمۡ پس ہرگز نہ قبول کیا جائیگا کسی
سے اونکے مِّلۡءُ الۡاَرۡضِ ذَھَبًا بہری زمین کی سونا وَّلَوِ افۡتَدٰی بِهٖ اور اگرچہ فدا کرے وہ اپنی رہائی کیواسطی یعنی اگر مرتد اور کافر
لوگون کی کوئی مشرق سی مغرب تک اور جنوب سی شمال تک سونے سے پر کردے اور اوسکو فدا کرے تاکہ عذاب دوزخ سے رہائی پاوی تو ہرگز

اوس سی قبول نکیا جائیگا اور ذہبا منصوب ہے اور اسکی معنی یہہ بہی ہو سکتی ہین کہ اگر سونی سی تمام زمین کو بہر کر کے راہ خدا مین خرچ کرے وہ مرتد اور کافر تو بہی
اوسکو عذاب سی نجات نہوگی اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ یہہ لوگ وہ ہین کہ واسطی اونکی عذاب دردناک ہی وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ اور
نہین ہین واسطی اونکی نصرت کرنیوالی کہ عذاب سی اونکو نجات دلوائین اور من ناصرین مین من زائد ہی اور کہتے ہین کہ قیامت کی روز کافر کو
حاضر کرینگی اور اوسی کہینگی کہ اگر تمہاری پاس موافق بڑی زمین کی سونا ہو تو اوسکو کیا تم اپنی مخلصی کیواسطی خرچ کرو تاکہ عذاب سی نجات پاؤ وہ
کہینگی کہ ہان تب اوسی کہا جائیگا کہ تم سے دنیا مین تو اس سی کمتر چاہتے تہی لیکن تمنی نکیا اب تمکو عذاب دوزخ کا ہمیشہ کو لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ
ہرگز نہ پہونچوگی تم نیکی کو یعنی نیکی کی حقیقت کو نہ پہونچوگی اور ابرار مین داخل نہوگی حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ یہانتک کہ خرچ کرو تم اوس
چیز مین سے کہ دوست رکہتے ہو تم اوسکو مثل مالکی کہ راہ خدا مین اوسکو خرچ کرو اور مثل جان کے اور قوت کی کہ خدا کی مرضی کیواسطی اور اوسیکی
محبت مین اوسکو صرف کرو اوسکی طاعت مین اور جہاد مین اور منقول ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے کپڑا خرید کیا اور وہ نہایت
مرغوب اور پسندیدہ معلوم ہوا تو اوسکو راہ خدا مین دیدیا اور فرمایا کہ مینے سنا ہی جناب رسول خدا صلعم سے فرماتے تہی کہ جو کوئی اپنی
نفس پر دوسری کو اختیار کرے تو خدا تعالے اختیار کریگا اوسکو بہشت کیواسطی اور جو شخص کہ دوست رکہتا ہی کہ کسی چیز کو چاہئے کہ وہ چیز خدا کو
دیوے کہ اوسکی نام پر تصدق کری اور حسین ابن علی اور صادق علیہما السلام قند اور مصری کو راہ خدا مین تصدق کرتے تہی اور فرماتی تہی
کہ ہم اوسکو بہت دوست رکہتے ہین اسواسطی اسکو تصدق کرتی ہین کہ خدا تعالی فرماتا ہی کہ لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون اور کہتے ہین
کہ ابو طلحہ انصاری نی جو یہہ آیت سنی تو جناب رسولخدا صلعم کی خدمت مین حاضر ہو کر عرض کی کہ یا رسولخدا مین ایک باغ رکہتا ہون کہ اوسکی
برابر کسی چیز کو دوست نہین رکہتا ہون اوسکو راہ خدا مین خرچ کرو حضرت نی وہ باغ اوسکی یگانو پر تقسیم کر دیا اور زید بن حارث نی
عرض کی کہ میرے پاس ایک گہوڑا ہی کہ مین اوسکی برابر کسیکو دوست نہین رکہتا ہون اوسکو راہ خدا مین دو حضرت نی وہ دیدیا
وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ اور جو کچہ خرچ کرتے ہو تم کسی چیز مین سے تہوڑی یا بہت دوست یا غیر دوست فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ پس تحقیق
خدا ساتہہ اوسکی عالم ہے اور اوسکی حقیقت کو خوب جانتا ہی اور موافق اوسکی اوسکو جزا دیگا اور کہتی ہین کہ جسوقت کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ
مین ملت ابراہیم پر ہون تو یہودیون نی کہا کہ اگر تو ملت ابراہیم پر ہے تو اونٹ کا گوشت اور دودہ کسواسطی کہاتا اور پیتا ہی کہ یہہ تو ابراہیم
پر حرام تہا حضرت نی فرمایا کہ ابراہیم پر یہہ ہرگز حرام نتہا تم دروغ کہتے ہو بلکہ سب کہانا اوسپر حلال تہا حقتعالے اپنی حبیب کی تصدیق کیلئے فرماتا
ہے کہ كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ہر کہانا تہا حلال واسطی بنی اسرائیل کے یعنی واسطی اولاد یعقوب کی ہر قسم کا کہانا حلال
اور مباح تہا اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَآءِيْلُ عَلٰى نَفْسِهٖ مگر وہ کہانا کہ حرام کیا ہی یعقوب نی اوپر نفس اپنی کی اور حرام کرنیکی وجہ یہہ تہی کہ اکثر حضرت
یعقوب کو عرق النسا کی بیماری لاحق ہوئی تہی او نہون نے نذر کی کہ اگر مجہکو شفا حاصل ہو تو مین جس کہانیکو زیادہ دوست رکہتا ہون اوسکو اپنی اوپر حرام
کرونگا حقتعالی نے اونکو شفا بخشی او نہون نے گوشت اونٹ کا اور دودہ اوسکا کہ اوسکو بہت دوست رکہتے تہی اپنی اوپر حرام کیا نہ
لوگونکی اوپر اور حضرت صادق علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ جسوقت حضرت یعقوب اونٹ کا گوشت کہاتی تہی تو اونکو درد پہلو ہو جاتا تہا اس
لئے او نہون نی گوشت شتر اپنی اوپر حرام کر لیا تہا اور حضرت ابراہیم کے زمانہ مین یہہ کہانا حرام نتہا بلکہ حضرت یعقوب نے بعد حضرت
ابراہیم کی اپنی ذات پر حرام کر لیا تہا اور یہودیون نے اونکی پیرو ہے اوس کہانی سے اجتناب کر کے کہا کہ توریت اسکی حرام ہونیکا حکم
کرتی ہے اور حال یہہ ہے کہ یعقوب کی اس کہانیکو حرام کرنیکا قصہ توریت کی نازل ہونی سے پہلے کا ہی توریت مین اسکا ذکر کہان
فرماتا ہی کہ نہ یہ ہی کہ جو یہودی کہتے ہین کہ توریت اسکی حرام ہونیکا حکم کرتی ہے بلکہ یعقوب نی بسبب نذر کی اپنی ذات پر حرام کی
مِنْ قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ پہلے اس سے کہ نازل کیجائے توریت کہ جو موسے کے زمانہ مین نازل ہوئی ہے اور حضرت یعقوب

الجزو الرابع

کہ جو بعد قبو

ذکر خانہ کعبہ و حج

اوسی اپنی اوپر اس کہانیکو حرام کیا ہی وہ حضرت موسی سی بہت پہلے ہتو اور اگر یہودی اسکا انکار کرتی ہین تو قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم ان یہود نسے
کہ فَأْتُوا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَآ پس لاؤ تم توریت کو پس پڑہو تم اوسکو یعنی جو آیت توریت کی اسکی حرام ہونی پر دلالت کرتی ہی اوسکو پڑہو تم
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ اگر ہو تم سچی یہودیون نی اسکی دلیری نکی ہوا سطے کہ وہ جانتی تہی کہ پیغمبر سچ کہتا ہی اور اپنی تئین وہ دروغگو جانتی تہی
خدا تعالی فرماتا ہی کہ فَمَنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ پس جو شخص کہ اپنی دلسی بنا ئی اوپر خدا کی جہوٹ کو کہ دعوی اوسکی حرام ہونیکا کرے
مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ پیچہے اوس سے کہ ظاہر ہو گیا ہی کہ تحریم یعقوب کیطرف سے تہی اور کی نفس کیواسطے نہ خدا کی جانب سی تو فَاُولٰٓئِكَ
یہ سچ افترا کرنیوالے هُمُ الظّٰلِمُوْنَ وہی ظالم ہین کہ خدا پر افترا کرکے اپنے نفسو پر ظلم کرتے ہین اور اوسی مقدمہ مین خدا تعالی فرماتا ہے
کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم کہ صَدَقَ اللّٰهُ سچ کہا خدا نی تحریم کی خبر مین یعنی خدا کا صدق اوسکی نازل کرنے مین اور تمہارا کذب اوسکے
دعوی مین واضح ہو گیا فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ پس پیروی کرو تم دین ابراہیم کی کہ وہ دین اسلام ہی اور اوس دین پر محمد ہی اور وہ
شخص کہ اوسپر ایمان لایا ہی کہ حَنِيْفًا میل کرنیوالا ہی وہ باطل دینون اور عقاد و نسے طرف دین اسلام کی کہ جو حق ہے اور حنیفا حال
واقع ہوا ہی وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اور نہ تہا وہ ابراہیم شرک کرنیوالون مین سی مثل یہود اور نصاری کے کہ وہ شرک کرتے ہین اور وہ
ابراہیم اور ہماری پیغمبر صلعم کسی پہلی پیغمبر کی شرع کی تابع نتہی اور لیکن شرع ہمارے پیغمبر کی جو موافق ابراہیم کی شرع کے تہی اسواسطے خدا تعالی
نی فرمایا ہے کہ فاتبعوا ملة ابراہیم اور وہ حضرت صلعم پیغمبر ہونیسے پہلے الہام کی پہونچنے سے اسی شرع اپنی کے موافق عبادت کرتے تہے اور
کہتے ہین کہ یہودیون نی اور مسلمانون نے آپسمین اختلاف کیا کعبہ اور بیت المقدس کی شان مین یہودی کہتے تہے کہ بیت المقدس بہتر ہے
اور مسلمان کہتے تہی کہ کعبہ بزرگ زیادہ ہی خدا تعالی فرماتا ہی کہ اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ تحقیق پہلا گہر کہ بنایا گیا ہی واسطے آدمیون
کی کہ زیارت اوسکی کرین لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ البتہ وہ گہر ہے بیچ مکہ کے ہے اور اصل بکہ کی بک ہی ازدحام کرنیکی معنی مین اور مکہ کو بکہ اسواسطی
فرمایا کہ وہان حاجیونکا ازدحام ہوتا ہی اور اصل مکہ کی بہی بک ہو سکتی ہے اور اسمین میم باسی بدلی ہوئی ہے اور امام محمد باقر علیہ السلام سے
روایت ہے کہ جسوقت خدا تعالی نے ارادہ کیا کہ زمین کو پیدا کری تو ہوا کو حکم کیا کہ وہ سمندر پر اسطرح چلی کہ وہان ایک موج پیدا ہو گئی اور
پہر ہوا نی اوس موج کو ہلا ہلا کر اوسکا ایک کف نکالا اور اوسکو اوس جگہہ جمع کیا کہ جس جگہہ اس زمانہ مین بیت اللہ ہے اور اوس
کف کا ایک پہاڑ سا بنا دیا اور نیچے اوسکی چارو نطرف زمین پہیلا دی وہ زمین بیت اللہ کی اصل سب زمین کی ہے کہ پہلے سب سے وہ ہی
زمین بنی ہی اور باقی زمین اوسکی چارو نطرف پہیلا دی ہے اور بیت اللہ ایک مروارید سفید تہا اللہ تعالے نے اوسکو آسمان پر اوٹہا لیا
اور وہ اب بیت اللہ کے مقابلہ مین ہے اور بعد اوسکی حضرت ابراہیم کو بیت اللہ کی تعمیر کا حکم ہوا اور حضرت ابراہیم اور حضرت اسمعیل نے دونون
باپ بیٹون نے ملکر اوسکو بنایا اور دوسری روایت مین ہے کہ آدم سی پہلی اوس خانہ کو بیت الفراخ کہتے تہے اور ملائکہ طواف اوسکا کرتے
تہے اور جسوقت آدم زمین پر آئی تو حکم ہوا کہ حج کرو اور طوفان کی زمانہ مین اوسکو آسمان پر لیگئے اور ملائکہ آسمان طواف اوسکا کرتی
تہے حاصل یہ ہے کہ اول گہر جو زمین پر بنایا گیا ہی وہ بیت اللہ ہے کہ مُبٰرَكًا برکت والا ہی وہ گہر اور کثیر الخیر ہے اور بہت فایدہ ہے
اوسمین اون لوگون کی واسطے کہ جو حج اور عمرہ بجالاتی ہین اور حدیث مین آیا ہی کہ ایک حسنة اوسمین کرنا برابر لاکہہ حسنہ کے ہی کہ جو
دوسری جگہہ کری اور ایک دینار وہان دینا برابر لاکہہ دینار کے ہے کہ جو دوسری جگہہ دیوی اور نظر کرنی خانہ کعبہ کیطرف عبادت ہی اور
طواف کرنیوالا اوسکا گناہو نسے باہر ہوتا ہے اور دوسری حدیث مین ہی کہ جو کوئی داخل ہوا خانہ کعبہ مین وہ داخل ہوا رحمت خدا مین اور
جسوقت اوس سے باہر نکلا تو اپنی گناہون سے باہر نکلا اور فرماتا ہی خدا کہ وَهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ اور رہنمائی کرنیوالا ہی وہ مکان واسطے
عالم کی لوگون کی کہ وہ قبلہ ہی مسلمانونکا اور اوسکی طرف منہ کرکی نماز پڑہتی ہین کہ جسمین ثواب کثیر حاصل ہوتا ہی اور اوسمین عبادت کرنی سے

اور جگہہ کی لاکہہ عبادتونکا ثواب پاتی ہین اور مبارکا اور ہدیٰ حال واقع ہوئی ہین اور فرماتا ہی خدا فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ یعنی اوسکے نشانیان
ہین روشن بسبب اوسکی شرف اور منزلت کی کہ اوسکی اوپر سے کوئی پرندہ اوڑکر نہین جاتا ہی اور اوسکی حرم کی درندہ حیوانات کو ضرر نہین پہنچاتے
ہین اور اگر کوئی شخص بد ہیبے اوسکا قصد کرے تو ہلاک ہوجاے جیسے کہ اصحاب فیل ہلاک ہوئے اور بیمارونکو وہان لیجاتے ہین تو شفا حاصل
ہوتی ہے اور کوئی جانور مسجد الحرام مین سرگین نہین گراتا ہی اور جو کوئی اوس خانہ کیطرف نظر کرتا ہی تو نیکیان اوسکی اشتباہ ہوتی ہین اور ستر ہزار
ملایکہ ہر روز اوسمین داخل ہوتے ہین کہ دوسری بار وہ نہین آتے اور سواے اسکے بہت سی نشانیان ہین اور ایک نشانی عجیب مَقَامُ إِبْرَاهِيمَ
جگہہ کہڑی ہونے ابراہیم کی ہے اور مقام ابراہیم خبر ہے مبتدای محذوف کی اور تقدیر اوسکی ہے مقام ابراہیم ہی اور بعضی کہتے ہین وہ
بدل ہی بعض آیات سے اور مقام ابراہیم ایک پتہر ہے کہ ابراہیم کے قدم کا نشان اوسپر ہی اور حضرت ابراہیم اوسپر کہڑے ہوکر بیت اللہ کو بناتی
تہی اور ابو حمزہ ثمالی نے روایت کی ہی کہ امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ ای ابو حمزہ بہتر جگہہ عالم مین درمیان مقام ابراہیم اور
رکن یمانی کے ہی اگر کوئی مرد نوح کی سی عمر پاوی اور ہر روز روزہ رکہی اور تمام شب اوسمکان شریف مین عبادت کری اور بعد اوسکی بدون
محبت ہماری کی وفات کری تو کچہ فایدہ اوسکو نہوگا اور دوزخ مین وہ داخل ہوگا وَمَنْ دَخَلَهُ اور جو کوئی داخل ہو اس گہر مین
تو كَانَ آمِنًا ہوگا امن مین قتل اور غارت سی اسواسطی کہ حکم ہے کہ جو گنہگار وہان پہونچی اور پناہ لیجاے اوسکو کچہ نکہو کہ وہان آزار دینا
حرام ہے اور بعضے کہتے ہین کہ اس سی یہ مراد ہے کہ جو کوئی داخل ہوا اوسمین واسطی بجالانی حج اور عمرہ کی وہ بےخوف ہو عذاب سی گناہون
کے اور جو گناہ کہ حج سے پہلی کئے ہین وہ سب بخشی جاوینگے اور امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہین فرمایا کہ جو کوئی کہ حرم مین
داخل ہو جسوقت کہ عارف ہو یعنی اعتقاد رکہتا ہو سب اون چیزونکا جو کہ خدانی واجب کی ہین تو وہ شخص آخرت مین عذاب سے
بےخوف ہوا اور حجر اسود بہی اوسکی نشانیون مین سی ہے اور پہلی یہ پتہر سفید تہا اور بہشت سی آدم کی ہمراہ آیا تہا ایام جاہلیت مین کفار اور
مشرکین کی بتو دینی ور مس کرنکی سبب سے سیاہ ہوگیا ہی یہانتک کہ اب اوسکو حجر اسود کہنی لگی اور اوسکی ٹوٹ کر کئی ٹکڑی ہوگئی ہین ٹکڑی اوسکی
غار کہو ہین اور چاندی کی حلقہ مین وہ سب ٹکڑی ہین اور اب خدا تعالی حج کے واجب ہونیکا ذکر کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ
اور خاص واسطی خدا کی لازم اور ثابت ہی اوپر آدمیونکی حِجُّ الْبَيْتِ قصد کرنا خانہ کعبہ کا واسطی ادا کرنے اعمال حج کے اور عمرہ کی مَنِ اسْتَطَاعَ
جو شخص کہ طاقت رکہی طرف اوسکی راہ چلنیکی کہ توشہ اور خرچ راہ اپنی جاتی ایکا اور کہانا اور لباس اپنی دونونکا اپنی عیال کا رکہتا ہو اور
صحت بدنی حاصل ہو اور رستہ مین کسیطرحکا خوف نہو خواہ سواری پر چلسکتا ہو خواہ پیدل جاسکتا ہو یہ امور جمع ہون تو حج بجا لانیکے
واسطے جانا واجب ہی اور ترک کرنا اوسکا گناہ عظیم ہے اور حدیث مین آیا ہی کہ جس کسی پر حج واجب ہوگیا ہو اور وہ حج کو بجا نلاوی تو یہودیون
اور نصرانیونکی ساتہہ اوسکا حشر ہوگا وَمَنْ كَفَرَ اور جو شخص کہ کفر کرے حج کرنے سے یعنی باوجود قدرت کی اوسکو ترک کری بے پروا ہے
اور اوسکی قدر اور منزلت کچہ نہ سمجہی اور نہ اوسکو خدا کی حکم کا کچہ پاس ہو تو فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ پس تحقیق خدا بی پروا ہے
عالم کی لوگونسی کہ اوسکو اونکی حج کی کچہ پروا نہین ہی اور جناب رسولخدا صلعم نے جو حضرت علی کو وصیتین کی ہین اوسمین فرمایا ہی کہ ای علی ترک
کرنیوالا حج کا باوجود قدرت کی کافر ہے ہو واسطی کہ خدا تعالی فرماتا ہی کہ وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ اور حضرت امام کاظم علیہ السلام نے
قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُم بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا کی تفسیر مین فرمایا ہی کہ زیادہ نقصان اٹہانیوالا وہ آدمی ہی اعمال مین جو حج کرنیمین تاخیر اور دیر کری اور حضرت
صادق علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ مراد قول حقتعالی نحشرہ یوم القیامۃ اعمی سے وہ لوگ مراد ہین کہ حج اونپر واجب ہوا اور وہ اوسکو ادا نکریں حقتعالی
قیامت کی روز اونکو اندہا کرکے اوٹہاویگا اور حج کے ترک کرنیکی عذاب کی حدیثین کثرت سی ہین اور خدا تعالی نے حج کے ترک کرنیوالیکو جو کافر
فرمایا ہے اور حدیث مین بہی ایسا آیا ہی یہہ واسطی مبالغہ اور نہایت تاکید کی ہے کہ ترک کرنا اوسکا بہت بڑا گناہ ہی اور موجب غضب خدا

اسواسطے کافر فرمایا ہی اور حقیقت مین وہ کافر نہین ہی البتہ اگر اوسکو واجب جانے انکار کرے اور یا یہہ کہ اوسکی ترک کرنیکی کچھ پروا نکرے کہ یہہ بہی موجب عدم
اعتقاد وضعیت حج ہی اسصورت مین کافر کہہ سکتی ہین اور رسول خدا صلعم نے فرمایا ہی کہ نماز پنجگانہ پڑہو اور روزہ ماہ رمضان کی سارے مہینے کی رکہو اور زکوۃ کو ادا
کرو اور حج خانہ خدا بجا لاو تاکہ اپنی پروردگار کی بہشت مین داخل ہو اور صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ حج درویشی اور گناہونکو دور کرتا ہی اور بعضی
کہتے ہین کہ جسوقت یہ آیت نازل ہوئی کہ وللہ علی الناس حج البیت تو رسولخدا نے سب مذہب والونکی آدمیونکو جمع کیا اور پہلے خطبہ پڑہا اور بعد اوسکی فرمایا کہ خدا تعالی
نے تمپر حج کو فرض کیا ہی پس حج کو ادا کرتی رہو یہ سنکر ایک فرقہ نے کہا کہ ہم ایمان لائی حج کی واجب ہونیپر اور پانچ مذہب والونے کفر اختیار کیا اسواسطی
یہہ آیت نازل ہوئی کہ ومن کفر فان اللہ غنی عن العالمین اور حج کی حا کو ابو جعفر اور اہل کوفہ نے سوای ابوبکر کے مکسور پڑہا ہے اور باقیون نے
مفتوح اور معنی حج کی قصد کی ہین اور من استطاع بدل بعض ہی ناس سے اور اب خدا تعالے اہل کتاب کو یہہ الزام دیتا ہی اور ملامت کرتا ہی چنانچہ
فرماتا ہی کہ قل کہہ تو اے محمد صلعم کہ یا اھل الکتاب لم تکفرون بایات اللہ یعنی اے اہل کتاب کسواسطی کفر کرتی ہو تم ساتہہ آیتون خدا کی کہ وہ عقلی اور سمعی
دلیلین ہین محمد کی قول کی راستی اور درستی پر ہونگی حج وغیرہ کی واجب ہونین اور جو کچہہ کہ وہ دعوی کرتا ہی حج وغیرہ کی واجب ہونیکا احکام شرع سے
واللہ شھید علی ما تعملون اور حال یہہ ہے کہ خدا گواہ ہی اوپر اوس امر کی کہ کرتے ہو تم کہ حق کو پوشیدہ کرتی ہو اور آیات خدا پر ایمان نہین لاتی ہو تمکو
تمہاری ان اعمال کے عوض مین قرار واقعی سزا دیگا اور تخصیص اہل کتاب کی ہمین اسواسطی ہے کہ یہہ کفر مین زیادہ بڑہی ہین اسواسطی کہ وہ کہتے تھے کہ ہم ایمان
لائی ہین توریت اور انجیل پر اور حال یہہ ہے کہ وہ ہرگز ایمان نہ لائی تہی بلکہ اوسکی آیات کی تحریف اور تبدیل کرتے تھے پہر فرماتا ہے خدا کہ قل
کہہ تو اے محمد صلعم کہ یا اھل الکتاب لم تصدون عن سبیل اللہ اے اہل کتاب کسواسطی بند کرتے ہو تم راہ خدا کی سے کہ وہ دین اسلام ہے
من آمن اون لوگونکو کہ ایمان لاتے ہین وہ خدا پر مثل عمار اور ابو ذر وغیرہ کے کہ اونکو تم اپنے دین کیطرف بلاتی ہو تبغونھا عوجا
طلب کرتے ہو تم اوس راہ خدا مین کجی کو اور گمراہی کو کہ لوگون کو وہم مین ڈالتی ہو کہ توریت مین نسخ نہین ہے اور صفات محمد کو
جو کچہہ توریت مین ہین تم بدلتے ہو وانتم شھداء اور حال یہہ ہے کہ تم گواہ ہو اس امر کے کہ راہ راست دین اسلام ہے اور اوسکو
ابراہیم اور یعقوب علیہما السلام کی وصیتیون مین سے جانتے ہو وما اللہ بغافل عما تعملون اور نہین ہے خدا غافل اوس
امر سے کہ کرتے ہو تم بلکہ تمہارے سب اعمال اور افعال کو جانتا ہے اور موافق اوسکی تمکو جزا دیگا اور کہتے ہین کہ شاس بن قیس یہودی
کہ ایک مرد پیر سخت کافر اور سنگدل اور بدگو مسلمانون کا تہا ایکروز مجمع مین اوس اور خزرج کے اوسکی گذر کیا دیکہا کہ دونون فرقہ بہت محبت اور پیار کی
آپسمین باتین کرتے ہین اس شخصکو یہہ امر دیکہکر حسد ہوا کہ یہ دونو فرقہ اسلام سے پہلے آپسمین جنگ و جدال رکہتی تہے اور اب یہہ دونون فرقہ
مسلمان ہوکر ایک ہو گئی ہین ایک شخص کو اوسنی کہا کہ تو انہین بیٹہکر بعاث کی لڑائی کا کہ جو انہین آپسمین واقع ہوئی تہے ذکر کرکے اور
اوسیون نے جو قصیدہ خزرج کی مذہب مین لکہا تہا اوسکو پڑہ اوسنی وہ قصیدہ جو پڑہا تو خزرجیونکو بہت ناگوار معلوم ہوا اور غصہ ہوکر
اوسیونکی مذمت بیان کرنے لگی اور آپسمین اون دونون فرقونکی نوبت جنگ کی پہونچی جبرئیل ۲ آیتین لیکر نازل ہوے اور رسولخدا صلعم نے اوس
معرکہ مین جاکر فرمایا کہ باوجودیکہ مین تم مین موجود ہون اور تم پہر دعوی جاہلیت کی تازہ کرتے ہو دیکہو خدا نے کیا فرمایا ہی نازل کرکی جسوقت
اونہون نے وہ آیتین سنی تو استغفار اور توبہ کرکے ہتہیار اپنی پہینکدی اور ہنک ریزان ہو کر بغلگیر ہوئی آپسمین اور جانا کہ اگر یہود کی
کہنے پر ہم چلینگے تو وہ پہر ہمکو کفر کی طرف پہیر دینگے اور وہ آیتین یہ ہین کہ خدا تعالے فرماتا ہے یا ایھا الذین آمنوا ای وہ لوگو کہ
ایمان لائی ہو ان تطیعوا فریقا اگر کہنا مانو گی تم کسی فرقہ کا من الذین اوتوا الکتب اون لوگون مین سے کہ دی گئی ہے وہ
کتاب مثل شاس وغیرہ یہودیونکی تو یردوکم پہیر دینگی وہ تمکو بعد ایمانکم بعد مومنین ہونے تمہاری یعنی کر دینگی تمکو بعد ایمان
لانیکی کافرین کفر کرنے والے یعنی تمکو پہر کافر کر دینگے اور مرتد بنا دینگی وکیف تکفرون اور کیونکر کفر کرو گی تم وانتم اور حال یہہ ہے کہ تم

وہ ہو کہ تتلی علیکم آیات اللہ پڑہے جاتی ہین اوپر تمہاری آیتین خدا کی کہ وہ قران مین ہین وفیکم رسولہ اور درمیان تمہارے
پیغمبر اوسکا ہی ومن یعتصم باللہ اور جو کوئی چنگل مارے ساتہہ دین خدا کی یعنی جو کوئی اختیار کرے دین خدا کو کہ وہ اسلام ہی تو فقد ھدی
پس تحقیق ہدایت کیا گیا ہی وہ الی صراط مستقیم طرف راہ سیدہی کی اور جسوقت راہ راست کو پہونچا تو ضرور وہ بہشت مین داخل ہوگا اور کہتے ہین
کہ ثعلبہ بن تیم اوسی اور سعد بن زرارہ خزرجی آپس مین ایکشخص دوسرے شخص پر فخر کرتا تہا نسب اور حسب مین اور فخر کرتے کرتے نزاع کو نوبت
پہونچی خزرجی نے کہا کہ اگر رسولخدا پیغمبر ہو کر نہ آتی تو ہم تمہاری اولاد کو جڑ سے اوکہاڑ کر پہینکدیتے اور اوسی نے کہا کہ اسلام سے پہلے تم ہماری خوف
کی جہت سے باہر نہین نکل سکتے تہے اور نوبت اونکی نزاع سے جنگ کو پہونچی اور یہہ خبر رسولخدا صلعم نے سنی اوسیوقت سوار ہو کر اونکی پاس
پہونچے اور اونکو جدا کیا اور جبرئیل یہہ آیت لیکر نازل ہوے یاایھا الذین آمنوا اے وہ لوگو کہ ایمان لاے ہو قوم اوس اور قوم
خزرج مین سے اتقوا اللہ کہ ڈرو تم خدا سے حق تقاتہ حق ڈرنے اوسکی کا کہ جیسا کہ لایق ہی کہ واجبات کو ادا کرتے رہو اور حرام اور بد کامون
سے پرہیز کرو اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ یہہ مراد ہی اس سے کہ فرمانبرداری خدا کی کرو اور نافرمانبرداری اوسکی مت کرو اور
اوسکی شکر گذاری مین مشغول ہو اور ہمیشہ اوسکا ذکر کرتے رہو اور کسی وقت اوس سے غافل نہو اور حق تقاتہ مفعول مطلق واقع ہوا ہی ولا تموتن
الا وانتم مسلمون اور نہ مرو تم مگر جسوقت کہ تم اسلام لانیوالی اور مسلمان ہو مراد یہ ہی کہ ہمیشہ مسلمان رہو معلوم نہین کہ کسوقت تمکو موت آے
اور نہی لا تموتن مین اگرچہ موت پر وارد ہوئی ہی لیکن مراد اوس سے قید اوسکی ہے یعنی لا تموتن علے غیر الاسلام اور وانتم مسلمون کا جملہ
حال واقع ہوا ہی اور منقول ہے کہ جناب رسولخدا صلعم نے بعد تلاوت اس آیت کے فرمایا کہ اگر ایک قطرہ زقوم دوزخ کا زمین پر گرے تو تمام
اہل دنیا کی زندگی تلخ ہو جاے کیونکر ہوگا حال اوس شخص کا کہ جسکی خورش یہی ہوگی آخرت مین پس چاہی کہ تم حالت اسلام مین دنیا سے کوچ کرو
واعتصموا بحبل اللہ اور چنگل مارو تم ساتہہ رسی خدا کے یعنی ساتہہ دین خدا کی کہ وہ نہایت مضبوط ہے جمیعا سب جمیعا حال
واقع ہوا ہی یعنی دین خدا کو مضبوط پکڑو کہ دوزخ سے نجات پاو تم کہ جیسے کہ رسی پکڑنے مین نجات پاتی ہو کوئین مین گرنے سے اس آیت
مین حبل سے اشارہ ہے طرف قران اور اہل بیت علیہم السلام کے چنانچہ جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے اپنی رحلت سے پہلی کہ دو حبل متین تم
مین چہوڑے جاتا ہون کہ وہ قران اور اہلبیت میرے ہین اگر انکو مضبوط پکڑو گی یعنی اگر ان دونون کی پیروی کرو گی تو بعد میرے گمراہ نہو گے اور
یہہ دونون آپسمین سے کبہی جدا نہونگی یہانتک کہ حوض کوثر پر مجہسے آ ملاقات کرین اور جدا نہونی سے مقصود یہہ ہے کہ جو مضمون
کہ قران کا ہے وہ اہلبیت کے پاس ہی اور قران کلام ساکت تہے اور یہ کلام ناطق ہین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ ہم ہین
حبل متین جسکو خدا نے قران مین فرمایا ہے کہ واعتصموا بحبل اللہ پس جو کہ پیروی اونکی کرتا ہی وہ ناجی ہی اور جو کہ پیروی اونکی
نہین کرتا ہی وہ ناری ہی اور جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہی کہ اہلبیت میری مثل کشتی نوح کے ہین جو کہ اسمین سوار ہوا اوسنے نجات پائی
اور جسنے اوسکا خلاف کیا اور اس کشتی سے پیچہے ہٹ رہا وہ غرق اور ہلاک ہوا اور اوس کشتی مین وہی لوگ سوار ہوئی تہے جو کہ پیروی
کرنیوالی نوح کے تہے اور تنہا دوستی بدون متابعت کی کسی کام کی نہین ہی اگر فقط دوستی بی متابعت کام آتی تو زوجہ اور پسر نوح کا
البتہ نجات پاتی لیکن اونہین فقط دوستی نوح کی تہی اور مطیع اور فرمانبردار نوح کی نتہی اسواسطے غرق ہوگئی وہ ایسی ہی جو لوگ کہ اہلبیت
کی محبت کا دعوی کرتی ہین لیکن پیروی اونکی نہین کرتے اونکی نجات بہی مشکل ہی اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے بہی فرمایا ہی کہ
آل محمد حبل متین خدا کی ہین کہ جنکی ساتہہ چنگل مارنیکا قران مین حکم ہوا ہی آیہ اعتصموا بحبل اللہ جمیعا مین اور حضرت کاظم نے فرمایا ہی
حبل متین خدا کی علی بن ابی طالب ہین اور فرماتا ہی خدا کہ ولا تفرقوا اور نہ متفرق ہو تم آپسمین اور مت پراگندہ ہو اختلاف کر کے مثل یہود
اور نصاری کی بلکہ ایمان پر متفق اور طاعت خدا پر ہمیشہ ثابت قدم ہو اور گناہون سے پرہیز کرتے رہو اور نزاد ان نے روایت کی ہے

ذکر فضل فرقہ شیعان

ذ ایکروز ہم مسجد مین امیرالمومنین علیہ السلام کی پاس بیٹہی تہی راس الجالوت کو کہ سردار علماء یہود کا تہا اور جاثلیق کو کہ امام نصارا کا تہا جناب امیر علیہ السلام
کے پاس لائی حضرت امیر نے راس الجالوت سی پوچہا کہ تو جانتا ہی کہ یہودی بعد حضرت موسی کے کتنی فرقہ ہو گئی ہین کہا کہ کتاب مین دیکہون تو بیان کرون
فرمایا جناب امیر نے کہ لعنت ہو جو تجہپر تو کسطرح لوگونکا امام بنا ہوا ہی اگر تجہسے کوئی مسلہ پوچہین اور کتاب جل جاے یا چوری جاے تو اوسوقت
کیا کریگا تو اوسوقت بہی یہی کہیگا کہ کتاب ہوتی تو دیکہکر بتلاتا اور بعد اوسکی جاثلیق کیطرف متوجہ ہوکر پوچہا کہ نصارا بعد حضرت عیسے
کے کتنے فرقہ ہو گئی کہا کہ بہتالیس فرقہ فرمایا کہ تو جہوٹ کہتا ہی قسم ہی خدا کی مین توریت کو اوس سی بہتر جانتا ہون اور انجیل کو تجہسے بہتر
جانتا ہون امت موسے کی اکہتر فرقہ ہوئی ہین ستر اونمین سے ناری ہین اور ایک ناجی ہے اور یہہ ناجی وہ ہین کہ جنکے حق مین خدا تعالے
نے فرمایا ہی ومن قوم موسی امۃ یہدون بالحق اور امت عیسے کی بعد عیسے کے بہتر فرقہ ہوئی ہین ایک فرقہ تو اونمین سے ناجی ہے اور باقی کے ناری
ہین اور ناجی فرقہ کے حقمین خدا تعالے نی فرمایا کہ تری اعینہم تفیض من الدمع حزنا اور امت محمد مصطفے صلعم کے تہتر فرقہ ہون ایک تو اونمین
سے ناجی فرقہ ہو اور باقی کے ناری ہونگی اور اوس ناجی فرقہ کے حقمین خدا تعالے نی فرمایا ہی ممن خلقنا امۃ یہدون بالحق وبہ یعدلون
اور وہ شیعہ میرے ہین اور یہہ اسواسطے حضرت امیر نے فرمایا ہی کہ پیروی اون حضرت کی شیعہ ہے کرتے ہین اور پیروی مین جناب امیر کے
نجات اسواسطے ہوئی کہ وہ حکیم ساتہہ حق کی کرتی تہی خاص اور جناب امیر تہے حق کی طرف ہدایت اسواسطے کرتے تہی کہ بعد رسول خدا کے حق اونکی
ہی پاس تہا چنانچہ فرمایا ہی رسولخدا صلعم نے کہ علی مع الحق والحق مع علی یدور حیث دار یعنی علی ہمراہ حق کی ہے اور حق ہمراہ علی کی پہرتا ہی
وہ حق جدہر کو پہرتا ہی علی کہ حق علی سی ہرگز جدا نہین ہوتا ہی یہانتک کی اس بات سے اسامر پر کہ حق شیعونکی ہمراہ ہے اور شیعونکی سواے اور فرقہ حق
پر نہین ہین اور اہلسنت جو کہتے ہین کہ ناجی فرقہ کیواسطے رسولخدا نی فرمایا ہے کہ ما انا علیہ واصحابی اگر یہہ روایت تسلیم کیجاے تو اس
سے یہہ ثابت ہوتا ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ناجی وہ ہی کہ پیروی کری اوس امر کی کہ جسپر مین اور میری اصحاب دونون متفق ہین نہ تنہا اصحاب
کی پیروی اور جسپر رسولخدا کا اور اصحاب کا دونونکا اتفاق ہے اوسکو ہم بہی صحیح اور درست جانتے ہین اور حدیث ثقلین سے ثابت
ہوتا ہے کہ فقط اہلبیت کی پیروی واسطے نجات کے کفایت کرتی ہے اور اصحاب تنہا کی پیروی کے واسطے رسولخدا صلعم نے کہین نہین
فرمایا ہے اور بعضے روایات جو بیان کرتے ہین مثل اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم اور اصحابی کلہم عدول اور سواے اسکی اگر ہم
تسلیم کرین ان روایتونکو تو وہ لوگ مراد ہین کہ جنکے حق مین علماء فریقین بیان کرتے ہین کہ من ادرک صحبۃ النبی ومات مع الایمان
یعنی وہ لوگ کہ پائی اونہون نی صحبت پیغمبر صلعم کی اور مری وہ ہمراہ ایمان کے یہہ مراد ہی اصحاب رسولخدا صلعم سی نہ کل ہمراہی حضرت کی
مراد نہین ہین اسواسطی کہ بعضے صحابہ کی فسق وفجور سے قرآن اور کتب احادیث اہلسنت کی بلکہ بعضونکی ارتداد پر روایتین اہلسنت کی کتابونکی
دلالت کرتی ہین اور علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین کی روایت اگر تسلیم کیجاوی تو مراد خلفاء راشدین سی ائمہ طاہرین علیہم السلام ہین اسواسطے کہ
جناب رسولخدا صلعم راشدین اون لوگونکو نفرماینگے کہ جو خلاف شرع کے حکم دیتی تہے اور مسائل دین مین غلطیان کرتی اور ایسے لوگونکی پیروی کے
کیواسطے حضرت صلعم کیونکر حکم دیوینگے اپنی شریعت کے مخالف اور جنکو اہلسنت خلفاء راشدین کہتے ہین وہ ایسی ہی تہی کہ خلاف حکم خدا اور
رسولخدا کے اکثر مسائل مین حکم دیتی تہے چنانچہ کتب اہل سنت مین یہ سب لکہا ہی حاصل یہہ ہے کہ خدا تعالے فرماتا ہے کہ دین حق سی متفرق
اور جدا مت ہو واذکروا اور یاد کرو تم اے مومنین نعمۃ اللہ علیکم نعمت خدا کو کہ اوپر تمہارے ہی کہ تمکو ہدایت کی اور توفیق
دی دین اسلام کی اور پیروی کی مذہب حق کی باعث ہی اپکی الفت کا پس یاد کرو تم اس نعمت کو کہ اذ کنتم اعداء جسوقت تہی
تم دشمن باہمین زمانہ جاہلیت اور کفر مین فالف پس الفت دی خدا نی اور محبت ڈالی بین قلوبکم درمیان دلون تمہاری کی اسلام
کی برکت سی اور جنکی تمہاری درمیان سی اوٹہگئی فاصبحتم بنعمتہ اخوانا پس ہو گئی تم ساتہ نعمت اوس خدا کے بہائی یعنی

[illegible] مَحَبَّتِ کرلی لکا وَکُنْتُمْ اور تھی تم بایام جاہلیت مین عَلٰی شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ
بیکنارہ گڑہی کی آتش دوزخ سی بسبب کفر اور گمراہی کی یعنی قریب تہا کہ تم حالت کفر مین دوزخ مین جاؤ فَاَنْقَذَکُمْ مِّنْهَا پس چہڑایا تمکو خدا نی گڑہی دوزخ کی
سی ایمان اور اسلام کی برکت سے کَذٰلِکَ ایسی ہی یعنی جیسی کہ بیان کی تمہاری عداوت قدیم اور محبت جدید ایسی ہی یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمْ اٰیٰتِہٖ
بیان کرتا ہی خدا واسطی تمہارے آیتین اپنی لَعَلَّکُمْ تَهْتَدُوْنَ تاکہ تم ہدایت پاؤ اور عذاب ابدی سی رستگاری پاکر ثواب دایمی کو حاصل کرو
وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ اور چاہیے کہ ہووی تم مین سی ایک گروہ کہ یَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ بلاوین وہ لوگونکو طرف خیر کے یعنے اسلام کی وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ
اور حکم کرین وہ ساتہہ نیکی کے حسبطرح سے کہ خدا اور رسول نے فرمایا ہی وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ اور منع کرین وہ بدیسی موافق حکم خدا کی اور پیغمبر کی جن
جن امور نکو کہ اونہون نی منع کیا ہے وَاُولٰٓئِكَ اور یہی لوگ جو کہ حکم کرتے ہین نیکی کا اور منع کرتے ہین برائی سی هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ وہی رستگاری پانے
والی ہین جناب رسولخدا صلعم نی فرمایا ہی کہ بہتر سب آدمیون مین وہ لوگ ہین کہ جو لوگونکو نیکی کا حکم کرتے ہین اور برائی سی منع کرتی ہین اور
زیادہ سب سے وہی پرہیزگار ہین اور فرمایا ہی حضرت صلعم نی کہ آدمی ہمیشہ خیر سے ہین جبتک کہ حکم نیکی کا کرتے ہین اور برائی سے منع کرتی ہین اور نیکی پر
انہیں مدد کرتے ہین پس جسوقت کہ ایسا نکرین تو برکتین اونسے دور کی جاوین اور بعض اونکے بعض پر غالب کیا جاوے اور کوئی اونکا ناصر اور مددگار
ہوگا نہ زمین مین نہ آسمان مین اور جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ خدا تعالی نی لعنت کی ہے اون لوگو پر کہ وہ دوسری آدمیونکو نیکی کا
حکم کرتے ہین اور خود نیکی کو ترک کرتی ہین اور لعنت کی ہے اون لوگونکو کہ دوسرونکو تو منع کرتی ہین برائیون سی اور آپ برائیونکو عمل مین
لاتی ہین اور امت کی لفظ کا استعمال پندرہ معنی مین ہوتا ہی جماعت اور پیروانبیا اور قدرت اور دین و ملت اور حین اور زمان اور قامت
اور نعمت اور قصد اور فرماتا ہی خدا کہ وَلَا تَكُوْنُوْا اور نہو تم ای مومنین كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا مانند اون لوگونکی کہ متفرق ہوگئی وہ
مثل یہود اور نصاریٰ کے کہ ہر ایک چند فرقہ ہوگئی اور ایک فرقہ دوسرے فرقہ کا دشمن ہوگیا وَاخْتَلَفُوْا اور خلاف کیا اونہون نے دین مین
کہ یہودیون نے پانسو برس بعد موت موسی کی اور نصرانیون نے تین سو برس بعد آسمان پر جانی عیسی کی اختلاف کیا اونہون نے انہین ××
مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ پیچہے اس سے کہ آئے اونکے پاس دلیلین روشن اونکی کتابون مین کہ جو موجب اتفاق کا ہین خدا کی احدیت
پر اور آخرت کی تصدیق پر وَاُولٰٓئِكَ اور یہہ لوگ مخالفت کرنیوالی اصول دین مین وہ ہین کہ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ واسطی اونکی عذاب ہی بڑا
يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ جس دن کہ سفید ہونگی موہنہ مومنین کی وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ اور سیاہ ہونگی منہ کفار کی یعنی قیامت کی روز فَاَمَّا الَّذِيْنَ
اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ پس لیکن وہ لوگ کہ سیاہ ہونگی منہ اونکی تو خدا تعالی فرشتونکو حکم کریگا کہ وہ فرشتی ملامت کرکی اونکو کہینگے
کہ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ کیا کفر کیا تمنے بعد ایمان لانی اپنی کے فَذُوْقُوا الْعَذَابَ پس چکہو تم عذاب کو بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ بسبب اسکی کہ
تہی تم کہ کافر ہوئی تہی تم بعد ایمان کے جناب امیر المومنین علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ مراد اون لوگون سے بدعتی ہین اس امت کی باطل
رای والی کہ جو اپنی نفسونکی خواہشونکی پابند تہی اور صحیح بخاری مین اور جمیع بین الصحیحین وغیرہ کتب احادیث اہلسنت مین لکہا ہے کہ فرمایا
جناب رسولخدا صلعم نے کہ حوض کوثر سے کچہہ آدمیونکو ہانکتی ہونگی اور دوزخ مین اونکو لیجاینگی مین اونکو دیکہکر پہچانونگا اور کہونگا فرشتون
سے کہ اونکو دوزخ مین کیون لیجاتی ہو یہہ تو میری اصحاب ہین وہ فرشتی مجہکو جواب مین کہینگے کہ تو نہین جانتا ہے کہ انہون نے کیا احداث
کیا ہی دین مین بعد تیری اور ہمیشہ یہہ اپنی پاشنونپر پہرنیوالی رہے ہین دین سی جسوقت سے مفارقت کی ہی تونی اونسی یعنی تیری مرتی ہی یہہ
لوگ مرتد ہوگئی اور دین سی پہر گئی وَاَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ اور لیکن جو لوگ کہ سفید ہونگی منہ اونکی یعنی مومنین کہ جو پیرو ہین ائمہ
معصومین علیہم السلام کے فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ پس بیچ رحمت خدا کی ہونگی کہ بہشت مین آرام کرتی ہونگی هُمْ وہ سفید منہ والی فِيْهَا بیچ اوس
رحمت خدا کی خٰلِدُوْنَ ہمیشہ رہنیوالی ہونگی تِلْكَ یہہ یعنی جو کچہہ گذرا ہی پہلے اس سے اٰيٰتُ اللّٰهِ آیتین خدا کی ہین نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ

پڑھتی ہین ہم اونکو اوپر تیری وحی کیواسطی سی بِالْحَقِّ ساتہہ حق کی کہ اوسکی راستی اور درستی مین کسیطرحکا شبہ اور فرق نہین ہی وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ اور خدا نہین چاہتا ہی ظلم کو واسطی عالم کے لوگونکی کہ بیجرم کسیکو عذاب کرے اسواسطی کہ ظلم قبیح ہے اور خدا تعالے فعل قبیح سے پاک ہے وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ اور خاص واسطی خدا کی ہے جو کچہ کہ بیچ آسمانون کی ہے اور جو کچہ کہ بیچ زمین کے ہے یعنی سب اوسکی مخلوق اور بندہ اوسکی اور اوسکی ملک ہین ہین وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ اور طرف حکم خدا کے پہیر یجا بینگے سب امور پس جزا دیگا ہر شخص کو موافق وعدہ اور وعید کی اور کہتی ہین کہ مالک ابن خنیف اور وہب بن یہودا کہ دو عالم تہے یہودیون کے علما مین سے مسلمانون سے اونہون نے کہا کہ ہم تمسے بہتر ہین اور دین ہمارا تمہارے دین سے افضل ہے خدا نے مسلمانونکی تعریف مین یہہ آیت نازل کی کُنْتُمْ ہو تم اے امت محمد صلعم خَيْرَ اُمَّةٍ بہتر اوس گروہ کی کہ عالم غیب سے اُخْرِجَتْ نکال گئی یعنی ظاہر کئے گئے لِلنَّاسِ واسطی آدمیونکی تاکہ اونکو راہ راست کیطرف بلاؤ اور بہتر ہونا اس امت کا بتین وصفون کی جہت سے ہے چنانچہ بیان کرتا ہے کہ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ حکم کرتے ہو تم ساتہہ نیکی کے یعنی کہ جو شرع حکم کرتی ہے وہ ہی تم لوگونکو فرماتی ہو وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ اور منع کرتے ہو تم بدی سے اوس بدی سے کہ جو شرع کے حکم سے وہ ممنوع ہے وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ اور ایمان لاتی ہو تم ساتہہ خدا کی کہ نہایت ثبوتی اور استواری سے اوسکا اعتقاد رکہتی ہو اور ایمان لانیکا ذکر نیکی کے حکم کرنے سے اور بدیکی منع کرنی سے پہلے چاہئے تہا لیکن اسواسطی آخر مین فرمایا کہ حکم کرنا نیکی کا اور منع کرنا بدی سے اسواسطی ایمان لاتی اور تصدیق کرنے دین اسلام کے ہی اور تفسیر اہلبیت علیہم السلام مین مذکور ہے کہ یہہ آیت خاص ائمہ طاہرین اور اونکی مقلدین کی شان مین ہی جو کہ صالحین ہین اور اونکی تقلید کی موافق حکم کرتی ہین اور یہی حق ہے اسواسطی کہ بعد رسولخدا صلعم کے وہ ہی اس قابل ہین کہ رسولخدا سی اونکو سینہ بسینہ علم پہونچا ہی اور زیادہ لوگ ہین کہ جو اونکی پیروی سے نیکی کا حکم کرتے ہین اور برائی سے منع کرتی ہین اور بے علم آدمی جو کہ مسایل دین مین غلطی کرتے تہے اور جناب امیر علیہ السلام اونکو سنبہالتے تہے وہ ہرگز اس آیت سے مراد نہین ہو سکتی اسواسطی کہ نیکی کے حکم کرنیکو اور بدیسی منع کرنیکو علم چاہی کہ موافق حکم خدا کے حکم کرے اور منع کرے اور جو لوگ کہ غلطی کریں وہ کیونکر اس آیت سے مراد ہونگی اور یہہ ہی بعضی روایت اور قراءت مین آیا ہے کہ خیر ائمۃ خیر ائمہ ہی اور ایسے ہی وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ اصل مین وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ ائمۃ ہے اور اگرچہ سب ائمہ طاہرین وقت نزول اس آیت کی موجود نتہی لیکن رم اور رئیس اونکی علی ابن ابیطالب موجود تہے اور اکثر آیات مین خطاب طرف کل مومنین کی ہے جسقدر قیامت تک ہونگی اور حال یہہ کہ وقت نزول آیت کے وہ موجود نہین ہین اور انس سے روایت ہے کہ اسقف نصرانی کہ عالم نصارا کا تہا جناب رسولخدا صلعم کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ مین مسلمان ہوتا ہون حضرت نی پوچہا کہ کیا سبب ہی مسلمان ہونیکا کہا کہ مینے خواب مین دیکہا ہے کہ گویا قیامت برپا ہے اور لوگ اپنے اپنے حال مین مبتلا ہین اور ایک گروہ کو مینے دیکہا کہ ہاتہہ اور پاؤن اونکی سفید نورانی ہین اور مثل بجلی کی صراط پرسی گذرتے ہین مینے پوچہا کہ کیا یہہ لوگ انبیا ہین فرشتون نے کہا کہ یہہ امت محمد کے لوگ ہین مجہکو یہہ دیکہکر طرف اسلام کے رغبت ہوئی حضرت نی اوسکو مسلمان کیا اور جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہی کہ جبتک پہلے سب پیغمبرون سے بین بہشت مین نجاؤن تو اور پیغمبرونپر بہشت مین جانا حرام ہی اور جبتک میرا وصی بہشت مین نجاوی تو اور اوصیا پر بہشت مین جانا حرام ہی اور جبتک میری امت بہشت مین نجاوی تو اور امتونپر بہشت مین جانا حرام ہے اور انس سے روایت ہے کہ مین ہمراہ رسولخدا صلعم کے ایک مقام پر پہونچا ایک آواز مینے وہان سنی اوس آواز کیطرف مینے نگاہ جو کی تو ایک مرد کو دیکہا کہ وہ ایک درخت کے نیچے نماز پڑہتا ہے اور یہہ دعا کرتا ہے کہ خداوندا مجہکو امت مرحومہ سے کر اوپر تونے رحمت کی ہے یعنی محمد صلعم کی امت مین سے مجہکو کر رسولخدا صلعم کو اوسکی حال سے مینی خبر دی فرمایا کہ تو اوسکی پاس جا اور اوس سے کہہ کہ رسولخدا تجہکو سلام پہونچاتا ہی اور پوچہتا ہی کہ تو کون ہے انس کہتا ہی کہ مین گیا اور حضرت کا سلام اور پیغام اوسکو پہونچایا اوسنی جواب مین کہا کہ رسولخدا کو

سلام پہونچا اور کہہ کہ تیرا بہائی خضر ہے خدا تعالے سے دعا کرتا ہے کہ اوسکو تیری امت مین سے کرے انس نے پیغام خضر کا حضرت کو پہونچایا
اور یحیے بن معاذ کہتا ہے کہ یہ آیت امت محمد کی تعریف مین ہے اور خدا تعالے اپنے کرم سے ہرگز روا نرکہے کہ جس قوم کی تعریف کی ہو اوسکو
دوزخ مین ڈالے اور بعد اوسکے فرماتا ہے کہ وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اور اگر ایمان لاتے اہل کتاب کہ وہ یہود اور نصارا ہین محمد پر اور
قران پر اور تمام اون امر دین پر کہ جو محمد صلعم خدا کی یہان سے لایا ہے تو لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ البتہ ہوتا بہتر واسطے اونکی دنیا اور آخرت مین کیونکہ دنیا
مین تو قتل اور جزیہ کی ذلت اور خواری سے چہوٹتے اور آخرت مین عذاب دوزخ سے نجات پاتے مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ بعضی اونمین سے تو ایمان لانے
والے ہین محمد اور قران پر مثل عبد اللہ بن سلام کی اور اونکی رفیقون کی کہ وہ یہودی تہے اور مثل نجاشی وغیرہ کی کہ وہ نصرانی تہے وَاَكْثَرُهُمُ
الْفٰسِقُوْنَ اور اکثر اونکے باہر ہونیوالے ہین حکم خدا سے اور فرمان پیغمبر سے اور عداوت رکہنے والے پیغمبر سے اور عناد کرنیوالے اوس سے
اور کہتے ہین کہ چند آدمی یہودیون کے عبد اللہ بن سلام کی پاس آئے اور مسلمان ہونیکی جہت سے اونکو ملامت کیا خدا تعالے نے یہ آیت نازل
کی کہ لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ ہرگز نہ ضرر پہونچا سکینگے وہ یہودی تمکو اے مومنین اِلَّآ اَذًى مگر تہوڑا سا رنج کہ اسلام پر اور تمپر وہ طعن کرین اور اپنا
طرف کفر کے تمکو بلاوین اور لڑائی کرنے سے تمکو ڈراوین وَاِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ اور اگر لڑین وہ تم سے يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ پہیرین وہ تم
سے پیٹہ اونکو اور تمہاری سامنے سے وہ بہاگ جاوین ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ پہر نہ مدد کیے جاوینگے وہ نہ خدا کیطرف سے نہ خلق کیطرف سے اور یہ
خبر غیب کی دی ہے اوسواسطے کہ حال یہودیونکا ایسا ہی ہوا کہ بنی قریظہ اور بنی نضیر اور بنی قینقاع اور یہود خیبر کی رسولخدا سی لڑائی اور
شکست کہا کر بہاگے اور خواری جزیہ کی اونپر رکہی گئی چنانچہ فرماتا ہے کہ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ مارے گئے یعنی رکہی گئی اوپر اونکی خواری جاہے
اونکی خونکی اور مال کیوسطے مسلمانونکی اور باجزیہ لیے اور کہتے ہین کہ یہودی اسلام سے پہلے مجوسیونکو جزیہ دیا کرتے تہے اور بعد اوسکے مسلمانونکو
دینا اختیار کیا ہمیشہ وہ اسی خواری مین رہتے ہین اَيْنَ مَا ثُقِفُوْٓا جہان کہین پائی جاوین وہ یہود اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ مگر ساتہہ عہد
کے خدا سے کہ وہ قبول کرنا جزیہ کا ہے یعنی اونکو پناہ دیتے ہین اور قتل نہین کرتے ہین بسبب عہد خدا کی کہ اونہون نے دینا جزیہ کا قبول کیا
وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ اور ساتہہ عہد کی آدمیونکی جانب سے کہ وہ مومنین ہین اور اونکو اونہون نے امان دی ہے اور عہد کا نام حبل
اسواسطے ہوا ہے کہ اوس سے امان باندہی جاتی ہے جیسی کہ حبل سے کوئی چیز باندہی جاتی ہے اور حبل رسی کو کہتے ہین وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ
اور ہوگئے وہ یہودی اور رجوع کی اونہون نے ساتہہ غضب کے خدا کی جانب سی کہ غضب خدا کا اونپر بہت ہے وَضُرِبَتْ اور مارے گئی اور
لازم کی گئی عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ اوپر اونکی محتاجگی کہ اکثر یہودی فقیر اور تنگدست رہتے ہین اور جو کہ تونگر ہین وہ بہی اپنی تئین محتاج ظاہر کرتے
ہین کہ جزیہ کم دینا ہو اور ہر جگہہ ہین بطور رعیت کے ہین اور حکومت اونکی دنیا مین کسی جگہہ نہین ہے ذٰلِكَ یہہ ذلت اور خواری
اور فقیری اور جزیہ دینا اور خدا کی غضب مین ہونا بِاَنَّهُمْ كَانُوْا بسبب اسکی ہے کہ تحقیق وہ تہے کہ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ کفر کرتے تہے
ساتہہ آیتون خدا کی کہ وہ معجزی ہین رسولخدا صلعم کی اور قران ہے وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ اور قتل کرتے تہے وہ پیغمبرون کو ساتہہ
ناحق کے کہ جیسا کہ انبیا کا قتل کرنا نفس الامر مین ناحق تہا ایسی ہی وہ بہی جانتے تہے کہ ہم ناحق قتل کرتے ہین ذٰلِكَ یہہ کفر اونکا اور قتل
کرنا انبیا کا بِمَا عَصَوْا بسبب اسکی تہا کہ نافرمانی کرتے تہے وہ خدا کی وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ اور تہے وہ کہ حد سے گذرتے تہے کہ خدا تعالے
کے احکام پر عمل نہین کرتے تہے اور کہتے ہین کہ عبد اللہ بن سلام مع یارون اپنی کی مسلمان ہوئے تو یہودی اونپر طعن کرنے لگے اور کہتے تہے
کہ یہہ لوگ بدتر قوم کی ہین کہ اون لوگون نے ہماری مخالفت کی اور یہود کے مسلمان ہوگئے اونکی رد مین خدا تعالے نے یہ آیت نازل
کی اور فرمایا کہ لَيْسُوْا نہین ہین وہ مومنین اہل کتاب کے جو کہ یہودیونکا مذہب چہوڑکر مسلمان ہوئے ہین سَوَآءً برابر کفار کے
کہ جو اون یہودیون مین سی ہین مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ بعض اہل کتاب مین سے ایک گروہ اور جماعت ایسی ہے کہ قَآئِمَةٌ قایم ہے

حق پر کہ وہ دین اسلام ہی یَتْلُوْنَ اٰیٰتِ اللّٰہِ پڑھتی ہین وہ آیات خدا کو کہ وہ قرآن ہی اٰنَآءَ الَّیْلِ بیچ وقتون اور ساعتون رات کی یہہ منصوب
علی الظرفیہ ہی وَھُمْ اور وہ یَسْجُدُوْنَ سجدہ کرتی ہین خدا کو یعنی انکو نماز تہجد مین قرآن پڑھتے ہین اور تلاوت کے سجدے کرتے ہین —
یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ ایمان لاتے ہین وہ ساتھہ وحدانیت خدا کی اور اعتقاد اوسکا رکھتے ہین اور اوسپر ثابت قدم رہتے ہین وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اور ساتھہ
دن آخرت کی ایمان لاتی ہین وہ کہ اوسکے واقع ہونیکا اعتقاد رکھتے ہین وَیَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ اور حکم کرتے ہین وہ ساتھہ نیکی کی اپنی غیر کو
وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ اور منع کرتے ہین وہ برائی سی اور ہر کام برے وَیُسَارِعُوْنَ فِی الْخَیْرٰتِ اور جلدی کرتی ہین بیچ نیکیون کی یعنی
امر خیر کی بجالانی مین بہت جلدی کرتی ہین وَاُولٰٓئِکَ اور یہی لوگ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ نیکیون مین سی ہین نزدیک خدا کے اور پیغمبر کی
اور یہود لوگون مین سے یہہ سب صفات مفقود ہین نہ حق پر قایم ہین وہ اور نہ تلاوت آیات خدا کی کرتے ہین وہ اور شب کو سجدہ کرتے ہین
وہ اور نہ نیکی کا حکم کرتے ہین وہ اور نہ فعل بد سے منع کرتے ہین وہ اور نہ امر خیر کے بجالانے مین جلدی کرتی ہین وہ اور جناب رسول خدا صلعم نے
فرمایا ہی کہ دو رکعت نماز آخر شب مین بہتر ہے تمام دنیا سے اور اوس چیز سے کہ اوسمین ہے اور اگر نماز شب میری امت پر شاق نہوتی تو مین
اوسکو واجب کرتا اور حضرت صادق علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ جن گہرون مین نماز شب پڑہتے ہین اور تلاوت قرآن کرتے ہین وہ گہر روشن
ہوتی ہین اسمان کے لوگونکی واسطے جیسے کہ ستاری زمین کی لوگون کیواسطے روشن کرتی ہین اور بعد اوسکے فرمایا کہ نماز شب پڑہتے رہو
کہ وہ سنت تمہارے پیغمبر کی ہے اور طریقہ صالحین کا ہے اور دور کرنیوالا دردونکا ہی بدن سے اور حدیث مین آیا ہے کہ حضرت صلعم نے
امیر المومنین علیہ السلام سے خطاب کر کے فرمایا کہ اے علی نماز شبکو ہمیشہ قایم رکہہ تو اور یہہ کلمہ تین مرتبہ فرمایا اور فرمایا کہ جو کوئی بہت پڑہی
نماز شب کو تو منہ اوسکا خوبی کی ساتھہ ہو اور فرماتا ہے خدا اون مومنین اہل کتاب کے حقمین کہ وَمَا یَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ اور جو کچہہ کرتے
ہین وہ کسی کار نیک مین سے فَلَنْ یُّکْفَرُوْہُ پس ہرگز نہ ناشکری کرینگی وہ اوسکی یعنی اونکی ثواب مین کچہہ کمی نہوگی کہ جسکی وہ ناشکری
کرین اور یفعلوا کو اہل کوفہ نے سوائے ابابکر کے یاسی پڑہا ہی اور باقیون نے تاسی پڑہا ہی مخاطب کا صیغہ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌۢ بِالْمُتَّقِیْنَ اور خدا
جاننے والا اور عالم ہے ساتھہ احوال پرہیزگارونکی یعنے جو لوگ کہ پرہیزگار ہین اور خدا سے ڈرتی ہین خدا تعالے اونکے احوال سے مطلع
ہے اور قیامت کی روز اونکی درجے بلند کریگا اور اب کافرونکا حال بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہی کہ اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا تحقیق جو لوگ کہ کافر
ہوئی قرآن اور محمد سے لَنْ تُغْنِیَ عَنْھُمْ ہرگز نہ بے پروا کرینگی اونسے اور نہ دور کرینگے اَمْوَالُھُمْ مال اونکی وَلَآ اَوْلَادُھُمْ اور نہ فرزند اونکی
مِّنَ اللّٰہِ شَیْئًا عذاب خدا سے کسی چیز کو یعنی کوئی چیز اونکو فایدہ نہ دیگی نہ مال اونکی کہ جو دنیا مین جمع کیی تھے نہ اولاد اونکی اور عذاب کو
اونسے ہرگز دفع نکر سکینگے وَاُولٰٓئِکَ اور یہہ کفار اَصْحٰبُ النَّارِ صاحبان آتش دوزخ ہین کہ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ وہ بیچ اوس آتش دوزخ
کی ہمیشہ رہنے والی ہین اور اون لوگونکی خرچ کرنیکا حال خدا تعالی بیان کرتا ہی کہ مَثَلُ مَا یُنْفِقُوْنَ مثال اوس چیز کی کہ خرچ کرتی ہین وہ
یہودی کہ اپنی علما کو بطور رشوت کے تحریف کرنے کیواسطے دیتے ہین اور یا ابو سفیان اور یار اوسکے کہ جنگ احد مین کفار پر خرچ کرکے
اونکی مدد کرتے ہین یا اور کسیکو جو لوگ ریا سے دیتے ہین فِیْ ھٰذِہِ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا بیچ اس زندگانی دنیا کے کَمَثَلِ رِیْحٍ مانند ہوا کی
وہ بنیاد نکلا کر فِیْھَا صِرٌّ بیچ اس ہوا کی ٹہری ہو کہ اَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ پہونچی وہ کہیتی کسی قوم کی کو کہ بسبب شرک اور گناہون
اور ریاسی دینی کے ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ ظلم کیا ہے اونہونے جانون اپنی پر فَاَھْلَکَتْہُ پس ہلاک کر دیا اوس ٹہری نی اوس کہیتی کو اور نابود
کر دیا عذاب کی جہت سی اور اس آیت مین تشبیہ دی ہی اونکی خرچ کرنیکو زراعت کی ساتھہ اور قہر الہی کی واقع ہونیکو سردی کی ساتھہ اور
وجہ شبہ کی ضایع کرنا ہی وَمَا ظَلَمَھُمُ اللّٰہُ اور نہین ظلم کیا ہی اونکو خدا نی اونکی خرچونکی ضایع کرنی مین اور ثواب اوسکا نہ دینے مین
وَلٰکِنْ اَنْفُسَھُمْ اور لیکن نفسون اپنی کو یَظْلِمُوْنَ ظلم کرتے ہین وہ بسبب کرنی اون عملونکی کہ جو موجب عذاب کی ہین اور کہتی ہین

کہ بعضے مسلمان یہودیوں سے دوستی رکھتے تھے اور اپنا راز انسے کہتے تھے بسبب اوس قرابت کی کہ جو اسلام سے پہلی اونمین تھی خدا تعالی منع کرتا ہی
مومنین کو کہ سوائے برادر مومن اپنی کے کسی دوسرے مذہب والے سے دوستی مت کرو چنانچہ فرماتا ہی کہ یا ایہا الذین امنوا ای وہ لوگو
کہ ایمان لائی ہو لا تتخذوا بطانۃ یعنی مت پکڑو تم بھیدی نہ اختیار کرو تم ہمراز اور دوست خالص من دونکم سوائے اپنی یعنی سوائے مومنین کے
کسی دوسرے مذہب والیکو اپنا دوست اور ہمراز مت ٹھہراؤ اسواسطے کہ لا یالونکم نہ قصور کرینگی وہ تمسی تمہارے تقدمہ مین خبالا تباہی
کو اور فساد اور گمراہی کو کہ وہ درپے تمہارے گمراہ کرنیکے ہین ودوا ما عنتم دوست رکھتے ہین اور چاہتے ہین وہ رنج مین پڑنی تمہاریکو
یا ما یہین مصدریہ ہے یعنی وہ یہودی چاہتے ہین کہ تم رنج اور مشقت اور بلا مین پڑجاؤ قد بدت البغضاء تحقیق ظاہر ہوئی ہے
دشمنی یعنی علامت دشمنی کی ظاہر ہوئی ہے من افواہہم موہون اونکے سے اسواسطے کہ بسبب کثرت عداوت اور بغض کے اونسے ضبط نہین ہوسکتا ہے
اور زبانسے اونکی بات دشمنی کی نکل جاتی ہے وما تخفی صدورہم اور جو کچھ پوشیدہ رکھتے ہین سینی اونکے یعنی جو کچھ کہ اونکی دلون مین
تمہارا بغض اور عداوت ہی اکبر بہت بڑا ہی اور زیادہ ہی دلونکی عداوت اوس عداوت سی کہ جو زبان پر اونکی جاری ہوتا ہی اسواسطے
کہ جو کچھ اونکی زبان پر جاری ہوتا ہے عداوت مین سے وہ بے اختیاری ہی اور دلونکی عداوت اختیاری ہے اور اونکے ارادہ سے ہے —
قد بینا لکم الایت تحقیق بیان کی ہین ہمنی واسطی تمہاری وہ آیتین کہ جو دلالت کرتی ہین فقط مومنین سے دوستی کرنی پر نہ کافرون سے
محبت کرنے پر بلکہ کفار کی دوستی سے پرہیز کرنا چاہیے ان کنتم تعقلون اگر ہو تم کہ کچھ سمجھتے ہو تم کہ دوستی کفار کی اور مخالفین کی موجب ضرر اور
اور باعث خشم خدا ہے اور اب خدا تعالے مخالفین سے دوستی کرنیکی قباحت کو بیان کرتا ہے کہ ھانتم اولاء خبردار ہو تم وہ لوگ ہو کہ
تحبونہم دوست رکھتے ہو تم اونکو اے مومنین ولا یحبونکم اور نہین دوست رکھتی ہین وہ یہودی تمکو اور مراد اس سے یہہ ہے کہ
اگر تم اونسے دوستی کرو تو مثل اونکی ہوجاؤگی کفر اور معصیت کرنیمین اور وہ چاہتے ہین کہ تمکو مثل اپنی کردیوین اور یہہ نہایت دشمنی
ہے تمہاری ساتھہ اونکی اور تم اونکو چاہتے ہو کہ وہ مسلمان ہوجاوین یہہ نہایت دوستی تمہاری ہی اونکے ساتھہ وتؤمنون
بالکتب کلہ اور ایمان لاتے ہو تم ساتھہ کتاب کل اوس کتاب کی یعنی وہ نہین دوست رکھتی ہین تمکو اور حال یہہ ہے کہ تم ایمان لاتے
ہو کل کتابونپر اپنی کتاب پر بھی اور اونکی کتابون توریت اور انجیل اور زبور پر بھی اور وہ تمہاری کتاب پر ایمان نہین لاتی ہین پھر تم
اونسے کسواسطے دوستی رکھتے ہو واذا لقوکم اور جسوقت ملاقات کرین تمسی وہ کافر تو قالوا کہتے ہین وہ تمہارے فریب دینی کو کہ امنا
ایمان لائی ہین ہم واذا خلوا اور جسوقت خلوت اور تنہائی مین ہوتی ہین وہ تو عضوا علیکم الانامل من الغیظ کاٹتی ہین
وہ اوپر تمہارے اونگلیونکو غصہ سے کہ کیہ تمہارا وہ اپنے دلونمین رکھتے ہین قل کہہ تو ای محمد صلعم کہ موتوا بغیظکم مرجاؤ تم
ساتھہ غصہ اپنی کے یعنی بسبب ترقی اور غلبہ اسلام کی تم ہمیشہ غصہ مین رہو یہانتک کہ اوس غصہ ہی مین مرجاؤ اور اوس غصہ
ہی مین خدا تمکو عذاب مین گرفتار کرے ان اللہ علیم تحقیق کہ خدا جاننے والا ہی اور عالم ہے بذات الصدور ساتھہ سینونکی
باتون کی اور تمکو اوسپر خوب سزا دیگا اور عداوت اونکی تمسی اس مرتبہ کو پہونچی ہی اے مومنین ان تمسسکم حسنۃ اگر پہونچتی ہی تمکو کوئی
بھلائی کہ نصرت اور فتح تمہاری ہو اور مال غنیمت تمہاری ہاتھہ آئی جیسا کہ بدر کی لڑائی مین ہاتھہ آیا تھا تو یہہ بھلائی تمہاری تسؤہم
بری لگتی ہی اونکو اور نہایت بد معلوم ہوتی ہے اور دل تنگ ہوتی ہین وہ اوس سے وان تصبکم سیئۃ اور اگر پہونچتی ہی تمکو کوئی
برائی کہ تمہاری شکست ہو یا کوئی رنج تمکو پہونچی تو یفرحوا بہا خوشدل ہوتے ہین وہ ساتھہ اوسکی وان تصبروا اور اگر صبر کرو تم
ای مومنین اونکے رنج دینی پر اور یہودیون اور منافقون کی کید اور فریب پر شکیبائی اختیار کرو وتتقوا اور پرہیز کرو تم اونسے ملنے جلنے سے
اور یا یہہ کہ پرہیز کرو تم گناہون سے تو لا یضرکم کیدہم شیئا نہ ضرر کریگا تمکو مکر اونکا کچھ ان اللہ بما یعملون تحقیق خدا

خدا ساتھ اوسچیز کہ کرتے ہین اور عمل مین لاتی ہین وہ مُحِيطٌ احاطہ کرنیوالا اور گھیر نیوالا ہے اپنی علم سی اور موافق اونکی عمل کے اونکو سزا دیگا اور حسن اور ابو حاتم نی یعملون کو تا سی پڑھا ہے مخاطب کا صیغہ یعنی ساتھہ اوسچیز کے کہ کرتے ہو تم اے مومنین مثل صبر اور تقوی کی خداتیعالے کا علم اوسکو احاطہ کئے ہوئی ہے موافق اوسکی خداتیعالے تمکو جزا دیگا اور بعد اسکے خداتیعالے نے ساٹھہ آیتین جنگ احد کی لڑائی کی مقدمہ مین نازل کی ہین چنانچہ فرماتا ہی کہ وَإِذْ غَدَوْتَ اور یاد کر تو ای محمد صلعم جسوقت صبحکو باہر آتو مِنْ أَهْلِكَ مکان اور منزل اہل و عیال اپنے سے اور وہ شوال کا مہینہ تہا اور ہجرت کو تین سال ہوی تھے تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِينَ جگہہ دیتا تہا تو مومنین مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ جگہہ بیٹھنی کیواسطے لڑائی کی یعنی مقرر کرتا تہا تو کہ لڑائی کی صفین کیونکر کہڑی ہون اور جسجگہہ کہڑے ہون اور کسطرح کفار سی مقابلہ کرنا چاہئے وَاللَّهُ سَمِيعٌ اور خدا سننے والا ہی تمہاری گفتار کا کہ مدینہ سے نکلنے مین اور توقف کرنے مین جو کچھ تم کہتے تہی عَلِيمٌ جاننے والا ہی تمہارے نیتونکی درستی اور فساد کا کہ کون تم مین سی جہاد کریگا اور بہاگ جائیگا حضرت صادق علیہ السلام سی روایت ہی کہ جسوقت کفار قریش نے جنگ بدر مین شکست فاش کہائی کہ ستر آدمی تو اونکی قتل ہوئی اور ستر آدمی اسیر ہوئی اور باقی بہاگ کر مکہ کو روانہ ہوئی اور جسوقت مکہ مین داخل ہوئی تو ابو سفیان نی کہ سردار قریش کا تہا کہا کہ ای قریش اپنی عورتونکو رونے نہ دو کہ رنج انسو نکلنے سی جاتا رہتا ہے اور محمد سی عداوت ہی اور تمام قبائل عرب کا ہم جمع کرین تا کہ محمد سے اپنا بدلا لیوین اور جسوقت احد مین رسولخدا صلعم سے لڑائی ہوئی تو اپنی عورتونکو اذن رونی اور نوحہ کرنیکا دیا اور مکہ سی ابو سفیان واسطی لڑائیکی تین ہزار سوار اور دو ہزار پیادہ ہمراہ لیکر مع عورتون کے باہر نکلا اور مدینہ کے سمت جناب رسولخدا صلعم سے لڑنیکو روانہ ہوا اور کوہ احد کے دامن مین کہ وہ مدینہ سے دو کوس تخمیناً ہی مقام کیا اور جسوقت رسولخدا صلعم کو خبر ہوئی تو اپنی اصحاب کو جمع کیا اور جہاد کی اونکو رغبت دلائی عبد اللہ بن ابی منافق نی کہا کہ یا رسولخدا مدینہ سے باہر نکلنا مناسب نہین ہی ہم بیٹھین اپنی کوچون مین اور کوٹھون پر اور نسی لڑینگی کہ یہ شہر ہمکو بمنزلہ قلعہ کی ہوگا اور بوڑہی مرد اور عورتین اور غلام سب اپنی اپنی کوٹھون اور کوچون سے کافرونپر وار کرینگی اور اسصورت مین ہم اونپر فتحیاب ہو جاوینگے اور جسوقت ہم مین سے کوئی باہر نکلا ہی تو دشمن فتحیاب ہوا ہی اور بعد اسکی سعد بن معاذ کہڑی ہوئی اور حضرت صلعم کی جناب مین عرض کی کہ یا رسولخدا صلعم جسوقت ہم مشرک تہے اور بتونکی پرستش کرتے تہے اوسوقت کسیکو ہمپر طمع نہین رہی کہ ہمپر فتحیاب ہونیکی امید رکہی اور جسوقت تو ہم مین ہی توپہر وہ کیا طمع رکہینگے مناسب یہی ہی کہ باہر نکلکر کفار سی لڑین اگر مارے گئے تو شہید ہونگے اور اگر زندہ رہے تو مجاہد فی سبیل خدا ہوئے جناب رسولخدا صلعم کو رائے سعد معاذ کی پسند آئی اور مع اصحاب مدینہ سے باہر نکلے اور جسوقت حضرت مدینہ سے باہر نکلے تو عبداللہ بن ابی منافق مع تین سو ہمراہیونکی مدینہ کو اولٹا پہر گیا اور بعضے کہتی ہین کہ کافرون مین جا ملا اور بعضے کہتی ہین کہ وہ مدینہ سے باہر ہی نہین نکلا اور بنو سلمہ اور بنو حارثہ کہ انصار مین سے تہے اور کچھ قبیلہ خزرج اور اوس مین سی ایسی تہی کہ اونہون نے بھی پیروی عبداللہ ابی کی کرکے چاہا کہ حضرت کی ہمراہی سے بیٹھہ رہین اور یا یہ کہ حضرت کی ہمراہی سے اولٹی مدینہ مین پہر جاوین لیکن توفیق الہی اونکی شامل حال ہوئی کچھ سوچکر پہر حضرت کی ہمراہ رہگئی اور حضرت کی رفاقت ترک نکی چنانچہ خداتیعالی فرماتا ہی کہ إِذْ هَمَّتْ یاد کر تو اے محمد صلعم کہ جسوقت قصد کیا طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ دو گروہ نی تم مین سے کہ وہ مسلمان ہین یعنی بنو سلمہ اور بنو حارثہ نی أَنْ تَفْشَلَا یہہ کہ نامردی کرین وہ اور اس نامردیکی جہت سے اولٹی پہر جاوین وہ جسوقت کہ عبداللہ ابی پہر اتہا وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا اور خدا یار اور یاور ان دونون گروہ کا ہے کہ اونکو توفیق دی کہ عبداللہ ابی کی پیروی اونہون نی نکی اور یا معنی اسکی یہہ ہین کہ خدا ناصر اور مددگار اونکا ہے پہر کسواسطے اونہون نے نامردی کی اور خدا پر توکل نکیا وَعَلَى اللَّهِ اور اوپر خدا ہی کی نہ اوسکی غیر پر فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ پس چاہئی کہ توکل کرین مومنین کہ وہ اونکی نصرت کریگا القصہ جسوقت کہ جناب رسولخدا صلعم مع سات سو آدمیونکی احد مین رونق افروز ہوئے

اور اپنی لشکر کی صف آرائی کی اوسوقت عبداللہ بن جبیر کو مع پچاس تیرانداز کی پہاڑ کے درہ پر مقرر کیا اسواسطے کہ نہ ہو کہ پہاڑ کی اوسطرف
سے دشمن ہمپر حملہ کرے اور عبداللہ بن جبیر وغیرہ سے فرمایا کہ اگرچہ تم ہمکو دیکھو کہ ہمنے اونکو بہگا دیا ہے اور اونکا پیچھا کیا ہے یہانتک کہ اونکو
مکہ مین ہمنے داخل کر دیا ہے لیکن تمکو لازم ہے کہ تم اس درہ سے نہ ٹلنا اور اگر تم دیکھو کہ اونہون نے ہمکو بہگا دیا ہے یہانتک کہ ہمکو مدینہ
مین داخل کر دیا ہے تو تمکو لازم ہے کہ تم اسصورت مین بہی اپنی جگہہ سے نہ ہلنا اور کسیطرح سے وہانسے حرکت نکرنا بلکہ اپنی جگہہ ہی پر قائم رہنا
اور ابو سفیان نے خالد بن ولید شقی کو مع دو سو سوار کے کمین گاہ مین درہ سے اوسطرف کو روانہ کیا اور کہدیا کہ جسوقت تم ہمکو دیکھو
کہ دونو لشکر آپسمین مل گئے ہین اوسوقت تم درہ سے باہر نکلکر دشمنونکی پشت پر جا پڑنا اور جناب رسولخدا صلعم نے اپنے لشکر کی صف آرائی
کی اور امیر المومنین علیہ السلام کو اپنا علم سپرد کیا اور انصار نے لشکر ابو سفیان پر حملہ کیا قریش اسطرح سے بہاگے کہ اونکو پیچھے کی کچھ خبر نہ رہی
اور لشکر اسلام لشکر کفار قریش مین جا ملا اور لشکر قریش کو لوٹنے لگی اور خالد بن ولید پلید مع دو سو سوار کے درہ کیطرف آیا کہ درہ
سے باہر نکلکر لشکر اسلام پر جا پڑے عبداللہ بن جبیر کے ہمراہیون نے کہ وہ درہ پر متعین تہے خالد کا آگا روکا اور تیرباران کر کے اوس
سگ کا منہ پہیر دیا خالد اپنی ہمراہیون سمیت پیچھے کو بہاگ گیا اور عبداللہ بن جبیر کے ہمراہیون نے دیکہا کہ مسلمان کفار کا مال اور اسباب
لوٹتے ہین یہہ دیکہکر عبداللہ بن جبیر سے کہا کہ ہمارے یار مال اور اسباب لوٹ رہے ہین اور ہم محروم رہتے ہین عبداللہ بن جبیر نے
کہا کہ خدا سے ڈرو جناب رسولخدا صلعم نے تاکید کر دی ہے ہم سب کو کہ تم یہانسے نہ ہلنا اوس بیچارہ دیندار کا کہنا اون لوگون نے
نہ مانا اور ایک ایک دو دو آدمی کفار کا اسباب لوٹنے کیواسطے وہانسے کہسکنے لگے یہانتک کہ عبداللہ بن جبیر کے پاس بارہ آدمی رہگئے
اور باقی سب چلے گئے اور نشان کفار کا طلحہ بن ابو طلحہ دارمی کی ہاتہہ مین تہا حضرت علی نے اوسکو قتل کیا اور نشان کو ابو سعید بن ابو
طلحہ نے اوٹہایا حضرت علی نے اوسکو بہی قتل کیا اسیطرح ہر ایک شخص نشان کو لیتا تہا قبیلہ داری کی لوگون مین سے اور حضرت علی اوسکو
قتل کرتے تہے یہانتک کہ نو آدمی اونکی جناب امیر نے قتل کئے بعد اسکی ایک حبشی نے کہ غلام اونکا تہا اور صولیب اوسکا نام تہا اوسنی
اوس نشان کو اوٹہایا حضرت علے نے اوسکا دست راست قلم کیا اوسنی جرات کر کے دست چپ سے نشان کو پکڑ لیا حضرت
علے نے دست چپ بہی اوسکا قطع کیا اوسنے اوس نشان کو دو ٹونٹوں سے پکڑ کر اپنے سینہ سے چمٹا لیا جناب امیر
نے اوسکے سر پر ایک تلوار ماری کہ وہ بہی جہنم کو بہاگا اور نشان گر پڑا اوسکو ایک عورت عمرہ بنت علقمہ کتابیہ نے پکڑ کر
اوٹہایا اور خالد بن ولید نے دیکہا کہ درہ پر تہوڑی سی آدمی باقی رہی ہین ایکبارگی عبداللہ بن جبیر پر جا پڑا اور بارہ آدمی جو
عبداللہ جبیر کے ہمراہ رہگئے تہے اونمین سے بہی کچہہ بہاگ گئے اور عبداللہ بن جبیر مع چند آدمیونکی اوس درہ پر خالد بن ولید پلید کی ہمراہیون
کی ہاتہہ سے شہید ہو کر خلد بریں کو سدہارے بڑا مرتبہ ہی بہشت خدا عبداللہ بن جبیر کا کہ رسولخدا صلعم کی فرمانبرداری پر عمل کر کے سر موفرق نکیا
آخر کو کفار کے ہاتہ سے درہ ہی پر قتل ہو گئے اور جسوقت خالد عبداللہ بن جبیر کے اور اونکی ہمراہیونکو شہید کر چکا تو مسلمانون کی پیچہہ اوسنے
حملہ کیا اور قریش نے وقت بہاگنے کے نشان کو زمین پر پڑا ہوا دیکہا اوسکو اوٹہا لیا اور خالد نے مسلمانو پر اونکی پیچہی سے حملہ کیا تو مسلمان
بہاگے اور ایسے بے تحاشا بہاگے کہ آگے اور پیچھے کی اونکو کچہہ خبر نہ رہی اور پہاڑ پر چڑہ گئے اور بعضونکا جدہر کو منہ ہوا اودہر ہی کو دوڑ گئے
اور جناب رسولخدا صلعم پیچھے سے اونکو پکارتے تہے اور فرماتے تہے کہ ادہر آؤ کہان بہاگے جاتی ہو مین ہون رسولخدا کیا خدا اور
رسولخدا سے بہاگتی ہو کوئی پیچھے پہر کے نہ دیکہتا تہا کہ کون پکارتا ہے اور ہند بنت عتبہ کفار کے لشکر کے درمیان تہی اور اوسکی ہاتہہ مین
سرمہ دانی اور سلائی تہی جو کوئی قریش مین سے بہاگتا تہا وہ اوسکو کہتی تہی کہ تو عورت ہی لی سرمہ لگا کر بیٹہہ جا اور قریش کی جسقدر
آدمی بہاگ گئی تہی سب پہر کر چلے آئے اور مسلمانونکو بیچ مین لے لیا اور جب مسلمانون مین بہگی پڑی تو سوائے علی بن ابی طالب اور ابو دجانہ انصاری کے

انصاری بھی حضرت صلعم کے پاس کوئی آدمی باقی نرہا سب آدمی بھاگ گئے اور حضرت امیر حمزہ حملہ پر حملہ کرتی تھی اور لڑائی مین مشغول ہو رہی تھی اور بنفس
سامنے کوئی مشرک ثابت قدم نہین رہتا تھا اور مقابلہ مین سی اونکے بھاگ جاتا تھا اور ہندنے وحشی سے عہد کیا تھا اگر تو محمدؐ کو یا علیؑ کو یا حمزہؓ کو
قتل کریگا تو مین تجھکو اسقدر مال دونگی اور وحشی غلام تھا جبیر بن مطعم کا اوسنی ہندسی کہا کہ محمدؐ کو قتل کرنیکی تو میرے قدرت نہین ہی اور
علیؑ سے مجھکو خوف ہے اور حضرت حمزہ کیطرف وہ گیا اور دیکھا کہ لوگونکو وہ اپنے سامنے سے بھگاتی ہین اور وحشی کمین گاہ مین جا بیٹھا اور
حضرت حمزہ کو دیکھتا تھا کہ ناگاہ پاؤن حضرت حمزہ کا پھسلا اور زمین پر وہ گر پڑے وحشی نے قابو پاکر کمین گاہ مین سے ایک خشت فولادی
حضرت حمزہ کیطرف پھینکی کہ وہ اونکے پہلو مین جالگی اور دلکو توڑ کر نکل گئی اور وہ راہ خدا مین شہید ہو گئی اور وحشی بے رحم اون کی
قریب آیا اور پیٹ اونکا چاک کرکے جگر اونکا نکالا اور ہندکے پاس لیگیا اور کہا کہ یہ جگر حمزہ کا ہی ہندنی وہ جگر وحشی سے لیکر اپنی منہ مین
رکھا اور اوسکو دانتون سے چبایا تو وہ اوسکی منہ مین مثل ہڈی کی سخت ہو گیا اوسکو منہ سے نکالکر پھینکدیا خدا تعالے نے ایک فرشتہ کو
بھیجا کہ وہ اوسکو اوٹھاکر لیگیا اور حضرت حمزہ کی پیٹ مین جسجگہ وہ تھا اوسی جگہہ اوسکو پھر رکھدیا اور ہندنے حضرت حمزہ کے نزدیک جاکر
اونکا عضو تناسل اور کان اور ناک اور ہاتھ اور پاؤن کاٹ ڈالی اور جناب رسولخدا صلعم کے پاس کوئی نرہا تھا مگر علی بن ابیطالب اور ابودجانہ
انصاری اور بعضے روایت مین سہل بن حنیف اور بعضی مین سماک بن خرشہ کو لکھا ہے کہ یہ بھی تھے اور آخر مین فقط علی بن ابیطالب رہگئی
تھے اور سوا اونکی کوئی حضرت صلعم کے پاس موجود اور ثابت قدم نرہا تھا اور جسوقت قوم کفار کے رسولخدا صلعم پر حملہ کرتے تھی حضرت
فرماتی تھے کہ ای علی انکو دفع کر حضرت علیؑ تن تنہا اونکو قتل کرتے تھے اور متفرق کر دیتے تھے یہانتک روئی جناب امیر علیہ السلام کہ لڑتی لڑتے
تلوار اونکی ٹوٹ گئی جناب رسولخدا صلعم نی ذوالفقار اونکو عنایت کی اور جناب رسولخدا صلعم کو وہ احد کی نیچی کھڑے تھی اور ایکطرف
لڑائی ہو رہی تھی اسقدر لڑے جناب امیر علیہ السلام اوس جنگ مین کہ اونکی سر پر اور منہ پر اور ہاتھونپر اور پاؤنپر اور پیٹ پر سترہ زخم لگے اس
اثنای مین جبرئیل نازل ہوئی اور حضرت علی کو لڑتا ہوا دیکھکر جناب رسولخدا صلعم سے عرض کی کہ یا رسولخدا اسکو یاری اور شجاعت کہتے ہین
کہ جو علی کر رہا ہے حضرت نے یہ سنکر فرمایا کہ مین اوس سے ہون اور وہ مجھسے ہے جبرئیل نے کہا کہ مین تم دونون سے ہون اور حضرت صادق
علیہ السلام فرماتی ہین کہ جناب رسولخدا نے جبرئیل کو دیکھا کہ مابین آسمان و زمین طلائی کرسی پر بیٹھے ہین اور علیؑ کو لڑتا ہوا دیکھکر
کہتے ہین کہ لاسیف الا ذوالفقار لافتی الا علی اور جناب رسولخدا صلعم بیٹھے تھے اور کفار حضرت پر پتھر برساتے تھے یہانتک کہ ابن
وقاص ملعون نے حضرت کے لب و دندان مبارک پر ایک پتھر مارا کہ لب مبارک زخمی ہوگئے اور چار دندان پیشین ٹوٹ گئے اور
ابلیس ملعون نے آواز دی کہ محمدؐ مارا گیا اور یہہ خبر مدینہ مین پہونچی اور حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام پریشان ہوکر احد کو روانہ ہوئی
اور اوس جگہہ سے گذر ہوا کہ جہان بہادر اور شجاع قوم کفار کے علیؑ کے ہاتھہ قتل ہوئی تھی اور باقی کے سب مکہ کو بھاگ گئے تھے
جسوقت حضرت فاطمہ جناب رسولخدا صلعم کے پاس پہونچے تو چہرہ مبارک حضرت کا خون آلودہ دیکھکر رونے لگی حضرت نی فرمایا
کہ اے فاطمہ رونا نہین چاہئیے کہ خدا تعالی نی آج ہمکو کفار پر فتح دی ہے اور جو کچھ علیؑ کی ذمہ تھا وہ اوسنی ادا کیا اور حنظل نے
اشراف قریش کے اوسکی ہاتھہ سی قتل کروائی اور قیس بن سعد روایت کرتا ہی اپنی باپ سی وہ کہتا تھا کہ حضرت علے کہتے تھے کہ جنگ احد مین
سولہ زخم بہت سخت اور کاری مجھکو لگے تھے کہ چار ضرب مین زمین پر مین گر پڑا ایک مرد خوش رو اور خوشبو میرے پاس آیا اور میری اونگلی
پکڑکر مجھکو اوسنی اوٹھایا اور کہا کہ دشمنان خدا کی لڑائی کی طرف متوجہ ہو کہ خدا اور رسولخدا تجھسے راضی ہین مین جناب رسولخدا صلعم
کے پاس گیا اور یہہ حال بیان کیا حضرت نے فرمایا کہ ای علی خدا تیری آنکھونکو روشن رکھی جسنے تیرا ہاتھہ پکڑ کر اوٹھایا تھا وہ جبرئیل
تھا یہہ سنکر نہایت قوت مجھمین ہو گئی تب دونون ہاتھہ سے کفار کو مین قتل کرتا تھا اور خدا تعالی کی تائید سے مینی کفار پر فتح پائی

اور منقول ہی کہ جسوقت دندان مبارک حضرت کی شہید ہوگئے تو حضرت کی اصحاب مین سے بعضی آدمیون نی عرض کی کہ یا رسول خدا ان کفار کیواسطی
دعا بد کرنی چاہیے کہ یہہ جہنم واصل ہون حضرت نی فرمایا کہ مین تو انکی ہدایت اور نجات کیواسطی آیا ہون کہ انکو ہدایت کر کے عذاب دوزخ سے
رہائی دلواؤن دعا ہی بد انکی واسطی کیونکر کرون اور احد کی لڑائی کی بیانکی درمیان مین خدا تعالی بدر کی فتح کو یاد دلاتا ہے کہ
مومنین اسکو یاد کر کی خدا کا شکر ادا کرین اور جنگ احد کی زخمونکا اوسکو مرہم بناوین چنانچہ وہ یہہ ہے کہ وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ اور البتہ
تحقیق نصرت دی تمکو ای مومنین خدا نی بیچ جنگ بدر کی اور بدر ایک بستی ہی مابین مکہ اور مدینہ کی اور فتح دی تمکو اوسوقت کہ وَاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ
جسوقت تم ذلیل اور خوار دکہلائی دیتی تہی دشمنونکی نظر مین اور تمہاری جنگ کو وہ کچہ شمار مین نہین لاتے تہی اور انکی کثرت تہی کہ
وہ ایکہزار آدمی تہی اور تم تین سو اور تیرہ ہی تہی اور پہر خدا تعالے نے تمکو فتح دی فَاتَّقُوا اللّٰهَ پس ڈرو تم خدا سی اوسکی نافرمانی
کرنی مین اور دشمنون کی کثرت کا اندیشہ مت کرو لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ تاکہ تم شکر کرو اوس نصرت کا کہ جو تمکو کفار پر خدا کی جانب سی حاصل
ہوا اور جنگ بدر مین یہی جو کہ شجاعت علی نی کی تہی ایسی شجاعت کسی سی ظہور مین نہین آئی کہ دو تہائی کفار حضرت علی نی قتل کیی تہی
اور ایک تہائی باقی کی اصحاب نی اور جنگ بدر مین ملایکہ بہی مسلمانونکی کمک کو آئی تہی چنانچہ خدا فرماتا ہے کہ اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ
جسوقت کہ کہتا تہا تو واسطی مومنین کی یعنی خدا تعالی نے نصرت دی جنگ بدر مین جسوقت کہتا تہا تو ای محمد صلعم مومنین کو وقت گہبرانے
اونکی کے اپنی قلت سے اور دشمنونکی کثرت سے کہ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ کیا نہین کفایت کرتا ہی تمکو اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ یہہ کہ مدد کریگا تمکو پروردگار
تمہارا بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ ساتہہ تین ہزار کی فرشتون کے سے کہ نازل کیے گئے ہین اور منزلین حال واقع ہوا ہی اور
اوسکی زاکو ابن عامر نے مشدد پڑہا ہے اور منقول ہی کہ بدر کی لڑائی مین خدا تعالے نے مسلمانونکی مدد کو فرشتی نشاندار نازل کیے تہے اور
نشان اونکا یہہ تہا کہ سفید عمامین اونکی سر پر تہی اور شملی اونکی پیچہ کو پڑی تہی اور کہتے ہین کہ پہلے تو ایکہزار نازل ہوئے تہے اور بعد اوسکی اونکو
تین ہزار کر دیا اور بعد اوسکی پانچہزار کر دی اور سب کو خدا تعالی نے اس آیت مین بیان کیا ہے کہ ای محمد ہمنی نصرت اور مدد کی ہے اوسوقت
کہ جسوقت تو مومنین کو مضطرب دیکہکر کہتا تہا کیا تمکو کفایت نہین کرتا ہے کہ خدا تعالے تمہاری مدد کرے تین ہزار فرشتون سے بَلٰٓی
ہان فرشتی تمہاری مدد کو خدا بہیجیگا اِنْ تَصْبِرُوْا اگر صبر کروگی تم جنگ مین اور ثابت قدم رہوگی وَتَتَّقُوْا اور ڈروگی تم خدا سی اوسکی
مخالفت سی اور اوسکی رسول کی مخالفت مین وَيَاْتُوْكُمْ اور آوینگے تمہارے پاس دشمن مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا جلدی اپنی سی اسی وقت
یا غصہ اپنی سے اسیوقت اور اصل مین فور معنی مین جوش کرنے دیگ کی ہی اور پہر سرعت سی استعارہ کیا گیا ہی اور بعد اسکی اطلاق کیا گیا ہی
حال کے معنے مین کہ جسمین درنگ نہو اور ہذا مجرور المحل ہے اسواسطی کہ وہ فورہم کی صفت ہی اور حاصل اسکا یہہ ہی کہ اگر صبر کروگی تم اور ثابت قدم رہوگی
تم اور فرمانبرداری خدا کی اور رسول کی کروگی تم اور آوینگے اسیوقت تمہاری اوپر چڑہائی کر کے دشمن تمہاری بدون درنگ اور تاخیر کی
تو يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مدد کریگا تمہاری پروردگار تمہارا ساتہہ پانچہزار کے فرشتون سے وقت آنی
دشمنون کے مُسَوِّمِيْنَ جسوقت کہ نشان کرنیوالی ہونگی اپنی تئین وہ فرشتی اور نشان اونکی تین ہزار کے ذکر کے تفسیر مین بیان ہوئے
ہین اور بعضی کہتے ہین کہ گہوڑی اونکی نشان دار ہونگی کہ وہ ابلق گہوڑونپر سوار ہوکی آئی تہی اور سرخ پشم پیشانی اور دم پر گہوڑون کے
باندہی تہی پہلے ایک ہزار فرشتے نازل ہوئی اور پہر تین ہزار ہوگئی اور پہر پانچہزار اور منقول ہے کہ اوس روز حضرت علی نے چہتیس آدمی
بہادر اور شجاع نامی کفار کی قتل کیی اور باقی کی آدمی کچہ تو اصحاب رسول نی قتل کیی اور کچہ ملایکہ نے اور نصرت بدون نازل ہونی
فرشتونکی بہی ممکن تہی اگر خدا چاہتا لیکن فرشتی واسطی تسلی مومنین کی خدا تعالے نے نازل کئی تہی چنانچہ فرماتا ہی وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ
اور نہین کیا ہی اوسکو خدا نی یعنی فرشتونکی نازل کرنیکو نہین کیا ہے اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ مگر خوشخبری واسطی تمہاری کہ جلدی فتح ہوجاے

وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوبُكُمْ اور تاکہ مطمئن ہو جاوین دل تمہارے ساتھ اوس مدد کرنی ملائکہ کی اور خوف دشمنونکا تمہارے دلونسے جاتا رہی وَمَا النَّصْرُ إِلَّا
مِنْ عِنْدِ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ اور نہین ہی نصرت مگر نزدیک خدا کی سے کہ غالب ہے صاحب حکمت جسکو چاہتا ہے اپنی حکمت سی فتح دیتا ہی اور فتح
اور نصرت آدمیونکی کثرت پر موقوف نہین ہی بلکہ خدا جسکو چاہتا ہی فتح دیتا ہی اور بدر کی لڑائی مین تمکو فتح دی لِيَقْطَعَ تاکہ کاٹ ڈالے اور قطع کرے اور
نیست اور نابود کرے طَرَفًا ایک ٹکڑی کی جماعت اشراف کو مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا اون لوگونمین سی کہ کافر ہوئی وہ اور اسیطرح سے قطع کئے کہ
بعضے اونمین سی مقتول ہوئے اور بعضے اسیر ہوئے اور بعضے ذلیل اور خوار ہو کر بہاگ گئی أَوْ يَكْبِتَهُمْ یا خوار اور ذلیل کرے اونکو کہ اسیری کی خواری
مین وہ گرفتار ہین فَيَنْقَلِبُوا خَائِبِينَ پس پہرین وہ نا امید ہو کر شکست کامل ہو باقی ماندونکو اور خوار اور ذلیل اور مغموم ہو کر
بہاگ جاوین اور خائبین حال واقع ہوا ہی اور کہتے ہین کہ جسوقت جناب رسولخدا صلعم کے دندان مبارک جنگ احد مین شکستہ ہوئے اور
حضرت حمزہ شہید ہوئے تو حضرت کو بہت رنج ہوا اور چاہا کہ لوگون کے کہنے سے کفار پر لعنت کرین خدا تعالے نے منع فرمایا اور یہہ آیت نازل
کی کہ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ نہین ہے واسطے تیری اوس امر سی کچہ چیز یعنی تو جو کفار پر لعنت کری اسمین کچہ حکمت نہین ہے کہ ان لوگون
مین سے بہی ایمان لانیوالی ہین انپر لعنت نکرنی چاہیے اور پہلے اس ہی آگے روایت بیان ہوئی ہے کہ رسولخدا صلعم نے خود نہین چاہا کہ
کفار پر لعنت کرین ہر چند لوگون نے لعنت کرنیکو واسطے کہا بلکہ فرمایا کہ مین تو انکی نجات کیواسطے آیا ہون نہ اسواسطے کہ انکو عذاب مین گرفتار
کراؤن اور اس آیت کی تفسیر حضرت امام محمد باقر سے اسطرح منقول ہے کہ پیغمبر خدا صلعم نے چاہا کہ بعد میرے علی خلیفہ ہو خدا تعالی نے فرمایا کہ
یہہ امر تیرے اوپر نہین ہے بلکہ وہ امر میرے اوپر ہے اور ہم اوسکو بعد تیرے خلیفہ کرینگی اور تو اوسکو نہین کر سکتا ہے ہم کرینگی تو ہوگا اور اب
خدا تعالے اپنی کلام کو مومنین کی نصرت دینی مین بیان کرکے فرماتا ہی کہ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ یا توبہ قبول کرے خدا اوپر اون کافرونکی
پہلے تو خدا نے فرمایا تہا کہ تمکو نصرت دی اے مومنین تاکہ قطع اور نابود کرے خدا جماعت کفار کو خوار اور انکو نثار کرے اور اب فرماتا ہی کہ
توبہ قبول کرے اونکی اگر اسلام کو اختیار کرین وہ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ یا عذاب کری اونکو اگر اپنی کفر پر اصرار کرین وہ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ پس تحقیق وہ ظلم
کرنیوالی ہین اپنی نفسون پر کہ کفر کو اختیار کرکے مستحق عذاب کی ہوئی ہین اور اب خدا تعالی اپنی قدرت اور مالکیت اور عدالت اور تفضل کو بیان
کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہے کہ وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ اور خاص واسطی خدا کی ہی جو کچہ کہ بیچ آسمانون کے ہے اور جو کچہ کہ بیچ زمین کے
ہی یعنی جو کچہ ہی وہ سب اوسکی دست قدرت مین ہے اور سب چیز کا وہ مالک اور خالق ہے يَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ بخشتا ہی واسطے جس شخص کی چاہتا ہی
اپنی فضل اور کرم سی وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ اور عذاب کرتا ہی جسکو چاہتا ہے کافرونکو اونکی کفر سے اور مسلمانونکو اپنے عدل سے وَاللَّهُ غَفُورٌ
اور خدا بخشنی والا ہے اپنی بندونکو جسوقت ایمان لاوین وہ اور گناہون سے توبہ کرین رَحِيمٌ مہربان ہی کہ جلدی عذاب نہین کرتا ہی اور
اب سود کا ذکر کرتا ہی اور اوسکی کہانی سے منع کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہی کہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے وہ لوگو کہ ایمان لائی ہو لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا
نکہاؤ تم سود کو أَضْعَافًا مُضَاعَفَةً چند در چند سود پر سود اور اضعافا مضاعفہ حال واقع ہوا ہی اور کہتے ہین کہ اسلام سے پہلی اور ابتدائے
اسلام مین لوگ اپنا مال سود پر دیتے تہے اکمدت معین تک جسوقت کہ وہ مدت گذر جاتی تہی تو اصل اور سود کو ملاکر جمع کرتے تہے اور کل پر
سود مقرر کرتے تہے اور یہہ مدت گذر جاتی تہی تو پہر اصل اور سود کو جمع کرکے سود کو بڑہاتی تہی اسیطرح چند در چند کرتے چلے جاتے تہے
خدا تعالے اوسکو منع کرتا ہی اور فرماتا ہی کہ وَاتَّقُوا اللَّهَ اور ڈرو تم خدا سی اوسکی نافرمانی مین اور سود کی کہانی مین لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ تاکہ
تم رستگاری پاؤ عذاب دوزخ سے اور تخصیص سود کی منع کرنیکی سب محرمات مین سے یہہ ہے کہ یہ فعل لوگون سے بہت واقع ہوا تہا یہانتک کہ اکثر
معاملات اونکی اسیطرح پر ہوتے تہے اور اسیواسطے منع کرنیکی زیادہ تاکید مین فرماتا ہی کہ وَاتَّقُوا اور ڈرو تم اے مومنین کفار کی متابعت مین
سود کہانے سے اور اس سبب سی باز رکہو تم اپنے تئین النَّارَ الَّتِي اوس آگ سے کہ جو کہ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ طیار کی گئی ہی واسطے کافرونکے

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ اور فرمانبرداری کرو تم خدا کی جس چیز کا کہ وہ تمکو حکم کرے وَالرَّسُوْلَ اور پیغمبر کی جو کچھ کہ وہ فرماوے لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ تاکہ تم رحم کئے جاؤ
اور عذاب سے رہائی پاؤ اور پہلے اس سے بھی خداتعالےٰ سود کو منع کرچکا ہے سورہ بقر مین اور اب پھر منع کیا اسواسطے کہ تاکہ سود بند ہوجاوے اور قرض حسن
جاری ہو اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سود کھاوے خداتعالیٰ اوسکی پیٹ کو آتش دوزخ سے پر کریگا بقدر اوسکے کہ کھایا ہے
سود کو اور اوس سود سے کچھ مال کمایا ہے تو خداتعالےٰ اوسکی عمل کو قبول نکریگا اور ہمیشہ وہ شخص خدا کی اور فرشتوں کی لعنت مین رہیگا جبتک کہ سود
مین سے اوسکی پاس کچھ باقی ہے اور فرماتا ہے خدا کہ وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ اور جلدی کرو تم طرف بخشش کے یعنے بہت سرعت اور جلدی
کرو تم طرف اوس امر کے کہ موجب مغفرت کی ہے مِّنْ رَّبِّكُمْ پروردگار تمہارےکی جانب سے اور وہ یہہ ہے کہ اعمال نیک بجالاؤ واجبات
کو ادا کرتے رہو اور محرمات سے پرہیز کرو اور اخلاق کو اپنی درست کرو تاکہ تمہاری مغفرت ہو اور غفلت مین نگذارو کہ معلوم نہین موت
کسوقت آجاوے اور اگر بدون اعمال نیک اور بی توبہ دنیا سے کوچ کروگی تو باعث حسرت اور ندامت کا ہوگا اور اوسوقت کی ندامت کسی کام
نہ آویگی وَجَنَّةٍ اور جلدی کرو تم طرف بہشت کی یعنی اوس عمل کے کرنےمین جلدی کرو کہ جو تمکو بہشت مین پہونچاوے وہ بہشت کہ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ
وَالْاَرْضُ چوڑائی اوسکی مثل آسمانون کی اور زمین کی ہے اور خداتعالیٰ نے بہشت کی عرض کو بیان کیا ہے اور طول کو اوسکی بیان نہین کیا
اسواسطے کہ وہ آدمی کی فہم مین نہین آتا اور منقول ہے کہ عرض بہشت کا مثل آسمانون اور زمین کی سطح جیسے ہوگا کہ آسمانون اور زمینونکی طبق اسطرح
ملائین جیسے کہ پیاز کی چھلکی ہوتی ہین اور وہ باہم ملکی جسقدر بعید مین ہون وسقدر عرض بہشت کا ہوگا اور جناب رسول خدا صلعم سے کسینے پوچھا کہ جسوقت
بہشت کا عرض مثل آسمانون اور زمین کی ہوگا تو دوزخ کہان ہوگا فرمایا کہ جسوقت رات آتی ہے تو دن کہان جاتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ جو مکان
کہ مومن کیواسطے بہشت ہے وہ مکان کافر کے لئے دوزخ ہوسکتا ہے اور خدا قادر ہے بہشت کی دوزخ کرنے پر جیسے کہ قادر ہے دن کی جگہہ رات کرنے
اور ایک حدیث مین آیا ہے کہ بہشت ساتون آسمانونکی اوپر ہے اور دوزخ ساتون زمین کے نیچے ہے اور وہ بہشت اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ طیار کیا گیا ہے واسطے
پرہیزگارونکی جو کہ گناہونسی پرہیز کرتی ہین اور جناب امیر علیہ السلام نی فرمایا ہے کہ نہ پہونچوگے تم اوس بہشت مین بدون تقویٰ کی اور متقیونکی اوصاف
خداتعالیٰ بیان کرتا ہے کہ متقی الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ وہ لوگ ہین کہ خرچ کرتی ہین وہ اپنی مالونکو راہ خدا مین فِي السَّرَّآءِ بیچ آسانی کی کہ وہ حالت
تونگری کی ہے وَالضَّرَّآءِ اور سختی کی کہ وہ حالت مفلسی کی ہے یعنے جو کچھ اونسی ہوسکتا ہے ہر حالمین خرچ کرتی ہین راہ خدا مین حالت آسودگی مین بھی اور حالت
تنگدستی مین بھی اور جناب امیر المومنین علیہ السلام نی فرمایا ہے کہ سردار دنیا اور آخرت کی لوگونکی سخی لوگ ہین اور رسول خدا صلعم سے روایت کرتی ہین
کہ فرمایا حضرت نی کہ بہشت سخی لوگونکی واسطے ہے اور فرمایا کہ سخی نزدیک ہے خدا کی اور نزدیک ہے بہشت سے اور نزدیک ہے آدمیونسے اور بخیل دور ہے
خدا سے اور دور ہے بہشت سے اور دور ہے آدمیونسے اور بخل ایکدرخت ہے دوزخمین اور شاخین اوسکی دنیا مین لٹکتی ہین جو کوئی
اوسمین لٹکی اوسکو وہ دوزخمین پہونچاوے وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ اور کہانیوالی غصہ کی ہین وہ پرہیزگار اور متقی باوجود قدرت بدلا لینے کی
اوس شخص سے کہ جو غصہ مین لاوے اور کظم اصل مین بھری ہوئی مشک کی منہ باندھنے کو کہتی ہین اور کظیم حزن اور غصہ سے بھرے ہوئی
کو کہتے ہین اور فرق درمیان غضب اور غیظ کی یہ ہے کہ غضب ضد رضا کی ہے اور وہ ارادہ عذاب کرنیکا ہے سرکش اور نافرمانبردار کو اور
غیظ طبیعت کی ہیجان کو کہتے ہین جسمین ارادہ بدلا لینے کا ہو اور حدیث مین وارد ہوا ہے کہ صاحب قوت وہ شخص نہین ہے کہ لوگونکو زمین پر
پچھاڑے بلکہ صاحب قوت وہ ہے کہ اپنی نفس کا مالک ہو اور اپنی قابو مین اوسکو رکھے اور وقت غضب کے غصہ کو نوش کرجاوے اور کوئی گھونٹ خدا
کی نزدیک زیادہ دوست غصہ کی گھونٹ سے نہین ہے یا صبر کرنا گناہ پر کہ وہ گھونٹ بھی نزدیک خدا کی زیادہ دوست ہے اور جو کوئی
غصہ کو پی جاوے خداتعالےٰ حورالعین کو اوسکی زوجہ کریگا اور حضرت صادق علیہ السلام نی فرمایا ہے کہ جو کوئی کہا جاوے غصہ کو اور اگر چاہے تو اوس
غصہ کو جاری بھی کرسکتا ہے لیکن ایسی صورت مین غصہ کو کہاوے تو خداتعالےٰ قیامت کی دن اوسکی دلکو اپنی رضامندی سے بھر دیگا

ذکر اوصاف متقیان

وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ اور معاف کرنیوالے ہین آدمیون سے وہ متقی لوگ اور اگر کوئی اونکی خطا کرے اور سزاوار عذاب دینے کی ہو پس اوس آدمی سے وہ گذر کرتے ہین اور دنیا عوض اوسکی نہین لیتے ہین اور کاظمین اور عافین دونون صفتین متقین کی ہین اور حدیث مین آیا ہی کہ قیامت کی روز ایک آواز کرنیوالا آواز کریگا کہ کہان ہین وہ لوگ کہ جنکا اجر بزرگ خدا پر ہی کہ جنہون نے معاف کیا ہی اوس شخص کو کہ جسنے اونپر ظلم کیا ہی اور جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہی کہ لازم ہی تمکو یہہ کہ معاف کرو تم اسواسطے کہ معاف کرنا نہین زیادہ کرتا ہی بندہ کو مگر عزت پس معاف کرو تم آپسمین ایک شخص دوسرے شخص کو کہ خدا تعالی تمہاری عزت کو بڑہاویگا اور رسولخدا صلعم نے فرمایا ہی کہ جو کوئی اپنے ظالم کیتئین معاف کرے خدا تعالی اوسکی عزت کو زیادہ کرے اور جو کوئی مال کی زیادہ ہونیکی واسطے سوا خدا کی کسی آدمی سے سوال کرے خدا تعالے اوسکی فقیری اور محتاجگی کو زیادہ کرے اور جو کوئی کسیکو اپنے مال مین سے کچھ دیگا تو خدا تعالی اوسکی مال مین برکت دیگا اور زیادہ کریگا اور قیامت کی روز آواز کرنیوالا آواز کریگا کہ کہان ہین وہ لوگ کہ بڑا اجر اونکا خدا پر ہی جس کسینے کہ ظالم کو ظلم اوسکا معاف کر دیا ہو اور اوس سے درگذر کی ہو وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ اور خدا دوست رکہتا ہی نیکی کرنیوالونکو اور حدیث مین آیا ہی کہ جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ شب معراج مینے بہشت مین محل دیکہے کہ مرتبے مین وہ بہت بلند تہے جبرئیل سے مینے پوچہا کہ یہہ محل کسکی واسطے بنائے گئے ہین کہا کہ واسطے غصہ کہانیوالونکی اور واسطے معاف کرنے والونکی اور واسطے نیکی کرنیوالونکی اور روایت ہی کہ ایک لونڈی امام زین العابدین علیہ السلام کی اون حضرت کا منہ دہولاتی تہی اور آفتابہ سے پانی منہ پر ڈالتی تہی کہ ناگاہ آفتابہ اوس لونڈی کے ہاتہ سے چہوٹ کر حضرت سجاد کی سر پر گر پڑا کہ سر کو اون حضرت کے زخمی کر دیا حضرت سجاد نے سر اوٹہا کر طرف اوسکی دیکہا لونڈی نے کہا کہ خدا تعالی فرماتا ہی کہ اَلْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ یہہ سنکر فرمایا کہ غصہ اپنا مینے نوش کیا پہر اوس لونڈی نے کہا کہ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ حضرت سجاد نے فرمایا کہ معاف کیا مینے تجہکو بعد اسکی اوس لونڈی نے کہا کہ وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ حضرت سجاد نے یہہ سنکر فرمایا کہ جا تو کہ مینے واسطے رضامندی خدا کی تجہکو آزاد کیا اور بعض تفاسیر اہل سنت مین یہہ نقل حضرت امام حسن علیہ السلام کی لکہی ہی کہ وہ ہمراہ اشراف عرب کے دسترخوان پر بیٹہے ہوئے کہانا تناول فرماتے تہے غلام اونکا پیالہ طعام گرم کا لیکر آیا اور دہشت سے پاؤن اوسکا فرش کے کنارہ پر پہسلا اور پیالہ طعام سمیت حضرت امام حسن علیہ السلام کی سر اور چہرہ پر گر پڑا اور حضرت امام حسن علیہ السلام نے اوسکی طرف دیکہا وہ غلام حیران ہو گیا اور از بسکہ ذہین تہا اوسکی زبان پر جاری ہوا کہ اَلْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ حضرت امام حسن علیہ السلام نے فرمایا کہ غصہ اپنا مینے نوش کیا پہر اوسنے کہا کہ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ حضرت امام حسن علیہ السلام نے فرمایا کہ مینے تجہکو معاف کیا بعد اوسکی اوسنے کہا کہ وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ حضرت امام حسن علیہ السلام نے فرمایا کہ مینے تجہکو آزاد کیا اور معاش بہی تیری مینے اپنی ذمہ کی اور بعضی کتاب مین دیکہا گیا ہی کہ یہہ نقل حضرت امام حسین علیہ السلام کی ہے تعجب نہین ہے کہ یہہ امر تینون بزرگون سے ظہور مین آیا ہو اسواسطے کہ یہہ تینون معدن علوم نبی تہے وَالَّذِیْنَ اور وہ لوگ ہین وہ متقی کہ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً جسوقت کرین وہ نالایق فعل مثل زنا کی اور مثل اسکی اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ یا ظلم کرین وہ نفسون اپنی پر سبب کرنے گناہونکی کہ سوا زنا کی ہین اور کہتے ہین کہ مراد فاحشہ سے گناہان کبیرہ ہین اور ظلم سے مراد گناہان صغیرہ پر اصرار کرنا ہی یعنی جسوقت گناہان کبیرہ اور صغیرہ کرین وہ تو ذَکَرُوا اللّٰهَ یاد کرتے ہین وہ خدا کو اوسوقت اور نادم ہوتے ہین فَاسْتَغْفَرُوْا پس بخشش چاہتے ہین وہ خدا سے لِذُنُوْبِهِمْ واسطے گناہون اپنی کے یعنی توبہ کرین گناہ سے اور نادم ہو کر مصمم ارادہ کرین کہ پہر نکرینگے گناہ کو اور ایسا ہی ہو کہ مرتکب گناہ ہونگے بعد اسکی نہون وَمَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اور کون شخص ہے کہ بخشے گناہونکو یعنی کوئی نہین بخشتا ہی اِلَّا اللّٰهُ مگر خدا کہ وہ ہی بخشتا ہی وَلَمْ یُصِرُّوْا اور نہ اصرار کرین وہ عَلٰی مَا فَعَلُوْا اوپر اوس گناہ کے کہ کیا ہی اونہون نے کہ اوسکو کرتے رہین بلکہ گناہ کرکے پشیمان ہوتے ہین وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ اور حال یہہ کہ وہ جانتے ہین اوس گناہ کی قباحت کو اور اوسکی عذاب الیم کو اور عقاد اوسکا رکہتے ہین اور ابن مسعود سے روایت ہی کہ ایک جماعت اصحاب رسولخدا صلعم نے آپسمین بیان کیا کہ بنی اسرائیل

ذکر فاحشہ و توبہ و استغفار

اُسسے زیادہ بزرگ تہی خدا کی نزدیک اسواسطی کہ جو گناہ کہ وہ کرتی تہی اونکی گہر کے دروازہ پر لکہا جاتا تہا کہ اپنی اوپر عذاب کریں اور حسب قدرت کے کان اور
ناک کاٹتی تہی تو کفارہ اونکی گناہ کا ہوجاتا تہا اور خوف سی اسی عذاب کی پہر وہ گناہ کرتی تہی اور ہمکو ایسی تنبیہ نہیں ہوتی تہا کہ گناہوں سی ہم باز رہیں
حقتعالی نی یہ آیت نازل کی کہ تم بنی اسرائیل سی زیادہ بزرگ ہو میرے نزدیک اسواسطی کہ میں بخشتے تو بہ اور استغفار ہی پر راضی ہو گیا ہوں اور اوسکو
کفارہ تمہاری گناہوں کا کر دیا ہے اور وہ عذاب کہ جو بنی اسرائیل پر مقرر کیا تہا تمسے اوس عذاب کو اوٹہا لیا ہی اور جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہی کہ جو کوئی
گناہ پر استغفار کرتا ہی اوسنے اصرار نہیں کیا ہی اگرچہ ایکروز میں ستر بار گناہ کری اور خوشحال وہ بندہ کہ جسوقت اپنی نامہ اعمال کو کہولی تو نیچے
ہر گناہ کی استغفار دیکہے اور حضرت صادق علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ جو کوئی نماز صبح میں کہی استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم و اتوب الیہ
خدا تعالی اوسکی سات سو گناہوں کبیرہ کو بخشتی اور حضرت صلعم نی فرمایا ہی کہ استغفار کرنے سی گناہاں کبیرہ باقی نہیں رہتی اور اصرار کرنی سے
صغیرہ کبیرہ ہوجاتی ہیں یعنی اگر گناہاں صغیرہ پر اصرار کری تو وہ گناہاں کبیرہ کی حکم میں ہوجاتے ہیں اور جو کوئی استغفار بہت کری حقتعالی اوسکو
تمام غم اور اندوہ سی فرحت بخشتے اور اوسکو روزی پہونچاتی ہی اوسجگہ سے کہ وہ گمان نکرتا ہو اور حضرت صادق علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ جو کوئی بہت
استغفار کری اوسکی نامہ عمال کو جو آسمان پر لیجائیں تو وہ مثل تارہ کی روشن ہو اور کہتی ہیں کہ یہ آیت نازل ہوئی تو شیطان نی غصہ ہو کر کہا کہ خداوندا قسم
ہی تیری عزت اور جلال کی جب تک کہ مجہسو ہو سکیگا اور میری قدرت میں ہی تیرے بندونکو گمراہ کرونگا میں حقتعالی نی فرمایا کہ قسم ہی مجہکو اپنی عزت کی جو بندہ
کہ استغفار کریگا میں اوسکو بخشونگا اور حضرت صادق علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ جسوقت یہ آیت نازل ہوئی تو ابلیس پہاڑ پر چڑہکر باآواز بلند اپنی گروہ کو بلایا
سبنے حاضر ہو کر پوچہا کہ ای آقا ہمارے تو نی ہمکو کیواسطے طلب کیا ہی کہا کہ یہ آیت نازل ہوئی ہے ہم اسکی تدبیر کرنے چاہیے وسواس خناس نی کہا کہ میں اسکی
تدبیر کرونگا پوچہا کیونکر کہا کہ جسوقت کوئی گناہ کریگا تو اوسکو استغفار کرنا بہلا دونگا کہ بعد گناہ کرنیکی توبہ نکری ابلیس نی کہا کہ تو اسکی کام کی سزاوار ہی اور قیامت
تک ابلیس نے اوسکو اسخدمت پر قایم رکہا اور فرماتا ہی خدا کہ اُولٰٓئِکَ یہ لوگ متقی پرہیزکرنیوالی کہ صفتیں انکی اوپر ہوئیں جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ جزا انکی
ہی پروردگار اونکی کی جانب سے وَجَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اور بہشتیں ہیں کہ جاری ہیں نیچے درختوں یا محلوں انکی
سی نہریں خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ہمیشہ رہنے والے ہیں وہ بیچ اون بہشتونکی وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ اور اچہا ہے اجر عمل کرنیوالونکا کہ وہ مغفرت اور
بہشت ہی اور ان آیتوں کی تفسیر میں والذین اذا فعلوا فاحشۃ سی ونعم اجر العاملین تک تفسیر صافی میں عبد الرحمن بن غنم الدوسے سی اسکی
شان نزول میں روایت ہی اور خلاصہ اوسکا یہ ہے کہ ایکمرتبہ معاذ بن جبل جناب رسولخدا صلعم کی پاس روتی ہوئی آئے حضرت نے پوچہا کہ تو کیوں
روتا ہی عرض کی کہ دروازہ پر ایک جوان خوبصورت کہڑا ہوا روتا ہی اور چاہتا ہی کہ خدمت میں حضرت کی حاضر ہو فرمایا کہ بلالاو معاذ اوسکو
حضرت کی خدمت میں لے آئی اوسنی حضرت کو سلام کیا اور حضرت نے اوسکو جواب سلام کا دیا اور فرمایا کہ تو کیوں روتا ہے کہا کہ مینے ایسا
سخت گناہ کیا ہی کہ اوسمیں سے تہوڑی سی کا بہی اگر خدا مواخذہ کری تو مجہکو دوزخمیں ڈالدی اور میں ایسا جانتا ہوں کہ مجہکو خدا کبہی نبخشیگا
حضرت نے پوچہا کہ کیا تو نے شرک کیا ہے کہا کہ معاذ اللہ شرک تو مینے نہیں کیا ہے حضرت نی فرمایا کہ خدا تیرے گناہوں کو بخشیگا اگرچہ مثل
پہاڑوں کے ہوں کہا کہ وہ گناہ پہاڑ سے بڑے ہیں فرمایا کہ خدا بخشیگا اگرچہ مثل ساتوں زمین اور دریا اور ریت اور درختوں کے ہوں
اوسنے عرض کی کہ میرے گناہ اس سے بہی بڑے ہیں حضرت نے فرمایا کہ خدا تیرے گناہونکو بخشیگا اگرچہ مثل آسمانوں اور تاروں اور عرش
اور کرسی کے ہوں کہا کہ وہ گناہ اس سے بہی بڑے ہیں حضرت نی غصہ کی نظر سے اوسکو دیکہا اور فرمایا کہ گناہ تیرا بڑا ہی یا پروردگار تیرا
بڑا ہی یہ کلمہ سنکر وہ شخص سجدہ میں گر پڑا اور کہا کہ پاک ہی پروردگار میرا کہ اوس سے کوئی چیز بڑی نہیں ہی حضرت نی فرمایا کہ پس گناہ بڑے کو
خدا بڑا بخشتا ہی اوسنی کہا کہ نہیں یا رسولخدا وہ گناہ بہت ہی بڑا ہی حضرت نی فرمایا کہ تو اپنی گناہ کو بیان تو کر کہ وہ کیا گناہ ہی کہا کہ میں
قبر کو کہود کر کفن مردہ کا نکال لیتا تہا سات برس تک یہی پیشہ کیا ایکمرتبہ ایک لڑکی ایک شخص کی انصار میں سی مر گئی اور لوگ اوسکو دفن

لڑکی چلی آئی اور اسکو بیٹی اوسکی قبر پر جا کر اور اوسکی قبر کو کہود کر اوسکی لاش کو قبر مین سی نکالا اور سارا کفن اوسکا بیٹے اوسکی بدن سے اوتار لیا اور اوسکو
برہنہ کر کے قبر کے کنارہ پر ڈالدیا اور مین وہانسے چند قدم پہرا تہا کہ شیطان نے میری ابین وسوسہ ڈالا کہ یہہ عورت کیا خوبصورت ہی یہان تک کہ
مین نرہ سکا اور وہانسے پہر واپس ہوکر اوسکی قبر پر آیا اور اوس عورت سے مین مجامعت کی اور اوسکو اوسیطرح قبر کے کنارہ پر برہنہ چہوڑ کر وہانسے
شہر کو روانہ ہوا چند قدم چلا تہا کہ ایک آواز پیچہے سی مینے سنی وہ عورت کہتے تہی کہ وای تجہپر اے جوان کہ تو مجہکو مردون کے لشکر مین اسطرح سے برہنہ چہوڑ کر
چلا گیا کل کو جو خدا میری اور تیرے درمیان حکم کریگا تو کیا جواب دیگا کہ اسطرح تو مجہکو برہنہ چہوڑ کر چلا گیا کہ مین قیامت کے روز واسطے حساب
کے اسیطرح ناپاک ہوئی اوٹہونگی اور افسوس ہے تیری اس جوانی پر کہ کل کو باین خوبی تو دوزخ مین جلیگا یا رسول اللہ مجہکو گمان نہین ہے
کہ مین بہشت کی بو بہی سونگہون آپ اسمین کیا فرماتی ہین جناب رسولخدا صلعم نے یہہ سنکر فرمایا کہ الگ ہو تو مجہسے اے بدکار اور میرے قریب سے دور ہو کہ
تیرے ساتہہ کہین مین بہی آگ مین جلون وہ جوان نیکر اپنی گہر مین آیا اور تہوڑا سا توشہ اپنی ہمراہ لیکر ایک پہاڑ پر گیا اور چمڑا پہن لیا اور ہاتہون
کو اپنے گردن مین باندہ لیا اور کہتا تہا کہ اے پروردگار میرے یہہ بندہ تیرا بہلول ہے تیرے ہاتہونکو گردن مین باندہکر کہڑا ہوا ہی اور تو مجہکو جانتا
ہی کہ مین اب بہت نادم ہون اور تیرے پیغمبر کے پاس توبہ کرنے گیا تہا اونہی بہی مجہکو جوابدیا ہے اور زیادہ خوف دلایا ہے اے پروردگار
بحق اسم بزرگ اپنی کے مجہکو ناامید کر کے مت پہیر اسیطرح چالیس رات اور دن کہتا رہا اور اسطرح گڑگڑا کر روتا تہا کہ اوسکے حال پر درندہ اور چرندہ
روتے تہے اور چالیس روز کے بعد ہاتہہ اوٹہا کر دعا کی کہ خداوندا اگر تونے دعا میری قبول کی ہی اور گناہ میرا بخشا ہی تو اپنی پیغمبر پر وحی بہیج
اور اوسکو میری دعا کی قبول ہونیکی خبر کر دی اور اگر میری گناہ کو تونی نہین بخشا ہی تو یہین دنیا مین تو مجہکو جیسا چاہی عذاب کر اور جلا دی کہ
قیامت کی رسوائی اور فضیحتی سے مین نجات پاؤن خدا تعالے نے دعا اوسکی قبول کی اور گناہ اوسکا بخشا اور یہہ آیت نازل ہوئی وَالَّذِیْنَ اِذَا
فَعَلُوْا فَاحِشَۃً اور یہہ آیت مع ترجمہ اوپر گذر گئی ہے اور جسوقت یہ آیت نازل ہوچکی تو رسولخدا تبسم کرتے ہوئی اپنی دولتسرا سے باہر تشریف
لائی اور اپنی اصحاب سے فرمایا کہ کون مجہکو پہنچائے اوسجوان تائب کی پاس معاذ بن جبل نی عرض کی کہ یا رسولخدا مینے سنا ہی کہ وہ فلانی جگہہ ہی جناب رسولخدا
صلعم ہمراہ اصحاب کی اوس پہاڑ پر تشریف لیگئے بہلول کو دیکہا کہ دو پتہر کے درمیان کہڑا ہی اور دونون ہاتہہ اوسکی گردن سے بندے ہوئی
ہین اور رنگ اوسکی چہرہ کا سیاہ ہوگیا ہے اور پلکین روتے روتے آنکہونپر سے جہڑ گئی ہین اور عاجزی اور توبہ کی کلمات اوسکی زبان پر جاری ہین
اور خاک اپنی سر پر ڈالتا ہے اور درندے پہنچے اوسکی گرد حلقہ باندہا ہے اور سر پر اوسکی پرندہ صف باندہی پہنچے ہین اور اوسکی رونے سے سب
روتی ہین جناب رسولخدا صلعم اوسکی نزدیک گئی اور اوسکی ہاتہہ گردن سی کہولی اور اوسکی سر پر سے خاک جہاڑے اور اوسکو خوشخبری دی کہ
ای بہلول تو آزاد کردہ خدا ہے آتش جہنم سے اور اصحاب کیطرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ گناہونکا اسطرح تدارک کرنا چاہئی جیسا کہ بہلول نی کیا ہی
اور اوس آیت کو تلاوت فرمایا اور بہلول کو خوشخبری بہشت کی سنا دی اب خدا تعالے بیان کرتا ہی کہ بخشنا نعمت کا نیکون اور پرہیزگارون کہا اور نازل
کرنا محنت اور مصیبت کا کافرون اور گنہگارونکو عادت خدا کی ہے چنانچہ فرماتا ہی کہ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِکُمْ تحقیق گذری ہین پہلی تم سے
سُنَنٌ طریقے اور وقایع بہت غم اور شادیکی اور محنت اور دولت کی کہ جاری کی ہین ہمنی پہلے تہون پر موافق استحقاق اونکے کے فَسِیْرُوْا
فِی الْاَرْضِ پس پہرو تم بیچ زمین کے اور شہرون اور جنگلون مین پہرو فَانْظُرُوْا کَیْفَ کَانَ عَاقِبَۃُ الْمُکَذِّبِیْنَ پس دیکہو تم کہ کیونکر
ہوا انجام جہٹلانیوالونکا پیغمبرونکو اور کفر کرنیوالونکا مثل عاد اور ثمود اور قوم لوط کے اور اونکی شہرونکو دیکہو کہ ویران پڑے ہین اور کیونکر زیر
زبر ہوگئے ہٰذَا یہہ یعنی قرآن یا جو وقایع کہ پہلے امتونکی گذری ہین بَیَانٌ لِّلنَّاسِ دلیل روشن ہے واسطے آدمیونکی یعنی رسولخدا صلعم کے
زمانہ کی لوگونکی واسطے جو کہ جہٹلاتے ہین وَھُدًی اور رہنمائی کامل ہے وَمَوْعِظَۃٌ لِّلْمُتَّقِیْنَ اور نصیحت ہی واسطے پرہیزگارون کی اگرچہ
نصیحت تو سبکے واسطے ہی لیکن پرہیزگار اور متقی جو اوسکو قبول کرتے ہین اور اوس سے نصیحت پکڑتی ہین اسواسطی ذکر کر کے اونکو خاص کیا اور

اب خدا تعالی پہر جنگ احد کا ذکر کرتا ہی اور مسلمانونکو جو شکست ہوئی تہی اونکو تسلی دیتا ہے اور کہتی ہین کہ اوس وقت رسولخدا صلعم نی کثرت اور دلیری
کفار کی ملاحظہ کی تو خاطر اقدس مین گذرا کہ ایسا نہو کہ کفار ہمکو جماعت قلیل اور حقیر دیکہکر پہر حملہ کرین اور ہمکو ہلاک کرین حضرت کی اور جمیع مومنین
کی تسلی کیواسطی یہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَا تَهِنُوا اور نہ سستی کرو تم جہاد مین وَلَا تَحْزَنُوا اور نہ غمگین ہو تم اسواسطی کہ تمکو زخم
پہونچی ہین وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ اور حال یہ ہی کہ تم زیادہ بلند ہو مرتبہ کے اعتبار سے اسواسطی کہ تم حق پر ہو اور وہ باطل پر ہین تم بہشت مین
جاؤگی اور وہ دوزخ مین جاوینگی اور تم منصور اور غالب ہوگی إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ اگر ہو تم اعتقاد کرنیوالی خدا کی وعدہ کا اور اوسکا باور کرنیوالے
کہ اوسنی فرمایا ہی ان جندنا لہم الغالبون یعنی تحقیق لشکر ہمارا البتہ وہ غالب ہونیوالی ہین کفار پر اور ابن عباس سی روایت ہی کہ جسوقت جنگ
احد مین مسلمانونکو شکست ہوئی تو حضرت رسالت پناہ صلعم نے ہاتہ دعا کیواسطی اوٹہائے اور کہا کہ خداوندا اس شہر مین سوا اس گروہ
مسلمانون کے اور کوئی ایسا نہین ہے کہ جو تجہکو بیگانگی یاد کرے اور تیرے پرستش کرے اگر یہ ہلاک ہوجاوینگے تو کوئی تجہکو بوحدانیت یاد کریگا
اوسوقت وہ آیت نازل ہوئی اور کہتے ہین کہ جسوقت رسولخدا صلعم نے احد سے مراجعت فرمائی اور اصحاب بہی جمع ہوگئی تو بعضے اونمین زخمی
ہوکر آئی تہی عورتین اور لڑکی اونکی روتے تہے حضرت یہ حال دیکہکر دلتنگ ہوئی اور کہا یا خدا تیرے رسول کے ساتہہ ایسا کرتے ہین پہر آیت نازل
ہوئی کہ إِنْ يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ اگر پہونچا ہی تمکو زخم اس لڑائی مین فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ پس تحقیق پہونچا ہی قوم کفار کو جنگ بدر مین
قَرْحٌ مِثْلُهُ مانند اسکی جیسا کہ تمکو پہونچا ہی اور اون لوگونکی زخم بہت کاری تہی اور اونہون نے باوجود ان زخمون کے لڑنیمین سستی
نہین کی ہی اور تم جو رحمت خدا سے امید رکہتے ہو زیادہ لایق ہو جہاد کرنیمین اور راہ خدا مین لڑنیمین پس حکم خدا کو تسلیم کرکے جہاد مین صبر کرو
اور اہل کوفہ نے سوائے حفص کے قرح کو دونون جگہہ بضم قاف پڑہا ہے اور باقیون نی بفتح قاف اور کہتے ہین کہ قرح بفتح قاف زخم کے معنے مین ہے
اور بضم قاف الم کے معنے مین پس خدا فرماتا ہی کہ تم زخمون کی ہونیسی نامردی مت کرو اور دستور ہے کہ لڑائی مین طرفین کو زخم لاحق ہوتی ہین لیکن
وہ زخمین سستی نہین کرتے اور جسوقت کہ لڑائی کرنے سے مقصد اعلی اور سعادت ابدی کو پہنچنا ہو تو زخمونکو شمار مین نہین لاتے ہین وَتِلْكَ
الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ اور یہہ دن ہین کہ پہیرتے ہین اونکو درمیان آدمیونکی کہ کبہی تو دولت اور عشرت ہے اور کبہی تنگی اور رنج ہے اور کبہی خوشحالی ہے
اور کبہی پریشانی خاطر ہے تاکہ مومنین حرص نکرین دنیای فانی کی لذتونکی اور آخرت کیطرف رغبت کرین کہ جو دائمی نعمتونسی بہری ہے پس اس جہت سی
ایام نصرت کو ہم درمیان تمہاری اور کفار کی پہیرتے ہین اور یہ گردش ایام کی ہی اسکا کچہ خیال نکرنا چاہیی اور انجام کو فتح تمہاری ہی واسطی ہے
وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا اور تاکہ جانی خدا اون لوگونکو کہ ایمان لائی ہین یعنی تاکہ اس گردش ایام سی جانچ خدا تعالی ظاہر کرکے جیسا کہ پہلی سی جانتا ہی
کہ کون جہاد مین صبر کرتا ہی اور ثابت قدم رہتا ہی اپنی ایمان کی خلوص سے وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَاءَ اور تاکہ کری تم مین سے گواہ ایک کو دوسرے کیلیا
کہ ہر ایک دوسرے کی گواہی دیوی کہ کون جہاد مین ثابت قدم رہا ہی اور کون بہاگ گیا ہی اور یا یہہ کہ تمکو مرتبہ شہادت کا عطا کرے مارے
جانیکی جہت سے وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ اور خدا نہین دوست رکہتا ہی ظلم کرنیوالونکو اپنی نفسون پر کہ جو جہاد مین سی بہاگ جاتے
ہین اور ثابت قدم نہین رہتے ہین اور یا یہ کہ ظاہر مین دعوی ایمان کرتی ہین اور باطن مین وہ کافر ہین اور یا یہ جملہ معترضہ ہی کہ درمیان
مین آگیا ہی واسطی تنبیہ کی اس امر پر کہ خدا تعالی حقیقت مین کفار کی نصرت نہین کرتا ہے بلکہ اونکی استدراج کیواسطی اور مومنین کی
آزمایش کیواسطی دنون کو پہیرتا ہی اور انجام مین کفار کیواسطی اونکو نساری اور شکست ہی وَلِيُمَحِّصَ اللَّهُ اور تاکہ خالص کرے خدا یعنے اور
گردش ایام کی اسواسطی کرتا ہے خدا کہ تاکہ خالص اور پاکیزہ کرے گناہونسی الَّذِينَ آمَنُوا اون لوگونکو کہ ایمان لائے ہین اسواسطی کہ مغلوب ہونا
اور نازل ہونا بلا اونکا کہ اوسمین انواع اور اقسام کی رنج ہین موجب سقط ہوئی گناہونکا ہی اور تاکہ ظاہر ہوجاوے کہ کون مومن خالص ہے
اور کون ایمان خالص نہین رکہتا ہی وَيَمْحَقَ الْكَافِرِينَ اور تاکہ نیست کرے اور گہٹاوی کافرونکو اگر وہ مغلوب ہون اور محقق تہوڑا تہوڑا

ہم دشمنونکو قتل کرتے ہین اور فرماتا ہی خدا کہ اَمْ حَسِبْتُمْ کیا گمان کیا ہی تم نے ای مومنین یہ ام منقطعہ ہی یعنی بلکہ کیا گمان کیا ہی تم نے اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ یہ کہ داخل ہو تم بہشت مین ایسا کیونکر ہو سکتا ہی وَلَمَّا یَعْلَمِ اللّٰهُ اور حال یہ ہے کہ نہین جانا ہی خدا نے یہ لما نفی کا ہی مثل لم کی یعنی ابہی ظہور اور وقوع مین ایا ہوا نہین جانا ہی خدا نے اَلَّذِیْنَ جَاهَدُوْا مِنْكُمْ ان لوگونکو کہ جہاد کیا ہی اونہون نے تم مین سی وَیَعْلَمَ الصّٰبِرِیْنَ اور نہین جانا ہی صبر کرنیوالونکو جہاد پر یعنی ابتک تمنی جہاد نہین کیا ہی تاکہ خدا اوس جہاد کا واقع ہونا اور تمہارا اوس جہاد مین صبر کرنا کہ تم ثابت قدم رہے ہو جان لیتا بلکہ ابہی تک تو تم بہاگتی رہی ہو وَلَقَدْ كُنْتُمْ اور البتہ تحقیق تہی تم کہ ثواب ابدیکی اشتیاق مین تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ آرزو کرتے تہے تم موت کی دشمنون کی لڑائی کی وسیلہ سے اور شہید ہونیکی راہ خدا مین تمنا کرتی تہی بعد جنگ بدرکی شہادت کا ثواب سنکر مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ پہلے اس سی کہ ملاقات کرو تم اس موت کو یعنی اسباب موتکی دیکہنے سے پہلی کہ وہ ڈالتا ہی بیچ تمہاری خطرون مین تم آرزو مرنیکی دشمنون کی لڑائی مین کرتے ہو فَقَدْ رَاَیْتُمُوْهُ پس تحقیق دیکہا تمنی اوس موتکو یعنی اسباب موتکو دیکہا تمنے وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ اور تم نظر کر رہے ہو کہ بہائی اور اقارب اور یار تمہاری موئی ہوئی پڑے ہین اور مقصود اس آیت سے ملامت کرنا مسلمانونکا ہی کہ بعد جنگ بدرکے شہادت کی ثواب اور درجی سنکر تو نہایت تمنا کرتی تہے کہ ہم کسیطرح جہاد مین مارے جائین اور جسوقت جنگ احد مین کفار سی مقابلہ ہوا تو جناب رسولخدا صلعم کو معرکہ جہاد مین تنہا چہوڑکر بہاگ گئی اور کتب تواریخ مین لکہا ہی کہ جسوقت رسولخدا صلعم نی اپنے سات سو آدمیونکی مقابلہ مین تین ہزار یا پانچ ہزار کفار کی صف آراستہ کی اور عبداللہ بن جبیر کو جسے کہ پہلے مذکور ہوا ہے درہ پر کوہ احد کی مع پچاس تیر اندازونکی متعین کیا کہ دشمن کو درہ کیطرف نہ آنی دیوین اور جناب امیر نے چار دلاور نامی کو قتل کیا اور مشرکین بہاگ گئی اور اصحاب لوٹنی مین مشغول ہوئے اور درہ کوہ کی متعین ہمراہی عبداللہ بن جبیر کے درہ کو چہوڑکر لوٹ مین جا پڑے اور خالد بن ولید درہ کو خالی پاکر درہ سے باہر نکلا اور مسلمانو پر اوسنے پیچہے سے حملہ کیا اور بہت سے مسلمان قتل ہو گئے اور رسولخدا صلعم کے دندان مبارک شہید ہوئی اور مسلمان کافرونکے مقابلہ مین سی بہاگ نکلے اور ابلیس نے آواز دی کہ محمد قتل ہو گیا اور جناب امیر علیہ السلام نے بہادری کرکے کفار کو مغلوب کیا اور شکست دی اور پہر سب اصحاب جو بہاگ گئی تہی پہر الٹی پہرکے چلے آئی اور رسولخدا صلعم نے اونکو ملامت کیا کہ تم کسواسطے بہاگ گئے تہے صحابہ نی عذر کیا کہ ہمنی آپکی قتل ہو جانیکی آواز سنی تہی اسواسطے ہم پریشان ہوکر بہاگ گئے تہے نہایت دہشت سے تو اونکو خدا تعالے اوسکی جواب مین فرماتا ہے کہ وَمَا مُحَمَّدٌ اور نہین ہی محمد اِلَّا رَسُوْلٌ مگر پیغمبر کہ آدمی ہے قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ تحقیق کہ گذرے ہین پہلے اوس سی پیغمبر کہ مر گئے ہین یا قتل ہو گئی ہین اور یہ بہی ایکروز مریگا اور ہمیشہ کو زندہ نہ رہیگا کہ سوا ذات خدا کے کسیکو بقا نہین ہے اَفَاۡئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ کیا پس اگر مر جاوے وہ پیغمبر یا قتل کیا جاوے انْقَلَبْتُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ پہر جاوگے تم اوپر پاشنون اپنی کے ای اصحاب محمد اور مرتد ہو جاوگی دین سے محمد کے مرنے یا قتل ہونے سے وَمَنْ یَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَیْهِ اور جو شخص کہ پہر جاوے اوپر دونون پاشنہ اپنے کے اور مرتد ہو جاوے فَلَنْ یَّضُرَّ اللّٰهَ پس ہرگز نہ ضرر دیگا وہ خدا کو اوس پہر جانیسے شَیْئًا کچھ بلکہ ضرر اوسکا اونکی نفسونپر ہی جیسی کہ بعضی آدمی بعد رسولخدا صلعم کے مرتد ہو گئی اور بروز قیامت حوض کوثر سی ہانکی جاوینگے اور پہر دوزخ مین ڈالے جاوینگے وَسَیَجْزِی اللّٰهُ الشّٰكِرِیْنَ اور قریب ہی کہ جزا دی خدا شکر کرنیوالونکو جو کہ اوسکی نعمتونکا شکر کرتے ہین اور ایمان سی پہرتے نہین ہین اور بروز جنگ احد حضرت کی صحابہ مین سے بعضے کہتی تہے کہ محمد قتل ہو گیا ہی تم اپنی پہلے دین پر پہر جاو اور بیضاوی مین لکہا ہے کہ وہ منافق تہی جن لوگون نی ایسا کلمہ کہا تہا اور خدا تعالے سب کیطرف خطاب کرکے فرماتا ہی کہ کیا اگر محمد صلعم مر جاوے یا قتل ہو جاوے تو تم دین سے پہر جاوگے اور مرتد ہو جاوگی اور پایا ہوا ہی کہ بعد رسولخدا صلعم کے بعضے آدمی صحاب مین سے دین سے پہر گئے اور مرتد ہو گئی چنانچہ صحیح بخاری مین لکہا ہے کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ فرشتی حوض کوثر سے کچھ مردونکو ہانکتے ہوئے دوزخ مین لیجاوینگے مین کہونگا یہ تو میرے صحاب ہین انکو کہان لیجاتی ہو فرشتی کہینگے کہ تو نہین جانتا ہے کہ یہ بعد تیرے جس وقت

ذکر فرار کردن صحابہ در جنگ احد

جسوقت سے کہ تو مرا ہی اوسیوقت سے مرتد ہوگئی ہین اور جامع الاصول مین لکہا ہی کہ جسوقت رسولخدا صلعم نی شہداء احد سے کہا کہ انکا انجام تمہارا
بہت اچہا ہوا تو ابوبکر نے کہا کہ یا رسولخدا ہم بہی انکی بہائی ہین اور ہمنے بہی مثل انکی جہاد کیا ہی اور ایمان لائے ہین حضرت نی فرمایا کہ نہین
جانتا ہون کہ تم بعد میرے کیا احداث کروگی دین مین اور حضرت صادق علیہ السلام نی بہی فرمایا ہی کہ بعد رسولخدا کی حضرت کی صحابہ مین سے بعضی
آدمی مرتد ہوگئی تہی اور اس آیت مین خداے تعالے نے فرمایا کہ وما محمد الا رسول لا یہہ محمد رسولخدا صلعم کا نام ہے اور احمد اور محمود بہی حضرت کا نام ہے
اور محمد محمود سے زیادہ صحیح ہے اور احمد محمد سے زیادہ فصیح ہے یہہ اچہی خداتعالے نے قرآن شریف مین حضرت کو بنام محمد اور احمد یاد فرمایا ہی اور
نام حضرت کا خدا کے نام سے مشتق ہے چنانچہ حدیث قدسی مین آیا ہی کہ انا المحمود وانت محمد یعنے مین محمود ہون اور تو محمد ہے اور حضرت امام
رضا علیہ السلام سے روایت ہی کہ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نی کہ اگر اپنے فرزند کا محمد نام رکہو تو اوسکی تعظیم کرو اور جسوقت وہ کسی
مجلس مین آئی تو اوسکو جگہہ دو اور ترش روئی اوس سے مت کرو اور اگر مشورہ مین محمد نام کا کوئی شریک ہو تو سراسر اوسمین خیر ہوگی اور
حضرت رسالت پناہ نی فرمایا ہی کہ جسکی چار پسر ہین اور اوسنی اونمین سے کسی کا نام محمد نرکہا ہو اوسنی مجہپر جفا کی اور حضرت ابو الحسن سے روایت
کی گئی ہی کہ جسگہر مین کوئی محمد یا احمد یا محمود یا علی یا حسن یا حسین یا جعفر یا طالب یا عبد اللہ یا فاطمہ کے نام کا ہو تو اوسگہر مین درویشی
ہرگز داخل نہو اور اس سے پہلی خداتعالی نے جہاد سے بہاگنے والونکو ملامت کیا تہا اور اب مومنین کو جہاد کی رغبت دلاتا ہی اور دلیر
کرتا ہی کہ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اور نہین لایق ہی واسطے کسی نفس کے اَنْ تَمُوتَ یہہ کہ مرے وہ اِلَّا بِإِذْنِ اللّٰهِ مگر ساتھہ حکم خدا کے کہ جسوقت
وہ فرماے تو ملک الموت روحکو قبض کرے اور یہہ حکم لکہا ہوا ہی لوح محفوظ مین كِتَابًا مُؤَجَّلًا لکہا معین کہ مقرر ہے وقت اوسکا
کہ اوسوقت سے پہلے اور پیچہے نہین ہوسکتا ہی اور جبکہ یہہ حال ہے تو مرنا جہاد کی سبب سے نہین ہے بلکہ موافق حکم اوس تحریر لوح محفوظ کی ہے
پہر تم جہاد کرنیسے کیون خوف کرتے ہو اور کتابا مفعول مطلق ہے فعل محذوف کا وَمَنْ يُرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا اور جو شخص کہ ارادہ کرے
اور چاہی ثواب دنیا کا جہاد کرنے سے نُؤْتِهِ مِنْهَا دینگے ہم اوسکو دنیا مین سے جو کچہ کہ واسطے اوسکی مقرر کیا گیا ہے اور ہمارے مصلحت
ہی لیکن آخرت مین اوسکو کچہ حصہ اور نصیب نہین ہی یہہ کنایہ ہے اون پچاس تیر اندازونکی طرف کہ واسطے طمع غنیمت اور لوٹ کی اونہون
نی رسولخدا صلعم کی حکم پر عمل نکیا وَمَنْ يُرِدْ ثَوَابَ الْآخِرَةِ اور جو شخص کہ ارادہ کرتا ہی ثواب آخرت کا جہاد کرنے سے نُؤْتِهِ مِنْهَا
دینگے ہم اوسکو اوس آخرت مین سے کہ وہ بہشت کی نعمتین ہین وَسَنَجْزِي الشَّاكِرِينَ اور قریب ہے کہ جزا دینگے ہم شکر کرنیوالونکو جو کہ ہمارے
نعمتونکا شکر کرتے ہین اور از انجملہ جہاد بہی ایک نعمت ہے کہ موجب حصول ثمار اخروی ہے اور امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے
کہ جنگ احد مین علی کو ساٹہہ زخم پہونچی تہی اور جناب رسولخدا صلعم نی ام سلیم اور ام عطیہ کو حکم دیا کہ ان زخمونکا علاج کرو اونہون نے
کہا کہ ہم علاج کرینگے تو یہہ ہوگا کہ اگر ایک جگہہ اچہا ہوگا تو دوسری جگہہ سے پہٹ جائیگا ہم انکا علاج نہین کرینگی جناب رسولخدا صلعم
مع مسلمانونکی عیادت کو علی کے جایا کرتے تہے اور وہ تمام انکی جسم ہوگیا تہا اور رسولخدا صلعم اوس زخم پر ہاتہہ پہیرتے تہے اور فرماتی تہے
کہ تحقیق اس مرد نی راہ خدا مین یہہ زخم دیکہے ہین اور وہ زخم حضرت کے ہاتہہ پہیرنے سے اچہا ہوتا جاتا تہا یہانتک کہ اچہا ہوگیا اور حضرت
علی نے شکر کیا اور کہا کہ الحمد للہ کہ مین جہاد مین سے بہاگا نہین اور مینے زمین پر پیٹہ نہین پہیرے خداتعالے نے یہہ دو آیتین علی
کی شان مین نازل کی وسنجزی اللہ الشاکرین وسنجزی الشاکرین وَكَأَيِّنْ مِنْ نَبِيٍّ اور بہت سے پیغمبر گذری ہین کہ قَاتَلَ مَعَهُ
رِبِّيُّونَ كَثِيرٌ کہ لڑی ہمراہ اونکی ہوکر عالم و زاہد بہت فَمَا وَهَنُوا پس سستی کی اونہون نی لِمَا أَصَابَهُمْ واسطی اوس
چیز کے یعنے واسطے اون محنتون اور رنجون کے کہ پہونچی اونکو فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بیچ راہ خدا کی کفار سے جہاد کرنے مین وَمَا ضَعُفُوا
اور نہ ضعیف اور ناتوان ہوی وہ بہت لڑنی سے اور یا یہہ کہ نہ سست ہوگئے وہ دین مین وَمَا اسْتَكَانُوا اور نہ عاجزی کی

اونہون نے دشمنونکی روبرو بلکہ ازراہ یقین ثابت قدم تہی اور بڑی مردانگی سے لڑتے تہے یہانتک کہ فتح پائی تہی وَاللّٰهُ یُحِبُّ الصّٰبِرِیْنَ اور خدا
دوست رکہتا ہی صبر کرنیوالونکو جہاد پر اور ابن کثیر نے کأیّن پڑہا ہے کاعن کی وزن پر اور ابو جعفر نے ہمزہ کو یاء کے ساتہہ پڑہا ہے اور اہل بصرہ
اور ابن کثیر اور نافع نے قاتل کو قُتِل بضم قاف بغیر الف کی پڑہا ہے اور یہی قراءت ابن عباس کی ہے اور باقیون نے قاتل پڑہا ہے الف کی
ساتہہ اور وہ قراءت ابن مسعود کی ہی اور کأیّن کی اصل اَیّ ہے کاف تشبیہ کا اسپر داخل ہوگیا ہے اور کم خبریہ کی معنی مین ہی اور معنی
ربّی مین من زاید ہی اور ربیون کہ معنے علماء تقیا ہی منسوب ہے طرف ربہ کی اور ربیہ جماعت کو کہتے ہین اور ربیکا نون مشتق سکون سی ہے
وَمَا کَانَ قَوْلَهُمْ اور نہتا قول اون علماء زاہدین کا اِلَّا اَنْ قَالُوْا مگر یہہ کہ کہا اونہون نے کہ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا اے پروردگار ہمارے
بخش تو واسطے ہمارے ذُنُوْبَنَا گناہون ہمارے کو وَاِسْرَافَنَا اور حد سے گذرنے ہمارے کو فِیْ اَمْرِنَا بیچ کام ہمارے کے کہ جو کچہہ ہمسے زیادتی
نافرمانبرداری تیری مین اور تقصیر تیرے طاعت مین ہوئی ہے وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا اور ثابت رکہہ تو قدمون ہمارے کو وقت مقابلہ
جنگ دشمنونکی وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ اور نصرت اور مدد کر تو ہمارے اوپر قوم کافرونکی فَاٰتٰهُمُ اللّٰهُ پس دیا اونکو
خدا نے اس دعا کی برکت سے اور استغفار اور صبر کی جہت سے ثَوَابَ الدُّنْیَا ثواب دنیا کا کہ دشمنوںپر اونکو فتح دی اور پایا غنیمت
کا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ اور دیا اونکو اچہا ثواب آخرت کا کہ وہ مغفرت اور نعمتین بہشت کی ہین وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ اور خدا دوست
رکہتا ہے نیکی کرنیوالونکو جو کہ صبر کرتے ہین شرع کی تکلیفون پر اور کہتے ہین کہ جسوقت مسلمان جنگ احد مین بہاگے تو منافقون نے کہا کہ جلدی
اپنی گہرونکو چلو اور اپنے اہل اور عیال کی خبر لو اور اپنی دین کیطرف پہر جاؤ خدا تعالے نے اونکی رد مین فرمایا کہ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا
اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو اِنْ تُطِیْعُوا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا اگر کہا مانو گے تم اون لوگونکا کہ کافر ہوئے ہین تو یَرُدُّوْكُمْ عَلٰٓی
اَعْقَابِكُمْ پہیر دینگے وہ تمکو اوپر پاشنون تمہارے کے یعنی تمکو مرتد اور کافر کر دینگے فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِیْنَ پس پہر جاوگی تم نقصان والی ہو کر
دنیا اور آخرت مین اور یہہ کفار مددگار تمہارے نہین ہین بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ بلکہ خدا آقا اور مددگار تمہارا ہے نصرت کرنیوالا
تمہارا وَهُوَ خَیْرُ النّٰصِرِیْنَ اور وہ بہتر مدد کرنیوالونکا ہے یعنی سب مدد کرنیوالونسے وہ بہتر اور مدد کرنیوالا ہے اور کہتے ہین کہ ابو
سفیان نابکار جسوقت جنگ احد مین مع اپنے یارون اور ہمراہیونکے مکہ کو بہاگا شکست کہاکر تو اپنے یارون سے راہ مین کہا کہ ہم
جو وہان سے پہرے بڑی خطا ہوئی ہمسے اسواسطے کہ مسلمان تہوڑے سے آدمی تہے اور اکثر اونمین زخمی تہی اور متفرق ہو رہی تہی مناسب
یہہ ہی کہ اولٹے پہر چلو اور یکبارگی اونپر ہجوم کرکے اونکو قتل کرین سب نے ارادہ کیا کہ پہر چلو مدینہ کو خدا تعالے نے اونکی دلومین خوف ڈالدیا
کہ وہ اولٹے نہ پہر سکی اور خبر پا رسولخدا صلعم کو اس سے خبر دی چنانچہ فرماتا ہی کہ سَنُلْقِیْ فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ كَفَرُوا قریب ہے
کہ ڈالینگے ہم بیچ دلون اون لوگونکی کہ کافر ہوئی الرُّعْبَ بِمَآ اَشْرَكُوْا رعب کو بسبب اسکی کہ شریک کیا ہے اونہون نے بِاللّٰهِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ
ساتہہ خدا کی اوس چیز کو کہ نہین نازل کیا ہے خدا نے بِهٖ سُلْطٰنًا ساتہہ اوس کے غلبہ کو اور دلیل کو تاکہ اونکو اوسمین عذر ہو
وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ اور جگہہ اونکی دوزخ ہے وَبِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِیْنَ اور بری جگہہ ہے ظلم کرنیوالونکی اپنی نفسوپر کہ وہ
دوزخ ہے اور کہتے ہین کہ جسوقت اصحاب رسولخدا صلعم کے مدینہ مین آئے تو آپسمین کہنے لگے کہ ہمکو شکست کیون ہوئی احد مین ہمسے تو خدا نے
وعدہ نصرت کا کیا تہا اللہ تعالی نے انکی جواب مین فرمایا ہے کہ وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ اور البتہ تحقیق راست کیا تم سے خدا نے وَعْدَهٗ وعدہ
اپنی کو کہ فتح اور نصرت تمہاری مین شرط صبر اور پرہیزگاری اور متابعت پیغمبر کی تہی اگر تم صبر کرتے اور پیغمبر کی تابعداری کرتی تو فتح پاتی
تمنے پیغمبر کے حکم کی مخالفت کی اسواسطے تمکو شکست ہوئی اور بعد اسکی پہر تو ثابت قدم رہی تو تمہاری فتح ہوئی اور وعدہ نصرت اور فتح کا
پورا ہوا اور پہلے اونسے تمکو ہمنے فتح دی تہی اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ جسوقت کہ قتل کرتے تہے تم اون کافرونکو ساتہہ خواہش

خدا کے اور اوسکی حکم سی اور اوسکی توفیق اور لطف عطا کرنی سے اور یہہ فتح اول تمکو دی تہی حَتّٰی اِذَا فَشِلْتُمْ یہان تک کہ جسوقت نامرد ہوئے
تمنے اور لڑنے مین سستی کی اور پہاڑ کے درہ کو چہوڑ کر غنیمت کے لوٹنی مین پڑ گئے اور جسوقت خالد نی پیچہی سی جا کر پہر حملہ کیا تو تم بہاگ گئی
اور رسول تمکو پکارتا تہا کہ کہان بہاگی جاتی ہو تم پیچہے پہر کر نہین دیکہتے تہے وَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ اور جہگڑا اور مخالفت کی آپسمین بیچ
امر لڑائی کی کہ بعضون نی تو پیغمبر کی متابعت کی مثل عبد اللہ بن جبیر وغیرہ چند آدمیونکی کہ وہ درہ کوہ کو چہوڑ کر نہ گئے اور اکثر نے
پیغمبر کا کہنا نہ مانا اور درہ کو چہوڑ کر غنیمت کی لوٹنی کیواسطی چلی گئی وَعَصَيْتُمْ اور نافرمانی کی تمنی خدا کی اور رسول کی کہ درہ کو چہوڑ کر
بہاگ گئے مِنْ بَعْدِ مَا اَرٰىكُمْ پیچہے اسکی کہ دکہلایا خدا نی تمکو مَا تُحِبُّوْنَ او چیز کو کہ دوست رکہتے تہے تم اور چاہتے تہی کہ
یہہ امر تمکو نصیب ہو یعنی تمکو پہلے فتح اور نصرت دی اور کفار کو بہگا دیا اور ایسی امر کو تم چاہتے تہے لیکن بعد اوسکی تم پیغمبر کے
کہنے پر نہ چلے مِنْكُمْ مَنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا بعضے تم مین سے وہ ہین کہ چاہتے ہین دنیا کو یعنی مال غنیمت کو کہ غنیمت کی طمع مین خدا اور
رسول کی نافرمان برداری کی وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ اور بعضی تم مین سے وہ شخص ہین کہ چاہتی ہین آخرت کو کہ پیغمبر کے
فرمانبرداری کی جہت سے درہ کو اونہون نے نچہوڑا مثل عبد اللہ بن جبیر وغیرہ کے یہانتک کہ خالد کی ہاتہہ سی وہ وہین قتل ہوئے ثُمَّ صَرَفَكُمْ
پہر پہیر دیا تمکو یعنے تمہارے سو ہونکو خدا نی پہیر دیا عَنْهُمْ اون کافرون سی بسبب نافرمانی تمہاری کی کہ بعد غلبہ کے تم بہاگ گئی اور تمہارے
سو ہونگو اسواسطے پہیر دیا لِيَبْتَلِيَكُمْ تا کہ آزمائش تمکو یعنے بسبب بازرکہنے نصرت کے تمسے خدا امتحان آزمائش والونکا سا کرے تا کہ عالم کے لوگون
پر ظاہر ہو کہ کون تم مین سے ایمان پر ثابت قدم رہتا ہے اور کون مصیبت پر صبر کرتا ہی اور کون تم مین سی ضعیف الایمان ہے وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ
اور البتہ تحقیق معاف کیا تم سے اوس خطا کو بہاگنی کے بسبب اپنی تفضل اور رحم کے اور نہ چاہا کہ بسبب مخالفت کی تم سب قتل ہو جاؤ
وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اور خدا صاحب فضل کا ہے اوپر مومنونکی خدا تعالے نے اس بہاگنے کے خطاب کو معاف کیا
ہے لیکن بعد اسکی جو بعضی مسلمان بہاگ ہین اوس بہاگنی کا معاف کرنا ثابت نہین ہین اور خدا تعالی بعد اسکی بیان کرتا ہی حال بہاگنے
والونکا چنانچہ فرماتا ہے کہ اِذْ تُصْعِدُوْنَ یاد کرو تم جسوقت کہ چلے جاتی تہی تم بہاگتے ہوی زمین پر وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰٓى اَحَدٍ اور
نہین مڑ کر دیکہتے تہے تم اوپر کسیکی اور ایسی بہاگ کہ پیچہے کو ہرگز پہر کر نہین دیکہتے تہی وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ اور پیغمبر پکارتا تہا تمکو فِيْٓ
اُخْرٰىكُمْ بیچ جماعت پچہلی تم بہاگنے والونکی باواز بلند کہ کہان بہاگی جاتی ہو ادہر آو کہ مین ہون رسول خدا اور میری نافرمانی تم نہ
کرو فَاَثَابَكُمْ غَمًّۢا بِغَمٍّ پس پہونچایا تمکو خدا نی غم کو ساتہہ غم کے یعنی غم پر غم تمکو پہونچایا کہ قتل ہوئے تم اور زخمی ہوے لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا
عَلٰى مَا فَاتَكُمْ تا کہ نہ غم کرو تم اوپر اوس چیز کے کہ فوت ہوی ہے تمسے یعنی غنیمت جو تم مین سے فوت ہوگی ہی اور تمہارے ہاتہہ
نہین آئی ہے اب بعد اسکے یعنے غم پر غم کے اوسکا رنج تم نکرو گی اور راہ خدا مین محنت اور رنج اوٹہانیکی تمکو عادت ہو گی اور پیغمبر کی حکم
کی تم مخالفت نکرو گی اور رنج کرو گے تم کسی مصیبت پر جو کہ تمکو پہونچیگی لیکن بعضون نے پہر بہی پیغمبر کی مخالفت کی وَلَا مَآ اَصَابَكُمْ اور
نہ اوپر اوسکی کہ مصیبت پہونچی ہے تمکو بہائیونکی قتل کرنے سے کہ اوسکا بہی تم رنج نکرو گی اور نہ فایدہ کی جاتی رہتی سے اور ضرر کی پہونچنے
سے تم رنج کرو گے وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ اور خدا خبردار اور آگاہ ہے بِمَا تَعْمَلُوْنَ ساتہہ اوس چیز کے کہ کرو گی تم آئندہ کو فرمانبرداری یا نافرمانبرداری
اور موافق اوسکے تمکو جزا دیگا ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا پہر نازل کیا اوپر تمہارے پیچہے غم سے امن کو
کہ وہ اونگہہ تہی اور امنۃ مفعول انزل کا ہے اور نعاسا بدل ہی امنۃ سے یعنی بعد غم اور اندوہ کی ہمنی تمپر اونگہہ کو نازل کیا کہ وہ نہایت
امن کی چیز ہے کہ جسوقت آدمی کو کمال راحت ہوتی ہے تو اوسکو اونگہہ اور نیند آتی ہے يَّغْشٰى ڈہکتی تہی اور گہیرتی تہی وہ نیند طَآئِفَةً
مِّنْكُمْ ایک گروہ کو تم مین سی کہ وہ حقیقی مومن تہی کہتے ہین کہ جسوقت سخت نیند ہوی تو باوجود سخت ہونی اوس روز کی غم کی ایسا خواب

ذکر گریختن مسلمانان در جنگ احد

خواب نے غلبہ کیا کہ بیٹھے کے ہاتھ میں سے تلوار گر پڑتی تھی تو اوٹھا نہیں سکتی تھی اور اگر جاگتے تھے کہ اوٹھا لین تو گر پڑتے تھے اور یہ اغوا دن
لوگونکی تھی کہ جو مومن کامل تھی مثل علی بن ابی طالب اور سہل بن حنیف وغیرہ کی جو بھاگے نہیں تھی کہ اونکی غم کے دور کرنیکو خدا نے نازل کی تھی اور
سبب اسکا یہ تھا کہ کفار نی وعدہ کیا تھا کہ ہم پھر آتی ہیں اوٹھی پھر کے تم سی لڑنیکو اور مومن لڑنیکی واسطے طیار ہوکر ڈہالونکی نیچے بیٹھ گئی خدا تعالے
نی اونپر نیند کو غالب کیا اور جو کہ منافق تھے وہ بسبب بد اعتقادی کی خوف اور اضطراب میں تھی اور نیند اونمین نتھی چنانچہ فرمایا ہے وَطَائِفَةٌ
اور ایک گروہ دوسرا کہ وہ منافق تھے قَدْ أَهَمَّتْهُمْ أَنْفُسُهُمْ تحقیق کہ غم میں ڈالا اونکو نفسوں اونکے نے بسبب بیقراری اور سستی
ایمان کی يَظُنُّونَ بِاللّٰهِ گمان کرتے تھے وہ ساتھ خدا کے غَيْرَ الْحَقِّ سوا حق کی کہ وہ گمان اونکا نالایق اور ناسزا تھا ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ گمان
جاہلیت کا یعنی گمان کرنا کفار کا سا کہ مہم محمدکی پوری نہوگی اور خدا نی جو وعدہ فتح کا کیا ہی وہ وقوع میں نہ آیگا اور وہ بدگمانی یہہ ہے کہ
يَقُولُونَ کہتے تھے وہ منافق وقت بھاگنے مسلمانونکو انکار کی راہ سی کہ هَلْ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ مِنْ شَيْءٍ کیا ہی واسطے ہمارے امر فتح میں سے
کوئی شی یعنی وہ منافق مسلمانونکو بھاگتا ہوا دیکھکر کہتے تھے کہ ہم جو طمع نصرت اور غلبہ کی رکھتے تھے اور محمد جو اس مقدمہ میں ہم سے
وعدہ کرتا تھا کیا پورا ہوگا یعنے نہوگا بلکہ کفار ہی مسلمانونپر غالب ہونگی اور یا ہل نافیہ ہے یعنی نہیں ہے واسطے ہمارے امر فتح میں سے
کچہ قُلْ کہہ تو ا محمد صلعم اون منافقون کے جواب میں کہ إِنَّ الْأَمْرَ كُلَّهُ لِلّٰهِ تحقیق کام سارا وہ خاص واسطے خدا کے ہیں جسکو
چاہے نصرت دیوے اور جسکو چاہے شکست دیوے موافق مصلحت کی يُخْفُونَ فِي أَنْفُسِهِمْ چہپاتی ہیں وہ منافق بیچ نفسون اپنے
کے مَا لَا يُبْدُونَ لَكَ اوس چیز کو کہ نہیں ظاہر کرسکتی وہ واسطے تیرے مسلمانونکی تلوار کیخوف سے اور وہ نہیں اونکی کفر ہے
اور تجھکو پیغمبر نہیں جانتی ہیں يَقُولُونَ کہتے ہیں وہ منافقین اپنی یاروں سے کہ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ اگر ہوتا واسطے ہمارے
امر میں سے کچہ یعنی اگر فتح اور نصرت ہماری نصیب میں ہوتی کہ جیسے کہ محمد وعدہ کرتا ہی مَا قُتِلْنَا هَاهُنَا نہ قتل کیے جاتے
ہم اسجگہہ یعنی ہمارے بہائی اسجگہہ نہ مارے جاتی اور شکست ہمارے نصیب میں نہوتی قُلْ کہہ تو ا محمد صلعم ان منافقین سے کہ لَوْ كُنْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ اگر ہو
تم بیچ گہرون اپنی کے اور ہماری ہمراہی کیواسطے گہرون ہی باہر نہ نکلتے تو لَبَرَزَ الَّذِينَ البتہ باہر نکلتے وہ لوگ تم میں سے کہ لوح محفوظ میں
كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ إِلَىٰ مَضَاجِعِهِمْ لکہا گیا ہی اوپر اونکی مارا جانا طرف خوابگاہوں اپنی کی یعنی نکلتی وہ طرف قتلگاہ ہوں
اپنے کے واسطے پہونچے اجل کی اسواسطے کہ اجل سے کچہ چارہ نہیں ہے وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ اور تاکہ آزمائی خدا یعنے اور یہہ قتل اور شکست اور
زخم اسواسطے واقع ہوا ہے کہ تاکہ خدا تعالے تمسے معاملہ آزمانیوالونکا سا کرے کہ عالم کے لوگونپر ظاہر ہو مَا فِي صُدُورِكُمْ جو کچہہ بیچ
سینوں تمہارے کے پوشیدہ ہی ایمان خالص یا نفاق اور کفر وَلِيُمَحِّصَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ اور تاکہ خالص اور پاک کرے اوسکو کہ بیچ دلون
تمہارے کے ہے یعنی تمہاری اعتقاد کو وساوس شیطانی سے خالص کری وَاللّٰهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ اور خدا جاننیوالا اوس
عالم ہے ساتھ سینون کی باتونکی اور دلونکی پوشیدگیونکی اور اب احد کی بھاگنی والونکا حال بیان کرتا ہی کہ إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا تحقیق
وہ لوگ کہ پیٹہ دی اونہونے جہاد میں مِنْكُمْ تم میں سی اور بھاگ گئی وہ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ جس دن کہ ملی آپس میں دو جماعتیں
مومنین اور کفار کی واسطے لڑائی کے جنگ احد کے روز إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ سوائے اسکی نہیں کہ ڈگادیا اونکو شیطان نے وسوسہ
ڈالکر راہ حق سے اور منہ اونکی دشمنون کے مقابلہ سے پہیر دیے بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا بسبب شامت بعض اوس چیز کے کہ کسب کیا تہا اونہون نے
کہ شیطان کے بہکانے سے طمع مال غنیمت کی کرکے درہ سی باہر چلی گئی تہی واسطے لوٹنی مال کے وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ اور البتہ تحقیق معاف
کیا خدا نے اونسے اس بھاگنے کو اونکی توبہ کرنیکی جہت سے إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ تحقیق کہ خدا بخشنے والا اور بردبار ہے کہ جلدی عذاب
نہیں کرتا ہی تاکہ بندہ نادم ہوکر توبہ کری اور اب خدا تعالے مومنین کو منع کرتا ہی کہ تم منافقین کی سی گفتگو کرنا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

آمَنُوا اور کہتا ہی وہ لوگو تمکو ایمان لائی ہو وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ كَفَرُوا اونہو تم مانند اون لوگو نکی کہ کفر کیا ہی اونہون نے یعنے منافقین کی مانند ہو تم کہ
دلو مین اپنی اونہون نی کفر کو پوشیدہ کیا ہی وَقَالُوا لِإِخْوَانِهِمْ اور کہا اونہون نی واسطے بھائیون اپنی کی کہ وہ بھائی نسبی ہین یا دینی ہین
یعنے اونکی مقدمہ مین کہا کہ وہ مارے گئے یعنے جہاد مین یا سفر مین وہ مرگئی تھے خیانچہ فرماتا ہی کہ وہ مرگئی تھے إِذَا ضَرَبُوا فِي الْأَرْضِ
جسوقت کہ چلے وہ بیچ زمین کے یعنی سفر کیا اونہون نی کسی کام کیواسطے أَوْ كَانُوا غُزًّى یا تھی وہ غازی جہاد کرنیوالی غزے
جمع غازی کی ہے یعنی تہی وہ جہاد کرنیوالی اور مارے جاتی تہی پس اس دو طرح سے یہہ جو بہائی منافقین کے مرتے تھے منافقین نے
اونکے مقدمہ مین کہا کہ لَوْ كَانُوا عِنْدَنَا اگر ہوتی وہ نزدیک ہمارے اور سفر یا جہاد مین نجاتی تو مَا مَاتُوا نہ مرتے وہ اپنی سفر مین
وَمَا قُتِلُوا اور نہ قتل کئے جاتی وہ جہاد مین اور انجام اونکی ایسی گفتگو کا یہہ ہے کہ لِيَجْعَلَ اللَّهُ تاکہ کرے خدا ذَٰلِكَ اوس
اعتقاد باطل کو حَسْرَةً فِي قُلُوبِهِمْ افسوس و غم بیچ دلون اونکی کے پس اے مومنین اس گفتگو مین تم مثل اونکی مت ہو اور
اونکا سا اعتقاد مت رکھو کہ اونکی موافقت سے تمہارے واسطے بہی خدا تعالی اوسکو سبب افسوس اور رنج کا کرے وَاللَّهُ يُحْيِي وَيُمِيتُ
اور خدا زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے سکو نہ سفر مین لور نہ گہر مین پڑا رہنا کبہی ایسا ہوتا ہے کہ مسافر کو جہاد کرنیوالیکو زیادہ عمر دیتا ہے
اور کبہی گہر مین بیٹھے کو جلدی موت دیتا ہے جو کرتا ہے خدا کرتا ہے ہر امر کا موثر وہی ہی ہے وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ اور خدا ساتھہ اوس چیز
کہ کرتے ہو تم اے مومنین صبر اور ثابت قدم رہنا بَصِيرٌ دیکھنے والا ہے اور موافق اوسکی تمکو جزا دیگا وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
اور البتہ اگر قتل کئے جاو تم بیچ راہ خدا کی کفار پر جہاد کرکے أَوْ مُتُّمْ یا مرجاو تم سفر مین یا حضر مین یعنی اپنے گہر مین خدا تعالے
کی رضامندی مین تو لَمَغْفِرَةٌ مِنَ اللَّهِ وَرَحْمَةٌ البتہ بخشش خدا کی جانب سے اور رحمت اوسکی خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُونَ بہتر ہے اوس چیز
جمع کرتے ہین وہ کفار حفص نے یجمعو نکو یاسی پڑہا ہے غائب کا صیغہ اور قیتون نی تاسی پڑہا ہی یعنی بہتر ہے اوس چیز سی کہ جمع کرتی ہو تم اے مومنین وَلَئِنْ مُتُّمْ
اور البتہ اگر مرجاو تم اے مومنین خدا کی رضامندی مین أَوْ قُتِلْتُمْ یا قتل کئے جاو تم کفار سے لڑکر تو لَإِلَى اللَّهِ تُحْشَرُونَ البتہ طرف خدا کی محشور ہوگی تم
واسطے جزا کے اعمالکی اور تمکو وہ اجر عظیم عطا کریگا اور اب خدا تعالے جناب رسولخدا صلعم کا حسن خلق بیان کرتا ہے کہ احد کے بہاگنے والی مسلمانو پر حضرت
نی نرمی کی اور معاف کردیا اور سختی اونپر نکی خیانچہ فرماتا ہے کہ فَبِمَا رَحْمَةٍ پس ساتھہ رحمت اور بخشش کے کہ پہونچی ہی تجہکو اے محمد صلعم مِنَ اللَّهِ
جانب خدا سے لِنْتَ لَهُمْ نرمی کی تو نے واسطے اونکی یعنی احد کے بہاگنے والی مسلمانو نکی ساتھہ تو نی نرمی کی کہ بعد اونکی واپس آنیکی تو
اونکی ساتھہ سختی نکی بلکہ مہربانی اور شفقت ہی تو نے اونپر کی باوجود ایسی گناہ سخت کے نکی کہ تجہکو وہ دشمنون مین اکیلا چہوڑکر بہاگ گئے
تھے اور فبما رحمۃ مین ما زاید ہے وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا اور اگر ہوتا تو سخت بدخو اور سخت گو غَلِيظَ الْقَلْبِ سخت دل اور نامہربان تو
لَانْفَضُّوا البتہ متفرق ہوجاتی وہ اصحاب تیرے مِنْ حَوْلِكَ گرد تیرے سے اور جسوقت کہ حال ایسا ہی تو فَاعْفُ عَنْهُمْ پس
معاف کرتو اونسے کہ تیرے تقصیر اونہون نے کی ہے اور تیرے حکم کی خلاف اونہون نے کیا ہی وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ اور بخشش چاہ تو واسطے
اونکی مجہے کہ میری کام مین اونہون نی بے پروای کی ہے وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ اور مشورہ کرتو اونسے بیچ امر قابل مشورہ کے جیسے
کہ جنگ کرنا اور یا کوئی امر مشورہ طلب ہو اور یہہ حکم مشورہ کا صحابہ سے اسواسطے ہوا کہ وہ خوشدل ہوون اور طرف رسولخدا صلعم
کے اونکو الفت ہو اور اونکی قول کا اعتماد ہو اور تاکہ امت حضرت کی پیروی اس حکم کی کرکے آپسمین مشورہ کرتے رہین اور تاکہ لوگون
کی نظرون مین بزرگی صحابہ کی ظاہر ہو اور بعضے کہتے ہین کہ اسواسطے حکم مشورہ کا اونسی ہوا ہے تاکہ معلوم ہوجاے کہ کون اونمین
ناصح اور درست رائے ہے اور یہہ مشورہ امور دنیا مین ہے نہ حلال اور حرام مین پس اجتہاد اس سے ثابت نہوگا اور جناب رسولخدا صلعم
نے فرمایا ہے کہ کوئی تنہائی وحشتناک اس سے زیادہ نہین ہے کہ آدمی اپنی راے کو بہت خوب جانے اور کوئی مددگار مشورہ کی

زیادہ منفعد نہین ہی اور نہج البلاغہ مین جناب امیر علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ جسنے ہٹ کی اپنی رای پر وہ ہلاک ہوا اور جسنی مشورہ کیا مردونسی وہ اونکی
عقلون مین شریک ہوا اور مشورہ لینے مین عین ہدایت ہی اور تحقیق خطرہ مین پڑا وہ شخص کہ جسنے استغنا کیا اپنی رای کی ساتھہ اور دوسرونکی رای
سی بی پروا ہوگیا اور حضرت صادق علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ مشورہ کر تو اپنی امر مین اون لوگون سی کہ جو ڈرتی ہین خدا سی فَاِذَا عَزَمْتَ یعنی جسوقت
قصد کرے تو بعد مشورہ کی کسیکام کا فَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ پس توکل کر تو اوپر خدا کی کہ فقط مشورہ ہی پر اپنی کام کو نچہوڑ دینا چاہیی کہ کام کا انجام
دینے والا خدا ہے اسلئے اوسپر توکل کرنا چاہیے اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَوَکِّلِیْنَ تحقیق کہ خدا دوست رکہتا ہی توکل کرنیوالونکو پس اونکی کرتا ہے
اور طرف امر خیر کے اونکو ہدایت کرتا ہے اور جناب رسولخدا صلعم نی فرمایا ہے کہ اگر توکل کرو تم جیسے کہ حق توکل کرنیکا ہے تو روزی دی جاوے تم
جیسے کہ پرندونکو روزی دیجاتی ہین کہ صبحکو بہوکی ہوکر باہر جاتی ہین اور شام کو سیر ہوکر اپنی آشیانونکی طرف پہرتے ہین اور معانی الاخبار مین
روایت ہے ایکمرتبہ جبرئیل رسولخدا صلعم کی پاس آئے حضرت نی فرمایا کہ ای جبرئیل توکل کیا چیز ہے کہا کہ یقین کرنا اسکا کہ مخلوقات نہ ضرر
پہونچا سکتے ہین اور نہ فایدہ پہونچا سکتے ہین اور نہ دے سکتی ہین اور نہ منع کرسکتے ہین اور مایوس ہونا خلقت سے پس جسوقت بندہ ایسا
ہوگا تو سواے خدا کی کسی پر اعتماد نکریگا اور نہ امید رکہیگا اور نہ خوف کریگا سواے خدا کی کسی سے اور نہ طمع رکہیگا سواے خدا کی کسی سے اور
بعضے کہتے ہین کہ علامت توکل کی تین چیزین ہین ایک تو یہ کہ کسی آدمی سے سوال نکرے اور دوسرے یہہ کہ اگر کوئی اوس سے سوال کرے تو
اوسکو محروم نکرے اور تیسرے یہہ کہ اوسکی پاس کوئی شی ہو تو اوسکو خزانہ مین جمع نکرے اور بعضے توکل کے حقیقت مین بیان کرتے ہین کہ اگر
تیری داہنی دست کیجانب درندی ہون اور باین جانب چیتا ہون تو تیری نفس مین کسیطرحکا تغیر اور خوف نہو اور حلاوت انتہاکی قضا اور قدر سی تو اچہی
ہو اور بعضی کہتے ہین کہ توکل یہہ ہے کہ اعتماد کرے خدا پر اور اوسکی غیر سے منقطع ہوجاے اور جو کوئی توکل کری خدا پر تو وہ ہر مقام مین اوسکی مدد کریگا
اور منقول ہی کہ ایکشخص نے طرف خانہ کعبہ کی واسطی بجالانی حج کی ہمراہ ایک قافلہ کے ارادہ کیا خدا پر توکل کرکے بدون توشہ اور سواری کی اور ایکدن
ایک دوسرے شخصکو دیکہا اپنی دست راست بیٹہا ہوا دیکہا کہ اوسکی پاس ایک توبرہ تہا اس سے اوسنی پوچہا کہ تو کہان کا قصد رکہتا ہے کہا کہ
مین ہی بیت اللہ کو جاتا ہون اوسنی پوچہا کہ تیرا توشہ کہان ہے اوس شخص سے کہا کہ خدا پر مینے توکل کیا ہے اوسنی کہا کہ تونی بڑی غلطی
کی ہو اسطی کہ جسوقت تونی ایکا سیر قافلہ کی ہمراہ سفر کیا کہ جسمین تونگر اور آسودہ آدمی ہین تو وہ البتہ تجہکو کہانا اور پانی دیوینگی اور یہہ
توکل نہین ہے بلکہ توکل یہ ہے کہ تیرا دل کسی غیر سے متعلق نہو اور نہ غیر کا دل تجہسے تعلق رکہتا ہو اور کہا کہ دیکہہ کہ میری توبری مین کیا ہی
اوسنے نظر کی تو دیکہا کہ اوسمین پتہر بہرے ہوئی ہین اور اوسنی کہا کہ پچاس برس سے مین اسیطرح سے سفر کرتا ہون خدا پر توکل کرکے اور توبرہ میرا
پتہرون سے پر رہتا ہی تاکہ گمان کرین نظر کرنیوالے کہ اسکی توبرہ مین اسکا توشہ بہرا ہوا ہی اور دل کسیکا میرے ساتہہ متعلق نہو پس جو
شخص کہ توکل کریگا خدا پر اوسکا کہانا پینا خدا پر ہوگا اور بعد اسکی خداتعالی بیان کرتا ہی کہ نصرت اور فتح پانی دشمنونپر کچہہ آدمیونکی کثرت
پر موقوف نہین ہے بلکہ تعلق اوسکا خدا سی ہے چنانچہ فرماتا ہی کہ اِنْ یَّنْصُرْکُمُ اللّٰہُ فَلَا غَالِبَ لَکُمْ اگر نصرت دی تمکو خدا جیسے
کہ جنگ بدر مین دی تہی تو پس نہین غالب ہے کوئی واسطی تمہاری کہ تمپر کوئی غلبہ کرے وَاِنْ یَّخْذُلْکُمْ اور اگر چہوڑ دی تمکو جیسا کہ
جنگ احد مین چہوڑ دیا تہا فَمَنْ ذَا الَّذِیْ یَنْصُرُکُمْ مِّنْ بَعْدِہٖ پس کون شخص ہے وہ کہ نصرت کرے تمہاری بعد اوس چہوڑ دینیکے
وَعَلَی اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ اور اوپر خدا ہی کی چاہیے کہ توکل کرین ایمان لانیوالی یعنے اوسکی فضل و کرم پر اور کہتے ہین کہ کسی
شخص نے اصحاب مین سے رسولخدا صلعم سے عرض کی کہ مجہکو مال غنیمت مین سے اور لوگونسے زیادہ دو اور بعضے کہتے ہین کہ مال غنیمت بدر
مین سے ایک چادر سرخ چوری گئی تہی بعضے اصحاب منافقین مین سے کہا کہ وہ چادر رسولخدا نی لی ہے اوسکی جواب مین خداتعالی فرماتا ہے
کہ وَمَا کَانَ لِنَبِیٍّ اور نہین سزاوار ہے واسطی پیغمبر کے اور نہین صحیح ہے اَنْ یَّغُلَّ یہہ کہ خیانت کرے وہ مال غنیمت مین کہ کسی

اسکو حصہ سی زیادہ دیکو یا یہہ کہ مال غنیمت مین سی چوری کر کے خود واسطی اپنی کچہہ لیوی وَمَن یَّغلُل اور جو کوئی کہ خیانت کری غنیمت مین یَاْتِ
بِمَا غَلَّ لاویگا وہ اوس چیز کو کہ جسکی چوری کی ہی گردن مین ڈالکر یَومَ القِیٰمَۃِ دن قیامت کی تا کہ اہل قیامت کی سامنی رسوا ہووی اگرچہ ایک
سوئی ہو اور رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ جانہی کہ دیکہون مین جماعت کی روز تم مین سی کیکی گلی مین اونٹ لٹکتا ہوا اور وہ اونٹ آواز
کرتا ہو اور وہ شخص کہی کہ یا رسولخدا میری فریاد کو پہونچ مین کہونگا کہ مینے حکم خدا کا تجہکو پہونچا دیا تہا تو نی نہ مانا آج کچہہ فایدہ تجہکو مین نہین پہونچا سکتا
اس سی معلوم ہوا کہ جو کوئی کچہہ چیز چرائیگا تو وہ چیز اوسکے گلی مین ڈالی جائیگی جسوقت وہ محشور ہوگا اور حدیث مین آیا ہی اگر کوئی کسیکی
ایک بالشت زمین دبالیگا اور زبردستی سے غصب کریگا تو وہ زمین قیامت کی روز اوسکی گلی مین لٹکائی جائیگی اور منقول ہے کہ جنگ
خیبر کے روز ایک شخص اصحاب مین سے مرگیا لوگون نی حضرت سے عرض کی کہ یا رسولخدا آپ نماز جنازہ پڑہو فرمایا کہ تم آپ نماز پڑہو لوگون نے
نی پوچہا کہ اسنی کیا گناہ کیا ہی فرمایا کہ اسنی چوری کی ہی اوسکی اسباب کی تلاشی لی تو تہوڑا سا مال غنیمت خیبر مین سے اوسکی پاس پایا کہ اوسنی
وہ چرا یا تہا اور وہ درہم کی بہی قیمت کا تہا ثُمَّ تُوَفّٰی کُلُّ نَفسٍ مَّا کَسَبَت پہر پورا دیا جائیگا ہر نفس جو کچہہ کمایا ہی اوسنی نیکی کو یا بدی
کو اور اوسکی جزا اوسکو قیامت کے روز ملیگی وَھُم لَا یُظلَمُونَ اور وہ نہ ظلم کئی جائینگے اوس روز کہ ثواب فرمانبردار کا کم کیا جاوے
اور عذاب گنہگار کا زیادہ کیا جاوی ایسا نہوگا اور کہتے ہین کہ جسوقت رسولخدا صلعم نے اصحاب سی فرمایا کہ تم پہلے واسطی جہاد کو جاؤ یعنی منافقین
نی حضرت کا کہنا نہ مانا اور ایک جماعت مومنین کی ہی اونکی پیروی کر کے اپنی گہرون مین بیٹہہ رہی یہ آیت نازل ہوئی کہ اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضوَانَ اللّٰہِ کیا
پس جو شخص کہ پیروی کری رضامندی خدا کی پیغمبر کی متابعت مین کہ پیغمبر کے کہنے پر چلے اور یا خود پیغمبر کَمَن بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰہِ
مانند اوس شخص کے ہے کہ پہر گیا ہی وہ شخص ساتہ نارضامندی اور غصہ کی خدا کی جانب سے بسبب گناہ کے اونکی اور نہ مانتی رسولخدا کی وَ
مَاْوٰہُ جَھَنَّمُ اور جگہہ اوسکی دوزخ ہے وَبِئسَ المَصِیرُ اور بری جگہہ ہے وہ دوزخ اور جن لوگون نے کہ فرمانبرداری کی ہی مثل پیغمبر
اور مومن کے ھُم وہ لوگ دَرَجٰتٌ عِندَ اللّٰہِ درجون والی ہین نزدیک خدا کی درجات کا مضاف محذوف ہے اور تقدیر اوسکی ذو درجات
ہے یعنی صاحب درجون کی ہین وَاللّٰہُ بَصِیرٌ بِمَا یَعمَلُونَ اور خدا دیکہنے والا ہی اور بینا ہی ساتہہ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم عبادت یا گناہ
اور اسکو موافق عمل کے جزا دیگا اور بعد اسکی پیغمبر کے بہیجنے کی نعمت کا ذکر کرتا ہی کہ لَقَد مَنَّ اللّٰہُ البتہ تحقیق احسان کیا خدا نے اور بڑا
انعام ہے خدا کا عَلَی المُؤمِنِینَ اوپر مومنین کے اِذ بَعَثَ فِیھِم جسوقت بہیجا اوسنی بیچ اونکی رَسُولًا مِّن اَنفُسِھِم پیغمبر کو ان
اونکی سے یعنی اونہین کی جنس سے کہ وہ آدمی ہے جیسے کہ مومنین آدمی ہین تا کہ انس پکڑین وہ اوس سے اور اوسکی کلام کو سنین اور اگر فرشتہ
یا جن پیغمبر ہو کر آتا تو اوس سے بہاگتی اور لعنت نہ پکڑتی اور بعضی کہتی ہین کہ مراد نفسون سے قوم اونکی ہی کہ وہ عرب ہین تا کہ کلام کو اوسکی بخوبی سمجہین
اور صدق اور امانت کو وہ خوب جانتی ہین اور اونکو معلوم ہے کہ یہہ پہلی سے پڑہا لکہا نہین ہی اور ہر چند جناب رسولخدا کل آدمیون پر پیغمبر ہو کی
آئی ہین لیکن مومنین کو ذکر مین خاص اسواسطی کیا ہی کہ فایدہ اوسکی آنیکی اونکی واسطی سے حاصل ہی کہ وہ ہدایت پائی ہین اور پیغمبر کا بہیجنا
واسطی ہدایت کی خدا پر واجب ہی اور منت اور احسان کرنا مومنین پر اوسکی بہیجنے کی وجوب کو دفع نہین کرتا ہی اور نہ اوسکی مخالف ہے جیسے کہ
آدمی پر زکوۃ واجب ہوتی ہے اور جب کسی دوسرکو دیتا ہی تو دوسیر اوسکا احسان ہوتا ہی ایسی ہی خدا تعالی پر پیغمبر کا بہیجنا واجب ہی اور
جسوقت اوسکو بہیجا اور مومنین نی اوس سے فایدہ حاصل کیا تو خدا تعالی کا اوپر احسان ہوا پس فرماتا ہی خدا کہ بہیجا اونکی نفسون مین سے پیغمبر کو
بہیجا ہے کہ وہ یَتلُوا عَلَیھِم اٰیٰتِہٖ پڑہتا ہی اوپر اونکی آیتین اوسکی جو کہ قرآن مین ہین وَیُزَکِّیھِم اور پاک کرتا ہی وہ اونکو بد اعتقادون
اور بد عملون اور بد خلقون اور خواہشون بد نفسونکی سے احکام شرع کے وسیلہ سے وَیُعَلِّمُھُمُ الکِتٰبَ وَالحِکمَۃَ اور سکہلاتا ہی وہ اون
مومنین کو قرآن اور احکام شرع کے وَاِن کَانُوا مِن قَبلُ اور تحقیق کہ تہی وہ پہلے اس سے لَفِی ضَلٰلٍ مُّبِینٍ البتہ بیچ گمراہی

ظاہر کی کہ حق کو نہیں جانتی تہی اور نہ باطل سی کنارہ کشی کرتی تہی اور انکا لوا مین ان مخففہ ان ثقیلہ کا ہی دلالت کرتا ہی اسپر لام تاکید کا جو کرنی پر
ایا ہے اور اب خدا تعالے پہر جہاد کا ذکر کرتا ہی اور فرماتا ہی اولما اصابتکم کیا جسوقت پہونچی تمکو یعنی تمنی جو مخالفت کی ہی پیغمبر کی کیا پہونچی ہی تمکو مصیبۃ
کوئی مصیبت اور بلا جنگ احد مین مثل قتل اور زخم کی قد اصبتم مثلیہا حالانکہ تحقیق پہونچا چکی تہی مصیبت تمنے دو برابر اوس مصیبت
کی کفار کو جنگ بدر مین یعنی جنگ احد مین ستر مسلمان قتل ہوئی تہی اور جنگ بدر مین مسلمانون نی ستر کفار تو قتل کیے تہی اور ستر کفار کو اسیر کیا تہا اسواسطی
خدا تعالے فرماتا ہی کہ تمنی اپنی سی دگنی مصیبت کفار کو پہونچائی ہی اور باوجود اسکی حال یہہ ہے کہ قلتم کہا تمنے جزع اور فزع سے بیقرار ہو کر انی ھذا
کہانسے ہے یہہ شکست یعنی یہہ شکست ہمکو کہانسے پہونچی ہم تو مسلمان ہین اور ہم مین پیغمبر ہی اور ہم سے خدا نے وعدہ نصرت اور فتح کا
کیا ہے قل کہہ تو اے محمد صلعم اون لوگون کے جواب مین کہ ھو وہ شکست اور مصیبت جو تمکو پہونچی ہے من عند انفسکم نزدیک
نفسون تمہارے سے ہے تمہارے نفسونکی شامت سی کہ وعدہ نصرت کا بشرط متابعت رسول تہا اور تمنے متابعت اوسکی نہ کی
اور جہاد مین تم ثابت قدم نرہے اور پہاڑ کے درہ کو چہوڑ کر مال غنیمت کی طمع مین چلی گئی مالکی لوٹنی کیواسطی اسلئی خدا نی تمکو شکست
پہونچائی ان اللہ علی کل شیء قدیر تحقیق کہ خدا اوپر ہر چیز کے مثل فتح اور غنیمت اور قتل اور شکست کے قدیر قدرت رکہنے والا ہے اگر
وہ چاہتا تو تمکو شکست نہوتی لیکن تمنے جو مخالفت کی تہی اسواسطی تمکو شکست دلوائی وما اصابکم اور جو کچہہ پہونچا ہی تمکو مثل قتل اور
زخم اور شکست کے یوم التقی الجمعان بیچ اوس دن کی کہ ملے دو جماعتین مومنین اور کفار کی آپسمین یعنی جسدن لشکر ابو سفیان نے
لشکر مومنین سے مقابلہ کیا تو فباذن اللہ پس تہا اذن خدا کی یعنی ساتہہ علم خدا کی تہا کہ خدا تعالے اپنی علم سے جانتا تہا کہ تمکو شکست ہو
ولیعلم المؤمنین اور تاکہ جانی خدا مومنین کو کہ یہہ ایمان پر قادر رہی ہین ولیعلم الذین نافقوا اور تاکہ جانی اون لوگونکو کہ
نفاق کیا ہے انہون نے یعنی یہہ شکست تمکو اسواسطی ہوئی کہ مومن اور منافق مین تمیز اور فرق ہو جاے اور لوگونپر ظاہر ہو جاے کہ کون مومن ہے
اور کون منافق ہے وقیل لھم تعالوا اور کہا گیا واسطی اون منافقونکی کہ آؤ تم اور لڑائی سے مت پہرو کہ قاتلوا فی سبیل اللہ لڑو تم
بیچ راہ خدا کے او ادفعوا یا دفع کرو تم مشرکون کو کہ قصد قتل اور غارت مدینہ کا رکہتے ہین مقصود اس سے یہہ ہے کہ یا تو آخرت کے
فایدہ کیواسطی اور یا دنیا کی نفع کیواسطی اونکو اپنی سی اور اپنی اہل و عیال سے دفع کرو اور کہتی ہین کہ یہہ قول عبد اللہ بن عمر انصاری کا ہے
کہ جسوقت ابن ابی مع تین سو منافقین کے پہر گیا تہا تو اوسنے اوسی باواز بلند کہا تہا کہ آؤ تم اور مخالفت مت کرو تم اوسکی جواب مین قالوا
کہا اونہون نی بہانے سے کہ لو نعلم قتالا اگر جانتی ہم لڑنا اور لڑائیکے فن ہمکو معلوم ہوتے تو لاتبعناکم البتہ پیروی کرتی ہم تمہاری
اور تمہارے ہمراہ ہو کر ہم کافرون سے لڑتی لیکن ہم لڑنا نہین جانتے ہین ھم وہ منافقین للکفر واسطی کفر کی یعنی طرف کفر کی یومئذ اوس
روز کہ جسوقت یہ سخن کہا تہا اقرب نزدیک زیادہ ہین منھم للایمان اون منافقین سے واسطی ایمان کے یعنی وہ منافقین بنسبت
بایمان کفر کیطرف زیادہ ہین کہ ایمان تو اونکا فقط زبانی ہی اور دلمین وہ کافر ہین اور یا یہہ معنی ہین کہ وہ منافقین اوس روز کفار کے
طرف زیادہ نزدیک تہی مدد دینے مین مومنین سے یقولون بافواھھم ما لیس فی قلوبھم کہتے ہین وہ منافقین ساتہہ مونہون
اپنی کے وہ چیز کہ نہین ہے بیچ دلون اونکی کے اور دل اونکی موافق اونکی زبانونکی نہین ہین اسلئی ہین کہ وہ کہتی ہین کہ طریق لڑائیکی
ہم نہین جانتی ہین واللہ اعلم اور خدا زیادہ جاننی والا ہے اور زیادہ عالم ہے بما یکتمون ساتہہ اوس چیز کے کہ پوشیدہ رکہتی
ہین وہ منافق عداوت اور مکر اور نفاق کو الذین وہ لوگ ہین منافقین کہ قالوا لاخوانھم کہا اونہون نی واسطی بہائیون
اپنی کی یعنی اپنی نسلونکی حقمین کہا جو کہ احد مین مارے گئے اور کہا اونہون نی اوسوقت مین کہ وقعدوا جسوقت بیٹہہ رہی تہی وہ اپنی
گہرون مین یہ کہا کہ لو اطاعونا اگر فرمانبرداری کرتے وہ ہماری اور ہمارا کہنا مانکر لڑنیکو نہ جاتے تو ما قتلوا نہ مارے

جاتی وہ جیسی کہ ہم نہین بچ گئی ہین قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اون منافقین سے کہ اگر موت تمہارے اختیار مین ہی تو فَادْرَءُوْا عَنْ اَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ
پس دفع کرو تم نفسون اپنی سے موت کو اور موت کو کبھی اپنی پاس نہ آنی دو اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ اگر ہو تم راست گو کہ جہاد مین تحا موت کو دفع کرتا ہے
اور اب حق تعالی بیان کرتا ہی مرتبہ اون لوگونکا جو جنگ بدر اور جنگ احد مین اور سوا اسکی جو کہ راہ خدا مین مارے گئے ہین اور شہید ہوئے ہین
چنانچہ فرماتا ہی کہ وَلَا تَحْسَبَنَّ اور نہ گمان کر تو اے محمد صلعم الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اون لوگونکو کہ مارے گئے ہین بیچ راہ خدا کی اَمْوَاتًا
مردی یعنی اونکو مردی مت گمان کر بَلْ اَحْيَآءٌ بلکہ زندہ ہین وہ عِنْدَ رَبِّهِمْ نزدیک پروردگار اپنے کے اور یہہ بدن جو
اونکی دنیا مین ہین ان بدنونکی مثل اونکی روحین اور بدن ہوجاتی ہین اور اون بدنون سے يُرْزَقُوْنَ روزی دیے جاتی ہین وہ بہشت کے
میوون سے فَرِحِيْنَ جسوقت کہ خوش ہونیوالی ہونگے بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ساتھہ اوس چیز کے کہ دیا ہے اونکو خدا نے فضل
اپنی سے کہ وہ خوشنودی اور رضامندی خدا کی ہے کہ سب نعمتون سے بڑہکر ہے وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ
اور خوش ہوتی ہین وہ ساتھہ خبر اون لوگونکی کہ نہین پہونچے ہین وہ پیچھے اونکی سے یعنی ملایکہ جو اونکو خبر دیتے ہین کہ تمہارے برادران ایمانی
کہ ابھی تمہارے پاس نہین پہونچے ہین تمہارے پیچھے اونکو کسیطرح کا رنج اور غم نہین ہی اور وہ بھی شہادت پاکر یا عبادت اور جہاد
کی برکت سے تمہارے پاس آنیوالے ہین اور تمہاری مانند درجے پانیوالے ہین تو یہہ خوشخبری سنکر وہ شہدا خوش ہوتی ہین کہ ہمارے
برادران دینی کو کسیطرح کا رنج و غم نہین ہے اور وہ بھی ہمارے پاس آنیوالے ہین اور مطلع ہو گئی ہین وہ شہدا اپنی برادران ایمانیکی حال سے
اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ یہہ کہ نہین خوف ہی اوپر اونکی اولاد کی طرف سی کہ پیچھے اپنی چھوڑینگے اسواسطے کہ خدا کارساز اونکا ہی وَلَا هُمْ
يَحْزَنُوْنَ اور نہ وہ غمگین ہونگے اپنی مالونکی چھوڑنی سے کہ خدا تعالی اونکو بہشت مین بہت کچھ دیویگا اور الا خوف مجرور ہے بسبب
جارہ سے کہ جو الذین پر آئی ہی اور ان لا خوف بدل ہے الذین سے يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ خوش ہوتے ہین وہ شہدا
ساتھہ اوس نعمت کی کہ پہونچی ہے جانب خدا سے اونکی عمل کے عوض مین اونکو وَفَضْلٍ اور بسبب فضل اور زیادتی نعمت کی خدا کی طرف
سے اور فضل کا عطف نعمت پر ہے وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اور تحقیق خدا نہین ضایع کرتا ہی اجر مومنونکی جو کہ ایمان لائے
ہین خدا پر اور پیغمبر پر اور کسائی نے انکی ہمزہ کو مکسور پڑہا ہی اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ ایک شخص جناب رسولخدا صلعم کے
پاس آیا اور عرض کی کہ مین جہاد سے رغبت رکھتا ہون فرمایا کہ تو راہ خدا مین جہاد کر اگر تو قتل کیا جاویگا تو خدا کے نزدیک زندہ ہوگا
اور روزی پائیگا اور اگر مر جائیگا تو اجر تیرا خدا پر ہے اور اگر زندہ رہا تو گناہون سے نکل جائیگا اور رسولخدا صلعم نے فرمایا ہی کہ کوئی قطرہ خدا
کے نزدیک زیادہ دوست اوس قطرہ سے نہین ہے کہ جو راہ خدا مین قطرہ خونکا گرتا ہی اور امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کرتی ہین فرمایا
کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ جسوقت مومن جہاد کیواسطے طیار ہوتا ہی تو خدا تعالے بیزاری آتش دوزخ سے اوسکیواسطے لکھتا ہے اور ستر ہزار فرشتے
اوسپر بھیجتا ہی اور خوشخبری بہشت کی اوسکو دیتی ہین اور جسوقت آواز اونکی اوسکی کانمین پہونچی تو جو ضرب کہ اوسپر واقع ہو وہ اوسکو
بہتر جانتا ہے آب سرد کے پینے سے ہوا گرم مین اور جسوقت گھوڑی کی پشت سے نیچے گری تو ہنوز زمین پر نہ پہونچی کہ حور العین اوسکی گو
اپنے دامن مین لیوے اور اوسکو بہشت کی نعمتونکی خوشخبری دیوے اور ستر محل بہشت کی محلونمین سے اوسکو دیوین اور نور اوسکی محل کا اسقدر
روشن ہو کہ مشرق سی مغرب تمام اوس سے پر ہو جاے اور محل کے ستر در ہون سونیکی اور ہر در پر طلائی پردہ لٹکتا ہو اور ہر محل مین ستر
خیمے ہون اور ہر خیمہ مین ستر تخت طلائی ہون کہ پای اونکی زبرجد کے ہون اور ہر تخت پر ستر فرش ہون اور ہر فرش چالیس ہاتھہ
کا ہو اور ہر فرش پر ایک حور بیٹھی ہو حور العینون مین سے کہ وہ زوجہ اوسکی ہو اور ہر حور کیواسطے ستر کنیزین ہون اور ستر ہزار غلام
ہون کہ جنکی چہرے مثل ماہ کی روشن ہون اور ہر ایک کی ہاتھہ مین ظرف شراب کی ہون قسم ہی اوس خدا کی کہ جسکے قبضہ مین جان

محمدؐ کی ہی کہ شہیدونکو میدان حشر مین اسقدر دبدبہ اور شوکت سی لاوینگے کہ اگر انبیا راہ مین ملین تو سب پیادہ ہوجائین اونکی واسطی اور وہ تختون پر
جاکر بیٹھین اور منبر نور کی قریب ہونگے اور ہماؤن مین شفاعت کرین اور روایت ہی کہ جسوقت رسولخدا صلعم جنگ احد کو فتح کرکے مدینہ مین داخل ہوئے
تو جبرئیل نازل ہوئے اور حکم لائی کہ خدا ایسا فرماتا ہی کہ تو ابوسفیان کے پیچھے جا اور وہ مع باقیماندہ لشکر کو بھاگ کر چلا گیا تہا اور جبرئیل نے حضرت سے
کہا کہ تیری ہمراہ زخمی آدمی جائین حضرت نی مہاجرین اور انصار کو حکم دیا کہ جو کوئی تم مین سی زخمی ہو وہ میرے ہمراہ چلے اور بی زخم کا آدمی ہمراہ میرے نہ چلے
بیچارہ زخمی حضرت کی ہمراہ ہولئی اور حمرا الاسد پہ جا کر اوتری اور قریش بہاگی ہوئی روحا پہ ٹہرے ہوئے تھے اور ارادہ اونکا یہہ تہا کہ مدینہ کو اولٹے
پہر چلین اور مسلمانونکو قتل کرین ایک شخص مدینہ سے آتا تہا اوس سے خبر پوچھی تو اوسنی کہا کہ محمد اور اوسکی اصحاب حمرا الاسد پہ ٹہرے ہوئے ہین
اور تمہارا ارادہ رکھتے ہین ابوسفیان اور خالد بن ولید اور عکرمہ کفار کے دلمین یہہ بات سنکر رعب پڑگیا ایک شخص نعیم بن مسعود اشجعی مدینہ کو
جاتا تہا ابوسفیان نی اوس سے کہا کہ تو حمرا الاسد کو ہوتا ہوا جا اور محمد کی اصحاب سے ملاقات کر کی بیان کر کہ قریش کے ہمراہ بہت بڑا لشکر ہے
تم یہانسے پہر جاؤ اگر تو اونکو یہہ بات کہیگا تو مین تجہکو اسکی عوض مین دس اونٹ خرما اور انگور خشک کی بار کرکے دونگا دوسرے روز وہ
حمرا الاسد پر پہونچا اور اوسنی حضرت کی اصحاب سی بیان کیا کہ قریش کے لشکر مین کثرت سی آدمی جمع ہوگئی ہین تم یہانسے اولٹی پہر جاؤ
اور مدینہ کو چلے جاؤ اصحاب نی جسوقت یہہ بات سنی تو کہا کہ حسبنا اللہ ونعم الوکیل یعنے کافی ہی ہمکو خدا اور اچہا کارساز ہی اور کہا کہ ہمکو
انکی کچھ پروا نہین ہی جبرئیل نی نازل ہوکر خبر پہونچائی کہ قریش کی آدمیونکی دلون مین تمہارا رعب پڑ گیا ہی اور وہ مکہ کو چلے گئے ہین تم
بہی مدینہ کو پہر جاؤ حضرت صلعم مع اصحاب کی مدینہ کو پہر گئے اور بعضی کہتے ہین کہ ابوسفیان احد سے بھاگ کر مکہ کو روانہ ہوا اور عبد القیس
وغیرہ سوار مسلمانون کے پاس خبر لائی کہ ابوسفیان لشکر آراستہ کرکے ارادہ ادہر آنیکا رکہتا ہے اصحاب نی حضرت کی باوجودیکہ
زخمی تہی کچھ پروا نہ کی اور کہا کہ حسبنا اللہ ونعم الوکیل اور حضرت نے سبکو جہاد کی رغبت دلائی سب نی باوجودیکہ زخمی تہے حضرت کی ارشاد
کو قبول کیا اور بعد اسکی معلوم ہوا کہ عبد القیس جہوٹ کہتا تہا مطمئن خاطر ہوکر سب مدینہ کو پہر گئے اور یہہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہی
خدا کہ مومنین ثابت قدم معرکہ جہاد مین اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ وہ لوگ ہین کہ قبول کیا ہے اونہون نے واسطی خدا کے
اور پیغمبر کے جو کچھ حضرت نی فرمایا ہے مِنْ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ پیچھے اس سے کہ پہونچی تہی اونکو زخم لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ واسطی
اون لوگون کے کہ نیکی کے ہے اونہون نے اونمین سے کہ عہد کو وفا کیا ہے اور فرمانبرداری اختیار کی ہے وَاتَّقَوْا اور خوف کیا انہون
نی خدا کی غضب سے پیغمبر کے مخالفت مین اَجْرٌ عَظِيْمٌ اجر بڑا ہی یعنی اون لوگونکی واسطی اجر بڑا ہی کہ وہ بہشت ہی نعمتون سی بہری ہوئی اور
اون نیکی کرنیوالون کی شان مین فرماتا ہی کہ اَلَّذِيْنَ وہ لوگ ہین کہ واسطی ڈرانیکی قَالَ لَهُمُ النَّاسُ کہا واسطے اونکی آدمیون
نی کہ وہ نعیم بن مسعود تہا یا عبد القیس تہا ان دونون مین سے کسیٹے کہا کہ اِنَّ النَّاسَ تحقیق آدمی یعنی ابوسفیان اور
ہمراہی اوسکی قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ تحقیق جمع کیا ہے اونہون نے واسطی تمہارے لشکر عظیم کو اور اتفاق کیا ہی اونہون نی تمہارے قتل کرنی
پر فَاخْشَوْهُمْ پس ڈرو تم اون لوگون سے یعنی ابوسفیان وغیرہ سے کہ تمکو طاقت اونسی لڑنیکی نہین ہے اسواسطی کہ تم تہوڑی ہو اور باوجود اسکی
زخمی بہی ہو اور وہ کثرت سی ہین اور تندرست ہین فَزَادَهُمْ پس زیادہ کیا اون مومنین کو خبر کے سننی نی اِيْمَانًا ایمان کو بسبب
مضبوطی اعتقاد اور یقین خدا اور رسول کے وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ اور کہا اونہون نے کہ کافی ہی ہمکو خدا مدد کرنیوالا کفار سے لڑنی مین
وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ اور اچہا کارساز ہے وہ کہ اگر وہ ہماری فتح کو چاہیگا تو ہمکو اونکی کچھ پروا نہین ہوگی اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ آیت
اور جو کچھ کہ اسکی مابعد ہے وہ غزوہ بدر صغرے مین نازل ہوئی ہی اور قصہ اوسکا مختصر یہ ہے کہ جسوقت ابوسفیان جنگ احد سی شکست
کہا کر اولٹا مکہ کیطرف پہرا ہے تو وقت پہرنیکی جناب رسولخدا صلعم سے کہا کہ اے محمدؐ ہمارا اور تیرا وعدہ سال آئندہ میں بدر صغری اگر ارادہ

تیراندازیکا ہی حضرت نے فرمایا کہ بہت خوب بیان کیا تا آنکہ جب سال آئندہ آیا تو ابوسفیان مکے کی لوگونکو ہمراہ لیکر مکہ سی باہر نکلا اور مر الظہران
پر مقام کیا اور محمود بجود اوسکی دلمین مسلمانون کیطرف سے رعب پڑ گیا اور وہانسے ارادہ مکہ کو پہر جانیکا کیا اور نعیم بن مسعود اشجعی عمرہ کرکے
مدینہ کو جاتا تہا اوس سی ابوسفیان نے کہا کہ مینے محمد سی وعدہ کیا تہا بدر مین جانیکا اور یہ سال قحط کا ہی اور ہمکو چاہیئے کہ ارزانی کی موسم مین
نکلین اور اب ہم نہین جاسکتے ہین اور اگر محمد نکلا اور ہم نہ نکلے اور نہ پہنچے وعدے پر تو اونکو جرات ہو جائیگی تو اونکو ہماری طرفسے جاکر خوف دلا کہ وہ
ہی مدینہ سی باہر نہ نکلین تجھکو دس اونٹ اسکی عوض مین دونگا کہ اونکو سہیل بن عمرو کی پاس گہرو رکہ دونگا وہ مدینہ کو گیا اور اصحاب اسلام کو ابوسفیان
کی لشکر سے خوف دلایا اور کہا کہ تم مین سے کسیکو باقی نچھوڑیگا اصحاب نے یہ سنکر نکلنا اپنا مکروہ جانا جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ قسم ہی اوس
شخص کے کہ جسکی دست قدرت مین میری جان ہی البتہ مین نکلونگا اور بدر صغری پر پہونچونگا اور اگر کوئی اور نہ جائیگا تو مین تنہا ہی جاؤنگا
جو کوئی نامرد تہا وہ نگیا اور جو کوئی بہادر اور شجاع تہا وہ لڑنیکو حضرت کے ہمراہ چلا اور سب نے سنکر کہا کہ حسبنا اللہ ونعم الوکیل اور
عرض کی کہ ہم حضرت کی ہمراہ ہین جسوقت ارادہ ہو چلو جناب رسولخدا صلعم مع اصحاب مدینہ سی باہر نکلکر روانہ ہوئے اور بدر صغرے مین جا
پہونچے اور وہ ایام جاہلیت مین یعنی اسلام سے پہلے مقام مینہ کا تہا یعنی ہر سال وہان آٹھ روز بازار لگتا تہا اور مال تجارت وہان
خرید اور فروخت ہوتا تہا جناب رسولخدا صلعم منتظر ابوسفیان کے وہان ٹہیرے رہے اور ابوسفیان مر الظہران مین سی مکہ کو کوچ کر گیا
اور اون مشرکین مین سی کسیکی ملاقات حضرت سی نہوئی اور اصحاب حضرت کی مال تجارت جو اونکے پاس کہتی تہی وہ اونہون نے وہان فروخت کیا اور
کچہ مال وہانسے خرید کیا ایکدرہم کی دو درہم فایدہ مین حاصل ہوئے اوسحالکو خداتعالی بیان کرتا ہی اور اسیطرح حضرت امام محمد باقر علیہ
السلام سے روایت ہے چنانچہ فرماتا ہی خدا کہ فَانْقَلَبُوْا پس پہرے وہ مومنین بدر سی بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ ساتہہ نعمت کی جانب خدا سے
یعنے ثواب حاصل کرکے خیر وعافیت سے پہرے وَفَضْلٍ اور ساتہہ فضل کے خدا کیجانب سے مال تجارت مین فایدہ حاصل کرکے کہ
لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ کہ نہ پہونچی اونکو کوئی برائی اور نہ چہوا اونکو کسی امر مکروہ نے مثل قتل اور زخم کے بلکہ سلامتی سے گئے اور آئے وَاتَّبَعُوْا
رِضْوَانَ اللّٰهِ اور پیروی کی اونہون نے رضامندی خدا کی کہ سبب رستگاری دنیا و آخرت کا ہی وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ اور خدا
صاحب فضل بزرگ کا ہی کہ شر کون کو مومنون سے دفع کرتا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہی فرمایا کہ مین تعجب کرتا ہون
اوس آدمی سی کہ چار چیزون سی خوف کری تو کسواسطے چار چیزون کی طرف پناہ نہین لیجاتا ہی ایک تو یہ کہ جسوقت دشمن سے ڈرے کیون
نہین کہتا ہی حسبنا اللہ ونعم الوکیل اوسکا حال یہہ ہے کہ سنتا ہی کہ خداتعالی اوسکی بعد فرماتا ہی فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ دوسرے یہہ
کہ جسوقت دشمن کے مکر سے ڈرے تو کسواسطے پناہ نہین لیجاتا ہی کلمہ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰهِ کیطرف اوسکا حال یہہ ہے کہ خدا اوسکی بعد فرماتا ہے
فَوَقٰهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا اور تیسرے یہ کہ جسوقت کسیکو غم پہونچی تو کسواسطے نہین کہتا ہی لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ
اوسکا حال یہہ ہے کہ خدا اوسکی بعد فرماتا ہی فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ اور چوتہی یہ کہ جسوقت زیادتی مالکی طلب کرے تو کسواسطے نہین
کہتا ہی مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اوسکا حال یہہ ہے کہ بعد اسکی خداتعالی فرماتا ہی کہ فَعَسٰی رَبِّیْٓ اَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا اور بعد اسکی خداتعالی بیان کرتا
ہے کہ اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ سواے اسکی نہین کہ وہ ڈرانا شیطان سی یعنی ڈرانا نعیم یا عبد القیس کا شیطان کی فعل سے اور اوسکی اغوا سے
ہی کہ يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ ڈراتا ہی دوستون اپنی کو کہ وہ منافقین ہین تا کہ رسولخدا کی لشکر سے وہ روگردان ہو جاوین اور یہ امر باعث مومنون
کی شکست کا ہو فَلَا تَخَافُوْهُمْ پس نہ ڈرو تم ای مومنین اون کفار سی کہ وہ ابوسفیان وغیرہ مین وَخَافُوْنِ اور ڈرو تم مجھسے بسبب حکم
کی مخالفت مین اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ اگر ہو تم باور کرنیوالی اور اعتقاد رکہنے والی میرے وعدہ اور وعید کو اسواسطے کہ ایمان تقاضا کرتا ہی خوف
کرنیکا خدا سی نہ آدمیون سے وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِی الْكُفْرِ اور نہ غمگین کرین تجھکو اے محمد ۲ وہ لوگ کہ جلدی

کرتی ہین بیچ کفر کی یعنی جو کہ کفر مین پڑتی ہین اور بے تامل کافر ہو جاتی ہین اور کفر کی باطل نتیجون مین کچہ ملاحظہ نہین کرتی ہین انہم لن یضروا اللہ شیئا
تحقیق وہ ہرگز نہ ضرر پہونچا سکینگے خدا کو کچہ یعنی خدا کی دوستونکو کچہ ضرر نہ پہونچا سکینگے اپنی کفر کی جلدی کرنی سے بلکہ ضرر اوسکا اونکی ہی نفسونکی طرف
پہرنیوالا ہے سو ہی اونکی سبب سے غضب الہی مین گرفتار ہونگی یرید اللہ الا یجعل لہم ارادہ کرتا ہی خدا یہ کہ مقرر کری واسطی اون لوگون کفر مین جلدی
کرنیوالونکی حظا فی الآخرۃ کوئی حصہ بیچ آخرت کی اوسکی ثوابون سی ولہم عذاب عظیم اور واسطی اونکی عذاب ہے بزرگ یہ کہ وہ عذاب دوزخ کا ہے ان الذین
اشتروا الکفر تحقیق وہ لوگ کہ خرید کیا ہی اونہون نے کفر کو یعنی بدل کیا ہی کفر کو بالایمان ساتھ ایمان کی کہ کفر کو ایمان پر اختیار کیا ہی لن یضروا اللہ شیئا
ہرگز نہ ضرر پہونچا سکینگے وہ خدا کو کچہ بسبب اختیار کرنی کفر کی اور شیئا دونون جگہ مفعول بہ بھی ہو سکتا ہی اور مفعول مطلق بھی ہو سکتا ہی اور تقدیر بامجرور بھی ہو سکتا ہے
یعنی بشیء ولہم عذاب الیم اور واسطی اونکی عذاب ہی دردناک اب خدا تعالی بیان کرتا ہی کہ کفار کی مہلت دینی اور عمر دراز ہونی سی یہ نہ سمجہو کہ یہہ بہتر ہے اونکی
واسطی بلکہ بدتر ہے انکی حق مین چنانچہ فرماتا ہی کہ ولا یحسبن الذین کفروا اور نہ گمان کرین وہ لوگ کہ کافر ہوئی ہین مثل یہود اور نصاری اور مشرکین
کی اور ابن کثیر اور ابن عمر نے لا یحسبن کو یاسی پڑہا ہی اور کسرہ سین سی پڑہا اور حمزہ نی کل کو تاسی اور فتح سین اور باسی پڑہا ہی یعنی کفار گمان نکرین
کہ انما نملی لہم سوا اسکی نہین کہ ڈہیل دیتی ہین ہم واسطی اونکی دنیا مین خیر لانفسہم بہتری ہی واسطی نفسون اونکی کی اسلئے کہ ایمان لاوین وہ اور جہاد
نہ کرین یہ کیونکر ہو ایسا امر نہین ہے بلکہ انما نملی لہم سوا اسکی نہین کہ مہلت دیتی ہین ہم واسطی اونکی زندگانی دنیا مین ہم لیزدادوا اثما تاکہ
زیادہ کرین وہ گناہ کو یعنی انجام کار اونکا زیادتی گناہ کی ہے ولہم عذاب مہین اور واسطی اونکی عذاب ہی رسوا کرنیوالا اور خوار کرنیوالا حضرت
امام محمد باقر علیہ السلام سی کسیلی پوچہا کہ کافر کیواسطی موت بہتر ہے یا زندگی فرمایا کہ مومن کی اور کافر کی دونون کیواسطی موت بہتر ہے مومن کیواسطی تو اسلئی
کہ خدا ایسا فرماتا ہی کہ ما عند اللہ خیر للابرار یعنی اور جو کچہ نزدیک خدا کی ہی بہتری واسطی نیکونکی کہ بعد مرنی کی اوسکو حاصل کرتی ہین اور لیکن کافر
پس اسکو خدا تعالی فرماتا ہی ولا یحسبن الذین کفروا انما نملی لہم خیر لانفسہم انما نملی لہم لیزدادوا اثما ولہم عذاب مہین یعنی اور نہ گمان کرین وہ لوگ کہ کافر ہوئی
ہین سوا اسکی نہین کہ مہلت دیتی ہین ہم واسطی اونکی بہتری ہے واسطی نفسون اونکی کی سوا اسکی نہین کہ مہلت دیتی ہین ہم واسطی اونکی تاکہ زیادہ کرین
وہ گناہ کو اور واسطی اونکی عذاب ہی خوار کرنیوالا پس معلوم ہوا کہ موت بھی اونکی ہی زندگی سی بہتر ہے اور رسول خدا صلعم سی روایت کرتی ہین کہ فرمایا
حضرت صلعم نی کہ مجہ سی آدم کی اولاد کو آدم کی پیٹہ سی ظاہر کرکے دکہلایا تہا اسیطرح میری امت کو بہی ظاہر کرکی دکہلایا اور مجہکو مطلع کیا کہ کون انمین سے اسلام
کو قبول کریگا اور کون گمراہ رہیگا منافقون نے آپس مین کہا کہ تعجب ہے محمد سی کہ دعوی کرتا ہی کہ جو کچہ عالم مین ہے سب کو مین جانتا ہون کہ کون مومن ہے اور کون
کافر ہے اور حالانکہ ہم اسکی ساتھ رہتی ہین اور وہ ہمکو نہین جانتا اگر سچ کہتا ہی تو چاہئے کہ بیان کری کہ کون ہم مین سی مومن خالص ہے اور کون منافق ہی جسوقت حضرت کو
یہ خبر پہونچی تو منبر پر تشریف لیگئی اور خدا تعالی کی تعریف بیان کی اور بعد اوسکی فرمایا کہ کیا حال ہے آدمیونکا کہ میری مقام اور مرتبہ کو نہین پہچانتی ہین اگر جو کچہ
وہ پوچہین تو جو کچہ آج سے قیامت تک واقع ہوگا اسکی خبر دون عبد اللہ بن حذافہ اوٹہا اور کہا کہ یارسول خدا وہ کون ہے کہ جو اسکا انکار کرے فرمایا
کہ حذافہ اور بعد اسکی منبر سی نیچی تشریف لائی اور یہ آیت نازل ہوئی ما کان اللہ لیذر المومنین ہرگز نہین ہی خدا ایسا کہ چہوڑ
دی مومنین کو علی ما انتم علیہ اوپر اوس چیز کے کہ تم اوپر اوسکی ہو یعنی ہوئی آپس مین اور مخلوط کہ مومن اور منافق مین فرق نہ معلوم ہوتا ہو پس
مومنین کو اسی حال پر خدا تعالی نہین چہوڑتا ہے کہ وہ بہی آپس مین ایسی مخلوط ہون کہ مومن اور منافق مین فرق نہ معلوم ہوتا ہو حتی یمیز الخبیث
یہانتک کہ جدا کری خدا ناپاک کو یعنی منافق کو من الطیب پاک سی یعنی مومن سی کہ حکم جہاد کا اعدا اور دین پر دے اور تم انکو دیکہو کہ جو کہ مومن خالص
ہین وہ کفار سی لڑنی پر مستعد ہوتی ہین اور جو کہ منافق ہین وہ جان چرا کر بیٹہ رہتی ہین اور جہاد کو نہین جاتی ہین اور نفاق کی علامت یہین ایک
علامت یہ بہی ہی کہ علی ابن ابیطالب سے بغض رکہو چنانچہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہی اور بعضی ان آیتونکی تفسیر مین یہ لکہتی ہین کہ شان نزول ان آیتونکا یہ
ہی کہ مشرکین نے ابوطالب سے کہا تہا کہ اگر محمد سچا ہے تو بتلا دی کہ کون ہم مین سے ایمان لائیگا اور کون ایمان نہ لائیگا اگر وہ اسخبر مین سچا نکلا تو ہم اوسپر

ایمان لاینگے اور کہتے ہین کہ مومنین نے سوال کیا تہا کہ کوئی ایسی علامت ہو کہ جس سی مومن اور کافر مین فرق معلوم ہو جاوے اللہ تعالے نی یہہ
آیتین نازل کی اور فرماتا ہی خدا کہ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ اور نہین ہی خدا کہ مطلع کرے تمکو یعنے بغیر مطلع کرتا ہی خدا تمکو ای آدمیو عَلَى الْغَيْبِ
اوپر غیب کی کہ کون ایمان لاویگا اور کون کافر رہیگا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ اور لیکن خدا برگزیدہ کرتا ہی رسولون اپنی مین سی اوسکو
مطلع کرنیکے غیب پر مَنْ يَّشَآءُ جسکو چاہتا ہی اور بعضے امور غیب کی اوسکو بتا دیتا ہے فَاٰمِنُوْا پس ایمان لاؤ تم ای آدمیو باخلاص اور اعتقاد خالص
بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ساتہہ خدا کی اور پیغمبرون اوسکی کے اور جو کچہہ وہ خبر دیتے ہین بطریق غیب کے وہ خدا کے بتلانے سے ہی وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا
اور اگر ایمان لاؤ تم اور ڈرو تم خدا سے اور پرہیز کرو تم کفر اور گناہون سی فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ پس واسطے تمہارے اجر ہے بڑا اور جیسے کہ
خدا تعالے انبیا کو وحی سی غیب کی خبر دیتا ہی ایسی ہی اوصیا اور اولیا کو الہام غیب سے خبر دیتا ہی اور حضرت ائمہ معصومین علیہم السلام کو جناب رسول خدا صلعم
سینہ بسینہ ہی علم غیب کا پہونچا تہا وہ بہی مثل رسول خدا کے غیب کی خبر دیتی تہی اور منافقین جیسے یہودی بہت ایسی ہی زکوٰۃ اور خمس وغیرہ حقوق خدا ہی نہین
ادا کرتے تہی اسواسطے خدا تعالے حکم عام سب آدمیونکی واسطے بیان کرتا ہی اور فرماتا ہی کہ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ اور نگمان کرین وہ لوگ کہ بخل کرتی ہین بِمَآ
یا کہ فرمایا اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ساتہہ اوس چیز کی کہ دیا ہی انکو خدا نے فضل اپنی سی یعنی خدا نے فضل اپنے سی جو مال دیا ہی جن لوگون کو اور وہ اوس مال
کے راہ خدا مین دینی سی بخل کرتے ہین اور زکوٰۃ وغیرہ حقوق واجبہ کو ادا نہین کرتے ہین وہ لوگ یہہ گمان نکرین کہ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ کہ وہ بخیلی بہتر ہے
واسطے اونکی بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ بلکہ وہ بدتر ہے واسطے اونکی کہ دنیا مین تو مالین اونکی برکت نہین ہوتی اور آخرت مین سَيُطَوَّقُوْنَ قریب ہے کہ طوق
کئے جاینگے وہ گردنون مین مَا بَخِلُوْا بِهٖ وہ چیز کہ بخل کیا ہی اونہون نے ساتہہ اوسکی یعنی وہ مال کہ جسکی زکوٰۃ وغیرہ تمام حقوق ادا نہین کئی ہین وہ مال
طوق کرکے اونکی گردنون مین ڈالی جاینگے يَوْمَ الْقِيٰمَةِ دن قیامت کی اور یہہ خبر امین ہو چکا ہی اور خبر معقول ثانی لایحسبن کا ہی اور حدیث مین
آیا ہی کہ خدا تعالے دنیا مین کسیکو مال دیوے اور وہ زکوٰۃ اوس مالکی ادا نکری بخل کی جہت سی تو خدا تعالے قیامت کے روز اوس مالکو سانپ کی صورت کر دیگا کہ زہر کے
کثرت سی اوسکی سر پر بال نہونگی اور سیاہ نقطہ اوسکی دونون آنکہون پر ہونگی پس ایسی سانپ کو کہ جو سب سانپون مین ناپاک زیادہ ہو اوسکی گردن مین طوق بناکر ڈالینگی
اور یہہ سانپ اوسکی چہرہ کو اپنی منہ مین لیگا اور زبان کو اوسکی ملامت کریگی اور کہیگا کہ مین وہ مال ہون کہ دنیا مین جسکے سبب تو محتاجون پر فخر کرتا تہا
اور امام محمد باقر علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ جو کوئی زکوٰۃ مالکی نہ دیوی اور زکوٰۃ دینی کو منع کرے تو خدا تعالے قیامت کی روز اوس مالکو کہ جسکی زکوٰۃ نہین دی ہی آگ کا
سانپ بنا دیگا اور اوسکی اوس مال کی گلی مین طوق ڈال دیگا کہ وہ سانپ اوسکا گوشت نوچکر کہاویگا اور حضرت صادق علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ جو کوئی اپنی مالکی زکوٰۃ
کو دینی سی منع کرے اور اوسکو ادا نکرے تو اوسکی زمین کو ساتوین زمین کی جڑ سی اوکہاڑ کر اوسکی گلی مین ڈالیگا اور فرماتا ہی خدا کہ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ اور خاص واسطے خدا کی ہی میراث آسمانونکی اور زمین کے یعنے جو لوگ کہ کسی مالین بخیلی کرتے ہین اوس مالکو خدا تعالے بطور میراث کی اون لوگونسی لیویگا اور انکو
ہلاک کریگا پس باوجود قدرت کی کسو حقوق اوسکی ادا نہین کرتی ہو کل کو ادا نکرنا حقوق کا موجب حسرت اور ندامت کا ہوگا اور اوسوقت کی بہت کچہہ فائدہ
ندیگی وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اور خدا ساتہہ اوس چیز کی کرتے ہو تم بخیلی یا خرچ کرنا اور بعضی نی یعملون پڑہا ہی یا یعنے اور خدا ساتہہ اوس چیز کے کہ کرتی ہین وہ بخیلی یا راہ
خدا مین دینا خَبِيْرٌ خبردار ہے پس سبکو موافق اوسکی عمل کے جزا دیگا اور کہتی ہین کہ جسوقت یہہ آیت نازل ہوئی کہ مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا تو بعضی یہودیون
نی کہا کہ خدا فقیر ہے کہ ہم سی قرض مانگتا ہی اور ہم تونگر ہین اور یہہ کہتے تہی کہ خدا کی دوست فقیر اور محتاج ہین اگر خدا تونگر ہوتا تو اپنی دوستونکو تونگر کر دیتا اونکی
جواب مین خدا تعالے نے یہہ آیت نازل کی چنانچہ فرماتا ہی کہ لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ البتہ تحقیق سنا خدا نی قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْا کہنا اون لوگونکا کہ کہا
اونہون نے اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ کہ تحقیق خدا فقیر ہی اور ہم تونگر ہین سَنَكْتُبُ قریب ہے کہ لکہین ہم یعنی فرشتونکو حکم کرین ہم کہ لکہین مع اونکی
اعمال مین مَا قَالُوْا جو کچہہ کہا ہی اونہون نے کہ خدا کو فقیر ٹہیرایا ہے اور اپنے تئین تونگر مقرر کیا ہی تاکہ اونکو سزا دیوین ہم وَقَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ اور لکہین ہم [illegible] انکی
اونکے انبیا کو ناحق یعنے اونکی باپ دادون نے جو انبیا کو ناحق قتل کیا ہے اور وہ یہہ جانتے تہی کہ انکو ناحق قتل کرتی ہین تو انکی ان افعال کو بہی اونکی نامہ اعمال مین تحریر کرینگی وَنَقُوْلُ اور کہینگی ہم انکو

ذکر ملامت بخل و عذاب زکوٰۃ ندادن

وقت یا جسوقت کہ وہ قبرونسی اوٹھینگے کہ ذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ چکہو تم عذاب آگ جلانیوالیکا اور حمزہ نی سیکتب بضم یا پڑہاہی غائب مجہول کا صیغہ اور قتلہم کو مرفوع
پڑہاہی باعتبار عطف کے مفعول مالم یسم فاعلہ سیکتب کا مقرر کرکے اور یقول کو بھی یا سی پڑہاہی غائب کا صیغہ اور باقیون سنکتب اور نقول نون سے پڑہاہی
متکلم کا صیغہ اور قتلہم کو منصوب پڑہاہی باعتبار عطف کی مفعول پہر اگر ذٰلِكَ وہ عذاب مذکور بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيكُمْ بسبب اوسکے ہے کہ آگے بہیجا
ہی ہاتہون تمہاری نی کہ انبیا کو تمنی قتل کیاہی اور خدا کو تم فقیر کہتے تہے اور اپنی تئین تونگر وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ اور تحقیق خدا
نہین ہی ظلم کرنیوالا واسطی بندونکی کہ بدون استحقاق کی کسیکو عذاب کرے اور کہتے ہین کہ کعب بن اشرف وغیرہ سردار اور اشراف یہودیون کی نے
کہاکہ ای محمد تو کہتاہی کہ خدا نی تجہکو پیغمبر کیاہی اور ہمسی خدا نی عہد کیاہی کہ ہم کسی دعوی کرنیوالی پیغمبری پر ایمان نلاوین یہانتک کہ قربانی کرین اور
آگ آسمان سے نازل ہوکر اوسکو کہالیوی اگر تو سچا پیغمبر ہے تو قربانی کر کہ آگ کو آسمان سے نازل کر کہ ہم تجہپر ایمان لاوین حقتعالے نی یہ آیت نازل کی
اور فرمایا کہ سنا کہنا اَلَّذِيْنَ قَالُوْٓا اون لوگونکا کہا اونہون نے اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَآ یہہ کہ تحقیق خدانے عہد کیا ہے طرف ہمارے یعنے توریت
مین ہمکو حکم کیاہی اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ یہہ کہ نہ ایمان لاوین ہم واسطی کسی پیغمبر کے اور اوسکی تصدیق نکرین حَتّٰى يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ یہانتک کہ
لاوی وہ ہمپی قربانیکو کہ تَاْكُلُهُ النَّارُ کہاوی اوسکو آگ یعنے جلاوی اوسکو وہ آگ اور یہہ کلام اونکا محض افترا تہا خدا پر اور اپنی جی سے بنالیا تہا
اور توریت مین یہہ ہرگز مذکور نہین ہی اور خداتعالی اونکی جواب مین فرماتاہی کہ قُلْ کہہ تو ای محمد صلعم اون یہودیون سے کہ قَدْ جَآءَكُمْ رُسُلٌ
مِّنْ قَبْلِيْ تحقیق آئی تمہارے پاس بہتیرے پہلے مجہسے بِالْبَيِّنٰتِ ساتہہ دلیلون روشن اور معجزونکی مثل زکریا اور یحیی اور عیسے کے وَبِالَّذِيْ قُلْتُمْ اور
وہ ساتہہ اوس چیز کے کہ کہاتہے یعنی وہ انبیا قربانیکو بہی لائی تہی جسطرح سے کہ کہاتہے فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ پس کسواسطی قتل کیاتہے اون انبیا کو اِنْ
كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ اگر ہو تم راست گو کہ ہم اس معجزہ کو دیکہکر ایمان لاوینگے یعنی اگر ایمان لانا اس معجزہ پر موقوف تہا تو پہلے اسسے زکریا اور یحیی اور عیسی اکثر
معجزی لائی اور یہہ معجزہ بہی اون بزرگون نی دکہلایا لیکن پہر اونکو قتل کرڈالا اور ایمان نلائی پس اگر معجزہ کا دیکہنا انکی ایمان کا باعث ہوتا تو سوای
اوسکی اونہونے بہت سے معجزہ دیکہی ہین چاہیتی کہ ایمان لاتی لیکن ایمان نلائی پس اونکا یہہ سب عذر بیجا ہی اور قتل کرنا انبیا کا اونکی طرف
منسوب ہوتاہی کہ وہ اپنی باپونکی ایسی ایسی فعلون سے راضی تہی اور فرماتاہی خدا کہ فَاِنْ كَذَّبُوْكَ پس اگر جہٹلاوین وہ تجہکو ای محمد صلعم تو رنجیدہ
اور ملول تو مت ہو کہ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ پس تحقیق جہٹلائی گئی ہین پیغمبر پہلے تجہسے ہی باوجودیکہ جَآءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ لائی
وہ دلیلون روشن وَالزُّبُرِ اور نصیحتونکو جو کہ کفر اور گناہونکو منع کرتی ہی وَالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ اور کتاب روشن کو لائی وہ جو کہ ظاہر کرنیوالے
حرام اور حلال کی ہی مثل توریت اور انجیل کے پس ای حبیب میری ان یہودیونے معجزی تیری دیکہے اور تجہپر ایمان نہ لائی اسکا تو رنج مت کر
اسواسطی کہ یہہ یہودی وہ ہین کہ پہلے انبیاء کے معجزی دیکہکر اونکو قتل کرتے تہے اگر تو اونکو قربانیکا معجزہ دکہلاویگا تو بہی یہ ایمان نلاوینگی
تجہپر اونکو تو ہمارے سپرد کردی کہ اونکو ہم سزا دینی والی ہین بعد مرنیکی اور مرنیسے کسیکو مفر نہین ہے چنانچہ فرماتاہے کہ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ
ہر نفس چکہنے والا موت کا ہے پس قریب ہی کہ ای مومن اور کافر تم سب مزہ موت کا چکہو وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور سوای
اسکی نہین کہ پورا دیا جاوگی تم اجورہ اپنا دن قیامت کی جو کچہ کہ تمنی عمل کئے ہین نیک یا بد اور حضرت صادق علیہ السلام سی روایت ہی فرمایا کہ جسوقت
صور پہونکا جاویگا تو پہلے اہل زمین مرینگی اور بعد اوسکی اہل آسمان اور فقط حاملان عرش اور ملک الموت اور جبرئیل اور میکائیل باقی رہینگے خدای
تعالے باوجود عظمت کے ملک الموت سے پوچہیگا کہ کون باقی رہاہی وہ کہیگا کہ ملک الموت اور حاملان عرش اور جبرئیل اور میکائیل فرماویگا کہ جبرئیل اور
میکائیل بہی مرجاوین وہ کہیگا کہ خداوندا یہ تیرے امین ہین فرماویگا کہ یہی حکم ہے کہ کوئی جاندار باقی نرہے پس وہ بہی مرجاوینگی اور بعد اوسکی حاملان عرش کو
حکم ہوگا وہ بہی مرجاوینگی اور بعد اوسکی ملک الموت غمگین ہوکر سامنے کہڑا ہوگا خداتعالے پوچہیگا کہ کون باقی رہاہی وہ کہیگا کہ ملک الموت حکم ہوگا کہ تو بہی مرجا وہ
بہی مرجاویگا دنیا مین کچہ بہی باقی رہیگا نہ دیکہا + سبکی لئی خدانی لکہی ہی بیان نجات + پہر کسلئی لگاتی ہو دل اسجہان سے + دنیاکی زندگی کو [illegible]

نہین جس گذری متاع فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ پس جو شخص کہ دور کیا جاوے آتش دوزخ سے وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ اور داخل کیا جاوے بہشت مین فَقَدْ فَازَ
پس بتحقیق رستگار ہوا اور مراد کو پہونچا وہ اور جناب رسولخدا صلعم سے روایت کرتے ہین فرمایا کہ جو کوئی ارادہ کرے کہ دوزخ سے دور کیا جاوے اور بہشت مین داخل
کیا جاوے تو پس چاہئے کہ موت کو اوس وقت پاوے کہ جسوقت ایمان رکہنے والا ہو وحدانیت خدا کا اور نگاہ رکہنے والا ہو حقوق خدا کا اور حقوق آدمیون کا اور حضرت
صادق علیہ السلام سے روایت کرتی ہین فرمایا کہ بہتر تمہاری سخی ہین اور بدتر تمہاری بخیل ہین اور جو کوئی خالص کیا جاوے ایمانکو اپنی تو برادران ایمانی
سے نیکی کرے اور حاجتین اونکی برلاوے اور مومن کی ساتہہ نیکی کرنیوالیکو خدا دوست رکہتا ہی اور شیطان کی ناک رگڑی جاتی ہی دور کیا جاویگا وہ
دوزخ سے اور داخل کیا جاویگا وہ بہشت مین وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اور نہین ہی زندگانی دنیا کی یعنی لذتین اور مال اندک اوسکا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ مگر
پونجی غرور کی اور فریب کی کہ لوگونکو فریب دیکر آخرت سی باز رکہتی ہی اور باوجود اسکی یہہ نہایت ناپایدار ہی حدیث مین آیا ہی کہ ایکمرتبہ جناب رسولخدا صلعم
کا گذر ایک بکری مری ہوئی بدبودار پر ہوا فرمایا کہ بخدا سوگند کہ دنیا خدا کی نزدیک اس مردار بدبودار سے زیادہ خوار اور ذلیل ہے اور کہتے ہین
کہ بعد ہجرت کرنے مہاجرین کیطرف مدینہ کی جو کچہ مال ونکا مکہ مین تہا اوسکو مشرکین ظلم اور تعدی سے غصب کرکی فروخت کرتے تہی اور
جو مومن کہ مکہ مین اونکی ہاتہہ مین آتا تہا اوسکو سخت عذاب کرتی تہی حقتعالی واسطے صبر کرنے اور ثابت قدم رہنے مومنین کی فرماتا ہی کہ لَتُبْلَوُنَّ
البتہ آزمائش کیے جاوگی تم فِیْٓ اَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ بیچ مالون اپنی کی اور جانون اپنی کے کہ مال تمہاری تلف ہوجاوین اور جانونکو تمہاری تکلیف
اور آزار پہونچین اور جہاد کی تکلیف دی جاوے اور قید اور قتل اور زخم اور مرض کی ایذا ہووے وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ اور البتہ
سنوگی تم اون لوگونسے کہ دی گئی ہین کتاب مِنْ قَبْلِکُمْ پہلے تم سے یعنی یہود اور نصارا سی کہ وہ توریت اور انجیل دی گئی ہین وَمِنَ الَّذِیْنَ
اَشْرَکُوْٓا اور اون لوگونسے کہ شرک کیا ہی اونہون نے اَذًی کَثِیْرًا آزار بہت یعنی وہ باتین کہ جو باعث آزار اور رنج کی ہین بہ نسبت پیغمبر کے اور
بہ نسبت تمہارے کہ تم سنوگی کہ پیغمبر کی وہ ہجو کرینگے اور دین حق پر وہ طعن کرینگی کہ جس سے تمکو رنج ہو وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا اور اگر صبر کرو تم
اور پرہیز کرو تم اونکے بدلا لینے سے اور خدا کی سپرد کردو کہ وہ بدلا لیویگا تو فَاِنَّ ذٰلِکَ پس یہہ صبر اور پرہیزگاری مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ
ارادہ کرنے امور دین اور ایمان سے ہی اور پایداری اور امور ایمان سی ہے چاہئیگہ اوسپر عزم بالجزم رکہو اور ثابت قدم رہو اور اب حقتعالی
اہل کتاب کے عہد توڑنی اور امر و نہی پر عمل نکرنیکا ذکر کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ اور یاد کر تو اے محمد صلعم جسوقت کہ لیا خدا نے مِیْثَاقَ
الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ پیمان اون لوگونکا کہ دی گئی ہین وہ کتاب یعنی علماء بنی اسرائیل سی تیری نبوت کیمقدمہ مین پیمان لیا اور مضمون پیمانکا
یہہ تہا کہ لَتُبَیِّنُنَّہٗ لِلنَّاسِ البتہ بیان کرینگی وہ اوس کتاب کو واسطے آدمیونکی کہ جو اوصاف محمد کی اوسمین لکہے ہوئے ہین وہ سب ظاہر کر دینگے
آدمیون پر وَلَا تَکْتُمُوْنَہٗ اور نہ پوشیدہ کرینگی اوس کتاب کو جو کچہ اوسمین محمد کی اوصاف لکہے ہین سب بیان کر دینگی اور ابو بکر نے عاصم کے
اور ابن کثیر اور ابو عمرو نی لیبیننہ اور لایکتمونہ کو دونو یا سے پڑہا ہے غائب کا صیغہ اور باقیون نی تا سے پڑہا ہی مخاطب کا صیغہ یعنی البتہ بیان
کرو تم اوسکو اور نہ پوشیدہ کرو تم اوسکو فَنَبَذُوْہُ پس ڈالدیا اونہون نی اوس کتاب کو وَرَآءَ ظُہُوْرِہِمْ پیچہی پشتون اپنی کی کہ اوس عہد کی
بجہہ رعایت نکی اور جو کچہ کتاب مین تہا اوسکو پوشیدہ کر دیا وَاشْتَرَوْا بِہٖ اور خرید کیا اونہون نے ساتہہ اوسکی یعنی بدل ڈالا اونہون نی عوض
اوسکی ثَمَنًا قَلِیْلًا مول تہوڑا سا کہ وہ مال اندک دنیا کا ہی اور عوام سی عوض مین تحریف کرنی کتاب کی اور پوشیدہ کرنی صفت محمد کی اوسکو وصول
کرتی تہی اور یہہ ہی اونکو خیال تہا کہ اگر ایسا نکرینگی تو لوگ محمد پر ایمان لاوینگے اور جو کچہ ہمکو تحریف کی عوض مین لوگونسے وصول ہوتا ہے وہ بند ہوجاویگا
اور ہم اوس سے محروم رہینگی فَبِئْسَ مَا یَشْتَرُوْنَ پس بری ہی وہ چیز کہ خرید کرتے ہین وہ اور بدلتی ہین نعمت جاودانی کو مال دنیا کے فانی سی
اسکی سبب سے مستحق ہمیشہ کی عذاب کی ہوتے ہین اور حضرت علی بن ابیطالب سے روایت کرتی ہین فرمایا کہ حقتعالی نے جاہلونسی عہد نہ لیا کہ علم دین کو
سیکہین یہانتک کہ علماسی عہد لیا کہ جاہلونکو تم تعلیم کرو اور سکہلاو پس واجب ہے عالم پر کہ جاہلونکو احکام دین کی پہونچاوی اور جاہلون پر لازم ہے

کہ احکام دین کو بیچتے ہیں تاکہ عذاب آخرت میں گرفتار نہوں اور رفع استبعاد ایک اور ضلالت اہل کتاب کی بیان کرتا ہی کہ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ گمان
کرتو ای محمد اون لوگونکو کہ خوش ہوتی ہیں وہ بِمَا اَتَوْا ساتھہ اوس چیز کے کہ لائی یعنی پوشیدہ کیا اونہونے وصف پیغمبر کو وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا اور دوست رکھتی ہیں اور
چاہتی ہیں یہہ کہ تعریف کیجاوین وہ بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا ساتھہ اوس چیز کی کہ نہین کیا ہی اونہونے یعنی عہد کو وفا کیا ہی اونہونے اور وصف پیغمبر جیسی کہ توریت میں
ہی نہ بیان کیا ہی اونہونے اور یا یہہ کہ منافقین سے خطاب ہی کہ وہ اپنی نفاق سی خوش ہوتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ تعریف کیجاوین ظاہر کی اقرار کے ساتھہ اور
بعضون نی تحسبن کو یحسبن پڑھا ہی اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ یہودیون نی خوش ہوکر کہا تھا کہ ہم فرزندان خدا ہیں اور دوست اوسکی
اور نماز اور روزہ والی ہیں اور حال یہہ ہے کہ نہیں ہیں وہ دوست خدا کی اور نہ نماز اور روزہ والے بلکہ وہ اہل شرک اور نفاق ہیں اور بعضی کہتی ہیں کہ
رسولخدا صلعم نی توریت کی حکموں میں سے ایک حکم کو علمای اہل کتاب سے پوچھا تھا اونہونے اوسکو پوشیدہ کیا اور دوسری طرح اوسکو بیان کیا اور اسطور
سی بیان کیا گویا سچ کہتے ہیں اور باوجود اسکی خواہش اپنی تعریف کی کرتے تھے یہہ آیت اونکی حق میں نازل ہوئی اور ابن عباس سے روایت ہی کہ ایک جماعت منافقوں
کی نی رسولخدا صلعم کی زمانہ میں کہا کہ اگر کافرون سی لڑائی ہوگی تو ہم تمہاری مدد کرینگے اور جسوقت لڑائی ہوتی تو بیٹھہ رہتے اور دوسرونکو نکالتی اور جسوقت
رسولخدا صلعم جہاد سے پھرتے تو وہ لوگ عذر کرتے کہ فلانے سبب سے ہم نہیں نکلے اور باوجود اسکی امید تعریف کی کرتے تھے حقتعالی نے یہہ آیت اونکی حق میں نازل کی
کہ فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ پس نہ گمان کرتو اونکو ای محمد صلعم جو کہ خوش ہوتی ہیں اپنی فعل اور مکر سی پوشیدہ کرنی حق کے اور عذر بیجا سی کہ وہ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ساتھہ
رستگاری پانیوالی اور دور رہنیوالی عذاب سی ہیں بلکہ اونکو ہرگز نجات نہوگی اور الذین یفرحون مفعول اول پہلی لا تحسبن کا ہی اور بمفازة دوسرا مفعول
اوسکا ہی اور فلا تحسبن تاکید اوسکی ہی یعنی اور نہ گمان کرتو اون لوگونکو کہ خوش ہوتے ہیں ساتھہ اوس چیز کی کہ دی اور دوست رکھتے ہیں یہہ کہ تعریف کی
جاوین وہ ساتھہ اوس چیز کی کہ نہیں کیا اونہونے وہ پس گمان کرتو اونکو رستگاری پانیوالی وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ اور واسطے اونکی عذاب ہے دردناک ہمیشہ
وہ دوزخ میں رہینگے اور حاصل معنی یہہ ہے کہ علمای یہود اور نصاری حضرت کی صفت کو بدلکر جو خوش ہوتے ہیں اور عہد کی توڑنے میں چاہتے ہیں کہ لوگ
اونکی تعریف کریں کہ بہت بڑا کام کیا ہی یہ لوگ عذاب سے ہرگز نجات نہ پاوینگے اور عذاب دردناک میں وہ ہمیشہ گرفتار رہینگے وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ اور خاص واسطے خدا کی ہی بادشاہی آسمانونکی اور زمین کی اور بندونکی امور کا وہ مالک ہی کہ موافق کردار کی اوسکو جزا دیگا وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور خدا اوپر ہر چیز کے قادر ہی کہ اونکی عذاب کرنیکی اور ثواب دینی کی قدرت رکھتا ہی اور اب خدا تعالی اپنی بادشاہ ہونیکی دلیلیں
بیان کرتا ہی کہ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ تحقیق بیچ پیدا کرنی آسمانونکی اور زمین کے اور جو کچھہ کہ اونکی درمیان میں عجائب امور اور چیزیں ہیں
وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ بیچ آنی جانی رات اور دن کے یا آمد و رفت اونکی کے تاریکی اور روشنی میں یا مختلف ہونی زیادتی اور کمی میں لَاٰيٰتٍ
البتہ نشانیاں ہیں اوسکی وجود اور وحدانیت اور قدرت کی اور دلیلیں روشن ہیں لِّاُولِي الْاَلْبَابِ واسطی صاحبوں عقلونکی کہ جو صاف عقلیں رکھتے ہیں
خالص آلودگی وہم سی اور اون نشانیونمیں تفکر کر کے طرف صانع عالم کے راہ لیجاتی ہیں اور جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہی کہ وای اوس شخص کو کہ جو کوئی اس آیت
کو پڑھی اور اوسمیں تفکر نکری کہ یہ چیزیں بدون کسی پیدا کرنیوالیکی نہیں ہوسکتی ہیں اور ضرور اونکا کوئی پیدا کرنیوالا ہی اور وہ خردمند وہ ہیں الَّذِيْنَ
يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ وہ لوگ ہیں کہ یاد کرتے ہیں خدا کو ہر حال میں قِيَامًا وَّقُعُوْدًا جسوقت کہ کھڑے ہونیوالی ہیں اور جسوقت کہ بیٹھنے والی ہیں یہ
دونوں حال واقع ہوئی ہیں اور یہہ بھی حال واقع ہوا ہی کہ وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ اور یاد کرتی ہیں خدا کو جسوقت کہ اوپر کروٹوں اپنی کی لیٹی ہیں یعنی
ہمیشہ ذکر خدا میں رہتی ہیں اور حدیث میں آیا ہی کہ جو کوئی چاہی کہ بہشت کی باغوں میں سیر کرے پس چاہیئے کہ ذکر خدا بہت سا کرے وَيَتَفَكَّرُوْنَ اور سوچتے ہیں
اور فکر اور تامل کرتی ہیں وہ عاقل لوگ اسطرح دلیل لاتی وجود اور وحدانیت اور قدرت کاملہ خدا کی فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بیچ پیدائش
آسمانوں اور زمین کی تاکہ وہ فکر اونکو طرف صانع قدیم کی راہ دکھلاوے اور جناب رسولخدا صلعم نی فرمایا ہی کہ کوئی عبادت مثل تفکر کی نہیں ہی اور دوسری
حدیث میں ہے کہ تفکر ایک ساعت کا بہتر ہے تمام شب کی قیام سی کہ عبادت میں مشغول ہے اور ایک روایت میں یہہ ہے کہ ایک سال کی عبادت سی بہتر ہی اور ایک

ذکر تفکر [illegible]

یہی ہی کہ بہتر ہی سات برس کی عبادت سی اور حضرت امام رضا علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ نہیں ہی عبادت کثرت نماز اور روزہ سی بلکہ عبادت فکر کرنا خدا کی امر مین
ہی کہ کیا قدرت ہی اوسکی اور کیا صفتین اور کیا کاریگریان ہین کہ جسمین عقل آدمی کی حیران ہے اور سوا اسکی احادیث اہلبیت علیہم السلام مین آیا ہے
کہ یہہ آیت شان مین اون لوگونکی ہے کہ جو شکر بعد نماز تہجد کی تعقیب پڑہتی ہین اور بعد تعقیب بنظر تعجب دیکہتی ہین کہ خدا تعالی نی یہ آسمان بی ستون
کیونکر قایم کر رکہی ہین اور ستارونسے اونکو آراستہ کیا ہی اور سات زمینین اوپر پانی پر رکہہ چہوڑی ہین اور زمین پر طرح طرح کی حیوانات کو پیدا کیا ہی
اور قسم قسم کے جواہر روشن اور درخت اوسمین اوگاتا ہی اور چشمے اوسمین جاری کی ہین اور پہاڑ اوسپر قایم کی ہین کہ جنمین قسم قسم کے جواہر روشن پیدا
کی ہین جب آدمی اسطرحکا تامل کرتا ہی تو اوسکو یقین زیادہ ہوتا ہی کہ یہ چیزین بغیر بنانیوالی کامل کے کہ جو کوئی بہت بڑی قدرت اور علم رکہتا ہو نہین
ہو سکتی اور حضرت رسالت پناہ صلعم نی فرمایا ہی کہ جو بندہ مومن اپنی فرش پر چت لیٹا ہوا آسمانکی طرف متوجہ ہو اور ستارون پہ نظر کری اور
کہی کہ گواہی دیتا ہون مین کہ تمہارا ایک پروردگار اور پیدا کرنیوالا ہے خداوندا گناہ میری بخش تو خدا تعالی اوسکی گناہونکو بخشتا ہی اور جسوقت وہ
عقلمند خدا تعالی کی عجایب صنعتونکیطرف منظر کرکے تفکر کرتے ہین تو کمال تضرع اور زاری سی کہتی ہین کہ رَبَّنَا ای پروردگار ہمارے مَا خَلَقْتَ
هٰذَا بَاطِلًا نہین پیدا کیا ہی تونی اس مخلوق کو باطل یعنی بیکار اور بیفایدہ اور عبث بدون حکمت کی بلکہ اسواسطی پیدا کیا ہی کہ تو مظہر ان سب چیزونکا
ہی اور ان سب چیزونسی طرف تیری راہ لیجاتی ہین کہ بغیر بنانیوالیکے کوئی چیز نہین بن سکتی اور تو ان سب چیزونکا بنانیوالا ہی اور قایم اور موجود
رکہنیوالا ہی سُبْحَانَكَ پاک ہے تو سب عیبون اور نقصانون سے اور پاکیزہ ہی تو اس سے کہ کوئی چیز عبث بدون حکمت اور مصلحت کے پیدا کرے فَقِنَا
عَذَابَ النَّارِ پس نگاہ رکہہ تو ہمکو عذاب آتش دوزخ سی اپنی فضل اور کرم سی کہ ہم قصور مند ہین اور تیری اطاعت مین ہمسی بہت تقصیر ہوئی ہے
اور اس آیت سی معلوم ہوا کہ کفر اور گمراہی اور قباحتون کو خدا تعالی پیدا نہین کرتا ہی اسواسطی کہ یہہ سب چیزین باطل ہین اور خدا تعالی باطل کو پیدا نہین
کرتا ہی چنانچہ فرمایا کہ ربنا ما خلقت ہذا باطلا پس معلوم ہوا کہ جسکو خدا پیدا کرتا ہی وہ باطل نہین ہوتی اور کفر اور گمراہی اپنی اصل مین باطل ہین اور
اونکا پیدا کرنا ناحق اور بیدایت نہین ہی اور کہتی ہین وہ خردمند کہ رَبَّنَا ای پروردگار ہمارے اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ تحقیق کہ تو جس شخص کو کہ داخل
کرتا ہی تو آتش دوزخ مین اپنی عدل سی تو فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ پس تحقیق رسوا کرتا ہی تو اوسکو عذاب اپنی سی وَمَا لِلظَّالِمِيْنَ اور نہین ہین واسطی ظلم
کرنیوالونکی اپنی نفسون پر بسبب کفر اور گناہونکی مانند مشرکین اور یہود اور نصارا کی اور سوائے انکی مِنْ اَنْصَارٍ مدد کرنیوالی کہ عذاب کو اونسی دفع کرین
اور نصرت کے نہونی سی یہ لازم نہین آتا ہی کہ جو مومنین کہ اپنی شامت گناہونسی دوزخ مین گئی ہین اونکی شفاعت نہی ہو کیونکہ ہی اسواسطی کہ نصرت
سی مراد یہ ہے کہ اپنی غلبہ سی عذاب کو دفع کرین اور شفاعت عاجزی اور خوشامد سی ہوتی ہے اور شفاعت مومنین کیواسطی حق ہی اور ابو سعید خدری نی
رسولخدا صلعم سی روایت کی ہے فرمایا حضرت نی کہ میری شفاعت سی ایکجماعت دوزخسی باہر نکلے کہ نہایت سوختہ ہونگے مانند کوئلی کی سیاہ ہو جاینگی
پس اونکو نہر الحیوا مین غسل دیوینگے کہ اثر جلنے کا اونسی جاتا رہی اور بعد اوسکی وہ بہشت مین داخل ہون اور کہتی ہین وہ مومنین خردمند کہ رَبَّنَا
ای پروردگار ہمارے اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا تحقیق ہمنی سنا ندا اور آواز کرنیوالیکو کہ وہ محمد ہی یا قران ہے کہ وہ يُنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ ندا
کرتا ہے واسطی ایمان کے یعنی محمد صلعم لوگونکو کہتا پہرتا ہی کہ تم خدا کی وحدانیت پر ایمان لاؤ اور کل آدمیونکو کہتا ہی اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ یہہ کہ ایمان لاؤ تم
ساتہہ پروردگار اپنی کے جسنی کہ تمکو پیدا کیا ہی فَاٰمَنَّا پس ایمان لائی ہم منقول ہے اور ایک شخص روایت کرتا ہی کہ مینی بازار عکاظ مین کہ ایام جاہلیت
مین وہ مکہ مین تہا ایک جوان کو دیکہا کہ سرخ عمامہ اپنی سر پر رکہی ہوئی جاتا ہی اور کہتا جاتا ہی کہ ای لوگو کہو لا الہ الا اللہ اور اوسکی پیچہی ایک
آدمی کو دیکہا کہ وہ اوسجوانکی پیچہی سے پتہر مارتا جاتا ہی اور کہتا ہی کہ ای لوگو یہہ جہوٹا ہی اسکا کہنا نہ مانو وہ شخص راوی کہتا ہی کہ مینی لوگونسی پوچہا کہ یہہ
دونون کون ہین کہا کہ یہہ جوان جو آگی آگی جاتا ہی یہ تو محمد ہی کہ لوگونکو طرف ایمانکی بلاتا ہی اور اوسکی پیچہی جو پتہر مارتا جاتا ہی وہ اسکا چچا ابولہب ہے
پس وہ مومنین خردمند خدا تعالی کی مخلوقات مین تفکر کرنیوالی کہتی ہین کہ ہمنی ایمانکی ندا کرنی والے محمد کو سنا کہ وہ ایمان کی طرف

تو گنہگاروں کو بخشا ہی ہیں ایمان لائے ہم رَبَّنَا اے پروردگار ہمارے فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا بس بخش تو ہمکو ہمارے گناہوں کو یعنی گناہان کبیرہ کو بخش وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا اور مٹا دے تو ہم سے برائیاں ہماری یعنی گناہان
صغیرہ ہیں اور یا یہ کہ بخش تو گناہ ہمارے کہ پوشیدہ ہیں یعنی جنہیں کوئی نہیں جانتا اور مٹا دے تو برائیاں ہماری جو ظاہر کی ہیں وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ اور موت دے تو ہمکو ہمراہ نیکوں کی یعنی انبیا کی زمرہ
ہمکو داخل کر نیکو کاروں میں اور شمار کر ہمکو رَبَّنَا اے پروردگار ہمارے اپنے فضل اور کرم سے وَآتِنَا اور دے تو ہمکو مَا وَعَدْتَنَا عَلَىٰ رُسُلِكَ جو کچھ وعدہ کیا ہے تو نے ہمسے اوپر زبان پیغمبروں اپنے کی یعنی جو کچھ تو نے وعدہ کیا ہے
اپنے پیغمبروں کی زبانی تو ہمکو عطا کر یعنی بہشت کی نعمتوں کی دینے کا وعدہ اپنے فضل اور کرم سے ہمکو عنایت فرما وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اور نہ رسوا کر تو ہمکو دن قیامت کے یعنی ہمکو ایسا کہ ہمسے کوئی
ایسا فعل سرزد ہو کہ موجب اس رسوائی اور ذلت کا ہو قیامت کی روز اور یا یہ کہ بسبب اپنی خطاؤں کی ہمکو اوس روز رسوا مت کر اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ تحقیق کہ تو نہیں خلاف کرتا ہی وعدہ
تو پورا کرتا ہی اور مومنین سے تو نے ثواب بخشنے کا اور دعا کی قبول کرنیکا وعدہ کیا ہی اور جناب رسولخدا صلعم سے روایت کرتے ہیں فرمایا حضرت نے کہ جس کسی سے حق تعالیٰ نے وعدہ ثواب کا کیا ہی البتہ اوسکو
وفا کریگا اور جس سے وعدہ عذاب کا کیا ہی اوسکا اختیار ہے چاہے عذاب کرے اور چاہے معاف کرے کیا ہی رحمت ہی خدا کی اور فرمایا ہی حضرت صلعم نے کہ جو کوئی ان پانچ آیتوں کو ہر شب ایکبار پڑھیگا اوسکو گویا
تمام شب ذکی عبادت کی ہی اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ جسکسی کو کوئی مہم پیش آئے اور وہ پانچ مرتبہ یہی ربنا حق تعالیٰ اوسکی مہم کو درست کریگا کسی نے پوچھا کہ ای فرزند رسولخدا
سبب اسکا کیا ہی فرمایا کہ حق تعالیٰ نے برکت سے ان پانچ کا سوال کی دعا قبول کی ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ پس قبول کیا واسطے اونکی دعا کو اور جواب دیا واسطے اونکی پروردگار
اونکی نے کہ اَنِّي لَا أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنكُم تحقیق میں نہیں ضائع کرتا ہوں عمل کسی عمل کرنیوالے کا تم میں سے مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ مرد یا عورت سے بَعْضُكُم مِّن بَعْضٍ کہ بعض تمہارا
بعض سے ہی نصرت اور دین اور دوستی میں یعنی حکم ہمارا تم سب میں ایک ہی کہ کسی مرد اور عورت کا عمل ضائع نکریگا اور یا یہ کہ مرد و عورت سے اور عورت مرد سے ہی اور وہ دونوں ایک ہی جنس
اصل و نسب کی ایک ہی اسواسطے بعض بعض سے فرمایا ہی اور یہ جملہ معترضہ ہے کہ مرد اور عورت کی شراکت جو وعدہ ضائع کرنے عمل میں نہو اوسکی بیان میں آگیا ہی ام سلمہ نے جناب رسولخدا
صلعم سے عرض کی کہ یا رسولخدا حق تعالیٰ نے ہجرت اور جہاد کی ثواب میں مردوں کا ذکر کیا ہی اور عورتوں کا ذکر نہیں ہی حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی اور عورت کا اور مرد کا دونوں کا اس آیت میں ذکر کیا
اور فرمایا کہ فَالَّذِينَ هَاجَرُوا پس جن لوگوں نے کہ ہجرت کی ہی شرک کی شہروں سے اور اپنے وطن اصلی کو خدا کی رضا کیواسطے ترک کیا ہی وَأُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِمْ اور نکالے گئے وہ
گھروں اپنے سے چار ہی اور مجبوری سے وَأُوذُوا فِي سَبِيلِي اور آزار دئیے گئے وہ بیچ راہ میری کے بسبب ایمان اپنے کی مثل بلال اور صہیب کے کہ مشرکوں نے اونکو زد و کوب کیا اور لوٹ لیا وَقَاتَلُوا
اور لڑے وہ کفار سے راہ خدا میں کمال کوشش سے مثل امیر المومنین علیہ السلام کے کہ کبھی جہاد میں سے بہاگے نہیں وَقُتِلُوا اور مارے گئے وہ راہ خدا میں مثل امیر حمزہ کے لَأُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ
البتہ مٹا دونگا میں اونسے برائیاں اونکی کہ اونسے صادر ہوئی ہونگی وَلَأُدْخِلَنَّهُمْ اور البتہ داخل کرونگا میں اونکو جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ بہشتوں میں کہ
جاری ہیں نیچے درختوں یا محلوں اونکی سے نہریں کہ ثواب دئے جاینگے وہ ثَوَابًا مِّنْ عِندِ اللَّهِ ثواب نیا نزدیک خدا کی سے ثوابا مفعول مطلق فعل محذوف کا ہے وَاللَّهُ عِندَهُ
اور خدا نزدیک اوسکی حُسْنُ الثَّوَابِ نیکوی ثواب کی ہی کہ سوائے اوسکی کوئی ایسا ثواب نہیں دیسکتا ہی اور روایت ہی کہ جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ حق تعالیٰ روز قیامت بہشت
کو حکم کریگا کہ بہشت کو آراستہ کری اور بعد اوسکی فرمایگا کہ کہاں ہیں وہ لوگ کہ جن لوگوں نے میری راہ میں جہاد کیا ہی اور رنج اور آزار پہونچائے گئے ہیں اور اپنے وطن سے نکالے گئے
ہیں اور شہید ہوئی ہیں اونکو حاضر کرو اور بہشت کو اونکے جلوہ میں لاؤ پس ان لوگوں کو نہایت تعظیم سے ناقوں پر سوار کرکے بہشت میں لیجاینگے اور جس وقت وہ قدم اپنے بہشت میں
رکھینگے تو ملائکہ اونکو کہینگے کہ سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار یعنی سلامتی ہی تمپر بسبب اسکی کہ صبر کیا تمنے پس اچھا ہی خانہ آخرت اور اہل بیت کی تفسیر میں امالی میں لکھا ہی کہ جس وقت
جناب امیر المومنین علیہ السلام نے مکہ سے طرف مدینہ کی ہجرت کی تو فاطمہ بنت اسد مادر امیر المومنین اور فاطمہ بنت رسولخدا اور فاطمہ بنت زبیر اونکی ہمراہ تہی جب ضجنان میں پہونچے
وہاں جا کر ٹہیری اور ایک رات اور ایک دن وہاں رہے بعضی ضعفائے مومنین ام ایمن وغیرہا بہی اونکے پاس آئی اور اوس شب کو حضرت علی اور تینوں بیبی فاطمہ نماز پڑہتی تہیں اور کبھی
بیٹھے اور لیٹے خدا کا ذکر کرتی تہی تمام شب یہی کرتی رہے اور صبح کو وہاں سے روانہ ہوئے اور ہر منزل میں ایسا ہی کرتی تہی یہانتک کہ مدینہ میں داخل ہوئے اور اونکی داخل ہونے سے پہلی وحی
آئی الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبہم آخر تک اور ذکر سے مرد سے مراد علی ہی اور انثی سے یعنی عورت سے مراد تینوں فاطمہ ہیں اور بعضکم من بعض سے یہ مراد ہی کہ
علی فاطمہ بنت اسد سے ہی کہ وہ ماں اونکی ہے اور کہتے ہیں کہ مکہ کے رہنیوالے مشرکین عیش و عشرت میں رہتے تھے اور جو مومن کہ نادار تہی وہ تنگی سے گذارا کرتی تہی اور اونکی طرف
گذر تا تہا کہ یہ کیا سبب ہے کہ بت پرست تو آسودگی سے رہتے ہیں اور چونکہ خدا شناس ہیں وہ تنگدست رہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی اور خطاب اسمیں پیغمبر کیطرف ہے
اور مراد اوس سے امت کی لوگ ہیں چنانچہ فرماتا ہی کہ لَا يَغُرَّنَّكَ چاہیے کہ فریب نہ دے تجکو یعنی نہ فریب دے تمکو ای فقرای مومنین تَقَلُّبُ الَّذِينَ كَفَرُوا آمد و رفت

ادن لوگونکی کہ کافر ہوئی یعنی آمد و رفت اونکی تَقَلُّبُ فِي الْبِلَادِ یعنی پہرنا شہرونمین کہ واسطی تجارت کی اور جمع کرنی مالکی شہر اور دیہہ مین بہتر ہین یہہ دو متاع مَتَاعٌ قَلِيلٌ فائدہ
تہوڑی ہی یعنی ہی متاع قلیل خبر ہی مبتدا محذوف کی اور تقدیر اوسکی ہو متاع قلیل ہے جناب رسولخدا صلعم نی فرمایا ہی کہ دنیا مقابلہ مین آخرت کی ایسی ہی جیسے انگلی اپنی کوئی دریا
مین ڈبوئے اور باوجود اسکی سریع الزوال ہی یعنی جلد فنا ہونیوالے ہے پس کفار پر چند روز نعمتون دنیا کا فخر کرین آخر کو سب یہین چھوڑ کر چلے جاینگے ثُمَّ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ پہر جگہہ اونکی یعنی
دوزخ ہی وَبِئْسَ الْمِهَادُ اور بدا آرامگاہ ہی دوزخ کہ اونکی واسطی بچہایا گیا ہی لَٰكِنِ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لیکن جو لوگ کہ ڈرتی ہین پروردگار اپنی سی اور مال اوسکا دنیا پر زیادتی
نہین ہوتے لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي واسطی اونکی بہشتین ہین کہ جاری ہین مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ نیچی درختون اونکی ہی یا محلون اونکی سی نہرین شہدکی اور شراب کی اور دودہ کی اور
اب لذیذ کی خَالِدِينَ فِيهَا ہمیشہ رہنے والی ہین بیچ اون بہشتونکی اور یہہ بہشتین واسطی اونکی نُزُلًا حال ہے یعنی کہ ضیافت ہین مِّنْ عِندِ اللَّهِ نزدیک خداکی ہی وَمَا عِندَ اللَّهِ
اور جو کچھ پاس خداکی ہی ہمیشہ کی نعمتین بزرگ خَيْرٌ لِّلْأَبْرَارِ بہتر ہی واسطی نیکوکارونکی اندک ارزانِ نعمت و رزہ دنیا کی فانی سی انس ہی کہ دیتا ہی کی ایکروز جناب سیدالمرسلین کی
تیکیہ پر بوریہ پر استراحت فرماتی تہی کہ اصحاب حاضر ہوئے اور جسوقت بیدار ہوئی تو نقش تیکیہ کا کمر پر اور پشت مبارک پر نمایان تہا ایک شخص اصحاب مین سے رو دیا اور کہا کہ یا رسولخدا کسرا
اور قیصر تو ریشمی بچھونی پر آرام کرتی اور آپ اس حال پر فرمایا کہ کچھ ڈر نہین اونکی واسطی دنیا ہی اور ہمارے واسطی آخرت ہی اور کہتی ہین کہ نجاشی بادشاہ حبشہ کا مرگیا تو جبرئیل نازل ہوئی
اور اوسکی مرنیکی رسولخدا صلعم کو خبر کی اور وہ پہلی تو نصرانی تہا اور بعد اوسکی مسلمان ہوگیا تہا حضرت نی جبرئیل سے اوسکا نام سنا تو صحابہ سی فرمایا کہ چلو اپنی برادر پر کہ غیر
جگہہ مرا ہی نماز پڑہین پس فرمایا کہ سب اصحاب بقیع مین تشریف لائی اور حقتعالی حضرتکی سامنی حجاب کو اوٹہایا حضرت نی اوسپر نماز پڑہی اور منافقون نی طعن کیا کہ محمد
اوس شخص پر نماز پڑہتا ہی کہ وہ نصرانی ہی اور کبھی اوسکو دیکھا نہین ہے حقتعالی نی یہہ آیت نازل کی چنانچہ فرماتا ہی وَإِنَّ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ اور تحقیق بعضے اہل کتاب مین سی
لَمَن يُؤْمِنُ البتہ وہ شخص کی ایمان لاتا ہے یعنی ہمیشہ ایمان رکہتی ہی بِاللَّهِ ساتہہ خداکی وَمَا أُنزِلَ إِلَيْكُمْ اور ساتہہ اوس چیزکی کہ نازل کی گئی ہے طرف تمہاری کہ وہ قرآن ہی
وَمَا أُنزِلَ إِلَيْهِمْ اور ساتہہ اوس چیزکی کہ نازل کی گئی ہی طرف اونکی یعنی توریت اور انجیل خَاشِعِينَ لِلَّهِ ڈرنیوالی ہین وہ اور عاجزی کرنیوالی واسطی خداکی لَا يَشْتَرُونَ
بِآيَاتِ اللَّهِ نہین خرید کرتی ہین وہ ساتہہ آیتون خداکی یعنی نہین بیچتے ہین عوض آیات خداکی جو کہ توریت مین ہین محمد صلعم کی اوصاف کی بابت ثَمَنًا قَلِيلًا مول تہوڑے
کو جیسا کہ علماء یہود کرتے تہے کہ تحریف کرنی پر رشوتین لیتی تہی أُولَٰئِكَ یہہ لوگ خداکیو ہی عاجزی کرنیوالی اور ڈرنیوالی وہ ہین کہ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ
واسطی اونکی اجر اونکا ہی نزدیک پروردگار اونکی کی إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ تحقیق خدا جلد ہونیوالا حساب کا ہے یعنی جلدی اور آسانی سے حساب مومنونکا لیوینگا
اور روایت ہی کہ خدا تعالی مومنین کو ایک مقام مین جمع کریگا اور بقدر ایک مارشکی سب کا حساب ہوویگا اور بعضی کہتے ہین کہ یہہ آیت نجران کی چالیس آدمیونکی
حقمین اور حبشہ کی تیس آدمیونکی اور روم کی آٹہہ آدمیونکی حقمین نازل ہوئی ہی کہ وہ نصرانی تہی اور پہر مسلمان ہوگئی تہی اور اب سب مسلمانونکو حکم کرتا ہی کہ يَا أَيُّهَا
الَّذِينَ آمَنُوا اے وہ لوگو کہ ایمان لائی ہو اصْبِرُوا صبر کرو تم طاعت پر اور اون چیزونپر کہ جو تمکو بدبختی ہی وَصَابِرُوا اور صبر کرو تم جہاد پر اور دشمنون سے لڑنی پر کہ میدان
ثابت قدم رہو وَرَابِطُوا اور طیار رہو تم دشمنان دین سی لڑنیکی واسطی اور یا یہہ کہ منتظر رہو نمازونکی ایک کی بعد دوسری کی اور یا یہہ کہ ربط کرو تم امامان معصومین علیہم السلام سی اور
سننے مین یہہ ہی کہ آمادہ اور طیار رہو تم دشمنان دین سی لڑائی پر اور گہوڑون اور ہتیاروں سے موجود رہو اور گہوڑے اپنی سرحد پر باندہ رکہو کوئی کافر اودہر کا قصد نکرے
مرابطہ یعنی گہوڑونکو سرحد پر کہڑا کر رکہنا تو اب تو حدیث مین مذکور ہی لیکن رسولخدا صلعم کی زمانہ مین یہہ صورت نہوئی تہی کہ گہوڑے سرحد پر باندہی ہون مگر یہہ حکم ہی
جہاد کیواسطی اور فقہ کی کتابون مین بہی اسکا ذکر ہے اور رسولخدا صلعم سے روایت بیان کرتے ہین فرمایا حضرت نی کہ جو کوئی مرابطہ کری راہ خدا مین ایک رات
اور دن اوس آدمی کی مانند ہو کہ جسنے تمام ماہ رمضان مین روزہ رکہی ہین اور تمام رات کو عبادت خدا مین گذارا ہوا اور خدا تعالی درمیان اوسکی اور درمیان دوزخکی
سات خندقین پیدا کرے اور کشادگی ہر خندق کی آسمان اور زمین کی برابر ہو وَاتَّقُوا اللَّهَ اور ڈرو تم خدا سی اور پرہیز کرو گناہون سی لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ
تاکہ تم رستگاری پاؤ اور بہشت کی بلند درجونکو پہونچو سورۃ النساء یہہ سورہ مدنی ہی کہ مدینہ مین نازل ہوا ہے مگر بعضے کہتے ہین کہ ایہا الناس یا مرکم
ان تؤدوا الامانات الی اهلها اور آیہ ویستفتونک فی النساء یہہ دونون آیتین مکہ مین نازل ہوئی ہین اور شمار مین کل آیتین اسکی ایکسو
اور چہتر ہین حضرت امیر المومنین علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ جو کوئی ہر جمعہ سورہ نساء کو پڑہے وہ فشار قبر سی محفوظ رہی بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

سورۃ النساء

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ اے آدمیو ڈرو تم پروردگار اپنے سے اوسکی حکم کی مخالفت کرنے مین الَّذِي وہ خدا کہ جسنے اپنی قدرت کاملہ سے خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ
پیدا کیا ہی تمکو ایک نفس اور تن سے کہ وہ آدم علیہ السلام ہے وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا اور پیدا کیا ہی اوس سے جوڑا اوسکا کہ وہ حوا ہے وَبَثَّ مِنْهُمَا اور پہیلایا اوس نے دونون سے یعنے آدم و حوا سے
رِجَالًا كَثِيرًا مردون بہت کو وَنِسَاءً اور عورتونکو و حضرت آدم کی پیدا ہونیکی کیفیت تو سورہ بقر مین بیان ہو گئی ہی اور حضرت حوا کی پیدا ہونیکی کیفیت موافق مشہور تو
یہہ ہی کہ وہ حضرت آدم کی بائین جانب کی چہوٹی پسلی سے پیدا ہوئی ہین اور بعض روایات بہی یہہ دلالت کرتی ہین لیکن صحیح یہہ ہے کہ حضرت حوا حضرت آدم کی پسلی سے پیدا نہین ہوئین بلکہ
اوس مٹی سے پیدا ہوئی ہین کہ جو بچی حضرت آدم کے پیدا کرنے سے بچ رہی تہی یا آدم کا پتلا بنکر جو مٹی باقی رہ گئی تہی اوس سے خدا تعالی نے حوا کو بنایا ہی چنانچہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام
سے روایت ہی کہ کسی نے اون حضرت سے سوال کیا کہ حوا کس طرح پیدا ہوئی ہی فرمایا کہ لوگ کیا کہتے ہین کہا کہ لوگ یہہ کہتے ہین کہ حوا حضرت آدم کی پسلی سے پیدا ہوئی ہی فرمایا کہ جہوٹ کہتے ہین کیا
خدا کو قدرت نہتی کہ پسلی کے سوا اور کسی چیز سے پیدا کرتا اور فرمایا کہ خبر دی ہمکو میرے باپ نے اپنے پدران طاہرین سے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلعم نے کہ خدا تعالی نے اپنی دست قدرت
سے مٹی کو گوندہا اور اوس سے آدم کو پیدا کیا اور جو کچہ مٹی اوس مین سے باقی رہ گئی تہی اوس سے حوا کو پیدا کیا اور ایک روایت مین حضرت صادق علیہ السلام فرماتے ہی کہ کیا خدا عاجز تہا
کہ حوا کو آدم کی پسلی سے بنا کر اوسکی بدن ہی کی جگہ سی کو اوسکی جوڑو بناتا اور اوسکی پسلی کی سوا اور کسی چیز سے پیدا نکر سکتا اور ایسی ہی مشہور ہی حضرت آدم کی نطفہ سے اور حوا کی پیٹ سے
ایکبار مین ایک بیٹا اور ایک بیٹی جوڑوان پیدا ہوتی تہی شکم حوا سے اسی طرح پیدا ہوئے اور ایک پیٹ کی پسر کا نکاح دوسرے پیٹ کی دختر سے ہوتا تہا اور بعض روایات بہی اسپر دلالت
کرتی ہین لیکن وہ روایتین تقیہ کی ہین اور امام علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ یہہ بہی جہوٹ ہی بہائی کا نکاح بہن سے کبہی جایز نہین ہوا اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا
ہی کہ خدا تعالی کو آدم کی نسل جاری کرنی منظور ہوئی تو حضرت حوا سے شیث تنہا کو پیدا کیا اور بعد اوسکی یافث تنہا کو پیدا کیا اور شیث کیواسطے حور نازل کی پنجشنبہ کی روز
بعد عصر کی کہ نام اوسکا منزلہ تہا اور آدم کو حکم کیا کہ شیث کا نکاح اوس سے کر دے اور دوسرے روز عصر کے بعد ایک اور حور جنت سے بہیجی کہ نام اوسکا منزلہ تہا اور حکم کیا کہ یافث
کا نکاح اوس سے کر دی جب وہ دونون نکاح ہو چکے تو شیث کی بیٹا پیدا ہوا اور یافث کی دختر پیدا ہوئی اور اونکی بیٹا اور بیٹی کا نکاح آپسمین ہوا اور
اون دونون سے نسل پہیلی اور حضرت نوح اونہین دونونکی اولاد مین سے تہی اور وہ حورین بعد جننے کی بہشت کو چلی گئین اور اسمین روایتین بہت مختلف ہین
وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ اور ڈرو تم خدا سے کہ اوسکی سوال کرتی ہو تم باہم یعنی اوسکی قسم کہا کر بعض تم مین سے بعض کو کہتا ہی کہ مین سوال
کرتا ہون تجہسی بحق خدا کہ تو یہہ کام کر یا مانگتا ہون مین تجہسی بحق خدا اور اہل کوفہ نے تساءلون کو تخفیف سین سے پڑہا ہی اور باقیون نے بتشدید سین اور اوس مین تساءلون
ہی دو حرف تا سین مین ادغام کی گئی ہی وَالْأَرْحَامَ اور ڈرو تم رشتے ناتون سے کہ اونکی قسم کہا وقت سوال کرتے تہی آپسمین اور یا یہہ معنی ہین کہ خدا کی پاس بزرگ ہی
اونکی واسطے سے آپسمین اپنی حاجتین تم طلب کرتی ہو ڈرو اوسکی مخالفت سے کہ اوسکی حکم کی تعمیل نکرو اور ایسی ہی ڈرو تم رشتہ ناتے سے کہ اونسے قطع کرو اور بگاڑ
کرو کہ یہہ قطع رحم بڑا سخت ہی گناہ ہی اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ ملاپ رکہو تم اپنے یگانون اور رشتہ دارون سی اگرچہ سلام علیک ہی سے ہو
اور حدیث قدسی مین خدا تعالی فرماتا ہی کہ مین رحمان ہون کہ مینے رحم کو پیدا کیا ہے اور اونکا نام کو اوسمین سے لیا ہے جو کہ رحم ہے یعنی یگانہ اور رشتہ دار سے ملاپ رکہی
مین بہی اوس سے ملاپ رکہونگا اور جو کوئی اوس سے قطع کری مین بہی اوس سے قطع کرونگا اور حمزہ نے ارحام کو مجرور پڑہا ہی کہ ضمیر مجرور پر عطف کرکے اور یہہ مذہب
نہایت ضعیف ہی اور باقیون نے اوسکو منصوب پڑہا ہی اتقوا کا یا تساءلون کا مفعول مقرر کرکے اور اس آیت مین خدا تعالی نے اپنے ذکر کی ہمراہ رحم کا ذکر کیا ہی
اوس سے معلوم ہوتا ہی کہ اوس سے قطع کرنا کیسا سخت گناہ ہی اور خدا تعالی پر کچہ پوشیدہ نہین ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا تحقیق خدا ہی اوپر تمہارے نگہبان یعنی تمہاری اعمال کا
نگہبان ہی چاہیے کہ پرہیز کرو ایسی گناہ سے بچتے ہو کہ قطع رحم اور سوا اسکی کوئی گناہ تمسی ہونی پائی اور بعد اسکی خدا تعالی یتیمونکی مالکی نگاہ رکہنی کی تاکید کرتا ہی اور اونکی مالونکی
حفاظت کی لیے حکم کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ وَآتُوا الْيَتَامَىٰ اور دو تم یتیمونکو جس وقت وہ بالغ تمیزدار ہو جاوین أَمْوَالَهُمْ مالون اونکی کو اور وہ اگر
ایسی نہون تو اونکی والیونکو اور اوصیا کو اونکی مال دو اور اگر تم اونکی ولی یا وصی ہو تو پہلی بالغ ہونی سے اونکی کہانی اور پہننی مین خرچ کرو اور تنگی اونپر مت
کرو اور بیجا خرچ بہی مت کرو اور جس وقت وہ بالغ اور تمیزدار ہو جاوین تو اونکی مال اونکی سپرد کرو اور کہتی ہین کہ والی یتیمونکی اونکی مالون مین بیجا تصرف کرتی تہی
کر گوسفند چہوٹی اور دبلی اپنی اونکی گوسفند کی ریوڑ مین ملا کر اوسکی عوض مین گوسفند فربہ اونکی لیتی تہی حق تعالی نے فرمایا کہ اونکی مالون مین تصرف

غیر جائز مت دو وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيثَ اور نہ بدل کرو تم ناپاک مالکو بِالطَّيِّبِ ساتھ پاک مالکی یعنی مال یتیم کا کہ تمپر حرام کیا ہی خدا نے اور تمہارے حق میں وہ ناپاک ہے حرام ہی اپنی مالسے جو وہ حلال اور پاک ہی تمہارے واسطے اور خدا نے وہ تمپر حلال کیا ہی بدل مت کرو اور یا یہہ معنی ہین کہ مال یتیم کا کہ تمپر حرام ہے اوسکی کہانیمین عجلہ مت کرو بدلی اسکے کہ مال حلال جو تمہارا مقدر کیا ہی وہ تمہارے ہاتھ آوے اور کہتے ہین کہ ایک شخص کی دو بہن تہا بہائی کا اوسکا مر گیا تہا اور ایک بیٹا اوسنے چہوڑا تہا اور یہ اوسکا وصی تہا اس جہت سے اوسکے مال مین تصرف کیا جسوقت بیٹا اوسکا بالغ ہوا تو اوسنے مالکو اوس سے طلب کیا اور یہ مال اوسکو دینے مین دیر و تاخیر کرتا تہا اوس لڑکے نے محکمہ جناب رسول خدا صلعم مین اپنے مالکی نالش کی یہہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہی خدا وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَهُمْ اور نہ کہاو تم مالون انکو إِلَىٰ أَمْوَالِكُمْ طرف مالون اپنے کی یعنی اپنے مالونکو اونکے مالو مین ملا کر اونکا مال مت کہاو إِنَّهُ تحقیق کہ وہ کہانا مال یتیم کا یا خیانت کرنی اوسمین كَانَ حُوبًا كَبِيرًا ہی گناہ بڑا خدا کی نزدیک کہتے ہین کہ جسوقت اوس لڑکے نے سنا کہ مال یتیم کا کہانا بہت بڑا گناہ ہی اوسیوقت وہ مال اوسنے لڑکی کو دیدیا اور کہتے ہین کہ اوس لڑکی نے وہ سب مال راہ خدا مین دیا حضرت نے شکر فرمایا کہ لڑکی کو ثواب ہوا اور اوسکے باپ پر مال اوسکی جرم رہیگا ہوکہ قیامت کی روز حضور کی لیگا چونکہ راہ خدا مین اوسکو نہ دیا اور کہتی ہین کہ ایک لڑکی لاوارث ایک شخص کے پاس تہی وہ اوسکی پرورش کرتا تہا اور اوسکا مال بہی اوسکی قبضہ مین تہا وہ شخص چاہتا تہا کہ اوس سے نکاح کرکے اوسکا مال خرد برد کرے اور حق زوجیت اور مہر اوسکا کچہ نہ دیوے یہہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہی وَإِنْ خِفْتُمْ اور اگر خوف کرو تم مال یتیمونکی أَلَّا تُقْسِطُوا یہ کہ نہ انصاف اور عدالت کرو تم فِي الْيَتَامَىٰ بیچ یتیم عورتونکی یعنی اگر جانتے ہو کہ بعد نکاح کی یتیمون کے مالکی رعایت نکرو گی انصاف اور عدالت سی بلکہ اونکا مال کہا جاوگی اور حقوق اونکی ادا نکرو گی کہ اونکی حق کا طلب کرنیوالا کوئی نہین ہی تو فَانْكِحُوا پس نکاح کرو تم ×
مَا طَابَ لَكُمْ جو کچہ خوش آوی واسطی تمہارے اور پسند ہو اور موافق تمہاری طبیعتونکی ہو مِنَ النِّسَاءِ عورتون حلال مین سی سواے اون یتیم عورتون کی یعنی اس صورت مین یتیم عورتون سی اسوجہ کہ تمپر حرام ہین اونسی نکاح متکرو اور سواے اونکی جسعورت سی چاہو نکاح کرو مَثْنَىٰ جسوقت دو دو ہون وَثُلَاثَ اور تین تین وَرُبَاعَ اور چار چار ہون یعنی اون عددون مین سے جس عدد کو چاہو اختیار کرو اور زیادہ چار سی نکاح دایمی درست نہین ہے اور مثنی اور ثلث اور رباع حال ہوئی ہین اور غیر منصرف ہین فَإِنْ خِفْتُمْ پس اگر خوف کرو تم أَلَّا تَعْدِلُوا یہ کہ نہ انصاف کرو تم کہ اون عورتونکو برابر رکہو تم نفقہ دینی مین اور اونکی پاس سونی مین تو اسصورت مین فَوَاحِدَةً پس ایکہی زوجہ ہی کہ ایکہی کو اختیار کرو اور اس سے زیادہ کی طمع نکرو أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ یا وہ عورت کہ مالک ہوئی ہین ہاتہہ تمہاری یعنی لونڈی کو اختیار کرو کہ جسکی تم مالک ہوئی ہو اور اوسکو اپنی تصرف مین لاو جسقدر چاہو اگرچہ چار سی زیادہ ہون کہ انکا نفقہ اور خرچ بہت نہین ہوتا جیسے کہ آزاد عورتون کی زیادہ خرچ ہوتی ہین اور راتونکی تقسیم بہی ان مین واجب نہین ہی ذَٰلِكَ یہ یعنی نکاح ایک عورت کا اور لونڈیان کرنے أَدْنَىٰ أَلَّا تَعُولُوا زیادہ نزدیک ہی اسکی کہ نہ بے انصافی کرو تم کہ ایک عورت سی زیادہ رغبت اور اختلاط رکہو اور دوسرے کے حقوق ادا نکرو اور اسمقام مین نکاح دایمی کی اور لونڈیون کی ذکر کرنے سے اور نکاح متعہ کی ذکر نکرنی سے یہ لازم نہین آتا ہی کہ نکاح متعہ جایز نہوا اسواسطی کہ ضرور نہین ہی کہ سب احکام کا بیان ایکہی جگہہ ہو اگر متعہ کو یہان ذکر نہین کیا ہی تو کیا مضایقہ ہی دوسری جگہہ بعد اسکی ذکر کیا ہی اور سوا اسکی یہان اون عورتون کا ذکر ہی کہ جنسی انتظام خانہ داری کا متعلق ہی اور وہ یا تو زوجہ دایمی ہوتی ہے اور یا لونڈی ہوتی ہے اور زن متعہ ایسی نہین ہی بلکہ وہ فقط رفع حاجت کی لئے ہوتی ہے اسواسطی اوسکا ذکر یہان نہین کیا اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی روایت ہی کہ اسلام سی پہلی ایام جاہلیت مین عورتونکی ولی مہر کو شوہرون سی لیکر اپنی تصرف مین لاتی تہی اور عورتونکو اوس سے محروم رکہتے تہے خدا تعالی نے اوس سے منع کیا اور فرمایا کہ وَآتُوا النِّسَاءَ اور دو تم عورتونکو اے والیو عورتونکی صَدُقَاتِهِنَّ مہر اونکی جو کہ اونکی شوہرون سی تمنے لئے ہین اسواسطی کہ وہ حق اونکا ہی اور تمہارا کچہ حصہ اسمین نہین ہے اور بعضے کہتے ہین کہ اس آیت مین خطاب شوہرونکی طرف ہی یعنی اے شوہرو عورتون کی دو تم عورتونکو مہر اونکی اور اوسکی دینی مین مضایقہ مت کرو کہ نِحْلَةً بخشش ہی وہ شوہرونکی اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو شخص نکاح کرے کسی عورت سی اور اوسکی مہر کی ادا کرنیکی نیت نرکہتا ہو تو وہ شخص خدا کی نزدیک زانی ہے اور جناب رسول خدا صلعم سے روایت کرتی ہین فرمایا کہ جو کوئی قرض لیوے اور نیت اوسکی ادا کرنیکی نرکہتا ہو وہ چور ہی اور جو کوئی کسی عورت سی نکاح کری اور اوسکی مہر کے دینی کی نیت نرکہتا ہو وہ زانی ہی اور امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ لایق تر جو نکالا ہے کہ ادا کرو تم اوس چیز کو کہ حلال کیا ہی تمنے اوسکی عوض مین فرج کو فَإِنْ طِبْنَ پس اگر خوش ہوئی دیوین

وہ عورتین لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ یعنی تمہاری واسطے کچھ مِّنْهُ نَفْسًا اوس مہر مین سے ازروئے نفس کے یعنی اپنی نفس کی خوشی اور رضامندی سے کچھ مہر یا کل مہر تمکو بخشدین تو کچھ مضایقہ نہین ہے فَكُلُوهُ پس کہاؤ تم اوسکو هَنِيئًا مَّرِيئًا خوشگوار پچتا ہوا کہ وہ تمکو مباح ہی اور اوسکی کہانے مین تمکو کچھ گناہ نہین ہے کہ اپنی خوشی سی اونہون نے تمکو بخشا ہی اور تفسیر امام ع ہی اور کہتے ہین کہ کسی شخص نے هَنِيئًا اور مَرِيئًا کی معنی کو رسول خدا صلعم سی پوچھا فرمایا کہ ہنی وہ ہی کہ جسمین کوئی گناہ نہو اور مری وہ ہی کہ جسمین درد اور رنج نہو اور روایت ہی کہ ایک شخص امیر المومنین علیہ السلام کی پاس آیا اور درد شکم کی اونسی شکایت کی فرمایا کہ اپنی زوجہ سی کچھ مہر بطیب نفس ہبہ کروالے اور اوس مہر کا شہد خرید کر اور آب باران مین اوسکو ملا کر جمع کیا ہو تو پی درمیان ہنی اور مری اور برکت اور شفا کی چنانچہ خدا درد کی لئی فرماتا ہی ہنیئا مریئا اور شہد کی شفا مین فرماتا ہی فیه شفاء للناس اور آب باران کی برکت مین فرماتا ہی ونزلنا من السماء ماء مبارکا اور جسوقت کہ برکت اور شفا اور ہنی اور مری جمع ہوں تجہمین تو شفا پائیگا تو انشاء اللہ تعالی وہ شخص نے موافق ارشاد جناب امیر المومنین علیہ السلام کے یہہ عمل کیا تو شفا پائی اور پہلی اسی سی خدا تعالی نی فرمایا تہا کہ یتیم بالغ ہوجائین تو مال انکا اونکو دیدو اور اب فرماتا ہی کہ وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ اور نہ دو تم بی عقلونکو أَمْوَالَكُمُ مال اپنی یعنی مال اونکی کہ جو تمہاری تحت تصرف مین ہین اور اون بی عقلونکی مالون پر تم قابض ہو الَّتِي وہ مال کہ جَعَلَ اللَّهُ کیا ہی خدا نی واسطی تمہاری لَكُمْ قِيَامًا سبب قائم رہنی معیشت کا وہ مال اونکو مت دو حضرت صادق علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ وہ یتیم ہین کہ جنکی مال تمہاری پاس ہین وہ مال اونکو مت دو یہانتک کہ وہ بالغ اور تمیزدار ہوجائین اور جسوقت ایسی ہوجائینگے تو اوسوقت اونکی مال سپرد اونکی کرو کیونکہ یہ کہا کہ مال اونکے اونکی کال کیونکر ہوجائینگے فرمایا کہ جسوقت تو اونکا وارث ہوا وسوقت وہ مال تجہکو ہی پہونچیگا اور بعضی روایت مین ہے کہ مراد سفہا سی شراب کی پینے والی ہین اونکو مال مت دو اور قیاما کو نافع اور ابن عامر نی قیما پڑہا ہی بدون الف کی اور کہتے ہین کہ معنی اس آیت کی یہہ ہین کہ مال اپنی کہ جو تمہاری ملک مین اور سبب تمہاری معاش اور معاد کی ہین کہ دنیا مین اوسی گذر کرتی ہو اور آخرت کی فایدہ کے لئی اوس سی حج اور جہاد کرتی ہو اور راہ خدا مین دیتی ہو اون مالونکو اپنی زن بیخرد اور فرزند احمق کو مت دو اور اونکی سپرد مت کرو کہ وہ بیوقوفی سے تمہاری مالونکو بیجا خرچ کرینگے اور تم محتاج ہوجاوگی اور روایت بہی اس معنی پر دلالت کرتی ہی چنانچہ فرمایا ہے حضرت صادق علیہ السلام نی کہ سفہا سی مراد عورتین ہین اور فرزند ہین پس جسوقت مرد کو علم ہو اور جانتا ہو کہ زوجہ اور فرزند بیخرد ہین تو مال اسکا خراب کرنیوالی ہین تو اونکو سپرد نکرے اور نہیں ہی کوئی دشمن لوگون مین سے کسیکا اپنا مال جو کہ سبب اوسکی معیشت کا ہی سپرد کرنی حاصل یہہ ہے کہ ایسی لوگونکو مال مت دو خواہ وہ مال اونکی ہون خواہ تمہاری وَّارْزُقُوهُمْ اور روزی دو تم اونکو یعنی کہانا مقرر کرو تم فِيهَا بیچ اوس مال کی اونکی واسطی اسقدر کہ جسمین وہ بیچ نرہین اور موافق اونکی حال کی ہو وَاكْسُوهُمْ اور کپڑا دو تم اونکو موافق اونکی حیثیت کی وَقُولُوا لَهُمْ اور کہو تم واسطی اونکی قَوْلًا مَّعْرُوفًا بات نیک اور پسندیدہ کہ جسکو سنکر وہ خوش ہون اور راضی رہین اور رنج اونکو نہو بلکہ اچہی اور نیک وعدہ اونسی کرو مثلا کہو اگر وہ یتیم ہو تو کہ یہ مال تیرا ہی تیری پاس ہے اور مین اوسکا محافظ ہون اور تیری طرفسی اوسکا خرچ کرنیوالا ہون اور جسوقت تو بالغ ہوجائیگا تو سب مال تیرا تیری سپرد کردونگا اور ایسی ہی عورت سی ایسا وعدہ کری کہ جو وہ خوش ہوجاوے وَابْتَلُوا الْيَتَامَىٰ اور آزماؤ تم یتیمونکو یا نقد ہو یعنی پہلی اگر مرد ہی تو خرید اور فروخت اور نگہبانی مالسے آزماؤ کہ وہ اپنی فایدہ کو سمجہتا ہی یا نہین اور اگر عورت ہی تو کاتنی اور سینی اور گہر کے کاروبار سے آزماؤ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ یہانتک کہ جسوقت پہونچین وہ حد نکاح کو کہ بالغ ہوجائین اور مرد کا بالغ ہونا احتلام سی یا زیر ناف کی بال اوگنی سے اور اگر ان دونون مین سی کوئی نہو تو پندرہ برسکی عمر ہونیسی معلوم ہوتا ہی اور عورتونکا بالغ ہونا اون دو علامتونسی یا نو برسکی تمام ہونیسی سی معلوم ہوتا ہی پس جسوقت وہ حد بلوغ کو پہونچ جائین تو اوسوقت فَإِنْ آنَسْتُم پس اگر دیکہو تم مِّنْهُمْ رُشْدًا اونسی تمیزداری اور راست روی کو خرید اور فروخت اور صرف کرنیمین کہ وہ اپنی حال کی فایدہ اور نقصانکو خوب سمجہتی ہین تو فَادْفَعُوا إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ پس دفع کرو تم طرف اونکی مالون اونکی کو یعنی اونکی مال اونکو دیدو جو کہ تمہاری پاس ہین اور اسمین کچھ تامل نکرو اس واسطے کہ بعد بلوغ کی اونکی مالونکو تم اپنی پاس نہین رکہہ سکتی ہو لیکن حدیث مین آیا ہی کہ اگر وہ ایسا ہی کہ مالکو ضایع کرتا ہی اور شراب پیتا ہی اور زنا کرتا ہی تو ایسی کو مت دو وَلَا تَأْكُلُوهَا اور نہ کہاؤ تم اون مالونکو یتیمونکی اور تلف نکرو اونکو إِسْرَافًا حدسی گذرنی کو اور بیجا وَبِدَارًا اور جلدی کرنی کو أَن يَكْبَرُوا اس سے کہ بڑی ہوجائین وہ اور اسرافا بدارا مصدر ہین اور محل حال مین واقع ہوئی ہین یعنی مسرفین و مبادرین اور ان یکبروا بتاویل مصدر منصوب ہے بدارا سی یعنی مبادرین کبرہم یعنی مال یتیمونکی زیادہ حد مقرری اور جلدی کرکی

اس خوف سے کہ یہ بالغ ہو جاوینگے تو کہا لو کہ جائز نہیں ہے اور مقرر ہے کہ دے سکے موافق احتیاج کی محتاج کو عوض میں نگہبانی مال یتیم کی کہانا جائز ہے وَمَن كَانَ غَنِيًّا اور جو شخص
کہ ہووے تونگر والیوں اور اوصیا میں سے جو کہ نگہبانی یتیم کی مالکی کرتے ہیں تو فَلْيَسْتَعْفِفْ پس چاہیے کہ عفت اختیار کرے کہ اپنے تئیں یتیم کا مال کہانے سے نگاہ رکہے کہ
بدون عوض وکیل مال کے نگہبانی کرے وَمَن كَانَ فَقِيرًا اور جو شخص ہووے محتاج مال یتیم کی نگہبانی کرنیوالوں میں سے تو فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ پس چاہیے کہ کہاوے وہ ساتہ
نیکی کے یتیم کے مال میں سے نگہبانی کے عوض میں بقدر حاجت کے اور موافق ضرورت کی کپڑے کی وہ بہی پہنے یہی مباح ہے، اور یہی ہی نیک اور زیادہ اس سے جائز نہیں ہے
اور ایک حدیث میں آیا ہے کہ بعد اسکے کہ اگر اوسکے ہاتہ کچہ آوے کہ مقدرت ہو جاوے تو جسقدر اوسنے کہایا ہے وہ بہی اوسکو واپس کر دے فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ
پس جسوقت دفع کرو تم طرف اونکی مال اونکے یعنی جسوقت بعد بلوغ ہونے کی دو تم اون یتیموں کو مال اونکے جو کہ تمہارے پاس ہیں تو فَاَشْهِدُوا عَلَيْهِمْ پس گواہ
مقرر کرو تم اوپر اونکے یعنی اگر یتیموں کو اونکا مال دیو تو اونکی قبض کرنیکی اقرار پہ گواہ مقرر کرو کہ وہ اونکی اقرار کو سنکر اوسکی گواہ رہیں اور تم میں اور اون میں
جہگڑا نہو اور اگر جہگڑا ہو تو وہ گواہ اونکی اقرار کرنے قبض مال کی گواہی دیوین وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا اور کافی ہے خدا حساب لینے والا قیامت
کی روز یعنی یہ گواہ مقرر کرنی اسواسطے ہیں کہ دنیا میں تمہارا انکے بیچ جہگڑا نہو کہ تم کہو ہمنے مال اونکو دیدیا ہے اور وہ کہیں کہ ہمنے نہیں لیا ہے اور
گواہ ہونگی گواہی دینے سے جلد فیصلہ ہو جاوے اور جو شخص کہ خیانت اوس نے کی ہے یا دروغ دعوی کسی نے کیا ہے اوس سے خدا تعالی قیامت کی روز سمجہیگا پس مخالفت اوسکے
حکم کی مت کرو اور کہتے ہیں کہ ایام جاہلیت میں اسلام سے پہلی عادت عرب کی یہ تہی کہ عورتوں کو اور خورد سال لڑکوں کو میراث نہیں دیتی تہی اور کہتی تہی کہ مال اوس
شخص کو دیا جاوے کہ دشمن سے جنگ کرے جسوقت رسول خدا صلعم ہجرت کرکے مدینہ میں رونق افروز ہوئے تو یہی قانون وہاں جاری تہا ایک عورت رسول خدا صلعم
پاس آئی اور کہا کہ یا رسول خدا شوہر میرا مر گیا اور تین لڑکیاں اوسنے مجہے بعد اپنی چہوڑی ہیں اور مال بہت اوسنے چہوڑا ہے اور اوسکی چچا کی بیٹی لڑکوں نے تصرف
میں لائے ہیں حضرت نے اونکو طلب کیا اور حال اونسے دریافت کیا اونہوں نے عرض کی کہ یا رسول خدا ہمارے قوم میں یہ قانون جاری ہے کہ عورتوں کو اور
لڑکوں کو ہم میراث میں سے حصہ نہیں دیتے ہیں اور مال اوسکی دیتے ہیں جو کہ دشمن کو دفع کرے حق تعالی نے یہ آیت نازل کی لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ واسطی مردوں کی
حصہ ہے خواہ بڑے ہوں خواہ چہوٹی ہوں مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ اوس میں سے کہ جو چہوڑا ہے والدین نے اور قریبوں نے یعنے جو مال کہ باپ نے
یا ماں نے چہوڑا ہے اوس میں مردوں کا حصہ ہے کہ وہ اولاد اونکی ہیں خواہ وہ مرد عمر میں بڑے ہوں یا چہوٹے ہوں اور ایسے ہی رشتہ دار اونکی مال میں
چہوٹے اور بڑے مردوں کا حصہ ہے وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ اور واسطی عورتوں کی حصہ ہے خواہ چہوٹی ہوں خواہ بڑی ہوں مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ
اوس میں سے کہ چہوڑا ہے والدین نے اور قریبوں نے یعنی مرد اور عورت سب حصہ پاتے ہیں اور مطلب اس آیت کا یہ ہے کہ جو کہ باپ نے یا ماں نے یا کسی
نے بعد اپنی چہوڑا ہے مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اوس چیز میں سے کہ کم ہے اوس سے اَوْ كَثُرَ یا بہت ہے یعنی وہ مال جو اونہوں نے بعد اپنے چہوڑا ہے تہوڑا ہو یا بہت
ہو سب میں سے حصہ پاوینگے نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا حصہ مقرر کیا گیا اور معین جو کہ فرائض کی کتابوں میں لکہا ہے یعنی مرد اور عورت دونوں حصہ معین
جو کہ شارع نے مقرر کیا ہے باپ کی اور ماں کی اور قریبوں کی سے مال میں سے پاوینگے وہ مال تہوڑا ہو یا بہت ہو مگر افسوس ہے کہ فاطمہ زہرا علیہا السلام نے اپنی باپ
کی مال میں سے حصہ نہ پایا وہ بالکل محروم رہگئی اور حال یہ ہے کہ وہ بہی نساء میں داخل تہی اور خارج نساء سے نہ تہی مخالف قرآن کے ایک روایت بنا کر اوس
مظلومہ کو اوسکا حق نہ دیا اور نقیضا حال واقع ہوا ہے اور بعد نازل ہونے اس آیت کی رسول خدا صلعم نے اون لوگوں کو بلا کر اوس مرنیوالی کی بیٹیوں کو حصہ دلوا دیا
اور اب خدا تعالی اوس جماعت کا ذکر کرتا ہے کہ اونکو مال میں سے حصہ دینا واجب نہیں ہے بلکہ مستحب ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اور جسوقت
حاضر ہوں تقسیم ہونیکو یعنی جسوقت حاضر ہوں وقت تقسیم ہونی میراث کی اُولُوا الْقُرْبٰى رشتہ دار میت کی وَالْيَتٰمٰى اور یتیم لڑکے کہ میراث سے بیگانہ ہوں
وَالْمَسٰكِيْنُ اور محتاج لوگ فَارْزُقُوْهُمْ پس روزی دو تم اونکو کچہ مِّنْهُ اوس مال میراث میں سے یعنے اگر وقت تقسیم میراث کی یہ لوگ آجاویں تو اوس میں
سے کچہ اونکو بہی دو کہ دل اونکی خوش ہو جاویں وَقُوْلُوْا لَهُمْ اور کہو تم واسطی اونکی قَوْلًا مَّعْرُوْفًا بات نیک کہ باعث اونکی خاطر کی خوشی کا ہو کہ اونکی
واسطی دعائے خیر کریں اور اونکو دیویں تو کہاں اپنا اوپر منت نہیں اور کہتے ہیں کہ یہ آیت منسوخ ہے میراث کی آیت سے لیکن اسکا جواب ہے منسوخ نہیں جواز اور استحباب اوسکا

خدا اسکا بیان کرتا ہے کہ تم کو چاہئے کہ یتیموں پر مہربانی کرو اور اس کا خوف کرو کہ اگر تمہارا اولاد ننھے ننھے بچے تمہارے پیچھے باقی رہ جائیں تو دیگر کوئی مہربانی کرے اور رحم کرے چنانچہ فرماتا ہے
وَلْيَخْشَ الَّذِينَ اور چاہئے کہ ڈریں خدا سے وہ لوگ کہ لو ترکوا من خلفهم اگر چھوڑیں پیچھے اپنی ذریة ضعافا اولاد ناتوان عاجز کو کہ وہ ننھے ننھے بچے ہوں خافوا علیهم خوف کریں
اوپر اولاد کے اپنی تو شہ نہیں اور ضائع ہو جاویں یعنی جیسا کہ تم اپنی اولاد کو ہرگز نہیں چاہتے ہو کہ تمہارے بعد بیکس ضائع ہو جائیں کوئی اوپر رحم کرے نہیں ہے تم اپنی اولاد کی بہ ناد
عاجز رہ جاویں تو خوف کرو لوگوں کے یتیموں پر شفقت اور مہربانی کرو کہ بعد تمہارے لوگ تمہارے یتیموں پر مہربانی کریں فلیتقوا الله پس چاہئے کہ ڈریں عذاب خدا سے یتیموں کی آزار دینے
میں ولیقولوا اور چاہئے کہ کہیں یتیموں سے قولا سدیدا بات درست جیسے کہ اپنی اولاد سے کہتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ جس وقت لوگ بیکس مرنے کی وقت سے پاس جاتے ہیں
تو وصیت کہتے تھے کہ تو اپنا اسباب اللہ کی راہ میں خرچ کر ڈال کیونکہ تیری اولاد کا خدا حافظ ہے اور پرورش کرنے والا ہے حق تعالی نے اوسکو منع کیا اور دو آیت نازل کی اور بعد خدا تعالی نے یتیموں کا بیوجہ
شرعی کھانے سے منع کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ تحقیق جو لوگ کہ کھاتے ہیں مال یتیموں کے اور ظلم کرتے ہیں ظُلْمًا ظلم سے یہ مفعول مطلق
ہے فعل محذوف کا اور تقدیر اوسکی یظلمونهم ظلما ہے اور یا تمیز ہے یعنی جو لوگ کہ کھاتے ہیں مالوں کو یتیموں کی از روئے ظلم کے إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ سوا
اسکی نہیں کہ کھاتے ہیں بیچ پیٹوں اپنے کی نَارًا آگ کو یعنی پر کرتے ہیں اپنے پیٹوں کو اوس چیز سے کہ وہ انکو طرف آتش دوزخ کی کھینچتی ہے وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا اور قریب ہے کہ
داخل ہوں جلتی دوزخ کی آگ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ فرمایا جناب رسول خدا صلعم نے کہ حشر قیامت کی روز ایک قوم کو اوٹھاینگا
کہ آگ اونکی منہوں کی اندر سے نکلتی ہوگی قیامت کے لوگ پہچانینگے کہ کون لوگ ہیں بتلائینگے کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ مال یتیموں کا ظلم سے کھاتے تھے اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت
ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ شب معراج میں آسمان پر گیا تو ایک قوم کو میں نے دیکھا کہ آگ اونکی مونہوں میں ڈالتے ہیں اور پیچھے سے نکلتی ہے میں نے پوچھا کہ اے جبرئیل یہ کون لوگ ہیں
کہا کہ یہ لوگ وہ ہیں کہ جو ظلم سے مال یتیموں کی کھاتے ہیں اور دوسری روایت میں حضرت صادق نے فرمایا کہ کھانیوالا مال یتیم کا قریب ہے کہ وبال اوسکا اوسکو پہنچے دنیا میں
اور آخرت میں دونوں میں کہ امام علیہ السلام نے فرمایا کہ کھانیوالا مال یتیم کا ہوتا ہے بہت بدتر دوزخ میں داخل ہوگا اور یتیم کی مال کی کھانے میں دو عذاب ظاہر میں ایک تو
او پیچھے عذاب دنیا کی قسم قسم کی بلاؤں میں مبتلا ہوا اور آخرت میں دوسری اوسکی آتش سوزان زنگی پر اور اب حق تعالی میراث کی حصوں کو بیان کرتا ہے اور سبب اسکا یہ ہے کہ ایام
جاہلیت میں اسلام سے پہلی جو لوگ کہ زبردست تھے قبیلہ میں وہ میراث کو لیتے تھے اور باقی کے لوگ محروم رہتے تھے اسواسطے خدا تعالی نے تفصیل حصوں کی بیان کیا ہے چنانچہ فرماتا ہے
يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ وصیت کرتا ہے تمکو خدا بیچ اولاد تمہاری کے اگر کوئی مرجائے اور اولاد کو بعد اپنی چھوڑے تو لِلذَّكَرِ واسطے مرد کے یعنی واسطے پسر کے مِثْلُ حَظِّ
الْأُنثَيَيْنِ مانند حصہ دو عورتوں کی ہے یعنی مانند حصہ دو دختروں کی یہ حال ہے کہ اگر کوئی مرجائے اور بعد اپنی اولاد کو چھوڑے تو پسر کا حصہ دختر کی حصہ سے دو چند ہوگا
یعنی دو دو حصہ پسروں کی ہونگی اور ایک ایک حصہ دختر کا ہوگا اور یہ خطاب کل بندوں کی طرف ہے سوا رسول خدا کے غیر ہے اور امت کی طرف ہے البتہ اگر قل کا لفظ اسکی پہلے
ہوتا تو رسول خدا صلعم اس خطاب میں شریک ہوتے اور اب حضرت بھی اس خطاب میں شریک ہیں اور دختر کی اخراج کرنے کی اس خطاب سے کوئی وجہ نہیں ہے اور مرد کی حصہ کی دو چند ہونیکی وجہ عورتوں کی حصہ سے
حدیث میں مذکور ہوئی ہے کہ مرد کی ذمہ جہاد کرنا ہے اور نفقہ عیال کا ہے اسواسطے حصہ اوسکا عورتوں کی حصہ سے دو چند ہوا فَإِن كُنَّ پس اگر ہوں … اولاد مرنے
والی کی سب نِسَاءً عورتیں اور پسر اوسکی اولاد میں کوئی نہو دی وہ عورتیں اولاد اوس مرنیوالی کی فَوْقَ اثْنَتَيْنِ زیادہ دو سے ہوں یا دو ہی ہوں
فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ پس واسطے اون عورتوں کی ہے دو تہائی اوسکا کہ جو چھوڑا ہے اوس مرنیوالی نے اور ایک تہائی جو باقی رہی ہے وہ بھی اون دختروں ہی کو
بطور رد کے پہنچیگا اگر ماں باپ یا اور کوئی وارث اوسکی ہمراہ نہوگا وَإِن كَانَتْ وَاحِدَةً اور اگر ہووے وہ ایک دختر اور اہل سنت نی اوسکو مرفوع پڑہا ہے اور کانت کی
ضمیر مولودہ کی طرف پھرتی ہے کہ اوسکو تامہ … کر کے نکالا ہے یعنی اگر مرنیوالی کی اولاد میں فقط ایک دختر ہو اور ایک دختر سے زیادہ نہو تو فَلَهَا النِّصْفُ پس واسطے
اوس دختر کی آدھا مال مرنیوالی کا ہے اور نصف باقی کا بھی جو رد کی راہ سے دختر کو پہنچیگا اگر کوئی اور وارث قریب ہمراہ اوسکی نہوگا اور اب حق تعالی ماں باپ کے
حصوں کو بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَلِأَبَوَيْهِ اور واسطے والدین مرنیوالی کے اور مرجع ابویہ کا اگرچہ مذکور نہیں ہے لیکن سیاق آیت کا دلالت کرتا ہے کہ وہ میت
کا لفظ ہے یعنی اگر کوئی مرجائے اور اپنی ماں باپ کو بعد اپنے چھوڑے تو لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ واسطے ہر ایک کے اون دونوں میں سے چھٹا حصہ ہے
مِمَّا تَرَكَ اوس میں سے کہ چھوڑا ہے اوس مرنیوالی نے بعد اپنے مال یا جائداد کو لیکن یہ چھٹا حصہ ماں کی واسطے اور چھٹا حصہ باپ کی واسطے ہے إِن كَانَ

ذکر میراث

لَهٗ وَلَدٌ اگر ہووے اوس مرنیوالیکے فرزند ایک یا زیادہ ایکسی مرد ہو یا عورت یعنی اگر کوئی شخص مرجاوے اور باپ اور ماں کو دونوں کو یا ایک کو چھوڑ جاوے اور اولاد کو بعد اپنے چھوڑے
خواہ وہ اولاد مرد ہوں خواہ عورتیں ہوں خواہ ایک ہو اور خواہ ایک سی زیادہ ہوں تو کل ترکہ میں سے اوس مرنیوالی کے چھٹا حصہ باپ کا ہی اور چھٹا حصہ ماں کا ہی اور اگر ان دونوں میں
سی ایک ہی شخص ہی خواہ باپ خواہ ماں تو اوسکا بھی چھٹا ہی حصہ ہی اور باقی ترکہ اولاد کا حق ہی خواہ مرد ہو خواہ عورت ہو ایک ہو یا ایک سی زیادہ ہو اور اگر اولاد میں فقط
ایک دختر ہی تو اوسکو نصف پہونچیگا اور چھٹا حصہ باپ کو اور چھٹا ہی حصہ ماں کو اور اگر اونکو دیکر کچھ باقی رہجائیگا تو وہ بھی بطور رد کے اونکو ہی پہونچیگا ہر ایک کی حصہ کی قدر
اور اگر اولاد میں عورت اور مرد دونوں ہیں تو مرد کے دو حصہ ہونگی اور عورت کا ایک حصہ ہوگا اور اگر کل مرد ہیں یا کل عورتیں ہیں تو برابر اپس میں تقسیم کرلینگی فَاِنْ لَّمْ یَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ
پس اگر نہووے اوس مرنیوالیکی فرزند نہ بیٹا نہ بیٹی اور فقط باپ اور ماں دونوں ہوں وَّوَرِثَهٗۤ اَبَوٰهُ اور وارث ہوں اوس مرنیوالیکی باپ اور ماں اوسکی تو فَلِاُمِّهِ
الثُّلُثُ پس واسطے ماں اوس مرنیوالیکے تہائی حصہ ہی اور باقی کا مالک باپ ہی اور حمزہ اور کسائی نے فلامہ کو ہمزہ اور میم کے کسرہ سے پڑہا ہی اور یہ تہائی حصہ ماں کو اوس وقت
پہونچتا ہی کہ مرنیوالیکے بعد کوئی بہن اور بھائی اوس مرنیوالیکا زندہ نہو فَاِنْ كَانَ لَهٗۤ اِخْوَةٌ پس اگر ہوویں واسطے اوس مرنیوالیکے بھائی بہت یعنی دو بھائی یا ایک بھائی اور
دو بہنیں یا چار بہنیں اور اس سے کم نہوں تو فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ پس واسطے ماں اوس مرنیوالیکی چھٹا حصہ ہی اوس مرنیوالیکی ترکہ میں سے ہر چند اس صورت میں مرنیوالیکی بھائی
بہن کو تو مرنیوالیکے ترکہ میں سے کچھ نہیں پہونچتا ہی لیکن بھائی اور بہن کے ہونی سے ماں کا حصہ تہائی سے چھٹا پہونچتا ہی اور اگر مرنیوالا ایک بھائی اور ایک بہن اپنی پیچھے چھوڑی تو
اوس صورت میں البتہ ماں کو مرنیوالیکی ترکہ میں سے تہائی حصہ پہونچیگا اور ماں کا تہائی حصہ سے چھٹا حصہ ہو جانیکی کئی شرطیں ہیں دو بھائی ہوویں یا ایک بھائی اور دو بہن ہوویں
یا چار بہن ہونگی سواے اوسکی اور بھی ہیں ایک تو یہ کہ وہ بھائی اور بہن میت کی عینی ہوں کہ میت کی اور ان کے ماں اور باپ دونوں ایک ہوں یا علاتی بھائی اور بہن ہوں
کہ میت کا اور اونکا باپ تو ایک ہو اور ماں میت کی دوسری ہو کہ جو بھائی اور بہن کے ماں ہی اور وہ بھائی اور بہن اخیافی میت کی نہوں کہ اگر اخیافی ہونگی تو تہائی
حصہ سے چھٹا حصہ ماں کا نہو جائیگا اور اخیافی بھائی بہن وہ ہیں کہ ماں اونکی تو ایک ہو اور باپ علیحدہ علیحدہ ہوں اور دوسری یہ کہ باپ بھی ہمراہ اونکی موجود ہو اور اگر فقط ماں
ہوگی اور باپ نہوگا تو ماں کا حصہ تہائی سے چھٹا نہو جائیگا اور تیسری یہ کہ بھائی اور بہن کافر اور غلام کبھی نہوں جس وقت ماں آزاد ہو اور چوتھی یہ کہ میت کی مرنے سے
پہلے بھائی اور بہن پیدا ہو چکی ہوں سو اوسکی مرنیکی وقت حمل میں ہو یعنی کہ اگر حمل میں ہونگی تو تہائی حصہ کو چھٹا حصہ نکر سکینگے اور پانچویں یہ کہ وقت مرنے اوس میت
کے بھائی اور بہن زندہ ہوں سو اگر میت سے پہلی ہی مرگئی ہیں تو تہائی حصہ کو ماں کی چھٹا حصہ نکر سکینگے اور چھٹی یہ کہ بھائی اور بہن قاتل میت کی نہوں کہ اگر قاتل ہونگی
اوسکی تو تہائی حصہ کو ماں کے چھٹا حصہ نکر سکینگے اور یہ حصہ جو خدا تعالی کی اولاد اور باپ اور ماں اور بھائی بہن کی ہیں مِنْۢ بَعْدِ وَصِیَّةٍ یُّوْصِیْ پیچھے وصیت سی ہیں کہ یوصی بہا
وصیت کی جاتی ساتھ اوسکی اور ابن کثیر اور ابن عامر اور ابوبکر نے عاصم سے یوصی کو بفتح صاد پڑہا ہی اور باقیوں نے صاد کی کسرہ سے پڑہا ہی یعنی پیچھے وصیت سے کہ وصیت کرے وہ میت
ساتھ اوسکی اَوْ دَیْنٍ یا پیچھے دین سی اگر وہ مرنیوالا ذمہ اپنی کچھ دین رکھتا ہی اور حاصل یہ ہی کہ اگر کوئی مرجاوے اور کچھ مال بعد اپنی چھوڑ جاوے تو پہلے اوسکی مال میں سے کفن
اوسکا دیا جائیگا اور اگر کفن دیکر کچھ باقی رہی تو اوس میں سے اوسکا قرض دینے ہے ادا کیا جائیگا اگر وہ ذمہ اپنی قرض رکھتا ہی اور اگر اوسکا قرض ادا کرکی کچھ باقی رہے تو بعد اسکے
دیکھینگے اگر اوس مرنیوالیے کسیکو کچھ دینے کی وصیت کی ہو اور وہ وصیت تہائی مال میت سی زیادہ کی نہیں ہے تو وصیت کو ادا کرینگی اور اگر تہائی مال سے زیادہ مال کی دینی کی وصیت
کی ہی تو بدون اجازت وارثوں کی تہائی مال سی زیادہ وصیت میں نہ دینگے اور بعد ادا کرنی وصیت کی جو کچھ باقی رہیگا اوسکو سب وارث اپس میں تقسیم کرلینگے اور
اور قرض اور وصیت سی پہلے وارثونکا کچھ حق نہیں ہی میت کی ترکہ میں اور اگر باپ تنہا کو چھوڑا ہی تو وہ کل ترکہ کا مالک ہوگا اور اگر ماں تنہا کو چھوڑا ہی تو وہ بھی کل
ترکہ کی مالک ہوگی اور اب خدا تعالے بیان کرتا ہی کہ ہمنے جو حصوں کی تعیین کی ہی کہ کسیکو زیادہ پہونچایا ہی اور کسیکو کم پہونچایا ہی تم اوسکی فایدہ سی واقف
نہیں ہو چنانچہ فرماتا ہی کہ اٰبَآؤُكُمْ باپ تمہارے وَاَبْنَآؤُكُمْ اور پسر تمہارے لَا تَدْرُوْنَ اَیُّهُمْ اَقْرَبُ نہیں جانتے ہو تم کہ کون اونمیں زیادہ نزدیک
ہی لَكُمْ نَفْعًا واسطے تمہارے از روی نفع کی فایدہ میں باپ یا بیٹا اور نفعًا تمیز واقع ہوا ہی یعنی تم نہیں جانتے ہو کہ وارثوں میں سی وہ کون ہی
کہ جسکا نفع دنیا اور آخرت میں تمکو زیادہ پہونچتا ہی اور ہم جانتی ہیں اسواسطے ہمنے حصوں میں تفریق کی ہی کہ کسیکو زیادہ پہونچایا ہی اور کسیکو کم پہونچایا ہی اور
بعضونکو محروم رکہا اور وہ بھی فرض کیا گیا ہی فَرِیْضَةً مِّنَ اللّٰهِ فرض کرنا اور مقرر کرنا کہ ثابت ہی جانب خدا سی فریضۃ مفعول مطلق ہی فعل محذوف کا اور

حال ہی ہو سکتا ہی وہ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلِیۡمًا حَکِیۡمًا تحقیق کہ خدا ہی جاننی والا ہر ایک کی مرتبہ اور مصلحت کا اور قوتین سی حَکِیۡمًا حکم کرنیوالا حصونکی مقدار کا موافق حکمت کے اور اب خدا تعالی ازواج کی حصونکو بیان کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ وَلَکُمۡ اور واسطی تمہاری ہی ایمرد نِصۡفُ مَا تَرَکَ اَزۡوَاجُکُمۡ آدہا اوسکا کہ چھوڑا ہی جوروں تمہاری نی اِنۡ لَّمۡ یَکُنۡ لَّھُنَّ وَلَدٌ اگر نہووی واسطی اونکی فرزند نہ پسر نہ دختر نہ تمسے نہ دوسری شوہر سے نہ ایک ہو نہ زیادہ ہو نہ تمہاری نطفہ سی نہ تمہاری اولاد کی نطفہ اور شکم سی اور باقیکا ترکہ اوس مرنیوالیکا وارثان نسبی کو پہونچیگا فَاِنۡ کَانَ لَھُنَّ وَلَدٌ پس اگر ہووی واسطی اونکی فرزند اوسی صورت جیسی کہ پہلے بیان ہوا ہی تو اوسوقت فَلَکُمُ الرُّبُعُ مِمَّا پس واسطی تمہاری چوتہائی حصہ ہی اوس میں سے کہ چھوڑا ہی اون بیبیوں نے تمہاری یعنی اگر زوجہ کسیکی مرجاے اور شوہر کو اور اولاد کو بعد اپنی چھوڑی اور وہ اولاد ایک ہو یا ایک سی زیادہ ہو پسر ہو یا دختر ہو اس شوہر سی ہو یا دوسری شوہر سی تو اسصورت میں شوہر کو چہارم حصہ زوجہ کی ترکہ میں سے پہونچیگا اور باقیکا اولاد کو پہونچیگا حاصل اسکا یہ ہی کہ اگر کوئی عورت مرجاے اور اپنی شکم سی اولاد کو نچھوڑی نہ اس شوہر سی نہ دوسری شوہر سی اور سواے اولاد کی کسی اور وارث کو چھوڑی یا نچھوڑی تو اسصورت میں شوہر کو آدہا پہونچیگا زوجہ کی ترکہ میں سی اور اگر اوسصورت میں بعد اپنی اولاد بہی چھوڑی ہی ہمراہ شوہر کے اس شوہر سی یا پہلے شوہر سے تو اسصورت میں شوہر کو چوتہائی حصہ پہونچیگا زوجہ کی ترکہ میں سی اور باقیکا اور وارثونکو پہونچیگا مِنۡۢ بَعۡدِ وَصِیَّۃٍ پیچھی وصیت سی کہ یُّوۡصِیۡنَ بِھَاۤ وصیت کریں ساتھ اوسکی وہ عورتیں تمہاری اَوۡ دَیۡنٍ یا پیچھے قرض سے اگر ذمہ اپنی چھوڑگئی ہوں یعنی یہہ آدہا یا چوتہائی تمکو اپنی زوجہ کے ترکہ میں سے بعد اونکی قرض اور وصیت کی ادا کرنیکی پہونچتا ہی اگر قرض اور وصیت کو ادا کرکے اونکی مال میں سے کچھ باقی بچے اور اگر قرض اور وصیت کی ادا کرنیکی بعد کچھ باقی نرہی تو تمکو اور دوسری وارثون کو کچھ نہ پہونچیگا وَلَھُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَکۡتُمۡ اور واسطی اون جوروں تمہاریکی چوتہائی حصہ ہی اوس میں سے کہ چھوڑا ہی تمنی بعد اپنی کچھ مال اور جایداد سواے زمین کی اِنۡ لَّمۡ یَکُنۡ لَّکُمۡ وَلَدٌ اگر نہووے واسطی تمہاری فرزند نہ پسر نہ دختر نہ اس زوجہ سی نہ دوسری زوجہ سے فَاِنۡ کَانَ لَکُمۡ وَلَدٌ پس اگر ہووی واسطی تمہاری فرزند کہ تمنی بعد اپنی چھوڑا ہو پسر ہو یا دختر ہو ایک ہو یا ایک سی زیادہ ہو اس زوجہ سی ہو یا دوسری زوجہ سی ہو تو فَلَھُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَکۡتُمۡ پس واسطی اون بیبیوں تمہاریکی آٹھواں حصہ ہی اوس میں سی کہ چھوڑا ہی تمنی بعد اپنی کچھ مال سواے زمین کی کہ شوہر کی زمین میں سے زوجہ کو کچھ نہیں پہونچتا ہی اور اس مسئلہ میں درمیان علماء کی اختلاف ہی بعض تو کہتی ہیں کہ زوجہ صاحب فرزند کو زمین میں سے حصہ پہونچتا ہی اور بعضی کہتی ہیں کہ نہیں پہونچتا اسصورت میں احوط یہ ہی کہ زوجہ اور دوسری وارث آپسمیں مصالحہ کرلیں اور زوجہ ایک ہو یا ایک سی زیادہ سب اس چوتہی اور آٹھویں حصہ میں شریک ہونگی کہ اگر زیادہ ہوں تو اونکو نہ پہونچیگا اور پہونچتا حصہ کا اونکو مِّنۡۢ بَعۡدِ وَصِیَّۃٍ پیچھے وصیت سی کہ تُوۡصُوۡنَ بِھَاۤ وصیت کرو تم ساتھ اوسکی اَوۡ دَیۡنٍ یا پیچھے قرض کے یعنی یہہ حصہ زوجہ کو تمہاری مال میں سے اوسوقت دیا جائیگا کہ جسوقت پہلے تمہاری قرض کو اور وصیت کو تمہارے ادا کرلینگے اور قرض اور وصیت کی ادا کرنیکی بعد کچھ باقی رہیگا تو اوس میں سے زوجہ کو آٹھواں حصہ دینگے اور اگر تم قرض اپنی ذمہ کچھ نہیں رکھتی ہو اور نہ کسیکو وصیت کی ہی تو کل مال میں سے زوجہ کو حصہ دیا جائیگا چہارم یا آٹھواں اور باقیکا اور وارثونکو پہونچیگا اور اب خدا تعالی بہائی اور بہن کی حصہ کو بیان کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ وَاِنۡ کَانَ رَجُلٌ اور اگر ہووی کوئی مرد مردہ ایسا کہ یُّوۡرَثُ میراث لیجاتی ہے اوس سے کَلٰلَۃً از روی کلالہ کے اور کلالہ باپ اور بیٹی کی غیر کو کہتی ہیں جانب عرض کے قرب کو نہ جانب طول کے قرب کو جیسکہ بہائی اور بہن کہ یہ جانب عرض کی قریب ہیں اور کلالہ حال واقع ہوا ہی یا تمیز ہے اور کلالہ مصدر ہی اور اگر ناقصہ ہو تو یورث اوسکی خبر ہو جائیگی اور کلالہ بہی اوسکی خبر ہو سکتا ہی اور کلالہ مفعول لہ بہی ہو سکتا ہی یعنی اگر کوئی مرجاے اور وارث اوسکی بہائی اور بہن ہوں اَوِ امۡرَاَۃٌ یا عورت ہووی کہ میراث لیجاوی اوس سے باعتبار کلالہ کے اور بہائی اور بہن اوسکی وارث ہوں وَّلَهٗۤ اور واسطی اوس مرد یا عورت مرنیوالیکے اَخٌ بہائی مادری ہو کہ ماں اوسکی اور اوسکی ایک ہو اور باپ دونوکی علیحدہ علیحدہ ہوں اَوۡ اُخۡتٌ یا بہن مادری ہی ہے ہو تو فَلِکُلِّ وَاحِدٍ مِّنۡھُمَا السُّدُسُ پس واسطی ہر ایک کی اون دونوں بہائی یا بہن میں سی چھٹا حصہ ہی یعنی بہائی کیواسطی بہی چھٹا حصہ ہی اور واسطی بہن کے بہی چھٹا حصہ ہی برابر اگر بعد اپنی فقط بہائی مادری کو چھوڑے یا فقط بہن مادری کو چھوڑے یہہ حصہ اوسکا فرض ہے اور باقی کا ترکہ بہی اونکو بطور رد کی پہونچیگا اگر برادران پدری یا کوئی دوسری رشتہ دار یا پدری نہونگی اور اگر ہونگی تو باقی کا اونکو پہونچیگا فَاِنۡ کَانُوۡۤا اَکۡثَرَ مِنۡ ذٰلِکَ پس اگر ہوویں وہ بہائی یا بہن مادری اَکۡثَر اوس سی یعنی ایک سی زیادہ اوسکا مجموعی

زیادہ ہون تو فَھُم شُرَکَاءُ فِی الثُّلُثِ پس شریک ہین بیچ تہائی حصہ کے یعنے اگر کوئی مرجائے مرد یا عورت اور وہ اپنی بہائی اور بہن کو دونکو چہوڑے یا فقط بہائیونکو چہوڑے یا
فقط بہنونکو چہوڑے کہ یہہ تینون قسم ایک سی زیادہ ہون اور سب مادری ہون تو سب تین اونکو تہائی حصہ پہونچیگا مرد اور عورت سب آپسمین برابر تقسیم کرلینگی اور باقی
یہی بطور رد کی اونکو پہونچیگا اگر برادران پدر مادری یا پدری ہونگی اور اگر ہونگی تو اونکو پہونچیگا مِنْ بَعْدِ وَصِیَّۃٍ پیچہی وصیت کی یُوْصٰی بِھَآ وصیت کی جاتی ہے ساتہ اوسکی اور
اَوْ دَیْنٍ یا پیچہی قرض کے اگر وہ مرنیوالا اپنی ذمہ کچہ قرض رکہتا ہو غَیْرَ مُضَآرٍّ حسب یہ کہ نہ ضرر پہونچانیوالا ہو وہ مرنیوالا وارثونکو وصیت میں کہ تہائی مال سے زیادہ کی
کسیکو وصیت کرے یا ایک وارث کو سارے مال کی جہتکی وصیت کری اور باقیونکو محروم رکہے یا قرض ہو ضرر پہونچانے کو ناحق کیلئے وہ جہوٹا اقرار قرضکا کر جائے تقسیم میراث کی بہتر جہے
وَصِیَّۃً مِّنَ اللّٰہِ وصیت کرنا خدا کی جانب سے ہے کہ مقدار حصونکی تمہارے واسطے بیان کردی ہے اور وصیہ مفعول مطلق ہے وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ اور خدا جاننے والا تمہارے نفع
اور ضرر کا ہے حَلِیْمٌ بردبار ہے کہ جلدی گنہگارونکو عذاب نہین کرتا ہے تاکہ آیندہ کو توبہ کرین وہ تِلْکَ وہ احکام کہ جو اس سورہ مین بیان ہوچکے ہین حُدُوْدُ اللّٰہِ
حدین ہین خدا کی مقرر کی گئی واسطے بندونکی وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ اور جو شخص کہ فرمانبرداری کرے خدا کی اور پیغمبر اوسکی کی کہ اوسکی مقرر کی ہوئی حدون سے تجاوز نہ
کرے اور ان حدون سے باہر نہین اور جو کچہ اوسکا حکم ہے اوسکی مطابق عمل کرے تو یُدْخِلْہُ داخل کریگا خدا اوسکو جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ بہشتونمین کہ جاری
ہین نیچے درختون یا محلون اونکی سے نہرین خٰلِدِیْنَ فِیْھَا ہمیشہ رہنیوالے ہین بیچ اون بہشتونکی وَذٰلِکَ اور یہہ یعنی ہمیشہ بہشتونمین رہنا الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ مراد
پانا بڑا اور رستگاری بزرگ ہے وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ اور جو شخص کہ نافرمانی کرے خدا کی اور پیغمبر اوسکی کی وَیَتَعَدَّ حُدُوْدَہٗ اور گذر جائے حدون اوسکی سے جو کہ
اوسنے مقرر کی ہین کہ وہ احکام حلال اور حرام کی ہین تو یُدْخِلْہُ نَارًا داخل کریگا اوسکو آتش دوزخ مین کہ خٰلِدًا فِیْھَا ہمیشہ رہنیوالا ہے بیچ اوس آتش دوزخ کی اگر
حلال کو حرام جانتا ہے اور حلال کو حرام جانتا ہے وَلَہٗ عَذَابٌ مُّھِیْنٌ اور واسطے اوسکی عذاب ہے خوار کرنیوالا اور اب خدا تعالےٰ بدکار عورت کا حکم بیان کرتا ہے کہ جو ابتدائے اسلام مین
تہا اور بعد اوسکی منسوخ ہوگیا چنانچہ فرماتا ہے کہ وَالّٰتِیْ اور وہ عورتین کہ خواہش نفس سے یَاْتِیْنَ الْفَاحِشَۃَ آتی ہین بدکار سخت کو کہ وہ زنا کرتی ہین مِنْ نِّسَآئِکُمْ
عورتون تمہاری یعنی کہ وہ عورتین شوہر دار ہین فَاسْتَشْھِدُوْا عَلَیْھِنَّ پس گواہ طلب کرو تم اوپر اونکی اونکی زنا کرنے پر اسی احکام شرع کی اَرْبَعَۃً مِّنْکُمْ
چار اپنی مین سے کہ وہ مومنین اور عادل اور بالغ اور عاقل ہون اور وہ اونکی زنا کی گواہی دیوین فَاِنْ شَھِدُوْا پس اگر گواہی دیوین وے چار مرد اونکی زنا پر تو فَاَمْسِکُوْھُنَّ
فِی الْبُیُوْتِ پس تمام رکہو اور نگاہ رکہو تم اون عورتون بدکار کو بیچ گہر اونکی کہ گہرمین اونکو بند رکہو اور باہر نہ نکلنے دو حَتّٰی یَتَوَفّٰھُنَّ الْمَوْتُ یہانتک
روح قبض کرے اونکی موت یعنے ملک الموت اونکی جان کو نکال لیوے کہ وہ گہرہی مین پڑی ہوئی مرجاوین اَوْ یَجْعَلَ اللّٰہُ یا کردیوے خدا یعنے پیدا کرے لَھُنَّ سَبِیْلًا
واسطے اون عورتونکی کوئی سبیل اونکی نجات کی یعنی کوئی ایسا حکم بعد اونکی واسطے جاری کرے کہ وہ اس قید سے رہائی پاوین وَالَّذٰنِ اور جو دو آدمی ایک مرد اور ایک
عورت بے زن اور بے شوہر یَاْتِیٰنِھَا مِنْکُمْ آتی ہین اوس گناہ سخت زنا کو تم مین سے یعنی مومنین تو فَاٰذُوْھُمَا پس اذیت دو تم اون دونون کو کہ ملامت کرو اونکو اس
فعل بد پر فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا پس اگر توبہ کرین وے دونون اوس سے اور درست کرین کام اپنی کو تو فَاَعْرِضُوْا عَنْھُمَآ پس نگذرائی کرو تم اون دونو سے اور آزار اونکو نہ پہنچاؤ
اِنَّ اللّٰہَ کَانَ تَوَّابًا تحقیق کہ خدا ہی توبہ قبول کرنیوالا اپنی بندونکی رَّحِیْمًا مہربان توبہ کرنیوالونپر اور یہ آیت اور اس سے پہلی آیت یہہ دونون منسوخ ہین
ایت الزانیۃ والزانی سی اور بعضے کہتے ہین کہ ایذا دینی سے مراد کوڑے مارنے ہین اسصورت مین دوسری آیت منسوخ نہوگی اِنَّمَا التَّوْبَۃُ عَلَی اللّٰہِ سوائے اسکے نہین
کہ توبہ قبول کرنی واجب ہی اوپر خدا کی موافق وعدہ کی اور خدا تعالےٰ خلاف اپنی وعدہ کی نہین کرتا ہی پس البتہ توبہ کو وہ قبول کرتا ہی اور درگذر کرتا ہی گناہونسے
لِلَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ واسطے اون لوگونکی کہ کرتی ہین وہ بدکاری بِجَھَالَۃٍ ساتہ نادانی اور بیوقوفی کی نہ عناد اور انکار کیجہت سے ثُمَّ یَتُوْبُوْنَ پہر توبہ کرتی ہین
وہ اور رجوع کرتی ہین طرف خدا کی مِنْ قَرِیْبٍ نزدیک سے یعنے مرنی سے پہلی حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ جو گناہ کہ بندہ کرتا ہے اگرچہ عالم ہو اوسکی برائی کا
لیکن حقیقت مین وہ جاہل ہے کہ اپنی نفس کو وہ گناہ کی جہت سی خطرہ مین ڈالتا ہی اور ایک شخص نے جناب امیر علیہ السلام سے پوچہا کہ اگر کوئی شخص بعد توبہ کے گناہ کرے اور پہر توبہ کرے تو
اوسکی قبول ہوتی ہے فرمایا کہ خدا بخشیگا اوسکو اوس شخص نے عرض کی کہ کبتک توبہ قبول ہوتی ہے فرمایا کہ جبتک کہ شیطان اوسکی پاس ہے اور شیطان آدمی سے جدا
نہین ہوتا ہے تا وقتیکہ موت نہ آئے اور من لا یحضرہ الفقیہ مین لکہا ہی کہ جناب رسولخدا صلعم نے خطبہ آخرین مین فرمایا کہ جو کوئی مرنے سے ایک برس پہلی توبہ کرے

خدا تعالے توبہ اوسکی قبول کرتا ہی پہر فرمایا حضرت نے کہ ایکسال بہت ہے معلوم نہین کہ توبہ نصیب ہو یا نہین جو کوئی ایک مہینے پہلے مرنے سے توبہ کرے خدا تعالے توبہ اوسکی قبول کرتا ہے
پہر فرمایا حضرت نے کہ ایک مہینا بہی بہت ہی جو کوئی ایکروز مرنے سے پہلے توبہ کرے خدا تعالے اوسکی توبہ قبول کریگا پہر فرمایا حضرت نے کہ ایکروز بہی بہت ہی جو کوئی مرنے سے ایک ساعت
پہلے توبہ کرے توبہ اوسکی خدا تعالے قبول کریگا اور زجاج سے نقل ہی کہ ذکر جہالت کا اسواسطے ہی کہ اختیار کرنا لذت فانیہ دنیا کا لذت باقیہ آخرت پر محض نادانی ہی پہر جو کوئی اوسے
لذت فانی کے گناہ کو اختیار کرے وہ نادان اور جاہل ہی پس جو کوئی جہالت سے گناہ کرے اور بعد اوسکے توبہ کرے خدا تعالے توبہ اوسکی قبول کرتا ہی اور کہتے ہین کہ رسول خدا صلعم
فرمایا کہ شیطان لعین نے طرف پروردگار کی خطاب کرکے کہا کہ قسم ہے تیری عزت اور جلال کی کہ مین فرزند آدم سے جدا نہونگا یہانتک کہ روح اوسکی تن سے جدا ہو حقتعالے
نے فرمایا کہ قسم ہی مجہکو اپنی عزت اور جلال کی کہ بندہ کی توبہ کی قبول کرنے مین باز نرہون یہانتک کہ روح اوسکی غرغرہ کرنے کو پہونچے اور بعضے کہتے ہین کہ جسوقت کوئی آدمی
مرنے سے پہلے توبہ کرے تو ملائکہ اوسکو بطریق خوشخبری کہین کہ جلد نیکی لوٹی اور جلد نیکی پہونچے درگاہ خدا کی طرف اور وقت موت کا تو معلوم نہین ہے کہ کسوقت آجاے
عاقل کو چاہیے کہ اپنی جہالت سے گذر کر ہر دم اپنی کو دم آخر اور واپسین تصور کرے اور توبہ کرنے سے غافل نہو کہ اگر موت توبہ کرنیکی فرصت ندیگی تو حسرت ہی مین باقی
رہجایگی اور مرنیکے بعد حسرت اور ندامت کچھ فایدہ نہ بخشیگی غافل مشو ہے عاصی با درد و ندم باش ہر دم دم آخری شمر و حاضر دم باش فَأُولَٰئِكَ پس یہ لوگ کہ جو
باعانت توفیق توبہ کرتے ہین يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ توبہ قبول کرتا ہی خدا اوپر اونکی اور گناہونکو اونکی بخشتا ہی اور یہی ہی وفا کرنا وعدہ کا کہ جو فرمایا ہی انما التوبة
على الله وَكَانَ اللَّهُ اور ہی خدا عَلِيمًا جاننے والا نیت خالص توبہ کرنیوالونکا حَكِيمًا حکمت والا کہ توبہ کرنیوالونکو عذاب نکریگا وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ اور نہین ہے توبہ یعنی
نہین ہی قبول کرنا توبہ کا لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ واسطے اون لوگونکے کہ عمل کرتے ہین برے اور اوسپر اصرار کرتے ہین اور گناہ کرنیکے بعد نادم نہین ہوتے بلکہ گناہ
کرنا اونکو برا نہین معلوم ہوتا حَتَّىٰ إِذَا حَضَرَ یہانتک کہ جسوقت حاضر ہو یعنے پہونچے أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ ایکا اونکے کو موت یعنی یہانتک کہ پہونچے کسیکو اون مین
سے موت کہ آثار موتکی وہ دیکہے اور زندگی سے ناامید ہو اور روح اوسکی حلق مین جاکر غرغرہ کرنے لگے اور اوسوقت وہ زندگی سے ناامید ہو کر قَالَ کہے کہ إِنِّي
تُبْتُ الْآنَ تحقیق مینے توبہ کی اب پس اون لوگونکی توبہ قبول نہین ہوتی کہ جو ایسی وقت مین توبہ کرتے ہین وَلَا الَّذِينَ يَمُوتُونَ اور نہ اون لوگونکی جو مرتے
ہین وَهُمْ كُفَّارٌ جسوقت کہ وہ کفار ہین یعنی اگر آدمی حالت کفر مین مرے اور موت کو دیکہکر توبہ کرے تو توبہ اوسکی قبول نہین ہے اور توبہ گنہگار کی پشیمانی ہے
گناہونسے جو کہ پہلے کیے ہین اور آیندہ ارادہ گناہ کرنیکا نہو اور توبہ کافر کی یہ ہے کہ ایمان لاوے خدا اور پیغمبر پر اور اس آخر وقت مین توبہ اسواسطے قبول نہین ہے
کہ جسوقت روح گلے مین پہونچتی ہے اوسوقت وہ تکلیف شرع سے باہر ہوجاتا ہی اور آخرت مین قدم رکہتا ہی اور اسیواسطے آخرت کی لوگونپر تکلیف نہین ہی اور
خدا فرماتا ہی کہ أُولَٰئِكَ یہ لوگ مومنین گنہگار کہ وقت پہونچنے روحکے گلے مین اور آثار موت کی دیکہکر توبہ کرتے ہین یا کفار کہ علامتین عذاب کی وقت مرنیکی دیکہکر
توبہ کرتے ہین یہ وہ لوگ ہین کہ أَعْتَدْنَا لَهُمْ طیار کیا ہی ہمنے واسطے اونکی آخرت مین اپنے عدل سے عَذَابًا أَلِيمًا عذاب دردناک کہ وہ عذاب آتش
دوزخ کا ہی اور اگر ہم چاہین اپنے فضل و کرم سے مومنین کو بخشدین پس آدمی کو چاہیے کہ بہت جلد توبہ کرے اسواسطے کہ موت کا اعتبار نہین ہی معلوم نہین کسوقت
آجاے مرنے سے پہلے توبہ و تقوی ضرور ہے ہر آدمی کو توشہ عقبے ضروری ہے کہ جانتی ہو یا دگی اعمال کی جزا اور پیش حق جاکر جانا ضرور ہے کیون بیراتی کرتی ہو توبہ میں
غافلو + عصیان سے اپنے تمکو تبرا ضروری ہے + توبہ سے چارا اگر موت ناگہان + پہر تو ہمین عذاب کا چکہنا ضرور ہے + مرنیکے وقت جرم سے نادم ہوئے تو کیا + پہلے ہی تمکو موت سے توبہ
ضرور ہے + اور اس آیت سے معلوم ہوا کہ توبہ طلحہ کی کہ اوسنے جنگ جمل مین موت کو دیکہکر توبہ کی تہی قبول نہین ہے اور ایسی ہی زبیر سے بہی توبہ کی مارا
گیا اور کہتے ہین کہ ایام جاہلیت مین اسلام سے پہلے جسوقت کوئی مرجاتا تہا تو اوسکے رشتہ دارون مین سے وہ شخص کہ جو مستحق اوسکی
وہ بیٹی کہ سوتیلی تمہاری کی زوجہ بیوہ کی سرپر کپڑا ڈالا اوسی مہر شوہر متوفی پر اوس عورت کو اوسکی اپنی زوجہ بنالیتا تہا اور اپنی تصرف مین لاتا تہا اور اگر چاہتا
الْأُخْتَيْنِ درمیان دو بہنون کے تو نکاح کرکے مہر اوسکا اوس شخص سے لیتا تہا اور اپنی خرچ مین لاتا تہا یا اوس عورت کو قید مین رکہتا تہا یہانتک کہ جو میراث کہ
کی بہن سے بہی یہی حال ہی پہونچے تہے وہ میراث اوس مرد کو دیکر وہ عورت قید سے رہا پاتی تہی یا وہین مرجاتی تہی اور میراث اوسکی وہ مرد اوسکی شوہر کا رشتہ دار
گذرا ہی پہلی اسکے کہ ممانعت سے اسلام مین بہی یہی عادہ جاری تہا یہانتک کہ ابوقیس ابن اسلت نے وفات پائی اور مسماۃ کبیشہ زوجہ اوسکی باقی رہی تو بیٹا اوسکا محصن
جاہلیت مین یا ممانعت سے پہلے ہو گیا

بن قیس کی پہلے زوجہ سے تہا اوس عورت کی سر پر کپڑا ڈالکر اپنی تصرف مین لایا اور اوسکو تنگ کرتا تہا اور کہتا تہا کپڑا اوسکو نہین دیتا تہا کبیشہ نی جناب پیغمبر خدا
صلعم کی سرکار مین حاضر ہوکر نالش کی حضرت نی فرمایا کہ تو اپنی گہر کو جا جو کچہہ تیری مقدمہ مین وحی نازل ہوگی تجہکو مین اطلاع اوسکی کر دونگا اور بعد اوسکی اور عورتین بہی
کی جو کہ اس بلا مین مبتلا تہی دوسری روز حضرت کی خدمت مین حاضر ہوکر اور حضرت سی عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم سب مثل کبیشہ کی اس مصیبت مین گرفتار ہین
حق تعالی نے اپنی شفقت اور مہربانی سے یہ آیت نازل کی کہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ای وہ لوگ کہ ایمان لائی ہو لَا یَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ نہین حلال ہی اے
تمہارے یہ کہ وارث ہو تم عورتونکی كَرْهًا زبردستی سی کہ اونکو بند کر اونکی شوہر کی میراث کی طمع سی اور ان ترثوا تاویل مصدر کی فاعل لایحل کا ہی اور کرہا محل حال مین ہی
اور حمزہ اور کسائی نی کرہا کو بضم کاف پڑہا ہی اور باقیون نی بفتح کاف وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اور نہین حلال ہی واسطی تمہاری یہ کہ منع کرو تم اونکو اسکا عطف ترثوا پر ہے
اسواسطی بتاویل مصدر یہ بہی فاعل لایحل کا ہوگا یعنے اور نہین حلال ہے واسطی تمہاری مومنین یہ کہ منع کرو تم عورتونکو اور بعضو اگر نہی کا صیغہ ہو تو یہ معنی ہونگی کہ اور منع
کرو تم اون عورتونکو ای مومنین نکاح کرنے لِتَذْهَبُوْا تاکہ لیجاؤ تم اونسی بعد اونکی مرنیکے بِبَعْضِ مَاۤ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ بعض وہ چیز کہ دی ہے تمنے
اونکو یعنے تم جو اون کو نکاح کرنے سے منع کرتی ہو اسواسطی کہ جو کچہ تمنی اونکو مہر دیا ہی اونکی مرنیکی بعد وہ سب واپس لیلو یا اگر د اور بعضی کہتی ہین کہ خطاب شوہرونکی طرف
ہی یعنی ای شوہرو تم اون عورتونکو تنگ نکرو کہ وہ مجبور اور ناچار ہوکر مہر اپنی تمکو دیوین تاکہ مہر دیکر تمہارے پاس تنگ کرنیسے رہائی پاوین اور حضرت صادق علیہ السلام نی فرمایا ہے
کہ بعضی آدمی اپنی زوجہ کو مارتی تہی تاکہ اوس سے مہر لیلوین خدا نے اونکو منع کیا اِلَّاۤ اَنْ یَّاْتِیْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ مگر یہ کہ عمل مین لاوین بدکاری ظاہر کہ وہ نافرمانبرداری تمہارے اور
حقوق زوجیت کے نہ بجالانا ہے اس صورتمین جائز ہی تمکو کہ اونسی خلع کرلو اور کچہ اونسی لیکر اونکو طلاق دو اور حضرت باقر علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ مراد فاحشہ سی زنا فرمایا
ہی اور ابن کثیر نی اور ابوبکر نی عاصم سی مبینة کو بفتح یا پڑہا ہی اور باقیون نی بکسر یاء وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ اور زندگانی کرو تم اون عورتونکی ساتہہ نیکی کی کلام کرنیمین
اور روٹی کپڑا دینی مین بلکہ سب امور مین خوش خلقی سی رہو جسطرحسی کہ خلاق تمکو حکم کیا ہی فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ پس اگر کراہت کرو تم اون عورتونسی اور اونکی صحبت سے ناخوش ہو
تو فَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَیْـًٔا پس قریب ہے کہ کراہت جانو تم ایک شی کو وَّیَجْعَلَ اللّٰهُ اور کردی خدا واسطی تمہارے فِیْهِ خَیْرًا كَثِیْرًا اوسمین اور اوسکی خیر کثیر یعنی اگر تم اونکی صحبت
سے ناخوش ہو تو اونکی طلاق دینی مین جلدی مت کرو بلکہ صبر کرو کہ صبر کرنیمین تمکو ثواب حاصل ہو یا خدا تعالی اونسی تمکو کوئی فرزند عطا کری پس چاہیے
کہ بوجہ کراہت کی تم اونسے مفارقت مت کرو بلکہ تمہاری نظر اوس امر کیطرف چاہیے کہ جسمین بہلائی تمہارے دین کی ہو اور کہتی ہین کہ ابتدای اسلام مین اگر کوئی شخص
کسی عورتسی خوبصورت اور صاحب جمال کو دیکہتا تو اپنی زوجہ کو تہمت بدکاری اور فحش کے کرکی اوسکو آزار پہونچاتا تہا اور رنج اور تکلیف دیتا تہا یہانتک
کہ وہ عورت تنگ ہوکر اپنی مہر سی درگذر کرتی تہی اور وہ مرد اوسکو طلاق دیتا تہا حق تعالی نی اس فعل کو منع فرمایا اور فرمایا کہ وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اور اگر
ارادہ کرو تم اور چاہو تم بدون قصور اور بدون نافرمانی اور مخالفت عورتون اپنی کی اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ بدلنا زوجہ اپنی کا مَّكَانَ زَوْجٍ جگہہ زوجہ
دوسری کی یعنی پہلی زوجہ کو چہوڑکر دوسری زوجہ کرنی چاہو اور پہلی زوجہ کو بدون علاوہ نہ قصور کے طلاق دو اور دوسری عورتسی کسی طمع سی نکاح کرنا چاہو وَّ
اٰتَیْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ اور دیا ہو تمنی کسیکو اونمیں سے یعنے زوجہ پہلی کو جسکی طلاق کا تم ارادہ رکہتی ہو اوسکو دیا ہو تمنی قِنْطَارًا مال کثیر اوسکی مہر مین فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ
شَیْـًٔا پس نہ لو تم اوس مال میں سے کچہ نہ بہت نہ تہوڑا اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا کیا لیتی ہو تم اوس مال کو بہتان کرکی وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا اور گناہ اور حرام ظاہر
سے اور بہتانا اور اثما حال ہی وَكَیْفَ تَاْخُذُوْنَهٗ اور کیونکر لوگی تم اوس مال مہر کو اون عورتون سے وَقَدْ اَفْضٰى بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ اور حال
یہ کہ تحقیق پہونچا ہی بعض تمہارا طرف بعض کے اور ایک نی دوسری سے صحبت کرکے فایدہ اوٹہایا ہی اور حق صحبت اور مجامعت درمیان مین ہی وَّاَخَذْنَ
مِنْكُمْ مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا اور لیا ہے اون عورتون نے تمسے پیمان سخت کہ ایجاب و قبول نکاح کا واقع ہوا ہی اور حضرت باقر علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ میثاق وہ
عہد ہی کہ جو لیا گیا ہی شوہر سی وقت واقع ہونی صیغہ نکاح کی کہ رکہنا عورتکو خوش خلقی سے اور چہوڑ دینا اوسکو نیکی سی اور رسول خدا صلعم نی فرمایا ہی کہ لیا ہے
تمنے عورتونکو باعانت خدا اور حلال کیا ہی تمنی اونکی فرجکو بکلمہ خدا اور کہتی ہین کہ جسوقت ابو قیس انصاری مرگیا تو اوسکی بیٹی نے اپنی باپ کے دوسری زوجہ
نکاح کرنا چاہا اوس عورت نی کہا کہ مین تجہسی کیونکر نکاح کرون کہ مین تجہکو اپنا فرزند جانتی ہون اور اس قصہ کو رسول خدا صلعم کی خدمت مین عرض کیا حضرت اوسکی

عورت سے فرمایا کہ تو اپنے گہر مین بیٹہہ مین وحی کا منتظر ہون کہ اسمقدمہ مین نازل ہو خدا تعالیٰ نے یہہ آیت بہیجی چنانچہ فرماتا ہی کہ وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ اور نہ نکاح
کرو تم اوسسے کہ نکاح کیا ہی باپون تمہارے نے مِّنَ النِّسَآءِ عورتون مین سی اور ما کہ کیجگہہ من کے لکہا اسواسطی کہ ماصفیہ ہی اور بعضی کہتی ہین کہ مصدریہ ہے اور مراد مصدر سے
مفعول ہے یعنے منکوحہ اور نکاح عقد اور جماع کی دونونکی معنی مین آیا ہی یعنی جس عورت سی تمہارے باپونے نکاح کیا ہی تم اوسسے نکاح مت کرو کہ مستحق عذاب کے ہوگے اوسے
کہ وہ تمہاری مان ہے اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ مگر جو کچہ کہ تحقیق گذر گیا ہی پہلی اس سے کہ وہ معاف ہی اور اوسپر کچہ عذاب نہین ہی کہ وہ ممانعت کی حکم کے نازل ہونے سے پہلی ہی اور آیندہ کو
ایسا مت کرو اِنَّهٗ كَانَ تحقیق وہ نکاح کرنا زوجہ پدر کا فَاحِشَةً سخت بدکاری اور بڑا گناہ ہی اور پہلی اس سے خدا تعالیٰ کسی آیت کو اسکا حکم نہین دیا ہی بہت سخت گناہ
ہی وَّمَقْتًا اور دشمن رکہا گیا خدا کا اور مومنین کا بلکہ تمام عقلا اور اشراف کا اسواسطے کہ بزرگان عرب اسکو جانتی تہی اور جو فرزند کہ باپ کی زوجہ سے پیدا ہوتا تہا اوسکو
مقیت کہتے تہے یعنی دشمن کہا گیا وَسَآءَ سَبِيْلًا اور برا طریقہ ہی نکاح کرنا باپ کی زوجہ سی اور اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ استثنا منقطع ہے اسواسطے کہ استثنا ماضی کا مستقبل سے صحیح
نہین ہی اور فاعل ساء کا ضمیر مبہم ہی اوسمین کہ تفسیر کرتا ہی اوسکی سبیلاً اور مخصوص بالذم اوسکا محذوف ہی اور اب خدا تعالیٰ اون عورتونکو بیان کرتا ہی جو کہ حرام ہین مردپر
چنانچہ فرماتا ہی کہ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ حرام کی گئی ہین اوپر تمہارے مائین تمہاری امہات کا مضاف محذوف ہی یعنی حرام کیا گیا ہی اوپر تمہارے نکاح ماؤن تمہاریکا
اور تمہارے باپ کی مانکا اور اونکی مانکا اسیطرح اوپر تلک چلی جاؤ وَبَنٰتُكُمْ اور حرام کی گئی ہین بیٹیان تمہاری اور بیٹے کی بیٹی اور دختر کی بیٹی اور تمہاری اولاد کی اولاد
کی سب بیٹیان وَاَخَوٰتُكُمْ اور بہنین تمہاری خواہ بہن حقیقی ہو اپنی مان اور باپ سے خواہ فقط اپنی باپ سے خواہ فقط اپنی مان سے وَعَمّٰتُكُمْ اور پہوپہیان تمہاری
اور باپ اور دادا اور دادی کی اور مان اور نانا اور نانی کی سب کی پہوپہیان حرام ہین اوپر تلک چلے جاؤ وَخٰلٰتُكُمْ اور خالائین تمہاری اور باپ اور مان
کی خالا اور دادا اور دادی اور نانا نانی کی سب کی خالہ حرام ہی وَبَنٰتُ الْاَخِ اور بیٹیان بہائی کی اسیطرح کہ بہائی ہو برادر پدری مادری ہو یا برادر پدری فقط
ہو یا برادر مادری فقط اور بہائی کی اولاد کی بیٹیان اسیطرح نیچی تک چلی جاؤ یہ سب حرام ہین وَبَنٰتُ الْاُخْتِ اور بیٹیان بہن کی اوسیطرح جسے کہ بہائی کی بیٹیان
حرام ہین اوسی قیاس پر بہن کی بیٹیان حرام ہین یہ سات عورتین نسبی حرام ہین اور سات عورتین سببی جو حرام ہین اونکو بیان کرتا ہی اور فرماتا ہی کہ وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْ
اَرْضَعْنَكُمْ اور حرام کی گئی ہین مائین تمہاری جنہونے کہ دودہ پلایا ہی تمکو مثل مادران نسبی کی وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ اور بہنین تمہاری دودہ پینی کی جہت سی
وہ عورت کہ اوسنے اور تمنے کسی ایک عورت کا تم دونونے دودہ پیا ہو اور فرمایا ہی رسول خدا صلعم نی کہ جو عورت کہ نسب سے حرام ہے وہ عورت دودہ پینی کی جہت سی
حرام ہی وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ اور حرام کی گئی ہین مائین عورتون تمہاریکی کہ جو خوشدامن تمہاری ہین اسیطرح اوسکی مان اور اوسکی نانی اوپر تک چلی جاؤ وَرَبَآئِبُكُمُ
الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ اور گیلڑین تمہاری جو کہ بیچ گودون تمہاریکی ہین کہ تم اونکی پرورش کرتی ہو اور ربائب جمع ربیبہ کی ہی اور ربیبہ اوسکو کہتی ہین
کہ اوسکی مان کا دوسرا شوہر اوسکی پرورش کرتا ہی یعنی تمہاری جورو کی بیٹیان جو کہ دوسرے شوہرون سے ہین لیکن وہ گیلڑین مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ
بِهِنَّ اون عورتون تمہارے مین سے ہون کہ مجامعت کی ہے تمنے ساتہہ اونکی دخول سے مراد یہان مجامعت ہے پس عورت کی بیٹیان دوسرے شوہر سے
حرام ہین کہ جسسے تمنے مجامعت کی ہے اور حدیث مین وارد ہوا ہی کہ اوسکی سب بیٹیان حرام ہین خواہ گود مین ہون خواہ گود مین نہو اور نسل ممنوعہ
اور مملوکہ کی بیٹیان بہی اسیطرح حرام ہین فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا پس اگر نہو تم کہ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ مجامعت کی ہو تمنے ساتہہ اونکی تو فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ
پس نہین گناہ ہی اوپر تمہاری اگر اونکی بیٹیونسے نکاح کرو وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ اور حرام کی گئی ہین جوروین بیٹیون تمہاریکی الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ
وہ بیٹے کہ پشتون تمہاریسی یعنی نطفہ تمہاریسی ہین اور ایسی ہی پوتے اور نواسے کی جورو بہی حرام ہی وَاَنْ تَجْمَعُوْا اور حرام ہی یہ کہ جمع کرو تم بَيْنَ
الْاُخْتَيْنِ درمیان دو بہنون کی یعنے اپنی جورو کی بہن سے نکاح مت کرو جب تک کہ جورو زندہ ہی اور اوسکو طلاق نہین دی ہے اور زن ممنوعہ
کی بہن سے بہی یہی حال ہی اور لونڈی کی بہن سے بہی نکاح کرنا جائز نہین ہے اور اگر کریگا تو لونڈی حرام ہو جائیگی اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ مگر جو کچہ تحقیق
گذرا ہی پہلی اس سے کہ ممانعت سے پہلے جو دو بہنونکو اپنی نکاح مین جمع کیا ہی وہ معاف ہی اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا تحقیق کہ خدا ہی بخشنی والا اور عمل کرام
جاہلیت مین یا ممانعت سی پہلے کیا ہی رَّحِيْمًا مہربان ہے کہ اوس عمل کا کہ جو ممانعت سے پہلے کیا ہے مواخذہ نہین کرتا ہی اور کہتی ہین کہ ماقد سلف سی یہہ مراد ہے

یہ مراد ہی کہ حضرت یعقوب کی دو زوجہ ایسی تہین دونون بہنین تہی اولیا مادر یہودا اور راحیل مادر یوسف اور انکی دین مین جمع کرنا دو بہنونکا جائز تہا وَالْمُحْصَنٰتُ اور حرام کی گئی ہین شوہردار مِنَ النِّسَآءِ عورتون مین سے یعنے شوہردار عورت سے نکاح کرنا حرام ہی اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مگر وہ کہ مالک ہوئی ہین دستہای تمہارے یعنے اگر زن شوہردار کو جہاد کرکی یا اور کسی وجہ سی قید کرکی لائے ہو اور شوہر اوسکا کافر ہے اور یا یہہ کہ اوسکو خرید کیا ہی کسی سی تو وہ تمپر حلال ہی ملک ہونیکی جہت سی بغیر نکاح کرنیکی جہت سی ہے کہ وہ علاقہ زوجیت کا جو اوسمین اور اوسکی شوہر مین تہا وہ جاتا رہا ہی قید کرنی اور خرید کرنیسے اور یہانتک سات عورتین ایسی ہین کہ جو حرام نسبی یہ کل چودہ ہوئے اور اسکی سوا اور عورتین بہی ہین کہ وہ بہی بعض سبب سے حرام ہین اور فقہ کی کتابون مین وہ لکہی گئی ہین اور یہانتک جو کچہ بیان ہوا ہی حرام عورتونکی ذکر مین لکہا گیا اور فرض کیا گیا کِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ لکہا خدا کا اور فرض کرنا اوسکا عَلَيْكُمْ اوپر تمہارے یعنی چاہی کہ تم اوسکی حکم کی حفاظت کرو وَاُحِلَّ لَكُمْ اور حلال کی گئی ہین واسطے تمہارے مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ جو کچہ کہ سوائے ان عورتون مذکورہ حرام کی ہین مگر حرام ہونا ان عورتونکا کہ جو حدیث سے ثابت ہی اور نسب کی جہت سی تو سوائے ان سات نسبیونکی کوئی حرام نہین ہی اور اہل کوفہ نی سوائے ابوبکر کے اور ابوجعفر نے احل کے ہمزہ کو ضمہ سی پڑہا ہی اور باقیون نے فتح سی پڑہا ہی معروف کا صیغہ یعنی سوائے ان عورتون مذکورہ کے حلال کیا ہی خدا نی تمپر عورتونکو اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ یہہ کہ طلب کرو تم ساتہہ مالون اپنی کی اسطرح کہ اونکی مہر مین یا خرید کرنیمین اپنی مال کو خرچ کرو لیکن جسوقت کہ نکاح کرنی مین یا لونڈی کی خرید کرنیمین ہو تم مُّحْصِنِيْنَ پاکدامنی اختیار کرنیوالی بدکاری اور زنا سی یعنی نفس کو نگاہ رکہنی والے غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ نہ زنا کرنیوالے یعنے اپنی مالونکو تم عورتونکی مہر مین خرچ کرو اور ایسی ہی لونڈیون کی خرید کرنیمین صرف کرو لیکن زنا سی محفوظ رہو اور پرہیز کرتے رہو کہ یہہ باعث عذاب کا ہی اور مُحْصِنِيْنَ حال واقع ہوا ہی اور غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ اوسکی صفت ہی اور اب خدا تعالی متعہ کا ذکر کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ پس عورتین کہ متعہ کیا ہی تمنی ساتہہ اونکی مِنْهُنَّ ان عورتون مین سے کہ فَاٰتُوْهُنَّ پس دو تم اونکو اُجُوْرَهُنَّ مہر اونکی کہ مقابلہ مین متعہ کی اور حلال کرنیوالی اوسکی ہین کہ فرض کی گئی ہین فَرِيْضَةً فرض کرنا اور مقرر کرنا تمپر کہ بغیر اوسکی متعہ جائز نہین ہی اور لفظ فما مین مراد اسی عورتین ہین اسواسطی بہ کی ضمیر عورتون کیطرف پہیرے گئے ہی اور فریضۃ مفعول مطلق ہی فعل محذوف کا اور حال بہی ہوسکتا ہی اور مراد استمتاع سے متعہ کرنا ہی عورتونسی اسواسطی کہ بمجرد متعہ کی مہر دینا ہی لازم ہے اور نکاح دائمی مین مہر ذکر نہین ہے بلکہ اوسمین تاخیر جائز ہے اور استمتاع کی لفظ سی جماع مراد نہین ہوسکتا جیسا کہ بعضے لوگ کہتے ہین اسواسطی کہ اگر مراد اوس سے جماع ہووی تو چاہیے کہ جو شخص اپنی زوجہ سی جماع نکرے تو اوسکو مہر مین سی کچہ دینا نہ آئی اور حال یہ ہے کہ اگر جماع نکرے تو نصف مہر اوسکو دینا لازم ہی اسواسطی کہ معنے اسکی اسوقت اسطرحسے ہونگی کہ وہ عورتین کہ جماع کیا ہی تمنی اونسی پس دو تم اونکو اجورہ اونکا پس معلوم ہوا کہ جنسے جماع نہین کیا ہی اونکو کچہہ ندو اور استمتاع کی لفظ سے نکاح بہی مراد نہین ہوسکتا اور اگر نکاح اوس سے مراد ہو تو بمجرد عقد نکاح کل مہر دینا لازم آئی اور حال یہ ہے کہ بمجرد عقد کل مہر دینا لازم نہین ہی بلکہ بعد مجامعت کی کل مہر دینا لازم ہوتا ہی اور استمتاع سے مراد نکاح اسواسطی نہین ہوسکتا کہ اسصورت مین معنی آیت کی یہ ہونگی کہ وہ عورتین کہ نکاح کیا ہی تمنی اونسی پس دو تم اونکو مہر اونکا کہ جو فرض اور مقرر کیا گیا ہی اور حال یہہ کہ بمجرد نکاح مہر فرضی اور مقرر دینا لازم نہین ہے پس معلوم ہوا کہ مراد اوس سے نکاح متعہ ہی کہ جسمین بمجرد متعہ کرنیکی مہر مقرر دینا لازم ہوتا ہی اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ ہم مین سی نہین ہی وہ شخص کہ حلال نجانی متعہ کو اور ایک شخص نی امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کہ مینے سوگند کہائی ہی کہ متعہ نکرون اور اب مین پشیمان ہون فرمایا کہ تو نی سوگند کہائی ہی کہ خدا کی فرمانبرداری نکری قسم ہی خدا کی فرمانبردار اگر نکری تو دشمن اوسکا ہو پس حال اوسکی انکار کرتی والونکا کیا ہوا اور اب اہل سنت کی روایتونکو سننا چاہیے کہ فخر رازی نی تفسیر کبیر مین اور زمخشری نی کشاف مین اور صاحب مدارک نی تفسیر مدارک مین اور زاہدی نی تفسیر زاہدی مین اور جلال الدین سیوطی نے تفسیر در منثور مین اور سوائے انکی اکثر مفسرون نے لکہا ہی کہ یہہ آیت متعہ کی علت مین نازل ہوئی اور فخر الدین رازی نی تفسیر کبیر مین اور زمخشری نی تفسیر کشاف مین اور بغوی نی تفسیر معالم التنزیل مین اور حاکم نی مستدرک مین اور سوائے انکی اکثر علمای اہلسنت نی لکہا ہی کہ یہ آیت اصل مین اسطرح تہی کہ فما استمتعتم بہ منہن الی اجل مسمی فاتوہن اجورہن فریضۃ یعنی پس جو عورتین کہ متعہ کیا ہی تمنی ساتہہ اون عورتون مین سے ایک مدت معین تک پس دو تم اونکو اجورہ اونکا کہ فرض ہی پس جسوقت مدت معین کا ذکر اس آیت مین ہوا تو سوائے متعہ کی اور کچہہ

مراد نہین ہوسکتا نہ نکاح نہ جماع اور بخاری اور مسلم مین اور جمع بین الصحیحین وغیرہ کتب احادیث مین لکہا ہی کہ جابر ابن عبد اللہ وغیرہ اصحاب سے روایت کی ہی کہ ہم کہتے ہین کہ ہم رسول خدا
صلعم کی زمانہ مین ہم متعہ کیا کرتی تہی اور مسلم اور جمع بین الصحیحین مین جابر ابن عبد اللہ انصاری سے روایت ہی فرماتی ہین کہ ہم رسول خدا صلعم کی زمانہ مین اور ابوبکر کی خلافت
مین اور عمر کی خلافت مین متعہ کیا کرتی تہی یہانتک کہ عمر نی متعہ سی منع کیا عمرو بن الحریث کو جسوقت کہ اوسنی متعہ کیا اور تفسیر در منثور مین جلال الدین سیوطی نی لکہا ہی
کہ فرمایا علی بن ابیطالب نے کہ اگر عمر متعہ کو منع نکرتی تو کوئی زنا نکرتا سوائے شقی کی اور نیز اوسی تفسیر نہایہ مین لکہا ہی اور ابن عباس سے روایت ہی فرمایا اونہونے کہ تہا متعہ مگر رحمت
کہ رحم کیا تہا خدا تعالیٰ نی اوسکو نازل کرکے بہت محمد صلعم پر اور اگر نہ منع کرتے اوس سے عمر تو نہ زنا کرتا مگر شقی اور اس روایت مین اگرچہ تصریح عمر کی نام نہین کی ہی لیکن دوسری
روایتون سے ثابت ہوتا ہی کہ نہی کی ضمیر عمر کیطرف پہرتی ہی اور یہ نہین ہوسکتا کہ نہی کی ضمیر رسول خدا صلعم کیطرف پہرے اسواسطے کہ حضرت رحمت خدا کو منع
نہین کرسکتے اور نہ ابن عباس کی شان سے یہ ہی کہ رسول خدا پر اعتراض کرین بلکہ ابن عباس کا اعتراض تو عمر پر اکثر رہتا تہا جیسے کہ عمر کا اعتراض رسول خدا پر رہتا تہا
اور عینی شارح صحیح بخاری نی باب غزوہ خیبر مین ابو سعید خدری اور جابر ابن عبد اللہ سے روایت کی ہی وہ کہتی ہین کہ ہمنے عمر کی نصف خلافت تک متعہ
کیا ہے یہانتک کہ عمر نی متعہ کو منع کیا عمرو بن الحریث کی شان مین اور ہدایہ مین لکہا ہے کہ مالک کی نزدیک متعہ جایز ہے اور بعضی علمای اہل سنت
جو کہتی ہین کہ صاحب ہدایہ نی اس مسئلہ کی بیان مین غلطی کی ہی وہ خود غلطی پر ہین اسواسطے کہ سوائے ہدایہ کی بہت کتابون مین لکہا ہی کہ مالک کی نزدیک متعہ جایز
ہی شرح مقاصد مین اور جامع الرموز شرح مختصر وقایہ مین اور فتاوی قاضیخان مین اور کنز الدقایق مین اور فتاوی تاتارخانیہ مین اور خزانۃ الروایات مین
اور سوای اونکی بہت کتابون مین لکہا ہی کہ متعہ مالک کی نزدیک جایز ہے کیا یہ سب فقہا غلطی پر تہی اور جسوقت مالک کی نزدیک متعہ جایز ہو تو معلوم ہوا کہ رسول خدا نے
اوسکو منع نہین کیا ہے اور سوائے اونکی اور فقہانی عمر کی پیروی سے اوسکو غیر جایز لکہا ہے اور منع کرنا عمر کا متعہ کو مشہور و معروف ہی اور علما اپنی کتابون مین لکہتی
ہین چنانچہ قوشجی نے شرح تجرید مین اور سعد الدین تفتازانی نی شرح مقاصد مین لکہا ہی کہ عمر منبر پر چڑہا اور کہا کہ ای لوگو رسول خدا صلعم کی زمانہ مین تین چیزین
تہی اور مین اونکو منع کرتا ہون اور حرام کرتا ہون اور اون پر عذاب کرتا ہون متعہ عورتونکا اور متعہ حج کا اور حی علی خیر العمل اذان مین کہنا اور شاہ ولی اللہ نی
ازالۃ الخفا مین جابر ابن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ متعہ کیا ہمنے رسول خدا کی زمانہ مین اور ابوبکر کی زمانہ مین پس جسوقت حاکم ہوا عمر آدمیون کا تو کہا کہ قران
تو اپنی جگہہ ہی اور رسول اپنی جگہہ ہی دو متعہ رسول خدا کی زمانہ مین تہی ایک تو متعہ حج اور دوسرا متعہ زنان مین اونکو منع کرتا ہون اور نہین ہین وہ دونون لیکن منع
اونکی اور حاصل یہ ہے کہ مین منکر قران اور رسول نہین ہون لیکن رای میری متعہ کی حرام ہونیکا تقاضا کرتی ہے پس روایات اہلسنت سی ثابت ہوا کہ متعہ
رسول خدا کی زمانہ مین مباح تہا اور وہ منسوخ نہین ہوا یہانتک کہ ابوبکر کی خلافت مین بہی جاری رہا اور عمر نی اپنی خلافت مین اوسکو حرام کردیا اور منسوخ
ہونا بہی اوسکا ثابت ہی چنانچہ تفسیر کبیر وغیرہ کتب اہلسنت مین عمران بن حصین سے روایت ہی کہا کہ نازل ہوئی ہی آیت متعہ کی کتاب خدا مین اور بعد
اوسکی نہ نازل ہوئی کوئی ایسی آیت کہ منسوخ کری اوسکو اور حکم کیا تہا ہمکو رسول خدا نی متعہ کرنیکا اور نہ منع کیا اوسکو اور بعد اوسکی کہا ایک مرد نی اپنی رای سی
جو کچہہ چاہا یعنی عمر نی ہی اوسکو حرام کردیا اور جلال الدین سیوطی نی تاریخ الخلفا مین اولیات عمر کو لکہا ہی اور یہ ہی ثابت ہوتا ہی کہ متعہ عمر کے زمانہ سے پہلے
حرام نتہا عمر نی ہی اوسکو حرام کیا ہی چنانچہ لکہتا ہی کہ اول من حرم المتعہ یعنی عمر اول وہ شخص ہے کہ حرام کیا ہی اوسنی متعہ کو اور صحیح مسلم مین ابو نضرہ سی
روایت ہی کہا کہ ابن عباس تو متعہ کا حکم کرتا تہا اور ابن زبیر متعہ کو منع کیا کرتا تہا مینے جابر سی اسکا ذکر کیا اوسنی کہا کہ متعہ کیا ہی ہمنی رسول خدا کی زمانہ مین اور
بعد اوسکی عمر کہڑا ہوا اور کہا کہ خدا اپنی پیغمبر کو جو چیز کہ چاہتا تہا حلال کرتا تہا اور قران اوسپر نازل ہوا تہا تمام حج اور عمرہ بجا لاؤ جیسی کہ تمکو خدا نی حکم کیا ہی اور ان
عورتون سی نکاح کرو اور جو کوئی تم مین سی مدت معین تک نکاح کریگا یعنی جو کوئی نکاح متعہ کریگا تو مین اوسکو پتہرون سی سنگسار کرونگا اس روایت سی بہی معلوم ہوا کہ متعہ کو
عمر ہی نی منسوخ کیا ہی اور جاننا چاہیی کہ متعہ زنان تو ظاہر ہی اور متعہ حج یہ ہے کہ حج افراد سی پہلے عمرہ تمتع سی بدلنی کو منع کیا ہی جیسی کہ متعہ زنان کو منع کیا ہی
اور سے حلال و حرام کرنا اور حکم خدا کو منسوخ کرنا ایک امر عظیم اور جرم سخت اور موجب طعن کا جو ہی اسواسطی علمای اہلسنت نی برعایت عمر اوسکی دفع کرنی اور توجیہ کرنی
اپنی طرف سے تاویلین اسمین تجویز کی اور قسم قسم کی گفتگو کرنی لگی اول تو یہ متعہ مین گفتگو کی کہ استمتاع کی معنی کو نکاح کوی تو کہتا ہی کہ استمتاع سے مراد نکاح ہے

کوئی کہتا ہی کہ یہ نکاح ہی لیکن حرف صریحا کہا کہ اس معنی میں بعض نے آیت کی درست نہیں رہتی اور روایات بھی متعہ ہی مراد ہونے پر دلالت کرتی ہیں تو متعہ کی حرام ہونیکی واسطے
روایتیں وضع کی اور ان روایتوں کی موضوع ہونیکی وجہ یہ ہے کہ روایتیں متعہ کی مباح ہونیکی تو انکی کتابوں میں اور ہماری کتابوں میں دونوں جگہہ موجود ہیں اور حرمت
کا متعہ کو حرام کرنا اور عمر کی زمانہ سے پہلی مباح رہنا بھی دونوں کی کتابوں میں مرقوم ہی اور حرام ہونا متعہ کا فقط انکی کتابوں میں لکھا ہی اور ہماری کتابوں میں اسکا ذکر
بھی نہیں ہی تو اس سے معلوم ہوا کہ اتفاق تو حق ہی اور جو کہ خلاف اتفاق کی ہی وہ باطل اور موضوع ہے اور تقیہ کا اہلسنت کے مذہب میں اوس زمانہ میں وہم بھی
نہیں ہو سکتا ہی کہ روایتیں حلال ہونیکی متعہ کی تقیہ کی راہ سے وارد ہوئی ہوں لیکن علمائی اہلسنت نے دیکھا کہ قرآن میں تو متعہ کی آیت موجود ہے اور ناسخ اوسکا
قرآن میں موجود نہیں ہی اور جب تک کہ قرآن میں کوئی اوسکا ناسخ نہو تو حرام ہونی متعہ کی روایتوں سے کام نہیں چلتا اسواسطے کوئی تو کہتا ہی کہ متعہ کی آیت الا
الا علی ازواجہم سے منسوخ ہی لیکن یہ بلحاظ مرنا اوسکو کہ یہ آیت مکی ہی اور ہجرت سے پہلے نازل ہوئی ہے اور متعہ کی آیت مدنی ہی اور بعد ہجرت کی نازل
ہوئی ہی اور پہلی آیت پچھلی آیت کو کیونکر منسوخ کریگی اور سوائے اسکی یہہ ہے کہ زن ممتوعہ ہرگز ازواج سے خارج نہیں ہے بلکہ وہ تو ازواج میں داخل ہی اور
جیسے کہ نکاح دایمی کی صیغہ میں انکحت اور زوجت کہتے ہیں ایسی ہی متعہ کی صیغہ میں کہتے ہیں دیکھو صحیح بخاری میں لکھا ہی کہ تزوج المرءۃ بالثوب اور مسلم
میں لکھا ہی کہ فکان احدنا ینکح المرءۃ بالثوب اور تاریخ طبری میں لکھا ہی کہ تزوج زبیر اسماء بنکاح المتعۃ اور ابن زبیر نکاح متعہ ہی سے پیدا ہوئے ہیں
اور تفسیر کشاف میں لکھا ہی کہ زن ممتوعہ ازواجمیں داخل ہے اور یہ جو کہتے ہیں کہ زوجہ وہ ہی کہ جسکی لئی میراث اور نفقہ اور طلاق ہو اور زن ممتوعہ
کی یہ اوصاف نہیں ہیں یہ قول بھی باطل ہی اسواسطے کہ یہ امور زوجہ ہونیکی جہت سے نہیں ہیں بلکہ یہ امور رضامندی رکہنی اور فرمانبرداری کرنے شوہر
کی جہت سے اور موافق ہونی شوہر کی دین کی سبب سے ہیں دیکھو کہ اگر زوجہ شوہر کو ناراض رکھی تو نفقہ اوسکا ساقط ہی اور لونڈی ہو یا کافرہ
ہو جاوے تو میراث بھی نہیں پاتی اور اگر مرتدہ ہو جاوے عورت تو بے طلاق کی بائن ہو جاتی ہی پس معلوم ہوا کہ یہ امور زوجہ ہونیکی جہت سے نہیں ہیں اور
کبھی کہتے ہیں کہ متعہ تین روز کیواسطے مباح ہوا تہا بہلا احکام کہیں معین بھی ہوتی ہیں تین چار روز کیواسطے جب تک کہ پہلی حکم کا کوئی ناسخ نازل
نہو اور رسولخدا کیطرف منسوب کرنا کہ حضرت نے فرمایا ہی کہ میںنے حکم کیا تہا کو متعہ کریں مگر اب خدا نے اوسکو قیامت تک حرام کیا ہی یہ امر تو نہایت سہل ہے
ہر کوئی عربی دان جو کچھ چاہی عربی میں کہہ سکتا ہی اور اگر خدا نے حرام کیا ہے تو جیسی کہ مباح کرنیکی آیت نازل کی تہی ایسی ہی حرام کرنیکی بھی
آیت نازل کرتا اور بڑی دلیل انکی نزدیک یہ ہے اور اکثر یہی کہتے ہیں کہ متعہ اور گوشت خر دونوں جنگ خیبر میں حرام اور منسوخ ہوگئی ہیں لیکن
امام فخرالدین رازی کہ بڑے عالم ہیں سنیوں کی مذہب میں وہ اس قول کی رد میں کہتے ہیں کہ اکثر روایات ایسی ہیں کہ دلالت کرتی ہیں اسامر پر کہ
رسولخدا نے حجۃ الوداع میں یا بروز فتح مکہ متعہ کو مباح کیا تہا اور یہ دونوں روز فتح خیبر کے بعد ہیں پس جسوقت کہ ان دونوں روز میں متعہ مباح ہو
تو فتح خیبر کے روز حرام ہونا بیکار ہی بلکہ غلط محض ہے اسواسطے کہ ناسخ بعد منسوخ کی ہوتا ہی نہ پہلی منسوخ سے اور جو شخص کہتا ہی کہ متعہ کئی دفعہ حلال ہوا
اور کئی دفعہ حرام ہوا یہ قول اوسکا نہایت ضعیف ہی یہاں تک تہا قول فخرالدین رازی کا پس معلوم ہوا کہ خیبر کی روز کا منسوخ ہونا باطل ہی اور بعضے
عمر کے قول میں تاویل کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ انا احرمہما کی معنی انا مبین تحریمہما یعنی میں بیان کرتا ہوں حرام کرنا اون دونوں کا یعنے متعہ حج اور متعہ
نسان کا اول تو غیر معصوم کی قولمیں تاویل جایز نہیں ہی ورنہ ہر ایک کا قول کفر تاویل کرکے درست کر دیا جاتا چنانچہ ملا علی قاری نے اپنی رسالہ میں لکھا ہی اور
سوائے اسکی اس تاویل سے کچھ فایدہ نہیں ہی جو مضمون پہلی تہا وہی اب بھی ہے اگر اسطرح کہتے کہ رسولخدا کی زمانہ میں دو متعہ حلال تہی اور بعد اوسکی حضرت نے
حرام کر دئے تہی اور میں حرام کرتا ہوں اونکو یعنی بیان کرتا ہوں میں حرام کرنا اونکا تو مضائقہ نہ تہا اور یہہ اونکی قول میں کہاں ہی اور رسولخدا
کی زمانہ کا حلال ہونا تو بیان کیا اور حرام ہونا بیان نکیا بلکہ حرام کرنیکو اپنی طرف منسوب کیا اور فقہا جو کہتے ہیں کہ یہہ چیز میری نزدیک حرام ہے
اور یہ چیز حلال ہے تو مقصود اونکا اس سے یہ ہی کہ میرے نزدیک شرع سے اسکی حرمت ثابت ہی اور اوسکی حلت ثابت ہی اور یہہ مقصود اونکا نہیں ہوتا
کہ جو چیز رسولخدا کی زمانہ میں حلال تہی میں اوسکو حرام کرتا ہوں حاصل یہ ہے کہ حلال ہونی متعہ کا آیہ قرآن سے اور روایات صحابہ سے ثابت ہی اور اوسکی حرام

بین طرح طرحکی خلاف بیان کرتی ہین وہ قابل قبول کے نہین ہین اور سوائے اسکی بعضی ایات کو ہیر پہیر کرکی متعہ کی اصل ہی حرام ہونیمین لاتی ہین یہ سب حدیثین متعہ کی
بیان کرکے بڑی بڑے نامی صحابہ کی نام انکو سند کرتی ہین بالحاظ خلیفۂ ثانی اور تفصیل اسکی جواب درسبنا دلیلات اور موضوعات اون لوگونکی شرح تجرید اور ترجمہ تحفۂ اثنا عشر
کی باب فقہیات مین ہین جو کوی چاہی دیکہہ لیوی وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اور نہین گناہ ہی اوپر تمہاری فِيمَا تَرَاضَيْتُم بِهِ بیچ اوس چیز کی کہ راضی ہوئے
تم اپسمین ساتہہ اوس چیز کی مِن بَعْدِ الْفَرِيضَةِ پیچہی مہر مقرر کی ہی کہ اگر چاہو مہر کو کم یا زیادہ کرو اپنی رضامندی سے یا مدت کو بڑہا دو تو کچہ مضائقہ نہین ہے
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيمًا تحقیق کہ خدا ہی جاننی والا تمہاری مصلحتونکا اور اون مصلحتون مین سے ایک متعہ بہی ہی کہ تمہاری واسطی مباح کیا ہی حَكِيمًا حکمت والا ہی کہ
جو کام کرتا ہی موافق حکمت کی کرتا ہی کہ متعہ کو مباح کر دیا اسواسطی کہ لوگ زنا در افلام مین نگرفتار ہون چنانچہ جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ اگر عمر
متعہ کو منع کرتا تو کوئی زنا نکرتا مگر وہ شخص کہ جو شقی ہے اور فرماتا ہی خدا لونڈیون کی نکاح کی تئین کہ وَمَن لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنكُمْ اور جو شخص کہ نہ طاقت
رکہی تم مین سے طَوْلًا تونگری کو یعنی اسقدر مال نرکہتا ہو أَن يَنكِحَ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ کہ نکاح کری پاکدامن عورتون ایمان والیون آزاد سی خواہ نکاح دایمی
خواہ نکاح متعہ تو فَمِن مَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُم پس ان سی کہ مالک ہوئی ہین ہاتہہ تمہاری نکاح کرے مِّن فَتَيَاتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ جوان لونڈیون تمہاری ایمان
لانیوالیون سی یعنی اگر تم عورتون آزاد مومنات سی نکاح کرنیکا مقدور نہین رکہتی ہو تو جوان لونڈیان جو تمہاری ہین اونسی آپسمین نکاح کرو لیکن جو شخص کہ
کسی لونڈی سے نکاح کری تو دوسری کی لونڈی سے نکاح کری اسواسطی کہ اپنی لونڈی سے نکاح کرنیکی حاجت نہین ہی اور خدا تعالی نے اس سورہ مین نکاحون کو
ترتیب سی بیان کیا ہی پہلی تو نکاح دایمی کو بیان کیا فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنی وثلاث ورباع فان خفتم الا تعدلوا فواحدة او ما ملکت ایمانکم ذلک ادنی الا تعولوا
اور بعد اوسکی خدا تعالی نے نکاح متعہ کو بیان کیا واحل لکم ما وراء ذلکم ان تبتغوا باموالکم محصنین غیر مسافحین فما استمتعتم به منهن فاتوهن اجورهن فریضة
ولا جناح علیکم فیما تراضیتم به من بعد الفریضة ان الله کان علیما اور بعد اوسکی لونڈی کی نکاح کو بیان کیا چنانچہ فرمایا کہ ومن لم یستطع منکم طولا ان ینکح المحصنات
المؤمنات فمما ملکت ایمانکم من فتیاتکم المومنات اور آیہ فما استمتعتم به منهن سی نکاح دایمی مراد نہین لے سکتے اسواسطی کہ اسصورت مین خلل نظم قرآنین
لازم آتا ہی اور تحریف واقع ہوتی ہی کہ پہلی آیت مین تو نکاح دایمی کو بیان کر لیا تہا اور اوسکی احکام مذکور ہو گئی تہی اور اس آیت مین نکاح دایمی مراد لیوین تو کلام الہی
مین تکرار لازم آتی ہی ایکہی سورہ مین اور بیچ فخرالدین رازی نی تفسیر کبیر مین متعہ کی جایز کرنیوالونکی طرف سی لکہا ہی اور کوئی نقص در عمر اعتراض اوسپر وارد نہین
کیا ہی اور جیسکہ نکاح دایمی کی طاقت آدمی کو نہین ہوتی ویسی ہی اکثر اوقات متعہ کرنیکی بہی طاقت نہین ہوتی ہی کہ متعہ کی مقابلہ مین عورتین آزاد بہت سامال طلب
کرتی ہین اور اکثر عورتین متعہ کرنیکو راضی نہین ہین اسواسطی خدا تعالی نے نکاح دایمی اور نکاح متعہ کے دونون کیواسطی فرمایا ہی کہ ومن لم یستطع منکم طولا یعنی جسوقت
آزاد عورتکی نکاح دایمی یا نکاح متعہ کی کرنیکی طاقت نہو تو لونڈیونسی نکاح دایمی یا نکاح متعہ کری وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِكُمْ اور خدا زیادہ عالم ہی ساتہہ ایمان تمہاری کی
یعنی ایمان ظاہری پر کفایت کرنی چاہیی نکاح مین حسب اور نسب کے تحقیق کی حاجت نہین ہے بَعْضُكُم بعض تمہارا ہی آزاد اور بندہ حاصل ہوا ہی مِّن بَعْضٍ یعنی
اور نسب تمہارا سبکا ایک ہی کہ تم سب آدم کی اولاد ہو اور یا یہ کہ تم سب ایمان مین شریک ہو فَانكِحُوهُنَّ پس نکاح کرو تم اون لونڈیونسی جسوقت کہ نسب ایمان بیچ
ایک ہے بِإِذْنِ أَهْلِهِنَّ ساتہہ اذن مالکون اونکی کہ لونڈیون کا مہر کم ہوتا ہی اور اونکی نفقہ مین بہی تخفیف ہوتی ہی وَآتُوهُنَّ اور دو تم اون لونڈیونکو جتنی
متنے نکاح کیا ہی أُجُورَهُنَّ مہر اونکی بِالْمَعْرُوفِ ساتہہ نیکی کی کہ اوسمین کچہ کمی اور عذر نکرو مُحْصَنَاتٍ جسوقت کہ پاکدامنی اختیار کرنیوالی ہون وہ لونڈیان غَيْرَ
مُسَافِحَاتٍ نہ زنا کرنیوالیان ہون ظاہر مین وَلَا مُتَّخِذَاتِ أَخْدَانٍ اور نہ پکڑنیوالیان یعنی نہ اختیار کرنیوالیان یارون پوشیدہ کی ہون فَإِذَا أُحْصِنَّ
پس جسوقت نکاح مین گہیرے جائین وہ اور بعضونی احصن کو بفتح ہمزہ اور صاد پڑہا ہی یعنی پس جسوقت نکاح کرین وہ اپنی فرجونکو بسبب نکاح کی فَإِنْ أَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ
پس اگر بیجا لائین وہ بدکاری کو کہ زنا کرینگین تو فَعَلَيْهِنَّ پس لازم ہی اوپر اون لونڈیون کے نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنَاتِ آدہا اوسکا کہ جو کہ
اوپر عورتون آزاد بے شوہر کی ہے مِنَ الْعَذَابِ عذاب مین سے یعنی اگر لونڈی زنا کرے خواہ شوہردار ہو خواہ بی شوہر ہو اوسکو آدہا اوس عقوبت کا
عذاب کا کری کہ جسقدر زن آزاد بی شوہر کو عذاب کرتے ہین کہ زن آزاد بی شوہر زنا کری تو اوسکو سو کوڑی مارنیکا حکم ہی اسصورت مین لونڈیکو اوسکا

ادہی پچاس کوڑی مارنی چاہئین اور اگر بعد اوسکی وہ لونڈی زنا کری تو پہر اوسکی پچاس کوڑی مارنی چاہئین ہر دفعہ کی زنا مین اوسکی پچاس کوڑی مارین اور اگر آٹھوین مرتبہ زنا
کری تو اوسکو قتل کرنا چاہئی اور یہی حکم غلام کا ہی اور اگر زن آزاد شوہر دار زنا کری تو اوسکو سنگسار کرنا چاہئی اور حضرت باقر اور صادق علیہم السلام نی بہی یہی فرمایا ہے
کہ اگر لونڈی زنا کری تو زن آزاد بی شوہر کے نصف حد اوسپر جاری کرنی چاہئی اور فرمایا کہ آٹھوین مرتبہ مین اوسکو قتل کا حکم ہوا ہے اوسواسطے کہ خدا تعالی نی اوسپر رحم کیا ہے
کہ سات مرتبہ بچنی کی اوسکی گلی مین باقی رہی ذٰلِكَ یہہ نکاح لونڈیونکا لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ واسطی اوس شخص کی ہے کہ خوف کری رنج مین پڑنی سی یعنی زنا مین پڑنی سی
جو کوئی خوف کری مِنْكُمْ تم مین سے اوسکی واسطے ہی نکاح کرنا لونڈیونسی وَأَنْ تَصْبِرُوا اور اگر صبر کرو تم لونڈیونکی نکاح کرنے سے تو خَيْرٌ لَكُمْ بہتر ہی واسطی تمہارے کہ لوگ طعن نکرین کہ
یہہ فلانی کی لونڈی کا شوہر ہی اور تمہاری فرزند کو کہین کہ یہہ فلانی کی لونڈی کا بچہ ہی اور انس سے روایت ہی کہ فرمایا رسولخدا صلعم نی جو کوئی چاہی کہ خدا کی نزدیک پاک اور
پاکیزہ جاوے تو چاہیئے کہ آزاد عورتونکو نکاح کیواسطے طلب کرے کہ عورت آزاد درست کرنیوالی گھر کی ہوتی ہی اور کنیز خراب کرنیوالی گھر کی وَاللّٰهُ غَفُورٌ اور خدا بخشنے والا ہے
اوس شخصکو کہ لونڈیکی نکاح کرنی سے صبر نکری رَحِيمٌ مہربان ہی کہ لونڈیونسی نکاح کرنیکا حکم دیا ہی يُرِيدُ اللّٰهُ ارادہ کرتا ہی خدا اور چاہتا ہے لِيُبَيِّنَ لَكُمْ تا کہ بیان
کری واسطی تمہارے احکام حلال اور حرام کی وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِينَ اور ہدایت کری تمکو طریقی ان لوگونکی کہ مِنْ قَبْلِكُمْ پہلے تم سے تہے مثل ابراہیم اور اسمٰعیل
کی پیروی اونکی کرو اور یا جو اہل حق کہ تمسے پہلے تہے تاکہ اونکی روش پر چلو وَيَتُوبَ عَلَيْكُمْ اور توبہ کو قبول کرے خدا اوپر تمہارے کہ احکام کی سختی تخفیف کری اور
گناہونکو تمہارے بخشی وَاللّٰهُ عَلِيمٌ اور خدا جاننی والا ہی تمہاری مصلحت کا حَكِيمٌ حکمت والا ہی کہ جو کچھ حکم کرتا ہی موافق حکمت کی کرتا ہی وَاللّٰهُ يُرِيدُ أَنْ
يَتُوبَ عَلَيْكُمْ اور خدا ارادہ کرتا ہی یہہ کہ توبہ کو قبول کرے اوپر تمہاری یعنی ہدایت کرے طرف اوسچیز کے کہ وہ سبب توبہ کا ہی وَيُرِيدُ الَّذِينَ اور ارادہ کرتی ہین وہ لوگ
کہ اپنی غفلت سی یا عناد سی يَتَّبِعُونَ الشَّهَوَاتِ پیروی کرتے ہین وہ خواہشون نفس کے أَنْ تَمِيلُوا یہہ کہ میل کرو تم اور پہرو تم حق سے اور راہ راست کیطرف
گمراہی کی کہ میل کرو تم مَيْلًا عَظِيمًا میل کرنا اور پہرجانا بڑا کہ بدکاریان کرنے لگو تم اور حرام فعلونکو اختیار کرو تم اور روایت ہی کہ جسوقت آیت بہانجی اور
بہتیجی کی حرام ہونیکی نازل ہوئی تو یہودیونے اعتراض کیا کہ نکاح پہوپہی اور خالہ کی بیٹی کا جائز ہو گیا باوجودیکہ خالہ اور پہوپہی حرام ہین لیکن اگر بہن حرام ہی
تو اوسکی بیٹی کسواسطی حرام ہے اور اس شبہ مین چاہتی تہے کہ مسلمانونکو باطل کیطرف میل دیوین خدا تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ خدا تعالی ارادہ کرتا ہی کہ تمہاری
توبہ قبول کری یعنی توبہ کی سبب کی توفیق دیوے اور وہ چاہتے ہین کہ راہ راست سے تمکو پہیر دیوین يُرِيدُ اللّٰهُ ارادہ کرتا ہی خدا اور چاہتا ہے أَنْ يُخَفِّفَ عَنْكُمْ یہہ کہ
تخفیف کرے سختی احکام نکاح مین اور سخت گیری نکری تمپر اور اسواسطی حکم دیا ہی تمکو پہوپہی اور خالہ کی بیٹیونکی نکاح کا اور لونڈیونکا نکاح تمہاری واسطی جائز کیا
وَخُلِقَ الْإِنْسَانُ ضَعِيفًا اور پیدا کیا گیا ہی آدمی ناتوان کہ عاجز ہی زیادہ تکلیف کی اوٹہانی مین اسواسطی خدا نی اپنی فضل اور کرم سی بہت تخفیف کی ہی احکام مین اور اب
خدا تعالی ایک حکم علیحدہ بیان کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ای وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ نکہاو تم مالون اپنی کو بَيْنَكُمْ
درمیان اپنی یعنی آپسمین ایک دوسرے کا مال نکہاو تم ای مومنین بِالْبَاطِلِ ساتھ باطل کے کہ جو مال حرام ہے اور شرع مین اوسکا کہانا حرام ہی اور جائز نہین ہی اوسکو مت کہاو
جیسے کہ مال غصبی اور سود کے اور چوری کا اور خیانت کا اور قمار بازی کا اور رشوت کا اور معاملہ حرام کا اور جہوٹا دعوی کرکے اور جہوٹی گواہی دیکر اور جہوٹی مقدمہ کو
سچا بنا کر اور سوا اسکی جو کہ شرع مین حرام ہی إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً مگر یہہ کہ ہووے سوداگری یا اور کوئی معاملہ درست اور صحیح موافق شرع کی عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ
رضامندی اور خوشنودی ہر ایک کی سے تم مین سی جو کہ دو شخص آپسمین معاملہ کرنیوالی ہین اور اسطرحکی آیت پہلی بہی گذری ہے اور تجارۃ کو اہل کوفہ نی منصوب پڑہا
ہی اور باقیونے مرفوع اور تجارۃ مستثنی منقطع ہی اور اب خدا تعالی ایک اور حکم کرتا ہے واسطی محافظت جانون کی چنانچہ فرماتا ہی وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ
اور مت قتل کرو تم نفسون اپنونکو ناحق و ناروا کہتی ہین کہ بعضے آدمی جناب رسولخدا صلعم کی ہمراہ جہاد مین جاتے تہے اور بلا اجازت اور بدون حکم حضرت
کی تنہا دشمنوں پر حملہ کرتے تہی خدا تعالی نی اس امر کو منع کیا کہ حکم ہی نفسونکو تم ہلاکت مین مت ڈالو اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مقصود
اس آیت سے یہہ ہی کہ اپنی نفسونکو تم خطرہ مین مت ڈالو کہ جس شخص سی طاقت لڑنیکی نہین رکہتی ہو اوس سے جا کر لڑائی کرو اور بعضی کہتے ہین
مراد اوس سے یہہ ہے کہ نہ قتل کرو تم مومنین کو آپسمین اسواسطی کہ تمام مومنین حقیقت مین بمنزلہ ایک نفس کے ہین اور ظاہر آیت کا دلالت

کرتا ہی اس امر پر کہ یہہ حکم عام ہی کہ نفسونکو اپنی مقام ہلاکت مین مت ڈالو اِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِکُمْ رَحِیْمًا تحقیق کہ خدا ہی ساتھ تمہارے ایمان والو مہربان کہ نہایت رحمت اور شفقت سی تمکو منع کرتا ہی وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ اور جو شخص کہ کری اوسکو کہ جو مذکور ہوا ہی حرام امور دینی سے عُدْوَانًا از روی تعدی کی حد سے گذر کر وَّظُلْمًا اور ظلم سے یعنی اپنی نفس پر ظلم کر کے کہ وہ فعل باعث عذاب کا اپنی نفس پر ہے تو اس صورت مین فَسَوْفَ نُصْلِیْہِ پس قریب ہے کہ داخل کرینگی ہم اوسکو نَارًا آتش دوزخ مین وَکَانَ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ اور ہی یہہ آتش دوزخ مین جلانا اوپر خدا کی یَسِیْرًا آسان اور خدا تعالی آپ اور حکم کرتا ہی کہ اِنْ تَجْتَنِبُوْا اگر پرہیز کرو تم اور دور رہو تم کَبَآئِرَ مَا تُنْہَوْنَ بڑی اون گناہونسے کہ منع کی جاتے ہو تم عَنْہُ اوسی کہ خدا تمکو اون گناہونسے منع کرتا ہے کہ جس وقت تم اون گناہونسے باز رہوگی تو نُکَفِّرْ عَنْکُمْ دور کرینگی ہم تمسی سَیِّاٰتِکُمْ گناہان صغیرہ تمہاریکو اگر تم گناہان کبیرہ سے پرہیز کروگی اور اون گناہونکا تمسی مواخذہ نکرینگی وَنُدْخِلْکُمْ مُّدْخَلًا کَرِیْمًا اور داخل کرینگی ہم تمکو مقام بزرگ مین کہ وہ بہشت ہی اور گناہان کبیرہ مین اختلاف ہی بعضی روایت صادقیہ مین تو یہہ ہے کہ وہ سات ہین لیکن وہ اکبر الکبائر ہین اور وہ کفر ہے قتل ناحق ہی اور والدین کو آزردہ اور ناراض کرنا ہی اور کہانا سود کا ہی اور کہانا مال یتیم کا ظلم سے ہے اور بہاگنا جہاد سی ہی اور بعد ہجرت کی صحرا نشین ہو جانا اور یہہ رسول خدا صلعم کے زمانہ مین تہا اور دوسری روایت مین نا امید ہونا رحمت خدا سے اور بیخوف ہونا عذاب خدا سے اور زن مومنہ شوہردار کو تہمت زنا کی کرنے یہہ بہی کبائر مین لکہا ہی اور حضرت صادق علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ یہہ اکبر المعاصی ہین راوی نے پوچہا کہ کہانا اکل مال یتیم کا ظلم سے زیادہ گناہ ہی یا ترک کرنا نماز کا فرمایا کہ ترک کرنا نماز کا زیادہ گناہ ہی راوی نی عرض کی کہ تمنی ترک صلوۃ کو کبائر مین نہین شمار کیا ہی فرمایا کہ مینے پہلے کونسی چیز کبائر مین بیان کی ہے راوی نی کہا کہ کفر کو بیان کیا ہی فرمایا حضرت نی کہ تارک الصلوۃ کافر ہی جو کہ بغیر سبب و عذر کے نماز کو ترک کرے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ کبائر وہ ہین کہ خدا کا وعدہ قرآن مین دوزخ ہی اور بعضی کہتے ہین کبیرہ وہ ہین کہ جنکی وعدہ دوزخ مین جانیکا حدیث مین آیا ہے لیکن علامہ حلی نی گناہان کبیرہ کو جمع کیا ہی اون سب سی پرہیز کرنا چاہیی اور اکثر اونمین سی یہہ ہین شرک بخدا اور ناامید رحمت خدا سی اور بیخوف ہونا عذاب خدا سی اور ناحق قتل کرنا اور قطع کرنا کوئی عضو مومن کا اور آزردہ کرنا باپ کا اور ماں کا اور رشتہ داروں سی قطع کرنا اور تہمت زنا کی مومنہ عفیفہ کو اور دشنام دینی اور کہانا مال یتیم کا ظلم سے اور بہاگنا جہاد مین سے اور کہانا سود کا اور جادو کرنا اور زنا کرنا اور اغلام کرنا اور چوری کرنی اور قمار بازی کرنی اور راگ کا گانا اور سننا اور باجے کا بجانا اور سننا اور بے سبب واجبات کا ترک کرنا مثل صلوۃ اور صوم اور زکوۃ اور خمس اور حج وغیرہ کی باوجود قدرت کی اور تاخیر حج کی بدون عذر شرعی کی اور جہوٹی گواہی دینی اور گواہی کو پوشیدہ کرنی اور شراب اور نشہ کی چیزین کہانی اور عہد کو وفا نکرنا اور صحرائی ہو جانا بعد ہجرت کے اور دروغ کہنا خدا اور پیغمبر پر اور بہتان کرنا مومن پر اور غیبت کرنی مومن کی اور طعن کرنا مومن پر اور چغلی کہانی مومن کی اور آزار دینا مومن کا اور لعنت کرنی مومن پر اور سنگ کرنا مومن کے رستہ کا اور منع کرنا آب مباح کا مومن سے اور ترک کرنا تمام سنتونکا اور نہ ملاحظہ کرنا بیٹی باپ کا اور باعث ہونا ماں اور باپ کی دشنام دہی کا اور ضرر کرنا وصیت مین اور کہانا مردار کا اور خنزیر کا اور واسطہ ہونا زنا اور اغلام کا اور حبس کرنا عورتونکا اور بیجا حکم کرنا اور نیکی سے منع کرنا اور مطلق جہوٹ بولنا بدون استثنا شرعی کی اور امانت مین خیانت کرنی اور غلام کو عبث مارنا اور عیالکا ترک کر دینا باوجود قدرت کی اور کہانا سونے اور چاندی کی برتن مین اور مرد کو پہننا ریشم خالص کے کپڑیکا اور عورت کو باہر جانا بی اجازت شوہر کے اور اپنی قوم کو اچہا جاننا اور جگہہ کی شگون لینی اور ظلم کرنا اور فریب کرنا مومن سے اور دو زبان ہونا اور حقیر سمجہنا مومن کا اور عیب جوئی مومن کے اور بدگمانی مومن کی اور ڈرانا مومن کا اور کم اور زیادہ کرنا ترازو کا وقت دینی اور لینی کے اور سبک جاننا گناہونکا اور بدکاریکی مجلس مین بیٹہنا اور بدعت کرنی اور بدخوئی کی مجلس مین بیٹہنا اور کہانا حرام کا اور اجنبی عورت کو قصداً دیکہنا اور غصب کرنا مال مومن کا باوجود قدرت ادا کی اور طلب قرضخواہ کی قرض کا ادا نکرنا اور تصویر سایہ دار کا بنانا اور لینا رشوت کا اور خرید اور فروخت کرنا نشہ کی چیزونکا اور اوسکی سوا اور بہی بعضے بعضے گناہ ہین کہ وہ متفرقات کتابونمین مذکور ہین اور مدخلا کو ابو جعفر اور نافع نی بفتح میم پڑہا ہی اور باقیونے بضم میم اور کہتی ہین کہ حضرت ام سلمہ نی جناب رسول خدا صلعم سی عرض کی کہ مرد جہاد کرنیکا شرف رکہتی ہین اور عورتین اوس سے

محروم ہیں اور مرد با وجود لینی غنیمت کی اور کمائی مالکی عورتوں سے دوچند میراث لیتے ہیں کاش ہم بھی مردوں کی زمرہ میں ہوتے تاکہ جہاد کو ثواب سے اور کل میراث کی پاتے
محروم نہوتی اور بعضی کہتی ہیں کہ ایک جماعت عورتوں کی رسولخدا صلعم کے پاس آئی اور ان عورتوں نے کہا کہ یا رسولخدا کیا خدا پروردگار مردونکا اور عورتونکا دونوں کا
نہیں ہی اور تو سب پر خدا کا بھیجا ہوا نہیں ہے فرمایا کہ ہاں خدا پروردگار سبکا ہی اور میں بھی پیغمبر سبکا ہوں تب اون عورتوں نے کہا کہ کیا سبب ہے کہ قرآن میں
مردونکا ذکر کرتا ہی اور عورتونکا ذکر نہیں کرتا ہم خوف کرتی ہیں اس سے کہ ہم میں خیر نہوے اور خدا کو ہمسے کچھ سروکار نہوا اور مرد کہتے تھے کہ ہمکو عورتوں سے دو گنی
میراث ملتی ہی آخرت میں ثواب بھی ہمارا عورتوں سے دوچند ہوگا اور عورتیں کہتی تھیں کہ جیسے کہ میراث ہمکو مردوں سے نصف ملتی ہے ایسی ہی عذاب بھی ہمکو آخرت
میں مردوں سے نصف ہوگا خدا تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی اور فرمایا کہ وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ اور نہ آرزو کرو تم اوس چیز کی کہ بزرگی دی ہے خدا نے
بِهٖ ساتھ اوس چیز کے کہ وہ مرتبہ ہے یا مال ہی بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ بعض تمہاری کو اوپر بعض کے یعنی خدا نے جو بعض کو تم میں سے بعض پر کسی امر میں بزرگی دی
ہی اوسکی آرزو تم مت کرو شاید کہ تمہاری واسطے بہتر نہ ہی اوسکی نہونا ہی بہتر ہو اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ کوئی تم میں سے یہ نہ کہے کہ کاش
جو کچھ فلانا شخص نے پایا گیا ہی مال یا نعمت یا عورت خوبصورت وہ مجھکو دیا جاتا اسواسطے کہ یہ حسد ہی لیکن اسطرح کہنا جائز ہی کہ خداوندا جیسا کہ تو نے
اوسکو دیا ہی مجھکو بھی دی لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ واسطے مردونکی حصہ ہی مِّمَّا اكْتَسَبُوْا اوس چیز میں سے کہ کمائی کی ہے اونہونے مثل جہاد کی اور تمام اعمال نیک کے
وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ اور واسطے عورتونکی حصہ ہے مِّمَّا اكْتَسَبْنَ اوس چیز میں سے کہ کمائی کی ہی اونہونے مثل عفت اور فرمانبرداری شوہر وغیرہ کی پس جسوقت کہ
واسطے ہر ایک کی حصہ مقرر ہے موافق اوسکی کمائی کی تو آرزو دوسرے کی حصہ کی کیوں کرتے ہو اور خدا کا فضل اعمال نیک کر کے لینے چاہو نہ حسد سے وَاسْئَلُوا اللّٰهَ
اور سوال کرو تم خدا سے اور مانگو مِنْ فَضْلِهٖ فضل اوسکی سے یعنی جو کچھ آدمیوں کی پاس ہے اوسکی آرزو مت کرو کہ یہ ہمکو ہوتا بلکہ مثل اوسکی خدا سے طلب کرو
کہ یہ ہمکو اپنی خزانہ کرم سے دیوے اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تحقیق کہ خدا ہی بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ساتھ ہر چیز کی عالم اور جاننے والا کہ کون مستحق اوسکی فضل کا ہی اور فرمایا
رسولخدا صلعم نے کہ خدا تعالیٰ نے دوست رکھا ہی واسطے ذات اپنی کی ایک چیز کو اور دشمن رکھا ہی اوسکو واسطے مخلوق کے دوست رکھا ہی سوال کرنیکو اپنی
ذات سے اور دشمن رکھا ہی مخلوق سے سوال کرنیکو اور نہیں ہے کوئی چیز دوست زیادہ خدا کو اس سے کہ سوال کرے کوئی اوس سے پس چاہیے کہ نہ حیا کرے کوئی
خدا سے سوال کرنے میں اوسکی فضل سے اگرچہ تسمہ جوتی کا ہو اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ جو کوئی نہ سوال کرے اوسکی فضل سے وہ محتاج اور تنگدست
ہو جاویگا اور کہتے ہیں کہ ایام جاہلیت میں اسلام سے پہلے جسکو اپنا متبنٰے اور لے پالک کرتے تھے اوسکو وارثوں میں داخل کر کے میراث میں شریک کرتے تھے
اللہ تعالیٰ نے اس سے منع کیا اور کہتے ہیں کہ جسوقت رسولخدا صلعم نے حضرت علی کو اپنا بھائی کیا اور مہاجرین اور انصار کو آپس میں ایک کو دوسرے کا بھائی
کیا تو مہاجرین اور انصار نے جانا کہ ہم اپنی دینی بھائی سے بھی میراث پاوینگے خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ میراث رشتہ داروں کی واسطے ہے نہ دینی بھائیوں کی واسطے چنانچہ
فرماتا ہی وَلِكُلٍّ اور واسطے ہر ایک کی پیغمبر ہو یا کوئی امت کا آدمی اُمّتی جَعَلْنَا کئی ہیں یعنی مقرر کئی ہمنے مَوَالِيَ میراث لینے والی کہ بسبب قرابت کے اپنا حصہ
لیویں مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ اوس چیز میں سے کہ چھوڑا ہی باپ اور ماں نے اور قریبوں نے لیکن فاطمہ زہرا علیہا السلام کو باپ کی جائداد
میں سے حصہ نہ ملا کیا وہ رسولخدا کے موالیوں میں سے نتھی اور کہتے ہیں کہ ابتدائے اسلام میں ایسا دستور تھا کہ ہر کوئی شخص ایک آدمی
کا ہاتھ پکڑ کر کہتا تھا کہ خون میرا خون تیرا ہی اور دوست تیرا دوست میرا ہی اور دشمن تیرا دشمن میرا ہی تو مجھسے میراث لیجاوے اور میں تجھسے میراث
لیجاؤں اور تو میرا عاقلہ ہووے اور میں تیرا عاقلہ ہوں اور باتونکو قسم کہا کر پختہ کرتے تھے اور اسجہت سے ہر ایک دوسرے کا وارث ہو کر چھٹا حصہ
اوسکی ترکہ میں سے لیتا تھا ایک جماعت صحابہ نے رسولخدا صلعم سے عرض کی کہ ہمنے آپس میں میراث کے لینے کے واسطے عہد کیا ہے مطابق
اوسکے آیت نازل ہوئی کہ وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اور وہ لوگ کہ منعقد اور بستہ کی ہیں تمنے اونسے اَيْمَانُكُمْ قسمیں اپنی فَاٰتُوْهُمْ پس
دو تم اونکو نَصِيْبَهُمْ حصہ اونکا کہ وہ چھٹا حصہ ہی اور اس آیت کا حکم آیہ واولوا الارحام بعضهم اولى ببعض کے حکم سے منسوخ ہو گیا کہ رشتہ دار
ہوتے اجنبی آدمی حصہ نہیں لے سکتے اور والذین عقدت کا عطف والدین پر ہے اور سب قاریوں نے عقدت کو سوائے اہل کوفہ کے عاقدت پڑھا ہے

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تحقیق کہ خدا ہی عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ شَھِیْدًا اوپر ہر چیز کے گواہ یعنی عہد اور پیمان اور قسم پر کہتے ہین کہ حبیبہ دختر سعد بن ربیع انصاری کی اپنی
شوہر کا کہنا نہین مانتی تھی اور فرمانبرداری بھی اوسکی باہر ہو گئی تھی اوسکی شوہر سعد نے ایک طمانچہ اوسکی رخسارہ پر مارا اور وہ اپنی باپ سے شکایت کی وہ اوسکو
ہمراہ لیکر جناب رسولخدا صلعم کی خدمت مین حاضر ہوا اور اوس قصہ کو بیان کیا یہ آیت نازل ہوئی کہ اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ مرد قایم ہوئے ہین عَلَی النِّسَآءِ
اوپر عورتون کی جیسی کہ حاکم قایم اور کارگذار ہوتی مین رعیت پر بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بسبب اوس چیز کے کہ بزرگی دی ہی خدا نے بَعْضَھُمْ بعض انکی کو کہ وہ
مرد ہین عَلٰی بَعْضٍ اوپر بعض کے کہ وہ عورتین ہین کمال عقل اور علم اور جہاد اور نماز جمعہ اور عیدین مین اور سوا اسکی بہت امور ہین کہ مردونکو
عورتون پر اون امور مین خدا نے بزرگی دی ہی وَبِمَآ اَنْفَقُوْا اور بزرگی دی ہی بسبب اوسکے کہ خرچ کیا ہی ان مردون نے عورتون پر مِنْ اَمْوَالِھِمْ اون اپنی مالون سے
مہر اور نفقہ وغیرہ مین اور روایت ہی کہ کسینے جناب رسولخدا صلعم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ کیا بزرگی ہی مردونکو عورتون پر فرمایا کہ جیسی بزرگی پانی کو زمین پر
ہے کہ زمین پانی سے زندہ ہوتی ہی ایسی ہی مردون سے عورتین زندہ ہوتی ہین اور اگر نہوتی مرد تو نہ پیدا کی جاتی عورتین اور اس آیت کو تلاوت فرمایا اور
پہلے اسکے خدا تعالی نے مردون کی فضیلت عورتون پر بیان کی تھی اور اب نیک عورتون کا حال بیان کرتا ہی کہ فَالصّٰلِحٰتُ پس نیک عورتین
شایستہ اعمال قٰنِتٰتٌ فرمانبردار ہین خدا کے اور متابعت کرنیوالی شوہرونکی حٰفِظٰتٌ لِّلْغَیْبِ نگاہ رکھنے والیاں واسطے غیب کے یعنی شوہرونکی
غایب ہونیکے وقت نگاہ رکھتی ہین اپنی عفت اور عصمت کو اور شوہرونکی مالونکو بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ بسبب نگاہ رکھنے خدا کے اون عورتونکو اور ہمین مضمون پر
ہے اور جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ بہتر عورتین مین وہ عورت ہے کہ جسوقت تجھکو دیکھے تو شاد ہووے اور جسوقت تو اوسکو حکم کری تو اوسیوقت وہ بجالاوے
اور جسوقت تو غایب ہو تو اپنی عصمت اور تیرے مال کی حفاظت کری اور اب خدا تعالی حکم بیان کرتا ہی اون عورتونکا کہ جو شوہرونکی فرمانبرداری
نہین کرتی ہین چنانچہ فرماتا ہے کہ وَالّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَھُنَّ اور وہ عورتین کہ ڈرتے ہو تم نافرمانی کرنی اونکی سے بسبب ظاہر ہونے علامات
نافرمانی کی فَعِظُوْھُنَّ پس نصیحت کرو تم اون عورتونکو خوش خلقی سے کہ دل اونکی نرم ہو جاوین اور حقوق زنان شوہر کے اونکو تعلیم کرو اور سمجھاؤ
اونکو نافرمانی شوہر کی بہت سخت گناہ ہے وَاھْجُرُوْھُنَّ اور کنارہ کشی کرو تم اونسے فِی الْمَضَاجِعِ بیچ خوابگاہون کے یعنے اونکے ہمراہ خواب نکرو یا اونکی
طرف سے سونے مین پشت پہیرو اگر تمہاری نصیحت کو وہ نمانین وَاضْرِبُوْھُنَّ اور مارو تم اونکو اگر کنارہ کشی سے بھی تمہاری متابعت نکرین
لیکن ایسا نمارو کہ زخم ہو جائی یا اونکی ہڈی کو صدمہ پہونچے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ مسواک سے مارو فَاِنْ
اَطَعْنَکُمْ پس اگر فرمانبرداری کرین وہ تمہارا اور تمہاری متابعت کو اختیار کرین فَلَا تَبْغُوْا عَلَیْھِنَّ پس طلب نکرو تم اوپر اونکے اور نچاہو
تم سَبِیْلًا کوئی راہ کو آزار دینی کی اور ملامت کرنیکی یعنی اگر تمہاری فرمانبرداری وہ کرین تو پہر اونکو تم نستاؤ اور زیادتی اوپر نکرو اِنَّ اللّٰهَ کَانَ
تحقیق کہ خدا ہے عَلِیًّا بلند اس امر سے کہ ظلم سے راضی ہو کَبِیْرًا بزرگ ہے اس سے کہ مظلوم کے داد کو نہ پہونچے اور اوس سے ڈرنا چاہیے کہ وہ ظلم سے راضی
نہین ہوتا ہے اور تمکو اسقدر عورتون پہ قدرت نہین ہے جسقدر اوسکو تمپر قدرت ہے اگر تم اون عورتون پر ظلم کروگی تو تمکو سزا اوس ظلم کی دیگا وَاِنْ
خِفْتُمْ اور اگر ڈرو تم بسبب ظاہر ہونی علامات نافرمانی کی شِقَاقَ بَیْنِھِمَا برخلافی سے درمیان اون دونون جورو اور خاوند کی اور ناموافقت
کا اونکی خوف ہو تو فَابْعَثُوْا پس بھیجو تم یعنی مقرر کرو تم واسطے دفع کرنی نافرمانبرداری کے حَکَمًا مِّنْ اَھْلِهٖ ایک منصف کو لوگون اوس شوہر کے
سے یعنی اوس شوہر کے کنبہ مین سے جو شخص کہ لیاقت حکم کرنی اور منصف ہونیکے رکھتا ہی اوسکو واسطے فیصلہ کے مقرر کرو وَحَکَمًا مِّنْ اَھْلِھَا اور
ایک منصف کو قبیلہ اوس عورت کے سے کہ وہ بھی مثل اوسکی لیاقت حکم کرنیکی رکھتا ہو اور عورت کے مافی الضمیر کو دریافت کری کہ وہ مفارقت چاہتی ہے
یا ملاقات اور ایسی مرد کا منصف اونکے مرضی کو دریافت کریگا اور اضافت شقاق کی ظرف کیطرف کو یا تو قایم کرنی اوسکی مقام مفعول کے
ہی جیسی کہ یا سارق اللیلۃ یا مقام فاعل کے ہو جیسے کہ نہارہ صایم اور دو منصف جبھی ہی ہو سکتی ہین لیکن کنبے کے آدمیونکا ہونا سنت ہے
کہ وہ اونکی باطن کے حال کو دریافت کر سکتے ہین اسواسطے فرمایا کہ ایک شخص کو مرد کے کنبہ مین سے مقرر کرو اور ایک شخص کو عورت کی کنبہ مین سے

اِنْ یُّرِیْدَآ اگر ارادہ کرین اور چاہین وہ دونون منصف اِصْلَاحًا درست کرنی کار زن شوہر کو تو یُوَفِّقِ اللّٰهُ توفیق دیگا خدا اور موافقت پیدا کریگا
بَیْنَهُمَا درمیان اون دونون کے اور یا یہہ کہ اگر زن و شوہر ارادہ اپنی کام کی درستی کا کرین تو خدا تعالیٰ اونکو توفیق دیگا موافقت کی اور اونمین
اونکی الفت ڈالیگا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تحقیق کہ خدا ہی عَلِیْمًا جاننی والا زن و شوہر کی مطلبون کا خَبِیْرًا خبردار اونکی مقصدونسے اور پہلی آیت خدا تعالیٰ
نی حکم یتیمونکی اور سود نکہانیکی اور زن اور شوہر کی آپسمین زندگانی کرنیکی نازل کی تہی لیکن وہ کچہ فایدہ نہین بخشتی ہین جبتک کہ خدا تعالیٰ کی وحدت
کا اعتقاد نکری اور اوسکو واحد جانکر اور شرک سے تبرا کرکے اوسکی عبادت مین جبتک مشغول نہو اسواسطے خدا تعالیٰ نے بعد اوسکے یہہ آیت
نازل کی کہ وَاعْبُدُوا اللّٰهَ اور عبادت کرو تم خدا کو بوحدانیت وَلَا تُشْرِكُوْا اور شرک کرو تم بِهٖ شَیْئًا ساتہہ اوسکے کسی چیز کو وَبِالْوَالِدَیْنِ
اور نیکی کرو تم ساتہہ باپ اور مان کے اِحْسَانًا نیکی کرنے قول مین اور فعل مین دونون مین اور احسانًا مفعول مطلق فعل محذوف
کا ہے اور تقدیر اوسکی وَاَحْسِنُوْا بِالْوَالِدَیْنِ احسانًا ہے یعنی اور نیکی کرو تم ساتہہ والدین کے نیکی کرنے وَبِذِی الْقُرْبٰی اور نیکی کرو تم ساتہہ قرابتیونکی
اور اونکی ثواب کی روایتین پہلے اسہی سورہ بقر مین گذر گئی ہین وَالْیَتٰمٰی اور نیکی کرو تم ساتہہ یتیمونکی اسکا ذکر بہی پہلی ہوچکا ہے وَالْمَسٰكِیْنِ
اور نیکی کرو تم ساتہہ محتاجون کے اسکی ثواب مین روایتین بہی سورہ بقر مین مذکور ہوگئی ہین وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی اور نیکی کرو تم ساتہہ ہمسایہ صاحب
قرابت کے کہ یہہ دو حق رکہتا ہی حق قرابت اور حق ہمسایگی وَالْجَارِ الْجُنُبِ اور نیکی کرو تم ساتہ ہمسایہ اجنبی کی جو کہ قرابت نرکہتا ہو روایت ہی
کہ ایک شخص نے جناب رسولخدا صلعم سے عرض کی کہ یا رسولخدا دل میرا سخت ہوگیا ہے اور کسیطرحسے نرم نہین ہوتا فرمایا کہ تو اپنی باپ اور مان سی نیکی کر اور
مسکینونکو کہانا دی اور یتیمونکے سر پر ہاتہہ مہربانی کا پہیر اور ہمسایہ یگانہ اور بیگانہ پر بخشش کر اور اونکو رنج مت پہونچا پہر اوسنی عرض کی کہ یا رسولخدا حق
ہمسایہ کا ہمسایہ پر کیا ہی فرمایا کہ اگر وہ تجہکو پکارے تو اوسکو جواب دے اور دستگیری اوسکی کر اور اگر قرض طلب کری تو اوسکو دے اور اگر مصیبت
اوسپر نازل ہو تو پرسا اوسکا دی اور اگر وہ مرجاے تو جنازہ پر اوسکی حاضر ہو اور اپنی دیوار اوسکی دیوار سے زیادہ بلند مت کر اور فرمایا کہ ہمسایہ
تین طرح کے ہوتی ہین ایک تو وہ ہے کہ جو مسلمان اور رشتہ دار ہو اور اوسکے تین حق ہین حق قرابت اور حق اسلام اور حق ہمسایگی اور دوسرا ہمسایہ
وہ ہی کہ جو مسلمان اور ہمسایہ ہو اور اوسکے دو حق ہین حق اسلام اور حق ہمسایگی اور تیسرا ہمسایہ وہ ہی کہ جو نہ مسلمان ہو اور نہ رشتہ دار ہو اور اوسکا
ایک حق ہے کہ وہ حق ہمسایگی ہے اور وہ ہمسایہ اجنبی اور کافر ہے اور دو حق والا ایک اور بہی ہوسکتا ہے اور وہ رشتہ دار کافر ہے کہ ہمسایہ بہی ہو تو ہی
اوسکی بہی دو حق ہین حق ہمسایہ اور حق قرابت اور حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ خوبی ہمسایگی کی یہی نہین ہے کہ اوسکو ایذا ندیوی اور لیکن
خوبی ہمسایگی کی یہہ ہے کہ اپنی ہمسایہ کے آزار دینی پر صبر کرے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ نیکی کرنے ہمسایہ سی زیادہ کرتی ہی رزق
اور آباد کرتی ہے گہرونکو اور زیادہ کرتی ہے عمر کو اور حد ہمسایہ کی حدیث مین وارد ہی کہ چارون طرف سی چالیس گہر تک ہی لیکن علمانی چالیس ہاتہہ
چارون طرف سی لکہی ہین اور فرماتا ہی خدا کہ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ اور نیکی کرو تم ساتہہ صحبت رکہنیوالیکی ساتہہ کروٹ کی یعنی نیکی کرو تم ہمنشین اور ہمصحبت
ساتہہ جسکی ساتہہ اوٹھتے اور بیٹھتے ہو سفر مین یا شہر مین خواہ زوجہ ہو خواہ طالب علمی کا شریک ہو خواہ کسی پیشہ کا شریک ہو یا خادم ہو وَابْنِ السَّبِیْلِ
اور نیکی کرو تم ساتہہ مسافر اور مہمان کے اگرچہ وہ اپنی شہر مین تونگر ہون وَمَا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ اور نیکی کرو تم ساتہہ اونکی کہ مالک ہوئے ہین ہاتہہ تمہارے
یعنی اپنی غلام اور لونڈی پر شفقت اور مہربانی کرو اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ خدا لَا یُحِبُّ نہین دوست رکہتا ہی مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا اور شخصکو جو
اترانیوالا تکبر کرنیوالا کہ والدین پر نیکی نکری اور قریبون اور ہمسایہ پر نیکی کرنیسے ننگ کہے اور اپنی مصحبونسے غرور رکہی اور فخر کرے روایت ہی کہ فرمایا
رسولخدا صلعم نی کہ جو کوئی ہمسایہ کو آزار پہونچاوی اوسنی مجہکو آزار پہونچایا اور جسنی مجہکو آزار پہونچایا اوسنی خدا کو آزار پہونچایا اور بعد اوسکی فرمایا
کہ جبرئیل مجہکو ہمیشہ وصیت کرتا تہا ہمسایہ کی حق مین یہانتک کہ گمان کیا مینے کہ وہ مجہسے میراث لیویگا اور خدا دوست نہین رکہتا ہے اترانیوالا متکبر
نیوالیکو اَلَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ وہ لوگ کہ بخل کرتے ہین وَیَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ اور حکم کرتے ہین آدمیون کو ساتہہ بخل کے مستحقون کو

نہین دیتے ہین اور اور آدمیونکو منع کرتے ہین دینے سے وَیَکْتُمُوْنَ اور پوشیدہ کرتے ہین لوگونسے مَآ اٰتٰھُمُ اللّٰہُ او چیز کو کہ دی ہی اونکو خدا نے
مِنْ فَضْلِہٖ فضل اپنے سے کہ وہ تونگر ہوگئے ہین اور پہر کہتے ہین کہ ہمارے پاس کیا ہی کہ جو ہم کسکو کچھ دیوین اور فرماتا ہے خدا کہ وَاَعْتَدْنَا لِلْکٰفِرِیْنَ
اور طیار کیا ہے ہمنے واسطے کافرونکے جو کہ ہمارے نعمتونکا شکر نہین کرتے ہین اور جو حقوق کہ اونکے ذمہ ہین اونکو ادا نہین کرتے ہین بلکہ اورون
دینے سے منع کرتے ہین اونکے واسطے طیار کیا ہی ہمنے عَذَابًا مُّھِیْنًا عذاب خوار کرنیوالا کہ وہ عذاب دوزخ کا ہے اور فرمایا جناب رسولخدا صلعم نے کہ
نہین بخیل ہے وہ شخص کہ زکوۃ کو مال کے ادا کرے اور قوم کو بخشش کرے اور بخیل وہ شخص ہے کہ زکوۃ کو نہ دیوی اور لوگونکو بخشش نکرے اور حضرت صادق
علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ بخیل تو وہ شخص ہے کہ اپنی چیز مین بخل کرے اور شحیح وہ ہی کہ اپنی مال مین بہی بخل کرے اور دوسرے کے مال مین بہی
آرزو کرے کہ جو کچھ لوگونکے پاس ہے وہ بہی میرے پاس آجاے خواہ حلال ہی خواہ حرام ہی اور جو کچھ خدا نے اوسکو دیا ہی اوسپر قناعت نکرے اور بعضے کہتے
ہین کہ علماء یہود کی شان مین ہے کہ جو محمد صلعم کے فضایل اور صفات کی توریت مین ہین اونکی تلاوت سے بخیلی کرتے ہین اور پوشیدہ کرتے ہین اور
خداتعالے نے بخیلونکی مراد اونکو بہی شمار کیا ہی کہ جو ریا سے دکہلانیکو دیتے ہین اسواسطے کہ بخیل تو کچھ دیتا ہی نہین ہی اور جو کوئی ریا سی دیتا ہی وہ بمنزلہ نہ
کی ہی کہ اوسکا ثواب کچھ نہین ہے تا بخیل اور ریا سے دینے والا دونون ایکطرح کے ہین اور جیسکہ خدا بخیل کو دوست نہین رکہتا ہی ایسے ہی ریا سے
دینے والیکو دوست نہین رکہتا ہی چنانچہ فرماتا ہے کہ وَالَّذِیْنَ اور نہین دوست رکہتا ہی اون لوگونکو اسکا عطف من کان پر ہے یا الذین یبخلون
پر اسواسطے لایحب کے تحت مین یہہ بہی ہے یعنی اور نہین دوست رکہتا ہی خدا اون لوگونکو کہ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ خرچ کرتے ہین وہ مالونکو
اپنی کو رِئَآءَ النَّاسِ واسطے دکہانے آدمیونکے تاکہ آدمی اوسکی دینی کو دیکہکر اوسکی تعریف کرین اور رئاء الناس مفعول لہ واقع ہوا ہی اور بعضے
کہتے ہین کہ مراد اس جماعت سی مشرکین مکہ ہین کہ رسولخدا صلعم کی دشمنی مین لشکرون کو جمع کرتے تہی اور اوسمین خرچ کرتے تہی وَلَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ
اور نہین ایمان لاتے ہین وہ حقیقت مین ساتہ خدا کی کہ اوسکی نام پر دیوین وَلَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اور نہ ساتہ دن آخرت کی کہ اوس دن کی ثواب
کی امیدوار ہون وَمَنْ یَّکُنِ الشَّیْطٰنُ لَہٗ قَرِیْنًا اور وہ شخص کہ ہووے شیطان واسطے اوسکے مصاحب اور یار کہ اوسکو خالص خدا کی نام کا نہ دینے
دیوے فَسَآءَ قَرِیْنًا پس بری ہی وہ شیطان مصاحب اور یار کہ لوگونکو طرف کفر اور گناہ کی لیجاتا ہی اور فرماتا ہی خدا کہ وَمَاذَا عَلَیْھِمْ اور کیا ہوتا اوپر اون
کفار کے یعنی کیا نقصان ہوتا واسطے اونکے لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ اگر ایمان لاتے وہ ساتہ خدا کی وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اور دن آخرت کی اور اعمال کی جزا ملنی کا اعتقاد
کرتے کہ اسمین سراسر فایدہ اور نجات ہی وَاَنْفَقُوْا اور خرچ کرتے ہین وہ خالص خدا کی نام پر اور ریا کو اوسمین داخل نکرتے اور اوسکی نام پر دیتے
مِمَّا رَزَقَھُمُ اللّٰہُ اوسمین سی کہ روزی دی ہی اونکو خدا نے اپنی فضل و کرم سے وَکَانَ اللّٰہُ بِھِمْ اور ہی خدا ساتہ اونکی یعنی خدا اونکی اقوال اور
افعال کو ہی عَلِیْمًا جاننے والا ایسے موافق اونکی اعمال اور افعالکی اونکو جزا دیگا اِنَّ اللّٰہَ لَا یَظْلِمُ تحقیق خدا نہین ظلم کرتا ہی کسی پر مِثْقَالَ ذَرَّةٍ
برابر ذرہ کی کہ بدون جا درنیکو جرم کی کسیکو عذاب کری یا کسکی ثواب مین کمی کری اور مثقال مشتق ثقل سے ہے اور ثقل وزنکو کہتے ہین اور ذرہ سرخ چیونٹے
کو کہتے کہ نہایت چہوٹی ہوتی ہی اور بعضے کہتے ہین کہ وہ ریزہ غبار کا ہوتا ہی اور وہ غبار آفتاب کی روشن دان مین طرح سی پیدا ہوتا ہے اور ریزہ
اوسکا بہت صغیر ہوتا ہی کچھ وزن نہین رکہتا مبالغہ کیواسطے فرمایا ہی کہ خداتعالے اسقدر بہی ظلم نہین کرتا وَاِنْ تَکُ اور اگر ہووے برابر ذرہ کی
حَسَنَةً نیکی بندہ مومن کی اوسکی نامہ اعمال مین تو یُّضٰعِفْھَا چند درچند کریگا خدا اوسکو یعنی اوسکی ثواب کو اور تک اصل مین تکون تہا ضمہ
اوسکا توجزم کی جہت سے ساقط ہوا اور واو التقاء ساکنین سی اور نون کثرت استعمال سی واسطے تخفیف کے اور حسنہ کو ابن کثیر اور نافع
نے مرفوع پڑہا ہی کان کو تامہ مقرر کرکے اور باقیون نے منصوب پڑہا ہی کان ناقصہ سی خبر ٹہیرا کر یعنی اگر نیکی کسی مومن کی ہوگی تو اوسکی
ثواب کو خداتعالے چند درچند کریگا وَیُؤْتِ مِنْ لَّدُنْہُ اَجْرًا اور دیگا خدا نزدیک اپنی سے بدون استحقاق اوس شخص کی اَجْرًا عَظِیْمًا ثواب بزرگ
اپنی فضل اور کرم سے اور ابوعثمان ہندی روایت ہی کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ حقتعالے بندہ مومن کو ایک حسنہ کی عوض ثواب ہزار حسنہ کا دیگا

دیوینگا اور یہ کہتا ہے کہ مجکو یہ سنکر تعجب ہوا ابن سنان نے اُنکی خدمت مین حاضر ہوا اور حضرت کو اوس سے خبر دی فرمایا کہ حقتعالی بندہ مومن کو ایک
حسنہ کی عوض مین دو ہزار حسنہ کا ثواب دیوے اور اگر اسمین تردد ہو تو یہ آیت پڑہو و ان تک حسنۃ یضاعفہا و یؤت من لدنہ اجرا عظیما اور معلوم
ہے کہ خداتعالی جسکو اجر عظیم کہے اوسکی قدر کو سوا اوسکے کوئی نہین جانتا ہو اور اب خداتعالی منکرین کے حال کو بیان کرتا ہے کہ فکیف پس
کیونکر ہوگا حال استو نکا ہول سے اِذَا جِئْنَا جسوقت لاوینگے ہم مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ ہر امت سے بِشَهِيْدٍ ایک گواہ کو کہ وہ پیغمبر اونکا ہوگا اور
اونکی اعتقاد اور افعال نیک اور بد کے گواہی دیگا وَجِئْنَا بِكَ اور لاوینگے ہم تجہکو اے محمد صلعم عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ اوپر اونکو کہ جو تیری امت کے
لوگ ہین شَهِيْدًا گواہ تاکہ گواہی دی تو اونپر موافق اپنے علم کے اور حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ پس کہڑے کئے جاوینگے انبیار
اور اونسے سوال کیا جاویگا کہ تمنے خداتعالی کے پیغام اپنی امتونکو پہونچاوے ہین یا نہین وہ کہینگے کہ ہمنے پہونچادئے ہین پیغام تیرے اپنی امتون کو
اور اونکی امتونسی پوچہینگے تو وہ انکار کرینگے جیسے کہ فرمایا ہے خدا نے فلنسئلن الذین ارسل الیہم ولنسئلن المرسلین اور کہینگے کہ ہمارے
پاس کوئی پیغمبر ڈرانیوالا نہین آیا ہی اور نہ کوئی خوشخبری دینے والا آیا ہی پس سب انبیار ہمارے پیغمبر صلعم کو اپنا گواہ لاوینگے وہ حضرت
انبیار علیہم السلام کے راست گوئی کی اور اون امتونکی منکرین کے جہوٹ کے گواہی دینگے اور ہر امت سے فرماوینگے کہ ہان تمہارے پاس ڈرانیوالا اور
خوشخبری دینیوالا آیا تہا اور خدا ہر چیز پر قادر ہے کہ ہی تمہارے اعضاسی گواہی لادی پیغمبرون کے آنیکے اور خدا کے پیغام پہونچانیکی
اسواسطے خداتعالی فرمایا ہے اپنی نبی کو کہ فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید و جئنا بک علی ہؤلاء شہیدا پس وہ لوگ امتونکی جو کہ منکرین ہین حضرت
گواہی کو رد نکر سکینگے اس خوف سے کہ خدا اونکے موہونپر مہر کردی اور اعضا اونکے گواہی دینگے اونکی اعمال کے اور گواہی دینگے حضرت
اپنی قوم کی اور امت کے منافقون پر اور عہد کے توڑنے پر اور سنتون کے بدلنے پر اور حکم اس آیت کا عام ہے کہ وہ حضرت انبیار کرام ہے اور اپنی
امت کے بہی سچے گواہی دینگے يَوْمَئِذٍ اوس دن کہ جسدن گواہی دی جاویگی يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا دوست رکہینگے وہ لوگ کہ کافر ہوے اور
جانتے ہے وہ لوگ کہ خدا پر ایمان نہین لائے ہین وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ اور نافرمانی کی ہی اونہون نے پیغمبر کی کہ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ کاش برابر
کی جاوے ساتہ اونکی زمین کہ زمین مین وہ دفن کئے جاوین اور مٹی اونکو اوپر ڈالکر زمین برابر کیجاتی اور کبہی زندہ نہوتے وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا اور
نہ پوشیدہ کر سکینگے وہ خدا سے کسی بات کو کہ انبیار اور ائمہ اور اعضا اونکے سب افعال کے اونکی گواہی دینگے اور ایسی ہی حال صاحبان حقوق آل محمد کا
حال ہوگا اور کہتے ہین کہ ایکروز جماعت اصحاب کے عبدالرحمن بن عوف کے گہر مین شراب پیتی تہی اور وقت بیہوشی کی آواز اذان کے سنکر واسطے نماز
کے کہڑی ہوئی اور امام اونکا عبدالرحمن ہوا انہا نہایت مستی ہی اونے سورہ قل یا ایہا الکافرون مین حرف لا کا چار جگہ سے حذف کردیا
اور اوسکو نکہاتب یہ آیت نازل ہوئی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو خدا پر لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ نزدیک ہو تم نماز کو
یعنی نماز کو مت پڑہو تم وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى جسوقت کہ تم نشہ مین ہو اور و انتم کے حالیہ ہے اور سکاری جمع سکران کی ہے یعنی جسوقت تم
نشہ مین ہو تو نماز کو مت پڑہو حَتّٰى تَعْلَمُوْا یہانتک کہ جانو تم اور سمجہو تم کہ مَا تَقُوْلُوْنَ کیا کہتے ہو تم نماز مین اور نشہ سے
مراد عام ہے خواہ نشہ کسی چیز کے کہانے سے ہو اور خواہ نشہ نیند کا ہو کہ آنکہون مین نیند کا خمار بہرا ہوا ایسے حالت مین نماز
کو مت پڑہو یہان تک کہ جانو تم کہ کیا کہتے ہو نماز مین اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے
کہ نہ پڑہو تم نماز کو کاہلی سے کہ وہ علامت نفاق کی ہے اور فرماتا ہے خدا کہ وَلَا جُنُبًا اور نہ پڑہو تم نماز کو
جسوقت کہ حالت جنابت مین ہو تم اور جنبا حال واقع ہوا ہے اور عطف اوسکا و انتم سکاری پر ہے اور وہ بہی حال ہے
اور جنب مذکر اور مونث اور واحد اور تثنیہ اور جمع سبکے لئے آتا ہے اور یہان مراد اس سے جمع ہے پس
حالت جنابت مین نماز کو مت پڑہو تم اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ مگر ہو تم گذرنیوالے رستہ کے کہ سفر مین ہو تم

اور غسل جنابت کی ضرورت ہووے اور پانی دستیاب نہوتا ہو تو تم تیمم کرکے نماز پڑھی جاؤ اور بعضے کہتے ہین کہ مراد صلوٰۃ سے موضع
صلوٰۃ کے ہین یعنی مسجدون مین حالت نشہ مین نہ جاؤ اور ناپاک ہوکر نہ جاؤ تم حَتّٰی تَغْتَسِلُوْا یہانتک غسل کرو تم پس اوسوقت جاؤ تم اور اگر
پانی دستیاب نہو تو تیمم کرو اور بعض علماء بارعین ہمارے فرماتے ہین کہ صلوٰۃ سے مراد بطریق استخدام دونو معنی ہوسکتی ہین نماز کا
قائم کرنا تو حَتّٰی تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ کے قرینہ سے اور مواضع صلوٰۃ کے عَابِرِیْ سَبِیْل کے قرینہ سے یعنے نماز کو نہ پڑھو تم حالت نشہ مین یہانتک کہ
جانو تم کہ کیا کہتے ہو تم اور نہ داخل ہو تم مسجدون مین حالت جنابت مین مگر گزرنیوالے راہ کے کہ مسجدون مین سے گزر سکتے ہو
اور ٹھہر نہین سکتے یہانتک کہ غسل کرو تم اور جسوقت غسل کرو تو ٹھہر سکتے ہو اور مطابق اسکے حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ
حایض اور جنب نہین داخل ہوسکتے ہین مسجد مین کہ اونمین جاکر ٹھہرین مگر گزر کر اونمین سے جاسکتے ہین اسواسطے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا جُنُبًا
اِلَّا عَابِرِیْ سَبِیْلٍ حَتّٰی تَغْتَسِلُوْا اور اہلسنت کے علما مین اختلاف ہے کوئی تو صلوٰۃ سے نماز کا پڑھنا مراد لیتا ہے اور کوئی مواضع صلوٰۃ کے
اور عابری سبیل کو کہتے ہین کہ مراد اس سے سفر ہے اور عابری سبیل مستثنے ہونیکی جہت سے منصوب ہے اور نون اوسکا اضافت کے سبب سے ساقط
ہوگیا ہے اور حالت جنابت اور حیض اور نفاس مین مسجد مکہ اور مدینہ مین گزرنا بھی جایز نہین ہے اور سوا اون دونون مسجدون کے اور
مسجدون مین گزر جانیکا تو کچھ مضایقہ نہین ہے لیکن ٹھہرنا اونمین جایز نہین ہے اور ایسی کوئی چیز بھی ان کے لئے جایز نہین ہے یہانتک کہ
غسل کرے اور رسول خدا صلعم کو اور اونکی اہلبیت کو حالت جنابت مین مسجد ونمین ٹھہرنیکی اجازت ہے اور سواے اونکے اور کسیکے
واسطے اجازت نہ تھی یہانتک کہ حضرت کے بیبیون مین سے بھی کسیکو اجازت نتھی اور نہ حیض کی حالتمین حضرت کے بیبیون کو اور نہ
سواے اونکے اور عورتون کو مسجدون مین داخل ہونیکی اجازت تھی یہہ فضیلت اور شرف فقط اہلبیت خاتم النبیین کے واسطے مخصوص ہے
اور اہلسنت کے احادیث صحاح مین بھی ایسی روایتین موجود ہین چنانچہ مشکوٰۃ مین موجود ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے کہ حالت
جنابت مین سواے میرے اور علیؑ کے اس مسجد مین کوئی داخل نہوا اور بعضی روایت مین اہلسنت کی کتابون مین علیؑ کی جگہ فاطمہ
کا نام آیا ہے اور جس شخص کا دروازہ مسجد کیطرف تہا اوسکو حکم ہوا کہ تو دروازہ اپنا بند کرلے اور علیؑ کو حکم تہا کہ تو دروازہ اپنا
بند مت کر اور میرے واسطے دروازہ کے کھولا رکھنے کا حکم ہے جسوقت کہ صحابہ نے یہہ سُنا تو اونکو بہت ناگوار معلوم ہوا کہ
ہمارے سب کے دروازے تو بند ہوگئے اور فقط علیؑ کا دروازہ نہ بند ہوا اور طرح طرح کی گفتگو آپسمین کرنے لگے یہانتک کہ حضرت
کو خبر ہوئی تو غصہ ہوے اور منبر پر رونق افروز ہوکر فرمایا کہ کیا چاہتے ہو تم علیؑ سے علیؑ مجھسے ہے اور مین علیؑ سے ہون چنانچہ
اہلسنت کی کتابون مین بھی لکھا ہے اور جذب القلوب مین لکھا ہے کہ اس روایت سے علیؑ کو ابوبکر پر فضیلت ہوتی ہے یہہ بھی
روایت صحیح رکھنی چاہیے کہ ایک خوخہ یعنے ایک روزن ابوبکر کے دیوار مین بھی مسجد کیطرف کو تہا اور اب ایک اور حکم
خدا تعالیٰ بیان کرتا ہے کہ وَاِنْ کُنْتُمْ اور اگر ہو تم حالت جنابت مین مَّرْضٰی بیمار اور یہہ جمع مریض کی ہے یعنے حالت بیماری
مین تمکو غسل جنابت کی احتیاج ہو اور وہ بیماری ایسی ہو کہ اوسمین غسل نہین کرسکتے ہو بسبب ضرر کرنے پانی کے اَوْ عَلٰی سَفَرٍ
یا ہو تم اوپر سفر کی یعنے تم سفر مین ہو اور پانی تمکو دستیاب نہوتا ہو اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْکُمْ یا آوے کوئی تم مین سے مِّنَ الْغَآئِطِ
مکان ضرور سے اور غایط اصل مین زمین پست کے معنی مین ہے اور پایخانہ پھرنیکے واسطے ایسے مکان پست اور غار کو تلاش کرکے
اوس جگہہ رفع حاجت کیا کرتے تھے اسواسطے اب نام براز کا غایط ہوگیا ہے اور یہان مراد بول و براز دونو ہی ہین یعنے تم ان
دونو مین سے کسیکو دفع کرکے آؤ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ یا مس کرو تم عورتونکو اور اہل کوفہ نے سواے عاصم کے لَمَسْتُمْ پڑھا ہو اور مس کرنے سے
مراد جماع کرنا ہے یعنے یا جماع کرو تم عورتون سے فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً پس نہ پاؤ تم پانی کو ان سب صورتون مذکورہ مین تو

فتیمموا صعیدا طیبا پس قصد کرو تم مٹی پاک کو اور تیمم کے معنی قصد کے ہین اور اب نام ایک فعل خاص کا بدلے وضو اور غسل کے ہو گیا ہے
یعنے تیمم کرو مٹی پاک سے اسطرح سے کہ پہلے دونو ہاتھون کو کھولکر دو ہتڑ کو زمین پر مارو فامسحوا پس مسح کرو تم ہتیلیون سے
بوجوھکم ساتھہ مونہون اپنی کے یعنی پیشانی اور دونون ابرو پر مسح کرو اور سر کے انتہا سے شروع اور ناک کے سرے پر تمام کرو
اور چشم اور رخسارون پر اور باقی کے منہ پر مسح کرو اگرچہ بعضی دانتین تمام چہرہ ہی آیا ہے وایدیکم اور مسح کرو تم دونون ہاتھون
اپنے کو پشت دست پر اسطرح سے کہ پہلے دست چپ کی ہتیلی سے دست چپ کی پشت پر مسح کرو بند دست سے او انگلیون کے
سرون تک اور ایسے ہی دست راست سے دست چپ پر مسح کرو اور جنابت والا تو مسح بدلے غسل کے کریگا اور بول اور براز
کا دفع کرنیوالا بدلے وضو کے ان اللہ کان تحقیق کہ خدا ہے عفوا غفورا درگزر کرنیوالا تکلیف کے سختی سے بخشنے والا آثم کرنیوالونکا نصف
کہ تمہارے آسانی کیواسطے بدلے غسل اور وضو کے تیمم کو تیرے فرض کیا ہے اور رسولخدا صلعم نے فرمایا ہو کہ تین چیز وہین پہلی امتون پر ہمکو
فضیلت دی ہی کہ اونکو واسطے یہہ چیز نہ تہی ایک تو یہہ کہ تمام روی زمین کو ہمارے واسطے مسجد بنایا ہے اور خاک اوسکی واسطے ہمارے
پاک کی ہے اور ہمارے صفون کو نماز مین مثل صفوف ملائکہ کے بنایا ہے اور کہتے ہین کہ ایک سفر مین جناب رسولخدا صلعم
کے ہمراہ کچھہ عورتین تہین اور ایک منزل مین پانی بہم نہ پہونچا اور وضو کے واسطے سب حیران تہے یہہ آیت نازل ہوئی سبنے
تیمم کیا اور خدا تعالے نے اس آیت مین اون چیزون کے مسح کا تیمم مین حکم دیا ہے کہ وضو مین جنکے دہونیکا حکم ہے اگر پاؤن کا
دہونا وضو مین واجب ہوتا تو خدا تعالے تیمم مین بہی پاؤن کے مسح کا حکم دیتا معلوم ہوا کہ وضو مین پاؤن کا دہونا واجب نہین ہے
اور اب خدا تعالے یہودیون کے علما کے گمراہی اور عناد کا حال بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ الم تر کیا نہ دیکھا تو نے
اے محمد صلعم الی الذین طرف اون لوگون کے کہ اوتوا نصیبا من الکتب دیے گئے ہین وہ ایک حصہ کتاب سے یعنے علماء یہود کہ
توریت کو پڑہتے ہین یشترون الضللۃ خرید کرتے ہین وہ گمراہی کو یعنے بدل کرتے ہین گمراہی کو کہ وہ پوشیدہ کرنا صفات
محمد کا ہے ساتھہ ہدایت کے کہ وہ ظاہر کرنا صفات محمد کا ہی جو کچھہ کہ توریت مین لکہی ہوے ہین اور عمدا جان اور بوجھہ کر اونکو
پوشیدہ کرتے ہین ویریدون اور ارادہ کرتے ہین اور چاہتے ہین وہ حسد اور عداوت سے ان تضلوا السبیل یہہ کہ گم کرو تم
راہ راست کو کہ وہ اسلام ہے اے مومنین واللہ اعلم اور خدا خوب جانتا ہو اور زیادہ عالم ہے باعدائکم ساتھہ دشمنون
تمہارے کی کہ وہ یہودی ہین اور تمکو اونکی دشمنی کی خبر کر دی ہے اونسے ڈرتے رہو اور اونکے کہنے کو نہ مانو وکفی باللہ ولیا اور
کافی ہی خدا دوست وکفی باللہ اور کافی ہی نصیرا نصرت کرنیوالا اور مدد کرنیوالا پس اوسی پر تم اعتماد کرو اوسکے غیر سے بے پروا رہو
اور باللہ مین با زائد ہے اور تمیز احوال واقع ہوا ہے من الذین ھادوا بعضے اون لوگون سے کہ یہودی ہوتے ہین اور من کا لفظ
واسطے تبعیض کے ہے اہین واسطے بیان کے ہے اور بعضے کہتے ہین کہ من الذین خبر ہے مبتدا محذوف کی اور تقدیر اوسکی من الذین
ھادوا فریق ہے اور اس صورت مین یحرفون فریق کی صفت ہوگی یعنے یہودیون مین سے ایک فرقہ ہے کہ یحرفون الکلم
بدلتے ہین کلمونکو عن مواضعہ مقامون اوسکے سے کہ جو صفات یا نام حضرت کا ہی اوسکو توریت مین سے مٹا کر اوسکی
اوسکی جگہ دوسری عبارت لکہدیتے تہی اور کلم جنس ہے اسواسطے ضمیر مفرد کی اوسکے طرف پہرتی ہے اور بعضے کہتے ہین کہ
علماء یہود مجلس اقدس رسولخدا صلعم مین حاضر ہوتے تہے اور جسوقت جواب معقول اپنے سوال کا پاتے تہے تو مجلس سے اوٹھکر اوس
جواب کو بدل ڈالتے تہی خدا تعالے نے اپنے حبیب کو اوسکی خبر دی یہہ دشمن تمہارے ہین اور تیرے کلام کو اے محمد یہہ بدل
ڈالتے ہین ویقولون اور کہتے ہین وہ عناد اور دشمنی کی راہ سے کہ سمعنا سنا ہمنے بات تیرے کو وعصینا اور

نافرمانی کی ہمنے تیرے حکم کی اور کہتے ہین کہ ظاہر مین تو سمعنا کہتے تھے اور پوشیدگی مین عصینا کہتے تھے اور کہتے تھے حضرت سے کہ وَاسْمَعْ
غَيْرَ مُسْمَعٍ اور سن تو غیر سنایا گیا یعنے بہرے سے تو نہ سنائی گئی بات سن کہ جس امر کیطرف تو ہمکو بلاتا ہے اوسکے برخلاف سن اور
وہ کلام کہ جس سے تو راضی ہو اور پسند کرے اوسکا غیر سن کہ جو تیرے سننے کے قابل نہین اور غیر مسمع حال واقع ہوا ہے اور کہتے
ہین کہ یہہ کلام اونکا دو وجہ رکھتا ہے مدح بھی اور مذمت بھی مذمت کی وجہ تو یہہ ہے کہ بہرے ہوتے اور موت کی جہت سے کان
تیرے کچھہ مت سنیو اور مدح کی وجہ یہہ ہے کہ سن تو ہماری بات کو کہ ہرگز تو کوئی مکروہ نہ سنوایا جائیو اور ایسے ہی یہہ قول اونکا ہے
کہ کہتے تھے وَرَاعِنَا اور رعایت کر تو ہماری زبان عربی مین ہرچند یہہ کلمہ مدح کیواسطے ہے اور معنے اسکے یہہ ہین کہ رعایت اور
نگہبانی کر تو ہماری لیکن زبان عبری مین راعونا دشنام ہے اور راعنا اور راعونا بولنے مین قریب قریب ہے اور وہ راعنا کو زبان
موڑ کر اسطرح سے کہتے تھے کہ راعونا کے مشابہ ہوجاتا تھا جو کہ دشنام ہے چنانچہ خدا فرماتا ہے کہ اور کہتے تھے لَيًّا بِاَلْسِنَتِهِمْ
موڑنا کرکے ساتھہ زبانون اپنی کے وَطَعْنًا فِي الدِّيْنِ اور طعن کرکے بیچ دین کے ہنسنے کی راہ سے اور لیّا اور طعنا دونو مصدر
ہین اور واقع ہوے ہین موضع حال مین اور خدا تعالے فرماتا ہے کہ وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا اور اگر تحقیق وہ یہودی کہتے کہ سَمِعْنَا سنا
ہمنے بات تیری کو وَاَطَعْنَا اور فرمانبرداری کی ہمنے حکم تیرے کی وَاسْمَعْ اور سن تو بات ہماری کو وَانْظُرْنَا اور نگاہ کر تو ہمکو کہ
ہمارے حال کا ملاحظہ کر تو اور توقف کر تو کہ تیری کلام کو ہم سنین سمجھین تو لَكَانَ البتہ ہوتا وہ قول خَيْرًا لَّهُمْ بہتر واسطے اونکے اس ہنسنے
اور طعن کرنے سے وَاَقْوَمَ اور راست اور درست زیادہ وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ اور لیکن لعنت کی ہے اونکو خدا نے اور اپنی رحمت سے
دور کیا ہے بِكُفْرِهِمْ بسبب کفر اونکے کے اور اونکی عناد اور تکبر کی جہت سے فَلَا يُؤْمِنُوْنَ پس نہین ایمان لاتے ہین اِلَّا قَلِيْلًا مگر تھوڑا کہ
وہ شمار نہین ہے اور بعضے کتاب پر ایمان لاتے ہین اور بعضے پر نہین لاتے اور قلیلا صفت ہے مصدر محذوف کی یعنے ایمانا قلیلا اور کہتے ہین
جناب رسولخدا صلعم نے یہودیون کی علماء کو بلاکر کہا کہ اے یہودیو خدا سے ڈرو اور اسلام کو قبول کرو مین قسم کہاتا ہون کہ تم خوب جانتے ہو
کہ یہہ کلام جو مین خدا کے پاس سے لایا ہون یہہ سچ ہے اور تمکو توریت مین میرے حال سے خبر دی ہے اور تم سے ایمان لانے کا
عہد لیا ہے یہودیون نے یہہ سنکر انکار کیا اور کہا کہ نہ ہم تجھکو جانتے ہین اور نہ تیری صفت سے اور نہ قرآن سے ہمکو خبر ہے یہہ آیت
نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اے وہ لوگو کہ دی گئی ہے کتاب یعنے توریت اٰمِنُوْا ایمان لاؤ تم اور باور
کرو تم بِمَا نَزَّلْنَا ساتھہ اوس چیز کے کہ نازل کی ہے ہمنے اپنے بندہ پر کہ وہ قرآن ہے مُصَدِّقًا حال یہہ کہ سچا کرنیوالا ہے وہ لِّمَا مَعَكُمْ
واسطے اوس چیز کے کہ ہمراہ تمہارے ہے یعنی توریت کی تصدیق کرتا ہے کہ اصول اور اکثر احکام مین اوسکے مطابق ہے پس اعتقاد کرو
تم اوسکا مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا پہلے اس سے کہ مٹا دین ہم موہونکو کہ چہرہ کو اسطرح بگاڑ دین ہم کہ اوس پر آنکہہ اور دہن اور
ناک کا باقی نرہے فَنَرُدَّهَا پس پہیر دین ہم اون موہونکو کہ جنکا اثر محو ہوگیا ہے عَلٰٓى اَدْبَارِهَآ اوپر پشتون اونکی کے یعنے اونکی شکل کو
پس سر کے کردیوین اور نرد منصوب ہے ہواسطے کہ بعد فا کے امر کے بعد واقع ہوا ہے اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ معنی
اسکے یہہ ہین کہ مٹا دین ہم ہدایت سے پس پہیر دین ہم اونکو پشتون اونکی کے گمراہی اونکی مین اور کہتے ہین کہ جسوقت یہہ آیت نازل
ہوئی تو عبد اللہ بن سلام اس آیت کو سنکر رسولخدا صلعم کی خدمت مین حاضر ہوے اور ایمان لائے اور فرماتا ہے خدا کہ اَوْ نَلْعَنَهُمْ
یا لعنت کرین ہم اونکو اور رحمت اپنی سے دور کرین اگر وہ ایمان نہ لاوین كَمَا لَعَنَّآ اَصْحٰبَ السَّبْتِ جیسے کہ لعنت کی ہے اور رحمت
سے دور کیا ہے ہمنے صاحبون سنیچر کو کہ اونکو بندر بنادیا جسوقت اونہونے ہمارا حکم نہ مانا اور سنیچر کو مچھلیونکا شکار کیا اور نلعن کا عطف
نرد پر ہے اور مثل اوسکے یہہ بھی منصوب ہے اور حاصل اسکا یہہ ہے کہ جیسے کہ وہ ہمنے سنیچر والونکو سزا دی ہے ایسے ہی انکو سزا دیوین

وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ اور ہر حکم خدا کا ہر کسی چیز کے کرنے میں مَفْعُولًا کیا گیا کہ وہ ضرور واقع ہوا اور جو کچھ کہ وعدہ خدا نے کیا ہے اوس میں کچھ شبہ نہیں ہے اور کہتے ہیں کہ جس وقت یہہ آیت نازل ہوئی کہ قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ تو جناب رسول خدا صلعم منبر پر تشریف لیگئے اور صحابہ کے روبرو یہہ آیت پڑھی ایک شخص کھڑا ہو کر بولا کہ یا رسول خدا اگرچہ کوئی شرک کرے کیا وہ بھی بخشا جائیگا حضرت نے اوسکو کچھ جواب نہ دیا پھر اوسنے پوچھا تو حضرت نے پھر بھی اوسکو جواب نہ دیا جب تیسری مرتبہ پوچھا تو یہہ آیت نازل ہوئی کہ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ تحقیق کہ خدا نہیں بخشتا ہے اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ یہہ کہ شرک کیا جاے ساتھہ اوسکے یعنی خدا تعالیٰ اوس شخص کو نہ بخشیگا کہ جو کوئی شرک کریگا ساتھہ اوسکے ہواسطے کہ حکم خدا جاری ہوگیا ہے کہ مشرک مغفور نہیں ہیگا اگر وہ حالت شرک میں مریگا وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ اور بخشیگا اوس گناہ کو کہ جو کمتر اور پست ہے اوس شرک سے ہو مرتبہ میں لِمَنْ یَّشَاءُ واسطے جس شخص کے چاہیگا مومنین میں سے اپنے فضل اور احسان سے بخش دیگا کیونکہ وہ توبہ اوسکا نہ بخشا جائیگا ہواسطے کہ وہ شرک سے زیادہ ہی مرتبہ میں اور جو گناہ کہ شرک سے کم ہی مرتبہ میں وہ بخشا جائیگا کیسا ہی گناہ ہو سواے شرک اور کفر کے اور اگر چاہیگا باعتبار عدل کے عذاب کریگا بقدر گناہ کے اور جناب امیر المومنین نے ایک حدیث میں فرمایا ہے کہ سنا میں نے اپنے دوست رسول خدا صلعم سے فرماتے تھے کہ اگر مومن دنیا سے نکلے اور وہ مثل تمام باشندگان زمین کے گناہ رکھتا ہو تو البتہ موت اوسکی گناہوں کا کفارہ ہوجائیگی اور بعد اوسکے یہہ آیت تلاوت فرمائی کہ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر ما دون ذلک لمن یشاء من شیعتک و محبیک یا علی تیرے شیعوں اور دوستوں میں سے اے علی اور فرمایا کہ جو کوئی خالص نیت سے کہے لا الہ الا اللہ وہ بری ہے شرک سے اور جو کوئی نکلے دنیا سے کہ شرک نکرتا ہو تو وہ داخل ہوگا بہشت میں اور حضرت صادق علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ ادنے شرک کیا ہے فرمایا کہ جو کوئی ایک رسم اور امر کو ایجاد کرے اور اوسکے عمل میں لانیوالے کو دوست رکھے اور اوسکے عمل میں نہ لانیوالے کو دشمن رکھے وَمَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ اور جو کوئی کہ شرک کرے ساتھہ خدا کے فَقَدِ افْتَرٰی پس تحقیق افترا کیا اوسنے اِثْمًا عَظِیْمًا گناہ بڑی کو کہ جسکے سبب سے مستحق عذاب کا ہوگا اور کہتے ہیں کہ جس وقت وہ آیت مشرک کے نہ بخشے جانیکی نازل ہوئی یہودیوں کو اوسکے مضمون سے اطلاع ہوئی اور عزیر کو جو ابن اللہ کہتے تھے اور گوسالہ پرستی سے جو مشرک ہوگئے تھے اس آیت کے نازل ہونے سے متنبہ ہو کر انکار کرنے لگے شرک سے اور کہنے لگے کہ ہم مشرک نہیں ہیں بلکہ ہم مقربان درگاہ الٰہی ہیں خدا تعالیٰ نے اونکو نفسوں کے ستائش کا انکار کیا اور فرمایا کہ اَلَمْ تَرَ کیا دیکھا تو نے اور نہ ملاحظہ کیا تو نے اے محمد صلعم اِلَی الَّذِیْنَ طرف اون لوگوں کی کہ ازرہ فخر کا دعوی کرکے یُزَکُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ پاکیزہ ہونا بیان کرتے ہیں نفسوں اپنے کا اور اپنی تعریف کرتے ہیں کہ ہم میں کوئی گناہ نہیں ہے اور ایسا نہیں ہو سکتا کہ کوئی پاکیزگی کے دعوے سے پاکیزہ ہوجاوے بَلِ اللّٰہُ یُزَکِّیْ مَنْ یَّشَاءُ بلکہ خدا پاکیزگی سے یاد کرتا ہے جسکو چاہتا ہے کہ وہ سب باطنوں سے واقف ہے اور جسکو مستحق پاکیزگی کا جانتا ہے اوسکو پاکیزگی سے یاد کرتا ہے وَلَا یُظْلَمُوْنَ اور نہ ظلم کئے جائینگے وہ لوگ جو کہ اپنے تئیں پاکیزہ کہتے ہیں فَتِیْلًا بمقدار جزائی تاگے کے گٹھلی کے بیچ صادر ہوئے گناہ کی اور نہ ظلم کیا جاوے بلکہ وہ باعتبار عدل کے اپنے افعال ناشائستہ کی جہت سے دوزخ میں ڈالے جائینگے اور خدا کسی پر ظلم نہیں کرتا ہے کہ کسی بیگناہ کو عذاب کرے اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہہ آیت اہل کتاب کے حق میں ہواسطے نازل ہوئی ہے کہ وہ اپنے تئیں فرزندان خدا اور دوست خدا کے کہتے تھے اور کہتے تھے کہ بہشت میں نہ داخل ہوگا مگر یہودی یا نصرانی اور فرماتا ہے خدا کہ اُنْظُرْ دیکھہ تو اے محمد صلعم ان یہودیونکو کہ اپنی عناد سے کَیْفَ یَفْتَرُوْنَ کیونکر افترا کرتے ہیں اور باندھتے ہیں عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ اور پر خدا کے جھوٹ کہ کہتے ہیں کہ ہم فرزندان خدا اور دوست اوسکے ہیں اور اوسکی بارگاہ کے مقرب ہیں وَکَفٰی بِہٖ

ذکر اسکا کہ سوا مشرک و کافر ہر کہ خطاوار ہو خواستار مغفرت او ہو مغفرت

اور کفایت کرتا ہے وہ افترا اور گمان باطل اونکا اِثۡمًا مُّبِیۡنًا گناہ ظاہر کہ کسی پر پوشیدہ نہین ہے یعنی یہہ گناہ اونکا واسطے مستحق ہونے عذاب کی
کفایت کرتا ہے اور کہتے ہین کہ احد کی لڑائی کے بعد کعب بن اشرف چالیس سوارون سے مکہ مین کفار قریش کے پاس آیا اور ابو سفیان کے
گھر مین اوترا اور پیغمبر صلعم سے جو عہد کیا تہا اوسکو توڑ ڈالا ابو سفیان نے اوس سے کہا کہ تم اور محمدؐ دونوں اہل کتاب ہو ہمکو تمہارا
اعتبار نہین ہے جب تک کہ تم ہمارے بتون کو سجدہ نکرو اوسنے جبت اور طاغوت کو سجدہ کیا پہر ابو سفیان نے کہا کہ ہم حاجیونکو دودہ پلاتے اور خرما
لاتے ہین اور اونکو کہانا اور پانی دیتے ہین اور حرم کی حرمت کرتے ہین اور بیت اللہ کا طواف کرتے ہین اور قیدیونکو آزاد کرتے ہین دین
ہمارا بہتر ہے یا دین محمدؐ کا کعب ملعون نے کہا کہ دین تمہارا بہتر ہے محمدؐ کے دین سے اور یہہ بغض کعب کو اس سبب سے تہا کہ بعضے
اولاد مین سے پیغمبر کیون ہوا اگر پیغمبر ہوتا بنی اسرائیل مین سے ہوتا خدا تعالےٰ اونکی حالین بیان کرتا ہے کہ اَلَمۡ تَرَ کیا نہ دیکہا تو نے
اے محمدؐ اِلَی الَّذِیۡنَ اُوۡتُوۡا نَصِیۡبًا طرف اون لوگون کی کے کہ دئے گئے ہین وہ ایک حصہ مِّنَ الۡکِتٰبِ کتاب توریت سے یعنی یہودی لوگ
مسلمانون کی عداوت کی جہت سے یُؤۡمِنُوۡنَ ایمان لاتے ہین وہ بِالۡجِبۡتِ وَالطَّاغُوۡتِ ساتہ جبت اور طاغوت کے کہ دو بت ہین اور اونکو
سجدہ کرتے ہین وَیَقُوۡلُوۡنَ اور کہتے ہین وہ یہودی لِلَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا واسطے اون لوگونکے کہ کفر کیا ہے اونہون نے یعنے ابو سفیان وغیرہ کے
کہا کہ هٰۤؤُلَآءِ یہہ گروہ کفار قریش کے اَهۡدٰی زیادہ ہدایت والے ہین مِنَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا اون لوگون سے کہ ایمان لائے ہین وہ یعنے پیغمبر
سے اور اوسکے اصحاب سے سَبِیۡلًا از روی راہ راست کے کہ یہ کفار قریش راہ راست پر زیادہ ہین مسلمانون سے اُولٰٓئِکَ یہہ لوگ
دشمن مسلمانون کے الَّذِیۡنَ وہ لوگ ہین کہ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ لعنت کی ہے اونکو خدا نے اور اپنی رحمت سے دور کیا ہے وَمَنۡ یَّلۡعَنِ اللّٰهُ اور جس
شخص کو کہ لعنت کرے خدا فَلَنۡ تَجِدَ لَهٗ نَصِیۡرًا پس ہرگز نہ پائیگا تو واسطے اوسکی کوئی مدد کرنیوالا کہ عذاب کو اوس سے دفع کرے اَمۡ لَهُمۡ
کیا واسطے اون یہودیون کے ہے یہہ استفہام انکاری ہے یعنے نہین ہے واسطے اونکی نَصِیۡبٌ مِّنَ الۡمُلۡکِ کوئی حصہ بادشاہی مین سے یعنی
یہہ اسواسطے فرمایا ہے کہ یہودی کہتے تہے کہ بادشاہی اور پیغمبری کے سزاوار ہم ہین اسواسطے عرب کی متابعت کو ننگ جانتے تہے خدا تعالےٰ نے
فرمایا کہ اونکو بادشاہی مین کچہ حصہ نہین ہے اور اگر بالفرض ملک اور مال سے وہ بہرہ مند ہوون تو فَاِذًا لَّا یُؤۡتُوۡنَ النَّاسَ پس اوسوقت
نہ دینگے آدمیونکو نَقِیۡرًا مقدار اوس گڑہے کے کہ جو پشت پر دانہ خرما کے ہوتا ہے ایسا نہین ہے کہ وہ آدمیونکو کچہ دیوین اَمۡ یَحۡسُدُوۡنَ
النَّاسَ بلکہ حسد کرتے ہین وہ آدمیون کے عَلٰی مَاۤ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ اوپر اوس چیز کے کہ دی ہے اونکو خدا نے مِنۡ فَضۡلِهٖ فضل اپنی سے کہ وہ کتاب
اور نبوت ہے کہ خدا نے اوسکو دی ہے اور وہ اوسکا حسد کرتے ہین اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ وہ آدمی کہ جن سے
حسد کرتے ہین وہ محمدؐ ہے اور آل محمدؐ ہین اور حسد کرنیوالے وہ لوگ ہین کہ جو حسد کرتے ہین محمدؐ سے نبوت پر اور اوسکی اولاد سے اوپر
امامت پر اور فرماتا ہے خدا کہ فَقَدۡ اٰتَیۡنَاۤ اٰلَ اِبۡرٰهِیۡمَ پس تحقیق دیا ہمنے اولاد ابراہیم علیہ السلام کو کہ وہ موسےٰ اور داود اور عیسےٰ اور محمدؐ علیہم
السلام ہین الۡکِتٰبَ کتاب کو کہ وہ توریت اور زبور اور انجیل اور قرآن ہے یعنے اون چارون کو ہمنے یہہ چار کتابین دی ہین
وَالۡحِکۡمَةَ اور دی ہمنے اونکو حکمت کہ وہ احکام حلال اور حرام کے ہین وَاٰتَیۡنٰهُمۡ مُّلۡکًا عَظِیۡمًا اور دیا ہمنے اونکو ملک بڑا کہ وہ بادشاہی
نبوت کی ہے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ کئے ہمنے اونمین مرسلین اور انبیاء اور آئمہ
پس کیونکر مقر ہوتے ہین وہ بیچ آل ابراہیم کے اور انکار کرتے ہین اوسکو آل محمدؐ ہین اور ملک عظیم سے مراد یہ ہے کہ کئے ہمنے اونمین امام کہ جو کوئی
اونکی تابعداری کرے اوسنے خدا کی تابعداری کی اور جسنے اونکی نافرمانی کی اوسنے خدا کی نافرمانی کی اور دوسری روایت مین ہے کہ مراد آل ابراہیم سے محمدؐ اور آل اونکی
ہے اور مراد کتاب سے قرآن ہے اور مراد حکمت سے نبوت ہے اور مراد ملک عظیم سے امامت ہے اسواسطے کہ یہ سب کسی مین جمع نہین ہوسکتے سوا
خاندان خاتم الانبیاء کی فَمِنۡهُمۡ مَّنۡ اٰمَنَ بِهٖ پس بعض اون یہودیون مین سے وہ شخص ہے کہ ایمان لایا ساتہ اوس محمدؐ کے وَمِنۡهُمۡ

اور بعض اون یہودیوں مین سے مَنۡ صَدَّ عَنۡهُ وہ شخص ہے کہ باز رہا اوس حضرت سے اور ایمان نہ لایا وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ اور کافی ہے دوزخ
سَعِیۡرًا جلانیوالا کافرونکا واسطے عذاب کی گو دنیا مین اونکو عذاب نہو اور جہنم کے بازا ہے اور فرماتا ہے خدا کہ اِنَّ الَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا
تحقیق وہ لوگ کہ کافر ہوئے اور نہ ایمان لائے وہ بِاٰیٰتِنَا ساتہ آیتون ہماری کہ وہ آیتین قرآن کی ہین اور یا علامتین ہماری
قدرت کی کہ وہ معجزے ہین تو سَوۡفَ نُصۡلِیۡهِمۡ قریب ہے کہ داخل کرینگے ہم اونکو نَارًا آتش دوزخ مین كُلَّمَا نَضِجَتۡ جسوقت کہ پکائی جاوین
یا جلائی جاوین جُلُوۡدُهُمۡ چمڑے اونکی آگ سے تو بَدَّلۡنٰهُمۡ بدلدینگے ہم اون چمڑونکو جُلُوۡدًا غَیۡرَهَا چمڑون سے کہ غیر اون چمڑونکی مین
اسطرحسے کہ اون چمڑون جلے ہوئے کو پہر پہلی صورت پر کردینگے لِیَذُوۡقُوا الۡعَذَابَ تاکہ چکہین وہ عذاب کو ہمیشہ اور کبہی عذاب سے
اونکو فرصت نہو اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تحقیق کہ خدا ہی عَزِیۡزًا غالب کہ اوسپر دشوار نہین ہے جسطرحسے چاہے عذاب کرے اور نہ اوسکو کوئے
منع کر سکتا ہی حَکِیۡمًا حکمت والا ہے کہ موافق حکمت اور مصلحت کی عذاب کریگا ایک روایت مین آیا ہے کہ ایک ساعت مین سو بار
اونکے پوست کو بدل کرینگی اور بعضے کہتے ہین کہ ہزار بار اونکو آگ کہائیگی اور حضرت صادق علیہ السلام سے ابو العوجا نے سوال کیا
کہ یا ابن رسول اللہ غیر چمڑے کا کیا گناہ ہے کہ اوسکو جلائینگی فرمایا کہ وہی تجہیر وہ چمڑا وہ ہے جو پہلے تہا اور وہ اوسکی غیر بہی ہے اوسنے
عرض کی کہ مجہکو دنیا کی چیزون مین سے مثال دیکر سمجہاؤ فرمایا کہ اگر کوئی اینٹ کو توڑ ڈالی اور پہر اوسکو اوسیکے قالب مین رکہدے
تو کہینگے کہ یہ وہ ہی ہے لیکن اوسکی غیر ہے کہ اوسکی صورت مین فرق آگیا ہے اور اب خدا تعالے ابرار اور صالحین کا حال بیان کرتا ہے
چنانچہ فرماتا ہے کہ وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین خدا اور رسول پر وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور عمل کئے ہین اونہون نے
نیک کہ خدا کی طاعت موافق حکم کے بجا لاتے ہین سَنُدۡخِلُهُمۡ قریب ہے کہ داخل کرینگے ہم اونکو جَنّٰتٍ بہشتون مین کہ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا
جاری ہین نیچے محلون اونکے سے یا درختون اونکے سے الۡاَنۡهٰرُ نہرین خٰلِدِیۡنَ فِیۡهَاۤ ہمیشہ رہنے والی ہین وہ بیچ اون
بہشتون کے اَبَدًا ہمیشہ ابد تک کہ اوسکے لئے انتہا نہین ہے کہ کبتک رہینگے لَهُمۡ فِیۡهَاۤ واسطے اونکی بیچ اون بہشتونکی اَزۡوَاجٌ
مُّطَهَّرَةٌ بیبیان ہین پاکیزہ زوجہ اونکی کہ پاک کی گئی ہین حیض و نفاس سے اور تمام کثافتون اور عیبون سے کہ جسسے طبیعت کو
نفرت ہووے وَّنُدۡخِلُهُمۡ اور داخل کرینگی ہم اونکو ظِلًّا ظَلِیۡلًا سایہ ہمیشہ مین کہ جسکو آفتاب زایل نکرسکے اسواسطے کہ وہان آفتاب
نہین ہے اور اب خدا تعالے امانت کے ادا کرنیکی تاکید کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ یَاۡمُرُكُمۡ تحقیق خدا حکم کرتا ہے تمکو اَنۡ تُؤَدُّوا الۡاَمٰنٰتِ
یہہ کہ ادا کرو تم امانتونکو اور پہونچاؤ تم اونکو اِلٰۤى اَهۡلِهَا طرف لوگون اور مالکون اونکی کے یعنی جنکی امانتین ہین جیسے کہ اونسے لے ہین
ویسی ہی اونکو دیدو اور خیانت اوسمین نکرو اور احادیث مین آیا ہے کہ نہ نظر کرو تم طرف درازی رکوع اور سجدہ آدمی کے اسواسطے
کہ یہ ایک شی ہے کہ عادت کی ہی اوسکی اگر ترک کرے تو اندوہگین ہو واسطے اوسکی لیکن نظر کرو تم طرف قول اوسیکے کہ سچ کہے
اور نظر کرو تم طرف ادا کرنے امانت کی کہ جسکی امانت لی ہے اوسکے پاس وہ پہونچادی اور اوسمین خیانت نکرے اور حضرت صادق
علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تحقیق تلوار مارنیوالا علی کا اور قاتل اوسکا اگر امانت رکہی میرے پاس اور نصیحت چاہے مجہسے اور مشورہ
چاہے مجہسے اور پہر قبول کرلو مین اوس سے یہہ سب تو البتہ پہونچادونمین طرف اوسکی امانت کو اور امانت کے ادا کرنیکی تاکید مین
حدیثین بہت ہین اور مقصود اون سے یہہ ہے کہ امانت مومن اور کافر کی سبکی ادا کرنی چاہے اور خیانت کسیکی امانت
مین نکرنے چاہئے کہ جائز نہین ہے اور کئی روایتون مین آیا ہے کہ خطاب امانت کے ادا کرنیکا طرف ائمہ معصومین علیہم السلام
کے ہی کہ ہر ایک امام اوس امام کو جو بعد اوسکے ہے امانتین امامت کی ادا کرے لیکن یہ امانت اوس امانت کو مانع نہین ہے ہو سکتا ہی
کہ مراد امانت سے عام ہو کہ دونون قسمون کو شامل ہو اور فرماتا ہے خدا کہ وَاِذَا حَكَمۡتُمۡ اور جسوقت حکم کرو تم بَیۡنَ النَّاسِ درمیان

آدمیون کے اے حکام شرع کے تو واجب ہی تمپر أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ یہہ کہ حکم کرو تم ساتہہ انصاف کے اور راستی کی موافق شریعت کی
کہ تمہارے پاس ہے اور کسیکی رعایت اور جانبداری حکم کرنے مین نہو جو کچہہ کہ حق ہے وہ ہی کرنا چاہئے إِنَّ اللَّهَ تحقیق کہ خدا پروردگار
تمہارا ایسا مہربان ہے کہ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهِ اچہی ہے وہ شے کہ نصیحت کرتا ہے تمکو ساتہہ اوسکے کہ وہ ادا کرنا امانت کا ہے اور انصاف
سے حکم کرنا إِنَّ اللَّهَ كَانَ تحقیق کہ خدا ہے سَمِيعًا سننے والا تمہارے باتونکا بَصِيرًا دیکہنے والا اوس عمل کا جو کہ تم کرتے ہو یہہ
دینا امانت کا اور انصاف کرنا حکم مین اور نعما یعظکم مین نعم کے تقدیر نعم شیا ہے اور شیا تفسیر ہے ضمیر مبہم کی جو کہ
نعم مین ہے اور نعما یعظکم کا جملہ خبر ہے ان کی اور خدا تعالے نے اس آیت مین فرمایا ہے کہ انصاف سے حکم کرو موافق شرع کی
انصاف سی حکم نہین کرتا مگر وہ شخص کہ جسکے پاس شریعت کا علم ہے کہ جو شخص کہ بسبب لاعلمی کے حکم دینے مین غلطیان کرتے تہے اور وقت
مشکل کے طرف علی کے رجوع کرتے تہے وہ شخص قابل منصب حکومت کی نتہی اور جو لوگ کہ باوجود واقف ہونے اونکے جہالت کی اونکو سزاوار
اسکی جانتے ہین اور علی پر اونکو ترجیح دیتی ہین وہ لوگ راہ حق سے منحرف ہین اور پہلے اس سے گذرا ہی روایتو نمین کہ خدا تعالے نے امانتو نکی
ادا کرنیکو ائمہ معصومین کیطرف خطاب کیا ہی اور بعد اوسکی فرمایا ہے کہ حکم کرو تم ساتہہ انصاف کے وہ بہی خطاب اونکی ہی طرف ہی
چنانچہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے اسواسطے کہ انصاف سے وہ شخص حکم کریگا کہ جسکے پاس شرع کا علم ہے اور وہ لوگ ائمہ
معصومین ہین کہ سینہ بسینہ رسولخدا ص سے اونکو علم پہونچا ہے اور بعد اسکی خدا تعالے اسیواسطے کل مومنین کو اونکی متابعت کا حکم کرتا
ہے اپنی اور پیغمبر ص کی متابعت کی مانند چنانچہ فرماتا ہے کہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ
فرمانبرداری کرو تم خدا کی اور فرمانبرداری کرو تم پیغمبر ص کی وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ اور صاحبان حکم کی اپنے مین سے یعنی مومنین
مین سے اور امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام نے فرمایا ہے کہ اولی الامر سے مراد ائمہ معصومین علیہم السلام ہین
آل محمد ص مین سے کہ خدا تعالے نے اونکی متابعت کو واجب کیا ہے سب بندو نپر جیسے کہ اپنے اور پیغمبر کی متابعت کو واجب کیا
ہے سب بندون پر اور حق یہ ہے کہ جو کچہہ اونہون نے فرمایا ہے اسواسطے کہ یہہ معصوم تہے چنانچہ اپنے مقام پر ثابت ہوا ہے
اور علم شرع کا سینہ بسینہ رسولخدا سے اونکو پہونچا تہا اور ظاہر اور باطن انکا ایک تہا اور احکام مین غلطی کرنے سے یہ پاک تہی اور علی العموم
ہر بادشاہ اولو الامر مین سے نہین ہو سکتا اسواسطے کہ اکثر امور مین جو کہ خلاف شرع کے ہین اونکی مخالفت واجب ہے اور حقتعالے حکم کرتا ہے
اولو الامر کی متابعت کا اپنے اور پیغمبر ص کی متابعت کی مانند اور اوسکی متابعت کو ضم کیا ہے اپنی اور پیغمبر ص کی متابعت سے اس صورت
مین چاہئے کہ جیسے کہ خدا تعالے جمیع قبایح سے اور پیغمبر ص تمام گناہونسے پاک ہی اولو الامر بہی تمام گناہون سے پاک ہو اور باتفاق بعد
پیغمبر خدا ص کے سوائے ائمہ معصومین کے ایسا کوئی نہین ہوا پس چاہئے کہ اولو الامر ائمہ معصومین ہون نہ غیر اونکا کہ جو فاسق
اور جائز الخطا اور بے علم ہے اور مراد اولو الامر سے عام ہو تو چاہئے کہ جو حاکم یا عالم کہ ناحق حکم دیوے اوسکی متابعت واجب ہو اور
یہہ بالاتفاق باطل ہے اور ایسا نہین ہو سکتا کہ خدا تعالے خاطیون اور بے علمون کی متابعت کا حکم دیوے اسواسطے کہ ذات
خدا ایسی امر قبیح سے پاک ہے اور جسوقت بے علم اور غیر معصوم حکم دیوی کسی مقدمہ مین تو ہمکو کیونکر معلوم ہو کہ یہہ حق کہتا ہے
یا ناحق کہتا ہے جیسے کہ ہم بے علم ہین ایسی ہے وہ بے علم اور امراء اور ملوک دنیا گو مسلمان ہون لیکن پابند ہوا اور خواہش نفس کے
ہوتے مین اونکی پیروی کیواسطی خدا کیونکر کہدیگا لیکن خلفا جو اونکی بے علم اور غیر معصوم گذری ہین اسواسطے ناچار اور مضطر ہوکر
اونکو کہتے ہین گو خلاف عقل اور شرع ہو ایسا حال ہے انکا کہ جیسے کہ ایک بہیڑ کی پیچہے بہت سے بہیڑین ہوتی ہین اگر وہ خندق مین گرگئی
تو وہ سب اوسکی ہمراہ گرینگی اور یہہ نہین دیکہتے کہ یہ خندق ہے یا غار ہے ایسا ہی انکا حال ہے جو کچہہ کہ پہلے لوگ خلاف عقل اور خلاف

شرع کہہ گئے ہین اوسکی پیروی کیجائینگے اور اونکی مخالفت کرکے حق کو اختیار نکرینگے اور جابر ابن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے
کہتے ہین وہ کہ مینے رسولخدا صلعم سے عرض کی کہ یا رسولخدا ہم خدا کو اور رسول کو تو جانتے ہون مگر اولو الامر کو نہین جانتا کہ وہ کون ہین
فرمایا کہ اے جابر وہ میرے خلفا ہین اور امام ہین مسلمانون کے بعد میرے اول اونکا علیؑ بن ابیطالب ہے اور بعد اوسکے حسن
ہے اور بعد اوسکے حسینؑ ہے اور بعد اوسکے علیؑ ابن الحسین ہے اور بعد اوسکے محمدؑ بن علیؑ ہی کہ توریت مین وہ باقر مشہور ہے اور
تو اوسکو پائیگا اور جسوقت تو اوسکو دیکھے تو میرا سلام اوسکو پہونچانا بعد اوسکے رسولخدا صلعم نے باقی ائمہ معصومین کا ہر ایک کا نام
فرمایا یہانتک کہ جسوقت حضرت صاحب الزمان کے نام پر پہونچے تو فرمایا کہ نام میرا نام اوسکا ہوگا اور کنیت اوسکی کنیت میری ہوگی
اور وہ حجت خدا ہے زمین خدا مین اور بیٹا حسن بن علی کا ہے اور وہ شخص ہے وہ کہ فتح کریگا خدا اوسکے ہاتھوں پر مشارق اور
مغارب زمین کو اور غائب ہوگا وہ اپنے شیعون سے اور دوستون سے یہانتک کہ بسبب درازی مدت کے کوئی تصدیق
اوسکی امامت کی نکریگا مگر وہ شخص کہ امتحان کیا ہے خدا نے دل اوسکے کو واسطے ایمان کے جابر کہتے ہین کہ مینے پوچھا یا رسول خدا
شیعونکو اونکی غیبت مین اونکی کچھ اوس سے فایدہ ہوگا فرمایا کہ قسم ہے خدا کی کہ جسنے مجھکو پیغمبر کرکے بھیجا ہے شیعہ اوسکے نور سے
روشنی پائینگے اور فایدہ حاصل کرینگے اوسکی خلافت سے اوسکی غیبت مین جیسے کہ فایدہ پاتے ہین آدمی آفتاب سے اگرچہ زیر ابر ہو
جابر وہ سر مکنون خدا کا اور مخزن اوسکے علم کا ہے اور جو کچھ مینے بیان کیا ہے اوسکو اپنے دل مین نگاہ رکھہ اور کسیکو روبرو اسکو
بیان مت کر مگر اون لوگون سے کہ جو اہل ایمان ہین جابر کہتے ہین کہ بعد اوسکے مدت دراز کے بعد مین علیؑ ابن الحسین علیہما السلام
کے پاس گیا اور خدمت مین اونکی جا کر مین بیٹھا تہا کہ ناگاہ فرزند ارجمند اونکا محمد بن علیؑ الباقر عورتونکے حجرہ مین سے باہر آیا
ایام طفولیت مین اور دو گیسو اوسکے لٹکتے تہے جسوقت مینے اوسکو دیکھا تو میرے گوشت کے درمیان پوست کے لرزہ ہوا مینے عرض
کی کہ اے لڑکے میری طرف رونق افروز ہو جسوقت اوسنے میری طرف منہ کیا تو مینے کہا کہ پشت میری طرف کر جب اوسنے پشت
میری طرف کی تو مینے دیکھکر کہا کہ یہ سب شمایل اور ڈھنگ رسولخدا کے ہین مینے پوچھا کہ اے لڑکے نام تیرا کیا ہے فرمایا کہ محمد پھر مینے
پوچھا کہ تو کسکا فرزند ہے فرمایا کہ علیؑ بن الحسین علیہما السلام کا مینے عرض کی کہ میرا تن اور جان تیرے پر فدا ہو جو کہا تو باقر ہے فرمایا کہ ان
پیغام رسولخدا کا بیان کر مین اس کلام کو سنکر حیران اور متعجب ہوگیا اور مینے کہا کہ رسولخدا صلعم نے مجھکو بشارت دی تہی تیری ملاقات
کی اور فرمایا تہا کہ جسوقت تو اوسکو دیکھے تو میرا سلام اوسکو پہونچانا یہہ سنکر فرمایا کہ سلام خدا کا ہو جو رسولخدا صلعم پر جب تک کہ
آسمان اور زمین ہے اور بہ تجہیر سلام ہو جو ای جابر اور جابر کہتے ہین کہ مین ہر روز اونکی خدمت مین حاضر ہوتا تہا اور مشکل مسایل اونسے
پوچھتا تہا ایکروز مجھسے ایک مسئلہ پوچھا مینے عرض کی کہ مجھے اس مین جرات نکرونگا اوس امر کی کہ جسکو رسولخدا صلعم نے منع فرمایا ہے اور تم خلفا ہو
اوسکی اور لڑکپن مین سب آدمیونسے زیادہ حلیم اور بردبار ہو اور سب سے زیادہ بزرگ ہو اور امام راہ حق کی دکھلانیوالے ہو اور فرمایا ہے
حضرت نے کہ اونکو کچھہ مت سکھلاؤ کہ وہ تمسے زیادہ عالم ہین یہ سنکر فرمایا کہ سچ کہا میرے جد بزرگوار نے کہ مین اوسکو تجھسے بہتر جانتا ہون کہ ہم
لڑکپن ہی مین خدا تعالے نے علم اور حکمت عطا فرمائی ہین اور یہہ سب خدا کا فضل ہے اور رسولخدا کی برکت سے ہے اور رسولخدا صلعم
جو فرمایا ہے کہ بعد میرے بارہ خلیفہ ہونگے کہ وہ کل قریش مین سے ہونگے اور دین کو اونسے عزت اور قوت ہوگی اور اسلام کے امور کے
اونسے درستی ہوگی ان بارہ سے یہی مراد دوازدہ امام علیہم السلام ہین اور یہی اولو الامر ہین اور اہلسنت کہتے ہین کہ وہ بارہ جنسے
کہ درستی اسلام کی امور کی ہوتی رہیگی وہ یہہ ہین ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی اور معاویہ اور یزید پسر معاویہ اور عبد الملک اور چار ان
اوسکی پسر ولید اور سلیمان اور یزید اور ہشام اور عمر بن عبد العزیز یہہ ہین وہ بارہ کہ جنسے اہلسنت کی دین اور اونکی اسلام کی امور کی درستی ہے

اور تاریخ الخلفاء مین لکہا ہے کہ وہ بارہ خلفا اور امام یہہ ہین ابو بکر صدیق عمر فاروق عثمان ذوالنورین معاویہ یزید پسر اوسکا عبد الملک
ارض مقدس کے مالک ہوئے تھے اور سفاح اور سلام اور منصور اور جابر اور مہدی اور امین اور امیر عصب اور آپ علی کو اس حدیث والی نے خلفا مین
شمار نہین کیا ہے اسی مقام سے طالب مین حق اور باطل کو دریافت کر سکتا ہے اور صحیح مسلم مین حذیفہ سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا
کہ بعد میرے ایسے امام اور پیشوا ہونگے کہ میری ہدایت پر اور میری طریق پر وہ نہونگے اور نزدیک ہے کہ اونمین ایسے آدمی قایم ہونگے کہ دل اونکے شیاطین کے سے
ہونگے بدن انسانی مین حذیفہ کہتے ہین کہ مینے پوچھا کہ رسول خدا ایسے آدمیونکو مین پاؤن تو کیا کرون فرمایا کہ اونکی متابعت اور فرمان برداری کر اگرچہ
تیری پشت زخمی کیجائے اور مال تیرا لوٹ لیجائے یہہ ہین اولوالامر اور بارہ خلفا جو کہ قریش مین سے ہونگے لوگونکے نزدیک آنحضرت کے اسواسطے
ہر بادشاہ اسلام کو بہی اولوالامر مین سے شمار کرتے ہین کیسا ہی فاسق ہو اور کہتے ہین کہ امام بدکاری کرنے سے امامت سے معزول نہین ہو سکتا اور
منصوص اصلی ہمارا یہہ ہے کہ ائمہ معصومین علیہم السلام ہی سب اولوالامر ہین بعد حکم اونکا وہی ہے کہ جو حکم رسولخدا ہے اسواسطے کہ وہ نایب ہین حضرت کے
اور حافظ اور امین شریعت کے اور اسی جہت سے بعد اسکے خدا تعالی نے مرافعہ کرنیکو فرمایا صورت نزاع مین طرف خدا اور پیغمبر کے اور اولوالامر کا ذکر نکیا چنانچہ
فرماتا ہے کہ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ پس اگر جہگڑا کرو تم فِي شَيْءٍ بیچ کسی چیز کے دینی امور مین سے فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ پس پہیرو تم اسکو طرف خدا
کے وَالرَّسُولِ اور پیغمبر کے یعنی خدا کے حکم کے اور پیغمبر کے حکم کے طرف اوس جہگڑے کو لیجاؤ اور حضرت کے حکم کیطرف اوس جہگڑے کو پہیرو اور بعد حضرت کے
ائمہ علیہم السلام کے حکم کیطرف کہ حکم اونکا وہی ہے جو حکم پیغمبر ہے إِنْ كُنْتُمْ اگر ہو تم باخلاص تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ایمان لاتے ساتھ خدا کے
وَالْيَوْمِ الْآخِرِ اور دن آخر کے اسواسطے کہ ایمان لانا اور روز قیامت پر اسی امر کا تقاضا کرتا ہے کہ جہگڑے مین خدا اور رسول کیطرف رجوع
کرنے چاہئے اور جو حکم اونکا اوس مقدمہ مین ہے اوسکے مطابق کرنا چاہئے اور اس آیت مین اولوالامر کا ذکر نہین ہے اسواسطے کہ رجوع کرنا طرف
اولوالامر کی وہ بعینہ رجوع کرنا طرف پیغمبر کی ہے کہ اولوالامر حضرت کی سنت کے مطابق حکم کرتے ہین اور وہ نایب ہین حضرت کی
روایت صادقیہ مین یہہ ہے کہ اصل مین یہہ آیت اسطرح ہے کہ فان تنازعتم فی شیء فردوه الی الله والرسول والی اولی الامر منکم اور
اس آیت سے قیاس باطل ہو گیا اسواسطے کہ خدا فرماتا ہے کہ خدا کے اور پیغمبر کے حکم کیطرف اپنے جہگڑے کو رد کرو نہ طرف قیاس کے ذٰلِكَ
یہہ یعنی رجوع کرنا طرف خدا کی اور پیغمبر کے خَيْرٌ بہتر ہے واسطے تمہارے وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا اور نیکتر ہے باعتبار انجام کے آخرت مین روایت ہے
ہین کہ ایک یہودی کا منافق سے جہگڑا ہوا یہودی نے کہا کہ محمد رشوت نہین لیتا ہے ہم اوسکے پاس اپنا مقدمہ لیجائین وہ ہم کو حکم مناسب
دیگا اور منافق نے کہا کہ کعب بن اشرف یہودی کے پاس چلین آخر الامر یہودی اوسکو رسولخدا کے پاس پکڑ کر لایا حضرت نے
موافق دعوی یہودی کے حکم دیا اوس مقدمہ مین خدا تعالے فرماتا ہے کہ أَلَمْ تَرَ کیا نہ دیکہا تو نے یعنی تعجب سے نگاہ کر تو إِلَى الَّذِينَ
يَزْعُمُونَ طرف اون لوگونکی کہ گمان کرتے ہین وہ کہ أَنَّهُمْ آمَنُوا تحقیق وہ ایمان لائے ہین بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ ساتھ اوس چیز کے
کہ نازل کیگئی طرف تیری یعنی قرآن وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ اور وہ چیز کہ نازل کی گئی ہے پہلے تجہسے کہ وہ کتابین پہلے انبیا کے مین کیا نہین
دیکہتا ہے تو اونکو جو کہ گمان کرتے ہین کہ قرآن پر اور پہلے کتابون پر ایمان لائے ہین اور حقیقت مین وہ منافق ہین يُرِيدُونَ أَنْ يَتَحَاكَمُوا
ارادہ کرتے ہین وہ یہہ کہ مرافعہ کرین وہ اپنے مقدمہ کا إِلَى الطَّاغُوتِ طرف طاغوت کی کہ حد سے گذرنیوالا ہے اور وہ کعب بن اشرف یہودی ہے
اور سوا اوسکے جو کوئی کہ حکم باطل دیوے وہ بہی ایسا ہی ہے وَقَدْ أُمِرُوا اور حال یہہ ہے کہ بتحقیق حکم کئے گئے ہین وہ دعوی کرنیوالے ایمان کا یعنی
اور سب بندون کو حکم ہے أَنْ يَكْفُرُوا بِهِ یہہ کہ کفر کرین وہ ساتھ اوس طاغوت کے کہ اوسکے حکم پر ایمان نہ لاوین وَيُرِيدُ الشَّيْطَانُ اور چاہتا ہے
شیطان جو کہ رحمت سے دور ہے أَنْ يُضِلَّهُمْ یہہ کہ گمراہ کرے وہ اونکو جو کہ طاغوت کیطرف مایل ہین ضَلَالًا بَعِيدًا گمراہ ہونا دور کہ کبہی راستی کی
طرف رجوع نکرین اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو حاکم موافق قول ہم اہلبیت کے حکم نکرے وہ طاغوت ہے اور یہہ آیت

تلاوت فرمائی اور بعد اسکے فرمایا کہ تحقیق امت نے رجوع کی طرف طاغوت کے اور اوسنے اونکو گمراہ کیا اور اس سبب سے اونہون نے اس
آیت سے نجات نہ پائی مگر تھوڑے اور ہمارے شیعون نے اور بعد اونکے ہلاک ہوئی اور حضرت صادق علیہ السلام سے کسینے پوچھا کہ اگر ہم
مین سے دو شخصون مین آپسمین جھگڑا ہو اور طرف حکام کی اور قاضیون کے رجوع کرین تو ہمکو یہ حلال ہے یا نہین فرمایا کہ جو شخص
رجوع کرے طرف طاغوت کی پس حکم کرے وہ واسطے اوسکے تو لیگا وہ حرام کو لیتا ہے اوسکے حکم سے اگرچہ حق اوسکا ثابت ہو اسواسطے کہ
اوسنے لیا ہی طاغوت کے حکم سے اور تحقیق فرمایا ہے خدانے کہ کفر کیا جائے اوسے پھر پوچھا اوسنے کہ کیا کرین ہم دونون فرمایا کہ نظر کرو طرف
اوس شخص کے کہ وہ تم مین سے ہے اور روایت کرتا ہی وہ حدیث ہماری اور نظر کرتا ہے وہ ہمارے حلال کی اور حرام کے بیان کے سوئے
مین اور پہچانتا ہے وہ ہمارے احکام کو تو پس راضی ہو تم اوسکے حکم پر یعنی کہ تحقیق مینے کیا ہے اوسکو اوپر حاکم پس جسوقت وہ حکم کرے
مطابق ہمارے حکم کے اور ہماری پیروی کے پس اوسکو قبول نکرین تو اوسنے بیشک ہمارے حکم کو سبک اور خفیف بنایا ہے اور ہمارے حکم کو اوسنے رد کیا ہے
اور ہمارا رد کرنا خدا کا رد کرنا ہے اور خدا کا رد کرنیوالا حد شرک مین ہے وَاِذَا قِیْلَ لَھُمْ اور جسوقت کہا جائے واسطے اون منافقون کے جھگڑے کیوقت
کہ تَعَالَوْا اِلٰی مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ آؤ تم طرف اوس چیز کے کہ نازل کی ہے خدانے اپنی کتاب مین وَاِلَی الرَّسُوْلِ اور طرف حکم پیغمبر کے کہ وہ جو
اس مقدمہ مین حکم کرے تو رَاَیْتَ الْمُنٰفِقِیْنَ دیکھیے تو منافقونکو کہ عناد کی راہ سے یَصُدُّوْنَ عَنْكَ باز رہتے ہین وہ تجھسے اور منہ پھیرتے
ہین وہ تجھسے صُدُوْدًا منہ پھیرنا دشمنی سی فَکَیْفَ پس کیونکر ہوگا حال اونکا اور کیا کرینگے وہ اِذَآ اَصَابَتْھُمْ مُّصِیْبَةٌ جسوقت پہونچیگی
اونکو مصیبت کہ قتل ہون وہ یا کسی عذاب مین گرفتار ہون بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْھِمْ بسبب اوسکے کہ آگے بھیجا ہے ہاتہون اونکی نے کہ مرافعہ طاغوت
کیطرف اونہونے کیا ہی ثُمَّ جَآءُوْكَ پھر آئینگے وہ تیری پاس عذر کرتے ہوئی کہ یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰہِ قسم کہاتے ہین وہ ساتہہ خدا کی یعنی قسمونکی کہ اِنْ اَرَدْنَآ
نہین ارادہ کیا تہا ہمنے تیری محکمہ سے منہ پھیرنیکا اِلَّآ اِحْسَانًا مگر نیکی کہ انکو واسطے اپنے نزد اسلئے پہونچے بہرائی اور مکروہ کے باب ادب
تیری مجلس کے کہ آوازین وہان بلند ہو دین اسواسطے تیرے محکمہ مین ہمنے ارادہ مرافعہ کا نکیا وَتَوْفِیْقًا اور مگر موافق کرنے دونون جھگڑنیوالونکو
اور صلح کرنیکو اسواسطے ہمنے تیری پاس مرافعہ کا ارادہ نہین کیا نہ یہ کہ تجھسے کوئی مخالفت کرنیوالا ہو اُولٰٓئِكَ یہہ گروہ منافقون کے
اور جہوٹی قسم کہانیوالی اَلَّذِیْنَ وہ لوگ ہین کہ یَعْلَمُ اللّٰہُ مَا فِیْ قُلُوْبِھِمْ جانتا ہے خدا جو کچھ بیچ دلون اونکے کے ہی عداوت اور نفاق
فَاَعْرِضْ عَنْھُمْ پس منہ پھیرلے تو اونسے اور ارادہ اونکی عذاب کا نکر وَعِظْھُمْ اور نصیحت کر تو اونکو کہ نفاق اور دروغ کو وہ ترک کرین
وَقُلْ لَّھُمْ اور کہہ تو واسطے اونکی یعنی کہہ تو اونکو فِیْٓ اَنْفُسِھِمْ بیچ نفسون اونکے کی یعنی اونکی ناپاک نفسونکی مقدمہ مین کہہ تو قَوْلًا بَلِیْغًا بات پہونچنے
والی کہ اثر کری اور اونکو رنج ہو جیسے کہ ڈرانا اونکو قتل کرنیسے اور غارت کرنیسے اگر نفاق سے توبہ نکرین وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اور نہین بہیجا ہمنے
کوئی پیغمبر اپنے بندونپر اِلَّا لِیُطَاعَ مگر واسطے اسکی کہ فرمانبرداری کیا جاے وہ اور سب آدمی اوسکی متابعت کرین بِاِذْنِ اللّٰہِ ساتہہ حکم خدا کے
یعنے ہر پیغمبر کو ہمنے اسواسطے بہیجا ہے کہ تمام آدمی اوسکی فرمانبرداری کرین بحکم خدا اور اوسکی کہنے پر چلین اور جو کچھ وہ کہی یا کری اوسکو تسلیم کرین
اور اوسکی قول اور فعل پر اعتراض نکرین اور جو کوئی اوسکی فرمانبرداری نکریگا اور اوسکی کہنے کو نہ مانیگا وہ اسلام سے خارج ہی گو ظاہر مین
وہ اسلام کا اقرار کرتا ہو وَلَوْ اَنَّھُمْ اور اگر تحقیق وہ منافقین اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ جسوقت ظلم کیا تہا اونہونے نفسون اپنے کو بسبب نفاق کی
اور انکار کرنے تیری حکم کے جَآءُوْكَ آتی وہ تیری پاس اور تیرے حکم سے انکار نکرتے اور اگر طاغوت کیطرف مرافعہ کرنا چاہتا تہا تو اوس سے پشیمان
ہوتی فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ پس بخشش چاہتے وہ خدا سی تیرے وسیلہ سے وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ اور بخشش چاہتا واسطے اونکی پیغمبر تو لَوَجَدُوا
اللّٰہَ البتہ پاتے وہ خدا کو تَوَّابًا توبہ قبول کرنیوالا گنہگارونکا رَّحِیْمًا مہربان بخشش چاہنیوالون پر اور بعضی کہتے ہین کہ یہہ آیت بارہ منافقونکی
حقمین نازل ہوئی ہے کہ اونہونے آپسمین نفاق پر اتفاق کیا تہا حقتعالی نے اپنی حبیب کو اونکی حال سے خبر دی ہے اور رسولخدا نے جمع کرکی سبکو ظاہر کیا

اور فرمایا کہ بارہ آدمیون نے تم مین سے نفاق پر اتفاق کیا ہی اگر وہ اونہین اپنی بخشش چاہین تو مین اونکیواسطے سفارش کرون ہر چند حضرت
نے کئی مرتبہ فرمایا لیکن کوئی نہ اوٹھا پس حضرت نی ہر ایک کا معہ نسب نام لیا اور اونکو درمیان لوگون کے رسوا کیا تب اونہون نے کہا
کہ یا رسولخدا ہمارے واسطے استغفار کرو حقتعالی نے یہ آیت نازل کی اور حضرت نے فرمایا کہ اگر پہلے دفعہ بخشش چاہتے تو تمہاری بخشش ہوتی
اور اب تمنے تکبر کیا تو اب تمکو طرف خدا اور پیغمبر کی کوئی راہ نہین ہے اور حضرت نے حکم دیا لوگون نے مسجد سے باہر نکالدیا اور بعد اوسکے
اپنی پاس اونکو آنی نہ دیا اور فرماتا ہے خدا کہ فلا یعنی ایسا نہی کہ باوجود تیری مخالفت کی وہ ایمان رکھتے ہون وربک قسم ہے پروردگار
تیری کی کہ لا یؤمنون نہین ایمان لاتی ہین وہ یعنی نہین مومن ہوتی ہین حقیقت مین حتی یحکموک یہانتک کہ حکم کرین وہ تجھکو اور منصف ٹھیراوین
تجھکو حکم کرنیکو فیما شجر بینہم بیچ اوس چیز کے کہ خلاف ہوا ہے درمیان اونکی اور تو اونکی واسطے حکم کرے ثم لا یجدوا پھر نہ پاوین وہ فی انفسہم
بیچ نفسون اپنی حرجا کوئی تنگی مما قضیت اوس چیز سے کہ حکم دیا ہی تونی اگرچہ اونکی طبیعت کی مخالف ہو یعنی جو کچھ تونی اونکی مقدمہ مین حکم دیا ہے
ہر چند وہ اونکی خواہش کی موافق نہو لیکن اوس حکم سے وہ تنگ اور ناراض نہون ویسلموا اور تسلیم کرین وہ تیری حکم کو تسلیما تسلیم کرنا
ظاہر مین اور دلمین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ اگر کوئی جماعت ایسی ہو کہ خدا کی عبادت کرین اور نماز کو ہمیشہ قایم رکھین
اور زکوۃ ادا کرین اور ماہ رمضان کی روزہ رکھین اور حج بیت اللہ کا بجالاوین اور بعد اوسکی کہین کہ فلانا امر جو رسولخدا نی کیا ہے نکرنا
اوسکا بہتر تہا یا رسولخدا کی کئے ہوئی سے دلمین تنگی یا گرانی پاوین تو وہ لوگ مشرک ہین اور بعد اوسکی یہ آیت تلاوت فرمائی فلا وربک
لا یؤمنون الآیہ ولو انا کتبنا اور اگر تحقیق ہم لکھتے ہم یعنی فرض کرتی ہم علیہم اوپر اون منافقون کی ان اقتلوا انفسکم یہہ کہ قتل کرو تم
نفسون اپنے کو اور کفار کے درپے ہو او اخرجوا من دیارکم یا لکھتے ہم کہ نکلجاو تم گہرون اپنے سی واسطے جہاد کی تو ما فعلوہ نکرتی وہ اوسکو یعنے کفار کے
درپی نہوتی اور جہاد کو نجاتی الا قلیل مگر تہوڑے منہم اونمین سی کہ جو خالص ہین ایمان مین اور بعض نے قلیل کو منصوب پڑہا ہے ولو انہم
اور اگر تحقیق وہ منافقین فعلوا ما یوعظون بہ کرتے وہ اوس امر کو کہ نصیحت کی جاتی ہین وہ ساتہہ اوسکی کہ فرمانبرداری کرتے وہ حکم پیغمبر کی تو لکان
خیرا لہم البتہ ہوتا بہتر واسطے اونکے دنیا اور آخرت مین واشد تثبیتا اور بہت سخت اور مضبوط ثابت کرنے ایمان کے واسطے اونکے
واذا اور اوسوقت یعنی جسوقت کہ وہ ایسا کرتے لآتیناہم البتہ دیتے ہم اونکو من لدنا نزدیک اپنے سے اجرا عظیما اجر بڑا کہ وہ بہشت
ہے بہرا ہوا نعمتون سی ولہدیناہم اور البتہ دکھلاتی ہم اونکو صراطا مستقیما راہ سیدہی کہ جسکے وسیلہ سے مقربان درگاہ خدا ہوتے اور علم اونکو زیادہ
ہوتا اور رسولخدا نے فرمایا کہ جو کوئی عمل کری اپنی علم پر تو خدا تعالے سوای اوسکی اور علم اوسکو زیادہ کریگا اور کہتے ہین کہ ثوبان ایک شخص نیک اور صالح
خادم رسولخدا کا تہا ایکروز حضرت کی خدمتمین وہ حاضر ہوا لیکن بہت ناتوان اور دبلا ہو گیا تہا حضرت نی پوچہا کہ اے ثوبان تیرا
حال ایسا کیون ہو گیا ہے عرض کی کہ یا رسولخدا جسوقت مین حضرت کی جمال کی زیارت نہین کرتا ہون اوسوقت کو مین زندگی مین نہین
شمار کرتا ہون اور اب مین اس اندیشہ مین ہون کہ اگر اجل پہنچ آئی اور اتفاق مفارقت ضرور ہوگا ہو تو کیا علاج کرون مین اور
سخت رنج یہ ہے کہ اگر اوسجہان مین دوزخ مین جاؤن مین تو آپکو کیونکر دیکہون اور بعض کی نزدیک یہہ شخص عبداللہ انصاری تہا خدا
تعالے نے اوسکے حق مین یہ آیت نازل کی کہ ومن یطع اللہ اور جو شخص فرمانبرداری کرین خدا کی والرسول اور پیغمبر کے شرع کے احکام
مین فاولئک پس یہہ لوگ فرمان بردار کرنیوالی ہونگی قیامت کی روز مع الذین ساتھ اون لوگون کے کہ انعم اللہ علیہم انعام
کیا ہی خدا نی اوپر اونکی من النبیین پیغمبرون مین سے والصدیقین اور سب کو نہین ہے کہ سب سے پہلے تصدیق انبیا کی اونہونے کی ہو والشہداء اور شہیدون
مین سے جو کہ راہ خدا مین مارے گئی ہین والصالحین اور نیکون مین سے کہ جنکی اعمال شایستہ ہین وحسن اولئک رفیقا اور نیک ہین یہ سب از روی رفیق
ہونیکی اور ہمنشین ہونیکی اور رفیق تمیز ہی اور حال ہی ہو سکتا ہی درواحد اور جمع کے دونون کیواسطے آتا ہے مثل صدیق کی اور حاصل سکا یہہ ہے

کہ جو لوگ خدا کے اور پیغمبر کے فرمان برداری کرینگے احکام شرع میں تو وہ لوگ قیامت کے روز ہمراہ انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین کے
ہونگے اور اونکے رفیق بہتر ہونگے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ مراد نبیین سے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ ہیں اور مراد
صدیقین سے علی مرتضےٰ ہیں اور مراد شہدا سے حسنین ہیں اور مراد صالحین سے باقی ائمہ ہیں امام حسن عسکری تک صلوات اللہ وسلامہ
علیہم اجمعین اور حسن اولٰئک رفیقا سے مراد صاحب الزمان علیہ السلام ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے ابو بصیر سے فرمایا کہ حقتعالیٰ
نے تمکو یاد کیا ہے اور بعد اسکے یہہ آیت تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ مراد نبیین سے رسولخدا ہیں اور صدیقین اور شہدا ہم ہیں اور صالحین
تم ہو اور رسولخدا نے حضرت علی کو فرمایا ہے کہ یہہ صدیق اکبر ہے اور فاروق اعظم ہے چنانچہ سنیوں کے بھی کتابوں میں لکھا ہے لیکن لوگوں
نے صدیق اکبر ابوبکر کیواسطے اور فاروق اعظم عمر کیواسطے تجویز کیا ہے اور حضرت رسولخدا نے فرمایا ہے کہ ہر امت میں ایک صدیق اور
فاروق ہوتا ہے اور صدیق فاروق اس امت کا علی بن ابیطالب ہے اور اس آیت میں حق تعالیٰ رغبت دلاتا ہے مومنین کو انکو اور پیغمبر کی فرمانبرداری
کیواسطے کہ اگر خدا . اور پیغمبر کے کہنے پر چلینگے اور احکام خدا کو بجا لاینگے تو قیامت کے روز ہمراہ انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین کے ہونگے
خدا تعالیٰ توفیق عطا کرے اپنی فرمان برداری کے ذٰلِكَ یہہ یعنے ہونا ہمراہ انبیاء اور صدیقین اور شہدا اور صالحین کے الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ہے
محض فضل ہے خدا کی جانب سے فرمان برداری کرنیوالونکو وَكَفٰى بِاللّٰهِ اور کافی ہے خدا عَلِيْمًا جاننے والا اوس شخص کے جزا کا کہ جو اوسکی فرمان
کرے اور جو شخص اونکی رفاقت کی لیاقت رکھتا ہے اوسکو بھی خوب جانتا ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو اس آیت میں
خدا تعالےٰ مومنین کو جہاد کرنیکا حکم کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ اے مومنین خُذُوْا حِذْرَكُمْ پکڑو تم ہتیار اپنے دشمنوں سے لڑنیکے واسطے فَانْفِرُوْا
پس باہر نکلو تم اونسے لڑنیکے واسطے ثُبَاتٍ متفرق ہوکر کئی جماعتیں یہہ حال واقع ہوا ہے اور متفرق جماعتوں کے معنے میں یعنے متفرق ہوکر نکلو
اَوِانْفِرُوْا جَمِيْعًا یا باہر نکلو تم اکٹھے ہوکر یہہ بھی حال واقع ہوا ہے یعنے یا تو کئی جماعتیں متفرق ہوکر نکلو کہ ہر جماعت ہر ایک طرف کو روانہ
ہو اور یا سب اکٹھے ہوکر نکلو دشمنوں کے مقابلہ کیواسطے لیکن ہر حال میں فرمان بردار ہو وَاِنَّ مِنْكُمْ اور تحقیق بعض تم میں سے یعنے منافقین
کہ ایمان کو ظاہر کرتے ہیں لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ البتہ وہ شخص ہے کہ کاہلی کرتا ہے باہر نکلنے سے اور یہہ وہ منافق تہے کہ جنگ احد میں نہ گئے تہے
اور اپنے گہروں میں بیٹہہ رہے تہے عبداللہ ابن ابی وغیرہ فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ پس اگر پہونچے تمکو اے مومنین مُّصِيْبَةٌ کوئی مصیبت مثل قتل اور شکست کے
تو قَالَ کہتا ہے وہ منافق جہاد سے بیٹہہ رہنے والا قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ تحقیق انعام کیا ہے خدا نے اوپر میرے اِذْ لَمْ اَكُنْ مَّعَهُمْ اسواسطے کہ نہ تہا میں ہمراہ
اون مومنین کی شَهِيْدًا حاضر ہوکر جہاد میں تاکہ میں بھی مبتلا ہوتا اونکیطرح بلا میں وَلَئِنْ اَصَابَكُمْ اور البتہ اگر پہونچے تمکو اے مومنین
فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ فضل اور زیادتی نعمت کو خدا کی جانب سے فتح تمہاری ہو اور غنیمت تمہارے ہاتھ آوے لَيَقُوْلَنَّ البتہ کہیگا وہ منافق جہاد سے بیٹہہ
رہنے والا كَاَنْ لَّمْ تَكُنْ گویا کہ نہ تہی بَيْنَكُمْ درمیان تمہارے اور درمیان اوس کے مَوَدَّةٌ دوستی یعنے جیسے کہ کوئی اجنبی ہو کہ اوس سے
کسی طرح کی محبت اور آشنائی نہیں ہوتی وہ تمکو فائدہ مند دیکہکر حسد اور حسرت سے کہیگا يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَهُمْ اے کاشکے ہوتا میں ہمراہ اونکے جہاد میں
فَاَفُوْزَ پس مراد کو پہونچتا میں فَوْزًا عَظِيْمًا مراد کو پہونچنا بڑا کہ میں بھی مال غنیمت میں سے لیتا اور یہہ مراد کو پہونچتا اور فافوز منصوب ہے اسواسطے
کہ بعد فا کے تمنے کے جواب میں آیا ہے اور بعضوں نے اوسکو مرفوع پڑہا ہے فوز کی تمنی کرکے اور جواب میں تمنے کے اوسکو نہیں گنتا اور کان لم تکن
جملہ معترضہ ہے کہ درمیان فعل کے اور اوسکے مفعول کے واقع ہوا ہے اور ابن کثیر نے لم تکن کو یا سے پڑہا ہے مذکر کا صیغہ اور اب خدا تعالیٰ
خالص مومنوں کا ذکر کرتا ہے اور اونکو جہاد کے رغبت دلاتا ہے فَلْيُقَاتِلْ پس چاہیے کہ لڑیں فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بیچ راہ خدا کے دشمنوں سے الَّذِيْنَ
وہ لوگ کہ يَشْرُوْنَ فروخت کرتے ہیں وہ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا زندگانی دنیا کو کہ فنا ہونیوالی ہے بِالْاٰخِرَةِ ساتھہ آخرت کے کہ ہمیشہ رہنے والی ہے
یعنے دنیا کو فروخت کرکے اوسکے عوض میں آخرت کو خرید کرتے ہیں کہ جو ہمیشہ کو باقی رہے اور طرح طرح کے نعمتوں سے مملو ہے وَمَنْ يُّقَاتِلْ اور جو کوئی کہ

فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بیچ راہ خدا کے فَیُقْتَلْ پس مارا جاوے وہ کہ شہادت پائی اَوْ یَغْلِبْ یا غالب آوے دشمن پر اور فتح پائی فَسَوْفَ نُؤْتِیْہِ پس قریب ہے کہ دیوین
ہم اوسکو آخرت مین اَجْرًا عَظِیْمًا اجر اور ثواب بڑا کہ بیان ہو سکے اور جسکی کچھ انتہا نہین ہے اور فرمایا ہے جناب رسولخدا صلعم نے کہ واسطے شہید کے
سات خصلتین ہین خدا کیطرف سے اول یہہ کہ جسوقت مین پہلا قطرہ اوسکے خون کا گرتا ہے تو سب گناہ اوسکے بخشے جاتے ہین اور دوسری یہہ کہ واقع ہوتا ہے سر اوسکا
وقت گرنیکے اوس حور کے گودی مین کہ جو زوجہ اوسکی ہے اور وہ غبار اوسکے چہرے سے پونچھتی ہے اور پاک کرتی ہے اور تیسری یہہ کہ جنت کی پوشاک اوسکو
پہنائے جاتے ہے اور چوتھی یہہ کہ بہشت کے خزانہ دار جلد ایسی خوشبو بہشت کی لاتے ہین جسکو چاہے پسند کرے اور پانچوین یہہ کہ اوسکی منزل جو بہشت مین
ہے وہ اوسکو دکھلائی جاتی ہے اور چھٹے یہہ کہ اوسکے روح کو کہا جاتا ہے کہ بہشت مین جہان چاہے سیر کرتا پھر اور ساتوین یہہ کہ خدا کی ملاقات
کرنا رہ یعنے .. روز بروز خدا کا قرب اوسکو حاصل ہوتا ہو کہ اسمین بہت راحت اور لذت ہے ہر پیغمبر اور شہید کو اور اسطرحکی روایت سورہ بقر مین بھی
شہید کی تعریف مین گذری ہے لیکن اسمین اور اوسمین فرق ہے اور اب خدا تعالے بہت تاکید کرتا ہے مومنین کو جہاد کرنیکی واسطے چنانچہ
فرماتا ہے کہ وَمَا لَکُمْ اور کیا ہے واسطے تمہارے ای مومنین کہ کوشش کرتے لَا تُقَاتِلُوْنَ نہین لڑتے ہو تم فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بیچ راہ خدا کے وَالْمُسْتَضْعَفِیْنَ
اور بیچ راہ بیچارون ناتوانون کی یعنے اونکی خلاص کرنے اور رہائی دلوانیمین کہ وہ کفار مین پھنسے ہین اور اسیر ہین اور وہ چند آدمی تھے
مکہ مین کہ مسلمان ہوگئے تھے اور اونکی اقارب اور رشتہ دار کفار اونکو مدینہ کیطرف ہجرت نہین کرنے دیتے تھے اور آزار اونکو پہونچاتے تھے
اور وہ شب و روز دعا مانگتے تھے کہ خداوندا انکو ہمکو یہان سے نکال اونکی مقدمہ مین خدا تعالے فرماتا ہے کہ ای مومنین تم کیون نہین جہاد کرتے
ہو راہ خدا مین اور مخلصی مین بیچارون مین کہ وہ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ مردون اور عورتون اور لڑکون مین سے ہین اور ابن عباس
کہتے ہین کہ مین اور میری مان بھی اون مستضعفین مین سے تھے کہ شب و روز اپنی مخلصی کیواسطے دعا مانگتے تھے چنانچہ خدا تعالے فرماتا ہے کہ اَلَّذِیْنَ
وہ لوگ تھے وہ مستضعفین کہ یَقُوْلُوْنَ کہتے تھے وہ کہ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا ای پروردگار ہمارے نکال تو ہمکو مِنْ ہٰذِہِ الْقَرْیَۃِ اس بستی سے یعنے مکہ سے کہ
الظَّالِمِ اَہْلُہَا کہ ظالم ہین لوگ اوس بستی کے بسبب شرک کرنیکے کہ وہ نہایت ظلم ہے اور ظالم صفت قریہ کی ہے بحال متعلق اور کہتے تھے وہ کہ
وَاجْعَلْ لَّنَا اور کردے تو واسطے ہمارے ای خدا مِنْ لَّدُنْکَ وَلِیًّا نزدیک اپنے سے کے دوست کو وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْکَ نَصِیْرًا اور کردے تو واسطے ہمارے نزدیک
اپنے سے کسی مددگار کو کہ وہ دشمنون کی شر کو ہم سے دفع کرے اور ہمکو چھڑا کر یہان سے لیجاے خدا تعالے نے اونکی دعا قبول کی کہ بعضے تو مکہ معظمہ سے
نکلکر چلے گئے اور جو کچھ باقی رہگئے تھے اونکیواسطے خدا نے اپنے دوست اور مددگار رسولخدا کو بھیجا کہ بروز فتح مکہ حضرت نے اونکی دلداری
کی اور عتاب بن اسید کو رسولخدا نے حاکم مکہ کا کیا کہ اوس نے اون بیچارون کی نصرت اور مدد کی اور کفار کو ذلیل اور خوار کیا اور جہاد کیواسطے
ہے خدا تعالے فرماتا ہے کہ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا جو لوگ کہ ایمان لائے ہین خدا اور پیغمبر پر یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ لڑتے ہین وہ بیچ راہ خدا کے کہ جو موجب
حصول ثواب بڑی کا ہے وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا اور جو لوگ کہ کافر ہوئے کہ وہ بت پرست اور یہود اور نصارا ہین یُقَاتِلُوْنَ لڑتے ہین وہ فِیْ سَبِیْلِ الطَّاغُوْتِ بیچ راہ
طاغوت کے کہ وہ شیطان ہے اور اوسکی فرمانبرداری مین ہین کہ جو باعث عذاب کا ہے جب یہ حال ہو فَقَاتِلُوْٓا پس لڑو تم ای مومنین اَوْلِیَآءَ الشَّیْطٰنِ
دوستون شیطان سے جو کہ اوسکے فرمانبردار ہین اِنَّ کَیْدَ الشَّیْطٰنِ تحقیق کہ مکر شیطان کا یعنے وسوسہ اوسکا کَانَ ضَعِیْفًا ہے سست اور اسو
کہ قریب اوسکا خیال ہے دلیل اور حجت سے اور مکر اوسکے کو کچھ قوت نہین ہے، کہتے ہین کہ مکہ مین ہجرت سے پہلے بعضے مسلمان رسولخدا سے عرض کرتے تھے کہ ہمکو
کفار سے لڑنیکی اجازت دیجے اور حضرت فرماتے تھے کہ مجھکو ابھی جہاد کا حکم نہین ہے جب مکہ معظمہ سے حضرت نے ہجرت کی اور جہاد کرنیکا حکم ہوا تو جو لوگ
کہ آرزو کرتے تھے مکہ معظمہ مین لڑائی کی بعضے اونمین سے جہاد سے کراہت کرنیلگے حق تعالے اونکے مقدمہ مین فرماتا ہے اَلَمْ تَرَ کیا نہ دیکھا
تو نے ای محمد اِلَی الَّذِیْنَ طرف اون لوگون کی کہ قِیْلَ لَہُمْ کہا گیا تہا واسطے اونکے کُفُّوْٓا اَیْدِیَکُمْ بند کرو تم ہاتھون اپنے کو کفار کے لڑائی سے یہانتک کہ حکم
جہاد کا نازل ہو وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ اور قایم کرو تم نماز کو ہمیشہ پڑھتے رہو وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ اور دو تم زکوٰۃ کو فَلَمَّا کُتِبَ پس جس وقت لکھا گیا یعنے جس وقت

کہ فرض کیا گیا علیہم القتال اوپر اونکے لڑنا جسوقت کہ وہ ہجرت کرکے مدینہ میں آئے تو اذا فریق منہم اوسوقت ایک فرقہ اونمین سے کہ ضعیف الایمان تھے
ہین یخشون الناس ڈرتے ہین آدمیون سے دشمن کخشیۃ اللہ مانند ڈرنیکی خدا سے یعنی جیسے کہ خدا سے ڈرنا چاہیے ویسی وہ کفار سے ڈرتے ہین
او اشد خشیۃ یا زیادہ سخت ڈرنا بسبب نامردی کے مرنیکے خوف سے وقالوا اور کہا اونہون نے کہ ربنا اے پروردگار ہمارے لم کتبت کسواسطے
لکھا ہے تونے یعنی کسواسطے واجب کیا ہے تونے علینا القتال اوپر ہمارے لڑنیکو لولا اخرتنا کیون نہ ڈھیل دیکے تونے ہمکو الی اجل قریب طرف ایک
مدت قریب کے یہ گفتگو اون لوگونکی ہے کہ جو اکثر جہاد میں بھاگتے تھے اور کبھی معرکہ میں داخل ہوکر کسیکو قتل نہین کیا اور نہ کبھی کوئی زخم کھایا
تھا خدا تعالی اونکے واسطے فرماتا ہے کہ قل کہہ تو اے محمد اون ڈرنیوالون سے کہ جن لوگون نے دل زندگانی دنیا سے لگایا ہے متاع الدنیا فایدہ دنیا کا
قلیل تھوڑا ہے مقابلہ میں آخرت کی اور وہ بھی چند روز کا ہے والآخرۃ خیر اور آخرت بہتر ہے دنیا سے بدرجہا لمن اتقی واسطے اوس شخص کے کہ پرہیز کرے
کفر اور گناہون سے ولا تظلمون اور نہ ظلم کیجاوے گی تم پر ای جہاد کرنیوالو فتیلا مقدار رشتہ رخنہ دانہ خرما کی کہ وہ نہایت کم ہوتا ہے یعنی تمہارے جہاد کرنیکی ثواب مین
کسی طرح کی کمی نہ ہوگی اور مرنا کہ وہ ضرور ہے تم اوس سے کیون ڈرتے ہو اینما تکونوا جہان کہین ہوگے تم خواہ مکہ مین خواہ مدینہ مین خواہ کسی جگہ یدرککم الموت
پاویگی تمکو موت کہ وہ ہرگز تمکو نہ چھوڑیگی ولو کنتم اگرچہ ہو تم فی بروج مشیدۃ بیچ برجون بلند اور مضبوط کی اور کہتے ہین کہ جسوقت جناب رسولخدا صلعم
نے ہجرت کرکی مدینہ منورہ میں تشریف لائی تو اون نو تمین برس سابق کی نسبت کسی قدر تنگی پیدا ہوئی تھی اور غلہ کا نرخ بھی گران تھا یہودیون نے یہ حال
دیکھا تو کہا کہ یہ گرانی غلہ کی اور کمی میوہ کی محمد کی یہان آنیکی نحوست سے ہے حق تعالی نے واسطے جھوٹا کرنے اون لوگون کی یہہ آیت نازل کی
کہ وان تصبہم اور اگر پہونچتی اونکو حسنۃ کوئی بھلائی مثل نعمت اور ارزانی غلہ اور میوہ کی تو یقولوا کہتے ہین وہ کہ ہذہ یہہ بھلائی من عند اللہ
نزدیک خدا کے ہے وان تصبہم سیئۃ اور اگر پہونچتی اونکو کوئی برائی مثل قحط اور تنگدستی کی تو یقولوا کہتے ہین وہ کہ ہذہ یہ برائی من عندک نزدیک
تیرے سبب ہے اے محمد یعنی آنی تیرے ہی سے ہے قل کہہ تو اے محمد کہ کل سب یعنی ارزانی اور گرانی اور دولت اور مفلسی من عند اللہ نزدیک خدا کی سے ہے یعنی اوسکے
حکم سے ہے اور کوئی شخص اوسکی حکم کو رد نہین کرسکتا ہے اور یہ تو ای محمد کو تجھکو بیچ اوسکے کچھ دخل نہین ہے فمال ہؤلاء القوم پس کیا ہے واسطے اس گروہ
کے لا یکادون یفقہون نہین نزدیک ہین کہ سمجھین وہ حدیثا بات کو کہ جسمین اونکی واسطے نصیحت ہے اسواسطے کہ اگر عقل اور فہم رکھتے تو جانتے کہ تمام بھلائیان
اور برائیان خدا کی حکم سے ہے اور فرماتا ہے کہ ما اصابک جو کچھ پہونچتا ہے تجھکو ای آدمی من حسنۃ بھلائیون میں سے مثل فراخی رزق اور ارزانی کی اور تمام نعمتونکی
فمن اللہ پس فضل خدا کی سے ہے کہ بی استحقاق دیتا ہے اسواسطے کہ جو کچھ آدمی طاعت کرتا ہے وہ برابر نہین ہوسکتی اوسکی نعمتونکی وما اصابک من سیئۃ
اور جو کچھ پہونچتا ہے تجھکو برائیون میں سے مثل قحط اور مصیبت کے فمن نفسک پس شامت نفس تیرے سے ہے کہ گناہ تیرے باعث اوسکی ہوئے ہین پہلی تو خدا نے
مجمل فرمایا تھا کہ کل خدا کیطرف سے ہے اور بعد اوسکی تفصیل اوسکی کردی کہ کل خدا کیطرف سے ہے لیکن بھلائی اوسکی فضل و کرم سے ہے اور برائی آدمیکی
گناہ کی عوض میں بطور سزا کی ہے چنانچہ رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ کوئی پوست بدن کا لکڑی سے نہین چھلتا ہے اور پاؤن کسی بندہ کا نہین پھسلتا ہے مگر سبب
گناہ کی اور امام رضا علیہ السلام فرماتے ہین کہ فرمایا خدا تعالی نے کہ ای فرزند آدم جو کچھ تو اپنی نفس کیواسطے چاہتا ہے وہ میری مشیت سے ہے اور میری دی ہوئی
قوت سے تو ادا کرتا ہے میرے فرایض کو اور میری دی ہوئی نعمت سے تو قوی ہوا میری نافرمانی پر کردیا میں نے تجھکو سننے والا اور دیکھنے والا اور قوت والا اور
جو کچھ بھلائی تجھکو پہونچی ہے وہ خدا کی فضل سے جانتے ہی اور جو برائی کہ تجھکو پہونچی ہے پس وہ شامت نفس تیرے سے ہے اور یہ اسواسطے ہے کہ میں اولی ہون تجھ
بھلائی کی ساتھ تجھسے اور تو اولی ہے اپنی برائی کی ساتھ مجھسے اور یہ اسواسطے ہے کہ میں نہین سوال کیا جاتا ہون اس فعل سے کہ جو کرتا ہون اور وہ سوال
کئے جاوینگے یعنی خدا تعالی جو کچھ کرتا ہے موافق حکمت اور مصلحت کی کرتا ہے اسواسطے اوسکی کسی کام سے سوال نہین ہوتا ہے اور بندہ اکثر خلاف
حکمت کرتا ہے اسواسطے اوسکی کسی ہوئی سے سوال ہوتا ہے اور فرماتا ہے خدا کہ وارسلناک اور بھیجا ہے ہمنے تجھکو ای محمد للناس واسطے کل آدمیون کے رسولا
پیغمبر کرکی تاکہ سب آدمیونکو تو احکام ہمارے پہونچاوی اور طاعت کی رغبت دلاوی تاکہ اوسکی سبب سے لائق بہشت کے ہون اور ڈراوی تو اونکو گناہون سے

تاکہ وہ مصیبت مین گرفتار ہو وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيدًا اور کافی ہی خدا شہید گواہ تیرے پیغمبر کیا اور احکام کی پہونچا دینے کا اور اب بندونکو پیغمبر کے فرمانبرداری
کی رغبت دلاتا ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ جو کوئی فرمانبرداری کری پیغمبر کی فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ پس تحقیق فرمانبرداری کی اوسنی خدا کی
وَمَنْ تَوَلّٰى اور جو کوئی منہ پھیرے پیغمبر سے اور کہنا اوسکا نہ مانی تو فَمَا أَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا پس نہین بھیجا ہی ہمنے تجھکو اوپر اون
اونکی نگہبان کرکے کہ جبر و قہر تو اونکو گناہون سی باز رکھے اسواسطے کہ تیری ذمہ تو فقط پہونچا دینا احکام کا ہی اور اونکی اعمال نیک اور بد کی
جزا دینی ہمپر ہے اور اب خدا تعالی منافقین کا حال بیان کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ وَيَقُولُونَ اور کہتے ہین وہ منافق تیری پاس حاضر ہوکر کام ہمارا
طَاعَةٌ فرمانبرداری ہے اور یہہ خبر ہے مبتدا ے محذوف کی اور تقدیر اوسکی امرنا طاعة ہی یعنی کام ہمارا فرمان تمہارا ہی ہے فَإِذَا بَرَزُوا
پس جسوقت کہ باہر ہوتی ہین وہ اور چلے جاتی ہین مِنْ عِنْدِكَ نزدیک تیرے سی تو بَيَّتَ طَائِفَةٌ شب گذاری کرتا ہے ایک فرقہ مِنْهُمْ اونمین سے
یعنی شبکو تہمت کہتے ہین غَيْرَ الَّذِي تَقُولُ غیر اوسکی کہ کہتے تھے وہ دن کو یا غیر اوسکی کہ کہتا ہی تو اونکو وَاللّٰهُ يَكْتُبُ اور خدا لکھتا ہی اونکی نامۂ اعمال
مین یعنی ملایکہ کو حکم کرتا ہے کہ وہ لکھتے ہین مَا يُبَيِّتُونَ جو کچھ کہ شب کو کہتے ہین وہ اور تدبیر کرتے ہین اور مشورہ کرتے ہین تیری مخالفت مین
اور جسوقت کہ حال اونکا ایسا ہے تو فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ پس منہ پھیر لے تو اونسے اور اونپر غصہ مت کر بسبب ظاہر کرنے اسلام کی حکم اونکی قتل کا نہین ہے
وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اور توکل کر تو خدا پر ہر حال مین حضر مین اور منافقونکی مقدمہ مین اور کام اپنا خدا کی سپرد کر دی وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيلًا اور کافی
ہی خدا کارساز سب کا اور مقاصد کا درست کرنیوالا اور خدا تعالی اونکو ملامت کرتا ہے اور فرماتا ہی کہ أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ کیا پس نہین تامل کرتے
ہین وہ قرآن کو کہ اوسکی معانی کو سمجھین اور اوسمین فکر کرین اور اوسکی الفاظ کو دیکھین تا کہ معجزہ ہونا اوسکا اونکو معلوم ہو اور جانین کہ یہہ کلام
حق ہی اور خدا کی طرف سے نازل ہوا ہے وَلَوْ كَانَ اور اگر ہوتا وہ قرآن مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ نزدیک غیر خدا کی سے جیسا کہ گمان منافقین اور کفار
کا ہی تو لَوَجَدُوا فِيهِ البتہ پاتی وہ بیچ اوسکی اخْتِلَافًا كَثِيرًا اختلاف بہت اوسکی معنی مین اور نظم مین بعضی مین فصاحت ہوتی اور بعض مین نہوتی
اور بعض مین صعوبت ہوتی اور بعض مین سہولت ہوتی اور کہتی ہین کہ جسوقت جناب رسولخدا اپنی لشکر کی فتح کی یا خوف اور نقصان کی خبر
سی معلوم کرکے خبر دیتی اپنی نبوت کی ثابت کرنیکو اور منافقین کی شک کے دور کرنیکو تو بعضے ضعیف الایمان اور منافقین اوسکو مشہور
کردیتی تھی اور یہہ امر موجب فساد کا ہوتا تھا اوسمقدمہ مین خدا تعالی اونکی مذمت کرتا ہے اور فرماتا ہی کہ وَإِذَا جَاءَهُمْ اور جسوقت آتا ہی اونمنافقونکو
أَمْرٌ کوئی امر یعنی کوئی خبر مِنَ الْأَمْنِ امن سے کہ باعث امن کا ہوتا جیسے کہ فتح لشکر اسلام کی یا ارادہ حضرت کا قوم سی صلح کرنیکا أَوِ الْخَوْفِ یا خوف
سی یعنی کوئی خبر ایسی پہنچی کہ وہ موجب خوف کا ہوتی جیسے کہ مغلوب ہونا لشکر اسلام کا اور اوسکی مثل اسکی خبر اس یا خوف کی جیسی سنتی ہین تو أَذَاعُوا بِهِ شہرت
دیتی ہین وہ ساتھہ اوسکی یعنی اوسکو مشہور کر دیتی ہین اور لحاظ اوسکی فتنہ اور فساد کا نہین کرتی وَلَوْ رَدُّوهُ اور اگر پھیر دین وہ اوسکو اور چھوڑ دین
إِلَى الرَّسُولِ طرف پیغمبر کی کہ اگر وہ مصلحت جانی تو اوسکو ظاہر کری وَإِلٰى أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ اور چھوڑ دین وہ اوسکو طرف صاحبان حکم کی اونمین سے نہین
سی جو کہ شرفا اور سردار اسلام کی لشکر کے ہین یہانتک کہ سنین وہ اسکو اوسی اور جانین کہ وہ سزاوار مشہور کرنیکی ہے یا نہین تو لَعَلِمَهُ الَّذِينَ البتہ
جانین اوسکو وہ لوگ کہ يَسْتَنْبِطُونَهُ تحقیق کرتی ہین بیچ اوسکی اور نکالتی ہین تدبیر اوسکی کو مِنْهُمْ اونسے یعنے انبیاء اور ائمہ علیہم السلام سے یعنی وہ
لوگ خبر کو مشہور نکرین بلکہ وہ پیغمبر اور اولو الامر پر اوسکو چھوڑ دین کہ وہ اگر اوسمین صلاح جانین تو مشہور کرین اور جو لوگ کہ تحقیق ہر امر کی پیغمبر اور
اولو الامر کرتی ہین وہ اوسکو جانتی ہین کہ یہہ خبر کس طرح سے ذکر کیجائی یا قابل ذکر کرنیکی ہے یا نہین اور اس صورت مین فاعل علم کا الذین ہے اور
يَسْتَنْبِطُونَهُ کی ضمیر الذین کی طرف پھرتی ہی اور امام محمد باقر علیہ السلام نی فرمایا ہے کہ اولو الامر سے مراد ائمہ معصومین علیہم السلام ہین اور بعضی کہتی ہین کہ
فاعل الذین کا مقدر ہی اور تقدیر اوسکی علمہ ہے وجہ بذکرہ الذین یستنبطونہ یعنی اوپر کس وجہ کی ذکر کرتی ہین وہ خبر کو وہ لوگ کہ تحقیق کرتی ہین اور نکالتی
ہین تدبیر کو اوسکی ذکر کی اونمین سے اور فرماتا ہی خدا کہ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اور اگر نہوتا فضل خدا کا اوپر تمہارے بسبب بھیجنی پیغمبر کے وَرَحْمَتُهُ اور رحمت

اوسکی کہ قرآن کو بہی نازل کیا ہے یعنی فضل خدا کا کہ رسولخدا ہین اور رحمت خدا کی کہ قرآن ہے اگر برکت نہوتی تو لاتبعتم الشیطن البتہ
پیروی کرتے تم شیطان کی الا قلیلا مگر تہوڑے سے تم مین سے کہ وہ عقل کو کام فرماکر اور فکر اور تامل کرکے اوسکے وسوسون سے محفوظ رہتے ہین اور بعضے کہتے
ہین کہ وہ قلیل آدمی زید بن عمرو بن نفیل اور ورقہ بن نوفل اور بحیرا اور راہب تہے کہ جناب رسولخدا کے پیغمبر ہونے سے پہلے اور قرآن کے نازل ہونے
سے پہلے راہ راست پر تہے اور روایات اہلبیت علیہم السلام مین آیا ہے کہ مراد رحمت سے رسولخدا ہین اور فضل سے مراد علی بن ابیطالب ہین اور
یا یہہ کہ فضل سے مراد رسولخدا ہین اور رحمت سے مراد علی ہین کہ رسولخدا نے لوگون کو ہدایت کی اور علی نے جہاد سرکیے جسوقت کہ سب صحابہ رسولخدا کو
تنہا چہوڑکر بہاگ جاتے تہے اور علی کے سبب سے اسلام نے قوت پکڑی اور جب کثرت مسلمانون کی ہوگئی رسولخدا کے زمانہ مین تو بعد حضرت کے جو کوئی چاہیے
حاکم بنکر فوج کشی کرے اور جہاد کیواسطے لوگونکو روانہ کرے اور بعد رسولخدا کے علی مثل پیغمبر خدا کی ہادی امت کے ہیر کہ صحابہ بہی جو کوئی غلطی کرتا تہا
حکم خدا مین تو علی اوسکو متنبہ کرتے تہے اور پہر خدا اپنے نبی سے جہاد کے لئے فرماتا ہے فقاتل پس لڑ تو کفار سے فی سبیل اللہ راہ خدا کی تنہا اگرچہ تجہکو لوگ
تنہا چہوڑ دین لا تکلف الا نفسک تکلیف دیتے نہین مگر نفس اپنے کو کہ تکلیف جہاد کے تو اکیلا ہی اوٹہا اور تو اکیلا ہی جہاد کر اگرچہ کوئی تیری مدد نکرے خدا
تیرا مددگار ہے کفایت کرتا ہے اور حضرت صادق علیہم السلام نے فرمایا ہے کہ خدا نے اپنے پیغمبر کو وہ تکلیف دی تہی کہ ایسی تکلیف اپنی مخلوقات مین سے
کسیکو نہین دی تہی اور وہ یہہ ہے کہ حضرت کو حکم دیا کہ سب آدمیون کے مقابلہ کو تو اکیلا ہی نکل اگر تیرے ہمراہ اور کوئی نہ نکلے اور سوا حضرت کے نہ تو پہلے حضرت
کے اور نہ بعد حضرت کے اور کسیکو ایسی تکلیف نہین دی ہے کہ اکیلا ہزارون آدمیون سے مقابلہ کرے اور کہتے ہین کہ یہہ آیت اوسوقت نازل ہوئی ہے کہ جب
پیغمبر خدا نے ارادہ بدر صغرا کے جانیکا کیا تہا اور نعیم نے مسلمانون کو ابو سفیان کے لشکر سے ڈرایا تہا اور بعضے صحابہ لڑائی کو نہین جاتے تہے اور حضرت
فرماتے تہے کہ اگر کوئی اور نجائیگا تو مین اکیلا ہی جاؤنگا پس حضرت مدینہ منورہ سے باہر نکلے اور حضرت کے ہمراہ ستر آدمیون سے زیادہ نہ تہے اور اکثر
اپنے گہرون مین بیٹہہ رہے تہے اوسوقت یہہ آیت نازل ہوئی اور خدا کا حکم ہوا کہ اگرچہ لوگ بیٹہہ رہے ہین لیکن تو واسطے لڑائی کے اے محمد تنہا ہی جا جسوقت
حضرت نے جانیکا ارادہ کیا تو ستر آدمی حضرت کے ہمراہ ہوگئے اور اگر یہہ بہی نجاتے تو حضرت تنہا ہی جاتے کفار کے دلون مین خدا تعالی نے انکا
رعب ڈالدیا اور ابو سفیان نے ہمراہیون کو لیکر رستہ مین سے مکہ کو اولٹا پہر گیا اور خدا تعالی نے آیت نازل کرکے حضرت کو حکم دیا کہ تو راہ خدا
مین اکیلا ہی جہاد کر اور تو تنہا ہی اپنے نفس کو تکلیف دے وحرض المؤمنین اور رغبت دلا تو مومنون کو لڑائی کے واسطے اوسواسطے کہ کام تیرا رغبت
اور حرص دلانا ہے نہ جبر اور زبردستی عسی اللہ ان یکف قریب ہے کہ خدا بازرکہے مسلمانون سے باس الذین کفروا خوف ان لوگونکا کہ کافر ہوئے
ہین یعنی قریش اور خوف کو اونکی اسطرح سے بازرکہے کہ دلون مین کفار کے مسلمانونکا رعب ڈالدے جیسے کہ بدر صغرا مین واقع ہوا کہ ابو سفیان مسلمانون کا
خوف کرکے اولٹا پہر گیا اور بدر مین نہ آیا واللہ اشد باسا اور خدا زیادہ سخت ہے ہیبت مین واشد تنکیلا اور زیادہ سخت ہے عذاب کرنے مین
زجر اور توبیخ ہے اوس شخص کیواسطے کہ جو پیغمبر کے پیروی مین جہاد کو نجاوے اور باسا اور تنکیلا تمیز واقع ہوئے ہین اور فرماتا ہے خدا کہ ومن یشفع
شفاعۃ حسنۃ اور جو شخص کہ سفارش کرے سفارش اچہی کہ کسی برادر مومن کے حق مین دعائے خیر کرے اور خدا سے اوسکے بہتر لئے
چاہے یکن لہ نصیب منہا تو ہوگا واسطے اوسکے حصہ اوس مین سے چنانچہ رسولخدا نے فرمایا ہے کہ جو کوئی غائبانہ برادر مومن کے حق مین دعائے خیر کرے
تو خدا تعالی اوسکے دعا کو قبول کرتا ہے اور جو فرشتہ کہ اوسکے ہمراہ ہے کہتا ہے کہ مثل اوسکی تیرے واسطے بہی ہے اور اس آیت سے یہہ بہی معلوم
ہوا کہ جو کوئی مومن کے واسطے بعد اوسکے مرنیکے عمل خیر کرے اور اوسکے واسطے بخشش چاہے تو یہہ بہی اوسکے ثواب مین شریک ہوتا ہے ومن
یشفع شفاعۃ سیئۃ اور جو شخص سفارش کرے سفارش بد کہ مومن کے ضرر کے دعا مانگے یکن لہ کفل منہا تو ہوگا واسطے اوسکے وبال اوس سے اور
وکان اللہ علی کل شیء مقیتا اور ہے خدا اوپر ہر چیز کے قدرت رکہنے والا یا نگہبان اور گواہ اور حضرت صادق علیہ السلام نے روایت کی ہے
کہ فرمایا رسولخدا نے کہ جو کوئی حکم کرے کسیکو نیکی کا یا منع کرے بدی سے یا ہدایت کرے یا اشارہ کرے طرف نیکی کی تو وہ اوس مین

شریک ہے اور جو کوئی حاکم کری اوسکو بدی کا یا راہ دکہلاوی کری طرف بدی کی یا اشارہ کری طرف اوسکی پس وہ شریک ہی اوسمین اور حضرت سجاد علیہ السلام نے فرمایا ہے
کہ جسوقت ملایکہ سنتے ہین کسیکو کہ وہ پیٹہ پیچہے برادر مومن کیو اسطے اوسکی غیبت مین دعا کرتا ہی اور نیکی سے اوسکو یاد کرتا ہی تو وہ ملایکہ اوسکو کہتے ہین کہ اچہا بہلا بہی
ہی تو اپنی بہائی کیواسطی کہ اوسکی غیبت مین دعا خیر اوسکیواسطی تو کرتا ہی اور نیکی سی اوسکو یاد کرتا ہی تحقیق کہ دیا ہے خدا تعالے نے تجہکو دو برابر اوس کے
کہ تو نے اوسکیواسطی سوال کیا ہے اور تعریف کی ہے تیرے دو برابر اوسکی کہ تعریف کی ہے تو نے واسطے اوسکے اور یہہ فضیلت اور زیادتی
ہے تجہکو اوسپر اور جسوقت سنتے ہین ملایکہ کسیکو کہ وہ اپنی برادر مومن کو بدی سے یاد کرتا ہی اور بد دعا اوسکیواسطی کرتا ہی تو کہتے ہین وہ ملایکہ اوسکو
کہ برا بہائی ہے تو اپنی بہائی کیواسطی باز رہ اور زبان کو اپنی بند کر تو اپنی پوشیدگی مین کہتو والی گناہون اور عیبون اوسکے کے اور پہر تو اوس
اپنی نفس کو شفقت مین مت ڈال تو اور شکر ہے خدا کا کہ جسنے تجہپر پوشیدہ کیا ہی اور جان تو کہ خدا زیادہ عالم ہے اپنی بندہ کا تجہ سے اور بعض
سبب کا یہہ ہے کہ پس اگر کوئی نیکی کری کسی سے تو واسطی اپنی حق مین نیکی کی ہے اور اگر کسی سے بدی کری تو اپنی حق مین اوسنی بدی کی ہے پس
جسوقت کہ حال ایسا ہی تو جو کوئی کہ رغبت دلاوی کسی مومن کو جہاد کی تو اوسکا ثواب وہ پاویگا اور اب خدا تعالے مومنین کو تحیہ اور سلام کے مقدمہ مین
حکم کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہی کہ وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ اور جسوقت سلام کہی جاؤ تم ساتہہ سلام علیکم کے تو فَحَيُّوْا پس جواب سلام کا دو تم بِاَحْسَنَ مِنْهَآ
ساتہہ بہتر کے اوس سے کہ اگر کوئی مومن تمکو کہی کہ سلام علیکم تو تم اوسکی جواب مین کہو کہ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اَوْ رُدُّوْهَا یا پہیر دو تم
اوسی سلام کو جو کہ اوسنے کہا ہی یعنی اگر کوئی مومن کہی سلام علیکم تو تم اوسکی جواب مین کہو کہ علیکم السلام کہ بقدر جواب دینا سلام کا واجب ہے اور اوس سے
زیادہ سنت ہے جو کہ پہلے بیان ہوا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا تحقیق کہ خدا ہی اوپر ہر چیز کے حساب لینے والا پس تم سی سلام پر اور اوسکی جواب پر حساب
لیگا اور احادیث مین آیا ہے کہ سلام کرنا سنت ہی اور اوسکا جواب دینا واجب ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ جو کوئی سلام علیکم مومنین کو کہی تو
دس نیکیان اوسکیواسطی لکہی جاتی ہین اور اگر کہے سلام علیکم ورحمۃ اللہ تو بیس نیکیان اوسکیواسطی لکہی جاتی ہین اور اگر کہو سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تو تیس
نیکیان اوسکیواسطی لکہی جاتی ہین اور فرمایا کہ تہوڑی آدمی سلام کرین بہتوں پر اور سوار سلام کرے پیدل پر اور جو کہ خچرون پر سوار ہین وہ سلام کرین اون
کی سوارونکو اور گہوڑونکی سوار سلام کرین خچرونکی سوارونکو اور ایک روایت مین ہی کہ چہوٹا سلام کرے بڑے کو اور چلنے والا بیٹہنے والونکو اور فرمایا کہ بخیل وہ
شخص ہی کہ بخل کری سلام سی اور آواز بلند سے سلام کرنا چاہئے اور ایسی جواب سلام کا دیوی کہ وہ سنی اور اگر کوئی غیر مذہب والا سلام کری تو جواب مین
کہو علیک اور یہودے اور نصارے اور مجوس اور بت پرست اور شراب کے دسترخوان پر بیٹہنے والے اور شطرنج اور نرد کہیلنے والی سی وقت کہیلنے کی اور مخنث اور شاعر
سو کہ شوہر دار عورتونکو تہمت کرتے ہین اور نماز پڑہنے والی سے وقت پڑہنے نماز کے اور سود کہانیوالے سے اور پاخانہ پہرنیوالے سے اور علانیہ بدکام کرنیوالے سے
سلام علیکم نکہی کہ حدیث مین آیا ہی اور حضرت امام باقر نے فرمایا ہی کہ ایکروز امیر المومنین علیہ السلام ایک قوم پر گذری اور اونپر سلام کیا کہ اون لوگون نے
جواب مین کہا کہ علیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ ورضوانہ جناب امیر علیہ السلام نے سنکر فرمایا کہ اوس سے زیادہ نکہو کہ جو کچہ ملایکہ نے جناب ابراہیم علیہ
السلام کو کہا ہے کہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ علیکم اہل البیت اوس سے معلوم ہوا کہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ سی زیادہ نکہی اور روایت کی گئی ہے کہ ایک مرد نے رسولخدا
صلعم سے کہا کہ السلام علیک حضرت نے جواب مین فرمایا کہ وعلیک السلام ورحمۃ اللہ دوسرے آدمی نے حضرت سی کہا کہ السلام علیک ورحمۃ اللہ حضرت نے جواب مین فرمایا
کہ وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تیسرے آدمی نے حضرت سی کہا کہ السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حضرت نے جواب مین اوسکی فرمایا کہ وعلیک اوس آدمی نے کہا کہ پہر سلام کے
جواب مین یا رسولخدا تمنے کمی کی اور جو کچہ کہ تمکو تحیہ یا احسن منہا اور ردوہا مین ہوا اچہا ہی کہا ہے حضرت نے فرمایا کہ تو نے میرے واسطی کوئی فضیلت باقی ہی نہین چہوڑی جو کچہ
تحیہ سلام مین چاہئے تہا وہ تو نی سب ادا کر دیا اوس سے یہی معلوم ہوا کہ حد سلام کی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تک ہے اور اوس سے زیادہ اور کوئی لفظ نہین ہے اور فرمایا امام
علیہ السلام نے کہ تمام تحیہ کا واسطی مقیم کے تو مصافحہ ہی اور تمام تسلیم کا مسافر کیواسطی معانقہ اور بغل گیر ہونا ہی اور فرمایا کہ تین شخص کو سلام نکرین ایک تو جنازہ کی ہمراہ
جانیوالیکو اور دوسری نماز جمعہ کیواسطی جانیوالیکو اور ایک حمام مین اور اب خدا تعالے خبر دیتا ہے اپنے عذاب کا ذکر کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ خدا وہ ہے کہ نہین ہے کوئی معبود برحق سوای اوسکے

سواے اوسکے لَیَجْمَعَنَّکُمْ البتہ جمع کریگا وہ تمکو قبرون مین اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ روز قیامت تک لَا رَیْبَ فِیْهِ نہین شک بیچ ہونی اوسکی کے وَمَنْ اَصْدَقُ اور کون شخص زیادہ سچا ہی مِنَ اللّٰهِ خدا سے حَدِیْثًا بات مین یہہ تمیز واقع ہوا ہی یعنی کوئی شخص خدا سی زیادہ سچا نہین ہی اور وہ ایسا ہی کہ اوسکی سخن اور وعدہ مین دروغ اور کذب کو کسیطرح سے راہ نہین ہے اور کہتے ہین کہ ایک جماعت نے مکہ سے ہجرت کی اور اثناے راہ مین وہ پشیمان ہوکر پہر گئے اور مدینہ کو پیغام بہیجا کہ ہم مسلمان ہین اور اسلام سے پہری نہین ہین مومنین کو اونکی مقدمہ مین اختلاف پیدا ہوا بعضے تو کہتے تہے کہ وہ مومن ہین اور بعضون نے اونکی نفاق کا حکم کیا اور امام محمد باقر علیہ السلام سی روایت ہے کہ وہ مکہ سے مدینہ کو جاتے تہے اور اپنا اسلام اونہون نے ظاہر کیا تہا اور پہر مکہ کو واپس ہوگئی اور وہان ہوکر اپنی شرک کو ظاہر کیا اور یمامہ کیطرف اونہون نے سفر کیا مسلمان اونکی مقدمہ مین مختلف ہوئی کوئی تو اونکو مسلمان کہتا تہا اور کوئی کافر کہتا تہا خداتعالے نے یہ آیت نازل کی اور فرمایا کہ فَمَا لَكُمْ پس کیا ہی واسطی تمہاری اے مسلمانو فِی الْمُنٰفِقِیْنَ بیچ مقدمہ منافقون کی کہ متفرق ہوئے ہو تم فِئَتَیْنِ دو فرقہ اور ایک روایت مین یہہ ہے کہ ایک جماعت مہاجرین کی نے ناخوشی ہوائی مدینہ کا بہانا کرکے رسولخدا ص سے اجازت صحرا مین رہنے کی لیکر مدینہ سی چلے گئی اور مکہ کے مشرکون مین جا ملی اور اصحاب رسولخدا ص کو اونکی اسلام مین تردد ہوا یہ آیت نازل ہوئی کہ تم کسواسطی دو گروہ ہوگئی ہو اور اونکی کفر پر اتفاق نہین کرتے ہو وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ اور حال یہہ ہی کہ خدا نے اولٹا کر دیا ہے اونکو یعنے کفر کے حکم مین کر دیا ہی اونکو کہ وہ قتل اور اسیری اور آتش دوزخ ہے بِمَا كَسَبُوْا بسبب اسکی کہ کسب کیا ہی اونہون نے کہ وہ مومنین سے منہ پہیر کر مشرکون نے جا ملے ہین اَتُرِیْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا کیا چاہتے ہو تم یہہ کہ ہدایت کرو تم اے مسلمانو مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ اوس شخص کو کہ گمراہی مین چہوڑ دیا ہے خدا نے اور پڑا رہنے دیا ہے اوسکو اوسکی کفر مین اوسکی عناد اور انکار کیجہت سے اور توفیق کو اوس سے باز رکہا ہی پس ایسے آدمی کو کیونکر ہدایت کروگی تم وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ اور جس شخص کو کہ گمراہی مین پڑا رہنے دی خدا اور یا یہ کہ اوسکو گمراہی کا حکم کرے خدا اور یا یہہ کہ جنت کی راہ سے گم کرے فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ پس ہرگز نہ پائیگا تو واسطی اوسکی طرف ہدایت کی سَبِیْلًا کوئی راہ وَدُّوْا دوست رکہتی ہین وہ اور چاہتے ہین وہ لوگ برگشتہ اور آرزو کرتے ہین لَوْ تَكْفُرُوْنَ کہ کاش کفر کرو تم كَمَا كَفَرُوْا جیسا کہ کفر کیا ہی اونہون نے فَتَكُوْنُوْنَ پس ہو جاؤ تم اور وہ دونون برابر گمراہی اور کفر مین فَلَا تَتَّخِذُوْا پس نہ پکڑو تم یعنے نہ اختیار کرو تم مِنْهُمْ اون برگشتہ لوگون مین سے اَوْلِیَاۤءَ دوست حَتّٰی یُهَاجِرُوْا یہانتک کہ ہجرت کرین وہ کفر کے شہر سے طرف شہر اسلام کی فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بیچ راہ خدا کی کہ وہ ہجرت محض رضامندی خدا کیواسطی ہو اور سواے اوسکی اور کوئی غرض اوس سے نہو فَاِنْ تَوَلَّوْا پس اگر پہر جائین وہ ایمان اور ہجرت سی فَخُذُوْهُمْ پس پکڑو تم اونکو اور قید کرو وَاقْتُلُوْهُمْ اور قتل کرو تم اونکو حَیْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ جسجگہہ کہ پاؤ تم اونکو مثل اور کفار کے وَلَا تَتَّخِذُوْا اور نہ پکڑو تم مِنْهُمْ وَلِیًّا اونمین سے کوئی دوست یعنے کسیکو اونمین سے نہ اختیار کرو تم اپنا دوست وَلَا نَصِیْرًا اور نہ مددگار بلکہ پکڑو اونکو اور قتل کرو اِلَّا الَّذِیْنَ یَصِلُوْنَ مگر وہ لوگ کہ جا پہونچین اور پناہ لیجاوین اِلٰی قَوْمٍ طرف اوس قوم کی کہ واقع ہوا ہی بَیْنَكُمْ وَبَیْنَهُمْ درمیان تمہارے اور درمیان اونکی مِّیْثَاقٌ پیمان یعنی تم اون برگشتہ لوگونکو قتل کرو مگر جو لوگ کہ اونمین سے پناہ لیجاوین طرف اوس قوم کی کہ تمنے اونسی نہ لڑنیکا عہد کیا ہے کہ اوس صورت مین اونکو قتل نکرو اور وہ قوم بنی خزاعہ یا بنی اسلم تہی کہ رسولخدا ص نے اونسے عہد کیا تہا اور مقرر کیا تہا کہ جو کوئی تمہارے پاس جائیگا وہ امان مین ہی اور اوس قوم کیواسطی خدا فرماتا ہی کہ اونکی پاس جاوین تو اونکو قتل مت کرو اَوْ جَآءُوْكُمْ یا آوین وہ تمہارے پاس حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ جسوقت کہ تحقیق تنگ ہوا ہین سینے اونکے اَنْ یُّقَاتِلُوْكُمْ اس سے کہ لڑین وہ تمسے یعنی لڑنیکو تمسے وہ مکروہ جانتین اَوْ یُقَاتِلُوْا قَوْمَهُمْ یا لڑین وہ قوم اپنی سے کہ کافر ہین یعنی جنسے رسولخدا صلعم نے عہد نہ لڑنیکا کیا ہی اونسی ہی وہ لڑنیکو مکروہ جانتین تو ان صورتین اونسے مت لڑو اور حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ حال واقع ہوا ہے اور قد اوسمین مقدر ہے اسواسطی کہ جسوقت ماضی حال واقع ہو تو قد اوسمین ہوتا ہے خواہ ظاہر ہو خواہ مقدر ہو وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ اور اگر چاہتا خدا اور حکمت اور مصلحت اوسکی تقاضا کرتی تو لَسَلَّطَهُمْ البتہ غالب کرتا اونکو عَلَیْكُمْ اوپر تمہارے کہ وہ لوگ اونکی قوی کرتا

اور رعب کو اونکی دلونسے دور کرتا فَلَقٰتَلُوْكُمْ پس البتہ لڑتی وہ تمسے اور لڑائی سے باز نرہتے فَاِنِ اعْتَزَلُوْكُمْ پس اگر کنارہ کرین وہ
تمسے فَلَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ پس نہ لڑین وہ تمسے وَاَلْقَوْا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ اور ڈالین وہ طرف تمہارے صلح کو یعنے وہ تمسے صلح کرین اور فرمان برداری
کو اختیار کرین اور امان چاہین تو فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ پس نہین کیا ہے خدا نے لَكُمْ واسطے تمہارے عَلَيْهِمْ سَبِيْلًا اوپر اونکی
کوئی طریقہ کہ تم اون سے لڑو اور اونکو غارت کرو اور اوس زمانہ مین رسولخدا صلعم کو یہہ حکم تہا کہ جو کوئی تجہسے لڑے تو بہی
اوس سے لڑو اور جو کوئی تجہسے نہ لڑے تو بہی اوس سے مت لڑو یہانتک کہ سورہ برات نازل ہوئی اور بعد اوسکے سب مشرکین
سے لڑنیکا حکم ہوا اگرچہ جنسے کہ حضرت نے بروز فتح مکہ عہد کیا تہا اونسے لڑنیکا حکم نتہا اور یہہ آیت منسوخ ہے ایہ فاذا انسلخ الاشہر
الحرام سے اور اب ایک اور قوم کے مقدمہ مین خدا تعالے فرماتا ہے کہ سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ قریب ہے کہ پاؤگے تم دوسری قوم کو
کہ وہ بنی غطفان ہین یا بنی اسد ہین کہ مدینہ مین جاکر اونہون نے اسلام کو ظاہر کیا تہا يُرِيْدُوْنَ چاہتے ہین وہ اَنْ يَّاْمَنُوْكُمْ
یہہ کہ امن مین ہون وہ تمسے اور مدینہ سے باہر جائین تو کافر ہوجائین وَيَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ اور چاہتے ہین یہہ کہ امن مین ہوئین
وہ قوم اپنے سے اور کہتے ہین کہ وہ ایک قوم تہی کہ اپنے اسلام کو ظاہر کرتے تہے تاکہ مسلمانون سے امن مین رہین اور جسوقت
وہ اپنی قوم کیطرف جاتی تہے تو کفر کو ظاہر کرتے تہے کہ اونسے امن مین رہین اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے
کہ یہہ آیت عیینہ بن حصین الفزاری کے حق مین نازل ہوئی ہے کہ اونکی شہر دنین خشک سالی ہوگئی تہے اور وہ رسولخدا صلعم کی
پاس آیا تہا اور اوس سے حضرت نے مصالحہ کیا تہا کہ درمیان نخلستان اونکی [illegible] اوسکی دریغ ہو اور وہ ملعون منافق تہا
اور جناب رسولخدا صلعم کا نام اوس ملعون نے احمق مطاع رکہا تہا اور [illegible] كُلَّمَا رُدُّوْا جسوقت پہیرے جاتی ہین وہ اور بلائی جاتے
ہین اِلَى الْفِتْنَةِ طرف فتنہ کی کہ وہ کفر یا قتل اہل اسلام ہے [illegible] فِيْهَا رجوع کیجاتی ہین دوبارہ اوس فتنہ کی بقصد کفر یا مسلمانون
کے قتل کا کرین فَاِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ پس اگر [illegible] وہ تمسے بلکہ لڑنیکا ارادہ کرین وَيُلْقُوْا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ اور نہ
ڈالین وہ طرف تمہارے صلح کو وَيَكُفُّوْا اَيْدِيَهُمْ اور نہ باز رکہین وہ ہاتہون اپنی کو اور نہ بند کرین تمہارے لڑنیسے
تو فَخُذُوْهُمْ پس پکڑو تم اونکو وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ اور قتل کرو تم اونکو جسجگہہ کہ پاؤ تم اونکو وَاُولٰٓئِكُمْ اور یہہ وہ
لوگ ہین کہ جَعَلْنَا لَكُمْ کیا ہے ہمنے واسطے تمہارے عَلَيْهِمْ اوپر اونکے سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا غلبہ ظاہر اور حجت روشن اونکی
قتل اور اسیر کرنیمین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ عیاش بن ربیعہ ہجرت سے پہلے مسلمان ہوگیا تہا اور اپنی
اسلام کو اپنی بیگانون سے پوشیدہ رکہا تہا ایکشب بہاگ کر مدینہ کو روانہ ہوا اور ماں اوسکی فراق مین اوسکی نالہ اور فریاد
کرتی تہی ابو جہل اور اوسکا بہائی حارث کہ یہہ دونون عیاش کے برادر مادری تہی اونہون نے اپنی ماں کی بیقراری دیکہی تو
عیاش کے پیچہے روانہ ہوئے اور مدینہ کے قریب سے اوسکو حیلہ اور فریب کرکے لائی اور مکہ مین لاکر اوسکا یہہ حال کیا کہ ہاتہہ اور پاؤن
اوسکے باندہکر دہوپ مین ڈالدیتے تہی تاکہ اسلام سے پہرجاوے اور حارث بن زید نے ایک روز اوسکو کہا کہ ای عیاش
اسقدر محنت اور رنج تو کسواسطے کہینچتا ہے دین اسلام کو ترک کر جسوقت کہ بہت تکلیف اور ایذا عیاش نے پائی تو
ناچار ہوکر جو کچہہ اونہون نے کہلایا وہ کہا اور حارث نے پہر اوسکو ملامت کیا اور کہا کہ تونے جو اوس دین کو ترک کیا ہے
اگر وہ دین حق تہا تو تونے حق کو ترک کیا اور اگر وہ دین باطل تہا تو پہلے اوسکے تو باطل پر تہا عیاش نے غضب ہوکر قسم کہائی اور
حارث سے کہا کہ جس روز مجہکو قدرت ہوگی اپنا قابو پاکر تجہکو قتل کرونگا اور عیاش نے مکہ سے ہجرت کرکے پہر اسلام کو قبول کیا پہر حارث
بہی مدینہ مین جاکر مسلمان ہوگیا اور عیاش اوسوقت مسلمان ہونیکی حارث کی حاضر نتہا ایک روز حارث کو قبلہ مین تنہا پایا اور

اور اپنی قسم کے وفا کرنیکو واسطے حارث کو مار ڈالا مسلمانون نے عیاش کو ملامت کیا کہ تو نے ایک مسلمان کو ناحق مار ڈالا
قیامت کے روز خدا کو کیا جواب دیگا عیاش نادم اور پشیمان ہوکر رسولخدا صلعم کی خدمت مین حاضر ہوا اور تمام قصہ کو حضرت کی
روبرو عرض کیا اور کہا کہ مجھکو اوسکے مسلمان ہوجانیکی خبر نتھی اور مجھسے خطا ہوئی ہے اوسکے قتل کرنیمین جو کچھ اسکی جزا ہو اوسکا حکم
دیجی اوس مقدمہ مین یہہ آیت نازل ہوئی کہ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اور نہین لایق ہے واسطے کسی مومن کے أَنْ يَقْتُلَ مُؤْمِنًا یہہ کہ قتل
کرے کسی مومن کو ناحق إِلَّا خَطَأً مگر خطا سے اور خطا مستثنے منقطع ہے یا حال یا مفعول لہ ہے وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً اور جو کوئی
قتل کرے مومن کو خطا سے تو فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ پس آزاد کرنا ایک گردن ایماندار کا ہی اور خطا تمیز ہے اور فتحریر رقبہ مبتدا محذوف
الخبر ہے اور تقدیر اوسکی فعلیہ تحریر رقبۃ ہے یعنی جو کوئی قتل کرے مومن کو خطا سے تو پس اوپر اوسکی واجب ہے آزاد کرنا گردن
ایماندار کا یعنے آزاد کرنا ایک بندہ مومن کا اوسپر واجب ہے اور یہہ کفارہ اوس قتل کا ہے وَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ اور خون
بہا سپرد کیا گیا طرف لوگون اوس مقتول کے یعنے اوس قاتل پر لازم ہے کہ خون بہا اوس مقتول کا اوسکے وارثون کو پہونچاوے
کہ وہ اوسکو مثل میراث کے اپنے مین تقسیم کرلیوین إِلَّا أَنْ يَصَّدَّقُوا مگر یہہ خیرات کردیوین اور معاف کرین وارث مقتول کے
قاتل کو اور موافق [illegible] خون بہا [illegible] یا نہین أما فَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَكُمْ پس اگر ہووے وہ مقتول اوس قوم
مین سے کہ دشمن ہین [illegible] کفار مین سے ہو وہ مقتول وَهُوَ مُؤْمِنٌ اور وہ قاتل مومن ہے تو فَتَحْرِيرُ
رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ پس آزاد کرنا گردن ایماندار [illegible] کفارہ مین اور خون بہا اسصورت مین مقتول کے وارثون کو دینا واجب
نہین ہے وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ اور اگر ہووے وہ مقتول اوس قوم مین سے کہ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ درمیان تمہارے اور درمیان اونکے
عہد اور پیمان ہے جیسے کہ اہل ذمہ مثل یہود اور نصارا کے پس حکم اوسکا حکم مسلمان کا ہے خون بہا اور کفارہ مین دونون مین
چنانچہ خدا فرماتا ہے فَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ پس خونبہا سپرد کیا [illegible] گن اوس مقتول کے یعنی اوسکی وارثون کیطرف
وَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ اور آزاد کرنا گردن ایماندار کا ہے اوسکے کفارہ مین فَمَنْ لَمْ يَجِدْ پس جو شخص کہ نپاوی بندہ کو اور
اوسکے آزاد کرنیکی قدرت نرکھتا ہو تو فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ پس روزہ ہیں [illegible] ہے یعنے دو مہینے پے درپے روزہ رکھی
اوسکی کفارہ مین اور یہان صیام کی خبر بھی محذوف ہی اور تقدیر اوسکی فعلیہ صیام شہرین متتابعین [illegible] اور یہہ تَوْبَةً قبول کرنا توبہ کا ہے
مِنَ اللَّهِ خدا کیجانب سے بسبب اس خونبہا اور کفارہ کی اور توبہ مفعول لہ ہے یا مفعول [illegible] ہی یعنے تاب علیکم توبہ وَكَانَ
اللَّهُ عَلِيمًا اور ہی خدا جاننے والا احال قاتل اور مقتول کا حَكِيمًا صاحب حکمت کہ تمہاری [illegible] کیواسطے کفارہ اور خونبہا مقرر
کردیا ہے اور فرماتا ہے خدا کہ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا اور جو کوئی قتل کری مومن کو عمدًا جانبوجھکر تو فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ
پس جزا اوسکی دوزخ ہے کہ خَالِدًا فِيهَا ہمیشہ رہنے والا ہی وہ قاتل بیچ اوس دوزخ کی وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ اور غضب کیا
خدا نے اوپر اوسکی وَلَعَنَهُ اور لعنت کی ہے اوسکو اور اپنی رحمت سے دور کیا ہے وَأَعَدَّ لَهُ اور تیار کیا ہے واسطے اوسکے
عَذَابًا عَظِيمًا عذاب بڑا آخرت مین کہ وہ عذاب سخت دوزخ کا ہے متعمدا اور خالدا [illegible] حال ہین اور اس آیت کے
نازل ہونیکی سبب مین اسطرحسے بیان کرتے ہین کہ مقیس بن ضبابہ نے اپنی بھائی ہشام کو بنی [illegible] النجار مین قتل کیا ہوا پایا
اور جناب رسولخدا صلعم کو خبر کی حضرت نے اوسکو زبیر فہری کے ہمراہ کرکے بنی النجار کے لوگون کے پاس بھیجا اور کہلا بھیجا
کہ قاتل کو اسکی سپرد کردو کہ اوس سے قصاص لیا جاوے ورنہ خونبہا اوسکا موافق شرع کے ادا کردینی النجار نے کہا کہ قاتل کی تو ہم کو
خبر نہین ہے کہ کون ہے بلکہ خون بہا اوسکا ہم ادا کرینگے اور سو اونٹ اوسیوقت خونبہا میں مقیس کو دیدئے اور مقیس ہمراہ

زبیر کے مدینہ کو واپس آیا اور جسوقت کہ شہر کے نزدیک پونہچا تو شیطان نی اوسکی دلمین وسوسہ ڈالا کہ لوگ تجھکو طعن کرینگے کہ اپنی بہائی کا اپنی خون بہا
لیاہی اور اوسکی قاتل کو قتل نکیا مناسب یہ ہی کہ زہیر کو قتل کر ڈالنا چاہیے اور اونٹونکو مکہ کو روانہ کردون پس جسوقت زہیر فہری کو غافل پایا ایک بڑا پتہر
اوسکی سر پر مارا کہ وہ مرگیا اور ایک اونٹ پر سوار ہوکر مکہ کو روانہ ہوا اور باقی کے اونٹ ہانک دئی اور مکہ مین جاکر مرتد ہوگیا جناب رسولخدا صلعم کو خبر
پونہچی تو فرمایا کہ مین اوسکو ہرگز امان نہ دونگا نہ حرم مین نہ غیر حرم مین اور بروز فتح مکہ وہ قتل ہوکر جہنم کو پونہچا اور خداتعالی نے یہ آیت اوسکی مقدمہ
مین نازل کی اور قاتل مومن کا اگر مومن ہے اور عمداً اوسکو قتل کیا ہے تو وہ ہمیشہ دوزخ مین نہ رہیگا جبتک کہ قتل کرنیکو حلال نہ سمجھے اور اگر حلال
جانی تو وہ ہمیشہ کو دوزخ مین رہیگا اور یا یہ کہ ایمانکی جہت سے قتل کری تب بہی ہمیشہ کو دوزخ مین رہیگا اور اگر یہ امر نہین ہے اور بعد اسکی وہ توبہ
کرے تو ہمیشہ وہ دوزخ مین نہ رہیگا چنانچہ کسینی حضرت صادق علیہ السلام سی پوچہا کہ اگر کوئی مومن قتل کری عمداً کسی مومن کو تو اوسکے واسطے
توبہ ہے یا نہین فرمایا کہ اگر ایمان کی جہت سے قتل کیا ہی تو اوسکی واسطے توبہ نہین ہے اور اگر غصہ سے یا دنیا کی کسی شی کی سبب سے قتل
کیا ہی تو اوسکی توبہ یہ ہی کہ اوسکی عوض مین وہ بہی مارا جاوے اور جو نہین تو مقتول کی وارثونکی پاس جاکر اقرار کرے کہ مینے قتل کیا ہے پس اگر وہ
معاف کرین اور قتل نکرین تو خونبہا اوسکا اوسکو دیوے اور اوسکی کفارہ مین ایک مومن بندہ آزاد کری اور دو مہینے پے در پے روزہ رکھے اور
ساٹہہ مسکینونکو کہانا کہلاوی لیکن قتل کرنا مومن کا بہت بڑا گناہ ہی چنانچہ جناب رسولخدا صلعم نی فرمایا ہی کہ قتل کرنا مومن کا نزدیک خدا کی تمام
دنیا کے زایل ہونے سے زیادہ ہی اور فرمایا حضرت نی کہ اگر کل باشندی آسمان کے اور زمین کے مومن کے قتل کرنے مین شریک ہون تو خداتعالے
سبکو دوزخ مین ڈالی اور ایسی طرحکی بہت روایتین آئمہ سے وارد ہین اور کہتے ہین کہ جناب رسولخدا صلعم نے مسلمانون کو ایک قوم کے لڑنیکے واسطے
بہیجا اوس قوم کے آدمی سب بہاگ گئے اور ایک شخص کہ مرداس فدکی اوسکا نام تہا وہ اونمین مسلمان تہا وہ اپنی عیال و اسباب اور گوسفندون کو
لیکر پہاڑ پر چڑہ گیا اور لشکر اسلام کے آدمی تکبیر کہتے ہوئی وہان پہنچی مرداس نے آواز تکبیر سنی تو جانا کہ یہ لشکر اسلام کا ہے وہ بہی تکبیر کہتا ہوا پہاڑ
سے نیچے اوترا اور مسلمانون سے کہا کہ سلام علیکم اور کہا کہ اشہدان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ و اشہدان محمداً عبدہ و رسولہ اسامہ بن زید بن حارثہ نے
اوس مومن کو کافر جانکر مار ڈالا اور مال و اسباب اوسکا لوٹ لیا جناب رسولخدا صلعم کو یہہ خبر پہونچی تو بہت غمگین ہوے اور فرمایا کہ اے اسامہ تونی اوس
شخصکو قتل کیا کہ جو خدا کی وحدانیت کا اقرار کرتا تہا اسامہ نے پشیمان ہوکر کہا کہ یا رسولخدا وہ شخص تلوار کے خوف سی کلمہ کہتا تہا حضرت نی فرمایا کہ کیا تونی اوسکا
دل چیر کر دیکہا تہا کہ وہ سچ کہتا ہی یا جہوٹ کہتا ہی اور بعد اوسکی یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ خداتعالے فرماتا ہی کہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے وہ لوگو کہ ایمان
لائی ہو إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ جسوقت چلو تم بیچ راہ خدا کی کہ واسطی جہاد راہ خدا کی سفر کرو تم فَتَبَيَّنُوا پس تحقیق کرلو تم اور جلدی مت کرو تم
کہ مسلمانونکو کافر گمان کرکے مار ڈالو تم وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَىٰ إِلَيْكُمُ السَّلَامَ اور نکہو تم واسطی اوس شخصکو کہ ڈالی طرف تمہاری صلحکو اور تم سے سلام علیکم کہی اور کلمہ شہادت
پڑہی کہ لَسْتَ مُؤْمِنًا نہین ہی تو مومن اور ہمارے خوف سی تو کلمہ پڑہتا ہی تَبْتَغُونَ عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا طلب کرتی ہو تم مال و اسباب زندگانی دنیا
کہ چند روزہ کا ہی اور اوسکی مالکی طمع مین تمنی اوسکو قتل کر ڈالا اور سب مال و اسباب اوسکا لوٹ لیا اور اگر طالب مالکی غنیمت کی ہو فَعِنْدَ اللَّهِ مَغَانِمُ كَثِيرَةٌ
پس نزدیک خدا کی غنیمتین بہت ہین کہ تمکو دیگا لیکن مسلمانونکو مالکی واسطی قتل مت کرو كَذَٰلِكَ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلُ ایسی ہی تہی تم پہلی سی کہ کلمہ شہادت
وسیلہ سے تم اپنی مال اور خون سی محفوظ ہی اور تمہاری ظاہر کی کلمہ پڑہنے کو کون جانتا تہا کہ تمہارا دل بہی تمہاری زبانکی موافق ہے فَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْكُمْ
پس احسان کیا خدا نی اوپر تمہاری کہ تمکو مومن مشہور کیا اور تمہارا دین درست کیا فَتَبَيَّنُوا پس تحقیق کرلیا کرو تم کہ یہ مومن ہی یا کافر ہے اور لوگونکی
قتل کرنی مین جلدی مت کیا کرو فقط گمان کرکے کہ یہ کافر ہے اور مسلمان کا قتل کرنا بدتر ہے کافر کے زندہ چہوڑ دینی سی إِنَّ اللَّهَ كَانَ تحقیق خدا ہے
بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ساتہہ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم خبردار کہ موافق اعمالکی سبکو جزا دیگا اسی آدمی کی قتل کرنی مین جلدی مت کرو جبتک کہ تحقیق نکرلو اور دلیل کی ذریعہ سے عام
کی فضیلتو اثر پاہی اور یہ اسامہ وہ شخص ہے کہ جناب امیر علیہ السلام سی برگشتہ تہا اور کسی لڑائی مین حضرت علی کے ہمراہ نہین کی نہ جنگ جمل مین

نہ جنگ نہروان ہین نہ جنگ صفین مین اور کہتے ہین کہ جنگ تبوک کی جانیکی وقت ایک جماعت مسلمانونکی بیٹھہ رہی اور جہاد کیواسطے
نگئی کعب بن مالک اور مرارہ بن الربیع اور ہلال بن امیہ اور عبد اللہ بن ام مکتوم کہ اندہی تہے اور سواے انکی کئی آدمی بعذر جہاد سی بیٹھہ رہے
لیکن عبد اللہ بن مکتوم اندہی ہونیکی جہت سے نگئی اور عذر کیا کہ یا رسول خدا مین تو نابینا ہونیکی جہت سی نہین جاسکتا ہون اور اس ثواب سے
محروم ہون خدا تعالے نے یہ آیت اونکی مقدمہ مین نازل کی کہ لَا یَسْتَوِی الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ نہین برابر ہین بیٹھہ رہنیوالی مومنون
مین سے اپنی گہرونمین غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ سوا ایسا جیسوں ضرر والی عاجزی اور بیماریکی وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اور جہاد کرنیوالی بیچ راہ خدا کی
بِاَمْوَالِهِمْ ساتھہ مالون اپنی کی کہ جہاد کی سامان مین اور مجاہدین کی نفقہ کیواسطے صرف کرتے ہین وَاَنْفُسِهِمْ اور ساتھہ جانون اپنی کے کہ کفار
کا مقابلہ کرکے اونسے لڑتے ہین اور اپنی جانونپر کہیلتے ہین یعنی جو کہ جہاد سے اپنی گہرونمین بیٹھہ رہتے ہین وہ لوگ برابر اون لوگونکی نہونگی
فضیلت اور مرتبہ مین جو کہ راہ خدا مین جہاد کرتے ہین اور اپنی مالونکو جہاد کے سامان مین خرچ کرتے ہین فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِیْنَ بزرگی دی ہے
خدا نے جہاد کرنیوالونکو بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ساتھہ مالون اپنی کے اور جانون اپنی کے عَلَی الْقٰعِدِیْنَ اوپر بیٹھہ رہنیوالونکی جہاد دَرَجَةً باعتبار درجہ
کے کہ درجہ جہاد کرنیوالونکا زیادہ ہی بیٹھہ رہنے والون سے اور درجۃً منصوب ہے بنزع خافض یعنی تفضیلاً بدرجۃ اور وہ واقع ہوا ہی موضع مصدر
مین وَكُلًّا اور سب کو یعنی جہاد کرنیوالونکو اور بیٹھہ رہنیوالونکو جو کہ رغبت جہاد کی رکھتی ہین اور کسی عذر کے سبب جہاد مین نہین جاسکتی ہین وَعَدَ اللّٰهُ
الْحُسْنٰی وعدہ کیا ہے خدا نے نیک یعنی عذر سی بیٹھہ رہنی والون اور جہاد کرنیوالون سے سبہی نیک وعدہ کیا ہی کہ بہشت مین اونکو داخل کریگا بسبب
اعتقاد صحیح اور ایمان درست اور خالص اونکی کے لیکن زیادتی درجونکی اعمال نیک کی جہت سے ہے وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِیْنَ عَلَی الْقٰعِدِیْنَ
اور بزرگی دی ہے اور زیادہ دیا ہی خدا نے جہاد کرنیوالونکو اوپر بیٹھہ رہنے والون کے اَجْرًا عَظِیْمًا اجر بڑے کو کہ وہ دَرَجٰتٍ مِّنْهُ درجے
ہین اوسی خدا کی جانب سے آخرت مین اور کہتی ہین کہ وہ ستر درجہ ہین کہ مابین ہر دو درجونکی اسقدر فاصلہ ہی کہ تیز رو گہوڑا ستر برس
مین اوسکو طی کرے وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً اور بخشش اور رحمت ہی خدا کی جانب سے اور درجات اور مغفرت اور رحمۃ بدل واقع ہوئی ہین اجرا
عظیما سی وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا اور ہی خدا بخشنیوالا مہربان کہ جہاد کرنیوالونکو اجر عظیم عطا کرتا ہی اور اونکی سب گناہونکو بخشتا ہی اور فضیلت مجاہدین
کی خدا تعالے نے مکرر بیان کی ہی کہتے ہین کہ پہلی سی تو مراد اجمال ہے اور دوسری سے مراد تفصیل ہے واسطے رغبت دلانی جہاد کے اور بعضے کہتے ہین
کہ پہلے سے تو مراد درجہ دنیا کی ہین جیسے کہ حاصل ہونا غنیمت کا اور فتح اور ظفر کا اور مذکور ہونا نام نیک کا اور مراد درجات سے درجات
عالیات آخرت کے ہین اور کہتے ہین کہ مراد درجہ سے بلند ہونا مرتبہ کا ہے نزدیک خدا کی اور درجات سے مراد منازل اونکی ہین آخرت
مین کہ بہشت مین وہ منازل ہونگی اور کہتے ہین کہ پہلی قاعدون سی مراد عذر والی لوگ ہین کہ جنکو عذر ہے اور دوسرے قاعدون سے
مراد وہ ہین کہ جنکو اذن بیٹھہ رہنے کا ہے اور دونکی جانیکے سبب سے کہ وہ کفایت کرتے تہے اور مجاہدین اول سے مراد مجاہدین
کفار ہین اور مجاہدین ثانی سے مراد مجاہدین نفس ہین چنانچہ حضرت رسول خدا نی کفار کی جہاد سی پہر کر فرمایا تہا کہ پہرے ہم جہاد
اصغر سے کہ وہ جہاد کفار ہے طرف جہاد اکبر کے کہ وہ جہاد نفس ہے اور کہتے ہین کہ عالمگیر بادشاہ نی اپنی دربار مین اہل دربار کیطرف
خطاب کرکے کہا کہ حضرت عایشہ کی فضیلت حضرت فاطمہ پر احادیث سی تو ثابت ہی لیکن معلوم نہین کہ کوئی آیت بہی اسپر دلالت کرتی
ہی یا نہین کسینے جواب نہ دیا مگر نعمتخان عالی نے کہا کہ ہان قران کی آیت سی بہی حضرت عایشہ کی فضیلت حضرت فاطمہ پر ثابت ہوتی ہی بادشاہ
نی پوچہا کہ وہ کونسی آیت ہی نعمت خان نے عرض کی کہ وہ فضل اللہ المجاہدین علی القاعدین ہے یعنی فضیلت دی ہی خدا نی مجاہدین
کو اوپر بیٹھہ رہنے والونکی بادشاہ نی پوچہا کہ اس سے فضیلت حضرت عایشہ کی کیونکر ثابت ہوئی عرض کی کہ اسواسطے کہ حضرت عایشہ نی
جہاد کیا ہی جنگ جمل مین علی بن ابیطالب پر اور فاطمہ نے تو کسی پر جہاد نہین کیا ہی وہ تو ہمیشہ اپنی گہر مین بیٹہی رہتی ہتی اور اہل دربار

تو کچھ جواب بن نہ پڑا اور سب انکی جراح کی پیرا یہ مین ڈالکر اوسکو دفع کر دیا اور کہتے ہین کہ ایک جماعت مسلمانونکی کہ جب ظاہر وہ کلمہ پڑھتے
تھی مثل قیس بن فاکہ اور قیس بن لید وغیرہ کی باوجود قدرت کی اونہوں نے مکہ سے طرف مدینہ کو ہجرت نکی اور جسوقت قریش جنگ
بدر مین رسول خدا صلعم سے لڑنیکو گئی تو وہ کفار قریش کے ہمراہ بدر مین آئی اور مسلمانونکی ہاتھونسے ماری گئی انکے حق مین خدا تعالی
فرماتاہی کہ اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ تحقیق وہ لوگ کہ بیجان کردیا ہی اونکو اون فرشتون نی جو کہ مددگار ملک الموت کی اوسوقت
ہین ظَالِمِیْٓ اَنْفُسِهِمْ کہ جسوقت تھی وہ ظلم کرنیوالی جانون اپنی کو بسبب ترک کرنے ہجرت کی اور جنگ کرنے رسولخدا کی ہمراہ کفار کی ہمچو
تو وقت نکلنے روحونکی قَالُوْا کہا اون فرشتون نے ان لوگونسی کہ فِیْمَ كُنْتُمْ بیچ کس چیز کی تھی تم دین مین سی یعنی دین تمہارا کیا تہا
یا یہہ کہ تم کونسی فرقہ مین تھی مشرکین مین سے قَالُوْا کہا اون لوگونے جواب مین فرشتونکی کہ كُنَّا مُسْتَضْعَفِیْنَ فِی الْاَرْضِ تھی ہم
ضعیف اور عاجز بیچ زمین مکہ کے اور کفار ہمپر غالب تھے اور اونکی روکنی سے ہم ہجرت نہین کر سکتے تھے اور علانیہ کلمہ اسلام کا ظاہر نہین
کر سکتی تہی اور توفٰہم ماضی اور مضارع کا دونون کا احتمال رکہتاہی اور بعضونے اسکو توفتہم الملائکۃ پڑہاہے اور ظالمی انفسہم حال واقع
ہواہی اور ظالمی کا نون اضافت کے سبب سے ساقط ہوگیاہی اور فیم کی اصل فیما تہی الف یا استفہامیہ مین سے ساقط ہوگیا ہے اور فیم جار اور
مجرور ملکر خبر ہے کنتم کی کہ اوسپر مقدم ہے اور قالوا خبر ان کی ہے اور کسی شخص نے حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے پوچھا کہ خدا تعالی نے
کہین تو قرآن مین روح کی قبض کرنیکو اپنی طرف منسوب کیا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ اللہ یتوفی الانفس حین موتہا اور کبھی ملک الموت کیطرف
منسوب کرتاہی چنانچہ فرماتاہی کہ قل یتوفیکم ملک الموت اور کبھی رسولونکی طرف منسوب کرتاہی چنانچہ فرماتاہی کہ توفتہ رسلنا اور کبھی ملایکہ کیطرف
منسوب کرتاہی چنانچہ فرماتاہی کہ ان الذین توفیہم الملائکۃ جناب امیر علیہ السلام نی فرمایا کہ خدا تعالے بزرگ اور برتر ہے اس سے کہ خود کسی
کی جانکو نکالی لیکن فعل ملایکہ کا اور رسولونکا کہ وہ بہی ملایکہ ہین وہ فعل خدا کاہی اسواسطی کہ وہ خدا کی حکم سے کرتے ہین اور برگزیدہ
کیا ہی خدا نی فرشتون مین سے رسولونکو کہ وہ ایلچی ہین درمیان اوسکی اور درمیان خلقت اوسکی کے اور وہ ہین وہ کہ خدا تعالے نی فرمایا ہے
کہ اللہ یصطفی من الملائکۃ رسلا ومن الناس پس جو شخص کہ خدا کی فرمانبرداروں مین سی ہی اوسکی روحکو فرشتی رحمت کی نکالتے ہین اور جو
شخص کہ نافرمانبرداروں مین سے ہے اوسکی روحکو فرشتی عذاب کی نکالتے ہین اور ملک الموت کی اعوان اور انصار بہت ہین ملائکہ
رحمت اور ملائکہ عذاب اور اوسکی حکم سے وہ جانکو نکالتے ہین فعل اون فرشتونکا فعل ملک الموتکا ہی اور جو کچھ کہ وہ ملایکہ بجالاتے ہین وہ
ملک الموت کیطرف منسوب ہے پس جسوقت کہ فعل اونکا فعل ملک الموت کا ہی تو فعل ملک الموت کا فعل خدا کاہی اسواسطی کہ خدا تعالے موت دیتا ہے
جسکے ہاتہہ پر چاہتا ہے اور دیتا ہے اور منع کرتاہی اور ثواب بخشتاہی اور عذاب کرتاہی جسکے ہاتہہ سے چاہی اور فعل اوسکی امینون کا زندونکا
فعل اوسکا ہے جیسے کہ فرماتاہی کہ وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ یعنی اور نہین چاہتے ہو تم مگر یہ کہ چاہی خدا اور جسوقت ان لوگون نے
فرشتون سے عذر لیا کہ ہم مکہ مین مغلوب و ضعیف تہی اور کفار ہمپر غالب تھے اور ہمکو ہجرت نہین کرنے دیتی تہی تو اوسوقت فرشتونے اونکی جھٹلانے
کو قَالُوْا کہا اونہونے اونسی کہ اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً کیا نتہی زمین خدا کی کشادہ کہ فَتُهَاجِرُوْا فِیْهَا پس ہجرت کرتی تم
بیچ اوسکی اور جسطرف کو چاہتی چلی جاتی فَاُولٰٓئِكَ پس یہ لوگ ترک کرنیوالی ہجرت کی بدون عذر قابل سماعت کی وہ ہین کہ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ
جگہہ اونکی دوزخ ہے وَسَآءَتْ مَصِیْرًا اور بری ہی وہ دوزخ مصیر جگہہ پہرنکی اون لوگونکی واسطی بسبب ترک کرنے امر واجب کی اور مدد کرنی کفار کے
اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِیْنَ مگر ضعیف اور عاجز ہونیوالی واقع ہین مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ مردون اور عورتون اور لڑکونمین سے
لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ نہین طاقت رکہتی ہین وہ حِیْلَةً کسی حیلہ کی ہجرت کیواسطی وَلَا یَهْتَدُوْنَ سَبِیْلًا اور نہین پاتے ہین راہ مدینہ کو اور طریق
باہر نکلنی کو اور ذکر لڑکونکا اونکی والدین کی پیروی سے ہے کہ جسوقت اونکی والدین ہجرت کرین تو وہ بہی اونکی ہمراہ ہجرت کرین ورنہ لڑکونپر کوئی چیز

واجب نہین ہی فَاُولٰٓئِكَ پس یہ لوگ عاجز اور بیچارہ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ قریب ہی خدا یہ کہ معاف کرے اونکی وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا اور ہے خدا
معاف کرنیوالا عذر والون سی غَفُوْرًا بخشنے والا اونکی گناہونکا اور بعض روایات مین آیا ہے کہ مستضعفین سے وہ مرد اور عورت مراد ہین کہ
جو دین کے معتقدمین کچھ نہین سمجھتی ہین اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہی کہ مستضعفین وہ لوگ ہین کہ نہین دفع کرسکتی ہین
کفر کو کسی حیلہ سے اور نہین راہ پاتی ہین طرف ایمان کے کہ نہ کفر کو اختیار کرسکتی ہین اور نہ ایمان کو اختیار کرسکتی ہین اور روایت ہے
کہ جسوقت ہجرت کرنیکی آیت نازل ہوئی تو ایک شخص مسلمان تہی کہ وہ مکہ مین تہا اور جندع یا جندب اوسکا نام تہا اوسنی سنا اور
وہ اون دنون مین بیمار تہا یہہ سنکر کہنے لگا کہ واللہ مین اون لوگون سے نہین ہون کہ جنکو خدا نی ہجرت سے مستثنیٰ کیا ہے مین
کچھہ قوت بہی رکہتا ہون اور مدینہ کا رستہ بہی جانتا ہون اپنی بیٹون سے کہا کہ واللہ مین مکہ مین رات نہ گزارونگا یہانتک کہ
اوس سے باہر نکلجاؤن اسواسطی کہ مین ڈرتا ہون ایسا نہو کہ مکہ ہی مین مرجاؤن مجہکو تم تختہ پر اوٹہاکر لیچلو بیٹے اوسکی اوسکو
تختہ پر اوٹہاکر لیچلے اور جسوقت وہ تنعیم مین پونہچے کہ وہ منزل اول مدینہ کی ہے وہان وہ شخص مرگیا اور بہشت مین داخل ہوا خدا
تعالی نے اوسکی مقدمہ مین یہ آیت نازل کی وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اور جو شخص کہ ہجرت کریگا بیچ راہ خدا کے کہ واسطی رضامندی خدا کی اپنی وطن کو چہوڑکر
دار الاسلام کو روانہ ہو تو وہ شخص يَجِدْ فِي الْاَرْضِ پاویگا بیچ زمین کے مُرٰغَمًا كَثِيْرًا آرامگاہ بہت کہ جسجگہہ کو جاتا ہے وَّسَعَةً
اور فراخی روزی مین اور ظاہر کرنے دین مین بیخوف کہ پہلے تنگی مین رہتا تہا اور کفار کے ڈر سے دین کی باتون کو چہپاتا تہا
اور بعد ہجرت کے بے تردد امور دین کو ظاہر کریگا اور بجا لائیگا وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ اور جو شخص کہ نکلے گہر اپنے سے
مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ جسوقت کہ ہجرت کرنیوالا ہے طرف خدا کے اور پیغمبر اوسکی کے خالص نیت سے کہ سوائے فرمانبرداری
خدا کے اور کوئی غرض نہو ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ پہر پالیوے اوسکو موت کہ رستہ ہی مین وہ مرجاے فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ
پس تحقیق ثابت ہوگیا ہی اجر اوسکا اوپر خدا کے مثل اور اعمال واجبہ کے اور اگر ایسا نہو تو وعدہ مین اوسکی اور حکمت اور مصلحت
مین اوسکی مخالفت لازم آئی وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا اور ہی خدا بخشنی والا اوسکے گناہونکا رَّحِيْمًا مہربان ہی کہ ہجرت مین ثواب کا
وعدہ کرتا ہے اور اب خدا تعالے نماز سفر اور نماز خوف کا ذکر کرتا ہے کہ چار رکعتی نماز کو دو رکعت کرکے پڑہے مثل اور نماز صبح کے
چنانچہ فرماتا ہے کہ وَاِذَا ضَرَبْتُمْ اور جسوقت چلو تم اور سفر کرو تم فِي الْاَرْضِ بیچ زمین کے تو فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ پس نہین ہے
اوپر تمہارے گناہ اَنْ تَقْصُرُوْا کہ کم کرو تم مِنَ الصَّلٰوةِ نماز مین سے کہ چار رکعتی نماز کو دو رکعتی پڑہو مثل نماز صبح کے اور
دو رکعت آخر کو نہ پڑہو اِنْ خِفْتُمْ اگر خوف کرو تم اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا یہہ کہ فتنہ مین ڈالین تمکو وہ لوگ کہ کفر کیا ہے
اونہون نے یعنی تمکو قتل کرین یا مشرک بنائین اِنَّ الْكٰفِرِيْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِيْنًا تحقیق کہ کفار ہین واسطے
تمہارے دشمن ظاہر یہہ شرط خوف کی باعتبار غالب کے ہے اسواسطے کہ اوس زمانہ مین گرد مدینہ کے مسلمانون کے دشمن
بہت تہے اور اب سفر مباح مین بدون خوف کے بہی نماز کو قصر کرنا واجب ہے اگر کوئی شخص جان بوجہکر سفر مین نماز
ظہر اور عصر او عشا کی پوری چار رکعت پڑہے گا تو نماز اوسکی نہوگی اور سفر کی حد آٹہہ فرسخ یا زیادہ اوس سے ہین
اور اگر ایک روز مین آٹہہ فرسخ آنے اور جانے مین دونو مین ہوجائین تو بہی نماز کو قصر کرے اور آٹہہ فرسخ اڑتیس
میل انگریزی کے برابر تخمیناً ہوتی ہین اور شرعی چوبیس میل ہین اور ایک میل شرعی چار ہزار ہاتہہ میانہ کا ہوتا ہے اور فلیس
علیکم جناح سے بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ چار رکعت کی دو رکعت پڑہنی واجب نہین ہے بلکہ جائز ہے پس عدم جناح کو
اسواسطی فرمایا ہے کہ نمازی کو یہہ گمان نہو کہ قصر کرنے مین کچہہ نقصان ہے اور اسواسطی نہین فرمایا ہے کہ چاہو تمام پڑہو چاہو

قصر کرو بلکہ قصر کرنا واجب ہے اور نماز عصر کی واجب یعنی پر سفر مین احادیث دلالت کرتی ہین اور زرارہ اور محمد بن مسلم نے
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا حکم دیتی ہو تم سفر مین نماز کا کہ کیونکر ہے وہ اور کی رکعت مین فرمایا کہ حق تعالے نے
قرآن مین فرمایا ہے فاذا ضربتم فی الارض فلیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلوۃ پس ہو گیا قصر کرنا سفر مین واجب جیسے
کہ تمام کرنا حضر مین واجب ہے اور ان دونون راویون نے کہا کہ خدا تعالی فرماتا ہے فلیس علیکم جناح یعنے اگر قصر کرو تو
تمپر کوئی گناہ نہین ہے فرمایا اسطرح نکہا کہ اگر تم سفر مین ہو تو قصر پڑہو اس سے واجب ہونا قصر کا کیونکر ثابت ہوا جیسے کہ
تمام پڑہنا حضر مین واجب ہے فرمایا کہ خدا تعالی نے کیا قران مین نہین فرمایا ہے کہ ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ فمن
حج البیت او اعتمر فلا جناح علیہ ان یطوف بہما کیا نہین دیکہتی ہو تم کہ طواف کرنا ان دونو کا واجب ہے اس واسطے
کہ خدا نے اپنی کتاب مین ذکر کیا ہے اور پیغمبر نے اوسکو ادا کیا ہے اور ایسی ہی نماز ہے کہ پیغمبر صلعم نے اوسکو سفر مین
قصر کیا ہے اور خدا تعالی نے اپنی کتاب مین اوسکو ذکر کیا ہے اور ان دونون راویون نے پوچھا کہ جو کوئی سفر مین پوری
چار رکعت پڑہے تو اوسکا اعادہ کرے یا نہین فرمایا کہ اگر اوسنے تقصیر کی آیت کو اور تفسیر کو اوسکی جانتا ہے اور پہر
اوسنے چار رکعت پڑہی ہین تو اوس نماز کا اعادہ کرے اور اگر قصر کرنیکی آیت کو نہین جانتا ہے کہ نہ اوسکو خود
دیکہا ہے اور نہ کسی سے سنا ہے تو اوسپر اعادہ اوس نماز کا نہین ہے اور سفر مین کل نماز چو رکعتی کی دو رکعت پڑہنی اور
دو رکعت ساقط کرنی واجب ہین مگر نماز مغرب کی کہ اوسکی تین رکعت ہین اور اوسمین قصر نہین ہے اور رسول خدا صلعم نے حضر
مین اور سفر مین دونو مین اوسکی تین رکعت پڑہی ہین اور اب خدا تعالی نماز خوف کا ذکر کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ واذا
کنت فیہم اور جسوقت ہووے تو اے محمد صلعم بیچ اونکے یعنی جسوقت کہ تو اپنے اصحاب کے درمیان ہو وقت خوف دشمنون کے
اور خلفاء حضرت کے کہ وہ آئمہ معصومین علیہم السلام ہین وہ بہی اس حکم مین داخل ہین اسواسطے کہ وہ بہی قائم مقام حضرت
کے ہین پس جسوقت کہ تو اپنے اصحاب مین ہو فاقمت لہم الصلوۃ پس قایم کرے تو واسطے اونکے نماز کو یعنی ہمراہ اصحاب کے
تو نماز کو پڑہنا چاہے تو اپنے لشکر کی دو گروہ کر فلتقم طائفۃ منہم پس چاہیے کہ کہڑا ہووے ایک گروہ اونمین سے واسطے
پڑہنے نماز کی معک ہمراہ تیرے اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابلہ مین کہڑا ہو اور بعد اسکے فرماتا ہے خدا کہ ولیاخذوا اسلحتہم اور
چاہیے کہ لیوین وہ نماز پڑہنے والے ہتیار اپنے واسطے احتیاط اور ہوشیاری کے فاذا سجدوا پس جسوقت سجدہ کرین وہ نماز
پڑہنے والے فلیکونوا پس چاہیے کہ ہووین وہ دوسرے گروہ والے جو کہ نماز نہین پڑہتے ہین من ورائکم پیچہے تمہارے سے دشمن کے مقابلہ مین
یعنے جو مسلمان کہ نماز نہین پڑہتے ہین وہ وقت سجدہ کرنے نماز پڑہنے والونکے نماز یونکے پیچہے کہڑے ہون دشمنونکے مقابلہ مین اور جسوقت
یہہ نماز پڑہنے والے ایک رکعت نماز کی پڑہ لیوین تو یہہ دشمنونکے مقابلہ مین جا کہڑے ہوون اور بعد اسکے دوسرا گروہ جنہین نماز کی پیچہے
رسول خدا کے نہین پڑہی ہے آوے چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ ولتات طائفۃ اخری اور چاہیے کہ آوے گروہ دوسرا کہ لم یصلوا نہین نماز پڑہی
ہے اونہون نے یعنی جو گروہ مسلمانونکا دشمن کے مقابلہ پر کہڑا تہا اور اونہون نے نماز نہین پڑہی تہی اب وہ نماز پڑہنے آوین اور جن
لوگون نے ایک رکعت نماز کی پڑہ لی ہے وہ دشمنونکے مقابلہ مین جا کہڑے ہون اور پہلا گروہ کہ جنہون نے نماز نہین پڑہی تہی فلیصلوا پس
چاہیے کہ نماز پڑہین وہ ہمراہ تیرے اے محمد صلعم اور دوسری رکعت مین شامل ہوون ولیاخذوا اور چاہیے کہ لیوین وہ بہی حذرہم
حذر اپنا یعنے وہ چیز کہ دشمن کی حد سے محفوظ رکہتی ہے مثل خود اور زرہ اور سپر کے واسلحتہم اور ہتیار اپنے مثل شمشیر اور تیر و
کمان وغیرہ کے کہ جنسے جنگ کرتے ہین اور ان ہتیارونکے لینے مین حکمت یہہ ہے کہ ود الذین کفروا دوست رکہتے ہین اور

حاملے ہین وہ لوگ کہ کافر ہوئے ہین لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ اگر غافل ہوجاؤ تم ہتیارون اپنے سے وَاَمْتِعَتِكُمْ و اسباب اپنے سی تو فَيَمِيْلُوْنَ
عَلَيْكُمْ پس حملہ کرین وہ اوپر تمہارے مَّيْلَةً وَّاحِدَةً حملہ کرنا ایکبارگی اور جو کچہہ باتین سب لیجاتین اور کیفیت نماز خوف کی یہہ ہے کہ
ایک فرقہ تو دو فرقون مین سے دشمن کے مقابلہ پر کہڑا ہو اور دوسرا فرقہ امام کی ہمراہ ایک رکعت نماز کی پڑہے اور جسوقت دوسری رکعت
کیواسطے امام کہڑا ہو تو یہہ نماز پڑہنے والے انفراد کی نیت کرکے جلد جلد دوسری رکعت پڑہکے چلے جاوین اور دشمن کے مقابلہ مین کہڑے ہون
اور دوسرا فرقہ جو پہلے سے دشمن کی مقابلہ مین تہا وہ دوسری رکعت مین جاکر شریک ہون اور اوسکو اپنی پہلی رکعت سمجہین جسوقت امام
تشہد شروع کرے تو تشہد کو طول دیوے اور جو لوگ کہ اوسکی پیچہے کہڑے ہوکے نماز پڑہتے ہین وہ کہڑے ہوکر دوسری رکعت کو تمام کرین اور تشہد
مین شریک ہوکر امام کے ہمراہ سلام پہیرین اور اس نماز کی بہی مثل نماز سفر کے دو رکعت ہین اور نماز مطاردہ جو کہ بیچ حرب اور ضرب
مین ہوتی ہے اوسکا ذکر فقہ کی کتابو مین ہے اور پہلے تو طائفۃ آخری کہا اور طائفۃ آخرون نکہا اور بعد اوسکی لم یصلوا کہا اور لم یصل نکہا
اسواسطی کہ پہلا تو باعتبار لفظ کے ہے اور دوسرا باعتبار معنی کے اور بعضی وقت ہتیارون کا اوٹہانا اور اپنے پاس رکہنا موجب
مشقت اور اذیت کا ہوتا ہے اسواسطے خداتعالے واسطے تخفیف کے فرماتا ہے کہ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى اور نہین
گناہ ہے اوپر تمہارے اگر ہووی ساتھہ تمہارے اذیت یعنی اگر ہو تمکو اذیت مِّنْ مَّطَرٍ مینہ سے کہ مینہ گرنے سے ہتیار بہاری ہوجائین
اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى یا ہو تم بیمار کہ ناتوانی کے سبب سے ہتیارونکو نہین اوٹہا سکتے ہو تو نہین گناہ ہی تمپر اَنْ تَضَعُوْٓا اَسْلِحَتَكُمْ یہہ کہ رکہدو
تم ہتیارون اپنی کو یہو لکران دو تو حالتو مین لیکن دشمن کی ہجوم کرنیکا بہی گمان ہی اسواسطی کہ خداتعالے فرماتا ہے کہ وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ
اور لیلو تم سامان نگاہ رکہنے اور بچانے اپنی کو مثل خود اور سپر اور زرہ کے تاکہ دشمن تمکو ہجوم کرکے زخمی نکرے اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ
تحقیق کہ خدانے طیار کیا ہے واسطی کافرونکی عَذَابًا مُّهِيْنًا عذاب خوار کرنیوالا اور رسوا کرنیوالا کہ وہ عذاب دوزخ کا ہی اور ان
آیتون کے نازل ہونیکا سبب بیان کرتے ہین کہ جناب رسول خدا صلعم واسطے سفر حدیبیہ کی مکہ کا ارادہ کرکے تشریف لیئے جاتی تہے
جسوقت قریش کو خبر ہوئی تو اونہون نے خالد بن ولید کو مع دوسو سوار کی رسولخدا کی روکنے کو بہیجا اور پہاڑون مین جاکر مقابلہ ہوا
رستہ مین نماز ظہر کا وقت آیا تو بلال نی اذان کہی اور رسولخدا صلعم نی مع ہمراہیونکی نماز پڑہی خالد بن ولید نے کہا کہ اگر حالت
نماز مین تم انپر حملہ کرتے تو سب کو مار لیتی کہ یہہ اپنی نماز کو قطع نہین کرسکتی تہی لیکن بعد اسکے ایک اور نماز آتی ہے کہ وہ نماز انکی نزدیک
بہت عزیز ہے اور اوسکو بہت وہ دوست رکہتی ہین جسوقت اوس نماز مین وہ مشغول ہونگی تو اوسوقت ہم اونپر حملہ کرینگے جب اونہون
نے یہہ ارادہ کیا تو جبریل نماز خوف کی کیفیت کا حکم لائی اور حضرت نی دو فرقہ کرکے نماز عصر پڑہی جیسے کہ ذکر اوسکا اوپر ہوا ہی اور بعد نماز
خوف کی فرماتا ہی کہ فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ پس جسوقت ادا کرو تم نماز خوف کو تو فَاذْكُرُوا اللّٰهَ پس ذکر کرو تم خدا کو قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا اور
اور بیٹہی کہ وقت کہڑی ہونیکی تو تلوار مارتی ہو اور وقت بیٹہنے کی تیر چلاتی ہو اور یہہ دونون حال واقع ہوئی ہین وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ اور اوپر
پہلوون اپنی کی یعنی یاد کرو خدا کو اوپر پہلوون اپنی کی کہ اوسوقت زخم کہاتی ہو اور غرض اصلی اس سے یہہ ہے کہ ہمیشہ خدا کا ذکر کرتی
رہو کہ تمکو دشمنو پر فتح دیوی فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ پس جسوقت مطمئن ہو تم دشمن سے اور خوف دشمن کا تمکو باقی نرہے تو فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ پس
قایم کرو تم نماز کو مع شرائط اور ارکان کے جیسے کہ حکم خدا کا ہی اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا تحقیق کہ نماز ہے
لکہی گئی اوپر مومنین کے لکہنا وقت معین کا کہ اوسوقت سے تجاوز کرنا جائز نہین ہی کتابا مفعول مطلق ہی فعل محذوف کا اور موقوتا
صفت کتابا کی ہے اور یہہ جملہ فعلیہ خبر ہے کانت کی اور مراد اس آیت سے یہہ ہے کہ تحقیق نماز ہی مومنین پر واجب کہ فرض کی گئی ہی اور وقت معین
ہو اوسکو ڈہونڈہنا چاہیئے اور اگر کوئی اوسوقت بیچ کہ ذکر کرتا ہو تو نماز اوسکی ہوگی اور یہہ جہاد کا ذکر کرتا ہے کہ وَلَا تَهِنُوْا فِى ابْتِغَاۤءِ الْقَوْمِ

اور نہ سستی کرو تم بیچ طلب کرنے لڑائی قوم کفار کے کہ اِن تَکُونُوا تَاْلَمُونَ اگر ہوتم کہ دردمند ہو تم زخموں سے تو فَاِنَّھُمْ یَاْلَمُوْنَ پس تحقیق وہ کفار بھی دردمند ہیں اور زخم خوردہ ہیں کَمَا تَاْلَمُوْنَ جیسے کہ دردمند ہو تم اور زخم کھائے ہیں کہتی وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰہِ اور امید رکھتے ہو تم خدا سے مَا لَا یَرْجُوْنَ او سچیز کی کہ نہیں امید رکھتے ہیں وہ یعنی تمکو امید نصرت دنیا کی اور ثواب آخرت کی ہے اور اونکو نہیں ہے پھر تم کسواسطے سستی کرتے ہو اور لڑائی نہیں ہو وَکَانَ اللّٰہُ عَلِیْمًا حَکِیْمًا اور ہے خدا جاننے والا تمہاری دلونکی بات کا حکمت والا کہ جو کچھ کرتا ہے موافق حکمت اور مصلحت کے کرتا ہے اور اس آیت کی شان نزول میں بیان کرتے ہیں کہ جسوقت جناب رسولخدا صلعم احد کی لڑائی سے فارغ ہوکر مدینہ منورہ میں رونق افروز ہوئے تو جبرئیل نازل ہوئے اور حکم لائے کہ خداتعالےٰ فرماتا ہے کہ کفار قریش کے پیچھے روانہ ہوا اور انکا تعاقب کر اور جو کوئی تیری ہمراہیوں میں سے زخمی ہے اوسکو ہمراہ اپنی لیجا رسولخدا صلعم نے سب کو فرمایا کہ مہاجرین و انصار جو کوئی زخمی ہے وہ میرے ہمراہ چلے اور جو کوئی زخمی نہیں ہے وہ نہ چلے اور لوگ اپنے زخمونکی مرہم پٹی میں مشغول تھے جانے میں سستی کرتے تھے خداتعالےٰ نے یہ آیت نازل کی کی تاکید کی کہ تمکو سستی کرنی نہیں چاہیے اور کہتے ہیں کہ ایک شخص ابوطعمہ بن ابیرق نے قتادہ کی اور بعضے کہتے ہیں کہ قتادہ کی چچا کی زرہ نقب لگاکر چرائی اور ایک یہودی کے پاس امانت رکھی تھی اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ زرہ آٹے کی تھیلی میں رکھی تھی اور وہ تھیلا پھٹ رہا تھا اور آٹا اوسمیں سے گرتا جاتا تھا اس علامت سے یہودی کے گھر میں اوسکا پتا لگا اوس یہودی کو گرفتار کیا اوسنے کہدیا کہ فلانے مسلمان نے میرے پاس رکھی ہے اور ابوطعمہ کی قوم نے اپنی رسوائی کے دفع کرنیکے واسطے لبید کو تہمت لگائی کہ اوسنے چرائی ہے لبید تلوار لیکر اونکے سامنے ہوا اور کہا کہ یہ چوری تمنے کی ہے اور میری سر لگاتے ہو اور تم منافق ہو اور اوسکی لائق تم ہو اون لوگوں نے اوس سے ڈر کر صلح تو کی لیکن جناب رسولخدا صلعم کے پاس حاضر ہوکر جھگڑا شروع کیا اور عرض کی کہ مسلمان کو تہمت لگاتے ہیں وہ رسوا ہو جائیگا اور یہودی لوگوں کی نزدیک پاک اور صاف ہو جائیگا جناب رسولخدا صلعم نے ارادہ کیا کہ مسلمان پر تہمت نہو اور یہودی گرفتار ہو جائے اور اوسمیں روایتیں بہت مختلف ہیں لیکن مقدمہ یہ چوری کے کا ہے اور قمی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ بنوا بیرق انصار میں سے تین بھائی تھے منافق بشیر اور مبشر اور بشر اون تینوں بھائیوں نے قتادہ کی چچا کے گھر میں کہ جو بدریوں میں سے تھا نقب لگاکر کھانا کہ جو اوسنے اپنی عیال کیواسطے رکھا تھا چرالیا اور تلوار اور زرہ بھی اوسکی چرالی قتادہ نے اسکی شکایت رسولخدا صلعم سے کی اور کہا کہ یا رسولخدا لوگوں نے میری چچا کے گھر میں نقب لگاکر جو کچھ کہ کھانا کہ اوسنے اپنی عیال کیواسطے جمع کیا تھا وہ اونہوں نے چرالیا اور اوسکی تلوار اور زرہ بھی چرالی اور وہ بری قوم کے آدمی ہیں اور اونکی ہمراہ ایک مومن تھا اور اونکی لڑائی میں وہ شریک تھا اور نام اوسکا لبید بن سہل تھا بنوا بیرق چوروں نے قتادہ سے کہا کہ یہ کام لبید بن سہل کا ہے لبید کو خبر ہوئی تو وہ اپنی تلوار لیکر نکلا اور کہا اے بنوا بیرق تم مجکو چوری لگاتے ہو اور سزاوار اسکی تم ہو اور تم منافق ہو کہ رسولخدا صلعم کی ہجو کرتے ہو اور قریش کیطرف اوسکو منسوب کرتے ہو اسکو تم ثابت کرو ورنہ تلوار سے تمکو مارونگا اوس سے اونہوں نے صلح کرلی اور کہا کہ تو چلا جا کہ تو اس سے بری اور پاک ہے اور بنوا بیرق ایک مرد کی پاس گئے کہ وہ اونکی گروہ میں سے تھا اور نام اوسکا اسید بن عروہ تھا اور وہ بڑا گویا اور زبان دراز تھا اوسکو رسولخدا کی پاس بھیجا اوسنے جاکر کہا کہ یا رسولخدا قتادہ بن نعمان نے ارادہ کیا ہے طرف اہل خاندان کے ہم میں سے کہ وہ لوگ بزرگ اور بڑے حسب اور نسب والے ہیں اور اوسنے اونکو چوری لگائی ہے اور وہ بات کہتا ہے اونکی حق میں کہ وہ اوسکی لائق نہیں ہیں رسولخدا صلعم کو یہ بات سنکر بہت رنج ہوا اور قتادہ رسولخدا کی پاس آیا تو حضرت نے اوس سے فرمایا کہ تونے قصد ایسے لوگونکا کیا ہے کہ وہ عالی خاندان اور صاحب اور نسب کے ہیں اور تونے اونکو چوری لگائی ہے اور رسولخدا اوسپر بہت غصہ ہوئے اور قتادہ

رنجیدہ ہوکر حضرت کی پاس سے اوٹھہ کھڑا ہوا اور اپنی چچا کی پاس آیا اور کہا کہ کاش مین مر جاتا اور رسول خدا صلعم سی کلام نکرتا اور رسول خدا نی مجھ
سی وہ کلام کیا کہ مجھکو مکروہ معلوم ہوا اوسکی چچا نی کہا کہ خدا ہمارا مدد کرنیوالا ہی خدا تعالی نی یہہ آیت نازل کی کہ اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ
تحقیق نازل کیا ہم نی طرف تیری کتاب کو یعنی نازل کیا ہم نے قران کو بِالْحَقِّ ساتھ حق معلوم اور راستی کی درستی کی ساتہہ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ تاکہ
حکم کری تو درمیان آدمیونکی بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ ساتہہ اوس چیز کی کہ شناسا کیا ہی تجکو خدا نی اور وحی کیا ہی اوسکو طرف تیری وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ
اور نہ ہو واسطی خیانت کرنیوالونکی یعنی خیانت کرنیوالی مسلمانون کیطرف سی اونکا حسن ظن کرکی کہ یہہ مسلمان ہین اونہون نی چوری نہ کی ہوگی
اونسی خیانت کی دفع کرنیکو اوسکی ہو خَصِيْمًا دشمن اوس شخص کا وہ بیگناہ ہی اور تجکو خبر نہین ہی اور تو اپنی حسن ظن سی اوس
سی خیانت کو دفع کرتا ہی اور حقیقت مین اوسی خیانت کی ہی وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ اور بخشش چاہ تو خدا سی اپنی اس ارادہ سی یعنی خدا کیطرف
بالکل توجہ اپنی کر اور سب امور مین توفیق اوس مطلب کی اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا تحقیق کہ خدا ہی بخشنی والا اوس شخص کا کہ بخشش کو اوس
سی چاہی رَّحِيْمًا مہربان ہی اوس شخص پر یہہ خطاب اگرچہ رسول خدا کیطرف ہی لیکن یہہ تعلیم ادب کی امت کیواسطی ہی اور تاکہ معلوم ہو کہ گناہ
خیانت کا بہت برا ہی اور حضرت پر وہ امر مستور متحقق اور ظاہر ہوا تہا لیکن بسبب حسن ظن اہل اسلام کی ارادہ ہی کیا تہا کہ وہ مسلمان
بچ جائی اور یہودی ماخوذ ہو کہ بہ نسبت مسلمانکی یہودی کیطرف زیادہ گمان خیانت کا ہی اور دربارہ اوس یہودی کی ہوتی تہی اور قتادہ سی بہی
شکایت بہی کی تہی کہ تو مسلمان علی الیجاہ مدان کو چوری لگاتا ہی گو قتادہ کو یہہ ارشاد حضرت کا مکروہ معلوم ہوا لیکن اوسکی مطلب کی یہہ بات تہی اور
یہہ ارادہ کرنا بہی تعجب نہین کہ واسطی تعلیم لوگونکی ہووی کہ اسمین کچھہ حکم خدا کا نازل ہوا ہوتا کہ معلوم ہو کہ خیانت بری اتنی ہی اور ہوا خواہ اوسکا
جب کہ ہی ہو خواہ مسلمان ہو خواہ غیر مسلمان ہو اور اسی واسطی اوس مسلمان سی اوسکا دفع کرنا چاہا تہا اور اصحاب حضرت کی معصوم نہی کہ اونسی ایسا
امر صادر ہونا محال ہوتا اور روایت اصحابی کلہم عدول کی وضعی ہی اسواسطی کہ مخالف قران کی ہی اور استغفار واسطے گناہ کی ہی نہین
ہوتا ہی بلکہ واسطے کسر نفس کے اور واسطے خشوع اور خضوع کی بہی ساتہہ اپنی پروردگار کی ہوتا ہی اور واسطے حصول ثواب کی ہی ہوتا ہی اسواسطے کہ یہہ بہی
ایک طاعت اور عبادت ہی پروردگار کی اور اوسی مقدمہ مین خدا فرماتا ہی کہ وَلَا تُجَادِلْ اور تو جہگڑا کر عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ
اون لوگونکی طرف سی جو کہ خیانت کرتی ہین وہ نفسون اپنی کہ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ تحقیق کہ خدا نہین دوست رکہتا ہی مَنْ كَانَ خَوَّانًا اوس شخص کو جو
خیانت کرنیوالا اَثِيْمًا گنہگار کہ اپنی گناہ مین غرق ہو اور وہ قوم بنی اوس خائن کی جو حمایت کی تہی اور جہوٹی قسمین کہا کر اوسکو بری کیا تہا اسواسطے
وبال خیانت کا اونکی نفسونکی طرف راجع ہی اور تجادل لفظ تعلیم کی لئی آیا ہی کہ مجادلا ایسی امر مین کسی سی بیجا ہی اور حضرت نی کچھہ مجادلہ اور کچھ
اتبک نکیا تہا کہ یہہ بطریق عتاب کے ہوتا اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بدون صدور جرم مبالغہ کی جہت سے نہی بہی وارد ہوتی ہی اور یہہ بہی
ہوسکتا ہی کہ خطاب حضرت کی طرف ہو اور قصد مجادلہ کا خائن کی لوگون کیطرف ہو اور فرماتا ہی کہ يَّسْتَخْفُوْنَ پوشیدہ کرتی ہین وہ خیانت
کو مِنَ النَّاسِ آدمیون سی حیا اور خوف کی جہت سی وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ اور نہین پوشیدہ کرتی ہین خدا سی اوسکا خوف نکرکے کہ وہ
عذاب مین گرفتار کرتا ہی خیانت کرنیوالی کو وَهُوَ مَعَهُمْ اور حال یہہ ہی کہ وہ خدا ہمراہ اونکی ہی اور اونکی دلونکی بات اوسپر پوشیدہ نہین ہی
اور اگر خدا سی پوشیدہ کرنا خیانت کا منظور ہو تو چاہئی کہ اوسکو ترک کرین اور کہتی ہین کہ ابو طعمہ کی قوم کی لوگ یا بنو ابیرق کی قوم کی لوگ
شب کو آپس مین مشورہ کرتے تہے اس امر پر کہ ابو طعمہ یا بنو ابیرق جہوٹی قسم کہاتی کہ انہی چوری نہین کی ہی اسواسطے کہ رسول خدا اوسکو مسلمان
جانکر اوسکی قسم کو قبول کرینگی اور ہماری گواہی کو بہی سماعت فرماینگی اور یہودی کی کافر ہی اوسکی قول کیطرف توجہ نکرینگی اونکی مشورہ مین یہہ آیت نازل
ہوئی اور فرمایا کہ وہ خدا ہمراہ اونکی ہی اِذْ يُبَيِّتُوْنَ جس وقت کہ تدبیر شب کو کرتی ہین وہ مَا لَا يَرْضٰى اوس چیز کو کہ نہین پسند کرتا ہی خدا مِنَ الْقَوْلِ کہتی جہوٹ
کی سی اور برا کام کرنی سی وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ اور ہی خدا ساتہہ اوس چیز کی کہ کرتی ہو تم تدبیر وغیرہ مُحِيْطًا ۝ احاطہ کرنیوالا اور

کہیں ہوا لاکرا و سیرکچھ پوشیدہ نہیں ہی اور مطابق اونکی عمل کے اونکو جزا دیگا اور فرماتا ہی خدا آگاہ خبردار ہو ہی ابو طعمہ کی قوم کی آدمی
یا بنی ابیرق کہ ہٰٓاَنْتُمْ ھٰٓؤُلَآءِ تم وہ لوگ ہو کہ اپنی جاہلیت کی غیرت سی جٰدَلْتُمْ جھگڑا کیا تمنی اور دفع کیا تمنے عَنْهُمْ ان خائنون سی خیانت کرنی
فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا زندگانی دنیا کی فَمَنْ يُّجَادِلُ اللّٰهَ پس کون جھگڑیگا خدا سی عَنْهُمْ اون خیانت کرنیوالونکی طرف سی ہوکر يَوْمَ الْقِيٰمَةِ دن
قیامت کی اَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا یا کون شخص ہی کہ ہووی اوپر اون خائنون کی نگہبان کہ اونکو عذاب سے بچاوی وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اور جو
کوئی کہ کری عمل بد کو کہ اوس سی ضرر اوسکی غیر کو پہنچی اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ یا ظلم کری وہ نفس اپنی کو کہ اوس کا ضرر اوسکی غیر کو نہ پہنچی بلکہ
خاص ہووی اوسکی نفس کے واسطے ہو اور غیر کا گناہ وہ نہو ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ پھر بخشش چاہی وہ خدا سی توبہ کرکی يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا پاویگا وہ
خدا کو بخشنی والا گناہونکا رَّحِيْمًا مہربان اوپر اپنی فضل اور کرم سی اس آیت میں ترغیب ہی بی خیانت کرنیوالونکو اور اونکی قوم کو توبہ
کیواسطے وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا اور جو شخص کہ کسب کری گناہ کو اور چاہی کہ کسی بیگناہ کو تہمت کری اوسکی فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ پس سوای اسکی نہیں
کہ کسب کرتا ہی اوسکو اوپر نفس اپنی کی کہ اوسکا ضرر اوسیکی جان پر ہی نہ دوسری پر وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا اور ہی خدا جاننیوالا احوال بندونکا حَكِيْمًا
حکم کرنیوالا اوسکی سزا میں مانند کرنی کام موافق حکمت کے کہ دوسری آدمی اس سزا کو دیکھکر چوری کرنی پر دلیر نہوں وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْٓئَةً اور جو شخص
کہ کسب کری خطا کو کہ وہ گناہ صغیرہ ہو یا جو کچھ کہ خطا سی سرزد ہو اَوْ اِثْمًا یا گناہ کو کہ وہ کبیرہ ہو یا جو کچھ کہ عمدًا اوس سی صادر ہوا ہی
ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ پھر ڈالی اوس گناہ کو یعنی تہمت کری اوس گناہ کی بَرِيْٓئًا کسی بیگناہ کو کہ گناہ تو خود کری اور دوسری کی سر پر دہری اور کہی کہ
تونی کیا ہی فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا پس تحقیق اوٹھایا اوسنی تہمت کو وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا اور گناہ ظاہر کو بسبب تہمت رکھنی کی غیر کو کہ دوسری کی گردن پہ
اپنی گناہ کا رکھنا بہت سخت گناہ ہی اور اب خدا تعالی اپنی احسان کو بیان کرتا ہی کہ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ اور اگر نہوتا فضل خدا
کا اوپر تیری ای محمد صلعم وَرَحْمَتُهٗ اور رحمت اوسکی کہ وحی بھیجکر تجھکو خبر دیتا ہی اور حقیقت سی حال امر کی تجھکو مطلع کردیا کہ تو اوس سے تمام
واقف ہوگیا اور اگر ہم تجھکو اوس سے خبردار نکرتی تو لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ البتہ قصد کیا تھا ایک فرقہ نی اونمیں سے کہ وہ ابو طعمہ کی قوم کی آدمی یا بنو ابیرق تھی
اَنْ يُّضِلُّوْكَ یہ کہ پھیر دیویں تجھکو راہ راست سی کہ وہ حکم کرنا بحق ہی وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ اور نہیں پھیرتی ہیں وہ مگر نفسون اپنی کو کہ وبال اوسکا
انھیں سے جاتو پر ہی وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ اور نہیں ضرر پہنچا سکتے ہیں وہ تجھکو کچھ کہ تو ہماری پناہ میں ہی اور جو کچھ کہ تیری خاطر میں گ
گذرا تھا وہ باعتبار ایمان ظاہر اون لوگونکی تھا نہ غیب کہ حکم کرتی وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اور نازل کیا ہی خدا نی اوپر تیری کتاب کو کہ وہ قرآن
وَالْحِكْمَةَ اور حکمت کو کہ وہ احکام حلال اور حرام کی ہیں وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ اور سکھلایا تجھکو جو کچھ کہ نہیں جانتا تھا تو کہ وہ علم اولین و آخرین
ہی قیامت تک چنانچہ حضرت نی فرمایا ہی کہ شب معراج کو میں زیر عرش تھا کہ ایک قطرہ میری حلق میں گرایا کہ اوسکی سبب سی میں عالم ہوگیا اوس
کا کہ جو پہلی اس سے زمانہ گذشتہ میں ہولیا ہی اور جو کچھ کہ آیندہ کو ہوگا قیامت تک اور رسول خدا صلعم سی سینہ بسینہ آیمہ معصومین علیہ السلام کو پہنچا
ہے اور حضرت محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ حضرت خاتم الانبیا جانتی تھی سب پیغمبرونکی علوم کو اور جو کچھ کہ پہلی گذرا ہی اور جو کچھ کہ آیندہ قیامت
تک واقع ہوگا اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ میں جانتا ہوں جو کچھ کہ آسمانونمیں ہی اور جو کچھ کہ زمین میں ہی اور جو کچھ کہ بہشت میں
ہے اور جو کچھ کہ دوزخ میں ہی اور جو کچھ کہ پہلی ہولیا ہی اور جو کچھ کہ آیندہ کو ہوگا قیامت تک اور اسی جہت سی خدا تعالی حضرت کو فرماتا ہی
وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ اور ہی فضل خدا کا اوپر تیری ای محمد عَظِيْمًا بڑا کہ بی انتہا علوم تجھکو تعلیم کئی ہیں اور مرتبہ تیرا زیادہ کیا تمام انبیا
اور ملائکہ اور کل مخلوقات سی ۔ اور پہلی قصہ کی تتمہ کو خدا تعالی بیان کرتا ہی کہ لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ نہیں خیر بیچ بہت باتونکی مشورہ
اور راز اونکی کہ ابو طعمہ یا بنو ابیرق کی قوم نی شب کی ابو طعمہ یا بنو ابیرق کی نجات کیواسطی جسکو مشورہ کیا تھا اور حضرت کی سو برو جھوٹی قسمیں
کھائی تھیں ایسی جھوٹی مشورہ اور راز میں کسیطرح کی خیر اور نیکی نہیں ہی اِلَّا مگر راز کہنا اوس شخص کا کہ حکم کری مَنْ اَمَرَ ساتھ صدقہ اور خیرات

کی نام دینی کی او صدقہ یا معروف یا نیکی کرنیکی آو اصلاح بین الناس یا انہہ صلح کرانیکی درمیان آدمیونکی اور دور کرا دینا آپکی رنجونکا اور الفت کرا دینی درمیان دلونکی اور حضرت صادق علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ حقتعالی نی اس آیت مین حکم کیا ہی کہ اثر کدورت کا تیرے چہرہ پر تیرے برادر مومن سے زیادہ ہو نہیں چاہیی کہ بشاشت کو ظاہر کرے تو اپنی برادر مومن کیواسطے اور امیر المومنین علیہ السلام نی فرمایا ہے کہ جیسے کہ خدا نی زکوۃ مال کو تمپر فرض کیا ہی ایسی ہی زکوۃ جاہ کو تمپر فرض کیا ہی اور جاہ سی مراد ظاہر کرنا بشاشت اور خوشدلی کا ہے لوگونپر اور دوسری روایت مین حضرت صادق علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ مراد معروف سے اس آیت مین قرض دینا ہی اور فرمایا کہ جنت کے دروازہ پر لکھا ہے کہ ثواب صدقہ کا دس گنا ہی اور ثواب قرض دینی کا اٹھارہ گنا اور وجہ اسکی ثواب کی زیادہ ہونیکی اسطرح بیان کرتے ہین کہ قرض تو وہ شخص طلب کرتا ہی کہ جسکو احتیاج ہوتی ہی اور جسکو صدقہ دیتی ہین ضرور نہین کہ وہ حقیقت مین محتاج ہو اور فرمایا ہی جناب رسولخدا صلعم نی کہ جو کوئی اپنی برادر مومن کو قرض دیوی ہر درہم کی عوض مین بوزن کوہ رضوی اور طور سینا حسنات اوسکی واسطی ہونگی اور منقول ہی کہ مراد اصلاح بین الناس سی یہ ہی کہ کسی مومن سی بات ایسی سنی کہ جس سی اوسکو رنج ہو دی تو چاہیی کہ اوسکی روبرو برخلاف اوسکی بیان کرے کہ جسکو سنکر وہ خوش ہو اور فرماتا ہی کہ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ اور جو کوئی کرے اوسکو کہ جو کچھ مذکور ہوا ہی صدقہ کا اور نیکی کا حکم کرنا اور صلح کروانی درمیان آدمیونکی ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ واسطی طلب کرنے خوشنودی خدا کی تو فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا پس قریب ہی کہ دینگی ہم اوسکو اجر بڑا کہ شمار مین نہ آئی اور کہتے ہین کہ ابو طعمہ بعد ثابت ہونی خیانت کی ہاتہ کسی کے خوف سی وہان بہاگ کر مکہ کو چلا گیا اور وہان جاکر تدبیر اور ایک شخص کے گہر مین جاکر نقب لگائی تو دیوار اوسپر گر پڑی اور اوسمین دب گیا اور صبحکو لوگون نی دیوار کے نیچی سے اوسکو نکالا اور ارادہ کیا کہ اوسکو مار ڈالین بعضے آدمیون نی کہا کہ یہہ مدینہ سے بہاگ کر ہمارے پاس پناہ لایا ہی اسکا مار ڈالنا مناسب نہین ہی اوسکو اس لحاظ سی چہوڑ دیا لیکن مکہ سے باہر نکالدیا اور اوسنی تاجرون کی قافلہ کی ہمراہ شام کا قصد کیا اور ایک منزل مین قافلہ والونکو غافل پاکر کچہہ اسباب اونکا چورالیا اور اونکی پاس سے بہاگ گیا آخر الامر گرفتار ہوکر مارا گیا اوسکی مقدمہ مین خدا تعالی فرماتا ہی کہ وَمَن يُشَاقِقِ الرَّسُولَ اور جو کوئی مخالفت کرے پیغمبر کی مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ پیچھے اوس سی کہ ظاہر ہوگئی ہی واسطے اوسکی ہدایت معجزونکی دیکھنے سے اور حقیقت اسلام کی دلیلونکی ظاہر ہونی سی وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ اور پیروی کرے وہ سوائے طریقہ مومنین کے کہ وہ دین اسلام ہے پس اگر ایسا کریگا تو نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ پہیر دینگی ہم اوسکو اوسی چیز کہ دوست رکہا ہی اوسنی جسکو یعنی گمراہی اور کفر کو جو دوستی دنیا مین دوست رکہا ہی قیامت مین اوسکو اوسکا دوست اور والی کرینگی اور اوسکو اوسپر چہوڑ دینگی اور گمراہون اور کافرون مین اوسکو محشور اور محسوب کرینگی وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ اور داخل کرینگی ہم اوسکو دوزخ مین وَسَاءَتْ مَصِيرًا اور بری ہی وہ دوزخ جگہہ پہرنیکی اور مسند احمد بن حنبل مین لکہا ہی کہ جسجگہہ کہ قرآن کی آیت مین یا ایہا الذین امنوا ہی وہان راس اور رئیس مومنین کی علی بن ابیطالب مراد ہین پس جسوقت کہ علی سردار مومنین کی ہوئے تو جو لوگ کہ علی سی برگشتہ ہتی اور اونکی طریق کی غیر کی پیروی کرتی تہی اونکی نجات نہین بموجب اس آیت کی نزدیک ہی اور سبیل مومنین سے وہ راہ ہی کہ جو موافق حکم خدا اور رسول کی ہو اور یہہ مراد نہین ہی کہ جسپر اجماع خلاف حکم خدا اور رسول کی چند مسلمانون اہل غرض طالب دنیا اور ریاست کا ہو وہ بہی حق ہو جائے اور اوسکی پیروی نکرنے سے دوزخ مین جائے چنانچہ مخالفین اس آیت کو دلیل لاتی ہین اجماع کے حق ہونیپر اور اگر یہ بات حق ہو تو چاہیی کہ جنگ جمل اور جنگ صفین والی لوگ جو کہ حضرت علی کے پیرو نتہی وہ جہنم مین داخل ہون اسواسطی کہ اجماع ہوا تہا خلافت پر علی کی اونکی نزدیک اور اونہون نی خلاف کیا ہے علی کا اور ابوبکر کی خلافت پر تو اجماع ہی نہوا تہا اسواسطی کہ اجماع اوسکو کہتی ہین کہ ایکامر پر سب مومنین کا اتفاق ہو کہ اوسکو یون کرنا چاہیی اور بعد اوسکی اوس امر کو جاری کرین اور ابوبکر کیواسطی ایسا نہین ہوا اور نہ ابوبکر کی خلیفہ ہونیسی پہلی لوگون نے ابوبکر کے خلافت پر اتفاق کیا تہا بلکہ پہلی ایک دو آدمیون نے جیسی عمر اور ابو عبیدہ کی ابوبکر کی ہاتہ پر بیعت کی اور بعد اوسکی انہون نے اپنی دوستون مین سے چند آدمیونسی بیعت کرائی اور بعد اسکی اسکو علم دیکر اور لکڑی کو ڈرا کر لوگون سے

بیعت کرائی اسطرح بتدریج لوگوں کی بیعت کا اتفاق ہوا جیسے کہ سلاطین لوگونکو رفتہ رفتہ اپنا مطیع کرتے ہین اور بیعت سے پہلے لوگوں نے ہرگز ابوبکر کی خلافت پر
اتفاق نہین کیا ہی چنانچہ کتب تواریخ سے واضح ہوتا ہی اور ابوطلحہ وغیرہ ہی کیواسطے پہر فرماتا ہی خداتعالی کہ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ تحقیق کہ خدا
نہین بخشتا ہے شرک کئی جانیکو ساتہہ اپنی یعنی جو شخص کہ شرک کری خدا کی ساتہہ اوسکو خدا نہین بخشتا ہی وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ اور بخشتا ہی اس گناہ کو
کہ پست تر اور کمتر مرتبہ مین اوس شرک سی ہی واسطی جس شخص کی چاہی اور ابن عباس سے روایت ہی کہ یہہ آیت ایک پیر مرد کی شان مین نازل ہوئی ہی کہ وہ صحرائی عرب
مین سی تہا اوس شخص نی رسولخدا صلعم کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کی کہ یا رسولخدا مین ایک بوڑہا آدمی ہون کہ گناہون مین غرق ہون مگر خدا کو پہچانتا ہون
اوسکی شریک کسیکو نہین کیا ہی اور گناہ بہی عمدا جرات اور بے ادبی اور گستاخی کرکی نہین کیا ہی اور اسکا تصور بہی کبہی نہین کیا ہی کہ ایک لحظہ خدا کو بہاگ کر عاجز
کردون اور اب مین گناہونسی پشیمان ہوکر اور درگاہ خدا مین توبہ کرنیوالا ہوکر آیا ہون میری واسطی کیا حکم ہوتا ہی خداتعالی نے یہہ آیت نازل کرکی
اوسکو خوشخبری دی کہ کمتر شرک کے مرتبہ سی سب گناہون مین امید بخشش کی ہی اور یہہ آیت واسطے تاکید کی مکرر نازل ہوئی ہے وَمَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰہِ اور جو شخص
کہ شرک کری ساتہہ خدا کی فَقَدْ ضَلَّ پس تحقیق گمراہ ہوا وہ ضَلٰلًا بَعِیْدًا گمراہ ہونا دور حق سے اسواسطی کہ شرک گمراہی کے نہایت درجہ مین ہے اِنْ یَّدْعُوْنَ
مِنْ دُوْنِہٖٓ نہین پکارتے ہین وہ سواے اوسکے خدا کی اور نہین پوجتے ہین وہ مشرک اِلَّآ اِنٰثًا مگر بتونکو کہ نام اونکی مادہ گان اور مونثونکی سی ہین مثل لات اور
مناۃ اور عزی کی اور کہتی ہین کہ ہر قبیلہ کی یہان ایک بت تہا کہ وہ اوسکو پوجتی تہی اور مادہ مراد اوسکا نام رکہتی تہے اور ابوحمزہ ثمالی کی تفسیر مین ہی کہ ابن عباس
کی کاری گری سی ہر بت مین ایک مادہ شیطان کی تہی اور بت پرستونسی باتین کرتی تہی اسواسطی خداتعالی نے اناث فرمایا ہی اور اوسی شیطان پر
لعنت کی ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ وَاِنْ یَّدْعُوْنَ اور نہین پکارتے ہین وہ مشرکین اور نہین پوجتی ہین اِلَّا شَیْطٰنًا مَّرِیْدًا مگر شیطان سرکش کو
کہ جو باہر ہونیوالا ہی خدا کی فرمان سے لَعَنَہُ اللّٰہُ لعنت کی ہی اوسکو خدا نے اور اپنی رحمت سی اوسکو دور کیا ہی اور منقول ہی کہ ابتداے اسلام مین ایک روز ایک
جماعت مشرکین کی کہ مین بتونکو سجدہ کرتی تہی ایک شیطان ایک بت کی شکم مین داخل ہوا اور چند شعر اوسنی پڑہے کہ مضمون اونکا یہہ ہی کہ ایک جماعت
کہ وہ محمد اور اوسکی اصحاب ہین یہان آئی اور ہمکو اونہون نے عیب لگایا اور ہمارے باپونکی دین کی وہ مذمت کرتے ہین باوجودیکہ وہ بڑی بزرگ
تہی جسوقت مشرکون نے اس شعر کو سنا تو الحمد فخری خوشی کی آوازین کرنی لگی اور کہا کہ محمد کہان ہی تا کہ سنی وہ کہ ہمارے معبود کیا کہتے ہین پس ایک
آدمی بہیجکر حضرت کو بلوایا اور حضرت نی جانا کہ شیطان کا یہہ کام ہی اور اسی اندیشہ اور فکر مین تہی کہ ایک جن مومن حضرت کی پاس حاضر ہوا اور کہا کہ
یارسولخدا آپ کچھ فکر نہ کرین کہ وہ شیطان کہ جسنی بت کی اندر آواز دی ہی اور مسعرہ اوسکا نام تہا اوسکو مینی مار ڈالا ہی آپ مشرکونکی پاس تشریف لیجائین
تا کہ مین وہان پہونچکر جواب معقول اونکو دون دوسرے روز مشرکون نی قربانیان کین اور بتونکی پاس جمع ہوئی اور رسولخدا بہی تشریف لیگئے جسوقت
حضرت وہان پہنچے تو بت منہ کی بل اوندہی ہوکر زمین پر گر پڑے مشرکون نے اونکو پہر کہڑا کیا اور اونکی تعریف کی اور بعد اوسکی اونکی روبرو سجدہ مین گرے اور کہا کہ
ای معبود ہمارے جو کچھ کہ کل کے روز کہا تہا تمنی وہ آج بہی کہو تا کہ محمد سنی جسوقت یہ بات کہی تو بڑی بت کی اندر سی آواز آئی کہ مینی مسعرہ کو مار ڈالا ہی جو کہ بد
اور گمراہ تہی اور حق کا انکار کرتی تہی اور لعنت کی ہی اوسکو پیغمبر ہمارے نی کہ قرآن اوسپر نازل ہوا ہے بعد محمد کی اور ہم فرمانبردار اور پیروی کرنیوالی اوسکی ہین
جسوقت کہ مشرکون نے یہہ کلام سنا تو آپسمین کہنی لگی کہ محمد ہمکو فریب دیتا تہا اور اب ہمارے معبود کو فریب دیتا ہی اور اوس روز سے دین اسلام روز بروز ترقی
پکڑتا تہا یہانتک کہ قوی ہوگیا اور فرماتا ہی خدا کہ وَقَالَ اور کہا اوس شیطان نی پروردگار سے جسوقت اوسکو فرمایا کہ قیامت تک تجہپر میری لعنت ہی کہ
لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ البتہ لونگا مین بندون تیری مین سی گمراہ کرکی نَصِیْبًا مَّفْرُوْضًا ایک حصہ مقرر اور معین یعنی اکثر کو اونمین سی اپنا تابع کرونگا
گمراہی اور کفر مین وَّلَاُضِلَّنَّھُمْ اور البتہ گمراہ کرونگا مین اونکو طریق حق سی وسوسے ڈالکر اونکی دلونمین ابوحمزہ ثمالی اپنی تفسیر مین روایت کی ہی کہ فرمایا رسولخدا
صلعم نی کہ سو آدمیونمین سی ننانوی آدمی دوزخ مین جائینگے اور ایک آدمی بہشت مین جاویگا اور دوسری روایت مین ہے کہ ہزار آدمیونمین سے ایک شخص تو خدا کیواسطے ہے اور نو
سو اور ننانوے آدمی واسطے ابلیس کے اور دوزخ کی ہین اور فرماتا ہی کہ کہا اوس شیطان نے کہ وَّلَاُمَنِّیَنَّھُمْ اور البتہ آرزو مین ڈالونگا مین اون آدمیونکو مال اور

مرتبہ اور زندگانی کو اونکی آنکہون مین آراستہ کرونگا اوسکی آرزو کرین اور توبہ کرنیمین دیر اور تاخیر کرین وَلَاٰمُرَنَّهُمْ اور البتہ حکم کرونگا
مین اونکو فَلَيُبَتِّكُنَّ پس البتہ چاک کرین وہ بحیرہ کی کان آٰذَانَ الْاَنْعَامِ کانون چوپایون کی واسطی احرام کرنی ان چوپایونکی کہ جنکو حلال کیا ہی خدانی کہ
جنون کی نام مسکو دیتی ہی اور ذکر اوسکا سورہ مائدہ مین بتفصیل بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی اور کہا ابلیس شیطان نی کہ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ اور البتہ حکم کرونگا مین اونکو
آدمیونکو فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ پس البتہ متغیر کرینگے اوسے بدل ڈالینگے وہ پیدایش خدا کو جیسے کہ بعضے بگاڑنی غلامونکی اور حیوانات کی اور نیل بہر چہرہ مین اور سینہ مین
اور بوجہون مین اور شکل اونکی وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اور جو شخص کہ پکڑے اور مقرر کرے شیطان کو دوست سوای خدا کے
کہ شیطان کی کہنی پر چلی فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا پس تحقیق نقصان مین ہو وہ نقصان مین ہونا ظاہر کہ اوسکی پیروی مین دوزخ کو اختیار کیا
اور اوس سے زیادہ کون نقصان ہوگا کہ بہشت کی نعمتونکو ترک کرکی دوزخ جہنم کو اختیار کری يَعِدُهُمْ وعدہ کریگا اونسی وَيُمَنِّيْهِمْ اور آرزو
مین ڈالیگا اونکو اوس چیز کی کہ وہ اونکو حاصل نہوگی وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اور نہین وعدہ دیتا ہی اونکو شیطان اِلَّا غُرُوْرًا مگر فریب یا کہ نفع ظاہر کرتا ہی اوس چیز مین
جسمین سراسر نقصان ہی اُولٰٓئِكَ یہہ لوگ جو پیروی کرنیوالی شیطان کی ہین مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ جگہ اونکی دوزخ ہی وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا اور نہ پاوینگی
وہ اوس دوزخ سی جگہ بہاگنی کی کہ دوزخ سی نکلکر اوس جگہہ مین چلی جاوین اور عذاب کی شدت سی وہان پناہ لیجاوین اور اب مومنین کا ذکر کرتا ہی
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور جو لوگ کہ ایمان لائی ہین خدا اور پیغمبر اور قیامت کی دن پر وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور عمل کئی اونہون نی نیک سَنُدْخِلُهُمْ قریب ہے کہ داخل کرینگی ہم اونکو
جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اون بہشتونمین کہ جاری ہین نیچی محلون یا درختون اونکی سی نہرین خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ہمیشہ رہنی والی ہین بیچ اون بہشتون
کی ہمیشہ یہہ تاکید جلودی ہی وَعْدَ اللّٰهِ وعدہ کرنا خدا کا ہی یہہ مفعول مطلق فعل محذوف کا ہی اور تقدیر اوسکی وعد اللہ ذلک وعدا ہی اور یہی
حَقًّا مفعول مطلق فعل محذوف کا ہی اور تقدیر اوسکی حق حقا ہی اور پہلا تاکید لنفسہ ہی اور دوسرا تاکید لغیرہ ہی یعنی وعدہ کیا خدا نی اوسکا وعدہ کرنا ایسا
کہ حق ہی وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا اور کون شخص زیادہ سچا ہی خدا سی بات کہنی مین اور فیلا تمیز واقع ہوا ہی یعنی خدا سی زیادہ کوئی راستگو نہین ہے اور کہتی ہین کہ
مسلمان اور اہل کتاب باہمین جمع ہوئی اور آپسمین اپنا اپنا فخر بیان کرتی تھی یہودی اور نصاریٰ کہتی تھی کہ پیغمبر ہمارا تمہاری پیغمبر سی پہلی ہوا ہی اور کتاب
ہماری تمہاری کتاب سی پہلی نازل ہوئی اور بہشت مین ہم جاوینگی مگر یہودی یا نصاریٰ مسلمانون نی جواب دیا کہ پیغمبر ہمارا خاتم النبیین ہے کہ جنکی بعد
کوئی پیغمبر نہوگا اور کتاب ہماری تمہاری کتابونکی منسوخ کرنیوالی ہی تم سی زیادہ ہم سزاوار بہشت کی ہین پس یہہ آیت نازل ہوئی کہ لَيْسَ نہین ہے وہ
داخل ہونا بہشتون مین بِاَمَانِيِّكُمْ ساتھہ آرزوؤن تمہاری کی اَی مسلمانو وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ اور نہ ساتھہ آرزوؤن اہل کتاب کے کہ اپنی آرزو دن
سی تم بہشت مین چلی جاؤ بلا ایمان و اعتقاد خالص خدا اسکی کہنا چاہئی اور اوسکی طاعت اور عبادت کی مشقتین اوٹہانی چاہئین تاکہ استحقاق بہشت
مین جانیکا حاصل ہو اور فقط آرزو کرنی سی کیا ہوتا ہی مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا جو شخص کہ عمل کریگا برا يُّجْزَ بِهٖ جزا دیا جائیگا وہ ساتہہ اوس عمل بد کے دنیا مین یا آخرت
مین مومن ہو یا کافر ہو عیون مین روایت ہی کہ حضرت اسمعیل فرزند امام جعفر صادق علیہ السلام نی اپنی باپ سے پوچھا کہ ای باپ میری کیا فرماتے ہو تم
حق مین اوس شخص کی کہ جو کوئی ہم مین سی گناہ کری یا ہماری غیر دین سی کوئی گناہ کری فرمایا کہ نہین ہی بہشت مین جانا تمہاری اور اہل کتاب
کی آرزوؤن سی جو شخص کہ عمل بد کریگا اوسکی جزا پاویگا اور کہتی ہین کہ جسوقت یہہ آیت نازل ہوئی تو اصحاب بسبب لحاظ بہت غمگین ہوئی
اور حضرت سی عرض کی کہ یا رسول خدا اس آیت کی نازل ہونی سی معلوم ہوا کہ رستگاری کسیطرح نہین ہی اور کیا صورت رستگاری کی ہو کہ
آپکی سوا ایسا کون ہی کہ بدی سی خالی ہو حضرت نی یہہ سنکر فرمایا کیا تم مین سی کوئی بیمار نہین ہوتا اور کسیکو کیا کچھہ غم لاحق نہین ہوتا ہے
اور کیا کوئی تم مین سے بلا مین مبتلا نہین ہوتا ہی عرض کی کہ ہان یا رسول خدا ایسا تو ہمکو ہوتا ہی فرمایا کہ یہی ہی جزا عمل بد کی اور حضرت امام
محمد باقر علیہ السلام سی روایت ہی فرمایا کہ اگر خدا تعالی کسی بندہ گنہگار کو اکرام کرنا چاہتا ہی تو اوسکو بیماری مین مبتلا کرتی اور اگر یہہ نہ کری تو کسی
حاجت مین مبتلا کرتا ہی اور اگر یہہ نہ کی تو نزدیک موت اوسکی اوسپر سختی کرتا ہی کہ بدلا اوس گناہ کا ہو جاتی جو کہ اوسنی کیا ہی اور وہ بندہ مومن

گناہ سی پاک ہوجائی لیکن یہہ امر مومن کیواسطے ہی جو گناہ کرنیکو برا جانتا ہی اور گناہ کرکی نیکی بعد جاتی کرتی جو یہہ کام کیا ہی یہہ بہی اور
جو کوئی برا عمل جانتا ہی اور بدی کی کرتی اور نیکی نیکو برا جانتا ہی اوسکی واسطے یہہ مرتبہ حاصل نہین ہی۔ الغرض جو کوئی عمل کریگا اوسکی جزا پاویگا وَلَا يَجِدْ
اور نہ پاویگا وہ بدی کرنیوالا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا سوای خدا کی کوئی دوست کہ اوسکو فائدہ پہونچاوی وَّلَا نَصِيْرًا اور نہ مدد کرنیوالا کہ اوسکو عذاب سی
بچاوی اور اب اعمال نیک کرنیوالیکا ذکر کرتا ہی وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ اور جو شخص کہ بجالاوی نیک عمال مین سی جسقدر کہ اوس سی ہوسکین
مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى مرد ہو یا عورت ہو وَهُوَ مُؤْمِنٌ اور حال یہہ ہی کہ وہ مومن ہی نیک عمال کرنیوالا اسواسطے کہ بدون ایمان کی کوئی عمل نیک معتبر نہین
ہی فَاُولٰٓئِكَ پس یہہ مومنین اعمال نیک کرنیوالی يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ داخل ہونگی بہشت مین اور جمع کی ضمیر طرف مَن کی باعتبار لفظکی پہرتی ہی
کہ لفظ اوسکا مفرد ہی اور اولٰئک کا اشارہ طرف اوسکی باعتبار معنی کی ہی کہ معنی مین وہ جمع کیواسطے بہی آتا ہی اور یدخلون کو اہل مکہ اور
اہل بصرہ اور ابوبکر اور ابو جعفر نی بضم یاء پڑہا ہی یعنی داخل کئی جاوینگی وہ بہشت مین وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا اور نہ ظلم کئی جاوینگی وہ مقدار گڑہی تخم خرما
کی کہ اونکی ثواب مین سی کچہہ کمی کیجاوی وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا اور کون شخص زیادہ نیک ہی باعتبار دین کی مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ اوس شخص سی کہ تسلیم
خالص کیا ہو اوسنی ذات اپنی کو لِلّٰهِ واسطی خدا کے اور سوای اوسکی اور کسیکو نہین جانا اور بالکل اوسی کیطرف متوجہ ہی وَهُوَ مُحْسِنٌ اور حال
یہہ ہی کہ وہ شخص نیکی کرنیوالا ہی اور بدی سی پرہیز کرنیوالا ہی وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ اور پیروی کی ہی اوسنی دین ابراہیم کی کہ وہ موافق دین اسلام کی ہی
حَنِيْفًا جسوقت کہ رغبت کرنیوالا اسی اور جہکنی والا ہی وہ شخص یا ابراہیم یا دین ابراہیم سب دینونسی طرف دین حق کی اور حنیفا حال واقع ہوا ہی
وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اور پکڑا ہی خدا نی اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ابراہیم کو دوست اور ابراہیم کی خلیل ہونیکی حکایت حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی اسطرح منقول ہی
کہ جسوقت اختیار کیا خدا نی ابراہیم کو خلیل اپنا تو آئی اوسکی پاس خوشخبری خلت کی اسطرحسی کہ آیا اوسکی پاس ملک الموت صورت مین ایک جوان سفید
رنگ کی بدن پر اوسکی دو کپڑی سفید تہی اور سر سی اوسکی روغن یا پانی ٹپکتا تہا اور ابراہیم کی گہر مین وہ داخل ہوا اور حضرت ابراہیم مرد غیرت دار تہی
جسوقت کسی حاجت کیواسطے باہر جاتی تہی تو دروازہ اپنا بند کرجاتی تہی اور کنجی اوسکی اپنی ہمراہ لیجاتی تہی اوس دن باہر سی آئی تو دروازہ کو کہلا ہوا
پایا اور اندر گئی تو دیکہا کہ ایک مرد خوبصورت کہڑا ہی اوسکا ہاتہہ پکڑکر کہا کہ ای بندہ خدا کی تجہکو اس گہر مین کسنی داخل کیا ہی کہا کہ اس گہرکی
پروردگار نی مجہکو اسمین داخل کیا ہی حضرت ابراہیم نی فرمایا کہ پروردگار اوسکا مجہہ سی زیادہ لائق ہی پس تو کون ہی کہا کہ مین ملک الموت ہون یہہ سنکر حضرت
ابراہیم گہبرائی اور پوچہا کہ کیا تو میری جان نکالیگا کہا نہین ولیکن خدا تعالی نی ایک بندہ کو اپنا خلیل بنایا ہی اوسکو خوشخبری دینی آیا ہون
فرمایا کہ کون ہی وہ کہ مین اوسکی خدمت کرون جب تک کہ زندہ ہون ملک الموت نی کہا کہ وہی تو ہی وہ پس حضرت ابراہیم اپنی زوجہ سارہ کی پاس گئی اور
کہا کہ خدا نی مجہکو اپنا خلیل بنایا ہی اور دوسری روایت مین یہہ ہی کہ وہ فرشتہ جبرئیل تہا اور حضرت ابراہیم نی اپنی خلیل ہونیکی وجہ پوچہی تو کہا کہ تونی
سوای خدا کی کبہی کسی سی سوال نہین کیا ہی اور حضرت صادق علیہ السلام سی ابراہیم علیہ السلام کی خلیل ہونیکی قصہ مین روایت ہوا ہی کہ ابراہیم
وہ شخص ہی کہ اول اوسیکی واسطے ریت کا آٹا بنگیا ہی اور وہ اسطرحسی ہی کہ مصر مین ایک دوست ابراہیم کا تہا اوسکی پاس کچہہ غلہ قرض لینی
گئی اوسکو گہر مین نہ پایا اور وہاں سی خالی پہرا گدہی کا مکروہ جانا کہ جہان خالی دیکہکر ہنسینگی اوس گدہی کی گونون مین ریت بہری اور وہان سی
واپس ہوکر جسوقت اپنی گہر داخل ہوئی تو گدہی کو اپنی بی بی سارہ کی پاس چہوڑ دیا بسبب حیا کی کہ اونمین ریت بہر کر لائی تہی اور خود
گہر مین جاکر سورہی حضرت سارہ نی جو گونونکو کہولا تو دیکہا کہ اونمین بہت نفیس آٹا بہرا ہوا ہی اوسکی روٹیاں پکائین اور حضرت ابراہیم بیدار
ہوئی تو روٹیاں اونکی سامنی لارکہین حضرت ابراہیم نی پوچہا کہ یہہ روٹیاں کہان سی آئی ہین کہا کہ یہہ اوس آٹی کی ہین کہ جو تمہارا
دوست مصری کی پاس سی لایا تہا ابراہیم نی کہا کہ البتہ وہ خلیل یعنی دوست میرا ہی لیکن وہ مصری نہین ہی اسواسطی ابراہیم خلت دی گئی
اور خدا کا شکر کیا اونہون نی اور جناب رسولخدا صلعم نی فرمایا ہی کہ ابراہیم خلیل اللہ ہی اور خلیل مشتق ہی خلت سی اور خلت بمعنی فقر اور حاجت

ہے پرتھی ابراہیم خلیل یعنے فقیر طرف پروردگار اپنے کی اور بعضے کہتے ہین کہ خدا نے ابراہیم کو خلیل اسواسطے کیا ہی کہ اوسکو تین چیزون سے
آزمایا تھا فرزند اور مال اور تن سے فرزند تو اپنا اونہون نے قربانی مین دیا اور مال اپنا مہمانون کی کہلانے مین اوٹہایا اور تن کو اپنی آتش
نمرود مین ڈالا اور بعضی روایت مین ہی کہ ابراہیم کو خلیل اسواسطے کیا ہی کہ جسوقت نمرود نے اوسکو آگ مین ڈالا ہی تو خدا تعالی کا حکم جبرئیل کو ہوا
کہ تو جا کر میرے بندہ کی خبر لے جبرئیل نے ہوا مین ابراہیم سے ملاقات کر کے کہا کہ مین تیری نصرت کیواسطے آیا ہون کہا کہ مجھکو خدا میرا کفایت کرتا ہے
اور وہ ہی اچھا کارساز ہے میرا اور اوسکے غیر سے مین سوال نکرونگا اور سواے اوسکے مجھکو کسی سے احتیاج نہین ہے اسواسطے
ابراہیم کا نام خلیل ہوا یعنے فقیر اور محتاج خدا کا اور سوا خدا کی سب سے منقطع ہونیوالا اور حضرت باقر اور حضرت صادق علیہ السلام نے
فرمایا ہے کہ تحقیق خدا نے اختیار کیا ابراہیم کو عبد پہلے اس سے کہ کرے اوسکو نبی پہلے اس سے کہ کرے اوسکو رسول اور کیا اوسکو رسول پہلے
اس سے کہ کرے اوسکو خلیل اور کیا اوسکو خلیل پہلے اس سے کہ کرے اوسکو امام اور سوا اسکی اور بہی طرح طرحکی روایتین آئی ہین
اور خدا تعالے نے جو حضرت ابراہیم کو خلیل بنا لیا تو اسمین یہ توہم ہوتا تھا کہ خدا تعالی محتاج خلیل کا ہی اوسکی دفع کرنیکو فرماتا ہے کہ
وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ اور خاص اوسی خدا کی ہے جو کچھ کہ بیچ آسمانون کے ہے اور جو کچھ کہ بیچ زمین کے ہے پس وہ
محتاج کسی چیز کا اور کسی آدمی کا نہوگا اور آسمانون اور زمین کے رہنے والون مین سے جسکو چاہے اپنا دوست مقرر کری وَكَانَ اللّٰهُ
بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا ۝ اور ہے خدا ساتہہ ہر چیز کے احاطہ کرنیوالا اپنے علم اور قدرت سے اور اب خدا تعالے پہر ذکر عورتون اور یتیمون
کا کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَيَسْتَفْتُوْنَكَ اور فتوی چاہتے ہین تجہہ سے وہ فِي النِّسَآءِ بیچ حق عورتون کے یعنی اونکی میراث کے
مقدمہ مین اور مراد اس سے دختران یتیم ہین اور کہتے ہین کہ عرب کا پہلے یہہ دستور تہا کہ عورتون کو اور لڑکون کو میراث مین سے
حصہ نہین دیتے تہے اور جو عورت کہ مالدار اور خوبصورت ہوتی تہی اور یتیم ہوتی تہی اور واسطی پرورش کی جسکی سپرد ہوتی تہی تو وہ
اوسکو اپنی جورو بناتا تہا اور اوسکا مال اپنے تصرف مین لاتا تہا اور یا اوسکا نکاح دوسرے آدمی سے کر کے اوسکی مہر کا مالک ہو جاتا تہا اور یا
تصرف مین لاتا تہا اور یا اوسکو بے نکاح رہنے دیتا تہا یہانتک کہ وہ مرجاتی اور بعد اوسکی مال اوسکا اپنی تصرف مین لاتا تہا خدا تعالی اس امر کو
منع کرتا ہی اور اس آیت مین جواب ہے عیینہ بن حصین کا کہ جناب رسولخدا صلعم پر وہ اعتراض کرتا تہا کہ تم دختر اور خواہر کو نصف مال دیتی ہو
اور ہم میراث نہین دیتی ہین مگر اوس شخص کو کہ جو جنگ کرے اور غنیمت لاوے چنانچہ فرماتا ہی خدا کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم جواب مین اوس اعتراض کرنیوالے
کی کہ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ خدا فتوی دیتا ہی تمکو بیچ مقدمہ اُن عورتونکی یعنے اونکی میراث کو بیان کرتا ہے وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ
اور فتوی دیتا ہی تمکو بیچ اوس چیز کے کہ پڑہی جاتی ہی اوپر تمہاری یعنے بیان کرتا ہے واسطی تمہارے اوس چیز کو کہ پڑہے جاتی ہے تم پر فِي الْكِتٰبِ
بیچ کتاب کی یعنی قرآن مین فِيْ يَتٰمَى النِّسَآءِ بیچ مقدمہ یتیم عورتونکی الّٰتِيْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ وہ عورتین کہ مَا كُتِبَ لَهُنَّ نہین دیتی ہو تم اونکو
مَا كُتِبَ لَهُنَّ وہ چیز کہ لکہی گئی ہے واسطی اون عورتونکی یعنی جو چیز کہ واجب کی گئی ہے واسطی اونکی میراث مین سے وہ اونکو تم نہین دیتے ہو
وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اور رغبت کرتی ہو تم یہ کہ نکاح کرو تم اونسی اور مال اونکی کہا جاتی ہو وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ اور فتوی دیتا ہی تمکو بیچ مقدمہ بیچارون
ناتوانونکی مِنَ الْوِلْدَانِ لڑکون مین سے کہ اونکو میراث نہین دیتی ہو تم وَاَنْ تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰى اور فتوی دیتا ہی خدا یہ کہ قیام کرو تم واسطی یتیمونکی
اونکی مہر اور میراث کی مقدمہ مین بِالْقِسْطِ ساتہہ انصاف کی اور راستی کی وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ اور جو کچہہ کرتی ہو تم خیر سے یتیمون اور لڑکونکی
حق مین تو فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ پس تحقیق کہ خدا ہے ساتہہ اوس چیز اور نیکی کی عَلِيْمًا جانتی والا اور عالم کے موافق اوسکی تمکو جزا دیگا اور حضرت امام محمد باقر
علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ خولہ بنت محمد بن سلمہ بن رافع بن خدیج کی زوجہ تہی جسوقت بڑہیا ہو گئی تو اوسکی شوہر نے چاہا کہ جوان عورت سی نکاح کرے
اور پہلی زوجہ بڑہیا کو طلاق دیدے اوس عورت نے کہا کہ تو مجہکو طلاق ندے مین اپنی رات کی نوبت تجہکو بخشتی شبکو تو جس عورت کے پاس

چاہی قیام کرے شوہر نے اوسکی قبول کیا اور وہ عورت شکایت اس امر کی جناب رسولخدا کی پاس لیگئی یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا اور اگر کوئی عورت خوف کرے شوہر اپنے سے نُشُوزًا نافرمانی کو کہ وہ مرد اوس سی کراہیت کرے اور صحبت نکرے أَوْ إِعْرَاضًا یا منہ کی پھیر لینی کو شوہر کے خوف کرے کہ شوہر اوسکی ہمنشینی اور کلام کرنیکو ناخوش جانی تو فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا پس نہین گناہی اوپر اون دونونکی أَنْ يُصْلِحَا بَيْنَهُمَا یہہ کہ صلح کریں وہ دونو درمیان اپنی صُلْحًا صلح کرنی اسطرح کہ عورت اپنی مہر مین سے شوہر کو کچھ کچھ بخشدی یا نوبت اپنی شوہر کی دوسری زوجہ کو معاف کردی اور مرد اوسکی قدیمی حقوق کو نگاہ رکھی اور اپنی سے جدا اوسکو نکری اور یصلحا کو اہل کوفہ نے بضم یا پڑہا ہی باب افعال سی اور باقیون نی یصالحا بتشدید صاد پڑہا ہی باب فاعل سی اور صلحا مفعول بہ ہی پہلی قرات کے موافق اور دوسری قراءت کے موافق مفعول مطلق اور دونو ہوسکتا ہی وَالصُّلْحُ خَيْرٌ اور صلح بہتر ہے مفارقت اور طلاق سی دونکو اور بعضی کہتی ہین کہ رسولخدا صلعم نے اپنی زوجہ سودہ بنت زمعہ کو طلاق دی اور وہ حضرت کی سر راہ پر بیٹھ گئی جسوقت حضرت کا گذر اوسطرف سے ہوا تو سودہ نی نہایت تضرع اور زاری سی عرض کی کہ یا رسولخدا مجھکو پھر رجوع کرو قسم ہی خدا کی کہ میرے دلمین دوستی مرد کی تو باقی نہین رہی ہے لیکن مین یہ چاہتی ہون کہ کل کو قیامت کی روز تمہاری بیبیونکی زمرہ مین میرا حشر ہو اور اپنی نوبت کو مین بخشتی ہون جس بی بی کے پاس چاہو پس حضرت نی پہر اوسکو رجوع کرلیا اور یہہ آیت نازل ہوئی کہ صلح بہتر ہے مفارقت سی وَأُحْضِرَتِ الْأَنْفُسُ الشُّحَّ اور حاضر کیگئی ہین نفس بخل کرنیکو یعنی طبیعت انکی بخل کا تقاضا کرتی ہی گویا کہ بخل اوسکو لازم ہی اسواسطے زن وشوہر آپسمین چشم پوشی کرتے ہین بخل کرتے ہین عورت توچاہتی ہی کہ مین نان نفقہ اور نوبت اپنی شب کی دوسری عورت کو نہ بخشون اور مرد چاہتا ہی کہ مین عورت کو نان ونفقہ مدون اور فرماتا ہے خدا کہ وَإِنْ تُحْسِنُوا اور اگر نیکی کرو تم آپسمین اور اچھی صحبت رکھو وَتَتَّقُوا اور ڈرو تم خدا سے اے مسلمانو اور پرہیز کرو تم آپس کے نافرمانی اور روگردانی سے تو فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ پس تحقیق کہ خدا ہی بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ساتھ اوس چیز کے کہ کرتی ہو تم خبردار کہ کونسا تم مین سے نیکی اور احسان کرتا ہی اور کون جھگڑا کرتا ہی موافق تمہاری عمل کے تمکو جزا دیگا وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا اور ہرگز نہین طاقت رکہتی ہو تم أَنْ تَعْدِلُوا یہہ کہ انصاف کرو تم بَيْنَ النِّسَاءِ درمیان عورتونکی کسطرح سے ایک عورت کیطرف بہ نسبت دوسری عورت کی رغبت زیادہ ہو اور ہر وجہ سے دونو کو برابر رکھو یہ تم سے نہین ہوسکتا وَلَوْ حَرَصْتُمْ اور اگرچہ حریص ہو تم برابر رکھنی مین اور ہر چند اسمین کوشش کرو تم لیکن ہرگز برابر نرکہہ سکوگی اور اسیواسطے رسولخدا صلعم نے کہتے ہین کہ باوجودیکہ تقسیم شبونکی برابر درمیان بیبیون کے کرتی تہی اور نفقہ دینی مین برابر رکہتے تہے لیکن فرمایا تہا کہ خداوندا مینے یہ تقسیم کی ہے موافق اپنی قدرت کے جسقدر کہ مجھ سے ہوسکا نفقہ اور محبت اور شبون کی تقسیم مین پس مواخذہ نکر تو مجھ سے اوس امر مین کہ جسکی مجھکو قدرت نہین ہے کہ وہ میل طبیعت کا طرف بعض کے کم اور طرف بعض کے زیادہ ہے پس جسوقت کہ ممکن نہین ہے رعایت عدل حقیقی کے تو فَلَا تَمِيلُوا كُلَّ الْمَيْلِ پس نہ رغبت کرو تم کل رغبت کو کہ جس رغبت کی قدرت رکھتی ہو اوسکو بہی ترک کردو پس جو رغبت کہ تمہارے اختیار مین نہین ہی اوسکی بہی اختیار ہے رغبت کو ترک نکرو کہ فَتَذَرُوهَا پس چہوڑ دو تم اوس عورت کو کہ جس سے بالکل رغبت اوٹہا لی ہے كَالْمُعَلَّقَةِ مانند لٹکے ہوئی کی اوہر مین کہ نہ وہ شوہر دار ہی بسبب رعایت نکرنے شوہر کے اوسکی حقوق کو اور نہ وہ بیوہ ہے ہوکر کہ علاقہ زوجیت کا رکہتی ہے اور نکاح سے ابہی باہر نہین ہوئی ہے اور منقول ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کا یہہ دستور تہا کہ کہ جس عورت کی نوبت ہوتی تہی اوسکی نوبت مین دوسری عورت کی گہر وضو بہی نہین کرتے تہے اور کہتے ہین کہ جناب رسولخدا صلعم بیمار ہوتے تو کل بیبیونکی گہرون مین اونکو پہراتے تہے اور حضرت صادق نے بہی یہی فرمایا ہے اور معاذ بن جبل کے دو زوجہ وبا مین مرگئی تہین قرعہ ڈالا کہ کون سے کو پہلے غسل دینا چاہیے غرض یہہ ہے کہ دونون زوجہ کو اور اگر دو سے

زیادہ تین یا چار ہوون تو سب کو موافق قدرت اور اختیار کے برابر رکہنا واجب ہے اور حدیث مین آیا ہی کہ جس کسیکی دو زوجہ ہوون اور وہ عمداً اپنی اختیار سے ایک کیطرف رغبت کری اور دوسری کیطرف رغبت نکری اور اوسکی حقوق مین قصور کری تو قیامت کی روز آدہا بدن اوسکا میل کہکے طرف پشت کی ہوجائیگا اور فرماتا ہی خدا کہ وَإِنْ تُصْلِحُوا اور اگر درست کرو تم اون حقوق کو کہ جو بگاڑی ہین تمنے پہلی اس سے وَتَتَّقُوا اور پرہیز کرو تم آیندہ کو اون اعمال بد سی تو فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا پس تحقیق خدا ہی بخشنی والا گناہونکا کہ جو زمانہ گزشتہ مین ہوا ور ہوئی ہین رَحِيمًا مہربان ہی کہ آیندہ کو توفیق طاعت کی دیوی وَإِنْ يَتَفَرَّقَا اور اگر متفرق اور جدا ہوجائین دونو شوہر اور زن برابر نہونیکی سبب سے کہ شوہر زوجہ کو طلاق دیوی تو يُغْنِ اللَّهُ كُلًّا مِنْ سَعَتِهِ غنی اور بی نیاز کردیگا خدا ہر ایک کو فراخی کرم اور بخشش اپنی سی کہ ہر ایک کو تسلی بخشدیگا یا دوسرا کوئی اوسکی بدل پیدا کردیگا کہ وہ اوس سے راضی ہوجاتی وَكَانَ اللَّهُ وَاسِعًا اور ہی خدا فراخی سی بخشش کرنیوالا بندونپر حَكِيمًا صاحب حکمت اپنی افعال مین وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ اور خاص واسطے خدا کی ہی جو کچھ کہ بیچ آسمانونکی ہے اور جو کچھ کہ بیچ زمین کی ہی پس قادر ہی عطا کرنی اور روزی دینی پر بعد اسکے خدا کی اور آدمیون کی حقوق کی رعایت کیتئین فرماتا ہی کہ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتٰبَ اور البتہ تحقیق وصیت کی تہی ہمنے اون لوگونکو کہ دی گئی ہین وہ کتاب مِنْ قَبْلِكُمْ پہلے تمسی کہ وہ یہود اور نصارا ہین وَإِيَّاكُمْ اور تمکو وصیت کی ہی ہمنے أَنِ اتَّقُوا اللَّهَ یہہ کہ ڈرو تم خدا سی کہ شرک اور گناہونسی پرہیز کرو وَإِنْ تَكْفُرُوا اور اگر کفر کروگی تم اور میری حکم کو نمانوگے تو فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ پس تحقیق خاص واسطے خدا کی ہے جو کچھ کہ بیچ آسمانونکی ہے اور جو کچھ کہ بیچ زمین کی ہے یعنی سب چیزونکا وہ خالق ہے اور تمہارا کفر اور گناہ خدا تعالی کو کچھ ضرر نہ پونہچائیگا جیسے کہ ایمان تمہارا اور تمہاری عبادت اوسکو فایدہ نہین پونہچاتی ہے اور وصیت تقوی کی تمکو اسواسطی ہی کہ ثواب اوسکا تمکو عطا کری وَكَانَ اللَّهُ غَنِيًّا اور ہی خدا بی نیاز کہ کسیکی پروا نہین رکہتا ہی چاہو حکم کو اوسکی مانو چاہو نمانو حَمِيدًا ستودہ ہی اپنی ذات مین چاہو تم اوسکی تعریف کرو چاہو نکرو وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ اور خاص واسطے خدا کی ہے جو کچھ کہ بیچ آسمانونکی ہے مثل ملائکہ وغیرہم کی وَمَا فِي الْأَرْضِ اور جو کچھ کہ بیچ زمین کی ہے مثل حیوانات اور نباتات وغیرہا کی یعنی سب اوسکی مخلوق اور مملوک ہین وَكَفَىٰ بِاللَّهِ اور کافی ہے خدا وَكِيلًا کارساز بندونکا اور انکی مقاصد کا درست کرنیوالا اور اب اپنی قدرت کی کمال کو بیان کرتا ہی کہ إِنْ يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ اگر چاہی لیجاوے تمکو خدا أَيُّهَا النَّاسُ ای آدمیون اور فنا کردی جیسا کہ قوم عاد اور ثمود اور فرعون کو بسبب نافرمانی کی ہلاک کیا ہی وَيَأْتِ بِآخَرِينَ اور لاوی اور ونکو تمہاری عوض کہ وہ فرمانبردار ہوون وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ ذٰلِكَ اور ہی خدا اوپر اوس لیجانی اور پیدا کرنیکی قَدِيرًا قدرت رکہنی والا کہ کوئی چیز اوسکو عاجز نہین کرسکتی ہے اور کہتی ہین کہ ایکمرتبہ جبرئیل رسولخدا صلعم کے پاس آئی اور اوسوقت دو شخص حضرت کی محکمہ عالیہ مین ایک قطعہ زمین مین جہگڑا کرتے تہی جبرئیل یہہ جہگڑا دیکہکر مسکرائی حضرت نی سبب مسکرانے کا پوچہا تو کہا کہ یاد ہی مجہکو کہ اسی قطعہ کی کہ جسپر یہہ جہگڑا کرتی ہین چالیس ہزار مالک تہی اسیطرح جہگڑا کرتی ہوئی مرگئی اور بیضاوی وغیرہ تفاسیر مین روایت ہی کہ جبوقت یہہ آیت نازل ہوئی کہ ان یشا یذہبکم ایہا الناس ویات باخرین تو جناب رسول خدا صلعم نے سلمان رضی اللہ عنہ کی شانہ پر ہاتہہ مارا اور فرمایا کہ وہ قوم اوسکی ہے یعنی وہ ایران کی لوگ ہین کہ جو پیدا ہونگی اور خدا کی فرمانبرداری کرینگی اور فرماتا ہی خدا کہ مَنْ كَانَ يُرِيدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا جو شخص کہ ہوئی کہ چاہی ثواب دنیا کا اپنی عمل کے عوض مین کہ غنیمت کی یعنی کیواسطے کوئی جہاد کری فَعِنْدَ اللَّهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ پس نزدیک خدا کی ثواب دنیا اور آخرت کا دونون کا ہی پس چاہی کہ دونو ثوابون کو خدا کی فضل اور کرم سی طلب کری نہ کہ ثواب فقط دنیا کا کہ خسیس اور پست ہی اوسیکو طلب کری او

ذکر گواہی دادن براستی

ثواب آخرت کا کہ شریف ہے اوسکو ترک کرے اور اگر شریف کو طلب کرے خسیس کو بھی پاوے پس مجاہد اگر ثواب آخرت کا چاہے کہ وہ اعلیٰ خدا کے
جہاد کرے تو آخرت مین بھی ثواب پاوے اور غنیمت بھی اوسکو ملے وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيعًا اور ہے خدا سننے والا باتونکا بَصِيرًا
دیکھنے والا افعال بندگان کا کہ ہر ایک کو موافق اونکے اعمال کے جزا دیگا اور حضرت صادق علیہ السلام نے اپنے پدران طاہرین سے روایت کی
ہے کہ فرمایا جناب امیر المومنین علیہ السلام نے کہ لکھا اور فرمایا ہے کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کو تین کلمہ لکھا تہا کہ جو تہا اونمین تہا اور
وہ کلمات یہہ ہین کہ جو شخص کہ ہووے ہمت اوسکی آخرت تو کفایت کریگا خدا ہمت اوسکی کو دنیا سے اور جو شخص کہ درست کریگا اپنے
باطن کو تو درست کریگا خدا اوسکے ظاہر کو اور جو شخص کہ درست کریگا اوس امر کو کہ جو درمیان اوسکے اور خدا کے ہے تو درست کریگا خدا
اوس امر کو کہ جو درمیان اوسکے اور درمیان آدمیونکے ہے اور فرمایا حضرت صادق علیہ السلام نے کہ دنیا طالب بھی ہے اور مطلوب بھی ہے
پس جو شخص کہ طلب کریگا دنیا کو تو طلب کریگی اوسکو موت یہانتک کہ نکالدیوے اوسکو دنیا سے اور جو شخص کہ طلب کریگا آخرت کو تو طلب کریگی
اوسکو دنیا یہانتک کہ پورا دیوے اوسکو رزق اوسکا اور اب خدا تعالیٰ سچی گواہی دینے اور انصاف کرنیکا حکم کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے وہ لوگ کہ ایمان لائے ہو كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ ہو جاؤ تم قایم ہونیوالے ساتھ انصاف کے یعنی انصاف و عدل مین
کوشش اور ہمیشگی کرو شُهَدَاءَ لِلّٰهِ گواہ دینے والے ہو جاؤ واسطے خدا کے یہہ حال واقع ہوا ہے یعنی جسوقت گواہی دو تو خالص واسطے
خوشنودی خدا کی اور قربة الی اللہ گواہی دو کہ جو حق اور راست ہے کہو وَلَوْ عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ اگرچہ اوپر نفسون تمہارے کے ہو کہ راست
گواہی دینی مین اگرچہ ضرر تمہارے نفسون کو ہوتا ہو سکا کچہہ مضایقہ نہین ہے اور جو کچہہ کہ حق ہو وہ کہو اور اگر اپنے ذمہ کچہہ رکھتے ہو
اوسکا اقرار کرو سو اسلئے کہ گواہی حق کی بیان کرنیکو کہتے ہین خواہ بآخر نفس کے گواہی ہو خواہ غیر کے أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ
یا اوپر باپ اور ماں اور قریبون کے ہو وہ گواہی یعنی اگرچہ گواہی راست مین ضرر والدین اور قریبونکا ہوتا ہو لیکن تم حق اور
راستی ہی بیان کرو اور رعایت والدین اور قریبونکی اسمین مت کرو کہ اونکی خاطر سے اور اونکے فایدہ کیواسطے اور اونکو ضرر سے بچانیکے واسطے
جہوٹی گواہی نہ دو کہ کوئی بات مت کہو إِنْ يَكُنْ اگر ہووے وہ شخص جسکے فایدہ کیواسطے گواہی دو یا وہ شخص کہ جسکے ضرر کیواسطے گواہی دو غَنِيًّا أَوْ فَقِيرًا
تونگر یا محتاج یعنی تونگری کی تونگری اور توقیر کا لحاظ کرکے اوسکے مال کے طمع سے اور محتاج اور فقیر پر رحم کرکے اوسکی محتاجگی کے جہت سے
جہوٹی گواہی مت دو فَاللّٰهُ أَوْلَىٰ بِهِمَا پس خدا بہتر اور لائق تر ہے ساتھ اون دونو کے یعنی ساتھ اوس تونگر اور محتاج کے کہ اوسکے حکم کے موافق
رہنے اور درست گواہی دو خواہ اسمین فایدہ یا ضرر مدعی کا ہوتا ہو خواہ مدعا علیہ کا اور اون دونو مین سے خواہ محتاج ہو کوئی خواہ
تونگر ہو خدا بہتر اور لایق تر ہے اونکو اور سزاوار تر ہے کہ اوسکے حکم کی رعایت چاہئے نہ کہ اسکی محتاجگی اور تونگری کی اور ان یکن غنیا او فقیرا فاسد اولے
بہما مین او بمعنی واو جمع ہے ورنہ بہما کی ضمیر کسیطرف تابع ہوگی کہ مراد غنی یا فقیر سے ایک ان دونو مین سے ہے اور یا یہہ کہ مراد غنی اور فقیر سے
جنس اونکی ہے نہ بعینہ غنی اور فقیر اور ابی کی قراءت مین والا بہم آیا ہے یہہ بہت صحیح ہے اور جسوقت کہ حکمت الہی نے تقاضا اس امر کا کیا کہ
گواہی دینے مین رعایت تونگری اور فقیری مدعی یا مدعی علیہ کی رعایت نکرین بلکہ جو کہ امر واقعی ہے وہ گواہی مین بیان کرین تو
فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوَىٰ پس نہ پیروی کرو تم خواہش نفس کی أَنْ تَعْدِلُوا یہہ کہ عدل کرو تم اور پہر جاؤ تم حق سے وَإِنْ تَلْوُوا اور اگر پہیر دو
تم زبانون اپنی کو گواہی حق سے کہ گواہی مین کوئی بات کہہ جاؤ أَوْ تُعْرِضُوا یا منہ پہیرو تم گواہی حق سے یا انکار کرو تم ادا اوسکو ادا
نکرو تم فَإِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ پس تحقیق خدا ہے ساتھ اوسچیز کے کہ کرتے ہو تم اور عمل مین لاتے ہو خَبِيرًا خبردار کہ لائق اوسکے
تمکو جزا اور سزا دیگا اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مراد ان تلووا سے یہہ ہے کہ گواہی کو بدل دو تم کہ حق کے خلاف بیان کرو اور
مراد تعرضوا سے یہہ ہے کہ گواہی کو پوشیدہ کرو تم اور تلووا کو ابن عامر اور حمزہ نے تلوا بضم لام اور ایک واو ساکن سے پڑہا ہے اور باقیون

نے دو واو سے پڑہا ہے کہ پہلے تو مضموم ہے اور دوسری ساکن ہے اور اب خدا تعالیٰ ظاہر اور باطن کے دونوں کی ایمان لانیکی تاکید کرتا ہے
چنانچہ فرماتا ہے کہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو ظاہر میں اور زبانوں سے آمِنُوا ایمان لاؤ تم اپنے باطنوں سے اور دلوں
سے یہہ خطاب منافقین کیطرف ہے یعنی جیسے کہ تم زبانوں سے ایمان کا اقرار کرتے ہو ایسے ہی اپنے دلوں سے ایمان لاؤ تم بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ
ساتھہ خدا کے اور پیغمبر اوسکی کی کہ وہ محمد ہے وَالْكِتَابِ الَّذِي نَزَّلَ عَلَىٰ رَسُولِهِ اور ایمان لاؤ تم ساتھہ اوس کتاب کے جو نازل کی ہے
اور پیغمبر اپنے کے اور وہ قرآن ہے اور انزال کو عاصم اور یعقوب نے معروف کا صیغہ پڑہا ہے اور باقیوں نے مجہول کا صیغہ وَالْكِتَابِ الَّذِي
أَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ اور ایمان لاؤ تم ساتھہ اوس کتاب کے کہ جو نازل کی ہے پہلی اس سے کہ وہ توریت اور زبور اور انجیل وغیرہ ہے اور
انزل کو ابن کثیر اور ابن عامر اور ابو عمرو نے مجہول کا صیغہ پڑہا ہے اور بعضی کہتے ہیں کہ اس آیت میں خطاب منافقین اور یہود اور
نصاریٰ تینوں کیطرف ہے اور فرماتا ہے کہ وَمَنْ يَكْفُرْ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ اور جو کوئی کہ کفر کرے ساتھہ خدا کے اور
فرشتوں اوسکے اور کتابوں اوسکے اور پیغمبروں اوسکے وَالْيَوْمِ الْآخِرِ اور روز آخرت کی کہ اوپر ایمان لائے تو وہ شخص فَقَدْ
ضَلَّ پس تحقیق گمراہ ہوا ضَلَالًا بَعِيدًا گمراہ ہونا دور حق سے کہ کبھی راہ راست کیطرف نجائے إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا تحقیق جو لوگ کہ ایمان
لائے موسیٰ پر جیسے کہ یہودی ثُمَّ كَفَرُوا پھر کفر کیا اونہوں نے گوسالہ پرستی کرکے ثُمَّ آمَنُوا پھر ایمان لائے وہ توبہ کرکے اوس سے ثُمَّ كَفَرُوا
پھر کفر کیا اونہوں نے کہ عیسیٰ پر ایمان نلائے ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا پھر زیادہ کیا اونہوں نے کفر کو کہ محمد کا انکار کیا لَمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ
نہیں ہے خدا کہ بخشنے واسطے اونکے ہو واسطے کہ اوسنے اپنے علم سے جان لیا ہے کہ یہہ لوگ بسبب اپنے حسد اور بغض کے ہرگز حق کیطرف رجوع نکرینگے
اسلئے اونکو نبخشیگا وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ اور نہ رہنمائی کریگا اونکو سَبِيلًا راہ حق کو بلکہ اونکو بسبب اونکے انکار کے اور عناد کے اونکو گمراہی
میں پڑا رہنے دیگا اور توفیق کو اونسے اوٹھا لیگا اور یا یہہ کہ راہ بہشت اونکو نہ دکھاویگا اور اب منافقین کے حق میں فرماتا ہے کہ
بَشِّرِ الْمُنَافِقِينَ خوشخبری دے تو منافقین کو یہہ کلمہ بطریق مزاح کے ہے ورنہ عذاب کیواسطے خوشخبری سے کیا تعلق ہے اور خوشخبری
دے تو بِأَنَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ساتھہ اسطرح کے تحقیق واسطے ان منافقوں کے عذاب ہے دردناک الَّذِينَ يَتَّخِذُونَ الْكَافِرِينَ وہ لوگ
کہ پکڑتے ہیں وہ کافروں کو یعنی اختیار کرتے ہیں وہ کفار کو أَوْلِيَاءَ دوست اپنے مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ سوائے مومنین کے کہ مومنین
دوستی نہیں کہتے ہیں بلکہ دلوں میں انسے بغض رکھتے ہیں أَيَبْتَغُونَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ کیا طلب کرتے ہیں وہ نزدیک انکے عزت کی
عزت کو یعنی منافقین جو کفار سے دوستی رکھتے ہیں کیا اونکی دوستی میں اونکو عزت اور مرتبہ حاصل ہوتا ہے فَإِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ پس تحقیق
عزت واسطے خدا کے ہے جَمِيعًا تمام کہ وہ جسکو چاہے عزت دیوے اور عزت دار وہ شخص ہے کہ جسکو خدا عزت والا جانے اور اب خدا تعالیٰ
منافقین کی ہمنشینی سے منع کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ اور تحقیق نازل کیا ہے اوپر تمہارے بیچ کتاب کے یعنے
قرآن میں اور آیت الذین یخوضون کی آیت میں أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتِ اللَّهِ یہہ کہ جسوقت سنو تم آیات خدا کو یعنی قرآن کی
آیتوں کو کہ يُكْفَرُ بِهَا کفر کیا جاتا ہے ساتھہ اونکے اور انکار کیا جاتا ہے اونکا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا اور ہنسی کی جاتی ہے تو ساتھہ اون کے
فَلَا تَقْعُدُوا مَعَهُمْ پس نبیٹھو تم ہمراہ اون کافروں کے جو کہ ہنسی کرتے ہیں حَتَّىٰ يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ یہانتک کہ خوض اور شروع
کریں وہ بیچ اوس بات کے کہ سوائے اس کفر اور ہنسی کے ہے إِنَّكُمْ إِذًا تحقیق کہ تم اوسوقت یعنی وقت ہنسی کرنیکے تم بھی مِثْلُهُمْ مثل اونکی ہو جاؤگے
گناہ میں کہ باوجود قدرت کے اونکے پاس بیٹھے رہے اور اگر اونکی انکار اور ہنسی سے راضی ہو تو تم بھی مثل اونکے کافر ہو اور حضرت امام رضا علیہ السلام
سے روایت ہے کہ جسوقت سنو تو کسی مرد کو کہ وہ انکار کرتا ہے حق کو اور جھٹلاتا ہے اوسکو اور اہل حق کو حقارت سے یاد کرتا ہو تو وہاں سے کھڑا
ہو جا تو اور اوسکے پاس مت بیٹھہ اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ فرض کیا ہے خدا نے کان پر یہہ کہ پاکیزگی اختیار کرے اور پرہیز

رہے سننے اس کلام کے سو کہ حرام کیا ہی خدا نے سننا اوسکا اور روگردانی اور انکار کرو اوس چیز سے کہ نہین حلال کیا ہی خدا نے واسطے اوسکو اوسچیز کو کہ جسکو خدا نے منع کیا ہی اور کان کہنے واسطے اوس بات کے کہ جسمین خدا کی مرضی نہین ہے اور فرمایا ہے خدا نے اوس مقدمہ مین کہ وقد نزل علیکم الکتاب الآیہ اور پہر کفار اور منافقین کے حق مین فرماتا ہی کہ اِنَّ اللّٰہَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِیْنَ وَالْکٰفِرِیْنَ تحقیق خدا جمع کرنیوالا منافقونکا اور کافرونکا ہے فِیْ جَہَنَّمَ جَمِیْعًا بیچ دوزخ کے سبکو جیسے کہ دنیا مین وہ متفق ہین مومنین کے عداوت پر اَلَّذِیْنَ یَتَرَبَّصُوْنَ وہ لوگ ہین منافقین کہ انتظار کرتے ہین وہ بیچ ساتھہ تمہارے سختی اور بلا کے نازل ہونیکا فَاِنْ کَانَ لَکُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰہِ پس اگر ہووے واسطے تمہارے فتح جانب خدا سے واسطے مومنین تو قَالُوْٓا کہتے ہین وہ منافق تمکو کہ اَلَمْ نَکُنْ مَّعَکُمْ کیا نتھے ہم ہمراہ تمہارے اور کیا تمہاری مدد ہمنے نہین کی ہے پس حصہ غنیمت مین سے ہمکو بہی دو وَاِنْ کَانَ لِلْکٰفِرِیْنَ نَصِیْبٌ اور اگر ہووے واسطے کفار کے کوئی حصہ کہ مسلمانون پر وہ غالب ہوجاوین تو قَالُوْٓا کہتے ہین وہ منافقین کافرون کو کہ اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَیْکُمْ کیا نہین غالب تہے ہم اوپر تمہارے کہ ہم قتل کرتے تمکو لیکن جان بوجہکر ہم تمسے نہین لڑتے تہے وَنَمْنَعْکُمْ اور کیا نہین باز رکہا ہی ہمنے تمکو مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ مومنون سے کہ ہمنے اونکے ہمراہ ہوکر نہین سستی کی اور دل شکنی کی باتین اونکو کہین تاکہ تم غالب ہوگئے پس ہمکو اپنی غنیمتون مین شریک کرو فَاللّٰہُ یَحْکُمُ بَیْنَکُمْ پس خدا حکم کریگا درمیان تمہارے اے مومنین و منافقین یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ دن قیامت کے کہ اوس روز سوا اوسکے کوئی حاکم نہوگا وَلَنْ یَّجْعَلَ اللّٰہُ لِلْکٰفِرِیْنَ اور نہین کیا ہی خدا نے واسطے کافرون کے عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ سَبِیْلًا اوپر مومنون کے کوئی طریق حجت کا کہ وہ مومنین پر غالب ہون گفتگو مین اگرچہ دنیا مین باعتبار قوت کے زیادہ ہون اور فرماتا ہی خدا منافقون ہی کے حال مین کہ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ یُخٰدِعُوْنَ اللّٰہَ تحقیق منافقین فریب کرتے ہین دوستان خدا سے کہ کہتے ہین کہ ہم مسلمان ہین دلسے اور وہ یعنی خدا خَادِعُہُمْ جزا فریب کی دینے والا ہے ان منافقون کا اور وہ اسطرح ہے کہ جیسا کہ قیامت کے روز مومنین کو نور دیوینگے ایسے ہی منافقین کو بہی دینگے اور جسوقت وہ صراط پر قدم رکہینگے تو نور مومنین کا باقی رہیگا کہ وہ اپنے نور کی روشنی مین صراط پر سے اوترجاوینگے اور منافقین کا نور جاتا رہیگا کہ وہ تاریکی مین صراط پر سے پہسل کر دوزخ مین گر پڑین اور فرماتا ہی خدا کہ وَاِذَا قَامُوْٓا اور جسوقت کہڑے ہوتے ہین وہ منافقین اِلَی الصَّلٰوۃِ طرف نماز کے تو قَامُوْا کُسَالٰی کہڑے ہوتے ہین وہ کاہلی کرنیوالے ہوکر سستی سے جیسے کہ کوئی کسیکو زبردستی کہڑا کرتا ہو اور کسالی حال ہے یُرَآءُوْنَ النَّاسَ دکہلاتے ہین وہ آدمیون کو یعنی مومنین کو کہ دیکہو ہم مومن ہین اور نماز کو ادا کرتے ہین وَلَا یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ اِلَّا قَلِیْلًا درحالیکہ کہ نہین یاد کرتے ہین وہ خدا کو مگر تہوڑا کہ دیکہنے والے کے روبرو تہوڑا سا ذکر کرتے ہین اور اگر تنہا ہون تو کچہ ذکر نہین کرتے اور حضرت صادق علیہ السلام نے اپنے پدران طاہرین سے روایت کی ہے کہ کسی شخص نے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچہا کہ نجات کس چیز مین ہے فرمایا کہ نجات وہ ہی کہ خدا تعالے سے مکر نکرو تاکہ خدا تعالے تم سے معاملہ مکر کرنیوالیکا نکرے اور جسنے کہ خدا کے ساتہہ مکر کیا اوسنے اپنے نفس کے ساتہہ مکر کیا پوچہا کہ خدا کے ساتہہ کیونکر مکر کرتا ہے فرمایا کہ کوئی شخص عمل کرے بموجب فرمانے خدا کے اور مراد اوس عمل سے خدا کا غیر ہو پس خدا کے شرک سے ڈرو کہ کل کو قیامت کے روز ریاکار نیوالے کو چار نام سے پکارینگے اے کافر اے فاجر اے غادر اے خاسر عمل تیرا نابود ہوا اور ثواب تیرا باطل ہوا اور تیرا کوئی حصہ نہین ہے اور اپنے ثواب کو اوس شخص سے تو طلب کر کہ جسکے واسطے تونے عمل کیا ہی حاصل یہہ ہے کہ منافقین نماز کو ریا سے اور دکہلانیکے واسطے پڑہتے ہین مُّذَبْذَبِیْنَ بَیْنَ ذٰلِکَ مذبذب اور متردد ہین درمیان اوسکے یعنی درمیان کفر اور ایمان کے لَآ اِلٰی ہٰٓؤُلَآءِ نہ طرف ان ایمانوالونکے بسبب کفر باطنی کے ہین وَلَآ اِلٰی ہٰٓؤُلَآءِ اور نہ طرف ان کفر کرنیوالونکے ہین بسبب ظاہر کرنے کلمہ اسلام کے اور حاصل یہہ ہے کہ وہ نہ مومن خالص ہین اور نہ نرے کافر ہین وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰہُ

اور وہ شخص کہ گمراہی میں ہے جو ہو اوسکو خدا بسبب اسکے عناد اور انکار کے باوجود ظاہر ہونے دلیلوں حقیت اسلام کے اور اسمین ہے توفیق اور
لطف کو او سے باز رکھے تو فَلَنْ تَجِدَ لَهُ سَبِيلًا پس ہرگز نہ پاویگا تو واسطے اوسکے راہ حق کو بارہ جنت کو اور جناب رسول خدا صلعم سے
روایت کرتے ہیں فرمایا حضرت نے کہ منافقون کا حال مثل اوس گوسفند کے ہے کہ درمیان دو ریوڑ کے حیران و متردد کھڑے ہو
اور کبھی اس ریوڑ کیطرف نظر کرے اور کبھی طرف اوس ریوڑ کے اور جسمین آئے کہ کس ریوڑ مین جاؤن اور اب خدا بچانے کفار سے
دوستی کرنیکو منع کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو لَا تَتَّخِذُوا الْكَافِرِينَ
نہ پکڑو تم کافرونکو یعنے نہ اختیار کرو تم اونکو أَوْلِيَاءَ دوست مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ سواے مومنین سے ہو جیسے کہ یہ فعل
منافقون کا ہے کہ دشمنان خدا سے دوستی کرین أَتُرِيدُونَ أَنْ تَجْعَلُوا لِلَّهِ عَلَيْكُمْ کیا چاہتے ہو تم یہہ کہ کرو تم
واسطے عذاب خدا کے اوپر اپنے سُلْطَانًا مُبِينًا حجت روشن اور دلیل ظاہر کہ وہ دوستی کرنی کافرون سے ہے جو کہ موجب عذاب کے ہے
اسواسطے کہ دوستی کفار کی دلیل نفاق کی ہے اور جزا نفاق کی یہہ ہے کہ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ تحقیق کہ منافقین فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ
مِنَ النَّارِ بیچ طبقہ نیچے کے ہیں آتش دوزخ میں سے پس عذاب اونکا کفار کے عذاب سے بہت زیادہ ہے اور دوزخ کے سات طبقے ہیں
منافقین سب سے نیچے کے طبقہ میں ہونگے کہ جہان سب سے زیادہ عذاب ہے اور جیسے کہ دوزخ کے طبقونکو درکات کہتے ہیں ایسے ہی
بہشت کے طبقونکو درجات کہتے ہیں اور درک کو اہل کوفہ نے سواے ابوبکر کے بسکون را پڑھا ہے اور باقیون نے بفتح را اور فرماتا ہے
خدا کہ اے منافقین بیچ دوزخ میں الگا وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيرًا اور ہرگز نہ پاویگا تو واسطے ان منافقون کے کوئی مدد کرنیوالا کہ اونکو عذاب
سے نجات دیوے إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا مگر وہ لوگ کہ توبہ کی ہے اونہون نے کفر دلی سے اور نفاق سے اور درست کیا ہے اونہون نے امر اپنا
وَاعْتَصَمُوا بِاللَّهِ اور چنگل ماری ہے اونہون نے ساتھ خدا کے یعنی دین خدا کو اونہون نے مضبوط پکڑا ہے وَأَخْلَصُوا اور خالص
کیا ہے اونہون نے دِينَهُمْ دین اپنا لِلَّهِ واسطے خدا کے یعنی طاعت اور عبادت نہیں کرتے ہیں وہ مگر واسطے
دکھلانے لوگون کے فَأُولَئِكَ پس یہی لوگ کہ جن لوگون نے توبہ اور اصلاح اپنی کی ہے اور خدا کے دین پر چنگل
خاص واسطے خدا کے دین کو خالص کیا ہے یہہ لوگ ہونگے مَعَ الْمُؤْمِنِينَ ہمراہ مومنون کے درجہ اور شمار میں
وَسَوْفَ يُؤْتِ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ اور قریب ہے کہ دیوے گا خدا مومنون کو قیامت کے روز أَجْرًا عَظِيمًا
نعمتین بہشت کی ہیں اور اب خداتعالے ان منافقین کا ذکر کرتا ہے کہ جن منافقون نے توبہ کی تہی چنانچہ فرماتا
مَا يَفْعَلُ اللَّهُ بِعَذَابِكُمْ کیا کریگا خدا ساتھ عذاب تمہارے کے یعنی خداتعالے کیون عذاب کریگا تمکو إِنْ شَكَرْتُمْ اگر شکر
نعمتونکا اور اپنے منعم حقیقی کو پہچانوگے تم وَآمَنْتُمْ اور ایمان لاؤگے تم اور خدا کی وحدانیت کی تصدیق کرو
شَاكِرًا اور ہے خدا قدردان مومنونکا اور ثواب دینے والا اونکا عَلِيمًا جاننے والا ایمان اور شکر کے حقوق کا اور
ایک جماعت کو مہمان کرکے اپنے گھر لیگیا اور اونکو کہانا نہ دیا وہ لوگ جسجگہ جاتے تہے اوسکی شکایت کرتے
اس شکایت پر ملامت کرتے تہے یہہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ لَا يُحِبُّ اللَّهُ دوست نہیں رکھتا ہے
کہنے کو بِالسُّوءِ مِنَ الْقَوْلِ ساتھ بدی کے بات میں سے یعنے خداتعالے
شخص کہ ظلم کیا گیا ہے یعنی کسیکو بری بات آشکار کہنی نہ چاہیئے مگر مظلوم یہہ ظالم کو بددعا کر سکتا
میں آیا ہے کہ مراد سوء سے گالی ہے اور خدا مگر مظلوم سخن بد کو کہ دین میں جائز ہے ظالم کو واسطے
کہہ سکتا ہے اور یہہ بھی ایک اینمین ہے کہ اگر کوئی کو ضیافت میں لیجاوے اور کھانا نہ دیوے تو وہ مہمان اوسکو برا کہہ سکتے ہین

پارہ ششم

کہ یہہ بہی ایک ظلم ہے وَکَانَ اللّٰہُ سَمِیْعًا اور ہے خدا سننے والا باتونکا عَلِیْمًا جاننے والا بندونکے فعلونکا اور فرماتا ہے خدا کہ اِنْ تُبْدُوْا
خَیْرًا اگر ظاہر کرو تم نیکی کو اَوْ تُخْفُوْہُ یا پوشیدہ کرو تم اوسکو اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ یا معاف کرو تم برائی سے کہ جسکا مواخذہ
کرنا چاہتے ہو تم فَاِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَفُوًّا پس تحقیق خدا ہی معاف کرنیوالا گنہگارونکا باوجود قدرت بدلا لینے کے قَدِیْرًا
قدرت رکھنے والا ظالمون کے عذاب کرنے پر اور معاف کرنیوالونکے ثواب دینے پر اس آیت مین خدا اپنے تئین رغبت دلاتا ہے مظلومون کو
معاف کرنے پر چند بدلا لینے کی بہی رخصت ہے لیکن معاف کرنا بہتر ہے اور اب خدا یہود اور نصارا کی مذمت بیان کرتا ہے
اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْفُرُوْنَ بِاللّٰہِ تحقیق جو لوگ کہ کفر کرتے ہین ساتہہ خدا کے وَرُسُلِہٖ اور پیغمبرون اوسکے کے وَیُرِیْدُوْنَ اَنْ
یُّفَرِّقُوْا بَیْنَ اللّٰہِ وَرُسُلِہٖ اور چاہتے ہین یہہ کہ جدائی ڈالدین درمیان خدا کے اور پیغمبرون اوسکے کے کہ خدا پر تو ایمان لاوین
اور اوسکے پیغمبرون پر ایمان نہ لاوین وَیَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ اور کہتے وہ کہ ایمان لاتے ہین ہم ساتہہ بعض کے پیغمبرون مین سے وَنَکْفُرُ
بِبَعْضٍ اور کفر کرتے ہین ہم ساتہہ بعض کے جیسے کہ یہودی کہ ایمان لاتے ہین موسیٰ پر اور کفر کرتے ہین عیسیٰ اور محمد کا اور جیسے نصرانی کہ
ایمان لاتے ہین موسیٰ اور عیسیٰ پر اور کفر کرتے ہین محمد کا وَیُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَّخِذُوْا اور چاہتے ہین وہ یہہ کہ پکڑین بَیْنَ ذٰلِکَ
درمیان اوسکے یعنی درمیان کفر اور ایمان کے سَبِیْلًا ایک طریق کو اور حال یہہ ہے کہ خدا پر ایمان لانا تمام نہین ہوتا ہے جبتک کہ
سب پیغمبرون پر ایمان لاوے اُولٰٓئِکَ یہہ لوگ کہ لوگون نے درمیان کفر و ایمان کے ایک طریق اختیار کیا ہے ھُمُ الْکٰفِرُوْنَ
ہی ہین کفر کرنیوالے کامل ہیں [illegible] الکٰفرین
[illegible] کافرون
مین سے ایک شخص [illegible] اوسکے کے وَلَمْ یُفَرِّقُوْا بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْھُمْ اور نہ فرق کیا اونہون
[illegible] آدم سے محمد صلعم تک اُولٰٓئِکَ یہہ لوگ وہ ہین کہ سَوْفَ یُؤْتِیْھِمْ قریب ہے کہ
[illegible] غائب کا صیغہ یعنی دیگا خدا اونکو اُجُوْرَھُمْ اجر اور ثواب اونکے کہ وہ نعمتین بہشت کی ہین
[illegible] مین بخشنے والا گناہون کا رَّحِیْمًا مہربان ہے کہ اپنے فضل اور کرم سے زیادہ ثواب عطا کرتا ہے
[illegible] اگر کہ وہ رسولخدا صلعم پر اعتراض کرتے تہے کہ قرآن ایکمرتبہ ہی کیون نہین نازل ہوا
[illegible] کہ جس شخص نے سوال کرتے ہین تجہسے اے محمد اہل کتاب کہ وہ علماء [illegible]
[illegible] کو نازل کر جیسے کہ موسیٰ توریت کو ایکمرتبہ لا[illegible]
[illegible] اوسکو قبل کیا اور بیشمار تعلیمیہ یہہ کہ نازل کرو تو اوپر اونکے ایکبارگی کتاب
بنی اسرائیل [illegible] بار بار نکا شور بعضے کہتے ہین کہ اونہون نے حضرت سے سوال کیا تہا کہ اسطرح سے کتاب کو لاکہ ہم
بنی اسرائیل [illegible] اور بعضے کہتے تہے ناموس [illegible] لکہا ہو [illegible] عداوت کی راہ
پیچہے [illegible] کہ وہ بسبب خدا اونکے فرماتا ہے کہ [illegible]
[illegible] کہ تجوبی حال اوسکا [illegible] بہت بڑا اوس سوال سے کہ جواب جیسے [illegible]
پوچہا کہ اسطرح کے علم اور یقین [illegible] ہم اوسکو دیکہین فَاَخَذَتْھُمُ الصّٰعِقَۃُ [illegible]
کہ مجہسے ہی [illegible] یَقِیْنًا اور نہ محال امر کا سوال کیا تہا سو [illegible]
بعدہ [illegible] الآیۃ یعنی طرف کراست بنی کے [illegible]
[illegible] روایت ہے کہ جو وقت خدا [illegible] نے
[illegible]

اونہون نے بچہڑے کو پرستش کیواسطے یعنی بچہڑے کی اونہون نے پرستش کی مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ پیچہے اس کے کہ آئے اونکے پاس
دلیلین اور معجزے حقیقت کے مثل عصا کہ سانپ بنجاتا تہا اور ہاتہہ موسیٰ کا روشن ہوجاتا تہا فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِكَ پس درگزر کی ہمنے اوس
گناہ سے اور معاف کیا ہمنے اونکو بعد توبہ کے وَاٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا اور دیا ہمنے موسیٰ کو غلبہ ظاہر اور اوسمین سے ایک یہہ تہا کہ
حکم کیا موسیٰ نے گوسالہ پرستون کو کہ تم آپسمین ایک دوسرے کو قتل کرو اور وہ حکم اوسکا بجا لائے اور بہت آدمی انمین سے قتل ہوئے
چنانچہ سورہ بقر مین فَتُوْبُوْٓا اِلٰى بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ کی تفسیر مین گزرا ہے وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ اور بلند کیا ہمنے اوپر انکے
کوہ طور کو اونکے لشکر کے طول و عرض کے برابر جسوقت وہ توریت کے احکام کے بجالانیسے باز رہے اور جو کچھہ موسیٰ حکم کرتے تہے اوسکو
وہ مانتے نہین تہے اسواسطے طور کو اونپر بلند کیا بِمِيْثَاقِهِمْ بسبب پیمان اونکی کے کہ پہاڑ کے اوپر گرنیکے خوف سے پیمان اور عہد کو
اونہون نے قبول کیا کہ جو کچھہ موسیٰ حکم کریگا اوسکو ہم بجا لاوینگے اور ذکر اسکا سورہ بقر مین وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ کی تفسیر مین ہولیا ہی
اور بعد اسکے اونہون نے اوس عہد کو توڑ دیا وَقُلْنَا لَهُمُ اور کہا ہمنے واسطے اون یہودیون کے یعنی جسوقت کہ اونہون نے
عہد کو توڑ ڈالا تو اوسکے بعد ہمنے اون یہودیون سے کہا کہ ادْخُلُوا الْبَابَ داخل ہو تم دروازہ شہر مین سُجَّدًا سجدہ
کرتے ہوئے یہہ حال واقع ہوا ہے اور یہہ اوسوقت کا ذکر ہے کہ ہمنے بنی اسرائیل کو کہا کہ بیت المقدس مین باب ایلیا
سے داخل ہو حطہ کہتے ہوئے اور سجدہ کرتے ہوئے اونہون نے سجدہ سے روگردانی کی اور دوسرے دروازہ سے داخل ہوئے
اور ... اور ذکر اسکا سورہ بقر مین گزرا ہے وَقُلْنَا لَهُمْ ... [illegible] ہمنے واسطے اونکے
... کہ لَا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ اور ... [illegible]
... [illegible] اور ... نے نافع سے روایت کی ... [illegible] مین ساتھہ ... اسرائیل
نے تخفیف سے پڑہا ہے یعنے روز شنبہ مین کچہہ کسب مت کرو اور جو چیز کہ ... [illegible] بلکہ سب ... [illegible]
اور عبادت مین مشغول ہو اور اونہون نے موسیٰ کے زمانہ مین تو ... [illegible] اونکو ... [illegible]
توڑ ڈالا اور اوسکے سبب سے وہ بندر ہوگئے چنانچہ مفصل سورہ بقر ... اور بعد اسکے خدا ... [illegible]
تفسیر مین گزرا ہے وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۝ اور لیا ہے ... چنانچہ فرماتا ہے کہ يَسْـَٔلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ ... یہودیونکا ذکر ...
پیمان سخت اون سب حکمون کے بجا لانے پر ... اونہون نے کہا کہ سمعنا و اطعنا فنحاص بن عازر کی ... [illegible]
اونکے ما اوسمین زائد ہے اور عذبنا یا الغا کی بہہ متعلق ہے یعنی پس ... کہ علماء یہود تجہے ... [illegible] وَالْمُؤْمِنُوْنَ
مِيْثَاقَهُمْ پیمان اپنے کو وَكُفْرِهِمْ اور بسبب کفر کرنے اونکے اور ... تو ہمکو مثل توریت کے ... درخواست کرتے ہین وَمَآ اُنْزِلَ
کے جو کہ اونکی کتاب مین تہے وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ... اوسکو لاتے ہو ... کہ وہ ... [illegible]
وَقَوْلِهِمْ اور بسبب ... قُلُوْبُنَا غُلْفٌ دل ہمارے غلاف ... [illegible]
... دل ہمارے ظروف ہین علمون کے ہم ... [illegible]
اس ... وہ کہتے ہین بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بلکہ علاوہ ... کیا تہا اون یہودیونکے ... [illegible]
کہنے کو بالتشویش ... علم سے جانکر ہرگز یہہ ایمان نہ لاوینگے ... اونکو بجلی سے ... بِظُلْمِهِمْ بسبب ظلم ... [illegible]
شخص کہ ظلم کیا گیا ہی یعنی ... [illegible] ... نے ... [illegible]
مین آیا ہے کہ مراد سو سے گالی ہی اور خدا ... [illegible] ... تو دیکہنا اوسکا ... [illegible]
کہہ سکتا ہی اور یہہ بہی ایک ... ہے کہ اگر ... ضیافت نہ ہی اور کہانا ندیوی تو وہ مہمان اوسکو برا کہے

وبر مریم کے بہتانا عظیما بہتان بڑا کہ اوس عقیدہ ...
اپنی سے کہنے سے یہہ کہ تحقیق ہمنے قتل کیا ہی عیسے پسر مریم کو ...
نہ قول یہودیون کا اور یا یہہ کہ قول یہودیونکا ہو ...
یہودیون نے اوس عیسے کو وما صلبوہ اور نہ سولی دی
اونکے وہ شخص کہ جسکو قتل کیا ہے اونہون نے اور وہ
سمجھے کہ عیسے یہی ہے سو واسطے اوسکو عیسے
جس وقت خدا تعالے نے ... مسیح کیا عیسے کو ...
اوسکی یہودا کو ... جمع
اوسنے یہودیون کو جمع ... مشورہ کیا کہ عیسے کو قتل
کیا جاسکے اور یہودی ... وہ جمع ہوئے ...
یہودی جدا تھانے ... تھا ہے اور ...
کوٹھڑی مین لیگئے اور ... ایک ...
مین سے ایک شخص کہ نام اوسکا ططیانوس تھا
بہیجا جب اوسکو ... ہوئی تو ...
نفس کو جو کہ اندر گیا ... سے جانا کہ
پیدہ فرما ... کی صورت مین
... مین عیسے نہین ہون لیکن ...
... ہمارا یار تھا اگر یہہ عیسے تھا تو تھا
... ہین کہ جس شخص نے عیسے کی صورت ...
اختلفوا فیہ اور تحقیق وہ لوگ کہ
جنہے اوسکو قتل کیا اور بعضے تردد کرتے
... وسکا بدن یار ہمارا کا ہے اور بعضے کہتے
لگا اور بعضے کہتے تھے ناسوت بدن عیسے کا ... وہ
جتنے تھے کہ وہ پسر خدا ہے اور یہہ جماعت ...
... مین ہین کہ بخوبی حال اوسکا اونکو معلوم
ہے کے علم اور یقین الا اتباع الظن مگر ...
... وما قتلوہ یقینا اور نہین قتل
... کی طرف کراست ... کے تہان چہار
... ہیروایت ہے کہ جس وقت خدا تعالے نے
حضرت مریم ہی تی اوسکو ...

الا لیؤمنن به ... کتاب میں سے مگر یہ کہ ایمان لاویگا وہ ساتھ اوس کے
قبل موته ... اوسکے اور بعد نازل ہونے اوسکے آسمان سے اور یا یہ
ضمیر اوسکا ... لاوینگے لیکن اوس وقت کا ایمان اونکو کچھ
در عذاب کے دیکھینگے تو ... عیسیٰ پر ایمان لاوینگے
ویوم القیمة یکون علیهم شهیدا اور دن قیامت کے ہوویگا وہ عیسیٰ اوپر اون اہل کتاب
در نصاریٰ کو کہیگا کہ ان لوگوں نے مجھکو فرزند خدا کہا اور یہود و نصاریٰ کی دونوں کتابوں میں
ل فرمائیں اور دجال کو قتل کریں سب اہل کتاب حضرت عیسیٰ پر ایمان لاوینگے
... سوائے دین اسلام کے کوئی دین نہوگا اور
میں اختلاف باقی نرہیگا ... برس زمین پر زندہ رہیں اور بعد اوسکے
شرع کے احکام پر عمل کریں اور ...
اوس زمانہ میں اسطرح سے امن ہوگا شیر اور چیتا اور گائے اور بکری اور بھیڑیا
ری کریں اور کوئی حیوان کسی حیوان کو آزار نہ پہنچائے اور روایات
علیہ السلام ظاہر ہونگے اور حضرت عیسیٰ نزول فرماوینگے تو سب اہل کتاب
... ن لاوینگے اور ... عیسیٰ نہ مرا تھا اور امام مہدی سوائے انکے تو
مہدی علیہ السلام ... ہو واسطے کہ عیسیٰ طرف
... ہوجاویگا اور حضرت سے ...
فبظلم من الذین ... بسبب ظلم کے اون لوگوں
... اور فرماتا ہے خدا کہ ... واسطے انکی اور
... حرام کیئے تھے اوپر انکے پاکیزہ کھانے کہ حلال ...
اور بسبب روکنے اونکے راہ خدا سے کثیرا بہتوں کو تو ... بسبب
... کہ جسکا وعدہ ہے اور ایمان لانے سے لوگوں کو باز رکھتے تھے واخذهم
... وہ اوس سے توریت میں واکلهم اموال الناس اور بسبب کھانے او
... للکفرین منهم عذابا الیما اور تیار کیا ہے ہمنے واسطے کافروں کے اون میں سے
الراسخون فی العلم لیکن مضبوط ہونیوالے لوگ بیچ علم اور یقین کے مثل عبداللہ
توریت کا علم حاصل کیا ہے یقین و باخلاص تحریف سے محفوظ ہیں ... والمؤمنون
... ایمان لاتے ہیں ساتھ اوس چیز کے کہ نازل کی گئی ہے طرف تیرے یعنی قرآن وما انزل
ہے تجھ سے یعنی کل کتابیں پہلے پیغمبروں کی والمقیمین الصلوة اور قائم رکھنے والے نماز کو ہمیشہ اور المقیمین
ما عطف ما انزل الیک پر اور مراد مقیمین صلوة سے انبیا ہیں ... اقامت ... نماز کی ہیں اور معنی ...
ون الزکوة اور دینے والے زکوة کو والمؤمنون بالله والیوم الاخر اور ایمان لانیوالے ساتھ خدا کے اور
... اونکو اجر بڑا کہ وہ رضامندی خدا کی ہے اور ... جنت کی ...
... نازل ہوئی ہیں ... فرمایا کہ ... انبیاء کی ...
... کہ وحی کی ... طرف نوح کے کہ وہ شیخ المرسلین ہے اور سب سے پہلے ... مشرکوں کو ڈرایا ہے اور
من بعده پیچھے اوس کے ... واوحینا الی ابراهیم اور ...
سکتے ہیں

پہاڑ سے مراد بارہ گروہ ہین اولاد ... فرزندان ...
...ور ایوب کے اور یونس کے اور ہارون کے اور ...
انکی تعظیم کیواسطے ہی وَآتَيْنَا دَاوُودَ زَبُورًا
کے احکام پر عمل ہوتا تہا اور زبور کو حمزہ اور خلف ...
روایت ہے کہ داؤد زبور کو ہمراہ لیکر صحرا کو جاتے تہے اور ایک مقام مین جاکر
اور آدمی انکے پیچہے کہڑے ہوتے تہے اور پچہاڑی جن کہڑے ہوتے تہے انکے پیچہے
... جسوقت داؤد زبور کو پڑہتے تہے تو انکی خوش الحانی سے سب ...
... قدر قوت ہوگی کہ جیسے جبرئیل کی قوت ہے اور نور آدم کا سا او
اوسکو کریگا بہشتی اوسکی آواز سے بیہوش ہوجاوینگے اور فرماتا ہے خدا کہ قد
تحقیق قصہ بیان کیا ہی ہمنے اونکا اور پہلے اسکے قرآن مین اور نام اونکا
جیسے کہ قصہ یوسف اور زکریا اور یحیی اور الیاس اور الیسع اور عزیر اور
نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ نہین قصہ بیان کیا ہی ہمنے اونکا اور پہلے اسکے اور نام
کیا ہی خدا نے موسی سے کلیما کلام کرنا ہو جہ سے کہ سخن کو درخت مین
اور سنایا اور حقیقا مقدر ہی اور موسی سے خدا تعالی نے کلام کیا پہلا تہا کہ او
کو سب انبیا پر فضیلت ہی کہ اونکو مثل سب پیغمبرن کی اور زیادہ اونسے دیا
نوح علیہما السلام کی انبیا پوشیدہ بہی تہے اور ظاہر بہی تہے سو اسطے قرآن مین
نام لکہا ہی اور یہی مراد ہی قول حقتعالے سے ورسلا قد قصصناہم علیک
جیسے کہ نام لیا ہی ظاہر انبیا کا اور رسول خدا صلعم نے فرمایا ہی کہ مناجات
سے تین رات اور دن مین کہ اوس رات مین موسے نے نہ کہانا کہایا ہی او
برا معلوم ہوا ہے اسواسطے کہ خدا کے کلام کی شیرینی سے موسے کے کانون مین
بنی اسرائیل کو ہمراہ لیکر کوہ طور پر گیا اور اونکو پہاڑ کے نیچے کہڑا کر دیا او
بنی اسرائیل خدا کے کلام کو سنین خدا تعالے نے درخواست موسی کی قبول
پیچہے سے اور داہنے سے اور بائین سے اور اوپر اور نیچے سے سب طرف سے آواز
ہو یا یہانتک کہ بنی اسرائیل نے ہر جگہہ سے آواز سنی اور منقول ہے کہ نبی
پوچہا کہ کسطرح سمجہے اون لوگون نے کہا کہ خدا تعالے نے موسی سے کلام
کہ مجہسے بہی کلام کیا ہی اور مین افضل محسن ہون موسے سے اون لوگون نے ...
بعبدہ لیلا الآیہ یعنی مجہکو معراج ہوئی ہی اور موسی کو یہہ مرتبہ حاصل
... مسلمین کو جنت ... اور ڈرانیوالے تہے کافرون کو اور گنہگارون کو

... پیغمبرون کو ... جاوے کہ لِئَلَّا یَکُونَ لِلنَّاسِ عَلَی اللّٰہِ حُجَّۃٌ تاکہ ہووے واسطے لوگون کے اوپر خدا کے حجت
... کفار کہتے کہ تو نے پیغمبر کیون نہ بھیجے کہ ہم ایمان لاتے اور جب پیغمبرونکی ہدایت کو واسطے بھیجے تو پھر کچھ نہین کہہ سکتے
... بھیجے ہین ... تو اوسکا کوئی مانع نہین ہے حَکِیْمًا حکمت والا ہے کہ انبیا کو بحکمت
... رسول خدا صلعم سے کہ اگر تمہارے پاس کوئی گواہ نہین ہے تیرے دعوی کی راستی پر جو اسکی گواہی
... لٰکِنِ اللّٰہُ یَشْہَدُ ... لیکن خدا گواہی دیتا ہے اور نبوت کو تیرے سب لوگون پر ظاہر کرتا ہے
... پیغمبر کو وہ قرآن ہے اور وہ معجزہ دلیل روشن ہے نبوت کے راستی اور درستی
... نازل کیا ہے اوسکو ... تو لائق در سزاوار اوسکے ہے یعنی تجھکو اہل اوسکا جانکر تجھپر نازل کیا ہے
... نبوت کی اور قرآن کی حق ہونیپر وَکَفٰی بِاللّٰہِ شَہِیْدًا اور کافی ہے خدا گواہ
... ہارنیسے تو غمگین مت ہو کہ یہہ عناد اور عداوت کی جہت سے تیری نبوت کی تصدیق
... اِنَّ الَّذِیْنَ ... تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوئے پیغمبر آخر الزمان کی نبوت سے یعنی یہود وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اور
... تحریف کرکے اور پیغمبر آخر الزمان کی صفات کو بدل کے قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًا بَعِیْدًا بتحقیق گمراہ
... اوروں کو بھی گمراہ کرتے ہین باوجود اسکے گمراہ ہوئے اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوئے وَظَلَمُوْا
... رسول پر محمد کی نبوت کا انکار کرکے اور لوگون کو راہ حق سے منع کرکے لَمْ یَکُنِ اللّٰہُ لِیَغْفِرَ لَہُمْ نہین ہے خدا کہ بخشش
... وَلَا لِیَہْدِیَہُمْ طَرِیْقًا اور نہ یہہ کہ رہنمائی کرے انکو راہ حق کو کہ وہ راہ بہشت کی ہے اِلَّا طَرِیْقَ جَہَنَّمَ مگر راہ دوزخ
... خٰلِدِیْنَ فِیْہَآ اَبَدًا ہمیشہ رہنے والے ہین بیچ اوسکے دوزخ کے ہمیشہ وَکَانَ ذٰلِکَ اور ہے یہہ یعنی دوزخ مین ہمیشہ رکھنا
... خدا کے نزدیک آسان کہ اوسپر کچھہ دشوار نہین ہے اور حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام سے روایت ہے
... برادر حق ... جہین لیا خدا تعالے اونکو نہ بخشیگا اور خدا تعالی ایمان لانیکو حکم کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ
... تحقیق آیا ہے تمہارے پاس پیغمبر کہ وہ محمد ہے بھیجا ہوا خدا کا بِالْحَقِّ ساتھ حق کے کہ وہ قرآن ہے یا دین اسلام
... تمہارے پاس سے فَاٰمِنُوْا بس ایمان لاؤ تم خَیْرًا لَّکُمْ بہتر ہے واسطے تمہارے ہے واسطے کہ اسمین تمہاری دنیا
... کی بھلائی ہے اور خیر منصوب ہے اسواسطے کہ وہ صفت مصدر محذوف کی ہے اور تقدیر اوسکی فَاٰمِنُوْا اِیْمَانًا خَیْرًا لَّکُمْ ہے
... کفر کروگے تم محمد کی نبوت کا انکار کرکے تو خدا تعالے کو اسکی کچھ پروا نہین ہے فَاِنَّ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بتحقیق
... جو کچھ کہ بیچ آسمانون کے ہے اور زمین کی ہے سب اوسکی مخلوق اور مملوک ہین اگر تم ایمان نہ لاؤگے تو اوسکا کچھ نقصان
... فائدہ کو کہتا ہے وَکَانَ اللّٰہُ عَلِیْمًا اور ہے خدا جاننے والا تمہارے حال کا حَکِیْمًا حکمت والا کہ جو کچھ کرتا ہے
... مصلحت کرتا ہے اور اب خدا تعالے یہود اور نصاری کیطرف خطاب کرکے فرماتا ہے کہ یٰۤاَہْلَ الْکِتٰبِ اے یہود اور نصاری
... لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِکُمْ غلو کرو تم بیچ دین اپنے کے یعنی حد سے بڑہکر نہ کہو تم اے یہود یہہ کہ عزیر کو خدا کا بیٹا کہو اور اے نصاری تم عیسے کو فرزند خدا کہو
... اور یا یہہ کہ اے یہود یو تم عیسے کو تہمت نہ لگاؤ کہ کسی مرد کا بیٹا اوسکو کہو اور اے نصاری تم عیسے کو اپنا معبود اور خدا مت
... وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰہِ اِلَّا الْحَقَّ اور نہ کہو تم اوپر خدا کے مگر حق بات کہ جو اوسکی خدائی کے لائق ہے اور وہ سزاوار اوسکے نہین ہے کہ اوسکو کوئی
... اور عیسے کو فرزند اوسکا مت کہو اسواسطے کہ وہ دونون بندہ اور مخلوق اوسکے ہین اور خدا تعالے کے نہ فرزند ہے اور نہ زوجہ
اِنَّمَا الْمَسِیْحُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ ... سوا اسکے نہین کہ مسیح عیسے پسر مریم رَسُوْلُ اللّٰہِ وَکَلِمَتُہٗ پیغمبر خدا کا ہے اور کلمہ اوسکا کہ کلمہ کن سے پیدا ہوئے ہین

وہ پیدا ہو گیا تہا اور ... علیہ ہو بہی سورہ آل عمران مین گزر گئی ہی پس کلمہ خدا کا ہی کہ اَلْقٰھَآ اِلٰی مَرْیَمَ ڈالا او پہونچایا اوسکو طرف مریم کے
عیسیٰ کو وَرُوْحٌ مِّنْہُ اور روح ہی وہ عیسیٰ کہ صادر ہوئی ہے وہ روح اوس خدا سے بیواسطہ پدر اور نطفہ کے کہ جبرئیل نے وہ روح
... پہونچائی اوس روح سے خدا تعالے نے مریم کے شکم سے عیسیٰ کو پیدا کیا فَاٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ پس ایمان لاؤ تم ساتہہ خدا کے اور پیغمبرون
اوسکے وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ اور نہ کہو تم تین خدا مریم اور عیسیٰ اور اللہ اور مشہور نصاریٰ مین یہ ہی کہ وہ تین خدا تعالیٰ اور عیسیٰ اور روح القدس
ہین اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ باز آؤ تم اس قول سے کہ بہتر ہو واسطے تمہارے اور کشتی مین تقدیر اسکی انتہوا عن التثلیث و قصدوا خیرا لکم ہے یعنی
باز آؤ تم تین خدا کہنے سے اور قصد کرو تم بہتر کو وہ جو اپنے کہ وہ قائل ہونا ایک خدا کا ہی کہ نہ جسکے فرزند ہے اور نہ زوجہ ہے اس صورت مین خیرا مفعول اقصدوا
مقدر کا ہوگا اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ دو روحین ایسی ہین کہ خدا تعالے نے اونکو پیدا کر کے برگزیدہ کیا ہی روح آدم اور روح عیسیٰ
علیہما السلام اور خدا تعالیٰ فرماتا ہی کہ اِنَّمَا اللّٰہُ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ سوا اسکے نہین کہ خدا معبود ایک ہی ہی اپنے ذات مین کسیطرح کی کثرت و تعدد اوسمین
نہی سُبْحٰنَہٗ پاکی سے یاد کرتے ہین ہم پاکی سے یاد کرنا اوسکو اور وہ پاک و پاکیزہ ہی اَنْ یَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ اس سے کہ ہووے واسطے اوسکے
کوئی فرزند لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ واسطے اوسیکے ہی جو کچھ کہ بیچ آسمانون کے ہے اور جو کچھ کہ بیچ زمین کے یعنی سب مخلوق اوسکی ہین اور
مخلوق مثل خالق کے نہین ہو سکتا پس آسمان اور زمین کے باشندون مین سے اوسکا فرزند کوئی نہین ہو سکتا اور خدا کے فرزند ہو اسواسطے نہین
ہو سکتا کہ خدا بے مانند ہی اور اگر فرزند اوسکے کوئی ٹہیرا تو پس چاہیئے کہ جو باتین کہ اوسکے فرزند مین ہین وہ اوسمین بہی ہوں پس اگر عیسیٰ فرزند
خدا کا ہوا اور وہ سوتا اور جاگتا اور کہاتا اور پیتا اور ہگتا اور پیشاب کرتا بہی تہا اور حدوث بہی اوسمین تہا کہ پہلے وہ نہ تہا اور ایک
زمانہ مین وہ پیدا ہو گیا پس چاہیئے کہ یہ سب امور خدا مین بہی ہوں اسواسطے کہ ہم دیکہتے ہین کہ جیسا باپ ہوتا ہی ایسا ہی اوسکا بیٹا
ہوتا ہی اور باپ بیٹے مین اتفاق سب امور خلقی کا چاہیئے اور جو امر کہ باپ مین ہے وہ بیٹے مین چاہیئے جیسے کہ قدیم ہونا اور عیسیٰ مین کوئی امر مثل
انکے نہ تہا بلکہ وہ پیدا ہوا اور نصاریٰ کے نزدیک سولی پر مارا گیا اور خدا کسی چیز کا محتاج نہین ہے اور عیسیٰ بہت چیزون کا محتاج تہا جیسے کہ کہانا
اور پینا اور خدا کو فنا نہین ہے اور عیسیٰ کو نصاریٰ کہتے ہین کہ فنا ہو گیا پس جس وقت خدا مین اور عیسیٰ مین کوئی نسبت نہوئی تو عیسیٰ خدا کا بیٹا
نہوا وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا اور کافی ہی خدا کارساز بندونکا کام بنانیوالا اونکا بے پرواہ دیکا اور حمایت کرنیوالا ہے اور کشتی مین ہے کہ نجران کے
نصاریٰ کہتے تہے کہ اے محمد تو کہتا ہی کہ عیسیٰ خدا کا بندہ ہی اور بندہ ہونا بڑا عیب ہے حضرت نے فرمایا کہ خدا کے بندہ ہونے مین کچہ عیب نہین ہے اور اسکے
موافق خدا فرماتا ہی کہ لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ ہرگز ننگ و عار رکہا ہی مسیح نے اس سے کہ ہووے وہ بندہ واسطے خدا کے
بلکہ ہمیشہ وہ اپنے تئین بندہ خدا کا کہتا تہا اور بندگی کو خدا کے اپنا شرف جانتا تہا اور فرشتون کے پوجنے والے فرشتون کو فرزندان خدا کہتے تہے اونکے
رد مین خدا تعالیٰ فرماتا ہی کہ وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ اور نہ ننگ کیا ہی ملائکہ مقربین نے خدا کے بندہ ہونے سے اپنے تئین اور فرماتا ہے خدا
وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ اور جو لوگ کہ ننگ کہین اور کراہت کرین عبادت اوس خدا کے سے وَيَسْتَكْبِرْ اور تکبر کرین اور
سرکشی کرین فَسَيَحْشُرُهُمْ پس قریب ہے کہ محشور کریگا اونکو خدا اِلَيْهِ طرف اپنے یعنی اوس موضع مین جو مقرر ہوا ہے واسطے اونکے جَمِيْعًا سبکو
واسطے جزا اعمال کے اور قرار دیگا اونکو سزا دیگا اور استنکاف اور استکبار مین فرق یہ ہے کہ استنکاف استکبار سے بہی زیادہ ہوتا ہے کہ استنکاف تکبر
وہ ہے کہ جو بدون استحقاق کے ہو اور استکبار کبہی موافق استحقاق کے بہی ہوتا ہے جیسے کہ خدا تعالیٰ مین فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ پس لیکن وہ
جو لوگ کہ ایمان لائے اور عمل کئے ہین انہون نے نیک فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ پس پورا دیگا خدا اونکو مزد و ثواب اونکا وَيَزِيْدُهُمْ اور علاوہ
مِّنْ فَضْلِهٖ اور زیادہ دیگا اونکو فضل اپنے سے کہ ایک نیکی کے عوض مین دس یا ستر نیکیون کا ثواب بلکہ اس سے زیادہ ثواب دیگا وَاَمَّا الَّذِيْنَ
اسْتَنْكَفُوْا وَاسْتَكْبَرُوْا اور لیکن جو لوگ کہ ننگ کرتے ہین اور تکبر کرتے ہین عبادت ہماری سے فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا پس عذاب کریگا اون کو خدا

عذاب دینے والا وہ لَا يَجِدُونَ لَهُم مِّن دُونِ اللّٰهِ اور نہ پاوینگے وہ واسطے اپنے سوا خدا کے وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا کوئی دوست اور نہ نصرت کرنیوالا
اور فرماتا ہی خدا کہ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُم بُرْهَانٌ مِّن رَّبِّكُمْ اے آدمیوں تحقیق آئی ہی تمہارے دلیل پروردگار تمہارے کی طرف سے کہ وہ محمد
صلعم ہین یا معجزہ اونکے یا دین اسلام وَأَنزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُّبِينًا اور نازل کیا ہی ہمنے طرف تمہارے نور ظاہر کو کہ وہ قرآن ہی اور حضرت صادق
علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ مراد برہان سے رسول محمد صلعم ہین اور نور سے مراد علی بن ابیطالب علیہ السلام ہین فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا بِاللّٰهِ پس لیکن جو لوگ کہ
ایمان لائے ساتہہ خدا کے وَاعْتَصَمُوا بِهِ اور چنگل مارا اونہون نے ساتہہ اوسکے کہ اوسکی طرف پناہ لیگئے اور سب کام اپنے اوسکے سپرد کر دیئے
فَسَيُدْخِلُهُمْ پس قریب ہے کہ داخل کریگا اونکو خدا فِي رَحْمَةٍ مِّنْهُ بیچ رحمت اور بخشش کے اپنی طرف سے یعنی داخل کریگا اونکو ثواب مین کہ جو مقابل
اونکے ایمان اور اعمال کی ہی وَفَضْلٍ اور بیچ فضل کے اپنی طرف سے کہ اونکے ایمان اور اعمال کے ثواب سے زیادہ اونکو دیگی وَيَهْدِيهِمْ إِلَيْهِ
اور راہ دیکھلاویگا اونکو طرف اپنے یعنی ایسی توفیق دیگا اونکو کہ بالکل متوجہ ہو جائیں طرف اوسکی صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا راہ سیدہی کو کہ وہ
راہ پہونچاتی ہی طرف بہشت کے اور اس سورت کے اول مین خدا تعالیٰ نے احکام میراث کے بیان کئے تھے اور کچھ احکام اوسکے اس سورت کے آخر
مین بیان کرتا ہی اور روایت ہے کہ جابر بن عبد اللہ انصاری بیمار ہوئے تو رسول خدا صلعم اونکی عیادت اور مزاج پرسی کو اونکے پاس رونق
افروز ہوئے جابر نے عرض کی کہ یا رسول خدا میرے پاس کچھ مال ہے اور والدین اور اولاد تو مین رکہتا نہین لیکن میری بہنین زندہ
ہین مین اپنا مال کیونکر تقسیم کرون حضرت نے کچھ جواب نہ دیا دوسرے بار جو تشریف لائے تو فرمایا کہ ای جابر تو اس بیماری سے صحت پائیگا
لیکن خدا تعالیٰ نے تیری اور تیری بہنون کے مقدمہ مین فرمایا ہی کہ يَسْتَفْتُونَكَ فتوی اور حکم چاہتے ہین تجہسے اے محمد صلعم
بہنون کے وارث ہونے مین قُلِ کہہ تو کہ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ خدا حکم کرتا ہی تمکو بہائی اور بہن کی میراث مین اسطرح سے کہ
إِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ اگر کوئی مرد مرجاے کہ نہین ہے واسطے اوسکے کوئی فرزند بیٹا نہ بیٹی وَلَهُ أُخْتٌ اور واسطے اوسکے ایک بہن ہے
پدر مادری کہ مرنیوالے کی جو کہ باپ ماں مین شریک ہی یہ بہن اوسکی باپ ماں مین ہو اگر ایسی بہن نہو تو فقط پدری بہن ہو کہ باپ بہائی اور
بہن کا دونو کا ایک ہے اور ماں دونو کی علیحدہ علیحدہ ہے ان دونون صورتون مین فَلَهَا پس واسطے اوس بہن کے نِصْفُ
مَا تَرَكَ آدہا ہے اوس مال کا ہی کہ چہوڑا ہے بعد اپنے اوس مرنیوالے نے وَهُوَ اور وہ بہائی يَرِثُهَا وارث ہوتا ہی اوس بہن کا
سب حصے کہ اگر بہن مرجاے اور بہائی زندہ رہے إِن لَّمْ يَكُن لَّهَا وَلَدٌ اگر نہو واسطے اوس بہن کے فرزند بیٹا نہ بیٹی فَإِن كَانَتَا اثْنَتَيْنِ
پس اگر ہوئیں وہ بہنین دو یا زیادہ دو سے فَلَهُمَا الثُّلُثَانِ پس واسطے اون بہنون کے دو تہائی مال ہے مِمَّا تَرَكَ اوس مال مین سے کہ
چہوڑا ہے اوس مرنیوالے نے وَإِن كَانُوا اور اگر ہوئیں وہ وارث مرنیوالے کے إِخْوَةً بہائی اور بہن دونون قسم کے بہائی بہی ہون اور
بہنین بہی ہون کہ رِّجَالًا وَنِسَاءً مرد اور عورتین دونون ہون تو اس صورت مین فَلِلذَّكَرِ پس واسطے مرد کے یعنی واسطے بہائی کے
مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ مثل حصہ دو عورتون کے ہے یعنی مثل دو حصہ بہنون کے ہے کہ وہ دوگنا حصہ بہائی کا بہن کے حصہ سے ہے اور بہن کا حصہ
بہائی کے حصہ سے آدہا ہی اور اگر فقط کئی بہائی چہوڑے تو برابر تقسیم کرینگے اور اگر بہنین چہوڑے تو برابر تقسیم کرلینگے يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ بیان کرتا ہی
خدا واسطے تمہارے احکام میراث کے کہ وہ حق و صواب ہین أَن تَضِلُّوا واسطے کراہت اسکے کہ گمراہ ہو جاو تم اپنے ہوا سے کہ نہین چاہتا ہی خدا کہ
تم میراث کے حکمون مین گمراہ ہو جاو اور جو کہ باطل و ناصواب ہی نہین ہے وہ حکم کرو تم جو کہ صواب ہے وہ بیان کرتا ہی تاکہ اوسپر تم عمل کرو اور
رجالا اور نساء بدل ہے اخوۃ سے اور اخوۃ خبر کان کی ہی اور تضلوا کی تقدیر بعضے تو کہتے ہین کہ کراہتہ ان تضلوا ہے اور کراہتہ
مفعول لہ واقع ہوا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ تقدیر اوسکی ان لا تضلوا ہے حرف نفی کا اسمین سے محذوف ہو گیا ہی اور اخفش کہتا ہے
ان مع فعل بتاویل مصدر کے منصوب ہے یبین سے اور تقدیر اوسکی یبین اللہ لکم الضلال لتجتنبوہ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ سبہ چیزون کا

سورۂ م

ہر چیز کے بندونکی مصلحت مین زندگی مین اونکی اور بعد مرنے کے علیٰحدہ عالم اور جاننے والا ہی کہ اونکی مصلحت کے موافق حکم کرتا ہی سورۃ المائدہ
سورہ مین ایکسو بیس آیتین ہین اور یہہ سورہ مدنی ہی کہ کل آیتین اسکی مدینہ مین نازل ہوئی ہین مگر آیہ الیوم اکملت لکم دینکم حجۃ الوداع مین
نازل ہوا ہے جس وقت رسولخدا صلعم رستہ مین تھے اور اکثر روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ آیہ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک غدیر
مین نازل ہوا ہے اور امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ آیتین اور سورتین قرآنکی بعضی اونمین سے ناسخ بعض کے ہین اور آخر سورت جو
رسولخدا پر نازل ہوئی ہے وہ سورہ مائدہ ہے اور یہہ سورہ ناسخ ماقبل اپنے کا ہی اور اوسکو نسخ کرنیوالی کوئی آیت نہین اور وہ سورہ اوسوقت
نازل ہوا ہے کہ جسوقت حضرت رسولخدا ناقہ غضبا پر سوار تھے اوسوقت وحی نے حضرت کو سنگین کر دیا ایسا کہ ناقہ حضرت کا چلنے
سے رہگیا اور قریب تھا کہ بیٹھ جاوے اور شکم زمین پر لگ جاوے بسبب سنگینی کے اور حضرت اوسوقت بیہوش ہوگئے اور دست مبارک اپنا وہب بن منبہ
کے دوش پر رکھا اور بعد تھوڑی دیر کے سر مبارک اپنا اوپر کو اوٹھایا اور یہہ سورہ ہمارے روبرو پڑھا اور جو کچھ اس سورہ مین ہے اوسپر عمل فرمایا
اور ہمکو بھی واسطے عمل کے حکم فرمایا اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو کوئی سورۂ مائدہ کو ہر پنجشنبہ کو پڑھے تو ایمان
اوسکا شرک اور ظلم سے آلودہ نہو اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ جبرئیل ستر ہزار فرشتوں کے ہمراہ سورہ مائدہ کو جناب رسولخدا
صلعم کے پاس لائے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو اَوۡفُوۡا بِالۡعُقُوۡدِ پورا کرو تم عہدون کو
کہ جو کچھ خدا نے تمپر لازم کئے ہین ایمان لانا خدا پر اور فرشتون پر اور اوسکے پیغمبرون پر اور کتابون پر اور اوصیا پر اور حلال جاننا اوسکے
حلال کا اور حرام جاننا اوسکے حرام کا اور بجالانا اوسکے فرائض کا اور سنتون کا اور رعایت کرنی اوسکے حدود اور امرون کی اور نہیون کی اور
جو کچھ کہ مومنین آپسمین عہد کرتے ہین اور عقد باندھتے ہین جیسے کہ امانتین اور شرکت اور نکاح اور بیع اور شرا اور مثل اسکی اور حضرت جواد
علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ رسولخدا صلعم نے دس جگہ مین علی کیواسطے لوگون پر عقد کیا ہی یعنی علیؑ کی خلافت کے عقد بیعت کی بعد اوسکے
یہہ آیت نازل ہوئی یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَوۡفُوۡا بِالۡعُقُوۡدِ اور کہا علیؑ کیواسطے عقد کرنا اہلسنت کی کتابون سے بھی ثابت ہی
اور اب کلام دوسرا بیان کرتا ہی کہ جو شامل ہے بعض احکام شرع کو چنانچہ فرماتا ہی کہ اُحِلَّتۡ لَکُمۡ بَہِیۡمَۃُ الۡاَنۡعَامِ حلال کئے گئے ہین واسطے
تمہارے چوپائے زبان بستہ اور بہیمۃ الانعام مین اضافت بیانیہ ہے اور بہیمہ جاندار کو کہتے ہین اور بعضی کہتے ہین کہ چوپائے کو کہتے ہین اور نعام ہی
چوپایون کو کہتے ہین اور وہ جمع نعم کی ہی اور زبان بستہ اونکو اسواسطے کہا ہی کہ وہ اپنا مطلب کچھ نہین کہہ سکتے ہین اور روایات سے
ثابت ہوتا ہی کہ مراد اوس سے بچہ چوپایون کے ہین جو کہ اپنی ماؤن کے پیٹ مین ہین پس فرماتا ہی خدا کہ حلال کئے گئے ہین بچے چوپایون مثل شتر اور گوسفند
اور بز کے بھی اور آہو وغیرہ کی جو کہ شرع کے حکم سے حلال ہین اور بچے اونکے جو کہ پیٹ مین ہین اور اونمین جان پڑگئی ہی اور بال اونکے
نکل آئے ہین کہ اونکے ماؤن کا ذبح کرنا کفایت کرتا ہی اور اونکی ماؤن کے ذبح کرنے سے وہ بھی حلال ہو جاوینگے اور اونکے ذبح کرنیکی کچھ
احتیاج نہین ہے اِلَّا مَا یُتۡلٰی عَلَیۡکُمۡ مگر جو کچھ کہ پڑھا جاویگا اوپر تمہارے اس سورہ مین بعد اسکے کہ وہ حرمت علیکم المیتۃ کی آیت ہی اور جو کچھ
اوسمین مذکور ہے وہ حرام ہی اور اوسکے سوا جو کچھ چوپائے گاؤ و گوسفند وغیرہ مین حلال ہین غَیۡرَ مُحِلِّی الصَّیۡدِ جسوقت کہ نہ حلال
جاننے والے شکار کے ہو وَ اَنۡتُمۡ حُرُمٌ جسوقت کہ تم احرام باندھے ہو حج کا یا عمرہ کا اِنَّ اللّٰہَ یَحۡکُمُ مَا یُرِیۡدُ تحقیق کہ خدا حکم کرتا ہی
جو کچھ چاہتا ہی یعنی چوپایون سوا چوپایون حرام کے جو کچھ کہ حلال ہین وہ ہر حالت مین حلال ہین مگر جسوقت کہ احرام حج اور عمرہ کا باندھے
ہوئے ہو اوسوقت شکار کرکے صحرائی چوپایون کو نہ کہا وے کہ وہ حلال نہین ہین اور حرم بضم حا اور ضم را جمع حرام کی ہی اور امام محمد باقر علیہ
السلام سے روایت ہے کہ حطم بن ہند بکری کہ جوانمردان رجال عرب مین مشہور تھا جناب رسولخدا صلعم کی خدمت میں
آیا ... تم کس امر کی دعوت کرتے ہین فرمایا کہ خدا کا ایک جاننا اور میری پیغمبری کا اقرار کرنا ... خدا تعالےٰ نے اوسکو حرام ...

ذکر چو... حلال...

بجالاتے ہیں اور زکوٰۃ کو ادا کرتے ہیں حطم نے کہا کہ خوب بات ہے لیکن کئی شخص ہیں کہ بغیر اونکے میں اپنے کام کو اونسے مشورہ کرکے کرونگا اگر وہ
اجازت دینگے تو میں قبول کرونگا اور حضرت نے اوسکے آنے سے پہلے فرمایا تھا کہ ایک شخص بزبان شیطان کلام کریگا اور کافر ہوکر جائیگا اور حطم
وہ ایمان کو قبول نکیا اور حضرت کے پاس سے اوٹھکر چلا گیا اور جو کچھ اونٹ مدینہ کے گرد چرتے پائے اونکو لوٹ کر لیگیا دوسرے سال جناب رسول خدا صلعم
نے واسطے قضا عمرہ کے مکہ کا ارادہ کیا جس وقت وادی تنعیم میں پہونچے تو آواز تلبیہ حاجیان یمامہ کی سنی اور سنا کہ حطم کندی جو اونٹوں کو
لوٹ کر لیگیا تھا وہ اون اونٹوں کی گردنوں میں رسیاں ڈالکر واسطے ہدیہ کعبہ کے لئے جاتا ہے صحابہ نے چاہا کہ اوسکو قتل کریں اور اونٹ اور مویشی جو غارت
کرکے لیگیا تھا اوس سے چھین لیویں اور سال حدیبیہ میں اہل یمامہ نے جو مومنین کو مکہ سے منع کیا تھا سو واسطے حاجیان یمامہ پر بھی
ہاتھ تعدی کا دراز کریں جناب رسول خدا صلعم نے اونکو اس ارادہ سے منع کیا اور فرمایا کہ وہ احرام باندھے ہوئے ہیں اور اونٹوں کو تقلید کیا ہے
یہ امر تمہارے لائق نہیں ہے کہ حرم میں اور ماہ حرام میں اونکے متعرض ہو اونہوں نے عرض کیا کہ یا رسول خدا ہم ایام جاہلیت میں یہ کام بہت
کرتے تھے اور اوس میں اونہوں نے مبالغہ کیا تو یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے
ہو لَا تُحِلُّوْا شَعَاۗىِٕرَ اللّٰهِ نہ حلال کرو تم نشانیوں کو خانہ خدا کے جو کہ حرام ہیں اور شعائر جمع شعیرہ کی ہے اور اعمال حج اور علامات کے معنے
میں وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ اور نہ حلال جانو تم ماہ حرام کو کہ جسمیں لڑنا حرام ہے کہ تم اوسمیں لڑائی کرنے لگو اور ماہ حرام رجب اور ذیقعدہ اور
ذیحجہ و محرم ہے وَلَا الْهَدْيَ اور نہ حلال ٹھیراؤ تم قربانی کو مثل شتر اور گاو اور گوسفند کے جو کہ قربانی کیواسطے قربانگاہ کو جاتے ہیں
وَلَا الْقَلَاۗىِٕدَ اور نہ گلے میں پٹی پڑی ہوئی اونٹوں کو اور قلائد اون رسیوں کو کہتے ہیں کہ جنکے گردنوں میں نعل عربی یا چھال درخت کی لٹکا
کر رسم حج میں قربانیکے واسطے لیجاتے تھے تاکہ اس علامت کو دیکھکر جانیں کہ یہ جانور کے یعنی قربانی کے اونٹ ہیں اور اونکے درپے نہوں
ہرچند ہدی کا لفظ اونکو بھی شامل تھا لیکن پھر جو اونکا ذکر کیا یہ اونکی خصوصیت کے واسطے ہے کہ یہ جانور سب قسموں میں شریف تر اور
اعلے ہیں اوسکو خدا فرماتا ہے کہ اون اونٹوں کی گردنوں میں پٹے پڑے ہوئے ہیں اونکے لوٹنے کا قصد مت کرو وَلَآ اٰۗمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ اور نہ
قصد کرنیوالوں بیت الحرام کو کہ اونکے لوٹنے کو حلال مت جانو کہ وہ کعبہ کے طواف اور زیارت کیواسطے جاتے ہیں يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا
مِّنْ رَّبِّهِمْ طلب کرتے ہیں وہ فضل کو پروردگار اپنے سے جو کہ مومن ہیں وہ تو ثواب اور روزی کو خدا سے طلب کرتے ہیں اور جو کہ کافر ہیں وہ
فقط روزی کو اوسکے فضل سے طلب کرتے ہیں اور مال تجارت ہاں لاتے ہیں تاکہ اونکو فائدہ ہو وَرِضْوَانًا اور طلب کرتے ہیں وہ
رضامندی اور خوشنودی خدا کو یعنی مومنین تو روزی کو اور رضامندی خدا کو دونوں کو طلب کرتے ہیں اور کافر فقط روزی کو طلب
کرتے ہیں وَاِذَا حَلَلْتُمْ اور جس وقت محل ہو تم یعنی جس وقت کھولڈالو تم احرام کو عمرہ اور حج سے فارغ ہوکر تو فَاصْطَادُوْا پس
شکار کرو تم اگر چاہو وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ اور چاہیے کہ نہ باعث ہو تمکو اے مسلمانو شَـنَاٰنُ قَوْمٍ دشمنی کسی قوم کفار کی اَنْ صَدُّوْكُمْ
کہ بند کیا تھا اونہوں نے تمکو اور باز رکھا تھا حدیبیہ میں عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ مسجد الحرام سے کہ تمکو اونہوں نے مسجد الحرام میں نجانے دیا تھا
یہ دشمنی تمکو باعث اسکی ہووے کہ اَنْ تَعْتَدُوْا زیادتی کرو تم اونپر اور حد سے گزرو تم کہ حرم کے آنیوالوں کے مالوں کو تم لوٹ لو اور بعضے کہتے ہیں
کہ حکم اس آیت کا منسوخ ہے وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ کے حکم سے لیکن صحیح یہ ہے کہ اسکی کوئی آیت منسوخ نہیں ہے اور ان صدوکم کو ابن کثیر اور
ابو عمرو نے ہمزہ کے کسرہ سے پڑھا ہے اور فرماتا ہے وَتَعَاوَنُوْا عَلَي الْبِرِّ اور مدد کرو تم آپس میں اوپر نیکی کے کہ وہ معاف کرنا اور ترک جفا
کی ہے وَالتَّقْوٰى اور پرہیزگاری کہ وہ مخالفت خواہش نفس کی ہے وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَي الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ اور نہ مدد کرو تم آپس میں
دوسرے کے اوپر گناہ اور عداوت کی کہ حرم میں کسی پر زیادتی اور ظلم کرو تم وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو تم خدا سے اوسکی نافرمانی میں
اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ تحقیق کہ خدا سخت کرنے والا عذاب کا ہے اون لوگوں کو جو کہ اوسکا نافرمانی اور [illegible] دن کا

ذکر کرتا ہی کہ جو حرام ہین چنانچہ فرماتا ہی کہ حُرِّمَتْ عَلَیْکُمُ الْمَیْتَۃُ حرام کیا گیا ہی اوپر تمہارے مردار کہ جو بدون ذبح کے مرگیا سوائے مچھلی و ٹڈی کے
وَالدَّمُ اور حرام کیا گیا ہی اوپر تمہارے خون سوائے اوس خون کے کہ جو بعد ذبح کے گوشت مین رہجائے وَلَحْمُ الْخِنْزِیْرِ اور حرام کیا ہی گوشت سور کا اور سب
چیزین اوسکی چربی وغیرہ وَمَآ اُھِلَّ لِغَیْرِ اللّٰہِ اور جو کہ وقت ذبح کے آواز دیا جاوی واسطے غیر خدا کے یعنی ساتھہ اوسکی یعنی جو حیوان کہ وقت
ذبح کی سوائے خدا کے اور کسیکے نام پر ذبح کیا جاوی وہ بھی حرام ہی اور مراد اِس سے ذبیحہ کفار کا ہی کہ وہ بتوں کے نام پر ذبح کرتے تھی وَالْمُنْخَنِقَۃُ
اور حرام کیا گیا ہی گلا گھونٹا ہوا جانور مشرکون کا دستور تہا کہ گوسفند وغیرہ کا گلا گھونٹتے تہے جب وقت وہ مرجاتی تہی او سوقت اوسکو کہا لیتے تہے
وَالْمَوْقُوْذَۃُ اور حرام کیا گیا ہی لکڑی یا پتہر سے مارا ہوا کہ مرجاوی وَالْمُتَرَدِّیَۃُ اور حرام کیا گیا ہی بلندی سی گر کر یعنی پھینکا ہوا اور گرایا گیا جانور کہ مرجاوے وَالنَّطِیْحَۃُ
اور حرام کیا گیا ہی سینگ کے صدمہ سے مرا ہو جانور کہ جب وقت اوسکو دوسرے حیوان نے لڑایا ہو اور اوسکو سینگ کے ضرب سے وہ مرگیا ہو وَمَآ اَکَلَ السَّبُعُ
اور حرام کیا گیا ہی وہ کہ کہایا ہو اوسکو درندوں نے کہ جان اوسمین باقی نہ رہی ہو اور کچہہ درندوں نے کہایا ہو اور کچہہ باقی رہا ہو اور یا یہ کہ درندون نے
اوسکو کہایا ہو لیکن مار ڈالا ہو وہ بھی حرام ہی اِلَّا مَا ذَکَّیْتُمْ مگر وہ جانور کہ ذبح کرو تم اگر جان اوسمین باقی رہی ہی وہ جانور بعد ذبح کے حلال
ہی وَمَا ذُبِحَ اور حرام کیا گیا ہی وہ جانور کہ ذبح کیا گیا ہی عَلَی النُّصُبِ اوپر پتہروں کے کہ جو کہڑی کی گئی تہے گرد بیت الحرام کے کہتے ہیں گرد خانہ
کعبہ کے تین سو اوپر ساٹھہ پتہر کہڑے کئے تہی اور مشرکین ان پتہروں کی تعظیم کرتے تہی اور اون پر قربانی کیا کرتے اوس قربانیکو خدا فرماتا ہی کہ اوسکا کہانا بہی
حرام ہی وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا اور حرام کیا گیا ہی وہ جانور کہ تقسیم معلوم کرو تم اوسکی بِالْاَزْلَامِ ساتہہ تیروں کے کہتے ہین عرب مین دستور تہا کہ تیروں سے قسمت
کرتے تہے اور کیفیت اوسکی اِس طرح ہی کہ کفار عرب کے پاس تین تیر بغیر پر اور پیکان کے ہوتی تہی ایک تیر پر تو لکہا ہوتا تہا کہ امرنی ربی یعنی حکم کیا مجہکو پروردگار
میرے نے اور دوسرے پر لکہا ہوتا تہا کہ نہانی ربی یعنی منع کیا ہی مجہکو پروردگار میرے نے اور تیسرا خالی ہوتا تہا اوس پر کچہہ لکہا ہوا نہوتا تہا اور اوسکو
غفل کہتے تہی جب کوئی کام کرنا منظور ہوتا تہا یا سفر کو جاتے تہی تو اونکو ایک تہیلی مین ڈالکر ایک تیر نکالتے تہی اگر وہ تیر امرنی ربی کا ہوتا تہا تو اوس کام کو
کرتے تہی اور اگر نہانی ربی کا ہوتا تہا تو اوس کام کو نہ کرتے تہے اور اگر سفر کو منع ہوتا تہا تو ایکسال سفر نکرتے تہی اور اگر وہ تیر غفل ہوتا تہا تو اوسکو پہلی
[illegible] معلوم کر کے منع فرمایا
ہی اور [illegible]
لغیر اللہ یہ وہ ہے کہ بتوں کے نام سے ذبح کرے اور منخنقہ وہ ہی کہ مجوس گوسفند یا گاؤ کا گلا گہونٹ کر مار ڈالتے تہے اور اوس گوشت کو کہاتے تہے اور ہی
گوشت کو کہاتے تہی اور موقوذہ وہ ہے کہ حیوان کے پاؤں باندہکر اوسکو مارتے تہے جب وقت وہ مرجاتا تہا تو او سوقت اوسکو کہاتے تہی اور متردیہ وہ ہے کہ حیوان کے
آنکہیں باندہکر اوسکو چہت پر سے نیچے ڈالدیتے تہے اور جب وقت وہ مرجاتا تہا تو اوسکو کہاتے تہی اور نطیحہ وہ ہے کہ دو گوسفند ونر کو آپسمین
لڑاتے تہی جب اون مین سے ایک مرجاتا تہا تو اوسکو کہاتے تہے وما اکل السبع الا ما ذکیتم سے مراد یہہ ہے کہ جس جانور کو
شیر یا بہیڑیا مار کر کہاتے تہے اوسکے بچے ہوئے کو وہ کہاتے تہے خدا نے اوسکو حرام کیا ہی اور وما ذبح علی النصب سے مراد یہہ ہے کہ
حیوان کو آتشخانوں پر ذبح کرتے تہی اور قریش جو درخت یا پتہر کو پوجتے تہے اوسکی واسطے ذبح کرتے تہی اور ان تستقسموا سے مراد یہہ ہے کہ حیوان کے
دس ٹکڑے مقرری کرتے تہی اور اوپر جمع ہو کر اوسکی حصہ نکالتے تہے اور جسکے نام کے حصہ نکلتے تہی اوسکو دیتے تہے اور اوس مین سے سات
تو حصہ مقرر تہی اور تین بغیر حصہ کے تہی اور جن کے حصہ مقرر تہی اونکا نام فذ اور توام اور مسبل اور نافس اور حلس اور رقیب اور معلی تہا اور
فذ کا ایکحصہ مقرر تہا اور توام کے دو اور مسبل کے تین اور نافس کے چار اور حلس کے پانچ اور رقیب کے چہہ اور معلی کے سات اور جن ٹکڑوں کے
حصہ مقرر نہیں اونکا نام سفیح اور منیح اور وغد تہا اور قیمت حیوان کی وہ دیتا تہا کہ جسکے نام پر بغیر حصہ کا ٹکڑا آتا تہا یہہ تقسیم بطور قمار کے
ہی خدا تعالی نے اوسکو حرام کیا ہی لیکن مطلق قرعہ ممنوع نہین ہے جو قرعہ کہ بروایت صحیحہ شارع سے منقول ہے اوس قرعہ پر عمل کرنا جایز ہے چنانچہ

ذکر آیۂ الیوم اکملت لکم دینکم

رسول خدا صلعم کا عمل قرعہ پر تہا اگر اوس قرعہ کو موافق قرعہ دے یا استخارہ جو کہ منقول ہے آئمہ معصومین علیہم السلام سے اوسکو عمل مین لائے تو مضائقہ نہیں ہے
کہ اوسکا حکم شارع کیجانب سے صادر ہے ذٰلکم فسق یہہ تقسیم کرنے بکاری اور باہر ہونا حکم خدا سے ہے اور افترا اور بہتان ہے خدا پر اگر مراد رب سے خدا ہے
اور اگر بت مراد ہین تو شرک ہے اور یا یہہ کہ ہر طرح سے جو عمل مین لاتے ہین یہہ قمار ہے اور بروایات صحیحہ منقول ہی کہ جناب رسول خدا صلعم نے آخر سال
مین لوگونکو اپنی وفات کی خبر سنائی مشرکون اور منافقون نے جب یہہ خبر سُنی تو کہنے لگے کہ اگر محمد مرجائیگا تو اوسکے دین کو ہم برہم کرینگے
اور اوسکے صحاب کو قتل کرینگے اور اوسکی اولاد اور مال کو لوٹ لینگے جسوقت رسول خدا صلعم نے غدیر خم مین علی بن ابیطالب کو اپنا خلیفہ
اور جانشین کیا اور یہہ خبر مشہور ہوئی تو اہل کفر اور نفاق نے کہا کہ افسوس کہ یہہ ہمارا باطل ہوا اور جو خیال کہ ہم کرتے تہے وہ بیکار ہوا حقتعالی نے
یہہ آیت نازل کی کہ الیوم یئس الذین کفروا آجکے دن کہ علی منصوب بخلافت ہوا نا امید ہوئے وہ لوگ کہ کافر ہوئے ہین من دینکم دین تمہارے سی یعنے
باطل کرنے دین تمہارے سی کہ اپنی دین کو چھوڑکر تم اونکے دین کیطرف رجوع کرو فلا تخشوھم پس نہ ڈرو تم اونسے یعنی اونکے فتنہ سے اور اونکے غلبہ سے
انپر اور بہت خوف کرو واخشون اور ڈرو تم مجھسے اور خالص کرو تم میرے خوف کو واجبات کے بجالانے مین اور منہیات سے پرہیز کرنے مین اور حضرت
امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جسوقت رسول خدا صلعم نے خم غدیر مین علی بن ابیطالب کو اپنا خلیفہ اور جانشین کیا اور اوسکے حق مین فرمایا کہ
من کنت مولاہ فعلی مولاہ تو بعد اوسکے یہہ آیت نازل ہوئی کہ الیوم آجکے دن کہ علی بن ابیطالب جانشین رسول خدا کے مقرر ہوئے ہین
اکملت لکم دینکم کامل کیا مینے واسطے تمہارے دین تمہارا یعنی جو امر اہم تہا اوسکو کردیا اور یہہ آخر فریضہ کا ہی کہ نازل کیا ہی اوسکو خدا نے
اور بعد اوسکے کوئی فریضہ نازل نہین ہوا اور اہلسنت کی کتابون مین ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ ہم خم غدیر سے آگے نہ بڑہی تہے کہ یہہ
آیت نازل ہوئی اور فرمایا ہی خدا نے واتممت علیکم نعمتی اور تمام کی مینے اوپر تمہارے نعمت اپنی ہدایت کی اور توفیق اور احکام دین عطا کرکے
ورضیت لکم الاسلام دینا اور پسند کیا مینے واسطے تمہارے اسلام کو دین کہ سب دینون سے پاکیزہ تر اور بہتر ہے اور جلال الدین سیوطی نے تفسیر درمنثور
مین اور حافظ ابو نعیم نے حلیۃ الاولیا مین ابو سعید خدری سے روایت کی ہی کہ جسوقت رسول خدا صلعم نے علی کو بروز خم غدیر منصوب کیا اور صدا اونکی
کی واسطے ولایت کی تو جبرئیل یہہ آیت لیکر نازل ہوئے الیوم اکملت لکم دینکم الایہ اور امام احمد حنبل نے کہ اہلسنت کا امام ہے [illegible]
کہ جسوقت یہہ آیت نازل ہوئی تو رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ الحمد لله علی اکمال الدین و اتمام النعمۃ و رضاء برسالتی و ولایۃ علی من بعدی ہے
شکر واسطے خدا کے اوپر کامل کرنے دین کے اور تمام کرنے نعمت کے اور راضی ہونے اوسکے ساتہہ پیغمبری میری کے اور خلافت علی کی بعد میرے
یہہ دونون محدث اہلسنت کے ہین جنہوں نے یہہ روایت بیان کی ہے اور ابن مردویہ کہ جو محدث اہلسنت کا ہے وہ اپنی کتاب مناقب مین اور ابو القاسم حسکانی
سے روایت کی تاریخ نے تفسیر مین کہ الله اکبر علی اکمال الدین و اتمام النعمۃ و رضاء برسالتی و ولایۃ علی بن ابیطالب من بعدی ان دونون روایتون مین کچہہ فرق نہین مگر
پچھلی روایت مین الحمد لله کی جگہ الله اکبر ہے اور بعد اوسکے روایت کرتے ہین کہ اسکے بعد رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال
من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ یعنی جو شخص کہ تہا مین مولا اوسکا پس علی مولا اوسکا ہے اے خدا دوست
رکہہ تو اوس شخص کو کہ دوست رکہی علی کو اور دشمن رکہہ تو اوس شخص کو کہ دشمن رکہی علی کو اور مدد کر تو اوس شخص کی جو کہ مدد کرے
علی کی اور ترک نصرت کر تو اوسکی جو کہ ترک نصرت کرے علی کی اور لکہا ہی کہ بعد اسکے ملاقات کی علی سے عمر بن خطاب نے اور کہا کہ اے علی
ہوگیا تو مولا میرا اور تمام مومن مردونکا اور مومنہ عورتونکا اور مفصل بیان اسکا انشاء الله آیہ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من
ربک کی تفسیر مین آئیگا اور جاننا چاہیے کہ کامل کرنا دین کا امر خفیف اور ادنے سے نہین ہوتا ہی جیسے کہ اہلسنت کہتے ہین کہ مردار اور خون
وغیرہ کے حرام کرنے سے دین کامل ہوگیا بلکہ وہ امر عظیم اور عالی مرتبہ ہے کہ جس سے دین کامل ہوا اور وہ نہین ہے مگر خلافت اور نیابت رسول
کہ جسپر اجرائے احکام دین موقوف ہے کہ جیسے امت محتاج ہی پیغمبر کیطرف ہر حکم مین ایسیہی اوسکی جانشین کیطرف محتاج ہے بہلا یہہ زیادہ

امر ایسے یا حرام ہونا مردار اور خون وغیرہ کا جو کہ آیت مین بیان ہوا ہے کہ جسکا حال دوسری جگہہ سے بہی معلوم ہو سکتا ہی اور اگر ہم اوسے کہتے ہین کہ ہم اب الیوم اکملت حرمت میتہ اور خون کی آیت کے بعد آئی ہی تو یہہ جملہ معترضہ تو قرآن مین بہت ہین کہ ایک جگہہ کی آیت دوسری جگہہ ڈالدی ہے اور اب ہم اس آیت کے حکم سے سوال کرتے ہین کہ خلافت دین مین داخل ہے یا نہین داخل ہے اگر داخل ہے تو بتلاؤ کہ کسکو رسولخدا نے خلیفہ کیا ہی تاکہ دین کامل ہوا اور اگر رسولخدا نے کسیکو اپنا خلیفہ نہین کیا ہے اور خلافت دین مین داخل نہین ہے تو معلوم ہین ناقص رہا اگر اصول مین داخل ہی تو دین باعتبار اصول کی ناقص رہا اور اگر فروع دین مین داخل ہے تو دین باعتبار فروع کے ناقص رہا اور خدا تعالے فرماتا ہی کہ دین کو مینے کامل کر دیا ہی اور اگر خلافت دین مین داخل نہین ہے تو لوگون نے بعد پیغمبر خدا کی ابوبکر کو خلافت دینی کسواسطے خلیفہ کیا پس معلوم ہوا کہ یہہ خلافت خلافت نبوت نہین ہے بلکہ سلطنت اور ریاست ہی سلاطین دنیا کی سی اور حق یہہ ہے کہ اگر خلافت نبوت ہوتی تو نبی خود خلیفہ اپنا اوسکو کرتا اور اگر چند آدمیون نے متفق ہوکر کہا کہ ہمنے اوسکو فلان شخص کا خلیفہ کیا ہی تو بدون منظور کرنے اوس شخص کے وہ کیونکر خلیفہ اوسکا ہو جائیگا اور اگر یہی ہے کہ چند آدمی جسکو چاہین خلیفہ کر دین تو ایسی خلافت تو اب بہی ہو سکتی ہے اور کچہہ قدر اور منزلت خلافت کی نہوئی اور اگر یہہ خلافت دنیا کی ہو رہی ہے تہی تو دنیا کو واسطے ایسی سختی کیا کرنی چاہئے تہی کہ جسکے واسطے فاطمہ زہرا کا گہر جلانیکو آگ اور لکڑیان لیگئے چنانچہ استیعاب وغیرہ مین لکہا ہی کہ زبیر کو فاطمہ کے گہر مین گہسیٹ کر لائے اور سعد عبادہ کی بیعزتی کی اور اب خدا تعالے پہلے ہی کی متعلقات میت سے پہر شروع کرتا ہی اور انکے درمیان مین آیہ الیوم یئس الذین اور آیہ الیوم اکملت لکم دینکم یہہ دونون آیتین جملہ معترضہ ہین کہ یہان سے اونکو کچہہ تعلق نہین ہے وقت جمع کرنے قرآن کے دوسری جگہہ کی آیت یہان لاکر رکہدی ہے اور اون حرام چیزون مین سے جو کہ مذکور ہوئے ہین بعضی وقتون مین انکو خدا تعالے مباح کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ فمن اضطر پس جو شخص کہ ناچار اور بے اختیار ہو جاوے فی مخمصۃ یعنی بہوک کے کہ بغیر کہائے نہ رہ سکتا ہو اور سوا حرام چیزون کی اور کچہہ موجود نہو اور ارادہ کہانیکا کرے تو غیر متجانف لاثم یعنی نہ رغبت کرنیوالا ہو واسطے گناہ کے یعنے لذت کیواسطے نکہائے اور سد رمق سے زیادہ نکہائے بلکہ ایسی حالت مین اسقدر قلیل کہائے کہ مر نجائے بچا رہے پس اگر اسقدر تہوڑا سا کہائے تو فان اللہ غفور پس تحقیق خدا بخشنے والا ہی گناہ کا ہی رحیم مہربان ہی کہ اسقدر کہانیکی اجازت دی ہی کہتے ہین کہ ایک مرد صالح اور متقی کہ فقیر اور محتاج تہا اور اپنی مفلسی کو پوشیدہ کر رکہتا تہا اور حال اپنا ایسا ظاہر کیا تہا کہ جسکو کوئی دیکہتا وہ اوسکو تونگر جانتا ہی اور اپنے محتاج ہونیکا کسیکے روبرو ذکر نہین کرتا تہا اور اوسکا ایک ہمسایہ تہا کہ وہ تونگر اور مالدار تہا اور اوس ہمسایہ کے ایک بیٹا تہا اور اوسکو وہ نہایت دوست رکہتا تہا اکثر وہ لڑکا اوس ہمسایہ مفلس کے گہر مین گیا دیکہا کہ اونہون نے ہنڈیان چولہے پر اوتاری ہین اور اوسمین سے اونہون نے گوشت نکالکر کہایا اور اوس لڑکیکو ندیا وہ لڑکا روتا ہوا اپنے گہر کو گیا اور اپنے باپ سے اوسکا سب حال بیان کیا اور ہر چند اوسکے والدین اوسکی روبرو طرح طرح کے کہانے رکہتے تہے لیکن اوسکی تسلی نہین ہوتی تہی اور بار بار یہی کہتا تہا کہ مین تو وہی کہانا ہمسایہ کے گہر کا کہاؤنگا یہہ بات سنکر باپ اوسکا پریشان ہوا اور ہمسایہ کو بلاکر کہا کہ کیونکر روا ہو کہ تجہسے ہمکو آزار پہونچے اور تمام قصہ بیان کیا وہ ہمسایہ فقیر تہوڑی دیر تو خاموش رہا اور بعد اوسکے اوسنے سر کو اوٹہایا اور کہا کہ ہمین ایک راز ہے اور اب ضرورت ہوئی کہ مین اوسکو ظاہر کرون کہ وہ کہانا جو ہمنے بچایا اور لڑکے کو ندیا سبب اوسکا یہہ ہے کہ وہ کہانا ہمپر حلال تہا اور تمپر اور تمہاری اولاد پر حرام ہی اوسنے سنکر کہا کہ سبحان اللہ ایک چیز ایک شخص پر حلال ہو اور دوسرے شخص پر حرام ہو یہہ کیونکر ہو سکتا ہی مرد فقیر نے یہہ آیت تلاوت فرمائی کہ فمن اضطر فی مخمصۃ الآیہ اور کہا کہ وہ مردار تہا ہمکو تو ناچاری کی جہت سے حلال تہا اور تمپر تونگری کی جہت سے حرام تہا اوس مرد تونگر نے دل تنگ ہو کر کہا کہ کیونکر جائز ہو کہ تو میرے ہمسایہ مین اسطرح سے پریشان اور نادار ہو اور مین تیرے حال سے بالکل بیخبر رہتا ہون اور قسم کہائی کہ تو میرے گہر سے باہر نجا یہانتک کہ مین اپنا آدہا مال تجہکو ہبہ کر دون پس تمام مال اپنا جمع کرکے آدہا مال اوسمین سے اوسکو دیدیا جسوقت وہ تونگر مرا تو بعضی لوگون نے اوسکو خواب مین دیکہا کہ بہت خوش و خرم ہے اوس سے پوچہا کہ خدا نے تیرے ساتہہ کیا کیا کہا

کرینگی جو اپنے ہمسایہ سے سلوک نیک کیا تہا اوسکو عوض مین خدا تعالے نے مجہکو اعلے علیین مین پہونچایا جو کہ مقام صالحین کا ہی اور کہتے ہین کہ عدی بن حاتم نے رسول خدا صلعم سے عرض کی کہ یا رسول خدا ہم بعض مرتبہ ایسی جگہہ پر ہوتے ہین کہ وہان سگ صحرائی جانورون کا شکار کرتے ہین اور ہم اگر کسی شکار کو زندہ پاتے ہین تو اوسکو ذبح کرتے ہین اور بعضے جانور ایسے ہوتی ہین کہ جبتک ہم اونکے پاس پہونچین کتے اونکو مار ڈالتے ہین اور خدا تعالے نے فرمایا ہی کہ مردار حرام ہے ہمین کیا کرنا چاہئے پس یہہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہی خدا یَسْئَلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ سوال کرتے ہین تجہسے اے محمد صلعم کیا حلال کیا گیا ہی واسطے اونکے کہانا نہین سے قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ کہہ تو کہ حلال کی گئی ہین واسطے تمہارے پاکیزہ جانور کہ ذبح کئی جائین خدا کے نام پر موافق شرع کے وَمَا عَلَّمْتُمْ اور حلال کیا گیا ہی شکار اوسکا کہ تعلیم کیا ہی تمنے اوسکو مِّنَ الْجَوَارِحِ کتون شکاری سے مُكَلِّبِيْنَ جسوقت کہ ادب دینے والے ہو تم اونکو تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ سکہلاتے ہو تم اونکو اوس چیز مین سے کہ سکہلایا اونکو خدا نے یعنی وہ کتے شکاری ادب پائے ہی تمنے اونکو اور تعلیم کیا ہی اسطرح سے کہ اونکو بسم اللہ کہکر شکار پر چہوڑ دو اور راستہ مین بعد چہوڑنے کے تم اونکو بلاؤ تو وہ شکار کو چہوڑ کر تمہارے پاس چلے آئین اسطرح سے کتے کا شکار کیا ہوا جانور اگر اون کتے کے مارنے سے مر جائے تو اوسکو کہاؤ کہ وہ حلال ہے اور اگر زندہ پاؤ تو اوسکو ذبح کر کے کہاؤ اور مراد یہان جوارح مکلبین سے کتے ہین چنانچہ دلالت کرتا ہی اوسپر لفظ مکلبین کا اور سوائے سگان شکاری کے اور جانور مراد نہین ہین بلکہ کتے ہی اوس سے مراد ہین گو جوارح سب جانوران شکاری کو کہتے ہین اسواسطے کہ ادب اور تعلیم سے کتے ہی درست ہوتے ہین کہ جسوقت بہیجو تو چلے جائین اور بلاؤ تو چلے آئین اور سوائے اونکے اور کوئی جانور ایسا شکاری نہین ہے پس سوائے کتے کے اگر کسی اور جانور شکاری کے شکار کرنے سے شکار مر جائیگا تو کہانا اوسکا درست نہین ہے چنانچہ حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ سگ شکاری کا شکار کیا ہوا جانور اگر مر جائے اوسکے مارنے سے تو وہ حلال ہے اور باز او عقاب او چیتے وغیرہ کا مارا ہوا حلال نہین ہے اور مکلبین حال واقع ہوا ہے اور ابن مسعود نے اوسکو مخفف پڑہا ہی اور مشہور تشدید کے ساتہہ ہے باب تفعیل سے اور سگ کے شکاری ہونیکے معنی مین خدا تعالے فرماتا ہی فَكُلُوْا پس کہاؤ تم پاک اور حلال جانکر مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ اوس مین سے کہ تہام رکہا ہی اور نگاہ رکہا ہی اون کتون نے اوپر تمہارے یعنی تمہارے واسطے جو کتون نے شکار کو تہام رکہا ہی اور خود نہین کہا لیا ہی تو اوسکو تم کہاؤ اگرچہ اونہون نے مار ڈالا ہو وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اور ذکر کرو تم نام خدا کو اوپر اوسکے یعنی جسوقت کتے کو شکار پر چہوڑو تو خدا کا نام لیکر چہوڑو جسطرح سے کہ وقت ذبح کے خدا کا نام لیتے ہو اور اگر وقت چہوڑنے کتے کے خدا کا نام نہ لوگے تو اوسکا مارا ہوا حلال نہوگا اور ایسے ہی مسلمان آدمی کتے کو شکار پر چہوڑے اور اگر کافر چہوڑیگا تو اوس صورت مین بہی اوس کتے کا مارا ہوا حلال نہوگا وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو تم خدا سے حرام کے کہانے مین اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ تحقیق کہ خدا جلد لینے والا حساب کا ہی حلال او حرام سے سوال کریگا اَلْيَوْمَ آج کے دن یعنی جس روز کہ یہہ آیت نازل ہوئی ہے اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ حلال کئے گئے ہین واسطے تمہارے پاکیزہ کہانے کہ شرع نے جنکو حلال کیا ہی وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اور کہانا اون لوگون کا کہ دئے گئے ہین کتاب یعنی یہود اور نصاریٰ کا کہانا حِلٌّ لَّكُمْ حلال ہی واسطے تمہارے ہی مسلمانو وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ اور کہانا تمہارا حلال ہے واسطے اونکے یعنی واسطے اون اہل کتاب کے مراد اہل کتاب کے کہانے سے یہان سوائے گوشت خنزیر اونکی چربی اور سوائے ذبح کئے اونکے ہاتہ کے جانور کے ہے اور دلالت کرتی ہین اسپر روایتین اہل بیت علیہم السلام کی اور حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام نے فرمایا ہی مراد طعام سے غلات اور میوہ جات ہین اور مراد غلات اور میوجات سے اس جگہہ غلات اور میوہ جات نہین ہین اور نہ اونکے ہاتہون کے پختہ کئے ہوئے مراد ہین بلکہ خشک اور غیر پختہ مراد ہین گو امام علیہ السلام نے مطلق فرمایا ہے کہ اس صورت مین تخصیص کرنی غلات اور میوجات کی کیا تہی اور کسواسطے طعام کی تفسیر مین غلات اور میوجات فرمایا بلکہ چاہئے کہ ہر کہانا اونکا مراد ہو اور لغت مین طعام یعنی گندم بہی آیا ہی سو اسواسطے مراد طعام سے غلات وغیرہ ہونگے اور کہانا اور طعام مطلق اہل کتاب کا مراد نہین ہو سکتا ہو اسواسطے کہ اگر مطلق کہانا مراد ہو تو چاہئے کہ خوک اور مردار کہ مخصوص اونکا کہانا ہی یہہ بہی حلال ہو جائے اور اگر مستثنےٰ ہے شرع سے تو ایسے ہی ترچیز اونکے ہاتہون کے چہوئی ہوئی بہی شرع سے مستثنےٰ ہے کہ اوسکے واسطے بہی خدا تعالے فرماتا ہی انما المشرکون نجس اور ظاہر ہی آیت کا دلالت کرتا ہے مشرکین کے نجس ہونے پر اور اکثر

اہل کتاب کے مشرکین ہونے مین کچھہ شبہہ نہین ہے لیکن جسوقت کہ روایات مختلفہ طہارت و نجاست کی اونکی وارد ہوئی تحقیق اسی امر کا تقاضا کرتی ہے کہ اونکو
نجس جاننا چاہیے خصوصا جسوقت کہ آیت قرآن شریف کے معاضد اور قوت بخشنے والی نجاست کی روایتونکی ہو اور احادیث مین اونکی طعام کی تفسیر جو
حبوب منقول ہوئی ہین تو یہہ بہی نجاست ہی کے روایتون کی تائید کرتا ہے اور یہہ سب روایتین احاد مین سے ہین پس ہم یقینی امر کو ترک کرکے
جو کہ قرآن مین ہے کہ مشرکین نجس ہین ان احاد روایتون پر اور ظنیات پر عمل کرین یہہ کیونکر صحیح ہو سکتا ہے پس ہمکو چاہیے کہ طہارت کی روایتونکی تاویل
کرین یا اونکو ترک کرین اور روایتین نجاست کے موافق ہین کلام خدا کے چنانچہ فرماتا ہے انما المشرکون نجس پہر ہمکو کون ضرورت ہے کہ قرآن شریف کی
موافقت کو ترک کرکے اوسکی مخالفت پر عمل کرین اور امام علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اگر ہمارے کلام مین اختلاف دیکہو تو اوسکو کلام خدا کے
مطابق کرو جو روایت کہ کلام خدا کے موافق ہے اوسپر عمل کرو اور اوسکی مخالف کو ترک کرو پس اسصورت مین لازم ہوا ہمکو
عمل کرنا نجاست کی روایتون پر اور ترک کرنا طہارت کی روایتون کے عمل کا اور قاعدہ کلیہ یہہ ہے کہ جو کوئی کہ شہادتین کا قایل ہو اور ناصبی
اور خارجی وہ نہو اور نہ غلات اور مفوضہ مین سے ہو تو سئور اوسکا پاک ہے اور سوا اسکے سب کا سئور نجس ہے اور خصوصیت اہل کتاب کی خشک
کہانیکے ذکر کی اور بت پرستون کے کہانیکے نہ ذکر کرینگے باوجودیکہ وہ بہی نجاست مین شامل اونکے ہین اسطرح سے بیان کرتے ہین کہ
مسلمان اوس زمانہ مین بسبب قرابت اور ہم قوم ہونیکے مشرکون مین مخلوط رہتے تہے اور اونسے ہم پیالہ اور ہم نوالہ تہے اور اہل کتاب سے
بسبب اجنبیت کے پرہیز کرتے تہے دیکہو اس ملک مین کہ مسلمان ہندو لوگونسے بسبب مخلوط رہنے باہم کے پرہیز نہین کرتے ہین اور کہانا
اونکا کہاتے ہین اور نصرانیون کے کہانون سے اجتناب اور پرہیز کرتے ہین بسبب اونکی اجنبی اور غیر ہونیکی باوجودیکہ کہانا نصرانیون کا اون پرہیز
کرنیوالون کی اکثر کے مذہب مین طاہر ہے ایسا ہی حال اوس زمانہ کے مسلمانون کا تہا کہ مشرکین کے کہانیسے باوجود نجس ہونیکے پرہیز نہین کرتے
تہے اور اہل کتاب جو غلہ باہر سے مدینہ مین لا کر فروخت کرتے تہے اوسکے ہاتہہ کے غلہ کو نجس جانتے تہے اور اونکے ہاتہہ اپنے غلہ کا فروخت
کرنا بہی مذموم جانتے تہے اسواسطے خدا تعالی نے فرمایا کہ اہل کتاب کے طعام خشک کے کہانیکا کہ وہ غلہ ہے کچہہ مضایقہ نہین ہے اور
ایسی ہی اونکے ہاتہون کے ذبح کئے ہوئیکا حال ہے اوسکو بہی کہانا نچاہیے کہ صحیح مذہب یہی ہے اور امام علیہ السلام نے فرمایا ہے
کہ نہ کہاؤ ذبح کیا ہوا یہود اور نصاری کا اور نہ کہاؤ تم اونکے برتنون مین یہہ اسواسطے فرمایا ہے کہ اکثر اونکے ظروف مین گوشت خنزیر کا اور مردار
اور شراب کہی جاتی ہین اگر اونمین کہانے تو تو اونکو پاک کرکے کہانے اور نصرانیون کے نزدیک جانور کا ذبح کرکے کہانا واجب نہین ہے
بلکہ بدون ذبح کئے ہوئے کو کہاتے ہین اور یہہ حدیث مین جو آیا ہے کہ جسوقت تم اہل کتاب کے پاس وقت ذبح کے حاضر ہو اور سنو تم کہ وہ خدا کا
نام وقت ذبح کے لیتا ہے تو اوسمین سے کہاؤ تو جایز ہے یہہ روایت متروک العمل ہے اور سوا اسکے جسوقت اونکے نزدیک خدا کے نام پر ذبح کرکے
کہانا شرط نہین ہے تو وہ خدا کا نام لیکر کیون ذبح کرینگے پس بعضے آدمی جو اونکے ذبح کئے ہوئے کو بدون شرط استماع نام خدا کے حلال جانتے
ہین وہ اگر اونکے ہاتہہ کے مردار گوشت کو بہی کہالیوین تو کچہہ مضایقہ نہین ہے اونکے نزدیک وَالْمُحْصَنٰتُ اور حلال کی گئی ہین واسطے
تمہارے پارسا عورتین مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ مومن عورتون مین سے خواہ آزاد ہون وہ عورتین خواہ لونڈیان وَالْمُحْصَنٰتُ اور حلال ہین پارسا
اور عفیفہ عورتین مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ اون لوگون مین سے کہ دئے گئے ہین وہ کتاب مِنْ قَبْلِکُمْ پہلے تمسے کہ وہ یہود اور نصاری ہین یعنی
جو عورتین کہ پہلے دین یہود یا نصاری پر تہین اور بعد اوسکے ایمان لائے ہین یا یہہ کہ پہلے دین پر ہین اور جزیہ دیتے ہین اور یا یہہ کہ مراد اسسے نکاح
متعہ ہے یہہ عورتین حلال ہین اِذَآ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ جسوقت دو تم اونکو اجورہ اونکا کہ وہ مہر اونکا ہے اور دینا اجورہ کا دلالت کرتا ہے
اس امر پر کہ مراد اوس سے نکاح متعہ ہے اور نکاح دایمی مین اوسیوقت مہر دینا واجب نہین ہے اگر زوجہ طلب کرنے پر مہر ادا نکرے بلکہ اوسکے واسطے
مہلت ہے اور اگر مراد اوس سے نکاح دایمی ہو تو دینا مہر کا بر سبیل اولویت و فضیلت ہوگا مجامعت سے پہلے نہ بر سبیل وجوب لیکن مذہب اکثر علما کا یہہ ہے

کہ زن یہودیہ اور نصرانیہ سے نکاح دوامی جائز نہیں ہے اور نکاح متعہ جائز ہے اور فرماتا ہے خدا کہ یہہ عورتیں تمہارے حلال ہیں مُحْصِنِیْنَ غَیْرَ مُسٰفِحِیْنَ جسو
کہ عفت اختیار کرنیوالے ہو تم نہ زنا کرنیوالے وَلَا مُتَّخِذِیْٓ اَخْدَانٍ اور نہ پکڑنیوالے یار پنہانی یعنی اون عورتوں سے زنا مت کرو بلکہ مہر مقرر کرو اور عقد
نکاح کرکے مجامعت کرو اور یہی عورتونکو حکم ہے کہ وہ یار پنہانی اختیار نکریں اور رکہتے ہیں کہ پہلے عرب میں یہہ دستور تہا کہ اگر کوئی کسی عورت کو
دوست رکہتا تہا اور اوس سے آشنائی ہوجاتی تہی تو اوسکو بمنزلہ نکاح کے جانتا تہا خدا تعالےٰ نے یہہ آیت نازل کی اس فعل سے اونکو منع کیا اور
فرمایا کہ عورتوں سے نکاح کرکے فائدہ اوٹہاؤ نہ زنا کرو اور پوشیدہ آشنائی کرکے وَمَنْ یَّکْفُرْ بِالْاِیْمَانِ اور جو شخص کہ کفر کرے ساتہہ ایمان کے یعنی جس چیز کا کہ ایمان
واجب ہے جیسے کہ اصول اور فروع دین کے اون میں سے کسیکا انکار کرے اور یا کسی حلال یا حرام کا انکار کرے یا ترک کرے بدون عذر شرعی کے کسی واجب کو مثل نماز وغیرہ
کے تو فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ پس تحقیق باطل اور نابود ہو جائیگا عمل اوسکا وَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ اور وہ بیچ آخرت کے نقصان اوٹہانیوالوں سے ہے بسبب
ترک کرنے اعمال نیک کے اور انکار کرنے اصول یا فروع ایمان کے ثواب سے محروم رہکر دوزخ میں جلا کریگا اور حضرت صادق علیہ السلام اسکی تفسیر میں فرماتا
ہے کہ جس عمل کا اقرار کیا ہو اوسکو ترک کرے جیسے کہ نماز کہ بغیر عذر اوسکو چہوڑ دیگا وہ شخص کہ دیہہ ایمان اور دوسری حدیث میں ہے کہ فرمایا حضرت صادق
نے کہ ادنیٰ اوس امر کا کہ جس سے آدمی اسلام سے نکل جاتا ہے وہ یہہ ہے کہ خلاف حق کے کوئی رای ایجاد کرے اور اوسکو عمل میں لاوے اور فرمایا کہ جس نے کفر بالایمان کیا
وہ شخص ہے کہ جس چیز کا خدا نے حکم کیا ہے اوسکو عمل میں نہ لاوے اور اوس سے راضی نہو اور اب خدا تعالےٰ وضو کی کیفیت کو بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا
کہ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو خدا اور پیغمبر پر اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ جسوقت کہ کہڑے ہو تم طرف نماز کے اور حضرت باقر

کیفیت وضو

اور حضرت صادق علیہما السلام کی روایتوں میں وارد ہوا ہے کہ جسوقت اوٹہو تم خواب سے پس حاصل اوسکا یہہ ہے کہ جسوقت ارادہ کرو تم نماز پڑہنے کا
خواب سے اوٹہکر اور بعضے کہا ہے کہ مراد اس سے علی العموم ہے کہ جسوقت ارادہ کرو تم نماز پڑہنیکا اور وضو نہ رکہتے ہو تو فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ پس دہوؤ تم مونہہ
اپنے کو پیشانی کی بالوں کی انتہا سے ٹہوڑی کے تک طول میں اور جو کچہہ کہ انگوٹہے اور بیچ کی انگلی کے درمیان آوے عرض میں اور پیشانی سے شروع
کرو اور ٹہوڑی پر تمام کرو اور عکس اسکا جائز نہیں ہے وَاَیْدِیَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ اور دہوؤ تم ہاتہوں اپنے کو کہنیوں تک کہنیوں سے شروع کرو اور
ہاتہوں کی انگلیوں کے سروں پر تمام کرو اور یہہ جو خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ کہنیوں تک ہاتہوں کو دہوؤ یہہ حد ہاتہوں کے بیان کی ہے کہ یہاں تک
دہوؤ اور اس سے یہہ لازم نہیں آتا ہے کہ انگلیوں سے شروع کرو اور کہنیوں پر تمام کرو بلکہ یہہ جانیگے اوسیطرح جیسے کہ جو دستور دہونیکا ہے کہ پانی اوپر سے
نیچے کو جاری ہوتا ہے نہ کہ پانی نیچے سے اوپر کو لیجائیں اور ہاتہہ جو بند دست تک بہی بولا جاتا ہے اور کہنیوں تک شانوں تک بہی اوسے
خدا تعالےٰ نے بیان کیا کہ کہنیوں تک دہوؤ اور یہہ کہاں فرمایا ہے کہ انگلیوں سے شروع کرکے کہنیوں پر تمام کرو بلکہ ہاتہوں کے حد بیان کی ہے
کہ کہنیوں تک دہوؤ اور اگر خدا تعالےٰ فرماتا کہ تم ہاتہوں کو شانوں تک دہوؤ یا فرماتا کہ پاؤں کو گہٹنوں تک دہوؤ تو یہہ صورتیں نیچے سے اوپر کو
لیجانیکی اصل یہہ ہے کہ اکثر آدمی اہلبیت علیہم السلام کی پیروی سے جو منحرف ہیں قیاس ہی اپنی رای سے خلاف عقل اور نقل جو کچہہ چاہتے ہیں اختیار کرتے ہیں
وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ اور مسح کرو تم ساتہہ سروں اپنے کے آگے کیطرف میں اور باء جو برؤسکم پر آئی ہے یہہ دلالت کرتی ہے اس امر پر کہ بعضے سر کا مسح
کرنا چاہئے نہ کل سر کا وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَیْنِ اور مسح کرو تم پاؤں اپنے کو ٹخنوں تک کہ پاؤں کی انگلیوں سے مسح کرتے ہوئے ٹخنوں تک جاؤ
اور اسکا عکس بہی جائز ہے اور روایات اہلبیت علیہم السلام اور اقوال اکثر صحابہ معتبرین مثل ابن عباس و انس بن مالک وغیرہ سے ثابت ہوتا ہے
کہ یہہ آیت مسح پا پر دلالت کرتی ہے نہ غسل پا پر چنانچہ تفسیر کبیر میں لکہا ہے کہ اختلف الناس فی مسح الرجلین فی غسلهما فنقل القفال فی تفسیره عن ابن
عباس و انس بن مالک و عکرمة و الشعبی و ابی جعفر محمد بن علی الباقر ان الواجب فیهما المسح و هو مذهب الامامیة من الشیعة و کذا قال محی السنة شمس الدین البغوی
فی معالم التنزیل یعنی اختلاف کیا ہے آدمیوں نے بیچ مسح دونوں پاؤں کے اور بیچ دہونے اونکے پس نقل کی ہے قفال نے بیچ تفسیر اپنی کے ابن عباس
اور انس بن مالک اور عکرمہ اور شعبی اور ابو جعفر محمد بن علی باقر سے کہ تحقیق واجب بیچ اون دونو پاؤں کے مسح ہے اور وہ مذہب امامیہ کا

ہے شیعوں نہیں ہے اور ایسا ہی لکھا ہے محی السنۃ شمس الدین نے بیچ تفسیر اپنی معالم التنزیل کے اور ابن حجر نے شرح بخاری میں لکھا ہے کہ غسل پا میں اختلاف کیا
ہے علی اور ابن عباس اور انس بن مالک نے کہ وہ مسح پا کے قایل ہیں اور عینی شارح بخاری نے ساتھ صحیح تعین مسح پا کی اپنی شرح میں لکھی ہیں پس
جس صورت میں کہ علی مسح پا کے قایل ہوں تو بموجب حدیث علی مع الحق والحق مع علی کی پیروی اونکی چاہیے اور صحابہ کی جو کہ جاہل تھے اور تاریخ الخلفا
میں لکھا ہے کہ فرمایا حضرت علی نے کہ قسم ہے خدا کی میں ہر آیت کو جانتا ہوں کس چیز میں نازل ہوئی ہے اور کس شخص پر نازل ہوئی ہے اور اوسی کتاب
میں ہے کہ فرمایا علی نے کہ سوال کرو تم مجھسے کتاب خدا سے پس تحقیق کہ نہیں ہے کوئی آیت مگر یہہ کہ جانتا ہوں میں کہ رات کو نازل ہوئی ہے یا دن کو
نازل ہوئی ہے اور زمین نرم پر نازل ہوئی ہے یا پہاڑ پر نازل ہوئی ہے پس جو شخص کہ ایسا خبردار ہو قرآن کا ہوں اوسکی تقلید چاہیے یا ان
لوگوں کی کہ جو بیخبر ہیں قرآن کے مضامین سے اور قطع نظر ان سب سے کسی ہندو یا نصرانی عربیدان کو یہہ آیت دو اور اوس سے پوچھو کہ تو مضمون
سے بیان کر کہ اس آیت سے مسح پاونکا ثابت ہوتا ہے یا دہونا پاونکا اور مذہب علماء اہلسنت کا یہہ ہے کہ ظاہر قرآن پر عمل کرنا چاہیے اور صاحب تحفے
مسئلے کو ذکر میں لکھتے ہیں کہ قرآن کی تفسیر کو خلاف نظم قرآن کے گو صحابی ہی روایت کرے مقبول نہیں ہے لیکن تعجب ہے کہ اس مقام میں ظاہر پر عمل نہ کیا
اور موافق نظم قرآن کے نہ کہا بلکہ سراسر تحریف نظم قرآن میں کی ہے کہ قریب کو چھوڑ کر طرف بعید کے جاتے ہیں اور بموقع عطف کرتے ہیں پیروی خلیفہ ثانی کی جو چنانچہ تفصیلی
طرف اسکی اشارہ ہو چکا ہے اور ایسی ہی تحریف نماز میں ہاتھونکا بستہ رکھنا بجائے خلیفہ ثانی کا ہے اور اگر عطف ارجلکم کا رؤس پر ہوا اور مجرور ہو تو ظاہر ہے کہ بیان مسح پا کا
اور اگر ارجل منصوب ہے جیسے کہ ابن عامر اور یعقوب اور کسائی اور حفص کہتے ہیں تو بھی مسح ثابت ہوتا ہے کہ اس صورت میں عطف ارجل کا بروسکم کے محل پر ہوگا کہ
وہ محل مفعول کا ہے اور حالت نصب میں ارجل کا عطف وجوہ پر کرنا بالکل باطل ہے کہ قریب کو چھوڑ کر بدون حجت اور دلیل کے طرف بعید کی جاتے ہیں اور وجہہ کہ
اختلاف مسح اور غسل پا میں درمیان علماء اہلسنت اور امامیہ کے ہے وہ بتفصیل مجمع البیان میں مذکور ہے اور بعد اسکے غسل اور تیمم کو بیان کرتا ہے چنانچہ
فرماتا ہے کہ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا اور اگر ہو تم جنابت سے کہ تمکو احتلام ہوا ہو یا عورت سے مجامعت کی ہو تو فَاطَّهَّرُوْا پس پاک ہو جاو تم یعنی غسل
کرو تم جسطرح سے کہ کیفیت اوسکی فقہ کی کتابوں میں مذکور ہے وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰى اور اگر ہو تم بیمار کہ پانیکا استعمال تمکو ضرر کرتا ہو اَوْ عَلٰى سَفَرٍ
یا اوپر سفر کے ہو یعنی تم سفر میں ہو اور پانی تمکو دستیاب نہ ہوتا ہو اور احتیاج پانی کی رکھتے ہو اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ یا آوے کوئی تم میں سے مِّنَ
الْغَآئِطِ جاے ضرور میں سے پاپخانہ پہر کے یا پیشاب کر کے یعنے جو کوئی تم میں سے پاپخانہ پہرے یا پیشاب کرے اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ یا مس کیا ہو تم
تنے عورتونکو کہ مجامعت کی ہو تمنے یعنی فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً پس نہ پاو تم پانی کو ان سب صورتوں میں وضو کے واسطے نہ غسل کے واسطے کہ یا تو
اصل میں پانی ہی نہ ملتا ہو اور یا یہہ کہ کوئی امر مانع ہو پانی کے ہاتھ آنے کا اور یا یہہ کہ پانی تو ملتا ہے لیکن استعمال اوسکا نہیں کر سکتے ہو تو اس
صورت میں فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا پس تیمم کرو تم خاک پاک سے یعنی دونوں ہاتھ اپنے خاک پر مارو فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ پس مسح کرو تم ساتھ
مونہوں اپنے کی کہ تمام پیشانی پر مسح کرو تم وَاَيْدِيْكُمْ اور ساتھ ہاتھوں اپنے کے مِّنْهُ اوس خاک سے کہ پہلے کف دست چپ سے پشت دست راست
پر مسح کرو بند دست سے انگلیوں کے سروں تک اور بعد اوسکے کف دست راست سے اوسیطرح پشت دست چپ پر مسح کرو اور مشہور وضو کے
بدلے ایکضرب ہے کہ اوسی ایکضرب سے پیشانی اور ہاتھوں کے پشتوں کو مسح کرو اور غسل کے بدلے دو ضرب ہے مشہور میں ایک ضرب
پیشانی کیواسطے اور دوسری ضرب ہاتھوں کیواسطے اور بعضے علماء وضو کے بدلے بھی تیمم میں دو ضرب کہتے ہیں اور بعضے غسل کے بدلے ایک ضرب
کہتے ہیں جیسے کہ وضو کے بدلے ایکضرب ہے اور احوط اس صورت میں یہہ ہے کہ وضو کے اور غسل کے دونوں کے بدلے دو تیمم کرے ایک ضربی
بھی اور دو ضربی بھی اگرچہ موافق مشہور کے وضو کے بدلے ایک ضرب اور غسل کے بدلے دو ضرب کافی ہیں اور باء جو کہ تبعیض کی دلالت کرتی ہے
بعض وجہ کے ہونے پر سو اسکے پیشانی کہ وہ بعض وجہ ہے مسح کیواسطے مقرر ہوئی ہے اور ایسے ہی بعضی ہاتھ اور جو اعضا کہ وضو میں دھونے چاہیے
ہیں اونکی ہی پر مسح کرنیکا حکم ہوا ہے اور وہ منہ اور دونو ہاتھ ہیں اور اگر پاؤں کا دھونا وضو میں شارع کی جانب سے منقول ہوتا تو پاوں کا بھی

اس آستین کو رہتا اور جسوقت مسح پاؤنکا اس آستین کو نہو تو معلوم ہوا کہ دہونا پاؤنکا وضو مین موافق حکم خدا کے نہین ہے اور خدا تعالے نے واسطے
پاک کرنے بندون کے وضو اور غسل اور تیمم کا حکم دیا ہی چنانچہ فرماتا ہے کہ مَا یُرِیْدُ اللّٰہُ نہین چاہتا ہی خدا وضو اور غسل اور تیمم کے فرض کرنے مین
لِیَجْعَلَ عَلَیْکُمْ مِّنْ حَرَجٍ تاکہ کرے اوپر تمہارے تنگی وَلٰکِنْ یُّرِیْدُ لِیُطَهِّرَکُمْ اور لیکن ارادہ کرتا ہے کہ پاک کرے تمکو نجاست حکمی سے پانی
کے وسیلہ سے اور خاک کے ذریعہ سے اور یا یہہ کہ گناہون سے پاک کرے تمکو وَلِیُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَیْکُمْ اور تاکہ تمام کرے نعمت اپنی کو اوپر تمہارے اپنا شکر جیسے کہ وہ تطہیر
کفارہ تمہارے گناہونکا ہو لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ تاکہ تم شکر کرو اوسکی نعمتونکا اور حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی وضو یا غسل کرے موافق حکم شرع کے
جو قطرہ کہ اوسکے بدن سے ٹپکتا ہے اوس سے خدا ایک فرشتہ پیدا کرتا ہی کہ وہ قیامت تک اوسکے واسطے استغفار کرتا ہے اور سلمان فارسی روایت کرتے ہین
کہ مینے جناب رسولخدا صلعم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ جو کوئی وضو واسطے نماز کے اچھی طرح کرے تو گناہ اوسکی ایسے جھڑتے ہین کہ جیسے درخت سے پتے
جھڑتے ہین اور فرمایا ہے جناب رسولخدا صلعم نے کہ جو کوئی وضو مین کلی کرے اور ناک مین پانی دیوے جو گناہ کہ اوسنے دہن اور بینی سے کیا ہی وہ گناہ
دور ہوجاتے گویا کہ وہ اوسیوقت اپنی مان کے شکم سے پیدا ہوا ہے اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ایک جماعت علمای یہود کی رسول خدا صلعم
کے پاس آئے اور پوچھا کہ اے محمد خبر دے تو ہمکو کیا سبب ہے کہ منی کے نکلنے سے تو غسل کرنا چاہئی اور گوہ اور پیشاب کے نکلنے سے غسل کرنا
چاہئے اور حال یہہ ہے کہ سب ناپاک ہین حضرت نے فرمایا کہ ہواسطے کہ جسوقت آدم نے اوس درخت مین سے کہایا تو وہ سب رگون اور
عضا مین منی ہوگیا جسوقت آدمی مجامعت کرتا ہی تو وہ پانی ہر بیخ مو سے باہر آتا ہی حقتعالے نے غسل کو اوسپر واجب کیا ہے تاکہ کفارہ
گناہ کا سب اعضا کی اور طہارت اوسکی ہووے اور شکر اوس نعمت کا کہ خدا تعالی نے اوسکے لئے شہوت نکلنے منی کے عطا فرمائی ہے بجالاوے
یہودیون نے سنکر کہا کہ سچ کہتا ہے تو لیکن یہہ بتلا کہ ثواب غسل جنابت کا کیا ہے فرمایا کہ جسوقت مومن نیت کرتا ہے غسل کی تو حقتعالی بہشت
مین ایک محل اوسکے واسطے تیار کرتا ہے اور کوئی مومن بندہ غسل نکرے مگر یہہ کہ حقتعالے اوسکی تعریف کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ اے فرشتو میرے
بندہ کو دیکہو کہ غسل کرتا ہے میری فرمانبرداری کی جہت سے کہ مین خداوند اوسکا ہون گواہ رہو کہ مینے اوسکو بخشا اور جو بال کہ اوسکے
بدن اور سر پر ہین موافق اونکے یعنی ہر بال کے عوض ہزار نیکیان مینے اوسکو بخشین اور ہزار برائیان اوسکی مینے مٹا دین اور ہزار درجے اوسکے
مینے بلند کئے یہودیون نے جسوقت یہہ سنا تو کہا کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمد الرسول اللہ اور فرماتا ہے کہ وَاذْکُرُوْا
نِعْمَةَ اللّٰہِ اور یاد کرو تم نعمت خدا کو جو کہ عَلَیْکُمْ اوپر تمہارے ہی کہ تمکو مسلمان کیا اور احکام شرع کے تمکو تعلیم کئے تاکہ تم شکر اوسکا کرو
وَمِیْثَاقَهُ الَّذِیْ وَاثَقَکُمْ بِهٖ اور یاد کرو تم پیمان اوسکے کو وہ پیمان کہ مضبوطی کی تہی تمنے ساتہہ اوسکے شب عقبہ رسول خدا سے یا وقت
سلام اپنے کے کہ ہم فرمانبرداری کرینگے اور فرمایا ہے حضرت باقر علیہ السلام نے کہ مراد اوس پیمان سے وہ ہی کہ جو اونکے واسطے حجۃ الوداع مین
بیان کیا تہا احرام کرنے محرمات کا اور کیفیت طہارت کی اور فرض کرنا ولایت کا علی کے اور سوا اسکے اور اوسکو خدا فرماتا ہے کہ یاد کرو تم اوس عہد کو
اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا کہ جسوقت کہا تہا تمنے کہ سنا ہمنے بات تیری کو اور فرمانبرداری کی ہمنے تیرے حکم کی وَاتَّقُوا اللّٰہَ اور ڈرو تم خدا سے
عہد کے توڑنے مین اور نعمت کے فراموش کرنے مین اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ تحقیق خدا عالم ہی ساتہہ سینہ کی باتون کے یعنی وہ پیمان
کہ جو تمنے کیا تہا کہ ہم تابعداری کرینگے خدا کی ہر چیز مین جو کہ ہمپر فرض کریگا اور اوسکو دیکہہ اور سنکر سب حال مین بجالاوینگے اور بعضے کہتے
ہین کہ وہ پیمان وہ ہے کہ جو بیعت رضوان مین زیر درخت واقع ہوا تہا اور سبنے کہا تہا کہ ہم نصرت پیغمبر کی کرینگے اور جہاد مین سے نہ بہاگینگے لیکن
پہر بہاگ گئے اور صحیح وہ ہی کہ جو حضرت باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ مراد اوس سے وہ عہد ہے کہ جو رسول خدا نے امیر المومنین کی خلافت کیواسطے لیا تہا اونہون
نے اوسکو توڑ ڈالا اور اب خدا تعالے سچی گواہی دینے کی اور انصاف کی تاکید کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہے کہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو
کہ ایمان لائے ہو کُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ ہو تم قیام کرنیوالے لِلّٰہِ خاص واسطے خدا کے شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ گواہی دینوالے ساتہہ انصاف کے

اور راستی اور درستی کی وَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ اور نہ باعث ہووے تمکو شَنَاٰنُ قَوْمٍ دشمنی کسی قوم کی عَلٰٓی اَلَّا تَعْدِلُوْا اوپر اسکے کہ انصاف کرو تم بلکہ چاہئے کہ دوست ہووے یا دشمن ہووے مومن ہو یا کافر انصاف سے کسیطرح نہ بچاؤ اور کسیکی عداوت اور بغض کے جہت سے اوسپر زیادتی نکرو اور جو امر کہ حلال نہیں ہے ایسا نہو کہ وہ کر بیٹھو عہد کو توڑ ڈالو اور عورتوں اور بچوں کو قتل کرو اور انکی عورتوں کو تہمت لگاو اور سواے اسکے دشمنی کے کام کرو اپنے دلوں کی تشفی کیواسطے ایسا تمکو نچاہئے بلکہ انصاف چاہئے چنانچہ فرماتا ہی خدا کہ اِعْدِلُوْا انصاف کرو تم اور راستی اور درستی کا چلن رکھو تم کہ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی وہ نزدیک زیادہ ہو واسطے پرہیزگاری کے اور جسوقت رعایت انصاف کی کافر کے مقدمہ مین چاہئے تو مومن کا تو کیا ذکر ہے وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو تم خدا سے ظلم اور بے انصافی کرنے مین اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ تحقیق کہ خدا خبردار ہی ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو تم انصاف یا ظلم اور موافق اوسکے تمکو جزا دیگا اور فرماتا ہی خدا کہ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وعدہ کیا ہی خدا نے اون لوگوں سے کہ ایمان لائے ہین وہ اور عمل کئے ہین اونہون نے نیک کہ اوسکی عہد و پیمان کو وفا کیا ہی اونہون نے لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِیْمٌ واسطے اونکے بخشش ہے اور اجر بڑا کہ وہ بہشت ہے بہرا ہوا نعمتوں سے وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَآ اور جن لوگوں نے کفر کیا ہے اور تکذیب کی ہے اونہون نے ساتھ نشانیوں ہماری کے کہ وہ قرآن اور تمام معجزے پیغمبر کے ہین اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ یہہ لوگ صاحبان دوزخ ہین کہ ہمیشہ اوسمین جلا کرینگے اور کہتے ہین کہ پیغمبر خدا صلعم غطفان کی لڑائی مین ایک جماعت بنی ثعلبہ کیطرف متوجہ ہوے اور وہ لوگ حضرت کے آنیکی خبر سنکر مع اپنے سردار کے کہ دعثور اوسکا نام تہا قلعہ مین جا ٹہیرے اور قلعہ کے اوپر سے مسلمانونکو دیکہتے تہے اور رسولخدا صلعم اپنے لشکر سے دور ہوکر ایک درخت کے نیچے تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تہے اور کپڑے جو سینہ مین تر ہوگئے تہے اونکو واسطے خشک ہونیکے درخت پر ڈالا تہا عوام بولنے قلعہ کے اوپر سے حضرت کو دیکہکر اپنے سردار دعثور سے کہا کہ محمد تنہا درخت کے نیچے بیٹھا ہے اور اصحاب اوسکے اوس سے دور ہین جلد جاکر اوسکا کام تمام کر دعثور تلوار لیکر پہونچا اور حضرت کے قریب جاکر کہنے لگا کہ اسوقت کون ہے کہ تیری حمایت کرے حضرت نے فرمایا کہ خدا تعالے تیرے شر کو مجہسے دفع کریگا اوسیوقت جبرئیل نازل ہوئے اور دعثور کے سینہ پر پر مارا کہ تلوار اوسکے ہاتہہ سے گر پڑی حضرت نے اوسکی تلوار اوٹہالی اور اوسکے سر پر جاکر فرمایا کہ اب مجہسے تجہکو کون بچا سکتا ہے کہا کہ مجہکو کوئی منع نہین کر سکتا ہے اور اوسیوقت کلمہ شہادت پڑہکر مسلمان ہوا اور اپنی قوم مین جاکر کہا کہ تم مسلمان ہوجاؤ اور بعد اوسکے یہہ آیت نازل ہوئی چنانچہ خدا فرماتا ہے کہ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ یاد کرو تم نعمت خدا کو کہ اوپر تمہارے ہے اِذْ هَمَّ قَوْمٌ جسوقت قصد کیا ایک قوم نے کہ وہ دعثور اور تابعین اوسکے ہین اَنْ یَّبْسُطُوْٓا اِلَیْكُمْ اَیْدِیَهُمْ یہہ کہ کہولین طرف تمہارے ہاتہونکو اپنے تمہارے قتل کیواسطے فَكَفَّ اَیْدِیَهُمْ عَنْكُمْ پس باز رکہا اور بند کیا ہاتہون کو اونکے تمسے اور اونکے ضرر کو تمسے دفع کیا وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو تم خدا سے ان نعمتوں کی ناشکری کرنے سے وَعَلَى اللّٰهِ اور اوپر خدا ہی کے فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ مین چاہئے کہ توکل کرین ایمان لانیوالے کہ وہی کافی ہے خیر کے پہونچانے مین اور شر کے دفع کرنے مین جیسکہ قریش پیغمبر خدا صلعم کے درپے تہے اور قصد اونکے قتل کر ڈالنے کا رکہتے تہے اور حق تعالے نے اونکے شر کو اپنے پیغمبر سے دفع کیا اسیطرح یہود بہی قصد خیانت کا انبیا سے رکہتے تہے جیسے کہ خدا تعالے فرماتا ہے وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اور البتہ تحقیق لیا تہا خدا نے عہد بنی اسرائیل کا موسی کے موافقت مین اور عمالقہ سے لڑنے مین وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اور اوٹہائے ہمنے اون بنی اسرائیل مین سے اثْنَیْ عَشَرَ نَقِیْبًا بارہ سردار کہ مردم کارزار تہے اور جناب رسولخدا صلعم نے بہی فرمایا ہی کہ بارہ خلیفہ میرے ہونگے بعدد نقبا بنی اسرائیل لیکن لوگون نے رسولخدا کی مخالفت کرکر جو کہ حقیقت مین بارہ خلیفہ تہے اونکو تسلیم نکیا اور اپنی راے سے خلیفہ مقرر کئے مشہور تو چار ہین ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی حدیث مین جو آیا ہے کہ وہ بارہ ہین اور دین اونسے قوی اور عزیز رہیگا کہتے ہین سنی کہ وہ بارہ یہہ ہین ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور معاویہ اور یزید بن معاویہ اور عبد الملک اور چاروں فرزند اوسکے ولید اور سلیمان اور یزید اور ہشام اور ایک عمر بن عبد العزیز سبحان اللہ کیا اچہا دین ہے

وہ کہ جسنے عزت شہرت معاویہ اور یزید سے پائی ہو اور تاریخ خلفا میں سفیان ثوری سے روایت ہے کہ خلفا پانچ ہیں ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی اور عمر بن
عبد العزیز اور صواعق محرقہ میں لکہا ہے کہ وہ پانچ یہہ ہیں ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی اور معاویہ اور شاہ عبد العزیز نے تحفہ میں لکہا ہے کہ وہ پانچ خلیفہ
یہہ ہیں ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی اور حسن بن علی اور شاہ ولی اللہ پدر شاہ عبد العزیز نے ازالۃ الخفاء میں لکہا ہے کہ خلافت نبوت
کی تین شخصوں میں منحصر تہی ابو بکر اور عمر اور عثمان میں اور علی کو خلافت سے خارج کیا ہے اور سلاطین اور ملوک میں اونکو شمار کیا ہے
اور ایسے ہی بخاری اپنی تاریخ میں لکہتا ہے اور تاریخ الخلفاء میں جبیب بن ہند الاسلمی سے روایت ہے کہ وہ تین خلفا یہہ ہیں ابو بکر اور
عمر بن خطاب اور عمر بن عبد العزیز اور سوا انکے اور بہی واہیات خلفا کی اختلاف کے ہیں لیکن قول رسول خدا صلعم کو ترک کر کے جو جو یہہ کہتے
ہیں اپنی راے سے کہتے ہیں اور سب آپس میں اختلاف کرتی ہیں اور حق سے نہایت دور پڑے ہوے ہیں اور اگر پیروی آل رسول کی کرتے تو حق
سے باہر نہوتے اور بارہ خلفا کہ وہ اولاد رسول خدا کے ہیں اونکی خلافت کے قایل ہوتے اور خلافت میں اپنی اپنی راے سے اختلاف نکرتی
اور منقول ہے کہ حضرت یعقوب کے بارہ بیٹوں کی اولاد کے بارہ جماعتیں تہیں اور موسی نے ہر جماعت کیواسطی ایک سردار کارگزار مقرر
کیا تہا اور منقول ہے کہ حق تعالے نے موسی سے وعدہ کیا تہا کہ زمین مقدسہ ایلیا اور اریحا مع تمام ولایت شام کے بنی اسرائیل کو میں عطا
کرونگا اور یہہ شہر اوس زمانہ میں جبارون کے وطن تہی کہ اونکو عمالقہ کہتے ہیں اور وہ لوگ مرد اور عورت قد اور قوت میں بہت بڑے اور
زبردست تہے اور یہہ وہ ہیں کہ قوم عاد میں سے کچہہ باقی رہگئی تہے اور جسوقت فرعون غرق ہوا اور مصر بنی اسرائیل کے تصرف میں آیا تو
خدا کا حکم بنی اسرائیل کو پہونچا کہ تم ارض مقدس کی طرف جاؤ کہ ہم اوسکو [illegible] اور وہان ہو کہ
[illegible]
جبارون پر جہاد کرو پس موسی علیہ السلام نے بارہ سردار بارہ [illegible]
اریحا کے نزدیک پہونچے اور وہ سردار عمالقہ کے [illegible] میں سے ایک شخص سے ملاقات کی نام اوسکا عوج بن عوق
تہا اور عوج بن عنق [illegible] اور درازی عوج کے قد کی کہتے ہیں کہ تین ہزار اور تین سو اور تین گز کی تہی اور
[illegible] سیل اوسکے قد میں کچہہ پہونچتے تہے اور بعض تفاسیر میں لکہا ہے کہ قد اوسکا تین لاکہہ اور تیئیس ہزار اور
تیس گز تہا اور عمر ایک ہاتہہ کی تہائی اور جب ابر ہوتا تو سر اوسکا ابر کے اوپر ہوتا تہا اور ابر اوسکے سینہ تک ہوتا تہا
اور ابر میں سے وہ پانی لیکر پی لیتا تہا اور مچہلی کو دریا سے نکالکر آفتاب سے بہون لیتا تہا اور حضرت نوح کی زمانہ میں کہ پانی طوفان کا
پہاڑون سے چار سو گز اوپر بلند ہو گیا تہا اوسکی پنڈلی تک آیا تہا اور عمر اوسکی تین ہزار برس کی ہوئی تہی اور بعضے کہتی ہیں کہ تین ہزار اور پانسو
برس کی تہی اور ماں اوسکی کا نام اوسکا عوق تہا حضرت آدم کی بیٹی تہی اور ہر انگلی اوسکی بیس گز کی تہی منقول ہے کہ اگر وہ عوج صحرا سے آتا تہا اور
گٹہا لکڑیونکا موافق اپنی قوت کے اوٹہا کر لاتا تہا اور یہہ بارہ سردار موسی کے لشکر کے اوسکے پاس پہونچے جسوقت عوج نے اونکو دیکہا تو اونکی
قد کی کوتاہی سے بہت تعجب کیا باوجودیکہ وہ بہی چالیس گز کا قد رکہتے تہے عوج نے اونکو اوٹہا کر اپنی دامن میں رکہہ لیا اور اپنے دامن کو اون
سمیت کمر میں لپیٹ لیا اور اپنی ماں کی پاس جا کر ڈالدیا اور تعجب سے کہا کہ یہہ ہم سے لڑنے کو آئے ہیں اور ہمارے شہر کو لینا چاہتے ہیں کہ اپنا تصرف
کریں اگر چاہوں تو اونکو اپنے پانوں کے تلے ڈالوں اوسکی ماں نے کہا کہ انکو چہوڑدے کہ یہہ اپنی قوم سے جا کر ہمارا حال بیان کریں تاکہ وہ سنکر
اولٹے پہر جائیں اور جسوقت وہ بنی اسرائیل کے آدمی انکے باغمیں آئے تو ہر خوشہ انگور کا دیکہا کہ بقدر بڑا ہے کہ پانچ آدمی اوسکو نہ اوٹہا سکین
اور پانچ آدمی ایک انار کے پوست میں سما سکتے تہے وان سے وہ سردار بنی اسرائیل کے اولٹے پہر اور باہم مشورہ کیا کہ بنی اسرائیل کو
اونکی حال سے خبر نہ دینی چاہیئے کہ نافرمانی کر کے مصر کو اولٹے پہر جائینگے یہہ مشورہ کر کے اپنے لشکر میں پہونچے اور بنی اسرائیل کو لڑنے کی رغبت
دلای اور حضرت موسے کو اونکی حال سے خبر دی حضرت موسی نے دل قوی کر کر اونکی لڑائی کے واسطے کوچ کیا عوج موسی کے

لشکر کے اپنی خبر لشکر آیا اور موسیٰ کے لشکر کو دیکہکر ایک ٹکڑا پہاڑ کا موافق اونکے لشکر کے اوکہاڑ کر اپنے سر پر رکہا اور موسیٰ کی لشکر کے اوپر ڈالنے کو
لیچلا اور ارادہ کیا کہ موسیٰ کے لشکر پر ڈالدے تاکہ سب ہلاک ہوجائیں حق تعالےٰ نے ایک جانور کو بہیجا کہ وہ ایک ٹکڑا پتہر کا لیکر عوج کے سر پر آیا اور اوسکے
سر کے گرد پتہر کو کہود ڈالا کہ اوسمین سوراخ ہوگیا اور وہ پتہر عوج کے گلے مین جا پڑا اور اوسکے گلے کا طوق ہوگیا عوج نے ہرچند چاہا کہ اوسکو گلے
سے نکالے لیکن وہ نہ نکل سکا حضرت موسیٰ گئے اور اوسکو اس حال سے دیکہکر خوش ہوئے عصا اپنا کہ چالیس گز کا تہا اور خود بہی چالیس گز لنبے
قد مین تہے اور چالیس گز اوپر کو کودے اور عصا کو عوج کے ٹخنے مین مارا کہ وہ اوسکے صدمہ سے اور پتہر کے سنگینی سے گر پڑا
بنی اسرائیل نے جلدی سے پہونچکر اوسکے بدن پر تلوارین مارین اور اوسکو پارہ پارہ کردیا اور سر اوسکا کاٹ لیا اور کہتے ہین کہ
تین ہزار برس تک اوسکے پاؤن کی ہڈی کا پل رود نیل پر بنا رہا تہا بعد اسکے حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل کو باقی کے جبارون کے قتل کا
حکم دیا لیکن بنی اسرائیل نے باوجود دیکہنے ایسے معجزہ کے بدعلی اور نامردی اختیار کی اور کہا کہ ان جبارون سے ہم کیونکر لڑین وَقَالَ
اللّٰہُ اور کہا خدا نے بنی اسرائیل سے کہ اِنِّیْ مَعَکُمْ تحقیق مین ہمراہ تمہارے ہون دشمنون پر تمہاری مدد کرونگا لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوۃَ البتہ اگر
قائم کروگے تم نماز کو وَاٰتَیْتُمُ الزَّکٰوۃَ اور دوگے تم زکوٰۃ کو وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِیْ اور ایمان لاؤگے تم ساتہہ پیغمبرون میرے کے اونمین ایک موسیٰ ہے
وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ اور توقیر کروگے تم اونکو مدد اونکی کروگے اور تعظیم اور فرمانبرداری سے اونکے پیش آؤگے وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ اور قرض دوگے تم خدا کو کہ
اوسکی راہ مین خرچ کروگے قَرْضًا حَسَنًا قرض دینا نیک حلال جو کچھ خرچ کرو اور خالص واسطے نام خدا کے دو یہان قرض بمعنے اقراض کے
مفعول مطلق واقع ہوا ہے حاصل یہہ ہے کہ جو وقت کہ ان سب امور کو کروگے تو لَاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ البتہ دور کرونگا مین تمسے
گناہون تمہارے کو وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اور البتہ داخل کرونگا مین تمکو بہشتون مین کہ جاری
ہین نیچے درختون اور محلون اونکے سے نہرین فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ پس جو کوئی کہ کافر ہوئے بعد اس شرط کے تم مین سے وہ شرط
کہ جو موجب ثواب کا ہے تو فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ پس گمراہ ہوا وہ راہ سیدہی سے کہ پہر کبہی مطلوب کو نہ پہونچا اور بنی اسرائیل
نے اس عہد کو وفا نہ کیا اور مستحق لعنت کے ہوئے چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ پس ساتہہ توڑ ڈالنے اونکے کے عہد
اپنے کو اور ما فبما مین زائدہ ہے یعنی جو عہد کہ ہمنے اونسے لیا تہا وہ عہد اونہون نے توڑ ڈالا تو لَعَنّٰهُمْ لعنت کی ہمنے اونکو اور اپنی
رحمت سے دور کیا کہ مسخ کیا اونکو یا خواری جزیہ کی اونپر رکہی وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً اور کردیا ہمنے دلون اونکے کو سخت
اسطرح سے کہ وہ لطف کہ جسسے دل اونکے نرم ہون وہ لطف ہمنے اونسے اوٹہا لیا بسبب اونکے عناد اور انکار کے کہ وہ معجزات روشن کو دیکہکر
طرف حق کے رجوع نہین کرتے تہے اور حمزہ اور کسائی نے قاسیۃ کو قسیۃ پڑہا ہے بدون الف کے اور حاصل یہہ ہے کہ ہمنے اونکی گمراہی
مین اونکو چہوڑ دیا ہے اور توفیق اور لطف کو اونکو بدہ دو دانستہ انکار کرنیکی جہت سے باز رکہا ہے کہ دل اونکے سخت ہوگئے ہین اور
نصیحت کرنی اور ڈرانا اونکو کچہہ اثر نہین کرتا ہے اور کفر اور عناد مین یہانتک اونکی نوبت پہونچی ہے کہ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ
مَّوَاضِعِهٖ بدلتے ہین وہ کلمون کو توریت کے مقامون اوسکی سے کہ جو کلمین محمد کی صفات ہین اونکو دوسری طرح سے بیان کرتے ہین کہ جس سے حضرت
کی نبوت ثابت ہوتی وَنَسُوْا اور بہول گئے وہ یعنی ترک کیا اونہون نے حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ حصہ کو اوسچیز سے کہ نصیحت کی گئی تہی وہ ساتہہ
اوسکے کہ پیغمبر آخر الزمان کی متابعت کرنا اونہون نے کی وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ اور ہمیشہ ہے تو اے محمد صلعم کہ مطلع ہوتا ہے تو
عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ اور خیانت کی اون یہودیون سے کہ تیری صفات مین وہ خیانت کرتے ہین اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ مگر تہوڑے سے آدمی
اونمین سے کہ وہ خائن نہین ہین مثل عبداللہ بن سلام کی اور اونکے یارون کی جو کہ اون یہودیون مین سے ایمان لائے ہین فَاعْفُ عَنْهُمْ
پس درگزر کر تو اونسے اگر توبہ کرین وہ اور ایمان لائین وہ وَاصْفَحْ اور منہ پہیر لے تو اونکی ایذا سے اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

تحقیق کہ خدا دوست رکہتا ہی نیکی کرنیوالونکو پس معاف کرنا اپنی نفس کا شعار کرنا چاہئی اور اب خدا تعالے نصاریٰ کا حال بیان کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہی
کہ وَمِنَ الَّذِينَ قَالُوا اور اون لوگون میں سے کہ کہا ہے اونہون نے کہ إِنَّا نَصَارَىٰ تحقیق ہم نصاریٰ ہین یعنے نصرت خدا کی کی
ہے اور یا یہہ کہ عیسےٰ ناصرہ کا رہنے والا ہے اور ہم اوسکے مذہب ہین تو پس جن لوگونکے یہہ کہا ہے أَخَذْنَا مِيثَاقَهُمْ لیا ہے ہمنے
عہد اونکا جیسا کہ یہود سے عہد لیا تہا فَنَسُوا پس بہول گئے وہ یعنے ترک کیا اونہون نے حَظًّا حصہ کو مِّمَّا ذُكِّرُوا بِهِ
اوس چیز سے کہ نصیحت کی گئی تہے وہ انجیل مین فارقلیط پر ایمان لانے کی کہ وہ محمد صلعم ہے فَأَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ پس ڈالا ہمنے
درمیان اونکے بسبب اونکے عہد شکنی کی الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ دشمنی ظاہر کو اور دشمنی پوشیدہ کو إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ روز قیامت تک
یعنی ہمنے بسبب عہد شکنی اونکے اونکو اونکے حال پر چھوڑ دیا اور توفیق اور لطف کو اونسے اوٹہا لیا یہانتک کہ وہ کئی فرقہ ہوگئے یعقوبیہ کہ وہ
کہتے ہین کہ خدا عیسےٰ بن مریم ہے اور ملکانیہ وہ کہتے ہین کہ خدا تیسرا تین کا ہی اور نسطوریہ وہ کہتے ہین کہ خدا تین سے ملکر بنا ہے اور کہتے
ہین کہ التثلیث ہو الوحدۃ والوحدۃ ہو التثلیث اور بسبب تفرقہ آپسمین عداوت رکہتے ہین وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللَّهُ
پس قریب ہے کہ خبر دیگا اونکو خدا بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ساتہہ اوس چیز کے کہ تہے وہ کرتے افعال قبیحہ اور نالایق یعنی اونکو سزا دیگا
اونکے افعال بد کے اور اب واسطے لازم کرنے حجت کے فرماتا ہے کہ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا اے یہود اور نصاریٰ
تحقیق آیا ہے تمہارے پاس پیغمبر ہمارا کہ يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيرًا مِّمَّا كُنتُمْ تُخْفُونَ بیان کرتا ہے واسطے تمہارے بہت اوس چیز مین سے کہ
ہو تم چہپاتے مِنَ الْكِتَابِ کتاب مین سے یعنی اے یہودیو تم صفات محمد کو اور آیہ رجم کو توریت مین سے چہپاتے ہو اور اے نصاریٰ تم
بشارت محمد کو جو کہ عیسےٰ نے دی ہے کہ احمد آنیوالا ہی اور انجیل مین وہ موجود ہے اوسکو تم چہپاتے ہو وَيَعْفُو عَن كَثِيرٍ اور
درگزر کرتا ہے وہ بہت سے کہ خبر اوسکی نہین دیتا ہی جو کچہہ کہ تمہارے دلون مین پوشیدہ ہی اسواسطے کہ کوئی مقصود اوس سے متعلق
نہین ہے اور کہتے ہین کہ ایک یہودی نے حضرت سے عرض کی کہ کون سی ہی وہ کثیر کہ جس سے تو درگزر کرتا ہے حضرت نے اوسکے طرف سے
منہ پہیر لیا اور دوسرے اور تیسرے مرتبہ بہی اوسنے بہت مبالغہ کرکے پوچہا لیکن حضرت نے پہر منہ پہیر لیا اور مقصود اوس
یہودی کا یہہ تہا کہ درگزر کی مخالفت لازم آئے اگر کچہہ بیان کرین لیکن جسوقت دیکہا کہ حضرت نے کچہہ جواب نہ دیا تو حضرت کی راستی
کا یقین کرکے اوسیوقت ایمان لایا اور فرماتا ہے خدا کہ قَدْ جَاءَكُم مِّنَ اللَّهِ تحقیق آیا ہے تمہارے پاس جانب خدا سے نُورٌ
نور کہ وہ محمد صلعم ہے وَكِتَابٌ مُّبِينٌ اور کتاب روشن کہ وہ قرآن ہے اور نکالتے ہین یہہ دونون گمراہونکو تاریکی ضلالت سے اور
فرمایا ہے جناب رسول خدا صلعم نے کہ اول ما خلق اللہ نوری یعنی پہلے جو کچہہ خدا نے پیدا کیا ہی وہ نور میرا ہے اور فرمایا کہ وانا وعلی من
نور واحد یعنی مین اور علی ایک نور سے پیدا ہوئے ہین اور فرمایا کہ وانا کالشمس وعلی کالقمر یعنی اور مین مانند آفتاب کے ہون اور
علی مانند ماہتاب کے ہے يَهْدِي بِهِ اللَّهُ رہنمائی کرتا ہی ساتہہ اوس نور کے خدا مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ اوس شخص کو کہ پیروی
کرے رضامندی اوسکی کے اعمال نیک کے وسیلہ سے سُبُلَ السَّلَامِ راہون سلامتی کو عذاب سے کہ وہ راہ دار السلام کی ہے وَيُخْرِجُهُم
مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ اور نکالتا ہی اونکو تاریکیون کفر یا شک یا جہل سے طرف روشنی ایمان یا یقین یا علم کی بِإِذْنِهِ ساتہہ
اون توفیق اپنی کے وَيَهْدِيهِمْ اور رہنمائی کرتا ہے اونکو دلیلون روشن اور لطف اور توفیق کے وسیلے سے إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ
طرف راہ سیدہی کے کہ وہ راہ حق ہے کہ کسیطرح کی کجی اوسمین نہین ہے لَّقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا البتہ تحقیق کفر کیا اون لوگونے کہ
کہا اونہونے کہ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ تحقیق خدا وہ مسیح بیٹا مریم کا ہے اور یہہ قول نصاریٰ مین سے فرقہ یعقوبیہ کا ہی اوسکی
رد مین خدا فرماتا ہے کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم کہ فَمَن يَمْلِكُ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا پس کون شخص مالک ہے جانب خدا سے کسی

چیز کا کہ منع کرے خدا کی قدرت اور ارادہ کو کسی چیز میں سے اِنْ اَرَادَ اگر ارادہ کرے وہ خدا اَنْ یُّهْلِكَ الْمَسِیْحَ ابْنَ مَرْیَمَ یہہ کہ ہلاک کرے
مسیح پسر مریم کو وَاُمَّهٗ اور ماں اوسکی کو کہ وہ مریم ہے وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِیْعًا اور اونکو کہ جو بیچ زمین کے ہیں سبکو مراد یہہ ہے کہ
مسیح مثل سب ممکنات کے خدا تعالیٰ کی مخلوقات میں سے ہے اور جیسے کہ اور ممکنات ہیں ایسا ہی وہ ہے پس کیونکر وہ خدائی کے لائق ہوگا اور
جیسے کہ اور ممکنات پیدا ہوتے ہیں اور مرتے ہیں ایسے ہی عیسیٰ نصاریٰ کے نزدیک سولی پا کر مر گیا تھا اگر وہ خدا ہوتا تو اوسکو کیونکر موت آتی
وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور خاص واسطے خدا کے ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی وَمَا بَیْنَهُمَا اور اوس چیز کی کہ جو
درمیان اون دونو کے ہے یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ پیدا کرتا ہے جو کچھہ چاہتا ہے کسیکو بدون مادہ کے پیدا کرتا ہے جیسے کہ آسمان اور کسیکو مادہ سے جیسے
کہ زمین اور درخت اور حیوانات اور کسیکو اوس اصل سے کہ جنس اوسکی سے نہیں ہے جیسے کہ آدم کو خاک سے اور کسیکو اوس اصل سے کہ
جنس اوسکی سے ہے جیسے کہ بچہ باپ اور ماں سے اور کسیکو مرد سے بغیر عورت کے جیسے کہ حوا اور یہہ موافق مشہور کے ہے ورنہ حوا بھی
خاک سے پیدا ہوئی ہے اور کسیکو عورت سے بدون مرد کے جیسے کہ عیسیٰ کو مریم سے وَاللّٰهُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور خدا اوپر پیدا
کرنے ہر چیز کے قادر ہے جو کچھہ چاہے موافق حکمت اور مصلحت کے پیدا کرے وَقَالَتِ الْیَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰی اور کہا یہود اور نصاریٰ
نے کہ نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ ہم پسران خدا ہیں یعنی پیروی کرنیوالے اوسکے فرزندوں کے ہیں کہ وہ عزیر اور عیسیٰ ہیں اور یا یہہ کہ مقرب اوسکے
ہیں مانند مقرب ہونے پسر کے باپ سے اور کہتے ہیں کہ نصاریٰ دعویٰ کرتے تھے کہ خدا تعالیٰ نے وحی کی طرف یعقوب کے کہ تیرے فرزند
میرے فرزند ہیں اونکو چالیس روز سے زیادہ دوزخ میں رکھونگا تاکہ آگ اونکے گناہوں کو جلادے اور وہ پاک ہو جائیں اور بعد اوسکے
وہ بہشت میں داخل ہوں اور کہتے ہیں کہ ایکمرتبہ جناب رسول خدا صلعم نے کعب بن اشرف کو اور کعب بن اسید کو عذاب سے ڈرایا کہنے
لگے کہ اے محمد ہمکو کیا ڈراتا ہے ہم جو چاہیں گناہ کریں خدا تعالیٰ ہمکو معاف کردے گا واسطے کہ ہم فرزند اوسکے ہیں وَاَحِبَّآؤُهٗ
اور دوست اوسکے اور خدا ہرگز اپنے فرزندوں اور دوستوں کو عذاب نکریگا حق تعالیٰ نے فرمایا کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اونکے
جواب میں کہ جسنے فرض کیا کہ تم اس دعوے میں سچے ہو لیکن فَلِمَ یُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ پس کسواسطے عذاب کرتا ہے
تمکو خدا بسبب گناہوں تمہاری کے کہ دنیا میں تو تم قتل اور اسیر اور مسخ ہوتے ہو اور آخرت میں تمہارے ہی قول کے موافق تم کو
چالیس روز عذاب ہوگا اگر تم اوسکے فرزند ہوتے تو ایک روز بھی عذاب نکرتا ہو اسطے کہ باپ بیٹے کو قتل اور قید اور مسخ اور آتش دوزخ
کا عذاب نہیں کرتا ہے اور ایسے ہی دوست کے عذاب کو کوئی روا نہیں رکھتا ہے پس اس صورت میں تم نہ اوسکے فرزند ہو نہ
دوست ہو بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ بلکہ تم آدمی ہو اون میں سے کہ پیدا کیا ہے خدا نے جنکو یعنی مثل تمام مخلوقات کے تم بھی ہو اونکی نیکی
اور بدی پر جزا پاؤگے یَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ بخشتا ہے خدا واسطے جس شخص کے چاہتا ہے مومنین میں سے وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ اور
عذاب کرتا ہے جس شخصکو چاہتا ہے کہ اوسکا کوئی مانع نہیں ہے اور کافروں کو عذاب کریگا وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
اور خاص واسطے خدا کے ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی وَمَا بَیْنَهُمَا اور جو کچھہ کہ درمیان اون دونو کے ہے سبکا بادشاہ اور
مالک ہے جو کچھہ چاہے سو کرے وَاِلَیْهِ الْمَصِیْرُ اور طرف اوسکے ہے بازگشت اور پھرنا واسطے جزائے اعمال کے کہ سبکو موافق اعمال کے
جزا دیگا اور فرماتا ہے کہ یٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ اے یہود اور اے نصاریٰ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا تحقیق آیا ہے تمہارے پاس پیغمبر ہمارا کہ
وہ محمد صلعم ہے یُبَیِّنُ لَكُمْ بیان کرتا ہے واسطے تمہارے راہ حق کو کہ وہ دین اسلام ہے عَلٰی فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ اور منقطع ہونے
وحی کے پیغمبروں سے یعنی جسوقت بعد عیسیٰ کے وحی آنی موقوف ہو گئی تو اب محمد آیا اور بیان کرتا ہے احکام خدا کو اَنْ تَقُوْلُوْا
مَا جَآءَنَا مِنْ بَشِیْرٍ وَّلَا نَذِیْرٍ واسطے مکروہ جاننے اسکے کہ کہو تم کہ نہیں آیا ہے ہمارے پاس کوئی خوشخبری دینے والا اور نہ

کاحبیب اللہ

ڈرانیوالا کافرون کا اور ان تقولوا کی تقدیر کراہۃ تقولوا ہے اور کراہۃ مفعول لہ ہے کہ وہ یہان سے محذوف ہے اور کسائی اور فراء کے نزدیک لئلا
تقولوا ہے اور من بشیر مین من زائد ہے اور خدا فرماتا ہے کہ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَشِيْرٌ وَّنَذِيْرٌ پس تحقیق آیا ہے تمہارے پاس خوشخبری دینیوالا ثواب کے
مومنون کو اور ڈرانیوالا عذاب سے کافرون اور گنہگارون کو وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ اور خدا اوپر ہر چیز کے قادر ہے کہ پے در پے پیغمبر
بھیجتا ہے چنانچہ ایکہزار سات سو برس کی مدت مین ایکہزار پیغمبر بھیجے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ درمیان عیسیٰ کے اور ہمارے پیغمبر صلعم
کے چھ سو برس کا فاصلہ ہے اور بعد عیسیٰ کے ایکسو چونتیس برس مین چار پیغمبر ہوئے ہین تو تین بنی اسرائیل مین سے ہین اور ایک عرب مین
خالد بن سنان اور مشہور یہ ہے کہ عرب مین اولاد اسمعیل مین سے سوائے ہمارے پیغمبر کے کوئی پیغمبر نہین ہوا اور جو کوئی پیغمبر
بعد عیسیٰ کے ہوا ہی ہے تو اوس سے پہلے ہی شریعت پر ہوا ہے اور اب خدا تعالےٰ بنی اسرائیل کی مخالفت سے انبیاء کے حق مین بیان
کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ اور یاد کر تو اے محمد صلعم جس وقت کہ کہا موسیٰ نے واسطے قوم اپنی کے یعنی کہا موسیٰ نے
اپنی قوم سے کہ وہ بنی اسرائیل ہین يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اے قوم میری یاد کرو تم نعمت خدا کو اوپر تمہارے ہے
اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْبِيَآءَ جس وقت کی اوسنے بیچ تمہارے پیغمبر تاکہ تمکو راہ راست کہلاتے ہین اور بہت کثرت سے کئے تم مین پیغمبر کہ ایسی کسی قوم مین
نہین کئے وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا اور کیا تمکو بادشاہ یعنے بعضے تم سے بادشاہ کئے کہ وہ بہی کثرت سے تھے اور بعضے کہتے ہین کہ معنی
اسکے یہہ ہین کہ وہ مملوک اور غلام بنے ہوئے تھے قبطیون کے ہاتہون مین اور حقتعالیٰ نے اونکو اس بلا سے رہائی دلوائی
یہانتک کہ وہ اپنے نفسون کے مالک ہو گئے اور بڑے بڑے محل قبطیون کے کہ جنمین نہرین جاری تہین اونکو عطا فرمائے اس جہت سے اون کو
ملوک سے تشبیہ دی ہے وَّاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ اور دیا تمکو اے بنی اسرائیل وہ کچھ کہ نہین دیا ہے کسیکو عالم کے
لوگو نمین سے کہ تمکو من سلوےٰ دیا اور ابر نے تمپر سایہ کیا اور چشمے پانی کے تمہارے واسطے نہرین سی جاری کئے اور دریا کو تمہارے
واسطے پہاڑا اور سوائے اسکے بہت سی نعمتین تمکو دین اور کہا موسےٰ نے يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ اے قوم میری
داخل ہو تم زمین پاک مین کہ وہ زمین شام کی ہے اور قرارگاہ اکثر انبیاء کی ہے اور طرح طرح کے میوے اوسمین ہین اور وہ بہت
برکت کی جگہہ ہے اور کفر اور شرک سے وہ زمین صاف ہے الَّتِىْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وہ زمین کہ لکہی ہے خدا نے واسطے تمہارے
لوح محفوظ مین کہ وہ مسکن تمہارا ہوگا بشرطیکہ ایمان پر قائم رہو تم اور جبارون پر جہاد کرو اور اونسے لڑو وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰۤى
اَدْبَارِكُمْ اور نہ پہرو تم اوپر پشتون اپنی کی جبارون کے خوف سے فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ پس ہو جاؤگے تم نقصان پانیوالے
دنیا اور آخرت مین قَالُوْا کہا اون لوگون نے کہ يٰمُوْسٰۤى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ اے موسیٰ تحقیق کہ بیچ اوس زمین کے قوم
جبارین ہین کہ وہ بڑی قوی اور زبردست ہین کہ مقابلہ اونسے امکان نہین ہے وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا اور تحقیق کہ ہم ہرگز نہ داخل
ہونگے اوس زمین مین حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا یہانتک کہ نکل جاوین وہ جبارین اوس زمین سے فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا پس اگر
نکل جاوین وہ اوسمین سے تو فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ پس تحقیق ہم داخل ہونیوالے ہین اور اونسے لڑینگے تو طاقت ہم مین نہین ہے
قَالَ رَجُلَانِ کہا دو مردون نے مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اون لوگون مین سے کہ ڈرتے ہین وہ خدا سے اور وہ یوشع بن نون بن سبط
بن یامین اور کالب بن یوحنا بن سبط بن یہودا تھے کہ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا انعام کیا تھا خدا نے اوپر اون دونو نکے ایمان کو اور عہد اور
پیمان پر ثابت قدم رہنے کو اون دونون نے بنی اسرائیل کو کہا کہ ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ داخل ہو تم اوپر جبارون کے دروازہ بستی
مین سے کہ وہ باہر نہ نکلنے پاوین اور راہ اونپر تنگ ہو جاوے فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ پس جس وقت داخل ہو تم اوسمین تو فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ
پس تحقیق تم غالب ہونیوالے ہو اسواسطے کہ بسبب تنگی کوچون کے اور بڑے بڑے ہونے اونکے جسمونکے اونکو تمپر حملہ کرنا بہت دشوار ہے

اور خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو وحی کی کہ اگر وہ بستی میں داخل ہوگا تو البتہ وہ غالب ہوگا اور کہا اون دونو مردون نے کہ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْا
اور اوپر خدا کے پس توکل کرو تم اے بنی اسرائیل اس لڑائی مین اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ اگر ہو تم باور کرنیوالے وعدہ خدا تعالیٰ کے ہوا تھی اگر تم ایک دفعہ
ہی اونکے شہر کے دروازہ مین گھس جاؤگے تو شاہر نکل کہینچ جاوینگے اور نہ تم سے اوس شہر کے اندر لڑ سکینگے قَالُوْا کہا اون لوگون نے کمال
بے ادبی سے کہ يٰمُوْسٰۤى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَاۤ اَبَدًا اے موسیٰ تحقیق ہم ہرگز نہ داخل ہونگے اوس مین کبھی مَّا دَامُوْا فِيْهَا جبتک کہ ہین
لوگ بیچ اوس شہر کے پس نہایت گستاخی اور بیباکی سے اون لوگون نے خدا اور رسول خدا پر جرات کرکے کہا کہ فَاذْهَبْ اَنْتَ
وَرَبُّكَ فَقَاتِلَاۤ پس جا تو اور پروردگار تیرا اور لڑو تم دونو اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ تحقیق کہ ہم یہی جگہ بیٹھنے والے ہین حضرت
موسیٰ نے تنگدل ہوکر شکایت اونکی خدا سے کی کہ قَالَ رَبِّ اِنِّىْ لَاۤ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِىْ کہا اے پروردگار میرے نہین مالک ہون مین مگر
نفس اپنے کا وَاَخِىْ اور بھائی اپنے ہارون کا فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ پس جدائی ڈال تو درمیان ہمارے اور درمیان
قوم حکم سے باہر ہوجانیوالون کے اور یوشع اور کالب اگرچہ حضرت موسیٰ کے موافق تھے لیکن تمام قوم نے جو مخالفت کی تھی تو اونکو بھی
قوم مین شمار کرکے کہا کہ مین فقط اپنی جان کا اور اپنے بھائی ہارون کا مالک ہون اور جسوقت خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کا
شکایت کرنا سنا قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ کہا کہ پس تحقیق وہ زمین مقدس حرام کی گئی ہے اوپر اون بنی اسرائیل کے بسبب نافرمانی
اونکے اَرْبَعِيْنَ سَنَةً چالیس برس کہ يَتِيْهُوْنَ فِى الْاَرْضِ حیران اور سرگردان پھرین وے بیچ زمین کے کہتے ہین کہ زمین تیہ
مین بنی اسرائیل چالیس برس تک سرگردان پھرتے رہے اور وہ زمین فقط چھ فرسخ مین تھی کہ موافق کوسون اطراف دہلی کے
تخمیناً پندرہ کوس ہوتی ہے صبح کو سفر کرتے تھے اور تمام روز پھرتے تھے اور شام کو پھر وہین پہونچتے تھے جس جگہ سے کہ کوچ کیا اور یہ
اس وجہ سے تھا کہ خدا تعالیٰ نے زمین کو حکم کیا تھا وہ پھر جاتے تھے اور جو کہ ابتدا تھی وہ انتہا ہوجاتی تھی اور جو انتہا تھی وہ ابتدا
ہوجاتی تھی اور جسوقت وہ شام کو مقام پر پہونچتے تھے وہ ابتدا ہی معلوم ہوتی تھی اور کہتے ہین کہ حقتعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے
کہا تھا کہ ہم چالیس برس تک اونکو حیران اور سرگردان رکھینگے زمین تیہ مین سے موسیٰ اس خبر کو سنکر پشیمان ہوئے اور جی مین کہنے
لگے کہ مینے اونکی شکایت کیون کی تھی اس لیئے خدا تعالیٰ حضرت موسیٰ کو فرماتا ہے کہ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ پس افسوس
کرو اوپر قوم حکم سے باہر ہونیوالون کی یعنے اے موسیٰ وہ بسبب نافرمانی کے سزاوار اس عذاب کے ہین تو اونکی شکایت کرنے سے
پشیمان مت ہو تواریخ کی کتابون مین لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ کے ایکسو اور بیس برس کی عمر ہوئی تھی مین سے اونکو فریدون
کی بادشاہی مین گزری تھی اور سو برس منوچہر کے زمانہ مین اور زمین تیہ مین جسجگہ کہ بنی اسرائیل سرگردان تھے حضرت
موسیٰ نے وفات پائی اور حضرت ہارون اون سے پہلے دنیا سے کوچ کر گئے تھے اور وہ بھی زمین تیہ مین مر گئے تھے اور یوشع جو حضرت
موسیٰ کے خلیفہ ہوئے تھے اور اونکی جگہہ مقرر ہوئے اونہون نے بنی اسرائیل کو جبارون سے لڑنیکا حکم دیا بنی اسرائیل نے
چالیس برس جو عذاب پایا تھا اس خوف سے لڑنے پر مستعد ہوئے اور اونکے شہر کو جاکر گھیر لیا اور اوسکا محاصرہ کرلیا اور بتائید الٰہی اونکو
قتل کیا اور جمعہ کے روز اونسے لڑائی ہوئی اور جسوقت آفتاب غروب ہوا تو حضرت یوشع نے دیکھا کہ کچھ جبار باقی رہ گئے ہین حقتعالیٰ
سے دعا کی کہ پھر آفتاب دنیا پھر کر بلند ہوا باقی ماندونکو بھی قتل کیا اور ابن عباس سے روایت ہے کہ آفتاب نہین پھرا ہے غروب
ہوکر مگر تین شخصون کیواسطے ایک تو سلیمان وصی داؤد کا کہ اونکے واسطے پھرا ہے اور دوسرا یوشع وصی موسیٰ کا اور تیسرا
علی بن ابیطالب وصی محمد رسول اللہ کا کہ اونکے واسطے آفتاب غروب ہوکر پھرا ہے اور علی بن ابیطالب کے واسطے آفتاب دومرتبہ
پھرا ہے ایکمرتبہ تو رسول خدا صلعم کی زندگی مین اور کیفیت اوسکی یہہ ہے کہ رسول خدا صلعم کو آثار وحی کے معلوم ہوئے اور حضرت علی کے

قَالُوْا

ذکر ... بنی اسرائیل ... بعد ازان ... کے دن

زانو پر سر مبارک اپنا رکہا اور نماز عصر کا وقت تنگ ہوا تو حضرت علی نے نماز کو اشارہ سے ادا کیا اور رسول خدا صلعم وحی سے فارغ ہوئے تو علی کو رنجیدہ اور
دلگیر پایا سبب اوسکا پوچھا حضرت علی نے عرض کی کہ نماز عصر کو میں نے اشارہ سے پڑہا ہے اس سبب سے کہ سر مبارک آپکا میرے زانو پر تہا اوس نماز سے میری تسلی
نہیں ہوئی رسول خدا صلعم نے دعا کی کہ خداوندا تو جانتا ہے کہ علی تیری اور تیرے رسول کی اطاعت اور فرمانبرداری میں تہا اوسکو قدرت کہڑے ہو کر
نماز پڑہنے کی نہوئی تہی آفتاب کو اوسکے واسطے اولٹا پہیر دے تاکہ اطمینان سے وہ نماز کو ادا کرے اوسیوقت آفتاب اولٹا پہرا اور اوسکے واسطے ایک آواز جیسے
کہ وقت پہرنے آرہ کے لکڑی پر آواز پیدا ہوتی ہے اور شعاع اوسکی تمام عالم پر پڑی اور اسقدر ٹہیرا کہ علی نے نماز اپنی ادا کی اور جسوقت سلام
ادا کیا تو آفتاب نے ایکمرتبہ ہی غروب کیا اور یہہ روایت ابن عباس اور ابوذر اور مقداد اور جابر وغیرہ صحابہ کبار سے ہے اور دوسری مرتبہ آفتاب
علی کے واسطے بعد وفات رسول خدا صلعم کے پہرا تہا اور وہ اسطرح ہے کہ جویرہ بن شمرہ نے روایت کی ہے کہا کہ میں ہمراہ امیر المومنین علیہ السلام کے
تہا جنگ نہروان کے سفر میں جسوقت ہم بابل میں پہونچے تو نماز عصر کا وقت آیا حضرت امیر نے فرمایا کہ یہہ وہ زمین ہے کہ خدا تعالیٰ نے اسمین ایک قوم کو
نیچے لیگیا ہے اور کسی پیغمبر اور وصی پیغمبر کو نچاہئے کہ یہاں نماز پڑہے ہم چلے جاتے تہے کہ اس عرصہ میں آفتاب غروب ہوگیا اور میں اپنے جی
میں کہتا تہا کہ جسوقت یہہ نماز پڑہینگے اوسیوقت میں پڑہونگا اور جسوقت کہ نماز کا وقت جاتا رہا تو میں نے بہت تعجب کیا کہ نماز جناب
امیر کی کیونکر فوت ہوئی پس ایک مقام پر پہونچکر اوترے اور وضو کرکے جناب امیر علیہ السلام نے دعا کیواسطے ہاتہہ اوٹہائے اور لب مبارک کو
حرکت دی اوسیوقت دیکہا میں نے کہ آفتاب نکلا اور اسقدر بلند ہوا کہ نماز عصر کے وقت کے مقام پر پہونچا اور جناب امیر نے مجہسے فرمایا کہ ہمارے
ہمراہ نماز کو ادا کر جسوقت ہم نماز سے فارغ ہوئے تو ایکمرتبہ ہی آفتاب غروب کر گیا اور میں نے کہا کہ یا امیر المومنین گواہی دیتا ہوں میں اپنے یقین سے کہ
تو بیشک وصی پیغمبر خدا کا ہے اور اب خدا تعالیٰ حضرت آدم کے فرزندوں کا حال بیان کرتا ہے ہابیل اور قابیل کا کہ قابیل نے عہد شکنی کرکے
اپنے بہائی ہابیل کو قتل کیا تہا چنانچہ فرماتا ہے کہ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ ابْنَيْ آدَمَ اور پڑہ تو اوپر اون لوگوں کے خصوصاً اہل کتاب پر خبر فرزندوں
آدم کے یعنی ہابیل اور قابیل کے اور یہہ خبر واسطے تسلی رسول خدا صلعم کے ہے کہ عہد شکنی مخصوص اہل کتاب کی نہیں ہے بلکہ پہلے بہی ایسا
ہوا ہے کہ بہائی نے بہائی کو عہد شکنی کرکے قتل کیا ہے کہ جو بڑا سخت گناہ ہے اوس خبر کو فرزندان آدم کی اہل کتاب کے روبرو پڑہ تو اے
محمد صلعم بِالْحَقِّ ساتہہ حق اور راستی کے کہ کسی طرح کی آمیزش خلاف واقع کے اسمین نہو اور قصہ انکا مجملاً اسطرح سے مشہور ہے کہ کہتے ہیں کہ حضرت
آدم کے حوا کے پیٹ سے ہر دفعہ میں ایک بیٹا اور ایک بیٹی جوڑواں پیدا ہوتے تہے ایکمرتبہ قابیل اور اقلیما دو بہائی اور بہن پیدا ہوئے
اور دوسری مرتبہ ہابیل اور لیوذا بہائی اور بہن پیدا ہوئے اور حضرت آدم کا دستور تہا کہ ایک جوڑ کے پسر کا نکاح دوسرے جوڑ کے دختر سے
نکاح کرتے تہے اوس دستور کے موافق قابیل کو تو منسوب لیوذا سے کیا کہ یہہ بدصورت تہی اور ہابیل کو منسوب اقلیما سے کیا اور یہہ خوبصورت تہی
قابیل نے اپنی نسبت سے انکار کیا اور کہا کہ میری بہن تو خوبصورت ہے اور میرے ہمراہ وہ پیٹ میں بہی رہی ہے میں اوسکے واسطے اولیٰ ہوں اور
ہابیل کی بہن بدصورت ہے میں اوس سے نکاح نکرونگا اور ہابیل کا اوسکو حسد ہوگیا اوسوقت حضرت آدم نے فرمایا کہ میرا اسمیں کچہہ اختیار نہیں ہے
خدا تعالیٰ نے جو حکم دیا میں نے اوسکے موافق کیا قابیل کو اس بات کا یقین نہوا اور کہا کہ تو ہابیل کو زیادہ دوست رکہتا ہے اسواسطے تو اوسکو
خوبصورت عورت دیتا ہے آدم نے فرمایا کہ تو میرے کہنے کو قبول نہیں کرتا ہے تو تم دونو بہائی قربانی کرو جسکی قربانی قبول ہووے اوسکو
میں اقلیما سے منسوب کرونگا اس بات پر قابیل راضی ہوا اور دونوں بہائی اپنی اپنی قربانی پہاڑ پر رکہہ آئے ہابیل تو گوسفندان کا ریوڑ
رکہتا تہا ایک بچہ گوسفند کا فربہ کہ اوسکو بہت دوست رکہتا تہا اور کچہہ دودہ اوسکا پہاڑ کے چوٹی پر رکہہ آیا اور ارادہ کیا کہ اگر میری
قربانی قبول نہوگی تو میں اقلیما سے دست بردار ہونگا اور قابیل زراعت کرتا تہا اپنی زراعت میں سے گیہوں کے خوشہ خراب نکارہ لیگیا
اور اونکو پہاڑ پر رکہکر چلا آیا اور ارادہ کیا کہ قربانی میری قبول ہووے یا نہووے میں اپنی بہن سے دست بردار نہونگا پس جسوقت کہ

وہ دونون اپنی اپنی قربانیان لیکر چلے آئے تو بعد اوسکے آگ آسمان سے نازل ہوئی اور ہابیل کی قربانی کو اوسنے کہا لیا اور قابیل کی قربانی ویسی ہی
پہاڑ پر پڑی رہی اور قبول نہوئی قابیل کو یہہ حال دیکہکر زیادہ حسد ہوا پس اوسنے ہابیل کو مارڈالا اور اوسکے قتل کی کیفیت بعد اسکے آئیگی
انشاء اللہ تعالیٰ اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ قابیل نے ہابیل کو اقلیمیا کی جہت سے قتل نہین کیا تہا اسواسطے کہ ہابیل کا نکاح اقلیمیا
سے درست ہی نہتا کہ وہ دونون آپسمین بہائی اور بہن تہے اور حضرت آدم بہائی کا نکاح بہن سے کیونکر کرتے کہ نکاح بہائی کا بہن سے کبہی درست
نہین ہوا ہے اور ذکر اسکا سورہ نساء مین گذر گیا ہے راوی نے پوچہا کہ پہر قابیل نے ہابیل کو کسواسطے قتل کیا فرمایا کہ حضرت آدم کو خدا تعالیٰ نے
حکم کیا کہ ہابیل کو وصی اپنا کرو اور اسم اعظم اوسکے سپرد کرو اور قابیل ہابیل سے عمر مین زیادہ تہا اوسکو خبر پہونچی تو غصہ ہوا اور حضرت آدم سے
کہا کہ مین بڑا ہون مجہکو وصی کرنا چاہئے اوسوقت آدم نے دونونکو قربانی کرنیکا حکم دیا ہابیل کی قربانی قبول ہوئی اور قابیل کی قربانی
قبول نہوئی اوس قصہ کو خدا تعالیٰ بیان کرتا ہے کہ اے محمد صلعم خبر کر تو فرزندان آدم کی اون اہل کتاب کو بحق ورستی اِذْ قَرَّبَا جبوقت قربانی
رکہی اون دونون نے قُرْبَانًا ایک قربانی یعنی قربت طلب کی اونہون نے خدا کی کہ اوس سے حق ظاہر ہوجائے تاکہ اوسپر قرار پکڑین فَتُقُبِّلَ مِنْ
اَحَدِهِمَا پس قبول کی گئی وہ قربانی ایک کی دونون مین سے کہ وہ قربانی ہابیل کی تہی اور آگ آسمان سے آکر اوسکو لیگئی وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْآخَرِ
اور نہ قبول کی گئی دوسرے سے کہ وہ قابیل تہا ہو سکے کہ آگ اوسکی قربانی پر سے گذر کر چلی گئی اور قربانی کیطرف توجہ نکی قابیل نے غصہ ہوکر
قَالَ کہا ہابیل سے کہ لَأَقْتُلَنَّكَ البتہ قتل کرونگا مین تجہکو قَالَ کہا ہابیل نے کہ إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ سوا اسکے نہین قبول کرتا ہے
خدا پرہیزگارون سے جو کہ خالص نیت سے قربانی کرتے ہین اور تونے پرہیزگاری اختیار نہ کی تیری قربانی قبول نہوئی اسمین میرا کیا گناہ ہے کہ میرے
قتل کا تونے ارادہ کیا ہے لَئِنْ بَسَطْتَ إِلَيَّ يَدَكَ البتہ اگر کشادہ کریگا تو طرف میرے ہاتہ اپنے کو لِتَقْتُلَنِي تاکہ قتل کرے تو مجہکو مَا أَنَا بِبَاسِطٍ يَدِيَ
إِلَيْكَ نہین ہون مین کشادہ کرنیوالا ہاتہ اپنے کو طرف تیرے ہرگز لِأَقْتُلَكَ تاکہ قتل کرون مین تجہکو إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ تحقیق کہ مین خوف کرتا ہون
خدا سے کہ رَبَّ الْعَالَمِينَ پروردگار عالمونکا ہے کہتے ہین کہ ہابیل قوت مین قابیل سے زیادہ تہا لیکن خوف خدا سے اوسکو دفع کرنے مین کوشش کی اور
یا یہہ معنی ہین کہ تو بطریق ظلم کے قتل کی ابتدا کر لیکن مین ظلم کے قصد سے تیرے قتل کی ابتدا نکرونگا إِنِّي أُرِيدُ أَنْ تَبُوءَ تحقیق مین ارادہ کرتا
ہون یہہ کہ پہر کر جائے تو بِإِثْمِي ساتہ گناہ میرے کے وَإِثْمِكَ اور گناہ اپنے کے یعنی میرے گناہ اور اپنا گناہ دونونکو اپنی گردن پر رکہے اور جسوقت کہ تو
مجہکو قتل کریگا تو فَتَكُونَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ پس ہوجائیگا تو صاحبان دوزخ مین سے وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الظَّالِمِينَ اور یہی بدلا ظلم کرنیوالونکا
کہ جو ناحق کسیکو قتل کرین چاہئے کہ اسکے عوض مین وہ دوزخ مین جلا کرین اور کہتے ہین کہ اثمی و اثمک سے مراد یہہ ہے کہ گناہ میرے قتل کا
اگر تو مجہکو قتل کریگا اور گناہ تیرے جو تجہہ سے پہلے تہے یا وہ گناہ کہ جسکے سبب سے قربانی تیری قبول نہین ہوئی اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا
ہے کہ جو شخص قتل کرے کسی مومن کو تو تمام گناہ اوس مومن کے اوس قاتل پر خدا تعالیٰ رکہیگا اور مقتول گناہ سے پاک اور بری ہوجائیگا اور یہی
مراد ہے باثمی و اثمک سے فَطَوَّعَتْ لَهُ نَفْسُهُ پس رغبت لائی واسطے اوس قابیل کے نفس اوسکے نے قَتْلَ أَخِيهِ مارڈالنے اپنے بہائی کے تو کہ ہابیل
کے قتل کی تدبیر مین رہتا تہا جسوقت حضرت آدم نے ارادہ مکہ کے زمین کا کیا بسبب معلوم کیوسطے تو قابیل فرصت پاکر ہابیل کے پاس آیا دیکہا کہ وہ
سوتا ہے ایک بڑا سا پتہر اوٹہا کر ہابیل کے سر پر مارا کہ مغز اوسکا پریشان ہوگیا فَقَتَلَهُ پس مارڈالا اوسکو اوس پتہر سے فَأَصْبَحَ پس ہوگیا وہ
قابیل اپنے بہائی کو قتل کرکے مِنَ الْخَاسِرِينَ نقصان پانیوالون مین سے کہ دنیا مین تو مردود اور رانندہ ہوا باپ کا اور آخرت مین بضعف عذاب
اہل دوزخ کا اوسکو ہوگا اور اوسکے قتل کی کیفیت اسطرح سے بہی بیان کرتے ہین کہ حضرت آدم واسطے بجالانے حج کی مکہ کو گئے تہے اکیلے قابیل نے
ہابیل کو جنگل مین سوتا ہوا پایا حیران تہا کہ کیونکر اسکو قتل کرون شیطان ایک جانور پکڑ لایا اور دوسرے جانور کا سر دونون پتہر سے کچلا کہ وہ مرگیا
قابیل نے یہہ حال دیکہکر ایک پتہر ہابیل کے سر پر مارا کہ وہ مرگیا اور قابیل نے ہابیل کو تو مارڈالا لیکن حیران تہا کہ اسکو کیونکر پوشیدہ کرون

اور تین روز تک ہابیل کے لاش کو کمر پر رکہے ہوے پہرا کیا اور بعضے کہتے ہین کہ چالیس روز تک لئے ہوے پہرا کیا اور ابن عباس سے روایت ہے کہ ایکسال تک لئے
ہوے پہرا کیا یہانتک کہ اوسمین بدبو آنے لگی اور درندون اور پرندون نے حملہ کیا کہ اوسکو ہم کہا مین اوسوقت خدا تعالے نے دو کوے بہیجے کہ وہ
دونون آپسمین لڑے ایک کوے نے دوسرے کوے کو مار ڈالا اوس کوے قاتل نے اپنی چونچ سے زمین کو کہود کر اوس کوے مردہ کو اوسمین دفن کیا
اور مٹی سے اوسکو بہر دیا قابیل نے یہہ دیکہکر ایک گڑہا کہودا اور ہابیل کو اوسمین دفن کیا اور مٹی سے اوسکو پر کردیا چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ
فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا پس بہیجا خدا نے کوے کو کہ يَبْحَثُ فِي الْاَرْضِ کہودتا تہا وہ بیچ زمین کے گڑہا اپنی چونچ سے اور پاؤن سے لِيُرِيَهٗ تاکہ دکہلاوے
اوس قابیل کو كَيْفَ يُوَارِيْ سَوْءَةَ اَخِيْهِ کیونکر پوشیدہ کرے لاش بہائی اپنے کی جسوقت قابیل نے یہہ ماجرا دیکہا تو قَالَ يٰوَيْلَتٰٓى کہا کہ واے
مجہپر اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ کیا عاجز ہوا ہون مین اس سے کہ ہون مین مثل اس کوے کے یعنی ایسا عاجز ہوا ہون مین کہ کوے
کے مانند بہی مین نہوا فَاُوَارِيَ سَوْءَةَ اَخِيْ پس پوشیدہ کرتا مین لاش بہائی اپنے کی فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِيْنَ پس ہوگیا وہ قابیل پشیمانون
مین سے بہائی کے قتل کرنیسے کہ اوسکے قتل کرنیسے بہت مشقت اوٹہائی اور منقول ہے کہ قابیل اپنے بہائی کو دفن کرکے باپکے پاس آیا
اور حضرت آدم نے ہابیل کو جو اوسکی ہمراہ نہ دیکہا تو پوچہا کہ ہابیل کہان ہے کہا کہ کیا تو نے مجہکو اوسکا نگہبان کیا تہا آدم نے فرمایا کہ میرے ہمراہ
قربانگاہ پر چل اور حضرت آدم کی دلمین گزرا کہ قابیل نے اوسکو قتل کیا ہے پس جسوقت قربانگاہ پر پہونچے تو آدم پر روشن ہوگیا کہ قابیل نے
اوسکو مار ڈالا ہے پس آدم نے لعنت کی اوس زمین کو کہ جسنے ہابیل کا خون قبول کیا اور حکم کیا حضرت آدم نے کہ قابیل پر لعنت چاہیے اور آواز دی گئی
قابیل کو آسمان کی طرف سے کہ لعنت کیا گیا ہے تو کہ اپنے بہائی کو تو نے قتل کیا اور اسی سبب سے زمین لہو کو نہین پیتی ہے پس حضرت آدم وہان سے پہرے
اور روئے ہابیل پر چالیس دن اور رات جسوقت زاری کرتے تہے تو شکایت اوسکی طرف خدا کے کرتے تہے اور خدا تعالے نے وحی کی طرف آدم کی
کہ مین بخشنے والا ہون تجہکو ایک پسر کہ وہ قائم مقام ہابیل کے ہو اور بعد اسکے حوا نے ایک لڑکا لیکو جنا کہ وہ مبارک اور پاکیزہ تہا اور
جبکہ ساتوان روز ہوا تو خدا تعالے نے وحی کی کہ اے آدم یہہ لڑکا بخشش ہے میری طرف سے اسکا نام تو ہبۃ اللہ رکہہ اور وہ حضرت
شیث پیغمبر تہے اور بعضی روایتمین آیا ہے کہ حضرت آدم سو برس تک ہابیل کی مصیبت مین دلتنگ رہے کہ کبہی ہنستے نہ تہے جبکہ
اونکی ایکسو اور تیس برس کی ہوئی تو شیث اونکے پیدا ہوے اور پچاس صحیفے اونکو خدا نے بخشے اور حضرت آدم کا اونکو وصی کیا اور جسوقت آدم نے
قابیل کو نکالدیا تو وہ عدن کو چلا گیا اور ابلیس کے وسوسہ کرنیسے آتش پرست ہوگیا اور اوسکی اولاد نے بہی اوسکی پیروی کی اور لہو و لعب اور مزامیر اور
شراب اور زنا اور تمام منہیات مین مشغول ہوے یہانتک کہ نوح کے طوفان مین سب غرق ہوے اور اولاد شیث کی باقی رہی اور فرماتا ہے خدا کہ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ
اس قتل کے جہت سے کہ ناحق ہوا ہے كَتَبْنَا عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ لکہا ہمنے اوپر بنی اسرائیل کے یعنی حکم کیا ہمنے اوپر اونکے اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَيْرِ
نَفْسٍ تحقیق جو شخص کہ قتل کرے نفس کو بغیر عوض کسی نفس کے اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ یا بدون فساد کے بیچ زمین کے یعنی وہ قتل کرنا فساد کا بہی
نہو جیسے شرک اور رہزنی اور زنا وغیرہ کی جہت سے قتل کرنا ہوتا ہے پس وہ دونو قسم یعنی کا قتل کرنا ناحق کا ایسا ہے کہ فَكَاَنَّمَا
قَتَلَ النَّاسَ پس گویا کہ قتل کیا آدمیونکو جَمِيْعًا سب کو سو جانو کہ اس عمل بد سے لوگونکو دلیر کیا قتل کرنے پر اس صورت مین ایک کا قتل کرنا
اور سبکا قتل کرنا برابر ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جہنم مین ایک صحرا ہے اگر کوئی سب آدمیونکو قتل
کرے تو اوس صحرا مین جائیگا اور اگر ایک آدمی کو قتل کرے تو بہی اوس صحرا مین جائیگا اور اگرچہ یہہ آیتمین خدا تعالے نے بنی اسرائیل کو فرمایا
ہے لیکن حکم اسکا قیامت تک سب آدمیون مین جاری ہے وَمَنْ اَحْيَاهَا اور جو شخص کہ زندہ کرے اوس نفس کو کہ قصاص
کو اوسکے معاف کرے یا کسی قاتل کے جنگل سے کسی کو چہڑاوے یا وہ باز رہے قتل ناحق کو کہ جسکو ایسا ہے کہ فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا پس گویا کہ
زندہ کیا اوسنے آدمیون کو سبکو اسواسطے کہ ثواب اوسکا مثل ثواب اوس شخص کے ہوگا کہ جو تمام آدمیون کو ہلاکت سے بچاوے

اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا کہ جو کوئی نکالے کسیکو گمراہی سے تو ہے گویا کہ زندہ کیا اوسکو اور جو شخص نکالے کسیکو ہدایت سے طرف گمراہی کے تو گویا ہے کہ گویا قتل کیا اوسکو اور بعضے کہتے ہیں کہ زندہ کرنیسے مراد یہہ ہے کہ چھڑا لے کسیکو ڈوبنے سے اور جلنے سے اور کبھی دیوار وغیرہ کے نیچے دبنے سے اور درندہ سے اور فقیری سے طرف آسودگی کے اور فضل سب سے یہہ ہے کہ نکالے کسیکو گمراہی سے طرف راہ حق کے اور فرمایا ہے خدا نے وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ اور البتہ تحقیق آئے اون بنی اسرائیل کے پاس رُسُلُنَا بِالْبَيِّنَٰتِ پیغمبر ہمارے ساتہہ دلیلوں و معجزوں روشن کے ثُمَّ إِنَّ كَثِيرًا مِّنْهُم پہر تحقیق بہت لوگ ہیں بَعْدَ ذَٰلِكَ پیچھے اون پیغمبروں اور معجزوں روشن کے فِي الْأَرْضِ لَمُسْرِفُونَ بیچ زمین کے البتہ حد سے گزر جانیوالے ہیں کہ حرام کو حلال کرتے ہیں اور ناحق لوگوں کو قتل کرتے ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ بنی ضبہ کے قوم کے لوگ بیمار ہوکر حضرت رسول خدا صلعم کی خدمت میں آئے حضرت نے فرمایا کہ تم میری پاس ٹہیرو جسوقت تمکو صحت ہو جائیگی تو تمکو لشکر کیطرف بہیجدونگا اون لوگوں نے کہا کہ ہمکو مدینہ سے رخصت فرماؤ حضرت نے اونکو صدقہ کے گلہ کے اونٹوں میں بہیجدیا وہاں وہ شفا کیواسطے اونٹوں کا موت پیتے تہے اور اونٹنیوں کا دودہ کہاتے تہے جسوقت اچھے ہوگئے اور قوت حاصل ہوئی تو تین آدمیوں کو انہوں نے جو کہ اونٹوں کے نگہبان تہے قتل کیا اور اونٹوں کو ہانک کر لیگئے یہہ خبر جناب رسولخدا صلعم کو پہونچی حضرت نے جناب امیر علیہ السلام کو اونکے پیچھے بہیجا وہ لوگ ایسے جنگل میں جا لگے تہے کہ وہاں سے نکل نہیں سکتے تہے لیکن حضرت علی نے وہاں پہونچکر اونکو قید کیا اور جناب رسولخدا صلعم کیخدمت میں اونکو لائے اور سمقدر خدا تعالے فرماتا ہے إِنَّمَا جَزَآؤُا۟ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُۥ سوا اسکے نہیں کہ جزا اون لوگوں کی کہ جنگ کرتے ہیں وہ خدا سے اور پیغمبر اوسکے سے کہ قتل کرتے ہیں دوستونکو اونکے لوٹتے ہیں وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا اور دوڑتے ہیں وہ بیچ زمین کے فساد کرنیوالے ہوکر فساد و اختلال واقع ہوا ہے یعنی پہرتے ہیں وہ زمین میں فساد کرنیکے واسطے کہ قتل اور غارت کرتے ہیں مسلمانوں کو أَن يُقَتَّلُوٓا۟ أَوْ يُصَلَّبُوٓا۟ یہہ ہے کہ قتل کئے جائیں وہ یا سولی دئے جائیں أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُم یا کاٹے جائیں ہاتہہ اونکے اور پاؤں اونکے مِّنْ خِلَٰفٍ مختلف طرح سے کہ کاٹا جاوے سیدھا ہاتہہ اور اولٹا پاؤں یا سیدھا پاؤں اور اولٹا ہاتہہ أَوْ يُنفَوْا۟ مِنَ الْأَرْضِ یا نکالے جائیں وہ زمین سے کہ شہر بدر اونکو کردیں اور کسی شہر میں اونکو ٹہرنے نہ دیویں پس جسوقت یہہ آیت نازل ہوئی تو کہتے ہیں کہ حضرت نے حکم دیا اونکو سزا دینے کا ہاتہہ اور پاؤں اونکے برخلاف کاٹ دئے گئے یعنی سیدھا ہاتہہ اور بایاں پاؤں یا بایاں ہاتہہ اور سیدھا پاؤں اور بعد اوسکے سلائی اونکے آنکہوں میں پہیر کر سولی پر اونکو چڑھا دیا اور بعضے اس آیت کی شان نزول میں اسطرح بیان کرتے ہیں کہ چھٹے سال ہجرت کے ایک جماعت عرینہ کی خدمت میں رسولخدا صلعم کی حاضر ہوکر مسلمان ہوئے اور چند روز اسی میں حضرت کے رہے ہوا مدینہ کی اونکے مزاج کے موافق نہیں ہوا وہ بیمار ہوگئے اور چہرہ اور آنکہیں اونکے زرد ہوگئیں حضرت نے حکم دیا کہ شتران شیر دار میں جاؤ کہ کوہ عیر کے نزدیک ہے وہ وہاں گئے اور چند روز وہاں رہے اور موت اور دودہ اونٹنیونکا پیتے تہے جسوقت اونکو صحت حاصل ہوئی تو پندرہ اونٹ حضرت کے ہانک کر لیگئے اور یسار کہ غلام حضرت کا تہا اوسنے اونکا تعاقب کیا اور یسار میں اور اونمیں ہتیار چلا آخر یسار کو اون لوگوں نے گرفتار کیا اور ہاتہہ اور پاؤں اوسکے کاٹ ڈالے اور کانٹے اوسکے آنکہوں اور زبان میں چبہوئے یہانتک کہ وہ شہید ہوگیا حضرت نے یہہ خبر سنکر کرز بن جابر کو ساتھ بیس سواروں سلح کی اونکے پیچھے بہیجا کہ وہ سبکو ہاتہہ اور پاؤں اونکے باندہکر حضرت کی خدمت میں لایا حضرت چاہتے تہے کہ اونکی سزا میں وہ آیت نازل کی اور رسولخدا صلعم نے اونکو سزا دی ذَٰلِكَ وہ سزا کیواسطے اونکے واسطے لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وہ واسطے اونکے رسوائی ہے بیچ دنیا کے کہ ذلت سے مارے جائیں وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ اور واسطے اونکے بیچ آخرت کے عذاب بڑا اونکے گناہ کے بڑے ہونیکے سبب سے إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا۟ مگر جو لوگ کہ توبہ کریں مِن قَبْلِ أَن تَقْدِرُوا۟ عَلَيْهِمْ پہلے اس سے کہ قادر ہو تم اوپر اونکے کہ پکڑو تم اونکو اور شہادت قائم ہو اوپر فَاعْلَمُوٓا۟ أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ پس جانو تم کہ تحقیق خدا بخشنے والا ہے گناہوں کا

بعد توبہ کے رَحِیْمٌ مہربان ہے تو بہ کرنیوالون پر کہ اپنے گناہ کو بخشدیتا ہی لیکن گناہ اونمین کا مثل قتل اور زخم اور غارت کے بہ بدون قصاص اور ادائے
مال کے ساقط نہین ہوتا ہے اور اب خدا تعالیٰ پرہیزگاری و اعمال نیک کے طرف حکم کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہی کہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ
اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو ڈرو تم خدا سے اوسکے نافرمانی کرنیمین وَابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ اور طلب کرو تم طرف اوسکے وسیلہ کو
بسبب بجالانے اعمال نیک کے کہ اوسکے واجبات و مستحبات کو بجالاؤ اور منہیات سے پرہیز کرو وَجَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ اور جہاد کرو تم بیچ راہ
اوسکے کے لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ تاکہ تم رستگاری پاؤ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیت کی تفسیر مین فرمایا ہے کہ وسیلہ ڈھونڈو تم خدا کیطرف
اوسکی رضامندی کی طلب کرنیسے کہ اوسکے قضا پر راضی ہوا اور اوسکے نازل کئی ہوئے بلا پر صبر کرو اور فرمایا جناب رسول خدا صلعم نے
کہ اولاد حسین ہین جو کہ آئمہ ہین جس کسی نے اونکی متابعت کی اوسنے خدا کی متابعت کی اور جسنے اونکی نافرمانی کی اوسنے خدا کی نافرمانی کی وہ
ہین دستاویز مضبوط اور وسیلہ طرف خدا کے اور انس بن مالک سے روایت ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ وسیلہ ایک حجاب ہے درمیان
بندہ کے اور خدا کے اور وہ علی بن ابیطالب ہے جو بندہ کہ اوسکو وسیلہ کرے خدا تعالیٰ اوسکو اوس درجہ پر پہونچادیگا اور امیر المومنین علیہ السلام
نے فرمایا ہے کہ بہشت مین دو گھر ہین موتی کی کہ چھت اونکی عرش تک ہے ایک تو سفید ہے اور دوسرا زرد ہے اور ہر ایک کے اوپر ستر ہزار
بالاخانہ ہین سفید تو اونمین سے وسیلہ محمد کا اور اوسکی اہلبیت کا ہے اور زرد وسیلہ ابراہیم کا اور اوسکی اہلبیت کا ہی اور اب خدا تعالیٰ
کفار کا حال بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا تحقیق جن لوگون نے کفر کیا ہی بتون کی پرستش کرکے لَوْ اَنَّ
لَهُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا اگر تحقیق ہووے واسطے اونکے جو کچھ کہ بیچ زمین کے ہی مال و اسباب کے قسم سے وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ اور مثل اوسکے
ہمراہ اوسکے ہو یعنی جسقدر کہ مال دنیا مین ہے وہ سب ہو اور مثل اوسکے اور ہو کافرون کے واسطے لِیَفْتَدُوْا بِهٖ مِنْ عَذَابِ
یَوْمِ الْقِیٰمَةِ تاکہ بدلا دیوین وہ ساتھ اوسکے عذاب روز قیامت کے سے کہ وہ مال دیکر اپنے نفس کو قیامت کے عذاب سے بچانا چاہین مَا
تُقُبِّلَ مِنْهُمْ نہ قبول کیا جائیگا اونسے وہ مال کسی طرح سے وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ اور واسطے اونکے عذاب ہے دردناک و لیفتدوا
مین ضمیر بہ کی کہ واحد ہے دو چیز کے طرف ہو واسطے پھرتی ہے کہ وہ ضمیر بمنزلہ اسم اشارہ کی ہے جیسے کہ عوان بین ذٰلک مین اور
یا واو و مثلہ کی بمعنی مع ہے اور جسوقت وہ کفار دوزخ مین ڈالے جائینگے تو یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ ارادہ کرینگے یہ کہ
نکلین وہ آتش دوزخ سے وَمَا هُمْ بِخٰرِجِیْنَ مِنْهَا اور حال یہ ہے کہ نہین ہین وہ نکلنے والے اوس سے وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِیْمٌ اور
واسطے اونکے عذاب ہے ہمیشہ کہ ہرگز منقطع نہو کہتے ہین کہ خدا تعالیٰ دروازہ بہشت کا دوزخ کیطرف کھولیگا اور کفار جسوقت اوسکو دیکھینگے
تو ارادہ بہشت مین جانیکا کرینگے اور اوسکو دوڑینگے اور ہر ایک دوسرے پر گرنے لگینگے تاکہ آتش دوزخ سے باہر نکلجاوین جسوقت
بہشت کے دروازہ کے نزدیک پہونچین تو خدا تعالیٰ دروازہ بہشت کا بند کرادیگا اور وہ محروم ہوکر اولٹے پھر جاوین اور اب خدا
تعالیٰ چورون کی سزا کو بیان کرتا ہے جو کہ پوشیدہ لوگون کا مال لیتے ہین چنانچہ فرماتا ہے وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ اور
چوری کرنیوالا مرد اور چوری کرنیوالی عورت فَاقْطَعُوْۤا اَیْدِیَهُمَا پس کاٹو تم دست راست اونکا اگر چوتہائی دینار سے کم نہ چرایا ہو
اور دینار تین ماشہ اور تین رتی تخمیناً کا ہوتا ہی طلا سے بنا ہوا اور اگر اس سے کم کی یعنی چوتہائی دینار سے کم کی چوری کی ہو تو تعزیر
لازم ہے اور چور کا ہاتھ کاٹنے مین تو چاہیے کہ اسطرح سے کاٹین کہ چارون انگلیان اوسکی کاٹین اور کف دست اور انگوٹھے کو باقی رکھین
جَزَآءًۢ بِمَا کَسَبَا بدلا ہو بسبب اوس چیز کے کہ کیا ہے اونہون نے نَکَالًا مِّنَ اللّٰهِ واسطے عذاب دینے کے خدا کی جانب سے وَاللّٰهُ
عَزِیْزٌ اور خدا غالب ہے اپنے حکم مین حَکِیْمٌ حکمت والا ہے کہ جو کچھ کرتا ہی موافق حکمت و مصلحت کے کرتا ہے و السارق و
السارقہ نزدیک سیبویہ کے دو جملہ ہین یعنی حکم السارق و السارقۃ فیما یتلی علیکم اور ایسی ہے باعتبار عطف کے السارقۃ مبتدا ہی اور مضاف

اور سکا وہ لفظ حکم کا محذوف ہے اور فیما یتلیٰ خبر اوسکی ہے کہ محذوف ہے مبتدا اور خبر ملکر ایک جملہ تو یہہ ہوا اور فاقطعوا دوسرا جملہ ہے اور نزدیک
مبرد کے وہ سب ایک جملہ ہے اور فا سببیہ ہے جو کہ خبر پر داخل ہوتی ہے واسطے متضمن ہونے معنی شرط کے اور جزا اور نکالا مفعول واقع ہوا ہے
اور فرماتا ہے خدا کہ فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهٖ پس جو شخص کہ توبہ کرے پیچھے ظلم اپنے سے یعنی چوری کے بعد توبہ کرے وَاَصْلَحَ اور درست کرے کار
اپنے کو کہ جسکا مال چورایا ہو اوسکو راضی کرے اور چوری سے توبہ کرے فَاِنَّ اللّٰهَ یَتُوْبُ عَلَیْهِ پس تحقیق کہ خدا توبہ قبول کرتا ہو اوسکے
اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ تحقیق خدا بخشنے والا ہی گنہگاروں کا بعد توبہ کے رَحِیْمٌ مہربان ہے کہ قیامت مین ونکو رسوا کریگا اور فرماتا ہو خدا کہ
اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۔ کیا نہین جانتا ہو تو کہ تحقیق خدا واسطے اوسکے بادشاہی آسمانوں اور زمین کی ہے یعنی
بے شک جانتا ہو تو خدا تعالےٰ مالک اور بادشاہ آسمانوں کا اور زمین کا سب کا ہے یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ عذاب کرتا ہو جسکو چاہتا ہے
وَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ اور بخشتا ہو واسطے جس شخص کے چاہی جس وقت وہ شخص توبہ کرے وَاللّٰهُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور خدا اوپر ہر چیز کے
قادر ہو عذاب کرنے مین اور بخشنی مین اور اب خدا پیغمبر حضرت کی تسلی کے واسطے فرماتا ہے کہ یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوْلُ لَا یَحْزُنْكَ اے پیغمبر نہ
غمگین کرین تجکو اَلَّذِیْنَ یُسَارِعُوْنَ فِی الْکُفْرِ وہ لوگ کہ جلدی کرتے ہین بیچ کفر کے یعنی کفر کو ظاہر کرتے ہین جسوقت فرصت پاتی
ہین مِنَ الَّذِیْنَ قَالُوْۤا اٰمَنَّا اون لوگون مین سے کہ کہا اونہون نے کہ ایمان لائی ہم اور یہہ کلمہ کہتے ہین وہ ظاہر مین بِاَفْوَاهِهِمْ ساتھ
مونہون اپنے کے وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ اور نہین ایمان لائے ہین دل اونکے مراد اس فرقے سے منافقین ہین جو کفار سے دوستی رکھتے تھے اور
مسلمانوں سے تمسخر کرتی تھے اور اس آیت سے معلوم ہوا کہ فقط زبان سے اسلام کا ظاہر کرنا کفایت نہین کرتا ہے جبتک کہ دل سے اقرار
نہو وَمِنَ الَّذِیْنَ هَادُوْا اور اون لوگون مین سے ہین وہ کفر مین جلدی کرنیوالے کہ یہودی کہے گئے ہین سَمّٰعُوْنَ لِلْکَذِبِ بہت
سُننے والے ہین واسطے جھوٹ کے سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِیْنَ بہت سننے والے ہین واسطے قوم دوسری کے لَمْ یَاْتُوْكَ نہین آتے ہین
تیرے پاس بسبب تکبر اور عناد اور ننگ کے اور مراد اوس سے خیبر کے یہودی ہین کہ یہودی مدینہ کے اونکی طرف سے مدینہ مین جاسوسی کرتے
تھے اور جھوٹی خبرین خیبر کے یہودیون کو پہونچاتے تھے اور محمد ایسا اور ایسا کہتا ہے اور وہ خیبر کے یہود بسبب اپنے تکبر کے حضرت کی خدمت مین
حاضر نہین ہوتے تھے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ ایک عورت شوہر دار اور ایک مرد صاحب زوجہ نے خیبر کے
یہودیون مین سے آپسمین زنا کیا اور توریت مین اونکے واسطے حکم سنگسار کرنیکا تھا یہودیون نے اونکی بزرگی اور شرافت کا
لحاظ کرکے چاہا کہ اونکو سنگسار نکرین آپسمین مشورہ کیا کہ یہہ مرد جو دعوے پیغمبری کا کرتا ہے شاید اوسکی کتاب مین یہہ حکم نہین ہے لیکن ہم جو اوس
سے جنگ اور کارزار رکھتے ہین اوس مجلس مین نہین جاسکتے ہین مصلحت یہہ ہے کہ کسیکو بنی نضیر اور بنی قریظہ مین سے بھیجین کہ وہ
اوس سے ہم عہد ہین اور وہ اوس سے حد زنا محصنہ کی پوچھین اگر وہ کوڑے لگانے کا حکم دیوے تو قبول کرین اور اگر سنگسار
کرنیکا حکم دیوے تو اوسکی بات کو نہ سنو بس وہ اوس زانی اور زانیہ سمیت مدینہ مین آئے اور مدینہ کے یہودیون سے سب حال بیان
کیا اور اشراف یہود مدینہ کے جناب رسول خدا کی مجلس اقدس مین حاضر ہوے اور زنا محصنہ کی حد سے سوال کیا حضرت نے فرمایا کہ سنگسار
کرنا چاہیے اونہون نے انکار کیا اور کہا کہ توریت مین چالیس کوڑے روغن قیر سے لیے ہوے کے مارنیکا حکم ہے تاکہ آگا اور پیچھا اوسکا سیاہ
ہوجاے اور بعد اوسکے گدہے پر اولٹا سوار کرکے محلون مین اوسکو پہراوین جبرئیل نے حضرت سے عرض کی کہ یہہ لوگ جھوٹ کہتے ہین توریت
مین یہہ حکم نہین ہے اونسے کہو کہ ہمارا اور تمہارا منصف ابن صوریا ہے کہ وہ سب سے زیادہ عالم یہودیون کا ہے حضرت نے یہودیون کو
فرمایا کہ تمہارے قوم کا خیبر مین ایک جوان سادہ رو اور سفید رنگ ہے اور ایک آنکھہ اوسکی ہے اور اوسکو ابن صوریہ کہتے ہین کہا
کہ ہان وہ بڑا عالم ہے تونے اوسکو کہان دیکھا ہے حضرت نے فرمایا کہ مینے جبرئیل سے سُنا ہے اور فرمایا کہ وہ ہمارے اور تمہارے

درمیان منصف ہے جو پوچھے کہ توریت مین بیچ اوس کے پوچھنا چاہتے ہو وہ انصاف سے کہدیگا یہودیون نے کہا کہ ہم راضی ہین حضرت نے آدمی بہیجکر اوسکو
خیبر سے بلوایا جب وہ آیا حضرت نے اوس سے پوچھا کہ ابن صوریا تو ہی ہے کہا کہ ہان پھر حضرت نے اوس سے فرمایا کہ تو ہمارے اور یہودیون کے
درمیان منصف ہو کہا کہ بہت خوب حضرت نے اوسکو قسم دی کہ تجھکو قسم ہے اوس خدا کی کہ جسنے توریت کو موسیٰ پر نازل
کیا ہے اور دریا کو اونکے واسطے چیرا ہے اور تمکو فرعون سے نجات دی ہے اور من و سلویٰ تمپر نازل کیا ہے اور ابر سے تمپر سایہ کیا ہے
اور حکم حلال اور حرام کا توریت مین بیان کیا ہے کہ حد زنا محصنہ کے سنگسار کرنا ہے یا نہین ہے ابن صوریا نے کہا کہ اگر یہہ بات
نہوتی کہ آگ آسمان سے نازل ہو کر مجھکو جلا دے تو مین جھوٹ بیان کرتا لیکن تو بتلا کہ تیرے خدا نے اسمین کیا حکم کیا ہے حضرت نے
فرمایا کہ میرے خدا نے حکم کیا ہے کہ جسوقت چار گواہ زنا محصنہ پر گواہی دیوین تو سنگسار کرنا زانیون کا واجب ہے ابن صوریا نے
کہا کہ بخدای موسیٰ توریت مین بہی یہی حکم ہے حضرت نے فرمایا کہ دونو کو سنگسار کرو یہودیون نے ابن صوریا سے کہا کہ تو نے کسواسطے
ہمارا راز ظاہر کر دیا کہا کہ محمد نے سوگند جو مجھکو دی تہی اوسواسطے مینے راست بیان کیا حضرت نے فرمایا کہ کیا سبب ہے کہ تمنے حکم خدا کو بدلا
کہنے لگے کہ واسطے رعایت حال اشراف کی اور اونکی حرمت کے ملاحظہ سے حقتعالیٰ نے اونکے مقدمہ مین آیت نازل کر کے فرمایا کہ وہ
یُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ بدلتے ہین کلمون کو یعنے آیہ رجم کو مِنْ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ پیچھے رکھنے اوسکے بیچ مقامون اونکے سے یعنے پیچھے اسکے
کہ خدا نے اوسکو ایک جگہہ رکھا تہا وہان سے اوسکو بدل ڈالتے ہین کہ اوسکی جگہہ کچہہ اور لکہدیتے ہین اور یحرفون صفت سماعون کی
ہے اور مبتدا اوسکا محذوف ہے اور تقدیر اوسکی ہم یحرفون الکلم ہے اور تقدیر من بعد مواضعہ کے من بعد وضعہ کلامہ مواضعہ
ہے اور حاصل یہہ ہے کہ حلال کو وہ حرام کی جگہہ رکھتے ہین اور حرام کو حلال کی جگہہ رکھتے ہین يَقُولُونَ إِنْ أُوتِيتُمْ هٰذَا
کہتے ہین وہ کہ اگر دیئے جاؤ تم یہہ یعنے حکم کوڑے لگانیکا محمد کے پاس سے فَخُذُوهُ پس لو تم اونکو اور قبول کرو اور
اوسپر عمل کرو وَإِنْ لَمْ تُؤْتَوْهُ اور اگر نہ دیئے جاؤ تم وہ حکم بلکہ حکم سنگسار کرنیکا تمکو محمد دیوے فَاحْذَرُوا پس ڈرو تم اور
پرہیز کرو تم اوسکے قبول کرنے سے وَمَنْ يُرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ اور جس شخص کو کہ ارادہ کرے خدا آزمانے اوسکے کا یعنے جس چیز کو اوسنے
پوشیدہ کیا ہے اوسکو اوسکی رسوائی اور ذلت کیواسطے ظاہر کرے یا جسکو چاہے اوسکی عناد کی جہت سے عذاب کرے تو اے محمد
فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا پس ہرگز نہین مالک ہے تو واسطے اوسکے خدا کی طرف سے کسی چیز کا کہ اوسکی رسوائی یا عذاب
کو دفع کرے اسواسطے کہ اختیار اوسکا تیرے ہاتہہ مین نہین ہے أُولٰٓئِكَ الَّذِينَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ یہہ وہ لوگ ہین کہ نہین
چاہا ہے خدا نے یعنے اوسکی حکمت اور مصلحت نے تقاضا نہین کیا ہے أَنْ يُطَهِّرَ قُلُوبَهُمْ یہہ کہ پاک کرے وہ دلون اونکے کو
بسبب اونکے عناد کے اور معجزات روشن کو دیکہکر انکار کرنیکی جہت سے کہ دلیلین اور معجزے تیری نبوت کے حق ہونیکی دیکہتے
ہین اور پہر ایمان نہین لاتے ہین اور اپنے کفر کو نہین چھوڑتے ہین برخلاف مومنین کے کہ وہ اون دلیلون کو دیکہکر اعتقاد
کرتے ہین تو ہم اونکے دلون سے گمراہی کو دہو ڈالتے ہین اور لطف اور توفیق اونکو بخشتے ہین اور یہہ کفار باوجود ملاحظہ حقیقت
کے پہر انکار کرتے ہین تو ہم اونکے دلون کو پاک نہین کرتے ہین اور فرماتا ہے خدا کہ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ واسطے
اون کافرون کے بیچ دنیا کے رسوائی ہے کہ جزیہ دیتے ہین اور مومنین سے ڈرتے ہین وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ
اور واسطے اونکے بیچ آخرت کے عذاب ہے بڑا کہ ہمیشہ دوزخ مین جلا کرینگے سَمّٰعُونَ لِلْكَذِبِ بہت سننے والے
ہین واسطے جھوٹ کے یعنے جھوٹ کہنے کیواسطے اپنے طرف سے بنا کر تیری بات کو سنتے ہین کہ تجھسے کچہہ سنین اور اپنی قوم سے
کچہہ بیان کرین جھوٹ بنا کر أَكّٰلُونَ لِلسُّحْتِ بہت کہانیوالے ہین واسطے حرام کے کہ حکم کے برخلاف بیان کرین رشوت لیتے ہین

اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ مراد سحت سے رشوت ہے اور دوسری روایت میں ہے کہ وہ قیمت مردہ کی اور سگ غیر شکاری
کی اور شراب کی اور خرچی زناکار عورت کی اور اُجرت جادوگری کی ہے اور جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اپنے برادر مومن
کی حاجت کو روا کرنا اور پھر اوسکا ہدیہ قبول کرنا یہہ بھی سحت ہی اور فرماتا ہے خدا کہ فَاِنْ جَآءُوْكَ پس اگر آئین وہ اہل کتاب تیرے
پاس اے محمد صلعم اپنا جھگڑا لیکر تو فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ پس حکم کر تو درمیان اونکے اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ یا منہ پھیر لے تو اونسے یعنے حکم
کرنے نہ کرنے میں اور حکم نکرنے میں تجھکو اختیار ہے وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ اور اگر منہ پھیر لیگا تو اونسے کہ کچھہ حکم اونکو نہ دے تو فَلَنْ
يَّضُرُّوْكَ شَيْئًا پس ہرگز نہ ضرر کرینگے اور نہ کوئی گزند پہونچا سکینگے وہ تجھکو کچھہ وَاِنْ حَكَمْتَ اور اگر حکم کرے تو اونکے مقدمہ مین تو
فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ پس حکم کر تو درمیان اونکے ساتھہ انصاف کے جسطرح ہمنے تجھکو حکم دیا ہے اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ
تحقیق خدا دوست رکھتا ہے انصاف کرنیوالون کو حکم مین وَكَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ اور کیونکر حاکم ٹھہراتے ہین وہ تجھکو وَعِنْدَهُمُ
التَّوْرٰىةُ اور حال یہہ ہے کہ نزدیک اونکے توریت ہے فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ بیچ اوسکے حکم خدا کا ہی سنگسار کرنیکا پس تجکو وہ اپنا حاکم
بناتے ہین یہہ اسواسطے ہی کہ کوئی ایسا حکم ہو جاے کہ اوسمین مشقت کمتر ہو اگرچہ اونکے گمان مین اوس حکم کو خدا نے نہ فرمایا ہو
ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ پھر پھر جاتے ہین وہ اور منہ پھیر لیتے ہین تیرے حکم سے مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ پیچھے اوسکے کہ حکم دیا ہے تونے موافق
اونکی کتاب کے وَمَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اور نہین ہین یہہ لوگ باور کرنیوالے اور تصدیق کرنیوالے اپنی کتاب کے حکم کی اور
بعضے کہتے ہین کہ آیہ فاحکم بینہم منسوخ ہے آیہ ان احکم بینہم بما انزل سے ہو گئے کہ اوس آیتمین تو یہہ حکم تہا کہ چاہے تو موافق اونکے
کتاب کے حکم کر اور چاہے تو اپنی کتاب کے موافق اور اس آیت مین تو یہہ حکم ہے کہ قرآن کے موافق حکم کر اور فرماتا ہے خدا کہ
اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ تحقیق ہمنے نازل کیا ہی توریت کو فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ بیچ اوسکے ہدایت حق کی اور روشنی ہے کہ
گمراہی کی اندہیرون سے وہ باہر نکالتی ہے يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ حکم کرتے تہی ساتہہ اوس توریت کے پیغمبر بنی اسرائیل کے بعد موسی
کے کہ ایک ہزار کی قریب تہے ہو ہین تا کہ ہووینگے دین کو رواج دیوین اَلَّذِيْنَ وہ پیغمبر کہ اَسْلَمُوْا فرمانبردار ہیں ہے اونہون نے حکم
خدا کے اور یہہ توریت بہیجی ہے واسطے لِلَّذِيْنَ هَادُوْا واسطے اون لوگونکی کہ متدین بدین یہود ہوئے ہین وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ اور
حکم کرتے تہے عابد دین خدا کے وَالْاَحْبَارُ اور علما یہود کہ تابع انبیا کے تہے بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ بسبب اسکی کہ حفاظت کا
حکم کئے گئے تہے کتاب خدا سے کہ اوسمین تحریف اور تبدیل کسی حکم کی نکرین وَكَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ اور تہے وہ اوپر اوسکی گواہ کہ توریت کے
احکام کو حق اور راستی سے بیان کرینگے وَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ پس نہ ڈرو تم آدمیون سے اے حکم کرنیوالو وَاخْشَوْنِ اور ڈرو تم مجھ
حکمون کو بیان کرنے مین کہ خلاف حکم کے بیان نکرو وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اور نہ خرید کرو تم ساتہہ آیتون میری کی مول تہوڑا کہ رشوت
لیکر احکام توریت کی بدل ڈالو اور کچھ فائدہ دنیا کیواسطے لیا سیاست کرو اور فرماتا ہے خدا کہ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اور جو شخص کہ نہ
حکم کرین انکار کرکے ساتہہ اوس چیز کے کہ نازل کیا ہے خدا نے محمد پر فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ پس یہہ لوگ وہی کافر ہین بسبب انکار کرنے
حکم حق سے وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اور لکہا ہی ہمنے اوپر اون بنی اسرائیل کے بیچ اوس توریت کے یعنی فرض کیا ہی ہمنے اونپر اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ
یہہ کہ تحقیق ایک جان بدلے ایک جان کے ہے یعنی ایک جان کے بدلے قصاص مین ایک جان کو مار ڈالو نہ دو جان کو جیسا کہ بنی نضیر وقت کو
بنی قریظہ کے ایک شخص کے بدلے مین قتل کرتے تہے برخلاف حکم خدا کے تم ایسا نکرو وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ اور ایک آنکھہ بدلے ایک آنکھہ کے ہی
نہ زیادہ اوس سے یعنے اگر ایک آنکھہ کا تم قصاص لو تو ایک ہی آنکھہ کو کور کرو نہ اوس سے زیادہ کو وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ اور ناک
بدلے ناک کے ہی وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ اور کان بدلے کان کے ہے وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ اور دانت بدلے دانت کے ہی وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ اور

زخم قصاص والے ہین یعنی ہر زخم کا بدلا ویسی زخم کے برابر ہے اور اسیطرح سب اعضا مین مساوات چاہیے مثل لب اور دست و پا وغیرہ کے اور
جسمین کہ مساوات ممکن نہو جیسے کہ توڑنا ہڈیونکا وہان یہہ حکم جاری نہین ہے اور تفصیل اسکی فقہ کے کتابونمین ہے اور بعضے کہتے ہین کہ سوا والجروح
قصاص کی یہہ آیت منسوخ ہی آیہ کتب علیکم القصاص فی القتلی سے فمن تصدق بہ پس جو شخص کہ تصدق کرے ساتہہ اوس کے یعنی
یعنی معاف کرے بدلا لینے کو تو فہو کفارۃ لہ پس وہ معاف کرنا کفارہ ہے گناہونکا واسطے اوس مجروح کے یا وارثان مقتول کے اگر قصاص کو معاف
کرین کہ اس معاف کرنیسے گناہ اونکے بخشے جائینگے اور کسائی نے عین کو اور مابعد اوسکے سبکو مرفوع پڑہا ہے اور ابو جعفر اور ابن کثیر اور ابو عمرو
نے سبکو منصوب پڑہا ہی مگر والجروح کو مرفوع پڑہا ہے اور باقیون نے سبکو منصوب پڑہا ہے اور اذن کو نافع نے تخفیف پڑہا ہی اور باقیون نے تثقیل
ومن لم یحکم بما انزل اللہ اور جو شخص کہ نہ حکم کرین ساتہہ اوس چیز کے کہ نازل کی ہے خدانے محمد صلعم پر فاولئک ہم الظالمون پس یہہ
لوگ وہی ظلم کرنیوالے ہین کہ حق کو اوسکی جگہہ پر نہین رکہتے ہین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ جو کوئی کسیکو بخشے زخم وغیرہ
کہ عوض اوسکا نہ لیوے تو موافق اوسکی کفارہ اوسکے گناہونکا ہوگا اور ابو درداء نے پیغمبر صلعم سے روایت کی ہے فرمایا حضرت نے
کہ اگر کوئی مسلمان کہ اوسکو زخم کسی مسلمان نے لگایا ہوا اور وہ اوسکو معاف کرے تو خدا تعالی درجہ اوسکا بلند کرے اور گناہونکو اوسکے بخشے اور
جابر نے رسول خدا صلعم سے روایت کی ہے فرمایا حضرت نے کہ اگر کوئی مومن تین کام کرے بخدا جس دروازہ سے بہشت کے چاہے داخل ہووے اور
حور العین اوسکی زوجہ ہووے ایک تو یہہ کہ اگر کسیکے ذمہ اوسکا قرض کہتا ہو اوسکو بخشدے دوسرے یہہ کہ قاتل کو معاف کرے تیسرے
یہہ کہ بعد فریضہ کے دس بار قل ہو اللہ احد پڑہے کسی نے پوچہا کہ یا رسول خدا اگر کوئی ان تین کامون مین سے ایک کام کرے تو وہ بھی اس
مرتبہ کو پہونچیگا یا نہین حضرت نے فرمایا کہ ہان وہ بھی اس مرتبہ کو پہونچیگا اور اب خدا تعالی نصاری کا ذکر کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے
وقفینا علی آثارہم اور پیچہے کیا ہمنے اوپر آثار اون پیغمبرونکے بعیسی ابن مریم عیسی پسر مریم کو یعنے پیغمبرون کے پیچہے لائے
ہم عیسی پسر مریم کو اور پیغمبرون سے پیچہے اوسکو کیا مصدقا لما بین یدیہ من التوریۃ جس وقت کہ سچا کرنیوالا تہا واسطے اوس
چیز کے کہ آگے اوسکے ہی کہ توریت ہے یعنی توریت کہ عیسے سے پہلے نازل ہوئی ہے اوسکا سچا کرنیوالا تہا اور اوسکو حق اور خدا کیطرف سے
نازل کی گئی جانتا تہا واتیناہ الانجیل اور دی ہمنے اوس عیسے کو انجیل کہ فیہ ہدی بیچ اوسکے رہنمائی حق کی ہی ونور اور
روشنی طرف راہ حق کے ومصدقا اور سچا کرنیوالا تہا وہ لما بین یدیہ من التوریۃ واسطے اوس چیز کے کہ آگے اوسکے تہی وہ توریت
ہے وہدی وموعظۃ للمتقین اور ہدایت اور نصیحت تہی واسطے پرہیزگارون کے اور قفینا کا مفعول اول محذوف ہے اور تقدیر
اوسکی وقفینا ہم ہے اور باعیسے کے باء واسطے تعدیہ کے ہی اور عیسے مفعول ثانی قفینا کا ہی اور دونون مصدقا اور ہدی اور موعظۃ حال واقع
ہوئے ہین اور فرماتا ہی ولیحکم اہل الانجیل اور چاہئے کہ حکم کرین اہل انجیل یعنے علماء نصاری بما انزل اللہ فیہ ساتہہ اوس چیز کے
کہ نازل کیا ہی خدانے بیچ اوسکے ومن لم یحکم بما انزل اللہ اور جو شخص نہ حکم کرین ساتہہ اوس چیز کے کہ نازل کی ہے خدانے
فاولئک ہم الفاسقون پس وہ لوگ وے ہی حکم سے باہر ہونیوالے ہین اور اگر انکار اوسکا کرین تو ایمان سے باہر ہونیوالے ہین اور
اب خدا تعالی اپنے حبیب کو خطاب کرتا ہی کہ وانزلنا الیک الکتاب اور نازل کیا ہمنے طرف تیرے کتاب کہ وہ قرآن ہے
بالحق ساتہہ حق کے مصدقا تصدیق کرنیوالا ہی یعنی اصول مین موافق اور مطابق ہے لما بین یدیہ واسطے اوس چیز کے کہ آگے اوسکی
ہے من الکتاب کتاب سے کہ وہ توریت اور انجیل ہے کہ اوس سے پہلے نازل ہوئے ہین ومہیمنا علیہ اور نگہبانی کرنیوالی ہے وہ کتاب جو
قرآن ہے اوپر اوس کتاب توریت اور انجیل کی کہ اونکو بدل ڈالنی کی حفاظت کرتی ہے وہ کتاب کہ قرآن ہے یعنی جو کچہہ اونمین تغیر اور تبدل
ہوتا ہے اوس سے درست ہو جاتا ہے یا یہہ کہ وہ قرآن گواہ ہونیوالا اونکی صحت کا ہے اور مصدقا اور مہیمنا دونون حال واقع

ہوتے ہیں اور مہیمن کی اصل مؤتمن ہے اور معنی اوسکی حفاظت کرنیوالے اور گواہی دینے والے کے ہیں اور فرماتا ہی خدا کہ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ
پس حکم کر تو درمیان اون اہل کتاب کے ساتھہ اوس چیز کے کہ نازل کیا ہی خدا نے اوسکو طرف تیری کہ وہ حکم سنگسار کرنیکا واسطے مرد و عورت صاحب زوجہ
اور زن شوہر دار کی ہی جس وقت کہ وہ زنا کریں اور قصاص میں برابری کرنی چاہیے وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ اور نہ پیروی کر تو خواہشوں
اونکی منحرف ہو کر عَمَّا جَاءَكَ مِنَ الْحَقِّ اوس چیز سے کہ آیا ہی تیرے پاس حق سے یعنی جو حکم حق تجھپر نازل ہوا ہی اوسکے برخلاف حکم
اون لوگوں کی خواہشوں کے موافق لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ واسطے ہر ایک کے مقرر کی ہی ہمنے تم میں سے اے امت موسیٰ اور عیسیٰ اور محمد علیہم السلام
شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا ایک شرع اور طریق یعنی ہر ایک کے واسطے ایک شرع علیحدہ اور احکام حلال اور حرام کی ہمنے مقرر کئے ہیں وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ
لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً اور اگر چاہتا خدا البتہ کر دیتا تمکو امت ایک سبکے واسطے ایکسطرح کے احکام ہوتے اور کچھ منسوخ نکرتا اور سبکو
ایک مذہب پر کرتا اور رہا یہہ کہ تمکو جبر اور قہر کرکے ایک مذہب پر کرتا وَلَٰكِنْ اور لیکن ایسا نکیا لِيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُمْ تاکہ آزماوے تم کو
بیچ اوس چیز کے کہ دیا ہی تمکو یعنی ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ شرع دیکے موافق ہر زمانہ کے تاکہ معلوم ہو باعتبار ظاہر اور واقع ہونیکے کہ کون
تم میں سے متابعت کرتا ہی اور کون متابعت نہیں کرتا ہے اور کون شرع جدید کی تصدیق اور باور کرتا ہی اور کون بسبب حمیت جاہلیت
اور عناد کی تصدیق نہیں کرتا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ پس جلدی کرو تم اور ہر ایک دوسرے پر سبقت کرو تم نیکیوں کی طرف إِلَى اللَّهِ
طرف خدا ہی کے ہی مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا پھر آنا تمہارا سب کا فَيُنَبِّئُكُمْ پس خبر دیگا تمکو وہ خدا وقت جزا دینے کے بِمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ساتھہ
اوس چیز کے کہ ہو تم بیچ اوسکے اختلاف کرتے ہو دین میں کہ کوئی تو حق پر ہے اور کوئی باطل پر ہے سبکو موافق اعمال کے جزا دیگا
وَأَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ اور نازل کیا ہی ہمنے کتاب کو اور یہہ کہ حکم کر تو درمیان اونکے جو کہ اہل کتاب ہیں بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ ساتھہ اوس چیز کے کہ
نازل کی ہی خدا نے تجھپر اور کہتے ہیں کہ بعضے علماء یہود کے مکر اور فریب سے مشورہ کیا کہ آؤ محمد کے پاس چلیں اور اوس سے کہیں کہ تو جانتا ہی کہ
ہم اشراف اور روسا اپنے قوم کے ہیں جس وقت کہ تیری تصدیق کرینگے ہم تو سب عوام یہود کے ہماری پیروی سے تیری تصدیق کرینگے اور درمیان
ہمارے اور درمیان ایک قوم کے خون اور مال کا جھگڑا ہے اور تجھکو ہم اپنا حاکم بناتے ہیں اگر تو ہماری مرضی کے موافق حکم دیوے تو ہم تیری
تصدیق کریں اور خدا تعالیٰ اپنے حبیب کو اس امر سے منع کرتا ہی اور فرماتا ہے کہ جو کچھ ہمنے تجھپر نازل کیا ہے مطابق اوسکے حکم کر
وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ اور نہ پیروی کر تو خواہشوں اونکی کی وَاحْذَرْهُمْ أَنْ يَفْتِنُوكَ اور ڈر تو اونسے اس امر سے کہ فتنہ میں ڈالدیں
وہ تجھکو عَنْ بَعْضِ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَيْكَ بعض اوس چیز سے کہ نازل کی ہی خدا نے طرف تیری اسطرح سے کہ وعدہ کریں تجھسے کہ ہم ایمان لاوینگے
تجھپر اور تو اس وعدہ کی جہت سے حکم حق دینے میں سستی کرے اور اونکے مکر اور فریب میں آ کر فَإِنْ تَوَلَّوْا پس اگر پھر جاویں وہ حکم تیرے سے فَاعْلَمْ
أَنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ پس جان تو کہ سوائے اسکے نہیں ارادہ کرتا ہی خدا کہ أَنْ يُصِيبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوبِهِمْ یہہ کہ پہونچاوے اونکو عذاب بعض
بسبب گناہوں اونکے کے دنیا میں کہ وہ عذاب اونکا منہ پھیر لینے کا ہی حکم خدا سے اور ذکر کرنا عذاب بعض گناہ کا سبب اس امر کے اونکے گناہ بہت
ہیں اور منہ پھیر لینا محمد کے حکم سے ایک گناہ ہی اون سب گناہوں میں سے وَإِنَّ كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ لَفَاسِقُونَ اور تحقیق کہ بہت
اونمیں سے باہر ہونے والے ہیں حکم خدا سے اور وہ یہودی ہیں اور بعد نازل ہونے اس آیت کے یہودیوں نے حضرت سے کہا کہ ہم تیرے حکم سے راضی
نہیں خدا تعالیٰ اونکے جواب میں فرماتا ہی أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ کیا پس حکم جاہلیت کو کہ وہ روگردانی حق سے اور سستی اوسمیں ہے يَبْغُونَ
طلب کرتے ہیں وہ اور کفر کے حکموں کو چاہتے ہیں وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ اور کون شخص بہتر ہے خدا سے حُكْمًا باعتبار حکم کے لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ
واسطے اوس قوم کے کہ یقین کرتے ہیں کہ سب حاکموں میں بہتر حکم خدا کا ہی اور کہتے ہیں کہ عبادہ بن صامت مجلس اقدس رسول خدا صلعم میں
حاضر ہوا اور عرض کی کہ یہودیوں میں سے بعضے آدمی میرے دوست ہیں کہ ہر امر میں وہ میری مدد کرتے ہیں لیکن خدا کی دوستی میں تو سب سے

بیزار کیا ہے اور خدا اور رسول کی دوستی مجھکو کافی ہے اور عبداللہ ابی منافق نے کہا کہ رات دن حادثون اور فتنون سے مین ڈرتا ہون اور
یہودیونکی مدد کی مجھکو ضرورت ہوتی ہے یہہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو
لَا تَتَّخِذُوا الْیَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰی نہ پکڑو تم یہودیون اور نصرانیون کو اَوْلِیَآءَ دوست اور اونکی مدد پر اعتماد مت کرو کہ بَعْضُهُمْ
اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ بعضے اونکے دوست بعض کے ہین بسبب اونکے اتفاق کی تمہاری مخالفت مین پس اونکی مدد کی رغبت نکرو اور اونسے دوستی مت
رکھو وَمَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ اور جو شخص کہ دوستی کرے اونسے تم مین سے فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ پس تحقیق کہ وہ بہی اونہین مین سے ہے دین کی مخالفت مین
اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ تحقیق کہ خدا نہین ہدایت کرتا ہے قوم ظلم کرنیوالونکو کہ دشمنون سے دوستی کرکے اپنے اوپر ظلم کرتے ہین یعنے
خدا تعالےٰ راہ بہشت کی اونکو نہ دکھلاویگا بلکہ اونکو کافرون کی راہ دکھلاویگا کہ وہ دوزخ ہے اور اسکے بعد خدا تعالےٰ منافقون کا حال بیان کرتا ہے چنانچہ
فرماتا ہے کہ فَتَرَى الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ پس دیکھتا ہے تو اے محمد صلعم اون لوگونکو کہ بیچ دلون اونکی کے مرض ہے اور بیماری نفاق
کی کہ وہ منافق ہین یُّسَارِعُوْنَ فِیْهِمْ جلدی کرتے ہین بیچ دوستی اون کفار کی کہ یَقُوْلُوْنَ کہتے ہین وہ منافقین عذر کرکے کہ
نَخْشٰۤى اَنْ تُصِیْبَنَا دَآئِرَةٌ ڈرتے ہین ہم اوس امر سے کہ پہونچے ہمکو گردش زمانہ کی گردشون مین سے یعنے زمانہ بدل جائے کہ اہل اسلام مغلوب
ہوجائین اور کفار غالب ہون اور دولت کفار کو ہو پس خدا تعالےٰ اونکے اندیشہ کو رد کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ یَّاْتِیَ بِالْفَتْحِ
پس قریب ہے یہہ کہ لاوے خدا فتح کو واسطے پیغمبر کے کہ عنقریب مکہ فتح ہو اور سوائے اوسکے اور فتحین ظہور مین آوین اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ یا لاوے خدا
کوئی امر نزدیک اپنے سے کہ یہودیون کے قتل اور نکالدینے کا اور منافقون کے قتل کا حکم بہیجے فَیُصْبِحُوْا عَلٰى مَاۤ اَسَرُّوْا فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ پس صبح کرجائین
وہ منافقین اوپر اوس چیز کے کہ پوشیدہ کیا ہے اونہونے کفر کو بیچ دلون اپنے کے یا اور کفار کی دوستی کو نٰدِمِیْنَ پشیمان ہونیوالے
اور پہر وہ پشیمانی اونکو کچہہ فائدہ نہین بخشتی وَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اور کہین وہ لوگ ایمان لائے ہین تعجب کرکے منافقون کے
حال سے کہ اَهٰۤؤُلَآءِ الَّذِیْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ کیا یہی ہین وہ لوگ کہ قسم کہاتے تہے وہ ساتہہ خدا کے جَهْدَ اَیْمَانِهِمْ بہت سخت قسمین اپنی کہ
اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ تحقیق وہ البتہ ہمراہ تمہارے ہین یعنی مسلمان اون منافقون کو کہینگے کہ یہی ہین وہ لوگ کہ جو خدا کی قسمین کہاتے تہے اور
کہتے تہے کہ ہم تمہاری طرف ہین اور مثل تمہارے ہم مسلمان ہین اور اوس روز دروغ اونکا ظاہر ہوجائے فرماتا ہے خدا کہ حَبِطَتْ
اَعْمَالُهُمْ نابود اور باطل ہوجائین اعمال اونکے کہ اونکے اعمال کا کچہہ ثواب ملا بسبب کفر باطنی کے فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِیْنَ پس ہوگئے وہ
نقصان پانیوالون مین سے کہ آخرت مین کچہہ ثواب حاصل نہوگا اور اب خدا تعالےٰ مومنین کیطرف خطاب کرکے فرماتا ہے کہ اگر تم مین سے
کوئی مرتد ہوجاے تو اوسکی کچہہ پروا نہین ہے کہ خدا تعالےٰ عنقریب ایسے لوگونکو لائے کہ اونمین اوصاف مومنین کے کہ وہ دوستی خدا اور رسول خدا
کی ہی پائی جاتی ہون چنانچہ فرماتا ہے کہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِیْنِهٖ جو شخص کہ مرتد
ہوجائے تم مین سے دین اپنے سے کہ پہلے مسلمان تہا اور بعد اوسکے کافر ہوگیا بسبب شبہہ کے کہ یا اختیار کرنے بعضی افعال ناشایستہ کے منجر طرف
کفر کے ہون اگر ایسی تم ہوجاؤگے تو فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰهُ بِقَوْمٍ پس قریب ہے کہ لاوے خدا ایسی قوم کو کہ یُّحِبُّهُمْ دوست رکہے وہ خدا اون کو
وَیُحِبُّوْنَهٗۤ اور دوست رکہین وہ لوگ اوس خدا کو اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ نرمی اور تواضع اور مہربانی کرنیوالے ہون وہ لوگ اوپر مومنین کے
اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِیْنَ سختی کرنیوالے ہون اوپر کافرونکے یُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ جہاد کرینگے وہ بیچ راہ خدا کے وَلَا یَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ
اور نہ خوف کرینگے وہ ملامت کرنیوالے کی ملامت کا ذٰلِكَ یعنی جو کچہہ کہ مذکور ہوا ہے قوم کی تعریف مین فَضْلُ اللّٰهِ فضل اور کرم خدا کا ہے
یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ دیتا ہے اوس فضل کو جسکو چاہتا ہے مومنین صادق الاعتقاد مین سے وَاللّٰهُ وَاسِعٌ اور خدا گنجایش والا اور فراخ کرنیوالا فضل کا ہے
عَلِیْمٌ جاننیوالا اوسکو مستحق کا اور یرتدد کو ابو جعفر اور نافع اور ابن عامر نے یرتدد پڑہا ہے اور اونکے جمع دلیل کی ہے اور بعضی اونکی حافظین کہے ہین اور

اور یہی معنی کے اعتبار سے صلہ اوسکا علیٰ آیا ہے اور اعزہ جمع عزیز کی ہے اور عزیز بمعنی غلبہ کرنیوالے اور اذلہ اور اعزہ دونوں صفت قوم کی ہیں اور یجاہدون بھی صفت قوم کی ہے اور لا یخافون کا عطف بھی یجاہدون پر ہے اور یہہ آیت جناب امیر المومنین علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے اسواسطے کہ جسقدر اوصاف کہ اس آیت میں مذکور ہیں وہ سب اوصاف علی ابن ابیطالب کے ہیں نہ دوسرے شخص کے بموجب روایت مذہب سنی اور شیعہ کے چنانچہ منقول ہے کہ رسول خدا صلعم کے پاس مرغ بریان کیا ہوا آیا تو حضرت نے دعا کی کہ خداوندا تیرے بندون میں سے جو بندہ کہ تیرا دوست زیادہ ہے اوسکو میرے پاس بھیج کہ وہ ہمراہ میرے اس مرغ کو کھاوے جناب امیر المومنین علیہ السلام حضرت کے پاس حاضر ہوئے اور اوس مرغ کو حضرت کے ہمراہ شریک ہو کر کھایا اس روایت سے معلوم ہوا کہ سوا علی ابن ابی طالب کے زیادہ دوست خدا کا کوئی نتہا کہ ہمراہ رسول خدا کے مرغ کو کہاتے اور زیادہ واضح اور مطابق اس آیہ قرآنیہ کے وہ روایت ہے کہ جو شیعہ اور سنی کی دونون کی کتابون مین ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے بعد فرار کرنے ابوبکر اور عمر کے جنگ خیبر سے کہ لاعطین الرایۃ غدا رجلا کرارا غیر فرار یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ یعنے دونگا مین علم اپنا کل کو ایک ایسے مرد کو کہ حملہ کرنیوالا اور بگر ایک مرتبہ بعد دوسرے مرتبہ کے میدان مین جانیوالا ہے کہ نہیں بہاگنیوالا ہے جہاد مین سے دوست رکھتا ہے وہ خدا کو اور پیغمبر اوسکے کو اور دوست رکھتا ہے اوسکو خدا اور پیغمبر اوسکا اور وہ علی ابن ابیطالب ہے کہ اوسنے راہ خدا مین جہاد کر کے خیبر کو فتح کیا تہا اور خدا اور پیغمبر کو دوست رکھتا اور خدا اور پیغمبر اوسکو دوست رکھتا اور راہ خدا مین جہاد کرنا تو اس روایت سے ثابت ہوا اور مومنین پر نرمی اور تواضع کرنی بھی عادت اونکی تھی چنانچہ منقول ہے کہ ایک زمانہ ایک عورت گھڑا پانیکا لیکر کوفہ کے کوچہ مین جاتی تھی اور کہتی تھی کہ خداوندا علی کے اور میرے درمیان حکم کر تو اور حضرت علی کا بہی اودہر گزر ہوا اوس عورت کے کلام کو سنا اور اوس سے فرمایا کہ اے عورت علی نے تیرے ساتھ کیا کیا ہے کہا کہ میرے شوہر کو کسی جگہہ بہیجدیا ہے اور مجھکو اس مشقت مین ڈالدیا کہ مین پانی بہرنیکو جاتی ہون فرمایا کہ تو اپنی ٹہلیا مجھکو دیکہ مین تیرے واسطے پانی لاتا ہون اور علی سے کہونگا کہ تیرے شوہر کو جس جگہہ بہیجا ہے وہان سے بلوالے پس حضرت امیر نے وہ ٹہلیا اوسکی گھر مین اوسکے پہونچادی اوس عورت کے ہمسایہ کے لوگون نے جو یہہ حال دیکہا تو اوس عورت کو بہت ملامت کیا اور کہا کہ تو نہیں جانتی کہ یہہ امیر المومنین ہیں وہ عورت بہت پشیمان ہوئی اور جناب امیر کے پانون پر گر پڑی اور بہت عذر کیا اور کہا کہ مجھسے بڑی بے ادبی ہوئی کہ حضرت سے مینے اپنے گھر کا کام لیا مین حضرت کو پہچانتی نتہی فرمایا کہ کچھہ مضایقہ نہیں ہے اور جسوقت تیرا کوئی کام ہو تو مجھکو بلوالیا کر مین تیرا کام کردیا کرونگا اور ایسی ہی نقل اوس عورت کی ہے کہ حضرت علی کی شکایت کرتی تہی کہ میرے شوہر کو کہین جنگ مین بہیجدیا ہے اور بچے میرے فاقہ کشی مین ہیں حضرت امیر اوسکے واسطے کچھ جو لائے اور اوسکے گھر مین بیٹھکر آش جو کا پکوایا کہ وہ عورت تو آش پکاتی تہی اور جناب امیر اوسکے بچون کو کھلاتے تہے کہ یہہ بہوکے ہین نہ سو جائین یہانتک کہ وہان بیٹھے رہے اور اونکو کھانا کھلوایا اور ایسے ہی ایکمرتبہ جناب امیر کے گھر مین تین روز کا فاقہ تہا اور حسنین علیہما السلام بھی گرسنہ تھے یہہ حال دیکھکر گھر سے اپنے حضرت امیر باہر نکلے اور ایک شخص سے ایک دینار قرض لیا تاکہ اپنے اہل و عیال کی فاقہ شکنی کرین وہ دینار لئے ہوئے چلے آتے تہے رستہ مین مقداد کو دیکھا کہ کہین کو جاتے ہین اپنے پاس اونکو بلایا دیکہا کہ بہت پریشان ہے پوچھا کہ اے مقداد کیا حال ہے کہا کہ یا امیر المومنین اپنے عیال کا مجھسے فاقہ نہ دیکہا گیا پریشان ہو کر گھر سے باہر نکل پڑا جناب امیر نے یہہ سنا تو مقداد کی پریشانی اور ناداری پر رونے لگے اور فرمایا کہ اے مقداد میرا بھی یہی حال ہے جو کہ تیرا حال ہے لیکن مین ایک دینار قرض لایا ہون اپنے عیال پر تیرے عیال کو اختیار کرتا ہون تو یہہ دینار لیجا ہر چند مقداد نے عذر کیا لیکن جناب امیر نے وہ دینار مقداد کو دیدیا اور اپنے عیال کی فاقہ کی کچھ پروا نکی یہانتک رحم دلی اون کے مزاج مین تہی سوا جناب امیر علیہ السلام کے اور سختی کفار پر ایسی کرتے تھے کہ کبھی جہاد سے بھاگے نہیں اور تلوار جناب امیر کے سب

کفار بہاگتے تہے اور کانپتے تہے اور رسول خدا قریش کو علیؑ کی تلوار سے ڈرایا کرتے تہے اور فرماتے تہے کہ اے قریش تم باز آؤ ورنہ ایسے شخص کو بہیجونگا کہ وہ تمکو قتل
کرے اور جب لوگونے پوچہا کہ وہ کون ہے تو فرمایا کہ وہ علی ابن ابیطالب ہے اور جناب امیر علیہ السلام نے جہاد فی سبیل اللہ کیا چنانچہ ناکثین اور
مارقین اور قاسطین سے لڑے اور ملامت کرنے ملامت کرنے والون سے ہی خوف نکیا کہ کلمہ گو یونسے لڑے اور اونپر جہاد کیا اسواسطے کہ کفار پر جہاد
کرنے سے ملامت نہین ہوسکتی بلکہ کلمہ گو یون پر جہاد کرنیسے ملامت کرنا متصور ہے پس ظاہر ہوا صاف کہ اس آیتمین مین وہ صفت جناب امیر
علیہ السلام مین تہی نہ اونکے غیر مین اسصورت مین مراد اون لوگون سے جناب امیر علیہ السلام اور اونکی ہمراہی ہونگی مثل مالک اشتر اور محمد بن ابی بکر وغیرہ
کے اور حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام نے فرمایا ہے کہ وہ لوگ امیر المومنین اور اونکے اصحاب ہین جنکو خدا لائیگا اور امیر المومنین
کے اوصاف مین ہی روایت علم دینے کی روز خیبر کے بیان کی اور فرمایا کہ نرمی اور مہربانی اونکی مومنین پر اور سختی اونکی کفار پر ایسا امر مشہور
ہے کہ انکار اوسکا کوئی نہین کرسکتا ہے اور جناب امیر علیہ السلام نے روز جنگ بصرہ یعنی جنگ جمل کے روز جس روز کہ عائشہ سے لڑائی ہوئی
تہی بصرہ مین فرمایا کہ واللہ نہین جنگ کیا گیا ہے اس آیت کے لوگون سے مگر آجکے دن اور بعد اوسکے یہی آیت تلاوت فرمائی اور بعد رسول خدا
کے مرتد کرنا صحابہ کا ثابت ہے جناب رسول خدا صلعم کے ارشاد سے چنانچہ بخاری و جمع بین الصحیحین وغیرہ کتب اہلسنت مین ہے کہ فرمایا
رسول خدا صلعم نے کہ قیامت کے روز کچہہ لوگونکو حوض کوثر سے الگ کئے جاوینگے اور دوزخ مین لیجائینگے مین کہونگا کہ انکو کہان لیجاتے ہو یہہ تو
میرے صحابہ ہین اوسوقت ملائکہ میرے جواب مین کہینگے کہ تو نہین جانتا ہے بعد تیرے کیا احداث کیا ہے اونہون نے دین مین اور جسوقت سے
جسوقت سے تو مرا ہے اوسوقت سے یہہ مرتد ہوگئے تہے اور کشاف اور بیضاوی و معالم التنزیل وغیرہ مین جو کہ تفاسیر اہلسنت کی ہین
اونمین کئی روایت مین ایک روایت تو یہہ ہے کہ بعضے کہتے ہین کہ مراد اوس سے ابوبکر اور اوسکے ہمراہی ہین کہ اون لوگون نے مرتدین پر جہاد کیا تہا
مین کہتا ہون کہ ابوبکر ہرگز اوس سے مراد نہین ہوسکتی اسواسطے کہ ابوبکر مین وہ اوصاف نہ تہے جو کہ اس آیتمین مذکور ہین چنانچہ حدیث عطا
کرنے علم کے روز جنگ خیبر ثابت ہے کہ رسول خدا صلعم نے بعد بہاگنے ابوبکر اور عمر کے اوسی بدن کے فرمایا کہ مین کل کو اپنا نشان ایسے شخص کو
دونگا کہ جو بہاگنے والا نہین اور خدا کو اور اوسکے رسول کو دوست رکہتا ہو اور خدا اور رسول خدا اوسکو دوست رکہتے ہون اس بیان سے
حضرت کے معلوم ہوا کہ یہہ نہ خدا اور پیغمبر کو دوست رکہتے تہے اور نہ خدا اور پیغمبر اونکو دوست رکہتے تہے اور جہاد مین سے ہمیشہ بہاگتے رہے مین
سختی کفار پر کیونکر کرتے اور اپنے زمانہ مین بہی خود جہاد کرنے کہین گئے نہین ہین لوگون کو جہاد کیواسطے بہیجدیا کرتے تہے اور اپنی ذات
سے جہاد کرنا اونکا کہین ثابت نہین لوگون نے اونکے حکم سے جہاد کیا ہے اور خدا تعالی اس آیتمین اوس شخص کی تعریف کرتا ہے کہ جو خود جہاد کرے
نہ یہہ کہ لوگون کو حکم جہاد کا دیوے اپنی ریاست کے ترقی کیواسطے اور خود اپنے مکان مین بیٹہا ہوا آرام کرے اور نرمی کرنی مومنین پر یہہ
بہی اونکے ذات کیواسطے ثابت نہین ہے بلکہ امر بالعکس ہے کہ وقت لینی بیعت کے مومنین پر کسقدر سختی کی چنانچہ اہلسنت کے کتابون مین مرقوم ہے
کہ جسوقت علیؑ اور عباسؓ اور جملہ بنی ہاشم اور دیگر صحابہ خانہ فاطمہ زہرا مین بیٹہے تو حکم دیا ابوبکر نے عمر کو کہ اگر یہہ بیعت سے انکار کرین تو اونکو
قتل کر اور زبیر کی بےعزتی کی اور اوسکو پکڑ کر لائے اور تلوار اوسکی توڑ ڈالی اور سعد عبادہ کی بےعزتی کی اور عمر نے اوسکو کہا کہ قتل کرو اسکو
اور کیمیائے سعادت مین لکہا ہے کہ ایک مرد صالح عمر خطاب کی محفل مین وارد ہوا ایک شخص نے اہل محفل مین سے اوسکی تعریف کی کہ یہہ شخص
بہت نیک اور دیندار ہے خلیفہ صاحب نے یہہ سنکر اوس شخص وارد کے تین چار کوڑے مارے اور کہا کہ ایسا نہو کہ تو اپنی تعریف سنکر
غرور مین آجائے بہلا یہہ کونسا عدل اور انصاف ہے کہ بے قصور نیک شخص کو سزا دیوے یہہ تہی نرمی مومنین پر ان لوگون کی اس صورت مین یہہ
لوگ اس آیت سے کیونکر مراد ہوسکتے ہین اور ایک روایت یہہ ہے کہ حضرت پیغمبر خدا نے فرمایا کہ وہ یمن کے لوگ ہین ابو موسی اشعری کی
قوم کے آدمی یہہ روایت بہی صحیح نہین ہے اسواسطے کہ جناب امیر علیہ السلام نے ابو موسی کی مذمت کی ہے اور جناب امیر کیطرف سے حکم مقرر ہوکر

جو آدمی دغا کی ہے وہ سب کو معلوم ہے اور اکثر وہ نہیں ہیں کہ وہ لوگ فارس کے آدمی ہین چنانچہ جناب رسولخدا صلعم نے سلمان فارسی کے شانہ پر ہاتھ مارکر فرمایا کہ وہ اسکی قوم کے آدمی ہین فارس کے رہنیوالے یہہ لوگ اگر ہین آیت سے مراد ہون تو ممکن ہے کہ سلمان فارسی مقرب درگاہ خدا و رسول اور ممدوح اور صحابہ کبار مین سے تھے اور اکثر اہل فارس حق پر ثابت قدم رہے ہین اور یہہ مضمون وا تہین اہلسنت کے تفسیر و کہے ہین اور ثعلبی نے اپنی تفسیر مین لکھا ہے کہ مراد اوس سے ہمراہیان امام مہدی علیہ السلام ہین ہو سکتا ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ ہم لائینگے اوس قوم کو اس سے معلوم ہوا کہ وہ اوس وقت نبی کے موجود نہ تھے بلکہ بعد اسکے ہونگے اور وہ نہیں ہین مگر مہدیؑ اور ہمراہی اونکے اور ہو سکتا ہے کہ حکم آیت کا عام ہو اور مراد اوس سے جناب امیر اور ہمراہی اونکے اور امام مہدیؑ اور ہمراہی اونکے سب ہون اور اب خدا تعالیٰ جناب امیر علیہ السلام کی خلافت کے مقدمہ مین فرماتا ہے کہ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ سوا اسکے نہین ہے کہ مالک اور آقا تمہارا اور حاکم تمہارے امور دین و دنیا کا اے مومنین خدا ہے وَرَسُوْلُهٗ اور پیغمبر اوسکا کہ وہ محمد صلعم ہے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین وہ لوگ کہ قائم کرتے ہین نماز کو مع شرائط اور ارکان کے وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ۝ اور دیتے ہین وہ زکوٰۃ کو جس وقت کہ وہ رکوع کرنیوالے ہین حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام نے فرمایا ہے کہ یہہ آیت جناب امیر المومنینؑ کی فضیلت و خلافت مین نازل ہوئی ہے جس وقت اونہون نے حالت رکوع مین سائل کو انگوٹھی دی تھی اور اہلسنت کی تفسیرون مین مثل بیضاوی اور کشاف اور مدارک اور زاہدی اور معالم التنزیل اور تفسیر کبیر اور تفسیر ثعلبی وغیرہ کے مذکور ہے کہ یہہ آیت علیؑ کی شان مین نازل ہوئی ہے جس وقت کہ علیؑ نے حالت رکوع مین سائل کو انگشتری دی تھی اور تفسیر کبیر کی عبارت کا ترجمہ یہہ ہے کہ روایت کی ہے ابوذر رضی اللہ عنہ نے اور بیان کیا کہ ایکروز مین نے جناب رسولخدا صلعم کے ہمراہ نماز ظہر پڑھی اور ایک سائل نے مسجد مین حاضر ہوکر سوال کیا اوسکو کسی نے کچھہ نہ دیا پس بلند کئے اوس سائل نے ہاتھہ اپنے طرف آسمان کی اور کہا کہ خداوندا تو گواہ رہنا کہ مین نے اسوقت مسجد رسول مین سوال کیا پس کسی نے مجھکو کچھہ نہ دیا اور حضرت علیؑ اوسوقت رکوع مین تھے اونہون نے اشارہ کیا دست راست کی اونگلی سے طرف سائل کے اور اوس اونگلی مین اونکی ایک انگشتری تھی پس سائل نے آگے بڑھکر وہ انگشتری اونکی اونگلی مین سے اوتار لی جناب رسولخدا صلعم نے یہہ دیکھکر کہا کہ خداوندا بھائی میرے موسیٰ نے سوال کیا تھا تجھسے کہ پروردگار میرے کھولدے تو سینہ میرا اور آسان کر تو امر میرا اور کھولدے تو گرہ کو زبان میری سے کہ سمجھین وہ بات میری کو اور کردے تو واسطے میرے ایک وزیر اہل میرے مین سے ہارون بھائی میرے کو مضبوط کر تو اوس سے پشت میری کو اور شریک کر تو اوسکو میرے امر مین اور فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ پس نازل کیا تو نے قرآن ناطق کو یعنے موسیٰ کے التماس کے جواب مین فرمایا تو نے سنشد عضدک باخیک ونجعل لکما سلطانا فلا یصلون الیکما یعنی قریب ہے کہ مضبوط کرینگے بازو تیرا ساتھہ بھائی تیرے کے اور کردینگے واسطے تمہارے غلبہ پس نہ پہونچینگے وہ طرف تمہارے اب ہمارے حضرت صلعم مطابق اوسکے دعا کرتے ہین کہ خداوندا مین محمد نبی تیرا اور برگزیدہ تیرا ہون پس کھولدے تو واسطے میرے سینہ میرے کو اور آسان کر تو واسطے میرے امر میرے کو اور کردے تو واسطے میرے وزیر اہل میرے سے علیؑ کو مضبوط کر تو ساتھہ اوسکے پشت میری کو ابوذر کہتے ہین کہ کلام جناب رسولخدا صلعم کا تمام نہوا تھا کہ جبرئیل یہہ آیت لیکر نازل ہوئے اور کہا کہ اے محمد پڑھہ تو انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا الذین یقیمون الصلوۃ ویؤتون الزکوۃ وہم راکعون پس انما کے لفظ سے کہ کلمہ حصر کا ہے ثابت ہوا کہ مالک اور آقا جمیع مومنین کا اور اونکے کل امور دنیا اور دین کا خدا ہے اور پیغمبر اوسکا اور جس مومن نے کہ حالت رکوع مین زکوۃ دی ہے نہ غیر اوسکا اور حالت رکوع مین زکوۃ کا دینا کسی شخص سے وقوع مین نہین آیا ہے بجز علی ابن ابیطالب کے اور ہماری احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ سب ائمہ معصومینؑ نے حالت رکوع مین زکوۃ دی ہے اس صورت مین یہہ بھی اس آیت مین داخل ہونگے پس علیؑ مالک اور آقا جمیع مومنین کے ہوئے اور یہی ہین معنی خلافت کی اور اس آیت مین خطاب جمیع مومنین کیطرف ہے پس خلفا ثلثہ اگر مومنین

میں داخل ہیں تو اس خطاب سے خارج ہونگے وہ بھی تحت تصرف علیؑ کے داخل ہونگے اور اس صورت میں علیؑ کی خلافت کو بعد خلافت ثلثہ کے قرار
دینا بوجہ ہو البتہ اگر اونکے واسطے بھی قرآن میں کوئی ایسا حکم نازل ہوتا تو مضایقہ نتہا اور اگر ابوبکر کے شان میں یہہ آیت ہوتی جیسے کہ
عکرمہ خارجی دشمن علیؑ روایت کرتا ہی کہ ابوبکر کی شان میں یہہ آیت ہی تو چاہیے تہا کہ وقت نزاع خلافت ابوبکر کے اس آیت کو پیش کرتے
اور الائمۃ من قریش کے کہنے پر اکتفا نکرتے جیسے کہ علی بن ابیطالبؑ نے وقت نزاع خلافت کے ابوبکر سے کہا تہا کہ میرے واسطے ولایت ہمراہ خدا اور
رسولؐ کے جسوقت میں نے انگشتری سایل کو رکوع میں دی تہی یا تیرے سو اونہوں نے کہا ابوبکر نے کہ واسطے تیرے ہے چنانچہ صافی میں
خصال سے نقل کی ہی اور لفظ ولی کا اس آیت میں معنی محب و ناصر نہیں ہو سکتا جیسے کہ بعضے مفسرین مخالفین کہتے ہیں اسواسطے کہ اس
صورت میں معنی اس آیت کی بلحاظ کلمہ انما اسطرح ہونگے کہ محب یا ناصر تمہارا خدا اور رسول اوسکا اور وہ لوگ ہیں کہ جو نماز کو قایم کرتے
ہیں اور دیتے ہیں زکوۃ کو حالت رکوع میں اور یہہ معنی ہرگز درست نہیں ہو سکتے ہیں اسواسطے کہ سب مومنین آپسمیں محب اور
ناصر ہیں گو زکوۃ کو حالت رکوع میں ندیویں اور فقط علیؑ کے ناصر اور محب ہونیکی تخصیص نہیں ہے اور الذین یقیمون الصلوۃ ویوتون
الزکوۃ گو یہہ سب الفاظ جمع کے ہیں ان الفاظ کی لحاظ سے جمیع مومنین مراد نہیں ہو سکتے اسواسطے کہ سب مومنین نے حالت رکوع
میں زکوۃ نہیں دی تھی اور سوا اسکے خطاب جمیع مومنین کی طرف ہے اگر جمیع مومنین ولی یا محب یا ناصر ہوں تو ہر ایک شخص اپنے نفس کا ولی
اور محب و ناصر ہو جاے اور یہہ مقصود اس سے ہرگز نہیں ہے بلکہ مراد سب الفاظ جمع سے اس آیت میں علی بن ابی طالبؑ ہیں اور قرآن شریف
میں لفظ جمع کا واحد کیواسطے اکثر آیات میں آیا ہی اور ہمارے کتابوں میں مذکور ہی کہ ہر امام نے ائمہ معصومین علیہم السلام میں سے اپنے
عہد میں سایل کو حالت رکوع میں زکوۃ دی ہے اس صورت میں الفاظ جمع کے اپنے حقیقی معانی میں مستعمل ہوے اور حصر بھی خدا اور
رسول اور دوازدہ امام میں درست ہوا اور جس صورت میں کہ بعد دعاے رسول خدا کے یہہ آیت نازل ہوئی تو اس صورت میں
جو لوگ کہ تاویلات واہیہ اپنی طبیعت سے ایجاد کرکے علیؑ کی خلافت بلافصل کو باطل کرتے ہیں محض تعصب و ہٹ دھرمی ہی اور
ایام ما تقدم اور ما تاخر کا لحاظ یہیں ہرگز نہیں ہو سکتا کہ تالیف قرآن کی موافق تنزیل کے نہیں ہے اور سوا اسکے یہہ امر ہے کہ پچھلے
اوس حدیث کو جو کہ علیؑ کی وزارت میں ہے اور رسولخدا صلعم نے علیؑ کی وزارت کیواسطے دعا مانگی ہی باطل کریں تو بعد اوسکے
کوئی جواب تاویل کرکے دیویں اور عمر بن خطاب سے روایت ہی کہا کہ واللہ میں نے چالیس تبہ سائل کو انگوٹھی کو عین دی اور چاہا
کہ میرے واسطے بھی آیت نازل ہو جیسے کہ علیؑ کیواسطے نازل ہوئی ہی لیکن میرے واسطے نازل نہوئی اور جناب امیرالمومنین علیہ السلام
نے فرمایا ہی کہ میں مسجد میں نماز پڑہتا تہا کہ ایک سایل آیا اور اوسوقت میں رکوع میں تہا میں نے اوسوقت انگشتری اپنی انگشت میں سے اوسکو دی
پس نازل کی خدا نے یہہ آیت کہ انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا الآیہ اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ رسولخدا صلعم
بیٹھے تھے اور اوسوقت حضرت کے پاس یہودیونمیں سے قوم کے بھی آدمی بیٹھے تھے اور اونمیں عبداللہ بن سلام بھی تہا کہ یہہ آیت نازل
ہوئی پس رسول خدا صلعم مسجد کیطرف روانہ ہوے ایک سایل آگے آیا اوس سے پوچھا کہ تجھکو کسنے کچھہ دیا ہے کہا کہ ہان یہہ شخص جو
نماز پڑہتا ہے اسنے مجھکو دیا ہی اور وہ امیرالمومنین علیہ السلام تھے اور فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے یہودیوں میں سے کئی
شخص مثل عبداللہ بن سلام اور اسد اور ثعلبہ اور ابن یامین اور ابن صوریا وغیرہ کے کہ جو مسلمان ہوگئے تھے رسول خدا صلعم کی
خدمت میں حاضر تھے اون لوگوں نے عرض کی کہ یا رسولخدا موسیؑ نے یوشع بن نون کو اپنا وصی کیا تہا آپکا وصی کون ہے اور آپکے
بعد ہمارا مولا کون ہی اوسوقت آیہ انما ولیکم اللہ کا نزول ہوا رسولخدا نے فرمایا کہ چلو اوٹھو دیکھا کہ ایک سایل کھڑا ہی اوس سے
پوچھا کہ تجھکو کسنے کچھہ دیا ہی کہا کہ ہان یہہ انگوٹھی دی ہے پوچھا کہ کسنے دی ہے کہا کہ اس شخص نے کہ جو نماز پڑہتا ہے

پھر پوچھا کہ کس حالت مین وہ دی ہے کہا کہ حالت رکوع مین اوسوقت رسولخدا صلعم نے تکبیر کہی اور اہل مسجد نے بھی تکبیر کہی تب رسولخدا صلعم نے
فرمایا کہ علی بن ابیطالب تمہارا ولی ہے بعد میرے اوسوقت لوگون نے کہا کہ راضی ہوے ہم خدا کے پروردگار ہونے اور محمد صلعم کے نبی ہونے اور علیؑ
کے ولی ہونے سے اور بعد آیت نازل ہوئی کہ وَمَنْ يَتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اور جو شخص کہ دوست اور ولی رکھے خدا کو اور پیغمبر
اوسکے کو کہ اوسکی متابعت کرے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور دوست کہے اور ولی جانے اون لوگون کو کہ ایمان لائے ہین فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ
پس تحقیق لشکر خدا کا گروہ مومنین ہین هُمُ الْغٰلِبُوْنَ وہی غالب ہونے والے ہین اور ضمیر ہم کی جگہہ یہان حزب کا لفظ جو آیا ہے یہ اون
لوگون کی تعظیم کیواسطی ہے یعنی جو شخص خدا کو اور رسول کو اور مومنین کو دوست کہتے ہین اور مولی اور ولی اپنا جانتے ہین وہ
لشکر خدا کے ہین اور وہی غالب ہین اور یہان یتول کے معنی ولی اور مولا جاننے کے مناسب ہین پہلی آیت کی مطابق امیرالمومنین
علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ والذین آمنوا سے مراد ہم اہلبیت ہین کہ جو امین ہین خلایق پر وہ حجتین خدا کی اور اوصیا پیغمبر کے ہین
اپنے اپنے زمانہ مین اور ابن عباس سے روایت ہے کہ بعضی صحابہ کو بعضی یہودیون سے دوستی تہی اور وہ یہودی پہلے تو اسلام کو ظاہر
کرتے تہے اور آخر کو منافق ہو گئے تہے اور وہ رفاعہ بن زید اور سوید بن حارث تہے خدا تعالے نے مسلمانون کو اونکی دوستی سے منع کیا
اور فرمایا یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ نہ پکڑو تم یعنی نہ مقرر کرو تم اون
لوگون کو کہ پکڑا ہے اونہون نے یعنے ٹہرایا ہے اونہون نے دین تمہارے کو کہ وہ دین اسلام ہے هُزُوًا وَّلَعِبًا ٹہٹہا اور کہیل کہ ظاہر مین
تو کہتے ہین کہ ہم مسلمان ہین اور دلون مین اونکے کفر کو پوشیدہ رکہتے ہین مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اون لوگون مین سے کہ دی گئی
ہین وہ کتاب مین قَبْلِكُمْ پہلے تمسے یعنی یہود وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ اور کفار کو دوست یعنے جن لوگون نے کہ تمہارے دین کو ہنسی اور
کہیل مقرر کیا ہے یہودیون مین سے اون یہودیونکو اور کفار کو اپنا دوست مقرر مت کرو اور عطف کفار کا الذین اتخذوا پر ہے
اسواسطے وہ منصوب ہے اور باعتبار عطف کے مفعول لا تتخذوا کا ہے اور اہل بصرہ اور کسائی نے اوسکو مجرور پڑہا ہے الذین
اوتوا الکتاب پر عطف اوسکا کرکے اور اولیاء مفعول ثانی لا تتخذوا کا ہے اور فرماتا ہے خدا کہ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو تم خدا سے اوسکے
حکم کی مخالفت مین اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ اگر ہو تم ایمان لانیوالے خدا اور پیغمبر پر اسواسطے کہ ایمان اسی امر کا تقاضا کرتا ہے کہ دشمنان خدا سے
دوستی نکرنی چاہیے اور کہتے ہین کہ جسوقت مومنین بعد اذان دینے کے نماز کیواسطے اوٹہتے تو یہودی کہتے ہنسی کے راہ سے کہ اوٹہے
اوسطرح سے کہ اوٹہنا چاہیے اور نماز پڑہتے ہین نہ اوسطرح سے کہ پڑہنی چاہیے خدا تعالے نے یہ آیت نازل کی کہ وَاِذَا نَادَيْتُمْ
اِلَى الصَّلٰوةِ اور جسوقت آواز دیتے ہو تم طرف نماز کے اے مومنین یعنے جسوقت تم اذان کہکر لوگونکو نماز کیواسطے بلاتے ہو تو
اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا پکڑتے ہین وہ اوسکو ہنسی اور کہیل یعنے تمہاری نماز کو وہ ٹہٹہا اور بازی مقرر کرتے ہین ذٰلِكَ یہ
ٹہٹہا اور کہیل اونکا بِاَنَّهُمْ بسبب اسکے ہے کہ تحقیق وہ لوگ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ایک ایسی قوم ہین کہ نہین سمجہتے ہین اور نہین عقل رکہتی ہین اور
نہین جانتے ہین کہ اس ہنسی کے عوض مین کیا عذاب ہوگا اور کہتے ہین کہ ایک نصرانی مدینہ مین رہتا تہا جسوقت اذان مین
اشہد ان محمد الرسول اللہ سنتا تو کہتا کہ خدا تعالے دروغ گو کو جلاکر سوختہ کرے ایک شخص خادم اوسکا آگ لایا اور وہ نصرانی مع
اہل و عیال اپنے کے گہر مین سوتا تہا اوس خادم نے آگ کو روشن کیا اور پتنگا آگ کا اوڑکر اوسکی چہت مین پہونچا سب مکان اوسکا جل
گیا اور نصرانی بہی اپنے اہل و عیال سمیت جلکر مرگیا اور کہتے ہین کہ ابو یاسر بن اخطب اور رافع بن ابی رافع ایک جماعت
یہود کو ہمراہ لیکر جناب رسولخدا صلعم کے پاس آئے اور پوچہا کہ تو ان پیغمبرون مین سے کسی پر ایمان رکہتا ہے فرمایا کہ مین خدا پر
ایمان رکہتا ہون اور اوس چیز پر کہ مجہپر نازل ہوئی ہے اور جو چیز کہ ابراہیم اور اسحاق اور موسے اور عیسے پر نازل

نازل ہوئی ہی جسوقت یہودیون نے حضرت عیسیٰ کا نام سنا تو اونکی نبوت کا انکار کیا کہ تمہارے دین سے بدتر ہم کسی دین کو نہین جانتے ہین یہ آیت
نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہی خدا کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم کہ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ اے اہل کتاب هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّاۤ نہین عیب کرتے
ہو تم اور نہین انکار کرتے ہو تم ہمسے اِلَّاۤ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ مگر سواسطے کہ ایمان لائے ہم ساتھہ خدا کے وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْنَا اور ساتھہ
اوس چیز کے کہ نازل کی گئی ہے وہ طرف ہمارے یعنی قرآن وَمَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ اور ساتھہ اوس چیز کے کہ نازل کی گئی ہی پہلے
اس سے مثل توریت اور انجیل کے وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ اور تحقیق کہ اکثر تمہارے بدکار اور باہر ہونیوالے حکم خدا سے ہین پھر فرماتا ہی خدا کہ
قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم کہ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ کیا خبر دون مین تمکو ساتھہ بدتر کے اوس سے کہ جو تمنے کہا ہی کہ دین تمہارا بدتر
سب دینون سے ہے یعنی مین تمکو خبر دون کہ جو تمنے کہا ہے اوس سے بھی بدتر ہے مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ باعتبار بدلنیکی نزدیک خدا کے اور وہ
مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وہ شخص ہے کہ لعنت کی ہے اوسکو خدا نے اور مثوبۃ تمیز واقع ہوا ہے اور اصل مین مثوبۃ نیکی کے بدلے کو کہتے ہین او
یہان بدی کی سزا مین واقع ہوا ہے یہہ ایسا ہے جیسے کہ فبشرہم بعذاب الیم اور من لعنہ اللہ مین من بدل ہے شر سے یا خبر مبتدائے
محذوف کی ہے اور تقدیر اوسکی ہم من لعنہ اللہ ہے وَغَضِبَ عَلَيْهِ اور غصہ مین ہوا ہے اوپر اوسکے اور وہ یہودی ہین کہ
جنکو خدا تعالےٰ نے اپنے غضب مین گرفتار کیا ہی وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ اور کردیے اونمین سے بندر اور سور مسخ کرکے
اونکی نافرمانیکے جہت سے بندر ہوجانیکا ذکر تو سورہ بقر مین گزرا ہے اور سور ہوجانیکا ذکر انشاء اللہ تعالےٰ اس سورہ کے آخر مین آویگا
وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ اور وہ شخص کہ عبادت کی اوسنے طاغوت کی یعنی شیطان کی یا سوائے خدا کے جس کسیکو کہ معبود اپنا مقرر
کیا ہی یعنی بدتر نزدیک خدا کی باعتبار جزا کی وہ شخص ہے کہ جسپر لعنت کی ہو خدا نے اور غضب کیا ہی اور اونمین سے بندر اور سور کردیے
ہین اور وہ شخص ہے بدتر باعتبار جزا کے کہ جسنے عبادت کی طاغوت کی اور فرماتا ہی خدا کہ اُولٰۤئِكَ یہہ وہ لوگ جو کہ لعنت کی گئی ہین
شَرٌّ مَّكَانًا بدتر ہین باعتبار مکان اور جگہہ کے کہ جگہہ اونکی جہنم کی آتش دوزخ ہے وَّاَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ اور گمراہ
زیادہ ہین راہ سیدہی سے اور عبد الطاغوت کو حمزہ نے بضم با اور کسرہ تا پڑہا ہے اور باقیون نے بفتح دال اور نصب تا پڑہا ہے
اور سوا اسکے اسمین بہت قرائتین ہین اور کتابون مین قرارت کے لکھی گئی ہین اور اب خدا تعالےٰ منافقون کا حال بیان
کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ وَاِذَا جَآءُوْكُمْ اور جسوقت آتی ہین وہ منافق یہودیون اور بت پرستون کی تمہارے پاس اے مومنین تو
قَالُوْۤا اٰمَنَّا کہتے ہین وہ کہ ایمان لائے ہم مثل تمہارے وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ اور تحقیق داخل ہوے ہین وہ ساتھہ کفر کے وَهُمْ
قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ اور وہ تحقیق نکلے ہین ساتھہ اوس کفر کے یعنی وقت داخل ہونیکے تمہارے پاس اور وقت نکلنے کے ہر حالت مین وہ
کفر کے ساتھہ ہین اور جو کہے اے محمد تجہسے سُنتے ہین وہ اونکے دلون مین اثر نہین کرتا ہی وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور خدا خوب جانتا ہی اور زیادہ
عالم ہے بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ ساتھہ اوس چیز کے کہ چھپاتے ہین وہ کفر اور نفاق کو اور مومنین کے کینہ کو اپنے دلون مین پس موافق اونکے
کفر کے خدا اونکو سزا دیگا اور فرماتا ہی خدا کہ وَتَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ اور دیکھتا ہی تو اے محمد بہتونکو اون یہودیون یا منافقون مین سے
کہ يُسَارِعُوْنَ فِى الْاِثْمِ جلدی کرتے ہین اور دوڑتے ہین بیچ گناہ کی اور ظلم کے اور حد سے گزر جانیکے گناہ کے اور بعضے
کہتے ہین کہ اثم وہ گناہ ہی کہ اوسکے کرنیوالے سے غیر کو وہ گناہ نہ پہونچے اور عدوان وہ گناہ ہے کہ جو غیر کو پہونچے وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ
اور بیچ کہانے اونکے حرام کو کہ رشوت یا سود کہاتے ہین لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ البتہ بیہودہ چیز کہ ہین وہ یہودی عمل
مین لاتے لَوْلَا يَنْهٰىهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ کیون نہین منع کرتے ہین اونکو عابد لوگ وَالْاَحْبَارُ اور علماء اونکے مذہب کے عَنْ
قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ کہنے اونکے سے گناہ کو وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ اور کہانے اونکے سے حرام کو یعنی دروغ کہنے سے اور رشوت کہانے سے وہ اونکو

نہین منع کرتے ہین مَا کَانُوا یَصْنَعُوْنَ البتہ بد ہی وہ چیز کہ ہین وہ کرتے اِس سے معلوم ہوا کہ بدکام سے منع کرنا اور نیک کام کا حکم کرنا واجب ہے اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی کسی قوم پر گزرے کہ وہ گناہ مین مشغول ہون اور وہ اونکو ان افعال ناشایستہ سے منع نکرے تو قریب ہے کہ خدا تعالے اوسپر عذاب کو نازل کرے لیکن یہہ منع کرنا قدرت پر موقوف ہے اور اگر قدرت نرکھتا ہو اور منع کرنیسے کچھہ ضرر ہوتا ہو اور فتنہ برپا ہو تو اوسوقت متعرض اونکی نہونا چاہیئے بلکہ اونسے اجتناب لازم ہی اور کافی مین لکھا ہی کہ حقتعالے نے حضرت شعیب پیغمبر کو وحی کی کہ تیری قوم کی ایک لاکھہ آدمیونکو مین عذاب کرونگا اور چالیس ہزار بدونکو اور ساٹھہ ہزار نیکونکو حضرت شعیب نے عرض کی کہ خداوندا جو کہ بد ہین اونہون نے اپنے اعمال بدکی سزا پائی اور نیکونکو عذاب ہونیکی کیا وجہہ وحی آئی کہ اون لوگونکو ہمراہ عذاب ہوگا کہ اون لوگون نے سستی کی گناہونکے کرنیوالون سے کہ اونپر غصہ نہوئی میرے غصہ کی متابعت سے اور بعضی روایتین آیا ہے کہ یہہ ذکر حضرت یوشع کا ہی اور حقتعالے نے فرمایا کہ اون نیکونکو ہواسطے عذاب کرونگا کہ اونپر غصہ نہوئی اور نشست اور برخواست اور کہانا اور پینا اون لوگون نے اون گناہ کرنیوالونکے ہمراہ کیا اور امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ یہودی کہتے تھے کہ خدا تعالے اپنے کام سے فارغ ہوگیا ہی کم اور زیادہ کچھہ نہین کرسکتا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ بعضی یہودی ہجرت سے پہلے مدینہ مین مالدار تھے اور بعد ہجرت کے وہ اپنی عناد سے ایمان نہ لائے تو خدا تعالے نے اونکے مالون سے برکت اوٹھالی اوسوقت وہ کہنے لگے کہ ہاتھہ خدا کے بند ہین خدا تعالے نے اونکے رد مین یہہ آیت نازل کی کہ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ اور کہا یہودیون نے کہ ہاتھہ خدا کا بستہ ہوا ہے کم و زیادہ کرنیسے یا بخشش کرنیسے یعنی بخیل ہے کہ ہمکو کچھہ نہین دیتا ہی اور یا یہہ کہ اب اوس سے کچھہ نہین ہوسکتا خدا تعالے فرماتا ہی کہ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ بستہ ہوجا ہاتھہ اون یہودیونکی نیکی سے تاکہ وہ ہمیشہ ذلیل اور خوار رہین اور فقیر اور عاجز ہون وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا اور لعنت کیئے جاوین بسبب اوس چیز کے کہ کہا ہے اونہون نے خدا تعالے کے شان مین کہ ہاتھہ اوسکا بستہ ہے بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتَانِ بلکہ دونون ہاتھہ اوس خدا کے کشادہ ہین یہہ کنایہ ہے اوسکی نعمت کے فراخ ہونیسے اور اوسکی فضل اور کرم کی کثرت سے اور ہاتھہ سے وہ پاک ہے يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَاءُ خرچ کرتا ہی وہ خدا جسطرح چاہتا ہے اپنے فضل اور کرم سے یعنی کثرت سے بخشش اور انعام کرتا ہے کہ دونون ہاتھون سے دیتا ہے اور مراد دونون ہاتھون سے دینے سے یہہ ہے کہ بے نہایت بخشش کرتا ہی اور فرماتا ہے خدا کہ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ اور البتہ زیادہ کرتی ہے بہتونکو اون یہودیون مین سے مَّا اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ وہ چیز کہ نازل کی گئی ہی پروردگار تیرے کی طرف سے یعنی قرآن طُغْيَانًا وَّكُفْرًا نافرمانی اور کفر کو یعنی خدا تعالے جو کچھہ احکام کو نازل کرتا ہی قرآن مین تو یہہ یہودی بسبب عناد کے اون احکام کے نازل ہونیسے اپنی نافرمانی اور کفر کو زیادہ کرتے ہین اور بسبب اوسکے اپنی کفر کو بڑہاتے ہین اور فرماتا ہے خدا کہ وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ اور ڈالی ہمنے درمیان اون یہودیون کے عداوت اور دشمنی اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ روز قیامت تک یعنے ان یہودیونکی قومون مین مثل قریظہ اور بنی نضیر کے انکی آپس مین دشمنی ڈالدی ہے کہ ہر فرقہ انکا دوسرے فرقہ کو کافر کہتا ہے اور قیامت تک اونکی دشمنی آپس مین چلی جائیگی اور یہہ بسبب اسکے ہے کہ انکے عناد کی جہت سے توفیق اور لطف اوپر سے اوٹھالیا ہی اور اونکے حال پر اونکو چھوڑدیا ہی اسواسطے یہہ کفر اور عداوت مین زیادہ ہوتی جاتی ہین اور فرماتا ہے خدا کہ كُلَّمَا اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ جسوقت روشن کیا اونہون نے آگ کو واسطے لڑائی پیغمبر کے تو اَطْفَاَهَا اللّٰهُ بجھادیا اوسکو خدا نے یعنی جسوقت اون یہودیون نے چاہا کہ متفق ہوکر مسلمانون سے لڑین خدا تعالے نے اونمین پھوٹ ڈالدی اور آپس مین اونکی نزاع ڈلوادی کہ وہ اپنے ہی جھگڑون مین مشغول رہتے ہین اور دوسرے کام کا ارادہ نہین کرتے اور اگر کسی لڑائی کا ارادہ کرتے ہین تو مغلوب ہوجاتے ہین پس جسوقت اونہون نے توریت کے احکام سے مخالفت کی تو بخت نصر اونپر غالب ہوا اور جسوقت انہون نے فساد کیا تو فطلوس رومی

رومی اونپر غلبہ پایا اور پہر اونہون نے زمین مین تباہی اور فساد کیا تو مجوس اونپر غالب ہوا اور اوسکے بعد جو اونہون نے فساد کیا تو مسلمان اونپر غالب ہوے وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا اور دوڑتے ہین بیچ زمین کے فساد کرنیوالے ہوکر اور فسادًا حال واقع ہوا ہے یعنی یہودی زمین مین تباہی ڈالتے ہوے پہرتے ہین اور رسول خدا کی رسالت اور نبوت کے مٹانے مین کوشش کرتے ہین وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ اور خدا نہین دوست رکہتا ہے فساد کرنیوالونکو اور اونکے افعال کے موافق اونکو سزا ملیگی کہ ذلت اور خواری جزیہ کی اور اسیری اور قتل ہونا اونکے واسطے مقرر ہوا اور کہتے ہین کہ جس وقت یہودیون نے ایسے ایسے فساد کئے تو یہہ ذلت اور خواری اونکو اونکے افعال کی جہت سے پہونچی کہ ہمیشہ مغلوب ہین مسلمانون سے اور قیامت تک اسیطرح چلے جاینگے اور جاننا چاہئے کہ کلما اوقدوا کی آیت سے صاف ظاہر ہے کہ فعل بندہ کا غیر فعل خدا ہے اسواسطے کہ خدا تعالی نے بندہ کے فعل کو اپنے فعل سے علیحدہ شمار کیا ہے اگر فعل بندہ کا فعل خدا کا ہوتا تو خدا اسطور کیون فرماتا کہ اونہون نے آگ کو روشن کیا اور ہمنے وہ آگ بجہائی بلکہ اسیطرح کہنا چاہئے تہا کہ ہمنے آگ روشن کی اور ہمنے ہی بجہائی پس باطل ہوا اس آیت سے مذہب اون لوگونکا کہ جو کہتے ہین کہ خالق بندہ کے افعال کا خدا ہے اور جو بندہ کرتا ہے وہ فعل خدا ہے اور فرماتا ہے خدا کہ وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ اور اگر تحقیق اہل کتاب یعنی یہود اور نصاری آمَنُوا وَاتَّقَوْا ایمان لاتے محمد پر اور خدا کو خدا جانتے اور ڈرتے خدا سے اور پرہیزگاری اختیار کرتے تو لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ البتہ دور کرتے ہم اون سے گناہون اونکو وَلَأَدْخَلْنَاهُمْ جَنَّاتِ النَّعِيمِ اور البتہ داخل کرتے ہم اونکو بہشتون نعمتون کے مین وَلَوْ أَنَّهُمْ أَقَامُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ اور اگر تحقیق وہ قایم کرتے توریت اور انجیل کو کہ احکام کو اونکے جاری کرتے اور اونپر عمل کرتے وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِمْ اور قایم کرتے وہ اوسچیز کو کہ نازل کی گئی ہے طرف اونکے مِنْ رَبِّهِمْ پروردگار اونکے کیطرف سے کہ وہ قران ہے لَأَكَلُوا مِنْ فَوْقِهِمْ البتہ روزی کہاتے وہ اوپر سے وَمِنْ تَحْتِ أَرْجُلِهِمْ اور نیچے پاؤن اپنے کے کہ روزی اونپر فراخ ہوتی اور ہر طرف سے روزی اونکو پہونچتی کہ اوپر سے تو ہم مینہ اونپر برساتے اور نیچے اونکے زمین پر زراعت کثرت سے پیدا کرتی لیکن اونہون نے کفر کو اختیار کرکے روزی اپنی اونپر تنگ کی مِنْهُمْ أُمَّةٌ مُقْتَصِدَةٌ بعضے اون بعضون سے ایک گروہ ہین میانہ رو یعنی جانبنیوالے جو پیغمبر اخر زمان پر ایمان لائے ہین وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ سَاءَ مَا يَعْمَلُونَ اور بہت اون مین سے ایسے ہین کہ بری ہے وہ چیز کہ عمل کرتی ہین کہ کفر اور عناد اور انکار کو اونہون نے اختیار کیا ہے اور اب خدا تعالی جناب امیر علیہ السلام کی خلافت بلا فصل کے تاکید مین بیان کرتا ہے چنانچہ امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام نے فرمایا ہے اور اہلسنت کے محدثون مین سے ابن مردویہ نے کتاب مناقب مین ابن عباس اور زید بن علی سے اور ابو القاسم حسکانی نے شواہد التنزیل مین ابی عمیر سے روایت کی ہے کہ جس وقت مامور ہوے رسول خدا صلعم خدا تعالی کی جانب سے کہ پہونچا دے تو لوگونکو علی کے فضایل مین جسطرح سے حکم خدا کا تجہکو ہے رسول خدا صلعم نے کہا کہ اے پروردگار میرے یہہ لوگ تازہ مسلمان ہین یعنی مین ڈرتا ہون کہ میرے کہنے کو قبول نکرین جو کچہہ کہ مین علی کے مقدمہ مین کہون جس وقت کہ مکہ سے آخری حج کرکے مدینہ کو پہرے اور غدیر خم پر پہونچے تو یہہ آیت نازل ہوئی اور ایسی ہی حضرت باقر او حضرت صادق علیہما السلام نے فرمایا ہے اور وہ آیت یہہ ہے کہ فرماتا ہے خدا کہ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ اے پیغمبر بَلِّغْ پہونچا دے لوگونکو مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ اوسچیز کو کہ نازل کی گئی ہے طرف تیرے مِنْ رَبِّكَ پروردگار تیرے کی طرف سے شرع کے احکام مین سے وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ اور اگر نہ کریگا تو یعنے اگر تو اوس حکم کو نہ پہونچایگا فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ پس نہ پہونچایا ہے تونے پیغام اوسکے لوگونپر اور اپنی رسالت کو تونے ادا نہین کیا ہے اسواسطے کہ بعضے احکام کا نہ پہونچانا ضائع اور برباد کرنا ہے اون حکمون کو جو کہ پہونچا چکے ہین جیسے کہ بعض رکن نماز کا ادا نکرنا باطل کرتا ہے تمام نماز کو اور بعض حکم نہ پہونچانا ایسا ہے جیسے کہ کل احکام کو نہین پہونچایا اور فرماتا ہے خدا اپنے حبیب کو کہ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ

ذکر آیہ یا ایہا الرسول در خلافت امیر المومنین علیہ السلام

من الناس اور خدا نگاہ رکھیگا تجھکو آدمیون سے یعنی نگاہ رکھیگا خدا تجھکو آدمیونکی شر سے کہ وہ تجھکو آزار نہ پہونچا سکینگے اوس حکم کے پہونچانے
مین پس کوشش کر تو اوس حکم کے پہونچانے مین اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ تحقیق خدا راہ نہ دکھلائیگا قوم کفار کو کہ تجھپر اونکا غلبہ ہو
اور تجھے ہلاک کرنے پر ہرگز اونکو قادر نکریگا اجماع اہلبیت علیہم السلام کا یہہ ہے کہ یہہ آیت علی ابن ابیطالب علیہ السلام کے خلیفہ کرنیکی تاکید مین
نازل ہوئی ہے اور جسوقت یہہ آیت نازل ہوئی تو رسول خدا صلعم نے حق مین علی ابن ابیطالب کے فرمایا کہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم
وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ یعنی وہ شخص کہ تہا مین آقا اور مالک اور متصرف جمیع امور اوسکا پس
علی آقا اور مالک اور متصرف جمیع امور اوسکا ہے الہی خدا دوست رکہہ تو اوس شخص کو کہ دوست رکہے اوسکو اور دشمن رکہہ تو اوس شخص کو
کہ دشمن رکہے اوسکو اور مدد کر تو اوسکی جو کہ مدد کرے اوسکی اور ترک نصرت کر تو اوسکی جو کہ ترک نصرت کرے اوسکی یہہ آخر کے فقرات بہی سب
خلیفہ ہونے پر دلالت کرتی ہین کیونکہ لوگ اوسکی کمک کرکے خلافت کو اوسکی جاری اور قایم کرین اور تنہا اور بیار او سکو نچہوڑین اور اگر علی دوست
یا ناصر ہون اہلسنت جیسے کہ منکر ہین خلافت بلافصل کہتے ہین تو پس مقصور نہین کیا احتیاج ہے اس دعا کی جو کہ حضرت رسول نے علی کے
حقمین کی ہے اور علی کو دوست یا ناصر ہونیکی کسیکی نصرت کیا درکار ہے بہت تعجب ہے کہ وے لوگ رعایت حال لوگونکی ایسے امر ظاہر مین تاویلین
کرکے حق صریح کو باطل کرتے ہین اور تفسیر در منثور اور تفسیر نیشاپوری اور تفسیر کبیر اور تفسیر سیبا وغیرہ مین لکہا ہے اور تفسیر کبیر کی عبارت کا
ترجمہ یہہ ہے کہ جسوقت یہہ آیت یعنی یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک نازل ہوئی تو جناب رسول خدا صلعم نے علی ابن ابیطالب کے
فضیلت مین فرمایا کہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ فقال عمر ہنیئاً لک اصبحت مولائی ومولا
کل مومن ومومنۃ ترجمہ پہلے فقرہ کا تو گذر گیا ہے اور باقی کی عبارت کا ترجمہ یہہ ہے کہ پس ملاقات کی عمر نے علی سے بعد سننے حدیث من کنت
مولاہ کی رسول خدا صلعم سے اور کہا عمر نے علی سے کہ مبارک ہو واسطے تیرے اے پسر ابوطالب کے کہ ہوگیا تو مولا میرا اور مولا جمیع مومنین اور
مومنات کا دیکہو اس روایت مین عمر کے قول مین اصبحت کا لفظ آیا ہے اور اصبح صار کے معنی مین ہے اور صار سے مراد یہہ ہے کہ پہلے مولا نہتا
اور اب مولا ہوگیا پس اگر مولا کے معنے دوست یا ناصر کے ہون تو قول عمر کا صحیح اور درست نہین ہوسکتا ہے واسطے کہ علی بموجب قول
حقتعالی کے المومنون والمومنات بعضہم اولیاء بعض پہلے سے ہی سب مومنین کے دوست تہے جدید ہونیکا کیا معنی ہوگا اور ترجمہ اس
آیت کا یہہ ہے کہ مومن مرد اور مومنہ عورت بعض اونکے دوست بعض کے ہین یعنی سب مومنین ایک دوسرے کا دوست ہے پس علی حدیث من
کنت مولاہ کے فرمانے سے پہلے ہی سب مومنین کے دوست تہے اور ایسی ہی حدیث کے صادر ہونے سے پہلے ناصر ہی سب مومنین کے تہے کہ
جہاد کفار پر کرکے مومنین سے کفار کو دفع کرتے تہے اور مومنین کی نصرت کرتے تہے رسول خدا کے زمانہ مین اس آیت کے نازل ہونے سے پہلے
اور حدیث من کنت کے صادر ہونے سے پہلے اور جہاد کرنا علی کا اور مومنین سے کفار کا دفع کرنا مثل آفتاب کے روشن ہے پس جو امر کہ علی کو پہلے
سے حاصل تہا اوسپر اصبحت کا لفظ کیونکر دلالت کریگا بلکہ چاہئے کہ وہ امر ایسا حق مین ہونا چاہئے کہ پہلے سے وہ علی مین نتہا اور وہ نہین ہے سوا خلافت
کے ہو واسطے کہ مولا کے معانی مین ہے اور کوئی معنی یہان درست نہین ہوسکتی اور دوست اور ناصر کے معنی دوسری وجہ سے بہی حدیث
من کنت مین صحیح نہین ہوسکتی ہو واسطے کہ اگر یہہ معنی درست ہون تو چاہئے کہ جسکے رسول خدا دوست یا ناصر تہے تو اوسکی علی بہی
دوست یا ناصر ہون اور یہہ امر وقوع مین نہین آیا ہے ہو واسطے کہ اہلسنت کے نزدیک جنگ جمل مین عایشہ کیطرف
والے آدمی اور جنگ صفین مین معاویہ کیطرف والے آدمی سب مومنین اور اکثر مہاجرین اور انصار مین سے تہے اور رسول خدا اہلسنت
کے نزدیک ان سبکے دوست ہی تہے اور اگر علی مثل رسول خدا کے اونکے دوست یا ناصر تہے تو نصرت انکی کیون نکی بلکہ نصرت کی
عوض اونکو قتل کیا اور جسوقت علی انکے ناصر نہوے تو معلوم ہوا کہ مولا نہ بمعنی ناصر ہے اور نہ بمعنی دوست ہے اور گو ان لوگون کو

بغاوت کیے جیسے قتل کیا ہی لیکن دوست کا نام نہ صادق آیا اور عثمان کے مقدمہ مین کیا کہینگے کہ وہ تو باغی ہی تھے اور لوگون نے اونکے گھر کا محاصرہ کرکے اونکو
قتل کیا اور علی بیٹھے ہوے دیکھا کئے خلیفۂ رسول کی نصرت کی باوجودیکہ ہزار آدمی سب اونکو فرمانبردار تھے یہ کیسی دوستی اور نصرت تھی پس رسولخدا کے
بس معلوم ہوا مولا نہ بمعنی دوست ہے اور نہ بمعنی ناصر ہے اور نہیں ہے وہ مگر بمعنی مالک اور متصرف بجمیع امور اور یہ علی کیواسطے ثابت تہا لوگون نے
بسبب تمرد اور عناد اور حب جاہ کے اطاعت علی کی نکی ہوا تعجب ہے علماء اہلسنت سے کہ صرف اس امر کا تو اقرار کیا کہ بعد نازل ہونے
آیہ یا ایہا الرسول کے پیغمبر خدا نے علی کی فضیلت مین من کنت مولاہ فعلی مولاہ فرمایا ہے لیکن بپاس خاطر خلفاء ثلثہ کہ اونکی خلافت
باطل ہوتی تھی اونکی زبانون نے یارا نہ دیا کہ کہتے کہ بعد نزول اس آیہ کے من کنت مولاہ فعلی مولاہ علی کی خلافت کے مقدمہ مین فرمایا ہے
کہ خلافت کی جگہہ فضیلت کا ذکر کیا اور خلافت کو نکہا لیکن مراد اس فضیلت سے بہی سواے خلافت کے اور کچھ نہیں ہو سکتا جسطرح سے چاہین
تاویلین کرکے علی کی خلافت بلافصل کو باطل کرین او فضیلت سے خلافت مراد ہونیکو تائید کرتی ہے روایت ابن مردویہ محدث اہلسنت کے کہ
ابن عباس و زید بن علی نے فرمایا کہ جسوقت مامور ہوے رسولخدا علی کی فضیلت بیان کرنیکو تو رسولخدا نے عذر کیا کہ خداوندا یہ لوگ تازہ مسلمان
ہین یعنی ڈرتا ہون مین کہ قبول نکرین علی کے مقدمہ مین جو کچھہ مین کہون پس جسوقت غدیر خم مین حج ادا کرکے پہرے تو آیہ یا ایہا
الرسول اس تاکید سے نازل ہوا پس معلوم ہوا کہ مراد فضیلت سے خلافت ہے ورنہ فضیلت کے پہونچانے مین کیا خوف تہا قبول نکرنے کا تازہ
مسلمانون سے وہ خلافت ہی علی کی تہی کہ جو لوگونکو پسند نتہی اور ابو القاسم سکانی نے بہی مثل ابن مردویہ کی یہی روایت کی ہے ابی عمیر سے
شواہد التنزیل مین چنانچہ اول مین مذکور ہی ہے اور اکثر کتابون مین لکہا ہے کہ جس روز یہ امر وقوع مین آیا ہے وہ روز بہت گرم تہا کہ
کپڑون کو پاؤن کے نیچے رکہتے تہے اور جو آدمی کہ پیچہے رہگئے تہے اونکا رسول خدا نے انتظار کیا اور بعضی روایت مین آیا ہے کہ ستر ہزار
آدمی اوس روز رسول خدا صلعم کے ہمراہ تہے بعد اوس قوم موسیٰ کہ خدا تعالیٰ نے واسطے بیعت ہارون کے حکم دیا تہا سب نے اوسیوقت بیعت
کی اور بعد اوسکے وہ بیعت توڑ ڈالی اور غدیر خم مین بہی ہمراہی رسول خدا کے جسوقت کہ سب جمع ہو گئے تہے تو حضرت نے
کجاوون کا اونٹون کے منبر بنایا اور اوسپر تشریف لیگئے اور حمد خدا مین خطبہ پڑہا اور پہلے فرمایا کہ مین تم سے عنقریب رحلت کرتا ہون
کہ میری وفات کے ایام بہت قریب پہونچے ہین اور دو چیزین تم مین چہوڑے جاتا ہون قرآن اور اہلبیت میری اگر ان دونون کو
مضبوط پکڑوگے تم یعنی اگر انکی پیروی کروگے تو گمراہ نہوگے اور پہر حضرت نے فرمایا کہ کیا مین اولیٰ نہین ہون تمہارے نفسون سے اور
مالک و متصرف تمہارے امور کا نہین ہون سب نے اقرار کیا اور عرض کی کہ ہان یا رسولخدا آپ اولیٰ ہین جب لوگون نے اقرار کرلیا تو
حضرت نے فرمایا کہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ اور بعد اوسکے دعا کی کہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل من
خذلہ اور یہ روایت من کنت مولاہ کی اہل سنت کے بہت کتب احادیث مین ہے اور امام الحرمین جوینی نے لکہا ہے کہ مینے ایک
کتاب مجلد اسی روایت کی بغداد مین دیکہی ہے اور ابن مردویہ محدث اہلسنت نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے ہین کہ ہم
آیہ یا ایہا الرسول کو رسولخدا کے زمانہ مین اسطرح پڑہتے تہے کہ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ان علیا مولی المومنین پس
معلوم ہوا کہ رسول خدا نے جو علی کو مولی مومنین کا مثل اپنے فرمایا ہے وہ اس آیت ہی مین موجود تہا اور تفسیر در منثور مین جلال الدین
سیوطی نے اور حافظ ابو نعیم نے حلیۃ الاولیاء مین ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ جسوقت رسول خدا نے علی کو منصوب کیا روز غدیر خم
اور صدا بلند کی واسطے اوسکے بولایت تو جبرئیل یہ آیت لیکر نازل ہوے کہ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی و
رضیت لکم الاسلام دینا آجکے دن کامل کیا مینے واسطے تمہارے دین تمہارا اور تمام کی مینے اوپر تمہارے نعمت اپنی اور راضی ہوا مین
تمسے دین اسلام کے قبول کرنے سے دیکھو یہ کامل ہونا دین کا خلافت سے ہے یا اور کسی چیز سے اور کتاب مودۃ القربی مین سید علی

ہمدانی نے کہ جسکی تعریف مین مولوی جامی نے نفحات الانس مین لکہا ہی کہ اونہی ایکہزار اور چار سو اولیا کی صحبت پائی ہی اور علوم ظاہر باطنی کہتا تہا اوسنے روایت کی ہی عمر خطاب سے بیان کیا عمر خطاب نے وقال نصب رسول اللہ علیا علما فقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ واخذل من خذلہ وانصر من نصرہ اللہم انت شہیدی علیہم قال وکان فی جنبی شاب حسن الوجہ الطیب الریح فقال لی یا عمر قد عقد رسول اللہ عقداً لا یحلہ الا منافق فاحذران تحلہ قال عمر فقلت یا رسول اللہ انک حیث قلت فی علی کان فی جنبی شاب حسن الوجہ الطیب الریح قال کذا وکذا فقال نعم یا عمر انہ لیس من ولد آدم لکنہ جبرئیل اراد ان یوکد علیکم ما قلتہ فی علی یعنی کہا عمر نے کہ قایم کیا رسول خدا نے علیؑ کو علم یعنی کوہ کہ ہدایت پاتے مین اوس سے گمراہ آدمی پس کہا پیغمبر نے وہ شخص کہ تہا مین مولا اوسکا پس علی مولا اوسکا ہی اے خدا دوست رکہہ تو اوسکو کہ جو کوئی دوست رکہے اوس علی کو اور دشمن رکہہ تو اوسکو کہ جو کوئی دشمن رکہے اوسکو اور ترک نصرت کر تو اوسکی کہ جو کوئی ترک نصرت کرے اوسکی اور مدد کر تو اوسکی کہ جو کوئی مدد کرے اوسکی اے خدا تو گواہ میرا ہے اوپر اونکے کہا عمر نے کہ اور تہا بیچ پہلو میرے کے ایک جوان خوب رو اور خوشبو اور پاکیزہ بو پس کہا اوسنے مجہکو کہ اے عمر البتہ تحقیق منعقد کیا ہی رسول خدا صلعم نے ایک عقد کو کہ نہین کہولتا ہی اوسکو مگر منافق پس ڈرتا ہو نہین اس سے کہ کہولے تو اوسکو کہتے ہین عمر کہ پس کہا مینے کہ یا رسول خدا التحقیق کہ تو نے جسوقت کہا بیچ حق علیؑ کے تو تہا بیچ پہلو میرے کے ایک جوان خوبرو اور خوشبو کہا اوسنے ایسا اور ایسا پس کہا رسول خدا نے یہہ سنکر کہ ہان اے عمر تحقیق کہ وہ نہین ہے اولاد آدم مین سے لیکن وہ جبرئیل ہے ارادہ کیا اوسنے یہہ کہ تاکید کرے وہ اوپر تمہارے اوس چیز کے کہ کہا ہی مینے بیچ مقدمہ علیؑ کے اور ابن مردویہ نے اور عبد اللہ مرزبانی نے اور خطیب خوارزمی نے جو کہ علماء اہلسنت مین سے ہے کہ بعد منصوب کرنے علیؑ کی ولایت پر حسان شاعر نے کہ رسولخدا کی صحابہ مین سے تہا علیؑ کی مدح اور امامت اور خلافت مین اوسنے قصیدہ لکہا ہی اور قصیدہ کو لکہکر جناب رسولخدا صلعم کو سنایا ہی از انجملہ دو بیت اوسکی یہہ ہین کہ ؎ یناد یہم یوم الغدیر نبیہم ٭ بخم واسمع بالنبی منادیا ٭ فقال لہ قم یا علی فاننی ٭ رضیتک من بعدی اماماً وہادیاً ٭ اور حاصل اوسکا یہہ ہے کہ ندا کرتا تہا اونکو روز غدیر پیغمبر اونکا اور سنتا تہا مین پیغمبر کو کہ ندا کرتا تہا کہ اوٹہہ تو اے علی رضامندی میری یہی ہے کہ تو بعد میرے امام اور ہادی خلق کا ہو اور کمیت شاعر نے بہی قصیدہ عینیہ لکہا ہی کہ ایک شعر اوسکا یہہ ہے کہ ؎ ویوم الدوح دوح غدیر خم ٭ ابان لہ الولایۃ لو اطیعا ٭ اور حاصل اوسکا یہہ ہے کہ روز غدیر خم مین ظاہر کیا پیغمبر نے واسطے علیؑ کے ولایت کو کاش فرمانبرداری اوسکی لوگ کرتے اور فاضل الدین حموی نے منتخب الفاضلین مین لکہا ہی کہ کمیت شاعر کہتا ہی کہ مینے یہہ قصیدہ عینیہ کہہ لیا تو ایک رات حضرت علیؑ کو مینے خواب مین دیکہا مجہسے فرمایا کہ قصیدہ عینیہ کو پڑہ تو مینے وہ قصیدہ پڑہا جب اوس بیت کو پڑہا تو حضرت علیؑ نے فرمایا کہ ؎ ولم ار مثل ذاک الیوم یوماً ٭ ولم ار مثلہ حقاً اضیعا ٭ حاصل اسکا یہہ ہے کہ نہ دیکہا مینے مثل اوس دن کے کوئی دن اور نہ دیکہا مینے کوئی حق مثل اوس حق کے ضایع ہوتا اور سبط ابن جوزی نے اوس خواب کو مع اوس بیت کی کہ جو کمیت نے کہی ہے اور حضرت علیؑ نے فرمایا ہی نقل کیا ہی اور تفسیر ثعلبی اور تفسیر کواشی اور جواہر العقدین اور کتاب الاکتفا کتب اہلسنت مین لکہا ہی کہ سفیان بن عیینہ سے پوچہا گیا کہ سال سائل بعذاب واقع للکافرین کسکے حق مین نازل ہوا ہے اوسنے جواب مین کہا کہ جعفر صادقؑ نے اپنے باپون سے روایت کی ہی کہ جسوقت رسول خدا صلعم نے غدیر خم مین علی کا ہاتہہ پکڑ کر کہا کہ جسکا مین مولا تہا علیؑ مولا اوسکا ہی اور یہہ خبر مشہور ہوئی تو نضر بن حارث بن نعمان فہری اونٹ پر سوار ہوکر مدینہ مین رسولخدا صلعم کے پاس آیا اور بطور نزاع کے اوسنے حضرت سے کہا کہ اے محمد کلمہ شہادت کا تو نے ہمکو حکم دیا ہمنے قبول کیا اور نماز پنجگانہ کا تو نے ہمکو حکم دیا ہمنے قبول کیا اور ماہ رمضان کے روزون کا تو نے ہمکو حکم دیا ہمنے قبول کیا اور بعد اسکے راضی نہوا یہانتک کہ اپنے چچا کے بیٹے کو ہمپر فضیلت دیکر اور اوسکا ہاتہہ پکڑ کر تو نے کہا کہ جسکا مین مولا ہون علیؑ اوسکا مولا ہے

یہہ کام تونے اپنی طرف سے کیا ہی یا خدا کیطرف سے حضرت نے فرمایا کہ بخدا یہہ امر خدا کیطرف سے ہے نضر بن حارث یہہ بات سنکر وہانسے کھڑا ہوا اور اپنے اونٹ
کیطرف کو کہتا ہوا چلا کہ خداوندا جو کچھ محمد کہتا ہی اگر یہہ امر حق ہی تو مجھپر آسمان سے پتھر برسا ابہی اونٹ تک نہ پہونچا تہا کہ پتھر آسمان سے
نازل ہوا اور اوسکے سر پر لگکر نیچے سے نکل گیا اور اوسیوقت وہ مر گیا تب خداتعالے نے اس آیت کو نازل کیا کہ سال سایل بعذاب
واقع للکافرین لیس له دافع من اللہ ذی المعارج یعنی سوال کیا ایک سوال کرنیوالے نے ساتہہ عذاب واقع ہونیوالے کے واسطے کافرون
کے کہ نہین ہے واسطے اوسکے کوئی دفع کرنیوالا خدا کیطرف سے کہ صاحب درجون بلند کا ہے اور تفسیر کبیر مین کئی وجوہ اس آیت کے
تفسیر مین لکہی ہین اور پہلے سب سے یہہ لکہا ہے کہ جسوقت نضر بن حارث نے کہا کہ خداوندا اگر یہہ امر حق ہے نزدیک تیرے سے تو برسا
تو پتھر آسمان سے یا لا تو عذاب دردناک اوسوقت خداتعالے نے یہہ آیت نازل کی کہ سال سایل بعذاب واقع للکافرین اور تفسیر مدارک مین
فقط یہی ایک وجہ لکہی ہے کہ جسنے سوال کیا تہا وہ نضر بن حارث تہا کہ اوسنے کہا تہا خداوندا اگر یہہ امر حق ہی نزدیک تیرے سے تو برسا
تو اوپر ہمارے پتھر آسمان سے یا لا تو عذاب دردناک لیکن اون دونون نے بسبب تعصب کے بجاے پوشیدہ کرنے حق کے بعد اسکے
نضر بن حارث پر پتھر برسنے کا ذکر نہین کیا اور احمد بن حنبل نے اپنی مسند مین اور ابن مغازلی شافعی نے کتاب مناقب مین اور محمد بن طلحہ
شافعی نے مطالب السئول مین کہ یہہ سب علماے اہلسنت ہین روایت کی ہے کہ جمع کیا علی علیہ السلام نے آدمیونکو رحبہ مین یعنی مسجد کوفہ کے صحن مین
اور قسم دی مسلمانونکو خدا کی کہ جس کسی نے بروز خم غدیر رسولخدا صلعم سے میرے حق مین سنا ہو وہ شخص اوٹہے اور بیان کرے پس تیس آدمی
اوٹہے اور بعضی روایت مین تیرہ اور بعضی مین بارہ لکہی ہین کہ وہ بروز خم غدیر حاضر تہے اون لوگون نے گواہی دی کہ اوس روز پکڑا
رسولخدا نے ہاتہہ علی علیہ السلام کا اور لوگونکو کہا کہ کیا تم جانتے ہو کہ مین اولے ہون مومنین سے اونکی نفسون سے اور مالک اونکے امور کا ہون
سب نے کہا کہ ہان یا رسولخدا اوسوقت فرمایا حضرت نے من کنت مولاہ فعلی مولاہ اور بعضی آدمیون نے باوجود علم اور اطلاع کے اوسکی
گواہی نہ دی تو وہ عذاب مین گرفتار ہوے کہ کوئی تو اندہا ہو گیا اور کوئی مبروص ہو گیا کہ اوسکی پیشانی پر سفید داغ ہو گیا علی علیہ السلام کے
بددعا کرنیسے اونکے حق مین چنانچہ شواہد النبوۃ مین مولوی جامی نے لکہا ہے اور اگر کوئی کہے کہ علی علیہ السلام نے یہہ شہادت لوگون سے عثمان کے
زمانہ مین طلب کی تہی اپنی خلافت کیواسطے ابوبکر کے زمانہ مین کیون نہ طلب کی جسوقت خلافت مین جہگڑا پڑا تہا ہم کہینگے کہ جیسے
زمانہ عثمان کا تہا ویسے ہی زمانہ ابوبکر کا تہا دونون زمانون مین خلافت حق علی علیہ السلام کا تہا اور دعوی علی علیہ السلام نے ابوبکر کے زمانہ مین کیا تہا
اور حدیث غدیر کو پیش کیا تہا چنانچہ ہمارے کتابون مین لکہا ہی اہلسنت نے یہہ نہین لکہا ہے کہ علی علیہ السلام نے حدیث غدیر کو ابوبکر کے زمانہ مین
بہی سند پکڑا تہا سواسطے کہ اگر اوسکو لکہتے تو مابعد کے لوگونکے نزدیک بالکل علی علیہ السلام کا حق ظاہر ہو جاتا اور خلافت ثلثہ کی باطل ہوتی
اس خوف سے بسبب تعصب کے اسکا ذکر نکیا اور اگر مولے کے معنی مین شک ہو کہ یہہ معنی ولی اور اولی بتصرف آیا ہی یا نہین
تو اوسکو سننا چاہیئے کہ فراکہ علماے نحو اور عربیت سے ہے وہ معانی القرآن مین تفسیر آیہ ماویکم النار ہی مولاکم مین لکہتا ہی کہ مولے
بمعنی اولی ہے اور جوہری نے صحاح مین مولا کے معنے اولے بہی لکہے ہین اور صاحب قاموس نے بہی ایک معنے مولے کے ولی صاحب تصرف لکہے ہین
اور اونکے معنی متولی اور مالک امور اور اولی بتصرف مین مشہور ہے کلام عرب مین اور ہم بہی واسطے اولی بتصرف کے لیکن یہہ لفظ مشترک ہے
کئی معانی مین اور جو معنی کہ مراد ہین وہ قرائن سے معلوم ہوتے ہین اور حدیث غدیر مین معنی مولی کے بجز اولے بتصرف کے صحیح نہین ہے
کہ قرائن اوسکے کثرت سے یہان موجود ہین اول تو آیہ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک کو بنظر تامل ملاحظہ کرنا چاہیئے کسقدر اہتمام کیا
ہے کہ اگر تو اس امر کو نہ پہونچائیگا تو گویا حکم تونے نہین پہونچایا ہے اور ایسی گرمی کے وقت مین اور حرارت آفتاب مین کہ لوگ پاؤنکے
نیچے کپڑا رکہتے تہے اور ایسی جگہہ مین ٹہرنا کہ جہان جگہہ ٹہرنیکی نہ تہی اور پس ماندگان کا انتظار کرنا کہ سب حاضر ہو جائین اور ضرورت مین کجاوونکا منبر بنا کر

اور یہہ حضرت کا رونق افروز ہونا اور خطبہ پڑھ کر اپنی رحلت سے خبر دینی اور فرمانا کہ مین تم مین قرآن اور اہلبیت کو چھوڑے جاتا ہون انکی پیروی کرنا اور بعد اسکے
فرمانا کہ جسکا مین مولا تہا علی اوسکا مولا ہے یہہ جلدی اور یہہ اہتمام کس امر کیواسطے ہے اور یہہ امر حکم خلافت نہین تو کیا ہے اور سوائے خلافت کے وہ کونسا امر
اہم ہے کہ جسکی اسقدر تاکید ہو جو احکام تو حضرت سب پہونچا چکے تھے اب وہ امر جدید بیان کرنا چاہئے کہ جسکے نہ پہونچانے مین تمام حکمونکا نہ پہونچانا
متصور ہے اور وہ کونسا امر سوائے خلافت کے کہ جسکے پہونچانے مین خوف ہے آدمیون سے کہ وہ اوسکو قبول نکرینگے چنانچہ خدا فرماتا ہے کہ واللہ یعصمک من الناس
اور وہ کونسا امر ہے کہ جو لوگونکو ناگوار تہا کہ جسکے پہونچانے مین حضرت لوگون سے خوف کرتے تہے اگر ظاہر کرنا علی کی فضیلت کا تہا تو اوسکو پہونچانے مین کیا تامل تہا
اور کس سے خوف کرتے تہے بارہا حضرت نے اسکے زیادہ فضایل اور مناقب بیان کئے ہین اور خوف کسیکا نہین کیا ہے اور اگر مولیٰ کو معنی محب یا ناصر کہتے ہو تو
اوسکے پہونچانے مین آدمیون سے کیا خوف ہے اور محب یا ناصر کرنیکے واسطے خدا تعالیٰ کو اسقدر تاکید کرنیسے کیا منظور تہا اب بنظر انصاف دیکہو کہ یہہ سب
قرینے اس آیت اور حدیث غدیر مین خلافت کے ہین یا محب یا ناصر ہونیکے کہ جو امر علی کو پہلے سے حاصل تہا اور بعد اوسکے جو یہہ آیت نازل ہوئی ہے کہ
الیوم اکملت لکم دینکم اوسکو ملاحظہ کرنا چاہئے کہ کامل کرنا دین کا اور تمام کرنا نعمت کا کس چیز پر دلالت کرتا ہے امر بزرگ پر کہ وہ نیابت رسول ہے
یا کسی شخص کے محب یا ناصر کرنے پر یا مردار کے حرام ہونیکے بیان کرنے پر اور بعد اوسکے فرمایا رسولخدا نے کہ شکر ہے واسطے خدا کے کہ وہ راضی ہوا میری
رسالت سے اور بعد میرے علی کی خلافت سے کہ تصریح تمام خلافت پر دلالت کرتا ہے اور قصیدہ کہنا حسان کا اور کمیت کا اور قیس کے شعر کے جواب مین
حضرت علی کا شعر پڑھنا اور نضر بن حارث کا آسمان سے پتھر برسکر ہلاک ہونا اور عمر خطاب کا مبارکباد پہونچانا اور نقل کرنا حکایت جبرئیل کا اور علی کا
لوگون سے گواہی طلب کرنا خلافت کیواسطے اور سند حدیث غدیر یہہ سب امور قراین خلافت کے ہین کہ جو امر ضروری ہے مثل نبوت کے یا علی کے محب اور ناصر
ہونیکے واسطے ہین کہ جو امر کہ بموجب آیہ المومنون والمومنات بعضہم اولیاء بعض اور الف بین قلوبکم اور رحماء بینہم کی پہلے سے ہے علی کیواسطے
حاصل تہا اور تحصیل حاصل سے خدا تعالیٰ کو کیا حاصل تہا اور ایسے امر خفیف کے واسطے ایسی تاکید بلیغ کی کیا ضرورت تہی اور تاکید کے ساتہ خصوصیت
علی کی کیا تہی بلکہ شیخین کہ افضل ہین علی سے اہلسنت کے نزدیک ایسی بڑی فضیلت ایسے اہتمام اور تاکید واسطے انکے چاہئے تہی نہ علی کیواسطے
جو تہے مرتبہ مین جسکو ٹہرایا ہے اور فرض کیا ہمنے کہ یہہ تاکید اور اہتمام علی کے محب یا ناصر ہونیکے واسطے ہے مثل پیغمبر کے کہ جو محبت
اور نصرت پیغمبر کی کہ امت کیواسطے تہی اب وہ محبت اور نصرت علی کے سپرد ہوئی اور کل صحابہ مین سے علی مخصوص ہوئے کہ تمام امت کے
محب اور ناصر ہون مثل پیغمبر کے اور سوائے علی کے اور کسیکو لیاقت اس منصب کی نہ تہی کہ وہ مثل پیغمبر کے محب اور ناصر امت کا ہو پس یہہ بہی چیز
دلالت کرتا ہے مگر خلافت پر جہان تک غور کرو اسبات سے جو معنی چاہو اور جو تاویل چاہو بیان کرو اور یہہ جو بعضے کہتے ہین کہ حدیث من کنت مولاہ مین
رسولخدا نے تاکید کی ہے علی سے دوستی رکہنے کی کہ تم علی سے دوستی رکہو یہہ بہی غلط ہے اس حدیث مین کہان ہین اگر یہی ہے تو معنی موافق تمہارے بناوٹ کے یہہ
ہوتے ہین کہ جسکا مین دوست یا ناصر تہا علی اوسکا دوست یا ناصر ہے اور یہہ کہین نہین کہا ہے کہ تم علی سے دوستی کرو البتہ اگر مولا محبوب کے معنے مین ہو تو
کچہہ مضایقہ نہین ہے اسطرح بہی کہہ سکتے ہین لیکن لغت مین مولا محبوب کے معنی مین ہرگز نہین آیا محب کے معنی مین البتہ آیا ہے اور اس سے مقصود تمہارا
کا ثابت نہین ہوتا اور اگر ہم فرض کرین مولا کو محبوب کے معنے مین تو اس صورت مین تحصیل حاصل ہے اور ایسا امر رسول خدا سے صادر ہونا
بے قبیح ہے اور تحصیل حاصل اسواسطے ہے کہ خدا تعالیٰ نے پہلے اس سے فرما چکا ہے کہ مومنین آپس مین سب دوست ہین چنانچہ اس امر کی آیتین پہلے
اس سے بیان کی ہین اور اگر یہہ کہو کہ رسولخدا صلعم جانتے تہے کہ بعد میرے لوگ علی سے عداوت کرینگے اور اوسکو آزار پہونچاوینگے اسواسطے حضرت
نے پہر تاکید کی انکی علی سے دوستی کرنیکے واسطے فرمایا ہے گو آیتین آیا تہا کہ مومنین آپس مین سب دوست ہین کہتا ہون مین کہ رسولخدا جانتے تہے کہ حسنین
کو بعد میرے قتل کرینگے اور یہہ بہی جانتے تہے کہ بعد میرے لوگ خلفائے ثلثہ کی مذمت کرینگے اور انمین طعن کرینگے چنانچہ اہلسنت نے لکہا ہے کہ حضرت
نے فرمایا ہے کہ ایک فرقہ بعد میرے ہوگا کہ یطعنون فی السلف یعنے طعن کرینگے وہ گذرے ہوئے بزرگون مین پس جانتے تہے رسولخدا ایسے

معرکہ مین واسن تاکید سے سبکو جمع کرکے اون لوگونکو جنکو تہمتین بادی کرنیسے دوستی کہنا اور کسیکو آزار نہ پہونچانا اور طعن نکرنا علی کی تخصیص کیا ہی کہ جنکو
اور سبونکو جمع کرکے سبکے روبرو ہیں اہتمام اور تاکید سے فرمایا اور تاکید کرتا ہی سولا کو بالکل اوسکے اتفاق اور متصرف بجمیع امور ہونیکی جنمین ہین وہ کو جو
کچہ رسولخدا صلعم نے اور روایتون مین علی کو ولی فرمایا ہی اور اون روایتون مین مراد ولی سے سوا خلیفہ ہونیکی معنی مین اور کچہہ نہین ہو سکتا
چنانچہ طبرانی نے کتاب کبیر مین وہب بن حمزہ سے روایت کی ہے کہ بریدہ ہمراہ علی کے یمن کو گیا تہا اور جسوقت وہان سے پہرا تو علی سے ناخوش ہوکر
علی کے حقمین نالائق باتین کہنی لگا یہہ خبر رسولخدا صلعم کو پہونچی فقال لا تقل ہذا فہو اولی الناس بکم من بعدی یعنی علیا اور حاصل اسکا یہہ ہے
کہ فرمایا حضرت نے کہ علی کو تو ایسا مت کہہ کہ وہ اولی بتصرف آدمیونکا ہی تم مین بعد میرے یعنی علی اور اسیطرح مناوی نے لکہا ہی ہو بہو شرح
فرق سے اور ابن جریر نے تہذیب الآثار مین لکہا ہی اور روایت کی ہی بریدہ سے کہا اوسنے کہ فرمایا ہی رسولخدا صلعم نے کہ تحقیق علی مجہسے ہے
اور مین علی سے ہون اور پیدا ہوا ہے وہ خاک سے میری اور مین پیدا ہوا ہون ابراہیم کی خاک سے اور مین افضل ہون ابراہیم سے اور اسی
روایت کے اخیر مین فرمایا ہی کہ انہ ولیکم بعدی یعنی تحقیق علی اولی بتصرف تمہارا ہی بعد میرے اور ریاض نضرہ مین عمران بن حصین سے روایت
ہے کہ رسولخدا صلعم نے علی بن ابیطالب کو ایک لشکر کا سردار کرکے جہاد کیواسطے بہیجا حضرت علی نے فتح کرکے ایک کنیز مال غنیمت مین سے
اپنے واسطی لیلی تہی اور ہمراہیون کو یہہ امر ناخوش معلوم ہوا اور چار آدمیونے اپنی مین عہد کیا کہ شکایت علی کی اس امر مین رسولخدا سے ہم
کرینگے جسوقت وہ مدینہ مین پہونچے تو ایک شخص نے اون چارونمین سے رسولخدا سے کہا کہ یا رسولخدا علی نے ایسا اور ایسا کیا ہی حضرت نے منہ اپنا اوسکی
طرف سے پہیر لیا اور کچہ جواب نہ دیا دوسرے آدمی نے بہی اوسیطرح شکایت کی اوسکی طرف سے بہی منہ کو پہیر لیا اور تیسرے آدمی نے شکایت کی تو اوسکی
طرف سے بہی منہ کو پہیر لیا اور کچہ جواب نہ دیا اور چوتہے آدمی نے شکایت کی تو حضرت غصہ ہوئے اور فرمایا کہ تم کیا چاہتے ہو علی سے تحقیق علی
مجہسے ہی اور مین علی سے ہون وہو ولی کل مومن من بعدی یعنی اور وہ علی اولی بتصرف تمہارا ہی بعد میرے یعنی وہ مالک تمہارے امور
دنیا اور آخرت کا ہی بعد میرے اور ابن ابی شیبہ اور ابن مردویہ نے اور حاکم نے مستدرک مین روایت کی ہی کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے علی
کے باب مین خدا تعالی نے مجہپر وحی کی ہی شب معراج کو انہ سید المسلمین وولی المتقین وقاید الغر المحجلین یعنی تحقیق وہ سردار مسلمانونکا ہی اور اولی
بتصرف پرہیزگارونکا اور کہینچنے والا مومنین سفیدرو کا بہشت مین اور امام غزالی نے ازراہ انصاف سر العالمین مین لکہا ہی اور لیکن روشن
ہوئی حجت اور دلیل کی اور اجماع کیا ہی جمہور نے حدیث غدیر پر جسوقت کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ
کہا عمر نے بخ بخ ای ابو الحسن ہوگیا تو آقا اور مالک میرا اور جمیع مومنین او مومنات کا اور یہہ مبارکباد کہنا عمر کا یعنی بخ بخ کہنا تسلیم رکہنا
اور راضی ہونا ہی خلافت سے علی کی اور فرمانبرداری حکم رسول کی لیکن بعد تسلیم اور ماننے کے غالب ہوئی خواہش نفس کی واسطے دوست رکہنے
ریاست اور بزرگی کے اور بلند کرنے ستون خلافت کے اور پہیرنے نشانونکے اور لپٹنے ہواؤنکے وقت چلنے نشانونکی اور جہپٹے ازدحام لشکر
اور نظر آئی ہیبت گہوڑونکی پاون کی جسوقت جمع ہون اور فتح کرنا شہرونکا اور دوتی ان امرونکے نے اوس جماعت کو خواہش نفس کے پیالہ سے شراب
پلائی پس الٹ کر انکو امر پہر کہا کہ خلافت کو اونہونے اوسے لیلیا اور اوسکی حالت پر پہر گئے جو کہ اسلام سے پہلے رکہتے تہے اور عہد اور پیمان موثق
غدیر کو توڑکر پس پشت ڈالدیا اور خرید کیا اونہونے اوس عہد کے توڑنیسے ایک شی اندک اور بے اعتبار کو پس بہت برا ہی جو کچہ کہ خرید کیا
ہی اونہونے اور بعضی نادان آدمی اس عبارت کو دیکہکر انکار کرتے ہین اور کہتے ہین کہ سر العالمین تصنیف امام غزالی کی نہین ہے اور حال
یہہ ہے کہ انکے علماء اقرار کرتے ہین کہ یہہ کتاب تصنیف امام غزالی کی ہی اور اوسکی عبارت کو نقل کرتے ہین چنانچہ ذہبی نے میزان مین ترجمہ
حسن بن صباح مین لکہا ہی کہ قال ابو حامد الغزالی شاہدت قصۃ الحسن بن صباح لما تزہد تحت حصن الموت اور یہہ جو بعضی روایتون مین آیا ہے کہ
رسولخدا صلعم نے مرض الموت مین حضرت عباس سے فرمایا کہ تم میری میراث کو قبول کرو اس سے یہہ مراد نہین ہے کہ حقیقت مین رسولخدا اونکو اب

خلیفہ کرتے تہی ہوا آخر کہ علیؑ کو خلیفہ بنا کر چکے تہے اور عباسؓ میں ایسا علم کہان تہا کہ جو سزاوار خلافت کے ہوتے رسول خدا صلعم بے علم کو کیونکر اپنا خلیفہ کرتے کہ جسمین لوگونکی گمراہی متصور تہی بلکہ منظور یہہ تہا کہ حضرت کو امتحان عباسؓ کا تہا اسواسطے کہ رسول خدا علم نبوت سے جانتے تہے کہ بعد میرے لوگ بسبب حب جاہ کے خلافت مین دعوی کرینگے اور علیؑ کی خلافت کو غصب کرینگے اور عباسؓ کہ میرا چچا ہے اسکو بہی حب جاہ ہوا اور بسبب قرابت کے دعوی خلافت کا کرے سو انہی حضرت نے عباسؓ کے مافی الضمیر کے دریافت کرنیکو عباسؓ سے فرمایا تہا سو عباسؓ نے جواب معقول دیا کہ علیؑ ہی سزاوار خلافت کے ہے اور مراد اس سے یہہ ہے کہ علیؑ کو جو آپ غدیر مین خلیفہ کر چکے ہین وہی لائق خلافت کے ہے سو اسواسطے عباسؓ نے خلافت کیواسطے علیؑ کا نام لیا اور اگر یہہ مراد نہوتی تو علیؑ کے نام لینیکی کیا خصوصیت تہی اور کسیکا علی العموم نام لیتے ابو بکر یا عمر کا کہ انمین سے کسیکو خلیفہ کرو اور علیؑ کو سزاوار خلافت کا کیون کہتے اور یہہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ رسول خدا صلعم ایسا منصب جلیل عباسؓ کو عطا کرین اور وہ قبول نکرے اور رسول خدا کا کہنا نمانے پس عباسؓ جانتے تہے کہ حضرت خلیفہ تو کر چکے ہین علیؑ کو اور اب مجہکو فرماتے ہین تو میری آزمایش کرتے ہین اور حضرت نے بہی عباسؓ کا جواب سنکر سکوت کیا اسمین گویا کہ تاکید ہے خلافت کے کہ لوگونپر بخوبی ظاہر ہوجاوے اور خلیفہ کرنا علیؑ کا بروز غدیر شیعونکے نزدیک متواترات مین سے ہے اور کثیر سے روایتین اسپر دلالت کرتی ہین یہہ ایک روایت کہ جسکے صحت مین کلام ہے اور اگر فرض بہی کیجے تو احادیث مین سے ہے یہہ اوس متواتر کی معارض کیونکر ہوسکتی ہے بلکہ مراد اوس سے وہی ہے جو کہ بیان کیا گیا اور کہتے ہین کہ ایک جماعت یہود کی رسول خدا صلعم کے پاس آئی اور پوچہا کہ تو توریت پر ایمان لایا کہ وہ کتاب خدا کی ہے فرمایا کہ ہان یہودیون نے کہا کہ تو اس امر مین ہمارا متفق ہے اور ہم تیرے متفق نہین ہین اور قرآن کو ہم حق نہین جانتے ہین کہ خدا کا بہیجا ہوا اوسکو ہم یقین نہین کرتے ہین اسلئے تو یقینی چیز پر چہوڑ دے کہ جسکا ہمکو یقین اور اعتقاد ہے یہہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرمایا خدا کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَيْءٍ اے اہل کتاب نہین ہو تم اوپر کسی چیز کے دین صحیح مین سے حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ یہانتک کہ قائم کرو تم حکم توریت اور انجیل کو اور اونکی تصدیق کرو اور جو کچہہ صفات پیغمبر آخر الزمان کے اور بشارتین اوسکی نبوت کی اونمین مرقوم ہین اوسکا اعتقاد کرو وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ اور اعتقاد کرو تم اوس چیز کا کہ نازل کی گئی ہے طرف تمہارے مِّنْ رَّبِّكُمْ پروردگار تمہارے کی طرف سے یعنے احکام قرآن کے وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ اور البتہ زیادہ کرتی ہے بہتونکو اون اہل کتاب مین سے مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ وہ چیز کہ نازل کی گئی ہے طرف تیرے پروردگار تیرے کی طرف سے یعنی سننا قرآن کا کہ جو تجہپر نازل کیا گیا ہے زیادہ کرتا ہے اون اہل کتاب کو طُغْيَانًا وَّكُفْرًا سرکشی اور کفر کو کہ جو آیات قرآن کی سنتے ہین کفر اونکا زیادہ ہوتا ہے فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ پس مت غمگین ہو تو اوپر سرکشی اور کفر قوم کافرون کے کہ ضرر اوسکا اونکے ہی واسطے ہے اور تجہکو اونکے کفر سے کچہہ نقصان نہین ہے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تحقیق جو لوگ کہ ایمان لائے ہین ظاہر مین بان سے نہ دل سے وَالَّذِيْنَ هَادُوْا اور وہ لوگ کہ یہودی ہوے ہین وَالصّٰبِئُوْنَ وَالنَّصٰرٰى اور ستارہ پرست اور نصاریٰ مَنْ اٰمَنَ جو شخص کہ ایمان لاے انمین سے دل سے بہ نیت خالص بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ساتہہ خدا اور روز آخرت کے کہ اوسمین مرنیکو جزا کو حق سمجہے وَعَمِلَ صَالِحًا اور عمل کرے نیک فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ پس نہین ہے خوف اوپر اونکے اور نہ وہ غمگین ہونگے ثواب کے فوت ہونیسے اور صابئون مین قیاس تو یہہ تہا کہ صابئین ہوتا اسم انّ کا لیکن قرآن مین صابئون آیا ہے اسواسطے اسکے اعراب مین بہت اختلاف ہے اور بصریون کے اور سیبویہ کے نزدیک یہہ ہے کہ وہ مبتدا ہے اور محمول ہے وہ تاخیر پر اور تقدیر اوسکی یہہ ہے کہ انّ الذین آمنوا والذین ہادوا من آمن باللہ الی آخرہ والصابئون والنصاریٰ جو وقت کہ یہہ انّ کی خبر کے بعد فرض کیا جائیگا تو عطف اسکا انّ کے محل پر ہوگا اور اگر صابئون اپنی موضع مین انّ کی خبر سے پہلے ہووے تو عطف اوسکا محل انّ پر نہین ہوسکتا ہے اسواسطے کہ اوسمین شرط یہہ ہے کہ انّ اپنی خبر سے فارغ ہووے تو اوسکے محل پر عطف ہووے اور اگر فارغ ہونے سے پہلے عطف ہووے

تو من کی اور صابئون کی ایک خبر ہوجاویگی اور اس صورت مین عطف و عامل جمع ہوجاوینگے ہو اسطی اوسکو جائز نہین کہتے مین اور امن او رعمل کی ضمیر طرف من کی باعتبار لفظ کے پہرتی ہے کہ لفظ اوسکا مفرد ہے اور ہم کی ضمیر طرف اوسکی باعتبار معنی کے پہرتی کہ معنی مین جمع کیو اسطے بہی آیا ہے اور فرماتا ہے خدا کہ لَقَدْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ البتہ تحقیق لیا ہمنے پیمان بنی اسرائیل کا توحید مین اور محمد پر ایمان لانے مین وَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ رُسُلًا ۭ اور بہیجا ہمنے طرف اونکے پیغمبرون کو کہ اول تو اونکے موسیٰ تھے اور آخر اونکے عیسیٰ تھے كُلَّمَا جَاۗءَهُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُهُمْ جسوقت لایا اونکے پاس پیغمبر او چیز کو کہ نہین چاہتے تہے نفس اونکے اور نہین دوست رکہتے تھے اوسکو یعنے احکام شرع کی کہ جنکے بجالانے مین تکلیف تھی اون احکام کو اونکے نفس دوست نہین رکہتے تہے اور جب ایسے احکام تکلیف کے خدا کیطرف سے پیغمبر لیکر آئے تو فَرِيْقًا كَذَّبُوْا ایک فرقہ کو جہٹلایا اون یہودیونے جیسے کہ عیسیٰ اور محمد کو وَفَرِيْقًا يَّقْتُلُوْنَ ۝ اور ایک فرقہ کو قتل کرتے تھے وہ جیسے کہ زکریا اور یحییٰ کو وَحَسِبُوْٓا اور گمان کیا اون یہودیونے کہ اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ نہووے فتنہ یہہ کان تامہ ہے وقوع کے معنی مین اور فتنہ فاعل اوسکا ہے یعنی گمان کیا کہ نہ پہونچیگی ہمکو کوئی بلا انبیاء کی تکذیب اور قتل کرنیسے فَعَمُوْا پس اندہے ہوگئے وہ دین حق کے دیکہنے سے اور اوسکی اسلوب سے جیسے کہ کوئی اندہا کہ طرف مقصود کی راہ نہ لیجاوے وَصَمُّوْا اور بہرے ہوے وہ سخن حق کے سننے سے کہ انبیاء کی نصیحتون کے طرف کان نہ کئے ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ پہر توبہ قبول کی خدانے اوپر اونکے جسوقت کہ اونہونے توبہ کی گوسالہ پرستی وغیرہ سے ثُمَّ عَمُوْا وَصَمُّوْا پہر اندہے ہوگئے وہ اور بہرے ہوے وہ حق کے دیکہنے اور سننے سے كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ بہت اون یہودیون مین سے اور کثیر بدل ہے ضمیر سے صموا کی وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝ اور خدا دیکہنے والا اور بینا ہے ساتہہ اوس چیز کے کہ کرتے ہین وہ کہ موافق اونکے عمل کے اونکو جزا دیگا اور اب خدا تعالیٰ نصاریٰ کا حال بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ البتہ تحقیق کافر ہوے وہ لوگ کہ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۭ کہا اونہونے کہ تحقیق خدا وہ مسیح بیٹا مریم کا ہے یہہ قول نصاریٰ مین فرقہ یعقوبیہ کا ہے وَقَالَ الْمَسِيْحُ اور کہا مسیح نے کہ يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ اے فرزندان یعقوب پرستش کرو تم خدا کو کہ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ۭ پروردگار میرا اور پروردگار تمہارا ہے یعنی مین بندہ اور مخلوق اوسکا ہون مثل تمہارے اور وہ خالق سبکا ہے اوسکی پرستش کرو نہ میری کہ مین مخلوق ہون مثل تمہارے اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ تحقیق جو شخص کہ شرک کرے ساتہہ خدا کے فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ پس تحقیق حرام کیا ہے خدانے اوپر اوسکے بہشت کو کہ ہرگز اوسکو نہ پاویگا وہ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ۭ اور جگہ رہنے اوسکی کی دوزخ ہے وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝ اور نہین ہین واسطے ظالمون کے مددگار نیکو کہ عذاب کو اونسے دفع کرین لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ البتہ تحقیق کفر کیا اون لوگونے کہ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ کہا اونہونے کہ خدا تیسرا تین کا ہے یہہ قول فرقہ نسطوریہ کا ہے نصاریٰ مین سے کہ وہ کہتے ہین کہ خدا شریک ہے درمیان عیسیٰ اور روح القدس اور خدا کے یا درمیان عیسیٰ اور مریم اور خدا کے شریک ہے خدا اور خدا ایک ہے نہین ہے وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اور نہین ہے کوئی معبود کہ مستحق عبادت ہو حقیقت مین اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۭ مگر معبود ایک کہ وہ خدا ہی پاک ہے پیدا کرنیوالا عیسیٰ اور مریم کا اور سب تعینات کا وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ اور اگر نہ باز آوینگے نصاریٰ اوس چیز سے کہ کہتے ہین وہ اور توحید کے قائل نہ ہووینگے تو لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ البتہ پہونچیگا اون لوگون کو کہ کفر کیا ہے اونہونے اونمین سے عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ عذاب دردناک اَفَلَا يَتُوْبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ کیا پس نہین رجوع کرتے ہین وہ طرف خدا کے کہ شرک کو ترک کرین اور وحدانیت خدا کے قائل ہوون وَيَسْتَغْفِرُوْنَهٗ ۭ اور بخشش چاہین وہ خدا ہی پاک سے اپنے گناہون کے توحید کے وسیلہ سے وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ اور خدا بخشنے والا ہے توبہ کرنیوالونکے گناہونکا رَّحِيْمٌ ۝ مہربان ہے بخشش چاہنے والون پر اور اب خدا تعالیٰ مسیح کے مخلوق ہونیکی دلیلین بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ نہین ہے مسیح بیٹا مریم کا یعنی عیسیٰ کہ جسکو نصاریٰ خدا کہتے ہین نہین ہے وہ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ مگر پیغمبر بہیجا ہوا خدا کا قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۭ تحقیق گذر چکے ہین پہلے اوس سے پیغمبر کہ اونکو معجزات دئے ہین جیسے کہ عیسیٰ کو دئے ہین و معجزوں کے دکہلانے مین عیسیٰ کے خصوصیت نہین ہے اگر عیسیٰ مردہ

آدمی کو زندہ کرتا تہا تو موسیٰ لکڑی مردہ کو زندہ کرتا تہا کہ اوسکو اژدہا بنا دیتا تہا یہہ اوس سے بہی زیادہ عجیب ہے اور اگر عیسے کو باپ نہ تہا تو آدم
کے باپ ماں دونوں نہ تہے اون معجزوں کے ہونے سے انبیا کو معبود نہیں کہہ سکتے اور یہہ معجزہ دکہلانی اونکو بندہ خدا ہونے سے خارج نہیں کر سکتے
وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ اور ماں اوس عیسیٰ کی بہت سچی تہی کہ تمام انبیا کو اور آیات خدا کو اوسنے راست و درست جانا تہا كَانَا يَأْكُلَانِ
الطَّعَامَ تہے وہ دونوں عیسے اور مریم کہاتے تہے کہانا یعنی جیسے کہ اور جاندار کہانا کہاتے ہیں اور محتاج غذا کے تہے معبود نہین ہین کیونکر خدا انکو یہین
فرماتا ہے خدا کہ اُنْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْاٰيٰتِ دیکہہ تو اے محمد کہ کیونکر بیان کرتے ہین واسطے اونکے دلیلین اپنی توحید کی اور عیسیٰ کے مخلوق ہونیکے
ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ پہر نظر کر تو کہ کیونکر پہیرے جاتے ہین حق کے سننے سے اور دیکہنے سے اور اوسکے تامل کرنے سے قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم کہ اَتَعْبُدُوْنَ
کیا پوجتے ہو تم او نصرانیون مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ سوا خدا کے اوسکو کہ نہین مالک ہے واسطے تمہارے اور نہین قدرت رکہتا ہے وہ پہونچانے
ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ضرر کو اور نہ فائدہ کو یعنی عیسے مین قدرت نہین ہے کہ کچہہ ضرر اور فائدہ پہونچا سکے اور جسوقت وہ ایسا ہے تو کیونکر وہ خدائی
کے لائق ہو وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اور خدا کہ وہ معبود سب کا ہے سننے والا تمہاری باتون کا جاننے والا تمہارے اعتقادون باطل کا ہے قُلْ
کہہ تو اے محمد يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ اے یہود اور نصاریٰ مت غلو کرو تم بیچ دین اپنے کے سوا حق کے کہ جو آدمی ہین
اور مخلوق خدا ہین اونکو تم خدا یا خدا کا بیٹا کہنے لگو ایسا تمکو نہین چاہیے وَلَا تَتَّبِعُوْۤا اَهْوَآءَ قَوْمٍ اور نہ پیروی کرو تم خواہشون قوم
کی اپنی رئیسون اور گروہون مین سے کہ بسبب جہالت کے قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ تحقیق گمراہ ہوئے ہین وہ پہلے اس سے کہ پیغمبر آخرالزمان
آئے کہ وہ تو گمراہی مین تہے اور تم بہی اونکی باطل کو اختیار کرو ایسا تمکو نہین چاہیے کہ وہ گمراہ تہے وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا اور گمراہ کیا اونہون نے
بہتونکو جن لوگون نے کہ اونکی پیروی کی وَضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ اور گمراہ ہوئے وہ راہ سیدہی سے یعنے اسلام سے کہ وہ طریق برابر
اور سیدہا ہے جس طریق مین افراط اور تفریط اور زیادتی اور کمی نہین ہے اور فرماتا ہے خدا کہ لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ
لعنت کیے گئے ہین وہ لوگ کہ کافر ہوئے اولاد یعقوب مین سے عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ اور بر زبان داود پیغمبر کے کہ ایلہ کے رہنے والون
لعنت کی بسبب اسکے کہ وہ شنبہ کے روز مچہلی کا شکار کرنے سے باز نہ آئے اور بحکم خدا بندر بن گئے وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ اور لعنت کیے گئے
اور بر زبان عیسے پسر مریم کی کہ عیسے نے لعنت کی اون لوگون پر کہ جن پر دسترخوان نازل ہوا تہا اور پہر اونہون نے کفر کیا تو عیسے کے دعا سے
وہ سور ہو گئے اور فرماتا ہے خدا کہ ذٰلِكَ یہہ لعنت اونپر بِمَا عَصَوْا بسبب اسکے ہے کہ نافرمانی کی اونہون نے وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ اور تہے وہ
کہ حد سے گذرتے اور تجاوز کرتے کہ خدا نے اوسپر حرام کی تہی كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ تہے وہ کہ نہین باز آتے تہے عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ برائی کرتے تہے وہ
اوسکو اور نہین منع کرتا تہا بعض اونمین سے بعض دوسرے کو برائی کرنے سے لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ البتہ بد ہے وہ چیز کہ تہے وہ کرتے
ہین کہ شراب پیتے تہے اور سور کو کہاتے تہے اور ایام حیض مین عورتون سے نزدیکی کرتے تہے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ وہ تین فرقہ
تہے ایک فرقہ کے آدمی مچہلیون کا شکار کرتے تہے اور دوسرے فرقہ کے آدمی اونکو منع کرتے تہے لیکن ہمراہ اونکے کہانا اور پینا اور
اوٹہنا اور بیٹہنا ترک نکیا تہا اور تیسرے فرقہ کے آدمی اونکو منع کرتے تہے جب اونہون نے اونکا کہنا نہ مانا تو وہ
اونکے پاس سے اوس شہر سے اوٹہکر اور جگہہ کو چلے گئے جب عذاب نازل ہوا اون لوگون پر تو دونو پہلے فرقہ کے آدمی
بندر ہو گئے اور تیسرا فرقہ عذاب سے محفوظ رہا حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ دوسرے فرقہ کے آدمی نہ
اونکے پاس بیٹہتے تہے نہ اونکے مجلس مین جاتے تہے لیکن جسوقت اونسے ملاقات کرتے تہے اونسے انس کرتے تہے
اسواسطے وہ بہی شامل عذاب ہوئے اور اونکے ہمراہ لعنت کیے گئے اس روایت سے معلوم ہوا کہ بدون منع انس کرنا اور اونکے ہمراہ کہانا پینا
بہی بیجا ہے امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جسوقت واقع ہوئی تقصیر بنی اسرائیل مین تو بعض آدمی اونمین سے ایسا تہا کہ اپنے بہائی کو

سنا وہ مین دیکہکر اوسکو اوس سے منع کرتا تہا لیکن اوسکی ہمراہ کہانے اور پینے اور ہمنشینی نے اوسکو اوس سے باز نہین رکہا تہا بس مارا خدا نے بعض کے دل کو ساتہ
بعض کے اور نازل کیا اونکی مذمت مین آیات قرآن کو اور فرمایا کہ لعن الذین کفروا الآیۃ اور حضرت صادق علیہ السلام سے کسی نے پوچہا کہ شیعون
مین سے بعضے آدمی بادشاہونکی اہلکاری کرتے ہین اور اونکی کاروبار کو انجام دیتے ہین اور اونکی خیر خواہی کرتے ہین اور انکو دوست رکہتے ہین فرمایا
نہین ہے وہ شیعہ نہین ہے لیکن وہ بہی اونہین مین سے ہین اور بعد اوسکے یہہ آیت تلاوت فرمائی کہ لعن الذین کفروا الآیۃ اور فرماتا ہے خدا کہ تَرَىٰ كَثِيرًا مِّنْهُمْ
دیکہتا ہے تو اے محمد صلعم بہتونکو اونہین سے کہ نہایت حسد اور کینہ سے يَتَوَلَّوْنَ الَّذِينَ كَفَرُوا دوستی کرتے ہین وہ یہودی اون لوگون سے
کہ کافر ہوئے مثل کعب بن اشرف یہودی کے کہ بعد جنگ احد کے مکہ مین جا کر مشرکون کو مسلمانون سے لڑنیکی رغبت دلائی لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ
لَهُمْ أَنفُسُهُمْ البتہ بری ہے وہ چیز کہ آگے بہیجی ہے واسطے اونکے نفسون اونکے نے أَن سَخِطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ یہہ کہ غصہ کیا ہے خدا نے اوپر اونکے اور ناراض ہوا ہے
وہ اونسے وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خَالِدُونَ اور بیچ عذاب کے وہ ہمیشہ رہنے والے ہین اور امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ وہ اون یہودیون
سے جو کہ توانگر تہے دوستی کرتے تہے اور اونکی خواہشون کی پیروی کرتے تہے تا کہ دنیا کو اونسے حاصل کرین اور فرماتا ہے خدا کہ وَلَوْ كَانُوا
يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالنَّبِيِّ اور اگر ایسے ہوتے وہ کہ ایمان لاتے وہ ساتہ خدا کے اور پیغمبر کے وَمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ اور ساتہ اوس چیز کے کہ نازل
کی گئی ہے طرف اوسکے کہ وہ قرآن ہے مَا اتَّخَذُوهُمْ أَوْلِيَاءَ نہ پکڑتے وہ اون کافرونکو دوست وَلَٰكِنَّ كَثِيرًا مِّنْهُمْ فَاسِقُونَ اور لیکن
بہت اونہین سے فاسق ہین کہ خارج ہین ایمان سے اور راضی اپنے یہودیون کی اور مشرکونکی عداوت کو مسلمانون کی نسبت بیان کرتا ہے کہ
لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً البتہ پائیگا تو اے محمد بہت سخت آدمیونکا ازروی دشمنی کے لِّلَّذِينَ آمَنُوا واسطے اون لوگون کے کہ ایمان
لائے ہین الْيَهُودَ وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا یہودیونکو اور اون لوگونکو کہ مشرک ہوئے ہین وہ یہہ دونون فرقہ مسلمانون کے دشمن جانی ہین اور
اسی سبب سے اونکی آپسمین دوستی ہے وَلَتَجِدَنَّ أَقْرَبَهُم اور البتہ پائیگا تو نزدیک تر زیادہ اونکا مَّوَدَّةً ازروی دوستی کے لِّلَّذِينَ
آمَنُوا واسطے اون لوگون کی کہ ایمان لائے ہین الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصَارَىٰ اون لوگونکو کہا ہے اونہونے کہ تحقیق ہم نصاریٰ ہین
اسواسطے کہ نصاریٰ بسبب نرمی دل کے اور کثرت رغبت کے طرف علم کے مثل یہود اور مشرکین کے مسلمانون سے دشمنی نہین رکہتے ہین اور اسیواسطے
خدا فرماتا ہے کہ ذَٰلِكَ یہہ یعنی قرب دوستی کے ہونا بِأَنَّ مِنْهُمْ بسبب اسکے ہے کہ تحقیق اونہین سے قِسِّيسِينَ وَرُهْبَانًا علماء اور
عابد ہین وَأَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ اور تحقیق کہ وہ نہین تکبر کرتے ہین قول حق کے سننے سے کہتے ہین کہ مراد نصرانیون سے حبشہ کے
رہنیوالے ہین نجاشی وغیرہ جو کہ ایمان لائے تہے اور سوائے اونکے اور نصاریٰ یہودیون سے کم نہین ہین عداوت مین اور مسلمانون کے قتل اور تخریب
مین کوشش کرتے ہین لیکن حبشہ کے نصاریٰ نے جعفر طیار سے قرآن کو سنا ہے اور اسلام کے قائل ہوئے ہین اور اکثر اونکے ایمان لائے ہین منقول
ہے کہ حضرت جعفر طیار نے حبشہ سے مراجعت فرمائی تو نجاشی نے ستر علماء خدمت مین جناب رسولخدا کے روانہ کئے اور اونہون نے
آستانہ بوسی حاصل کی اور حضرت نے اونکے روبرو سورۂ یسین کو پڑہا وہ علماء اوسکو سنکر بہت روئے اور احکام اسلام کے اونہونے قبول کئے
اور آپسمین اونہونے کہا کہ قرآن کیا مشابہت رکہتا ہے اوس چیز سے کہ جو عیسیٰ پر نازل ہوئی تہی اور اون نصاریٰ مذکورین ہی کے حالمین خدا تعالے
فرماتا ہے وَإِذَا سَمِعُوا مَا أُنزِلَ إِلَى الرَّسُولِ اور جسوقت سنتے ہین وہ نصاریٰ اوس چیز کو کہ نازل کی گئی ہے طرف پیغمبر کے یعنے جسوقت
سنتے ہین وہ قرآن کو پیغمبر سے یا جعفر طیار سے تو تَرَىٰ دیکہتا ہے تو اے محمد صلعم أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ آنکہون اونکی کو کہ بہتی
ہین آنسو رقت قلب کے سبب سے مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ اوس چیز سے کہ پہچانا ہے اونہونے سخن حق سے يَقُولُونَ کہتے ہین وہ نہایت
عاجزی سے کہ رَبَّنَا آمَنَّا اے پروردگار ہمارے ایمان لائے ہم قرآن پر اور محمد صلعم کی نبوت پر فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ بس لکہہ تو ہمکو
ہمراہ اون گواہون کے کہ جن لوگون نے گواہی دی ہے قرآن کی اور نبوت محمد کے حق ہونیکی یعنی ہمکو امت محمد مین داخل کر کہ وہ گواہ ہین انبیاء

سابقین کے نبوت پر اور اونکی اُمتون پر قیامت کے روز کہتے ہین کہ اون منافقین یہود نے نصاریٰ دیندار پر طعن کیا کہ کیا جلد ہی ایمان لائے ہین یہہ اور ایسا لوگ کہت
سے جانتے ہین وہ مسلمان کہ یہہ مسلمان ہوجائین لیکن ہم قبول نہین کرتے خدا تعالیٰ فرماتا ہی کہ اون نصاریٰ نے جواب مین اونکی کہا کہ وَمَا لَنَا
لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ اور کیا ہی واسطے ہمارے کہ ایمان لائین ہم ساتھہ خدا کے اور اوسکی وحدانیت کے وَمَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ اور ساتھہ اوس چیز کے کہ
آئی ہے ہمارے پاس حق سے یعنے قرآن وَنَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا اور طمع رکھتے ہین ہم یہہ کہ داخل کرے ہمکو پروردگار ہمارا بہشت مین مَعَ الْقَوْمِ
الصّٰلِحِيْنَ ہمراہ قوم صالحین کے کہ وہ اُمت محمد کے نیک آدمی ہین اور ما لنا مین استفہام انکاری ہی یا جواب معترض کا ہی کہ اوسنے کہا تھا کہ تم کیون ایمان لائے
ہو اون مومنین نصاریٰ نے جو بخلوص اعتقاد دعا کی تو خدا تعالیٰ نے اونکے جواب مین فرمایا کہ فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا پس بدلا اور ثواب دیا اونکو
خدا نے بسبب اوس چیز کے کہ کہا تھا اونہون نے نیت خالص اور خوش اعتقادی سے یعنی اعتقاد خالص سے جو اون نصاریٰ نے دعا کی تھی خدا تعالیٰ نے ثواب
مین دیا اونکو جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ بہشتین کہ جاری ہین نیچے محلون یا درختون اونکے سے نہرین خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ہمیشہ رہنیوالے ہین
وہ بیچ اون بہشتون کے وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِيْنَ اور یہہ ہے بدلا نیکی کرنیوالونکا جو کہ قول اور فعل مین نیک ہین وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا
بِاٰيٰتِنَآ اور وہ لوگ کہ کافر ہوئے اور جھٹلایا اونہون نے آیتون ہماری کو اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ یہہ لوگ صاحبان دوزخ ہین کہ ہمیشہ دوزخ
کی آگ مین جلا کرینگے اور ان آیتونکی شان نزول مین نصاریٰ حبشہ کے حکایت تو بہت طولانی ہی لیکن خلاصہ اوسکا یہہ ہے کہ مکہ مین ہجرت سے
پہلے جسوقت کفار قریش نے مسلمانونکو بہت آزار پہونچائی اور ایذا دی تو جناب رسول خدا صلعم نے مسلمانونکو حکم دیا کہ تم یہان سے ہجرت کرکے حبشہ کو
چلے جاؤ اور جعفر طیار کو فرمایا کہ تو بھی ہمراہ اونکے روانہ ہو جعفر طیار مکہ سے باہر نکلے اور ستر آدمی اونکے ہمراہ ہو لیے یہانتک کہ جہاز مین سوار ہوے
اور حبشہ مین جا پہونچے جسوقت کہ قریش کے کفار نے اونکے جانیکی خبر سُنی تو اونہون نے عمرو عاص اور عمارہ بن ولید کو نجاشی کے پاس حبشہ مین
بھیجا کہ اون مسلمانون کو واپس مکہ کو روانہ کردے یہہ دونون کچھ تحفہ لیکر گئے تھے جب حبشہ مین پہونچے تو وہ تحفہ نجاشی بادشاہ حبشہ
کے نذر کیا نجاشی نے وہ تحفہ قبول کیا اور عمرو عاص نے نجاشی سے کہا کہ اے بادشاہ ہماری قوم نے ہمسے مخالفت کی ہے اور ہمارے
معبودون کو وہ بُرا کہتے ہین اور تیرے پاس وہ آئے ہین اونکو تو ہمارے سپرد کردے نجاشی نے جعفر طیار کو طلب کیا جب وہ آئے تو نجاشی نے اونسے کہا کہ
اے جعفر یہہ لوگ کیا کہتے ہین پوچھا کہ کیا کہتے ہین کہا کہ ان لوگونکی درخواست یہہ ہی کہ مین تمکو انکے حوالہ کردون جعفر طیار نے کہا کہ اے
بادشاہ تو انسے سوال کر کہ کیا ہم انکے غلام ہین عمرو عاص نے کہا کہ نہین بلکہ آزاد اور بزرگ ہین پھر جعفر نے کہا کہ انسے پوچھو کیا انکا قرض ہمارے
ذمہ ہی کہ جسکو یہہ طلب کرتے ہین عمرو عاص نے کہا کہ قرض تو ہمارا انپر نہین ہے جعفر طیار نے کہا کہ کیا ہم کسیکو قتل کرکے آئے ہین کہ یہہ اونکی خون کا
دعوے کرتے ہین کہا کہ نہین تب جعفر نے عمرو عاص سے کہا کہ کیا چاہتے ہو تم ہمسے تمنے ہمکو ایذا پہونچائی ہم تمہارے شہر سے نکلکر چلے آئے
عمرو عاص نے نجاشی سے کہا کہ اے بادشاہ اونہون نے ہمسے دین مین مخالفت کی ہے اور ہمارے معبودون کو یہہ بُرا کہتے ہین اور ہمارے جوانون کو
بگاڑ دیا اور ہماری جماعتونکو متفرق کردیا اے بادشاہ تو اونکو ہمارے سپرد کر کہ ہم اتفاق کرین جعفر طیار نے کہا کہ اے بادشاہ ہم جو مخالفت
اونکی سو واسطے کی ہی کہ خدا تعالیٰ نے ہم مین پیغمبر کو بھیجا ہے کہ وہ شرک کو منع کرتا ہی اور اوسنے ہمکو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا ہی اور ظلم اور خونریزی
ناحق اور زنا اور سود کھانے اور خون اور گوشت خوک کھانیکو اوسنے حرام فرمایا ہی اور عدل اور احسان اور قرابتون کے ہمراہ نیکی
کرنیکو حکم دیا ہی اور بدی اور فحش اور گناہ کرنیکو منع کیا ہی نجاشی نے سُنکر کہا کہ یہی حکم عیسے نے فرمائے ہین اور پھر نجاشی نے کہا کہ اے جعفر جو کچھہ
تیرے پیغمبر پر نازل ہوا ہے اوسمین سے تجکو کچھہ یاد ہے کہا کہ ہان اور سورہ مریم کو پڑھا جسوقت اس آیت کو پڑھا کہ وَهُزِّيْ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ
رُطَبًا جَنِيًّا فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ وَقَرِّيْ عَيْنًا نجاشی سُنکر بہت رویا اور کہا کہ قسم ہے خدا کی کہ یہی حق ہے عمرو عاص نے پھر نجاشی سے کہا کہ اے بادشاہ یہہ ہمارا مخالف
ہی اوسکو ہمارے سپرد کر نجاشی نے ایک طمانچہ اوسکے منہ پر مارا اور کہا کہ خاموش ہو اگر تو پھر کوئی کلمہ بد اسکو کہیگا تو تیری جان نکال ڈالونگا

اوسوقت عمرو عاص ہانسی کہڑا ہوا اور خون اوسکے منہ پر جاری تہا اور اوسیوقت وہ وہان سے روانہ ہوکر مکہ مین پہونچا اور قریش کو خبر دی کہ جعفر
حبشہ مین ہے اور بڑی عزت اور حرمت سے رہتا ہے یہانتک کہ رسولخدا صلعم نے قریش سے صلح کی اور خیبر فتح ہوا اور جعفر طیار کے نطفہ سے اسما بنت عمیس
کے شکم سے عبد اللہ پیدا ہوا اور ایک بیٹا نجاشی کے پیدا ہوا اوسنے نام اوسکا محمد رکہا اور ام حبیبہ دختر ابو سفیان حبشہ مین تہی رسولخدا صلعم نے نجاشی
کو لکہا کہ ام حبیبہ کو میرے نکاح کا پیغام دے نجاشی نے اوسکو حضرت کا پیغام پہونچایا اوسنے قبول کیا اور حضرت کا عقد اوس سے کرکے اور چار سو
دینار مہر کے مقرر کرکے بہت سامان سے حضرت کی خدمت مین اوسکو روانہ کیا اور حضرت کیواسطے ماریہ قبطیہ مادر ابراہیم مع اسباب و دیگر اسباب کے
بہیجے اور تین یا ستر علمای نصاری حضرت رسولخدا کی خدمت مین روانہ کئے اور اونسے کہدیا کہ نظر کرو تم حضرت کے کلام کیطرف اور کہانے اور پینے اور اوٹہنے اور
بیٹہنے کیطرف جسوقت وہ مدینہ مین داخل ہوئے تو رسولخدا نے اونکو واسطے قبول کرنے اسلام کے فرمایا اور اونکے روبرو اس آیت کو پڑہا کہ واذ قال اللہ یا عیسی
بن مریم اذکر نعمتی التی انعمت علیک وعلی والدتک الآیہ جسوقت وہون نے یہہ سنا تو بہت روئے اور ایمان لائے اور نجاشی سے جاکر بیان کیا اور
اوسکے روبرو بہی آیت پڑہی اس آیت کو سنکر نجاشی اور علما سب روئے اور نجاشی نے اسلام کو قبول کیا لیکن ہانکے لوگون کے خوف سے ظاہر نہین
کرسکتا تہا اور جناب رسولخدا صلعم کی زیارت کیواسطے حبشہ سے مدینہ کو روانہ ہوا جسوقت دریا سے گزرا تو دنیا سے کوچ کرگیا اللہ تعالی نے یہہ آیتین
لتجدن اشد الناس سے آخر تک نازل فرمائین اور کہتے ہین کہ ایکروز جناب رسولخدا صلعم صحابہ کے روبرو احوال قیامت کا بیان کرتے تہے اور جہنم
اوسکی ہولون اور سختیون کا ذکر کرتے تہے حضرت امیر المومنین اور ابن مسعود اور مقداد اور ابوذر اور سلمان اور سالم مولای حذیفہ اور عثمان بن
مظعون اور معقل بن مقرن وغیرہ دس آدمیون نے عثمان بن مظعون کے گہر مین بیٹہکر اس امر کا اتفاق کیا کہ باقی عمر کو اسطرح سے گزارین کہ دنکو ہر روز
روزہ رکہین اور رات کو تمام شب عبادت کرین اور خواب نہ کرین اور گوشت اور چکنائی کو نہ کہائین اور عورتون سے نزدیکی نکرین اور دنیا کو
ترک کرکے کملی اور کہال پہن لیوین اور اس امر پر سب نے قسم کہائی یہہ خبر اونکی جناب رسولخدا صلعم کو پہونچی حضرت نے اونکو بلاکر فرمایا کہ مجہکو
یہہ حکم نہین ہے کہ جو تمنے ارادہ کیا ہے تمہیر نفس کا بہی ایک حق ہے کہ اوسکو راحت پہونچاؤ روزہ بہی رکہو اور افطار بہی کرو کہ کسی دن روزہ رکہو
اور کسی دن نہ رکہو اور نماز تہجد پڑہو اور خواب بہی کرو مین نماز تہجد بہی پڑہتا ہون اور سوتا بہی ہون اور کسی روز روزہ رکہتا ہون
اور کسی روز نہین رکہتا ہون اور گوشت اور چکنائی بہی کہاتا ہون اور جو کوئی میری سنت سے روگردانی کرے وہ مجہسے نہین ہے حق تعالی نے
یہہ آیت نازل کی یا ایہا الذین آمنوا لا تحرموا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو تم مت حرام کرو تم اپنے اوپر طیبات ما احل اللہ لکم پاکیزہ وہ
چیزین کہ حلال کی ہین خدانے واسطے تمہارے اور منقول ہے کہ زوجہ عثمان بن مظعون کی عائشہ کے پاس گئی اور وہ عورت بہت خوبصورت تہی عائشہ
نے کہا کہ کیا ہوا تجہکو کہ ایسی سادہ وضع سے تو رہتی ہے کہا کہ کسکے واسطے زینت کرون شوہر میرا تو بہت دنون سے میرے پاس نہین آتا ہے اور زہد اوسنے
اختیار کیا ہے جناب رسولخدا صلعم عائشہ کے گہر مین تشریف لائے تو عائشہ نے حضرت کو خبر کی حضرت باہر رونق افروز ہوے اور صحابہ کو جمع کیا اور منبر پر جاکر
خطبہ پڑہا اور فرمایا کہ کیا ہو گیا لوگون کو کہ پاکیزہ چیزونکو اپنے اوپر حرام کرتے ہین مین شبکو سوتا بہی ہون اور دنکو کہاتا بہی ہون اور عورتون کے بہی
نزدیک جاتا ہون جو شخص کہ میری سنت سے روگردانی کرے وہ مجہسے نہین ہے اون لوگون نے کہا کہ ہمنے قسم کہائی ہے خدا تعالی نے یہہ آیت
نازل کی کہ لا یواخذکم اللہ باللغو فی ایمانکم چنانچہ بعد اسکے یہہ آیت آئیگی اور حضرت صادق علیہ السلام نے اسکی تفسیر مین فرمایا ہے کہ حضرت
امیر المومنین نے قسم کہائی تہی کہ ہرگز شب کو خواب نکرونگا مگر جو کچہہ کہ چاہے خدا اور بلال نے قسم کہائی تہی کہ کسی دن روزہ کو موقوف نکرونگا اور عثمان بن
مظعون نے قسم کہائی تہی کہ کسی عورت کے نزدیک نجاونگا اللہ تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ یا ایہا الذین آمنوا لا تحرموا اور بعد اوسکے خدا تعالی نے فرمایا
ہے کہ ولا تعتدوا اور نہ حد سے گزرو تم جو کچہہ تمپر خدانے حلال کیا ہے اوسکو تم اپنے اوپر حرام کرو ان اللہ لا یحب المعتدین تحقیق خدا نہین دوست
رکہتا ہے حد سے گزرنیوالونکو وکلوا مما رزقکم اللہ اور کہاؤ تم اوس چیز مین سے کہ روزی دی ہے تمکو خدا نے حلالا طیبا حلال

پاکیزہ ہو حلال مفعول کلوا کا ہی اور طیبا اوسکی صفت ہے وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو تم خدا سے وسکی حلال کی ہوئی چیز کو حرام کرنے میں الَّذِیْٓ اَنْتُمْ بِهٖ
مُؤْمِنُوْنَ وہ خدا کہ تم ساتھہ اوسکے ایمان لائے ہو اور منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلعم مرغ بریان تناول فرماتے تھے اور فالودہ اور شیرینی کو بہت دوست
رکہتے تھے اور فرماتے تھے کہ المؤمن حلو یطلب الحلوات یعنی مومن شیرین ہے طلب کرتا ہی شیرین کو اور فرمایا کہ مومن کے پیٹ میں ایک گوشہ ہی کہ پر نہیں کرتی
ہی اوسکو مگر شیرینی اور کہتے ہیں کہ جب نازل ہوئین اوپر دو نو آیتون کے صحابہ نے رسول خدا صلعم سے عرض کی کہ یا رسول خدا ہم بڑے مطیع اور
فرمانبردار ہیں لیکن کیا کرین کہ ہمنے قسم کہائی ہی پس یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہی کہ لَا یُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِیْٓ اَیْمَانِكُمْ مواخذہ کریگا تمسے خدا

ذکر قسم

کفارات

ساتھہ بیہودہ کے بیچ قسمون تمہاری کے اور حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام سے اسکی تفسیر میں روایت ہے کہ مراد بیہودہ قسم سے یہ ہے
کہ آدمی ہر بات میں لا واللہ و بلی واللہ بدون قصد کے قسم کہائے اور یا یہ کہ زبان سبقت کرے قسم کہانے پر بدون قصد کے اور مراد مواخذہ نکرنے
سے یہ ہے کہ ایسی قسم پر عذاب نکریگا اور نہ اوسمین کفارہ ہی یعنی ایسی قسم پر خدا تمکو عذاب نکریگا اور نہ کفارہ تمپر لازم کریگا وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَیْمَانَ
اور لیکن مواخذہ کریگا تمسے ساتھہ اوسکے کہ گرہ باندہا ہی تمنے قسمونکو اور ابن عامر نے عقدتم کو عاقدتم پڑہا ہی اور اہل کوفہ نے سوائے حفص کے
عقدتم بتخفیف قاف پڑہا ہی اور باقیون نے بتشدید قاف یعنی زبان سے قسم کہاؤ اور دل سے اوسکا ارادہ کرو اور پہر اوس قسم کو توڑ ڈالو تو تمسے مواخذہ
ہے اور جب ایسا کرو تو فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِیْنَ پس کفارہ اوسکا کہلانا دس مسکینوں کا ہی ہر ایک مسکین کو چہٹانک آٹا یا گیہون یا جو یا روٹی
اور وہ مسکین مومن ہو اور کہلانا وہ تم مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِیْكُمْ میانہ اوس کہانے میں سے کہ کہلاتے ہو تم اہل و عیال اپنے کو
نہ ادنی سے نہ اعلی سے کہ بہت گہٹیا نہ بڑہیا اَوْ كِسْوَتُهُمْ یا کپڑا اون دس کا ہر ایک کو ایک کپڑا کہ جس سے بدن پوشیدہ ہو جاے اَوْ تَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ یا آزاد
کرنا ایک گردن بندہ مومن کا پس ان تینون میں سے ایک چیز کفارہ میں دیوی فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ پس جو شخص نپاوے ان تینون میں سے کسیکو تو فَصِیَامُ
ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ پس روزہ رکہتے ہیں تین روز پے در پے اور صیام خبر ہے مبتداے محذوف کی یعنی فکفارتہ صیام ثلثۃ ایام اور فرماتا ہی خدا کہ ذٰلِكَ
كَفَّارَةُ اَیْمَانِكُمْ یہ ہے کفارہ قسمون تمہاری کا اِذَا حَلَفْتُمْ جسوقت کہ قسم کہاؤ تم اور پہر اوسکو توڑ ڈالو تم اور فرماتا ہی خدا کہ وَاحْفَظُوْٓا اَیْمَانَكُمْ اور
نگاہ رکہو تم قسمون اپنی کو توڑنے سے كَذٰلِكَ ایسی ہی یعنی جیسے کہ کفارہ قسمونکا بیان کیا ہی اسیطرح یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰیٰتِهٖ بیان کرتا ہی خدا واسطے
تمہارے نشانیان شرع اپنی کی لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ تاکہ تم شکر کرو اوسکی نعمتونکا کہ تمکو حیلہ گناہ سے نکلنیکا بتلا دیا اور آگے شراب وغیرہ کے
حرام ہونیکا ذکر کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو اِنَّمَا الْخَمْرُ سواے اسکے نہیں کہ شراب اور سب نشہ کے

ذکر شراب

وقمار

چیزین وَالْمَیْسِرُ اور قمار مثل شطرنج اور چوسر اور گنجفہ وغیرہ کے جو کہ جوا ہی وَالْاَنْصَابُ اور بت کہ نصب کئے ہوے واسطے پوجنے کے وَالْاَزْلَامُ اور تیر
حصونکے تقسیم کرنیکے جنکا ذکر پہلے ہو چکا ہی یہ سب چیزین رِجْسٌ ناپاک ہیں مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ عمل شیطان کی سے فَاجْتَنِبُوْهُ پس پرہیز
کرو تم اوس سے لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ تاکہ تم رستگاری پاؤ تم اور ضمیر فاجتنبوہ کی رجس کیطرف پہرتی ہی اور شیطان کیطرف اس عمل کو جو واسطے منسوب کیا
ہی کہ شیطان اوسکو کرنیکا حکم کرتا ہی اور شراب وغیرہ حرام ہونیکے ساتھ اونکو نجس فرمایا ہی اور جو نجس ہے وہ حرام ہی سوا اسکے خدا نے اوسکو نجس فرمایا ہی
اور شراب اور نشہ کی وہ چیزین نجس ہیں کہ جو اپنی اصل میں روان اور تر ہیں جیسے کہ شراب انگور کی یا تاڑی یا رسیندہی وغیرہ اور بعد اسکے اگر خشک ہو جاوینگے
تب بھی نجس ہیں اور نشہ کی چیز کہ اپنی اصل میں خشک ہوا کرتی ہے جیسے کہ بہنگ افیم گانجہا وغیرہ اگرچہ پینا اور کہانا انکا حرام ہی لیکن نجس نہیں
ہیں گو پانی میں تر کئے جائیں اور نشہ کی چیز بہت اور تہوڑی سب حرام ہی اگرچہ تہوڑی چیز کے کہانے سے نشہ نہوتا ہو اگرچہ ایک قطرہ ہو وہ بہی
حرام ہے اور قمار سب حرام ہی مثل شطرنج اور چوسر اور گنجفہ وغیرہ کے یہانتک کہیلنا اخروٹ سے بھی حرام ہے اور انصاب بتونکے
تہان او نکو کہتے ہیں کہ وہان پتہرون کی واسطے پرستش کے کہڑا کرتے ہیں اور ازلام تیرہیں حصون کے تقسیم کرنیکے جنکا ذکر تفصیل سے پہلے
اس سورت کے اول میں گزر گیا ہی اور فرمایا ہی جناب صادق علیہ السلام نے کہ پینے والا شراب کا اگر بیمار ہو تو اوسکو پوچھنے کو نہ جاؤ

اور اگر مر جائے تو اوسکے جنازہ پر مت جاؤ اور اگر حاضر ہو تو زکوٰۃ اوسکو مت دو اور اگر عورت کو درباب نکاح کے چاہے تو نکاح اوس سے مت کرو اور جو شخص کہ اپنی دختر کا نکاح کسی شرابی سے کرے تو گویا اوسنے اپنی بیٹی کو دوزخ میں ڈالا ہے اور فرمایا جناب رسولخدا صلعم نے کہ جو کوئی شرابی کو ایک لقمہ کھانے کا دیوے یا ایک گہونٹ پانی کا دیوے تو البتہ متعین کریگا خدا اوسپر اوسکی قبر میں سانپ اور بچہو کہ طول اونکے دندان کا ایک سو دس گز کا ہو اور کہلایا جاویگا اوسکو قیامت کے روز دوزخیوں کے زخموں کا پانی اور جو کوئی حاجت روائی کرے شرابی کے گویا کہ اوسنے ایک ہزار مومن قتل کئے یا کعبہ کو ستر مرتبہ ڈہایا اور جو کوئی سلام کرے اوسپر تو لعنت کرینگے اوسکو ستر ہزار فرشتے اور لعنت کی ہے خدا نے شراب پینے والیکو اور اوسکے نچوڑنیوالیکو اور اوسکے بلانیوالیکو اور اوسکے اوٹہا کر لیجانیوالیکو اور جسکے پاس لیجائے اوسکو اور تنبیہ الغافلین میں لکہا ہے کہ فرمایا جناب رسولخدا صلعم نے کہ جو کوئی ایک لقمہ بہنگ کا کہائے ایسا ہے کہ گویا اوسنے اپنی ماں سے ستر بار زنا کیا ہو اور جو کوئی اپنی ماں سے ایکبار زنا کرے ایسا ہے کہ گویا اوسنے کعبہ کو ستر بار ڈہایا ہو اور جو کوئی کعبہ کو ایکبار ڈہاوے تو ایسا ہے کہ گویا اوسنے قتل کیا ستر پیغمبر کو اور قرآن میں جو شجرہ ملعونہ ہے مراد اوس سے بہنگ کا درخت ہے اور قمار کی مذمت کی روایتیں پہلے اس سے سورہ بقر میں آیہ یسئلونک عن الخمر والمیسر کی تفسیر میں گزر گئی ہیں اور فرماتا ہے خدا کہ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ سوا اسکے نہیں کہ چاہتا ہے شیطان یہہ کہ ڈالدے درمیان تمہارے دشمنی اور بغض فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ بیچ کہانے پینے شراب کے اور کہیلنے قمار کے وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ اور بند کر دے تمکو یاد کرنے خدا کے سے اور نماز سے کہ حالت نشہ میں تمکو نماز پڑہنی کی خبر نہیں فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ پس کیا تم باز رہنے والے ہو بیچ شراب و قمار سے اور یہہ ممانعت بطریق مبالغہ کے ہے یعنی البتہ اس سے باز رہو تم بعد اسکے کہ انکے عیبوں پر مطلع ہوئے ہو اور شراب کی حرام ہونیکی وجہ اس آیتمیں بیان کرتے ہیں ایک تو یہہ کہ شراب کو قمار سے قریب کیا ہے اور قمار حرام ہے اوسکا قریب بہی حرام ہوگا اور دوسرے یہہ کہ اوسکو بت پرستی کے قریب کیا ہے اور بت پرستی حرام ہے اوسکا قریب بہی حرام ہوگا اور تیسرے یہہ کہ اوسکو رجس کہا یعنی ناپاکی کے قریب کیا ہے اور ناپاکی حرام ہے اوسکا قریب بہی حرام ہوگا اور چوتہی یہہ کہ اوسکو عمل شیطان کہا ہے اور عمل شیطان حرام ہے شراب بہی حرام ہوگی اور پانچویں یہہ کہ اوس سے اجتناب کرنیکو فرمایا ہے اور جس سے اجتناب کرنا واجب ہے وہ حرام ہے اور چہٹی یہہ کہ رستگاری اوسکی اجتناب کرنیسے متعلق ہے اور جو چیز ایسی ہے وہ حرام ہے اور ساتویں یہہ کہ وہ سبب دشمنی کا ہے اور جو چیز کہ باعث عداوت کا درمیان مومنین کے ہو وہ حرام ہے اور آٹہویں یہہ کہ وہ باز رکہنے والی ہے ذکر خدا سے اور جو ایسی ہے وہ حرام ہے اور نویں یہہ کہ سبب منع کا نماز سے ہے اور جو ایسی ہے وہ حرام ہے اور دسویں یہہ کہ فرمایا کہ باز رہو اوس سے اور جس سے باز رہنا واجب ہے وہ حرام ہے اور امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ حرام ہونے سے پہلے ابوبکر نے شراب نوش کی تہی جب نشہ میں ہوئے تو شعر کہتے تہے اور جو مشرکین کہ بدر کی لڑائی میں مارے گئے تہے اونکے مرثیے پڑہتے تہے رسولخدا صلعم نے سنا تو فرمایا کہ خداوندا اسکی زبان کو بند کر اوسیوقت زبان اوسکی بند ہو گئی کہ پہر کچہہ کلام بیہودہ نکلا یہانتک کہ وہ نشہ موقوف ہو گیا اور بعد اوسکے خدا تعالیٰ نے شراب کے حرام ہونیکا حکم دیا اور اب خدا تعالیٰ اپنے پیغمبر کے فرمانبرداری کرنیکی مقدمہ میں فرماتا ہے کہ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ اور فرمانبرداری کرو تم خدا کی شراب کے اور تمام حرام چیزوں کی پرہیز کرنیمیں وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ اور فرمانبرداری کرو تم پیغمبر کی ہر امر میں وَاحْذَرُوْا اور ڈرو تم خدا کی اور پیغمبر کے مخالفت سے فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ پس اگر منہ پہیرو تم اوسکے حکم سے تو فَاعْلَمُوْا پس جانو تم کہ اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ نہیں ہے سوا اسکے کہ اوپر پیغمبر ہمارے کے پہنچانا ہے ظاہر احکام خدا کا اور اوسنے سب احکام ہمارے پہنچا دیا ہے وہ تو بری الذمہ ہو گیا اب تمکو اون احکام پر عمل کرنا چاہئے اور اگر تم اوسکے برخلاف کروگے تو وبال اور عذاب اوسکا تمہاری گردنوں پر ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ مراد اوس حکم کے پہنچانے سے تاکید ہماری دوستی اور ولایت کی ہے اور رعایت کرنی ہمارے حق کی پس جو کوئی کہ اوسکے برخلاف کریگا وہ ہلاک ہوگا اور کہتے ہیں کہ شراب کے حرام ہونیکی آیت نازل ہوئی تو صحابہ نے عرض کی کہ یا رسولخدا مہاجرین اور انصار میں سے جو کہ

دوست اور شفا جہاد مین مارے گئے ہین وہ شراب پیتے تھے اونکو تو اوس مین کچھ ضرر نہین ہے کہ خدا تعالیٰ نے اوسکو پاک فرمایا ہے اور عمل شیطان
کہا ہے اور آنجناب نے اوسکی حرمت بیان کی تہی پس یہ آیت نازل ہوئی کہ لَیْسَ عَلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ نہین ہے اوپر اون لوگون کے جو ایمان
لائے ہین اور عمل نیک کئے ہین اونہون نے جُنَاحٌ فِیْمَا طَعِمُوْٓا کوئی گناہ بیچ اوس چیز کے کہ کہایا ہے اونہون نے لذیذ چیزون سے اِذَا مَا اتَّقَوْا جس وقت پرہیز کیا
اونہون نے شرک سے اور تمام ممنوعات سے وَّاٰمَنُوْا اور اعتقاد صحیح رکہا اونہون نے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور عمل کئے اونہون نے نیک اور ثابت
رہے ہون اوس پر ثُمَّ اتَّقَوْا پھر پرہیزگاری کی اونہون نے حرام چیزون سے وَّاٰمَنُوْا اور ایمان پر ثابت رہے وہ ثُمَّ اتَّقَوْا پھر پرہیزگاری کی
اونہون نے کہ حرام چیزون کے نزدیک وہ نہ گئے وَّاَحْسَنُوْا اور نیکی کی اونہون نے کہ اعمال نیک کئے اونہون وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ اور خدا دوست
رکہتا ہے نیکی کرنیوالونکو غرض ایمان اور عمل صالح اور پرہیزگاری کی تکرار لانے سے مبالغہ ہے ثابت رہنے مین مرنیکے وقت تک کہ ہمیشہ تک ایمان
اور عمل نیک اور پرہیزگاری مین قائم رہین ہون اور ایمان اور تقویٰ کے مدارج مین کوئی تو اعلیٰ درجہ ہے اور کوئی اوس سے کم درجہ پر اور کوئی
اوس سے بہی کم درجہ پر چنانچہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ تقویٰ تین طرح کا ہے ایک تقویٰ فی اللہ اور وہ تقویٰ ترک کرنا
حلال کا ہے شبہہ مین پڑنے کی خوف سے اور وہ تقویٰ خاص الخاص کا ہے اور دوسرا تقویٰ من اللہ اور وہ ترک کرنا شبہہ کی چیزونکا ہے حرام مین پڑنیکے
خوف سے اور وہ تقویٰ خاص کا ہے اور تیسرا وہ تقویٰ کہ عذاب اور دوزخ کے خوف سے ہو اور وہ ترک کرنا حرام کا ہے اور وہ تقوے عوام کا
ہے اور تقویٰ مانند اوس پانی کے ہے کہ جو جاری ہے نہر مین اور یہ تینون فرقے متقیون کے تقوے کے معنی مین مانند درختون کے ہے کہ بوئے
گئے ہین کنارہ پر اوس نہر کے اور ہر درخت اوس مین سے چوستا ہے اور کہینچتا ہے پانی کو اوس نہر مین سے موافق اپنے جوہر اور طبیعت لطافت
اور کثافت کے پھر منافع خلقت کی ان درختون سے اور پہلون سے اونکے موافق قدر اور قیمت اونکی کے ہوتے ہین پس تقویٰ واسطے طاعتون
کے مثل پانی کے ہے درختونکے واسطے اور طبیعتین درختون کی اپنے رنگ اور مزہ مین مانند مقدارون ایمان کے ہین پس جو کہ اعلیٰ درجہ
ایمان مین اور جوہر اوسکی روح کا بہت صاف ہے وہ زیادہ متقی ہے اور جو شخص کہ زیادہ متقی ہے عبادت اوسکی بہت خالص ہوگی اور
جو شخص ایسا ہے تو وہ زیادہ مقرب خدا کا ہوگا اور جسکی عبادت تقویٰ پر نہین ہے وہ عبادت مثل غبار پراگندہ کے ہے اور حضرت صادق
علیہ السلام سے روایت ہے کہ سال حدیبیہ مین جنگل کے شکاری جانور جناب رسول خدا صلعم کے پاس جمع ہو گئے تھے اور اصحاب کے
خیمون اور مکانون مین ہو جاتے تھے یہانتک کہ اونکو نیزہ اور ہاتھ اون تک پہونچتے تھے اور بعضے کہتے ہین کہ ایک جانور ابو البشر بن عمرو
پاس آیا اوسنے اوسکو تیر مارا کہ وہ مر گیا لوگون نے اوسکو ملامت کیا اور کہا کہ کسواسطے تو نے حالت احرام مین یہ کام کیا وہ جناب رسالتمآب صلعم
کے پاس آیا اور صورت حال کو بیان کیا پس یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو
لَیَبْلُوَنَّکُمُ اللّٰهُ البتہ آزماتا ہے تمکو خدا یعنے معاملہ آزمانیوالونکا ساتھ تمہارے خدا کرتا ہے بِشَیْءٍ مِّنَ الصَّیْدِ ساتھ ایک شے کے شکار سے جس وقت کہ
تم احرام باندھے ہوئے ہو تا کہ لوگو تمکو معلوم ہو کہ کون تم مین سے شکار کرتا ہے حالت احرام مین اور کون پرہیز کرتا ہے بسبب خوف خدا کے تَنَالُهٗ
اَیْدِیْکُمْ پہونچتے ہین اوسکو ہاتھ تمہارے وَرِمَاحُکُمْ اور نیزے تمہارے اور یہ آزمائش اسواسطے ہے کہ لِیَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ یَّخَافُهٗ تاکہ جانے خدا کہ
کون شخص ڈرتا ہے اوس خدا سے اپنے ایمان کی قوت کی جہت سے بِالْغَیْبِ ساتھ غیب کے کہ عذاب کو خدا کے دیکھا نہین ہے اور باوجودیکہ وہ عذاب خدا
کا غائب ہے لیکن ہر دم اوس سے خوف کرتا رہتا ہے فَمَنِ اعْتَدٰی بَعْدَ ذٰلِکَ پس جو شخص کہ حد سے گزرے بعد اس آزمائش کے اور پھر شکار کرے تو
فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِیْمٌ پس واسطے اوسکے عذاب ہے دردناک کہ وہ آتش دوزخ مین جلیگا در حالت احرام مین خدا تعالیٰ جنگل کے جانورون کی شکار کو
منع کرتا ہے نہ کل جانورونکی شکار کو چنانچہ فرماتا ہے کہ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو لَا تَقْتُلُوا الصَّیْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ
نہ قتل کرو تم شکار کو جس وقت کہ تم احرام باندھے ہوئے ہو یعنی حالت احرام مین جنگل کے جانور کو مثل ہرن وغیرہ کے مت مارڈالو

وَمَنْ قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا اور جو کوئی کہ قتل کرے اوسکو تم مین سے جان بوجھ کر یعنے شعور حالِ واقع ہووے یعنے جانتا ہے کہ اسکا مارنا اسوقت مین حرام ہے
اور پھر اوسکو مارے فَجَزَاءٌ مِثْلُ مَا قَتَلَ پس بدلا لانا مانند اوس شکار کی ہے کہ قتل کیا ہے مِنَ النَّعَمِ چوپاؤن مین سے یعنے شتر اور گاو اور گوسفند مین سے
اوس شکار کے بدلے دیوے اور جزا کو اہل کوفہ اور یعقوب نے تنوین سے پڑھا ہے اور مثل کو مرفوع اور تقدیر اوسکی فعلیہ جزاء ہے یعنے فالواجب علیہ جزاء
اور مثل صفت جزا کی ہے اور باقیون نے جزا کو مضاف پڑھا ہے طرف مثل کی اور مثل کو مکسور اور شتر یا گاو یا گوسفند کو شکار کے بدلے مین قربانی کرنیکی
صورت یہہ ہے کہ یَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ حکم کرین ساتھہ اوسکے دو صاحبان عدل سے تم مین سے کہ وہ دونو مومن ہون اور عادل ہون اور دیکہدیوین
اوس شکار کو دیکھکر یا سنکر کہ اسکے عوض مین فلانا جانور دینا چاہیے جیسے کہ کوئی ہرن کو مارے تو وہ بکری کہینگے کہ اوسکو اسکے عوض مین ذبح کرنا چاہیے
اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ مراد صاحب عدل سے پیغمبر ہے اور بعد اوسکے امام ہے اور ایک شخص مراد ہے اور حرف الف بیچ ذوا عدل
ذو عدل ہے رسم خط مین ذو کے بعد الف زیادہ ہوگیا ہے هَدْيًا بَالِغَ الْكَعْبَةِ قربانی ہووے پہونچنے والے کعبہ کے اور ہدیا حال ہے یعنے شکار
کے عوض مین شتر ہووے یا گاو ہووے یا گوسفند ہووے اور کعبہ کو اوسکو پہونچاوے کعبہ کے سامنے اوسکو قربانی کرے اگر عمرہ کا احرام باندہے ہوے سے
شکار کیا تہا اور اگر حج کے احرام کو باندہے ہوے شکار کیا تہا تو منی مین قربانی کرے اور اگر شتر ہے تو اوسکو نحر کرے اور اگر گوسفند ہے یا اور کوئی
اور جانور ہے تو اوسکو ذبح کرے اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسَاكِينَ یا کفارہ ہے کہانا دینا مسکینون کو اوسکی عوض مین اور تفصیل اوس کہانیکی فقہ کے
کتابون مین ہے اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا یا برابر اوس کہانیکے روزے ہین یعنی ہر مسکین کے کہانیکے موافق روزہ رکہے یون واجب ہے اوپر ان چیزون
مین سے ایک چیز لِيَذُوقَ وَبَالَ أَمْرِهِ تاکہ چکہے وہ سختی امر اپنی کی کہ یہہ سزا اوسکی ہے عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ معاف کیا خدا نے اوس چیز سے
کہ جو گزری ہے یعنے جو شکار کہ اس حکم کی ممانعت سے پہلے کیا تہا اوسکو خدا نے معاف کیا کہ اوسکا مواخذہ نہین ہے وَمَنْ عَادَ اور جو شخص کہ اعادہ
کرے یعنے بعد اسکے شکار کو مارے فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ پس بدلا لیگا خدا اوس سے اور فقط کفارہ دینا کافی نہوگا وَاللّٰهُ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ اور
خدا غالب ہے بدلا لینے والا یعنی بدلا لینے کی قدرت رکہتا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ احرام باندہے والا خطا سے شکار کرے تو کفارہ
ہے اور بعد اوسکے اگر پہر خطا سے شکار کرے تو پہر کفارہ ہے اور اسیطرح اگر خطا سے شکار کرے تو ہمیشہ کفارہ دیوے اور اگر ایکدفعہ عمداً شکار کرے
تو اوسپر بہی کفارہ ہے اور اگر بعد اوسکے عمداً شکار کرے تو وہ شخص وہی ہے کہ جس سے خدا تعالے بدلا لیگا اور کفارہ اوسپر نہین ہے اور شکار کا بدلا دینے کی تفصیل
حضرت صادق علیہ السلام سے اسطرح منقول ہے کہ اگر شتر مرغ یا اور صحرائی کو شکار کرے تو بدنہ دیوے کہ وہ پنج سالہ کا شتر ہے اور چہٹا برس
اوسکو شروع ہوا ہے اور اگر بدنہ کی قدرت نہین رکہتا ہے تو ساٹہہ مسکینون کو کہانا دیوے ہر مسکین کو ایک مد یا دو مد اور مد بوزن دو علی
ایک چہٹانک اوپر تین پاو ہوتا ہے اور اگر اسکی قدرت نرکہتا ہو تو اٹھارہ روزہ رکہے اور اگر صحرائی گائے کو احرام باندہے ہوے شکار کرے تو
اوسکے بدلے مین گائے کو ذبح کرے اور اگر کہانیکی قدرت نرکہے تو تیس مسکینون کو کہانا دیوے اور اگر اسکی بہی قدرت نرکہے تو نو روزہ رکہے
اور اگر احرام باندہے ہوے ہرن کا شکار کرے تو گوسفند کو ذبح کرے اور اوسکی قدرت نرکہے تو دس مسکین کو کہانا دیوے اور اگر اسکی بہی قدرت
نرکہے تو تین روزہ رکہے اور تفصیل سب جانورون شکاری کی فقہ کی کتابون مین ہے اور پہلی آیت سے خدا تعالے نے جنگلی جانورونکے شکار کو احرام
باندہنے والے پر حرام کیا تہا اور بعد اوسکے بیان کرتا ہے کہ احرام باندہے ہوے کو دریائی جانورونکا شکار کرنا حرام نہین ہے چنانچہ
فرماتا ہے أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ اور حلال کیا گیا ہے واسطے تمہارے شکار دریا کا کہ وہ سواے پانی کے اور جگہہ زندگانی نرکہہ سکے
مثل مچھلی وغیرہ کے وَطَعَامُهُ اور حلال کیا گیا ہے کھانا اوسکا اور وہ مچھلیان وہ ہین کہ جنکو جمع کرکے واسطے کہانیکے رکہہ چھوڑتے ہین
اور غرض اس سے یہہ ہے کہ مچھلیان تازی اور باسی اور خشک سب حلال ہین مَتَاعًا لَكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ واسطے فائدہ تمہارے کے اور
واسطے قافلے کے جو کہ گھر مین ہون مچھلیون کو خشک کرکے اپنے ہمراہ رکہین تو اونکو بہت فائدہ ہے اور متاعا مفعول مطلق ہے فعل

محذوف ہی اور فرماتا ہی خدا کہ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ اور حرام کیا گیا ہے اوپر تمہاری شکار جنگل کا جو کہ دریا کی ہر اندی یا بچہ دیوے اگرچہ بعضی وقت
دریا میں بسر کیا کری یہہ حرام ہونا شکار جنگلی جانور کا ثابت ہی مَا دُمْتُمْ حُرُمًا جب تک کہ ہو تم حرام باندہنے والی اور اگر احرام باندہی ہوے
نہیں ہو تو شکار صحرا کا کچھہ مضایقہ نہیں ہے لیکن شکار زمین حرم کا کسیکی واسطی جایز نہیں ہے نہ احرام والیکو اور نہ غیر احرام والیکو اور احرام والیکو سوا
زمین حرم کی سب جگہہ کا ہی شکار کرنا جایز نہیں ہی مگر دریا کا شکار درست ہے اور بغیر احرام والیکو زمین حرم کا شکار درست نہیں ہی اور سوا
زمین حرم کی سب جگہہ کا شکار جایز ہی اور جن لوگوں کو جانوروں کا مارنا درست نہیں وہ لوگ اگر درندوں کو اور سانپ بچھو کو اور موش اور بستو
کو مار ڈالیں تو کچھہ مضایقہ نہیں ہی اور ایسی ہی اگر چیل اور کتی کو دیکھیں کہ وہ مرجاتی تو کچھہ ڈر نہیں ہی اور بعد ذکر شکار کی فرماتا ہی کہ
وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو تم خدا سی الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ کہ وہ خدا کہ طرف وسکی اکٹھی کیے جاوگی تم بعد مرنیکی اور ایضاً خدا تعالیٰ بیت اللہ کا ذکر کرتا
ہے چنانچہ فرماتا ہی خدا کہ جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ کیا ہی خدا نی کعبہ کو گھر حرمت والا قِيَامًا لِّلنَّاسِ قایم ہونیکو واسطی وسکی
یعنی سبب قایم ہونی اور درست ہونی امور لوگوں کا واسطی دین اور دنیا کی دین کے امور تو اسواسطی درست ہوتی ہیں کہ وہاں اعمال حج
کو بجالاتی ہیں اور دنیا کے امور کی درستی اسواسطی ہی کہ وہاں امن ہی قتل اور غارت سے اور سوداگر وہاں مال تجارت لیجاتا ہے تو وسکو
نفع حاصل ہوتا ہی اور جو کوئی وہاں کا قصد کرتا ہی اور جاتا ہے تو بخشا جاتا ہی اور وہاں کی حج کرنیوالیکو کثرت سے ثواب حاصل ہوتا ہے اور
حضرت صادق علیہ السلام سی روایت کرتی ہیں فرمایا کہ جو کوئی اس خانہ میں یعنی خانہ خدا میں آتا ہی تو جس شی کو دنیا اور آخرت میں سی چاہیگا
وہ اوسکو ملیگی اور ابن عامر نی قیاما کو قوام پڑہا ہی وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ اور کیا ہی خدا نی ماہ حرام کو بہی سبب واسطی قایم ہونی امور لوگوں کے کہ اعمال
حج اوس مہینی میں بجالاتی ہیں اور وہ ماہ ذیحجہ ہے کہ جسمین مناسک حج کے ادا کرتی ہیں اور یا مراد اوس سے کل ماہ حرام ہیں اور رجب
اور ذیقعدہ اور ذیحجہ اور محرم کہ ان مہینوں میں آدمی قتل اور غارت سی محفوظ رہتے ہیں وَالْهَدْيَ وَالْقَلَائِدَ اور کیا ہی خدا نی قربانی
اور گلی میں پٹی پڑی ہوی اور قربانیکا نشان کہی ہوی حیوانوں کو سبب قایم ہونی امور دین اور دنیا کا واسطی آدمیوں کی کہ اوس مہینی میں
اعمال حج کی بجالاتی ہیں اور قربانی اور قلاید کہ یہہ سب حج کی اعمال میں سی ہیں اور ساکین اوس سے نفع پاتی ہیں یہہ سب سبب قایم ہونے
امور دنیا اور آخرت کا واسطی آدمیوں کی ہیں اور ایام جاہلیت میں اونسے کہ جمیع حرم کی درخت چھال کا پٹا بنا کر ڈالتے تہی اور اوسکے وسیلے
سے امن میں رہتی تہی اور اوسکو سنت اسمعیل سمجہتے تہی ان سب چیزوں کا خدا تعالیٰ نے ذکر کیا ذٰلِكَ یہہ یعنی جو کچھہ کہ مذکور ہوا ہے
اسواسطی ہی کہ لِتَعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ تاکہ جانو تم بتحقیق خدا جانتا ہی جو کچھہ کہ بیچ آسمانوں کی ہے اور جو کچھہ کہ بیچ
زمین کے ہے یعنی جس وقت کہ اطلاع پائی تمنے کہ خدا تعالیٰ نی اپنی حکمت سی کعبہ کو اور حج کو امور کو سبب قایم ہونی مقاصد دنیا اور آخرت کا
واسطی آدمیوں کی کیا ہی تو جانا تمنی کہ خدا سب چیزوں کو جانتا ہی آسمانوں میں ہوں یا زمین میں وَأَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ اور تحقیق خدا
ساتہہ ہر چیز کے عالم ہی اور جانتا ہی کہ جو کچھہ مقرر کرتا ہی حلال یا حرام موافق علم اور حکمت کے ہے اعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ
جانو تم کہ تحقیق خدا سخت عذاب کرنیوالا ہی اوس شخص کو ترک کری واجب اور عمل میں لاوی حرام کو وَأَنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ اور تحقیق خدا بخشنے
والا ہی توبہ کرنیوالوں کا رَحِيمٌ مہربان ہی اوس شخص کہ جو حرام سی پرہیز کری اور فرماتا ہی کہ مَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ نہیں ہے اوپر پیغمبر
کے مگر پہونچانا خدا کے احکام کا اوسکی بندوں کو تا کہ اونکو کوئی عذر باقی نرہی قیامت کی روز اور نہ کہیں وہ کہ تو نی ہمکو حلال اور حرام سی خبر
کیوں نکی وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا تَكْتُمُونَ اور خدا جانتا ہی جو کچھہ کہ ظاہر کرتی ہو تم اور جو کچھہ کہ پوشیدہ کرتی ہو تم کہ کون تو اعتقاد کرتا ہی
اور کون جھٹلاتا ہی تمسکو موافق تمہاری اعتقاد اور اعمال کے جزا دیگا اور فرماتا ہی کہ قُلْ کہہ تو ای محمد صلعم کہ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ
نہیں برابر ہیں ناپاک اور پاک انسان ہو یا عمل ہو یا مال سوائی اسکے جو کچھہ ہو وَلَوْ أَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيثِ اگرچہ تعجب میں ڈالی تجہکو کثرت

ناپاک کیونکر معتبر اور پسندیدہ وہ شے ہے کہ نفیس ہو اگرچہ تھوڑی ہو اور ناکارہ کسی کام کی نہین ہے اگرچہ بہت ہو اور دیکھو کہ تھوڑی سی حلال چیز
برکت ہے اور بہت سے حرام مین برکت نہین ہے فَاتَّقُوا اللّٰهَ پس ڈرو تم خدا سے حرام کی حلال کرنے مین يَا أُولِي الْأَلْبَابِ اے صاحب عقلون کے
لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ تاکہ تم رستگاری پاؤ یعنے حلال کو اختیار کرو اگرچہ تھوڑا ہو اور حرام کو اختیار مت کرو اگرچہ بہت ہو اور کہتے ہین کہ آدمی کثرت سے
سوال رسول خدا صلعم سے کرتے تھے حضرت کثرت سوال سے غصہ ہوکر منبر پر تشریف لیگئے اور ایک خطبہ بلیغ پڑھا اور فرمایا کہ جو کوئی مجھسے سوال کریگا
مین اوسکا جواب دونگا ایک شخص اپنے نسب مین مطعون تھا وہ اوٹھا اور اوسنے سوال کیا کہ یا رسول خدا میرا باپ کون ہے فرمایا کہ خذافہ بن
قیس دوسرا مرد اوٹھا اور اوسنے پوچھا کہ میرا باپ کہان ہے فرمایا کہ دوزخ مین ہے اور بعد اسکے فرمایا کہ قسم ہے اوس خدا کی کہ جان میری ہے جسکے
حکم مین ہے اسوقت بہشت اور دوزخ کو میرے روبرو رکھا ہے اور مین اوسمین دیکھتا ہون اور بہشتیون اور دوزخیون کیطرف نظر کرتا ہون
اور یہہ بھی پالیا ہے مینے کہ کون تم مین سے دوزخمین ہوگا اور کون بہشت مین ہوگا اگر مین بیان کرون تو سوال کرنیسے تم پشیمان ہو اور جناب
امیر المومنین علیہ السلام سے کثرت سوال کے مقدمہ مین اسطرح سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلعم نے خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ خدا تعالے نے تمپر حج
کو فرض کیا ہے عکاشہ بن محصن اور ایک روایت مین ہے کہ سراقہ بن مالک نے کہا کہ کیا ہر سال حج کرنا واجب ہے یا رسول خدا حضرت نے اوسکی طرف سے
منہ پھیر لیا یہانتک کہ دو یا تین مرتبہ اوسنے یہی کہا حضرت نے فرمایا کہ وای تجھپر اور کونسی چیز امن ہے اور بے خوف کیا ہے تجھکو اگر کہون مین ہان قسم ہے
خدا کی اگر کہون مین ہان تو البتہ واجب ہو جائیگا اور اگر واجب ہوجاے ہر سال تو نہ طاقت رکھو گے تم اور اگر ترک کروگے تو کافر ہوجاؤگے پس
چھوڑ دو تم مجھکو جیسے کہ چھوڑ دیا ہے مینے تمکو پس نہین ہلاک ہوا ہے وہ شخص کہ تھا پہلے تمسے مگر کثرت سوال سے کہ انبیا سے سوال کیا کرتے تھے پس
جسوقت کہ حکم کرون مین کسی چیز کا تو پس بجا لاؤ تم اوسکو موافق اپنی طاقت کے اور جب چیز سے تمکو منع کرون تو اوس سے پرہیز کرو بعد اسکے یہ
آیت نازل ہوئی کہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ نہ سوال کرو تم اون چیزون سے کہ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ
اگر ظاہر کیے جائین وہ واسطے تمہارے یعنے اگر جواب اونکا تمکو دیا جاے تو تَسُؤْكُمْ بری معلوم ہون وہ تمکو اور غمگین کرین وہ تمکو اور اشیاء کو غیر
منصرف ہونیکی جہت سے نصب ہوا ہے اور فرماتا ہے خدا کہ وَإِنْ تَسْأَلُوا عَنْهَا اور اگر سوال کرو اون اشیا سے حِينَ يُنَزَّلُ الْقُرْآنُ جسوقت کہ
نازل کیا جاتا ہے قرآن تُبْدَ لَكُمْ ظاہر کی جائین وہ واسطے تمہارے اور جواب اونکا تمکو معلوم ہوجاے لیکن پیغمبر کو بسبب اونکی کثرت سے کہ
جسمین تمکو فائدہ نہین ہے کیون تنگ کرتے ہو عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا معاف کیا خدا نے اون سوالونسے لیکن آئندہ ایسے سوال مت کرو کہ جسمین تمکو
مشقت زیادہ ہو اور بعد سننے جواب کے وَاللّٰهُ غَفُورٌ اور خدا بخشنے والا ہے گنہگارونکا بعد توبہ کے حَلِيمٌ بردبار ہے کہ جلدی عذاب نہین کرتا
ہے قَدْ سَأَلَهَا قَوْمٌ مِنْ قَبْلِكُمْ تحقیق سوال کیا تھا اون چیزونسے ایک قوم نے کہ پہلے تمسے تھے جیسے کہ ثمود کہ ناقہ کو طلب کیا اور قوم موسی نے
خدا کے دیدار کو طلب کیا اور حواریون نے عیسی سے دسترخوان کی درخواست کی تھی ثُمَّ أَصْبَحُوا بِهَا كَافِرِينَ پھر ہوگئے وہ ساتھ اوسکے کفر کرنیوالے
یعنے اون چیزونکا کہ جنکو طلب کیا تھا کفر کیا اور ناشکری کی اونکی اور اوسکے سبب سے اونپر عذاب نازل ہوا تم اونکے حال سے نصیحت پکڑو اور زیادہ
گوئی مین مشغول مت ہو اور کہتے ہین کہ عمر بن لحی نے عرب کے ساتھ قبیلونکو کہ ایک اونمین سے قریش کا قبیلہ تھا ایام جاہلیت مین بنی اسمعیل سے پھیر کر
بت پرستی کیطرف راغب کیا تھا اور بتون کا ٹھہرانا اور بحیرہ اور سائبہ کا مقرر کرنا اوسکی تجویز سے تھا اوسکا ذکر خدا تعالی کرتا ہے کہ
مَا جَعَلَ اللّٰهُ نہین کیا ہے خدا نے یعنے خدا تعالے نے تعیین نہین کی ہے اور حکم نہین کیا ہے اور مقرر نہین فرمائی ہے کوئی چیز مِنْ بَحِيرَةٍ وَلَا
سَائِبَةٍ وَلَا وَصِيلَةٍ وَلَا حَامٍ کان چیری ہوئی اونٹنی سے اور نہ منت مین چھوڑی ہوئی اونٹنی سے اور نہ گوسفند اپنے بھائی سے ملنے والی سے اور نہ
اپنی پشت کی حمایت کرنیوالی اونٹنی سے وَلَكِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا اور لیکن جو لوگ کہ کافر ہوئے مثل عمر بن لحی اور پیروان اوسکے يَفْتَرُونَ
عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ تہمت کرتے ہین وہ اوپر خدا کے جھوٹ کو کہ اونکے حرام ہونیکو خدا کیطرف منسوب کرتے ہین اور کہتے ہین کہ بحیرہ وغیرہ کو

خدانے حرام کیا ہو وَاَکْثَرُھُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ اور اکثر اونمین نہین سمجہتے حلال اور حرام کو ان آیت کے لفظون کے اصطلاح مین بہت اختلاف ہے
لیکن ایک روایت مین یہہ ہے کہ جسوقت اوٹنی پانچ حمل جنتی اور پانچوان اگر نر ہوتا تو کان اوس اوٹنی کے چیر ڈالتے تہے اور عورتون پر
اوسکا گوشت اور دودہ حرام کرتے تہے اور اوسکی سواری اور باربرداری سے اور بال کترنے سے منع کرتے تہے اور اوسکو چھوڑ دیتے تہے جہان چاہے
چرتے پہرے اوسکو بحیرہ کہتے تہے اور اگر کوئی بیمار ہوتا یا کسیکا کوئی سفر مین ہوتا تو اوسکی شفا پانے بیمار کے اور واپس آنے مسافر کے کہتے کہ
یہہ اوٹنی سائبہ ہے اور اوسکو چھوڑ دیتے تہے کہ وہ بحیرہ کا حکم رکہتی تہی اور اوسکو سائبہ کہتے تہے اور گوسفند جسوقت سات حمل جنتی تہی پس اگر
ساتوان حمل مادہ ہوتا تہا تو کہتے تہے کہ یہہ ہم سب کے یعنی یہہ ہماری واسطے ہے اوسکو ریوڑ مین چھوڑ دیتے تہے اور اگر ساتوان حمل نر ہوتا تہا
تو کہتے تہے کہ یہہ ہمارے خداؤن کا ہے اوسکو ذبح کرتے تہے اور اگر نر اور مادہ دونون پیدا ہوتی تہی تو کہتے تہے کہ وصلت اخاہا یعنی ملگئی یہہ مادہ
بہائی اپنے سے اور اونکو ذبح نہین کرتے تہے اور نر کو مادہ کیواسطے چھوڑ دیتے تہے اور اوسکو وصیلہ کہتے تہے اور شتر نر اگر اونکے ننیو نکو دس برس
حاملہ کرتا تہا تو کہتے تہے کہ حمی ظہرہ یعنی حمایت کی اوسنے پشت اپنے کے اور اوسکے اوپر سواری نہین کرتے تہے اور اوسکو حام کہتے تہے اور
حضرت رسول خدا صلعم کے زمانہ تک ان ساتہ قبیلونکا یہہ دستور تہا اور کہتے تہے کہ ہمکو خدانے یہی حکم کیا ہے حقتعالی نے اونکے رد مین یہہ آیت
نازل کی اور فرمایا کہ خدانے انکے واسطے کچہہ حکم نہین دیا ہے لیکن جو لوگ کافر ہوئے ہین وہ خدا پر افترا اور تہمت کرتے ہین اپنے طرف سے
جہوٹ بناکر اور فرماتا ہے خدا کہ وَاِذَا قِیْلَ لَھُمْ تَعَالَوْا اِلٰی مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ اور جسوقت کہاجاتا ہے واسطے اونکے کہ آؤ تم طرف اوس چیز کے کہ نازل کی
ہے خدانے کہ وہ حکم حلال اور حرام کا ہے وَاِلَی الرَّسُوْلِ اور آؤ تم طرف پیغمبر کی کہ وہ بیان کرنیوالا حلال اور حرام کا ہے قَالُوْا کہتے ہین وہ
نہایت جہالت سے کہ حَسْبُنَا کافی ہے ہمکو مَا وَجَدْنَا عَلَیْہِ اٰبَآءَنَا وہ چیز کہ پایا ہے ہمنے اوپر اوسکے باپون اپنے کو اور ہم اونکے ہی
پیروی کرتے ہین اور اونکی ہی دین پر ثابت قدم رہینگے اور فرماتا ہے خدا کہ کیا کافی ہے اونکو پیروی باپونکی اَوَلَوْ کَانَ اٰبَآؤُھُمْ اگرچہ
ہوئے باپ اونکے ایسے کہ لَا یَعْلَمُوْنَ شَیْئًا وَّلَا یَھْتَدُوْنَ نہ جانتے ہون کسی چیز کو اور نہ پاتے ہون وہ راہ حق کو یعنی اگر باپ انکے گمراہ ہون اور
ہدایت پائے ہوئے نہون کیا تب بہی اونکی پیروی اونکو کافی ہوجاتیگی اور فرماتا ہے خدا کہ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو
عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ لازم ہے اوپر تمہارے محافظت نفسون اپنے کے لَا یَضُرُّکُمْ مَّنْ ضَلَّ نہ ضرر پہونچائیگا تمکو وہ شخص کہ گمراہ ہوا ہے یعنے اونکی
گمراہی تمکو کچہہ ضرر نکریگی اِذَا اھْتَدَیْتُمْ جسوقت ہدایت پائی تمنے اور تقدیر علیکم انفسکم کی الزموا امر انفسکم واحفظوہا ہے یعنے لازم پکڑو تم
امر نفسون اپنے کو اور نگاہ رکہو اونکو حرام فعلون اور بد عملون سے اور ہدایت پر ثابت رہو تم اِلَی اللّٰہِ مَرْجِعُکُمْ جَمِیْعًا طرف خدا کے ہے پہرنا تمہارا
سبکا فَیُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ پس خبر دیگا وہ تمکو ساتہہ اوس چیز کے کہ ہو تم عمل کرتے اور موافق اوسکے تمکو جزا دیگا اور کہتے ہین کہ جسوقت
کوئی مسلمان ہوجاتا تو اوس سے کہتے کہ تونے اپنے مذہب مین بیوقوفی کی اللہ تعالے نے یہہ آیت نازل کی اور بعضے کہتے ہین کہ
یہہ حکم وہان ہے جہان کہ لوگ حکم خدا اور رسول کا نہ مانتے ہون و سبب اوسکے مومنین کو جدا فرماتا ہے کہ تم اپنے دین پر قائم رہو اور
کافی مین لکہا ہے کہ تمیم الداری اور ابن بیدی اور ابی ماریہ نے سفر کیا اور تمیم الداری مسلمان تہا اور ابن بیدی اور ابی ماریہ دونون
نصرانی تہے اور تمیم الداری پاس ایک خرجین تہی کہ اوسمین اسباب رکہا تہا اور ظروف منقش چاندی اور سونے سے اوسمین تہی اور ایک
ہار تہا اوسکو فروخت کرنیکے واسطے خرجین سے باہر نکالا تہا اور وہ بہت سخت بیمار ہوگیا تہا جسوقت مرنے لگا تو جو کچہہ اوسکے پاس تہا وہ
سب اوسنے ابن بیدی اور ابی ماریہ کی سپرد کردیا اور کہدیا کہ میرے وارثون کو دیدینا جب وہ دونون نصرانی مدینہ مین آئے تو
ظروف اور ہار اوسمین سے نکال لئے اور باقی کا اسباب اوسکے وارثون کو دیدیا اونہون نے اسباب کو دیکہا تو اوسمین ظروف منقش اور
ہار نہ پایا اون دونون سے کہا کہ کیا ہمارا صاحب ایسا بیمار تہا کہ اوسکی بیماری مین بہت کچہہ خرچ ہوگیا اونہون نے کہا نہیں

بلکہ تہوڑی دنون تک بیمار رہا تہا جنہون نی کہاکہ کیا اوسکا اسباب جو بیچا گیا ہی کہا کہ نہین بیچا اوسکے وارثون نی کہاکہ کیا اوسنے تجارت
کی تہی کہ اوسکو اوسمین خسارہ آیا ہو کہا کہ نہین تب اونہون نی کہاکہ ہم اوسکے اسباب مین جو چیز کہ فضل اور اعلی تہی اوسکو نہین پاتی ہین ظرف
منقش جواہر کی جڑی ہوئی کو اور وارثو اوسکی اسباب مین نہین دیکہتی ہین ان دونون نی کہاکہ یہہ ہماری سپرد نہین کیا تہا جو کچہہ اور
اوسنے ہمکو دیا تہا وہ ہمنی تمہاری سپرد کر دیا اوسکی وارثون نی محکمہ عالیہ رسول خدا مین نالش کی اور حضرت کی پاس ونکو لیگئی یہہ آیت نازل
ہوئی یا ایہا الذین آمنوا ای وہ لوگو کہ ایمان لائی شہادۃ بینکم گواہی وصیت کی یعنی گواہی بیچ الی وصیت کے درمیان تمہارے
اذا حضر احدکم الموت جسوقت کہ حاضر ہو کسی کو تم مین سی موت چاہیے کہ گواہ ہوئین حین الوصیۃ اثنان ذوا عدل وقت وصیت کے
دو شخص صاحب انصاف کے منکم تم مین سی کہ مومن ہون اثنان خبر شہادت کی ہی او آخران من غیرکم یا دو اور ہون غیر تمہارے سے
بشرط موجود نہوئی مومنین کی کہ اہل کتاب سے ہیں یہی ہون اور انہی مین سے عادل اور منصف ہون اگر نہو ہمکو مقرر کرو ان انتم ضربتم فی الارض
اگر تم سفر کرو بیچ زمین کی فاصابتکم مصیبۃ الموت پس پہونچی تمکو مصیبت موت کی کہ مرنیکا وقت قریب آجائی تحبسونہما من بعد الصلوۃ
بند کر رکہو تم ان دونون گواہون کو پیچہی نماز کی کہ وقت جمع ہونے آدمیون کا ہے یعنی جبتک انکو روکے رکہو اور
جانی نہ دو فیقسمان باللہ پس قسم کہائین وہ دونون ساتہہ خدا کی ان ارتبتم اگر شک کرو تم اون دونون گواہون مین یعنی اگر وارثون کو
اونمین شک ہو کہ اونکو معتبر نہ جانین تو اونکو قسم دلوائین اور مضمون قسم کا یہہ ہو لا نشتری بہ ثمنا نہین خرید کرتی ہم بدلا اوس قسم کی
مول کو یعنی دنیا کی فائدہ کی لیئے قسم نہین کہاتی ہین ولو کان اگرچہ ہو وہ کہ جسکی واسطی قسم کہاتی ہین ذا قربی صاحب قرابت کا رشتہ
دار ہمارا ولا نکتم شہادۃ اللہ اور نہین چہپاتی ہین ہم گواہی خدا کی کو یعنی خدا نی جو واسطی قایم کرنی گواہی کی حکم فرمایا ہی اوسکو ہم چہپاتی
نہین ہین اور اگر چہپائین تو انا اذا لمن الآثمین تحقیق ہم اوسوقت البتہ گنہگارون مین سے ہین اور کہتی ہین کہ بعد نازل ہونی اس آیت
کے رسول خدا صلعم نی اون دونون نصرانیون کو بعد نماز عصر کے منبر کے نزدیک قسم دلوائی اون دونون نے قسم کہائی کہ ہمنی اوسکا مال نہین
چورایا ہی اور ہم جہوٹ نہین کہتے ہین سو رسول خدا نی اونکو رہائی دلوائی اور بعد اوسکے تمیم داری کی ظروف کو اونکے پاس پایا اور بیچ
درمیان اونکی اور تمیم کی وارثون کی جہگڑا واقع ہوا اور وہ نصرانی کہتی تہی کہ ہمنی ان ظروف کو تمیم سی خرید کیا ہی لیکن کوئی گواہ ہمارا
نہ تہا اسواسطی ہمنی اوسکا ذکر نہین کیا جب نزاع زیادہ ہوا تو تمیم کی وارث اونکو رسول خدا صلعم کے پاس لائے حضرت منتظر وحی کے
تہی کہ یہہ آیت نازل ہوئی فان عثر علی انہما استحقا اثما پس اگر اطلاع پائی جاوی اس امر پر کہ تحقیق وہ دونون گواہ مستحق ہوئے ہین
گناہ کی کہ اونہونے جہوٹی قسم کہائی ہے تو فآخران یقومان مقامہما پس دو اور شخص قائم ہون مقام اونکے گواہی دینی کیواسطے
من الذین استحق علیہم اون لوگون مین سے کہ ثابت ہوا ہے وصیت کرنا اوپر اونکی یعنی وارث تمیم کی کہ جنکی دینے کیواسطے تمیم نے وصیت کی تہی
اونمین سی دو شخص قایم مقام اون خائنون کی ہون کہ وہ تمیم کی حال سی خوب واقف ہین کہ وہ دونون تمیم کی وارثون مین سے الاولیان
اولی اور بہتر ہین اون بیگانون سی بسبب قرابت کی اور بسبب مطلع ہونیکے اوسکی حال سی اور استحق کو ابوبکر نی عاصم سی اور حمزہ نی اور
خلف اور یعقوب نے بضم تا پڑہا ہی اور اولیان کو الاولین پڑہا ہے جمع کا صیغہ صفت الذین کے یا بدل اوس سے اور حفص نے عاصم کی استحق کو
بفتح تا پڑہا ہی اور الاولیان تثنیہ اولی کا پڑہا ہے اور فاعل استحق کا اثم ہی یا ایصاء ہی یا وصیت ہے اور الاولیان رفع ہونیکی صورتمین
خبر ہے مبتدا محذوف کی اور تقدیر اوسکی ہما الاولیان ہے یا خبر آخران کی ہے یا بدل ہی اوس سے یا یقومان کی ضمیر سے بدل ہے اور
وہ دونون جو قائم مقام پہلو نکے ہون تو فیقسمان باللہ پس قسم کہائین وہ دونون ساتہہ خدا کے اسطرح سی کہ لشہادتنا
احق من شہادتہما البتہ گواہی ہماری زیادہ حق ہے گواہی اون دونون پہلونکی سے وما اعتدینا اور نہین حد سی گزری ہین

ہم گواہی نہین کہ جہوٹی گواہی دیوین ہم اور اگر جہوٹی گواہی دین تو ہم اوس وقت اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِیْنَ تحقیق ہم اوسوقت البتہ ظلم کرنیوالون سی ہونگی
یعنے ہونگی کہ باطل کو حق کی جگہہ بیان کرین پس وہ شخص تمیم کی رشتہ دارون مین سی کہڑی ہوئی جب یہ آیت رسولخدا صلعم کی آئی دونون نے
روبرو حضرت کی بعد نماز عصر کی قسم کہائی کہ یہہ مال نصرانیون کی پاس تمیم کا ہی اور اون دونون نی خیانت کی یہہ مال لیلیا حضرت
نی وہ مال اون نصرانیون سی لیکر تمیم کی وارثون کو دیدیا اور فرماتا ہی خدا کہ ذٰلِكَ یہہ یعنی جو کچہہ مذکور ہوا اَدْنٰٓى اَنْ یَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ نزدیک
زیادہ ہی اسکی کہ بجالاوین وہ گواہی کو عَلٰى وَجْهِهَآ اوس طریق پر جیسی کہ ہی گواہی مین کسی طرح کی خیانت نہین ہی اَوْ یَخَافُوْٓا اَنْ تُرَدَّ اَیْمَانٌ یا نزدیک
زیادہ ہی اسکی کہ خوف کرین وہ یہہ کہ روکی جائین سوگندین اور پہیرین جائین مدعیون پر بَعْدَ اَیْمَانِهِمْ پیچہے سوگندون اونکی کہ اونکی
اوپر دروغ پر قسمین کہائین پس رسوا ہوے وہ خیانت کی ظاہر ہونیسے اور جہوٹی قسم کہانیسے وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو تم خدا سی جہوٹی
قسم کہانیسے وَاسْمَعُوْا اور سنو تم حکم خدا کو بگوش دل قبول کرو اوسکو وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ اور خدا نہین ہدایت کرتا ہے
قوم فاسقون کو اور راہ بہشت کی قوم فاسقون کو جو کہ جہوٹی گواہی دیتی ہین اور جہوٹی قسمین کہاتی ہین اور
فرماتا ہی خدا کہ یَوْمَ یَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ یاد کرو تم محمد جسدن جمع کریگا خدا پیغمبرونکو فَیَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ پس کہیگا کہ کیا جواب دئے گئے تم جسوقت
کہ تمنی امتون کو میری توحید کیطرف بلایا تہا سرچند کہ خدا سبکا تمام ہی اور سب جانتا ہی لیکن امتونکی ملامت کرنیکو فرمائیگا اور پیغمبر اس سوال کی
سنکر قَالُوْا کہینگے لَا عِلْمَ لَنَا نہین علم ہی واسطی ہمارے کہ اونکی دلون مین کیا تہا اور بعد ہمارے اونہون نی کیا کیا اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ
الْغُیُوْبِ تحقیق کہ تو جاننے والا غیبکا ہی اور تو خوب جانتا ہی کہ اونہون نی ہمکو کیا جواب دیا تہا اور وہ دلون مین انہی کیا پوشیدہ رکہتی تہی
اور امام محمد باقر علیہ السلام سی روایت ہے کہ خدا فرمائیگا کہ کیا جواب دئے گئی تم اپنی اوصیا مین کہ بعد آپ کے اونکو امتون مین چہوڑا تہا وہ کہینگے
کہ ہم نہین جانتی کہ ہمارے بعد اونہون نی کیا کیا اور یہہ مطابق اوسکی ہے کہ رسولخدا نی فرمایا تہا کہ قیامت کے روز کچہہ آدمیونکو حوض کوثر پر
سے ہانکتی ہوئی دوزخمین لیجائینگے مین اوسوقت ملائکہ سی کہونگا کہ انکو تم کہان لیجاتی یہہ تو میرے اصحاب ہین ملائکہ میری جواب مین
کہینگے کہ تو نہین جانتا ہے کہ تیری بعد انہون نی کیا کیا تہا اور تیری مرنی کی بعد مرتد ہوگئی تہی اور ہمیشہ مرتد رہے اور بعد اسکی
یہی ذکر اسکا عنقریب آتا ہی اور یوم یجمع مین یوم منصوب ہے اذکروا یا اتقوا محذوف سے اور بعضے کہتی ہین کہ انک انت پر کلام
تمام ہوگیا اور علام منادی مضاف ہے اور منصوب ہے اور حرف ندا کا یہین محذوف ہے اور حمزہ نی اور ابوبکر نی غیوب کی
غین کو مکسور پڑہا ہی اور فرماتا ہی خدا کہ اِذْ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیْسَى ابْنَ مَرْیَمَ یاد کرو جسوقت کہ کہیگا خدا کہ اے عیسی بیٹی مریم کی اذْكُرْ نِعْمَتِیْ
عَلَیْكَ وَعَلٰى وَالِدَتِكَ یاد کر تو نعمت میری کو کہ اوپر تیری اور اوپر ماں تیری کی ہی اِذْ اَیَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ جسوقت کہ مدد کی مینی تیری ساتہہ
روح القدس کی یعنی ساتہہ جبرئیل کے کہ وہ تجہکو روشندان مین سی نکالکر آسمان پر لیگیا تُكَلِّمُ النَّاسَ فِی الْمَهْدِ کلام کرتا تہا تو آدمیون سے
بیچ گہوارہ کی کہ یہہ تیرا معجزہ تہا وَكَهْلًا اور اودہیڑ یعنی کلام تیرا گہوارہ مین ایسا تہا کہ جیسے تو اودہیڑ ہونیکی زمانہ مین کلام کرتا تہا اور کہلا
کا عطف فی المہد کی محل پر ہی اور وہ حال واقع ہوا ہی وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ اور یاد کر تو اے عیسے جسوقت کہ سکہلایا مینے تجہکو لکہنا
اور یاد رکہنا کتابون کا تجہکو سکہلایا مینے وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِیْلَ اور سکہلائی تجہکو حکمت اور توریت و انجیل وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّیْنِ
كَهَیْــٴَـةِ الطَّیْرِ اور یاد کر تو جسوقت کہ پیدا کرتا تہا تو گارے سی مثل شکل پرندونکی بِاِذْنِیْ ساتہہ حکم میری کی اور یہہ جو بعضے کہتی ہین کہ
بندہ کو خالق کسی چیز کا نہین کہہ سکتے ہین آیت سی قول اونکا باطل ہوا دیکہو کہ خدا تعالی حضرت عیسی کو فرماتا ہی اذ تخلق من
الطین اور فرماتا ہی خدا کہ فَتَنْفُخُ فِیْهَا پس پہونکتا تہا بیچ اون پرندون گارے کی بنی ہوئی کے فَتَكُوْنُ طَیْرًا پس ہوجاتی
تہی وہ پرند جاندار بِاِذْنِیْ ساتہہ حکم میرے کی وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِیْ اور اچہا کرتا تہا تو مادرزاد اندہی کو اور سفید داغ والے کو

ساتھہ حکم میرے کے کہ وہ ان مرضون سے بالکل پاک ہوجاتے تھے وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى اور یاد کر تو جسوقت نکالتا تھا تو مردونکو قبرونسے بِاِذْنِیْ ساتھہ
حکم میرے کے وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ عَنْكَ اور یاد کر تو جسوقت باز رکھا مینے بنی اسرائیل کو تجھسے کہ تیرے قتل کا وہ قصد رکھتے تھے اِذْ جِئْتَهُمْ
بِالْبَیِّنٰتِ جسوقت لایا تھا تو اونکے پاس معجزے فَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ پس کہا ان لوگون نے کہ کافر ہوئے تھے اونمین سے اِنْ هٰذَآ اِلَّا
سِحْرٌ مُّبِیْنٌ وغیرہ نہین ہے یہہ مگر جادو ظاہر اور اہل کوفہ نے سوائے عاصم کے سحر کو ساحر پڑھا ہے یعنے نہین ہے یہہ عیسےٰ مگر جادوگر ظاہر اور منقول
ہے کہ حضرت عیسےٰ باوجود اس مرتبہ کے اونی کپڑے پہنتے تھے اور گھاس اور پتے درختون کی کھاتے تھے اور کوئی چیز دنیا کی اپنے
پاس نرکھتے تھے کہ اوسکے ساتھہ دل متعلق ہو اور کوئی گھر نرکھتے تھے کہ اوسکے ڈھجانے اور ویران ہونیکا خوف ہوتا اور زوجہ اور
فرزند نرکھتے تھے کہ خاطر کو اونکی طرف تعلق ہو اور جسجگہہ رات ہوتی تھی وہین پڑ رہتے تھے اور کہتے تھے کہ پتے درختون کے روزی
میری ہے اور صحرا مین جو گل اور بوٹا ہے یہہ باغ میرا ہے اور سردی مین آفتاب لحاف میرا ہے اور شب کو سوتا ہون تو میرے
پاس کچھہ نہین ہوتا اور میرے برابر کوئی غنی نہین ہے اور نہ کبھی کسیکو جھڑکا اور نہ منہہ کے اوپر سے کبھی مکھی کو دور کیا اور نہ کبھی
قہقہہ مار کر ہنسے اور نہ کبھی بوئے بد سے ناک کو بند کیا اور نہ کبھی ترش روئی کی اور پھر خدا تعالےٰ حضرت عیسےٰ کو اپنی نعمت
یاد دلاتا ہے چنانچہ فرماتا ہے وَاِذْ اَوْحَیْتُ اِلَى الْحَوَارِیّٖنَ اور یاد کر تو جسوقت وحی کی مینے طرف حواریون کے کہ وہ صحابہ تھے تیرے
اَنْ اٰمِنُوْا بِیْ وَبِرَسُوْلِیْ یہہ کہ ایمان لاؤ تم ساتھہ میرے اور ساتھہ پیغمبر میرے کے کہ وہ عیسےٰ ہے قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاشْهَدْ بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ
کہا اونہون نے کہ ایمان لائے ہم اور گواہ رہ تو ساتھہ اوسکے کہ تحقیق ہم فرمانبرداری کرنیوالے ہین نیت خالص سے تیری
اور ذکر حواریون کا اور تعداد اونکی کا پہلے ہی سورہ آل عمران مین گذر گیا ہے اور فرماتا ہے خدا کہ اِذْ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ یاد کر تو اے
عیسےٰ جسوقت کہا حواریون نے کہ یٰعِیْسَى ابْنَ مَرْیَمَ اے عیسےٰ بیٹے مریم کے هَلْ یَسْتَطِیْعُ رَبُّكَ اَنْ یُّنَزِّلَ عَلَیْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ
کیا طاقت رکھتا ہے پروردگار تیرا یہہ کہ نازل کرے اوپر ہمارے خوان کو آسمان سے یعنے ارادہ اور حکمت اوسکی مقتضی ہے کہ وہ آسمان سے خوان
نازل کرے قَالَ کہا عیسےٰ نے حواریین کے جواب مین کہ اتَّقُوا اللّٰهَ ڈرو تم خدا سے ایسے ایسے سوال کرنے مین اور اس طرحکے سوال
مت کرو اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ اگر ہو تم ایمان لانیوالے خدا پر اور میری نبوت پر قَالُوْا کہا اون حواریون نے عذر کرکے کہ قدرت خدا
مین ہمکو کسی طرحکا شک نہین ہے لیکن نُرِیْدُ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا چاہتے ہین ہم یہہ کہ کھائین ہم اوس مین سے وَتَطْمَىِٕنَّ قُلُوْبُنَا اور مطمئن
ہوئین دل ہمارے کہ یقین پر یقین زیادہ ہو اوسکی قدرت کا ظاہر اگر آنکھہ سے ہم دیکھہ لیوین اوس خوان کو وَنَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا
اور جانین ہم یہہ کہ تحقیق سچ کہا تو نے ہمسے نبوت کے دعوے مین وَنَكُوْنَ عَلَیْهَا مِنَ الشّٰهِدِیْنَ اور ہوئین ہم اوپر اوس
خوان کے گواہون مین سے جسوقت تو ہمسے گواہی کو طلب کرے کہتے ہین حضرت عیسےٰ نے حواریونسے فرمایا کہ تیس روز روزہ رکھو
اور بعد اوسکے خوان کو خدا سے طلب کرو حواریونے بموجب حکم حضرت عیسےٰ کے تیس روز روزہ رکھا اور کہتے ہین کہ جسوقت حواریونے
تیس روزہ رکھلئے تو حضرت عیسےٰ نے لباس پشمینہ کا پہنا اور اسطرحسے دعا کی کہ جیسے خدا فرماتا ہے قَالَ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ کہا عیسےٰ پسر مریم
نے بعد اذن حاصل کرنیکے خدا سے کہ اللّٰهُمَّ اے خدا رَبَّنَآ پروردگار ہمارے اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ اوتار تو اوپر ہمارے خوان کو
آسمان سے کہ تَكُوْنُ لَنَا عِیْدًا کہ ہووے وہ واسطے ہمارے عید کہ ہر طرحکی خوشی اوس روز ہم کرین اور وہ عید ہو لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا
واسطے اول ہمارے کے اور آخر ہمارے کے وَاٰیَةً مِّنْكَ اور ایک نشانی تجھسے ہو کہ دلالت کرے تیرے کمال قدرت پر اور میری نبوت کے
صحیح ہونے پر وَارْزُقْنَا اور روزی دے تو ہمکو اوس خوان مین سے وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ اور تو بہتر روزی دینے والا ہے سب سے یعنے تو خوان
کو ہمپر نازل کر اور جس روز وہ نازل ہو تو اوس روز ہم ہر سال عید کیا کرینگے اوس روز کی تعظیم کی جہت سے اور جو لوگ کہ اول

کہ اول ہمارے یعنی جو کہ ہم اس زمانہ میں موجود ہیں وہ عید کریں اور جو لوگ آخر ہمارے کہ بعد ہمارے ہونگے وہ بھی عید کیا کرینگے اور جس روز وہ نازل ہوا
تو سب اوسمیں سے فائدہ اوٹہائیں تیری روزی کا کہتے ہیں کہ جس روز وہ نازل ہوا تہا وہ روز یکشنبہ کا تہا اسلئے نصاریٰ یکشنبہ کو عید
کرتے ہیں اور قیدیوں کو اوس روز آزاد کرتے ہیں اور لڑکوں کو اوس روز مکتب میں سے چھٹی دیتے ہیں اور حکموں میں تعطیل
کرتے ہیں اور پیشہ والے اوس روز کام نہیں کرتے ہیں اور لاولنا و آخرنا بدل ہے لنا سے اور آیۃ کا عطف عیدا پر ہے قال اللہ
کہا خدا نے عیسیٰ سے کہ کہہ تو اون لوگوں سے کہ جو خوان کو طلب کرتے ہیں إِنِّي مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ تحقیق میں نازل کرنیوالا ہوں اوس
خوان کو اوپر تمہارے موافق خواہش کے فَمَن يَكْفُرْ بَعْدُ مِنكُمْ پس جو شخص کہ کفر کرے بعد اوسکے نازل ہونیکے تم میں سے کہ اوسکو
عیسیٰ کا جادو کہے تو فَإِنِّي أُعَذِّبُهُ پس تحقیق میں عذاب کرونگا اوسکو عَذَابًا لَّا أُعَذِّبُهُ ایسا عذاب کہ نہ عذاب کرونگا میں
اسطرح کے عذاب کو أَحَدًا مِّنَ الْعَالَمِينَ کسیکو عالم کی لوگوں میں سے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ وہ خوان نازل ہوا
اور اوسمیں سات روٹیاں تہیں کل آدمیوں نے اول سے آخر تک اون روٹیوں میں سے کہایا اور سیر ہوگئے اور وہ ہنوز باقی رہیں سلمان
فارسی سے روایت ہے کہ حق تعالیٰ نے ابر سفید بہیجا اور خوان سرخ اوسمیں رکہا تہا اور وہ ابر زمین کے نزدیک ہوجاتا تہا یہانتک کہ
زمین پر پہنچکر وہ خوان وسطمیں حواریوں کے پاس ڈالدیا اور حضرت عیسیٰ اوسوقت رو دئے اور کہا کہ خداوندا اس خوان کو ہمپر رحمت
کر اور عذاب ہمپر مت کر اور بعد اوسکے وضو کیا اور نماز پڑہی اور رو دئے اور کہا کہ بسم اللہ خیر الرازقین اور خوان پوش کو خوان سے
اوٹہایا اوسمیں مچہلی بہونی ہوئی تہی کہ روغن اوسمیں سے ٹپکتا تہا اور اوسکے سر کے نزدیک نمک تہا اور اوسکے دم کے نزدیک سرکہ
تہا اور گرد اوسکے طرح طرح کے ساگ تہے اور ترکاریاں تہیں سوائے گندنا کے اور پانچ روٹیاں اوس خوان میں تہیں ایک
روٹی پر تو روغن زیتون تہا اور دوسری پر شہد تہا اور تیسری پر گہی تہا اور چوتہی پر پنیر تہا اور پانچویں پر گوشت خشک تہا
حضرت شمعون کہ خلیفہ عیسیٰ کے تہے آگے ہوئے اور کہا کہ یا روح اللہ یہہ کہانا دنیا کا ہے یا آخرت کا فرمایا کہ دنیا کا ہے نہ آخرت کا
لیکن یہہ وہ کہانا ہے کہ خدا نے اپنی قدرت کاملہ سے پیدا کیا ہے پہر فرمایا کہ کہاؤ تم جو کچہہ کہ تمنے طلب کیا ہے خدا تمہاری مدد کریگا اور
اپنے فضل سے تمکو روزی دیگا حواریوں نے کہا کہ یا روح اللہ ہم چاہتے ہیں کہ سوائے اسکے کوئی اور معجزہ ہمکو دکہلاؤ حضرت عیسیٰ نے
فرمایا کہ اے مچہلی زندہ ہو تو بحکم خدا وہ مچہلی تڑپکر زندہ ہوگئی اور خار اور چہلکے اوسپر موجود ہوگئے اور اوسکو
خوان سے جدا کر لیا اور بعد اوسکے فرمایا کہ اے مچہلی پہر ویسی ہی ہوجا بحکم خدا جیسے کہ پہلے تہی وہ مچہلی پہر ویسی ہی بریان کی ہوئی
ہوگئی حواریوں نے کہا کہ یا روح اللہ پہلے آپ اسکو تناول فرماویں بعد اسکے ہم کہاوینگے حضرت عیسیٰ نے کہا کہ معاذ اللہ میں
اوسمیں سے کہاؤں اسکو وہ کہاوے کہ جسنے طلب کیا تہا اور وہ لوگ اوسکے کہانے سے خوف کرتے تہے حضرت عیسیٰ نے محتاج آدمی
اور زمین گیر اور بیمار اور مبتلا بلاؤں کے طلب کئے اور فرمایا اونکو کہ کہاؤ تم کہ یہہ گوارا ہے اور غیر لوگوں کیواسطے بلا ہے پس
کہایا اوسمیں سے ایکہزار اور تین سو آدمیوں نے سب سیر ہوگئے اور حضرت عیسیٰ نے نظر کی تو وہ کہانا اوسی طرح بدستور تہا کہ
جسقدر کہ نازل ہوا تہا اور وہ خوان اوپر کو اوڑ گیا اور وہ آدمی سب دیکہتے تہے یہانتک کہ نظروں سے غائب ہوگیا اور جس بیمار نے
اوسکو کہایا تہا اوسکو شفا حاصل ہوئی اور جس اندہے نے اوسکو کہایا تہا وہ بینا ہوگیا اور جس محتاج نے کہایا تہا وہ تونگر ہوگیا اور
ہمیشہ کو تا مرگ وہ تونگر رہا اور حواریوں نے جو نکہایا تہا اور کسی نے جو اوسمیں سے نکہایا تہا وہ بہت پشیمان ہوئے اور جسوقت وہ
نازل ہوتا تہا تو تونگر اور محتاج اور خرد و کلان سب دسیر جمع ہوکر انبوہ کرتے تہے جب حضرت عیسیٰ نے ایسا دیکہا تو نوبت اونکی
مقرر کردی کہ فلانی روز اسقدر آدمی اور فلانے روز اسقدر اوسمیں سے کہائیں چاشت کے وقت وہ نازل ہوتا تہا اور بعد زوال کے جسوقت

دو پہر ڈہلتی تہی اوسوقت وہ اوڑجاتا تہا چالیس دن تک آیا اور ایک دن نازل ہوتا تہا اور ایک دن نازل نہین ہوتا تہا حضرت عیسیٰ پر وحی آئی کہ اسکو محتاج لوگ کہائین اور تونگر نہ کہائین یہہ بات تونگرون پر بہت شاق گزری انہون نی اوسمین شک کیا اور آدمیونکو شک مین ڈالدیا اور اوسکو جادو قرار دیا خدا تعالیٰ نی فرمایا کہ مینی شرط کی تہی کہ جو کوئی اوسکو جہٹلائیگا اوسکو سخت عذاب کرونگا حضرت عیسیٰ نے عرض کی کہ خداوندا یہہ تیری بندہ ہین چاہی تو بخش اور چاہی عذاب کر تین سو اور تینتیس آدمی اونمین سی خوک ہوگئی صبح کو اپنی عورتونکی پاس سے اپنی بستری سی سور بنی ہوئی اوٹہی کوچون اور مزبلون پر گوہ کہاتی ہوئی پہرتی تہی لوگون نے یہہ دیکہا تو روئے تین روز زندہ رہے آخر کو مر گئے اور تفسیر اہلبیت علیہم السلام مین مذکور ہے کہ تونگرون اور رئیسون نی کہا کہ ہم محتاجون بیقدرونکی ہمراہ نہکہائینگے خدا تعالیٰ نے اوس خوان کو اوٹہا لیا اور اون غرور کرنیوالونکو بندر اور سور بنادیا اور بعضے روایت مین یہہ ہی کہ وہ سوسمار اور مچہلی بنگئی تہے اور اب خدا تعالیٰ نصاریٰ کو توبیخ کرتا ہے اور خوف دلاتا ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ اور یاد کر تو جسوقت کہیگا خدا کہ یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ اے عیسیٰ بیٹی مریم کی ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ کیا تو نی کہا تہا واسطی آدمیونکی کہ پکڑو تم مجہکو یعنی مقرر کرو تم مجہکو وَاُمِّیَ اور ماں میریکو اِلٰهَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ دو معبود سوا خدا حق کے قَالَ کہیگا عیسیٰ کہ سُبْحٰنَكَ پاکی ہے تجہکو سوای پروردگار میری کہ کوئی تیرا شریک نہین ہو مَا یَکُوْنُ لِیْ اَنْ اَقُوْلَ نہین لایق ہے واسطی میری یہہ کہ کہون مین مَا لَیْسَ لِیْ بِحَقٍّ وہ بات کہ نہین ہے واسطے میری حق کہنی کا اِنْ کُنْتُ اگر ہون مین کہ قُلْتُهٗ کہا ہی مینے اوسکو فَقَدْ عَلِمْتَهٗ پس تحقیق جانتا ہی تو اوسکو تَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ جانتا ہی تو جو کچہہ کہ بیچ نفس میری کے اور دل مین میری پوشیدہ ہی وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِكَ اور نہین جانتا ہون مین جو کچہہ کہ بیچ ذات تیری کے ہے اور تو نی اوسکو پوشیدہ کر رکہا ہی اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ تحقیق کہ تو ہی جاننی والا غیب کا ہی کہ جیسے کہ تو ظاہر کو جانتا ہی ایسے پوشیدہ کو جانتا ہے مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِیْ بِهٖ نہین کہا ہی مینے واسطی اون لوگونکی مگر جو کچہہ کہ حکم کیا ہی تو نی مجہکو ساتہہ اوسکی کہ مین اونسے کہون اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّیْ وَرَبَّكُمْ یہہ کہ عبادت کرو تم خدا کو کہ پروردگار میرا اور پروردگار تمہارا ہی بس یہی مینی کہا ہے وَكُنْتُ عَلَیْهِمْ شَهِیْدًا مَّا دُمْتُ فِیْهِمْ اور تہا مین اوپر قول اور فعل اونکی کی گواہ جبتک کہ تہا مین درمیان اونکی فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ پہر جسوقت کہ اوٹہا لیا تو نی مجہکو زمین سی اور لیگیا تو آسمان پر تو كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْهِمْ تہا تو ہی نگہبان اوپر احوال اونکی کے وَاَنْتَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ اور تو اوپر ہر چیز کے گواہ اور مطلع ہی اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ اگر عذاب کری تو اونکو کفر پر تو پس تحقیق وہ بندہ تیری ہین اور بندہ کا کیا مقدور ہی کہ مالک پر اعتراض کری وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ اور اگر بخشش کری تو واسطے اونکی بعد اسکے کہ وہ توبہ کرین کفر سے تو فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ پس تحقیق تو غالب ہے صاحب حکمت کہ موافق حکمت اور مصلحت کے کرتا ہی خواہ ثواب کسیکو عطا کری خواہ عذاب مین مبتلا کری اہلسنت کے کتب احادیث مین خصوصاً بخاری مین لکہا ہی کہ جناب رسول خدا صلعم نی فرمایا کہ قیامت کے روز میری صحابہ مین سی بعضے لوگونکو دوزخمین لیجائینگے تو مین فرشتون سے کہونگا کہ انکو دوزخمین کیون لیجاتی ہو اوسوقت فرشتی میری جواب مین کہینگے کہ تو نہین جانتا ہی تیرے بعد انہون نی کیا کیا کہ تیری بعد یہہ مرتد ہوگئے تہی اور ہمیشہ مرتد رہی فرمایا حضرت نے کہ مین اوسوقت وہ کہونگا کہ جو بندہ صالح عیسیٰ نے جواب مین کہیگا کہ کنت علیہم شہیدا ما دمت فیہم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم وانت علی کل شیء شہید ان تعذبہم فانہم عبادک وان تغفر لہم فانک انت العزیز الحکیم اس روایت سی معلوم ہوا کہ سب صحابہ جہنمی تہی اور بیشک بعد وفات رسول خدا کی مرتد ہوگئی بسبب غصب کرنے حقوق اہلبیت علیہم السلام کی سو اسطی کہ وقت وفات رسول خدا صلعم کے سوائے غصب خلافت کی اور کوئی امر وقوع مین نہین آیا اور جسوقت حضرت عیسیٰ درگاہ خدا مین عذر کر لیونگی جیسے کہ اس آیت مین گزرا ہی تو بعد اوسکی قَالَ اللّٰهُ کہیگا خدا کہ هٰذَا یَوْمُ یَنْفَعُ الصّٰدِقِیْنَ یہہ وہ دن ہی کہ فائدہ دیوے سچ بولنے والون کو

صِدْقُهُمْ صداقت گوئی اونکی جو لوگ کہ دنیا مین سچ بولتے تھے اور انبیا کی اور خدا کی کتابون کی تصدیق کرتے تھے اور یوم نفع کی میم کو نافع نے منصوب
پڑھا ہے اور باقیون نے مرفوع اور یوم نفع پڑھا ہے تو اس صورت مین خبر ہوئی ہذا کی اور صورت نصب مین مفعول ہے قال کا اور جو لوگ کہ راست گو ہین
لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ واسطے اونکی بہشتین ہین کہ جاری ہین نیچے محلون اونکے سے یا درختون اونکی سے نہرین خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ
اَبَدًا ہمیشہ رہنے والی ہین بیچ اون بہشتون کی مدام کبھی اونسے نہ نکلینگے رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ راضی ہو خدا اونسے سبب طاعت اونکی کی وَرَضُوْا
عَنْهُ اور راضی ہوئے وہ اوس خدا سے کہ قسم قسم کی نعمتین خدا اونکو عطا کرے ذٰلِكَ یہہ یعنی داخل ہونا بہشتون مین اور رضامندی خدا کی
الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ رستگاری اور مراد کو پہنچنا بڑا ہے اوسکے بعد خدا تعالی نصاریٰ کو تنبیہ کرتا ہے اونکی جھوٹی دعوی پر جو کہ عیسی کی اور اونکی ماں کی حق مین
دعوی کرتی تھے چنانچہ فرماتا ہے کہ لِلّٰهِ خاص واسطے خدا کی ہے نہ واسطے غیر اوسکے مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بادشاہی آسمانون اور زمین
کی وَمَا فِیْهِنَّ اور جو کچھ کہ درمیان اونکے ہے وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور وہ اوپر ہر چیز کی قادر ہے جو چاہتا ہے سو کرتا ہے اور اوسکی
بادشاہی سزاوار ہے نہ اوسکی غیر کو سوا اوسکے سب چیز اور مخلوقات اوسکی ہین پیدا کیے ہوئے اور کیا مریم سورۃ الانعام یہہ سورہ مکی ہے اور آیتین
اوسکی ایک سو پینسٹھ ۱۶۵ آیتین ہین اور بعضی چھیاسٹھ اور بعضی ستاسٹھ کہتی ہین اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ یہہ سورہ ایکدفعہ نازل ہوئی ہے
اور جسوقت نازل ہوا تھا تو ستر ہزار ملائکہ اوسکی ہمراہ تھی در تعظیم اوسکی کرتی تھے اور ستر جگہہ اسصورت مین خدا تعالی کا نام ہے اگر لوگ اوسکی تلاوت
بزرگی کو جانتی تو ہرگز اوسکی تلاوت کو ترک نکرتے بلکہ ہمیشہ اوسکو پڑھا کرتے اور حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو کوئی اس سورۃ کی تلاوت
کرے ستر ہزار ملائکہ کہ جنھون نے اوسکو نازل کیا ہے رسول خدا پر وہ ملائکہ اوسکے واسطے قیامت تک تسبیح خدا کرین اور استغفار کیا کرین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سب تعریفین خاص واسطے خدا کی ہین کہ مستحق حمد کا وہی ہے الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وہ خدا کہ پیدا کیا ہے اوسنے
آسمانون کو اور زمین کو اپنی قدرت کاملہ سے بدون مدد دوسرے شخص کے کہ بے سہارے ستونون کے آسمان ٹھہرے ہین وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ اور
پیدا کیا ہے اوسنے اندھیرون کو اور روشنی کو اور یہہ کلام واسطے رد کرنی قول مجوسیون کی ہے جو کہتے تھے کہ پیدا کرنیوالا نور کا خدا ہے اور پیدا
کرنیوالا اندھیرون کا شیطان ہے اور بعضون کی نزدیک ظلمت اور نور سے شب و روز مین ثُمَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا پھر وہ لوگ کہ کافر ہوئے
ہین بیچ باوجود دیکھنے اسقدر نعمتون گوناگون پروردگار اپنی کی وہ لوگ بِرَبِّهِمْ یَعْدِلُوْنَ ساتھ پروردگار اپنی کی عدل کرتے ہین
اور پھرتی ہین اوس سے طرف عبادت غیر اوسکی کی وہ بت ہین یا برابر کرتی ہین خدا کی تو اونکو عبادت کرنے مین حاصل یہہ ہے کہ خدا تعالی
نے ان چیزونکو واسطے اونکی اسطرح پیدا کیا ہے چاہیے تھا کہ اوسکا شکر کرتے نہ یہہ کہ اوسکی ناشکری کرین اور اوسکو چھوڑکر اوسکی غیر کے عبادت مین
مشغول ہون یا اوسکی غیر کو عبادت مین شریک اوسکا کرین اور غیرونکو خدا کی برابر جانین اور حضرت صادق علیہ السلام نی فرمایا ہے کہ
اس آیتمین رد ہے تین گروہ کا ایک دہریونکا کہ وہ کہتے ہین کہ ان اشیا کا کوئی خالق اور پیدا کرنیوالا نہین بلکہ یہہ خود بخود ہو گئی ہین اور
دوسرے ثنویہ کا یعنی ان لوگونکا وہ کہتے ہین کہ ظلمت اور نور خود تدبیر کرنیوالے ہین اور تیسری رد ہے مشرکین کا وہ کہتے تھے کہ یہہ بت ہمارے خدا ہین
هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِیْنٍ وہ خدا وہ شخص ہے کہ پیدا کیا ہے اوسنی تمکو گارے سے کہ یعنی تمہاری پیدایش کی ابتدا اوس سے ہوئی
جسوقت تمہارے باپ آدم کو پیدا کیا تھا ثُمَّ قَضٰۤی اَجَلًا پھر مقرر کیا اجل کو کہ جب تمہاری زندگی کی مدت ہو لیوے تو تمہاری اجل یعنی موت
تمہاری آجاے کہ اوسمین کسیطرحکا فرق اور تقدم اور تاخر نہو وَاَجَلٌ اور اجل یعنی موت مُّسَمًّی عِنْدَهٗ نام کہی گئی ہین نزدیک اوسکے یعنی مقرر
کی گئی ہے نزدیک خدا کی کہ اوسکو چاہے بڑھادے صدقہ دینے اور صلہ رحمی سے اور چاہے گھٹادے قطع رحمی اور زنا کی جہت سے اور
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اوسکی تفسیر مین روایت ہے کہ اجل دو ہین ایک تو محتوم کہ نہ وہ بڑھتی ہے نہ گھٹتی ہے اور ایک اجل موقوف ہے

کہ وہ بڑہتی بہی ہے اور گہٹتی بہی ہے اور مراد اجل سے موت ہے آدمی کی عمر کی اور بعضے کہتے ہین کہ مراد اجل مسمی سے مدت دنیا کی ہے کہ بعد اوسکے قیامت
ہوگی اور فرماتا ہے خدا کہ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ پہر تم شک کرتے ہو قیامت سے یعنی جسنے تمکو پیدا کیا ہے اوسوقت کہ جسوقت تم کچھہ نتہے پہر کیا تمکو وہ نہین جلا
سکتا ہے اور حال یہہ ہے کہ پہلے پیدا کرنیسے پہر دوبارہ زندہ کرنا بہت سہل ہے وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَفِي الْاَرْضِ اور وہی ہے خداے
بیچ آسمانون کی اور زمین کے کہ سواے اوسکے کوئی خدا نہین ہے نہ آسمانون مین اور نہ زمین مین اور وہی معبود مطلق ہے ہر جگہہ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ
وَجَهْرَكُمْ جانتا ہے پوشیدہ تمہارا کو اور ظاہر تمہارا کو یعنی جو کچھہ کہ تم اپنے جی مین مخفی رکہتے ہو اوسکو بہی جانتا ہے اور جو کچھہ کہ ظاہر مین
زبان سے کہتے ہو اوسکو بہی جانتا ہے وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ اور جانتا ہے جو کچھہ کہ کسب کرتے ہو تم نیکی یا بدی کو اور موافق تمہارے اعمال کے تمکو
جزا دیگا اور جابر بن عبد اللہ انصاری نے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جو کوئی اول سورہ سے یہانتک پڑہے یعنی تین آیتون کو ہر
روز خدا تعالی چالیس ہزار فرشتے بہیجتا ہے کہ وہ مثل عبادت اپنے کے اوسکے واسطے ثواب لکہین قیامت تک اور ایک فرشتہ کو ساتوین
آسمان سے بہیجتا ہے کہ اوسکے پاس ایک گرز لوہے کا ہوتا ہے کہ جسوقت شیطان ان تین آیتونکے پڑہنے والے کو وسوسہ ڈالنا چاہتا ہے تو وہ فرشتہ
شیطانکے سر پر گرز مارتا ہے اوسوقت شیطان مین اور ان آیتونکے پڑہنے والے مین ستر ہزار پردہ ہوجاتے ہین اور قیامت کے روز خدا تعالی ان
آیتونکے پڑہنے والے سے کہیگا کہ اے بندہ میرے میرے سایہ مین چلا جا اور میرے بہشت کے میوے کہایا کر اور پانی کوثر کا پیا کر اور چشمہ سلسبیل مین
نہایا کر تو بندہ میرا ہے اور مین خدا تیرا ہون اور اب کفار کے حال سے خدا تعالی خبر دیتا ہے کہ وَمَا تَاْتِيْهِمْ اور نہین آتی ہے اون کافرون کے
پاس مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ کوئی آیت آیتون پروردگار اونکے سے کہ وہ آیتین قرآن کی ہین یا معجزہ ہے معجزات مین سے مثل شق ہونے
چاند کے اور تسبیح پڑہنے سنگریزونکے ہاتہہ مین رسول خدا کی اور مثل اوسکے پس نہین آتی ہے اون کافرونکے پاس کوئی چیز اور نہین ہے اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا
مُعْرِضِيْنَ مگر ہین وہ اوس آیت یا معجزہ سے منہ پہیر نیوالے اور انکار کرنیوالے اور اوسمین نظر اور تامل نہین کرتے ہین فَقَدْ كَذَّبُوْا
بِالْحَقِّ پس تحقیق جہٹلایا اور تکذیب کی اونہون نے ساتہہ حق کے کہ وہ قرآن ہے لَمَّا جَآءَهُمْ جسوقت آیا اونکے پاس فَسَوْفَ يَاْتِيْهِمْ
پس قریب ہے کہ آوین اونکے پاس یعنی ظاہر ہون اونکو اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ خبرین اوس چیز کی کہ ہین وہ ساتہہ اوسکے ٹہٹہا
کرتے کہ دنیا مین اونپر عذاب نازل ہو یا اسلام کی ترقی ہو اور جناب رسول خدا صلعم کو شوکت حاصل ہو یا وہ کفار آخرت مین دوزخ مین
داخل ہون اور عذاب کو مشاہدہ کرین اور فرماتا ہے خدا کہ اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ کیا نہ دیکہا اونہون نے کہ کتنے ہلاک کئے ہین ہمنے پہلے
اونکے اپنے قہر اور غضب سے مِّنْ قَرْنٍ گروہون گذری ہوئی مین سے ہر زمانہ مین کہ جسمین پیغمبر ہوا ہے بعضے قرن ستر برس کو کہتے ہین اور
بعضے اسی برس کو اور صحیح یہہ ہے کہ قرن ہر زمانہ کے لوگ ہوتی ہین کہ جنمین پیغمبر ہوا ہو یا قایم مقام پیغمبر کے ہو تہوڑی ہون وہ یا بہت ہون
مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ قدرت دی تہی ہمنے اونکو بیچ زمین کے کہ نعمتین قسم قسم کی اور قوتین اور طاقتین بڑی بڑی ہمنے اون کو دی تہی
مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ جو کچھہ کہ نہین قدرت دی ہے ہمنے واسطے تمہارے اے مکہ والے کافرو پس جسوقت ایسے قوی اور زبردستونکو ہمنے ہلاک کر ڈالا
اونکی نافرمانی کے سبب سے تو تمہاری کیا اصل ہے وَاَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَيْهِمْ مِّدْرَارًا اور بہیجا تہا ہمنے آسمان کو یعنی ابر کو اوپر اونکے بہت
برسنے والا کر کے وَجَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمْ اور کر دیا تہا ہمنے نہرون کو جاری نیچے درختون یا محلون اونکے سے مثل قوم
عاد اور ثمود اور فرعون کی کہ بہت آسودگی اور فراغت سے گزران کرتے تہے اور بڑے جسیم اور قوی آدمی تہے وہ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ
پس ہلاک کیا ہمنے اونکو بسبب گناہون اونکے اور اون آسودگی نے اونکو کچہہ فائدہ نہ بخشا اور وہ قوت اونکی کچہہ کام نہ آئی وَاَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ
اور پیدا کیا ہمنے پیچہے ہلاک کرنیسے اونکے قَرْنًا اٰخَرِيْنَ قرنون دوسرونکو یعنی بعد اونکے ہلاک ہونے کے دوسرے زمانہ کے لوگ
پیدا کئے پس جیسے کہ خدا قادر تہا اون لوگون کے ہلاک کرنے پر اور بعد اونکے دوسرونکے پیدا کرنے پر ایسا ہی قادر ہے کہ مثل اونکے تمکو

ہلاک کرے اور بعد تمہارے اور لوگون کو پیدا کرے چاہئے کہ خواب غفلت سے تم بیدار ہو جاؤ کہ مثل اونکی تمپر بہی عذاب نازل ہو اور کہتے ہین کہ نضر
بن حارث وغیرہ رسولخدا صلعم کے پاس حاضر ہوے اور کہا کہ ہم تجہپر ایمان نہ لاوینگے جبتک کہ چار فرشتے آسمان سے نازل نہون اور گواہی نہ دیوین کہ یہہ کتاب
تمہارے پاس ہم لائے ہین اور ایک نوشتہ اونکے پاس ہو کہ اوسمین یہہ لکہا ہو کہ تو پیغمبر ہے حقتعالے نے یہہ آیت نازل کی اور فرمایا کہ وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتَابًا
اور اگر نازل کرین ہم اوپر تیرے کوئی نوشتہ فِي قِرْطَاسٍ بیچ کاغذ کے ہو تو فَلَمَسُوهُ بِأَيْدِيهِمْ پس البتہ مس کرین وہ اوسکو ساتہہ ہاتہون اپنے کے
یعنے ہاتہون مین لیکر اوسکو خوب دیکہین اور دل سے یقین کرین کہ یہہ نوشتہ خدا کا ہے بے شک اور شبہہ مگر پہر بہی لَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا البتہ
کہینگے وہ لوگ کہ کافر ہوئے ہین اپنی عناد کی جہت سے کہ إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ نہین ہے یہہ نوشتہ مگر جادو ظاہر کہ اسکا جادو ہونا سب پر روشن ہے
اور تفسیر امام علیہ السلام مین سورہ بقر کی تفسیر مین لکہا ہے اور فرماتے ہین امام کہ مینے اپنے باپ سے پوچہا تہا کہ رسولخدا صلعم یہود اور مشرکین سے گفتگو
بہی فرمایا کرتے تہے فرمایا کہ کئی مرتبہ گفتگو واقع ہوئی ہے اکروز جناب رسولخدا صلعم کعبہ کے قریب بیٹہے تہے عبد اللہ بن ابی امیہ مخزومی نے کہا کہ اے محمد تونے بڑا دعوی کیا ہے
کہ تو اپنے تئین رب العالمین کا پیغمبر کہتا ہے اور رب العالمین کو سزاوار نہین ہے کہ تجہکو کہ تو مثل ہمارے آدمی ہے پیغمبر کرکے بہیجے اور تو پیغمبر ہوتا تو تیرے ہمراہ
فرشتہ ہوتا کہ وہ تیری تصدیق کرتا اور ہم اوسکو دیکہتے بلکہ اگر خدا کو پیغمبر کرکے بہیجنا منظور ہوتا تو فرشتہ کو پیغمبر کرکے بہیجتا نہ مثل ہماری کسی
آدمی کو نہین ہے تو مگر جادو کیا گیا کہ تجہپر کسی نے جادو کر دیا ہے کہ ایسی باتین کرتا ہے اور پیغمبر تو نہین ہے حضرت نے یہہ سنکر فرمایا کہ خداوندا تو دیکہتا ہے اونکو اور
سنتا ہے تو ہر آواز کو اور جانتا ہے تو ہر شی کو یہہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ وَقَالُوا اور کہا اون کافرون نے کہ لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ
مَلَكٌ کیون نہین نازل کیا گیا اوپر اوسکے فرشتہ کہ وہ ہمسے کہے کہ یہہ پیغمبر ہے خدا تعالی فرماتا ہے کہ وَلَوْ أَنْزَلْنَا مَلَكًا لَقُضِيَ الْأَمْرُ اور اگر نازل کرتے
ہم فرشتہ کو تو البتہ حکم کیا جاتا امر اونکی ہلاکت کا اور فیصل کر دیا جاتا ہے اسلئے کہ عادت خدا کی جاری ہوئی رہی ہے ہمیشہ سے کہ اگر فرشتہ کو انکہون سے
وہ دیکہین جسکو کہ طلب کیا ہے تو اوس وقت سبکا ہلاک ہونا لازم ہو جاتا ہے مثل قوم عاد اور ثمود اور لوط کے ثُمَّ لَا يُنْظَرُونَ پہر مہلت نہ دیجاتی وہ
سبب اسکے کہ ہم فرشتہ کو اوس وقت دیکہو دکہلاتے ہین کہ ہمکو اونپر عذاب کرنا منظور ہوتا ہے وَلَوْ جَعَلْنَاهُ مَلَكًا اور اگر کرتے ہم اوس پیغمبر کو فرشتہ
یعنے تم فرشتہ کو ہم پیغمبر کرکے بہیجتے تو لَجَعَلْنَاهُ رَجُلًا البتہ کرتے ہم اوسکو بصورت مرد جیسے جبرئیل دحیہ کلبی کی صورت مین آتا تہا اسلئے
کہ قوت بشری فرشتہ کو اوسکی صورت اصلی مین مشاہدہ نہین کر سکتی ہے سواے انبیا کے کہ انبیا اپنی قوت قدسیہ سے اونکو دیکہہ سکتے ہین اور ہر
بشر نہین دیکہہ سکتا ہے اور فرماتا ہے خدا کہ البتہ اوسکو مرد کی صورت مین ہم بہیجتے وَلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَا يَلْبِسُونَ اور البتہ شبہہ مین ڈالتے ہم
اوپر اونکے اوس چیز کو کہ شبہہ کرتے ہین وہ آجکے دن اوسمین یعنے جیسا کہ اب آدمی کا پیغمبر ہونا اعتبار نہین کرتے ہین ایسے ہی اوس وقت بہی طعن کرتے
اور کہتے کہ یہہ تو مثل ہمارے آدمی ہے یہہ پیغمبر کیونکر ہو سکتا ہے اور جناب رسول خدا صلعم کی تسلی کیواسطے خدا تعالی فرماتا ہے کہ
وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ اور البتہ تحقیق ٹہٹہا کیا ہے ساتہہ پیغمبرون کے کہ تہے وہ مِنْ قَبْلِكَ پہلے تجہسے فَحَاقَ بِالَّذِينَ سَخِرُوا پس حاوی
کیا ساتہہ اون لوگون کے کہ ٹہٹہا کیا تہا اونہون نے مِنْهُمْ اون رسولون مین سے جسکے ساتہہ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ اوس چیز نے
کہ تہے وہ ساتہہ اوسکے ٹہٹہا کرتے یعنے عذاب کے آنے پر جو ٹہٹہا کرتے تہے اور اوسکو نہ آنیوالا جانکر اوس عذاب نے اونکو گہیر لیا یہانتک کہ وہ
ہلاک ہو گئے اور فرماتا ہے خدا قُلْ کہہ اے محمد صلعم اون لوگون کو کہ اگر تم عذاب کو مسلم نہین کہتے ہو تو سِيرُوا فِي الْأَرْضِ
روانہ ہو تم اور سیر کرو تم بیچ زمین کے کبہی یمن کیطرف اور کبہی شام کیطرف اور عاد اور ثمود کے شہرون کو دیکہو ثُمَّ انْظُرُوا پہر
نظر کرو تم اون شہرونکی طرف غور سے کہ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ کیونکر ہوا انجام جہٹلانیوالونکا کہ بالکل خدا تعالی نے اونکو بیخ
کنی کر ڈالی اور اونکو ہلاک کر دیا اور فرماتا ہے خدا کہ قُلْ کہہ تو یعنے پوچہہ تو اے محمد صلعم اونسے الزام کے طور پر کہ لِمَنْ مَا فِي
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ واسطے کس شخص کے ہے کہ جو کچہہ بیچ آسمانون کے ہے اور زمین کے اور کسکے پیدا کئے ہوئے ہین یہہ اور اگر

عناد کی راہ سی یہہ لوگ جواب نہوین تو قُلْ کہہ تو ای محمد صلعم کہ لِلّٰهِ خاص واسطی خدا کی ہین باتفاق ہمارے اور تمہاری نہ واسطی کسی غیر کی کہ
خالق اور مالک سبکا وہی خدا ہی پاک ہے نہ کوئی دوسرا پس مستحق عبادت کا جانئی کہ وہی ہو نہ غیر اوسکا کَتَبَ لکہے یعنی واجب کی ہی خدا نی
عَلٰی نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ اوپر ذات اپنی کی رحمت کہ تمہاری ہدایت کیواسطی دلیلین قایم کی اور انبیاء بہیجے اور کتابین نازل کین کہ تم خدا کو پہچانو
اور اوسکو واحد جانو اور مہلت دی کہ سمجہیں اور ایمان لاویں اور سلمان فارسی سی روایت ہی کہ خدا تعالی کی رحمت کی ایکسو ٹکڑی
ہین اونمین سی ایک ٹکڑا تو دنیا مین پہیلا ہے کہ تمام نعمتین دنیا کی اوس ایک ٹکڑی سی ہین اور ننانوی ٹکڑی اوسکی خزانہ کرم مین
جمع ہین کہ اوس ایک ٹکڑی کو ننانوی ٹکڑونکی ساتہہ ملا کر آخرت مین بندون پر خرچ کریگا اور گناہونکو بخشیگا اور دوسری روایت مین
ہے کہ رحمت اوسکی سبقت لیگئی ہی اوسکے غضب پر اور فرماتا ہی لَیَجْمَعَنَّکُمْ اللّٰہ جمع کریگا تمکو خدا قبرون مین اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ روز
قیامت تک لَا رَیْبَ فِیْهِ نہین شک ہے بیچ ہونی اوسکے اور فرماتا ہی کہ اَلَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جن لوگون نی نقصان مین ڈالا
نفسون اپنے کو بسبب ضایع کرنی عقل سلیم کی فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ پس وہ نہ ایمان لاوینگے وَلَهٗ مَا سَکَنَ فِی الَّیْلِ وَالنَّهَارِ اور خاص واسطے
اوس خدا کی ہی جو کچہہ کہ ٹہرا ہوا ہے بیچ رات کی اور دن کی یعنی سب چیز کا وہ مالک ہے مکان کا اور زمان کا اور جو کچہہ کہ اونمین ہی وَهُوَ السَّمِیْعُ
اور وہ سننی والا ہی ہر شے کی چیز کا الْعَلِیْمُ جاننی والا ہر پوشیدہ اور ظاہر کا اور لوگون کے فعال کا اور موافق اونکی فعلون کی اونکو جزا
دیگا اور کہتے ہین کہ کفار قریش نی جناب رسول خدا صلعم سی کہا کہ ہمکو معلوم ہوا کہ تیری مفلسی اور محتاجگی نی تجہکو اس امر پر آمادہ کیا ہی کہ
ہم سب ملکر تیری واسطی مال جمع کرین کہ تو سب سی زیادہ تونگر ہوجاے بشرطیکہ اپنی دعوی سے دست بردار ہو خدا تعالی نی فرمایا کہ
جو کچہہ رات و دن مین داخل ہی سب خدا کی ملک ہے اگر چاہی اپنے حبیب کو تونگر کردی اور تمہاری مال کی کچہہ احتیاج اوسکو نہین
ہے اور فرماتا ہے خدا کہ قُلْ کہہ تو ای محمد صلعم کہ اَغَیْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِیًّا کیا سوای خدا کی بتون مین کسی دوست کو یعنی سوای خدا کی
مین ہرگز کسی کو دوست نہین پکڑونگا کہ وہ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پیدا کرنیوالا آسمانون کا ہے اور زمین کا وَهُوَ یُطْعِمُ اور وہ
کہانا دیتا ہے خلقت کو وَلَا یُطْعَمُ اور نہین کہانا دیا جاتا ہی کہ وہ کسیکی کہانیکا محتاج نہین ہے بلکہ تمام مخلوقات اوسکی محتاج
ہے کہ وہ سبکو کہانا دیتا ہے قُلْ اِنِّیْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَکُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ کہہ تو ای محمد کہ تحقیق مین حکم کیا گیا ہون یہہ کہ ہون
مین اول ان شخصون کا کہ فرمانبرداری کی ہی اونہون نی کہ پیغمبر امت کی پہلی ایمان لاتا ہی اور کہا گیا ہی مجہکو کہ وَلَا تَکُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ
اور نہو تو شرک کرنیوالون مین سی قُلْ اِنِّیْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ کہہ تو ای محمد کہ تحقیق مین خوف کرتا ہون اگر نافرمانی
کرون مین حکم پروردگار اپنی کی کہ اوسکی غیر کی پرستش کرون عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ عذاب دن بڑی سے کہ وہ قیامت کا دن ہی یعنی
مین پروردگار اپنے کی نافرمانی کرنیمین ڈرتا ہون کہ مجہکو قیامت کی دن عذاب ہو اس جرم کی عوض مین مَنْ یُّصْرَفْ عَنْهُ
وہ شخص کہ پہیرا جاوے اوس سی عذاب یَوْمَئِذٍ اوس دن کہ وہ روز قیامت کا ہی تو فَقَدْ رَحِمَهٗ پس تحقیق رحم کیا اوسکو
خدا نی کہ عذاب سے نجات دی اوسکو وَذٰلِكَ اور یہہ یعنی پہیر دینا عذاب کا الْفَوْزُ الْمُبِیْنُ رستگاری ہی اور مراد کو پہونچنا ظاہر ہے
وَاِنْ یَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ اور اگر پہونچاوی تجہکو خدا کوئی ضرر اور سختی مثل بیماری و فقیری کی تو فَلَا کَاشِفَ لَهٗٓ پس نہین ہے
کوئی دور کرنیوالا واسطے اوسکی اِلَّا هُوَ مگر وہ خدا کہ وہی قادر ہے نہ غیر اوسکا وَاِنْ یَّمْسَسْكَ بِخَیْرٍ اور اگر پہونچاوی وہ
تجہکو کوئی نیکی مثل صحت اور تونگری کی تو فَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ پس وہ اوپر ہر چیز کی قادر ہی کہ جو چاہتا ہی کر سکتا ہے
وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ اور وہ غالب ہے اوپر بندون اپنے کی اور بندی سب مغلوب اور عاجز ہین وَهُوَ الْحَکِیْمُ اور وہ
صاحب حکمت ہی اپنے افعال مین جسکو کہ تونگر یا فقیر اور تندرست یا بیمار کرتا ہی حکمت اور مصلحت سی کرتا ہے الْخَبِیْرُ خبردار ہے

بندونکی احوال سے آگہ کرتے ہین کہ جو حرکے احمقون نے جناب رسول خدا صلعم سے کہا کہ اے محمد ہم کسیکو نہین دیکھتے ہین کہ تیری تصدیق کرے اور
علماے یہود اور نصارا سے ہمنے دریافت کیا کہ وصف اس شخص کا تمہاری کتابونمین کہا ہے سب نے انکار کیا اب ہمکو کوئی ایسا شخص دکھلا کہ
کہ وہ تیری اور کتاب کے حق ہونیکی گواہی دیوے حقتعالی یہہ آیت نازل کی اور فرمایا کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم کہ اَيُّ شَيْءٍ اَكْبَرُ شَهَادَةً
کونسی چیز بڑی ہے باعتبار گواہی کی یعنی کون شخص گواہی مین زیادہ بڑا اور سچا ہے اگر جواب نہ دیوین وہ تو قُلِ اللّٰهُ کہہ تو کہ خدا شَهِيْدٌ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ
گواہ ہے درمیان میرے اور درمیان تمہارے کہ وہ میری تصدیق کرے اور تمہاری تکذیب کرے وَاُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اور وحی کیا
گیا ہے طرف میری یہہ قرآن لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ تاکہ ڈراؤن مین تمکو ساتھہ اوسکے وَمَنْ بَلَغَ اور اوس شخص کو پہونچے اوسکو یہہ قرآن
عرب و عجم اور جن و انس سے تا روز قیامت تک قرطبی نے روایت کی ہے کہ جس کسیکی پاس قرآن پہونچا ہے ایسا ہے کہ گویا پیغمبر کو اوسنے
دیکھا ہے اور اب خداتعالی کفار کو ملامت کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ اَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ کیا تم تحقیق گواہی دیتے ہو کہ اَنَّ مَعَ
اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰى تحقیق ہمراہ خدا کی معبود اور ہین اور وہ بت ہین قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم کہ لَّآ اَشْهَدُ مین نہین گواہی دیتا ہون مین جو کچھ کہ
تم گواہی دیتے ہو قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم کہ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ سوائے اسکے نہین ہے کہ وہ خاص معبود ایک ہے اسکی گواہی البتہ دیتا ہون
وَاِنَّنِيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ اور تحقیق مین بیزار ہون اوس چیز سے کہ شریک کرتے ہو تم کہ تم جو خدا کا شریک کرتے ہو اور اول سورۃ
سے یہان تک کفار قریش کو تنبیہ تھی اور بعد اوسکے اہل کتاب سے گفتگو ہے اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وہ لوگ کہ دی ہے ہمنے انکو
کتاب یعنی توریت اور انجیل يَعْرِفُوْنَهٗ پہچانتے ہین وہ اوس پیغمبر کو اون صفات سے کہ جو توریت مین لکھی ہین كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ
جیسے کہ پہچانتے ہین وہ بیٹون اپنے کو اونکی صفات اور علامات سے ابو حمزہ ثمالی نے روایت کی ہے کہ جس وقت جناب رسول خدا صلعم
مدینہ مین تشریف لائے تو عمر نے عبد اللہ سلام سے پوچھا کہ خداتعالی نے جو قرآن مین فرمایا ہے کہ تم پیغمبر کو اسطرح سے پہچانتے ہو جیسے کہ اپنے
فرزندونکو وہ پہچانتا پیغمبر کسطرح سے ہے کہا مجھکو رسول خدا کی پیغمبری کا فرزندونکی نسبت کی صحت سے زیادہ یقین ہے اور اب
خداتعالی اون لوگونکی حال سے خبر دیتا ہے کہ باوجود یقین کرنے نبوت پیغمبر کے پھر اقرار نہین کرتے ہین چنانچہ فرماتا ہے کہ
اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وہ لوگ کہ خسارہ مین ڈالا ہے اونہون نے نفسون اپنے کو اہل کتاب و مشرکین مین سے فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ
پس وہ نہین ایمان لاتے ہین بسبب اپنے عناد اور انکار کی وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اور کون شخص زیادہ ظالم ہے اوس
شخص سے کہ تہمت کرے اوپر خدا کی جھوٹ کو کہ ملائکہ کو دختران خدا کہتے ہین اور کہتے ہین کہ بت ہماری سفارش کرینگے درگاہ خدا مین
اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ یا جھٹلاوے وہ آیتون اوسکی کو کہ وہ قرآن ہے اور اوسکو جادو یا شعر بتلاوے اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ تحقیق نہ رستگاری
پاوینگے ظلم کرنیوالے اپنی نفسون پر کفر کرکے اور انکار حق کا کرکے اور افترا کرکے اور فرماتا ہے خدا کہ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا اور یاد کر
تو وہ دن کہ اکٹھا کرینگے ہم اونکو سب عابدونکو اور اونکی معبودونکو بھی کہ ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا پھر کہین گے ہم واسطے
اون لوگونکے کہ شرک کیا ہے اونہون نے یعنے مشرکون سے ہم کہینگے کہ اَيْنَ شُرَكَآؤُكُمُ کہان ہین شرکاء تمہارے اَلَّذِيْنَ
كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ وہ کہ تھے تم گمان کرتے کہ یہہ شریک و شفیع خدا کی ہین و مثل عبادت خدا کی جنکی تم عبادت کرتے تھے اور نحشر
اور نقول کو یعقوب نے یا سے پڑھا ہے غائب کا صیغہ اور کہتے ہین کہ قیامت کے دن جس وقت مشرکین دیکھین گے کہ خداتعالی نے
اہل توحید کو بخشدیا ہے اور اونکی گناہونسے درگزر کی ہے تو آپسمین کہینگے کہ آؤ ہم بھی کہین کہ ہم خدا کی واحد جاننے والے تھے
تو ہمبھی بخشے جاوین اور اونسے پوچھینگے کہ کہان ہین شرکاء تمہارے اوسوقت وہ انکار کرینگے ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ
نہوویگا فتنہ اونکا یعنی عذر کرنا اونکا جس وقت دیکھینگے کہ اپنے تئین نجات نہوگی اور مومنین خدا کی واحد جاننے والے بخشے

اِلَّا اَنْ قَالُوا مگر یہہ کہ کہینگے وہ کہ وَاللّٰهِ رَبِّنَا قسم ہے خدا کی کہ پروردگار ہمارا ہے مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ نتہے ہم شرک کرنیوالی اسطرح سے جہوٹی
قسمین وہ کہاوینگے لیکن کچھہ فائدہ اونکو نہوگا اور فرماتا ہے خدا اپنے حبیب سے کہ اُنْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ دیکھہ تو کیونکر جہوٹ کہینگے
وہ اوپر نفسون اپنے کے جہوٹی قسمین کہاوینگے حیرت اور خوف سے اور کہینگے کہ ہم مشرک نہین ہین وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُوْنَ اور
گم ہوجاوے اونسے وہ چیز کہ تہے وہ افترا کرتے یعنی وہ چیزین کہ جنکو خدا کی شریک کرتے تہے وہ اونسے گم ہوجائین اور عذاب سے اونکو رہائی
نہ دلواسکیں اور اون قسموں سے اونکو کہ ہم مشرک نتہے کچھہ فایدہ اونکو نہوا اور نہ عذاب سے اونکو نجات ہوا اور جناب امیر علیہ السلام سے
روایت ہے کہ وہ لوگ کہ جو قسمین کہاوینگے کہ ہم دنیا مین مشرک نتہے بلکہ خدا کو واحد جانتے تہے یہہ لوگ البتہ خدا کے واحد جاننے والے
ہونگے جو کہ خدا کی توحید کے قائل تہے لیکن ایمان اونکا اونکو کچھہ فائدہ نہ بخشیگا بسبب مخالفت کرنے پیغمبر کے اور توڑ ڈالنے
عہد کے جو کچھہ کہ اوصیاء رسول کے مقدمہ مین کیا تہا اور کہتے ہین کہ ابوسفیان اور عتبہ اور شیبہ اور ابی خلف وغیرہ نے
مسجد الحرام مین ایک صبح مین جاکر قرآن کو سنا کہ رسول خدا صلعم تلاوت فرماتے ہین نضر بن خالد نے کہا کہ مین تواریخ ملوک عجم کی
تمہارے آگے پڑہتا ہون جسطرح سے کہ محمد پہلے لوگون کے قصے پڑہتا ہے خدا تعالیٰ نے اوس مقدمہ مین یہہ آیت نازل کی اور فرمایا کہ وَمِنْهُمْ مَنْ
يَسْتَمِعُ اِلَيْكَ اور بعض لوگ کفار کہ مین سے وہ ہین کہ کان رکہتے ہین وہ طرف تیری جس وقت کہ تو قرآن پڑہتا ہے اے محمد صلعم
وَجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اور کردئے ہمنے اوپر دلون اونکے کے پردے اور پوششین یعنی بسبب عناد اور حسد اور تکبر کے جو انکار
کرتے ہین وہ اور غور اور تامل معنون مین قرآن کے نہین کرتے ہین تو حال اونکا ایسا ہوگیا ہے کہ گویا دلون پر اونکے پوششین پڑی
ہوئی ہین سو واسطے خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہمنے اونکے دلون پر پردے کردئے ہین واسطے مکروہ جاننے اَنْ يَفْقَهُوْهُ اسکو کہ سمجہین وہ
اوسکو وَفِيْ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا اور کردیا ہمنے بیچ کانون اونکے کے گرانی کو اوسکے سبب سے تاکہ وہ حق کو نہ سنین اور کفر مین اپنے پڑے
رہین اور یفقہوہ سے پہلے کراہۃ کا لفظ مقدر ہے اور وہ مفعول لہ واقع ہوا ہے اور وقرا باعتبار عطف کے مفعول وجعلنا کا ہے وَاِنْ يَّرَوْا
كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا اور اگر دیکہین وہ ہر معجزہ کو تو نہ ایمان لاوین وہ ساتہہ اوسکے بسبب عناد اور حسد کے اور زیادتی اونکے
انکار اور جہٹلانیکے نہایت کی درجہ کو پہونچے ہے حَتّٰى اِذَا جَاءُوْكَ يُجَادِلُوْنَكَ یہانتک کہ جس وقت آوین وہ تیرے پاس تاکہ جہگڑا
کرین وہ تجہسے اور يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا کہیں وہ لوگ کہ کافر ہوے ہین اِنْ هٰذَا نہین یہہ قرآن اِلَّا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ
مگر قصہ پہلون کے سے مانند رستم اور اسفندیار وغیرہ کی کہ جسمین کچھہ فائدہ نہین ہے وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ اور وہ باز رکہتے ہین
اوس ایمان سے لوگونکو وَيَنْئَوْنَ عَنْهُ اور خود دور رہتے ہین اوس سے یعنی باوجودیکہ خود اوس سے دور ہوتے ہین اور ایمان نہین
لاتے ہین لیکن دوسرونکو بہی ایمان سے منع کرتے ہین وَاِنْ يُّهْلِكُوْنَ اور نہین ہلاک کرتے ہین وہ کفار لوگونکو ایمان سے منع کرکر اِلَّا اَنْفُسَهُمْ
مگر جانون اپنی کو وَمَا يَشْعُرُوْنَ اور نہین اطلاع رکہتے ہین کہ ضرر اوسکا اونکے ہی واسطے ہے اور فرماتا ہے خدا کہ وَلَوْ تَرٰى اِذْ وُقِفُوْا
عَلَى النَّارِ اور اگر دیکھے تو ہی محمد صلعم جس وقت کہ کہڑے کئے جائینگے وہ کفار اوپر آتش دوزخ کی کہ اوسکو دیکہین اور مطلع ہوں وسیلے
جانین کہ ہمین جلائے جائینگے تو البتہ دیکہے تو اوس وقت ایک امر نہایت قبیح اور یہہ جواب لو کا ہے کہ محذوف ہے البتہ کے لفظ سے آخر تک اور
جس وقت وہ اوس حال کو دیکہینگے تو فَقَالُوْا پس کہینگے وہ نہایت حسرت سے کہ يَا لَيْتَنَا نُرَدُّ ہے کاش ہم پہر جاوین طرف دنیا کی وَلَا
نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا اور نہ جہٹلاوین ہم نشانیون قدرت پروردگار اپنے کو وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اور ہوین ہم ایمان لانی
والون سے اور نکذب اور نکون کو حفص نے عاصم سے اور حمزہ اور یعقوب نے منصوب پڑہا ہے تمنی کے بعد سمجھکر اور باقیون نے مرفوع
یعنی پہر جاوینگے اور وہ کفار جو کہتے ہین کہ ہم دنیا مین جاوین تو پہر ایمان لاوین ایسا نہین ہوسکتا اور یہہ مرنہین ہے

بجھکو تو
وَهُوَ الْقَاهِرُ
صاحب حکمت

بَلْ بَدَا لَهُمْ بلکہ ظاہر ہوئی ہے واسطے اونکے اعضا کی گواہی سے یا عذاب کے ظاہر ہونے سے مَا كَانُوا يُخْفُونَ وہ چیز کہ تہے وہ پوشیدہ کرتے دنیا
مین کفر اور نفاق کو مِنْ قَبْلُ پہلے اسکے سے وَلَوْ رُدُّوا اور اگر پہیر دیے جاوین وہ دنیا مین اور دنیا مین پہر دوبارہ جاوین تو لَعَادُوا البتہ
پہرین وہ اور عود کرین لِمَا نُهُوا عَنْهُ واسطے اوس چیز کے کہ منع کئے گئے تہے وہ اوس سے یعنے پہر کفر اور گناہ کو کرنے لگین کہ جس سے منع کئے
گئے تہے وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ اور بتحقیق وہ کفار البتہ جہوٹے ہین ایمان کے دعوی کرنے مین یعنے اگر بالفرض وہ دنیا مین آوین تو پہر کفر کو
اور گناہون کو اختیار کرین اور جسوقت یہہ آیتین کہ عذاب قیامت کے ذکر مین ہین نازل ہوئین تو قیامت کا اور دوبارہ زندہ ہونکا
کفار نے انکار کیا وَقَالُوا اور کہا اونہون نے کہ إِنْ هِيَ نہین ہے یہہ زندگانی إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا مگر زندگانی ہماری دنیا کی وَمَا
نَحْنُ بِمَبْعُوثِينَ اور نہین ہونگے ہم اوٹہائے گئے قبرون مین سے اور یا یہہ کہ وہ دنیا مین آوین تو پہر کہین کہ ہم قبرون سے زندہ کرکے
اوٹہائے نجاوینگے اور ہے کی ضمیر جو حیات کی لفظ کیطرف پہرتی ہے اگرچہ لفظ اوسکا مذکور نہین ہے لیکن کلام مین سے سمجہا جاتا ہے اور
فرماتا ہے کہ وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ وُقِفُوا عَلَىٰ رَبِّهِمْ اور اگر دیکہے تو اے محمد صلعم جسوقت کہڑے کئے جاوین وہ اوپر حکم پروردگار
اپنے کی تو اوسوقت قَالَ کہے خدا اونسے کہ أَلَيْسَ هَٰذَا کیا نہین ہے یہہ دوبارہ زندہ ہونا بِالْحَقِّ حق اور درست قَالُوا کہین
وہ کہ بَلَىٰ ہان سچ ہے وَرَبِّنَا قسم ہے پروردگار ہمارے کے یعنے اقرار کرین وہ اوسکے حق ہونیکا قَالَ کہے خدا اونکو یعنے
فرشتون کو فرماوے کہ وہ کہین فَذُوقُوا الْعَذَابَ پس چکہو تم عذاب کو بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ بسبب اسکے کہ تہے تم کفر
کرتے تہے اور ایمان نہین لاتے تہے خدا کی وحدانیت پر اور پیغمبر کی نبوت پر اور فرماتا ہے کہ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِلِقَاءِ اللَّهِ
تحقیق خسارہ مین ہین وہ لوگ کہ تکذیب کی اونہون نے ساتہہ پہونچنے ثواب کے اور عذاب خدا کی کہ اوسکا وعدہ خدا نے کیا ہے اور اوسکو
اونہون دروغ جانا حَتَّىٰ إِذَا جَاءَتْهُمُ یہانتک کہ جسوقت آوی اونکو السَّاعَةُ قیامت یعنے مقدمات قیامت کہ وقت مرنیکے عذاب کو
مشاہدہ کرین وہ بَغْتَةً ناگہان تو قَالُوا کہین وہ کہ يَا حَسْرَتَنَا عَلَىٰ مَا فَرَّطْنَا فِيهَا اے افسوس پشیمانی ہماری اوپر اوس چیز کے
کہ قصور کیا ہمنے بیچ اوس زندگانی کے اعمال خیر مین سے غایت ہی تکذیب کے اور انتہا اونکی تکذیب کا حسرت ہے اور بغتۃ حال ہے یا مفعول
مطلق ہے فعل محذوف کا اور یا حسرۃ کی معنی یہہ ہین کہ حضرت حق تعالی اور فرماتا ہے خدا کہ وَهُمْ اور وہ کفار يَحْمِلُونَ أَوْزَارَهُمْ اوٹہاوینگے بوجہون
گناہون اپنے کو عَلَىٰ ظُهُورِهِمْ اوپر پشتون اپنے کے کہ وہ گناہ اونکو لازم ہوجاوینگے اور ہرگز اونسے جدا نہونگے أَلَا سَاءَ مَا يَزِرُونَ خبردار
ہو کہ بری ہے وہ چیز کہ اوٹہاوینگے وہ یعنے بوجہہ گناہونکا اور تقدیر سا ما یزرون کی یہہ ہے کہ بئس شیئا یزرون وزرہم یعنے بری چیز ہے
کہ اوٹہاوینگے وہ بوجہہ اونکا اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ عمل صالح قیامت مین اپنے صاحب سے کہیگا وقت ہول
قیامت کے کہ مین دنیا مین تجہہ پر بہت سوار رہا ہون اب تو مجہہ پر سوار ہوجا اور وہ عمل اوسکو اون سختیون سے نکالکر لیجاویگا اور بعضی روایت مین ہے
کہ عمل بد اپنے صاحب سے کہیگا کہ دنیا مین تو مجہہ پر بہت سوار رہا ہے اب مین تجہہ پر سوار ہونگا او پہر سوار ہوجاتا ہے اور یہی معنی ہین ہم یحملون اوزارہم
کی اور فرماتا ہے خدا کہ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَعِبٌ وَلَهْوٌ اور نہین زندگانی دنیا کی مگر کہیل اور بازی اور شغل بیعقلی کا کہ تہوڑے سے
زمانہ مین زائل ہوجاتی ہے اور تعجب ہے اون لوگون سے جو اوسپر مغرور ہوتے ہین وَلَلدَّارُ الْآخِرَةُ اور البتہ خانہ آخرت خَيْرٌ لِّلَّذِينَ
يَتَّقُونَ بہتر ہے واسطے اون لوگونکے کہ جو پرہیزگاری اختیار کرتے ہین اور خدا سے ڈرتے ہین کہ جانتے ہین وہ کہ خانہ آخرت
ہمیشہ کو ہے اور ہمیشہ اوسمین رہینگے اور اوسکے لذتونکو کبہی زوال نہین ہے اور ابن عامر نے للدار کو لدار پڑہا ہے ایک لام سے
آخرت کو مجرور أَفَلَا تَعْقِلُونَ کیا پس نہین سمجہتے ہو تم کہ کونسی سرا ان دونون مین بہتر ہے اور تعقلون کو ابن عامر اور
یعقوب اور سہل نے تعقلون پڑہا ہے مخاطب کا صیغہ اور کہتے ہین کہ اخنس بن شریق نے ابوجہل سے کہا کہ اے ابوجہل محمد کی حق مین

تو کیا کہتا ہے وہ دعوی میں سچا ہے یا نہیں کہا کہ وہ سچا ہے لیکن اگر ہم اوسکی نبوت کا اقرار کریں تو تمام عزت اور شرف کہ حرم کی لوگونکو حاصل
ہے اوسکی نبوت کی اقرار کرنے سے شرف ہمارا جاتا رہیگا اور تمام اشراف قریش کی اس شرف سے محروم ہو جاوینگے اور یہ شرف محمد میں جا
ٹہریگا حقتعالی نے فرمایا قد نعلم تحقیق جانتے ہیں ہم انہ لیحزنک الذی یقولون یہ بات کہ تحقیق غمگین کرتی ہے تجھکو وہ چیز یعنی
وہ بات کہ کہتے ہیں وہ کفار تیری مذمت میں فانہم لا یکذبونک پس تحقیق وہ کفار نہیں جھٹلاتے ہیں تجھکو حقیقت میں اور تیری
سچی کو اپنی دلوں میں خوب جانتے ہیں گو ظاہر میں اقرار نکریں ولکن الظالمین اور لیکن ظلم کرنیوالے اپنی نفسوں پر بایات اللہ یجحدون
ساتھ آیتوں خدا کی کہ وہ قرآن و معجزے ہیں انکار کرتے ہیں اور جھٹلاتے ہیں اور لیحزن کو نافع نے بضم یا اور کسرہ زا پڑھا ہے اور لا یکذبونک
نافع اور کسائی اور اعشی نے مخفف پڑھا ہے اور وہ قرات علی علیہ السلام کی ہے اور اب حضرت کی تسلی کیواسطے فرماتا ہے کہ ولقد کذبت
رسل من قبلک اور البتہ تحقیق جھٹلائی گئی ہیں پیغمبر پہلے تجھسے فصبروا علی ما کذبوا پس صبر کیا اونہوں نے اوپر اوسکے کہ جھٹلائے
گئے وہ یعنی لوگونکی جھٹلانے پر اون پیغمبروں نے صبر کیا واوذوا اور ایذا کئے گئے وہ کفار کی ہاتھوں سے حتی اتہم نصرنا یہانتک
تک کہ آئی اونکو نصرت اور مدد ہماری پس تجھکو بھی پہلی انبیا کیطرح صبر کرنا چاہیے قوم کی ایذا پہونچانے پر اوس وقت تک کہ ہم تیری نصرت
کریں اور کفار کو عذاب کریں ولا مبدل لکلمات اللہ اور نہیں ہے کوئی بدلنے والا واسطے کلمات خدا کی یعنی خدا کی وعدہ کو کوئی بدل نہیں
سکتا ہے جو وعدہ کہ اوسنے پیغمبر سے کیا ہے کہ تجھکو کفار پر غالب کریگا اور وہ ضرور ہونیوالا ہے اسواسطے کہ دوسری جگہہ فرمایا ہے کہ کتب اللہ
لاغلبن انا ورسلی ولقد جاءک من نبای المرسلین اور البتہ تحقیق آئی ہے تیری پاس بعضی خبر رسولوں کی کہ کیا کیا ایذا اونکو
اونسے پہونچے ہیں اور اونہوں نے صبر کیا ہے تجھکو بھی صبر کرنا چاہیے یہانتک کہ تجھکو کفار پر غلبہ حاصل ہو اور خاطر خواہ مطلب تیرا بر آوے
وان کان کبر علیک اور اگر ہے بڑی اور بھاری اوپر تیری اعراضہم روگردانی اونکی دین حق کی قبول کرنیسے تو فان استطعت پس اگر طاقت
رکھتا ہے تو ان تبتغی نفقا فی الارض یہہ کہ طلب کرے تو سوراخ کو بیچ زمین کی کہ اوسمیں تو چلا جاوے او سلما فی السماء یا سیڑہی
کو بیچ آسمان کی کہ اوسپر تو چڑہ جاوے اور آسمان میں پہونچ جاوے فتاتیہم بایۃ پس لاوے تو اونکی پاس کوئی ایسی آیت زمین میں جاکر یا
آسمان پر چڑہکر کہ وہ مجبور ہوکر ایمان لاویں اگر تجھمیں کچھ طاقت ہے لانیکی اور استطعت کا جواب محذوف ہے اور وہ فافعل ہے یعنی اگر تو
طاقت رکھتا ہے تو پس کر تو ایسا اور نفق سرنگ کو کہتے ہیں غرض فرماتا ہے خدا کہ ولو شاء اللہ اور اگر چاہتا خدا اور مصلحت اوسکی تقاضا کرتی
اونکو مجبور کرکے مومن کرے تو لجمعہم علی الہدی البتہ جمع کرتا اونکو اوپر ہدایت کے کہ سب مومن ہو جاتے فلا تکونن من الجاہلین
پس نہو تو نادانوں میں سے یعنی جزع اور فزع اور حسرت کرنیوالوں میں سے مت ہو تو اونکی ایمان نہ لانے پر کہ حال تیرا نادانوں کی حال کے
قریب ہو جاوے اسواسطے کہ ایمان مجبوری ہماری مصلحت کے برخلاف ہے اور ہم تو یہہ چاہتے ہیں کہ وہ اپنی اختیار سے ایمان لاویں ہر چند تجھکو حرص
اونکی ایمان لانیکی بہت ہے لیکن مصلحت ہماری اسیکو چاہتی ہے کہ وہ اپنی ارادہ اور اختیار سے ایمان لاویں نہ ہماری زبردستی اور جبر
کرنے سے انما یستجیب الذین یسمعون سوا اسکے نہیں کہ قبول کرتے ہیں تیری کہنے کو وہ لوگ سنتے ہیں قبول کرنیکی کانوں سے
اور سمجھتے ہیں اور تامل کرتے ہیں اوسمیں والموتی اور مردوں کو کہ جو تیری بات کو نہیں سنتے ہیں اسلئے کہ گویا وہ مردہ ہیں
یبعثہم اللہ اوٹہاویگا اونکو خدا قبروں سے ثم الیہ یرجعون پہر طرف حکم اوسکے پہیرے جاوینگے وہ رجوع کرینگے قیامت کے روز واسطے جزای
اعمال کی اوس وقت سنیں گے اور ایمان لاوینگے لیکن اوس وقت کا ایمان اونکو کچھ فائدہ نہ بخشیگا وقالوا لولا نزل علیہ اور کہتے
ہیں وہ کفار کہ کیوں نہیں نازل کی گئی اوپر اوسکے ایۃ من ربہ کوئی نشانی یعنی کوئی معجزہ پروردگار اوسکی کیطرف سے جیسے کہ صالح
نے اونٹنی سنگ سے نکالی تھی اور موسی کا ہاتھ روشن ہو جاتا تھا اور عصا اوسکا اژدہا بنجاتا تھا تاکہ دلالت کرے اوسکی نبوت پر

فرماتا ہے خدا کہ قُلْ کہہ تو ای محمد صلعم کہ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰۤى اَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً تحقیق خدا قادر ہے اوپر اوسکی کہ نازل کرے معجزہ کو وَّلٰكِنَّ
اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ اور لیکن اکثر اونکے نہیں جانتے ہیں کہ خدا قادر ہے اور عادت خدا کی اسطرح جاری ہی کہ موافق سوال کرنے کسی کے معجزہ
دکہلاتا ہی اور پہر کفار ایمان نہ لائیں معجزہ کو دیکہکر تو خدا اونپر عذاب کو نازل کرتا ہی مثل قوم ثمود اور اہل مائدہ کی پس واسطی اونکی سوال کی
مطابق معجزہ کو نازل نہیں کرتا ہے اور اب خدا واسطی اپنی قدرت اور تدبیر حکمت کا ذکر کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِى الْاَرْضِ
اور نہیں ہی کوئی چلنے والا جانور بیچ زمین کی وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اور نہ کوئی اوڑنیوالا کہ اوڑتی ساتہہ دونوں بازو اپنی کے
اِلَّاۤ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ مگر گروہ ہیں مانند تمہاری کہ مثل تمہاری پیدا ہوا اور مادہ ہیں اور روزی اونکو پہونچتی ہی اور پیدا ہوتی ہیں اور مرتی ہیں
اور اپنی مصالح اور پیدا کرنیوالی کی وجود پر دلالت کرتی ہیں اور سب احوال کی ہمنی ضبط کیا ہی اور یہ امر ہماری کمال قدرت پر دلالت
کرتا ہی کیا کوئی معجزہ ہم نازل نہیں کرسکتے ہیں اور طائر کا عطف دابہ پر ہی اور فرماتا ہی کہ مَا فَرَّطْنَا فِى الْكِتٰبِ نہیں کمی کی ہے
ہمنے بیچ کتاب کے یعنی بیچ قرآن کی مِنْ شَىْءٍ کسی شی کی بلکہ وہ قرآن شامل ہی ہر چیز پر کہ آدمی اومورین ہیں جسکا محتاج ہی مثل حلال
اور حرام اور نصایح کی اور اخبار پیغمبرونکی یہ سب امور ہمنی مجمل ذکر کرتے ہیں اور تفصیل اوسکی رسول کی بیان پر چہوڑدی ہی ثُمَّ اِلٰى
رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ پہر طرف پروردگار اپنی کے حشر کئی جائینگے وہ سب تاکہ نیکو نکو ثواب دے اور بدونکو عذاب اور رسول خدا صلعم نی فرمایا ہی
کہ حشر کے روز چار شخص سوار ہونگی میں اور علی اور فاطمہ اور صالح پیغمبر میں تو براق پر سوار ہونگا اور فاطمہ میری بیٹی غضبا پر سوار ہوگی
اور صالح اپنی اونٹنی پر سوار ہوگا جسکے پاؤن کاٹ ڈالی تہے اور علی نور کی ناقہ پر سوار ہوگا اور فرماتا ہی کہ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا
اور جو لوگ کہ جہٹلاتی ہیں آیتوں ہماری کو کہ وہ قرآن کی آیتیں ہیں یا تمام معجزے ہیں پس جو لوگ جہٹلاتی ہیں وہ صُمٌّ بہرے ہیں
وحدانیت کی دلیلونکی سننے کی وَبُكْمٌ اور گونگے ہیں حق کی کہنے سے فِى الظُّلُمٰتِ بیچ اندہیروں کفر کی پڑے ہوئے ہیں کہ سیدہی راہ
حق کو نہیں جانتے ہیں مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ جسکو چاہی خدا گمراہی میں پڑا رہنی دی اوسکو اور نظر لطف کے اوسپر سے اوٹہالے
بسبب اوسکے عناد کی اور ظاہر دلیلونکو دیکہکر انکار کرنیکی جہت سے کہ باوجودیکہ حق کو جانتا ہی اور حسد اور عناد کے سبب سے پہر انکار کرتا ہی
وَمَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ اور جس شخص کو چاہے کردی اوسکو اوپر راہ سیدہی کی کہ اوسکو بسبب اوسکی طالب ہونے
حق کے اور بسبب اوسکی تامل کرنیکی دلیلوں میں حق کی توفیق اوسکو عطا کرے کہ ایمان اوسکا روز بروز ترقی پکڑے قُلْ کہہ تو ای
محمد صلعم اون لوگونکو کہ اَرَءَيْتَكُمْ کیا دیکہا تمنے یعنی خبر دو تم مجہکو کہ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اگر آوی تمکو عذاب خدا کا اور ارایتکم کی
تحقیق میں لوگ حیران ہیں کوئی کچھ کہتا ہی اور کوئی کچھ کہتا ہی اور کم اسمیں حرف خطاب کا ہی جیسے کہ ذلکم میں اور ضمیر خطاب کی
نہیں ہے کہ اسم ہووے اور ارایتکم کو اخبرونی کی معنی میں استعمال کرتی ہیں اور صیغہ تو یہ واحد کا ہی اور جمع میں اسوطی اوسکو استعمال
کرتے ہیں کہ ارایت کا خطاب عام ہی کہ متعدد کو شامل ہے اور بعضی ارایت کی ضمیر کو بہی ضمیر خطاب کے نہیں کہتے ہیں اسواسطی کہ
ایک کلمے میں دو حرف خطاب کے جمع نہیں ہوسکتی اور بعضی اوسکو علمتم کی معنی میں کہتے ہیں اور اہل مدینہ نی ارایتکم اور ارایت اور ارایتم کو تخفیف
ہمزہ پڑہا ہی اور کسائی نی ہمزہ کو ترک کیا ہی اور باقیوں نی قائم رکہا ہی اور جواب ان اتیکم کا وہ فعل ہے کہ جو بعد استفہام کی ہی اور شرط اور
جواب اوسکا دونوں ارایت کی مفعولوں کی قائم ہیں پس فرماتا ہی خدا کہ اگر آوی تمکو عذاب جیسے کہ پہلے کافروں کو آیا تہا مثل عاد و ثمود کے
اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ یا آوی تمکو قیامت یعنی ہولین قیامت کی اور عذاب اوسکی تو اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ کیا سوائے خدا کی پکاروگی تم کسیکو کہ
وہ عذاب کو تم میں سی دفع کریں اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ اگر ہو تم راست گو اپنی اس دعوی میں کہ بت بہی خدا ہیں ہرگز نہیں
تم بتونکو اوسوقت پکاروگے بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ بلکہ اوس معبود حقیقی ہی کو پکاروگی تم نہایت عاجزی اور زاری سے عذاب کی دفع کرنیکے واسطے

اوسکے عذابکو فیکشف پس دور کردیگا وہ خدا تم سے دنیامین ما تدعون الیہ اوسچیز کو کہ پکارتے ہو تم طرف دور کرنے اوسکے ان شاء اگر
چاہیگا اور مصلحت دیکھیگا اوسکو تقاضا کریگی اوسکی دور کرنیکو وتنسون اور بھول جاؤگی تم وقت پکارنیکے ما تشرکون اوسچیز کو کہ شریک کرتی ہو تم خدا کے ساتھ
عذاب تمپر نازل ہووے تو اوسوقت تم اپنی بتونکو ہرگز نہ پکاروگے بلکہ خدا ہی پاک کو پکاروگے عذاب کے دور کرنیکے واسطے اور اوسوقت اپنے بتون کو بھول جاؤگے
اور فرماتا ہے کہ ولقد ارسلنا الی امم من قبلک اور البتہ تحقیق بھیجا ہمنے پیغمبرونکو طرف امتونکی پہلے تجھسے اون امتونمے اپنے پیغمبرون کو
جھٹلایا اور ایمان اونپر نہ لائے فاخذناھم بالباساء والضراء پس پکڑا ہمنے اونکو ساتھ سختی اور تنگی کی کہ بیماری اور قحط اور فقیری تھی
آدمیون مین پیدا کی لعلھم یتضرعون تاکہ وہ عاجزی اور زاری کرین اور شرک اور کفر سے دست بردار ہون اور درگاہ پروردگار
اپنے مین توبہ اور استغفار کرین فلولا اذ جاءھم باسنا پس کیون نہین جسوقت آیا اونپر ہمارا عذاب یعنی پس کیون نہین جسوقت کہ ہمارا عذاب
اونپر آیا تو تضرعوا انہ زاری کی اونہون نے تاکہ ہم بلاکو اونسے دفع کرتے ولکن قست قلوبھم اور لیکن سخت ہوگئے تھے دل اونکے
وزین لھم الشیطان اور آراستہ کردیا تھا واسطے اونکے شیطان نے ما کانوا یعملون اوسچیز کو کہ تھے وہ عمل مین لاتے یعنی شیطان نے کفر اور
عصیان کو اونکی دلون مین بہتر اور خوب کرکے جمادیا تھا کہ وہ اوسکو اچھا جانتے تھے فلما نسوا پس جسوقت کہ بھول گئے وہ کافر ما ذکروا بہ
اوسچیز کو کہ نصیحت کی گئی تھی وہ ساتھ اوسکے یعنی اونپر سختی محتاجگی اور بیماری اور قحط کی جو ہمنے بھیجی تھی اسلئے نصیحت کے تو اونہونے اوس
نصیحت پر نہ کی اور جسوقت کہ اوسکو بھول گئے تو فتحنا علیھم ابواب کل شیء کھولدی ہمنے اوپر اونکے دروازے ہر چیز کے کہ طرح طرح کی
نعمت اور فراغت ہمنے اونکو دی اور رہین ہمنے اونکا امتحان کیا اور فتحنا کو ابن عامر نے مشدد پڑھا ہی باب تفعیل سی تمام قرآن مین اور
یعقوب نے اوسکی موافقت کی ہر سورۂ انعام کی یعنی خدا تعالیٰ فرماتا ہی کہ ہمنے ہر چیز کے دروازے اونپر کھولدی واسطے امتحان اون لوگون کے اور
آسودگی اور فراغت ہمنے اونکو دی حتی اذا فرحوا بما اوتوا ایہانتک کہ جسوقت کہ خوش ہوئے وہ بسبب اوسچیز کے کہ دی گئی وہ قسم
کی نعمتین اور لذتون مین پڑکر ہمکو وہ بھول گئے اور نعمتین جو ہمنے اونکو دین اونکا شکر اونہونے ادا نکیا تو اخذناھم بغتۃ پکڑلیا
ہمنے اونکو ناگہان کہ عذاب مین اونکو گرفتار کیا فاذا ھم مبلسون پس اوسوقت وہ ناامید ہوگئے تھے نجات سے عذاب کو دیکھکر اور پشیمان
تھے اور افسوس کرتے تھے فقطع دابر القوم الذین ظلموا پس کاٹی گئی جڑ اوس قوم کی کہ جن لوگون نے ظلم کیا تھا اپنی جانون پر کفر اور
اور گناہ کرکے کہ کوئی اونمین سے باقی نرہا والحمد للہ رب العالمین اور شکر ہی واسطے خدا کی کہ پروردگار عالمونکا ہے کہ ظالمون اور
مشرکونکو ہلاک کرتا ہی اسواسطے کہ رہا کروانا اہل زمین کا کفار کی عقاید بد اور گنہگارونکی افعال ناشایستہ سے بڑی نعمت ہی کہ سزاوار اوسکی ہی کہ
شکر اوسکا ادا کیا جائے اور جناب رسول خدا صلعم نی فرمایا ہی کہ جسوقت دیکھے تو کہ خدا تعالیٰ کسیکو باوجود اختیار کرنی گناہونکے نعمت اور رغبت عطا
کرتا ہی تو جان تو کہ یہہ استدراج ہی یعنے درجہ درجہ اوسکو بڑہاتا ہی اور ایکدفعہ پکڑلیگا اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ
جو کوئی ظالمونکی باقی رہنیکو چاہے اوسنے گنہگارونسے دوستی کی اور فرماتا ہی خدا کہ قل کہہ تو اے محمد صلعم کہ ارایتم کیا دیکھا تمنے یعنے
خبر دو تم مجھکو کہ ان اخذ اللہ سمعکم وابصارکم اگر لیجاوی خدا شنوائی تمہاریکو اور بینائیون تمہاری کو کہ بہرے اور اندہے ہوجاؤ تم
وختم علی قلوبکم اور مہر کردی اوپر دلون تمہاری کے کہ کچھہ سمجھہ سکو اور نہ دریافت کرسکو تو من الہ غیر اللہ کون خدا ہے سوائے اللہ
معبود حقیقی کے کہ یاتیکم بہ لاوی تمکو اوسکو کہ جو چیز تمسے لیلی ہے بینائی وغیرہ اور فرماتا ہی خدا کہ انظر دیکھہ تو اے محمد صلعم کہ کیف نصرف
الآیات کیونکر طرح طرح سی بیان کرتے ہین آیتون کو کہ کبھی تو خوف دلاتی ہین ہم عذاب سے اور کبھی رغبت دلاتی ہین ہم طرف ثواب کے
اور کبھی عقلی دلیلین بیان کرتی ہین ثم ھم یصدفون پھر وہ کفار منہ پھیر لیتے ہین براہ عناد سے حق کی پیروی نہین کرتے ہین اور فرماتا ہی
خدا کہ قل کہہ تو اے محمد صلعم کہ ارایتکم خبر دو تم مجھکو کہ ان اتٰکم عذاب اللہ اگر آوی تمکو عذاب خدا کا دنیا مین بغتۃ ناگہان بیخبری

مین اَوْ جَهْرَةً یا علانیہ کہ اوسکو اونکی علامت معلوم ہو تو هَلْ یُهْلَكُ نہ ہلاک کئے جائینگے اوس عذاب سے اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ مگر قوم ظلم
کرنیوالے کہ شرک کرکے اپنی جانون پر وہ ظلم کرتی ہین کہتے ہین کہ یہہ آیت اوسوقت نازل ہوئی ہو کہ جسوقت جناب رسولخدا صلعم نی مکہ سے
طرف مدینہ کی ہجرت کی تہی اور صحابہ کو سختیان اور بیماریان پہونچی تہین اور وہ اونہون نے شکایت اسکی رسولخدا صلعم سے کی تہی اوسوقت یہہ آیت
نازل ہوئی یعنی مشقت اور بیماری تمکو دنیا مین پہونچتی ہو لیکن عذاب الیم کہ جسمین ہلاکت ہو وہ کفار کو پہونچتا ہے جو کہ بسبب اختیار کرنی کفر کے
اپنی جانون پر ظلم کرتی ہین اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ بغتۃ تو مواخذہ بنی امیہ سے کیا جائیگا جن لوگون نے اونمین سے
آل رسول پر ظلم کیا ہو اور جہرۃ بنی عباس سے مواخذہ ہوگا اور فرماتا ہے خدا کہ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِیْنَ اور نہین بہیجتے ہین ہم پیغمبرونکو
اِلَّا مُبَشِّرِیْنَ مگر خوشخبری دینیوالے مومنین کو بہشت کے وَمُنْذِرِیْنَ اور ڈرانیوالی کافرون اور گنہگارونکو دوزخ سی فَمَنْ
اٰمَنَ وَاَصْلَحَ پس جو شخص کہ ایمان لائی اور درست کری اپنے نفس کو طاعت اور پرہیزگاری کرکے فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ پس نہین خوف
ہے اوپر اونکے کہ جو طاعت اور پرہیزگاری کرتے ہین عذاب سے وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ اور نہ وہ غمگین ہونگے ثواب کے فوت ہونیسے اور اس آیہ
اصلح کی ضمیر من کے لفظ کیطرف پہرتی ہو کہ وہ مفرد ہے اور ہم اور یحزنون کی ضمیر اوسکے طرف باعتبار معنی کی پہرتی ہو کہ من مین وہ
جمع کیوسطے بھی آتا ہو اور فرماتا ہو کہ خدا وَالَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا اور جن لوگون نے کہ جہٹلایا آیتون ہماری کو یَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا
كَانُوْا یَفْسُقُوْنَ پہونچیگا اونکو عذاب بسبب اسکے کہ تہے وہ باہر ہوتی تہی دایرہ ایمان اور طاعت سے اور فرماتا ہو خدا کہ قُلْ کہہ تو اے محمد
صلعم کہ لَّا اَقُوْلُ لَكُمْ نہین کہتا ہون مین واسطے تمہارے یعنے نہین کہتا ہون مین تمسے کہ عِنْدِیْ خَزَآىِٕنُ اللّٰهِ نزدیک میرے خزانی خدا کے
ہین کہ جو تم مجہسے طلب کرو تو مین وہ سب تمکو دیدون وَلَآ اَعْلَمُ الْغَیْبَ اور نہین جانتا ہون مین غیب کو اور جبتک کہ وحی نہ آئی تو مین
کچہہ نہین بتلا سکتا ہون وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّیْ مَلَكٌ اور نہین کہتا ہون مین واسطے تمہارے تحقیق مین فرشتہ ہون کہ جو کچہہ فرشتی کرتی
ہین مین بہی وہی کرون بلکہ مین آدمی ہون مثل تمہارے اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰۤى اِلَیَّ نہین پیروی کرتا ہون مین مگر اوسکی کہ وحی
کی جاتی ہو طرف میرے حلال و حرام کے احکام کی اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت موسی ایکمرتبہ کوہ طور پر گئے تو کہا
کہ ای پروردگار میرے اپنے خزانے تو مجہکو دکہلا دے فرمایا کہ خزانے میرے یہہ ہین کہ جسوقت کسی چیز کو کہون مین کہ ہوجا تو وہ اوسیوقت ہوجاتی
ہے اور حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا کہ خدا تعالی نی حرام کو حرام کیا ہے اور حلال کو حلال کیا ہے اور فرایض کو
فرض کیا ہو پس جو شخص لائی ایسی روایت کو کہ حلال کو حرام کرے اور حرام کو حلال کرے اور فریضہ کو رفع کرے تو اوسکو قبول مت کرو
کہ رسولخدا حرام کئی ہوئے خدا کو حلال نہین کرسکتے تہے اور حلال کئے ہوئے خدا کو حرام نہین کرسکتے تہے اور فریضہ کو متغیر اور رفع نہین
کرسکتے تہے وہ سب امور مین تابع وحی کی تہی جو کچہہ خدا فرماتا تہا اوسکو امت پر پہونچا دیتے تہے اور فرماتا ہے خدا باعتبار تمثیل کے کہ قُلْ
کہہ تو اے محمد صلعم کہ هَلْ یَسْتَوِی الْاَعْمٰى وَالْبَصِیْرُ کیا برابر ہو اندہا اور بینا کہ ایک تو بالکل نہین دیکہہ سکتا ہو اور دوسرا البتہ دیکہہ سکتا ہے اور
ایسیہی عالم اور جاہل کیونکر برابر ہونگے اور راہ پایا ہوا اور گمراہ ہرگز برابر نہونگے اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ کیا پس نہین سوچتے اور فکر کرتی ہو تم اے محمد
مین وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِیْنَ یَخَافُوْنَ اور ڈرا تو ساتہہ اوس وحی کی اے محمد اون لوگونکو کہ جو خوف خدا کرتے ہین عمل خیر مین قصور کرنیسے
اَنْ یُّحْشَرُوْۤا اِلٰى رَبِّهِمْ ہو اسطے کہ جمع کئے جائینگے وہ طرف پروردگار اپنے کی واسطے جزائے اعمال کے اور انذر بہ مین ضمیر بہ کی طرف
ما کے پہرتی ہے جو کہ ما یوحی مین ہے یعنی وہ اپنے پروردگار کیطرف جمع کئے جائینگے جزائے اعمال کیواسطے لَیْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِیٌّ
جسوقت کہ نہین ہوگا واسطے اونکے سوائے اوس خدا کے کوئی دوست کہ اونکے امور کی درستی کرے وَّلَا شَفِیْعٌ اور نہ کوئی سفارش کرنیوالا
کہ اونکو عذاب سے رہائی دلوائے بس ہے یہ اعلم تو اونکو سنا لَّعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ تاکہ وہ ڈرین خدا سے اور پرہیزگاری کو اختیار کرین اور حضرت

اور حضرت صادق علیہ السلام سی حدیث ہے فرمایا کہ یہہ مراد ہے اس سی کہ ڈرا تو ساتہہ قرآن کی اون لوگونکو کہ جو امید ثواب کی خدا سی رکہتے ہین
اور رغبت رکہتا ہو اون چیزونکی کہ جو نزدیک خدا کی ہین اور عطی کی قرآن سفارش کرنیوالا ہی اور کہتی ہین کہ قریش کے اشراف اور رئیسون نے
رسول خدا صلعم سی کہا کہ ہمیشہ تیری مجلس مین محتاج آدمی اور غلام مثل ابن مسعود اور بلال اور مقداد اور عمار اور صہیب اور سلمان وغیرہ کے
بیٹہے رہتے ہین ان مفلسون اور غلامونکو اپنی پاس سے اوٹہا دے کہ ہم تیری پاس نشست و برخواست کرین اور تیری باتین سنین کہ مقتدا
ہین اور قوم انکو سنین اگر ان مفلسون اور غلامونکی ہمراہ بیٹہنا ہمکو عار معلوم ہوتا ہی اور غرض اونکی اس سی یہہ تہی کہ حضرت کی اصحاب امر و اتی
حضرت کی صحبت کو ترک کرین اور پہر ہم اپنی عہدہ پر قائم رہین اور حضرت تنہا رہجائین خدا تعالی نے اونکی مقصد مین یہہ آیت نازل کی کہ
ولا تطرد الذین یدعون ربہم اور مت ہانک تو اور نہ نکال تو بیچ مجلس اپنی سی اون لوگونکو کہ پکارتی ہین وے پروردگار
اپنے کو اور یاد کرتے ہین اوسکو بالغداۃ والعشی بیچ صبح کی اور شام کی یعنی ہمیشہ اور امام محمد باقر علیہ السلام نی فرمایا ہے کہ مراد اس سی
یہہ ہے کہ قرآن پڑہتے ہین اول اور آخر روز کے کہ اس کرسی یریدون وجہہ چاہتے ہین وہ ذات خدا کو یعنی چاہتے ہین اوسکی
رضامندی کو اور طریقہ اخلاص کو ما علیک من حسابہم من شیء نہین ہے اوپر تیرے حساب اونکی سے کوئی شی
وما من حسابک علیہم اور نہین ہے حساب عمل تیرے سے اوپر اونکی من شیء کوئی شی کہ فتطردہم پس ہانکی تو اونکو اپنی پاس
سے یعنی تجہکو اونکی ایمان اور اعمال کا حساب دینا پڑیگا اور تیری ذمہ یہہ بہی نہین ہے کہ اونکی باطن سی تو آگاہ ہو شاید کہ ایمان
اونکا اعلی اور افضل ہو اون لوگونکی ایمان سی کہ جو شرط نکالدینے اونکی کی وعدہ ایمان کرتی ہین اور اگر مومنین کو اون لوگون کے
ایمان کی طمع مین اپنی پاس سی نکالیگا تو فتکون من الظلمین پس ہوجائیگا تو ظلم کرنیوالی لوگون مین سے یہہ کمال
مبالغہ اور بڑی عبرت ہے تونگرون کیواسطی کہ کسی محتاج مومن کو حقیر سمجہکر اوسکی صحبت سی نفرت نکرین اور حضرت صادق
علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ جو کوئی ذلیل اور حقیر سمجہے مومن کو اوسکی مفلسی کی سبب سے تو تشہیر کریگا اوسکو خدا تمام خلائق اوپر اور فرمایا
ہے جناب رسول خدا صلعم نی کہ جو کوئی غمگین کرے مومن کو اور پہر اوسکو تمام دنیا دیوی تو وہ اوسکا عوض نہین ہو سکتا اور بعضی اس
آیت کی نازل ہونیکی سبب مین بیان کرتی ہین کہ مدینہ مین بعضے فقرای مومنین تہی کہ اونکو اصحاب صفہ کہتی تہی اور رسول خدا صلعم
اونکو حکم کیا تہا کہ وہ ایک ایوان مین رہتی تہے اور وہ مثل عمار اور بلال اور صہیب وغیرہ کی تہے اور رسول خدا صلعم خود اون کے
واسطے کہانا بہیجاتی تہی اور جس چیز کی اونکو ضرورت ہوتی تو خود اوسکو انجام کو پہونچاتی تہے اور وہ لوگ رسول خدا کی پاس حاضر ہوتی
تہے تو حضرت اونکو اپنے پاس بٹہلاتی تہے اور اونسے انس اور محبت کرتی تہی اور جسوقت کہ حضرت کے اصحاب مین سی تونگر اور آسودہ
لوگ حضرت کے پاس آتی تہے تو اون فقرای مومنین سی نفرت کرتے تہے اور حضرت سی کہتی تہے کہ انکو اپنی پاس سی نکالدی
ایک مرد انصار مین سی حضرت کی پاس آیا اور وہ فقرا حضرت کے پاس بیٹہے تہی وہ شخص اونسے دور جا کر بیٹہا حضرت نی
فرمایا کہ نزدیک ہمارے بیٹہہ اوسنے حضرت کا کہنا نمانا حضرت نی فرمایا کہ شاید توئی خوف اس امر کا کیا ہی کہ ایسا نہو کہ انکی
فقیری تجہکو لگ جائی اوس شخص نی کہا کہ نکالدی اونکو اپنی پاس سے تو خدا تعالی نی یہہ آیت نازل کی ولا تطرد الذین یدعون
ربہم الآیہ وکذلک اور ایسے ہی یعنی جیسے کہ آزمایا ہے ہمنے فقیرونکو ساتہہ تونگرون کی ایسی ہی فتنا بعضہم ببعض آزمایا ہی
ہمنے بعض اون اشراف کو ساتہہ بعضے عاجزونکی سو دین مین اور مقدم رکہا ہے ہمنے عاجزونکو اونکی ایمان کی جہت سے
اشراف اور تونگرون پر اور اگرچہ ہمنے اشراف کو جاہ و مال دیا ہی لیکن اون عاجزونکو ہمنے رسول کی ہمنشینی عطا کی ہے کہ جسسے اونکو ایک رتبہ حاصل
ہے لیقولوا تاکہ کہین وے تونگر اون فقرای مومنین کو کہ اہؤلاء کیا یہی ہین وہ لوگ من اللہ علیہم احسان کیا ہی خدا نے

اور پر اونکی توفیق ہدایت اور ایمان کی کیر مین جتنا اور بیان ہماریسی اور حال یہہ ہے کہ ہم اشراف اور صاحبان عزت اور رئیس ہین اور فقرا اور
مساکین اور کم مرتبہ ہین خدا تعالے اونکی انکار کی جواب مین فرماتا ہی کہ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰکِرِیْنَ کیا نہین ہے خدا زیادہ جاننے والا اور
عالم ساتھہ شکر کرنیوالونکی یعنی خدا جانتا ہی ایمان لانیوالونکو اور اوسکی توفیق پر شکر کرنیوالونکو اور کہتے ہین کہ ایک جماعت مومنین نے رسولخدا
صلعم کیخدمت مین عرض کی کہ یا رسولخدا ہمسے بہت گناہ صادر ہوئے ہین اونکی کیا تدبیر کرنی چاہئے اور ہم کسطرح استغفار کرین حضرت چپ رہے اونکو کچھہ
جواب نہ دیا وہ نا امید ہوکر اوٹھی پہر گئے یہہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہی خدا کہ وَاِذَا جَآءَكَ اور جسوقت آئین تیری پاس ای محمد صلعم الَّذِیْنَ
یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِنَا وہ لوگ کہ ایمان لاتی ہین وہ ساتھہ آیتون ہماریکی تو فَقُلْ پس کہہ تو اونسی کہ سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ سلام اوپر تمہاری کہو جواب
رحمت پروردگار سی اور اونکو نا امید مت کر اور بعضی کہتی ہین کہ حمزہ اور جعفر طیار اور عمار اور مصعب بن عمیر وغیرہ کی حق مین نازل ہوئی ہی
اور بعضی کہتی ہین کہ اون لوگون ہی کی حق مین نازل ہوئی ہی جنکی نکالدینی سی حکم ممانعت رسولخدا کو آیا تہا اور کہتی ہین کہ جسوقت رسولخدا
صلعم اون فقرائی مومنین کو دیکہتی تہی تو پہلی خود اونکو سلام کرتے تہی اور اونکو پہلی سی سلام کرنیکی مہلت نہین دیتی تہی اور فرماتی تہی کہ شکر ہے
اوس خدا کا کہ جسنے میری امت مین ایسی لوگ کئی ہین کہ مجہکو اونپر سلام کرنیکا حکم کیا ہی اور فرماتا ہی خدا کہ كَتَبَ لکہی ہے یعنی واجب کی ہی
رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ پروردگار تمہاری نی اوپر ذات اپنی کی رحمت یعنی بخشش واسطی گنہگارونکی خدا تعالی نے اپنی ذات پر فرض کی ہے
اور وہ اسطرح پر ہے کہ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ تحقیق جو شخص کہ عمل کری تم مین سی بد بسبب نادانی ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ
پہر توبہ کری پیچہی اوسکی وَاَصْلَحَ اور درست کری نفس اپنی کو کہ آئندہ کو پہر گناہ نکرے فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ پس تحقیق وہ خدا بخشنی والا ہی توبہ کرنی
والونکو رَّحِیْمٌ مہربان ہی اوسپر اور تفسیر بیضاوی مین لکہا ہی کہ وہ عمل بجہالت ہے کرنیوالی حضرت عمر مین وَكَذٰلِكَ اور اسیطرح یعنی جیسے
کہ بیان کرتی ہین ہم دلیلین وحدانیت اور نبوت کی اس کتاب مین ایسی ہی نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ تفصیل سے بیان کرتی ہین ہم آیتون قرآن کو
پرہیزگارون اور گنہگارونکی فرق کرین اور گناہون پر اصرار کرنیوالون اور توبہ کرنیوالونکی بیان مین تاکہ دلالت حق کی ظاہر ہو کر گنہگار پر
حجت لازم ہوجاے اور اہل ایمان فرمانبرداری اوسکی کرین وَلِتَسْتَبِیْنَ سَبِیْلُ الْمُجْرِمِیْنَ اور تاکہ ظاہر ہو جاے راہ گنہگارونکی کہ مومنین اونکی
طریق سی جدا ظاہر ہونیکو پرہیز کرین اور محمد بن مسلم نی روایت کی ہی کہ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نی کہ ای محمد بن مسلم جسوقت
مومن اپنی گناہون سی توبہ کری تو سب گناہ اوسکی بخشی جاتی ہین پس چاہئی کہ وہ مومن ابتدا سی عمل کرین لیکن نہین ہی یہہ شرف مگر واسطی
مومنین کی پس مینی عرض کی کہ ای فرزند رسولخدا اگر وہ پہر گناہ کری اور پہر توبہ کری فرمایا کہ ای محمد بن مسلم تونی دیکہا ہی کہ بندہ مومن نادم
اور پشیمان ہو گناہ سی اور توبہ کری اور خدا تعالی اوسکی توبہ کو قبول نکرین پہر مینی عرض کی کہ اگر وہ کئی مرتبہ گناہ کرے اور پہر توبہ
کرے فرمایا کہ اگر بندہ مومن توبہ کرتا جائیگا تو خدا قبول کرتا جائیگا خدا تعالی غفور رحیم ہی اور گناہونکو معاف کرتا ہی تجہکو نہین چاہئی
کہ تو بندگان خدا کو نا امید کری رحمت خدا سی اور جابر بن عبد اللہ نی روایت کی ہی حضرت باقر علیہ السلام سی کہ فرماتی تہی
توبہ کرنیوالا گناہ سی ایسا ہے کہ اوسکے ذمہ کوئی گناہ نہین ہی اور جو شخص گناہ سے استغفار کرتا جاتا ہی اور گناہ بھی کرتا جاتا ہی
وہ ہنسی کرتا ہی جیسا کوئی کسی سے ہنسی کرتا ہی اور ابو عبیدہ نی حضرت باقر علیہ السلام سی روایت کی ہی فرماتی تہی کہ خدا تعالی بندہ کی توبہ کرنیسی اوس
شخص سی زیادہ خوش ہوتا ہی کہ جسکا توشہ اور راحلہ اور سواری شب تاریک مین صحرا مین گم ہو کر پاجائین یعنی وہ شخص اپنی گم ہوئی چیزون کی
پانی جانیسی بہت خوش ہوتا ہی اور خدا تعالی بندہ کی توبہ کرنیسی اوس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہی اور فرماتا ہی کہ قُلْ کہہ تو ای محمد صلعم
اِنِّیْ نُهِیْتُ تحقیق مین منع کیا گیا ہون اَنْ اَعْبُدَ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اس سے کہ پرستش کرون مین اونکی کہ پکارتی ہو
تم سوای خدا کی جنکو یعنی تم جو آرزو کرتی ہو کہ مین بہی شامل تمہاری سوا خدا کی بتونکی پرستش کرون یہہ مجہسے نہوگا اور فرماتا ہی خدا کہ قُلْ کہہ

تو اے محمد صلعم کہ دے کہ لا اتبع اهوآءکم نہ پیروی کرونگا مین خواہشون تمہاری کو قد ضللت اذاً تحقیق گمراہ ہوجاؤنگا مین اوسوقت یعنی جسوقت
تمہاری آرزوون اور خواہشون کی پیروی کرونگا تو مین گمراہ ہوجاؤنگا وما انا من المهتدین اور نہ ہونگا مین ہدایت پانیوالون سے اور کہتے ہین
کہ نضر بن الحارث وغیرہ روساے قریش نے رسول خدا صلعم سے کہا کہ اے محمد ہمکو کیونکر ڈرائیگا تو عذاب خدا سے جو عذاب کہ تجھسے ہوسکتا ہے وہ کر تو اور
پہلے اوس سے ہمکو مت ڈرا کہ ہم تیرے ڈرانیسے ڈرتے نہین ہین خدا تعالے نے یہہ آیت نازل کی چنانچہ فرماتا ہے کہ قل کہہ تو اے محمد صلعم کہ
انی علی بینة تحقیق مین اوپر حجت اور دلیل کی ہون من ربی پروردگار اپنے کیطرف سے کہ وہ قرآن اور وحی ہے وکذبتم به اور جھٹلایا
ہے تم نے اوس دلیل کو اور ضمیر به کی کہ مذکر کی ضمیر ہے بینہ کیطرف اوسطے پھرتی ہے کہ وہ بیان کے معنی مین ہے ما عندی ما تستعجلون به نہین
ہے نزدیک میرے وہ چیز کہ جلدی کرتے ہو تم ساتھ اوسکے کہ جلدی تم پر عذاب نازل ہو یہہ میری قدرت مین نہین ہے ان الحکم الا لله نہین ہے
حکم جلدی اور دیر کا مگر واسطے خدا کے یقص الحق بیان کرتا ہے حق کو خواہ مصلحت اوسکی تقاضا دیر کا کرے خواہ جلدی کا اور جدا کرتا ہے
حق کو باطل سے اور یا یہہ معنی ہین کہ پیروی کرتا ہے حکم کی کہ حق ہی کرتا ہے اور رسول خدا صلعم اور کچھ نہین کرتا ہے اور بعضون نے یقضی پڑہا ہے
یعنے حکم حق کرتا ہے وهو خیر الفاصلین اور وہ بہتر جدا کرنیوالا حق کا باطل سے ہے قل کہہ تو اے محمد صلعم کہ لو ان عندی اگر
تحقیق ہوتی نزدیک میرے یعنے اگر میری قدرت مین ہوتی ما تستعجلون به وہ چیز کہ جلدی کرتے ہو تم ساتھ اوسکے کہ عذاب ہے کہ
نازل ہونیکو بہت جلد چاہتے ہو تم اگر اوسکا نازل ہونا میرے اختیار مین ہوتا تو لقضی الامر بینی وبینکم البتہ فیصل کیا جاتا امر درمیان
میرے اور درمیان تمہارے کہ مین کبھی کا تمکو ہلاک کر چکا ہوتا تمہارے کفر کی سبب سے لیکن یہہ میرے اختیار مین نہین ہے خدا کو اختیار ہے جب چاہے کرے
والله اعلم بالظالمین اور خدا زیادہ جاننیوالا اور عالم ہے ساتھ حال ظلم کرنیوالون کے جسوقت اوسکی مصلحت تقاضا کریگی اونپر
عذاب کو نازل کریگا اور فرماتا ہے خدا کہ وعنده مفاتح الغیب اور نزدیک اوس خدا کے کنجیان غیب کی ہین یعنی خدا کے پاس کنجیان
غیب کے خزانون کی ہین کہ جو کچھ خلقت سے پوشیدہ ہے ثواب اور عذاب اور اجل وغیرہ سبکو وہ جانتا ہے نہ غیر اوسکا چنانچہ فرماتا ہے کہ
لا یعلمها الا هو نہین جانتا ہے اونکو مگر وہ خدا کہ کسکے دیر کا مصلحت اوسکے تقاضا کرتی ہے اور کسکے جلدی کا ویعلم ما فی البر اور
جانتا ہے جو کچھ کہ بیچ جنگل کے ہے درخت اور حیوانات وغیرہ اونکا والبحر اور جو کچھ کہ بیچ دریا کے ہے جواہر اور دریائی جانور وما تسقط
من ورقة الا یعلمها اور نہین گرتا ہے کوئی پتا درخت کا مگر جانتا ہے وہ خدا اوسکو کہ کتنے پتے ہین درخت سے گرے اور کتنے باقی
ہین اور درخت سے گر نہین پڑنے کے مرتبہ الٹ پلٹ کی ہے ولا حبة اور نہ گرتا ہے کوئی دانہ مگر جانتا ہے اوسکو فی ظلمات الارض
بیچ اندھیرون زمین کی یعنے بیچ درخت کا جو زمین کے اندر گرتا ہے ولا رطب ولا یابس اور نہ کوئی تر اور نہ کوئی خشک کہ دریا اور
زمین کی اندر یا اوپر ہو الا فی کتاب مبین مگر کہ ثابت ہے وہ بیچ کتاب روشن کے کہ وہ علم اوسکا ہے یا لوح محفوظ ہے کہ اوسمین سب لکھا ہے
اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ مراد ورقہ سے تو وہ بچہ ہے کہ اپنی مدت سے پہلے ہی گرجاتا ہے پیٹ سے اور حبہ سے مراد پورا پیدا
ہوا بچہ ہے اور ظلمات ارض سے مراد رحم اور شکم عورتونکے ہین اور رطب سے مراد وہ بچہ ہے کہ جو زندہ رہے اور یابس سے مراد وہ ہے کہ جو بچہ ناقص ہو اور
حبہ اور رطب اور یابس کا عطف ورقہ پر ہے اور الا فی کتاب مبین بدل ہے استثناے اول سے اور یا خبر ہے مبتدای محذوف کی ہے اور تقدیر اوسکی ہے
کہ کتاب مبین ہے اور فرماتا ہے کہ وهو الذی یتوفاکم اور وہ خدا وہ شخص ہے کہ قبض کرتا ہے روح تمہاری کو تصرف سے اور کاروبار کرنے سے
باللیل بیچ رات کے کہ اوسوقت آرام کرتے ہو تم اور سوتے ہو ویعلم ما جرحتم اور جانتا ہے جو کچھ کسب کرتے ہو تم بالنهار بیچ دن کے اچھا یا برا
ثم یبعثکم پھر اوٹھاتا ہے تمکو خواب سے فیه بیچ اوس کے لیقضی اجل مسمی تاکہ پوری کیجاے مدت مقرر کی گئی عمر کی کہ وقت موت کا ہے اسیطرح
سے اور جاگتے آجاے ثم الیه مرجعکم پھر طرف اوسکے ہے پھرنا تمہارا واسطے جزا اعمال کے ثم ینبئکم بما کنتم تعملون پھر خبر دیگا

تمکو ساتہہ اوسکی خبر کریگا جو تم عمل کرتی ہو اور موافق اوسکی جزا دیگا تمکو وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ اور وہ غالب ہے اوپر بندون اپنے کے جو ہیں سو تمہاری حفظ کیلئے وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً اور بہیجتا ہے اوپر تمہارے نگہبانونکو کہ وہ فرشتے ہین کہ تمہارے اعمال کی قیامت تک حفاظت کرینگی اور حکمت اعمال کی نگہبانون کے مقرر کرنے مین یہہ ہے کہ بندہ قیامت کی رسوائی سے اندیشہ کری گناہ پر دلیری نکرے اور اوس روز کی ہیبت سے خوف کرکی ایسی عمل کرے کہ قیامت کے روز وقت شرمندہ نہو نامہ اعمال کی شرمندہ نہو اور یہہ محض لطف خدا ہے اور یہہ ملائکہ مطلع ہین بندون کی احوال پر حَتّٰى إِذَا جَاءَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ یہانتک کہ جبوقت آتی ہی تم میں سے موت تو تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا جان نکالتے ہین اوسکے بہیجے ہوے ہمارے کہ وہ ملک الموت اور تابعین اوسکے ہین وَهُمْ اور وہ فرشتے ہمارے لَا يُفَرِّطُونَ نہیں تقصیر کرتے ہین اوسکو قبض کرنے مین کہ وقت مقرر سے تاخیر کرین اور حمزہ نی توفٰہ کو توفیہ پڑہا ہے اور بعضی کہتے ہین کہ فرشتے ملک الموت کی ہمراہ جو ہین وہ ہین سات فرشتی رحمت کے اور سات فرشتے عذاب کے جبوقت ملک الموت مومن کی روح کو قبض کرتا ہے تو رحمت کے فرشتونکو سپرد کر دیتا ہے اور کافر کی روح کو عذاب کے فرشتونکو سپرد کرتا ہے اور جناب رسول خدا صلعم نی فرمایا ہے کہ شب معراج مجھکو آسمان پر لیگئے تو ایک فرشتے کو منبر کرسی پر بیٹہا ہوا دیکہا کہ کمال ترش رو ہے وہ اور ایک تختی اوسکے آگے رکہی ہے اور سمین کچہہ دیکہتا ہے اور جس کی مجہکو دیکہا وہ خندان ہوا مگر وہ فرشتہ مجہکو دیکہکر خندان نہوا مینے جبرئیل سے پوچہا کہ یہہ کون ہے کہا کہ یہہ ملک الموت ہے جب زمین سے ہمکو خدا تعالٰی نے پیدا کیا ہے اوس روز سے یہہ کبہی ہنسا نہیں ہے ہین اوسکے قریب گیا اور مینے اوس سے پوچہا کہ ایک شخص مشرق مین ہو اور ایک شخص مغرب مین ہو اور دونو کی روحونکو تو کیونکر قبض کرتا ہے اگر وہ دونون ایکدفعہ مرین ایک وقت مین کہا کہ اس تختی مین کہا کہ اس تختی مین سبکی اجلین لکہی ہوئی ہین اور مین اوسمین دیکہتا ہون اور دنیا میری پیش نظر ہے مانند ہتہیلے ہاتہہ کی یا مثل خوان کی ہے کہ اگر وہ کسیکے روبرو ہو تو اوسمین سے جو کچہہ چاہے اوٹہالے وہ جو کچہہ چاہے اوسمین سے لیوے اور جسوقت فرشتے خدا کے حکم سے ارواح قبض کرلیوین تو فرماتا ہے خدا کہ ثُمَّ رُدُّوا إِلَى اللَّهِ پہر پہیری جاتی ہیں روح وہ بعد مرنیکے طرف خدا کے واسطے جزای اعمال کی بحکم خدا کہ مَوْلَاهُمُ الْحَقِّ آقا اونکا حق ہے کہ حکم کرے حق اور راستی کا اونکے حقمین أَلَا لَهُ الْحُكْمُ خبردار ہو کہ واسطے اوسیکے حکم ہے اوس روز اور سوا اوسکے سب حکام دنیا کی اوسکے خوف سے کانپتے ہونگے وَهُوَ أَسْرَعُ الْحَاسِبِينَ اور وہ بہت جلدی کرنیوالا حساب کرنیوالون کا ہے یعنی وہ سب حساب کرنیوالون سے زیادہ جلدی حساب کرنیوالا ہے اور حدیثمین آیا ہے کہ وہ بمقدار مدت دودہنے کی سب بندونکو شمار کرلیگا اور حدیث مین آیا ہے کہ کسینے جناب امیر المومنین علیہ السلام سے پوچہا کہ خدا تعالٰی اسقدر مخلوقات کا ایکبار کیونکر حساب کریگا فرمایا کہ جیسے سبکو ایکدفعہ روزی دیتا ہے ایسیہی ایکدفعہ سبکا حساب کریگا اور فرماتا ہے خدا کہ قُلْ کہہ تو ای محمد صلعم اون لوگونسے کہ مَنْ يُنَجِّيكُمْ کون نجات دیتا ہے تمکو مِنْ ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ اندہیرون جنگل اور دریا کی سے یعنی جنگل اور دریا کی سختیونسے کون تمکو نجات دیتا ہے اور بچاتا ہے کہ تَدْعُونَهُ پکارتی ہو تم اوس نجات دینیوالیکو تَضَرُّعًا زاری کرتی ہوئے ہیکر وَخُفْيَةً اور پوشیدہ اسی میں اور یہہ دونون حال واقع ہوتی ہین اور خفیہ کو ابوبکر نی عاصم سی بکسر خا پڑہا ہے اور فرماتا ہے کہ اوسوقت کہ جبوقت تم سختیون میں گرفتار ہو جاتو تو کہتی ہو کہ لَئِنْ أَنْجَانَا البتہ اگر نجات دیگا تو ہمکو مِنْ هَٰذِهِ اس سختی سے تو لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ البتہ ہونگے ہم شکر کرنے والون میں سے اس نعمت نجات پر قُلِ کہہ تو ای محمد صلعم اون لوگونسے کہ اللَّهُ يُنَجِّيكُمْ خدا نجات دیتا ہے تمکو مِنْهَا اون سختیون سے جنگل اور دریا کی وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ اور ہر سختی سے اور اندوہ سے ثُمَّ أَنْتُمْ تُشْرِكُونَ پہر تم شرک کرتی ہو بعد اوسکے اور اپنے عہد کو وفا نہیں کرتی ہو اور اہل کوفہ اور ابوجعفر نی ینجیکم کو تشدید جیم پڑہا ہے اور باقیون نی تخفیف جیم اور فرماتا ہے خدا کہ قُلْ کہہ تو ای محمد صلعم اون لوگونسے کہ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا وہ خدا قادر ہے اوپر اسکے کہ بہیجے اوپر تمہاری عذاب کو مِنْ فَوْقِكُمْ اوپر تمہاری جیسے کہ قوم نوح پر طوفان کا پانی اوپر سے آیا اور قوم لوط اور اصحاب فیل پر پتہر برسا أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ اور نیچے پاؤن تمہارے سے جیسے کہ فرعونیون کو غرق کیا اور قارون کو زمین مین دہنسا دیا اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ عذاب فوق سے مراد حکام ستمگار ہین اور عذاب تحت سے مراد

غلام اور خدمتگار ہین اور وہ لوگ جنمین خیر نہین ہے اَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا یا ملاوے تمکو آپسمین گروہ گروہ کر باہم مخالفت کرکے کی جنگ وجدال
شروع کرو یہانتک کہ آپسمین لڑائی کرکے مرجاؤ وَيُذِيقَ بَعْضَكُمْ اور چکھاوے بعض تمہارے کو بَأْسَ بَعْضٍ عذاب بعض کا ایک شخص
تم مین سے دوسرے کو قتل کرے اُنْظُرْ دیکھ تو کہ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ کیونکر طرح طرح سے بیان کرتے ہین ہم آیتونکو لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُونَ
تاکہ وہ سمجھین اور امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا کہ عذاب فوق سے مراد دخان اور چیخ ہے اور عذاب تحت سے مراد زمین مین دھنس
جانا ہے اور يلبسكم شيعا سے مراد اختلاف ہے دین مین اور يذيق بعضكم بأس بعض سے مراد آپسمین قتل کرنا ہے ایک دوسرے کو اور کل اسکا اہل قبلہ
مین ہے اور جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ مینے خداتعالے سے سوال کیا کہ میری امت پر کفار کو غالب نکرنا خدا نے قبول کیا اور مینے درخواست
کی کہ میری امت کو بھوک اور قحط سے ہلاک نکرنا خدا نے قبول کیا اور مینے سوال کیا کہ میری امت کو گمراہی پر جمع نکرنا خدانے قبول کیا اور مینے سوال کیا کہ میری امت
کو آپسکی مخالفت مین رکھنا اس سے خدانے مجھکو منع کیا اور فرمایا کہ اس امر کو مجھپر چھوڑدے اور اس مقدمہ مین خاموش رہ اور مینے جبرئیل سے کہا کہ
کیا ہمیشہ میری امت مین مخالفت رہیگی اور بعض آدمی عذاب سے بعض کے ہلاک ہونگے کہا کہ تمام زمین مین ہوگا اور دوسری روایتمین ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ
جسوقت تلوار میری امت کی رکھی جائیگی تو قیامت تک پھر کبھی نہ اوٹھائی جائیگی اور فرماتا ہے خدا کہ وَكَذَّبَ بِهِ قَوْمُكَ اور جھٹلایا اوسکو
اوسکو قوم تیری نے یعنے عذاب یا قرآن کو تیری قوم نے وہ قریش ہین جھٹلایا وَهُوَ الْحَقُّ اور حال یہہ ہے کہ وہ عذاب یا قرآن حق ہے
کہ کسیطرح کا شبہہ اوسمین نہین ہے قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اون لوگونسے کہ لَسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيلٍ نہین ہون مین اوپر تمہاری نگہبان اور کارساز
تمہارا کہ اپنے حکم کو تمپر چھوڑ دون تاکہ جھٹلانے سے تمکو مین جبر کرکے اور زبردستی سے منع کرون یا تمکو عذاب کرون یہہ خدا کے سب اختیار مین ہے اور جانو
تم لِكُلِّ نَبَإٍ مُسْتَقَرٌّ واسطے ہر خبر کی ایکوقت مقرر کیا گیا ہے عذاب کا وعدہ ہوا تو اوسکا وَسَوْفَ تَعْلَمُونَ اور قریب ہے کہ جانوگے
تم جسوقت وہ عذاب واقع ہوگا دنیا مین یا آخرت مین اور کہتے ہین کہ خاصیت اس آیت کی یہہ ہے کہ اگر اس آیت کو کوئی کاغذ پر لکھکر [illegible]
مین پڑھے تو اوسکی آنکھونکا درد جاتارہے اور کہتے ہین کہ مسلمان جسوقت مشرکونکی پاس بیٹھتے تو وہ مشرک قرآنکی جھٹلانے مین مشغول ہوتے
تھے اور ہنستے اور ٹھٹھا کرتے تھے خداتعالے نے یہہ آیت نازل کی اور خطاب اسمین اگرچہ پیغمبر کے طرف کیا لیکن مراد اوس سے مومنین ہین
چنانچہ فرمایا کہ وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ اور جسوقت دیکھے تو اون لوگونکو کہ جھٹلاتے اور ہنسی کرتے ہین وہ لوگ يَخُوضُونَ فِي آيَاتِنَا
شروع اور گفتگو کرتے ہین بیچ آیتون ہماری کے وہ آیتین قرآن کی ہین اور طعن کرتے ہین وہ اون آیتونپر تو فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ تو پس منہ
پھیرلے تو اونسے اور اونکی پاس مت بیٹھ حَتَّىٰ يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ یہانتک کہ شروع کرین بیچ بات غیر اوس قرآن کی وَإِمَّا
يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ اور اگر بھلاوے تجھکو شیطان منع کرنیسے منہ پھیرنیکو تو فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرَىٰ پس نہ بیٹھ تو بعد نصیحت کے یاد
دلانیکی مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ساتھ قوم ظالمون کے جو شرک کرکے اپنے نفسونپر ظلم کرتے ہین یہہ حکم ابتدای اسلام مین تہا اور جسوقت مسلمانونکو
قوت ہوئی تو اونکے پاس بیٹھکر اونسے دین کی مقدمہ مین گفتگو کرتے تہے اور اونکو جواب معقول دیکر بند کرتے تہے اور امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہے
کہ جسوقت سنے تو کسی مرد کو کہ حق کا انکار کرتا ہے اور اوسکو جھٹلاتا ہے تو وہانسے کہڑا ہوجا اور اوسکے پاس مت بیٹھ اور حضرت صادق علیہ السلام
سے روایت ہے کہ نہین سزاوار ہے واسطے مومن کی کہ اوس مجلس مین بیٹھے کہ جسمین خداتعالے کی نافرمانی کرتے ہین اور وہ اوسکو قوت اوسکی دفع
کرنے اور تغیر کرنیکی نہین ہے اور حضرت سجاد علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ بچاؤ تم اپنے تئین خداتعالی کی نافرمانونکی صحبت سے اور اونکے پاس
مت بیٹھو پس ہوجاؤگے تم آدمیونکی نزدیک مثل اونکی اور جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ جو کوئی ایمان لاتی خدا پر اور روز آخرت پر تو
پس نہ بیٹھے اوس مجلس مین کہ جسمین امام کو برا کہتے ہون اور مومن کی غیبت کرتے ہون اسواسطے کہ خدا فرماتا ہے وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَخُوضُونَ
الآیہ اور ينسينك کو ابن عامر نے تشدید سے پڑھا ہے اور باقیون نے تخفیف سے پڑھا ہے اور کہتے ہین کہ جسوقت وہ پہلی آیت نازل ہوئی تہی

مسلمانون نی کہا کہ یا رسول خدا طواف کرنے خانہ کعبہ سی اور مسجد الحرام مین بیٹھنی سی ہمکو چارہ نہین ہے اور مشرکین بہی وہان ہوتی ہین اور ہمیشہ
ہنسی کرتی ہین ہم کیونکر انکا جانا موقوف کرین تب یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہی خدا کہ وَمَا عَلَى الَّذِينَ يَتَّقُونَ اور نہین ہی اوپر ان
لوگونکی کہ پرہیز کرتی ہین ایسی باتون سی مِنْ حِسَابِهِمْ حساب اون خوض کرنیوالون سی مِنْ شَيْءٍ کوئی چیز یعنی ان مشرکین سی
جو اونکی اعمال اور افعال کا حساب ہوگا تو اونکی شرکت سی لوگ نہونگی کہ جو اونکی باتونسی پرہیز کرتے ہین اور اونکا گناہ اونکی ہی واسطے
ہے نہ مسلمانونکی واسطے وَلَٰكِنْ ذِكْرَىٰ اور لیکن ذکر میسر کیا کرین اور نصیحت کرین اونکو اور ایسی باتونسی اونکو منع کرین لَعَلَّهُمْ
يَتَّقُونَ تاکہ وہ پرہیز کرین ایسی بیہودہ باتونسی وَذَرِ اور چھوڑ دی تو یعنی منہ پھیرلے تو الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَهُمْ اون لوگونسی کہ پکڑا ہی
اونہون نی اپنی دین کو لَعِبًا وَلَهْوًا بازی اور کہیل کہ چوب اور سنگ کی پرستش کرتے ہین کہ جسکا فائدہ نہ دنیا مین ہے نہ آخرت مین
وَغَرَّتْهُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا اور فریب دیا ہی اونکو زندگانی دنیا کی نی کہ اونکو غافل کر دیا ہی آخرت سی اور وہ ایسا جانتی ہین کہ بعد مرنیکی کچہہ نہوگا جو کچہہ ہے یہی
دنیا ہی ہی اور اسیواسطی وہ قیامت کا انکار کرتی ہین وَذَكِّرْ بِهِ أَنْ تُبْسَلَ اور نصیحت کرتو اونکو ساتہہ اس قرآنکی واسطی خوف اسکی کہ
ہلاک کیا جاوی نَفْسٌ نفس کفار کا بِمَا كَسَبَتْ بسبب اسکی کہ کیا ہی اوس نفس کفار کی نی بدی اور گمراہی کو اور ان تبسل کا مفعول فیہ
ہے اور وہ لفظ خوف کا کہ مقدر ہی اور مفعول لہ وہ واقع ہوا ہی اور ہی ایسا ہی وہ نفس لَيْسَ لَهَا مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيٌّ وَلَا شَفِيعٌ نہین ہی
واسطی اوسکی سوائی خدا کی کوئی دوست اور نہ سفارش کرنیوالا کہ اوسکو عذاب سے رہائی دلوای وَإِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ اور اگر بالفرض
فدا اور بدلا دوی ہر بدلا کہ اوسکو عذاب سے چہوٹی تو لَا يُؤْخَذْ مِنْهَا نہ لیا جائیگا اوس سی أُولَٰئِكَ الَّذِينَ أُبْسِلُوا یہہ وہ لوگ
ہین کہ ہلاک کئی گئی ہین عذاب سے بِمَا كَسَبُوا بسبب اوس چیز کے کہ کمایا ہی اونہون نے بدافعال کو ان متعلقات مین اونہون نے لَهُمْ
اور باطل لَهُمْ واسطی اونکی ہے دوزخ مین شَرَابٌ مِنْ حَمِيمٍ پینا آب گرم مین سی وَعَذَابٌ أَلِيمٌ اور عذاب ہے دردناک
بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ بسبب اسکی کہ ہین وہ کفر کرتی اور روایت ہے کہ جبوقت دوزخی سالہائی دراز بہوک سے فریاد کرینگی تو اونکو زقوم کہلایا
جائیگا اور وہ ایک درخت خاردار ہی کہ جسوقت اوسکو کہائینگی تو حلق مین اٹک جاویگا اور پیاس غالب ہوگی اور برسون اوس آتش سی فریاد کرینگی
تب آب گرم کہولتا ہوا اونکو پینی کو دیونگی اور وہ ایسا گرم ہوگا کہ جسوقت اوسکا پیالہ دوزخی اپنی منہہ کی قریب لیجاوینگی تو اوس کی
حرارت سے گوشت اوسکی چہرہ کا ریزہ ریزہ ہوکر گر پڑیگا اور اب واسطی الزام دینی کفار کی بیان کرتا ہی کہ قُلْ کہہ تو ای محمد صلعم انسی انکار
کی طور پر کہ أَنَدْعُو کیا پکارین ہم یعنی پرستش کرین ہم مِنْ دُونِ اللَّهِ سوائی خدا کی مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا اوس چیز کو کہ نہ فائدہ دی
سکتی ہی وہ ہمکو اور نہ ضرر پہونچا سکتی ہی وَنُرَدُّ عَلَىٰ أَعْقَابِنَا اور کیا پہیر جائین ہم اپنی پاشنون ہی کی یعنی کیا مرتد ہو جائین ہم
بَعْدَ إِذْ هَدَانَا اللَّهُ بعد اسکی کہ ہدایت کی ہی ہمکو خدا نی کہ راہ حق کیطرف پہونچا دیا ہی ہمکو اور اگر ہم ایسا کرین تو ہو جاوینگی ہم كَالَّذِي
اسْتَهْوَتْهُ الشَّيَاطِينُ مانند اوس شخص کے کہ سرگردان کر دیا ہی اوسکو شیطانون نی فِي الْأَرْضِ بیچ زمین بیابان کی دور راہ راست
کی حَيْرَانَ حیران ہو دی راہ سیدہی سی یعنی گمراہ ہو راہ حق سی لَهُ أَصْحَابٌ يَدْعُونَهُ واسطی اوسکی یار ہون کہ بلاتی ہون وہ اوسکو
إِلَى الْهُدَى طرف ہدایت کی اور راہ سیدہی کے اور کہتے ہون اوسکو ائْتِنَا آ تو ہماری پاس یعنی شیاطین تو اوسکو اپنی طرف بلاتے
ہون اور یار اوسکو منع کرتی ہون اور متردد ہو کہ کدہر کو جاؤن اگر شیاطین کی قافلہ کیطرف جاتا ہی تو ہلاک ہوتا ہی اور اگر یار اونکی زمرہ مین
جاتا ہی کہ وہ مومنین ہین تو نجات پاتا ہی اور حیران حال واقع ہوا ہے اور استہوتہ کو حمزہ نی استہوتہ پڑہا ہی الف کے ساتہہ اور اصحاب صفت
حیران کی ہی اور یدعونہ صفت اصحاب کی ہی اور فرماتا ہی کہ قُلْ کہہ تو ای محمد صلعم اونسے کہ إِنَّ هُدَى اللَّهِ تحقیق ہدایت خدا کی یعنی
دین اسلام هُوَ الْهُدَىٰ وہی ہدایت ہے حقیقت مین نہ غیر اوسکی کہ وہ گمراہ ہے وَأُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ اور حکم کئی گئی ہین ہم

کہ فرمانبرداری کرین ہم واسطے پروردگار عالمون کی وَاَنْ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ اور حکم کئی گئے ہین ہم یہہ کہ قایم کرو تم نماز کو وَاتَّقُوْہُ اور ڈرو تم
اوس سے یعنی خدا نے ہمکو حکم دیا ہی کہ تم نماز پڑہو اور خدا سے ڈرو وَھُوَ الَّذِیْٓ اِلَیْہِ تُحْشَرُوْنَ اور وہ خدا وہ شخص ہے کہ طرف اوسکی جمع کئے
جاؤ گے تم قیامت کی روز واسطے جزای اعمال کے وَھُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اور وہ خدا وہ شخص ہے کہ پیدا کیا ہی اوسنے
آسمانونکو اور زمین کو بِالْحَقِّ ساتھ حق اور راستی کی موافق حکمت اور مصلحت کے وَیَوْمَ یَقُوْلُ اور یاد کر تو اوسدن کو کہ کہیگا خدا یعنے
حکم کریگا قیامت کے روز جس چیز کو کہ پیدا کریگا کُنْ ہو جا تو فَیَکُوْنُ پس ہو جائیگی وہ چیز اوسیوقت اور محشور ہوگی وہ کہ قَوْلُہُ الْحَقُّ قول اوسکا
کہنا اوسکا حق ہی وَلَہُ الْمُلْکُ اور واسطے اوسیکے بادشاہی ہے بی نزاع غیر کی یَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ جسدن کہ پہونکا جائیگا بیچ
صور کے کہ اوس روز سوا اوسکے کوئی نام کو بہی سلطنت کا دعویٰ کرنیوالا نہوگا عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ جاننے والا غیب کا اور ظاہر کا
ہے وَھُوَ الْحَکِیْمُ الْخَبِیْرُ اور وہ حکمت والا ہی کہ خبردار ہے ہر امر سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ شب
معراج مینے اسرافیل کو زیر عرش دیکہا کہ صور کو اپنے منہ مین لئی ہوئے کہڑا ہے اور چار ہزار اوس صور مین سوراخ ہین جبرئیل سے مینے پوچہا کہ
کب سے یہہ صور کو منہ مین لئی ہوئے کہڑا ہے کہا کہ جبوقت سے خدا تعالےٰ نے عالم کو پیدا کیا ہی اور منتظر ہی اسکا کہ حکم خدا تعالےٰ کا صور کے پہونکنے
کو ہو تو اور تاخیر اوس حکم کے بجا لانیمین کسی طرحکی نہو اور ایک روایت مین ہے کہ صور دو مرتبہ پہونکا جائیگا پہلے صور مین تو سب خلایق
مرجائینگے اور دوسری صور مین زندہ ہونگے اور پہلے صور مین انتہا ہے دنیا کی اور دوسرے صور مین ابتداے آخرت ہے اور
تفصیل اسکی انشاء اللہ تعالیٰ سورہ زمر مین آویگی اور فرماتا ہی خدا کہ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰھِیْمُ اور یاد کر تو جبوقت کہا ابراہیم نے لِاَبِیْہِ اٰزَرَ ذکر ابراہیم علیہ السلام
واسطے باپ اپنے آزر کی اور آزر غیر منصرف ہے عجمیہ اور علم کے جہت سے اور یعقوب حضرمی قاری اوسکو مضموم پڑہا ہی منادی مفرد مقرر کرکے
اور حرف ندا کا اسمین محذوف جانتا ہی اور جو لوگ کہ اسکو منصوب پڑہتے ہین وہ اسکو ابے کا بدل کہتے ہین اور غیر منصرف ہونیکی جہت سے اوسپر
کسرہ نہین اور تحقیق آزر کی پہلے ہمسے گزر گئی ہے کہ یہہ کون تہا صحیح یہہ ہے کہ وہ ابراہیم کا باپ نتہا بلکہ چچا تہا اور بعضے
کہتے ہین کہ نانا تہا حضرت ابراہیم کو جو اوسنے پرورش کیا ہو واسطے ابراہیم آزر کو باپ کہتے تہے اور پہلے زمانہ مین یہی دستور تہا
کہ پرورش کرنیوالیکو باپ کہتے تہے چنانچہ توریت اور انجیل وغیرہ کتب سماوی مین لکہا ہی کہ لوگ خدا تعالےٰ کو باپ کہتے تہے اور خدا تعالےٰ جو رب
حقیقی اور پالنیوالا سبکا ہے اوسکو اسی پرورش کرنیکی جہت سے باپ کہتے تہے اور کوئی وجہہ نہین ہے اور اسی سبب سے حضرت عیسیٰ خدا کو
اپنا باپ کہتے تہے بطریق مجاز نہ پدر حقیقی نصاریٰ نے شبہہ مین پڑکر حضرت عیسیٰ کو خدا کا حقیقی بیٹا مقرر کر دیا اور اسی استعمال کے
جہت سے جو حضرت ابراہیم آزر کو اپنا باپ کہتے تہے خدا تعالےٰ نے بہی آزر کو حضرت ابراہیم کا باپ فرمایا اور حقیقت مین آزر حضرت
ابراہیم کا باپ نتہا بلکہ نام اونکے باپ کا تارخ تہا اور رسول خدا صلعم نی فرمایا ہی کہ خدا تعالےٰ مجہکو ہمیشہ پاک اور پاکیزہ پشتون مین پہیرتا
رہا ہی یہانتک کہ نکالا مجہکو تمہارے عالم مین اور کفر اور جاہلیت کی نجاست سے آلودہ مجہکو نہین کیا ہی اور اگر باپ حضرت کا آزر ہوتا کہ وہ
کافر تہا تو ایسا نفرماتی کہ مین پاک پشتون مین پہرتا ہوا آیا ہون اسواسطے کہ مشرکون کو خدا تعالیٰ نجس کہتا ہی چنانچہ فرماتا ہے کہ اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ
نجس اور خدا تعالےٰ نے حضرت کو فرمایا ہے کہ تَقَلُّبَکَ فِی السّٰجِدِیْنَ یعنی پہرنا اور پلٹنا تیرا بیچ سجدہ کرنیوالونکے پس معلوم ہوا کہ حضرت
کے باپ دادا سب مسلمان تہے خدا کو سجدہ کرنیوالے پس معنی آیت کی یہہ ہوئی کہ کہا ابراہیم نے اپنے باپ سے کہ آزر نام رکہتا تہا اور مجازاً
اوسکو باپ کہتے تہے کہ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِھَۃً کیا پکڑتا ہی بتون کو معبود کہ جنکو تو خود تراشتا ہے اِنِّیْٓ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ
تحقیق مین دیکہتا ہون تجہکو اور قوم تیرے کو بیچ گمراہی ظاہر کے کہ بتون کو پرستش کرتے ہو کہتے ہین کہ آزر بت تراشی کا
پیشہ کرتا تہا اور جسوقت بت کو بنا لیتا تہا تو حضرت ابراہیم کو دیتا تہا کہ تو اسکو بازار مین لیجا کر فروخت کر ابراہیم اوسکے پاؤن مین ڈورا باندہکر زمین

مین گھسیٹے ہوئے اوسکو بازار مین بیچا کرتے تہے اور کہتے تہے کہ کون خرید کرتا ہے ایسی چیز کو کہ نہ سنتا ہے اور نہ دیکہتا ہے اور نہ نفع بخشتا ہے اور نہ ضرر پہونچا سکتا ہے
اور اوسکو واپس لاکر آزر کی آگے ڈالدیتے اور کہتے کہ ہمکو کوئی خرید نہین کرتا ہے اور لوگ آزر کی پاس جاکر ابراہیم کی شکایت کرتے تہے اور آزر
ابراہیم کو ملامت کرتا تہا اور ابراہیم اوسکے جواب مین فرماتی کہ شرم نہین کرتا تو کہ بتون کی پرستش کرتا ہے جو کہ کچہہ نہ دیکہہ سکتے ہین اور نہ سن
سکتے ہین اور نہ نفع اور ضرر پہونچا سکتے ہین اور فرماتا ہے خدا وکذلک اور ایسے ہی نہین جیسے کہ ابراہیم کو ہمنے بینا کیا اوسکو قوم کی گمراہی
ایسے ہی نری ابراہیم دکہلائی ہمنے ابراہیم کو ملکوت السموات والارض بادشاہی آسمانونکی اور زمین کی اور عجائب اونکو عرش
کی جو نیچے سے زمین کی نیچے تک یعنی سب چیزونکو اوسپر ظاہر کیا ولیکون من الموقنین اور تاکہ ہووے وہ یقین کرنیوالون وحدانیت اور
کمال قدرت ہماری سے حضرت باقر علیہ السلام نی فرمایا ہے کہ اوکہاڑ ڈالا تہا اور پیت دیا تہا خدا نے واسطی ابراہیم کی زمین کو یہانتک کہ دیکہا
اونہونے زمینونکو اور جو کچہہ کہ اونکے نیچے ہے اور ایسی ہی آسمانونکو کہ یہانتک دیکہا اونکو اور جو کچہہ کہ ملائکہ اونمین ہین اور حاملان عرش کو دیکہا
اور دوسری روایت مین ہے کہ ابراہیم کی نظر کو ایسی قوت بخشی تہی کہ نگاہ اونکی آسمانونکی پار ہوگئی اور جو کچہہ آسمانون مین ہے وہ دیکہا اور عرش کے
اور عرش کے اوپر کو سبکو دیکہا اور دیکہا جو کچہہ کہ زمین پر ہے اور زمین نیچے ہے اور ایک اور روایت مین ہے کہ خدا تعالے نے اسی طرح
جناب رسولخدا اور ائمہ کو بہی دکہلایا ہے اور تیسری روایت مین ہے کہ جابر بن یزید نے امام باقر علیہ السلام سے اس آیت کی معنی
پوچہے پس ہاتہہ اپنا بلند کیا اور فرمایا کہ اوپر کو دیکہہ تو مینے اوپر کو نگاہ کی تو چہت کو متفرق پایا اور ایک سوراخ مین سے مینے ایک نور کو
دیکہا کہ اوسسے نگاہ میری گزر گئی فرمایا کہ اسطرح دیکہا تہا ابراہیم نے آسمانونکی ملک کو اور نظر کر تو طرف زمین کی پہر اوٹہا تو سر اپنے کو
جسوقت سر کو اپنے زمین سے اوٹہایا تو چہت کو دیکہا کہ جیسے وہ پہلے سے تہے ویسے ہی پہر ہوگئی اور بعد اوسکے امام علیہ السلام نی میرا ہاتہہ
پکڑا اور گہر سے باہر نکلے اور ایک کپڑا مجہکو اوڑہایا اور فرمایا کہ آنکہونکو بند کر تہوڑی دیر تک جب آنکہہ مینے بند کی تو فرمایا کہ تو اسوقت ظلمات
مین ہے جس جگہہ کہ سکندر ذوالقرنین گیا تہا مینے آنکہین کہولی تو وہان کچہہ نہ دیکہا اور بعد اوسکے آگے کو ایک قدم بڑہا کر فرمایا کہ
تو اسوقت چشمہ آبحیات پر ہے جہان خضر پہونچا تہا بعد اوسکے ہم اوس عالم سے نکلے یہانتک کہ پانچ عالم طی کئے اور فرمایا کہ
اسطرح سے تہی سیر ابراہیم کی ملکوت مین اور بعد اوسکے فرمایا کہ اپنی آنکہونکو بند کر اور ہاتہہ میرا پکڑ لیا مینے آنکہین بند کر لی جو کہولی تو دیکہا
کہ اوسی گہر مین ہم ہین جہان سے کہ ہم گئے تہے اور وہ کپڑا امام علیہ السلام نے اپنے بدن پر سے اوتار لیا مینے پوچہا کہ یا امام دن مین سے کسقدر
گزرا ہے فرمایا کہ تین ساعت اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جسوقت خدا تعالے نے حضرت ابراہیم کو بادشاہی آسمانون
اور زمین کی دکہلائی تو حضرت ابراہیم نے ایک مرد کو دیکہا کہ زنا کرتا ہے اوسکو بد دعا کی وہ مرگیا دوسرے مرد کو دیکہا کہ وہ زنا کرتا ہے
اوسکو بد دعا کی وہ بہی مرگیا تیسرے مرد کو بہی اسی فعل بد مین مشغول دیکہا اوسکو بد دعا کی وہ بہی مرگیا بعد اسکے خدا تعالے کا خطاب
ہوا کہ ای ابراہیم دعا تیری مستجاب ہے مگر میرے بندونپر بد دعا مت کر اگر مین چاہتا کہ تیری دعا سے اونکو مار ڈالون تو پیدا ہی نکرتا لیکن بندے
میرے تین قسم کی ہین ایک قسم کی تو وہ ہین کہ میری عبادت کرتی ہین اور شرک نہین کرتے اس جہت سے اونکو ثواب عظیم دونگا
اور دوسری قسم کے وہ ہین کہ جو میری اور میرے غیر کی عبادت کرتے ہین اور تیسری قسم کے وہ ہین کہ میری غیر کی عبادت
کرتی ہین اور میرا اونمین دخل نہین دیتی ہین لیکن اونکی اولاد مین سے ایسے ہون کہ وہ میری عبادت کرین اور مشغول ہو کہ نمرود نے
ایکمرتبہ خواب مین دیکہا کہ ایک ستارہ نے اوس شہر کی کنارہ سے طلوع کیا ہے اور اوسکی روشنی سے روشنی آفتاب کی اور ماہتاب کی نابود
ہوگئی ہے یہ خواب دیکہکر بہت خوفزدہ ہوکر اور گہبرا کر اوٹہا اور اپنی نجومیون اور حکیمون نے اس خواب کو سنکر یہہ تعبیر دی کہ اس سال مین شہر بابل
مین ایک طفل مبارک پیدا ہوگا کہ تو اور تیری بادشاہی کو لوگ اوسکے ہاتہہ سے ہلاک ہوں اور ابتک وہ لڑکا ماں کے شکم مین آیا نہین ہے

ایا انہین نمرود نے حکم دیا کہ عورتون اور مردون مین جدائی ڈالدو کوئی مرد کسی عورت کے پاس جانے نپاوی اور وس دن عورتون پر ایک ایک
مرد مقرر کردیا اور کہا کہ اس سال مین اگر کسیکے بیٹا پیدا ہو تو اوسکو مار ڈالو تارخ پدر ابراہیم نے کہ نمرود کی مصاحبون مین سی تہا اپنی زوجہ
سے کہا کہ نگہبانون سی پوشیدہ ہوکر اسکو میری اجازہ دیدار سکو اپنی شوہر کی پاس آئی اور شوہر سی خلوت کی تو قدرت خدا سی
حاملہ ہوگئی جسوقت حمل اوسکا قریب وضع ہونیکی پہونچا تو نمرود کی خوف سی شہر سی باہر نکل کر ایک غار مین پہونچی کہ وہ شہر کے
قریب تہا اور اوس غار مین حضرت ابراہیم پیدا ہوے اونکی ماں نی ایک کپڑی مین اونکو لپیٹ کر اوس غار مین رکہدیا اور غار کا دروازہ
پتہر سی بند کرکی شہر کو چلی آئی دوسرے روز ابراہیم کو جاکر دیکہا کہ وہ اپنی اونگلی کو چوستی ہین ایک اونگلی مین سی تو دودہ نکلتا
ہے اور دوسری اونگلی مین سی شہد نکلتا ہی یہہ حال دیکہکر بہت خوش حال ہوئی اور شہر کو چلی گئی ہر روز اگر تیہہ ابراہیم کو دیکہہ جاتی تہی
اور اوس دودہ اور شہد کی برکت سی ابراہیم ایکروز مین اسقدر بڑہتی تہے کہ اور بچہ ایک مہینے مین بڑہتا ہی اور ایک مہینے مین اسقدر
بڑہتے تہی کہ دوسرا بچہ دو سال مین بڑہتا ہی جب تیرہ برس کے ہوئے تو اونکی ماں نی تارخ کو خبر کی وہ یہہ سنکر بہت خوش ہوئی اور
کہا کہ اب کچہ غم نہین ہی اونکو غار سی باہر نکالو وہ غار پر پہونچی اور ابراہیم کو غار سی باہر نکالا اور وہ مغرب کا وقت تہا اور آفتاب
غروب ہوگیا تہا اور غار کی قریب بہیڑ گوسفندون اور اونٹون اور گہوڑون کے جمع ہورہی تہی ابراہیم نی اپنی ماں سی پوچہا کہ یہہ
کیا ہی اونکی ماں نی بتلا دیا کہ یہہ گوسفند ہین اور اونٹ اور گہوڑی ہین اوسوقت ابراہیم کی دلمین گذرا کہ البتہ کوئی انکا پیدا کرنیوالا ہے
اور روزی بہی وہ اونکو دیتا ہی اور نمرود کی زمانہ مین کچہہ آدمی تو ستارہ کو اور آفتاب کو اور مہتاب کو پرستش کرتی تہے اور کچہہ آدمی
بت پرستی کرتی تہی اور کچہہ آدمی نمرود کی پرستش کرتی تہی اور حضرت ابراہیم اوس غار سی شہر کیطرف روانہ ہوئی فَلَمَّا جَنَّ عَلَیْهِ اللَّیْلُ
پس جسوقت پوشیدہ کیا اوسکو اندہیری ہوئی اور اوسکی بات تو رَاٰى كَوْكَبًا دیکہا ابراہیم نی ستارہ کو کہ نہایت روشنی اور چمک اوسمین
ہے اور قریب غروب ہونیکی وہ پہونچا تہا اور بعضے وہ لوگ جو کہ ستارہ پرست تہی دیکہا کہ اوسکو سجدہ کرتی ہین یہہ دیکہکر بطور انکار
اور سنجہانیکی قَالَ هٰذَا رَبِّیْ کہا ابراہیم نی کہ یہہ پروردگار ہی یعنی جسکو یہہ لوگ پرستش کرتی ہین کیا یہی پروردگار میرا ہے
فَلَمَّاۤ اَفَلَ پس جسوقت غروب ہوا وہ ستارہ تو قَالَ کہا ابراہیم نی کہ لَاۤ اُحِبُّ الْاٰفِلِیْنَ نہین دوست رکہتا ہون مین غروب ہونیوالونکو جہ
جاکہ اونکی پرستش کرون سمجہو کہ اگر یہہ پروردگار ہوتا تو اوسکو زوال نہوتا اور وہ شب تہی جسوقت آگی کو چند قدم بڑہی تو چاند کو دیکہا
کہ روشن ہو رہا تہا فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا پس جسوقت دیکہا چاند کو روشن ہوکر نکلنی والا اور ماہ پرستون کو سجدہ مین پڑا ہوا دیکہا
تو قَالَ کہا ابراہیم نی کہ هٰذَا رَبِّیْ یہہ ہی پروردگار میرا یعنی کیا یہی پروردگار میرا کہ جسکو لوگ سجدہ کرتی ہین فَلَمَّاۤ اَفَلَ پس جسوقت
غروب ہوا وہ چاند تو قَالَ کہا ابراہیم نی کہ لَئِنْ لَّمْ یَهْدِنِیْ رَبِّیْ البتہ اگر ہدایت کرتا مجہکو پروردگار میرا اپنی معرفت کی توفیق و
لطف عطا کرکی تو لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّیْنَ البتہ ہوتا مین قوم گمراہون مین سی اس کلام سی مراد حضرت ابراہیم کی یہہ
ہے قوم کی جسکی تم پرستش کرتی ہو وہ خدائی کی قابل نہین ہی اسواسطی کہ وہ کئی طرحکی حالتین بدلتا ہی اور خدا تعالی ایسا نہین
ہوسکتا اور جب صبح ہوئی اور آفتاب نے طلوع کرکے تمام جہان کو روشن کیا اور ابراہیم کی اوسپر نظر پڑی چنانچہ فرماتا ہی
خدا فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً پس جسوقت دیکہا ابراہیم نی آفتاب کو روشن ہونیوالا اور آفتاب پرستونکو اوسکی سامنی سجدہ
مین پڑا ہوا دیکہا تو قَالَ کہا ابراہیم نی هٰذَا رَبِّیْ یہہ پروردگار میرا ہی یعنی کیا یہی پروردگار میرا کہ هٰذَاۤ اَكْبَرُ یہہ بہت بڑا ہی چاند
اور ستارہ سی اور ہذا کا اشارہ طرف شمس کی اوسکی جرم بانور کیطرف ہے فَلَمَّاۤ اَفَلَتْ پس جسوقت غروب ہوا وہ آفتاب اور غائب ہوگیا تو
قَالَ کہا ابراہیم نی کہ یٰقَوْمِ ای قوم میری اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ تحقیق مین بیزار ہون اوس چیز سی کہ شریک کرتی ہو تم خدا کا یہہ کلام حضرت

ابراہیم کا بطور دلیل لانیکی تھا قوم پر کہ وہ چاند اور سورج اور ستارہ کو پرستش کرتی تھی کہ دیکھو جنکو تم پرستش کرتی ہو وہ بھی ظاہر ہوتے ہیں اور کبھی
ہو جاتے معلوم ہوا کہ انکا خالق کوئی اور ہے کہ جسکی حکم سے نکلتے اور غائب ہوتی ہیں اور اگر یہہ خدا ہوتے تو انکو زوال اور انتقال نہوتا اور تینوں جگہہ قول
حضرت ابراہیم کا بطور استفسار کے تھا نہ بطور اقرار کے جیسا کہ بعضے کہتے ہیں اور جسوقت حضرت ابراہیم نے اپنی قوم کی لوگونکو تنبیہ کری کہ یہہ چیزیں
قابل خدائی نہیں ہیں بلکہ یہہ سب مخلوق اور پیدا کی ہوئی اوس شخص کی ہیں کہ جسنے آسمان و زمین کو پیدا کیا ہے تو ہوا اونکو اونکی ہدایت کی لئے
کہتے ہیں اِنِّیْ وَجَّهْتُ تحقیق میں نے متوجہ کیا ہے میں نے وَجْهِیَ منہ اپنے کو یعنی کیا خاص میں نے دین اپنی کو اور متوجہ کیا میں نے دل کی منہ کو لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ واسطی ذات اوس شخص کے کہ پیدا کیا ہے اوسنے آسمانونکو اور زمین کو اپنی قدرت کاملہ سے حَنِیْفًا جسوقت کہ رغبت کرنیوالا ہوں باطل
دینوں کو ترک کر کی طرف دین حق کی یہہ حال واقع ہوا ہے اور کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اور نہیں ہوں میں شریک کرنیوالون
میں سے اور کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم جسوقت شہر میں آئی تو اونکو نمرود کی پاس لیگئی کہ وہ اونکو دیکھے جسوقت اوسکے نزدیک پہونچے تو دیکھا کہ
ایک شخص نہایت بدصورت تخت زرین پر بیٹھا ہے اور گرد اوسکی غلام اور کنیزیں خوبصورت صف باندھے ہوئی کھڑی ہیں پوچھا یہہ کون ہے جو
تخت پر بیٹھا ہے لوگوں نے کہا کہ یہہ خدا ہے پھر پوچھا کہ گرد اسکی کون کھڑی ہیں کہا کہ یہہ مخلوقات اسکی ہے جنکو اسنے پیدا کیا ہے حضرت ابراہیم نے یہہ سنکر
فرمایا کہ یہہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ خدا اور بندونکو اپنی سے بہتر پیدا کری اور کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم کا دستور تھا کہ ہمیشہ بتونکو اور اونکی پوجنے والونکو
برا کہتے تھے اور قوم اوسکی اس امر میں اوس سے جھگڑا کرتی تھی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ وَحَآجَّهٗ قَوْمُهٗ اور جھگڑا کیا اوس ابراہیم سے قوم اوسکی نے
قَالَ اَتُحَآجُّوْٓنِّیْ کہا ابراہیم نے کہ کیا جھگڑتے ہو تم مجھسے فِی اللّٰهِ بیچ وحدانیت خدا کی اور دین میں مجھپر غلبہ چاہتے ہو وَقَدْ هَدٰىنِ اور حال یہہ ہے
کہ تحقیق ہدایت کی ہے مجھکو خدا نے اپنی توحید کی تحقیق اور لطف کے بخشنے سے اور اَتُحَآجُّوْنِّیْ کو اہل مدینہ اور ابن عامر نے تخفیف نون سے پڑھا ہے اور
کہتے ہیں کہ لوگوں نے ابراہیم کو ڈرایا اور خوف دلایا اور کہا کہ تو ہماری معبودوں پر طعن اور ریشخند کرتا ہے وہ تجھپر بلا کو نازل کرینگی حضرت ابراہیم نے
فرمایا کہ مجھپر ڈر نہیں ہے وَلَآ اَخَافُ مَا تُشْرِکُوْنَ بِهٖٓ اور نہیں خوف کرتا ہوں میں اوس چیز سے کہ شریک کرتی ہو تم ساتھہ اوسکی سو اسطی کہ وہ اس قابل نہیں
ہیں کہ کسیکو ضرر پہونچا سکیں اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ رَبِّیْ شَیْئًا مگر یہہ چاہی پروردگار میرا کسی شی کو کہ کوئی مکروہ مجھکو پہونچی وَسِعَ رَبِّیْ
گھیر لیا ہے پروردگار میری نے اور احاطہ کیا ہے كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا ہر چیز کو علم سے شاید اوسکو علم میں ہو کہ مجھکو کوئی مکروہ ان بتونکی جہت سے پہونچے تو
علم اوسکا اوسپر واقع ہوا ہے اور فرمایا ابراہیم نے کہ اَفَلَا تَتَذَکَّرُوْنَ کیا پس نہیں نصیحت پکڑتے ہو تم اور عاجز اور قادر اور جاہل اور عالم میں نہیں
فرق کرتی ہو تم وَکَیْفَ اَخَافُ مَآ اَشْرَکْتُمْ اور کیونکر خوف کروں میں اوس چیز سے کہ شریک کرتی ہو تم وَلَا تَخَافُوْنَ اور نہیں خوف کرتی ہو تم
اَنَّکُمْ اَشْرَکْتُمْ بِاللّٰهِ اس سے کہ تحقیق تم شریک کرتی ہو تم ساتھہ خدا کے مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ عَلَیْکُمْ سُلْطٰنًا اوس چیز کو کہ نہیں نازل کیا ہے
خدا نے ساتھہ اوسکے اوپر تمہاری کسی حجت اور دلیل کو پس کیونکر ڈروں میں تمہاری معبودوں سے کہ جنسے نفع اور ضرر کچھ متصور نہیں
ہے لیکن تمکو چاہیے کہ تم خدا سے ڈرو کہ وہ خالق اور قادر اور قاہر ہے کہ تم بدون حجت اور دلیل کے شریک اوسکا کرتی ہو لوگونکی پیروی سے
فَاَیُّ الْفَرِیْقَیْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ پس کونسا دو گروہوں میں سے زیادہ لائق ہے ساتھہ بیخوف ہونیکی خدا کی احد جاننے والی یا خدا کی شریک کرنیوالے
اسکا جواب مجھکو دو اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اگر ہو تم جانتے کہ کون لائق خوف کرنیکی ہے اور فرماتا ہے کہ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا جو لوگ کہ ایمان لائے وَلَمْ
یَلْبِسُوْٓا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اور نہیں ملایا ہے اونہوں نے ایمان اپنی کو ساتھہ ظلم کی شرک کی اُولٰٓئِکَ یہہ وہ لوگ ہیں کہ لَهُمُ الْاَمْنُ واسطے
اونکی امن ہے عذاب دوزخ سے وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ اور وہی ہدایت پانیوالی ہیں وَتِلْکَ اور یہہ یعنی جو کچھ کہ گذرا ہے ابراہیم کی دلیلوں اور
حجتوں میں سے حُجَّتُنَآ حجت اور دلیل ہماری تھی کہ خلقت کی راہ سے اٰتَیْنٰهَآ اِبْرٰهِیْمَ عَلٰی قَوْمِهٖ دیا تھا ہمنے اوسکو ابراہیم کو حجت پر قوم
ہونیکی اوپر قوم اوسکی کی نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ بلند کرتی ہیں ہم درجونکو جس شخص کے چاہیں ہم مومنین میں سے باعتبار علم اور حکمت کی

اِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ تحقیق پروردگار تیرا صاحب حکمت ہے ایسے کامونمین عَلِيمٌ جاننیوالا ہی ہر آدمی کی استحقاق کا اور درجات کو اہل کو اور
یعقوب نے تنوین سے پڑہا ہی اور باقیون نے بدون تنوین کی پڑہا ہی من کیطرف مضاف کرکے اور فرماتا ہی خدا وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ اور بخشا ہمنے
واسطے اوس ابراہیم کی اسحاق کو کہ بیٹا اوسکا ہی وَيَعْقُوبَ اور یعقوب کو کہ پوتا اوسکا ہی اور بیٹا اسحاق کا اور بنی اسرائیل سب اوسکی اولاد مین ہین
كُلًّا هَدَيْنَا ہر ایک کو ہدایت کی ہمنے اپنی شناخت کی اور شرع کی احکام کی اپنی لطف اور توفیق سے وَنُوحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ اور نوح کو
ہدایت کی ہے ہمنے پہلے اوس ابراہیم سے وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ اور ہدایت کی ہے ہمنے اولاد اوس نوح کی مین سے یا ابراہیم کی اولاد مین سے داؤد کو
وَسُلَيْمٰنَ اور سلیمان کو کہ فرزند داؤد کا ہی وَاَيُّوْبَ اور ایوب کو کہ بیٹا عوص کا ہی وَيُوْسُفَ اور یوسف کو کہ بیٹا یعقوب کا ہے
وَمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ اور موسی اور ہارون کو کہ دونون بیٹے عمران کے ہین وَكَذٰلِكَ اور ایسے ہی یعنی جیسے کہ ابراہیم کو ہمنے جزا دی ہے کہ درجے اوسکے بلند کئے
ہین اسیطرح ہی نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ جزا دیتے ہین نیکی کرنیوالونکو موافق اونکے استحقاق کے وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى اور ہدایت کی ہے ہمنے زکریا اور یحیی کو وَعِيْسٰى اور عیسے
بن مریم کو وَاِلْيَاسَ اور الیاس کو کہ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ہر ایک نیکون مین سے تہا کہ اپنی اپنی دین مین کامل تہا اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ خدا
نے عیسی کو منسوب کیا ہی قرآن مین عیسی بن مریم کو طرف ابراہیم کی مریم کی جہت سے کہ وہ اونکی اولاد مین سے ہین اور مقصود امام علیہ السلام کا اس سے یہہ ہے
کہ ہم رسول خدا کیطرف منسوب ہین فاطمہ زہرا علیہا السلام کی جہت سے چنانچہ دوسری روایت مین ہی کہ فرمایا موسی کاظم علیہ السلام نے
کہ عیسے انبیا کی اولاد مین داخل ہوا مریم کیوجہ سے اور ہم داخل ہین اولاد رسول خدا مین فاطمہ کی واسطے سے اور منقول ہی کہ ایکروز
مامون رشید نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ ایفرزند رسول خدا کتاب خدا مین کوئی ایسی آیت ہی کہ تیرے فرزند رسول خدا ہونے پر دلالت
کرتی ہو سوائے آیہ مباہلہ کی فرمایا کہ آیہ حرمت علیکم امہاتکم وبناتکم ہے مامون نے پوچہا کہ یہہ آیت اوپر کیونکر دلالت کرتی ہی امام نے فرمایا کہ
کیا کہتا ہی تو اس امر مین کہ اگر رسول خدا موجود ہوتے اور تیری دختر سے ارادہ نکاح کا کرتے تو رسول خدا کو اپنی دختر دیتا یا نہیں مامون نے کہا
کہ کیونکر ندون مین اور وہ کون ہے کہ جسکو یہہ رغبت ہو امام نے فرمایا کہ اگر مجہسے طلب کرے تو مین ندون اوسنے پوچہا کہ کسواسطے فرمایا کہ
اجماع اور اتفاق ہے اس امر پر کہ فرزند خواہ کسی مرد کی دختر کا ہو خواہ پسر کا وہ اس مرد پر حرام ہے یعنی اولاد اپنی دختر کی اور پسر کی دونون کے
حرام ہے اور دوسرے یہہ کہ اگر مین اپنی زوجہ کو طلاق دون تو رسول خدا اوس سے نکاح نہین کر سکتے پوچہا کہ یہہ بات تو کہان سے کہتا ہے
فرمایا کہ یہہ تعالی فرماتا ہی کہ حلائل ابنائکم الذین من اصلابکم یعنی حرام کی گئی ہین بیبیان بیٹون تمہاری کی جو کہ بیٹے پشتون اور نطفون تمہاری سے
ہین وَاِسْمٰعِيْلَ اور اسمعیل کو ہدایت کیا ہمنے وَالْيَسَعَ اور ہدایت کیا ہمنے الیسع کو کہ بیٹا اخطوب کا ہی اور کوفیون نے سوائے عاصم کے
الیسع کو بتشدید اور فتح لام اور سکون یا پڑہا ہی اور باقیون نے بسکون لام اور فتح یا پڑہا ہی وَيُوْنُسَ اور ہدایت کیا ہی ہمنے یونس پسر متی کو
وَلُوْطًا اور ہدایت کیا ہی ہمنے لوط کو کہ یہہ سب انبیا علیہم السلام ہین وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ اور کل کو بزرگی دی ہی ہمنے اوپر
عالم کی لوگونکی بسبب نبوت کی اون لوگونپر کہ جو اونکے زمانہ مین ہین وَمِنْ اٰبَآئِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَاِخْوَانِهِمْ اور بزرگی دی ہی ہمنے بعضے کو
باپون اونکے سے اور اولاد اونکے سے اور بہائیون اونکے سے کہ نبین ہی یعنی انبیا اور اوصیا اور اولیا اونکے ہین وَاجْتَبَيْنٰهُمْ
اور برگزیدہ کیا ہی ہمنے اون پیغمبرون کو وَهَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ اور ہدایت کی ہی ہمنے اونکو طرف راہ سیدہی کے یعنی ثابت رکہا ہمنے
اونکو دین حق پر ذٰلِكَ وہ یعنی وہ دین کہ جسپر انبیا ہین هُدَى اللّٰهِ راہ حق دکہلانی خدا کی ہے کہ باعث ہی ثواب دنیا اور آخرت کے
يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ہدایت کرتا ہی ساتہ اوسکے جسکو چاہتا ہے بندون اپنے مین سے توفیق اور لطف عطا کرکے
وَلَوْ اَشْرَكُوْا اور اگر اعتبار فرض کرو شرک کرتی وہ پیغمبر باوجود اس بزرگی اور بلندی شان اور مرتبہ کی تو لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ
البتہ نابود ہو جاتا اونسے جو کچہہ کہ تہے وہ اعمال خیر کرتے کہ کچہہ ثواب اونکو واسطے اون اعمال کے جزا مین عطا ہوتا اور فرماتا ہے کہ

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یہہ انبیاء وہ لوگ ہین کہ دی ہمنے اونکو کتاب وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ اور حکمت اور نبوت فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا پس اگر کفر
کرین ساتھہ اوس کتاب و حکم اور نبوت کے هٰٓؤُلَآءِ یہہ کفار قریش فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا پس تحقیق مقرر کیا ہمنے واسطے ایمان لانیکے ساتھہ اون چیزوں کے
قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ ایسے قوم کو کہ نہین ہین وہ ساتھہ اون چیزوں کے کفر کرنیوالی اور وہ انبیاء اور مومنین ہین کہ نماز پڑہتے ہین اور زکوۃ دیتے
ہین اور ذکر خدا کرتے ہین اُولٰٓئِكَ یہہ انبیاء الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ وہ لوگ ہین کہ ہدایت کی ہے خدانے اونکو دین حق کی طرف فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ
پس ساتھہ طریقہ اونکی کے پیروی کر تو کہ وہ طریقہ توحید کا اور اصول دین کا ہے یا صبر کرنا اوپر آزار پہونچانی پر اور اختیار کرنا اخلاق پسندیدہ کا
اور مراد اس طریقہ سے فروع دین نہین ہین کہ وہ مختلف تہی ہین انبیاء مین اور حضرت صادق علیہ السلام نی فرمایا ہے کہ واسطے مومنین عقلا
کے اقتدا اور پیروی سے سلامت زیادہ کوئی طریق نہین ہے اسواسطے کہ وہ طریق زیادہ واضح اور مقصد درست اور صحیح زیادہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے
بزرگترین خلقت محمد صلعم کو فرمایا ہے کہ اولٰئک الذین ہدی اللہ فبہداہم اقتدہ اور اگر واسطے دین خدا کے پیروی سے زیادہ کوئی طریق قائم اور مضبوط تر
تو خدا اوس طریق کیطرف انبیاء اور اولیاء اپنی کو بلاتا اور رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ اور نیکتر طریق انبیاء کا طریق ہے اور جناب امیر علیہ السلام
نے فرمایا ہے کہ پیروی کرو تم اپنی پیغمبر کے طریق اور ہدایت کی اسواسطے کہ ہدایت تمہاری پیغمبر کی سب ہدایتون سے زیادہ بزرگ ہے اور اقتدہ مین
ہا وقفی ہے اور ابن عامر نے اوسکو بکسر ہا پڑہا ہے اور باقیون نے بسکون ہا اور حمزہ اور کسائی اور یعقوب اور خلف حالت وصل مین ہا کو
حذف کرتے ہین اور حالت وقف مین ثابت رکہتے ہین اور باقی کی قاری حالت وصل اور وقف مین دونو مین ثابت رکہتے ہین فرماتا ہے
خدا کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اون کافرون سے کہ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ نہین سوال کرتا ہون مین تمسے اوپر اوس پیغام رسانی خدا کے اَجْرًا
مزدوری کو کہ تمکو دنیا اوسکا بہاری اور ناگوار معلوم ہوتا ہو اور جیسے پہلی کسی پیغمبر نے اپنی امت سے مزدوری طلب نہین کی ہے اِنْ هُوَ
نہین ہے وہ پیغام رسانی خدا کی اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ مگر نصیحت واسطے عالم کی لوگون کی اور کہتے ہین کہ مالک بن ضیف کہ سردار
علمائی یہود کا تہا جناب رسولخدا صلعم کی خدمت مین آیا حضرت نے اوس سے فرمایا کہ تجھکو قسم ہے اوس خدا کی کہ جسنے توریت کو موسیٰ پر نازل
کیا ہے تو نی توریت مین دیکہا ہے کہ خدا دشمن رکہتا ہے دانا موٹے کو اوسنے کہا کہ ہان بیشک توریت مین لکہا ہے اور وہ شخص بہی موٹا
تہا حضرت نے فرمایا کہ وہ عالم تن پرور اور خود پرست تو ہی ہے وہ شخص یہہ بات سنکر غصہ ہوا اور کہا کہ خدا نے کوئی کتاب کسی شخص پر نازل کی
یہہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ اور نہ قدرت کی اون یہودیون نے خدا کی حق قدر کرنے اوسکی کا
یعنے اونہون نے خدا کی قدر اور تعظیم نہ کی اور جو حق کہ اوسکی قدر اور تعظیم کرنیکا ہے وہ اونہون نے ادا نکیا اور نہ پہچانا اونہون نے جو کہ حق پہچاننی
کا ہے اِذْ قَالُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ جسوقت کہا اونہون نے کہ نہین نازل کیا ہے خدا نے عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ شَيْءٍ اوپر بشر آدمی کچہہ کہ نہ کوئی کتاب
نازل کی ہے نہ کسی پیغمبر کو بہیجا ہے قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اون لوگون سے کہ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ کس شخص نے نازل کی ہے کتاب
الَّذِيْ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى نُوْرًا وہ کتاب کہ لایا ہے اوسکو موسیٰ جسوقت کہ نور تہی وہ کتاب کہ کفر کی اندہیرونکو دور کرنے ہے وَّهُدًى
لِّلنَّاسِ اور ہدایت کرنے والے واسطے آدمیونکی کہ راہ راست کو پہچانتے تہے اور نور اور ہدایت کا حال واقع ہوئی ہین اور فرماتا ہے خدا اوس کتاب کے
حاملین کو تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِيْسَ کرتی ہو تم اوسکو ورق ورق لکہکر تُبْدُوْنَهَا ظاہر کرتے ہو تم اوسکو اوسمین سے جو چاہتے ہو
وَتُخْفُوْنَ كَثِيْرًا اور چہپاتی ہو تم بہت کو اوسمین مثل آیہ رجم کے اور تعریف پیغمبر آخر الزمان کی اور ذکر قرآن کا اور تجعلونہ تبدونہا و
تخفون کو ابن کثیر اور ابو عمرو نے یا سے پڑہا ہے غائب کا صیغہ اور باقیون نے تا سے پڑہا ہے مخاطب صیغہ اور فرماتا ہے خدا کہ وَعُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ
تَعْلَمُوْٓا اَنْتُمْ اور سکہلائے گئے ہو تم جو کچہہ کہ نہین جانتے تہے تم وَلَآ اٰبَآؤُكُمْ اور نہ باپ دادا تمہارے نہ امر کو اور نہ نہی کو اور نہ حلال
کو اور نہ حرام کو زیادہ اوس سے کہ جو کچہہ توریت مین ہے اور اوسکے بیان کیواسطے قرآن کو نازل کیا ہے کہ قُلِ اللّٰهُ کہہ تو اے محمد

صلعم کو خدا نے بہیجا ہی اوس کتاب کو ثم ذرهم پہر چہوڑ دی تو اون کو فی خوضهم يلعبون بیچ بحث اور گفتگو اپنی کی بازی کرتے ہوئے اور
آرزوی باطل مین مشغول ہون وهذا كتب اور یہہ کتاب یعنی قرآن کہ انزلنه نازل کیا ہی ہم نی اوسکو مبرك بہت برکت والا
مصدق الذی بین یدیه سچا کرنیوالا اوسکو کہ آگی اوسکی ہی مثل توریت اور انجیل وغیرہ کتب سابقہ کی کہ اصول دین مین مطابق انکی
ہی ولتنذر اور تا کہ ڈراوی تو اور ابو بکر نی عاصم سی لینذر پڑہا ہی یعنی تاکہ ڈراوی وہ قران ام القری مکہ والون کو ومن حولها اور اون
لوگونکو کہ گرد اوس کہ کی ہین اور ام القری نام مکہ کا ہی اسواسطی کہ وہ اصل سب زمین کی تہی اور یہان مراد مکہ سی مکہ کی باشندے ہین اور گرد سے
اوسکی مراد کل آدمی ہین مشرق سی مغرب تک والذين يؤمنون بالاخرة اور وہ لوگ کہ ایمان لاتی ہین ساتہہ آخرت کی
يؤمنون به ایمان لاتی ہین ساتہہ اوس قرآن کی یا پیغمبر کی اسواسطی کہ ایمان لانا آخرت پر موجب خوف آخرت کا ہی اور خوف باعث
تامل اور تفکر کا امر حق مین ہی وهم على صلوتهم يحافظون اور وہ اوپر نماز اپنی کے محافظت کرتی ہین کہ اوسکی شرایط اور ارکان اور اوقات
کو نگاہ رکہتی ہین اور نماز کی ذکر کو اسواسطی خاص کیا کہ یہہ ستون دین کا ہی اور علامت ہی ایمان کی اور کہتی ہین کہ مسیلمہ کذاب اور اسود
عیسی نی دعوی نبوت کا کیا اور رسولخدا صلعم کو اس جہوٹی دعوی سی اونکی بہت رنج ہوا خدا تعالی نی اون جہوٹون کی
تعدی اور ظلم کی بیان مین یہہ آیت نازل کی اور فرمایا کہ ومن اظلم ممن افترى على الله كذبا اور کون شخص زیادہ ظالم
ہی اوس شخص سے کہ بنا لیا اوسنے اوپر خدا کی جہوٹ کو اور دعوی نبوت کا کیا اور کہا کہ مین پیغمبر ہون او قال اوحی الی یا کہا
اوسنے کہ وحی کی گئی ہی طرف میری ولم یوح الیه شیء اور حال یہہ ہی کہ نہین وحی کی گئی ہی طرف اوسکے کوئی چیز کہتی ہین کہ مسیلمہ اپنی
طرف سی جہوٹی فقری بناکر کہتا تہا کہ یہہ وحی ہی کہ نازل کی گئی ہے طرف میری اور اسود عیسی کہتا تہا کہ ایک شخص گدہی پر سوار
ہوکر میرے پاس آتا ہی اور باتین مجہکو تعلیم کرتا ہی اور منقول ہی کہ عبد اللہ بن ابی سرح برادر رضاعی عثمان بن عفان جسکا خون رسولخدا
صلعم نے مباح کردیا تہا اور اوسکو شہر سی باہر نکلوا دیا تہا اور ہرچند عثمان نی اوسکی سفارش کی رسولخدا صلعم نی قبول نکیا اور بعد رسولخدا
کے ابو بکر اور عمر نے بہی اوسکو شہر مین آنی دیا اور عثمان کی سفارش اوسکی حق مین قبول نہ کی تہی عثمان نے اپنی خلافت مین برخلاف
مرضی رسول خدا کی اوسکو بلاکر حاکم مصر کا کیا تہا اور وہ شخص کاتب رسول خدا کا تہا وحی نازل ہوتی تہی تو وہ لکہتا تہا اور غفور رحیم کی
جگہہ حکیم علیم لکہہ دیتا تہا اور جسوقت یہہ آیت نازل ہوئی ولقد خلقنا الانسان من سلالة من طين الآیہ تو اوسکو فضیلت انسان سی بہت
تعجب ہوا اور اوسکی زبان پر جاری ہوا کہ فتبارك الله احسن الخالقين حضرت نے فرمایا کہ لکہہ تو اسکو کہ یہی مجہپر نازل ہوا ہے اوسنی اوسکو لکہا
لیکن شک مین پڑ گیا اور اپنے جی مین کہا کہ اگر محمد راستگو ہی کہ وحی اوسپر نازل ہوتی ہی تو مجہپر بہی وحی نازل ہوتی ہی اور اگر وہ
جہوٹا ہے تو مین بہی اوسکی مثل کہہ سکتا ہون اور اوسوقت مرتد ہوکر اہل کتاب کے پاس گیا اور کہا کہ احوال محمد کا مینی معلوم کر لیا
ہے وہ اپنی طبیعت سی بنا لیتا ہی اور کہتا ہی کہ وہ وحی ہی خدا تعالی کی اوسکے مقدمہ مین یہہ آیت نازل کی اور فرمایا کہ ومن قال اور کون
شخص زیادہ ظالم ہی اوس شخص سے کہ کہا اوسنی کہ سانزل مثل ما انزل الله قریب ہے کہ نازل کرون مین مثل اوسچیز کے کہ نازل کیا ہے
خدا نی اور کہتے ہین کہ وہ شخص مکہ کیطرف گیا اور قریش سے جا کر کہا کہ واللہ محمد کچہہ نہین جانتا ہی جیسے کہ وہ کہتا ہی ایسا تو مین بہی کہتا ہون
اوسکی حق مین خدا تعالی نی یہہ آیت نازل کی اور فرمایا کہ ولو ترى اذ الظالمون اور اگر دیکہی تو جسوقت ظلم کرنیوالی ہونگی فی غمرات
الموت بیچ سختیون موت کی تو البتہ دیکہی تو عذاب دناک کو ظالمو پر یہہ جواب لو کا ہی اور یہہ آیت انجام مین عبد اللہ بن ابی سرح اور
جمیع مشرکین کے ہی یعنی ظلم کرنیوالی اپنی نفسون پر بسبب شرک کی سختیون مین موت کی ہونگی والملائكة باسطوا ايديهم اور فرشتی
پہیلانیوالی ہونگی ہاتہون کو واسطی قبض کرنی جانون اونکی کی اور بعضی کہتی ہین کہ ملایکہ اپنی ہاتہونکو عذاب کرنیکی واسطی کشادہ کرینگی

اور انکی گزرین جانین انکی بدنون سی سختی سی اون لوگونسی کہ اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَكُمْ نکالو تم جانون اپنی کو بدنونسی جیسے کہ کوئی نہایت تقاضا کرتا ہی اور
دہمکاتا ہی اسطرحسی کہینگے اور کہینگے کہ اَلْيَوْمَ آجکی روز کہ روز تمہاری مرنیکا ہی تُجْزَوْنَ جزا دیے جاؤگی تم ای بدکارو عَذَابَ الْهُوْنِ عذاب خوار
اور ذلیل کرنیوالیکی بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ بسبب اسکی کہ کہتے تہی تم عَلَى اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ اوپر خدا کی سوای حق کی کہ کہنا جسکا خدا کیطرف روا نہین ہے جیسے کہ فرزند
مقرر کرنا اوسکی واسطی اور غیر اونکو اوسکا شریک کرنا اور جہوٹا دعوی نبوت کا کرنا اور کہنا کہ خدا نی مجہکو پیغمبر کیا ہی وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ
اور تہی تم آیتون اوسکی سی تکبر کرتی کہ اوپر ایمان نہین لاتی تہی اور تامل و فکر نہین کرتی تہی وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا اور البتہ تحقیق آئی تم ہماری
پاس حساب اور جزاکی واسطی فُرَادٰى اکیلی کہ نہ مال ہی تمہاری پاس نہ اولاد ہی نہ کوئی قریب ہے نہ خادم ہے نہ کوئی اور مددگار ہی کہ عذاب سی تمکو
رہائی دلوای اور بیہی آئی تم كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ جیسے کہ پیدا کیا تہا ہمنے تمکو پہلی مرتبہ ماں کی پیٹ میں سے اکیلا برہنہ کہ کچہہ تمہاری ہمراہ
نہ تہا اب ہمارے پاس ویسی ہیئت سے آئی ہو وَتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ اور چہوڑ آئی تم اون چیزونکو کہ بخشی تہی ہمنے تمکو دنیا مین کہ جسکے
سبب تم ناز کرتی تہی اور لوگون پر تکبر کرتی تہی وَرَاۗءَ ظُهُوْرِكُمْ انکو چہوڑ آئی تم پیچہی پیٹہون اپنی کی کہ کچہہ اونکی ہیچ اپنی ہمراہ نلائے
وَمَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَاۗءَكُمُ اور نہین دیکہتی ہین ہم ہمراہ تمہاری سفارش کرنیوالی تمہاری الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰۗؤُا
جنکو گمان کرتے تہی تم کہ تحقیق وے بیچ تمہاری شریک ہین خداکی تمہاری پرورش کرنیمین اور عبادت کی مستحق ہونیمین لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ
البتہ تحقیق قطع ہو گئی درمیان تمہاری کہ تم اور وہ سب علیحدہ علیحدہ ہو گئی وَضَلَّ عَنْكُمْ اور گم ہو گئے تم سے اور کہوئے گئے
مَا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ وہ چیز کہ تہی تم گمان کرتی اپنی دلون مین کہ بت ہماری سفارش کرینگی اور اسی امید پر تم اونکی پرستش کرتے تہو اور
یا یہ کہ گمان کرتے تہی تم کہ حشر اور نشر کچہہ نہوگا اور مرنیکی بعد پہر زندہ نہونگی اسوقت سب گمان تمہاری باطل ہو گئی اور جو کچہہ تم امید
رکہتے تہی وہ نہوا اور بَيْنَكُمْ بین کو اہل مدینہ اور کسائی اور حفص نی منصوب پڑہا ہی اور باقیون نی مرفوع اور منقول ہی کہ جناب
رسولخدا صلعم نی یہہ آیت حضرت فاطمہ بنت اسد مادر امیر المومنین علیہ السلام کی روبرو پڑہی وہ نہون نی پوچہا کہ فرادی کیا چیز ہے
فرمایا کہ برہنہ یعنی مردی قبرونسی برہنہ ہونگی وی چیخنگی فاطمہ بنت اسد نی جب سنا تو کہا کہ واسوتاہ ہی وای رسوائی کہ لوگ مجکو برہنہ دیکہینگی حضرت
نی دعا کی کہ خدا اوسکو برہنہ کرکے نہ اوٹہاوی اور اوسکو اپنی کفن مین محشور کرے اور دوسری روایت سی ثابت ہوتا ہی کہ مومنین اپنی
کفنون مین محشور ہونگی اور واسطی اثبات حجت اور دلیل قائم کرنیکی خدا فرماتا ہی کہ اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ تحقیق خدا چیرنیوالا دانہ تخم زراعت کا ہی کہ
اوس سی زراعت ہوتی وَالنَّوٰى اور چیرنیوالا گٹہلی کا ہی کہ اوس سی درخت اوگی يُخْرِجُ الْحَيَّ نکالتا ہی زندہ کو یعنی روئیدگی کو
مِنَ الْمَيِّتِ مردہ سی کہ دانہ اور تخم خشک ہے یا مومن کو کافر سی پیدا کرتا ہی اور عالم کو جاہل سی اور بچہ کو نطفہ سی اور جانور زندہ کو انڈی
سے وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ اور نکالنیوالا مردہ کا ہی یعنی تخم اور نطفہ اور انڈی کا مِنَ الْحَيِّ زندہ سی کہ وہ روئیدگی اور آدمی اور مرغ ہی
ذٰلِكُمُ اللّٰهُ یہہ زندہ کرنیوالا اور مارنیوالا خدا ہی کہ سزاوار پرستش کا ہی فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ پس کہان پلٹائی جاتی ہو تم کہ اوسکو چہوڑ کر غیر کی
پرستش کرتی ہو فَالِقُ الْاِصْبَاحِ چیرنیوالا صبح کا ہی تاریکی شب سے یعنی صبح کو نکالتا ہی وَجَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا اور کر دیا اوسنی
رات کو آرام گاہ خلقت کا تا کہ دن کی ماندگی سی شب کو آرام کرین وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا اور کر دیا آفتاب اور ماہتاب کو حساب کہ تو کی
معلوم کرنیکا کہ اونکی دورہ سی حساب سال اور ماہ اور ہفتہ کا معلوم ہوتا ہی اور اپنی حساب کے رشتہ کو اوس سے قائم رکہین اور
جعل اللیل کو سب قاریون نی جاعل اللیل پڑہا ہی مگر کوفیون نی جعل اللیل پڑہا ہی ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ یہہ اندازہ کرنا خدای غالب کا ہی کہ
سب چیزون پر غالب ہے الْعَلِيْمِ جاننیوالا تدبیر اور مصلحت خلقت کا اور تقدیر خبر ہی مبتدای محذوف کی اور فرماتا ہے خدا کہ وَهُوَ
الَّذِيْ اور وہ خدا وہ شخص ہے کہ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ پیدا کیا ہی اوسنی واسطے تمہاری ستارونکو اپنی قدرت کاملہ سے

لِتَهْتَدُوا بِهَا تاکہ راہ پاؤ تم بسبب اونکی فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بیچ اندہیرون جنگل اور دریا کی رات کے وقت قَدْ فَصَّلْنَا الْآيَاتِ تحقیق
جدا جدا بیان کرتے ہین ہم نشانیون قدرت اپنی کو لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ واسطے اوس قوم کی کہ جانتے ہین وہ فائدہ اوسکا اور اوس سے راہ طرف
وجود خالق کی لیجاتے ہین اور جاننا چاہیئے کہ جیسے کہ آفتاب اور ماہتاب سے راہ پاتے ہین ایسے ہی جناب رسول خدا صلعم سے دین کی راہ
پاتے ہین اور بعد حضرت کے امیر المومنین علیہ السلام سے اور جناب رسول خدا صلعم نے جو فرمایا ہے کہ انا کالشمس و علی کالقمر مراد اوس سے
یہی ہے اور امیر المومنین علیہ السلام کی بعد اونکی اولاد طیبین ہے کہ وہ مثل ستارون کی ہے چنانچہ حدیث مین ہے اسیطرح اونسے
دین کی راہ ملتی ہے اور جو شخص کہ اونکے وسیلہ سے راہ دین کی طلب نہین کرتا ہے وہ گمراہ ہے بموجب حدیث ثقلین کے اور
فرماتا ہے خدا وَهُوَ الَّذِي أَنْشَأَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ اور وہ خدا وہ شخص ہے کہ پیدا کیا ہے اوسنے تمکو جان ایک سے کہ وہ آدم
علیہ السلام ہے فَمُسْتَقَرٌّ پس جگہہ ٹہرنیکی ہے واسطے تمہارے وَمُسْتَوْدَعٌ اور جگہہ سپرد کرنیکی کہ وہ شکم مادر کا ہے اور پشت پدر کی کہ نطفہ
وہان رہتا ہے اور وہان سے ماں کی شکم مین آتا ہے اور ایک روایت مین ہے کہ مستقر سے مراد دل ہی کہ اوسمین ایمان قرار پکڑے اور پھر وہان سے نہ
نکلے اور مستودع سے مراد یہ ہے کہ ایکمدت ایمان دلمین ہے اور پھر نکل جانے اور زبیر بھی ایسے ہی لوگون مین سے تہا اور حضرت صادق
علیہ السلام سے سوال کیا گیا اون دونون لفظون سے تو فرمایا کہ مستقر شکم مادر مین ہے اور مستودع پشت پدر مین اور حضرت کاظم علیہ السلام
نے فرمایا ہے کہ ایمان مستقر تو قیامت تک مستقر اور ثابت و قایم ہو اور جو کہ مستودع ہے اوسکو خدا اوسکے مرنے سے پہلے دور کر دیتا
ہے دلمین سے اور دوسری روایت مین ہے کہ پیدا کیا ہے خدا نے انبیا کو نبوت پر پس وہ نہونگے مگر انبیا اور پیدا کیا ہے خدا نے
مومنین کو ایمان پر پس نہونگے وہ مگر مومنین اور ایک قسم کو ایمان عاریت دیا ہے اگر چاہے اونکے پاس ایمان کو رکھے اور اگر چاہے
دور کرے اور اونکی ہی مقدمہ مین جاری ہوا ہے مستقر و مستودع اور مستقر کو ابن کثیر اور ابو عمرو اور یعقوب نے بکسر کاف پڑہا ہے اور باقیون
نے بفتح قاف قَدْ فَصَّلْنَا الْآيَاتِ تحقیق تفصیل سے بیان کیا ہے ہمنے نشانیون قدرت اپنی کو اور وحدانیت اپنی کو لِقَوْمٍ
يَفْقَهُونَ واسطے اوس قوم کے کہ سمجہتے ہین اور اوسمین فکر اور تامل کرتے ہین اور فرماتا ہے خدا کہ وَهُوَ الَّذِي أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً
اور وہ خدا وہ شخص ہے کہ نازل کیا ہے اوسنے جانب آسمان سے پانی کو اپنی قدرت کاملہ سے کہ وہ آب باران ہے فَأَخْرَجْنَا
بِهِ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ پس نکالا ہمنے ساتہہ اوس پانی کی روئیدگی کو ہر چیز کے اور ہر قسم کے بوٹے کہ فَأَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا
پس نکالا ہمنے اوس پانی سے سبزے کو مثل گیاہ اور درخت سبز کے کہ اوسمین بیخ اور شاخ اور برگ سب موجود ہو جاتی ہین نُخْرِجُ
مِنْهُ حَبًّا مُتَرَاكِبًا نکالتے ہین ہم اوس سبزہ سے دانہ تہ بتہ اوپر نیچے رکہا ہوا یعنے خوشہ کو وَمِنَ النَّخْلِ اور نکالتے ہین ہم کہجور سے خوشہ کو
کہ حاصل ہوتی ہین مِنْ طَلْعِهَا پہول اوسکے سے قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ خوشہ نزدیک ایک ہونیوالے کثرت کی جہت سے وَجَنَّاتٍ مِنْ
أَعْنَابٍ اور نکالتے ہین ہم اوس پانی سے باغون کو انگورونکی کہ انگور اونسے وہ باغ پر ہوتی ہین وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ اور
نکالتے ہین ہم اوس پانی سے زیتون کو اور انار کو مُشْتَبِهًا مشابہ آپسمین ایک دوسرے کے کہ ایکطرح کی اور ایکسان ہین وَ
وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ اور غیر مشابہ کہ آپسمین یکسان نہین ہین کوئی تو مزہ مین شیرین ہین اور کوئی ترش ہے اور کوئی کہٹ مٹہا ہے
انْظُرُوا إِلَى ثَمَرِهِ نظر کرو تم طرف پہل اوسکے ہر قسم کے درخت مین سے إِذَا أَثْمَرَ جس وقت کہ پہل لائی وہ درخت وَيَنْعِهِ اور دیکہو تم
طرف پختہ ہونے اوسکے کہ کیا مزہ اور لذت اوسمین پیدا ہوتی ہے اور پہلے کس حال پر تہا اور پہر خدا تعالی آہستہ آہستہ اوسمین کیسی لذت
پیدا کی کہ یہ امر اوسکے کمال قدرت پر دلالت کرتا ہے اور خضر بمعنے اخضر ہے اور متراکب بانیوالیکے معنی مین ہے اور جناب ابوبکر
نے عاصم سے مرفوع پڑہا ہے قنوان پر عطف کر کے باعتبار لفظ کی اگرچہ وہ اونکی جنس سے نہین ہے اور باقیون نے منصوب پڑہا ہے

نبات کل شی پر عطف کر کی اور ثمرہ کو حمزہ اور کسائی اور خلف نے بضمتین پڑھا ہے اور باقیون نے بفتحتین۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِکُمْ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ
تحقیق کہ بیچ اوسکے البتہ نشانیان قدرت خدا کی ہین واسطے اوس قوم کی کہ جو ایمان لاتے ہین اور باور کرتے ہین ہو اسطے کہ تعدد جنون طرح
طرح کا ایک اصل سے ہونا اور ایک حال سے دوسرے حال پر پہونچنا نہین ہوتا ہی مگر اوس شخص سے کہ جو قدرت کاملہ رکھتا ہے اور اوسکی تفصیل کو
پہلے ہی سے جانتا ہی اور فرماتا ہے خدا کہ باوجود دیکھنے قسم قسم کی نعمتون کو اونکے واسطے پیدا کیا ہے اور بہر حال اونکا یہہ کہ وَجَعَلُوْا
لِلّٰهِ شُرَکَآءَ الْجِنَّ اور مقرر کئے اونہون نے واسطے خدا کے شریک جنون کو یعنے ملائکہ کو کہ پرستش اونکی کرتے ہین اور خدا کی بیٹیان اونکو
کہتے ہین اور ملائکہ کو جن اسواسطے فرمایا کہ جیسے کہ جن نظرون سے پوشیدہ رہتے ہین ایسے ہی ملائکہ پوشیدہ رہتے ہین اور معنی بھی
جن کے پوشیدہ ہونیکی ہین اور یا مراد جن سے شیاطین ہین کہ کفار اونکی اطاعت کرتی ہین جیسے کہ خدا کی اطاعت کرنی چاہیے
اور جن منصوب ہے اسواسطے کہ مفعول جعلوا کا ہے اور شرکا مفعول ثانی اوسکا ہے اور جن شرکا سے بدل بھی ہو سکتا ہے
پس کفار نے جنون کو خدا کا شریک کیا عبادت کرنے مین وَخَلَقَهُمْ اور حال یہہ ہی کہ پیدا کیا ہے خدا نے اون جنون اور ملائکہ کو اور وہ
بھی اوسکو خوب جانتے ہین کہ باوجود علم کے اونہون نے مخلوق کو خالق کی جگہہ قرار دیا ہی وَخَرَقُوْا لَهٗ اور باندھی ہے اونہون نے واسطے اوس
خدا کے اپنے دل سے بَنِیْنَ بیٹے مثل عزیر اور عیسی کے وَبَنٰتٍ اور بیٹیان مثل ملائکہ کے بِغَیْرِ عِلْمٍ بغیر علم کے اور بدون جانے اوسکی
حقیقت کی کہ محض دعوی اونکا ہے بغیر دلیل کے اور خرقوا کو اہل مدینہ نے تشدید سے پڑھا ہے اور باقیون نے تخفیف سے پس ون کفار نے
بدون علم کی خدا کے واسطے بیٹے اور بیٹیان مقرر کی ہین سُبْحٰنَهٗ پاک ہے وہ خدا وَتَعٰلٰى عَمَّا یَصِفُوْنَ اور برتر ہی اوس چیز سے کہ بیان کرتے
ہین وہ کہ اوسکو فرزند اور شریک قرار دیتے ہین بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وہ پیدا کرنیوالا آسمانون کا ہے اور زمین کا اور
سبحانہ مفعول مطلق فعل محذوف کا ہی اور بدیع خبر ہی مبتدا ای محذوف کی یعنی ہو بدیع السموات والارض اَنّٰى یَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ کہان
سے ہووے واسطے اوسکے فرزند وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ اور حال یہہ ہے کہ نہین ہی واسطے اوس خدا کی زوجہ کہ اوس سے فرزند پیدا ہو اور
کیونکر اوسکے واسطے زوجہ ہووے کہ اوسکا کوئی ہمجنس ہی نہین ہے وَخَلَقَ كُلَّ شَیْءٍ اور پیدا کیا ہی اوسنے ہر چیز کو پس مثل اوسکے
مخلوقات مین سے کوئی کیونکر ہوگا کہ مخلوق مانند خالق کی نہین ہو سکتا وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ اور وہ ساتھہ ہر چیز کے عالم ہی اور
خوب جانتا ہی پس جاننے والے اوسکے مثل کیونکر ہو جائینگے اور جو شخص کہ ایسا ہے وہ سب چیزون سے بے نیاز ہی اور فرماتا ہے خدا کہ
ذٰلِكُمْ یہہ یعنی جو کچھہ کہ اون صفات مذکورہ کے ساتھہ موصوف ہے وہ اللّٰهُ خدا ہی جامع جمیع صفات کمال کا رَبُّكُمْ پروردگار تمہارا
ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نہین ہے کوئی معبود سزاوار پرستش کے سوا اوسکے خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ وہ پیدا کرنیوالا ہر چیز کا ہے خالق خبر ہے
مبتدای محذوف کی یعنی ہو خالق کل شی اور جسوقت کہ وہ پیدا کرنیوالا ہر چیز کا ہی فَاعْبُدُوْهُ پس عبادت کرو تم اوسکو کہ مستحق عبادت
کا وہی ہے نہ غیر اوسکا وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ وَّكِیْلٌ اور وہ اوپر ہر چیز کے نگہبان ہی اور کارساز ہی بندون کی امور کا اور خدا تعالی نے
فرمایا کہ خدا پیدا کرنیوالا ہر چیز کا ہی جو کچھہ کہ عالم مین ہی اور عالم مین بندون کے افعال بھی ہین پس اونکا بھی پیدا کرنیوالا ہوگا لیکن صحیح روایتین
مراد خلق سے خلق تقدیری ہوگی نہ خلق تکوینی یعنی اندازہ کرنیوالا ہے بندون کی افعال کا کہ وہ اوسکے علم مین گزری ہین اور یہہ
مراد اوس سے نہین ہی کہ بندونکے افعال اوس سے سرزد ہوتی ہین تاکہ مجبور ہونا بندہ کا لازم آئے بلکہ بندہ نہ بالکل مجبور ہے اور
بالکل قادر ہی اور یا یہہ کہ مراد ہر چیز سے اجسام ہین اور افعال اجسام مین سے نہین ہین لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ نہین پا سکتے
ہین اوسکو بینائیان یعنی وہ اس قابل نہین ہی کہ اوسکو کوئی اپنی آنکھہ سے دیکھہ سکے ہو اسطے کہ نہ وہ جسم رکھتا ہی اور نہ وہ عرض
ہے اور نہ اوسکے واسطے کوئی جہت ہی اور جسوقت کہ وہ ایسا ہوا تو دیکھنا اوسکا محال ہی اور ادراک سے مراد اس مقام مین یا فکر

اوسکی حقیقت کا نہین ہو سکتا ہو اسلیئے کہ آنکھہ سے دریافت کرنا کسی چیز کا اوسکا دیکھنا مراد ہوتا ہے جیسے کہ کانسے دریافت کرنا سننا مراد ہوتا ہے اور ثبوت
کردیا ہو کہ آنکھین اوسکو نہین پا سکتین تو جمیع اوقات مین اور ہر حالت مین نہین پا سکتین اور ہر کیفیت کا وہ نہین ہے کہ بعضے وقت اوسکو دیکھتی
ہون اور بعضی وقت نہ دیکھہ سکتی ہون بلکہ کسی وقت اوسکو نہین دیکھہ سکتی نہ دنیا مین نہ آخرت مین اور یہہ بھی نہین ہو سکتا کہ بعضے آنکھہ اوسکو دیکھہ سکتی
ہو اور بعضی آنکھہ نہ دیکھہ سکتی ہو بلکہ کوئی آنکھہ اوسکو نہین دیکھہ سکتی کہ دیکھنا اوسکا محال ہے اور فرماتا ہے خدا کہ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ
اور وہ پاتا ہے بینائیونکو یعنی دیکھتا ہے بینائیونکو بدون آنکھہ کی یعنی اون چیزونکو کہ جنکو بینائیان دیکھتی ہین اور بعضی کہتی ہین کہ مضاف
دونون جگہہ محذوف ہے یعنی نہین پاتی ہین اوسکو صاحب بینائیون کی اور وہ پاتا ہے صاحب بینائیون کو اور حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر
صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ مراد ابصار سے ابصار قلوب ہین یعنی وہام قلوب کے کہ ہر چیز کو بغیر دیکھی ہوئے احاطہ کر سکتے ہین اور
پا سکتے ہین لیکن اوسکو وہ بھی نہین پا سکتے چہ جائی کہ بینائی چشم کہ وہ تو اوسکو ہرگز نہ پا سکین گے وَهُوَ اللَّطِيفُ اور وہ پاکیزہ
ہے یا باریک بین ہے باریک چیزونکا دیکھنے والا یا بندون پر مہربانی کرنیوالا الْخَبِيرُ خبردار ہر چیز سے اور واقف بندونکی مصلحتون
اور تدبیرونکا اور فرماتا ہے خدا کہ قَدْ جَاءَكُمْ بَصَائِرُ تحقیق آئی ہین تمہاری پاس نشانیان روشن یعنی دلیلین روشن مِنْ رَبِّكُمْ
پروردگار تمہاری کی پاس سے اور وہ اسطرح کی روشن ہین کہ گویا آنکھین انکو دیکھہ سکتی ہین فَمَنْ أَبْصَرَ پس جو شخص کہ دیکھی حق کو
اور اوسکا باور کری تو فَلِنَفْسِهِ پس واسطے نفس اوسیکے ہے فائدہ اوسکا وَمَنْ عَمِيَ اور جو شخص کہ اندھا ہووے یعنی اون
دلیلون روشن کو اونمین تامل اور تفکر نکرے تو فَعَلَيْهَا پس اوپر اوسی نفس کے ہے ضرر اور نقصان اوسکا وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيظٍ اور
نہین ہون مین اوپر تمہاری نگہبان کہ تمہارے اعمال کی حفاظت کرون اور انکو جزا دون بلکہ مجھپر سوائے پیغام رسانی احکام خدا کے اور
کچھہ نہین ہے اور یہہ کلام رسول خدا کا ہے کہ جو خدا تعالی نے نقل کیا ہے اور فرماتا ہے وَكَذَٰلِكَ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ اور ایسی ہی طرح
طرح سے بیان کرتے ہین ہم آیتونکو ہم اور امید کی اور وعدہ اور وعید کی وَلِيَقُولُوا اور تاکہ کہین وہ کہ والی ہین دَرَسْتَ پڑھا ہے تو نے
کسی سے یعنی قرآن کی آیتونکو ہم واسطے ہدایت کے بیان کرتے ہین اور پایان انجام اوسکا یہہ ہے کہ مکہ کی لوگ ان آیتونکو سنکر محمد صلعم سے کہین
تو نے کسی دوسرے آدمی سے یہہ آیتین پڑھی اور سیکھی ہین اور ابن کثیر نے درست کو دارست پڑھا ہے وَلِنُبَيِّنَهُ اور تاکہ بیان
کرین ہم اوس قرآن کو لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ واسطے اوس قوم کی کہ جانتے ہین اور تامل اوسمین کرتے ہین اور حق کو باطل سے جدا کرتے
ہین یعنی جو کہ کافر ہین وہ تو کہتے ہین کہ ای محمد تو نے کسی سے یہہ آیتین قرآن کی سیکھی ہین اور جو کہ مومن ہین وہ اوسکی تصدیق کرتے
ہین اور اوسکو خوب سمجھتے ہین اور کہتی ہین کہ کفار رسول خدا صلعم کو اپنی باپونکی دین کیطرف بلاتی تھی خدا تعالی نے حضرت کیطرف
خطاب کیا کہ اتَّبِعْ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ پیروی کر تو اوس چیز کی کہ وحی کی گئی ہے طرف تیری مِنْ رَبِّكَ پروردگار تیرے کی طرف سے کہ
توحید کا اعتقاد رکھہ تو لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ نہین ہے کوئی معبود سزاوار پرستش سوائے اوسکی وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ اور منہ
پھیرلے تو مشرکون سے اور اونکی کہنے کی طرف توجہ نکر وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ اور اگر چاہتا خدا توحید کو لوگون پر جبر کرکی تو مَا أَشْرَكُوا
نہ شرک کرتی وہ لیکن یہہ امر مخالف تکلیف کے ہے بلکہ چاہتا ہے کہ لوگ اپنے اختیار سے ایمان کو قبول کرین تاکہ مستحق ثواب کے ہون ×
وَمَا جَعَلْنَاكَ اور نہین کیا ہے ہمنے تجھکو ای محمد صلعم عَلَيْهِمْ حَفِيظًا اوپر اون کافرونکی نگہبان وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيلٍ اور نہین ہے تو اوپر
اونکی نگہبان اور کارکن کہ اونکی امور کا انتظام کری بلکہ تجھپر تو فقط ہماری احکام کا پہونچا دینا ہے اور نہ جبر اور زبردستی کرنی ایمان کی
واسطے اور کہتی ہین کہ جسوقت خدا نے یہہ آیت اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ کو نازل کیا تو مشرکین قریش نے کہا کہ ای محمد اپنی باتونکو
بتونکی دشنام دہی سے کوتاہ اور بند کرو ورنہ ہم تیرے خدا کی ہجو کرینگے یہہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ

مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اور مت برا کہو تم ای مومنین اونکو جنکو پکارتی ہیں وے کفار سواے خدا کی جنکو پوجتے ہیں کفار جنکی پرستش کرتی ہیں یعنی بتونکو برا مت کہو فَیَسُبُّوا اللّٰہَ پس
برا کہینگے وہ خدا کو تمہاری مقابلہ مین عَدْوًا بِغَیْرِ عِلْمٍ ازروی دشمنی کی بغیر علم کی اپنی جہالت سے اور عدوا تمیز واقع ہوا ہے اور یعقوب نے اوسکو بضم عین
اور دال و تشدید واو پڑہا ہے اور باقیون نے بفتح عین اور سکون دال پڑہا ہے کَذٰلِکَ ایسی ہی یعنی جیسے کہ آراستہ کیا ہم نے ان کفار
کی اعمال کو اونکی نظرون مین ایسی ہی زَیَّنَّا لِکُلِّ اُمَّۃٍ عَمَلَہُمْ آراستہ کیا ہم نے واسطے ہر گروہ کی عمل اونکی کو خواہ نیک ہو خواہ بد ہو اگر عمل نیک ہے تو
بوجہ توفیق اور لطف ہے کہ اوسکو توفیق اور لطف عطا کیا ہے سو اسواسطے وہ اعمال نیک نظر آتا ہے اور اگر عمل بد ہو تو اسلیے ہے کہ توفیق اونکو نہین بخشی
ہے بسبب اونکے انکار کرنیکے دلیلون اور معجزون ظاہر ہیسے پس جس وقت توفیق کو اونسے ترک کیا اور اونکی حال پر اونکو چہوڑ دیا تو شیطان نے انکی اعمال بد
اونکی نظرون مین اچہا کر کی دکہلاتا ہے اس سبب سے خدا تعالی نے مجازا آراستہ کرنی اعمال کو اپنی طرف منسوب کیا ہے کہ اونسے
توفیق جدا و تعالی ہے اور توفیق کی اوٹہا لیسے وہ اعمال اونکی نظرون مین اچہی معلوم ہونی لگی و حقیقت مین شیطان انکی اعمال کو اچہا
دکہلاتا ہے ثُمَّ اِلٰی رَبِّہِمْ مَّرْجِعُہُمْ پہر طرف پروردگار اونکی کی پہرنا اونکا ہے واسطی جزای اعمال کی فَیُنَبِّئُہُمْ پس خبر دیگا وہ اونکو
وقت جزا دینی کی بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ساتہہ اوسچیز کی کہ تہے وہ عمل کرتے خدا تعالی اس آیت مین مومنین کو منع کیا ہے بتونکی برا کہنی سی
اور فرمایا ہے کہ نہ برا کہو تم اونکو جنکا کفار پرستش کرتے ہین کیونکہ وہ تمہاری مقابلہ مین خدا کو برا کہینگے ایسی ہی چاہیے کہ علی الاعلان مخالفین کے
بزرگونکو برا نکہنا چاہیے کہ وہ سنینگے تو تمہاری بزرگون کو برا کہینگے اور اگر وہ تمہاری امامون کو برا نہ کہینگے تو تمہاری علمار کو برا کہینگے اور
تمہاری برادر مومن کو برا کہینگے اور ایذا دینگے اور اگر تمہاری برا کہنی سی عالم یا مومن کو برا کہینگے یا کسی مومن کو آزار پہونچاوینگے تو
اوسکا مواخذہ تم سے ہووینگا چنانچہ حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خدا کو کوئی برا نہین کہتا ہے لیکن جسنے خدا کی دوست کو
برا کہا اوسنے خدا کو برا کہا اور یہی آیت کی تفسیر مین حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اونکو برا مت کہو وہ تمکو برا کہینگے اور فرمایا کہ
جسنے برا کہا خدا کی دوست کو اوسنے برا کہا خدا کو اور حضرت صادق علیہ السلام سی کسینے عرض کی کہ ہم ایک شخص کو مسجد مین دیکہتے ہین
کہ وہ باواز بلند تمہاری دشمنون کو برا کہتا ہے حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ کیا ہوا ہے اوس ملعون کو کہ ہمارے ضرر کی ہونا ہے اور
باواز بلند سی کہنی کا حکم کسی وقت ایسی تمہین یہی ائمہ معصومین علیہم السلام سی نہین آیا ہے اور سوائے اسکی موجب افزونی عداوت و مانع ہدایت کا
ہے اور کہتی ہین کہ قریش کی اشراف نے رسولخدا صلعم سی کہا کہ تو کہتا ہے کہ موسی نے اپنا عصا پتہر پر مارا اوس مین سی بارہ چشمے پانیکی جاری
ہوے اور عیسی مردونکو زندہ کرتا تہا اور صالح اونٹنی کو پتہر سی باہر لایا تہا اسطرحکا معجزہ تو کوئی ہمکو دکہلا کہ تجہپر ایمان لائین حضرت نے یہہ سنکر فرمایا کہ
تم چاہتے ہو کہا کہ دعا کر یہہ کوہ صفا سونا ہو جاے حضرت نے فرمایا کہ اسطرحکا معجزہ اگر مین دکہلاؤن تو مجہپر تم ایمان لاؤگے سبنے اس امر پر عہد کیا اور
بہت سخت قسمین کہائین اور کہا اگر تو ہمکو یہہ معجزہ دکہلاویگا تو ہم تیری موافقت اور پیروی دین مین کرینگے حضرت نے چاہا کہ دعا کرین
جبرئیل نازل ہوئی اور کہا کہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ مین تیری خاطر سی اس پہاڑ کو سونا کر دون لیکن ہماری عادت و طریقہ اسطرح جاری ہے کہ اگر
امت اپنی پیغمبر سے معجزہ طلب کرے اور وہ پیغمبر معجزہ دکہلاوے اور پہر امت اپنی عہد سے باہر آوی اور عہد کو اپنی وفا نکرین تو ہم اوپر عذاب
نازل کرکے اونکی بیخ کنی کر دیتے ہین اگر تو چاہے تو یہہ معجزہ ہم ظاہر کر دین لیکن بعد اوسکی عذاب ہے اور اگر چاہے درگزر کر کہ اگر وہ خود ایمان
نہ لائینگے تو اونکی اولاد مین سی ایمان لائینگے حضرت نے اوس دوسری قسم کو اختیار کیا چنانچہ فرماتا ہے خدا کو وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰہِ جَہْدَ اَیْمَانِہِمْ
اور قسمین کہائین انہون نے ساتہہ خدا کی بہت سخت قسمین اپنی کہ لَئِنْ جَآءَتْہُمْ اٰیَۃٌ لَّیُؤْمِنُنَّ بِہَا البتہ اگر آتی اونکی پاس کوئی
نشانی یعنی معجزہ تو البتہ ایمان لائینگے وہ ساتہہ اوسکی یعنے جو معجزہ کہ انہون نے طلب کیا تہا اگر وہ معجزہ انکی پاس آتی تو البتہ وہ ساتہہ اوس معجزہ کے
ایمان لائینگے قُلْ کہہ تو ای محمد صلعم اون لوگونسے کہ اِنَّمَا الْاٰیٰتُ سوائے اسکے نہین کہ نشانیان یعنی معجزے عِنْدَ اللّٰہِ نزدیک خدا کے ہین

اور وہ اونکی خواہش کرنے پر قادر ہے اور تمہیں کیا خبر ہے وَمَا يُشْعِرُكُمْ اور کس چیز نے خبر دی ہے تمکو ای مومنو کہ أَنَّهَا إِذَا جَاءَتْ تحقیق معجزہ جب
آئیگا اونکے پاس اور وہ اونکو دیکھینگے تو لَا يُؤْمِنُونَ ایمان لاینگے وہ یعنے تو نہیں جانتے ہو کہ وہ ایمان نہ لاینگے جب معجزہ دیکھینگے یعنی ہم جانتے
ہیں کہ وہ ایمان نہ لاینگے اور یہہ اوسوقت فرمایا ہے کہ مومنین کو طمع اور آرزو تھی کہ وہ معجزہ دیکھکر ایمان لاوینگے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ انکو خبر نہیں کہ وہ ایمان نہ لاویگے
وَنُقَلِّبُ أَفْئِدَتَهُمْ اور پلٹ دینگے ہم دلوں انکی کو وَأَبْصَارَهُمْ اور بینائیوں اونکی کو بسبب اونکے کہ وہ دین حق سے انکار کرینگے تو اونکو ایسا
يَعْمَهُونَ اور اونکو اونکے حال پر چھوڑ دینگے کہ وہ دین کی گمراہی میں سرگرداں رہیں اور تصدیق نکریں تو حق کو ہے اور نہ انکو سمجھے حق کو
دیکھیں اور ہرگز ایمان نہ لاوین كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوا بِهِ جیسے کہ وہ ایمان نہیں لائے ہیں ساتھ اوسکے اور معجزوں پر کہ پہلے نازل ہوئے أَوَّلَ مَرَّةٍ
پہلے مرتبہ کہ چاند کو شق ہوتے ہوئے دیکھکر ایمان نہ لائے تھے بسبب عناد اور ضد کے وَنَذَرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ اور چھوڑ دینگے ہم اونکو بیچ
اور بیچ سرکشی اونکی کے کہ حیران اور سرگرداں ہیں یعنی اونکو اونکے حال پر چھوڑ دینگے اور قہر اور جبر کے احتمال ...
ہے جبر نہیں وَلَوْ أَنَّنَا نَزَّلْنَا إِلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةَ اور اگر تحقیق ہم نازل کرتے ہم طرف ان کفار کی فرشتوں کو جیسا کہ وہ چاہتے ہیں وَكَلَّمَهُمُ
الْمَوْتَىٰ اور کلام کرتے اونسے مردے چنانچہ یہہ بھی سوال ونکا ہے جیسے کہ محمد صلعم وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ اور جمع کرتے ہم اوپر انکے ہر چیز کو
قُبُلًا آمنے سامنے قبيلاً گروہ گروہ کہ وہ خدا کی توحید کے اور تیری نبوت کی گواہی دیتی اور یا یہہ کہ کل معجزوں کو جمع کرتے اونکو دکہلاتے تو
مَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا نہ تھے وہ ایسے کہ ایمان لاتے إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ مگر یہہ کہ چاہتا خدا اونکو جبر و قہر اونسے ایمان کو قبول کرواتا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ
يَجْهَلُونَ اور لیکن اکثر اونکے نادان ہیں اور نہیں سمجھتے ہیں کہ اگر اونکو معجزہ دکہلایا جاوے تو اپنی رغبت سے ایمان لاوینگے پس ...
وہ کہلاتے ہیں وہ انکی جہالت کے باعث ہے اور قبلاً حال واقع ہوئی اور وہ جمع قبیل کی ہے بمعنی کفیل یا بمعنی صنف یا مواجہ کی معنی میں ہے اور اسکو
ابن کثیر اور ابو عمرو نے بضمتین پڑہا ہے اور ابو جعفر اور نافع اور ابن عامر نے بکسر قاف پڑہا ہے اور اہل کوفہ نے بضم کاف اور فرمایا ہے وَكَذَٰلِكَ
اور ایسے ہی یعنی جیسے کہ یہہ تیرے دشمن ہیں اے محمد صلعم ایسے ہی جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا کر دئے ہیں ہمنے واسطے ہر پیغمبر کے دشمن شَيَاطِينَ
الْإِنْسِ وَالْجِنِّ شیطان آدمیونکی اور جنوں کے یعنے شیاطین خواہ آدمیوں میں سے ہوں خواہ جنوں میں سے ہوں پہلے سے دشمن ہوتے چلے آئے
ہیں پیغمبروں کے اور شیاطین کا لفظ بدل ہے عدواً سے اور عدو بمعنی اعداء ہے یعنے پہلے لوگ جو انبیاء سے عداوت رکھتے تھے ہمنے اونکو اونکے حال
پر چھوڑ دیا تھا ایسے ہی یہہ کفار جو تجھسے عداوت کرتے ہیں انکو بھی انکے حال پر چھوڑ دیا ہے اور خیر اور شر سے آگاہ کر کے اونکو اختیار دیا
تھا اور خیر اور شر کو کیا تھا لیکن اونہوں نے اپنے اختیار سے شر کو اختیار کیا ایسے ہی تیرے دشمنوں کا حال ہے کہ تیرے زمانہ میں کے کفار ہیں
يُوحِي بَعْضُهُمْ وسوسہ ڈالتا ہے بعض اونکا کہ وہ شیاطین جن ہیں إِلَىٰ بَعْضٍ طرف بعض کے کہ وہ شیاطین انس ہیں یعنے کفار کو زُخْرُفَ الْقَوْلِ
آراستہ دروغ اور باطل کئے ہوئے قول اور گفتار کو یعنے دروغ اور باطل باتوں کو اونکی دلوں میں وسوسہ کرکے ڈالتے ہیں کہ ظاہر وہ باتیں انکو اچھی
معلوم ہوتی ہیں اور سچی باتیں انکو دکہائی ڈالتی ہیں غُرُورًا واسطے فریب دینے کے وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ اور اگر چاہتا پروردگار تیرا اے محمد صلعم جبر و
قہر سے مَا فَعَلُوهُ نکرتے وہ اوس دشمنی کو یعنی بوسیلے لیکن زبردستی اور جبر سے باز رکھنا مخالف تکلیف کے تہا ہو اسلئے جبر کرکے باز رکھا فَذَرْهُمْ
پس چھوڑ دے تو اونکو اونکے حال پر وَمَا يَفْتَرُونَ اور اوس چیز کو کہ افترا کرتے ہیں وہ اور جھوٹ بنالیتے ہیں یعنے اونکو مع افترا اور دروغ اونکے
چھوڑ دے وَلِتَصْغَىٰ إِلَيْهِ اور تاکہ مائل اور راغب ہوں طرف اوس وسوسہ گمراہ کرنیوالے کی أَفْئِدَةُ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ
دل اون لوگونکے کہ نہیں ایمان لاتے ہیں وہ ساتھ آخرت کے وَلِيَرْضَوْهُ اور تاکہ پسند کریں وہ اوس سخن باطل کو وہ اپنی وَلِيَقْتَرِفُوا اور
تاکہ کسب کریں وہ مَا هُمْ مُقْتَرِفُونَ اوس چیز کو کہ وہ کسب کرنیوالے ہیں گناہوں سے ... تو فرمایا ہے کہ تو اون کفار کو ...
أَفَغَيْرَ اللَّهِ أَبْتَغِي حَكَمًا کیا پس سوائے خدا کی طلب کروں میں حکم کرنیوالا کہ میری اور تمہارے درمیان وہ حکم کرے اور حق کو باطل سے

جدا کرے وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ اور وہ خدا وہ شخص ہے کہ نازل کیا ہے اوسنے طرف تمہاری کتاب کو یعنی قرآن کو مُفَصَّلًا کہ تفصیل سے
بیان کیا گیا ہے اوسمین ہر امر حق کو باطل سے جدا کر دیا ہے اور ایمان کو کفر سے علیحدہ کر دیا ہے اور یہ حال اون لوگونکا ہے وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ
اور وہ لوگ کہ دی ہے ہمنے اونکو کتاب یعنی علمای یہود اور نصاری يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ جانتے ہین وہ کہ تحقیق قرآن نازل کیا گیا ہے مِّنْ رَّبِّكَ
پروردگار تیرے کیطرف سے بِالْحَقِّ ساتھ حق اور راستی کے یا بسبب موافق ہونے اوس کتاب کا انکی کتابون سے اور وہ جانتے ہین کہ نہ تو محمد نے کتابون کو
پڑھا اور نہ اونکو علماء کی صحبت مین آئے ہین اور جسوقت کہ اونکو یقین اوسکی حقیقت کا ہے تو فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ پس نہو تو شک کرنیوالون مین
اس امر مین کہ وہ اوسکی حقیقت کو جانتے ہین وہ تو فرماتا ہے خدا کہ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ اور تمام ہوئی بات پروردگار تیرے کی صِدْقًا وَّعَدْلًا
از روی راستی اور انصاف کے یعنی جو کچھ کہ احکام اور اخبار اور وعدہ اور وعید قرآن مین ہے سب تمام ہوگیا اور حجت خدا کی توحید اور نبوت کے بیان مین
کمال کو پہنچی لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ نہین ہے کوئی بدلنیوالا واسطے کلمون اوس خدا کی کہ وہ دلیلین اور حجتین اوسکی ہین یا احکام اور اخبار
اوسکو دین ہے واسطے کہ خدا نگہبان اوسکا ہے اور اپنے بندگان خاص کے سینون مین اوسکو جمع کر دیا ہے وَهُوَ السَّمِيْعُ اور وہ سننے والا گفتار خلائق کا
الْعَلِيْمُ جاننے والا اوس بات کا کہ جو دلمین ہے اور بعضی روایتین مین ہے کہ مراد کلمۃ اللہ سے دین محمد ہے اور بعضی روایت مین ہے کہ مراد اوس سے
حجت خدا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ امام اپنی مان کی شکم مین گفتگو کی باتونکو سنتا ہے اور جسوقت پیدا ہوتا ہے تو اوسکے شانونکے
درمیان اور ایک روایت مین ہے کہ دونون آنکھونکے درمیان اور ایک روایت مین ہے کہ بازو کی راست پر لکھا جاتا ہے وتمت کلمت ربک صدقا وعدلا
اور جسوقت امامت اوسکو حاصل ہوتی ہے تو خدا تعالے ایک عمود نور کا اوسکے واسطے پیدا کرتا ہے کہ وہ اوس سے دیکھتا ہے اعمال کو اہل شہر کے
لوگون کے اور فرماتا ہے خدا کہ وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ اور اگر فرمانبرداری کرے تو اکثر اون لوگونکی کہ بیچ زمین کے ہین یعنی
کفار اور بدکارون اور جاہلون کی تو يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ گمراہ کر دینگے وہ تجھکو راہ خدا کی سے واسطے کہ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ
نہین پیروی کرتے ہین وہ مگر گمان کی اور گمان اونکا یہہ ہے کہ باپ دادا ہمارے حق پر تھے اور حال یہہ ہے کہ وہ بتونکی پرستش کیا کرتے تھے اور یا
یہہ کہ وہ اپنی فکرون اور خیالون باطل کو حق جانتے تھے وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ اور نہین ہین وہ مگر اٹکل کرتے اور جو کہتے ہین دروغ کہتے ہین
خدا کیطرف منسوب کرتے ہین کہ اوسکے فرزند ہے یا پرستش بتون کی کرتے ہین اس امید مین کہ وہ ہماری سفارش کرینگے خدا کے نزدیک کہ وہ
مقربان درگاہ خدا ہین اور حلال کرنا حرام کا اور حرام کر دینا حلال کا اور ابن عباس سے روایت ہے کہ وہ مومنین سے کہتے تھے کہ جسکو تم اپنے
ہاتھ سے مار ڈالتے ہو اوسکو تو کہاتی ہو اور جسکو خدا تعالے نے مار ڈالا ہے اوسکو نہین کہاتے ہو یہہ تہا اونکا گمراہ کرنا چونکہ خدا نے فرمایا ہے کہ
تجھکو گمراہ کر دینگے اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ تحقیق پروردگار تیرا وہ زیادہ جاننے والا ہے مَنْ يَّضِلُّ عَنْ سَبِيْلِهٖ اوس شخص کو کہ جو
گمراہ ہوتا ہے راہ اوسکی سے وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ اور وہ بھی زیادہ عالم ہے ساتھ ہدایت پانیوالونکے اور من موصول ہے یا موصوفہ
اور منصوب ہے اوس فعل سے کہ دلالت کرتا ہے اوسپر اعلم اور اعلم سے منصوب نہین ہے اسلئے کہ افعل تفضیل اسم ظاہر مین عمل نہین کرتا ہے
لیکن اعلم کا مضاف الیہ ہو سکتا ہے اور کہتے ہین کہ کفار مردار کو کہاتے تہے اور مسلمانونکو کہتے تھے کہ تم اپنے ہاتھ کا مارا ہوا کہاتی ہو اور خدا کا مارا
ہوا نہین کہاتے ہو خدا نے یہہ آیت نازل کی اور فرمایا کہ فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ پس کہاؤ تم اوسمین سے کہ ذکر کیا گیا ہے نام خدا کا اوپر
اوسکے وقت ذبح کی اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ اگر ہو تم ساتھ آیتون حلال اور حرام اوسکے ایمان لانیوالے کہ جو اوسنے حلال کیا ہے
بیشک وہ حلال ہے اور جو کچھ اوسنے حرام کیا ہے وہ بیشک حرام ہے وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا اور کیا ہے واسطے تمہارے کہ نہین کہاتے ہو تم مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ
اللّٰهِ عَلَيْهِ اوسمین سے کہ ذکر کیا گیا ہے نام خدا کا اوپر اوسکے وقت ذبح کی وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ اور تحقیق تفصیل بیان کر دیا ہے واسطے تمہارے
مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ جو چیز کہ حرام کی گئی ہے اوپر تمہارے اور حرمت اوسکی بیان کی ہے اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ مگر وہ چیز کہ مضطر اور محتاج ہو تم

اِلَیۡهِ طرف اوسکی حرام چیزین سے وقت شدت کے کہ بغیر کہائی اوس چیز حرام کی خوف ہلاک ہونیکا ہے سے معذور ہین اوتقدر سد رمق کہا سکتی جائز
ہے وَاِنَّ کَثِیۡرًا لَّیُضِلُّوۡنَ اور تحقیق بہت سے آدمی البتہ گمراہ کرتے ہین لوگونکو حلال کی حرام کرنیمین اور حرام کی حلال کرنیمین بِاَهۡوَآئِهِمۡ بِغَیۡرِ عِلۡمٍ
ساتھہ خواہشون اپنی کے بغیر علم کے یعنی بدون حجت اور دلیل کے اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعۡلَمُ تحقیق پروردگار تیرا وہی خوب جاننے والا ہے
زیادہ ہی بِالۡمُعۡتَدِیۡنَ ساتھہ حد سے گزرنیوالونکے کہ حلال سے طرف حرام کی رغبت کرتے ہین اور فرماتا ہے کہ وَذَرُوۡا ظَاهِرَ الۡاِثۡمِ وَبَاطِنَهٗ اور چھوڑ
دو تم ظاہر گناہ کو اور باطن اوسکے کو یعنی ظاہر اور پوشیدہ کوئی گناہ نکرو اور سب گناہونکو ترک کردو اِنَّ الَّذِیۡنَ یَکۡسِبُوۡنَ الۡاِثۡمَ تحقیق
جو لوگ کسب کرتے ہین گناہ کو ظاہر مین اور باطن مین سَیُجۡزَوۡنَ بِمَا کَانُوۡا یَقۡتَرِفُوۡنَ قریب ہے کہ بدلا دیے جاوینگے وہ ساتھہ اوس چیز کے
کہ ہین وہ کسب کرتے اور کہتے ہین کہ جس وقت کفار نے مسلمانون سے کہا کہ جسکو تم اپنی ہاتھہ سے مارتے ہو اوسکو تم کہاتے ہو اور جسکو خدا
مارے اوسکو نہین کہاتے ہو اور کہتے ہین کہ کفار نے کہا تہا کہ محمد کو سفید جو مرجاتی ہے اوسکو مارنیوالا کون ہے حضرت نے فرمایا کہ اوسکا پیدا
کرنیوالا کفار نے کہا کہ تعجب ہے کہ جسکو تیری یار مارتے ہین اور سگ اوسکو قتل کرتا ہے وہ تو حلال ہے اور پاک ہے اور جسکو خدا مارتا ہے وہ حرام
اور ناپاک ہے یہہ بات سنکر بعضے مسلمانون سست ایمان کی تو نہین ہی وسوسہ ہوا حق تعالی نے انکو وسوسے کی دفع کرنیکو یہہ آیت نازل کی اور فرمایا کہ
وَلَا تَاۡکُلُوۡا مِمَّا لَمۡ یُذۡکَرِ اسۡمُ اللّٰهِ عَلَیۡهِ اور نہ کہاو تم اوس چیز مین سے کہ نہین ذکر کیا گیا ہے نام خدا کا اوپر اوسکے وقت ذبح کی وَاِنَّهٗ لَفِسۡقٌ
اور تحقیق وہ البتہ فسق ہے اور بدکام ہے یعنے جس پر نام خدا کا ذکر نہین کیا گیا ہے وقت ذبح کی وہ باہر ہے حکم خدا سے اوسکو مت کہاو وَاِنَّ
الشَّیٰطِیۡنَ لَیُوۡحُوۡنَ اور تحقیق شیاطین البتہ وسوسہ ڈالتے ہین اِلٰۤی اَوۡلِیٰٓـئِهِمۡ طرف دوستون اپنی کی وہ کفار ہین لِیُجَادِلُوۡکُمۡ تاکہ جہگڑا کرین وہ تم سے اسطرح
کہ جسکو تم خود مارتے ہو تو اوسکو کہاتے ہو اور جسکو خدا مارے اوسکو نہین کہاتے ہو وَاِنۡ اَطَعۡتُمُوۡهُمۡ اور اگر کہا مانو گی تم ہی مسلمانون اون
کفار کا کہ حرام کو حلال جانو تو اِنَّکُمۡ لَمُشۡرِکُوۡنَ تحقیق تم بہی البتہ شرک کرنیوالی ہو سو اسطرح کہ جو کوئی خدا تعالی کی حکم کو ترک کرے ہے اور شیطانکی پیروی کرے
تو وہ بہی مثل مشرکین کے ہوگا اور مسلمان کی ہاتہہ کا ذبح کیا ہوا جسوقت خدا کا نام لیکر جیو انکو ذبح کرے تو کہانا اوسکا حلال ہے اور کافر اہل
کتاب اور ناصبی کی ہاتہہ کا ذبح کیا ہوا حلال نہین ہے اور وقت ذبح کی چاہئے کہ خدا کا نام لیوے اور اگر عمدًا خدا کی نام کو ترک کرے تو کہانا اوسکا
بہی جائز نہین ہے اور وقت ذبح کی قبلہ کیطرف جانور کا منہ کرنا چاہئے اور اگر عمدًا قبلہ کیطرف اوسکا منہ نکریگا تو کہانا اوسکا بہی جائز
نہین ہے اور عمدًا اوسکے سر کو تن سے جدا کرنا وقت ذبح کی مکروہ ہے اور ایسا ہی اوسکو سرد ہونے سے پہلے اوسکی کہال کا اودہیڑنا اور اگر بی
ارادہ جدا ہو جاوے تو اوسکا مضایقہ نہین گو وہ مکروہ نہین ہے اور بعد ذبح کرنیکے اوس حیوان کو چھوڑ دے کہ دم اوسکا نکل جاوے اور بعد اوسکی
اعضا اوسکی کو کاٹے اور جدا کرے اور اگر دم نکلنے سے پہلے اوسکو کاٹے اور اودہیڑیگا تو وہ مکروہ ہو جاویگا اور بعضے حرام کہتے ہین اور عورت
اور لڑکا تمیزدار بہی ذبح کر سکتے ہین اور باقی مسائل ذبح کی فقہ کی کتابونمین ہین اور خدا تعالی واسطے اہل حق اور اہل باطل کے مثال
بیان کرتا ہے کہ اَوَمَنۡ کَانَ مَیۡتًا فَاَحۡیَیۡنٰهُ کیا جو شخص کہ ہووے مردہ سبب کفر کے پس زندہ کیا ہمنے اوسکو اسلام عطا کرکے یا مردہ ہو
سبب جہل کے پس زندہ کیا ہمنے اوسکو علم بخشکر کے وَجَعَلۡنَا لَهٗ نُوۡرًا اور کردیا ہمنے واسطے اوسکے نور کو کہ دلیلین حجت اور حجتین ہین
اوسکو تعلیم کی یہانتک کہ درمیان حق اور باطل کے فرق کرنی لگا اور ایسا نور دیا کہ یَمۡشِیۡ بِهٖ فِی النَّاسِ چلتا ہے وہ ساتھہ اوس نور کے
درمیان آدمیون کی راہ راست کو تو نہو گا وہ شخص کَمَنۡ مَّثَلُهٗ فِی الظُّلُمٰتِ مانند اوس شخص کے کہ بیچ اندہیرونکے ہے کہ وہ اندہیری گمراہی کے
ہین اور تقدیر کمن مثلہ کی مثل من ہو ہے یعنی مانند اوس شخص کے کہ وہ بیچ اندہیرون گمراہی کی ہو ایسے ذہری کہ لَیۡسَ بِخَارِجٍ مِّنۡهَا نہین ہے وہ نکلنے
والا اون سے سبب غباوت کی اور رسائی کو اہل ہونے کی تشدید کے ہے کَذٰلِكَ اسیطرح یعنی جیسے آراستہ کیا ہے خدا نے ایمان کو دلوں میں مومنین کے اسیطرح
زُیِّنَ لِلۡکٰفِرِیۡنَ آراستہ کیا گیا ہے واسطے کافرون کے یعنی شیطان نے آراستہ کی ہے واسطے انکی مَا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ وہ چیز کہ ہین وہ عمل کرتے

اور کہتے ہیں کہ یہہ آیت اوس وقت نازل ہوئی ہے کہ جسوقت ابوجہل لعین نے حضرت میں جناب رسول خدا صلعم کی بے ادبی کی تہی اور اوذیت پہونچائی تہی اور
حضرت امیر حمزہ شکار میں تہے جب شکار سے واپس ہوکر تشریف لائے تو لوگوں نے حضرت امیر حمزہ سے شکایت کی کہ تمہارے بہتیجے محمد کو ابوجہل نے بہت آزار
دیا امیر حمزہ یہہ سنکر بہت غصہ ہوئے اور ابوجہل کے سر پر کمان ماری کہ سر اوسکا زخمی ہوگیا اور اوسیوقت امیر حمزہ ایمان لائے پس زندہ ہوئے
اسلام امیر حمزہ ہیں اور گرفتار تاریکی ضلالت میں ابوجہل ہے اور امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت عمار یاسر اور ابوجہل کے
حق میں یہہ آیت نازل ہوئی ہے اور اگرچہ سبب نزول اس آیت کا خاص ہے لیکن حکم اسکا عام ہے اور فرماتا ہے خدا کہ وَكَذٰلِكَ اور ایسے ہی ہے
یعنے جیسے کہ مکہ میں بڑے سخت گنہگار ہیں ایسے ہی جَعَلْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ پیدا کئے ہم نے بیچ ہر بستی کی اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا بڑے گناہ
کرنیوالے اوسکے کہ انجام کار اونکا یہہ تہا کہ لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا مکر کرتے تہے وے بیچ اوس بستی کے کہ لوگوں کو ایمان لانے سے باز رکہتے تہے جیسے
کہ وے سر راہ بیٹہہ کر مکہ کی آنیوالی کو حج کی موسم میں ایمان لانے سے باز رکہتے تہے اور لیمکروا کا لام عاقبت کا ہے اور اونکی مکر کے باب میں
خدا تعالی فرماتا ہے کہ وَمَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ اور نہیں مکر کرتے ہیں وے کفار مگر ساتھ جانوں اپنی کے کہ وبال اوسکا اونکی
جانوں پر ہے وَمَا يَشْعُرُوْنَ اور نہیں اطلاع رکہتے ہیں وے کہ عذاب مکر کا مکر کرنیوالے کو ہے اور کہتے ہیں کہ ابوجہل اور اوسکے ہمراہی کہتے
تہے کہ ہم اولاد عبد مناف کے ہر شرف اور بزرگی میں شریک ہیں اور اب کہتے ہیں کہ ہم میں پیغمبری اور وحی اوسپر نازل ہوتی ہے
بخدا ہم اوسکی تابع نہونگی یہانتک کہ وحی ہمپر نازل ہو جیسے کہ اوسپر نازل ہوتی ہے خدا تعالی نے اوس حال سے خبر دی کہ وَاِذَا
جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ اور جسوقت آتی ہے اونکے پاس آیت قرآنی یا کوئی معجزہ نبوت کی نبوت میں تو قَالُوْا کہتے ہیں وے کفار عناد اور حسد
کی راہ سے کہ لَنْ نُّؤْمِنَ ہرگز نہ ایمان لاوینگے ہم اور باور نکرینگے اوس آیت یا معجزہ کا حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ یہانتک کہ دیے جاویں
ہم مثل اوس چیز کے کہ دیے گئے ہیں رُسُلُ اللّٰهِ پیغمبر خدا کی یعنے جیسے کہ پیغمبروں کو خدا کی کتاب دی ہے ہمکو بہی دیوے پس خدا تعالی انکے رد میں
فرماتا ہے کہ اَللّٰهُ اَعْلَمُ خدا زیادہ عالم ہے اور خوب جانتا ہے حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ اوس جگہہ کو کہ مقرر کرتا ہے رسالت اپنی کو جس حکیم کو محل
اوسکا کونسا ہے اور کون مستحق رسالت کا ہے اسواسطے کہ پیغمبری نسب کے جہت سے نہیں ہوتی کہ جو کوئی نسب میں اچہا ہووے پیغمبر ہو بلکہ
پیغمبری نفس کی فضائل کی جہت سے ہوتی ہے اور بعضوں نے رسالت کو رسالات پڑہا ہے سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا قریب ہے کہ پہونچے
اون لوگوں کو کہ گناہ کیا ہے اونہوں نے کفر کی صَغَارٌ خواری اور رسوائی عِنْدَ اللّٰهِ نزدیک خدا کی سے وَعَذَابٌ شَدِيْدٌ بِمَا كَانُوْا
يَمْكُرُوْنَ اور عذاب سخت سبب اوسکی کہ ہیں وہ مکر کرتے مومنین سے اور فرماتا ہے کہ فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ پس وہ شخص کہ ارادہ
کرے خدا یہہ کہ ہدایت کرے اوسکو اور طریق حق کا اوسکو شناسا کرے تو يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ کہولدیتا ہے سینہ اوسکو واسطے
قبول کرنے اسلام کی یعنے اوسکے دل کو مستعد ایمان کا کردیتا ہے بسبب قائم کرنے دلیلوں حقیت اسلام کی اور دور کرنے وسوسوں
شیطان کی اور وہموں باطل کے وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ اور جس شخص کو ارادہ کرے یہہ کہ گمراہی میں پڑا رہنے دے اوسکو بسبب
اوسکے انکار کرنیکے اور بسبب اوسکی عناد کی اور نہ تامل کرنیکے دلیلوں روشن میں اور توفیق اور لطف کو اوس سے اوٹہالے تو يَجْعَلْ صَدْرَهٗ
ضَيِّقًا حَرَجًا کر دیتا ہے سینہ اوسکی کو تنگ سخت کہ ہرگز سخن حق کو قبول نکرے كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ گویا کہ چڑہتا ہے وہ بیچ
آسمان کی حق کی سختی سے یعنے حق کی سننے سے بہاگتا ہے اور آسمان پر چڑہتا ہے کہ حق کو نہ سنے اور روایات صحیحہ میں وارد ہوا ہے کہ
جسوقت یہہ آیت نازل ہوئی تو لوگوں نے جناب رسولخدا صلعم سے شرح صدرہ کو دریافت کیا کہ اس سے کیا مراد ہے فرمایا کہ خدا تعالی
مومن کے دل میں نور کو داخل کرتا ہے کہ اوس سے سینہ اوسکا کہولدیا جاتا ہے اور کشادہ ہوجاتا ہے لوگوں نے پوچہا کہ اسکی علامت کیا ہے کہ جس سے پہچانا جاوے
فرمایا کہ رجوع کرنا طرف خانہ مدام کی یعنے طرف آخرت کی اور کنارہ کشی کرنی خانہ غرور سے یعنے دنیا سے اور مستعد رہنا واسطے مرنے کے اور قبل

حرج کی فرق مین حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ ضیق تو وہ ہوتا ہے کہ جسمین کچھہ سوراخ ہوتا ہے کہ جس سے سنتا ہے اور دیکھتا ہے اور حرج
وہ ہے کہ بالکل ملا ہوا ہوتا ہے اور اوسمین سوراخ نہین ہوتا کہ جس سے سُنے اور دیکھے اور نہ اوس سے کوئی چیز نکلنے پاتی ہے اور نہ کوئی چیز اوسمین داخل
ہو سکتی ہے كَذٰلِكَ ایسے ہی یعنی جیسے کہ تنگ کرتا ہے کفار کو سینہ کو ویسی ہی يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ کر دیتا ہے خدا ناپاک کو یعنی غالب کرتا ہے عذاب کو
یا لعنت کو عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اوپر اون لوگون کے کہ جو نہین ایمان لاتے ہین محمدؐ پر اور اوسکی توحید پر عناد کی راہ سے وَهٰذَا اور یہہ یعنی راہ
اسلام صِرَاطُ رَبِّكَ راہ پروردگار تیرے کی ہے مُسْتَقِيْمًا کہ سیدھی اور درست ہونے والی ہے کہ کسیطرح کی کجی اوسمین نہین ہے اور یہہ
حال واقع ہوا ہے اور فرماتا ہے کہ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ تحقیق تفصیل سے بیان کی ہین ہمنے آیتین قرآنکی لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ واسطے اوس قوم
کے کہ نصیحت پکڑتے ہین وہ اور جانتے ہین کہ فاعل مطلق خدا ہے نہ غیر اوسکا اور جو کچھہ کرتا ہے وہ موافق حکمت کے کرتا ہے لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ واسطے اون
لوگونکے کہ جو نصیحت پکڑتے ہین خانہ سلامتی ہے کہ وہ بہشت ہے عِنْدَ رَبِّهِمْ نزدیک پروردگار اونکی کی وَهُوَ وَلِيُّهُمْ اور وہ دوست
اونکا ہے اور نصرت اور مدد کرنیوالا اونکی دنیا مین اور ثواب بخشنیوالا آخرت مین بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ بسبب اوسکے کہ تھے وہ عمل کہ عمل کرتے تھے
دنیا مین نیک موافق مرضی خدا کے اور فرماتا ہے خدا کہ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ اور یاد کرو اوس روز کو کہ جمع کرین ہم جن اور انسان کو جَمِيْعًا سبکو
اور حفص اور روح نی یحشر پڑھا ہے یا سے غایب کا صیغہ یعنے جمع کریگا خدا قیامت کے روز کل آدمیون اور جنون کو حساب کیلئے اور حرف ای واسطے
ندا کریگا اونکو يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ ای گروہ جنون کی تحقیق کہ بہت چاہتے تھے آدمیونسے بہکانا اور گمراہ کرنا اونکا
وَقَالَ اَوْلِيٰٓؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ اور کہینگے دوست اون جنون کے آدمیون مین سے جنکو کہ اونہون نے گمراہ کیا ہے رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ ای
پروردگار ہمارے فائدہ اوٹھایا ہے بعضے ہمارے نے ساتھہ بعضے کے کہ آدمیون نے تو جنون سے یہہ فائدہ اوٹھایا کہ جنون سے اونکو خوشی آئی نفسانی
اور دنیا کی لذتونکی راہ بتلائی اور جنون نے آدمیون سے یہہ فائدہ اوٹھایا ہے کہ آدمیون نے اونکی فرمانبرداری کی ہے اور جنون نے مراد اپنی
آدمیون سے حاصل کی ہے اور کہینگے وہ کہ وَبَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِيْٓ اَجَّلْتَ لَنَا اور پہنچے ہم مدت اپنی کو جو کہ مقرر کی تھی تو نے واسطے ہمارے
یعنے تا مرگ اونکی فرمانبرداری ہمنی کی اب کیا حال ہوگا ہمارا قَالَ کہیگا خدا کہ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ آتش دوزخ جگہ تمہاری
ہے کہ ہمیشہ رہنے والے ہو بیچ اوسکے اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ مگر جو کچھہ کہ چاہے خدا آگ سے نکالکر زمہریر مین بھیجدین اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ تحقیق پروردگار
تیرا صاحب حکمت ہے کہ جو کچھہ جن اور انسان کی ساتھہ کرے وہ موافق حکمت کے ہے عَلِيْمٌ جاننیوالا ہے اونکے احوال کا وَكَذٰلِكَ اور ایسے ہی جو
جیسے کہ چھوڑ دیتے ہین ہم کفار جن اور انسان کو اونکے حال پر بسبب اونکی عناد کی کہ ایک دوسرے پر غالب ہوجاتے ہین ایسے ہی نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ
بَعْضًا غالب کر دیتے ہین ہم بعضی ظالمونکو بعضے پر دنیا مین اور اونکے حال پر چھوڑ دیتے ہین کہ اپنے اختیار سے جو کچھہ چاہین وہ کرین
بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ بسبب اسکے کہ تھے وہ کسب کرتے گناہونکو یعنی بسبب اونکے گناہونکی ظالمونکو اوپر اونکے حاکم اونکا ہم کر دیتے ہین اور
اونپر غالب کر دیتے ہین کہ اونپر وہ ظلم کرین اور قیامت کے روز خدا تعالی کفار جن اور انسان کو ندا کریگا کہ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ای
گروہ جنون کی اور آدمیون کے اَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ کیا نہین آئے تھے تمہارے پاس پیغمبر تمہاری جنس سے کہ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ بیان
کرتے تھے وہ اور پڑھتے تھے اوپر تمہارے آیتون میری کو وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا اور ڈراتے تھے تمکو ملاقات کرنی اس روز تمہارے سے
کہ یہہ ہے وہ روز کہ روز قیامت کا ہے قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓى اَنْفُسِنَا کہینگے وہ جواب مین کہ گواہی دیتے ہین ہم اوپر نفسون اپنے کے
جرم اور گناہ کی یعنی اقرار کرتے ہین ہم کفر کا اور واجب ہونی عذاب کا اپنے اوپر وَغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اور فریفتہ کر دیا تہا اونکو زندگانی
دنیا نے کہ قیامت کے روز کی ہولونکو اور جزا اور سزا ملنے کو وہ بھول گئے تھے اور جانتے تھے کہ بس یہہ دنیا ہی کی زندگانی ہے اور بعد اوسکے کچھہ نہوگا اور
بعد قیامت کے ہولونکو اور عذاب کو دیکھین تو گناہونکا اپنے اقرار کرینگے وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اور گواہی دینگے وہ اوپر نفسون اپنے کے

أَنَّهُمْ كَانُوا كَافِرِينَ یہہ کہ تحقیق تہے وہ کفر کرنیوالے اور قوم جن میں سے بہی کوئی پیغمبر ہوا ہے یا نہیں بیچ اختلاف کے سو بعضے کہتے ہیں کہ جنون میں سے کوئی
پیغمبر نہیں ہوا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد رسولان جن سے یہہ ہی کہ چند کس قوم اجنہ سے اپنی قوم کو جا کر ڈراتے تہے اور پیغام پیغمبر کا اونکو پہونچاتے
تہے اور پیغمبر اور کتاب کی اونکو خبر دیتے تہے اور کہتے ہیں کہ جن اجنہ نے پیغام ہمارے پیغمبر کا اپنی قوم کو پہونچایا تہا وہ سات شخص تہے اور امام محمد باقر
علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خدا تعالی نے محمد صلعم کو جن اور انسان کی دونون کیطرف پیغمبر کرکے بہیجا ہے اور امیر المومنین علیہ السلام سے کسی نے پوچہا
کہ خدا تعالی نے قوم اجنہ میں سے کسیکو پیغمبر کرکے بہیجا یا نہیں فرمایا کہ ہان خدا تعالے نے ایک شخص کو اون میں سے پیغمبر کرکے بہیجا تہا کہ نام جسکا یوسف
تہا اوسنے قوم اجنہ کے لوگون کو طرف ایمان کے بلایا اونہون نے اوسکو مار ڈالا اور فرماتا ہے خدا کہ ذَٰلِكَ یہہ بہیجنا پیغمبرونکا أَن لَّمْ
يَكُن رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرَىٰ بِظُلْمٍ اس واسطے ہے کہ نہیں پروردگار تیرا ہلاک کرنیوالا بستیونکے لوگونکا ساتہ ظلم کے کہ وہ کرین وَأَهْلُهَا غَافِلُونَ
جس وقت کہ لوگ اون بستیونکے غافل ہون کہ پیغمبر کے آنے سے خبر رکہتے ہون اور اونپر عذاب نازل کرے اور اونکی بیخبری میں کہ قیامت کے روز
وہ عذر کرین کہ تو نے ہمارے پاس کسی پیغمبر کو نہیں بہیجا کہ وہ ہمکو ڈراتا اور اس آیت سے دو امر ثابت ہوئے ایک تو یہہ کہ خدا پر پیغمبر کا
بہیجنا واجب ہے اور دوسرا یہہ کہ خدا عادل ہے کسی پر ظلم نہیں کرتا ہے وَلِكُلٍّ دَرَجَاتٌ اور واسطے ہر ایک کے درجے ہیں بندون میں سے
مِّمَّا عَمِلُوا اوسچیز میں سے کہ عمل کیا ہے اونہون نے وَمَا رَبُّكَ اور نہیں ہے پروردگار تیرا بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ بیخبر اوس چیز سے
کہ عمل کرتے ہیں وہ کہ سبکو موافق اونکے اعمال کے جزا دیگا وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ اور پروردگار تیرا بے نیاز ہے صاحب رحمت کا
بندونپر عبادت کی بندہ کی اوسکو کچہ پروا نہیں ہے إِن يَشَأْ اگر چاہے وہ اور مصلحت اوسکی تقاضا کرے تو يُذْهِبْكُمْ لیجائے تمکو اے کافرو
اور گنہگارو وَيَسْتَخْلِفْ مِن بَعْدِكُم اور جانشین اور قایم مقام کرے پیچہے تمہارے سے مَّا يَشَاءُ جسکو چاہے اپنے مخلوقات میں سے كَمَا
أَنشَأَكُم جیسے کہ پیدا کیا ہے تمکو مِّن ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ آخَرِينَ اولاد قوم دوسری سے کہ وہ باپ تمہارے تہے لیکن تمپر رحم کرکے ایک وقت
تک تمکو باقی رکہا ہے کہ تم یا تمہاری اولاد میں سے ایمان لاوین إِنَّمَا تُوعَدُونَ تحقیق وہ چیز کہ وعدہ کیجاتی ہو تم اوسکی لَآتٍ
البتہ آنیوالی ہے وہ کہ قیامت ہے اور اوسکے آنے میں کسی طرح کا شک نہیں ہے وَمَا أَنتُم بِمُعْجِزِينَ اور نہیں ہو تم عاجز کرنیوالے خدا
کے کہ قیامت کو نہونے دو اور عذاب چکہنے سے بری رہو اور فرماتا ہے خدا کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم يَا قَوْمِ اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ اے قوم
میری عمل کرو تم اوپر طاقت اپنی کے اور ابوبکر نے عاصم سے مکانتکم کو مکاناتکم پڑہا ہے یعنی جسقدر کہ تم میں طاقتیں ہیں کفر اور عداوت کی کرتے رہو
إِنِّي عَامِلٌ تحقیق میں عمل کرنیوالا ہون اسلام کی رواج دینے میں اور صبر کرنے پر فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ پس قریب ہے کہ جانوگے تم مَن
تَكُونُ لَهُ عَاقِبَةُ الدَّارِ اوس شخص کو یا کون شخص ہے کہ ہوئیگی واسطے اوسکے عاقبت نیک خانہ آخرت کی ہم اور تم دونون میں سے اور مَن
تکون کو حمزہ اور کسائی نے یکون پڑہا ہے اس واسطے إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ تحقیق کہ نہیں رستگاری پاتی ہیں ظلم کرنیوالے کہ بسبب کفر
اور شرک اپنے جانون اپر ظلم کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ عرب کے مشرکین زراعت میں خط کہینچکر آدہا تو خدا کیواسطے اور آدہا بتونکے واسطے تقسیم
کرتے تہے اور ایسے ہی چوپایون کو تقسیم کرتے تہے اور جو کہ خدا کا حصہ ہوتا تہا وہ تو محتاجون اور مہمانون کو دیتے تہے اور جو حصہ کہ بتونکا ہوتا
تہا وہ بتخانہ کی مجاورون کو دیتے تہے اور اگر حصہ خدا کا بہتر ہوتا تہا اوسکو بتونکے حصہ سے بدل لیتے تہے اور اگر بتون کا حصہ بہتر ہوتا تہا تو اوسکو
بدستور رہنے دیتے تہے اور اگر خدا کے حصہ میں سے کوئی چیز بتونکے حصہ میں جا پڑتی تہی تو اوسکو اوسمیں سے نہ اوٹہاتے تہے اور کہتے تہے کہ خدا غنی اور تونگر
ہے اوسکو کچہ کیا احتیاج ہے اور اگر بتونکے حصہ میں سے کچہ خدا کے حصہ میں ملجاتا تہا تو اوسکو واپس اوٹہا کر بتونکے حصہ میں ڈالتے تہے
اور کہتے تہے کہ یہہ حقیر اور محتاج ہیں حق تعالی اسقدر سے خبر دیتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَجَعَلُوا لِلَّهِ مِمَّا ذَرَأَ مِنَ الْحَرْثِ اور مقرر کیا اونہون نے
واسطے خدا کے اوس چیز میں سے کہ پیدا کیا ہے خدا نے کہ زراعت ہے وَالْأَنْعَامِ اور چوپایون میں نَصِيبًا ایک حصہ کو یعنی خدا تعالی نے جو زراعت

اور چوپاؤنکو اپنی قدرت سے پیدا کیا ہی اوس میں سے اونہوں نے ایک حصہ خدا کی واسطی مقرر کیا ہی اور ایک حصہ بتوں کیواسطی فقالوا ہذا للہ پس کہا
اونہوں نے یہ کہا اونہوں کہ یہہ حصہ واسطی خدا کی ہی بزعمہم ساتہہ گمان اپنی کی اور دعوی باطل اپنی کی اور کسائی نے زعمہم بضم زا پڑہا ہی اور
باقیون نے بفتح زا یعنی اپنی گمان لغو و دعوی باطل سی اور اونہوں نے کہا کہ یہہ ایک حصہ تو دوسرا حصہ نہیں ہے خدا کیواسطی ہی وہذا اور یہہ حصہ واسطی لشرکائنا
واسطی شریکون ہمارے کے ہے کہ وہ بت ہیں جنکو خدا تعالی کی شریک ٹہہرا کے وہ مقرر کئی ہیں فما کان لشرکائہم پس جو حصہ کہ ہو واسطی شریکوں انکے اور انکی
گمان باطل میں فلا یصل الی اللہ پس نہیں پہونچتا ہی وہ طرف خدا کی کہ خدا اوسمین تصرف نہیں کرتا ہی وما کان للہ اور جو حصہ کہ ہی
واسطی خدا کی فہو یصل الی شرکائہم پس وہ پہونچتا ہی طرف شریکوں انکی کی گمان باطل میں کہ اگر خدا کا حصہ بہتر ہوتا ہی تو اوسکو اوٹہا کر بتونکا مزد
کرتی ہیں ساء ما یحکمون بری ہی وہ چیز جو حکم کرتی ہیں وہ کفار اور فرماتا ہی خدا کہ وکذلک اور ایسے ہی یعنی جیسے کہ شیطان نے زینت اور
آرایش باطل حصوں کی تقسیم میں کی ہی زین لکثیر من المشرکین زینت اور آرایش دی ہی واسطی بہت سے مشرکوں میں سے قتل اولادہم
مارڈالنا اولاد انکی کا شرکاؤہم شریکوں انکے نے کہ وہ شیاطین ہیں یا خدمتگار بتخانہ کی ہیں کہ جو وقت مشرکوں میں سے کسیکے دختر پیدا ہوتی
تہی وسکی باپ کو ملامت کرتی تہی وہ واسطی ننگ و عار کے اوسکو قتل کرتا تہا کہ زندہ ہی گور میں لیجا کر رکہہ دیتا تہا یا مار ڈالتا تہا اور یا شیطان کی
وسوسہ سے واسطی تقرب بتوں کی اوس فرزند کو قربانی کرتا تہا اسواسطی بہلا مار کر اوسکی نظر میں آرایش دی تہی لیردوہم تاکہ ہلاک کریں وہ انکو
یعنی گمراہ کریں وہ انکو اغوا کر کے ولیلبسوا اور تاکہ پوشیدہ اور خلط کریں وہ علیہم دینہم اوپر انکی دین انکی کو وہ ملت اسمعیل تہا
ولو شاء اللہ اور اگر چاہتا خدا کہ بجبر و قہر شیاطین کو باز رکہی تو ما فعلوہ نکرتی وہ اوسکو لیکن جبر کرنا مخالف ہے ثواب کے مستحق ہونیکی
اور ایکی استحقاق عقوبت ثابت ہونیکے کہ جو وقت اپنے اختیار سے کرے جب حقیقت کہ ایسا حال ہے تو فذرہم وما یفترون پس چہوڑ دی تو انکو اور
اوس چیز کو کہ افترا کرتی ہیں وہ یعنی جو جہوٹ بنا لیتے ہیں دنیا کی او کہا اونکا فروں نے کہ ہذہ انعام وحرث یہہ چوپای اور کہیتی کہ حصہ ہمارے
خداؤں کا ہی حجر حرام ہی لا یطعمہا الا من نشاء نکہائی اوسکو مگر وہ شخص کہ چاہیں ہم بتخانہ کی خادموں سے کہ وہی مرد ہوں نہ عورتیں
عورتوں کو کہانا اوسکا جایز نہیں ہی بزعمہم ساتہہ گمان بیہودہ اپنی کی اور یہہ اونہوں نے اپنی گمان باطل سے مقرر کیا تہا بدون دلیل کی اور ایسے ہی مقرر کیا اونہوں نے کہ
وانعام اور چوپای کہ حرمت ظہورہا حرام کی گئی ہیں پشتیں انکی یعنی اونہوں نے مقرر کیا کہ چوپاؤں پر کوئی سوار نہو اور نہ اونپر بوجہ کو لادیں حرام ہی
اور مراد اوس سے بحیرہ اور سائبہ و حام ہی کہ جنکا ذکر سورہ مائدہ میں گذر گیا ہی وانعام اور چوپای ہیں کہ لا یذکرون اسم اللہ علیہا نہ ذکر کریں
وہ نام خدا کا اوپر انکے وقت ذبح کی بلکہ بتوں کی نام پر وہ ذبح کئی جائیں حاصل یہہ ہی کہ اونہوں نے چوپاؤں کی تین قسمیں کی تہیں اور کہا کہ یہہ ایک قسم
چوپای تو حرام ہیں کہ اونکو ہر کوئی نکہاوی اور دوسری قسم کو کہا کہ چوپاؤں کی پشتیں حرام ہیں کہ اونپر کوئی سوار نہو اور نہ بوجہ اپنا لادا جاوی
تیسری قسم کو کہا کہ وقت ذبح کی اونپر خدا کا نام نہ لیا جاوی اور یہہ سب جو اونہوں نے اپنی طرف سے مقرر کیا ہی اور خدا کیطرف منسوب کرتی ہیں کہ اوسنے حرام کیا ہے
افتراء علیہ جہوٹ بنا لینا ہی اوپر اوس خدا کی اسواسطی کہ وہ سب جو مقدمہ میں کچہ نہیں فرمایا ہی یہہ سب انکی بناوٹ ہی اور افترا مفعول مطلق ہی فعل
محذوف کا اور مفعول لہ بہی ہو سکتا ہی یہہ سب جو اونہوں نے مقرر کئی ہیں اور خدا کیطرف انکو منسوب کرتی ہیں سیجزیہم بما کانوا یفترون وہ
قریب ہے کہ جزا دیگا وہ انکو خدا بسبب اوسکے کہ ہیں وہ افترا کرتے اور جہوٹ باندہتے خدا پر اور فرماتا ہی خدا وقالوا اور کہا اونکا فروں نے کہ ما فی بطون ہذہ
الانعام جو کچہ کہ بیچ پیٹوں ان چوپاؤں کی ہی یعنی جو بچہ کہ پیٹ میں بحیرہ اور سائبہ کی ہے خالصۃ لذکورنا خاص واسطی مردوں ہمارے کی ہی کہ وہ
اونپر حلال ہی او خالصۃ مصدر ہی ومحرم علی ازواجنا اور حرام کیا گیا ہی اوپر عورتوں ہماری کے اگر زندہ پیدا ہو وان یکن میتۃ اور اگر ہووی وہ
بچہ مردہ پیدا ہو تو فہم فیہ شرکاء پس وہ مرد و عورت دونوں بیچ اوس کے شریک ہیں دونوں اوسکو کہا سکتے ہیں کسی پر حرام نہیں ہے سیجزیہم
وصفہم قریب ہے کہ جزا دیوی انکو خدا وصف انکا یعنی جو بیان کرتی ہیں انکی جزا دیگا اور افترا کو انکی جو وہ بیچ اسکے ہیں حرام کرتی ہیں جو چاہتے ہیں حلال کرتے ہیں

اور خدا پر افترا کرتے ہین کہ اوسنے ہمکو اسکا حکم دیا ہے اِنَّہٗ حَکِیۡمٌ تحقیق وہ خدا صاحب حکمت ہو کہ جو کچھہ حلال اور حرام کرتا ہے سو موافق حکمت کے
ہے عَلِیۡمٌ جاننیوالا ہے بندونکی مصلحت کا حلال اور حرام کے مقدمہ مین اور فرماتا ہے خدا کہ قَدۡ خَسِرَ الَّذِیۡنَ قَتَلُوۡۤا اَوۡلَادَہُمۡ
تحقیق خسارہ مین ہوئے وہ لوگ کہ مار ڈالا اونہون نے اولاد اپنی کو سَفَہًۢا از روئے بیوقوفی کے بِغَیۡرِ عِلۡمٍ بدون علم کی جہالت کی
راہ سے اسواسطے کہ روزی دینے والا اونکا خدا ہے وہ ناحق اونکو قتل کرتے تہے وَّحَرَّمُوۡا مَا رَزَقَہُمُ اللّٰہُ اور حرام کیا اونہون نے اوسچیز
کو کہ روزی دی تہی اونکو خدا نے یعنے بحیرہ اور سائبہ وغیرہ کو جو کہ خدا نے حلال کئے تہے اونکو اونہون نے اپنے اوپر حرام کر لیا
افۡتِرَآءً عَلَی اللّٰہِ واسطے جہوٹ بنا لینے کے اوپر خدا کے قَدۡ ضَلُّوۡا تحقیق گمراہ ہوئے وہ وَمَا کَانُوۡا مُہۡتَدِیۡنَ اور نہ تہی وہ
ہدایت پانیوالے طرف راہ حق کے اور بعد اسکے فرماتا ہے کہ وَہُوَ الَّذِیۡۤ اَنۡشَاَ جَنّٰتٍ اور وہ خدا وہ شخص ہے کہ پیدا کئے اوسنے
باغ انگورون کے مَّعۡرُوۡشٰتٍ اوٹہائے گئے لکڑیون پر اور ٹٹیون پر وَّغَیۡرَ مَعۡرُوۡشٰتٍ اور نہ اوٹہائے گئے اون پر بلکہ زمین پر
پڑے ہین بیلین اون کی وَّالنَّخۡلَ وَالزَّرۡعَ اور پیدا کیا درخت خرما کو اور زراعت کو کہ مُخۡتَلِفًا اُکُلُہٗ مختلف اور طرح طرح کی
ہین کہانے اور مزہ اونکے اور صورت اور رنگ اور حجم مین بہی گوناگون ہین وَالزَّیۡتُوۡنَ وَالرُّمَّانَ اور پیدا کیا زیتون کو اور انار کو
مُتَشَابِہًا ایکطرح کے ہین رنگ و مزہ اور صورت مین وَّغَیۡرَ مُتَشَابِہٍ اور نہین ہین ایکطرح کی کہ کوئی شیرین ہین اور کوئی ترش
اور کوئی چاشنی دار ہے اور مختلفا اور متشابہا حال واقع ہوئے ہین اور فرماتا ہے خدا یہہ جسنے تمہارے واسطے پیدا کئے ہین کُلُوۡا مِنۡ ثَمَرِہٖۤ
کہاؤ تم میوہ اوس ہر ایک کے سے اِذَاۤ اَثۡمَرَ جسوقت پہل دیوے وہ وَاٰتُوۡا حَقَّہٗ یَوۡمَ حَصَادِہٖ اور دو تم حق اوسکا دن کاٹنے اوسکے
یعنے جسروز اوسکو کاٹو تو حق اوسکا کہ وہ زکوٰۃ اوسکی ہے ادا کرو اور حصاد کو بصرہ والون نے اور اہل شام نے بفتح حا پڑہا ہے اور باقیون نے
بکسر حا اور اہلبیت علیہم السلام کی مراد اس حق سے زکوٰۃ واجبہ نہین ہے اسواسطے کہ واجب ہوئی ہے مدینہ مین اور یہہ آیت مکی ہے بلکہ یہہ
زکوٰۃ مستحبہ ہے ایک ایک مٹہی خرما اور انگور کی اور ایک پولی دو پولی گیہون اور جو کی وقت کاٹنے کے خدا کے نام دیوے اور بعضے اسکو زکوٰۃ واجبہ
مین سے کہتے ہین اور کہتے ہین کہ ثابت بن قیس نے پانسو درخت خرما کا میوہ خدا کے نام پر دیدیا اور اپنے واسطے اعمال اور اپنے عیال کیواسطے کچھہ نہ چہوڑا
سو اپنے تنگدست اور محتاج ہوگیا خداتعالےٰ نے یہہ آیت نازل کی اور فرمایا کہ وَلَا تُسۡرِفُوۡا اور نہ بیجا اور حد سے زیادہ خرچ کرو تم خدا کے نام پر
دینے مین کہ تمہارے عیال فاقہ کرنے لگین اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الۡمُسۡرِفِیۡنَ تحقیق کہ وہ خدا نہین دوست رکہتا حد سے زیادہ خرچ کرنیوالون کو
یعنے اونکے عمل کو پسند نہین کرتا ہے اور ہمارے بعض علماء کی نزدیک یہہ ہے کہ اگر کوئی مقدار کوہ ابوقبیس راہ خدا مین صرف کرے تو وہ اسراف
نہین ہے اور اگر ایک دینار بیوجہ ایسے خرچ کرے کہ جسمین خدا راضی نہو تو وہ اسراف ہے اور فرماتا ہے کہ وَمِنَ الۡاَنۡعَامِ حَمُوۡلَۃً اور پیدا کئے
چوپایون مین سے بوجہ اوٹہانیوالے مثل شتر اور خر اور خچر کے وَّفَرۡشًا اور پیدا کئے فرش کہ وہ ذبح کئے جاتے ہین اور جن حیوانات کو
ذبح کرتے ہین اونکو فرش اسواسطے فرمایا کہ وقت ذبح کے وہ مثل فرش کے زمین پر پڑجاتے ہین اور یا یہہ کہ اونکے اون سے
فرش بناتے ہین مثل دنبہ اور بہیڑ اور بکری کی اور فرماتا ہے خدا اون حیوانات کے واسطے کہ کُلُوۡا مِمَّا رَزَقَکُمُ اللّٰہُ
کہاؤ تم اوس چیز مین سے کہ روزی دی ہے تمکو خدا نے وہ حیوانات اور حلال کئے ہین تمہارے کہانیکے
واسطے وَلَا تَتَّبِعُوۡا خُطُوٰتِ الشَّیۡطٰنِ اور نہ پیروی کرو تم قدمون شیطان کی کہ اوسکے قدمون کے
پیچہے چلو اور اوسکے وسوسہ ڈالنے سے حلال کو حرام کردو اِنَّہٗ لَکُمۡ عَدُوٌّ مُّبِیۡنٌ تحقیق کہ وہ
شیطان واسطے تمہارے دشمن ظاہر ہے کہ اوسکی عداوت ظاہر ہو رہی ہے اور فرماتا ہے
خدا کہ ثَمٰنِیَۃَ اَزۡوَاجٍ پیدا کئے آٹھہ جوڑے اور جوڑا وہ ہے کہ جو اپنے جنس سے ملکر جوڑا بنے

جیسے کہ بکری جوڑا ہے اپنے نر کا اور بکرا جوڑا ہے اپنے مادہ کا اس اعتبار سے بکری کو بھی جوڑا کہینگے اور اوسکے نر کو بھی یہہ دو جوڑے
ہوئے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد ایک جوڑے سے دونوں نر اور مادہ ملکر ہیں چنانچہ فرماتا ہے کہ مِنَ الضَّأْنِ اثْنَيْنِ پیدا کئے
میش سے دو جوڑے ایک تو بھیڑ اور دوسرا اسپندہا اوسی اعتبار سے یا ایک جوڑا نر اور مادہ سے ملکر شہری ہی اور ایک جوڑا جنگلی ہے
وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ اور پیدا کیا بکریوں سے دو جوڑیکو ایک جوڑا بکرا اور ایک جوڑا بکری اور یا یہہ کہ ایک جوڑہ نر اور مادہ کا ملکر شہری اور اسیطرح ایک
جوڑہ صحرائی قُلْ کہہ تو ای محمد صلعم اون لوگوں سے کہ جن لوگوں نے چوپاؤں کو اپنے اوپر حرام کیا ہے کہ آٰلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ کیا دو نر کو حرام کیا ہے خدا نے أَمِ الْأُنْثَيَيْنِ
یا دو مادہ کو أَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ یا حرام کیا ہے اوسچیز کو کہ شامل ہیں اوپر اوسکے أَرْحَامُ الْأُنْثَيَيْنِ بچہ دان دونوں مادہ کی یعنی جو بچہ کہ اونکے پیٹوں میں ہے
نر یا مادہ کیا اوسکو حرام کیا ہے نَبِّئُونِي بِعِلْمٍ خبر دو تم مجھکو ساتھ علم کے کہ جس سے معلوم ہو جاوے کہ خدا نے حرام کئے ہیں إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ اگر ہو تم راست
گو کہ یہہ حرام ہونا خدا کے حکم سے ہے وَمِنَ الْإِبِلِ اثْنَيْنِ اور پیدا کیا اونٹوں سے دو جوڑے کہ ایک تو اونٹنی ہے اور دوسرا اونٹ ہے اور یا یہہ کہ ایک جوڑہ
نر اور مادہ کا ملکر عرابی ہے اور دوسرا اسیطرح بختی ہے وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ اور پیدا کیا گاے سے دو جوڑے کہ ایک جوڑہ تو گاے ہے اور دوسرا بیل ہے اور
یا یہہ کہ ایک جوڑہ نر اور مادہ کا ملکر شہری ہے اور دوسرا اسیطرح سے صحرائی ہے قُلْ کہہ تو ای محمد صلعم کہ آٰلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ کیا دو نر کو حرام کیا ہے خدا نے
أَمِ الْأُنْثَيَيْنِ یا دو مادہ کو حرام کیا ہے أَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ یا اوسکو کہ شامل ہیں اوپر اوسکے أَرْحَامُ الْأُنْثَيَيْنِ بچہ دان دو مادہ کی اور حاصل اوسکا
یہہ ہے کہ خدا تعالی نے نہیں سے کوئی چیز حرام نہیں کی ہے نہ تو وہ چوپائے شہری اور صحرائی اور نہ اونکی بچہ جو کہ اونکے شکم میں ہیں اور یہہ رد ہے کفار
پر اسواسطے کہ کبھی تو وہ نر کو حرام کرتی تہے اور کبھی مادہ کو اور کبھی پیٹ کی بچہ کو اور خدا کیطرف اوسکے حرام کرنیکو منسوب کرتے تہے کہ اوسنے
حرام کیا ہے اسلئے خدا تعالی فرماتا ہے کہ أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ کیا تہے تم حاضر اور دیکھنے والے إِذْ وَصَّاكُمُ اللَّهُ بِهَذَا جسوقت کہ وصیت کی تہی تمکو خدا نے
ساتہہ اسکے یعنے جسوقت اسکی حرام کرنیکی وصیت کی تہی کیا اوسوقت تم حاضر ہو کر دیکھتے تہے سو جبکہ تم کسی پیغمبر پر ایمان تو لائے نہیں ہو پس یہہ
تمکو حاصل نہیں ہو سکتا مگر دیکھنے سے فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ كَذِبًا پس کون شخص زیادہ ظالم ہے اوس شخص سے کہ باندہ لیوے اوپر خدا کے
جہوٹ کو اور کہے کہ اوسنے حرام کیا ہے لِيُضِلَّ النَّاسَ تا کہ گمراہ کرے آدمیوں کو راہ حق سے بِغَيْرِ عِلْمٍ بدون علم کے اپنی جہالت سے بدون دلیل
اور حجت کے إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ تحقیق کہ خدا نہیں ہدایت کرتا ہے قوم ظلم کرنیوالوں کو کہ دیدہ و دانستہ جاہلیت کو دین کو
اختیار کرتی ہیں باوجود ظاہر ہونے اسکے بطلان کی اور فرماتا ہے کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اون کافروں سے کہ لَا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ نہیں
پاتا ہوں بیچ اوسچیز کے کہ وحی کی گئی ہے طرف میری مُحَرَّمًا حرام کیا گیا کسی کہانیکو عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ اوپر کہانیوالے کے کہ کہاوے اوسکو
إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَيْتَةً مگر یہہ کہ ہووے وہ مردار أَوْ دَمًا مَسْفُوحًا یا خون گرم سے جاری ہونیوالا أَوْ لَحْمَ خِنْزِيرٍ یا گوشت خوک کا فَإِنَّهُ
پس تحقیق وہ خوک یا گوشت اوسکا رِجْسٌ ناپاک ہے أَوْ فِسْقًا یا باہر حکم خدا سے اور وہ جانور ہے کہ أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ آواز دیجاوے واسطے غیر خدا کے ساتہ
اوسکے یعنے وقت ذبح کی بجائے خدا کی غیر کا اوسپر نام لیویں بت وغیرہ کا اور خدا کا نام اوسکو ذبح نکریں وہ بھی مثل مردار اور خوک کے حرام ہے اور ان یکون
کو ابن کثیر اور حمزہ نے ان تکون پڑھا ہے تاسے اور میتۃ کو منصوب پڑھا ہے اور ابو جعفر اور ابن عامر نے بھی تکون کو تاسے پڑھا ہے لیکن میتۃ کو مرفوع
پڑھا ہے اور باقیوں نے یکون کو یاسے پڑھا ہے اور میتۃ کو منصوب اور ابو جعفر نے میتہ کو تشدید سے پڑھا ہے اور دما مسفوحا کا عطف ان یکون پر ہے اور
ایسے ہی لحم خنزیر کا عطف اوسپر ہے اور فسقا کا عطف لحم خنزیر پر ہے اور ما اوحی الی کی فرمانیسے تنبیہ ہے اس امر پر کہ حرام کرنا نہیں معلوم ہو سکتا ہے مگر وحی سے اور
خواہش نفس سے اگر کوئی کسی چیز کو حرام کرے تو وہ حرام نہیں ہو سکتی ہے اور ہیں آیتیں خدا تعالی نے تہوڑی چیزوں کا حرام ہونا بیان کیا ہے اور حال یہہ
ہے کہ اسکے سوا بھی بہت چیزیں حرام ہیں سو اسلئے کہ یہہ چیزیں بہ نسبت اور چیزوں کی بہت سخت حرام ہیں اسلئے انکا ذکر کیا اور بعد اسکے جو سورۂ
مایدہ کو خدا نے نازل کیا تو اوسمیں بھی کئی چیزوں کا ذکر کیا ہے اور باقی چیزوں کو رسول خدا صلعم کے بیان پر چہوڑ دیا ہے اور

کہانا حرام شو کا حرام ہی اگر کوئی کہایگا تو گنہگار ہوگا مگر وہ شخص کہ سوے حرام چیز کے اور کچہہ اوسکو دستیاب نہیں ہوتا ہو اور گرسنگی کی شدت سے
ہلاک ہوتا ہو تو اوسکو بقدر سد رمق وسمین سے کہانا مباح ہی چنانچہ خداے تعالے فرماتا ہی کہ فَمَنِ اضْطُرَّ پس جو شخص کہ ناچار ہوا اور سوے اوس
حرام کہانیکے کوئی اور کہانا نہ پائے اور فاقہ کی شدت سے مرتا ہو تو بقدر کہانیکی اجازت ہی کہ جس سے جان بچ رہے غَيْرَ بَاغٍ
جسوقت کہ نہ سرکشی کرنیوالا وَلَا عَادٍ اور نہ حد سے گزرنے والا ہو کہ زیادہ کہانا کہاجاے سیر ہو کر پس ایسے شخص کو تہوڑا سا کہالینا
جائز ہے اور ذکر اوسکا تفصیل سے سورۂ بقر مین گزر گیا ہی فَإِنَّ رَبَّكَ پس تحقیق پروردگار تیرا غَفُورٌ بخشنیوالا ہے ضرورت مین حرام
گوشت کے کہانیوالیکو اور مواخذہ اوس سے نکریگا رَحِيمٌ مہربان ہی کہ حرام مین سے بقدر کہانیکی اجازت دی ہی اور اب خداے تعالے اون
چیزون کا ذکر کرتا ہی کہ جو کہ یہودیون پر حرام کی تہی چنانچہ فرماتا ہی کہ وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا اور اوپر اون لوگون کے کہ یہودی ہوئے ہین
حَرَّمْنَا كُلَّ ذِي ظُفُرٍ حرام کیا ہمنے ہر ناخن والیکو مثل شتر مرغ اور بط اور مرغابی وغیرہ پرندون کی اور مثل اونٹ و خچر اور گہوڑے
اور گدہے وغیرہ کی چوپاؤن مین سے وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ اور گاے اور گوسفند مین سے حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُومَهُمَا حرام کی ہمنے اوپر اونکے
چربیان اونکی إِلَّا مَا حَمَلَتْ ظُهُورُهُمَا مگر جو کچہہ کہ اوٹہائے ہوئے ہون پشتین اونکی کہ پشتون پر اونکے چسپیدہ ہو رہے ہون
أَوِ الْحَوَايَا یا اوٹہائے ہوئے ہون انتڑیان کہ انتڑیون پر اونکے چربی چپکی ہوئی ہو أَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ یا وہ چربی کہ ملی ہوئی ہو ساتہہ ہڈی کے
کہ یہ چربیان پشتون اور انتڑیون اور ہڈیونکی تو حلال تہی اور سوا اسکے سب چربیان حرام تہین ذَٰلِكَ یہہ یعنے حرام کرنا اون چیزون کا
جَزَيْنَاهُمْ بِبَغْيِهِمْ بدلا دیا ہمنے اونکو بسبب ظلم اور حد سے گزرنے اونکے کے وَإِنَّا لَصَادِقُونَ اور تحقیق کہ ہم البتہ راست گو ہین ہر چیز
کی خبر دینے مین اور کہتے ہین کہ جسوقت یہودی گناہ کرتے تہے تو مصلحت الہی اس امر کا تقاضا کرتی تہی کہ بعضی چیزین اونپر حلال ہین اونکو
خداے تعالے حرام کرتا تہا اور فرماتا ہی خدا کہ فَإِنْ كَذَّبُوكَ پس اگر جہٹلائین یہودی تجہکو اے محمد صلعم اس امر مین کہ وحی کی ہے ہمنے طرف
تیرے تو فَقُلْ پس کہہ تو اونکو کہ رَبُّكُمْ ذُو رَحْمَةٍ وَاسِعَةٍ پروردگار تمہارا صاحب رحمت فراخ اور کشادہ کا ہے کہ تمکو مہلت دی ہی اور
جلدی عذاب نہین کرتا ہی شاید کہ تم توبہ کرو اور اس مہلت دینے پر مغرور مت ہو کہ جب وقت اوسکا آجاویگا تو پہر مہلت نہ ہوگی چنانچہ فرماتا ہی
وَلَا يُرَدُّ بَأْسُهُ اور نہین پہیرا جائیگا عذاب اوسکا وقت آنیکی عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ قوم گنہگارون سے جو کہ جہٹلاتے ہین
سَيَقُولُ الَّذِينَ أَشْرَكُوا قریب ہے کہ کہینگے وہ لوگ کہ شرک کیا ہی اونہونے یعنے عذر کرکے وہ کہینگے کہ لَوْ شَاءَ اللَّهُ اگر چاہتا خدا تو
مَا أَشْرَكْنَا وَلَا آبَاؤُنَا نہ شرک کرتے ہم اور نہ باپ ہمارے وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ اور نہ حرام کرتے ہم کسی چیز کو یعنے شرک اور
حرام کرنا ہمارا خدا کی مشیت سے ہے اسمین ہمارا کیا قصور ہے خداے تعالے اونکے رد مین فرماتا ہے کہ كَذَٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ ایسے ہی جہٹلایا
اون لوگون نے کہ مِنْ قَبْلِهِمْ پہلے اونسے تہے حَتَّىٰ ذَاقُوا بَأْسَنَا یہانتک کہ چکہا اونہونے عذاب ہمارے کو اوس جہٹلانیکے سبب سے
قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اون کافرون سے کہ هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ عِلْمٍ کیا نزدیک تمہارے علم ہے اور کچہہ جانتے ہو کہ اپنے دعوون کی
دلیل لاؤ فَتُخْرِجُوهُ لَنَا پس نکالو تم اوسکو واسطے ہمارے اور ظاہر کرو تم اوس علم کو إِنْ تَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ نہین پیروی کرتے ہو
تم مگر گمان کی ان اپنے جہوٹے دعوون مین وَإِنْ أَنْتُمْ إِلَّا تَخْرُصُونَ اور نہین ہو تم مگر اٹکل کرتے ہر امر مین اور جہوٹ کہتے ہو
دعوون سے بنا کر اور جسوقت کہ مشرکین اپنے دعوی پر کوئی دلیل نہین لاسکتے ہین تو قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اون لوگون سے کہ
فَلِلَّهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ پس واسطے خدا کے ہے حجت اور دلیل پہونچنے والے نہایت صحت اور استواری کو فَلَوْ شَاءَ پس اگر
چاہتا خدا بجبر و قہر تو لَهَدَاكُمْ أَجْمَعِينَ البتہ ہدایت کرتا تمکو سبکو زبردستی اور جبر کرکے تم سے ایمان کو قبول کرواتا لیکن جبر
سے قبول کروانا ایمان کا عدالت کے برخلاف ہے اور فرماتا ہی کہ قُلْ کہہ اے محمد صلعم اون کافرون سے کہ هَلُمَّ شُهَدَاءَكُمُ

الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ لاؤ تم گواہ اپنے جو کہ گواہی دین اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا یہ کہ تحقیق خدا نے حرام کیا ہے ان چوپاؤن کو اور زراعت کو
اور اگر گواہ نہین رکھتے ہین تو حجت اونپر لازم ہو گئی اور معلوم ہوا کہ لوگون کی پیروی سے بدون دلیل کے وہ کہتے ہین فَاِنْ شَهِدُوْا
پس اگر خود گواہی دیوین گواہون کے نہونے کے سبب سے تو فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ پس نہ گواہی دے تو ہمراہ اونکے یعنے
تو گواہی دیکر اونکو راست گو مت کر اور هلم اسم فعل ہے اور اصل اوسکی ہا ہے لم کو اوسکے ساتھہ ملا دیا ہے اور الف کو
اوسکے دور کر دیا ہے اور اہل حجاز کے نزدیک اوسمین تصرف نہین ہو سکتا لیکن بنی تمیم اوسکو تثنیہ اور جمع اور مذکر اور مونث بھی
لاتے ہین تصرف کر کے جیسے کہ هلم هلما هلموا هلمی هلممن اور فرماتا ہے خدا کہ وَلَا تَتَّبِعْ اور نہ پیروی کر تو اے محمد صلعم اَهْوَاءَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا
بِاٰيٰتِنَا خواہشون اون لوگون کی کہ تکذیب کی ہے اونہون نے ساتھہ آیتون ہماری کے کہ وہ آیتین قرآن کی ہین اور یا وہ معجزے ہین کہ
وہ نشانیان ہماری قدرت کاملہ کی ہین اور ہمارے حلال اور حرام کو اونہون نے جھٹلایا ہے وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اور نہ پیروی
کر تو اون لوگون کی کہ نہین ایمان لاتے ہین وہ ساتھہ آخرت کے بلکہ وہ بتون کی پرستش کرتے ہین وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ کہ
اور وہ ساتھہ پروردگار اپنے کے برابر کرتے ہین بتون کو اور اوسکا عدیل پیدا کرتے ہین اوسکے غیر کو اور فرماتا ہے کہ
قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم کہ تَعَالَوْا آؤ تم اور سنو تم کہ اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ پڑھون مین اوس چیز کو کہ حرام کی ہے
پروردگار تمہارے نے اوپر تمہارے اور وہ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا یہ ہے کہ نہ شریک کرو تم ساتھہ اوس خدا کے کسی چیز کو
وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اور نیکی کرو تم ساتھہ والدین کے نیکی کرنی پوری اور کہتے ہین کہ لا تشرکوا نہی کا صیغہ ہے اور ان جو
اوسپر آیا ہے وہ ان ناصبہ نہین ہے بلکہ مفسرہ ہے تا کہ عطف امر کا اوسپر صحیح ہو اور اوسمین اور وجوہ بھی لوگون نے لکھے ہین اور احسانا
مفعول مطلق فعل محذوف کا ہے اور تقدیر اوسکی واحسنوا بالوالدین احسانا ہے اور فرماتا ہے اپنے حبیب سے کہ اون کافرون سے کہہ تو کہ
وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ اور مت مار ڈالو تم اولاد اپنی کو مِنْ اِمْلَاقٍ مفلس ہو جانیکی خوف سے نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ ہم روزی دیتے
ہین تمکو وَاِيَّاهُمْ اور اونکو سب کو اور جسوقت روزی دینی ہمارے ذمہ ہے تو تم محتاج ہونیکے خوف سے خون ناحق کیون کرتے ہو
وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ اور نہ نزدیک ہو تم بدکاریون کو مَا ظَهَرَ مِنْهَا جو کہ ظاہر ہے اونمین سے جیسے کہ علانیہ زنا کرنا
وَمَا بَطَنَ اور جو کہ پوشیدہ ہے اون بدکاریون مین سے جیسے کہ پوشیدہ عاشقی مرد اور عورت کی اور چھپکر زنا کرنا اور حضرت سجاد نے
فرمایا ہے کہ ما ظہر سے مراد نکاح کرنا باپ کی زوجہ سے ہے اور ما بطن سے مراد زنا ہے وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اور نہ مار
ڈالو تم اوس جان کو کہ حرام کیا ہے خدا نے مار ڈالنا اوسکا اِلَّا بِالْحَقِّ مگر ساتھہ حق کے جیسے کہ قصاص کے واسطے کسیکو قتل کرنا یا
قتل کرنا مرتد کا کہ یہہ مار ڈالنا موافق حکم خدا کے ہے ذٰلِكُمْ یہہ یعنے جو کچھہ کہ مذکور ہوا ہے وَصّٰىكُمْ بِهٖ وصیت کی ہے تمکو ساتھہ اوسکے
خدا نے اوسکی محافظت کیواسطے لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ تا کہ سمجھو تم راہ راست کو وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اور نہ نزدیک ہو تم مال یتیم
کے کہ بیوجہ اوسکو خورد و برد کر جاؤ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ مگر ساتھہ اوس چیز اور وجہ کے کہ وہ بہت نیک ہے جیسے کہ حفاظت اوسکی
مال کی اور اپنی کوشش سے اوسکو بڑھانا اور اوسکے عوض مین موافق رواج اور دستور کے اگر اوسکے مال مین سے اپنے خدمت کے مقابلہ
مین کچھہ کھالو تو مضائقہ بھی نہین ہے جسوقت کہ تم محتاج اور بھوکے ہو لیکن بیوجہ اوسکی مال مین سے کچھہ مت لو حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ
یہانتک کہ پہونچے وہ قوت اور جوانی اپنے کو کہ بالغ اور تمیزدار ہو جاوے وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ اور پورا کرو تم ناپ کو اور
ترازو کو بِالْقِسْطِ ساتھہ انصاف کے ناپنے اور تولنے مین کم مت دو اور زیادہ مت لو اور کہتے ہین کہ اس آیت کے نازل ہونیکے
بعد بعضے آدمیون نے رسول خدا صلعم سے عرض کی کہ یا رسول اللہ ہمکو اس امر کی قدرت نہین ہے کہ دونو پلے ترازو کے اسطرح سے

برابر ہوون کہ سر مو اوسمین فرق نہو یہہ آیت نازل ہوئی کہ لا نکلف نفسا الا وسعہا نہین تکلیف دیتی ہین ہم کسی نفس کو مگر بقدر گنجائش اور
اوسکی کی موافق یعنی بانتی اور تولنی مین بدون ارادہ اور قصد کی اگر خطا ہو جاوی کہ کچھہ کم یا زیادہ ہو جاوی تو اسکا مضایقہ نہین ہے لیکن
تم ارادہ برابر ہونیکا رکھو واذا قلتم اور جس وقت بات کہو تم گواہی دینی مین یا اور کسی مقدمہ مین تو فاعدلوا پس انصاف کی دم
کرو دروغ نکہو ولو کان اگرچہ ہووی مدعی یا مدعا علیہ ذا قربی صاحب قرابت کا رشتہ دار تمہارا وبعہد اللہ اور ساتہہ عہد خدا کے جو
کچھہ کہ تمنی کیا ہی اوفوا وفا کرو تم اوسکو موافق حکم شارع کی ذالکم یہہ یعنی جو کچھہ کہ بیان ہوا ہی وصکم بہ وصیت کی ہی تمکو ساتہہ اوسکی خدانی
لعلکم تذکرون تاکہ تم نصیحت پکڑو اور اوسپر عمل کرو کہ جسکے کرنیکا حکم ہی اوسکو کرو اور جسکے ترک کا حکم ہے اوس سے کنارہ کرو اور تذکرون کو کوفیون
نے سوائی ابوبکر کے بتخفیف ذال پڑہا ہی اور باقیون نے بتشدید ذال اور فرماتا ہی خدا کہ وان ہذا اور تحقیق کہ یہہ یعنی جو کچھہ کہ مذکور ہوا ہے اس سورۃ مین
دلیلین توحید کی اور نبوت کی ثابت کرنیکی اور بیان کرنا شرع کی احکام کا صراطی مستقیما راہ میری ہی کہ سیدہی ہی فاتبعوہ پس پیروی کرو تم اوسکی
سو اسلئی کہ یہہ راہ میری پہونچانیوالی ہی طرف جنت کی اور ان کو کوفیون نے سوائی عاصم کی بکسر الہمزہ پڑہا ہی اور باقیون نے بفتح ہمزہ اور نون کو ان
کے ابن عامر اور یعقوب نے مخفف پڑہا ہی اور باقیون نی مشدد اور صراطی کی یا کو سب نے ساکن پڑہا ہی مگر ابن عامر کہ اوسنی مفتوح پڑہا ہی اور ابن عامر
اور ابن کثیر نی صراطی کی صاد کو سین پڑہا ہی اور حمزہ نی درمیان صاد اور زا کی پڑہا ہی اور مستقیما حال واقع ہوا ہے اور فرماتا ہی خدا کہ ولا تتبعوا
السبل اور نہ پیروی کرو تم راہون طرح طرح کی اور قسم قسم کی دین و مذہب کی کہ محض پیروی ہی بدون حجت اور دلیل کے اور اگر ایسا کروگی تو فتفرق بکم
پس متفرق اور پراگندہ کرینگی وہ راہین تمکو عن سبیلہ طریقہ اوس حق کی سی کہ وہ طریقہ سیدہا ہی جسمین پیروی حق کی اور متابعت دلیل اور حجت کے
ہے ذالکم یہہ یعنی پیروی کرنی طریقہ حق کی وصکم بہ وصیت کی ہی تمکو ساتہہ اوسکی خدانی اور اوسکی محافظت کا تمکو حکم کیا ہی لعلکم تتقون
تاکہ تم ڈرو اور پرہیز کرو گمراہی سی اور عبداللہ بن مسعود سی روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلعم نی ایک خط سیدہا کہینچا اور فرمایا کہ یہہ راہ خدا کی ہی
اور بعد اوسکی اوس خط کی چپ و راست دونو طرف دو خط کہینچی اور فرمایا کہ ہر راہ پر ان راہون مین سی ایک شیطان موکل ہی کہ آدمیونکو
اوسطرف بلاتا ہی تاکہ ہلاکت مین ڈالدی اور بعد اوسکی یہہ آیت تلاوت فرمائی کہ ان ہذا صراطی مستقیما اور جناب رسول خدا صلعم نی خطبہ غدیر مین فرمایا
کہ ای گروہ آدمیونکی تحقیق خدانی حکم کیا ہی مجہکو اور منع کیا ہی مجہکو اور مینی حکم کیا ہی اور منع کیا ہی علی کو پس جان لیا ہی علی نی حکم کو اور منع کو
اپنی پروردگار کیطرف سی پس سنو تم اوسکی حکم کو اور قبول کرو کہ سلامت رہوگی اور فرمانبرداری کرو اوسکی کہ راہ حق کو پہونچوگی اور جس امر کو وہ منع
کری تمکو تو باز رہو تم اوس سی کہ راہ حق کو پاؤگی اور رجوع کرو تم اوسکی مراد کیطرف نہ پراگندہ کرینگی وہ تمکو طرح طرح کے راہون پر ای گروہ آدمیونکی
مین صراط مستقیم ہون کہ جسکے متابعت کا تمکو خدانی حکم کیا ہی اور بعد میری علی ہی اور علی کی بعد اولاد اوسکی ہی کہ وہ امام ہین ہدایت کرینگی وہ طرف
حق کی اور حدیث ثقلین مین جو حضرت نی قرآن اور اہلبیت کی دونو کی پیروی کو فرمایا ہی اور فرمایا ہی کہ یہہ دونو ایک سی جدا نہونگی یہانتک کہ
حوض کوثر پر یہہ دونون مجہسی ملاقات کرینگی یہہ پیروی ہی حقیقت مین فقط اہلبیت ہی کی ہے اسلئی کہ جو مضمون کہ قرآن کا ہی وہ اونکی
ہی پاس ہے نہ اونکی غیر کے پاس پس جو راہ کہ اونکی ہی وہی صراط مستقیم ہی اور بعد اوسکی خدا بیان فرماتا ہی کہ ثم آتینا موسی الکتب پس
دی تہی ہمنے موسی کو کتاب یعنی توریت اور جاننا چاہیے کہ ثم کا لفظ واسطی ترتیب کے اور بعد ہونی ایک شی کی آتا ہی اور کتاب موسی کی قرآن سے
پہلے ہی نہ بعد قرآن کی اسلئی آتی ہین کئی وجوہ بیان کرتے ہین بعضے تو کہتے ہین کہ اسکی تقدیر یہہ ہی کہ ثم قل یا محمد آتینا موسی الکتاب یعنی پھر کہہ
تو ای محمد اون لوگون سی کہ دی تہی ہمنی موسی کو کتاب اور بعضے کہتے ہین کہ تقدیر اوسکی یہہ ہی کہ ثم اتل علیکم آتینا موسی الکتاب یعنی پڑہو ہون مین
اوپر تمہاری قول خدا کا کہ دی تہی ہمنی موسی کو کتاب اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ متصل ہے بقصہ ابراہیم سی پس تقدیر اوسکی یہہ ہوگی کہ
ووہبنا لہ اسحاق ویعقوب ثم آتینا موسی الکتاب یعنی اور بخشا ہمنی واسطے اوس ابراہیم کی اسحاق کو اور یعقوب کو پہر دی ہمنی موسی

کتاب پس عطف آتینا کا انبیاء پر ہوگا اور یہہ بہتر ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے نعمتوں کو بیان کیا ہے جو کچھ کہ ابراہیم کو دیے ہیں کہ اوسکی اولاد میں ہم نے پیغمبر کیے اور
موسیٰ کو کتاب اور نبوت کا عطا کرنا بھی ایک نعمت ہے اور تھا ابراہیم کے اولاد میں سے تھے سو بہتر عطف اسکا اوس پر ہوا اور بعضے کہتے ہیں کہ عطف آتینا کا
وصّٰکم پر ہے یعنے اسطرح پر ہمیشہ وصیت کی ہم نے تمکو قدیم سے اور پھر دی ہم نے موسیٰ کو کتاب تَمَامًا واسطے تمام کرنی نعمت اور کرامت کے عَلَی الَّذِیْٓ اَحْسَنَ
اوپر اوس شخص کے کہ نیک قیام کرے اوسکے احکام کی عمل کریں اور جاری کریں وَتَفْصِیْلًا لِّکُلِّ شَیْءٍ اور واسطے اور تفصیل بیان کرنی ہر چیز کے کہ
دین میں بکار آمد ہو وَّھُدًی وَّرَحْمَۃً اور واسطے رہنمائی اور مہربانی بنی اسرائیل کے لَعَلَّھُمْ بِلِقَآءِ رَبِّھِمْ یُؤْمِنُوْنَ تاکہ وہ
ساتھ بہونچنے جزا پروردگار اپنے کی باور کریں اور ایمان لاویں اور تمامًا مفعول لہ ہے اور علی الذی اوسکا متعلق ہے اور تفصیلًا کا عطف تمامًا پر ہے
اور ایسے ہی ہدی اور رحمۃ کا اور فرماتا ہے کہ وَھٰذَا کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰہُ اور یہہ قرآن کتاب ہے نازل کیا ہم نے اوسکو مُبٰرَکٌ برکت والا
ہے کہ بہت کثرت منافع سے فَاتَّبِعُوْہُ پس متابعت کرو تم اوسکی کہ جو کچھ کہ اوسمیں ہے اوسپر عمل کرو وَاتَّقُوْا اور ڈرو تم اوسکی مخالفت سے
لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ تاکہ تم رحم کیے جاؤ اوسکی متابعت کی جہت سے اور مبارک خبر بعد خبر ہے ذالک کی اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اور ہم نے قرآن کو زبان عربی
میں نازل کیا ہے اَنْ تَقُوْلُوْٓا واسطے مکروہ جاننے اسکے کہ کہو تم اے قوم عرب کہ اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْکِتٰبُ عَلٰی طَآئِفَتَیْنِ مِنْ قَبْلِنَا سوائے
اسکے نہیں کہ نازل کی گئی ہے کتاب اوپر دو گروہ یہود و نصاریٰ کے پہلے ہم سے وَاِنْ کُنَّا عَنْ دِرَاسَتِھِمْ لَغٰفِلِیْنَ اور تحقیق کہ
ہیں ہم پڑھنے کتاب اونکی سے غافل اور بیخبر بسبب نہونے اوس کتاب کے زبان ہماری میں اَوْ تَقُوْلُوْا یا واسطے مکروہ جاننے اسکے
کہ کہو تم لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَیْنَا الْکِتٰبُ اگر تحقیق نازل کی جاتی اوپر ہمارے کتاب لَکُنَّآ اَھْدٰی مِنْھُمْ البتہ ہوتے ہم زیادہ ہدایت
پائے ہوئے اون یہود اور نصاریٰ سے اور ان تقولوا مضاف الیہ ہے کراہت محذوف کا اور کراہت مفعول لہ ہے اور ان کنا میں ان مخففہ ہے
ان مثقلہ کا اور تقولوا کا عطف پہلے تقولوا پر ہے اور اسمیں بھی کراہت محذوف ہے اور اگر وہ عرب کتاب عربی کی نہ نازل ہونیکا
عذر کریں تو اب بعد نازل ہونے قرآن کے اونسے کہا جائیگا کہ فَقَدْ جَآءَکُمْ پس تحقیق آئی ہے تمہارے پاس بَیِّنَۃٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ حجت پروردگار
تمہارے کی طرف سے اور دلیل روشن ہے قوم عرب کے وہ قرآن ہے اور تمہاری ہی زبان میں وہ ہے کہ جس زبان کو تم خوب سمجھتے ہو وَھُدًی
وَّرَحْمَۃٌ اور رہنمائی اور رحمت ہے وہ قرآن فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ کَذَّبَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ پس کون زیادہ ظالم ہے اوس
شخص سے کہ جھٹلائے اور تکذیب کرے ساتھ آیتوں خدا کے وَصَدَفَ عَنْھَا اور منہ پھیرا اونسے باوجود جاننے کی اونکو حق ہونیکو
سَنَجْزِی الَّذِیْنَ یَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰیٰتِنَا قریب ہے کہ جزا دینگے ہم اون لوگوں کو کہ منہ پھیر لیتے ہیں وہ آیتوں ہماری سے سُوْٓءَ الْعَذَابِ
بد عذاب اور بہت سخت بِمَا کَانُوْا یَصْدِفُوْنَ بسبب اسکے کہ تھے وہ منہ پھیر لیتے ھَلْ یَنْظُرُوْنَ نہیں انتظار کرتے ہیں وہ مکہ والے
بعد جھٹلانے قرآن اور پیغمبر کے اِلَّآ اَنْ تَاْتِیَھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ مگر یہہ کہ آئیں اونکے پاس فرشتے عذاب کے اونکی روحوں کی قبض کرنیکو
اَوْ یَاْتِیَ رَبُّکَ یا آئے حکم پروردگار تیرے کا واسطے نازل ہونے عذاب کے دنیا میں جیسے کہ پہلی امتوں پر آیا ہے اَوْ یَاْتِیَ بَعْضُ اٰیٰتِ
رَبِّکَ یا آئیں بعض علامتیں پروردگار تیرے کی جیسے کہ نکلنا دابۃ الارض کا یا آفتاب مغرب سے یا نکلنا دجال کا اور نزول عیسےٰ اور ظہور
مہدی کا اور فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے اس آیت کی تفسیر میں کہ خدا تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو خطاب کیا ہے کہ نہیں انتظار کرتے ہیں
مشرکین اور منافقین مگر یہہ کہ آئیں اونکے پاس فرشتے کہ دیکھیں وہ اونکو یا آئے حکم پروردگار تیرے کا واسطے عذاب کے یا آئیں بعض
آیات پروردگار تیرے کے کہ مراد اس سے حکم پروردگار تیرے کا ہے اور آیات سے مراد عذاب ہے وارد دنیا میں جیسے کہ عذاب کیا
تھا پہلے امتوں پر اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد بعض آیات سے نکلنا آفتاب کا ہے جانب مغرب سے اور جس شب کے بعد آفتاب
مغرب سے طلوع کریگا وہ شب بہت دراز ہوگی اور جو وقت تہجد کے وظیفوں سے فارغ ہو کر انتظار صبح کا کریں اور

اور صبح ظاہر نہو تو شک مین پڑجائین اور پھر وظیفہ شروع کرین یہانتک کہ جانب مغرب سے صبح ظاہر ہوا اور بعد اوسکے مغرب کے کنارہ سے آفتاب نکلے اسطرح جسطرح کہ اوسمین کچھہ روشنی نہو اور سب اوسکو دیکھین اور جسوقت یہہ بڑی علامت قدرت خدا کی دیکھین تو ناچار ہوکر ایمان لائین لیکن اوسوقت اونکا ایمان کچھہ فائدہ نہ بخشیگا چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ یَوْمَ یَاْتِیْ بَعْضُ اٰیٰتِ رَبِّکَ جسدن کہ آئے بعض آیات پروردگار تیرکی اے محمد صلعم یعنی پہلے قیامت کے کہ وہ نکلنا آفتاب کا ہے جانب مغرب سے اور آنا دخان کا لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُهَا نہ نفع دیگا کسی نفس کو ایمان اوسکا اگر قیامت کی علامت کو دیکھکر ایمان لائیگا لَمْ تَکُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ جسنے کہ ایمان لایا تہا پہلے اوس سے اَوْ کَسَبَتْ فِیْٓ اِیْمَانِهَا خَیْرًا ؕ یا نتہا کہ کسب کیا تہا اوسنے بیچ ایمان اپنے کے نیکو کو یعنے جو شخص کہ قیامت کی علامتونکو دیکھکر ایمان لائیگا اور پہلے اوس سے وہ کافر تہا اور یا ایمان تو لایا تہا لیکن اعمال نیک اوسنے نکئے تہے اور قیامت کے علامتونکو دیکھکر اعمال نیک شروع کرتا ہے تو اوسوقت نہ کافر کا ایمان مقبول ہوگا اور نہ مومن گنہگار کی توبہ قبول ہوگی اور فرماتا ہی کہ قُلِ کہہ تو اے محمد صلعم اون کفار سے کہ اِنْتَظِرُوْٓا انتظار کرو تم اے مکہ والو قیامت کی علامتونکا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ۔ تحقیق ہم بھی انتظار کرنیوالے ہین اور جسوقت ظاہر ہونگے وہ تو وہی بدحال تمہارا اور خوشحال ہمارا اور قیامت کے علامتون مین سے ایک یہہ ہے کہ فرمایا ہے امیر المومنین علیہ السلام نے کہ دابۃ الارض صفا کی نزدیک سے نکلیگا اور اوسکے پاس انگشتری سلیمان کی اور عصا موسے کا ہوگا اور انگشتری کو ہر مومن کے چہرہ پر رکہیگا اور اوسکے چہرہ پر نقش اوسکا ظاہر ہوجائیگا اور اوسمین یہہ لکہا ہوگا کہ یہہ مومن حق ہے اور ہر کافر کے چہرہ پر اوسکو رکہیگا اور اوسکے چہرہ پر نقش ہو جائیگا کہ یہہ کافر ہی یہانتک کہ مومن کہیگا کہ وای تجہپر ای کافر اور کافر مومن کو دیکھکر کہیگا کہ خوشحال تیرا ای مومن دوست کہتا ہون مین کہ مرکو مین بہی مثل تیری ہوتا اور یہہ علامت بعد طلوع آفتاب کے جانب مغرب کے ہے اور اوسوقت دروازہ توبہ کا بند ہوجائیگا اور اگر اوسوقت کوئی کافر ایمان لائیگا یا کوئی شخص اپنے گناہون سے توبہ کریگا تو قبول نہوگا اور فرماتا ہے کہ اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَهُمْ تحقیق جن لوگون نے فرقہ فرقہ کیا دین اپنے کو کہ بعضے پیغمبر اور کتاب پر ایمان لائے اور بعض پر ایمان نلائے جیسے کہ یہود عیسیٰ اور محمد اور انجیل وقرآن پر ایمان نلائے اور جیسے نصارے کہ محمد اور قرآن پر ایمان نلائے اور یا لوگ اس امت کے کہ امام حق کو چہوڑکر غیر شخصون کو اونہون نے امام اپنا بنایا وَکَانُوْا شِیَعًا اور ہوگئے وہ فرقہ فرقہ کہ ہر فرقہ تابع ایک امام کا ہوگا لَسْتَ مِنْهُمْ فِیْ شَیْءٍ نہین ہے تو اے محمد صلعم اونمین سے بیچ کسی چیز کے کہ تجہسے اونکے حال سے نہ پوچہا جائیگا اور اونکے فرقہ فرقہ ہوجانے سے تجہپر عتاب نہوگا اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَی اللّٰهِ سوائے اسکے نہین کہ کام اونکا طرف خدا کے ہے کہ جزا اور سزا اونکی اوسکے اختیار مین ہے ثُمَّ یُنَبِّئُهُمْ پہر خبر دیگا اونکو قیامت کے روز بِمَا کَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ساتہہ اوس چیز کے کہ تہے وہ کرتے اور موافق اونکے اعمال کے اونکو سزا دیگا اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ امت موسے کی اکہتر فرقہ ہوئی ایک تو اونمین سے ناجی ہے اور ستر فرقہ ناری ہین اور عیسے کی امت کے بہتر فرقہ ہوئے ایک تو اونمین سے ناجی ہے اور اکہتر فرقہ ناری ہین اور میری امت کے تہتر فرقہ ہونگے ایک تو اونمین سے ناجی ہے اور بہتر فرقہ ناری ہین اور ناجی فرقہ اس امت مین وہ ہے کہ جسنے قرآن اور اہلبیت کی پیروی کی چنانچہ رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ مین تم مین قرآن اور اہلبیت کو چہوڑے جاتا ہون اگر اونکی پیروی کروگے تو گمراہ نہوگے اور اہل سنت کہتے ہین کہ مراد اوس فرقہ سے وہ ہین کہ جنکے واسطے رسول خدا نے فرمایا ہے کہ ما انا علیہ واصحابی یعنے جس امر پر مین ہون اور صحاب میرے ہین وہ امر حق ہی ہم یہی بہی کہتے ہین کہ جسپر رسول خدا کا اور صحابہ کا دونونکا اتفاق ہو وہ امر حق ہی نہ وہ کہ جسپر چند صحابہ تنہا اتفاق کرین وہ ہرگز حق نہین ہے اکثر صحابہ نے علی کو چہوڑکر معاویہ پر اتفاق کیا اور جنگ جمل مین علی کے مقابلہ مین معرکہ آرائی کی اور بعضونے یزید کے ہاتہہ پر بیعت کی اور جو رئیس اور رئیس صحابہ تہے وہ احکام خدا مین غلطیان کرتے تہے

وہ کیونکر حق پر ہوجاینگے اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ قریب ہے کہ امت میری تہتر فرقہ ہوجاوے کل فرقہ دوزخ میں ہیں ناری ہیں مگر ایک
فرقہ ناجی ہے اور وہ فرقہ وہ ہے کہ جو پیروی کرے میرے وصی کی کہ وہ علی بن ابیطالب ہے اور فرماتا ہے کہ مَن جَآءَ بِالحَسَنَةِ جو شخص کہ بجالاوے
ایک نیکی کو تو فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا پس واسطے اوسکے دس ہیں مثل اوسکے یعنی ایک نیکی کی عوض میں دس نیکیوں کا ثواب ملیگا اور مراد
یہاں دس سے کثرت ثواب ہے نہ خاص دس سواسطے کہ کسی جگہ میں تو ستر کا ذکر ہے ایک کے عوض میں اور کسی میں سات سو کا اور کسی جگہ میں بغیر حساب کے ہو
ہے اور یہہ ایک نیکی کی عوض میں ہے اور بدی کی عوض میں فرماتا ہے کہ وَمَن جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ اور جو شخص کہ بجالاوے بدی کو تو فَلَا يُجْزٰى
اِلَّا مِثْلَهَا پس نہ بدلا دیا جاویگا مگر مثل اوس ایک بدی کی نہ زیادہ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ اور وہ نہ ظلم کئے جاوینگے کہ ثواب نیکی کا کم کردیا جاوے یا
ایک بدی کی عذاب سے زیادہ عذاب کیا جاوے اور احادیث قدسیہ میں مذکور ہے اور فرماتا ہے خدا کہ ایک نیکی کی عوض میں دس دونگا میں یا زیادہ
اور ایک بدی کی عوض میں مثل اوس ایک کے عذاب کرونگا میں یا بخشدونگا وای اوس شخص پر کہ جسکے اکائیاں دہائیوں پر غالب اور زیادہ
ہوجاویں یعنی برائیاں اوسکی نیکیوں پر غالب اور زیادہ ہوجاویں اور جو شخص میری پاس آوے بمقدار زمین وسعت کے گناہ کئے ہوں اور درمیان
اوسکے شرک نہو تو مثل اوسکی اوسکو بخشش و عطا کروں میں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جسوقت خدا تعالےٰ نے ابلیس کو
قوت اور قدرت دی جو کچھ کہ دی ہے تو اوسوقت حضرت آدم نے عرض کی کہ اے پروردگار میرے غالب کیا تو نے اوسکو میری اولاد پر اور
جاری کیا تو نے اوسکو اونکے بدنوں میں جیسے کہ خون کو جاری ہے اور دیا تو نے اوسکو جو کچھ کہ دیا پس میرے اور میری اولاد کیواسطے کیا ہے
فرمایا حقتعالیٰ نے کہ تیرے اور تیری اولاد کیواسطے یہہ ہے کہ ایک بدی کی عوض میں ایک بدلیکا عذاب ہے اور ایک نیکی کے عوض میں
دس نیکیوں کا ثواب ہے حضرت آدم نے عرض کی کہ خداوندا زیادہ عطا کر فرمایا کہ دروازہ توبہ کا بہت فراخ ہے یہاں تک کہ دم حلقوم
کو پہونچے آدم نے عرض کی کہ اے پروردگار میرے اس سے زیادہ بخشش کر فرمایا کہ بخشونگا میں اور کچھ پروا نکرونگا حضرت آدم نے عرض کی
کہ مجھکو کافی ہے اور فرماتا ہے خدا کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اون لوگوں سے کہ جن لوگوں نے دین میں تفرقہ ڈالا ہے اور بعضے انبیاء
پر ایمان لائے اور بعضے پر نہیں لائے ہیں اور یا بعضے احکام شرع پر ایمان لائے ہیں اور بعضے پر نہیں لائے ہیں کہ اِنَّنِیْ هَدٰىنِیْ
تحقیق مجھکو ہدایت کی ہے رَبِّیْٓ پروردگار میرے نے اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ طرف راہ سیدھے کے وحی اور دلیلوں روشن
کے وسیلے سے کہ وہ راہ سیدھی ہے دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ دین درست اور قایم مذہب ابراہیم کا ہے کہ
حَنِيْفًا مائل تہا وہ طرف حق کی وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اور نہ تہا وہ شریک کرنیوالوں میں سے مثل بت پرستوں کی یہود اور
نصاریٰ کی اور دینا بدل ہے الیٰ صراط مستقیم کے محل سے اور قیما صفت دینا کی ہے اور ابن عامر اور کوفیوں نے قیما کو بکسر قاف
اور تخفیف یا پڑہا ہے اور ملۃ ابراہیم عطف بیان ہے اور حنیفا حال واقع ہوا ہے اور وما کان من المشرکین کا عطف حنیفا پر ہے اور حضرت امام
اور حضرت باقر علیہما السلام نے فرمایا ہے کہ ملت ابراہیم پر کوئی نہیں ہے سواے ہمارے اور ہمارے شیعوں کی اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ قُلْ کہہ تو اے
محمد صلعم کہ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ تحقیق نماز میری اور قربانی میری کہ حج میں کرتا ہوں یا تمام اعمال حج اور عمرہ کہ کرتا ہوں وَمَحْيَایَ
وَمَمَاتِیْ اور زندگانی میری اور موت میری یعنی جو کچھ کہ زندگانی میں کرتا ہوں اور جس پر میں مرتا ہوں ایمان اور اعمال میں سے
یہہ سب لِلّٰهِ خاص واسطے خدا کی ہے رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ کہ پالنیوالا عالموں کا ہے لَا شَرِيْكَ لَهٗ نہیں ہے کوئی شریک واسطے اوسکی نہ ذات
میں نہ صفات میں وَبِذٰلِكَ اور ساتھ اسی قول اور خلاص کے اُمِرْتُ حکم کیا گیا ہوں میں وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ اور میں اول مسلمانوں کا
ہوں اسلام کی قبول کرنیمیں کہ سب سے پہلے میں نے اسلام کو قبول کیا ہے اور یہہ ظاہر ہے کہ اسلام پیغمبر کا مقدم ہوتا ہے امت کے ساتھ ہی کہ پیغمبر تمام امت سے پہلے
اسلام کو قبول کرتا ہے اور رسول خدا صلعم ایک حدیث میں فرماتا ہے کہ دین ابراہیم کا دین میرا ہے اور دین میرا دین اوسکا ہے اور سنت اوسکی سنت میری ہے اور سنت میری

اوسکی بدی اور فضیلت سمجھے فضیلت اوسکی بدی اور مین افضل ہون اوس سی اور محبانی کی پاکو اہل عسرتی ساکن پڑہا ہے اور عمانی کے پاکو
مفتوح اور باقیون نی بالعکس اوسکی پڑہا ہے اور اب مشرکون کی ابطال مین فرماتا ہی کہ قُلْ کہہ تو ای محمد صلعم اون مشرکون کو
أَغَيْرَ اللّٰهِ أَبْغِي رَبًّا کیا سوائی خدا کے طلب کرون میں کسی پروردگار کو اور معبود حقیقی کی عبادت مین اوسکو شریک کرون
وَهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ اور حال یہہ ہے کہ وہ خدا پروردگار ہر چیز کا ہے بس سوا اوسکی سب اوسکی مصنوع اور مخلوق ہین اور جو کہ ایسی
ہین وہ کیونکر پروردگار ہو سکتے ہین اور کہتے ہین کہ ولید بن مغیرہ کہتا تہا کہ ای اشراف عرب کی تم پیروی میری کرو کہ گناہ تمہاری
میری گردن پر ہین حق تعالی نی فرمایا کہ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ إِلَّا عَلَيْهَا اور نہین کسب کرتی ہر نفس بدی کو مگر کہ اوپر اوسکی ہے وہ یعنے
جو شخص کہ بدی کو کسب کرتا ہی وبال اوسکا اوسی شخص پر ہی نہ اوسکی غیر پر کہ گناہ تو کوئی کری اور عذاب کسی اور کو ہو ایسا نہین
ہو سکتا وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ اور نہین اوٹہاتا ہی کوئی نفس بوجہہ اوٹہانیوالا وِزْرَ أُخْرَىٰ بوجہہ دوسری نفس کا
یعنے ایک شخص کی گناہ کا عذاب دوسری شخص کو نہین ہو سکتا جو کوئی گناہ کریگا عذاب اوس گناہ کا اوسی شخص کو ہوگا نہ اوسکی
غیر کو ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ مَرْجِعُكُمْ پہر طرف پروردگار تمہاری کی ہے پہرنا تمہارا اور وہ جزای اعمال کی قیامت کی فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ
بس خبر دیگا تمکو ساتہہ اوس چیز کے کہ تہی تم بیچ اوسکے اختلاف کرتی دنیا مین بیچ مقدمہ مین اور تمہاری بطلان کو خدا اوس دن ظاہر کریگا
اور ظاہر کردیگا وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ اور وہ خدا وہ شخص ہے کہ کردیا اوسنے تمکو ای آدمیو خَلَائِفَ الْأَرْضِ جانشین زمین کی بعد پہلے
لوگون کی کہ ایک زمانہ کی لوگ اپنی پہلے زمانہ کی لوگونکی قایم مقام ہوتی ہین بعد مرنی پہلی زمانہ کی لوگونکی اور یا یہہ کہ تمکو خلیفہ اپنا کیا کہ
زمین مین تم اپنا تصرف کرتی ہو وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ اور بلند کیا بعض تمہاری کو اوپر بعض کے دَرَجَاتٍ درجون مین یہہ مفعول
ثانی رفع کا ہی یعنی بلند کیا تم مین سی بعضے کو بعضے پر درجون اور مرتبون مین کہ بعضے کو بزرگی اور شرف عطا کیا اور بعضی کو تونگری دی
موافق مصلحت کے اور بعضی کو محتاج اور یا یہہ مین مبتلا کیا لِيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُمْ تاکہ آزمایش کرے تمکو بیچ اوس چیز کی کہ دی ہے تمکو یعنی تاکہ تمسے
معاملہ آزمانیوالونکا ساکری اون چیزونمین کہ عطا کی ہین تمکو اور دوسری لوگونپر ظاہر ہوجاوے کہ کون تم مین سی شکر کرتا ہی مال اور جاہ
اور بزرگی کا اور کون صبر کرتا ہی فقیری اور بیماری پر اور کون شکر اور صبر نہین کرتا ہی إِنَّ رَبَّكَ سَرِيعُ الْعِقَابِ تحقیق پروردگار
تیرا جلد کرنیوالا عذاب کا ہی شکر اور صبر کے نکرنیوالون پر وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَحِيمٌ اور تحقیق کہ وہ البتہ بخشنے والا مہربان ہی شکر اور صبر
کرنیوالونپر اور ہر ایک کو موافق اوسکے اعمال کے جزا دیگا سُورَةُ الْأَعْرَافِ یہہ سورہ مکی ہے اور آیتین دو سو اور پانچ
آیتین ہین اور حضرت صادق علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ جو کوئی سورہ اعراف کو ہر مہینے مین تلاوت کری تو وہ شخص قیامت کی
روز کہ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ مین داخل ہوگا اور اگر ہر جمعہ کو پڑہے تو قیامت کے روز خدا اوسکا حساب نکریگا اور بعد اوسکی فرمایا کہ
سب آیتین اس سورہ کی محکم ہین چاہئے کہ اسکی تلاوت کو ترک نکرین کہ یہہ سورت قیامت کے روز اپنے تلاوت کرنیوالے کی گواہی دیگی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمٓصٓ یہہ حروف مقطعہ ہین اور تحقیق حروف مقطعہ کی رمز کی سورہ بقر مین گزر گئی ہی اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ نام
اس سورہ کا ہے اور یا نام قرآن کا ہے اور یا یہہ کہ ہر حرف اسکا اشارہ ہے طرف ایک نام کی خدا کی نامون مین سی جیسے کہ
اللہ اور لطیف اور ملک اور صبور اور حضرت صادق علیہ السلام سی روایت ہے کہ معنے اسکے یہہ ہین کہ انا اللہ المقتدر الصادق
یعنے مین ہون خدا قدرت والا راست گو اور منقول ہے کہ ایک شخص بنی امیہ مین سی کہ بد دین تہا حضرت

صادق علیہ السلام کی پاس آیا اور پوچھا کہ خدا تعالے نے اپنی کتاب مین المص سے کیا ارادہ کیا ہے اور اسمین حلال اور حرام مین سے
کیا چیز ہے اور آہین وہ کیا ہے کہ جس سے آدمی فائدہ حاصل کرین حضرت صادق علیہ السلام یہہ بات سُنکر غصہ ہوئے اور فرمایا کہ الف
تجہپر اسکے ایک عدد اور لام کی تیس او میم کے چالیس اور صاد کے نوے یہہ کہتے ہوے اوسنے کہا کہ ایک سو اور اکسٹھ
ہوے فرمایا کہ سلطنت تیری بہائیونکی یعنے بنی امیہ کی الـمـص ایک سو اور اکسٹھ ہجری تک ہے پس جو وقت سنہ مذکورہ
گذرے تو مسودہ کوفہ مین داخل ہوا اور حکومت بنی امیہ کی جاتی رہی کِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَیْکَ یہہ سورت کتاب ہے کہ نازل کی
گئی ہے طرف تیرے اور کتاب انزل الیک خبر ہے مبتدا محذوف کی اور تقدیر اوسکی ہذا کتاب انزل الیک ہے پس خدا تعالے
فرماتا ہے کہ یہہ سورت ہمنے طرف تیرے نازل کی ہے فَلَا یَکُنْ پس چاہئے کہ نہووے فِیْ صَدْرِکَ حَرَجٌ مِّنْہُ بیچ سینہ تیرے کے
تنگی و رنج کہ اوسکے پہونچانے مین تو دلتنگ و غمگین ہو بسبب جہٹلانے قوم تیری کے اور یہہ سورت نازل کی ہے ہمنے طرف
تیرے لِتُنْذِرَ بِہٖ تاکہ ڈرائے تو ساتھ اوسکے کافرونکو وَ ذِکْرٰی لِلْمُؤْمِنِیْنَ اور نصیحت دی ہے واسطے مومنونکے اور ذکری
مفعول مطلق فعل محذوف کا ہے اور خبر بھی ہو سکتا ہے مبتدا محذوف کے اور فرماتا ہے کہ اِتَّبِعُوْا پیروی کرو تم مَا اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ
اوس چیز کی کہ نازل کی گئی ہے طرف تمہارے مِّنْ رَّبِّکُمْ پروردگار تمہارے کی طرف سے کہ جسکے کرنیکا اوسنے حکم دیا ہے اوسکو
کرو اور جن کامونکو اوسنے منع کیا ہے اوسکو مت کرو وَلَا تَتَّبِعُوْا اور نہ پیروی کرو تم مِنْ دُوْنِہٖٓ اَوْلِیَآءَ سواے اوس خدا کے دوستوں کی
کہ وہ بت ہین اور کفار اونکو دوست کہتے ہین اور یا یہہ کہ شیاطین کی پیروی مت کرو کہ وہ لوگونکو گمراہ کرتے ہین قَلِیْلًا مَّا تَذَکَّرُوْنَ
بہت کم ہو کہ نصیحت پکڑتے ہو تم حق کی پیروی مین قلیلا صفت ہے مصدر محذوف کی اور ما اوسمین زائد ہے اور تقدیر اوسکی تذکرا قلیلا
ہے اور امر اور نہی کی ترک کرنیکی جہت سے خوف لاتا ہے کہ وَکَمْ مِّنْ قَرْیَۃٍ اَہْلَکْنٰہَا اور بہت بستیاں ہین کہ ہلاک کیا ہے ہمنے اونکو
یعنے اونکے باشندونکو بسبب اونکے کفر اور بدافعالی کے فَجَآءَہَا بَاْسُنَا پس آیا اونکو عذاب ہمارا بَیَاتًا رات کو وقت سونیکے مثل
قوم لوط کی کہ شبکو اونکے شہر کو اولٹ دیا اَوْ ہُمْ قَآئِلُوْنَ یا آیا عذاب ہمارا جسوقت کہ وہ قیلولہ کرتے ہوتے تھے دوپہر کو جیسے کہ قوم شعیب کے کہ
جبرئیل نے دوپہر کے وقت چیخ ماری وہ مر گئے یعنے یہہ دونوں وقت آرام کرنیکے ہین اور ہمنے ان دونوں وقتوں ہی مین اونکو ہلاک کیا اور بیان حال
ہے فَمَا کَانَ دَعْوٰىہُمْ پس نتہا پکارنا اونکا اور فریاد کرنا اونکا اِذْ جَآءَہُمْ بَاْسُنَآ جسوقت کہ آیا اونکے پاس عذاب ہمارا
اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا مگر یہہ کہ کہا اونہونے کہ اِنَّا کُنَّا ظٰلِمِیْنَ ہ تحقیق کہ ہم تہے ظلم کرنیوالے اپنے نفسونپر بسبب جہٹلانے پیغمبرون کے اور
اوسوقت اونہونے اقرار کیا لیکن اوسوقت کے اقرار اور نالہ و زاری نے اونکو کچہہ فائدہ نہ دیا اور قوم یونس سے مستثنے ہین چنانچہ بعد اسکے
انشاء اللہ تعالے سورہ یونس مین اوسکا ذکر آئیگا کہ تضرع اور زاری کرنیسے عذاب اونکا دفع ہوگیا اور اب آخرت کی عذاب سے خوف دلاتا ہے کہ
فَلَنَسْئَلَنَّ الَّذِیْنَ اُرْسِلَ اِلَیْہِمْ پس البتہ سوال کرینگے ہم اون لوگونسے کہ بہیجے گئے ہین طرف اونکے پیغمبر کیا تمنے اونکی پیغمبری کو
قبول کیا ہے اور اونہون نے جو دعوی نبوت کا کیا اور تمکو معجزے دکھلائے تمنے اونکو کیا جواب دیا اور فرماتا ہے کہ وَلَنَسْئَلَنَّ الْمُرْسَلِیْنَ
اور البتہ سوال کرینگے ہم پیغمبرونسے کہ تمنے ہمارے پیغام اور احکام ہمارے بندونکو پہونچا دئے ہین فَلَنَقُصَّنَّ عَلَیْہِمْ پس البتہ بیان
کرینگے ہم اوپر اون پیغمبرون کی اور اونکی امتون پر اونکی گفتار اور کردار کو جو کچہہ کہ دنیا مین واقع ہوئی بِعِلْمٍ ساتھ علم کے یعنے
ہم اونپر بیان کرینگے اپنے علم سے کہ ظاہر اور باطن ہمپر کچہہ پوشیدہ نہین ہے وَّمَا کُنَّا غَآئِبِیْنَ اور نہین ہین ہم غائب ہونیوالے
اور بیخبر کہ اونکے اقوال اور افعال سے کچہہ اطلاع نہ رکہتے ہوں بلکہ ہم اونکے ہمراہ ہین اور اونکے سب اسرار اور حالات سے مطلع ہین اور
فرماتا ہے کہ وَالْوَزْنُ اور وزن کرنا نامہ اعمال کا یَوْمَئِذِ اوس روز یعنے قیامت کے روز اَلْحَقُّ حق ہے فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُہٗ پس وہ شخص کہ

سنگین ہوئیں وزن اوسکی کہ نیکیان اوسکے زیادہ ہون فَاُولٰٓئِكَ پس یہہ لوگ کہ جنکی نیکیون کی وزن زیادہ ہے هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ وہی رستگاری
پانیوالے ہین اور عذاب سے نجات حاصل کرنیوالے ہین وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ پس وہ شخص کہ سبک اور ہلکی ہون وزن اوسکے یعنے اوسکی
نیکیونکی وزن سبک ہون اور گناہ اوسکے زیادہ ہون اور بہت کم ہون نیکیان اوسکی فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ پس یہہ وہ لوگ ہین کہ
خسارہ مین ڈالا اونہون نے اپنی جانونکو اور اپنے نفسون کو عذاب اور ہلاکت مین بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ۝ بسبب اسکے کہ تہے وہ
ساتہہ آیتون ہماری کے ظلم کرتے کہ اونکو جھٹلاتے تہے تصدیق کرنیکے عوض مین اور وزن کی معنے مین اختلاف بہت ہے بعضے کہتے ہین
کہ وزن بمعنے حکم خدا ہے کہ عدل اور انصاف کے ساتہہ ہو یعنے جیسے کہ کوئی ترازو مین کسی چیز کو وزن کرتا ہے کہ کوئی پلہ کسی
پلہ پر غالب نہو ایسے ہی خدا تعالےٰ عدل اور انصاف سے حکم کریگا بدون زیادتی اور کمی کے اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ اعمال بندونکے
ترازو مین تولے جاینگے اور ترازو اوس روز رکہی جائیگی کہ اوسکی چوٹی اور دو پلہ ہونگے اور سب خلائق اوسکو دیکہینگے کہ انصاف
ظاہر کیا جاے اور عذر باقی نرہے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ ڈنڈی اوس ترازو کی پچاس ہزار برس کے راہ کی لمبی
ہوگی اور پلہ اوسکا ایک تو نور کا ہے اور دوسرا تاریکی کا نیک اعمال کو نور کے پلہ مین رکہینگے اور اعمال بد کو تاریکی کے پلہ
مین اور حضرت صادق علیہ السلام سے کسینے پوچہا تہا کہ کیا اعمال تولے نجائینگے فرمایا کہ نہین اسواسطے کہ اعمال اجسام کی قسمون مین سے
نہین ہین کہ اونکا وزن کیا جاے اور محتاج وزن کرنیکے طرف وہ ہوتا ہے کہ جو اوسکے گرانی اور سبکی کو نجانتا ہو اور خدا پر کچہہ
پوشیدہ نہین ہے سائل نے پوچہا کہ پہر معنے اوسکے کیا ہین کہ خدا تعالےٰ قرآن مین فرماتا ہے فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فرمایا کہ پس وہ شخص کہ
غالب ہون اعمال نیک اوسکے اور اب خدا تعالےٰ اپنے نعمتون کو جو کہ بندونپر ہین بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ
فِي الْاَرْضِ اور البتہ تحقیق قدرت اور جگہہ دی ہمنے تمکو بیچ زمین کے لائق اوسکے کہ ہر طرح سے اوسمین تم تصرف کرتے ہو مکان بناتے
ہو اور باغ لگاتے اور زراعت کرتے ہو وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ اور کردی ہمنے واسطے تمہارے بیچ اوس زمین کے معاشین کہ کسب
کرکے پیدا کرتے ہو قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ بہت کم ہے کہ شکر کرتے ہو تم باوجود اسقدر زیادہ نعمتون کے اور قلیلا صفت ہے مصدر
محذوف کی اور ما اسکے بعد زائد ہے اور تقدیر اوسکی شکرا قلیلا ہے اور فرماتا ہے کہ وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ اور البتہ تحقیق پیدا کیا ہمنے تمکو یعنے آدم
کو کہ پدر تمہارا ہے ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ پہر صورت بنائی ہمنے تمہاری خوب اور پاکیزہ صورت یعنے تمہارے باپ آدم کی صورت کہ جسکو مٹی سے پیدا کیا تہا
ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ پہر کہا ہمنے واسطے فرشتونکے یعنے بعد داخل کرنے روح کی آدم مین فرشتون سے ہمنے کہا کہ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ سجدہ کرو
واسطے آدم کے سجدہ تعظیم فَسَجَدُوْٓا پس سجدہ کیا اون فرشتون نے بے تاخیر اِلَّآ اِبْلِيْسَ مگر ابلیس نے کہ اوسنے تکبر اور حسد کی راہ سے
آدم کو سجدہ نکیا کہ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ نہ تہا وہ سجدہ کرنیوالون مین سے آدم کو قَالَ کہا خدا نے ابلیس سے کہ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ کس چیز نے
منع کیا تجہکو اس سے کہ سجدہ کرے تو اِذْ اَمَرْتُكَ جسوقت کہ حکم کیا مینے تجہکو آدم کی سجدہ کرنیکا اور لا تسجد مین لا زائد ہے قَالَ کہا ابلیس نے
خدا تعالےٰ کی جواب مین کہ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ مین بہتر ہون اوس آدم سے اسواسطے مینے اوسکو سجدہ نہین کیا ہے اور اپنے بہتر ہونیکی وجہہ یہہ ہے کہ
خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ پیدا کیا ہے تونے مجہکو آگ سے کہ وہ جوہر لطیف نورانی ہے وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ اور پیدا کیا ہے تونے اوس آدم کو مٹی سے کہ وہ ایک جسم
کثیف اور تاریک ہے ابلیس ایک عنصر کو دوسرے پر قیاس کرکے بڑی غلطی مین پڑا اور اگر ملاحظہ اوسکے فاعل کا کرتا تو آدم کا بہتر ہونا اوسکو معلوم ہوتا
ہو اسطرح کہ خدا تعالےٰ نے آدم کو فرماتا ہے کہ اوسکو مینے اپنے ہاتہہ سے پیدا کیا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ خلقت بیدی اور فرماتا ہے کہ نفخت فیہ من روحی یعنے
اپنی روح خاص مینے اوسمین پہونکی ہے جو بعض کہ میری مقبول تہی اور کئی اعتبار سے خاک بہتر ہے آگ سے ایک تو یہہ کہ آگ خائن ہے جو چیز
اوسمین رکہو اوسکو وہ جلا دیگی اور خاک امین ہے جو چیز اوسمین رکہو بدستور وہ اوسکو نگاہ رکہتا اور امین خائن سے بہتر ہے اور دوسرے یہہ

کہ آگ سرکش اور متکبر ہے اور خاک متواضع اور افتادہ ہے اور تواضع تکبر سے بہتر ہے اور خاک نقش کو قبول کرتی ہے جیسے کہ آدم نے نقش معرفت خدا کا قبول کیا اور آگ نقش کو جلا دیتی ہے جیسے کہ نقش معرفت کا ابلیس میں سے جلا دیا فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ یعنی پس خارج ہوا حکم پروردگار اپنے سے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ابلیس نے اپنے نفس کو آدم پر قیاس کیا اور اگر اوس جوہر پر قیاس کرتا کہ جس جوہر سے خدا تعالیٰ نے آدم کو بنایا ہے تو معلوم ہوتا کہ وہ جوہر بدرجہا نور اور روشنی میں آگ سے زیادہ اور بہتر ہے اور ثعلبی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ پہلے جس نے قیاس کیا ہے اور خطا کی ہے وہ ابلیس ہے پس جو کوئی دین میں قیاس کرے اوسکو ابلیس کے مقربوں میں سے شمار کرینگے اور ملل و نحل میں لکھا ہے کہ اول نزاع جو عالم میں ہوا ہے وہ سجدہ نکرنا ابلیس کا تھا آدم کو اور اول نزاع جو اس امت میں واقع ہوا ہے وہ مقدمہ قرطاس ہے یعنی دوات و قلم نہ دینا عمر کا رسول خدا کو واسطے لکھنے وصیت کے اور ابو حنیفہ ایک مرتبہ حضرت صادق علیہ السلام کی پاس آیا تو فرمایا کہ ای ابو حنیفہ مجھکو خبر پہنچی ہے کہ تو قیاس کرتا ہے کہا کہ ہاں حضرت صادق نے فرمایا کہ قیاس مت کر اسواسطے کہ جس نے پہلے قیاس کیا تھا وہ ابلیس ہے اور جس وقت ابلیس نے تکبر کی جہت سے آدم کی سجدہ سے انکار کیا تو قَالَ کہا خدا نے اوسے کہ تو نے میرے حکم کو قبول نکیا آدم کی سجدہ کر من فَاهْبِطْ مِنْهَا پس اوتر جا تو اوس آسمان سے یا اوس مرتبہ سے کہ جو تجھکو آسمان پر ہمراہ ملائکہ کی ہے یا بہشت سے چلا جا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ پس نہیں درست ہے واسطے تیرے یہ کہ تکبر کرے تو فِيْهَا بیچ اوس آسمان کی یا بیچ بہشت کے اسواسطے کہ وہ مقام عاجزی کرنیوالوں کا ہے فَاخْرُجْ پس نکل جا تو اوس سے کہ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ تحقیق تو خوار اور ذلیل ہونیوالوں میں سے ہے اور کہتے ہیں کہ اس میں تنبیہ ہے اس امر پر کہ تکبر واسطے اہل بہشت کے لائق نہیں ہے اور خدا تعالیٰ نے ابلیس کو نکالا ہے تکبر کی جہت سے نکالا ہے نہ فقط گناہ اور نافرمانی کی جہت سے اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی تواضع کرتا ہے خدا تعالیٰ اوسکو بلند کرتا ہے اور جو کوئی تکبر کرتا ہے خدا تعالیٰ اوسکو پست کرتا ہے اور جس وقت خدا تعالیٰ نے ابلیس کو لعنت کی اور اپنی رحمت سے نا امید کیا تو وہ مایوس ہوا اور اپنی واسطے اوسنے مہلت چاہی چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ قَالَ کہا اوس ابلیس نے کہ خداوندا اَنْظِرْنِيْۤ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ مہلت دے تو مجھکو اوس دن تک کہ اوٹھائی جاوینگے قبروں سے یعنی روز قیامت تک مجھکو موت نہ دے اور نہ عذاب مجھکو کر قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ کہا خدا نے کہ تحقیق تو مہلت دی گئی لوگوں سے ہے جبتک کہ میری مصلحت ہو مہلت دینی میں اور اس مہلت دینے میں امتحان بندوں کا ہے اور امتحان اونکا یہ ہے کہ اگر ابلیس کی مخالفت کو اختیار کرینگے تو مستحق ثواب عظیم کے ہونگے اور مہلت ابلیس کو پہلی صور تک ہے چنانچہ دوسری جگہہ فرمایا ہے کہ وقت معلوم تک مہلت ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ موت ابلیس کی بعد نفخہ اولی کی اور پہلے دوسرے صور کے ہے اور جس وقت حقتعالیٰ نے ابلیس کو مہلت دی تو قَالَ کہا اوسنے کہ فَبِمَاۤ اَغْوَيْتَنِيْ پس سبب اسکے کہ حکم گمراہی کا کیا ہے تو نے مجھکو کہ مجھکو گمراہ مقرر کیا ہے تو نے اور یا گمراہ کیا ہے تو نے مجھکو سبب سے کہ تو نے مجھکو تکلیف سجدہ کرنیکی دی اور میں انکار اوسکا کرکے گمراہ ہو گیا ہوں تو قسم ہے تیری لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ البتہ بیٹھونگا میں واسطے اون آدمیوں کی مثل رہزنوں کی واسطے تاراج کرنے متاع ایمان اور طاعت اونکی کے صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ راہ تیری سیدھی پر کہ فرزندان آدم کو گمراہ کرتا رہوں اور تیری راہ سے اونکو پہیرتا رہوں اور با فبما اغویتنی کی قسم محذوف کے متعلق ہے اور نصب صراطک کا بنزع خافض ہے اور کہتا ہے ابلیس کہ ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ پہر البتہ آؤنگا میں اون آدمیوں کی پاس مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ آگے اونکے سے کہ امر آخرت آگے اونکے ہے اوس سے اونکو بہکاؤنگا کہ بعد مرنیکے پہر زندہ نہونگے اور بہشت اور دوزخ اور حساب جزا اور ثواب و عذاب بعد مرنیکے کچھ نہیں ہے وَمِنْ خَلْفِهِمْ اور اونکے پیچھے سے کہ امر دنیا پیچھے اونکے ہے اور دنیا کی صورتیں اونکو دکھاؤنگا اور دنیا کو اونکی نظروں میں مزین و آراستہ کروں اور مال کا جمع کرنا اور بخیلی اور بیجا صرف کرنا اونکی دلوں میں ڈالدوں اور واجبات کا اونسے ترک کراؤں اور ممنوعات کی کرنیکی اونکو

رغبت ڈلواؤن وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ اور آؤنين داهنون راست اونكي سي كه وه حجاب حسنات اور نيكيون كا هو اور اونكو اعمال نيك كي نئي سے
ناز اور فخر اور تكبر پر ڈالون كه اونكو اپني اعمال نيك كا بڑا گهمنڈ اور ناز هو اور ريا كري يا اونكو ڈالدون وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ اور آؤنين طرف بائين
جانب اونكي سي كه وه طرف گناهون كي هي اور اعمال بدكو اونكي نظرون مين آراسته كركي دكهلاؤن غرض يهه هي كه چارون طرف سے اگر اونكو
گمراه كرون اور اسكي تفسير مين امام محمد باقر عليه السلام سي روايت هي كه فرمايا كه مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سي يهه مراد هي كه كار آخرت كو اونكي دلون مين نظرون مين خوار اور
بيمقدار كردون اور مِنْ خَلْفِهِمْ سي مراد يهه هي كه اونكو وسوسه كرون تاكه وه مال كو جمع كرين اور بخيلي كركي زكوة كو ادا نكرين تاكه وارثون كي واسطي
باقي رهي اور عَنْ اَيْمَانِهِمْ سي يهه مراد هي كه كار دين ان پر تباه اور خراب كردون اور دلونمين انكي شبهه ڈالون اور عَنْ شَمَائِلِهِمْ سي مراد يهه هي كه دنيا
كي لذتون اور خواهشون كو اونكي دلونمين درست كرون اور اونكو نفسونكي خواهشون پر ركهون وَلَا تَجِدُ اور نه پاويگا تو اونكي
اَكْثَرَهُمْ شَاكِرِيْنَ ه اكثر اونكي كو شكر كرنيوالي بلكه اكثر فرزندان آدم مين سي ناشكر رهين اور اپني نعمت دينيوالي حقيقي كو نه پهچانين اور اوسكا شكر
نكرين جس وقت خدا تعالى نے ابليس سے يهه كلام سنا تو قَالَ كها كه اخْرُجْ مِنْهَا نكل تو بهشت سي يا آسمان سي مَذْءُوْمًا مَدْحُوْرًا
عيبناك هوكر مَدْحُوْرًا راندا هوا رحمت سي اور يهه دو نو حال واقع هوئي هين اور زهري نے مذؤم كو بتخفيف همزه
پڑها هي اور فرمايا خدا نے ابليس كو كه لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ البته جو شخص پيروي كريگا تيري اي ابليس ان آدميون مين سي اور تيري
وسوسه ڈالني كي مطابق اپنا چلن ركهيگا تو لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ البته بهرونگا مين دوزخ كو تم سي سب سي يعني تجهسے
اور تيري پيروي كرنيوالون سي اور حضرت صادق عليه السلام سي اخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ كي تفسير مين روايت هي كه ابليس نے خدا تعالى سي
كها كه خداوندا تو عادل هي اور ظلم نهين كرتا هي كيا ميري عمل نيك كا ثواب باطل هوگيا هي فرمايا كه نهين اور ليكن سوال كر تو مجهسے امر دنيا
مين جو چاهي اپني عمل كي عوض مين كه مين تجهكو ثواب اوسكا دونگا اول سوال اوسكا يهه تها كه دنيا مين مجهكو تو هميشه باقي ركهه
قيامت تك تو فرمايا كه يهه ديا مين نے تجهكو پهر سوال كيا ابليس نے كه غالب كر تو مجهكو اولاد آدم پر فرمايا كه غالب كيا مين نے تجهكو پهر كها كه جاري كر تو مجهكو
اونكے بدنون مين جيسے كه خون رگونمين جاري هوتا هي فرمايا كه جاري كيا مين نے تجهكو پهر كها كه اگر اونكي واسطي ايك فرزند پيدا هو تو ميري
واسطي دو فرزند پيدا هون اور ديكهين هم اونكو اور نه ديكهين وه همكو اور جس صورت مين چاهين انكو رو برو هم بنجائين فرمايا كه ديا مين نے تجهكو پهر
كها كه خداوندا زياده كر تو ميري واسطي فرمايا كه تيري واسطي اور تيري اولاد كي واسطي اونكي سينين تمهارا وطن بني مقرر كئي تم اونكي سينون پر رهو
كرو كها كه اي پروردگار بس ميري كافي هي جو مجهكو جو كچهه كه تو نے ديا هي اور كها كه اب مين سب كو بهكاؤنگا مگر جو بندي تيري كه خالص هين اون پر ميرا
قابو نهوگا اور حضرت صادق عليه السلام سے كسي نے سوال كيا كه كيا سبب هي كه حقتعالى نے ابليس كو يهه مقدور اختيار ديا فرمايا كه ايك شي كے
سبب هي كه اوس نے خدا كا شكر كيا تها اوس نے پوچها كه وه كيا تها فرمايا كه چار هزار برس تك دو ركعت نماز كي پڑهي تهي يهه سبب اوسكا
هي اور بعد نكالني ابليس كي خدا تعالى نے آدم سي فرمايا كه وَيَا آدَمُ اور اي آدم اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ ره تو اور زوجه تيري بهشت
مين فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا پس كهاؤ تم جسجگه سے كه چاهو تم ميوي بهشت كي وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ اور نزديك نجاؤ تم اس
درخت كي كه موافق مشهور كے وه گيهونكا درخت هي كه اوسمين سي كچهه نكهاؤ اور اگر كچهه كهاؤگي اوسمين سي فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ٥
پس هوجاؤگے تم ظلم كرنيوالونمين سي اپني نفسون پر كه ثواب تمهارا كم هوجائيگا سبب ترك اولى كي اور تفصيل اوسكي سوره بقره مين گزر گئي هي فَوَسْوَسَ لَهُمَا
الشَّيْطٰنُ پس وسوسه كيا واسطي اون دونون كي شيطان نے يعني آدم اور حوا كو شيطان نے وسوسه كيا لِيُبْدِيَ لَهُمَا تاكه ظاهر كردے واسطي انكے دونونكي مَا وُوْرِيَ عَنْهُمَا
وه چيز كه جو پوشيده كي گئي تهي اون دونو سے مِنْ سَوْاٰتِهِمَا ستر سے انكي يعني لام لِيُبْدِيَ كا عاقبت كا هي يعني اوسكي وسوسه كرنيكا انجام يهه هي كه ظاهر هوجاوے ستر اونكا
شيطانكي پيروي كي سبب اور وه دونون برهنه هوجائين كهتے هين كه خدا تعالى نے آدم اور حوا كي ستر كو پوشيده كرنيكو لباس اونكو پهنايا تها ابليس

جانا کہ سبب کہ کرنی اوس مرتبہ کے لباس اونکا دور ہوجاویگا اسلیئے ڈر اوس امر کی ہوا کہ یہہ گیہون کہا لیوین اور لباس اونکا اونکے بدنون
سے دور ہوجاوے تاکہ بہشت کے باشندون کے رو برو یہہ نادم ہوون اس جہت سے ابلیس مور اور سانپ کے وسیلہ سے بہشت مین پہونچا وسوسہ کرنیکے
واسطے اور معنی وسوسہ کی پوشیدہ آواز کی ہین اور وسوس لہ اور وسوس الیہ مین فرق یہہ ہے کہ وسوس الیہ کے معنی کان ڈالدینا ہے آواز پوشیدہ کے
اور وسوس لہ وہم مین ڈالدینا ہے نصیحت کر کی اور آدم اور حوا ابلیس کے فریب سے غافل تھے اور یہہ جانتے تھے کہ دنیا مین کوئی خدا کی جھوٹی
قسم نہین کہاتا ہے اور ایسی صورت مین بنکر شیطان آدم اور حوا کی پاس گیا کہ وہ ہرگز نہین پہچانتے تھے کہ یہہ شیطان ہے اور جسوقت
بہشت مین پہونچا تو اونکو بہکانا شروع کیا وَقَالَ اور کہا کہ مَا نَهٰكُمَا رَبُّكُمَا نہین منع کیا ہے تمکو پروردگار تمہارے نی عَنْ
هٰذِهِ الشَّجَرَةِ کہانی اس درخت کے سے اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ مگر واسطے نہ چاہنے اس امر کی کہ ہوجاؤ تم دونو فرشتہ خوبصورت اور بلند مرتبہ
اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ یا ہوجاؤ تم ہمیشہ رہنے والون بہشت کے سے کہ ہرگز تمکو موت آوے وَقَاسَمَهُمَآ اور قسم کہائی اون دونون سے
اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ کہ تحقیق مین واسطے تمہارے البتہ نصیحت کرنیوالون مین سے ہون کہ مین از راہ شفقت و دلسوزی تم سے کہتا ہون کہ
اس درخت مین سے کہا لو تاکہ ہمیشہ زندہ رہو آدم کو گمان ہوا کہ خدا کی جہوٹی قسم کوئی نہین کہاتا ہے اسواسطے اسکی فریب مین آگئے
فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ پس اوتار دیا اونکو شیطان نی ساتہہ فریب کے اونکے مرتبہ بلند اونکی سے طرف پستی کی کہ جہوٹی قسم کہاکر اونکو فریب دیا یہانتک کہ وہ
گیہونکی کہانی پر تیار ہوگئے فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ پس جسوقت چکہا اونہون نے اوس درخت کو بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا ظاہر ہوگیا واسطے
اون دونونکے ستر اونکا کہ لباس اونکا بدنون سے اونکی گرپڑا اور برہنہ ہوگئے اور ہر ایک اون دونون سے دوسری کی ستر کو دیکھتا تھا وَطَفِقَا
يَخْصِفٰنِ اور شروع کیا اون دونوں کہ چپکاتے تھے یعنی رکھتے تھے عَلَيْهِمَا اوپر اپنے یعنی رکھتے تھے اپنی ستر و دبر مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ
پتون بہشت کی سے واسطے پوشیدہ کرنے ستر کی کہتے ہین کہ انجیر کے پتون سے اونہون نے اپنے بدنونکو چھپایا تھا اور جسوقت آدم اور حوا نے
پتون سے اپنے بدنکو چھپایا اور ایکطرف سے دوسری طرف کو بھاگتے تھے تو خداتعالی نے اونکو پکارا چنانچہ فرماتا ہے کہ وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ اور پکارا اون
دونونکو پروردگار اونکا کہ اے آدم اور حوا اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ کیا نہین منع کیا تہا مینے تم دونوکو اس درخت کے کہانیسے وَاَقُلْ لَّكُمَا
اور نہ کہا تہا مینے واسطے تمہارے اور نہ ڈرایا تہا تمکو مینے کہ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا تحقیق شیطان واسطے تمہارے عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ دشمن ظاہر ہے کہ
اسکی کہنے پر عمل نکرنا اور کہتے ہین کہ جسوقت آدم اور حوا اپنے بدن پر پتے چپکا کر بہاگنے لگے تو حقتعالی نے فرمایا کہ اے آدم اور حوا کیا تم مجہسے
بہاگتے ہو آدم نے عرض کی کہ خداوندا مجہے تجہسے شرم آتی ہے کہ مین تجہسے بہت شرمندہ ہون اسواسطے تجہسے حیا کر کے بہاگتا ہون اور اپنے
گناہ کا اقرار کرتا ہون اور نہایت عاجزی اور زاری سے عرض کی چنانچہ خداتعالی بیان کرتا ہے اونکی معاملہ کو کہ قَالَا کہا اون دونون
نے یعنی کہا آدم اور حوا نے اپنی پروردگار سے کہ رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا اے پروردگار ہمارے ظلم کیا ہے ہمنے جانون اپنے پر ایک بہتر امر کے
ترک کرنے سے وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا اور اگر نہ بخشیگا تو واسطے ہمارے اس امر اولی کی ترک کے یعنی خطا کو وَتَرْحَمْنَا اور نہ رحم کریگا تو ہمپر تو لَنَكُوْنَنَّ
مِنَ الْخٰسِرِيْنَ البتہ ہونگے ہم نقصان والونمین سے بسبب کم ہوجانے ثواب کے اور حضرت آدم نی اپنے تئین ظالم اور خاسر فرمایا ہے اسواسطے کہ
اوس بہتر امر کی ترک کرنیسے جو ثواب مین اونکی نقصان ہوا تو گویا اونہون نے اپنی نفس پر ظلم کیا اور خسارہ مین ہے کہ اوسکی فائدہ کو فوت کیا اور
اولیاء اللہ ادنی اور حقیر گناہ کو بہی بہت بڑا اور عظیم جانتے ہین اسواسطے اونہون نے ظلمنا انفسنا کہا اور نہ گناہ اونکا ایسا نہ تہا کہ جو
باعث عذاب کا ہو اسواسطے کہ انبیاء سب معصوم ہین اور اونسے ایسا گناہ صادر نہین ہوسکتا کہ جسکے سبب سے مستحق عذاب کے ہون اور
خداتعالی کا اونپر عتاب ہوا اور کہتے ہین کہ ابلیس نے سانپ کو وسوسہ کیا اور سانپ نے حوا کو اور حوا نے آدم کو اسواسطے حقتعالی نے سبکو خطاب کیا چنانچہ
فرماتا ہے کہ قَالَ کہا خداتعالی نے آدم اور حوا اور سانپ اور ابلیس کو کہ اهْبِطُوْا اوترجاؤ تم طرف زمین کے کہ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ بعض تمہارا واسطے بعض

دشمن ہے اور بعضونکی سانپ اور آدمی مین دشمنی ہی اور مور اور سانپ مین دشمنی ہی کہ مور سانپ کو کہا جاتا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ خطاب آدم اور حوا
کیطرف ہے اور مراد ہی اونسی انکی اولاد ہے اونکی پشتون مین کہ وہ آپس مین عداوت کرینگے اور ایسا ہی تو ہین آتا ہو اور فرماتا ہے خدا کہ تم
زمین مین جاو وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ اور واسطی تمہارے بیچ زمین کی جگہہ ٹہرنیکی ہے وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ اور فائدہ اوٹہانا ہے ایک وقت
تک کہ وہ وقت مرگ کا ہی حضرت آدم یہہ بات سنکر رنجیدہ ہوے اور جانا کہ پہر بہشت مین آنا نہوگا قَالَ کہا خدا تعالے نے آدم سے کہ
فِيهَا تَحْيَوْنَ بیچ اوس مین کی زندگانی کروگی تم وَفِيهَا تَمُوتُونَ اور بیچ اوس مین کے مروگی تم اور گورگو وَمِنْهَا تُخْرَجُونَ
اور اوس مین سی نکالی جاوگے تم واسطی جزای اعمال کی آدم نے جب یہہ سنا تو خوش ہوے اور جانا کہ پہر بہشت مین اتفاق جانیکا ہوگا
اور بعد اسکے اپنی نعمتونکو بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہی کہ يَا بَنِي آدَمَ ای فرزندان آدم قَدْ أَنْزَلْنَا تحقیق نازل کیا ہے ہمنے
عَلَيْكُمْ لِبَاسًا اوپر تمہارے لباس کو کہ باران کو نازل کیا اور اوس سے روئی پیدا ہوئی اور روئی سی کپڑا بنا کہ يُوَارِي سَوْآتِكُمْ پوشیدہ
کرتا ہی ستر تمہاریکو اوس لباس ہے اور سوات کو ابو جعفر نی بتشدید واو پڑہا ہی وَرِيشًا اور نازل کیا ہمنے لباس زینت کو کہ اوس سے اپنے
تئین آراستہ کرتی ہو اور بعضی کہتے ہین کہ لباس تو وہی کہ جو ستر کو پوشیدہ کرے اور اوسکی سوا جو اور کپڑے پہننے کی ہین وہ ریش ہے اور بعضی کہتی ہین کہ
لباس تو وہ ہے کہ روئی سی بنا ہو اور ریش وہ ہی کہ جو ریشم سی بنا ہو اور ریش پرندہ کی پرون کو کہتی ہین جیسے کہ پرندہ کا لباس اور زینت اوسکی
ہوتی ہی ایسی ہی آدمی کا لباس تجمل کا اوسکو واسطے زینت ہوتی ہی ہو اسطے آدمی کی لباس کو ریش فرمایا وَلِبَاسُ التَّقْوَىٰ اور لباس تقوی
اور پرہیزگاری کا یعنی وہ لباس کہ جو واسطی تواضع کی پہنتی ہین جیسے کہ لباس اون کا اور روئی کا کہ جو سخت اور موٹا ہو ذَٰلِكَ خَيْرٌ وہ بہتر
ہے لباس نرم سی اور تکلف کے لباس سے کہ وہ لباس متکبرونکا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ لباس تقوی سی مراد لباس جنگ ہے اور امام محمد باقر
علیہ السلام سی روایت ہے کہ فرمایا لباس تو وہ کپڑے ہین کہ جو تم پہنتے ہو اور ریش سے مراد متاع اور مال ہی اور لباس تقوی سی مراد عفت
ہے واسطے کہ عفت والی آدمی کا ستر ظاہر نہین ہوتا ہی اگرچہ وہ کپڑون سے برہنہ ہو اور بدکار کا ستر ظاہر ہوتا ہی اگرچہ وہ کپڑے پہنی ہووے ذَٰلِكَ
وہ یعنی نازل کرنا لباس کا مِنْ آيَاتِ اللَّهِ نشانیون فضل اور رحمت خدا کی سی ہے کہ جس سے ستر کی پوشش ہوتی ہی اور بی پروائی ہی ہوتی ہے کہ ستر
بر رکہنی سی لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ تاکہ وہ نصیحت پکڑین اور اس نعمت کی قدر کو جانین اور پرہیزگاری کو اختیار کرین اور اب بطور نصیحت کے
فرماتا ہی کہ يَا بَنِي آدَمَ ای فرزندان آدم لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ چاہیی کہ نہ فتنہ مین ڈالی تمکو شیطان اور تمکو فریب دیکر اور اغوا کرکی بہشت کے
راہ سی باز رکہی كَمَا أَخْرَجَ أَبَوَيْكُمْ جیسے کہ نکالدیا باپ اور مان تمہاریکو یعنی آدم اور حوا کو مِنَ الْجَنَّةِ بہشت سے فریب دیکر يَنْزِعُ عَنْهُمَا
لِبَاسَهُمَا کہینچتا تہا اون دونون سی لباس انکا اونکو بدن سے لِيُرِيَهُمَا سَوْآتِهِمَا تاکہ وہ دکہلائی اون دونون کو ستر اونکا یعنی
ایک کو دوسری کا پس جس وقت کہ اوسنے تمہارے باپ اور مانکا یہہ حال کیا کہ اونکو برہنہ کیا اور بہشت سے نکالا فریب کے تو اس صورتین تمکو
اوسکی مکر سی بچنا چاہیی اور اوس سے پرہیز کرنا چاہیی کہ وہ تمہاری بہی دشمن ہی اور چاہتا ہی کہ بہشت کی راہ سی انکو بند کردون إِنَّهُ يَرَاكُمْ
هُوَ وَقَبِيلُهُ تحقیق کہ وہ شیطان دیکہتا ہی تمکو اور لشکر اوسکا مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ اوس جگہہ سے کہ نہین دیکہتے ہو تم اونکو یعنی وہ تو بہ
سبب لطافت اور شفافی بدنکی تمکو نہین دکہلائی دیتے ہین اور تم جو خاکی بدن رکہتی ہو وہ تمکو دیکہتی ہین ایسی دشمن سے بچنا چاہیے
اور اوسکی مکر اور فریب سے محفوظ رہنی مین کوشش کرنی چاہیی کہ وہ اپنے کام مین قصور نہین کرتا ہی چاہتا ہے کہ جسطرح ہو سکے بہشت کے
راہ سی اولاد آدم کو باز رکہنا چاہیی اور ہی غافلو تم اوسکی پیروی کرکی دغا ظلم کو اختیار کرتی ہو کہ نماز اور روزہ مین قصور کرتی ہو اور
افعال بد مین مشغول رہتی ہو اور مال کو جمع کرتی ہو اور بخل کی راہ سے زکوۃ کو ادا نہین کرتی ہو اور اگر خرچ کرتی ہو بیجا خرچ کرتے ہو جسکا حکم نہین اور
راہ خدا مین مال کو صرف نہین کرتی ہو کہ آخرتمین اوسکا فائدہ پاو اور اپنے معبود کے ذکر سے بہت غافل رہتے ہو اور کہتے ہین کہ جن آدمیون پر

اسی سبب سے فخر کرتی ہین کہ ہم تو آدمیونکو دیکہتی ہین اور آدمی ہمکو دیکہتی نہین اور زمین کے نیچے سے وہ باہر آتی ہین اور زمین کی اندر چلی جاتی ہین اور
تہان کیطرف اوڑتی ہوئی جاتی ہین اور پہر نیچے کو آتی ہین اور بوڑہی ہونکی بعد پہر کے پہر جوان ہو جاتے ہین اور فرماتا ہے کہ اِنَّا جَعَلْنَا الشَّیَاطِیْنَ
تحقیق ہمنے کر دیا ہے شیاطین کو اَوْلِیَآءَ لِلَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ دوست اوسکے اون لوگونکے کہ نہین ایمان لاتی ہین سو اسواسطے کہ ہمنے
اونکو اونکی حال پر چہوڑ دیا ہے بسبب اونکی انکار کرنیکی دلیلون روشن اور ظاہر سے اور توفیق کو اونسے اوٹہا لیا ہے اسلئے وہ لوگ شیاطین کی پیروی کر
رہتے ہین اور شیاطین اونکی دوست ہین بسبب مناسبت فیما بین کی بخلاف خالص مومنین کی کہ وہ بسبب تامل اور فکر کرنیکی دلیلون مین حق کے
مستحق توفیق اور لطف الہی کی ہین اور وہ شیاطین کے اغوا سے محفوظ رہتے ہین اور واجبات کو ادا کرتی ہین اور ممنوعات سے پرہیز کرتی ہین اور کہتے
ہین کہ عرب کے لوگ برہنہ ہو کر خانہ کعبہ کا طواف کرتے تہی اور کہتے تہی کہ خدا تعالے نے ہمکو اسیطرح حکم کیا ہے اور جن کپڑون مین ہمنے گناہ
کئے ہین اونمین ہم طواف نہین کرتی ہین اور عورتین اونکی ایک چہوٹی چہڑی سی بنی ہوئی مثل لنگوٹی کی اپنی ستر پر کہتے تہین اور
کہتے ہین کہ ایک عورت قبیلہ بنی عامر مین سے طواف کرتی تہی اور یہ مضمون اسکی شعر کا تہا کہ آج کی دن بعض یا کل ستر ظاہر ہوتا ہے اور
جو کچہ کہ ظاہر نہین ہوتا ہی مین اوسکو حلال نہین جانتی ہون اور طواف کرنیکی مین پوشیدہ سے صحیح نہین شمار کرتے ہون جسوقت
اسلام شروع ہوا تو مسلمانون نے اونکو ملامت کرکے کہا کہ تم برہنہ ہو کر طواف کرتے ہو اونہون نے جواب دیا کہ ہمنے اپنے باپونکو اسیطرح پایا
ہے ہم اونکی پیروی کرتی ہین خدا تعالی نے یہہ آیت نازل کرکے فرمایا کہ وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اور جسوقت کرتی ہین وے کفار فحش کو جیسے کہ
برہنہ ہو کر طواف کرنا یا بت پرستی کرنی یا حکام جور کو اپنا امام بنانا ایسے ایسے فحش کی کام کرکے قَالُوْا کہتے ہین وے کفار کہ وَجَدْنَا عَلَیْہَا
پایا ہے ہمنے اوپر اوسکے اٰبَآءَنَا باپون اپنی کو وَاللّٰہُ اَمَرَنَا بِہَا اور خدا نے حکم کیا ہے ہمکو ساتہہ اوسکے دو دلیلین کفار نے بیان کین ایک تو
پیروی باپونکی اور دوسری یہہ کہ خدا نے ہمکو حکم کیا ہے اور یہہ افترا ہے خدا پر خدا تعالے فرماتا ہے کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم ان لوگون سے کہ
اِنَّ اللّٰہَ لَا یَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ تحقیق خدا نہین حکم کرتا ہے ساتہہ فحش کرنیکی اور عمل مین لانی برے کامونکی بلکہ خدا نیک اور پسندیدہ کامونکا حکم کرتا ہے
اَتَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰہِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ کیا کہتے ہو تم اوپر خدا کی او بیخبر ہو کہ نہین جانتے ہو تم کہ خدا نے فرمایا ہے اور جہوٹی نسبت اوسکی طرف کرتی ہو اور
کہتے ہو کہ خدا نے ہمکو حکم کیا ہے اور حال یہہ ہے کہ خدا نے ہرگز نہین فرمایا ہے قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اون لوگونسے کہ اَمَرَ رَبِّیْ بِالْقِسْطِ
حکم کیا ہے مجہکو پروردگار میری نے ساتہہ عدل اور انصاف کے کہ مراد اوس سے توحید اور جمیع طاعتین ہین اور فرمایا ہے کہ وَاَقِیْمُوْا وُجُوْہَکُمْ
اور قائم اور راست کرو تم مونہون اپنی کو طرف قبلہ کی عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ نزدیک ہر مسجد کے یا وقت سجدہ کرنیکی اور مراد اوس سے نماز ہے جس مسجد مین کہ اتفاق ہو
وَادْعُوْہُ اور پکارو تم اوس خدا کو اسطرح سے کہ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ خالص کرنیوالی ہو واسطے اوسکی طاعت اور عبادت کو کہ اوسمین کسی دوسرے کو
اوسکا شریک مت کرو کہ بعد مرنیکی اوسیکی طرف رجوع کروگے چنانچہ فرماتا ہے کہ کَمَا بَدَاَکُمْ تَعُوْدُوْنَ جیسا کہ پیدا کیا ہے تمکو پہروگی تم ایسی ہی طرف اوسکے
واسطے جزائی اعمال کی بعد مرنیکی فَرِیْقًا ہَدٰی ایک گروہ کو راہ حق کہلائی توفیق ایمان کی عطا کرکے بسبب اسکے کہ تامل کرتی تہے وہ معجزون مین
اور وحدانیت کے دلیلونمین وَفَرِیْقًا اور گروہ دوسرے کو چہوڑ دیا اونکے حال پر اور توفیق اونکو نبخشی بسبب اسکی کہ وہ دیدہ و دانستہ انکار کرتے
تہے معجزات کا اور دلیلون روشن کا اور پہلا فریق مفعول ہدی کا ہے کہ مقدم ہوا ہے اوسپر اور دوسرا فریقا مفعول خذل محذوف کا ہے اور تقدیر
اوسکی وَفَرِیْقًا خذل ہے یعنے ایک گروہ کو چہوڑ دیا اونکی حال پر اور جسوقت اونکو اونکی حال پر چہوڑ دیا اور توفیق اونکو عطا نکی تو حَقَّ عَلَیْہِمُ
الضَّلٰلَۃُ ثابت ہوئی اوپر اونکے گمراہی ہو اسطرح کہ اِنَّہُمُ اتَّخَذُوا الشَّیٰطِیْنَ تحقیق اونہونے بجای شیاطین کو یعنی اختیار کیا ہے اونہون نے
شیطانونکو اَوْلِیَآءَ دوست کہ فرمانبرداری اونکی کرتی ہین مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ سوائے خدا کے یہی سبب اونکے چہوڑ دینے کا اور اونکی
گمراہی کی ثابت ہونیکا وَیَحْسَبُوْنَ اَنَّہُمْ مُّہْتَدُوْنَ اور گمان کرتے ہین وہ کہ تحقیق وے ہدایت پانیوالے ہین اور حقیقت

ہین وہ گمراہ ہین اور اب خدایتعالی بروز جمعہ اور عیدین کے زینت کرنیکا اور لباس پاکیزہ پہننے کا حکم کرتا ہے اور کہانی اور پینی مین میانہ روی
سے چلنے کو ارشاد کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ یَا بَنِیْ اٰدَمَ ای فرزندان آدم خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ لو تم زینت اپنی کو نزدیک ہر مسجد
کے یعنی یا مکان سجدہ کے نزدیک اپنی آرایش کرو پاکیزہ لباس پہنکر اور روایات اہلبیت علیہم السلام مین مراد زینت سے یہہ ہے کہ نماز مین خصوصا
جمعہ کے روز اور عیدین کو لباس نفیس اور پاکیزہ پہنو اور بالون مین کنگہی کرو منقول ہی کہ امام حسن علیہ السلام جسوقت نماز پڑہتی تہی اوسوقت
بہت نفیس کپڑی جو کہ انکی پاس ہوتے تہی زیب تن کرتی تہی کسیشنے پوچہا تو فرمایا کہ خدایتعالی جمیل ہے اور جمال کو دوست رکہتا ہے
اسواسطی مین اپنے پروردگار کیواسطے زینت کرتا ہون اور یہہ آیت فرمائی کہ خذوا زینتکم عند کل مسجد اور حضرت صادق علیہ السلام نی فرمایا
ہے کہ بالون مین کنگہی کرو تم کہ کنگہی کرنا روزیکو کہینچتا ہی اور بالونکو خوشنما کرتا ہی اور حاجت کو روا کرتا ہی اور منی کو زیادہ کرتا ہی اور
بلغم کو قطع کرتا ہی اور جناب رسولخدا صلعم ڈاڑہی کی نیچی چالیس مرتبہ کنگہی کرتے تہی اور سات مرتبہ اوپر پہیرتے تہی اور فرماتی تہی کہ
وہ ذہن کو زیادہ کرتا ہی اور بلغم کو قطع کرتا ہے اور اس آیت کی تفسیر مین وقت طواف کعبہ کی بہی لباس نفیس پہننے کا حکم لکہا ہی اسواسطی کہ
عرب کے لوگ برہنہ ہوکر طواف کرتی تہی اور کہتے تہی کہ ہم اون کپڑون مین طواف نہین کرتے کہ جنمین ہمنی گناہ کئی ہین خدایتعالی نی
حکم کیا کہ لباس پہنکر طواف کرو اور امام رضا علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ کنگہی کرنی چاہیئی نزدیک ہر نماز کی اور فرماتا ہی خدا کہ وَّکُلُوْا اور
کہاؤ تم احرام کی وقتون مین اور ایام احرام مین گوشت وغیرہ جن چیزین کہ حلال ہین وَاشْرَبُوْا اور پیو تم دودہ وغیرہ جن چیزین
پینے کی جو کہ حلال ہین وَلَا تُسْرِفُوْا اور نہ بیجا خرچ کرو تم کہ حد سے زیادہ خرچ کرو یا حرام کامون مین خرچ کرو یا حلال کو حرام کرو تم اِنَّهٗ
تحقیق کہ وہ خدا لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ نہین دوست رکہتا ہی بیجا خرچ کرنیوالونکو حضرت صادق علیہ السلام نی فرمایا کہ مال جو اوسکی پاس ہے وہ خدا کا مال
امانت اوسکے پاس ہے اور اجازت دی ہی اوسکو کہ کہاوی اور پیوی اوس مین سے میانہ اور لباس پہنی میانہ اور نکاح کری میانہ اور سواری رکہی میانہ اور جو اوسکی
سوا ہو وہ فقرا مومنین کو دیوی اور اونکی پریشانی کو اوس مال سے رفع کری پس جو شخص ایسا کریگا اوسنی حلال کہایا اور حلال پیا اور حلال پہنا
اور نکاح حلال کیا اور سواری حلال پر سوار ہوا اور سوا اسکے جو شخص کری وہ حرام ہے جیسے کہ کسیکو کفایت کرتی ہے سواری سو
درہم کی اور خرید کری وہ دس ہزار کی اور کفایت کرتی ہو اوسکو لونڈی بیس دینار کی اور اگر ہزار کی وہ خرید کری اور یہہ ہو بطوری کہ
خدایتعالی فرماتا ہی کہ انه لا یحب المسرفین اور دوسری روایت مین یہہ ہی کہ فرمایا حضرت صادق علیہ السلام نی کہ جسکے پاس کہانا انگور کا ہو اور
پہر وہ آدمیون سے سوال کری تو وہ مسرفین مین داخل ہے اور بعضی کہتے ہین کہ مراد اسراف سے اس آیت مین کہانا اور پینا ہی بعد سیر ہونیکی
بیشک کہانے سے پیٹ بہر جاتا ہی اور بعد اوسکی پہر کہانا کہاتی جو کہ موجب ضرر کا ہی اور ابن عباس سے روایت ہے کہ جو کچہہ چاہو کہاؤ اور پیو حلال
شی مین سے جبتک کہ حد اسراف کو نہ پہنچی کہ بعد سیر کی بہی پہر کہانا کہاؤ اور پہننا لباس کا بہی تکبر کے قصد سے اسراف ہے اور اگر وزن
کوہ احد سونا طاعت خدا مین خرچ کری تو وہ اسراف نہین ہی اور اگر ایک درہم خدا کی نافرمانی مین خرچ کری وہ اسراف ہے اور جناب امیر
علیہ السلام کیطرف جو اشعار منسوب کرتی ہین اونمین سی بعض اشعار کا مضمون یہہ ہی کہ اگر تو کہانا کہاوی تو کم کہانا کہا یعنے سیر ہوکر مت کہا
اور بعد کہانیکے دوسرے کہانے سے پرہیز کر جبتک کہ وہ پہلا ہضم نہووی کہ اسی مین شفا کہانیکے ہضم ہوجانے مین ہی اور کوئی شی آدمی کے
واسطے ایسی مضر نہین ہی جیسے کہ کہانیکے بعد کہانا ہے کہ پہلا کہانا ہنوز ہضم نہین ہوا کہ بعد اوسکے پہر اور کہانا کہایا ہو اور رسولخدا صلعم
نے فرمایا ہی جو کوئی دنیا مین سیر ہوکر کہانا کہایگا وہ قیامت کے روز گرسنہ ہوگا اور منقول ہے کہ شب معراج رسولخدا صلعم کو آواز آئی ای
احمد دشمن رکہہ تو دنیا کو اور دنیا کی لوگونکو اور دوست رکہہ تو آخرت کو اور آخرت کے لوگونکو حضرت نی پوچہا کہ کون ہین دنیا اور آخرت کی
لوگ ای پروردگار تب خدایتعالی نے اوصاف دنیا کے لوگونکی بیان کئی اور اون اوصاف مین سے بعضے اوصاف یہہ ہین کہ جو کوئی

کہانا کہانے بہت اور سونے بہت اور پہننے بہت اور فرماتا ہی خدا کہ قُلْ کہہ تو ای محمد صلعم کہ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ کس شخص نے حرام کیا ہی آرائش خدا
کو کہ طرح طرح کی رنگ برنگ کپڑی ہین الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ جو کہ نکالی ہین خدا نے واسطے بندون اپنے کے درختون سے مثل ابریشم روئی اور کتان کے
اور نکالے ہین حیوانات سے مثل شال کی اور نکالے ہین کانون سے مثل زرہ اور خود کی اور کہتی ہین کہ مجتمع ہوتے تہے لوگ حج اور عمرہ کو جاتے تہی گوشت اور
چربی اور دودہ پر نہ کہاتے اور حرام کرتی تہی خدا تعالی نے اس امر کو بہی منع کیا اور فرمایا کہ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ اور کسنے حرام کی ہین پاکیزہ چیزین روزی کی
سے مثل گوشت اور چربی اور دودہ کی حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ ایکمرتبہ امیر المومنین علیہ السلام نے ابن عباس کو ابن کوا کی اور
اوسکی صحابی کے پاس بہیجا واسطے نصیحت کے کہ وہ لوگ خوارج مین سے تہے اور ابن عباس باریک کپڑے کا کرتا اور پوشاک نفیس پہنے ہوئے تہے اون لوگون نے
ابن عباس کو دیکہا تو ازراہ طعن ابن عباس سے کہا کہ ای ابن عباس تم بہتر ہو ہمارے نفسون سے کہ تو ایسا لباس پہنے ہوئے ہے ابن عباس نے فرمایا کہ اول یہہ جہگڑا
تم سے ہمین ہے کہ خدا تعالی قرآن مین فرماتا ہی قل من حرم زینة اللہ اور اوس سے پہلے فرمایا ہی کہ خذوا زینتکم عند کل مسجد اور منقول ہے کہ ایکمرتبہ سفیان
ثوری نے حضرت صادق علیہ السلام کو دور سے دیکہا کہ لباس قیمتی پہنے ہوئے ہین یہہ دیکہکر قسم کہائی کہ مین صادق کو جاکر زجر و توبیخ کرونگا یہہ
کہکر حضرت صادق کی پاس گیا اور کہا کہ ای فرزند رسول خدا جناب رسول خدا صلعم نے کبہی ایسا لباس نہین پہنا اور نہ علی ابن ابیطالب نے اور نہ
تیری باپون مین سے کسینے حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جناب رسول خدا صلعم تنگی کی زمانہ مین تہے اور بعد ان حضرت کی دنیا فراغت اور کشادگی
سے ہیگی اور خدا تعالی فرماتا ہی کہ من حرم زینة اللہ اور یہہ لباس جو میرا تو دیکہتا ہی یہہ آدمیون کے واسطے ہے اور سفیان کا ہاتہہ پکڑکر کہینچا اور اوپر کا
اوتار کر نیچے کا لباس اوسکو دکہلایا کہ وہ نہایت سخت تہا اور فرمایا کہ یہہ اپنے نفس کے لیے ہی اور سفیان بہت موٹا اور کہردرا لباس پہنے ہوئے تہا کہ وہ قیمت مین
تہوڑی سی ہو وا سونکا لباس تہا اوسکی نیچے کا لباس جو حضرت صادق نے دیکہا تو وہ بہت نرم اور نازک لباس تہا فرمایا کہ وہ تونے کہردرا لباس آدمیون کے واسطے
پہنا ہی اور یہہ نیچے کا لباس نرم اور نازک ہے کہ جس سے تو اپنی نفس کو خوش کرتا ہی قُلْ کہہ تو ای محمد صلعم کہ هِيَ وہ زینت اور آرائش اور پاکیزہ
روزی لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا واسطے اون لوگون کے ہے کہ جو ایمان لائے ہین یعنی اصالةً مومنین کیواسطے ہے فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا بیچ زندگانی دنیا کی
اور کفار کیواسطے وہ آرائش اور پاکیزہ روزی مومنین کی طفیل سے ہی کہ وہ بہی دنیا مین اونکے شریک ہین خَالِصَةً خالص اور بدون شرکت
کے ہی مومنین کیواسطے يَوْمَ الْقِيٰمَةِ دن قیامت کے اور کفار اوسمین شریک نہین ہین گو دنیا مین اونکے شریک ہون کہ وہ چند روز
ہے اور خالصة منصوب ہے اوپر حال واقع ہوا ہے مگر نافع نے اوسکو مرفوع پڑہا ہے ہی کی خبر مقرر کرکے كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ اسیطرح
تفصیل سے بیان کرتے ہین ہم آیتون کو لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ واسطے اوس قوم کی کہ جانتے ہین اور سمجہتے ہین خدا کی احکام کو اور فرماتا ہی خدا کہ قُلْ
کہہ تو ای محمد صلعم ان مشرکون سے کہ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ سوا اسکے نہین کہ حرام کیا ہی پروردگار میرے نے فحش چیزونکو کہ وہ نہایت بد
ہین اور گناہان ناپاکیزہ ہین مَا ظَهَرَ مِنْهَا جو کچہہ کہ ظاہر ہو اوسمین سے وَمَا بَطَنَ اور جو کچہہ کہ پوشیدہ رہے کہتے ہین کہ کفار
عورتونکو دن مین کہ گمان زنا کا ظاہر ہونیکا ہی جرم جانتے تہے اور شب کے وقت کہ اوسمین گمان پوشیدہ رہنے کا ہے حلال جانتے تہے
خدا تعالی نے یہہ آیت نازل کرکے کہ فحش ظاہر اور باطن دونو طرحکا حرام ہی بالکل منع کیا کہ نا ظاہر کرنا چاہئے زنا کو نہ باطن مین
وَالْاِثْمَ اور حرام کیا ہے گناہ کو کہ جسپر حد مقرر نہین ہے وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ اور ظلم کرنیکو بدون حق کی کہ اوسکو بہی حرام کیا ہے اور یا یہہ معنی
ہونیکو اثم سے اور بغیر الحق تاکید ہے بغی کی اسواسطے کہ بغی ہونا ناحق ہی ہوتا ہی وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ اور حرام کیا ہی شریک کرنیکو ساتہہ
خدا کے اوسکی عبادت مین مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا اوس چیز کو کہ نہین نازل کیا ہی خدا نے ساتہہ عبادت اوس چیز کی حجت اور دلیل کو
وَاَنْ تَقُوْلُوْا اور حرام کیا ہے یہہ کہ کہو تم دروغ و افترا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ اوپر خدا کے اوس چیز کو کہ نہین جانتے ہو تم جیسے کہ حرام
کرنا زراعت کا اور چارپایونکا اور برہنہ ہوکر طواف کرنا اور منسوب کرنا اوسکو طرف خدا کی اور کہنا کہ اوسنے ہمکو حکم دیا ہی یہہ سب افترا ہی خدا پر

اور حضرت صادقؑ نے فرمایا ہی کہ دو خصلتون سے بچنا چاہیے کہ اوسمین ہلاک ہوا ہے جو کوئی کہ ہلاک ہوا ہی ایک تو یہہ ہی کہ لوگونکو تو اپنی رائے سے فتوے
دیوے اور دوسری یہہ ہی کہ فرمانبرداری کرے تو ساتھہ او چیز کی کہ نہین جانتا ہے تو اور ایک روایت مین یہہ ہے کہ ساتھہ باطل کے فرمانبرداری
خدا کی کرے تو اور لوگونکو فتوے دے تو او چیز کا کہ نہین جانتا ہے تو اوسیکو اور حضرت باقرؑ سے کسینے سوال کیا کہ بندون پر حجت خدا کی کیا
کیا ہے فرمایا کہ جو کچھہ جانتے ہو وہ کہو اور جس چیز کو کہ نہین جانتے ہو اوسمین توقف کرو اور امیر المومنینؑ نے رسول خدا سے روایت کی ہی کہ
جو کوئی بغیر علم کے لوگونکو فتوے دیوے اوسکو ملائکہ آسمان و زمین کی لعنت کرتی ہین اور اب خدا اپنے واسطے تسلی خاطر اقدس جناب
رسول خدا اور تاخیر عذاب کفار کی بیان کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ اور واسطے ہر گروہ کے ایک مدت معین ہے اونکے مرنیکے
واسطے یا واسطے نزول عذاب کے خاص واسطے گروہ کفار کی فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ پس جسوقت کہ آئی وقت عذاب اونکا یا وقت موت اونکی
کا جو کہ مقرر ہے تو لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ نہین پیچھے ہوتی ہین وہ ایک ساعت اوسوقت سے اور نہ آگے
بڑھتی ہین یعنی اجل کیوقت مین کسیطرح سے فرق نہین ہوسکتا ہے حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ شمار کیجاتے ہین سال اور شمار کیے
جاتے ہین مہینے اور شمار کیے جاتی ہین دن اور شمار کئے جاتی ہین سانس پس جسوقت اجل آتی ہی تو ایکدم اور سے اوسکو وقت سے آگے پیچھے
نہین ہوسکتی ہین اسیطرح کہ وقت اجل کا مقدم اور موخر نہین ہوسکتا ہی اور فرماتا ہی خدا کہ يَا بَنِي آدَمَ اے فرزندان آدم إِمَّا
يَأْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ اگر آئین تمہارے پاس پیغمبر تم مین سے کہ وہ تمہاری جنس مین سے ہون یا تمہاری ہمزبان ہون کہ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ
آيَاتِي بیان کرتے ہون وہ اوپر تمہارے آیتون میری کو یا احکام شریعت کو تو فَمَنِ اتَّقَىٰ وَأَصْلَحَ پس جو شخص کہ پرہیز کرے اونکی
نافرمانیسے اور درست کرے اپنے عمل کو تو فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ پس نہین خوف ہے اوپر اونکے قیامت کے ہولونسے وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ اور نہ وہ غمگین ہونگے
ثواب کے گم ہونیسے اور اما مین ان شرطیہ ہے اور ما کا لفظ واسطے تاکید کی اوسپر زیادہ کردیا ہی اور ضمیر اتقی و اصلح کی من کیطرف باعتبار لفظ کی پھرتی
ہے کہ لفظ اوسکا مفرد ہی اور ہم کی ضمیر باعتبار معنی کی من کیطرف پھرتی ہی کہ باعتبار معنی کے وہ جمع کیواسطے بھی آتا ہی اور اب جھٹلانیوالونکا
ذکر کرتا ہی کہ وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا اور جن لوگون نے کہ جھٹلایا ہے اور تکذیب کی ہی ساتھہ آیتون ہماری کو کہ ہمارے پیغمبرونکو اونہون نے
جھٹلایا ہے وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا اور تکبر اور سرکشی کی ہی اونہون نے اوپر ایمان لانیسے أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ یہہ لوگ صاحبان دوزخ ہین
هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ وہ بیچ اوسکی ہمیشہ رہنیوالے ہین اور فرماتا ہی کہ فَمَنْ أَظْلَمُ پس کونسا شخص زیادہ ظالم ہے مِمَّنِ افْتَرَىٰ
عَلَى اللَّهِ كَذِبًا اوس شخص سے کہ باندہے بہتان اوپر خدا کی جھوٹ کو کہ خدا کیواسطے زوجہ اور فرزند اور شریک مقرر کرے اور یا یہہ کہ جس
چیز کو خدا نے نہین فرمایا ہی اوسکو خدا کیطرف منسوب کرے اور کہے کہ اوسنے حکم دیا ہی أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ یا تکذیب کرے ساتھہ آیتون
اوسکی کی اور جھٹلاوے اونکو أُولَٰئِكَ یہہ لوگ کہ جھٹلاتے ہین اور افترا کرتے ہین يَنَالُهُمْ نَصِيبُهُم مِّنَ الْكِتَابِ پہونچیگا اونکو حصہ اونکا
کتاب سے یعنی لوح محفوظ سے جو کچھہ کہ اونکے واسطے اوسمین لکھا ہی روزی اور اجل اور عذاب دنیا اور آخرت کا حَتَّىٰ إِذَا جَاءَتْهُمْ رُسُلُنَا یہانتک
کہ جسوقت آئین اونکے پاس بھیجے ہوے ہمارے کہ وہ ملک الموت ہے مع ہمراہیون اوسکے ہین قابضان ارواح يَتَوَفَّوْنَهُمْ جسوقت قبض کرین وہ ارواح اونکی تو قَالُوا
کہتے ہین وہ فرشتے کہ أَيْنَ مَا كُنتُمْ تَدْعُونَ کہان ہین وہ کہ تم ہو پکارتے اونکو مِن دُونِ اللَّهِ سوائے خدا کی تاکہ آجکی دن عذاب کو وہ تم سے
دفع کرین قَالُوا کہین وہ کفار جواب مین فرشتونکے کہ ضَلُّوا عَنَّا گم ہوگئے وہ ہم سے اور اونکا پتا نہین ہی کہ وہ کہان گئے وَشَهِدُوا عَلَىٰ
أَنفُسِهِمْ اور گواہی دینگے وہ کفار اوپر جانون اپنے کے أَنَّهُمْ كَانُوا كَافِرِينَ تحقیق وہ تھے کفر کرنیوالے یعنے وہ کفار اوسوقت اپنے کفر کا اقرار کرینگے
لیکن اوسوقت کا اقرار کرنا اونکو کچھہ فائدہ نہ بخشیگا اور فرماتا ہی خدا کہ قَالَ کہیگا خدا اوسوقت اون کفار کی جواب مین کہ ادْخُلُوا فِي أُمَمٍ
داخل ہو تم بیچ گروہونکے کہ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِكُم تحقیق گذری ہین وہ پہلے تم سے اور مذہب تمہارا رکھتے تھے مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ جنون اور آدمیون سے یعنے

اونکی ہمراہ ہوکر داخل ہو تم فی النار ط بیچ آتش دوزخ کی کلما دخلت امۃ جسوقت کہ داخل ہوا ایک گروہ انہین سے دوزخ مین
لعنت اختہا لعنت کری ہین اپنی کو یعنی گروہ دوسرے کو کہ پیشوا اور ہم مذہب اونکی تھے اور یہہ اونکی پیروی کیا کرتی تھے حتی اذا ادارکوا فیہا
یہانتک کہ جسوقت پہنچین بیچ اوس دوزخ کی اور ملاقات کرین انہین جمیعا سب قالت اخرٰہم کہینگے پچھلے جانیوالی اونکے لاولٰہم
واسطی پہلی جانیوالون کے یعنی پیچھے جانیوالے دوزخ مین پہلی جانیوالونکے حق مین کہین گے جو کہ اونکے پیشوا تھے وہ ان پیشواؤن کے حق مین یہہ کہین گے
ربنا ھؤلاء اضلونا ای پروردگار ہمارے انہون نے گمراہ کیا ہے ہمکو فاتہم عذابا ضعفا پس دیوے تو انکو عذاب دوچند من النار آتش
دوزخ مین سے ایک عذاب تو انکے گمراہ ہونیکا اور دوسرا عذاب گمراہ کرنیکا کہ اور لوگونکو انہون نے گمراہ کیا ہے قال کہیگا خدا انکی جواب
مین کہ لکل ضعف واسطے ہر ایک کے دوچند عذاب ہے پیشواؤن کو تو گمراہ ہونے اور گمراہ کرنیکی جہت سے اور انکی تابعدارون کو گمراہ ہونے
اور پیشواؤن کی پیروی کرنیکی جہت سے ولکن لا تعلمون اور لیکن نہین جانتی ہو تم کہ ہمکو دوچند عذاب ہے بسبب غفلت کے دوسرے کے
حال سے بلکہ ہر ایک اپنی ہی عذاب کا علم رکہتا ہے اور فقط ابن کثیر نے لا یعلمون پڑہا ہے یا سے اور باقیون نے لا تعلمون پڑہا ہے تا سے
یعنے نہین جانتی ہو تم وقالت اولٰہم اور کہینگے پہلی جانیوالی اونکی یعنی پیشوا اونکی لاخرٰہم واسطی پیچھے جانیوالون اپنی کی جنکو ہمنے
گمراہ کرتے تھے فما کان لکم علینا من فضل پس نہین ہے واسطی تمہارے اوپر ہمارے کوئی زیادتی اور بزرگی کہ تمکو ہمسے کم عذاب ہو بلکہ ہم
اور تم دونون عذاب مین برابر ہین کہ جیسے ہم کافر ہین ایسے ہی تم کافر ہو فذوقوا العذاب پس چکہو تم عذاب کو بما کنتم تکسبون بسبب
اسکے کہ تھے تم کسب کرتے دنیا مین کفر کو اور حوالہ عذاب کا دوسرونکو کرتے تھے اور فرماتا ہے کہ ان الذین کذبوا بایٰتنا تحقیق جن لوگون نے جھٹلایا ہے
آیتون ہماری کو واستکبروا عنہا اور تکبر اور سرکشی کی ہے ان آیتون ہماری سے کہ اونپر ایمان نہین لائی ہین لا تفتح لہم نہ کہولی جاوینگی واسطے
اونکے اونکی دعاؤن اور عملون اونکی کی اور واسطے نازل ہونے برکت اور رحمت کی اور واسطے چڑہنے روحون اونکی کی بعد مرنیکے ابواب السماء
دروازے آسمانکی جیسے کہ واسطے مومنین کی کہولی جاتی ہین بلکہ اونکی اعمال اونکے منہ پر مارے جاوینگے اور روحین اونکی دوزخ مین بہیجی جاوینگی حضرت
امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ مومنین کی روحین اور اعمال اونکے آسمانکو جاتے ہین اور دروازے آسمانکے اونکی لئے کہولی جاتی ہین اور کافرونکی
روحین آسمانکو چڑہتی ہین اور جسوقت آسمانکے قریب پہنچتی ہین ایک منادی کرنیوالا آواز کرتا ہے کہ پھیر دو تم اونکو سجین مین اور وہ ایک جنگل ہے
دوزخ کا جسکو برہوت کہتی ہین اور وہ زمین حضرموت مین ہے اور لا تفتح کو حمزہ اور کسائی اور خلف نے مخففہ پڑہا ہے یا سے
اور ابو عمرو نے تا اور تخفیف سے پڑہا ہے اور باقیون نے تا اور تشدید سے پڑہا ہے اور فرماتا ہے کہ ولا یدخلون الجنۃ اور نہ داخل ہونگے
وہ کفار تکبر کرنیوالے بہشت مین حتی یلج الجمل فی سم الخیاط یہانتک کہ داخل ہووے اونٹ بیچ ناکہ سوئی کے یعنی جیسے کہ اونٹ کا سوئی
کے ناکہ مین داخل ہونا محال ہے ایسے ہی کفار کا بہشت مین داخل ہونا محال ہے وکذلک نجزی المجرمین اور اسیطرح جزا
دیتے ہین ہم گنہگارونکو جو کہ کفر کرتے ہین لہم من جہنم مہاد واسطے اونکی آتش دوزخ سے فرش اور بچھونا ہے کہ اوسپر بیٹھین اور لیٹین
ومن فوقہم غواش اور اوپر اونکے سے پوششین ہین اور غواش کی اصل غواشی ہے یا اوسمین سے محذوف ہوگئی ہے وکذلک اور
ایسی ہی یعنی جیسے کہ جزا دی ہے اون لوگونکو ایسی ہی نجزی الظٰلمین جزا دیتے ہین ہم ظلم کرنیوالونکو اپنی نفسون پر بسبب کفر
اور گناہونکی اور رب مومنونسے وعدہ کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ والذین اٰمنوا اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین وعملوا الصٰلحٰت اور
عمل کئے ہین اونہون نے نیک جیسے کہ تصدیق کی انبیا کی اور فرمانبرداری کی کتابون بہیجی ہوئی خدا کے اور اعمال نیک جو کثرت سے ہین
اور طاقت بشری سے خارج ہین اور سب اعمال کو بندہ ادا نہین کر سکتا ہے سو واسطے خدا تعالی فرماتا ہے کہ لا نکلف نفسا الا وسعہا نہین تکلیف
دیتی ہین ہم کسی نفس کو مگر گنجایش اور طاقت اوسکے کے موافق کہ اوسکو سہولت سے بجا لائی چنانچہ تمام رات اور دن مین پانچ

وقت کی نماز واجب کی وسطاقت اس سے زیادہ کی بجالانیکی رکہتا ہے اور تمام سال مین ایک مہینے کی روزہ واجب کیے اور طاقت اس سے زیادہ
کی رکہتا ہے اسیطرح سب عبادات کا حال ہی ولا نکلف نفسا خبر الذین آمنوا کی ہی اور ضمیر جو مبتدا کیطرف پہرتی ہے وہ اسمین محذوف ہے اور
یا یہہ کہ یہہ جملہ معترضہ ہی کہ درمیان مبتدا اور خبر کی واقع ہوا ہے اُولٰئِکَ یہہ لوگ یعنے جو کہ ایمان لائی ہین اور اعمال نیک کرتے ہین وہ ناہین
اَصْحٰبُ الْجَنَّۃِ صاحبان بہشت ہین ہُمْ فِیْہَا خٰلِدُوْنَ وہ بیچ اوس بہشت کے ہمیشہ رہنی والی ہین اور اون بہشتیوں کی حال مین خدا تعالی
فرماتا ہی کہ وَنَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِہِمْ اور کہینچ لیوینگے ہم اور نکال لیوینگے ہم اوس چیز کو کہ بیچ سینوں اونکی کی تہی مِنْ غِلٍّ کینہ او حسد سی یعنے
بہشتیوں کی دلوں مین سی کینہ او حسد جو کچہہ ہوگا اوسکو ہم نکال لیونگی اور وہ سب آپسمین دوستی اور الفت سے رہینگے اور ایک کے دوسرے کا کینہ او حسد
نہوگا اور کہتے ہین کہ جسوقت بہشتی بہشت کی دروازہ پر پونہچینگے تو دیکہینگے کہ وہان ایک درخت ہوگا کہ اوسکی ساق سے دو چشمہ
جاری ہونگی ایک چشمہ مین سی تو بہشتی پانی نوش کرینگی جو حسد اور کینہ کہ اونکی دلون مین ہوگا سب دور ہو جائیگا اور وہ شراب طہور ہے اور جسوقت
دوسرے مین سی نوش کرینگی تو لطافت اور تازگی اونکی بدنون مین ہو جائیگی اور کم مرتبہ والے بہشتی کو ایک دنیا سے زیادہ ملک ملیگا وہ سمجہیگا
کہ میرا ہی سب سے پاس مال نہین ہے مین ہی مرتبہ مین سب سے زیادہ ہون اس صورت مین کینہ او حسد کی گنجایش کہان باقی رہینگی اور
احادیث مین آیا ہی کہ زیادہ مرتبہ والا کم مرتبہ والیکے پاس جائیگا تاکہ اوسکی مرتبہ کو دیکہکر خدا کا شکر کری اور جانی کہ مجہکو اس سے زیادہ دیا ہے
اور کم مرتبہ والا زیادہ مرتبہ والیکے پاس جائیگا کہ اوسکے مرتبہ کو دیکہکر اوسکو حسد اور رنج ہو اور جن بہشت مین خدا تعالی اونکو داخل
کریگا اوسکی تعریف مین فرماتا ہی کہ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِہِمُ الْاَنْہٰرُ جاری ہین نیچے محلون اون بہشتیوں کی سے نہرین پس بہشتیوں کو اونکی
دیکہنے سی لذت اور سرور حاصل ہوگا وَقَالُوْا اور کہینگے وہ بہشتی جسوقت اپنی مرتبونکو دیکہینگے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ شکر ہی واسطے خدا کے
جسنے کہ اپنے فضل سے ھَدٰنَا لِھٰذَا ہدایت کی تہی ہمکو واسطے اس مقام کی وَمَا کُنَّا لِنَہْتَدِیَ اور نہو ہم کہ ہدایت پاتی اپنی قوت سے بغیر توفیق
لطف خدائی طرف ان منازل کی لَوْلَآ اَنْ ھَدٰنَا اللّٰہُ اگر نہ ہوتا یہہ کہ ہدایت کری ہمکو خدا یعنی اگر خدا تعالی توفیق و لطف عطا کری ہمکو ہدایت
نکرتا تو ہم اپنی طاقت سے ہدایت پا سکتے لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ البتہ تحقیق آئی تہی پیغمبر بہیجے ہوئی پروردگار ہمارے کی ساتہ حق کی اور
ارشاد سی تبہی ہدایت پائی اور اس رتبہ کو ہم پہنچی وَنُوْدُوْٓا اور آواز دی جائیگی وے بہشتی جسوقت کہ وہ دور سے بہشت کو دیکہین یا بہشت
مین داخل ہون کہ اَنْ تِلْکُمُ الْجَنَّۃُ تحقیق یہہ بہشت ہے بہرا ہوا نعمتون سے جسکا تم وعدہ کیے گئی تہے اُوْرِثْتُمُوْہَا بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ وارث
کئے گئے ہو تم اوس بہشت کی بسبب اسکے کہ تہے تم عمل کرتی دنیا مین نیک اور ان تلکم مین ان مخففہ ہی اور حضرت صادق علیہ السلام سے
روایت ہے کہ جسوقت قیامت ہوگی تو جناب محمد اور ائمہ ہدی طلب کیے جائینگے اور لوگونکی روبرو کہڑی کیے جائینگے پس شیعہ اونکے جسوقت اونکو
دیکہینگے تو کہینگے کہ الحمد للہ الذی ہدانا لہذا یعنے شکر ہی واسطے خدا کے جسنے ہدایت کی تہی واسطے اسکے کہ انکا دوست ہمکو کیا تہا اور اونکی دوستی کے
ہمکو ہدایت کی تہی اور جناب رسول خدا صلعم سے روایت کرتی ہین فرمایا کہ جسوقت بہشتی بہشت مین جا ٹہرینگی اور دوزخی دوزخ مین داخل ہو جاوینگے تب خدا تعالی
اونکو درمیانسے حجاب کو اوٹہالیگا کہ دوزخی بہشتیونکو اور اونکی درجونکو دیکہین اور وہ اونکو دیکہین تو اوسوقت دوزخی حسرت سے کہین کہ کاش ہم ہدایت پانے
والی ہوتی کہ اس رتبہ کو پونہچتی اور بعد اسکے حضرت نے فرمایا کہ کوئی ایسا مومن نہین ہی کہ جسکے واسطے ایک منزل بہشت مین اور ایک منزل دوزخ مین ہو اور ایسا ہی
کوئی کافر ہی کہ جسکے واسطے ایک منزل بہشت مین اور ایک منزل دوزخ مین ہو اور جسوقت حجاب کو اوٹہالیوین اور ہر ایک شخص دوسرے شخص کو دیکہنے
لگے اور دوزخی سی کہا جائیگا کہ دیکہہ تو کہ بہشت مین جو یہہ درجے اور منزلین اور محل ہین یہہ تیرے واسطے بنائی گئی تہی اگر ایمان لاتا تو اسمین
رہتا اور بہشتی کو کہا جائیگا کہ دیکہہ تو کہ دوزخ مین یہہ عذاب کے چیزین تیرے واسطے بنائی گئے تہین اگر تو ایمان نہ لاتا اور گناہون مین مشغول رہتا
تو یہہ عذاب تیرے واسطے اور بعد اسکے آیت نازل کی کہ اے بہشتیو یہہ درجے اور منزلین جو بہشت مین ہین اونکا ہمنے تمکو وارث کیا

اور دوزخین جو تمہارے مکانات ہین وہ ہمنے دوزخیونکو دیے پہر آواز آئیگی کہ اے بہشتیو ہمیشہ تمکو تندرستی ہے کہ کبھی تم بیمار نہو اور ہمیشہ تمکو جوانی رہیگی کہ کبھی تم بوڑہے نہو اور ہمیشہ تم بہشت مین زندہ رہو کہ کبھی تمکو موت نہ آئے اور نعمتین تمہاری ہمیشہ رہین کہ کبھی کم نہون اور فرماتا ہے خدا کہ وَنَادَىٰ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ اور آواز دیوینگے بہشتی اور پکارینگے أَصْحَابَ النَّارِ یعنے دوزخیونکو کمال شادی اور فرحت سے کہ أَنْ قَدْ وَجَدْنَا یہ کہ تحقیق پایا ہمنے مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا اوس چیز کو کہ وعدہ کیا تہا ہمسے پروردگار ہمارے نے دنیا مین حق اور درست حقا دوسرا مفعول وجدنا کا ہے یعنے جو کچھہ کہ ہمارے پروردگار نے ہمسے دنیا مین وعدہ کیا تہا بہشت مین داخل کرنیکا ہمنے اوس وعدہ کو حق اور درست پایا کہ ہم اب بہشت مین داخل ہوگئے فَهَلْ وَجَدْتُمْ پس کیا پایا تمنے بہی اے دوزخیون مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ جو کچھہ کہ وعدہ کیا تہا پروردگار تمہارے نے عذاب کا حَقًّا حق اور درست یہہ حقا بہی مثل پہلے حقا کی ہے یعنی جو کچہہ کہ خدا نے تمسے عذاب کرنے کا وعدہ کیا تہا تمنے بہی اوسکو حق اور درست پایا قَالُوا کہینگے وہ دوزخی نہایت افسوس اور حسرت سے کہ نَعَمْ ہان ہمنے اوس وعدہ کو حق پایا اور بموجب وعدہ پروردگار کی ہم دوزخ مین داخل ہوے فَأَذَّنَ مُؤَذِّنٌ پس آواز دیوی ایک آواز دینیوالا بَيْنَهُمْ درمیان اونکی اور حضرت امام کاظم اور حضرت امام رضا علیہما السلام سے وارد ہے کہ وہ آواز دینیوالے امیر المومنین علیہ السلام ہونگے اور امیر المومنین علیہ السلام نے خود فرمایا کہ وہ آواز دینے والا مین ہون پس جناب امیر المومنین آواز دیوینگے درمیان اون بہشتیون اور دوزخیونکے أَنْ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ یہ کہ لعنت خدا کی ہو اوپر ظلم کرنیوالونکے اپنے نفسونپر سبب کفر اور جہٹلانے پیغمبر کے الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وہ لوگ کہ جو بند کرتے تہے راہ خدا سے لوگونکو اور باز رکہتے تہے کہ کفر اور شرک کی لوگونکو ترغیب کرتے تہے اور جہوٹی حدیثین بناکر لوگونکو حق سے باز رکہتے تہے اور قرآن کی دلیل مین اپنے قیاس کو دخل دیتے تہے اور بدون استحقاق کے پیغمبر کے جانشین بنکر اپنے تئین امیر المومنین کہلاتے تہے وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا اور طلب کرتے تہے وہ اوس راہ کو ازروی کجی اور ناراستی کی اور عوجا مفعول بہ بہی ہوسکتا ہے اور مفعول مطلق بہی فعل محذوف کا ہوسکتا ہے یعنی کجی اور ناراستی کے راہ کو طلب کرتے تہے وَهُمْ بِالْآخِرَةِ كَافِرُونَ اور وہ ساتہہ آخرت کے کفر کرنیوالے ہین وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ اور درمیان اون دونوکی پردہ ہے یعنے درمیان بہشتیون اور دوزخیونکے ایک پردہ ہے مثل فصیل قلعہ کے کہ دوزخی بہشت مین نہین جاسکتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ مراد اوس حجاب اور پردہ سے اعراف ہے اور بعضے کہتے ہین کہ اعراف ایک ٹیلا ہے مشک سفید کا اوس اعراف کو خدا تعالے کہتا ہے کہ وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ اور اوپر اعراف کے مرد ہونگے یعنے حجاب بلند پر کہ درمیان بہشت اور دوزخ کی ہے کچہہ مرد ہونگے خدا کے پہچاننے والے اور واحد جاننے والے کہ يَعْرِفُونَ كُلًّا پہچانتے ہونگے وہ ہر ایک کو بہشتیون اور دوزخیون مین سے بِسِيمَاهُمْ ساتہہ علامت اونکی کی کہ یہہ بہشتی ہے یا دوزخی ہے اسطرح کہ بہشتی سفید رو ہونگے اور دوزخی سیاہ رو اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ اعراف ٹیلے ہین درمیان بہشت اور دوزخ کی اور رجال سے مراد جو کہ اعراف پر کہڑے ہونگے ائمہ معصومین علیہم السلام ہین اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا کہ جو کہڑے ہونگے درمیان بہشت اور دوزخ کی اور جس شخص نے ہماری نصرت کی پہچانینگے ہم اوسکو اوسکی علامت سے پس داخل کرینگے ہم اوسکو بہشت مین اور جسنے ہمسے دشمنی کی پہچانینگے اوسکو بہی ہم اوسکی علامت سے پہچانینگے اور دوزخ مین اوسکو ہم داخل کرینگے اور دوسری روایت مین حضرت امیر المومنین سے نقل ہے فرمایا کہ ہم اعراف پر ہونگے اور اپنی نصرت کرنیوالونکو اونکی علامت سے پہچانتے ہونگے اور فرمایا کہ ہم اعراف ہین کہ نہین پہچانا جاتا ہے خدا مگر ہمارے پہچاننے سے کہڑا کریگا خدا ہمکو صراط پر جو کہ بہشت اور دوزخ کے درمیان ہے پس جسکو ہم پہچانتے ہین اور وہ ہمکو پہچانتا ہے وہ بہشت مین جائیگا اور جو کوئی ہمارا منکر ہے اور ہم اوسکی منکر ہین وہ دوزخ مین جائیگا اور حضرت باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ رجال وہ مرد ہین آل محمد مین سے کہ جو ائمہ معصومین ہین اور مراد اعراف صراط ہے درمیان بہشت اور دوزخ کے پس جس شخص کی شفاعت کرینگے وہ مومنین گنہگارون مین سے نجات

ذکر اعراف

بارے گا اور جسکی وہ شفاعت کرینگے وہ شخص ہلاک ہوگا اور دوزخمین جائیگا اور محمد بن جعفر نے کہ راویان اہلسنت مین سے ہے روایت کی ہے اصبغ بن کنانہ نے کہا ایکروز مین مجلس شاہ اولیا و مرتضےٰ مین بیٹھا تہا کہ ابن کوا نے جناب امیر علیہ السلام سے پوچہا کہ وہ کون لوگ ہین کہ جو اعراف پر ہونگے فرمایا کہ ہم اہلبیت نبوت ہین اوس روز خدا ایتعالےٰ ہمکو اختیار دیویگا اپنے دوستونکو ہم پہچانکر بہشت مین داخل کرینگے اور اپنے دشمنون کو کہ جنہون نے ہمسے عداوت کی ہے اور ہمارے دوستون کو اونہون نے آزار پہونچائے ہین انکو ہم دوزخمین داخل کرینگے اور تائید کرتی ہے اس روایت کو حدیث عمر بن شیبہ کے کہ ایکروز جناب رسولخدا صلعم نے امیرالمومنین علیہ السلام کو خطاب کرکے فرمایا کہ ای علی گویا مین تجہکو دیکہتا ہون قیامت کے روز کہ تیرے ہاتہہ مین عصا درخت خار دار کا ہے اور تو اس عصا سے ایک گروہ کو بہشت کیطرف ہانکتا ہے اور دوسری گروہ کو اوس سے دوزخکی طرف لیجاتا ہے اور کہتا ہے تو دوزخکو کہ پکڑلے تو فلانے کو کہ یہہ میرے دشمنون مین سے ہے اور فلانے کو چہوڑدے کہ وہ میرے دوستون مین سے ہے اور حارث ہمدانی کہ جناب امیر علیہ السلام کے رفقا مین سے تہا ایکروز اوسنے جناب امیر علیہ السلام سے کہا کہ یا امیرالمومنین مین دو حالت سے ہراسان رہتا ہون ایک تو حالت نزع سے اور دوسرے صراط پر سے گذرنیسے فرمایا کہ ای حارث بشارت ہو تجہکو کہ مین اپنے دوستونکو ان دو حالت مین چہوڑ دونگا اور ان دونون وقتونمین اونکے پاس پہونچونگا اور مین انکو پہچانونگا اور وہ مجہکو پہچانینگے اور اونکی مین شفاعت کرونگا اور آتش دوزخکو کہونگا کہ انکو چہوڑدے یہہ میرے دوستون مین سے ہین اور انکو اونکی مقصود کو پہونچاؤنگا اور بعضے روایتمین حضرت صادق نے فرمایا کہ مراد اون مردونسی جو کہ اعراف پر ہونگے وہ لوگ ہین کہ جنکی نیکیان اور بدیان برابر ہین اگر خدا اونکو دوزخمین ڈالے تو بسبب اونکے گناہون کے اور اگر بخشدے تو بسبب اپنی رحمت کے اس سے معلوم ہوا کہ یہہ لوگ بہی امیدوار بخشش کے ہمراہ ائمہ طاہرین کی اعراف پر ہونگے اور ثعلبی نے اپنی تفسیر مین کہا ہے کہ اعراف ایک منزل بلند ہے اور وہان علی مرتضیٰ اور حمزہ اور عباس اور جعفر طیار ہونگے کہ اپنے دوستونکو سفیدی رو سے اور اپنے دشمنونکو سیاہی رو سے پہچانینگے اور یہہ بہی بعضی روایتمین آیا ہے کہ اعراف ٹیلے ہین درمیان بہشت اور دوزخکی اور ہر پیغمبر کو اور اوسکے خلیفہ کو وہان ٹہیرائینگے اوسکی امت کی گنہگارونکے ہمراہ جیسے کہ امیر لشکر کا ہمراہ لشکر اپنے کے ہوتا ہے اور جو کہ پہلے اونکی بسبب کثرت نیکیون اپنے کے بہشت مین چلے گئے ہین اونکو وہ مومنین گنہگار پکارینگے اور روایات اہلبیت علیہم السلام سے بہی ثابت ہے کہ جناب رسولخدا صلعم اور اونکی اولاد طاہرین اعراف پر ہونگے اور اونکے ہمراہ مومنین گنہگار بہی ہونگے کہ جنکی نیکیان اور بدیان برابر ہونگے اور وہ مومنین گنہگار امیدوار مغفرت پروردگار اون بہشتیون کو آواز دینگے جو کہ پہلے اونسے بہشت مین داخل ہوگئے ہین چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ وَنَادَوْا اور آواز دیوین وہ یعنے آواز دیوین وہ مومنین گنہگار کہ اعراف پر ہین اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ بہشتیونکو جو کہ اونسے پہلے بہشت مین داخل ہوگئے ہین اَنْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ اسطرحسے کہ سلام ہوجیو اوپر تمہارے اور خوشحال تمہارا کہ سلامتی سے تم دار السلام مین پونہچے لَمْ يَدْخُلُوْهَا حال یہہ ہے کہ نہین داخل ہوئے ہین وہ مومنین گنہگار اوس بہشت مین ابتک وَهُمْ يَطْمَعُوْنَ اور وہ طمع رکہتے ہین بہشت مین جانیکے یعنے وہ مومنین گنہگار جو کہ اعراف پر ہمراہ رسولخدا اور ائمہ ہدیٰ کی ہین اون بہشتیون کو جو کہ اونسے پہلے بہشت مین داخل ہوئے ہین آواز دیکر کہتے ہین کہ سلام ہو جو تمپر کہ تم سلامتی سے بہشت مین پونہچے اور خود وہ مومنین گنہگار ابتک بہشت مین داخل نہین ہوئے ہین جو کہ بہشتیون کو آواز دے رہے ہین سلامتی اور خوشحالی کی لیکن بہشت مین جانیکی طمع رکہتے ہین کہ کسیطرح شفاعت سے پیغمبر کے یا امام کے وہان ہم بہی جا پہونچین وَاِذَا صُرِفَتْ اَبْصَارُهُمْ اور جسوقت پہر جائین آنکہین ان مومنین گنہگار کے یعنے جسوقت نظر اونکی جا پڑے تِلْقَاۗءَ اَصْحٰبِ النَّارِ طرف دوزخیونکی اور دوزخمین اون کو جلتے ہوئے

اور طرح طرح کی عذاب تجہ ہوئی دیکہیں تو خدا تعالیٰ سے پناہ مانگے قَالُوْا کہیں وہ مومنین گنہگار جو اعراف پر کھڑے ہوے کہ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا
مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ اے ہمارے پروردگار ہمارے نہ جمع کر تو ہمکو قوم ظلم کرنیوالونکے کہ جن لوگون نے کفر اور شرک اور گناہ کر کے
اپنے نفسون پر ظلم کیا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے مثل پہلی روایت کی اسکی تفسیر مین فرمایا ہے کہ اعراف ٹیلے ہین
درمیان بہشت اور دوزخ کے کھڑا ہوگا اوپر ہر پیغمبر اور خلیفہ اوسکا اپنی امت کی گنہگارون کی ہمراہ جیسے کہ سردار لشکر کا ہمراہ ناتوانو
اور ضعیفون لشکر اپنے کی کھڑا ہوتا ہے اور جو کہ نیک ہین وہ پہلے ہی سے بہشت مین داخل ہو گئی ہونگی اوسوقت خلیفہ پیغمبر کا
گنہگار اپنی ہمراہیون کو کہ نظر کرو تم طرف بہائیون اپنی کے بہشت مین کہ وہ نیکیون کے سبب سے تم سے پہلے بہشت مین داخل ہو گئی ہین
وہ گنہگار مومنین اوسوقت اون بہشتیون کو کہینگی کہ سلام علیکم اور خود ابہی بہشت مین داخل نہین ہوئے ہین وہ
گنہگار لیکن طمع رکہتے ہین کہ شفاعت سے پیغمبر اور امام کی بہشت مین داخل ہو جائین اور دوزخیون کے طرف جو وہ گنہگار
نظر کرینگے تو اونکو دیکہکر کہینگے کہ خداوندا ہمکو قوم ظالمون کے ہمراہ مت کر اور فرماتا ہے خدا کہ وَنَادٰۤى اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ
اور آواز دیوینگے صاحبان اعراف کہ وہ ائمہ طاہرین ہین رِجَالًا يَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ اون مردونکو کہ پہچانتی ہونگے
اونکو ساتہہ علامت اونکے کی کہ وہ سیاہی چہرہ کی ہے اور وہ لوگ مثل ولید بن مغیرہ اور ابوجہل اور عاص بن وائل
کے ہونگی مشرکون مین سے کہ دنیا مین کہا کرتے تہے کہ خدا تعالیٰ نے بلال اور عمار اور صہیب سے فقیرونکو بہشت مین اور ہمکو دوزخ مین
ہرگز جگہہ دیگا اور اس امر پر قسمین کہاتے تہے ایسے ایسے آدمیون کو صاحبان اعراف قَالُوْا کہینگے وہ کہ تم
عذاب مین گرفتار ہو گیے مَاۤ اَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ نہ بے پروا کیا تم سے جماعت یارون تمہاری نے یا جمع کرنے مال نے عذاب خدا کے
یعنے تمہاری مددگارون اور مال نے عذاب خدا سے تمکو نہ بچایا وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ اور اوس چیز نے کہ تم تکبر کرتے اور
گردن کشی کرتے حق سے کہ یہہ جمع اور تکبر تمہارا تمہارے عذاب کا مانع نہوا اَهٰۤؤُلَاۤءِ کیا یہہ یعنی عمار اور سلمان اور ابوذر اور بلال
اور صہیب وغیرہ مفلس اور نادار جو کہ اب بہشت مین ہین الَّذِيْنَ وہ لوگ ہین کہ دنیا مین اَقْسَمْتُمْ قسم کہاتی تہی تم نے بسخت
قسم کہ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ نہین پہونچایگا اونکو خدا ساتہہ رحمت اپنی کے اور بہشت مین اونکو داخل نکریگا اور دیکہو تم کہ وہ اب
بہشت مین موجود ہین اور تم دوزخ مین پڑی ہوے جلتے ہو اور عذاب خدا مین گرفتار ہو اور اعراف والی آدمی جسوقت اس کلام سے
فارغ ہون تو بحکم خدا اون مومنین سے کہ جو اونکی ہمراہ ہین اسطرح سے فرماوین کہ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ داخل ہو جاؤ تم بہشت مین لَا
خَوْفٌ عَلَيْكُمْ نہین خوف ہے اوپر تمہاری کسی ہول اور سختی کا وَلَاۤ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ اور نہ تم غمگین ہوگی اپنے مطلوب کے فوت ہونے
سے اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے اس امت کے لوگونکی حال مین کہ اعراف ٹیلے ہین درمیان بہشت اور دوزخ
کے اور رجال ائمہ معصومین ہین کہ وہ اعراف پر ہونگی ہمراہ اپنے شیعون کے اور جو لوگ کہ اونکی اور اونکے شیعون کی مخالف دوزخمین
ہونگی اونسے کہینگے کہ تمہاری جماعت نے تمکو عذاب خدا سے بی پروا نکیا اور نہ اس تکبر نے کہ جو تم حق سے کرتے تہے دیکہو یہہ ہین ہمارے
شیعہ بہشت مین کہ قسم کہاتی تہے تم کہ خدا اونکو اپنی رحمت مین نہ پہونچایگا اور بہشت مین اونکو داخل نکریگا اور بعد
اوسکے اون گنہگاران شیعہ سے جو کہ اونکی ہمراہ ہین ارشاد کرینگی کہ داخل ہو جاؤ تم بہشت مین کہ نہین خوف ہے
تمپر اور نہ تم غمگین ہوگے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ جسوقت اعراف والے آدمی بہشت مین جائین تو
دوزخیون کو بہی طمع بہشت مین جانیکے ہوا اوسوقت درگاہ خدا مین عرض کرین کہ خداوندا ہمارے رشتہ دار بہشت مین
ہین ہمکو اجازت دے کہ ہم اونسے باتین کرین حق تعالیٰ اونکو باتین کرنیکی اجازت دیوی اور بہشتیون کو فرمائے کہ تم دوزخیون کی

طرف کرو جسوقت وہ نگاہ کرین تو اپنے رشتہ دارونکو دوزخمین نہ پہچانین بسبب بدل جانی رنگ اونکی چہرونکی لیکن دوزخی اونکو
پہچان لینگے اور نامونکے نام لیکر کہینگے کہ ہمکو کہانا اور پانی بہشت کا دو چنانچہ خدا فرماتا ہی کہ وَنَادٰۤی اَصْحٰبُ النَّارِ اور آواز دینگے
دوزخی دوزخمین سے اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ بہشتیون کو اَنْ اَفِیْضُوْا عَلَیْنَا مِنَ الْمَآءِ یہہ کہ گراؤ تم اوپر ہمارے پانی مین سے
بہشت کے کہ تشنگی نے ہمکو سوختہ کردیا ہے اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ یا اوس چیز مین سے کہ روزی دی ہے تمکو خدا نے جنت کے
کہانون اور میوون کی کہ اوس سے ہم اپنی بہوک کو دفع کرین قَالُوْۤا کہینگے وہ بہشتی اونکی جواب مین کہ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا تحقیق خدا
نے حرام کیا ہی اون دونونکو یعنی کہانی اور پانی کو بہشت کے عَلَی الْكٰفِرِیْنَ اوپر کافرونکے اَلَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَهُمْ لَهْوًا وَّلَعِبًا
وہ لوگ کہ پکڑا ہی اونہون نی دین اپنی کو مشغلہ اور بازی کہ بروز عید گرد خانہ کعبہ کے تالیان بجاتی تہی اور بازی کرتی تہی وَّغَرَّتْهُمُ
الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا اور فریفتہ کیا تہا اونکو زندگانی دنیا نی کہ حق سی بالکل غافل ہوگئی اور جو چاہا اپنی طرف سی حلال کیا اور جو چاہا
حرام کیا دنیا ہی غدار کے فریب مین آکر فَالْیَوْمَ نَنْسٰىهُمْ پس آجکی دن بہولجائینگے ہم اونکو یعنی معاملہ بہولجانی والون کا سا
کرینگے ہم اونسے کہ اونکو بالکل ترک کردینگے کہ وہ دوزخمین پڑی ہوئی جلا کرین اور پہر اونکی خبر نہ لیوین اور عرب کا دستور ہی کہ
وہ کہتے ہین کہ نسینا فلان یعنی بہول گیا ہمکو فلانا کہ خیر سے ہمکو یاد نہین کرتا ہی اور امیر المومنین علیہ السلام نی اسکی تفسیر مین
فرمایا ہی کہ مراد اس سی یہہ ہے کہ ثواب نہ اونکو دیگا جیسے کہ ثواب دیگا اپنے دوستونکو جو کہ دنیا مین فرمانبردار خدا کے اور یاد کرنے والے
اوسکی تہی جسوقت کہ ایمان لاتی تہی وہ خدا پر اور اوسکے پیغمبرون پر اور پوشیدہ اونکا خوف کرتی تہی پس خدا تعالی فرماتا ہے کہ بہول جائینگے
ہم اونکو كَمَا نَسُوْا جیسے کہ بہول گئی وہ اور فراموش کیا اونہون نی لِقَآءَ یَوْمِهِمْ هٰذَا ملاقات کرنی دن اپنے کو یعنی
اوس دن کا اونہون نی کچہہ خیال نہ کیا وَمَا كَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یَجْحَدُوْنَ اور جیسے کہ تہی وہ کہ ساتہہ آیتون ہماری کے انکار کرتے
تہے اپنی عناد اور حسد سی اور پہلے اس سے تو خدا تعالی نی دونو فریقونکا حال بیان کیا تہا اور اب کتاب کے اور رحمت کے نازل کرنیکا حال بیان
کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ اور البتہ تحقیق لائی ہم اونکے لئے کتاب کو فَصَّلْنٰهُ کہ مفصل بیان کیا ہی ہمنے اوسکو آیتکی
معانی اور عقائد اور نصیحتون کو جو کچہہ کہ اوسمین ہی عَلٰی عِلْمٍ اوپر علم کے کہ ہم اوسکی تفصیل سے جاننے والی اور عالم ہین هُدًی وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ
یُّؤْمِنُوْنَ ہدایت کرنیوالی اور رحمت ہے وہ کتاب واسطے اوس قوم کی کہ ایمان لاتی ہین یعنی اعتقاد اوسکا کرتی ہین پس فرماتا ہی خدا کہ هَلْ یَنْظُرُوْنَ
نہین انتظار کرتی ہین وہ کفار اِلَّا تَاْوِیْلَهٗ مگر تاویل اوس کتاب کے کہ تاویل اوسکی یعنی جس چیز کیطرف کہ امر اوسکا رجوع کری کہ جو کچہہ کہ
اوسمین لکہا ہی وعدہ اور وعید وہ ظہور مین آوی اوسکی انتظاری کرتی ہین کہ اوسکو اپنی آنکہونسے دیکہین اور جبتک اوسکو دیکہہ
نہ لیوین تو ایمان نہ لائین خدا تعالی فرماتا ہی کہ یَوْمَ یَاْتِیْ تَاْوِیْلُهٗ جسدن کہ آویگی تاویل اوسکی کہ علامت وعدہ اور وعید کی ظاہر
ہوجاتی اور قیامت آپہنچی تو یَقُوْلُ الَّذِیْنَ نَسُوْهُ کہینگے وہ لوگ کہ بہول گئی ہین اوسکو اور ترک کیا ہی اونہون نی اوس کتاب کو
مِنْ قَبْلُ پہلے اوس سے دنیا مین یعنی اوس روز جو ہستی خدا کی قول کی ظاہر ہوگی اون لوگونکو کہ جو قرآن پر ایمان نہین لاتی ہین تو کہینگے
کہ قَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ تحقیق آئی تہے پیغمبر پروردگار ہمارے کی ساتہہ حق کی اور ہمنے ناحق اونکو جہٹلایا اور اس روز کی واقع ہونیکا
ہمنے اعتقاد نکیا فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ پس کیا واسطے ہمارے سفارش کرنیوالی ہوسکتی ہین فَیَشْفَعُوْا لَنَاۤ پس سفارش کرین وہ واسطے
ہمارے آجکی دن اَوْ نُرَدُّ یا پہیری جائین ہم طرف دنیا کی فَنَعْمَلَ غَیْرَ الَّذِیْ كُنَّا نَعْمَلُ پس عمل کرین ہم غیر اوس عمل کے کہ تہی ہم
عمل کرتی کہ اب دنیا مین جاکر پہر کبہی شرک نہ کرینگی اور جو امر کہ حق ہی اوسکو اختیار کرینگے اور جس چیز کو ہمنے جہٹلایا تہا اوسکی
تصدیق کرینگے اور خدا تعالی کی وحدانیت کے ہم قائل ہونگی خدا تعالی فرماتا ہے کہ قَدْ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ تحقیق خسارہ

مین ڈالا اونہون نے نفسون اپنے کو کہ اپنی عمر کو بتون کی پرستش مین ضایع اور برباد کیا وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ اور گم ہو گیا ان سے وہ چیز کہ تہے وہ افترا کرتے اور جہوٹ بناتی اور کہتے کہ بت ہمارے سفارش کرینگے خدا سے پس کچہہ نفع نہ پہونچایا انکو بتون کی پرستش نے اور عذاب الہی مین وہ گرفتار ہو جاوینگے اور اب خدا تعالے اپنی قدرت اور رب ہونیکا حال بیان کرتا ہے تاکہ اوسکو وسیلہ سے خدا کو پہچانین اور جانین کہ سوائے اوسکے کوئی معبود نہین ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ تحقیق پروردگار تمہارا خدا ہے الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ جسنے پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو فِي سِتَّةِ اَيَّامٍ بیچ مقدار چہہ روز کے اگرچہ خدا قادر تہا کہ ایک آن مین تمام مخلوقات کو پیدا کرتا لیکن واسطے تعلیم بندونکی ایسا کیا کہ وہ اپنے کامون مین جلدی نکرین اور ہر کام کو فکر اور تامل سے کرین اور حدیث مین آیا ہے کہ خدا تعالے نے چہہ روز مین دنیا کو پیدا کیا ہے ہو اسطے کہ خدا تعالی نے سال کے تین سو اور ساٹہہ روز کا پیدا کیا ہے اور آسمان اور زمین کو چہہ روز مین پیدا کیا ہے اور چہہ روز اون مین سے نکالے تو تین سو اور چون روز باقی رہے ہو اسطے سال اکثر تین سو اور چون روز کا ہوتا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خدا تعالے نے یکشنبہ کو خیر پیدا کی ہے اور دوشنبہ کو زمینین اور سہ شنبہ کو اونکی قوت اور چہارشنبہ اور پنجشنبہ کو آسمان پیدا کئے ہین اور جمعہ کو اونکی قوت اور کہا ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ پہر برابر ہوئی تدبیر اوسکی اوپر عرش کے یا یہہ کہ برابر ہوا ہر چیز سے کہ نسبت اوسکی سب چیزونکی طرف برابر ہے اور کوئی چیز قریب دوسری چیز سے نزدیک اوسکی نہین ہے بلکہ سب برابر ہین اور یا یہہ کہ پہر غالب ہوا ارادہ اوسکا اوپر پیدا کرنے عرش کے اور یا یہہ کہ غالب ہوا اوپر عرش کے کہ تمام مخلوقات سے وہ بڑا ہے پس ہوا غالب اوسکے اور چیز پر وہ بدرجہ اولے غالب اور قادر ہوگا اور کہتے ہین کہ خدا تعالے نے عرش کو تخت کیصورت پر پیدا کیا ہے اور منقول ہے کہ جبرئیل نے چاہا کہ عرش کی مقدار کو دریافت کرے کہ کسقدر یہہ بڑا ہے حقتعالے سے اذن چاہا کہ اوسکے گرد اوڑے جب اجازت ہوئی تو اسقدر اوڑا کہ اوڑنے سے اوسکے سست ہو گیا اور تہک گیا خدا تعالی سے قوت طلب کی جب قوت حاصل ہوئی تو پہلے سے زیادہ اوڑا اور پہر سست ہو گیا اور پہر قوت طلب کی اور پہر پہلے سے زیادہ اوڑا اور سست ہو گیا اور جسوقت اوڑنے سے آزردہ ہوا تو عرض کی کہ خداوندا مین زیادہ اوڑا ہون یا زیادہ باقی رہا ہے آواز آئی کہ اے جبرئیل کئی ہزار برس سے تو اوڑتا ہے اور ابتک ایک پائے سے عرش کے دوسرے پائے تک نہین پہونچا ہے اوسوقت جبرئیل نے کہا کہ پاک ہے تو کہ کیفیت تیری مخلوقات کی سوائے تیرے کوئی نہین جانتا ہے اور سرعت اور جلدی جبرئیل کی اوڑنے مین ایسے ہے کہ جسقدر برادران یوسف نے یوسف کو کوئین مین ڈالا تہا تو جبرئیل سدرہ سے اوڑ کر یوسف کے پاس پہونچا پہلے اس سے کہ یوسف کوئین کی تہ پر پہونچے اور عرش سے مراد کبہی تو وہ جسم ہے کہ جو تمام جسمونکو احاطہ کئے ہوئے ہے اور کبہی مراد اوس سے وہ جسم مع کل جسمونکے ہے کہ جو اوسکے اندر ہین اور کبہی مراد اوس سے علم خدا ہے اور اگر مراد اوس سے جسم ہووے تو وہ تخت کیصورت نہین ہے جیسا کہ بعضے کہتے ہین بلکہ ایک ایسی شے ہے کہ تمام جسمونکو گہیری ہوئی ہے اور خدا تعالے اوسپر بیٹہا نہین ہے کہ وہ مکان سے پاک ہے بلکہ عرش بہی اوسکی مخلوقات مین سے ایک مخلوق ہے يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ ڈہانکتا ہے رات کو دن سے اور دن کو رات سے يَطْلُبُهُ طلب کرتی ہے شب اوسکو یعنی دنکو حَثِيثًا جلدی کرنیوالی ہو کر جیسے کہ کوئی کسی چیز کو بہت جلد چاہتا ہے ویسا حال واقع ہوا ہے اور جیسے کہ رات دن کو طلب کرتی ہے دن رات کو بہت جلد طلب کرتا ہے مراد یہہ ہے کہ ہر ایک بعد دوسرے کے بلا فاصلہ جلد ہوتا ہے وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ اور پیدا کیا آفتاب اور ماہتاب اور ستارون کو کہ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ فرمانبردار ہین ساتہہ حکم اوسکے اور شمس اور قمر اور نجوم کو سکو ابن عامر نے مرفوع پڑہا ہے اور باقیون نے منصوب پڑہا ہے سمٰوات پر عطف کرکے اور مسخرات کو حال مقرر کیا ہے اور فرماتا ہے

الا لہ الخلق خبردار ہو اور جانو تم کہ واسطے اوس خدا کے ہی پیدا کرنا تمام مخلوقات کا والامر اور واسطے اوسکے ہے حکم جاری ہونیوالا
واسطے مصلحت کے اور اوسکے غیر کیواسطے حکم نہین ہے جو کہ اوسکو حکم ہے کہ وہ سب اشیاء مین اپنا تصرف رکھتا ہے اور اوسکے غیر کو بہہ
تصرف نہین ہے تبارک اللہ رب العالمین بزرگ اور برکت والا ہے خدا پروردگار عالمونکا اور پیدا کرنیوالا سب کا اور اب اپنے بندونکو
حکم کرتا ہے کہ ادعوا ربکم پکارو تم پروردگار اپنے کو کہ پرستش اوسکی کرو تضرعا زاری سے وخفیۃ اور پوشیدہ کہ
لوگونکی نظرون سے کہ اوسمین ریا سے محفوظ رہتے ہو اور تضرعا اور خفیۃ حال واقع ہوئی ہین اور خفیۃ کو ابوبکر نے بکسر خا پڑہا ہے انہ لا یحب
المعتدین تحقیق کہ وہ خدا نہین دوست رکہتا ہے حد سے گذرنیوالون کو کہ جو کسیکی بد دعا کرین یا بلند آواز سے دعا کرین کہ جسمین ریا
ہے یا ایسی چیز خدا سے طلب کرین کہ جو لایق اونکے نہو جیسے کہ انبیا کا سا مرتبہ طلب کرنا اور آسمان پر جانا اور جناب رسول خدا صلعم
سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ قریب ہے کہ ایک قوم پیدا ہو کہ اپنی مرتبہ سے زیادہ مرتبہ دعا کرکے چاہین اور بندہ کو اسیقدر
کفایت کرتا ہے کہ دعا مین کہے کہ خداوندا مین تجہسے بہشت کو طلب کرتا ہون اور اوس چیز کو کہ جو تیری رحمت کے نزدیک
کرے اور بعد اوسکے یہہ آیت تلاوت فرمائی کہ انہ لا یحب المعتدین اور دوسری روایت مین یہہ ہے کہ جناب رسول خدا
صلعم جہاد مین تہے اور ایک صحرا مین وارد ہوئے اور اصحاب اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ کہنے مین مشغول ہوئے اور باواز
بلند کہتے تہے حضرت نے فرمایا کہ اے آدمیو منع کرو تم اپنے نفسون کو بلند آواز سے تم کسی بہرے اور غائب کو نہین پکارتے
ہو بلکہ تم اوسکو پکارتے ہو کہ وہ سنتا ہے اور تم سے قریب ہے اور تمہارے ہمراہ ہے اور بعد اسکے اصحاب ذکر خدا کا پوشیدہ کرتے
تہے کہ کوئی اونکے ذکر کو نہ سنتا تہا اور فرماتا ہے خدا کہ ولا تفسدوا فی الارض اور نہ فساد کرو تم بیچ زمین کے کفر اور
گناہ کرکے بعد اصلاحہا بعد درست کرنے اوسکے ایمان اور تقوے اور عدالت کرکے وادعوہ خوفا اور
پکارو تم اوس خدا کو خوف کرکے اوسکے عذاب سے وطمعا اور طمع کرکے اوسکی رحمت سے ثواب کے اور خوفا اور طمعا حال واقع ہوئے
ہین پس امید ثواب سے اوسکو پکارو کہ ان رحمت اللہ قریب من المحسنین تحقیق رحمت خدا کی نزدیک ہے نیکی کرنیوالون سے کہ امید
بخشش اور رحمت کی رکہتے ہین اور مستحق ثواب اور جنت کی ہین اور کہتے ہین کہ جو کوئی بعد تلاوت ان دو آیتون کی کہے استغفر اللہ
الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم واتوب الیہ اللہم اغفر لذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت خدا تعالے فرماتا ہے کہ اے فرشتو گواہ رہو تم کہ
مینے تمام گناہ اس بندہ کی بخشے اور اب اپنی قدرت کے کمال کو بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وھو الذی یرسل الریاح
اور وہ خدا وہ شخص ہے کہ بہیجتا ہے ہواؤن کو کہ وہ صبا اور جنوب اور شمال اور دبور ہے بشرا بین یدی رحمتہ خوشخبری
دینے والیان وہ ہوائین آگی رحمت اوسکی کے یعنی آگے بارانکے کہ وہ رحمت الہی ہے اور صبا بادل کو ہانکتی ہے اور وہ پورب کی ہوا ہے
اور باد جنوب اوسکو کہینچتی ہے اور باد شمال اوسکو جمع کرتی ہی اور دبور کہ وہ پچہانکی ہوا ہے بادل کو متفرق کرتی ہے اور ابن
کثیر نے ریاح کو ریح پڑہا ہی اور بشرا کو نشرا بضم نون و شین اور اہل مدینہ اور اہل بصرہ نے ریاح کو جمع پڑہا ہے اور نشرا کو ابن عامر
نے بہی اوسیطرح نشرا پڑہا ہے اور اہل کوفہ نے سوائے عاصم کی ریح پڑہا ہی اور بشرا کو نشرا بفتح نون و سکون شین پڑہا ہے اور
ابن عامر نے نشرا بضم نون و سکون شین پڑہا ہے اور اون ہوا کے حق مین خدا تعالے فرماتا ہے کہ حتی اذا اقلت سحابا ثقالا
یہانتک کہ جسوقت اوٹہاتی ہین وہ ہوائین بادل بہاریکو کہ باران سے وہ ثقیل اور بوجہل ہو رہا ہے تو سقناہ لبلد میت
ہانکتے ہین ہم اوس بادل کو واسطے زندہ کرنے شہر مردہ کے یعنے واسطے زندہ اور سرسبز کرنے زمین خشک کے
فانزلنا بہ الماء پس نازل کرتے ہین ہم ساتہہ اوسکے پانیکو فاخرجنا بہ من کل الثمرات پس نکالتے ہین ہم بسبب اوس پانیکے

ہر قسم کے میوے کَذٰلِكَ اسیطرح یعنی جیسے کہ ہم زمین وہ کو روئیدگی سی زندہ کرتی ہین اور طرح طرح کی بوٹیان اوسمین سے مینہ برسا کر نکالتی ہین ایسی ہی نُخۡرِجُ الۡمَوۡتٰى نکالینگے ہم مردونکو زندہ کرکے قبرون مین سے لَعَلَّكُمۡ تَذَكَّرُوۡنَ تاکہ تم نصیحت پکڑو اور جانو کہ جو شخص قدرت رکہتا ہو زمین کی زندہ کرنیکے اور درختونمین سی پہلونکی نکالنی کی وہ مردونکی زندہ کرنیکی بہی قدرت رکہتا ہے اور یہہ امر اوسپر کچہہ دشوار نہین ہی حضرت صادق علیہ السلام سی روایت ہے کہ جسوقت خدا تعالی مردونکا زندہ کرنا چاہیگا تو چالیس روز مینہ اونپر برسائیگا اوسکے برسنے سی ہڈیان پیدا ہوکر آپسمین متصل ہوجائینگی اور گوشت اون پر اوگی آئینگی اور ابن عباس سے روایت ہے کہ جسوقت پہلا صور پہونکنے سے مرجائینگے تو خدا تعالے چالیس برس تک اونپر مینہ برسائیگا عرش کی نیچے سے اور اوس مینہ کو ماء الحیات کہتے ہین پس مردی اوسکی برسنے سی قبرون مین اوگین گے جیسے کہ ماؤن کی پیٹ مین پیدا ہوتے ہین اور جسوقت بدن اونکی تمام اور پورے ہوجائینگے تو خدا تعالی اونمین روحون کو پہونکیگا اور بعد اوسکے خواب کو اونپر غالب کریگا اور دوسری صور مین اونکو بیدار کریگا وہ گمان کرینگے کہ ہم خواب سے بیدار ہوئے ہین پس اوسوقت کہینگے کہ یا ویلنا من بعثنا من مرقدنا یعنی ای وای ہمپر کسنے اوٹہایا اور بیدار کیا ہمکو خوابگاہ ہماری سے اور اب نیکون مین سے اونکے کا حال بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہی کہ وَالۡبَلَدُ الطَّيِّبُ اور شہر پاک یعنے اور زمین پاکیزہ کہ قابل زراعت ہو يَخۡرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذۡنِ رَبِّهٖ نکلتے ہیر روئیدگی اوسکی ساتہہ حکم پروردگار اوسکیکے وَالَّذِىۡ خَبُثَ اور وہ زمین کہ ناپاک ہوتی ہی کہ شور اور ریتہ کی زمین ہے لَا يَخۡرُجُ نہین نکلتی ہے روئیدگی اوسمین سے اِلَّا نَكِدًا مگر تہوڑی کہ جسمین کچہہ فائدہ اور نفع نہین ہے اور نکدا کو ابو جعفر نے بفتح کاف پڑہا ہی اور باقیون نی بکسر کاف اور معنی اوسکے قلیل کے ہین اور ابن عباس سے روایت ہے کہ یہہ مثال خدا تعالی نے دل مومن اور دل کافر کیواسطے بیان کی ہے مومن کے دل کو تو زمین پاکیزہ سی مثال دی ہے اور کافر کے دل کو زمین شور سے اور جسوقت مومن کے دلپر نصیحتونکا مینہہ برستا ہی تو اوسمیں سے طاعت اور عبادت ظاہر ہوتی ہی اور کافر کے دل پر کچہہ اثر نہین ہوتا اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ مثال ائمہ معصومین علیہم السلام کیواسطے ہی کہ نکلتا ہے علم اونکا اوسکے پروردگار کے اذن سی اور اونکی دشمنونسے علم نہین نکلتا ہے مگر مکدر اور فاسد اور منقول ہے کہ ایکروز حضرت امام حسن علیہ السلام معاویہ کی پاس بیٹہے تہے معاویہ نے واسطے الزام دینیکے کہا کہ ای حسن خدا تعالے قرآن مین فرماتا ہی ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین یعنے چیز تر اور خشک ہے وہ قرآن مین موجود ہے اور لکہا ہی مثلا کہ میری اور تیری ڈاڑہی کا ذکر قرآن مین کہان ہے اور حضرت امام حسنؑ کی ڈاڑہی تو بہت گہنی تہی اور کثرت سی اوسمین بال تہے اور معاویہ کو یہہ تہا کہ چند بال اوسکی ڈاڑہی مین تہے حضرت امام حسنؑ نے اوسکی جواب مین فرمایا کہ خدا تعالی نی میری اور تیری ڈاڑہی کا ذکر اس آیت مین کیا ہی کہ والبلد الطیب یخرج نباتہ باذن ربہ والذی خبث لا یخرج الا نکدا معاویہ یہہ کلام سنکر بہت نادم اور پشیمان ہوا اور اپنی سوال سی كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الۡاٰيٰتِ اسیطرح بیان کرتے ہین ہم طرح طرح سے آیتونکو مثالین دیکر لِقَوۡمٍ يَّشۡكُرُوۡنَ واسطے اوس قوم کی کہ جو شکر کرتی ہین خدا کی نعمتونکا اور اونمین تامل کرکے نصیحت پکڑتے ہین اور خدا تعالی واسطے تسلی خاطر اقدس رسولخدا صلعم کے حضرت نوح وغیرہ پیغمبرونکا حال بیان کرتا ہی کہ جیسے تجہکو یہہ قریش آزار پہونچاتی ہین اور جہٹلاتی ہین ایسے ہی پہلے پیغمبرون کو بہی اونکی امتون نی آزار پہونچائی اور اونکو جہٹلایا ہے اور پہلے سب سے حضرت نوح علیہ السلام کا قصہ بیان کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہے کہ لَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا نُوۡحًا اور البتہ تحقیق بہیجا ہی ہمنے نوح کو کہ وہ نوح بن لمک بن متوشلخ بن ادریس پیغمبر ہے اِلٰى قَوۡمِهٖ طرف قوم اوسکی کی جسوقت کہ وہ پچاس برس کا عمر مین تہا ساڑہی تین سو برس کے تہے اور اکثر اوسکی قوم کے آدمی قابیل کی اولاد مین سی تہی بت پرستی کرتی تہے فَقَالَ پس کہا نوح نی

قصہ نوح علیہ السلام

اپنی قوم کی تو اوسنے کہا کہ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ ای قوم میری پرستش کرو تم خدا کو یگانگی کے ساتہہ اور اوسکا شریک مت کرو کہ
مَا لَكُمْ مِنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ نہین ہے واسطے تمہارے کوئی معبود سوائے اوسکے تمکو چاہئے کہ اوسیکی فرمانبرداری اور اوسیکی عبادت
کرو اور اوسکی عبادت مین کسی دوسری کو شریک مت کرو اِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْکُمْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ تحقیق مین خوف کرتا ہون
اوپر تمہاری عذاب دن بڑیکا اگر تم ایمان نہ لاؤگی اور خدا کو واحد نجانوگے اور مراد دن بڑے سے روز طوفان ہے یا روز قیامت ہے اور
کہتے ہین کہ نام حضرت نوح کا عبد الغفار تہا اور بعضے روایت مین عبد الملک لکہا ہی اور بعضی مین عبد الاعلیٰ اور اونکو نوح اسواسطے
کہتے ہین کہ وہ اپنی نفس پر نوحہ اور گریہ بہت کیا کرتے تہے اور بعضی روایتمین آیا ہے کہ پانسو برس نوحہ اور گریہ کیا اسواسطے اونکا
نام نوح مشہور ہوگیا اور ایکروایتمین یہہ ہے کہ ایک سگ خارشتی کو دیکھکر حضرت نوح نے کراہت کی تہی خدا تعالیٰ نے اوس
کتے کو گویا کیا اوسنے بزبان فصیح کہا ہی کہ ای نوح تو مجہسے کراہت کرتا ہی اگر تجہکو قدرت ہے تو خدا کی پیدایش کو بدلدی جسوقت حضرت
نوح نے یہہ کلام کتے سے سُنا تو نوحہ اور گریہ کرنے لگے اور بمدت نالے کئے اور عمر حضرت نوح کی بعضے تو کہتے ہین کہ تیرہ سو برس کی
ہوئی تہی اور بعضے کہتے ہین کہ چودہ سو برس کی اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ عمر نوح کی دو ہزار اور پانسو برس
کی ہوئی تہی اور آٹھہ سو اور پچاس برس قبل نبوت سے پہلی زندگانی کی اور نو سو اور پچاس برس بعد نبوت کی دعوت کی کہ لوگون کو
طرف توحید خدا اور دین حق کے بلایا اور رغبت دلائی اور دو سو برس کشتی کی بنائی مین گزری اور پانسو برس بعد طوفان کے
زندہ رہے اور شہر آباد کئے اور کہتے ہین کہ ایکسو چہبیس سال کے بعد فوت ہونے آدم کی پیدا ہوئی تہے اور اونکو آدم ثانی اور
شیخ الانبیا بہی کہتی ہین اور نو سو اور پچاس برس ہر چند لوگونکو اونہون نے طرف دین حق کی بلایا لیکن اونکو کچھہ اثر نہوا الا روز
بروز گمراہی اونکی زیادہ ہوتی تہی اور حضرت نوح کی دعا سے مرد اور عورت اونکی سب بانجھ ہوگئے اور چالیس برس بانجھ رہے
اور چالیس برس تک اونپر مینہ نہ برسا چوپائی اونکی سب ہلاک ہوگئی اور باغ اونکی سب جل گئی اور خشک ہوگئے اور اولاد کا پیدا ہونا
موقوف ہوگیا حضرت نوح نے اپنی قوم سے فرمایا کہ تم ایمان لاؤگی تو پہر اولاد تمہارے پیدا ہونے لگی گی اور باغ تمہارے سرسبز ہوجائینگے
لیکن اون لوگون نے اپنی کفر کو نچہوڑا اور جسوقت نوح لوگونکو طرف حق کی بلاتی تہے تو وہ نوح کو اسقدر مارتی تہے کہ وہ بیہوش ہوجاتی
تہے اور بعد اوسکے اونکی رشتہ دار اونکو نمدہ مین لپیٹ کر گہر کو لیجاتی تہی اور گمان اونکو یہہ ہوتا تہا کہ نوح مرگیا ہی اور دوسری روز
حضرت نوح گہر سے نکلکر پہر لوگونکو طرف ایمان کی بلاتی تہے اور بعضے روایتمین آیا ہی کہ اونکو اسقدر پتہر مارتی تہی کہ وہ پتہرون مین پوشیدہ
ہوکر دب جاتی تہے حضرت جبرئیل رات کیوقت اونکو پتہرونکے نیچے سے باہر نکالتے تہے اور اپنے پر اونکو اونکی زخمون پر ملتے تہے کہ اوس سے اونکو شفا
ہوجاتی تہی اور صبح کو گہر سے باہر نکلکر پہر کہتے تہے کہ ای لوگو کہو تم لا اله الا الله تاکہ رستگاری پاؤ تم عذاب دوزخ سے اور ظاہر مین بہی سمجہاتے
تہے لوگونکو اور پوشیدہ بہی اور علیحدہ ایک گوشہ مین لیجا کر بہی نصیحت کرتی تہے لیکن اونکو کچہہ اثر نہوتا تہا اور منقول ہی کہ ایک آدمی بڈہا
کئی سال اپنی لڑکے کو بغل مین لیکر حضرت نوح کی پاس آیا اور اوس لڑکے سے کہا کہ ای فرزند یہہ جادوگر ہی ایسا نہو کہ بعد میرے مرنے کے تجہکو
یہہ فریب مین لائی لڑکے نے کہا کہ شاید بعد تیری مین زندہ نرہون ایک پتہر تو مجہکو دی کہ اوسکو مارون اوسکے باپنے اوسکو ایک
پتہر دیا اوسنے وہ پتہر حضرت کی سر پر مارا کہ خون اوسمین سے جاری ہوا اوسوقت حضرت نوح نے درگاہ خدا مین نالہ کیا اور یہہ دعا کی کہ رب
لاتذر علی الارض من الکافرین دیارا یعنی ای پروردگار میری کسیکو باقی نچہوڑ تو زمین پر کافرون مین سے بسنے والے کو دعا
حضرت نوح کی قبول ہوئی اور کشتی بنانیکا اونکو حکم ہوا اور طوفان مین سب خلقت غرق ہوگئی اور ذکر اوسکا انشاء الله تعالیٰ بعد
اسکے تفصیل سے سورۂ ہود مین آئیگا اور منقول ہی کہ حضرت نوح کی وفات کا وقت آیا تو ملک الموت اونکی روح کے قبض کرنیکو

آیا ہو وقت حضرت نوح دہوپ مین بیٹھے تہے ملک الموت نے سلام کیا نوح نے اوسکو سلام کا جواب دیا اور ملک الموت سے پوچہا کہ تو کیون آیا ہے کہا کہ تیری روح قبض کرنیکو آیا ہون فرمایا کہ مین سایہ مین ہو جاؤن ملک الموت نے کہا کہ ہو جاؤ جس وقت وہ سایہ مین آئی تو ملک الموت سے کہا کہ اے ملک الموت مینے دنیا مین ایسا تہوڑا گزر کیا ہے کہ جیسے دہوپ مین سے اس سایہ مین آگیا ہون اور مشغول ہو کہ جبرئیل نے حضرت نوح سے پوچہا کہ اے نوح تو نے دنیا کو کیسا پایا فرمایا کہ جیسے کہ ایک گہر ہے اور اوسکے دو دروازہ ہین ایک دروازہ مین سے داخل ہو اور دوسرے دروازہ سے باہر نکل گیا کچہ بہی دیر نہین ہوئی اور ایک روایت کی موافق دو ہزار اور پانسو برس کی اونکی عمر ہوئی تہی اور کہتے ہین کہ حضرت نوح تمام عمر ایک جہونپڑی مین رہتے تہے اور وہ ایسی چہوٹی تہی کہ جس وقت اوسمین لیٹتے تہے تو پاؤن اونکے جہونپڑی سے باہر ہو جاتے تہے اگر کوئی کہتا کہ اے نوح تم اپنے واسطے پختہ مکان کیون نہین بنا تے ہو اوسکے جواب مین کہتے کہ کے دن کیواسطے بنائین کل کو مر جائینگے اور سب یہین پڑا رہیگا اور جس وقت صبح ہوتی تو کہتے کہ شام تک زندہ نہ رہونگا اور جب شام ہوتی تو کہتے کہ صبح تک زندہ نہ رہونگا اسیطرح سیکڑون برس زندہ رہے اور ایک جہونپڑی مین گزارہ کیا اور زندگانی بر اس جہان فانی کے تکیہ نکیا ایسی توفیق خدا تعالےٰ سبکو عطا کرے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت آدم نے اپنی اولاد کو حضرت نوح کے آنیکی خوشخبری دی تہی اور فرمایا تہا کہ جو کوئی تم مین سے اوسکو پائے تو اوسپر ایمان لانا کہ وہ غرق ہونے سے نجات دیگا اور مابین آدم اور نوح کے دس پیغمبر اور وصی پیغمبر گزرے ہین اور شریعت حضرت نوح کی یہہ تہی کہ خدا تعالےٰ کو یگانگی پرستش کرتے تہے اور نیکی کا حکم کرتے تہے اور بدی سے منع کرتے تہے اور حلال اور حرام بہی اونکی شرع مین تہا لیکن احکام حدود اور میراث کی نہ تہی اور جس وقت حضرت نوح نے لوگونکو طرف دین حق کے بلایا اور نصیحت کی تو اونہون نے نوح کا کہنا نہ مانا بلکہ نوح کو طرف گمراہی کے منسوب کیا چنانچہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ قَالَ الْمَلَأُ مِن قَوْمِهِ کہا سرداران قوم اوسکی نے کہ اے نوح إِنَّا لَنَرَاكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ تحقیق ہم دیکہتے ہین تمکو بیچ گمراہی ظاہر کے کہ تو ہمکو چند خداؤن کی عبادت سے باز رکہکر ایک خدا کی عبادت کیطرف حکم کرتا ہے قَالَ کہا نوح نے اونکی جواب مین کہ يَا قَوْمِ لَيْسَ بِي ضَلَالَةٌ اے قوم میری نہین ہے ساتہہ میرے گمراہی اور حق مین سے دور نہین ہون وَلَكِنِّي رَسُولٌ اور لیکن مین پیغمبر ہون کہ بہیجا ہوا ہون مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ پروردگار عالمون کیطرف سے أُبَلِّغُكُمْ رِسَالَاتِ رَبِّي پہونچاتا ہون مین تمکو پیغام پروردگار اپنے کے وَأَنصَحُ لَكُمْ اور نصیحت کرتا ہون مین واسطے تمہارے کہ اگر تم میرے کہنے پر عمل کروگے تو تمکو نجات حاصل ہوے وَأَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ اور جانتا ہون مین وحی خدا سے کہ مجہپر نازل ہوتی ہے مَا لَا تَعْلَمُونَ وہ چیز کہ تم نہین جانتے ہو تم اور جس وقت حضرت نوح سے قوم کی لوگون نے پیغام خدا اور وحی کا نام سنا تو بہت تعجب کیا اور حضرت نوح نے اونکے تعجب کا انکار کیا اور فرمایا کہ أَوَعَجِبْتُمْ أَن جَاءَكُمْ ذِكْرٌ مِّن رَّبِّكُمْ کیا تعجب کیا تم نے اس سے کہ آیا تمہارے پاس ذکر یعنی پیغام خدا کا اور نصیحت اور وحی پروردگار تمہارے کیطرف سے عَلَىٰ رَجُلٍ مِّنكُمْ اوپر زبان ایک مرد کے تم مین سے کہ وہ نوح ہے اور ہمزبان تمہارا ہے لِيُنذِرَكُمْ تاکہ ڈرائے وہ تمکو کفر اور گناہون سے وَلِتَتَّقُوا اور تاکہ ڈرو تم عذاب اوسکے اور پرہیز کرو تم ڈرانیکی سبب سے کفر اور گناہون سے وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ اور شاید کہ تم رحم کئے جاؤ بسبب پرہیز کرنیکے حضرت نوح نے طرح طرح سے اپنی قوم کو نصیحت کی لیکن ان لوگون نے اپنی کفر سے توبہ نکی اور سب باتون مین حضرت نوح کو جہٹلایا چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ فَكَذَّبُوهُ پس جہٹلایا اونہون نے اوس نوح کو اور اوسکے کہنے پر عمل نکیا اور جس وقت نوح نے وحی خدا سے معلوم کیا کہ یہہ لوگ ہرگز ایمان نہ لائینگے تو اوس وقت اون کفار کی ہلاک ہونیکو دعا کی بہت سے آزار اور تکلیفین اونکے ہاتہون سے پاکر اور دعا اونکی قبول ہوئی اور کشتی تیار کرنیکا نوح کو حکم ہوا حضرت نوح کشتی بنا کر اوسمین مع مومنین کے سوار ہوے خدا تعالےٰ نے اون سب کفار کو طوفان بہیجکر غرق کیا اور نوح کو مع اونکے ہمراہیون کے جو کہ مومنین تہے نجات دی چنانچہ فرماتا ہے کہ فَأَنجَيْنَاهُ پس

نجات دی ہمنے اور سب قوم نوح کو غرق ہونیسے وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ فِي الْفُلْكِ اور اون لوگونکو کہ ہمراہ اوسکے تہے بیچ کشتی کے کہتے ہین کہ وہ اسی آدمی
تہے چالیس مرد اور چالیس عورتین اور روایت دوسری یہہ ہے کہ آٹہہ آدمی نوح پر ایمان لائے تہے مین تو اونمین سے حضرت نوح کی
بیٹے تہے سام اور حام اور یافث اور باقی کی اور مومنین سے تہے اور کہتے ہین کہ بعد طوفان کے ایک ایسی ہوا رحمت چلی
کہ اون مومنین مین سے خواہ وہ اسی ہون یا آٹہہ ہون فقط تین بیٹے حضرت نوح کے باقی رہے اور سوا اونکے سب مرگئے اب دنیا مین جسقدر
آدمی ہین سب حضرت نوح کے تینون بیٹون کی اولاد ہین اسیواسطی حضرت نوح کو آدم ثانی کہتے ہین اور قصہ کشتی بنانیکا اور طوفان
آنیکا انشاء اللہ تعالی سورہ ہود مین آویگا اور حضرت علی بن محمد علیہما السلام سے روایت ہے فرمایا ایکروز نوح کشتی مین سوتے تہے اور ہوا کے
چلنے سے کپڑا اونکے ستر کے اوپر سے کہسک جاتا تہا اور ستر اونکا نمایان ہوتا تہا حام اور یافث اونکے بیٹے یہہ دیکہکر ہنسے اور سام جو کہ
اونکا تیسرا بیٹا تہا اوسنے اون دونون کو جہڑکا اور ہنسی سے منع کیا اور جسوقت سام نوح کے ستر کو پوشیدہ کرتے تہے اور وہ دونون
کہولدیتے تہے اسی عرصہ مین نوح بیدار ہوئے اور اونکو ہنستے ہوئے دیکہا پوچہا کہ کیون ہنستے ہین سام نے سب قصہ بیان کیا حضرت
نوح نے حام اور یافث کے حقمین بد دعا کی خداوندا انکی صلب کا پانی بدلدے اور بعضی روایتمین ہے کہ فقط حام تہا جو ہنستا تہا اور
اوسیکے حق مین بد دعا کی تہی پس اوسکی اولاد مین حبشی کالے آدمی اور بدصورت پیدا ہوتے ہین اور سام کیواسطے نیک دعا کی تہی اوسکی اولاد
مین خوبصورت آدمی پیدا ہوتے ہین اور خدا تعالی نے فرمایا کہ نوح کو اور اوسکی ہمراہیونکو جو کہ کشتی مین سوار تہے اور وہ سب ہمنے
ہمنے غرق ہونیسے اونکو نجات دی وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا اور ڈبو دیا ہمنے اون لوگونکو کہ جہٹلایا تہا اونہونے اور تکذیب
کی تہی ساتہہ آیتون ہماری کے کہ وہ نشانیان اور دلیلین ہماری خدائی کے ہین اور ہمارے پیغمبر کی نبوت کے تہین اور معجزے پیغمبر کی
تہے اور اوسکی نبوت کے حق ہونے پر دلالت کرتی تہی اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ تحقیق کہ وہ تہے قوم نابینا کہ معجزون کو اور وحدانیت
خدا کی علامتونکو دل کی آنکہون سے نہین دیکہتے تہے اور اب خدا تعالی قصہ حضرت ہود پیغمبر کا اور اونکی قوم کا بیان کرتا ہے چنانچہ
فرماتا ہے کہ وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا اور بہیجا ہمنے طرف عاد کی برادر نسبی انکے ہود کو یعنی ایک شخص کو اونکی قوم مین سے کہ وہ ہود تہا اور

قصہ حضرت ہود پیغمبر و قوم عاد

اخاہم مفعول ہے ارسلنا محذوف کا اور ہود عطف بیان اخاہم کا ہے اور ہود بیٹا عبد اللہ بن رباح بن جلوث بن عاد بن عوص بن سام
بن نوح کا تہا اور عاد ایک بڑا گروہ تہا کہ آدمی اوس گروہ کے نہایت بلند قد اور جسیم تہے اور اون سے زیادہ روے زمین پر کوئی قوم نہ تہی اور وہ بڑے
مالدار تہے اور عمر اونکی بہت دراز ہوتی تہی اور ایک بت کی وہ پرستش کیا کرتے تہے ہو اسیواسطی خدا تعالی نے حضرت ہود کو پیغمبر کرکے اونکے
پاس بہیجا ہود نے اونکو طرف دین حق کے اور وحدانیت خدا کی رغبت دلائی اور بت کی پرستش سے منع کیا اون لوگون نے نہ مانا خدا تعالی نے
ہوا بہیجکر اونکو ہلاک کیا اور حضرت نوح نے سام کو ہود کی پیدا ہونیکی خوشخبری دی تہی اور فرمایا تہا کہ جو کوئی اوسکو پاوے تو اوسپر ایمان لاوے اور
اوسکی پیروی کرے اور خدا تعالی نے یہان ہود کو کہ وہ پیغمبر تہے قوم عاد کا کہ وہ کافر تہے بہائی فرمایا ہے اور ایسیہی صالح پیغمبر کو ثمود کا
بہائی فرمایا ہے اب اعتراض اون لوگونکا دفع ہوگیا جو کہ کہتے ہین کہ علی نے معاویہ کو اپنا بہائی فرمایا ہے چنانچہ جناب امیر نے فرمایا ہے اک
بہائی ہمارے ہمسے باغی ہوگئے ہین اور ہم اونسے لڑتے ہین اسواسطی کہ مراد یہان بہائی سے برادر نسبی ہے جیسے کہ ہود قوم عاد کے
برادر نسبی ہین نہ برادر دینی اور علی اور معاویہ ایک قوم اور قبیلہ کے تہے چنانچہ روایات اہل سنت مین موجود ہے کہ ہاشم اور امیہ دونون
عبد مناف کے بیٹے ہین اور ہاشم کی اولاد مین سے علی ہے اور امیہ کی اولاد مین سے معاویہ ہے اور حضرت سجاد علیہ السلام سے جو ایک
شخص نے سوال کیا تہا تو یہی جواب اوسکو دیا تہا اور دوسری روایت مین یہہ ہے کہ فرمایا کہ خدا تعالی نے عاد کو ہلاک کیا اور ہود کو نجات
دی اور ثمود کو ہلاک کیا اور صالح کو نجات دی اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جسوقت نوح کا وقت وفات کا قریب

بہونچا تو اوسنے اپنی شیعونکو اپنے پاس طلب کیا اور فرمایا کہ قریب ہے کہ بعد میری ایک ایسی غیبت ہیگی کہ اوسمین طاغوت و سرکش ظاہر ہونگے اور
خدا بہیجیگا تمپر کشادگی کو بایک قائم کی ساتہہ میری اولاد مین سے کہ نام اوسکا ہود ہیگا اور روشنی اوسکی ایک علامت ہیگی اور آرام تن اور آرام دل
ہیگا اور خلق مین اور خلقت مین وہ مجہسے بہت مشابہ ہوگا اور حضرت باقرؑ نے فرمایا ہے کہ انبیا خاص لوگون پر بہی پیغمبر ہو کر آئے ہین
اور عام لوگون پر بہی اور ہود خاص قوم عاد پر پیغمبر ہو کے آئے تہے اور جسوقت حضرت ہود قوم عاد کے پاس پیغمبر ہو کر آئی تو
قَالَ کہا ہود نی کہ یَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ ای قوم میری عبادت کرو تم خدا کو یگانگی کہ مستحق عبادت کا وہی ہے مَا لَكُمْ
مِنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ نہین ہے واسطے تمہارے کوئی معبود سوا اوسکے اَفَلَا تَتَّقُوْنَ کیا پس نہین ڈرتی ہو تم عذاب خدا سے اور جسوقت
حضرت ہود نی اپنی قوم کو طرف دین حق کی بلایا اور نصیحت کی تو قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ کہا اشراف نے جن
لوگون نی کہ کفر کیا تہا قوم اوس ہود کی مین سے کہ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ سَفَاهَةٍ تحقیق ہم البتہ دیکہتے ہین تجہکو بیچ بیعقلی کی کہ اپنی
قوم کی دین کو چہوڑتا ہی اور نیا دین پیدا کرتا ہی وَاِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ اور تحقیق کہ ہم البتہ گمان کرتی ہین تجہکو جہوٹہون مین
سے کہ تو اپنی طرف سے ایک دین بنا کر کہتا ہی سوا ہماری دین کی قَالَ کہا ہود نے کہ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ سَفَاهَةٌ ای قوم میری
نہین ہے ساتہہ میری بیعقلی اور مین بیعقلی کی باتین نہین کرتا ہون وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ اور لیکن مین پیغمبر ہون بہیجا ہوا مِّنْ رَّبِّ
الْعٰلَمِيْنَ ہمپروردگار عالمون کی طرف سے کہ اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ پہونچاتا ہون تمکو پیغمبر پروردگار اپنے کے امر اور نہی اور وعدہ اور وعید
وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ اور مین واسطے تمہارے نصیحت کرنیوالا امانتدار ہون یعنی رسالت کو کہ پیغامون مین خدا کے کسیطرح کی
خیانت اور زیان اور کم اپنی طرف سے نہین کرتا ہون اور جسوقت اون لوگون نی خدا کے پیغامونکو سنکر تعجب کیا تو حضرت ہود نی انسے
کہا کہ اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ کیا تعجب کیا تمنے اس سے کہ آیا تمہاری پاس کہ پروردگار تمہاری کی طرف سے کہ وہ پیغام خدا کا اور
نصیحت ہے تمہاری واسطے خدا کیطرف سے عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ اوپر زبان ایک مرد کی تم مین سے کہ وہ برادر نسبی اور ہمزبان تمہارا ہے اور وہ ہود
لِيُنْذِرَكُمْ تاکہ ڈراوے وہ تمکو خدا تعالیٰ کی عذاب سے وَاذْكُرُوْا اور یاد کرو تم نعمت خدا کو اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ جسوقت کہ کیا
تمکو خدا نی جانشین پہلے لوگونکا مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ بعد ہلاک ہونی قوم نوح کی وَّزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ اور زیادہ کیا تمکو بیچ پیدایش
کے بَصْطَةً کشادگی کو کہ بڑی فراخ اور دراز اور موٹی بدن تمہاری کئی فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ پس یاد کرو تم نعمتون خدا کو
جو کہ تمکو دی ہین اور اونکا شکر کرو لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ شاید کہ تم رستگاری پاؤ سو واسطے کہ شکر نعمت کا موجب بہبودگی کا ہوتا ہی
اور قوم عاد کی لوگونکی قدون کی درازی کو لکہتے ہین کہ کوتاہ قد اونمین ساٹہہ گز کا تہا اور دراز قد سو گز کا اور امام محمد باقر علیہ السلام
سے روایت ہے کہ قد اونکا بہی دراز درخت خرما کی برابر ہوتا تہا اور پہاڑ مین سے ایک ٹکڑا پہاڑ کا ہاتہہ سے توڑ کر گہر بنا لیتے تہے
اور حضرت ہود نے جسوقت اونکو نصیحت کے اور خدا تعالیٰ کی نعمتون کو یاد دلایا تو اون لوگون نی کہا کہ تو چاہتا ہے کہ ہم خدا کی وحدہ
کی پرستش کرین اور اپنے باپونکی معبودونکو چہوڑ دین یہہ ہمسے نہو سکیگا اور تو جو وعدہ عذاب کا کرتا ہے کیون نہین لاتا
اوس عذاب کو چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہی کہ قَالُوْٓا کہا اونہون نے ہود کو کہ اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ کیا آیا ہے تو ہمارے پاس کہ
پرستش کرین ہم خدا کو یعنے کیا تو ہماری پاس اسواسطے آیا ہی کہ تیری کہنے سے ہم پرستش کرین خدا کو وَحْدَهٗ اکیلے اوس کے
وَنَذَرَ اور چہوڑ دین ہم اور پرستش نکرین ہم مَا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا اوسکو کہ ہمیشہ پرستش کرتے باپ ہمارے جسکو وعدہ حال
واقع ہوا ہے اور کہا اون لوگون نے ہود سے کہ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ پس لا تو ہمکو جو کچہہ وعدہ کرتا ہے تو ہمسے عذاب کا اِنْ كُنْتَ
مِنَ الصّٰدِقِيْنَ اگر ہے تو سچ کہنے والون مین سے عذاب کے نازل کرنے مین جسوقت حضرت ہود نے یہہ کلام بیہودہ

اونسے سُنا تو قَالَ کہا کہ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ تحقیق واقع ہوا ہے اوپر تمہارے یعنے واجب ہوا ہے تمپر مِّن رَّبِّكُمْ پروردگار تمہارے کیطرف سے رِجْسٌ مضطرب کرنیوالا امر کہ وہ عذاب ہے وَغَضَبٌ اور غضب یعنے ارادہ بدلا لینیکا کہ تمپر عذاب نازل کرکی تمکو ہلاک کریگی آئین کچہ شبہ نہیں ہے أَتُجَادِلُونَنِي کیا جہگڑتے ہو تم مجہسے فِي أَسْمَاءٍ بیچ فقط ناموں کی کہ جنکا کوئی مسمّٰی نہیں ہے سَمَّيْتُمُوهَا أَنتُمْ وَآبَاؤُكُم کہ تمنے نام رکہہ لیا ہے یعنے اونکا اور باپوں تمہارے نے خدا اور حال یہہ ہے کہ وہ محض بت ہین اور یا یہہ کسیکا نام تو ساقیہ رکہا تہا یعنے برسانیوالا اور سیراب کرنیوالا اور کسیکا نام حافظ یعنے نگہبان ہمارا سفر مین اور کسیکا نام رازقہ یعنے روزی دینیوالا اسیطرح سب کے نام رکہلیے تہے اور مسمیٰ انکا معدوم تہا سو اسلئے کہ وہ محض نام کی بت تہی قسم جمادات سے سو اسطرح ہود نے کہا کہ وہ محض نام ہین کہ مَّا نَزَّلَ اللَّهُ بِهَا مِن سُلْطَانٍ نہیں نازل کیا ہے خدا نے ساتھہ عبادت اون ناموں کی کسی حجت اور دلیل کو کہ اونکی عبادت کرو فَانتَظِرُوا پس منتظر رہو تم عذاب کے نازل ہونیکے کا فرو إِنِّي مَعَكُم مِّنَ الْمُنتَظِرِينَ تحقیق مین بہی ہمراہ تمہارے انتظار کرنیوالون مین سے ہون عذاب کے نازل ہونیکا اور فرماتا ہے خدا کہ فَأَنجَيْنَاهُ وَالَّذِينَ مَعَهُ پس نجات دی ہمنے اوس ہود کو اور اون لوگون کو کہ ہمراہ اوسکے تہے جو کہ دین مین اوسکی پیروی کرتی تہے اور نجات دی ہمنے اوسکو بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ساتہہ مہربانیکے اپنے طرف سے وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا اور کاٹ ڈالی ہمنے جڑ اون لوگونکی کہ جہٹلایا اونہون نے آیتون ہماری کو اور ہماری وحدانیت اور قدرت کی نشانیون کو وَمَا كَانُوا مُؤْمِنِينَ اور نہتے وہ ایمان لانیوالی وحدانیت خدا پر اور ہود کی پیغمبری پر اور جڑ اونکی اسطرح سے اوکہاڑی اور کاٹی کہ خدا تعالی نے ایک ابر سیاہ پیدا کیا اور لوگون نے گمان کیا کہ یہہ ابر مینہہ برسائیگا سب اوسکی نیچے جمع ہوگئے اور ایک ہوا اوس بادل مین سے کہ وہ عقیم تہی باہر نکلی اور اوسنے سب کو ہلاک کیا اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ عقیم وہ ہوا ہے کہ جو ساتوین زمین کے نیچے ہے اور وہ کبھی نہین نکلی مگر قوم عاد کی ہلاک کرنیکو جسوقت خدا تعالی اونپر غضب اور غصہ مین ہوا اور فرمایا اوس ہوا کے موکلون کو مثل نگین انگشتری کے ہواکو باہر نکالو اوس ہوا نے موکلون سے سرکشی کی اور بمقدار سوراخ مینی گاؤ کے قوم عاد پر تندی کر کے باہر نکلی ملائکہ نے جو کہ اوسکی موکل تہے خدا کی بارگاہ مین عرض کی کہ خداوندا ہوا ہماری حکم سے باہر ہو گئی ہے اور ہم خوف کرتے ہین کہ جن لوگون نے تیری نافرمانی نہین کی ہی اونکو بھی ہلاک کر ڈالی خدا تعالی نے جبرئیل کو بھیجا جبرئیل نے پر مارکر اوس ہوا کو اولٹا پہیرا اور کہا کہ جسقدر تجہکو نکلنے کا حکم ہے اوسیقدر باہر نکل وہ ہوا موافق حکم کے باہر نکلی اور قوم عاد کو اوسنے ہلاک کیا اور ہلاک کرنیکی کیفیت اسطرح سے منقول ہے کہ جسوقت کفر اور طغیان قوم عاد کا حد سے زیادہ گزر گیا تو حقتعالی نے تین سال اونپر مینہہ نہ برسا اور بعد اوسکی ابر سیاہ اونپر بہیجا اور وہ ابر گرداگرد اونکی چہا گیا جسوقت اون لوگون نے ابر کو دیکہا تو یہہ گمان کیا کہ مینہہ برسیگا نہایت خوشدل ہوئے اور آدمی اوس ابر کی نیچے جمع ہو گئی اور وہ ایک آندہی سیاہ تہی کہ جسمین آگ کے ریزے تہے جس شخص کو وہ جلتی تہی اوسیوقت اوسکو ہلاک کرتی تہی سات رات اور آٹہہ دن اونپر وہ ہوا چلی چہار شنبہ کی نماز صبح کیوقت سے شروع ہوئی اور دوسرے چہار شنبہ کی شام کو تمام ہوئی کسیکو اون کافرون مین سے زندہ نچہوڑا اور کہتے ہین کہ بوجہہ کے لدی ہوئے اونٹونکو اوٹہا کر ابر کو لیجاتے تہے اور زمین پر اونکو دے مارتی تہی اور کہتے ہین کہ ایک شخص پہاڑ کی سرنگ مین چہپ گئی تہی اوسکو ہوا نے سرنگ کے اندر سے باہر نکالکر پہینکدیا اور سات رات اور آٹہہ دن نحوست کے ایام مین چلی کہ قمر کو اون ایام مین زحل سے نحوست حاصل تہی اور حضرت ہود نے علامات سے دریافت کرکی مع مومنین کی اوس ہوا کی آنے سے پہلے وہانسے کوچ کیا تہا اور اوس ہوا سے بچ رہی تہی اور باقی کا قصہ انشاء اللہ تعالی سورہ ہود اور سورہ احقاف مین آئیگا اور اب اللہ تعالی قوم ثمود اور صالح پیغمبر کا قصہ بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا اور بہیجا ہمنے طرف ثمود کے بہائی اونکی صالح کو کہ وہ بیٹا عبید بن آسف بن ماسح بن عبید بن حاذر بن ثمود کا ہی اور ثمود قبیلہ اور قوم کا

نام ہی اونکی دادا کی نام پر کہ وہ ثمود بن عامر بن سام بن نوح اور یہہ قبیلہ ہم صالح کی ثمود کی اولاد ہیں اور صالح پیغمبر اونکا برادر نسبی تہا
نہ برادر دینی اسواسطی کہ وہ سب لوگ کافر تہی اور حضرت صالح پیغمبر صلعم اونکی برادر دینی کیونکر ہو سکتی ہیں اور جسوقت قوم عاد ہلاک
ہوگئی تو بعد اونکی قوم ثمود جانشین ہوئی اور یہہ لوگ بڑی مالدار اور صاحب ثروت تہی اور کہتی ہیں کہ اوس قوم مین بہتر ہزار
تہی اور بتونکی وہ سوا ای خدا کی پرستش کرتی تہی جب یہہ حال اونکا ہوا تو خدا تعالے نے حضرت صالح کو اونکی ہدایت کیواسطے
بہیجا حضرت صالح نے اونکو نصیحت کی اور سمجہایا چنانچہ خدا تعالے فرماتا ہے کہ قال کہا صالح نے کہ یا قوم اعبدوا اللہ
ای قوم میری عبادت کرو تم خدا کو بوحدانیت کہ ما لکم من الٰہ غیرہ نہیں ہے واسطی تمہارے کوئی معبود سوا اوس خدا کے کہ
وہ مستحق عبادت کا ہو حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نی فرمایا ہے کہ صالح جسوقت واسطے ہدایت قوم کے آئے تو سولہ برس کی تہی اور اون
لوگونکو سمجہاتے سمجہاتے ایکسو اور بیس برس کے ہوگئی لیکن وہ لوگ اپنی کفر سے باز نہ آئے اور حضرت صادق علیہ السلام سی روایت ہے
کہ حضرت صالح نے قوم ثمود کو طرف دین حق و وحدانیت خدا کے بلایا اور اون لوگون نے قبول نہ کیا اور زیادہ سرکشی اختیار کی اور کہا کہ
ہم ہرگز ایمان نہ لاوینگے جبتک نکالی تو واسطے ہمارے اونٹنی فربہ کو پتہر سے اس پہاڑ کے اور وہ لوگ اوس پتہر کی بہت تعظیم کرتے تہی
اور پرستش اوسکی کرتے تہی اور ہر سال اوس پر قربانیکو ذبح کرتی تہی صالح علیہ السلام نی دعا کی خدا تعالے نی اونٹنی کو جسطرح سی کہ اون
لوگون نی کہا تہا مع اوسکی بچہ کے پتہر سے اوسکو نکالا اور روایت ہے کہ وہ باہر نکلی تو اوسوقت اوسکی بچہ پیدا ہوا اور بعد اوسکی خدا تعالے نے
حضرت صالح پر وحی کی کہ اون لوگونسے بیان کر کہ ایکروز یہہ اونٹنی تمام پانی اس شہر کا پیا کریگی اور ایکروز تم پینا اور بعد خدا تعالے نے ارشاد
فرمایا کہ پانی وہانکا بقدر گنجائش نہین رکہتا تہا کہ اونٹنی بہی پیا کرے اور سب آدمی اور حیوانات بہی اوس شہر کے پیا کرین اسلئے مقرر
ہوگیا کہ ایکروز تو اونٹنی پانی وہانکا پیتی تہی اور ایکروز سب آدمی اور حیوانات پیتی تہی اور جس روز وہ اونٹنی پانی پیتی تہی تو اوسیقدر
وہ دودہ دیتی تہی کہ سب چہوٹی اور بڑی اوس سے سیراب ہو جاتی تہے اور بعد اوسکی اون لوگون نی یہہ مقرر کیا کہ صبح کیوقت پانی پر
جاکر سب پانی کو وہ پی جاتی اور اونٹنی پیاسی رہجاتی عرصہ دراز تک اون لوگون نی یہی دستور رکہا اور بعد اوسکی خدا تعالے سے سرکشی کی
اور آپسمین یہہ مشورہ کیا کہ اوس اونٹنی کی پاؤن کاٹ ڈالو اور پہر بیفکر ہو جاؤ اور یہہ امر ہمکو پسند نہین ہے کہ ایکروز وہ اونٹنی پانی پیا
کرے اور ایکروز ہم پیا کرین اور ایک شقی سرخ چہرہ کبود چشم کو کہ نام جسکا قدار تہا ہلاکت پر آمادہ کیا اور طمع دی اوسکو اور کہا کہ بقدر مال ہم
تجہکو دینگے تو اس اونٹنی کی پاؤن قطع کر جسوقت وہ اونٹنی پانی پینیکو گئی تو وہ شقی اوسکی راہ مین تاک لگا کر بیٹہہ گیا اور جسوقت وہ
اونٹنی پانی نوش کرکے اوٹہی پہری تو ایک تلوار اوسکی ماری اوس تلوار نی کچہہ کام نکیا دوسری تلوار اوسکی پاؤن پر ماری وہ پہلو
کے بل زمین پر گری اور اوسکو قتل کیا اور بچہ اوسکا بہاگ کر پہاڑ پر چڑہ گیا اور تین مرتبہ اوسنے آسمانکی طرف دیکہکر آواز کی اور ایکروایت
مین یہہ ہے کہ پہاڑ شق ہوا اور وہ اوسمین چلا گیا اور جسوقت وہ اونٹنی زمین پر گری تو حضرت صالح کی قوم کی سب آدمی اوس
اونٹنی کیطرف روانہ ہوئے اور سبنے اوس اونٹنی بردار کیا کہ وہ مرگئی اور گوشت اوسکا آپسمین تقسیم کرلیا اور چہوٹے اور بڑے
سب نے اوسکا گوشت کہایا جسوقت حضرت صالح نی یہہ حال دیکہا تو فرمایا کہ ای قوم میری تمنی یہہ کیا کام کیا کہ اپنے پروردگار کی نافرمان
برداری کی اور خدا تعالے نے وحی کی کہ ای صالح قوم تیری حد سے گزر گئی ہے اور اون لوگون نی اونٹنی کو جو کہ اون پر حجت تہی قتل
کیا اور اوسکی ہونیسے اونکو کچہہ ضرر نتہا بلکہ فائدہ تہا کہ سب اوسکا دودہ پیتے تہے اور اب اونسے کہہ تو کہ خدا کہتا ہے کہ مین تمپر
عذاب نازل کرونگا تین روز مین اگر اس عرصہ مین اون لوگون نے توبہ کی تو قبول کرونگا اور اگر توبہ نہ کی تو تیسری دن
عذاب نازل کرونگا حضرت صالح اون لوگون کی پاس گئی اور فرمایا کہ ای قوم میری مین تمہارے پروردگار کا رسول اور اوسکا بہیجا ہوا ہون

پہرین تمہاری طرف اور پروردگار تمہارا کہتا ہی کہ اگر تینے توبہ کی اور بخشش چاہی تو مین تمکو بخشونگا اون لوگون نی یہ سنکر جواب دیا کہ اے صالح اگر تو راست گو ہے تو لا تو اس عذاب کو جسکا تو وعدہ کرتا ہی حضرت صالح نی فرمایا کہ ای قوم میری کل صبحکو جو تم اوٹہوگی تو منہ تمہارے زرد ہونگے اور اوسکی دوسری صبحکو اوٹہوگی تو منہ تمہارے سرخ ہونگے اور اوسکے بعد تیسری صبح کو منہ تمہاری سیاہ ہونگے دوسرے روز وہ صبح کو اوٹہے تو منہ اونکی زرد تہے اور آپسمین کہنے لگی کہ جو کچھہ صالح کہتا تہا وہ ہو گیا سرکشون نی کہا کہ قول صالح کا ہم ہرگز نہ سنینگے اور دوسرے صبح ہوئی تو منہ اونکے سرخ ہوگئے پہر آپسمین کہنے لگے کہ جو کچھہ صالح کہتا تہا وہ آیا اور سرکشون نی کہا کہ اگرچہ ہم سب ہلاک ہوجائین لیکن صالح کا کہنا نہ مانینگی اور اپنی معبودون کو کہ جنکی پرستش ہماری باپ کرتی تہی ہرگز نہ چہوڑینگے اور تیسری روز صبحکو اوٹہی تو منہ اونکی سیاہ تہی ہر ایک شخص کہنی لگا کہ ای قوم جو کچھہ صالح کہتا تہا وہ ظہور مین آیا پہر سرکشون نی وہی جواب دیا جسوقت آدہی رات گزری تو جبرئیل ستی نازل ہو کر ایک چیخ ماری اوسکی آواز سی کان اونکی پہٹ گئی اور دل اور جگر اونکی پارہ پارہ ہوگئی اور بعد اوسکی خدا تعالی نی آسمان سی آگ نازل کی کہ سب جل گئی اور خاک ہوگئی اور کہتے ہین کہ جسوقت موافق درخواست قوم ثمود کے خدا تعالی نی اونٹنی پتہر سے نکالی تو حضرت صالح نی اپنی قوم سے فرمایا کہ تمنے وعدہ کیا تہا کہ اونٹنی پتہر سے نکلیگی تو ہم ایمان لاوینگے جو تمنے چاہا تہا وہ ہوگیا اب ایمان لانا چاہیے اور اوس اونٹنی کو آزار نہ پہونچانا ورنہ سب ہلاک ہوجاوگی عذاب مین گرفتار ہوکر چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ کہا صالح نی کہ ای قوم میری قَدْ جَاءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ تحقیق آیا ہی تمہاری پاس معجزہ روشن پروردگار تمہاری کیطرف سے کہ موافق درخواست تمہاری کی پتہر سے اونٹنی نکلی کہ وہ دلیل ہی کمال قدرت خدا پر اور میری نبوت کے صحیح ہونی پر هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ یہہ اونٹنی خدا کی ہی کہ خدا تعالی نی اپنے قدرت کاملہ سی اوسکو پتہر سے نکالا ہی اور ناقۃ اللہ اوسکی تعظیم کیواسطی اوسکو فرمایا ہی کہ اپنے پاس سی اوسکو بہیجا ہی بدون اسباب عادات مقررہ کی اور وہ اونٹنی خدا کی لَكُمْ اٰيَةً واسطی تمہاری نشانی اور علامت ہے اور دلیل ہے میری نبوت کی صحیح ہونی پر اور یہ حال واقع ہوا ہی جیسا کہ ذکر ہو چکا فَذَرُوْهَا پس چہوڑ دو تم اوسکو کہ تَاْكُلْ فِیْٓ اَرْضِ اللّٰهِ چرتی پہری بیچ زمین خدا کی اور تمکو اوسکی کہلانی کی کچہہ فکر نہین ہے وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ اور نہ چہووو تم اوس اونٹنی کو ساتہہ بدی کے اور نہ پہونچاو تم اوسکو کوئی آزار فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ پس پکڑ لیگا تمکو عذاب دردناک وَاذْكُرُوْٓا اور یاد کرو تم نعمت خدا کو اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ جسوقت کہ کر دیا اوسنی تمکو جانشین مین مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ بعد ہلاک ہونی قوم عاد کی وَّبَوَّاَكُمْ فِی الْاَرْضِ اور جگہہ دی تمکو بیچ زمین کی کہ تَتَّخِذُوْنَ پکڑتے ہو تم یعنی بناتے ہو تم مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا نرم اوس زمین مین سے محلون اور مکانون کو موسم گرما کیواسطی وَّتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ اور تراشتی ہو تم پہاڑونکو اور طیار کرتی ہو تم بُيُوْتًا گہر اونکو ان پہاڑونمین پہاڑونکو کاٹ کر موسم سرما کیواسطی فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ پس یاد کرو تم نعمتون خدا کو کہ بقدر تمکو قوت اور دولت دی ہی کہ پہاڑونکو کاٹ کر گہر بناتی ہو وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ اور نہ پہرو تم بیچ زمین کی فساد کرنیوالی ہو کر کہ کفر مین اپنی اوقات کو بسر کرو اور لوگو کو ایمان لانیسے باز رکہو اور تختون کو بعضون نی تخالقو پڑہا ہی اور بیوتا مفعول ہی یا حال مقدرہ ہی اور مفسدین یہی حال واقع ہوا ہے اور جسوقت حضرت صالح نی اپنی قوم کو نصیحت کی تو اون لوگون نی صالح کیطرف سے منہ پہیر لیا اور انکار کیا اور حضرت صالح کو جہٹلا دیا چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا کہا اشراف اون لوگون نی کہ تکبر کیا اور بڑا جانا اونہون نے اپنی نفسون کو مِنْ قَوْمِهٖ قوم اوسکی مین سے لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا واسطے اون لوگونکی کہ ناتوان و خوار شمار کئے جاتی تہی لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ خاص واسطے اون لوگونکی کہ ایمان لائی تہی اون مین سی یعنی صالح کی قوم کی آدمی جن لوگونکو خوار اور ناتوان جانتی تہے اور وہ مومنین تہے کہ صالح پر ایمان لائی تہے اور اونکو اس جہت سے اشراف قوم صالح کی جو کہ سرکش تہی خوار سمجہتی تہی اور سرکشون نے اون مومنین کو

کہا کہ اتعلمون ان صالحا مرسل کیا جانتی ہو تم کہ تحقیق صالح بھیجا گیا ہی من ربہ پروردگار اپنی کیطرف سے اور وہ پیغمبر ہے خدا کا جسوقت
اون مومنین نے ان سرکشون سی یہہ سنا تو اونکو جواب دیا چنانچہ خدایتعالے فرماتا ہی کہ قالوا کہا اون مومنین بیچارون ناتوانون نے کہ
انا بما ارسل تحقیق کہ ہم ساتہہ اوس چیز کے کہ بھیجا گیا ہے وہ صالح مثل توحید اور عبادت خدا کی ہم سب بہ مؤمنون
ساتہہ اوس چیز کے ایمان لانیوالے ہین اور صالح کو ہم پیغمبر حق اور بھیجا ہوا خدا کا جانتے ہین قال الذین استکبروا کہا اون لوگون
نے کہ تکبر کرتے تھے وہ اور سرکشی کی تہی جن لوگون نی اون لوگون نے جواب مین مومنین کی کہا کہ انا بالذی امنتم بہ
تحقیق ہم ساتہہ اوس چیز کے کہ ایمان لائی ہو تم ساتہہ اوسکی کافرون کفر کرنیوالی ہین فعقروا الناقة پس پاؤن کاٹی اونہون
نی اور پی کیا اونہون نی اونٹنی کو اسطرح سی کہ قدار کو اونہون نی اوسکی مارڈالنے کو مقرر کیا اوسنے اوسکو مارڈالا وعتوا
عن امر ربہم اور سرکشی کی اون لوگون نی حکم پروردگار اپنی سی وقالوا اور کہا اون لوگون نے از روی مزاح کے کہ
یا صالح ائتنا بما تعدنا ای صالح لا تو ہمکو جو کچھ کہ وعدہ کرتا ہے تو ہمسے عذاب کا ان کنت من المرسلین اگر ہی تو بہیجے گئون مین سی کہ
خدایتعالی نی تجہکو ساتہی پیغمبری کے بھیجا ہی جسوقت اون لوگون نی حضرت صالح سی عذاب کو طلب کیا تو جسطرح سی کیفیت عذاب کے
نازل ہونیکی اوپر گزری ہی وہ عذاب بعینہ نازل ہوا اور خدایتعالے فرماتا ہی کہ فاخذتہم الرجفة پس پکڑ لیا اونکو زلزلی نے جو
صادر ہوئی آواز ہیبتناک سے کہ اوس آواز کی سختی سی زمین لرزہ مین آگئی تہی فاصبحوا فی دارہم جاثمین پس
صبح کو ہوگئی وے بیچ گہرون اپنے کی کہ اوندہی گرنیوالی اور ٹہہرنیوالی کہ حرکت نہین کرسکتی تہی اور مری ہوئی پڑی تہی اور
کہتے ہین کہ جسوقت قوم ثمود کی آدمی ہلاک ہوگئی تو حضرت صالح کو بہت رنج ہوا کہ یہہ لوگ اپنے شامت نفس سے ایمان لائی اور
آخر کو عذاب خدا مین گرفتار ہوئی اور بعد مرنیکے ایک حسرت سے اون لوگونکی طرف خطاب کیا چنانچہ خدایتعالی فرماتا ہی فتولی
عنہم پس منہ پہیر لیا اونسے صالح نی وقال اور کہا نہایت حسرت اور ملال سے اون لوگونکی طرف خطاب کرکے کہ یا قوم لقد
ابلغتکم رسالة ربی ای قوم میری بخدا کہ تحقیق پہونچا یا ہی مینے تمکو پیغام پروردگار اپنی کا کہ جسکے پہونچانیکا مجہکو حکم تہا
ونصحت لکم اور نصیحت کی مینی اسلئے تمہاری اور عذاب خدا سے تمکو ڈرایا ولکن لا تحبون الناصحین ۝ اور لیکن نہین دوست
رکھتے تہی تم نصیحت کرنیوالون کو اور پیروی نہین کرتی تہی تم اپنی خیرخواہون کی کہ تمکو مہربانیسے طرف ایمان کی بلاتی تہی اور شیطان
کی پیروی سی تمکو منع کرتی تہی اور کہتے ہین کہ حضرت صالح بعد ہلاک ہونی قوم ثمود کی مکہ معظمہ مین آئی اور عبادت خدا مین مشغول ہوئے
یہانتک کہ اوسجگہہ حضرت صالح نی وفات پائی اور ثعلبی نی اپنی تفسیر مین لکہا ہی کہ رسول خدا صلعم نی امیر المومنین علی ابن ابیطالب ع کی
طرف خطاب کرکے فرمایا کہ ای علی تو جانتا ہی کہ پہلے لوگون مین بدتر کون تہا حضرت علی ع نی عرض کی کہ خدا اور اوسکا رسول خوب
جانتا ہی رسولخدا نی فرمایا کہ وہ شخص ہی کہ جسنے ناقہ صالح کو پی کیا تہا اور اوسکی پاؤن کاٹ کر اوسکو قتل کیا تہا اور پہر حضرت نے پوچھا کہ
بدبخت ترین پچہلے لوگونکا کون ہی حضرت علی ع نے عرض کی کہ خدا اور اوسکا رسول خوب جانتا ہی فرمایا کہ وہ شخص وہ ہی کہ جو تجہکو قتل کریگا اور
ایک روایت مین یہہ ہی کہ فرمایا حضرت نی کہ وہ شخص وہ ہی کہ جو تیری ریش کو خون سی خضاب کریگا اور کہتے ہین کہ جس عورت کی اغوا سی
قدار نے ناقہ صالح کو پی کیا تہا نام اوسکا قطامہ تہا اور عبدالرحمن ابن ملجم نے جس عورت کی اغوا سے امیر المومنین علیہ السلام کو
شہید کیا تہا نام اوس عورتکا بہی قطامہ تہا اور اسکے بعد خدایتعالے حضرت لوط پیغمبر کا قصہ بیان کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہے کہ ولوطا اور
بہیجا ہمنے لوط کو کہ وہ بیٹا ہاران بن تارخ کا اور برادرزادہ ابرہیم علیہ السلام کا تہا اور سارہ زوجہ ابرہیم لوط کی بہن تہی اور
حضرت صادق علیہ السلام سی روایت ہے کہ لوط اور ابرہیم دونون خالہ زاد بہائی اور نوہ لاحج کے تہے اور لاحج پیغمبر تہے :

قصہ لوط علیہ السلام

یعنے ڈرانیوالے عذاب خدا سے تھے لیکن رسول نہ تھے اور حضرت باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ ماں لوط کی حضرت ابراہیم کی خالہ کی دختر
تھی اور لوطا مفعول ہی ارسلنا محذوف کا اور کہتے ہین کہ جسوقت حضرت ابراہیم بابل سے شام کو روانہ ہوئے لوط اونکی ہمراہ تھے خدا تعالے
نے لوط کو اہل موتفکات کی پیغمبری دی اور وہ پانچ شہر تھے اور بڑا شہر اونمین سدوم تھا حضرت لوط وہان تشریف لائے اور
حضرت باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ تیس برس اون لوگونمین رہے کہ جنکی نصیحت کے واسطے پیغمبر ہو کر آئے تھے اور افعال بد سے اونکو
منع کرتے رہے اور زیادہ بدفعل اونکا یہہ تھا کہ وہ مردونسے اغلام کیا کرتے تھے اور وجہ اسکی اسطرحسے بیان کرتے ہین کہ وہ لوگ شام
اور مصر کے رستہ پر بستے تھے اور باغ اور زراعت اونکی بہت تھی اور بخیل بہی وہ کثرت سے تھے اور مسافر اونسے سوال کرتے تھے
تو وہ تنگ ہوتے تھے بسبب بخل کی اور اس سبب سے اونکی سترون مین ایک بیماری پیدا ہو گئی تھی کہ جسکا کچھ علاج نتہا جسوقت
مہمان اونکی گھر مین آتے تو وہ اونکو فضیحت کرتے تھے اور اونسے اغلام کرتے تھے اور اس فعل پر مردون کو مزدوری دیتے تھے اور
بعضے روایت مین لکھا ہے کہ جسوقت یہہ لوگ مسافرونسے تنگ ہوگئے تو شیطان امرد لڑکے کی صورت مین اپنے تئین بنا کر اون
لوگونکی پاس آیا اور کہا کہ اگر مسافرونکی طلب کرنیسے نجات چاہتے ہو تو اونسے اغلام کرو اور اغلام کرنا اون لوگون کو تعلیم
کیا اور وہ سب اس فعل قبیح مین مشغول ہوئے آسمان اور زمین اور عرش نے اس عمل بد سے درگاہ خدا مین نالہ کیا
خدا تعالے نے آسمان سے اونپر پتھر برسائے اور جسوقت وہ اوس فعل بد مین مشغول ہوئے تو خدا تعالی نے
حضرت لوط کو اونکی ہدایت کیواسطے بھیجا چنانچہ خدا تعالے اوس قصہ کو بیان کرتا ہے کہ بھیجا ہمنے لوط کو اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ
جسوقت کہا اونسے اپنی قوم اپنی کو یعنی قوم سدوم سے کہا کہ لوط اونکی درمیان رہتے تھے اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ کیا آتے ہو
تم بدکاری کو یعنی لوط نے اون لوگونسے کہا کہ کیا تم بدکام کرتے ہو کہ وہ اغلام ہے اور وہ اغلام وہ بدفعل ہے کہ مَا سَبَقَكُمْ
بِهَا نہین سبقت کی ہے تمسے ساتھ اوسکے یعنی تمسے پہلے اوس فعل کو نہین کیا ہے مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ کسیئے عالم کی لوگون مین سے
کہتے ہین کہ ابلیس نے امرد لڑکے کی صورت بنکر یہہ فعل اونسے پہلے کروایا تہا اور بعد اوسکے یہہ فعل اونمین جاری رہا اور اس فعل کے
اونکو عادت ہو گئی اور حضرت لوط نے اونسے کہا کہ اِنَّكُمْ کیا تحقیق تم اور حفص نافع نے انکم پڑھا ہے بدون ہمزہ استفہام کے
یعنے تحقیق کہ تم ہی بدکار ہو لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ البتہ آتے ہو مردونکو شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَاۗءِ ازروی شہوت کے سوائے عورتون کے
یعنے تم مردونسے اپنی شہوت کو دفع کرتے ہو کہ اونسے اغلام کرتے ہو اور عورتین جو کہ خدا تعالے نے مباح کی ہین کہ اونسے نکاح کرکے
اپنی شہوت کو دفع کرو اونسے تم رغبت نہین کرتے ہو بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ بلکہ تم قوم حد سے گذر جانیوالے ہو کہ شرع کی حد سے باہر ہو جاتے
ہو اور جس امر کو عقل پسند نکرے اوسکو تم عمل مین لاتے ہو اور کہتے ہین کہ حضرت لوط مرد سخی تھے اور مہمان نوازی بہت کرتے تھے اور اون
لوگون نے حضرت لوط کو منع کیا مہمان نوازی سے اور کہا کہ تیرے پاس کوئی مہمان آوے تو اوسکی مہمانی تو مت کر اور اگر تو مہمان کو
اپنے پاس رکھیگا تو ہم تیرے مہمان کو فضیحت کرینگے اسلئے حضرت لوط اپنی مہمانونکو اونسے پوشیدہ کرتے تھے اور حضرت لوط اوس قوم
کے لوگون مین سے نتھے اور اپنا کنبہ اور قبیلہ بہی وہان نرکھتے تھے اور اون لوگونپر جو پیغمبر ہو کر آئے تھے سو واسطے خدائی لوط کی قوم اونکو
فرمایا ہے اور حضرت لوط نے جسوقت اونکو فہمائش کی تو اون لوگون نے کہنا اونکا نہ مانا اور الٹا جواب دیا چنانچہ خدا تعالے فرماتا ہے کہ
وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اور نہ تھا جواب قوم اوس لوط کا مقابلہ مین نصیحت کرنے لوط کے اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا مگر یہہ کہ کہا اون
لوگون نے آپسمین کہ اَخْرِجُوْهُمْ نکالدو تم اونکو یعنے لوط کو اور اوسکی ہمراہیون کو جو کہ اوسپر ایمان لائے ہین مِّنْ قَرْيَتِكُمْ
بستی اپنی سے کہ وہ سدوم ہے اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ تحقیق کہ وہ لوط اور اوسکے ہمراہی ایسے آدمی ہین کہ پاکیزگی چاہتے

ہین اس عمل کہ جو ہم کرتی ہین اور جسوقت قوم لوط کی آدمی اپنی فعل سے باز نہ آئے اور حضرت لوط کا کہنا نہ مانا تو خدا تعالیٰ نی اونپر عذاب کو
نازل کیا اسطرح سے کہ جسوقت اون لوگون نی حکم خدا سے سرکشی کی تو خدا تعالیٰ نی جبرئیل کو حکم کیا جبرئیل اونکی شہر کو اپنی پرون پر
اوٹھا کر آسمان تک لیگئے اور وہانسے اوس شہر کو الٹ دیا سب آدمی ہلاک ہوگئی فقط لوط نی اور اونکی بیٹیون نی اور جو کہ اونپر ایمان
لائی تہی اون لوگون نے نجات پائی چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہی کہ فَأَنْجَيْنَاهُ وَأَهْلَهُ پس نجات دی ہمنی اوس لوط کو اور لوگون اوسکے کو
عذاب سے إِلَّا امْرَأَتَهُ مگر عورت اوسکی کو کہ اوسکو عذاب سے نجات نہ دی کہ كَانَتْ مِنَ الْغَابِرِينَ تہی وہ باقی رہنے والون سے کہ
ہمراہ لوط کی شہر سے باہر نہ گئی تہی اسوجہ سے کہ وہ کافر تہی اور اون کافرون کو لوط کی مہمانونکی خبر کرتی تہی وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَطَرًا
اور برسایا ہمنی اوپر اونکے مینہ کنکرونکا اون لوگون پر کہ جو اوس قوم کی آدمی اوس شہر سی باہر تہی فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِينَ پس دیکھ تو
کہ کیونکر ہوا انجام گنہگارونکا کہ عذاب خدا مین گرفتار ہوے اور باقی کا قصہ حضرت لوط کا انشاء اللہ تعالیٰ سورہ ہود مین اور کچھ سورہ حجر مین آویگا
اور اغلام کرنا بہت سخت گناہ ہی اور فاعل کو اور مفعول کو دونونکو اس گناہ کی سزا مین قتل کرنا چاہیے اور یا دیوار اونپر گرانی چاہیے اور یا
بلندی سی اونکو گرا دینا چاہیے اور اگر وہ مجوز ہو تو سو کوڑی اوسکو مارنی چاہیئین اور جناب امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہی کہ اگر
مقعد سے اوپر مجامعت کرے تو وہ اغلام ہی اور اگر مقعد کی اندر داخل کرے تو وہ کفر ہے اور جناب رسول خدا صلعم نی فرمایا ہی کہ اگر کوئی
امرد کو لیکر شہوت سے بوسہ دیوی تو خدا تعالیٰ اوسکو ہزار برس تک آتش دوزخ سے عذاب کریگا اور جو کوئی اوس سے اغلام کرے تو وہ بوئے بہشت کو نہ پاویگا
باوجودیکہ خوشبو بہشت کی پانسو برس کی راہ سے آتی ہی لیکن اغلام کرنیوالی کو نصیب نہ ہو گی مگر یہہ کہ توبہ کرے اس فعل سے اور منقول ہے کہ
ایک غلام کو حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی پاس لائی اور کہا کہ اسنے اپنی آقا کو قتل کیا ہی اور گواہون نی اس امر پر گواہی
دی اور غلام نی بہی اقرار کیا کہ ہان وہ میرے ہاتہہ سے قتل ہوا ہی حضرت امیر نی فرمایا کہ تو نی اوسکو کیون قتل کیا ہی کہا کہ
وہ مجھسے زبردستی اغلام کیا چاہتا تہا اور مین اوسکو منع کرتا تہا اور وقت منع کرنی اور منع کرنیکی میری ہاتہہ سے مارا گیا ہے حضرت امیر
نے فرمایا کہ اس امر پر گواہ چاہیئین لوگ سنی کہا کہ گواہ کہانسے لاؤن خالی گھر مین اندھیرے مین رات کیوقت مجھسے یہہ فعل کیا چاہتا
تہا جناب امیر نی فرمایا کہ جسوقت تو نی اوسکو زخم لگایا تہا اوسوقت تو نے اوس سے توبہ کا لفظ سنا تہا یا نہین غلام نی کہا کہ مینی یہہ لفظ
اوس سے نہین سنا فرمایا کہ یہہ امر ابہی ظاہر ہو جائیگا کہ تو راست کہتا ہی یا دروغ اور فرمایا کہ جاؤ اوسکی قبر کو کہودو اگر وہ قبر مین
موجود ہے تو غلام دروغ کہتا ہی اور قصاص اوس سے لینا چاہیے اور اگر وہ اپنی قبر مین موجود نہین ہے تو غلام راست کہتا ہی اوسکو
رہائی دینی چاہیے لوگون نی از راہ تعجب کہا کہ آجتک علی زندونپر حکم کرتے تہی اور اب مردونپر حکم کرتی ہین اور اوسکی قبر کو کہودا تو
اوسکو اوسمین نہ پایا اور حضرت امیر کو خبر کی تو فرمایا کہ غلام کو چہوڑ دو کہ وہ اس امر مین راست گو ہی لوگون نی پوچہا کہ یا امیر المومنین علیہ السلام
یہہ امر آپنے کہانسے دریافت کیا فرمایا کہ مینے جناب رسول خدا صلعم سے سنا ہی فرماتی تہی کہ جو کوئی قوم لوط کا عمل کرے اور بغیر توبہ کے
دنیا سے جاوی تو حق تعالیٰ اوسکو قوم لوط کی پاس پہونچاتا ہی کہ اونکے پاس رہے اور حشر اوسکا اونکی ہمراہ ہو اور اب خدا تعالیٰ
حضرت شعیب پیغمبر کا قصہ شروع کرتا ہی اور فرماتا ہی کہ وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا اور بہیجا ہمنے طرف مدین کی بہائی اونکے
شعیب کو اور یہان بہی ارسلنا کا لفظ مقدر ہے اور اخاہم مفعول اوسکا ہی اور شعیب عطف بیان اخاہم کا ہی اور مدین غیر منصرف
ہے اور کہتے ہین کہ یہہ لوگ مدین کی اولاد مدین بن ابراہیم خلیل کے ہین انکے دادا کے نام پر نام انکا مشہور ہوگیا ہے اور
انکی شہر کا نام بہی مدین ہے اور حضرت شعیب بہی ان لوگون ہی مین سی تہے اور وہ شعیب بن میکیل بن یشجر بن مدین اور
شعیب کو خطیب الانبیا بہی کہتی ہین بسبب حسن محاورہ کی اور شعیب نابینا تہے خوف خدا سے روتے روتے اندہے ہوگئے تہے اور

مذمت اغلام

ذکر حضرت شعیب پیغمبر و قوم او

اور بستی اہل مدین کی شام کی راہ مین تہی اور چالیس سے زیادہ اوس بستی مین گہر تہی اور حضرت شعیب جیسے کہ مدین کے لوگون پر پیغمبر ہوکر آئے تہے ایسی ہی ایکہ کی باشندون پر بہی پیغمبر تہے اور وہ سب لوگ خدا اور رسول پر ایمان لائی تہو مگر تہوڑے سے اور شعیب کے قوم کی آدمی ناپ کر اور تول کر کم دیتی تہو اور زیادہ لیتے تہی جسوقت شعیب بموجب حکم خدا اپنی قوم مین واسطے نصیحت کے آئی تو قال کہا شعیب نے اپنی قوم سی کہ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ ای قوم میری پرستش کرو تم خدا کو بیگانگی کہ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ نہین ہے واسطے تمہارے کوئی معبود سوا اوس خدای پاک کی اور کہتے ہین کہ معجزہ شعیب علیہ السلام کا یہہ تہا کہ جسوقت کوہ بلند پر ارادہ چڑہنے کا کرتی تو وہ کوہ سر اپنا نیچ کر لیتا تہا اور وہ اوسپر چڑہ جاتی تہو اور بعضے کہتے ہین کہ معجزہ اونکا وہ تہا کہ جو حضرت موسے کے عصا سے تہا اور ہوتا تہا کہ جسوقت سانپ سامنے کے دفعیہ کا ارادہ کرتا تہا تو وہ عصا اژدہا بنجاتا تہا اور اوسکو دفع کرتا تہا اور شب تاریک مین پاسبانی کرتا تہا اور مانند شمع کی روشن ہوتا تہا اور جو میوہ کہ مطلوب ہوتا تہا اوس سے ظاہر ہوتا تہا اسواسطے کہ یہہ عصا موسے کو شعیب ہی نی دیا تہا موسی سی پہلے یہہ معجزے شعیب کے تہے خدا تعالیٰ اوس معجزے کا ذکر کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ زبان شعیب سے کہ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ تحقیق آئی ہین تمہارے پاس معجزے پروردگار تمہاری کیطرف سے اور کہتے ہین کہ اون لوگون کی دو ترازو تہی اور دو ہی پیمانہ تہے ایک بڑا اور ایک چہوٹا بڑے سے تو خرید کرکے لیتے تہو اور چہوٹے سے فروخت کرکے دیتی تہے یعنے زیادہ لیتے تہے اور کم دیتے تہے حضرت شعیب نے اونکو سمجہایا اور نصیحت کی کہ تم پورا لیا کرو اور پورا دیا کرو اور ترازو اور پیمانہ کو درست کرو چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہی کہ شعیب نے اون لوگون سے کہا کہ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ پس پورا اور درست کرو تم پیمانہ اور ترازو کو اور پانی اور تولنے مین کمی اور زیادتی مت کرو وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ اور نہ کم دو تم آدمیون کو چیزین اونکی کہ خود تو زیادہ لو اور اونکو کم دو وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ اور نہ فساد کرو تم بیچ زمین کی کفر اور خیانت کرکے بَعْدَ اِصْلَاحِهَا بعد درست کرنے اوس زمین کی کہ خدا نے اوسکو درست کیا ہی انبیاء کو اوسپر بہیجکر اور کتابین نازل کرکے اور احکام شرع کی اوسپر جاری کرکے ذٰلِكُمْ یہہ یعنے جو کچہہ کہ مین تمکو حکم کرتا ہون خَيْرٌ لَّكُمْ بہتر ہے واسطے تمہارے سوداگری کے مقدمہ مین اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ اگر ہو تم باور کرنیوالے میرے قول کو اور اگر تم انصاف کروگی تو تمہاری شہر مین بہت سوداگر آمد و رفت رکہینگے اور تمکو بہت فائدہ ہوگا اور یا معنے اسکی یہہ ہین کہ اگر تم ایمان لانیوالی ہو خدا اور رسول پر تو جانوگے کہ یہہ جو مین تمسے کہتا ہون بہتر ہے واسطے تمہارے اور جبتک کہ آدمی خدا اور رسول پر ایمان نہین لاتا ہے تو اوسکو بہترائی اور خوبی معلوم نہین ہوتی اور کہتے ہین کہ یہہ لوگ رستہ پر بیٹہتے تہے اور جو کوئی حضرت شعیب کے پاس ایمان لانیکی واسطے آتا تہا اوسکو منع کرتے تہو اور کہتے تہے کہ شعیب دروغ گو ہے اور کہتے ہین کہ رستہ پر بیٹہکر رہزنی کرتے تہے اوس امر کو شعیب نے منع کیا تہا چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ کہا شعیب نے اون لوگونکو کہ وَلَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ اور نہ بیٹہو تم اوپر ہر رستہ کے واسطے بند کرنے لوگونکو ایمان سی اور رہزنی کیواسطے کہ تُوْعِدُوْنَ وعدہ عذاب کرتے ہو تم اور ڈراتے ہو تم اونکو اور بکل کی با معنے علی ہے وَتَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اور بند کرتی ہو تم راہ خدا کے مَنْ اٰمَنَ بِهٖ اوس شخصکو کہ ایمان لایا ہو ساتہہ اوس خدا کی وَتَبْغُوْنَهَا عِوَجًا اور طلب کرتی ہو تم اوس راہ خدا مین ٹیڑہا ہونے اور کجی کو کہ راہ خدا کو کہتے ہو کہ اوسمین کجی ہے اور باطل ہے یہہ رستہ او رسیدہا نہین ہی اور کہتے ہو کہ یہہ رستہ جہوٹا ہے اور راہ خدا کا باطل ہونا طلب کرتی ہو اور کجی اور بطلان اوسمین بیان کرتے ہو وَاذْكُرُوْا اور یاد کرو تم جہان خدا کو اپنے اوپر اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا جسوقت تہی تم تہوڑی شمار مین فَكَثَّرَكُمْ پس بہت کر دیا تمکو مال اور اولاد تمکو کثرت سے عطا کی کہتے ہین کہ مدین بن ابراہیم خلیل نے دختر لوط کی خواستگاری کی تہی خدا تعالیٰ نے اوس سے بہت اولاد دی اور اونکو تونگر کردیا شعیب نے اونکو نعمت

یاد دلائی اور کہا کہ یاد کرو تم کہ خدا تعالیٰ نے تمکو کثرت سے کر دیا مال اور اولاد دیکر وَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ اور دیکھو
تم کہ کیونکر ہوا انجام فساد کرنیوالوں کا یعنی پہلی امتوں میں سے قوم نوح اور قوم عاد اور قوم ثمود اور قوم لوط کا کہ کیسے کیسے عذاب میں وہ
گرفتار ہوئی تم اونکا حال دیکھکر نصیحت نہیں پکڑتے ہو وَاِنْ كَانَ طَآئِفَةٌ مِّنْكُمْ اور اگر ہے ایک گروہ تم میں سے کہ اٰمَنُوْا
بِالَّذِيْٓ اُرْسِلْتُ بِهٖ ایمان لائے ہیں وہ ساتھہ اوس چیز کے کہ بھیجا گیا ہوں میں ساتھہ اوسکے وَطَآئِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوْا اور ایک
گروہ نہیں ایمان لائے ہیں وہ اس آیت میں خطاب شعیب کا طرف کفار کے ہے کہ منتظر رہو اور دیکھو کہ خدا کیسا حکم کرتا ہے
ہمارے اور تمہارے درمیان کہ تمکو عذاب میں گرفتار کرے اور ہمکو نجات دے اور یا مومنین کیطرف خطاب ہے کہ صبر کرو تم آزار پر کفار کے
اور دیکھو کہ خدا انکو کیسے نجات دیتا ہے اور اون کفار پر کیونکر عذاب نازل کرتا ہے چنانچہ خدا قول شعیب کو بیان کرتا ہے کہ
فَاصْبِرُوْا پس صبر کرو تم یعنی انتظار کرو تم حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا تا نہانتک کہ حکم کرے خدا درمیان ہمارے کہ اہل حق کی نصرت کرے اور اہل
باطل پر وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ اور وہ خدا بہتر حکم کرنیوالا ہے سب حکم کرنیوالوں سے دیکھو کیسا اچھا حکم ہمارے رو برو کرتا ہے اور حضرت
شعیب نے اپنی قوم کو ہر چند سمجھایا اور نصیحت کی لیکن وہ اپنے کفر اور ظلم سے باز نہ آئے اور شعیب کے جواب میں ان لوگوں نے
اسطرح سے کہا جیسے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا کہا اشراف قوم شعیب نے ان لوگوں سے کہ تکبر کیا انہوں نے اور
سرکشی کی حکم خدا سے مِنْ قَوْمِهٖ قوم اوس شعیب کے میں سے کہ لَنُخْرِجَنَّكَ يٰشُعَيْبُ البتہ نکالدینگے ہم تجھکو اے شعیب وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَآ اور اون لوگونکو کہ ایمان لائے ہیں وہ ہمراہ تیرے بستی اپنی سے یعنی تجھکو اور جو لوگ کہ تجپر ایمان لائے ہیں تم سبکو ہم اپنے
شہر سے نکالدینگے اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا یا یہہ کہ عود کرو تم یعنی ہو جاؤ تم بیچ مذہب ہمارے کی یعنی دو امر میں سے ایک امر تمہارے واسطے ہے
یا تو نکالدینا تمہارا اس شہر سے یا داخل ہونا تمہارا ہمارے مذہب میں کہ وہ کفر ہے اور یہاں مراد عود کرنے سے ہو جانا ہے اسواسطے کہ شعیب پہلے
ہی سے کافر نتھے کہ اوسطرف کو عود کریں اور یا یہہ کہ جماعت مومنین کو واحد پر غلبہ کرکے فرمایا ہے اور یا یہہ کہ اوس قوم کی گمان کی بموجب
فرمایا ہے کہ وہ شعیب کو پہلے اس سے اپنے مذہب میں گمان کرتے تھے اور سب جگہہ اون آیتوں میں کہ بعد اسکے عود کا لفظ آئیگا یہی مراد ہے
اور جب ان لوگوں نے ایسا کہا تو حضرت شعیب نے اونکی جواب میں قَالَ کہا کہ اَوَلَوْ كُنَّا كٰرِهِيْنَ کیا اگرچہ ہوویں ہم کراہت کرنیوالے
مذہب تمہارے سے یعنی تمہارے مذہب سے ہم کراہت رکھتے ہوں اور بطلان اوسکا ہمپر ثابت اور ظاہر ہوگیا ہو کیا تب بھی ہم تمہارے
مذہب میں ہوجائیں ایسا ہمسے ہرگز نہوگا کہ ہم اپنی رغبت سے تمہارے مذہب میں ہوجائیں باوجود ثابت ہونے اوسکی بطلان کی
مگر یہہ کہ زبردستی اور جبر و قہر تم ہمکو اپنے مذہب کی طرف کھینچو اور حضرت شعیب نے کہا کہ ہم کیونکر عود کریں تمہارے دین کیطرف اور اگر ہم عود
کریں تو اس صورت میں ہمنے خدا تعالیٰ پر افترا کیا اور جھوٹ باندھا اوس دین میں کہ جسکی طرف ہم تمکو بلاتے تھے اور خدا کیطرف اوسکو منسوب
کرتے تھے چنانچہ خدا تعالیٰ اس قول کو شعیب کے بیان کرتا ہے کہ قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا تحقیق بنالیا ہوا ہمنے اوپر خدا کے جھوٹ کو
اِنْ عُدْنَا فِيْ مِلَّتِكُمْ اگر ہو جائیں ہم بیچ مذہب تمہارے کی بَعْدَ اِذْ نَجّٰىنَا اللّٰهُ مِنْهَا بعد اسکے کہ نجات دی ہے ہمکو خدا نے اوس
دین باطل تمہارے سے بسبب واضح ہو جانے دلیلوں بطلان اوس مذہب کے وَمَا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّعُوْدَ فِيْهَآ اور نہیں درست ہے
واسطے ہمارے یہہ کہ عود کریں ہم بیچ اوس مذہب باطل کی کہ مثل تمہارے ہم کافر ہو جائیں اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّنَا مگر یہہ کہ چاہے خدا
پروردگار ہمارا یعنے جیسے کہ چاہنا خدا کا کفر کو محال ہے ایسا ہی عود کرنا ہمارا طرف کفر کے محال ہے نہ خدا کفر وہ کریگا نہ ہم طرف کفر
کے عود کرینگے اور یا یہہ کہ مگر چاہے خدا خذلان ہمارا کہ توفیق اور لطف کو ہمسے اوٹھالے تو البتہ ہم عود کر سکتے ہیں وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ
گھیر لیا ہے پروردگار ہمارے نے ہر چیز کو عِلْمًا باعتبار علم کی کہ کوئی چیز اوسکی علم سے باہر نہیں ہے اور انجام ہمارا اور تمہارا باعتبار

ایمان اور کفر کے سبب جانتا ہی اور ہماری مذہب کے صلاح اور نیکی ہی اور تمہاری دین کی بدی یہی خوب واقف ہے عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا اوپر
خدا ہی کے توکل کیا ہی ہمنے ایمان کی ثابت رہنی مین اور بد دین کی ہاتھو نسی نجات پانی مین اور بعد اسکے حضرت شعیب نے درگاہ خدا مین
مناجات کی کہ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ ای پروردگار ہماری حکم کر تو درمیان ہمارا اور درمیان قوم ہماری کی ساتھ
حق اور راستی کی اسواسطی کہ تو قاضی اور حاکم ہی وہ فتاح ہے اور یا یہ کہ ظاہر کر تو امر ہمارے کو یہانتک کہ منکشف ہو جاوے حق اور باطل
اور جدا ہو جائین اہل حق اہل بطلان سی وَأَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ ہ اور تو بہتر حکم کرنیوالا سب حکم کرنیوالون سی ہی اور فرماتا ہی
خدا کہ وَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا اور کہا اشراف اون لوگون نی کہ کافر ہوئی تہی مِنْ قَوْمِهِ قوم اوسکی مین سے اپنی لوگونسے کہ
لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا البتہ اگر پیروی کروگے تم شعیب کے اوسکی دین مین تو إِنَّكُمْ إِذًا تحقیق کہ تم اوسوقت لَّخَاسِرُونَ ہ البتہ
نقصان والی ہو کہ اپنی دین قدیم کو چھوڑ کر دین جدید کو اختیار کروگے حاصل یہہ ہی کہ اون لوگون نے نصیحت شعیب کے نہ سنی اور اپنے
کفر اور خیانت سی باز نہ آئی فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ پس پکڑ لیا اون لوگونکو زلزلہ نی کہ وہ آواز جبرئیل کی تہی کہ جسکے صدمہ اور
ہیبت سے زمین لرزنے لگی فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جَاثِمِينَ ہ پس ہو گئی وہ لوگ بیچ گہر اپنی کی منہ کی بل پڑے ہوئے ٹہری ہوے اوس آواز
کے صدمہ سی مردہ ہو کر یعنی بدن اونکی زمین پر پڑی ہوئی تہی بدون روح کے اور فرماتا ہی خدا کہ الَّذِينَ كَذَّبُوا شُعَيْبًا جن لوگون نے کہ
جہٹلایا ہی شعیب کو كَأَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيهَا گویا کہ نہ مقیم تہی وہ بیچ اوس شہر کی یعنی ایسی بیخ کنی اونکی ہوئی کہ گویا کہ وہ وہان آبادی
نہوئی تہی اور فرماتا ہی خدا کہ الَّذِينَ كَذَّبُوا شُعَيْبًا جن لوگون نی کہ جہٹلایا شعیب کو كَانُوا هُمُ الْخَاسِرِينَ ہ تہی وہی لوگ نقصان
والی دنیا اور آخرت مین نہ وہ لوگ کہ جو ایمان لائی تہی شعیب پر اور جہٹلانیوالی شعیب کے دنیا مین تو عذاب مین گرفتار ہو کر ہلاک
ہوئی اور آخرت مین اونکو واسطی عذاب دوزخ ہی اور ابن عباس سے روایت ہی کہ عذاب قوم شعیب کا اسطرح سے تہا کہ حقتعالی نے ایک
دروازہ دوزخ کا اوپر کہولدیا اور ایک شاخ گرمی کی اون تک پہونچی اسقدر حرارت مین وہ لوگ گرفتار ہوئے کہ ہر چند سرد اپنیون
جاتے تہے لیکن کچھہ فائدہ نہوتا تہا آخر حقتعالی نے ایک ابر بہیجا کہ اوسمین باد خنک تہی جسوقت سایہ ابر کا اور ہوا سرد اونہون نے دیکھی
تو اوسکے طرف وہ دوڑے اور چہوٹے اور بڑے سب اوسمین پناہ لیگئے اور اوس ابر نے اونکی تمام شہر کو گہیر لیا اور آگ اوسمین سے
برسی اور زمین جنبش مین آئی اور اوسیوقت سب ہلاک ہو گئی تو حضرت شعیب کو بہت رنج اور افسوس ہوا کہ یہہ لوگ ایمان لائے
اور افسوس کی کلمی بیان کئی چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہی کہ فَتَوَلَّى عَنْهُمْ پس منہ پہیر لیا شعیب نے اونکی طرف سی وَقَالَ اور کہا
نہایت حسرت و ملال سی کہ يَا قَوْمِ ای قوم میری لَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَاتِ رَبِّي البتہ تحقیق پہونچائی مینے تمکو پیغام پروردگار اپنی کے
وَنَصَحْتُ لَكُمْ اور نصیحت کی مینے واسطے تمہارے کہ تمکو بہت سمجہایا نہایت شفقت اور دلسوزی سی لیکن تمنی میرے کہنے پر عمل
نکیا یہانتک کہ تم عذاب خدا مین گرفتار ہو کر ہلاک ہوئی اور بعد اسکے حضرت شعیب نے حسرت اور افسوس سے منہ پہیر کر کہا کہ
فَكَيْفَ آسَى عَلَى قَوْمٍ كَافِرِينَ ہ پس کیونکر افسوس اور غم کروں مین اوپر قوم کفار کی کہ مجہکو اونہون نے سچا نہ جانا اور سزاوار اس عذاب کے ہوئے
اور کہتے ہین کہ جسوقت حضرت شعیب نے آثار عذاب کے نازل ہونیکی دیکہی تو اوس شہر سی نکلنے کا قصد کیا اور وقت نکلنے کی اپنی
قوم سے یہہ کلمے بیان کئی اور اب خدا تعالی کفار قریش کو خوف دلاتا ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ اور نہین بہیجا
ہمنے بیچ کسی بستی کی مِّن نَّبِيٍّ کوئی پیغمبر کہ اوسکو جہٹلایا ہو إِلَّا أَخَذْنَا أَهْلَهَا مگر پکڑ لیا ہمنے لوگون اوسکی کو بِالْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ
ساتہہ سختی اور تنگی کی اور فقیری اور بیماری کی لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُونَ ہ تاکہ وہ عاجزی اور زاری کرین اور ایمان لائین کہ وہ بلا اونسے دفع ہو
اور جب اس سی بہی وہ باز نہ آئی اور ایمان نہ لائی تو اونکو ہمنے راحت اور بخشش سے آزمایا تاکہ اس راحت کو ہماری طرف سے جان کر ایمان کیطرف

1387

ائل ہون چنانچہ فرماتا ہی کہ ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ پہر بدلدیا ہمنے جگہہ برائی کی یعنی جگہہ بلا اور سختی کی الْحَسَنَةَ بہلائی کو یعنی راحت
ہو اور فراغت کو حَتّٰى عَفَوْا یہانتک کہ بہت ہوگئے وہ کثرت سے باعتبار مال و اولاد کی اور پہر بہی شکر نہ کیا اور ایمان نلائے اور
کہا کہ یہی دستور زمانہ کا ہی کہ کبہی سختی ہے اور کبہی نرمی ہی اور ہمارے باپ دادا کا بہی یہی حال ہی چنانچہ اونکو قول کو خدا تعالی
بیان کرتا ہی کہ وَقَالُوا اور کہا اون لوگون نے جسوقت سختی دور ہوکر راحت اونکو حاصل ہوئی کہ قَدْ مَسَّ آبَاءَنَا الضَّرَّاءُ وَالسَّرَّاءُ
تحقیق پہونچی ہے باپون ہمارے کو سختی اور شادی یعنی زمانہ گذشتہ مین بہی کبہی تنگی اور بیماری اور کبہی راحت اور شادی پہونچتی
رہی ہی زمانہ کا یہی دستور ہی کچہہ کفر اور ایمان پر یہہ امر مقرر نہین ہے اپنے طریقہ کو ہم کیون چہوڑین پس جسوقت ناشکری اور کفر مین وہ
استوار ہوگئے تو عذاب اونپر نازل ہوا چنانچہ فرماتا ہی خدا کہ فَأَخَذْنَاهُمْ بَغْتَةً پس پکڑ لیا ہمنے اونکو ناگہان اونکی بیخبری مین
وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ اور وہ نہین اطلاع رکہتے تہے کہ عذاب اسی وقت نازل ہوگا اور یہہ عذاب بیخبری کا بہت سخت عذاب ہے اون
عذاب ہے کہ آثار اوسکے پہلے سے معلوم ہون اور فرماتا ہی خدا کہ وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَىٰ اور اگر تحقیق لوگ بستیون کی جو کہ عذاب
مین مبتلا ہوئی ہین آمَنُوا وَاتَّقَوْا ایمان لاتی اور پرہیز کرتے کفر اور گناہون سے تو لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكَاتٍ مِّنَ السَّمَاءِ
البتہ کہولدیتے ہم اوپر اونکی برکتون کو آسمان سے وَالْأَرْضِ اور زمین سے کہ آسمان سے تو ہم کثرت سے باران رحمت کو نازل کرتے
اور زمین سے درخت اور زراعت افراط سے پیدا کرتے کہ روزی اونپر بہت فراخ ہوجاتی اور وہ آسودہ اور فراغت سے ہوجاتی
وَلَٰكِن كَذَّبُوا اور لیکن جہٹلایا اونہون نے پیغمبرون کو فَأَخَذْنَاهُم پس پکڑ لیا ہمنے اونکو عذاب مین بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ بسبب اوسکے کہ
تہے وہ کسب کرتے کفر اور گناہ کو اور بعد اسکے خدا تعالی برسبیل انکار فرماتا ہی کہ أَفَأَمِنَ أَهْلُ الْقُرَىٰ کیا پس بیخوف ہوگئے لوگ بستیون
کے پیغمبرون کی جہٹلانیوالی مکہ کی اور اوسکی گرد و نواح کی بستیونکی رہنیوالے أَن يَأْتِيَهُم بَأْسُنَا اس سے کہ آوی اونکو عذاب ہمارا بَيَاتًا
شبکو وَهُمْ نَائِمُونَ جسوقت کہ وہ سوتے ہون أَوَأَمِنَ یا کیا بیخوف ہوگئے ہین أَهْلُ الْقُرَىٰ لوگ بستیونکے جو کہ کفر کرتے ہین أَن يَأْتِيَهُم بَأْسُنَا ضُحًى
اس سے کہ آوی اونکو عذاب ہمارا چاشت کیوقت کچہہ دن چڑہے وَهُمْ يَلْعَبُونَ جسوقت کہ وہ بازی کرتے ہون اور لہو لعب مین مشغول ہون کہ دو
دنیا کی معاملات ہین أَفَأَمِنُوا مَكْرَ اللَّهِ کیا بیخوف ہوگئے ہین وہ عذاب ناگہانی خدا کی سے کہ اونکو تدریج برابر ایکدفعہ عذاب مین گرفتار کرتی اونکی
بیخبری مین فَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللَّهِ پس نہین بیخوف ہوتی ہین عذاب ناگہانی خدا کی سے إِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُونَ مگر قوم نقصان اور خسارہ والے کہ
بسبب کفر اور نفاق کی ورترک کرتی عبرت کی دنیا اور آخرت مین دونین یا نکار ہین اور جو کہ مومن اور متقی ہین وہ عاصیون پر عذاب کے نازل
ہونیسے ہرگز بیخوف نہین ہوتی اور پہر خدا تعالی بطور تنبیہ و نصیحت کے کہ والو نکی حق مین فرماتا ہو کہ أَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِينَ يَرِثُونَ الْأَرْضَ
کیا نہین رہنمائی کی ہی واسطے اون لوگونکے کہ وارث ہوتی ہین زمین کے مِن بَعْدِ أَهْلِهَا پیچہے مرنے لوگون اوس مین کی مالکون کی
عذاب خدا سے اور اونکی متروکات مین تصرف بنا رکہتی ہین کیا اونکو ہدایت اور رہنمائی نہین کی ہی أَن لَّوْ نَشَاءُ أَصَبْنَاهُم یہہ امر
کہ اگر چاہین ہم تو پہونچائین ہم اونکو بِذُنُوبِهِمْ بسبب گناہون اونکی جیسے کہ پہونچایا ہمنے اونسے پہلے لوگون کو وَنَطْبَعُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ
اور مہر رکہین ہم اوپر دلون اونکی کے اور توفیق اور لطف کو اونسے اوٹہالیوین اور اونکے حال پر چہوڑدین کہ وہ گمراہی میز
پڑے ہین اور وہ مثل اون لوگونکی ہوجائین کہ گویا اونکے دلونپر مہر رکہی ہے فَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ پس وہ نہین سنتے ہین
سخن حق کو دل کی کانونسے اور سمجہنے کے ارادہ سے اور یا یہہ کہ ہم اونکی دلونپر ایسے علامت کہین کہ جسکی سبب سے فرشتے جانین کہ
یہہ لوگ نہایت عناد سے خدا تعالی کی صنعتون اور آیات مین نظر نہین کرتے ہین کہ سخن حق کو سنین اور وہ فرشتے اس
علامت سے اونپر لعنت کرین اور بعد اسکے خدا تعالی جناب رسول خدا صلعم کی تسلی خاطر کی لئے فرماتا ہے کہ تِلْكَ الْقُرَىٰ

یہہ بستیان جنکی باشندی عذاب خدا سی ہلاک ہوئی ہین جیسی احقاف اور حجر اور موتفکات اور سواے اونکی وہین کہ نقص علیک من
انبائہا بیان کرتی ہین ہم اوپر تیری بعضی خبرون اونکی سی جو کہ واقعی ہین اور تحریف کو اوسمین دخل نہین ہے جیسے کہ پہلی کتابونمین
لوگون نے اپنا تصرف کرکے دگرگون کر دیا ہے ولقد جاءتہم رسلہم اور البتہ تحقیق آئے تہے اون بستیون والونکی پاس
پیغمبر اونکی مثل ہود اور صالح اور لوط اور شعیب کے بالبینٰت ساتہہ دلیلون روشن اور معجزون کے فما کانوا لیؤمنوا پس نتہے
لوگ کہ ایمان لاوین وہ خدا پر بعد آنے پیغمبرونکے بما کذبوا من قبل بسبب اسکے کہ جہٹلاتی آئے تہے وہ پہلی اس سی یعنی ہمیشہ جہٹلاتے
چلے آتی تہے اور حضرت صادق علیہ السلام سی اسکی تفسیر مین روایت ہے کہ خدا تعالی نی پیغمبرونکو خلقت کیطرف بہیجا جس وقت کہ وہ باپونکے
صلب مین تہے پس جسنے کہ اوسوقت تصدیق کی تہی اوسنی بعد اوسکی بہی تصدیق کی اور جسنی اوسوقت تکذیب کی تہی اوسنی بعد اسکی بہی تکذیب کی
لیکن یہہ روایت جمع کرتی ہے طرف ذر الست کے اقرار اور انکار کی اور بعضے کہتے ہین کہ مراد اس سے یہہ ہے کہ تکذیب کی اونہون نے پہلے
ہلاک ہونیسے پہر فرماتا ہے خدا کہ کذلک ایسے ہی یعنی جیسے کہ مہر رکہی ہے اون کافرون کی دلون پر ایسی ہی یطبع اللہ علی قلوب
الکٰفرین مہر رکہتا ہے خدا اوپر دلون کفار کی کہ وہ کفار مکہ ہین اور مراد مہر سے یہہ ہے کہ اونکو حال پر اونکے چہوڑدی اور نظر توفیق اور لطف اونسے
اوٹہا لیوے کہ دلون اونکی سیاہی اور زنگ ہو جاتا کہ جسکے سبب سے سخن حق کو وہ نہ سنین گویا کہ اونکے دلونپر مہر ہوگئی ہے اور یہہ بہی کہا گیا
ہے کہ دیدہ و دانستہ بسبب عناد اور حسد کی وہ حق کا انکار کرتے ہین اور روشن اور ظاہر دلیلون مین تامل نہین کرتے ہین اور فرماتا ہے خدا کہ وما وجدنا
لاکثرہم اور نہ پایا ہمنے واسطے اکثرون کفار سابقین کی من عہد وفا کرنا عہد کا یعنی پہلی جو اونکے لوگون نے خوف اور ضرر کو دیکہکر عہد کیا
تہا کہ اگر یہہ بلا ہمسے دفع ہو جائیگی تو ہم ایمان لاوینگے اکثر نے اونمین سے اوس عہد کو وفا نکیا اور فرماتا ہے کہ وان وجدنا اکثرہم
لفٰسقین اور تحقیق پایا ہمنے اکثر اونکی کو باہر ہونیوالی فرمانبرداری اور طاعت سے اور توڑنیوالی عہد کی جو کچہہ کہ خدا سی کیا تہا
اور اکثر کی قید اس واسطی ہے کہ بعضے اونمین سے ایمان بہی لاتی تہے اور یہہ ان مخففہ ان مثقلہ کا ہے اور اب خدا تعالی موسی کا قصہ بیان
کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ ثم بعثنا من بعدہم موسٰی پہر بہیجا ہمنے پیچہے اون پیغمبرون کے موسی کو یعنی اون پیغمبرونسے پیچہے کہ جنکا پہلی ذکر ہو چکا ہے
بہیجا ہمنے موسے کو بایٰتنا الی فرعون ساتہہ نشانیون قدرت اپنی کے طرف فرعون کی یعنی معجزون کی کہ وہ نشانیان ہماری قدرت کی
تہین ہمنے بہیجا موسی کو طرف فرعون کی وملائہ اور طرف قوم اوسکی کی فظلموا بہا پس ظلم کیا اونہون نی ساتہہ اون معجزونکی کہ کافر
ہوے وہ اونسے اور انکار کیا اور عوض ایمان لانیکی کفر کیا فانظر کیف کان عاقبۃ المفسدین پس دیکہہ تو کہ کیونکر ہوا انجام فساد
کرنیوالونکا حق کی انکار کرنیسے کہ آخر کو دریا مین غرق ہوے حضرت موسی کا نسب سورۂ بقر مین مذکور ہو گیا ہے اور فرعون کا نام ولید بن مصعب
بن ریان تہا اور فرعون مصر کی بادشاہ کو کہتی ہین جیسے کہ قیصر روم کی بادشاہ کو اور کسری فارس کے بادشاہ کو کہتی ہین اور ریان حضرت یوسف
کے زمانہ کا فرعون تہا اور ولید زمانہ موسی کا فرعون تہا اور کہتے ہین کہ سبب فرعون نی بنی اسرائیل کو اپنا غلام بنا رکہا تہا اور سبب
اسکا یہہ تہا کہ حضرت یعقوب اور یوسف نے جو مع برادران اور اولاد کی مصر مین جا کر سکونت اختیار کی تہی حضرت یوسف اونکی حاکم ہوئے ریان کی
طرف سے اور بعد فوت ہونی ریان مصعب نے بنی اسرائیل کی بہت عزت کرتا تہا اور بعد مرنے مصعب کے ولید جو کہ فرعون زمانہ موسی کا تہا
تخت نشین ہوا تو اوسنے دعوی خدائی کا کیا لیکن بنی اسرائیل نے اوسکو قبول نکیا فرعون نی بنی اسرائیل سے کہا کہ تمہارا بزرگ یعنی یوسف ہمارے
آدمیونکا خریدا ہوا غلام تہا تم سب ہماری غلام زادہ ہو پہلی سبکو اپنا غلام بنا لیا تہا حضرت موسی کو خدا تعالی کا حکم ہوا کہ تو مصر مین جا کے
بنی اسرائیل کو اونکی پنجہ سے رہائی دلوا اور کہتے ہین کہ فرعون کی عمر چار سو برس کی ہوئی تہی اور اس مدت مین کوئی بیماری اسکو لاحق
نہوئی تہی اور خوراک اوسکی اکثر مغز تہی اور چالیس گز زمین اونچی تہہ اوسکو اجابت ہوتی تہی اور کہا ہے کہ اوسکو ہنسی نہ تہی اور سنگ ہی

اوسکی ناک سی وہ نکلتا تہا اور اگر نکلتا تو اوسکو پوشیدہ کرتا تہا جب اوسنی دعوی خدائی کا کیا اور مدتے گزر گیا تو حضرت موسی جسوقت شعیب کی
پاس سے آتی تہی اپنی زوجہ کو ہمراہ لیکر اوسوقت موسی کو یہہ حکم ہوا کہ تو اور ہارون دونون بہائی فرعون کو جاکر سمجہاؤ اور نصیحت کرو اور
قصہ حضرت شعیب کے پاس سی آنیکا انشاء اللہ تعالی تفصیل سی سورہ قصص مین آویگا اور جسوقت موسی اور ہارون مصر مین داخل ہوئی تو
ایکمدت تک فرعون کی محل کی دروازہ پر بیٹہی رہی حاجب اور دربان اونکو فرعون کے پاس نہین جانے دیتے تہے اسواسطی کہ وہ دونون
بزرگ نہایت فقیری اور مفلسی کی لباس مین تہی پرانی اور پہٹی کپڑی پہنی ہوئی آخر کو ایکطرح سی پہونچے کہ تفصیل اوسکی انشاء اللہ
تعالی عنقریب بیان اسکی آتی ہے اور جسوقت فرعون کی پاس پہونچی تو حضرت موسی نی فرمایا کہ مین پیغمبر ہون خدا کا چنانچہ خدا
تعالی بیان کرتا ہی کہ وَقَالَ مُوسَىٰ يَا فِرْعَوْنُ إِنِّي رَسُولٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ اور کہا موسی نی کہ ای فرعون
تحقیق مین بہیجا ہوا ہون پروردگار عالمون کیطرف سی اور موسی اور فرعون دونون غیر منصرف ہین فرعون نے یہہ سنکر کہا کہ
راست کہتا ہی تو یا دروغ موسی نی کہا کہ حَقِيقٌ عَلَىٰ أَن لَّا أَقُولَ عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ ۚ لائق ہون اور سزاوار ہون کہ نہ کہون مین
اوپر خدا کے مگر سخن حق اور راست یعنی واجب و لازم ہی مجہپر کہ سخن حق کہون اور باطل اور زٹل کو اپنی زبان سے نہ نکالون اور حقیق علی کے
یا کو نافع نی مشدد پڑہا ہی یعنی لائق ہی اوپر میری یہہ کہ نکہون مین اوپر خدا کی مگر سخن حق کو فرعون نی یہہ سنا تو کہا کہ اس دعوی پر تیری
کوئی دلیل ہی پر موسی نی کہا کہ قَدْ جِئْتُكُم بِبَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ تحقیق لایا ہون مین تمہاری پاس معجزہ پروردگار تمہاری کی طرف سے کہ
وہ عصا اور ید بیضا ہے کہ دلالت کرتا ہی میری نبوت کی صحیح ہونی پر فَأَرْسِلْ مَعِيَ بَنِي إِسْرَائِيلَ پس بہیجدی تو ہمراہ میرے بنی اسرائیل
کو کہ وہ زمین مقدس کو کہ وطن اونکی بزرگونکا ہی چلے جاوین فرماتا ہے خدا کہ قَالَ کہا فرعون نی موسی سی کہ إِن كُنتَ جِئْتَ بِآيَةٍ
اگر لایا ہی تو کسی معجزی کو اپنی خدا کے پاس سے تو فَأْتِ بِهَا پس لا تو اوسکو اور مجہکو دکہلا إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ اگر ہے تو راست
کہنے والون مین سی اور دعوی کرتا ہی کہ مین پیغمبر خدا کا ہون اور خدا نی مجہکو بہیجا ہے فَأَلْقَىٰ پس ڈالدیا موسی نے عَصَاهُ
عصا اپنی کو زمین پر فَإِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِينٌ پس وہ سخت اژدہا ہی ظاہر تہا کہ منہ اپنا کہولی ہوئی پہرتا تہا اور کہتے ہین کہ اوس
اژدہا کے اوپر اور نیچے کے لبو مین اسّی گز کا فاصلہ تہا نیچے کی لب کو زمین پر رکہا اور اوپر کا لب فرعون کی محل کے کنگرہ پر پہونچایا
اور فرعون کی تخت کیطرف اپنا رخ کیا اوسکے نوکر اور چاکر سب بہاگ گئے اور فرعون بہی بہاگا اور کہتے ہین کہ فرعون کو دست
لگ گئے اور چالیس مرتبہ اوسنے اپنی تخت پر اوس روز ہگ دیا اور وقت بہاگنے کے پچیس ہزار آدمی کچلکر مر گئی اور فرعون نے نعرہ مارا
اور کہا کہ ای موسی تجہکو قسم ہی اوس خدا کی کہ جسنے تمکو پیغمبر کرکے بہیجا ہی اوسکو تو اوٹہالی مین ایمان لاؤنگا اور بنی اسرائیل کو تیرے
ہمراہ کردونگا موسی نے اژدہا کو اوٹہا لیا پہر وہ عصا بن گیا موسی کے ہاتھ مین آگیا اور تفسیر عیاشی مین لکہا ہی کہ فرعون نی
سات شہر بنائی تہے اور گرد اونکی صحرا اور بیستان تہی اور اون بیستانون مین شیر چہوڑ دئی تہی تا کہ موسی سے محفوظ رہی اور جسوقت موسی
مصر مین آئی تہے تو بالونکا جبہ اونکی بدن پر تہا اور بالونکی ٹوپی اونکی سر پر تہی اور ایک رسی بالونکی اونکی کمر سے بندہی ہوئی تہی اور
جسوقت وہ وہان گئی تو شیر اونکو دیکہکر بہاگ گئے اور جس دروازہ پر جاتی تہے وہ خود بخود کہل جاتا تہا یہانتک کہ جس محل مین فرعون
تہا وہان پہونچی اور اوسکے دروازہ پر جاکر بیٹہ گئی اور فرعون کی پیادہ سی فرمایا کہ تو میرے واسطے اندر جانیکی اجازت فرعون سے
لا اوس شخص نے کچہہ توجہ نکی اور حضرت موسی ایکمدت تک وہان بیٹہے رہے اور اذن چاہتی رہے اوس شخص دربان نی ایک
عرصہ کے بعد کہا کہ رب العالمین کو تیری سوا اور کوئی آدمی نہین ملتا تہا کہ اوسنے تجہکو بہیجا ہی حضرت موسی نی یہہ کلام سنا
بہت غصہ ہوئی اور عصا اپنا دروازہ پر مارا دروازہ کہل گیا اور جس دروازی پر مارتی تہی وہ کہل جاتا تہا یہانتک کہ فرعون نے اونکو

دکہلایا اور کہا کہ ہمکو منع مت کر آئی وہ اور فرعون اوسوقت اپنی قبہ مین بیٹہا تہا کہ جسکی بلندی اسّی گز کی تہی حضرت موسیٰ نے فرعون سی کہا کہ
مین بہیجا ہوا پروردگار عالمون کیطرف سی ہون فرعون نے کہا کہ اگر تو درست گو ہی تو کوئی معجزہ دکہلا موسیٰ نی اپنا عصا زمین پر ڈالدیا وہ ایک
اژدہای عظیم بنگیا اور اوپر کا ہونٹ اپنا تو اوسنی قبہ کی چوٹی پر رکہا اور نیچی کا ہونٹ زمین پر اور منہ اپنا فرعون کی تخت کی طرف کیا
اوسوقت فرعون نی دیکہا کہ پیٹ مین اوس اژدہا کی آگ روشن ہو رہی ہی اور شعلہ مارتی ہی اور اژدہا نی فرعون کا قصد کیا اور اوسکے
طرف کو چلا فرعون نے اوسکی خوف سی پایجامہ مین ہگدیا اور چیخ ماری کہ ای موسیٰ تو بسطی خدا کی اسکو اوٹہالی موسیٰ نی اوسکو اوٹہایا تو وہ
پہر عصا ہوگیا جیسے کہ پہلے تہا اور کہتے ہین کہ وہ عصا بہشت کا تہا کہ حضرت آدم اوسکو اپنی ہمراہ لائی تہی اور وہ عصا موسیٰ کو شعیب نے
دیا تہا جسوقت کہ شعیب نے موسیٰ کو اور اپنی دختر صفورا زوجہ موسیٰ کو رخصت کیا تہا اور ذکر اسکا مفصل انشاء اللہ تعالے سورہ
قصص مین آئیگا اور عصا کو سب انبیاء نی اپنی ہاتہہ مین رکہا ہی اور عصا کا ہاتہہ مین رکہنا سنت ہے خصوصاً عصای بادام تلخ کہ اوسکے
سبب سے خدا تعالی ہر آفت سی محفوظ رکہتا ہے اور بعضی روایتمین آیا ہے کہ جسوقت حضرت موسیٰ مصر مین آئی اور فرمایا کہ مین پیغمبر
ہون خدا کا تم سب آؤ اوسی خدا پر ایمان لاؤ اور یہہ خبر مشہور ہوئی تو ایک مسخرہ نی کہ وہ خدمت مین فرعون کی رہتا تہا اوسنی فرعون کو
خبر کی کہ بازار مین ایسی سخن عجیب سنا ہی کہتے ہین کہ ایک شخص یہان آیا ہی اور کہتا ہے کہ مین پیغمبر ہون اور خدا کا بہیجا ہوا آیا ہون تم خدا پر
ایمان لاؤ فرعون نی یہہ سُنا تو ڈرا اور رنگ اوسکی چہرہ کا بدل گیا اور کہا کہ اوسکو یہان لاؤ مین بہی دیکہون کہ وہ کیسا ہے جب
حضرت موسیٰ آئی تو فرعون نی پوچہا کہ تو کون ہی فرمایا کہ مین بہیجا ہوا پروردگار عالمین کا ہون تیری طرف اور تیری قوم کی طرف تم
سب خدا پر ایمان لاؤ فرعون نی کہا کہ تیری پیغمبری کی کیا دلیل ہی حضرت موسیٰ نی عصا کو سانپ بناکر اوسکو دکہلایا جیسے کہ اوپر گزرا ہی
اور فرعون عصا کو دیکہکر ڈرا تو موسیٰ سی کہا کہ از برای خدا ہمکو اوٹہالی موسیٰ نی اوسکو اوٹہالیا وہ پہر عصا ہوگیا اوسوقت فرعون
مطمئن ہوکر اپنی تخت پر بیٹہا اور حضرت موسیٰ سی کہا کہ اگر کوئی اور معجزہ تیری پاس ہے تو اوسکو بہی دکہلا حضرت موسیٰ نی دست راست
اپنا بائین بغل مین لیجاکر باہر نکالا تو وہ روشن ہو گیا چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہی کہ وَنَزَعَ يَدَهُ اور باہر کہینچا موسیٰ نی ہاتہہ اپنی کو بغل
مین لیجاکر فَاِذَا هِيَ بَيْضَاءُ پس اوسوقت وہ ہاتہہ سفید اور روشن تہا کمال روشنی مین لِلنَّاظِرِينَ واسطی نظر کرنیوالونکی منقول ہی کہ حضرت
موسیٰ گندم گون تہی جسوقت ہاتہہ اپنا موسیٰ نی باہر نکالا تو اسقدر وہ روشن تہا کہ روشنی اوسکی آفتاب پر غالب تہی اور کہتے ہین کہ جسوقت
فرعون نی یہہ دونون معجزہ دیکہی تو ارادہ کیا کہ خدا پر ایمان لائی ہامان کہ اوسکا وزیر تہا اوسنے کہڑی ہوکر کہا کہ ای فرعون مدتسی تو نی
دعوی خدائی کا کیا ہی اور ایک عالم تیرا پیرو اور فرمانبردار ہی وہ تیری پرستش کرتی ہین اور اب تو اگر بندگی کریگا اور ایک غلام ہی کا پیرو ہوگا
تو یہہ امر نہایت عیب ہی فرعون نی حضرت موسیٰ سی کہا کہ تو مجہکو کل تک مہلت دے حضرت موسیٰ نے اوسکو مہلت دی اور فرعونکی پاس سے باہر چلی
آئی خدا تعالی نی موسیٰ کو وحی کی کہ تو فرعون سے کہہ کہ خدا فرماتا ہی کہ اگر تو ایمان لائیگا تو یہہ بادشاہی تیری تیرے پاس سلامت اور برقرار رکہونگا
اور جوانی اور قوت تجہکو پہر دونگا حضرت موسیٰ نے یہہ پیغام فرعون کو پہونچایا تو فرعون نی ہامان سے اس امر مین مشورہ کیا ہامان نی کہا کہ وہ مرد
جادوگر ہی ہوسکتا ہی کہ وہ اس امر کو کردے لیکن ایک غیر جو لوگ تجہکو پرستش کرتی ہین یہہ تمام دنیا سی بہتر ہے اور کہا کہ مین بہی تجہکو جوان
کرسکتا ہون اور وسمہ طلب کی فرعون کی بالون مین خضاب کیا بال اوسکی سب سیاہ ہوگئی اور فرعون ہامان کی فریب مین آکر ایمان سے
محروم رہا خدا تعالی اوسکی خبر دیتا ہی اور فرماتا ہی کہ قَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ کہا اشراف اور بزرگون نی قوم فرعون
مین سی یعنے ہامان نی اور اوسکے تابعدارون نی کہ اِنَّ هٰذَا لَسَاحِرٌ عَلِيْمٌ تحقیق یہہ موسیٰ البتہ جادوگر دانا ہی کہ بڑا
ماہر اور اوستاد ہی علم سحر مین کہ لکڑی کو اژدہا بنا دیتا ہی اور دست گندم گون کو آفتاب سے زیادہ روشن کرکے دکہلاتا ہے

یُرِیْدُ اَنْ یُّخْرِجَکُمْ مِّنْ اَرْضِکُمْ چاہتا ہی یہہ کہ نکالدے تمکو زمین تمہاری سے کہ وہ مصر ہی اور بنی اسرائیل کو وہان آباد کرے جبوقت فرعون
نی اپنے قوم کی اشراف سے یہہ بات سنی تو کہا کہ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ پس کیا حکم کرتے ہو تم مجھکو اور کیا مشورہ اسمین دیتے ہو
کہ مین اوسپر عمل کرون قَالُوْٓا کہا اون لوگون نے کہ اَرْجِهْ وَاَخَاهُ تاخیر مین ڈال تو اوسکو اور اوسکی بہائی ہارون کو یعنے مہلت دے
تو اوسکو اور جلدی مت کر وَاَرْسِلْ فِی الْمَدَآئِنِ اور بہیج تو بیچ شہرونکی لوگون کو حٰشِرِیْنَ جمع کرنیوالے ہون وہ جادوگرون کو اور
یہہ حال واقع ہوا ہے یعنے تو اپنے آدمی شہرون مین بہیجکر جادوگرون کو سب شہرون کی جمع کروا موسے کی مقابلہ کیواسطے علم سحر مین اور بعد
جمع کرنیکے یَاْتُوْكَ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِیْمٍ لے آوین وہ آدمی تیری پاس ہر جادوگر دانا کو جو کہ ماہر ہے علم سحر مین اور کامل ہے اور حمزہ اور
کسائی بکل سحار پڑہا ہے کہتے ہین کہ جسقدر جادوگر کہ فرعون کی زمانہ مین تہے اسقدر کسی زمانہ مین نہین ہوے اور بعضے تفسیرون مین لکہا
ہے کہ فرعون کی سلطنت مین دو بہائی تہے وہ دونو علم سحر مین بڑی کامل تہی جبوقت فرعون کی آدمی اونکے طلب مین آئے تو
اونہون نی اپنی ماں سی کہا کہ ہمکو تو ہماری باپ کی قبر دکہلاوے کہ وہ کہان ہے ہر چند کہ مردہ کا باتین کرنا بعید معلوم ہوتا ہے لیکن کہتی ہین
کہ اوسنے قبر دکہلائی تو اون دونون نے اپنے باپ کو آواز دی کہ اے باپ ہمارے بادشاہ مصر کا ہمکو طلب کرتا ہے اسواسطے
کہ دو شخص اوسکے پاس آئے ہین بے لشکر اور بے ہتیار اور بادشاہ پر مصر کی کام اون دونے تنگ کر دیا ہے اور اونکے پاس ایک
لاٹہی ہے اوسکو وہ زمین پر ڈالتے ہین تو وہ اژدہا بنجاتا ہے اور جو کچہہ اوس اژدہا کی آگی آتا ہے اوسکو وہ کہا جاتا ہے اور فرعون بادشاہ
مصر نے چاہا ہے کہ ہمسے اونکا مقابلہ کروائے اونکی باپ نے جواب دیا کہ جبوقت مصر مین پہونچو تو دریافت کرو کہ جبوقت وہ دونون آدمی سوتی
ہین تو اوسوقت بہی وہ عصا انکا اژدہا ہوجاتا ہے یا نہین اگر وہ اوسوقت بہی اژدہا ہوجاتا ہے تو جانو کہ وہ جادو نہین ہے اسواسطے
کہ جبوقت جادوگر سو جاتا ہی تو اثر اوسکے جادو کا باقی نہین رہتا اگر ایسا ہی حال ہے تو کسی جادوگر کو اونکی مقابلہ کی قدرت نہین ہے
وہ دونو بہائی مع اپنی شاگردون کی کہ وہ بارہ ہزار تہے اور بعضے کہتے ہین کہ تیس ہزار تہے اور بعضے ستر ہزار اور بعضے اسی ہزار کہتے ہین
اپنے وطن سے مصر کو روانہ ہوئی اور مصر مین فرعون کی پاس پہونچی چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَجَآءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ اور آئی جادوگر ہمراہ لئے
فرعون کی پاس جبوقت نظر اون جادوگرونکی فرعون پر پڑی تو قَالُوْٓا کہا اون جادوگرون نے فرعون سے کہ اَئِنَّ لَنَا لَاَجْرًا
کیا تحقیق واسطے ہمارے اجرت ہے اور اہل حجاز اور حفص نے اِنَّ کو ایک ہمزہ سے پڑہا ہے یعنے تحقیق واسطے ہماری البتہ اجرت ہے اِنْ
كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِیْنَ اگر ہوئین ہم غالب ہونیوالی موسیٰ پر قَالَ نَعَمْ کہا فرعون نی کہ ہان تمکو اجرت ملیگی وَاِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ اور
تم کہ البتہ مقربان درگاہ بادشاہی اور مصاحبون میں سے ہوگی اگر تم موسیٰ پر غالب ہوگئے ہین کہ مہتر اور سرداران جادوگرون کے
چار شخص تہی وہ دونو بہائی کہ جنکا ذکر پہلے ہوچکا ہے اور ساد ورا اور غادورا اونکا نام تہا اور دو شخص اور تہے حطط اور مصفے اور کہتی
ہین کہ ایک شخص اون چارونکا سردار تہا اور نام اوسکا شمعون تہا جسوقت یہہ مصر مین آئی اور سادورا اور غادورنے اپنی قوم
سی سوال اپنا اور جواب اپنی باپ کا بیان کیا اور عصا کا اژدہا ہوجانا وقت سوجانی موسیٰ کے دریافت کیا تو اون جادوگرون نے
کہا کہ جبوقت موسیٰ سو جاتا ہی اوسوقت بہی عصا اوسکا اژدہا بنکر موسیٰ کی نگہبانی کرتا ہے یہہ بات سنکر اونکی دلون مین خدعہ پیدا
ہوا لیکن وہ لوگ مین اپنی اوسکو پوشیدہ رکہا یہانتک کہ فرعون نی حضرت موسیٰ کو طلب کیا اور جادوگرون نی لاٹہیان اور رسیان
جادو کی میدان مین چہوڑین اور کہتے ہین کہ یہہ مجمع اسکندریہ کی زمین پر تہا اور تمام خلقت ہاں کی اور لشکر فرعون کا وہان موجود تہا اور
فرعون تخت پر بیٹھکر سیر کرتا تہا اور سب جادوگر ایکطرف کو صف باندہی ہوئی کہڑی تہے اور حضرت موسیٰ اور ہارون دونو بہائی ایکجانب کو
اونکی مقابلہ مین کہڑے تہے جادوگرون نے بطریق ادب موسیٰ سے کہا کہ پہلے تم ڈالو اپنے عصا کو یا پہلے ہم اپنے لاٹہیون کو اور

رسیون کو چہوڑین چنانچہ خدا فرماتا ہی کہ قَالُوْا کہا اون جادوگرون نی کہ یٰمُوْسٰۤی اِمَّآ اَنْ تُلْقِیَ ای موسی یا یہہ کہ ڈالے تو اپنے
عصا کو زمین پر وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِيْنَ اور یا یہہ کہ ہووین ہم ڈالنیوالے لاٹہیون اور رسیون اپنے کو قَالَ کہا موسی نے بے
پروائی سی کہ اَلْقُوْا ڈالو تم پہلے پس اون جادوگرون نی پہلی اپنی لاٹہیان اور رسیان زمین پر ڈالین فَلَمَّآ اَلْقَوْا پس جسوقت ڈالا اونہون نے
اپنی لاٹہیون اور رسیون کو تو سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ جادو کیا اونہون نی آنکہون آدمیون کی اور نظر بندی کی وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ اور ڈرایا
اونہون نی اون آدمیونکو وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ اور لائی وہ جادو بڑا کہ اپنی فن مین وہ اوسکو جادو کی بزرگ جانتی تہے اور کیفیت اوسکی
اسطرح سی تہی کہ اون جادوگرون نی لاٹہیون اور رسیون کو اندر سی خالی کرکی اونمین پارا بہر دیا تہا اور بعد ڈالنی کی جسوقت حرارت آفتاب
کی اونپر پہونچی تو پارہ حرکت مین آیا اور لاٹہیان اور رسیان مانند سانپ کے بل کہانی لگین اور آپسمین لپٹنے لگین لوگون کو معلوم ہوتا تہا کہ یہہ
سانپ ہین اور حقیقت مین وہ سانپ نہین ہو گئے تہے جیسے کہ عصا موسے کا سانپ ہو جاتا تہا بلکہ آدمیون کی نظرون مین وہ
لاٹہیان اور رسیان سانپ معلوم ہوتی تہین اسواسطے خدانے فرمایا ہے کہ آدمیون کے آنکہون پر اونہون نی سحر کیا اور یہہ نہین
فرمایا کہ وہ لاٹہیان اور رسیان سانپ بن گئی تہین اور اس سے معلوم ہوا کہ جادو کرنیسے ایک شے سے دوسری شے نہین بنجاتی بلکہ
آدمیونکی آنکہون مین وہ دوسری شی معلوم ہوتی ہی اور جسوقت وہ لاٹہیان اور رسیان حرکت مین آئین تو خدایتعالے نے حضرت موسی کو
وحی کی کہ عصا کو زمین پر ڈالدی چنانچہ خدایتعالی فرماتا ہے کہ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰۤى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ اور وحی کی ہمنے طرف موسی کے
یہہ کہ ڈالدے تو عصا اپنی کو زمین پر موسی نے وہ عصا زمین پر ڈالدیا اوسیوقت وہ ایک اژدہای عظیم بنگیا اور چار ہاتہہ اور پانون اور
ایک دم اوسکے ہو گئے اور جو چیز اوسکے آگی آتی تہی اوسکو وہ کہا جاتا تہا اور جس چیز پر وہ چلتا تہا اوسکو ریزہ ریزہ کر دیتا تہا اور منہ سے
اوسکی ایک آواز ہیبت ناک ہنکاری کی نکلتی تہی اور مثل نیزون کی بڑی بڑی بال اوسکی بدنپر تہی اور دہن اوسکا کشادگی مین بارہ
گز تہا اور وہ عصا اژدہا بنکر جادوگرونکی لاٹہیون اور رسیون کیطرف دوڑا اور اونکا نوالہ کر گیا چنانچہ خدایتعالے فرماتا ہی کہ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ
مَا يَاْفِكُوْنَ پس اوسوقت وہ نگلتا تہا اوس چیز کو کہ جہوٹ بناتی تہے وہ جادوگر کہ لاٹہیون اور رسیون کو جہوٹ سانپ بنا کر دکہلاتی تہے کہتے ہین
کہ وہ چالیس گہٹے لاٹہیون اور رسیونکے تہے جنکو وہ اژدہا نگل گیا اور جب اونکو نوالہ کر لیا تو پہر تماشا دیکہنے والون کیطرف منہ کیا سب آدمی
بہاگ گئے اور کہتے ہین کہ بارہ ہزار آدمی اوس انبوہ مین وقت بہاگنی کی ہلاک ہو گئی اور فرعون بہی بہاگا اور زمین پر گر کر
بیہوش ہو گیا اور اوس روز اوسکو چار سو دست آئے اور بعد اوسکے حضرت موسی نے اوس اژدہا کو اوٹہا لیا پہر وہ بدستور سابق
عصا ہو گیا اور وہ لاٹہیان اور رسیان نیست و نابود ہو گئی فرماتا ہی خدا کہ فَوَقَعَ الْحَقُّ پس ثابت ہوا امر حق اور ظاہر ہو گئی راستی
موسی کی وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ اور باطل ہوئی وہ چیز کہ تہی وہ کرتی تہی جادو کو اور موسے کی مقابلہ کو فَغُلِبُوْا پس مغلوب ہوے وہ
جادوگر اور تمام فرعونی هُنَالِكَ اوسجگہہ یعنی جسجگہ کہ موسے غالب ہوا وَانْقَلَبُوْا اور پہری وہ وہانسے صٰغِرِيْنَ خوار اور ذلیل
ہونیوالے ہوکر کہ جادو اونکا باطل و بیکار رہا اور یہہ حال واقع ہوا ہے اور جادوگرون نے یہہ حال دیکہکر کہا کہ یہہ جادو نہ تہا اور اگر
جادو ہوتا تو ہماری جادو پر غالب نہوتا اور جسوقت جادوگرون نی جانا کہ یہہ عمل موسی کا جادو نہین ہے بلکہ معجزہ اور خلاف عادت ہے
اور طاقت بشری سی خارج ہے تو سب ایمان لائے اور سجدہ مین گر پڑی چنانچہ خدا یتعالی فرماتا ہے کہ وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ اور
ڈالی گئی جادوگر سجدہ کرنیوالی ہوکر زمین پر ساجدین یہی حال واقع ہوا ہے اور جسوقت وہ جادوگر سجدہ مین گئی تو قَالُوْٓا کہا اونہون
نے کہ اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ایمان لائی ہم ساتہہ پروردگار عالمون کے رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ پروردگار موسی اور ہارون کے خدایتعالے
نے اس آیت مین فرماتا ہی کہ ڈالی گئی جادوگر یعنے امر حق کو جو اونہون نی مشاہدہ کیا اور علامات عظمت خدا کو ملاحظہ کیا تو بی اختیار ہو کر سجدہ

مین گر پڑے کہ مشاہدہ امر حق کا اونکو سجدہ مین ڈالنے والا تہا اور بعضے کہتے ہین کہ اوسوقت موسیٰ اور ہارون نے جو سجدہ شکر کا کیا تو اون کی
پیروی سی وہ جادوگر بھی سجدہ مین گر پڑے اور رب العالمین کی بعد جادوگرون نے رب موسیٰ و ہارون بھی کہا باوجودیکہ موسیٰ و ہارون عالمین
مین داخل ہین اسواسطے یہہ وہم نہو کہ مراد رب العالمین سی فرعون ہے اسکے دفع کیواسطے انہون نے رب موسیٰ و ہارون کہا اور کہتے ہین کہ اول
اور غاور اور خطط اور مصفی نے کہ یہہ جادوگرونکے سردار تہے سجدہ کیا اور ایمان لائے اور اونکی پیروی سی باقی کی جادوگر ایمان لائے اور جسوقت
وہ جادوگر سجدہ مین گر پڑے اور ایمان لائے تو فرعون نے اونکو ڈرایا اور بہت سا دہمکایا چنانچہ خدا فرماتا ہے کہ قَالَ فِرْعَوْنُ کہا فرعون نے
اون جادوگرون سی از روی انکار کہ اٰمَنْتُمْ بِهٖ ایمان لائے تم ساتہہ اوس موسیٰ کی یا ساتہہ خدا اوسکی کی قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ پہلے
اس سے کہ اذن دون مین واسطے تمہارے ایمان لانیکا اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ تحقیق کہ یہہ البتہ مکر ہے اور تدبیر پوشیدہ ہے تمہاری کہ مَكَرْتُمُوْهُ کہ
مکر کیا ہے تمنے اور پوشیدگی سی کیا ہے اوسکو فِي الْمَدِيْنَةِ بیچ شہر مصر کی صحرا مین آنے سے پہلے یعنی تمنے موسیٰ کی ساتہہ یہہ حیلہ کیا ہے لِتُخْرِجُوْا
مِنْهَآ اَهْلَهَا تاکہ نکالو تم اوس شہر سی لوگون اوسکی کو کہ وہ قبطی ہین مصر کی قوم کی آدمی اور یہہ شہر و سلطنت خالص تمہاری اور بنی اسرائیل
کیواسطے ہوجاے فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ پس قریب ہے کہ جانوگی تم سزا کو اوسکی کہ جو میری طرف سے تمکو ہوگی اور وہ یہہ ہے کہ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ
مِّنْ خِلَافٍ البتہ کاٹونگا مین ہاتہون تمہاریکو اور پاؤن تمہاریکو طرف مخالف سے یعنی دست راست اور پای چپ یا دست چپ اور
پای راست ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ پہر البتہ سولی دونگا مین تمکو سبکو اور لوگونکو خوف ہیر اور عبرت ہو اور کہتے ہین کہ کاٹنا ہاتہہ اور پاؤنکا اور
سولی دینا فرعون سی شروع ہوا ہے اور پہلے اوس سے کسینے یہہ عمل نکیا تہا اور جسوقت فرعون نے اون جادوگرون کو ڈرایا تو اونہون نے اسکے
کہنے کی کچہہ پروا نکی اور فرعون سی کہا کہ تو ہمکو کیا دہمکاتا ہے ہم مرنے سے ہرگز نہین ڈرتے بلکہ ہم مشتاق موت کے ہین کہ اپنے پروردگار کیطرف
رجوع کرین اور ثواب عظیم حاصل کرین چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ قَالُوْٓا کہا اون جادوگرونے کہ ہمکو تو مار ڈالنے سی کیا ڈراتا ہے ہم خود مرنیکی مشتاق
ہین اسواسطے کہ بسبب موت کی اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا تحقیق ہم طرف پروردگار اپنے کے یعنی طرف ثواب عظیم اور درجات بلند کی مُنْقَلِبُوْنَ پہرنیوالی ہین
پس کسواسطے ہم موت کو نچاہین وَمَا تَنْقِمُ مِنَّآ اور نہین عذاب کرتا ہے تو اور نہین انکار کرتا ہے تو ہمسے اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا مگر یہہ کہ
ایمان لائے ہین ہم ساتہہ نشانیون قدرت پروردگار اپنے کے اور ساتہہ معجزونکی لَمَّا جَآءَتْنَا جسوقت کہ آئی ہماری پاس وہ معجزی اور دیکہا ہمنے
اون معجزونکو اپنی آنکہون سے موسیٰ کی ہاتہہ پر اور بعد اوسکی اون جادوگرون نے منہہ اپنا فرعون کیطرف سے پہیر لیا اور اپنی پروردگار کیطرف متوجہ
ہوکر یہہ دعا کی کہ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا ای پروردگار ہمارے گرا تو اوپر ہماری صبر کو اس بلا مین کہ ہم جزع اور فزع نہ کرین اور بلا ہمکو
ایمان سے نہ پہیر دیوی یعنی افراغ کی پانی گرانیکے برتن مین ہین اور جیسے کہ پانی گرانے سے برتن پاک ہوتا ہے ایسے ہی صبر کے کرنیسی پاکیزگی
گناہونسی حاصل ہوتی ہے اور دعا کرتی ہین وہ جادوگر اپنے پروردگار سی کہ وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ اور موت دی تو ہمکو جسوقت کہ ہم اسلام
لانیوالی ہون یعنی ہمکو حالت اسلام مین موت دی کیا خوب نصیب تہا اون جادوگرونکا کہ کہتے ہین کہ صبح کو تو یہہ کافر تہے اور چاشت کیوقت
کچہہ دن چڑہے سحر اپنا اونہونے لوگونکو دکہلایا اور فرعون کی عزت کی قسم کہائی اور ظہر کی نماز کیوقت انپر ایسا فضل خدا کا ہوا کہ وہ ایمان
لائے اور عصر کی نماز کیوقت وہ شہید ہوئے کہ ہاتہہ اور پاؤن اونکی فرعون نے کٹوا ڈالی اور بعد اوسکے اونکو سولی پر چڑہا دیا اور مغرب کے
نماز کیوقت وہ بہشت عنبر سرشت مین سدہاری اور کہتے ہین کہ جسوقت جادوگر ایمان لائے تہے اوسوقت چہہ لاکہہ مرد بنی اسرائیل کی ایمان
لائے تہے اور حضرت موسیٰ کی پیرو ہوئے تہے لیکن نہایت قلیل عرصہ مین چہہ لاکہہ مرد اولاد یعقوب مین کیونکر بہم پہونچے اسواسطے کہ حضرت موسیٰ
اور یعقوب کے درمیان چار پشتونکا فاصلہ ہے اور حضرت یعقوب کا نام اسرائیل ہے اور نسب حضرت موسیٰ کا یہہ ہے کہ موسیٰ بن عمران
بن یصہر بن قاہث بن لاوی بن یعقوب مگر قدرت خدا سے کیا بعید ہے اور جسوقت فرعون نے جادوگرون کو مروا ڈالا اور موسیٰ نے اور

ہارون کو بسبب خوف کے کچھ نکہہ سکا تو اوسکی قوم کے رئیسون نے اوس سے کہا کہ تو نے موسیٰ اور ہارون وغیرہ کو کسواسطے باقی رکھا ہے کہ یہ سب حضرت سے لوگونکو برگشتہ
کر دینگے چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَقَالَ الْمَلَأُ مِن قَوْمِ فِرْعَوْنَ اور کہا سرداران قوم فرعون نے کہ اے فرعون أَتَذَرُ مُوسَىٰ وَقَوْمَهُ کیا چھوڑتا
ہے تو موسیٰ کو اور قوم اوسکی کو لِيُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ تاکہ فساد کرین وہ بیچ زمین کے کہ لوگونکو تیری طرف سے پھیر دیوین وَيَذَرَكَ اور چھوڑ دیوے وہ موسیٰ
تجھکو یعنی تیری پرستش کو وَآلِهَتَكَ اور معبودون تیرے کو کہ اونکی بھی وہ پرستش نکرے کہتے ہین کہ فرعون اپنی پرستش کرواتا تھا اور خود ستارون کی
پرستش کرتا تھا اور اکثر مفسرین کا قول ہے کہ فرعون نے اپنی صورت کے بت بناکر ہر ایک قوم کو دیئے تھے اور انکو کہدیا تھا کہ تم انکی پرستش کرو تاکہ انکو
میری قربت حاصل ہو اور سیوطی نے کہا ہے وہ کہتا تھا کہ انا ربکم الاعلیٰ یعنی اور مین پروردگار تمہارا بڑا ہون اور یہ بت میری شکل کے ہین جو چھوٹے پروردگار تمہارے ہین
اور کہتے ہین کہ فرعون کوتاہ قد اور دبلا اور زرد رنگ تھا اور دم کی جگہہ اوسکے کچھ بال تھے اور باوجود ان عیبون کے اپنے تئین خدا کہلاتا تھا اور جسوقت فرعون
کی قوم کے رئیسون نے واسطے قتل کرنے موسیٰ اور بنی اسرائیل کے فرعون سے کہا اور اوسکو اس فعل پر رغبت دلائی تو فرعون کو موسیٰ سے خوف تھا اونکے
حق مین تو کچھ نکہا لیکن بنی اسرائیل کے حق مین کہا کہ اونکے مردونکو مین قتل کرونگا اور عورتونکو اونکی زندہ رکھونگا کہ وہ ہماری خدمت کیا کرین تاکہ
لوگون پر ظاہر ہوجاوے کہ ہمارا زور غلبہ ہے اور سمجھے کے غلبہ کو اس ملک مین کچھ اثر نہین چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ قَالَ کہا اوس فرعون نے سَنُقَتِّلُ
أَبْنَاءَهُمْ قریب ہے کہ قتل کرین ہم بیٹون انکو وَنَسْتَحْيِي اور زندہ رکھین ہم واسطے خدمت اپنی کے نِسَاءَهُمْ عورتون انکی جیسے کہ ہم پہلے کرتے
تھے کہ بیٹونکو اونکے مارڈالتے تھے اور عورتونکو اونکی زندہ رکھتے تھے اور اہل حجاز نے سنقتل کو بہ تخفیف پڑھا ہے اور کہا فرعون نے کہ ہم اونکو تحقیق ایسا
ہی کرینگے وَإِنَّا فَوْقَهُمْ قَاهِرُونَ اور تحقیق ہم اوپر اونکے غالب ہین اور وہ مغلوب ہین اور جسوقت بنی اسرائیل نے اور موسیٰ کی برادری
کے لوگون نے سنا کہ فرعون کا ارادہ ہمارے قتل کرنیکا ہے تو وہ سب گھبرائے اور حضرت موسیٰ کے پاس جاکر فریاد و استغاثہ کیا حضرت موسیٰ نے اونکی
تسلی کیواسطے فرمایا کہ تم صبر کرو چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ کہا موسیٰ نے واسطے قوم اپنی کے اونکی تسلی کیواسطے کہ اسْتَعِينُوا بِاللَّهِ مدد چاہو تم
ساتھ خدا کے وَاصْبِرُوا اور صبر کرو تم اوس بلا پر کہ جو تمپر گذری ہے إِنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ تحقیق کہ زمین خاص واسطے خدا کے ہے کہ خالق اور مالک اوسکا ہے
يُورِثُهَا مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وارث کرتا ہے اوس مین جسکو چاہتا ہے بندون اپنے مین سے وَالْعَاقِبَةُ اور انجام نیک کہ وہ ظفر ہے دنیا مین اور بہشت ہے
آخرت مین لِلْمُتَّقِينَ واسطے پرہیزگارون کے ہے کہ جو خدا سے ڈرتے ہین اور صبر کرو تم اے قوم میری تو خدا تعالیٰ تمکو مالک رکھا کہ اس مین کام کریگا اور
حکومت فرعونیونکی چند روز کی ہے آخر کو تم ہی مالک ہوگے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو چیز کہ خاص واسطے خدا کے ہے وہ واسطے رسول
اوسکے ہے اور جو کچھ کہ واسطے رسول کے ہے وہ واسطے امام کے ہے بعد رسول کے اور جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مجھکو اور میری اہلبیت کو وارث کیا ہے خدا نے
زمین کا اور ہم متقی ہین اور کل زمین واسطے ہمارے ہے کہ خدا نے ہمکو اوسکا وارث کیا ہے پس جو شخص کہ زندہ اور آباد کرے زمین کو مسلمانون مین سے پس چاہیے کہ
ادا کرے وہ خراج اوسکا طرف امام کے میری اہلبیت مین سے اور اوسکے واسطے وہ ہے کہ جو کچھ اوسنے اوس مین سے کہایا ہے اور اگر چھوڑ دیوے وہ اوس مین کو
ویران کردے بعد آباد کرنیکے اور دوسرا اوسکو اور کوئی شخص مسلمانون مین سے آباد اور زندہ کرے تو پس وہ شخص زیادہ حقدار ہے اوس شخص سے کہ جسنے اوس مین
کو زندہ کرکے چھوڑدیا تھا پس چاہیے کہ ہو بجاوے وہ خراج اوسکا طرف امام کی اہلبیت مین سے اور اوسکے واسطے وہ ہے جو کچھ کہ اوسنے اوس مین سے کہایا ہے یہانتک کہ ظاہر ہو
قائم یعنی امام مہدی میری اہلبیت مین سے تلوار لیکر کہ وہ تصرف اپنا اوس مین کریگا اور ان لوگونکو اوس مین سے نکالدیگا اور جو زمین کہ ہمارے شیعون کے پاس ہے اوسمین کچھ تغیر
نکرے زمین کو اونکے پاس چھوڑ دیگا اور بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ کے فرمانے پر اور تسلی دینے پر صبر کیا اور بعد اوسکے پھر اونکی خدمت مین حاضر ہو شکایت کی چنانچہ
خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ قَالُوا کہا اون بنی اسرائیل نے بکمال درد اور بیقراری سے کہ أُوذِينَا آزار دئے گئے ہین ہم قبطیونکے ہاتھون سے بہت کر
تکلیفین ہمنے پائی ہین مِن قَبْلِ أَن تَأْتِيَنَا پہلے اوس سے کہ آئے تو ہمارے پاس اس شہر مین رسول ہو کر وَمِن بَعْدِ مَا جِئْتَنَا اور پیچھے اوس سے کہ آئے تو ہمارے
پاس یعنی اے موسیٰ پیشتر آپ سے پہلی ہمکو قبطیون کے ہاتھون سے بہت آزار اور رنج اور بہت تکلیفین پہونچی تھی اور جب تو یہان آیا تو تیرے آنیکے

بعد ہم ہی آزار پاتے ہیں کہ ہمیشہ ہمسے سخت اور دشوار مشقتین بیچ قبطی کراتی ہین اور تیری قتل کے درپے ہین جسوقت حضرت موسیٰ نے بیقراری اور خوف بنی اسرائیل کا حد
سے زیادہ دیکھا تو اونکے اطمینان کیواسطے فرمایا کہ تم رنج مت کرو خدا تعالیٰ تمہارے دشمنونکو نیست نابود کردیگا اور تمکو اونکے ملک کا مالک کریگا چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے
کہ قال کہا موسیٰ نے بنی اسرائیل سے کہ تم کچھہ رنج نکرو عَسٰی رَبُّکُمْ قریب ہے کہ پروردگار تمہارا یعنے امید قوی مین اوس سے رکھتا ہون اَنْ یُّھْلِکَ عَدُوَّکُمْ
یہہ کہ ہلاک کرے ہو وہ دشمن تمہارے کو کہ وہ فرعون اور اوسکی قوم ہے اور بعضے کہتے ہین کہ عسیٰ بمعنی وجب ہے یعنی واجب اور لازم ہے خدا پر کہ تمہارے دشمن کو ہلاک کرے
وَیَسْتَخْلِفَکُمْ اور خلیفہ کرے تمکو یعنی جانشین کرے تمکو خدا اونکا بعد ہلاک ہونے اونکے اور قائم مقام کرے اونکا تمکو فِی الْاَرْضِ بیچ زمین کے کہ بعد اونکے مصر کی
زمین کے تم مالک ہو جاؤ فَیَنْظُرَ کَیْفَ تَعْمَلُوْنَ پس دیکھیگا خدا کہ کیونکر عمل کرتے ہو تم وقت حاصل ہونے دولت کی اور رحمت کی کہ شکر کرتے ہو خدا کا یا ناشکری
کرتے ہو اور فرمانبرداری اوسکی کرتے ہو یا نافرمانبرداری تاکہ موافق اوسکے تمکو جزا دیوے اور خدا تعالیٰ مقدمات ہلاکت شروع کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَلَقَدْ
اَخَذْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ اور البتہ تحقیق گرفتار کیا ہمنے لوگون فرعون کیکو یعنے اوسکی متابعت کرنیوالونکو بِالسِّنِیْنَ ساتھہ قحط کی اور تنگی اور خشک سالی کی وَنَقْصٍ
مِّنَ الثَّمَرٰتِ اور نقصان کی بعضے میوون اونکی سے کہ برسانا مینہہ کا بند کردیا اور سنۃ کے معنی مطلق سال کی ہے لیکن استعمال اوسکا قحط کو سال پر
غالب ہو گیا ہے اور جمع اوسکی سنون اور سنین ہے اور یہہ تنگی اور خدا تعالیٰ اسواسطے کی کہ لَعَلَّھُمْ یَذَّکَّرُوْنَ تاکہ وہ نصیحت پکڑین اور سمجھین کہ یہہ خشک سالی بسبب
کفر اور گناہونکے ہے اور اوس سے توبہ کرین اور حکم خدا کی فرمانبرداری کرین لیکن اون لوگونے اس خشک سالی سے نصیحت نپکڑی بلکہ بیہودہ باتین کرنے لگے چنانچہ خدا تعالیٰ
فرماتا ہے کہ فَاِذَا جَآءَتْھُمُ الْحَسَنَۃُ پس جسوقت کہ آتی ہے اونکے پاس بھلائی مثل ارزانی اور فراخی اور نعمت اور صحت اور امن کے تو وہ لوگ قَالُوْا لَنَا ھٰذِہٖ کہتے ہین
وہ کہ واسطے ہمارے ہے یہہ بھلائی اسلئے کہ ہم مستحق اوسکے ہین اور خدا کیطرف سے اوسکو نہین جانتے کہ شکر اوسکا ادا کرین وَاِنْ تُصِبْھُمْ سَیِّئَۃٌ اور اگر پہونچتی ہے اونکو کوئی برائی مثل
قحط اور مرض اور خوف ہلاکی کے تو یَّطَّیَّرُوْا بِمُوْسٰی وَمَنْ مَّعَہٗ بدفالی پکڑتے ہین ساتھہ موسیٰ کے اور اون لوگونکے جو ہمراہ اوسکے مومنین ہین اور کہتے ہین کہ یہہ برائی اونکی قدم کے
سبب سے ہے اور خدا کیطرف سے اوسکو نہین جانتے ہین کہ توبہ کرین اور تطیر کی معنی بدفالی کے ہین اور طیر سے وہ مشتق ہے جسوقت طائر شمال سے یعنی دست چپ سے آتا تھا تو
لوگ اوسکو بد جانتے تھے اور دست راست سے آتا تھا تو اوسکو نیک جانتے تھے اور شومی کے معنے مین استعمال اسکا ہے اور خدا تعالیٰ اون لوگونکو رد مین فرماتا ہے کہ
اَلَآ اِنَّمَا طٰٓئِرُھُمْ خبردار ہو سواے اسکے نہین کہ فال اونکی یعنی خبردار رہو کہ جو کچھہ موسیٰ کیطرف سے منسوب کرتے ہین کہ بدفالی اوسکی قدم سے ہے ایسا نہین ہے سواے
اسکے نہین کہ فال اونکی نیک ہے یا بد ہو عِنْدَ اللّٰہِ نزدیک اللہ کی ہے کہ موافق اوسکی حکم اور مشیت کے ہے اور اونکی اعمال کی شامت سے ہے اور بعضی اسکی تفسیر
مین کہتے ہین کہ یہہ بدی جو اونکو پہونچتی ہے یہہ وہ ہے کہ جو وعدہ کیے گئے ہین عذاب کا نزدیک خدا کے اور بعضون نے طائرھم کو طیرھم پڑھا ہے
وَلٰکِنَّ اَکْثَرَھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ اور لیکن اکثر اونکے نہین جانتے ہین کہ جو مکروہات اونکو پہونچتی ہین وہ اونکے نفسونکی شومی سے ہے اور غیرون کیطرف اونکو
منسوب کرتے ہین اور فرماتا ہے خدا کہ وَقَالُوْا اور کہا اون فرعونیون نے کہ مَھْمَا تَاْتِنَا بِہٖ جو چاہے تو لاوے ہمارے پاس اے موسیٰ مِنْ اٰیَۃٍ نشانی یعنی جسکو
تو معجزہ کہتا ہے لِّتَسْحَرَنَا بِھَا تاکہ جادو کرے تو ہمکو ساتھہ اوس نشانی کے جسکو تو نشانی قدرت خدا کی اور معجزہ کہتا ہے فَمَا نَحْنُ لَکَ بِمُؤْمِنِیْنَ پس نہین ہین
ہم واسطے تیرے ایمان لانیوالے یعنے جو معجزہ کہ تیرے پاس ہے وہ لا اور ہمکو دکھا لیکن تصدیق تیری ہم ہرگز نہین کرینگے اور ایمان تجھپر نلاوینگے اور مھما
کی اصل ما شرطیہ ہے اور ما دوسرا اوسپر زیادہ کیا گیا ہے واسطے تاکید کی اور بعد اوسکی ما کی الف کو ہا سے بدل لیا ہے تاکہ تکرار ما کا لازم نہ آوے اور ما اور
مھما مین فرق یہہ ہے کہ مھما واقع خاص واسطے شرط کی آتا ہے اور ما استفہام کیلئے بھی آتا ہے اور الذی کے معنی مین بھی اور شرط کی معنی مین بھی اور یہان
مھما بمعنے ای شی ہے اور بعضے کہتے ہین کہ اصل اوسکی مہ ہے اور ما اوسکی بعد زیادہ کردیا ہے اور بہ کی ضمیر مھما کیطرف پھرتی ہے اور من آیۃ بیان اوسکا
ہے اور جسوقت عناد فرعونیونکا حد سے گزر گیا تو خدا تعالیٰ طرح طرح کی بلا اونپر نازل کی چنانچہ فرماتا ہے کہ فَاَرْسَلْنَا عَلَیْھِمُ الطُّوْفَانَ پس بھیجا ہمنے
اوپر اونکے طوفان کو اور یہان مراد طوفان سے وہ چیز ہے کہ طواف کیے ہو اور گرد پھرے اونکے مکانونکو اور کھیتونکو اور اونکو اور پھر جاوے مثل باران اور سیل کے کہ
جس سے اونکے مکان منہدم ہو گئے اور کھیتیان اونکی غرق ہوئین اور بعضے کہتے ہین کہ مراد اوس سے چیچک ہے اور بعضے کہتے ہین کہ مراد اوس سے وبا ہے آدمیون اور

سو بھیجے اور فرماتا ہے خدا کہ الجراد والقمل والضفادع اور بھیجا ہمنے اوپر اونکے ٹڈیونکو اور چچڑیونکو یا ٹڈیونکے بچونکو یا بے پر کے ٹڈیونکو یا سرسریونکو کہ جو جانور
گندم کو دانونمین خیال کرتی ہین یا جوونکو یا سینڈکونکو اور بعضونے قمل کو بتخفیف میم پڑہا ہے جو جونکے معنے مین اور قمل مشدد کو معنے مین اختلاف ہے
ہے ہوٹہو یہہ چند معانی اوسکے لکہے گئے ہین اور خدا تعالی جو یہہ جانور اونپر بھیجے تو وہ بہت تنگ ہوئے کہ جسوقت ان جانورونکی کثرت ہوئی تو وہ
اونکے جامہ خواب مین پڑتی تہے اور اونکے کہانے مین پڑتی تہے اور فرماتا ہے خدا کہ والدم اور بھیجا ہمنے اوپر اونکے خونکو کہ جو پانی پیتے تہے وہ خون ہو جاتا تہا
آیات مفصلات یہہ نشانیان تہین ظاہر کی گئی جدا جدا قدرت خدا کی کہ کسی عاقل پر پوشیدہ نہہ تہین بلائین اور عذاب تہے اون لوگونپر اونکی
امتحان کیواسطے اور آیات مفصلات حال واقع ہوئے فاستکبروا پس تکبر کیا اون لوگونے ایمان لانیسے اور فرمانبرداری خدا سے وکانوا قوما مجرمین
اور تہے وہ قوم گنہگار نہایت کے درجہ مین کہ باوجود مشاہدہ ایسی بلاونکے اپنے کفر کو نہ چہوڑتے تہے اور حضرت امام محمد باقر اور جعفر صادق علیہما السلام سے روایت
ہے کہ جسوقت جادوگر سجدہ مین گرے اور لوگ ایمان لائے اور فرعونی آدمی مغلوب ہوکر پہر گئے تو ہامان نے فرعون سے کہا کہ بہت آدمی موسی پر ایمان لائے
ہین پس دیکہیہ تو جو کوئی کہ اوسکے دین مین داخل ہوا ہو اوسکو قید کر فرعون نے یہہ سنکر دریافت کیا اور جو کوئی کہ بنی اسرائیل وغیرہ مین سے موسی پر ایمان
لایا تہا اوسکو قید کیا حضرت موسی فرعون کے پاس گئے اور فرمایا اوس سے کہ تو بنی اسرائیل کو چہوڑ دے اوسنے حضرت موسی کا کہنا نمانا خدا تعالی نے اوس سال مین
فرعونیون پر طوفان بہیجا کہ اوس طوفان نے اونکے مکان گرادئیے یہانتک کہ وہ شہر سے نکلکر جنگل کو چلے گئے اور وہان جاکر خیمے نصب کئے اور جب یہ حال اونکا ہوا تو
فرعون نے حضرت موسی سے کہا کہ تو اپنے پروردگار سے دعا کر کہ یہہ طوفان ہمسے دور ہو جاوے تا کہ بنی اسرائیل کو اور تیرے ہمراہیونکو مین چہوڑ دون حضرت موسی کی
دعا کی طوفان دفع ہو گیا اور فرعون نے ارادہ کیا کہ بنی اسرائیل کو چہوڑ دون ہامان نے فرعون سے کہا کہ اگر تو بنی اسرائیل کو چہوڑ دیگا تو موسی تجہپر
غالب ہو جائیگا اور تیرے ملک اور بادشاہی کو نیست و نابود کریگا فرعون نے یہہ سنکر بنی اسرائیل کو نچہوڑا اوسکے دوسرے سال مین خدا تعالی نے اونپر ٹڈیونکا لشکر بہیجا
اور وہ اونکے تمام درختون اور کہیتیونکو کہا گئین اور یہانتک اونکی کثرت ہوئی کہ فرعونیونکے بالون اور ڈاڑہیونمین گہس گئین فرعون نے حضرت موسی کے پاس جاکر
بہت عاجزی کی اور کہا کہ اے موسی تو اپنے پروردگار سے دعا کر کہ ان ٹڈیونکو دفع کرے تا کہ مین بنی اسرائیل کو اور تیرے ہمراہیونکو رہائی دون حضرت
موسی نے دعا کی خدا تعالی نے ٹڈیونکے لشکر کو دفع کیا لیکن ہامان نے بنی اسرائیل کو نچہوڑنے دیا تیسرے سال خدا تعالی نے اونپر بے پر کی ٹڈیونکو
بہیجا کہ وہ اونکی زراعت کو چاٹ گئین اور فرعونی بہوکہے مرنے لگے اور یا یہہ کہ جوؤن کو بہیجا کہ وہ اونکے کہانے مین اور پانی مین گرتی تہین اور اونکے بدن اور
کپڑونمین پڑ گئین فرعون نے حضرت موسی سے کہا کہ اگر تو اونکو ہمسے باز رکہیگا تو مین بنی اسرائیل سے باز رہونگا اور اونکو چہوڑ دونگا موسی نے دعا کی خدا تعالی
نے اونکو دفع کیا اور یہہ جانور اول اوسی زمانہ مین خدا تعالی نے پیدا کئے تہے لیکن فرعون نے بنی اسرائیل کو پہر بہی نچہوڑا البتہ اوسکے خدا تعالی نے اونپر
سینڈکونکو بہیجا کہ وہ اونکے کہانونمین گرتے تہے اور کہتے ہین کہ اونکی مقعد اور کان اور ناک مین سے نکلتے تہے اوسوقت فرعون نے بہت عاجزی و زاری
کی اور حضرت موسی سے جاکر کہا کہ تو اپنے پروردگار سے دعا کر کہ اونکو دفع کرے ہم بنی اسرائیل کو چہوڑ دینگے اور تجہپر ایمان لائینگے حضرت موسی نے دعا
کی خدا تعالی نے اونکو دفع کیا اور اون لوگونے بنی اسرائیل کے چہوڑنیسے اور ایمان لانیسے انکار کیا خدا تعالی نے رود نیل کے پانیکو چونکہ مصر کی نہر جاری
ہے خون کر دیا قبطی فرعون کی آدمی تو اوسکو خون دیکہتے تہے اور سبطی قوم موسی کے آدمی اوسکو پانی دیکہتے تہے اور لوگ مصر کی اوسی نہر سے پانی پیا
کرتے تہے اگر کوئی قبطی اوس نہر سے اوسوقت پانی پیتا تو وہ خون ہو جاتا تہا اور بنی اسرائیل مین سے کوئی اوسکو اگر پیتا تو وہ پانی ہوتا تہا اور
قبطی اسرائیلی سے کہتا کہ تو اپنے منہ مین پانیکو لیکر میری منہ مین ڈالدے وہ اسرائیلی اپنے منہ مین پانی لیکر قبطی کے منہ مین کلی کرتا تو وہ پانی
اوس قبطی کے منہ مین جاکر خون ہو جاتا تہا جب بہت تنگ ہوئے تو حضرت موسی سے جاکر کہا کہ اگر یہہ خون ہمسے دفع ہو جائیگا تو ہم
بنی اسرائیل کو چہوڑ دینگے جسوقت خدا تعالی حضرت موسی کی دعا سے خون کو دور کر دیا تو اون لوگونے بنی اسرائیل کو نچہوڑا خدا تعالی نے اونپر
رجز کو یعنی برف سرخ کو بہیجا کہ پہلے اوس سے برف کے اس قسم کو کسینے نہ دیکہا تہا اوس سے بہت آدمی اونکے مر گئے اور اوسوقت وہب نے بہت

زاری کی اور تنگ ہوئے چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ اور جس وقت واقع ہوا اوپر اونکے رجز اور رجز اصل میں جی ہے سر گردانی کو کہتے ہیں اور حضرت صادق کی روایت میں آیا ہے کہ وہ برف سرخ تھی لیکن استعمال کیا عذاب کے معنی میں ہے فرماتا ہے خدا کہ اور جس وقت واقع ہوا اوپر اونکے کوئی عذاب ان عذابوں مذکورہ میں سے تو قَالُوا کہا اونہوں نے نہایت عاجزی و زاری سے کہ يَا مُوسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ اے موسیٰ دعا کر تو واسطے ہمارے پروردگار اپنے سے بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ساتھ اوس چیز کے کہ عہد کیا ہے نزدیک تیرے پروردگار تیرے نے کہ جس وقت تو دعا کریگا تو میں قبول کرونگا اور یہ عہد کیا ہے کہ اگر وہ لوگ قبول کریں اور ایمان لاویں تو میں عذاب اونسے رفع کروں پس تم واسطے ہمارے دعا کرو کہ وہ عذاب ہم سے رفع کرے لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ البتہ اگر دور کریگا تو ہم سے عذاب کو لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ البتہ ایمان لاوینگے ہم واسطے تیرے کہ تجھکو پیغمبر حق جانیں گے اور تیری بات کا اقرار کرینگے وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِي إِسْرَائِيلَ اور البتہ بھیجدینگے ہم ہمراہ تیرے بنی اسرائیل کو جہاں چاہے تو اونکو بھیجا خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ پس جس وقت دور کیا ہم نے اونسے عذاب کو جیسے کہ دعا کی تھی إِلَى أَجَلٍ هُمْ بَالِغُوهُ ایک مدت تک کہ وہ پہنچنے والے اوسکو تھے یعنی اونکو غرق ہونے تک إِذَا هُمْ يَنْكُثُونَ ناگاہ وہ توڑتے تھے عہد کو اور کہتے ہیں کہ جس وقت حضرت موسیٰ جادوگروں پر غالب آئے تو تھی بیس برس تک فرعونکو اور اوسکی قوم کو سمجھایا اور اونکے ایمان لانے میں کوشش کی اور دین حق کیطرف اونکو بلایا لیکن کوئی اونمیں سے ایمان لایا جب ایسا حال ہوا تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ پس ارادہ کیا انتقام کا ہم نے اونسے اور بدلا لینا چاہا کہ بدترین عذاب اونکو ہم پہونچاویں فَأَغْرَقْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ پس ڈبو دیا ہم نے اونکو بیچ دریا کے بِأَنَّهُمْ كَذَّبُوا بسبب اسکے کہ تحقیق اونہوں نے جھٹلایا اور تکذیب کی بِآيَاتِنَا ساتھ نشانیوں قدرت ہماری کے کہ وہ معجزے ہمارے پیغمبر کے تھے وَكَانُوا عَنْهَا غَافِلِينَ اور تھے وہ اونسے غفلت کرنیوالے کہ اونمیں تامل اور فکر نہیں کرتے تھے اور کہتے ہیں کہ جسوقت خدا تعالیٰ نے موسیٰ کی دعا سے جراد کو انسے دور کردیا تو بنی اسرائیل کو اونہوں نے چھوڑ دیا لیکن ایمان نہ لائے اور جسوقت بنی اسرائیل کو چھوڑ دیا تو وہ حضرت موسیٰ کے پاس جاکر جمع ہوئے اور حضرت موسیٰ اونکو ہمراہ لیکر مصر سے باہر نکل گئے اور جو کوئی کہ فرعون کے خوف سے بھاگ کر چلا گیا تھا وہ بھی موسیٰ کے پاس پہنچا اور فرعونکو خبر پہنچی جاسوسوں نے خبر دی کہ اے فرعون جو کہا تھا میں تجھکو کہا تھا کہ بنی اسرائیل کو مت چھوڑ اور اب موسیٰ کے پاس جمع ہوگئے ہیں فرعون سخت کو سنکر گھبرایا اور شہر سے آدمی طلب کے موسیٰ کی طلب میں شہر سے باہر نکلا اور دریا بنی اسرائیل کیواسطے شق ہوگیا وہ تو پار اوتر گئے اور فرعون کے لوگ مع فرعون کے غرق ہوگئے اور مفصل اونکے غرق ہونیکی کیفیت انشاء اللہ تعالیٰ سورہ شعرا میں آئیگی اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ فرعونیوں کے غرق ہونے بعد وَأَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِينَ كَانُوا يُسْتَضْعَفُونَ اور وارث کیا ہم نے اوس قوم کو جو کہ تھے وہ کہ ناتوان شمار کئے جاتے تھے فرعونیوں کے نزدیک اور اونکو ذلیل جانتے تھے اور وہ درماندہ ہوگئے تھے ایسے بیچاروں اور عاجزوں کو ہم نے بعد غرق ہونے فرعونیوں کے اون فرعونیوں کا جو کہ زبردست تھے وارث کیا مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا مشرقوں میں کا اور مغربوں میں کا اوس زمین کا الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا وہ زمین کہ برکت دی تھی ہم نے بیچ اوسکے بسبب پانی کے یا بسبب گاہ بگاہ انبیا کے کہ وہ زمین شام اور مصر کی تھی وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنَى اور تمام ہوئی بات پروردگار تیرے کی نیک اچھی عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ اوپر بنی اسرائیل کے کہ جو کچھ ہم نے اونسے وعدہ کیا تھا اوسکو وفا کیا بِمَا صَبَرُوا بسبب اسکے کہ صبر کیا تھا اونہوں نے مکروہات اور بلیات پر وَدَمَّرْنَا اور ہلاک کیا ہم نے یعنی خراب کیا ہم نے مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهُ اوس چیز کو کہ بناتا تھا فرعون اور قوم اوسکی کہ تھے بڑے بڑے محل اور بالاخانے اور قلعہ وغیرہ جو تیار کرتے تھے سبکو ہم نے ویران کیا وَمَا كَانُوا يَعْرِشُونَ اور اوس چیز کو کہ تھے وہ بلند کرتے انگوری بیلوں کو ٹھٹیوں اور کڑیوں پر اور یہ کہ بلند کرتے تھے وہ عمارتوں کو اونکو سبکو ویران اور تباہ کیا ہم نے کہ اونکے بنانیوالے اور مالک اونمیں بیٹھنے والے اور دربار کرنیوالے ایکدفعہ ہی فنا ہوگئے دنیا کی زندگی کا نہیں ہے اعتبار، ایسی ہی جاہ و مال پر دنیا کی بیچارا کوئی دنکا یہاں بسر آئے اور بعد مرنیکے یہ جاہ اور مال کسیکا نہیں ہے یار، فرعونیوں کے حال سے عبرت ضرور ہے، دیکھو وہ پر غرور تھے اور کیسے مالدار، جب پہنچ گئے عذاب الٰہی میں ناگہان، اس جاہ و مال نے نہ کیا اونکو رستگار، اور فرماتا ہے خدا کہ وَجَاوَزْنَا بِبَنِي إِسْرَائِيلَ الْبَحْرَ اور گذرا اور پار اوتار دیا ہم نے بنی اسرائیل کو دریا سے سلامت در بے دغدغہ فَأَتَوْا عَلَى قَوْمٍ پس آئے وہ اوپر ایک قوم کے قبیلہ لخم میں سے ملک مین میں اور دیکھا اونکو بنی اسرائیل نے کہ وہ يَعْكُفُونَ عَلَى أَصْنَامٍ لَهُمْ قیام کرتے ہیں اور پرستش بتوں کی واسطے اونکے تھے کہتے ہیں کہ وہ بت بصورت گاؤ تھے اور جسوقت بنی اسرائیل نے اون لوگوں کو اون بتوں کی پرستش کرتے ہوئے دیکھا تو قَالُوا کہا اونہوں نے حضرت موسیٰ سے کہ يَا مُوسَى اجْعَلْ لَنَا إِلَٰهًا اے موسیٰ تو مقرر کردے تو واسطے ہمارا ایک معبود کو ایک تصویر بنا کر ہم اوسکی پرستش کیا کریں كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ جیسے کہ واسطے اون لوگوں کے معبود ہیں اور وہ اونکی پرستش کرتے ہیں قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ کہا موسیٰ نے کہ تحقیق تم وہ قوم ہو کہ جہالت کرتے ہو کہ خدا کے غیر کی عبادت کرنی چاہتے ہو إِنَّ هَٰؤُلَاءِ تحقیق یہ لوگ بت پرست ہیں کہ مُتَبَّرٌ ہلاک اور شکست کی گئی ہے مَا هُمْ فِيهِ وہ چیز کہ وہ

چنانچہ خدا ایسا فرماتا ہی کہ قَالَ کہا موسیٰ نی أَغَيْرَ اللَّهِ أَبْغِيكُمْ إِلَٰهًا کیا سوائے خدا کی طلب کرون مین تمہارے لئے معبود کو وَهُوَ فَضَّلَكُمْ
عَلَى الْعَالَمِينَ اور حال یہہ ہی کہ اوسنے خدا نی بزرگی دی ہی تمکو اوپر عالم کی لوگونکی جو کہ اس زمانہ مین تہا کہ طرح طرح کی نعمتین تمکو عطا کین اور پیغمبر
تم مین بہیجی ہین مین اور بہائی میرا ہارون اور فرعون سی تمکو نجات دی اور اونکی مال اور شہر تمہاری تصرف مین کئی اور سوائے اسکے
کثرت سی میں احسان کئی ہین اور باوجود اسکی پہر چاہتی ہو تم کہ اوسکو چہوڑ کر اوسکے غیر کی پرستش کرو اور اب خدا تعالیٰ خطاب کرتا ہی
ان بنی اسرائیل کیطرف جو کہ ہماری نبی صلعم کی زمانہ مین تہی اور اپنی نعمتین اور احسان یاد دلاتا ہے جو کچہہ کہ اونکی باپ دادا پر کئی
ہین اور اونکی باپون پر احسان کرنا گویا کہ اونپر احسان کرنا ہی اسواسطی خدا تعالیٰ اونکی طرف خطاب کرکے فرماتا ہے کہ وَإِذْ أَنجَيْنَاكُم
مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ اور یاد کرو تم ای بنی اسرائیل جسوقت کہ نجات دی ہمنے تمکو لوگون فرعون کے سے کہ وہ يَسُومُونَكُمْ
سُوءَ الْعَذَابِ پہونچاتی تہے تمکو برا عذاب برا عذاب یہہ تہا کہ يُقَتِّلُونَ أَبْنَاءَكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَاءَكُمْ قتل کرتے تہے وہ بیٹون تمہارے کو اور
زندہ رکہتے تہے وہ عورتون تمہاری کو کہ بیٹون کی قتل کرنیسے تو تمہاری نسل منقطع ہو جاوی اور عورتونکی زندہ رکہنے سی مقصود اونکا
یہہ تہا کہ اونسی اپنی خدمت کروائین وَفِي ذَٰلِكُم اور بیچ اوسکی یعنی تمہاری اگر ہمین بَلَاءٌ مِّن رَّبِّكُمْ عَظِيمٌ نعمت ہے پروردگار
تمہاری کیطرف سے بڑی اور یا یہہ کہ تمہاری عذاب مین بلا اور محنت تہی بڑی اور کہتے ہین کہ حضرت موسیٰ نی بنی اسرائیل سے
وعدہ کیا تہا کہ جب ہلاک ہوگا فرعون تب تمہاری واسطے ایک کتاب کو مین لاونگا اوسمین سب احکام مذکور ہون پس جسوقت فرعون
کے ہاتہ سی نجات پائی تو وہ کتاب لانیکو اونکی موسیٰ سے طالب ہوے حضرت موسیٰ نی خدا تعالیٰ سی اوس کتاب کی درخواست کی کہ اوس
کتاب کو بہیجدی حضرت موسیٰ کو خدا تعالیٰ کا حکم ہوا کہ تیس روزہ رکہو اور بعد اوسکی کوہ طور پر حاضر ہو کہ تجہسے باتین کرون حضرت موسیٰ
نی تمام ماہ ذیقعدہ مین تیس روزہ رکہے اور کوہ طور کو روانہ ہوئے انتیسوین روز اور سبب روزہ کی جو منہہ مین اونکی بو آتی تہی اسواسطے
مسواک کی کہ خدا تعالیٰ سی کلام کرنا ہوگا فرشتون نی کہا کہ ای موسیٰ ہم تجہہ مین سی مشک کی خوشبو پاتی تہے اب تونے مسواک کی اوسکو
دور کر دیا اور یہہ اسواسطی کہ ان فرشتون نی کہا کہ روزہ دار کی دہن کی بو خدا تعالیٰ کے نزدیک مشک سے بہتر ہی جب موسیٰ علیہ السلام نی مسواک
کی تو خدا تعالیٰ کا حکم ہوا کہ دس روزہ اور رکہو اور وہ مہینا پہلا ذیحجہ کا تہا جسمین توریت نازل ہوئی تہی اوس قصہ کو خدا تعالیٰ بیان کرتا ہی چنانچہ
فرماتا ہی کہ وَوَاعَدْنَا مُوسَىٰ ثَلَاثِينَ لَيْلَةً اور وعدہ دیا ہمنے موسیٰ کو تیس رات کا واسطی کتاب دینی کی اور مدار حساب ماہ قمری کا
جو چاند کی دیکہنی پر ہی اور دیکہا جاتا ہی وہ رات کو اسواسطی خدا تعالیٰ نی تیس تین بیان کین یا مراد اوس سے تیس رات معہ دن دنو
ملکر ہین اور بعد تیس رات کے خدا تعالیٰ نے دس روز اور زیادہ کئی چنانچہ فرماتا ہی کہ وَأَتْمَمْنَاهَا اور تمام کیا ہمنے اون تیس کو بِعَشْرٍ
ساتہہ دس روز کی فَتَمَّ مِيقَاتُ رَبِّهِ پس تمام ہوا وقت پروردگار اوسکی کا جو کہ مقرر کیا تہا أَرْبَعِينَ لَيْلَةً چالیس رات مین اور
میقات اوسوقت کو کہتی ہین کہ جو واسطے عمل کرنیکی مقرر ہوتا ہی وَقَالَ مُوسَىٰ لِأَخِيهِ هَارُونَ اور کہا موسیٰ نی واسطی بہائی اپنی
ہارون کی جسوقت واسطی لینی کتاب کے کوہ طور پر جانی لگے کہ اخْلُفْنِي فِي قَوْمِي خلیفہ ہو تو میرا بیچ قوم میری کے وَأَصْلِحْ
اور درست کر تو ہر کام کو اونکی دین کی مقدمہ مین وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيلَ الْمُفْسِدِينَ اور نہ پیروی کر تو طریقہ فساد کرنیوالون کی جسوقت کہ
تجہکو طرف فساد کی بلائین اور غور کرنا چاہئی کہ حضرت موسیٰ چالیس روز کیواسطے کوہ طور پر جاتی تہے ان تہوڑے دنون کیواسطی بہی
ہارون کو اپنا خلیفہ کیا پہلا کون عاقل باور کریگا کہ پیغمبر آخر الزمان دنیا سی جاتی اور بدون خلیفہ کئے ہوئی امت کو چہوڑ دیوے ہرگز
عقل سے بہرہ نہین کہتے ہین وہ لوگ کہ جو کہتے ہین کہ رسول خدا بدون خلیفہ کئی ہوئی دنیا سی رحلت کر گئے اور حضرت کہتی ہین کہ حضرت
موسیٰ واسطی لینی توریت کے مع ستر برگزیدگان بنی اسرائیل کوہ طور پر گئے اوسوقت مین کہ جو وقت خدا تعالیٰ نی واسطے جانے کے

مقرر کر دیا تھا اور وہان پہونچکر موسیٰ نے خدا تعالیٰ سے کلام کیا بدون واسطہ غیر کے جیسے کہ خدا فرشتون سے کلام کرتا ہے بعضے کہتے ہین کہ درخت مین آواز پیدا کر دی تھی وہانسے آواز آتی تھی اور بعضے کہتے ہین کہ ابر مین سے آواز آتی تھی اور نہین آواز پیدا کر دی تھی اور یہہ ستر آدمی جو ہمراہ گئی تھی بیچ حجاب کے باہر کہڑی ہوئے آواز کو سُنتے تھے بعد سُننے آواز کی اون لوگون نے کہا کہ اے موسیٰ ہمنے کچہہ سُنا ہے لیکن ہم نہین جانتی کہ وہ کلام خدا کا تھا یا کسی غیر کا ہمکو یقین نہ آئیگا جبتک کہ ہم خدا کو اپنے آنکہون سے نہ دیکہین ہرچند حضرت موسیٰ نے عذر کیا اور کہا کہ خدا تعالےٰ قابل دیکہنے کے نہین ہے اوسکا دیکہنا محال ہے لیکن اون لوگون نے قبول نکیا اور کہا کہ تو خدا تعالیٰ سے سوال کر دیکہنے کا اور دیکہہ لو کہ کیا جواب آتا ہی موسیٰ نے اونکی زبانی سوال کیا دیکہنے کا کہ ای خدا تو اپنے تئین مجہکو دکہلا دی اور اس قصہ کو خدا تعالیٰ بیان کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہے کہ وَلَمَّا جَاءَ مُوسَىٰ لِمِيقَاتِنَا اور جسوقت آیا موسیٰ واسطے مقرر کی ہوئی ہماری یعنے جو وقت کہ ہمنے وعدہ آنیکے مقرر کیا تھا اوسوقت آیا وَكَلَّمَهُ رَبُّهُ اور کلام کیا اوس سے پروردگار اوسکی نے یعنی خدا تعالےٰ نے درخت مین آواز پیدا کرکے کلام اپنا سُنایا اور تبیان مین لکہا ہے کہ جسوقت خدا تعالیٰ نے چاہا کہ موسیٰ سے کلام کرے حکم کیا کہ گرد کوہ کی سات فرسخ تک تاریکی ہو جائے اور جسوقت موسیٰ نے قدم اوس تاریکی مین رکہا تو دو نور فرشتہ کہ آدمی کی پاس رہتی ہین وے اوسے دور ہو گئے اور آسمان اونکو دکہلایا تو ملائکہ کو اونہون نے دیکہا ہوا مین کہڑی ہوئے کہ عرش عظیم اونپر ظاہر ہو گیا اور بعد اوسکے خدا تعالیٰ نے موسیٰ سے کلام کیا بعضے کہتے ہین کہ چوبیس ہزار کلمہ سنائے اور ایک روایت مین چورانوی ہزار کہی ہین اور بعضے کہتے ہین کہ نو لاکہہ کلمہ سنائی اور کہتے ہین کہ جسوقت حضرت موسیٰ مناجات سے فارغ ہوئی تو وہ ستر آدمی کہ ہمراہ تہی اور حجاب کے باہر کہڑی تہی اونہون نے کہا کہ ای موسیٰ تونے کچہہ سُنا ہے لیکن نہین معلوم کہ کلام خدا کا تھا یا کسی اور کا ہم ہرگز یقین نہین کرینگی خدا کا جبتک کہ اوسکو اپنے آنکہون سے نہ دیکہین ہرچند حضرت موسیٰؑ نے فرمایا کہ دیکہنا خدا کا محال ہے ہرگز اوسکو دیکہہ نہین سکتی ہین لیکن اون لوگون نے قبول نکیا اور کہا کہ تو دیکہنے کا سوال کر دیکہہ تو کیا جواب آتا ہے حضرت موسیٰ نے زبانی اپنی قوم کے قَالَ رَبِّ أَرِنِي کہا کہ ای پروردگار میرے دکہلا تو مجہکو اپنے تئین کہ أَنظُرْ إِلَيْكَ نظر کرون مین طرف تیری قَالَ کہا خدا نے موسیٰ کے جواب مین کہ لَن تَرَانِي ہرگز نہ دیکہہ سکیگا تو مجہکو وَلَٰكِنِ انظُرْ إِلَى الْجَبَلِ اور لیکن نظر کر تو طرف پہاڑ کے فَإِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهُ پس اگر ٹہیرا رہے وہ پہاڑ جگہہ اپنے پر جسوقت کہ تجلی کرون مین اوسپر اور نور میرا اوسپر آئے تو فَسَوْفَ تَرَانِي پس قریب ہے کہ دیکہیگا تو مجہکو اور اگر پہاڑ کو وہ قدرت اور قوت نہو تو مجہکو نہ دیکہہ سکے گا تو فَلَمَّا تَجَلَّىٰ رَبُّهُ پس جسوقت تجلی کی پروردگار اوسکے نے یعنی ظاہر کیا نور اپنے عظمت کا اور بانور عرش کے مقدار ناک کی سوئی کی روشن ہو لِلْجَبَلِ واسطے اوس پہاڑ کے تو جَعَلَهُ دَكًّا کر دیا اوس پہاڑ کو ریزہ ریزہ وَخَرَّ مُوسَىٰ صَعِقًا اور گر پڑا موسیٰ بیہوش ہو کر ہول ریزہ ریزہ دیکہنے پہاڑ کے سے اور کہتے ہین کہ وہ بیہوشی روز عرفہ پنجشنبہ سے جمعہ کی شام تک تہی اور وہ ستر آدمی ہمراہی مر گئے فَلَمَّا أَفَاقَ پس جسوقت ہوش مین آیا موسیٰ تو قَالَ کہا اوسنے کہ سُبْحَانَكَ پاک ہے تو ای پروردگار میرے ہر عیب اور نقصان سے اور آنکہہ کے دیکہنے سے تُبْتُ إِلَيْكَ توبہ کی مینے طرف تیرے ایسا سوال کرنے سے وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ اور مین اول ایمان لانیوالون عظمت اور جلال تیرے کا ہون کہ تجہکو کوئی نہین دیکہہ سکتا ہے تبیان مین لکہا ہے کہ نور الٰہی نے جسوقت پہاڑ پر تجلی کی تو وہ ریگستان ہو گیا اور قیامت تک زمین مین چلا جائیگا اور حضرت باقر اور حضرت صادق علیہما السلام نے فرمایا ہے کہ جسوقت سوال کیا موسیٰ نے اپنے پروردگار سے دیکہنے کا تو فرمایا پروردگار نے کہ ہرگز نہ دیکہہ سکیگا تو اور لیکن نظر کر تو طرف پہاڑ کے اگر وہ اپنی جگہہ ٹہیرا رہے تو پس قریب ہے کہ دیکہی تو مجہکو پس جسوقت موسیٰؑ پہاڑ پر چڑہے تو دروازہ آسمان کا کہولا گیا اور ملائکہ فوج فوج نازل ہوئے اور ہاتہون مین اونکی ستون تہے اور سر پر اونکی نور تہا وہ حضرت موسیٰؑ کی سامنی سے فوج فوج ہو کر گزرتے تہی اور کہتے تہی کہ ای

پسر عمران کی نابت رہ تو کہ بڑا سخت سوال کیا ہے تو نے اور موسیٰ وہان کھڑے ہوئے تھے یہانتک کہ تجلی کی پروردگار نے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہوگیا اور موسیٰ بیہوش ہو کر گر پڑا اور جب ہوش مین آیا تو کہا کہ مین اول ایمان لانیوالون مین سے ہون اور دوسری روایت مین حضرت صادق علیہ السلام سے ہے کہ جسوقت موسیٰ نے دیکھنے کا سوال کیا تو ایک موضع مین موسیٰ کی بیٹھنے کو خدا نے ٹھرایا اور پھر ملائکہ کو حکم کیا کہ فوج فوج موسیٰ کی سامنے سے گزرو مثل رعد اور برق اور کڑک اور چمک کی پس جسوقت لشکر ملائکہ کی موسیٰ کے سامنے سے گزرے تو گوشت اونکی شانونکا کانپنے لگا اور سر کو اوٹھا کر اپنے پروردگار کا اونسے سوال کرتے تھے وہ کہتے تھے کہ آنیوالا ہے نور اوسکا اور کہتے تھے کہ بڑا سوال کیا تو نے ای پسر عمران اور ایک روایت مین ہے کہ آگ نے موسیٰ کو احاطہ کر لیا تھا تاکہ ہول کھا کر اوس تجلی کے دیکھنے سے بھاگ نجاوے اور موسیٰ بیہوش ہو کر گرا تو مر گیا اور جسوقت خدا تعالیٰ نے پھر اوسمین روح داخل کی تو ہوش مین آیا اور کہا کہ مین اول ایمان لانیوالون مین سے ہون اور وہب بن امیہ نے روایت کی ہے کہ جسوقت موسیٰ نے خدا کے دیکھنے کا سوال کیا ہے تو خدا تعالیٰ نے اوسوقت ایک ابر کو بھیجا کہ اوسمین کڑک اور بجلی تھی پس گرد اوس پہاڑ کے وہ ابر چھا گیا اور ملائکہ کو آسمانون کے حکم کیا کہ تم جاؤ اور موسیٰ سے کہو کہ تو نے بڑی جرات کی کہ جو ایسا سوال کیا ملائکہ اوس پہاڑ پر پہونچے اور چار فرسخ تک اطراف و جوانب سے اوس پہاڑ کو گھیر لیا پہلے فرشتے آسمان اول کے بصورت گاوان موسیٰ پر ظاہر ہوئے تسبیح پڑھتے ہوئے اور مثل رعد کے گرجتے ہوئے اور بعد اوسکے ملائکہ آسمان دوم کی ظاہر ہوئے شیرون کی صورت مین ہیبتناک آواز سے مثل رعد کی تسبیح پڑھتے ہوئے موسیٰ اونکی صورتمین دیکھکر لرزنے لگے اور ڈر گئے اور مارے خوف کی بال اونکی بدن پر کھڑے ہوگئے موسیٰ نے عرض کی کہ خداوندا سوال کر کے مین نادم ہوا مجھکو اپنی فضل اور کرم سے ان ہولون سے نجات بخش ملائکہ کی پیشوا نے کہا کہ ای موسیٰ جلدی جزع اور فزع کرنے لگا تو صبر کر تاکہ زیادہ اس سے تو دیکھے اور بعد اوسکی تیسری آسمان کی فرشتے نازل ہوئے کرکسونکی صورتونمین مانند آواز رعد کی آواز کرتے ہوئے اور تسبیح پڑھتے ہوئی اور آگ کے شعلے اونکی موہونکی اندر سے نکلتی تھی قریب تھا کہ پہاڑ اونکی ہیبت و دہشت سے پہٹ جائین اور جدا جدا ہو جائین اور بعد اوسکی چوتھی آسمانکی فرشتے نازل ہوئی کہ صورت اونکی کسی حیوانکی مشابہ نہ تھی اور عجیب و غریب اونکی صورت تھی برنگ آتش اور آواز اونکی تسبیح کی تیسری آسمانکی فرشتونسے زیادہ تھی اور بعد اوسکی پانچوین آسمان کی فرشتے نازل ہوئے اوس ہیبت سے کہ موسیٰ اونپر نگاہ نکر سکے اور بدن اونکی لرزہ پڑ گیا اور رونے لگے اون فرشتونکے پیشوا نے کہا کہ ای موسیٰ ٹھیر اور صبر کر کہ اس سے زیادہ تو وہ دیکھیگا کہ جسکے دیکھنے کی طاقت نہوگی تجھکو اور بعد اوسکی چھٹی آسمان کی فرشتے نازل ہوئی کہ ہاتھون مین ہر ایکے ایک درخت آگ کا تھا مانند درخت خرما کے اور لباس اونکا آگ کا تھا اور ایک بڑی آواز سے وہ تسبیح خدا کرتی تھی اور تسبیح اونکی یہ تھی کہ سبوح قدوس رب العزة ابدا لا یموت موسیٰ نے بیطاقت ہو کر کہا کہ خداوندا پسر عمران کی خبر لی کہ مرنیکی قریب پہنچا ہی اگر یہانسے جانیکا ارادہ کرون تو جل جاؤن اور اگر یہان رہونگا تو مر جاؤنگا چھٹی آسمانکی فرشتون کا پیشوا آیا اور کہا کہ ای موسیٰ بی صبری مت کر کہ اس سی زیادہ عجیب دیکھیگا تو اور بعد اوسکے خدا تعالیٰ نے آسمان ہفتم کی فرشتونکو کہا کہ حجاب کو پہاڑو اور تھوڑا سا نور عرش کی نور مین سے اوس پہاڑ پر چمکاؤ اور ظاہر کرو اون فرشتون نے حجاب کو اوٹھایا اور جسقدر کہ حکم تھا نور عرش مین سے اوس پہاڑ پر چمکایا جسوقت پہاڑ پر وہ نور چمکا تو پہاڑ ریزہ ریزہ ہوگیا اور پتھر اور درخت کہ اوسکے گرد تھا اوس نور کی عظمت سے مثل غبار کی ہوگیا اور موسیٰ بیہوش ہو کر گر پڑی گویا کہ روح اونکی بدن سے مفارقت کر گئی فرشتون نے آوازین تسبیح کی بلند کین خدا تعالیٰ نے اوس پتھر کو کہ جسپر موسیٰ تھا بلند کر دیا کہ صاعقہ کی آگ سے جل نجاوے اور ایک آتش عظیم آسمانسے آئی اور اون ستر آدمیونکو جو کہ موسیٰ کی ہمراہ تھی جلا دیا اور لطف و کرم خدا کا موسیٰ کی حالکی شامل ہوا اور وہ ہوش مین آئی اور اس آیت سے اور تقویت سے پہلی دو روایتونکی اس روایت کے موافق ہین اون سب سے یہہ ثابت

ہونا ہی کہ خدا تعالیٰ کا آنکھوں سے دیکھنا محال ہی اور کیونکر محال نہو کہ نہ تو خدا کی واسطی جسم ہی اور نہ جہت ہے اور جس چیز کیواسطی جسم اور جہت نہو اوسکو
ہرگز نہیں دیکھ سکتے اور یہہ جو بعضے کہتے ہیں کہ بعض اعراض کا دیکھنا مثل آواز اور مزہ کی ممکن ہے پس خدا کا دیکھنا بہی ممکن ہے
قطع نظر حماقت قائل اس قول کی سے جواب اسکا یہہ ہی کہ اول تو خدا مثل اعراض کی نہیں ہی اور دوسرے یہہ کہ جب تک اعراض
کیواسطی جسم اور جہت نہونگی تو اونکو ہرگز نہیں دیکھ سکتی ہو اسطی کہ وہ چیز دیکھی جاتی ہی کہ جسکی طرف کو نگاہ روانہ ہو اور اوسپر جاکر ٹہیرے
اور اعراض مجسم نہیں ہے اور اگر اونکو واسطے جسم ہو گیا تو وہ اعراض اپنی حالت پر باقی نرہی اور دیکھو ہوا کہ واسطی اوسکے ایک جسم ہے
لیکن جسم اوسکا شفاف جوہر ہو اسطی وہ دکھلائی نہیں دیتی اور خدا تعالیٰ کہ بدرجہا اوس سے زیادہ لطیف ہے اور اوسکے جسم اور
جہت نہیں ہے وہ کیونکر دکھلائی دیگا البتہ اگر اوسکے واسطے جہت اور جسم کثیف مقرر کیا جائے تو دیکھنا اوسکا سہل ہی اور اس
آیتمیں حضرت موسی پر اعتراض نہیں ہو سکتا کہ اگر کوئی کہی کہ دیکھنا خدا کا اگر ممکن نتہا تو حضرت موسی نی باوجود علم عدم رویت کی
خدا کی دیکھنی کا سوال کیون کیا ہو اسطی کہ حضرت موسیٰ نے اون ہمراہیونکو کہنے سی سوال کیا تہا جسوقت اونہوں نے کہا تہا کہ تو سوال نکر اور دیکھ
تو کیا جواب آتا ہی ہو اسطی اونکو کہنے سی سوال کیا اور خود جانتی تہے کہ دیکھنا خدا کا ممکن نہیں ہی اور ہر چند حضرت موسیٰ نی عذر کیا لیکن
اون لوگون نے نمانا اور کہا کہ جبتک ہم خدا کو نہ دیکھیں گی تو ایمان نلاوینگے اور حضرت موسیٰ جانتے تہے کہ میں دیدار کا سوال کرونگا تو وہ اسکے
انکار اونگا اور اس سوال پر عتاب ہوگا اوسوقت اون لوگونپر ظاہر ہو جائیگا کہ ہمارا سائل ہونا دیدار خدا کیواسطی نہایت بیجا تہا اسواسطی
اونکو اصرار کرنیسے سوال کیا بلکہ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہی کہ جسوقت موسی نی خدا کی دیکھنے کا انکار کیا اور فرمایا کہ دیکھنا خدا کا ممکن نہیں
ہے اور اونکی ہمراہیون نی اصرار کیا اور کہا کہ خواہ مخواہ تو خدا کی دیکھنے کا سوال ہی کر تو اوسوقت حضرت موسیٰ نی درگاہ میں خدا کے
عرض کی کہ خداوندا تو جانتا ہی کہ یہہ کیا کہتے ہیں حکم ہوا کہ جو کچھ یہہ کہتے ہیں تو ویسا ہی کر چنانچہ حضرت امام رضا علیہ السلام سی سوال
کیا گیا کہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ کلیم اللہ موسی بن عمران اس امر کو نجانتا ہو کہ خدا کو نہیں دیکھ سکتے ہیں یہانتک کہ سوال کریں دیکھنے کا فرمایا امام
رضا علیہ السلام نی کہ کلیم اللہ جانتی تہے اس امر کو کہ خدا تعالیٰ آنکھ کی دیکھنے سی پاک اور منزہ ہی اور لیکن جسوقت کلام کیا اوس سے خدا نی اور برگزیدہ
کیا اوسکو تو وہ اپنی قوم کیطرف پہرا اور خبر دی اونکو کہ خدا تعالیٰ نی مجھسے کلام کیا ہی اور مقرب اپنا کیا ہی اور راز اپنا مجھسے کہا ہی یہہ سنکر
اون لوگون نی کہا کہ ہم ہرگز باور نکرینگے یہانتک کہ سنیں ہم کانون اپنی سی جیسے کہ سنا ہی تو نی اور اونکی قوم کی سات لاکہ آدمی تہی
اونمیں سی موسی نی ستر ہزار پسند کئی پہر اون ستر ہزار میں سی سات ہزار پسند کئی اور سات ہزار میں سی سات سو اختیار کئی اور
سات سو میں سے ستر پسند کئی اور اونکو ہمراہ لیکر طور کو روانہ ہوئی اور جسوقت وہان پہونچے تو ہمراہیونکو تو روکی کوہ پر چھوڑا اور خود حضرت
موسیٰ ونسی اوپر کو پہاڑ پر چڑہ گئی اور وہان پہونچکر خدا تعالیٰ سی سوال کیا تو مجھسے اور قوم کو میری کلام اپنا سنا خدا تعالیٰ نی کلام
کیا اور ہمراہیون نی اوپر سی اور نیچے سی اور داہنے سے اور بائیں سی اور آگی سی اور پیچھے سی سب اطراف و جوانب سے کلام کو سنا
ہو اسطی کہ خدا تعالیٰ نی درخت میں آواز کو پیدا کرکے سبطرف اوسکو پراگندہ اور منتشر کر دیا تہا یہانتک کہ اونہوں نی سب طرفون سی کلام
کو سنا تب اونہوں نی کہا کہ ہم ہرگز یقین نکرینگے کہ یہہ کلام جو ہمنے سنا ہی یہہ کلام خدا کا ہی یہانتک کہ دیکھیں ہم خدا کو ظاہر میں اپنی آنکھوں سی
پس جسوقت اون لوگون نے ایسی بڑی بات کہی اور سرکشی کی تو خدا تعالیٰ نی ایک بجلی بہیجی کہ اوس بجلی نی اونکو
جلا دیا اونکے ظلم کی سبب سے کہ وہ مرگئے حضرت موسی نی عرض کی کہ خداوندا کیا کہونگا میں بنی اسرائیل سی جسوقت پہرونگا میں طرف اونکی
اور وہ کہیں گے کہ تو اونکو ہمراہ لیگیا تہا تو نی اونکو قتل کیا ہی ہو اسطی کہ تو راست گو نہیں تہا اوس امر میں کہ جو کہتا تہا کہ خدا تعالیٰ مجھسے کلام
کرتا ہی خدا تعالیٰ نی اون کو زندہ کر دیا اور اوسکے ہمراہ کر دیا پہر اون لوگون نی موسیٰ سے کہا کہ اگر تو خدا سے سوال کرتا کہ تجھکو اپنے تئیں

دکہلا دی گرتو اوسکے طرف نظر کریگی تو البتہ وہ قبول کرتا اور مجہکو دکہلاتا اور تو ہمکو خبر کرتا کہ کسطرح کا ہی وہ اور ہم اوسکو خوب پہچانتے حضرت موسیٰ
نے فرمایا کہ ای قوم خدا تعالیٰ آنکہونسی نہین دیکہا جاتا اور نہ کوئی کیفیت ہی اوسکی واسطی کہ کسطرح کا ہی وہ اور وہ علامات اور نشانیونسی
پہچانا جاتا ہے اون لوگون نے کہا کہ ہم ہرگز نہ ایمان لاوینگے اوسپر یہانتک کہ سوال کری تو اوسکے دیکہنے کا حضرت موسیٰ نے درگاہ خدا
مین عرض کی کہ خداوندا تو سنتا ہے انکی گفتگو کو کہ یہہ کیا کہتے ہین اور تو اونکی صلاح اور نیکی کا زیادہ عالم ہے خدا تعالیٰ نے موسیٰ پر وحی کی
کہ تو سوال کر مجہسے جو کچہہ کہ اون لوگون نے تجہسے سوال کیا ہے مین انکی جہالت کا تجہسے مواخذہ نکرونگا اوسوقت موسیٰ نے کہا کہ
رب ارنی انظر الیک اور سوائے اسکے یہہ ہے کہ حضرت موسیٰ نے فرمایا ہی کہ اتہلکنا بما فعل السفہاء چنانچہ بعد اسکی آویگا یعنی کیا ہلاک کرتا ہی
تو ہمکو ساتہہ اوس چیز کی کہ کیا ہی بیعقلون نے موسیٰ نے اس فعل کو بی عقلون کیطرف منسوب کیا ہی سو اسطے کہ یہہ فعل اون لوگونکا تہا
اور حضرت موسیٰ نے اونکی طرف سے کہا تہا اور سوال کرنا دیدار کا جو کہ محال ہی کمال بی عقلی ہے اور دوسری یہہ کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ
کہ فقد سالوا موسیٰ اکبر من ذلک فقالوا ارنا اللہ جہرۃ یعنی پس تحقیق سوال کیا اونہون نے موسیٰ سے بہت بڑا اوس سے پس کہا اونہون نے کہ دکہلا
تو ہمکو خدا کو ظاہر اس سے معلوم ہوا کہ موسیٰ نے بالذات دیدار کا سوال نہین کیا بلکہ قوم کی اطمینان کو کہا تہا ہو اسطی کہ موسیٰ جانتے ہی
خدا تعالیٰ قابل دیکہنی کے نہین ہے نہ دنیا مین نہ آخرت مین اور اس آیت سے صاف ظاہر ہوتا ہی کہ خدا کا دیکہنا محال ہی سو اسطی کہ خدا تعالیٰ اپنی
محال پر اپنی دیکہنے کو معلق کیا ہی سو اسطی کہ فرمایا ہی کہ اگر پہاڑ وقت حرکت اور ریزہ ریزہ ہونیکی ٹہیرا رہی اور ساکن ہو تو مجہکو تو دیکہیگا
اور یہہ بعینہ اجتماع ضدین ہی اور اجتماع ضدین محال ہی پس دیکہنا خدا کا بہی آنکہونسی محال ہی اور جسوقت کہ خدا کیواسطی نہ جسم ہوا اور نہ
کوئی جہت مقرر ہو تو کیونکر ہو سکتا ہے کہ اوسکو آنکہین دیکہہ سکین بدون جسم اور جہت کے بشک دیکہنا اوسکا محال ہی اور سوائے
اور آیتون میں بہی مذکور ہو گا کہ خدا کو نہین دیکہہ سکتی اور ایک نقل عجیب مشہور ہے کہ ایک روز ابو حنیفہ اپنی شاگردون سے کہتے تہی کہ مجہکو
جعفر صادق کی تین باتین پسند نہین مین ایک تو یہہ کہ وہ کہتے ہین کہ خدا کو نہین دیکہہ سکتی پہلا یہہ کہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ جو چیز کہ موجود ہو
اوسکو نہ دیکہہ سکین اور دوسری یہہ کہ وہ کہتے ہین کہ شیطان کو عذاب ہے گا آتش دوزخ سے پہلا یہہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ شیطان تو آگ سے
پیدا ہوا ہی اور آگ کو آگ کیا عذاب کریگی اور تیسری یہہ کہ وہ کہتے ہین کہ بندہ فاعل مختار ہی اپنی فعل کا اور حال یہہ ہی کہ آیات سے ثابت
ہوتا ہے کہ جو کرتا ہی وہ خدا کرتا ہی بندہ کو اپنی فعل مین کچہہ اختیار نہین ہے بہلول نے اس تقریر کو سنتی تہے اونہون نے ایک ڈہیلا اوٹہا کر ابو حنیفہ کے
پیشانی پر مارا لوگ بہلول کو پکڑ کر خلیفہ کی پاس لیگئے خلیفہ نے پوچہا تو کہا کہ میری کیا تقصیر ہی کہ یہہ کہتا تہا کہ بندہ کا کچہہ اختیار نہین ہے
جو کرتا ہی خدا کرتا ہی اسکے مذہب مین خدا نے مارا ہی خدا سے اپنا عوض لیوی اور یہہ کہتا تہا کہ جو چیز موجود ہے اوسکا دیکہنا ممکن ہی سو اسطے
بیشک خدا کو بہی دیکہینگے کہ وہ موجود ہے اب مین کہتا ہون کہ یہہ جو کہتا ہی کہ ڈہیلا مارنی سے میری پیشانی مین درد پیدا ہو گیا ہی مجہکو بہلا وہ
درد کو دکہلا دی اگر وہ موجود ہے اوسکی پیشانی مین اور یہہ کہتا ہی کہ شیطان کو آگ کیا عذاب کریگی کہ وہ خود آگ سے پیدا ہوا ہی مین کہتا
ہون کہ مٹی کی ڈہیلے نے اسکو کیونکر عذاب دیا یہہ تو خود مٹی سے بنا ہوا ہے مٹی سے مٹی کو کیا تکلیف ہوگی ابو حنیفہ یہہ سنکر بہت نادم ہوئی اور بہلول
جو داماد خلیفہ کی تہی اونکو کچہہ نہ کہہ سکے اور جسوقت حضرت موسیٰ ہوش مین آئے تو اونکی تسلی کیواسطی اور دور ہونی واسطی جو درد کہ رنج کی کہ اونکو
ہو پہنچا تہا قال خدا تعالیٰ نے کہا یٰمُوْسٰٓی اِنِّی اصْطَفَیْتُکَ ای موسیٰ تحقیق مین نے برگزیدہ کیا مینے تجہکو عَلَی النَّاسِ اور آدمیونکی کہ جو تیری
زمانہ مین ہین بِرِسٰلٰتِیْ ساتہہ پیغامون اپنی کی کہ میری طرف سے تو لوگونکو پہونچاوی وَبِکَلَامِیْ اور ساتہہ کلام اپنی کے کہ بدون واسطہ کی
مین تجہسے باتین کرون فَخُذْ مَآ اٰتَیْتُکَ پس لے تو اوس چیز کو کہ دی ہے مینے تجہکو جو کچہہ احکام میری توریت مین ہین اور اوسپر عمل کر تو
وَکُنْ مِّنَ الشّٰکِرِیْنَ ۝ اور ہو تو شکر کرنیوالون مین سے اس نعمت بزرگ پر اور رکہتے ہین کہ سوال دیدار خدا کا عرفہ کے روز نوین

ویچه کو هوا تها اور توریت مین سو برس تجه کو مرحمت هوئی تهی بعد هو شکستن الواح موسی کی اور حضرت صادق علیه السلام سی روایت هے که خدا تعالی
نے حضرت موسی کو وحی کی که ای موسی تو جانتا هی که مین نے تجهکو کس واسطی برگزیده کیا هے ساتهه کلام اپنی کی سواے خلقت اپنی کے موسی نے
کها که ای پروردگار کس واسطی تو نے مجهکو برگزیده کیا هے خدا تعالی نے وحی کی که ای موسی مین نے تمام بندون اپنے کو بٹا
پس پایا مین نے خوار اور ذلیل کرنیوالا اپنی نفس کو میری واسطی سوا تیری که تحقیق تو جسوقت نماز پڑهتا هے تو رخساره اپنے کو خاک پر رکهتا هے
اور فرماتا هے خدا که وَكَتَبْنَا لَهُ فِي الْأَلْوَاحِ اور لکها هم نے واسطی اوس موسی کی بیچ تختیون کی مِن كُلِّ شَيْءٍ مَوْعِظَةً وَتَفْصِيلًا هر چیز سے در توریت
که نصیحت هے اور تفصیل هے لِكُلِّ شَيْءٍ واسطی هر چیز کے یعنی اون تختیون مین جو که خدا نی اپنی قلم قدرت سے لکهے تهے حلال و حرام اور
امر اور نهی نصیحت هے اور هر هر چیز کا بیان تها اوسمین اور موعظه حال هے یا مفعول هے اور کهتے هین که وه باره تختیان تهین اور
طول هر تختی کا باره گز کا تها اور یاقوت سرخ کی تهین وه تختیان اور مثل نگین انگشتری کی اونمین کنده هو رها تها اور ایک روایت مین
یه هے که وه تختیان که جنپر توریت لکهی هوئی تهی زمرد سبز کی تهین اور بعضے کهتے هین که وه تختیان اسقدر تهین که بار ستر اونٹ کا تها
اور حضرت صادق علیه السلام سی خبر کی حال مین روایت هی که خدا تعالی نے حضرت موسی پر تختیان نازل کی تهین اون مین بیان هر چیز کا
هے جو کچهه که هو لیا هے اور جو کچهه که هونیوالا هے قیامت تک پس جسوقت گزر گئی دن حضرت موسی کی عمر کے تو خدا تعالی نے وحی کی
که ای موسی امانت سونپ دی تو اون تختیون کو جو بهشت کی زبرجد کی هین اوس پهاڑ مین که نام اوسکا زینه هے موسی اوس پهاڑ پر آئی
تو وه ایک جگهه سے پهٹ گیا اور موسی نے وه تختیان لپیٹ کر اوسمین رکهدین وه پهاڑ اوس جگهه پیوسته اور باهم هوگیا اوسوقت
سے وه تختیان اوس پهاڑ مین رهین یهانتک که خدا تعالی نے همارے صلعم کو پیغمبر کرکے بهیجا تو کچهه سوار حضرت صلعم کے زمانه مین یمن
سے روانه هوکر حضرت کی خدمت مین آتی تهے جسوقت وه سوار اوس پهاڑ پر پهونچے جسمین وه تختیان تهین وه پهاڑ پهٹ گیا اور وه
تختیان اوسیطرح لپٹی هوئی جیسی که موسی نے رکهی تهین اوس پهاڑ مین سی باهر نکل پڑین اور اون سوارون نی اونکو لیلیا جسوقت اونکی
هاتهون مین آگئین تو اونکی دلون مین یه گزرا که ان تختیون مین نظر مت کرو اور اونکو ایک هیبت اون تختیونکی هوگئی یهانتک که جناب رسولخدا
صلعم کی پاس نازل کیا اور اون تختیونکی اور سوارونکی پاس اون تختیونکی آنیکی رسولخدا کو خبر کی جسوقت وه سوار حضرت کی خدمت مین
حاضر هوی اور سلام کیا تو حضرت هی نے ابتدا کی اور اون تختیونکو سوارونسی طلب کیا اون سوارون نی پوچها که آپکو کس نی خبر کی هی فرمایا که
میری پروردگار نی خبر کی هی اور وه تختیان هین که جو تمهاری پاس هین اوسوقت اون سوارون نی کلمه شهادت پڑها اور مسلمان هوئے
اور وه تختیان حضرت کی روبرو رکهین حضرت نی اونکو دیکها اور پڑها زبان عبرانی مین وه کنده هو رهی تهین بعد اوسکی حضرت نے جناب
امیر علیه السلام کو بلا کر وه تختیان اونکی سپرد کین اور فرمایا که انمین علم اولین اور آخرین هی انکو تو اپنی پاس رکهه اور یه تختیان موسی کی هین
اور مجهکو پروردگار نی حکم کیا هے که انکو تیری سپرد کردون جناب امیر نی عرض کی که مین اچهی طرح انکو پڑه نهین سکتا هون حضرت نے
فرمایا که جبرئیل نی مجهسے کها هی که تو علی سی کهه که ان تختیونکو شب کو اپنے سر کی نیچی رکهے جسوقت صبح کو اوٹهی گا تو اونکا پڑهنا اوسکو معلوم
هو جائیگا حضرت علی نی شب کو اون تختیونکو اپنی سر کی نیچے رکها اور صبحکو اوٹهی تو اونکا پڑه لینا معلوم هوگیا اور جو کچهه اوسمین تها خدا تعالی
نے حضرت علی کو تعلیم کردیا اور جناب رسولخدا نی اون تختیونکی نقل کا حکم دیا ایک پوست پر اونکی نقل هوئی اور وه جفر هے که اوسمین علم
اولین و آخرین هے اور وه همارے پاس هے اور وه تختیان بهی همارے پاس هین اور عصا موسی کا هماری پاس هے اور
هم سب پیغمبرونکی وارث هین اور جسوقت وه تختیان خدا تعالی نے حضرت موسی کو دین تو فرمایا که فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ پس لی تو اون
تختیونکو ساتهه قوت دل کی اور اراده درست کی وَأْمُرْ قَوْمَكَ اور حکم کر تو قوم اپنی کو تا که بصدق نیت اور عزم درست يَأْخُذُوا بِأَحْسَنِهَا

لیوین وہ بہتر اون تختیون کا یعنی جو کچھ کہ بہتر چیزین ہین اون تختیون مین اوسکو لیوین مثل فرایض اور نوافل اور صبر اور عفو کی مقام انتقام اور
قصاص لینی مین اور واسطی خوف لانیکی خدا تعالی فرماتا ہے کہ سَاُورِیْکُمْ قریب ہے کہ دکھلاونگا مین تمکو ای بنی اسرائیل دَارَ الْفٰسِقِیْنَ کا
گھر فاسقون کا یعنی مکانات اون لوگونکی کہ جو گزر گئی ہین مخالفت خدا مین اور خارج ہو گئی تہی طاعت خدا سے اگر وہ پہلی امتین گزر گئی ہین اور
آرامگاہ فرعون کی اور مکانات اوسکی قوم کی شہر مصر مین کہ خالی پڑی ہین اور مالک اونکی ہلاک ہو گئی ہین تاکہ تم اونکو دیکھکر نصیحت پکڑو اور خدا تعالی
کی فرمانبرداری نکرو اور جو لوگ کہ نشانیان قدرت خدا کی دیکھکر از راہ عناد اونمین تامل اور تفکر نہین کرتے ہین کہ ہدایت پائین اونکے
حق مین خدا تعالی غصہ ہوکر فرماتا ہی کہ سَاَصْرِفُ عَنْ اٰیٰتِیَ قریب ہے کہ پہیرونگا مین نشانیون قدرت اپنے سی الَّذِیْنَ یَتَکَبَّرُوْنَ ×
اون لوگونکو کہ تکبر کرتے ہین وہ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ بیچ زمین کی بدون حق کی یعنی وہ نشانیان کہ جنسے طالبان حق ہدایت پاتی ہین
اون نشانیونکو اہل عناد اور تکبر سی مین باز رکہونگا اور اونکو اونکی حال پر چہوڑ دونگا اور نظر لطف اور توفیق جو مومنین پر رکہتا ہون اونپر وہ نظر
نکرونگا اسواسطی کہ مینی اپنی علم سی جانا ہی کہ یہہ لوگ نہایت عناد اور سرکشی سی ہماری قدرت کی نشانیونمین غور اور تامل نکرینگی تاکہ ہدایت پاوین
اسواسطی اون نشانیون کو کہ جنسے ہدایت ہوتی ہی اون لوگونسی منع کرونگا مین اور حال اون لوگونکا یہہ ہے کہ خدا تعالے فرماتا ہے کہ
وَاِنْ یَّرَوْا کُلَّ اٰیَةٍ اور اگر دیکھتی ہین وہ متکبرین ہر معجزہ کو تو لَا یُؤْمِنُوْا بِهَا نہین ایمان لاتی ہین وہ ساتھہ اوسکی اور اعتبار اوسکا
نہین کرتی بسبب زیادتی عناد کی وَاِنْ یَّرَوْا سَبِیْلَ الرُّشْدِ اور اگر دیکھتے ہین وہ طریقہ رہنمائی کو کہ وہ معجزی ہین کہ دلالت کرنیوالی ہین
حق پر تو لَا یَتَّخِذُوْهُ سَبِیْلًا نہین پکڑتی ہین وہ اوسکو راہ اپنی کہ اوسکی پیروی کرین وَاِنْ یَّرَوْا سَبِیْلَ الْغَیِّ اور اگر دیکھتی ہین وہ راہ
گمراہی کو تو یَتَّخِذُوْهُ سَبِیْلًا پکڑتی ہین وہ اوسکو طریق اپنا اور اوسکی پیروی کرتی ہین خلاصہ یہہ یعنے پیروی گمراہی کی ذٰلِکَ بِاَنَّهُمْ
بسبب اسکی ہی کہ تحقیق اونہون نی کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا جہٹلایا ہی نشانیون ہماری کو کہ وہ معجزات اور کتابین اور رسول ہماری ہین وَ
وَکَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِیْنَ اور تہی وہ اون نشانیون سی غافل کہ بنظر عبرت اور تفکر اونکی طرف نہین دیکھتی تہے اور مراد غفلت سی رو
گردانی ہے باوجود علم حقیقت کے یعنے دیدہ و دانستہ از راہ عناد روگردانی کرتے تہے نہ ناواقفی کی جہت سے اور فرماتا ہے کہ
وَالَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا اور جن لوگون نی کہ جہٹلایا ہے نشانیون قدرت ہماری کو وَلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ اور ملاقات کرنی آخرت کو
اور کہین کہ حساب اور کتاب اور جزا اور سزا کچھہ نہوگا تو یہہ وہ لوگ ہین کہ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ باطل اور نابود ہو گئی ہین عمل اونکی جو کچھہ کہ دنیا مین
کئے ہین اونہون نے کہ موافق شرع کی وہ تہے گو اکہ کچھہ عمل ہے اونہون نی نہین کیا ہے هَلْ یُجْزَوْنَ اِلَّا مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ نہ جزا
دی جاوینگی وہ مگر جو کچھہ کہ تہے وہ کرتے اور اب خدا تعالے سامری کا اور بنی اسرائیل کی گوسالہ پرستی کا ذکر کرتا ہے کہ جسوقت حضرت موسی
واسطے لینی توریت کے کوہ طور پر گئے تو یہان سامری نے ایک بچھڑا بنایا اور بنی اسرائیل سے اوسکو پرستش کروائی چنانچہ فرماتا ہے
کہ وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰی اور پکڑا قوم موسی کی نے یعنے اختیار کیا قوم موسی نی مِنْ بَعْدِهٖ پیچھے اوس موسی سے جسوقت کہ وہ کوہ طور پر گیا
مِنْ حُلِیِّهِمْ زیورون اپنی سے جو کہ قبطیون سے مستعار لئی تہے عِجْلًا جَسَدًا بچھڑی بدن بی روح کو یعنی بعد جانی موسی کی بنی اسرائیل نے
اپنے زیورونسی جو کہ قبطیون سے بطور عاریت کی لئے تہے اون زیورونسی ایک بچھڑا بنایا کہ وہ ایک جسم بغیر روح تہا اور ایسا جسم تہا کہ لَهٗ خُوَارٌ وہ
واسطے اوسکے آواز تہی بچھڑی کے سی کہتے ہین کہ جسوقت بنی اسرائیل مصر سی باہر آئی تو اونہون نی چاہا کہ فرعونیون کو ہماری حال سے
اطلاع نہو اسواسطی اونہون نے ایک بہانہ ٹہرایا اور فرعونیون سی کہا کہ ہماری قوم مین شادی کتخدائی ہی اور اوسمین ہم مشغول ہین اور ہر ایک
نے بنی اسرائیل کے لوگونمین سے اپنی اپنی دوستون مین سے فرعون کی قوم والون سے بطور عاریت کے زیور طلب کیا اور وہ اوس زیور کو
لیکر مصر سے چلی گئے اور دریا پر جا پہونچے کہ جسمین فرعون اپنے قوم سمیت غرق ہوا اور بعد غرق ہونے فرعونیونکی وہ زیور بنی اسرائیل کی لوگونکی

پاس تہا جسوقت حضرت موسیٰ واسطے لینے توریت کے پہاڑ کو گئی تو سامری نی کہ زرگری مین بڑا اوستاد تہا اوس زیور کو پگلا کر اوسکا
ایک بچھڑا بنایا کہتی ہین کہ سامری ایک مرد تہا قبیلہ سامرہ مین سی بزرگان بنی اسرائیل سی جن ایام مین کہ فرعون بنی اسرائیل کی لڑکونکو قتل
کرتا تہا اون دنون مین وہ پیدا ہوا تہا اور بعد پیدا ہونیکے اوسکی مان نی کنارہ پر جنگل کے ایک جزیرہ مین ڈال دیا تہا اور خدا تعالی نی جبرئیل کو
حکم کیا کہ تو اوسکی پرورش کر اور کہانا اور پینا اوسکو دیتا رہ اسلئے سامری جبرئیل کو پہچانتا تہا اور جس نے فرعون کی قوم غرق ہوئی
تو جبرئیل دریا پر موجود تہا سامری نی جبرئیل کو پہچانکر اوسکے گہوڑی کی سم کے نیچے کی خاک اوٹہالی تہی اور اوس خاک کو اپنے پاس
رکہتا تہا ہو اہلی کہ حضرت موسیٰ سی اوسنے سنا تہا کہ جبرئیل کی گہوڑی کی سم کے نیچے کی خاک کی یہہ خاصیت ہی کہ جس چیز مین اوس
خاک کو ڈالو اوس چیز مین سی آواز آنی لگی گی اور جسوقت حضرت موسیٰ کوہ طور پر گئی تو سامری حضرت ہارون کی پاس آیا اور کہا کہ زیور
جو قبطیون سی مانگ کر لیا تہا ہمکو اوسمین تصرف کرنا جائز نہین ہے لیکن بنی اسرائیل اوسکو خریدا اور فروخت کرتی ہین سب کو حکم کر
کہ اوسکو ایک جگہہ جمع کرین اور سب کو جلا دین حضرت ہارون نے حکم کیا سب زیور لوگون نی جمع کیا اور ایک گڑہی مین اوسکو رکہکر
پگلایا سامری جو زرگری مین اوستاد تہا اوسنے جلدی ایک قالب بچھڑی کا بناکر اوسمین اوس زیور پگلی ہوئی کو ڈالدیا اور بشکل گوسالہ
اوسمین سے ایک شکل باہر نکالی اور تہوڑی سی خاک زیر سم اسپ جبرئیل اوسکی اندر ڈالدی اوسیوقت وہ آواز کرنے لگا اور پوست اور بال
اوسپر موجود ہو گئی کہتے ہین کہ بنی اسرائیل کے تین لاکہہ آدمیون نی اوسکو سجدہ کیا مگر بارہ ہزار نے نہین کیا کہ وہ ایمان پر ثابت
قدم ہے اور کہتے ہین کہ جسوقت سامری نی لوگونسی کہا کہ یہہ بچھڑا تمہارا خدا ہے تو بنی اسرائیل نے کہا کہ یہہ کیونکر ہمارا خدا
ہووے سامری نے کہا کہ اوسمین سی تمہارا پروردگار کلام کریگا جیسے کہ درخت مین سی موسیٰ سے کلام کیا تہا اور خدا تو بچھڑی کے
اندر ہے جیسے کہ درخت کے اندر تہا جسوقت آواز بچھڑی مین سی آئی تو بنی اسرائیل گمراہ ہو گئی اور اوسکو سجدہ کیا اور بعضی کہتے
ہین کہ جسوقت موسیٰ کوہ طور سے آئی اور لوگونکو گوسالہ پرست پایا گوسالہ سی پوچہا کہ ای بچھڑی کیا تیری اندر ہمارا پروردگار تہا جیسے
کہ یہہ لوگ گمان کرتے ہین بچھڑا بحکم خدا گویا ہوا اور کہا اوسے کہ پاک ہے پروردگار ہمارا اس امر سی کہ کسی چیز مین مثل گوسالہ اور
درخت کی ہو اور لیکن سامری نی ایک بچھڑا بنا کر کہڑا کر دیا اور پیچہا اوسکا ایک دیوار کیطرف کہا اور وہان سامری نی ایک گڑہا کہود کر
اوسمین اپنی ایک بہائی شیطان کو بٹہلا دیا وہ اوسکا برادر شیطان بچھڑی کی مقعد پر منہ رکہکر کہتا تہا کہ مین تمہارا اور موسیٰ کا خدا
ہون ای موسیٰ بن عمران نہین گمراہ ہوئی ہین یہہ میری عبادت کرنی سی مگر ہو اہلی کہ اونہون نی دشمنی کی تہی محمد اور آل محمد پر
درود بہیجنے مین اور ایک روایت مین ہے کہ جسوقت موسیٰ کوہ طور پر گئی اور اونکو تیس دن سی زیادہ گزرے تو ابلیس بصورت شیخ
بنی اسرائیل کی پاس آیا اور کہا کہ موسیٰ بہاگ گیا اور پہر تمہاری طرف منہہ نہ پہیریگا اور تم اپنے زیورکو جمع کرو کہ مین تمہارے لئے ایک معبود
بنادون کہ تم اوسکی عبادت کیا کرو وہ لوگ زیور لائی تو شیطان نی اوسکا بچھڑا بنایا اور سامری سی کہا کہ تیری پاس جو خاک
زیر سم اسپ جبرئیل ہے وہ لا جب اوسکو لایا تو اوسکو اوس بچھڑی مین ڈالا وہ حرکت کرنے لگا اور آواز کی اور اوسپر بال نکل
آئی بنی اسرائیل نے اوسکو سجدہ کیا اور خدا تعالی نی موسیٰ کو خبر کی کہ تیری قوم گوسالہ پرستی کرکے گمراہ ہو گئی ہے حضرت موسیٰ یہہ
سنکر غصہ اور رنج مین بھری ہوئی توریت کی تختیان لیکر کوہ طور سے پہرے اس قصہ کو خدا تعالی بیان کرتا ہے کہ موسیٰ کوہ طور
پر گئی تو بعد اوسکے اوسکی قوم نی اپنی زیور سی جو کہ فرعونیون سی بطور عاریت کی لئے تہی اوس زیور کا بچھڑا بنایا کہ وہ ایک
بدن تہا بدون روح کی اور ایک آواز تہی اوسمین سے نکلتی تہی اور سورہ طہ مین بہی یہہ ذکر آویگا انشاء اللہ تعالی
اب خدا تعالی بنی اسرائیل کو ملامت کرتا ہی کہ أَلَمْ يَرَوْا أَنَّهُ لَا يُكَلِّمُهُمْ کیا نہ دیکہا اونہون نی کہ تحقیق وہ بچھڑا انہیں کلام کرتا ہی

اونسی محض ایک بت ان بی روح ہی اور کچھ نفع اور ضرر نہیں پہونچا سکتا ہی وَلَا یَهْدِیْهِمْ سَبِیْلًا ۵ اور نہ رہنمائی کر سکتا ہے اونکو راہ نیک
کی شکل بشر کی تو وہی ہی نہیں خالق کسی چیز کا کیونکر ہو سکیگا اِتَّخَذُوْهُ پکڑ لیا ہے اونہوں نے اوسکو یعنے اختیار کیا ہی اوسکو معبود
وَكَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ۵ اور تہی وہ ظلم کرنیوالی اپنے نفسوں پر کہ بچھڑے کو اپنا معبود مقرر کیا تہا اور بچھڑا بھی وہ تہا کہ جسکو ایک آدمی
نے بنایا تہا ایسی چیز کی جو اونہوں نے عبادت کی خدا کو چھوڑ کر تو نہایت ظلم کیا اونہوں نے اپنے اوپر وَلَمَّا سُقِطَ فِيْٓ اَيْدِيْهِمْ
اور جسوقت ڈالا گیا بیچ ہاتہوں اونکے یہ عربوں کا دستور ہے کہ جب کوئی آدمی شدت سے نادم ہوتا ہے تو اوسکو کہتے ہیں کہ
سقط فی ایدیہم اور یہہ کنایہ ہے ندامت سے ہو اسطے کہ جو کوئی بہت نادم ہوتا ہے تو نہایت غم و غصہ سی ہاتہہ کو اپنی دہن میں
ڈالتا ہے اور ہاتہہ کو کاٹتا ہی پس معنے یہہ ہوئی کہ اور جسوقت ڈالا گیا بیچ ہاتہوں اونکے یعنی جسوقت کہ ہاتہہ اونکی دہن میں واقع
ہوئی اور اونکو دانتوں سی کاٹتے تہی نہایت پشیمانی سے کہ گوسالہ کی پرستش کی تہی وَرَاَوْا اَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوْا اور دیکہا اونہوں نے
کہ تحقیق وہ تحقیق گمراہ ہوئی ہیں بیچ شرک کی پرستش کرکے جب اسطرح اونہوں نے اپنے حال کو دیکہا تو قَالُوْا کہا اونہوں
نے نہایت ندامت اور پشیمانی سی کہ لَئِنْ لَّمْ يَرْحَمْنَا البتہ اگر نہ رحم کریگا ہم پر رَبُّنَا پروردگار ہمارا توبہ کی قبول کرکے ہمیں وَيَغْفِرْ لَنَا
اور نہ بخشش کریگا واسطی ہمارے اور گناہ ہونکو ہمارے نہ بخشیگا تو لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۵ البتہ ہوینگے ہم نقصان والوں میں سے
اور ہلاک ہونیوالی اور بعضے سقط کی ضمیر کو ندم کیطرف پہیر کر اس فقرہ کی معنی اسطرح کہتے ہیں کہ جسوقت ڈالی گئی ندامت بیچ ہاتہوں
اونکی اور بعضے سقط کو معروف کا صیغہ پڑہتے ہیں وقع کی معنی میں اور ضمیر ندم کی طرف پہیرتے ہیں اور بعضے یرحمنا اور یغفر لنا کو
تاسی پڑہتے ہیں مخاطب کا صیغہ اور ربنا کو منصوب پڑہتے ہیں منادی مقرر کرکے اور فرماتا ہے خدا کہ وَلَمَّا رَجَعَ مُوْسٰىٓ
اِلٰى قَوْمِهٖ اور جسوقت پہرا موسی طرف قوم اپنی کی کوہ طورسی تختیاں توریت کی ہمراہ لیکر غَضْبَانَ اَسِفًا خشمناک اور اندوہناک
ہو کر یہہ حال واقع ہوا ہی یعنے موسی کوہ طور سی اپنی قوم میں آیا تو نہایت غصہ اور رنج میں بہرا ہوا تہا اونکی گوسالہ پرستی کے
سبب سے اور جب اون گوسالہ پرستوں کی روبرو گیا تو قَالَ کہا موسی نے اونسے کہ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِيْ مِنْ بَعْدِيْ بری نیابت اور
جانشینی کی تمنی میری بعد میری کہ گوسالہ کی پرستش میں تم مشغول ہوئی اَعَجِلْتُمْ کیا جلدی کی تمنی گوسالہ کی پرستش میں اور ترک کیا تمنے
اَمْرَ رَبِّكُمْ حکم پروردگار اپنی کو اور صبر نکیا تمنے کہ میں حکم خدا کا تمکو پہونچاؤں اور یا امر بمعنی وعدہ ہی کہ کیا جلدی کی تمنے وعدہ پروردگار اپنی
میں کہ وہ چالیس روز کا تہا سو چالیس روز تمنے پورے نہونی دئے اور چالیس روز کی تمام ہونیسے پہلے ہی تمنے ایسی جلدی کی کہ گوسالہ
پرستی کرنی لگے وَاَلْقَى الْاَلْوَاحَ اور پہینکدیا موسی نے تختیوں کو غصہ میں ہو کر دین کی حرارت سے کہ بعضے تو اونمیں سے ٹوٹ گئیں اور بعضی
آسمان کو چلی گئیں اور بعضی باقی رہیں اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ وہ تختیاں جو موسی نے ڈالدی تہی وہ تختیاں پتہر ہی تہیں جسکو
پہاڑ نگل گیا تہا اور بعضے لوگ جسوقت سوخدا کی پاس آتی تہی تو وہ تختیاں پہاڑ نی اوگل دی تہیں اور اون لوگوں نے وہ تختیاں اوٹھا کر سو خدا کے
پاس پہونچا دی تہیں اور اب تختیاں ہمارے پاس ہیں اور فرماتا ہی خدا کہ وَاَخَذَ بِرَاْسِ اَخِيْهِ اور پکڑا موسی نے سر بہائی اپنے ہارون کا يَجُرُّهٗٓ اِلَيْهِ
کہینچتا تہا وہ اوسکو طرف اپنے غصہ میں اور یہہ اسواسطے کیا کہ حضرت موسی اگرچہ جانتے تہے کہ ہمیں ہارون کا کچھ قصور نہیں ہے لیکن سر
اونکا اپنے طرف اسواسطے کہینچا کہ اون لوگوں پر ظاہر ہو جاوے کہ یہہ امر عظیم اور بہت بیجا تہا کہ باوجود بیجرم ہونے بہائی کے سر اوسکا کہینچا
اور جن لوگوں نی کہ گوسالہ پرستی کی تہی اونکی نسبت کیا حال ہوگا تاکہ وہ لوگ یہہ حال دیکہکر اپنی اعتقاد فاسد اور باطل سے توبہ
کریں اور بعضی کہتے ہیں کہ ہارون کو بہت قلق تہا اس امر کا موسی نی اونکو جزع اور فزع میں دیکہکر پہرا نیسے اپنے طرف کو کہینچا
اور ہارون نے اونکو کہینچنے سی اسواسطے منع کیا کہ ایسا نہو کہ دشمن اسکو اہانت پر محمول کریں اور یہہ محال تہا کہ موسی کی اہانت سی

اونکی ڈاڑہی پکڑکر اپنے طرف کو کہینچتے سو اسطی کہ ہارون بیگناہ تہا اور موسی پیغمبر اور معصوم تہی اور پیغمبر بیگناہ کی ساتہہ ایسا نہین کرسکتا ہے اور وہ بیگناہ بہی پیغمبر اور معصوم تہا اور بعضے روایت مین آیا ہے کہ سو اسطی ہارون کا سر کہینچا کہ وہ بنی اسرائیل کو چہوڑکر میرے پاس کیون نہ چلا آیا تا کہ اونپر عذاب نازل ہوتا اور بعضے کہتے ہین کہ موسی نے ہارون کا سر اس توہم سی کہینچا کہ ہارون سے اون لوگونکی منع کرنیمین قصور کیا تہا لیکن ایسا توہم پیغمبر کو ہرگز نہین ہو سکتا کسی بیگناہ کے طرف کہ فقط اپنے وہم سے اسکو ماخوذ کرے اور یہہ امر بہی نہین تہا کہ موسی پر مخفی رہا ہو اور کہتے ہین کہ ہارون موسی سے تین برس بڑی تہے عمر مین اور ایک ماں سی جو دو بہائی پیدا ہوتے ہین تو اونمین آپسمین الفت اور مہربانی بہت ہوتی ہے بخلاف اونکے جو دو مادر سی پیدا ہون کہ اکثر اونمین آپسمین محبت نہین ہوتی اسیواسطی حضرت ہارون نے حضرت موسی سے ای بیٹی ماں میری کے کہا کہ یہہ دونون ایک ماں سی تہی اور یہہ نہ کہا کہ ای بیٹی باپ میری کے حالانکہ باپ بہی اون دونونکا ایک تہا لیکن ذکر ماں کا کہا تا کہ موسی کو ہارون پر زیادہ رحم آوی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ قَالَ کہا ہارون نی موسی کو کہ ابْنَ اُمَّ ای بیٹے ماں میری کی اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِىْ تحقیق قوم نی ناتوان اور بیچارہ جانا مجہکو اور منع اونکی ڈرانیمین اور نصیحت کرنیمین کوئی قصور اور کمی نہین کیے وَكَادُوْا يَقْتُلُوْنَنِىْ اور قریب تہے وہ کہ اس منع کرنیمین قتل کرین وہ مجہکو بلکہ یار اور مددگار جاکر فَلَا تُشْمِتْ بِىَ الْاَعْدَآءَ پس نہ خوش کر تو بسبب میری دشمنون کو کہ وہ اس سر کہینچنی سی مجہکو قصور مند سمجہینگے اور اس کہینچنے کو میری اہانت پر محمول کرینگے اور حال یہہ ہے کہ تو بیچارے میری سر کو کہینچتا ہے وَلَا تَجْعَلْنِىْ مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ اور نہ کر تو مجہکو ہمراہ قوم ظلم کرنیوالی کی کہ لوگ گمان کرین کہ جیسا کہ غصہ موسی کا گوسالہ پرستون پر ہے ایسا ہی غصہ ہارون پر بہی ہی اور جسوقت ہارون نے موسی کو تنبیہ کی لوگون کی تہمت بدکی وہم کرنے پر اپنے حق مین تو اسوقت موسی نے استغفار کیا اور خدا تعالی سے بخشش چاہی چنانچہ خدا فرماتا ہے کہ قَالَ کہا موسی نے عاجزی اور انکساری کی راہ سے کہ رَبِّ اغْفِرْ لِىْ وَلِاَخِىْ ای پروردگار میرے بخش تو واسطے میرے اور واسطی ہارون بہائی میری کے وَاَدْخِلْنَا فِىْ رَحْمَتِكَ اور داخل کر تو ہمکو بیچ رحمت اپنی کے اور لینے مین اور تفضل اور انعام کرنے مین وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ اور تو زیادہ رحم کرنیوالا رحم کرنیوالون مین سی ہی یہہ دعا حضرت موسی کی باعتبار کسر نفس اور عاجزی کی ہے واسطی حاصل ہونے تقرب خدا کی کہ جسکے سبب سے درجات بلند کو پہونچین نہ اسواسطی کہ اونسے اور اونکی بہائی سے کوئی گناہ بڑا یا چہوٹا صادر ہوا تہا کہ جسکو احتیاج استغفار کے ہوتی ہو اسلئے کہ انبیا معصوم ہین ہر قباحت اور بدی سے اعلی ہو یا ادنی ہو اور اونسے کوئی گناہ صادر نہین ہوتا ہے اور کہتے ہین کہ حضرت ہارون نرم اور بردبار بہت تہی اور اسیواسطی بنی اسرائیل اونکو دوست رکہتے تہے اور موسی کی اولاد تہی اور ہارون کے اولاد تہی اور وحی موسی پر نازل ہوتی تہی اور موسی ہارون پر وحی کرتی تہی اور اسکے بعد خدا تعالی گوسالہ پرستون کو خوف دلاتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ تحقیق جن لوگون نی کہ پکڑا ہے بچہڑی کو یعنی مقرر کیا ہی بچہڑی کو معبود اپنا سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ قریب ہے کہ پہونچی اونکو غضب پروردگار اونکی کیطرف سے اور وہ یہہ ہے کہ اونکی توبہ کی مقدمہ مین حکم ہوا کہ آپسمین ایک دوسری کو تم مین سے قتل کری چنانچہ سورہ بقر مین ذکر اسکا گزر گیا ہے وَذِلَّةٌ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا اور خواری بیچ زندگانی دنیا کے اونکی گوسالہ پرستون کیواسطے اور وہ یہہ ہے کہ جلا وطن ہوکر آوارہ رہین اور یا یہہ کہ جزیہ اونکی گردن پر رکہا گیا وَكَذٰلِكَ اور ایسے ہی یعنی جیسے کہ ہم سزا دیتے ہین گوسالہ پرستون کو ایسے ہی نَجْزِى الْمُفْتَرِيْنَ سزا دیتے ہین ہم جہوٹ بنانیوالون کو اور گوسالہ کو خدا کہنا اس سی بڑا کیا دروغ ہوگا واقع مین اور امام محمد باقر علیہ السلام سی اس آیت کی تفسیر مین روایت ہی کہ اس آیت کو تلاوت فرمایا اور بعد اوسکی فرمایا کہ نہ دیکہیگا تو صاحب بدعت کو اور افترا اور جہوٹ بنانیوالی کو خدا اور پیغمبر پر اور اوسکے اہلبیت پر مگر خوار اور ذلیل وَالَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ اور وہ لوگ کہ عمل کئے ہین انہون نی بری جیسے کہ کفر اور گناہ ثُمَّ تَابُوْا مِنْ بَعْدِهَا پہر توبہ کی انہون نی

بعد ان برائیون اور گناہون کے ثُمَّ اٰمَنُوْا اور ایمان لائے وہ کہ خدا کے اور پیغمبر کے تصدیق کی اونہون نے اور ایمان پر قایم رہے اور
موافق ایمان کے عمل کیے اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا تحقیق پروردگار تیرا بعد اوس توبہ کرنے کے لَغَفُوْرٌ البتہ بخشنے والا ہے گناہون کا
رَّحِیْمٌ مہربان ہے کہ بعد توبہ کی بندہ سے اوس گناہ کا مواخذہ نہین کرتا ہے کیسا ہی بڑا گناہ ہو غرض یہہ ہے کہ گوسالہ پرست نادم اور
پشیمان ہو کر حضرت موسیٰ کی پاس آئی اور کہا کہ ہمارے لیے استغفار کر خدا تعالیٰ کا اونکی مقدمہ مین حکم ہوا کہ آپسمین ایک دوسرے کو قتل کری
یہہ ہے توبہ تمہاری اُن لوگون نی ایسا ہی کیا چنانچہ سورہ بقر مین مفصل گذر گیا ہی فاقتلوا انفسکم کی تفسیر مین و ستر ہزار آدمی دکے
قتل ہوئی تب موسیٰ و ہارون کو رحم آیا اونپر اور خدا تعالیٰ سے درخواست کر کے اونہون نے اوس قتل کو معاف کروا دیا اور فرمایا ہے
خدا کہ وَلَمَّا سَكَتَ عَنْ مُّوْسَى الْغَضَبُ اور جسوقت خاموش ہوا موسیٰ سے غصہ تو اَخَذَ الْاَلْوَاحَ تو لے لیا تختیون کو جو کہ پانی
مین پہینک دی زمین پر سے اونکو اوٹھا لیا وَفِيْ نُسْخَتِهَا اور بیچ نوشتہ اُن تختیون کے هُدًى وَّرَحْمَةٌ رہنمائی حق کی اور رحمت
ہی یعنی نعمت اور منفعت ہی لِّلَّذِيْنَ هُمْ واسطی ان لوگون کے کہ وہ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُوْنَ واسطی پروردگار اپنی کے ڈرتی ہین یعنی اوسکی
خدا سے خوف کرتی ہین اور فرماتا ہے خدا کہ وَاخْتَارَ مُوْسٰى قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ رَجُلًا لِّمِيْقَاتِنَا اور پسند کیا موسیٰ نی قوم اپنی سے ستر
مرد کو واسطی وعدہ وقت مقرر ہمارے کی فَلَمَّآ اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ پس جسوقت پکڑ لیا اونکو زلزلہ رعد نی اور صاعقہ نے بجلی کے کر
جلکر مر گئی تو قَالَ کہا موسیٰ نے کہ رَبِّ لَوْ شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ ای پروردگار میری اگر چاہتا تو ہلاک کرتا تو اونکو مِنْ قَبْلُ پہلے اوس سے
کہ ہم اپنی قوم مین سے نکل کر آئی ہین وَاِيَّايَ اور مجھکو بھی ہلاک کرتا اور اس آیت کی تفسیر مین بعضی آدمی جناب امیر المومنین علیہ السلام سے
روایت کرتی ہین کہ بنی اسرائیل کو زلزلی نے اسواسطی پکڑ لیا تھا کہ اونہون نے موسیٰ پر ہارون کی قتل کا دعوی کیا تھا اور کیفیت اوسکی یہہ
ہے کہ موسیٰ اور ہارون اور شبر اور شبیر فرزندان ہارون پہاڑ کو جاتی تہے حضرت ہارون ایک تخت پر سوئے اور خدا تعالیٰ نے اوسوقت
ہارون کی روح قبض کی اور موسیٰ نی اونکو وہین دفن کیا اور جسوقت موسیٰ وہانسے واپس ہو کر بنی اسرائیل مین آئی تو اونہون نے کہا کہ ہارون
کیا ہوا موسیٰ نی کہا کہ خدا تعالیٰ نے اوسکو موت دی وہ مر گیا بنی اسرائیل نے کہا کہ تو نے اوسکو قتل کیا ہے اسواسطی کہ تو اوسکی نیک خلق اور
نرم مزاج سی حسد کرتا تھا موسیٰ نی کہا کہ کچھ آدمی تم مقرر کرو میری ہمراہ چلیں کہ اس امر کی دریافت کریں واسطی اوس کے لوگون نے ستر آدمی پسند
کر کے موسیٰ کی ہمراہ کئی اور موسیٰ اونکو اپنی ہمراہ لیکر ہارون کی قبر پر آئی اور ہارون کو آواز دی کہ تجھکو میں نے قتل کیا ہی یا تو اپنی موت سی
مرا ہی کہا کہ مجھکو کسی نے قتل نہین کیا ہی مجھکو تو خدا نی موت دی ہے پس اون لوگون کو صاعقہ یعنی کڑک اور بجلی نی پکڑ لیا اور جلا دیا اور اکثر
مفسرین کی نزدیک یہہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس آیت مین اُن ستر لوگون کا ذکر کیا ہے جنکو موسیٰ واسطی سنانی کلام خدا کی اپنی ہمراہ لیگئے تہی تاکہ یہہ
گواہی دیوین بنی اسرائیل مین جا کر کہ خدا تعالیٰ موسیٰ سے کلام کرتا ہے جب ان لوگون نی خدا کا کلام سنا تو کہا کہ ہمکو خدا تعالیٰ کو دکہلا دی اور
جبتک کہ ہم خدا کو اپنی آنکھون سے نہ دیکھینگے تو یقین نہ کرینگے کہ یہہ کلام خدا کا ہے جب بار کا اونہون نے سوال کیا تو ایک بجلی آئی اور اونکو سوختہ
کر گئی وہ سب مر گئی یا قریب مرنے کی پہونچی خدا تعالیٰ نی موسیٰ کی دعا سے پہر اونکو زندہ کیا اور اس قصہ کو خدا تعالیٰ نے پہلے بیان کیا
تھا اور بعد اوسکے گوسالہ کا ذکر کیا اور پہر اوس قصہ کو شروع کیا کہ اختیار کئے موسیٰ نے قوم اپنے مین سے ستر آدمی کلام
خدا سننے کے واسطے اور جب اونہون نے یقین نہ کیا کہ یہہ خدا کا کلام ہے اور کہا کہ ہمکو خدا کو دکہلا دے جب اونہون
نے یہہ کہا تو ایک زلزلہ اور بجلی آئی کہ اونسے اون سبکو جلا دیا موسیٰ نی کہا کہ ای پروردگار میرے اگر تو چاہتا تو پہلے
اس سے ہی انکو اور مجھکو ہلاک کر سکتا تھا دریا مین ڈبو کر جسوقت فرعون کو ڈبویا تھا پس اوسوقت تو نے اونپر رحم کیا
اور اونکو ہلاک نہ کیا اگر اس مرتبہ بھی اپنے فضل اور کرم سے اونکو نجات دی تو اور زندہ کر دی تو کچھ بعید نہین ہے اَتُهْلِكُنَا

کیا ہلاک کرتا ہی تو ہمکو اے پروردگار ہمارے بِمَا فَعَلَ السُّفَهَاءُ بسبب اوس چیز کے کہ کیا ہی کم عقلون نے یعنی بعضی بعضے احمقون نے جو ہم
مین سے دیدار کا سوال کیا تہا اونکی جہت سے تو ہم سب کو ہلاک کرتا ہے اِنْ هِيَ اِلَّا فِتْنَتُكَ نہین ہے یہہ زلزلہ اوس صاعقہ کا
مگر آزمایش تیری بندونکی واسطے کہ تکلیفون پر صبر کرتے ہین یا نہین تُضِلُّ بِهَا گمراہ کرتا ہے تو ساتہہ اوس آزمایش کے مَنْ تَشَاءُ
جسکو چاہتا ہے تو کہ وہ بسبب عناد اور انکار اور تزلزل ایمان کے جو آپہین صبر نہین کرتے ہین تو صابرون کے ثواب سے محروم
رہتے ہین وَتَهْدِي مَنْ تَشَاءُ اور رہنمائی حق کی کرتا ہی تو جسکو چاہتا ہی تو کہ وہ جو طالب سیدہے راہ کے ہین اونکو توفیق
عطا کرتا ہی وہ ایسے مقامون مین صبر کرتے ہین اور ثواب صابرون کا حاصل کرتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ معانی اسکے یہہ ہین
کہ ہلاک کرتا ہے تو ساتہہ اوسکے جسکو چاہتا ہی تو اور نجات دیتا ہے تو جسکو چاہتا ہے تو خدا یتعالی نے موسی کی زبانی
فرمایا کہ طلب کرنا دیدار خدا کا حماقت ہے اور کام احمقون کا ہے نہ عقلا کا اس سی معلوم ہوا کہ خدا کو کوئی دیکہہ نہین سکتا اور
بالذات موسی طالب نہوئی تہے دیدار کے بلکہ لوگون کے اصرار سے طالب ہوئے تہی اور اگر دیدار خدا کا ممکن ہوتا تو اوسکی
طالبون کو بی عقل نفرماتی اور دعا کرتے ہین حضرت موسی کہ اَنْتَ وَلِيُّنَا تو ہی ہے دوست اور آقا ہمارا اور مالک
جمیع امور ہمارے کا فَاغْفِرْ لَنَا پس بخش تو واسطے ہمارے جو کچہہ کہ ہمنے کسی اولی اور بہتر امر کو ترک کیا ہو وَارْحَمْنَا اور رحم
کر تو ہمپر اپنے لطف اور کرم سے وَاَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ اور تو بہتر بخشنے والا سب بخشنے والون سے ہے
وَاكْتُبْ لَنَا اور لکہہ تو واسطی ہمارے یعنے ثابت کر تو فِي هٰذِهِ الدُّنْيَا بیچ اس دنیا کی نیکی کو کہ وہ فراخی معیشت کی اور
قبول ہونا توبہ اور طاعت کا ہی اور توفیق طاعت کی وَفِي الْاٰخِرَةِ اور بیچ آخرت کے نیکی کو کہ وہ مغفرت اور
جنت ہے اِنَّا هُدْنَا اِلَيْكَ تحقیق کہ ہمنے رجوع کی ہے طرف تیری اور توبہ کی ہے قَالَ کہا خدا نے کہ
عَذَابِيْ اُصِيْبُ بِهٖ مَنْ اَشَاءُ عذاب میرا وہ ہے کہ پہونچاتا ہون مین ساتہہ اوس عذاب کے جس کو چاہتا ہون
مین کفار اور گنہگارون کو وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ اور رحمت میری وسیع ہی ہر چیز کو اور فراخی کے ساتہہ ہے
یعنے رحمت میری شامل ہے ہر چیز کو دنیا مین تو مومن اور کافر کو دونون کو اور آخرت مین خاص مومنین کو جیسے کہ فرماتا ہے کہ
فَسَاَكْتُبُهَا پس قریب ہے کہ لکہونگا مین اوس رحمت کو یعنی ثابت اور واجب کرونگا اوسکو لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ واسطی اون لوگون کے پرہیز کرتے
ہین شرک اور گناہون سے وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ اور دیتے ہین وہ زکوۃ کو جو کہ واجب ہے وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ اور وہ لوگ
ہین وہ کہ جو ساتہہ نشانیون قدرت ہماری کی ایمان لاتی ہین اور باور کرتی ہین اور یا یہہ کہ جو آیتین ہماری کہ نازل کی گئی ہین اون پر
ایمان لاتے ہین اور کہتے ہین کہ رحمت خدا کی دنیا مین برسبیل عموم جو مومنین متقین کیواسطے ہے اور برسبیل
تفضل کفار کیواسطے ہے اور جس وقت یہہ آیت نازل ہوئی کہ ورحمتی وسعت کل شی تو ابلیس نے کہا کہ مین بہی شی ہون
سو مین خدا یتعالی نے فرمایا کہ فساکتبہا للمتقین جب رحمت خاص متقیون کیواسطے ہوئی تو ابلیس اوس سی خارج ہوا اور کہتے
ہین کہ یہود و نصاری نے رحمت کی تمنا کرکے کہا کہ ہم آیات خدا کا ایمان رکہتے ہین اور زکوۃ کو ادا کرتے ہین
ہمارے واسطے بہی یہہ رحمت ثابت ہے خدا یتعالی نے فرمایا کہ نہین بلکہ اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ
وہ لوگ ہین کہ پیروی کرتے ہین وہ بہیجے ہوئے خدا کے کہ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ پیغمبر مکہ کا رہنے والا ہے
وہ یعنے یہہ رحمت خاص اون لوگون کے واسطے ہے کہ جو پیروی کرتے ہین پیغمبر امی کی جو
کہ مکہ کا رہنے والا ہے اور رسول اور نبی مین فرق ہے ہواسطے کہ نبی عام ہے اور رسول خاص ہے

خاص نبی ہے یعنی رسول تو نبی بھی ہو سکتا ہی اور نبی کیواسطی ضرور نہیں ہے کہ رسول بھی ہو بلکہ بعض نبی رسول نہیں ہوتا ہی ہواسطے کہ نبی تو وہ ہی کہ جو فرشتہ کو خواب مین دیکھتا ہی اور ظاہر بیداری مین فرشتہ کو نہین دیکھتا ہی اور رسول بیداری مین دیکھتا ہے اور رسول صاحب کتاب بھی ہوتا ہی اور رسول نبی بھی ہوتا ہے اور ہر نبی رسول نہین ہوتا اور ایک شخص مین رسالت اور نبوت دونون جمع ہو سکتے ہین اور امی اوس شخص کو کہتے ہین کہ جو لکہنا اور پڑہنا کسی آدمی سے نہ سیکہا ہو اور حضرت ہماری آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا تعالے نے امی کہا ہی کو کسی آدمی سے لکہنا اور پڑہنا نہ سیکہے تہی اور باوجود اسکے علوم اولین اور آخرین سب ظاہر کردی اور کمال علم کی دلیل ہے حضرت کے اس معجزہ کے ہونے پر اور باوجود نہ سیکہنے پڑہنے اور لکہنے کے لکہنا اور پڑہنا سب جانتے تہے اور اور آیتون سی ثابت ہوتا ہی کہ مراد یہان امی سے وہ ہی کہ جو ام القرے کا یعنے مکہ کا رہنے والا ہے اور ہماری حضرت مکہ کے رہنے والے تہی اور مکہ کو ام القرے اسلئے کہتی ہین کہ وہ اصل ہے سب شہرونکی اور ام بمعنے اصل ہے اور قری بستیون اور شہرون کو کہتے ہین اور امام محمد باقر علیہ السلام سی کسینے پوچہا کہ رسول خدا کو امی کسواسطی کہتے ہین فرمایا کہ وہ حضرت منسوب ہین طرف مکہ کے اور مکہ کو خدا تعالے نے ام القری فرمایا ہے اپنے قول مین چنانچہ فرمایا ہے کہ لتنذر ام القری ومن حولہا اور ام القرے نام مکہ کا ہے ہواسطے امی حضرت کو کہتے ہین اور حضرت جواد علیہ السلام سے کسینے اسکو پوچہا تو فرمایا کہ لوگ کیا کہتے ہین کہا کہ کہتے ہین کہ حضرت کو امی اسواسطی کہتے ہین کہ حضرت لکہنا خوب نہین جانتے تہی فرمایا کہ لعنت ہو خدا کی اون لوگون پر جو ایسا کہتی ہین یہہ امر کہان ہے اور حال یہہ ہے کہ خدا تعالے فرماتا ہی کہ ہو الذی بعث فی الامیین رسولا منہم یتلو علیہم آیاتہ و یزکیہم ویعلمہم الکتاب والحکمۃ یعنے وہ خدا وہ شخص ہے کہ بہیجا ہے اوسنے بیچ ناخواندون کے پیغمبر کو اونہین سے کہ پڑہتا ہی اوپر اونکی آیتین اوسکی اور پاکیزہ کرتا ہے اونکو اور سکہلاتا ہے اونکو کتاب اور شریعت پس کیونکر سکہلاتے تہے اونکو وہ چیز کہ جسکو خوب نہین جانتے تہے قسم خدا کی کہ رسول خدا پڑہتے تہے اور لکہتے تہے بہتر زبانون کو اور امی حضرت کا نام اسواسطے ہوا ہے کہ وہ مکہ کی رہنے والے تہی اور مکہ جملون شہرونکی سے ہے اور یہہ موافق قول حقتعالی کے ہی کہ فرمایا ہے لتنذر ام القری ومن حولہا اور فرماتا ہی خدا حضرت کی اوصاف مین کہ الَّذِي يَجِدُونَهُ وہ پیغمبر کہ پاتے ہین وہ یہود اور نصاریٰ اوسکو یعنے اوسکی نام اور صفت کو مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ لکہا ہوا نزدیک اپنے فِي التَّوْرَاةِ بیچ توریت کے توریت مین لکہا ہی کہ احمد الضحوک القتال یرکب البعیر ویاخذ الشملۃ یعنی وہ پیغمبر ہے احمد خندان تبسم کرنیوالا کارزار کرنیوالا اہل عناد سی کہ سوار ہوگا اونٹ پر اور لیویگا یعنے لٹکائیگا شملہ کو ویلد اثنا عشر عظیما واوخرہ لامۃ عظیمۃ یعنے اور قریب ہے کہ پیدا ہون اوس سے بارہ بزرگ اور تاخیر کرونگا مین اوسکے واسطے ایک امت عظیم الشان اور بزرگ کے اور دوسری جگہہ پیدائش کی سترہوین باب مین لکہا ہی کہ خدا نے ابرہیم سی فرمایا ہے کہ بیٹے اسمعیل کیواسطے تیری بات سنی مین اوسکو برکت دونگا بہت اور برومند کرونگا بہت اور افزائش دونگا بہت وسیلہ سے ماد ماد کے اور اوس سے بارہ رئیس اور بادشاہ پیدا ہونگے اور اوسکی ایک شے ہی امت بناؤنگا نصاریٰ کہتے ہین کہ بارہ بادشاہ سی مراد بارہ بیٹی اسمعیل کے ہین پہلا بارہ بیٹی اسمعیل کے کہان نبی کہ جنہون نے دعوے ریاست کا کیا تہا اور اوسمین تو یہہ بات ہے کہ وسیلہ سی ماد ماد کے افزایش دونگا اور اوس سے بارہ رئیس پیدا ہونگے ماد ماد کون ہے اور اوسکی اولاد بارہ رئیس کون ہین یہہ امر ہرگز درست نہین ہو سکتا ہی بجز ذات پاک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کی کہ ماد ماد حضرت کا نام ہے اور بارہ رئیس مراد اونکی اولاد سے ہین کہ وہ دوازدہ امام علیہم السلام ہین اور اولاد اسمعیل سے کوئی پیغمبر نہین ہوا سوائے ہماری پیغمبر صلعم کی اور امت بہی ایسی بڑی کسی پیغمبر کی نہین ہوئی کہ جو مشرق سی مغرب تک ہے اور محمد کا لفظ دوسری زبان مین جاکر ماد ماد ہو گیا تو اسکا کچہہ مضایقہ نہین ہے کہ محمد تلفظ مین ماد ماد کی قریب ہے اور سوائے اسکی یہہ بہی کہ زبان

عبرانی میں ماد ماد کی معنی کثیر کے ہیں کہ حضرت باعث ہوئی کثرت اور افزائش اسمٰعیل کی اور مناسبت ماد ماد کو محمد سے یہہ ہے کہ محمد باب
تفعیل سے ہی اور خاصہ اوس باب کا مبالغہ اور کثرت ہی اور ماد ماد کی معنی بھی کثیر کے ہیں اور استثنا کی اٹھارویں باب میں لکھا
ہے کہ خدا تعالیٰ حضرت موسیٰ کیطرف خطاب کرتا ہے کہ میں بنی اسرائیل کیواسطے انکی بہائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی قایم کرونگا
اور اپنا کلام اوسکی منہ میں ڈالدونگا اور جو کچھہ میں اوسکو فرماؤنگا وہ اونسے کہیگا اور جو کوئی اوس نبی کا حکم نہ سنیگا قوم سے
وہ کاٹ ڈالا جائیگا اور میں اوس سے انتقام لونگا اور یہی خبر اعمال الحواریین کی تیسری باب میں ہی پس یہہ خبر مصنفون کی نزدیک
حضرت عیسیٰ کی ہرگز نہیں ہوسکتی اسواسطے کہ حضرت عیسیٰ بنی اسرائیل کی بہائیوں میں سے نہ تہی بلکہ بنی اسرائیل ہی میں سے وہ بھی
تہی اور بنی اسمٰعیل کی بہائی اولاد اسمٰعیل ہیں نہ بنی اسرائیل کہ اپنا نفس اپنا بہائی نہیں ہوسکتا اور نہ حضرت عیسیٰ حضرت موسیٰ
کے مانند تہے اسواسطے کہ حضرت موسیٰ آدمی تہی اور حضرت عیسیٰ نصاریٰ کی نزدیک آدمی نہ تہی بلکہ فرزند خدا تہے اور شرع موسیٰ
کی جبری اور انتقامی ہی اور شرع عیسیٰ کی ایسے نہ تہی بلکہ وہ زہاد اور فقرا کی لباس میں تہی اور کسی پر جبر نکرتے تہے اور
کتاب پیدایش میں دو جگہہ اولاد اسمٰعیل کو بنی اسرائیل اور بنی عیص کے بہائیوں میں سے لکہا ہے اور بالاتفاق بنی عیص میں سے
کوئی پیغمبر نہیں ہوا پس جانا گیا کہ مراد بنی اسرائیل کی بہائیوں میں سے اولاد اسمٰعیل ہوں اور اولاد اسمٰعیل میں سوائے پیغمبر ہمارے کے
کوئی پیغمبر نہیں ہوا ہے اور اگر بنی اسرائیل مراد ہوتی تو تخصیص عیسیٰ کی کیا تہی اسواسطے کہ صدہا پیغمبر بنی اسرائیل میں گزری ہیں بعد
اوسکے ہمارے پیغمبر ہیں اور یہہ بشارت حضرت محمد صلعم کی پیغمبر ہوکر انیکی ہے کہ وہ بنی اسرائیل کے بہائیوں یعنی اولاد اسمٰعیل میں سے تہے
اور اولاد اسمٰعیل میں سے کوئی پیغمبر سوائے ہمارے پیغمبر کے نہیں ہوا ہے اور ہمارے پیغمبر حضرت موسیٰ کی مانند ہی اور صاحب شرع بہی تہی اور
شرع اونکی جبری اور انتقامی ہی اور جسکی حکم ہمارے پیغمبر کا نہ مانا وہ مارا گیا اور حضرت عیسیٰ کا جس کسی نے حکم نہ مانا اوسپر اونہوں نے کچھہ
جبر نکیا اور حضرت عیسیٰ اگرچہ حکم جدید لائی لیکن شرع اونکی انتقامی نہ تہی اور فرماتا ہے خدا کہ والانجیل اور بیچ انجیل کے یعنی
رسول خدا کی صفات کو باقی ہیں وہ لکہا ہوا بیچ انجیل کے انجیل میں لکہا ہے کہ حضرت عیسیٰ خبر دیتی تہی کہ انی ذاہب الی
وسیأتیکم الفار قلیطا یعنے تحقیق میں جانیوالا ہوں طرف پروردگار اپنی کے یا یہہ لفظ ابی ہی یعنی میں جانیوالا ہوں
میں طرف باپ اپنے کے اور قریب ہے کہ آئی تمہاری پاس فارقلیطا اور مراد فارقلیطا سی ہمارے پیغمبر صلعم ہیں اور تفصیل اسکی یہہ بشارت
انشاء اللہ تعالیٰ سورۂ صف میں مذکور ہوگی اور سوائے اسکے زبور میں اور توریت اور انجیل میں اور صحیفہ اشعیا اور ارمیا وغیرہ میں ہماری
پیغمبر صلعم کی بشارتیں بہت مذکور ہیں اور وہ ایسی بشارتیں ہیں کہ سوا ہمارے پیغمبر صلعم کی کسی اور پیغمبر پر منطبق نہیں ہوتے ہیں
لیکن یہود اور نصاریٰ بسبب تعصب مذہب کے اونمیں تاویلیں بیجا اور طعن کرکے دگرگون کر دیتے ہیں اور وہ پیغمبر کہ جسکی
مومنین متقین پیروی کرتی ہیں يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ حکم کرتا ہے وہ اون مومنین متقین کو ساتھہ نیکی کے کہ وہ توحید اور
اعمال نیک ہیں وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ اور منع کرتا ہے وہ اونکو برائی سی کہ وہ برائی شرک ہی اور اعمال بد ہیں وَيُحِلُّ لَهُمُ
الطَّيِّبَاتِ حلال کرتا ہے واسطے اونکی پاکیزہ کہانوں کو کہ جنکو مشرکوں نے حرام کیا تہا مثل سائبہ اور بحیرہ وغیرہ کی وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ
الْخَبَائِثَ اور حرام کرتا ہے اوپر اونکی ناپاک کہانوں کو مثل مردار اور خوک اور خون وغیرہ کی وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ اور اوتار
رکہتا ہے اونسی بوجہہ اونکی کو اور اصر کو ابن عامر نے اصار پڑہا ہے جمع کا صیغہ اور بوجہہ کی اوتار رکہنے سی مراد یہہ ہے کہ
امت پر احکام سخت نہیں کرتا ہے وَالْأَغْلَالَ اور اوتارتا کہتا ہے طوقوں کو الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ جو کہ تہے اوپر اونکی مانند موسیٰ
یعنے جو احکام کہ گران اور شاقہ موسیٰ کی زمانہ میں تہی جیسے کہ کاٹ ڈالنا اوس عضو کا کہ جس سے گناہ صادر ہوا ہو اور قطع کرنا اوسکا

کر سکا کہ جہان انکے کپڑون مین نجاست لگی ہوئی ہے اور پچاس رکعتین نماز یومیہ کی ہر روز رات کو اور دن مین اور چہہ مہینے کی روزہ
تمام سال مین اور مقرر کرنا قصاص کا قتل عمد اور خطا مین یہہ سب بوجہہ بہاری جو گردنون مین تہی ان سب سے سبکدوش کر دیا
فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ پس وہ لوگ کہ ایمان لائی ہین ساتھہ اوسکی یعنے ساتھہ دین نبی امی کی وَعَزَّرُوهُ اور قوت دی ہی انہون
نے اوس نبی کو وَنَصَرُوهُ اور مدد کی ہی انہون نے اوسکی دشمنونکی مقابلہ مین وَاتَّبَعُوا اور پیروی کی ہی انہون نی النُّورَ الَّذِي
أُنْزِلَ مَعَهُ نور کی جو کہ نازل کیا گیا ہی ہمراہ اوسکی کہ وہ قرآن ہے اور ایک روایت مین یہہ ہے کہ وہ علی بن ابی طالب ہے أُولَئِكَ
یہہ لوگ کہ جو ایمان لائی ہین اور تعظیم اور مدد کی ہے انہون نی اوس پیغمبر کے هُمُ الْمُفْلِحُونَ وہ ہی ہین رستگاری پانیوالے
عذاب سے اور پہونچنے والی قرب رحمت اور ثواب کی اور حضرت امام حسن مجتبی سی روایت ہے کہ ایک گروہ یہودیونکا رسولخدا صلعم
کی خدمت مین حاضر ہوا اور اوس گروہ کے آدمیون نے کہا کہ ای محمد تو ہی اپنے تئین پیغمبر خدا گمان کرتا ہے اور تو کہتا ہے کہ خدا کیطرف
سے مجہپر وحی آتی ہے جیسے کہ موسیٰ کو وحی آتی تہی یہہ سنکر جناب رسول خدا صلعم ایک ساعت خاموش رہے اور بعد اسکی فرمایا
کہ ہان مین سردار اولاد آدم کا ہون اور فخر نہین کرتا ہون اور مین خاتم نبیین اور رسول رب العالمین اور امام المتقین ہون یہودیون
نے کہا کہ تو کسکے طرف پیغمبر ہو کر آیا ہے عرب کیطرف آیا ہے یا عجم کیطرف یا ہماری طرف خدا تعالی نی یہہ آیت نازل کی چنانچہ فرماتا
ہے قُلْ کہہ تو ای محمد صلعم کہ يَا أَيُّهَا النَّاسُ ای آدمیو إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ تحقیق مین پیغمبر خدا کا ہون طرف تمہارے
جَمِيعًا سب کے جیسا حال واقع ہوا ہے یعنی مین کل آدمیونکی طرف پیغمبر ہو کر آیا ہون جسقدر کہ دنیا مین ہین نہ یہہ کہ بعضون کیطرف پیغمبر
ہو کر آیا ہون اور بعضون کیطرف نہین آیا ہون جیسے کہ پہلے انبیاء ہوئے ہین الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وہ خدا کہ خاص
واسطی اوسکی ہی بادشاہی آسمانونکی اور زمین کی اور سب اوسکی دست قدرت کے تصرف مین ہین لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ وہ
نہین ہے کوئی معبود سزاوار پرستش سوا اوس خدا کے کہ زندہ کرتا ہے اور مار ڈالتا ہے وہ فَآمِنُوا بِاللَّهِ پس ایمان
لاؤ تم ساتھہ خدا کے کہ جسکی تعریف تمنے سنی وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ اور ساتھہ پیغمبر بہیجے ہوئی اوسکے کہ نبی امی ہے وہ
رہنے والا مکہ کا الَّذِي يُؤْمِنُ بِاللَّهِ جو کہ ایمان رکہتا ہے ساتھہ وحدانیت خدا کی وَكَلِمَاتِهِ اور کلمون اوسکی کی کہ وہ کتابین ہین پیغمبر
ہوئے انبیاء پر اوسکے اور اوسکی سوا دوسری پیغمبرونپر وَاتَّبِعُوهُ اور پیروی کرو تم اوس پیغمبر کی کہ ای آدمیو لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ
تاکہ تم راہ حق کو پاؤ تم جو کہ بہشت مین جانیکی راہ ہے اور کعب الاحبار سے ان آیتونکے نازل ہونیکے سبب مین اسطرح سے روایت ہے کہ
توریت مین لکہا ہے کہ خدا کہتا ہے کہ قریب ہے کہ تمہاری پاس وہ پیغمبر آئی کہ جو خوشخبری دینیوالا اور ڈرانیوالا ہو لوگون کو اور نگہبان
مومنین کا ہو اور بدخو اور کج خلق نہو اور بازارون مین آوازین کرنیوالا نہو اور خطا کرنیوالونکو معاف کریگا اور رحم اوسکو انکی قرابت جوار
مین کہین تاکہ دین کج کو اوسکے سبب سے سیدھا کرین اور جو دل کہ بستہ ہین اوسکی سبب سے اونکو کہولین اور آنکہون کو اندہونکی اوسکی
باعث سی روشن کرین اور بہرونکو اوسکی جہت سے سننے والا کرین اور مکہ مین وہ پیدا ہوا اور مدینہ کو وہ مکہ سے ہجرت کرکے روانہ ہو اور
بادشاہی اوسکی شام مین ہو اور امت اوسکی سب صاحب حمد اور شکر ہون اور وضو سی ہون اور لباس اونکا ٹخنے سے اوپر ہوگا کہ
پاکیزہ رہے اور آلودہ نہو اور واسطی ادا کرنے نماز کے آفتاب کو ملاحظہ کرتی رہین کہ وقت نماز کا ہو گیا ہے یا نہین اور جسجگہہ
اونکو نماز کا وقت ہو جائے اوسی جگہہ وہ نماز مین مشغول ہو جائین اور نماز مین اسطرح سے صف بنا کر کہڑے ہون جیسے کہ جہاد
کے واسطے صف باندہکر کہڑی ہوتی ہین اور وہ پیغمبر اسمعیل کے اولاد مین سے ہو اور سب پیغمبرونکی آخر ہو کر اوسکی بعد کوئی پیغمبر
نہو اور ابراہیم کی دین پر ہو اور عربی زبان ہو اور چادر کو کمر سے باندہے اور اپنے اعضا کو دہوئی اور مسح کری اور اوسکی آنکہہ مین کہیں

سرخی ہو اور مہر نبوت درمیان دونو شانون کی ہو اور قد اوسکا نہ کوتاہ ہو نہ دراز ہو اور عبا کو پہنے اور تہوڑی چیز پر قناعت کرے اور
دراز گوش پر سوار ہو اور بازار کو جاے اور جہاد کرے اور مال غنیمت لیوے اور تلوار کو اپنے شانہ پر رکہے اور کسیکے پروا اور خوف
نکرے اگر قوم نوح مین وہ ہوتا تو وہ لوگ ہلاک نہوتی اور اگر درمیان عاد کے وہ ہوتا تو اونکی بیخ کنی نہوتی اور اگر قوم ثمود مین وہ
ہوتا تو وہ لوگ چیخ مین جبرئیل کی گرفتار نہوتی اور وہ امی ہو اور سختی و نرمی مین ہر حال مین حمد اور شکر کرنے والا ہو اور لاکہ اوسکے
مصاحب ہون اور اپنی قوم کی ہاتہونسی بہت آزار کہینچے اور مدینہ مین پہونچے تو اون پر جہاد کرے اور بعض اوقات او نپر غالب ہو
اور آخر کو بالکل غالب ہو اور ایک جماعت اوسکی ہمراہ ایسے ہون کہ وہ مرنیکے طرف بجلی سے زیادہ جلدی کرنیوالی ہون اور جہاد مین
بڑی بہادر اور شجاع ہون اور اپنی زمانہ کی بڑی زاہد اور عابد ہون اور ہیبت اور دبدبہ اوسکا ایسا ہو کہ دشمن اوسکے خوف سے
ایک مہینے کی راہ دور ہو جائین اور اپنی ذات سے وہ جہاد مین حاضر ہو اور دشمنونسی کارزار کرے یہانتک کہ اوسکو زخمی کرین اور
نیکی کا لوگونکو حکم کرے اور برائی سے اونکو منع کرے اور جسوقت خدا تعالی نے حضرت کے اوصاف بیان کیئے تو یہود اور نصارا
کو خبر کی کہ اوسکے اوصاف توریت اور انجیل مین موجود ہین دیکہہ لو تاکہ درستی اوسکے دعوی کی تمپر روشن ہوجاے
اور بعد اوسکے حضرت کو حکم کیا کہ تمام عرب اور عجم کو خطاب کرو اور درمیان اونکی آواز دے کہ مین پیغمبر ہون خدا کا اور تم
کے طرف بہیجا ہوا آیا ہون چنانچہ وہ کل آیت پہلی اس سی گزر گئی ہے اور اب خدا تعالی پہر موسی اور بنی اسرائیل کا قصہ شروع کرتا ہی
چنانچہ فرماتا ہے کہ وَمِنْ قَوْمِ مُوسَىٰ أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ اور قوم موسی کی سے ایک گروہ ہے کہ ہدایت
کرتے ہین وہ ساتہہ حق کے لوگون کو وَبِهِ يَعْدِلُونَ اور ساتہہ اوسی حق کے عدالت کرتے ہین کہتے ہین کہ مراد اوس سے
یہان اہل کتاب ہین جو کہ ہمارے پیغمبر پر ایمان لائی تہی مثل عبد اللہ بن سلام اور بحیرای راہب وغیرہ کے اور مشہور آیت
کی تفسیر مین یہہ ہی کہ بعد حضرت موسی کی اور فوت ہونے اونکی خلیفہ یوشع کے بنی اسرائیل مین فتنہ اور فساد بہت ظاہر ہوا اور
کفر اور قتل انبیا اور صدور معاصی اونسے بہت وقوع مین آیا ایک گروہ نے اونمین سی نہایت عاجزی سے خدا تعالی سی التماس
کی کہ خداوندا ہم مین اور تمام بنی اسرائیل مین جدائی ڈالدی خدا تعالی نے اپنی قدرت سی زمین مین ایک سرنگ کشادہ کر دیا اور
وہ اوس راہ سے ایک سال اور چہہ مہینے تک چلی گئے یہانتک کہ ملک چین کی پیچہے ایک میدان مین پہونچی اور اوس جگہہ اپنی مکان
بنا کر وہانکی سکونت اختیار کی اور پیغمبر خدا صلعم نی شب معراج اونکو دیکہا اور قران کی دس سورتین جو کہ مکہ مین نازل ہوئی تہین وہ اونکی
روبرو پڑہین وہ سب ایمان لائے اور حضرت نی دین ہی کا اونکو حکم دیا اور فرمایا کہ سنیچر کو ترک کرو اور اب وہ اولاد اونکی وہان موجود ہے
اور ہماری قبلہ کیطرف وہ نماز پڑہتے ہین اور زکوۃ کو ادا کرتے ہین اور سواے اسکے اور کوئی حکم شرع کا اونکو نہین پہونچا اور یہہ آیت
اون لوگونکی تعریف مین ہے اور امام محمد باقر علیہ السلام سی روایت ہے کہ یہہ لوگ چین کی پیچہے رہتے ہین اور درمیان اونکے اور اہل
چین کے ایک وادی ریت کا واقع ہی اور کچہہ تغیر و تبدل اونہون نی نہین کیا ہی شب کو اونکے یہان بارش ہوتی ہے اور دن کو
آفتاب نمایان رہتا ہے اور زراعت کرتے ہین اور ہم مین سی اونکے پاس کوئی نہین پہونچتا ہے اور نہ اون مین سی کوئی
ہماری پاس آتا ہی اور ایک شخص کا مال اونمین سی دوسری شخص سے کمتر نہین ہی اور نہ کسیکے ذمہ کسیکا مال ہے بسبب تنگی کے
کہ دوسرے کا احتیاج کسیکو نہین ہی اور ایک روایت مین یہہ ہے کہ حضرت صاحب الامر کے ہمراہ وہ نکلینگے اور بعد اسکے خدا تعالی بنی اسرائیل
کا حال بیان کرتا ہے کہ وَقَطَّعْنَاهُمُ اور متفرق کیا ہمنے اون بنی اسرائیل کو اثْنَتَيْ عَشْرَةَ أَسْبَاطًا أُمَمًا بارہ فرقے گروہ گروہ اور
اسباط بدل ہے اثنتی عشرہ سے اور اسباط جمع سبط کی ہی اور سبط اولاد پسر کو کہتے ہین یہان مراد فرزندان یعقوب سے ہے اور

اور یعقوب کے بارہ پسر تھے ہر سبط ایک پسر کی اولاد ہی اور اسباط یعقوب کے اولاد کو کہتے ہین جیسے کہ اسمعیل کی اولاد کو عرب مین قبائل کہتے ہین اور خدا تعالی نے یعقوب کی اولاد کی بارہ فرقہ اسواسطے کئے کہ اونکی آپس مین فرق ہوجاۓ کہانی اور پینے مین اور ہر فرقہ اپنی رئیس کے طرف رجوع کرے اور موسی پر امر سہل ہوجاۓ اور بارہ فرقونکی بارہ رئیس ہونیکا ذکر پہلے اس سے سورہ مائدہ مین اثنا عشر نقیبا کی تفسیر مین گزر گیا ہے اور کہتے ہین کہ جسوقت بنی اسرائیل میدان تیہ مین گہر گئی اور راہ نکلنے کی وہان سے میسر نہوئی جیسے کہ سورہ مائدہ مین گزرا ہے اور حرارت آفتاب سے تشنگی اونکو شدت سے ہوئی تو بیتاب ہوکر حضرت موسی کی پاس آئی اور پانی اون سے طلب کیا اور جسوقت موسی تیہ مین آئی تھے تو ایک پتھر نے اونکو آواز دی تہی کہ تو مجھکو اوٹھا لی مین تیری کام آؤنگا اور وہ بہشت کا پتھر تہا حضرت موسی علیہ السلام نے اوسکو اوٹھا لیا تہا جب ان لوگون نی پانی مانگا تو حضرت موسی کو خدا کا حکم آیا کہ ای موسی تیری توبڑے مین جو پتھر ہے اوسکو باہر نکالکر اوسمین عصا کو اپنا مار حضرت موسی علیہ السلام نے اوس پتھر مین عصا کو مارا اوسمین سی بارہ چشمے جاری ہوے اوس قصہ کو خدا تعالی بیان کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اور وحی کی ہمنے طرف موسی کی اِذِ اسْتَسْقٰىهُ قَوْمُهٗٓ جسوقت پانی چاہا اوس سے قوم اوسکے نے میدان تیہ مین اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ یہ کہ مار تو ساتھ عصا اپنے کے پتھر کو یعنے اپنی عصا کو پتھر مین مار حضرت موسی نی موافق حکم کے عصا کو پتھر مین مارا فَانْبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا پس جاری ہوئی اوس پتھر سے بارہ چشمین بعدد دوازدہ سبط بنی اسرائیل قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ تحقیق کہ جانا ہر آدمی نی ہر سبط مین سی چشمہ اپنی کو اور دوسری سبط کی چشمہ پر نگیا یہ احسان تہا خدا کا اون لوگو نپر اور ایک اور احسان کو بیان کرتا ہے کہ وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ اور سائبان کیا ہمنے اوپر اونکے ابر کو تا کہ حرارت آفتاب سی ایذا پاتے مین اور ایک اور احسان بیان کرتا ہی کہ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى اور نازل کیا ہمنے اوپر اونکے من اور سلوی کو کہ من تو مثل ترنجبین کی اور سلوی مانند بٹیر کے تہا اور تفصیل اسکی سورہ بقر مین گزر گئی ہے اور کہا ہمنے اون کو کہ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ کہاؤ تم پاکیزہ کہانون سے جو چیز مین سے کہ روزی دی ہے ہمنے تمکو اور اوسکو اوٹھا رکہو لیکن بعضون نی رکھہ چہوڑا اور وہ بگڑ گیا اوس حال کو خدا تعالی بیان کرتا ہے کہ وَمَا ظَلَمُوْنَا اور نہ ظلم کیا اونہون نے ہمپر اوس اوٹہار کہنے مین اور سوے اوسکے اور گناہ ہو نمین وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ اور لیکن تہی وہ جانون اپنی پر ظلم کرتے بسبب نافرمانی خدا کی اور ذکر اسکا سورہ بقر مین گزر گیا ہے اور فرماتا ہے خدا کہ وَاِذْ قِيْلَ لَهُمُ اور یاد کر تو ای محمد صلعم جسوقت کہ کہا گیا واسطے اون بنی اسرائیل کی بعد لڑائی جباروں کی اور اوپر فتح پانیکی بعد کہ اسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ سکونت کرو تم اس بستی مین یعنی بیت المقدس مین یا اریحا یا ایلیا مین اور اذ قیل سی پہلی اذکر محذوف ہے وَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ اور کہاؤ تم اوس بستی مین سے جسجگہہ چاہو تم وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ اور کہو تم حطہ مراد اس کلمہ کے کہنے سی استغفار اور بخشش چاہنی ہے خدا سی یعنی کہو کہ ای خدا بخش تو گناہ ہمارے وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا اور داخل ہو تم دروازہ مین اوس بستی کی سجدہ کرتے ہوئی ہوکر واسطی ادا کرنی شکر خلاصی کے بیابان تیہ سے اور سجدہ حال واقع ہوا ہی اور تحقیق حطہ اور سجدا کی پہلی اس سے سورہ بقر مین گزر گئی ہے اور فرماتا ہی خدا کہ تم ایسا کروگی تو نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطِيْٓــٰٔتِكُمْ بخشینگے ہم واسطی تمہارے خطائین تمہاری اور بعضونے خطیات کو خطایا پڑہا ہے اور کسی نے خطیئۃ پڑہا ہی واحد کا صیغہ اور فرماتا ہی خدا کہ سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ قریب ہے کہ زیادہ کرین ہم جزا کو نیکی کرنیوالونکی یعنے ثواب اونکی نیکیونکا زیادہ کرینگے اور اونکی درجون کو ہم بلند کرینگے فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا پس بدل ڈالا اون لوگون نے کہ ظلم کیا اونہون نی مِنْهُمْ اون بنی اسرائیل مین سے قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ کہنے کو غیر اوسکے کہ کہا گیا تہا واسطے اونکی یعنی حطہ کے بدلے اونہون نی حنطہ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ پس بہیجا ہمنے اوپر اون کے عذاب کو

آسمان سے خاص اون لوگونکی واسطے بِمَا كَانُوا يَظْلِمُونَ بسبب اسکی کہ تھی وہ کہ ظلم کرتی تھی اپنی نفسون پر کہ جو اونکو کہا جاتا تھا اوسکی برخلاف
کرتی تھی وہ اور کہتی ہین کہ عذاب اونکو یہہ ہوا کہ آسمانسے ایک بیماری طاعون کی ایسی نازل ہوئی کہ ایک ساعت مین چوبیس ہزار آدمی اونکی
مر گئے اور ایک روایت مین یہہ ہے کہ ایک لاکھہ اور بیس ہزار آدمی مر گئی تھی اور تفسیر اس آیت کی سورہ بقر مین گزر گئی ہے اور فرماتا ہے
خدا اپنے حبیب کو کہ وَاسْأَلْهُمْ اور پوچھہ تو اون یہودیونسے ای محمد صلعم بطریق توبیخ اور سرزنش کے بطور استفہام عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِي
كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ حال اوس بستی کی سے کہ جو تھی نزدیک دریا کی اور نام اوس بستی کا ایلہ تھا اور درمیان مین اور طور
کے تھی وہ کنارہ پر دریای طبریہ کی اور حضرت موسیٰ کی شرع پر وہ لوگ تھے اور روز شنبہ کی تعظیم کرنیکا اونکو حکم تھا اور شنبہ کی روز اونکو
مچھلیونکی شکار کا حکم نہتا بلکہ اوس روز شکار کرنا اونپر حرام تھا اور اون لوگون نے ایک حیلہ سے شکار کیا اوس روز کو بہی اسطورسے کہ شنبہ
کی روز مچھلیونکو حوض مین جمع کرتی تھے اور یکشنبہ کو بلا تردد اون مچھلیونکو پکڑ لیتے تھی چنانچہ سورہ بقر مین قلنا لهم كونوا قردة خاسئين
کی تفسیر مین مفصل گزر گیا ہے اور اس فعل سے اونکی حضرت داود پیغمبر نے اونپر لعنت کی اور خدا تعالیٰ نے اونکو بندر بنا دیا اور قصہ کیطرف
خدا تعالیٰ اشارہ کرتا ہے اور اپنی حبیب کو حکم کرتا ہے کہ تو بنی اسرائیل سے اوس بستی کی لوگونکا حال پوچھہ إِذْ يَعْدُونَ جسوقت حد سے گزرتے تھے وہ
فِي السَّبْتِ بیچ روز شنبہ کی کہ باوجود ممانعت کی مچھلیونکا شکار اوس روز اونہونے کیا إِذْ تَأْتِيهِمْ حِيتَانُهُمْ جسوقت آتی تھین اونکی پاس
مچھلیان يَوْمَ سَبْتِهِمْ روز شنبہ اونکی کے کہ حرام تھا اوس روز شکار کرنا اونکا شُرَّعًا ظاہر ہو کر یہہ حال واقع ہوا تھا یعنی شنبہ کی روز تو مچھلیان
اونکی نہر پانی پر ظاہر ہو کر اور پانی پر تیرتی ہوئی بدون خوف و خطر کے منہ اپنی پانیسے باہر نکالی ہوئی وَيَوْمَ لَا يَسْبِتُونَ لَا تَأْتِيهِمْ اور جسدن
کہ نہین عمل شنبہ کا کرتی تھی تو نہین آتی تھین مچھلیان یعنی جس روز کہ تعظیم کا اونکو حکم نہتا اور وہ ایام سوای شنبہ کی تھی یکشنبہ و دو شنبہ
سہ شنبہ چہار شنبہ پنجشنبہ جمعہ اون دنون مین مچھلیان نہین آتی تھین اور کہتی ہین کہ شنبہ کی روز کثرت سے مچھلیان پانی پر ظاہر ہوتی
تھین اور چلی آتی تھین اور جب شنبہ تمام ہو جاتا تھا تو پانیسے چلی جاتی تھین اور تا شنبہ آئندہ پہر اونکو وہان کوئی نہ دیکہتا تہا اور فرماتا ہی خدا
كَذَٰلِكَ نَبْلُوهُمْ اسیطرح آزماتی ہین ہم اونکو یعنی معاملہ آزمانیوالونکا سا کرتے ہین ہم اونسے بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ بسبب اسکی کہ تھی
وہ کہ باہر ہوتی تہی حکم ہمارے سے اور کہتی ہین کہ ایلہ کے رہنے والے شنبہ کی روز کو سفیدی کثرت سے مچھلیان دیکہتے اور سوای اوسکی اور
کسی روز نہ دیکہتی تہی اسواسطے اونپر بہت شاق اور ناگوار تہا اور شنبہ کی روز شکار کرنیکا حکم نہتا اون لوگون نی ایک حیلہ کیا کہ حوض بنائی اور
حوضونسی دریا تک نالیان کہود کر لیگئے شنبہ کے روز مچھلیان دریا مین آتین تو وہ لوگ اون مچھلیونکو نالیونکی رستہ سے حوضون مین لیجاتے
جسوقت حوض مچھلیونسے پر ہو جاتی تو راہ کو اونکی جالونسے بند کر دیتی تھے کہ پہر وہ واپس دریا مین نچلی جائین اور یکشنبہ کو اونکا شکار
کرتے جب بہت دن گزر گئی اور عذاب اونپر نازل نہوا تو دلیر ہو گئی اور شنبہ کو بہی شکار کرنے لگی اور مفصل اسکی تفسیر سورہ بقر مین
مذکور ہے قردۃ خاسئین کی تفسیر مین اور کہتے ہین کہ شہر ایلہ مین ستر ہزار مرد تھے اور اونکی تین فرقہ ہو گئے تھے ایک فرقہ تو اونمین
سے اس فعل ناشائستہ کو عمل مین لاتا تہا کہ وہ مچھلیونکا شکار کرتے تہی اور ایک فرقہ اس فعل سے اونکو منع کرتا تہا اور تیسرا فرقہ
نہ شکار کرتا تہا اور نہ شکار کرنیوالونکو شکار سے منع کرتا تہا اور یہہ تیسرا فرقہ منع کرنیوالے فرقہ کو کہتا تہا کہ تم اونکو کیون منع کرتے ہو کہ خدا
تعالیٰ عنقریب اونپر عذاب نازل کرنیوالا ہی اوس حال کو خدا تعالیٰ بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَإِذْ قَالَتْ أُمَّةٌ مِّنْهُمْ × اور پوچھہ تو
ای محمد صلعم جسوقت کہا ایک فرقہ نے اونمین سے منع کرنیوالونکو یعنے اوس فرقہ نے کہ جو شکار کرتے تہی اور نہ شکار کرنیوالونکو منع کرتے
تھے اون لوگون نے منع کرنیوالونکو کہا کہ لِمَ تَعِظُونَ قَوْمًا کسواسطے نصیحت کرتے ہو تم اوس قوم کو کہ اللَّهُ مُهْلِكُهُمْ
خدا ہلاک کرنیوالا اونکا ہے دنیا مین نافرمانی کی جہت سے أَوْ مُعَذِّبُهُمْ یا عذاب کرنیوالا اونکا ہے آخرت مین عَذَابًا شَدِيدًا

ذکر بعض پیغمبران امۃ موسیٰ علیہ السلام

عذاب سخت کہ وہ عذاب آتش دوزخ کا ہے اور یہہ اون لوگون نی اونکو ہو سطی کہا تہا کہ نافرمانی اون شکار کرنیوالونکی اونپر ظاہر ہو گئی
تہی اور جانتے تہی وہ کہ نصیحت اونکو کچہہ فائدہ نبخشیگی اور جسوقت کہ منع کرنیوالونکو اون لوگون نی نصیحت کیا کہ تم انکو کیون
نصیحت کرتی ہو کہ خدا تعالی انکو ہلاک کرنیوالا یا عذاب کرنیوالا ہے تو اون لوگون نی اونکی جواب مین کہا کہ ہم انکو ہو سطی نصیحت اور
منع کرتے ہین کہ کل کو ہمسے خدا پوچہیگا کہ حکم کرنا نیکی کا اور منع کرنا برائی سی تمپر واجب تہا تمنی اونکو کیون منع نکیا ہو سطی ہم منع کرتی ہین
تاکہ خدا کے روبرو ہمکو منع کرنیسے ایک عذر ہو چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ قَالُوْا کہا اون منع کرنیوالون نی کہ نصیحت ہماری اون شکار
کرنیوالونکو مَعْذِرَةً واسطی عذر کی ہے اِلٰى رَبِّكُمْ طرف پروردگار تمہارکی وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اور تاکہ وہ لوگ ڈرین خدا سے
اور پرہیز کرین اوس گناہ سے اور توبہ کرین تاکہ عذاب خدا کا اونپر نازل نہو اور معذرۃ کو حفص نے منصوب پڑہا ہے نعتذر مقدر کا
مفعول مقرر کرکے اور باقیون نی مرفوع پڑہا ہے خبر موعظتنا محذوف کی اور فرماتا ہے خدا کہ فَلَمَّا نَسُوْا پس جسوقت بہول گئے
وہ یعنے جسوقت ترک کیا اون شکار کرنیوالون نی مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ اوسچیز کو کہ نصیحت کی گئی تہے وہ ساتہہ اوسکی یعنے نصیحت کو قبول
نکیا تو اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ نجات دی ہمنے اون لوگونکو کہ منع کرتے تہے وہ برائی سے وَاَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا
اور پکڑ لیا ہمنے اون لوگونکو کہ ظلم کیا تہا اونہون نی اپنی نفسونپر مچہلیکا شکار کرنیسے بِعَذَابٍ بَئِيْسٍ ساتہہ عذاب سخت کے
بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ بسبب اوسکی کہ تہی وہ کہ باہر ہو جاتی تہی فرمانبرداری ہماری سے عناد کی جہت سے اور بئس کو اہل مدینہ نے
بکسر با بدون ہمزہ کے بیس پڑہا ہے اور ابن عامر نے بئس ہمزہ سے پڑہا ہے سمع کی وزن پر اور ابن عامر نے بئیس فعیل کے وزن
پر پڑہا ہے اور باقیون نی بَئِيْس فعیل کی وزن پر پڑہا ہے اور کہتے ہین کہ جسوقت نصیحت کرنی نی اونکو کچہہ فائدہ نکیا تو اون منع
کرنیوالون نی آپسمین کہا کہ اس شہر مین رہنا خطر اور خوف سے خالی نہین ہی وہ نہونکے اون لوگونکی اور اپنی درمیان ایک دیوار بلند
کہینچکر شہر کے دو حصے کئے کہ اودہر کا آدمی ادہر کو نجانی پائی اور اودہر کا آدمی ادہر کو نہ آنی پائی اور مشہور یہہ ہے کہ اوس
شہر سے باہر نکلکر دوسری شہر مین چلی گئے تہے چنانچہ سورہ بقر مین كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِيْنَ کی تفسیر مین مذکور ہوا ہے اور اسیطرح
ایک مدت اونکو اس فعل پر گزر گئے تو خدا تعالی نی اونپر عذاب کو نازل کیا کہ سب بندر ہو گئے اور اون منع کرنیوالون نے جب اونکی
طرف سے کوئی آواز نہ سنی تو دیوار پر چڑہے اور دیکہا کہ کوئی گہر سے اپنے باہر نکلکر نہین پہرتا ہے کہنے لگی کہ ان لوگون نے
کیا شراب نوشی کی ہے کہ جسکے پینے سے مست ہوے گہرون مین پڑے ہین جبکہ آفتاب بلند ہوا اور اودہر سے کوئی آواز نہ آئی
تو اون لوگون نے سیڑہی لگاکر اونکی گہرون مین جاکر دیکہا کہ بندر اونکی صورت ہو گئی ہین و سحال کو خدا تعالی بیان کرتا ہے چنانچہ
فرماتا ہے کہ فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ پس جسوقت کہ گردن کشی کی اونہون نی اوسچیز سے کہ منع کئی گئے تہی وہ اوس سے
کہ شکار کو مچہلیونکی اونہون نی چہوڑا یہانتک کے شنبہ کو بہی شکار کرنے لگی تو قُلْنَا لَهُمْ کہا ہمنے واسطی اون نافرمانبردارونکی کہ
كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِيْنَ کہ ہو جاؤ تم بندر گمراہ اور خوار اور ذلیل ہونیوالی اور بعضے روایتمین آیا ہے کہ جوان اونکی بندر ہو گئے
تہے اور بوڑہے اونکے خوک بنگئی تہی اور جسوقت وہ منع کرنیوالی اونکی مکانونمین پہونچی اور اونکو دیکہا اور اونہون نی اونکو دیکہا تو وہ
اپنے یگانون اور آشناؤن اور دوستونکو دیکہکر اونکی بدنسے اپنی تئین ملتی تہے اور وہ اونکو کہتے تہے کہ کیا ہمنے تمکو منع نہین کیا تہا
کہ تم یہہ کام مت کرو کہ عذاب نازل ہو گا لیکن تمنی ہمارا کہنا نہ مانا بس تین روز تک وہ زندہ رہے اور چوتہی روز وہ مر گئے اور
فرماتا ہے خدا کہ وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ اور یاد کر تو ای محمد صلعم جسوقت خبر دی پروردگار تیری نے کہ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ البتہ بہیجیگا
بہیجیگا اوپر اون یہودیون کے اور غالب کریگا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ روز قیامت تک مَنْ يَّسُوْمُهُمْ اوس شخص کو کہ تکلیف دیوےگا

وہ اونکو سُوْٓءَ الْعَذَابِ بُری عذاب کے کہتے ہین کہ خدا تعالی نے بعد سلیمان کے بخت نصر بابلی کو یہودیون پر غالب کیا کہ اوسنے اونکو قتل کیا اور گھر
اونکی ڈھادی اور اونکی عورتون اور بچونکو قید کیا اور جو کوئی اونمین سے قتل سے بچ رہا تو اوسپر جزیہ مقرر کیا اور بعد اوسکے سلاطین فارس نے
اوسپر حملہ کیا اور ہمیشہ اونکو رنج پہونچاتی رہی اور خراج اونسے لیتی رہے اور کہتے ہین کہ رسول خدا کے زمانہ تک مجوسیون کو جزیہ دیتے
رہے اور بعد اوسکے حضرت نے حکم دیا اون یہودیونسے لڑینگے اور اونکی عورتون اور بچونکی قید کرینگے یہانتک کہ اسلام کو قبول کرین یا جزیہ دیوین
اور یہہ حکم قیامت تک باقی ہے اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيعُ الْعِقَابِ تحقیق کہ پروردگار تیرا البتہ جلدی کرنیوالا عذاب کا ہے کافرون کو
کہ دنیا مین اونکو عذاب کرے وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور تحقیق کہ وہ البتہ بخشنے والا گناہون کا مہربان ہے اوس شخص پر کہ جو کفر
اور گناہ سے توبہ کرے اور فرماتا ہے خدا کہ وَقَطَّعْنٰهُمْ اور پراگندہ اور متفرق کیا ہمنے اون یہودیونکو فِي الْاَرْضِ اُمَمًا
بیچ زمین کے فرقہ فرقہ کہ ہر ولایت مین رہتے تھے لیکن جہان رہتے ہین وہان ذلیل اور خوار ہین مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ بعضے اونمین سے
نیک ہین کہ دین موسی پر قائم رہے اور کچھ فرق نکیا اور پھر عیسی پر ایمان لائی وَمِنْهُمْ دُوْنَ ذٰلِكَ اور بعضے اونمین سے سوائے
اوسکے تھے کہ وہ کافر اور بدکار تھے وَبَلَوْنٰهُمْ اور آزمایا ہمنے اونکو یعنی معاملہ آزمانیوالونکا سا کیا ہمنے اونسے بِالْحَسَنٰتِ ساتھ
نیکیونکے کہ اونکو تونگری اور تندرستی عطا کی وَالسَّيِّاٰتِ اور آزمایا ہمنے اونکو ساتھ برائیونکے کہ فقیری اور بیماری اور مصیبتین اونکو دین
لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ تاکہ وہ رجوع کرین اپنے پروردگار کیطرف اور کفر اور گناہ سے وہ توبہ کرین لیکن اونہون نے گناہون پر اصرار کیا اور
نعمتونکی ناشکری کی اور تکبر کرکے کہا کہ خدا فقیر ہے اور ہم تونگر ہین اور ہاتھ خدا کا بندھا ہے اور ہاتھ ہمارا کشادہ ہو رہا ہے اور امتحان
مین وہ درست نہ نکلے اور فرماتا ہے خدا کہ فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ پس جانشین آئے بعد اون نیکیونکے پیچھے آنیوالی کہ وَّرِثُوا الْكِتٰبَ
وارث ہوئی وہ کتاب کے یعنی سیکھا اونہون نے اپنے باپونسے علم توریت کا يَاْخُذُوْنَ لیتے تھے وہ لوگ عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى اسباب
اس پست ترکا یعنی اس دنیا کی پست ترکا وہ فائدہ لیتے تھے کہ رسول خدا صلعم کی صفات کی بدلنے مین جو کہ توریت مین لکھی ہین وہ علمائے
یہود لوگونسے رشوت لیتے تھے یہہ تھا فائدہ دنیائی پست کا اونکی واسطے وَيَقُوْلُوْنَ سَيُغْفَرُ لَنَا اور کہتے ہین وہ کہ قریب ہے
بخشش کیجاوی واسطے ہمارے گناہ ہمارے بخشے جاوینگے اور مراد اس سے علماء یہود ہین کہ وہ کہتے تھے کہ ہمارا گناہ شب کا تو دن کو
بخشا جاتا ہے اور گناہ دن کا شبکو بخشا جاتا ہے وَاِنْ يَّاْتِهِمْ اور حال یہہ ہے کہ اگر آتا ہے اونکی پاس عَرَضٌ مِّثْلُهٗ
متاع مثل اوس متاع حرام کی جو کہ رشوت کا ہے یا کوئی اور فائدہ حرام ہو تو يَاْخُذُوْهُ لیتے ہین وہ اوسکو اور پھر امید بخشش کی رکھتے ہین
باوجود کہاجانے مال حرام کی اور ہرگز اوس سے توبہ نہین کرتی ہین اور فرماتا ہے خدا کہ اَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ کیا نہین لیا گیا تھا اوپر اونکی
مِّيْثَاقُ الْكِتٰبِ عہد کتاب توریت کا اَنْ لَّا يَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ یہہ کہ نہ کہین وہ اوپر خدا کے مگر حق جو کچھ کہ خدا کے پاس سے
نازل ہوا ہے اور یہہ حکم توریت مین کہان ہے کہ باوجود اصرار گناہ ہونگی اور بدون توبہ کرنیکے بخشے جاوین وَدَرَسُوْا مَا فِيْهِ
اور پڑھا اونہون نے جو کچھ کہ بیچ کتاب کے ہے اور یہہ حکم اونہون نے اوسمین ہرگز نہین دیکھا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے
روایت ہے کہ چاہئے کہ نہ کہین کسی مسئلہ مین یہانتک کہ علم اوسکا حاصل کرین اور نہ رد کرین اوس چیز کو کہ نہین جانتے ہین اور
فرماتا ہے کہ وَالدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ اور خانہ آخرت بہتر ہے دنیا کی اسباب مال اور متاع سے لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ واسطے
اون لوگونکی کہ ڈرتے ہین وہ خدا سے مال حرام کی کہاتے نہین اور خدا پر افترا کرتے نہین اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ کیا پس نہین سمجھتے ہین وہ اس امر کو
اور حفص نے تعقلون کو تا سے پڑھا ہے مخاطب کا صیغہ یعنے کیا پس نہین سمجھتے ہو تم کہ نعمت آخرت کی بہتر ہے مال دنیا سے
وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ اور جو لوگ کہ چنگل مارتے ہین ساتھ کتاب کے یعنی مضبوط پکڑتے ہین اوسکو کہ اوسکے احکام پر عمل

کرتی ہین اور وہ قرآن ہے کہ جسکی احکام پر عمل کرتی ہین وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ اور قایم کرتی ہین وہ نماز کو کہ ہمیشہ اوسکو پڑہتے ہین کہ وہ ستون
ہے دین کا اور سب عبادتون سی افضل ہے اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ تحقیق کہ ہم نہین ضایع کرتے ہین اجر اور ثواب
نیکی اور درستی کرنیوالون کا بلکہ پورا اور تمام ثواب اونکا اونکو دیتے ہین اور فرماتا ہے خدا کہ وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ اور یاد کرو تو
ای محمد صلعم جسوقت کہ اوٹہایا ہمنے پہاڑ کو فَوْقَهُمْ اوپر اون یہودیونکی واسطی قبول کرانے احکام توریت کی اور وہ پہاڑ اونکی
سرونپر ایسا معلوم ہوتا تہا کہ کَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ گویا کہ وہ ایک سائبان ہے وَظَنُّوْا اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِهِمْ اور گمان کیا اونہونے کہ تحقیق وہ
پہاڑ پڑنیوالا ہی اوپر اونکی بیچ اوس پہاڑ کا ذکر ہے کہ جسکو جبرئیل اوٹہا کر لائی تہے اور بنی اسرائیل کی سرونکی اوپر کچہہ تہوڑے
فاصلہ سی اوسکو رکہدیا تہا اور کہا تہا کہ احکام توریت کے قبول کرو ورنہ اس پہاڑ کو تمہاری سرون پر گرا دونگا اور وہ سجدہ
مین گئے تو ایک رخسارہ تو اونہونے زمین پر رکہا اور دوسرا رخسارہ اوٹہا کر پہاڑ کو دیکہتے تہے کہ کہین یہہ سرون پر گر
پڑی اور روایات اہل بیت علیہم السلام مین آیا ہی کہ جو لوگ کہ ایک رخسارہ سی سجدہ کرتے تہے وہ منافق تہے اور جو کہ پیشانی سی سجدہ
کرتے تہے وہ مومنین کاملین تہی اور اس پہاڑ کی اوٹہانیکا ذکر سورہ بقر مین ہو لیا ہی اور حضرت صادق علیہ السلام نی فرمایا ہے
کہ حضرت موسیٰ نی بنی اسرائیل سی کہا کہ احکام توریت کی قبول کرو جو کچہہ کہ خدا نے اسمین درج کئی ہین وہ لوگ قبول نہین کرتے
خدا تعالی نے کوہ طور سینا کو اونکی سرونپر بلند کیا اور حضرت موسیٰ نی فرمایا کہ اگر قبول نکروگے تو یہہ پہاڑ تمہاری سرونپر گرا دیا
جائیگا تب مجبور ہوکر اون لوگون نے قبول کیا اور فرماتا ہی خدا کہ اور کہا ہمنے بنی اسرائیل کو کہ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ پکڑو تم
اور رہو تم جو کچہہ کہ دیا ہے ہمنے تمکو ساتہہ قوت کے یعنی بارادۂ دل اور بعزم جزم اوسکی احکام کو تم وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ اور
یاد کرو تم جو کچہہ کہ بیچ اوسکے ہے عہد اور امر اور نہی لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ تاکہ تم ڈرو خدا سی اور پرہیز کرو نافرمانبرداری اوسکی سی
اور پہلے اس سی خدا تعالی نی کتب سماوی کی میثاق کا ذکر کیا تہا اور اب اوس میثاق کا ذکر کرتا ہی کہ جو تمام بندون سے لیا ہی اور
وہ اسطرح سی بعضی بیان کرتی ہین کہ خدا تعالی نے آدم کی صلب سی اونکی اولاد کو نکالا اوسیطرح سی جیسے کہ پیدا ہونگے ہین
ایک کے بعد ایک یعنی اونکی حقائق کو اپنی علم کی روبرو پراگندہ کیا اور اون حقیقتون کو گویا کیا زبان استعداد اور قابلیت خدا
اونکی سی اور اپنے پروردگار ہونیکا اونسے اقرار کروایا اور بعض محققین کہتی ہین کہ عالم مثال مین جسکو عالم ملکوت کہتی ہین اولاد آدم
کو گویا کیا اور اونسے اپنی پروردگار ہونیکا سوال کیا سبنے اقرار کیا اسواسطے کہ ہر چیز کیواسطی ایک ملکوت ہے اور ملکوت وہ چیز ہے کہ
جس سے شی کا قیام ہی اور وہ عالم ارواح اور عالم ملائکہ ہی اور مذہب اکثر مفسرین کا یہہ ہے کہ خدا تعالی نی اولاد آدم کو اون کی
باپون کی پشتون مین سی باہر نکالا مثل مورچہ صغیر کی اور زندگی اور عقل اور گویائی اونمین پیدا کی اور اپنی پروردگار ہونیکو روبرو اونکے
پیش کیا اور اونہون نی خدا کی پروردگار ہونیکو قبول کرکے کہا کہ ہم اپنے اقرار پر گواہ ہین جب اونہون نی ہان کہا تو خدا تعالی نی ملائکہ
سی کہا کہ تم گواہ رہو اس اقرار کے ملائکہ نی کہا کہ ہم گواہ ہین اوس قصہ کو خدا تعالی بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَاِذْ اَخَذَ
رَبُّكَ اور یاد کرو ای محمد صلعم جسوقت کہ لیا پروردگار تیری نے مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ اولاد آدم سے مِنْ ظُهُوْرِهِمْ پشتون اونکی سی یعنی
اونکی پشتون سی اونکو باہر لایا ذُرِّيَّتَهُمْ نسل و اولاد اونکی کو اور ظہورہم بدل ہی بنی آدم سی اور ذریتہم کو ابن کثیر اور کوفیون نی واحد کا صیغہ پڑہا
ہے اور باقیون نی ذریات پڑہا ہے جمع کا صیغہ یعنے جسوقت کہ پروردگار تیری نی عہد لیا اور اولاد آدم سی باہر نکالکر پشتون اونکے
سے اولاد اونکی کو ایک قرن کو بعد ایک قرن کی اور ایک نسل کو بعد ایک نسل کے وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اور گواہ مقرر کیا اونکو
اوپر نفسون اونکی کے یعنی قائم کین حجتین اوپر اونکی دلیلین اپنی پروردگار ہونیکے اور ترتیب دی اونکے عقلون مین ایسی چیز کی کہ بلاتے

وہ اونکو طرف اقرار کرنے پروردگاری اوسکی کی ہدایت تک کے ہو گئی وہ منزلہ اون لوگونکی کہ کہا اونسے کہ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ کیا نہین ہون مین
پروردگار تمہارا قَالُوا بَلَىٰ کہا اونہون نے کہ ہان تو پروردگار ہمارا ہے شَهِدْنَا گواہ ہوئی ہم اپنی اقرار پر اور اقرار اونسے اسواسطی لیا
ہے کہ أَن تَقُولُوا ایسا نہو کہ کہو تم يَوْمَ الْقِيَامَةِ دن قیامت کے جسوقت عذاب مین گرفتار ہون کہ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَٰذَا تحقیق کہ ہم تھے اس
اقرار سے غَافِلِينَ بیخبر أَوْ تَقُولُوا یا ایسا نہو کہین تم کہو کہ إِنَّمَا أَشْرَكَ آبَاؤُنَا مِن قَبْلُ سوا اسکی نہین کہ شرک کیا ہی باپون ہماری نی پہلے سے کہ وہ
ہمسے پہلے تھے وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّن بَعْدِهِمْ اور تھے ہم اولاد پیچھی اونسے اور ہمنے اونکی پیروی کی اور یہہ اقرار ہمنے ہو اسطی کرایا کہ پیروی نہ
قایم ہونے دلیل کے اور حاصل ہونی علم کی صلاحیت عذر کی نہین رکھتی اور اوسوقت کہو گے کہ أَفَتُهْلِكُنَا کیا پس ہلاک کرتا ہے تو
ہمکو اور عذاب کرتا ہے بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُونَ بسبب اوسکی کہ کیا ہی باطلون مدبر اہون نے یعنی باپون ہمارے نی کہ بنیاد شرک کی ڈال گئی
تھے اس آیت کی تفسیر مین اختلاف بہت ہی اور اکثر مفسرین کا جو قول یہہ ہے کہ اولاد آدم کو عقل اور نطق عطا کرکے اونسی اقرار اپنے
پروردگار ہونیکا کروایا اور اس اقرار پر اونسے عہد لیا اور گواہ کیا اونکو سپر علمای محققین اعتراض کرتی ہین کہ اونسی اقرار کروا کر
پہر کسواسطی اس اقرار کو بہلا دیا اور فراموش کروا دیا کہ لینا عہد کا اوس شخص پر کہ جس سے عہد لیا ہے حجت نہین ہو سکتا ہے جبتک کہ
اوس شخص کو وہ عہد یاد نہو اور جسوقت کہ اوسکو بہلا دیا اور فراموش کر دیا تو یوم میثاق کے عہد لینے کیا فائدہ بخشا اور یہہ صورت
مشابہ تناسخ کی جا ہوتی ہے اسواسطی اس آیت کی تفسیر مین محققین نی کئی تاویلین بیان کی ہین کہ وہ مجمع البیان مین مذکور ہین اور یہہ
آیت محمول معنی مجازی پر ہی اور ایک وجہہ اوسکی تاویل مین یہہ لکہی ہے کہ خدا تعالی نے ہر مکلف سے عہد لیا ہے اپنی پروردگار ہونیکا
اسطرح سی کہ اوسکو عقل کامل عطا کی اور علامتین اپنی قدرت کاملہ کی اوسکو ہدایت کرکے دکہلا دین اور اپنے عجایب صنعتون کیطرف اوسکو
رہنمونی کی کہ جس سے ظاہر ہو جاتی کہ ان چیزونکا کوئی صانع اور خالق ہے اور اوسکو قدرت دی ہے اپنے دلیلونکی جاننی کی یہانتک
کہ گویا شاہد کر دیا ہے اوسکو اور کہا کہ الست بربکم یعنی کیا نہین ہون مین پروردگار تمہارا قالوا بلی یعنے کہا اونہون نے کہ ہان تو پروردگار ہمارا
ہے بس صورت مین معنی اشہدہم علی انفسہم کی یہہ ہونگی کہ رہنمائی کی ہو اوسکو اپنے مخلوقات کی وسیلہ سے اپنی توحید پر اور گواہ کیا اوسکو اوسکی
نفس پر اسطرح سے کہ پیدا کی ہین اوسکی عقل مین وہ دلیلین کہ جو دلالت کرتی ہین وحدانیت خدا پر بس اسطرح سی شہادت اپنی پروردگار
ہونیکی اوسپر لازم کی ہے کہ اوس سے انکار نہین کر سکتا ہے اور یہہ خطاب بزبان حال ہے نہ بزبان مقال جیسے کہ قول حقتعالے
مین ہے کہ فقال لہا وللارض ائتیا طوعا او کرہا قالتا اتینا طائعین اگرچہ حقیقت مین خدا تعالی نی نہین فرمایا ہے اور جواب اونہون نے
نہین دیا ہی اور مثل اسکے قول حقتعالے کا ہے شاہدین علی انفسہم بالکفر اور معلوم ہے کہ کفار نے اپنے زبانون سی اقرار کفر کا نہین کیا ہی
لیکن اونکی حال سی اسطرحکا ظاہر ہو رہا ہے کہ اوسکو دفع نہین کر سکتے ہین گویا کہ وہ کفر کا اقرار کرنیوالی ہین اور جسوقت کہ ظاہر معنی
اس آیت کی سمجہہ مین نہین آتی ہین تو ہمیواسطی اکثر محققین اس آیت کی تفسیر مین توقف کرتی ہین اور اوسکی تفسیر کو حوالہ پروردگار کی کرتی
ہین اور اکثر روایتین جو اوسکی تفسیر مین ہین وہ بہی موافق تفسیر مشہور کی ہین کہ جسپر اعتراض وارد ہوتا ہے اور یہہ جو بعضے کہتے ہین کہ جنکے
نفوس آلایش دنیا سی صاف ہین اونکو اوس دنکا اقرار یاد ہے چنانچہ کہتے ہین کہ سلطان نظام الدین دہلوی نے لکہا ہی کہ مجہکو اوس
روزکا اقرار یاد ہی خدا تعالی نی الست بربکم کو پوربی راگنی مین فرمایا تہا یہہ سب غلط اور دعوی بی دلیل ہے کہ واسطی ترغیب
معتقدین کی طرف شطحیات اپنی کی ایسا کہدیا ہی اور بعضی کہتے ہین کہ جن لوگون نے اوسدن اقرار کیا تہا اونکو خدا نی مومن پیدا کیا اور جن
لوگون نے اوسدن انکار کیا تہا اونکو خدا نے کافر پیدا کیا لیکن مجتہدین نے تمام کر دین اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جن لوگون
نے اقرار کیا تہا اونکو معرفت ثابت ہی اور موقف کو بہول گئے اور قریب ہے کہ یاد کرین گے اور اگر نہوتا یہہ تو نہ جانتا کوئی خالق

اپنے کو اور رازق اپنے کو اور بعض اونمین سے وہ شخص ہین کہ اقرار کیا تہا اوسنے اپنی زبان سے اور دلسے اوسنے اقرار نہین کیا تہا وہ منافق
ہے چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ فما کانوا لیؤمنوا بما کذبوا بہ من قبل یعنی پس نہین ہین وہ کہ ایمان لائین بسبب پیغمبر کے تکذیب کی تہی جسکو انہون
نے ساتہہ اوس پیغمبر کے پہلے اوس سے یعنی عالم ذر مین لیکن یہہ روایت بہی مثل اوس آیت کی متشابہات مین سے ہے اور اہلبیت
کی روایات بہی مطابق تفسیر مشہور کی ہین چنانچہ ابن عباس سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ حقتعالی نے ذریت
آدم سے میثاق لیا تہا نعمان مین اور وہ ایک وادی ہے عرفات کی نزدیک اور اوسکو نعمان سحاب کہتے ہین اور لباب مین لکہا
ہے کہ میثاق وجہنا مین لیا گیا تہا اور وہ ایک زمین ہے ولایت ہند مین اور بعد نکلنے آدم کے بہشت سے میثاق لیا گیا تہا اور
بعضے کہتے ہین کہ میثاق بعد پیدا ہونے آدم کے اور پہلے داخل ہونے بہشت سے ایک میدان بہشت مین لیا گیا تہا کہ عرض
جسکا پانسو برس کی راہ کا ہے اوس صحرا مین ذریت آدم کو بشکل مورچہ خورد پیدا کیا تہا مانند چراغ روشن کی اور آدم نے درمیان اونکی
ایک نور دیکہا کہ روشنی اوسکی چراغون پر غالب تہے آدم نے پوچہا کہ خداوندا یہہ کیا ہے اور یہہ کسکا نور ہے فرمایا کہ یہہ نور ایک پیغمبر کا ہے
تیری اولاد مین سے پوچہا کہ عمر اوسکی کسقدر ہوگی فرمایا کہ تریسٹہہ برس کی آدم نے عرض کی کہ خداوندا اوسکی عمر کو زیادہ کر حکم ہوا کہ اسسے
زیادہ مصلحت نہین ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے کسی نے پوچہا کہ اونہون نے کیونکر جواب دیا ہوگا وہ تو ذرہ تہے فرمایا کہ اونمین
خدا نے ایسی چیز کردی تہی کہ جسوقت اونسے سوال کیا گیا تو اونہون نے جواب دینا اور یہہ مطابق اوس دلیل کے ہے کہ جو پہلے
گذری ہے یعنے اونکی عقلون مین ایسی چیز کی ترکیب دی تہی کہ وہ اونکو طرف اقرار کی لیجاتی تہے اور دوسری روایت مین ہے کہ جسوقت
خدا تعالی نے ارادہ کیا کہ خلقت کو پیدا کرے تو پہلے اونکو اپنی آگے پراگندہ اور منتشر کیا اور بعد اوسکے پوچہا کہ پروردگار تمہارا کون ہے
سب سے پہلے جناب رسول خدا اور امیر المومنین اور ائمہ ہدی نے جواب دیا اور کہا کہ تو ہی پروردگار ہمارا ہے پس بوجہ علم اور دین کا اونپر رکہا
اور ملائکہ سے فرمایا کہ یہہ ہین اوٹہانیوالے میری دین اور علم کی اور امین ہین بیچ مخلوقات میری مین اور وہ سوال کئے جاینگے پہر اولاد آدم سے
فرمایا کہ خدا کی پروردگار ہونیکا اور ان چند آدمیون کی مالک امور ہونیکا اور فرمانبرداری اونکی کا اقرار کرو سبنے کہا کہ خداوندا اقرار کیا ہمنے
پہر ملائکہ سے فرمایا کہ تم گواہ رہنا ملائکہ نے کہا کہ ہم گواہ ہین اس امر پر کل کو وہ یہہ نہ کہین کہ ہم اس سے غافل تہے اور ایک روایت مین
یہہ ہے کہ جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ سب سے پہلے مینے جواب دیا تہا اور اقرار کیا خدا کی پروردگار ہونیکا اسواسطے مین حضرت سب
مخلوقات سے فضل اور اعلی ہوئی اور معلوم ہوتا ہے کہ یہہ منتشر کرنا پیدا کرنیسے پہلے بہی عالم مثال اور ملکوت مین ہوگا اور فرماتا ہے خدا
کہ وکذلک اور ایسے ہی یعنی جیسے کہ بیان کیا ہے ہمنے حال میثاق کو ایسے ہی نفصل الآیت تفصیل سے بیان کرتے ہین ہم
نشانیون قدرت اپنی کو کہ وہ اونمین تامل اور تفکر کرین ولعلہم یرجعون اور تاکہ وہ رجوع کرین طرف حق کی اور پہرین وہ پیروی باطل سے اور
ترک کرین وہ اوسکو اور اب خدا تعالی بلعم باعور کا قصہ بیان کرتا ہے کہ وہ علمای بنی اسرائیل مین سے تہا چنانچہ فرماتا ہے کہ واتل علیہم اور پڑہ تو اے
محمد اوپر اون بنی اسرائیل کے نبأ الذی آتیناہ آیاتنا خبر اوس شخص کی کہ دیا تہا ہمنے اوسکو علم آیتون اپنی کا کہ از انجملہ اسم اعظم تہا اور حضرت امام محمد باقر
علیہ السلام سے روایت ہے کہ بلعم باعور کو اسم اعظم یاد تہا اور جسوقت اوس اسم سے وہ دعا کرتا تہا تو دعا اوسکی قبول ہوتی تہی اور فرعون کیطرف وہ مائل تہا
اور جسوقت کہ فرعون نے سعی کی اور اوسکی ہمراہیون کی طلب مین نکلا تہا تو فرعون نے بلعم سے کہا کہ تو خدا سے دعا کر کہ وہ موسی کو اور اوسکے
ہمراہیون کو ہمارے قید مین کر دیوے وہ اپنے گدہی پر سوار ہوا تہا کہ موسی کی طلب مین روانہ ہو گدہا اوسکا نہ چلا اور بلعم اوسکو مارنے لگا وہ گدہا
بحکم خدا گویا ہوا اور بزبان فصیح اوسنے کہا کہ وای تجہپر تو کسلیے مجہکو مارتا ہے کیا تو یہہ چاہتا ہے کہ مین تیری ہمراہ چلون کہ تو پیغمبر خدا
اور مومنین پر بد دعا کرے اور پہر اوسکو اسقدر مارا کہ وہ گدہا بیچارہ مر گیا اور اسم اعظم اوسکی زبان سے نکل گیا اور اثر اوسکا جاتا رہا اور اوسکے

قصہ بلعم باعور

حال کو خدا تعالے بیان کرتا ہی کہ اے محمد صلعم ان بنی اسرائیل کے روبرو حال اوس شخص کا بیان کر کہ جسکو ہمنے اپنی قدرت کی نشانیون کا علم دیا تھا اور بعضے کہتے ہین کہ مراد یہہ ہی کہ اوسکو علم کتب آسمانی کا دیا تھا اور بعضے کہتے ہین کہ وہ شخص امیہ بن ابی الصلت ثقفی تھا جو کہ لوگون سے کہا اوسنے آسمانی کتابین پڑھی تھین اور اوسنے اون کتابون سے معلوم کیا تھا کہ ایک پیغمبر ہونے والا ہی اور دعوی اوسکو یہہ تھا کہ وہ پیغمبر مین ہی ہونگا جس وقت جناب رسول خدا صلعم پیغمبر ہو گئے تو وہ شخص اسپہ حسد کرکے کافر ہو گیا فَانْسَلَخَ پس باہر ہو گیا وہ باعور یا امیہ مِنْهَا اون آیات سے جیسے کہ سانپ اپنے پوست سے باہر ہو جاتا ہی فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطَانُ پس لاحق ہوا اوسکو شیطان اور مصاحب ہوا اوسکا کہ اپنی پیروی کا اوسکو حکم کری فَكَانَ پس ہوا وہ باعور اسم اعظم کا جاننے والا مِنَ الْغَاوِيْنَ گمراہون سے وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنَاهُ اور اگر چاہتے ہم تو البتہ بلند درجہ کرتے ہم اوسکو بِهَا بسبب اون آیات کی جو کہ اوسکو یاد تھین جنمین اسم اعظم تھا وَلٰكِنَّهُ اور لیکن اوسنے اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ میل اور رغبت کی طرف زمین کی یعنے طرف پستی کے کہ وہ دنیا ہی دون ہی وَاتَّبَعَ هَوَاهُ اور پیروی کی اوسنے خواہش نفس اپنی کی کہ دنیا کو دین پر اختیار کیا فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْكَلْبِ پس مثال اوسکی مانند کتے کی ہے پستی اور خست طبیعت مین اور وہ یہہ ہی کہ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ اگر حملہ کری تو اوپر اوسکی اور دھتکاری تو اوسکو تو يَلْهَثْ زبان باہر نکالتا ہی اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ یا چھوڑ دی تو اوسکو تو بھی زبان کو باہر نکالتا ہی یعنی اگر تو اوسکو نہ دھتکاری اور کچھہ نہ کہی تو بھی وہ زبان کو باہر نکالتا ہی اور اصل مین معنی لہث کی کتے کی تشنگی سے زبان باہر نکال کر ہانپنے کو کہتے ہین اور مراد اوس سے یہان یہہ ہے کہ حال بلعم کا خست اور پستی طبیعت مین مثل کتے کی ہی کہ برابر ہی اوسکو اگر نصیحت کرے تو اوسکو تو بھی وہ گمراہ ہی کہ اپنی کمینہ ہونے سے وہ باز نہ آیا اسواسطی کہ خدا تعالے نے اوسکو خواب مین کہلایا کہ تو بنی اسرائیل پر بددعا مت کر اوسنے نہ مانا اور گدہا اوسکا چلنے سے رہ گیا اور اوس حیوان نے بزبان فصیح کہا کہ تو موسی پر بددعا نکر تب بھی نصیحت کو اوسنے قبول نکیا اور بددعا کی ذٰلِكَ یہہ مثل جو کہی ہے ہمنے مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ مثل اوس قوم کی ہے کہ جنہون نے سرکشی کی راہ سے كَذَّبُوْا بِاٰيَاتِنَا جھٹلایا اور تکذیب کی ساتھہ آیتون ہماری کی کہ وہ قرآن ہی یا جھٹلایا توریت کو کہ حضرت کی صفات جو کچھہ کہ اوسمین ہین اونکا انکار کرتی ہین اور پوشیدہ کرتی ہین اونکو اور فرماتا ہی خدا کہ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ پس بیان کر تو ای محمد صلعم قصونکو اون لوگون پر اور اوس شخص کے قصہ کو کہ جو ہماری آیات سے باہر نکل گیا تھا اسواسطی کہ قصہ اوسکا ہماری آیات سے نکل جانیکا بہت مناسبت رکھتا ہی ہماری آیات کے جھٹلانیکے ساتھہ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ تاکہ وہ فکر کرین اور سوچین اور بعد اوسکی نصیحت پذیر ہوون سَآءَ مَثَلًا الْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيَاتِنَا بری ہے مثل اوس قوم کی کہ جن لوگون نے جھٹلایا ہے اور تکذیب کی ہے ساتھہ آیتون ہماری کی وَاَنْفُسَهُمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ اور جانون اپنی کو وہ ظلم کرتی خدا کی آیات کو جھٹلا کر اور مثلاً تفسیر ہے ساء کی ضمیر کی اور فرماتا ہی خدا کہ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ جس شخص کو ہدایت کرتا ہی خدا پس وہ ہدایت پانیوالا ہی یعنے جسکو خدا تعالے توفیق اور لطف عطا کرتا ہی وہ شخص بے توفیق کی وسیلہ سی ہدایت پاتا ہی اور توفیق نہین حاصل ہوتی ہے مگر اوس شخص کو کہ ارادہ ایمان لانیکا کری اور خدا تعالے کی آیات مین تامل اور تفکر کرے وَمَنْ يُّضْلِلْ اور جسکو گمراہی مین پڑا رہنے دی خدا کہ بسبب اوسکے عناد اور جھٹلانی دلیلون روشن کی توفیق اور لطف عطا کری فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ پس یہہ لوگ وہ خسارہ اور نقصان پانیوالی ہین دنیا اور آخرت مین اور مشہور قصہ بلعم باعور کا اسطرح ہی کہ وہ کنعانیون مین سے تھا بلقا کا رہنے والا اور حضرت ابراہیم کی صحیفہ اوسنی پڑہی تہی اور اسم اعظم اوسکو یاد تھا جسوقت حضرت موسی قوم جبابرہ سی لڑنیکو چلی تو لوگون نے اوسکو مستجاب الدعوات جانکر اوس سے کہا کہ موسی لشکر لیکر آیا ہی ہمکو قتل کریگا اور شہر کو ہماری غارت کریگا تو موسی پر بددعا کر اوسنے کہا کہ پیغمبر پر بددعا کیونکر کرون کہ دونون جہان میری خراب ہو جائینگی لوگون نے کہا کہ تو اس مقدمہ مین خدا سی مشورہ کر اوسنے مشورہ کیا تو کچھہ جواب نہ آیا لوگون نے کہا کہ اگر خدا کو موسی پر بددعا کرنی بد معلوم ہوتی تو تجھکو منع کرتا وہ شخص اون لوگون کے فریب مین آگیا اور

اپنی گدہی پر سوار ہوکر پہاڑ کیجانب چلا جسجگہہ کہ موسیٰ کا لشکر معلوم ہوتا تہا اور گدہا اوسکا تین بار راہ مین بیٹہا اور کہتے ہین کہ اوسکو
خوابمین دکہلایا کہ تو بنی اسرائیل پر بددعا مت کر اوسنی نہ مانا اور گدہی پر سوار ہوکر چلا اور پہاڑ کی اوپر گیا تاکہ موسیٰ کی لشکر پر اطلاع پاوی مرتبہ
مین گدہا اوسکا بیٹہہ گیا اوسنی اوسکو مارا وہ پہر چلا اور بعد اوسکی پہر بیٹہہ گیا تین مرتبہ اسیطرح گدہا اوسکا چلا اور بیٹہا تیسری مرتبہ
اوسکو مارا تو وہ گویا ہوا اور بزبان فصیح اوسنی اوس سی کہا کہ ای بلعم تو کہان جاتا ہی اور مجہکو کسواسطی مارتا ہی تو نہین دیکہتا ہی کہ ملائکہ
میری سامنی مارتی ہین اور مجہکو آگی کو نہین چلنی دیتی یہہ کیا ارادہ تو نی کیا ہی شیطان نے اغوا اسی کیا ہی کہ پیغمبر خدا پر دعائی بد کری اسپر بہی وہ
متنبہ نہوا اور خدا تعالی نی اوسکو اوسکے حال پر چہوڑ دیا اور توفیق کو اوس سی اوٹہا لیا بسبب قبول نکرنی اوسکی کی ایسی نشانہا اور روشن
دلیلونکو اور وہ پہاڑ پر گیا اور اوسکی قوم اوسکی ہمراہ تہی جسوقت حضرت موسیٰ کی لشکر کو اوسنے دیکہا تو اپنے ہاتہہ واسطے دعا کے
اوٹہائی اور ارادہ کیا کہ موسیٰ پر اور موسیٰ کی قوم پر دعائی بد کری زبان اوسکی اولٹی پہر گئی اور اپنی قوم پر اوسنے بددعا کی تو قوم نی
اوسکی کہا کہ ای بلعم تو نی ایسا کام کسواسطی کیا کہا کہ قصد تو میرا اسکے عکس تہا کہ اونکی ضرر کی دعا کرون لیکن زبان میری مقصود کی برخلاف
جاری ہوگئی اور زبان اوسکی اوسیوقت سینہ تک باہر نکلکر سینہ پر جا پڑی اور اپنی قوم سی کہا کہ کیا نہ کہا تہا مینے تمکو کہ اس سبب سے دین اور
دنیا دونون برباد جاوینگی اور خراب ہو جاوینگے دین تو میرا گیا لیکن مقصود میرا اب یہہ ہے کہ دنیا کو تو ہاتہہ سی نجانی دون اور اب علاج اوسکا یہہ
ہے کہ اپنی عورتونکو آراستہ اور مزین کرکے موسیٰ کی لشکر مین بہیجو اور اسباب بیچنا اونکی سپرد کرو تاکہ وہ خرید اور فروخت کی بہانے
سے اونکی لشکر مین داخل ہون اور اپنی نفسونکو اونکی پیش کرین اگر ایک نے بہی اون مین سے زنا کریگا تو اونکا کام تمام ہوگا اون لوگون نی
اپنی عورتون کو آراستہ کرکے موسیٰ کی لشکر مین بہیجا اور اون عورتون مین ایک عورت نہایت خوبصورت تہی ایک زمری بن سلوم
کو بنی اسرائیل کی بزرگون مین سی اور سردار سبط شمعون بن یعقوب کا تہا اوسنے اوس عورت کو دیکہا تو اوسکی حسن و جمال پر فریفتہ
ہوگیا اور اوس عورت کو پیغام دیا اوسنی قبول کیا زمری اوس عورت کا ہاتہہ پکڑ کر حضرت موسیٰ کی پاس لیگیا اور کہا کہ ای موسیٰ کیا یہہ
عورت با این حسن و جمال مجہپر حرام کریگا حضرت موسیٰ نی فرمایا کہ البتہ حرام ہی بلکہ دیکہنا اسکا حرام ہو چہ جائیکہ اوس سے صحبت کرنا اور تو اپنی
عورت کو چہوڑ دی اوسنی کہا کہ واللہ تیرا حکم مین نمانونگا اور جبتک کہ اپنا مقصود دل اوس سی حاصل نکرونگا تو اوسکو رہائی ندونگا حضرت موسیٰ
نے ہر چند اوسکو منع کیا لیکن اوسنی نہ مانا اور اوس عورت کا ہاتہہ پکڑ کر اپنی خیمہ مین اوسکو لایا اور اوس سے زنا کیا اور لوگون نی جو یہہ حال دیکہا
تو وہ بہی زنا مین مشغول ہوئی خدا تعالی نی طاعون اونپر بہیجا کہ ایک ساعت مین ستر ہزار آدمی موسیٰ کی ہمراہیون مین سی مر گئی اگرچہ
فنحاص نام کہ ہارون کی اولاد مین سی تہا اور بہتیجا حضرت موسیٰ کا تہا اور سپہ سالار موسیٰ کی لشکر کا تہا اور اوسکی برابر وہان کوئی قوی اور
زبردست نہ تہا اون ایام مین وہ وہان موجود نہ تہا جسوقت وہ اپنی لشکر مین آیا اور ایسا حال اوسنی دیکہا تو ایک حربہ اوٹہا کر زمری کی خیمہ
مین آیا اور زمری کو اوس عورت کی ہمراہ سوتا ہوا دیکہا دونون کا سر کاٹا اور اونکی سرونکو نیزہ پر لٹکا کر موسیٰ کی لشکر مین لیگئے پہرتا تہا اور
کہتا تہا کہ خداوندا یہہ سزا اوسکی ہی کہ جو کوئی تیری نافرمانبرداری کری اور تیری حکم کو نمانی تب خدا تعالی نی طاعون کو اونسے رفع کیا اور
اسی سبب سے بنی اسرائیل کی عادت یہہ ہی کہ جب کوئی جانور ذبح کرتی ہین تو ایک حصہ اوسمین سی فنحاص کی اولاد کو دیتے ہین اور اس
قصہ مین اور روایتین بہی ہین اور خدا تعالی کفار کا حال بیان کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہے کہ وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ اور البتہ تحقیق پیدا
کیا ہی ہمنے واسطے دوزخ کی كَثِيرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ بہتون کو جنون اور آدمیون سی لام جہنم کا واسطے عاقبت اور انجام
کی ہی اور مراد اس آیت سی یہہ ہے کہ ہمنے جن اور آدمی بہت پیدا کئی ہین اور سبب زیادتی کفر اور عناد کی انجام اونکا ہمنے طرف دوزخ کے
ہے یعنی ہماری علم ازلی مین گزرا ہے کہ بہت جن اور آدمی کفر پر اصرار کرینگے اور پیغمبرونکی ارشاد کو نہ سنینگے اور عقلی دلیلون

ہیں تا میں گمرنگی اور سوائے کفر کے اختیار نہ کرینگے تاکہ انجام اور مرجع اونکا سوائے دوزخ کی نہو اور یہ حال لام کا ہے یعنی جہنمی انکو پیدا کیا ہی اور بسبب اصرار اور
انکار کی انجام اونکا دوزخ ہی اور پیدا جہنم کی واسطی نہیں ہوئی ہین بلکہ پیدا واسطی عبادت کی ہوئی ہین چنانچہ خدا فرماتا ہی کہ وما خلقت
الجن والانس الا لیعبدون اور ظاہر معنی اس آیت کی مراد نہیں ہین ورنہ لازم آتی کہ بندہ قادر نہیں ہین ایمان و طاعت کی اختیار کرنی پر اور کفر
اور معصیت کے ترک کرنی پر لازم آتا ہی مجبور ہونا بندہ کا کفر اور معصیت پر اور شان جناب باری عز اسمہ کی پاک اور منزہ ہے اس سے کہ زبردستی
اور جبر کرکے بندہ سی کفر کروائی اور پہر اوسکو دوزخ مین داخل کری اور بعد اسکی خدا تعالی اہل کفر و عناد کا قلت تفکر اور بعد فہم بیان کرتا ہی
چنانچہ فرماتا ہے لَهُمْ قُلُوبٌ لَا يَفْقَهُونَ بِهَا واسطی اونکی دل ہین کہ نہیں سمجہتی ہین وہ ساتہہ اونکی کہ وہ اونکو متوجہ طرف آیات
کے نہیں کرتی ہین وَلَهُمْ أَعْيُنٌ اور واسطی اونکی آنکہین ہین کہ کسی وجہ سی لَا يُبْصِرُونَ بِهَا نہیں دیکہتے ہین وہ ساتہہ اونکے
رہنمائی کو اور طرف مصنوعون خدا کی نظر نہیں کرتی ہین تاکہ اونکی صانع اور خالق کیطرف راہ لیجائین وَلَهُمْ آذَانٌ اور واسطی اونکی
کان ہین کسیطرح سے لَا يَسْمَعُونَ بِهَا نہیں سنتی ہین وہ ساتہہ اونکی حق کو واسطی کہ ہوش کی کانونسے نصیحتونکو اور قرآن کی آیتونکو نہیں
سنتے ہین اُولٰٓئِكَ یہہ لوگ کہ جو اپنی دل اور آنکہہ اور کان کو دنیا کی لذتونکی طرف متوجہ رکہتی ہین اور دیدہ و دانستہ حق سی روگردانی کرتے
ہین اور حق کو نہ سمجہتے ہین اور نہ دیکہتے ہین اور نہ سنتے ہین متوجہ ہوکر ایسے آدمی كَالْأَنْعَامِ مانند چوپاؤنکی ہین کہ ہمیشہ ہمت اونکی
سوائے کہانیکی اور سونیکے اور کچہہ نہیں ہے بَلْ هُمْ بلکہ وہ گروہ أَضَلُّ گمراہ زیادہ ہین چوپاؤنسے کہ چوپائی تو ڈانٹنے سی ہٹ جاتے
ہین اور ہانکنی سی چلنی لگتی ہین اور یہہ کفار کسیطرح کہنا نہیں مانتی اُولٰٓئِكَ یہہ گمراہ کہ جنکا ذکر ہوا ہی هُمُ الْغَافِلُونَ وہ ہی غفلت
کرنیوالی ہین اور جناب امیر المومنین علیہ السلام سی روایت ہے کہ فرمایا کہ خدا تعالی نی ملائکہ مین عقل پیدا کی ہی بدون خواہش نفسانی کے اور چوپاؤنمین
خواہش پیدا کی ہی بدون عقل کے اور آدمیونمین دونون پیدا کی ہین پس جو شخص کہ غالب ہو عقل اوسکی خواہش نفس پر وہ شخص
بہتر ہے ملائکہ سے اور وہ شخص کہ غالب ہے خواہش اوسکی عقل پر وہ شخص بدتر ہی چوپاؤنسے اور اب خدا تعالی رغبت دلاتا ہے اپنی بندونکو
اس امر کی کہ میرا نام لیکر مجہکو پکارو اور ذکر میرا کرو چنانچہ فرماتا ہے کہ وَلِلّٰهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ اور واسطے خدا کی ہین نام نیک فَادْعُوهُ بِهَا
پس پکارو تم اوسکو ساتہہ اون ناموںکی کہ وہ دلالت کرتی ہین بہت اچہی معنی پر اور بعضے کہتے ہین کہ مراد نوو نہ نام خدا کے ہین بیان چنانچہ
احادیث مین وارد ہوا ہے اور یا مراد ایکہزار اور ایک نام ہین بعضے تو اونمین سی صفات ذات ہین جیسے کہ قادر اور عالم اور سمیع اور
بصیر اور یہہ اسما عین ذات ہین اور بعضے اونمین سی صفات فعل ہین جیسے کہ خالق اور رازق اور مصور اور بعضے اونمین
سے پاکیزگی اور بزرگی پر دلالت کرتے ہین جیسے کہ قدوس اور سبوح اور ماجد اور اللہ اسم ذات ہی اور اس آیت کی نازل
ہونیکی وجہ مین لکہا ہے کہ ایک شخص نے نماز مین خدا کو اللہ کی لفظ سے یاد کیا اور بعد اوسکی رحمان کی لفظ سی یاد کیا ابوجہل نے کہا کہ
محمد اور اوسکی اصحاب کہتی ہین کہ خدا ایک ہے اور ایک خدا کی ہم پرستش کرتی ہین اور اس شخص نے دو خدا کا ذکر کیا ہے ایکمرتبہ تو اللہ کا
اور دوسری مرتبہ رحمان کا تب یہہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا کہ خدا کی نام بہت ہین جس نام سی چاہو خدا کو پکارو اور حضرت صادق علیہ السلام
نے فرمایا ہی کہ ہم ہین اسما حسنی اور نہیں قبول کیا جاتا ہی کسی سے مگر ہماری معرفت سی اور امام رضا علیہ السلام سی روایت ہے فرمایا کہ جسوقت
نازل ہو تمپر کوئی سختی تو مدد چاہو تم ہماری ساتہہ طرف خدا کی یعنی کہو کہ الہی ان بزرگونکی واسطی ہی ہماری مشکل کو آسان کر اور یہہ مراد
ہے قول حقتعالی سی وللہ الاسماء الحسنی فادعوہ بہا وَذَرُوا الَّذِينَ اور چہوڑ دو تم پیروی اون لوگونکی کہ وہ اپنی گمراہی اور جہالت سی
يُلْحِدُونَ فِي أَسْمَائِهِ میل کجی کیطرف کرتی ہین بیچ ناموں اوسکی کی یعنی خدا تعالی کو اون ناموںکا یاد کرتے ہین کہ جن ناموںکی واسطی اذن
شرع کا نہیں ہے جیسے کہ عرب خدا کو ابو المکارم یا ابیض الوجہ کہتے تھے اور نصاری ابو المسیح کہتی تھے اور حکما علت اولی کہتے تھے

بلکہ خدا کو اون ناموں سے یاد کرو کہ جن ناموں سے خدا نے اپنی تئین یاد کیا ہی اور بعض کہتی ہین کہ مراد الحاد سی مشتق کرنا اونکی نام کا ہے جیسا خدا
کی ناموں سی جیسی کہ لات اللہ سے اور عزی عزیز سی اور منات منان سی اور اب خداتعالے اہل الحاد کی سزا کا ذکر کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہی
سَيُجْزَوْنَ قریب ہے کہ جزا دی جائیگی وہ الحاد کرنیوالی مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ جو کچھ کہ وہ عمل کرتی تہی یعنی انجام اونکی عمل کا دوزخ ہی اور اب
خداتعالیٰ اہل بہشت کا حال بیان کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ وَمِمَّنْ خَلَقْنَا أُمَّةٌ اور اون لوگون سی کہ پیدا کیا ہی ہمنے ایک گروہ ہے کہ
يَهْدُونَ بِالْحَقِّ رہنمائی کرتی ہین وہ ساتھہ حق کی کہ وہ دین اسلام ہی وَبِهِ يَعْدِلُونَ اور ساتھہ اوس حق کی ہی عدالت کرتی ہین کہتی
ہین کہ جناب رسول خدا صلعم نی اس آیت کو تلاوت کر کی فرمایا کہ یہہ آیت میری امت کی حق مین نازل ہوئی ہی جو کہ حق کہتی ہین اور حق کی ساتھہ
لیتے ہین اور حق کی ساتھہ دیتی ہین اور حق کی ساتھہ حکم کرتی ہین اور تجھسے پہلی ہی ایک قوم کی آدمی ایسی تہی اور یہہ آیت تلاوت فرمائی وَمِن قَوْمِ
مُوسَىٰ أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ اور ذکر اوس امت کا پہلی اس سی مذکور ہو چکا ہی اور امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام
سے روایت ہی فرمایا کہ وہ امت کہ جو حق کیطرف رہنمائی کرتی ہین اور حق کی ساتھہ عدالت کرتی ہین وہ ہم ہین اور ایک روایت مین یہہ ہے
کہ وہ ہم اور ہماری پیرو ہین اور جناب امیرالمومنین علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ قسم ہے اوس شخص کی کہ جسکی دست قدرت مین میری
جان ہی کہ البتہ متفرق ہوگی یہہ امت طرف تہتر فرقونکی کہ سب فرقے اون مین سی دوزخمین جائینگے مگر ایک فرقہ کہ جنکی حق مین خداتعالے
فرماتا ہی وممن خلقنا امۃ یہدون بالحق وبہ یعدلون اور تفسیر اہلبیت علیہم السلام مین ہی کہ فرمایا حضرات علیہم السلام نی کہ وہ لوگ ہم ہین اور
حق یہی ہی یعنی کہ یہہ بزرگ عالم تہی علم دین کی اور یہی سبب ہی کہ رسول خدا صلعم نی انکی حق مین فرمایا تہا کہ مین تم مین دو چیزین
چہوڑی جاتا ہون قرآن اور اہلبیت کے اگر تم اون دونون کو مضبوط پکڑو گی اور پیروی اونکی کرو گی تو گمراہ نہو گی اور فرمایا ہی رسول خدا
صلعم نی کہ مثال میری اہلبیت کی مانند کشتی نوح کی ہی جو کوئی اوسپر سوار ہوا اوسنی نجات پائی اور جو کوئی اوس سے پیچھے رہ گیا وہ ہلاک
ہوا اور حق کی ساتھہ یہی حکم دیتی تہی کہ عالم تہی علم دین کی اور سینہ بسینہ رسول خدا صلعم سی انکو علم پہونچا تہا اور جبتک علم دین کا عالم
نہوگا تو وہ حق کی ساتھہ حکم کیونکر دیگا کہ خود شیتن گم است کرا رہبری کنند بخلاف اون لوگونکی کہ ماہر ہین علم دین سی کہ وہ جو حکم کرینگے
موافق حق کی کرینگی نہ وہ لوگ کہ جو احکام مین غلطیان کرتی تہے بسبب کم علمی کی اور مسائل دین مین حضرت علی کیطرف رجوع کرتی تہے
اور بسبب معلوم نہونے احکام شرع کی اپنی رائی اور قیاس سے مسائل بناتی تہی اور نہین پیروی کرتی ہین اہلبیت کی مگر شیعہ اور
مخالفین ہرگز پیروی اہلبیت کی نہین کرتی ہین بلکہ اصول مین تو ابوالحسن اشعری اور ابو المنصور ماتریدی کی پیروی کرتے ہین اور
فروع مین ابوحنیفہ اور شافعی اور مالک اور حنبل کی اور جلال الدین دوانی نی شرح عقائد مین لکھا ہے کہ ناجی وہ فرقہ ہے کہ جو
پیروی کرتا ہی ابوالحسن اشعری کی بخلاف شیعہ کی کہ وہ پیروی دوازدہ امام کی کرتے ہین اور انکو معصوم سمجہکر الحمد للہ علی ذالک و معلوم نہین ہوتا
کہ یہہ ابوالحسن کہ نہ اصحاب رسولخدا مین داخل ہے اور نہ اہلبیت مین یہہ نوبت کا ہیکا کہان سے آگیا کہ نجات اوسکی پیروی مین منحصر ہو
ہے نہ اصحاب کی پیروی مین اور نہ اہلبیت کی پیروی مین اور اب خداتعالے کفار کا حال بیان کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ وَالَّذِينَ
كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا اور جن لوگون نی جہٹلایا ہے آیتون ہماری کو سَنَسْتَدْرِجُهُم قریب ہے کہ درجہ بدرجہ بڑہا لینگے ہم اونکو یعنی نزدیک
اور آہستہ آہستہ اونکو ہلاک کے قریب پہونچا لینگے مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ جہان سے کہ او نہ سمجہہ سی کہ بچائین وہ کہ جسوقت وہ گناہ کرین تو ہم اون پر نعمت
کو زیادہ کرین اور وہ اس خیال سی کہ یہہ نعمت لطف ہے خدا کیطرف سے کہ وہ گناہ کو نہین یاد کرین یہانتک کہ جب اونکی طغیانی گناہ
مین نہایت کو پہونچی تو عذاب اونپر ثابت ہو جائی اور بدون ظہور علامات کی ناگہان ہم عذاب کو اونپر نازل کرین اور استدراج
وہ ہی کہ جو ظاہر مین تو احسان کرنا اور خوب معلوم ہوتا ہو اور حقیقت مین نتیجہ اوسکا رنج و خرابی ہو اور فرماتا ہے خدا کہ وَأُمْلِي لَهُمْ

اور مہلت دیتا ہون مین واسطے اونکی اور ڈہیل ڈالدون کہ وہ گناہ کرتی چلی جائین اور ایکدفعہ ہی اونکو پکڑلون ہو سکتی کہ جلدی عذاب مین وہ کرتا ہے
کہ جسکو اندیشہ یہہ ہو کہ ہو وقت فوت ہو جائیگا تو پہر نہو سکیگا اِنَّ کَیْدِیْ تحقیق کہ پکڑ لینا میرا مخفی بدون ظاہر ہونے علامت کی مَتِیْنٌ
مضبوط اور استوار ہی کہ اوسکو کوئی دفع نہین کر سکتا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سی اس آیت کی تفسیر مین روایت ہی کہ وہ بندہ وہ
ہے کہ جو گناہ کرتا ہی پس نعمت جدید اوسکو بعد اوسکی حاصل ہوتی ہی کہ وہ نعمت اوسکو استغفار اور توبہ کرنیسے غافل کر دیتی ہی اور دوسری
روایت مین ہی کہ جسوقت خدا تعالےٰ ارادہ کرتا ہی اپنی بندہ سی خیر کا تو پیچھے گناہ کرنیکی کوئی سختی اوسکو پہونچاتا ہے کہ وہ اوس گناہ
کو یاد کر کی توبہ اور استغفار کری اور اوس گناہ کی کرنیسے نادم اور پشیمان ہو اور جسوقت بندہ سی خیر کا ارادہ نکری تو بعد گناہ کی
اوسکو نعمت عطا کرتا ہی کہ وہ اوس نعمت کی سبب سے توبہ کرنیکو اور گناہ سی بخشش طلب کرنیکو بہول جاتا ہی اور اسیطرح سی اوسکا حال
رہتا ہی یہی ادہی قول خدا تعالےٰ سی سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِنْ حَیْثُ لَا یَعْلَمُوْنَ اور کہتی ہین کہ جناب رسولخدا صلعم ایام حج مین کوہ صفا پر رونق
افروز ہوی اور ہر ایک فرقہ قریش کو عذاب خدا سی ڈراتی تہی ایک شخص نے قریش کے اشراف مین سے کہا کہ یہہ یار تمہارا دیوانہ ہو گیا ہی کہ شب و روز
یہی فریاد کرتا ہی یہہ آیت نازل ہوئی کہ اَوَلَمْ یَتَفَکَّرُوْا کیا نہ سوچا اون دشمنان دین نی اور فکر اور تامل کر کی دریافت نہ کیا کہ
مَا بِصَاحِبِهِمْ نہین ہی ساتہہ یار اونکے یعنی نہین ہی یار اونکی کو کہ وہ محمد ہی مِنْ جِنَّةٍ جنون اور دیوانگی کسی قسم کی ہو سکتی کہ یہہ وہ
عاقل کامل ہے کہ جسکو نبوت سی پہلے محمد امین کہتے تہی اور اب کہ اوسنی لوگونکو حق کیطرف بلانا شروع کیا ہی تو اوسکو دیوانہ کسواسطے کہتے ہو
بلکہ مجنون تم ہو کہ جس شخص کو جانتے ہو کہ صاحب حلم و وقار اور عاقل ہے اور ہر طرحکی فضیلت اور اوصاف نیک رکہتا ہی اوسکو تم دیوانہ
کہتے ہو اور کبہی ساحر کہتے ہو اور کبہی شاعر کہتے ہو اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ نہین ہے وہ محمد مگر ڈرانیوالا ظاہر عذاب خدا سے تاکہ سب اوسکی
کہنے کو سنین اور کسی پر پوشیدہ نرہے اور اب خدا تعالےٰ اپنی صنعتون کو بیان کر کے پہر اونکو اپنی طرف رغبت دلاتا ہے کہ اَوَلَمْ
یَنْظُرُوْا کیا نہ نظر کی اونہونے اور نہ دیکہا فِیْ مَلَکُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بیچ مالک آسمانونکی اور زمین کو کہ کیسے عظیم الشان ہین
اور آسمانونمین آفتاب اور چاند اور ستارے پیدا کئی ہین اور زمین مین انسان اور حیوان اور دریا اور پہاڑ اور صحرا پیدا کئے ہین اور
آسمانون کو ادہر مین پیدا کیا ہی کہ نیچے اونکے کوئی ستون اور لگاؤ نہین ہے اور زمین کو پانی پر بچہایا ہی وہ لوگ ان صنعتون پر خدا کے
اور اوسکی عجائب و غرایب مخلوقات کیطرف نظر نہین کرتی ہین اور فرماتا ہی کہ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَیْءٍ اور کیا نہ نظر کی اونہونے
اوس چیز کو کہ پیدا کی ہی خدا نے جو کچھ کہ ہی ممکنات مین سی کہ اوسکی قدرت کی کمال کو دیکہین اور علامات اوسکی قدرت کے اون پر
ظاہر ہو جائین اور معلوم ہو اونکو کہ جو کچھ محمد کہتا ہی وہی حق ہی وَاَنْ عَسٰۤی اَنْ یَّکُوْنَ اور کیا نہ نظر کی اونہون نی یہہ کہ قریب ہے
کہ ہووے کہ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ تحقیق نزدیک ہو گئی ہی اجل اونکی یعنی کیا اون لوگون نی اس امر کیطرف نظر نہین کی کہ شاید اونکی
مرنیکے دن نزدیک پہونچے ہون تاکہ عناد اور انکار کو ترک کر کے مرنیسے پہلے اور پیش از نزول عذاب کوئی ایسا عمل کرین کہ
جسمین رستگاری اونکی ہو اور وہ عمل ہو باعث اونکی نجات کا اور اگر مشرکین قرآن پر ایمان نہین لاتی کہ وہ جامع ہدایتون
اور مصلحتون دین اور دنیا کا ہی تو فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ بَعْدَهٗ یُؤْمِنُوْنَ پس ساتہہ کونسی بات کی بعد اوس قرآن کی ایمان لائینگے
مَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ جس شخص کو گمراہی مین پڑا رہنے دے خدا بسبب اوسکے عناد کی اور انکار کی قدرت خدا سے اور نظر توفیق اوس پر نکری تو
فَلَا هَادِیَ لَهٗ پس نہین ہے کوئی رہنمائی کرنیوالا واسطے اوسکے وَیَذَرُهُمْ اور چہوڑ دیتا ہی خدا اون گمراہون کو فِیْ
طُغْیَانِهِمْ بیچ گمراہی اور حد سی گزر جانے اونکی کی کہ یَعْمَهُوْنَ حیران اور سرگردان رہین وہ اور راہ حق کیطرف ہرگز نہ چلین اور کہتی ہین
کہ فرقہ یہود باوجود اسکے کہ جانتے تہے کہ قیامت کا علم سوائی خدا کی کسیکو نہین ہی لیکن جسوقت جناب رسول خدا صلعم

لوگونکو اوسکے ہولون سی ڈراتے تہی تو وہ بطور امتحان کی وہ پوچہتے تہے کہ ای محمد تو پیغمبر ہی تو خبر دی ہمکو کہ قیامت کب ہوگی تاکہ ہمکو
اوسکی وقت کا علم ہو یہہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ السَّاعَةِ سوال کرتی ہین وہ تجہسے ای محمد قیامت
سے کہ اَیَّانَ مُرْسٰهَا کب ہے وقت واقع ہونی اوسکی کا اور عن الساعة مفعول ثانی یسئلون کا ہی اور ایان خبر مقدم ہی مرسٰہا کی قُلْ
کہہ تو ای محمد صلعم اون بیہودیونکی جواب مین کہ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّیْ سوائی اسکے نہین کہ علم اوس قیامت کا نزدیک پروردگار میری کی
ہے کہ سوا اسکے کوئی ملک مقرب یا نبی مرسل کوئی اوس سی آگاہ نہین ہے لَا یُجَلِّیْهَا نہ ظاہر کریگا اوسکو لِوَقْتِهَآ واسطے وقت
اوسکے کی اِلَّا هُوَ مگر وہ خدا یعنے نہ ظاہر کریگا اوسکو اوسکی وقت مین مگر خدا کہ غیر خدا پر ہمیشہ وہ پوشیدہ رہیگی جب تک کہ واقع ہو اور اب
حکمت اوسکی پوشیدہ کرنیمین یہہ ہے کہ تاکہ بندہ ہمیشہ اوسکی ہونیسے خوف کرتی رہین اور خدا کی فرمانبرداری مین اپنے تئین مشغول
رکہین اور اگر وقت اوسکا معلوم ہوتا تو ابتدا مین بسبب اوسکی وقت کی بعید ہونیکی گناہونکو اختیار کرتے اس امید پر کہ ابھی تو وہ نہین ہے
جب قریب آئیگی تو توبہ کر لینگے اور روز قیامت کو ساعت اسواسطے کہا کہ وہ ایکساعت مین ہو جائیگی ثَقُلَتْ بہاری ہے
وہ قیامت باعتبار ہولون کی اور حساب کتاب کی جہت سے فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بیچ آسمانونکی اور زمین کی کہ رہنے والی آسمانونکی اور
زمین کی سب اوس سی ڈرتی ہین لَا تَاْتِیْکُمْ اِلَّا بَغْتَةً نہ آئیگی وہ تمکو مگر ناگہان کہ کوئی تو بازار مین سودا خرید کرتا ہوگا اور کوئی کچھ
تولتا ہوگا اور کوئی کہانا کہاتا ہوگا اور کوئی سوتا ہوگا اسیطرح ہر ایک شخص اپنی کام مین مشغول ہوگا اور اوس سے پہلے کسیکو خبر اوسکی آنیکی
نہوگی اور ایکدفعہ ہی وہ آجائیگی اور بغتة مصدر ہے محل حال مین ضمیر تاتیکم سی اور فرماتا ہے خدا کہ یَسْئَلُوْنَکَ پوچہتے ہین تجہسے
ای محمد صلعم قیامت کے وقت سے اس جہۃ سی کہ کَاَنَّکَ حَفِیٌّ عَنْهَا گویا کہ تو عالم ہے اوس قیامت کے وقت سی اور تو جانتا ہے اوسکو
کہ وقت اوسکا کب ہے کہ جو تجہسے وہ اسطرح سے گڑگڑا کر سوال کرتے ہین اور حال یہہ ہے کہ تو کراہت کہتا ہے اونکی سوال سی اسواسطی
کہ وہ غیب کے علم سی ہے قُلْ کہہ تو ای محمد صلعم اونکی جواب مین کہ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ سوائی اسکے نہین کہ علم اوس قیامت کا
نزدیک خدا کی ہے وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ اور لیکن اکثر آدمی نہین جانتی ہین اوسکی وقت کو اور کہتے ہین کہ مکہ کی لوگ رسول خدا
صلعم کے پاس آئی اور کہا کہ ای محمد صلعم تیرا خدا تجہکو کیون نہین خبر دیتا ہے کہ نرخ اشیا کا کب ارزان اور کب گران ہوتا ہے تاکہ تو
ارزانی مین خرید کرے اور گرانی مین فروخت کری کہ اس صورت مین بہت فائدہ تجہکو حاصل ہو یہہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے
خدا کہ قُلْ کہہ تو ای محمد صلعم اون لوگونسے کہ لَآ اَمْلِکُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا نہین مالک ہون مین واسطے جان اپنی کی نفع کو اور نہ
ضرر کو کہ غیب کا علم مجہکو نہین ہے اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ مگر جو کچھ کہ چاہے خدا کہ مجہکو تعلیم کری اور بتلائے اپنی رحمت سی وَلَوْ کُنْتُ
اَعْلَمُ الْغَیْبَ اور اگر ہوتا مین ایسا کہ جانتا مین غیب کو لَاسْتَکْثَرْتُ مِنَ الْخَیْرِ البتہ طلب بہت کرتا مین خیر مین سے یعنی بہت مال اور
فائدہ اور فتح اور غنیمت طلب کرتا مین وَمَا مَسَّنِیَ السُّوْٓءُ اور نہ پہونچتی مجہکو برائی مثل فقیری اور بیماری اور رنج کی اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ وَّبَشِیْرٌ
نہین ہون مین مگر ڈرانیوالا کافرون اور گنہگارونکا اور خوشخبری دینی والا لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ واسطی اوس قوم کی کہ ایمان لاتے ہین وہ مجہپر اور
اون احکام پر کہ جو مین خدا کی پاس سے لایا ہون اور یا یہہ کہ ڈرانا اور خوشخبری دونون مومنین کیواسطی ہین اسواسطے کہ فائدہ ہمیشہ خبر کے
ارشاد سی وہی حاصل کرتی ہین اور اب خدا تعالی اپنی وحدانیت اور قدرت کا ذکر کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہے کہ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ
وہ خدا وہ شخص ہے کہ پیدا کیا ہی اوسنے تمکو نفس اور جان ایک سے کہ وہ آدم تہا وَجَعَلَ مِنْهَا اور پیدا کیا اوس سے یعنے اوسکی پہلوی چپکے
استخوان سی یا اوسکی جسم کی بچی ہوئی مٹی سی زَوْجَهَا جوڑی اوسکی کو کہ وہ حوا تہی لِیَسْکُنَ اِلَیْهَا تاکہ آرام پکڑے وہ طرف
حوا کی اور الفت اختیار کری اوس سے کہ جنس کو طرف جنس اپنی کی میل اور رغبت ہوتی ہے فَلَمَّا تَغَشّٰهَا پس جسوقت ڈہانکا آدم

نے اوس حوا کو کہ اوس سے خلوت کی تو بحکمت حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيْفًا ٹھیرایا اوس حوا نے بوجہ ہلکا یعنی حاملہ ہوئی فَمَرَّتْ بِهٖ پس ہمیشہ رہی وہ
ساتھہ اوس حمل کی اوٹھتی ہین اور بیٹھتی ہین اور چلتی ہین اور اوس حمل مین گرانی ہوئی چلی گئی تو مہینے تک یعنی اوسکو نو مہینے حمل مین گزرے
فَلَمَّآ اَثْقَلَتْ پس جسوقت بوجہل ہوئی وہ حوا کہ دن وسکی وضع حمل کے قریب ہوئے یعنی وہ بچہ حوا کی شکم مین کلان ہوگیا تو دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا
پکاری وہ دونو آدم اور حوا خدا کو کہ پروردگار اون دونو کا ہی دعا کی اوس سے کہ لَئِنْ اٰتَيْتَنَا صَالِحًا البتہ اگر دیگا تو ہمکو فرزند
درست بدن اور مستوی الخلقت کہ اپنی پیدائش مین عیبونسی پاک ہو تو لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ البتہ ہونگے ہم شکر کرنیوالون مین سے اس
نعمت کا فَلَمَّآ اٰتٰهُمَا پس جسوقت دیا اون دونو کو خدا نے صَالِحًا فرزند درست بدن تو جَعَلَا لَهٗ مقرر کئی واسطی اوس خدا کی اون
دونون نے یعنی اونکی اولاد نے شُرَكَآءَ فِيْمَآ اٰتٰهُمَا شریک بیچ اوس چیز کے کہ دیا ہی خدا نے اون دونو کو یعنی اوس فرزند کو کہ خدا نے
اولاد آدم کو دیا تہا اوس فرزند مین اولاد آدم نے خدا کی شریک مقرر کئی کہ کسی فرزند کا نام تو اولاد آدم نے عبدالحارث کہا اور کسیکا
نام عبدالعزیٰ اور کسیکا نام عبد شمس کہا اور اہل مدینہ نے شرکاء کو شِرکًا پڑہا ہے فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ پس بلند اور برتر ہی خدا اون چیزسی کہ
شریک کرتی ہین یعنی اولاد کا لفظ کہ وہ مضاف ہے جعلا اور اتٰہما مین سی محذوف ہے اور تقدیر اوسکی جعل اولادہما اور آتی اولادہما ہے
یعنی کئی اولاد اون دونو کی نے اور دیا اولاد اون دونو کی کو اور یہان مضاف ایسا محذوف ہے کہ جیسے ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مین محذوف
ہے اور تقدیر اوسکی ثم اتخذ اسلافکم العجل ہے اور یہ گوسالہ پرستی مخاطبین نے نہین کی ہی بلکہ اونکی اسلاف نے کی تہی اور ایسے ہی
آدم نے شرک نہین کیا کہ وہ پیغمبر اور معصوم ہی بلکہ اونکی اولاد نے کیا تہا اور دلالت کرتی ہی اولاد کی لفظ کی محذوف ہونی پر عما یشرکون کہ
جمع کا صیغہ ہی وضمیر اوسکی اولاد کیطرف پہرتے ہی اور اگر آدم اور حوا مراد ہوتی تو خدا تعالے عما یشرکان کہتا تثنیہ کے
صیغہ سی اور مراد شرک کرنیوالون سے آدم اور حوا ہرگز نہین ہوسکتی جیسے کہ بعضے اہلسنت کہتی ہین کہ آدم اور حوا نے شیطان کے
بہکانے سے شرک کیا کہ اپنی پسر کا نام عبدالحارث رکہا اور حارث شیطان کا نام ہی اسواسطی کہ آدم معصوم تہی اور معصوم سی ایسا امر
واقع نہین ہوسکتا کہ مخالف عصمت کی ہے اور ایسی ہی اکثر آیات مین ظاہر معنی پر لوگ عمل کر کی گمراہ ہوگئی ہین جیسے کہ خالق ہر چیز کا یہان
تک بندونکی افعال کا خدا ہی اور خدا بہکاتا ہی کافر اور گمراہ کرتا ہی اور سوا اسکے بہت آیتونکی ظاہر معنے ایسے ہی ہین امام رضا علیہ
السلام نے مامون رشید کے جواب مین فرمایا ہے کہ حوا کی شکم سی دو پیدا ہوتی تہی ایک پسر اور ایک دختر اون دونونی خدا کے شریک کئے جسوقت
کہ اونکو فرزند تندرست خدا نے عطا کیا اور اونہون نے خدا کا شکر نکیا جیسے کہ اونکی باپ اور مان نے شکر کیا تہا اس صورت مین ضمیر
جعلا کی اوس پسر و دختر کیطرف پہریگی نہ آدم اور حوا کی طرف اور صاحب کشاف اور صاحب بیضاوی کہتی ہین کہ یہہ قول شریک
کرنیکا لائق شان انبیا کی نہین ہے اور بعد اوسکے بیان کیا کہ ہوسکتا ہے کہ نفس واحد سی مراد قصی ہے جو کہ رسول خدا کی اجداد
مین سے ہے اور اوسکو خدا تعالی نے ایک زوجہ اوسکی جنس سے دی کہ وہ عربی اور قریشی تہے اور اون دونو نے شرط کی کہ اگر
خدا تعالے ہمکو فرزند درست خلقت عطا کریگا تو ہم خدا کا شکر ادا کرینگی خدا تعالی نے چار پسر اونکو عطا کئے اور اونہون نے نام رکہنے
مین شریک کیا خدا کا کہ عبد مناف اور عبدالعزیٰ اور عبد القصی اور عبد الدار اونکا نام رکہا اور یہہ اشتراک التسمیہ کا یعنے
نام رکہنے مین شریک کرنا کفر نہین ہے اور تاویل وہی یاد وہ صحیح ہے جو کہ پہلے گزری ہی اور فرماتا ہی خدا کہ اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُ
شَيْئًا کیا شریک کرتی ہین وہ مشرکین اوسچیز کو کہ نہین پیدا کر سکتی ہی وہ چیز کسی چیز کو وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ اور حال یہہ ہے کہ وہ
خود پیدا کئی ہین اور پیدا کئے جاتے ہین یعنے کیا شریک کرتے ہین وہ عبادت خدا مین ایسی چیزون کو کہ وہ کچہہ پیدا نہین کرسکتی
ہین بلکہ خود پیدا کی جاتی ہین اور جسوقت کہ وہ مخلوقات مین داخل ہین تو سزاوار شریک کرنیکے کیونکر ہونگے کہ وہ بہی مثل دیگر

مخلوقات خدا ہین اور فرماتا ہی خدا کہ وَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ لَہُمْ اور نہین طاقت رکھتی ہین وہ شرکا لَہُمْ واسطی اون شرک کرنیوالون کی نَصْرًا نصرت اور
مدد کرنیکی اونکی فائدہ اور نقصان مین وَلَآ اَنْفُسَهُمْ یَنْصُرُوْنَ اور نہ اپنی نفسون ہی کی مدد کر سکتے ہین جسوقت اونکو کوئی توڑی اور خون آلودہ کری
اور گوبر مین بہر دے اسواسطے کہ وہ بت پتہر کی قسم سی ہین وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اور اگر بلاؤ تم اونکو ای مسلمانو اِلَى الْهُدٰى طرف
ہدایت کے کہ وہ دین اسلام ہی یعنی اگر تم اون مشرکونکو اسلام سی قبول کرنیکی واسطے کہو تو لَا یَتَّبِعُوْكُمْ نہ پیروی کرینگے وہ تمہارے
سَوَآءٌ عَلَیْكُمْ برابر ہی اوپر تمہارے اور یکسان ہی ای مسلمانو اَدَعَوْتُمُوْهُمْ بلاؤ تم اون مشرکونکو طرف حق کی اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ یا تم خاموش
ہونیوالی ہو یہہ آیت اون کافرونکی حق مین ہے کہ جو اپنی کفر اور شرک پر بہت اصرار کرتے تہی مثل ابوجہل اور ولید بن عتبہ وغیرہ کے اور
اب خدا تعالی مشرکین کیطرف خطاب کرکے فرماتا ہی کہ اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ تحقیق جنکو پکارتی ہو تم سوائے خدا کی ای مشرکو اور
عبادت جنکی کرتے ہو اور جنکو معبود اپنا تمنے مقرر کیا ہی عِبَادٌ بندہ ہین وہ اَمْثَالُكُمْ مانند تمہارے کہ وہ مثل تمہاری ہی ہمارے تحت تصرف مین
ہین اور قبضہ قدرت مین اور اگر اسکا باور نہین کرتی ہو تو فَادْعُوْهُمْ پس پکارو تم اونکو اگر وہ کچھہ قدرت رکھتی ہین اور اگر اونکو پکارو تو
فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لَكُمْ پس چاہی کہ جواب دیوین وہ واسطی تمہاری اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ اگر ہو تم راست گو کہ وہ معبود ہین سو واسطی کہ معبود کو چاہیے کہ اپنے
بندونکو جواب دیوی پہر فرماتا ہی خدا کہ اَلَهُمْ اَرْجُلٌ یَّمْشُوْنَ بِهَآ کیا واسطی اونکی پاؤن ہین کہ چلتے ہین وہ ساتہہ اونکی اپنی کام کی رستی کیواسطی
اور رفع حاجت کی لئی اَمْ لَهُمْ اَیْدٍ کیا واسطی اونکی ہاتہہ ہین کہ یَّبْطِشُوْنَ بِهَآ پکڑتے ہین وہ ساتہہ اونکی اَمْ لَهُمْ اَعْیُنٌ یا واسطی
اونکی آنکہین ہین کہ یُّبْصِرُوْنَ بِهَآ دیکہتے ہین وہ ساتہہ اونکی دیکہنی کی چیزونکو جیسے کہ تم دیکہتی ہو اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ یَّسْمَعُوْنَ بِهَا یا واسطی
اونکی کان ہین کہ سنتے ہین وہ ساتہہ اونکی سننیکے چیزونکو اور حال یہہ ہی کہ تم جانتے ہو کہ واسطی اونکی پاؤن چلنیوالی اور ہاتہہ پکڑنیوالی اور
آنکہین دیکہنیوالی اور کان سننے والی نہین ہین پس تم بدرجہا اونسے بہتر اور افضل ہو لیکن تعجب ہے کہ اپنی سی کمتر کی عبادت کرتی ہو روا
رکہتے ہین کہ جسوقت جناب رسول خدا صلعم نی مشرکین کو ڈرایا اور الزام دیا تو اون مشرکین نے کہا کہ تو ہمارے معبودونکی مذمت مت کر ایسا نہو
کہ کوئی آفت اور رنج اونکی طرف سے تجہکو پہونچی اونکی جواب مین خدا تعالی فرماتا ہی کہ قُلْ کہہ تو ای محمد صلعم اون لوگونسے اُدْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ
پکارو تم شریکونکو اپنے جو کہ خدا کی شریک تمنے مقرر کئی ہین اور تم سب میری دشمنی پر متفق ہو جاؤ ثُمَّ كِیْدُوْنِ پہر مکر اور حیلہ کرو تم میرے حق مین
جو کچہہ تمسے ہو سکیے فَلَا تُنْظِرُوْنِ پس نہ مہلت دو تم مجہکو کہ مین تمسے کچہہ خوف نہین رکہتا اور تمہاری کچہہ پروا مجہکو نہین ہے کہ مین اپنی پروردگار
کی حفظ اور حمایت پر اعتماد کیا ہی مجہکو تمہارا کچہہ اندیشہ نہین ہے اِنَّ وَلِیِّ اللّٰهُ تحقیق کہ دوست اور مددگار میرا خدا ہی اَلَّذِیْ نَزَّلَ
الْكِتٰبَ جسنے نازل کیا ہی کتاب کو کہ وہ قرآن ہی وَهُوَ یَتَوَلَّى الصّٰلِحِیْنَ اور وہ خدا دوست رکہتا ہی نیکونکو اور نگہبان اونکا ہے
اعدا کی ضرر سی وَالَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ اور جنکو پکارتی ہو تم سوائی اوس خدا کی اور پرستش جنکی تم کرتی ہو لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ نہین طاقت
رکہتے ہین وہ نَصْرَكُمْ مدد کرنی تمہاری وَلَآ اَنْفُسَهُمْ یَنْصُرُوْنَ اور نہ نفسون اپنی کو مدد کرتی ہین اگر کوئی ارادہ اونکی توڑنیکا کری ہین وہ کسی کو واسطی خوف کے
اور فرماتا ہی خدا کہ وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى اور اگر پکارو تم ای مسلمانو اون کافرونکو طرف ہدایت کے یعنی دین اسلام کی تو لَا یَسْمَعُوْا نہین سنین
وہ قبول کرنیکی کانونسی وَتَرٰىهُمْ اور دیکہتا ہی تو اونکو ای محمد صلعم کہ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْكَ نظر کرتی ہین وہ طرف تیری ظاہر مین
وَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ اور حال یہہ ہی کہ وہ نہین دیکہتے ہین بدیدہ دل درحقیقت مین اور اب خدا تعالی اخلاق نیک اپنی حبیب کو تعلیم
کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہے کہ خُذِ الْعَفْوَ تو معاف کردینی اور بخشش کو یعنی معاف کر تو اور درگذر تو اون لوگونسے کہ جو تجہسے بے ادبانہ
پیش آتی ہین اور سختی اور کج خلقی اونسے مت کر بلکہ نرمی اور مہربانی سے پیش آ کہ موجب ہدایت کا ہی وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ اور حکم کر تو ساتہہ
نیکی کی قول مین اور فعل مین کہ جو کچہہ نیک ہے باعتبار عقل اور شرع کی وَاَعْرِضْ اور منہہ پہیر تو بعد قائم کرنی دلیلونکی اور تمام کرنی حجتون کے

عَنِ الْجَاهِلِيْنَ جاہلونسی کہ اگر تجھکو اونکی جانب سے رنج اور آزار پہونچے تو اونسے تو جھگڑا اور تکرار مت کر بلکہ نرمی اور لطف اختیار کر اور کہتے ہین کہ
جسوقت یہہ آیت نازل ہوئی تو جناب رسولخدا صلعم نے جبرئیل سے پوچھا کہ خذ العفو سے کیا مراد ہے کہا کہ مین نہین جانتا لیکن خدا تعالے سے
سوال کرتا ہون اور بعد اوسکے حاضر ہوکر عرض کی کہ اے محمد صلعم خدا تعالی حکم کرتا ہے تجھکو کہ معاف کر تو اوس شخص سے کہ جسنے تجھپر ظلم
کیا ہے اور دے تو اوسکو کہ جسنے تجھکو دینے سے محروم رکھا ہے اور ملاقات اور ملاپ رکھ تو اوس شخص سے کہ جو تجھسے قطع کرتا ہے اور ملاقات
کو تیری ترک کرتا ہے اور امیر المومنین علیہ السلام نے ایک شخص کو قبیلہ ثقیف مین بہیجا فرمایا کہ تو کسی مسلمان یا یہودی یا نصرانی کو خراج کی
درہم کیواسطے ہرگز نہ مارنا اور نہ کام کرنیکی چوپائی اوسکا فروخت کرنا ہمواسطے کہ ہمکو حکم ہے معاف کرنے اور مہربانی کا چنانچہ خدا تعالے
فرماتا ہے کہ خذ العفو اور حضرت صادق اور علی بن موسی علیہما السلام نے فرمایا ہے کہ خدا تعالے نے اس آیت مین اپنی رسول کو ادب
سکھلایا ہے کہ آدمیونسی نرمی اور صلح رکھے چنانچہ فرماتا ہے کہ خذ العفو وامر بالمعروف واعرض عن الجاہلین اور دوسری روایت مین
حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خدا تعالی نے اپنی نبی کو بزرگ خلقون اور عادتونکا حکم کیا ہے اور قرآن شریف مین ایسی
آیت جامع واسطے نیک خلقون کی سوا اس آیت کی اور آیت نہین ہے اور کہتے ہین کہ وہ پہلی آیت نازل ہوئی تو رسولخدا صلعم نے
کہا کہ اے پروردگار میری کبھی مجھپر غصہ غالب ہوجاتا ہے تو اوسوقت مین کیا علاج کرون یہہ آیت نازل ہوئی چنانچہ خدا تعالے فرماتا ہے کہ
وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ اور اگر وسوسہ مین ڈالے تجھکو شیطانکی جانب سے نَزْغٌ کوئی وسوسہ کہ تجھکو غصہ مین لاوے اور نرمی اور خوش
خلقی کرنے دیوے تو فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ پس پناہ طلب کر تو ساتھ خدا کے شیطانکی شر سے اِنَّهٗ سَمِيْعٌ تحقیق کہ وہ خدا سننے والا ہے پناہ کے
طلب کرنیکو عَلِيْمٌ جاننے والا ہے صلاح تیری کا اور بعضی کہتے ہین کہ پہلا نزغ وسوسہ کو اور اوسکی مقدمہ کو کہتے ہین اور مس جو اِذَا مَسَّهُمْ آگے
مین آئیگا بعد اوسکی وہ اوس وسوسہ کو کہتے ہین کہ جو نفس مین جگہہ پکڑ جاوے اسیواسطے خدا تعالے نے نزغ کو منسوب کیا ہے طرف رسولخدا کی اور
مس کو طرف تمام بندونکی اور بعضے کہتے ہین کہ وامّا ینزغنک مین خطاب طرف رسولخدا صلعم کی ہے اور مراد اوس سے امت ہے کیونکہ
انبیاء وسوسہ شیطانسے محفوظ ہین اور بعد اوسکی متقیونکا حال بیان کرتا ہے کہ اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا تحقیق جو لوگ کہ پرہیز کرتے ہین کفر اور
گناہونسے اور ڈرتے ہین وہ خدا سے اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ جسوقت پہونچتا ہے اونکو وسوسہ شیطانسے تو تَذَكَّرُوْا یاد کرتے ہین وہ
اوس امر کو کہ جسکا خدا نے حکم دیا ہے اور جس سے کہ خدا نے منع کیا ہے اور طائف کو اہل بصرہ اور کسائی نے اور ابن کثیر نے طیف پڑھا ہے فَاِذَا هُمْ
مُبْصِرُوْنَ پس ناگاہ وہ دیکھنے والے ہین راہ صواب اور نیک کو بسبب پرہیز کرنیکے مکر سے شیطانکی وَاِخْوَانُهُمْ يَمُدُّوْنَهُمْ اور بہائی
اون شیاطین کی کہ وہ کفار ہین کہینچتے ہین اونکو شیاطین یعنی بہائی شیطانونکی کہ وہ کفار ہین اور وسوسہ سے پرہیز نہین کرتے ہین
اور نہ وہ خدا سے ڈرتے ہین شیاطین اونکو کہینچتے ہین فِي الْغَيِّ بیچ گمراہی کی ثُمَّ لَا يُقْصِرُوْنَ پہر نہین باز رہتے ہین وہ اونکی
اغوا اور گمراہ کرنیسے اور یا یہہ کہ کفار نہین پرہیز کرتے ہین گمراہی سے اور اپنی تئین اوس سے باز نہین رکھتے ہین اور یمدونہم کو
اہل مدینہ بضم یا اور کسرہ میم پڑہتے ہین اور کہتے ہین کہ کفار مکہ کا یہہ حال ہے کہ جسوقت جناب رسولخدا صلعم کوئی آیت لاتی
تہے تو وہ کفار اوسکو جہٹلاتے تہے اور جسوقت آیت کی آنے مین دیر ہوتی تہی تو کہتے تہے کہ کیون نہین لاتا تو آیت کو اپنی دل سے بناکر
جیسے کہ اور آیتین لاتا تہا اوسمعنی مین خدا تعالے فرماتا ہے کہ وَاِذَا لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰيَةٍ اور جسوقت نہین لاتا تو اونکی پاس کوئی آیت
قرآن مین سے تو ازراہ عناد قَالُوْا کہتے ہین وہ کفار تجھسے اے محمد صلعم کہ لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا کیون نہین کہینچ لاتا تو اوس آیت کو اپنی
جی سے بناکر مانند اور آیتونکی قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم کہ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ سوا اسکی نہین کہ پیروی کرتا ہون مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ مِنْ رَّبِّيْ
اوس چیز کی کہ وحی کی جاتی ہے طرف میری پروردگار میری سے اور مین اپنے دل سے بنانیوالا نہین ہون هٰذَا بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ

یہہ دلیلین ہین پروردگار تمہاری کیطرف سے وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ اور رہنمائی اور رحمت ہے وہ وحی لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ واسطے اوس قوم کی کہ ایمان لاتی ہین وہ خدا اور پیغمبر پر اور مومنین کو خاص اسواسطی کیا کہ رہنمائی اور رحمت مین فائدہ اوسیسے وہی حاصل کرتی ہین نہ غیر اونکی اور منقول ہے کہ ایک جوان انصاری رسول خدا صلعم کی پیچھی نماز پڑہتا تہا اور جو کچھہ رسولخدا پڑہتے تھے وہ بہی پڑہتا تہا یہہ آیت نازل ہوئی کہ امام کے پیچھی نماز مین قرآن کو مت پڑہو بلکہ خاموش کہڑی ہو امام کے قرآن پڑھنے کو سنو چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ اور جبوقت پڑہا جائی قرآن تو فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ پس سماعت کرو تم واسطی اوسکی وَاَنْصِتُوْا اور خاموش رہو تم کہ خود نہ پڑہو تم جبوقت امام پڑہی لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ تاکہ تم رحم کئی جاو یعنی اوسکی ساتہہ نصیحت پکڑ کر امیدوار رحمت اور مغفرت کی ہو اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا کہ یہہ خطاب مومنین کیطرف ہے کہ نماز جماعت مین امام کی پیچھی قرآن پڑہنے کو سنو اور اوسوقت خود مت پڑہو اور علما فرماتی ہین کہ نماز جماعت مین سننا قرآن کا پیچھے امام کی واجب ہے اور سوای نماز کے سننا قرآن کا سنت ہے اور قرآن شریف مین مطلق سننی کا حکم ہے نماز مین اور غیر نماز مین دونون مین لیکن احادیث سے ثابت ہوتا ہی کہ مراد سننی سے قرآن کی اس آیت مین یہہ ہے کہ نماز مین پیچھے امام کے قرآن کو سنو کہ واجب ہے چنانچہ اسکی تفسیر مین حضرت باقر علیہ السلام نی فرمایا ہے اور دوسری حدیث مین فرمایا ہے کہ اگر تو پیچھے امام کی ہے تو مت پڑہو تو کچھہ پہلی دو رکعت مین اور نہ پچھلے دو رکعت مین اسواسطی کہ خدا قرآن مین فرماتا ہی کہ واذا قری القرآن فاستمعوا له وانصتوا لعلکم ترحمون اور مراد نہ پڑھنے سے یہہ ہے کہ قرآن کو پیچھے امام کی مت پڑہو نہ یہہ کہ سواے قرآن کی اور بہی کچھہ مت پڑہو اور سواے اسکے اور روایتین بہی اس مضمون کی ہین اور بعضی کہتی ہین جہانتک ہی کہ قرآن کی سننی کیواسطے خاموشی واجب ہے نماز مین اور غیر نماز مین دونون مین یہہ وجوب استحباب پر محمول ہے اور فرماتا ہے خدا کہ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اور ذکر کر تو ای محمد پروردگار اپنی کا اور یاد کر تو اوسکو فِيْ نَفْسِكَ بیچ جی اپنی کی تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً زاری اور خوف سے اسواسطی کہ خوف سی اسواسطی کہ خوف اور خشیت اور پوشیدگی اور زاری سی ذکر کرنا موجب قبول ہونی دعا کا ہی اور بعضے کہتی ہین مراد اوس سی تفکر ہی کہ جسکے سبب سے علم صانع عالم کا اور اوسکے صفات کا حاصل ہو وَدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ اور سواے بلند آواز کے کہنی بات سی بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ بیچ وقت صبح کی اور شام کی واسطے فضیلت ان دونو وقتون کی یعنی اپنے پروردگار کا ذکر زاری اور خوف سی پوشیدہ اور آہستہ صبح اور شام کو کر کہ جسمین آواز بلند نہو اسواسطی کہ آہستہ اور پوشیدہ ذکر خدا کا بہت کرنا کہ خالی ریا سی ہے بہت نزدیک قبول ہونیکی ہی اور تضرعا اور خیفۃ دونو مصدر ہین کہ واقع ہوئے ہین موقع حال کی اور دلیل ہے کہ جو کا شفقت تفریع وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ اور نہ ہو تو غفلت کرنیوالون سے کہ خدا تعالی نی اسواسطی پیدا کیا ہی کہ اوسکا ذکر کرتی رہو اور کہتی ہین کہ اس آیت مین خطاب رسولخدا صلعم کیطرف ہے اور مراد اوس سی امت کی آدمی ہین اسواسطی کہ رسولخدا ذکر خدا سی کبہی غافل نہوتی تہی اور ذات پاک حضرت سہو اور غفلت سی مبرا تہی اور حضرت صادق علیہ السلام سی روایت ہے کہ خدا تعالی فرماتا ہی کہ جو کوئی ذکر کریگا میرا پوشیدہ ذکر کرونگا مین اوسکا علانیہ اور فرمایا ہی جناب امیر علیہ السلام نی کہ جو کوئی ذکر کری خدا کا پوشیدہ تو پس تحقیق ذکر کریگا اوسکا خدا تعالی بہت تحقیق کہ ذکر کرتے تہی منافقین خدا تعالی کا علانیہ اور نہین ذکر کرتے تہی پوشیدہ چنانچہ فرماتا ہی خدا کہ یراؤن الناس ولا یذکرون اللہ الا قلیلا یعنی دکھلاتی ہین وہ آدمیون کو اور نہین ذکر کرتی ہین وہ خدا کا مگر تہوڑا اور اب خدا تعالی اوس امر کو بیان کرتا ہے کہ جو باعث ذکر کا ہی چنانچہ فرماتا ہے کہ اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ تحقیق جو شخص کہ نزدیک پروردگار تیری کے ہین مثل ملائکہ کے کہ مقربان درگاہ خدا ہین لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ نہین تکبر کرتی ہین وہ عبادت اوس خدا کی سے وَيُسَبِّحُوْنَهٗ اور پاکیزگی سے یاد کرتی ہین اوسکو اوس چیز سے کہ نہین لائق ہے اوسکی کبریائی کی وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ اور واسطی اوسکے سجدہ کرتے ہین خشوع اور خضوع اور زاری سے اور کسیکو شریک اوسکا نہین

کرتے ہین اور اس آیت کا سجدہ سنت ہی اور یہہ پہلا سجدہ ہے قرآن مین اور سجدہ تمام قرآن مین پندرہ ہین چار سجدہ اونمین سی سجدہ
مین سورۃ الم سجدہ و حٰم سجدہ اور والنجم اور اقرء باسم ربک الذی خلق مین اور گیارہ سجدہ سنت ہین سورۃ اعراف مین اور سورۃ رعد مین اور
سورۃ نحل مین اور سورۃ بنی اسرائیل مین اور سورۃ مریم مین اور دو جگہہ سورۃ حج مین اور سورۃ فرقان مین اور سورۃ نمل مین اور سورۃ
ص مین اور سورۃ اذا السماء انشقت مین اور وہ سجدہ واجب اوس شخص پر ہی کہ جو اوسکو پڑہے یا قصد کرکے اوسکو سنے اور اگر قصد
کرکے نہ سنی بلکہ کسی پڑہنی والی کی آواز سجدہ کی آیت کی کان مین آجائی تو یہہ سجدہ سنت ہے اگرچہ سجدہ واجب کے آیت کو
سنا ہو اور وہ گیارہ بہی سنت ہین اور جسوقت تمام آیت کو سجدہ کی تمام کرے اوسوقت سجدہ مین جاوے اور اس سجدہ مین طہارت
اور استقبال قبلہ واجب نہین ہی مگر افضل اور احوط ہے اور ایسی ہی وہ چیز کہ جسپر سجدہ کرنا صحیح ہی اور دعائے سجدہ یہہ ہے
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ حَقًّا حَقًّا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِيْمَانًا وَّتَصْدِيْقًا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عُبُوْدِيَّةً وَّرِقًّا سَجَدْتُ
لَكَ يَا رَبِّ تَعَبُّدًا وَّرِقًّا لَا مُسْتَنْكِفًا عَنْ عِبَادَتِكَ وَلَا مُسْتَكْبِرًا بَلْ اَنَا عَبْدٌ ذَلِيْلٌ خَائِفٌ مُّسْتَجِيْرٌ
اور حدیث مین آیا ہے کہ جسوقت ابن آدم آیۃ سجدہ کو پڑہ کر سجدہ مین جاتا ہے تو شیطان اوس سی کنارہ کرتا ہی اور
بہاگتا ہے اور گریہ کرکے کہتا ہے کہ وائے مجہپر کہ فرزند آدم کو سجدہ کا حکم ہوا اور اوسنے سجدہ کیا اور بہشت اوسکا
سجدہ کرنے سے واجب ہو گیا اور مجہکو حکم سجدہ کا ہوا مینے سجدہ نہ کیا دوزخ مجہپر واجب ہو گیا فقط

سورۃ الانفال مدنیۃ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وخمس وسبعون آیۃ

یہہ سورت مدنی ہی کہ مدینہ منورہ مین نازل ہوئی ہی اور اسمین پچہتر آیتین ہین اور بعضی زیادہ بہی کہتے ہین اور حضرت صادق علیہ السلام
سے روایت ہے کہ جو کوئی سورۃ انفال اور سورۃ برارت کو پڑہے ہر مہینے مین تو نفاق اوسکی دلمین کبہی داخل نہو اور وہ شخص
شیعیان امیر المومنین علیہ السلام سی ہو اور بہشت کی خوانون مین کہانا کہائی ہمراہ شیعیان علیؑ کی یہانتک کہ آدمی حساب سے
فارغ ہون غرض یہی خدا کہ يَسْئَلُوْنَكَ پوچہتے ہین تجہسے اے محمد صلعم عَنِ الْاَنْفَالِ حکم غنیمتون کفار کی سی کہ حلال ہین یا نہین اور
کہتے ہین کہ انفال غنیمت کی مال ہین اور نفل بمعنے زیادتی ہے اور اسکا نام غنیمت اسواسطی رکہا ہے کہ یہہ بخشش اور فضل ہے خدا کی
طرف سے اور حضرت سجاد اور باقر اور صادق علیہم السلام نے يسئلونك الانفال پڑہا ہی یعنی وہ سوال کرتی ہین تجہسی یہہ کہ دیو
اونکو اور حضرت باقر اور صادق علیہما السلام سی انفال کی تفسیر مین چند روایات وارد ہین اور حاصل سبکا یہہ ہے کہ انفال وہ
چیز ہے کہ لیا جاوے دار الحرب سے بدون لڑائی کی اور وہ زمین کہ جسکے باشندے جلاوطن ہوگئے ہون بدون لڑائی اور غنیمت اسکو نہی
کہتے ہین اور زمینین افتادہ کہ بدون آبادی کی پڑی ہون اور کوئی اوسکا مالک نہو مثل صحرائی ایران کی اور نیستان اور رودخانے
اور زمینین اور محل اور قلعہ بادشاہون کی اور مال اوس شخص کا کہ جسکے کوئی وارث نہو اور پہاڑونکی چوٹی کی زمین اور مال غلامونکی اور
کانین یہہ سب چیزین پیغمبر کی ہین اور بعد پیغمبر کی امام کے ہین اور زمانہ غیبت مین شیعہ اونکی تصرف مین لاتے ہین اور کہتی ہین کہ اہل بدر نے
بعد جنگ کی غنیمت مین اختلاف کیا جوانون نی کہا کہ ہمنے لڑائی کی ہے غنیمت ہمارا حق ہے اور بوڑہون نی کہا کہ ہم بہی تمہاری مددگار
رہے ہین ہمکو بہی حصہ چاہئے اور عبادہ بن صامت کہتی ہین کہ ہمنے بدر مین غنیمت کے مقدمہ مین اختلاف کیا اور نوبت اوس
اختلاف کی نزاع کو پہونچی حقتعالی نی حکم اوسکا پیغمبر کے سپرد کرکے فرمایا کہ قُلِ کہہ تو ای محمد صلعم الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ حکم غنیمتونکا واسطی
خدا کے ہے اور پیغمبر کے کہ جسطرح چاہین تقسیم کرین فَاتَّقُوا اللّٰهَ پس ڈرو تم خدا سے اور جہگڑا مت کرو وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ اور صلح کرو تم

درمیان اپنی درست کرو تم اوس حال کو جو درمیان تمہارے ہے آپسمین اتفاق اور مخالفت کا وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اور
فرمانبرداری کرو تم خدا کی اور پیغمبر اوسکی کی بیچ مقدمہ مین کہ وہ حکم کرے غنیمت وغیرہ مین اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ اگر ہو تم ایمان لانیوالے
سو اسطے کہ ایمان موجب فرمانبرداری کا ہی اور مراد نہی مین درعبادہ بن صامت نے کہا کہ جسوقت یہہ آیت نازل ہوئی اور حکم غنیمتونکا
رسول خدا کی سپرد ہوا تب ہمنے اپسکے مخالفت نزاع کو دور کیا اور رسولخدا نے غنیمت کو درمیان مسلمانونکی برابر تقسیم کردیا اور بعضے
اوس آیت کی نازل ہونیکی سبب مین بیان کرتی ہین کہ یہہ آیت بدر مین نازل ہوئی ہے جسوقت آدمی بہاگ گئے اور صحابہ رسولخدا
کے غنیمت کے مقدمہ مین تین قسم کے تہی بعضے تو حضرت کی خیمہ کی پاس رہے تہے اور بعضے دشمنونسی لڑے اور انکو قید کیا اور بعضونے
غنیمتونکو جمع کیا اور جسوقت غنیمتین اور قیدی جمع ہوئی تو انصار نے قیدیون کی مقدمہ مین گفتگو کی خدا تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ
مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ یعنے نہین سزاوار ہے واسطی کسی پیغمبر کے یہہ کہ ہوئین واسطی اوسکی قیدی کہ
لیوی اونکو مین سے یہانتک کہ بہت قتل کرے اونمین سی بیچ زمین کی سبب قلت اور ذلت کفار کا اور باعث عزت اور شوکت
اہل اسلام کا ہی اور جسوقت خدا نے غنیمتین اور قیدی مباح کئی تو سعد بن معاذ نے گفتگو کی اور وہ بہی حضرت کے خیمہ کی پاس اتہا اور
لڑنیکو نہین گیا تہا اور کہا اوسنے کہ یا رسول خدا ہمکو جہاد سی بے رغبتی نہ تہی اور نہ ہم دشمنونکی خوف سے نامردی کرکے بیٹہہ رہے ہین بلکہ
ہمنے ہمکو خوف کیا کہ مبادا ایسا نہو کہ حضرت کے تنہا دیکہکر اور مقام کو حضرت کے خالی پاکر دشمنونکی سوار حملہ کرین اور آپکی خیمہ پر مہاجرین اور
انصار نے قیام رکہا ہے آپکی مخالفت کیواسطی اور اسبات کیہی شکایت نہین کی ہی اور آدمی کثرت سے ہین اور اگر ان سبکو اسباب دوگی تو
صحابہ آپکی محروم رہجائینگی اور خوف کیا اسکو یہہ تہا کہ ایسا نہو کہ رسولخدا غنیمتونکو اور مقتولون کی اسباب کو درمیان جنگ کرنیوالونکی
تقسیم کردین اور سب انکو ہی پہونچ اور جو کوئی رسول خدا صلعم کی خیمہ پر رہا ہی اور لڑنیکو نہین گیا ہو اوسکو کچہہ نہ دیوین اور اسیطرح سے
آپسمین آپسکے اختلاف کیا یہانتک کہ رسولخدا صلعم نے پوچہا کہ کسکو یہہ غنیمتین ملین گی اوسوقت خدا تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ یسئلونک
عن الانفال خدا والرسول ہین آدمی بدون غنیمت کی گئے اور بعد اوسکے خدا تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ واعلموا انما غنمتم اوسوقت
رسول خدا صلعم نے غنیمت کو تقسیم کیا اور کہتے ہین کہ بدر کی غنیمت مین سی حضرت نے خمس نہین نکالا بلکہ بعد بدر کی خمس نکالا تہا اور اب
خدا تعالی مومنین کی اوصاف کو بیان کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ سوائے اسکے نہین کہ مومنین وہ لوگ ہین کہ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ جسوقت
ذکر کیا جاتی خدا نزدیک اونکی تو وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ ڈرتی ہین دل اونکی خدا تعالی کی عظمت اور جلال کی ہیبت سے اور اپنی اعمال کی قصور
سے مقابلہ مین انعام اور احسان خدا کی وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ اور جسوقت پڑہی جاتی ہین اوپر اونکی آیتین اوسکی قرآن مین سے زَادَتْهُمْ
اِيْمَانًا زیادہ کرتی ہین وہ آیتین اونکو ایمان کو کہ یقین اونکا زیادہ ہوتا ہی وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ اور اوپر پروردگار اپنے کے
توکل کرتی ہین وہ کہ سب امور اپنی اوسکی سپرد کرتے ہین اور خوف اور امید اونکی خدا سی ہی اور مخلوقات پر اعتماد نہین کرتے
الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وہ لوگ ہین کہ جو قایم کرتی ہین نماز کو کہ ہمیشہ نماز کو پڑہتے ہین اور اوسکی شرایط اور ارکان کو ادا
کرتے ہین وہ مومنین وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ اور اوس چیز سے کہ روزی دی ہے ہمنے اونکو خرچ کرتی ہین اُولٰٓئِكَ یہہ مومنین
خدا سی ڈرنیوالی اور اوسی پر توکل کرنیوالے اور ہمیشہ نماز پڑہنے والی اور خدا کی دی ہوئی روزی حلال کو خرچ کرنیوالے ×
هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا وہی ایمان لانیوالی ہین حق اور راست کہ خالص ہونا اونکا ریا سے اور حقا مفعول مطلق ہے احق محذوف کا
پس یہہ مومنین کامل ہین ایمان مین لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ واسطی اونکی درجے ہین نزدیک پروردگار اونکی کے وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ
اور بخشش ہے گناہون سے اور روزی بزرگ کہ بی مشقت اور بدون کسبکی ہاتہہ لگی گی روایت ہے کہ مراد درجات سے بیان ستر درجہ

ہین اور وہ درجی اسقدر بڑی بڑی ہین کہ ایک درجہ سی دوسرے درجہ تک اگر گھوڑا بہت دوڑنیوالا دوڑی تو ستر برس مین اوسکی مسافت
طی کرے اور کہتی ہین کہ یہہ آیت جناب امیر المومنین اور سلمان اور ابوذر اور مقداد کی حق مین نازل ہوئی ہی اور حضرت صادق علیہ السلام
سے روایت ہے کہ تمام ایمان سی مومنین داخل ہونگی بہشت مین اور زیادتی ایمان سی اونکی درجہ بلند ہونگے خدا کے نزدیک اور
ایمان کے ناقص ہونیسے دوزخ مین وہ جاوینگے اور اب خدا تعالے جنگ بدر کا حال بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ
كَمَآ اَخۡرَجَكَ رَبُّكَ مِنۢ بَيۡتِكَ جیسے کہ نکالا تجھکو ای محمد صلعم پروردگار تیری نی گھر تیرے سی کہ وہ مدینہ ہے واسطے جنگ کے بِالۡحَقِّ
ساتھ حق کی یعنی حال مسلمانونکا مکروہ جانتے ہین تقسیم انفال کی کہ بعضے کو تو دیوی مثل حال اونکے ہی تیری مدینہ سی نکالنی مین کہ پروردگار
تیرا تجھکو نکالی یعنی جیسے کہ تقسیم انفال کو دیکھکر جانتے تہی کہ بعضے کو تو دیوی اور بعضی کو نہ دیوی ایسی ہی مدینہ سے واسطے لڑائی کے
تیرے باہر نکلنے کو مکروہ جانتی ہین اور کما اخرجک خبر ہے مبتدا محذوف کی اور تقدیر اوسکی یہہ ہی کہ ثبوت الانفال للہ والرسول فی
کراہتہم اباہ کحال اخراجک للحرب فی کراہتہم لہ اور یا صفت مصدر فعل مقدر کی ہی للہ والرسول مین اور تقدیر اوسکی یہہ ہی کہ الانفال ثبت
للہ والرسول مع کراہتہم ثباتا مثل ثبات اخراجک ربک من بیتک اور فرماتا ہے خدا کہ وَاِنَّ فَرِيۡقًا مِّنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ اور تحقیق کہ ایک فرقہ
مومنین مین سی لَـكٰرِهُوۡنَ البتہ مکروہ جاننی والی ہین بدر مین جانیکو واسطے جنگ کفار کی يُجَادِلُوۡنَكَ جھگڑتے ہین وہ تجھسے
ای محمد صلعم فِى الۡحَـقِّ بیچ اختیار کرنی حق کی کہ وہ جہاد ہی اور اوسمین بہت ثواب ہے بَعۡدَمَا تَبَيَّنَ بعد اوسکی کہ ظاہر ہوگیا ہی کہ
جہاد واجب ہے اور یا یہہ کہ ظاہر ہو گیا ہی فتح پانا کفار پر حضرت کی خبر دینی سے اور باوجود اسکے لڑائی سے کراہت کرتے ہین
كَاَنَّمَا يُسَاقُوۡنَ گویا کہ روانہ کئی جاتی ہین یعنی ایسے کراہت کہتی ہین جنگ بدر سی کہ وہانکو جانی کو ایسا جانتے ہین کہ گویا ہانکی جاتے
ہین اِلَى الۡمَوۡتِ طرف موت کی وَهُمۡ يَنۡظُرُوۡنَ اور وہ دیکھتی ہین اوس موت کو اور ایسا جانتی ہین کہ وہان جاتی ہی مرجاوینگے یعنی
علامات موت کو دیکھکر اونکا حال ایسا تہا اور بعض مومنین کا ایسا حال ہوگیا تہا اور اونکا حال ایسا اسواسطی ہوگیا تہا کہ یہہ بہت تہوڑی تہی
اور کفار کی کثرت تہی اسواسطی خوف کرتی تہی اور کہتی ہین کہ کل مومنین تین سو تیرہ تہے اور کفار کی کثرت کا گمان کرتی تہے اسواسطی لڑائی کو
مکروہ جانتی تہے اور سبب بدر کی لڑائی کا یہ بیان مختصر یہہ ہے کہ قافلہ قریش کا مکہ سی شام کو روانہ ہوا کہ اوسمین کثرت سی مال اور خزانہ تہا
اور چالیس سوار اوسکی ہمراہ تہی اور سردار اونمین سی ابوسفیان اور عمرو عاص وغیرہ تہے اور جبرئیل نے جناب رسول خدا صلعم کو خبر کی اور رسول خدا
نی مومنین کو خبر کی کہ قافلہ قریش کا مع مال کثیر شام کو جاتا ہے اور خدا تعالی نی مجھسے وعدہ کیا ہی دونون گروہ مین سے ایک کا یا تو یہہ
قافلہ لوٹون یا میری فتح ہو قریش پر اور مومنین نے یہہ بات سنی تو بسبب کثرت مال اور قلت آدمیون ہمراہیون قافلہ کی قافلہ لوٹنے کے
اونکو رغبت ہوئی جناب رسول خدا صلعم مع تین سو اور تیرہ آدمیون اپنے کے مدینہ سی باہر نکلے جب وقت بدر کی قریب پہنچے کہ وہ ایک بستی ہے
درمیان مکہ اور مدینہ کی تو ابوسفیان کو خبر ہوئی کہ محمد قافلہ کے ارادہ پر مدینہ سی باہر نکلے ہی یہہ خبر سنکر اوسکو بہت خوف ہوا اور
ضمضم غفاری کو اجورہ مین دس دینار دیکر مکہ کو روانہ کیا اوسنی مکہ مین جاکر خبر کی کہ محمد تمہاری قافلہ کی ارادی پر مدینہ سے باہر
نکلا ہی تم اوسکی جلد خبر لو ورنہ سب مال تمہارا ضایع اور برباد ہو جائیگا لوگون نی یہہ سنکر بہت غل مچایا اور کہا کہ ایسی مصیبت
ہمپر کبھی نہین پڑی ہے اور نکلنے کی لئی سب آمادہ ہوئی اور سہیل بن عمرو اور صفوان ابن امیہ اور ابوالبختری بن ہشام نے
کھڑے ہوکر کہا کہ ای گروہ قریش کے مثل اسکے کوئی مصیبت تمکو نہین پہنچی کہ محمد تمہارے مال کی طمع رکھتا ہے اور تمہارے قافلہ کے
درپی ہوتا ہے اور ایسا کوئی قریشی نہین ہے کہ جسکا مال اس قافلہ مین نہو گا پس نکلو تم اپنی اپنی ہمراہ زاد سفر لیکر سب لوگ نکلے اور
عباس بن عبد المطلب اور نوفل بن الحرث بن عبد المطلب اور عقیل بن ابیطالب بہی اونکی ہمراہ نکلے اور اونکی ہمراہ لونڈیان گانیوالیان تہا

نکلی شہر مین جیتی تہی اور دف بجاتی تہے اور جناب رسولخدا صلعم جسوقت مع تین سو اور تیرہ ہمراہیون کی قریب بدر کی پہنچی تو بسبس بن
ابی الرعنا اور عدی بن عمرو کو جاسوس مقرر کرکے قافلہ کی خبر لانیکو بہیجا وہ دونو بدر کی نہر پر پہونچی اور اونٹ اپنی وہان اونہون نی بٹہلا دیگی
اور پانی اونکو پلایا اور دو لڑکیون کو وہان دیکہا کہ ایک لڑکی نی دوسری لڑکی کو پکڑ رکہا ہی اور ایک درہم اوس سے طلب کرتی
ہی اور جواب مین اوسکی کہتی ہی کہ کل کی روز قافلہ قریش کا فلانی جگہہ اوترا تہا اور پرسون فردا یہان آئیگا مین اونکی مزدوری
کرکے تیرا درہم دیدونگی وہ دونو جاسوس یہہ سنکر وہان سی چلی گئے اور جو کچہہ اوس لڑکی سی سنا تہا رسولخدا صلعم کو خبر کی اور
ابوسفیان بدر کی قریب آیا اور قافلہ کو وہان چہوڑ کر تنہا نہر پر گیا اور ایک شخص کسب الجہنی کو وہان دیکہا اوس سی پوچہا کہ ای
کسب تجہکو محمد کی اور اوسکی صحاب کی کچہہ خبر ہی کہ وہ کہان ہین کہا کہ نہین لیکن دو شتر سوار یہان آئی تہی اور اونہون نی آکر
اونٹون کو یہان پانی پلایا تہا اور ٹہلایا تہا بعد اوسکی وہ یہان سی چلی گئی مین نہین جانتا کہ وہ کون تہی ابوسفیان یہہ سنکر اونکے
اونٹون کی بیٹہنی کی جگہہ پر گیا اور اونکی مینگنیان لیکر ملی تو اوسمین گٹہلی کہجور کی پائی کہا کہ یہہ چارہ مدینہ کے اونٹون کا
ہے اور بیشک وہ دونو جاسوس محمد کی تہی وہان سی اوٹہا اور قافلہ کو اپنی دریا کے کنارے لیگیا اور رستہ کو چہوڑ دیا
جبرئیل نے رسولخدا صلعم کو خبر کی کہ قافلہ تو کوچ کر گیا لیکن قریش مکہ کی قافلہ کی حمایت کو آتی ہین اونسی جنگ کرنا چاہئے خدا تعالی
فتح دیگا اور صفرا وادی کی نہر پر حضرت اوتری ہوئی تہی اور وہ بدر سی ایک منزل مدینہ کی طرف کو ہے جناب رسول خدا صلعم
نے ارادہ کیا کہ انصار کا امتحان لیوین کیونکہ اونہون نی وعدہ مدد کرنیکا کیا تہا حضرت نی فرمایا کہ قافلہ تو چلا گیا لیکن قریش قافلہ
کی حمایت کو آتی ہین اور خدا تعالے نی مجہکو اونسے لڑنیکا حکم کیا ہے اصحاب یہہ بات سنکر گہبرائی اور بہت ڈری حضرت نی فرمایا …
کیا مشورہ دیتے ہو ابوبکر نی کہڑی ہوکر کہا کہ یارسول اللہ یہہ قریش ہین اور بڑی متکبر ہین جسروز سی یہہ کافر ہوئی ہین کبہی ایمان
نہین لائی اور بڑی معزز ہین کہ کبہی ذلیل نہین ہوئے حضرت نی ابوبکر کو فرمایا کہ بیٹہہ جاو وہ بیٹہہ گیا عمر نے بہی کہڑی ہوکر یہی کہا
مقداد نی اور بعد اوسکی سعد بن معاذ نی کہڑی ہوکر کہا کہ یارسولخدا ہم تجہپر ایمان لائی ہین اور تیری تصدیق کرنیکی ہے اور جو تو
خدا کے پاس سے لایا ہی وہ سب حق ہی جو کچہہ تو حکم کری ہم اوسکو بجا لاوین اگر تو ہمکو حکم کری آگ مین گرنیکا تو ہم گر پڑین اگر تو دریا
مین غوطہ لگانی تو ہم بہی تیری ہمراہ غوطہ لگاوین جناب رسولخدا کو اونکی رائی پسند آئی اور اونکی حق مین دعائی خیر کی اور وہان سی
کوچ کرکے بدر مین عدوہ شامی پر نہر کی کنارہ اوتری اور قریش عدوہ یمانی پر اوتری تہی قریش نے اپنی غلامونکو پانی کیواسطی نہر پر
بہیجا رسولخدا کی صحاب نے اونکو گرفتار کیا اور پوچہا کہ تم کون ہو اونہون نے کہا کہ ہم قریش کے غلام ہین حضرت نے اونسے پوچہا کہ قریش
کے کتنی آدمی ہین غلامون نی کہا کہ ہم اونکی شمار کو نہین جانتے ہین پہر حضرت نی پوچہا کہ کہانیکی واسطی ہر روز کتنی اونٹ ذبح
کرتے ہین غلامون نی کہا کہ نو سی دس تک حضرت نی یہہ سنکر فرمایا کہ وہ نو سو سے ہزار تک ہین اور پہر حضرت نے اونسی پوچہا کہ …
کے آدمیون مین سی اونمین کون کون ہی کہا کہ عباس او عقیل اور نوفل بن الحرث اور اون غلامونکی واسطی حضرت نی قید کا حکم کیا
قریش یہہ سنکر گہبرائی اور حضرت نی عمار یاسر کو جاسوس مقرر کرکے قریش کا حال دریافت کرنیکو واسطی بہیجا عمار نی ہر ایک کو خائف او
ترسان پایا خدا تعالی نی اونکی دلونمین رعب ڈالدیا اور رسول خدا صلعم کا لشکر وہ تین سو اور تیرہ آدمی تہی اونمین کل دو گہوڑی تہی
ایک تو زبیر کے پاس اور ایک مقداد کی پاس اور ستر اونٹ تہے کہ ہر ایک پر تین آدمی باری سی اونپر سوار ہوتا تہا اور مرثد کی پاس ایک اونٹ تہا
او سپر جناب رسولخدا اور علی مرتضی و مرثد ابہی وار سی سوار ہوتی تہے اور قریش کے لشکر مین چار سو گہوڑی تہی اور حضرت کے ہمراہ جو
تہوڑے آدمی تہی قریش اونکو دیکہکر ظاہر مین کہتی تہے کہ اونکو تو ہمارے غلام ہی مار لینگے اور لڑائی کے مقدمہ مین قریش

کے اسمین بہت گفتگو ہوئی کوئی تو کہتا تہا کہ اولٹی پہر چلو کہ محمد ہمارا بہائی ہی اور کوئی کہتا تہا کہ تم بنی ہاشم کی تلوار سی ڈرتے ہو لیکن ابوجہل جو بہت سخت کافر تہا اور سب سے زیادہ حضرت کا دشمن تہا وہ سبکو غیرت دلاتا تہا کہ لڑنا چاہیے اور عتبہ کہتا تہا کہ محمد تمہارا بنی عم ہی اولٹے پہر چلو ابوجہل نے اوس سے کہا کہ تو عبدالمطلب کی اولاد کی تلواروںسی ڈرتا ہے عتبہ کو یہہ کلام سنکر غصہ آیا اور اپنی بہائی شیبہ اور اپنی بیٹی ولید کو ہمراہ لیکر مسلمانون کی سامنی آیا اور آواز دی کہ ای محمد ہماری ہمچشمون کو بہیجے لڑنے کو بہیج مین آدمی انصار مین سے اونسی لڑنیکو نکلی عتبہ نے اونکو دیکہکر کہا کہ ہم تمکو نہین جانتی ہین ہم تو اپنے بہائی قریش کو چاہتے ہین وہ تینون اولٹی پہر گئی رسول خدا نے عبیدہ بن الحرث بن عبدالمطلب کے طرف دیکہا اور وہ ستر برس کی عمر رکہتے تہے اور فرمایا کہ جاؤ میدان مین اور پہر حمزہ کیطرف دیکہا اور فرمایا کہ ای چچا تم بہی جاؤ میدان مین اور پہر علیؑ کیطرف دیکہا اور فرمایا کہ تو بہی جا اور اور اون تینون کو اون تینون کے مقابلہ مین حضرت نی بہیجا اور عتبہ اور عبیدہ کی لڑائی ہوئی اور دونو کی ایک کام کیا اور وہ نوبہی گر پڑی اور علیؑ نی ولید کو قتل کیا اور حمزہ اور شیبہ کی کشتی ہوئی مسلمانون نے حضرت علیؑ سی کہا کہ ای علیؑ چچا کی خبر لے علیؑ نی پہونچکر اوسکو بہی قتل کیا اور عتبہ مین تہوڑیسی جان باقی رہگئی تہی اوسکو بہی جاکر بیجان کیا اور عبیدہ کو حمزہ اور علیؑ اوٹہا کر رسول خدا کے پاس لیگئی حضرت اونکو دیکہکر آبدیدہ ہوئی عبیدہ مین تہوڑیسے جان باقی رہی تہی اوسوقت رسول خدا سی عرض کی کہ قربان ہون تمپر میری ماں باپ یا رسول خدا کیا مین شہید نہین ہون حضرت نی فرمایا کہ تو پہلا شہید ہے میری اہلبیت مین سی اور لڑائی شروع ہو گئی اور فرشتے اس لڑائی مین مسلمانونکی کمک کیواسطی خدا تعالی نی نازل کئے تہی اوس لڑائی کے قصہ کو خدا تعالی بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اور یاد کرو تم ای مسلمانون جسوقت وعدہ کرتا تہا تمسے خدا اِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ ایک کا دو گروہ مین سی یا قافلہ کا اور یا قریش کا جو کہ مکہ سے آئی تہی لڑنیکی واسطے اور وعدہ کیا تہا خدا نے ایک گروہ کا اَنَّهَا لَكُمْ یہہ کہ تحقیق وہ ایک گروہ واسطے تمہارے ہے وَتَوَدُّوْنَ اور دوست رکہتے ہو تم اور چاہتے ہو اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ یہہ کہ تحقیق غیر صاحب دبدبہ اور ہتیار کا یعنی گروہ قافلہ تَكُوْنُ لَكُمْ ہووی واسطے تمہاری کہ اوسمین تہوڑی سی آدمی ہین اور اوسکے لینی مین زیادہ مشقت نہو گی اور قریش نوسو اور پچاس آدمی ہین اونسی لڑنیکو دل نہین چاہتا وَيُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ اور چاہتا ہی خدا یہہ کہ ثابت کرے حق کو بِكَلِمٰتِهٖ ساتہہ کلمون اپنی کی یعنی ساتہہ نشانیون قدرت اپنے کے کہ جو صاحب شوکت کی لڑائی کی مقدمہ مین نازل کی ہین اور یا ساتہہ دوستون اپنی کی حق کو ثابت کری اور یا ساتہہ وفا کرنے وعدون فتح اور ظفر کے اور یا ساتہہ بہیجنے ملائکہ کی واسطے کمک مسلمانون کی وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ اور کاٹی جڑ کافرونکی کہ اونکو ہلاک کری لِيُحِقَّ الْحَقَّ تاکہ ثابت کری حق کو کہ وہ دین اسلام ہی بسبب بہیجنی مکروہات اور سختیون جہاد کی تمکو اور یا مشرکین کو قتل کری تمکو نصرت اور فتح دیوی کہ حق ظاہر ہوجائی وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ اور نابود اور باطل کری باطل کو کہ وہ کفر ہے وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ اور اگرچہ برا اور ناخوش جانین گنہگار کہ وہ کفار ہین حاصل یہہ ہے کہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ تم چاہتی ہو ای مسلمانون کہ راحت اور نعمتون مین ہین اور چاہتے ہو کہ بی تردد مال تمہاری ہاتہہ مین آجائی اور کوئی سختی اور کروہ تمکو نہ پہونچی اور خدا تعالی بلند کرنا دین کا اور ظاہر کرنا حق کا چاہتا ہے کہ جسمین بہتری تمہاری دین اور دنیا کی دونو کی ہے اور وہ جہاد سی تعلق رکہتی ہے اور امام محمد باقر علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ جسوقت رسول خدا صلعم نے قلت اہل اسلام کی اور کثرت کفار کی ملاحظہ کی تو قبلہ کیطرف منہ کرکے دعا کی کہ خداوندا جو مجہہ تو نے وعدہ کیا ہی فتح اور ظفر کا اوسکو وفا کر خداوندا اگر یہہ گروہ کو مسلمانونکی ہلاک کریگا تو پرستش کرنے والا تیرا زمین پر باقی نرہیگا اور دونو ہاتہون کو اوٹہائے ہوئی دعا کر رہے تہی یہانتک کہ چادر شانہ مبارک سے گر پڑی اور خدا تعالی نی دعا حضرت

کی قبول کی اور فرشتے مسلمانونکی کمک کیواسطی بہیجی اور یہہ آیت نازل کی چنانچہ فرماتا ہی کہ اِذْ تَسْتَغِیْثُوْنَ رَبَّکُمْ یاد کرو تم اے
مسلمانو جسوقت کہ فریاد اور استغاثہ کرتی تہی تم پروردگار اپنے سے جسوقت کہ بدون جنابکی تمکو چارہ نہتہا اور کہتی تہی کہ ای فریادرس
فریاد خواہان تو ہماری مدد کر دشمنون پر کہ جو دین حق کی دشمن ہین اور وعدہ کو اپنے وفا کر فَاسْتَجَابَ لَکُمْ پس قبول کیا واسطی تمہارے
خدانے تمہاری فریاد اور دعا کو اور فرمایا کہ اَنِّیْ مُمِدُّکُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَةِ تحقیق مین مدد کرنیوالا ہون تمہارے ساتہہ ایکہزار فرشتون سے
مُرْدِفِیْنَ جسوقت کہ پیچہی سے سوار ہوکر آنیوالی مومنین کی ہین یہہ حال واقع ہوا ہے اور یا یہہ کہ ایک فرشتہ پیچہی دوسری فرشتہ کے
سوار ہوکر آنیوالے ہین اور مردفین کو اہل مدینہ اور یعقوب نے بفتح دال پڑہا ہے اور باقیون نے بکسر دال وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰی اور نہیں
کیا ہی اوس مدد کو خدانے مگر خوشخبری یعنی وہ فرشتے جو ہمنے بہیجے ہین تمہاری خوشخبری کیواسطی بہیجی ہین کہ اونکی کثرت کو دیکہکر تم خوش ہو جاؤ
ورنہ ایک فرشتہ اونکی ہلاکت کرنیکو کفایت کرتا تہا چنانچہ جبرئیل نے سات شہر قوم لوط کی جڑ سے بیچ سی اوکہاڑکر اولت دی وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ
قُلُوْبُکُمْ اور تاکہ مطمئن ہون ساتہہ اوس مدد کی دل تمہاری کہ خوف قلت و ذلت کا تمسے جاتا رہی اور فرشتونکو دیکہکر دل تمہارے قوی
ہوجائین اور نہ فتح اور نصرت کچہہ اسقدر فرشتونکی بہیجنے پر موقوف نہیں ہے وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اور نہیں ہے نصرت اور فتح
مگر نزدیک خدا کی سی یعنے یہہ کثرت ملائکہ کی سبب نصرت کا ہے اور نصرت اونکی اختیار مین نہیں ہے اور حقیقت مین نصرت
کرنیوالی خدا ہے اوسی سے نصرت کو طلب کرو اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ تحقیق کہ خدا غالب ہے کہ اپنے دوستونکو نصرت دیتا ہی حَکِیْمٌ صاحب
حکمت ہی کہ موافق مصلحت کے کام کرتا ہے کہتے ہین کہ سوائے ان ہزار فرشتونکی اور فرشتون نے جنگ بدر مین لڑائی نہیں کی اور وہ تین ہزار
اور پانچہزار فرشتے جو سورہ آل عمران مین مذکور ہوئی ہین وہ فرشتے واسطی مژدہ نصرت کی آئی تہی اور بعضے کہتے ہین کہ مراد مردفین سے
پیچہے سی آنیوالی فرشتے ہین بعد ہزار کے یہانتک کہ اونکی پیچہے پانچہزار فرشتے آئی اور بعضے کہتے ہین کہ اول تین ہزار فرشتے آئی اور ہزار کہ اس
سورت مین مذکور ہین ہزار پیچہی ہزار کی ہین اسطرحسے پانچہزار ہوئی اور روایت ہی کہ جنگ بدر کی روز جبرئیل نے مع پانسو فرشتونکی نزول کیا
جبرئیل تو لشکر کی جانب راست تہی اور میکائیل مع پانچہزار فرشتونکی جانب چپ تہے اور وہ فرشتے سفید لباس پہنے ہوئے اور سفید
عمامہ باندہی ہوئی اور شملہ لٹکائی ہوئی تہے اور کفار سے جنگ کرتی تہے اور اونکو مغلوب کرتے تہی اور کسیوقت ملائکہ کو حکم جہاد کا نہیں
ہوا ہے سوائے روز جنگ بدر کی اور حنین کیواسطے بلندی مرتبہ خاتم النبیین کی اور ابن عباس سے روایت ہے کہتے ہین کہ جسوقت مسلمان
مشرک سے جنگ کرتا تو مشرک کے سر پر آواز تازیانہ کی آتی اور جسوقت مسلمان نظر کرتا تو مشرک کو زمین پر پڑا ہوا دیکہتا اور اوسکی سر پر
نشان تازیانہ کا ظاہر ہوتا اور وہ مرد مسلمان کسیکو نہ دیکہتا اور رسولخدا صلعم کو خبر کرتے تو حضرت فرماتی کہ سچ کہتا ہی تو خدا تعالی نے
ہماری مدد کو فرشتی بہیجے ہین اور جناب امیر علیہ السلام سی روایت ہے فرمایا ہی کہ فرق ہماری کشتونمین اور کفار کی کشتونمین یہہ تہا کہ اثر زخم کا
ہماری کشتونمین ظاہر تہا اور اونکی کشتونمین ظاہر نہتہا اور عبد اللہ بن مسعود سی روایت ہے کہتے ہین کہ جسوقت مین ابوجہل پر غالب آیا اور
اوسکو قتل کرتا تہا اوسنی مجہسے پوچہا کہ وہ ضرب کہ جو ہماری اوپر آئی تہی اور ہم کسی ضرب لگانیوالیکو دیکہتی نہ تہی وہ کیا تہی مینی کہا کہ وہ ملائکہ تہی
تب کہا کہ مغلوب ہمکو تمنی نہیں کیا ہی بلکہ اون فرشتون نے کیا ہی اور کہتی ہین کہ جسوقت مسلمان مشرکونکی حوالہ شمشیر کرتے تہی تو پہلے
اوس سے کہ شمشیر اونکی گردن پر پہونچی سر اونکا تن سی جدا ہوجاتا تہا اور کہتے ہین کہ صحابہ کو اوس شبکو کہ جسکے صبح کو لڑائی ہونی تہی غم و غصہ
عظیم تہا اور مقام اونکا ریگستان مین تہا کہ پاؤن اونکی ریت مین دہنستے تہی اور پانی اونکی قریب نہتہا کہ مشرکون نے سبقت کرکے
کنارہ نہر کا اپنی قبضہ مین کر لیا تہا حقتعالی نے واسطی آرام دینی مسلمانون کی اور دفع کرنی اونکی دغدغہ کے خواب کو اونپر غالب کر دیا تہا
کہ وہ سو گئے اور اوس شبکو اکثر آدمیون کو اونمیں سے احتلام ہوگیا علی الصباح شیطان نے وسوسہ ڈالا کہ تمکو نماز پڑہنی چاہئے اور بعضے جنابت سے

ہین انکو غسل کرنیکو پانی چاہئے اور بعضونکو احتیاج وضو کرنے کی ہی اور بعضونکے پاؤن گھٹنون تک ریت مین دہستی ہین اور کافر زمین
سخت پر آرام سی بیٹہی ہین اور پانی کی کنارہ پر ہین اور تم کہتے ہو کہ دوستان خدا مین سی ہین اور پیغمبر اوسکا ہماری درمیان ہی
یہہ کیا بات ہی خدا تعالی نی باران رحمت کو نازل کیا کہ سب نے پانی پیا اور غسل اور وضو کیا اور ظروف اپنی پانی سی بہر لیے اور زمین
سخت ہو گئی کہ پاؤن اوسپر ٹہرنی لگی اوس قصہ کو خدا تعالی بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ اِذْ يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ یاد کرو تم
جسوقت کہ ڈہانکتا تہا تمکو خدا اونگہہ سے اَمَنَةً مِّنْهُ واسطی امن کی خدا کی جانب سے اور یغشیکم کو اہل مدینہ نی بضم یا اور سکون غین
پڑہا ہی اور نعاس کو منصوب اور ابن کثیر اور ابو عمرو نی یغشاکم الف سے پڑہا ہے اور نعاس کو مرفوع اور فاعل یغشی کا مقرر کرکے اور باقیون
نے بضم یا اور فتح غین اور تشدید شین پڑہا ہے اور نعاس کو منصوب اور امنة مفعول لہ ہی اور عامل اوسمین یغشی ہی اور فرماتا
ہے خدا کہ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً اور نازل کرتا تہا وہ خدا اوپر تمہاری آسمانسے پانیکو کہ اوس سے ندیان جاری ہو گئین اور حوض
پر ہو گئی لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهِ تاکہ پاک کرے تمکو ساتہہ اوس پانیکی جنابت سے اور ناپاکی سی اور بے وضو ہونیسے وَيُذْهِبَ عَنكُمْ
رِجْزَ الشَّيْطَانِ اور بیجائے تمسے نجاست شیطان کو کہ وہ وسوسہ اوسکا ہی کہتا تہا کہ تم تشنگی سے مرجاؤ گی اور جنابت کی حالت مین
فتح تمہاری نہو گی وَلِيَرْبِطَ عَلَىٰ قُلُوبِكُمْ اور تاکہ باندہے دلکو اوپر دلون تمہاری کی اعتماد اور امیدواری لطف پروردگار کو
وَيُثَبِّتَ بِهِ اور ثابت رکہی ساتہہ اوس پانیکی الْاَقْدَامَ قدمون تمہاریکو کہ ریت مین دہسنے پاوین اور یا یہہ کہ معرکہ کارزار مین
تمہاری قدمونکو ثابت رکہی اور کہتی ہین کہ باران رحمت کی نازل ہونیسے ریت بستہ ہو گیا تہا تو پاؤن مومنین کی مین پر خوب ٹہرنے
لگے اور کفار جو زمین سخت پر تہی مینہ کی برسنی سے وہان کیچڑ ہو گئی اونکی پاؤن وہان کیچڑ مین دہسنی لگی اور حضرت صادق علیہ السلام سے
روایت ہے فرماتی تہی کہ پیو تم پانی باران کا تحقیق کہ وہ پاک کرتا ہی بدن کو اور دور کرتا ہی بیماریونکو اور اس آیت کو تلاوت فرمایا وینزل
علیکم من السماء ماء لیطہرکم اور حضرت علی سے بہی اسیطرح کی روایت ہے اور پہلی نعمت خدا کی تو وہ تہی کہ دو گروہ مین سی ایک گروہ کا وعدہ
کیا تہا چنانچہ فرمایا کہ واذ یعدکم اللہ اور اوس وعدہ کو وفا کیا اور دوسری نعمت دعا کا قبول کرنا تہا چنانچہ فرمایا کہ اذ تستغیثون اور
تیسری نعمت خواب کا غالب کرنا تہا اور برسانا باران رحمت کا چنانچہ فرمایا کہ اذ یغشیکم النعاس اور اب چوتہی نعمت کو
بیان کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ اِذْ يُوحِي رَبُّكَ اِلَى الْمَلَائِكَةِ یاد کر تو جسوقت کہ وحی کرتا تہا پروردگار تیرا طرف فرشتون کے
جو کہ صبح کیوقت واسطی کمک مسلمانونکی آئی تہی اَنِّي مَعَكُمْ یہہ کہ تحقیق مین ہمراہ تمہارے ہون مدد کرنیمین اور نگہبان تمہارا دشمنونکی
شر سی فَثَبِّتُوا الَّذِينَ آمَنُوا پس ثابت قدم رکہو تم اون لوگونکو کہ ایمان لائی ہین اور خوشخبری دو اور دلیر کرو اونکو اپنی کثرت کی سبب سے
کہتے ہین کہ فرشتے آدمیونکی شکل بنکر آتی تہی اور مسلمانونکی صف کے آگی سی گذرتی تہی اور مسلمانونکو خوشخبری دیتی تہی اور کہتی تہی کہ
آج تم غالب ہو گی اور خدا تمہارا مددگار ہی اور مردانہ رہو کہ دشمن تہوڑی ہین اور نصرت تمہاری ہمراہ ہے اور فرماتا ہے خدا کہ
مومنین کو اسطرح سے خوشخبری دو کہ سَاُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ قریب ہے کہ ڈالونگا مین بیچ دلون اون لوگونکی کہ کافر ہوئی
ہین رعب کو فَاضْرِبُوا پس مارو تم ای فرشتو کفار کو فَوْقَ الْاَعْنَاقِ اوپر گردنون اونکے کہ جو جگہہ ذبح کرنیکی ہے اور یا کلہ پر مارو اور
بعضے کہتے ہین کہ جسوقت فرشتونکو حکم ہوا کہ لڑو تم کفار سے تو وہ نہین جانتی تہی کہ کس عضو پر مارنا چاہئے حقتعالی نے فرمایا کہ مارو تم اونکی
سرونپر اور فرماتا ہی کہ وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ اور مارو تم اونمین سے كُلَّ بَنَانٍ سب انگلیونکو یعنے اطراف بدن کو ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ یہہ دہمکانا اور قطع کفار
سبب اسکی ہی کہ تحقیق اونہون نی شَاقُّوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ مخالفت کی خدا کی اور پیغمبر اوسکے کی وَمَن يُشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ اور جو شخص کہ
مخالفت کرے خدا کی اور پیغمبر اوسکی فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ پس تحقیق خدا سخت کرنیوالا عذاب کا ہے دنیا مین بقتل و گرفتار

اور آخرت مین ہمیشہ جلنا دوزخ مین ذٰلِکُمْ یہہ ہی عذاب ای کافرو اور کہتی مین کہ یہہ خبر ہی مبتدا محذوف کی اور تقدیر اوسکی الامر ذلکم
ہے یعنی امر یہہ ہی تمہاری عذاب کا ای کافرو فَذُوْقُوْهُ پس چکھو تم اوسکو وَاَنَّ لِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابَ النَّارِ اور تحقیق کہ واسطی کافرون
کے عذاب دوزخ کا ہی اور عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے فرمایا کہ ایک شخص نے بنی غفار مین سی مجھسے بیان کیا کہ مین اور میرے چچا کا بیٹا بروز
جنگ بدر پہاڑ پر چڑہ گئی اس انتظاری مین کہ دیکہین فتح اور ظفر کسکو نصیب ہے اور جسکو فتح ہوگی ہم اوسکی گروہ مین داخل ہوجاینگی اور غنیمت کو
حاصل کرینگی ناگاہ ایک ابر کو دیکہا ہمنے کہ گرد دونون لشکرونکی چہا گیا اور درمیان اوس ابر کی آواز گہوڑونکی رفتار کی سنتی تہی اور مسلمان
اون سوارونکو کہتے تہی اقدم خیر مقدم یعنی بہتر ہوا تمہارا آنا اور وہ سوار ہمین کہتے تہی کہ مارو ان مشرکون کو پس آوازونکی ضرب کی
ہم سنتی تہے اور اونکو ہم نہین دیکہتے تہے میری چچا کا بیٹا تو ہیبت اور ہول سی سوارونکی گر پڑا اور مر گیا اور مین سلامت رہا لیکن مجھ
مین کچھ قوت باقی نرہی تہی اور جسوقت وہ ابر دور ہوا تو دیکہا ہمنے کہ کفار قریش مری ہوئی پڑی تہی اور اون سوارون مین سے
کوئی ظاہر نتہا اور کہتے ہین کہ جسوقت خبر مسلمانونکی فتح کی مکہ پہونچی تو ابو لہب نے ایک شخص مشرک کو جو کہ بدر سی بہاگ کر آیا تہا
طلب کرکے پوچہا کہ ای برادر صورت اس حال کی بیان کر کہ کیونکر ہوئی اور یہہ حادثہ مہر کیونکر واقع ہوا اوسنے کہا کہ کیا بیان
کرون مین کہ جسوقت نظر ہماری مسلمانون پر پڑی تو خوف عظیم اونکی طرف سے ہماری دلونمین پیدا ہوا اور اونکی رعب سی
ہم بہاگی اور وہ تلوارین کہینچکر ہماری پیچہی دوڑے اور درمیان اونکی ایک جماعت کو ہم دیکہتی تہی کہ وہ ابلق گہوڑون پر سوار تہے
اور ہوا مین درمیان آسمان اور زمین کی کہڑی تہے اور ہر ایک کے ہاتہ مین تلوار اور کوڑا تہا جسکی مارتی تہی وہ اوسی دم مرجاتا تہا
اور عباس اور ابو جابر روایت کرتی ہین کہ ہمنے بروز جنگ بدر دیکہا کہ بعضے سوار ہم مین سی مشرکین کو تلوارین مارتے تہے
اور ہنوز تلوار مشرک کے گردن پر نہین پہونچتی تہی کہ سر اوسکا تن سے جدا ہوجاتا تہا اور جسوقت خدا تعالی نے ملائکہ کو مسلمانونکی
مدد کیواسطی بہیجا اور وعدہ نصرت اور فتح کا دیا تہا تو بعد اوسکے مسلمانونکو بہاگنی سے منع کیا چنانچہ فرماتا ہے کہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْۤا ای وہ لوگو کہ ایمان لائی ہو اِذَا لَقِیْتُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا جسوقت ملاقات کرو تم اون لوگونسی کہ کافر ہوئے ہین یعنے ملاقات
کرو تم اونسے اوسوقت مین کہ زَحْفًا جسوقت انبوہ کرنیوالی ہین وہ تمہاری لڑائی کیواسطے زحفا حال واقع ہوا ہے یعنے
جسوقت کفار سی مقابلہ ہوا اور طرفین سے وار چلنی لگین اور کفار تیر بہیٹر کرین تو فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ پس نپہیرو تم اونسی پشتون کو
اپنے کہ اونکی آگے سی بہاگ جاؤ چاہیے کہ ایسا ہرگز نکرو وَمَنْ یُّوَلِّهِمْ یَوْمَىِٕذٍ دُبُرَهٗۤ اور جو شخص کہ پہیرے اونسے اوس روز
پشت اپنی کو اِلَّا مُتَحَرِّفًا مگر پہرنیوالا ہوا ایکطرف سے دوسری طرف کو واسطی درست کرنے ہتیارونکی یا واسطی بہاگنی اپنے کے لِّقِتَالٍ
خاص واسطے لڑائیکے کہ دشمن جانی کہ یہہ بہاگا ہے اور اوس سے غافل ہوجاے اور وہ دشمن کو غافل پاکر پہر اوسپر اپنا وار کرے اور
اوسکو مارے کہ اسطرح سے بہاگنا جایز ہی اَوْ مُتَحَیِّزًا یا پناہ طلب کرنیوالا ہو اِلٰى فِئَةٍ طرف گروہ مسلمانونکی یعنی بہاگو نہین مگر دو صورت
مین ایک تو اوپر گزری ہی کہ پہرنیوالا ہو ایکطرف سے دوسری طرف کو واسطی درست کرنے ہتیارونکو اور دوسری صورت یہہ ہے
کہ اپنی گروہ کیطرف پناہ لیجاے کہ جانب راست سی جانب چپ کو ہوجاے اور جانب چپ سے جانب راست کو ہوجاے کہ اونکی پشتی سی
دشمن پر وار کرے یہہ دونو صورتین مستثنے ہو کر شرط اور جزا کی درمیان آگئی ہین اور من یولہم یومئذ دبرہ شرط ہی اور فقد باء
بغضب من اللہ کہ بعد اوسکے ہی جزا اوسکی ہے پس صورت مین معنی آیت کی یہہ ہوئی کہ جو کوئی پہیری اونسی اوس روز پشت اپنی کو
سوا ان دو صورتون مستثنے کی تو فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ پس تحقیق پہرا وہ ساتہ غضب کے خدا کیطرف سے وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ
وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ اور جگہہ اوسکی دوزخ ہی اور بری جگہہ پہرنیکی ہے وہ اور کہتے ہین کہ مطلق نہ بہاگنے کا حکم ابتدائی اسلام مین تہا

اور اب اگر اپنے دو چند سے بہاگتی تو مضائقہ نہین ہے اور گناہ بہاگنی کا بعض لوگ یمین ہے اگرچہ خدا نی بخشدیا ہے لیکن مرتبہ اوسکا اوس
شخصکے برابر نہین ہو سکتا جو کہ جہاد مین سی بہاگا نہین ہی اور کہتی ہین کہ جسوقت بدر مین لڑائی شروع ہوئی اور لشکر کفار نی حملہ کیا
تو جناب رسولخدا صلعم اوسوقت اوس گہر مین تہی کہ جو چوب و خاشاک سے بنایا تہا اور اوسمین بیٹہی ہوئی دعا کرتے تہے کہ خداوندا تو
نے جو وعدہ نصرت اور فتح کا کیا ہے اوسکو وفا کر جبرئیل نازل ہوئی اور حکم لائی کہ خاک اوٹہا کر دشمنونکی طرف پہینک جناب رسولخدا
صلعم نے حضرت علی کو فرمایا کہ ایک مٹہی کنکریون کی ایک جگہہ سی اوٹہا کر مجہکو دی حضرت علی فرماتی ہین کہ مینی ایک جگہہ سی کنکریان
اوٹہائین اور اونکو سونگہا تو مشک کی خوشبو اونمین آتی تہی وہ کنکریان مینی حضرت کو دین اور حضرت نے مشرکین کے منہ پر مارین
اور فرمایا کہ شاہت الوجوہ یعنی بری ہو جیو منہ اور چار کنکریان اوسمین سی فردوس کی تہین اور باقی مشرق اور مغرب اور زیر
عرش کی کنکریان تہین حضرت نے وہ خاک اور کنکریان دشمنونکی لشکر کیطرف پہینکین اور خدا تعالے نے وہ خاک اور کنکریان دشمنونکی
آنکہونمین پہونچائین وہ اپنی آنکہون کے ملنی مین مشغول ہوئی اور فرشتون نی اونپر حملہ کیا اور مومنین بہی جرات کر کے حملہ آور
ہوئی اور لوگ فخریہ بیان کرتے تہے کوئی تو کہتا تہا کہ مینے فلانی کو مارا ہی اور کوئی کہتا تہا کہ مینے فلانے کو اسیر کیا ہے یہ آیت
نازل ہوئی چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ فَلَمْ تَقْتُلُوهُمْ پس نہین قتل کیا ہی تمنی اونکو اپنی قوت سے وَلَٰكِنَّ اللَّهَ قَتَلَهُمْ
اور لیکن خدا نے قتل کیا ہی اونکو کہ تمکو فرشتونکی مدد دی کہ دل تمہاری اوس سے دلیر ہو گئی اور تمہاری دشمنونکی دلونمین تمہارا رعب ڈالدیا
اور اپنی حبیب کے طرف خطاب کرتا ہے کہ وَمَا رَمَيْتَ اور نہین پہینکا ہی تو نے ای محمد صلعم خاک اور سنگریزون کو إِذْ رَمَيْتَ جسوقت کہ
پہینکا تو نی رو سے عقلی کیونکہ تیرا پہینکا ہوا سبکے آنکہونمین نہین پہونچ سکتا تہا وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ اور لیکن خدا نی پہینکا ہے کہ سبکے آنکہون مین پہونچا
جہانتک کہ شکست ہوئی اونکو غرض یہہ ہی کہ خدا تعالی نی خاک کفار کی آنکہون مین ڈالکر اونکو مغلوب کیا اور فرشتونسی مدد کروا کر
مومنین اونکی رعب ڈالدیا تاکہ حق کو ظاہر کرے وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِينَ اور تاکہ نعمت عطا کری خدا مومنین کو مِنْهُ اپنی طرف سے بَلَاءً حَسَنًا
نعمت نیک کہ وہ نصرت اور غنیمت ہے اور دیکہنا اون معجزون کا کہ جو دلالت کرتی ہین پیغمبر کے دعوی نبوت پر اور اوسکی راستگوئی
پر إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ تحقیق کہ خدا سننے والا ہے استغاثہ اور دعا تمہاریکا عَلِيمٌ جاننے والا ہی نیتون اور حال تمہاریکا ذَٰلِكُمْ یہہ ہے
یعنے فتح ہوئی اور غلبہ اہل حق کا وَأَنَّ اللَّهَ اور تحقیق کہ خدا یعنے مقصود اس سی یہہ ہی کہ تحقیق خدا مُوهِنُ سست اور باطل کرنیوالا
ہے كَيْدِ الْكَافِرِينَ مکر کفر کرنیوالونکو اور موہن کو اہل حجاز نی اور ابوعمرو اور یعقوب نے تشدید سے پڑہا ہے بدون تنوین کی اور کید کو
موہن کا مضاف الیہ مقرر کر کے مجرور پڑہا ہے اور کہتی ہین کہ وقت لڑنیکے شیطان سراقہ بن مالک کیصورت مین بنکر آیا اور
قریش سے کہا کہ مین تمہارا ہمسایہ ہون اپنا نشان مجہکو دو تم اونسے نشان لیکر مع دیگر شیاطین ہمراہیان اپنے کی قریش کے
لشکر کے آگی کہڑا ہوا اور مسلمانون کو ڈراتا تہا رسول خدا صلعم نی اوسکی طرف نظر کی تو فرمایا لوگون سے اپنی کہ تم آنکہین اپنی بند کرلو اور
جبتک کہ مین اذن ندون تو تلوارین اپنی تم میان سی مت نکالو اور حضرت دعا مین مشغول ہوئی لوگ بیان کرتی ہین کہ ہمنے دیکہا کہ
ایک ابر سیاہ آیا ہی اور اوسمین بجلی چمک رہی ہے وہ ابر حضرت کی لشکر مین آیا اور ایک کہنے والا کہتا تہا کہ ای حیزوم آگے ہو
آتا ای حیزوم آتو بہتر آتا اور آواز ہتیارونکی درمیان آسمان اور زمین کی ہمنے سنی اور ابلیس نے جبرئیل کو دیکہا تو نشان کو ڈالکر
بہاگا منبہ بن حجاج نی اوسکا کپڑا پکڑا اور کہا کہ ای سراقہ کہان جاتا ہے ابلیس نے اوسکی چہاتی پر ہاتہہ مارا اور کہا
کہ مین تمسے ناپاس ہون اور جو کچہہ کہ مین دیکہتا ہون تم نہین دیکہتے ہو اور مین خدا سے ڈرتا ہون اور جبرئیل نے
ابلیس پر حملہ کیا اوسنے بہاگ کر دریا مین غوطہ لگایا اور دعا کی کہ خداوندا تو نی مجہسے قیامت تک سیکر باقی رکہنی کا وعدہ کیا

ہے اور کہتے ہین کہ عمرو بن الجموع نے ابوجہل کے ضرب لگائی کہ وہ خون مین غلطان ہوگیا اور اوسنی عمرو بن الجموع کا ہاتہہ قطع کیا
عبداللہ بن مسعود سی روایت ہے کہتے تہی کہ مینی ابوجہل کو دیکہا کہ خون مین لوٹتا ہی یہ دیکہکر مینی اوس کافر کو کہا کہ الحمد للہ کہ خدا نے
تجہکو رسوا کیا اور اوسکی سینہ پر مین پانون رکہکر بیٹہا تہا کہ سر اوسکا جدا کرون کہنے لگا کہ تو بڑی بلندی پر سوار ہوا ہے اور
سیرا تو بلند کاٹنا کہ بزرگی میری ہو بندہ نرہے مینے برخلاف اوسکی کہنے کے سر اوسکا گردن سی جدا کیا اور سر کو اوسکے
کاٹ کر جناب رسولخدا صلعم کی پاس لیگیا حضرت اوسکی سر کو دیکہکر بہت خوش ہوئی اور شکر کیا اور ابو البشر انصاری حضرت
عباس کو اور حضرت عقیل کو اسیر کرکے رسول خدا کی پاس لایا حضرت نے فرمایا کہ انکی گرفتاری مین کسینے تیری مدد کی تہی عرض کی
کہ ہان ایک مرد سفید پوش نے حضرت نے فرمایا کہ وہ فرشتہ تہا اور اس لڑائی مین ستر آدمی قریش کے قتل ہوئے اور ستر آدمی
اسیر ہوئے اور اون ستر قیدیون مین ہی عباس رسولخدا کی چچا اور عقیل حضرت علی کی بہائی ہی اسیر ہو کر آئی تہی سبکو ایک
جگہہ بٹہلا دیا تہا اور جب رات ہوئی تو سب صحابنے آرام کیا لیکن جناب رسولخدا صلعم کو رات کیوقت نیند نہین آتی تہی اور بہت
بیقرار تہی کبہی اوٹہ بیٹہتے تہی اور پہر لیٹ جاتی تہے لوگون نے سبب اسکا پوچہا تو فرمایا کہ میرا چچا عباس ان قیدیون مین ہے
اور اوسکی مشکین بہت کسکی باندہی ہین وہ ہائی ہائی کرتا ہے کوئی اوسکی مشکین ڈہیلی کردی ایک آدمی یکہتا ہی کہ مینی قیدیون کی
پاس جاکر عباس کی مشکین ڈہیلی کردین اوسوقت عباس خاموش ہوئی اور رسول خدا کو نیند آگئی آپ خیال کرنا چاہئی کیا
حال ہوا ہوگا رسول خدا کا کہ جب اونکی وفات کی بعد فاطمہ زہرا کو دشمنونکی ہاتہو سے رنج پہونچی ہونگی اور اونکی اہلبیت کو اسیر کرکی اور
اونکی مشکین باندہکر شام تک لیگئی ہونگی اور حضرت عباس اور عقیل کے مسلمان ہونیکا انشاء اللہ تعالے اسی سورت مین ذکر
آئیگا اور قریش کے مقتولونمین سے ستائیس آدمی فقط حضرت علی نے تنہائی قتل کئی تہی اور نو آدمی مسلمانون مین سی شہید ہوئے
تہے اور اون ستر قیدیون مین مشرکین کی ابو العاص شوہر زینب بنت خدیجۃ الکبری ہی تہا زینب نے اوسکی رہائی کیواسطی زیور اپنا
جو کہ خدیجۃ الکبری نے جہیز مین اوسکو دیا تہا رسولخدا کی پاس بہیجا حضرت نے وہ زیور دیکہا تو متالم اور آبدیدہ ہوئے اور
مومنین سے اوسکو بحل کرواکے زینب کے پاس واپس بہجوا دیا اب غور کرنا چاہئے کہ اگر ابوبکر کے نزدیک فدک فاطمہ زہرا کا
حق نہیں تہا بلکہ اوسکے نزدیک وہ جمیع مومنین کا حق تہا تو جسوقت فاطمہ ابوبکر کے پاس فدک کو طلب کرنے آئی تہی
اوسوقت برعایت رسول خدا اگر فدک کو جمیع مومنین سی بحل کرواکی فاطمہ کو دیدیتے تو ممکن تہا جیسے کہ رسولخدا نی زینب کا زیور
مومنین سی بحل کرواکے زینب کو دیدیا تہا لیکن ابوبکر کو تو منظور تہا کہ فاطمہ کو فدک نہ پہونچی اور اوسکی سبب سے اونکو قوت حاصل ہو اور
کہتے ہین کہ غزوات رسولخدا صلعم کے کہ جن جہادون مین کہ حضرت خود رونق افروز ہوئی ہین چہبیس ہین غزوہ ابوا اور بواط اور عشیرہ
اور بدر اولے اور بدر کبرے اور بنی سلیم اور غزوہ سویق اور ذی امر اور احد اور بحران اور بنی اسد اور بنی النضیر
ذات الرقاع اور بدر اخیر اور دومۃ الجندل اور خندق اور بنی قریظہ اور بنی لحیان اور ذی قرد اور بنی المصطلق اور حدیبیہ
اور خیبر اور مکہ اور حنین اور طائف اور تبوک اور کہتے ہین کہ کفار قریش نے وقت باہر نکلنی کی کعبہ کی پردہ کو پکڑ
کے کہا تہا کہ خداوندا نصرت کر تو ان دو لشکرون مین سی اوس لشکر کی کہ جسنے راہ نیک پائی ہے اور ان دو جماعتون مین
سے اوسکی حمایت اور مدد کر کہ جو بزرگ زیادہ ہے اور دونون مین سی جو دین کہ زیادہ گرامی ہی اوسکی اعانت کر اور بروقت
جنگ میں ابوجہل نے کہا تہا کہ خداوندا جو کہ ہم مین سی بدتر ہے اور قطع رحم کرنیوالا ہے اور خویشی کا جدا کرنیوالا ہی اور ایسی چیز لایا ہے
کہ ہم اوسکو نہین جانتے اوسکو تو ہلاک کر اور دوسری روایت مین یہ ہے کہ کہا خداوندا جو کوئی تیری نزدیک دوست زیادہ

ہی اوسکی مدد کر خدا تعالی نے اوس مقدمہ مین یہہ آیت نازل کی اور فرمایا کہ اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا اگر فتح طلب کرتے اور قریش کی تو فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ پس تحقیق آئی تمکو فتح کہ جو دین کہ خدا کی نزدیک زیادہ دوست تہا اوسکو فتح ہوگئی وَاِنْ تَنْتَهُوْا اور اگر باز آؤ تم کفر سے اور عداوت رسول سے ای کفار باقی ماندہ جنگ بدر کی تو فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ پس وہ بہتر ہی واسطے تمہارے اس جہان کی قتل اور اوس جہانکی عذاب سے وَاِنْ تَعُوْدُوْا اور اگر عود کرو تم طرف جنگ مسلمانونکی اور اونسے پھر لڑو تم تو نَعُدْ عود کرینگے ہم طرف نصرت اور فتح مسلمانونکی وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْئًا اور ہرگز نہ دفع کریگی تمسی جماعت تمہاری کسی چیز کو قتل اور قید سے دنیا مین اور عذاب سے آخرت مین وَّلَوْ كَثُرَتْ اور اگرچہ بہت ہووی وہ جماعت وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ اور تحقیق کہ خدا ہمراہ مومنین کی ہی نصرت اور فتح کرنے مین اور فرماتا ہی خدا کہ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ای وہ لوگو کہ ایمان لائی ہو فرمانبرداری کرو تم خدا کی اور پیغمبر اوسکے وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ اور نہ منہ پہیرو تم اوس سی جہاد کرنے مین اور اوسکی احکام کی بجالانے مین جسوقت کہ وہ تمکو جہاد کا یا کسی اور امر کا حکم دیوی وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ اور حال یہہ ہے کہ تم سنتی ہو قرآن کو اور نصیحتون کو جو کچھ کہ اوسمین ہین وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا اور نہ ہو تم مانند اون لوگونکی کہ کہا اونہون نی کہ سنا ہمنے وَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ اور حال یہہ ہی کہ نہین سنتے ہین دلکی کانون سی کہ جس سے فائدہ حاصل ہو پس حال اونکا یہہ ہے کہ گویا کہ وہ نہین سنتے ہین جیسے کہ مشرکین اور منافقین اور یہود ونصاری یا مثل بنی عبد الدار کی لوگونکی کہ سوائے مصعب بن عمیر کے اونمین سی کوئی ایمان نہ لایا تہا چنانچہ امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے اور اونکی مذمت مین خدا تعالی فرماتا ہے کہ اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ تحقیق کہ بدتر زمین پر چلنے والون کے نزدیک خدا کے یعنی زیادہ بد حیوانات مین سی خدا کی حکم مین الصُّمُّ بہری ہین کہ جو حق کو نہین سنتے ہین الْبُكْمُ گونگی ہین کہ جو حق نہین کہتی ہین الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ وہ لوگ کہ نہین سمجھتے ہین اور نہین پاتی ہین حق کو کہ فکر اور تامل کرکے ہدایت کو حاصل کرین اور بدتر حیوانات کی اسواسطے ہین کہ وہ لوگ عقل کے سبب سے جو سب حیوانات پر شرف اور فضیلت رکھتی ہین اوس سے اونہون نے روگردانی کی ہی اور خواہش نفس کی وہ پیروی کرتے ہین وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا اور اگر جانتا خدا بیچ اونکی نیکی کو کہ وہ فائدہ حاصل کرتا ہی ذرا انکی آیتونسی اور قبول کرنا ہدایت کا ہی یہہ مراد نہین پاتا تو لَّاَسْمَعَهُمْ البتہ سناتا اونکو کہ توفیق اور لطف اونکو عطا کرتا کہ وہ اپنی اختیار اور ارادہ سی اوسکو سنتے اور اوس سے فائدہ حاصل کرتی جیسے کہ مومنین طالب حق ہین اور فائدہ پاتی ہین لیکن اونہونے تو کفر اور عناد کو اختیار کیا ہے اور نہایت انکار اور سرکشی سی نہ سننے کا قصد کرتی ہین اور نہ دیکہنے کا اسواسطے خدا تعالی نے اونکو حال پر اونکی چہوڑ دیا ہی اور توفیق اور لطف کو اونسی باز رکہا ہی کہ وہ ہمیشہ اوسی کفر کی حالت پر رہتے ہین وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ اور اگر سناتا اونکو لطف کے وسیلہ سی کہ اوسکو خوب سمجہتی وہ تو لَتَوَلَّوْا البتہ پہر جاتی وہ اوس سے اور فائدہ نہ اوٹہاتی وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ اور جسوقت کہ وہ روگردانی کرنیوالی ہون حق کی قبول کرنیسی پس لطف ونکو کچہ فائدہ نہ پہونچاتا اور وہ اس سبب سے منقطع نہین ہوتی ہین کہ دیدہ و دانستہ انکار کرتی ہین اور خدا تعالی کسی سی اپنا لطف باز نہین رکہتا ہی مگر اوس شخص سی کہ اپنی علم سی جانتا ہی کہ یہہ ہرگز منقطع ہوگا اور خدا تعالی اپنی بندونکو حکم کرتا ہی پیغمبر کی فرمانبرداری کا چنانچہ فرماتا ہی کہ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ای وہ لوگو کہ ایمان لائی ہو اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ قبول کرو تم واسطی خدا کی اور واسطی پیغمبر کے تمام حکمونکو اِذَا دَعَاكُمْ جسوقت کہ بلائی وہ پیغمبر تمکو لِمَا يُحْيِيْكُمْ واسطے اوس چیز کے کہ زندہ کرے وہ تمکو کہ وہ ایمان اور علم دین ہے کہ جس سے زندگانی دنیا اور آخرت کی دونون کی ہے یا جہاد مراد ہے بسبب تمہارے باقی رہنی کا ہی اسواسطے کہ اگر تم اوسکو ترک کرو تو دشمن غلبہ کرکے تمکو ہلاک کرین اور یا شہادت مراد ہے کہ باعث زندگانی جاوید کا ہے نزدیک خدا کی اور یا قرآن مراد ہی کہ زندہ کرنیوالا ہے مومنین کی دلون کا اور حضرت امام باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے

اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ مراد اوس سے خلافت علی بن ابیطالب علیہ السلام کی ہی اور یہی حق ہے اسواسطے کہ
زندگی انسانکی دنیا اور آخرت مین علم دین سے ہی کہ اگر کوئی موافق شرع کی عمل کریگا اور بموجب احکام خدا کی چلیگا تو نجات ابدی
کہ وہ زندگانی آخرت کی ہی حاصل کریگا اور ہمیشہ بہشت مین چین اور آرام سے رہیگا لیکن پہلے علم دین کو حاصل کرے تو بعد اوسکے موافق
شرع کی عمل کرے اور بعد رسول خدا صلعم کی تمام کمال دین کی علم کا کسیکو سوائے علی بن ابیطالب کی کہ وہ لوگونکو ارشاد اور ہدایت کرتی تہے
اور صحابہ کبہار جسوقت مسائل دین مین غلطی کرتی تہی تو امیر المومنین اونکو متنبہ کرتی تہی اور زندگی دو نوجہانکی عطا فرماتی تہی اور
فرماتا ہی خدا کہ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ اور جانو تم کہ تحقیق خدا حائل ہوتا ہی بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ درمیان مرد کی اور دل اوسکی
کی یہہ تمثیل ہے نہایت قریب ہونی خدا کی بندہ سے کہ وہ اوسکی دل کی سب اسرار پر مطلع ہی باوجود یکہ صاحب اوس دل کا اوس سے غافل ہے
اور بعضے کہتی ہین کہ یہہ ایک مثال ہی اس امر کی کہ خدا تعالے بندہ کی دل کو ایکحال سے طرف دوسری حال کی پلٹتا ہی اور بعضی کہتی
ہین کہ مراد اوس سے یہہ ہے کہ خدا مالک ہے بندونکی دلونکا بندہ کی ارادہ کی فسخ کرنمین اور کلام ہدایت فرجام جناب امیر علیہ السلام کا
عرفت الله بفسخ العزائم اسیکی طرف اشارہ ہی اور بعضے کہتی ہین کہ وقت لڑائیکی یہہ آیت نازل ہوئی تہی اور مومنین اپنی قلت اور کفار
کی کثرت کی سبب سے خوف کرتی تہی اور دلونمین اونکی خوف آتا تہا حقتعالے نے فرمایا کہ مین حائل ہوجاتا ہون اونکی اور اونکی دلونکی
درمیان کہ خوف کو اونکی دلونمین نآنی دون اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا کہ حائل ہوتا ہے خدا درمیان
مومن کی اور معصیت کے کہ اوسکو دوزخ کی طرف کہینچے اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا کہ حائل ہوتا ہے خدا
درمیان بندہ کی اور درمیان اس امر کے کہ بندہ باطل کو حق جانی اور حق کو باطل جانی اور معانی اوسکی اون حضرت سے اسطرح
منقول ہین کہ دل مومن کا حق کو باطل نہین یقین کرتا ہی اور باطل کو حق نہین یقین کرتا ہی اور فرماتا ہی کہ وَاَنَّهٗٓ اور جانو تم کہ
تحقیق حق یہہ ہی ہی کہ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ طرف حکم اوس خدا کی محشور ہوگی تم واسطے جزائی اعمال کی اور اب خدا تعالی فرماتا ہی کہ
اوس امر سے بچنا چاہئی اور خوف کرنا چاہیے کہ جسکا عذاب عام ہو کہ جسنی بدی کی ہے اوسکو ہی اوسکا عذاب پہونچی اور اوسکے غیر
کو ہی پہونچی چنانچہ فرماتا ہی کہ وَاتَّقُوْا فِتْنَةً اور ڈرو تم اوس فتنہ اور گناہ سے کہ لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ نہ پہونچے اون
لوگونکو کہ ظلم کیا ہی اونہون نی تم مین سے خَآصَّةً خاص ظلم کرنیوالی کو بلکہ عام ہووے کہ عذاب اوسکا ظالم کو اور اوسکے غیر کو سبکو
پہونچی اور خاصۃ مفعول مطلق ہی فعل محذوف کا اور لاتصیبن کو حضرت علیؑ اور امام محمد باقر اور زید بن ثابت اور ربیع بن انس اور
ابو العالیہ نی لتصیبن پڑہا ہی یعنی اور ڈرو تم اوس فتنہ سے کہ البتہ پہونچی وہ اون لوگونکو کہ ظلم کیا ہی اونہون نے تم مین سے خاص
کر یعنی جسنی ظلم کیا ہی اوسیکو پہونچی نہ اوسکی غیر کو اور بعضے کہتی ہین کہ لاتصیبن پر لا زائد ہی اس صورت مین ہی یہی معانی ہونگی
عذاب اوسکا اوس ظلم کرنیوالی ہی کو پہونچی نہ اوسکی غیر کو اور فتنہ سے مراد گناہ ہی اور بعضے کہتی ہین کہ بلیہ مراد ہے وَاعْلَمُوْٓا
اَنَّ اللّٰهَ اور جانو تم یہہ بات کو کہ تحقیق خدا شَدِيْدُ الْعِقَابِ سخت کرنیوالا عذاب کا ہی اوس شخصکو کہ جسکی ظلم کا ضرر اوسکو اور اوسکو
اور اوسکی غیر کو دونونکو پہونچی اور یہہ ضرر عام اوسوقت ہی کہ جسوقت آدمی نیکی کی حکم کرنی مین اور بدیسی منع کرنی مین سستی کری
اور بدعت ظاہر ہو اور ابن عباس سے روایت ہی کہ حقتعالے نے اس آیتمین فرماتا ہی کہ بدی کو اپنی بیچ مین دیکھکر خاموش مت ہو اور
اوسسے چشم پوشی مت کرو اور اوس سے راضی مت ہو کہ جسوقت عذاب نازل ہو تو ظالم اور غیر ظالم اور خاص اور عام اوسمین
داخل ہون لیکن ظالم تو اپنی ظلم سے اور غیر ظالم نیکی کی حکم کرنیکو اور بدی کی منع کرنیکو ترک کرنیسے اور سدی اور مفسر اہل سنت سے روایت
ہے کہ یہہ آیت بروز جنگ بدر نازل ہوئی ہے اور بروز جنگ جمل نتیجہ اوسکا ہی کہ امیر المومنین علیؑ کے ساتہ

لڑائی کی اور فتنہ عظیم اوس سے ظاہر ہوا اور طلحہ اور زبیر نے کہا کہ ہم اس آیت کو پڑھتے تہے اور نہ جانتے تہے کہ اس آیت کے لوگ ہم ہین
اسوقت ہم نے جانا کہ مراد اس آیت سے ہم ہین پس مخالفت کی ہمنے اور پہونچا ہمکو جو کچھ کہ پہونچا یعنے ہمنے امیر المومنین علی علیہ
السلام کی مخالفت کی اور اوس سے ہم لڑے اور فتنہ مین پڑے اور ابن عباس سے روایت ہے فرمایا کہ جناب رسول خدا صلعم
نے فرمایا تہا کہ جو کوئی علی پر ظلم کرے اسجگہہ کہ مین بیٹھا ہون اور اس مقام کو اوس سے غصب کرے بعد میری وفات کی ایسا ہے
کہ انکار میری نبوت کا اور جمیع انبیاء کی نبوت کا کیا ہو اور ابو ایوب انصاری نے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے
کہ اے عمار جلدی ہے کہ بعد میرے فتنہ عظیم ظاہر ہون یہانتک کہ شمشیر درمیان اونکی کھینچی جاوے اور بعض کو بعض قتل
کرے اور بعض بعض سے بیزاری کرے پس اے عمار تو جسوقت یہہ حال دیکھے تو علی کی ساتھہ چنگل مار اور اگر تمام آدمی ایک راہ
چلین اور علی سب سے علیحدہ دوسری راہ چلے تو سبکو چھوڑ دے اور علی کی ہمراہ رہ اے عمار علی تجھکو راہ راست سے نہ پھیریگا
اور ہلاکت کیطرف تجھکو رہنمائی نکریگا اے عمار فرمانبرداری علی کی فرمانبرداری میری ہے اور فرمانبرداری میری فرمانبرداری خدا
کی ہے اور ان روایتونکو علمای اہل سنت نے بیان کیا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ لوگونکو بعد رسول خدا صلعم
فتنہ پہونچا یہانتک کہ علی کو ترک کیا اور اوسکی بیعت کی اور فتنہ یہہ تہا کہ جسمین وہ پڑے اور حال یہہ ہے کہ رسول خدا صلعم نے
فرمایا تہا اور حکم دیا تہا علی کی اور اوصیاء آل محمد کی پیروی کا اور اب خدا تعالے مہاجرین کو اپنی احسان یاد دلاتا ہے چنانچہ فرماتا
ہے کہ وَاذْكُرُوْا اور یاد کرو تم اے مہاجرین اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ جسوقت کہ تم تہوڑے تہے چند آدمی مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِي الْاَرْضِ
ناتوان اور بیچارہ بیچ زمین کی ہجرت سے پہلی مکہ مین کہ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ خوف کرتے تہے تم اس سے کہ
اوچک لیجائین تمکو آدمی کفار قریش سے اور تمکو آزار پہونچائین فَاٰوٰىكُمْ پس جگہہ دی تمکو خدا تعالے نے مدینہ مین وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ
اور قوت دی تمکو ساتھہ مدد اپنی کی کہ انصار اور ملائکہ سے تمہاری مدد اور حمایت کروائی وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ اور روزی
دی پاکیزہ غنیمتونمین سے لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ تاکہ تم شکر کرو خدا کی نعمتونکا اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ خطاب کل عرب کیطرف ہے کہ خوار اور
ذلیل تہے وہ سلاطین ایران اور روم کی ہاتہہ سے اور برکت ذات پاک جناب سرور کائنات سے عزیز اور قوی ہو گئے اور ملوک عجم اور روم پر
اونکو غالب کیا اور کہتے ہین کہ بعضے آدمی صحابہ مین سے رسول خدا صلعم کی باتونکو سنتے تہے اور لوگونمین اونکو ظاہر کرتے تہے
اور منافقین اون باتونپر مطلع ہوکر مشرکین کو خبر کرتے تہے حقتعالے نے یہہ آیت نازل کی کہ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو کہ
ایمان لائے ہو لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ نہ خیانت کرو تم خدا کی اور پیغمبر کی اونکی راز کی ظاہر کرنیمین اور جابر بن عبد اللہ سے روایت
ہے کہ سبب اس آیت کی نازل ہونیکا یہہ ہے کہ جبرئیل رسولخدا کی پاس آیا اور کہا کہ ابو سفیان فلانی جگہہ اوترا ہے ایک جماعت مشرکین کے
ہمراہ لیکر مع سامان لڑائیکی اور تم اسباب لڑائیکا تیار رکہو اور اس خبر کو ظاہر نکرنا تاکہ ناگہان اونپر دوڑ کرو حضرت کے ہمراہیون
سے ایک شخص نے اس خبر کو سنکر ابو سفیان کو خط لکہا اور مسلمانونکی ارادہ سے اوسکو مطلع کیا یہہ آیت نازل ہوئی اور حضرت امام
محمد باقر اور امام محمد جعفر صادق علیہما السلام اور زہری وغیرہ سے روایت ہے کہ یہہ آیت ابو لبابہ بن عبد المنذر انصاری کی
حقمین نازل ہوئی ہے اور کیفیت اوسکی یہہ ہے کہ جناب رسولخدا صلعم نے یہود ان بنی قریظہ کو کئی شب اونکی قلعہ مین محاصرہ کیا
اون لوگون نے حضرت کو صلح کا پیغام بہیجا کہ جسطرح بنی نضیر سے تمنے صلح کی ہے ہمسے بہی صلح کرو کہ ہم یہانسے نکلکر طرف
زمین شام کی چلی جائین اور اپنی بہائیونسے جا ملین حضرت نے فرمایا کہ مین صلح نکرونگا مگر یہہ کہ سعد معاذ کی حکم سے قلعہ
سے اوتر آئین اوسوقت جو ہماری رائے ہوگی ویسا ہی کرینگے یہودیون نے یہہ بات سنکر حضرت کو کہلا بہیجا کہ ابو لبابہ کو

ہماری پاس بہیجدو اور وہ اونسی ملاقات اور دوستی رکہتا تہا کہ اوسکی عیال اور مال اونکی پاس تہی رسول خدا صلعم نے اونکی پاس
اوسکو بہیجدیا اونہون نے اوس سے مشورہ کیا اور پوچہا کہ کیا کہتا ہے تو ہمکو اس امر مین سعد معاذ کی حکم سے ہم یہانسی نکلجاوین
اور اوسکی حکم پر ہم راضی ہوجاوین یا نہین ابولبابہ نے اپنی ہاتہہ سے اشارہ طرف حلق کی کیا یعنی تم سبکو قتل کرینگی جبرئیل نے رسولخدا
کو اس امر کی خبر دی اور یہہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا خدا نے کہ ای وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو خیانت نکرو تم خدا اور پیغمبر سے اونکی راز
کے ظاہر کرنیسے اور فریضہ خدا کی اور سنت رسول کی ترک کرنیسے وَتَخُونُوا اَمَانَاتِكُمْ اور نہ خیانت کرو تم اماتون اپنی مین
ہرگز کہ ایسین رکہتے ہو وَاَنْتُمْ تَعْلَمُونَ اور تم جانتی ہو کہ وبال اور عذاب خیانت کا بہت ہے ابولبابہ کہتا ہے کہ ابتک نہی یہہ
آیت نہ سنی تہی اور قدم اپنا قدم پر سے نہ اوٹہایا تہا کہ جانا مینے کہ خدا اور رسول کی مینی خیانت کی ہے اور بہت پشیمان ہوا مین اور
رسول خدا صلعم کی پاس گیا تو معلوم ہوا کہ اس مقدمہ مین آیت نازل ہوئی ہی راوی کہتا ہی کہ ابولبابہ نی کمال ندامت سی مسجد
رسول مین جاکر اپنی تئین ستون مسجد سی باندہا اور قسم کہائی کہ نہ کہانا کہاونگا اور نہ پانی پیونگا یہانتک کہ مرجاون اور یا
خدا تعالی میری توبہ کو قبول کری اور سات روز تک نہ کہانا کہایا اور نہ پانی پیا یہانتک کہ بیطاقت ہوکر گر پڑا اور بیہوش ہوگیا خدا تعالی
نے توبہ اوسکی قبول کی لوگون نے اوس سے جاکر کہا کہ خدا نے توبہ تیری قبول کی ہی قسم کہائی کہ مین اپنے تئین ستون سے نہ کہولونگا
یہانتک کہ رسولخدا اپنی دست مبارک سے مجہکو کہولین جناب رسولخدا صلعم تشریف لائی اور اوسکو ستون سی کہولا اور ابولبابہ نے کہا کہ
پوری توبہ میری اوسوقت ہی کہ جو زمین اور مکان کہ مین رہتا ہون سب کو راہ خدا مین دیدالون حضرت نے فرمایا کہ تہائی جائداد
راہ خدا مین دی کہ کفارہ تیری گناہ کا ہو اور وہ ستون رسولخدا کی مسجد مین اب بہی ہے اور سطوانہ ابولبابہ اوسپر لکہا ہی زوار مدینہ
کے وہان جاکر توبہ کرتے ہین اپنی گناہون سے اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خیانت خدا کی اور رسول کی نافرمانی اونکی ہی اور
لیکن امانت پس ہر انسان امانتدار اوس چیز کا ہی کہ جو خدا نی اوسپر فرض کی ہی اور یہہ آیت اگرچہ خاص ہی واسطی ابولبابہ کی
لیکن حکم اوسکا عام ہے سبکے واسطے اور فرماتا ہی خدا کہ وَاعْلَمُوا اور جانو تم ای مومنین اَنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ سواے اسکی نہیں
کہ مال تمہاری اور اولاد تمہاری آزمایش اور بلیہ ہین تمہاری واسطے کہ تمکو ذکر خدا سے غافل رکہتی ہین اور خدا تعالی تمکو اونسی آزماتا ہی
اور دوستی اونکی چاہئی کہ باعث خیانت کا ہو مثل ابولبابہ کے ؎ جوان پیر کہ در بند مال و فرزندند ؛ نہ عاقل اند کہ طفلان ناخردمندند
وَاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ اَجْرٌ عَظِيْمٌ اور تحقیق خدا نزدیک اوسکی ثواب بڑا ہے اگر اوسکے یاد مین مشغول ہوگی پس چاہئی
کہ اوسکی طلب مین سعی کرو اور مال کی جمع کرنیکو اور فرزندونکی دوستی کو چہوڑدو اور جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہی
فرمایا کہ چاہئی کہ کوئی تم مین سی نہ کہی کہ خداوندا پناہ پکڑتا ہون مین ساتہہ تیری فتنہ سی اسواسطی کہ کوئی ایسا نہین ہے کہ
فتنہ اور بلا مین نہو لیکن پناہ پکڑو تم ساتہہ خدا کی گمراہ کرنیوالے فتنہ سے اسلئے کہ خدا فرماتا ہے کہ انما اموالکم واولادکم
فتنہ اور فرماتا ہے خدا کہ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ اگر ڈرو تم خدا سے
اور تقوی اور پرہیزگاری اپنے شیوہ رکہو تو يَجْعَلْ لَّكُمْ کریگا خدا واسطی تمہاری یعنے دیویگا تمکو فُرْقَانًا ایک
ہدایت یا علم کہ فرق کرو تم بسبب اوسکی درمیان حق اور باطل کے اور یا نصرت دیوی کہ جسکے سبب سے جدا ہو جاوی وہ شخص
کہ جو حق پر ہے اوس شخص سے کہ جو باطل پر ہے مسلمانونکی عزت دینی اور کفار کی ذلیل کرنیکی جہت سی وَيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ
اور دور کریگا تمسی برائیان تمہاری اور پوشیدہ کریگا اونکو وَيَغْفِرْ لَكُمْ اور بخشش کریگا واسطے تمہارے گناہونکو
تمہارے بخشنے کا مراد سیئات سے گناہان صغیرہ ہین اور ذنوب سی مراد کبیرہ ہین اور یہہ آیت اہل بدر کی شان مین

ہی اور خدا تعالیٰ اونکو فرماتا ہی کہ اگر خدا سی ڈرو گی اور پرہیزگاری کرو گی تو خدا تمہاری گناہوں کو بخشیگا اور یہہ مراد نہیں ہے کہ آیندہ کو جو
گناہ چاہیں وہ کریں کہ اونکو کچہہ عذاب نہوگا اون گناہوں پر کہ اونکی سب گناہ بخشے گئی ہیں چنانچہ بعضی لوگ کہتی ہیں کہ اگر رسولخدا
نے فرمایا ہی کہ گناہ اونکی بخشی گئی ہیں تو مراد اوس سے یہہ ہوگی کہ جو گناہ کہ پہلے کئی ہے وہ سب بخشے گئے اور یہہ مراد ہرگز
نہیں ہوسکتے کہ آیندہ کو جو گناہ چاہیں کریں اپنی ماں اور خواہر اور دختر سی زنا کریں اور شراب خوک کو
شامل فرمائیں سب معاف ہیں اور پہلی ہی سی بخشا ہوا ہے اور توبہ کی کچہہ احتیاج نہیں ہی بلکہ ضرور توبہ کرنی چاہیے
گناہ ہونسی کہ خدا تعالیٰ گناہ ہونسی درگزری وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝ اور خدا صاحب فضل بڑیکا ہی کہ اوسکی رحمت اور
فضل اور کرم اوسکا بہت وسیع اور فراخ ہی کہ جسوقت انسان توبہ کرتا ہی تو خدا تعالیٰ اوسکی گناہوں کو بخشدیتا ہے اور جناب
رسولخدا صلعم نے فرمایا ہی کہ اکثر امت میری تقوی اور حسن خلق سی بہشت میں داخل ہوگی اور فرمایا ہے حضرت صلعم نے کہ زیادہ
متقی وہ ہے کہ حق کہی خواہ اوسمین اپنی ذات کا فائدہ ہو خواہ ضرر ہو اور جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ متقیونکی
واسطے علامتیں ہیں کہ اوس سے متقی پہچانی جاتی ہیں سچ بولنا اور امانت کا ادا کرنا اور عہد کا وفا کرنا اور نازو تحمل
الم کرنا اور رشتہ داروں سی ملاقات رکہنے اور ناتوانوں بیچاروں پر رحم کرنا اور عورتونکی متابعت کم کرنی اور خرچ کرنا
نیکی کا اور حسن خلق کا اور بردباری بہت فراخی کی ساتہہ ہو اور پیروی کرنی علم کی اوس امر میں کہ جو خدا کی نزدیک لے سکے
کری اور اب خدا تعالیٰ اپنے حبیب سے خطاب کرتا ہے کہ یاد کر تو کہ کفار قریش تجہکو مکہ سے نکالتی تہی اور تو وہاں سی ہجرت کرکی
مدینہ کو چلا گیا اور خدا تعالیٰ نے تجہکو اور مسلمانوں کو پہر مکہ والوں پر غالب کیا چنانچہ فرماتا ہی کہ وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا
اور یاد کر تو ای محمد صلعم جسوقت کہ مکر کرتی تہی ساتہہ تیری وہ لوگ کہ کافر ہوئی لِيُثْبِتُوكَ تاکہ قید کریں وہ تجہکو بند تیری ہاتہہ
اور پاؤں پھیر رکہیں اَوْ يَقْتُلُوكَ یا قتل کریں وہ تجہکو تلواروں سی اَوْ يُخْرِجُوكَ یا نکالدیں وہ تجہکو مکہ سی وَيَمْكُرُونَ اور مکر کرتی
تہے وہ کہ پوشیدہ تدبیریں تیری آزار پہونچانی کی کرتی تہی وَيَمْكُرُ اللّٰهُ اور جزا مکر کی دیتا ہے خدا اور ایسا ہی ہوا کہ اون کفار کو مکہ
سے نکالکر بدر میں پہونچایا اور مسلمانونکی ہاتہہ سی جو وہ قتل اور قید کی تدبیریں کرتی تہی وہ اونکے واسطے بدر میں واقع ہوا کہ قتل اور
قید ہوئے وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ ۝ اور خدا بہتر جزا دینے والا مکر کرنیوالونکا ہے اور آخر الامر کفار قریش نے حضرت کو مکہ سی نکالا
کہ وہاں سی مدینہ کو ہجرت کرگئی اور کیفیت اوسکی یہہ ہے کہ کہتے ہیں کہ جسوقت انصار مکہ میں آئی اور حضرت کی خدمتمیں حاضر ہوکر
مسلمان ہوگئی اور حضرت سے وعدہ نصرت کا کرکے چلی گئی تو قریش کو خوف پیدا ہوا اور مشایخ نے اونکی دار الندوہ میں جاکر کہ وہ
مکان قصی بن کلاب کا تہا جناب رسولخدا صلعم کی مقدمہ میں مشورہ کیا ابلیس بصورت مرد پیر اوس مجمع میں حاضر ہوا لوگوں نے
کہا کہ تو کون ہے کہا کہ میں ایک مرد ہوں اہل نجد سی اور گرمی اور سرد زمانہ کی میں نے چکہی ہی اور نیک اور بد کو میں نے آزمایا ہے
سنا ہے میں نے کہ تم محمد کے مقدمہ میں مشورہ کرنا چاہتے ہو میں نے بہی چاہا کہ حاضر ہوں اور اگر تمہاری رائی نیک ہو تو میں
بہی تمہاری پیروی کروں اور اگر تم خطا کرو تو تمکو آگاہ کروں اور رائی صحیح اور درست سے تمکو مطلع کروں پہلی ابو البختری نے
کلام کو شروع کیا اور کہا کہ محمد کو ایک گہر میں قید کرنا چاہیے اور دروازہ اوس گہر کا بند کردو اور سوراخ میں سی بقدر سد رمق
اوسکو آب طعام دیتی رہو تاکہ وہ تنگ ہوکر مرجائی ابلیس نے کہا کہ یہہ رائی بہت بد ہی اور یہہ بڑی کہ اکثر اہل مدینہ مسلمان ہوگئی ہیں
اور بنی ہاشم بہی اس شہر میں بہت ہیں سب متفق ہوکر تم سی جنگ کرینگی اور اوسکو قید سے چہوڑا لینگے کہنے لگے کہ ای شیخ تو نے سچ
کہا بعد اوسکی ہشام بن عمرو نے کہا کہ میری رائی یہہ ہی کہ اس شخص کو اونٹ پر بٹہا کر اس شہر سی باہر نکالدو جہاں چاہیے چلا جائے

ذکر مشورہ کفار

ابلیس نے کہا کہ یہہ رائے بھی باطل ہے اسواسطے کہ محمد نہایت خلیق ہی اور بہت فصیح اور شیرین زبان ہی جسجگہہ جائیگا لوگون کو فریب دیگا
اور شیرینی زبان سی اوسکو اپنی طرف کریگا اور سب اوسکے یار اور مددگار ہوجائینگے اور تمہین متفق ہوکر تم سی جنگ کرینگے
اور تم سب کو مار ڈالینگے یہ سنکر کہا کہ شیخ نجدی سچ کہتا ہے ابوجہل ملعون نی کہا کہ رای میری یہہ ہی کہ ہر قبیلہ سی یعنی قریش سی
اور اونکی ہم عہدون اور ہمسایون سے مقرر ایک ایک شخص کو کرین کہ وہ سب متفق ہوکر اوسکو قتل کرین اور خون اوسکا سب قبیلون مین گروہون
تقسیم ہوجائیگا اور بنی ہاشم سب کے کل قبیلون کا مقابلہ نکر سکینگے اور اس تدبیر پر ضرور راضی ہوجائینگے ابلیس نے کہا کہ یہہ خوب رای ہی
اور مقرر کیا اونہون نی کہ شب کو حضرت کو قتل کرین جبرئیل نے حاضر ہوکر حضرت کو اونکی مشورہ سے مطلع کیا کہ یا رسول اللہ
کفار نے تمہاری قتل کا ارادہ کیا ہے خدا تعالی فرماتا ہے کہ تو اس شہر سے باہر نکل جا اور علی کو آجکی رات اپنی جگہہ اپنی فرش
خواب پر سلا دی رسول خدا نے حضرت علی کو بلا کر کہا کہ مجھکو خدا کا حکم ہوا ہی مین تو موافق حکم کے شہر سے جاتا ہون اور تو میری بستر پر
لیٹ تاکہ مجھکو تلاش کرین تو بستر کو میرے خالی نہ دیکھین اور میرا سراغ لیتے ہوئی پیچھی میرے نہ جائین اور اگر تو میری جگہہ ہوگا
تو کوئی آزار مجھکو کفار سی نہ پہونچیگا حضرت علی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ مجھکو سلامتی کی خبر دیتی ہی مین اپنی مرنی سے
راضی ہون ع گر ہون ہزار جان تو کرون تجھپہ مین نثار ٭ اور خون گراؤن تیری پسینے پہ مین ہزار ٭ اور اسکی مابعد کا
حال جو کہ علی پر گزرا ہے وہ سورہ بقر مین ومن الناس من یشری کی تفسیر مین مذکور ہوگیا ہے اور جناب رسول خدا شب کو
اپنی دولت سرا سے تشریف لائی اور باوجود ممانعت کی کہ کوئی شخص آجکی شب اپنی گھر سے باہر نہ نکلی ابو بکر کو حضرت نی رستہ
مین منتظر پایا اور اوسکو ہمراہ اپنی لیجانا مناسب جانا اور وہانسے دونون روانہ ہوئی رستہ مین ایک جماعت کو دیکھا
مٹھی خاک کی حضرت نی اوٹھا کر اونکی سرون پر ماری اور وہانسے آگی کو روانہ ہوئی اور جبل ثور پر پہونچی کہ وہ مکہ سی ایک
فرسخ کی قریب ہے اور اوس پہاڑ کی غار مین پوشیدہ ہوئی اور مشرکون نی تمام شب حضرت کی دولتسرا کا محاصرہ رکھا
اور صبحکو تلوارین کھینچی ہوئے یکدفعہ ہی اندر چلی آئی تاکہ حضرت کو شہید کرین اور حضرت علی اپنی بستر سے اوٹھی اور فرمایا کہ تم
کس کام کو آئی ہو کہا کہ محمد کہان ہی علی نی فرمایا کہ مین اوسکا نگہبان نہین تہا تب وہ اندر سی باہر نکلی اور جناب رسول خدا کا سراغ لیتی
ہوئی چلی اور کہا کہ محمد باہر گیا ہے اور خاک ہماری سرون پر اوسنی ہی ڈالی تھی اور ابو کرز کہوجی کہ کہوج کی نکالنی مین بڑا اوستاد
تہا اوسنے حضرت کی پاؤن کا نقش پہچانا اور کہا کہ دوسرا پا تو ابو بکر کا پاؤن ہی یا ابو قحافہ کا یہانتک کہ سراغ لیتے ہوئی اوس غار
تک پہونچی خدا تعالی نی مکڑی کو الہام کیا اوسنے اپنا جالا اوس غار کی دروازہ پر تن دیا اور وہ دروازہ غار کا کہ جسمین سے
ہوکر حضرت اور ابو بکر غار مین داخل ہوئی تھی ایک بالشت اور چار انگشت ہی کشادگی مین اون لوگون نے جالا دیکھکر
کہا کہ غار مین کوئی نہین گیا ہے اگر جاتا تو دروازہ پر اوسکے جالا نہوتا بلکہ یہان سی یا تو زمین کی اندر چلا گیا ہی یا آسمان پر اوڑ گیا
لیکئے ہین وہ لوگ وہانسے اولٹی چلی آئی اور رسولخدا صلعم بعد تین روز کی اوس غار مین سی نکلکر مدینہ منورہ کو روانہ ہوئی اور کہتے ہین
کہ نضر بن حارث اور بعضے نعمان بن حرث کو کہتے ہین اور بعضے حرث بن عمرو فہری کو کہتی ہین کہ وہ مال تجارت لیکر ملک فارس
کو گیا تہا اور قصہ رستم اور اسفندیار کا اوسنی وہان خرید کیا اور عربی مین اوسکا ترجمہ کر کے مکہ مین لایا اور کہا کہ مین فسانہ شیرین
لایا ہون کہ بہت شیرین ہے اون فسانون سی کہ جنکو محمد ہمارے روبرو پڑہتا ہی خدا تعالی اوسکی حال سی خبر دیتی کہ جسوقت ہماری
آیتین پڑہی جاتی ہین تو اوسکو سنکر کہتے ہین کہ ایسی قصے ہمنے بہت سنی ہین چنانچہ فرماتا ہی کہ وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِمْ اٰیٰتُنَا اور جسوقت
پڑہی جاتی ہین اوپر اونکی آیتین ہماری جو کہ قرآن مین ہین تو قَالُوْا کہتی ہین وہ مشرکین عداوت اور عناد سے کہ قَدْ سَمِعْنَا

تحقیق سُنا ہم نے مثل اِس کلام کے دنیا مین لوگون سے لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَآ اگر چاہین ہم تو البتہ کہہ سکتے ہین یہ تمام مثل اوسکی کہ جیسا یہہ
کلام ہے ایسا ہی ہم بھی کہہ سکتے ہین اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ نہین ہین یہہ مگر قصے پہلو نکے اور ہمارے پاس کئی بھی لوگون کے ایسے ایسے
قصے ہین اور یہہ بکمال عداوت اور چشم پوشی حق کہے ہے اور کہتے ہین کہ عثمان بن مظعون نے نضر بن حارث سے وہ کلام سُنکر کہا کہ خدا سے
ڈر اور اِسطرح کی باتین مت کر اسواسطے کہ محمد حق پر ہے اور جو کچھ وہ کہتا ہے سچ کہتا ہے کہا کہ مین بھی حق کہتا ہون عثمان نے کہا کہ محمد
کہتا ہے کہ لا اله الا الله اوسنے کہا کہ مین بھی کہتا ہون لا اله الا الله لیکن اوسکے ساتھہ ملاتا ہون اس فقرہ کو کہ ہُوَلَآءِ بَنَاتُ اللّٰہِ یعنے
فرشتے بیٹیان خدا کی ہین اور جسوقت رسول خدا صلعم نے اس کلام کو سُنا تو فرمایا کہ اے نضر وائے تجھپر یہہ کلام یعنے قرآن کلام
خدا کا ہے نازل کیا ہوا خدا کے پاس سے نضر نے اس کلام کے مقابلہ مین قرآن کے باطل ہونیکے ظاہر کرنے مین کہا کہ خداوندا
اگر محمد سچ کہتا ہے تو پہر میرے سر پر گرا اور مجھکو ہلاک کر حق تعالیٰ اوسحال سے خبر دیتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَاِذْ قَالُوا اور یاد کر تو
اے محمد جسوقت کہ کہا اونہون نے یعنے نضر نے اور اوسکے تابعین نے کہ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا اے خدا اگر ہووے یہہ قرآن هُوَ الْحَقَّ
وہ ہے حق اور درست نازل کیا گیا مِنْ عِنْدِكَ نزدیک تیرے سے تو فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ پس ساتو اوپر ہمارے پتہر آسمان
سے جیسے کہ صحاب فیل پر برسائے ہین اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ یالا تو عذاب دردناک کو کہ یہہ دعا اوسکی قبول ہوئی اور جنگ بدر مین وہ
مارا گیا اور دو زخمین جا پہونچا اور کہتے ہین کہ یہہ حق مین ہو قیس کا ہے اور ہی منصوبہ ہے اسواسطے کہ وہ خبر کاہن کی ہے اور منقول ہے
کہ رسول خدا صلعم نے قریش سے کہا کہ خدا تعالے نے مجھکو بھیجا ہے کہ سلاطین دنیا کو قتل کرون اور ملک اونکا تمہاری
طرف پہنچاؤن اور جس چیز کے طرف مین تمکو بلاتا ہون اوسکو قبول کرو یعنے خدا پر ایمان لاؤ کہ عرب اور عجم کے تم مالک ہوگے
اور بہشت کے تم بادشاہ ہوگے ابو جہل نے سُنکر کہا کہ خداوندا اگر یہہ حق ہے جو کچھ کہ محمد کہتا ہے اور تیرے پاس سے ہے
تو ہمارے اوپر پتہر آسمان سے برسا یا عذاب دردناک لا پہر کہا کہ ہم اور بنی ہاشم دو نوشال دو گہوڑون گہوڑ دوڑ کے تہے حملہ کرتے
تہے ہم جسوقت کہ وہ حملہ کرتے تہے اور نیزہ مارتے تہے ہم جسوقت کہ وہ نیزہ مارتے تہے اور روشن کرتے تہے ہم جسوقت کہ وہ روشن
کرتے تہے جسوقت ہمارا اور اونکے دونو گہوڑے برابر ہوئے تو ایک شخص نے اونمین سے کہا کہ مین پیغمبر ہون ہم اسبات سے اور اوسکے
راضی نہین ہین کہ بنی ہاشم مین پیغمبر ہو اور بنی مخزوم مین نہو اور بعد اسکے کہا کہ غفرانک اللهم خدا تعالے نے یہہ آیت نازل کی اور
فرمایا کہ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ اور نہین ہے خدا یہہ کہ عذاب کرے اونکو وَاَنْتَ فِيْهِمْ جسوقت کہ تو بیچ اونکے ہووے اگرچہ وہ
طالب جلدی کے ہین اسواسطے کہ ہمنے تجھکو رحمۃ للعالمین کیا ہے وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ اور نہین ہے خدا عذاب کرنیوالا
اونکا وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ جسوقت کہ وہ استغفار کرنیوالے ہون اور وہ استغفار وہ ہے کہ ابو جہل نے بعد دعا کے کہا تہا غفرانک اللهم
لیکن وہ بدر مین مارا گیا اون دو سببکے جہت سے کہ مین نے اوسپر عذاب نازل نہوا اور جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا کہ
زمین مین دو امان تہے ایک امان تو گئی کہ رسول خدا نے وفات پائی اور دوسری امان باقی ہے کہ وہ استغفار ہے اور شک نہین ہے
کہ استغفار مانع غضب الہٰی کا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا کہ رسول خدا اور استغفار دو قلعہ ہیں واسطے
تمہارے عذاب سے بڑا قلعہ تو گزر گیا اور استغفار باقی ہے پس بہت استغفار کرو تم اسواسطے کہ وہ محو اور نابود کرنیوالا گناہ کا ہے اور اگر چاہو تم پس
پڑہو تم اور اس آیت کو تلاوت فرمایا اور کہتے ہین کہ جسوقت کفار قریش نے رسول خدا صلعم کے قتل کا قصد کیا اور اون حضرت کو مکہ سے
نکالدیا تو دعوے کیا کہ متولی مسجد الحرام کے ہم ہین جسکو چاہین آنے دیوین اور جسکو چاہین نہ آنے دیوین اور سزاوار عذاب کے ہوئے تو
خدا تعالے نے اوسمقدمہ مین یہہ آیت نازل کی کہ وَمَا لَهُمْ اور کیا ہے واسطے اونکے اور کون مانع ہے اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ یہہ کہ نہ عذاب کرے

اونکو خدا وَهُمْ یَصُدُّوْنَ اور حال یہہ ہے کہ وہ باز رکہتے ہین اور بند کرتے ہین پیغمبر خدا کو اور مومنین کو عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ مسجد الحرام سے
کہ اوسمین اونکو جانے نہین دیتے وَمَا کَانُوْٓا اَوْلِیَآءَهٗ اور نہین ہین وہ مشرکین متولی اوسکے باوجود شرک کے اِنْ اَوْلِیَآؤُهٗٓ
نہین ہین متولی اوس مسجد کے اور سزاوار اوسکی تولیت کے اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ مگر پرہیزگار بیواسطے شرک سے وَلٰکِنَّ اَکْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ
اور لیکن اکثر اونکے نہین جانتے ہین کہ تولیت مسجد الحرام کی مشرک کیواسطے نہین ہوسکتی اور اکثر کی قید ہواسطے لگائی ہے کہ بعضے اونکو جانتے
تہے لیکن عناد کرتے تہے وَمَا کَانَ صَلَاتُهُمْ اور نہین ہے دعا اون مشرکین کی جسکو وہ نماز کہتے ہین عِنْدَ الْبَیْتِ نزدیک
خانہ خدا کے اِلَّا مُکَآءً وَّتَصْدِیَةً مگر سیٹی مارنی اور تالیان بجانی یعنے عادت بعضے کفار کی تہی کہ برہنہ ہوکر نماز اور طواف خانہ
خدا کا کرتے تہے اور سیٹیان مارتے تہے اور تالیان بجاتے تہے فرماتا ہے خدا کہ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ پس چکہو تم عذاب کو اے کافرو
کہ بروز جنگ بدر تو قتل اور قید ہونا اور بروز حشر دوزخمین جلنا ہے بِمَا کُنْتُمْ تَکْفُرُوْنَ بسبب اسکے کہ ہو تم کفر کرتے اور کہتے ہین کہ قریش
جسوقت واسطے جنگ بدر کے مکہ سے باہر نکلے تو بارہ آدمیون نے اشراف قریش مین سے مثل ابوجہل اور عتبہ اور شیبہ وغیرہ کے مقرر کیا کہ ہر روز
ایک شخص لشکر کو کہانا دیوے پس ہر ایک اونمین سے ہر روز نو یا دس اونٹ کاٹتا تہا اور لوگون کو کہانا کہلاتا تہا اور لڑائی کی
رغبت دلاتا تہا خدا تعالے نے اوس مقدمہ مین یہہ آیت نازل کی چنانچہ فرماتا ہے کہ اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ
تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوئے خرچ کرتے ہین وہ مالون اپنے کو لِیَصُدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ تاکہ بند کرین وہ راہ خدا سے
لوگون کو کہ وہ پیروی رسول حق کی ہے اور کہتے ہین کہ قریش کے رئیسون نے پچاس ہزار مثقال طلا جمع کیا اور احد لڑائی
مین خرچ کیا اوسکے حال سے خدا تعالے پہلے ہی سے مطلع کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ فَسَیُنْفِقُوْنَهَا پس قریب ہے کہ خرچ
کرینگے وہ اون مالونکو ثُمَّ تَکُوْنُ عَلَیْهِمْ حَسْرَةً پہر ہوینگے وہ مال اوپر اونکے پشیمانی اور اندوہ کہ مال اونکے جاتے رہینگے اور
مقصود اونکا حاصل نہوگا ثُمَّ یُغْلَبُوْنَ پہر مغلوب ہوینگے وہ آخرکار چنانچہ فتح مکہ مین مغلوب ہوئے اور یہہ آیت قرآن کے معجزون مین سے
ہے کہ واقع ہونے سے پہلے خدا تعالے نے خبر دی ہے اور فرماتا ہے خدا کہ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اور وہ لوگ کہ کافر ہوئے اور اپنے کفر پر ثابت
رہے اِلٰی جَهَنَّمَ یُحْشَرُوْنَ طرف دوزخ کے جمع کئے جاوینگے وہ لِیَمِیْزَ اللّٰهُ الْخَبِیْثَ تاکہ جدا کرے خدا ناپاک کو کہ وہ کفار ہین مِنَ
الطَّیِّبِ پاک سے کہ وہ مومن ہین وَیَجْعَلَ الْخَبِیْثَ اور کردے ناپاک کو یعنی جمع کرے کافرونکو بَعْضَهٗ عَلٰی بَعْضٍ بعضے اوسکے اوپر بعض کے فَیَرْکُمَهٗ
جَمِیْعًا پس گڈمڈ کرے اونکو سبکو فَیَجْعَلَهٗ فِیْ جَهَنَّمَ پس کردے اونکو بیچ دوزخ کے کوئی باقی نرہے اُولٰٓئِکَ یہہ لوگ ناپاک هُمُ الْخٰسِرُوْنَ
وہی نقصان پانیوالے ہین اپنے مال اور نفس مین کہ مال کو برباد کرکے نفسون کو اپنے دوزخمین جلایا اور بعضے کہتے ہین کہ مغلوب ہونا کافرونکا تاکہ جدا کرے
خدا ناپاک کو پاک سے کہ مومن کو نصرت اور غنیمت حاصل ہو دنیا مین اور ثواب اور بہشت آخرت مین اور کافر کو ذلت اور خواری دنیا مین
اور عذاب دوزخ آخرت مین اور فرماتا ہے خدا کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم لِلَّذِیْنَ کَفَرُوْا واسطے اون لوگون کے کہ کفر کیا ہے اونہون نے یعنی ابوسفیان سے
اور اوسکے ہمراہیون سے کہہ کہ اِنْ یَّنْتَهُوْا اگر باز رہین وہ کفر سے اور عداوت رسول سے بوسیلہ اسلام تو یُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ بخشیگا خدا
واسطے اونکے جو چیز کہ تحقیق گزرا ہے اونکے گناہون سے وَاِنْ یَّعُوْدُوْا اور اگر عود کرین وہ اور پہر دشمنی اور جنگ پیغمبر سے کرین فَقَدْ
مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِیْنَ پس تحقیق گزرا ہے طریقہ پہلون کا کہ پیغمبرون سے عداوت اور لڑائی کرکے جڑ اور بنیاد سے اوکہاڑے گئے اور جناب امام
محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ اونسے ایک شخص نے بیان کیا کہ مین بنی امیہ کیطرف سے عامل تہا اور بہت مال مینے اوس عاملی مین لایا
اور بعد اوسکے مینے گمان کیا کہ مجہکو یہہ مال حلال نہین ہے مینے لوگون سے پوچہا تو اونہون نے کہا کہ تیرے اہل و مال اور جو چیز کہ تیری پاس ہے
امام علیہ السلام نے یہہ سنکر فرمایا کہ ایسا نہین ہے جیسے کہ وہ لوگ کہتے ہین اوس شخص نے پوچہا کہ میرے واسطے توبہ ہے فرمایا

کہ ان تو بتری قرآن مین کوسنی خدا تعالی فرماتا ہی کہ قل للذین کفروا ان ینتھوا اور فرماتا ہی خدا کہ وَقَاتِلُوهُمْ اور لڑو تم اون کافرون سی
ای مومنین حَتّٰی لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ یہانتک کہ رہی شرک وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ اور ہوجاوی دین کل وہ دین لِلّٰهِ خاص واسطی خدا کی کہ سوای
دین اسلام کی کوئی دین باقی نرہی فَإِنِ انْتَهَوْا پس اگر باز رہین وہ کفر سی تو خدا تعالی اسلام کی قبول کرنیکا ثواب اونکو عطا کریگا فَإِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُونَ بَصِيرٌ
پس تحقیق خدا ساتہہ اوس چیز کی کہ کرتی ہین وہ دیکہنی والا ہی برابر اوس عمل کی اونکو جزا دیگا اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی روایت ہی
فرمایا کہ تاویل اس آیت کی ابتک نہین واقع ہوئی ہے بلکہ وہ اوس زمانہ مین واقع ہوگی کہ قائم ہمارا یعنی مہدی آل محمد ادر دین
مین قیام کریگا اور آوازہ دین محمدی کا تمام عالم مین پہونچ جائیگا یہانتک کہ کوئی مشرک روی زمین پر باقی نرہی وَإِنْ تَوَلَّوْا اور اگر منہ پہیرین
وہ حق کی قبول کرنی سی اور جنگ کرنی سی باز نہ آئین تو تم اونکی کچہہ پروا اور خوف ونکا نکرو فَاعْلَمُوا پس جانو تم ای مومنین کہ أَنَّ اللّٰهَ مَوْلَاكُمْ
تحقیق خدا ناصر اور مددگار تمہارا ہی نِعْمَ الْمَوْلَىٰ اچہا نصرت کرنیوالا ہی کہ اپنی بندونکو ہرگز ضایع نکری وَنِعْمَ النَّصِيرُ اور اچہا مدد کرنیوالا ہی کہ
مومنین کو کفار پر غالب کری اور کفار کی غنیمتونسی اونکو تونگر کری اور فرماتا ہی خدا کہ وَاعْلَمُوا اور جانو تم ای مسلمانون کہ یہ آیت خمس کی مقدمہ مین
نازل ہوئی ہی اوسکا حکم سب لوگونکو دیتا ہی اور فرماتا ہی کہ ای مسلمانون جانو تم کہ أَنَّمَا غَنِمْتُمْ تحقیق جو کچہہ کہ غنیمت مین لیا ہی تمنی کفار سی بزور اور — الجزء العاشر
قہر کرکی مِنْ شَيْءٍ کسی چیز مین سی یہانتک کہ اگرچہ ایک لکڑی اور رسی ہی ہو تو فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ پس تحقیق واسطی خدا کی ہی خمس اوسکا یعنی پانچوان
حصہ اوس غنیمت کا واسطی خدا کی ہی وَلِلرَّسُولِ اور واسطی پیغمبر کی وَلِذِي الْقُرْبَىٰ اور واسطی قرابتون پیغمبر کی کہ وہ بنی ہاشم ہین وَالْيَتَامَىٰ اور
واسطی یتیمون انہی کی وَالْمَسَاكِينِ اور واسطی مسکینون انہی کی وَابْنِ السَّبِيلِ اور واسطی مسافرون انہی کی کہ وہ زاد راہ نرکہتی ہون اگر
چہ شہر مین اپنی تونگر ہون اور دو خمس کو ای مسلمانون إِنْ كُنْتُمْ آمَنْتُمْ بِاللّٰهِ اگر ہو تم کہ ایمان لائی ہو ساتہہ خدا کی وَمَا أَنْزَلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا
اور ساتہہ اوس چیز کی کہ نازل کی ہی ہمنی اوپر بندہ اپنی کی کہ وہ محمد صلعم ہی اور جسکو نازل کیا تہا وہ آیتین قرآن کی ہین اور ملائکہ ہین کہ اونکو
نازل کیا تہا واسطی کمک مسلمانونکی يَوْمَ الْفُرْقَانِ دن جدا ہونی حق کی باطل سی کہ وہ روز بدر کا ہی يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ جس روز کہ ملاقات کی
جنگ کی واسطی دو جماعتون مومنین اور کفار نی آپسمین کہ وہ روز جمعہ کا سترہوین ماہ رمضان کی سنہ دو ہجری تہی وَاللّٰهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اور
خدا اوپر ہر چیز کی قادر ہی کہ تہوڑی آدمیون کو کفار کثیر پر غالب کرتا ہی اور فان للہ خمسہ کی ہمزہ کو فتح اسواسطی ہی کہ وہ خبر ہی مبتدای
محذوف کی یعنی فثابت ان للہ خمسہ اور بعضی کہتی ہین کہ منصوب ہی علی محذوف سی اور بعضی کہتی ہین کہ عطف ہی ما کا یعنی اسپر اور بعضون نی
اوسکو ہی بکسر ہمزہ پڑہا ہی اور غنیمت وہ چیز ہی کہ مال کفار اہل حرب کا بجہاد کر کی لیا جاتا ہی اور فی وہ چیز ہی کہ جو بدون لڑائی کی لیا جاتا ہی اور
یتیم انسان تو وہ ہی کہ جسکا باپ مر جاتی اور یتیم حیوان وہ ہی کہ جسکی ماں مر جاتی اور مسکین محتاج کو کہتی ہین اور وہ وہ ہی کہ ساکن کر دی
اوسکو حاجت اوس چیز سی کہ قیام کرتی تونگر جسکی ساتہہ اور ابن سبیل مسافر کو کہتی ہین اسواسطی کہ جیسی کہ باپ بیٹی کو نکالتا ہی ایسی ہی راستہ
مسافر کو نکالتا ہی اور خمس کا حال یہ ہی کہ وہ مخصوص بنی ہاشم کیواسطی ہی کہ وہ اونپر حلال ہی اور صدقہ کہ وہ زکوۃ مفروضہ ہی وہ اونپر حرام
ہی اور جناب رسولخدا صلعم کی زمانہ مین خمس کی چہہ حصہ ہوتی تہی ایک خدا کا اور ایک پیغمبر کا اور ایک پیغمبر کی قرابتونکا یہہ تین حصہ رسولخدا صلعم
لیتی تہی اور ایک حصہ بنی ہاشم کی یتیمونکا اور ایک حصہ اونکی مسکینونکا اور ایک حصہ اونکی مسافرونکو دیتی تہی اسطرح چہہ حصہ خمس کی تقسیم
کرتی تہی اور بعد رسولخدا صلعم کی حصہ خدا کا اور پیغمبر کا اور قرابتون کا امام کو پہونچتا ہی کہ وہ قائم مقام پیغمبر کی ہی لیکن پیغمبر کی بعد دشمنان آل پیغمبر
نی قرابتی حصہ کو موقوف کر دیا اور رسولخدا کی قرابتون کو نہ دیا اور خمس خدا تعالی نی بنی ہاشم کی فضیلت کیواسطی مقرر کیا تہا کہ صدقہ اونپر حرام ہی
اس صورت مین بسر اوقات اونکی کیونکر ہوگی اسواسطی خدا تعالی نی خمس کو اونکی واسطی مقرر کیا اور امیر المومنین علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ قسم ہی خدا کی
کہ ذی القربی سی ہم مراد ہین وہ ذی القربی کہ جنکو خدا تعالی نی اپنی اور اپنی پیغمبر کی نام کی پاس ذکر کیا ہی چنانچہ فرمایا ہی کہ فللہ وللرسول ولذی القربی

والیتامیٰ والمساکین وابن السبیل اور یہ سہم امام میں ہے اور صدقہ میں سے خدا تعالیٰ نے ہمکو واسطے کچھ مقرر نہیں کیا ہے واسطے کہ خدا نے آدمی کو
بزرگ کیا ہے اپنے پیغمبر کو اور ہمکو اس امر سے کہ کہلاوے ہمکو چرک ہاتھ کا آدمیونکے ہاتھونکا اور حضرت امام رضا علیہ السلام سے کسی شخص نے پوچھا
کہ جو حصہ خدا کا ہے خمس میں وہ کسکے واسطے ہے فرمایا کہ پیغمبر کے واسطے ہے وہ اور بعد اونکے امام کے واسطے ہے اور پھر پوچھا اونسے کہ اگر ایک قسم کی جنس
لینے والے کم ہوں اور ایک قسم زیادہ ہوں تو وہاں کیا کرنا چاہئے فرمایا کہ یہ امام کے اختیار ہے کیا تو نہیں جانتا کہ رسولخدا کیا کرتے تھے
ایسی صورتمیں جو رسولخدا کرتے تھے وہی امام کریگا اور حضرت صادق علیہ السلام سے ایسا ہی فرمایا کہ حصہ خدا کا خمس میں سے پیغمبر کیواسطے ہے اور راہ
خدا میں اوسکو خرچ کرتا ہے اور خمس پیغمبر کا اونکے قرابتیوں کا حق ہے اور قریبونکا خمس بھی قرابتداروں ہی کیواسطے ہے اور یتیم بھی وہی ہیں جو پیغمبر کی اہلبیت
میں سے ہوں پس یہ چار حصہ خمس میں سے اونکی واسطے ہیں اور ایک روایت حضرت باقر سے یا حضرت صادق سے یوں ہے کہ خمس خدا کا اور پیغمبر کا امام کیواسطے
ہے اور خمس ذوی القربیٰ کا پیغمبر کیواسطے ہے کہ وہی قرابت کی جہت سے امام کیواسطے ہے اور یتیم اور مساکین اور مسافرین وہ بھی آل محمد
میں سے ہیں اونکے سوا غیر کو دوسری جگہ خمس نہیں جاسکتا پس خمس کا یہ حق سادات کا ہے اوسکو ادا کرنا چاہئے رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے
کہ جو کوئی دنیا میں میری اہلبیت پر احسان کریگا میں قیامت کے روز اوسکا عوض اوسکو دونگا اور فرمایا ہے حضرت نے کہ میں چار فرقوں کی شفاعت
کرونگا قیامت کے روز اگرچہ وہ تمام دنیا کی گناہ ہونکو لیکر آئیں ایک تو وہ فرقہ ہے کہ جسنے مدد کی ہو میری اولاد کی اور دوسرا وہ فرقہ ہے کہ جسنے
مال دیا ہو میری اولاد کو اور تیسرا وہ فرقہ ہے کہ جو دوستی رکھتا ہو میری اولاد سے ہاتھ سے اور دل سے دونوں سے اور چوتھا وہ فرقہ ہے کہ جو میری
اولاد کی حاجتونکو بر لائے جس وقت کہ دشمنوں نے اونکو نکالدیا ہو اور اونکے ساتھ بدی کی ہو اور مال غنیمت میں سے خمس نکال لیا جاوے
تو باقی کی چار حصہ کل غنیمت کی جہاد میں کو دئے جاتے ہیں سوار کو دوگنا پیادہ سے اور اگر کسیکے گھوڑے بہت ہوں تو اوسکو دو
سوار ونسے زیادہ حصہ نہ ملیگا اور اگر کچھ لوگ مسلمانونکی مدد کو آئے ہیں اور مسلمان ابھی لڑائی میں مشغول ہیں اور غنیمت ہنوز تقسیم
نہیں ہوئی ہے تو وقت تقسیم کے اونکو بھی ایک ایک حصہ دیونگے اور خمس سوائے مال غنیمت کے اور چیزوں میں سے بھی دینا چاہئے کہ واجب
ہے اور سوائے مال غنیمت کے چھ قسمیں اوسکی اور ہیں اول تو کان ہے مثل سونے اور چاندی اور رانگے اور سیسے اور یاقوت اور زبرجد کے اور
گندھک وغیرہ کے اور دوسری خزانہ گڑا ہوا اگر کہیں سے پائے اور تیسری جو چیز کہ دریا سے نکالی جاتی ہے مثل موتی اور مونگے کے
اور جو کچھ کہ تجارت کی فائدہ اور پیشہ زراعت میں سے حاصل ہوا اور اپنے اور اپنے عیال کی ایکسال کی خرچ سے جو کچھ کہ زیادہ ہو
اوسمیں سے خمس دینا چاہئے اور پانچویں اگر اہل کتاب مسلمان سے زمین خرید کرے تو اوسمیں سے خمس دیوے اور چھٹے جو مال حلال مال
حرام میں سے ملجاوے کہ اون دونوں میں تمیز نہو سکے اور مقدار مال کی اور مالک مال کا حال معلوم نہو تو اوسمیں سے بھی خمس دیوے
باقی اوسکا مال حلال ہے اور ساتویں قسم مال غنیمت ہے کہ جسکا ذکر اوپر ہوچکا ہے یہ سات قسمیں ہیں جنمیں سے خمس نکالنا واجب ہے اور اب
خدا تعالیٰ مسلمانونکی نصرت کو بیان کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ اِذۡ اَنۡتُمۡ بِالۡعُدۡوَةِ الدُّنۡيَا یاد کرو تم اے مسلمانو جس وقت کہ تھے تم
ساتھ کنارے کی وادی کے نزدیک تر مدینہ کی یعنی ریگستان میں کہ پاؤں تمہارے ریت میں دھنستے تھے اور پانی تمہارے پاس نہ تھا
وَهُمۡ اور وہ یعنی کفار تھے بِالۡعُدۡوَةِ الۡقُصۡوٰى ساتھ کنارے پرلی وادی کی دور تر مدینہ سے زمین محکم اور سخت میں کنارہ پر نہر کے
وَالرَّكۡبُ اور سوار قافلہ مکے ابوسفیان وغیرہ اَسۡفَلَ مِنۡكُمۡ زیادہ نیچے تھے تین فرسخ دور تھے وَلَوۡ تَوَاعَدۡتُّمۡ اور اگر وعدہ
کرتے تم کفار سے لڑائی کا اور کثرت اونکی آدمیونکی اور ہتیاروں کی تمکو معلوم ہوتی اور خوب جانتے ہوتے تم اونکو کہ کسقدر ہیں وہ تو
اس صورت میں لَاخۡتَلَفۡتُمۡ فِي الۡمِيۡعٰدِ البتہ اختلاف کرتے تم بیچ وعدہ کی خوف سے اونکے کہ تم تھوڑے تھے اور ہتیار بھی تمہارے پاس کم تھے
اور وہ بہت اور مسلح تھے وَلٰكِنۡ اور لیکن جمع کیا خدا نے تمکو اور اونکو بدر میں لِيَقۡضِيَ اللّٰهُ اَمۡرًا كَانَ مَفۡعُوۡلًا تمام کرے خدا اوس کام کو کہ تھا

یعنی اوسکی علم مین گذرا تہا کہ اپنی دوستونکو فتح اور غنیمت دیوی اور کافرونکو شکست اور ذلت و خواری دیوی لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ
تاکہ ہلاک ہووی وہ شخص کہ ہلاک ہوا ہی دلیل روشن سے وَيَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ اور زندہ رہی وہ شخص کہ زندہ ہوا ہی دلیل روشن سی یعنی
تاکہ کسیکو کوئی حجت اور عذر باقی نرہے اور عن بینۃ سی مراد بعد بینہ ہی وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَمِيْعٌ اور تحقیق کہ خدا البتہ سننے والا ہی مومن اور
کافر کی گفتار کا عَلِيْمٌ جاننے والا ہی نیتون اونکی کا یعنی جنگ بدر مین اسقدر معجزات ظاہر ہوئی ہین کہ جسنی انکا مشاہدہ کیا ہی اوسکو کوئی حجت
اور عذر باقی نہین ہی خواہ مرگیا ہو خواہ زندہ ہوا اور یا یہہ کہ جو کافر ہی اوسکا بطلان ظاہر ہی اور جو مسلمان ہی اوسکی حقیقت ظاہر ہی خواہ مرگیا ہی
خواہ زندہ ہو سو اوسکو بعد ملاحظہ معجزات جناب شہ کی کوئی حجت باقی نہین رہی ہی اور کہتے ہین کہ جسروز بدر مین لڑائی ہوگی اوسکی شب کو جناب
رسول خدا صلعم نی خواب مین لشکر کفار کو بہت قلیل اور ذلیل دیکہا اور اوس خواب کی تعبیر حضرت نی صحابہ کے روبرو بیان کی کہ ہم غالب اور دشمن
مغلوب ہونگی صحابہ یہہ خواب اور تعبیر سنکر بہت خوش ہوئی حقتعالی اوس نعمت کا ذکر کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہی اِذْ يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ یاد کر تو ای محمد صلعم
جسوقت کہ دکہلاتا تہا تجہکو ان کفار قریش کو خدا فِيْ مَنَامِكَ قَلِيْلًا بیچ خواب تیرے کے تہوڑی کہ صحابہ اوسکو سنکر دلیر ہوگئی وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِيْرًا
اور اگر دکہلاتا تجہکو اونکو بہت اور صحابہ کو کفار کی کثرت کی خبر دیتا تو لَفَشِلْتُمْ البتہ بد دل ہوتی تم اور نامردی کرتی ای اصحاب رسول صلعم
وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ اور البتہ جہگڑا کرتی تم بیچ کام لڑائی کی کہ جنگ کرین یا بہاگ جاوین وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَلَّمَ اور لیکن خدا نی سلامت رکہا تمکو
اس نامردی اور جہگڑی اور خصلتوں سے بچا لیا خدا کی ضرر سے اِنَّهٗ عَلِيْمٌ تحقیق کہ وہ جاننے والا ہی اور دانا ہی بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ساتہہ سینہ کی باتونکی کہ کون
دلیر ہوگا اور خوف کسکو جانتا ہی اور مومنین کی طرف خطاب کی جہت پہیر کر فرماتا ہی کہ وَاِذْ يُرِيْكُمُوْهُمْ اور یاد کرو تم ای مسلمانو جسوقت کہ دکہلاتا تہا خدا اونکو
اون کفار کو اِذِ الْتَقَيْتُمْ فِيْ اَعْيُنِكُمْ قَلِيْلًا جسوقت ملاقات کی تمنی بیچ انکہون تمہاری کی تہوڑی یعنی جسوقت تم اون کفار سے ملاقات کی تو دکہلاتا
تہا خدا اونکو بیچ انکہون تمہاری کی تہوڑی کہ دل تمہاری قوی ہوجاوین وَيُقَلِّلُكُمْ فِيْٓ اَعْيُنِهِمْ اور تہوڑا دکہلاتا تہا تمکو بیچ انکہون اونکی کی
دشمن دلیر ہو کر تم سے جنگ کرین لِيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا تاکہ تمام کری خدا اوس کام کو کہ ہو کیا گیا کہ اوسکی علم مین گذرا ہی عزت مومنین کی اور
خوار اور ذلیل کرنا کفار کا وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ اور طرف خدا کی پہرتی ہین سب کام اسکی تقدیر سے یعنی ہوجبین ہر جناب سے مسلمانونکو تہوڑا دیکہکر کہتا تہا کہ
مسلمانونسے تلوار سی جنگ مت کرو بلکہ اونکو ہاتہونسے پکڑو اور اونکی مشکین باندہلو پس جسوقت لڑائی مین مشغول ہوئی تو خدا تعالی نی اونکی نظرونمین مسلمانونکو
کو دو چند دکہلایا اس سبب سے کفار شکستہ دل ہوگئی اور شکست اونکو ہوگئی اور کہتی ہین کہ ابن مسعود نی وقت ملاقات دونو گروہ کی ایک شخص سے کہ اوسکی پہلو
مین تہا کہا کہ کفار ستر آدمی ہونگی دوسری نی سنکر کہا کہ سو کا ہی احتمال رکہتے ہین درحقیقت مین وہ تو سو اور پچاس و نو آدمی تہی اور خدا تعالی مومنین کو جہاد مین
ثابت قدم رہنی کا حکم کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا ای وہ لوگو کہ ایمان لائی ہو اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً جسوقت ملاقات کرو تم گروہ کفار سی فَاثْبُتُوْا
پس ثابت رہو تم جسوقت کہ وہ دشمن لڑین اور اونکی مقابلہ سے اپنی منہ کو مت پہیرو وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا اور یاد کرو تم خدا کو بہت دل اور زبان سے دو
تو نسی دشمنونپر غالب ہونی کی لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ تاکہ تم رستگار ہو اور فتح پاؤ دشمنونپر اور بعضے کہتی ہین کہ مراد خدا کی یاد کرنے سے یہہ ہی کہ وقت تلوار
مارنیکی اللہ اکبر کہو وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اور فرمانبرداری کرو تم خدا کی اور پیغمبر اوسکی کی جہاد کی مقدمہ مین اور ثابت قدم رہنی مین وَلَا تَنَازَعُوْا
اور مت جہگڑا کرو تم اختلاف رای کر کی فَتَفْشَلُوْا پس بد دل اور سست ہو جاؤ گی تم وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ اور جاتی رہیگی دولت تمہاری اور قوت تمہاری
اور دولت کو ریح اسواسطی کہا ہی کہ جیسے کہ ہوا چلتی ہی ایسی ہی دولت سے بہی کام جاری ہوتی ہین دولتمندونکی اور کامون مین دولت چلتی ہی اور بعضی کہتی ہین
کہ ریح اپنی معنی مین ہی اسواسطی کہ نصرت نہین ہوتی ہی مگر ہوا سے کہ حقتعالی فتح کی ہوا بہیجتا ہی اور اوسکو ریح النصرہ کہتی ہین اور جناب رسول خدا
نی فرمایا ہی کہ مین منصور ہوا ہون صبا سے اور ہلاک ہوئی ہی قوم عاد دبور سے وَاصْبِرُوْا اور صبر کرو تم ای مومنین لڑائی مین کہ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ تحقیق
خدا ہمراہ صبر کرنیوالونکی ہے اور بعضے کہتی ہین کہ شکست جو احد کی لڑائی مین پہنچی تہی وہ جہگڑی اور اختلاف کی جہت سے تہی اور اگر صبر کرتی

کرتی اور مخالفت نکرتی تو یہی شکست بہونچتی درکہنے مین کہ قریش قافلہ کی حمایت کو جو مکہ سے روانہ ہوے اور جحفہ مین بہونچے تہے قاصد ابوسفیان کا
اونکے پاس آیا اور کہا کہ تم اونٹہی پہر جاؤ ہم قافلہ کو سلامت لی آئے ہین بعضون نی پہرنیکا ارادہ کیا ابوجہل نی کہا کہ ہم
اونٹہی نہ پہرینگے بلکہ ہم جائینگے اور شرابین نوش کرینگے اور گانیوالیان جو ہمراہ ہین ہم گانی جلاجل اور دف بجائینگے اور اونٹونکو ہم ذبح
کرینگے اور لوگونکو کہلائینگے تاکہ آواز ہماری گرم اور شجاعت کی عرب کے قبیلون مین خوب مشہور ہوجائے اور آدمی ہماری شجاعت سمجہا کرین خدا ایمانکے
مومنین کو کہتا ہے کہ تم مثل کفار کی اترائی ہوے اپنے گہرون سے مت نکلو چنانچہ فرماتا ہے کہ وَلَا تَكُونُوا اور نہ ہو تم كَالَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ
اون لوگونکی طرح کہ نکلے وہ گہرون اپنی سے بَطَرًا تکبر و سرکشی کرنیوالی ہوکر وَرِئَاءَ النَّاسِ اور واسطے دکہلانی آدمیونکو اور بطر اور ریا و نمود مقصد تہین کہ
قائم ہوئی ہین موضع حال کی وَيَصُدُّونَ اور باز رکہتے ہین وہ کفار لوگونکو عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ راہ خدا سے کہ وہ دین اسلام ہے اور بعضون کی محل نصب
مین ہے اسواسطے کہ عطف اوسکا بطرا پر ہے وَاللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ اور خدا ساتہہ اوسچیز کی کہ عمل کرتے ہین وہ احاطہ کرنیوالا ہے اور جانتا ہے ہر نوع اونکی
اعمال کی اونکو جزا دیگا اور پہلی اس سے بدر کی قصہ مین شیطان کا سراقہ کی صورت مین ہوکر آنیکا ذکر ہوچکا ہے اور اب بہی ذکر ہوتا ہے چنانچہ امام محمد باقر
علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا کہ جسوقت بدر کی لڑائی شروع ہوئی تو ابلیس مشرکین کے صف مین حارث بن ہشام کا ہاتہہ پکڑے ہوئے کہڑا تہا
اور سراقہ بن مالک کے شکل مین تہا ایکدفعہ ہی الٹا پہرا حارث نے کہا کہ اے سراقہ تو ہمکو کیا اسطرح چہوڑے جاتا ہے ابلیس نے کہا کہ جو کچہہ مین دیکہتا
ہون تم نہین دیکہتے حارث نے کہا کہ تو نہین دیکہتا ہے مگر جاسوس مدینہ کی اور بعد اسکے ابلیس حارث کی سینہ پر ہاتہہ مارکے چلا گیا اور کفار کو
شکست ہوئی اور جسوقت کفار لڑائی سے بہاگ کر مکہ مین گئے تو وہان وہ ہونے ذکر کیا تہا کہ سراقہ بہاگ گیا تہا سراقہ کو خبر ہوئی تو کہا کہ واللہ
مجہکو تمہارے جانیکی خبر نہین تہی کہ تم گئے تہے یہانتک تمہارے بہاگنی کی مجہکو خبر ہوئی لوگون نے کہا کہ تو فلانی روز بدر مین ہمارے پاس آیا تہا
اور اب انکار کرتا ہے اوسنے قسم کہائی کہ مین تمہارے پاس نہین گیا تہا اور اب انکار کرتا ہے اوسنے قسم کہائی کہ مین تمہارے پاس نہین گیا تہا
جبکہ وہ لوگ مسلمان ہوئے تو اونکو معلوم ہوا کہ وہ ابلیس تہا جو کہ سراقہ کی صورت مین ہمارے پاس آیا تہا اوس قصہ کو خدا اسطرح بیان
کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَإِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ اور یاد کرو تم اے مومنین جسوقت کہ آراستہ کیا واسطے اون کفار کے شیطان
نے اعمال اونکے کو اور دشمنی پیغمبر کو وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ اور کہا اوسنے واسطے اونکے نہین ہے کوئی غالب واسطے تمہارے آجکے دن
مِنَ النَّاسِ آدمیون مین سے بسبب کثرت آدمیون اور ہتیار اونکے اور موجود ہونی آراستگی اور سامان تمہارے کی وَإِنِّي
جَارٌ لَكُمْ اور تحقیق مین ہمسایہ ہون واسطے تمہارے اور مین سراقہ ہون قبیلہ کنانہ سے تمہاری کمک کو آیا ہون کہ تمکو اونسے کچہہ
ضرر نہ پہونچے فرماتا ہے خدا کہ فَلَمَّا تَرَاءَتِ الْفِئَتَانِ پس جسوقت کہ دیکہا دونو لشکرون نے آپس مین ایک لشکر نے دوسری لشکر کو تو
نَكَصَ اولٹا پہرا شیطان عَلَىٰ عَقِبَيْهِ اوپر دونو پاشنون اپنے کے ہو واسطے کہ اوسنی مسلمانونکی طرف جبرئیل کو دیکہا تہا ساتہہ ملائکہ کے
بہاگا اور اوسوقت حارث کا ہاتہہ پکڑے ہوئے تہا حارث کی چہاتی پر ہاتہہ مارکر بہاگا وَقَالَ اور کہا شیطان نے حارث سے جسوقت حارث نے اوسکو کہا کہ تو ہمکو
بیکار چہوڑے ہوئے کہان جاتا ہے کہ إِنِّي بَرِيءٌ مِنْكُمْ تحقیق مین بیزار ہون تمسے إِنِّي أَرَىٰ مَا لَا تَرَوْنَ تحقیق مین دیکہتا ہون اوسچیز کو کہ نہین دیکہتے ہو تم یعنی ملائکہ
مومنین کے مددکو آتی ہین إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ تحقیق مین ڈرتا ہون خدا سے اور یہہ شیطان نے دروغ کہا ہوگا کہ اگر وہ خدا سے ڈرتا تو انجام اوسکا یہانتک کیون
نہ پہونچتا وَاللَّهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ اور خدا سخت کرنیوالا عذاب کا ہے کفار کو حضرت امام علی بن الحسین سے روایت ہے فرمایا کہ بدر کی رات جسوقت مسلمان پیاسے ہوئے تو
حضرت علی مشک لیکر واسطے پانی کی کنوئین پر گئے اور کنوئین پر جاکر کہڑے ہوے تہے کہ ناگاہ ایک ہوا بہی سخت آئی اور پہر چلی گئی اور بعد تہوڑی دیر کی ایک ایسی ہوا
اور آئی اور چلی گئی اور بعد اوسکی ایک اور ہوا آئی اور قریب تہا کہ پاؤن کو ڈگا دی اور جناب امیر علیہ السلام کنوئین پر جو کہڑے تہے بیٹہہ گئے
یہانتک کہ وہ ہوا چلی گئی جسوقت حضرت علی جناب رسول خدا صلعم کی خدمت مین گئے تو وہ سب کیفیت خبر دی سو آنحضرت صلعم نی فرمایا کہ پہلی

ہمراہ مین تھے جبرئیل تھے مع ہزار فرشتونکی اور دوسری ہوا مین میکائیل تھے مع ہزار ملائکہ کی اور اوس تیسری ہوا مین اسرافیل تھے مع ہزار فرشتو
اور اونہون نی مجھکو سلام کیا تھا اور وہ ہماری مدد کو آئی تھے اور اونہون کو بھی دیکھکر ابلیس الٹی پاؤن بھاگا تھا اور کہتا تھا کہ جو کچھہ مین دیکھتا ہون
تم نہین دیکھتے ہو اور کہتے ہین کہ ایک گروہ قریش مین سی مسلمان ہو کر مکہ مین رہ گئی تھے اور ہمراہ رسولخدا کی ہجرت کر کی اونکی باپون اور قریبون
نے اونکو نہین آنے دیا تھا اور اونکو قید کر دیا تھا جسوقت کفار قریش مع کر کی لڑائی مین روانہ ہوئی تو وہ بھی ہمراہ قریش کی بدر مین آئی وہ
لوگ ضعیف الایمان تھے اور ارادہ اونکا یہہ تھا کہ جو کوئی زبردست اور قوی ہوگا اوسکی طرف ہم ہو جاوینگے اور وہ قیس بن الولید اور قیس
بن الفاکہہ اور حرث بن السید اور عاص بن المنبہ وغیرہ تھے اور دلون مین اونکی شک اور نفاق تھا جسوقت اونہون نی قلت مسلمانونکی
اور کثرت کفار کی دیکھی تو مسلمانونکو کہنے لگی کہ بیچارہ مسکین ہین انکو اونکی دین نی فریفتہ کیا ہی اپنی کو اوس دم مین یہہ سب مارے جاوینگے
اوسمقدمہ مین خدا تعالی فرماتا ہی کہ اِذْ يَقُولُ الْمُنٰفِقُوْنَ یاد کر تو جسوقت کہ کہتے تھے منافقین مدینہ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اور
وہ لوگ کہ بیچ دلون اونکی کی بیماری شک کی ہے یعنی منافقین مکہ کی غَرَّ هٰٓؤُلَآءِ دِيْنُهُمْ فریفتہ کیا ہی ان مسلمانونکو دین اونکی نی کہ باوجود
قلت اور بی سامانی کی ایسی بڑی لشکر آراستہ کی مقابلہ مین آئی ہین حقتعالی اونکی جواب مین فرماتا ہی کہ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اور جو شخص
توکل کری یعنی سپرد کری اپنی سب کام اوسکی سپرد کر دیتی فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ پس تحقیق خدا غالب ہے سب پر جو کوئی کہ اوسپر توکل کریگا تو وہ اوسکی اوپر
اور مدد گار ہوگا حَكِيْمٌ حکمت والا ہی کہ سب کام موافق مصلحت کی کرتا ہی اور کہتے ہین کہ جسوقت اون منافقون اور اونکی بیمار دلون نے یہہ قوت اسلام
کی اور کثرت کفار کی مشاہدہ کی تو کفار کیطرف ہو کر مسلمانون سے لڑنے لگی اور جسوقت درمیان حرب کی مارے گئی تو فرشتون نے گرزین اونکی منہ اور
پشت پر ماری اور سبکو ہلاک کیا خدا تعالی اپنی حبیب کو اوس حال سے خبر دیتا ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ وَلَوْ تَرٰٓى اور اگر دیکھتا تو ای محمد حال
کفار کا اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا جسوقت کہ جان نکالتی تھے اون لوگونکی کہ کافر ہوئی ہین الْمَلٰٓئِكَةُ فرشتی یعنی جسوقت فرشتی کافرونکی جان نکالتی
ہے تو یقینا آگے دیکھتا ہے وہ فرشتی وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ مونہون اونکی کو اور پشتون اونکی کو اور کہتی تھے وہ فرشتے جسوقت کہ اونکو
مارتی تھے وَذُوْقُوْا اور چکہو تم ای مشرکین عَذَابَ الْحَرِيْقِ عذاب آگ جلانیوالی کا ذٰلِكَ یہہ عذاب تمہارا بدلا اون کامونکا ہے بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ سبب اوسکی
ہے کہ پہلے کیا ہے ہاتہون تمہاری نی کہ پہلی تمنی کفر اور شرک کیا اور رسولخدا کی ہمراہ ہجرت نکی اور بہہ حق مین شک کرکے کفار کیطرف ہو گئے
وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ اور تحقیق خدا نہین ہے ظلم کرنیوالا اوپر بندونکی کہ بدون جرم کسی سو مواخذہ کری پس عذاب ان کفار کا عین عدل
ہے اور ابن عباس سی روایت ہے کہ مشرکین جسوقت مسلمانون کیطرف منہ کرتی تھے تو فرشتے اونکی مونہون پر تلوارین مارتی تھے اور
جسوقت وہ پشتونکو پھیرتی تھے تو گرزین آگ کی اونکی پشتون پر مارتی تھے اور اب خدا تعالی اپنی حبیب کی تسلی کی لئے فرماتا ہے کہ
حال کفار مکہ کا مثل حال کفار سابقین کے ہے کہ وہ انبیا کو جھٹلاتی تھے ایسے ہی یہہ جھٹلاتی ہین چنانچہ فرماتا ہی کہ ای محمد تیرے
ساتھہ عادت کفار قریش کی كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ مانند عادت لوگون فرعون کی ہے وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ اور مانند عادت
ان لوگونکی کہ جو پہلی اونسے تھے یعنی عاد اور ثمود کہ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ کفر کیا اونہون نی ساتھہ نشانیون قدرت خدا کے
اور معجزون کا اونہون نے انکار کیا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ پس پکڑ لیا اونکو خدا نی ساتھہ گناہون اونکی کی اور اونکو عذاب مین
گرفتار کیا اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ تحقیق کہ خدا قوت والا ہے شَدِيْدُ الْعِقَابِ سخت کرنیوالا عذاب کا کافرون اور جھٹلانے والون کو کہ
کوئی اوسپر غالب نہین ہو سکتا اور کداب آل فرعون خبر ہے داہم محذوف کی ذٰلِكَ یہہ یعنی گرفتار کرنا اونکا عذاب
مین بِاَنَّ اللّٰهَ بسبب اسکے ہے کہ تحقیق خدا لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نہین ہے بدل ڈالنے والا یعنے عادت
اوسکی نہین ہے کہ بدل ڈالے نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ اوس نعمت کو کہ انعام کیا ہے اوسکو اوپر کسی قوم کے

اپنی فضل و کرم سے حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ یہانتک کہ بدل ڈالیں وہ لوگ اوس قوم کی اوس چیز کو کہ ساتھ نفسوں اونکی کی ہے یعنے بدل ڈالیں وہ اوس حال کو کہ جو ثابت ہی اونکی نفسوں کو بدتر حال سے وَاَنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌ اور تحقیق خدا سننے والا ہے سخنان مشرکین کا عَلِیْمٌ جاننے والا ہی اونکی نیتوں اور اعتقادوں بد کا مراد اوس سے مشرکین قریش ہیں کہ انہوں نے اپنے حال کو کہ بت پرستی کرتی تہو اور مردار کو کہاتی تہی اب پیغمبر خدا سے دشمنی کرکی اور قطع رحم کرکے اور قرآن کی تکذیب کرکے اور مومنین کی خونریزی کرکے اور اونکو آزار پہنچا کی اپنے حال کو پہلی حال بدتر کر لیا ہی کہ پہلی تو فقط بت پرستی و مردار خوری تہی اور اب دس بیس بچہ بڑہ گیا ہی مثل کفار سابقین کے کہ کفر اور شرک پر گناہ تکذیب اور قتل انبیا کا زیادہ کرکے مستحق عذاب کے ہوئی در شرار دنیا و عقبی کی گہاٹی گئی اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا کہ میری والد ماجد فرماتی تہی کہ تحقیق خدا نے حکم حتمی کیا ہے کہ خدا تعالی اپنی نعمت عطا کی ہوئی کو بندہ سے نہیں چہینتا ہے یہانتک کہ بندہ گناہ کری کہ اوسکی سبب سے مستحق عذاب کا ہوا اور ظلم ایک کی اصل لم یکون ہے واو توام کی جہت سے ساقط ہوا ہے اور نون کثرت استعمال کی واسطی تخفیف کے ساقط ہوا اور واسطی تاکید کی خدا تعالی مکرر فرماتا ہی کَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ عادت کفار قریش کے مانند عادت لوگوں فرعون کی ہی تیری جہٹلانیمیں ای محمد کہ جیسے وہ انبیا کو جہٹلاتی تہی ایسی ہی یہ تجہکو جہٹلاتی ہیں وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِہِمْ اور مانند عادت اون لوگوں کی ہی کہ پہلے اونسی تہی عاد اور ثمود کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّہِمْ جہٹلایا اونہوں نی اور تکذیب کی یعنی قریش نی ساتہہ نشانیوں قدرت پروردگار اپنی کی فَاَہْلَکْنٰہُمْ بِذُنُوْبِہِمْ پس ہلاک کیا ہم نی اونکو بدرمیں بسبب گناہوں اونکی کی وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ اور ڈبو دیا ہمنے لوگوں فرعون کی کو دریا میں وَکُلٌّ اور ہر ایک اون لوگوں میں سی کَانُوْا ظٰلِمِیْنَ تہی وہ ظلم کرنیوالی اپنی نفسوں پر بسبب کفر اور گناہوں کی کہ اپنی تہلکہ میں اونہوں نی عذاب میں گرفتار کیا اور کداب آل فرعون کو خدا نی مکرر فرمایا ہے سو اسکی کہ پہلے سی تو مراد اون کی حال کی بیان سی مستحق ہونا اونکا عذاب آخرت کا ہی اور دوسری سی مراد مستحق ہونا عذاب دنیا کا ہی اور بعضے کہتی ہیں کہ پہلے سی تو مراد مشابہ کرنا اونکی حال کا فرعون کی حال سی تکذیب کے ساتہہ ہی اور دوسری سی مراد مشابہ کرنا اونکی حال کا بیچ کفنی سی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ پہلے سے مراد گرفتار کرنا اونکا عذاب میں ہی اور دوسرے سے مراد کیفیت عذاب ہے اور اب خدا تعالی اون لوگوں کی مذمت میں فرماتا ہے کہ اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰہِ تحقیق بدتر زمین پر چلنے والوں کی نزدیک خدا کی الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وہ لوگ ہیں کہ کفر کیا ہی اونہوں نے مثل ابوجہل اور عتبہ وغیرہ قریش کے یا مانند منکران یہود کی مثل کعب بن اشرف اور حی بن اخطب وغیرہ کے فَہُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ پس وہ نہیں ایمان لاتی ہیں جب ایسا حال ہی اونکا ای محمد تو اونسے توقع ایمان کی مت کہہ اور خاطر اپنی اونکے سبب سے پریشان مت کر اور امام محمد باقر علیہ السلام سی روایت ہی کہ مراد اون لوگوں سے بنی امیہ ہیں سو اسطے کہ وہ بدتر مخلوقات خدا کے ہیں اور فاہم کے عاطفہ ہے اور عطف جملہ کا جملہ پر ہے اور کہتے ہیں کہ یہود ان بنی قریضہ سے جناب رسول خدا صلعم نے عہد لیا تہا کہ رسول خدا کے دشمنوں کی حمایت نکرینگے لیکن اونہوں نے عہد کو توڑ ڈالا کہ جنگ بدر میں مشرکین کی کمک اونہوں نی ہتیار دینے کی اور بعد اوسکے رسول خدا سی کہا کہ ہم عہد کو بہول گئی تہی اور پہر عہد کیا اور اوسکو بہی توڑا کہ بروز جنگ خندق ابو سفیان سے اتفاق کرکے اوسکی مدد کر نیکو ائے اوس معہد سہ کا خدا تعالی ذکر کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہے کہ اَلَّذِیْنَ عٰہَدْتَّ مِنْہُمْ وہ لوگ کہ عہد لیا ہی تو نے اونسے ای محمد صلعم یعنی بنی قریضہ سے ثُمَّ یَنْقُضُوْنَ عَہْدَہُمْ پہر توڑتے ہیں وہ عہد اپنے کو فِیْ کُلِّ مَرَّۃٍ بیچ ہر مرتبہ کی کہ عہد کیا ہی وَّہُمْ لَا یَتَّقُوْنَ اور وہ نہیں پرہیز کرتے ہیں عہد کی توڑنے سے اور نہیں ڈرتے ہیں اس خیانت کے عذاب سے فَاِمَّا تَثْقَفَنَّہُمْ فِی الْحَرْبِ پس اگر پاوی تو اونکو بیچ لڑائی کے تو فَشَرِّدْ بِہِمْ پس بہگا ہو اور متفرق کر دی تو بسبب اونکی مَّنْ خَلْفَہُمْ اون لوگوں کو کہ پیچہے اونکی ہیں یعنی تو اون کو زخمی اور قتل کرکے بہگا دے اور متفرق ہوکے

اون لوگون کو جو اونکے پیچھے ہین اور وہ دشمن تمہارے ہین کہ اونکی مار سے پچھلون کو بری ہیبت ہوجائیگی لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ شاید
وہ بہاگنے والے نصیحت پکڑین اور پہر کوئی عہد کے توڑنے کی جسارت نکرے اور ارادہ جنگ کا نہ کرے اور اما اصل مین
ان شرطیہ ہے ما اوسکی اوپر زیادہ کیا گیا ہے وَإِمَّا تَخَافَنَّ اور اگر خوف کرے تو مِن قَوْمٍ کسی قوم سے یعنی اندیشہ کرے
تو اور پاوے تو خِيَانَةً خیانت کو اون سے کہ وہ عہد کو توڑ ڈالین اور یہہ کو اوسکی علامات سے معلوم ہوجاوے تو
فَانبِذْ إِلَيْهِمْ پس ڈال دے تو طرف اون کے عہد اونکا عَلَىٰ سَوَاءٍ اور برابری کے یعنی لڑائی سے پہلے اون کو خبر کردے
کہ مین نے بہی عہد تمہارا باطل کیا اور مین اب اوس عہد پر نہین ہون جیسے کہ تم نہین ہو اور اگر بدون توڑنے عہد کے تو
لڑیگا تو یہہ ایک خیانت ہوگی کہ تو باوجود عہد کی پہر لڑا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِينَ تحقیق خدا نہین دوست رکہتا ہے خیانت
کرنیوالون کو کہ عہد پر اپنے قایم نرہین اور اب خدا تعالے لڑائی کے واسطے سامان کرنے اور آمادہ ہونے کو فرماتا ہے کہ
وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا اور نگمان کر تو ہی محمد اون لوگون کو کہ کافر ہوئے ہین کہ سَبَقُوا سبقت لے گئے ہین وہ عذاب پر کہ ہم کو وہ
عذاب نکرنے دیوین اور مراد اون سے بہگوڑے بدر کے ہین یا توڑنے والے عہد کے اور فرماتا ہے کہ إِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُونَ
تحقیق وہ نہ عاجز کرسکین گے عذاب کرنے سے یعنی اگر ہم اونکو عذاب کرنا چاہین تو وہ ہم کو مانع نہین ہوسکتے اور ولا یحسبن کو
ابن عامر اور ابو جعفر اور حمزہ اور حفص نے یا سے پڑہا ہے غائب کا صیغہ یعنے نہ گمان کرین وہ کفار یہہ کہ ہم اون کے عذاب
کرنے سے عاجز ہین اور انہم لا یعجزون کے ہمزہ کو ابن عامر نے مفتوح پڑہا ہے اور باقیون نے مکسور اور یعجزون بفتح نون ہے
اور بکسر نون بہی ہوسکتا ہے بحذف یا اور فرماتا ہے خدا کہ وَأَعِدُّوا لَهُم اور تیار کرو تم اے مومنین واسطے اون کفار کی جو کہ بدر
سے بہاگے ہین یا جنہون نے کہ عہد توڑا ہے مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ جو کچھہ کہ کرسکتے ہو تم قوت سی یعنے جو سامان لڑائی کا
کہ تم سے ہوسکے مثل تیر اور نیزہ اور شمشیر کے تیار کرو یا قلعہ بناؤ اور اعتماد خدا کی عنایت پر کرو وَمِن رِّبَاطِ الْخَيْلِ
اور تیار کرو تم بندہے ہوئے گہوڑون سے واسطے جہاد کے اپنے سرحد پر کہ تُرْهِبُونَ بِهِ ڈراؤ تم ساتہہ اوس سامان کے
عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ دشمنان خدا کو اور دشمنون اپنے کو کہ وہ مکہ والے کفار ہین وَآخَرِينَ مِن دُونِهِمْ اور اورون کو سوا اون
کفار مکہ کے کہ لَا تَعْلَمُونَهُمُ تم نہین جانتے ہو تم اونکو اللَّهُ يَعْلَمُهُمْ خدا جانتا ہے اون کو کہ وہ منافق ہین کہ ظاہر مین نماز پڑہتے ہین اور
روزہ رکہتے ہین اور کلمہ شہادت پڑہتے ہین اسواسطے تو کیا جانے کہ یہہ کافر ہین اور اپنے دلون مین کفر رکہتے ہین خدا تعالے جانتا ہے
کہ وہ سب کے مافی الضمیر سے اطلاع رکہتا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ بنی قریظہ مراد ہین یا فارس کے لوگ یا جمیع کفار اور ترہبون
کو اور یس نے یعقوب نے مشدد پڑہا ہے اور آخرین کا عطف لکم کے کم پر ہے اور فرماتا ہے کہ وَمَا تُنفِقُوا مِن شَيْءٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
اور جو کچھہ کہ خرچ کرتے ہو تم کسی شی سے بیچ راہ خدا کی جہاد کی سامان مین تو يُوَفَّ إِلَيْكُمْ پورا کیا جاے گا وہ طرف تمہاری اور تمام
اور کامل دیا جائیگا تمکو ثواب اوسکا وَأَنتُمْ لَا تُظْلَمُونَ اور تم نہ ظلم کئے جاؤ گے کہ تمہارے ثواب مین کسی طرح کی کمی کی جائے ایسا
ہرگز نہوگا وَإِن جَنَحُوا لِلسَّلْمِ اور اگر رغبت اور میل کرین وہ کفار واسطے صلح کے کہ تجھسے وہ صلح کرنا چاہین تو فَاجْنَحْ لَهَا
پس رغبت اور میل کر تو واسطے اوس صلح کے وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ اور توکل کر تو اوپر خدا کی اور خوف اس امر کا مت کر تو کہ اونہون نے مکر
اور حیلہ سے صلح کی ہے اسواسطے کہ خدا تیرا نگہبان ہے اون کے مکر سے اور ابو بکر نے سلم کو بکسر سین پڑہا ہے إِنَّهُ
هُوَ السَّمِيعُ تحقیق کہ وہ خدا سننے والا ہے اونکی باتون کا الْعَلِيمُ جاننے والا ہے اونکی نیتون کا کہ اگر یہہ صلح اون کی فریب ہے تو
وبال اوسکا اونکو ہی پہونچیگا اور فرماتا ہے خدا کہ وَإِن يُرِيدُوا اور اگر ارادہ کرین وہ کفار أَن يَخْدَعُوكَ یہہ کہ مکر کرین وہ تجھسے

اور صلح کرکے تجھکو جہاد سے باز رکھین تو فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ؕ پس تحقیق کافی ہے تجھکو خدا مقصدون کا بر لانیوالا هُوَ الَّذِيْ
اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وہ خدا وہ شخص ہے کہ جس نے قوت دی ہے تجھکو ساتھ نصرت اپنے کے ملایک کو تیری مدد کیواسطے بھیجکر
وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ ۙ اور ساتھ مومنین کے کہ وہ علی بن ابیطالبؑ ہی کہ کبھی جہاد سی بھاگا نہین ہے اور لڑائیان سر کی ہین اور لفظ
جمع کا واسطے تعظیم کے ہے اور ایک شخص کیواسطے صیغہ جمع کا قرآن مین بہت آیا ہے اور علیؑ کی تائید کرنیکو تائید کرتی ہے وہ
روایت کہ جو تفسیر در منثور مین ابو ہریرہ سے ہی کہ عرش پہ خدا نے لکھا ہے لا الہ الا انا وحدی لا شریک لی محمد عبدی ایدتہ
بعلی یعنی نہین ہی کوئی معبود سوائے میرے کہ یکتا ہون مین نہین ہی کوئی شریک واسطے میری اور محمد بندہ میرا ہے قوت
دی ہی مینی اوسکو ساتھ علیؑ کی اور اکثر مفسرین ظاہر لفظ کے اعتبار سی کہتے ہین کہ مومنین سے مراد انصار ہین وَاَلَّفَ
بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ؕ اور الفت دی خدا نے درمیان دلون اون مومنین کے اور کہتی ہین کہ مراد اون سے اوس اور خزرج ہین کہ یہ دونون
فرقہ عرب کے سالہائی دراز سی آپس مین عداوت رکھتی تھے اور کشت و خون آپس مین کرتے تھے جب مسلمان ہوئی تو آپس مین ان کے
الفت ہوگئی اور اگرچہ مومنین سے مراد اوس اور خزرج لیتے ہین لیکن قرآن مین مطلق مومنین کا ذکر ہے اس سے یہ معلوم
ہوا کہ یا تو علیؑ کیطرف والے آدمی مومن نہ تھے اور یا جنگ جمل مین عائشہ کے طرف والے لوگ اور جنگ صفین مین معاویہ کی
طرف کے لوگ اور خوارج مومن نہ تھے اسواسطے کہ ان کی دلون مین الفت نہ تھی اور ایک دوسرے کو قتل کرتا تھا لیکن یہ تو
نہین ہو سکتا کہ علیؑ کی طرف والے مومنین مین سی نہون اسواسطے کہ مسند مین امام اہلسنت کی یعنی مسند مین احمد حنبل کے
روایت ہے کہ جو قرآن مین ایسی آیت ہے کہ اوسمین خدا تعالے مومنین کیطرف خطاب کرتا ہے تو راس اور رئیس مومنین کی
وہان علی بن ابیطالبؑ ہین پس جس صورت مین کہ علیؑ سردار مومنین کے ہوئے تو جو لوگ کہ بخلوص اعتقاد علیؑ کی پیروی کرتے تھے اور
علیؑ کی تابعین مین سی تھی البتہ وہ مومن تھی اور فرماتا ہے خدا کہ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا اگر خرچ کرتا تو اوس چیز کو کہ
بیچ زمین کی ہے سب کو یعنی جو کہ زمین مین مال اور دولت ہے اگر تو اوس سب کو خرچ کرتا اون مومنین کی الفت دینے مین تو
مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ نہ الفت دی سکتا تو درمیان دلون اونکی کے اور تجھکو اونکی دلون مین الفت دینی کی ہرگز قدرت نہوتی
اسلام سی پہلی بہت کینہ اپنی دلو نمین رکھتی تھے وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ؕ اور لیکن خدا نے الفت دی درمیان اونکی اپنی حکمت
سے اِنَّهٗ عَزِيْزٌ تحقیق کہ وہ غالب ہے حَكِيْمٌ حکمت والا کہ موافق مصلحت اور حکمت کے کام کرتا ہے اور فرماتا ہی خدا کہ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ
حَسْبُكَ اللّٰهُ ای پیغمبر کفایت کرتا ہی تجھکو خدا وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۠ اور وہ شخص کہ پیروی کری تیری مومنین
مین سی اس سی معلوم ہوا کہ جس نے رسول خدا کی پیروی کی ہے وہ مومن ہے اسواسطی کہ یہ مضمون بیان کیواسطے ہی اور جس نے
رسول خدا کا کہنا نہ مانا اور حضرت پر اعتراض کیا وہ مومنین مین سی نہین ہے بعضی کہتی ہین کہ یہ آیت جنگ سی پہلی نازل
ہوئی ہی اور تفسیر اہلبیت علیہم السلام مین لکھا ہی کہ مراد مومنین سی اس آیت مین علی بن ابیطالبؑ ہین اسواسطی کہ نصرت
رسول خدا صلعم کی جہادون مین جو کچھ علیؑ نی کی ہی وہ کسی سے وقوع مین نہین آئی بلکہ جو نامی صحابہ مشہور تھی وہ اکثر جہادون
مین سی بھاگا کرتی تھی اور ان دونون امرون پر روایات سنی اور شیعہ کی دلالت کرتی ہین اور حافظ ابو نعیم نی جو کہ عالم اور محدث
اہل سنت کا ہی حلیۃ الاولیاء مین روایت کی ہی کہ یہ آیت علیؑ کے شان مین نازل ہوئی ہے اور حق یہ ہے کہ اگر علیؑ نہ ہوتے تو
اسلام کی ترقی کیونکر ہوتی کہ صحابہ تو جہاد مین سی بھاگ جاتی تھے اور علیؑ لڑائیکو سر کرتے تھی مثل احد اور خیبر اور دیگر غزوات کے
گر نبودی دست حیدر و ذو الفقار وی کی شندی اللہ اکبر ہیچکارہ اور فرماتا ہی خدا کہ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ ای پیغمبر بلند مرتبہ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ

رغبت دلاتو اور برانگیختہ کرو مومنین کو عَلَى الْقِتَالِ ط اوپر لڑائی کفار کی کہ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اگر ہوں تم مین سی عِشْرُوْنَ بیس مرد صٰبِرُوْنَ صبر کرنیوالی تکلیفوں پر يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ غالب ہوویں ۵ دو سو کو یعنی بیس آدمی دو سو آدمی سی بہاگیں نہیں بلکہ اونکی مقابلہ مین صبر کرین مراد غلبہ سے حملہ کرنا ہی اور یہہ حکم ابتدائی اسلام مین تہا جب مسلمانوں کی کثرت ہوئی تو یہہ حکم منسوخ ہو گیا وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْا اَلْفًا اور اگر ہوویں تم مین سی سو تو غالب ہوں ایک ہزار کو مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اون لوگون مین سی کہ کفر کیا ہے اونہون نی یعنی یہہ غالب ہونا تمہارا اور مغلوب ہونا اونکا بِاَنَّهُمْ بسبب اسکی ہی کہ تحقیق وہ کفار قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ۝ ایسی قوم ہین کہ نہیں سمجہتی ہین اور نہیں جانتی ہین خدا کو اور روز جزا کو اور اعتقاد دوزخ اور بہشت کا نہیں رکہتے ہین کہ دوزخ کے خوف سی اور بہشت کی طمع سی جہاد کرین اور ثابت قدم رہین اس سبب سے مقابلہ کی وقت ثابت قدم نہیں رہتے اور صبر نہیں کرتے اور کہتے ہین کہ جب نازل ہوئی اوس پہلی آیت کی مومنین اندیشناک ہوئی کہ ایک آدمی دس آدمیون سی کیونکر لڑیں اور نہایت گران معلوم ہوا خدا تعالیٰ نی اوس آیت کو منسوخ کیا اور دلجمعی تسلی مومنین کی یہہ آیت نازل کی کہ اَلْـٰٔنَ اب خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ تخفیف کی خدا نی تم سی وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا اور جانا کہ تحقیق بیچ تمہارے سستی اور ناتوانی ہی فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ پس اگر ہوویں تم مین سی سو آدمی صبر کرنیوالی تو يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ غالب ہوں ۵ دو سو کو یعنی ایک شخص تم مین سی دو کی مقابلہ مین صبر کری اور بہاگی نہیں وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ اور اگر ہوویں تم مین سی ہزار آدمی تو يَّغْلِبُوْا اَلْفَيْنِ غالب ہوں دو ہزار آدمیون کو بِاِذْنِ اللّٰهِ ساتھ اذن خدا کی وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ اور خدا ہمراہ صبر کرنیوالون کی ہی اور حکم پہلی آیت کا اوس وقت تہا کہ مسلمان تہوڑے تہی جب بہت ہو گئی تو خدا تعالیٰ نی اس آیت کے حکم سی تخفیف کی اور اگرچہ یہ لفظ خبر کا ہی لیکن مراد اوس سے امر ہی دونون جگہہ اور مراد غلبہ سے یہان غلبہ معروف نہیں ہے بلکہ مطلب غلبہ سی یہاں حملہ ہی یعنی ایک آدمی دو کی مقابلہ مین سے بہاگی نہیں اور بعضی تفسیر مین لکہا ہے کہ حکم پہلی آیت کا اس آیت کی حکم سے منسوخ ہے اور سبب اسکا یہہ ہی کہ رسولخدا نی امیر حمزہ کو مع تیس ہزار سوارون کے ابو جہل سے لڑنیکو بہیجا کہ ہمراہ اوسکے تین سو سوار تہی جب لڑائی ہوئی تو مسلمانونکو بہت مشقت ہوئی حقتعالیٰ نے تخفیف کی آیت نازل کی اور فرمایا کہ ایک شخص دو سی نہ بہاگے اور کہتی ہین کہ روز جنگ بدر ستر کفار قید ہو کر آئی حضرت نی اونکی مقدمہ مین صحاب سے مشورہ کیا ابو بکر نے کہا کہ یا رسولخدا یہہ تیری قوم کی آدمی ہین اور چہوٹی اور بڑی انکی تیری رشتہ دار ہین ان سی فدیہ لیکر چہوڑ دی کہ کسی روز ایمان کو قبول کرینگے اور یہہ فدیہ تیری صحاب کی قوت اور مدد ہوگی امیر حمزہ نی کہا کہ یا رسولخدا یہہ لوگ پیشوا مشرکون کی ہین او تجہکو اونہون نی تیری شہر سی باہر نکال دیا ہے ان پر رحم مت کر اور حکم کر کہ سبکو گردن ماریں عقیل کو علیؑ کی سپرد کر کہ اوسکو قتل کری اور عباس کو میری سپرد کر کہ مین اوسکو قتل کرون ہر ایک کو ہر ایک کے رشتہ دار کے سپرد کر اور انصار مین سی سعد بن معاذ نی کہا کہ انکو ایک گڑہی مین ڈالکر اور لکڑی اونکی اوپر رکہ کر سبکو آگ مین جلا دو حضرت نے فرمایا کہ امر اسکا تین صورت سی خالی نہیں ہے یا تو یہہ اسلام کو قبول کرین یا انکو قتل کرو یا انسے فدیہ لو خلاصہ یہہ ہے کہ فدیہ لینا اونہون نے اختیار کیا اور دوسری روز جناب رسولخدا کو دیکہا کہ دل تنگ اور غضبناک بیٹہی ہین ابو بکر نے سبقت کر کے سبب اسکا پوچہا فرمایا کہ تیرے اور تیری یارون کی طمع سی فدیہ لینے مین عذاب خدا کا ایسا نزدیک تہا کہ یہہ درخت جو کہڑا ہے نزدیک ہمارے خدا تعالیٰ نے آیت نازل کی چنانچہ فرماتا ہے کہ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ نہیں لائق ہی واسطی کسی پیغمبر کے اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى یہہ کہ ہوویں واسطی اوسکی قیدی کہ اونسی فدیہ لیوی حَتّٰى يُثْخِنَ فِى الْاَرْضِ یہانتک کہ بہت خونریزی کری بیچ زمین کے کہ یہہ امر سبب قلت اور ذلت کفار کا اور باعث ظہور عزت اور شوکت اہل اسلام کا ہو اور ابو جعفر نے اسری کا اسارے پڑہا ہی اور اہل کوفہ نے ان یکون کو ان تکون پڑہا ہے اور فرماتا ہی خدا کہ

تُرِیْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْیَا ارادہ کرتی ہو تم اور چاہتی ہو مال اور اسباب دنیا کو کہ فدیہ لیکر اپنے تصرف مین لاؤ وَاللّٰہُ یُرِیْدُ الْاٰخِرَۃَ اور
خدا ارادہ کرتا ہے آخرت کو یعنی اوسکی ثواب کو کہ ہمیشہ کو وہ تمہاری ہو گی اور مال اور اسباب دنیا کا چندروزہ کا ہے وَاللّٰہُ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ
اور خدا غالب ہے کہ اپنی دوستون کو دشمنون پر فتح دیوی حَکِیْمٌ حکمت والا ہی کہ جو کچھ بندونکی ساتھہ کرتا ہی فدیہ کا منع کرنا اور قتل کا
حکم دینا سب موافق مصلحت کے ہی اور اس آیت مین عتاب ابوبکر پر ہے کہ فدیہ لینی کا مشورہ اونہون دیا تہا اور رسول خدا تو دونون
امرون مین خاموش تہی اور فرماتا ہے خدا کہ لَوْلَا کِتٰبٌ مِّنَ اللّٰہِ اگر نہوتا لکہا ہوا خدا کی طرف سے لوح محفوظ مین اور خدا کا حکم
کیا ہوا کہ سَبَقَ پہلے ہو لیا ہی کہ بدون ممانعت صریح کی عذاب نکرو کسی پر اور یا یہہ کہ فدیہ کا کہانا جو لوح محفوظ مین مباح لکہا ہے
یہہ نہوتا تو لَمَسَّکُمْ فِیْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ البتہ پہونچتا تمکو بیچ اوس چیز کے کہ لیا ہی تمنی عذاب بڑا یعنی فدیہ کی لینے مین تمکو بڑا عذاب
پہونچتا کنز العرفان مین لکہا ہی کہ خدا تعالی نی رسول خدا صلعم کو قتل کرنے اور فدیہ لینے مین اختیار دیا تہا اصحاب نے طمع سی فدیہ کو اون
سے لیکر اونکو چہوڑ دیا اور خون سی اونکی درگذری اور فدیہ ہر ایک سے چالیس اوقیہ لئے مگر عباس سے سو اوقیہ لئے اور ایک اوقیہ چالیس
مثقال کے وزن کا اور سونیکا ہوتا ہے اور مثقال تخمینا تین ماشہ اور رتی کی وزن مین ہوتا ہے اور حضرت عباس اونکسی قریش
کے ہمراہ ہوکر مسلمانون سی لڑنیکو آئی تہی اور چالیس اوقیہ طلا اونکی خرچ خوراک کفار قریش کے اپنی گہر سی لیکر نکلے تہی ہنوز اوس
طلا کی صرف کرنیکی نوبت نپہونچی تہی کہ کفار شکست ہو گئی اور وہ چالیس اوقیہ طلا عباس کا غنیمت مین مسلمانون کے ہاتھ
آیا جب اسیرونکا رہا کرنا فدیہ لیکر قرار پایا تو ہر ایک کافر قریش سے فدیہ لیتی تہی اور اوسکو رہا کر دیتی تہی رسول خدا صلعم نے عباس
اور عقیل اور نوفل بن الحرث بن عبد المطلب کو بہی طلب کیا اور حضرت عباس سے کہا کہ تم بہی اپنا فدیہ دو عباس نی کہا کہ ای محمد
مین تو مسلمان ہی مگر کیا کرتا یہہ قریش نے بزبردستی کر کے مجہکو ہمراہ اپنی لائی تہی جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ جیسے تم مسلمان ہو
خدا اوسکو خوب جانتا ہے لیکن بمعاوضہ ادا کرنے فدیہ کی نجات تمکو نہوگی اپنا فدیہ دو اور اپنی دونو بہتیجون عقیل اور نوفل کا فدیہ دو
عباس نے کہا کہ چالیس اوقیہ طلا میرا جو مسلمانون نی لوٹ لیا ہی اوسمین میرا فدیہ سمجہیے رسول خدا نی فرمایا کہ وہ تو مال غنیمت ہے کہ
خدا نی ہمکو دلوایا ہی وہ فدیہ مین محسوب نہین ہو سکتا فدیہ کی واسطے اور کہین سی لاؤ عباس نے کہا کہ ای محمد تو چاہتا ہے کہ چچا تیرا
فقیرون کی طرح در در گدائی کرے اور ہر ایک کے روبرو ہاتہہ پہیلا کی بہیک مانگی اور فدیہ کو اس طور سی بہم پہونچا کر ادا کری مین
اسقدر مال کہان سی لاؤن رسول خدا نی فرمایا کہ وہ مال کہان ہی کہ جسوقت مکہ سے تم روانہ ہوئی تہی تو اپنی زوجہ ام الفضل کے سپرد تمنی کیا
تہا اور زوجہ سے اپنی اوسوقت یہہ کہا تہا کہ اگر مجہپر کوئی حادثہ پڑے اور مر جاؤن تو اوسمین سے اسقدر مال میری فرزندون کو عبد اللہ
اور عبید اللہ اور قثم کو دینا اور اسقدر تو لینا عباس نے یہہ سنکر کہا کہ یہ تو شب کو یہہ مال پوشیدہ اوسکو دیا تہا اور پوشیدہ
اوس سے کہا تہا کسیکو اس امر کی خبر نہ تہی تجہکو کس نے خبر دی ہے حضرت نے فرمایا کہ مجہکو خدا نے خبر دی ہے اوسوقت
عباس نی حضرت کو سچا پیغمبر جانکر کلمہ شہادت پڑہا اور اسلام کو قبول کیا اور قریب اسی مضمون کی حضرت صادق علیہ السلام سے
کافی مین روایت ہے اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ عباس فدیہ دینی کے واسطے ظاہر مین مسلمان ہو گئے تہے اور اپنی جورو
ام الفضل کے لانیکے واسطے مکہ کی جانیکی حضرت سے اجازت لی اور دلمین اپنی یہہ ٹہرایا کہ مکہ مین پہونچکر پہر کافر ہو جاؤنگا اور مدینہ
مین نہ آؤنگا جبرئیل نے رسول خدا صلعم سے یہہ حال اونکی نیت کا بیان کیا رسول خدا نی عباس کو بلا کر کہا کہ تمنی اپنی دلمین یہہ
ٹہرایا ہے کہ پہر کافر ہو جاؤنگا اب فدیہ دو یا قید مین ہو جبتک کہ درست ایمان نہ لاؤ اوسوقت عباس نے یقین کیا کہ یہہ
دونون خبرین سوا خدا کی اور کسیکے کان تک نہین پہونچی ہین اور کسیکو معلوم نہتی ان خبرونکو بے شک پیغمبر سے خدا نے ظاہر کیا ہے اور

یہہ سچا پیغمبر ہے اور دین اسکا سچا ہی تب حضرت عباس ایمان لائی اور کہتے ہین کہ جسوقت فدیہ لینی کی شورہ پر عتاب ہوا تو صحابہ بہت
پریشان ہوئی اور جب فدیہ اسیرون سی وصول ہوا تو صحابہ نے فدیہ لینی سے پرہیز کیا اوسوقت خدا تعالی نے آیت نازل کی اور فرمایا
کہ فدیہ کو لیلو کہ وہ تمپر حلال ہے چنانچہ فرماتا ہی کہ فکلوا مما غنمتم پس کہاؤ تم اوس چیز مین سی کہ غنیمت مین لیا ہی تمنے فدیہ کو سوا اسکے
کہ وہ بہی مال غنیمت ہے مین داخل ہی پس کہاؤ تم اسکو حلالا طیبا حلال پاکیزہ ہے اور یہہ حال واقع ہوا ہے واتقوا اللہ اور ڈرو
تم خدا سی کہ خدا کی احکام کی مخالفت نکرو ان اللہ غفور تحقیق خدا بخشنے والا ہی اوس گناہ کو کہ وقت شرک کے واقع ہوا رحیم
مہربان ہی کہ مباح کیا تمپر جو کچہہ کہ تمنی کفار سی لیا ہی غنیمت اور فدیہ اور کہتی ہین کہ جب عباس ایمان لائی تو یہہ آیت نازل ہوئی
چنانچہ فرماتا ہی خدا کہ یا ایہا النبی ای پیغمبر بلند مرتبہ قل لمن فی ایدیکم کہہ تو واسطی اون لوگون کے کہ بیچ ہاتہون تمہارے کی ہین
من الاسری قیدیون مین سی ان یعلم اللہ اگر جانیگا خدا اور دیکہیگا فی قلوبکم خیرا بیچ دلون تمہاری کی نیکی ایمان کو تو
یؤتکم خیرا مما اخذ منکم دیگا تمکو بہتر اوس چیز سے کہ لیا گیا ہی تمسی بطور فدیہ کی ویغفر لکم اور بخشش کریگا واسطی تمہاری واللہ غفور
اور خدا بخشنے والا ہی گناہ ہونیکا جو کہ زمانہ شرک مین واقع ہوئی ہین رحیم مہربان ہی کہ ایمان لانیوالون کی گناہون کو بخشتا ہی
اور حضرت سجاد علیہ السلام سی روایت ہے کہ جناب رسولخدا صلعم کی پاس بحرین سی مال آیا حضرت نے عباس سے فرمایا کہ چادر اپنی
بچھا اور اس مال مین سی لی عباس نے چادر بچھا کر اوسمین سی خوب مال لیا جناب رسولخدا صلعم نی فرمایا کہ یہہ وہ ہے جو کہ خدا نی
فرمایا ہے کہ اگر خدا تمہاری دلون مین نیکی ایمان کی دیکہیگا تو تمکو بہتر اوس سی دیگا جو کہ تمسی لیا گیا ہے اور کہتی ہین کہ عباس نے کہا
کہ خدا تعالی نی مجہسے دو وعدہ کئے تہے ایک تو یہہ کہ جو کچہہ مجہسے لیا ہی اوس سے بہتر مجہکو دیوی اور دوسرے بخشنا گناہون کا پہلا وعدہ
تو خدا تعالی نی وفا کیا کہ بیس غلام میری ہین ہر ایک غلام میری واسطے بیس ہزار درہم کی تجارت کرتا ہے اور زمزم کی سقایت بہی مجہکو
دی ہی کہ اوسکو نہایت دوست رکہتا ہون اور وعدہ دوسرا کہ مغفرت ہے امیدوار رکہتا ہون کہ اوسکو بہی خدا وفا کریگا اور بخشیگا کہ خدا تعالی
کریم ہی اور کریم وعدہ کی خلاف نہین کرتا ہی اور اب خدا تعالی اون اسیرون کی مقدمہ مین فرماتا ہی کہ جنسے فدیہ لیا تہا
وان یریدوا خیانتک اور اگر ارادہ کرین وہ قیدی خیانت تیری کا ای محمد کہ عہد کو توڑ ڈالین اور تیری دشمنون کی مدد کرین تو
فقد خانوا اللہ من قبل پس تحقیق خیانت کی ہی اونہونی خدا کی پہلی اس کہ کفر کی اور عہد کو توڑ کی باکفار کی ہمراہ بدر مین آئے تہی
تمہاری ساتہہ لڑائی کرنیکی فامکن منہم پس قادر کیا اونسی تجہکو ای محمد یعنی تجہکو اون پر ہم نے قوت اور قدرت دی کہ
بروز بدر تیری ہاتہون مین وہ گرفتار ہوئی اور امکن اصل مین امکنک ہے ضمیر خطاب کی کہ مفعول فعل کا ہی محذوف ہو گیا ہے
واللہ علیم اور خدا جاننے والا ہی بندون کی حال کا حکیم حکمت والا ہی کہ موافق مصلحت کے کرتا ہی جو کرتا ہی اور اب خدا تعالی حکم کرتا
ہے مومنین کو کہ آپسمین دوستی کرینگا اور کفار سی قطع کرینگا اور آپسمین باعتبار ایمان کی وارث ہونیگا نہ باعتبار قرابت کی چنانچہ فرماتا ہی
ان الذین آمنوا وہاجروا تحقیق کہ جو لوگ ایمان لائی ہین اور ہجرت کی ہی اونہون نے دوستی مین خدا اور رسول کے کہ
اپنے وطن اصلی کو چہوڑ دیا اور مکہ سی مدینہ کو چلی گئی وجاہدوا باموالہم اور جہاد کیا ہی اونہون نے ساتہہ مالون اپنی کی کہ مجاہدین
محتاجین کی نفقہ مین دیا ہی وانفسہم اور جہاد کیا ہی اونہون نی ساتہہ جانون اپنی کی کہ کفار سی ہتیار کرکی اپنی جانون کو اونہون نی
تکلیف دی ہی فی سبیل اللہ بیچ راہ خدا کی یہہ تو ذکر مہاجرین کا ہی اور بعد اسکی خدا تعالی انصار کا ذکر کرتا ہی کہ والذین آووا
اور وہ لوگ کہ جگہہ دی ہی اونہون نے مہاجرین کو اپنی شہر مین جسوقت کہ وہ بیوطن ہو کر اون کی شہر مین گئی تہی ونصروا
اور نصرت کی اونہون نی رسولخدا کی اولئک یہہ لوگ کہ جنکا ذکر ہوا ہی بعضہم اولیاء بعض بعضے اونکی دوست ہین بعضی کے

یہہ آیت مہاجرین اور انصار کی تعریف مین ہی اور بیشک یہہ لوگ ایسی ہی تہی بلکہ بعضی انمین سی اولیاء کامل تہی لیکن چند آدمی اونمین
سی کہ جو بعد رسولخدا کی اپنی عہد پر قایم نرہی اور حقوق اہلبیت کے اونہون نی غصب کیے اونکو ہم اچہا نہین جانتی اور یہہ جو بعضی اتنمین
آیا ہی کہ سو مین چار یا پانچ آدمیون کی کوئی اون مین اچہا نہ تہا یہہ روایت احاد مین سی ہے اسکا کچہہ اعتبار نہین ہی بلکہ اکثر اونمین سے خوب تہی
اور اون کی خوبی مین کچہہ شبہہ نہین ہی اور اکثر روایتین ہی اون کی خوبی پر دلالت کرتی ہین اور کہتی ہین کہ جس وقت جناب رسولخدا
صلعم مکہ سی ہجرت کرکی مدینہ مین تشریف لائی تو درمیان مہاجرین کی آپس مین اونکی مواخات کی یعنی ایک کو دوسری کا بہائی کیا اور
اور ایسی ہی درمیان انصار کی کہ اونکی باہم مواخات کی اور ایسی ہی درمیان مہاجرین و انصار کی پس جس کوئی اون مین سی مرجاتا
تہا تو اوسکا برادر دینی وارث ہوتا تہا اور اوسکا مال لیتا تہا اور اوسکی قریبون کو کچہہ نہ پہنچتا تہا بعد جنگ بدر کی خدا تعالی نی یہہ آیہ
واولوا الارحام بعضہم اولی ببعض کو نازل کیا تو وہ حکم منسوخ ہوگیا اور قرابت کی جہت سی حصہ باقی رہگئی اور بعضی کہتی ہین کہ ہجرت اور
نصرت کی جہت سی ہر ایک وارث دوسری کا ہوتا تہا اور جس نے نہ ہجرت کی اور نہ نصرت کی تہی وہ وارث نہین ہوتا تہا اور نہ رشتہ دار
وارث ہوتا تہا اور جبکہ خدا تعالی نی آیہ واولوا الارحام کو نازل کیا تو وہ حکم منسوخ ہوگیا اور فرماتا ہے کہ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يُهَاجِرُوا
اور جو لوگ کہ ایمان لائی ہین اور نہین ہجرت کی ہے اونہون نے کہ راہ خدا مین اپنی وطن کو اونہون نی نہین چہوڑا ہی تو مَا لَكُمْ
مِنْ وَلَايَتِهِمْ نہین ہے واسطی تمہاری دوستی اونکی سی میراث مین مِنْ شَيْءٍ کوئی چیز حَتَّى يُهَاجِرُوا یہانتک کہ ہجرت
کرین وہ اور اپنی وطن کو چہوڑکر طرف دار الایمان کی روانہ ہون اور حمزہ نی ولایت کو بکسر واو پڑہا ہے وَإِنِ اسْتَنْصَرُوكُمْ اور اگر
نصرت طلب کرین تمسی وہ مومنین کہ جنہون نی ہجرت نہین کی ہی اور مدد چاہین وہ تمسے فِي الدِّينِ بیچ دین کی کہ اون کفار سے
لڑائی ہوتی ہو تو فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ پس اوپر تمہاری نصرت کرنی ہے یعنی واجب ہے تمپر ہی مومنین ایسی صورت مین مدد کرنی اونکی
إِلَّا عَلَى قَوْمٍ مگر اوپر اوس قوم کی کہ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ درمیان تمہاری اور درمیان اونکی عہد ہی کہ اگر وہ ایمان لانے
والی جنہون نی ہجرت نہین کی ہی اون کافرون سی وہ لڑتی ہون کہ جن سی تمنی عہد کیا ہی تو پس چہوڑ تمین اونکی مدد نکرو اور اون
کافرون سے لڑکر عہد کو مت توڑو وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ اور خدا ساتہہ اوس چیز کے کہ کرتی ہو تم بینا ہی اور دیکہنے والا ہی اور
فرماتا ہی خدا کہ وَالَّذِينَ كَفَرُوا اور وہ شخص کہ کافر ہوئی ہین بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ بعض اونکی دوست ہین بعض کے مدد کرنی
مین یا میراث مین إِلَّا تَفْعَلُوهُ اگر نہ کروگی تم اوسکو کہ ہمنے فرمایا ہی آپسمین دوستی کرنیکو اور کفار سی قطع کرنیکو تو تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ
ہوجاتا ہے فتنہ بیچ زمین کی وَفَسَادٌ كَبِيرٌ اور فساد بڑا دین مین یعنی تم آپسمین دوستی کرکے متفق نہو اور ایک مومن دوسری مومن
کی مدد نکری تو کفار خروج کرین اور بڑا فتنہ اور فساد برپا ہو اور پہر خدا تعالی مومنین مہاجرین و ناصرین کی جزا کی خبر دیتا ہے
چنانچہ فرماتا ہی کہ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا اور جو لوگ کہ ایمان لائی اور ہجرت کی اونہون نی کہ خدا کی اور پیغمبر کے دوستی مین اونہون
نے اپنی وطن کو چہوڑا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ اور جہاد کیا اونہون نی بیچ راہ خدا کے اور فرمانبرداری کی اوسکی تا دم مرگ اونہون
ایمان پر اپنی درست رہی اور نبوت مین رسولخدا کی کبہی شک نہین کیا اور جہاد مین کفار کو قتل کرتی تہی اور بارہا اونکی ہاتہون
سے قتل ہوتی تہی اور خالص واسطی خوشنودی خدا کی ہجرت کرتی تہی اور مراد اس سی مہاجرین ہین وَالَّذِينَ آوَوْا وَنَصَرُوا
اور وہ لوگ کہ جگہہ دی ہے اونہون نے مہاجرین کو اور مدد کی ہی اونہون نی پیغمبر کی جہاد کفار مین اور مراد اس سی وہ انصار
ہین جو کہ تا وقت مرگ اپنی ایمان پر قایم رہے أُولَئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا یہہ وہی لوگ ہین مومنین حقا ایمان لانیوالی حق اور سچی کے
ساتہہ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ واسطی اونکی بخشش ہے اور روزی بزرگ بی رنج اور مشقت ہی اور حقا مفعول مطلق سے فعل

محذوف کا۔ وَالَّذِينَ آمَنُوا اور وہ لوگ کہ ایمان لائی ہین مِنْ بَعْدُ بعد اسکے یعنی بعد صلح حدیبیہ کے وَهَاجَرُوا اور ہجرت کی ہی
اونہون نی وَجَاهَدُوا مَعَكُمْ اور جہاد کیا ہی اونہون نے ہمراہ تمہارے ہوکر کفار سی فَأُولَٰئِكَ مِنْكُمْ پس یہہ لوگ تم مین سے ہین
کہ مہاجرین اور انصار ہو تم اور حکم اونکا وہ ہے کہ جو حکم تمہارا ہے دوستی و نصرت مین اگرچہ ایمان و ہجرت اونکی تمہاری ایمان و ہجرت
کے بعد ہے وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ اور صاحبان خویشی بعض اونکا سزاوار زیادہ ہی ساتھ بعض کی میراث اپنی
مین اون لوگون سے کہ آپس مین اونکی مواخات ہے مہاجرین اور انصار مین ہے فِي كِتَابِ اللَّهِ بیچ حکم خدا کی یا لوح محفوظ مین یا قرآن مین
یہہ آیت ناسخ ہے اوس آیت کی کہ جو بسبب دور دینی ہونے اور یا بسبب ہجرت اور نصرت کے جس آیت کی حکم سی میراث لیتی تھے
اور اس آیت نے دلالت کی اس امر پر کہ قریب کے ہوتی بعید کو میراث مین سی کچھ دینا نہ چاہئی اس جہۃ سے جو کچھ فریضہ کی جو کچھ باقی رہے وہ بھی
اوسی کو زیادہ قریب ہے کو پہونچانا چاہیئے موافق حکم اس آیت کے اور اس آیت کے حکم سے عصبہ کو دینا باطل ہو گیا اور جو لوگ کہ اس آیت کی
حکم سے عصبہ کو مستثنی کرتی ہین قول اونکا خلاف ظاہر کی ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نی فرمایا ہے کہ جو وقت امیر المؤمنین علیہ السلام کا
کوئی غلام مرجاتا تھا اور وہ اپنی کسی رشتہ دار کو چھوڑ جاتا تھا تو حضرت علیؑ اوسکی مال مین سی کچھ نہین لیتی تھے بلکہ اوسکے قریبون کو دیتی تھے اور
فرماتی تھی کہ واولوا الارحام بعضهم اولی ببعض إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ تحقیق کہ خدا ساتھ ہر چیز کے میراث دینی مین قرابت کی جہت سے یا ہجرت
اور نصرت اور مواخات کی جہت سے عَلِيمٌ عالم اور دانا ہے جو کچھ مقرر کرتا ہے پہلے ہی اوسکی مصلحت کو خوب جانتا ہے سورۃ التوبۃ
یہہ سورت مدنی ہے کہ مدینہ مین نازل ہوئی ہے اور یہہ ایک سو تیس آیتین ہین اور بسم اللہ اس سورہ پر نہین ہے اس واسطے
کہ بسم اللہ واسطے امان اور رحمت کی ہوتی ہے اور یہہ سورہ واسطے دفع امان کی ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سی روایت ہی کہ
سورہ انفال اور سورہ توبہ دونون ایک سورت ہین اسواسطی بسم اللہ اس سورہ توبہ پر نہین آئی اور بعض علمائی اہلسنت بھی یہی کہتی ہین
اور شباہت ہی ان دونون سورتون کی بیچ بیچ کا ایک سی چنانچہ سورہ انفال کی اول مین گذر گیا ہی اور اس سورہ کو برائت کہتے ہین کہ بیچ
برائت ہی کفر اور نفاق سی اور توبہ بھی کہتے ہین اسواسطے کہ اسمین ذکر توبہ کا کئی جگہ ہی اور فاضحہ بھی کہتی ہین اسواسطے کہ یہہ سورت
فضیحت کرنیوالی منافقین کی ہے اور مخزیہ بھی کہتی ہین رسوا کرنیوالی منافقین کی ہی اور مقشقشہ بھی کہتی ہین کہ پاک کرنیوالی نفاق
سے ہی اور سورۃ العذاب بھی کہتی ہین کہ اوسمین بحث عذاب کفار کی ہے اور مبعثرہ بھی کہتی ہین کہ یہہ ویران کرنیوالی اور زیر و زبر
کرنیوالی کفار اور منافقین کی ہی اور مشردہ بھی کہتی ہین کہ انگیختہ اور پہیلانیوالی اونکی ہی اور منقرہ بھی کہتی ہین کہ برانگیختہ کرنیوالی اونکی
حال کی ہی اور حافرہ بھی کہتی ہین کہ زبون اور پست کرنیوالی اونکی ہی اور منکلہ بھی کہتی ہین کہ عقوبت کرنیوالی اونکی ہے اور مدمدمہ
بھی کہتے ہین کہ ہلاک کرنیوالی اونکی ہی اور منفرہ بھی کہتی ہین کہ بہگانیوالی اونکی ہے اور بحوثہ بھی کہتی ہین کہ اونکی حال کی بحث
کرنیوالی ہی اور اس سورہ کی اول مین لوگ بسم اللہ کی عوض اعوذ باللہ من النار ومن شر الکفار ومن غضب الجبار والعزة لله
پڑہتے ہین حضرت صادق علیہ السلام سی روایت کرتی ہین فرمایا کہ سورہ برائت کی اول کی آیتین بعد مراجعت فرمانی رسول خدا صلعم کی
جنگ تبوک سے نازل ہوئی ہین سن ۹ ہجری مین اور جسوقت رسول خدا صلعم نے مکہ کو فتح کیا تھا تو مشرکین کو اوس سال مین حج کرنی سے
منع نہین کیا تھا اور عادت عرب کی یہہ تھی کہ جس کپڑی مین وہ طواف کرتے تھی اوسکو اپنی پاس نہین رکھتی تھی بلکہ تصدق کر دیتی تھی
اور جو کوئی مکہ مین آتا تھا وہ کسی سی کپڑا طلب کرکے اوسمین طواف کرتا تھا اور پہر اوسکو واپس کر دیتا تھا اور اگر مستعار نہ ملتا تھا تو کرایہ
کو لیتا تھا اور اگر کرایہ کو بھی ہاتھ نہ آتا تھا اور اوسکی پاس ایک ہی کپڑا ہوتا تھا تو وہ برہنہ ہوکر طواف کرتا تھا اسیطرح ایک عورت عرب کی
خوبصورت مکہ مین طواف کیواسطے آئی اور اوسکی پاس ایک کپڑا تھا دوسرا کپڑا جو اوسنی تلاش کیا تو اوسکی ہاتھ نہ آیا نہ مستعار نہ کرایہ

لوگون نی اوس سی کہا کہ تو اپنی اس کپڑی مین طواف کریگی تو البتہ اوس کو تصدق کرنیگی اوسنے کہا کہ کیونکر تصدق کرون کہ میری پاس تو یہی ایک کپڑا ہی اور برہنہ ہوکر اوسنے طواف کیا اور ستر پر ایک ہاتھ اپنا آگی رکہا اور دوسرا پیچہی رکہا لوگون نی اوس کو خوب دیکہا جب طواف سے فارغ ہوئی تو ایک جماعت نے اوسکی خواستگاری کی اوسنے کہا مین شوہر دار ہون اور جناب رسول خدا صلعم کی عادت تہی کہ سورہ برائت کی نازل ہونی سی پہلی کسی سی جنگ نہین کرتے تہی مگر اوس شخص سی کہ جو حضرت سی خود لڑی اور ارادہ لڑنیکا کری اور خدا تعالی نی یہی حکم کیا تہا کہ جو کوئی تم سی صلح کرے تو اوس سے تم مت لڑو یہانتک کہ یہ سورہ نازل ہوا اور حکم ہوا کہ مشرکین کو قتل کرو مگر اون لوگون کو کہ بروز فتح مکہ اون سی عہد ہوا تہا اون سی مت لڑو کہ چار مہینی کی اون کو مہلت ہی اگر اسعرصہ مین فکر اور تامل کرکے ایمان لائین تو واسطی اون کی بہتر ہی ورنہ وہ بہی قتل کئی جائینگے اور وہ چار مہینی عید قربان کی دسوین سے ربیع الثانی کی دسوین تک تہی اور حکم تہا کہ ان چار مہینون مین جہان چاہو رہو اور شیعہ اور سنی کے دونون کے بیان روایت ہے کہ رسول خدا صلعم نی چالیس آیتین اول سی اس سورہ کی ابوبکر کو دیکر مع چالیس آدمیون کی کو روانہ کیا تاکہ موسم حج مین مشرکین کے روبرو ان آیتون کو لیجاکر پڑہین ابوبکر اون آیتون لیکر وہان سی روانہ ہوئی بعد اوسکی جبرئیل نازل ہوئی اور رسول خدا سی عرض کی کہ خدا تعالی بعد سلام کی حکم کرتا ہی کہ سورہ برائت کو کوئی نہین پہونچا سکتا مگر تو یا جو کوئی تجہسے ہوسے رسول خدا صلعم نی علی بن ابیطالب کو بلاکر اور ناقہ عضبا پر سوار کرکے مکہ کو روانہ کیا اور فرمایا کہ ابوبکر سی آیتونکو سورہ برائت کی لیکر تو مشرکین کی روبرو پڑہ علی مرتضی روانہ ہوئی اور آیتونکو سورہ برائت کی ابوبکر سی لیکر حجرہ عقبی کی نزدیک کہڑی ہوکر فرمایا کہ ای آدمیون مین رسول ہون رسولخدا کا تمہاری طرف اور سورہ برائت کی آیتین پڑہین چنانچہ فرماتا ہی خدا کہ بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖۤ بیزاری ہی خدا کی اور پیغمبر کی طرف اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ طرف اون لوگونکی کہ عہد کیا ہی تم نی ای مسلمانو اون سی مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ مشرکون مین سی اور برائۃ خبر ہی مبتدا ئی محذوف کی یعنی ہذہ الایات برائۃ من اللہ و رسولہ اور حاصل اس کا یہہ ہی کہ خدا اور رسول بیزار ہین اوس عہد سی کہ تم نے مشرکین سی کیا ہی اسواسطی کہ اونہون نی عہد کو توڑ ڈالا ہی اور جن لوگونسے عہد کو نہین توڑا تہا اونکو خدانے فرمایا ہی کہ اون سی تم بہی عہد کو نہ توڑو اور جن لوگون نی عہد کو توڑ ڈالا ہی اور جنکے عہد نہین ہی اور چاہتے ہی اونکو مہلت ہی چنانچہ فرماتا ہی خدا کہ کہو تم اون سی کہ فَسِيْحُوْا پس سیر کرو تم ای مشرکین فِى الْاَرْضِ بیچ زمین کی کہ آؤ تم اور جاؤ تم بے خوف ہوکر مسلمانونسی اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ چار مہینی دسوین ذیحجہ سی ربیع الثانی کی دسوین تک اور حضرت علی نی کفار کو فرمایا کہ کوئی مرد اور عورت برہنہ ہوکر طواف نکری اور نہ کوئی مشرک طواف کری مگر جس کسی سی کہ عہد ہی اپس مدت اوسکی یہی چار مہینی ہین اور کہتی ہین کہ جسوقت حضرت علی گانی سورہ برائت کی آیات کو پڑہ چکے تو مشرکین نی کہا کہ ای علی ہم ہی تیری اور تیری چچا کی بیٹی کی عہد سے بیزار ہین اور عہد ہمارا تیغ اور نیزہ اور جسوقت امیر المومنین ادای رسالت سے فارغ ہوئے تو حج کو ادا کرکی مدینہ مین تشریف لائی اور سب علی اور ابوبکر کی مرتبہ کو ملاحظہ کرنا چاہی کہ خدا کے نزدیک ابوبکر چالیس آیتون کی ادا کرنیکی لیاقت نہ رکہتی تہی تمام قرآن کی لیاقت کیونکر رکہینگے اور کس طرح خلیفہ حق ہو جاوینگے عاقل کیواسطی اسیقدر کفایت کرتا ہے واسطی لیاقت اور عدم لیاقت علی اور ابوبکر کی اور رسول خدا جو بعلم نبوت جانتی تہی کہ بعد میری علی کو خلافت سی کہ حق اوسکا محروم رکہینگے اور ابوبکر اوسکی جگہ بیٹہینگے اسواسطی حضرت نے واسطی اتمام حجت کی ایسا کیا کہ پہلی ابوبکر کو آیتین دیکر روانہ کیا اور اوسکی بعد علی کو بہیجا کہ ابوبکر سی آیتین لیکر ادای رسالت کری اور یہہ سب بحکم خدا تہا کہ لوگونکو معلوم ہو کہ ابوبکر قابل اس منصب کے نہین ہین کہ بعد میری لوگ اس امر کو یاد رکہین اور ابوبکر کو قابل خلافت کے نجانین لیکن لوگون نی عمل ارشاد رسولخدا صلعم کو پس پشت ڈالدیا اور حضرت کی فرمانی پر عمل نکیا اور سست

حضرت امیر نے تبلیغ
سورہ برات ادا کی
[illegible]

اور وہی تاویلین کرکے اس گناہ کو اپنی سی مرفوع جانا اور بعضی روایات جو کہ معاویہ کی زمانہ مین موضوع ہوئی ہین اہل سنت کی کتابون مین اسطرح کی بہی مرقوم ہین کہ ابوبکر کو رسولخدا صلعم نے امیر حاج کیا تہا اور علی کو سورہ برات دیکر بہیجا تہا اور ابوبکر کو اس سورۃ کی آیتین نہین دی تہین وہ معزول کیونکر ہوا ہم کہتی ہین کہ پہلے ابوبکر کو سورۂ برات کا دینا اور بعد اوسکی علی کو رسولخدا کا حکم کرنا کہ ابوبکر سی لیکر اون آیتون کو پڑہکر سُنا یہہ اہل سنت کی بہت کتابون مین لکہا ہی مثل تفسیر معالم التنزیل اور تفسیر دُر منثور اور تفسیر کواشی اور ترمذی اور نسائی اور مسند حنبل اور کتب دار قطنی اور بیہقی وغیرہ کی اور اگر ابوبکر امیر حاج ہی تو اوس امیری سی ہی معزول ہوئی چنانچہ تفسیر معالم التنزیل اور تفسیر دُرّ منثور اور کنز العمال اور جمع الجوامع وغیرہ مین مذکور ہی کہ ابوبکر اولٹی پہر کر چلی آئے اور کہا کہ یا رسولخدا کیا میرے مقدمہ مین کچہہ نازل ہوا ہے حضرت نی فرمایا کہ نہین تجہین خیر ہے لیکن جبرئیل سے مجہے کہا کہ یا تو اوسکو تو پہونچا یا وہ شخص پہونچاوے کہ وہ تجہہ سے ہے اب معلوم نہین کہ ابوبکر کو کس فضیلت سی خلیفہ کیا اور اگر اہل سنت کی کتابون مین ملاحظہ کرو تو دیکہو کہ جو فضائل کہ علی کے لکہی ہین وہ کسی صحابے کے نہین ہین چنانچہ صاحب مسند حنبل اقرار کرتے ہین اور ابوبکر کے فضائل بنہایت قلیل ہین لیکن وہ بہی موضوع چنانچہ صاحب سفر السعادت کہتا ہی کہ جو کچہہ ابوبکر کے شان مین ہے وہ سب موضوع ہی اور بڑی دلیل ابوبکر اور عمر کے فضیلت کی اہل سنت کی نزدیک یہہ ہی کہ ابوبکر اور عمر کے زمانہ مین اسلام بہت جاری ہوا اور اونہون نی بہت شہر فتح کرکے لوگون کو مسلمان کیا ہی اور علی نے تو ایک شہر بہی فتح نہین کیا بلکہ خلافت مین ہمیشہ مسلمانون سی ہی لڑتا رہا ہے ہم کہتی ہین کہ اگر یہی امر موجب فضیلت کا ہی تو علی بدرجہا افضل ہی سب صحابے سے جسنے اسلام کے جڑ قایم اور استوار کر دی رسولخدا کی زمانہ مین کفار پر جہاد کرکے جسوقت کہ ابوبکر اور عمر وغیرہ سب بہاگ جاتے تہے جہاد مین سے گر نبودے دست حیدر ذوالفقار — کی شدی اللہ اکبر آشکار اور جبکہ علی نے اسلام کو مضبوط کر دیا اور اوسکے تلوار سے لاکہون آدمی اسلام مین داخل ہوئی تو بعد اوسکے جو کوئی چاہی اون مسلمانون کا رئیس بنکر حکمرانی کرے اور شیخین نے جو اپنی زمانہ مین اسلام کو جاری کیا ہی یہہ سعی اونکی واسطے ترقی ریاست اپنی کے تہی کہ گہر مین بیٹہکر مسلمانون کو حکم جہاد کا دیتی تہی اور خود اونکی ہمراہ نہین جاتی تہے اور مسلمان سود غنیمت اور ترقی اسلام سمجہکر شہرون کو فتح کرتے تہے اور اون کی ریاست مفت بڑہتی تہی اور رونق پکڑتی ہی اور یہی اونکا مکنون خاطر ابتدا سی تہا اور اگر مسلمانون کو جہاد کے واسطے نہ بہیجتے تو مسلمان اونکو خلیفہ رسول کاہیکو جانتی بلکہ اوسیوقت معزول کر دیتی اور کہتی کہ یہہ کیسا خلیفہ رسول کا ہے کہ مثل رسول کے حکم جہاد کا نہین دیتا ہی لیکن خود تہین لڑنے کو نہین گئے اور علی کے زمانہ مین جو شہر مفتوح ہوئی یہہ سب موجب عداوت اہل اسلام کا ہی علی سی کہ علی کو کبہی آرام سی بیٹہنے نہ دیا کبہی تو عائیشہ اور طلحہ اور زبیر علے سی لڑے اور کبہی خوارج لڑے اور معاویہ ہمیشہ علے سے جنگ کرتا رہا پہلے دشمن خانگی کو دفع کر لیتی تو بعد اوسکے کفار پر جہاد کرتے لیکن دشمنان خانگی نے تو تادم واپسین چین سی نہین رہنی دیا اور اگر فضیلت منحصر اسی پر ہی کہ شہرون اور قلعون کو فتح کرے تو معاویہ اور یزید اور عبد الملک وغیرہ اہل اسلام نی بہت شہر اور قلعے فتح کئی ہین چاہیی کہ یہہ بہی افضل ہون علی سے اور کبہی فضیلت بہی ابوبکر کے بیان کرتے ہین کہ رسولخدا نی اوسکو نماز پڑہانیکا حکم دیا تہا لیکن انکی ہی کتابون مین لکہا ہی کہ جسوقت حضرت کو خبر ہوئے کہ ابوبکر نماز پڑہانیکو کہڑا ہوا ہے تو حضرت اوسی حالت بیماری مین تشریف لی گئی اور سب بیٹہہ کر نماز پڑہائی ابوبکر کو پیچہے اپنی کرکے اس سی معلوم ہوا کہ رسولخدا نی ابوبکر کو نماز پڑہانیکا حکم نہین دیا تہا بلکہ عائشہ نے کہدیا کہ میرا باپ نماز پڑہائی چنانچہ روایتون مین آیا ہے اور یہہ امامت نماز کونسی فضیلت ہے واسطے خلافت کی کہ جسکو اہل سنت کی نزدیک ہر لوطی اور کونڈے اور زانی کی پیچہے پڑہ سکتی ہین اور اگر نماز پڑہانا فضیلت رکہتا تو رسولخدا کہ جو افضل الناس ہین وہ ابوبکر اور عبد الرحمان کی پیچہے کاہیکو نماز پڑہتی چنانچہ اہل سنت یہہ ہی کہتی ہین کہ ان دونون کی پیچہے رسولخدا نے نماز پڑہے ہی نعوذ باللہ من ہذا الافترا اور اب خدا تعالی عہد کی توڑنیوالون کی عورت حطار

کرکی فرماتا ہے وَاعْلَمُوْٓا اور جانو تم ای عہد کی توڑنے والو کہ اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ تحقیق تم نہین عاجز کرنیوالی خدا کی ہو عذاب کے دفع
کرنے مین اوسی ہر چند کہ تمکو مہلت دی ہی وَاَنَّ اللّٰهَ مُخْزِي الْكٰفِرِيْنَ اور جانو تم کہ تحقیق خدا رسوا کرنیوالا کافرون کا ہی دنیا مین تو قتل اور
اسیر کرکے اور آخرت مین آتش دوزخ سی جلاکر اور اب خدا یتعالی مشرکین کو اعلام کرتا ہے اپنی بیزاری کا اونسی تاکہ اونکو عذر باقی نہ
رہی اور فرماتا ہے کہ وَاَذَانٌ اور یہہ اعلام اور خبر کرنے ہی مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ خدا کی اور پیغمبر اوسکے کیطرف سی اِلَى النَّاسِ طرف
آدمیون کے کہ وہ کفار ہین يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ روز حج بڑی کی کہ وہ دسوین تاریخ ذیحجہ کے ہی روز عید قربان کا اور روز حج اکبر اوسکو
اسواسطے فرمایا ہے کہ اکثر افعال حج کے اوس روز واقع ہوتے ہین اور بعضی روایت مین وجہ اس حج کی اکبر ہونیکی اسطرحسی مرقوم ہے کہ اوس سال
مین مسلمانون نے اور مشرکون نی دونون نی حج کیا تہا اور بعد اوسکے کسی مشرک نی حج نہین کیا اور بعضی روایت صادقی مین یہہ ہی کہ روز
حج اکبر یوم النحر یعنے روز عید قربان ہی اور حج اصغر سی مراد عمرہ ہی اور ایک شخص یحیی بن الجزار روایت کرتا ہی کہ مین نی علے علیہ السلام کو روز
عید قربان ایک اونٹ پر سوار دیکہا کہ مصلے کے یعنے عیدگاہ کی طرف کو جاتی تہے ایک شخص نے اونکے اونٹ کی مہار کو پکڑکر پوچہا کہ روز حج اکبر کونسا
روز ہے فرمایا کہ جس روز کے اندر تو ہے اور اذان کا عطف براءۃ پر ہے اور مضمون اعلام کا یہہ ہے اَنَّ اللّٰهَ بَرِيْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ تحقیق
خدا بیزار ہے مشرکون سی اور عہد اوسکے سے وَرَسُوْلُهٗ اور پیغمبر اوسکا ہی بیزار ہی اور پہلی آیت مین تو خبر تہی ثبوت برات مین اور اس
آیت مین اعلام ہے برائت سی تکرار لازم نہ آئے اور یعقوب نے رسولہ کو منصوب پڑہا ہے اللہ پر عطف کرکے اور باقیون نی مرفوع پڑہا ہے
بریٔ کی ضمیر پر عطف کی ہی اور انّ کی اور اوسکے اسم کے محل پر عطف ہی اور انّ اللہ بریٔ با کی تقدیر مین ہے یعنے بان اللہ بریٔ اور
فرماتا ہے خدا کہ فَاِنْ تُبْتُمْ پس اگر توبہ کرو تم کفر اور غدر سے فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ پس وہ بہتر ہے واسطے تمہارے ای کافرو وَاِنْ
تَوَلَّيْتُمْ اور اگر پہر جاؤ تم توبہ سے اور کفر کو ترک نہ کرو تم فَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ پس جانو تم کہ تحقیق تم نہین عاجز کرنی والے
خدا کی ہو کہ اوسکے ملک سی بہاگ جاؤ یا اوسکا مقابلہ کرسکو اور اوس سی جنگ کرو اور اگر وہ چاہے تو ابہی تم سب مرجاؤ اور اگر
عذاب کرنا چاہے تو کوئی اوسکی عذاب کو دفع نہین کرسکتا ہے اور نہ کوئی سفارش کرکے بچاسکتا ہی اور فرماتا ہی خدا کہ وَبَشِّرِ اور خوشخبری دے
تو ای محمد صلعم الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اون لوگونکو کہ کافر ہوئی ہین بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ساتہہ عذاب دردناک کی اور بشر کا عطف انّ کے معنی پر ہی اور تقدیر مین اذن
بشر ہے یعنی اعلام کرنا اور خوشخبری دے تو اون لوگون کو کہ کافر ہوئی ہین ساتہہ عذاب دردناک کے اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ مگر وہ
لوگ کہ جن سے عہد کیا ہے تمنی مشرکون مین جیسے کنانہ اور بنی ضمیرہ کی کہ روز حدیبیہ اونہون نی عہد کیا تہا ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوْكُمْ شَيْـًٔا پہر نہین کم
کیا ہے اونہون نے تم سے کسی چیز کو عہد کی شرطون مین سی وَلَمْ يُظَاهِرُوْا عَلَيْكُمْ اَحَدًا اور نہین پشتی اور مدد کی ہی اونہون نے
اوپر تمہارے کسی کو دشمنون تمہارے مین سی فَاَتِمُّوْٓا پس تمام کرو تم ای مسلمانو اِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ اِلٰى مُدَّتِهِمْ طرف اونکی عہد اونکی کو
طرف مدت اونکی کے جو کچہہ کہ عہد مین مقرر کی ہے اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ تحقیق خدا دوست رکہتا ہے پرہیزگارونکو اور وفا کرنا عہد کا
بہی تقوی اور پرہیزگاری مین سے ہی اور اب مشرکون کی مقدمہ مین فرماتا ہی کہ فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ پس جسوقت کہ گذر جائین
مہینی حرام کہ وہ چار مہینے اونکی مہلت کی ہین اور اونسی لڑنا اون مہینون مین حرام ہی اور وہ ذیحجہ کے دسوین سی ربیع الآخر کے دسوین تک
ہین جب یہہ چارون مہینے گذر جائین تو بعد اوسکے فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ پس قتل کرو تم اون مشرکین کو کہ جنسی تمنی عہد نہین کیا ہے
اور جن مشرکین نے کہ عہد کو توڑا ہے حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ جس جگہہ کہ پاؤ تم اونکو حرم مین یا حرم سی باہر مہینون حرام مین کہ وہ رجب
ذیقعدہ اور ذیحجہ اور محرم ہی یا سوائے انکی اور مہینون مین اور انسلاخ اصل مین حیوان کی کہال ادہیڑنے کے معنی مین ہی اور استعمال اسکا
نکلنے اور گذرنے کے معنے مین ہے پس خدا فرماتا ہے کہ قتل کرو تم مشرکون کو جس جگہہ کہ پاؤ تم اون کو وَخُذُوْهُمْ اور پکڑو تم

تمہاری اونکو گرفتاری وَاحْصُرُوهُمْ اور بازرکہو تم اونکو طواف خانہ خدا سی اور مسلمانون کی شہرون مین پہرنی سی کہ نہ اونکو طواف کعبہ کا کرنے دو
اور نہ مسلمانون کی شہر مین اونکو پہرنے دو وَاقْعُدُوا لَهُمْ اور بیٹہو تم واسطی اون کے اونکی قتل اور قید کرنے کیواسطی كُلَّ مَرْصَدٍ ہر راہ پر
اور جگہہ گہات کی یعنی ہر راہ مین اون پر بند کردو کہ شہرون مین پہیلنے نہ پائین اور کل مرصد کو کوئی تو کہتا ہی کہ تقدیر اسکی علی کل مرصد ہے
اور کوئی کہتا ہی کہ کل مرصد ہے اور کوئی کہتا ہی کہ یہہ ظرف ہے تقدیر حرف جر کے اسمین نہ چاہیئی اور فرماتا ہی خدا کہ فَإِنْ تَابُوا پس اگر
توبہ کرین وہ مشرکین کفر اور شرک سے وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ اور قایم کرین وہ نماز کو اور دیوین وہ زکوة کو فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ
پس خالی کردو تم رستہ اونکا کہ اونکو جگہہ ہو اور جس جگہہ کہ وہ جائین اون کو جانے دو إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ تحقیق خدا بخشنے والا ہی
گناہان گذشتہ کا رَحِيمٌ مہربان ہی ثواب کے دینی مین اور توبہ کے قبول کرنیمین اس آیت سی معلوم ہوا کہ جو کوئی نماز نہین پڑہتا
ہے بدون عذر کی اور زکوة کو ادا نہین کرتا ہی باوجود قدرت کے اوس کو قتل کرنا چاہیئی اور فرماتا ہی خدا کہ وَإِنْ أَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ اور اگر
کوئی مشرکون مین سی بعد گذرنی چار مہینی کے کہ جنکو قتل کرنا چاہیئی اسْتَجَارَكَ پناہ چاہی تجہہ سی ای محمد صلعم تو فَأَجِرْهُ پس پناہ دو
تو اوسکو حَتَّى يَسْمَعَ كَلَامَ اللَّهِ یہانتک کہ سنی وہ کلام خدا کو تیری پاس اور اوسمین فکر اور تامل کرکے راہ حق کو پاوی ثُمَّ پہر بعد اس کے یعنی
بعد سننے قران کے اگر ایمان نہ لاوی تو أَبْلِغْهُ مَأْمَنَهُ پہونچا دے تو اوسکو جای امن اوسکی کو کہ جس جگہہ اوسکا گہر ہی اور بعد اوس کے اوس سے
جنگ کر اور پناہ دیکر خاصی اوس کو قتل مت کر اور احد فاعل ہی فعل محذوف کا کہ تفسیر کرتا ہی اوس کو استجارہ کو ذَلِكَ یہہ یعنی
امان دینا یا حکم امان کا دینا بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْلَمُونَ بسبب اسکی ہی کہ تحقیق وہ ایسی قوم ہین کہ نہین جانتی ہین وہ ایمان کی حقیقت کو اور نہین
پہچانتی ہین وہ خدا کو سبحان اللہ کیا رحم اور کرم ہی کہ فرماتا ہی کہ اگر کوئی مشرکون مین سی پناہ چاہی تو اوس کو پناہ دی تو تاکہ وہ
قرآن کو سنکر ایمان لائی اور اگر ایمان نہ لائی تو اوسکی جگہہ اوس کو پہنچا دی اگر کوئی تجہہ کو خاین اور دغا باز نہجی لیکن بعد اوس کی
پہونچنے کی تجہہ کو اختیار ہی چاہی تو اوس سے جنگ کر اور چاہی مت کر اور یہہ کرم ہمارا مشرکین پر بسبب اون کی نادانی کی ہی اور فرماتا ہے
كَيْفَ يَكُونُ لِلْمُشْرِكِينَ عَهْدٌ کیونکر ہو سکتا ہی واسطی مشرکین کے عہد عِنْدَ اللَّهِ وَعِنْدَ رَسُولِهِ نزدیک خدا کی اور نزدیک پیغمبر اوس کے
جسوقت اونہون غدر کیا اور عہد کو توڑا إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدْتُمْ مگر جن لوگون سے کہ عہد کیا ہی تمنی یعنی بنی ضمیرہ اور بنی کنانہ کہ رسول خدا
اون سے عہد کیا تہا عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ نزدیک مسجد الحرام کی حدیبیہ مین اور غدر اون سے ظاہر نہین ہوا ہے فَمَا اسْتَقَامُوا لَكُمْ
پس جب تک کہ وہ سیدہے رہین واسطی تمہاری اپنی عہد پر تو فَاسْتَقِيمُوا لَهُمْ پس سیدہے رہو تم بہی واسطی اونکی یعنی اگر وہ عہد کو نہ توڑین
تو تم بہی نہ توڑو إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ تحقیق خدا دوست رکہتا ہی پرہیزگارون کو جو کہ اپنے عہد پر ثابت رہتی ہین كَيْفَ کیونکر باقی
رہین مشرک اپنے حال پر وَإِنْ يَظْهَرُوا عَلَيْكُمْ اور حال یہہ ہے کہ اگر غالب آئین وہ اوپر تمہاری تو لَا يَرْقُبُوا فِيكُمْ نہ نگاہ رکہین
وہ بیچ حق تمہاری کے إِلًّا حق قرابت کو یا سوگند کو وَلَا ذِمَّةً اور نہ ذمہ کو کہ عہد کو وفا کرین يُرْضُونَكُمْ بِأَفْوَاهِهِمْ راضی
کرتے ہین وہ تم کو ساتہہ موہون اپنی کی یعنی ساتہہ زبانون اپنی کے کہ وعدہ کرتی ہین وہ تم سی زبان سی ایمان اور طاعت کا
وَتَأْبَى قُلُوبُهُمْ اور انکار کرتی ہین دل اونکی یعنی زبان اور دل اون کی موافق نہین ہین وَأَكْثَرُهُمْ فَاسِقُونَ اور اکثر اونکی باہر ہوجانی
والی ہین حکم سی سرکش ہین قبول کرنی ایمان سی اور کمتر اون مین سی بسبب بدنامی کی عہد کی توڑنی سی پرہیز کرتے ہین
اشْتَرَوْا بِآيَاتِ اللَّهِ خرید کیا یعنی بدلا ہی اونہون نی ساتہہ آیات خدا کی ثَمَنًا قَلِيلًا مول تہوڑا اور حقیر کو کہ وہ متاع دنیا ہے چند
روز کا فَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِهِ پس باز رکہا ہی اونہون نی راہ خدا کی سی إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ تحقیق کہ وہ لوگ وہ ہین کہ بری ہے
وہ چیز کہ ہین وہ عمل مین لاتی کہتی ہین کہ ابو سفیان نے بعضی آدمیون کو مشرکون مین سے دنیا کی طمع دیکر واسطی قتل مسلمانون

جمع کیا اور اونہون نے تکذیب کی آیات قرآن سے اور اوسکو جھٹلایا اور مسلمانون کے قتل کے درپی ہوئے اور لوگون کو راہ حق خانہ کعبہ
سی منع کرتے تھے اور خدا فرماتا ہے کہ لا یرقبون نہین نگاہ رکھتی ہین وہ مشرکین عہد کے توڑنے والے فی مؤمن بیچ حق مومن کے الا
قرابت یا سوگند کو ولا ذمۃ اور نہ ذمہ کو کہ عہد کو وفا کرین واولئک اور یہہ لوگ ہم المعتدون وہ ہی حد سی گزرنے والی ہین فان
تابوا پس اگر توبہ کرین وہ کفر سے واقاموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ اور قایم کرین وہ نماز کو اور دیوین وہ زکوۃ کو تو فاخوانکم پس
بہائی تمہاری ہین وہ فی الدین بیچ دین کی اور واسطی اونکی ہے وہ کہ جو تمہارے واسطی ہے ونفصل الآیت اور مفصل بیان
کرتے ہین ہم نشانیون قدرت اپنی کو لقوم یعلمون واسطی اوس قوم کے کہ جانتی ہین اور سمجھتی ہین وہ اور فکر اور تامل کرتے
ہین خدا کی قدرت کی نشانیون مین اس سی معلوم ہوا کہ جو لوگ کہ بلا عذر نماز نہ پڑہتی ہین اور نہ زکوۃ دیتی ہین وہ لوگ نہ تو مومن ہین
اور نہ برادر دینی ہین اور فرماتا ہے خدا کہ وان نکثوا ایمانہم اور اگر توڑ ڈالین وہ سوگندون اور پیمانون اپنی کو من بعد
عہدہم پیچھے عہد کرنے اپنی سے وطعنوا فی دینکم اور طعن اور عیب کرین وہ بیچ تمہاری کے تو فقاتلوا ائمۃ الکفر پس جنگ
کرو تم پیشوایان کفر سے اور مشرکون کے سردارون سی انہم لا ایمان لہم تحقیق کہ وہ لوگ وہ ہین کہ نہین ہین عہد اور پیمان اور
سوگند ین واسطی اون کی اسواسطی کہ اگر پیمان اونکا درست ہوتا تو وہ شکست نہوتا پس لڑو تم اونسی لعلہم ینتہون تاکہ وہ باز
آوین شرک سی یا دین مین طعن کرنے سے اور ائمۃ الکفر مین خدا تعالے اسم ظاہر کو ضمیر کے جگہہ لایا ہے اسواسطے کہ اسمین اطلاع ہے
طرف اس امر کے کہ وہ جو کفر مین سردار اور پیشوا ہو گئی ہین وہی لایق قتل کے ہین اور ابن عباس سی روایت ہی کہ مراد ائمہ
کفر سے ابوسفیان اور حارث اور ابو جہل اور عکرمہ ہین کہ اونہون نے رسول خدا صلعم کے عہد کو توڑا تہا اور حذیفہ نے فرمایا ہی کہ اس
آیت کی لوگ ابہی ظاہر نہین ہوئی ہین اور اونسی لڑیگا ایک ولی اولیاء اللہ مین سے اور امیرالمومنین علیہ السلام نے بروز جنگ جمل اس
آیت کو تلاوت فرمایا کہ واللہ رسول خدا صلعم نے مجھہ سے عہد کیا ہے اور فرمایا ہے کہ ای علی البتہ جنگ کریگا تو گروہ عہد اور بیعت کے
توڑنیوالون سے کہ وہ اہل جمل ہین اور قاسطین سے یعنی عدول کرنے والون راہ حق سے کہ وہ اہل صفین ہین معاویہ اور اوسکے ہمراہی
اور مارقین سی یعنی خارج ہو جانیوالون دین سی کہ وہ خوارج ہین اور یہہ آیت ہی کہ جو روز صفین جناب امیر نی معاویہ کی اور
اصحاب کی حق مین پڑہی ہے اور جناب امیر علیہ السلام نی فرمایا ہے بروز جنگ جمل کہ نہین جنگ کیا ہی مین نے اس گروہ
بیعت کی توڑنے والون سی مگر بحکم آیت قرآن چنانچہ خدا تعالے فرماتا ہے کہ وان نکثوا ایمانہم الآیہ اور حضرت صادق علیہ السلام
سی بہی روایت ہی کہ لوگ اس آیت کی اہل جمل ہین عائشہ کے طرف والی اور فرماتا ہے خدا بطور ترغیب اور تحریص کے کہ الا
تقاتلون کیا نہین جنگ کرتے ہو تم ای مسلمانو قوما نکثوا ایمانہم اوس قوم سی کہ توڑا ہی اونہون نی قسمون اور عہدون اپنی کو وہمّوا
باخراج الرسول اور قصد کیا ہے اونہون نے ساتھہ نکالنے پیغمبر کے مکہ سے دار الندوہ مین مشورہ کرکے وہم بدؤکم
اور حال یہہ ہے کہ وہ لوگ وہ ہین کہ ابتدا کی ہے اونہون نی تمسی عہد کے توڑنے کی اوّل مرّۃ اول مرتبہ پھر تم اون سی کیون نہین لڑتے ہو
اور کون سی چیز تمکو مانع ہے اونسی لڑنے مین اتخشونہم کیا ڈرتے ہو تم اونسی جنگ کرنی مین اور اونسی کسی مکروہ کی پونہچنے کا تمکو
خیال ہے بلکہ اونسی خوف نکرنا چاہیی فاللہ احق ان تخشوہ پس خدا لایق زیادہ ہی یہہ کہ ڈرو تم اوس سی لڑائی کی ترک
کرنیمین پس لڑو تم اون سی ان کنتم مؤمنین اگر ہو تم ایمان لانیوالے خدا پر اسواسطی کہ ایمان اسی امر کا تقاضا کرتا ہے کہ سوائے
خدا کی کسی سے ڈرنا نچاہیی اور اوسکے فرمان برداری مین مستعد رہنا چاہیی قاتلوہم لڑو تم اون سے کہ یعذبہم اللہ بایدیکم
سی عذاب کریگا اونکو خدا ساتھہ ہاتہون تمہاری کے کہ تمہاری تلوار دن سی وہ مقتول ہونگی ویخزہم اور رسوا کریگا اونکو مغلوب کی وینصرکم

عَلَيْهِمْ اور نصرت کریگا اور فتح دیگا تمکو اوپر اونکی وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ اور شفا دیگا سینون قوم مومنین کو کہ وہ بنی
خزاعہ مین سے لوگ ہین جو کہ مکہ مین اگر مسلمان ہوئی تہی اور کفار اونکو ایذا دیتی تہی وَيُذْهِبْ اور لیجاویگا خدا تمہاری فتح سی غَيْظَ
قُلُوْبِهِمْ غصہ اور اندوہ دلون اون مومنین کا جو کہ کفار ہاتہون سی آزار پاتی تہی اور یعذب اور یخز اور ینصر اور یشف اور یذہب
مجزوم ہین اسواسطے کہ جواب ہین امر کے واقع ہوئی ہین وَيَتُوْبُ اللّٰهُ اور توبہ قبول کرتا ہی اپنی فضل اور کرم سی عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ
اوپر جسی شخص کے کہ چاہی کہ وہ عکرمہ پسر ابوجہل ہے اور سہیل بن عمرو وغیرہ کہ وہ ایمان لائی تہی وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ اور خدا جاننی والا ہی
ہر ایک کی ظاہر اور باطن کا حَكِيْمٌ صاحب حکمت ہی کہ موافق حکمت اور مصلحت کی کرتا ہی جو کچھ کرتا ہی اور ویتوب جملہ مستانفہ ہے اور
بعضون نی اوسکو منصوب پڑہا ہے بہ تقدیر ان اَمْ حَسِبْتُمْ کیا گمان کیا ہی تم نے کہ جہاد سی کراہت رکہتے ہو اور بعضی کہتی ہین کہ یہہ خطاب
طرف منافقین کے ہی اور ام منقطعہ ہے استفہام کی معنی مین اور اصل مین ام حرف عطف کا ہے یعنی کیا گمان کیا ہی تمنی ای منافقین
اَنْ تُتْرَكُوْا یہہ کہ چہوڑے جاؤ تم اس حال پر جیسی کہ تم ہو وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا مِنْكُمْ اور حال یہہ ہی کہ ابہی نہین جانا ہی
ہی خدا نی اون لوگون کو کہ جہاد کرین وہ تم مین سی یعنی اب تک تمنی جہاد نہین کیا ہی کہ خدا تمکو مجاہدین مین سی جانی اور اگرچہ عالم ہی خدا ابتدا
مین ہے سب معلومات کا وَلَمْ يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اور نہین پکڑا ہے اونہون نے سوا خدا کے وَلَا رَسُوْلِهٖ اور نہ سوائے رسول کے
وَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ اور نہ سوا مومنین کے وَلِيْجَةً کوئی دوست نہانی کہ اوسپر اپنی راز کو ظاہر کرین یعنے تمکو مجرد دعوی ایمان
کی بہ چہوڑ دیا جائیگا کہ خدانے تمکو ابہی جہاد کرنیوالا نہین جانا ہے اور سوائی خدا اور پیغمبر اور مومنین کے کسیکو دوست پکڑنیوالا ہے
نہین جانا ہے بلکہ دیکہا جائیگا کہ کون کون تم مین سی جہاد کرتا ہے اور کون مشرکون سی دوستی کرتا ہے اور راز انکا اون سے کہتا ہے
تاکہ معلوم ہو کہ یہہ مومن خالص ہی اور یہہ منافق ہے وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اور خدا خبردار ہی ساتہہ اوس چیز کے کہ کرتے ہو
تم اور کہتی ہو تم اور کہتی ہین کہ جسوقت حضرت عباس جنگ بدر مین قید ہو کر آئے تو حضرت علی نے اونکو بہت ملامت کیا اور کہا کہ تمنے
قطع رحم کیا اور اپنی بہتیجی سے یہان لڑنیکو آئی اور مومنین بلکہ سوائے علی کے اور قیدیون کو ملامت کیا اور کہا کہ تمنی شرک کو اختیار کیا اور
قطع رحمی کی اور ہم سی یہان لڑنے کو آئی حضرت عباس نے یہہ سنکر حضرت علی کو جواب دیا کہ تم ہماری برائیون کا ذکر کرتے ہو اور ہمارے
نیکیون کو یاد نہین کرتے ہو حضرت علی نے پوچہا کہ وہ کیا چیز ہے تمہارے پاس کہ جسکو تم نیکیون مین سے شمار کرتے ہو کہا کہ ہم مسجد الحرام
کو آباد رکہتی ہین اور خانہ کعبہ کے تعظیم کرتے ہین اور حاجیون کو پانی پلاتے ہین اور قیدیون کو قید سے رہائی دلواتی ہین تب یہہ آیت
نازل ہوئی کہ مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ نہین سزاوار ہی واسطی مشرکین کے یہہ کہ آباد کرین وہ مساجد خدا کو
چہ جائیکہ مسجد الحرام کو وہ سب مسجدون سے زیادہ بزرگ ہی شٰهِدِيْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ جسوقت کہ گواہی دینی والے ہون وہ
اوپر نفسون اپنی کی ساتہہ کفر کے کہ بتون کو سجدہ کرتے ہین اور پیغمبر کے تکذیب کرتے ہین اور خانہ کعبہ کے گرد بتون کو رکہتی ہین اُولٰٓئِكَ
حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ یہہ وہ لوگ کہ نابود اور باطل ہوگئی ہین عمل اونکی بسبب شرک کی کہ وہ آباد کرنا مسجد الحرام کا اور تعظیم خانہ کعبہ کی اور
پانی پلانا حاجیون کا تہا وَفِي النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ اور بیچ دوزخ کی وہ ہمیشہ رہنی والے ہین اور مساجد اللہ کو اہل بصرہ نی اور ابن کثیر
نی مسجد اللہ پڑہا ہے اور فرماتا ہی خدا کہ اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ سوا اسکے نہین کہ آباد کرتا ہی مسجدون کی خدا کی مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ
وہ شخص کہ ایمان لایا ہی ساتہہ خدا کی اور اوسکے رسول پر بہی ایمان لایا ہی وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اور ایمان لایا ہی ساتہہ دن آخرت کی وَاَقَامَ
الصَّلٰوةَ اور قائم کیا ہے اوسنی نماز کو کہ ہمیشہ پڑہتا ہی مع شرائط کی وَاٰتَى الزَّكٰوةَ اور دیا ہی اوسنے زکوۃ کو وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ
اور نہین ڈرتا ہے وہ مگر خدا سے فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ پس قریب ہے یہہ لوگ کہ جامع علم اور عمل کی ہین اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ

الْمُهْتَدِيْنَ یہہ کہ ہوین وہ ہدایت پانیوالون مین سی کہ بصفت علم موصوف ہین اور اعمال نیک بجالاتے ہین اور مسجد مین خدا کو بہ بزرگی اور پاکی یاد کرتے ہین اور شرک اور عیب اور نقصان سی اوسکو پاک کرتے ہین اور مساجد کا آباد کرنا یہہ ہی کہ اوسمین جاروب دیکر اور فرش ڈالی اور چراغ روشن کرے اور اوسمین بیٹہہ کر ذکر خدا مین مشغول ہو اور درس علم دین کا اوسمین جاری رکہی اور دنیا کی باتین اوسمین کرے اور حدیث قدسی مین مذکور ہی کہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ میرے گہر دنیا مین مسجدین ہین اور میری زوار وہ ہین کہ جو مسجدون کو آباد کرتے ہین پس خوش ہے وہ بندہ کہ جو اپنے گہر مین طہارت کرے اور بعد اوسکی میری گہر مین میری زیارت کری پس سزاوار ہے اوسکو کہ جسکی زیارت کی ہے یہہ کہ اپنی زیارت کرنیوالی کو اکرام کرے اور جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہی کہ آخر زمانہ مین میری امت کی لوگ مسجدون مین بیٹہہ کر دنیا کی باتین کرینگے اور دنیا کو دوست رکہینگے اونکی ہمراہ مت بیٹہو کہ خدا کو اونکی کچہہ حاجت نہین ہی اور کہتی ہین کہ طلحہ بن شیبہ فخر کرتا تہا کہ مین افضل ہون اس واسطے کہ کنجی خانہ کعبہ کے میری پاس ہی اور عباس کہتی تہی کہ مین افضل ہون اسواسطے کہ مین حاجیون کو پانی دیتا ہون دونون صاحب اس مقدمہ مین نزاع کرتے تہی آخر کو دونون نی یہہ ٹہرایا کہ یہان سی چلو جو کوئی پہلے سب سے رستہ مین ملیگا اوسکو منصف اپنا ٹہراؤ وہان سے روانہ ہوئے تو حضرت علی سے رستہ مین ملاقات ہوئی اونکو اپنا منصف مقرر کیا علی نے فرمایا کہ مین تم دونون سے افضل ہون کہ تم سے پہلے خدا پر ایمان لایا ہون اور پیغمبر کے اور قیامت کی مینے تصدیق کی ہے اور راہ خدا مین مینے جہاد کئی ہین اور تم ہنوز رستہ مین اپنی تلوار نہین اوٹہائی یہان تک کہ تمکو اسلام کیطرف کہینچا پہر یہہ دونون علی کو لیکر رسولخدا صلعم کے پاس گئی تا کہ حضرت کو اپنا منصف مقرر کرین کہ ہم تینون مین کون افضل ہے لیکن

حضرت کے پاس گئی تو حضرت نی کچہہ جواب نہ دیا اور واحدی کہ علمای اہل سنت سی ہے اوسنے تفسیر اسباب نزول مین اور کواشی نی اپنی تفسیر مین اور تفسیر حسینی والی نے اپنی تفسیر مین لکہا ہی اور حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہ السلام نی فرمایا ہے کہ خدا تعالے نے علی کی قول کے تصدیق کے اور یہہ آیت نازل کے اور فرمایا کہ اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ کیا کر دیا تمنی سیراب کرنے یعنے سیراب کرنیوالی حاجیون کو وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اور آباد کرنے یعنے آباد کرنیوالے مسجد الحرام کو كَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ مانند اوس شخص کی کہ ایمان لایا ہے ساتہہ خدا کے اور دن آخرت کے وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ اور جہاد کیا ہے اوسنی بیچ راہ خدا کے مشرکون پر لَا يَسْتَوُونَ عِنْدَ اللَّهِ نہین برابر ہین وہ نزدیک خدا کے بلکہ خدا پر اور روز قیامت پر ایمان لانیوالا اور راہ خدا مین جہاد کرنیوالا افضل ہے اون سے وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ اور خدا نہین ہدایت کرتا ہے قوم ظلم کرنیوالون کو کہ وہ مشرک ہین اور اپنے نفسون پر ظلم کرتے ہین شرک کرکے وہ برابر نہونگے اس شخص کے کہ جسنے ہدایت پائی ہے اور فرماتا ہے کہ الَّذِينَ آمَنُوا جو کہ ایمان لائے ہین خدا پر اور اون چیزون پر کہ جو خدا نے نازل کی ہین وَهَاجَرُوا اور ہجرت کی ہے اونہون نے کہ خدا کی اور رسول کی فرمانبرداری مین اونہون نے اپنے وطن کو ترک کیا ہے وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ اور جہاد کیا ہی اونہون نی بیچ راہ خدا کے کفار پر بِأَمْوَالِهِمْ ساتہہ مالون اپنی کے مجاہدین نادارون پر اور سامان جہاد مین خرچ کرکے وَأَنْفُسِهِمْ اور ساتہہ نفسون اپنی کے راہ خدا مین ثابت رہکر لڑے ہین أَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللَّهِ زیادہ بزرگ ہین ازروی درجہ کی یہہ خبر الذین آمنوا کی ہے یعنے جن لوگون کی یہہ اوصاف ہین وہ خدا کے نزدیک درجہ مین بہت بڑے ہین اور مرتبہ اونکا بہت بلند ہے اون لوگون سی کہ جو حاجیون کو پانی دیتی ہین اور مسجد الحرام کو آباد کرتے ہین وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ اور یہہ لوگ وہی مراد پانیوالے ہین اور مطابق اسکے حدیث رسولخدا صلعم کے ہی شیعہ اور سنی کی کتابون مین کہ علی و شیعتہ ہم الفائزون یعنے علی اور شیعہ اوسکے وہ ہی مراد پانیوالی اور رستگاری پانیوالے ہین يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ خوشخبری دیتا ہی

اونکو پروردگار اونکا ساتہہ رحمت کی اپنی طرف سی وَرِضْوَانٍ اور ساتہہ خوشنودی کے اپنی جانب سی وَجَنّٰتٍ لَّهُمْ اور ساتہہ
بہشتون کے واسطے اونکی کہ فِیْهَا نَعِیْمٌ مُّقِیْمٌ بیچ اون بہشتون کی نعمت ہی مدام کہ کبہی منقطع نہوگے خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا ہمیشہ رہنی
والی ہین وہ بیچ بہشتون کی مدام اِنَّ اللّٰهَ تحقیق خدا وہ شخص ہے کہ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِیْمٌ نزدیک اوسکی اجر ہی بڑا اور شعبی اور حسن بصری
اور محمد بن کعب اور حاکم ابو القاسم حسکانی کہ یہہ سب علماے اہل سنت سی ہین اونہون نے یہی کہا ہی کہ یہہ تینون آیتین عباس کے
شان مین نازل ہوئی ہین اور یہی تقریر علی کے عباس اور طلحہ بن شیبہ سی بیان کی ہی اور کہتی ہین کہ جسوقت رسول خدا صلعم کو ہجرت
کا حکم ہوا تو بعضے اصحاب تو بخوشی تمام مکہ سے مدینہ کو روانہ ہوئی اور وطن کے چہوڑنیکو اور مفارقت اہل و عیال کو راہ خدا
مین افضل جانتی ہین اور بعضی ایسی ہین کہ اونکو محبت مادر اور پدر و زن اور فرزند اور اقارب اور مال کی مانع ہجرت کی ہوتی تہی اور امام
محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام سی روایت ہی کہ حاطب بن ابی بلتعہ نے قریش کو خبر کی تہی جسوقت رسول خدا صلعم نے فتح
مکہ کا ارادہ کیا تہا اونکے مقدمہ مین یہہ آیت نازل ہوئی ہے چنانچہ خدا فرماتا ہے کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو کہ ایمان لائی ہو
لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ مت پکڑو تم باپون اپنی کو وَاِخْوَانَكُمْ اور بہائیون اپنی کو اَوْلِيَآءَ دوستدار دین مین اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى
الْاِيْمَانِ اگر دوست رکہین وہ کفر کو اوپر ایمان کے اور اونکو ہجرت سی باز رکہین یعنے اون لوگون کو تم دوست رکہتی ہو وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ
مِّنْكُمْ اور جو شخص کہ دوست رکہی اونکو تم مین سی فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ پس یہہ لوگ وہی ظلم کرنیوالی ہین اپنی نفسون پر کہ دوستی
کو بی محل عمل مین لاتی ہین اسواسطی کہ دوستی مومنین سے چاہئی نہ کفار سی اگرچہ رشتہ دار ہون اور کہتی ہین کہ جس وقت وہ پہلی
آیت نازل ہوئی اور ہجرت کرنیکا حکم ہوا تو جو لوگ کہ ہجرت کو پسند نہین کرتی تہی اونہون نی کہا کہ اب تو ہم اپنی قوم اور قبیلہ
مین اور اون سی معاملہ اور تجارتین کرکے بسر اوقات اپنی کرتے ہین اور اگر ہجرت کی تو باپ اور مان اور زوجہ اور فرزند کو ترک
کرینگے اور تجارتین ہماری ہاتہون سی جاتی رہینگی اور اوسوقت ہم بیکس اور محتاج ہوجاینگے اور ایک روایت مین یہہ ہی کہ جسوقت
امیر المومنین علیہ السلام نی مکہ مین جاکر اعلام کیا کہ بعد اس سال کے کوئی مشرک مسجد الحرام مین داخل نہونی پاوی تو قریش نی بہت
جزع اور فزع اور زاری کی اور کہا کہ لوگ بطور تجارت کی یہان آتی تہے اب ہماری تجارتین جاتی رہینگی اور عیال ہماری ضایع ہوجاینگی
اور گہر ہمارے خراب اور منہدم ہوجاینگے خدا تعالی نی اونکی جواب مین یہہ آیت نازل کی چنانچہ فرماتا ہی خدا قُلْ کہدی ای محمد اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ
وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ اگر ہین باپ تمہاری اور بیٹی تمہاری اور بہائی تمہاری وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ اور جوروین تمہاری
اور کنبی تمہارے اور یگانے تمہارے وَاَمْوَالُ ٱقْتَرَفْتُمُوْهَا اور مال کہ کسب کیا ہی اور کمایا ہی تمنی اونکو وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا
اور سوداگری کہ خوف کرتے ہو تم کہوٹی ہونی اوسکی وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اور حویلیان کہ پسند کرتے ہو تم اونکو یہہ سب اَحَبَّ
اِلَيْكُمْ زیادہ دوست ہین طرف تمہاری مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ خدا سی اور پیغمبر اوسکے سے وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ اور جہاد سی بیچ راہ
اوس خدا کی فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ پس انتظار کرو تم یہانتک کہ لاوی خدا حکم اپنی کو واسطے عذاب کی یعنے تمہاری واسطے
عذاب کا حکم دیوے دنیا مین اور عقبی مین ہی وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ اور خدا نہین ہدایت کرتا ہی اوس قوم کو کہ جو باہر
ہونیوالی ہین حکم خدا سی کہ دیدہ و دانستہ بسبب عناد کی خدا کی قدرت کی نشانیون سی انکار کرتے ہین اس سبب سے خدا تعالی نظر لطف
اور توفیق کو اوپر سے اونکے اوٹہا لیتا ہے اور اونکو اونکی حال پر چہوڑ دیتا ہے اور یا یہہ کہ آخرت مین اونکو بہشت کی راہ نہ دکہلائیگا اور
بہشت مین اونکو نہ لیجائیگا بلکہ دوزخ کی طرف اونکو رہنمائی کریگا بسبب اونکی نافرمانبرداری کی اور اس زمانہ کی بہی اکثر لوگون کا یہہ
حال ہی کہ اولاد اور مال اور کمائی اور جمع کرنے مال کی دوستی مین خدا اور رسول کو بہول جاتی ہین جمعہ اور نماز کو ادا نہین کرتے

اور جہاد برخلاف حکم خدا کی اپنی شادیوں اور تقریبوں میں خرچ کرتی ہیں اور مومنین محتاجین کی خبر نہیں لیتی اگر خدا اور رسول کے
دوستی ہوتی تو موافق ان کی ارشاد کی عمل میں لاتی اب تو خواب غفلت میں سوتی ہیں مرنے پر آنکھیں کھلینگی اور اوسوقت
افسوس کرینگے کہ ہمنے یہہ کیا کیا لیکن اوسوقت کا افسوس کچھ کام نہ آئیگا اور کہتے ہیں کہ بعد فتح مکہ کی دو گروہ ہوازن اور ثقیف کے
رسول خدا صلعم سی جنگ کرنے پر آمادہ ہوئے اور حضرت کو اون کی تیاری کی خبر ہوئی اور یہہ خبر سنکر حضرت بھی تیار ہوئے اور بارہ ہزار
آدمی اپنی ہمراہ لیکر اونکی طرف روانہ ہوئی اور وہ کفار چار ہزار آدمی تھی ابوبکر نی جو قلت کفار کی اور کثرت مسلمانوں کی لاحظہ کی تو
کہا آج ہم بسبب قلت کفار اور کثرت اہل اسلام کی مغلوب ہونگی حضرت نے اس کلام کو پسند نہ کیا اور اس کلام کی جہت سے مسلمانوں کو
بڑی شکست ہوئی اور بعد اوسکے فتح یاب ہوئی اوس جنگ کی نصرت کو خدا تعالی یاد دلاتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ لَقَدْ نَصَرَكُمُ
اللّٰهُ البتہ بتحقیق نصرت کی تمہاری خدا نے ای مومنین فِي مَوَاطِنَ كَثِيرَةٍ بیچ مقاموں بہت کی مثل بدر اور احد اور خندق
اور فتح مکہ اور خیبر اور جنگ بنی قریظہ اور جنگ بنی نظیر اور جو اونکی وَيَوْمَ حُنَيْنٍ اور روز حنین کے کہ وہ ایک وادی ہے
درمیان مکہ اور طائف کی کہ رسول خدا نے لشکر ہوازن اور ثقیف سے وہاں جنگ کی تہی جسوقت کہ اون لوگوں نے بعد فتح مکہ کے
متفق ہوکر حضرت سی اور مسلمانوں سے لڑنیکا ارادہ کیا تہا اوسکو خدا فرماتا ہی کہ وہاں تمہاری نصرت کی إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ
جسوقت تعجب میں ڈالا تمکو کثرت تمہاری نی چنانچہ ابوبکر نے مسلمانوں کی کثرت اور کفار کی قلت کو دیکھکر کہا تہا کہ آج ہم مغلوب نہونگی
فَلَمْ تُغْنِ پس نہ دفع کیا اوس کثرت تمہاری نی عَنْكُمْ شَيْئًا تم سی کسی چیز کو دشمنوں کی مدد سے وَضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْأَرْضُ
اور تنگ ہوئی تہی اوپر تمہارے زمین اے مسلمانوں بِمَا رَحُبَتْ باوجود کشادہ ہونیکی کہ تمکو کوئی جگہہ پناہ کی نملتی تہی تاکہ سختی اور خوف
سے اطمینان حاصل کرو ثُمَّ وَلَّيْتُمْ پہر پشت پہیری تم نی دشمنوں کی طرف سے مُدْبِرِينَ جسوقت کہ پیچھے ہٹنے والی تہے تم
لڑائی سی اور بہاگنے والی تہی دشمن کے حملہ سی اور یوم حنین کی تفسیر میں یوم حنین کا اور بار رحمت میں منقول ہے اور بر ہن عال
واقع ہوا ہی اور کہتی ہیں کہ جسوقت رسول خدا صلعم مکہ فتح کرکے نکلی تو اول ظاہر کیا کہ ہوازن کی لڑائی کو جاتی ہیں اور جسوقت
ہوازن کو یہہ خبر پہنچی تو لڑائی کی واسطی وہ تیار ہوئی اور قومیں اور جماعتیں عرب کی متفق ہوئیں اور ہتیار اونہوں نی جمع کیے و
ہوازن کی رئیس مالک بن عوف نضری کی پاس اکٹھی ہوئی اور اوسکو اپنا سردار بنایا اور اپنی عورتیں اور لڑکے اور مال اپنی ہمراہ
لئے اور رسول خدا صلعم کو اونکی تیاری کی خبر ہوئی تو بارہ ہزار آدمی ہمراہ لیکر حضرت بہی اونکی طرف متوجہ ہوئے اور حضرت علیؑ کو اپنا نشان دیا
اور خدا تعالی نی رسول خدا کو خبر دی تہی کفار کی مال اور عورتوں اور لڑکوں کے ہاتھہ لگنی کی جو اصحاب کو اوسکی طرف زیادہ رغبت ہوئی
اور دونوں لشکروں کا مقابلہ ہوا مختصر یہہ ہی کہ مسلمان کفار پر غالب ہوئی اور اونکو شکست دیکر بہگایا اور غنیمت کی لوٹنی میں مشغول ہوئے
اور بعد اوسکے مشرکین کو غیرت آئی اور ایک نے دوسرے کو آواز دی اور کہا کہ کہاں جاتی ہو عورتوں اور بچوں کو تمنے مسلمانوں کے
قبضے میں دیدیا کہ بعد اسکے اونکی رہائی ہرگز نہوگی یہہ کہکر سب متفق ہوئے اور ایک دفعہ ہی مسلمانوں پر اونہوں نی حملہ کیا اور اون
کے اوپر گرے اور مسلمان اوسوقت غنیمت کی لوٹنی میں مشغول تہی ایکمرتبہ ہی جو کفار اون پر گرے تو وہ مضطرب ہوکر بہاگے اور
کوئی جناب رسول خدا صلعم کی پاس موجود نرہا مگر نو آدمی تہی بنی ہاشم میں سے اور ایک شخص انصار میں سے کہ نام اوسکا ایمن تہا
اور وہ ام ایمن کا بیٹا تہا اور وہ اوسی لڑائی میں مارا گیا اور وہ نو آدمی علی اور عباس اور ابوسفیان بن حارث اور نوفل بن حارث
اور فضل بن عباس اور ربیعہ بن الحرث اور عبداللہ بن زبیر اور عتبہ اور معتب پسران ابولہب تہے اور علی ابن ابیطالب تلوار
ہاتھہ میں لئی ہوئی رسول خدا صلعم کی آگی جہاد کرتے تہی اور کفار سی لڑتی تہی اور عباس رسول خدا کی دست راست اور فضل بن عباس

دست چپ اور ابو سفیان حضرت کی پیچہی کہڑی تہی اور باقی حضرت کی گرد تہی اور عباس حضرت کی خچر کی باگ پکڑے ہوئے کہڑے
تہی اور رسول خدا اپنی طرف کی لوگون کو آواز دیتی تہی اور پکارتی تہی کہ کہان بہاگی جاتی ہو یہان آؤ کہ مین ہون رسول خدا مجہہ کو تنہا
چہوڑ کر کہان جاتے ہو کوئی الٹا نہ پہرا اور کفار نی حضرت پر حملہ کیا اور حضرت بہی تنہا اون پر حملہ کرتے تہی اور فرماتی تہی کہ مین ہون
پیغمبر اور حضرت نے اوسوقت بڑی شجاعت کی کہ تنہا کفار کی مقابلہ مین کہڑے ہوئی تہی اور عباس اور ابو سفیان حضرت کی سواری
کی لگام کو پکڑے ہوئی کہڑی تہی اور دشمنون کی غول کی اندر حضرت کو نہین جانے دیتی تہی جسوقت عباس نے حضرت کو غول کے اندر پہنچانے دیا
تو حضرت نی عباس سے کہا کہ تم اونچی ٹیلی پر چڑہ کے مہاجرین اور انصار کو آواز دو اور حضرت عباس کی جہت بلند آواز تہی ایک ٹیلی پر چڑہ کر
اونہون نی آواز دی کہ ای مہاجرین اور انصار ای بیعت رضوان والو ای سورہ بقرہ والو کہان بہاگی جاتی ہو عہد جو تم نے رسول خدا
سی کیا تہا اوسکو مت توڑو اصحاب نی آواز عباس کی سنی تو اولٹی پہری اور رسول خدا کی پاس حاضر ہوئی حضرت نی اونکو آتی ہوئے دیکہہ
کر پوچہا یہہ کون ہین عباس نے کہا کہ یہہ آپکی اصحاب ہین حضرت نی فرمایا کہ اب ہماری نصرت ہوگی اور فرشتی کمک کے واسطے نازل ہوئے
اور کفار کی شکست ہوئی اور وہ سب بہاگی اور زمین اور آسمان کی درمیان آواز ہتہیارون کی سنتے تہی اور مسلمانونکو لوٹ مین بہت
مال اور عورتین اور لڑکے ہاتہہ لگی ایک شخص شجرہ بن ربیعہ کہ مسلمانون کی قید مین تہا اوس نی پوچہا کہ وہ گہوڑے ابلق اور سفید کپڑون
والی مرد کہان ہین ہم تو اونکی ہاتہون سی قتل ہوئی ہین کہا کہ فرشتے تہی اور باوجودیکہ بہت آدمی اون کافرون کی قتل ہوئے تہی
لیکن پہر بہی چہہ ہزار بردہ مرد اور عورتین اور لڑکی قید مین آئے اور چوبیس ہزار شتر اور چار ہزار گاو اور چالیس ہزار سی زیادہ گوسفند
لوٹ مین آئے اور چالیس آدمی فقط امیر المومنین علیہ السلام نی قتل کئی تہی اور جسوقت کفار بہاگی تو مومنین کو تسکین ہوئی چنانچہ فرماتا ہے
خدا کہ ثُمَّ أَنزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ پہر نازل کیا خدا نی رحمت کو کہ وہ سبب تسکین اور آرام کا تہا عَلَىٰ رَسُولِهِ اوپر پیغمبر اپنی کی کہ تنہا
مقابلہ مین کفار کے کہڑی ہوئی اور اونکی کثرت کا کچہہ اندیشہ نکیا وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ اور اوپر مومنین کی کہ وہ عباس کی آواز
کو سنکر واپس چلے آئی وَأَنزَلَ جُنُودًا اور نازل کیا لشکرون کو فرشتون کی لَّمْ تَرَوْهَا نہین دیکہتی تم اونکو اور کفار اونکو
دیکہتی تہی اور وہ ملایکہ تہی سفید لباس پہنی ہوئی اور سرخ عمامہ باندہی ہوئی اور شملہ سرون کی پیچہی لٹکائی ہوئی ابلق گہوڑون پر سوار
اور سعد بن مسیب نے روایت کی ہی کہ ایک مشرک نی مجہہ سی حکایت کی کہ جنگ حنین کی روز جسوقت مسلمانون سی اور ہم سی
لڑائی ہوئی اور ہمنی مسلمانون پر حملہ کیا اور اونکو پراگندہ کر دیا تو سفید خچر کی سوار یعنی محمد صلعم کی پاس ہم پہونچی اور اوسکی پاس
ہم نی کچہہ مرد دیکہی خوبصورت اور سفید لباس پہنی ہوئی جسوقت اونہون نے ہمکو دیکہا تو کہا کہ بری ہو جو منہ اونکی اور ہم پر حملہ کرکی اونہون نے
ہمکو بہگا دیا اور فرماتا ہی خدا کہ وَعَذَّبَ الَّذِينَ كَفَرُوا اور عذاب کیا خدا نی اون لوگون کو کہ کافر ہوئی تہی وہ وَذَٰلِكَ اور یہہ یعنی جو
کچہہ کہ واقع ہوا ہی جَزَاءُ الْكَافِرِينَ جزا ہی کفر کرنیوالونکی اور امام رضا علیہ السلام نی سکینہ کی شرح مین فرمایا ہی کہ سکینہ خوشبو بہشت
کی ہی اوسکی صورت اوسکی آدمی کی سی ہے اور وہ ہمیشہ پیغمبرون کی ہمراہ رہتی ہی خدا تعالی نی اوسکو نازل کیا تہا کہ مشرکین کو شکست ہوئی
اور کہتی ہین کہ یہہ شکست کفار کو شب کو ہوئی تہی اور کفار گہات کی جگہہ سی مسلمانون پر تلوار اور نیزہ اور لٹھہ چلاتی تہی جسوقت مسلمان
بہاگ گئی کی بعد پہر آئی اور کفار پر حملہ کیا تو رسول خدا صلعم نی مٹہی خاک کی اور کنکریون کی زمین سی اوٹہا کر کفار کی طرف پہینکے اور فرمایا
کہ شاہت الوجوہ کوئی ایسا کافر نہو گا کہ جسکی آنکہہ مین وہ خاک نہ پہنچی ہو اور شکست کفار کو حاصل ہوئی اور منقول ہی کہ ایک شخص
ہوازن مین سی اونٹ پر سوار تہا اور سیاہ نشان اوسکی ہاتہہ مین تہا وہ شخص لشکر کفار کی سامنے کہڑا ہو کر لڑتا تہا اور جس کسی مسلمان
پر فتح پاتا تہا تو اوسکو قتل کرتا تہا اور جسوقت فرصت نہ پاتا تو بہگوڑون کی پیچہی چلا جاتا تہا حضرت علی علیہ السلام نی اوسکا قصد کیا

اور ایک وار اوسپر کیا کہ وہ اونٹ پر سی نیچی گرا اور ایک تلوار اوسکی منہ پر ماری کہ وہ دوزخ کو روانہ ہوا ۔ اور چالیس کفار اور قتل کئی جب کافرون نی یہہ دیکہا تو شکستہ ہوئے اور مسلمانون نی اون پر حملہ کیا اور پانچہزار ملایکہ خدا تعالی نی مومنین کی مدد کو بہیجے اور کہتی ہین کہ بعضی آدمی ہوازن کی اور ثقیف کی بعد معرکہ حنین کی رسولخدا صلعم کی خدمت مین حاضر ہو مسلمان ہوگئی تہی اونکی حق مین خدا تعالی فرماتا ہے کہ ثُمَّ يَتُوبُ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ پہر توبہ قبول کرتا ہے خدا پیچہے اوس لڑائی کے عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ اوپر جس شخص کی چاہی اون لوگون مین سی جسوقت کہ وہ اسلام کو قبول کرین وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ اور خدا بخشنے والا ہی توبہ کرنے والون کی گناہون کا رَّحِيْمٌ مہربان ہے کہ بعد توبہ کی مواخذہ نہین کرتا ہے کہتی ہین کہ جسوقت وہ لوگ مسلمان ہوئی تو رسول خدا صلعم سی اونہون نی عرض کی کہ یا رسول خدا تو بہتر اور نیکتر ہی سب آدمیون سی اور ہماری عورتین اور اولاد لوٹ مین آئے ہین حضرت نی اون سی فرمایا کہ تم اپنی عورتون اور اولاد کو چاہتی ہو یا اپنی مالون کو اون لوگون نی عرض کی کہ ہم مال اپنی نہین چاہتے نہ اونٹ نہ گوسفند ہم تو اپنے آدمیون کو چاہتی ہین حضرت نی فرمایا کہ جو کچہہ میری اور بنی ہاشم کی پاس ہی وہ مین نی سب تمکو دیا اور یہہ فرمایا کہ اور مومنین سی سفارش کرتا ہون چنانچہ لوگون سی فرمایا کہ جو کوئی چاہی خوشی سی بدون کراہت کی اونکی عورتون اور لڑکون کو پہیردی اور جو کسیکی خوشی مفت پہیرنیکی ہو وہ مجہہ سے فدیہ اوسکا لیوے سب آدمیون نی خوشی سی پہیردیا اور اوسکی عوض مین کچہہ نہ لیا مگر تہوڑی سی آدمیون نے بدون فدیہ کی نہ پہیرا اب یہان سے غور کرنا چاہیے کہ اگر فدک خلیفہ صاحب کی نزدیک صدقہ مین داخل تہا تو اسی طرح مسلمانون سی بحل کرواکر فاطمہ زہرا کو دی سکتی تہی جب ایسی لوگون کو مسلمانون نی واپس کردیا تو پیغمبر خدا کی دختر کو کیا بخشش نہین کرسکتی تہی اور یہان تو بعضے حبشیون نی بدون فدیہ کی دیا یقین ہی کہ فاطمہ زہرا کی دینی کو کوئی ہی انکار نکرتا لیکن خلیفہ صاحب کو تو منظور ہی تہا کہ فاطمہ فدک سی متمتع ہو اور کہتی ہین کہ رسول خدا صلعم نی مالک بن عوف سی فرمایا کہ اگر تو مسلمان ہوجائے تو سب آدمی تیری تجہہ کو دیدون اور ایکسو اونٹنیان تجہہ کو دون وہ شخص مسلمان ہوا تو حضرت نی وعدہ کو وفا کیا اور اوسنی اون آدمیون کو جو کہ اوسکی ہمراہ مسلمان ہوگئے تہی اون سب پر تقسیم کردیا اور پہلی اس سے تو خدا تعالی نے کفار سی دوستی کرنیکو منع کیا تہا اور اب بیان کرتا ہی کہ اونکو مسجد الحرام مین جو کہ گرد خانہ کعبہ کی ہی نجانے دو کہ یہہ نجس العین ہین چنانچہ فرماتا ہی يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا ای وہ لوگو کہ ایمان لائی ہو جان تم کہ اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ جز این نیست کہ مشرکین نجس ہین یعنی مشرکین پلیدیان اور نجاستین ہین بسبب ناپاکی اعتقادی اور پلیدی باطن اپنی کی فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ پس چاہی کہ نزدیک ہو ہین وہ مسجد الحرام کے بَعْدَ عَامِهِمْ پیچہی اس سال اپنی کی یعنے بعد سال نہم ہجری کی جس سال مین کہ حضرت علی نے سورہ برات کو مکہ مین کفار کی روبرو پڑہا تہا اور حج اور عمرہ کرنی سی منع کیا تہا اس آیت سی معلوم ہوتا ہے کہ کل مشرکین ناپاکیان اور نجاستین ہین لیکن مشرکین اوسوقت مکہ اور مدینہ مین اور اوسکی گرد نواح ہین دو قسم کی تہی ایک تو بُت پرست اور دوسرے اہلکتاب کہ جو یہود اور النصارے وغیرہ ہین بُت پرستون کی تو ناپاکی اور پلیدی مین کسی طرح کا شک نہین ہی اسواسطی کہ اونکی طہارت مین کوئی روایت نہین آئی اور آیت دلالت کرتی ہی اونکی نجاست پر البتہ اہل کتاب کی نجاست اور طہارت مین روایات مختلف وارد ہوئی ہین اور ترجیح اور قوت اونکی نجاست ہی کو ہی چنانچہ پہلی اس سی ذکر اسکا ایہ وطعام الذین اوتوا الکتاب حل لکم کی تفسیر مین گذر گیا ہے اور لفظ نجس آیت مین کہ بفتح نون اور جیم ہی مصدر ہی اور واحد جمع یہ دونون پر بولا جاتا ہے اور معنی اوسکے صراح اور غیاث اللغات اور منتخب اللغات وغیرہ مین ناپاکی اور پلیدی کی لکہی ہین اس سی معلوم ہوا کہ مشرکین نجس العین ہین اور نجاست ہی کی جہت سی اونکو مسجد مین جانیکا حکم نہین ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ فلا یقربوا المسجد الحرام اور نجاست حکمی بہی ہوتی ہی جیسے کہ جنب اور حائض کے اور یہہ دونون اگرچہ اصل مین نجاست نہین ہین اور نہ اون کی مس کی جہول تر چیز

نجس ہے لیکن غسل کرنی سی پہلی وحکم نجاست کا رکھتی ہین ہر ایسی اونکو بہی مسجد مین ٹہرنیکی اجازت نہین ہے اور مشرکین کے نجس العین ہونیکی ایک یہہ وجہ ہے کہ
ہمارے علما کی نزدیک اس آیت مین مراد نجس سے نجس العین ہے اور ابتدا سے اتفاق سبکا یہی چلا آیا ہی اور بت پرستون کی نجاست مین
کسی نے خلاف نہین کیا ہی اور جسوقت ابتدا سی سب علما اونکو نجس العین کہتی چلی آئی ہون تو ضرور ہے کہ یہین معلوم ہی شرع سے ہوا البتہ اہل کتاب کے
طہارت و نجاست مین روایات مختلفہ وارد ہوئی ہین اسوسطے بعضی علما نے اوسمین اختلاف کیا ہی اور اونکو طاہر جانا ہے لیکن قول اونکا نہایت ضعیف ہے اور
قرانی نجاست عینی کی معنی مین لفظ نجس کو اس آیت مین کہتا ہی ورود مری یہہ مشرکین کے نجس العین ہونیکی یہہ ہے کہ اس آیت مین خدا تعالی نے مصدر کو کہ وہ لفظ نجس ہے
مشرکین کے لفظ پر حمل کیا ہی و ضمیر یعنی نجس کے لفظ کو مشرکین کے لفظ کی مطابقت کیواسطی بلفظ انجاس تفسیر کیا ہی اور نجس یعنی نجاست ہے اسواسطی کہ
جیسے لفظ نجس مصدر ہے ایسی ہی لفظ نجاست مصدر ہے باہم مصدر کے یہہ دونون لفظ معنی پلیدی اور ناپاکی کی ہین اور معلوم ہوتا ہے حاصل ایسا ہوا کہ
یہہ ہوا کہ اجزا مین جب کہ مشرکین نجاستین ہین اور جسوقت وہ نجاستین ٹہریں تو عین اونکا نجس ہوا مثل اور نجاستون کی اسواسطی کہ نجاست کوئی
ایسی نہین ہے کہ جسکا عین نجس ہو مثل گوہ اور پیشاب منی اور خون اور سگ و خوک مشرکون کی اور فتح مکہ کی قصہ مین لکھا ہی کہ ابو سفیان اپنی بیٹی
ام حبیبہ زوجہ رسول خدا کی پاس گیا اور اونکی بستر پر بیٹھنے لگا اونسی وہ بستر کو اوٹھا لیا ابو سفیان نی اوسکی وجہ پوچھی تو کہا یہہ بستر
رسول خدا کا ہے اور تو نجس ہے اسواسطے کہ تو مشرک ہے اسلیے مین نی بستر اوٹھا لیا اور بعضی کتاب لغت عربی مین لفظ نجس کو
بعضے قذر بہی تفسیر کیا ہی اور قذر ناپاکی اور کراہت کہتی کی دونون کی معنی مین آگیا ہی چنانچہ مجمع البحرین مین ہے لیکن اس آیت مین
فلا یقربوا المسجد الحرام کی قرینہ سی معلوم ہوتا ہے کہ یہان مراد نجس سے ناپاکی اور پلیدی ہے اور حضرت صادق علیہ السلام کی قول مین بہی قذر
سی ناپاکی اور پلیدی ہے چنانچہ فرمایا [illegible] نقذر یعنی پاک ہے گروہ پانی [illegible] نجس ہے اور قذر بہی نجاست
کہتی ہین ایسی ہے گوہ کو بہی کہتی ہین چنانچہ مجمع البحرین مین لکہا ہی اور قذر کو اسکے معنی مین [illegible] ہرگز
ہوسکتی بلکہ یہان قذر یعنی نجاست ہے اور بعضے کہتے ہین کہ نجس کا لفظ مضاف الیہ ہے مضاف مقدر کا یعنی مشرکین صاحب
ناپاکی کے ہین اور یا بتاویل مشتق ہے یا بدون تاویل کے مبالغہ ایسا فرمایا ہے پس گویا کہ مشرکین مجسم نجاست ہین اور
ایسے کلام کو مجاز عقلی کہتی ہین اور یہہ وجہ اولی ہی پہلی دونون وجہون سے چنانچہ علمائی معانی نے تصریح کی ہے اور
مین معنی قذر کی نجاست ہی کی لکہی ہین اور قاموس مین نجس کے معنی قذر لکہا ہی اور نجس کو لکہا ہی کہ
اور مشرکین کے نجس ہونیکی ہی جہت سے مسجد الحرام مین جانیکا حکم نہین ہے اسواسطے کہ مشرکین نجاست مین مثل گوہ و سگ کی ہین
اور مسجد مین نجاست مطلق کی رکہنے کا حکم ترجمہ یا نجاست کا داخل کرنا ہی درست نہین ہے اگرچہ مسجد
کی زمین کو وہ نجاست نہ لگی اور آلودہ نکرے جیسے کہ کوئی کپڑی مین یا بدن مین نجاست کو لگاکر جاوی خواہ تر ہو وہ نجاست خواہ
خشک چنانچہ شرایع اور جامع عباسی مین لکہا ہی کہ نہین جائز ہی داخل کرنا نجاست کا اگرچہ مسجد کو وہ نجاست نہ لگی
اور یہہ جو بعضے علما کہتی ہین کہ نجاست متعدیہ کو مسجد مین داخل نکری مراد اوس سی یہہ ہے کہ بدن یا کپڑون مین نجاست کو لگا کر یا اور
کسی طرح سی لیکر جاوی کہ وہ نجاست مسجد کی زمین کو پہونچی اور اوسکو نجاست سے آلودہ کری خواہ تر ہو وہ نجاست خواہ خشک ہو
اسواسطی کہ معنی تعدی کی گزشتن چیزی از کسی بدیگری کی ہین چنانچہ صراح مین لکہا ہی خواہ تر ہو وہ چیز خواہ خشک ہو پس اسطرح سی نجاست
کو لیکر جاوی کہ وہ اوسکی بیچ سے گزر کر مسجد کی زمین کو پہونچی اور یہہ مراد تعدی سی نہین ہے کہ تر نجاست کو مسجد کی زمین تک پہونچاوی
اور خشک کے پہونچانیکا کچھ مضایقہ نہین ہے اسواسطی کہ اگر خشک نجاست کا مسجد کی زمین پر رکہنا جائز ہو تو چاہیے کہ معاذ اللہ گوہ خشک
کو لیکر مسجد مین ڈہیر لگاوین اور ایک مزبلہ اور کوڑا اوسکو بناوین اور یہہ وہ امر ہے کہ جسکا کوئی مسلمان قائل

ہنود کا اور یہہ اون سجدون کا ذکر ہے کہ جو سوائے مسجد الحرام کی اور مسجدین ہین اور خدا تعالی تو مسجد الحرام کو فرماتا ہے کہ جو افضل ہے
سب مسجدون سی کہ اوسمین مشرکین داخل نہون پس مشرکین مثل گوہ خشک کے ہین جیسے کہ مسجد مین گوہ خشک کو نہین ڈال
سکتے ویسی ہی مشرکین کو مسجد مین جگہہ نہین دے سکتے کہ دونو اوسمین ہمسر ہین اور مشہور ہی درمیان علماء اہل سنت کے نجاست مشرکین
مین جو کہ بت پرست ہین اختلاف ہے تفسیر بیضاوی مین لکہا ہے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ مشرکین نجس العین ہین مثل
کتون کے اور یہی مذہب امام شافعی کا ہے لیکن ابو حنیفہ کے نزدیک مشرکین پاک و طاہر ہین اور چہوئے ہوئی اون کی ہر چیز
بہی پاک ہے اور اون کا جہوٹا بہی طاہر ہے خواہ خاکروب ہووے خواہ چمار ہو سب پاک و طاہر ہین اور منتہی الارب مین قول عمر
بن عبد العزیز کا لکہا ہی کہ مشرکین مثل سگ اور خوک کے نجس العین ہین اور یہی قول حسن کا ہے اور امام مالک کے نزدیک سور مشرک کا
نجس ہے اور امام رازی نے تفسیر کبیر مین لکہا ہے کہ یہہ آیت نص صریح ہے مشرکین کے نجس ہونیکی اور دلالت کرتی ہے اس امر پر کہ مشرکین
نجس ہین اور مومنین نجس نہین ہین اور ایک قوم نے یعنی حنفیون نے قضیہ کو برعکس کر دیا ہے اور کہا کہ مشرک طاہر ہے اور مومن حالت
جنابت اور حدث مین نجس ہے اور گمان کیا ہے اوس قوم نے کہ مشرکین کے عضا کا استعمال کیا ہوا پانی پاک اور پاک کرنیوالا ہے
اور جو پانی کہ مسلمانون کے عضا مین استعمال کیا جاوے وہ نجس ہے نجاست غلیظ اور یہہ امر عجائب و غرائب مین سے ہے یہان تک تہا
قول امام رازی کا اور بعضے حنفی کہتے ہین کہ مشرکین خود تو پاک ہین لیکن ایمان اور اعتقاد اونکا نجس ہے ہم کہتے ہین کہ خدا تعالے تو
مشرکین کو نجس فرماتا ہے اگرچہ اون کے اعتقاد کی جہت سے ہو اور ظاہر اس آیت کا بہی اسی پر دلالت کرتا ہی کہ مشرکین نجس ہین اب
ہمکو کونسی ضرورت باعث اس امر کی ہے کہ ہم اونکو پاک اور طاہر جانین آیت مین تاویل کرکے اور کہین کہ وہ خود تو پاک ہین اور
اعتقاد اونکا نجس ہے اور بعضے کہتے ہین کہ نجاست مشرکین کی حکمی ہے مثل نجاست جنب اور حائض کے اور شیعون کے مذہب مین
مشرکین نجس العین ہین پس اس صورت مین اون کے ہاتھون کی مس کی ہوئی ہر چیز بدن کو یا کپڑے کو لگ جاوے تو جبتک کہ اوسکو
پاک کر لیوین تو نماز اوس نجس مین یا نجس کپڑے سے صحیح نہوگی اور سوائے اسکے گناہ بہی ہوگا کہ نجاست سے نماز پڑہے بہت تعجب ہے کہ
ہزارون شیعہ اس ملک کے ہندو کا مس کیا ہوا کہانا اور گہی اور دہی اور شیرینی وغیرہ کو کہاتی ہین اور بدون پاک کرنی ہاتہہ
اور منہ کے اوس نجس ہاتہہ اور مونہہ سے نماز پڑہتی ہین اور یہہ خیال نہین ہے کہ ہمکو گناہ ہوتا ہے اور نماز ہماری درست نہوئی اور ہر چند
حنفی اہل سنت کے مذہب مین مشرکین نجس نہین ہین لیکن گزارش اونکی خدمت مین یہہ ہے کہ جو وقت وہ اونکو مثل خاکروب اور چمار کی
ناپاک جانتی ہون اور دوسری اونکو پانی پلاتے ہون اور دوسری تمہارے ہاتہہ پر کہانا ڈالتی ہون جیسے کہ دوسرے خاکروب اور چمار کے ہاتہہ
پر کہانا ڈالتی ہین اور سگ اور خوک سے زیادہ اونکو نجس جانتے ہین اور ایسا امر عمل مین نہین لاتے ہین مگر تم کو مسلمان سمجہہ کر اور یہی
اون شیعون کو کہا جاتا ہے کہ جو اون کی ہر چیز دی ہوئی سے پرہیز نہین کرتے ہین کہ وائی تمہاری اس دینداری پر اے مسلمانون افسوس
ہے کہ تم مین کچھہ غیرت اور حمیت دین کی نہین ہے کہ ایسی حالت مین تم اونکا کہانا اور پانی نوش جان کرتے ہو کہ تم مین سے بالکل
غیرت اسلام کی جاتی رہی اور منقول ہے کہ مشرکین کو جو ممانعت ہوئی مسجد الحرام مین داخل ہونیکی تو مسلمانون نے کہا یا رسول خدا
اگر مشرکین موسم حج مین نہ آوینگی اور غلہ نہ لاوینگے تو ہماری تجارت جاتی رہیگی اور کہانیکی ہمپر تنگی ہو جاویگی اور منافع ہمارے موقوف
ہو جاوینگے خدا تعالے نے اونکے جواب مین یہہ آیت نازل کی چنانچہ فرماتا ہے کہ وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً اور اگر ڈرتے ہو تم مفلسی سے اے
لوگو اوس سبب منع کرنے مشرکین کے مسجد الحرام کے داخل ہونے سے تو فَسَوْفَ يُغْنِيكُمُ اللّٰهُ پس قریب ہے کہ تونگر کرے تمکو خدا
مِنْ فَضْلِهٖ اِنْ شَآءَ فضل اپنے سے اگر چاہیگا کسی اور وجہہ سے اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ تحقیق کہ خدا جاننے والا ہے احوال بندونکا حَكِيْمٌ صاحب حکمت ہے

کہ موافق مصلحت کی کرتا ہے اور ایک دروازہ بند کرتا ہے تو دو ستر دروازہ روزی کا کھولتا ہی اور ابن مسعود کی قران مین کہتے ہین
کہ عیلہ کی جگہہ عایلہ تہا اور خداتعالی نے فرمایا ہے کہ اگر چاہیگا تو تمکو تونگر کردیگا یہہ اسواسطے فرمایا کہ کسب کرنے مین بالکل توکل
نکرین اور تونگری کی حاصل کرنے مین رغبت خدا کی طرف کرین اور تنبیہ ہی اس امر پر کہ خداتعالی فضل کرنے والا ہے اور تونگری وعدہ
کی ہوئی اور فراخی روزی کی بعضے کی واسطے ہی اور بعضی کو نہین ہی اور کسی سال مین ہی اور کسی سال مین نہین ہے اور خداتعالی
نے وعدہ اپنا وفا کیا اور کثرت سی بارش ہوئی اور اہل یمن کو توفیق دی کہ وہ ایمان لائے اور مکہ مین غلہ لیکر آئی اور بعد اوسکی اور شہر
فتح ہوئی اور غنیمتین ہاتہہ لگین اور چارون طرف سی غلہ وغیرہ سوداگری جنسین لائے اور اب خداتعالی اہل کتاب سی لڑنے کا حکم کرتا ہے
چنانچہ فرماتا ہے قَاتِلُوا الَّذِيْنَ جنگ کرو تم اون لوگون سی کہ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ نہین ایمان لاتی ہین
وہ ساتہہ خدا کی اور نہ ساتہہ دن آخرت کی یعنی یہود کہ وہ خدا کی قائل ہین اور نصارا کہ نہین خدا کی قایل ہین اور یہود کہتی ہین کہ بہشت مین
کہانا اور پینا نہوگا اور نصارا کہتی ہین کہ قیامت کو ان جسمون سے نہ اوٹہینگی اور کہتی ہین کہ بہشت ہماری لئی مخصوص ہے اور آتش دوزخ ہمکو مس
نکریگی پس ایمان اونکا جیسی کہ چاہئی قیامت پر بہی نہین ہی وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ اور نہین حرام کرتے مین وہ اوس چیز کو
کہ حرام کی ہی خدانی وَرَسُوْلُهٗ اور پیغمبر اوس کی نی مثل شراب اور خوک کی اور جس چیز کا کہ حرام ہونا قران اور حدیث سے ثابت ہے
اور یہہ معتقد اپنی پیغمبر کی نہین ہین اور اون امور کو عمل مین لاتی ہین کہ جو اون کی مذہب مین حرام ہی اور فرماتا ہی خدا کہ وَلَا يَدِيْنُوْنَ
دِيْنَ الْحَقِّ اور نہین قبول کرتی ہین وہ دین حق کو کہ وہ اسلام ہی مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اون لوگون مین سے کہ دی گئی ہین وہ کتاب
توریت اور انجیل یہہ بیان واقع ہوا ہے الذین لایومنون کا یعنی جو لوگ ایمان نہین لاتے ہین اہل کتاب مین سے خدا پر اور
روز قیامت پر اور نہ حرام کرتی ہین اوس چیز کو کہ حرام کی ہی خدانی اور پیغمبر اوس کی نی اور دین حق کو وہ قبول نہین کرتے ہین۔
اون سی تم لڑو اور جہاد کرو اونپر حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ یہان تک کہ دیوین وہ جزیہ کو تنگ ہوکر عَنْ يَّدٍ ہاتہہ اپنی سی یعنی مال
جزیہ کا وہ اپنی ہاتہون سی دیوین ہر ایک آدمی اون مین سی نہ وکیل اونکا تا کہ اپنی ہاتہہ سے دینا موجب ذلت اور خواری کا واسطی اونکے
ہو چنانچہ فرماتا ہے وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ اور حال یہہ ہی کہ وہ ذلیل ہونیوالی ہون کہ اونکی ہاتہہ سی جزیہ لو اونکو کہ کہا کہ جب تک
نہ دیوین بیٹہی رہین اور بدون اوکی ہوئی جانی نہ پاوین پس جو شخص کہ دارالاسلام مین ہی نہین قبول کیا جاویگا اوس سے مگر جزیہ
یا قتل اور جبوقت قبول کرین وہ جزیہ کہ تو حرام ہی اسیر کرنا اونکا اور حرام ہین مال اونکی اور حلال ہی نکاح اونکا لیکن نکاح دایمی مین
اختلاف ہی اور جو کوئی کہ دارالحرب مین ہے اون لوگون مین سی تو حلال ہے اسیر کرنا اوسکا اور مال اوسکے اور نہین حلال ہے۔
نکاح اوسکا اور نہین قبول کیا جائیگا اوس سے مگر داخل ہونا اسلام مین یا جزیہ یا قتل اور حضرت صادق علیہ السلام سی کسی نے پوچہا
کہ مجوس کی واسطے بہی کوئی پیغمبر تہا فرمایا کہ ہان کیا تجہہ کو خبر نہین کہ رسول خدا صلعم نی مکہ کی لوگون کو لکہا کہ اسلام کو قبول کردیا لڑو۔
اون لوگون نے جواب مین لکہا کہ ہم سی جزیہ لیلو اور ہم کو چہوڑ دو کہ ہم بتون کی پرستش کرین رسول خدا صلعم نی اونکو لکہا کہ مین جزیہ
نہین لیتا ہون مگر اہل کتاب سی اون لوگون نے حضرت کی تکذیب کی ارادہ سی پہر لکہا کہ تو اگر اہل کتاب ہی سے جزیہ لیتا ہی تو مجوس سی
کس واسطے لیتا ہی کہ وہ تو اہل کتاب مین سی نہین آنحضرت نی اون کو لکہا کہ مجوس کا ایک پیغمبر تہا اونہون نے قتل کیا اور ایک کتاب
اونکی تہی کہ وہ پیغمبر اوس کتاب کو لیکر آیا تہا بارہ ہزار جلد مین گاؤ کے اوس کتاب کو اونہون نی جلادیا پس وہ بہی اہل کتاب ہین
اور دوسری روایت مین یہہ ہے کہ عورتون پر جزیہ نہین ہی اور نہ لڑکون پر جزیہ ہے اسواسطی کہ دارالحرب مین اونکو قتل کرنے کو
رسول خدا صلعم نی منع کیا ہے مگر یہہ کہ وہ بہی لڑین مردون کے ہمراہ ہوکر تو اونکا بہی قتل یا جزیہ چاہئی اور جبوقت دارالحرب مین اون کا

قتل جائز ہو تو دار السلام میں بطریق اولی ہوگا اور جب اونکا قتل ممکن ہو تو جزیہ بھی اوپر ہوگا اور عورت اگر ادا نہ کرینگی تو خون اونکا مباح ہے اور ایسی ہی زمین گیر اور اندھی اور نہایت بوڑھی سے جزیہ نہیں لیا جاتا کہ دار الحرب میں اونکی قتل کا حکم نہیں ہے اور نہیں جزیہ کی سر ایک امام کی رائی پر ہے اور کہتی ہیں کہ یہودی مدینہ کی حضرت عزیر کو خدا کا بیٹا کہتی تہی نہ کل یہودی اور کہتی ہیں کہ وہ یہودی گذر گئی اب نہیں ہیں اور وجہ حضرت عزیر کو پسر خدا کہنی کی یہہ ہی کہ جبوقت حضرت عزیر بخت نصر کی قید سی چہوٹ کر آئے اور اپنی قوم میں جا کر اونہوں نے دعوی نبوت کا کیا تو لوگوں نی اونکو راست گو نہ جانا اور معجزہ اونکا یہہ تہا کہ پانچوں انگلیوں پر پانچ قلم باندہکر توریت کو پانچوں قلموں سے ازبر لکہدیتی تہی جبوقت اونہوں نی توریت کو زبانی لکہدیا تو لوگوں نی شبہ کیا اور کہا کہ ہم کیا جانیں کہ یہہ توریت ہی ہم میں کوئی توریت کا پڑہنے والا نہیں ہے ایک شخص نے کہا کہ میں نی اپنی باپ سی سنا ہی اور اس نی اپنی باپ سی سنا ہی کہ بخت نصر کی زمانہ میں اوسنی توریت کو ایک ظرف میں کر کی پہاڑ کی سوراخ میں رکہدیا تہا چند آدمی جمع ہو کر وہاں گئے اور اس توریت کو وہاں سی نکالکر لائی اور حضرت عزیر کی لکہی ہوئی توریت سے اوسکا مقابلہ کیا تو ایک نقطہ کا فرق نپایا اوس وقت اون لوگوں نی کہا کہ تمام توریت کا ازبر یاد کرنا بشر کا کام نہیں ہی کہ وہ بہت بڑی کتاب ہی اور نہایت مشکل ہے حق تعالی نے بعد سو برس کی توریت کو عزیر کی دل میں ڈالدیا ہے اسواسطی کہ عزیر خدا کا بیٹا ہے اور قصہ اوسکا مفصل سورہ بقرہ میں اوکالذی مر علی قریۃ کی تفسیر میں گذر گیا ہے اور حضرت عزیر بیٹی شرحیا کی تہی اولاد لاوی بن یعقوب میں سی اور چودہویں پشت اون کی ہارون بن عمران تک پہنچتی ہی عزیر کو یہودیوں نے خدا کا بیٹا کہا تہا اور عیسی کو نصاری نے خدا کا بیٹا کہا تہا اس گمان سے کہ فرزند بدون باپ کے پیدا نہیں ہو سکتا اور یا یہہ کہ بحکم خدا جو مردوں کو وہ زندہ کرتے تہی اور مادر زاد اندھی اور مبروص کو جو اچہا کرتی تہی اسواسطی اونکو خدا کا بیٹا کہا چنانچہ خدا تعالے اون کی قول باطل کو بیان کرتا ہی وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللَّهِ ط اور کہا یہودیوں نی کہ عزیر بیٹا خدا کا ہے وَقَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللَّهِ ط اور کہا نصرانیوں نی کہ مسیح بیٹا خدا کا ہے ذَٰلِكَ قَوْلُهُمْ یہہ کہنا اونکا بِأَفْوَاهِهِمْ ساتہہ موہوں اونکی کی ہی کہ واقع میں اسکی کچہہ حقیقت نہیں ہے اور نہ اسکے واسطے کوئی وجود ہی يُضَاهِئُونَ مشابہ ہوتی ہیں وہ قَوْلَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَبْلُ کہنی اون لوگوں کی کہ کافر ہوئی ہیں وہ پہلے اس سی قَاتَلَهُمُ اللَّهُ ہلاک کیجو اونکو خدا اور رحمت اپنی سی دور کیجو أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ کیونکر پلٹائی جاتی ہیں حق سی طرف باطل کے کہ باوجود ہونی دلایل وحدانیت اور ہمیشگی خدا کی عزیر اور عیسی کو کہ جو ممکنات میں سے ہیں خدا کا بیٹا کہتی ہیں اور عزیر کو عاصم اور کسائی اور یعقوب نی تنوین سے پڑہا ہی اور باقیوں نے بدون تنوین کی اور یضاہون کو عاصم نی ہمزہ سے پڑہا ہی اور باقی قاریوں نی بدون ہمزہ کی اور فرماتا ہی خدا کہ اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ پکڑا اونہوں نی یعنی اختیار کیا اون یہود اور نصارا نی علما اپنی کو وَرُهْبَانَهُمْ اور عابدین اپنی کو أَرْبَابًا پروردگار اپنی مِنْ دُونِ اللَّهِ سوائی خدا معبود حق کی کہ حلال اور حرام کی مقدمہ میں اونہونے فرمان برداری کی اون عالموں کی اور عابدوں کی جیسی کہ خدا کی فرمان برداری کرنی چاہیی کہ جسکو اونہوں نی حلال کر دیا اون لوگوں نی اوسکو حلال جانا اور جسکو حرام کر دیا اوسکو اونہوں نے حرام جانا وَالْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ اور پکڑا اونہوں نے خدا عیسی پسر مریم کو کہ اوسکو خدا کا بیٹا کہا وَمَا أُمِرُوا اور نہیں حکم کئی گئی ہیں وہ یہود اور نصارا یا علما اور عابدین اونکی إِلَّا لِيَعْبُدُوا إِلَٰهًا وَاحِدًا مگر یہہ کہ پرستش کریں وہ معبود یکتا کو کہ وہ خدا ہے لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ط نہیں ہی کوئی معبود سزاوار پرستش سوائے اوسکے سُبْحَانَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ پاک ہی وہ اوس چیز سی کہ شریک کرتی ہیں وہ امام محمد باقر اور امام محمد جعفر صادق علیہما السلام نے فرمایا ہے کہ یہود اور نصارا نماز اور روزہ اپنی عالموں اور عابدوں کی واسطے نہیں بجا لاتے تہی بلکہ اونکی حلال کئیکو تو اونہوں نے حلال جانا ہے اور حرام کئیکو اونکی حرام جانا ہے اور تمام امر اور نہی میں اونہوں نے اون کی فرمان برداری کی ہے اس طرح سے

اونہون نے اونکی عبادت کی ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ قسم ہے خدا کی کہ اون علما اور عابدون نے اپنی پرستش کیطرف اونکو نہین بلایا ہے اور اگر اپنی پرستش کے واسطے اونکو کہتے تو وہ ہرگز قبول نکرتے لیکن اونہون نے اون کے حلال کئی ہوئے کو حلال جانا ہے اور اون کے حرام کئے ہوئے کو حرام جانا ہے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ عیسیٰ کی اونہون نے نافرمان برداری کی اور اپنے دلون مین اونہون نے اوسکو بہت بڑا جانا یہانتک کہ گمان کیا اوسکو کہ یہہ فرزند خدا کا ہے اور ایک گروہ نے اوسکو کہا کہ وہ تیسرا تین مین کا ہے اور ایک گروہ نے اونہین سے اوسکو کہا کہ وہ خدا ہے اور علما اور عابدون کی اونہون نے فرمان برداری کی اور جس چیز کے طرف اونکو اونہون نے بلایا اوسکو وہ بجالائے پس اونہون نے اون علما اور عابدون کو اونکی فرمانبرداری کے کرنیکی جہت سے پروردگار اپنے ٹھہرائے اور بسبب ترک کرنیکے حکم خدا کو اور اوسکی کتابون اور پیغمبرون کو پس ڈالدیا اونہون نے اون سب کو پس پشت اپنی اور فرماتا ہے خدا کہ يُرِيدُونَ أَنْ يُطْفِئُوا اور ارادہ کرتے ہین وے یہود اور نصارا یہہ کہ بجھاوین وہ نُورَ اللَّهِ نور خدا کو کہ وہ وحدانیت خدا یا نبوت پیغمبر آخر الزمان ہے یا قرآن ہے بِأَفْوَاهِهِمْ ساتہہ مونہون اپنے کے شرک کی باتین کرکے وَيَأْبَى اللَّهُ اور منع کرتا ہے خدا اور انکار کرتا ہے اور نہین پسند کرتا ہے إِلَّا أَنْ يُتِمَّ نُورَهُ مگر یہہ کہ تمام کرے وہ نور اپنی کو اور دین کو روشن کرے کلمہ توحید کو بلند کرکے اور اسلام کو عزت دیکر وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ اگرچہ مکروہ جانین کفار اس امر کو اور یابی کہ انکار اور جحد کے واسطے ہی اوسمین سے نفی نکلتی ہے اسواسطے اوسکے بعد الا استثنا کا لفظ آیا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ تقدیر اوسکی یہہ ہے کہ یابی اللہ کل شیٔ الا اتمام نورہ اور اسی قول کو پسند کرتی ہین اور نور کی تمام کرنے مین فرماتا ہی کہ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ وہ خدا وہ شخص ہے کہ بہیجا اوسنے پیغمبر اپنے کو کہ وہ محمد صلعم ہی واسطے تمام کرنے اوس نور کے بِالْهُدَىٰ ساتہہ ہدایت کے کہ وہ قرآن ہے وَدِينِ الْحَقِّ اور ساتہہ دین حق کے کہ وہ اسلام ہے لِيُظْهِرَهُ تاکہ غالب کرے وہ اوس دین کو عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ اور دین کے کل اوس دین کے یعنے سب دینون پر اوسکو غالب کرے وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ اگرچہ مکروہ جانین مشرکین اور ناخوش ہون اوس دین سے کہ وہ بعد نزول عیسیٰ اور ظہور مہدی کی ہے کہ اوسوقت سواے دین محمدی کے کوئی دین زمین پر باقی نرہیگا اور امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ غلبہ دین اسلام کا کل دینون پر وقت خروج مہدی علیہ السلام کی ہے اور اوسوقت کوئی ایسا آدمی نہوگا کہ قایل نبوت محمد صلعم کا نہو اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ وہ بعد ہنوز تاویل اس آیت کی ظاہر نہین ہوئی ہے اور نہین ظاہر ہوگی وہ یہان تک کہ خروج کرے قایم علیہ السلام پس جسوقت وہ خروج کریگا تو کوئی کفر کرنیوالا خدا کا باقی نہ رہیگا اور نہ شرک کرنیوالا امام کا مگر کہ مکروہ جانیگا وہ اوسکے خروج کو اور اسلام غالب ہوگا یہانتک کہ اگر کافر اور مشرک پتہر کے اندر ہوگا تو وہ پتہر کہدیگا کہ اے مومن میرے شکم مین کافر ہے مجہکو توڑ اور اوسکو قتل کر اور حضرت صادق علیہ السلام کی حدیث مین ہے کہ فرعون نے حضرت موسیٰ کے طلب مین حاملہ عورتون کے شکم چاک کروا ڈالے اسیطرح بنی امیہ اور بنی عباس جسوقت واقف ہوے کہ زوال ملک امرا اور ظالمون کا اونہین سے قایم علیہ السلام کے ہاتہہ سے ہوگا تو اونہون نے ہمسے عداوت ٹہہری کی اور بنوائی اونہون نے تلوارین اہلبیت رسول کے قتل کیواسطے اور اونکی نسل کے منقطع کرنیکے واسطے قایم علیہ السلام کی قتل کی طمع مین پس انکار کیا خدا نے اس سے کہ ظاہر کرے امر اپنے کو واسطے کسیکے ظالمون مین سے مگر یہہ کہ تمام کرے نور اپنے کو اگرچہ مکروہ جانین مشرکین اور رسول خدا صلعم نے فرمایا ہی کہ نہ باقی رہیگا روے زمین پر کوئی گہر ڈہیلیکا نہ اون کا مگر کہ داخل کریگا خدا اوس گہر مین اسلام یا تو ساتہہ عزت عزت دینے والیکے اور یا ساتہہ خواری خوار کی یہہ حدیث اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ قایم ہمارا نصرت کیا گیا ہے اپنے رعب سے اور لپٹ جاینگی واسطے اوسکی زمین اور ظاہر ہوجاینگے واسطے اوسکی خزانے جو کہ زمین کے اندر پوشیدہ ہین اور پہونچیگا غلبہ اوسکا مشرق اور مغرب مین اور غالب کریگا خدا بسبب

اوسکی اپنے دین کو سب دینون پر بس باقی نرہیگا زمین پر کوئی ویرانہ مگر کہ آباد کرے گا وہ اوسکو اور نازل ہوگا روح خدا عیسے
بن مریم آسمان سے پس نماز پڑہیگا وہ پیچہے اوسکے یعنے قایم علیہ السلام کے اور امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ غایب ہوگا صاحب
الامر بسبب ظاہر ہونے ایک عذر کے واسطے اوسکی کہ دنون پر لوگون کے ایک فتنہ ہوگا یہانتک کہ جو آدمیون مین سب سے زیادہ قریب
اوسکا ہوگا وہ ہی اوسکی عداوت مین زیادہ سخت ہوگا اور اوسوقت مین خدا تعالیٰ اوسکی مدد کریگا ایک لشکر سے کہ نہ دیکہو گے تم اوس
لشکر کو کہ وہ ملایکہ ہونگی اور غالب کریگا خدا اپنے پیغمبر کے دین کو اوسکی ہاتہون سے سب دینون پر اگرچہ مکروہ جانین اوسکو مشرکین اور اسطرح
کے روایتین بہت ہین اور اب خدا تعالیٰ یہود اور نصاریٰ کے علما اور عابدون کی حال سے خبر دیتا ہی چنانچہ فرماتا ہے کہ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ای وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو إِنَّ كَثِيرًا مِنَ الْأَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ تحقیق کہ بہت علما اور عابد اور زاہد
یہود و نصاریٰ مین سے لَيَأْكُلُونَ أَمْوَالَ النَّاسِ البتہ کہاتے ہین وہ مال آدمیون کے یعنے لیتے ہین مال آدمیون کے بِالْبَاطِلِ ساتھ
باطل کے کہ وہ رشوت ہے احکام خدا کی بدل دینے کی وَيَصُدُّونَ اور باز رکہتے ہین وہ آدمیون کو اور بند کرتے ہین عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ راہ خدا
کی سے کہ وہ دین اسلام ہے اور لوگون سے کہتے ہین کہ تم اسلام مین داخل مت ہو اور مسلمانون کی صحبت مت بیٹہو اور فرماتا ہے خدا کہ
وَالَّذِينَ اور جو لوگ کہ اہل کتاب اور مسلمانون مین سے از راہ بخل اور حرص کی جہت سے يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ جمع کرتی
ہین وہ سونیکو اور چاندی کو وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ اور نہین خرچ کرتی وہ اوسکو بیچ راہ خدا کے فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ
پس خوشخبری دے تو اونکو ای محمد صلعم ساتہہ عذاب دردناک کے يَوْمَ يُحْمَىٰ جسدن کہ گرم کیا جاوی اور دہکایا جاوے عَلَيْهَا اوپر اون انون کی
فِي نَارِ جَهَنَّمَ بیچ آتش دوزخ کی فَتُكْوَىٰ بِهَا پس داغ کئے جائین ساتہہ اون خزانون گرم کے جِبَاهُهُمْ پیشانیان اونکی کہ فقیرون
کو دیکہکر اون پیشانیون مین چین ڈالتے تہے وَجُنُوبُهُمْ اور پہلو اون کے کہ محتاج لوگون سی پہلو تہی کرتی تہی وَظُهُورُهُمْ
اور پشتین اونکی کہ مسکینون کو دیکہکر اونکو پیٹہ پہیر لیا کرتے تہے اور کہا جائیگا اونکو اوس روز کہ هَٰذَا مَا كَنَزْتُمْ یہہ وہ چیز ہے کہ جمع کی تہی تمنے
اور خزانہ کرکے اوسکو رکہا تہا تمنے لِأَنْفُسِكُمْ واسطے نفسون اپنی کی یہہ ارادہ کرکے کہ اس سے ہم آئندہ کو فائدہ حاصل کرینگے اپنی نفسون کی
آرام اور لذت کیواسطے اور اب اوس سے نہایت ضرر ہے نفسون کیواسطے فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ پس چکہو تم عذاب اوس چیز کا
کہ تہے تم جمع کرتے اور الذین یکنزون باعتبار عطف کے ان کا اسم ہے اور مرفوع بہی ہوسکتا ہے جملہ مستانفہ ہوکر اور ولا ینفقونہا کی
ضمیر مونث کی مرجع مین کئی وجوہ ہین ایک تو یہہ کہ باعتبار دلالت کرنی کلام کی کنوز کے طرف پہرتی ہے جو کہ اس سے سمجہا جاتا ہے اور ایک وجہ
یہہ ہے کہ جسوقت ذہب اور فضہ کا ذکر ہوا تو اوس نے اموال پر دلالت کی اس صورت مین اموال کے طرف پہریگی اور ایک وجہ یہہ ہے
کہ ضمیر کے پہیرنے مین ایک مرجع پر اکتفا کی اختصار کیواسطے اور فضہ قریب تہا اوسکی طرف پہیرا اور یحمی کا فاعل نار ہے نار کو
حذف کرکے طرف علیہا کے اسناد کر دیا ہی اور یہہ آیت مال مطلق کی جمع کرنے مین ہے کہ مال کو جمع کرکے راہ خدا مین اوس
مین سے نہ دیوے خواہ زکوۃ اوسکی ادا کی ہو خواہ ادا نہ کی ہو خواہ سکہ دار ہو خواہ بے سکہ ہو اسواسطے کہ قرآن مین مطلق سونے اور چاندی کا
ذکر ہے اور بعضے کہتے ہین یہہ آیت زکوۃ کے مقدمہ مین ہے جو شخص کہ مال کو جمع کرے اور زکوۃ کہ حق خدا ہے اوسکو اوس مین سے ادا
نکرے تو اوسکا یہہ عذاب ہے لیکن اسوقت سونے اور چاندی کو مقید کرنا پڑیگا اور مراد اوس سے یہہ ہوگی کہ وہ سونا اور چاندی سکہ
دار ہو اور اوسکو جمع کیا ہو اور زکوۃ اوسکی ادا نکی ہو تو اوسکے واسطے یہہ عذاب ہے اور روایتین بہی دونون قولون کے موافق ہین
جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اگر چار ہزار سے زیادہ ہو تو وہ کنز ہے خواہ زکوۃ اوسکی ادا کی ہو خواہ نکی ہو اور اگر چار
ہزار سے کم ہے تو وہ نفقہ ہے اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ جس مال کی زکوۃ ادا کیجائے وہ کنز ہے اگرچہ ظاہر مین رکہا ہو

اور جس مال کی زکوٰة ادا کیجاوی وہ کنز نہین ہی اگرچہ زمین مین مدفون ہو اور ابوذر سی روایت ہی فرمایا - کہ مین نی رسول خدا صلعم سے
سُنا ہی فرماتی تہی کہ یہ آیت زکوٰة دینی والونکی حق مین نازل ہوئی ہی اوس درہم اور دینار سی کہ جسکی زکوٰة نہین دی ہی داغ کرینگی اوس
روز کو بمقدار جسکی پچاس ہزار سال کی ہی اور اگر اونٹون والون نی زکوٰة اونٹون کی نہین دی ہی تو اون لوگونکو صحرای محشر مین اوندھا
ڈالا جائیگا اور اون کی اوپر وہ اونٹ چلائے جائینگے اور جب سب اونٹ پہر لینگی تو پہر اونکی اوپر سی اونٹ چلائی جائینگی ہمیشہ اسی عذاب مین رہینگی
اور اسی طرح گائین اور بکریان کہ جنکی زکوٰة نہین دی ہی وہ ہمیشہ اونکی اوپر پہرائی جائینگی اور سینگ اور لات اونکی مارتی جائینگی یہان تک کہ خدا
حساب سی فارغ ہو اور ثوبان نی رسول خدا صلعم سی روایت کی ہی کہ جو کوئی مال جمع کری اور زکوٰة اوسکی نہ دیوی خدا تعالی اوس مال سی ایک
سانپ پیدا کریگا کہ اوسکی سر پر تین نقطہ سیاہ ہونگی اور جس جگہ کہ وہ شخص جائیگا سانپ اوسکی ہمراہ ہوگا اور اوس سی جدا نہوگا وہ شخص کہیگا
کہ وای تجہپر تو کون ہی کہ میرا ہمراہ ہی نہین چہوڑتا ہی سانپ اوسکو جواب دیگا کہ مین وہ خزانہ ہون تیرا کہ تو نی مجہکو جمع کیا تہا ہرگز تجہ سی جدا
نہونگا یہان تک کہ تجہکو خود بدہ کردون اور کہا جاؤن پس دونون ہاتہہ اوس کے اپنے موہنہ مین لیکر توڑ ڈالے گا اور اسی طرح
اوسکی سب اعضا منہ مین لیکر توڑیگا اور نگل جائیگا یہان تک کہ تمام اعضا کا نوالہ کر جائیگا اور پہر اوسکو نکالے گا اور اسی
طرح سے کہا جائیگا کہ ہمیشہ اوسکو اسی طرح عذاب رہیگا اور رسول خدا صلعم نی فرمایا ہی کہ درہم اور دینار نی ہلاک کیا اون لوگون کو کہ جو
پہلی تم سے تہی اور تمکو ہلاک کرنیوالی ہین اور قمی نی اپنی تفسیر مین لکہا ہی کہ عثمان نی کعب الاحبار کی طرف نظر کی اور اوس سے پوچہا
کہ ای ابو اسحاق کیا کہتا ہی تو اوس شخص کی حق مین کہ جسنے زکوٰة مفروضہ اپنی مال مین سی ادا کی ہو اوس شخص پر بعد اسکی بہی
کچہہ واجب ہی کعب الاحبار نی کہا کہ کچہہ واجب نہین ہی اگرچہ ایک خشت سونیکی اور ایک خشت چاندیکی بنوا کر مالکو جمع کری اوسپر کچہہ واجب
نہین ہی ابوذر نی یہہ سُنکر عصا اپنا اوٹہایا اور کعب الاحبار کی سر پر مارا اور کہا کہ ای پسر یہودیہ کافرہ تیری قدرت ہی کہ تو احکام
مسلمین مین دخل دیوی خدا کا قول زیادہ صادق ہی تیری قول سی چنانچہ فرماتا ہے کہ والذین یکنزون الذہب والفضة یعنی خدا مطلق مال
کو کہتا ہے کہ زکوٰة اوسکی ادا کی ہو یا نکی ہو اور اوسکو جمع کری اور راہ خدا مین اوسمین سی ندیوی تو واسطی اوسکی وہ عذاب ہی کہ جو قران مین
لکہا ہے اور رسول خدا صلعم نی جسوقت یہہ دو آیتین نازل ہوئین تہ فرمایا کہ ہلاک ہو جو سونا اور چاندی اور تین مرتبہ یہی کلمہ فرمایا اصحاب یہہ
سُنکر بہت پریشان ہوئی اور عرض کی کہ یا رسول خدا ہم کونسا عمل کرین مال کی جمع کرین کہ جسکا انجام نیک ہو اور وہ مذموم نہو فرمایا کہ دل
شکر کرنیوالا اور عورت مومنہ کہ دین مین تمہاری مددگار ہو یعنی وہ ذخیرہ کہ جسمین وبال نہو وہ اعمال صالحہ ہین پس عاقل و سزاوار وہ ہی کہ اگر لوگ زینت
اور مال مین شروع کرین تو وہ نیک اعمال کی خزانہ کرنی مین شروع کری غرض یہہ ہی کہ اگر مال حرام جمع کیا ہی تو اوسپر عذاب ہی خواہ زکوٰة اوسکی ادا کی ہے
خواہ نکی ہو اور اگر مال حلال جمع کیا ہی اور زکوٰة مفروضہ اوسمین سی ادا نہین کی ہی تو اوسپر بہی عذاب ہی اور اگر زکوٰة اوسکی ادا کردی ہے ہم
تو پہر اوسپر کچہہ واجب نہین ہی لیکن حساب اوسکا دینا ہوگا اور بعد ادا کرنی زکوٰة مفروضہ کی پہر اوسمین سی کچہہ دینا واجب تو نہین ہے مگر
مستحب ہی کہ اپنی قریبون اور مومنین محتاجون کو اوسمین سی دیتا رہی کہ موجب مزید ثواب ہی ورنہ جمع کرکے دنیا مین چہوڑ جانا اور راہ خدا مین
اوسمین سی صرف نکرنا اگرچہ بعد ادای زکوٰة کی موجب عذاب کا تو نہوگا لیکن باعث حسرت اور ندامت کا ہوگا چنانچہ احادیث مین ثابت ہی اور اب
خدا تعالے مہینونکی شمار کا ذکر کرتا ہی کہ سال کتنی مہینی ہین اور اوسمین کی مہینی حرام ہین کہ جنمین جنگ کرنا جایز نہین ہے چنانچہ فرماتا ہے
کہ اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِندَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا تحقیق شمار مہینونکی نزدیک خدا کی بارہ مہینی ہین فِي كِتَابِ اللّٰهِ
کتاب خدا کی کہ وہ لوح محفوظ ہی یا کتب سابقہ یا اوسکی حکم مین اور مراد مہینون سی ماہ قمری ہین اور مخفی نہ رہی کہ اکثر اعمال مسلمانون کی مثل
روزہ اور حج اور عدہ وغیرہ کی انہین مہینون پر منحصر رکہی ہین اور غرض یہ کہ عدد اونکی بارہ ہین - يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ

جسدن کہ پیدا کیا آسمانونکو اور زمین کو تب سی یہہ بارہ ہین مِنْهَآ اون بارہ مین سی اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ چار مہینی حرام ہین کہ اون مین اعداء دین سی لڑنا نہ چاہئی مگر وہ سبقت کرین تو مضائقہ نہین ہی اور چارون رجب اور ذیقعدہ اور ذیحجہ اور محرم ہین اوسطرح ہی ذٰلِكَ یہہ یعنی حرام کرنا اون چارون کا اَلدِّيْنُ الْقَيِّمُ دین قایم اور درست ہی کہ دین ابراہیم اور اسمعیل کا ہی اور عربکو وہ میراث مین پہونچا اور منافقین کہتی ہین کہ خدا تعالی نی شمار مہینون کی کہ جن سی انکی معاش اور معاد خلایق کے متعلق ہی چند دن پر نچھوڑ دی اور فرمایا کہ عند اللہ و فی کتاب اللہ اور برجون کو آسمان کی بہی خود اوسنی بارہ کیا اور ایسی ہی عدد نقبای بنی اسرائیل کیبہی اپنی طرف منسوب کئی ہین - چنانچہ فرمایا کہ و بعثنا منهم اثنا عشر نقیبا اور بارہ چشمین جو موسی کی ہاتہہ سی جاری ہوئی وہ بہی اوسی کی حکم سی تہی جیسے کہ فرمایا کہ فانفجرت منه اثنتا عشرة عینا لیکن تعجب ہے کہ عدد ائمہ دین کی کہ صلاح معاش اور معاد خلایق کی اوس سی متعلق ہی اور حقیت اور بطلان دین کا اوسپر موقوف ہی اوسکو بندون کی سپرد کردیا کہ جسکو چاہین امام بنا کر کہڑا کردین اور خود تو اوسکو مقرر کرین اور پہر کہدین کہ یہہ خلیفہ رسول کا ہی اور فرماتا ہی خدا کہ فَلَا تَظْلِمُوا فِيهِنَّ پس مت ظلم کرو تم بیچ ان چار مہینون کی اَنْفُسَكُمْ نفسون اپنی پر اون مہینون کی حرمت کا ہتک کر کی اور یا یہہ کہ نہ ظلم کرو تم بیچ اون بارہ مہینون کی حرام کامون اور باتون کو اختیار کر کی اور ابن عباس کی نزدیک ضمیر فیہن کی بارہ ہی کی طرف پہرتی ہی اور فرماتا ہی کہ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَافَّةً اور جنگ کرو تم مشرکین کا سب كَمَا يُقَاتِلُونَكُمْ كَافَّةً جیسی کہ جنگ کرتی ہین وہ تم سب اور آپسمین اتفاق رکہتی ہین اور کافہ مصدر ہی اور واقع ہوا ہی موضع حال مین اور احاطہ کرنیکی معنی مین ہی اور مشتق کف سی اور کف بمعنی منع ہی اور کافہ پر الف لام نہین آتا ہی اور فرماتا ہی وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ۝ اور جانو تم کہ تحقیق خدا ہمراہ پرہیزگارون کی ہی اون کی نصرت اور محافظت کرنیمین اور کہتی ہین کہ عادت کفار کی ایام جاہلیت مین یہہ تہی کہ ہمیشہ لڑتی تہی اور لوٹ اور غارت کرتی تہی اور حرام مہینون مین جنگ نہین کرتی تہی او حضرت ابراہیم کی زمانہ سی یہی عادت اونکی تہی لیکن بعد اسکی اونہون نی یہہ کیا کہ جسوقت وہ جنگ مین مشغول ہوتی اور ماہ حرام آجاتا تہا تو وہ اوسکو حلال کردیتی تہی اور اوسکی عوض مین اور کسی مہینی کو حرام کرتی تہی اسی طرح تمام سال مین چار مہینی حرام کرتی تہی لیکن تخصیص نکرتی تہی کہ کونسا مہینا حرام ہی اوسیکا نام اونہون نی نسی رکہا تہا اوس حال کو خدا تعالی بیان کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ إِنَّمَا النَّسِيءُ سوای اسکی نہین کہ تاخیر حرام مہینے ایک مہینی کی دوسری مہینی کی ساتہہ کہ حرام مہینی کو موخر کردینا حلال مہینی سی بدلا لوٹ مار کی واسطے زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ زیادتی ہی بیچ کفر کی اسواسطی کہ خدا کی حرام کو حلال کرنا اور اوسکی حلال کو حرام کرنا کفر ہی اور اونہون نی اپنی اس کفر کو اوس کفر اصلی پر زیادہ کردیا ہی اور نسی کو ابو جعفر نی مشدد پڑہا ہی بغیر ہمزہ کی اور ابو جعفر محمد بن علی علیہما السلام نی اوسکو مخفف پڑہا ہی بروزن نہو کی اگلی وزن پر اور باقیون نی مد اور ہمزہ سی پڑہا ہی يُضَلُّ بِهِ گمراہ ہوتی ہین ساتہہ اوس عمل کی اور ابو قتیبہ نی اوسکو بضم یا اور کسرہ ضاد پڑہا ہی اور کوفیون نی اوسکو سوای ابوبکر کی بضم یا اور فتح ضاد پڑہا ہی یعنی گمراہ کئی جاتی ہین ساتہہ اوس عمل کی الَّذِينَ كَفَرُوا وہ لوگ کہ کافر ہوئی يُحِلُّونَهُ حلال کرتے ہین وہ اوس نسی کو کہ وہ تاخیر حرمت ایک مہینی کو دوسری کے ساتہہ ہی پس حلال کرتی ہین وہ اوسکو عَامًا ایکسال وَيُحَرِّمُونَهُ عَامًا اور حرام کرتی ہین وہ اوسے ایکسال یعنے دوسری سال مین لِيُوَاطِئُوا تاکہ موافق کرین وہ اور پورا کرین عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ شمار اوس چیز کو کہ حرام کی ہی خدا نے چار مہینی جو خدا نی حرام کئی ہین اونکو پورا کردین کہ وہ چار ہو جائین جو کوئی مہینا کہ ہو اوسمین کچہ خصوصیت کسی مہینی کی نہین ہی فَيُحِلُّوا مَا حَرَّمَ اللَّهُ پس حلال کرتی ہین وہ اوس چیز کو کہ حرام کی ہی خدا نی کہ فقط عدد کا پاس کہتی ہین اور وقت کی رعایت نہین کرتے زُيِّنَ لَهُمْ سُوءُ أَعْمَالِهِمْ آراستہ کی گئی ہی واسطے اون کی بدی عمال اونکی کہ شیطان نی اونکی اعمال بد کو مزین اور آراستہ کرکی اونکو دکہلایا ہے وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ اور خدا نہین ہدایت کرتا ہی قوم کفار کو کہ دیدہ و دانستہ عناد کی جہت سی انکار کرتی ہین دلیلون

روشن کا بلکہ اونکو اوسی حال پر چہوڑ دیتا ہے اور یا یہہ معنے ہین کہ آخرت مین اونکو بہشت کی راہ نہین دکہلاتا ہے بلکہ اونکی کفر کی جہت سی
دوزخ کی راہ اونکو دکہلاتا ہی اور کہتے ہین کہ نوین سال ہجرت کے جسوقت کہ رسول خدا صلعم جنگ حنین سے پہری تو ارادہ جنگ تبوک کا کیا
اور اون ایام مین ہوا بہت گرم تہی اور مدینہ کی آدمی بسبب قحط اور خشک سالی کی نہایت پریشان تہی جسوقت حکم پہونچا کہ صحاب واسطے
جنگ مشرکین کے آمادہ ہوکر طرف تبوک کے روانہ ہون تو لوگون نے بسبب بعد مسافت و کثرت اعدا و قلت زاد راہ اور حرارت ہوا کی جانے سے
کراہت کی اور روانہ ہونے مین ہمراہ رسول خدا صلعم کی کاہلی کی اونکی روانہ ہونیکی تاکید مین یہہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہی خدا کہ
یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ای وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو مَا لَکُمْ کیا ہی واسطے تمہارے کہ واسطی بلند کرنی کلمۂ دین کی اِذَا قِیْلَ لَکُمُ انْفِرُوْا
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ جسوقت کہا جاتا ہے واسطے تمہارے کہ باہر نکلو تم بیچ راہ خدا کی تو اثَّاقَلْتُمْ بہاری ہو جاتے ہو تم اور کاہلی کرتے ہو اور مائل ہوتے
ہو تم اِلَی الْاَرْضِ طرف زمین کے کہ اوس مین رہے تم باہر نہین نکلتے ہو اَرَضِیْتُمْ بِالْحَیٰوةِ الدُّنْیَا مِنَ الْاٰخِرَةِ کیا راضی ہوئی تم
ساتہہ زندگانی دنیا کی آخرت سے کہ دنیا کو دین پر مقدم جانتے ہو فَمَا مَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا فِی الْاٰخِرَةِ بس نہین ہے فائدہ زندگانی
دنیا کا بیچ مقابلہ آخرت کے اور اوسکی نعمتون کے اِلَّا قَلِیْلٌ مگر تہوڑا اور عنقریب فنا ہونیوالا ہے اور عاقل نعم کثیر دائم آخرت
کی کو چہوڑ کر اندک نفع دنیا کو کہ جو فانی ہے کیونکر اختیار کریگا اور فرماتا ہے کہ اِلَّا تَنْفِرُوْا اگر باہر نہ نکلو گے تم اوس لڑائی
کیواسطے کہ جبکہ تم کو حکم ہوا ہے یُعَذِّبْکُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا عذاب کریگا تمکو خدا عذاب دردناک کہ دشمن کو تمپر فتح دیوی یا قحط سی تمکو ہلاک
کرے وَیَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَکُمْ اور بدل دیگا وہ تمکو ایک قوم سے کہ غیر تمہارے ہون اور وہ قوم بہتر اور زیادہ فرمان بردار تم سی ہون وہ قوم
فارس کی ہو قوم سلمان فارسی کی چنانچہ حدیث مین آیا ہے وَلَا تَضُرُّوْهُ شَیْئًا اور نہ ضرر پہونچا سکوگے تم اوسکو کچہہ کہ وہ خدا غنی اور غالب مطلق ہے
وَاللّٰهُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور خدا اوپر ہر چیز کے قادر ہے کہ جو چاہے سو کرے اور تمہاری نصرت کا وہ محتاج نہین ہے وہ اپنی رسول کی خود نصرت
کریگا اور بعضی روایتون مین سبب ان آیتون کی نزول کا اسطرح سی لکہا ہے کہ کچہہ آدمی شام سی غلہ وغیرہ مال تجارت لیکر مدینہ مین
آئی تہی اور اونہون نے مدینہ مین یہہ مشہور کیا تہا کہ روم کی آدمی جمع ہوئی ہین اور ارادہ اونکا رسول خدا صلعم سی جنگ کرنیکا ہی اور ایک لشکر
عظیم جمع ہوا ہے اور ہرقل بادشاہ روم کا اپنے لشکرون کو ہمراہ لیکر روانہ ہوا ہے اور بہت قومونکو اوسنے ہمراہ اپنے لیا ہے اور لشکر اوسکے بلقا تک آئے ہین
اور وہ حمص پر اوترا ہے رسول خدا صلعم نے یہہ خبر سنکر اپنے صحاب کو تیاری جہاد کا اور سامان جنگ کا حکم دیا اور قومین عرب کی جو کہ
گرد اور نواح رہتی تہے اور جو کہ مکہ معظمہ کے طرف رہتی تہی اور جو آدمی کہ عرب مین مسلمان ہو گئی تہے سبکو جہاد کرنیکا حکم کیا اور سب
جماعتین عرب کی آئی اور منافقین اور سوائے اون کی جو کہ ضعیف الایمان تہی وہ بیٹہہ رہے خدا تعالی نے اون کاہلی اور سستی کرنیوالون پر حضرت کے
صحاب پر عتاب کرکے فرماتا ہے کہ اِلَّا تَنْصُرُوْهُ اگر نہ نصرت کروگی تم اوس پیغمبر کی اور تنہا اوسکو چہوڑ دوگے تو نصرت کریگا
اوسکی پروردگار اوسکا جزا اوسکی محذوف ہے اور تقدیر اوسکی یہہ ہے الا تنصروہ فسینصرہ اللہ یعنی اگر نہ نصرت کروگی تم اوس پیغمبر کی تو بس
قریب ہے کہ نصرت کریگا اوسکی خدا اور بے یار و مددگار اوسکو نہ چہوڑیگا جیسے کہ پہلے اسکے بے یار و مددگار اوسکو نہین چہوڑا ہے فَقَدْ
نَصَرَهُ اللّٰهُ پس تحقیق نصرت کی ہے اوسکی خدا نے پہلے اسکے یہہ جزائے مقدم ہے اوس شرط کی کہ جو بعد اسکے ہے لا تحزن ان اللہ معنا
تک اور یا جزا اوسکی محذوف ہے بعد اوسکے اور دلالت کرتا ہے اوسپر فقد نصرہ اللہ یعنی پس تحقیق نصرت کی ہے اوسکی خدا نے اِذْ اَخْرَجَهُ
جسوقت کہ نکالدیا تہا اوسکو مکہ سے اور اسکے وطن قدیم سے الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اون لوگون نے کہ کافر ہوئی وہ یعنی ارادہ اوسکی نکالدینے کا اور
قتل کرنیکا کیا تہا اور خدا تعالی نے اوسکو حکم نکلنے کا دیا ثَانِیَ اثْنَیْنِ جسوقت دوسرا دو کا تہا وہ یہہ حال واقع ہوا ہے اور کہتے ہین کہ اوسوقت
رسول خدا کی ہمراہ ابو بکر تہے سو واسطے خدا نے دوسرا دو کا فرمایا ہے یعنے اوسوقت ہمنے اوسکی مدد کی ہے کہ جسوقت اوسکے ہمراہ

سوائے ابوبکر کے کوئی نہا اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ جسوقت کہ وہ دونون بیچ غار کی تہی اور وہ غار جبل ثور مین ہے کہ مکہ معظمہ سے ایک فرسنگ کی فاصلہ سے
جانب راست مکہ کے اور اوس پہاڑ کی چوٹی پر ایک گول پتہر ہے مثل گنبد کو جاکے اور اندر سے وہ خالی ہی اوسکو خدا تعالی نی غار فرمایا ہے اور
دروازہ اوسکا ایک بالشت او رچار یا پانچ انگشت کا طول مین ہے اور اوسیکے قریب عرض مین ہے اوس تنگ دروازہ مین سے جناب رسول خدا
صلعم اور ابوبکر دونون اوس پتہر کے اندر داخل ہوئے تہے کہ وہ اندر سے خالی ہی اور دبلی پتلی آدمی اب بہی اوس دروازہ مین سے
اوسکی اندر داخل ہوتی ہین اور اوس پتہر کی شکم ہی کو خدا تعالی نی غار فرمایا ہی اور رسول خدا صلعم کی داخل ہونیکی بعد لوگون نی اوس تنگ
دروازہ کی مقابلہ مین ایک دوسرا دروازہ اوس تنگ دروازہ سے کشادہ بنادیا ہی اوس پتہر کو توڑ کر کہ اوس تنگ مین سی داخل ہوکر اوس
کشادہ مین سے باہر نکلجاتی ہین فراخی اوس پتہر کی اندر اوسکی اتنی ہے کہ میانہ قد کا آدمی اوسمین سیدہا کہڑا نہین ہوسکتا ہے اور اوسوقت کا ذکر ہے کہ کفار نے
جناب رسولخدا صلعم کی قتل اور قید کا اور نکالدینے کا اوسمین ایک امر کا ارادہ کیا تہا اور پہر رائی نی سب کے حضرت کی قتل پر قرار پایا اور جبرئیل
حضرت کے پاس حکم لائے کہ تو شہر سے باہر نکلجا جناب رسولخدا صلعم اپنی جگہہ امیر المومنین علی کو سلا کر شب پنجشنبہ کو تنہا اپنی دولتسرا سی روانہ ہوئے
اور ابوبکر کو رستہ مین کہڑا ہوا دیکہا اوسکو ہمراہ اپنی لیجانا مناسب جانا اور شہر مکہ سی باہر نکلکر جبل ثور کیطرف روانہ ہوئے اور اوس پہاڑ کی
اوپر چڑہکر اوس غار مین داخل ہوئی اور پہلے اوسکے اوس غار مین جانیکی عادت نہ تہی اور تین روز اوس غار مین رہے خدا تعالی نے اوس
غار کے دروازہ پر درخت ببول کا خاردار اوگادیا اور بحکم خدا اوسکے دروازہ مین کبوتری نی انڈے رکہے اور مکڑی نے اوسمین جالا
تندیا اور عامر بن فہیرہ اپنی گوسفندون کو وہان چرانیکو لیجاتا تہا اور دونون کہانا اونکا دودہ پیتے تہے اور جسوقت کہ حضرت اپنی دولتسرا
مین کفار کو نہ ملی اور علی مرتضی کو وہان دیکہا تو مایوس ہوکر وہانسے چلے گئے اور سراقہ کہ بڑا کہوجی تہا اوسکو ہمراہ اپنی لیکر حضرت کا
کہوج نکالتے ہوے چلے وہ شخص کہوج نکالتا ہوا اونکو غار تک لیگیا لیکن غار کی دروازہ مین جو انڈے اور جالا تنا ہوا دیکہا تو کہا کہ
آگے نہین گئی ہین یا تو آسمان پر چلی گئی ہین یا زمین مین گہس گئی ہین وہ وہان سی مایوس ہوکر پہر گئی اور رسولخدا صلعم اور ابوبکر بعد
تین روز کی وہانسے نکلکر مدینہ منورہ کو روانہ ہوئی اور یہہ قصہ پہلے اسکے مفصل سورۂ انفال مین گزر گیا ہی اور کہتے ہین کہ ابوبکر نی جو اوس غار کی دروازہ
کو دیکہا تو بیقرار ہوا اور بہت خوف کیا اور حضرت سے کہا کہ یا رسولخدا اگر کوئی شخص مشرکین مین سے اپنی زیر قدم نگاہ کریگا تو البتہ وہ ہمکو دیکہہ لیوے
حضرت نے فرمایا کہ رنج مت کر کہ خدا تعالی ہمارا نگہبان ہے چنانچہ خدا تعالی اوس حال سی خبر دیتا ہی کہ اِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ جسوقت کہتا تہا وہ پیغمبر
واسطے ہمراہی اپنی کی یعنی رسولخدا صلعم ابوبکر سی فرماتی تہی کہ لَا تَحْزَنْ مت رنج کر تو کہ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا تحقیق خدا ہمراہ ہمارے ہے
ہمارا حال وہ جانتا ہی اور باعث ابوبکر کے رنج اور غم کرنیکا خوف کفار تہا کہ وہ غار کی دروازہ پر کہڑی تہے اور اوسکو یہہ خیال تہا کہ
صفت مین ہاری گئی اسواسطے رسول خدا صلعم نی کو منع کیا کہ غمگین مت ہو تو خدا تعالی ہماری حال سی مطلع ہے وہ ہمکو بچائیگا اور محفوظ رکہیگا
اور ہمکو دشمنون پر فتح دیگا اور اونکی شر سے ہمکو نگاہ رکہیگا اور کہتے ہین کہ ایک شخص مشرکین مین سے واسطے دفع کرنی حاجت ضروری کے
کی اپنا ستر کہول کر غار کی دروازہ کی آگی بیٹہا رسول خدا صلعم نی اپنا روئی مبارک اوسکی طرف سے پہیر لیا اور ابوبکر سے فرمایا کہ دیکہا تو نی کہ
یہہ لوگ ہمکو نہین دیکہتے ہین اور اگر ہمکو یہہ دیکہتے تو یہہ شخص ہمارے سامنی اپنی ستر کو کہولکر نہ بیٹہتا اور بعد اوسکے حضرت نے اپنے ہاتہون کو اوٹہاکر
دعا کی کہ خداوندا ان کافرونکی آنکہونکو کور کردے پس خدا تعالی نے اونکو اون کے طرف سے اندہا کردیا یہانتک کہ وہ سارے پہاڑ مین گردش
کرتے ہوئے پہرے اور سب غارون مین پہونچکر حضرت کو تلاش کیا لیکن اونکو اسی غار مین نہ دیکہا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ پس نازل کیا خدا نے
رحمت اپنی کو کہ وہ سبب تسکین اور آرام دل کا تہا عَلَيْهِ پہر اوس پیغمبر کی کہ اوس حضرت کو یقین ہوگیا کہ کفار پہر فتح نہ پاوینگے اور
ابوبکر کو جو حضرت حزن کرنیسے منع کرتے تہے یہہ بہی یقین ہے کے جہت ہو تہا کہ پہر کوئی دستیاب نہین ہوسکتا اور خدا نے تعالی نے

ہمارا حافظ ہی کہ اوسنی سامان حفاظت کا موجود کردیا ہے اوس صورت مین جزع اور فزع کرتی ہی نہین بلکہ گست مین ڈال جاتی اور
جو امر کہ خلاف حفاظت ہی اوسکو بند کرتا ہے اور یہہ مراد نہین ہے یقین ہے کہ اگر جا بین اندر سی کوئی حرکت کرتے کفار کو خبر کردین تو اوسکا بھی
کچھہ مضایقہ نہو اسواسطی کہ اس صورت مین تو پوشیدہ رہنی کی بہی کچھہ حاجت نہ تہی اور خدا تعالی مین تو سب طرح کی قدرت ہے اگر چاہتا
تو حضرت کو حضرت کی گھر مین ہے محفوظ رکہتا اور غار مین جانی دیتا لیکن ہر ایک امر کا ایک سامان ہوتا ہے خدا تعالی نے سامان حفاظت کا غار
پر موجود کردیا اوس سامان کی جہت سے حضرت کو اپنی محفوظ رہنی کا یقین ہوگیا اور یہہ سامان اس امر کا تجویز کرنیوالا نہین ہے کہ غار کی اندر
نا ہی اور رواہی کرنیکا بہی کچھہ خوف نہو اور فرماتا ہی وایدہ بجنود لم تروہا اور مدد کی اوسکو ساتھہ اوس پیغمبر کو ساتھہ لشکرون
کی کہ نہین دیکھتی تہی تم اونکو یعنی ملایکہ کی لشکر اونکو غار پر بہیجا کہ وہ نگہبانی رسول خدا صلعم کی کرتی تھے اہل سنت اس آیت سے ابوبکر کی فضیلت
ثابت کرتی ہین اور حال یہہ ہی کہ اسمین کوئی فضیلت نہین ہے اسواسطی کہ فضیلت تو اوسوقت ہوتی ہی کہ جس وقت کوئی فضیلت کا
کام کری اور یہان خلیفہ صاحب نے کیا کام کیا بجز اسکی کہ حضرت کی ہمراہ ہولئے اور غار مین جاکر کفار کی خوف سی رنج کرنے لگی اور جزع
اور فزع کرکی خوف کو ظاہر کرنی لگی کہ جس سے کفار کو اطلاع ہوجاتی اور کہتے ہین کہ خدا تعالی نے رسول خدا صلعم کو ثانی اثنین فرمایا ہی اثنین مین
ایک رسول خدا ہین اور دوسرے ابوبکر ہین کہ ایک مکان مین دونوں کا اتفاق تہا ہم کہتے ہین کہ اسمین کونسی فضیلت ہے جب دو ہونگے تو ایک
اونمین سے دوسرا دو کا ہوگا اور ایک مکان مین ہونی سے بہی کچھہ فضیلت حاصل نہین ہے مومن اور کافر اکثر ایک جگہہ ہوتی ہین حضرت
نوح اور لوط کی بیبیان ہمراہ اونکی ایک بستر پر رہتی تہین اور ان اللہ معنا کہنی مین بہی ابوبکر کو کوئی شرف حاصل نہین ہے اسواسطے کہ
خدا تعالی ہر آدمی کی ہمراہ ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ ونحن اقرب الیہ من حبل الورید اور اگر خدا تعالی حفاظت کی لئے ہمراہ اونکی تہا جیسے
قرینہ بہی اسی پر دلالت کرتا ہی تو وہان حفاظت رسول خدا صلعم کی منظور تہی کہ لوگ حضرت کی درپی تہی اور ارادہ حضرت کی قتل کا رکہتی تہی اور
ابوبکر کی درپی کون تہا کہ حفاظت اونکی ملحوظ ہوتی اور حضرت کی حفاظت کی لئی خدا تعالی نی فرمایا کہ وایدہ بجنود لم تروہا اور حضرت کی حفاظت کی
واسطی غار پر فرشتی بہیجے اور اگر ابوبکر کی بہی حفاظت ملحوظ ہوتی تو فرمایا کہ وایدہما بجنود لم تروہا اور یہہ معیت بلحاظ قرینہ حفاظت ہی پر دلالت کرتی ہے
نہ اوسکی غیر پر اسواسطی کہ یہہ ایسا ہی مقام ہی اور خدا تعالی جو کسیکے ہمراہ ہوتا ہی تو مراد اوس سے یہہ نہین ہوتی کہ خدا تعالی اوس سی چپٹا ہوا ہے
بلکہ مراد اوس سے یہہ ہی کہ اوسکا علم اور قدرت اوس سے متعلق ہے اور رسول خدا صلعم نے جو فرمایا تہا کہ خدا ہمارے ہمراہ ہی تو مراد اوس سے یہہ ہی کہ خدا تعالی
ہمارا حال کو جانتا ہی اپنی قدرت سے وہ ہمکو محفوظ رکہی گا سو خدا تعالی نی دونونکو محفوظ رکہا حضرت کو اصالتا اور ابوبکر کو حضرت کی طفیل سے کہ وہ ہمراہ
حضرت کے تہے اور اگر ابوبکر کی حفاظت کیواسطی بہی خدا ہمراہ ابوبکر کی ہوا تو اسمین کیا بزرگی ہی اسواسطے کہ خدا تعالی کفار کی بہی حفاظت کرتا ہی
اور اونکی جہازون کو دریا کی آفتون سی کون بچاتا ہی اور صحرا کی درندون سے اونکی مسافرون کی کون حفاظت کرتا ہی کیا سوای خدا کے
اونکا کوئی اور حافظ ہی اسواسطی محافظت سے اونکی ہمراہ ہی اور سب معیتین ایک حکم کی نہین ہوتے اور ایک معیت کا دوسری معیت پر
حمل نہین ہوسکتا بلکہ معیتون مین فرق ہی جہان فرمایا ہی کہ مع المتقین وہان مراد یہہ ہے کہ خدا اون سے راضی ہی اور اونکی
افعال کو پسند کرتا ہی اور جس جگہہ فرمایا ہی کہ ان اللہ مع المومنین وہان مراد یہہ ہے کہ واسطے نصرت کے ہمراہ مومنین کے ہے چنانچہ جنگ
بدر کے قصہ مین فرمایا ہے کہ وان اللہ مع المومنین اور غار مین جو رسول خدا صلعم نی فرمایا ہی کہ ان اللہ معنا وہان حفاظت خدا
مراد ہی نہ اور کوئی امر سوای حفاظت کے اور حفاظت خدا جیسے کہ مومنین کے واسطے دنیا مین ہے ایسے ہی کفار کے
واسطی بہی ہوتی ہی اسمین کوئی فضیلت نہین ہے اور بعضے روایت مین یہہ آیا ہے کہ ابوبکر نی رسولخدا صلعم سے عرض کی کہ علی کو بستر پر تنہا چہوڑ کر مجھکو
اوسکی طرف سے رنج ہی حضرت نے یہہ سنکر فرمایا کہ لا تحزن ان اللہ معنا یعنی رنج نکر تحقیق خدا ہمراہ ہمارے ہے یعنی ہمراہ میری اور علی کے

اور حقیقت میں ابوبکر کو خدا پر اعتماد اور توکل تھا کہ جانتے کہ خدا ہمارا حافظ ہے اور حزن سے باز رہتے بلکہ ایسے مقام میں بڑی غفلت شیخ
صاحب کے یہ چاہئے کہ فضیلت اسوقت کی کہ خدا سبحانہ کی قدرت کی تماشا دیکھتے اور رسول خدا صلعم کی معجزہ کو کہ وہ اثر ہو دینی کبوتری کی اور جالا تننا
مکڑی کا اور پیدا ہونا درخت خار دار کا دروازہ میں تھا یہ سب سامان حفاظت کا ملاحظہ کرتے تھے اور پھر یقین انکو تھا کہ ہم بچینگے اور نہ آنحضرت
کے فرمانیکا یقین تھا کہ وہ حضرت فرمایا کرتے تھے کہ ہم ہجرت کرکے مدینہ میں پہونچینگے اور دین ہمارا سب دینوں پر غالب ہوگا لیکن اپنی جان
کا خوف تھا خلیفہ صاحب کو اسواسطے رنج کرتے تھے اور اگر وقت نکلنے کے یہ معلوم ہوتا کہ ہم ایسی بلا میں گرفتار ہونگے تو ہرگز ہمراہ حضرت کی نہ آتے
اور سہل سمجھکر ہمراہ ہو لئے تھے اور اب مشکل پڑی اسوقت رنج کرتے تھے اور خدا سے دعا مانگتے تھے کہ اس بلا سے نکالے جیسے کہ حافظ شیرازی
کہتے ہیں ع الا یا ایہا الساقی ادر کاسا وناولہا ۔ کہ عشق آسان نمود اول ولے افتاد مشکلہا ۔ اور رسول خدا صلعم کی جان کی کچھ پروا
نہ تھی اور نہ حضرت کے جان کا کچھ رنج تھا اسوقت کہ ایسا تو بعد اسکے بارہا وقوع میں آیا بھی ہزاروں کافروں میں رسول خدا صلعم کو تنہا چھوڑکر
جہاد میں سے بھاگ جاتے تھے اور اسوقت تو چند کفار تھے اور اگر یہاں بھی کوئی راہ بھاگنے کی پاتے تو یہاں سے بھی بھاگ جاتے کیا اسکو عشق
اور محبت کہتے ہیں کہ اپنی جان کو رسولخدا کی جان پر مقدم جانکر حضرت کو معرکہ جہاد میں تنہا چھوڑ جانا اور غار میں کونسی محبت صرف
کی تھی اور کس آفت سے حضرت کو بچایا تھا اور کونسے مقام میں جان نثاری خلیفہ صاحب سے ظہور میں آئی تھی جس سے معلوم ہو کہ تمکو بڑی
عشق اور جان نثار حضرت کی ہیں بلکہ جو مقام کہ جان نثاری کا تھا وہاں سے تو حضرت کو تنہا چھوڑکر بھاگ جاتے تھے اور غار میں اگر حضرت کے
واسطے رنج کرتے تھے تو وہ مقام تو رنج کرنے ہی کا تھا سو ہو کہ حکم خدا شق حصن حصین ہوگیا تھا وہاں کسیطرح کا کھٹکا نہ تھا بلکہ غار میں جو رنج کرتے
تھے سبب بے اعتقادی کے اپنی گرفتاری کا رنج تھا سو سکا نہیں کہ جہاں سے بھاگ نہیں سکتے تھے اور عشق اور جان نثاری وہ ہے کہ جو علی ابن ابیطالب سے ظہور
میں آیا کہ حضرت کی بستر پر جا نشیں ہوکر سینکڑوں کفار کا تنہا نے مقابلہ کیا اور کسی سے خوف کیا جسوقت کفار حضرت کے دولتسرا میں داخل
ہوئے اور نہ کبھی جہاد میں حضرت کو تنہا چھوڑکر بھاگے اور خلیفہ صاحب اگر حضرت کے دوست بھی تھے تو دوست نادان تھے کہ باوجود ملاحظہ سامان حفاظت الہی کے
پھر رنج اور جزع اور فزع کرتے تھے کہ جس سے کفار کو اطلاع ہوجاتا کہ غار میں بیٹھے ہیں اور آدمی نادان کی ہمراہی سے سانپ بچھو بہتر ہیں اسکے سبب
خوف ضرر اور الم کا ہوتا ہے اور آدمی نادان کی ہمراہی سے خوف جان کا ہے اور شیخ سعدی کی شعر میں اسی کی طرف اشارہ ہے کہ جنانچہ ع
تر از دہا گر بود یار غار ۔ از ان بہ کہ جاہل بود غمگسار ۔ اور اگر خلیفہ صاحب حضرت کے ہمراہ رہے تو کیا فائدہ حضرت کو انکی ہمراہی سے ہوا اور
میں انکو کھڑا ہوا دیکھکر ہمراہ اپنے لیلیا لیکن پہلے سے انکو حضرت نے نہیں کہہ رکہا تھا کہ تم ہمراہ میرے غار میں چلنا اگر اوسوقت کوئی دوسرا شخص مسلمان
بیچ راہ میں ملتا تو اسکو ہمراہ اپنے لیجاتے اور انکو مصلحت انکی پوشیدہ رکھنے میں تھی اسمیں کچھ ابوبکر کی خصوصیت نہیں ہے اور امام حسن عسکری علیہ السلام
نے جو اپنی تفسیر میں فرمایا ہے کہ خدا تعالی نے رسول خدا صلعم کو وحی کی کہ اے محمد علی اعلی تجھکو سلام کہتا ہے اور کہتا ہے کہ فلانی اور فلانی کفار تیرے
قتل کے درپے ہیں اور حکم کرتا ہے کہ ہمراہ لے تو ابوبکر کو اگر وہ تجھسے انس کریگا اور تیری مدد کریگا اور اپنی عہد اور عقد پر ثابت رہیگا تو جنت
میں تیری رفقا میں سے ہوگا اور حضرت نے ابوبکر سے پوچھا کہ تو ہمراہ میرے چلنے پر راضی ہے کہا کہ ہاں میں راضی ہوں اور آپکی محبت میں
مجھکو ایذا اور بلا پہونچے تو اسکو میں دنیا کی سلطنت سے بہتر جانتا ہوں اور میری جان اور مال اور اہل و عیال تمپر فدا ہیں
حضرت نے یہہ سنکر فرمایا کہ اگر تیری زبان تیری دل کے موافق ہو تو خدا تعالی نے تجھکو بمنزلہ کان اور آنکھ اور سر کے بدن سے اور بمنزلہ
روح کی بدن سے کریگا مثل علی کی کہ وہ ایسا ہی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ اوسکی فضائل میں اسی ابوبکر جسنے خدا سے عہد کیا
اور پھر اوسکو توڑا نہیں اور نہ بدلا اور نہ متغیر کیا اور نہ حسد کیا ہے اور جس شخص سے کہ جس کی فضیلت خدا نے ظاہر کی ہے
وہ ہمارے ہمراہ ہوگا مقام بلند میں انتہے یہہ وحی حضرت پر اوسوقت نازل ہوئی ہے کہ جس وقت رسولخدا صلعم نے

ابوبکر کو رستہ مین کہڑا ہوا دیکہا ہی اور بعد اوسکی اونکو اپنی ہمراہ غار مین لی گئے ہین اور اس روایت سی ابوبکر کی فضیلت ثابت نہین
ہوتی ہی ہو سکتی کہ اسمین بہت شرطین مذکور ہین کہ جنہین سی ابوبکر نے ایک شرط بہی ادا نہین کی ہی اور اگر ابوبکر اچہی ان شرطون
کی بجالانیوالی ہوتی تو خدا تعالی اپنی وحی مین شرط کی ساتہہ بیان نکرتا بلکہ کہتا کہ تو ابوبکر کو ہمراہ اپنی لیجا کہ وہ تجہسی انس کریگا اور تیری
مدد کریگا اور عہد کو وفا کریگا اور اوسپر ثابت و برقایم رہیگا اور نہ رسول خدا صلعم اوسکو ایسا فرماتی کہ اوسکو ایسا فرمایا کہ اگر تیری دل کی
موافق ہوا ور کیونکر نہ ایسا فرماتی کہ حضرت تو جانتی تہے کہ دل انکا انکی زبان کی موافق نہین ہے اور جیسا یہہ سوقت کہتے ہین اسکی موافق
نکرینگے اور بعد تیرے ریاست کی حرص کرینگے چنانچہ جامع الاصول مین کہ جو جامع صحاح ستہ اہلسنت کی ہی ابوہریرہ سی لکہا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلعم
نی اپنی صحابہ سے کہ ستحرصون علی الامارۃ وتکون علیکم ندامۃ یعنی قریب ہے کہ حرص کروگے تم اوپر حکومت کی اور ہوگی وہ واسطے تمہارے ندامت
اور ایسا ہی ہوا اور یہہ بہی جامع الاصول وغیرہ مین لکہا ہی کہ رسول خدا صلعم نی شہدای احد کو فرمایا کہ انکی انجام کی نیکی پر مین
گواہی دیتا ہون ابوبکر نی کہا کہ یا رسولخدا کیا ہم انکی بہائی نہین ہین کہ اسلام کو قبول کیا اور جہاد کیا ہمنی جیسے کہ اونہون نی جہاد
کیا تہا رسولخدا صلعم نی یہہ سنکر فرمایا کہ ہان ایسا ہی ہے لیکن نہین جانتا مین کہ بعد میرے مرنیکے تم دین مین کیا احداث کروگے
ابوبکر یہہ سنکر روئے اور کہا کہ کیا تحقیق ہم ہونیوالے ہین بعد تیرے یا رسولخدا اور یہہ خطاب خاص ابوبکر کو اور اونکے یارونکی طرف ہے
اور مراد احداث سی تغییر اور تبدیل ہے دین مین کہ جس سے سب فضائل ابوبکر کے باطل ہو گئے اور یہہ باتین خلیفہ ثانی کی خوشامد
آمیز کہ جس سے معلوم ہوجاتا کہ یہہ بڑا ہی دوست جان نثار ہے رسولخدا کی یہہ باتین ظاہر دار کی حضرت کے روبرو تہی اور ہمیشہ ایسی ہی
باتین کرتے تہی مگر بعد رسولخدا صلعم کے جو کچہہ خلیفہ صاحب نے کیا ہی اور اہلبیت رسول کی متفرق ضبط کر کے اونکو رنج پہونچائی ہین کتابین
اوس سے بہر ہوئی ہین اور حال انس کا اور عہد اور عقد پر قایم رہنے کا یہہ تہا کہ زیر درخت حضرت کے ہاتہہ پر بیعت کی کہ ہم جہاد مین
کبہی نہین بہاگین گے اور بعد اوسکے جنگ حنین مین ایسی بہاگی کہ پیچہی کو پہر کر دیکہتی نہ تہی صرف دس آدمی بنی ہاشم کی حضرت کی
رہگئی تہی اور رسولخدا صلعم اونکو پکارتی تہی کہ کہان بہاگی جاتی ہو مین ہون رسولخدا اور حضرت کی آواز سب جب کوئی نہ پہرا تو حضرت عباس
نی ایک ٹیلے پر چڑہکر آواز دی کہ ای مہاجرین و انصار ای بیعت رضوان ای والای سورہ بقرہ والو بیعت کو مت توڑو کہان بہاگی جاتی ہو یہان آؤ
اوسوقت حضرت عباس کی آواز کو سنکر اولٹے پہرے چنانچہ کتب تفاسیر اور تواریخ مین لکہا ہی اور ایسی ہی خیبر سی بہاگے جسکو اہلسنت بہی قبول کرتی
ہین کہ بہاگی نہین تہی بلکہ جسوقت خیبر فتح نہوا تو وہانسی بی نیل مقصود واپس ہو کر چلے آئے تہی اور حال یہہ ہی کہ رسولخدا صلعم کی ارشاد کر
معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہاگ کر چلی آئی تہی چنانچہ حضرت نی بعد انکی خیبر سے چلی آنیکے فرمایا کہ مین کل کو اپنا علم ایسی شخص کو دونگا کہ جو غیر فرار ہو
اور بہاگے نہین پس صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ بہاگ کر آئی تہی ورنہ غیر فرار کہنے کی کیا احتیاج تہی یہہ حال تہا عہد اور عقد پر
قایم رہنیکا اور اوس عہد اور عقد مین کہ خلافت علی بن ابیطالب کی تہی کہ اوس عہد کو کہ جو غدیر خم مین علی کی خلافت پر کیا تہا اور
اوسکے مبارکباد خلیفہ دوم نی علی بن ابیطالب کو پہونچائی تہی وہ عہد کو توڑڈالا اور علی کی مرتبہ کا حسد کیا اور اوسکے حق کو غصب کیا اور
خلافت کے لئی مین چون و چرا اور تاویلین کرنے لگے اور اگر ابوبکر کا دل صاف ہوتا اور رسولخدا اونکو جانتے کہ یہہ کبہی مخالفت اور میری مخالفت
نکرینگے نہ میری زندگی مین اور نہ بعد مرنیکے تو ایسا کیون فرماتی کہ ای ابوبکر جس نے خدا سے عہد کیا اور پہر اوسکو توڑا نہین اور نہ بدلا اور نہ متغیر کیا
نہ حسد کیا دوسرے شخص کی فضائل سنکر تو وہ ہمارے ہمراہ ہوگا اور اونکے کہنے کی کیا احتیاج تہی اور اپنے دوست کو ایسا کون کہتا
ہے مگر وہ شخص کہ جسکے دل مین کہٹکا ہو دوست کیطرف سے اور جانتا ہو کہ یہہ عہد کو توڑیگا اور تغییر اور تبدیل کریگا اور فضائل دیکہکر
فضیلتون کا حسد کریگا اور ایسا ہی ہوا اور یہہ بات حضرت نے کئی شرطین بیان کین اور جب اون شرطون کو وفا کیا تو مشروط بہی حاصل ہوتی

تھا اور ابو بکر کے گھر سے بلا کر لیجانیکی روایت کسی کتاب مین موجود نہین ہے نہ خلاصۃ المنہج مین اور نہ تفسیر امام علیہ السلام مین اور یہہ جو تفسیر امام علیہ السلام
مین لکھا ہی کہ خدا تعالی نے وحی کی رسول خدا صلعم پر کہ تو ابو بکر کو ہمراہ اپنے لیجا اگر وہ عہد پر قایم رہیگا تو ہمراہ تیرے جنت مین ہوگا یہہ وحی بھی
اوسوقت کی ہی کہ جسوقت رسول خدا صلعم نے ابو بکر کو رستہ مین کھڑا ہوا دیکھکر تردد کیا کہ اسکو مین ہمراہ اپنے لیجاون یا نہین تب خدا تعالی نے
وحی کی کہ اسکو ہمراہ اپنے لیجا اگر یہہ ایسا اور ایسا کام کریگا تو جنت مین تیرے رفقا مین ہوگا لیکن اوسنے کسی شرط کو پورا نہ کیا چنانچہ مذکور ہوا ہے
اور خلاصۃ المنہج مین اسقدر ہے کہ ابو بکر کو ہمراہ اپنے غار مین لیگئے اور ابو بکر کے گھر جا کر بلا لانیکا کچھہ ذکر نہین ہے اور اہل سنت ابو بکر کے فضایل
مین بیان کرتے ہین کہ خدا تعالی نے قرآن مین ابو بکر کو رسول خدا صلعم کا صاحب فرمایا ہے کہ ہم کہتے ہین کہ ایسے لفظ سے فضیلت
مراد لینی نہایت تعجب ہے اسواسطے کہ صاحب بمعنے ہمراہ ہے جو کوئی کسیکے ہمراہ ہوتا ہے اوسکو اوسکا صاحب کہتے ہین خواہ مومن ہو خواہ کافر چنانچہ
قرآن مین بہی آیا ہے کہ فقال لصاحبه وهو يحاوره اور حال یہہ ہے کہ وہ آدمی اوس مومن کا صاحب کہنے والا کافر تہا
اور سورہ یوسف مین فرمایا ہے کہ یا صاحبی السجن بیضاوی مین لکھا ہے کہ یہہ اصل مین یا صاحبی فی السجن ہے بیان اضافت صاحبین کی طرف
یای متکلم کی ہوئی ہے اور معنے اسکے یہہ ہوئے کہ حضرت یوسف نے اون دو کافرون سے کہ جو ہمراہ اونکے قیدخانہ مین تہے کہا کہ ای دو صاحب
میرے بیچ قیدخانہ کی پس جسوقت کافرون کو صاحب کہا تو اوس لفظ سے کوئی بزرگی حاصل ہوئی اور عرب کے شاعر نے گدہے کو بہی آدمی کا
صاحب کہا ہے اور اصل یہہ ہے کہ صاحب کا لفظ صحبت سے مشتق ہے جو کوئی کسیکا ہم صحبت ہوتا ہے کہ دونون ایک جگہہ مین ہون یا
کوئی ہم قوم اور ہم قبیلہ ہوتا ہے تو اوسکو صاحب کہتے ہین نہ بمعنے صحابی اور اسیواسطے جناب رسول خدا کو خدا تعالی نے کفار کا صاحب فرمایا تہا
کہ ما ضل صاحبكم وما غوى اور فرمایا ہے کہ ما بصاحبكم من جنة پس ایسے لفظ کے بیان کونسی بزرگی ہے کہ جسکو مومن اور کافر دونون پر بولتے
ہون اور اگر ہم تسلیم کرین کہ مراد صاحب سے صحابی ہے جس نے کہ حالت اسلام مین رسول خدا سے ملاقات کی ہو تو بہی کچھہ فائدہ نہین ہے
جب تک کہ تمام عمر صحابی کی ایمان صحیح پر نگذری ہو اور بعد رسول خدا کے کوئی احداث دین مین نکیا ہو اور اہل سنت کہتی ہین کہ فانزل الله
سكينته عليه مین ضمیر علیہ کی صاحب کے لفظ کیطرف پہرتی ہے اور مراد صاحب سے ابو بکر ہی ہے اسلئے کہ جزع اور فزع ابو بکر کرتا تہا اور رنج مین
مبتلا تہا پس چاہیئے کہ ضمیر علیہ کی اوسکی طرف پہرے یہہ دلیل بہی درست نہین ہے اسواسطے کہ اوسوقت گو ابو بکر جزع اور فزع کرتی تہے لیکن
خدا کو یہہ منظور نہ تہا کہ ابو بکر کہ ایک شخص غیر اور حضرت کے ہمراہیون مین سے ہے اوسپر تو سکینہ کو نازل کرون اور رسول خدا جو کہ مقصود
اصلی ہین اور خوف ہے اونکو کفار کیطرف سے کہ خاص اون کی ہی جان کے درپے ہین اون پر سکینہ نازل نکرون اور سوای اسکے خدا تعالی نے
اس آیت کے اول مین فرماتا ہے کہ اگر تم اوسکی نصرت نکروگے تو خدا تعالی اوسکا ناصر ہے کہ اوسنے اوسکی نصرت اوسوقت کی ہے کہ جسوقت
اوسکو کفار نے نکالدیا تہا اور بعد اوسکے اپنی نصرت کا ذکر کرتا ہے کہ فانزل الله سكينته عليه وايده بجنود لم تروها اب مین پوچھتا ہون کہ
سکینہ جسکی نصرت کی ہے اوسکے واسطے چاہئے یا اوسکے غیر کیواسطے چاہئے اور یہہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ جسکی نصرت کری اوسکی واسطے
تو سکینہ نہووے اور ایک شخص ہمراہی کیواسطے ہو جائے اور تائید کرتا ہے رسول خدا کیطرف ضمیر پہرنیکو قول حقتعالی کا جو کہ پہلے اس سے
اسی سورہ مین ہے کہ ثم انزل الله سكينته على رسوله وعلى المؤمنين اور سورہ فتح مین فرمایا ہے کہ فانزل الله سكينته على رسوله وعلى المؤمنين اور اگر ابو بکر پر بہی
سکینہ کا نازل کرنا منظور ہوتا تو کہتا کہ فانزل الله سكينته عليهما اور ایسا ہرگز نہین ہو سکتا کہ فقط ابو بکر پر تو سکینہ نازل ہو کہ جو ہمراہ ہو لیا ہی اور
رسول خدا کہ جو مقصود اصلی ہے اور کفار اوسکے قتل کے درپے ہین اور ہر جانب سے اوسپر دشمنونکا نرغہ ہے اور کفار کے ظلم سے وہ جلا وطن اور بے
خانمان ہو کر نکلا ہے اوسپر سکینہ نازل نہو یہہ کیونکر ہو سکتا ہے اور ان سب امور سے قطع نظر کرکے قرآن کے الفاظ کے طرف ملاحظہ کرو اور
اس آیت کو اول سے دیکہو کہ ضمیر تنصروہ کی اور نصرہ کی اور اخرجہ کی اور لصاحبہ کی رسول خدا کیطرف پہرتی ہے اور بعد علیہ کی لفظ کی ضمیر ایدہ

کی ہی رسول خدا کی طرف پہرتی ہی ان سب ضمیرون کی بیچ مین ضمیر علیہ کی ابوبکر کی طرف کیونکر پہر گئی یہہ تو کسی زبان مین درست
نہین ہی نہ عربی مین نہ فارسی مین نہ ہندی مین اور کلام خدا کی کہ جسکی برابر کوئی کلام فصیح نہین ہے اوسمین یہہ کیونکر درست ہوگا
ہے اور تعجب ہے بعض اہل سنت سی مثل صاحب بیضاوی کی کہ باوجود کمال وقوف علم عربی کی ایسی محاورہ اہل زبان کی نہین سمجہی کہ
ضمیر علیہ کی پیغمبر کی طرف پہرتی ہی یا اوسکی صاحب کی طرف اور یہی ظاہر ہی اور جاننا چاہیی کہ اذ اخرجہ الذین سے لاتحزن ان الله معنا تک شرط
ہے کہ اسمین ہر ایک جملہ ماقبل کی جملہ سی تعلق رکہتا ہی اور فقد نصرہ الله اوسکی جزا ہی مقدم ہی اور فانزل الله سکینتہ کا عطف اوسپر ہی اور یہ
کہ جزا اوسکی محذوف ہی کہ تفسیر کرتا ہے اوسکی فقد نصرہ الله کہ اس کلام مین تقدیم و تاخیر ہی اور ایسا قرآن مین بہت آیا ہی پس معنے آیت
کی اسوقت مین یہہ ہوئی کہ جسوقت نکالدیا اوس پیغمبر کو اون لوگون نی کہ کافر ہوئی جسوقت دوسرا دو کا تہا وہ پیغمبر جس وقت کہ دونون
غار مین تہی جسوقت کہتا تہا وہ پیغمبر واسطی ہمراہ ہی اپنی کی نہ رنج کر تو کہ تحقیق خدا ہمراہ ہمارے ہے تو پس تحقیق نصرت کی اوسکی
کی خدا نی اوسوقت پس نازل کیا سکینہ اپنی کو اوپر اوسکی اور قوت دی اوسکو ساتہہ لشکرون کی کہ نہین دیکہتی تہی تم اونکو اور اوپر کی
آیتونکو چہوڑکر صرف اذ یقول لصاحبہ لاتحزن ان الله معنا فانزل الله سکینتہ لیا اور عبارت کی معنے مین خبط کرنا یہہ کام اوس شخص کا
ہے کہ جسکی حق مین خدا تعالی فرماتا ہے کہ افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض اور دیکہو کہ فانزل الله سکینتہ تحت مین فقد نصرہ الله کے واقع
ہوا ہی اور سکینہ کا نازل کرنا اوسیکی اوپر چاہیی کہ جس کی نصرت کی ہی نہ اوسکی غیر پر کہ جسکا کوئی خواہان نہین ہی اور رنج کا حضرت کو
ابوبکر کو رنج سی احمق اسطی تہا کہ کثرت خوف اور رنج سی زیادہ جزع اور فزع نکرتی تہین اور اگر وایدہ بجنود کا عطف فانزل الله سکینتہ پہ نکرین بلکہ
خلاف محاورہ کی فقد نصرہ الله پر کرین اور علیہ کی ضمیر کو صاحب کی لفظ کی طرف پہیرین تو یہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ بلاغت کلام سی نہایت
بعید ہے اور جیسی کہ انتشار ضمیرونکا مخالف بلاغت کی ہی ایسی ہی اسطرحکا عطف بہی مخالف بلاغت کی ہی اور سوائی اسکی انتشار ضمایر
اب بہی باقی رہتا ہی کہ پانچ ضمیرون مین سی چار ضمیرین تو ایک شخص کی طرف پہرتی چلی آئین اور ایک ضمیر دوسری شخص کی طرف
پہرے اسطرحکا کلام خالی سقم سی نہین ہی اور نظم قرآنی سی ہرگز متبادر نہین ہوتا ہے کہ کہین اس طرحکا عطف ہی آتا ہو اور اگر خدا کو
ایسا ہی منظور ہوتا کہ ابوبکر پر ہی نازل کرے تو فانزل الله سکینتہ علیہما کہتا اور یا وایدہ بجنود کو فقد نصرہ الله کی تحت مین اوس کی قریب ذکر کرتا اور
ایسی ایسی واہی تاویلون سی کیا فایدہ ہی کہ قرآن شریف مین تصرف بیجا کرنا نہین چاہیی اور اقرب کیطرف ضمیر کو اوسوقت پہیرتی مین کہ ضمیر
عبارت کی نظم مین کوئی خرابی لازم نہ آتی ہو اور یہان اول سی ایک شخص کی طرف سب ضمیرین عود کرتی ہین اگر اوسکی بیچ مین ایک ضمیر کو
اوسکی غیر کیطرف پہیرین تو اس سلسلہ مین خلل واقع ہوگا اور انتشار ضمایر لازم آئیگا اور قرآن شریف مین کسی جگہ انتشار ضمایر کا کسی آیت مین
واقع نہین ہوا ہی اور اگر ایسا ہو تو بلاغت سی خارج ہوجائے اور معجزہ ہونا اوسکا باقی نرہی اور مسلمان ایسی امر کو قرآن مین ہرگز تجویز نکریگا کہ جو اور
سب زبانون مین مذموم ہی اور ان الانسان لربہ لکنود وانہ علی ذلک لشہید مین ہرگز انتشار ضمایر نہین ہی اور اسمین سب ضمیرین انسان
کی پہرتی ہین اور وانہ علی ذلک لشہید مین بہی اسکی ضمیر انسان کی طرف پہرتی ہی اور وہ انسان گواہ ہی بسبب ظاہر ہونی آثار کفر کی
کے اوسمین اور جاننا چاہیی کہ اگر ہمراہ رسول خدا کی کسی جگہہ مومنین ہوتی ہین اور سکینہ اونپر نازل ہوتا ہے تو سب کو شامل ہوتا ہے
پیغمبر کو بہی اور اون مومنین کو بہی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ فانزل الله سکینتہ علی رسولہ وعلی المؤمنین اور غار مین سوای ابوبکر کے اور کوئی ہمراہ
حضرت کی نتہا سو خدا تعالی نی وہان رسول خدا صلعم پر تو سکینہ کو نازل کیا اور ابوبکر پہ نازل نکیا دیکہو اس سے کیا لازم آتا ہے اور اگر خلاف
نظم قرآن کی فرض کرین ہم کہ علیہ کی ضمیر ابوبکر ہی کی طرف پہرتی ہی اور خدا تعالی نی ابوبکر پر ہی سکینہ کو نازل کیا تو اس صورت مین
بہی ابوبکر کی کچہہ فضیلت ثابت نہوگی اسواسطی کہ اگر نزول سکینہ کا ابوبکر پر ہوگا تو بالعرض ہوگا واسطی حفاظت رسول خدا صلعم کی

مثل اوسان حفاظت کی جیسی کہ اوسی بنی کبوتری کی اوجالا تنا نگر یکا اور منظور ہوگا اوس سکینہ سی خاموش کرنا ابوبکر کا اوسواسطے نہ ایسا کہ جو
اوسی خوف کی اور کثرت رنج سی زیادہ ہاں اور وائی کرکے کفار کو خبر کرین اور ان کو معلوم ہوجاوے کہ حضرت یہان چھپی ہین اسواسطے سکینہ
کو نازل کیا تا کہ خلیفہ صاحب خاموش ہوجائین اور فریاد اور زاری نکرین اور بالذات ابوبکر پر سکینہ کی نازل کرنی سے کیا فائدہ ہے کہ اونکا
تو کوئی خوف اون سی نتہا کفار تو حضرت کی جان کے درپیے تھے اور اون حضرت ہی کی حفاظت منظور تہی نہ ابوبکر کی اور کیا کام فضیلت کا خلیفہ صاحب
نے کیا تہا جس کی سبب سے سکینہ اون پر بالذات نازل ہوتا بجز اسکی کہ جزع اور رنج کرکے خوف کو زیادہ کرتی تہی اور کام فضیلت کا وہ تہا
کہ جو علی ابن ابیطالب نے کیا تہا کہ تنہا بی ہزاروں کفار کی مقابلہ مین رسول خدا کی بستر پر قیام کیا تہا اور حق تعالی نے اوسکی منقبت مین فرمایا
کہ ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ اور ابوبکر کو کیا خوف تہا کہ وہ رسول خدا کے ہمراہ ہونے سے ہر آفت سی بچی ہوئے تہی جو کچھ
کہ رسول خدا پر گذرتا وہ اون پر بہی گذرتا اور خدا تو اپنی حبیب کا حامی اور مددگار تہا ابوبکر کو بہی حضرت کی ہمراہ ہونی کی سبب سی کوئی آفت
نہ پہنچتی تہی لیکن وہ تو باوجود اسکی پہر بہی رنج اور جزع اور فزع مین مبتلا تہی اور اگر یہہ سب امور تسلیم کئی جائین کہ ابوبکر کو رسول خدا اونکی گہر سے ہی بلا
لے گئے تہے اپنا دوست اور یار جانکر اور حضرت ہی کی واسطے وہ رنج کرتے تہی اور سکینہ بہی اونپر ہی خدا نے نازل کیا تہا لیکن اوسوقت اون
امور کا حاصل ہونا کچھ فائدہ نہین بخشتا ہے اور اسواسطے نجات کی کوئی بیت نہین ہوسکتا ہے جب تک کہ وقت مرنے کی ایمان صحیح حاصل نہین
ہوتا اور بعد ایمان لانیکے نادم و آخرین افعال بد صادر نہوئی ہون اسواسطے کہ خدا تعالی ان لوگون ہی کی طرف خطاب کرتا ہے کہ ومن
یرتدد منکم عن دینہ اور فرماتا ہے کہ یا ایہا الذین امنوا من یرتد منکم عن دینہ اور فرماتا ہے کہ الذین امنوا ولم یلبسوا ایمانہم بظلم اور ابوبکر کا ہمراہ رسول خدا
کے ہونا غار مین باعث اس امر کا نہین ہوسکتا کہ بعد اسکے ابوبکر سے کوئی فعل برخلاف ایمانداری کی صادر نہوا اور حضرت صادق اور امام
رضا علیہما السلام سی روایت ہے کہ قرات صحیحہ مین فانزل اللہ سکینتہ علی رسولہ آیا ہے یعنے علیہ کی جگہ لفظ علی رسولہ کا ہے اور ظہر تاویل کی
کلمۃ الذین کفروا اور کردیا خدا نے کلمہ اون لوگون کو کہ کافر ہوئے تہے السفلی پست کہ کفر کی طرف جو بلاتی تہی اور حضرت کا قتل کرنا چاہتی
اوس امر کو اونکی خدا تعالی نے خوار اور ذلیل کردیا وکلمۃ اللہ اور کلمہ خدا کا کہ وہ بلانا طرف اسلام کی ہے یا وہ توحید ہی خدا کی یا کلمہ تہا وہ
ہے ہی العلیا وہ ہی بلند زیادہ ہے اور بہت بڑے مرتبہ والا ہے اور مراد اس سے یہہ ہے کہ پیغمبر کو اون کا فرون کے ہاتھون سے نجات دیکر مدینہ کو پہنچا
اور یہہ استدلال ہی قوت اسلام کی اور کلمۃ اللہ کو یعقوب نے منصوب پڑہا ہے کلمۃ الذین پر عطف کرکے واللہ عزیز اور خدا غالب ہے کہ
مسلمانون کو عزت دیوی اور کفار کو ذلیل کرے حکیم حکمت والا کہ جو کچھ وہ کرتا ہے موافق حکمت اور مصلحت کرتا ہی اور مقصود ذکر کرنے سی غار
قصہ کے درمیان ذکر جنگ تبوک کی یہہ ہے کہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ اے مسلمانو اگر تم جہاد کرنے سے اور تبوک کے رہنے ہوئی سی کراہت رکہتی ہو اور میرے
پیغمبر کی نصرت نکروگی تو کچھ پروا نہین ہے اوسکی حالت تنہائی مین نصرت کی ہی کہ جسوقت کہ سوا ایک آدمی کی اوسکی پاس کوئی اور نہ تہا
اور اب بہی ہم اوسکی نصرت کرسکتی ہین اور بعد اس کی خدا تعالی پہر تبوک کی جانیکو حکم کرتا ہے بعد نصیحت کرنیکے کہ انفروا خفافا
وثقالا باہر نکلو تم ای مومنین ہلکی ہونیوالی ہوکر اور خواہ بہاری ہونیوالی ہوکر یہہ دونون لفظ حال واقع ہوئی ہین اور مراد اس سے یہی
سوار اور پیادہ ہین یا تندرست اور بیمار یا جوان اور بوڑہی یا تونگر اور درویش یا بال ہتہیار اور بلا ہتہیار یا تنہا اور مع خدمتگار یا دبلی اور موٹی
موجہ اور بلا وجہ اور کہتی ہین کہ بعضی آدمیون نے زراعت اور اسباب کے ضایع ہونیکا بہانہ کرکے ارادہ کیا کہ تبوک کو نہ جائین خدا تعالی نی
عذر اونکا قبول نکیا اور حکم کیا کہ سب باہر نکلو خواہ سبک ہو مال اور اسباب کی بوجہ سی خواہ گرانبار ہو وجاہدوا باموالکم اور جہاد کرو
تم ساتھ مالون اپنے کے کہ سامان جہاد مین اونکو خرچ کرو تم وانفسکم اور جہاد کرو تم ساتھ جانون اپنی کی کہ خرچ کرتے ہیں اونکو تم فی
سبیل اللہ بیچ راہ خدا کے ذلکم یہہ یعنی باہر نکلنا اور جہاد کرنا خیر لکم بہتر ہے واسطے تمہاری جہاد کی ترک کرنی سی ان کنتم تعلمون

اگر ہوم کہ جانتے ہو امر خیر کو، و رجہاد کے ثواب کو اور اوسکے ترک کرنیکے عذاب کو اور کہتے ہیں کہ جسوقت جناب رسول خدا صلعم نے لوگون کو واسطے
جانے تبوک کے حکم دیا تو وہ لوگ تین فرقہ ہو گئے تھے ایک فرقہ نے تو ارشاد حضرت کا بدل جان قبول کیا اور واسطے جانے تبوک کے آمادہ ہوئے
اور جلدی کی وہ تو اکابر مہاجرین و انصار تھے اور بعضے ناتوان مومنون کو وہان کا جانا گران معلوم ہوا لیکن چار و ناچار حکم خدا اور رسول کو
اختیار کیا اور ایک فرقہ نے اجازت نجانیکی چاہی اور وہ لوگ منافق تھے اونکے حق مین خدا تعالے نے فرمایا کہ لَوْ كَانَ عَرَضًا اگر ہوتا وہ مال اور
اسباب یعنی جس امر کے طرف کہ وہ بلائی جاتے ہین اگر ہوتا وہ مال و اسباب قَرِيبًا نزدیک کہ بی مشقت اون کو ہاتھ لگتا وَسَفَرًا قَاصِدًا
اور ہوتا وہ سفر میانہ کہ دور نہوتا تو لَاتَّبَعُوكَ البتہ پیروی اور متابعت کرتے وہ تیری ای محمد صلعم وَلَٰكِنْ بَعُدَتْ اور لیکن دور اور
بعید ہوئی عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ اوپر اون اونکی مسافت کہ وہ بمشقت طے کرتی ہوئی وَسَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ اور قریب ہے کہ قسمین کہاوینگے وہ ساتھ
خدا کے جسوقت کہ تو تبوک سے اوٹا پہیریگا اور قسمین کہا کر کہینگے کہ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ اگر طاقت رکہتے ہم تو البتہ نکلتے ہم ہمراہ تمہارے
اور تمہاری رفاقت اور موافقت مین بہت کوشش کرتے خدا تعالے فرماتا ہے کہ يُهْلِكُونَ أَنْفُسَهُمْ ہلاک کرتے ہین وہ نفسون اپنے کو جہوٹی
قسم کہا کر کہ اپنے تئین مستحق عذاب کا کرتے ہین وہ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ اور خدا جانتا ہی تحقیق کہ وہ البتہ دروغگو ہین اپنے اس
قول مین کہ اگر ہم طاقت رکہتے تو البتہ تبوک کو روانہ ہوتے اور یہہ آیت بہی معجزات قرآن مین سے ہے کہ خدا تعالے نے پیش از وقوع خبر دی ہی
کہ جسوقت تو سفر سے پہیریگا تو یہہ لوگ جہوٹی قسمین کہاوینگے اور ایسا ہی ہوا اور وہ لوگ ہمراہ حضرت کے نہ گئے اور جسوقت کہ ارادہ جانیکا کیا
تو منافقون نے کہا کہ جسوقت محمد مع اصحاب یہان سے روانہ ہوگا اور تبوک کہ یہان سے بہت دور ہے اور قریب سرحد روم کی ہے وہان
پہونچے گا تو مدینہ خالی ہو جائیگا اوسوقت ہم محمد کی اور اوسکی اصحاب کی گہرون کو لوٹ لینگے اور اونکے بچون و رعورتون کو قید کرینگے
خدا تعالے نے جبرئیل کو بہیجکر اس خبر سے مطلع کیا رسول خدا صلعم نے جبرئیل سے پوچہا کہ پہر کیا تدبیر کرنی چاہئے جبرئیل نے کہا کہ خدا تعالے
فرماتا ہے کہ وہان نوبت تلوار چلنے کی نہ پہونچیگی بلکہ صلح ہو جائیگی تم اپنی جگہہ علی کو اپنا نائب کرکے چہوڑ جاؤ اور اہل بیت کو اور محراب
اور منبر کو اوسکے سپرد کرو کہ وہ یہان تمہارا خلیفہ اور نائب ہوکر رہیگا اور مدینہ کی حمایت کریگا اور جسوقت علی تمہاری زندگی مین
صلاحیت تمہاری نیابت کی رکہتا ہی تو بعد وفات تمہارے کے بہی وہی اوسکے لائق ہے پس رسول خدا صلعم نے حضرت علی کو اپنا نائب کیا
اور بعد اوسکے تبوک کے طرف روانہ ہوئے منافقون نے جسوقت یہہ حال دیکہا تو کہنے لگے کہ مکر ہمارا باطل ہو گیا اور طعن کرنا شروع کیا
کہ محمد کو علی سے کچہہ رنج ہی کہ اوسکو عورتون اور لڑکون کے محافظت کیواسطے یہان چہوڑ گیا ہے امیرالمومنین نے یہہ بات سنی تو بہت شاق
معلوم ہوا اور بڑا رنج کیا اسلحہ اور ہتیار باندہکر حضرت کی خدمت مین روانہ ہوئی اور پہلی منزل پر حضرت سے ملاقات ہوئی حضرت نے
فرمایا کہ ای علی تجہکو کیا ہوا ہے کہ تو مدینہ کو خالی چہوڑکر چلا آیا امیرالمومنین نے عرض کی کہ منافقین کا طعن آپکی اور میرے حق مین مجہکو
یہان لایا ہی کہ ایسا اور ایسا کہتے ہین حضرت نے یہہ سنکر فرمایا کہ تو راضی نہین ہوتا ہے کہ تو وصی اور وزیر اور خلیفہ میرا ہو اور گوشت تیرا
گوشت میرا ہے اور خون تیرا خون میرا ہے و انت منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبی من بعدی یعنی اور تو مجہسے بمنزلہ ہارون کی ہی موسے
سی مگر فرق یہہ ہے کہ بعد میرے کوئی پیغمبر نہین ہے حضرت علی نے کہا کہ مین راضی ہون اور وقت رفتگی تبوک کے منافقین نے جو جانے مین عذر کیا تہا
تو رسول خدا صلعم نے اونکو ہمراہ اپنے نہ لیا حقتعالے نے اپنی حبیب سے برسبیل تعطف و تلطف خطاب کیا کہ عَفَا اللَّهُ عَنْكَ معاف کرے خدا
تجہسے ای محمد صلعم لِمَ أَذِنْتَ لَهُمْ کسواسطے اذن دیا تو نے واسطے اون منافقین کے نجانیکے واسطے حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِينَ یہانتک کہ ظاہر
ہوتی واسطے تیرے حال اون لوگون کے کہ صَدَقُوا راست گو تہے وہ عذر مین وَتَعْلَمَ الْكَاذِبِينَ اور جانتا تو جہوٹون کو یعنے
تجہکو حال اون لوگون کے سچ اور جہوٹ کا معلوم ہو جاتا کہ کون سچا ہے عذر کرنے مین اور کون جہوٹا ہے تجہکو اذن دینا نچاہئے تہا

بلکہ اولے یہہ تہا کہ تو اونکو اذن نہ دیتا اور ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول خدا صلعم کو اونکی نفاق سے خبر نہیں اسواسطے اون کو اذن دیا تہا
اور خدا نے جو جتایا ہے رسول خدا صلعم کو عفی اللہ عنک سے تو اس سے یہہ لازم نہیں آتا کہ اون حضرت سے کوئی گناہ سرزد ہوا تہا بلکہ
یہہ موافق محاورہ عرب کے ہے کہ عفو اور رحمت کے ساتہہ دعا کرتے ہین بدون صدور جرم کے مثلا کوئی پیاسے کو پانی پلانے تو وہ اوسکو
کہتا ہے کہ غفر اللہ لک اور جسوقت کسیکو چہینک آتی ہے تو دوسرا آدمی اوسکو سنکر کہتا ہے کہ یرحمک اللہ اور خاطر مین اوسکے اوسوقت یہہ
نہین گزرتا کہ اس سے گناہ صادر ہوا ہے بلکہ یہہ بات تعظیم اور توقیر مخاطب کی ہی اور اس آیت مین ایک معاتبہ لطیف ہے کہ اسمین
عفو کا لفظ عتاب سے پہلے آیا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ مراد اوس سے ادام اللہ لک العفو اذنت ہے یعنی ہمیشہ رکہے خدا واسطے تیرے
عفو کو کیونکہ اذن دیا تو نے اور بعضے روایت مین یہہ ہے کہ خطاب رسول خدا کیطرف ہے اور مراد اوس سے امت کے لوگ ہین اور اسکے
مابعد کے آیتون سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے خود اونکا جہاد مین جانا نہین چاہا اس سے معلوم ہوا کہ اذن دینا قبیح نہ تہا لیکن اگر اذن
نہ دیتے تو اولے تہا اور تعجب ہے زمخشری سے اور صاحب تفسیر بیضاوی سے کہ باوجود کمال علم عربی کے بے محابا کہتے ہین کہ پیغمبر سے خطا
ہوئی ہے ان صاحبون کا یہہ حال ہے کہ خلفائے ثلثہ مین سے اگر کسی سے واقع مین خطا سرزد ہوئی ہے تو اوس خطا کو تاویلین کرکے ایسا
بناتے ہین کہ اوس خطا سے اونکو بالکل پاک اور صاف کردیتے ہین اور اگر کسی پیغمبر کی لغزش کا ظاہر قرآن مین ذکر ہوگا تو اوسکو ایسا
ثابت اور روشن کرینگے کہ پیغمبر اپنے مرتبہ سے گرجائے اور کہنے کو گنجایش ہو کہ ثلثہ سے خطا ہوئی ہے تو کیا مضایقہ ہے پیغمبرون سے بہی
خطائین صادر ہوئے ہین اور اب خدا ایمانے مومنین کے اوصاف بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ لَا يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ
نہین اذن چاہتے ہین تجہسے اے محمد صلعم وہ لوگ کہ ایمان لاتے ہین بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ساتہہ خدا کے اور دن آخرت کے
أَن يُجَاهِدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ یہہ کہ جہاد کرین ساتہہ مالون اپنے کے اور جانون اپنے کے یعنے جو لوگ کہ خدا پر اور روز قیامت پر
ایمان لاتے ہین وہ اپنے مالون اور جانون سے موجود ہین جہاد کرنے مین اور تجہسے اس مقدمہ مین اذن نہین چاہتے ہین کہ تو حکم دیوے
تو وہ جہاد کرین بلکہ تجہکو جسوقت جہاد کا سامان کرتے ہوئے دیکہتے ہین تو وہ تو جلد تیار ہوتے ہین وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالْمُتَّقِينَ اور خدا
جاننے والا ہے اور عالم ہے ساتہہ پرہیزگارون کے اور نہ بچنے والون کے بیٹہہ رہنے سے پس اون کو ثواب بخشش فرمائیگا
إِنَّمَا يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ سوائے اسکے نہین کہ اذن چاہتے ہین تجہسے وہ لوگ کہ نہین ایمان لاتے ہین
وہ ساتہہ خدا کے اور دن آخرت کی اور واسطے ثواب کا اعتقاد نہین رکہتے ہین وَارْتَابَتْ قُلُوبُهُمْ اور شک مین ہین دل انکے یعنے
اسلام کے حق ہونیمین وہ متردد ہین فَهُمْ فِي رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُونَ پس وہ بیچ شک اپنے کے تردد مین ہین اور حیران ہین اسواسطے کہ
اگر وہ مخلص ہوتے اور اعتقاد صحیح رکہتے تو روز آخرت مین اور نصرت خدا مین شک کرتے اور ثواب اخروی کی امید مین جہاد کرنیپر مستعد ہوتے
وَلَوْ أَرَادُوا الْخُرُوجَ اور اگر ارادہ کرتے وہ منافقین نکلنے کو طرف جہاد کے لَأَعَدُّوا لَهُ عُدَّةً البتہ تیار کرتے
اور زادون کو طلب کرتے وَلَٰكِن كَرِهَ اللَّهُ انبِعَاثَهُمْ اور لیکن مکروہ جانا ہے خدا نے اوٹہنا اونکا واسطے
وہ واسطے اوس نکلنے کے سامان کو کہ سفر کے کام مین آوے
سفر کے کہ اگر جاتے وہ تو سوائے شر کے اون سے اور کچہہ صادر نہ ہوتا اور جب کہ ایسا حال اونکا ہے تو فَثَبَّطَهُمْ پس بند کیا اون کو
خوف کو اونپر غالب کرکے وَقِيلَ اقْعُدُوا اور کہا گیا کہ بیٹہو تم گہرون مین مَعَ الْقَاعِدِينَ ہمراہ بیٹہنے والونکی گروہ عورتین اور لڑکے
ہین اور بیمار اور اندہے اور لنگڑے ہین اور کہتے ہین کہ جسوقت رسول خدا صلعم تبوک کو روانہ ہوئی تو عبداللہ بن ابی منافق بہی ایک جماعت منافقون
کی ہمراہ اپنی لیکر نکلا اور مقابلہ مین ذباب کے کہ جسکو وادی جدہ کہتے ہین اوسنے مقام کیا اور جسوقت لشکر اسلام کا دوسری منزل پر پہونچا کہ جس کو
حرب کہتے ہین تو وہ اپنے آدمیون سمیت اولٹا پہر گیا یہہ خبر رسول خدا صلعم کو پہونچی حضرت نے فرمایا کہ اگر اونمین ایمان ہوتا تو وہ ہمارے

ہمراہی کرنا تم غنیمت جانو کہ اونکی شریر تمہی خلاصی پائی چنانچہ خداتعالی موافق قول حضرت کے فرماتا ہے کہ لَوْ خَرَجُوا فِيكُمْ اگر نکلتی وہ درمیان تمہاری مَا زَادُوكُمْ إِلَّا خَبَالًا زیادہ کرتی وہ تمکو مگر تباہی اور خرابی اور مکر کو اور تمکو نامراد اور بددل کر دیتی ہین فساد اور گمراہی کرکے وَلَأَوْضَعُوا خِلَالَكُمْ اور البتہ گھوڑی دوڑاتی وہ درمیان تمہارے فسادکی کہ ایک شخص کی تم مین سی دوسرے کی سامنے چغلی کہایا کرتے اور آپسمین تمہارے نزاع ڈلوایا کرتے يَبْغُونَكُمُ الْفِتْنَةَ چاہتے ہین وہ تم مین اور طلب کرتے ہین فتنہ کو کہ تمہاری آپسمین مخالفت ہو جائے وَفِيكُمْ سَمَّاعُونَ لَهُمْ اور درمیان تمہارے سننی والی ہین واسطے اونکے یعنی جاسوس ہین ان کی طرف سی کہ وہ خبرین تمہاری اونکو پہنچاتی ہین وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ اور خدا جاننی والا اور عالم ہی ساتھ ظلم کرنیوالون کی کہ وہ منافق ہین اور اونکی دلونکی باتونکو جانتا ہے موافق اونکی اونکو لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ البتہ تحقیق طلب کیا ہے اونہون نے فتنہ کو یعنی اصحاب کی متفرق کرنیکو مِنْ قَبْلُ اس سے پہلے کہ جنگ احد مین سی بہاگ گئی اور جنگ خندق مین اونہون نی کہا کہ یا اہل یثرب لا مقام لکم وَقَلَّبُوا لَكَ الْأُمُورَ اور پلٹ دیا اونہون نے واسطے تیری کامون کو تیری ای محمد صلعم یعنی تیری کامون کی بگاڑ دینی ہین اونہون نے حیلے اور تدبیرین کی حَتَّىٰ جَاءَ الْحَقُّ یہانتک کہ آیا حق کہ تجھکو نصرت حاصل ہوئی وَظَهَرَ أَمْرُ اللَّهِ اور غالب ہوا کام خدا کا اونکی کامون پر کہ دین اسلام بلند ہوا اور کفر کو پستی حاصل ہوئی وَهُمْ كَارِهُونَ اور وہ ناخوش ہونیوالی ہین اونکو کراہت کرنیوالی ہین نصرت اور دولت تیری سے اور سعید بن جبیر سی روایت ہی کہ بارہ منافقون نی جنگ تبوک مین شب کو پہاڑ کی گہاٹی پر کمین گاہ مین بیٹھ کر ارادہ کیا کہ جوقت پیغمبر وہان کو آئی تو ایکدفعہ ہی یہانسی نکلکر اوسکو ہلاک کرین لیکن اونکا مکر پیش نہ گیا اور رسول خدا کو نصرت حاصل ہوئی اور وہ لوگ ذلیل ہوئی اور کہتی ہین کہ جوقت رسول خدا صلعم نے جد بن قیس کو دیکہا تو فرمایا کہ تجھکو رغبت ہے کہ تو واسطے لڑائی رومیون کی ارادہ کرے اور اون سے خوبصورت لونڈیان لیوے تو جد نے کہا کہ انصار جانتی ہین کہ مین عورتون پر فریفتہ ہون ڈرتا ہون اگر روم کی عورتون کو دیکہون تو صبر نکر سکونگا اور بلا اور فتنہ مین پڑ جاؤنگا اوسکی مقدمہ مین یہہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے کہ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ ائْذَنْ لِي اور بعض اون مین سے وہ شخص ہے کہ کہتا ہے ماذون کر تو واسطے میری کہ لڑائی مین نہ جاؤن مین وَلَا تَفْتِنِّي اور فتنہ مین ڈال تو مجھکو اور بعضی کہتی کہ مراد فتنہ سی اسباب اور عیال ہین یعنی منافق کہتی تہی کہ ای محمد ہمکو بچا ہمکو اذن دی اور ہمکو فتنہ مین مت ڈال بسبب ضائع ہونے اسباب اور عیال ہماری کی کہ بعد ہمارے اونکا کوئی خبر لینی والا نہین ہے أَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوا خبردار ہو کہ بیچ فتنہ کی پڑی ہین وہ کہ وہ فتنہ جہاد سی بیٹھ رہنیکا اور ظاہر ہونی نفاق کا ہے وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيطَةٌ بِالْكَافِرِينَ اور تحقیق کہ دوزخ البتہ احاطہ کرنیوالا ہے ساتھ کافرون کی قیامت کی روز کہ اوس سے مخلص نہ پاوین اور فرماتا ہے خدا کہ إِنْ تُصِبْكَ اگر پہونچی تجھکو ای محمد صلعم حَسَنَةٌ کوئی نیکی مثل فتح اور غنیمت کی جیسی کہ بدر مین تجھکو پہونچی تہی تو یہہ نیکی پہونچنی تجھکو تَسُؤْهُمْ بری لگتی ہے اون منافقون کو بسبب حسد اور نفاق کی وَإِنْ تُصِبْكَ مُصِيبَةٌ اور اگر پہونچی ہی تجھکو کوئی مصیبت کہ شکست تجھکو حاصل ہو یا کوئی مومن زخمی ہو تو يَقُولُوا کہتی ہین وہ خوش ہوکر قَدْ أَخَذْنَا تحقیق پکڑ لیا تہا ہمنی أَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ کام اپنا پہلی اس سے کہ دوراندیشی کرکے ہمنی احتیاط کی اور لڑائی مین ہم نگئی وَيَتَوَلَّوْا اور پہر لے وہ دنیا سے وَهُمْ فَرِحُونَ جوقت کہ وہ خوش ہونیوالی تہی خداتعالی فرماتا ہے کہ قُلْ کہہ تو ای محمد صلعم اون لوگون سے کہ لَنْ يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَنَا ہرگز نہ پہونچیگا ہمکو مگر جو کچھ کہ لکھا ہے خدا نے واسطے ہمارے لوح محفوظ مین فتح اور غنیمت یا شہادت اور درجات بلند بہشت مین کہ هُوَ مَوْلَانَا کہ وہ خدا آقا ہمارا ہے وَعَلَى اللَّهِ اور اوپر خدا ہی کی نہ اوسکی غیر پر فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ پس چاہیئی کہ توکل کرین ایمان لانیوالی اسواسطی کہ ایمان کا حق یہی ہے کہ خدا کے غیر پر اعتماد اور توکل نکرین کہ خدا پر توکل کرنا موجب حاصل ہونے مقصود کا اور امینی ہے آفات سی اور امام محمد باقر علیہ السلام نی فرمایا ہے کہ مراد حسنہ سے غنیمت اور عافیت ہی اور مراد مصیبت سے بلا اور سختی ہے اور فرماتا ہے خدا کہ قُلْ کہہ تو ای محمد صلعم کہ

کہ هَلْ تَرَبَّصُونَ بِنَآ نہین انتظار کرتی ہو تم ساتھ ہمارے اِلَّآ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ مگر ایک کا دو نیکیون مین سے کہ وہ نصرت ہے اور شہادت ہے اگر مارے جاوین ہم وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ اور ہم انتظار کرتی ہین ساتھ تمہاری ایک کا دو مین سے اَنْ يُّصِيْبَكُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهٖ کہ پہونچاوی تمکو خدا ساتھ عذاب کی نزدیک اپنی سی اَوْ بِاَيْدِيْنَا یا ساتھ ہاتھون ہمارے یعنی تمکو عذاب پہونچاوی کہ تمکو ہم قتل کرین بسبب کفر اور نفاق تمہاری کی فَتَرَبَّصُوْٓا پس انتظار کرو تم اوسکو جو کہ انجام ہمارا ہے اِنَّا مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ تحقیق ہم ہمراہ تمہاری انتظار کرنیوالی ہین کہ تمکو بدی پہونچی اور فرماتا ہے خدا کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم کہ اَنْفِقُوْا خرچ کرو تم یہہ امر بمعنی خبر ہی یعنی جو نفقہ کہ خرچ کرو گی تم طَوْعًا اَوْ كَرْهًا رغبت سی یا ناخوشی سی جسطرح چاہو تو لَّنْ يُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ ہرگز نہ قبول کیا جائیگا تم سی اور کہتی ہین کہ جد بن قیس نے کہا تہا کہ اے محمد صلعم مجھکو مدینہ مین بیٹھنی کی اجازت دی اسواسطے کہ تاب رومیون کی لڑائی کی واسطے دشوار ہے لیکن اپنی مال مین سے تیری لشکر کی مدد کرونگا حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی اور فرمایا کہ اے محمد صلعم اون لوگون سی کہہ تو کہ خرچ کرنا تمہارا درگاہ خدا مین قبول نہین ہی اسواسطے کہ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فٰسِقِيْنَ تحقیق کہ تم ہو تم قوم بدکار باہر ہونیوالی حکم خدا سی اور خرچ کرنا اور خیرات کافرون کی مقبول نہین ہے بلکہ مومن پرہیزگار کی خیرات قبول ہوتی ہے اور فرماتا ہے خدا کہ وَمَا مَنَعَهُمْ اور نہین منع کیا ہے اونکو اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اس سے کہ قبول کی جاوین اون سے خرچ اون کی اِلَّآ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا مگر اس امر نے کہ تحقیق کفر کیا ہے اونہونے بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ ساتھ خدا کی اور ساتھ پیغمبر اوسکے کی وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اور نہین بجالاتی ہین وہ نماز کو جماعت مین ہمراہ پیغمبر کی اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى مگر حقیقت کہ وہ کاہلی کرنیوالی ہین وَلَا يُنْفِقُوْنَ اور نہین خرچ کرتے ہین وہ مالونکو اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ مگر حقیقت کہ وہ کراہت کرنیوالی ہین کہ نماز اور زکوۃ کی اداکرنی سی امید ثواب کے اور اوس کی ترک کرنی سی خوف عذاب کا نہین رکھتی ہین فَلَا تُعْجِبْكَ پس تعجب مین ڈالین تجھکو خطاب اسمین پیغمبر کی طرف ہے اور مراد اوس سے مومنین ہین یعنی تعجب مین ڈالین تمکو اے مومنین اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مال اونکی اور نہ اولاد اونکی کہ بہت ہونا مال اور اولاد کا وبال ہے واسطے اون کی اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ سوا اسکی نہین کہ ارادہ کرتا ہے خدا اور چاہتا ہے لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا تاکہ عذاب کری اونکو ساتھ اوس مال اور اولاد کی فِی الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا بیچ زندگانی دنیا کی بسبب مشقت جمع کرنی مال کی اور اوسکی حفاظت کی اور جو کچھ کہ اون کو بیچ پہونچتے ہین فرزندونکے سبب سے وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ اور نکلین جانین اونکی نہایت سختی سی وَهُمْ كٰفِرُوْنَ حالانکہ وہ کفر کرنیوالی ہون یعنی حالت کفر مین وہ مرین کہ نہ مال اونکی ہاتھ پکڑین اور نہ فرزند اون کی فریاد کو پہونچین اور فرماتا ہے خدا کہ وَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اور قسمین کہاتی ہین وہ منافقین ساتھ خدا کی اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ یہہ کہ تحقیق وہ البتہ تم مین سی ہین یعنی وہ کہتی ہین کہ ہم تم سی ہین یعنی مثل تمہاری مسلمان ہین وَمَا هُمْ مِّنْكُمْ اور حال یہہ ہے کہ نہین ہین وہ تم مین سے کہ دلون مین اپنی وہ کفر کو پوشیدہ رکہتی ہین وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَّفْرَقُوْنَ اور لیکن وہ ایک قوم ہین کہ ڈرتی ہین وہ تم سی کہ اونکو قتل یا قید کرو تم اور اسی خوف سی وہ اسلام کو ظاہر کرتی ہین لَوْ يَجِدُوْنَ مَلْجَاً اگر پاتی وہ کسی جای پناہ کو مثل قلعہ کی یا کسی جزیرہ کو اَوْ مَغٰرٰتٍ یا کسی گڑہی کو اَوْ مُدَّخَلًا یا کسی سوراخ کو کہ بہاگ کر اوسمین چلی جاوین لَّوَلَّوْا اِلَيْهِ البتہ پہر جاتی وہ طرف اوس کی اور تمہاری خوف سی وہ بہاگ کر وہان چہپ جاتی وَهُمْ يَجْمَحُوْنَ اور وہ جلدی کرتی دوڑتی ہین مثل گہوڑی سرکش اور منہ زور کی لیکن کوئی جگہ پناہ کی وہ اپنی واسطے نہین پاتی ہین اسواسطے ناچار ہو کر تمہاری رفاقت رکہتی ہین اسلام کو ظاہر کرتے تاکہ کوئی آزار اونکو تم سی نہ پہونچی اور کہتی ہین کہ جناب رسول خدا صلعم نے غنیمت ہوازن کی واسطے تالیف قلوب کی نو مسلمون کو کچھ زیادہ دی تہی حرقوص بن زہیر کہ سردار خوارج کا تہا اوس نے طعن کیا اور یا یہ کہ امیر المومنین علیہ السلام نے طلائی خالص جو یمن سے بھیجا تہا رسول خدا صلعم نے وہ طلا چار آدمیون کو اشراف عرب مین سے عطا فرمایا حرقوص نے جرأت کرکے کہا کہ یا رسول اللہ انصاف کرنا چاہئی حضرت نے فرمایا کہ اگر مین انصاف نہ کرونگا تو کون انصاف کریگا اور حضرت نے اوسکا اور اوسکی قوم کا نام مارقین رکہا اور فرمایا کہ اے علی تو

ان سے لڑیگا اور جنگ نہروان جو مشہور ہے اوسمین ان لوگون ہی کی ہمراہ حضرت علیؑ نے اپنی خلافت مین لڑائی کی تھی اور حضرت صادق علیہ السلام
سے روایت ہے فرمایا کہ جنگ نہروان والے دو تہائی آدمی خوارج مین سے اسی آیت کے لوگ ہین اور اوس شخص نے جو طعن کیا تھا رسول خدا
صلعم پر اسلیے اوسکے مقدمہ مین خدا اسطرحسے بیان کرتا ہے کہ وَمِنْهُم مَّن يَلْمِزُكَ اور بعض اون منافقون مین سے وہ شخص ہے کہ عیب لگاتا ہے
تجھکو یعنی طعن کرتا ہے تجھہ پر ای محمد صلعم فِي الصَّدَقَاتِ بیچ صدقون کی اور بعض روایات مین آیا ہی کہ یہہ آیت ابو الجواظ منافق کی شان مین ہے
کہ جسوقت رسول خدا صلعم نے غنیمت کو تقسیم کیا تو اوس نے کہا کہ ای محمد کو دیکھتے ہو کہ تمہارے صدقون کو موشیون والون کو دیتا ہی اور گمان کرتا ہے
کہ انصاف کرتا ہون اور غرض طعن کرنیوالون کی غنیمت کی تقسیم مین اپنا فائدہ ملحوظ تھا چنانچہ خدا اسطرح فرماتا ہی کہ فَإِنْ أُعْطُوا مِنْهَا پس اگر دی
جائین وہ اون صدقون مین سے بحسب بخواہش اپنے تو سرخوشحال اور راضی ہوتے ہین وہ اور پسند کرتے ہین اوس تقسیم کو وَإِن لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَا اور
اگر نہ دی جائین وہ اوسمین سے موافق خواہش اپنے کی تو إِذَا هُمْ يَسْخَطُونَ نہ اوسوقت وہ غصہ مین ہوتے ہین اور راضی نہین ہوتے
وَلَوْ أَنَّهُمْ اور اگر تحقیق وہ منافقین کہ تجھسے صدقون کو طلب کرتے ہین رَضُوا راضی ہوتے وہ اور پسند کرتے مَا آتَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ اوس چیز کو
کہ دی ہے اونکو خدا نے اور پیغمبر اوسکے نے مال غنیمت مین سے اور اوسکو لیکر وہ خوش ہوتے وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ اور کہتے وہ کہ کافی ہی ہمکو خدا اپنے فضل خدا
کا اور بصدق دل اور اعتقاد صحیح سے یہہ بات کہتے کہ سَيُؤْتِينَا اللَّهُ مِن فَضْلِهِ قریب ہے کہ دیگا ہمکو خدا افضل اپنے سے صدقہ اور غنیمت سوا اسکے
وَرَسُولُهُ اور پیغمبر اوسکا کہ وہ بھی ہمکو دیگا زیادہ اس سے کہ اب ہمکو دیا ہی إِنَّا إِلَى اللَّهِ تحقیق کہ ہم طرف خدا کی رَاغِبُونَ رغبت کرنیوالے ہین اور
امیدوار ہین کہ ہم کو اپنی فضل اور کرم سے تونگر اور غنی کردے اور جواب لو کا محذوف ہے اور وہ لکان خیرا لہم ہی یعنی اگر وہ اوس غنیمت سے راضی ہوتے اور
ایسا اور ایسا کہتے تو البتہ ہوتا بہتر واسطے اونکے اور اسکے بعد خدا بیان کرتا ہے کہ صدقات شامل زکوۃ وغیرہ کے کس کس کو دینی چاہئین اور رسول خدا
صلعم نے جو غنیمت تقسیم کی ہی وہ بہت خوب ہے چنانچہ فرماتا ہی کہ إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ سوا اسکے نہین کہ صدقے یعنی زکوۃ مفروضہ لِلْفُقَرَاءِ واسطے
فقیرون کے ہے کہ جو محتاج ہون اور کسی سے سوال نکرتے ہون وَالْمَسَاكِينِ اور واسطے مسکینون کے ہی کہ وہ فقیرون سے زیادہ پریشان حال اور
تنگدست ہین اور یہی حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا اور واسطے کام کرنیوالون کے اوپر اون صدقون کے کہ وہ صدقونکو ہر جگہ
کوشش سے تحصیل کرکے جمع کرتے ہین پیغمبر کے اور بعد اوسکی امام کی پاس پہونچاتے ہین اور غیبت امام مین مجتہدین کے پاس پہونچاتے ہین
وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ اور واسطے اون لوگون کی ہے کہ الفت دی گئی ہین دل اونکی کہ وہ کفار ہین کہ رسول خدا اونکو زکوۃ مین سے دیتے تھے تاکہ دین
اسلام سی الفت پکڑین اور مسلمانون کی مدد کرین کفار کی لڑائی مین اور کہتے ہین کہ صفوان بن امیہ کہتا تھا کہ رسول خدا ہمکو بخشش کرتی تھی اور پہلے
اوس سے تمام جہان مین مثل اونکی کسی کو مین دشمن نہین کہتا تھا اور بعد اوسکی اسقدر مجھکو دیا کہ مثل اونکی کسیکو مین دوست نہین رکھتا تھا
وَفِي الرِّقَابِ اور واسطے چھوڑانے گردنون کے اور غلام ہین کہ جنہون نے اپنے آقاؤن سے شرط کی ہے کہ اسقدر مال ہم تمکو دیوین تو تمہاری غلامی سے
آزادی پائین اور وہ غلام کو جو اپنی آقاؤن کی پاس سختی اور تکلیف مین ہین اونکو بھی آزاد کرواوین زکوۃ مین سے دیکر اور اگر کوئی اور مستحق نہو تو
اون غلامون کو بھی زکوۃ مین سے دیکر آزاد کراسکتے ہین جن غلامون پر کہ شدت اور سختی نہو وَالْغَارِمِينَ اور واسطے قرضدارون کے ہین
وہ صدقے جن قرضدارون نے کہ قرض اوسکو حرام مین خرچ نہین کیا ہے بلکہ واجب یا سنت یا مباح مین خرچ کیا ہی وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ اور بیچ راہ
خدا کی بھی صرف کرنا زکوۃ کا جیسے کہ مجاہدین کو دینا کہ وہ ہتیار خرید کرین اور سامان لڑنیکا اوس سے تیار کرین اور یا پل اور مسافرخانہ اور چاہ وغیرہ امور
خیر کے ہونا انہین صرف کرین وَابْنِ السَّبِيلِ اور بیچ صرف مسافر کی ہر زکوۃ کہ اپنی وطن سے دور ہوا ہو اور زاد راہ اپنی پاس نہ رکھتا ہو اگرچہ اپنی شہر مین وہ تونگر ہو
حاصل یہہ ہے کہ زکوۃ فرض کی گئی ہے فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ فرض کرنا جانب خدا سی اور فریضہ مفعول مطلق ہی وَاللَّهُ عَلِيمٌ اور خدا جاننے والا ہی مستحقون کا
حَكِيمٌ حکمت والا ہی کہ موافق مصلحت کے تقسیم کرتا ہی زکوۃ کو اور ہر چیز کو اوسکے موقع پر رکھتا ہی اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ فقیر تو وہ

شخص ہے کہ لوگون سے سوال نہین کرتا ہے اور مسکین وہ شخص ہے زیادہ سخت حال ہے اور پاس اوسکے کچھ بھی زیادہ بدحال ہوتا ہے اور حضرت
امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ فقیر تو وہ ہے کہ جو سوال نہین کرتا ہے اور مسکین وہ ہے کہ جو سوال کرتا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام
سے اون لوگون کا حال پوچھا گیا تو فرمایا کہ فقرا وہ ہین کہ جو سوال نہین کرتے ہین اور عیال کے اونکی خرچ مین ہو وین اونکی سوال کرنے پر
قول حق تعالیٰ کا بیچ سورہ بقر مین للفقراء الذین احصروا فی سبیل اللہ لا یستطیعون ضربا فی الارض یحسبہم الجاہل اغنیاء من التعفف تعرفہم بسیماہم لا یسئلون الناس
الحافا یعنی واسطے فقیرون کے وہ لوگ کہ روکی گئے ہین بیچ راہ خدا کی نہین طاقت رکھتی مین چلنی کو بیچ زمین کے جانتا ہی اونکو جاہل تونگری سوالی سے
بچانتا تو اونکو ساتھہ علامت اونکی کے کہ نہین سوال کرتی ہین وہ اور بہون سے لپٹ کر اور مساکین عاجز وہ آدمی ہین جیسے اندھا اور لنگڑا اور مجذوم
اور سوائی اسکی مرد اور عورتین اور لڑکے اور العاملین علیہا وہ آدمی ہین کہ جو کوشش کرتی ہین مال زکوة کی وصول کرنے مین اور اسکو جمع کرکے
اوس شخص کے پاس پہونچاتی ہین کہ جو زکوة کو تقسیم کرتے ہین والمؤلفة قلوبہم وہ لوگ ہین کہ جو خدا کو واحد جانتے ہین لیکن اونکی دلون مین رسول
خدا کی نبوت کی حقیقت نہین پہونچی ہی رسول خدا اونکو اپنے طرف راغب کرتے تھے اور اونکی دلون کو تالیف کرتی تھی خدا تعالیٰ اونکی واسطے بھی صدقات
مین سے کوئی حصہ مقرر کیا ہی تاکہ وہ حق کو پہچانین اور دین حق کی طرف رغبت کرین اور فی الرقاب وہ لوگ ہین کہ جنکی ذمہ لازم ہوگئی ہین کفارہ قتل خطا اور
کفارہ ظہار اور حرم مین شکار کی قتل کا کفارہ اور کفارہ قسمون کا اور اونکی پاس اسقدر نہین ہے کہ وہ کفارہ دیوین اور وہ مومنین ہین خدا تعالیٰ نے فی صدقات
زکوة مین سے اونکی واسطے بھی حصہ مقرر کیا ہی تاکہ کفارہ اونکو ادا کرین اور دوسری روایت مین حضرت صادق علیہ السلام سے یہہ ہے کہ فی الرقاب مین وہ
غلام بھی داخل ہین کہ جنھون نے اپنے آقا کو مال دینا مقرر کیا ہے اپنی آزادی کیواسطے اور کچھہ ادا کیا ہی اور کچھہ باقی ہے اون کو بھی مال زکوة مین سے
دیوین کہ وہ اپنی گردنون کو غلامی کے قید مین سے رہا کرین والغارمین وہ لوگ ہین کہ جنکے ذمہ قرض ہے اور طاعت خدا مین اوسکو صرف کیا ہے اور
بیجا خرچ نہین کیا ہی اونکو بھی مال زکوة مین سے دینا چاہی کہ وہ اپنے قرض کو ادا کرین اور فی سبیل اللہ وہ لوگ ہین کہ جو جہاد کیواسطے نکلتی ہین
اور اون کے پاس کچھہ نہین ہے یا وہ لوگ ہین کہ حج کرینگے واسطے اون کے پاس کچھہ نہین ہے اور سوائے اسکے جمیع امور خیر
کے اون کو بھی مال زکوة مین سے دینا چاہیے اور ابن السبیل مسافر ہین کہ جو سفر مباح مین ہین اونکو بھی دینا چاہئے کہ وہ اپنی گھر کو
پہونچ جاوین یہہ آٹھہ قسمین ہین مستحق مال زکوة کے کہ موافق احتیاج کے اونکو دینا چاہئے اور کہتے ہین کہ عبد اللہ بن نفیل منافق
رسول خدا صلعم کے پاس بیٹھا تہا اور حضرت سے باتین سنکر منافقین کے روبرو نقل کرتا تہا اور حضرت کے طرف سے سخن چینی کرتا تہا حضرت
جبرئیل نازل ہوئے اور رسول خدا صلعم کو خبر کی کہ ایک منافق آپکی سخن چینی کرتا ہے اور آپکی باتین منافقین کے روبرو نقل کرتا ہے حضرت نے
پوچھا کہ وہ کون ہے کہا کہ وہ ایک مرد سیاہ رنگ ہے جسکے سر پر بہت بال ہین اور وہ دونون آنکھون سے دیکھتا ہے گویا کہ وہ دو ہنڈیان ہین اور
اوسکی زبان سے شیطان بولتا ہے رسول خدا صلعم نے اوسکو بلا کر فرمایا کہ تو ایسا اور ایسا کہتا ہے اور کرتا ہے اوسنے قسم کھائی کہ مین نہین کرتا حضرت
نے فرمایا کہ مین نے تجھسے قبول کیا بعد اسکے اپنے قوم کے پاس وہ گیا اور کہا کہ محمد کان شنوا رکھتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے اوسکو خبر دی ہے میرے طرف سے کہ
مین اوسکی طرف سے سخن چینی کرتا ہون اور مینے اوس سے کہا کہ مین ایسا نہین کرتا ہون تو مجھسے اوسنے قبول کیا اوس مقدمہ مین خدا تعالیٰ نے
فرماتا ہے کہ وَمِنْهُمُ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ اور بعضے اون منافقون مین سے وہ لوگ ہین کہ ایذا دیتے ہین پیغمبر کو وَيَقُوْلُوْنَ
هُوَ اُذُنٌ ط اور کہتے ہین وہ کہ وہ خوب سننے والا ہے کہ جو کچھہ اوس سے کہین وہ سن لیتا ہے اور قبول کرتا ہے اور فرماتا ہے خدا کہ
قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اونکو کہ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ وہ سننے والا بھلائی کا ہے واسطے تمہارے نہ اوس وجہ سے کہ تم اوسکی مذمت کرتے ہو بلکہ
سننے والا امر نیک کا ہے اور اذن خیر کو عاصم نے دونوکو تنوین اور ضمہ سے پڑھا ہے اور باقیون نے اضافت سے اور اذن خیر لکم
خبر ہے مبتدا محذوف کی اور وہ ضمیر ہو کی ہے اور تقدیر اوس کی ہو اذن خیر لکم ہے اور اب تفسیر اوس خیر کی کرتا

ہی کہ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ ایمان لاتا ہے وہ پیغمبر ساتھ خدا کی کہ اوسکی تصدیق کرتا ہے وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ کا اور اعتبار کرتا ہے واسطے مومنون
کی کہ اونکی بات کو قبول کرتا ہے اونکی نیتون کی خالص ہونیکے سبب سے وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ اور رحمت ہی واسطے اون
لوگون کی کہ ایمان لائے ہین وہ تم مین سے ظاہر مین کہ اپنی ایمان کو ظاہر کرتے ہین نہ یہہ کہ تمہارا جھوٹ اور سچ وہ نہین جانتا ہی
بلکہ سب جانتا ہے اور اپنی رحمت سی تمکو ظاہر کرکے رسوا نہین کرتا ہے اور فرماتا ہے خدا کہ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ
وہ جو لوگ کہ ایذا دیتی ہین رسول خدا صلعم کو لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ واسطے اون کی عذاب ہے دردناک آخرت مین اور اہلبیت کی احادیث
صحیحہ مین لکھا ہے کہ ایذائی فاطمہ ایذائی رسول ہے اور ایذائی رسول ایذائی خدا ہے اور یہہ بہی لکھا ہے کہ فاطمہ نی مرنی سی پہلی علی
کو وصیت کی ہتی کہ جن لوگون نے مجھ کو رنج دیا ہے اونکو میرے جنازہ پر نہ آنی دینا اور جبوقت علی نے موافق وصیت کے لوگون کو خبر نہ کی
کہ وہ فاطمہ زہرا کی جنازہ پر حاضر ہون تو ابوبکر نے حضرت علی سی شکایت کی کہ تمنی ہمکو فاطمہ زہرا کی مرنی کی خبر کیون نکی کہ ہم جنازہ
پر حاضر ہوتے یہہ سب سنیون کی کتابون مین لکہا ہے اور کہتی ہین کہ ایک جماعت منافقین نی جنگ تبوک کے جانے سے عذر
کیا اور اپنے گہرون مین بیٹھ رہی جبوقت مومنین تبوک سے واپس آئی تو وہ منافقین قسمین کہانی لگی تاکہ مومنین راضی ہو جائین
اور جانین کہ یہہ ہم مین سی ہین چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ قسمین کہاتی ہین وہ منافقین ساتھ خدا کی اے مومنین لَكُمْ
واسطے تمہاری اپنی راستی پر لِيُرْضُوْكُمْ تاکہ راضی کرین وہ تمکو وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اور خدا اور پیغمبر اوسکا زیادہ
لائق ہے یہہ کہ راضی کرین وہ اوسکو اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ اگر ہین وہ ایمان لانیوالی جیسا کہ وہ دعوی کرتی ہین اور بعد اس کی خدا تعالی
مومنین کو تنبیہ کرتا ہے کہ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ کیا نہین جانا اونہون نے کہ تحقیق جو شخص
کہ مخالفت کرے خدا کی اور پیغمبر اوس کی کی اور حد سے گذری فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ پس تحقیق شخص واسطے اوس کے
آتش دوزخ ہے کہ خَالِدًا فِيْهَا ہمیشہ رہنی والا ہے وہ بیچ اوس کی ذٰلِكَ یہہ یعنی دوزخ مین ہمیشہ رہنا اَلْخِزْيُ الْعَظِيْمُ
رسوائی ہی بڑی واسطی منافقین کی کہتی ہین کہ جبوقت رسول خدا صلعم واسطے جنگ تبوک کی روانہ ہونے تو منافقین آپسمین
باتین کرتی تہی اور کہتی تہی کہ یہہ شخص یعنی محمد روم کی لڑائی کو دوسری لڑائیون کی مانند جانتا ہے ایک شخص بہی زندہ
اون مین سے وہان سے اولٹا پہر کر نہ آئے گا کسی نے اون مین سے کہا کہ اوس کی مخالفت نکرنی چاہیی ایسا نہو
کہ خدائے تعالی ہماری باتون کی محمد کو خبر کر دیوے اور جو کچھ ہمارے دلون مین ہے اوس سے مطلع کرے -
اور اوس کے مطابق قرآن نازل ہو کر لوگ اوسکو پڑہین اور ہمارے رسوائی ہو تب اونہون نے کہا کہ یہہ ہنسی کی
باتین ہین جناب رسول خدا صلعم نے بنور نبوت اون کی باتون کو معلوم کرکے عمار یاسر کو اونکی پاس بہیجا عمار نے جا کر اون
سے پوچہا کہ تم کیا کہتے تہے کہا کہ کچھ نہین کہتے آپسمین ہنسی کی باتین کرتے تہے اوس مقدمہ مین خدائے تعالی
فرماتا ہے کہ يَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ اَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةٌ خوف کرتے ہین وہ منافقین اس امر سے کہ نازل ہو اوپر
اون مومنین کے کوئی سورت قرآن کی تُنَبِّئُهُمْ خبر دیوی اون مومنین کو بِمَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ساتھ اوس چیز کی بیچ دلون
اون منافقین کی ہی اور فرماتا ہے خدا کہ قُلِ اسْتَهْزِءُوْا کہہ تو اے محمد صلعم کہ ٹھٹھا کرو تم یعنی ٹھٹھا کئی جاؤ تم کہ البتہ جزا اوس
کی پاؤگی تم اور جزا اوس کی یہہ ہی کہ اِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ تحقیق خدا ظاہر کرنیوالا ہے مَّا تَحْذَرُوْنَ اوس چیز کو کہ ڈرتی ہم
اوسکی ظاہر ہونی سے فرماتا ہے خدا کہ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اگر پوچہی تو اون منافقین سی کہ کیا کہتی تہی تم تو البتہ
کہین وہ کہ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ سوائی اسکے نہین کہ ہین ہم کہ بحث کرتے ہین اور بازی کرتے ہین مثل مسافرون

کہ سفر مین دل کی بہلانیکو ہنستی اور کہیلتی چلتی ہین اور امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ یہہ آیت بارہ شخصون
کی حق مین نازل ہوئی ہی کہ پہاڑ کی گہاٹی پر کہڑے ہو کر اونہون نے آپسمین مشورہ کیا تہا کہ رسول خدا کو مار ڈالو اور بعض
نے بعض سے یہہ کہا کہ اگر وہ دریافت کر جاینگے تو ہم کہینگے کہ آپسمین ہم ہنستی تہی اور اگر وہ دریافت نکرینگے تو ہم محمد
کو مار ڈالینگے اور یہہ اوسوقت کا ذکر ہے کہ رسول خدا صلعم جنگ تبوک سے اوتی پہری تہی جبرئیل نازل ہوئی اور رسولخدا صلعم
کو اون منافقون کی مشورہ سی خبر دی اور کہا کہ کسیکو بہیجکر اونکو وہان سی دفع کر دو اور عمار یاسر حضرت کی سواری کی باگ پکڑی ہوئی تہی ۔
اور حذیفہ اوسکو پیچہی سی ہانکتی تہی حذیفہ سے حضرت نی فرمایا کہ اونکی سواریونکی منہ پر جا کر مار حذیفہ نے جا کر اونکی سواریون کے منہ
پہ مارا وہ ایک طرف کو ہوگئی جب نیچی اوترے تو حضرت نی حذیفہ سے پوچہا کہ تو نی اون مین سی کسیکو پہچانا کہا کہ نہین حضرت نے
فرمایا کہ فلانا اور فلانا تہا سب کی نام لئی حذیفہ نی عرض کی کہ آپ کیون نہین بہیجتی ہین ہمکو کہ ہم اونکو جا کر قتل کرین حضرت نے فرمایا
کہ مجہہ کو یہہ امر مکروہ معلوم ہوتا ہے عرب کہینگے کہ محمد اپنی اصحاب کو خود قتل کرتا ہے اور ایسا ہی اہلسنت کی کتابون مین لکہا ہے
اور فرماتا ہے خدا کہ قُلْ کہہ تو اسی محمد صلعم اون گروہ سی کہ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ کیا ساتہہ خدا کی اور آیتون اوسکی
کی اور نشانیون قدرت اوسکی کی وَرَسُولِهِ اور پیغمبر اوس کی کی كُنْتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ ہو تم ہنسی لَا تَعْتَذِرُوا نہ عذر کرو تم
کہ عذر تمہارا جہوٹہا ہے قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ تحقیق کہ کفر کیا ہے تم نے بعد ایمان اپنی کی یعنی پہلی تم نے اپنی ایمان کو ظاہر کیا اور بعد
اوسکی تم نے رسول پر طعن کرکے اور اوسکو ایذا دیکر کفر کیا إِنْ نَعْفُ عَنْ طَائِفَةٍ مِنْكُمْ اگر معاف کرین ہم ایک گروہ سی تم
مین سے کہ بخلوص نیت اوہ توبہ کرین نفاق اور ہنسی کرنی سی کہتی ہین کہ ایک شخص اون منافقون مین سی مخشی بن حمیر اشجعی نے
توبہ کی تہی اور بصدق دل ایمان لایا تہا اور خدا تعالی سی درخواست کی کہ مجہہ کو شہادت نصیب ہو دعا اوسکی قبول ہوئی اور یمامہ کی لڑائی
مین وہ شہید ہوا اوسکو اور سوائی اوسکی اور ایسے آدمیون کو خدا تعالی نے فرمایا ہے کہ اگر معاف کرین ہم ایک گروہ کو تم
مین سے بعد توبہ کی نُعَذِّبْ طَائِفَةً عذاب کرینگی ہم گروہ دوسری کو بِأَنَّهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ بسبب اسکی کہ تحقیق
وہ ہین گناہ کرنیوالی کہ نفاق کو اپنی دلون مین رکہتی ہین اور عاصم نی نعف اور نعذب کو نون سی پڑہا ہے متکلم مع الغیر کا صیغہ
اور طائفۃ کو منصوب اور باقیون نی نعف کو بصیغہ مجہول یا سی اور فا کی فتح سے پڑہا ہے اور تعذب کو تا سی اور طائفۃ کو مرفوع اور امام
محمد باقر علیہ السلام نی لا تعتذروا کی تفسیر مین فرماتا ہے کہ پہلی وہ لوگ مومنین صادقین تہی اور بعد اوسکے اونہون نی شک کیا
اور منافق ہوگئی بعد ایمان لانیکی اور وہ چار آدمی تہی اور اون نعف کی تفسیر مین لکہا ہے کہ جسنے توبہ کی تہی وہ ایک شخص اون
چار مین سے مخشی بن الحمیر اوسنے توبہ کی اور کہا کہ یا رسولخدا مجہہ کو میری نام نی ہلاک کیا ہے رسولخدا نی اوسکا نام عبداللہ بن
عبدالرحمان رکہا اور اوس شخص نے کہا کہ خداوندا مجہہ کو شہادت عطا کر اس طرح سی کہ کسیکو اطلاع نہو کہ وہ کہان گیا ہے پس وہ
بروز یمامہ مارا گیا اور کسیکو خبر نہوئی کہ وہ کہان قتل ہوا اور وہ شخص وہ ہی کہ جس سے خدا تعالی نی معاف کیا ہے اور اب خدا تعالی
منافقین کی حال سی اور اونکی انجام سے خبر دیتا ہے چنانچہ فرماتا ہے الْمُنَافِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ منافق مراد اور منافق
عورتین اور بعضی کہتی ہین کہ منافق مرد تو تین سو تہی اور منافق عورتین ایک سو اور ستر تہی یہہ سب بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ افراد ایک جنس
سے ہی یعنی وہ سب ایک ہین نفاق مین اور یہہ تکذیب ہی اون کی قول کی وہ کہتی تہی کہ ہم تم مین سی ہین ای مسلمانو اور
تحقیق ہی خدا کے قول کی اوس نے فرمایا تہا کہ وہ تم مین سے نہین ہین يَأْمُرُونَ بِالْمُنْكَرِ حکم کرتی ہین وہ ساتہہ برائی کی کہ
وہ کفر ہے اور جہٹلانا پیغمبر کا وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوفِ اور منع کرتی ہین وہ منافقین نیکی سی کہ وہ ایمان ہی اور فرمان برداری

پیغمبر کی وَیَقْبِضُوْنَ اَیْدِیَھُمْ اور بند کرتے ہین وہ ہاتھون اپنے کو خیرات کرنے سے اور راہ خدا مین دینے سے نَسُوا بھول گئے وہ
دنیا مین اللّٰہَ خدا کو کہ اوسکی فرمانبرداری اونہون نے کی فَنَسِیَھُمْ پس بھول جاویگا اونکو خدا آخرت مین کہ ثواب اونکو عطا نکریگا
اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ تحقیق کہ منافقین مرد اور عورت ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ وہ باہر ہونیوالے مین دایرہ ایمان سے وَعَدَ اللّٰہُ
الْمُنٰفِقِیْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وعدہ کیا ہے خدا نے منافق مردون اور منافق عورتون کو وَالْکُفَّارَ اور کافرون کو خواہ مرد ہو
خواہ عورت ہو نَارَ جَھَنَّمَ آتش دوزخ کا کہ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا ہمیشہ رہنے والے ہین وہیچ اوس دوزخ کے ھِیَ حَسْبُھُمْ وہ آگ کافی ہے
اونکو واسطے عذاب کے وَلَعَنَھُمُ اللّٰہُ اور لعنت کی ہے اونکو خدا نے اور اپنے رحمت سے دور کیا ہے اور خوار اور ذلیل کیا ہے اور اونکو
وَلَھُمْ عَذَابٌ مُّقِیْمٌ اور واسطے اونکے عذاب ہے ہمیشہ کہ کبھی منقطع نہو پس ہے منافقو تم کَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ مانند اون لوگون کے ہو
جو پہلے تمسے تھے بخشنا اپنے کفر مین کہ کَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْکُمْ قُوَّۃً تھے وہ زیادہ مضبوط تم سے قوت مین کہ بدن مین تم سے زیادہ قوی
تھے وہ وَّاَکْثَرَ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا اور بہت زیادہ مالون اور اولاد مین فَاسْتَمْتَعُوْا بِخَلَاقِھِمْ پس فائدہ لیا اونہون نے
ساتھ حصہ اپنے کے دنیا کی لذتون کا اور مال اور فرزندون سے فائدہ اوٹھایا فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِکُمْ پس فائدہ لیا تم نے ساتھ
حصہ اپنے کے دنیا کی مزون کا کَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ بِخَلَاقِھِمْ جیسے کہ فائدہ لیا اون لوگون نے کہ پہلے تمسے تھے ساتھ
حصہ اپنے کے وَخُضْتُمْ اور بحث کی تم نے باطل مین کہ وہ کفر ہے اور خوض کیا تم نے اوسمین اور شروع کیا کَالَّذِیْ خَاضُوْا
مانند اوس چیز کے کہ بحث کی اونہون نے جو کہ پہلے تم سے گزر گئے ہین اُولٰٓئِکَ یہ وہ لوگ ہین کہ حَبِطَتْ اَعْمَالُھُمْ نابود اور
نیست ہوگئے ہین عمل اونکے فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ بیچ دنیا اور آخرت کے کہ دنیا مین تو مال اور فرزندون نے دفاع کی اور آخرت مین
اون اعمالون کا ثواب حاصل نہوا وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ اور یہی لوگ نقصان پانے والے ہین دونون جہان مین
کہتے ہین کہ حذیفہ نے بعد وفات جناب رسول خدا صلعم کے کہا کہ منافق اس زمانہ کے بدترین ہین پہلے زمانہ کے منافقون سے اسواسطے کہ
پہلے منافق تو اپنے نفاق کو پوشیدہ رکھتے تھے اور اس زمانہ کے منافقون نے نفاق کو ظاہر کیا ہے اور اہل سنت کے کتب احادیث مین
مثل ترمذی وغیرہ کے ابو جانہ اور جابر سے روایت ہے کہ ہم نہین پہچانتے تھے منافقون کو رسول خدا کے زمانہ مین مگر علی کی بغض سے
اور صحیح مسلم مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ علامت منافق کی تین چیزین ہین اگرچہ وہ روزہ رکھے اور نماز پڑھے
اور گمان کرے کہ مسلمان ہون جسوقت بات کرے تو جھوٹ کہے اور جسوقت وعدہ کرے تو خلاف کرے اور جسوقت امانت لیوے
کسیکی تو خیانت کرے اور مشکوۃ مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جسمین چار چیزین ہون وہ منافق
خالص ہے اور جسمین ایک خصلت ہو اون چار مین سے تو اوسمین ایک خصلت نفاق کی ہے یہانتک کہ چھوڑے اونکو اور وہ چار یہ ہین
کہ جسوقت امانت کسیکی اپنے پاس رکھے تو خیانت کرے اور جسوقت بات کرے تو جھوٹ بولے اور جسوقت عہد کرے تو بیوفائی
کرے اور جسوقت مخاصمہ کرے تو گناہ بد کرے اور نووی نے شرح مسلم مین لکھا ہے کہ جماعت علما کے کہتے ہین کہ مراد اس سے
وہ منافق ہین کہ جو رسول خدا کے زمانہ مین تھے اور جن لوگون پر یہ علامات صادق آتی ہین اونکی حالات سے مطلع ہونا چاہیے
صحیح مسلم کی کتاب الجہاد مین لکھا ہے کہ علی اور عباس جھگڑا کرتے ہوئے طلب میراث مین عمر کے پاس آگئے علی تو اپنی زوجہ کی
طرف سے رسول خدا کے ترکہ مین دعوے کرتا تھا اور عباس رسول خدا کا چچا تھا وہ اسواسطے رسول خدا کے ترکہ مین دعوی کرتا تھا عمر نے
بعد ایک کلام طویل کے کہا کہ جسوقت رسول خدا نے وفات پائی تو ابوبکر نے کہا کہ مین خلیفہ رسول خدا کا ہون تم دونون اوسکے پاس آئے اور
طلب کرتا تھا تو ای عباس اپنی میراث کو اپنے پسر برادر کی طرف سے اور طلب کرتا تھا علی میراث اپنی زوجہ کی اوسکے باپ کی طرف سے ابوبکر نے کہا کہ

رسول خدا نے فرمایا کہ میرا کوئی وارث نہیں ہوتا جو کچھ میں نے چھوڑا ہے وہ صدقہ ہے پس دیکھتے تھے تم دونوں اوسکو اور جانتے تھے کاذب اور گنہگار اور بیوفا اور خیانت کرنیوالا اور خدا جانتا ہے کہ وہ راستگو اور نیکوکار اور ہدایت یافتہ اور پیروی کرنے والا حق کا تہا اور ابوبکر مر گیا تو میں خلیفہ رسول کا اور خلیفہ ابوبکر کا ہوں تم دونوں مجہکو بھی جہوٹ کہنے والا گنہگار بے وفا خیانت کرنے والا سمجہتے ہو اور خدا جانتا ہے کہ میں راستگو اور نیکوکار اور ہدایت یافتہ اور پیروی کرنے والا حق کا ہوں عمر کے کلام سے معلوم ہوا کہ علی اور عباس ابوبکر اور عمر کو کاذب اور آثم اور غادر جانتے تہے اور یہی علامات نفاق کے ہیں جو کہ مسلم اور مشکوۃ میں مذکور ہوئے ہیں اور علی کے برابر کون صادق اور راستگو ہوگا اور جو علم کہ علی کو تہا وہ کسکو تہا اور ایسا ہی نہیں ہو سکتا کہ خلیفہ دوم علی اور عباس پر تہمت کرتے ہوں بلکہ حقیقت میں وہ اون کو ایسا ہی جانتے ہونگے اور یہہ سب اہل سنت کے کتابوں میں لکہا ہی اسکے لکہنے میں ہمارا کچھ قصور نہیں ہے اور یہہ بھی اہلسنت کی کتابوں میں لکہا ہی کہ رسول خدا اپنے صحابہ سے فرماتے تھے کہ تم بہت مشابہ ہو بنی اسرائیل سے جو کچھ کہ وہ کرتے تہے تم بہی کروگے یہانتک کہ وہ سوسمار کے سوراخ میں گئے تہے تو تم بہی جاؤگے لیکن نہیں جانتا میں کہ مثل اون کے گوسالہ پرستی بہی کروگے تم یا نہیں چنانچہ ابن اثیر نے نہایہ میں اور زمخشری نے کشاف میں لکہا ہی اور یہہ مطابق ہے تفسیر کا ان میں جو عالم کے اور فرماتا ہے خدا کہ أَلَمْ يَأْتِهِمْ کیا نہیں آئی اونکے پاس نَبَأُ یعنی البتہ آئی ہے وہ منافقون پاس جو کہ دنیا کی لذتون میں مغرور ہیں اور ثواب آخرت سے محروم ہیں نَبَأُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ خبر اون لوگون کی کہ پہلے اون سے تہے قَوْمِ نُوحٍ قوم نوح کی کہ وہ طوفان میں غرق ہوئے وَعَادٍ اور قوم عاد کی کہ وہ ہوا سے ہلاک ہوئے وَثَمُودَ اور قوم ثمود کی کہ وہ جبرئیل کی چیخ سے مرگئی وَقَوْمِ إِبْرَاهِيمَ اور قوم ابراہیم کی کہ وہ طرح طرح کے عذاب میں گرفتار ہوئے اور نمرود اپنے قوم سمیت مچہروں سے ہلاک ہوا وَأَصْحَابِ مَدْيَنَ اور اہل مدین قوم شعیب کہ آگ سے ہلاک ہوئی وَالْمُؤْتَفِكَاتِ اور لوگ شہرون اولٹ گئے کے کہ وہ قوم لوط کی تہی اور شہرون پر برسے گئے یہہ سب قومیں وہ تہے کہ أَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ آئی تہی اونکے پاس پیغمبر اونکے ساتھ دلیلون اور معجزون روشن کے فَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ پس نہ تہا خدا ایسا کہ ظلم کرے اونکو یعنی عادت خدا کی ظلم کرنیکی نہیں ہے کہ بدون صدور جرم کسی پر عذاب نازل کرے وَلَٰكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ اور لیکن تہے وہ کہ جانون اپنے پر ظلم کرتے تہے بسبب کفر کے اور جہٹلانے پیغمبرون کے اور اب خدا بتفاق مومنین کا حال بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ اور مومن مرد اور مومن عورتین بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ بعضے اون کے دوست ہیں بعضون کے کہ ہر طرح سے ایک مومن دوسرے مومن کی مدد کرتا ہے اور حق مومن ہونیکا ادا کرتا ہے اس آیت سے معلوم ہوا کہ جنگ جمل والے عایشہ اور طلحہ اور زبیر وغیرہ کہ جو علی سے اور اوسکے طرف والون سے جنگ کرتے تہے اور ایسے ہی معاویہ اور اوسکی ہمراہی جو علی سے اور علی کی گروہ سے جنگ کرتے تہے مومن نہ تہے اور ایسا نہیں ہو سکتا کہ دونون طرف کے آدمی مومن ہون اسواسطے کہ خدا فرماتا ہے کہ مومن آپسمین دوست ہوتے ہیں اور وہ آپسمین عداوت رکھتے تہے کہ ایک طرف کے آدمی دوسرے طرف والون کو قتل کرتے تہے اور اگر اونکو مومن کہتے ہو تو علی کو اور اوسکی ہمراہیون کو کہو کہ یہہ مومن نہ تہے اور فتح الباری شرح صحیح بخاری میں لکہا ہے کہ روایت کی ہے عبد الرزاق نے معمر سے کہ عایشہ کو خوش نہیں معلوم ہوتا تہا ذکر کرنا علی کا خیر اور نیکی سے اور مسند احمد حنبل میں عایشہ سے روایت ہے کہ رسول خدا میمونہ کی گہر میں بیمار ہوئے اور اپنی بیبیون سے اجازت لیکر میرے گہر میں آئے اور اوسوقت عباس کے اور ایک مرد کے شانہ پر تکیہ کئے ہوئے تہی اور ابن عباس سے روایت کرتی ہیں کہا کہ تم نے جانا کہ عایشہ نے نام نہ لیا دوسرے آدمی کا اور کہا کہ عباس کے اور ایک مرد کی شانہ پر ہاتھ تہا وہ علی بن ابی طالب تہا کہ اوسکا نام نہ لیا اسواسطے کہ عایشہ کو خوش نہیں

معلوم ہوتا ہے کہ علی کا نام لیوی اور یہی تاریخ طبری مین لکہا ہے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ عائشہ کو خوش نہین آتا تھا علی کا خیر سے ذکر کرنا اور صواعق محرقہ مین لکہا ہے کہ علی کی دشمن بہت آدمی تہے اور شرح نہج البلاغہ مین ابن ابی الحدید نے ابوجعفر شیخ اپنے سے روایت کی ہے کہ کل اہل بصرہ علی سے بغض رکہتے تہے اور بہت آدمی مدینہ کی عداوت رکہتی تہی اور مکہ کے سب آدمی علی سے بغض رکہتے تہے اور کل قریش علی کے دشمن تہے اور ملل ونحل مین لکہا ہے کہ کہا اونہون نے کہ کینہ اور دشمنی اون کی امیر المومنین سے اوسحد کو پہونچی تہی کہ سعد بن وقاص اور ابن عمر اور اسامہ بن زید اور رافع بن خدیج انصاری اور محمد بن مسلمہ اور زید بن ثابت انصاری اور ابوہریرہ اور ابودردا اور ایک جماعت نے سوائی انکے ان سب لوگون نے علی کے ہاتہہ پر بیعت نہ کی جسوقت کہ وہ خلیفہ ہوا اور بعد انکے معاویہ کی ہاتہہ پر اور یزید کے ہاتہہ پر بیعت کی جس کسی نے کہ ان مین سے یزید کو پایا اور مسلم اور ترمذی اور نسائی مین امیر المومنین علیؑ سے روایت ہے کہ قسم خدا کی کہتا ہون مین کہ عہد کیا ہے مجہسے رسول خدا صلعم نے کہ ای علیؑ دوست نہین رکہتا ہے تجہکو مگر مومن اور دشمن نہین رکہتا ہے تجہکو مگر منافق پس بموجب اس آیت کے اور اس حدیث کے وہ لوگ کیونکر مومن ہونگے کہ جو علیؑ سے کینہ اور عداوت رکہتے تہے اور اونکو مومن کہتے ہو تو علی کو مومن نکہو اور یہہ نہین ہوسکتا کہ بموجب اس آیت کے اور اس حدیث کے آپسمین دشمنی رکہنی والی سب مومن ہون اور مومنین کی شان مین خدا یتعالی فرماتا ہے کہ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ حکم کرتے ہین وہ مومنین ساتہہ نیکی کی کہ واجبات کی اور طاعت خدا کی کرنی کے واسطے برادران ایمانی کو تاکید کرتے ہین وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ اور منع کرتے ہین وہ برائی سی کہ حرام باتون کی اور حرام کامون کے گرد نجاؤ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ اور قایم کرتے ہین وہ نماز کو کہ ہمیشہ اسکو پڑہتی ہین اوسکی وقت پر ساتہہ شرائط اور ارکان کے وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ اور دیتے ہین وہ زکوٰۃ کو جسوقت اونپر وہ واجب ہوتی ہے وَيُطِيعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ اور فرمانبرداری کرتے ہین وہ خدا کی اور پیغمبر اوسکی کی جمیع امور مین أُولَٰئِكَ یہہ وہ لوگ ہین سَيَرْحَمُهُمُ اللَّهُ قریب ہے کہ رحمت کرے اون پر خدا دنیا اور آخرت مین إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ تحقیق کہ خدا غالب ہے ہر چیز پر جو کچہہ چاہے سو کرے حَكِيمٌ حکمت والا ہے کہ موافق مصلحت کے کرتا ہے جو کچہہ کرتا ہے اور اب خدا یتعالی مومنین کی جزا کا ذکر کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَعَدَ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وعدہ کیا ہے خدا نے مومن مردون اور مومن عورتون سے جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ بہشتون کا کہ جاری ہین نیچے محلون اور درختون اون کے سے نہرین خَالِدِينَ فِيهَا ہمیشہ رہنے والی ہین وہیچ اون بہشتون کے وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً اور وعدہ کیا ہے خدا نے گہرون پاکیزہ کا کہ اون مین رہنے سے لذت پائین فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ بیچ بہشتون عدن کے کہتے ہین۔ کہ مساکن طیبہ محل ہین موتی اور زبرجد اور یاقوت کے اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ عدن خانہ خدا ہے کہ نہین دیکہا ہے اوسکو کسی آنکہہ نے اور نہین گذرا ہے کسی آدمی کے دل مین اور نہین ساکن ہونگے اوسمین مگر تین گروہ انبیاء اور صدیقین اور شہدا اور کہتا ہے خدا عدن کو کہ خوش حال ہے وہ شخص کہ جو داخل ہو تجہہ مین اور عدن ہمیشگی کے مکان کو بہی کہتے ہین اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ بہشت مین محل ہی موتی سے بنی ہوئی اور ہر ایک محل مین ستر خانہ ہین یاقوت سرخ کے اور ہر خانہ مین ستر گہر ہین زمرد کے اور ہر گہر مین ستر تخت ہین اور ہر تخت پر ستر فرش ہین طرح طرح کے رنگ اور نقش کے اور ہر فرش پر حور العین ہے اور ہر خانہ مین ستر خوان کہانیکے ہین اور ہر خوان مین ستر قسم کا کہانا ہے اور حق تعالی بندہ کو اسقدر قوت کہانیکی اور جماع کی دیگا کہ ایک صبح کو سب کہانون سی اور حورون سے لذت حاصل کریگا اور یہہ محل جنت عدن مین ہے اور اوس مین ہوائے خوش عرش کے نیچے سے چلتی ہے اور مشک سفید ٹیلون پر سی ہو کے گذرتی ہے اور

خوشبو کو اون محلون مین بساتی ہے اور وہ خوشبو پانسو برس کے راہ تک پہونچتی ہے اور فرمایا ہے جناب رسول خدا صلعم نے کہ وہ
شخص کہ خوش کرے اوسکو یہہ امر کہ زندہ رہے وہ میرا سا زندہ رہنا اور مرے وہ میرا سا مرنا اور ساکن ہو وہ بہشت عدن مین کہ
جسکا وعدہ کیا ہے مجھہ سے پروردگار میرے نے عدن کے بہشتون کا کہ بویا ہے اوسکو خدا نے اپنی دست قدرت سے اور کہا اوسکو کہ
پیدا ہو جا تو پس وہ ہوگیا پس چاہیے کہ دوستی کرے وہ شخص علی بن ابیطالب سے اور اولاد اوس کی سے بعد اوس کے اور حدیث
بلال مین ہے کہ جنت عدن بہشتون کے درمیان ہے اور دیوارین اوسکی یاقوت سرخ کی ہین اور سنگریزہ اوسکی موتی ہین اور
امیر المومنین علیہ السلام سے ایک یہودی نے پوچھا کہ بہشت مین تمہارا پیغمبر کہان رہیگا فرمایا کہ اوسکی اعلے درجہ مین اور
سب سے زیادہ بزرگ اور بلند مکان مین جنت عدن مین یہودی نے کہا کہ سچ کہتا ہے اور قسم ہے خدا کی کہ یہہ ہارون کے
ہاتھہ کا لکھا ہوا اور موسی کا لکھوایا ہوا ہے اور یہی اس سے خداتعالی نے مومنین اور مومنات کو وعدہ جناب عدن کا دیا ہے
اور اب اوس سے زیادہ بزرگ اور بہتر کا وعدہ کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اور رضامندی جانب خدا سے
مومنین کیواسطے اَكْبَرُ بہت بزرگ ہے اور زیادہ شریف اور عظیم ہے جناب عدن سے کہ سبب حاصل ہونے ہر سعادت اور کرامت کا ہے
ذٰلِكَ یہہ یعنی رضامندی خدا کی هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ وہ ہی مراد کو پہونچنا اور رستگاری ہی بڑی ہے اور روایت ہے کہ جسوقت بہشتی
بہشت مین جا کر ہین تو خداتعالی اونکو خطاب کریگا کہ اے بہشتیو وہ جواب مین کہینگے کہ لبیک وسعدیک والخیر فی یدیک اوسوقت
حق تعالی فرمائیگا کہ تم راضی ہوئی بہشتی جواب مین کہینگے کہ ہم کیونکر راضی نہون کہ ہمکو تو نے وہ نعمتین عطا کی ہین کہ کسی مخلوقات
کو عطا نہین کین حقتعالی فرمائیگا کہ مین تمکو اس سے بہتر اور زیادہ بزرگی عطا کرون بہشتی کہینگے کہ اس سے زیادہ بزرگ کیا ہے خطاب آئے
پہنچیگے اونکو کہ مین تم سے راضی ہون کہ کبھی تپر غصہ نکرون پس معلوم ہوا کہ خدا کی رضامندی سے بہتر کوئی چیز نہین ہے لیکن
خدا جب راضی ہوتا ہے کہ اوسکی فرمانبرداری کرے اور کل واجبات کو بجالائی اور جمیع محرمات سے پرہیز کرے اور یہہ بھی معلوم
ہوا پہلی آیتون سے کہ مومنین وہ ہین کہ جو آپسمین دوستی کرتے ہین اور نماز کو ہمیشہ پڑہتی ہین اور زکوۃ کو ہمیشہ ادا کرتے ہین
اور نیکی کا حکم کرتے ہین اور برائی سے منع کرتے ہین اور خدا کی اور پیغمبر کی فرمان برداری کرتے ہین پس جو شخص کہ مومن
سے بغض رکھے اور نیک کام سے کسیکو منع کرے اور بدکام کا حکم کرے کسیکو اور بدکام کسی سے کروائی اوسکو اغوا کرکے اور
نماز کو بجالائے اور زکوۃ کو ادا نکرے اور خدا اور رسول خدا کی فرمان برداری نکرے وہ شخص حکم خدا سے باہر ہونیوالا ہے اور
مومن ہونیکی اوصاف سے خارج ہے اور اب خداتعالی جہاد کا حکم کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اے پیغمبر بلند قدر جَاهِدِ الْكُفَّارَ
جہاد کر تو کفار پر تلوار سے وَالْمُنٰفِقِيْنَ اور منافقین پر حجت اور حد قایم کرنے سے اور قرات اہلبیت علیہم السلام مین جاہد الکفار
بالمنافقین ہے یعنی جہاد کر تو کافرون سے ساتھہ منافقون کے یہہ اسواسطے ہے کہ کہتی ہین کہ رسول خدا صلعم نے منافقون پر
جہاد نہین کیا ہے اور لیکن اُلفت دیتے تھے اور تالیف قلوب اونکی کرتے تھے اور اسواسطے کہ منافقین کفر کو ظاہر نہین کرتی تھی
اور خداتعالی اونکے کفر کو جانتا تھا اور جسوقت کہ وہ ایمان کو ظاہر کرتے تھے تو قتل اونکا مباح اور جائز نتھا لیکن امیر المومنین
نے منافقین پر جہاد کیا ہے اور فرماتا ہے خدا کہ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ اور سخت ہو تو اوپر اون کے اور درشتی کر تو اون سے وَمَاْوٰىهُمْ
جگہہ اون کافرون اور منافقون کی جَهَنَّمُ دوزخ ہے وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ اور بری جگہہ پہرنے کی ہے دوزخ اور کہتے ہین کہ رسولخدا صلعم حجرہ
کے سایہ مین بیٹھے تھے اصحاب سے فرمایا کہ اسوقت ایک مرد تمہارے پاس آئیگا اور شیطان کی آنکھون سے تمکو وہ دیکھیگا جسوقت وہ
آئے تو اوس سے کچھہ کلام نکرو ناگاہ ایک مرد آیا کبود چشم رسولخدا صلعم نے اوسکو اپنی پاس بلایا اور اوس سے پوچھا کہ تو اور تیری اصحاب کسواسطے مجھکو

کا لیاں دی ہی ہو اوسکی صحابہ اونکے جمع کیئے اور اونکو حضرت کے پاس لایا سب نے قسم کھائی کہ ہم دشنام دہی نہین کرتے ہین سو یہ آیت نازل
ہوئی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ یَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ قسم کہاتی ہین وہ ساتھہ خدا کے کہ مَا قَالُوا نہین کہا ہی اونہونے اس کلمہ کو وَلَقَدْ قَالُوا
كَلِمَةَ الْكُفْرِ اور البتہ تحقیق کہا ہے اونہونے کلمہ کفر کا رسول خدا کی نسبت اور مشہور یہ ہی اس آیت کی تفسیر مین یہ ہے کہ یہ آیت جلاس
بن سوید کی حق مین نازل ہوئی ہی اور وہ وقت درنگی تبوک کی سمع بیٹھے ہوا ہوا اونکے اور درگوش پر سوار ہوکر قبا والے کی طرف سے
مدینہ مین آیا اوسنے نفرت لانے لوگون کے اوس سفر سے اور کہا کہ جو کچھ محمد کہتا ہے اگر حق ہے تو ہم مین اس درازگوش سے بدتر ہین
اسبات کو مصعب کی زوجہ نے رسول خدا تک پہونچایا حضرت نے اوسکو طلب کیا اور اوس سے پوچھا تو اوسنے انکار کیا اور سب نے بھی اسبات
قسم کہائی کہ ہم نے نہین کہا ہے حق تعالی نے فرمایا کہ جہوٹی قسمین کہاتی ہین کہ اسنے نہین کہا ہے اور حال یہ ہے کہ اونہونے کہا ہی
وَكَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ اور کفر کیا ہے اونہون نے بعد اسلام لانے کے وَهَمُّوا بِمَا لَمْ يَنَالُوا اور قصد کیا ہے اونہون نے
ساتھہ اوس چیز کے کہ نہ پایا اونہون نے اوسکو اور مقصود اونکا نکال دینا رسول خدا کا اور مہاجرین کا مدینہ سے تہا کہ ابن سلول کو
اپنا سردار مقرر کرین وَمَا نَقَمُوا اور نکینہ رکھا اونہون نے پیغمبر اور مومنین سے إِلَّا أَنْ أَغْنَاهُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ مِنْ فَضْلِهِ
مگر یہ کہ تونگر کر دیا اونکو خدا نے اور پیغمبر اوسکے نے فضل اپنے سے کہ پہلے وہ محتاج تہی اور رسول خدا صلعم کی قدم کی برکت سی
وہ مال غنیمت سے دولتمند ہوگئے اور مثل مشہور ہے کہ اوس شخص کے شر سے ڈرنا چاہئے کہ جسکے ساتھہ احسان کیا ہو یہ دلیل ہے
عداوت کی کہ اونکو تونگر کر دیا تہا اور کہتے ہین کہ جلاس کا ایک غلام تہا لوگون نے اوسکو مار ڈالا تہا رسول خدا صلعم نے حکم کرکے
بارہ ہزار درہم اوسکی دیت مین جلاس کو دلوائے تھے اس سبب سے وہ تونگر ہوگیا تہا اسواسطے خدا نے فرمایا کہ سبب حسد کینہ
اور دشمنی کا نہین ہے مگر وہ تونگری فرماتا ہے خدا کہ فَإِنْ يَتُوبُوا يَكُ خَيْرًا لَهُمْ پس اگر توبہ کرین وہ تو ہوگا بہتر واسطی اونکے
وَإِنْ يَتَوَلَّوْا اور اگر پہر جائین وہ اور توبہ نکرین تو يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عذاب کریگا اونکو خدا عَذَابًا أَلِيمًا عذاب دردناک
فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ بیچ دنیا اور آخرت کے کہ دنیا مین وہ تو قتل ہونگی اور آخرت مین آتش دوزخ مین جلینگے وَمَا لَهُمْ فِي الْأَرْضِ
اور نہین ہے واسطے اونکی بیچ زمین کے مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ کوئی دوست اور مدد کرنے والا کہ اونکو عذاب سے بچائے اور نگاہ
رکھے جسوقت کہ وہ عذاب مین گرفتار ہون اور مجمع البیان مین ان آیتون کی تفسیر مین لکہا ہے کہ یہ آیتین اون لوگون کے حق مین
نازل ہوئی ہین کہ جن لوگون نے مشورہ کیا تہا بعد مراجعت جنگ تبوک کے اور ارادہ کیا تہا کہ گہاٹی پر پہاڑ کے رسول خدا کو
قتل کرین اور وہ بارہ آدمی تھے منافقین مین سے جبرئیل نے رسول خدا صلعم کو اونکی ارادہ کی خبر کی اور وہ اپنے مقصود کو نہ پہونچے
اور جسوقت اون سے پوچھا تو اونہونے جہوٹی قسمین کہائین کہ ہم تو آپہین ہنستے تہے اور کہتے ہین کہ ثعلبہ بن حاطب انصاری عبادت
اور زہد مین بہت مشہور تہا ایک روز رسول خدا کے خدمت مین حاضر ہوا اور اپنے فقر اور فاقہ کی اوسنے شکایت کی اور حضرت سے درخواست
کی کہ میرے واسطے دعا کرو کہ خدا تعالی مجھکو تونگر کردے حضرت نے اوسکو بہت نصیحت کی اور فرمایا کہ اس مطلب سے درگذر کر انجام
تونگری کا اچہا نہین ہے اور جو کچھ تیرے پاس ہے اوس پر قناعت کر کہ تہوڑے پر شکر کرنا بہتر ہے بہت سے اوس نے کہنا حضرت کا
نمانا اور بعد چند روز کے پہر حضرت کے پاس آیا اور وہی درخواست کی اور کہا کہ یا رسول خدا مین نے عہد کیا ہے کہ جو کچھ کہ حقوق
مال کے ہین سب ادا کرونگا اور اوس میں سے رشتہ دارون کی بہی خبر لیتا رہونگا جسوقت کہ اوسنے بہت مبالغہ اسمین کیا تو رسول خدا
صلعم نے دعا کی کہ خداوندا ثعلبہ کو مال عطا کر اوسکے خواہش کے موافق دعا حضرت کی قبول ہوئی اور خدا تعالی نے تہوڑے سے گوسفندون
کہ جن پر وہ قناعت کرتا تہا بعد برکت دی کہ کثرت سے اوسکی گوسفندون کے ریوڑ ہوگئی یہانتک کہ گرد مدینہ کے اونکی بیٹھنے کو جگہہ باقی نرہی

صحرا میں جا کر اوسکو رکھا اور اوسکی بکریاں اونکی خبر گیری میں اسقدر فرصت نہوئی کہ نماز جماعت کو ہمراہ رسول خدا صلعم کے جا کر ادا کرے اور ثواب جماعت سے محروم ہو گیا اور صرف ہر روز جمعہ کے مدینہ میں نماز پڑھ جاتا تہا اور جب کہ وہ کثرت گوسفندوں کی ہوئی تو اور آگے کو بڑھا اور شہر سے دور ہو گیا یہانتک کہ نماز جمعہ کیواسطے بھی شہر میں نہ آسکا اور حضرت رسول خدا صلعم نے اوسکو پوچھا اور اوسکے حال سے سوال کیا کہ وہ کسواسطے نماز جمعہ میں حاضر نہیں ہوتا ہے لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول خدا اسقدر وہ گوسفندوں کی رکھتا ہے کہ صحرا میں بھی اونکو جگہہ نہیں ملتی ہے اسی سبب سے فلانے صحرا میں جا کر اوسنے مقام کیا ہے حضرت نے یہہ سنکر تین مرتبہ فرمایا کہ افسوس ہے ثعلبہ پر اور زکوۃ کی آیت نازل ہوئی تو آنحضرت نے جہنی کو وہ آیت دی اور ایک شخص کو بنی سلیم میں سے اوسکا رفیق کر کے ثعلبہ کے پاس اوسکو بھیجا تاکہ آیہ زکوۃ کو اوسکے روبرو پڑھکر مال زکوۃ اوسکے پاس سے لاوے اور ایک خط بھی اوسکو لکھا اور اوسمیں سب شرطیں اوسکی لکھی اور اوس جہنی سے کہا کہ جب وقت اوس سے زکوۃ کو وصول کر لو تو فلانے مرد سلیمی کے پاس جاؤ کہ وہ بہت سی اونٹنیاں رکھتا ہے اوس سے بھی زکوۃ کو وصول کرو وہ دونوں آدمی پہلے ثعلبہ کے پاس پہونچے اور عنایت نامہ حضرت کا اوسکو دیا اور زکوۃ کی آیت اوسکے روبرو پڑہی اور زکوۃ اوس سے طلب کی ثعلبہ نے جواب صاف دیا اور کہا کہ محمد ہم سے جزیہ طلب کرتا ہے اور مال کی محبت نے اوسکو راہ حق سے اور اطاعت رسولؐ سے برگشتہ کر دیا اور زکوۃ اوسنے نہ دی اور اون آدمیوں سے کہا کہ تم دوسری جگہہ جاؤ کہ میں اپنے مقدمہ میں فکر اور تامل کروں وہ دونوں اوس سلیمی کے پاس گئے اور آیت کو اوسکے روبرو پڑہا اوسنے سنکر کہا کہ میں بسر و چشم حاضر ہوں اور مجھکو فرمانبرداری خدا کی اور رسول کی منظور ہے اور نگاہ میں دو ہونسے جا کر بہتر اور خوب اونٹ نکال کر دیئے اور کہا کہ انکو رسول خدا کے پاس لیجاؤ اون دونوں نے کہا کہ ہمکو حضرت نے یہہ نہیں فرمایا کہ تم بہت اچھا مال زکوۃ میں لو اوسنے کہا کہ میں تو بہتر ہی مال خدا اور رسولؐ کو دونگا اونہوں نے وہ مال لیا اور پھر ثعلبہ کے پاس گئے اوسنے وہی جواب دیا جو کہ پہلے کہا تہا کہ یہہ جزیہ ہے اور مال زکوۃ نہ دیا اور کہا کہ دوسری جگہہ جاؤ کہ میں پھر اپنے مقدمہ میں فکر کروں وہ دونوں رسولؐ خدا کے پاس چلے آئے اور سب حال عرض کیا اور امام محمد باقر علیہ السلام سے بھی یہی روایت ہے کہ ثعلبہ نے عہد کیا تہا کہ میں تونگر ہو جاؤنگا تو حقدار کا حق ادا کرونگا اور جب تونگر ہوا تو اوسنے بخل اختیار کیا اور زکوۃ نہ دی اور جسوقت اون دونوں آدمیوں نے ثعلبہ کا حال حضرت سے بیان کیا تو حضرت نے سنکر فرمایا کہ وائے ثعلبہ پر اور یہہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے کہ وَمِنْهُم مَّنْ عَاهَدَ اللَّهَ اور بعض اون منافقوں میں سے وہ شخص ہے کہ عہد کیا تہا اوسنے خدا سے کہ لَئِنْ آتَانَا مِن فَضْلِهِ البتہ اگر دیگا ہمکو خدا فضل اپنے سے کچھ مال تو لَنَصَّدَّقَنَّ البتہ صدقہ دینگے ہم اور زکوۃ کو نکالینگے ہم اپنے مال میں سے وَلَنَكُونَنَّ اور البتہ ہونگے ہم زکوۃ کے نکالنے سے مِنَ الصَّالِحِينَ نیکوں میں سے فَلَمَّا آتَاهُم مِّن فَضْلِهِ پس جسوقت دیا اونکو خدا نے فضل اپنے سے اور تونگر کر دیا تو بَخِلُوا بِهِ بخل کیا اونہوں نے ساتھ اوسکے اور حق خدا اوسمیں سے ادا نکیا وَتَوَلَّوا اور منہ پہیر لیا اونہوں نے اپنے عہد اور پیمان سے وَّهُم مُّعْرِضُونَ جسوقت کہ وہ انکار کرنے والے تہے زکوۃ کے دینے سے اور حکم خدا اور رسول سے فَأَعْقَبَهُمْ پس پیچہے سے لایا اونکو بخل اور زکوۃ کا نہ دینا نِفَاقًا فِي قُلُوبِهِمْ نفاق کو بیچ دلوں اونکے کے إِلَىٰ يَوْمِ يَلْقَوْنَهُ اوس روز تک کہ ملاقات کرینگے وہ جزا اوسکی کو یعنے قیامت تک بِمَا أَخْلَفُوا اللَّهَ مَا وَعَدُوهُ بسبب اوسکے کہ خلاف کیا اونہوں نے خدا سے اوس چیز کا کہ وعدہ کیا تہا اونہوں نے اوسکا اوس سے وَبِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ اور بسبب اوسکے کہ جہوٹ کہتے تہے وہ وعدہ کی فارسی أَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ آیا نہ جانا اون عہد توڑنے والوں نے اسکو کہ تحقیق خدا جانتا ہے سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ پوشیدہ اونکی کو اور راز اونکی کہ زکوۃ کو وہ جزیہ کہتے ہیں وَأَنَّ اللَّهَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اور تحقیق خدا جاننے والا ہے پوشیدوں کا کہتے ہیں کہ جسوقت یہہ آیتیں نازل ہوئیں تو ایک شخص ثعلبہ کے یگانوں میں سے وہاں حاضر تہا وہ ان آیتوں کو سنکر ثعلبہ کے پاس گیا اور کہا اوسکو کہ اے [illegible] ثعلبہ تیری حق میں میں آیتیں نازل ہوئی ہیں تیری کفر و نفاق پر دلالت کرتی ہیں ثعلبہ رسول خدا صلعم پاس حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ یا

رسولخدا جسطرحسے آپ فرمائین مین زکوۃ کو حاضر کرون جسکو چاہو دیدو اور جسطرح چاہو خرچ کرو حضرت نے فرمایا کہ تو نے زکوۃ کو جرمہ کہا ہے خدا تعالی فرماتا ہے کہ مین زکوۃ کو اوسکے قبول نکرونگا ثعلبہ وہان سے اوٹہا اور سر پر اپنی خاک ڈالتا تہا اور فریاد کرتا تہا حضرت نے فرمایا کہ مین تجہکو کہتا تہا فقیری پر صبر کرو اور تونگری کو طلب مت کر میری کہنی کو تو نے قبول نکیا اسواسطے اس قضیہ مین تو مبتلا ہوا وہ مایوس ہوکر اپنے موضع کو پہر گیا اور رسولخدا صلعم کو رحمت خدا شامل ہوئی کہ حضرت نے اونہین ایام مین وفات پائی اور بعد اوسکی ثعلبہ ابوبکر کے پاس آیا اور کہا کہ زکوۃ میری قبول کر ابوبکر نے کہا کہ زکوۃ تیری رسولخدا نے قبول نہین کی ہے مین بہی قبول نکرونگا اور بعد اوسکے عمر کے خلافت مین عمر کے پاس آیا اور اونسی بہی جواب دیا اور نہ زکوۃ اوسکی قبول نکی اور بعد اوسکے عثمان کے زمانہ مین عثمان کے پاس گیا کہتے ہین کہ عثمان نے اوسکی زکوۃ قبول کر لی اور حکم خدا اور سنت رسول اور سیرت شیخین کو ترک کیا باوجودیکہ عبدالرحمان نے اسی شرط پر اوسکو خلیفہ کیا تہا کہ کتاب خدا اور سنت رسول اور سیرت شیخین پر عمل کرے جسوقت کہ علی نے سیرت شیخین پر عمل کرنی سے انکار کیا تہا اور عثمان نے اقرار کیا تہا کہ مین عمل کرونگا کتاب خدا اور سنت رسول اور سیرت شیخین پر اسواسطے عبدالرحمن نے عثمان کو خلیفہ کیا اور علی کو خلیفہ نکیا چنانچہ اہلسنت کی کتابون مین لکہا ہے اور اب مال کی دوستی مین نہ کتاب خدا پر عمل کیا نہ سنت رسول پہ نہ سیرت شیخین پر اور کہتے ہین کہ سالم بن عمیر انصاری ایک صاع خرما وزن مین کہ وہ تین سیر سے کچہ زیادہ ہوتا ہے شاہجہان آباد کی وزن سے رسولخدا کے پاس لایا اور عرض کی کہ یا رسولخدا مین نے دو صاع خرما کہ مزدوری کی تہی ایک صاع تو مین نے اوسمین سے اپنی عیال کی واسطے رکہا ہے اور ایک صاع خدا کو قرض دیتا ہون حضرت نے یہہ سنکر فرمایا کہ تو اپنی خرما اون لوگون کی خرما پر کہ جنہون نے بہت دئی ہین بکہیر دی اور پہیلا دی منافقین یہہ امر دیکہہ کر ٹہٹہا کرنیلگی اور کہنے لگے کہ واللہ خدا تعالی اسکی صاع سے بی پرواہ ہے اور خدا تعالی اسکی صاع کو لیکر کیا کریگا اور ایسے ہی امیر المومنین ع بہی مزدوری کرکے خرما لائی اور تصدق مین اوسکو دیا اور عبدالرحمان نے صدقہ مین درہم دئی اور منافقین اونکو عیب لگاتے تہے جنہون نے بہت دیا تہا اونکو تو کہتی تہی کہ اونہون نے ریا سی دیا ہے اور جن لوگون نے تہوڑا دیا تہا اونکو کہتی تہی کہ اس تہوڑی کو لیکر خدا کیا کریگا وہ خود غنی اور تونگر ہے خدا تعالی نی اونکی مذمت مین یہہ آیت نازل کی چنانچہ فرماتا ہے کہ اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ جو لوگ کہ از راہ تمسخر عیب لگاتے ہین رغبت کرنیوالونکو مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقٰتِ مومنین مین سے بیچ صدقون کے جو کہ زیادہ دیتی ہین صدقہ مین وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اور عیب کرتے ہین اون لوگون کو مومنین مین سے کہ نہین پاتے ہین وہ صدقہ دیتی مین اِلَّا جُهْدَهُمْ مگر طاقت اپنی کو کہ اوس طاقت سے مشقت کرکے کچہ حاصل کرتے ہین اور اوسکو راہ خدا مین دیتے ہین اور اونکو کہتے ہین کہ خدا انکا صدقہ لیکر کیا کریگا فَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ پس ٹہٹہا کرتے ہین وہ منافقین اون مومنین سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ جزا ٹہٹہا کرنیکی دیگا خدا اونکو وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ اور واسطے اون کی عذاب ہی دردناک اور کہتی ہین کہ پسر عبداللہ بن ابی کا اوسکا نام بہی عبداللہ تہا مومنین مخلصین مین سے ہوگیا تہا اوسنی اپنی باپ کی بیماری مین کہ وہ منافق تہا رسول خدا سی جاکر عرض کی کہ میری باپ کے واسطے بخشش کی دعا کرو یہہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ بخشش چاہ تو واسطے اون منافقین کی یا نہ بخشش چاہ تو واسطے اون کی کہ بخشش کا طلب کرنا اونکی واسطے اور نہ طلب کرنا دونون برابر ہین اسواسطے اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً اگر بخشش چاہے تو واسطے اونکی ستر مرتبہ فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ پس ہرگز نہ بخشش کریگا خدا واسطے اونکی مراد ستر مرتبہ سی عرب کے استعمال مین کثرت سے ہے اور عدد معین مراد نہین ہے یعنی اگر بیحد ونہایت اونکے واسطے تو بخشش چاہیگا تو خدا اونکو نہ بخشیگا ذٰلِكَ یہہ یعنی نہ بخشا جانا اون منافقین کا بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ بسبب اسکی ہی کہ تحقیق اونہون نے کفر کیا ہے خدا کی اور پیغمبر اوسکی کی وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ اور خدا رہنمائی کریگا قوم بدکارون اور باہر ہونیوالونکو ایمان سی طرف بہشت کی اور اب خدا تعالی منافقین کا خوش ہونا تبوک کے نجانی سے بیان

کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے فَرِحَ الْمُخَلَّفُونَ خوش ہوئی پیچھے رہجانیوالی تبوک سے بِمَقْعَدِهِمْ ساتھ بیٹھنے اپنی کی لڑائی سے خِلَافَ رَسُولِ اللّٰهِ
پیچھے رسولخدا کی یا واسطے مخالفت رسولخدا کی جہاد مین جانی سے بیٹھ رہے وَكَرِهُوا أَنْ يُجَاهِدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ اور مکروہ جانا اونہوں نے
اس امر کو کہ جہاد کرین وہ ساتھ مالون اپنی کی اور جانون اپنی کی فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بیچ راہ خدا کی بلکہ اونہوں نے تن آسانی اور راحت اختیار کی
اور اپنی آرام کو رضائی خدا پر مقدم رکھا وَقَالُوا لَا تَنْفِرُوا فِي الْحَرِّ اور کہا اونہوں نے کہ مومنین نہ باہر نکلو تم بیچ گرمی کی یعنی خود نہ گئے اور
مومنین کو بھی چاہتی تہی کہ نہ جائین خدا تعالی فرماتا ہے کہ قُلْ کہہ تو ای محمد صلعم اون منافقون سی کہ نَارُ جَهَنَّمَ أَشَدُّ حَرًّا آگ دوزخ
کی بہت سخت ہی حرارت مین اس آگ سی کہ جو دنیا مین ہی لَوْ كَانُوا يَفْقَهُونَ اگر ہین وہ سمجھتی کہ انجام اونکا اوسی آگ کی طرف ہی
فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلًا چاہیے کہ ہنسین وہ منافقین تہوڑا اس دنیائی ناپایدار مین کہ اسباب غم کی اسمین بہت بخوشی کی اسباب
سے وَلْيَبْكُوا كَثِيرًا اور چاہیے کہ روئین وہ بہت آخرت کی واسطے کہ وہان کا رنج ہمیشہ کہ ہے اور اسباب رنج کی وہان بی نہایت ہین اور قلیلا
اور کثیرا دونون صفت ہین مصدر محذوف کی یعنی ضحکا قلیلا و بکا کثیرا اور فرماتا ہے خدا کہ بدلا دیگا اونکو جَزَاءً بدلا دینا بِمَا كَانُوا
يَكْسِبُونَ بہ سبب اوس چیز کے کہ تہی وہ کسب کرتی نفاق اور بدی کو اور بیدون عذر جہاد سی بیٹھ رہنی کو اور رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے
کہ اگر جانو تم جو کچھ کہ مین جانتا ہون تو بہت کم ہنسو تم اور بہت گریہ کرو تم اور فرماتا ہے خدا کہ فَإِنْ رَجَعَكَ اللّٰهُ پس اگر پہیری تجہکو
خدا ای محمد تبوک سے إِلَىٰ طَائِفَةٍ مِنْهُمْ طرف ایک گروہ کی اون منافقون مین سی اور روانہ ہو طرف مدینہ کی اور اون منافقین کو تو
دیکھی کہ جو بدون عذر بیٹھ رہی اور توبہ اونہوں نے نہین کی ہے فَاسْتَأْذَنُوكَ لِلْخُرُوجِ پس اذن چاہینگی وہ تجہ سی واسطے نکلنے کی ۔
کسی جہاد کی واسطے بعد تبوک کی تو ہرگز اونکو اذن مت دی فَقُلْ لَنْ تَخْرُجُوا مَعِيَ أَبَدًا پس کہہ تو کہ ہرگز نہ نکلو تم ہمراہ میرے ہمیشہ کبھی
وَلَنْ تُقَاتِلُوا مَعِيَ اور ہرگز نہ لڑو تم ہمراہ میری ہو کر عَدُوًّا دشمن سی إِنَّكُمْ رَضِيتُمْ بِالْقُعُودِ تحقیق کہ تم راضی ہوئی ہو ساتھ
بیٹھ رہنی کی أَوَّلَ مَرَّةٍ پہلی مرتبہ جنگ تبوک سے فَاقْعُدُوا مَعَ الْخَالِفِينَ پس اب بہی بیٹھ رہو تم ہمراہ پیچھے رہنیوالون کی مثل زنان اور اطفال
کی کہ وہ لیاقت جنگ کرنیکی نہین رکہتی اور کہتی ہین کہ رسولخدا صلعم کا دستور تہا کہ منافق کی جنازہ پر نماز پڑہا کرتے تہے اور احکام
مسلمانونکی اونپر جاری کرتے تہے اور یہہ بہی حضرت کا قاعدہ تہا کہ قبر پہ کہڑی ہو کر صاحب قبر کی واسطے دعا کرتی تہی خدا تعالی نے
منع کیا اور فرمایا کہ وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا اور نماز پڑہ تو جنازہ کسیکی اون منافقون مین سے کہ مر گیا ہو ہمیشہ یعنی ہمیشہ اور
کبھی اوسپر نماز مت پڑھ وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِ اور نہ کہڑا ہو تو اوپر قبر اوسکی کی واسطے دفن اور زیارت اور استغفار اور دعا کی اسواسطے
إِنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللّٰهِ تحقیق کہ اون منافقون نے کفر کیا ہے ساتھ خدا کی وَرَسُولِهِ اور پیغمبر اوسکی کی کہ خدا کا اونہون نے شریک پیدا کیا
اور پیغمبر کی نافرمانبرداری کی ہی وَمَاتُوا وَهُمْ فَاسِقُونَ اور مر گئی وہ جسوقت کہ وہ باہر ہونیوالی حکم خدا کی سی ہین کہتی ہین کہ عبد الله بن
ابی منافق کی عیادت کو یعنی وہ بیمار تہا اوسکی پوچہنی کو رسولخدا تشریف لیگئی اوسنی ایک تو حضرت کی پیرہن کی درخواست کی کہ
اوسمین میرا کفن کرنا اور دوسرا امر یہہ ہے کہ اوسنی کہا کہ میری جنازہ پہ حضرت نماز پڑہین جب وہ مر گیا تو رسول خدا اوس کی جنازہ
پر نماز پڑہنی کی واسطے کہڑے ہوئی جبرئیل نے دامن کہنچ لیا اور کہا کہ اسپر نماز مت پڑھو اور یہہ آیت پڑہی کہ ولا تصل
علی احد اور پیرہن کو لوگون نے پوچھا تو حضرت نے فرمایا کہ مین جانتا ہون کہ میرا پیرہن اوسکو کچھ فایدہ نہ کریگا لیکن امید ذات
خدا سی یہہ ہے کہ اس امر کی جہت سی لوگ اسلام مین داخل ہون اور دوسری روایت مین ہی کہ عبد الله بن ابی نے جو واسطے تبرک
کے حضرت سی پیرہن طلب کیا اور حضرت نی پیرہن اپنا اوسکو دیا تو ایک ہزار آدمی خزرج کی مسلمان ہوئی جسوقت اونہوں نے
سنا کہ رسولخدا کی پیرہن سے عبد الله نے شفا طلب کی ہی اور کہتی ہین کہ حضرت نے اپنا پیرہن عبد الله کو اوس لباس کی عوض مین

دیا تھا کہ اوسنے عباس کو دیا تھا جسوقت کہ وہ برہنہ اسیر ہوکر آئی تھے جنگ بدر مین اور کہتے ہین کہ جسوقت رسول خدا صلعم ابن ابی کے
جنازہ پر نماز پڑھنے کیواسطے کھڑے ہوے تو عمر نے رسول خدا کا دامن پکڑ کر کھینچا اور کہا کہ تو کسواسطے نماز پڑھتا ہے کیا خدا نے تجھکو منع
نہین کیا ہی کہ منافق پر نماز مت پڑھ اور اوسکی قبر پر مت کھڑا ہو حضرت نے فرمایا کہ وے تجھے تو جاننا تھا کہ مین نے کیا کہا ہے اسکے جنازہ پر
مین نے کہا ہے کہ الٰہی بھردے اسکی قبر کو آگ سے اور شکم اوسکی کو آگ سے اور داخل کر تو اوسکو آگ مین جسنے منکر کہا کہ پناہ مانگتا ہون مین
ساتھ خدا کے نارضامندی خدا کی سے اور ناراضامندی رسول کی سے اور فرماتا ہے خدا کہ وَلَا تُعْجِبْكَ اور نہ تعجب
مین ڈالے تجھکو اسمین خطاب اگرچہ رسول خدا کے طرف ہے لیکن مراد اوس سے مومنین ہین یعنی نہ تعجب مین ڈالین تمکو اے مومنین
اَمْوَالُهُمْ وَ اَوْلَادُهُمْ مال اون منافقون کی اور نہ اولاد اون کی اگرچہ مال اون کے پاس بہت ہین اور اولاد اون کی قوی
اور قدرت والی ہین اِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ اَنْ يُّعَذِّبَهُمْ بِهَا سوا اسکے نہین کہ ارادہ کرتا ہے خدا یہہ کہ عذاب کری اونکو ساتھ مال اون اور
اولاد کے فِي الدُّنْيَا بیچ دنیا کی کہ ہمیشہ وہ مال اون کی کھٹنے اور دشمنانی اور خرچ ہوجانے اور ضایع ہوجانے اور محافظت کے رنج مین ہین اور
واسطے معاش اور پرورش اولاد کے محنت و مشقت کھینچتے رہین وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ اور نکل جاوین جانین اونکی حسرت سے وَهُمْ
كٰفِرُوْنَ۝ اور جسوقت کہ وہ کفر کرنے والے ہون بعضے عارف کہتے ہین کہ مالدار آدمی بڑی شقی اور بدبخت ہین کہ مال دنیا کو جمع کرتی
ہین طرح طرح کی محنت و مشقت اور پریشانی سے اور اوسکے نگہبانی مین بہت رنج کھینچتے ہین اور آخر کو بہزار حسرت و افسوس اوسکو یہین
چھوڑ کر چلے جاتے ہین ع جو کوئی جمع کرتا ہے دنیا مین مال کو ٭ چلیگا روز حشر وہ اوسکے وبال کو ٭ مال حرام لیکے جہنم مین جائے گا ٭
اور خطرہ حساب ہے مال حلال کو ٭ اور فرماتا ہی کہ وَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ اور جسوقت کہ نازل کیجاتی کوئی سورت قرآن کی اور یہین
مذکور ہو اَنْ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَجَاهِدُوْا مَعَ رَسُوْلِهٖ یہہ امر کہ ایمان لاؤ تم ساتھ خدا کی اور جہاد کرو تم ہمراہ پیغمبر اوسکی کی ہوکر تو اسْتَاْذَنَكَ
اُولُوا الطَّوْلِ اذن چاہتے ہین تجھسے ای محمد صلعم صاحب مال اور طاقت کے بیٹھ رہنے کیواسطے مِنْهُمْ اون لوگون مین سی کہ جو منافق ہین
وَقَالُوْا ذَرْنَا نَكُنْ مَّعَ الْقٰعِدِيْنَ۝ اور کہا اونہون نے کہ چھوڑ جا تو ہمکو کہ ہوین ہم ہمراہ بیٹھ رہنے والون کے گھرون مین رَضُوْا اور راضی
ہین وہ منافقین بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ ساتھ اس امر کے کہ ہوین وہ ہمراہ پیچھے رہجانیوالون کے مثل عورتون اور لڑکون اور
آزاریون کے وَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اور مہر رکھی گئی ہے اوپر دلون اونکی کے بسبب نفاق کی یعنی اونکے دلون مین حق جو اثر نہین کرتا
ہے گویا کہ حق کی جانب سے اونکی دلون پر مہر رکھی گئی ہے کہ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ پس وہ نہین سمجھتے ہین کہ جہاد نہ کرنے مین کیسے کیسے منافع
دنیا اور آخرت کی ہین اور بیٹھ رہنے مین کیسے نقصان ہین اور اب خدا تعالیٰ پیغمبر کی اور مومنین کی تعریف کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ
لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ لیکن پیغمبر اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین مَعَهٗ ہمراہ اوسکی جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ جہاد کیا ہی مومنون نے
ساتھ مالون اپنے کی کہ جہاد کی سامان مین مال خرچ کئی ہین وَاَنْفُسِهِمْ اور ساتھ جانون اپنے کے کہ راہ خدا مین وہ لڑے ہین
وَاُولٰٓئِكَ اور یہہ وہ لوگ ہین لَهُمُ الْخَيْرٰتُ واسطے اونکی خوبیان ہین دنیا اور آخرت کی کہ نصرت و غنیمت دنیا مین ہی اور
بہشت اور نعمتین آخرت مین ہین وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۝ اور یہی لوگ رستگاری پانیوالی ہین اور مقصد کو پہنچنے والے اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ
تیار کیا ہے خدا نے واسطے اونکے جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ بہشتون کو کہ جاری ہین نیچے درختون اون کی کے نہرین
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ہمیشہ رہنے والے ہین وہ بیچ اون بہشتون کے ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ۝ یہہ ہے مراد پانا اور رستگاری بڑی کہ مثل اوسکی
کوئی مقصود اور مراد نہین ہے خداوند ہمکو بھی ایسی ہی مراد عطا کر اور فرماتا ہی خدا کہ وَجَآءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ اور آئے عذر
کرنیوالے جنگل کے رہنے والون عربون مین سی اعراب جنگل کے رہنے والون کو کہتے ہین اور معذرون کو یعقوب اور ابن قتیبہ نے اسطرح

میں اور تخفیف ذال پڑہا ہی اور اکثر مفسرین کہتے ہیں کہ یہہ آیت اون بادیہ نشینوں کے شان میں ہے کہ جو تبوک کے جانے سے عذر کرتے تہے اور لیکن حقیقت میں کوئی عذر نہ تہا اور جو کچھہ کہ عذر اونکا تہا وہ یہہ تہا کہ اگر ہم جہاد کو جاوینگے تو بنی طی ہمارے اہل و عیال اور مویشی کو لوٹ لینگے ہمکو نجانیکی اجازت حاصل ہوجاے اور ابن عباس کے نزدیک یہہ ہے کہ اونکی واسطے عذر تہا اور وہ عذر کرنیوالے بنی غفار کے لوگ تہے اور جنکا پہلے ذکر ہوا ہے وہ قبیلہ اسد او رغطفان کے تہے اور بعضے یہہ ہے کہ نہ آئے اور نہ عذر کیا اور بعضونے اگر عذر کیا اون سبکا حال خدا تعالی بیان کرتا ہے اور آئے عذر کرنے والے صحرائی لوگوں میں سے لِيُؤْذَنَ لَهُمْ تاکہ اذن دیا جاے واسطے اونکے بیٹہ رہنے کے لئے وَقَعَدَ الَّذِينَ كَذَبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ اور بیٹہ رہے وہ لوگ کہ جہوٹ کہا تہا انہوں نے خدا سے اور پیغمبر اوسکے سے کہ ہم ایمان لائی ہیں بلکہ وہ منافق ہیں اور نہ وہ آئے اور نہ انہوں نے عذر کیا سَيُصِيبُ الَّذِينَ كَفَرُوا قریب ہے کہ پہونچے اون لوگونکو کہ کفر کیا ہے اونہوں نے مِنْهُمْ اُن لوگوں میں سے کہ جو منافق ہیں عَذَابٌ أَلِيمٌ عذاب دردناک دنیا میں تو قتل اور غارت ہونا اور آخرت میں آتش دوزخ میں جلنا اور جو لوگ کہ حقیقت میں معذور ہیں کہ کسی مرض میں گرفتار ہیں یا زاد راہ اور سواری کا مقدور نہیں رکہتے ہیں کہ جہاد میں جائیں ایسے لوگوں کو اجازت ہے اگر جہاد میں نجائیں چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَاءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضَى وَلَا عَلَى الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ مَا يُنْفِقُونَ حَرَجٌ نہیں ہے اوپر ناتوانوں عاجزوں کی اور نہ اوپر مریضوں کی اور نہ اوپر اون لوگوں کے کہ نہیں پاتی ہیں اوس چیز کو کہ خرچ کریں وہ جہاد میں کوئی تنگی یعنی یہہ لوگ کہ جو ناتوان اور بیمار ہیں اور مفلس ہیں کہ جہاد میں خرچ کرنیکو اپنے پاس کچھہ نہیں رکہتے ہیں یہہ لوگ اگر بیٹہہ رہیں اور جہاد میں نجائیں تو اون پر کوئی حرج اور گناہ نہیں ہے إِذَا نَصَحُوا جسوقت کہ خیر خواہی کریں وہ اور فرمان برداری کریں لِلَّهِ وَرَسُولِهِ واسطے خدا کے اور پیغمبر اوسکے کی اور معنے نصیح کی خالص کرنی عمل کے ہیں اور فرماتا ہی خدا کہ مَا عَلَى الْمُحْسِنِينَ نہیں ہے اوپر اون نیکی کرنیوالوں کے کہ ناصح اور خیر خواہ ہیں مِنْ سَبِيلٍ کوئی راہ عتاب کی اور ملامت کرنیکی وَاللَّهُ غَفُورٌ اور خدا بخشنے والا ہے اوس شخص کا کہ جو واسطے عذر کے جہاد میں نہیں جاسکتا ہے رَحِيمٌ مہربان ہے کہ معذور کو رخصت بیٹہہ رہنے کی دیتا ہے کہتے ہیں کہ سات آدمی انصار میں سے ایسے تہے کہ اپنے پاس وہ سواری نہیں رکہتے تہے تاکہ جہاد میں جائیں اور نہ زاد راہ رکہتے تہے اور وہ معقل بن یسار اور صخر بن خنسا اور عبد اللہ بن کعب اور سالم بن عمیر اور عبد اللہ بن مغفل اور علبة بن زید اور ابو علیہ تہے یہہ ساتوں متفق ہوئے رسول خدا صلعم کے خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی کہ یا رسول خدا ہمارا قصد جہاد کا ہے اور پیدل ہو کر ہم نہیں چل سکتے ہیں ہمکو سواریاں عنایت ہوں کہ ہم سوار ہو کر چلیں حضرت نے عذر کیا کہ میرے پاس سواریاں نہیں ہیں وہ روتے ہوئے مشتاق جہاد کے حضرت کے پاس سے اولٹے پہر گئے لیکن ابن عمیر کو حضرت نے زاد راہ اور سواری دی اور انکو ہمراہ اوسکو لیگئے اور کہتے ہیں کہ اوسوقت ہمراہ حضرت کے تیس ہزار آدمی تہے اور دس ہزار اون میں سے پیدل تہے اون معذوروں ناچاروں کی حال میں خدا تعالی فرماتا ہے کہ وَلَا عَلَى الَّذِينَ اور نہیں ہے حرج بیٹہہ رہنے میں اوپر اون لوگوں کے کہ إِذَا مَا أَتَوْكَ جسوقت کہ آئی وہ تیرے پاس ای محمد صلعم اور درخواست کی اونہوں نے لِتَحْمِلَهُمْ تاکہ سوار کرے تو اونکو اور سوار کرکے اونکو اپنے ہمراہ جہاد میں لیجاے قُلْتَ کہا تو نے اونکو کہ اوسوقت لَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ نہیں پاتا ہوں میں کچھہ کہ سوار کروں میں تمکو اوپر اوسکے تَوَلَّوْا پہر گئے وہ یہہ سنکر تیرے پاس سے وَأَعْيُنُهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ جسوقت کہ آنکہیں اون کی نکلتی تہی آنسو سے غم کی شدت کی سبب سے حَزَنًا واسطے اندوہ کے أَلَّا يَجِدُوا مَا يُنْفِقُونَ یہہ کہ نہیں پاتی تہی وہ چیز کو کہ خرچ کریں وہ سفر جہاد میں اور وہ سات آدمی تہی انصار میں سے جنکا پہلے ذکر ہوا ہی پس اون لوگوں پر کوئی حرج اور گناہ نہیں ہے اگرچہ جہاد

مین بخاؤمین اور کوئی سبیل اون پر نہین ہے إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ سوا اسکی نہین کہ راہ عتاب کی اوپر اون لوگون کے ہے
کہ اون چاہتی ہین وہ تجہہ سی بیٹہہ رہنی کی واسطے وَهُمْ أَغْنِيَاءُ اور حال یہہ ہی کہ وہ تونگر ہین اور سواری اور زاد راہ اونکی پاس موجود
ہے ایسی حال مین رَضُوا بِأَنْ يَكُونُوا مَعَ الْخَوَالِفِ راضی ہین وہ ساتہہ اس امر کے کہ ہوئین وہ ہمراہ پیچھی رہنی والون کی شل عورتون اور بچون
اور آزاریونکی وَطَبَعَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ اور مہر کہی ہے خدا نے اوپر دلون اونکی کی اپنی علم سے جانکر کہ یہہ ایمان نہین لاوینگی بسبب
عناد اور حسد کی باوجود ظاہر ہونے حقیقت اسلام کی پس وہ نہین جانتی انجام کار اپنی کو اور اوس عذاب کو جو اس نافرمانی پر مترتب ہے
اور اب خدا تعالی مومنین کو خبر دیتا ہے کہ جو منافقین جہوٹہی عذر کرکے جہاد مین نہ گئی تہی جسوقت کہ تم جہاد مین سے پہر گے تو وہ تم سے
پہر عذر کرینگے چنانچہ فرماتا ہے کہ يَعْتَذِرُونَ إِلَيْكُمْ عذر کرینگے وہ منافقین بیٹہہ رہنی والی طرف تمہاری بیٹہہ رہنی کی گناہ سے إِذَا رَجَعْتُمْ إِلَيْهِمْ
جسوقت پہر گے تم طرف اونکی اور مدینہ مین داخل ہوگے تم اور فرماتا ہے خدا کہ قُلْ کہہ تو ای محمد صلعم اون عذر کرنیوالونسی اگر وہ عذر کرین
لَا تَعْتَذِرُوا نہ عذر کرو تم جہوٹہی کہ لَنْ نُؤْمِنَ لَكُمْ ہرگز باور نہ کرینگی ہم واسطے تمہارے اور نہ راست گو نہ جانینگے اس عذر کرنے مین اسواسطے کہ قَدْ نَبَّأَنَا اللَّهُ
تحقیق مطلع کردیا ہے خدا نے ہمکو مِنْ أَخْبَارِكُمْ خبرون تمہاری سے یعنی جو کچہہ تمہاری دلون مین ہے شر اور فساد اور نفاق وَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ
اور قریب ہے کہ دیکہیگا خدا عمل تمہارے کو وَرَسُولُهُ اور پیغمبر اوسکا یعنی علم دونکا متعلق ہوگا کہ کون تم مین سی توبہ کرتا ہے کفر اور نفاق
سے اور کون اوسپر ثابت رہتا ہے ثُمَّ تُرَدُّونَ پہر پہیری جاؤگی تم قیامت مین اور رجوع کروگے بعد مرنیکے واسطے جزای اعمال کے إِلَى
عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ طرف جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کی فَيُنَبِّئُكُمْ پس خبر کریگا وہ تمکو بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ساتہہ اوس چیز کی کہ تہی تم عمل
کرتے کہ دلون مین اپنے تم کفر رکہتی تہی اور ظاہر مین اپنی تئین مسلمان کہتے تہے ابن عباس سے روایت ہے کہ یہہ آیت اور بعد اس کے جو
آیتین ہین جندب بن قیس اور معتب بن قشیر اور اون کے یارون کے حق مین نازل ہوئی ہین کہ وہ منافق تہے اور وہ اسی آدمی تہے اور کہتی
ہین کہ جسوقت جناب رسولخدا صلعم جنگ تبوک سے پہری وہانکے اکیدر بادشاہ سے مصالحہ کرکے تو اوس نے ہزار اوقیہ طلا اور دو سو حلّہ رجب مین دینی کو اور ہزار
اوقیہ طلا اور دوسو حلّہ صفر مین اور مدینہ مین پہونچکر اصحاب سے فرمایا کہ ان منافقون کے پاس مت بیٹہو اور انسے کلام مت کرو اور بعد اسکی آئی وہ منافق اور جہوٹہی
عذر کرینگے اور اوسپر جہوٹی قسمین کہانے لگے چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ سَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ قریب ہے کہ قسمین کہاینگے وہ منافق ساتہہ خدا کے
واسطے تمہاری تمہارے راضی کرنے کے واسطے إِذَا انْقَلَبْتُمْ جسوقت کہ پہرو تم اپنی سفر سے إِلَيْهِمْ طرف انکی لِتُعْرِضُوا عَنْهُمْ تاکہ روگردانی کرو
تم اون سے فَأَعْرِضُوا عَنْهُمْ پس منہہ پہیرلو تم اون سے اور چہوڑدو اونکو کہ إِنَّهُمْ رِجْسٌ تحقیق وہ ناپاک ہین کہ کوئی راہ اونکی پاک
ہونیکی نہین ہے اور جیسی کہ نجاست سے بہاگتے ہین ایسی ہی تم اون سے بہاگو وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ اور جگہہ اونکی دوزخ ہی جلا دیا جائیگا اون کو جَزَاءً
بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ بدلا دنیا بسبب اوس چیز کے کہ تہی وہ کسب کرتی کفر اور نفاق کو يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ قسمین کہاتی ہین وہ منافقین واسطے تمہارے
لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ تاکہ راضی ہوجاؤ تم اون سے ای مومنین اور وہ تمہارے درپی ہوئے ہے جو خوف ہوا ہین فَإِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ پس
اگر راضی ہوجاؤ تم ای مومنین اون منافقین سے بجہہ کہ جہوٹی قسمین کہاتے ہین فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَرْضَى پس تحقیق کہ خدا نہین راضی ہوتا ہے عَنِ
الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ قوم باہر ہونیوالون ایمان سے یعنی تمہاری رضامندی موجب رضامندی خدا کا نہین ہوسکتا اور جسوقت کہ خدا کا غصہ
اونپر ہوا تو تمہارا راضی ہونا کچہہ فایدہ نہین بخشتا کہتی ہین کہ عبداللہ ابن ابی اور عبداللہ بن ابی سرح نے جسوقت رسول خدا صلعم سفر سے
آئے تہے تو قسم کہائی تہی کہ بعد اسکے کسی سفر مین ہم رسولخدا کی مخالفت نکرینگے کہ گہر مین بیٹہہ رہین یہہ قسم اونکی واسطی راضی کرنے مومنین کے
تہی نہ واسطے راضی کرنے خدا کے اسواسطے خدا تعالی نے فرمایا ہے کہ ای مومنین تمہاری راضی ہونیسے خدا راضی نہین ہوسکتا اور رسول
رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی طلب کری رضامندی خدا کی آدمیون کی رضامندی مین تو خدا تعالی اوس سے راضی ہوگا اور جو کوئی

کرے رضامندی آدمیون کی خدا کی نارضامندی مین کہ آدمیون کو راضی رکہنا چاہتے اگرچہ خدا ناراض ہو تو خدا غضب مین ہوگا اوسپر
ناراض کریگا آدمیون کو اوسپر اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا کہ نہین دین ہے واسطے اوس شخص کی نزدیک
ہووے فرمانبردار ہین اوس شخص کی کہ نافرمانی کرتا ہے وہ خدا کے اس سے معلوم ہوا کہ جو لوگ کہ آدمیون کو راضی اور خوشنود کرنیکے
واسطے حرام امور کو عمل مین لاتے ہین جیسے کہ رقص اور سرود کی محفل برپا کرنے اور کسیکی خاطر سے جہوٹی گواہی دینی اور کسی
ظالم کی طرف ہوکر کسی زیردست کو آزار پہونچانا اور دہمکانا یہہ سب امور آدمی کو دین خالص سے خارج کرتی ہین موافق اس حدیث
کے اور نور ایمان اوسکی دلمین باقی نہین رہتا جب تک کہ توبہ نکرے اللہم احفظنا من سخطک اور مدینہ کی گرد جو صحرانشین تہی مثل
بنوتمیم اور بنواسد اور غطفان کے اونکا حال خدا تعالی بیان کرتا ہے نکل صحرانشینون کا چنانچہ فرماتا ہے کہ اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ کُفْرًا وَّنِفَاقًا
صحرانشین کہ جنہون نے جنگل مین پرورش پائی ہے بہت زیادہ سخت ہین کفر اور نفاق مین شہری آدمیون سے اور بسبب دور ہونے کے
علما سے اور بسبب نہ سننے آیات قرآن کے اور جہالت مزاج کی دل اونکی بڑی سخت ہین اور کفر اور نفاق مین تیز واقع ہوئی ہین
وَاَجْدَرُ اَلَّا یَعْلَمُوْا اور لائق تر اوسکی ہین کہ نجانین وہ حُدُوْدَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ حدین اوس چیزکی کہ نازل کی ہے خدا نے عَلٰی رَسُوْلِہٖ
پیغمبر اپنی کی کہ وہ احکام دین کی ہین وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ اور خدا جانیوالا ہے اونکی احوال کا حَکِیْمٌ حکمت والا ہے اور حکم کرنیوالا موافق
مصلحت کی اور فرماتا ہے خدا کہ وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ یَّتَّخِذُ اور بعض صحرا کے رہنیوالون منافقون مین سے وہ شخص ہے کہ پکڑتا ہے یعنے گمان
کرتا ہے مَا یُنْفِقُ اوس چیز کو کہ خرچ کرتا ہے تصدقات مین مَغْرَمًا تاوان کہ اوسکی دینی مین ثواب نہین جانتا اور ریا سے صدقہ
دیتا ہے وَیَتَرَبَّصُ بِکُمُ الدَّوَآئِرَ اور انتظار کرتا ہے ساتہہ تمہارے ای مومنین گردشون زمانہ کی کہ یہہ دولت اسلام کی جاتی رہی
اور مسلمان مغلوب ہوجائین تا کہ خرچ کرنے سے خلاصی پائین عَلَیْہِمْ دَآئِرَۃُ السَّوْءِ اوپر اونکی ہو جو گردشین زمانہ بلکہ وہ منافق مصیبتون
مین گرفتار ہوجائین وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ اور خدا سننیوالا ہے اونکی گفتار کا عَلِیْمٌ جانیوالا ہے اونکی دلون کی باتونکا اور دایرة السوء کے
سین کو ابن کثیر اور ابو عمرو نے ضمہ سے پڑہا ہے اور اب خدا تعالی اون صحرانشینون کا حال بیان کرتا ہے کہ جو مومن خالص ہین -
چنانچہ فرماتا ہے کہ وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ یُّؤْمِنُ بِاللّٰہِ اور بعضی صحرانشینون مین سے وہ شخص ہے کہ ایمان لاتا ہے ساتہہ خدا کے دل سے
وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اور ساتہہ دن آخرت کی وَیَتَّخِذُ مَا یُنْفِقُ اور پکڑتا ہے اوس چیز کو کہ خرچ کرتا ہے وہ جہاد مین یا تصدیق کرنے مین یعنے
جو کچہہ اسمین خرچ کرتا ہے جانتا ہے اوسکو قُرُبٰتٍ اسباب قربت کی عِنْدَ اللّٰہِ نزدیک خدا کی کہ اوسکی راہ مین خرچ کرنے سے قربت
اوسکی حاصل ہو اور اوس کی رحمت کی نزدیک ہو وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ اور جانتا ہے اسباب نیک دعاؤن پیغمبر کی اوس خرچ کرنیکو
کہ پیغمبر تصدیق کرنے سے اوسکی حق مین دعای خیر اور برکت کرے اور صلوة الرسول کا عطف ما ینفق پر ہے اور بعضی کہتی ہین کہ قربات
پر ہے اور قربات کو اسمعیل اور ورش نے بضم را پڑہا ہے اور فرماتا ہے خدا کہ اَلَآ اِنَّہَا خبردار ہو اور جانو تم کہ تحقیق وہ تصدقات یا صلوات
رسول قُرْبَۃٌ لَّہُمْ موجب قربت اور نزدیکی رحمت خدا ہے واسطے اونکے سَیُدْخِلُہُمُ اللّٰہُ فِیْ رَحْمَتِہٖ کہ داخل کریگا اونکو خدا بیچ رحمت اپنی کی
کہ سبب داخل ہونے بہشت کا ہے اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ تحقیق خدا بخشنیوالا ہے تصدق دینی والونکا رَّحِیْمٌ مہربان اسی مقربان درگاہ اپنی کا اور اب
خدا تعالی مومنین کی تعریف بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ اور سبقت کرنیوالی پہلی سب سے ایمان مین مِنَ الْمُہٰجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ
مہاجرین اور انصار مین سے یعنے مہاجرین اور انصار مین سے جو کوئی کہ پہلی سب سے ایمان لایا ہے وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْہُمْ بِاِحْسَانٍ اور وہ لوگ کہ پیروی
کی ہے اونہون نے اون سابقین کی ساتہہ نیکی کی یعنے ایمان اور طاعت مین اور وہ لوگ اصحاب رسول خدا کی ہین جو کہ بعد اون سابقین کے
ہین ہوئے ہین بلکہ کہتی ہین کہ جو لوگ کہ قیامت تک اونکی پیروی کرین وہ بہی اسمین داخل ہین اور فرماتا ہے کہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ راضی ہے خدا اونسے

اونکی ایمان اور طاعت کی رَضُوا عَنْهُ اور راضی ہین وہ اوس خدا سی بسبب حاصل کرنے نعمتون دنیا اور آخرت کے وَاَعَدَّ لَهُمْ اور تیار کیا ہے خدا
نے واسطی اونکی جَنّٰتٍ تَجْرِیْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ بہشتونکو کہ جاری ہین نیچی درختون اور محلون اونکی سے نہرین خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا ہمیشہ رہنی والی ہین
وہ بیچ اون بہشتون کے مدام ذٰلِکَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ یہہ ہے مراد پانا بڑا کہ اوسکی برابر کوئی نعمت نہین ہے حضرت صادق علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ خدا تعالی نے پہلے
مہاجرین کا ذکر کیا اسواسطی کہ اونکا درجہ سابق ہونیکا ہی اور بعد اوسکی انصار کا ذکر کیا اور بعد اونکی تابعین کا ذکر کیا ہر ایک قسم کو اونکی درجہ اور مرتبہ پر رکہا
اور یہان مراد سبقت سے سبقت الی الایمان ہے نہ سبقت الی الہجرۃ جیسا کہ بعضی کہتی ہین اسواسطی کہ ہجرت اگر ہی تو مہاجرین کیواسطے ہی نہ انصار کیواسطے
اور خدا تعالی دونو کے سبقت کہ فرماتا ہی اسواسطے کہ من المہاجرین والانصار بیان ہے سابقون اولون کا مگر یہہ کہ عطف والانصار کا سابقون پر
ہو موافق قرارت یعقوب کے تو اس صورت مین سبقت ہجرت مخصوص واسطی مہاجرین کے مراد ہو سکتی ہے مگر یہہ قرارت ایک شخص کی ہی اور اگر سبقت
ہجرت کو فرض کرین تو مراد اوس سے جعفر طیار وغیرہ ہونگی کہ اونہون نے پہلے سب سے طرف حبشہ کے ہجرت کی تہی اور اکثر کی نزدیک مراد سبقت
سبقت الی الایمان ہے کہ جو پہلے سب سے ایمان لائی ہین نزدیک اہلبیت علیہم السلام ہیہ ہے کہ پہلے سب سے علی بن ابیطالب و خدیجۃ الکبری ایمان لائی ہین
اور جناب امیر علیہ السلام کا شعر بھی اسی پر دلالت کرتا ہی سبقتکم الی الاسلام طرا + غلاما ما بلغت اوان حلمی + اور حاصل اسکا یہہ ہی کہ
سبقت کی میں نی تمسے سب سے طرف اسلام کے ہمہ وقت کہ میں لڑکا تہا اور ہنوز بالغ نہ تہا اور لفظ جمع کا آیت میں واسطی تعظیم کی ہی اور ایسا اکثر قرآن میں بہت
آیا ہی بلکہ ایک کا ذکر کیواسطے خدا تعالی نے لفظ جمع کا فرمایا ہے اور اکثر علمائی اہل سنت بہی یہی کہتی ہین کہ پہلے سب سے علی بن ابیطالب ایمان لائی ہین
اور سید ابوطالب ہروی اور صاحب تفسیر ثعلبی کہ جو علمائی اہلسنت سے ہین لکہتے ہین کہ روایت کی ہی اسمعیل بن ایاس بن عفیف نے اپنی دادا سے
کہ کہا اوسنی کہ مین تجارت کرتا تہا ایس آیا مین مکہ مین حج کی دنون مین اور عباس بن عبد المطلب کے پاس جاکر مین مہمان ہوا کہ وہ میرا دوست تہا
اور مین اور عباس ایکجگہ بیٹہا تہا کہ ایک جوان آیا اور آسمان کیطرف دیکہتا تہا اور بعد اوسکے وہ کعبہ کیطرف منہ کر کے کہڑا ہوا اور اوسیوقت
ایک لڑکا آیا اور اوس جوان کے جانب راست کہڑا ہوا اور بعد اوسکے ایک عورت آئی اور اون دونونکی پیچہے کہڑی ہوئی اور اوس جوان نے
رکوع کیا اور اوسکی ہمراہ اوس لڑکے اور عورت نے بہی رکوع کیا اور بعد اوسکی اوس جوان نی سجدہ کیا اور اون دونونے بہی اوسکی ہمراہ سجدہ کیا اور
جسوقت اوس جوان نے سجدے سے سر اوٹہایا تو اون دونون نے بہی سر اوٹہایا تب مینے کہا کہ ای عباس یہہ امر عظیم ہی اوسنی بہی کہا کہ امر عظیم ہی مینی کہا
کہ وائے تجہپر یہہ کیا امر ہے عباس نے کہا کہ یہہ میرا بہتیجا ہی محمد بن عبد اللہ کہتا ہی کہ مجہکو خدا نے پیغمبر کر کے بہیجا ہے اور کسری کے اور قیصر کی خزانونکا
مین مالک ہونگا اور یہہ لڑکا علی ہی ابوطالب کا بیٹا اور یہہ عورت خدیجہ بنت خویلد ہے زوجہ محمد کی اور ان دونو نے محمد کی دین کی پیروی کی
ہے اور قسم ہی خدا کی تمام روئے زمین پر اس مذہب کا آدمی سوائے ان تین شخصون کے کوئی نہین ہے اسمعیل کا دادا عفیف مسلمان ہوا تو اوس نے
کہا کہ کاش مین چوتہا اونکا ہوتا اور سید ابوطالب ہروی نی اپنی مسند مین لکہا ہے کہ رسول خدا صلعم نی فرمایا ہی کہ درود بہیجا مجہپر اور علی پر فرشتون
نے سات برس سب سے پہلی اور عبد اللہ بن یحیی نی روایت کی ہی عباد بن عبد اللہ سے کہ مینے علی کو سنا ہی کہ وہ کہتا تہا کہ مین بندہ خدا کا ہون اور
بہائی اوسکی پیغمبر کا اور مین صدیق اکبر ہون اور بعد میرے صدیق اکبر نہ کہیگا اپنی تئین مگر دروغگو افترا کرنیوالا نماز پڑہی ہے مینی سات برس
سب آدمیون سے پہلے یہہ سب ایتین اہلسنت کی کتابون کی ہین معلوم ہوا کہ علی سب سے پہلے ایمان لائی ہین اور رسول کے اسکے ابو القاسم
حسکانی نے عبد الرحمن بن عوف سے روایت کی ہی شواہد التنزیل مین کہ پہلی قریش مین سے دس آدمی ایمان لائی ہین اور اون سب
مین پہلی سب سے علی بن ابیطالب ایمان لائی ہین اور ابن عباس اور جابر بن عبد اللہ اور انس اور زید ابن ارقم اور مجاہد اور قتادہ اور
ابن اسحاق وغیرہم کا قول یہہ ہی کہ پہلی سب سے خدیجہ ایمان لائی ہی اور بعد اوسکی علی بن ابیطالب ایمان لایا ہے اور انس سے روایت ہے کہ رسول
خدا دوشنبہ کی روز پیغمبر ہوئی اور سہ شنبہ کو علی نی نماز پڑہی اور مسلمان ہوئے اور بعضی انکی بیان کرتے ہین کہ بعد خدیجہ کے ابوبکر مسلمان

ہجرت کی ہین اور بعضے کہتے ہین کہ زید بن حارثہ لیکن اکثر روایتین دلالت کرتی ہین علیؑ کی پہلے مسلمان ہونے پر اور اگر سابقون اولون
سے وہ لوگ مراد ہین کہ جو ہجرت سے پہلے ایمان لائے تہی خواہ مہاجرین خواہ انصار کہ ان لوگون نے ابتداے اسلام مین بہت تکلیفین پائے
ہین راہ خدا مین اور دین کی نصرت کرتے ہین باوجود قلیل ہونے اپنے زمرہ کے اور کثرت کفار کی اور سبقت سے مراد ہی عام ہو خواہ سبقت الی الایمان
خواہ سبقت الی الہجرت لیکن یہہ سب موقوف ہے سلامتی ایمان پر کہ وقت مرگ تک ایمان صحیح باقی رہا ہو اور جو اعمال کہ موجب رضامندی خدا کے ہین
وہ عمل مین لاے ہون اسواسطی کہ خدا فرماتا ہی کہ ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا اور پہر فرماتا ہی کہ انما المومنون الذین امنوا باللہ و رسولہ ثم لم یرتابوا
اور حاصل دونون آیتون کا یہہ ہے کہ ایمان پر قایم رہے ہون اور بعد ایمان لانیکی پہر شک نکیا ہو اور ایسا نہین ہو سکتا کہ بعد ایمان لانی اور بعد ہجرت
کرنیکے جو چاہا ہو کری خواہ گنہگار ہوجائی خواہ اعمال بد عمل مین لائی جیسا کہ بعضون سے ظہور مین آیا ہی تو بہی اوس سے بہی خدا راضی ہوا اور
رضامندی خدا کی سبقت ایمان اور ہجرت پر موقوف نہین ہے بلکہ خدا تعالے نے مطلق ایمان سی خواہ پہلی ایمان لایا ہو خواہ پیچہے ایمان لایا
ہو اور اعمال نیک بجا لایا ہو سب سے راضی ہی خصوصیت سبقت ایمان و ہجرت کی نہین ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ ان الذین امنوا و عملوا
الصالحات اولئک ہم خیر البریہ جزاؤہم عند ربہم جنات عدن تجری من تحتہا الانہار خالدین فیہا ابدا رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ
ذلک لمن خشی ربہ یعنی تحقیق جو لوگ کہ ایمان لائے ہین اور عمل کیے ہین اونہون نے نیک یہہ لوگ بہتر خلقت کی ہین جزا انکی نزدیک
پروردگار اونکی کے بہشتین عدن کی ہین کہ جاری ہین نیچے درختون اونکی کی نہرین ہمیشہ رہنی والی ہین بیچ اونکی ہمیشہ راضی ہے
خدا اون سے اور وہ راضی ہین خدا سی یہہ واسطی اوس شخص کی ہے کہ ڈرے پروردگار اپنی سی پس جو کہ خدا ایمان لانیوالون اور اعمال نیک
بجا لانیوالون سے راضی ہی پس جانا گیا کہ یہہ سب بہشت مین داخل ہونگی اگرچہ بعد اسکے مرتد ہو جائین اور اعمال بد کرین اور ایسا ہرگز
نہین ہو سکتا اور ایسا ہی حال ہجرت کا ہی کہ بعد ہجرت کے تا وقت مرگ ایمان سلامت رہا ہو اور اعمال بد کہ باعث
غضب خدا ہین عمل مین نلایا ہو تو البتہ خدا اوس سے راضی ہے اور سواے اسکے ہجرت بہی خالص اسواسطی رضامندی خدا کی ہو
چنانچہ صحیح بخاری و مسلم مین روایت ہی کہ کہا حضرت نے کہ سواے اسکی نہین کہ سب اعمال نیتون کی ساتہہ ہین اور سواے اسکے نہین کہ واسطی ہر مرد کے وہ
چیز ہے کہ نیت کی ہو پس جس شخص کی ہجرت اوسکی طرف دنیا کی ہو تو پہونچیگا وہ اوسکو اور طرف عورت کی ہو تو نکاح کرے گا
اوس سے پس ہجرت اوسکی طرف اوس چیز کی ہی کہ ہجرت کی ہی طرف اسکے اور بعضی مسلمان جو رسول خدا صلعم کی زبانی سنتی تہی اور
قرآن کی آیتون سے اونکو ثابت ہوا تہا کہ یہہ دین سب دینون پر غالب ہوگا اور ریاست اس دین کی بہت بڑی ہوگی اس طمع مین
ہجرت کر گئے تہی کہ آیندہ کو ریاست دین کی نامزد ہی کرین گو بالفعل فقیری پر ہین لیکن آیندہ کو امید تہی ثروت کی اور ایسا نہین ہو سکتا کہ بعد
قبول کرنی ایمان کے اور بعد ہجرت کی خونریزی کرین اور شراب نوشی اور مرتکب زنای محصنہ کی ہون اور معرکہ جہاد سے فرار کرین تو بہی خدا
اون سے راضی ہو چنانچہ اہلسنت اہل بدر اور اہل بیعت رضوان اور دیگر مہاجرین و انصار کی حق مین کہتی ہین کہ یہہ لوگ جو کچہہ چاہین عمل کرین انکی
گناہ بخشے ہوی ہین اور اس قول سے لازم آتا ہی کہ اگر یہہ لوگ خانہ کعبہ مین شراب نوشی کرین اور مادر و خواہر و دختر اپنے سے زنای محصنہ کرین تو
کچہہ گناہ نہین ہے اور خدا تعالے انسے راضی ہی اور حال یہہ ہی کہ خدا تعالے سورہ بروج مین فرماتا ہی کہ جن ایمان لانیوالونسی و اعمال نیک کرنیوالونسے ستایا پس جس وقت
کہ خدا انسے راضی ہو گیا تہا تو یہہ مرتد کیون ہو گئی اور ابوبکر نے ارتداد کی جرم مین انکو قتل کیون کیا کہ خدا تو انسی راضی تہا اور اگر یہہ گمان ہو کہ
کل مہاجرین گناہون سے پاک تہے اور جن گناہون سے خدا ناراض ہوتا ہی وہ گناہ اون سے صادر نہین ہوتے تہے یہہ بہی غلط ہی اسواسطی کہ فسق
اور فجور بعضے مہاجرین اور انصار کا اونکی علمای معتبرین کی کلام سی ثابت ہے چنانچہ شاہ عبد العزیز صاحب نے تحفہ مین مطاعن عثمان کی جواب مین لکہا
ہے کہ اہلسنت کے نزدیک معصوم ہونا خاصہ انبیا کا ہی اور صحابہ کو معصوم نہین جانتی ہین اور یہہ سہی ہی کہ حضرت ابوبکر و عمر شیخین نے بعضے صحابہ پر حد

بجا رہی کی ہے اور خود جناب پیغمبر نے مسطح کو کہ اہل بدر سے تہا اور حسان بن ثابت کو حد قذف ماری ہی اور کعب بن مالک اور مرارہ بن الربیع
اور ہلال بن امیہ کو دو آدمی کہ انہین سے جنگ بدر مین حاضر تہے جنگ تبوک سے بیٹہہ رہنے کی جرم سے پچاس روز تک انکو نکالی رکہا اور
غضب انپر رکہا اور ماعز اسلمی کو سنگسار فرمایا اور بہتونکو تعزیر اور حد شراب کی پینی کی جاری فرمائی اور ابن تیمیہ نی منہاج السنہ مین لکہا ہے کہ عمار یاسر کو ابو الغادیہ نی قتل کیا ہے
معاویہ کی طرف ہوکر اور ابو الغادیہ سابقین مین سے تہا جس نے کہ زیر درخت بیعت رضوان کی تہی اور عمار وہ شخص ہے کہ جسکو رسولخدا نی فرمایا ہے کہ تو بہی کہ
قتل کرے تجہکو گروہ باغی کہ تو انکو طرف بہشت کی بلاتا ہوگا اور وہ تجہکو طرف دوزخ کی بلاتی ہونگی چنانچہ فتح الباری شرح صحیح بخاری مین لکہا ہے اور عمار یاسر علی
کیطرف تہا جو کہ جنتی تہی اور ابو الغادیہ جسنے عمار کو قتل کیا ہے وہ گروہ باغی دوزخی معاویہ مین تہا اور تاریخ طبری اور منتخبات علی متقی مین لکہا ہے
عمر نے وقت مرنیکی کہتی تہی کہ کاش فاطمہ کی گہر کو ترک کرتا مین اور اوسکے دروازے کو نجلاتا مین اور صحیح بخاری مین لکہا ہے کہ ابو بکر کہتی تہی کہ رسولخدا
کی جو کچہہ کہ اعمال ہمینی کئی ہین اون سے نجات پاؤن تو بہت غنیمت ہی اور کسر نفس کے واسطے تخصیص مابعد زمانہ رسولخدا کی کیا ہی بلکہ کسر نفس کی واسطے زمانہ
رسولخدا اور زمانہ مابعد دونون برابر ہین اور جمع بین الصحیحین مین ابن عباس سے روایت ہے کہ ایکدفعہ عمر نی ایسا دم افسوس کا بہرا کہ مین نی جانا کہ پہلو
کی اونکی ہڈیان ٹوٹ گئین مینی پوچہا کہ ای امیر المومنین کس خوف سی تمنی ایسا سانس بہرا کہ تیری اور تیری ہمراہیون کی خوف سی اگر وہ گناہ میرے
بخشی جائین اور اوسکی عوض مین کوئی مجہہ سی زمین اور آسمان کو پر کی طلا لیوی تو اوسکو مین دون اور مراد ابن عباس کے ہمراہیون سے
علی بن ابیطالب ہے کہ اوسکی حقوق غضب کی ہین پس ایسی اشخاص کہ جو شرابین نوش کرین او جہاد سی فرار کرین اور خونریزی کرین۔
اور حدین او نپر جاری ہون اور اپنی افعال پہ افسوس کرتی ہون اور ایسی گناہ کہ جنکی مغفرت سی نا امید ہون کیونکر خدا اونسی راضی ہوگا اور
عثمان کی تو وہ افعال تہی کہ جنکی سبب سی صحابہ نی اونکو مصریون کی ہاتہون سی قتل کروادیا اور سعد الدین تفتازانی نی شرح مقاصد مین لکہا ہے
کہ بعضی اصحاب راہ حق سی تجاوز کرگئی تہی اور حد ظلم اور فسق کو پہونچی تہی بسبب حب جاہ و طلب ریاست کی اسواسطے کہ ہر صحابی معصوم نہین ہے
اور جس نی کہ رسولخدا سی ملاقات کی ہی ہر ایک اون مین اسی نامزد بخیر نہین ہے مگر علما اونکی حق مین تاویل کرتی ہین خصوصًا مہاجرین اور
انصار کی حق مین پس جب یہہ حال ہے تو ہم کیونکر کہہ سکتی ہین کہ خدا اونسی سب راضی ہی اور یہہ وہ ہی لوگ تو ہین کہ جنکو خدا فرماتا ہے کہ ومن یرتدد
منکم عن دینہ فیمت وہو کافر فاولئک حبطت اعمالہم فی الدنیا والاخرۃ واولئک اصحاب النار ہم فیہا خالدون پس معلوم ہوا کہ سابقون اولون مین
سی خدا اون لوگون سی راضی ہی کہ جو ایمان صحیح پہ مری ہون اور اعمال نیک بجالائی ہون اور صاحب فصول نی جو امام محمد باقر سی روایت کی ہے
کہ اونکا گذر ایک جماعت پر ہوا کہ وہ ابو بکر اور عمر اور عثمان کی مذمت کرتی تہی امام نی اونکو منع کیا کہ تم اونکی مذمت نکرو اور ان تینون کو مہاجرین مین داخل
کرکی اچہا فرمایا یہہ روایت معتبر نہین ہے اسواسطی کہ صاحب فصول ابن صباغ مالکی اہلسنت مین سی تہا شاہ عبد العزیز صاحب نے دروغ اور کذب سی اوسکو
مذہب امامیہ مین لکہدیا ہے اور اوسکی کتاب کو دیکہکر سب سنی ایسا ہی کہتی ہین اور خدا تعالی نی ان لوگون کی تعریف مجملًا ایمان اور ہجرت کی وصف
کی اعتبار سی کی ہی تاکہ اس تعریف کو سنکر لوگ طرف ایمان اور ہجرت کی رغبت کرین کہ جو کوئی ایمان اور ہجرت کو اختیار کریگا ایسی صلاح ہوگی لیکن
اس تعریف کرنیسی یہہ نہین لازم آتا ہے کہ انمین سی کوئی ایمان سے نہ پہری اور ہر چند خدا جانتا ہی کہ کون کون انمین سے ایمان پر قایم رہیگا اور کون کون
پہر جائیگا لیکن وصف ایمانی اور وصف ہجرت کی حیثیت سی مجملًا انکی تعریف کی ہی واسطی ترغیب ایمان اور ہجرت کی اور نام کا کسی کی ذکر نہین کیا ہے
کہ وہ خلافی اور نغلاقی ہونگی اور بعضی جو کہتی ہین کہ مراد سبقت سی سبقت الی الموت ہی کہ مہاجرین اور انصار مین سے جو کہ اس آیت کی نازل ہونی
سی پہلی مرگیا ہے سلامتی ایمان پر اور اطاعت خدا مین پس اوس سے خدا راضی ہی کہ اوسکی فرمانبرداری مین اوسنی جان دی ہی اور وہ خدا سی
راضی ہین کہ بعد مرنیکی جانب خدا سی بہشت مین درجات بلند کو پہونچی اور اسیواسطی خدا راضی اور رضوا کو ماضی کی صیغہ مین لایا ہی اور بعضی
علمائے اہلسنت تخصیص کرتی ہین سابقون کی اور ابن حجر شافعی نی لکہا ہے کہ سبقت کی یوشع بن نون نی طرف ہارون کی اور سبقت کی صاحب

صاحب یسین تھی کہ وہ حبیب نجار ہی طرف عیسی کی اور سبقت کی علی نی طرف محمد کی اور حافظ ابو نعیم نی حلیۃ الاولیا میں ابن سی روایت کی ہے
کہ سابق اس امت کا علی بن ابیطالب ہے اور من المہاجرین بیان ہے سابقون اونکا اور مشہور قرات مشہور میں یہی ہے کہ والانصار
مجرور ہی اور عطف اوسکا مہاجرین پر ہی لیکن یعقوب کی نزدیک انصار مرفوع ہے اور عطف اوسکا سابقون پر ہے اور والذین اتبعو کا عطف
سابقون پر بہی ہوسکتا ہے اور انصار پر بہی اور بعضون نے من تحتہا کو تحتہا پڑہا ہے من کو حذف کر کی اور اب خدا تعالی پہر منافقین کا ذکر کرتا ہے
چنانچہ فرماتا ہے کہ وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ اور ان لوگون میں سے کہ گرد تمہاری شہر کی ہین مِّنَ الْأَعْرَابِ صحرا نشینون میں سے مُنَافِقُونَ منافق ہین وہ قبیل اشجع
اور غفار اور قوم اسلم کی کہ وہ جہنیہ اور مزینہ ہین کہ کلمہ شہادت پڑہتی ہین اور نماز اور روزہ ادا کرتی ہین وَمِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ اور اہل مدینہ سی بہی
کہ خوگر ہوئی ہین اور اتقدیر اوسکی ومن اہل مدینۃ قوم مردوا ہے موصوف مردوا کا محذوف ہوگیا ہے یعنی اور اہل مدینہ میں سے ایک قوم ہین کہ
خوگر ہوئی ہین وہ سرکشی کی ہی اونہون نے عَلَى النِّفَاقِ اوپر نفاق کی کہ ظاہر مین وہ کلمہ شہادت پڑہتی ہین اور نماز اور روزہ بجالاتی ہین
اور دلون مین اپنی وہ کفر رکہتی ہین لَا تَعْلَمُهُمْ نہین جانتا ہے تو اونکو کہ یہہ منافق ہین بسبب پڑہنی کلمہ شہادت کی اور ادا کرنے نماز اور روزہ کے
نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ہم جانتی ہین اونکو کہ دلونکی پوشیدہ گیون سے ہم مطلع ہین سَنُعَذِّبُهُم مَّرَّتَيْنِ قریب ہی کہ عذاب کرین ہم اونکو دو مرتبہ ثُمَّ يُرَدُّونَ
پہر پہیری جاوینگی وہ إِلَىٰ عَذَابٍ عَظِيمٍ طرف عذاب بڑی کی کہ وہ دوزخ مین جلنا ہے اور کہتی ہین کہ دو مرتبہ کی عذاب سے یہہ مراد ہے کہ ایک تو
تو فرشتی اونکی موہون اور پشتون پر مارینگی وقت قبض کرنے ارواح کی اور دوسری مرتبہ عذاب قبر ہے اور یا یہہ کہ اول تو عذاب قتل اور قید ہی دنیا
مین اور دوسری عذاب قبر ہے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ عذاب اونکا دنیا مین یہہ تہا کہ جمعہ کی روز رسولخدا صلعم نے منبر پر خطبہ پڑہا اور بعد
اوسکی منافقون کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ فلانے اور فلانی مسجد سی باہر نکلو کہ تم منافق ہو جب اونکا نام لیا حضرت نے اور فرمایا کہ تم منافق ہو اور
مسجد سی باہر نکالدیا اونکو تو یہہ ایک بڑا عذاب ہے کہ رسوا ہوئی وہ لوگون مین اور یہہ اُس صورت مین ہے کہ خدا تعالی نی مطلع کردیا ہو حضرت
کو اونکی نام سی اسواسطی کہ خدا فرماتا ہے کہ لا تعلمہم نہین جانتا ہے اور ہم اونکو جانتی ہین اور بعضی ایسی تہی منافقون مین سے کہ رسولخدا اونکو از روی مصلحت
کی کچہہ نہین کہہ سکتی تہی اور دوسرا عذاب قبر ہے اور کہتی ہین کہ ابو لبابہ بن عبد المنذر اور ثعلبہ بن ودیعہ اور اوس بن خدام تینون شخص
انصار مین سے تبوک کی جہاد کی شامل نہی سی بیٹہہ رہی تہی جسوقت بیٹہہ رہنیوالون کی مذمت اور عذاب مین آیتین نازل ہوئی تو وہ ڈری اور نادم
ہوئی اور اپنی ہلاک اور معذب ہونیکا یقین کیا اور اپنی تئین مسجد کی ستونون سی اونہون نے باندہ دیا جناب رسولخدا صلعم مسجد مین تشریف لائے تو اونکو
بندہا ہوا دیکہہ کر پوچہا کہ اونہون نے اپنی تئین کیون باندہا ہے لوگون نے کہا کہ اس سبب سے اونہون نے اپنی تئین باندہا ہے اور قسم کہائی ہے کہ جبتک
رسولخدا صلعم ہمکو نہ کہولینگے تو ہم اپنی تئین نہ کہولینگے رسولخدا صلعم نی فرمایا کہ مین بہی نہین کہولتا جبتک کہ خدا کا حکم اسمین نہ آئی جسوقت کہ یہہ آیت
نازل ہوئی کہ عسی اللہ ان یتوب علیہم تو حضرت نی اونکو ستونونسی کہولا اور وہ اپنی اپنی گہرون مین جاکر رسولخدا صلعم کی پاس کچہہ مال لائے اور کہا
کہ یا رسولخدا یہہ ہماری مال ہین کہ جنہی ہمکو آپکی ہمراہ جہاد مین نہین جانے دیا تہا ان مالونکو راہ خدا مین تصدق کرو حضرت نی فرمایا کہ مین تصدق
کرونگا جبتک کہ اسمین کچہہ حکم نہ آئی یہہ آیت نازل ہوئی کہ خذ من اموالہم اور رسولخدا صلعم نے وہ مال اونکا تصدق کیا اور حال کو خدا تعالی
بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَآخَرُونَ اعْتَرَفُوا اور دوسرون نے اقرار کیا اونہون نے جو لوگ کہ بیٹہہ رہنیوالون جہاد مین سی تہی اور منافق بہی
اونہون نے اقرار کیا بِذُنُوبِهِمْ ساتہہ گناہون اپنی کی اور جہوٹی عذر اونہون نے نہ کئی جیسی کہ منافقون نی کئی تہی خَلَطُوا ملادیا اونہون نے گڈمڈ کردیا اونہون نے اقرار
کرنیوالون گناہون نے عَمَلًا صَالِحًا عمل نیک کو کہ وہ اقرار کرنا گناہ کا ہی اور یا اتفاق پیغمبر جہاد کرنا ہی وَآخَرَ سَيِّئًا اور دوسری عمل بد کو یعنی عمل نیک
کو کہ وہ ہمراہ پیغمبر کی جہاد کرنا ہے یا اقرار کرنا گناہ کا ہی اوسکو عمل بد کی ساتہہ ملادیا کہ وہ بیٹہہ رہنا جہاد سی ہی اور موافقت منافقین کی اور جب
وہ نادم ہوئی تو خدا تعالی نی فرمایا کہ عَسَى اللَّهُ أَن يَتُوبَ عَلَيْهِمْ قریب ہی خدا یہہ کہ قبول کری اوپر اونکی إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ تحقیق کہ خدا بخشنیوالا ہے

توبہ کرنیوالونکی گناہونکا رَّحِیْمٌ مہربان ہی اون توبہ کرنیوالون پر اور بعد اسکے رسول خدا نے انکو ستونسے کھولا اور توبہ انکی قبول ہوئی تو وہ
مال تصدق کے واسطے لائی حضرت نے اوسکی لینی مین تامل کیا خدا تعالیٰ نی اوسمقدمہ مین حکم نازل کیا اور فرمایا کہ خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً
لے تو مالون انکی مین سے صدقہ بقدر زکوۃ مفروضہ کے تُطَهِّرُهُمْ پاک کری تو انکو گناہون سے وَتُزَكِّيْهِمْ اور پاکیزہ کری تو اونکو یعنی زیادہ کری
تو انکی حسنات کو اور بلند کری تو اونکی درجون کو بِهَا ساتہہ اوس صدقہ کی وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اور دعا کر تو واسطی اونکی بیان علی الام کی یعنی
مین ہے اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ تحقیق کہ دعا تیری تسکین دل ہی واسطی اونکی اور موجب اطمینان خاطر اونکی کا ہی وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ اور خدا سننے والا
ہے دعا تیرا عَلِيْمٌ جاننی والا ہی اونکی مستحق ہونیکا واسطی دعا کی مجمع البیان مین لکہا ہی کہ بعد نزول اس آیت کے جو لوگ کہ رسول خدا صلعم کی
پاس صدقہ لاتی تھی حضرت فرماتی تھی کہ اللہم صل علیہم اور جسوقت آیت زکوۃ کی خذ من اموالہم صدقۃ نازل ہوئی در ماہ رمضان مین نازل ہوئی
تو رسول خدا صلعم نی منادی کو حکم دیا کہ ندا کری یعنی ندا کی کہ ای لوگو خدا تعالیٰ نے تمپر زکوۃ واجب کی ہی جیسی کہ نماز اور روزہ کو واجب اور فرض کیا
ہے اور فرض ہے تمپر زکوۃ چاندی اور سونے مین اور اونٹ اور گائی اور گوسفند اور گیہون اور جو اور خرما اور انگور خشک مین [illegible]
والا تا ہے اور واسطی توبہ کی اور واسطی قبول ہونی صدقون کے اگر کوئی بہ نیت خالص دیوی بیان کرتا ہی کہ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا کیا نہ جانا اون توبہ کرنیوالون نی اور
اون لوگون نے کہ جنہون نے توبہ نہین کی ہی کہ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ تحقیق خدا وہ قبول کرتا ہی توبہ کو عَنْ عِبَادِهٖ بندون اپنی سے
وَيَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ اور لیتا ہی صدقونکو یعنی قبول کرتا ہی اگر کوئی بہ نیت خالص دیوی وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ اور کیا نہین
جانا اونہون نے کہ تحقیق خدا وہ توبہ قبول کرنیوالا مہربان ہی توبہ کی کرنیوالون پر حضرت سجاد علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا کہ ضامن ہون مین
اس امر کا اپنی پروردگار پر کہ صدقہ جسوقت کسیکو دیتی ہو تو پہونچتا پروردگار کی ہاتہہ مین جاتا ہے اور بعد اوسکی اوس بندہ سائل کے ہاتہہ مین
اور یہی مراد ہی قول اوسکی سے یقبل التوبۃ عن عبادہ ویاخذ الصدقات اور حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا کہ خدا تعالیٰ
فرماتا ہی کہ ہر چیز مین اپنی غیر کو موکل کرتا ہون کہ وہ اوسکو قبض کرتا ہی مگر صدقہ کہ اوسکو مین اپنی ہاتہہ سے لیتا ہون یہانتک کہ کوئی
مرد یا عورت تصدق کرتا ہی خرما کو یا پارہ خرما کو تو مین واسطی اوس صدقہ دینی والے کے اوسکو پرورش کرتا ہون اور بڑہاتا ہون جیسے کہ
پرورش کرتا ہی کوئی مرد اپنی بچھیری کو یا بوتی کو پس جسوقت مجھسے ملاقات کریگا صدقہ دینے والا بروز قیامت تو صدقہ اوسکا مثل جبل احد
کے ہوگا اور خدا کی ہاتہہ مین صدقہ لینے سے مراد یہ ہے کہ صدقہ جلد قبول ہوتا ہے بہ نسبت اور اعمال کے اگر بہ نیت خالص دیوی اور اوسکے
بڑہانی سے مراد یہ ہے کہ ثواب اوسکا بہت ہوتا ہے اور امام محمد باقر علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلعم نی کہ صدقہ دینی سے دفع ہوتا ہی
مرض اور سختی اور جلنا اور غرق ہونا اور دیوار کی نیچی دبنا اور جنون یہانتک کہ ستر بلائیان حضرت نی بیان کی کہ وہ صدقہ سے دفع ہوتی ہین
لیکن شرط یہ ہی کہ بے ریا خالص واسطی خوشنودی خدا کی دیوی اور جسکو صدقہ دیا ہی اوسپر احسان اپنا نہ جتلاوی اور نہ اوسکو آزار پہونچاوی اور
صدقہ سے مراد یہ ہے کہ خدا کی نام کا مومن محتاج کو دیوی اور اوسکی ساتہہ سلوک کری اور جو صدقہ کہ عوام مین مشہور ہے کہ سر پر سے وار کر
چوراہی مین رکہتی ہین یہ مراد نہین ہے اور فرماتا ہی خدا وَقُلِ اور کہہ تو ای محمد صلعم کہ اِعْمَلُوْا عمل کرو تم ای توبہ کرنیوالو یعنی بعد قبول ہونی
توبہ کی عمل خیر پر قائم رہو اور یا یہ کہ واسطی ڈرانیکی توبہ نکرنیوالونکی طرف خطاب کرتا ہی توبہ نکرنیوالو کرو تم جو کچھ تمہارا جی چاہی فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ
پس قریب ہے کہ دیکھیگا خدا عمل تمہارا کہ نیک ہو یا بد جو صادر ہونگے وَرَسُوْلُهٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اور دیکھیگا پیغمبر اوسکا اور مومنین یعنی واسطی کہ
خدا تعالیٰ پیغمبر کو اور مومنین کو خبر دیگا کہ وہ بھی جان لیوینگے وَسَتُرَدُّوْنَ اور قریب ہے کہ پہیری جاوگی تم بعد مرنیکی اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ
طرف جاننی والی پوشیدہ اور ظاہر کے فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ پس خبر دیگا وہ تمکو ساتہہ اوس چیز کی کہ تہی تم کرتی نیکی یا
بدی اہلبیت علیہم السلام کی نزدیک یہ ہے کہ مراد مومنین سے اس آیت مین آئمہ معصومین علیہم السلام ہین اور روایات صحیحہ مین وارد

ہوا ہے کہ اعمال امت کی ہر شب دوشنبہ اور پنجشنبہ پیغمبر اور ائمہ معصومین علیہم السلام پر عرض ہوتی ہین اور حضرت صادق علیہ السلام سے
روایت ہے فرمایا کہ اعمال بندون کی ہر صبح رسول خدا پر عرض ہوتی ہین نیکون کے اور بدون کے سب پس ڈرو تم اور چاہیے کہ حیا اور
شرم کرو تم کہ تمہارا عمل بد رسول خدا صلعم کی روبرو پیش ہو اور فرمایا ہی حضرت صادق علیہ السلام نی کیا ہی واسطی تمہارے کہ تم رسول خدا
صلعم کو رنجیدہ کرتی ہو کسی شخص نے پوچھا کہ ہم کیونکر رنجیدہ کرتے ہین اونکو فرمایا کہ کیا تم نہین جانتی ہو کہ اعمال تمہارے پیش ہوتے ہین اون حضرت
کے روبرو پس جسوقت دیکھتی ہین وہ تمہاری گناہون کو تو رنجیدہ ہوتی ہین پس رنجیدہ کرو تم رسول خدا کو گناہ کرکی اور خوش کرو تم
اون حضرت کو نیکی کرکی اور ایک وجہ اعمال ہین یہہ بہی بیان کرتی ہین کہ خدا تعالیٰ قیامت کی روز اعمال کو بندون کی رسول خدا اور ائمہ
مومنین پر پیش کریگا اور پہلی یہہ گزر گیا ہی کہ دس آدمی مومنین مین سی پیچھہ رہی تہی سات کا تو پہلے ذکر ہو گیا اور تین باقی کے
کعب بن مالک اور ہلال بن امیہ اور مرارہ بن ربیع ہین کہ وہ اوس اور خزرج سی تہی اون تینون نی رسول خدا کی پاس جاکر اپنی گناہ
کا اقرار کیا حضرت نے فرمایا کہ نہ انکی پاس بیٹھو اور نہ ان سی کلام کرو اور اونکو فرمایا کہ تم میری پاس سے چلے جاؤ یہانتک کہ خدا تعالیٰ تمہارے حق مین
کچھہ حکم بہیجی سو اونکا حال خدا تعالیٰ بیان کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہی وَآخَرُونَ مُرْجَوْنَ اور دوسری پیچھی رہنی والی جہاد سی تاخیر کی گئی ہین یعنی موقوف ہے
امر اونکا واسطی حکم خدا کے لِأَمْرِ اللَّهِ واسطی حکم خدا جو کچھہ کہ اونکی حق مین نازل ہو إِمَّا يُعَذِّبُهُمْ یا عذاب کری انکو اگر اوس گناہ پر وہ اصرار کرین
وَإِمَّا يَتُوبُ عَلَيْهِمْ اور یا توبہ قبول کری اوپر اونکی اگر وہ نادم ہون وَاللَّهُ عَلِيمٌ اور خدا جاننی والا ہی اونکی احوال کا حَكِيمٌ حکم کرنیوالا
اونکی تاخیر کا بیچ اس کی کہ ان تینون نی بہ نیت خالص توبہ کی اور فرمانبرداری خدا کی اور پیغمبر کی نہ کری تو خدا تعالیٰ نی گناہ اونکا معاف کیا
اور کہتی ہین کہ جب مومنین نی انسی گفتگو نکی اور نشست و برخاست کو اونکی ہمراہ چھوڑ دیا اور اونکی عورتون نی بہی اونسی کنارہ کیا او
اونہون نی خیمہ اپنا صحرا مین جاکر کہڑا کیا اور تضرع اور زاری کرتی تہی یہانتک کہ بعد ایک مدت کی یہہ آیت نازل ہوئی کہ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ
خُلِّفُوا مومنین بسرعت تمام اونکی پاس گئی اور توبہ کی قبول ہونیکی خوشخبری اونکو دی اور حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام
سے اس آیت کی تفسیر مین روایت ہے فرمایا کہ وہ قوم مشرکین کی تہی کہ جنہون نی مثل حمزہ اور جعفر طیار وغیرہ کی مومنین کو قتل کیا تہا
اور بعد اوسکی وہ مسلمان ہو گئی اور شرک کو ترک کیا اور دلون مین اونکی ایمان نی جگہہ نہین کی تہی نہ تو وہ مومن تہی کہ بہشت اونپر واجب ہو
اور نہ وہ مشرک تہے کہ دوزخ اونپر واجب ہو پس وہ اسی حال پر ہین کہ اگر چاہے خدا اونکو عذاب کری اور یا توبہ اونکی قبول کرے اور
کہتے ہین کہ ثعلبہ بن حاطب وغیرہ بارہ آدمیون نی منافقین مین سے ابو عامر راہب کے کہنی سی مسجد قبا کی برابر ایک مسجد بنائی اور قبا
مدینہ سی قریب ایک فرسخ کی ہے اور رسول خدا صلعم جسوقت ہجرت کرکی مکہ سی مدینہ کے طرف روانہ ہوئے تہے تو پہلی قبا ہی مین ٹہیری تہے
اور وہان ایک مسجد بنائی تہی وہ مسجد قبا ہی اور اوسکو مسجد ذو قبلتین اور مسجد قوت اسلام بہی کہتی ہین اور ذو قبلتین اوسکو اسواسطی کہتی
ہین کہ پہلے بیت المقدس کے طرف نماز پڑہتی تہی اوسی مسجد مین درمیان نماز کی حکم ہوا کہ کعبہ کیطرف نماز پڑہو اوس مسجد دو قبلہ کی طرف
جو نماز پڑہی گئی ہی تو اسواسطی اوسکو مسجد ذو قبلتین کہتی ہین اور اسلام کی قوت بہی اوسیوقت سے شروع ہی کہ انصار نی اسلام کے
کمک کی تہی اوس مسجد کی برابر منافقین نی ابو عامر راہب کے کہنی سی ایک مسجد بنائی اور ابو عامر قبیلہ خزرج کی اشراف مین سے تہا
اور علم توریت اور انجیل مین مہارت رکہتا تہا اور ہمیشہ جناب خاتم النبیین کی اوصاف اہل مدینہ کی روبرو بیان کرتا تہا جسوقت حضرت رسول خدا صلعم
مدینہ مین رونق افروز ہوئی تو لوگ انکی حضرت کی جمال اور کمال کی عاشق ہوے اور ابو عامر کی صحبت سے کنارہ کشی کی ابو عامر کو اس امر کا
حسد ہوا اور حضرت کا انکار کرکی ایمان نہ لایا اور بعد جنگ بدر کی مدینہ سی بہاگ کر کفار مکہ مین جا ملا اور احد کی لڑائی مین کفار کی ہمراہ
آیا اور پہلی سب سے لشکر اسلام پر تیر چلایا رسول خدا صلعم نے اوسکا نام فاسق کہا اور حنین کی لڑائی مین بہی وہ مسلمانون کے

مقابلہ کو حاضر ہوا تھا اور مکہ سے بھی وہ بھاگا اور روم مین ہرقل شاہ روم کی پاس گیا اور چاہا کہ روم سے مسلمانون کی لڑنی کو لشکر لاوے اور منافقون کو لکھا کہ تم مسجد قبا کی برابر ایک مسجد بناؤ کہ جسوقت مین مدینہ مین اوٴن تو علوم کا فائدہ دینی مین مشغول ہو جاؤن اونہون نے مسجد بنائی اور جسدم رسولخدا صلعم عازم تبوک تھی تو ہمراہ منافقون کی اوس مسجد مین تشریف لائی منافقون نی حضرت ﷺ سے کہا کہ ہم نے ناتوان اور بیچارون کی واسطے مسجد بنائی ہی اور جسدم بارش اور سردی ہو تو اسمین نماز پڑھا کرین اور حضرت سی عرض کی کہ آپ اسمین نماز پڑھین اور غرض انکی اس سی یہہ تھی کہ حضرت کی نماز کی سبب سے اپنی کام کو مضبوط کرین حضرت نی سنکر فرمایا کہ اب تو مین تبوک کو جاتا ہون انشاء الله تعالی بعد مراجعت کی تمہاری مسجد مین نماز پڑھونگا اور کہتی ہین کہ حضرت نی مسجد مین جانیکی واسطی اپنا یہ گدھا طلب کیا جسوقت حضرت اوسپر سوار ہوئی مسجد مین جانیکی واسطے تو وہ گدھا مسجد کی طرف کو نہ چلا ہرچند اوسکو ہانکا اور جسیہ اور طرف اسے ہانکا تو وہ اودہر کو چلا حضرت نی فرمایا کہ شاید اس نی مسجد کی طرف کوئی چیز دیکھی ہی اسواسطی نہین چلتا ہے گھوڑا لاؤ کہ اوسپر چلین جب اوسپر سوار ہوئی تو اوسکا بھی یہی حال ہوا کہ مسجد کی طرف نہین جاتا تھا اور دوسری طرف کو ہانکتی تھی تو جاتا تھا حضرت نی فر[illegible] بھی کچھ دیکھا ہے آؤ پیدل ہی چلین جسوقت وہ حضرت مع اصحاب مسجد کی طرف چلی تو سب بھاری ہو گئی یہان تک کہ چل نہ[illegible] تہی اور جب دوسری طرف کا ارادہ کرتی تہی تو سبک ہو جاتی تہی تب حضرت نی فرمایا کہ خدا تعالی اس امر کو مکروہ جانتا ہے اونکو[illegible] یہانتک کہ ہم سفر سی پہر آ کر آمین حضرت وہان سے چلی گئی اور جسوقت سفر سی واپس ہو کر تشریف لائی تو اون مسجد والون سی درخواست کی نماز پڑھنی کی واسطی خدا تعالی کا حکم ہوا کہ اوس مسجد کو ڈہادو اور جلادو اور وہان ایک مزبلہ کردو اور [illegible] لیکر نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہی خدا کہ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مَسْجِدًا اور وہ لوگ کہ پکڑا ہی یعنی بنایا ہی اونہون نی مسجد کو ضِرَارًا [illegible] مومنین کی کہ وہ قبا والی مسلمان ہین وَكُفْرًا وَتَفْرِيقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ اور واسطی توت دینی کفر کی اور واسطے تفرقہ ڈالنیکی درمیان مومنین کی جو کہ مسجد قبا مین جمع ہوتی ہین وَإِرْصَادًا لِمَنْ حَارَبَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ اور واسطے انتظار کی اوس شخص کی کہ لڑا ہی وہ خدا سے اور پیغمبر اوسکی سی مِنْ قَبْلُ پہلی اس سے کہ وہ ابو عامر راہب ہی اور واسطے لڑائی کی کہ احد اور حنین مین حاضر ہوا تھا مسلمانون کی مقابلہ کی واسطی کافرونکی طرف ہو کر وَلَيَحْلِفُنَّ اور البتہ قسمین کہاتی ہین وہ یعنی جبکوئی اون منافقین سی کہتا ہے کہ تمنی یہہ مسجد کیون بنائی ہے تو قسمین کہاتی ہین وہ کہ إِنْ أَرَدْنَا نہین ارادہ کیا ہے ہمنی اس مسجد کی بنا سی إِلَّا الْحُسْنَى مگر نیکی کا کہ لوگ اوسمین نماز پڑہین وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ اور خدا گواہی دیتا ہی کہ تحقیق وہ جہوٹی ہین لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا کہ نہو تو ای محمد ﷺ اوس مسجد کی ہرگز یعنی نماز اوسمین ہرگز مت پڑھ لَمَسْجِدٌ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى البتہ وہ مسجد کہ بنائی گئی ہی اوپر پرہیزگاری کی یعنی مسجد قبا مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ اول روز سی یعنی پہلی پہل رسولخدا کی زمانہ مین محلہ بنی عمرو بن عوف مین کہتی ہین کہ جسوقت رسولخدا صلعم مکہ سی ہجرت کرکی مدینہ مین تشریف لائی تو پہلی قبا مین فروکش ہوئی اور چودہ روز وہان رونق افروز رہے اور اون دنون مین بنیاد مسجد قبا کی ڈالی اور یہہ اول مسجد ہی کہ جسمین رسولخدا صلعم نے پہلی نماز پڑھی ہی اور ابن عباس سی روایت ہی کہ رسولخدا صلعم ہر روز شنبہ کو سوار و پیدل مدینہ سی اوس مسجد مین تشریف لاتی اور دو رکعت نماز اوسمین پڑہتی اور روایت مین آیا ہے کہ ثواب دو رکعت نماز پڑہنی کا مسجد قبا مین عمرہ کی ثواب کی برابر ہی پس خدا تعالی فرماتا ہے کہ وہ مسجد بنائی گئی ہی اوپر پرہیزگاری کی أَحَقُّ أَنْ تَقُومَ فِيهِ زیادہ لائق ہی مسجد ضرار سی یہہ کہ کھڑا ہو تو ای محمد ﷺ اوس کی واسطے نماز کی فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا بیچ اوس مسجد کی مرد ہین کہ دوست رکھتی ہین اس امر کو کہ پاکی اختیار کرین وہ نجاستون سی کہ ہمیشہ طہارت سی رہین کہتی ہین کہ بعد نازل ہونی اس آیت کی رسولخدا نی قبا کی لوگون سی پوچھا کہ وہ کونسی نیکی ہی کہ خدا تعالی نی جسپر تمہاری تعریف کی ہی کہا کہ پہلی ہم تین پتھرون سی استنجا کرتی ہین اور بعد اوسکی طہارت کرتی ہین مقام براز کو اور بعضون کے نزدیک

پاک کرنا اپنی نفس کو بُری خصلتون سی مراد ہی اور فرماتا ہے کہ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُطَّہِّرِیْنَ اور خدا دوست رکہتا ہی پاک کرنیوالون کو اپنی تئین اور حضرت صادق علیہ السلام سی روایت ہی کہ پاک کرنی سی مراد پانی سی استنجا کرنا ہی اور اسس کو نافع اور ابن عامر نے دونون جگہہ ماضی مجہول کا صیغہ پڑہا ہی اور بنیانہ جو بعد اسکی آئیگا اوسکو مرفوع پڑہا ہی اور ان تقوم کی تقدیر یان تقوم ہی اور فیہ خبر ہی جال کی اور کہتی ہین کہ جسوقت یہہ آیت نازل ہوئی تو رسول خدا صلعم نی مالک ابن خشم اور سعد بن عدی کو حکم دیا کہ تم جاؤ اور اوس مسجد ضرار کو ڈہا دو وہ گئی اور آگ اوسمین لگا دی جو لوگ کہ اوسکی اندر تہی سب بہاگ گئی اور کچہہ جل گئی اور حضرت نی حکم دیا کہ اوس جگہہ مزبلہ کردو اور ابو عامر راہب شام مین جہنم واصل ہوا اور کہتی ہین کہ مجمع بن حارث کہ اوس مسجد کا امام تہا عمر کی خلافت مین عمر کی پاس آیا اور کہا کہ مجہکو مسجد قبا کا امام کردو باوجودیکہ عمر جانتا تہا کہ یہہ مسجد ضرار کا امام تہا اور پیشوا منافقون کا تہا لیکن امامت مسجد قبا کی اوسکی سپرد کردی اور مسجد قبا اور مسجد ضرار کی حال مین خدا تعالی بیان کرتا ہے کہ اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْیَانَہٗ کیا پس وہ شخص کہ بنیاد رکہی اوسنے عمارت اپنی دین اپنی کو عَلٰی تَقْوٰی مِنَ اللّٰہِ اوپر خوف کرنیکی خدا سی وَرِضْوَانٍ اور رضامندی کی خدا سی خَیْرٌ بہتر ہی اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْیَانَہٗ یا وہ شخص کہ بنیاد رکہی اوسنی امور دین اپنی کو عَلٰی شَفَا جُرُفٍ ھَارٍ اوپر کنارہ ندی کی ڈہا گرنیوالیکی فَانْہَارَ بِہٖ پس گرا دیا اوسکو فِیْ نَارِ جَہَنَّمَ بیچ آتش دوزخ کی اور مراد اس سی یہہ ہی کہ عمل متقی اور منافق کا برابر نہین ہے اسواسطے کہ عمل مومن متقی کا ثابت اور درست ہے اور بنیاد اوسکی اصل صحیح پر ہے اور باعث داخل ہونی بہشت برین کا ہے اور عمل منافق کا سست اور غیر ثابت اور سریع الزوال ہی کہ دوزخ مین جانی سی نہین بچا سکتا ہی۔ دل ڈگمگاتا ہی الہی ثبات دی۔ حشر کی ہول و سختی سی مجہکو نجات دی۔ ہر چند اصل کچہہ نہین میری برائے خدا۔ جنت مین مرتضی کی مجہو نکاسات دی۔ اور جابر بن عبد اللہ انصاری سی روایت ہے کہتی ہین کہ مین مسجد ضرار مین گزرا دیکہا کہ دہی اوسمین سے جاری ہے اور جرف کو حمزہ اور ابن عامر اور حماد اور یحیی اور خلف نے مخفف پڑہا ہی اور باقیون نی مشدد اور سفاعل انہار کا بیان ہی اور فرماتا ہے وَاللّٰہُ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ اور خدا نہین ہدایت کرتا ہی قوم ستمگار کو طرف مقصود انکی کی یا طرف بہشت کی اور باب مسجد ضرار کی مذمت مین خدا تعالی فرماتا ہی کہ لَا یَزَالُ بُنْیَانُھُمُ ہمیشہ ہی بنیاد اون منافقونکی الَّذِیْ بَنَوْا جو کہ بنائی ہی اونہون نے رِیْبَۃً فِیْ قُلُوْبِھِمْ باعث شک کا بیچ دلون اونکی کی یعنی بنانا اوس مسجد کا موجب شک اور نفاق کا ہی انکی دلون مین سوائے اوس نفاق کی جو پہلی سی وہ اپنی دلون مین رکہتی ہین کہ اوس مسجد کی ڈہینی اور جلنی سی نفاق اونکی دلون مین استوار ہو گیا ہی اسطرح سی کہ اثر اوسکا اونکی دلون سی ہرگز نہ جائیگا اِلَّآ اَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُھُمْ مگر یہہ کہ پارہ پارہ کی جائین دل اونکی کہ قابلیت کسی چیز کی دریافت کرنیکی اونمین باقی نہ رہی اور کہتی ہین کہ وہ اونکی قتل کا وقت ہی یا قبر مین یا دوزخ مین وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ اور خدا جاننے والا ہی اونکی نیت کا کہ واسطے اونہون نی وہ مسجد بنائی تہی حَکِیْمٌ حکم کرنیوالا ہی موافق حکمت کی اور الا ان تقطع کو یعقوب اور سہل نی الی ان تقطع پڑہا ہی اور باقیون نی الا ان تشدید لام اور معنی الا کی بیان حتی کی ہین اور تقطع کو ابو جعفر اور ابن عامر اور حمزہ اور سہل اور رویس نی بفتح تا اور مشدد پڑہا ہے اور سوح نی بضم تا اور مخفف پڑہا ہی اور باقیون نے بضم تا اور مشدد پڑہا ہے۔ اور کہتی ہین کہ جسوقت لیلۃ العقبہ کو ستر اہل مدینہ رسول خدا سی بیعت کی تو عبد اللہ رواحہ نی اون مین سی کہا کہ یا رسول خدا ہم سی عہد لو اور شرط کرو واسطے خدا کی اور واسطی اپنی جس چیز کی واسطی کہ چاہو حضرت نی فرمایا کہ مین تم سی عہد لیتا ہون واسطے خدا کی تو یہہ کہ تم اوسکی پرستش کرو اور اوسکا شریک کسیکو مقرر نہ کرو اور اپنی واسطی یہہ عہد لیتا ہون کہ میری تم محافظت کرو اسطرحسے کہ جیسی اپنی مالون اور جانون کی محافظت کرتی ہو تب اونہون نی عرض کی کہ اگر ہم اسطرح سی کرین تو ہماری کیا جزا ہے حضرت نے فرمایا کہ تمہاری جزا بہشت ہے۔ اگر ایسا کرو گی انصار نی یہہ سنکر کہا کہ خرید اور فروخت دونون سودمند ہین اس معاملہ کو کبہی نہ بگاڑینگی خدا تعالی اوس خریدار اور فروخت کی خبر دیتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ

تحقیق خدا نے خرید کیا ہی مومنین سے جانون اونکی کو کہ جہاد کرین وہ راہ خدا مین وَاَمْوَالَهُمْ اور مالون اونکی کو کہ خرچ کرین وہ راہ
خدا مین بِاَنَّ بعوض اسکی کہ تحقیق لَهُمُ الْجَنَّةَ واسطے اونکی بہشت ہے اور خرچ کرنا ہو واسطی بہشت کے يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ لڑین وہ
مومنین بیچ راہ خدا کی جن مومنین کی جانین خریدی گئی ہین فَيَقْتُلُونَ پس قتل کرین وہ دشمنون کو وَيُقْتَلُونَ اور قتل کئے جائین وہ
اونکی ہاتھ سے اور بعضون نے پہلے یقتلون کو مجہول پڑھا ہی اور دوسرے کو معروف یہہ سبب اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى کا ہی یعنی بمنزلہ تعلیل کے ہے واسطی ثبوت
مین دینی بہشت کے مومنون کو جسوقت وہ خرچ کرین اپنی جانونکو اور مالونکو اور حقیقت مین خرید کرنا یہہ نہین ہے ہو واسطی کہ خرید اور فروخت حقیقت مین
وہان واقع ہوتی ہین کہ جہان خرید کرنیوالا غیر فروخت کرنیوالیکا ہی اور یہان مالک دونون طرفون مین خدا ہی کہ مالک مطلق ہی پس یہہ
رغبت و حرص دلانی ہی واسطی جہاد کی یعنی اگر بندی کیطرف سے تو خرچ کرنا جان و مال کا ہی اور خدا کیطرف سے بخشنا بہشت کا اور
بعضے بزرگ بیان کرتی ہین کہ فروخت کرنا کسی چیز کا چار چیزون پر موقوف ہے فروخت کرنیوالی پر اور خرید کرنیوالی پر اور دلال پر اور قیمت پر
اور یہان خریدار تو خدا ہی اور دلال رسول خدا ہی اور فروخت کرنیوالا بندہ مومن ہے اور قیمت بہشت برین ہے پس کیا اچھا خریدار ہی
اور کیا اچھا دلال ہے اور بیچا اس چیز کو کہ نہ ہونیوالی ہے اور کیا خوب قیمت ہے کہ وہ بہشت ہے نعمتون سے بھری ہوئی کہ ہمیشہ کو باقی ہے
کہ جسکا وعدہ کیا ہی خدا نے وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وعدہ کرنا اوپر اپنی حق کی کہ کسیطرح اسکا خلاف اوسمین نہین ہے اور وعدا مفعول مطلق فعل محذوف
کا ہی اور یہہ وعدہ جو خدا نے کیا ہی ثابت ہے فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ بیچ توریت کے اور انجیل کے اور قرآن کی کہ انمین لکھا ہوا ہی
وَمَنْ أَوْفٰى بِعَهْدِهِ مِنَ اللّٰهِ اور کون زیادہ وفا کرنیوالا ہی ساتھ عہد اپنی کے خدا سے کہ وہ بڑا کریم ہی اور کریم وہ ہے کہ جو ہرگز خلاف
وعدہ کی نکری فَاسْتَبْشِرُوا پس خوش ہو تم اے مومنین خدا سے معاملہ کرنیوالو بِبَيْعِكُمُ ساتھ خرید اور فروخت اپنی کی الَّذِي بَايَعْتُمْ بِهِ
جو کہ سودا کیا ہی تم نی ساتھ اوس کے وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ اور یہہ خرید اور فروخت مراد پانا ہی بڑا اور رستگاری بزرگ ہے یہہ آیہ
اگرچہ شب عقبہ بیعت کرنیوالونکی حقمین نازل ہوئی ہی لیکن مضمون اسکا جناب امیر المومنین پر بھی صادق آتا ہی کہ جو جہاد دین کی کبھی باز نہ
رہی اور جو قدم جما کر جہاد کرتی تھے اور حضرت صادق علیہ السلام سی روایت ہے فرمایا کہ اے مومنین قیمت تمہاری نہین مگر بہشت
پس نہ فروخت کرو تم اپنی نفسون کو مگر بہشت کے عوض یعنی تم اپنی تئین غرور کی پونجی دنیا کی ساتھ مت فروخت کرو کہ قیمت
تمہاری بہشت کی نعمتین ہین اور دوسری روایت ہے کہ حضرت صادق علیہ السلام سی فرمایا کہ جسوقت نازل کیا خدا نے آیہ
ان اللہ اشتری من المومنین کو تو ایک شخص کھڑا ہوکر کہنی لگا کہ یا رسول خدا خبر دو مجھکو کہ ایک شخص تلوار لیکر راہ خدا مین جہاد کرے
یہانتک کہ وہ مارا جاوے لیکن وہ محرمات کو کسب کرتا ہی کیا وہ شہید ہے یہہ آیت نازل ہوئی جناب پیغمبر نے فرمایا کہ اَلتَّائِبُونَ توبہ کرنیوالی گناہون
سے اور رجوع کرنیوالی طرف خدا کی الْعَابِدُونَ پرستش کرنیوالی خدا کی کہ دوسرے کو اوسکا شریک نکرین اور تواریخ مرحوم علی ابراہیم سے پہنچے
ہم التائبون اور ابی اور عبد اللہ بن مسعود نی اوسکو التائبین العابدین پڑھا ہی آخر تک صفت مومنین کی تقریر کی اور یہی قرات ہے
امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام کی الْحَامِدُونَ تعریف کرنیوالی خدا کی ہر حالمین سختی مین یا فراخی مین السَّائِحُونَ
روزہ رکھنیوالے یا چلنے والی طلب علم مین واسطی جہاد و حج کی اور واسطی زیارت کے الرَّاكِعُونَ رکوع کرنیوالی خضوع اور خشوع سے السَّاجِدُونَ سجدہ
کرنیوالی نماز مین کہ جو ہمیشہ نماز پڑھتی ہین الْآمِرُونَ بِالْمَعْرُوفِ حکم کرنیوالی ساتھ نیکی کی کہ وہ ایمان ہے اور بجالانا فرائض و سنتونکا وَالنَّاهُونَ عَنِ
الْمُنْكَرِ اور منع کرنیوالے بدی سے کہ وہ کفر اور گناہ اور بدعت ہے وَالْحَافِظُونَ لِحُدُودِ اللّٰهِ اور محافظت کرنیوالی واسطی حدون خدا کی کہ وہ احکام
شرع کی ہین درفرماتا ہی خدا کہ وَبَشِّرِ اور خوشخبری دے تو اے محمد صلعم الْمُؤْمِنِينَ مومنونکو کہ جنکی یہہ صفات ہین اور وہ قتل کیا جاوے راہ
خدا مین تو وہ شہید ہے اور واسطی اوسکی بہشت ہے اور کہتے ہین کہ ملاقات کی عباد بصری نے حضرت سجاد علیہ السلام سی مکہ کی

اور کہا کہ امام علی بن الحسینؑ جہاد کو تو نے ترک کیا اور اوسکی سختی کیوجہ اور سہل کیا تو نے طرف حج کی اور اوسکی نرمی کی وحالانکہ یہہ
کہ خدا قرآن مین فرماتا ہی کہ ان اللہ اشتری من المؤمنین الآیہ حضرت سجادؑ نے فرمایا کہ آیت کو تمام کرو سنے تمام آیت پڑھی
التائبون العابدون آخر تک حضرت سجادؑ نے فرمایا کہ جسوقت ہم دیکھینگے ایسے لوگونکو جنکی یہہ صفات ہین تو اون لوگون کے ہمراہ جہاد کرنا
البتہ افضل ہے حج سے اور حقیقت مین اس آیت مین وہ صفات لکھی ہین کہ بعد رسول خدا کے کسی پر نہین صادق آتی ہین یہہ صفات
سوائے ائمہ معصومین علیہم السلام کے اسواسطے کہ نیکی کا حکم کرنیوالے اور بدی سے منع کرنیوالے اور حدود خدا کی محافظت کرنیوالے وہ لوگ ہین
کہ جو نیکی اور بدی کو اور حدود خدا کو بخوبی جانتے ہین ہر ایک کے اعلیٰ اور ادنیٰ کو اور وہ نہین ہین سوائے ائمہ معصومین علیہم السلام کے کہ
جنکو سینہ بسینہ رسول خدا سے علم پہونچا ہی نہ وہ لوگ کہ جو احکام شرع مین غلطیان کرتے تہے اور جب کوئی مشکل پیش آتی تہی تو دوسرون کے
طرف رجوع کرتے تہے اور کہتے ہین کہ مسلمانون نے جناب رسول خدا صلعم سے درخواست کی کہ ہمارے باپ جو زمانہ جاہلیت مین کفر مین مرگئے ہین
اونکی مغفرت کیواسطے دعا کرو یہہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہی خدا کہ ما کان للنبی نہین روا ہی واسطے پیغمبر کے والذین
آمنوا اور واسطے اون لوگون کے کہ ایمان لائے ہین ان یستغفروا للمشرکین یہہ کہ بخشش چاہین وہ واسطے مشرکون کے
ولو کانوا اگرچہ ہوئین وہ مشرکین اولی قربیٰ صاحبان قرابت من بعد ما تبین لہم پیچھے اس کے کہ ظاہر کیا ہی واسطے اون
مسلمانون کے کہ انہم تحقیق وہ مشرکین اصحٰب الجحیم صاحب دوزخ ہین وما کان استغفار ابراہیم لابیہ اور نہ تہا بخشش
چاہنا ابراہیم علیہ السلام کا واسطے باپ اپنے کی کہ وہ حقیقت مین چچا ابراہیم کا تہا اور اوسنے پرورش ابراہیم کو کیا تہا اسواسطے وہ اوسکو باپ کہتے
تہے اوسکو خدا تعالیٰ فرماتا ہی کہ اور نہ تہا بخشش چاہنا ابراہیم کا واسطے باپ اپنے کی الا عن موعدۃ مگر وفا کرنے وعدہ سے کہ
وعدھا ایاہ وعدہ دیا تہا اوسکو کہ اگر تو ایمان لائیگا تو مین واسطے تیرے استغفار کرونگا فلما تبین لہ پس جسوقت ظاہر ہوا واسطے
اوس ابراہیم کے کہ انہ عدو للہ تحقیق وہ دشمن ہے واسطے خدا کی یعنی مرا کفر پر ہی اور یا یہہ کہ وحی سے معلوم ہوا کہ وہ ایمان نہ لائیگا تو
تبرأ منہ بیزار ہوا ابراہیم اوس سے اور استغفار اوسکے واسطے نکیا اور حضرت صادق علیہ السلام نے اپنے اصحاب سے پوچھا کہ کیا کہتے ہین
لوگ خدا تعالیٰ کے قول مین وما کان استغفار ابراہیم لابیہ کسی نے عرض کی کہ لوگ کہتے ہین کہ ابراہیم نے وعدہ کیا تہا استغفار
کرنیکا اوسکے واسطے یہہ سنکر فرمایا کہ ایسا نہین ہے بلکہ ابراہیم نے وعدہ کیا تہا اوس سے کہ اگر تو مسلمان ہو جائیگا تو مین
تیرے واسطے استغفار کرونگا پس جسوقت کہ ظاہر ہوا کہ وہ دشمن ہے واسطے خدا کے تو بیزار ہوا ابراہیم اوس سے اور دعائے
مغفرت اوسکے واسطے نکی اور ایک روایت مین ہے کہ جسوقت وہ مرگیا تو ابراہیم پر ظاہر ہوا کہ وہ دشمن خدا تہا اوسکے واسطے
دعائے مغفرت نکی ان ابراہیم لاواہ تحقیق ابراہیم البتہ بہت آہ کرنیوالا تہا اور دعا اور زاری کرنیوالا نماز مین اور تنہائی مین
اور یہہ کنایہ ہے رقت قلب اور ترحم سے حلیم بردبار اور صبر کرنیوالا اذیت پر اور بعضے کہتے ہین کہ اواہ وہ شخص ہے
کہ جسوقت آتش دوزخ کا ذکر کرین تو وہ آہ کرے اور بعضے کہتے ہین کہ اواہ وہ شخص ہے کہ بہ آواز بلند ذکر خدا اور قرآن مین
مشغول ہو اور درمیان اسکے بہت آہ کرے اور کہتے ہین کہ حضرت ابراہیم بہت کہتے تہے کہ آہ آتش دوزخ سے پہلے اس سے
کہ آہ فائدہ نکرے اور جناب امیر المؤمنینؑ فرمایا کرتے تہے کہ آہ کمی توشہ آخرت سے اور درازی سفر آخرت سے اور کہتے ہین
کہ وہ پہلے آیت ممانعت استغفار کی واسطے مشرکین کے نازل ہوئی تو بعضے مومنین رسول خدا صلعم کے پاس آئے اور عرض کی کہ یا
رسول خدا ہمارا کیا حال ہوگا ہمنے کفار کیواسطے استغفار کیا ہی اور بخشش کی دعا اونکے واسطے کی ہی اونکے جواب مین یہہ آیت نازل ہوئی
چنانچہ فرماتا ہی خدا کہ وما کان اللہ لیضل قوما اور نہین ہے خدا ایسا کہ گمراہ شمار کرے کسی قوم کو اور ضلیل کرے انکو بعد اذ ھدٰھم بعد اسکے کہ

ہدایت کی ہی اونکو طرف حق کی اور حکم اسلام کا اونپر جاری کیا ہے حَتّٰی یُبَیِّنَ لَهُمْ یہانتک کہ بیان کری واسطے اونکی مَا یَتَّقُوْنَ اوس چیز کو
کہ پرہیز کرین وہ اوس سی اِنَّ اللّٰهَ بِکُلِّ شَیْءٍ تحقیق کہ خدا سبحانہ ہر چیز کی اول سی آخر تک عَلِیْمٌ عالم ہی اور جاننیوالا ہی اور منع کرنے
سی پہلی اگر کوئی امر ممنوع کو عمل مین لاتی تو اوسکا مواخذہ نہین کرتا ہے اور پہلی خدا تعالی نی مشرکین کی استغفار کرنی سی منع کیا تہا اگرچہ
یگانون مین سی ہوا اور اب بیان کرتا ہی کہ وہ ہی مالک ہی کل موجودات کا اور متولی اور کارساز ہے سب امور کا خلایق کی
تاکہ اوسی سی نصرت کو طلب کرین اور نصرت اور دوستی کفر کی سی پرہیز کرین اور فرماتا ہی خدا کہ اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
تحقیق خدا واسطی اوسکی ہی بادشاہی آسمانون کی اور زمین کی جو چاہی سو کری بی مزاحمت دوسری کی یُحْیٖ زندہ کرتا ہی مردونکو
اپنی قدرت سی وَیُمِیْتُ اور مارتا ہی زندونکو وَمَا لَکُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اور نہین ہی واسطی تمہاری سوائی خدا کی مِنْ وَّلِیٍّ کوئی دوست
اور کارساز کہ متولی تمہاری امر کا ہو وَّلَا نَصِیْرٍ اور نہ کوئی مدد کرنیوالا تمہارا اور فرماتا ہی خدا کہ لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَی النَّبِیِّ البتہ توبہ قبول کی
خدا نی اوپر پیغمبر کی کہ منافقین کو اوسنی جہاد سی پیچھی رہنیکا اذن دیا تہا وَالْمُهٰجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ اور توبہ قبول کی اوپر مہاجرین اور انصار کی
کہ وہ مکروہ جانتی تہی جہاد مین جانیکو اور رسول خدا صلعم کا ذکر یہان اسواسطی ہی کہ تا کہ وہ حضرت سبب اور مقتدا توبہ مہاجرین اور انصار
کا ہون کہ پیروی حضرت کی کرکی توبہ اور انابت مین مشغول ہوئین اسواسطی کہ حضرت سی کوئی گناہ صادر نہین ہوا تہا کہ موجب توبہ کا
ہوتا اور تائید کرتا ہی اوسکو قول امام رضا علیہ السلام کا فرمایا کہ قرأت اس آیت کی لقد تاب الله بالنبی علی المہاجرین والانصار ہی یعنی البتہ
تحقیق توبہ قبول کی خدا نی بسبب پیغمبر کی اوپر مہاجرین اور انصار کی اور یہی حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہی اور احتجاج مین
ابان بن تغلب سے روایت ہی کہا کہ مینی حضرت صادق سی عرض کی کہ ای فرزند رسولخدا عامہ اس طرح سی نہین پڑھتی ہین جیسے کہ آپ
فرماتی ہین مجھسی پوچھا کہ وہ کس طرح پڑھتی ہین ای ابان مینی عرض کی کہ وہ پڑھتی ہین لقد تاب الله علی النبی والمہاجرین والانصار
یہہ سنکر فرمایا کہ وای اونپر وہ کونسا گناہ تہا رسولخدا کا یہانتک کہ خدا نی توبہ اوسکی قبول کی پیغمبر سی اور ایسا نہین ہی بلکہ بسبب پیغمبر کی
توبہ قبول کی خدا نی اوسکی امت کی اور کہتی ہین کہ یہہ آیت بعضی مومنین کی حق مین نازل ہوئی ہی کہ وہ جنگ تبوک کی سفر مین پیچھی رہ
گئی تہی اور وہ ابوذر اور ابو خیثمہ اور عمیر بن وہب ہین اور سوائی اونکی وہ مومنین کہ جنکی دل مین کسی طرحکا شک نہ تہا اور لیکن
اونہون نے کہا کہ ہم رسولخدا صلعم سی جا ملینگے اور ابو خیثمہ بہت قوی تہا اور اوسکی ہمراہ دو زوجہ تہی اور دو باغ تہی اوسنی اپنی دل مین کہا
کہ ای خیثمہ یہہ انصاف کی بات نہین ہی کہ رسول خدا صلعم اس گرمی اور لو مین ہتیہار باندہکر راہ خدا مین جہاد کرتی ہون اور ابو خیثمہ
قوی اور زبر دست دو زوجہ خوبصورت کی پاس باغ مین بیٹہا ہو اوسیوقت ناقہ پہ کاٹہی باندہکر روانہ ہوا جب قریب پہنچا تو اصحاب
نی دیکہا کہ ایک سوار آتا ہے رسولخدا صلعم کو خبر کی حضرت نی سنکر فرمایا کہ ہو تو ابو خیثمہ جب بہت قریب ہوا تو دیکہا کہ وہ ابو خیثمہ ہی وہ وہان
پہنچا اور اوسنی حضرت کی خدمت مین حاضر ہو کر حال اپنا بیان کیا حضرت نی اوسکی واسطی دعائی خیر کی اور ابوذر تین روز پیچھی رہگیا تہا
اس واسطی کہ اونٹ اوسکا بہت دبلا تہا تہک کر کہڑا ہو رہا ابوذر نی اوسکو وہین چہوڑا اور اسباب اپنی کمر پہ رکہکر روانہ ہوا مومنین نی اوسکو
دور سی دیکہا کہ ایک شخص چلا آتا ہے حضرت نے دیکہکر فرمایا کہ ہو تو ابوذر ہو مومنین نی کہا کہ یہہ تو ابوذر ہی ہی حضرت نی فرمایا کہ اوسکو پانی
جا کر پلاؤ کہ وہ پیاسا ہے اور ابوذر اس عرصہ مین رسولخدا کی پاس جا پہنچا اور اوسکی پاس ایک چہاگل تہی کہ اوسمین کچھ پانی تہا رسولخدا
صلعم نے فرمایا کہ ای ابوذر تیری پاس پانی تہا اور تو پیاسا رہا عرض کی کہ ہان یا رسولخدا قربان ہون تجپر باپ اور مان میری
مین ایک پتہر پہ پہنچا اوسمین باران رحمت کا کچھ پانی تہا اور اوسکو مینے چکہا تو وہ بہت شیرین اور سرد تہا مینے اپنی جی مین کہا
کہ مین یہہ پانی نہ پیونگا یہانتک کہ میرا حبیب رسول خدا اوسکو نوش فرمائی حضرت نے یہ سنکر فرمایا کہ رحم کری تجہکو خدا کہ تنہا زندہ رہیگا تو اور تنہائی مین مریگا

تو اور تمہا بہشت مین داخل ہوگا تو اوس عراق کی لوگ تیری غسل اور کفن اور دفن کی کفیل ہونگی ان لوگون کی واسطی خداتعالی نی فرمایا
ہے کہ تحقیق قبول کی ہی خدا نی توبہ مہاجرین اور انصار کی اور تعریف بیان کرتا ہے خدا مہاجرین اور انصار کی کہ اَلَّذِیۡنَ اتَّبَعُوۡهُ وہ لوگ
ہین مہاجرین اور انصار کہ پیروی کی ہی اونہون نی اوس پیغمبر کی فِیۡ سَاعَةِ الۡعُسۡرَةِ بیچ وقت تنگی اور دشواری کی اور لشکر تبوک کو
جیش العسرۃ کہتی تہی اسواسطی کہ نہایت تنگی اونمین تہی سواری مین بہی کہ دس آدمی ایک اونٹ رکہتی تہی اور دو آدمی ہر روز ایک
خرما کہاتی تہی اور ایسی ہی پانی کی تنگی تہی اور باوجود قلیل ہونی سواریون کی اونٹون کو واسطی تر کرنی منہہ کی ذبح کرتی تہی بہ سبب گرمی
اور لو کی اور تشنگی اونپر شدت سی غالب ہوتی تہی کہ قریب تہا کہ دم اونکے منقطع ہوجاوین سب نی رسولخدا صلعم سی عرض کی کہ
خدا سی دعا کیجئی کہ ہمکو پانی دیوی ورنہ ہم تشنگی سی ہلاک ہوجاوینگی جب حضرت نی دعا کی تو خوب مینہہ برسا لوگون نی خوب پانی پیا اور
اپنی برتن سی پانی بہرلی اور جب لشکرگاہ سی آگی بڑہی تو زمین بالکل خشک تہی فقط لشکر ہی پر مینہہ برسا یہہ حال تہا اوس لشکر کی
تکلیفون کا اوس حال کو خداتعالی بیان کرتا ہے کہ ایسی وقت تنگی مین اون لوگون نی پیروی کی رسولخدا صلعم کی مِنۡۢ بَعۡدِ مَا كَادَ
پہنچی اس سی کہ قریب تہا کہ نہایت تنگی سی یَزِیۡغُ کجی قبول کرین اور جگہہ سی جاتی رہین قُلُوۡبُ فَرِیۡقٍ مِّنۡهُمۡ دل ایک گروہ کی اون
مہاجرین اور انصار مین سی کہ جہاد سی پہرجاوین بسبب کثرت مشقت کی یا پیغمبر کی متابعت سی دست بردار ہون اور بعضون نی زیغ
کو تمیز بڑہا ہی تا سی ثُمَّ تَابَ عَلَیۡهِمۡ پہر رجوع کی خدا نی اوپر اونکی کہ توفیق اونکو عطا کی کہ اونہون نی توبہ کی اور پیغمبر کی مددگار ہوئی
اِنَّهٗ بِهِمۡ رَءُوۡفٌ تحقیق کہ وہ خدا ساتہ اونکی بہت مہربان ہی بعد توبہ کی رَّحِیۡمٌ رحم کرنیوالا ہی کہ توبہ اونکی قبول کرتا ہے اور کہتی
ہین کہ کعب بن مالک اور مرارۃ بن الربیع اور ہلال بن امیہ کہ جنکا ذکر پہلی ہو لیا ہی اور امر اونکا موقوف تہا حکم خدا پہ اور رسولخدا صلعم
نی اور مومنین نی یہانتک کہ اونکی عورتون نی بہی اونسی کلام کرنا چہوڑ دیا تہا بسبب اونکی پیچہی رہنی کی جنگ تبوک سی اور وہ صحرا مین
جاکر تضرع اور زاری کرتی تہی اور آپسمین بہی اون تینون نی ایک نی دوسری سی کلام کرنا چہوڑ دیا اور خداتعالی نی توبہ اونکی قبول
کی تہی اونکی حال مین خداتعالی بیان کرتا ہے کہ وَّعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِیۡنَ خُلِّفُوۡا اور توبہ قبول کی خدا نی اوپر تین اون لوگون کی
کہ پیچہی چہوڑی گئی تہی وہ اور اوسکا عطف علیہم پر ہے اور خلفوا کہ حضرت سجاد اور باقر اور صادق علیہ السلام نی خالفوا پڑہا ہی یعنی توبہ
قبول کی اوپر تین اون لوگون کی کہ مخالفت کی تہی اونہون رسول کی اور مومنین کی کہ جنگ تبوک مین نگئی تہی حَتّٰۤى اِذَا ضَاقَتۡ عَلَیۡهِمُ الۡاَرۡضُ
بِمَا رَحُبَتۡ یہانتک کہ جسوقت تنگ ہوئی اوپر اونکی زمین باوجود کشادہ ہونیکی کہ کسی نی اون سی کلام نکیا اور مدینہ اونپر تنگ ہوگیا اور
نہایت حیران اور پریشان ہوئی اور ما کا لفظ بارحبت مین مصدریہ ہی اور فرماتا ہی خدا کہ وَضَاقَتۡ عَلَیۡهِمۡ اَنۡفُسُهُمۡ اور تنگ ہوئین اوپر
اونکی جانین اونکی شدت رنج سی یہانتک کہ اون مین سی بہی ایک شخص نی دوسری شخص سی کلام نکیا وَظَنُّوۡۤا اَنۡ لَّا مَلۡجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّاۤ اِلَیۡهِ اور جانا اونہون
نی یہہ کہ نہین ہی کوئی جائی پناہ خدا سی مگر طرف اوسکی اور بخشش چاہی اوسکی کرم اور فضل سی ثُمَّ تَابَ عَلَیۡهِمۡ پہر توبہ قبول کی اوپر اونکی خدا نی
اون کی خلوص نیت کی جہت سی بعد پچاس روز کی لِیَتُوۡبُوۡا تاکہ رجوع کرین وہ طرف پہلی حالت کی اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ تحقیق وہی بہت قبول
کرنیوالا توبہ کا ہی کہ الرَّحِیۡمُ مہربان ہی توبہ کرنیوالون پر اور اب خداتعالی فرماتا ہی کہ راست لوگونکی ہمراہ رہو اور اونہین کی پیروی کرو چنانچہ
فرماتا ہی کہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ اے وہ لوگ کہ ایمان لائی ہو ڈرو تم خدا سی اوسکی حکمون کی مخالفت کرنیمین وَكُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِیۡنَ ہو تم
ہمراہ راستگو لوگونکی روایات اہل بیت علیہم السلام مین مذکور ہی کہ مراد صادقین سی آئمہ معصومین علیہم السلام ہین اور حافظ ابونعیم نی کہ علمای اہل سنت
مین سی ہی حلیۃ الاولیاء مین لکہا ہے کہ یہہ آیت علی کی شان مین ہے اور ابن عباس نی روایت کی ہی کہ یہہ آیت علی کی اور اونکی پیروی کرنیوالون کی شان مین
ہے اور فخرالدین رازی نی تفسیر کبیر مین لکہا ہے کہ مراد صادقین سی یہ کونوا مع الصادقین مین معصومین ہین لیکن اوسنی کہا کہ اوسکا اس آیت کی

سو جب سلطان خلافت غیر کنکا ہی سلطان ہی بعد اوسکی کہا کہ مراد صادقین سے اجماع ہی لیکن یہہ قول نہایت سست ہی اسواسطی کہ خدا تعالی نے
فرمایا ہی کہ ہمراہ صادقین کے ہو تم یعنی صادقین کی پیروی کرو اور تکلیف شناخت تک ہی ہی اب کہانکہ اجماع کہ جسکی ہم پیروی
کرین پس مراد صادقین سے نہین ہین مگر معصومین اسواسطی کہ خدا نے صادقین کی ہمراہ رہنے کو فرمایا ہی اور پیروی نہین ہوتی
امور دین مین مگر معصوم کی اسواسطی کہ جایز الخطا کی جیسے کہ بعضے امور دین مین پیروی واجب ہے ایسے ہی بعضی امور دین مین علم
پیروی ہی واجب ہے اور ایسا کیونکر ہوسکتا ہے کہ حکیم علی الاطلاق اون لوگونکی پیروی کو حکم فرماتا ہی کہ جو شرع کی مخالف حکم دیوین اور اونکی
سے بخوبی واقف ہون اور آیمہ معصومین کی عصمت ثابت ہے جو مخالف تسلیم نکری اور کوئی حکم خلاف شرع اونسی منقول ہی نہین ہی
جیسے کہ اوروں کی غلطیاں منقول اور مشہور ہین اور نہ کوئی فعل اونکا خلاف شرع تہا اور اہل سنت اونکو اگر معصوم نہین کہتی ہین تو کیا مضایقہ
ہے لیکن محفوظ کہتی ہین اور محفوظ کی پیروی مقدم ہی خاطی کی پیروی پر اس صورت مین بہی مراد صادقین سی آیمہ معصومین ہوے
نہ غیر اونکا اور اونکی ہمراہ ہونسے یہی مراد ہی کہ اونکی پیروی کرو اور اونکی اقوال پر چلو اور یہہ مراد نہین ہے کہ شب و روز اونکی پاس رہو کہ
جس جگہہ وہ ہون اوسی جگہہ تم بہی ہو اور اب خدا اون لوگونکا حال بیان کرتا ہی کہ جو کاہلی سی پیچھے رہے تہی جناب نبوی کے جانی سے
نفاق سی چنانچہ فرماتا ہے کہ مَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ نہین روا ہے واسطے اہل مدینہ کے وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِنَ الْأَعْرَابِ اور نہ واسطی
اون لوگون کے کہ گرد اونکی ہین صحرا نشینون مین سے مثل قوم جہینہ کی اور مزینہ اور اسلم اور اشجع اور بنی غفار کے أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنْ رَسُولِ
اللَّهِ یہہ کہ پیچھے رہجائین وہ رسول خدا صلعم سی اوسکی مخالفت کرکی اور اوسکی ہمراہ جہاد مین نہ جائین اور اوسکی فرمانبرداری
نکرین وَلَا يَرْغَبُوا بِأَنْفُسِهِمْ اور نہ یہہ کہ رغبت کرین وہ ساتھہ نفسون اپنے کے عَنْ نَفْسِهِ نفس اوس پیغمبر کی سی کہ آپ تو
آرام اور تن پروری مین رہین اور وہ حضرت رنج اوٹہائی اور سختی حالت مین اور اوسکی موافقت نہ کرین اور رغبت بمعنے طلب منفعت کے ہے اور جب
صلہ اوسکا عن آتا ہی تو ترک منفعت کے معنی مین ہوتا ہے ذَلِكَ یہہ یعنی اوسکی رفاقت کرین بِأَنَّهُمْ ساتھہ اسطرح کی ہے کہ تحقیق وہ
لوگ ہمراہ اوسکی ہون تو لَا يُصِيبُهُمْ ظَمَأٌ وَلَا نَصَبٌ نہ پہونچے اونکو پیاس اور نہ تہکن اور ماندگی وَلَا مَخْمَصَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
اور نہ بہوک بیچ راہ خدا کے وَلَا يَطَئُونَ اور نہ کوٹین وہ پاؤن اپنے سے یا سم کے اون سے مَوْطِئًا کسی جگہہ کوٹنی کی کو
یعنے کسی زمین پر نہ چلین وہ کہ يَغِيظُ الْكُفَّارَ غصہ مین لاوی وہ چلنا کفار کو وَلَا يَنَالُونَ مِنْ عَدُوٍّ نَيْلًا اور نہ پاوین وہ کسی دشمن
سے پانا مثل قتل اور قید اور زخم کے إِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهِ مگر لکہا جاتی واسطی اونکی سبب اوسکی عَمَلٌ صَالِحٌ عمل نیک کہ موجب ثواب کا
ہی اور ابن عباس سے روایت ہے کہ جو خوف کہ دشمن سے اونکی دلمین پہونچتی تہی ستر نیکیاں اون پر لکہی جاتی تہی إِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ
الْمُحْسِنِينَ تحقیق خدا نہین ضایع کرتا ہی اجر نیکی کرنیوالون کا بلکہ سب امور مین اونکو اجر حاصل ہوگا اور فرماتا ہی کہ وَلَا يُنْفِقُونَ
نَفَقَةً صَغِيرَةً اور نہین خرچ کرتی ہین وہ جہاد مین خرچ کرنا چہوٹا اور تہوڑا جیسا کہ خرید کرنا کوڑی کا اور نعل اسپکا اور ایک صاع خرما کا کہ دیوین وہ
وَلَا كَبِيرَةً اور نہ بڑا خرچ کرنا مثل خرید کرنی گہوڑی کی یا اونٹ کے وَلَا يَقْطَعُونَ وَادِيًا اور نہین قطع کرتی ہین وہ کسی صحرا کو
اپنے چلنے مین إِلَّا كُتِبَ لَهُمْ مگر لکہا جاتا ہے واسطی اونکی ثواب اوسکا لِيَجْزِيَهُمُ اللَّهُ أَحْسَنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ تاکہ جزا دیوی اون کو خدا
نیکتر اوس چیز کا کہ ہین وہ عمل کرتے امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جناب رسول خدا صلعم فرماتی تہے کہ جو کوئی خرچ کرے واسطی
غازیون کی اور خود اپنے گہر مین بیٹہا رہی تو حقتعالی بعوض ہر درہم کے سات لاکہہ درہم اوسکے واسطے لکہے پس جو ماندگی اور بہوکہ
اور پیاس اور خرچ کرنا حج اور زیارت اور طلب علم یا اور کسی واجب اور سنت مین پہونچتا ہے وہ موجب ثواب کثیر کا
ہوتا ہے اور کہتے ہین کہ رسول خدا صلعم کی ہمراہ جہاد مین نجانیوالون کو جو ملامت بہت ہوئی تو مومنین نے ارادہ کیا

کہ جس وقت حکم جہاد کا ہووے تو سب چلو خواہ رسول خدا تشریف لیجائیں خواہ نہیں لیجائیں جس وقت رسول خدا لشکر کو نامزد جہاد کی کرتے تو
سب مومنین باہر نکلتے اور رسول خدا کو مدینہ میں تنہا چھوڑتے یہ آیت اونکی مذمت میں نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ
وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا اور نہیں روا ہے مومنوں کو کہ نکلیں واسطے جہاد کے كَافَّةً سب جیسی کہ نہیں روا ہے کہ
کوئی بھی نہ جاوے اسواسطے کہ سب کے جانے میں معاش اور معاد میں خلل آتا ہے اور رسول خدا تنہا رہجاتے ہیں فَلَوْلَا نَفَرَ پس
کیوں نہیں باہر نکلتی ہیں مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ ہر فرقہ میں سے یعنی شہر کے کل آدمیوں میں سے مِنْهُمْ اونمیں سے طَائِفَةٌ ایک
جماعت لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ تاکہ سمجھیں بیچ دین کے اور علم فقہ کو سیکھیں رسول خدا صلعم کی خدمت میں حاضر ہوکر وَلِيُنْذِرُوا
قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ اور تاکہ ڈراویں وہ قوم اپنی کو جس وقت کہ پھریں وہ طرف اونکی علم دین کو حاصل کرکے لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ تا
کہ ڈریں وہ احکام کو منکر اور گناہوں سے پرہیز کریں اس آیت سے معلوم ہوا کہ فقیہ ہونا واجب کفائی ہے اور دریافت کرنا ہر ایک کو مسائل
دین کا اوس فقیہ سے بلاواسطہ یا بواسطہ واجب عینی ہے اور فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ طلب کرنا علم دین کا ہر مومن مرد اور
مومنہ عورت پر واجب ہے اور جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اے آدمیو کمال دین کا علم دین کی طلب کرنے اور اوسپر عمل کرنے
میں ہے خبردار ہو کہ طلب کرنا علم کا زیادہ واجب ہے تمپر طلب کرنے مال سے تحقیق کہ مال تو تقسیم کیا گیا ہے اور خدا تعالے اوسکا ضامن ہے جسقدر
قسمت میں ہے عطا کریگا اور علم جمع کیا گیا ہے علما کے پاس اور تمکو حکم اونسے طلب کرنیکا ہے پس طلب کرو تم اونسے اور فرمایا ہے
رسول خدا صلعم نے کہ بزرگی عالم کی عابد پر مثل بزرگی چودھویں رات کے چاند کی ہے ستاروں پر اور حضرت صادق علیہ السلام نے
فرمایا ہے کہ ہو تو عالم یا سیکھنے والا علم کا یا دوست رکھنے والا علما کو اور نہ ہو تو چوتھا سوا انکے پس ہلاک ہوگا تو اونکی بغض سے اور اب
خدا تعالیٰ جہاد کا حکم کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو قَاتِلُوا الَّذِينَ جنگ کرو
تم اون لوگوں سے يَلُونَكُمْ مِنَ الْكُفَّارِ کہ نزدیک ہیں وہ تمہارے کفار میں سے اور کہتے ہیں کہ وہ یہودی تھے کہ گرد مدینہ کی رہتے
تھے مثل بنی قریظہ اور بنی نضیر کے اور غرض اس سے یہ ہے کہ پہلے اون کافروں سے لڑو کہ جو تم سے نزدیک ہیں جبتک کہ خوف
دور والوں کا زیادہ ہو اور اسواسطے حضرت رسول خدا نے بنی نضیر اور بنی قریظہ سے لڑے اور ہوازن سے پہلے مکہ کو فتح کیا اور فارس
کا ارادہ نہ کیا بسبب دور ہونے کے اور پہلے اون لوگوں سے لڑے کہ جو قریب تھے نہ بعید سے کہ اونسے لڑنے میں مشقت زیادہ ہے اور اگر
کوئی بعید الاقرب دور سے لڑنے کو آوے تو پہلے اوسکو دفع کرنا چاہئے وَلْيَجِدُوا اور چاہئے کہ پاویں وہ کفار فِيكُمْ غِلْظَةً در
بیچ تمہاری سختی کو جنگ کرنے میں تاکہ اونپر رعب تمہارا ہو وَاعْلَمُوا اور جانو تم اے مومنین کہ أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ
تحقیق خدا ہمراہ پرہیزگاروں کی ہے نصرت اور حفاظت کرنے میں اور اب منافقوں کے حال کی خبر دینے میں فرماتا ہے وَإِذَا
مَا أُنْزِلَتْ سُورَةٌ اور جس وقت نازل کی جاوے کوئی سورت یا کوئی آیت قرآن کی تو فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ پس بعض اون منافقوں
میں سے وہ شخص ہے کہ کہتا ہے دوسرے منافق سے یا سست اعتقاد مومن سے کہ أَيُّكُمْ زَادَتْهُ کونسا تمہارا ایسا ہے کہ زیادہ کیا ہے اوسکو
هَٰذِهِ اس سورہ نے إِيمَانًا ایمان کو کہ اس سورہ کی نازل ہونیسے دین میں یقین اوسکا زیادہ ہوا ہو خدا تعالیٰ اوسکی جواب میں
فرماتا ہے کہ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَزَادَتْهُمْ إِيمَانًا پس لیکن جو لوگ کہ ایمان لائے ہیں پس زیادہ کرتی ہے وہ سورت انکو
ایمان کو کہ یقین اونکا کامل ہوتا ہے اوسمیں تدبر اور تفکر کرنے سے وَهُمْ يَسْتَبْشِرُونَ اور وہ مومنین خوش ہوتے ہیں اوسکے نازل
ہونیسے کہ باعث فزونی کمال اونکی کا ہے وَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ اور لیکن وہ لوگ کہ بیچ دلوں انکی کی بیماری
نفاق کی ہے اور اسلام میں انکو شک ہے اور حسد اور کینہ اور بغض مومنین کا اونکی دلونمیں ہے فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا إِلَىٰ رِجْسِهِمْ پس زیادہ کرتی ہے وہ سورت اونکو پلیدی

طرف ناپاکی اونکی کی یعنی اونکے کفر کو کفر پر اور زنگ کو زنگ پر زیادہ کرتی ہے وَمَاتُوْا وَهُمْ كَافِرُوْنَ اور مر گئی وہ جبوقت کہ وہ کفر
کرنیوالی تھی یعنی ایسا استوار ہوا کفر اونکی دلون مین کہ وہ اوس کفر ہی پر مری اور فرماتا ہے کہ اَوَلَا يَرَوْنَ اَنَّهُمْ يُفْتَنُوْنَ
کیا نہین دیکھتی ہین وہ منافقین کہ تحقیق وہ مبتلا کیجاتی ہین طرح طرح کی بلاؤن مین اور آزمائی جاتی ہین ہمراہ رسولخدا کی جہاد
مین پس دیکھتی ہین جو کچھہ کہ ظاہر ہوتا ہے فِيْ كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ بیچ ہر برس کے ایک مرتبہ یا دو مرتبہ ثُمَّ لَا يَتُوْبُوْنَ
پھر نہین توبہ کرتے ہین نفاق سے وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُوْنَ اور نہ وہ نصیحت پکڑتے ہین وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ اور جبوقت
نازل کیجاتی ہی کوئی سورت کہ جسمین عیب اونکا ہے نَّظَرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ دیکھتا ہی بعض اونکا طرف بعض کے کہ ایک
شخص طرف دوسرے شخص کی آنکھہ سی اشارہ کرتا ہے ٹھٹھی کے راہ سے اور از روی انکار کے اپنی عیبونکو سنکر اور کہتا ہے کہ
هَلْ يَرٰىكُمْ مِّنْ اَحَدٍ کیا دیکھتا ہے تمکو کوئی مسلمانون مین سے اگر اس مجلس سے باہر جاؤ تم کہ اوسکی سننیکی ہمکو تاب نہین ہے
ثُمَّ انْصَرَفُوْا پس پھر جاتی ہین وہ منافقین مجلس رسولخدا سی رسوائی کے خوف سی صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ پھیرا ہے خدا نے
دلون اونکی کو سمجھنی قران کی سے اور قبول کرنے ایمان کے سی بسبب اونکی عناد کے اور دیدہ و دانستہ انکار کرنیکی جہت سی اور یہہ
فقرہ احتمال دعائی بدکا بھی رکھتا ہی یعنی پھیری خدا اونکی دلون کو راہ حق سی بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بسبب اسکی کہ تحقیق وہ
ایسی قوم ہین کہ نہین سمجھتی ہین بسبب کفر کے کہ اپنی دلون مین رکھتی ہین اور عناد کی جہت سی توجہ اوسکی سمجھنی کیطرف نہین
کرتے ہین تاکہ حق کو دریافت کرلیوین اور اب خدا تعالی کل بندونکی طرف خطاب کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ لَقَدْ جَآءَكُمْ
البتہ تحقیق آیا ہے تمہاری پاس ہی اوسیوقت رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ پیغمبر نفسون تمہارے سی کہ وہ محمد صلعم ہے اور جنس تمہاری سے
ہے کہ وہ بھی بشر ہے مثل تمہاری کہ ایک جنس ہونیکی جہت سی تم اوس سی آمیزش رکھو اور فائدہ دین کا بخوبی اوس سے حاصل
کرو اور فرماتا ہے کہ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ دشوار ہی اوپر اوس پیغمبر کے کہ مَا عَنِتُّمْ بیچ مین پڑو تم کفر کے اور گمراہ ہو کر اور اوسکو نہایت ناگوار
ہے تمہارا گمراہ ہونا اور نہین چاہتا ہے وہ کہ تم عذاب مین گرفتار ہو حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ حرص کرنی والا ہی وہ اوپر اسلام کے
تمہاریکی اور دوست ہونی نیکیون تمہاریکی بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ ساتھہ مومنین کے شفقت کرنیوالا ہے رَّحِيْمٌ مہربان ہی
مومنین صلحا پر اور خدا تعالے نے کسی پیغمبر کو ان دو صفتون سے یاد نہین کیا ہے مگر ہماری پیغمبر کو یا اپنی ذات کو فرمایا کہ ان اللہ
بالناس لرؤف رحیم اور ہماری حضرت کو فرمایا ہی کہ بالمومنین رؤف رحیم اور بعضی کہتی ہین کہ وہ حضرت رؤف ہین فرمان
برداروں پر اور رحیم ہین مومنین پر اور فرماتا ہے کہ فَاِنْ تَوَلَّوْا پس اگر پھر جاوین وہ منافقین فرمانبرداری تیری سی ای محمد صلعم
اور یہہ کہ کافر ایمان لانی سی روگردانی کرین تو فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ پس کہہ تو کہ کافی ہے مجھکو خدا کہ تمہاری شر سی مجھکو نگاہ رکھی اور تمپر
مجھکو غالب کری کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نہین ہی کوئی معبود سزاوار پرستش کے مگر وہ خدا عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ اوپر اوسیکی توکل
کیا مینی کہ سب امور اپنی اوسکی سپرد کئی پس سوائی اوسکی نہ کسی سی امید ہی اور نہ کسیکا خوف ہے وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اور وہ
ہی پروردگار عرش بزرگ کا ہی یعنی کہہ تو ای محمد صلعم کہ خدا تعالی عرش کو باین بزرگی نگاہ رکھتا ہی قادر ہے اس امر پر کہ مجھکو کفار اور منافقین
کی شر سی نگاہ رکھی اور عرش کو کہتی ہین کہ اسقدر بڑا ہی وہ کہ ایک ہزار پایہ اوسکے ہین اور بعضی روایات مین آیا ہی کہ تین لاکھہ پایہ ہین اور ایک پایہ سے
دوسرے پایہ تک تین لاکھہ برس کے راہ کا فاصلہ ہے کہ ملائکہ سی وہ پر ہی ہر کہتے ہین کہ ایک مرد صالح نی رسولخدا صلعم کو خواب مین دیکھا کہ ایک محفل مین
رونق افروز ہین اور حضرت کی اصحاب بھی بیٹھی ہین قریب حضرت کے ایک مرد آستانون مین سے دروازہ سے نکلا آیا اور سنی چاہا کہ بیٹھہ جاوے حضرت نے اوسکا ہاتھہ پکڑ کر
سب اصحاب سے اوپر اوسکو بٹھایا لوگون نے پوچھا کہ یہہ کون ہے کہ حضرت نے اسکو سب سے اوپر بٹھایا فرمایا کہ یہہ شخص وہ ہے کہ ہمیشہ ہر نماز کے بعد دو آیتین اس سورہ کی آخر کے لقد جاءکم

سی سورہ کے آخر تک پڑہتا ہی سورہ یونس یہہ سورہ مکی ہی کہ مکہ مین نازل ہوا ہے مگر ابن عباس سی روایت ہے کہ تین آیتین
اسکی مدینہ مین نازل ہوئی ہین اور وہ الحکم فی تلک سے آخر سورہ تک ہین اور اس سورۃ مین کل ایک سو اور نو آیتین ہین
اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سورہ یونس کے تلاوت کری دو مہینے یا تین مہینے وہ جاہلون مین سی نہو گا۔
اور بروز قیامت مقربان درگاہ خدا مین سی ہوگا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الٓرٰ حضرت صادق علیہ السلام
سی روایت ہی کہ الر معنے انا اللہ الرؤف ہی اور بعضی کہتی ہین کہ معنے انا اللہ الرحمن ہے تِلْكَ یہہ سورہ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ
الْحَكِيْمِ آیتین کتاب صاحب حکمت کی ہین یعنی یہہ آیتین قرآن کی ہین کہ جو شامل ہین حکمت کو اور یا یہہ کہ محکم ہی کہ اوسین
کسیطرحکا تناقض اور اختلاف نہین ہے اور یا یہہ کہ رقم نسخ اسپر ہرگز نہینچ جائیگی اور یا یہہ کہ حکم کرنیوالا ہے درمیان حلال
اور حرام کے اور بعضی کہتی ہین کہ مراد کتاب حکیم سی لوح محفوظ ہی اور ابن عباس سی روایت کہ جسوقت حضرت خاتم النبیین
سید المرسلین جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ واٰلہ پیغمبر ہوئی تو اشراف قریش نے از روی انکار کہا کہ تعجب ہے کہ خدا تعالی اوس
شخص کو کہ جو ادمیون مین سی ہی پیغمبر کرکے بہیجی یتیم ابوطالب کو تمام لوگون پر حقتعالی اونکی انکار کو رد کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے
اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا کیا ہی واسطے آدمیونکی تعجب اَنْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ یہہ وحی کے بہیجے طرف ایک مرد کے اونہین
سے کہ اونہین کے قبیلہ مین سے ہے اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ اس امر کی ڈرا تو آدمیون کو عذاب خدا سی اور ان او جعنا اسم کان کا
ہے اور عجبا خبر اوسکی ہے اور ان مفسرہ ہی یا مخففہ مثقلہ کا ہے اور او حینا کی مفعول کے محل مین واقع ہوا ہی یعنی کیا لوگون نی تعجب
کیا اس امر کا کہ ہمنی ایک مرد کیطرف اونہین سے وحی بہیجی کے تو آدمیونکو ڈرا عذاب خدا سی جو کہ ایمان کو قبول نکرین وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا
اور خوشخبری دی تو اون لوگون کو کہ ایمان لائی ہین وہ اور تعجب کفار کو اسواسطے تہا کہ نظر اونکی دنیا کے مال اور جاہ پہ تہی اور حضرت
رسولخدا صلعم مال دنیا اپنی پاس نرکہتی تہی اسواسطے حضرت کو دنیا کی مالدارون سے مرتبہ مین کمتر جانتی تہی اور کہتی تہی کہ ایسی شخص بقیر
کو پیغمبری نپہنچے۔ بہت تعجب ہے اور خدا تعالی کے نزدیک جو دنیا نہایت حقیر ہی اسواسطی اوسنی اکثر فقیرون کو ہی پیغمبر کرکے بہیجا ہے
تاکہ بندگان خدا کو معلوم ہو کہ مال دنیا کی کچہہ عظمت نہین ہی خدا کی نزدیک اور اسواسطی بہی تعجب کرتے تہی کہ آدمیون کے جنس
سے کوئی پیغمبر ہو جائے بلکہ چاہی کہ ملائکہ مین سی کوئی پیغمبر ہو اور اون ایمان لانیوالونکی حق مین خدا فرماتا ہی کہ اَنَّ لَهُمْ تحقیق
واسطی اون ایمان لانیوالون کی قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ قدم راستی کا ہی نزدیک پروردگار اونکے کہ سبقت کرینگے وہ طرف
جنت کی اور مرتبہ بلند ہی واسطی اونکی اور قدم اسواسطے فرمایا ہے کہ سبقت قدم ہی سی ہوتی ہی جیسی کہ نعمت کو ید کہتی ہین اسواسطے
کہ وہ ہاتہہ سی ہی جاتی ہی اور حضرت صادق علیہ السلام سی روایت ہی کہ مراد قدم صدق سی شفاعت محمد صلعم ہی اور بعضی کہتی ہین کہ مراد
قدم صدق ہی کہ اوسین منزل اور ملال نہین ہے ایمان اور اعمال نیک کے جہت سے اور بعضی کہتی ہین کہ رضامندی خدا کی مراد ہے
اور بعضی کہتی ہین کہ دعای ملایکہ مراد ہے کہ اونکی حق مین سبقت کی ہی اور فرماتا ہی خدا کہ جسوقت پیغمبر آیا اور اوسنی معجزی دکہلائی تو قَالَ
الْكٰفِرُوْنَ کہا کافرون نے کہ اِنَّ هٰذَا تحقیق یہہ مرد لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ البتہ جادوگر ہی ظاہر اور یہہ کہا اونہون نے جسوقت کہ اوسکی جواب سے عاجز
ہوئے فرماتا ہے کہ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ تحقیق پروردگار تمہارا خدا ہے الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ جسنی پیدا کیا ہی آسمانونکو اور زمین کو بیچ
قدرت کاملہ سی فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ بیچ چہہ دنون کے اگرچہ ایک آن مین پیدا کر سکتا تہا لیکن واسطے تعلیم بندون کے کہ کام مین تعجیل
نکرین چہہ دن کی مدت مین پیدا کیا چنانچہ مشہور ہے کہ التانی من الرحمن والعجلۃ من الشیطان اور ایسی ہیجو نادانی نہ پہلون اور میوونکو
پیدا کرتا ہے ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ پہر غالب ہوا اوپر عرش کی اور اوسکو پیدا کرنے اور اوسکی تدبیر کیواسطے جیسی کہ بادشاہ غالب ہوتے ہین ... واسطے تدبیر

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مملکت کے اور ذکر اسکا سورۂ اعراف مین ہو گیا یُدَبِّرُ الۡاَمۡرَ تدبیر کرتا ہی وہ امر مخلوقات کے کو موافق حکمت کے مَا مِنۡ شَفِيۡعٍ نہین ہے
کوئی سفارش کرنیوالا کسیکا قیامت کے روز اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِ اِذۡنِهٖ مگر پیچھے اذن ہونے اوسکی سے یہہ تقریر اوسکی عظمت اور جلال کی ہے
اور نہایت عالی ہی بارگاہ اوسکی کہ بدون اوسکی اذن کی کسیکا مقدور نہین ہے کہ کسیکی سفارش کری اور بیہودہ ہی کفار قریش پر کہ
وہ کہتی ہین کہ ہمارے معبود سفارش کرینگی درگاہ خدا مین ذٰلِكُمُ اللّٰهُ یہہ ہی خدا یعنی جو کہ موصوف ہے ساتھ این صفات بزرگ کے جو تقاضا
معبود اور پروردگار ہونیکا کرتی ہین وہ ہی خدا رَبُّكُمۡ پروردگار تمہارا نہ غیر اوسکا فَاعۡبُدُوۡهُ پس پرستش کرو تم اوسکو وحدہ اسکے
ساتھہ کر اوسکا شریک کوئی نہین ہے اَفَلَا تَذَكَّرُوۡنَ کیا پس نہین نصیحت پکڑتے ہو تم اور نہین تامل کرتی ہو اور نہین جانتی ہو کہ اِلَيۡهِ
مَرۡجِعُكُمۡ طرف اوسیکی ہی پھرنا تمہارا واسطے جزای اعمال کے جَمِيۡعًا سبکا بعد مرنیکی پس چاہئی کہ اعمال نیک کرتی رہو اور افعال بد سے
پرہیز کرو اور جیسا حال واقع ہوا ہے اور یہہ جو خدا نے فرمایا ہی وعدہ کیا گیا ہی وَعۡدَ اللّٰهِ وعدہ کرنا خدا کا حَقًّا حق و درست اور درستی
اور کسیطرح کا شک اور شبہہ اسمین نہین ہے کہ ضرور واسطے جزائی اعمال کی تمہارا رجوع اوسکی طرف ہے اور وعد اللہ اور حقا دونون مفعول
فعل محذوف کے ہین اِنَّهٗ يَبۡدَؤُا الۡخَلۡقَ تحقیق وہ پیدا کرتا ہی خلقت کو اپنی قدرت سے ثُمَّ يُعِيۡدُهٗ پھر لوٹا ویگا اوسکو بعد
مرنیکے قیامت کے روز کہ پھر اونکو زندہ کریگا لِيَجۡزِيَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا تا کہ جزا دی اون لوگون کو کہ ایمان لائے ہین وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
اور عمل کیے ہین اونہون نے نیک بِالۡقِسۡطِ ساتھہ عدل اور انصاف کے کہ کسی پر ظلم نہ کری عمل نیک کا جزا دینی مین کہ ثواب مین اونکی کمی
کری یا بالکل ثواب سے اوسکو محروم رکھی ایسا نکریگا بلکہ اپنی فضل اور کرم سے زیادہ ثواب دیگا وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا اور وہ لوگ کہ کفر کیا ہی اونہون نی
اور خدا پر اور جمیع اصول دین پر وہ ایمان نہین لائی ہین لَهُمۡ شَرَابٌ مِّنۡ حَمِيۡمٍ واسطی اونکی پینا ہی آب گرم سے کہ دوزخ کی گرمی سے
پینیکی انتڑیان پارہ پارہ ہو جاتین وَعَذَابٌ اَلِيۡمٌ اور عذاب دردناک ہے بِمَا كَانُوۡا بسبب اسکے کہ تھی وہ کہ ساتھہ خدا اور پیغمبر اوسکی کے
يَكۡفُرُوۡنَ کفر کرتے تھے اور ایک اور دلیل اور نشانی اپنی وحدانیت اور قدرت کے بیان کرتا ہی کہ هُوَ الَّذِيۡ وہ خدا وہ شخص ہی کہ
جَعَلَ الشَّمۡسَ کر دیا اوسنے آفتاب کو ضِيَآءً صاحب روشنی کہ وہ روشن ہے وَالۡقَمَرَ نُوۡرًا اور چاند کو صاحب روشنی کر دیا ضیاء اور نور دونون
مصدر ہین اور مضاف انکا محذوف ہے یعنی ذات ضیا وذا نور اور آفتاب کو ضیاء اور ماہتاب کو نور واسطی مبالغہ کی فرمایا ہی اور نور عام
ہے ضوء سے وَقَدَّرَهٗ اور اندازہ کی اور مقرر کیے اوس چاند کی لئی مَنَازِلَ منزلین کہ وہ اٹھائیس ہین تمام مہینے مین سوا دو شب اخیر
محاق کی کہ وہ اٹھائیسوین شب اور انتیسوین شب ہے اور تیسوین شب بھی ہو سکتی ہے اور نام منزلونکے یہہ ہین شرطین اور بطین اور
ثریا اور دبران اور ہقعہ اور ہنعہ اور ذراع اور نثرہ اور طرف اور جبہہ اور زبرہ اور صرفہ اور عوا اور سماک اور غفرہ اور زبانا اور
اکلیل اور قلب اور شولہ اور نعائم اور بلدہ اور ذابح اور سعد بلع اور سعد سعود اور سعد الاخبیہ اور فرغ المقدم اور فرغ المؤخر اور بطن
الحوت اور برج بارہ ہین حمل ثور جوزا سرطان اسد سنبلہ میزان عقرب قوس جدی دلو حوت اور یہہ منزلین شمس اور قمر اور
زہرہ اور مشتری اور مریخ اور زحل اور عطارد کی ہین و مختلف ہی مقام کواکب سبعہ سیارہ کا یعنی ان ساتون ستارونکا اون برجون مین
مختلف ہی چاند ہر برج مین دو روز اور ایک شب کی تہائی رہتا ہی اور اون منزلونکو اٹھائیس روز مین طی کرتا ہی اور آفتاب ہر برج مین ایک مہینے رہتا ہے
اور اون منزلونکو ایک سال مین طی کرتا ہی اور عطارد ہر برج مین بیس روز رہتا ہے اور زہرہ ہر برج مین پانچ روز رہتا ہے اور مریخ ہر برج مین پینتالیس روز رہتا
ہی اور مشتری ہر برج مین ڈیڑھ برس رہتا ہی اور زحل ہر برج مین دو برس رہتا ہے اور یہہ اختلاف موافق حکمت اور مصلحت خدا کی ہی اور
مدار احکام شرع کا شمس اور قمر کی سیر پر ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ لِتَعۡلَمُوۡا تا کہ جانو تم عَدَدَ السِّنِيۡنَ وَالۡحِسَابَ شمار برسونکی کو اور حساب کو
مہینونکے اور دنونکے ہر معاملہ مین اور مہینون کا ذکر نہین کیا ہی اسواسطی کہ سال شامل ہی مہینونکو اور فرماتا ہی کہ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ نہین

پیدا کیا ہی خدا نی اون اشیائی مذکورہ بالا کو اِلَّا بِالْحَقِّ مگر ساتھہ حق کی موافق حکمت کے نہ عبث کہ جس سے کچھہ فائدہ نہو اور بعضے کہتے ہین
کہ با بمعنے لام ہی یعنی واسطے حق کی نہ واسطے باطل کے يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ تفصیل سے بیان کرتی ہین ہم نشانیون قدرت اپنے کو اور
اہل بصرہ اور ابن کثیر اور حفص اور عجلی نے نفصل کو یاسی پڑہا ہے غائب کا صیغہ یعنی تفصیل سی بیان کرتا ہے خدا نشانیون قدرت اپنی کو
لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ واسطے اوس قوم کے کہ جانتی ہین اور تامل کرتی ہین اسواسطی کہ جو کوئی تامل کرتا ہے وہ جانتا ہے کہ آفتاب اور
ماہتاب بڑی نشانیان قدرت خدا کی ہین اور اوسکی وجود اور وحدانیت اور علم اور قدرت پر دلالت کرتے ہین اور اونسی عالم روشن ہوتا
ہے اور آفتاب کے شعاع سی غلا اور میوہ پختہ ہوتا ہی اور ماہتاب کے بڑہنے اور گہٹنے سی اول اور آخر کا مہینے کے حال معلوم ہوتا ہی اور
آفتاب کے کبہی جنوب کے طرف مائل ہونی اور کبہی سمت الراس پر ہونے سے حساب موسم گرما اور سرما کا اور کم اور زیادہ ہونا دن اور رات کا معلوم
ہوتا ہی اسواسطی خدا نے فرمایا ہی کہ ما خلق ہٰذا ذٰلک الا بالحق اور فرماتا ہے کہ اِنَّ فِي اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ تحقیق بیچ آمد و رفت
رات اور دن کے یعنی آنی ایک کے بعد دوسرے کی اور یا بیچ مختلف ہونی رات اور دن کی تاریکی اور روشنی مین وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ اور بیچ
اوس چیز کے کہ پیدا کی ہے خدا نے فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بیچ آسمانون کی اور زمین کی مثل آفتاب اور ماہتاب اور ستارون اور فرشتون اور
حیوانات اور درختون اور پہاڑون اور آب شیرین اور شور کی اور سوائے اونکی جو کچھہ کہ مخلوقات خدا سی ہین ان سب کے پیدا کرنے مین لَاٰيٰتٍ
البتہ نشانیان ہین اوسکی صانع کی اور پیدا کرنیوالی کی وجود وحدانیت پر اور کمال علم اور قدرت پر لِقَوْمٍ يَّتَّقُوْنَ ۝ واسطے اوس قوم
کے کہ ڈرتے ہین وہ انجام اپنے سی اور پرہیز کرتے ہین گناہون سے اپنے انجام پر نظر کرکے اور ہی آیت کے نازل ہونیکے سبب مین ابن عباس
سے روایت ہے کہ کفار نی رسول خدا صلعم سی کہا ای محمد کوئی آیت ہمکو دکہلا کہ تجہپر ہم ایمان لاوین حق تعالی اس آیت کو نازل کرکے
فرمایا کہ یہہ تمام آیتین اور نشانیان قدرت خدا کی دلیلین ہین خدا کی وجود کی اور واحد ہونے کی لیکن اوس شخص کیواسطے کہ جو
کوئی سوچی اور تامل کرے اور تفکر کرکے علم خدا کی وحدانیت اور قدرت کا حاصل کرے اور اب قیامت کے جہٹلانیوالون کی رد مین
فرماتا ہے کہ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا تحقیق جو لوگ کہ نہین امید رکہتے ہین ہم سے یعنی ثواب اور عذاب ہماری کو یعنی جو لوگ کہ
منکر ہین آخرت کے وَرَضُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا اور راضی ہوئی وہ ساتھہ زندگانی دنیا کی وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا اور مطمئن ہوئے وہ ساتھ
اوسکے کہ ہمت اپنی اوسکی لذتون اور جمع کرنی مال دنیا پر مصروف رکہی ہی اور آخرت کو ایسے بہولے کہ گویا ہمیشہ دنیا ہی مین رہین گے
اور کبہی مرینگی نہین باوجودیکہ جانتے ہین کہ موت گردن پر سوار ہی اور شب و روز دیکہتے ہین کہ مرتے جاتے ہین ؎ دنیا
مین کچہہ نہ جمع کر ای مرد بے خبر ؛ درپیش آخرت کا ہے ہر دم تجہے سفر ؛ سب چہوڑ جائیگا یہین جب موت آئے گی ؛ جائیگا
تیرے ساتھہ نہ یہہ مال اور نہ زر ؛ گر چاہتا ہے یہہ کہ ہو انجام تیرا نیک ؛ عقبے کے زاد راہ کو البتہ جمع کر ؛ اور فرماتا ہی کہ وَالَّذِيْنَ
هُمْ عَنْ اٰيٰتِنَا اور وہ لوگ ہین کہ وہ آیتون کتاب ہماری سی یا نشانیون قدرت ہماری سی غٰفِلُوْنَ غافل ہین بسبب مشغول ہونے
لذتون دنیا کی اُولٰٓئِكَ یہہ لوگ وہ ہین کہ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ جگہہ رہنے اونکی کی آتش دوزخ ہی بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ بسبب
اسکے کہ ہین وہ کسب کرتے ہین کفر اور گناہون کو اور غافل ہین خدا سی اور اب خدا اسلیے مومنین سے وعدہ کرتا ہے چنانچہ
فرماتا ہے کہ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تحقیق جو لوگ کہ ایمان لائے ہین وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور عمل کئے ہین اونہون نے نیک
يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ رہنمائی کریگا اونکو پروردگار اونکا بِاِيْمَانِهِمْ بسبب ایمان اونکی کی طرف جنت کی یا ساتھہ جزای ایمان
اونکی کے طرف بہشت کے اور بایمانہم کے لفظ سی معلوم ہوا کہ سبب ہدایت کا ایمان ہے اور عمل صالح اوسکے تتمے کے حکم مین ہے اور مجاہد
کہتا ہی کہ معنی یہدیہم ربہم بایمانہم کے یہہ ہین کہ راہ دکہلاوی اونکو پروردگار اونکا ساتھہ نور ایمان کی تاکہ صراط سے گزر جائین

اور حدیث مین آیا ہے کہ رسولخدا صلعم نے جبرئیل سے پوچھا کہ کس طرح صراط پر سی گزرینگی جبرئیل آسمان پر گئی اور حکم لائے
کہ خدا تعالی تجھکو سلام پہونچاتا ہے اور فرماتا ہے کہ تو صراط پر سی ہمارے نور سی گزریگا اور علی تیری نور سی گزریگا اور علی کی نور سی
سب لوگ تیری امت کے گزرینگی کہ نور تیری امت کا علی کے نور سی ہی اور علی کا نور تیری نور سی ہی اور تیرا نور میری نور سی ہے
اور میری بہشت مین وہ داخل ہون اور جو کچھ آرزو کرین اونکو دون نظم جسوقت ہو صراط پر سب خلق کا گزر ٭ یارب بمثال برق مجھی
وہان سے تو اتار ٭ ہر چند ہین گناہ تو حد سی فزون میری ٭ لیکن تیری کرم سے اوترجاؤن مین بھی پار ٭ اور حدیث
مین آیا ہے جسوقت مومن اپنی قبر سے باہر نکلی تو عمل نیک اوسکا بہت خوب صورت مین اوسکی پاس آئی بندہ مومن
جسوقت اوسکو دیکھی تو کہی کہ تو کون ہی کہ شکل تیری مینی کبھی کوئی نہین دیکھا ہی وہ کہیگا کہ مین تیرا عمل نیک ہون اور وہ عمل مانند نور کی اوسکے آگی
ہولیوی یہانتک کہ اوسکو صراط پر سی گزاری اور بہشت مین لیجائی اور کافر جسوقت قبر سی اپنی نکلی تو عمل بد اوسکا صورت بد مین اوسکے
روبرو آئی وہ کافر اوس سے پوچھی کہ تو کون ہے کہ تیری مانند مینی کوئی بدصورت نہین دیکھا ہے وہ کہی کہ مین تیرا عمل ہون اور تجھسی
مفارقت نکرونگا یہانتک کہ تجھکو دوزخ مین پہونچاؤن پس خدا تعالی فرماتا ہے کہ وہ مومن کہ جو اعمال نیک کرتے ہین رہنمائی
کریگا اونکو خدا بسبب ایمان اونکے کہ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ جاری ہین نیچی مکانون اونکے سے نہرین فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ
بیچ بہشتون نعمتونکی یہہ جار اور مجرور متعلق تجری کے ہی اور تجری جملہ مستانفہ ہی یا خبر بعد خبر ان کے ہے اور فرماتا ہی
خدا کہ دَعْوٰىهُمْ پکارنا اون بہشتیونکا خدا کو فِيْهَا بیچ اون بہشتونکی اسطرح سے ہو کہ کہین کہ سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ تیری پاکی سی یاد
کرتے ہین ہم تجھکو ای خدا اور یہہ پکارنا اونکا واسطی تلذذ کی ہوگا نہ واسطے عبادت کے اور جسوقت یہہ کلمہ کہینگی تو جو کچھ کہ اونکی
خواہش اور آرزو ہوگی وہ اوسیوقت موجود اور حاضر ہوجائیگا اور رسولخدا صلعم سی اس کلمہ کے معنی استفسار کئی گئی تو فرمایا
کہ پاک کرنا خدا کا ہر بدی اور عیب اور نقصان سی اور حضرت امیرالمومنین سی اسکے معنی پوچھی گئی تو فرمایا کہ یہہ ایک کلمہ ہے
کہ خدا تعالی نی اپنی ذات پاک کی واسطی اسکو پسند اور اختیار کیا ہے وَتَحِيَّتُهُمْ اور درود اور نثار اون بہشتیونکی آپسمین فِيْهَا سَلٰمٌ
سلام ہے کہ شامل ہی سلامتی کو جمیع آفات اور مکروہات سی وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اور آخر دعا اون بہشتیونکی اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
یہہ ہی کہ الحمد للہ رب العالمین یعنی شکر ہے واسطی خدا کی کہ پروردگار عالمونکا ہے روایت مین آیا ہے کہ جسوقت مومنین
بہشت مین داخل ہون اور خدا تعالی کی قدرت کاملہ کی صفتون اور بزرگیون کو مشاہدہ کرین تو زبانون کو اپنی خدا تعالی
کی تسبیح اور حمد مین کہولا کرین اور ملائکہ بحکم خدا بہشتیون پر سلام کرین اور طرح طرح کی وظیفہ حمد الہی کی بجالا کر کلام کو کلمہ تسبیح
اور حمد پر ختم کرین اوسوقت لذت تسبیح اور حمد کی اون بہشتیونکو تمام لذتون بہشت سی خوشتر اور لذیذتر معلوم ہو ٭ ذوق نالش عاشق
مشتاق را ٭ از بہشت جاودانی خوشتر است ٭ اور یہہ بھی ایک روایت مین ہے کہ جسوقت پرندہ اون بہشتیون کی سر پر سی پرواز
کری اور اوسکی گوشت کی اونکو آرزو ہو تو کہین کہ سبحانک اللہم اوسیوقت پر اوس پرندہ کی جہڑ جائین اور فی الفور بریان ہو کر اونکی روبرو
گر پڑی اور جسوقت وہ بہشتی اوسکو تناول کرین تو کہین کہ الحمد للہ رب العالمین اوسیوقت ہڈیون پر اوس پرندہ کی گوشت پیدا ہو جائے
اور وہ پرندہ جیسا کہ پہلی تہا ویسا ہی ہو کر پرواز کر جائی اور آخر دعوی سی یہہ مراد نہین ہی کہ بعد اوسکی کچھ کلام نکرین بلکہ مراد اوس سے یہہ ہے
کہ جسوقت کوئی ذکر کرین تو آخر اوسکے حمد کرین اور بعضی کہتی ہین کہ جسوقت بہشتی خواہش کہانیکی کرین تو سبحانک اللہم کہین اوسوقت
اونکی واسطی طعام اور شراب حاضر کرین خوانون پر کہ ہر ایک کہ طول جسکا ایک میل ہو اور طرح طرح کی کہانین اور شرابین اوسمین رکہی ہون
اور جسوقت وہ بہشتی طعام اور شراب کے کہانی اور پینی سی فارغ ہون تو اوسکی شکر مین کہین کہ الحمد للہ رب العالمین او رکہتی ہین۔

کہ کفار عذاب کے نازل ہونیکی واسطے جلدی کرتے تہی یہہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہی خدا کہ وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ اور اگر جلدی کرے خدا واسطے آدمیون کی الشَّرَّ قبول کرنے دعای بد کو اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ مثل جلدی کرنے اونکی کے ساتہہ دعای خیر کے تو لَقُضِيَ إِلَيْهِمْ البتہ پوری کی جاوی طرف اونکی أَجَلُهُمْ اجل اونکی کہ ہلاک ہو جاوین وہ اور ابن عامر اور یعقوب نے لقضی کے قاف کو مفتوح پڑہا ہے اور اجلہم کو منصوب اور فرماتا ہے خدا کہ فَنَذَرُ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا پس چہوڑ دیتی ہین ہم اون لوگون کو کہ نہین امید رکہتی ہین وہ ملاقات کرنے ثواب اور عذاب ہمارے کو کہ مناسب آخرت کی ہین فِي طُغْيَانِهِمْ بیچ بیراہی اور حد سے بڑہنی اونکی کی يَعْمَهُونَ حیران رہین وہ اور طرف حق کی راہ نپاوین اور اب خدا تعالی خبر دیتا ہی انسان کی قلیل الصبر ہونے سے کہ وہ سختیون اور بلاؤن پر صبر نہین کر سکتا بہت قاصر ہی چنانچہ فرماتا ہے کہ وَإِذَا مَسَّ الْإِنسَانَ الضُّرُّ اور جبوقت پہونچتی ہی آدمی کو سختی اور بیچ تو دَعَانَا پکارتا ہی وہ ہمکو نہایت خلوص سی اور سوال کرتا ہی سختی کے دفع ہونیکی واسطے لِجَنبِهِ واسطی پہلو اپنی کی یعنی جبوقت کہ تکیہ کیے ہو اوپر پہلو اپنی کی کہ اوس سختی کی جہت سی بستر پر پڑا ہو أَوْ قَاعِدًا یا جبوقت کہ بیٹہنی والا ہو أَوْ قَائِمًا جبوقت کہ کہڑا ہونیوالا ہو یعنی سب احوال مین اور لجنبہ محل حال مین ہی اور تقدیر اوسکی مضطجعا لجنبہ ہی یعنی کروٹ لینی والا واسطی پہلو اپنی کی اور قاعدا اور قائما ہی باعتبار عطف کی حال واقع ہوئی ہین اور فرماتا ہی خدا کہ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهُ پس جبوقت دور کرین ہم اوس سے سختی اوسکی کو تو مَرَّ گزرتا ہے اور چلتا ہے وہ اوسی کفر کی راہ پر كَأَن لَّمْ يَدْعُنَا گویا کہ نہین پکارا تہا اوسنی ہمکو إِلَىٰ ضُرٍّ مَّسَّهُ طرف دور کرنے سختی کی کہ پہونچی تہی اوسکو كَذَٰلِكَ مانند اس آراستگی کے زُيِّنَ آراستہ کی گئی ہی شیطان کیطرف سی لِلْمُسْرِفِينَ واسطی حد سی گزر جانیوالون کی مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ وہ چیز کہ ہین وہ عمل مین لاتی یعنے شیطان عمل بد کو اونکی نظرون مین مزین اور آراستہ کرکی دکہلا ہے کہ وہ لہو اور لعب مین پڑی رہتی ہین اور امر اور نہی کے قبول کرنے سی روگردانی کرتے ہین اور کذلک کا کاف مفعول دوسرا زین کا ہے اور ما کانوا یعملون مفعول مالم یسم فاعلہ اوسکا ہی اور اب خدا تعالی پہلی امتونکی عذاب سی خبر دیتا ہی تاکہ اس امت کی آدمی کفر اور گناہون سے پرہیز کرین چنانچہ فرماتا ہی کہ وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا الْقُرُونَ مِن قَبْلِكُمْ اور البتہ تحقیق ہلاک کیا ہی ہمنی لوگون قرنون کی کو کہ پہلی تمہاری تہی اہل مکہ کی لوگو لَمَّا ظَلَمُوا جبوقت کہ ظلم کیا اونہون نے پیغمبرون کی جہٹلانی سے اور نافرمان برداری کرنے سی اور قرون جمع قرن کی ہی اور قرن اہل ہر عصر کو کہتی ہین اور قرن اسواسطے اوسکا نام رکہا ہی کہ بعض قرن بعض کے پیچہے آتا ہی اور اسیواسطے خاج کو قرن کہتی ہین بسبب نزدیک ہونے ایک کے دوسری سی اور لغت مین قرن کے مدت کو کسی کتاب مین تو سو برس لکہا ہی اور کسی مین اسی برس اور کسی مین تیس برس اور زیادہ مشہور تیس برس ہین اور بعضی ہم سن کو بہی کہتی ہین اور ایک زمانہ کی لوگونکو بہی کہتی ہین پس خدا تعالی فرماتا ہی کہ ہلاک کیا ہمنی پہلی قرنونکی لوگونکو جبوقت اونہون نی ظلم کیا پیغمبرونکی تکذیب کرکے وَجَاءَتْهُمْ اور حال یہہ ہے کہ آئی تہی اونکی پاس رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ پیغمبر اونکی ساتہہ دلیلون روشن اور معجزونکے کہ اونکی راستی پر وہ دلالت کرتے تہی وَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا اور نہ تہی وہ لوگ ایسی کہ ایمان لاتی اگر وہ زندہ رہتی اور ہلاک نہوتی بسبب عناد اور زیادتی انکار کے كَذَٰلِكَ ایسی ہی یعنی جیسی کہ ہمنی لوگونکو اونکی اعمال بد کے جزا دی ہی ایسی ہی نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ جزا دینگی ہم قوم گنہگار کو مکہ کے لوگون مین سی کہ یہہ بہی مثل اون لوگونکی پیغمبر کی تکذیب کرتے ہین اور قرآن کو جہٹلاتی ہین ثُمَّ جَعَلْنَاكُمْ پہر کردیا ہمنے تمکو اے وہ لوگو کہ خبر محمد صلعم پیغمبر ہم کر آیا ہے خَلَائِفَ جانشین اور قائم مقام پہلی لوگونکی فِي الْأَرْضِ بیچ زمین کے مِن بَعْدِهِمْ پیچہی ہلاک ہونے اون پہلونکی سی لِنَنظُرَ تاکہ دیکہین ہم تمکو کہ كَيْفَ تَعْمَلُونَ کیونکر عمل کرتے ہو تم اچہا یا برا تاکہ موافق اوسکی تمکو جزا دی اور کہتی ہین کہ عبد اللہ بن ابی امیہ مخزومی اور ولید بن مغیرہ اور عمرو بن عبد اللہ عامری وغیرہ نی رسول خدا صلعم

سے کہا کہ کوئی ایسی آیت لاؤ کہ عرب کے سرداروں کو لات وعزی اور منات کی عبادت سے باز رکہی اور اوسمین بتونکی مذمت نہو یا عذاب کے
آیتوں کو رحمت کی آیت سے بدل دے خدا تعالے اونکی ردمین فرماتا ہے کہ وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِمْ اٰیَاتُنَا اور جسوقت کہ پڑہے جاتے
ہین اوپر اون کفار مکہ کے آیتین ہماری جو کہ قرآن مین ہین بَیِّنَاتٍ روشن اور واضح المعنی تو قَالَ الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا کہتے
ہین وہ لوگ کہ نہیں امید رکہتے ہین وہ پہونچنے ثواب اور عذاب ہمارے کو کہ ائْتِ بِقُرْاٰنٍ لاؤ تم یوں قرآن کو غَیْرِ هٰذَآ سوائے اس
قرآن کی کہ جسمین ہماری بتونکی مذمت اور حشر اور نشر اور عذاب کا ذکر ہو کہ جس سے ہمکو غصہ آتا ہے اَوْ بَدِّلْهُ یا بدل دے تو اوسکو یعنی
قرآن کو کہ اوسکی جگہہ اپنی طرف سے دوسرا قرآن بناکر رکہدے کہ جسمین بتونکی مذمت نہو اور یہہ قرآن کہ جسمین بتوں کی مذمت ہے اور
آخرت کا اور عذاب کا ذکر اوسمین ہے اوسکو علیحدہ کرکے رکہدے خدا تعالے فرماتا ہے کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اون لوگوں سے کہ
مَا یَکُوْنُ لِیْ اَنْ اُبَدِّلَهٗ نہیں روا ہے واسطے میرے یہہ کہ بدلوں مین اوس قرآن کو مِنْ تِلْقَآءِ نَفْسِیْ طرف نفس اپنے سے
یعنی اپنی جی سے دوسرا قرآن بناکر اس قرآن سے نہیں بدل سکتا ہوں واسطے کہ اِنْ اَتَّبِعُ نہیں پیروی کرتا ہوں مین اِلَّا مَا
یُوْحٰٓی اِلَیَّ مگر اوس چیز کی کہ وحی کی گئی ہے طرف میرے پروردگار میری کے طرف سے بے کم و زیادہ اِنِّیْٓ اَخَافُ تحقیق کہ مین
خوف کرتا ہون اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ اگر نافرمانبرداری کرون مین پروردگار اپنے کی بدلنے مین عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ عذاب
دن بڑے سے کہ وہ قیامت کا روز ہے یعنی مین اگر نافرمانبرداری اپنے پروردگار کی کرون کہ اس قرآن کو بدلوں اور قرآن سے
اپنے جی سے اوسکو بناکر تو مجہکو خوف ہے عذاب روز بزرگ کا کہ وہ قیامت کا روز ہے کہ مین اس جرم مین اوس روز عذاب مین
گرفتار ہوجاؤں اس آیت سے معلوم ہوا کہ رسول خدا کسی آیت کو قرآن کے منسوخ نہیں کرسکتے تہے بلکہ منسوخ ہونا آیت کا موافق
وحی اور حکم خدا کے ہے اور آیہ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی شاہد ہے اس مطلب پر اور فرماتا ہے خدا کہ قُلْ کہہ تو اے
محمد صلعم کہ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَیْكُمْ اگر چاہتا خدا تو نہ پڑہتا مین اوسکو اوپر تمہارے وَلَآ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ اور نہ جتلاتا اور نہ جاننے
والا کرتا تمکو خدا ساتھہ اوس قرآن کے یعنی یہہ پڑہنا قرآن کا خدا کی خواہش سے ہے میری خواہش سے نہیں ہے فَقَدْ لَبِثْتُ فِیْكُمْ عُمُرًا
پس تحقیق کہ رہا ہون مین درمیان تمہارے ایک عمر مقدار چالیس برس کے مِنْ قَبْلِهٖ پہلے اس سے کہ مین اوس سن مین
پیغمبر ہوکر آیا تہا اور نہ قرآن کو پڑہتا تہا اور پہر ایکبارگی کلام فصیح لایا کہ تم سب اوسکے مقابلہ سے عاجز ہوگئے اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ کیا پہر
نہین سمجہتے ہو تم اور تامل نہین کرتے ہو اوس شخص کے مقدمہ مین کہ چالیس برس تم لوگوں مین رہا اور علم کی تحصیل مین اوسنے
کوشش کی اور کسی عالم کی صحبت مین نہ رہا اور پہر وہ ایک ایسا کلام فصیح تمہارے روبرو پڑہتا ہے کہ فصیحان عرب اوسکی فصاحت در
بلاغت مین حیران ہین اور باوجود اسکی کہ گزشتہ و آئندہ کی خبر دیتا ہے تاکہ دریافت کرو تم تامل کرکے کہ ایسا کلام خدا کی جانب سے ہے
یا بندہ کا کلام ہے اور تم نہایت عناد سے افترا کرکے کہتے ہو کہ اے محمد یہہ کلام تیرا ہے اور خدا کا کلام یہہ نہیں ہے فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی
پس کون شخص زیادہ ظالم ہے اوس شخص سے کہ افترا کرے اور بنائے عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اوپر خدا کے جہوٹ کو کہ جو کچہہ اوسنے نہیں کہا ہے
اوسکی طرف اوسکو منسوب کرے اَوْ كَذَّبَ بِاٰیٰتِهٖ یا جہٹلائے اور تکذیب کرے ساتہہ آیتوں اوسکی کے اور شریک اور فرزند واسطے اوسکی
مقرر کرے اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ تحقیق کہ نہیں رستگاری پاتے ہین گنہگار یعنے کفار کہ وہ گناہون مین مشغول رہتے ہین
وَیَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اور پرستش کرتے ہین وہ سوائے خدا کی مَا لَا یَضُرُّهُمْ اوس چیز کی کہ ضرر پہونچا سکے وہ اونکو اگر اوسکی
پرستش اور طاعت کو ترک کرین وَلَا یَنْفَعُهُمْ اور نہ نفع پہونچا سکے وہ اونکو اگر اوسکی پرستش مین شب و روز مشغول رہین وَیَقُوْلُوْنَ
اور کہتے ہین وہ بتوں کی پوجنے والے کہ هٰٓؤُلَآءِ یہہ بت شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ سفارش کرنیوالے ہمارے ہین نزدیک خدا کے دنیا مین ہے کہ ہمارے

سفارشی ہمارا ہی اور آخرت مین ہی کہ عذاب سے ہمکو نجات بخشی اگر ہونا آخرت کا موافق اعتقاد مسلمانون کی حق اور راست ہے فرماتا ہے
خدا کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اون لوگون سے کہ اَتُنَبِّئُوْنَ اللّٰهَ کیا خبر دیتے ہو تم خدا کو جو کہ جاننے والا ہر شے کا ہے بِمَا لَا يَعْلَمُ ساتھہ اوس چیز
کے کہ نہین جانتا ہی وہ خدا مَا فِي السَّمٰوٰتِ اوس چیز کو بیچ آسمانون کی وَلَا فِي الْاَرْضِ اور نہ بیچ زمین کے سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى
پاک ہے وہ خدا اور برتر اور بلند ہی عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ اوس چیز سی کہ شریک کرتی ہین وہ کفار یعنی تم کہتی ہو کہ خدا کے شریک ہے اور
بتونکی سفارش ثابت کرتی ہو اور حال یہہ ہے کہ خدا جاننے والا ہر چیز کا ہی خواہ آسمان مین ہو خواہ زمین مین جسکو خدا نہین جانتا ہے
ہوا ایسے کہ تمہارے شریک کو وجود ہی نہین ہے وہ اوسکو کیونکر جانیگا اور اگر وہ موجود ہوتا تو البتہ خدا اوسکو جانتا کہ جمیع اشیاء کا وہ عالم ہے
اور جسوقت اوسکے وہان کوئی شریک نہوا تو وہ پاک ہے اوس چیز سی کہ شریک اوسکے مقرر کرتے ہین اور وہ مشرکین کہتے تھے کہ ان بتون کو ہم
اسواسطے پرستش کرتی ہین کہ یہہ ہمارے سفارش کرینگے خدا کی نزدیک اسکا جواب خدا پہلے ہی دے چکا ہی کہ بدون اوسکی اذن کے کوئی
اوسکی بارگاہ مین سفارش نہین کر سکتا ہی اور فرماتا ہی خدا کہ وَمَا كَانَ النَّاسُ اور نہ تھے آدمی پہلی نوح سی اِلَّآ اُمَّةً وَّاحِدَةً
مگر گروہ ایک بیچ دین اسلام پر نہ ہدایت ہونیوالی اور نہ گمراہ جیسے کہ پہلے اس سے سورہ بقر مین اسی آیت کی تفسیر مین گزر گیا ہی فَاخْتَلَفُوْا
پس اختلاف کیا اونہون نے کہ بعضے تو کافر ہو گئی اور بعضے ایمان لاکر اسلام پر ثابت رہے جسوقت انبیاء اونکی ہدایت کی واسطے آئے
اور ابن مسعود کے قرآن مین یہہ آیت اسطرح سے ہی کہ ما كان الناس الا امة واحدة على هدى فاختلفوا اس سے معلوم ہوا کہ پہلے
سب ہدایت پر تھی اور بعد اوسکی اختلاف کرکے کافر ہی ہو گئے اور فرماتا ہی خدا کہ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ اور اگر نہوتا وہ
سخن کہ پہلی گزر گیا ہی پروردگار تیری کی طرف سے عذاب مین تاخیر کرنیکا قیامت تک لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ البتہ حکم کیا گیا ہوتا درمیان
اونکی فِيْمَا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ درمیان اوس چیز کے کہ بیچ اوسکی اختلاف کرتی ہین وہ کہ کافر پر عذاب نازل ہوتا اور مومن سلامت رہتا
وَيَقُوْلُوْنَ اور کہتے ہین وہ کفار کہ لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ کیون نہین نازل کی گئی اوپر اوس محمد کی اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ کوئی نشانی
حقیقت کے پروردگار اوسکی کیطرف سے یعنی کوئی معجزہ ہوتا ہمارے طلب کرنیکی موافق اوسکے جواب مین فرماتا ہی خدا کہ فَقُلْ پس کہہ تو
اے محمد صلعم کہ اِنَّمَا الْغَيْبُ لِلّٰهِ سوا اسکے نہین کہ غیب خاص واسطے خدا کی ہی کہ مصلحت اوس معجزہ کی نازل کرنیکی وہ ہے جانتا ہی
کہ اوسکی نازل کرنے مین کیا فساد ہی اور نہ نازل کرنے مین کیا فائدہ ہے فَانْتَظِرُوْا پس انتظار کرو تم اوسکی نازل ہونیکا اِنِّيْ مَعَكُمْ
مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ۝ تحقیق مین بہی ہمراہ تمہارے انتظار کرنیوالون مین سے ہون اور دیکھتا ہون کہ تمہارے کفر اور انکار کی جہت سے خدا تمہارے
ساتھہ کیا کرتا ہی اور اب خدا ایسا اون کفار کی افعال بد سی خبر دیتا ہی کہ وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ اور جسوقت چکہاتے ہین ہم
آدمیون کو یعنی مکہ والون کو رَحْمَةً رحمت یعنی صحت بدنی اور فراخی روزی مِّنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ پیچھے سختی سی یعنی بعد بیماری اور قحط
کے مَسَّتْهُمْ کہ پہنچا ہی اونکو اِذَا لَهُمْ مَّكْرٌ فِيْٓ اٰيَاتِنَا اوسوقت واسطے اونکی مکر ہی بیچ آیتون ہماری کہ طعن کرتی ہین وہ ہماری
آیتون پر اور مکر کرتی ہین پیغمبر سی قُلِ کہہ تو اے محمد صلعم کہ اللّٰهُ اَسْرَعُ مَكْرًا خدا بہت جلد پہنچانیوالا سزا مکر کا ہی انکو یعنی پہلے ظاہر ہونے تمہارے مکر کے وہ بہا
دینا اسلام کی نور کا ہر عذاب کو مقرر نازل کرتا ہی اِنَّ رُسُلَنَا تحقیق بہیجی ہوئی ہمارے کہ وہ ملائکہ مین کراماً کاتبین يَكْتُبُوْنَ لکہتے ہین وہ مَا تَمْكُرُوْنَ
جو کچہہ کہ مکر کرتی ہو تم پس جسوقت تمہاری تدبیر اور مکر ہمارے فرشتون پر پوشیدہ نہین ہے تو ہمپر کب پوشیدہ ہوگی اور نگرون کو روح اور زید اور سہیل نے
اسی پڑہا ہی غائب کا صیغہ یعنی مکر کرتی ہین وہ کفار اور کہتی ہین اہل مکہ سات برس تک قحط اور خشکسالی مین گرفتار رہی یہانتک کہ ہلاکت کی
نزدیک پہنچی تب مشکلات رحم کہا کر اوپر مینہہ کو برسایا اور وہ خشکسالی جاتی رہی اور زراعت حاصل ہوئی اور جسوقت وہ آسودہ ہوئی تو زبان طعن کہا
رسول خدا صلعم پر دراز کی اور معجزات رسول خدا مین عیب لگانی لگی اور طرح طرح کی مکر اور حیلہ کرنی لگی کہ رسول خدا کو کسیطرح سی آزار پہنچانین سو قدمین

خدا تعالی نے فرمایا کہ قُلِ اللّٰهُ اَسْرَعُ مَكْرًا اور اب خدا تعالی اپنی نعمت کو یاد دلاتا ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ هُوَ الَّذِیْ وہ خدا وہ شخص ہے کہ یُسَیِّرُكُمْ فِی الْبَرِّ چلاتا ہی تمکو بیچ خشکی کے قدرت تمکو دیکر اور تمہاری اعضا مین طاقت بخش کر اور گھوڑی پر اور اونٹ پر اور ابو جعفر اور ابن عامر نے یَنْشُرُكُمْ کو غیر پڑھا ہی وَالْبَحْرِ اور بیچ دریا کی کشتی مین حَتّٰی اِذَا كُنْتُمْ فِی الْفُلْكِ یہانتک کہ جسوقت ہو تم بیچ کشتیون کی وَجَرَیْنَ بِهِمْ اور جاری ہوتی ہین وہ کشتیان ساتھ اون آدمیونکی بِرِیْحٍ طَیِّبَةٍ ساتھ ہوائی پاکیزہ اور خوش کے کہ ہوائی نرم ہوتی ہے وَفَرِحُوْا بِهَا اور خوش ہوتی ہین وہ آدمی ساتھ اوس ہوا کی جَآءَتْهَا آتی ہی اونکو ہوائی نرم کے بعد رِیْحٌ عَاصِفٌ ہوائی سخت کہ دریا کو شور مین لائی اور جاءتہا جواب اذا کا ہی اور فرماتا ہی کہ وَجَآءَهُمُ الْمَوْجُ اور آتے ہی اون کشتی والونکو موج بعد ہوائی سخت کے مِنْ كُلِّ مَكَانٍ ہر مکان سے یعنی چاروں طرف سے وَظَنُّوْٓا اور یقین کرتے ہین وہ کشتی والے اَنَّهُمْ اُحِیْطَ بِهِمْ تحقیق وہ کشتی والے ایسی ہین کہ احاطہ کیا گیا ہے ساتھ اونکی کہ بلانے اونکو چاروں طرف سی گھیر لیا ہی اور راہ خلاصی اور نجات کے مسدود ہوگئی ہی اوسوقت وہ کشتی والی گھبرا کر دَعَوُا اللّٰهَ پکارتی ہین خدا کو واسطے دفع کرنے اوس بلا کے مُخْلِصِیْنَ خالص کرنیوالی ہو کر لَهُ الدِّیْنَ واسطے اوس خدا کی دین کو شدت خوف سی اور وسوسہ شیطان اور نفس کا سب فراموش کرجاتے ہین اور کہتی ہین وہ کہ لَئِنْ اَنْجَیْتَنَا اگر نجات دیگا تو ہمکو اے خدا مِنْ هٰذِهٖ ان ہولون اور بلاون سی تو لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِیْنَ البتہ ہونگی ہم شکر کرنیوالی اون نعمت تیرے سے فَلَمَّآ اَنْجٰهُمْ پس جسوقت نجات دی اونکو خدا نے اون خوفون اور بلاؤن سی تو اِذَا هُمْ یَبْغُوْنَ فِی الْاَرْضِ ناگاہ وہ باغی ہوئے ہین اور ظلم کرتے ہین بیچ زمین کے مثل شرک اور فساد بیچ کی بِغَیْرِ الْحَقِّ ساتھ راہ حق کی کہ مسلمانونکو آزار پہونچاتی ہین اور غیر حق کے کہنی سی پرہیز ہو مسلمانون کی افعال سی کہ وہ کفار کے گھرونکو خراب کرتے ہین اور اونکی زراعت کو جلاتی ہین اور درختونکو اونکی اوکھاڑتی ہین اسواسطی کہ یہہ سب حق ہی جو کچھہ کہ مسلمان کفار پر تباہی ڈالتی ہین مراد یہہ ہے کہ وہ کفار زمین مین ظلم اور فساد کرتے ہین اور غیر خدا کی پرستش مین مشغول ہو کر خدا کو فراموش کرتے ہین اور انبیا اور اوصیا اور وعظ اور پند کرنیوالونکی بات کو نہین سنتی ہین اور فرماتا ہی خدا کہ یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اے آدمیو اِنَّمَا بَغْیُكُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ سوا اسکی نہین کہ ظلم تمہارا اوپر جانون تمہاری کی ہی بسبب اختیار کرنے گناہون کے مَتَاعَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا فائدہ ہی زندگانی دنیا کا چندروز کا اور وبال اوسکا باقی ہی اور حفص نے متاع کو منصوب پڑھا ہی فعل محذوف کا مفعول مطلق مقدر کرکے پس خدا فرماتا ہے کہ یہہ فائدہ زندگانی دنیا کا چندروز کا ہی ثُمَّ اِلَیْنَا مَرْجِعُكُمْ پھر طرف ہماری پھرنا تمہارا ہے فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ پس خبر دینگی ہم تمکو ساتھ اوس چیز کے کہ ہو تم عمل کرتے اور موافق اوسکی ہم تمکو جزا دینگے اور اب خدا تعالی زندگانی دنیا کی صفت بیان کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہی اِنَّمَا مَثَلُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا سوا اسکے نہین کہ مثال زندگانی دنیا کی جلدی جاتی رہنی مین كَمَآءٍ مانند پانی کی ہے یعنی مانند آب باران کے ہے کہ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ نازل کیا ہی ہمنی اوسکو آسمان سے یا ابر سی فَاخْتَلَطَ بِهٖ پس ملگئی ساتھ اوس پانی کی اور آمیختہ ہوگئی نَبَاتُ الْاَرْضِ روئیدگی زمین کی مِمَّا یَاْكُلُ النَّاسُ اوس چیز سی کہ کہاتی ہین آدمی وَالْاَنْعَامُ اور چوپائی مثل زراعت اور ساگ اور گہانس کے حَتّٰٓى اِذَآ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا یہانتک کہ جسوقت پکڑا زمین نے آرایش اپنی کو قسم قسم کے سبزون سے وَازَّیَّنَتْ اور آراستہ ہوئی طرح طرح کی بوٹیون اور میوون سے مثل دلہن کے پوشاک اور زیور سی آراستہ ہوتی ہی اور زخرف کمال کے حسن کو کہتی ہین اور ازینت کو بعضون نے تزینت پڑھا ہی اور بعضون نے ازانیت پس جسوقت زمین گل اور سبزہ سی آراستہ ہوئی وَظَنَّ اَهْلُهَآ اور گمان کیا لوگون اوس زمین کے نے کہ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ تحقیق وہ قادر ہین عَلَیْهَآ اوپر اوس زمین کے کہ اوسکے میوون اور کھیتون اور گہانس کو کاٹ لیونگی اَتٰىهَآ ناگاہ آیا اوس زمین کو اوسکی خرابی کیواسطی اَمْرُنَا حکم ہمارا لَیْلًا اَوْ نَهَارًا راتکو یا دن کو فَجَعَلْنٰهَا پس کردیا ہمنی اوس زمین کو یعنی اوسکی زراعت اور بوٹیونکو حَصِیْدًا کٹی ہوئی مثل گہاس کی كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ گویا کہ موجود اور نہ آباد تھی اور اثر اوسکا ظاہر نتہا بِالْاَمْسِ

کے روز کَذٰلِكَ ایسی ہی یعنی جیسی کہ اس مثال مین تفصیل سے بیان کیا ہے ایسی ہی نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ ہم تفصیل سی بیان
کرتے ہین ہم نشانیون قدرت اپنی کو لِقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ واسطی اوس قوم کے فکر کرتے ہین اور سوچتی ہین وہ اور اوس فکر کرنے سے
نفع حاصل کرتے ہین خدا تعالی نی اس آیت مین حال دنیا کو زوال نعمت اور مال مین اور ظہور سختی مین بعد آسودگی کے گیاہ زمین
کے ساتھ تشبیہ دی ہی کہ بعد تازگی اور طراوت کے خشک اور تیرہ ہو جاتی ہی اور جیسی کہ گیاہ کو اول تو تازگی ہی اور بعد اوسکے تیز کے
اور پژمردگے ہی ایسی ہی دنیا مین اول تو مال اور دولت ہی اور آخر کو بیچارگی اور بے دولتی ہی اور اپنی ذات کو بھی فنا ہی جو کرتے تھے
جو کہ دولت دنیا کا فخر و ناز ۔ باقی نہ وہ رہی نہ وہ اسکا فخر و ناز کوئی دن کی ہی بہار نہ غنچہ ہی اور نہ پھول ہر جا تار ہیگا بلبل شیدا
کا فخر و ناز ۔ اور بعضی کہتی ہین کہ اس آیت مین مثال دنیا کو تشبیہ دی ہی باران سے یعنی جبتک کہ باران جاری ہے تو پاک اور پاکیزہ ہے
اور جسوقت ایک موضع مین اوسکا قرار پکڑے اور تمادت دراز ایک مقام مین ہی تو بو اور رنگ اوسکا متغیر ہو جاتا ہے اور وہ پانی بھی منقطع ہو جاتا ہے
ایسی ہی مال دنیا بسبب سخاوت جوانمردون کو دست بدست جاری رہے تو پسندیدہ اور مقبول ہو اور جو مال کہ بخل اور تنگی مین ایک جگہہ رکہا رہے تو وہ
ناپسندیدہ اور مذموم ہو اور آخر کو حوادث اور واقعات کی رہزن اوسکو تاراج کر کر لیجائین اور بعضی تشبیہ مین بیان کرتے ہین کہ اب باران اگر موافق اندازے کے
آئے تو سبب آرام کا ہے اور اگر حد سی زیادہ آئی تو سبب عالم کی خرابی کا ہو ایسی ہی حال دنیا کا ہی کہ اگر بقدر ساحت حاصل ہو تو مقاصد دین
اور دنیا کے بخوبی روا ہوتے رہین اور جسوقت حد سی زیادہ اور کثرت سی ہاتھہ لگی اور ایک خزانہ اوسکا ڈھیر ہو جائے تو موجب تکبر کا
اور باعث اختیار کرنے گناہون کا ہوتا ہے اور مین کہتا ہون کہ اگر مال کثرت سی ہاتھہ لگی اور حلال وجہ سے ہاتھہ آئی اور اپنی قریبون پر
اور مومنین مساکین پر اوسکو خرچ کرے اور موافق حیثیت کے لباس پہنی اور کہانا کہائی اور سوائے اسکے مباح امور مین اوسکو صرف کرتا رہے
اور بے جا خرچ نکرے اور بخل بھی اختیار نکرے تو یہہ بہت خوب ہے اور جب ایسا کیا ہے تو مال کثیر مین کیا قباحت ہے بلکہ وہ مال باعث
راحت دنیا اور آخرت کا دونون کا ہے لیکن چاہی کہ مقصود مال کے خرچ کرنے سی طلب آخرت ہو چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ
وَاللّٰهُ یَدْعُوْٓا اور خدا بلاتا ہے بندونکو اپنی اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ طرف خانہ سلامتی کی کہ وہ خانہ آخرت ہے اور مراد اوس سے بہشت
ہی ہی وَیَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اور رہنمائی کرتا ہے جسکو چاہتا ہے طالبان حق کو توفیق عطا کرکے اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ طرف راہ سیدہی
کے کہ وہ شریعت خدا ہے اور مراد اوس سے ایمان اور تقوی ہی اور اس آیت سے معلوم ہوا کہ خدا تعالی اپنی بندون کو دنیا کی طرف
نہین بلاتا ہے کہ جسمین طرح طرحکی آفتین اور بلائین ہین بلکہ طرف بہشت کی بلاتا ہی کہ جسمین طرح طرحکی نعمتین ہین اور سوائے آرام
اور راحت کی اوسمین کسیطرح کی تکلیف نہین ہی اور سلام خدا کا بھی نام ہی چنانچہ حدیث مین وارد ہوا ہی اور دار سی مراد جو کہ اپنی
نیک بندونکی واسطی پیدا کیا ہے بہشت ہی اور بعضی کہتی ہین کہ خدا تعالی نی بہشت کو دار السلام اسواسطی کہا ہی کہ سلام خدا کا
اور سلام فرشتون کا اور ہر ایک بہشتی کا دوسرے بہشتی پر اوسمین ہوتا ہے جیسی کہ سلام علیکم طبتم فادخلوہا خالدین اور سلام علیکم
بما صبرتم فنعم عقبی الدار اور تحیتہم فیہا سلام اور الا قیلا سلاما سلاما پس حق تعالی اپنی بندونکو بلاتا ہے اوس گہر کی کہ جسکی اول مین بکا ہی
اور درمیان مین اوسکی سرنج اور بلا ہے اور آخر مین فنا ہی طرف اوس گہر کی کہ اول مین اوسکے عطا ہی اور درمیان مین اوسکی رضا ہی
اور آخر مین اوسکی بقا ہی اور خدا تعالی نی فرمایا کہ رہنمائی کرتا ہی خدا جسکو چاہتا ہی طرف راہ راست کے یعنی جسکو اپنی علم سی جانتا ہے
کہ یہہ شخص دلیلون کے قایم کرنے سی منتفع ہوگا اوسکو توفیق اور لطف عطا کرتا ہے کہ وہ راہ نجات کو اختیار کرتا ہی اور جسکو جانتا ہے
کہ یہہ منتفع نہوگا بسبب اپنی عناد اور انکار کی اوسکو اوسکی حال پر چھوڑ دیتا ہے کہ وہ اپنی گمراہی مین پڑا رہتا ہی اور طریق نجات سی
محروم رہتا ہی اور اب خدا تعالی دار السلام کی لوگونکی تعریف مین بیان کرتا ہی کہ لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوا خاص واسطی اون لوگون کی کہ نیکی

الحسنیٰ ثواب نہایت نیک کہ وہ بہشت ہین کی ہی اونہون نے کہ ایمان لائی ہین اور اعمال نیک بجا لائی ہین اور محرمات سے اونہون نے پرہیز کیا ہی اور اسلام کی بیچ عوض بین اعمال کے وَزِيَادَةٌ اور زیادتی ہی جزای اعمال سی زیادہ کہ وہ باعتبار فضل اور کرم خدا کی ہے اور اچھے صفت ہے حالت کی یا مثوبۃ کی یا منزلۃ کی جو کہ محذوف ہے اور بعضے کہتی ہین کہ جزا ایک حسنہ کی ایک حسنہ ہے اور زیادہ سی مراد ایک حسنہ کی دس حسنہ ہین یا سات سو اور زیادہ اس سے بھی اور یا حسنہ سے مراد مغفرت ہے اور زیادہ سی مراد رضامندی خدا کی ہے اور ایک روایت مین آیا ہی کہ زیادہ ایک ابر ہی کہ بہشتیون کی سرون پر سی وہ گزری اور جو کچھ بہشتی چاہین وہ اوس مین برسی اور امیر المومنین علیہ السلام سی روایت کرتی ہین فرمایا کہ زیادہ ایک بالاخانہ ہی بہشت مین کہ وہ موتی کی ایک دانہ کا ہے اور اوسکی چار دروازی ہین اور یہی ابن عباس سے منقول ہے اور بعضے کہتے ہین کہ مراد زیادہ سی فضل الٰہی ہی کہ ہر وقت بہشتیون پر ہوتا ہے وَلَا يَرْهَقُ وُجُوهَهُمْ اور نہ ڈھانپین گی منہون اونکی کو قَتَرٌ تیرگی وَلَا ذِلَّةٌ اور نہ خواری یعنی سیاہی اور اثر خواری کا اونکی چہرون پر نہوگا بلکہ منہ اونکی تر و تازہ اور روشن ہونگی بسبب مسرت و شادی کے جس وقت بہشت کو دیکھینگے اور جانینگی کہ اونکی نعمتین ہمارے واسطے ہین اور ہمیشہ ہم آئین ہینگے اور امام محمد باقر علیہ السلام سی روایت کرتی ہین فرمایا کہ جس کی آنکھ خوف خدا سی گریان ہوگی حق تعالیٰ اوسکے بدن کو دوزخ پر حرام کریگا اور اگر آب چشم خوف خدا سی رخسارہ پر روان ہوگا تو اوس کے چہرہ کو تیرگی اور خواری کبھی نہ پہونچیگی اور ہمیشہ تازگی اور طراوت رہیگا اور فرماتا ہے کہ اُولٰٓئِكَ یہی لوگ کہ نیکی کے ساتھ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ صاحبان بہشت ہین هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ وہ بیچ اوسکے ہمیشہ رہنے والے ہین اور اونکی نعمتون کو بہشت مین زوال نہین ہے بخلاف مال دنیا کی کہ چند روز رہنگا ہے اور اب خدا تعالیٰ گنہگارونکی حق مین فرماتا ہے وَالَّذِينَ كَسَبُوا السَّيِّئَاتِ اور وہ لوگ کہ کسب کیا ہے اونہون نے بدیون کو مثل کفر اور شرک اور نفاق اور گناہون کی اور بی توبہ کی مر گئے ہین جَزَاءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا بدلا بدی کا ساتھ مثل اوس بدی کی ہے نہ زیادہ اوس سے جو مستحق ہے زیادہ سزا دینی ظلم ہے اور خدا تعالیٰ ظلم سی پاک ہے بخلاف زیادتی ثواب کے کہ وہ محض فضل اور کرم ہے وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ اور ڈھانپیگی اون بدون کو خواری کہ اونکی چہرون پر آثار ذلت کے ظاہر ہونگی مَا لَهُمْ نہین ہے واسطے اونکے کوئی مِنَ اللَّهِ عذاب خدا سے مِنْ عَاصِمٍ بچانیوالا اور غضب خدا کو اونسے دفع کرنیوالا اور حال اونکا تیرگی ایسا ہوگا کہ كَأَنَّمَا أُغْشِيَتْ گویا کہ ڈھانکی گئے ہین وُجُوهُهُمْ قِطَعًا مِنَ اللَّيْلِ مُظْلِمًا منہ اونکی ایک ٹکڑی سی رات اندھیری سی یہہ تعریف اون کے سو ہوگی ہے کہ غم اور غصہ اور حرارت دوزخ سی سیاہ ہونگی اور قطعا منصوب ہے اغشیت سے اور قطعا کو ابن کثیر اور کسائی اور یعقوب اور سہیل نے سکون طا پڑھا ہے اور مظلما حال ہی لیل سے اُولٰٓئِكَ یہی لوگ کہ وہ کسب کرنیوالے بدیون کے ہین مثل شرک اور نفاق کی أَصْحَابُ النَّارِ صاحبان آتش دوزخ ہین کہ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ وہ بیچ اوسکے ہمیشہ رہنے والے ہین کہ کبھی اونکو عذاب دوزخ سے رہائی نہوگی اور اب خدا تعالیٰ بیان کرتا ہے اوس نزاع کو کہ جو درمیان بتون وغیرہ کے اور اونکی پوجنے والون کے بروز حشر ہوگا چنانچہ فرماتا ہے کہ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا اور یاد کر تو جس دن کہ جمع کرین ہم اونکو سب کو نیکون کو اور بدون کو دونون کو قیامت کے روز ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا پھر کہین ہم واسطے اون لوگون کی کہ شرک کیا ہی اونہون نے مَكَانَكُمْ کھڑی رہو تم مکان اپنی پر اور لازم پکڑو تم اوسکو أَنْتُمْ وَشُرَكَاؤُكُمْ تم اور شریک تمہارے کہ جنکو سوائی میری تم پرستش کرتی تھے اور مکانکم اسم فعل ہی مثل علیکم کے جیسے علے الفتح اور الزموا مکانکم کے معنی مین ہے اور کم حرف خطاب کا ہے اور انتم تاکید اوس ضمیر کی ہے جو کہ مکانکم مین ہے اور شرکاء تا ہے کر

فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ پس جدائی کرین ہم درمیان اون مشرکین کے اور معبودون اونکی کے اور مشرکین سی ہم پوچھیں کہ بتون کی پرستش تم
کسواسطے کرتے تھی وہ جواب مین کہینگے کہ ان بتون نے ہمکو حکم کیا تھا خدا چاہے بتون کو گویا کرے اور وہ تب جواب دیوین چنانچہ
فرماتا ہے کہ وَقَالَ شُرَكَاؤُهُمْ اور کہین شریک اونکی یعنی جنکو کہ اونہون نے خدا کی شریک مقرر کیا تھا مَا كُنْتُمْ إِيَّانَا تَعْبُدُونَ نہی تم
ہمکو پرستش کرتے بلکہ تم اپنی نفسون کی خواہشون کو پرستش کرتے تھی ای مشرکو فَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا پس کافی ہی خدا گواہ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ
درمیان ہمارے اور درمیان تمہارے کہ وہ سب حال کو جانتا ہے إِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغَافِلِينَ
تحقیق کہ تھی ہم عبادت تمہاری سے غافل اسے مشرکو کہ ہم نہ دیکہتی تھے اور نہ سنتے تھے اور نہ عقل رکہتے تھے اور شہید اسم
واقع ہوا ہے اور ان مخففہ ان مثقلہ کا ہی اور بعضی کہتی ہین کہ مراد شرکا سے شیاطین ہیں کہ اونکو خدا کا شریک کرتے تھی اور وہ
یہہ گفتگو ہوگی اوس روز [illegible] فرماتا ہے خدا کہ هُنَالِكَ اوس جگہہ تَبْلُو كُلُّ نَفْسٍ آزمائیگا یعنی جانیگا ہر نفس بیقین
مَا أَسْلَفَتْ جو کچہہ کہ پہلے بہیجا ہے اوسنی عمل نیک یا بد اور نفع اور ضرر اوسکا مشاہدہ کریگا اور پاویگا جزا اپنی افعال
گذشتہ کی وَرُدُّوا اور پہیرے جاوینگے وہ سب نفس إِلَى اللَّهِ طرف خدا کے یعنے طرف ثواب اور عذاب خدا کی موافق اپنی اعمال
کی مَوْلَاهُمُ الْحَقِّ کہ مالک اونکا ہے اور خداوند اونکا ہے حقیقت مین وَضَلَّ عَنْهُمْ اور گم ہو جاویگی اون کفار سے اور ناپیدا ہوگا مَا كَانُوا
يَفْتَرُونَ وہ چیز کہ تھی وہ جہوٹ بناتے اور کہتی کہ بت ہمارے سفارش کرینگے اور ان کے معبود ہونیکا جو دعوے کرتے ہین یہہ سب نیست
اور نابود ہو جاویگا اور پہلی اپنی قدرت کی بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ قُلْ کہہ تو ای محمد صلعم اون کافرون سے
مَنْ يَرْزُقُكُمْ کون روزی دیتا ہے تمکو مِنَ السَّمَاءِ آسمان سی کہ مینہہ برساتا ہے وَالْأَرْضِ اور زمین سی کہ زراعت کو اوگاتا ہے
اسواسطی کہ رزق اوسوقت حاصل ہوتا ہے کہ جسوقت آسمان سی باران رحمت نازل ہوا اور زمین اوسکو اوگاتی ہی اور بعضی کہتی ہین کہ
مین بیان کیواسطی آیا ہے اور مضاف محذوف ہی یعنی کون ہے کہ روزی دیتا ہی اہل آسمان کو اور اہل زمین کو أَمَّنْ يَمْلِكُ السَّمْعَ
یا کون شخص ہی کہ مالک ہے سننی کا وَالْأَبْصَارَ اور دیکہنی کا کہ شنوائی اور بینائی کو پیدا کرتا ہے اور نگاہ رکہتا ہے اون کو
آفتون سے وَمَنْ يُخْرِجُ الْحَيَّ اور کون شخص نکالتا ہے زندہ کو کہ وہ حیوان ہے مِنَ الْمَيِّتِ مردہ سی کہ وہ نطفہ ہے اور یا
یہہ کہ کون نکالتا ہی مومن کو کافر سے یا عالم کو جاہل سے وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ اور نکالتا ہے مردہ کو مِنَ الْحَيِّ زندہ سی
یعنے نکالتا ہے نطفہ کو حیوان سے یا کافر کو مومن سے یا عالم کو جاہل سے وَمَنْ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ اور کون تدبیر کرتا ہے
کام کو عالم کے اور کون اوسکا انتظام کرتا ہے لیکن بسبب ظاہر ہونے اوسکے قدرت کی آثار کے اس امر مین کچہہ چون وچرا نکر سکین اور
کسی چیز کا انکار نکر سکین فَسَيَقُولُونَ پس قریب ہے کہ کہین وہ کفار کہ تدبیر کرنیوالا سب کامون کا اللَّهُ خدا ہے بغیر
اوسکا اسواسطے فرماتا ہے کہ فَقُلْ پس کہہ تو ای محمد صلعم اون کفار سی بعد اس اقرار کرنیکے کہ أَفَلَا تَتَّقُونَ کیا پس نہین ڈرتے
ہو تم عذاب سے خدا کے کہ بتون کو اوسکا شریک کرتے ہو اور خدا کی نعمتون کا شکر نہین کرتے ہو کہ تمکو فائدے پونہچاتا ہی فَذَٰلِكُمُ
پس وہ یعنے جسکے تم ایسی ایسی اوصاف بیان کرتے ہو اللَّهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ خدا ہے پروردگار تمہارا کہ حق ہے اور اوسکے
پروردگار ہونیمین کسیطرح کا شک اور شبہہ نہین ہے فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ پس کیا ہے بعد حق اور راستی کے إِلَّا الضَّلَالُ
مگر گمراہی یعنے جو کوئی حق سے گذر جاویگا تو وہ گمراہی مین پڑیگا کہ بعد حق کے سوائے گمراہی کی اور کوئی مرتبہ نہین فَأَنَّىٰ تُصْرَفُونَ
پس کہان پہیرے جاتی ہو تم حق سے کہ وہ وحدانیت ہی طرف باطل کے کہ وہ شرک ہی اور یہہ استفہام انکاری ہی یعنے نہین ہی بعد
حق کے مگر گمراہی كَذَٰلِكَ اسیطرح یعنی جیسکی پروردگار ہونا سوائے خدا کے کسیکو سزاوار نہین ہے ویسے ہی ایسے ہے

حقت کلمة ربک ثابت ہوا کا پروردگار تیری کا یعنے حکم پروردگار تیری کا علی الذین فسقوا اوپر اون لوگون کی کہ باہر ہوگئی
ہین وہ حکم خداے انہم لا یؤمنون یہہ کہ تحقیق وہ نہ ایمان لاوینگے کہ خدا نی اپنی علم سے اونکو جانا ہے کہ یہہ ہرگز ایمان
لانیوالی نہین ہین اور اپنی کفر پر یہہ مرینگی اور کلمۃ کو اہل مدینہ اور ابن عامر نے کلمات پڑہا ہی اور انہم لا یومنون بدل ہے کلمۃ ربک سے
اور اب خدا تعالی اپنی توحید اور علم و قدرت کی دلیل بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ قل کہہ تو اے محمد صلعم اون کافرون سے
کہ ھل من شرکائکم کیا ہی کوئی شریکون تمہاری مین سے کہ جنکو خدا کا شریک تم کرتی ہو من یبدؤا الخلق وہ شخص کہ پیدا
کری خلقت کو ثم یعیدہ پہر اوسکو لوٹا پہیری وہ اوسکو کہ بعد مرینگی زندہ کرے لیکن کفار پیدا کرنیکی تو مقر ہی کہ خدا ہی پیدا کرتا ہے
اور بعد مرنیکے زندہ کرنیکے منکر تہے اسواسطی خدا تعالی فرماتا ہے کہ قل کہہ تو اے محمد صلعم کہ اللہ یبدؤا الخلق خدا پیدا کرتا ہی
خلقت کو ثم یعیدہ پہر اعادہ کریگا اوسکا کہ بعد مرنی کی پہر زندہ کریگا یہہ صفت اوسی مین ہے نہ اوسکی غیر مین اور اسیواسطے وہ
ہی قابل پرستش کے ہی نہ غیر اوسکا اور اون کفار کو جو اس الزام سی مخلصی نہین ہی تو کہہ تو اے محمد صلعم اونسی کہ فانی
تؤفکون پس کہان سی پہیری جاتے ہو تم راہ راست سی اور کیونکر پہرتے ہو تم حق سے اور حجت اور دلیل کے واضح ہونی اور کثرت
کی جہت سی قل کہہ تو اے محمد صلعم کہ ھل من شرکائکم کیا ہی کوئی شریکون تمہاری سی من یہدی وہ شخص کہ رہنمائی
کری پیغمبر اور کتاب بہیجکر اور دلیلین قایم کرکے الی الحق طرف حق کی اور یہہ صفت جو اونکی معبودون مین نہین ہے اور
از راہ عناد خدا تعالی مین اس صفت کی ہونیکا اقرار نہین کرتی ہین تو اسواسطی خدا تعالے فرماتا ہے کہ قل کہہ تو
اے محمد صلعم اون کافرون سے اللہ یہدی للحق خدا رہنمائی کرتا ہے واسطے حق کے توفیق اور لطف عطا کرکے اپنے
بندون کو کہ وہ حق کی دلیلون مین فکر اور تامل کرتے ہین اور اوسکی ذریعہ سے مقصود کو پونہچتی ہین اور بعد بیان کرنے ان دلیلون
کی فرماتا ہے کہ افمن یہدی الی الحق پس کیا وہ شخص کہ رہنمائی کرے طرف حق کے احق ان یتبع لایق تر ہی یہہ کہ
پیروی کیا جاوے اور سب لوگ اوسکی متابعت اور پیروی کرین امن لا یہدی یا وہ شخص کہ راہ نہ پاے اپنی ذات سے الا
ان یہدی مگر یہہ کہ راہ دکہلایا جاوے اور رہنمائی کیا جاوی کہ کوئی دوسرا شخص اوسکو راہ بتلاوی فما لکم پس کیا ہوا ہی واسطے
تمہارے کیف تحکمون کیونکر حکم کرتے ہو ای مشرکو کہ جاننی والیکو اور نہ جاننی والیکو برابر کرتے ہو تم کہ بتون کو خدا کی برابر کرتی ہو
اور کہتی ہین کہ اگر مراد شرکا سے ملائکہ اور مسیح اور عزیر ہی تو یہہ کلام اپنی ظاہر معنی پر ہے اور اگر مراد اونسی بت ہین کہ مشرکین اونکو
معبود حق کے حکم مین تصور کرتے تہے اور اونکی پرستش مین مشغول ہوتے تہی تو اس صورت مین خدا تعالی نی کنایۃ اونکو جاندار اور
عاقلون مین داخل کرکے رہنمائی پانے کو اونکی طرف منسوب کیا ہی اور یہہ آیت دلیل ہے اس امر پر کہ عالم اور فاضل کو امامت اور خلافت مین
واجب ہی کہ غیر عالم پر مقدم کرین اور عالم پر غیر عالم کو مقدم کرنا جایز نہین ہے اور یہہ بڑی دلیل ہے اثبات خلافت بلافصل امیر المومنین
علیہ السلام کیواسطے اسواسطے کہ بعد رسول خدا صلعم کے حضرت علی کی برابر کوئی عالم نہ تہا پس جو شخص کہ ہدایت کری طرف حق کی کیونکر
ہو سکتا ہی کہ اوسکو چہوڑکر ایسی شخص کی پیروی کرین کہ جو محتاج ہدایت کا ہو اور احکام خدا مین غلطیان کری اور واسطے راہ حق پانیکی طرف علی کی
رجوع کرے اور اس آیت سی باطل ہوئی خلافت اون لوگونکی کہ علی کی ہوتی اونہونے خلافت کو اپنی نام مقرر کیا تہا اور جن لوگون نے کہ چہوڑکر اون لوگون
کی پیروی کی کہ جو خود رجوع کرتے تہی احکام شرع مین طرف علی کی وہ لوگ ہرگز راہ حق پر نہتی اسواسطی کہ خدا فرماتا ہی کہ جو کوئی ہدایت کری طرف
حق کی وہ سزاوار ہے واسطے پیروی کرنیکی یا وہ شخص کہ جو خود محتاج ہدایت کا ہی کہ کوئی دوسرا شخص اوسکو ہدایت کری اور امام محمد باقر علیہ السلام نے
اسکی تفسیر مین فرمایا ہی کہ پس لیکن وہ شخص کہ رہنمائی کری طرف حق کی وہ محمد ہی اور بعد اوسکی آل اوسکی ہی اور لیکن وہ شخص کہ خود ہدایت

نہین پاتا ہی اپنی ذات سی مگر یہہ کہ ہدایت کیا جائی کہ کوئی دوسرا شخص اوسکو ہدایت کری پس وہ لوگ قریش مین سے ہین کہ
جنہون نی مخالفت کی اہلبیت کے بعد رسولخدا صلعم کے ہادی مین اور ضال مین ہے فرق بیشمار ہادی نہ مثل ضال کی ہو وے بلکہ
زنہار ہادی نکالتا ہے ضلالت سی ضال کو اور ضال چاہتا ہے کہ سب ہون تباہ کار زنہیر و ہو جو کہ ضال کا ہادی کو
چہوڑ کرتے ہی وہ ہی ضال مضل کا دوزخ مین ہے قرار گاہ اور آمن لا یہدی کو اہل کوفہ نی سوای عاصم کے ہای ساکنہ اور دال خفیفہ
سی پڑہا ہے اور اہل مدینہ نے سوای ورش کے ہای ساکنہ اور دال مشدد کی ساتہہ پڑہا ہی اور ابو عمرو اور ابن کثیر اور ابن عامر اور
روح اور زید نے بفتح ہا اور تشدید دال پڑہا ہی اور عاصم اور یحیی نے اور روس نے یعقوب سے بفتح یا اور کسر ہا اور تشدید دال پڑہا ہی اور
یحیی نے ابو بکر سے اور اوسنی عاصم سی بکسر یا او ہا اور تشدید دال پڑہا ہی در اصل یہتدی کی یہتدی ہی تا کو دال کرکے دوسری دال مین
ادغام کردیا ہے اور فما لکم مین ما مبتدا ہی اور لکم خبر اوسکی ہے اور کیف منصوب ہی تحکمون سی اور فرماتا ہی خدا کہ وَمَا یَتَّبِعُ اَکْثَرُھُمْ
اور نہین پیروی کرتے ہین اکثر اون کفار کے اِلَّا ظَنًّا مگر گمان کی کہ باعث اوسکا توہمات اور خیالات فاسدہ ہین اِنَّ الظَّنَّ
لَا یُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ شَیْئًا تحقیق کہ گمان نہین بے پروا کرتا ہی حق سی کہ وہ علم اور اعتقاد درست اور صحیح ہے شیئا کسی چیز کو یعنی گمان
قائمقام حق کے نہین ہو سکتا ہے اسواسطی کہ جو بات کہ حق اور یقین سے حاصل ہوتی ہے وہ ظن سے کیونکر حاصل ہوگی کہ اوسکا زوال
ہو سکتا ہے جسوقت اوسکا مخالف پایا جائی اور فرماتا ہی خدا کہ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ تحقیق خدا جاننی والا اور عالم ہے بِمَا یَفْعَلُوْنَ کو
ساتہہ اوس چیز کے کرتے ہین وہ کہ پیروی گمان کی کرتے ہین اور دلیل اور حجت سی منہہ پہیرتے ہین اس سے معلوم ہوا کہ اعتقادات مین علم
اور یقین چاہیی اور کسیکے پیروی اور گمان سے دین کا اختیار کرنا کفایت نہین کرتا ہے جیسے کہ لوگون کا دستور ہے کہ اپنی باپ اور ماں کے
یا اپنی قوم کے دین کو اچہا گمان کرکے اختیار کرتے ہین اور تحقیق نہین کرتے کہ یہہ دین حق ہے یا باطل ہے اور نہ اونکو یقین ہوتا ہے
اوس دین کی حق ہونیکا اور کیونکر یقین ہو کہ تحقیق کرکے اختیار نہین کیا ہے بلکہ باپ اور ماں سی اختیار کیا ہی اور اب کفار کی قول کی
رد مین خدا تعالی بیان کرتا ہے کہ یہہ قرآن محمد صلعم کا بنایا ہوا نہین ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَمَا کَانَ ھٰذَا الْقُرْاٰنُ اور نہین
ہی یہہ قرآن باوجود موجود ہونی دلیلون اوسکی معجزہ ہونیکے اَنْ یُّفْتَرٰی مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ یہہ کہ بنا لیا گیا ہو سوای خدا کی کہ خدا کی غیر کی
طرف سی اوسکو بنایا ہو وَلٰکِنْ تَصْدِیْقَ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْہِ اور لیکن سچا کرنیوالا اوس چیز کا ہی کہ پہلی اوسکی ہی توریت اور زبور اور
انجیل کہ اون کتابون کے موافق ہے باوجود معجزہ ہونیکی اور یا یہہ کہ سچا کرنیوالا ہی اوس خبر کا ہی کہ آگی اوسکی ہے حشر اور نشر اور حساب اور
ثواب اور عذاب ہے تصدیق خبر کان مقدر کی ہے اور ایسی ہی تفصیل باعتبار عطف کے چنانچہ فرماتا ہی وَتَفْصِیْلَ الْکِتٰبِ اور مفصل
بیان کرنیوالا کتاب کا جو کچہہ کہ اوسمین لکہا ہوا ہی امر اور نہی وغیرہ اور ایسی تفصیل ہے وہ کتاب کہ لَا رَیْبَ فِیْہِ نہین شک ہی بیچ اوسکی
نازل کی گئی ہے مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ پروردگار عالمون کی طرف سی اَمْ یَقُوْلُوْنَ کیا کہتی ہین وہ مشرکین کہ افْتَرٰىہُ بنا لیا ہی
اوس قرآن کو محمد نے اپنی طرف سی خدا تعالی فرماتا ہی کہ قُلْ کہہ تو ای محمد صلعم اون کافرون کے جواب مین کہ اگر اس کلام آدمی بنا سکتی ہین تو
فَاْتُوْا بِسُوْرَۃٍ مِّثْلِہٖ پس لے آو تم ایک سورہ مثل اوس قرآن کی فصاحت و بلاغت مین اپنی طرف سی بنا کر کہ تم بڑی فصیح اور بلیغ مشہور
ہو اور اگر تم خود نہین بنا سکتی ہو تو کسی دوسرے آدمی سے بنوا کر لاو وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ اور بلاو تم اوس شخص کو کہ طاقت رکہتے
ہو کہ اوس سے بنوا سکتے ہو مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ سوای خدا کی کہ نازل کرنیوالا قرآن کا ہے اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ اگر ہو تم سچی اپنی قول
مین کہ محمد نے اسکو بنایا ہی اور سورت مشتق ہے سور بلد سے اور سور شہر کے فصیل کو کہتی ہین پس جیسی کہ سور بلد احاطہ کرتی ہی تمام شہر کا
ایسی ہی سورت احاطہ کرتی ہی تمام آیات کا بَلْ کَذَّبُوْا بلکہ جہٹلایا اونہون نے عناد کی راہ سی اور تکذیب کی اونہون نے بِمَا لَمْ یُحِیْطُوْا بِعِلْمِہٖ

ساتہہ اوس چیز کے کہ نہیں احاطہ کیا ہی اونہون نی ساتہہ علم اوسکی کے اور اوسکی حقیقت کو نہیں پہونچی ہین اور نہین جانتی کہ اوسمین کیسے کیسے
مضامین پاکیزہ ہین اور ہنوز اوسکی خوبی سے واقف نہیں ہوئی ہیں کہ اوسکو جہٹلا دے اور لمّا یأتہم تأویلہ اور نہیں حاصل ہوئی ہی انکو اوس قرآن
سے تاویل اوسکی حقیقت اوسکی یعنی نتائج اوسکی کنہ کو نہیں پہونچی ہین اور نہ اوسکی حقیقت سے واقف ہوئے جیسے اور دوسری باتون کی حقیقت جو
ہی تو اوسکے حقیقت کی دریافت ہونے سے پہلی ہی اوسکی تکذیب کرنی لگی اور یاپہہ کہ نہیں پہنچی علم اوسکی حقیقت کا نہیں جانتے ہی کہ اوسکا
معجزہ ہونا اور ظاہر ہوا اور اوسکے مقابلہ مین کوئی سورت اوسکی مانند بنا کے اور لانی سے اوسکی عاجز ہوئی تو قرآن
خدا کا نہین ہے بلکہ محمد اپنی طرف سی بنا کر لایا ہی خدا تعالی حضرت کی تسلی کیواسطی فرماتا ہی کہ کذلک ایسی ہی جیسے
ای محمد صلعم یہہ کفار قریش ایسی ہی کذّب الذین من قبلہم جہٹلایا ہے اور
اور لوط وغیرہ فانظر پس دیکہہ تو ای محمد صلعم کہ کیف کان عاقبۃ الظالمین کیونکر ہوا انجام ظلم کرنیوالا کا
کو جو جہٹلایا تو وہ عذاب مین گرفتار ہوکر ہلاک ہوگئی یہہ حال انکا ہوگا ومنہم اور بعض اون جہٹلانیوالون مین سی من یؤمن بہ
شخص ہی کہ ایمان لاتا ہے ساتہہ اوس قرآن کے اور اوسکو سچا جانتا ہی لیکن عناد کی راہ سی اوسکو ظاہر نہیں کرتا ہی ومنہم من
لا یؤمن بہ اور بعض اونمین سی وہ شخص ہی کہ نہیں اعتقاد رکہتا ہی ساتہہ قرآن کے جہالت کی سبب سی وربک اعلم اور پروردگار
تیرا خوب جانتا ہی اور عالم تر ہے بالمفسدین ساتہہ فساد کرنیوالون کے کہ اوسکے جہٹلانی پر اصرار کرتے ہین اور بعضی کہتی ہین کہ
اس آیت کے یہہ ہین کہ بعضی آدمی قوم تیرے سی ایمان لاوینگے قرآن پر ای محمد اور کفر سی توبہ کرینگے آیندہ کو اور بعضی اونمین سی ہرگز ایمان
نلاوینگے بلکہ وہ اپنی کفر پر مرینگی اور فرماتا ہے خدا کہ وان کذبوک اور اگر جہٹلاوین مشرکین تجہکو ای محمد صلعم کہ تو اوسکی
طرف سی مایوس ہو جائے تو فقل پس کہہ تو اون مشرکین سے کہ لی عملی واسطے میرے عمل میرا ہے کہ مین اوسکی جزا پاونگا ولکم
عملکم اور واسطے تمہارے عمل تمہارا ہے کہ تم اوسکی جزا پاوگی انتم بریئون مما اعمل تم بیزار ہو اوس چیز سی کہ عمل کرتا ہون
کہ تمسی مواخذہ میرے عمل کا نہوگا وانا بریء مما تعملون اور مین بیزار ہون اوس چیز سی کہ عمل کرتے ہو تم یعنی مجہسے تمہاری عمل کا مواخذہ
نہوگا اور بعضی کہتی ہین کہ یہہ آیت منسوخ ہے آیۂ جہاد سی اور فرماتا ہی خدا کہ ومنہم اور بعضی اون مشرکین مین سی اور بعضی کہتی ہین کہ
بعضے اون یہودیون مین سے من یستمعون الیک وہ شخص ہین کہ کان رکہتی ہین طرف تیرے جسوقت کہ تو قرآن پڑہتا ہی لیکن مثل
بہرون کے قبول نہین کرتے ہین افانت تسمع الصم کیا پس تو سنا سکتا ہے بہرون کو ای محمد صلعم کہ جو فایدہ حاصل نکرینگے جہت سے
مثل بہرے کے ہے ولو کانوا اور اگرچہ ہین وہ کہ باوجود بہری ہونے کی لا یعقلون نہیں سمجہتے ہین یعنی سماعت اور عقل دونون
اونمین سی مفقود ہین اور جسوقت کہ یہہ حال ہے اونکا تو کیونکر تو اونکو سنا سکتا ہی اگر وہ فقط بہری ہوتی اور کچہہ عقل رکہتی تو اپنی عقل سے
کچہہ دریافت کر سکتی ہے لیکن یہہ تو سماعت سی اور عقل سے دونون سے محروم ہین ومنہم من ینظر الیک اور بعض اونمین سے
وہ شخص ہے کہ نظر کرتا ہے طرف تیرے ای محمد صلعم اور تیری نبوت کی دلیلون کو دیکہتا ہے لیکن عناد کی راہ سی تصدیق نہین کرتا ہے
اور ایسا ہو گیا ہے کہ گویا کوئی علامت نبوت کی نہین دیکہی ہے افانت تہدی العمی کیا پس تو ای محمد صلعم رہنمائی کر سکتا ہے
اندہی کو کہ وہ نفع نہ پانیکے جہت سی مثل اندہی کی ہے ولو کانوا اگرچہ ہین وہ کہ باوجود اندہی ہونیکی لا یبصرون نہین دیکہتی ہین
عقل کے آنکہہ سے یعنی باوجود ہونی ظاہر کے آنکہہ کے دل کے آنکہہ بہی نہین رکہتی ہین اگر دل کے آنکہہ رکہتی تو کچہہ دریافت کر سکتی تہے اور جب ظاہر کے اور دل کے
دونون آنکہین گم ہوئی تو حق کیونکر دیکہہ سکین ان اللہ لا یظلم الناس شیئا تحقیق خدا نہیں ظلم کرتا ہی آدمیون کو کچہہ یعنی حواس کو یا عقل کو
یا کچہہ اونکو شاد دیوے ولکن الناس انفسہم یظلمون اور لیکن آدمی جانون اپنی کو ظلم کرتے ہین سبب [illegible] اسباب [illegible] اور حواس

اور عقلون کو کہ جنسی نشانیان قدرت کاملہ خدا کی دریافت ہو سکتے ہین اونکو لہو و لعب مین خرچ کرتے ہین اور فرماتا ہے خدا کہ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ اور یاد کر اوس دن کہ جمع کرین ہم اونکو یعنے قیامت کی روز پس ایسا حال ہوگا اونکا کہ كَأَنْ لَّمْ يَلْبَثُوْٓا گویا کہ نہین ڈہیل کی ہی اونہون نے دنیا مین یا قبر مین اِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ مگر ایک ساعت دن مین سی یعنے ہول قیامت کی ایسی سخت ہوگے کہ اوسکے مقابلہ مین مدت دراز دنیا کی اور قبر کے ایک ساعت معلوم ہوگے اور یوم یحشر کو حفص نی یاسی پڑہا ہی غایب کا صیغہ اور باقیون نی نون سی پڑہا ہے متکلم کا صیغہ اور کان لم یلبثوا کا جملہ تشبیہ حال واقع ہوا ہی یا صفت یوم کے ہی اور عاید اوسمین سے محذوف ہی یعنی کان لم یلبثوا قبلہ اور جسوقت قبرون سی وہ اوٹہینگے تو يَتَعَارَفُوْنَ بَيْنَهُمْ شناسائی کرینگے درمیان اپنے کہ ایک شخص دوسرے شخص کو پہچان لیگا اسواسطے کہ زمانہ مفارقت کا کم ہوتا ہے تو پہچانتی ہین اور دراز ہوتا ہے تو نہین پہچانتے یہہ بیان ہی قلت مدت کا کہ توقف دنیا کا اور قبر کا ایسا کم معلوم ہوگا کہ ہر ایک شخص دوسری شخص کو پہچان لیگا اور یہہ تذکرہ ابتدا کا ہی کہ جسوقت قبرون ہی اوٹہینگے اور بعد اوسکے بسبب دہشت کے ہولون اور سختیون قیامت کی وہ شناخت آپس کے جاتی رہیگی اور ہر کوئی دوسری کو بہول جائیگا اور فرماتا ہے کہ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَاۗءِ اللّٰهِ تحقیق نقصان پایا اون لوگون نی کہ جہٹلایا اور تکذیب کی اونہون نی ساتہہ پہونچنے ثواب اور عذاب خدا کے وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ اور نہ تہی وہ راہ پانیوالی ایمان کے اپنی حواس اور عقلون کو صرف کرکے کہ خدا تعالے کے قدرت کی نشانیون مین اور معجزات مین تامل کرتی بلکہ زیادتی غفلت اور عناد اور غرور مال دنیا سی لہو اور لعب مین بسر کے اور عذاب ابدی مین گرفتار ہوئی اور فرماتا ہے کہ وَاِمَّا نُرِيَنَّكَ اور اگر دکہلا دین ہم تجہکو ای محمد صلعم بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ بعض وہ چیز کہ وعدہ کرتے ہین ہم اون کفار سے عذاب کا تیرے زندگی مین جیسی کہ بدر وغیرہ دکہلایا اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ یا وفات دین ہم تجہکو پہلے دکہلانی سی کہ دنیا مین ہم تجہکو دکہلا فَاِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ پس طرف ہماری ہے پہرنا اونکا واسطے جزای اعمال کے اوسوقت تجہکو آخرت مین دکہلاوینگے ہم عذاب اونکا ثُمَّ اللّٰهُ شَهِيْدٌ پہر خدا گواہ ہی لیکن جمیع اونکی عَلٰي مَا يَفْعَلُوْنَ اوپر اوس چیز کے کہ کرتے ہین وہ اور موافق اوسکے اونکو جزا دیگا اور اما اصل مین ان شرطیہ ہے اور لفظ ما اوسپر زیادہ کیا گیا ہی اور جواب اما نرینک محذوف ہی و فرماتا ہی کہ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ اور واسطی ہر گروہ کی پیغمبر ہے کہ بلاتا ہے وہ اونکو طرف حق کے فَاِذَا جَاۗءَ رَسُوْلُهُمْ پس جسوقت آیا پیغمبر اونکا کہ جسکو جہٹلایا تہا اونہونے قُضِيَ بَيْنَهُمْ تو حکم کیا گیا درمیان اونکی یعنے درمیان پیغمبر کے اور اوسکی جہٹلانیوالون کے بِالْقِسْطِ ساتھ انصاف کی کہ رسول نی نجات پائی اور امت اوسکی جنہون نی اوسکو جہٹلایا تہا عذاب مین گرفتار ہوئی وَهُمْ اور وہ یعنے رسول اور امت اوسکے لَا يُظْلَمُوْنَ نہ ظلم کیے جاوینگے کہ ثواب رسول کا کم ہو جائی اور عذاب اوسکے امت پر استحقاق سی زیادہ کیا جائی ایسا ہوگا بلکہ ہر ایک کو موافق اعمال کے جزا ملیگی وَيَقُوْلُوْنَ اور کہتی ہین وہ کفار ہنسی کے راہ سی اور بعید جانکر کہ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ کب ہے یہہ وعدہ عذاب کا اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ اگر ہو تم سچی ای محمد اور مومنین کہتی ہین کہ جسوقت آیہ وَاِمَّا نُرِيَنَّكَ نازل ہوئی تو کفار کہنے لگے عذاب کے نازل ہونے مین جلدی چاہی اوسوقت یہہ آیت نازل ہوئی کہ ویقولون متی ہذا الوعد خدا تعالی اونکی جواب مین فرماتا ہے کہ قُلْ کہہ تو ای محمد صلعم اون کافرون سی لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا نہین مالک ہون مین واسطی نفس اپنی کے ضرر کا اور نہ نفع کا کہ اگر میرے ذات کو کوئی ضرر ہو مثل بیماری یا موت کی تو اوسکو دفع نہین کر سکتا ہون اور نفع کو مثل صحت اور آسودگی وغیرہ کے اپنی ذات کیواسطی خود اگر چاہون تو حاصل نہین کر سکتا پس تمہاری ضرر کا مین کیونکر پہونچاونگا اور تمکو کیونکر ضرر پہونچا سکونگا میرے اختیار مین تو کچہہ نہین ہے اِلَّا مَا شَاۗءَ اللّٰهُ مگر جو کچہہ کہ چاہی خدا کہ قدرت اوسکی مجہکو دیوے

اور یا یہہ کہ اگر تمہاری ضرر کو خدا چاہی اور اوسکی مشیت مین ہو اور حکمت اوسکی تقاضا کرے تو اوسوقت ہوسکتا ہی اور مجہہ سے کچھہ نہین ہوسکتا لِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ واسطی ہر گروہ کی ایک مدت ہی ہلاک ہونیکی کہ وہ معین ہے إِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ جس وقت آئیگی اجل اونکی کہ وہ وقت عذاب کا ہی فَلَا يَسْتَأْخِرُونَ پس نہ پیچہے ہونگی وہ وقت اجل سے سَاعَةً ایک ساعت وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ اور نہ آگی بڑہینگی اوس سے اور جسوقت وہ وقت آئیگا تو خدا تعالی وعدہ تمہارا وفا کریگا اور اوسوقت تم بہت پشیمان ہوگے اور اوسوقت کی پشیمانی اور ندامت کچھہ فایدہ نہ دیگی ۔ تدبیر خود امروز کن ای خواجہ کہ فردا ٭ ہر چند کہ فریاد کنی سود ندارد ٭ اور فرماتا ہے خدا کہ قُلْ کہہ تو ای محمد صلعم عذاب ہونیکی جلدی کرنیوالون سے أَرَأَيْتُمْ کیا دیکہا تمنی یعنی خبر دو تم مجہکو کہ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُهُ بَيَاتًا اگر آئی تمکو عذاب اوس خدا کا رات کو جس وقت کہ تم خواب مین ہو أَوْ نَهَارًا یا دن کو جسوقت کہ تم معاش کی تلاش کرنے مین مشغول ہو تو اوسوقت تم عذاب کی جلدی چاہنی سے بہت پشیمان ہو اور بیاتا اور نہارا منصوب علی الظرفیہ ہین اور جسوقت کہ حال ایسا ہی کہ شب کو یا دن مین ناگہان عذاب نازل ہو کہ جس کو دیکہہ کر بہت پشیمان ہون تو مَاذَا يَسْتَعْجِلُ کس چیز کے جلدی چاہتی ہین مِنْهُ اوس عذاب سی یعنی کونسی قسم عذاب کے چاہتی ہین الْمُجْرِمُونَ گنہگار لوگ اور حال یہہ ہی کہ سب قسمین عذاب کی ناخوش ہین اور ذا ماذا مین بمعنی الذی ہی اور اس صورت مین وہ مرفوع ہوگا کہ مبتدا ہوگا اور الذی خبر اوسکی اور یا یہہ کہ ماذا اسم واحد ہے بمعنی ای شی اس صورت مین منصوب ہوگا مفعول یستعجل کا اور جواب ان اتیکم کا محذوف ہی اور وہ ندموا علی الاستعجال ہی اور امام محمد باقر علیہ السلام سی روایت کرتے ہین فرمایا کہ یہہ عذاب آخر زمانہ مین اہل قبلہ کی بدکارون پر نازل ہوگا کہ وہ اوس عذاب کی نازل ہونیکا انکار کرتے ہین اور فرماتا ہی خدا کہ أَثُمَّ إِذَا مَا وَقَعَ کیا پس جسوقت ہوئی وہ عذاب تو آمَنْتُمْ بِهِ ایمان لاوگی تم ساتہہ اوسکے اور جسوقت وہ عذاب کو دیکہکر ایمان لاوینگی تو کہا جائیگا اون کو آلْآنَ اب یعنی اب ایمان لاتی ہو بعد نازل ہونی عذاب کی وَقَدْ كُنْتُمْ اور حال یہہ کہ تحقیق تہے تم کہ ہنسی کی راہ سی بِهِ ساتہہ اوس عذاب کے تَسْتَعْجِلُونَ جلدی کرتے ہی تم اور چاہتی ہی کہ عذاب جلدی نازل ہو اور اثم مین ہمزہ استفہام کا ثم عاطفہ پر داخل ہوا تاکہ دلالت کرے اس امر پر کہ معنے جملہ ثانیہ کے بعد جملہ اولی کے ہین اور داخل ہونا ہمزہ کا ثم پر انکار تاخیر کیواسطی ہے اور الان سی پہلے قول مقدر ہی اور بعد الان کی بہ تومنون مقدر ہے یعنی یقال الآن بہ تومنون ثُمَّ قِيلَ پہر کہا جائیگا بعد نازل ہونے عذاب کے لِلَّذِينَ ظَلَمُوا واسطے اون لوگون کی کہ ظلم کیا ہی اونہون نے اپنی جانون پر شرک خدا اور تکذیب پیغمبر کرکے کہ ذُوقُوا عَذَابَ الْخُلْدِ چکہو تم عذاب ہمیشگی کا کہ کبہی اوس سی نجات نہ پاوگی هَلْ تُجْزَوْنَ نہ جزا دی جاوگی تم ای کافرو إِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُونَ مگر سبب اوس چیز کے کہ تہی تم کسب کرتے ہی کفر اور گناہون کو اور کہتی ہین کہ حی بن اخطب جو کہ مدینہ کی یہودیون مین سے رسولخدا صلعم کے ہجرت سی پہلے بطریق تجارت مکہ مین آیا اور جسوقت حرم مین داخل ہوا اور طنطنہ اور شوکت رسولخدا کی دیکہکر مجلس اقدس نبوی مین حاضر ہوا تو قرآن کو سنکر کہا کہ یہہ کلام جو تو پڑہتا ہے حق ہے یا بازی ہی حقتعالی نے یہہ آیت نازل کی چنانچہ فرماتا ہے وَيَسْتَنْبِئُونَكَ اور خبر پوچہتی ہین وہ تجہسی ای محمد صلعم قرآن کے مقدمہ مین کہ أَحَقٌّ هُوَ کیا حق ہے وہ قُلْ کہہ تو ای محمد صلعم اون لوگون کو إِي وَرَبِّي ہان قسم ہے پروردگار میرے کی إِنَّهُ لَحَقٌّ تحقیق وہ قرآن البتہ حق ہے اور یا یہہ کہ دعوی میرا قرآن کی مقدمہ مین یا ہونا عذاب کا حق اور درست ہی اور ای کا لفظ قسم سے پہلے آتا ہی تاکید کیواسطے اور امام محمد باقر علیہ السلام سی روایت کرتے ہین فرمایا کہ مکہ کی لوگ رسولخدا صلعم سے علی ابن ابیطالب کی خبر پوچہتی تہے کہ کیا امام ہی وہ حقتعالی نی فرمایا کہ کہہ تو ہان قسم ہی پروردگار میری کی اور فرماتا ہی خدا کہ وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ اور نہین ہو تم عاجز کرنیوالی خدا کو ای کافرو عذاب کرنے سی کہ عذاب نکرنی دو اور فرماتا ہی وَلَوْ أَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ اور اگر تحقیق ہو واسطی ہر نفس کے کہ ظلم کیا ہے

یا کافرون کو

اوسی ہی اور ہر گناہ کرکے مَا فِي الْاَرْضِ جو کچھہ کہ بیچ زمین کی ہی یعنے کفر اور گناہ کرنیوالی کی واسطی جو کہ مستحق عذاب کا ہوکر گرفتار عذاب مین
ہوا ہی تمام نقد اور جنس زمین کا ہو تو لَافْتَدَتْ بِهٖ البتہ بدلا دیوی وہ ساتھہ اوسکی اور جو کچھہ اوسکے پاس ہے سب دیدوی تاکہ
عذاب سے رہائی پاوے اور اگر بالفرض اسقدر مال کی قدرت بہی رکہتا ہو اور نجات پانیکے واسطے وہ مال دیوی تو ہرگز اوس سے قبول
نہ کیا جاوی اور عذاب سی اوسکو نجات ہو وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ اور چہپائین وہ عذاب پانی والی پشیمانی کو اپنی دوستوں اور
اپنی پیروی کرنیوالون یا بعداروں سی لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ جس وقت کہ دیکہین وہ عذاب کو کہ جسکے دیکہنی سے بہوت اور بے خود
ہو جاوین اور بعضی کہتی ہین کہ اسرار معنی اظہار ہے یعنے ندامت کو ظاہر کرینگے وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ اور حکم
کیا جاوے درمیان اونکے اور درمیان اونکے مظلوموں کے یا درمیان کافرون کی اور مومنون کے بِالْقِسْطِ
ساتھہ انصاف کی وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ اور وہ نہ ظلم کئی جاوینگے کمی ثواب اور زیادتی عذاب سی اور قمی نے اپنی تفسیر مین
لکہا ہے کہ جنہون نے آل محمد پر ظلم کیا ہے اور اونکی حقوق غصب کئی ہین اونکی واسطی یہہ آیت ہی اور حضرت صادق علیہ السلام
سیفے پوچہا کہ ندامت کے چہپانیکا کیا فائدہ ہوگا وہ تو اوسوقت عذاب مین گرفتار ہونگے فرمایا کہ شماتت اعدا کی اوسوقت اونکو بہت
مکروہ معلوم ہوگی اور فرماتا خدا کہ اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ خبردار ہو اور جانو تم کہ تحقیق خاص واسطے خدا کے ہے اور ملک اوسکی ہے مَا
فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جو کچھہ کہ بیچ آسمانون کے ہی اور زمین کی اور کفار کے کوئی چیز نہین ہی کہ اوسکو بدل مین دیکر عذاب سی رہائی
پاوین اور خدا کو اونکی فدیہ کی کیا احتیاج ہے وہ تو غنی مطلق ہے کہ کسی چیز کے وہ احتیاج نہین رکہتا ہے اور فرماتا ہے کہ
اَلَآ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ خبردار ہو اور جانو تم کہ تحقیق وعدہ خدا کا حق اور راست ہی ثواب اور عذاب کی دینی مین وَلٰكِنَّ
اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ اور لیکن اکثر اون کفار کے نہین جانتی ہین بسبب جہالت اور فریب دنیای فانیہ کے هُوَ يُحْيٖ وَ
يُمِيْتُ وہ خدا ہی زندہ کرتا ہے اور مردہ کرتا ہے اور آخرت مین بہی اوسکو یہہ قدرت حاصل ہوگی وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ اور
طرف اوسیکے پہیرے جاؤگے تم واسطے جزای اعمال کے دنیا مین گر گناہ کئی کیا سرور ہی آخر خدا کی سامنی جانا ضرور ہے تو
حشر مین ہر گناہ کی بازپرس ہوگی تم سزا دو پہر کیون گناہ کرکی یہہ مستی دور ہے اور فرماتا ہی خدا کہ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اے آدمیو قَدْ
جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ تحقیق کہ آئی ہے تمہارے پاس نصیحت کہ وہ قرآن ہے مِّنْ رَّبِّكُمْ پروردگار تمہاری کی طرف سے
وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ اور شفا واسطی اوس چیز کے کہ بیچ سینون کے ہی بیماریان گمراہی اور جہالت سے وَهُدًى اور رہنمائی
طرف فضل کی وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ اور رحمت ہے واسطے ایمان لانیوالون کے کہ اوس سے راہ راست ہی پاتے ہین کیونکہ وہ شامل ہی طرح طرح
کی مواعظ اور حکمت عملی کو اور امراض ظاہری بہی اوسکے وسیلہ سے دور ہوتے ہین اور فرماتا ہی خدا کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم کہ بِفَضْلِ اللّٰهِ
ساتھہ فضل خدا کی کہ قرآن ہی وہ وَبِرَحْمَتِهٖ اور ساتھہ رحمت اوسکی کی کہ وہ دین اسلام ہے نہ ساتھہ طاعت اور عبادت
اپنی کے فَبِذٰلِكَ پس ساتھہ اوس فضل اور رحمت الٰہی کے فَلْيَفْرَحُوْا پس چاہیے کہ خوش ہوں مومن وہ ایمان لانیوالی کہ هُوَ وہ فضل اور
رحمت خدا خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ وہ بہتر ہے اوس چیز سی کہ جمع کرتے ہین وہ مال دنیا کا جو کہ فنا ہونیوالا ہی اور اگر جمع کیا ہی تو سب چہیڑ
جاویگا اور بعضون نے یجمعون کو تجمعون پڑہا ہے مخاطب کا صیغہ اور ایسی ہے فلیفرحوا کو اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ مراد فضل
خدا سے رسول خدا صلعم ہین اور رحمت خدا سی مراد علی ابن ابیطالب ہین پس چاہیی کہ خوش ہون شیعہ ہمارے کہ وہ بہتر ہے اوس چیز
کہ دی گئی ہین دشمن ہمارے چاندی اور سونا اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہی کہ فضل خدا نبوت تمہاری پیغمبر کی ہی اور رحمت خدا
علی ابن ابیطالب کی ہی اور تفاسیر اہل سنت مین بہی کلبی نی روایت کی ہی ابو صالح سی اور اوسنی ابن عباس سے کہ مراد فضل خدا

سی رسول خدا ہیں اور مراد رحمت خدا سی علی ابن ابیطالب ہیں زاہد کو اپنی طاعت و تقوی پر بہی گہمنڈ تہا عالم کو اپنی دانش و تقوی پر بہی گہمنڈ تہا مجہکو نہ علم ہے نہ عبادت ہی کچہہ میری ہے مجہکو تو فضل و رحمت مولی پر ہی گہمنڈ ہوا اور اب خدا تعالی اپنی حبیب صلعم کو ہی کہ مکہ والوں سی اسطرحسی خطاب کر چنانچہ فرماتا ہے کہ قُلْ کہہ تو ای محمد صلعم ان لوگونسی کہ اَرَءَيْتُمْ خبر دو تم مجہکو مَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ جو کچہہ کہ نازل کیا ہی خدا نی لَكُمْ واسطی تمہارے مِّنْ رِّزْقٍ روزی میں سی وہ کل حلال ہے فَجَعَلْتُمْ پس کر دیا تمنی اور نام رکہا ہی منی مِّنْهُ اوس روزی میں سی حَرَامًا وَّحَلٰلًا حرام اور حلال کہ بعضی کو تو ایک جماعت پر حرام کر دیا ہی اور بعضی کو حلال کیا ہی اور کہا تہی کہ مَا فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰٓى اَزْوَاجِنَا یعنی جو کچہہ کہ بیچ پیٹوں ان چوپایوں کے ہے خاص واسطے مردوں ہماری کے ہی اور حرام کیا گیا ہے اوپر عورتوں ہماری کی اور ذکر اسکا بتفصیل پہلی اس سے سورۂ انعام میں ہو چکا اب فرماتا ہی خدا کہ قُلْ کہہ تو ای محمد صلعم ان لوگوں سی کہ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ کیا خدا نی اذن دیا ہی واسطی تمہاری حرام کرنی اور حلال کرنی کا اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ یا اوپر خدا کی جہوٹ بناتی ہو تم کہ اوسکی طرف اپنی دل سی منسوب کرتی ہو اور کہتی ہو کہ خدا نی ہمکو اسکا حکم کیا ہی وَمَا ظَنُّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ اور کیا ہی گمان ان لوگونکا کہ بناتی ہیں وہ اوپر خدا کی جہوٹ کو حرام اور حلال کرنے میں يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وہ دن قیامت کی کہ کیا وہ سزا نہ دیے جائینگے بلکہ بڑے عذاب میں گرفتار ہونگی اوس روز اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ تحقیق کہ خدا البتہ صاحب فضل کا ہے اوپر آدمیوں کے کہ اونکو عقل دی اور اونکی ہدایت کیواسطے پیغمبر بہیجے اور کتابیں نازل کے وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ اور لیکن اکثر ان آدمیوں کے نہیں شکر کرتے ہیں اوس نعمت کا بلکہ انکار کرتے ہیں اور یہ بہی کہ خدا تعالے صاحب فضل کا ہی آدمیوں پر کہ اس جہوٹ بنانیکی سزا دنیا میں نہیں دیتا ہی اور لیکن اکثر آدمی اس نعمت کا شکر نہیں کرتے ہیں اور اس آیت سی معلوم ہوا کہ حرام اور حلال کے مسئلہ میں اگر نہ جانتا ہو تو اپنی طرف سی کوئی مسئلہ بیان نکرے بلکہ ہر مسئلہ میں احتیاط کی رعایت کرے ورنہ اوسی قوم میں سی ہوگا کہ جنہوں نی خدا پر افترا کیا ہے حرام اور حلال کرنیمیں اور فرماتا ہے کہ وَمَا تَكُوْنُ فِيْ شَاْنٍ اور نہیں ہوتا ہی تو ای محمد صلعم بیچ کسی کام کی اپنی کاموں میں سے وَّمَا تَتْلُوْا مِنْهُ اور نہیں پڑہتا ہی تو اوس خدا کی جانب سے مِنْ قُرْاٰنٍ قرآن میں سے وَّلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ اور نہیں کام کرتے ہو تم کسی کام میں سی ای کل آدمیو اِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا مگر کہ ہیں ہم اوپر تمہارے گواہ یا نگہبان اِذْ تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ جبوقت کہ شروع اور تامل کرتے ہو تم بیچ اوس کام کی وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَّبِّكَ اور نہیں پوشیدہ ہوتا ہی پروردگار تیری ای محمد اوسکی علم سے مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ برابر چیونٹی کے یا بمقدار ذرہ کے فِي الْاَرْضِ بیچ زمین کے وَلَا فِي السَّمَآءِ اور نہ بیچ آسمان کے وَلَآ اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ اور نہ کوئی چہوٹی چیز اوس ذرہ سے ہی وَلَآ اَكْبَرَ اور نہ کوئی بڑی چیز یعنی کوئی چیز ہو خواہ چہوٹی ذرہ سی ہو خواہ بڑی اوس سے ہو اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ مگر کہ لکہی گئی ہی وہ بیچ کتاب روشن کے کہ وہ لوح محفوظ ہے اور خدا تعالے اوسکو جانتا ہی اور اوسکی علم سے غایب نہیں ہے اور یا یہہ کہ نامۂ اعمال میں سب لکہا ہوا ہی خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ کوئی قول اور فعل خدا تعالے پر پوشیدہ نہیں ہے اور موافق اعمال کے سب کو جزا دیگا نیکی کے جزا بہشت ہی اور بدی کے جزا دوزخ اور عذاب ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کرتے میں فرمایا کہ جسوقت جناب رسولخدا صلعم اس آیت کو پڑہتی تہی تو بہت روتی تہی اور اب خدا تعالی اپنے دوستوں کا ذکر کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ اَلَآ خبردار ہو اور جانو تم کہ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ تحقیق دوست خدا کی وہ لوگ کہ جس کام کا خدا نی حکم دیا ہی کہ اس کام کو کرو اوسکو وہ برغبت دل بجا لاتی ہیں اور جس کام کی کرنیکو خدا نی منع کیا ہی اوس سے پرہیز کرتے ہیں لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ نہیں خوف ہی اوپر اونکی قیامت کی روز عذاب کا وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ اور نہ وہ غمگین ہونگی اپنی مقصود کی فوت ہونی سے

امیر المومنین علیہ السلام سی روایت کرتے ہین فرمایا کہ ہم ہین اولیاء اللہ اور پیرو ہمارے اون لوگون ہین کہ جو پیروی کرینگے ہماری بعد ہمارے
خوشخبری ہے واسطی ہماری اور خوشخبری ہے واسطی اونکی اور خوشخبری اونکی افضل ہے ہماری خوشخبری سے کسی نے
پوچھا کہ خوشخبری اونکی کیونکر افضل ہے ہماری خوشخبری سی کیا ہم اور وہ ایک امر پر نہین ہین فرمایا کہ نہین وہ جس امر کے متحمل ہونگے اور
نہ طاقت رکھینگے تم اوسکے متحمل نہوگے اور طاقت اوسکی نرکہو گے اور جناب رسول خدا صلعم نی فرمایا ہی کہ اولیاء اللہ وہ لوگ ہین کہ جن کے
دیکھنے سی خدا یاد آتا ہے اور خدا کو یاد کرین اون کی طریقہ پر اور فرمایا ہی جناب رسول خدا صلعم نی کہ اولیاء اللہ وہ ہین کہ خاموش ہین
تو خاموشی اونکی ذکر ہو اور نظر کرین تو نظر کرنا اونکا عبرت ہو اور گویا ہون تو گویائی اونکی حکمت ہو اور چلین تو چلنا اونکا درمیان آدمیونکی برکت ہو اور
اجل کہ اون کی لکہی گئی ہے ایک وقت معین کی واسطی نہو وی تو ارواح اونکی بدنون مین نہ ٹھہرین خوف عذاب سی اور شوق
ثواب سی اور امام باقر علیہ السلام سی روایت کرتے ہین فرمایا کہ مینی علی بن الحسین علیہما السلام کی کتاب مین لکھا ہوا دیکھا ہے کہ اولیاء اللہ کہ نہین
خوف ہی اون پر اور نہ وہ غمگین ہونگے وہ ہین کہ ادا کرتے ہین وہ فرائض خدا کو اور شروع کرتے ہین وہ رسول خدا صلعم
کی سنتون کو اور پرہیز کرتے ہین وہ اون چیزون سے کہ جو خدا نے حرام کی ہین اور بے رغبتی رکھتے ہین وہ دنیا سے اور رغبت
رکھتے ہین اوس چیز سے کہ جو نزدیک خدا کے ہی اور کسب کرتے ہین وہ خدا کی پاکیزہ روزی مین سی اور نہین ارادہ کرتے ہین وہ فخر کا
اور کثرت مال کا اور مال کو حقوق واجبہ مین صرف کرتے ہین پس یہ وہ لوگ ہین کہ برکت دی ہے خدا نے اونکو اوس چیز مین
کہ کسب کیا اونہون نے اوس کو اور ثواب پاوینگے وہ اوس چیز کا کہ آگے بھیجی ہے اونہون نے واسطی آخرت کے اور بعضی کہتے ہین
کہ اولیاء اللہ وہ ہین کہ جو اپنی نفسون کے دشمن ہین اور روایت ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ خدا تعالی کے بعضی بندہ ایسی ہین
کہ نہ وہ شہدا ہین کہ نہ وہ انبیا ہین اور باوجود اسکی شہدا اور انبیا قیامت کی روز اونکی مرتبے کے آرزو کرینگے لوگون نے پوچھا کہ
یا رسول خدا وہ کون ہین اور اعمال اونکی کیا ہین تا کہ ہم بہی اونکو دوست رکہین فرمایا کہ وہ ایک گروہ ہین کہ آپسمین وہ دوستی رکھتے
ہین خاص واسطی خدا کے بدون اسکی کہ آپسمین اونکی کچھ قرابت ہو اور بدون اسکی کہ ایک شخص دوسری کو کچھ مال دیتا ہو قسم ہے
خدا کی کہ چہرہ اونکی نور سے تابان ہونگے اور وہ نور کے منبرون پر ہونگی اوسوقت کہ جسوقت آدمی ترسان ہونگی اور جسوقت آدمی
غمگین ہونگی تو اوس وقت اونکو کچھ غم نہو گا اور بعد اوسکی یہہ آیت تلاوت فرمائی الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون اور امیر المومنین
علیہ السلام سی روایت کرتے ہین فرمایا کہ اولیاء اللہ وہ لوگ ہین کہ شب کو بے خوابی کی زیادتی سے آنکھین اون کی
پانی ٹپکاتی ہین اور دیکھنی کثرت عبادتون زمانے کے سی منہ اونکے زرد ہین اور کثرت گرسنگی سی اتریان اون کی باکم
ہوگئی ہین اور شدت تشنگی سی لب اونکے خشک اور سیاہ ہوگئے ہین اور روایت ہے کہ رسول خدا صلعم سی کسینی پوچھا کہ ولی
کون ہے حضرت نے ہاتھ اپنا امیر المومنین علیہ السلام کی شانہ پر مار کر فرمایا کہ یہہ ہے ولی خدا کا دوستی کر تو اوس سے اگرچہ اوسنے تیری باپ یا
قتل کیا ہو اور بعضی کہتی ہین کہ اولیاء اللہ تمام مومنین پرہیزگار ہین چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہی کہ الذین وہ لوگ ہین اولیاء اللہ کہ آمنوا
ایمان لائی ہین وہ سب اون چیزون پر کہ جو رسول خدا صلعم خدا کے یہان سے لائی ہیں وکانوا یتقون اور ہین وہ کہ پرہیز کرتے ہین
اون چیزون سی کہ حرام کی ہین خدا نے لہم البشری واسطی اونکی خوشخبری ہے فی الحیوۃ الدنیا بیچ زندگانی دنیا کے کہ
خواب نیک دیکھتے ہین اور اوس مین خوشخبری دی جاتی ہین وفی الآخرۃ اور بیچ آخرت کے وقت مرنیکے اونکو خوشخبری ہوگی
ہے بخشش کی اور جنت کی لا تبدیل لکلمات اللہ نہین ہے بدلنا واسطی باتون خدا کے کہ اوسکی وعدہ مین کسی طرح کا فرق اور خلاف
ذلک یہہ یعنی خوش خبری دنیا اور آخرت کی ہو الفوز العظیم وہ ہی مراد پانا بڑا اور رستگاری بزرگ ہے

فرمایا ہی کہ بشارت دنیا مین تو خواب نیک ہی کہ اپنی واسطی دیکہی یا دوسرا شخص اوسکی واسطی دیکہی اور بشارت آخرت کی واسطی اوسکی جنت ہی اور امام محمد باقر علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ جسوقت تم مین سی وقت مرنیکی کسیکا دم سینہ مین پہنچتا ہے تو ملک الموت کہتا ہی کہ جس امر کی تو آرزو کرتا تہا وہ تجہکو دیا گیا اور جس چیز سے تو ڈرتا تہا اوس سی تو امن مین ہوا اور اوس شخص کے واسطے اوسکی مکان کی طرف جو کہ بہشت مین ہی دروازہ کہولا جاتا ہی اور کہا جاتا ہی اوسکو کہ نظر کر تو اپنی مکان کیطرف بہشت مین اور دیکہہ تو یہہ کہڑی ہین جناب رسولخدا اور امیر المومنین و حسن و حسین پاس تیری اور یہی مراد قول حقتعالی کی الذین آمنوا وکانوا یتقون اور حضرت صادق علیہ السلام روایت کرتی ہین فرماتی ہین کہ جسوقت تم مین سی کسیکا دم سینہ مین پہونچتا ہے تو جناب رسول خدا صلعم کو وہ دیکہتا ہے اور وہ حضرت اوسوقت فرماتی ہین کہ مین رسول خدا ہون بس خوش ہو تو اور اسی طرح امیر المومنین کو دیکہتا ہی وہ بہی ایسا ہی فرماتی ہین کہ مین علی ابن ابیطالب ہون جسکو تو دوست رکہتا تہا آج مین تجہکو بہت نفع پہونچانیوالا ہون اور یہی مطلب ہی قول حقتعالی سی الذین آمنوا وکانوا یتقون اور دوسری روایت مین امام محمد باقر کی یہہ ہی کہ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نی کہ بشارت آخرت کی یہہ ہے کہ ملائکہ اونکو وقت نکلنے کے قبرون سے خوشخبری دیتی ہین اور خوش کرینگی باتین اونسی کرینگی یہانتک کہ بہشت مین اونکو لاوینگی اور حضرت صادق علیہ السلام سی دوسری روایت عقبہ سی یہہ ہی کہ فرمایا کہ ای عقبہ حقتعالی قیامت کی روز کسی دین کو قبول نکرے مگر اوس دین کو کہ جس دین پر تم ہو اور بہشت مین مومنین کے واسطے وہ نعمتین طیار کی گئی ہین کہ کسی آنکہہ نے جنکو نہین دیکہا ہی اور نہ کسی کان نی اونکو سنا ہی اور نہ کسی کے خاطر مین وہ گذری ہین مومن اون نعمتون کو اوسوقت دیکہیگا کہ جسوقت اوسکے روح گردن کو پہونچیگی اور بعد اوسکی یہہ آیت تلاوت فرمائی الذین آمنوا وکانوا یتقون اور اب جناب رسول خدا صلعم کے تسلی کی لئی خدا تعالی فرماتا ہی کہ وَلَا یَحْزُنْکَ قَوْلُهُمْ اور چاہیی کہ غمگین کرے تجہکو ای محمد صلعم کہنا اونکا شرک کی باتون کا اور جہٹلانا تیرا اور مشورہ کرنا تیرے قتل کا اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًا تحقیق کہ غلبہ خاص واسطی خدا کی ہی سب کہ تجہکو اونپر غالب کریگا تو اپنی دل مین رنج اور ملال کو راہ مت دے اور جمیعا تاکید عزت کی ہی هُوَ السَّمِیْعُ وہ خدا سننی والا باتون اونکی کا ہے جوکچہہ تیرے حق مین کہتی ہین وہ الْعَلِیْمُ جاننی والا ارادہ اور نیت اونکی کا اور موافق اونکی اعمال کے اونکو جزا دیگا اور اب خدا تعالی اپنی وحدانیت اور مالکیت کو بیان کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہی اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ خبردار ہو اور جانو تم کہ تحقیق خاص واسطے خدا کے ہے در ملک اور مخلوق اوسکی ہی مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ جو کچہہ آسمانون کے بیچ ہے مثل ملائکہ کے اور سوا اونکی وَمَنْ فِی الْاَرْضِ اور جو کچہ بیچ زمین کی ہی مثل آدمیون اور جنون وغیرہ کی اور یہہ جسوقت اوسکے بندہ ہوئی باوجود اشرف مخلوقات ہونیکی اور اوسکی ملک ہوئی تو کسیکو انمین سی قدرت نہین ہی کہ دعوی خدائی کا کری پس جسوقت کہ عقل اور دانش ہنی والی لوگون کو صلاحیت خدائی شرکت کی نہوئی تو جمادات کو کہ جو پتہر اور لکڑیان ہین انکو خدا کی شریک کرنا بڑی نادانی ہی اور فرماتا ہی وَمَا یَتَّبِعُ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ اور کس چیز کے پیروی کرتے ہین وہ لوگ کہ پکارتی ہین یعنی پرستش کرتے ہین وہ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا خدا کے شُرَکَآءَ بتون کو خدا کی شریک مقرر کرکے اپنی جہالت اور گمراہی سی اور لفظ ما نافیہ بہی ہوسکتا ہی اور موصولہ بہی ہوسکتا ہی یعنی الذی اِنْ وہ نہین پیروی کرتے ہین وہ شرکاء کے پرستش مین اِلَّا الظَّنَّ مگر گمان کی کہ پرستش شرکون کی اپنی گمان سی کرتے ہین وَاِنْ هُمْ اِلَّا یَخْرُصُوْنَ اور نہین ہین وہ مگر اٹکل کرتے کہ جہوٹی اور باطل دعوی سے اونکو شریک کرتی ہین اور اب خدا تعالی اپنی کمال قدرت اور حکمت کو بیان کرکے اپنی وحدانیت اور ظاہر کرتا ہے کہ مستحق عبادت کا خدا ہی نہ غیر اوسکا چنانچہ فرماتا ہے کہ هُوَ الَّذِیْ وہ خدا وہ شخص کہ جسنی اپنی قدرت کاملہ سے جَعَلَ لَکُمُ الَّیْلَ کردیا واسطے تمہارے رات کو یعنی پیدا کیا رات کو لِتَسْکُنُوْا فِیْهِ تاکہ آرام کرو تم بیچ اوسکی دن کے تردد سی فارغ ہوکر وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا اور کردیا دن کو روشن تاکہ اپنی معاش کو کسب کرو تم اور اپنی کامون کے سرانجام مین مشغول ہو اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ تحقیق کہ بیچ اس پیدا کرنی شب و روز تاریک و روشن کی لَاٰیٰتٍ البتہ نشانیان ہین قدرت خدا کی کہ دلالت کرتی ہین اوسکے وحدانیت پر لِّقَوْمٍ یَّسْمَعُوْنَ واسطی اوس قوم کے کہ

یا کو تم

سنتے ہین اور اعتبار کرتے ہین وہ بعد سننے کی تامل اور تفکر اوسکی قدرت کی نشانیون مین کرتے مین اور اب خدا تعالی بیان کرتا ہی کہ مشرکین نے ہمہ
قدرت کاملہ اور وحدانیت کی دلیلون پر نظر نکر کے کلمات کفر اور شرک کہنے لگی چنانچہ فرماتا ہے کہ قالوا اتخذ اللہ ولدا کہا اون کافرون نے کہ
پکڑا ہی خدا نے یعنی اختیار کیا ہی خدا نے ملائکہ کو ولدا فرزند کہ ملائکہ خدا کے بیٹیان ہین چنانچہ قریش نے کہا کہ الملائکة بنات اللہ یعنی فرشتے دختران
خدا ہین اور نصارا نے مسیح کو فرزند خدا کہا اور اب خدا تعالی اپنی پاکیزگی بیان کرتا ہے کہ ان امور سے خدا پاک ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ سبحانہ
پاک ہی وہ خدا اس سی کہ اوسکی کوئی فرزند ہو ہو الغنی وہ بی نیاز ہے یعنی اسواسطے کہ لہ ما فی السموات وما فی الارض
خاص واسطے اوسکے ہی جو کچھہ کہ بیچ آسمانون کی ہے اور جو کچھہ کہ بیچ زمین کی ہے کہ سب اوسکی ملک اور مخلوق اوسکے ہین فرزند اوسکی کیونکر
ہو سکتے ہین اسواسطے کہ فرزند کو یا تو ناتوان طلب کرتا ہے کہ اوسکے سبب سے قوت پکڑے یا فقیر کہ فرزند کے سبب سے بسر اوقات کرے
یا ذلیل کہ فرزند کے سبب سے عزت حاصل کرے یا حقیر گمنام کہ فرزند کی سبب سی شہرت اپنی پیدا کرے اور یہہ سب امور علامت احتیاج
کی ہین اور خدا تعالی غنی مطلق ہے اور اونکی قول کے باطل کرنے مین فرماتا ہی کہ ان عندکم نہین ہے نزدیک تمہاری ای کافرو فرزند
کرنیوالو من سلطان کوئی غلبہ اور حجت بہذا ساتھہ اوسکی کہ خدا کی کوئی فرزند ہے اتقولون علی اللہ کیا کہتے ہو تم اوپر خدا کے
بدروغ ما لا تعلمون وہ چیز کہ نہین جانتے ہو تم اور اوسکا علم تمکو نہین ہی اور اپنی رای سی جو کچھہ چاہتے ہو بی سروپا امور تجویز کرتے ہو جنکا
واقع مین کوئے اثر اور وجود نہین ہی اس آیت سی معلوم ہوا کہ ہر امر کا ثبوت دلیل سے چاہیے خصوصا امور اعتقادیہ دلیل کا ہونا ضرور
ہی اور پیروی کسیکے اسمین کفایت نہین کرتی ہی یہہ گمان کرکے کہ اس مذہب مین بڑی بڑی مولوی ہین اونہون نی کچھہ سمجھکر اس مذہب کو
اختیار کیا ہوگا اسواسطے کہ ابلیس سب سے بڑا مولوی ہی اور یا یہہ گمان کرکے کہ ہماری باپ اور دادا مدت سی اس مذہب پر
چلے آتے ہین اگر یہہ مذہب بہتر ہوتا تو اس مذہب کو وہ کیون اختیار کرتے ایسا تصور ہرگز فایدہ نہ بخشیگا اور فرماتا ہی خدا کہ قل کہہ تو
ای محمد صلعم کہ ان الذین یفترون علی اللہ الکذب تحقیق جو لوگ کہ بناتی ہین اوپر خدا کی جھوٹ کو جیسے کہ واسطے اوسکے فرزند کا لینا
مقرر کرنا یا واسطے اوسکے کوئی شریک ٹہرانا لا یفلحون نہ رستگاری پاوینگے وہ لوگ جھوٹ بنانیوالے کہ یہہ جھوٹ بنانا اونکا متاع
فی الدنیا فایدہ ہی بیچ دنیا کی نہایت قلیل واسطے قایم رکھنے ریاست اپنے کی حالت کفر مین اور متاع خبر ہی مبتدای محذوف کے یعنی
ذلک متاع یا افترائہم متاع اور فرماتا ہے کہ ثم الینا مرجعہم پہر طرف ہماری پہرنا اونکا ہی واسطے جزای اعمال کے ثم
نذیقہم العذاب الشدید پہر چکہاوینگے ہم اونکو عذاب سخت بما کانوا یکفرون بسبب اوس چیز کے کہ تہی وہ کفر کرتی ساتھہ
خدا کی کہ اوسکی شریک اور فرزند مقرر کرتے تہی اور پیغمبر کو اور قرآن کو اور قیامت کی دن کو جہٹلاتے تہی اور اب خدا تعالی اپنی حبیب کو
خطاب کرتا ہے کہ قصہ نوح پیغمبر کا ان کافرون کے روبرو بیان کر تا کہ وہ قوم نوح کے انجام کیطرف نظر کرکے کفر سے توبہ کرین چنانچہ
فرماتا ہے کہ واتل علیہم اور پڑھہ تو اوپر اون کافرون کی نبا نوح خبر نوح پیغمبر کے اذ قال جسوقت کہا نوح علیہ السلام نے
لقومہ واسطے قوم اپنی کے بعد گذرنی نوسو اور پچاس برس دعوت کی یقوم ہر ای قوم میرے ان کان کبر علیکم مقامی اگر ہی
گرانبھاری ہوا ہی اوپر تمہارے مقام میرا یعنی رہنا اور ٹہرنا میرا درمیان تمہارے وتذکیری بایات اللہ اور نصیحت کرنا
میرا ساتھہ نشانیون قدرت خدا کی جو کہ اوسکے وحدانیت پر دلالت کرتے ہین فعلی اللہ توکلت پس اوپر خدا کی توکل کیا مینے تمہاری
مکر کے دفع کرنے مین اور سب کام اپنی یعنی اوسکے سپرد کئے اور اعتماد کلی اوسپر کیا فاجمعوا امرکم پس جمع کرو تم امر اپنے کو متفق ہو کر
وشرکاءکم اور شریک تمہاری جنکو کہ تم شریک خدا کی کہتے ہو اور اپنی گمان مین شریک حق اونکو جانتے ہو تم سب ملکر ارادہ کرو اپنی امر کا میرے
ہلاکت مین اور تمہاری شرکا ہی کہ تمہاری ہمراہ ہون اس امر کی اعانت مین اور شرکاءکم کو بعضونے مرفوع پڑہا ہی اور باقیون نے منصوب

اور کہا نوح علیہ السلام نے کہ ثُمَّ لَا يَكُنْ أَمْرُكُمْ پھر یہ سبب کہ نہوی امر تمہارا اوپر قصد میں عَلَيْكُمْ غُمَّةً اوپر تمہارے پوشیدہ یعنی پوشیدہ
میری ہلاکت میں سعی نکرو بلکہ علانیہ ظاہر میں کوشش کرو ثُمَّ اقْضُوا إِلَيَّ پھر پہنچاؤ تم طرف میری جو کچھ چاہو اور تمہارا قصد ہی
وَلَا تُنْظِرُونِ اور نہ انتظار کرو تم اور نہ مہلت دو تم مجھکو کہ میں کچھ اندیشہ نہیں کرتا ہوں اسواسطے کہ میں خدا پر توکل کیا ہے
اور سب کام اپنے اوسکی سپرد کئے ہیں پس تمہارے مکر اور فریب سے مجھکو کچھ اندیشہ نہیں ہے کہ تم میری ہلاکت پر قدرت
نہیں رکھتے ہو لیکن اون لوگوں نے زیادتی جہالت اور عناد سے حضرت نوح کی نصیحت پر کچھ توجہ نکی اور نوح علیہ السلام نے
اونکی روگردانی اپنی طرف سے دریافت کی تو فرمایا کہ فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ پس اگر پھر جاؤ تم نصیحت میری سے فَمَا سَأَلْتُكُمْ پس نہیں مانگی تھا
میں تم سے اپنی رسالت کے عوض میں مِنْ أَجْرٍ مزدوری کا کہ تم پر وہ شاق ہوا إِنْ أَجْرِيَ نہیں ہے مزدوری میری رسالت کے ادا کرنے میں
إِلَّا عَلَى اللَّهِ مگر اوپر خدا کے کہ وہ مجھکو ثواب عطا کریگا خواہ تم ایمان لاؤ خواہ نہ لاؤ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ اور حکم کیا گیا ہوں میں
یہ کہ ہوں میں فرمان برداروں حکم خدا کے سے کہ اوسکے حکم کیخلاف کوئی کام نکروں اور اجر اپنی رسالت کا کسی سے
طلب نکروں فَكَذَّبُوهُ پس جھٹلایا اونہوں نے اوسکو یعنی نوح علیہ السلام کی قوم نے نوح کو جھٹلایا جسوقت نوح کی دلیلوں سے
جواب سے وہ بند ہوئی اور جسوقت معلوم ہوا کہ انکار اون کا از روی عناد اور سرکشی کی ہے اور اس صورت میں مستحق
عذاب کے ہوگئی ہیں تو نوح نے اونکی ہلاکت کے واسطے دعا کی خدا تعالی نے طوفان بھیجکر اونکو ڈبو دیا اور نوح کو نجات
دی چنانچہ فرماتا ہی کہ فَنَجَّيْنَاهُ پس نجات دی ہمنے اوس نوح کو غرق ہونے سے وَمَنْ مَعَهُ اور اون لوگوں کو کہ ہمراہ اوس نوح
کے ایمان لانے والی تھے اور اوسکی ساتھ بیٹھے تھے فِي الْفُلْكِ بیچ کشتی کے وَجَعَلْنَاهُمْ اور کردیا ہمنے اون کشتی والوں کو خَلَائِفَ پس ماندگان
اور جانشین بعد ہلاک ہونے کفار کے وَأَغْرَقْنَا الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا اور ڈبو دیا ہمنے اون لوگوں کو کہ جھٹلایا اونہوں نے اور تکذیب کی
ساتھ نشانیوں قدرت ہماری کی کہ وہ معجزے حضرت نوح کے تھے فَانْظُرْ پس نظر تو اے نظر کرنیوالے چشم
عبرت اور دیکھ تو كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِينَ کیونکر ہوا انجام اون ڈرائے گیوں کا کہ وہ قوم نوح علیہ السلام کی آوحی تھے اور سب
غرق ہوگئی اور ان آیتوں میں تسلی جناب رسول خدا صلعم کی ہے اور خوف دلانا کفار کا اور فرماتا ہی کہ ثُمَّ بَعَثْنَا پھر بھیجا ہمنے
مِنْ بَعْدِهِ پیچھے اوس نوح سے رُسُلًا کئی پیغمبر ونکو إِلَىٰ قَوْمِهِمْ طرف قوم اونکی کے جیسی کہ ہود اور صالح اور لوط اور شعیب وغیرہ کو طرف
اونکی قوموں کے بھیجے فَجَاءُوهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ پس آئے وہ پیغمبر اون قوموں کے پاس ساتھ دلیلوں کے اور معجزوں کے جو کہ دلالت کرتے تھے
اونکے دعوی کی راستی پر فَمَا كَانُوا پس نہ تھی وہ ایسے کہ لِيُؤْمِنُوا ایمان لائیں وہ اوپر پیغمبروں کے بِمَا كَذَّبُوا بسبب اوس چیز
کہ جھٹلایا تھا اونہوں نے اور تکذیب کی تھی جسکے ساتھ اوس دین حق کے مِنْ قَبْلُ پہلے اوس سے عالم ذر میں جسوقت کہ کہا
تھا اون سے کہ الست بربکم یا پہلے اون رسولوں کے آنے سے اونہوں جھٹلایا تھا کہ اونکو عادت ہوگئی تھی حق کے جھٹلانیکی كَذَٰلِكَ
ایسی ہی یعنی جیسی کہ اون پہلے لوگوں کے دلوں پر مہر خذلان کی رکھدی تھی یعنی کہ اونکو اونکی حال پر چھوڑ دیا تھا اپنی علم سے جانکر کہ یہ لوگ ایمان
نہ لاوینگے اور بسبب اونکے عناد اور دیدہ و دانستہ انکار کرنیکی حق کی توفیق کو اون سے اوٹھا لیا تھا ایسی ہی نَطْبَعُ مہر خذلان کی رکھتے ہیں ہم
اپنی علم سے جانکر عَلَىٰ قُلُوبِ الْمُعْتَدِينَ اوپر دلوں حد گذرنیوالوں کی کہ وہ کفار قریش وغیرہ ہیں اس واسطے تاکہ ملائکہ اون مہروں کو
دیکھکر اون پر لعنت کریں اور جانیں کہ ایمان نہیں لائے ہیں ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ پھر برانگیخت کیا ہم نے پیچھے اون پیغمبروں
سے اور بھیجا ہمنے مُوسَىٰ وَهَارُونَ موسی اور ہارون کو پیغمبر کرکے کہ وہ دونوں آپسمیں بھائی تھے اون کو بھیجا
ہمنے إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ طرف فرعون کے اور اشراف قوم اوس کی کے بِآيَاتِنَا ساتھ نشانیوں قدرت اپنی کے

گروہ معجزے تہی موسی کے جیسی کہ عصا کا سانپ ہو جانا اور ہاتھ کا روشن ہو جانا مثل آفتاب کے بلکہ زیادہ اوس سے فَاسْتَكْبَرُوا پس تکبر کیا
اونہون نے اور سرکشی کی حق کے قبول کرنے سی اور موسی اور ہارون کے متابعت سی وَكَانُوا اور تہی وہ لوگ قَوْمًا مُّجْرِمِينَ گروہ گنہگار
کرنیوالے کہ اونکو انبیا کے جھٹلانیکی عادت تہی فَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ پس جسوقت آیا اونکے پاس سخن حق مِنْ عِندِنَا نزدیک ہمارے سی ایمان خالص کے تقدیر میں
قَالُوا تو کہا اونہون نے راہ عناد اور سرکشی سی کہ إِنَّ هَٰذَا تحقیق یہہ کہ موسی جسکو کہ تو لایا ہی لَسِحْرٌ مُّبِينٌ البتہ جادو ہی ظاہر کہ سب جادو
گرون کے جادو سی بہتر اور فایق ہی قَالَ مُوسَىٰ کہا موسی نے اون لوگون سے جواب مین کہ أَتَقُولُونَ لِلْحَقِّ کیا کہتے ہو تم واسطی حق کے کہ
جو معجزہ ہے لَمَّا جَاءَكُمْ جسوقت کہ آیا تمہارے پاس کہ یہہ جادو ہی یعنی معجزہ کو تمنے جادو کہا أَسِحْرٌ هَٰذَا کیا جادو ہی یہہ جادو نہین ہے
بلکہ معجزہ ہی کہ میری دعوی کو راست کرنیوالا ہے وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُونَ اور نہین رستگاری پاتی ہین جادو کرنیوالی اور اپنی مراد کو ہرگز
نہین پہونچتی ہین اور اگر ہم جادو کرتے تو ہم کو کیا فایدہ تہا قَالُوا کہا اون لوگون نے فرعون کے حضرت موسی سی کہ أَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا
کیا آیا تو ہمارے پاس تاکہ پہیر دی تو ہمکو عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا اوس چیز سے کہ پایا ہمنی اوپر اوسکے باپون اپنی کو کہ وہ بتونکی پرستش ہمیشہ کیا کرتی
یا فرعونکی پرستش بہی تہی اونکو پایا ہی اور تو ہمکو اس سی منع کرتا ہے وَتَكُونَ لَكُمَا اور تاکہ ہووے واسطی تم دونون کے بزرگی اور بادشاہی بیچ زمین کے
اور جنہون نے انکون کو پاسی بڑہا ہی اور کہا اون لوگون نے موسی کو کہ وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِينَ اور نہین ہین ہم تم دونون کے ایمان لانیوالی اور متابعت
تصدیق کرنیوالی اور تمکو سچا جانیوالے کہ تم تو بارادہ سلطنت آئی ہو اور چاہتی ہو کہ بادشاہ ہو جاؤ وَقَالَ فِرْعَوْنُ اور کہا فرعون نے
اپنے آدمیون سے کہ ائْتُونِي بِكُلِّ سَاحِرٍ عَلِيمٍ لاؤ تم میری پاس ہر جادوگر علامہ کو کہ جادو کرنے مین وہ بہت مہارت رکہتا ہو پس آدمی
اوسکی گئے اور جادوگرون کو لائی جیسا کہ سورہ اعراف مین مفصل بیان ہوا ہے اور اہل کوفہ نے سوای عاصم کے ساحر کو
سحار پڑہا ہے اور جسوقت وعدہ گاہ پر جمع ہوئے تو اون جادوگرون نے جادو اپنے دکہلائی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ فَلَمَّا
جَاءَ السَّحَرَةُ پس جسوقت آئی جادوگر اور مقابلہ مین موسی کے کہڑے ہوئی تو قَالَ لَهُم مُّوسَىٰ کہا واسطی اون جادوگرون کے موسی نے کہ
أَلْقُوا مَا أَنتُم مُّلْقُونَ ڈالو تم جو کچہہ کہ تم ڈالنی والے ہو لاٹہیان اور رسیان اپنی تاکہ حق باطل سے جدا ہو جاوے فَلَمَّا أَلْقَوْا پس جسوقت
ڈالا اونہون نے رسیون اور لاٹہیون پارہ سی بہری ہوئی کو اور حرارت آفتاب سی وہ حرکت مین آئیان اور لوگون کے نظر مین
وہ سانپ معلوم ہوئے قَالَ مُوسَىٰ کہا موسی نے اون جادوگرون کو کہ مَا جِئْتُم بِهِ السِّحْرُ وہ چیز لائی ہو تم اوسکو جادو ہی وہ اور وہ چیز
کہ جسکو فرعون اور اوس کے اصحاب جادو کہتی ہین وہ جادو نہین ہے بلکہ وہ معجزہ ہے اور جو کچہہ کہ تم جادو کر کے دکہلاتے ہو
إِنَّ اللَّهَ سَيُبْطِلُهُ بتحقیق خدا قریب ہے کہ باطل کرے اوس کو اور نیست اور نابود کر دے إِنَّ اللَّهَ لَا يُصْلِحُ بتحقیق خدا نہین سنوارتا ہے
عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ عمل فساد کرنیوالون کو کہ عمل جادو ہے وَيُحِقُّ اللَّهُ الْحَقَّ اور ثابت کرتا ہے خدا حق کو یعنے اوس چیز کو کہ جو کچہہ مین
لایا ہون اوس کو ثابت کرتا ہے خدا بِكَلِمَاتِهِ ساتھ کلمون اپنی کے کہ وہ احکام اور قضایا اوسکے ہین یا وعدہ نصرت اور غلبہ ہے
وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ اگرچہ مکروہ اور ناخوش جانین گنہگار کہ وہ کفار اور مشرکین ہین پس جسوقت جادوگرون نے لاٹہیون اور
رسیون کو سانپ کر کے دکہلایا تو موسی نے بحکم خدا اپنے عصا کو زمین پر ڈالدیا وہ عصا اژدہا بنکر سب لاٹہیون کو
اونکی اور رسیون کا نوالہ کر گیا اور موسی نے اوس کو اوٹہایا تو پہر وہی عصا ہو گیا اور جادوگر موسی پر ایمان لائی
اور قبطی اپنے کفر پر ثابت قدم رہے اور اوسیطرح فرعون کے فرمانبردار رہے اور پرستش مین اونہون
نے اوقات اپنی ضایع کے اور آخر کو دریا مین غرق ہو کر جہنم واصل ہوئے فَمَا آمَنَ لِمُوسَىٰ
پس نہ ایمان لائے واسطی موسے کے اوس وقت إِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّن قَوْمِهِ

مگر اولاد قوم اوس موسی کی سبب باپ اونکی کہتی ہین کہ موسی مدین سی مصر مین آئی تو بنی اسرائیل کو ایمان لانیکے واسطے کہا اونکی جوان
ایمان لائی اور بوڑہی اونکی ایمان نہ لائی اور یا یہہ معنی ہین کہ نہ ایمان لائی واسطے موسی کے مگر اولاد قوم اوس فرعون کی سی کہ وہ چند
آدمی تہی مثل آسیہ زن فرعون اور حزقیل مومن آل فرعون اور ماشطہ فرعون کی بیٹیون کی غرض یہہ ہے کہ سواے اولاد کی ایمان
نہ لائی خواہ قوم موسی سے خواہ قوم فرعون سے اور سوای انکی اور آدمی فرعون کے خوف سی ایمان نہ لائی جیسا کہ
خدا فرماتا ہے کہ پس نہ ایمان لائی واسطے موسی کے ابتدا مین سوا اولاد قوم اوسکے عَلٰی خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ اوپر خوف
کی فرعون سے وَمَلَائِهِمْ اور اشراف اون فرعونیون کے سی یعنی فرعون کی اور اوسکے قوم کی اشراف کی خوف سی ایمان نہ لائے
اَنْ يَّفْتِنَهُمْ یہ کہ فتنہ مین ڈالدے اونکو فرعون کہ عذاب کرے اونکو یا دین سے پہیرے آزار دیکر اور ان یفتنہم بدل ہی خوف سی اور
ضمیر یفتنہم کی مفرد اسواسطے آئی ہے کہ خوف گروہ فرعون کی جہت سی جو تہا تو ضمیر اوسکے فرعون تنہا کیواسطے لائے اور فرماتا ہے
خدا کہ وَاِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِی الْاَرْضِ اور تحقیق فرعون البتہ غالب اور متکبر تہا بیچ زمین مصر کے اور قاہر تہا اوسکی لوگون پر
وَاِنَّهٗ اور تحقیق وہ تہا لَمِنَ الْمُسْرِفِيْنَ البتہ حد سی گذر نیوالون مین سی تکبر اور سرکشی مین یہانتک کہ دعوی خدائی کا کیا
اور بنی اسرائیل کو غلام اپنا بنایا وَقَالَ مُوْسٰى اور کہا موسی نے واسطے تسلی اور تقویت مومنین کی کہ يٰقَوْمِ اے قوم میری
اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ اگر ہو تم کہ ایمان لائی ہو تم بِاللّٰهِ ساتہہ خدا کی جیسی کہ ظاہر کرتے ہو تو اس صورت مین فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْٓا پس
اوپر اوسیکے توکل کرو تم اور اپنی سب امر اوسکی سپرد کردو اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ اگر ہو تم فرمانبرداری کرنیوالے خدا کے حکمون سے فَقَالُوْا
پس کہا اون لوگون نے کہ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا اوپر خدا کی توکل کیا ہمنی اور دعا کرنیوالی کی جو مقرون باجابت ہوتی ہے اسواسطے دعا
کی اونہون نے کہ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا اے پروردگار ہمارے نکر تو ہمکو فِتْنَةً محل آزمایش عذاب کی وجہ سے لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ
واسطے قوم ظلم کرنے والون کی کہ اونکی ہاتہون مین ہم آزمائی جائین اور معذب ہون وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ اور نجات دے ہمکو
ساتہہ مہربانی اپنی سے مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ قوم انکار کرنیوالون سی کہ وہ قوم فرعون کی ہے اور اونکی بدی سی ہمکو نگاہ رکہہ
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ موسی کی قوم کو فرعونیون نے غلام اور لونڈی بنا رکہا تہا اور فرعونی کہتی تہی اگر انکے
واسطی کوئی بزرگی اور مرتبہ ہوگا تو ہم اونپر غالب نہونگے اور کہتی ہین کہ جس وقت بنی اسرائیل ایمان لائی موسی پر تو اونہون نی مسجدین
بنائین اور اون مین خدا کی عبادت کیا کرتے تہی فرعون نی یہہ حال سنکر حکم کیا کہ جو مسجد محلہ اور بازار مین ہو اوسکو ڈہادو وہ
سب مسجدین ڈہائی گئین اور عبادت خداسی بنی اسرائیل کو منع کر دیا تب خدایتعالی نے حضرت موسی کو حکم کیا کہ بنی اسرائیل اپنے
گہرون مین عبادتخانہ بنالیں کہ کفار اونکی عبادت پر مطلع نہون اوس مقدمہ مین خدایتعالی فرماتا ہی کہ وَاَوْحَيْنَآ اور وحی کی ہمنے
اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِيْهِ طرف موسی کی اور بہائی اوسکے ہارون علیہ السلام کے اَنْ تَبَوَّاٰ یہہ کہ جگہہ پکڑو تم لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا
واسطے قوم اپنی کے بیچ مصر کے گہرون کو وَّاجْعَلُوْا اور کرو تم بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً گہرون اپنی کو مصلے کہ اونمین نماز پڑہو جانب قبلہ متوجہ
کر وہ کعبہ ہی اسواسطے کہ موسی نماز کو کعبہ کے جانب پڑہتی تہی اور فرماتا ہی خدا کہ وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ اور قایم کرو تم نماز کو اوس جگہہ وَبَشِّرِ
الْمُؤْمِنِيْنَ اور خوشخبری دے تو اے موسی مومنین کو نجات کی دنیا مین اور درجات کی آخرت مین اور کہتی ہین کہ جناب رسولخدا صلعم نے
آدمیون کی روبرو خطبہ پڑہا اور فرمایا کہ اے آدمیو خدایتعالی نے موسی اور ہارون کو حکم کیا کہ مصر مین اپنی قوم کیواسطی گہرون مین مسجدین بناؤ اور
حکم کیا اون دونون کو کہ اپنی مسجد مین جنابت سی کوئی شب باشی نکری اور نہ اوس مسجد مین عورت سی نزدیکی کرے سوای ہارون کی اور اوسکے
اولاد کی اور علی مجہسی بمنزلہ ہارون کے موسی سی ہے پس نہین حلال ہی واسطی کسیکے کہ نزدیکی کرے عورتون سی میرے

مسجد مین اور یا یہہ کہ شب باشی کرے جنابت مین سیری مسجد مین جو بعلی کے اور اوسکی اولاد کی اور مشکوۃ وغیرہ کتب احادیث اہل سنت مین لکہا ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ نہین حلال ہے کسیکو کہ داخل ہو میری مسجد مین جنابت سی سوای میرے اور علی ابن ابیطالب کی اور ابن عباس سی روایت ہی کہ مصر سے حبشہ تک جو پہاڑ تھے کہ جنمین کان سونی اور چاندی اور زبرجد کی تہی وہ سب فرعون کے تعلق رکہتے تہے اور اوسکا حکم ان سب پر جاری تہا اس سبب سی مال کثیر قبطیون کی قبضہ مین تہا اور وہ بڑی مالدار ہوگئی تہی اور یہہ مال کثیر اونکی گمراہی کا سبب ہوا اور وحی سے حضرت موسی کو معلوم ہوگیا تہا کہ یہہ ایمان نہ لاینگے اسواسطی حضرت موسی نے اونکی ایمان سی مایوس ہوکر اونکی حق مین دعا بد کی غصہ کے راہ سی کہ خداوندا تو نے اونکو بہت مال اور زینت دی ہی کہ یہہ گمراہ ہوگئی ہین اوسکے سبب سے اور لوگون کو اونہون نے گمراہ کردیا ہے اونکو مال کو تو مٹادے اور اونکی دلون مین ایک سختی پیدا کر کہ یہہ ایمان نہ لائین اور اونکو اونکی حال پر چہوڑ دے اور توفیق اپنی اونسی بازرکہہ کر یہہ دیدہ و دانستہ باوجود ثابت ہونی حقیقت کی عناد کی راہ سے انکار کرتی ہین خدا تعالی نے موسی کی دعا قبول کی چنانچہ موسی کے دعا خدا تعالی نے ذکر کیا ہی وَقَالَ مُوسَىٰ اور کہا موسی نی اپنے دعا مین کہ رَبَّنَا ای پروردگار ہمارے إِنَّكَ آتَيْتَ تحقیق تو نی دی ہے فِرْعَوْنَ وَمَلَأَهُ فرعون کو اور اشراف قوم اوسکے کو زِينَةً آرایش لباس اور زیور اور مکانون اور سواریون سے وَأَمْوَالًا اور دیئی تو نے مال اون لوگون کو فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا بیچ زندگانی دنیا کی اور کہا موسے نی کہ رَبَّنَا ای پروردگار ہمارے یہہ جو دیا ہے تو نے انکو لِيُضِلُّوا تاکہ گمراہ کرین وہ بندون کو بسبب عَن سَبِيلِكَ راہ تیری سی اور فرعون کی پرستش کیطرف لوگون کو بلائین مال کی زور سے اور کہتی ہین کہ لام لیضلوا کا واسطی عاقبت کی ہے یعنی انجام مال کا یہہ ہے کہ وہ گمراہ کرین اور نعمت خدا کو سبب گمراہی کا کرین اور کہا موسے نے کہ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلَىٰ أَمْوَالِهِمْ ای پروردگار ہمارے اثر محو بہیج تو اوپر مالون اونکے کے اور نیست و نابود کردے تو اونکی مالون کو کہتی ہین کہ سب مال اونکی نقد اور جنس وغیرہ پتہر ہوگئی تہے اور کہا موسی نے کہ وَاشْدُدْ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ اور سختی کر تو اوپر دلون اونکی کے سبب ہٹ دہرمی اونکی کے فَلَا يُؤْمِنُوا پس نہ ایمان لائین وہ حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ یہانتک کہ دیکہین وہ عذاب دردنا کی کو کہ وہ غرق ہونا ہے دریاے قلزم مین اور حضرت موسی کو وحی سی معلوم ہوگیا تہا کہ یہہ ایمان نہ لاوینگے اسواسطی دعا کی کہ دلون کو اونکی سخت کر کہ وہ ایمان نہ لائین اور فلا یومنوا منصوب ہی اور مجزوم بہی ہے منصوب تو اسواسطے ہے کہ جواب امر کا فا کی بعد ہے اور یا عطف ہے لیضلوا پر اور مجزوم دعا کی جہت سی ہے اور کہتی ہین کہ حضرت موسی دعا کرتے تہی اور حضرت ہارون آمین کہتی تہے اسواسطی دونون کی شرکت دعا مین تہی قَالَ کہا خدا نے کہ قَدْ أُجِيبَت دَّعْوَتُكُمَا تحقیق قبول کیگئی دعا تم دونو کی فَاسْتَقِيمَا پس ثابت رہو تم اپنی دعا پر اور جلدی مت کرو کہ مطلب تمہارا اپنی وقت پر ظاہر ہوگا کہتی ہین کہ بعد چالیس برس کے اثر دعا کا ظاہر ہوا اور یہی حضرت باقر اور صادق علیہما السلام سی روایت ہی اور فرمایا خدا نے موسی اور ہارون کو کہ وَلَا تَتَّبِعَانِّ اور نہ پیروی کرو تم ای موسی اور ہارون جلدی کرنی مین سَبِيلَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ راہ اون لوگون کی جو نہین جانتی ہین اس امر کو وعدہ خدا کا راست ہی اور تاخیر و ظہور اوسکا ہوگا اور حضرت صادق علیہ السلام سی روایت کرتے ہین فرمایا کہ خدا تعالی نی اس آیت مین موسی اور ہارون کو منع کیا ہی جاہلون کی پیروی سی جو کہ خدا پر ایمان نہین لاتی ہین اور انبیاء کی تصدیق وہ نہین کرتی ہی یعنی کفار کے ساتہ سستی کرو اور اپنی دعوت پر ثابت قدم رہو اوسوقت تک کہ جو تہی مقرر کیا ہی اوسکی بنیاد کی اور کہا شیخ کے واسطی آور کہتی ہین کہ جسوقت قبطیون کے عذاب کا وقت آیا تو خدا تعالی نے حضرت موسی کو وحی کی کہ اپنی قوم کو ہمراہ لیکر مصر سے باہر نکلجا کہ اب قبطیون کی عذاب کا وقت آپہونچا ہے حضرت موسی نے بنی اسرائیل کو باہر جانیکی بابت کہا بنی اسرائیل نے زیور اور جواہر عاریۃً عید مین جانے کی بہانہ سی قبطیون سی طلب کی شب کو مصر سی باہر نکلی خدا تعالی نی شب کو دراز کر دیا

اور قبطیون پر ضد غالب کی کہ بنی اسرائیل کے جانیکی اونکو خبر نہو اور بعضون کی گہر مین ایک ایک دو دو آدمی مر گئی تہی وہ اونکی ماتم مین مشغول تہے اسواسطی بنی اسرائیل کے جانیکی اونکو خبر نہوئی دوسری روز فرعونی بنی اسرائیل کے گہر مین گئی اور دیکہا ان مین نہ پایا فرعون کو خبر کی وہ غصہ ہوا اور تمام لشکر اپنا جمع کرکے کہ وہ سولہ لاکہ آدمی تہے پیچہی اونکے روانہ ہوا اور کہتے ہین کہ اون مین ایک لاکہ گہوڑے سیاہ رنگ کے تہے سوا اونکے اور رنگون کے اور اون کے سوار بہی کہ مقربان فرعون تہے لباس سیاہ پہنے ہوئے تہے اور نشان بہی اون کے سیاہ تہی اسواسطی کہ فرعون کے لوگ لباس سیاہ پہنا کرتے تہی اور خود اون کے سرون پر چتر اور حضرت ہارون اپنی لشکر کے آگی تہے اور حضرت موسی لشکر کے پیچہے تہی جسوقت بنی اسرائیل دریائی قلزم کی کنارہ پر پہونچی تو سات لاکہ آدمی تہے کہ فرعون کے لشکر کی مقدمہ پہنچے اونکو بنی اسرائیل نے دیکہا کہ ہر ایک اسپ تازی پر سوار ہے اور خود ہر ایک کے سر پر ہے اور حربہ ہاتہہ مین ہے یہہ دیکہکر بنی اسرائیل نے حضرت موسی سے کہا کہ اب کیا علاج ہی کہ دریا تو جاری آگے ہی اور لشکر بے شمار فرعون کا ہماری پیچہی ہے حضرت موسی نے فرمایا کہ خدا تعالی میری ہمراہ ہے وہ میری رہنمائی کریگا اور بعد اسکی خدا تعالی نے حضرت موسی کو وحی کی کہ اپنی عصا کو دریا پر مار حضرت موسی نے عصا کو دریا پر مارا تو بارہ راہین خشک اوس مین پیدا ہوئین بعدد اسباط کہ وہ بارہ تہے یعنی قومین بنی اسرائیل کی وہ بہی بارہ تہی ہر ایک قوم ہر ایک راہ سی دریا کی پار ہو گئی اور جس وقت بنی اسرائیل دریا کی اندر گئے تو اونہون نے حضرت موسی سی کہا کہ ہر قوم جاری دریا مین دوسری قوم کو نہین دیکہتی ہی کہ دیوارین پانی کی بیچ مین حائل ہو رہی ہین ایسا نہو کہ کوئی قوم غرق ہو گئی ہو اور دوسری قوم کو غرق ہونی کی خبر نہو حق تعالی نے پانی کی دیوارون مین جالیان کر دی کہ ہر قوم دوسری قوم کو دیکہتی ہوئی جاتی تہی اور حضرت موسی کی لشکر کی پیچہلے آدمی جسوقت دریا مین پہونچی اور فرعون نے دیکہا کہ دریا مین راہین خشک پیدا ہو گئی ہین تو جانا کہ یہہ خدا کی قدرت کی نشانیون مین سی ہے اور فرعون کے لشکر نے کہا کہ ہم بہی پار اوتر جائین لیکن فرعون جرات نہین کرتا تہا کہ دریا مین داخل ہو اور سانڈ گہوڑی پر وہ سوار تہا جبرئیل آپ دیان سوار ہوکر اوسکی گہوڑی کے آگی آیا اور دریا کی طرف کو روانہ ہوا گہوڑا فرعون کا گہوڑی کی بو سونگہہ کر اوسکے پیچہی چلا ہر چند فرعون اوس کو کہینچتا تہا لیکن وہ رکتا نتہا آخر کو اوس اسپ نے دریا کے بیچ مین پہونچا اور اوسکے لشکر نے دیکہا کہ فرعون دریا مین گیا ہے تو وہ بہی تمام آدمی اوس کے لشکر کے دریا مین داخل ہوئی اور خدا تعالی نے اون سب کو دریا مین غرق کر دیا اوس قصہ کو خدا تعالی بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہی کہ وَجَاوَزْنَا اور گذار دیا ہمنی اور پار اوتار دیا بِبَنِيٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ بنی اسرائیل کو دریا سے فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ پس پیچہا کیا اون بنی اسرائیل کا فرعون نے اور لشکر اوسکی نے بَغْيًا وَّعَدْوًا واسطی ظلم کرنیکی اور حد سے گذر کرنی کی بنی اسرائیل پر ظلم کرنی مین اور بغیا اور عدوا مفعول لہ ہین اور حال بہی ہو سکتی ہین خلاصہ یہہ ہے کہ فرعون لشکر سمیت دریا مین داخل ہوا حَتّٰٓى اِذَآ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ یہان تک کہ جس وقت پالیا اوس فرعون کو ڈوبنی نے اور جانا اوس نے کہ اب مین ہلاک ہوتا ہون تو قَالَ کہا اوس فرعون نے کہ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ ایمان لایا مین اس پر کہ تحقیق نہین ہے کوئی معبود مستحق عبادت کا اِلَّا الَّذِيْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِيْلَ مگر وہ شخص کہ ایمان لائی ہین ساتہہ اوس کے بنی اسرائیل کہ وہ خدا معبود حق ہے وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اور مین فرمان بردارون مین سے اوس کے ہون اوس وقت فرعون موت کو دیکہکر توبہ کرتا تہا اور توبہ یاس اور باس کے قبول نہین ہی کہ جسوقت موت کے دیکہہ کر توبہ کری اسواسطی جبرائیل نے مٹہی خاک کی اوٹہا کر اوسکے دہن مین ماری اور کہا کہ آٰلْـٰٔنَ کیا اب یعنی اب ایمان لاتا ہے کہ جب اختیار باقی نرہا وَقَدْ عَصَيْتَ اور حال یہہ ہے کہ تحقیق نافرمانی کی تونی قَبْلُ پہلے اس سے اور حکم پیغمبر کا نہ سنا وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ اور تہا تو فساد کرنیوالون مین سے کہ خود گمراہ تہا اور لوگونکو تو نے گمراہ کیا فرعون جسوقت مضطر اور ناچار ہوا تو ایک مطلب کے تین عبارتون سے ادا کیا نہایت حرص سے کہ توبہ قبول ہو بلکہ کہتا تہا لیکن وقت کا جاتا رہا تہا اگر وقت پر ایک مرتبہ بہی کہتا تو کافی تہا تبیان وغیرہ تفاسیر مین لکہا ہے کہ ایکبار جبرئیل ایک آدمی کی صورت بنکر فرعون کی حکم

کہا کہ مین دور سی آیا ہون ایک مسئلہ تجھسی پوچھنی کو اور فرعون کے ہاتھ مین وہ استفتا دیا مضمون اوسکا یہہ تہا کہ کیا حکم ہی ایک غلام کے
حق مین کہ وہ آقا کے مال اور نعمت مین نشو و نما پاتی اور آقا کی پرورش کے سبب سب غلامون مین ممتاز اور سرفراز ہوا اور بڑی مرتبہ کو
پہونچا ہو لیکن مقابلہ مین اوس نعمت کی آقا کی ناشکری کری اور کافر نعمت ہو جاتی اور وہ دعوی اپنی ذات کی آقا اور مالک ہونی کا
کرے اور اپنے آقا کی فرمانبرداری کو ترک کرے فرعون نی اوس استفتا کو پڑہکر اوسکے نیچی یہہ جواب لکہا کہ یقول ابو العباس
ولید بن مصعب بن ریان جزاء العبد الخارج عن سیدہ ان یغرق فی البحر یعنی ابو العباس ولید بن مصعب بن ریان کہتا ہی
کہ سزا اوس بندہ کی کہ اپنی آقا کے اطاعت سی باہر ہو جاتی اور اوسکے نعمت کی ناشکری کرے یہہ ہے کہ اوسکو دریا مین ڈبو دین
جبرئیل اوس فتوی کو لیکر اوسکے محکمہ سے باہر آیا اور جسوقت فرعون آثار موت کی دیکہکر ایمان کو ظاہر کرتا تہا کہ مین ایمان لایا اوسوقت
جبرئیل نے وہ فتوی اوسکا اوسکو دکہلایا اور پوچہا کہ یہہ نوشتہ تیرا ہے فرعون نی کہا کہ ہان جبرئیل نے کہا کہ تیری فتوی کی تیری ساتہ
عمل کیا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سی روایت ہی کہ جس روز سے فرعون غرق ہوا تہا جبرئیل پیغمبر کے پاس محزون اور غمگین ہوکر
آتی تہی اور ہماری پیغمبر کے پاس بہی اسیطرح آتی تہی لیکن جسوقت یہہ آیت لائی کہ الآن وقد عصیت قبل وکنت من المفسدین تو بشاش
اور خندان تہی رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ ای جبرئیل تم ہمیشہ غمگین ہو کر آتی تہے آج کیا وجہ ہی تمہاری خوشی کے کہا کہ ہان یا رسولخدا جسوقت
فرعون غرق ہوا اور اوسنی کہا کہ آمنت انہ لا الہ الا الذی آمنت بہ بنوا اسرائیل وانا من المسلمین یعنی اوسوقت مٹہی خاک کی اوسکی دہن مین
ڈالی تہی اور کہتا تہا کہ الآن وقد عصیت قبل وکنت من المفسدین اور مجہکو گمان ہوا کہ یہہ عمل جو مینی فرعون کے ساتہ کیا یہہ بدون
حکم خدا کی ہے پہر ڈرا مین کہ ایسا نہو کہ اوسکو رحمت خدا کی شامل ہو اور مجہکو خدا معذب کری اس فعل پر اور اب جو مین یا رسولخدا آپکے
پاس حکم لیکر آیا ہون اور جو کچہہ مینی فرعون کو کہا تہا وہ ہی ذکر اسمین ہے تو اب مینی جانا کہ میرے اوس فعل مین مرضی خدا کی تہی
اسواسطی مین خوش ہوا اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی روایت مین ہی کہ قبطی فرعون کے قوم کے آدمی سب دریا مین غرق ہو گئی
اور فرعون کو خدا تعالے نے دریا کی کناری پر ڈالدیا اوسکے جسم کو بدون روح کے تاکہ لوگ اوسکو دیکہین اور پہچانین اور جو لوگ
کہ بعد اوسکے ہونیوالے ہین اونکی واسطے ایک نشانی ہو اور اوسکے مرنیمین کوئی شک نکرے کیونکہ لوگ اوسکو پروردگار جانتے تہے پس دکہلایا
پس دکہلایا اوسکو خدا نے ایک مردار بنا کر کنارہ پر دریا کے پڑا ہوا تا کہ اون لوگون کو کہ پیچہے آنے والی ہین نصیحت اور عبرت ہو چنانچہ
خدا تعالی فرماتا ہے کہ وان کثیرا من الناس عن آیاتنا لغافلون اور بعضے کہتے ہین کہ جسوقت فرعون اور قوم اوسکی غرق ہوئی تو بنی اسرائیل کو وہم
ہوا کہ فرعون غرق نہین ہوا ہی اور مقدم کشتیان طیار کروا کر اپنی لشکر کو دریا سی پار اوتاریگا اور ہماری پیچہے آئیگا خدا تعالی نی فرعون کو زرہ
آہنی کے کہ وہ پہنی ہوئی تہا دریا کی باہر اوسکو ڈالدیا تاکہ اوسکو لوگ پہچانین اور جسوقت بنی اسرائیل نے اوسکو دریا کی باہر بدون روح کے
پڑا ہوا دیکہا تو اونکو تسلی ہوئی اوس مقدمہ مین خدا تعالی فرماتا ہی کہ فالیوم پس آجکی دن کہ روز نازل ہونی عذاب کا ہی بسبب کفر اور حجت
کی ننجیک ببدنک رہائی دینگی ہم یا ڈالدینگی ہم تجہکو ساتہ بدن تیری کے ای فرعون کہ عاری ہو روح سی یعنی بدون روح کی ہو بدن تیرا
لتکون لمن خلفک تاکہ ہو تو واسطی اوس شخص کے پیچہی آنیوالا تیری ہی آیۃ ایک نشانی کہ تیری عبودیت جس سی ظاہر ہو اور لوگ تجہکو دیکہکر
نصیحت پکڑین اور معلوم ہو کہ تو جو دعوی خدائی کا کرتا تہا وہ باطل تہا اور باطل ہو گمان اون لوگونکا جو کہ کہتی ہے کہ شان فرعون کی برتری
اس سی کہ دریا مین وہ غرق ہو وان کثیرا من الناس اور تحقیق بہت آدمیون مین سے ایسی مین کہ عن آیاتنا نشانیون قدرت ہماری
سی لغافلون ہر آئینہ بیخبر ہین نہ اونمین تامل کرتی ہین نہ اونسی نصیحت پکڑتے ہین اور ایک سبب اوسکی غرق ہونیکا یہہ لکہا ہی کہ فرعون نے
موسی کی فریاد کی جسوقت وہ ڈوبنی لگا اور خدا سی فریاد نکی خدا تعالی نے وحی کی کہ ای موسی تم فرعون کے فریاد کو نہ پوچہا اسواسطی کہ تم نی اوسکو

پیدا نہین کیا تہا اور اگر مجہسی وہ فریاد کرتا تو مین اوسکی فریاد کو پہونچتا اور اب خدا تعالی فرماتا ہی کہ بعد غرق ہونی فرعون اور فرعونیون کے ہمنی بنی اسرائیل کو اونکا وارث کیا اور اونکی جگہہ کا مالک کیا چنانچہ بیان کرتا ہے کہ وَلَقَدْ بَوَّاْنَا اور البتہ تحقیق جگہہ دی ہمنی بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اولاد یعقوب کو بعد ہلاک ہونی فرعون کے اور اوسکی قوم کے مُبَوَّاَ صِدْقٍ جگہہ دینا راستی اور شایستگی کا کہ وہ جگہہ مصر اور شام اور فلسطین وغیرہ کی ہی موافق وعدہ کی جو ہمنی کیا تہا اور بعضی کہتی ہین کہ صدق اوسکا ہو اسطی نام رکہا ہے کہ فضل اوسکا تمام مکانون پر شامل فضل صدق کی سے کذب پر کہ زمین مقدس کو وہ جگہہ شامل ہی اور فرماتا ہے کہ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ اور روزی دی ہمنی اونکو پاکیزہ کہانون مین سے اور بعضی کہتی ہین کہ مراد بنی اسرائیل سے اس جگہہ یہود رسولخدا صلعم کے زمانہ کے ہین کہ اونکو مدینہ مین جگہہ دے اور خرمای تر و خشک اونکو عطا کی فَمَا اخْتَلَفُوْا پس نہ اختلاف کیا اون بنی اسرائیل نے امر دین مین یا محمد صلعم کے شان مین حَتّٰى جَآءَهُمُ الْعِلْمُ یہانتک کہ آیا اونکو علم توریت کا اور احکام اوسکی اور اونہون نی اوسکی عالم ہوکر اختلاف کیا اوسمین اور محمد صلعم کے مقدمہ مین کہ اوسکی صفات کا صدق جانکر دیدہ و دانستہ اونہون نی اوسکا انکار کیا اور فرماتا ہے کہ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تحقیق پروردگار تیرا حکم کریگا درمیان اونکی دن قیامت کی فِيْمَا كَانُوْا بیچ اوس چیز کے کہتی وہ عناد یا جہل کی راہ سی فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ بیچ اوسکی اختلاف کرتی کہ جدا کریگا حق والی کو ناحق والی سے اور صاحب حق کو نجات دیگا اور صاحب بطلان کو عذاب کریگا فَاِنْ كُنْتَ پس اگر ہی تو ای محمد صلعم بسبیل فرض فِيْ شَكٍّ بیچ شک کے مِّمَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اوس چیز سے کہ نازل کی ہی ہمنی طرف تیرے کہ وہ قصی گذرے ہوی لوگون کی ہین فَسْـَٔلِ الَّذِيْنَ يَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ پس پوچہہ تو اون لوگون سے کہ پڑہتی ہین وہ کتاب کو پہلے تجہسے توریت وغیرہ کو کہ اون کتابون مین ہی یہہ قصی اسیطرح ہین گو بسبب تحریف ہونے اون کتابون کے انمی فرق ہوگیا ہے لیکن اصل قصہ اوسیطرح ہی اور یا یہہ معنی ہین کہ اگر ہے تو بیچ شک کے ای شک کرنیوالی قرآن کی قصون کے پس پوچہہ تو اہل کتاب سے لَقَدْ جَآءَكَ الْحَقُّ البتہ تحقیق آیا ہی تیری پاس حق یعنی بیان راست اور درست مِنْ رَّبِّكَ پروردگار تیرے کی طرف سی فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ پس نہو بیچ شک کرنیوالون حق کے سی وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا اور نہو تو اون لوگون مین سے کہ جہٹلایا ہی اونہون نی اور تکذیب کی ہی بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ساتہہ نشانیون قدرت خدا کی یا ساتہہ آیتون کلام خدا کی فَتَكُوْنَ پس ہوجایگا تو اگر جہٹلایگا مِنَ الْخٰسِرِيْنَ نقصان والون مین سی اور کہتی ہین کہ خطاب فان کنت مین حضرت کی طرف نہین ہے بلکہ اوس شخص کیطرف ہی کہ جو اسمین شک کرے اور یہہ قرآن سب امت کی ہی طرف نازل ہوا ہی حضرت کی واسطی سے پس جو کوئی اومین سی شک کرے اوسکی طرف یہہ خطاب ہی اور حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام سے روایت ہی کہ کفار رسول خدا صلعم کو کہتی تہی کہ یہہ کیسا پیغمبر ہے کہ کہاتا اور پیتا ہے اور بازارون مین پہرتا ہی کوئی فرشتہ پیغمبر ہوتا کہ ہم مین اور اوسمین فرق ہوتا اوسکے جواب مین خدا تعالی اگرچہ پیغمبر کیطرف خطاب کرکے فرماتا ہے کہ اہل کتاب سی پوچہہ تو کہ جو انبیا کہ پہلے گذری ہین وہ ہی اسیطرح کہاتی اور پیتی اور بازارون مین پہرتے تہی لیکن مراد اس سی وہ لوگ ہین کہ جو حضرت مین شک کرتے تہی اور حضرت کو کبہی کاہیکو شک ہوا ہی اور بعضی کہتی ہین کہ حرف ان کا فان کنت مین نافیہ ہی اور سوال واسطی زیادتی اطمینان کیے ہے اون اہل کتاب سے جو کہ ایمان لائی تہی مثل عبد اللہ بن سلام اور کعب الاحبار اور تمیم الداری وغیرہ کی اور سوال ہی صفات پیغمبر سے جو اون کی کتابون مین لکہی ہین اور یہہ اہل کتاب اون صفات ہی کو اپنی کتابون مین دیکہکر ایمان لائی تہی اور ایک روایت مین حضرت صادق علیہ السلام سے اسطرح منقول ہے کہ یہہ آیت آسمان پر نازل ہوئی ہی شب معراج جسوقت رسولخدا صلعم آسمان پر گئی تہی اوسوقت خدا تعالی نے علی کی فضیلت مین وحی نازل کی اور بیت المعمور پر سب انبیا جمع ہوئے اور رسولخدا صلعم کے پیچہی نماز پڑہی اوسوقت رسولخدا صلعم کے دل مین اوس وحی کی جو کہ علی کی فضیلت مین نازل ہوئی تہی بہت عظمت اور بزرگی معلوم ہوئی پیغمبر خدا

نی یہہ آیت نازل کی اور فرمایا کہ پس اگر ہی تو بیچ شک کے اوس چیز سے کہ نازل کی ہی ہمنی طرف تیری علی کی حق مین پس پوچہہ لے تو اون لوگون سے کہ پڑہتی
ہین وہ کتاب کو پہلی تجہسی یعنی انبیا جو کہ اسوقت تیری پاس موجود ہین کہ ہمنی اونکی کتابون مین علی کی فضایل نازل کئی ہین البتہ تحقیق آیا ہی تیری پاس حق
پروردگار تیری کیطرف سی پس نہو تو شک کرنیوالون مین سی کہ جہٹلایا ہی اونہون نی آیات خدا کو پس ہو جائیگا تو نقصان والون مین سی اور اکثر مفسرین
کہتی ہین کہ اسطرح کی مخاطبات مین صورت خطاب کے تو جہ رسولخدا صلعم کیطرف ہی لیکن مطلب غیر حضرت کا ہی سوا علی کہ وہ حضرت معصوم اور
محفوظ ہین شک اور شبہ سی اوس چیز پر کہ جو حضرت پر نازل ہوئی ہے اگرچہ بعضی آیت مین وارد ہوا کہ خطاب حضرت کیطرف سے اور فرماتا ہی جل جلالہ کہ اِنَّ
الَّذِیْنَ حَقَّتْ تحقیق وہ لوگ کہ ثابت اور واجب ہوا ہی عَلَیْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ اونپر اونکی قول پروردگار تیری کا لوح محفوظ مین کہ اپنی علم
ازلی سی جانکر اوسمین لکہا ہی یہہ کہ لَا يُؤْمِنُونَ نہ ایمان لائینگے وہ وَلَوْ جَاۗءَتْهُمْ كُلُّ اٰيَةٍ اگرچہ آئی اونکی پاس ہر نشانی قدرت
ہماری سے یعنی ہر معجزہ کہ طلب کرین وہ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ یہانتک کہ دیکہین وہ عذاب دردناک کو کہ ناامید اونکی ہی اور بعد نزول عذاب
کی اگر ایمان لائین وہ تو کچہہ فایدہ اونکو وہ ایمان نہ بخشیگا جیسی کہ فرعون اور قوم اوسکی معجزہ دیکہتی تہی موافق اپنی طلب اور خواہش کے اور
ایمان نہین لاتی تہے اور جب عذاب مین گرفتار ہوتی تہی تو کہتی تہی کہ ہم ایمان لائینگے اور فرعون جسوقت غرق ہونیلگا تو اوسنی کہا مین ایمان
لایا لیکن اوسوقت کی ایمان لانا اوسکو کچہہ فایدہ ندیا اور دوزخ مین داخل ہوا اور پہلی خدا تعالی نی بیان کیا تہا کہ ایمان فرعون کا مقبول نہوا تہا
بعد نزول عذاب کی اور اب بیان کرتا ہے کہ ایمان قوم یونس کا قبول ہوا قبل نزول عذاب کی جسوقت علامتین عذاب کے دیکہکر وہ ایمان لائی
چنانچہ فرماتا ہے کہ فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ پس کیون نہ تہی بستی گنہگارون کی کہ اٰمَنَتْ ایمان لاتی آدمی اوسکے عذاب کی دیکہنی سی پہلے
فَنَفَعَهَاۗ اِيْمَانُهَاۗ پس نفع دیتا اونکو ایمان اونکا اور بعضی لولا کو نفی کے معنی مین کہتی ہین اور معنی اس آیت کی اسطرح کہتی ہین کہ پس
نہی کوئی بستی گنہگارون کی کہ ایمان لائی ہون لوگ اوسکے عذاب کی دیکہنی سی پہلی پس نفع دیا ہوا اونکو ایمان اونکی نے اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ
مگر قوم یونس کے کہ لَمَّاۗ اٰمَنُوْا جسوقت ایمان لائی وہ علامتین عذاب کی دیکہکر تو كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ دور کیا ہمنی اونسی عذاب
رسوائی کا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا بیچ زندگانی دنیا کی وَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ اور فایدہ دیا ہمنی اونکو ایک وقت تک کہ جب تک
اونکی اجل آئی حضرت یونس بن متی نینوا کی لوگون پر پیغمبر ہوکر آئی تہی اور نینوا موصل کی زمین مین تہا اور حضرت امام محمد باقر
علیہ السلام سی حضرت یونس کے قصہ مین ایک روایت دراز منقول ہی اور اختصار اوسکا یہہ ہی کہ امیر المومنین علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ
حدیث کی ہی مجہسی رسولخدا صلعم نی کہ تحقیق حدیث کی مجہسی جبرئیل نے کہ یونس بن متی کو خدا تعالی نی اوسکے قوم کیطرف پیغمبر کرکی بہیجا
اور اوسوقت عمر اونکی تیس برس کے تہی اور حضرت یونس تیز مزاج اور قلیل الصبر تہی اور اپنی قوم کی لوگونکو ایمان کیطرف بلاتی تہی تینتیس ۳۳ برس
تک لوگون کو ایمان کی لانی کو کہا لیکن وہ ایمان نہ لائی مگر دو شخص اونمین سی ایمان لائی تہی روبیل اور تنوخا روبیل تو عالم اور حکیم تہا اور قدیم
سی حضرت یونس کا مصاحب تہا اونکی نبوت کی پہلے سے اور تنوخا عابد اور زاہد تہا لیکن علم سی اوسکو کچہہ بہرہ نتہا اور روبیل اپنی پاس
بکریان رکہتا تہا اور اونسی ہی اوسکا قوت تہا اور تنوخا لکڑ ہارا تہا اپنی سر پر لکڑیون کا گٹہا رکہکر فروخت کیا کرتا تہا اور اوس سے اپنا قوت
روبیل کا مرتبہ حضرت یونس کے نزدیک تنوخا سی زیادہ تہا حضرت یونس نے جسوقت دیکہا کہ لوگ ایمان نہین لاتی ہین تو بہت تنگ ہوئی اور خدا تعالی
سی کہا کہ ای پروردگار میری تینتیس ۳۳ برس کے عرصہ سی مین اونکو ایمان کیطرف بلاتا ہون اور تیری عذاب سے اونکو مین ڈراتا ہون لیکن یہہ
لوگ انکار کرتی ہین اور ایمان نہین لاتی ہین اور مین ڈرتا ہون کہ مجہکو یہہ مار ڈالین تو اونپر عذاب نازل کر کہ یہہ لوگ کبہی ایمان نہ لائینگے خدا تعالی
نی فرمایا کہ ای یونس ان لوگون مین اطفال خوردسال ہین اور عورتون کے پیٹون مین بچی ہین اور عورتین اور بوڑہی ناتوان ہین اور مین حاکم
عادل ہون اور رحمت سبقت کرگئی ہے میری غضب پر مین بروں کے گناہون کی جہت سی چہوٹی بچون کو کیونکر عذاب کرون

اور وہ میری مخلوقات اور بندی میری ہیں میری شہرون کو اونھون نی آباد کر رکہا ہی اچہا تو توقف کر اور اون لوگون سے نرمی کر اور منتظر رہ
توبہ کا رہ اور اونکو مہربانی سی سمجہا اور اپنی جنت کی بشارت اور عقوبت سی اونکو خوف مت دلا اور بندہ میرا نوح پیغمبر
تہا اپنی قوم پر اور بہت نیک صحبت اوسکی تہا اور جسوقت وہ تیرے واسطی غصہ ہوتا تہا تو مین بہی غصہ ہوتا تہا اور جسوقت
تہا تو مین اوسکی دعا کو قبول کرتا تہا حضرت یونس نے کہا کہ ای پروردگار میرے مین نے تیری واسطے ہی اونپر غصہ کیا ہون اور
عذاب کی دعا ہو واسطے کہ یہی کہ اون لوگون نی تیری نافرمانی سے کی ہی اور مین ہرگز مہربانی نہ کرونگا بعد اونکی
عذاب نازل کر وہ کبہی ایمان نہ لاوینگے خدا تعالی نے فرمایا کہ ای یونس قوم وہ ایک لاکہ سی زیادہ آدمی ہین میری مخلوقات
کرتے ہین اور میری بندون کو وہ جنتی ہین اور جو کچہہ مین جانتا ہون تو نہین جانتا ای یونس یہی تیری عاقبت کے عذاب نازل کرنیمین
کی لائق نہین ہے اور عذاب تمپر نازل ہوگا شوال مین اوسط ماہ مین چار شنبہ کو بعد طلوع آفتاب کے اون لوگون کو خبر کردی یونس
خوش ہوئی اور اونکو یہہ خبر سنکر کچہہ برا نہ معلوم ہوا اور اوسکے انجام کو نہ جانا اور تنوخا سے کہا کہ فلانی روز اونپر عذاب نازل ہوگا
تنوخا نے کہا کہ اونکو کہتا ہون مین پیغام پہنچا دی یہانتک کہ خدا اونپر عذاب نازل کرے یونس نے کہا کہ روبیل سے بہی اس امر مین مشورہ
عالم اور حکیم ہے جب روبیل کو عذاب کے نازل ہونیکی خبر کی اور یونس نے کہا کہ چلو اون لوگون کو عذاب کی نازل ہونیکی خبر کرین
نہین بلکہ تو پہر جا خدا کی پاس مثل پیغمبر حکیم کے اور مانند رسول کریم کے اور دعا کر خدا تعالی سی کہ عذاب کو اونسی
لی پہرتا ہی اور اپنی بندون پر رحمی کو دوست رکہتا ہی اور امید ہی کہ بعد اسکے وہ ایمان لاوین تنوخا نے کہا کہ
مشورہ دیتا ہے بعد اونکی کفر کے اور جہٹلانے پیغمبر کے کہ اونہون نے اوسکو گہر سے باہر نکالدیا ہی اور اوسکو سنگسار کرنیکا وہ ارادہ رکہتی تہی
روبیل نے کہا کہ تو ایک مرد عابد ہی اور تجہکو علم نہین ہی اور حضرت یونس سے کہا کہ اگر خدا عذاب نازل کریگا تو سب کو ہلاک کریگا یا بعضون کو
کو یونس نے کہا کہ اسکو اور مینے یہی سوال کیا ہی اور میرے دلمین اونکی طرف سی رحم نہین ہے کہ مین پہر جاؤن اور عذاب کے دور ہونیکی
دعا کرون روبیل نے کہا کہ اگر وہ عذاب آتا ہوا دیکہکر توبہ کرین اور خدا اونپر رحم کرے کہ وہ ارحم الراحمین ہے اور عذاب کو اونسی
دور کرے تو اوسوقت تو اونکی نزدیک جہوٹا ہو جائیگا تنوخا نے کہا کہ وای تجہپر ای روبیل خدا نی وحی کی ہے عذاب کے نازل کرنیکی اور تو
تجہکو خبر دیتا ہے کیا تو خدا کی اور پیغمبر کے قول کو رد کرتا ہے اور پیغمبر کے قول مین شک کرتا ہے جا جانلے کہ عمل تیرا باطل ہوگیا روبیل نے
تنوخا سی کہا کہ تیرے عقل مین فساد ہی اور یونس سے کہا کہ جسوقت عذاب نازل ہوگا سو قوم تیرے ہلاک ہو جائینگے اور بستی اونکی اوجڑ جائیگی تو
کیا نام تیرا دفتر رسالت سی محو ہو جائیگا اور تو مثل عوام الناس کی ہو جائیگا حضرت یونس نے نصیحت روبیل کے نہ مانی اور تنوخا کو ہمراہ
لیجا کر اپنی قوم کو خبر کی کہ فلانی روز فلانے وقت تمپر عذاب آتا نازل ہوگا اون لوگون نے یونس علیہ السلام کو جہوٹا جانا مگر بستی سے باہر نکالدیا حضرت یونس اور
تنوخا دونون بستی سی باہر نکلکر ایک جگہہ جا ٹہیرے اور عذاب کے نازل ہونیکی منتظر ہوئے اور روبیل اپنی قوم کے ہمراہ رہا جب شوال کا مہینہ
آیا تو روبیل نے پہاڑ پر چڑہکر آواز بلندسی ندا کی کہ ای قوم میری مین روبیل ہون تمہارا مہربان تمنی عذاب خدا کا انکار کیا ہی اور شان
مہینا شوال کا ہی کہ شروع ہوگیا ہے اور یونس پیغمبر نے تمکو خبر دی ہے کہ عذاب شوال کے اوسط ماہ مین نازل ہوگا اور خدا اور
سی جہوٹا وعدہ نہین کرتا ہے تم اپنی تدبیر کرو یہہ سنکر سب ڈرے اور روبیل کیطرف دوڑے اور کہا کہ ای روبیل کہ ہی کتابون مین
دیتا ہی تم ہمکو کہ تو عالم اور حکیم ہے اور بڑا مہربان ہی تو ہمپر روبیل نے کہا کہ مین یہہ مشورہ دیتا ہون کہ شوال کے اوسطی ہی شب معراج
طلوع آفتاب سے پہلے اطفال کو اونکے ماؤن سی جدا کرو اور اطفال پہاڑ کے نیچے جمع ہون اور عورتین پہاڑ کے اوپر جمع ہون اور سب نے بدرگاہ
زاری اور توبہ اور استغفار بہت کرو اور آسمان کیطرف سرون کو بلند کرکے کہو کہ پروردگار ہمارے ظلم کیا ہم نے

نفسون پر اور ہمنے تیری پیغمبر کو جھٹلایا ہی اگر تو ہمپر رحم نکریگا تو ہم نقصان والی ہونگے ہماری توبہ قبول کر اور جبتک آفتاب غروب
نہو اسیطرح فریاد اور زاری کئی جاو تا عذاب تمسے دور ہو سبنے روبیل کی رای کو پسند کیا اور چارشنبہ کا روز آیا تو روبیل قوم اون سے
علیحدہ ہوگیا اونکی فریاد کی سننے کیواسطے اور عذاب کے دیکھنے کیواسطے اور صبح کو وہ لوگ جیسا کہ روبیل نے کہا تہا باہر نکلکر پہاڑ پر جمع ہوے
جسوقت سورج نکلا تو ایک ہوا نہایت زرد اور تاریک پیدا ہوئی اور لوگون نے فریاد و زاری شروع کی اور اطفال اپنے ماؤن کیواسطے روتی
تہے اور چوپاؤن کے بچے اپنی ماؤن کو طلب کرتی تہے اور سب لوگ فریاد و زاری کرکے کہتے تہی کہ ؎ بندگان را از عذاب
آزاد کن ؛ جان غمگینان برحمت شاد کن ؛ گرچہ اکردیم عصیان ای خدا ؛ تو بفضل خویش عدل و داد کن ؛ اور یونس اور تنوخا
اونکی آواز کو سنتے تہی اور دعا کرتی تہی کہ خدا [illegible] عذاب کری اور روبیل کھڑا ہوا دعا کرتا تہا عذاب کے دور ہونیکی اونکی جسوقت
آفتاب کو زوال ہوا اور دروازے آسمان کی مفتوح ہوئے [illegible] غضب جان کا موقوف ہوا تو دعا اونکی قبول ہوئی اور اسرافیل کو حکم ہوا کہ قوم
یونس کے پاس جا کہ وہ فریاد و زاری کرتی ہین اسواسطے کہ میری بندے یونس نے اونکی واسطے عذاب طلب کیا تہا ہمنے وعدہ کے وفا کرنیکو عذاب
نازل کیا ہی لیکن اونکی ہلاک کرنیکا وعدہ نہین کیا تہا اور اب جو اونہون نے توبہ کی ہی تو ہمنے اونپر رحم کیا ہی تو عذاب کو اونکی پاس سے
اور طرف کو پہاڑون پر بیجا اسرافیل نازل ہوا اور اوس عذاب کو کہینچکر جس پہاڑ پر خدا تعالی نے حکم دیا تہا وہان لیگیا حضرت امام محمد باقر
علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ وہ پہاڑ موصل کی نواح مین ہے اور وہ پہاڑ اوس عذاب کی ہوا حرارت سے کہ وہ انگیا ہی اور جسوقت قوم یونس نے
دیکہا کہ عذاب دفع ہوا تو پہاڑ سے نیچی اوتر کر اپنی گہرون مین آئی اور خدا کا شکر کیا اور حضرت یونس اور تنوخا پنجشنبہ کے صبح کو
اوٹہی تو جانا کہ عذاب سے سب ہلاک ہوگئی ہین اور قوم کی لوگونکی دیکہنی کو شہر کیطرف گئے تو دیکہا کہ لکڑہاری اور چرواہی شہر سی باہر نکلتے
ہین اور شہر کی لوگونکو دیکہا کہ اطمینان سے چلتے پہرتی ہین اوسوقت حضرت یونس نے تنوخا سے کہا کہ وعدہ میرا جہوٹا ہوا اور وحی نے مجہکو
جہوٹا کیا اب یہ لوگ میرا منہ کبہی نہ دیکہینگے یہہ کہکر اور اپنا منہ چہپاکر کہ قوم کی لوگ نہ دیکہین دریای ایلہ کیطرف بہاگی بدون اذن خدا
کے کہ کوئی [illegible] شہر مین آیا اور روبیل سی ملاقات کی روبیل نے کہا کہ ای تنوخا میری رای نیک ہے یا تیری کہا کہ
تیری رای حق ہی کہ جو تو نے [illegible] علما اور حکما کی مشورہ دیا تہا اور حضرت صادق علیہ السلام سی روایت ہے کہ حضرت یونس
دریا کی کنارہ پر پہونچی اور وہان ایک کشتی آئی یونس نے کشتی والون سے کہا کہ مجہکو بہی کشتی مین بٹہا لو کشتی والون نے اونکو کشتی مین سوار
کرلیا اور کشتی [illegible] جسوقت دریا کی بیچ مین پہونچی تو خدا تعالی نے ایک بڑی مچہلی بہیجی اوسنی کشتی کو روکا اور حضرت
یونس اوسکیطرف دیکہتے تہی اور جزع اور فزع کرتی تہی یہانتک کہ کشتی کی اخیر مین جا پہونچی اور مچہلی منہ کہولی ہوئی یونس کیطرف
پہرتی تہی سب آدمی کشتی سی باہر آئی اور کہا کہ ہم مین کوئی گنہگار ہی پس قرعہ ڈالو جسوقت قرعہ ڈالا تو یونس کے نام آیا اور
کہتے ہین کہ سات مرتبہ قرعہ ڈالا ساتون مرتبہ یونس کے نام آیا لوگون نے اونکو دریا مین ڈالدیا مچہلی اونکو نگل گئی آور حضرت امام
محمد باقر علیہ السلام سے ابو عبیدہ نے پوچہا کہ کتنی مدت یونس اپنی قوم سے غائب رہے فرمایا چار ہفتہ ایک ہفتہ دریا پر جاتی مین اور ایک ہفتہ مچہلی کے
شکم مین اور ایک ہفتہ کدو کی درخت کے نیچے اور ایک ہفتہ مین وہ اپنے شہر مین آئی اور بعضے کہتے ہین تین دن مچہلی کے
پیٹ مین رہی آور بعضی کہتے ہین کہ چالیس روز رہی تہے اور کہتی ہین کہ یونس کے قوم کی آدمی ایمان لائے تو یونس نے اونہون کو
[illegible] شہر مین اونکو پایا ؎ کیا لطف ہے خدا ہے غفور و رحیم کا ؛ رحمت ہے اوسکے قہر و غضب سے کہین سوا ؛ توبہ جو کی خلوص سی
ایمان [illegible] لائی اونسے عذاب کو پہیر دور کردیا ؛ ایسی ہی آخرت مین یقین ہے عذاب کو [illegible] کردیگا دور بندہ کا جسے وہ خدا ؛
[illegible] کی تو [illegible] سورہ انبیا اور سورہ صافات مین آئیگا اور جو کچہہ یہان بیان ہوا ہے قصہ مین حضرت یونس کے

دیہہ بروایات ائمہ معصومین ہی اور مشہور یہہ قصہ اس طرح ہی کہ یونس کے قوم کے آدمی ایمان نہ لائی اور اونہون نی یونس کو آزار پہونچایا
اور جہٹلایا تو یونس نے اونکی شکایت خداسی کے کہ انہون نی مجہکو جہٹلایا ہی ابیر تو عذاب کو نازل کر حقتعالی نی فرمایا کہ ای یونس اپنی قوم
کو خبر کر کہ اگر تین روز تک ایمان نہ لائی تم اور ایک روایت مین یہہ ہی کہ اگر چالیس روز تک ایمان نہ لائی تو عذاب تمپر نازل ہوگا حضرت قوم
قوم کو عذاب کی نازل ہونیکی خبر دیکر شہر سے باہر نکلی اور پہاڑ کے شگاف مین جاکر پوشیدہ ہوئی اور تیسری روز کہ وعدہ کا روز تہا حقتعالی
نی حضرت مالک داروغہ دوزخ کو حکم کیا کہ بمقدار جو باد گرم دوزخ کی اس قوم پر بہیج مالک نے بموجب حکم خدا باد گرم دوزخ کی کہ جسکو کہتی ہین ابر
سیاہ کی صورت مین اونکی پاس بہیجی اور شرارہ آتش نے اونکی شہر کو گہیر لیا صبح کو جو قوم اونکے آدمی اوٹہی اور عذاب کی علامتین اونہون نے دیکہین بہت
خائف اور لرزان ہوئے اور جانا کہ یونس سچ کہتا تہا اپنی بادشاہ کی پاس آئی اور حقیقت سے مطلب کیا وہ مرد عاقل تہا اوسنی کہا کہ یونس
کو تلاش کرو اگر وہ ہم مین موجود ہی تو کچہہ خوف نہین ہے اور اگر وہ باہر چلا گیا تو بہ یقین جانو کہ یہہ عذاب ہے حضرت یونس کو وہان تلاش کیا تو
نہ پایا بادشاہ نی کہا کہ اگر یونس چلا گیا ہے تو خدا کہ جسپر ایمان لانیکو یونس ہمسی کہتا تہا تو باقی اور موجود ہی اور اپنی بندون کی کہنی اور گریہ کو
سنتا اور جانتا ہے اور اونکی احوال سے واقف اور مطلع ہی اور مطلب میرا اس سی یہہ ہے کہ اوسپر ایمان لاؤ تاکہ ہمپر وہ رحم کرے پس بروایت
مشہورہ اونہون نے ہی بچون کو اپنی ماؤن سی جدا کیا اور صحرا مین جاکر فریاد اور زاری کی اور کہا کہ ہم یونس پر اور جو کچہہ وہ خدا کی پاس سے
احکام لایا تہا سب پر ایمان لائی بادشاہ اونکا کہتا تہا کہ خداوندا ہمنی چاہا تہا کہ یونس کو عذاب کی دفع کرنے کیواسطے اپنا وسیلہ کرین لیکن وہ
ہماری شامت گناہون سی ہمسے چلا گیا ہے اور ہم تجہپر ایمان لائی ہین الہی رحم کر تو ہمپر اور کوئی کہتا تہا کہ ای پروردگار ہماری ہمنی یونس
سی وہ کہتا تہا کہ غلامون کو خرید کرو اور آزاد کرو الہی ہم تیرے غلام اور بندی ہین ہمکو آزاد کر اور کوئی کہتا تہا کہ خداوندا ہمنی یونس سے
سنا ہی کہ وہ کہتا تہا کہ خدا فرماتا ہے کہ بیچارون درمندون کے دستگیری کرو الہی ہمارے دستگیری کر اور بعضی کہتی تہی کہ یونس نے ہمکو
خبر دی ہی کہ خدا فرماتا ہی کہ سائلون کو رد مت کرو الہی ہم سائل ہین تیری درگاہ مین ہمکو تو رد مت کر اور محروم نکر اسی طرح فریاد اور زاری
کرتے تہی یہانتک کہ خدا تعالی نے دعا اونکی قبول کی بعد چالیس روز کی کہ اول ذیحجہ سی دسوین محرم تک اونہون نی زاری کی تہی اور عذاب
کو اونسی دفع کیا اور حضرت یونس پہاڑ کے سوراخ سی نکلکر اپنی قوم کے لوگون کی دیکہنے کو آئی تو سب کو سلامت پایا بہت آزردہ ہوئی
اور کہا کہ مینی انکو عذاب سے ڈرایا تہا اور عذاب کے بدلی اونکو رحمت شامل ہوگئی اگر مین شہر مین جاؤنگا تو مجہکو یہہ لوگ جہٹلاوینگی اسواسطی
بحکم خدا وہان سی بہاگ گئی اور صحرا کو چلی گئی اور اسیواسطے کہ بی حکم خدا چلی آئی تہی چالیس روز مچہلے کے پیٹ مین رہی جیسی کہ گذر آیا
اور بعد اسکی جو کچہہ قصہ مین سی باقی رہا ہے انشاء اللہ تعالی سورہ صافات مین آئیگا اور کہتی ہین کہ جناب سول خدا صلعم اپنی قوم کی ایمان
لانیکی بہت حرص کرتی تہے اور وہ جو ایمان نہین لاتی تہی تو حضرت کو بہت رنج ہوتا تہا خدا تعالی نے بعد بیان کرنی حال یونس کے یہہ آیہ
نازل کی چنانچہ فرماتا ہے وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ اور اگر چاہتا پروردگار تیرا جبر سے آدمی ایمان لاوین تو لَآمَنَ مَنْ فِي الْأَرْضِ البتہ ایمان لاتی وہ
لوگ کہ بیچ زمین کے ہین كُلُّهُمْ جَمِيعًا کل اونکی سب أَفَأَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ کیا پس تو زبردستی کرتا ہی آدمیون کو ای محمد صلعم ایمان کے
مقدمہ مین حَتَّى يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ یہانتک کہ ہوئین وہ ایمان لانی والی یعنی تو قدرت نہین رکہتا ہی کہ آدمیون کو اپنی زور اور اور
زبردستے سے مومن کردے خدا تعالی مین البتہ قدرت ہی وہ چاہے تو ایسا ہو سکتا ہے لیکن یہہ مناسب اوسکے حکمت اور مصلحت کے نہ تہا یون نہین
ہی کہ زبردستی سی اونکو مومن کرے کہ یہہ خلاف ہی تکلیف کی اور فرماتا ہے خدا کہ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اور نہین ہی واسطی کسی نفس کی شب معراج
أَنْ تُؤْمِنَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ یہہ کہ ایمان لائی مگر باذن خدا کہ قدرت ہر طرح کی دیوی اور عقل اور فہم عطا کرے کہ جس سے حق کو دیکہے اور سنے بعضی
جدا کرین اور یا یہہ کہ مراد اون سی علم خدا ہی یعنی کوئی ایمان نہین لاتا ہی مگر کہ علم الہی اوس سی تعلق کرتا ہی اور ازل کے روز اوسکی معلوم ہو کہ یہ مؤمن ہوگا

ملانا با ختیار خود ایمان لائیگا اور منقول ہے کہ مامون رشید نے امام رضا علیہ السلام سے اس آیت کی تفسیر پوچھی فرمایا کہ حدیث کی میرے
میرے باپ نے اپنے آبای طاہرین سے اور اونہون نے حضرت امیر المؤمنین سے کہ مسلمانون نے رسول خدا صلعم سے عرض کی کہ یا حضرت
ہم لوگون کی اب کثرت ہو گئی ہے جسپر جاری قدرت ہی او سکو ہم زبردستے ایمان کیطرف کھینچ لائین حضرت نے فرمایا کہ مجھکو ایسا حکم نہین
ہی یہہ آیت نازل ہوئی کہ لو شاء ربک لآمن من فی الارض یعنے اگر خدا چاہتا تو بے اختیاری سے سب لوگ ایمان لاتے دنیا مین جیسے کہ
آخرت مین وقت دیکھنے خوف کے ایمان لاوینگے اور اگر مین او نکے ساتھہ ایسا کرتا تو وہ مستحق ثواب اور مدح کے نہوتے لیکن مین چاہتا ہون
کہ اپنے اختیار سے ایمان لائین تا کہ مستحق کرامت اور بخشش کے اور ہمیشہ بہشت مین رہین اور وما کان لنفس ان تومن الا باذن
اللہ سے یہہ مراد نہین ہے کہ اوس نفس پر ایمان حرام ہے اور لیکن معنے آیت کی یہہ ہین کہ ایمان لاتا ہے بامر خدا اور اذن سے مراد
امر ہے اوسکا واسطے ایمان کے اوس نفس کو کہ ایمان لانیمین وہ بے اختیار نہووے اور ایمان لانے او سپر زبردستے نکیجاوے
مامون رشید یہہ سنکر بہت خوش ہوا اور امام علیہ السلام کو دعا دی اور فرماتا ہی خدا کہ ویجعل الرجس اور کردیگا ہم ناپاکی
کو یعنے عذاب اور غضب کو علی الذین لا یعقلون اوپر اون لوگون کو کہ نہین سمجھتے ہین اور خداتعالی کے قدرت کی نشانیون مین
تامل نہین کرتے ہین اور اب خداتعالی اپنی وحدانیت اور قدرت کی دلیلون پر مطلع کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ قل انظروا کہہ تو
ای محمد کہ نظر کرو تم اسے مشرکو کہ ماذا فی السموات کیا کیا بیچ آسمانون کے عجایب ہین والارض اور بیچ زمین نشانیان او سکی
قدرت کی کہ وہ امد و رفت رات اور دن کی اور سیر چاند اور سورج اور ستارون کی ہی اور ہونا آسمانون کا اور دریا اور پہاڑون کا اور
درختون اور میوون کا اور طرح طرح کی حیوانات کا کہ ان چیزون کی طرف نظر کرنا آدمی کو ایمان کیطرف بلاتا ہے اور طرف معرفت صانع
عالم کے اور او سکے وحدانیت کی پس اس سے زیادہ اور کیا نشانی طلب کرتے ہو اور فرماتا ہی کہ وما تغنی الآیات اور نہین بے پروا کرتے
ہین یہہ نشانیان اور نہین کفایت کرتے ہین وہ والنذر اور پیغمبر ڈرانیوالی کہ وہ بھی نہین کفایت کرتے ہین عن قوم لا یؤمنون
اوس قوم سے کہ نہین ایمان لاتی ہین وہ یعنے جو کہ ارادہ ایمان کا نہین کرتے ہین اون آیتون مین تفکر کرکے فہل ینتظرون پس
نہین انتظار کرتے ہین وہ مشرکین الا مگر دنون کا یعنی مگر واقعون کا مثل ایام الذین مانند دنون یعنے واقعون اون لوگون کے
کہ خلوا من قبلہم گذری ہین وہ پہلے اون سے مثل قوم ثمود اور عاد اور اصحاب ایکہ اور اہل سوتفکہ کہ اون مشرکین پر بہے
مثل اون قومون کی عذاب نازل ہوا اور فرماتا ہے کہ قل کہہ تو ای محمد صلعم فانتظروا پس انتظار کرو تم عذاب کا ای مشرکین کہ
تمپر نازل ہو انی معکم من المنتظرین تحقیق مین بھی ہمراہ تمہاری انتظار کرنیوالون مین سے ہون اور فرماتا ہی ثم ننجی رسلنا پھر
[illegible]ات دین ہم پیغمبرون اپنی کو جسوقت کہ عذاب نازل ہو والذین آمنوا اور اون لوگون کو کہ ایمان لائی ہین وہ اون پیغمبرون پر اور
[illegible] ہم کرتے چلی آئی ہین اور ثم ننجی کا عطف فعل مقدر ہے اور تقدیر او سکی یہہ ہے کہ نہلک الامم ثم ننجی رسلنا کذلک ایسی ہی
[illegible] ناجی ہمنے پیغمبرون کو اور اوکی پیروی کرنیوالون کو حقا علینا ثابت ہوا ہی او پر ہمارے کہ وقت ہلاک ہونے مشرکین کے ننج المومنین
[illegible] بچاوین مومنون کو کہ وہ محمد اور اصحاب او سکے ہین اور پہلے ننجی کو یعقوب نے اور زمیلی مخفف پڑہا ہی اور دوسری ننجی کو حفص اور یعقوب اور سہل
[illegible] پروردگار سے سوال کذلک متعلق انجاء کی ہے اور حقا مفعول مطلق فعل محذوف کا ہی اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ کسی
[illegible] کے درمیان بھائی ہوتا ہی دینے سے اوس شخص کے جنتی ہونی پر کہ جو کوئی تم مومنین مین سے مرگیا ہے اسواسطے کہ خداتعالی فرماتا ہی کذلک
[illegible] بہنی اور دو شخصون نے ویر فرماتا ہے خدا کہ قل کہہ تو ای محمد صلعم کہ یا ایہا الناس ای آدمیو مکہ کی ان کنتم فی شک من دینی اگر ہو تم بیچ
[illegible] سوال [illegible] گا [illegible] سے پس کیون نہین سکو صحیح نہین جانتے ہو اور یقین او سکے حق ہونیکا نہین کرتے ہو تو فلا اعبد الذین تعبدون من دون اللہ پس نہین عبادت

کرتا ہون مین اونکی کہ عبادت کرتی ہو تم سوائے خدا کی جنکی کہ وہ بت اور ملائکہ اور غیر اونکی ہین وَلٰكِنْ اَعْبُدُ اللّٰهَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ اور
لیکن عبادت کرتا ہون مین خدا کی جوکہ موت دیتا ہی تمکو پس وہی لائق ہے اسکی کہ خوف کیا جاے اور امید رکھی جاے اوس سی خصوصیت توفی
کے ذکر کیواسطی ڈرانی کفار کی ہے کہ مین ایسے شخص کی پرستش کرتا ہون کہ جو تمکو موت دیتا ہی وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اور
حکم کیا گیا ہون مین یہہ کہ ہون مین ایمان لانیوالونمین سی خدا کی احکام پر اور انبیا کی خبرون پر جو کچھہ کہ مجھکو وحی سی معلوم ہوا ہے
وَاَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ اور حکم کیا گیا ہون مین یہہ کہ راست کر تو منہہ اپنی کو لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا واسطی دین کی کہ میل کرنیوالا ہی طرف حق کی
کہ وہ دین ابراہیم کا ہی یعنی خدا نے مجھکو حکم کیا ہی کہ تو عمل اپنا موافق دین اسلام کی کر کہ وہ دین ابراہیم ہی اور یا یہہ کہ منہہ اپنا نماز مین قبلہ کیطرف کر کہ
وہ دین ابراہیم کی طریقون میں سے ہی اور ان اقم کا عطف ان اکون پر [illegible] واقع ہوا ہے اور اگرچہ یہان عطف طلب کا خبر پر ہی
لیکن اقم استقامت کی معنی مین ہوگا اور فرماتا ہی خدا کہ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اور نہ ہو تو شرک کرنیوالون مین سے یہہ خطاب
سوائے پیغمبر کی اور لوگون کیطرف ہے اور ایسی ہی اسکی بعد خطاب ہے چنانچہ فرماتا ہی کہ وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اور نہ پکار تو سوائی
خدا کی مَا لَا يَنْفَعُكَ اوس چیز کو کہ نہ فائدہ دیوی تجھکو پکارنا اور پرستش کرنا اوسکا وَلَا يَضُرُّكَ اور نہ ضرر پہونچاوی تجھکو اگر ترک
کری تو اوسکی پرستش کو فَاِنْ فَعَلْتَ پس اگر کری تو یعنی پکاری تو ایسی چیز کو تو فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ پس تحقیق تو اوس وقت
البتہ ظلم کرنیوالون مین سی ہوگا اپنی نفس پر اور فرماتا ہی کہ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ اور اگر پہونچاوی تجھکو خدا ضرر مثل بیماری اور فقیری
کی تو فَلَا كَاشِفَ لَهٗ پس نہین ہے کوئی دور کرنیوالا واسطی اوسکی اِلَّا هُوَ مگر وہ خدا وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ اور اگر ارادہ کری وہ تجھے ساتھہ
نیکی کی مثل صحت اور آسودگی کی تو فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ پس نہین ہے کوئی دفع کرنیوالا واسطی فضل اوس خدا کی يُصِيْبُ بِهٖ پہونچاتا ہے
اوس فضل کو مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ جسکو چاہتا ہی بندون اپنی مین سی موافق حکمت اور مصلحت کے وَهُوَ الْغَفُوْرُ اور
وہ ہی بخشنے والا ہی گناہون کا اوسکی رحمت سی نا امید نہ ہونا چاہئی الرَّحِيْمُ مہربان ہی اپنی بندون پر کہ اونکو نا امید نہین کرتا ہی
پس چاہئے کہ طلب کرین اوسکی رحمت کو عبادت کرکی اور نا امید نہون اوسکی بخشش سے گناہ کرکی اور فرماتا ہی کہ قُلْ يٰٓاَيُّهَا
النَّاسُ کہہ تو ای محمد کہ ای آدمیو قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ تحقیق آیا ہی تمہارے پاس حق مِنْ رَّبِّكُمْ پروردگار تمہاری کیطرف سے کہ وہ
پیغمبر ہے یا قرآن ہی یا دین اسلام ہی یا معجزات ہین جو کہ دلالت کرتی ہین نبوت کی صدق ہونی پر اب تمکو کچھہ عذر نہین ہے
فَمَنِ اهْتَدٰى پس جو شخص کہ ہدایت پاوی طرف ایمان کی فکر اور تامل کرکی اوسکی قدرت کی نشانیون مین فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ
پس سوائی اسکی نہین کہ ہدایت پاتا ہی وہ لِنَفْسِهٖ واسطی نفس اپنی کی کہ فائدہ اوسکا اوسیکے واسطی ہی وَمَنْ ضَلَّ اور جو کوئی
گمراہ ہو حق کا انکار کرکی فَاِنَّمَا يَضِلُّ پس سوائی اسکی نہین کہ گمراہ ہوتا ہی وہ عَلَيْهَا اوپر اوس نفس کے کہ ضرر اور وبال اوسکا اوسی
پر ہی وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ اور نہین ہون مین اوپر تمہارے نگہبان کہ تمہارا امر میرے سپرد ہوا اور مجھپر واجب ہو کہ تمہاری اصلاح کرو اور لاتی ...
اور تمکو ہدایت پانیوالا کردون اور اپنی حبیب کے طرف خطاب کرتا ہی خدا کہ وَاتَّبِعْ اور پیروی کر تو ای محمد صلعم مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ ایمان کی ...
اوس چیز کی کہ وحی کی جاتی ہی طرف تیرے وَاصْبِرْ اور صبر کر تو اوس آزار پر کہ جو ایمان کیطرف لوگون کو بلانے میں تجھکو پہونچتا ہو اپنی زور اور
حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ یہان تک کہ حکم کری خدا تیری غلبہ اور نصرت کا یا حکم کری تجھکو دشمنون سے لڑنیکا اور اہل کتاب ... اور مصلحت کے ... ہون مین
وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ اور وہ بہتر حکم کرنیوالونسی ہی کہ اوسکی حکم مین کبھی خطا نہین ہوتی اور نہ ظلم ہی واسطی کہ ... شب معراج
خبر رکھتا ہی سب کے دلون کی باتون سے اور محتاج گواہونکا نہین ہے اور دوسرے حاکم موافق ظاہر کی حکم کرتے کہ جس سے ... اور ...
باتون سی واقف نہین ہین اور نہ غیب کو جانتی ہین ہو سکی امون سی خطا ہوتی ہی ... ازبسکہ ... سیارہ ... اور ...

ایک قسم از خط لکھتی وہ خبر ہی لکھیں ٭ سورۂ ہود وہ یہہ سورہ مکی ہی اور اسمین ایکسو تیئیس آیتین ہین اور بعضی وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ
کو مدنی آیت کہتی ہین اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ جو کوئی سورۂ ہود کو پڑہے حق تعالی اوسکو قیامت کی روز زمرۂ
انبیا کی ہمراہ اوٹہائی اور حساب کو اوسپر آسان کری اور اوس روز کوئی اوسکی خطا پر مطلع نہو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
الٓرٰ اسکی تاویل اس سی پہلی سورت مین گزر گئی ہی كِتٰبٌ یہہ کتاب ہے کہ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ استوار کی گئی ہین آیتین اوسکی لیعنون سے
یا یہہ کہ نظم اوسکا محکم ہی مثل بنائی محکم کی کہ نہین ہے خلل اور نقصان اوسمین اور یا یہہ کہ محکم ہی نسخ سی کہ قیامت تک منسوخ نہوا اور کتاب
خبر ہی مبتدائی محذوف کی یعنی ہذا کتاب ثُمَّ فُصِّلَتْ پہر تفصیل کی گئی ہین وہ آیتین کہ اوسمین دلائل توحید کی ہین اور نصیحتین ہین اور
احکام حلال اور حرام کی ہین اور قصے ہین مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ نزدیک حکمت والی خبردار کی سی نازل کی گئی ہین اَلَّا تَعْبُدُوْٓا کہ نہ
پرستش کرو تم اِلَّا اللّٰهَ مگر خدا کو اور کہہ تو اے محمد صلعم کہ اِنَّنِيْ لَكُمْ مِّنْهُ تحقیق مین واسطی تمہارے اوس خدا کی جانب سے نَذِيْرٌ ڈرانیوالا
ہون شرک اور گناہون سی وَّبَشِيْرٌ اور خوشخبری دینی والا ہون ایمان لانیوالون کو بہشت کے نعمتون کی وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اور یہہ کہ بخشش چاہو
تم پروردگار اپنی سی اور الا تعبدوا محل نصب مین ہے اور تقدیر اوسکی لان لا تعبدوا ہی اور یا یہہ کہ تقدیر اوسکی امرکم بان لا تعبدوا ہی پس
جب وقت یا محذوف ہوئی تو فعل کی ساتھ وصل ہو گیا اور ان استغفروا معطوف ہے اوسپر اور فرماتا ہی کہ بخشش چاہو تم پروردگار اپنے سے
ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ پہر رجوع کرو تم طرف اوس پروردگار کی اور توبہ کرو تم گناہون سی يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا فائدہ دیگا تمکو فائدہ نیک نعمت
اور فراغت کا زندگانی دنیا مین اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ایک مدت نام رکہی گئی مقرر تک جبتک کہ تمہاری اجل آئی اور تمکو عذاب سے ہلاک نکریگا
وَّيُؤْتِ اور دیگا خدا اپنی كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ ہر صاحب فضل کو فَضْلَهٗ ثواب فضل اوسکے کا دنیا اور آخرت مین بعضی کہتی ہین کہ
صاحب فضل وہ ہی کہ جسکی نیکیان بدیون سے زیادہ ہون اور کہتی ہین کہ اگر نیکیان اور بدیان برابر ہون تو چندی اوسکو اعراف مین بہی
رکہین اور بعد اوسکی اوسکو بہشت مین لیجائین اور اگر برائیان نیکیون سے زیادہ ہون تو دوزخ مین اوسکو لیجائینگے اور وہان ہیگا موافق
برائیون کی اور اگر آدمی ایک برائی کری تو اوسکی واسطی ایک برائی لکہی جاتی ہی اور اگر ایک نیکی کری تو اوسکی واسطی دس نیکیان لکہی جاتی
ہین اور بعد اوسکی اگر برائی کری تو اوسکا عوض یہین دنیا مین ہو جاتا ہی کہ موافق اوسکی دنیا مین اوسکو تکلیف ہو اور نیکیان اوسکی
دسون آخرت کی لئی باقی رہتی ہین اور فرماتا ہی کہ کہہ تو کہ وَاِنْ تَوَلَّوْا اور اگر پہر جاؤ تم میری متابعت سی یا اسلام سے تو
فَاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ پس تحقیق مین خوف کرتا ہون اوپر تمہاری عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ عذاب دن بڑی سی کہ وہ قیامت کا دن ہی اور
ہول اوسکی بہت بڑی ہی اور بعضی کہتی ہین کہ مراد اوس سے روز جنگ بدر ہی اور بعضی کہتی ہین کہ مراد اوس سے وہ روز ہے کہ جسمین
کفار قحط مین مبتلا ہوئی تہی یہانتک کہ اونہون نی مردار کو کہایا اور ان تولوا مین ایک تا محذوف ہو گئی ہے اور اصل تتولوا تہا
...سکتا مین او نعام کرتا ہی اور فرماتا ہی خدا کہ کہہ تو اون کافرون سے اے محمد کہ اِلَى اللّٰهِ طرف اللہ کی ہی مَرْجِعُكُمْ پہر آنا تمہارا اور
اور اوسمین ... عمال کے وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور وہ خدا اوپر ہر چیز کی قادر ہی عذاب کرنی اور ثواب دینی مین اور امام محمد باقر علیہ السلام
... کہی سننی ... جابر بن عبد اللہ انصاری نی بیان کیا کہ مشرکین مین سی اگر کوئی شخص گرد بیت اللہ کی رسول خدا صلعم کی پاس سے گزرتا
... سینی پروردگان اپنا نیچے کو کر لیتا تہا اور سر کو کپڑی مین چہپا لیتا تہا کہ رسول خدا اوسے دیکہین اور بعضی کہتی ہین کہ ایک جماعت مشرکین کی جو درا...
... درمیان بہید کہتی تہی اور مصلحت کرتی اسی اوسکو پوشیدہ رکہتی تہی آپسمین اونہون نی ملاقات کری کہا کہ اگر ہم پردہ چہوڑ دین اور
... بہی اور دو شخص آپسمین اپنی سینون کو موڑلین محمد کی عداوت مین تو کیونکر اوسکو خبر ہوگی اوس مقدمہ مین خدا حکایت فرماتا ہے
... سوال ... کار اپنی سی پس کیونکہ خبردار ہو کہ تحقیق وہ مشرکین موڑتے اور پہیرتی ہین سینون اپنی کو تیری عداوت سی ای محمد صلعم لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ تاکہ

... مادی توا...

یونہیں پوشیدہ کریں وہ اوس خدا سی یا پیغمبر سے اور مومنین سے اپنی کفر اور عداوت کو خدا فرماتا ہی کہ آگاہ خبردار ہو اور جانو کہ حِیْنَ یَسْتَغْشُوْنَ ثِیَابَهُمْ

جسوقت اوڑہتے ہیں وہ کپڑے اپنی کو اور بستروں پر اپنی لیٹتی ہیں تو یَعْلَمُ جانتا ہی خدا مَا یُسِرُّوْنَ اوس چیز کو کہ پوشیدہ کرتی ہیں وہ اپنی سینوں میں وَمَا یُعْلِنُوْنَ

اور جانتا ہی اوس چیز کو کہ ظاہر کرتے ہیں وہ اِنَّهٗ عَلِیْمٌ تحقیق کہ وہ جاننے والا اور عالم ہی بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ساتھہ سینوں کی باتوں کی اور ثنونی کو علی بن الحسین

اور ابو جعفر محمد بن علی اور زید بن علی اور جعفر بن محمد علیہم السلام نی یثنونی پڑہا ہی یفعوعل کے وزن پر مبالغہ کی واسطے بناکر اور بعضی آدمی اوسکو

اثنونی پڑہتی ہیں افعوعل کے وزن پر ابن عباس سی روایت ہی کہ جسکے شان میں یہہ آیت نازل ہوئی وہ اخنس بن شریق تھا اور وہ شخص خوبصورت

اور خوش کلام تہا جسوقت رسول خدا صلعم کو دیکھتا تو خوشامد کی باتیں حضرت سی کرتا تہا اور اپنی تئیں دوست ظاہر کرتا تھا اور دل میں عداوت رکھتا

تھا اور قمی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہی کہ لوگ اپنی سینوں میں علی کا بغض پوشیدہ رکھتی تہی اور رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ علامت نفاق کی علی کی

عداوت رکھنی ہے اور لوگ رسول خدا صلعم کے روبرو علی کے دوستی ظاہر کرتے تہی اور اپنی دلوں میں اوسکے عداوت رکھتے تہے اور اہل سنت کی کتابوں میں

لکھا ہی اور ابن عباس سی روایت ہی کہ ہم رسول خدا صلعم کی ہمراہ باغوں کی سیر کرتے تہی یہانتک کہ سات باغوں کی سیر کیے علی نے ایک باغ کو دیکھکر کہا کہ یا رسول خدا

کیا اچھا باغ ہی یہہ حضرت نی یہہ سنکر فرمایا کہ اے علی تیرا باغ بہشت میں اس باغ سی بہتر ہے اور بعد اسکی رسول خدا صلعم رونی لگی علی نی حضرت سی پوچھا کہ آپ کیوں

روتی فرمایا کہ اے علی لوگ تیری عداوت اپنی سینوں میں کیتے ہیں اور میری زندگی میں اوسکو ظاہر نہیں کرتے میں جب جاونگا تو بعد میرے اوسکو ظاہر کرینگی اسواسطی میں رویا

اور اب خدا تعالی اپنی علم کا حال بیان کرتا ہے کہ وہ سب امور پوشیدہ کو جانتا ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اور نہیں ہی کوئی چلنے والا

زمین کی یعنے نہیں ہے کوئی جاندار زمین میں اِلَّا عَلَی اللّٰهِ رِزْقُهَا مگر واجب ہے اوپر خدا کی روزی اوسکی از روی فضل و کرم کی وَیَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا اور

جانتا ہی خدا جگہہ ٹھہرنے اوسکے کو وَمُسْتَوْدَعَهَا اور جگہہ سونپنی اوسکے کو صلب اور رحم اور بیضہ میں پیدا ہونی سی پہلے یعنی خدا جانتا کہ کسکی صلب

سے کس زمین سی نکلیگا اور کسکی پیٹ میں سی پیدا ہوگا اور دنیا میں کہاں رہیگا اور کہاں مرکر دفن ہوگا اور بعد مرنیکے بہشت میں جاویگا یا دوزخ میں اور

كُلٌّ ہر چلنی والا اور اوسکی روزی اور جگہہ ٹہرنیکی اور سپرد کرنیکی اوسکے فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ بیچ کتاب روشن کی ہی کہ وہ لوح محفوظ ہی اور نہج البلاغہ میں لکھا

ہی کہ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نی کہ خدا تعالی روزی کی تقسیم اور اعمال بندوں کی اور انفاس اونکی اور چہپنا اور خیانت کرنا اونکی آنکھوں کا اور جو کچھہ

بیچ اونکی سینوں میں ہی اور جگہہ اونکی ٹہرنیکی اور سپرد کرنیکی پشت پدر اور شکم مادر میں سبکو بتفصیل جانتا ہی اور فرماتا ہی کہ وَهُوَ الَّذِیْ اور وہ خدا وہ

ایسا شخص ہے کہ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ پیدا کیا ہی اوسنی آسمانوں کو اور زمین کو فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ بیچ چہہ دنوں کے کہ اول اونکا یکشنبہ ہی اور آخر

اونکا جمعہ ہی اور صحیح یہہ ہی کہ چہہ روز کے مقدار کی مدت میں پیدا کیا ہی اسواسطی کہ دن اوسوقت نہتی اور اسقدر مدت میں واسطے تعلیم بندوں کے پیدا کیا

ہی کاموں میں جلدی نکریں ورنہ ایک لحظہ میں پیدا کر سکتا تہا اور فرماتا ہی کہ وَّكَانَ اور تہا پہلے پیدا کرنی آسمانوں اور زمین سی عَرْشُهٗ عَلَی الْمَآءِ

پس عرش اوسکا اوپر پانی کے اس آیت سی معلوم ہوا کہ عرش اور پانی آسمانوں اور زمین سے پہلے پیدا ہوئی ہیں اور پانی بعد عرش کی سب چیزوں سی پہلے

ہوا ہی اور کہتی ہیں کہ خدا تعالی نی پہلی ایک یاقوت سبز پیدا کیا اور بنظر ہیبت اوسمیں دیکہا وہ یاقوت پانی ہو گیا اور بعد اوسکے ہوا کو پیدا کیا اور

ہوا پر پانی کو رکہا اور عرش پانی کی نیچی ہی اور اوپر ہے اور بعضی کہتی ہیں کہ عرش مانند کشتی کے پانی پر رواں تہا اور بعد اوسکے لوح اور قلم کو اوسنی

علم کیا کہ اوسنی جمیع مخلوقات کو جوکہ موجود ہونگے لوح پر لکھا اور بعد اوسکی فرشتوں نی ہزار سال تسبیح کی اور بعد اوسکی جمیع مخلوقات کو پیدا کیا

اور یہی آسمان اور زمین اور پانی اور ہوا وغیرہ کو اسواسطے پیدا کیا ہی کہ لِیَبْلُوَكُمْ تاکہ آزمائی وہ تمکو یعنے معاملہ آزمانیوالوں کا ساتھہ تمہارے کرے اور

ظاہر کرے کہ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا کونسا تمہارا نیک ہے عمل میں کہ ان چیزوں میں تدبر اور تفکر کرکے خدا کی واحد اور صانع ہونیکا عالم ہوکر اوسکی بندگی اور عبادت کرے

اور کون انکار کرکے کافر ہوتا ہی بعضکر نیکی جہت سی اور فرماتا ہی کہ وَلَئِنْ قُلْتَ اور البتہ اگر کہی تو اے محمد صلعم اپنی قوم کو کہ اِنَّكُمْ کہ شب معراج

مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْۢ بَعْدِ الْمَوْتِ تحقیق تم اوٹہائی جاوگی یعنی جی اٹھوگی بعد مرنیکے واسطے جزای اعمال کے تو لَیَقُوْلَنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا البتہ کہینگی وہ لوگ کہ کافر ہوئے

باتوں سی

اِنْ هٰذَآ نہین ہی یہہ بات کہ قیامت کی ہوبیگی اور زندہ ہوکر اوٹہنی کی کرتاہی تو یا قرآن کہ جس مین قیامت کا ذکر ہی اِلَّا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ مگر جادو ظاہر
کہ اسکے کچہہ اصل نہین ہے اور نہ اسکی کوئی حقیقت ہی وَلَئِنْ اَخَّرْنَا اور البتہ اگر تاخیر کرین ہم عَنْهُمُ الْعَذَابَ اونسی عذاب کو کہ وعدہ دیا ہی
ہمنی اوسکا اِلٰٓی اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ طرف ایک مدت شمار کی گئی کے تو لَيَقُوْلُنَّ البتہ کہین وہ مَا يَحْبِسُهٗ کون سی چیز بند کرتی ہی اوس عذاب کو
کیون نہین آتا ہے وہ عذاب ہمپر اور امت وقتون کی جماعت کو کہتی ہین اور معدودہ بمعنی قلیل ہے اور فرماتا ہے کہ اَلَا يَوْمَ يَاْتِيْهِمْ خبردار ہو
جسدن کہ آئیگا اونکو وہ عذاب کہ وہ روز جنگ بدر کا عذاب ہے لَيْسَ مَصْرُوْفًا عَنْهُمْ نہین ہوگا وہ دفع کیا گیا اونسی وَحَاقَ بِهِمْ اور احاطہ
کریگی ساتہہ اونکی مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ وہ چیز کہ ہین وہ ساتہہ اوسکے ہنسا کرتی اور وہی ہے اوسکی واقع ہونیکو جلدی کرتی اور امام محمد باقر علیہ السلام
سے روایت ہی کہ مراد امت معدودہ سے اصحاب امام مہدی علیہ السلام ہین کہ وہ تین سو او رتیرہ ہین اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہی کہ وہ
قائم آل محمد ہی اور اصحاب اوسکے اور امت معدودہ سے مراد یہہ ہی کہ شمار اونکی مثل شمار اہل بدر کے ہی کہ وہ تین سو او رتیرہ تہی اور امیر المومنین علیہ
السلام سے بہی یہی منقول ہے اور فرماتا ہی خدا کہ وَلَئِنْ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ اور البتہ اگر چکہاوین ہم انسان کو مِنَّا رَحْمَةً اپنی پاس سے رحمت
یعنے نعمت کو کہ پاوی اوسکی لذت کو ثُمَّ نَزَعْنٰهَا مِنْهُ پہر چہین لیوین ہم اوس رحمت کو اوس سے تو اِنَّهٗ لَيَـُٔوْسٌ تحقیق کہ وہ بہت نا امید ہونیوالا
رحمت خدا سے بسبب بے صبری کی كَفُوْرٌ بہت ناشکری کرنیوالا ہی اوس رحمت گذشتہ کا وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ اور البتہ اگر چکہاوین ہم اوسکو نَعْمَآءَ
نعمتین مثل صحت اور تونگری کے بَعْدَ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ پیچہے سختی کے کہ پہونچی ہے اوسکو تو لَيَقُوْلَنَّ ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ البتہ کہیگا وہ کہ گئی
برائیان یعنی سختیان عَنِّيْ مجہسے اور دور ہوگئی اور جاتی رہی اِنَّهٗ لَفَرِحٌ تحقیق وہ کہ انسان البتہ خوش ہونیوالا او سوقت فَخُوْرٌ نازاور
فخر کرنیوالا ہی آدمیون پر اور خوشی اور فخر غافل کردیتی ہین اوسکو شکر خدا سے اور نعمار انعام کو کہتی ہین کہ جسکا اثر اوسکی صاحب پر ظاہر ہووے
جسوقت اوسکو نعمتین ملتی ہین تو وہ فخر اور ناز کرتا ہے اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا مگر وہ لوگ کہ صبر کیا ہے اونہون نے محنت اور بلاؤن پر اور تسلیم کیا
ہی قضا کو وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور عمل کئی ہین اونہون نے نیک کہ واجبات او رمستحبات کو ادا کرتے ہین اور حرام فعلون سے وہ پرہیز کرتی ہین اُولٰٓئِكَ
یہہ لوگ وہ ہین کہ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ واسطی اونکی بخشش ہے وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ اور اجر بڑا کہ وہ بہشت ہی اور کہتی ہین کہ کفار عرب نے ازروے
تعصب اور عناد کی جناب رسولخدا صلعم کے حق مین سوال کیا کرتے تہی اور از انجملہ اونکا یہہ سوال تہا کہ کسلوسطی خدا نے اسکی واسطے خزانہ نہین بہیجا
کہ اوسکو خرچ کرتا اور فرشتہ اسکی پاس کیون نہین بہیجا کہ اسکی تصدیق کرتا اور حضرت یہہ سنکر تنگدل ہوتی تہی یہہ آیت نازل ہوئی چنانچہ
فرماتا ہی خدا کہ فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ پس شاید کہ تو ترک کرنیوالا ہی اور بعضی کہتی ہین کہ استفہام بمعنی نفی ہی یعنے ترک مت کر بَعْضَ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ
بعض اوس چیز کو کہ وحی کی گئی ہے طرف تیری کہ جسمین مذمت اونکی معبودون کی ہی اونکی خوف سے وَضَآئِقٌۢ بِهٖ اور تنگ ہی ساتہہ اوسکی یعنی اوسکی
اظہار کرنے مین تنگ ہی صَدْرُكَ سینہ تیرا اَنْ يَّقُوْلُوْا اس خوف سے کہ کہین وہ کہ لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ کیون نہین نازل کیا گیا ہی اوپر اوسکی خزانہ کہ
خرچ کرے وہ اَوْ جَآءَ مَعَهٗ مَلَكٌ یا کیون نہین آیا ہمراہ اوسکی فرشتہ کہ اوسکی تصدیق کرتا فرماتا ہی خدا کہ اِنَّمَآ اَنْتَ نَذِيْرٌ نہین ہی تو مگر ڈرانیوالا
اور اونمین تو کسیطرحکا قصور نہین کرتا ہی وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ اور خدا اوپر ہر چیز کی کارگزار اور نگہبان ہے اوسی پر توکل کرنا چاہی
[illegible] کہنی سنی سے تنگدل نہونا چاہئے حضرت صادق علیہ السلام سے اس آیت کی تفسیر مین روایت ہی کہ جسوقت رسولخدا صلعم قدید پر
[illegible] مینی اپنی پروردگار سے سوال کیا کہ میری اور تیری درمیان دوستی کری پس قبول کیا پروردگار میری نے اور سوال کیا مینی پروردگار
[illegible] اپنی درمیان بہائی ہونا کرے پس قبول کیا پروردگار میری نی اور سوال کیا مینی پروردگار اپنی سے کہ مجہکو وصی میرا کرے
[illegible] ہی اور دو شخصون نے قریش مین سے یہہ سنکر کہا کہ واللہ ایک صاع خرما یا پہٹک کہنہ مین ہمکو زیادہ دوست ہی اوس چیز
[illegible] سوال [illegible] پروردگار اپنی سے پس کیون نہین سوال کیا پروردگار اپنی سے فرشتہ کا کہ مدد کرے اوسکی دشمن پر یا کیون

[illegible] مدد کی تو [illegible]

نہین سوال کیا خزانہ کا کہ تو نگر ہو جاتے وہ اپنی فاقہ سی قسم ہی خدا کی نہین جانتی ہی اوسنی خدا سی حق اور باطل کی مگر کہ قبول کیا ہی خدا نی اوسکو خدا نی
نی یہ آیت نازل کی کہ فلعلک تارک الایہ اور عیاشی نی اپنی تفسیر مین زید بن ارقم سی روایت کی ہی کہ جبرئیل امین رسول خدا صلعم پر نازل ہوئی علی کی خلافت
کا حکم لیکر عرفہ کی شام کو پس تنگ ہو رسول خدا صلعم اس مقدمہ مین اہل دروغ اور نفاق کی جہٹلانی سی اور لوگونکو حضرت نے بلایا اور وہ مین ہی نہین تہا اور لوگون
سے حضرت نے مشورہ لیا کہ ایک رسم اور وقت مین علی کو قایم کرین اور یہ بہی اس مقدمہ مین کوئی بات ایسی نجانی کہ حضرت سی عرض کرین اور بعد اوسکی رسول
خدا صلعم رونے لگی جبرئیل نے کہا کہ یا رسول خدا صلعم حکم خدا سی ناراضی کرتی ہو فرمایا کہ نہین ہے جبرئیل پروردگار میرا جانتا ہے کہ میری قریش سے ملاقات کی جو وقت اوسنی
میری رسالت کا اقرار کیا یہانتک کہ مجہکو خدا نی جہاد کا حکم دیا اور لشکر ملائکہ کی آسمان سے نازل کئی کہ اونہونے میری مدد کی ہی پس کیونکر اقرار کرینگے یہ لوگ بعد میری
علی کی وصی ہونی کا پس جبرئیل وہان سی پہر گئی اور یہ آیت نازل کی فلعلک تارک الایہ آیۃ وایتو منی صلعم الکایہ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک اس تاکید سی جو علی کی
خلافت مین نازل ہوا ہی باعث اسکا یہی تہا کہ جناب رسول خدا صلعم اس حکم کی پہونچانے مین لوگونسی خوف کرتی تہی اور ابن مردویہ و محمد بن ابی شیبہ نے
بہی یہی لکہا ہی اور ایک روایت یہ ہے کہ دس آیتین سورہ ہود مین جو علی کی شان مین نازل کی ہین اونمین اول فلعلک تارک ہے اور فرماتا ہی خدا کہ
اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ کیا کہتی ہین وہ کہ جہوٹ بنالیا ہی اوس قرآن کو محمد صلعم نی خدا فرماتا ہی کہ قُلْ کہہ تو ہی محمد صلعم اون کی جواب مین کہ
فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ پس لاؤ تم دس سورتین مِّثْلِهٖ مثل اس قرآن کی فصاحت اور بلاغت مین مُفْتَرَيٰتٍ جہوٹ بنائی ہوئی اپنی باس سے کہ تم
بڑی فصیح اور بلیغ ہو وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ اور بلاؤ تم اوس شخص کو کہ سکتی ہو تم واسطی مدد کی قرآن کی بنانی مین مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا خدا کی اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ اگر ہو تم راست گو کہ یہ کلام جہوٹ بنایا ہوا ہے اور جس وقت وہ دس آیتوں کی لانی سے عاجز ہوئی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ فاتوا بسورۃ من مثلہ اور
جس وقت ایک سورت بہی نہ لا سکے تو عجز اون کا سب لوگون پر ظاہر ہو گیا اور فرماتا ہی خدا کہ فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ پس اگر نہ جواب دین اون کافر خدا کی
واسطی تمہاری اے پیغمبر اور مومنین فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اُنْزِلَ پس جانو تم کہ سوائی اسکی نہین کہ نازل کیا گیا ہی وہ قرآن بِعِلْمِ اللّٰهِ ساتہ علم خدا کی کہ اوس کی سوا
کو اور کوئی نہین جانتا ہی سوا خدا کی اور وہ علم بندونکی مصلحت کا ہی کہ جو اونکی کام آئی معاش اور معاد کی واسطی وَاَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اور جانو تم یہ کہ
نہین ہے کوئی معبود مگر وہ خدا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ پس کیا ہو تم اسلام پر ثابت رہنی والی جس وقت قرآن کا معجزہ ہونا ثابت ہوا اے مومنین اور قرآن کا
معجزہ ہونا بیشک ثابت ہو گیا تہا اسواسطی کہ اوس زمانہ مین بڑی بڑی فصحا اور بلغا عرب مین موجود تہی اگر اونکو قدرت ایسی کلام کی ہوتی تو البتہ وہ قرآن
کی مقابلہ مین ایک کلام بنا کر لاتی اور اپنا قتل اور قید اور غارت ہونا گوارا کرتی اور محمد صلعم تو کسی آدمی سے پڑہتی نہی اور نہ اوس زمانہ مین کسی سی لکہنا سیکہا تہا
کہ وہ ایسی کلام کو بنالی ناخواندہ کیا بنائیگا اور دوسرا آدمی سی بنوانا ہرگز عقل مین نہین آتا اسواسطی کہ اگر کوئی دوسرا آدمی ایسا تہا کہ مثل اس کلام کے
بنا سکتا تہا تو وہ خود اپنی ذات کیواسطی ہی نبوت کا دعوی کرتا اگر وہ دنیادار ہوتا اور ایسی بادشاہی کو دوسری آدمی کیواسطی کیون تجویز
کرتا اور اگر وہ دیندار ہوتا تو قرآن شریف کے مقابلہ مین کلام فصیح بنا کر اپنی دین کی کمک کرتا اور رسول خدا صلعم پر اپنا غلبہ طلب کرتا اور اگر
ایسا آدمی ہوتا تو قریش کے رئیس لاکہون درہم اور دینار خرچ کرکی قرآن کی مقابلہ مین اوس سے ایک کلام بنواتی اور اپنی تباہی و رسوائی
خواری کو گوارا کرتی اور فرماتا ہی خدا کہ مَنْ كَانَ وہ شخص کہ ہوئے ایسا کہ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا چاہتا ہو زندگانی دنیا کو وَزِيْنَتَهَا اور زینت اوسکی
کی مقابلہ مین اعمال نیک کے نُوَفِّ اِلَيْهِمْ پورا کرینگے ہم طرف اونکی اَعْمَالَهُمْ جزای اعمال اونکی فِيْهَا بیچ اوس دنیا کی مثل صحت اور تونگری اور
اولاد کی مراد اوس سے منافقین ہین یا ریاکار نیوالی یا یہود اور نصاری اور بعضی کہتی ہین کہ مراد اوس سے کل آدمی ہین جو کہ طالب دنیا ہین وَهُمْ
جائیگا اونکی اعمال کی مقابلہ مین وَهُمْ فِيْهَا اور وہ بیچ اوس دنیا کی لَا يُبْخَسُوْنَ نہ نقصان دئی جائینگے بیچ مزد اونکا اُولٰٓئِكَ یہ وہ
لوگ ہین کہ لَيْسَ لَهُمْ نہین ہے واسطی اونکی فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ بیچ آخرت کے مگر آتش دوزخ کہ دنیا کیواسطی اون لوگونے اعراض کیا اور نیکی
برباد کیا ہی وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا اور مٹ جائیگا آخرت مین جو کچہ کہ کیا ہی اونہونے بیچ اس دنیا کی کہ خالص واسطی خدا کی نہ تہا

فایدہ کو وہ عمل کیا تہا وَبَاطِلٌ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ اور باطل ہو وہ چیز کہ تہی وہ عمل کرتے اور بعضی باطل کو بطل پڑھتے ہین اور حضرت صادق علیہ السلام سے
روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ قریب ہے کہ آپکا آدمیون پر ایک زمانہ کہ ناپاک ہوگی اوس زمانہ مین باطن اونکی اور نیک ہوگی
ظاہر اونکی واسطے طمع کرنی دنیا کی اور نہ ارادہ کرینگے وہ اوس چیز کا کہ نزدیک اونکی پروردگار کے ہی اجر او ثواب آخرت کا اور فرمایا حضرت
صادق علیہ السلام کہ فرمایا جناب رسولخدا صلعم نے کہ دنیا کی طلب کرنیمین ضرور آخرت کا اور آخرت کے طلب کرنیمین ضرور دنیا کا پس ضرر کرو تم دنیا کا
کہ وہ لایق اسکے ہی اور منقول ہی کہ حضرت موسی پیغمبر کا گذر ایک شخص پر ہوا کہ وہ روتا تہا جب حضرت موسی اولٹی پہرا اور پہر اوس شخص پر نظر
ہوا تو دیکہا اوسکو روتا حضرت موسی نے مناجات کی کہ ای پروردگار بندہ تیرا تیری خوف سے روتا ہے فرمایا خدا نے کہ ای موسی پسر عمران کی اگر دماغ آنسو کی
ہمراہ نکل آئی اور ہاتہ اسکی دعا کرتے کرتے ٹوٹ پڑین تو بہی مین اسکو نہ بخشونگا اسواسطی کہ وہ دنیا کو دوست رکہتا ہے اور اب خدا تعالی مومنین مخلصین
حال بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے أَفَمَنْ كَانَ عَلَى بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّهِ کیا پس وہ شخص کہ ہو اوپر دلیل کی پروردگار اپنی کیطرف سے کہ وہ پیغمبر ہے وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِنْهُ
اور پیچہی آئی اوس شخص کے گواہ اوس خدا کی جانب سے اوس کی پیغمبری کی گواہی دینی والا کہ وہ قرآن ہی وَمِنْ قَبْلِهِ كِتَابُ مُوسَى
اور پہلے اوسکے کتاب موسی کی ہی کہ تصدیق کرنیوالی اوس پیغمبر کی ہے إِمَامًا وَرَحْمَةً پیشوا اور رحمت واسطی مومنین کے وہ لوگ کیا مانند
اون لوگون کی ہین کہ چاہتے ہین دنیا کو أُولَئِكَ یہہ لوگ جو کہ دلیل پر ہین يُؤْمِنُونَ بِهِ ایمان لاتی ہین ساتہہ اوس پیغمبر کی یا قرآن کے
وَمَنْ يَكْفُرْ بِهِ اور جو شخص کہ کفر کری ساتہہ پیغمبر کے یا قرآن کے مِنَ الْأَحْزَابِ گروہون بت پرستون اور یہود اور نصاری سے فَالنَّارُ مَوْعِدُهُ
پس آتش دوزخ وعدہ گاہ اوسکی ہے فَلَا تَكُ فِي مِرْيَةٍ پس نہو تو ای محمد صلعم خطاب اگرچہ حضرت کیطرف ہے لیکن مراد اوس سے امت کے لوگ ہین یعنی اے نوع
انسان مِنْهُ بیچ شک کے اوس وعدہ سی یا پیغمبر سی إِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ تحقیق کہ وہ حق ہی پروردگار تیرے کیطرف سے وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ اور لیکن اکثر
لوگ نہین ایمان لاتے ہین اور اوسکی تصدیق نہین کرتے ہین اور أَفَمَنْ كَانَ عَلَى بَيِّنَةٍ کے خبر محذوف ہے اور وہ كَمَنْ لَا بَيِّنَةَ لَهُ ہی اور اماما
ورحمة حال واقع ہوئی ہین اور بینہ اور شاہد کی معنی مین بابت اختلاف ہے بعضے کہتی ہین کہ بینہ سی مراد پیغمبر یا ہر شخص دین حق والا یا مومنین اصحاب
رسول خدا یا مومنین اہل کتاب اور شاہد سے مراد قرآن ہے یا جبرئیل یا زبان حضرت کی یا علی بن ابیطالب اور امام کاظم اور امام رضا علیہما السلام سے روایت ہے
بینہ پر رسول خدا صلعم ہین اپنی پروردگار کیطرف سے اور شاہد حضرت علی بن ابیطالب ہین اور امام محمد باقر علیہ السلام اور صادق علیہ السلام
سے روایت ہے کہ اس آیت مین تقدیم اور تاخیر ہوگئی ہے اور اصل مین اسطرح تنزیل ہوئی ہی کہ أَفَمَنْ كَانَ عَلَى بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّهِ یعنی رسول اللہ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِنْهُ إِمَامًا وَرَحْمَةً وَمِنْ قَبْلِهِ
كِتَابُ مُوسَى یعنی پس جو شخص کہ ہو اوپر دلیل کی پروردگار اپنی کیطرف سے یعنی رسولخدا اور پیچہی آئی اوسکی گواہ اوس خدا کی جانب سے کہ وہ گواہ
امام اور رحمت ہے اور پہلے اوس کے کتاب موسی کی ہی کہ وہ تصدیق اوسکی کرتی ہی اور امیر المومنین اور امام باقر اور امام رضا علیہم السلام سے روایت ہے کہ شاہد علی
بن ابیطالب ہے کہ گواہی دینگے واسطی پیغمبر کے اور وہ اوسی سے ہے اور امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا کہ قریش مین ایسا کوئی آدمی نہین
کہ حق مین ایک آیت یا دو آیتین نازل نہوئی ہون ایک شخص نے کہا کہ یا امیر المومنین تیری شان مین کونسی آیت نازل ہوئی ہے فرمایا کہ
[illegible] پڑہتا ہے تو سورہ ہود مین أَفَمَنْ كَانَ عَلَى بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّهِ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِنْهُ کہ محمد صلعم بینہ پر اپنی پروردگار کیطرف سے اور مین شاہد ہون اور
[illegible] مین ہے فرمایا کہ مین شاہد ہون اور مین اوس سے ہون اور حافظ ابو نعیم اہل سنت نے حلیۃ الاولیاء مین لکہا ہی کہ مراد شاہد سے
علی ہے اور ثعلبی محدث اہل سنت نے اپنی تفسیر مین ابو ہریرہ سے ایک روایت طولانی نقل کی ہی اور اوسمین بہی یہی لکہا ہے کہ مراد شاہد
[illegible] ہے سوا اسکی اور کتابون مین بہی اہل سنت کی لکہا ہی کہ مراد شاہد علی بن ابیطالب ہے پس جس شخص کو خدا تعالی شا[illegible]
[illegible] مرتبہ بلند ہوگا ہمیشہ خدا ایسی شخص کو چہوڑ کر اوسکی سوا دوسرے لوگون کی پیروی کرنی عقل سے بعید ہے اور فرمایا خدا نے
وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى اور کون شخص ہے کہ زیادہ ظالم ہو اوس شخص سے کہ بناوے عَلَى اللَّهِ كَذِبًا اوپر خدا کے جہوٹ کو کہ واسطی اوسکی شریک ٹہراوی أُولَئِكَ

یہہ لوگ جھوٹ بنانی والی یُعْرَضُوْنَ پیش کئی جاوینگے قیامت مین عَلٰی رَبِّھِمْ اوپر پروردگار اپنی کے وَیَقُوْلُ الْاَشْھَادُ اور
کہینگے گواہ یعنی کرام کاتبین یا پیغمبر واسطی امت کی یا ایمہ معصومین ہر زمانکی گواہ یا اعضا آدمی کی کہ ھٰٓؤُلَآءِ الَّذِیْنَ یہہ وہ لوگ ہین کہ
کَذَبُوْا عَلٰی رَبِّھِمْ جھوٹ کہا تہی انہون نی اوپر پروردگار اپنی کی اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ خبردار ہوا اور جانو کہ لعنت خدا کی ہی
اوپر ظلم کرنیوالونکی اپنی نفسون پر شرک کے جہت سی اَلَّذِیْنَ وہ لوگ کہ زیادتی عناد سی یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بند کرتی ہین وہ راہ خدا
سی کہ وہ دین اسلام سی لوگون کو پہیرتے ہین وَیَبْغُوْنَھَا عِوَجًا اور طلب کرتے ہین وہ واسطی راہ خدا کی کجی کہ جو حق سی پہیری اور وصف اوسکا کجی سے
ساتہہ کرتے ہین وَھُمْ بِالْاٰخِرَةِ ھُمْ کٰفِرُوْنَ اور وہ ساتہہ آخرت کی کفر کرنیوالی ہین کہ اوسکا انکار کرتے ہین اُولٰٓئِكَ یہہ کفر کرنیوالی
لَمْ یَكُوْنُوْا مُعْجِزِیْنَ نہین ہین وہ عاجز کرنیوالی خدا کو عذاب کرنے سی فِی الْاَرْضِ بیچ زمین کی یعنی دنیا مین وَمَا کَانَ لَھُمْ اور نہین ہین واسطی
اونکے مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِیَآءَ سوائے خدا کی دوست کہ عذاب اونسی دور کرین لیکن تاخیر عذاب کی اونسی قیامت تک کی کہ بہت سخت
اور مدام ہو جیسی کہ فرماتا ہے کہ یُضٰعَفُ لَھُمُ الْعَذَابُ دو چند کیا جاویگا واسطی اونکی عذاب ایک گمراہی کا اور ایک گمراہ کرنیکا او
اونکا حال بیان کرتاہے کہ مَا کَانُوْا نہی وہ کہ یَسْتَطِیْعُوْنَ السَّمْعَ سن سکتی وہ حق کو اسواسطی کہ سننی سے حق کے وہ بہرے
تہی وَمَا کَانُوْا یُبْصِرُوْنَ اور نہی وہ کہ دیکہتی وہ اوسکے قدرت کی نشانیون کو یعنی انہون نی اپنی تئین بہرا اور اندہا بنا رکہا
تہا حق کی سننی اور دیکہنی سے اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ یہہ وہ لوگ ہین کہ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَھُمْ نقصان مین دیا ہی انہون نے جانون اپنی کو
وَضَلَّ عَنْھُمْ اور گم ہوئی اونسی مَّا کَانُوْا یَفْتَرُوْنَ وہ چیز کہ تہی وہ جھوٹ بناتی اور خدا پر افترا کرتے لَا جَرَمَ اَنَّھُمْ ضرور اور شک نہین
تحقیق وہ فِی الْاٰخِرَةِ ھُمُ الْاَخْسَرُوْنَ بیچ آخرت کی وہ ہی ہین بہت نقصان والی کہ انہون نے پرستش خدا کی واسطے فایدہ دنیا
کی کی ہی اور اب خدا تعالی مومنین کی ثواب کا حال بیان کرتاہے چنانچہ فرماتا ہے کہ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تحقیق جو لوگ کہ ایمان
لائی ہین باعتقاد خالص وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور عمل کئے ہین انہون نی نیک نہایت اخلاص سے وَاَخْبَتُوْٓا اِلٰی رَبِّھِمْ
اور مطمئن ہوئے ہین وہ طرف پروردگار اپنے کے خشوع اور خضوع سے اوسکا ذکر کرکے اُولٰٓئِكَ یہی لوگ ایمان لانیوالی خدا
اور پیغمبر پر اور خدا کے سب احکام پر اور بخلوص نیت اعمال نیک بجا لانیوالی اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ صاحبان بہشت ہین کہ ھُمْ فِیْھَا
خٰلِدُوْنَ وہ بیچ اوسکے ہمیشہ رہنی والے ہین مَثَلُ الْفَرِیْقَیْنِ مثال دونون فرقون کے یعنی کفار اور مومنین کے کَالْاَعْمٰی
وَالْاَصَمِّ مانند اندہی اور بہرے کے وَالْبَصِیْرِ اور مانند بینا کی وَالسَّمِیْعِ اور مانند شنوا کی اور تشبیہ کافر کی اندہی سے تو اس
جہت سی ہے کہ وہ خدا کے قدرت کی نشانیون کو نہین دیکہتا ہے گویا کہ اندہا ہے اور بہرا اسواسطی ہی کہ کلام حق کو جو نہین سنتا
گویا کہ بہرا ہو گیا ہی اور مومن سنتا ہی اور دیکہتا ہے پس کافر اور مومن جو باعتبار اوصاف کی آپسمین ایک شخص دوسری کے
مانند ہی اسواسطی خدا تعالے فرماتا ہے کہ ھَلْ یَسْتَوِیٰنِ مَثَلًا کیا برابر ہین یہہ دونون فرقہ آپس مین یہہ استفہام
ہی یعنی نہین برابر ہین آپس مین دونو فرقہ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ کیا پس نہین نصیحت پکڑتے ہو تم مثالون کے بیان
اور تامل اونمین نہین کرتے ہو اور پہلے اس سی خدا تعالی نے ذکر وعدہ اور وعید کا کیا تہا اور کفار کو خوف
سی اور مومنین کو ثواب کی رغبت دلائی اور بعد اوسکے انبیاء کا ذکر کرتاہے واسطے عبرت خلقت کے اور
پیغمبر آخر الزمان کے اور پہلے سب سے حضرت نوح کا ذکر کرتا ہی کہ ایذا اونکی سبب پیغمبرون سی زیادہ تہی اور
زیادہ رسوا ہوئے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِهٖ اور البتہ تحقیق بہیجا ہمنے
اوسکے اور نوح نے اپنے قوم سے کہ اِنِّیْ لَكُمْ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ تحقیق مین واسطے تمہارے

ان لا تعبدوا الا اللہ یہ اس طرح سے کہ نہ پرستش کرو تم مگر خدا کو اور اگر اوسکی پرستش نکرو گے تو انی اخاف علیکم عذاب
یوم الیم تحقیق مین ڈرتا ہون اوپر تمہارے عذاب روز دردناک سے کہ وہ روز عذاب ہے فقال الملأ پس کہا اشراف
قوم کے نے الذین کفروا اون لوگون نے کہ کفر کیا ہے اونہون نے من قومہ قوم اوس نوح کی مین سے ما نریک الا
بشرا مثلنا نہین دیکھتے ہم تجھکو ای نوح مگر آدمی مثل ہماری کہ تجھمین اور ہم مین کچھہ فرق نہین ہے اور ہم سے زیادہ تجھہ مین کونسا
امر ہے کہ ہم تجھکو پیغمبر جانین اور تیری فرمان برداری کرین اون کم بختون نے ظاہر کو دیکھا اور حقیقت سے آگاہ نہوئے اور کہا
اون اشراف قوم نوح نے نوح سے کہ وما نریک اتبعک الا الذین ہم اراذلنا اور نہین دیکھتے ہین ہم تجھکو کہ پیروی کے
ہو تیری مگر اون لوگون نے کہ رذالے ہماری ہین فقرا اور مساکین بادی الرای یعنے ظاہر رای کہ اونمین کچھہ سمجھہ اور تامل اندیشی نہین ہے
اور بادی الرای کو ابو عمرو نے بادی الرای پڑہا ہے ہمزہ کے ساتھہ اور باقیون نے یا سے پڑہا ہے اور قوم نوح مین سے جو کہ مومنین
ہے وہ دنیا کو بے اعتبار جانکر اوسکے طرف توجہ نہین کرتے ہے اور فقر و فاقہ مین اوقات اپنی بسر کرتے تھے اور ذکر خدا مین
مشغول رہتے تہے کفار اونکا یہہ حال دیکھکر اونکو رذالے کہتے تہے اور کہتے تہے وہ حضرت نوح سے اور مومنین سے وما
نری لکم اور نہین دیکھتے ہین ہم واسطے تمہارے علینا من فضل اوپر اپنی کوئی فضیلت کہ وہ کثرت مال اور جاہ اور
منزلت سے ہے تاکہ تمہارے متابعت کرین بل نظنکم کذبین بلکہ گمان کرتے ہین ہم تمکو دروغ گو دعوے نبوت مین
قال کہا نوح علیہ السلام نے اونکے جواب مین کہ یا قوم اے قوم میرے ارأیتم ان کنت علی بینۃ من ربی خبر دو تم مجھکو
کہ اگر ہون مین اوپر دلیل کے پروردگار اپنے کے طرف سے کہ میرے راستی پر گواہی دیوے وہ واتانی رحمۃ من عندہ
اور دی ہو اوسنے مجھکو رحمت نزدیک اپنے سے کہ وہ نبوت میرے ہے فعمیت علیکم پس پوشیدہ ہوئی ہو وہ اوپر تمہارے
کہ تم تامل اوس مین نہین کرتے ہو اور عمیت کو اہل کوفہ نے سوا ابوبکر کے بضم عین اور تشدید میم پڑہا ہے اور باقیون نے
بفتح عین اور تخفیف پس حضرت نوح نے کہا کہ تم تامل نہین کرتے ہو اور میرے تصدیق کو خدا نے جو معجزہ دیا ہے وہ تمپر
پوشیدہ اور مخفی ہے تو انلزمکموہا کیا الزام کرونگا مین تمکو اوسکے قبول کرنیکا اوسوقت کہ زبردستی تمپر کرون ایمان
لانیمین وانتم لہا کرہون جسوقت کہ تم واسطے اوسکے کراہت کرنیوالے ہو مگر مجھپر تو فقط حکم خدا کا پہونچانا ہے اور دکھلانا معجزہ کا
اور ایمان لانیمین تمپر جبر نہین کرتا ہون یعنے خدا تعالی نے مجھکو نبوت دی ہے اور میری تصدیق کو معجزہ عطا کیا ہے اور جسوقت وہ تمپر
پوشیدہ ہو بسبب تمہارے تامل نکرنے کے تو کیا مین تمکو اوسوقت الزام کرونگا کہ خواہ تم ایمان لاؤ باوجود تمہاری مکروہ جاننی کی اور
میرے ذمہ تو فقط پہونچانا خدا کی حکم کا ہے اور اپنی تصدیق کے واسطے دکھلانا معجزہ کا ہے چاہو تم ایمان لاؤ چاہو نہ لاؤ
آنچہ شرط بلاغ است با تو میگویم تو خواہ از سخنم پند گیر و خواہ ملال اور کہا نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہ ویا قوم
اے قوم میرے لا اسئلکم علیہ نہین سوال کرتا ہون مین تمسے اوپر اوس پہونچانے پیغام کے مالا مال کو کہ مزدوری میرے
ہو وہ تمپر شاق اور گران ہو ان اجری الا علی اللہ نہین ہے مزدوری میری مگر اوپر خدا کی کہ وہ مجھکو اوسکا اجر
عطا کریگا اور کہتے ہین کہ اشراف قوم نوح نے نوح سے کہا تہا کہ تو اپنی مجلس مین سے ان رذالون اور کمینون کو جنکو تو
لیے ہے باہر نکالدے تاکہ ہم تیرے پاس بیٹہین اور ان رذالون کی پاس ہم نہین بیٹہتے حضرت نوح نے اسکا
جواب دیا وما انا بطارد الذین امنوا اور نہین ہون مین نکالدینے والا اون لوگون کا کہ ایمان لائے
ہین میرے نبوت پر انہم ملقوا ربہم تحقیق کہ وہ لوگ ملاقات کرنیوالے جزای پروردگار

اپنی کی ہین کہ اونکو بڑا اقرب اور مرتبہ نزدیک خدا کے اور ثواب بے شمار حاصل ہوگا پس کیونکر ایسی آدمیون کو اپنی پاس سے نکالون اور اگر
ان کو مین نکالون تو خدا تعالی مجھسے ناخوش ہوگا وَلٰكِنِّي أَرَاكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُونَ اور لیکن مین دیکھتا ہون تم کو ایسی قوم کہ جہالت اور نادانی
کرتی ہو تم مرتبہ مین انبیاء کے اور طرد ذلت سی نکالدینی کو کہتے ہین اور کہا نوح نی اپنی قوم سی کہ وَيَا قَوْمِ اور ای قوم
میری مَنْ يَنْصُرُنِي کون شخص ہے کہ مدد کری وہ میری اور منع کرے وہ مجھ کو مِنَ اللّٰهِ عذاب خدا سے اِنْ طَرَدْتُّهُمْ
اگر نکالدون مین اون کو اپنی پاس سے أَفَلَا تَذَكَّرُونَ کیا پس نہین سمجھتی ہو تم کہ درخواست اونکی نکالدینی کی اور ایمان لانا انکو اوسپر
موقوف رکہنا خوب نہین ہی لوگون نے کہا کہ یہہ رذالی جیسی ظاہر مین موافقت رکھتی ہین اور باطن مین تیری مخالف ہین
حضرت نوح نے کہا کہ وَلَا أَقُولُ لَكُمْ اور نہین کہتا ہون مین تمہاری کہ عِنْدِي خَزَائِنُ اللّٰهِ نزدیک میرے خزاین حکم خدا ہین
وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ اور نہین جانتا ہون مین غیب کو میری نظر تو ظاہر پر ہی جو کوئی ظاہر مین خدا کی وحدانیت کا اقرار
کری اوس کو مین مومن جانتا ہون اور فرمایا کہ مین تم سے یہہ بہی نہین کہتا کہ میرے پاس خزاین روزیون کے ہین
تاکہ تم میری بزرگی کا انکار کرو اور نہ مین یہہ کہتا ہون کہ مین غیب کو جانتا ہون تاکہ تم مجھکو جھٹلاؤ وَلَا أَقُولُ اور نہین
کہتا ہون مین واسطی تمہاری کہ إِنِّي مَلَكٌ تحقیق مین فرشتہ ہون تاکہ تم کہو مجھکو کہ تو تو مثل ہمارے آدمی ہی وَلَا أَقُولُ
لِلَّذِينَ تَزْدَرِي أَعْيُنُكُمْ اور نہین کہتا ہون مین واسطی اون لوگون کے کہ ذلیل اور خوار دیکھتی ہین جن کو آنکھین تمہاری
یہہ کہ لَنْ يُؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا ہرگز نہ دیگا اون کو خدا بہترائی اور نکوئی بلکہ جو کچہہ کہ اون کو دیگا وہ بہتر ہی اوس سے
کہ تم کو دنیا مین دیا ہے اَللّٰهُ أَعْلَمُ خدا خوب جانتا ہے اور عالم تر ہے بِمَا فِي أَنْفُسِهِمْ ساتھ اوس چیز کے
کہ بیچ نفسون اونکی کے ہی راستی اور خلوص اور اگر مین حکم اونکی اسلام کا نکرون تو إِنِّي إِذًا تحقیق مین اوس وقت مین
لَمِنَ الظَّالِمِينَ البتہ ظلم کرنیوالون مین سے ہوجاؤن اور جس وقت وہ لوگ جواب معقول دینی سے بند ہوئی تو حضرت
نوح کی جواب مین قَالُوا کہا اونہون نے کہ يَا نُوحُ قَدْ جَادَلْتَنَا ای نوح تحقیق جھگڑا کیا تو نے ہم سے فَأَكْثَرْتَ جِدَالَنَا پس بہت
کر دیا تو نے جھگڑی ہمارے کو اور بہت طول دیا تو نے اور سخن کو کوتاہ نکیا تو نے فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا پس لا تو جو کچہہ وعدہ
کرتا ہی تو ہمسے عذاب کا إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ اگر ہی تو سچ کہنی والون مین سے اور یہہ جھگڑا تو بکار آمد نہین ہی قَالَ
کہا نوح نی کہ إِنَّمَا يَأْتِيكُمْ بِهِ اللّٰهُ سوای اسکی نہین کہ لاوی گا تمہاری نہین اوس عذاب کو خدا إِنْ شَاءَ اگر چاہیگا وہ جلد
یا دیر مین وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ اور نہین ہو تم عاجز کرنیوالے خدا کی عذاب کرنے مین کہ عذاب کو نکرنے دو اور میرے
اختیار مین وہ عذاب نہین ہے حسب مشیت اوس کی متعلق ہوگی تب آئیگا وَلَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِي اور نہین فائدہ کرتی ہی
تم کو نصیحت میری إِنْ أَرَدْتُّ أَنْ أَنْصَحَ لَكُمْ اگر ارادہ کرون مین یہہ کہ نصیحت کرون مین واسطی تمہارے
إِنْ كَانَ اللّٰهُ يُرِيدُ أَنْ يُغْوِيَكُمْ اگر ہی خدا کہ ارادہ کری یہہ کہ گمراہی مین پڑا رہنی دی تم کو بسبب تمہاری ع
دیدہ و دانستہ انکار کے اور زیادتی کفر کی یعنی اگر خدا یہہ ارادہ کرے کہ تم کو گمراہی مین پڑا رہنی دے بسب
عناد تمہارے کے تو میری نصیحت تم کو کچہہ فائدہ نکرے گی اگرچہ مین تمہاری نصیحت کرنے کا ارادہ اور
اور اغوا بمعنی ہلاک بہی آیا ہے یعنی اگر خدا تعالے تمہارا ہلاک کرنا چاہے تو میری نصیحت
کچہہ فائدہ نکرے گی اگر مین تم کو کچہہ نصیحت کرون کہ هُوَ رَبُّكُمْ وہ خدا پروردگار تمہارا ہے
تمکو اوس نے پیدا کیا ہے اور تصرف اوس کا تمہارے سب امور مین ہے وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ

طرف اوسیکے پہیرو گے تم واسطے جزائے اعمال کے اَمْ یَقُوْلُوْنَ کیا کہتے ہین وہ لوگ کہ اِفْتَرٰىهُ جہوٹہہ بنا لیا ہے اوس نے یعنی نوح نے
اپنے دل سے خدا تعالےٰ نے فرمایا کہ قُلْ کہہ تو اے نوح اون لوگون سے سطرح سے کہ اِنِ افْتَرَیْتُهٗ اگر بنا لیا ہے مین نے اوسکو تو فَعَلَیَّ اِجْرَامِیْ پس اوپر میرے ہے
گناہ میرا کہ وہ میری گردن پر ہے وَاَنَا بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ ۔ اور مین بیزار ہون اوس چیز سے کہ گناہ کرتے ہو تم اور میری طرف افترا کو منسوب کرتے ہو
اور بعضے کہتے ہین یقولون کی ضمیر کفار مکہ کیطرف پہرتی ہے وہ کہتے ہین کہ اے محمد تو نے قصہ نوح کا اپنی طرف سے بنا لیا ہے فرمایا کہ اے محمد صلعم تو اون کفار
سے کہہ کہ اگر مینے یہہ قصہ اپنے دل سے بنا لیا ہے تو اوسکا گناہ مجھپر ہے اور مین بیزار ہون تمہارے گناہ سے اور فرماتا ہے خدا کہ وَاُوْحِیَ اِلٰی نُوْحٍ اور
وحی کی گئی طرف نوح کے اَنَّهٗ لَنْ یُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ یعنی یہہ کہ تحقیق ہرگز ایمان نہ لائینگے قوم تیری سے اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ مگر وہ شخص کہ تحقیق ایمان لایا پہلے سے
بس وہی مومن ہے اور اب کوئی ایمان نہ لائیگا فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ پس غمگین مت ہو تو ساتہہ اوس چیز کے کہ ہین وہ کرتے کہ جہٹلاتے اور ستاتے
ہین وہ تجھکو پس حضرت نوح بعد اسکے اونکے ایمان سے ناامید ہوے اور دعا کی اونکے حق مین کہ خداوندا اون مین سے کسیکو زمین پر باقی نہ رکہہ خدا تعالےٰ نے دعا
حضرت نوح کی قبول کی اور فرمایا کہ اے نوح اب انکے ایمان کیواسطے کوشش نکر وَاصْنَعِ الْفُلْكَ اور بنا تو کشتی کو بِاَعْیُنِنَا ساتہہ آنکھون ہماری کے یعنی ساتہہ
نگہداشت ہماری کے اسواسطے کہ حفاظت آنکہون سے ہوتی ہے اسواسطے مجازا اعیننا کا لفظ کہا اور بعضے کہتے ہین کہ اعین سے ملائکہ مراد ہین کہ وہ
اپنی آنکہون سے حفاظت کرین وَوَحْیِنَا اور ساتہہ وحی ہماری کے کہ ہم تجھکو جسطرح اوسکے بنانے مین وحی کرین اور حکم کرین کہ اسطرح بنائے
جائے اور حضرت نوح جو کشتی بنانی نہین جانتے تہے سواسطے فرمایا کہ واصنع الفلک باعیننا ووحینا کہ ہم بنانیکی کیفیت مین جسطرح وحی
کرینگے اوسطرح سے بنانا اور پہر فرماتا ہے کہ وَلَا تُخَاطِبْنِیْ اور نہ خطاب کر تو مجھسے فِی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا بیچ مقدمہ اون لوگون کے کہ ظلم کیا ہے اونہون نے
یعنی مجھسے درخواست مت کر تو اونکے عذاب کی دفع کرنیکے واسطے اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ تحقیق کہ وہ ڈوبنے والے ہین پہر کیا فائدہ ہے اونکی نجات کی دعا
کرنے مین حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت نوح نے اپنی قوم کو نوسو پچاس برس ظاہر اور پوشیدہ ہرطرح سے سمجہایا جسوقت
اونہون نے انکار کیا اور بہت سرکشی کی تو حضرت نوح نے کہا کہ رب انی مغلوب فانتصر یعنی اے پروردگار میرے تحقیق کہ مین مغلوب
اور عاجز ہوگیا ہون پس نصرت کر تو میری خدا تعالےٰ نے فرمایا کہ تیری قوم مین سے اب کوئی ایمان نہ لائیگا جو کہ اس سے پہلے ایمان لایا ہے وہی
مومن ہے تب حضرت نوح نے دعا کی کہ رب لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا انک ان تذرہم یضلوا عبادک ولا یلدوا الا فاجرا
کفارا یعنی اے پروردگار میرے نہ چہوڑ تو اوپر زمین کے کافرون مین سے کوئی بسنے والا تحقیق کہ تو اگر چہوڑیگا اونکو تو گمراہ
کرینگے وہ بندون تیرے کو اور نہ جنینگے وہ مگر بدکار کفر کرنے والا اور کہتے ہین کہ حضرت نوح کشتی کے واسطے لکڑیان تلاش کرتے
تہے حکم پہونچا خدا کا اون کو کہ سال کے درخت کا بیج بو نوح علیہ السلام نے وہ بیج بویا تو بیس برس کے عرصہ مین وہ درخت بڑا ہوا
اور اس مدت مین قوم نوح کی آدمیون کے کوئی فرزند پیدا نہوا اور جو لڑکے تہے اس عرصہ مین جوان ہوگئے اور اونہون نے بہی
اپنے باپون کی پیروی سے حضرت نوح کا انکار کیا اور اون کی نبوت سے سرکشی کی اور حضرت صادق علیہ السلام سے
[illegible] جسوقت خدا تعالےٰ نے قوم نوح کی ہلاک کرنے کا ارادہ کیا تو چالیس برس تک اون کی عورتون کو بانجہ رکہا
[illegible] کشتی کے بنانے مین مشغول ہوئے اور کہتے ہین کہ حضرت نوح نے کشتی کے بنانے کیواسطے بیج بویا تو وہ
[illegible] وہ اون پر ہنستے تہے اور اونکو کہتے تہے کہ اب کسان بنا ہے اور جب وہ درخت اوگا اور بڑا ہوا اور اوسکو حضرت نوح نے
[illegible] ان لوگون نے حضرت نوح کو کہ اب نجار بنا ہے اور جب حضرت نوح کشتی بنانے لگے تو وہ لوگ بہت ہنسے اور کہا کہ خشکی
[illegible] مین کی تو اور جنگل مین ملاح بنکر بیٹہا ہے اس حال کو خدا تعالےٰ بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ اور
[illegible] وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَاٌ مِّنْ قَوْمِهٖ اور جسوقت گذرتے اوپر اوسکے اشراف قوم اوسکی مین سے

سَخِرُوْا مِنْہُ ہنستے تہے اوس نوح سے کہ جنگل میں کشتی بناتا ہے جہان کہ سون تک پانیکا نشان نہین ہے کیا ریت پر کشتی کو چلائیگا اور کوئی کہتا تہا
کہ سوا کیو ںعلوا بنا گہر بناتا ہے اور کوئی کہتا تہا کہ تخانہ بناتا ہے اور کوئی کہتا تہا کہ دیوانہ ہوگیا ہے کہ زمین خشک پر کشتی بناتا ہے حضرت نوح نے انکو جواب
مین قَالَ کہا اون سے کہ اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا اگر ہنستے ہو تو ہم سے آج فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ پس تحقیق ہم بہی ہنسینگے تم سے تمہارے ڈوبنے کیوقت
كَمَا تَسْخَرُوْنَ جیسا کہ ہنستے ہو تم ہم پر آج ہماری کشتی بنانے پر فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ پس قریب ہے کہ جانو گے تم مَنْ يَّاْتِيْهِ
اوس شخص کو کہ آئے اوسکو عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ عذاب کہ رسوا کرے اوسکو دنیا مین کہ وہ غرق ہونا پانی مین ہے وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ
اور در آئے اوپر اوسکے عذاب ہمیشہ ہونے والا آخرت مین کہ وہ ہمیشہ جلنا ہے دوزخ مین کہتے ہین کہ حضرت نوح نے کشتی
بناکر تیار کی اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ طول اوس کشتی کا ایکہزار دوسو ذرع تہا اور عرض اوسکا آٹھہ سو ذرع
تہا اور بلندی اوسکی اسی ذرع تہی اور ابن عباس سے روایت ہے کہ نوح نے چوب سال سے کشتی بنائی طول اوسکا سو ذرع تہا
اور عرض اوسکا پچاس ذرع اور بعضی روایت مین طول کشتی کا آٹھہ سو ذرع ہے اور عرض پانسو ذرع اور بلندی اوسکی تیس ذرع
اور کہتے ہین کہ اسی برس مین بنا کر تیار ہوئی تہی اور ابن عباس سے روایت ہے کہ دو برس مین بنکر تیار ہوئی تہی اور بعضی کہتے ہین کہ
نوح علیہ السلام نجار تہے خدا تعالے نے اونکو پیغمبری عطا کی اور پہلے سب سے نوح نے کشتی بنائی ہے اور کہتے ہین کہ جس جگہہ کہ اب مسجد کوفہ
ہے وہان کشتی بنائی گئی تہی اور ہر ایک حیوان کیواسطے اوسمین ایک جگہہ بنائی تہی اور جس چیز کی احتیاج ہوتی تہی کہانے پینے کی چیزون
مین سے سب اوسمین رکہہ لیا تہا اور کہتے ہین کہ جسد مطہر آدم علیہ السلام کا بہی اوسمین رکہہ لیا تہا اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت
ہے کہ جب حضرت نوح کشتی بنانیسے فارغ ہوئے تو خدا تعالے کا حکم ہوا کہ زبان سریانی مین سب حیوانون کو آواز دے جسوقت سب
حاضر ہوئے تو اون حیوانون مین سے ایک ایک جوڑا کشتی مین رکہا اور کل اسی آدمی تہے تمام دنیا مین سے جو کہ حضرت نوح پر
ایمان لائے تہے اونکو بہی کشتی مین سوار کیا اور جسوقت خدا تعالے نے قوم نوح کے ہلاک کرنے کا ارادہ کیا تو اوس تنور کہ وہ
مسجد کوفہ مین ہے جوش مین آیا اور پانی اوسمین سے نکلنے لگا حضرت نوح کی زوجہ نے نوح کو خبر کی نوح نے اوسکو مٹی سے بند
کیا اور اوسپر مہر کردی کہ یہان تک کہ سب حیوانات کشتی مین سوار ہوگئے اور بعد اوسکے حضرت نوح آئے اور مہر کو
تنور پر سے توڑا اور مٹی اوسکی دور کی تنور جوش مین آیا اور آفتاب کو گہن لگا اور آسمان سے پانی آنا
شروع ہوا بدون قطرون کے اور زمین سے چشمے جاری ہوئے اور جسوقت حیوانات حضرت نوح کی آواز دینے سے
آئے تہے تو سب مین سے ایک ایک جوڑا کشتی مین رکہا تہا مگر بلی اور چوہے نتہے اور ایک روایت مین ہے کہ خوک بہی نہ تہا
جسوقت کشتی مین گوہ بہت ہوگیا تو لوگون نے شکایت کی خدا تعالے نے ہاتہی کو حکم کیا وہ چہینکا تو اوسکی ناک مین سے خوک کا
جوڑا نکلا وہ سب گوہ کو کہا گیا اور جسوقت گوبر حیوانات کا بہت ہوگیا تو لوگون نے شکایت کی حضرت نوح نے خوک کو
بلایا وہ حاضر ہوا تو اوسکی پیشانی پر ہاتہہ پہیرا اوسکے چہینکنے سے ایک جوڑا چوہے کا اوسکے ناک مین سے نکلا اور
اور اوسکی اولاد پہیلی وہ سب گوبر کہا گئے اور جب چوہون نے کشتی اور اسباب کا کترنا شروع کیا تو انسانون نے
شکایت کی حضرت نوح نے شیر کو بلایا وہ حاضر ہوا تو اوسکی پیشانی پر ہاتہہ پہیرا اوسکو چہینک آئی
ناک مین سے جوڑا بلی کا نکلا اور چوہے بلی کے خوف سے چہپ گئے اور منقول ہے کہ ہیڑ نے کشتی
حضرت نوح کی نافرمانی کی اوسکو بزور کشتی مین کہینچ ڈالا اوسکی دم ٹوٹ گئی اور دنبہ نے حضرت
کرکے کشتی کے سوار ہونے مین بہت جلدی کی حضرت نوح علیہ السلام نے اوسکے سر پر ہاتہہ

ستر پر ایک پردہ ہوگیا اور کہتے ہین کہ کشتی کے تین طبقہ کئے اور روغن قیر سے اوسکو طلا کیا اور حیوانات کے
جوڑون کو حضرت نوح علیہ السلام نے جمع کرکے پرندون کو اوپر کے طبقہ پر رکھا اور درندون کو نیچے کے طبقہ مین
اور آدمیون کو مع اسباب اور کہانے کے درمیان کے طبقہ مین رکھا اور کشاف مین لکہا ہے کہ حواریون نے حضرت
عیسے علیہ السلام سے درخواست کی کہ ایک شخص کو نوح کے ہمراہیون مین سے جو کشتی مین سوار ہوے تہے زندہ کر
تاکہ کیفیت کشتی کی ہم اوس سے دریافت کرین حضرت عیسے علیہ السلام اون لوگون کو خاک کے پشتہ پر لائے اور ایک
مٹہی خاک کی اوسمین سے اوٹہا کر فرمایا کہ جانتے ہو کہ اوس مین کون ہے حواریون نے کہا کہ خدا اور پیغمبر اوسکا خوب
جانتا ہے فرمایا کہ کعب بن حام بن نوح ہے اور بعد اوسکے عصا اوس پشتہ پر مار کر فرمایا کہ اوٹہہ تو بحکم خدا
ایک مرد پیر اوس خاک مین سے نکلا اور خاک کو اپنے سر پر سے جہاڑتا تہا حضرت عیسے علیہ السلام نے اوس سے
پوچہا کہ کیا تو اسی ہیئت پیری مین مرا تھا کہا کہ نہین بلکہ جوان تہا جسوقت کہ مین مرا تہا لیکن تیری آواز جو
میرے کان مین پہونچی کہ اوٹہہ تو اسوقت مجہکو گمان ہوا کہ قیامت برپا ہوئی ہے اوسکے ہول سے مین
بوڑہا ہوگیا حضرت عیسے علیہ السلام نے فرمایا کہ ہمکو کشتی کے حال سے خبر دے کہا کہ طول اوسکا ایک ہزار اور
دوسو ذرع تہا اور عرض اوسکا چہہ سو ذرع تہا اور تین اوسکے طبقے تہے ایک طبقہ دواب اور جنگلی جانورون کے
واسطے تہا اور ایک طبقہ پرندون کے واسطے اور ایک طبقہ آدمیون کے واسطے اور گوبر چوپاؤن کا بہت ہوگیا
تو آدمیون کو اوس سے ایذا پہونچی خدا تعالے نے ہاتہی کے دم کے نیچے سے ایک جوڑا خوک کا پیدا کیا وہ اوس
گوبر اور گوہ کو کہا گئے اور چوہے اوسمین بہت ہوگئے تو شیر کے ناک مین سے بلی کو پیدا کیا وہ چوہون کو
کہا گئی اور حضرت عیسے علیہ السلام نے اوس سے پوچہا کہ نوح نے کیونکر جانا کہ سب شہر خراب ہوگئے کہا کہ
نوح نے کوے کو حکم دیا کہ تو جا اور تمام اطراف عالم مین پہر اور شہرون کی خبر ہمکو دے کوا گیا اور مردار
کے کہانے مین مشغول ہوگیا اور بہت دیر کی حضرت نوح علیہ السلام نے اوسکے واسطے دعائے بد کی اور کہا
کہ خداوندا اوسکو آدمیون کی طبیعت سے گرا دے کہ وہ اوس سے نفرت کرین اور اوسکی جگہہ ویرانہ مین
مقرر کر اور کبوتر کو بہیجا تو جلدی خبر لیکر آیا اوسکے حق مین دعائے خیر کی اور کہا کہ خداوندا آدمیونکو
اوسکی الفت عطا کر اور اوسکو آدمیون کے گھرون مین جگہہ دے حواریون نے درخواست کی کہ یا روح اللہ
اس شخص کو حکم کر کہ ہمارے ہمراہ شہر مین چلے فرمایا کہ کیونکر تمہارے ہمراہ شہر کو چلے کہ اپنی روزی مین سے نہین کہتا
اور اوس شخص کو فرمایا کہ لوٹ پھر جا تو بحکم خدا جیسے کہ پہلے تہا تو اوسیوقت وہ خاک مین پنہان ہوگیا اور
[illegible] نوح علیہ السلام کشتی بنانے سے فارغ ہوئے تو ہر حیوان کا ایک جوڑا اوسمین بحکم خدا رکہہ لیا اور
[illegible] کہانا وغیرہ بہی اوسمین رکہہ کر فرصت پائی اور طوفان کا آنا شروع ہوا چنانچہ خدا تعالی
[illegible] اِذَا جَآءَ اَمْرُنَا یہانتک کہ جبوقت آیا حکم ہمارا واسطے عذاب کے کہ وہ آنا طوفان کا تہا وَفَارَ التَّنُّوْرُ اور
[illegible] وہ ایک مومنہ کے گھر مین تہا اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت نوح کے گھر مین تہا کہ وہ حضرت حوا سے میراث مین پہونچا
[illegible] تہا اوس سے پانی نکلتی تہی ور وہ ایک پتھر کا اور وہ اوسوقت گرم ہورہا تہا جسوقت کہ پانی نے اوسمین سے جوش کیا تہا اور نوح کی
[illegible] کی تو اوسنے اوسکو بند کیا یہانتک کہ سب حیوانات سوار ہوگئے بعد اوسکے نوح نے پہر اوسکو کہولا اور وہ مسجد کوفہ مین

تہا اور بعضی روایت مین یہہ ہے کہ وہ مسجد کوفہ کی داہنی طرف کو تہا ایک مومنہ کے گہر مین اور مفضل بن عمران راوی حدیث نے
حضرت صادق علیہ السلام سے پوچہا کہ کیا مسجد کوفہ اوس وزبہی تہی فرمایا کہ ہان وہ مصلے انبیاء کا ہے اور روایت میں
آیا ہے کہ شب معراج رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس مسجد مین پہونچے تو جبرئیل نے کہا کہ یا رسول اللہ یہہ مسجد تمہارے باپ آدم کی ہے
اور مصلے انبیاء کا ہے رسول خدا صلعم وہان اُترے اور نماز پڑہی اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ وہ مسجد باغ ہے
باغستان بہشت سے اور ایک نماز اوسمین برابر ستر نمازون کے ہے اوسکے غیر مین اور ایک ہزار اور ستر پیغمبرون نے اوسمین
نماز پڑہی ہے اور تنور نے اوسمین سے جوش کیا ہے اور جسوقت نوح کشتی بنانے سے فارغ ہوئے تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ
قُلْنَا احْمِلْ فِيهَا کہا ہمنے کہ اٹہالے تو بیچ اوس کشتی کی اے نوح مِن كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ ہر جوڑی سے دو عدد کہ ایک
نر ہو اور ایک مادہ وَأَهْلَكَ اور لوگون اپنے کو کہ وہ زن و فرزند نوح کے اور عورتین اوسکے فرزندون کے تہے اور حفص نے
کل کو تنوین سے پڑہا ہے بدون اضافت کے حاصل یہہ ہے کہ اے نوح تو ہر قسم کے جانورون کو کشتی مین اوٹہالے إِلَّا مَنْ سَبَقَ
عَلَيْهِ الْقَوْلُ مگر وہ شخص کہ پہلے ہو چکا ہے اوپر اوسکے سخن ہمارا کہ ہمارا علم اوسکی ہلاکت کے متعلق ہوا ہے اور وہ کنعان بیٹا
اور ایک زوجہ نوح کی تہی کہ وہ دونون کافر تہے اس سے معلوم ہوا کہ پیغمبر کی زوجہ اور بیٹا ہونا کچہہ کام نہین آتا ہے جبتک کہ
ایمان اور اعمال اچہے نہون اور فرماتا ہے کہ وَمَنْ آمَنَ اور اوٹہالے تو اوس شخص کو کہ ایمان لایا ہے تجہپر ہمراہ اپنے کشتی مین
وَمَا آمَنَ مَعَهُ إِلَّا قَلِيلٌ اور نہین ایمان لائے تہے ساتہہ اوس نوح کے مگر تہوڑے کہ وہ حام اور سام اور یافث تینون
بیٹے نوح کے تہے اور زوجات ان تینون کے اور ایک زوجہ مومنہ نوح کی اور ستر آدمی سوا انکے یہہ کل اسّی آدمی تہی اور بعضی روایت
مین آیا ہے کہ آٹہہ ہی آدمی تہے اور کل آدمی حضرت نوح کے بیٹون کی اولاد ہین اور باقی کے آدمی جو کہ حضرت نوح پر ایمان لائے
تہے سب بیون اولاد کے مر گئے تہے پس عرب اور روم اور فارس وغیرہ اولاد سام کی ہین اور حبشی وغیرہ کالے آدمی اولاد حام
کی ہین اور ترک اور چین اور صقالبہ اور یاجوج اور ماجوج اولاد یافث کی ہین اور حضرت نوح نے اپنی اولاد سے کہا کہ تم کشتی
مین اپنی عورتون کے قریب مت جانا حام نے نوح کی مخالفت کی اور اپنی زوجہ سے نزدیکی کی حضرت نوح نے دعا کی کہ
خداوندا اسکے نطفہ کو متغیر کر دے وہ نطفہ اوسکی زوجہ کے پیٹ مین سیاہ ہو گیا اسواسطے اوسکی اولاد کے سیاہ آدمی ہوتے ہین
اور ابن عباس سے روایت ہے کہ پہلے سب سے حضرت نوح نے جنیونٹی جانور کو کشتی مین رکہا تہا اور پیچہے سب سے گدہے کو اور گدہا پہونچے جاتا کہ
کشتی مین جاوے شیطان اوسکی دم سے لپٹ گیا ہر چند گدہے کو چاہتے تہے کہ کشتی مین آئے لیکن وہ نہین جا سکتا تہا حضرت نوح نے فرمایا کہ
آجا تو اگرچہ تیرے ہمراہ شیطان ہو گدہا کشتی مین چلا گیا اور شیطان بہی اوسکی ہمراہ تہا جسوقت حضرت نوح نے اوسکو دیکہا تو کہا
کہ باہر نکل اے دشمن خدا شیطان نے عاجزی اور زاری کی حضرت نوح نے اوسکو کشتی کے پشت پر سوار کر دیا اور یہی بہی کہتے ہیں کہ جب حضرت نوح
اور بچہو بہی آئے اور کہا کہ ہمکو کشتی مین سوار کر حضرت نوح نے فرمایا کہ تمکو مین اپنے ہمراہ نہ لونگا تم سے لوگو نکو ایذا پہونچیگی وہ بولے
ہم عہد کرتے ہین کہ جو کوئی تمہارا نام لیگا اوسکو ہم سے ایذا نہ پہونچیگی اس شرط پر اونکو کشتی مین بٹہایا یہی سبب ہے کہ جو کوئی سانپ اور بچہو سے ڈرتا ہے اور
تو یہہ آیت پڑہتا ہے سلام علی نوح فی العالمین انا کذالک نجزی المحسنین انہ من عبادنا المومنین اوسکو کچہہ نقصان نہین
پہونچتا اور کہتے ہین کہ جسوقت زمین مین سے پانی نے جوش کیا اور آسمان سے پانی کا آنا شروع ہوا تو شب معراج
سوار ہو کشتی مین چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ وَقَالَ اور کہا نوح نے اون لوگون سے کہ اوسپر ایمان لائے تہے کہ ارْكَبُوا فِيهَا سوار ہو بیچ
اوس کشتی کے کہتے ہوئے یہہ کہ بِسْمِ اللَّهِ مَجْرَاهَا وَمُرْسَاهَا ساتہہ نام خدا کے ہے جاری ہونا اوسکا اور ٹہیرنا اوسکا کہتے ہین کہ جس معلوم ہوتا ہے

کشتی والے کہتے تھے کہ بسم اللہ مجریہا تو کشتی چلنے لگتی تھی اور جسوقت کہتے تھے کہ بسم اللہ مرسہا تو کشتی تھم جاتی تھی اور ٹھہری ہوتی تھی
اور مجریہا کو اہل کوفہ نے سوائے ابوبکر کے بفتح میم پڑھا اور باقیوں نے بضم میم اور مرسہا کے میم کو سب نے ضمہ سے پڑھا ہے مگر قرات شاذہ میں ابن محیض سے
فتح میم کا دونوں لفظوں میں منقول ہے القصہ حضرت نوح نے اپنے ہمراہیوں کو فرمایا کہ تم سوار ہو جاؤ کشتی میں بسم اللہ مجریہا و مرسہا
کہتے ہوئے اِنَّ رَبِّیۡ لَغَفُوۡرٌ تحقیق پروردگار میرا البتہ بخشنے والا ہے مومنین کا رَّحِیۡمٌ مہربان ہے کہ طوفان کی بلا سے مومنین کو نجات
دیوے اور اگر مغفرت اور رحمت خدا کی نہو تو کوئی نجات نپاوے حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت نوح ع پہلی تاریخ کو رجب
کی کشتی میں سوار ہوئے اور انہوں نے روزہ رکہا اور جو لوگ کہ ہمراہ تھے انکو بھی روزہ رکھنے کا حکم کیا اور فرمایا کہ جو کوئی آج کے دن روزہ
رکھے آتش دوزخ اوس سے ایک برس کی راہ دور ہو جائے اور بعضے کہتے ہیں کہ دسوین تاریخ رجب کے سوار ہوئے تھے اور چھہ ماہ تک
پانیمیں پہرا کئے اور تمام روئے زمین پر وہ کشتی پہری اور دسوین کو محرم کی وہ کشتی کوہ جودی پر ٹھہری اور حضرت صادق علیہ السلام سے
... ہے کہ سات رات اور دن کشتی پانی میں پہری اور بعضی روایت میں آیا ہے کہ کشتی اٹھارویں ذیحجہ کو اور بعضی میں ہے کہ دسوین
ذیحجہ کو کوہ جودی پر ٹھہری اور آسمان و زمین سے پانی نکلکر جو کثرت پانی کی ہوئی تو رات اور دن میں کچھہ فرق نہیں معلوم ہوتا تھا اندھیرا ہو گیا
جبرئیل دو نور لیکر آئے اور حضرت نوح سے کہا کہ ایک نور ان دونوں نوروں میں سے صبح سے شام تک روشن ہوتا ہے مانند
آفتاب کے اور دوسرا نور شام سے صبح تک روشن ہوتا ہے مانند چاند کے اور ان دونوں نوروں سے حساب رات اور دن اور نماز
کے وقتوں کا تھا حضرت نوح نے پوچھا کہ اے جبرئیل یہہ کیسے نور ہیں اور کاہکے نور ہیں جبرئیل نے کہا کہ وہ نور جو بجائے آفتاب ہے
وہ نور محمد صلعم ہے اور وہ نور جو بجائے مہتاب ہے وہ نور علی علیہ السلام کا ہے اور جسوقت سب سوار ہو گئے کشتی میں تو کشتی پانی پر پہرنے
لگی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ وَهِيَ تَجۡرِیۡ بِهِمۡ اور وہ کشتی چلتی تھی ساتھہ ان آدمیوں کے کہ مع اون کے جاری تھی فِیۡ مَوۡجٍ درمیان
موجوں کے کہ نہایت بزرگی اور بڑائی سے وہ موجیں كَالۡجِبَالِ مانند پہاڑوں کی تہیں اور وہ وقت طوفان کا تھا اور حضرت صادق علیہ السلام سے
ایک حدیث میں ہے کہ کشتی پانیمیں پہرتی تھی اور موجیں اسکو پہنچتی نہیں یہانتک کہ مکہ کی زمین پر آئی اور سات مرتبہ بیت اللہ کے گرد پھری اور
طواف کیا اور تمام دنیا غرق ہو گئی اور ہر پہاڑ سے پندرہ ہزار ہاتھ اونچا پانی ہو گیا تھا اور دوسری روایت میں حضرت جعفر
صادق علیہ السلام سے یہہ ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جسوقت نوح کشتی میں سوار ہوئے لگے تو غرق ہونیکے خوف سے گھبرائے
اور اوسوقت کہا کہ اللهم انی اسئلک بمحمد و آل محمد لما انجیتنی من الغرق خدا تعالے نے اونکو نجات دی اور ترجمہ ہو سکا یہہ ہے کہ اے خدا
تحقیق کہ میں سوال کرتا ہوں تجھسے بحق محمد و آل محمد کہ نجات دے تو مجھکو غرق ہونے سے اور کشتی پانیمیں رواں تھی اور تمام دنیا غرق ہو گئی
تھی اور کنعان حضرت نوح کا بیٹا اور ایک جورو انکی جسکا نام واعلہ تہا یہہ دونوں بسبب کفر کے کشتی میں سوار نہوئے باقی تھے اور کنعان کو حضرت نوح
مسلمان جانتے تھے اسواسطے اوسکو کہا کہ تو کشتی میں سوار ہو جا اور وہ منافق تھا اور دل میں اپنے کفر رکھتا تھا وہ حضرت نوح کے کہنے
سے بھی سوار نہوا اوس حال کو خدا تعالے بیان کرتا ہے کہ وَنَادٰی نُوۡحُ ۨ ابۡنَهٗ اور آواز دی نوح نے بیٹے اپنے
کنعان کو وَكَانَ فِیۡ مَعۡزِلٍ جسوقت کہ تھا وہ بیچ ایک کنارہ کے کشتی سے وہ کھڑا ہوا کہ یٰبُنَیَّ ارۡكَبۡ مَّعَنَا
اور کہا اے بیٹے فرزند میرے سوار ہو تو ہمراہ ہمارے کشتی میں وَلَا تَكُنۡ مَّعَ الۡكٰفِرِیۡنَ اور نہو تو ہمراہ
... کے کہ غرق ہو جائے گا اور بعضے کہتے ہیں کہ اوس کو حضرت نوح جانتے تھے کہ یہہ کافر
... اور پھر نوح نے اوس کو کہا کہ تو مسلمان ہو جا اور کشتی میں سوار ہو اور کفار کے ہمراہ
... ہو جائے گا لیکن یہہ قول ضعیف ہے اور علی ابن ابی طالب اور ابو جعفر

محمد بن علی اور جعفر بن محمد الصادق علیہم السلام اور عروہ بن زبیر سے روایت ہے نادی نوح ابنہ کی ہے اور عکرمہ سے روایت ابنہا کی ہے اور سدی
سے ابناہ کی اور ابن عباس سے ابنہ وقف کی روایت ہے اور حضرت نوح نے اپنے بیٹے کو کشتی مین سوار ہونیکو کہا تو خدا تعالے فرماتا ہے کہ قَالَ
کہا بیٹے نوح کے نے اپنے باپ کے جواب مین کہ سَاٰوِیْٓ اِلٰی جَبَلٍ قریب ہے کہ جگہ پکڑون مین طرف پہاڑ کی بسبب بلندی کے
یَعْصِمُنِیْ مِنَ الْمَآءِ بچالیگا وہ مجھکو پانی سے اور اوسکے اوپر چڑہ جاؤنگا کہ مین غرق ہونے پاؤن قَالَ کہا نوح نے اپنے بیٹے
کے جواب مین کہ لَا عَاصِمَ الْیَوْمَ نہین ہے کوئی بچانے والا آج کے دن مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ حکم خدا سے اِلَّا مَنْ رَّحِمَ مگر وہ شخص کہ رحم کرے
اور بخشے اوسکو خدا اور عاصم کو کہتے ہین کہ بمعنے معصوم ہے مثل عیشۃ راضیۃ کے یعنے کوئی ممنوع نہین ہے عذاب خدا سے مگر وہ شخص کہ
بخشے اوسکو خدا اور رحم کی تقدیر رحمہ ہے اور الا رحم استثنائے منقطع ہے اور بعضے استثنائے متصل بھی کہتے ہین اور درمیان باپ
اور بیٹون کے گفتگو ہو رہی تھی کہ طوفان کی شدت ہوئی وَحَالَ بَیْنَہُمَا الْمَوْجُ اور حائل ہوئی درمیان اون دونون کے موج یعنے نوح اور کنعان
کے دونون کے درمیان مین ایک موج حائل ہو گئی فَکَانَ مِنَ الْمُغْرَقِیْنَ پس ہو گیا وہ کنعان ڈوبنے والون مین سے اور بعضے مفسرین کہتے
ہین کہ یہہ کلام دونون باپ بیٹے کا چالیس روز تک تھا اور اوسوقت پانی زمین سے باہر نکلتا تھا اور آسمان سے برستا تھا اور ہوا مین معلق ٹھہرا ہوا تھا جب
دونون آپس مین مل گئے تو کنعان غرق ہو گیا اور تمام عالم مین پانی پھیل گیا اور اسقدر بلند ہوا کہ چالیس ہاتھ پہاڑ زمین سے اونچا ہو گیا اور تمام پہاڑ اور
زمین غرق ہو گئے اور دنیا مین کوئی کافر باقی نرہا اور جسوقت تمام عالم غرق ہو گیا تو خدا تعالے کا حکم واسطے رفع طوفان کے پہونچا چنانچہ فرماتا ہے کہ
وَقِیْلَ اور کہا گیا یعنے خدا نے کہا کہ یٰٓاَرْضُ ابْلَعِیْ مَآءَكِ اے زمین نگل جا تو پانی اپنے کو جو تجھ کہ باہر آئی ہے وَیٰسَمَآءُ اَقْلِعِیْ
اور اے آسمان اوٹھا پھیر لے تو پانی اپنا اوسیوقت اونہون نے فرمانبرداری کی حکم خدا کی مثل عقلا کے اوسکی عظمت اور جلال سمجھ کر
وَغِیْضَ الْمَآءُ اور کم اور خشک کیا گیا پانی جسقدر کہ زمین پر طوفان کیواسطے آیا تھا وَقُضِیَ الْاَمْرُ اور ادا کیا گیا وہ کام کہ جسکے متعلق حکم
خدا کا تھا اور وہ ہلاک ہونا کفار کا تھا اور نجات پانا مومنین کا وَاسْتَوَتْ اور ٹھہری وہ کشتی عَلَی الْجُوْدِیِّ اوپر کوہ جودی کے دسوین
محرم کو یا اٹھارہوین ذالحجہ کو کہ وہ موصل سے شام تک ہے اور ایک روایت مین ہے کہ وقت طوفان کے سب پہاڑون نے سر اپنے بلند کئے
کہ پانی ہمپر نہ پہونچے مگر جودی نے سر اپنا عاجزی سے نیچے کر لیا ہو اسواسطے سب پہاڑون پر پانی پہونچا اور جودی پر نہ پہونچا اور کشتی
سواے جودی کے کسی پہاڑ پر نہ ٹھہری اور فرماتا ہے کہ وَقِیْلَ بُعْدًا اور کہا گیا کہ دوری اور ہلاکت ہو لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝
واسطے قوم ظلم کرنیوالون کے کہ وہ کفار ہین اور بعدا مفعول مطلق ہے فعل محذوف کا اور استعارہ ہے ہلاکت کے معنے مین حضرت
صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ کشتی پانی پر پھرتی تھی اور موجین اوسکو پھینکتی تھی یہانتک کہ مکہ مین پہونچی اور سات بار گرد بیت اللہ کے
پھری اور تمام دنیا غرق ہو گئی مگر بیت اللہ غرق نہوا اوسکے چارون طرف پانی کھڑا تھا اور اسیواسطے بیت العتیق اوسکا نام ہوا ہے کہ وہ غرق ہونے سے
آزاد تھا اور عتیق آزاد کو کہتے ہین اور پانی آسمان سے گرتا تھا اور زمین سے چشمے جوش مارتے تھے یہانتک کہ کشتی بلند ہوئی اور حضرت
نوح نے دونون ہاتھون کو اوٹھا کر زبان عبری مین دعا کی کہ رہمان اتقن اور تفسیر اوسکی یا رب احسن ہے یعنے اے پروردگار میرے
احسان کر تو پس خدا تعالے نے حکم کیا زمین کو کہ پانی اپنا نگل جا تو سب پانی خشک ہو گیا اور حکم خدا کا تمام ہوا اور ٹھہری کشتی کوہ جودی پر اور
زمین پانی اپنا پی گئی اور ارادہ کیا آسمان کے پانی نے کہ زمین مین داخل ہو زمین اوسکے قبول کرنے سے [illegible]
مانع ہوئی اور کہا کہ مجھکو خدا نے میرے پانی پینے کا حکم کیا ہے تیرے پانی پینے کو نہیں پس باقی رہا پانی آسمان کا زمین پر اور [illegible] شب معراج
جودی پر ٹھہری کہ وہ موصل کے زمین مین ہے اور بعد اسکے خدا تعالے نے جبرئیل کو بھیجا وہ اس پانیکو [illegible]
مین زمین کے گرد لیگئے اور کاظم علیہ السلام سے روایت ہے کہ نوح کشتی مین تہے اور کشتی معمور تھی اور گرد بیت اللہ کے اونے [illegible]

نوح نے چھوڑ دیا خدا تعالے نے پہاڑون کو وحی کی کہ مین نوح کی کشتی ایک پہاڑ پر تم مین سے رکھونگا تو پہاڑون نے سر بلند کئے اور تکبر کیا اور جودی نے عاجزی اور تواضع کی کشتی نے اوس پہاڑ پر اپنا سینہ رکھا اور اوسپر ٹھہری حضرت صادق سے سے دوسری روایت ہے کہ خدا تعالے نے طرف نوح کے وحی کی جسوقت کہ وہ کشتی مین تہے کہ سات مرتبہ بیت الحمد کا طواف کر پس طواف کیا جیسے کہ حکم ہوا تہا اور بعد اوسکے حضرت نوح گھٹنون تک پانی مین اوترے اور تابوت آدم کی ہڈیون کا اوٹہا کر کشتی مین رکھا پھر طواف کیا پہر باب کوفہ پر وارد ہوئے درمیان مسجد کے وہان خدا تعالے نے زمین کو پانی کے نگلنے کا حکم دیا وہان زمین نے پانی اپنا نگلا اور وہین سے پانی نکلنا پہلے شروع ہوا تہا اور یہہ بہی روایت مین ہے کہ اسقدر کشتی بلند ہوئی پانی مین کہ تہان تک پہونچی اور کہتے ہین کہ یا ارض ابلعی ماءک و یا سماء اقلعی مین اسقدر فصاحت ہے کہ عرب کے فصحا قرآن سے معارضہ کرنے کے لئے مستعد ہوئے تہے مگر جسوقت اس آیت پر پہونچے تو حیران ہوئے اور کہا کہ یہہ کلام مخلوق کے کلام کے مشابہ نہین ہے اور جسوقت طوفان آیا اور سب کفار غرق ہوئے اور کنعان بیٹا حضرت نوح کا بہی غرق ہوا تو نوح نے دعا کی کہ خداوندا میرا بیٹا کنعان غرق ہوگیا اور وہ میرے اہل مین سے تہا اوس حال کو خدا تعالے بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ ونادی نوح ربہ اور پکارا نوح پروردگار اپنے کو بعد غرق ہونے یا وقت غرق ہونے کنعان کے فقال پس کہا نوح نے کہ رب اے پروردگار میرے ان ابنی تحقیق بیٹا میرا کنعان کہ جو غرق ہوتا ہے یا غرق ہوگیا ہے من اہلی اہل میرے سے ہے اور تو نے فرمایا تہا کہ تیرے اہل کو مین نجات دونگا اور وہ ہلاک ہوگیا ہے وان وعدک الحق اور تحقیق وعدہ تیرا حق اور درست ہے اور وعدہ مین تیرے کسیطرح کا خلاف نہین ہے وانت احکم الحاکمین اور تو خوب حکم کرنیوالا حکم کرنیوالون سے ہے اور حدیث مین آیا ہے کہ حضرت نوح کنعان کے کفر سے مطلع نتہے اگر مطلع ہوتے تو یہہ سوال نکرتے اسواسطے کہ خدا تعالے نے فرمایا تہا کہ ولا تخاطبنی فی الذین ظلموا اور جسوقت نوح نے کنعان کی نجات کا سوال کیا تو قال کہا خدا نے جواب مین نوح کے کہ یا نوح اے نوح انہ لیس من اہلک تحقیق وہ کنعان نہین ہے اہل تیرے سے کہ وہ اہل دین تیرے سے نہین ہے اہو اوکہ انہ عمل غیر صالح تحقیق وہ صاحب عمل ناشایستہ کا ہے اور کسائی اور یعقوب اور سہل نے عمل کو ماضی پڑہا ہے اور غیر کو مفتوح اور باقیون نے اسم مرفوع پڑہا ہے تنوین سے اور مصدر تعین مضاف اوسکا محذوف ہوگا اور بعض مفسرین کہتے ہین کہ کنعان ولد صلبی حضرت نوح کا نتہا ہو خدا تعالے نے فرمایا کہ وہ اہل تیرے سے نہین ہے جنکی نجات کا وعدہ ہمنے کیا تہا اور بعضے کہتے ہین کہ حقتعالے نے جو فرمایا ہے کہ انہ لیس من اہلک مراد اوس سے یہہ ہے کہ وہ تیرے دین پر نہین ہے اور حقیقت مین وہ ولد صلبی نوح کا تہا لیکن کفر نے اوسکو خارج کر دیا تہا اہل سے کہ حکم اہل کی اوسپر جاری ہوں جیسے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ سلمان منا اہل البیت یعنے ہمارے دین پر ہے اور تائید کرتی ہے اس قول کو حدیث امام رضا علیہ السلام کی چنانچہ فرمایا کہ کنعان حقیقت مین بیٹا نوح علیہ السلام کا تہا لیکن اوسنے خدا تعالے کی نافرمانی کی خدا تعالے نے اوسکی نفی کی اوسکے باپ سے کہ جسوقت دین کا مخالف ہوا تو اہل سے خارج ہے ایسے ہی جو شخص کہ ہم مین سے ہو اور خدا تعالے کی فرمانبرداری نکرے تو وہ ہم مین سے نہین ہے یعنے جو شخص کہ ہمارے شیعون مین سے کہلاتا ہو اور خدائے تعالے کی فرمانبرداری وہ نہین کرتا ہے تو وہ ہمارے شیعون مین سے نہین ہے اور یا یہہ کہ جو شخص کہ سادات مین سے ہو اور خدا تعالے کی فرمانبرداری وہ نکرے کہ ہمارے طریق پر وہ نہو تو شرف سیادت کا اوسمین سے جاتا رہتا ہے القصہ حضرت نوح نے سوال کیا کنعان کی نجات کا تو خدا تعالے نے فرمایا کہ وہ اہل تیرے سے نہین ہے کہ اعمال اوسکے بد ہین فلا تسئلن ما لیس لک بہ علم پس سوال کر تو مجھسے اوس چیز کا کہ نہین ہے واسطے تیرے ساتہ اوس کے علم

کرو وہ نیک ہے یا بد ہے اِنِّیۡۤ اَعِظُكَ تحقیق کہ مین نصیحت کرتا ہون تجہکو اَنۡ تَكُوۡنَ مِنَ الۡجٰهِلِيۡنَ اس سے کہ ہووے تو
نادانون مین سے حضرت نوح کو فرزند کی محبت نے اوسکی نجات مین مشغول کیا تو وہ الامن سبق علیہ القول سے غافل ہوگئے
اور اوسکی نجات کا سوال کیا ہواسطے خدا تعالے نے اونکو فرمایا کہ ان تکون من الجاہلین اور فلا تسئلن کو ابن کثیر نے بہ تشدید نون
پڑہا ہے اور ابو عمرو اور یعقوب اور سہل نے فلا تسئلنی یا کے ساتہہ پڑہا ہے اور ابن عامر اور قالون نے فلا تسألن بہ تشدید نون مکسورہ بدون
یا کے پڑہا ہے اور اہل کوفہ نے فلا تسئلن بتخفیف نون بدون یا کے پڑہا ہے اور اہل مدینہ نے سوائے قالون کے بنون مشدد اور یا کو ساتہہ پڑہا ہے
قَالَ کہا نوح نے کلام پروردگار اپنے کا سنکر کہ رَبِّ اِنِّیۡۤ اَعُوۡذُ بِكَ اے پروردگار میرے تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتہہ تیرے اَنۡ
اَسۡـئَلَكَ مَا لَيۡسَ لِىۡ بِهٖ عِلۡمٌ اس سے کہ سوال کرون مین تجہسے اوس چیز کا کہ نہین ہے واسطے میرے ساتہہ اوسکے علم کہ سوال کرونمین تجہسے اوس
امر کا کہ جسکا ترک بہتر ہے اور نہایت خشوع اور خضوع سے کہا کہ وَاِلَّا تَغۡفِرۡ لِىۡ اور اگر نہ بخشے گا تو واسطے میرے اوس سوال کے یعنی جرأت کو
وَتَرۡحَمۡنِىۡۤ اور نہ رحم کریگا تو اپنے فضل و کرم سے تو اَكُنۡ مِّنَ الۡخٰسِرِيۡنَ ہونگا مین نقصان والون ثواب والے امر کے نہ بجانیوالون مین سے
یہہ دعا حضرت نوح کی خشوع اور خضوع کے راہ سے تہی اور کوئی گناہ اون سے نہوا تہا اسواسطے کہ سوال جو اونہون نے اپنے فرزند کی نجات
کے مقدمہ مین کیا تہا وہ سوال اونکا اوسکے ظاہر اسلام کی جہت سے تہا اور اوسکے کفر باطنی کا اونکو علم نتہا اگر شعور رکہتے اونہون نے سوال کیا تو
یہہ گناہ نہین ہے اور خدا تعالے نے جو منع کیا ہے کہ جسکا علم نہین ہے اوسکا سوال تو مت کر یہہ تعلیم ادب ہے لیکن نوح اوسکو بہی انکے منصب کے مقابلہ مین ترک
تعلیم خدا جو پسندیدہ نہین جانتے تہے ہواسطے اونہون نے استعاذہ کیا اور پناہ مانگی اور اوس سے استغفار کیا اور خدا تعالے نے اونکو نصیحت کی اور فرمایا کہ مین تجہکو
نصیحت کرتا ہون کہ تو جاہلون مین سے نہو تا اور یہہ وعظ اور پند خدا تعالے کی طرف سے کہ ایسا تو نہوا ہے وقوع جہالت ثابت نہین ہوتا اور فرماتا ہے خدا کہ
قِيۡلَ کہا گیا یعنے خدا نے کہا یا فرشتہ نے اوسکی طرف سے کہا کہ يٰـنُوۡحُ اهۡبِطۡ اے نوح اوتر تو کشتی سے بِسَلٰمٍ مِّنَّا ساتہہ سلامتی
کے ہماری طرف سے وَبَرَكٰتٍ عَلَيۡكَ اور برکتون کے اوپر تیرے وَعَلٰٓى اُمَمٍ اور اوپر گروہون اور جماعتون کے مِّمَّنۡ مَّعَكَ ان لوگون
مین سے کہ ہمراہ تیرے ہین مومنین اور ہر اولاد اون لوگون کے کہ ہمراہ تیرے ہین وَاُمَمٌ اور گروہ ہین ہونگی اونکی نسل مین کہ سَنُمَتِّعُهُمۡ قریب
ہے کہ فائدہ دین ہم اونکو دنیا مین آسودگی اور فراغت کا ثُمَّ يَمَسُّهُمۡ مِّنَّا پہر پہونچیگا اونکو ہماری طرف سے عَذَابٌ اَلِيۡمٌ عذاب دردناک بسبب
بسبب اونکے کفر کے کہ اوپر عذاب نازل ہو دنیا مین اور آخرت مین کہ وہ آتش دوزخ مین جلنا ہے بعضے کہتے ہین کہ مراد اون سے قوم ہود
اور صالح اور لوط اور شعیب ہین القصہ حضرت نوح کوہ جودی سے نیچے اوترے اور اوسکے نیچے ایک بستی آباد کی اور نام اوسکا سوق الثمانین
رکہا اور اوسمین سکونت اختیار کی ایک مرض اوس بستی مین ایسا پیدا ہوا کہ وہ اسی مومنین جو ہمراہ حضرت نوح کے تہے سب مر گئے اور یہہ
تمام آدمی جو روئے زمین پر ہین سب حضرت نوح کے تینون بیٹون سام اور حام اور یافث کی اولاد مین اور اسیواسطے حضرت نوح کو
آدم ثانی کہتے ہین کہ دنیا مین فقط اونکی ہی اولاد ہے اور منقول ہے کہ حضرت نوح نے خلقت کی ہڈیان جو زمین پر پڑی تہین جو دیکہی بہت
مغموم ہوئے آواز آئی کہ اے نوح یہہ تیری ہی دعا سے تو ہے اوسوقت نوح نے استغفار کیا وحی پہونچی کہ انگور سیاہ تناول کر
تاکہ غم تیرا دور ہو اور بروایت ابن بابویہ علیہ الرحمۃ عمر حضرت نوح کی دو ہزار اور پانسو برس کی تہی اور دوسری روایت ہے اور
حضرت صادق علیہ السلام سے یہہ ہے کہ عمر اونکی دو ہزار اور تین سو برس کی تہی آٹہہ سو اور پچاس تو نبوت سے پہلے گزری اور نو سو
پچاس برس نبوت مین گزرے اور پانسو برس بعد طوفان کے زندہ رہے پس شہر آباد کئے اور اونمین اپنی اولاد کو بسایا شب معراج
اور سکے جب اونکی وفات کے دن آئے تو ملک الموت اونکے پاس آیا اور حضرت نوح علیہ السلام اوسوقت دہوپ مین
نے کہا کہ السلام علیک حضرت نوح علیہ السلام نے اوسکو جواب دیا اور پوچہا کہ تو کس واسطے آیا کہ جسم علوم ہو

قصہ ہود

ملک الموت نے کہا کہ مین تیری روح قبض کرنیکو آیا ہون فرمایا کہ مجھکو اسقدر مہلت دے کہ مین دھوپ سے سایہ مین چلا جاؤن ملک الموت نے کہا کہ چلے جاؤ جسوقت وہ سایہ مین گئے تو کہا کہ اے ملک الموت دنیا مجھپر ایسی گزری ہے کہ جیسے دھوپ مین سے مین اس سایہ مین آگیا ہون اور بعد اسکے ملک الموت نے اونکی روح قبض کی اور دوسری روایت مین یہہ ہے کہ حضرت نوح نے بعد طوفان کے پانسو برس زندگانی کی اور بعد اسکے جبرئیل اونکے پاس آئے اور کہا کہ دن تمہاری زندگی کے گزر گئے مین میراث و آثار نبوت جو کچھہ کہ تمہارے پاس ہین وہ سام کے سپرد کرو کہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ مین زمین کو بغیر مجتہد کے خالی نہین چھوڑتا ہون چاہئے کہ ایک عالم زمین پر ہو کہ جس سے میری ہدایت اور اطاعت پہچانی جاوے جو کچھہ خدا تعالی نے فرمایا تھا حضرت نوح نے سام کے سپرد کیا اور حام اور یافث کے پاس وہ علم نہ تھا کہ جس سے آدمیون کو نفع پہونچے اور فرماتا ہے خدا کہ تِلْکَ یہہ یعنے قصہ نوح کا جو کچھہ گزرا ہے مِنْ اَنْبَآءِ الْغَیْبِ خبرون غیب کی سے ہے نُوْحِیْهَآ اِلَیْکَ وحی کرتے ہین ہم اوسکو طرف تیری اے محمد جبرئیل کے واسطے سے مَا کُنْتَ تَعْلَمُهَآ نہین جانتا تھا تو اوس قصہ کو اَنْتَ وَلَا قَوْمُکَ تو اور نہ قوم تیری مِنْ قَبْلِ هٰذَا پہلے اس سے یعنے صحت کی اور جو کچھہ کہ واقع ہے اوسطرح سے اوس قصہ کو تو اور تیری قوم نہین جانتی تھی اور جو کچھہ کہ پہلی کتابون مین مذکور ہے وہ بسبب تحریف کرنے محرفین اور کاذبون کے جیسے کہ تھا ویسا باقی نہین رہا ہے اسواسطے خدا تعالی نے جو کچھہ کہ واقعی تھا اوسکی خبر دی ہے اور فرماتا ہے خدا اپنے حبیب کو کہ فَاصْبِرْ پس صبر کر تو اذیت پر قوم کے جیسے کہ نوح نے صبر کیا تھا اِنَّ الْعَاقِبَةَ تحقیق کہ انجام نیک دنیا مین ساتھہ ظفر کے اور آخرت مین مراد کو پہونچنا لِلْمُتَّقِیْنَ واسطے پرہیزگارون کے ہے جو کہ شرک اور گناہون سے اجتناب کرتے ہین اور اب خدا تعالی جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تسلی کیواسطے قصہ حضرت ہود کا بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَاِلٰی عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا اور بھیجا ہمنے طرف عاد کے بھائی اونکے ہود کو اسکا عطف نوحا الی قومہ پر ہے آیہ ولقد ارسلنا نوحا الی قومہ مین اور ہود پیغمبر ہوکر اپنی قوم مین آئے اور اونکو نصیحت کی کہ وہ لوگ حضرت ہود کے برادر نسبتی تھے نہ برادر دینی چنانچہ خدا تعالی قصہ اونکا اور اونکی قوم کا بیان کرتا ہے قَالَ کہا ہود نے اپنی قوم سے کہ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ اے قوم میری پرستش کرو تم خدا کی یگانگی کیساتھہ مَا لَکُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ نہین ہے واسطے تمہارے کوئی معبود سوا اوس خدا کے کہ وہ معبود حق ہے اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ نہین ہو تم مگر افترا کرنیوالے اور جھوٹ بانیوالے کہ اوس معبود حق کیواسطے شریک مقرر کرتے ہو یٰقَوْمِ اے قوم میری لَآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ نہین سوال کرتا ہون مین تم سے اوپر اوس پہونچانے پیغام خدا کے اَجْرًا مزدوری کو اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی الَّذِیْ فَطَرَنِیْ نہین ہے مزدوری میری مگر اوپر اوس شخص کے کہ پیدا کیا ہے اوسنے مجھکو اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ کیا پس نہین سمجھتے ہو تم اور اپنی عقلون کو کام نہین فرماتے ہو تاکہ حق کو باطل سے جدا کرو یہہ قول حضرت ہود کا واسطے دفع تہمت آلودگی دنیا کے تھا اور اسیطرح سب انبیا اپنی بے طمعی امت پر ظاہر کرتے تھے واسطے خلوص نصیحت کے کہ اونکو یہہ گمان نہو کہ یہہ اپنی ثروت و جاہ اور مرتبہ کیواسطے ایسا دعوی کرتے ہین اور کہتے ہین کہ جسوقت قوم عاد نے حضرت ہود کا کہنا نمانا تو خدا تعالی نے اونکے اعمال کی شامت سے تین برس تک اور ایک روایت مین ہے کہ سات برس تک بارش باران کو اون پر بند رکھا اور اونکی عورتون کو بانجھ کردیا اور زراعت ... پس وہ لوگ جو باران رحمت کی خواہش کرتے تھے اور اولاد کے پیدا ہونیکی جو وہ آدمی چاہتے تھے حضرت ہود نے اون سے کہا کہ وَیٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ اور اے قوم میری بخشش چاہو تم پروردگار اپنے سے ایمان لاکر ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَیْهِ پھر رجوع کرو تم طرف اوسکے ایمان لاؤ تم اوسپر اور اگر ایسا کروگے تو یُرْسِلِ السَّمَآءَ بھیجیگا آسمان کو یعنے ابر کو عَلَیْکُمْ مِّدْرَارًا اوپر تمہارے پے در پے برسنے والا وَیَزِدْکُمْ قُوَّةً اِلٰی قُوَّتِکُمْ اور زیادہ کریگا تمکو قوت طرف قوت تمہاری کے یعنے قوت پر قوت زیادہ کرے گا تمکو

کہ تمکو اولاد کثرت سے دیگا کہ اون کی مدد سے تم دشمنون کو دفع کروگے وَلَا تَتَوَلَّوْا اور نہ پہرو تم اور پیغام الٰہی سے روگردانی مت کرو تم مُجْرِمِيْنَ گناہ کرنیوالے ہوکر یہہ حال واقع ہوا ہے اور کہتے ہین کہ معاویہ کے مصاحبون مین سے معاویہ کے زمانہ مین ایک شخص نے حسن بن علی علیہما السلام سے عرض کی کہ مین ایک مرد ہون کہ میرے پاس مال بہت ہے لیکن کوئی فرزند میرے نہین ہے مجہکو کچہہ تعلیم کرو کہ اوسکی برکت سے خدا تعالیٰ مجہکو فرزند عطا کرے امام حسن علیہ السلام نے فرمایا کہ تم استغفار پڑہا کرو وہ شخص ہمیشہ ایک روز مین سات مرتبہ استغفار پڑہتا تہا حقتعالیٰ نے اپنے فضل سے اوسکو فرزند عطا کیا یہہ خبر معاویہ کو پہونچی اوسنے اوس شخص کو کہا کہ تو نے حضرت سے کیون نہ پوچہا کہ تو نے یہہ کہان سے اخذ کیا ہے اتفاقاً ایک روز حضرت امام حسنؑ معاویہ کے پاس گئے اوس شخص نے حضرت امام حسنؑ سے پوچہا کہ حقتعالیٰ نے ہود کے قصہ مین بیان کرتا ہے کہ یزدکم قوۃ الی قوتکم اور حضرت ہود نے جس وقت اپنی قوم کو نصیحت کی تو اونہون نے حضرت ہود کی نصیحت کو قبول نکیا اور کہا کہ تیرے کہنے سے ہم اپنے معبودون کو چہوڑ نہین سکتے چنانچہ فرماتا ہے خدا تعالیٰ کہ قَالُوْا کہا اون لوگون نے ہود کے جواب مین کہ يَا هُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ اے ہود نہین لایا ہے تو ہمارے پاس کوئی دلیل اور معجزہ اپنی نبوت کے دعوے پر وَمَا نَحْنُ بِتَارِكِيْ اٰلِهَتِنَا اور نہین ہین ہم چہوڑنیوالے معبودون اپنے کو عَنْ قَوْلِكَ کہنے تیرے سے کہ اپنے معبودون کو چہوڑ کر خدا کی پرستش کرنے لگین وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ اور نہین ہین ہم واسطے تیرے ایمان لانیوالے اِنْ نَّقُوْلُ نہین کہتے ہین ہم تیرے حق مین کچہہ اِلَّا اعْتَرَاكَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْٓءٍ مگر کہ پہونچایا ہے تجہکو بعضے معبودون ہمارے نے گزند اور رنج کہتے ہین کہ مراد اونکی اوس سے جنون ہے وہ کہتے تہے کہ اے ہود تو جو ہمارے معبودونکی مذمت کرتا ہے اونہون نے تجہکو دیوانہ کر دیا ہے سو اسطے تجہسے خلاف عقل کے باتین صادر ہوتی ہین قَالَ کہا ہود نے اونکے جواب مین کہ اِنِّيْٓ اُشْهِدُ اللّٰهَ تحقیق مین گواہ کرتا ہون خدا کو وَاشْهَدُوْٓا اور گواہ ہو تم کہ اَنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ تحقیق مین بیزار ہون اوس چیز سے کہ شریک کرتے ہو تم مِنْ دُوْنِهٖ سوائے اوس خدا کے اوسکی عبادت مین فَكِيْدُوْنِيْ جَمِيْعًا پس مکر کرو تم مجہسے سب تم بہی اور تمہارے معبود بہی کہ میرے ہلاک ہونے پر اتفاق کرو ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ پہر نہ انتظار کرو تم اور نہ مہلت دو تم مجہکو کہ قصد میرا کرو جو کچہہ چاہو مین کچہہ خوف نہین کہتا اور حضرت ہود کو کرم الٰہی پر جو بہروسا کامل تہا اوسواسطے کہا کہ اِنِّيْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّكُمْ تحقیق مینے توکل کیا ہے اوپر خدا پروردگار اپنے کے اور پروردگار تمہارے کے اور اپنے سب مقاصد اوسکے سپرد کئے مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا نہین ہے کوئی چلنے والا جاندار مگر کہ وہ خدا پکڑنیوالا پیشانی اوسکی کا ہے کہ مالک ہے سبکا اور قادر ہے اور سب اوسکے تحت تصرف مین ہین اور سبپر وہ غالب ہے اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ تحقیق کہ پروردگار میرا اوپر راہ سیدہے کے ہے کہ وہ راہ حق اور عدل کی ہے اور جو کوئی اوسپر توکل کرتا ہے وہ اوسکو ضایع نہین کرتا ہے اور ظالم اوس سے بہاگ نہین سکتا ہے فَاِنْ تَوَلَّوْا پس اگر پہر جاؤ تم اور روگردانی کرو تم مجہسے تو نہین میرا کیا قصور ہے فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖٓ اِلَيْكُمْ پس تحقیق پہونچا دیا ہے مینے تم کو وہ چیز کہ بہیجا گیا ہون مین ساتہہ اوسکے طرف تمہارے کہ احکام خدا کے سب تمہین پہونچا دئے ہین جو کچہہ کہ مجہکو وحی سے معلوم ہوئے تہے اور حجت میری تم پر تمام ہوگئی ہے اگر قبول نہ کروگے تو خدا تعالیٰ تم کو ہلاک کریگا وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّيْ اور جانشین کریگا پروردگار میرا اور پیچہے لائیگا تمہارے قَوْمًا غَيْرَكُمْ ایک قوم کو سوائے تمہارے کہ وہ تمہارے غیر ہون وَلَا تَضُرُّوْنَهٗ شَيْـًٔا اور نہ ضرر پہونچا سکوگے تم اوس خدا کو کچہہ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ تحقیق پروردگار میرا اوپر ہر چیز کے نگہبان ہے کہ کوئی اوسکے قبضہ سے باہر نہین ہے جسطرح چاہیگا سزا دیگا اور جس وقت قوم ہود نے نصیحت ہود کی قبول نہ کی اور خدا نے ہلاک کرنے اونکے عذاب کے واسطے حکم کیا اور ہود کو اور مومنین کو نجات دے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا اور جس وقت کہ معلوم ہو عذاب ہمارا

عذاب کفار قوم ہود کے تو نَجَّيْنَا هُوْدًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ نجات دی ہمنے ہود کو اور اون لوگون کو کہ ایمان لائی تہے وہ ہمراہ اوس
ہود کے بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ساتہہ بخشش کے ہماری طرف سے کہ توفیق دی تہی ہمنے اونکو ایمان لانیکی وَنَجَّيْنٰهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ اور نجات دی
ہمنے اونکو عذاب سخت سے یعنی نجات دی ہمنے اونکو عذاب دنیا سے کہ وہ عذاب قوم ہود کا تہا دنیا مین کہ ہوا نے اونکو مار ڈالا اور
اور ہود کو اور مومنین کو کہ وہ چار ہزار آدمی تہے اونکو کہدیا کہ تم کفار مین سے نکلکر باہر چلے جاؤ کہ تمکو عذاب پہونچے اور نجات دی ہمنے
ہود کو اور مومنین قوم ہود کو عذاب غلیظ سے کہ وہ عذاب دوزخ ہے اور کفار جیسے کہ دنیا مین معذب ہوے ایسی ہی آخرت مین معذب
ہونگے اور فرماتا ہے خدا کہ وَتِلْكَ عَادٌ اور یہہ عاد ہین اور تانیث اسم اشارہ کی باعتبار قبیلہ کے ہے یعنی یہہ قبیلہ عاد ہے کہ
جَحَدُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ انکار کیا اونہون نے ساتہہ نشانیون قدرت پروردگار اپنے کے وَعَصَوْا رُسُلَهٗ اور نافرمانی کی اونہون نے
پیغمبرون اوسکی کے کہ نافرمانی ایک پیغمبر کی نافرمانی سب پیغمبرون کی ہے وَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ اور متابعت کی اونہون نے
حکم ہر گردن کش عناد کرنیوالیکے کہ وہ روسا اور سردار اونکے تہے کہ وہ پیغمبر کی تکذیب کرتے تہے اور گمراہی کا حکم کرتے تہے
وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا اور پیچہے سے لائے گئے وہ اس دنیا کے لَعْنَةً لعنت کو کہ وہ دور ہونا رحمت سے ہے اور مومنین اونپر لعنت
کرتے ہین وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور روز قیامت کے بہی اونپر لعنت ہے کہ رحمت خدا سے وہ محروم رہین گے اَلَآ اِنَّ عَادًا كَفَرُوْا
رَبَّهُمْ خبردار ہو کہ قبیلہ عاد نے کفر کیا اونہون نے پروردگار اپنے کا اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ خبردار ہو کہ دوری ہے
رحمت سے واسطے عاد قوم ہود کے یہہ دعا حضرت ہے اونکے ہلاک ہونیکے واسطے اور دلالت کرتی ہے اسپر کہ جو کچہہ اونپر نازل ہوا ہے
وہ سزاوار اوسکے تہے اور اتبعوا فی الدنیا لعنۃ سے معلوم ہوا کہ مومنین دشمنان خدا پر ہمیشہ لعنت کرتے چلے آئے ہین اور دشمنان دین
پر لعنت کرنی درست ہے اور قمی نے اپنی تفسیر مین قوم عاد کا حال لکہا ہے کہ وہ بڑے بڑے قد کے دراز اور قوی آدمی تہے اور شہر
اونکے بیچ گہر اونکی جنگلون مین ہے اور اونکی زراعت اور کہجورون کے باغ بہت تہے اور عمرین اونکی بہت دراز تہین اور بتون
کی پرستش وہ کیا کرتے تہے خدا تعالی نے حضرت ہود کو پیغمبر کر کے اونکے پاس بہیجا وہ اون لوگونکو طرف دین اسلام کی بلاتے
تہے اور بتون کی عبادت سے منع کرتے تہے لیکن اون لوگون نے انکار کیا اور ایمان نہ لائے سات برس تک بارش باران اونپر بند
رہی یہان تک کہ قحط ہوگیا اور حضرت ہود بہی زراعت کیا کرتے تہے اور زراعت کو پانی سے سیراب کرتے تہے ایک قوم کے
آدمی اونکے دروازہ پر آئے اور ہود کو آواز دی گہر کے اندر سے ایک عورت باہر آئی کہ بال اوسکے گرے ہوے تہے اور آنکہون سے وہ کانی
تہی اور اون لوگون سے اوسنے پوچہا کہ تم کون ہو اور کیون آئے ہو اون لوگون نے کہا کہ ہم فلانی فلانے شہرون سے آئے ہین
اور ہمارے شہرون مین خشکی اور قحط ہوگیا ہے ہم ہود کے پاس آئے ہین کہ وہ مینہ کی دعا کرے تاکہ مینہ برسے اور ہمارے شہرون مین
اسقدر غلہ پیدا ہو کہ ارزانی ہو جائے اوس عورت نے کہا کہ اگر ہود کی دعا قبول ہوتی تو وہ اپنے ہی واسطے دعا کرتا کہ اوسکی
زراعت جل گئی پانی کے نہونے سے اون لوگون نے پوچہا کہ ہود کہان ہے اوس عورت نے کہا کہ فلانی جگہہ ہے وہ سب آدمی ہود
کے پاس گئے اور کہا کہ یا نبی اللہ ہمارے شہرون مین قحط ہوگیا ہے اور مینہ نہین برستا ہے خدا تعالے کی درگاہ مین تو دعا
کر کہ مینہ برسے ہود نے دو رکعت نماز کی پڑہی اور اونکے واسطے دعا کی اور بعد اوسکے فرمایا کہ جاؤ تم اپنے شہرون کو کہ تمہارے
شہرون مین مینہ برسا ہے اور ارزانی ہوگئی ہے اون لوگون نے کہا کہ یا نبی اللہ ہمنے ایک امر عجیب دیکہا ہے حضرت ہود نے
پوچہا کہ تمنے کیا دیکہا ہے اون لوگون نے کہا کہ تمہارے گہر مین ایک عورت کانی اور ادہیڑ دیکہی تہی اوسنے ہمسے کہا کہ تم کون ہو اور
کیا تمہارا ہے ہمنے کہا کہ ہم ہود کے پاس آئے ہین تاکہ مینہ کے واسطے دعا کرے کہ ہمارے شہرون مین کال پڑا ہوا ہے اوس عورت نے کہا کہ اگر ہود کی دعا قبول

ہوتی تو پہلے انکے واسطے دعا کرتا کہ زراعت اوسکی بدون پانی کے خشک ہو گئی ہے حضرت ہود نے فرمایا کہ وہ میری زوجہ ہے اور مین اوسکی
درازی عمر کیواسطے خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہون اون لوگون نے پوچھا کہ آپ دعا کسواسطے کرتے ہو فرمایا کہ نہین پیدا کیا خدا نے کسی مومن کو
مگر کہ واسطے اوسکے ایک دشمن ہے کہ وہ ایذا دیتا ہے اوس مومن کو اور وہ عورت میری دشمن ہے اور دشمن میرا وہ شخص ہے کہ مالک ہو نہین ہونیکا
وہ بہتر ہے اوس دشمن سے کہ وہ میرا مالک ہو اور ہود ہی قوم مین رہے اور کفر اور شرک سے انکو منع کرتے رہے اور حضرت ہود نے اونپر بد دعا
کی تو خوب مینہہ برسا اور ارزانی غلہ کی ہو گئی اور قحط جاتا رہا جب اونہون نے کفر پر اصرار کیا اور حضرت ہود کا کہنا نہ مانا تو خدا تعالیٰ نے اونپر ہوا
سخت بھیجی کہ وہ سب مر گئے اور کیفیت ہوا کے آنیکی اور اونکے ہلاک ہونیکی سورہ اعراف مین گذر گئی ہے اور اب خدا تعالیٰ حضرت صالح کا
قصہ بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَاِلٰى ثَمُوْدَ اور بھیجا ہمنے طرف قوم ثمود کے اَخَاهُمْ صٰلِحًا بھائی اونکے صالح علیہ السلام کو کہ وہ برادری
اونکا تھا نہ برادر دینی اور حضرت صالح جسوقت اون لوگون مین آئے تو قَالَ کہا اون لوگونسے کہ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ اے قوم میری عبادت
تم خدا کو نہ اوسکے سوا اور کسیکو کہ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ کہ نہین ہے واسطے تمہارے کوئی معبود سوائے اوس خدا کے هُوَ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ
اوسنے پیدا کیا ہے تمکو زمین سے پیدا آدم سے کہ وہ مٹی سے بنا تھا اور یا یہ کہ آدمی نطفہ سے پیدا ہوتا ہے اور نطفہ غذا سے بنتا ہے اور غذا زمین سے حاصل
ہوتی ہے وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا اور رہنے دی تمکو اور آباد کیا تمکو فِيْهَا بیچ اوس زمین کے اور کہتے ہین کہ عمر قوم ثمود کی تین سو برس سے ہزار برس تک
ہوتی تھی اور کہا اونکو حضرت صالح نے کہ فَاسْتَغْفِرُوْهُ پس بخشش چاہو تم اوس خدا سے ایمان لاکر تاکہ سبب نجات کا ہو ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ پھر رجوع
کرو تم طرف اوسکے کہ اوسیکی پرستش کرو نہ اوسکے غیر کی اِنَّ رَبِّيْ قَرِيْبٌ تحقیق پروردگار میرا نزدیک ہے مُّجِيْبٌ قبول کرنیوالا
جو کوئی اوسکو پکارے اور دعا کرے قَالُوْا کہا اون لوگون نے کہ يٰصٰلِحُ قَدْ كُنْتَ فِيْنَا [illegible] تحقیق تھا تو ہم مین [illegible] امید
رکھا گیا قَبْلَ هٰذَآ پہلے اس سے [illegible] ہم سب سمجھتے تھے کہ تو ہمارا بادشاہ
[illegible] ہوئی امید ہماری منقطع ہو گئی اَتَنْهٰىنَآ اَنْ نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا کیا منع کرتا ہے تو ہمکو
اس سے کہ پرستش کرین ہم اوس چیز کی کہ پرستش کرتے تھے جسکی باپ ہمارے وَاِنَّنَا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ اور تحقیق ہم البتہ بیچ شک کے
ہین اوس چیز سے کہ بلاتا ہے تو ہمکو طرف اوسکے مُرِيْبٍ شک مین ڈالنے والی ہے وہ کہ طرف توحید کے تو ہمکو بلاتا ہے اور بتون کی پرستش کو منع
کرتا ہے اور ریب سے مراد وہ گمان ہے کہ جو نفس کو مضطرب کر دے اور دل کو آرام نہ دیوے اور عقل کو پریشان کر دے اور فرماتا ہے خدا کہ قَالَ
کہا صالح نے اونکے جواب مین کہ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اے قوم میری خبر دو تم مجھکو اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ اگر ہون مین اوپر دلیل کے پروردگار اپنے
کیطرف سے وَاٰتٰىنِيْ مِنْهُ اور دی ہو اوسنے مجھکو نزدیک اپنے سے رَحْمَةً رحمت کہ وہ پیغمبری میری ہے فَمَنْ يَّنْصُرُنِيْ پس کون شخص ہے کہ مدد کرے
میری مِنَ اللّٰهِ عذاب خدا سے اِنْ عَصَيْتُهٗ اگر نافرمانی کرون مین اوسکی فَمَا تَزِيْدُوْنَنِيْ غَيْرَ تَخْسِيْرٍ پس نہین زیادہ کرتے ہو تم مجھکو سوائے
نقصان دینے کے کہ میری نبوت کو تم ضایع اور باطل کرتے ہو اور کہتے ہین کہ قوم ثمود نے بعد نزاع کثیر کے حضرت صالح سے معجزہ طلب
کیا کہ ہمکو تو اس پہاڑ مین سے اونٹنی نکالدے اگر تو سچا پیغمبر ہے چنانچہ تفصیل سورہ اعراف مین گذرا ہے اور بدعا کے صالح اونٹنی پہاڑ سے
نکلی اور صالح نے اون پر حجت پکڑی اونٹنی کے نکلنے سے کہ موافق تمہاری درخواست کے اونٹنی پتھر سے باہر نکلی ہے اور نصیحت
اونکو شروع کی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ اور کہا صالح نے وَيٰقَوْمِ اور اے قوم میری هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ یہ اونٹنی ہے خدا کی کہ
قدرت سے اوسنے اوسکو پتھر سے نکالا ہے لَكُمْ اٰيَةً واسطے تمہارے نشانی ہے اوسکے قدرت کی کہ اوس سے تم نصیحت پکڑو اٰيَةً
حال واقع ہوا ہے اور حال کا عامل معنی اشارہ کے ہین فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ پس چھوڑ دو تم اوسکو
کر کھاوے اور چرے فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ × بیچ زمین خدا کے اور درپے اوسکے مت ہو کہ روزی اوسکی تم

ہے بلکہ فائدہ اوس سے تمکو ہے وَلَا تَمَسُّوهَا بِسُوۡءٍ اور نچہوؤ تم اوسکو ساتہہ برائی کے فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيبٌ پس پکڑیگا تمکو عذاب دیکہ
قریب بہت جلد آنے اور فیاخذ کی ذال منصوب ہے اسواسطے کہ بعد فا کے امر کے جواب مین واقع ہے اور ان ناصبہ اوسمین مقدر ہی اور کہتی ہین کہ
جسوقت اونٹنی پتہر سی نکلی تو یہہ مقرر ہوا کہ ایکروز تمام پانی اونکے شہر کا اونٹنی پیا کرے اور ایکروز سب آدمی اور حیوانات نوش کرین اسواسطے کہ
پانی وہان کم تہا اور اونٹنی جسقدر پانی پیتی تہی اسیقدر دودہ دیتی تہی سب لوگ سیراب ہوجاتے تہے چندروز تو یہی دستور رہا اور بعد اوسکی لوگون کو
یہہ امر ناگوار معلوم ہوا کہ ایکروز اونٹنی تمام پانی پی جانے اسواسطے اونہون نے اونٹنی کے پاون کاٹ ڈالے اور اوسکو مار ڈالا چنانچہ مفصل بیان اسکا
سورہ اعراف مین مذکور ہوا ہے اوسحال کو خدا تعالے بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ فَعَقَرُوهَا پس پے کیا اونہون نے اوس اونٹنی کو فَقَالَ
پس کہا صالح نے بعد پے کرنے اونٹنی کے اون لوگون سے کہ تَمَتَّعُوا فائدہ اوٹہاؤ تم زندگانی کا فِي دَارِكُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ بیچ گہرون اپنے کی تین
روز کہ وہ چہارشنبہ اور پنجشنبہ اور جمعہ ہے اور شنبہ کو تمپر عذاب نازل ہو ذَٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوبٍ یہہ وعدہ ہے کہ نہین جہوٹ کیا گیا
ہے اور شنبہ کو بے شک تمپر عذاب نازل ہوگا چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ فَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا پس جسوقت آیا حکم ہمارا واسطے عذاب کے پس چارشنبہ کو
منہ اونکے زرد ہوگئے اور پنجشنبہ کو سرخ ہوگئے اور جمعہ کو سیاہ ہوگئے اور شنبہ کو عذاب نازل ہوا نَجَّيْنَا صَالِحًا وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ
نجات دی ہمنے صالح کو اور ان لوگون کو کہ ایمان لائے تہے وہ ہمراہ اوسکے بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ساتہہ بخشش کے ہماری طرف سے کہ توفیق دی تہی ہمنے انکو
وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ اور نجات دی ہمنے رسوائی اوس دن کی سے کہ وہ روز عذاب قوم ثمود کا تہا یا روز قیامت ہے اور یومئذ کی میم کو اہل
مدینہ نے سوائے اسمعیل اور کسائی کے اور برجمی نے بفتح میم پڑہا ہے اور باقیون نے بکسر میم إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ تحقیق پروردگار تیرا وہ
ہی زبردست ہے کہ غالب ہے دشمنون کے ہلاک کرنے پر وَأَخَذَ الَّذِينَ ظَلَمُوا اور پکڑ لیا ان لوگون کو کہ ظلم کیا تہا اونہون نے اپنے نفسون پر کفر کرکے
الصَّيْحَةُ چیخ نے جبرئیل کی جیساکہ سورہ اعراف مین گزرا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ انتین روز مین کہ وعدہ زندگانی کا اونکو تہا اپنے گہرون مین
قبرین کہود کر منتظر عذاب کے وہ بیچ چوتہے روز کہ آفتاب طالع ہوا اور عذاب نہوا تو اپنے گہرون سے باہر نکلے اور ہر شخص دوسرے شخص کو آواز
دیکر پکارتا تہا اور بلاتا تہا کہ ناگاہ جبرئیل اپنی صورت اصلی پر نازل ہوئے اور صورت اصلی اونکی یہہ تہی کہ اون کے پانون تو زمین پر تہے اور
سر آسمان کو پہونچا تہا اور پر اون کے مشرق سے مغرب تک پہیلے ہوئے تہے اور پانون اون کے زرد تہے اور پر و بال اونکے سبز تہے
اور دانت سفید براق تہے اور پیشانی روشن اور رخسارہ درخشندہ اور بال سر کے سرخ برنگ مرجان تہے اوس حال کو دیکہکر سب آدمی
اپنے گہرون کو بہاگے اور قبرون مین داخل ہوئے جبرئیل نے نعرہ مارا اور کہا کہ موتوا علیکم لعنة اللہ یعنے مرجاؤ تم اور پر تمہارے لعنت خدا کی ہو
ایکدفعہ ہی سب مرگئی اور گہرون مین اونکو زلزلہ آیا چنانچہ گہر ونکی ٹوٹ گئے اوپر گر پڑی سب اونمین دب گئے فَأَصْبَحُوا فِي دِيَارِهِمْ پس ہوگئے وہ
بیچ گہرون اپنے کے جَاثِمِينَ مردہ زانو پر گرے ہوے كَأَن لَّمْ يَغْنَوْا فِيهَا گویا کہ نہ آباد ہوئے تہے وہ بیچ اون گہرون اپنے کے أَلَا إِنَّ ثَمُودَ كَفَرُوا
رَبَّهُمْ خبردار ہو کہ تحقیق ثمود نے کفر کیا پروردگار اپنے کا أَلَا بُعْدًا لِّثَمُودَ خبردار رہو کہ دوری ہے واسطے قوم ثمود کے اور الا ان
ثمود کو حمزہ اور حفص نے بدون تنوین کے پڑہا ہے تمام قرآن مین اور باقیون نے تنوین سے پڑہا ہے الا کے ساتہہ اور ثمود کی دال کو کسائی نے مجرور پڑہا ہے
تنوین سے اور باقیون نے فتح دال سے اور بعدا مفعول مطلق واقع ہوا ہے فعل محذوف کا اور اب خدا تعالے قصہ حضرت ابراہیم اور حضرت لوط
علیہما السلام کا بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَلَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُنَا اور البتہ تحقیق آئے بہیجے ہوئے ہمارے کہ وہ جبرئیل اور میکائیل اور
اسرافیل اور دردائیل چار فرشتے تہے إِبْرَاهِيمَ بِالْبُشْرَىٰ ابراہیم کے پاس ساتہہ خوشخبری کے کہ وہ خوشخبری اسحاق کی پیدا ہونیکی تہی یا قوم لوط کی
ہلاک ہونیکی اور یا خوشخبری پیدا ہونے پیغمبر آخر الزمان کی اولاد ابراہیم سے تہی کہ اس خوشخبری کے برابر کوئی خوشخبری نہ تہی پس جسوقت وہ فرشتے
حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس پہنچے تو قَالُوا سَلَامًا کہا اون فرشتون نے کہ سلام کرتے ہین ہم سلام کرنا قَالَ سَلَامٌ کہا ابراہیم نے جواب

ہین کہ سلام ہی ہے اور ابراہیم نے نہ جانا کہ یہہ فرشتے ہین اور سلام کو حمزہ اور کسائی نے بکسر سین اور سکون لام پڑہا ہے اور
کہتے ہین کہ یہہ فرشتے امردون کی صورت بنکر آئے تہے نہایت خوبصورت کہ کسی آنکہہ نے ایسے نہ دیکہے تہے اور خوشبو انکے بدنمین سے آتی تہی
اور نہایت خوش گفتار تہے جسوقت حضرت ابراہیم کے پاس آئے تو کہا کہ یا خلیل اللہ ہم تمہارے مہمان ہین کہین نہین جاتے ہین تو فرمایا کہ کیون نہین جانتا اور
اونکو ہمراہ اپنے لیجاکر مہمان خانہ مین بٹہلایا اور اپنی زوجہ سارہ سے کہا کہ میرے پاس مہمان عزیز آئے ہین کہ تمام عمر مین ایسا خوبصورت اور
نیک اور خوش کلام کوئی آدمی نہین دیکہا اونکے واسطے کہانا تیار کر سارہ نے کہا اسوقت کہانا نہین ہے اور نہ گوشت ہم پہونچتا ہے لیکن
میرے پاس ایک بچہڑا ہے کہ مین اوسکو پرورش کرتی ہون اور اوسکے ہاتہون اور پانون کو مہندی لگاتی ہون اور اوسکے گردن مین
تہرے ڈالے ہین اور مین اوسکو بہت پیار کرتی ہون حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ اوسکو ذبح کرین پس ذبح کیا اوسکو اور بہونا اور اون مہمانونکے
پاس اوسکو بہت جلد لیگئے چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ فما لبث پس نہ دیر کی ابراہیم نے کہ ان جاء بعجل حنیذ لایا بچہڑا بریان کیا ہوا
اون فرشتونکے پاس فلما رای پس جسوقت دیکہا ابراہیم نے ایدیہم ہاتہون اونکو کہ مطلق لا تصل الیہ نہین پہونچتے ہین
طرف اوس کہانیکے کہ واسطے کہانیکے اوس بچہڑے کی بہونے ہوئے مین ہاتہ اونکو نہین لاتے ہین نکرہم انجان شمار کیا اونکو واوجس
منہم خیفۃ اور دلمین لایا اونسے خوف کو کہ کچہہ ضرر پہونچا مین یہہ ہوا اسلئے کہا کہ اوس زمانہ مین دستور تہا کہ جو کوئی کسیکے پاس جاتا تہا
کسی قصد اور ارادہ بد کے واسطے تو وہ کہانا اوسکا نہ کہاتا تہا جب اون فرشتون نے کہانا نکہایا تو حضرت ابراہیم کو اون سے خوف ہوا
کہ ایسا نہو کہ میرے نقصان کے واسطے یہہ آئے ہون اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم نے اون مہمانونسے کہا کہ
کہانا کہاو تم اونہون نے جواب مین کہا کہ ہم نہ کہائینگے یہانتک کہ تو ہمکو اسکی قیمت سے خبر دے کہ کس قیمت کا تہا یہہ بچہڑا حضرت
ابراہیم نے فرمایا کہ جسوقت تم کہاو تو کہو کہ بسم اللہ اور جسوقت فارغ ہو تو کہو کہ الحمد للہ حضرت جبرئیل اپنے یارون کے
طرف متوجہ ہوئے اور اونسے کہا کہ سزاوار ہے واسطے خدا کے کہ اسکو اپنا خلیل مقرر کرے اور جسوقت دیکہا اون فرشتون نے کہ حضرت
ابراہیم کے دلمین ہماری طرف سے خوف ہے کہانا نکہانیکی جہت سے تو اوسوقت حضرت ابراہیم سے کہا کہ تو ہم سے خوف مت کر چنانچہ
فرماتا ہے خدا کہ قالوا کہا اون فرشتون نے ابراہیم سے کہ ای ابراہیم لا تخف نہ خوف کر تو ہم سے کہ ہم فرشتے ہین انا ارسلنا الی قوم لوط
تحقیق ہم بہیجے گئے ہین ہم طرف قوم لوط کے کہ اونکو عذاب کرین اور ہم کہانا ہواسلئے نہین کہاتے ہین کہ ہم کہانا جیسے بے پروا
ہین اور کہانا ہم نہین کہایا کرتے ہین وامراتہ اور عورت اوسکی یعنے سارہ زوجہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی کہ جو دختر لاحج کی تہی
قائمۃ کہڑی ہوئی سنتی تہی کلام اون فرشتون کا فضحکت پس ہنسی وہ خوشی سے خوف کے دور ہونیکی جہت سے یا حیض آنیکی
جہت سے تعجب کرکے کہ عمر رسیدہ ہوگئی تہی اور مدت سے حیض بند ہوگیا تہا اور بعضے کہتے ہین کہ ضحکت حاضت کے معنی مین ہے
اور فرماتا ہے خدا کہ فبشرناہا پس خوشخبری دی ہمنے اوس سارہ کو فرشتے کی زبانی باسحاق ساتہہ اسحاق کے کہ وہ تجہسے پیدا ہوگا
ومن وراء اسحاق یعقوب اور پیچہے اسحاق کے یعقوب یعنے بعد اسحاق کے یعقوب ہوگا کہ اسحاق سے یعقوب پیدا ہوگا اور سارہ کو ہو اسلئے
خوشخبری دی کہ عورتون کو فرزند کے ہونیکی بہت خوشی ہوتی ہے اور سارہ کے کوئی فرزند نہ تہا بخلاف حضرت ابراہیم کے کہ اونکے ایک فرزند اسمعیل
جو کہ ہاجرہ سے پیدا ہوا تہا موجود تہا اور جسوقت سارہ کو خوشخبری دی تو قالت کہا سارہ نے تعجب کرکے کہ یا ویلتی ءالد اے وای مجہپر کیا جنونگی
مین وانا عجوز اور حال یہہ ہے کہ مین بڑہیا ہون کہ نوے برس کی تہی وہ وہذا بعلی اور یہہ ابراہیم شوہر میرا ہے شیخا کہ بوڑہا ہے اسکی سو برس کی
عمر کا اور ایسا حال واقع ہوا ہے اور جسوقت سارہ نے یہہ سنا تو کہا کہ ان ہذا تحقیق یہہ یعنے جو کچہہ کہ فرشتے کہتے ہین لشیء عجیب البتہ ایک شے عجیب
ہو کہ عادت کے برخلاف ہے قالوا کہا اون فرشتون نے سارہ سے تعجب کو سنکر اتعجبین من امر اللہ کیا تعجب کرتی ہے تو امر خدا سے کہ وہ بوڑہو مین کر

فرزند کو پیدا کرے رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ رحمت خدا کی اور برکتین اوسکی یعنی خیرون کی بارش عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ اوپر تمہارے اے اہل بیت ابراہیم کی کہ خدا
کی قدرت سے کچھہ دور نہین ہے اور برکتین خدا کی یہی تہین کہ جمیع انبیاء بنی اسرائیل سارہ کی نسل سے ہوئے کہ سب اوسکی اولاد مین تہے اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ بدرستی و
تحقیق کہ وہ خدا سزاوار حمد ہے اپنی ذات مین بزرگ ہے کہ طاعت کرنیکے لایق وہی ہے اور اس آیت سے بخوبی ظاہر ہوتا ہے کہ رحمۃ اللہ وبرکاتہ علیکم اہل
البیت اس مقام کی آیت سے یہ نہین ہے بلکہ یہ آیت بھی اہل بیت پیغمبر آخر الزمان کے شان مین ہے جامع قرآن نے اس آیت کو سارہ کے ذکر مین لا
ڈالا ہے جیسے کہ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ کو پیغمبر آخر الزمان کے ازواج کے ذکر مین لا ڈالا ہے تاکہ شبہہ ہو جائے سہو اس مقام مین خطاب
فقط سارہ کیطرف ہے چنانچہ تعجبین کا لفظ اوسپر دلالت کرتا ہے اور بعد اوسکے جو کم کی ضمیر جمع مذکر کی علیکم مین آئی ہے وہ تعجبین کے ضمیر کے
کیونکر مطابق ہوگی کہ یہ ضمیر مؤنث واحدہ مخاطبہ کی ہے اور وہ ضمیر جمع مذکر کے اور علیکم کے ضمیر مین حضرت ابراہیم وغیرہ کو داخل کرنا
سیاق کلام سے بعید ہے کہ اول مین تو خطاب فقط سارہ سے ہے کہ تعجب کرتے تہے اور بعد اوسکے اون سبکو داخل کرکے مخاطب مقرر کرنا کہ جو تعجب
نہین کرتے تہے رکاکت سے خالی نہین ہے چاہئے کہ جسکی طرف اول مین خطاب ہے اوسیکی طرف آخر مین بھی ہو اور ہمنے فرض کیا کہ علیکم کے خطاب
مین سارہ بھی داخل ہے اور وہ حضرت ابراہیم کے اہل بیت مین سے ہے لیکن اوسکا اہل بیت مین داخل ہونا اس امر پر دلالت نہین کرتا ہے کہ ازواج کسی شخص کے
اوسکے اہل بیت ہو جاتی ہین اسواسطے کہ سارہ حضرت ابراہیم کی خالہ کے یا چچا کی بیٹی تہی اس جہت سے وہ اہل بیت مین داخل ہوئی نہ زوجہ ہونیکی جہت
سے کیونکہ زوج یہان ہے اور کل کو دوسرے شخص کی زوجہ ہو گئی اور اس سے زیادہ تفصیل انشاء اللہ تعالیٰ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ کے
تفسیر مین آئیگی اور بعضے کہتے ہین کہ سارہ نے جبرئیل سے پوچھا کہ علامت فرزند کے پیدا ہونیکی اس امر مین کیا ہے جبرئیل نے چوب خشک اپنے ہاتھہ کی
اونگلیون مین لی اوسیوقت وہ لکڑی حرکت مین آئی اور سبز ہو گئی اور کہتے ہین کہ جسوقت حضرت ابراہیم سے خوف دفع ہوا اور خوشخبری سنی تو اون
فرشتون سے نزاع کرنے لگے کہ کیا تم ہلاک کروگے اس بستی کو کہ جسمین لوط اور اوسکی بیٹیان ہین فرشتون نے کہا کہ ہم لوط کو مع دیگر مومنین کے
وہان سے باہر نکالدینگے اور کہتے ہین کہ ابراہیم نے فرشتون سے کہا کہ تم ہلاک کرتے ہو اوس بستی کو کہ جسمین اکسو مومنین ہون اونہون نے کہا کہ نہین پہر
حضرت ابراہیم نے کہا کہ اگر نوے مومنین ہون اونہون نے کہا کہ نہین یہانتک کہ دس دس کم کرکے پوچھتے تہے اور وہ فرشتے انکار کرتے تہے جب دس پر
نوبت پہونچی تو انہون نے تب بھی انکار کیا پہر پانچ کو پوچھا تو تب بھی اونہون نے انکار کیا اور بعد اوسکے ایک کو پوچھا تو تب بھی اونہون نے انکار کیا اور کہا کہ
جس بستی مین ایک مومن ہو اوس بستی کو بھی ہلاک کرنیکا ہمکو حکم نہین ہے تب حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ اوس بستی مین کیا لوط اور اوسکی بیٹیان نہین
ہین اور حضرت لوط حضرت ابراہیم کی خالہ کے بیٹے تہے فرشتون نے کہا کہ ہم لوط کو اور اوسکی بیٹیون کو اوس بستی سے باہر لیجائینگے اور اوس قوم مین
اونکو نہ ہونے دینگے اوسحال کو خدا تعالیٰ بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ فَلَمَّا ذَهَبَ پس جسوقت جاتا رہا اور دور ہو عَنْ اِبْرٰهِيْمَ الرَّوْعُ ابراہیم سے
خوف وَجَآءَتْهُ الْبُشْرٰى اور آئی اوسکو خوشخبری فرزند کے پیدا ہونیکی تو يُجَادِلُنَا جھگڑا اور گفتگو کرنے لگا وہ ہمارے بھیجے ہوئے فرشتون سے فِيْ
قَوْمِ لُوْطٍ بیچ مقدمہ قوم لوط کے کہ سوال کرتا تہا اونکی حال کی دریافت کرنیمین کہ اوس بستی مین تو مومنین ہین اونکو کیونکر ہلاک کروگے اور مراد
اوس سے یہان سوال ہے کہ حضرت ابراہیم رقیق القلب اور بردبار بہت تہے چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَحَلِيْمٌ بتحقیق ابراہیم البتہ بردبار
ہے کہ نہین بدلا لینے مین جلدی نہین کرتا تہا اَوَّاهٌ بہت آہ کرنیوالا تہا بندون کے گناہون سے اور افسوس کرنیوالا اون پر مُّنِيْبٌ
رجوع کرنیوالا اپنے پروردگار کیطرف اس سے معلوم ہوا کہ جھگڑا ابراہیم علیہ السلام کا رقت قلب سے زیادتی ترحم سے تہا کہ عذاب قوم کا توقف مین پڑجائے
کہ بعد اوسکے وہ توبہ کرین اور انجام کار کے مصلحت کو تو خدا ہی جانتا ہے ابراہیم کو اوس سے کیا خبر تہی مدعا اونکو ہلاک ہونیمین جدال نکرتے لیکن
بہ نسبت قلب اور بظاہر حال کے اونکے مقدمہ مین فرشتون سے جدال کیا فرشتون نے اونکو اس جدال سے منع کیا چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ کہا
ابراہیم سے کہ يٰٓاِبْرٰهِيْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا اے ابراہیم منہ پہیر لے تو اوس سوال اور جدال سے اور درگذر کر تو اوس فکر مین مشغول اِنَّهٗ قَدْ جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ

تحقیق کہ آیا ہے حکم پروردگار تیری کا وَاِنَّهُمْ اور تحقیق کہ وہ لوگ وہین کہ اٰتِيْهِمْ آنیوالا ہے انکو عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُوْدٍ عذاب کہ نہ پھیرا جائیگا یہہ انکو وہ فرشتے حضرت ابرہیم سے رخصت ہوے اور موتفکات کیطرف جو کہ شہر قوم لوط کے تہے روانہ ہوئے اور وہ پانچ شہر تہے سدوم اور عامورہ اور دادوان اور صعوبیم اور صعدا اور لوگ ان شہرون کے سب کافر تہے اور ہر بستی مین سو ہزار آدمی شمشیر زن تہے مگر صعدا مین کچھہ مومن بہی تہے اور سدوم کے نزدیک فرشتے پہونچے اور لوط کے پاس گئے تو دیکھا کہ وہ زراعت مین مشغول ہے لوط کے آگے گئے اور سلام کیا اور کہا کہ ہم تیرے مہمان ہین اور وہین انکے پاس ٹہیرے اور حکم خدا کا اون فرشتون کو یہہ تہا کہ جب تک لوط اپنی قوم کی بدی کی چار مرتبہ گواہی نہ دے تو تم انکو ہلاک نکرنا اور چار مرتبہ گواہی دے تو انکو ہلاک کرنا حضرت لوط نے بعد ملاقات کے ان فرشتون سے کہا کہ کیا تمکو اس شہر کے لوگونکی خبر نہین ہے کہ یہہ بہت برا کام کرتے ہین فرشتون نے پوچہا کہ کام اونکا کیا ہے حضرت لوط کو شرم آئی اور یہہ نکہہ سکے کہ وہ اغلام کرتے ہین اسواسطے کہ وہ فرشتے خوبصورت لڑکونکی شکل مین نظر آتے تہے لیکن کہا کہ گواہی دیتا ہون مین کہ یہہ لوگ بدترین عالم ہین اور تمام زمین پر ان سے زیادہ کوئی مفسد اور پلید نہین ہے جبرئیل نے میکائیل سے کہا کہ یہہ ایک گواہی ہوئی اور بعد اوسکے حضرت لوط انکو اپنے ہمراہ لیکر شہر کے جانب روانہ ہوئے جسوقت شہر کے دروازہ پر پہونچے تو حضرت لوط نے پہر بدی اپنی قوم کی اوسیطرح بیان کی اور جسوقت شہر مین داخل ہوئے تو اوسوقت بہی بدی اونکی بیان کی اور جب گہر مین پہونچے تو پہر اوسیطرح بیان کیا چارون گواہیان حضرت لوط نے ادا کین اور زوجہ نے حضرت لوط کی کہ وہ کافرہ تہی کوٹہے پر چڑہکر لوگون کو خبر کی کہ ہمارے گہر مین ایسے خوبصورت مہمان آئی ہین کہ مثل انکے کسی آنکہہ نے نہین دیکہی ہین اور جب اونہون نے نہ سنا تو اپنے گہر مین اوس عورت نے آگ جلا کر دہوان کیا کہ دہوین کو دیکہکر اوسکے گہر کے طرف دوڑے اوس حال کو خدا تعالے بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَلَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا اور جسوقت کہ آئے بہیجے ہوئے ہمارے فرشتے لوط کے پاس تو سِيْٓءَ بِهِمْ غمگین ہوا وہ ساتہہ اونکے یعنی اونکی آنیسے غمگین ہوا وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا اور تنگ ہوا وہ لوط بسبب اونکی اپنے دل مین اور زور عاتمیز واقع ہوا ہے اور ضاق بہم ذرعا اصطلاح مین کہتے ہین کہ جہان مکروہ کے دفع کرنے مین کوئی حیلہ نہین پاتے اور تنگ ہونا لوط کا اونکی آنیسے مہمانداری کی جہت سے نہ تہا بلکہ اسواسطے تہا کہ وہ خوبصورت بہت تہے اور قوم کی بیحیائی اور بدکاری سے وہ اندیشہ کرتی تہی اور باوجود اسکے کہ قوم کے لوگون نے حضرت لوط سے کہہ دیا تہا کہ اپنے گہر مین کسی مہمان کو نہ اتارنا اسواسطے وہ تنگدل ہوا وَقَالَ هٰذَا يَوْمٌ عَصِيْبٌ اور کہا کہ یہہ دن سخت ہے مجہپر اور باعث اسکا یہہ تہا کہ حضرت لوط کو خوف تہا کہ ایسا نہو کہ یہہ لوگ ان لڑکون سے ارادہ اغلام کا کرین اور حضرت لوط کی زوجہ نے جو اپنی قوم کو مہمانون کے آنیسے مطلع کیا تہا وہ اوسیوقت لوط کے گہر کیطرف دوڑے چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ وَجَاءَهٗ قَوْمُهٗ اور آئے اوس لوط کے پاس قوم اوس لوط کی کہ يُهْرَعُوْنَ اِلَيْهِ دوڑتے تہے وہ طرف اوس لوط کے واسطے طلب کرنے بدکاری کو لوط کے مہمانون سے وَمِنْ قَبْلُ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ اور پہلے اوسکے تہے وہ کہ کرتے تہے بد کامون کو مثل اغلام اور کبوتر بازی کی اور سیٹی بجانی اور مجلسون مین اور رستون پر بیٹہکر ہنسی اور ٹہٹہا کرنا اور کچھہ حیا نرکہتے تہے اور جسوقت وے حضرت لوط کے گہر پر پہونچے تو ایکدفعہ ہی گہر مین داخل ہوئی اور بڑا شور اور غل مچایا اور کہا کہ اے لوط اپنے مہمانونکو ہمارے سپرد کر حضرت لوط نے اونکے جواب مین قَالَ کہا کہ يٰقَوْمِ اے قوم میری هٰٓؤُلَاۗءِ بَنَاتِيْ یہہ بیٹیان میری ہم هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ وہ پاک اور پاکیزہ تر ہین واسطے تمہارے اون سے نکاح کرو بشرط ایمان اور یا یہہ کہ اونکی شریعت مین نکاح مومنہ عورت کا کافر سے جائز تہا جیسے کہ ابتداے اسلام مین حضرت رسول خدا نے ایک دختر خدیجہ کی عتبہ کو دی اور دوسری ابو العاص کو کہ وہ دونون کافر تہے اور پہر یہہ حکم منسوخ ہوگیا اور بعضی روایت آیا ہی کہ مراد بنات سے امت کی عورتین ہین اسواسطے کہ پیغمبر بمنزلہ باپ کے ہوتا ہی اور اوسکی بیبیان بمنزلہ ماؤن کے اسواسطے امت کی عورتون کو حضرت لوط نے اپنی بیٹیان فرمایا اور واسطے دفع فساد کی فرمایا کہ ان عورتونکو لیلو اور انکے بیچ سے جو کچھہ حاجت روائی کرو نکاح کرکے اسواسطے کہ آگے سے تو انکو رغبت ہی تہی اور اونکو نصیحت کی چنانچہ فرماتا ہی خدا کہ فَاتَّقُوا اللّٰهَ پس ڈرو تم خدا سے بدکاری کرنے

وَلَا تُخْزُونِ اور نہ رسوا کرو تم مجھکو اور نہ شرمندہ کرو تم فِي ضَيْفِي بیچ مہمانوں میرے کے أَلَيْسَ مِنكُمْ رَجُلٌ رَّشِيدٌ کیا نہیں تم میں سے کوئی مرد راہ پایا ہوا کہ تمکو سمجھائے اور بدکاموں سے تمکو باز رکھے قَالُوا کہا ان لوگوں نے یہہ بات سنکر کہ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِي بَنَاتِكَ مِنْ حَقٍّ البتہ تحقیق جانا ہے تو نے کہ نہیں ہے واسطے ہمارے بیچ بیٹیوں تیری کے کوئی حاجت وَإِنَّكَ لَتَعْلَمُ اور تحقیق تو البتہ جانتا ہے تو کہ مَا نُرِيدُ جو کچھہ چاہتے ہیں یعنی ہم مردوں کو چاہتے ہیں اور عورتوں کو ہم نہیں چاہتے ہیں قَالَ کہا لوط نے جواب میں اونکے کہ لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً کاش کہ تحقیق واسطے میرے ساتھہ تمہارے قوت ہوتی تمہارے دفع کرنیکے واسطے اور یا یہہ کہ جواب لو کا محذوف ہے اگر وہ شرطیہ کہا جائے یعنی اگر تحقیق واسطے میرے قوت ہو تو میں تمکو دفع کروں أَوْ آوِي إِلَىٰ رُكْنٍ شَدِيدٍ یا جگہہ پکڑوں میں طرف قلعہ مضبوط کی یا کنبہ اور قبیلہ میرا کوئی ایسا ہوتا کہ وہ میری مدد کرے اور روایت میں آیا ہے کہ جسوقت جبرئیل نے یہہ سخن سنا لوط کا تو کہا کہ اے لوط تیرا رکن بہت مضبوط ہے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا کہ خدا رحم کرے لوط پر اگر جانتا اوس شخصکو کہ ہمراہ اوسکے تھا حجرہ میں تو البتہ اوسکو علم ہوتا اس امر کا کہ میں منصور اور مدد کیا گیا ہوں اسواسطے کہ جبرئیل سے کونسا رکن زیادہ مضبوط ہے کہ وہ لوط کے پاس حجرہ میں بیٹھا تھا لیکن لوط کو خبر نتھی کہ یہہ جبرئیل ہے اور حضرت صادق ع م سے روایت ہے فرمایا کہ جبرئیل نے لوط کا کلام سنکر کہا کہ کاش لوط کو معلوم ہوتا کہ کیا قوت ہے واسطے اوسکے اور جناب رسول خدا صلعم سے روایت کرتے ہیں فرمایا حضرت نے کہ رحم کرے خدا اخی لوط کو کہ پناہ پکڑتا تھا وہ طرف رکن مضبوط اور سخت کے یعنی خدا کے طرف پناہ پکڑے اور خدا سبحانہ نے اوسکی مدد کی اسواسطے کہ پناہ عاجزوں و درماندوں کی سوائے خدا کے کوئی نہیں ہے اور حضرت لوط باوجودیکہ پیغمبر تھے لیکن کہا کہ کاش واسطے میرے قوت ہوتی کہ ہمراہ پیغمبر مددگار ہوتی اعدا کے دفع کرنیکو اس سے معلوم ہوا کہ جبتک انصار اور مددگار ہمراہ نہوں تو اعدا کو اپنے سے دفع نہیں کر سکتے اگرچہ پیغمبر برگزیدہ خدا ہو یہی حال جناب امیر علیہ السلام کا تھا کہ بباعث موجود نہونے انصار کے بعد رسول خدا صلعم کے حق اپنا غاصبوں سے نہ لے سکے اور انکو دفع کر سکے اور تنہا کیواسطے حکم جہاد کا نہیں ہے جیسے کہ جناب رسول خدا صلعم جبتک کہ میں رہے بسبب موجود نہونے انصار کے اعدا کو اپنے دفع نکر سکے اور دشمنوں کے ہاتھوں سے آزار پاتے تھے اور جب مدینہ میں تشریف لائے اور انصار بہم پہونچے تو اعدا پر جہاد کیا اور کہتے ہیں کہ حضرت لوط نے دروازہ اپنے گھر کا بند کر لیا تھا اور دروازہ کے پیچھے سے لوگوں سے گفتگو کرتے تھے اور اون لوگوں نے چاہا کہ دیوار کو توڑ کر گھر کے اندر چلے جائیں حضرت لوط نہایت بیقرار اور غمگین ہوئے فرشتوں نے لوط کا مضطرب دیکھا تو کہا کہ تو غم مت کر ہم تیرے پروردگار کے بھیجے ہوئے آئے ہیں چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ قَالُوا کہا ان فرشتوں نے کہ يَا لُوطُ إِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ اے لوط ہم بھیجے ہوئے پروردگار تیرے کے ہیں اور ان لوگوں کے عذاب کے واسطے نازل ہوئے ہیں تو اپنا دل قوی کر کہ وہ لَن يَصِلُوا إِلَيْكَ ہرگز نہیں پہونچینگے طرف تیرے کہ تجھکو وہ آزار پہونچا سکیں تو باہر چلا جا اور انکو ہمارے حوالہ کر دے حضرت لوط نے دروازہ کو کھولا یا وہ لوگ اندر چلے آئے اور فرشتوں کا اونہوں نے قصد کیا جبرئیل نے اپنا پر کھولا اونکے منہ پر مارا سب اندھے ہو گئے اور باہر کو دوڑے اور کہتے تھے کہ مہمان لوط کے جادوگر ہیں کہ ہمکو اندھا کر دیا ہے زنہار جادو سے اور لوط سے جبرئیل نے کہا کہ فَأَسْرِ بِأَهْلِكَ بس لیجا تو اے لوط اپنے لوگوں کو بِقِطْعٍ مِّنَ اللَّيْلِ ساتھہ ایک ٹکڑہ کے شب سے کہ قدرے رات گزری ہو اور شب کو تاریکی حاصل ہوئی ہو کہ اوسوقت تمکو کوئی نہ دیکھے وَلَا يَلْتَفِتْ متوجہ ہو اور پیچھے کو نہ دیکھے مِنكُمْ أَحَدٌ تم میں سے کوئی إِلَّا امْرَأَتَكَ مگر عورت تیری کافرہ کہ وہ پیچھے کو دیکھے تا کہ عذاب میں شامل ہو کہ إِنَّهُ مُصِيبُهَا تحقیق پہونچنے والی ہے اوس عورت کو مَا أَصَابَهُمْ وہ چیز کہ پہونچیگی اون لوگوں کو کہ وہ بھی عذاب میں گرفتار ہو گئے اور اہل حجاز نے واسر پڑھا ہے اور الا امراتک بعضوں نے مرفوع پڑھا ہے اور بعضوں نے منصوب اور کہتے ہیں کہ حضرت لوط قدرے راہ چلے تھے عذاب اونپر پہنچے کہ ایک آواز سخت سنی لوط کی عورت نے پیچھے پھر کر دیکھا اور کہا کہ ہائے قوم میری اور اوپر اونکے افسوس کیا شہر میں پہونچا کہ ایک پتھر اوسکے سر پر آکر لگا کہ وہ ہلاک ہو گئی اور کہتے ہیں کہ حضرت لوط نے فرشتوں سے کہا کہ اونکو ہلاک

اور یوسف کو ا

انکا وعدہ کب ہے فرشتون نے کہا کہ صبحکو حضرت لوط نے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ وہ بہت جلد ہلاک ہون کہ سینہ میرا اونکے سبب بہت تنگ ہو گیا ہے فرشتون نے کہا کہ کیا صبح قریب نہین ہے اوس امر کو خدا تعالی بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ تحقیق وعدہ اونکے عذاب کا صبح ہے لوط نے کہا کہ صبح دور ہے جبرئیل نے کہا کہ اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ کیا نہین ہے صبح قریب خدا تعالی کا حکم جبرئیل کو پہونچا کہ ان لوگونکے شہرونکو الٹ دو جبرئیل نے پر اپنا اونکے شہرونکے نیچے رکھکر زمین کی جڑھ سے اون شہرونکو اوپر کو اوٹھایا یہانتک کہ آسمان اول کے فرشتون نے آواز اونکے مرغون اور کتون کی سنی اور بعد اوسکے اون شہرونکو الٹ دیا چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا پس جسوقت آیا حکم ہمارا واسطے عذاب کے جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا کر دیا ہمنے اوپر شہر کے کو نیچا اوسکا اور نیچے کو اوپر اوسکے کر دیا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا اور برسایا ہمنے اوپر اون شہرون کے حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ پتھر نکو قسم کنکر سے مَّنْضُوْدٍ پے درپے ایک کے اوپر دوسرا اور بعضے کہتے ہین کہ سجیل نام پہاڑ کا ہے اور یا نام آسمان اول کا ہے اور یا نام دریا کا ہے کہ جو معلق ہے درمیان آسمان اور زمین کے کہ وہان سے پتھر نازل ہوئے اور بعضے کہتے ہین کہ سجیل سے مراد سجین ہے کہ نام دوزخ کا ہے اور اون پتھرون کی یہی تعریف مین فرماتا ہے کہ مُّسَوَّمَةً نشان کئے گئے بخط سیاہ یا سرخ یا بعضے سفید یا سیاہ تھے اور اوپر نقطہ سفید کے تھے یا نام ہر آدمی کا اوپر لکھا ہوا تھا کہ جسکے نام کا ہے وہ اوسی پر گرے یا نشانی عذاب کی ہر ایک کے اوپر لگی ہوئی تھی عِنْدَ رَبِّكَ نزدیک پروردگار تیرے کے اوسکے علم مین یا اوسکے خزانہ مین تھے اور بعضے کہتے ہین کہ بڑا پتھر اون مین سے مثل مشکے کے تھا اور چھوٹا مثل ڈھیلے کے اور کہتے ہین کہ وہ پتھر اون لوگون پر برسے کہ جو اوس قوم مین سے اونکے شہرون سے باہر تھے اور یہی لائق مین تھے اور کہتے ہین کہ ایک شخص اوس قوم مین سے حرم مین داخل ہوا اور چالیس دن تک جبتک کہ وہ حرم مین تھا پتھر اوسکے نام کا اوسکے اوپر ہوا مین معلق ٹھیرا رہا اور جسوقت وہ حرم سے باہر نکلا اوسیوقت وہ پتھر اوسکے سر پر گرا اور وہ ہلاک ہو گیا وَمَا هِيَ اور نہین ہے وہ سنگ و عذاب مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ظلم کرنیوالون سے بعید کہ وہ مستحق اوسکے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ اغلام کرنیوالے چالیس مردون سے زیادہ نتھے لیکن خدا تعالی نے چالیس ہزار کو ہلاک کیا اسواسطے کہ وہ اون بدکارونکو اوس فعل بد سے منع نہین کرتے تھے اور نیکی کا حکم اونکو نہین کرتے تھے اسواسطے وہ بھی عذاب مین گرفتار ہوئے اور بعضے کہتے ہین کہ وَمَا هِيَ کی ضمیر بستیون کیطرف پھرتی ہے طرف شہرون قوم لوط کے یعنی اور نہین ہین وہ بستیان قوم لوط کے ظلم کرنیوالون کفار مکہ سے دور کہ وہ سفر مین وہان جاتے ہین اور اونکو دیکھتے ہین چاہئے کہ اوس سے عبرت پکڑین اور جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا کہ قوم لوط کی سب قومونمین افضل تھے اور ابلیس اونکے درپے تھا اور جسوقت وہ لوگ کسی عمل کرنے کیواسطے کہین کو جاتے تھے تو سب متفق ہو کر جاتے تھے اور عورتین پیچھے رہجاتیں اور جسوقت وہ لوگ اپنا کام کرکے واپس آتے تھے تو ابلیس اوس عمل کو اونکے خراب کر دیتا تھا سبکی رائے نے اسپر قرار پایا کہ اوس شخص کو پکڑنا چاہئے ایکمرتبہ ابلیس کے تاک مین بیٹھ گئے دیکھا کہ ایک لڑکا خوبصورت بیٹھا ہے اوسکو پکڑا اور کہا اوس سے کہ تو ہے ہمارا عمل ہر مرتبہ خراب کر جاتا ہے اور سبکی رائے اسپر متفق ہوئی کہ اسکو قتل کرنا چاہئے ایکمرد کے پاس اوسکو سولایا جب یاوہ رات گذری تو اوس لڑکے نے آواز کی اور کہا کہ میرا باپ مجھکو اپنے شکم پر سولاتا تھا اوس مرد نے کہا کہ تو میرے شکم پر سو جا جب وہ اوسکے شکم پر لیٹا تو اوس مرد کو کہا کہ مجھسے یہ کام کر اوس نے اوس سے اغلام کیا اور ابلیس نے اوسکو اغلام تعلیم کیا اور اوس مرد نے اورونکو سکھلایا بعد اسکے ابلیس تو بہاگ گیا اور صبحکو اوس مرد نے لوگونکو اوس فعل کی خبر دی سب نے اوسکو پسند کیا اور وہ فعل بد بہت جلد جاری ہوا یہانتک کہ مردون کو امرد لڑکے کافی ہو گئے اور عورتون سے اونکو کچھ غرض نہ رہی اور راہ پر بیٹھتے تھے جو کوئی مسافر اودھر گذرتا تھا تو زبردستی اوس سے اغلام کرتے تھے یہانتک کہ لوگون نے اونکے شہر کا رستہ چھوڑ دیا اور اون لوطیون نے اپنی عورتونکو چھوڑ کر مردون سے اپنی حاجت پوری کی جب جسوقت ابلیس نے دیکھا کہ میرا افسون مردون پر کام کر گیا تو عورتون کیطرف متوجہ ہوا اور صورت بنکر عورتون ہو کر اوسی بدکاری کو

اور کہا کہ مرد تو تمہارے مردون سے مشغول ہوتے ہین اون عورتون نے کہا کہ ہان ہمنے بھی دیکھا ہے اور لوط اونکو نصیحت کرتا ہے اور شیطان
اونکو اغوا کرتا ہے تب عورتون کو اوسنے مساحقہ یعنی چپٹی کہیلنی سکہلائی کہ عورتین اپنی حاجت عورتون سے روا کرتی تہین اور مردون
سے اونکو کچھ کام نرہا جب یہ معلوم ہوا کہ مرد مردون سے مشغول ہوئے اور عورتین عورتون سے پس نسل اونکی منقطع ہوگئی اور اس
فعل کی جہت سے مستحق عذاب کے ہوئے اور فرمایا امام علیہ السلام نے کہ جب وہ فعال شنیعہ مین کامل ہوگئے اور حجت اونپر تمام ہوئی تو
خدا تعالے نے جبرئیل و میکائیل اور اسرافیل کو خوبصورت لڑکون کی صورت مین بہیجا وہ حضرت لوط کے پاس آئے اور لوط اوسوقت اپنی زراعت
مین مشغول تہے حضرت لوط نے پوچہا کہ تم کہان جاتے ہو کہ مینے مثل تمہارے کبہی کوئی آدمی خوبصورت نہین دیکہا ہے اون فرشتون نے کہا کہ ہمکو
ہمارے آقا نے اس شہر کے سردار کے پاس بہیجا ہے لوط نے کہا کہ کیا تمہارے آقا کو خبر نہین پہونچی ہے کہ اس شہر کے آدمی کیا کرتے ہین اے
فرزندو میرے واللہ اس شہر کے آدمی مردون کو پکڑکر اون سے فعل بد کرتے ہین یہانتک کہ اونسے خون نکل آتا ہے اون فرشتون
نے کہا کہ ہمکو ہمارے آقا نے حکم کیا ہے کہ ہم اس شہر کے درمیان جائین حضرت لوط نے فرمایا کہ تمسے میری ایک حاجت ہے اونہون نے پوچہا
کہ وہ حاجت کیا ہے فرمایا اندکو یہان صبر کرو یہانتک کہ شب تاریک ہوجاوے وہان بیٹہ گئے اور اپنی دختر سے حضرت لوط نے کہا کہ
تو انکے واسطے شہر مین جاکر کہانا لا اور کپڑا انکے اوڑہنے کیواسطے لا کہ سردی پڑتی ہے جسوقت وہ دختر نیک اختر اونکی چلی گئی تو
بارش باران شروع ہوئی اور زرد آندہی حضرت لوط نے اپنے دلمین کہا ان لڑکون کو یہ رَو لیجائیگی اسیوقت کہڑے ہوگئے اور اون
فرشتون کو جو لڑکون کی صورت مین تہے کہا کہ یہان سے اوٹہو تم کہ اب یہانسے چلین اور لوط رستہ کے سرے پر سے چلتے تہے اور وہ
فرشتے رستہ کے درمیان مین سے چلتے تہے لوط نے اونسے کہا کہ اے فرزندو میرے اس جگہہ سے چلو کہ جہان سے مین چلتا ہون اونہون نے
کہا کہ ہمارے آقا نے ہمکو یہی حکم کیا ہے کہ ہم رستہ کے درمیان ہوکر چلین اور حضرت لوط تاریکی شب کو غنیمت جانتے تہے اور
ابلیس کا اوسوقت وہان گزر ہوا اوسنے ایک عورت کی بغل مین سے ایک لڑکیکو لیکر کوئین مین ڈالدیا شہر کے لوگون نے غل مچایا
اور حضرت لوط کے دروازہ پر جمع ہوئے اور اون فرشتونکو لوط کے گہر مین خوبصورت لڑکون کی شکل مین دیکہا تو اون لوگون نے کہا
کہ اے لوط تو بہی ہمارا سا عمل کرنے لگا لوط نے فرمایا کہ یہ میرے مہمان ہین مجہکو ان مہمانونکے مقدمہ مین رسوا مت کرو اون لوگون نے
کہا کہ یہ تین لڑکے ہین ایک انمین سے ہمکو دو اور دو کو تو رکہہ لوط نے اون لڑکونکو حجرہ مین داخل کیا اور اون لوگون نے کواڑون کو
دہکا دیکر دروازہ کو توڑ ڈالا اور حضرت لوط کو نیچے گرا دیا جبرئیل نے حضرت لوط سے کہا کہ ہم تیرے پروردگار کے بہیجے ہوئے آئے ہین یہہ
تجہکو کچہہ آزار نہ پہونچا سکینگے اور ایک مٹہی سنگریزونکی اوٹہاکر اونکے منہ پر ماری وہ سب آدمی شہر کے اندہے ہوگئے اور لوط نے
اون فرشتون سے پوچہا کہ میرے پروردگار نے ان لوگونکے مقدمہ مین تمکو کیا حکم دیا ہے کہا کہ ہمکو حکم دیا ہے کہ ہم انکو صبح کیوقت عذاب
کرین لوط نے فرمایا کہ اسیوقت انکو عذاب کرو تب اونہون نے کہا کہ وعدہ اونکا صبح کا ہے اور صبح کیا قریب نہین ہے اور تو اپنی بیٹیونکو ہمراہ لیکر
اور اپنی زوجہ کافرہ کو چہوڑکر یہان سے چلا جا اور حضرت صادقؑ کی روایت مین ہے کہ وہ فرشتے چار تہے اور چوتہا اونکا کروبیل تہا اور اس
روایت مین یہہ ہے کہ لڑکیکے کوئین مین گرنیسے جو لوگون نے لوط کے دروازہ پر ہجوم کیا تو اونکو اون مہمانونکی خبر ہوئی لیکن مشہور یہہ ہے
کہ عورت لوط کی زوجہ نے شہر مین خبر کر اون لوگون کو خبر کی تہی اور جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ قوم لوط نے یہ عمل قبیح کیا تو زمین نے اپنے پروردگار کیطرف
اور روئی یہانتک کہ اوسکے آنسو عرش تک پہونچے خدا تعالے نے آسمانکو وحی کی کہ تو اون لوگونپر پتہر برسا اور زمین کو وحی کی کہ تو انکو دہسا دے
اور دوسری روایت ہے کہ جو کوئی غلام کرتا ہوا مرجائے تو وہ اسطرح مرتا ہے کہ خدا تعالے اون پتہرو مین سے ایک پتہر اوسپر پہینکتا ہے یہانتک کہ وہ
قبر مین ... دیا کہ آخر تہہ مین ... رہا ہے کہ وما ہی من الظالمین ببعید مین مراد ظالمین سے اس امت کے لوگ ہین جو کہ غلام کرتے ہین اور حضرت لوط کا قصہ

اور یوسف کو آنحضرت نے

قصہ شعیب علیہ السلام

تمام ہوا تو اب خداے تعالے حضرت شعیب کا قصہ بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَاِلٰی مَدْیَنَ اور بہیجا ہمنے طرف شہر مدین کے اَخَاهُمْ شُعَیْبًا بہائی اونکے شعیب کو کہ وہ اولاد مدین بن ابراہیم ع میں سے تہا اور یہہ بہی باعتبار عطف کے ارسلنا کے تحت میں ہے جو کہ حضرت نوح کے قصہ کے ابتدا میں ہے اور مدین سے مراد مدین کے باشندے ہیں اور مدین نام شہر کا ہے اون لوگون کے دادے کے نام پر اور جسوقت حضرت شعیب پیغمبر ہوکر اون لوگون میں آئے تو قَالَ کہا شعیب نے اون لوگون سے کہ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ اے قوم میری پرستش کرو تم خدا کو کہ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ نہیں ہے واسطے تمہارے کوئی معبود سوا اوسکے وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْیَالَ وَالْمِیْزَانَ اور نہ کم کرو تم پیمانہ اور ترازو کو یعنی ناپنے اور تولنے میں لوگونکو کم مت دو اِنِّیْٓ اَرٰىكُمْ بِخَیْرٍ تحقیق میں دیکہتا ہون تمکو ساتہہ تونگری اور فراغت کے کہ تمکو آسودگی کے سبب سے احتیاج کم کرنیکی نہیں ہے وَاِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْكُمْ اور تحقیق میں خوف کرتا ہون اوپر تمہارے بسبب اس خیانت کے عَذَابَ یَوْمٍ مُّحِیْطٍ عذاب اوس دن گہیرنیوالے سے کہ تمکو احاطہ کرے وہ روز اور اوس سے تم رہائی نہ پاؤ اور وہ عذاب کے نازل ہونیکا روز ہے دنیا میں اور زیادہ روز قیامت کہ اوس روز کے عذاب کا خوف ہے وَیٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْیَالَ اور اے قوم میری پورا کرو تم پیمانہ کو وَالْمِیْزَانَ بِالْقِسْطِ اور ترازو کو ساتہہ انصاف کے کہ نہ زیادہ لو اور نہ کم دو وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْیَآءَهُمْ اور نہ کم دو تم آدمیون کو چیزین اونکی یہہ تعمیم بعد تخصیص ہے خواہ مقدار میں ہو خواہ اوسکے غیر میں وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ اور نہ پہرو تم بیچ زمین کے فساد کرنیوالے ہوکر یہہ حال واقع ہوا ہے اور یہہ بہی تعمیم بعد تخصیص ہے کہ چوری اور لوٹ اور رہزنی اور سواے اوسکے کوئی کام بد مت کرو اور بعضے کہتے ہیں کہ معنے اسکے یہہ ہیں کہ اور نہ پہرو تم فساد کرنیوالے ہوکر اپنے دین کے اور آخرت کے امر میں بَقِیَّتُ اللّٰهِ باقی رکہا ہوا خدا کا حلال میں سے بعد پرہیز کرنیکے حرام سے خَیْرٌ لَّكُمْ بہتر ہے واسطے تمہارے اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ اگر ہو تم باور کرنیوالے قول میرے کو یا بشرطیکہ ایمان لاؤ تم اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد بقیۃ اللہ سے طاعت ہے اور کہا حضرت شعیب نے اور سے کہ وَمَآ اَنَا عَلَیْكُمْ بِحَفِیْظٍ اور نہیں ہون میں اوپر تمہارے نگہبان تمہارے اعمال کا کہ تمکو افعال بد سے بجبر و قہر باز رکہون یا عذاب سے حفاظت تمہاری کرون بلکہ میں پیغمبر ہون خدا کا پیغام پہونچانیوالا اور نصیحت کرنیوالا اور منقول ہے کہ انبیا علیہم السلام دو قسم کے ہیں ایک تو وہ کہ جنکو حکم جہاد کا تہا جیسے کہ موسیٰ اور داؤد علیہما السلام اور ایک وہ کہ جنکو حکم جہاد کا نتہا اور حضرت شعیب بہی اون انبیا میں سے تہے کہ جنکو حکم جہاد کا نتہا اور اپنی قوم کو ہمیشہ نصیحت کیا کرتے تہے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت شعیب پہاڑ پر چڑہے جسوقت اون لوگون نے دروازہ شہر کا بند کر لیا اور شعیب کے شہر میں آنیسے اور بازار میں پہرنیسے منع کیا اور وہ پہاڑ پر چڑہکر پکارے کہ اے شہر والو ظلم کرنیوالو میں ہون باقی رکہا ہوا خدا کا کہ بہتر ہون میں واسطے تمہارے اگر تم باور کرنیوالے ہو میرے کہنے کو اور میں تمپر نگہبان نہیں ہون ایک شخص بوڑہا اور عزیز تہا اوسنے کہا کہ اے قوم میری وہ یہہ پکارتا شعیب پیغمبر کا ہے اگر تم اوسکی طرف بازار و نہیں نکلوگے تو گرفتار کیجاوگے اوپر سے اور پیچہے سے اور حضرت شعیب ہمیشہ اون لوگون کو نصیحت کیا کرتے تہے اور شب کو تمام رات نمازین پڑہتے تہے اون لوگون نے از راہ ہنسی قَالُوْا کہا اونہون نے کہ یٰشُعَیْبُ اے شعیب اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ کیا نماز تیری حکم کرتی ہے تجہکو اَنْ نَّتْرُكَ مَا یَعْبُدُ اٰبَآؤُنَآ یہہ کہ چہوڑدین ہم اوس چیز کو کہ پرستش کرتے تہے باپ ہمارے جسکو یعنی بتون کو اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِیْٓ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا یا چہوڑدین ہم اوسکو کہ کرتے ہیں ہم بیچ مالون اپنے کے اوس چیز کو کہ چاہتے ہیں ہم یعنے جو کچہہ کہ ہم اپنے مالو میں چاہتے ہیں کم کرنا پیمانہ اور وزن کا اوس کرنیکو بہی چہوڑدین ہم اسکا عطف ماموصولہ پر ہے یعنے جو کچہہ کہ ہم اپنے مالو نمیں چاہتے ہیں سو کرتے ہیں اوس سے کرنیکو ہم چہوڑدین اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِیْمُ تحقیق کہ تو البتہ بردبار ہے اپنے امور میں الرَّشِیْدُ راہ پایا ہوا اپنے گمان میں اور یا یہہ کہ ہنسی کی راہ سے اونکو حلیم اور رشید کہا اور مراد اونکی اوس سے ضد اوسکی ہے یعنی تو بڑا بیوقوف اور جاہل ہے اور چاہیے یہہ کہ تو لوگونکے نزدیک جو حلیم اور رشید ہے تجہسے ایسی باتیں بعید ہیں اور فرماتا ہے خدا کہ قَالَ کہا لوط نے کہ یٰقَوْمِ اَرَءَیْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰی بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ اے قوم میری خبر دو تم مجہکو کہ اگر ہون میں اوپر حجت اور دلیل کے پروردگار اپنے کی طرف سے وَرَزَقَنِیْ مِنْهُ جناب دی ہوا اوسنے مجہکو اپنے پاس سے رِزْقًا حَسَنًا روزی نیک کہ وہ نبوت ہے میری یا مال حلال اور سعادت حد ہی بدکاری کی

اور جواب اس شرط کا محذوف ہے یعنے باوجود اس مال اور سعادت کے ہوسکتا ہے کہ مین اوسکی وحی مین خیانت کرون اور اوسکے امر و نہی کی مخالفت کرون اور
بتون کی پرستش سے تمکو منع کرون اور افعال بد سے تمکو باز رکھون اور پہر کہا شعیب نے کہ وَمَا اُرِیدُ اَنْ اُخَالِفَکُمْ اور نہین چاہتا ہون مین یہہ کہ مخالفت کرون مین
تمہاری اِلیٰ مَا اَنْهٰکُمْ عَنْهُ طرف اوس چیز کے منع کرتا ہون مین تمکو اوس سے کہ جس چیز سے مین تمکو منع کرتا ہون اوسکو خود کرنے لگون اور اونسے منع کرنیکی برخلاف
کرون ایسا مجھسے نہین ہوسکتا بلکہ جس چیز سے تمکو منع کرتا ہون اوس سے مین پرہیز کرتا ہون اِنْ اُرِیدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ نہین چاہتا ہون مین مگر درست کرنا تمہارا
مَا اسْتَطَعْتُ جہانتک کر سکتا ہون مین اور طاقت رکھتا ہون مین درست کرینگی وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰهِ اور نہین ہے توفیق میری درست کرنے اوسمین مگر ساتھ
خدا کے اور اوسکی مدد سے عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ اوپر اوسیکے توکل کیا مینے کہ وہ سب چیز پر قادر ہے وَاِلَیْهِ اُنِیْبُ اور طرف اوسیکے پہرونگا مین ہر امر مین اور ما
توفیقی مین اشارہ ہے طرف اس امر کے کہ ہدایت پانا بدون توفیق اور لطف الٰہی کے کہ وہ بخشنا قوت کا واسطے کرنے فعل کے اور قایم کرنا دلیلونکا ہے حاصل نہین
ہوتا اور علیہ توکلت مین اشارہ ہے طرف توحید محض کے کہ وہ علم کے مرتبون مین سے نہایت کا مرتبہ ہے معرفت الٰہی کا اور الیہ انیب مین اشارہ ہے طرف معرفت
معاد کے اور وما ارید ان اخالفکم الے ما انہکم عنہ کے تفسیر مین امیر المومنین علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ عالم دو طرح کے ہین
ایک تو وہ عالم ہے کہ موافق اپنے علم کے اوسنے عمل کیا ہے یہہ عالم تو ناجی ہے اور ایک وہ عالم ہے کہ جو اپنے علم کو ترک کرنیوالا ہے پس یہہ ہالک ہے اور معذب ہونیوالا ہے اور
دوزخ کے آدمی ایذا پاوینگے بدبو سے عالم کے کہ جو اپنے علم کو ترک کرنیوالا ہے اور بہت ندامت اور حسرت کرنیوالا وہ مرد ہوگا کہ کسی بندہ کو خدا کیطرف بلاوے اور وہ
بندہ قبول کرکے فرمانبرداری خدا کی کرے اوسکو تو خدا بہشت مین لیجاویگا اور اوس شخص خدا کیطرف بلانیوالیکو دوزخ مین داخل کریگا بسبب ترک کرنے
اوسکے علم کو اور پیروی کرنے خواہش نفس کے اور درازی آرزو کی لیکن پیروی خواہش نفس کی تو باز رکھتی ہے حق سے اور درازی آرزو کے
نفس کی بہلا دیتی ہے آخرت کو اور پہر حضرت شعیب نے اپنی قوم کو نصیحت کی چنانچہ اونکے قول کو فرماتا ہے خدا کہ وَیَا قَوْمِ اور اے قوم میری لَا یَجْرِمَنَّکُمْ
شِقَاقِیْ نباعث گناہ ہو تمکو مخالفت میری اَنْ یُّصِیْبَکُمْ یہہ کہ پہونچے تمکو مِثْلُ مَا اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ مانند اوس چیز کے کہ پہونچا ہے
قوم نوح کو طوفان کا آنا اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ یا قوم ہود کو ہوا سخت کا آنا اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ یا قوم صالح کو جبرئیل کے چیخ کا آنا وَمَا قَوْمُ
لُوْطٍ مِّنْکُمْ بِبَعِیْدٍ اور نہین ہے قوم لوط کی تمسے دور کہ ابہی وہ عذاب مین گرفتار ہوئے ہین اور تمسے وہ نزدیک ہین اور کہا حضرت شعیب نے
اون لوگون سے کہ وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ اور بخشش چاہو تم پروردگار اپنے سے ایمان لاکر ثُمَّ تُوْبُوْا اِلَیْهِ پہر رجوع کرو تم طرف اوسکی کہ واسطے
اوسکے غیر کی پرستش مت کرو اِنَّ رَبِّیْ رَحِیْمٌ تحقیق پروردگار میرا بخشنے والا اور رحم کرنیوالا ہے وَّدُوْدٌ دوست رکھنیوالا توبہ کرنے
والونکو حضرت شعیب کی قوم نے حضرت شعیب کی نصیحت پر کچہہ عمل نکیا اور اولٹا ہی جواب دیا چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ قَالُوْا کہا اون لوگون نے
یٰشُعَیْبُ مَا نَفْقَهُ کَثِیْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ اے شعیب نہین سمجھتے ہین ہم بہت باتون کو اوس چیزین سے کہ کہتا ہے تو توحید خدا کا اختیار کرنا اور پیمانہ اور
ترازو کو کم نکرنا وَاِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْنَا اور تحقیق کہ ہم البتہ دیکہتے ہین تجھکو کہ درمیان اپنے ضَعِیْفًا ناتوان اور بے قوت کہ کسی امر کو تو ہم سے
دفع نہین کرسکتا ہے اگر ہم ارادہ تیرا کرین اور یا یہہ کہ تو ضعیف البصر ہے تجھکو ہم آزار نہین پہونچا سکتے اور یہہ اسواسطے کہا کہ حضرت شعیب نابینا
تہے اور کہا اون لوگون نے کہ وَلَوْلَا رَهْطُكَ اور اگر نہوتا گروہ تیرا کہ وہ عزت دار اور ہمارے مذہب پر ہین لَرَجَمْنٰكَ
البتہ سنگسار کرتے ہم تجھکو وَمَا اَنْتَ عَلَیْنَا بِعَزِیْزٍ اور نہین ہے تو اوپر ہمارے غالب عزت والا کہ تیری عزت ہمکو سنگسار
ہمسے منع کرے بلکہ تیری قوم کا ہمکو پاس ہے کہ وہ عزت دار اور ہمارے مذہب پر ہین قَالَ کہا شعیب نے کہ یٰقَوْمِ اے
قوم میری اَرَهْطِیْ کیا گروہ میرا یا عشیرہ میرا اَعَزُّ عَلَیْکُمْ مِّنَ اللّٰهِ زیادہ عزیز ہے اوپر تمہارے خدا سے
وَاتَّخَذْتُمُوْهُ اور پکڑا ہے تمنے اوس خدا کو یعنے حکم خدا کو وَرَآءَکُمْ ظِهْرِیًّا پیچہا ہے پس پشت ڈالا ہوا کہ جسکو بالکل فراموش
اور ظہری منسوب طرف ظہر کے ہے اور ظہر پشت کو کہتے ہین اور پس پشت ڈالنے سے مراد

فراموش کرتا ہے اور کہا شعیب نے اپنی قوم سے کہ اِنَّ رَبِّیْ تحقیق پروردگار میرا یعنے علم اوسکا بِمَا تَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ساتھہ اوس چیز کے
کہ عمل مین لاتے ہو تم گھیرنیوالا ہے کہ اوسپر کچھہ پوشیدہ نہین ہے اور موافق تمہارے عمل کے تمکو جزا دیگا وَیٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰی مَکَانَتِکُمْ
اور اے قوم میری عمل کرو تم اوپر حالت اور طاقت اپنی کے جسطرح سے کہ تم شرک اور نجاست اپنی مین گرفتار ہو رہے ہو
اِنِّیْ عَامِلٌ تحقیق مین بہی عمل کرنیوالا ہون جیسے کہ مین عمل کرتا تہا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ قریب ہے کہ جانوگے تم مَنْ یَّاْتِیْهِ عَذَابٌ یُّخْزِیْهِ
اوس شخصکو کہ آئیگا اوسکو عذاب کہ رسوا کرے اوسکو ہم مین سے اور تم مین سے یعنے قریب ہے کہ جانوگے تم کہ ہم مین سے اور تم مین سے کسکو
عذاب رسوا کرنیوالا آتا ہے وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ اور جانوگے اوس شخصکو کہ دروغگو ہے ہم مین اور تم مین سے یعنے جلد معلوم ہوگا کہ کون ہم مین اور
تم مین سے حق پر ہے اور کون باطل پر ہے وَارْتَقِبُوْٓا اور انتظار کرو تم عذاب کے آنیکا اِنِّیْ مَعَكُمْ رَقِیْبٌ تحقیق مین بہی ہمراہ تمہارے انتظار کرنیوالا
ہون اور امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ کیا نیک تر ہے صبر اور انتظار کشایش کا کہ خدا تعالی فرماتا ہے فَارْتَقِبُوْٓا اِنِّیْ مَعَكُمْ رَقِیْبٌ اور رسول خدا
صلعم نے فرمایا ہے کہ حضرت شعیب خطیب الانبیا تہے اور فرماتا ہے خدا کہ وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا اور جسوقت آیا حکم ہمارا عذاب کرنیکا قوم شعیب کے واسطے
نَجَّیْنَا شُعَیْبًا وَّالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ نجات دی ہمنے شعیب کو اور اون لوگون کو کہ ایمان لائے تہے وہ ہمراہ اوسکے بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ساتھہ بخشش کے
ہماری طرف سے کہ ہمنے اونکو توفیق دی تہی وَاَخَذَتِ الَّذِیْنَ ظَلَمُوا الصَّیْحَةُ اور پکڑ لیا اون لوگونکو کہ ظلم کیا تہا اونہون نے کفر کرکے چیخ نے کہ وہ آواز
جبرئیل کی تہی ہیبت ناک کہ سنتے ہی جیسا یعنے مرجاؤ تم سب فَاَصْبَحُوْا فِیْ دِیَارِهِمْ جٰثِمِیْنَ پس ہوگئے وہ بیچ گہرون اپنے کے گرے اوپر گہٹنون کے مردے كَاَنْ لَّمْ یَغْنَوْا فِیْهَا
گویا کہ نہ آباد ہوئے تہے وہ بیچ اون گہرون کے اور نہ قیام کیا تہا کبہی اونہون نے اون گہرون مین اور لم یغنوا لم یقیموا کے معنے مین ہے اَلَا بُعْدًا خبردار ہو کہ دوری
ہو رحمت خدا سے لِّمَدْیَنَ واسطے لوگون مدین کے كَمَا بَعِدَتْ ثَمُوْدُ جیسے کہ دور ہوئے ثمود رحمت خدا سے اور تشبیہ دی مدین کو ثمود سے اسواسطے کہ
عذاب دونونکا چیخ تہی جبرئیل کی کہ قوم ثمود پر وہ آواز نیچے سے آئی تہی اور قوم شعیب پر اوپر سے اور بعدا مفعول مطلق فعل محذوف کا
ہے اور اب خدا تعالی حضرت موسے کا قصہ بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰی اور البتہ تحقیق بہیجا ہمنے موسے کو
بِاٰیٰتِنَا ساتھہ نشانیون قدرت اپنی کی کہ وہ توریت اور معجزے تہے وَسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ اور ساتھہ دلیل اور حجت روشن کے کہ وہ عصا
تہا کہ جو اژدہا ہوجاتا تہا ان سب دلیلون کے ساتھہ بہیجا ہمنے موسے کو اِلٰی فِرْعَوْنَ وَمَلَا۠ىِٕهٖ طرف فرعون کی اور اشراف قوم اوسکی کے فَاتَّبَعُوْٓا پس
پیروی کی اون فرعونیون نے اَمْرَ فِرْعَوْنَ حکم فرعون کے کافر ہوئے اور موسے پر ایمان لائے نہین وَمَآ اَمْرُ فِرْعَوْنَ اور نہ تہا حکم فرعون کا
بِرَشِیْدٍ راہ راست پانیوالا اور درست بلکہ محض گمراہی تہا اور آگلے دن جو فرعون پیشوا اونکا ہے کل کو بہی یَقْدُمُ قَوْمَهٗ
آگے ہوگا قوم اپنی کے یَوْمَ الْقِیٰمَةِ دن قیامت کے جسوقت سب جمع ہوکر دوزخ مین جائینگے فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ پس اوتاریگا
اونکو وارد کریگا دوزخ مین وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ اور برا پانی ہے ورود کیا گیا کہ جسمین پیاسا تشنگی اپنی بجہانی چاہے یعنے آگ
دوزخ کی اور ورود پانے پر وارد ہونیکو کہتے ہین اور یا اوس پانی کو کہتے ہین کہ واسطے خنک کرنے جگر کے پیاسے جسپر وارد ہون
اور ہو ورد کہ وہ آتش دوزخ ہے اوسکی ضد ہے وَاُتْبِعُوْا اور پیچہے لگائے گئی وہ فرعون اور قوم اوسکی فِیْ هٰذِهٖ بیچ اس دنیا کے
لَعْنَةً لعنت کو کہ وہ دوری ہے رحمت خدا سے اور نزدیکی ہے ہلاکت سے وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ اور دن قیامت کے کہ اوسروز بہی
بہی رحمت سے دور ہونگے بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ بری بخشش دیگئی ہے وہ لعنت دونون جہان مین ذٰلِكَ یہہ جو کچھہ کہ بیان کیا گیا اور ذکر ہوا
مِنْ اَنْۢبَآءِ الْقُرٰی نَقُصُّهٗ عَلَیْكَ خبرون بستیون کی سے بیان کرتے ہین ہم اوسکو اوپر تیرے اے محمد صلعم مِنْهَا بعض اون بستیون کے
مین سے قَآىِٕمٌ قایم ہین یعنے آباد ہین وَّحَصِیْدٌ اور بعضے گرے ہوئے ہین یعنے ویران ہین مثل کہیتی کٹی ہوئی کے وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ اور نہین ستم کیا جناب
ہمنے اونکو وَلٰكِنْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ اور لیکن ظلم کیا تہا اونہون نے جانون اپنی کو کفر کو اختیار کرکے کہ وہ باعث عذاب کا ہوئے تہے اپنی بدکاری کو

پس نہ نفع پہونچایا اور نہ دفع کیا اون سے اٰلِهَتُهُمُ الَّتِي يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ معبودون اونکے نے جنکو پکارتے تھے وہ سوائے خدا کے
مِنْ شَيْءٍ کسی چیز کا لَمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ جسوقت کہ آیا حکم پروردگار تیرے کا اونکے عذاب کے واسطے وَمَا زَادُوْهُمْ اور نہ زیادہ کیا اونکو اون
معبودون نے غَيْرَ تَتْبِيْبٍ سوائے ہلاک کرنے اور نقصان دینے کے کہ موجب اونکے ہلاک ہونیکا وہی تھے کہ اونکی عبادت کیا کرتے تھے
سوائے خدا کے وَكَذٰلِكَ اور ایسی ہی یعنے مانند اوس پکڑنیکی ہے اَخْذُ رَبِّكَ پکڑنا پروردگار تیرے کا اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى جسوقت پکڑتا ہے بستیون کو یعنی اونکو
وَهِيَ ظَالِمَةٌ جسوقت کہ وہ ظلم کرنیوالی ہوتی ہیں اپنے نفسون پر بسبب اختیار کرنے کفر کے اِنَّ اَخْذَهٗٓ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ تحقیق پکڑنا اوسکا درد
ناک سخت ہے کہ صورت رہائی کی اوس سے کسیطرح نہیں ہے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ تحقیق کہ بیچ اوس عذاب نازل کرنیکے لَاٰيَةً البتہ نشانی
عبرت کی ہے لِّمَنْ خَافَ واسطے اوس شخص کے کہ خوف کرے عَذَابَ الْاٰخِرَةِ عذاب آخرت سے کہ اوسکا عالم ہو کر جانے کہ جو کچھ کہ پہلے
امتون کو پہونچا ہے ایک نمونہ ہے اوس عذاب کا کہ حق تعالیٰ نے آخرت میں واسطے گنہگارون کے مقرر کیا ہے ذٰلِكَ وہ یعنے روز قیامت
يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ لَّهُ النَّاسُ وہ دن ہے کہ جمع کئے گئے ہیں واسطے اوسکے کل آدمی وَذٰلِكَ اور وہ روز يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ وہ روز ہے کہ حاضر کئے
گئے ہیں اوسمین اہل آسمان اور زمین اور اولین اور آخرین وَمَا نُؤَخِّرُهٗٓ اور نہیں تاخیر کرتے ہیں ہم اوسکو اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ مگر واسطے
مدت شمار کی گئی کے وہ گزر جائے کہ جبتک وہ مدت نگزرے کہ مصلحت اور حکمت ہماری اوسکو گزرنیکی مقتضی ہوئی ہے تو وہ روز
نہیں آتا اور نو خر کو یعقوب نے یو خر کے پڑھا ہے یا سے غائب کا صیغہ يَوْمَ يَأْتِ جسدن آئیگا وہ دن لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ نہ بات کریگا کوئی
نفس کہ وہ بات کرنا اوسکو نفع پہونچاوے یا سفارش کرے اِلَّا بِاِذْنِهٖ مگر ساتھ اذن اوس خدا کے چنانچہ سورہ عم یتساءلون میں خدا تعالیٰ
فرماتا ہے کہ لا یتکلمون الا من اذن لہ الرحمن الخ یہہ ایک خاص مقام کا ہے اور اوس روز اور بعض مقام اوس روز وہ ہوگا کہ کسیکو واسطے اجازت
بات کرنیکی بالکل نہوگی جیسے کہ سورہ مرسلات میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہذا یوم لا ینطقون ولا یؤذن لہم فیعتذرون اور یوم یاتی کو اہل کوفہ
اور ابن عامر نے یوم یات پڑھا ہے یا کو آخر میں سے حذف کر کے اور باقیون نے یوم یاتی پڑھا ہے یا کو ثابت کر کے اور فاعل یاتی کا جزا ہے یا یوم القیامۃ
ہے اور وہ غیر اوس یوم کے ہے کہ جو مضاف ہے طرف یاتی کی بلکہ وہ یوم وہ ہے کہ جو یوم مجموع لہ الناس میں ہے رہا یہ کہ یوم یاتی میں کہ یوم کے
معنے حین کے ہیں اور لا تکلم اصل میں لا تتکلم ہے ایک تا اوس میں سے محذوف ہوگئی ہے اور کہتے ہیں کہ قیامت کے روز جسوقت مخلوقات کو
محکمہ محشر میں لا کر کھڑا کرینگی تو جانب رب العزت سے آواز آئیگی کہ سب انبیا اور صدیقین اور شہدا حاضر ہون اور ملائکہ صف بستہ کھڑے ہون
اوسوقت نداء آئیگی کہ کسنے میری عبادت کی ہے جو کہ حق عبادت کرنیکا ہے اوسوقت کسیکو طاقت نہوگی کہ جواب دیوے دوسری بار پھر ندا ہو یہانتک کہ ملائکہ کو
جنہونے ابتداے پیدائش مخلوقات سے نہایت تک اوقات اپنی عبادت اور بندگی میں صرف کئے ہیں کہینگے سبحانک ما عبدناک حق عبادتک
یعنے پاک ہے تو کہ نہیں عبادت کی ہے ہمنے تجھکو حق عبادت تیرے کا اور یہہ وہ ملائکہ ہیں کہ تمام عمر ایک سجدہ میں یا ایک رکوع میں یا ایک قسم
کی تسبیح میں اونہونے گزاری ہے اور فرماتا ہے خدا کہ فَمِنْهُمْ پس بعضے اون اہل محشر میں سے شَقِيٌّ بدبخت ہیں کہ موجب وعدہ عذاب کے
دوزخ اونکے رہنے کی جگہہ ہے وَسَعِيْدٌ اور بعضے اون میں سے نیک بخت ہیں کہ بموجب وعدہ کے بہشت میں جائینگے اور کہتے ہیں کہ
شقی وہ شخص ہے کہ جو نا امید ہو ثواب سے اور مستحق عتاب کا ہو بسبب معصیت کے اور سعید وہ ہے کہ جو رستگار ہو عذاب سے اور مراد
ثواب کا ہو بسبب کرنے طاعت کے اور شقی اور سعید کی تفصیل خدا تعالیٰ بیان کرتا ہے کہ فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا پس لیکن
وہ شخص کہ بدبخت ہوئے شرک اور گناہ کرکے فَفِي النَّارِ پس بیچ آتش دوزخ کے ہیں لَهُمْ فِيْهَا واسطے اونکے
بیچ اوس دوزخ کے زَفِيْرٌ چلانا ہے آواز سانس کو باہر لانے کا وَّشَهِيْقٌ اور چلانا ہے آواز سانس کو اندر
کھینچنے کا یا زفیر آواز کو باہر نکالنے کو کہتے ہیں اور شہیق دم کے اندر لیجانیکو کہتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ زفیر گدھے
اور یوسف نے کہا ہے

کی آواز کے ابتدا کو کہتے ہین اور شہیق اوسکی آواز کے آخر کو الغرض وہ لوگ دوزخ مین باہین نالہ و فریاد خٰلِدِیْنَ فِیْهَا
ہمیشہ رہنے والے ہونگے بیچ اوس دوزخ کے مَادَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ جبتک کہ ہین آسمان اور زمین اِلَّا مَاشَآءَ رَبُّكَ مگر جو کچھ کہ چاہے
پروردگار تیرا کہ ایک نوع کے عذاب کو بدل کر دوسرے قسم کا عذاب کرے اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ تحقیق پروردگار تیرا عذاب کرنیوالا ہے
واسطے اوس چیز کے کہ چاہتا ہے کہ عذاب کرے ایسے کوئی اوسکا منع کرنیوالا نہین ہے مراد اس عذاب سے عذاب آخرت نہین ہے جیساکہ اکثر
مفسرین کہتے ہین اور آسمان اور زمین کے معنے مین تاویلین کرتے ہین اسواسطے کہ آخرت مین آسمان اور زمین
کہان ہونگے بلکہ مراد اوس سے عذاب دنیا ہے بعد مرنیکے قیامت تک چنانچہ حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مراد اس
آتش دوزخ سے اور بہشت سے دنیا کی دوزخ اور بہشت ہین جو کہ بعد مرنیکے قیامت تک عالم برزخ مین ہین اور بعد مرنے کے
کافر اور گنہگار اوس دوزخ مین رہتا ہے اور مومن اوس بہشت مین رہتا ہے جو کہ دنیا مین ہے اور یہہ عذاب اور ثواب قیامت
تک ہے جب تک کہ آسمان اور زمین موجود ہین اور جب قیامت آئیگی تو آسمان و زمین جلتے رہینگے اور آخرت مین
آسمان اور زمین کہان ہین کہ اونکے باقی رہنے تک عذاب اور ثواب ملتا رہے اور تائید کرتا ہے اس تفسیر کو قول حق تعالے
کا النار یعرضون علیها غدوا وعشیا یعنے پیش کئے جاوینگے آگ پر صبح اور شام اور آخرت مین صبح اور شام نہین ہین اور
النار یعرضون علیها غدوا وعشیا فرعونیون کے حق مین ہے اور بعد اوسکے یہہ ہے کہ ویوم تقوم الساعة ادخلوا آل فرعون اشد
العذاب یعنے اور جسدن قایم ہو قیامت تو داخل کرو لوگون فرعون کے کو سخت تر عذاب مین پس معلوم ہوا کہ النار یعرضون علیها
عالم برزخ کیواسطے ہے اور سخت تر عذاب بعد اسکے آخرت مین ہے اور ایسے ہی اس آیت کا حال ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ
وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا اور لیکن جو لوگ کہ نیک بخت ہوئے معرفت خدا اور اطاعت اور عبادت خدا حاصل کرکے فَفِي الْجَنَّةِ
پس بیچ بہشت کے ہین کہ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ہمیشہ رہنے والے ہین وہ بیچ اوسکے مَادَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ جبتک کہ
ہین آسمان و زمین اِلَّا مَاشَآءَ رَبُّكَ مگر جو کچھ کہ چاہے پروردگار تیرا کہ ایک قسم کی نعمت کو دوسرے قسم سے بدل دیوے
عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ بخشش ہے غیر منقطع کہ ہمیشہ کو چلی جائیگی جب تک کہ آسمان اور زمین ہین اس آیت سے بھی مراد بہشت
دنیا ہے نہ بہشت آخرت جیساکہ حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے اور مراد استثنا سے دونون آیتون مین
استثنا ایک عذاب اور ثواب سے ہے نہ خلود سے دوزخ کے اور بہشت کے یعنے ایک قسم کے عذاب یا ثواب مین رہینگے
مگر جو کچھ کہ چاہے خدا کہ دوسری قسم عذاب اور ثواب کی بدل دیوے اور سعدوا کو اہل کوفہ نے بضم سین پڑھا ہے اور
قصہ کفار گزشتہ کا اور جو کچھ کہ دنیا اور آخرت مین اونپر نازل ہوا تھا اوسکو خدا بیان کر چکا تو اب اپنے حبیب کی
تسلی کے واسطے بیان کرتا ہے کہ تو شک نہ کر کفار کی بد انجامی اور گرفتاری عذاب مین ...
پہلے لوگون کا اور اون کی گرفتاری کا ... چنانچہ فرماتا ہے کہ فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ پس نہو تو بیچ شک
کے بعد اسکے کہ سنا ہے ... اون کی عاقبت بد کا مِّمَّا يَعْبُدُ هٰٓؤُلَآءِ
چیز سے کہ پرستش کرتے ہین ... یہہ کفار تیرے عہد کی کہ یہہ بھی عذاب ابدی مین گرفتار ہونگے
فرماتا ہے کہ مَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا ... نہین پرستش کرتے ہین وہ مشرکین اِلَّا كَمَا يَعْبُدُ
مگر جیسے کہ پرستش کرتے تھے باپ اون کے مِّنْ قَبْلُ پہلے اس سے وَاِنَّا لَمُوَفُّوْهُمْ
... دینے والے ہین اون کو حصہ اون کا عذاب سے غَيْرَ مَنْقُوْصٍ

جیساکہ اونکے باپون کو پورا حصہ دیا ہے بے کم وکاست اور یا یہہ کہ ہم اونکو پورا دینے والے ہین حصہ اونکے روزی کا اور ان
لوگون نے ناشکری کرکے پرستش بتون کی اختیار کی اپنے باپون کے مانند تو بصورتیکہ عذاب کا نازل ہونا اونپر لازم ہوا اور فرماتا ہے کہ
وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ اور البتہ تحقیق دی ہمنے موسے کو کتاب یعنے توریت فَاخْتُلِفَ فِیْهِ پس اختلاف کیا گیا
بیچ اوسکے کہ بعضے تو اوسپر ایمان لائے اور بعضون نے کفر کیا جیساکہ تیری امت نے قرآن مین اختلاف کیا ہے تو کیون غمگین ہوتا ہے لوگون کے
نہ ایمان لانیسے اور فرماتا ہے کہ وَلَوْلَا کَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ اور اگر نہوتی ایک بات کہ گزر چکی ہے پروردگار تیرے کی طرف سے تاخیر عذاب کی قیامت تک
مصلحت کے روز سے تو لَقُضِیَ بَیْنَهُمْ البتہ حکم کیا جاتا درمیان اونکے دنیا مین بھی عذاب کا وَاِنَّهُمْ لَفِیْ شَكٍّ مِّنْهُ اور تحقیق کہ وہ مشرکین البتہ
بیچ شک کے ہین اوس قرآن سے مُرِیْبٍ شک کہ اضطراب مین ڈالنے والا ہے وہ شک اونکے نفسون کو اور عقلون کو اونکی پریشان کرتا ہے اور
فرماتا ہے کہ وَاِنَّ كُلًّا اور تحقیق کل یعنے مومن اور کافر لَمَّا لَیُوَفِّیَنَّهُمْ رَبُّكَ البتہ وہ شخص ہین کہ پوری دیگا اونکو پروردگار تیرا اَعْمَالَهُمْ
جزا عملون اونکی اِنَّهٗ بِمَا یَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ تحقیق کہ وہ خدا ساتھہ اوسچیز کے کہ کرتے ہین وہ خبردار ہے اور ان کلا لما کو ابو جعفر اور ابن عامر اور حمزہ اور
حفص نے بتشدید نون اور بتشدید میم پڑہا ہے اور اہل بصرہ اور کسائی اور خلف نے بتشدید نون اور تخفیف میم پڑہا ہے اور نافع اور ابن کثیر نے بتخفیف نون
اور تخفیف میم پڑہا ہے اور ابوبکر نے عاصم سے بتخفیف نون اور تشدید میم پڑہا ہے اور بعضون نے لما کو منون پڑہا ہے اور ابن مسعود کی قراءت مین کل کا لفظ
مرفوع ہے اور لما کی اصل کہتے ہین کہ لمن ما ہی نون میم سے بدل کیا گیا ہے اور فرماتا ہے خدا کہ فَاسْتَقِمْ پس سیدہا رہ تو اے محمد صلعم كَمَآ اُمِرْتَ
جیسے کہ حکم کیا گیا ہے تو وَمَنْ تَابَ اور جو شخص کہ پہرا ہے کفر سے اور ایمان لایا ہے مَعَكَ ہمراہ تیرے وہ بہی سیدہا رہے ایمان اور طاعت
مین اور من تاب کا عطف استقم کی ضمیر پر ہے اور من تاب مفعول معہ بہی ہوسکتا ہے اور فرماتا ہے خدا کہ وَلَا تَطْغَوْا اور نہ حد سے گزرو تم
شرع کی حد سے اور حدود خدا سے زیادتی اور کمی کرکے اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ تحقیق کہ وہ خدا ساتھہ اوسچیز کے کہ کرتے ہو تم بینا ہے کہ جو کچھہ تم کرتے ہو
دیکھتا ہے اوس سے ڈرنا چاہئے اور شرع مین مستقیم اور سیدہا وہ شخص ہے کہ نہی اور امر پر ثابت قدم ہو کہ جس چیز کا خدا تعالے نے حکم دیا ہے کہ اوسکو
کرو تو اوسکو کرنا چاہئے اور جس چیز کو خدا تعالے نے فرمایا ہے کہ مت کرو تو اوسکو نکرنا چاہئے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ
مستقیم ہو تو یعنے بصحت عزم محتاج ہو تو طرف خدا کے اور استقامت کے معنے لوگون نے طرح طرح سے بیان کئے ہین اور حاصل سبکا
یہہ ہے کہ جس طرح سے خدا تعالی کا حکم ہے اوسیطرح کرنا چاہئے اور سر مو اوس سے تجاوز نکرے لیکن یہہ دشوار بہت ہے اور
ابن عباس سے روایت ہے کہ قرآن مین کوئی ایسی آیت کہ جو رسول خدا صلعم پر شاق ہوئی ہو اس آیت سے زیادہ کوئی آیت نہوئی ہے اور
اسیواسطے حضرت نے فرمایا تہا کہ مجہکو سورہ ہود اور سورہ واقعہ نے بوڑہا کردیا ہے اور اب خدا تعالے بیان کرتا ہے کہ امور دین مین سستی مت
کرو اور طرف ظلم کے رغبت نہو چنانچہ فرماتا ہے کہ وَلَا تَرْكَنُوْٓا اور نہ میل کرو تم تہوڑا سا بہی اِلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا طرف ان لوگون کے
کہ ظلم کیا ہے اونہون نے اپنی جان پر اور اپنے غیر پر جیسے کہ ظالمون کے ساتھہ دوستی اور خاطر رکھنا اور ظالمونکے ذکر کی تعظیم کرنی اور اچہا جاننا اور
اون کے تحفون کی طمع رکہنی اور مدد کرنی ظالمونکی اونکے ظلم مین اور متابعت اور پیروی کرنی اونکی اور اگر ایسا کروگے تو فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ
پس پہونچیگی تمکو آتش دوزخ اور تمس منصوب ہے اور ان اوس مین مقدر ہے اسواسطے کہ بعد فا کے نہی کے جواب مین واقع ہوا ہے
اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی برادر مومن کا مال ظلم سے کہائے اور اوسکو اوسکے طرف نہ پہیرے تو
قیامت کے روز وہ آگ کی چنگاریان کہائیگا اور حضرت نے فرمایا ہے کہ عمل کرنیوالا ظلم کا اور مددگار ظلم کا اور اوس سے راضی ہونیوالا
حصہ دار ہین اور رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے روز ندا کریگا ایک ندا کرنیوالا کہ کہان ہین ظلم کرنیوالے
اور جنہون نے واسطے اونکے صوف دوات مین ڈالا ہے اور قلم سے دکہینچا ہے اون کو بہی ہمراہ ظالمون کے

اور یوسف کو ایکنے

محشور کرو اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میل کرنیوالا طرف ظالم کے وہ شخص ہے کہ ظالم بادشاہ کے پاس حاضر ہو کر اوسکے
باقی رہنے کی دعا کرے یہانتک کہ وہ اپنے جیب مین ہاتھہ ڈالکر اوسکو کچھ دیوے اور کہتے ہین کہ موفق زیر عراق امام کے پیچھے نماز پڑہتا تہا
جسوقت امام نے یہہ آیت پڑہی کہ ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار وہ شخص یہہ آیت سنکر بیہوش ہو گیا جسوقت وہ ہوش مین آیا تو لوگون
نے اوس سے سوال کیا کہ تو بیہوش کیون ہو گیا تہا اوسنے جواب دیا کہ مین اسواسطے بیہوش ہوا تہا کہ یہہ آیت اوس شخص کیواسطے
ہے کہ جو کوئی تہوڑا سا میل طرف ظالم کے کرے پس حال ظلم کرنیوالونکا کیا ہوگا اسواسطے مین بیہوش ہوا اور فرماتا ہے خدا کہ وما لکم من دون اللہ
اور نہین ہے واسطے تمہارے سوائے خدا کے من اولیاء دوست کہ عذاب کو تمسے دفع کرین ثم لا تنصرون پہر نہ نصرت کئے جاؤگے تم
اسواسطے کہ حکمت اوسکی ظلم کرنیوالونکی عذاب کا تقاضا کرتی ہے اور محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ وہ کہتا تہا کہ مردار کے پاس بیٹھنا بہتر ہے
ظالمونکے پاس بیٹھنے سے اور بعضے کہتے ہین کہ اگر کوئی ظالم صحرا مین تشنگی سے ہلاک ہوتا ہو تو اوسکو پانی نہ دینا چاہئے یہانتک کہ وہ
ہلاک ہو جائے اور نماز مین جو خوف و خشیت و رقت قلب نہایت مناسب ہے اسواسطے بعد ذکر ظلم کے نماز کا ذکر کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ
واقم الصلوٰۃ اور قایم کر تو نماز کو اور ہمیشہ پڑہ تو اوسکو مع شرائط اور ارکان کے طرفی النہار دونون طرفون دن کے کہ وہ نماز وقت
صبح اور وقت شام کے ہے وزلفا من اللیل اور ساعتون رات کے کو کہ وہ نماز عشا ہے اور طرفی النہار منصوب ہے بنا بر ظرف کے اور زلفا
کا عطف اوس پر ہے اور ابو جعفر نے زلفا کو بضم لام پڑہا ہے اور باقیون نے بفتح لام اور کہتے ہین کہ مراد دونون طرفون سے وقت نماز صبح کا ہے اور
اشغل طرفون سے وقت نماز ظہر کا اور عصر کا ہے اور زلف لیل سے مراد وقت نماز مغرب اور عشا کا ہے اور جناب رسول خدا صلعم نے
فرمایا ہے کہ ایک نماز سے دوسری نماز تک کفارہ گناہونکا ہے جبتک کہ گناہان کبیرہ سے پرہیز کرے اور حضرت صادق نے فرمایا ہے کہ نماز دن کی
راتکو لیجاتی ہے اون گناہونکو کہ جو دنکو کئے ہین اور امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے فرماتے تہے کہ مینے رسولخدا صلعم سے سنا ہے کہ فرمایا حضرت
نے کہ وہ آیت قرآن کی کہ جسکے سبب سے زیادہ امید ہو وہ یہہ آیت ہے کہ واقم الصلوٰۃ اور فرمایا کہ اے علی قسم ہے اوس شخص کی کہ جسنے مجھکو خوشخبری دینے
والا اور ڈرانیوالا کرکے بہیجا ہے کہ جسوقت کوئی تم مین سے واسطے وضو کے اوٹہتا ہے اور وضو کرتا ہے تو اوسکے اعضا مین سے گناہ گرجاتے ہین
اور جسوقت دل سے خدا کیطرف متوجہ ہوتا ہے تو کوئی گناہ اوسپر باقی نہین رہتا اور ایسا ہو جاتا ہے کہ جیسے اوسکی مان نے اوسکو ابہی
جنا ہے اور جسوقت دو نمازونکے درمیان کوئی گناہ ہوتا ہے تو معاف ہو جاتا ہے اور پہر باواز بلند فرمایا کہ نماز پنجگانہ میری امت کے
واسطے مثل نہر کے ہے کہ کسیکے دروازہ پر جاری ہو جسوقت آدمی ۵ مرتبہ دن و رات مین غسل کرے اوس نہر مین تو اوسپر میل باقی نہین
رہتا ہے ایسی ہی وہہ نماز پنجگانہ ہے میری امت کیواسطے کہ جو کوئی پانچون وقت نماز پڑہے تو اوسپر گناہ باقی نہین رہتا ہے اور کہتے
ہین کہ ابو اللیث انصاری ایکروز خرما فروخت کرتا تہا ایک عورت صاحب جمال خرما کو خرید کرنے آئی ابو اللیث نے کہا کہ خوبتر خرما
میرے گہر مین ہین ہمراہ میرے چل اوسمین سے تجھکو مین دونگا جسوقت وہ عورت اوسکے گہر مین آئی تو ابو اللیث نے اوسکو
بغل مین لیکر بوسہ دیا اوس عورت نے کہا کہ خدا سے خوف کر ابو اللیث بہت نادم ہوا اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی مجلس اقدس مین حاضر ہو کر حضرت سے عرض کی کہ کیا فرماتے ہین آپ اوس شخص کے حق مین کہ جو زن بیگانہ کو اپنے گہر مین
لیجا کر اوسکو اپنی بغل مین لے اور بوسہ اوسکو دیوے رسول خدا صلعم نے کچھ جواب نہ دیا اور منتظر وحی کے ہوے دوسری نماز
کے وقت تک اور حضرت نے دوسری نماز ادا کی اور جبرئیل یہہ آیت لائے کہ ان الحسنات یذہبن السیئات تحقیق نیکیان لیجاتی
ہین برائیونکو یعنے نماز پنجگانہ لیجاتی ہے برائیونکو حضرت نے فرمایا کہ اے ابو اللیث تو نماز عصر ہمارے ہمراہ پڑہ اور فرمایا کہ وہی نماز
کفارہ ہے اس گناہ کا لوگون نے عرض کی کہ یا حضرت یہہ حکم کیا اسکے واسطے ہے فرمایا کہ نہین یہہ حکم سب کے واسطے بدکاری کو

امیرالمومنین علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کفارہ کرتا ہے ہر نیکی کو برائی کا اور حضرت صادق علیہ السلام نے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب
رسول خدا صلعم نے کہ چار چیزیں جس میں ہونگی تو وہ ہلاک نہوگا بعد اوسکی مگر ہلاک ہونیوالا اور وہ یہہ ہیں کہ ارادہ کرتا ہے بندہ نیکی کا کہ اوسکو عمل میں لاوے
پس اگر ارادہ نیکی کا کیا ہے اور اوسکو عمل میں نہیں لایا تو خدا تعالیٰ واسطے اوسکے ایک نیکی لکھتا ہے اوسکی نیک نیتی کے سبب سے کہ ارادہ نیکی کا کیا تہا اور اگر اوس
نیکی کو عمل میں لایا ہے تو دس نیکیاں اوسکے واسطے خدا لکھتا ہے اور اگر بدیکا ارادہ کرے بندہ کہ عمل میں لاوے اوسکو پس اگر عمل میں نہیں لایا اوسکو تو اوسکے واسطے کچھہ نہیں لکہا جاتا
اور اگر وہ اوس بدی کو عمل میں لایا تو سات ساعت تک سات گہنٹے اوسکو مہلت دیجاتی ہے اور نیکیوں کا فرشتہ بدیوں کے فرشتہ سے کہتا ہے کہ جلدی نہ کر لکہنے
میں قریب ہے کہ یہہ بندہ کوئی نیکی عمل میں لاوے اور یہہ نیکی اوس بدی کو مٹا دے اور دور کر دے ہو واسطے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ
اور یا یہہ شخص استغفار کرے پس اگر وہ کہے کہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ
ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ تو نہیں لکہی جاوے گی اوسپر کوئی چیز اور اگر سات ساعتیں گذر جاویں اور اس عرصہ میں وہ بندہ کوئی نیکی یا استغفار نکرے تو نیکیوں
والا فرشتہ بدیوں کے فرشتہ سے کہتا ہے کہ لکہہ تو اوس شقی محروم پر ایک بدی کیونکہ ابتک اوسنے کوئی نیکی نہیں کی جو اوسکی بدی کو دور کرتی اور حضرت صادق علیہ السلام
سے دوسری روایتمیں یہہ ہے کہ تدارک خطا کا نیکی کے کرنے سے ہوتا ہے اسواسطے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ اور فرماتا ہے خدا کہ ذٰلِکَ وہ یعنے
مستقیم ہونا اور نماز کا قایم کرنا ذِکْرٰی لِلذّٰکِرِیْنَ نصیحت ہے واسطے ذکر کرنیوالوں خدا کے وَاصْبِرْ اور صبر کر تو اگر تجہکو اذیت پہونچے ہمارے پیغام کے پہونچانے میں
فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ پس تحقیق خدا نہیں ضایع کرتا ہے اجر نیکی کرنیوالوں کا اور فرماتا ہے خدا کہ فَلَوْلَا کَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِکُمْ پس
کیوں نہیں ہوئے قرنوں میں سے جو پہلے تمسے تہے اُولُوْا بَقِیَّةٍ صاحبان عقل و اولو بقیہ کے معنے اہل رای و عقل ہے با معنی بقیہ کے فضل کے ہیں یعنے اولو الفضل
اور بقیہ اسواسطے نام رکہا گیا ہے کہ انسان جو کچہہ کسب کرتا ہے اوسکے بہتر کو باقی کہتا ہے چنانچہ کہتے ہیں فلان بقیۃ القوم یعنے خیار ہم پس خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ
پس کیوں نہوئے تہے پہلے قرنوں کے لوگ جو کہ پہلے تمسے تہے صاحبان عقل اور رای کے یَّنْهَوْنَ منع کرتے وہ مفسدوں کو عَنِ الْفَسَادِ فِی الْاَرْضِ
فساد کرنے سے بیچ زمین کے اِلَّا قَلِیْلًا لیکن تہوڑے مِمَّنْ اَنْجَیْنَا اون لوگوں سے کہ نجات دی ہمنے اونکو عقوبت سے مِنْهُمْ اون گذرے ہوئے لوگوں میں سے
کہ وہ منع کرتے تہے مراد اوسسے انبیا اور مومنین ہیں قلیلا استثنا منقطع ہے اور الا بمعنی لیکن ہے وَاتَّبَعَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اور پیروی کی اون لوگوں نے کہ ظلم کیا اونہوں
نے اپنے نفسوں پر کفر کر کے مَآ اُتْرِفُوْا فِیْهِ اوس چیز کے کہ نعمت دی گئی تہی ہمنے اوسکے یعنے پیروی نفس کے خواہشوں کی کرتے تہے اور اسباب عیش کے
طلب میں رہتے تہے اور متابعت و خواہش و سیجری کی کرتے تہے کہ جس چیز کی حالت عیش اور عشرت حاصل تہی اوسکے سوا اور امور کو کراہت کرتے تہے
وَکَانُوْا مُجْرِمِیْنَ اور تہے وہ گنہگار کہ کفر کو اونہوں نے اختیار کیا تہا وَمَا کَانَ رَبُّکَ اور تمہارا پروردگار نہ ایسا کہ لِیُهْلِکَ الْقُرٰی بِظُلْمٍ ہلاک کرے
بستیوں کے لوگوں کو بسبب ظلم کے یعنے بسبب اونکے کفر اور شرک کے وَّاَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ جسوقت کہ لوگ اون بستیوں کے درستی اور نیکی کرنیوالے ہوں کہ مراد آدمی و دوسرے
آدمی کا حق ادا کرنا ہو اور آپس میں رعایت کرتے ہوں اور سلوک سے رہتے ہوں اور کوئی کسی پر ظلم اور زیادتی نکرتا ہو مراد یہہ ہے کہ خدا تعالیٰ فقط شرک کے سبب
نہیں کرتا ہے جبتک کہ اوس شرک کے ساتہہ ظلم اور فساد کی آمیزش نہو اور یہی مقام سے مشہور ہوا ہے کہ بادشاہی کفر سے تو باقی رہتی ہے اور ظلم
سے نہیں رہتی اور یہہ بسبب رحم اور فضل پروردگار کے ہے کہ اپنے حقوق سے تو چشم پوشی کرے اور بندوں کے حقوق کی رعایت بہت ہو اور اونکے حقوق سے
درگذر نکرے بلکہ ظالموں کی جڑ کو اوکہاڑ پہینکدے اور فرماتا ہے خدا کہ وَلَوْ شَآءَ رَبُّکَ اور اگر چاہتا پروردگار تیرا لَجَعَلَ النَّاسَ البتہ کر دیتا
اوس علم اور قہر کے اُمَّةً وَّاحِدَةً امت ایک کہ سب ایک دین پر ہوتے لیکن یہہ امر مخالف تکلیف بندوں کے ہے اسواسطے کہ شرط تکلیف کی
ایمان کو اپنے اختیار سے قبول کرے وَلَا یَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِیْنَ اور ہمیشہ ہیں وہ اختلاف کرنیوالے حق میں بسبب تامل نکرنے کے
اون ظاہر میں مثل یہود اور نصاریٰ اور مجوس کے اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّکَ لیکن وہ شخص کہ رحم کرے پروردگار تیرا توفیق و لطف
سے ہدایت کرے اور تامل و نظر کرنے اوسکی کے وحدانیت کی دلیلوں میں الا من رحم میں الا استثنا منقطع ہے لیکن کے معنے میں اور رحم
اور یہہ سلسلہ کو ایسا

کی تقدیر رحم ہے اور فرماتا ہے خدا کہ وَلِذٰلِكَ اور واسطے اسیکے خَلَقَهُمْ پیدا کیا ہے اونکو یعنی واسطے رحم کرنیکے اونکو پیدا کیا ہے اور یا یہہ
کہ اونکو ایمان پر اور اطاعت پر جمع ہونیکے واسطے پیدا کیا ہے کہ یہہ سب ایک امت ہوں اور اوسکی پرستش کریں لیکن لوگ اپنے اختیار بد سے کفر کو
پسند کرتے ہیں اور بتوں کی پرستش کرتے ہیں اور مستحق عذاب دوزخ کے ہوتے ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا کہ پیدا کیا ہے
اونکو تاکہ کریں وہ اوس امر کو کہ جسکے کرنیسے مستحق رحمت کے ہوں پس رحم کرے خدا اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہو کہ ہمیشہ ہیں وہ اختلاف کرنیوالے
دین میں مگر وہ شخص کہ رحم کرے اوسکو پروردگار تیرا یعنی آل محمد صلعم اور پیروی کرنیوالے اونکے اور حضرت سجاد علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مختلفین سے مراد
وہ لوگ ہیں کہ جو ہمارے مخالف ہیں اس آیت میں اور وہ سب آپسمیں بھی مخالف ہیں اور الا من رحم سے مراد ہمارے دوست ہیں مومنین میں سے اور اسیواسطے
خدا تعالے نے اونکو پاک مٹی سے پیدا کیا ہے اور فرماتا ہو خدا کہ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ اور تمام ہوئی بات پروردگار تیرے کی کہ وہ وعدہ عذاب کا ہے کہ
لَاَمْلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ البتہ پر کرونگا میں دوزخ کو قیامت کے روز مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ جنوں سے اور آدمیوں سے سب سے
جو کہ کفر اور گناہ کرتے ہیں اور وہ لوگ وہ ہیں کہ شقاوت اونپر گزر گئی ہے اور ثابت ہوا ہے کلمہ پروردگار تیرے کا کہ وہ ایمان نہ لاوینگے اور
واسطے دوزخ کے وہ پیدا ہوئے ہیں اور لاملان جہنم جواب قسم کا ہے اور تقدیر اوسکی یعنی واللہ لاملان جہنم ہے جیسے کہ کہتے ہو حلفی لاضربنک اور
فرماتا ہے خدا کہ وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ اور ہر قصہ کو کہ بیان کرتے ہیں ہم اوپر تیرے مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ خبروں پیغمبروں کی سے مَا نُثَبِّتُ
بِهٖ فُؤَادَكَ وہ چیز ہے کہ ثابت کرتے ہیں ہم ساتھ اوسکے دل تیرے کو یعنی فائدہ اوسچیز کے بیان کرنیکا وہ ہے کہ دل تیرا مطمئن ہووے اور یقین تیرا
زیادہ ہو ہمارے پیغام کے پہونچانے میں اور ایذائے کفار پر تو صبر کرے اور کلا نقص منصوب ہے مصدر ہونیسے اور تقدیر اوسکی و کل القصص نقص علیک
ہے اور ما نثبت بیان ہے کل کا یا بدل ہے اوس سے اور فرماتا ہے خدا کہ وَجَآءَكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَقُّ اور آیا ہے تیرے پاس بیچ اون خبروں کے
حق یعنے وہ چیز کہ وہ حق اور راست ہے اور تقدیر الحق کے ما ہو الحق ہے یعنی تیرے پاس حق اور راست خبریں آئی ہیں وَمَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰى
لِلْمُؤْمِنِيْنَ اور نصیحت اور یاد دلانا واسطے مومنوں کے اور فرماتا ہے خدا کہ وَقُلْ اور کہہ تو اے محمد صلعم لِّلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ واسطے
اون لوگوں کے کہ نہیں ایمان لاتے ہیں کہ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ عمل کرو تم اوپر حالت اپنی کے کہ جس حالت پر تم عمل کرتے تھے اوسیطرح کئے جاؤ
اپنی طاقت کے موافق اِنَّا عٰمِلُوْنَ تحقیق ہم بھی عمل کرنیوالے ہیں جسطرح سے کہ ہم کرتے تھے وَانْتَظِرُوْا اور انتظار کرو تم عذاب کے نازل
ہونیکا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ تحقیق ہم بھی انتظار کرنیوالے ہیں عذاب کے نازل ہونے کا وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور واسطے
خدا کے ہے غیب آسمان اور زمین کا کہ وہی اوسکو جانتا ہے نہ غیر اوسکا یا جسکو کہ وہ غیب پر مطلع کرے جیسے کہ رسول خدا اور ائمہ ہدی
علیہم السلام وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ اور طرف اوس خدا ہی کے پھرتا ہے کام اوس کل کا نہ طرف غیر اوسکے کے اور یرجع الامر کو نافع
نافع اور حفص نے بضم پڑھا ہے اور باقیوں نے بفتح یا اور فرماتا ہے خدا کہ فَاعْبُدْهُ پس پرستش کر تو اوس خدا کو اے محمد صلعم کہ مرجع
سب کا وہی ہے وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ اور توکل کر تو اوپر اوسکے کہ سب امور اپنے اوسکے سپرد کر دے وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ اور
نہیں ہے پروردگار تیرا غافل اوس چیز سے کہ کرتے ہیں وہ بندے اور بعضوں کو اہل مدینہ اور اہل شام اور یعقوب نے تا سے پڑھا ہے مخاطب کا
صیغہ اور باقیوں نے یا سے پڑھا ہے غائب کا صیغہ

سورۃ یوسف

یہہ سورہ مکی ہے مگر بعضے کہتے ہیں کہ چار آیتیں
اسکی مدینہ میں نازل ہوئی ہیں تین آیتیں تو اول سورہ کی اور ایک آیت لقد کان فی یوسف واخوتہ آیات للسائلین اور اس
سورہ میں کل ایک سو اور گیارہ آیتیں ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سورہ یوسف کو ہر روز یا ہر شب
کو پڑھے تو خدا تعالے اوسکو قیامت کے روز اسطرح سے زندہ کرے اور اوٹھائیگا کہ جمال اوسکا مثل یوسف کے ہوگا اور روز قیامت علیہ
اوسکو کچھہ خوف نہو گا اور خدا تعالے کے نیک بندوں میں سے وہ ہوگا اور یہہ سورہ توریت میں بھی لکھا ہے اور بدکاری کو

سورۃ یوسف

روایت مین حضرت صادق علیہ السلام سے یہہ ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلعم نے کہ اپنی عورتون کو تم چوبارون اور کوٹہون پر مت
بٹہاؤ اور اونکو لکہنا مت سکہاؤ اور اونکو سورہ یوسف نپڑہاؤ اوسکی تفسیر اور مضمون اوسکا تعلیم نکرو اور علما کہتے ہین کہ یہہ امور مکروہ ہین اور فرمایا کہ
سکہاؤ تم اونکو کاتنا اور سورہ نور بسم اللہ الرحمن الرحیم الر یہہ حروف مقطعہ ہین اور تاویل انکی خدا تعالے جانتا ہے یا راسخون
فی العلم اور بعضے کہتے ہین کہ انا اللہ ارے کے معنے یہ ہین کہ مین خدا دیکہتا ہون تلک آیات الکتاب المبین یہہ آیتین کتاب ظاہر المعنے
اور واضح الاعجاز کی ہین واسطے اوس شخص کے کہ تامل اور نظر کرے اور کہتے ہین کہ علماے یہود نے بعض اشراف عرب سے کہا کہ محمد سے سوال کرو کہ سبب
آل یعقوب کے شام سے مصر کو جانیکا کیا تہا تب یہہ سورہ نازل ہوا کہ اوسمین اونکے جانیکا حال مفصل مذکور ہے اور بعضے کہتے ہین کہ کفار جو رسول
خدا صلعم کو آزار دیتے تہے خدا تعالے نے اونکی تسلی کیواسطے یہہ سورہ نازل کیا کہ دیکہو کہ برادران یوسف نے یوسف کو کیسے آزار پہونچائے ہین
روایت مین یہہ ہے کہ ایکروز جناب رسول خدا صلعم حسنین علیہما السلام کو گود مین لئے بیٹہے تہے کبہی تو حضرت امام حسن کا بوسہ لیتے تہے اور پیار
کرتے تہے اور کبہی حضرت امام حسین کو کہ جبرئیل بحکم رب جلیل نازل ہوئی اور عرض کی کہ یا رسول خدا انکو تم بہت دوست رکہتے ہو حضرت نے فرمایا کہ
ہان یہہ پارۂ جگر ہین جبرئیل نے پوچہا کہ ان دونون مین سے زیادہ کسکو دوست رکہتے ہو حضرت نے فرمایا کہ اے جبرئیل یہہ دونون ایک صدف کے موتی ہین
دونون مجہکو برابر ہین جبرئیل نے عرض کی کہ یا رسول اللہ حق تعالے فرماتا ہے کہ حسن کو زہر سے شہید کرینگے اور حسین کو تیغ جفا سے رسول خدا صلعم نے
رو کر فرمایا کہ اے جبرئیل یہہ ظلم میرے جگر گوشون پر کون کریگا جبرئیل نے عرض کیا کہ ایک جماعت تیری امت مین سے حضرت نے فرمایا کہ وہ میری شفاعت
کی امید بہی رکہینگے جبرئیل نے عرض کی کہ ہان باوجود قتل کرنے تمہارے نور عین کے پہر بہی شفاعت کی رکہینگے حضرت نے فرمایا کس گناہ پر قتل کرینگے
جبرئیل نے عرض کی کہ بیگناہ جناب رسول خدا صلعم اپنے ان جگر گوشون کا حال سنکر بہت روئے تب جبرئیل واسطے تسلی حضرت کے یہہ سورہ لائے اور
کہا کہ دیکہو حضرت یوسف پر اونکے بہائیون نے کیسا ظلم کیا ہے باوجودیکہ بہائی تہے اور یہہ تو امت کے لوگ ہین جو کہ حسنین پر ظلم کرینگے لیکن معصوم ہین
یہہ سورہ مدنی ہوگا اور یا یہہ کہ حسنین حالت طفولیت مین ہمراہ اپنے جد امجد کے مکہ روانہ ہوئے ہون اور وہان حضرت نے اونکو پیار
کیا ہو اور وہان یہہ سورہ نازل ہوا ہو چنانچہ بیان کرتا ہے خدا اوس سورہ کو کہ انا انزلناہ تحقیق ہمنے نازل کیا ہے اوس کتاب کو
یعنے اوس سورہ کو قرآنا عربیا قرآن عربی یعنے عربی زبان مین لعلکم تعقلون تاکہ تم سمجہو کہ وہ تمہاری عربی زبان مین ہے اور اگر کسی دوسری
زبان مین ہوتا تو تم عذر کرتے اے عرب کے لوگو اور کہتے کہ ہم اسکو سمجہتے نہین ہین اور جب عربی مین نازل ہوا تو تمکو کچہہ عذر باقی نرہا اور حجت تمپر تمام
ہوگئی باوجود عربی ہونیکے کہ تم ایسے عاجز ہو کہ مثل اوسکے نہین لا سکتے ہو اور زبان عربی کیواسطے تین شرف ہین ایک تو یہہ کہ پیغمبر ہمارا عربی ہے اور دوسرے
یہہ کہ قرآن جو کہ کتاب ہماری ہے وہ عربی ہے اور تیسرے یہہ کہ زبان بہشتیون کی عربی ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ سیکہو
تم عربی کو اسواسطے کہ کلام اللہ عربی مین نازل ہوا ہے اور خدا تعالے نے خلقت سے عربی مین کلام کیا ہے مگر افسوس ہے کہ لوگون نے عربی کو ترک
کر دیا اسواسطے کہ دین کیطرف رغبت نہین ہے اور دنیا کیطرف حد سے زیادہ رغبت ہے اسواسطے کہ پہلے تو فارسی سے رغبت رکہتے تہے اور اب
انگریزی کیطرف رغبت بہت ہے اس گمان سے کہ ہمکو دنیا اسی کے وسیلہ سے ہاتہہ آئیگی لیکن اونکو خدا تعالے پر اعتماد نہین ہے اور یہہ
نہین جانتے کہ حیلے روزی کے ہاتہہ لگنے کے بہت ہین روزی کچہہ اسی پر منحصر نہین ہے اور انزال کے لفظ سے معلوم ہوا کہ قرآن حادث ہے
اور زبان عربی مین ہے کہ وہ بہی حادث ہی نازل ہوا ہے بتدریج کہ ترکیب بعضے آیات کی بعضے سے ہے اور وہ بہی دلیل حادث
ہونیکی ہے اور زبان عربی مین جو واسطے سمجہنے عربون کے نازل ہوا ہے اس سے یہہ بہی معلوم ہوا کہ ظاہر قرآن پر عمل ہو سکتا ہے لیکن
متشابہات کا سمجہنا راسخون فی العلم کی تفسیر پر موقوف ہے اور وہ رسول خدا اور ائمہ ہدے علیہم السلام ہین اور قرآن نام اصل مین
قسمین ... پر اور بعض پر سب پر اوسکا اطلاق ہوتا ہے لیکن غلبہ کی جہت سے کل کا نام قرآن ہوگیا ہے اور وہ حال واقع ہوا ہے

اور یوسف کو اپنے

قصۂ یوسف علیہ السلام

یا توطیہ ہے عربیا کا کہ وہ حال واقع ہوا ہے اور یا یہہ کہ قرآن معنے مقروء کے ہے یعنے مفعول واقع ہوا ہے اور عربیا صفت اوسکی ہے یا حال ہے بعد حال کے اور یا یہہ کہ قرآنا بدل ہے انزلناہ کی ضمیر سے اور فرماتا ہے خدا کہ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ ہم بیان کرتے ہین اوپر تیرے اے محمد صلعم بہتر قصون کا بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ ساتھہ وحی کرنے ہمارے کے طرف تیرے هٰذَا الْقُرْاٰنَ اس قرآن کو یعنے اس قرآن کو تجھپر وحی کرکے بہتر قصون کا اے محمد صلعم ہم تجھسے بیان کرتے ہین وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ اور تحقیق کہ تہا تو پہلے اوس نزول وحی سے لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ البتہ بیخبرون مین سے کہ تو اس قصہ کو نہین جانتا تہا جیسے کہ واقع ہوئی ہے اور قرآن صفت ہے اوحینا کے معمول کا اور وہ ہذا ہے یا بدل ہے یا عطف بیان ہے اور ان کنت مین ان مخففہ ان مثقلہ کا ہے اور خدا تعالے نے اس قصہ کو نیک تر قصون کا فرمایا ہے اسواسطے کہ شامل ہے یہہ قصہ عجائب امور پر اور بعضے بزرگونے وہ امور اسطرح سے بیان کئے ہین کہ اول تو یہہ کہ حضرت یعقوب نے خواب مین دیکہا کہ ایک نور جبین مبارک سے روشن ہوتا ہے اسکی تعبیر کو حوالہ خدا کے کیا ندا آئی کہ شب کو تیرا نطفہ تیری بی بی کے شکم مین ٹہیرا ہے کہ وہ تہائی حسن زمین کے باشندون کا اوس سے تعلق رکہتا ہے اور بعد نو مہینے کے حضرت یوسف پیدا ہوئے اور دوسرے یہہ کہ کہتے ہین کہ یوسف اپنی مان کے شکم مین کہتے تہے کہ انا المقصود وانا الصدیق یوسف اور تیسرے یہہ کہ ایام طفولیت مین اونپر وحی نازل ہوئی اور چوتہے یہہ کہ جسوقت برادران یوسف نے یوسف کو صحرا مین لیجاکر ارادہ قتل کا کیا تو چہری گویا ہوئی کہ اگر یوسف قتل ہوگا تو نسل یعقوب کی منقطع ہوجائیگی اور پانچوین یہہ کہ ایک بکرا حضرت یعقوب کے پاس حضرت ابراہیم کے زمانہ کا تہا جسوقت برادران یوسف کرتا یوسف کا خون مین آلودہ کرکے لائے تو وہ بکرا گویا ہوا کہ اے یعقوب یہہ خون کرتے پر دنبہ کے بچہ کا ہے اور چہٹے یہہ کہ یعقوب علیہ السلام کا ایک گہر تہا کہ جسمین یوسف کو پرورش کیا تہا وہ گہر مفارقت مین یوسف کے رویا اور نالہ کیا اوسنے اور ساتوین یہہ کہ حضرت یوسف نے کبوتر پالے تہے اور اونسے بہت انس رکہتے تہے وہ کبوتر فراق مین یوسف کے غمگین ہوئے اور رو رو کے اپنے بدن کو مارتے تہے اور سر پٹکتے تہے اور آٹہوین یہہ کہ حضرت یوسف کا کرتا خون آلودہ برادران یوسف نے اپنے باپ کو دکہلاکر کہا کہ یوسف کو بہیڑیا کہا گیا بہیڑیونے حضرت یعقوب کے روبرو انکار کیا اور کہا کہ ہمنے یوسف کو نہین کہایا ہے اور نوین یہہ کہ حضرت یعقوب حضرت یوسف کی تلاش مین صحرا کیطرف گئے اور جو ہرن ملے اونسے یوسف کو دریافت کیا تو ہرنون نے کہا کہ جس روز سے یوسف گم ہوا ہے ہمنے بہی اوس روز سے کہانا پینا چہوڑ دیا ہے اور دسوین یہہ کہ جسوقت حضرت یوسف کوئین مین گرے ہین تو قافلہ تاجرون کا رستہ کو بہول گیا تاکہ پانی کیواسطے کوئین پر جاکر یوسف کو کوئین سے باہر نکالین اور گیارہوین یہہ کہ جسوقت حضرت یوسف کوئین مین گرے ہین تو زمین اوس کوئین کی گلزار ہوگئی اور بارہوین یہہ کہ جو کچہہ عزیز مصر اپنے خزانہ مین رکہتا تہا وہ سب اوسنے حضرت یوسف کی قیمت مین دیا اور خزانہ اوسکا خالی ہوگیا اور پہر ببرکت قدم یوسف وہ خزانہ پر ہوگیا اور تیرہوین یہہ کہ ایک ہاتہہ نے غیب سے زلیخا کی دیوار پر لکہا کہ ولا تقربوا الزنا یعنے نزدیک جاؤ تم زنا کے اور چودہوین یہہ کہ جبرئیل نے نازل ہوکر سر انگشتان یوسف سے شہوت کو باہر نکالا اور پندرہوین یہہ کہ تین روز کے یا چہہ مہینے کے بچہ نے حضرت یوسف کی پاکدامنی پر گواہی دی اور سوائے اسکے اس قصہ مین امور عجائب بہت ہین اور بعضے علما امور عجیبہ کو اسطرح سے بیان کرتے ہین کہ اسمین ذکر انبیا کا اور صلحا کا اور ملائکہ کا اور شیاطین کا اور جن و انسان کا اور چارپایون کا اور پرندون کا اور سیر ملوک کا اور آداب کا غلامون کے اور ذکر تاجرون کا اور عاقلون کا اور اختلاف اونکے احوال کا اور ذکر مکر و حیاء عورتون کا اور ذکر توحید کا اور علم فقہ کا اور تعبیر خواب کا اور آداب کا حکمرانی کے اور ذکر اسمین صحبت رکہنے کا اور تدبیر معاش کا آیا ہے اور اب خدا تعالے حضرت یوسف کے قصہ کو شروع کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ اِذْ قَالَ یاد کر اے محمد اوسوقت کو کہ کہا يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ یوسف نے واسطے باپ اپنے کے یعنے یوسف نے اپنے باپ یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم کو کہ

کہ یا ابت اے باپ میرے خواب عجیب کہا یوسف نے اور وہ یہہ ہے کہ انی رایت احد عشر کوکبا تحقیق مینے دیکہا ہے خواب مین
گیارہ ستارون کو والشمس والقمر اور آفتاب کو اور مہتاب کو رایتہم لی ساجدین دیکہا ہے مینے اونکو واسطے اپنے سجدہ کرنیوالے اور
اوقال بدل اشتمال ہے احسن القصص سے یا مفعول ہے اذکر محذوف کا اور یوسف غیر منصرف ہے اسواسطے کہ لفظ عجمی ہے اور بعضون نے اسکو
بفتح سین اور کسرہ سین بہی پڑہا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ لفظ عربی ہے اور اسف سے مشتق ہے اور اسف بمعنی اندوہ ہے لیکن یہہ قول ضعیف ہے اور
ایسے ہی یعقوب کو جو کہتے ہین کہ عقب سے مشتق ہے یہہ قول بہی ضعیف ہے بلکہ یہہ دونون لفظ عجمی ہین اور علمیت اور عجمی ہونیکی جہت سے
غیر منصرف ہین اور ابت کی اصل ابی ہے یا متکلم کی تا سے بدل ہوگئی ہے اور ابن عامر اسکو بفتح تا پڑہتا ہے اور ایسی ہی ابو جعفر پڑہتا ہے اور
ابن کثیر یا ابہ اوسکو وقفی سے پڑہتا ہے اور باقی کے قاری اسکو بکسر تا پڑہتے ہین اور قرات شاذہ مین عشر کا عین مکسور آیا ہے لیکن مشہور
فتح عین کا ہے اور کوکبا تمیز واقع ہوا ہے اور دوسرا رایت استیناف ہے اونکے حال کے بیان کے واسطے یعنی جدید جملہ ہے اور علیحدہ ہے اور تکریر
نہین ہے اور کواکب قایم مقام عقلا کے گنے گئے ہین اسواسطے اونکے واسطے ضمیر ہم کی آئی ہے جو کہ عقلا کے جمع مذکر کیواسطے ہے اور رسولخدا صلعم
نے فرمایا ہے کہ الکریم بن الکریم بن الکریم یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم اور حضرت یوسف نے وہ خواب اسطرح دیکہا کہ دروازے
آسمان کے کہولے گئے ہین اور ایک نور عظیم ظاہر ہوا ہے کہ اوسنے تمام جہان کو گہیر لیا ہے اور صحرا اور پہاڑ سب روشن ہوگئے ہین اور دریا کو دیکہا
کہ موج مارتا ہے اور مچہلیان اسکی طرح طرح کی زبانون تسبیح کرتے ہین اور یوسف نے کہا کہ مین ایک بلند پہاڑ پر تہا اور گرد اوسکے سبز درخت
تہے اور نہرین جاری تہین اور مجہکو ایک لباس نورانی پہنائی تہی کہ سب اوسکے نور سے روشن ہوگیا تہا اور کنجیان زمین کے خزانون کے میرے
پاس رکہی تہی اور بعد اوسکے دیکہا مینے کہ گیارہ ستارون نے اور سورج اور چاند نے آسمان سے اوترکر مجہکو سجدہ کیا ہے اور کہتے ہین کہ حضرت
یوسف کی عمر اوسوقت بارہ برس کی تہی اور جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے کہ ایک یہودی جسکا نام بستان تہا رسول خدا صلعم
کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کی کہ اے محمد خبر دے تو مجہکو اون ستارون سے کہ جو یوسف نے خواب مین دیکہے تہے اونکا کیا نام تہا حضرت
یہہ سنکر خاموش ہوئے اور جبرئیل نے نازل ہوکر اونکے نامونکی خبر دی تب حضرت نے اوس یہودی سے کہا کہ اگر اونکے نامون کی تجہکو مین
خبر دون تو ایمان لائیگا تو اوسنے کہا کہ ہان حضرت نے اون ستارون کے نام بیان کئے جوثبان اور طارق اور ذیال اور
ذوالکتفین اور قابس اور وثاب اور عمودان اور فلیق اور مصبح اور ضروح اور ذوالفرغ یہہ ستارون کے نام ہین اور ضیا آفتاب کا نام ہے
اور نور چاند کا نام ہے اوس یہودی نے اقرار کیا کہ یہہ یہی نام ہین اونکے اور اوسیوقت وہ ایمان لایا اور ایک روایت مین یہہ ہے کہ اون
ستارون نے اور سورج اور چاند نے آسمان ہی پر سجدہ کیا تہا اور تاویل اسکی یہہ ہے کہ یوسف بادشاہ مصر کا ہوگا اور سورج اور چاند سے مراد
یوسف کے باپ اور مان ہین اور گیارہ ستارون سے مراد گیارہ بہائی یوسف کے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ راحیل مادر یوسف تو مر گئی تہی چاند
سے مراد اونکی خالہ ہے کہ وہ بہی زوجہ یعقوب تہی اور جسوقت یوسف مصر کے بادشاہ ہونگے تو یہہ سب کنعان سے مصر مین جاکر یوسف کے پاس سجدہ
ادب کرینگے واسطے خدا کے اور یوسف کے خواب دیکہنے مین اور ان سب کے مصر مین جانے مین چالیس برس کا فاصلہ تہا اور بعضے اسی برس کا
عرصہ کہتے ہین اور بعد اسکے انشاء اللہ تعالے تفصیل سے اسکا ذکر آئیگا اور جسوقت یوسف نے یہہ خواب دیکہا اور اپنے باپ یعقوب سے
کہا تو جانا کہ یوسف بڑا مرتبہ پائیگا اوسوقت حضرت یعقوب نے اندیشہ کیا کہ اگر یوسف کے بہائی اس خواب کو سنینگے تو یوسف
کے ضرر و آزار پہونچانیکا قصد کرینگے کہ وہ خواب کی تعبیر کو سمجہتے اور جانتے ہین اور یا یہہ کہ یعقوب علیہ السلام کو وحی سے دریافت
ہوا تہا کہ بہائی یوسف کے خواب کو سنکر یوسف سے بیوفائی کرینگے اسواسطے یوسف کو حضرت یعقوب نے منع کیا کہ تو اپنے بہائیون کے روبرو
اور یوسف کو لازم ہے کہ ذکر نہ کرنا چنانچہ بیان کرتا ہے خدا یعقوب کے منع کرنے کو کہ قال کہا یعقوب نے یوسف سے یا بنی اے چہوٹے

بیٹی ہے تیرا اور بنی تصغیر ابن کی ہو کر طرف یائے متکلم کے مضاف ہوا ہے اور یہہ تصغیر باعتبار شفقت اور پیار کے ہے اور یا صغر سن کی جہت سے
ہے اسواسطے یعقوب نے یوسف سے کہا کہ اے چہوٹے بیٹے میرے لَا تَقْصُصْ نہ بیان کر تو اور نہ ظاہر کر تو رُءْيَاكَ عَلٰۤى اِخْوَتِكَ
خواب اپنے کو اوپر بہائیون اپنے کے فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا پس مکر اور حیلہ کرینگے وہ واسطے تیرے مکر اور حیلہ کرنا تیری ہلاکت کیواسطے بسبب
وسوسہ شیطان کے اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ تحقیق شیطان واسطے انسان کے دشمن ہے ظاہر کہ انسان کو مکر اور حیلہ اور حسد پر
آمادہ کرتا ہے اور فیکیدوا کا نون ساقط ہو گیا ہے نہی کے بعد واقع ہونیسے اور سننا چاہیئے کہ حضرت یعقوب کے بارہ بیٹے تہے اور
حضرت یوسف کو وہ سب سے زیادہ دوست رکہتے تہے اور پیار کرتے تہے اور نظر انکی یوسف کے پرورش پر بہت تہی کہ وہ حسن ظاہری اور
کمال باطنی دونون رکہتے تہے اور حسن اور جمال انکا اسقدر تہا کہ کہتے ہین کہ تمام عالم مین جو حسن ہے وہ تہائی حسن تو یوسف مین تہا اور ایک تہائی
تمام مخلوقات مین اور ایک روایت مین یہہ ہے کہ دسوان حصہ حسن کا تمام عالم مین تہا اور باقی کے نو حصے حسن کے یوسف تنہا مین تہے
اور کہتے ہین کہ اندہیری رات انکے نور سے روشن ہو جاتی تہی اور گہونگریالے انکے بال اور بڑی بڑی آنکہین تہین اور باریک تہی ابرو
چہوٹے چہوٹے دانت تہے اور تیز بینی تہی اور رخسارہ راست پر انکے ایک خال سیاہ تہا اور درمیان دونون آنکہون کے علامت نور کی تہی
کہ گویا ماہ تابان ہے اور جسوقت ہنستے یا کسے سے باتین کرتے تو نور انکے دانتون کا چمکتا تہا کہ جس سے در و دیوار روشن ہو جاتی تہی اور
اگر گلیون اور کوچون مین انکا گزر ہو جاتا تہا تو دیوارین انکے نور جمال سے روشن ہو جاتی تہین اور بدن انکا ایسا نازک تہا کہ اگر کوئی سبز چیز
یا ترکاری کہاتے تہے تو انکے پوست مین سے ظاہر ہوتی تہی اور کہتے ہین کہ یہہ حسن انکو میراث مین انکے دادا اسحاق سے پہونچا تہا اور
اسحاق کو انکے مادر گرامی حضرت سارہ سے پہونچا تہا اور سارہ کو خدا تعالے نے حور عین کی صورت پر پیدا کیا تہا اور کہتے ہین کہ حضرت
آدم حسن اور جمال مین مثل یوسف کے تہے جسوقت انہون نے گیہون کو تناول فرمایا تو وہ حسن انمین سے جاتا رہا اور وہ حسن خدائے
تعالے نے حضرت یوسف کو بخشا اور اس حسن کی جہت سے اور حضرت یعقوب کی محبت کے سبب سے بہائیون کو انکے اونسے حسد
ہو گیا تہا لیکن نور محمد صلعم کا عرش پر بہی غالب ہو گیا تہا کہ آفتاب نور عرش کے سات سو ٹکڑون مین سے ایک ٹکڑا ہے اور وہ نور
حضرت کے قلب مبارک مین تہا اور کبہی رخ اقدس پر بہی آ جاتا تہا لیکن اوسوقت کسیکو اوسکے دیکہنے کی تاب نہوتی تہی ایک شب
عائشہ اپنی سوئی کو گہر مین ڈہونڈتی تہی حضرت نے اپنی انگشت مبارک بجائے چراغ کے سامنے کی عائشہ نے اوسکی روشنی مین سوئی کو
دیکہ لیا ع جائے کہ نور احمد مرسل کند ظہور ۞ خورشید و ماہ کیست کہ لاف از ضیا زند ۞ چون گرد سم مرکب جاہش رسد بعرش ۞
عرش مجید بوسہ بر آن خاک پا زند ۞ آن عندلیب قدس کہ در گلشن وصال ۞ بر گلبن تجلی قدسی نوا زند ۞ اور کہتے ہین کہ حضرت
یعقوب کے گہر مین ایک درخت تہا جسوقت انکے کوئی بیٹا پیدا ہوتا تہا تو اوس درخت کی ایک شاخ نکلتی تہی جب لڑکا بڑا ہو جاتا تہا تو حضرت
یعقوب وہ شاخ درخت کی اوس لڑکے کو دیتے تہے اور کہتے تہے کہ یہہ تیرا عصا ہے کہ تیرے ہمراہ اسنے نشو و نما پایا ہے اور جسوقت حضرت یوسف
پیدا ہوئے تو اوس درخت مین سے شاخ نہ نکلی جسوقت حضرت یوسف سات برس کے ہوئے تو اپنے باپ سے کہا کہ تمنے سب بہائیون کو عصا دیا
ہے مجہکو کسواسطے نہین دیا حق تعالے کا خطاب آیا کہ اے یعقوب یوسف کے واسطے مجہسے عصا طلب کر کہ مین تجہکو عصا دونگا یعقوب نے
دعا کی خدائے تعالے نے جبرئیل کے ہاتہہ بہشت کی لکڑی کا عصا بہیجا اور فرمایا کہ یہہ عصا یوسف کو دے اور وہ عصا
زبرجد سبز کا تہا ایک رات یوسف نے خواب مین دیکہا کہ اوس عصا کو زمین مین گاڑا ہے اور بہائیون نے بہی اپنے اپنے عصا
عصا کے گرد اپنا اپنا عصا گاڑا ہے اور یوسف کا تو عصا سبز اور بلند ہو رہا ہے اور پتے اور پہل نکال لایا ہے اور بلندی کی
آسمان تک پہونچا ہے اور بہائیون کے عصا اوسیطرح زمین مین گڑے ہوئے ہین اور بعد اوسکے ایک ہوا آئی

بہائیون کے عصا اوکہاڑ ڈالے اور دریا مین ڈال دیے اور عصا یوسف کا قائم رہا اور حضرت یوسف ہراسان و ترسان خواب سے بیدار ہوئے
یعقوب نے کہا کہ اے فرزند تجھکو کیا ہوا ہے یوسف نے خواب کو بیان کیا یعقوب نے فرمایا کہ رتبہ تیرا بلند ہوگا بہائیون نے جسوقت یہ سُنا
تو حسد اور کینہ حضرت یوسف کا اونکے دلون مین زیادہ ہوا اور کہا کہ یہہ خواب دلالت کرتا ہے کہ وہ سردار اور پیشوا تمام عالم کا ہوگا اور
ہم بہی اوسکے محکوم ہونگے اور حضرت یعقوب یوسف کو اپنے سے ایک ساعت جدا نہین کرتے تہے اور شب و روز پاس رکہتے تہے جسوقت
بارہ برس کے ہوئے تو شب جمعہ کو اپنے باپ کی بغل مین سوتے تہے کہ خواب مین دیکہا کہ مجھکو گیارہ ستارے اور سورج اور چاند سجدہ کرتے
ہین حضرت یوسف دہشت کہا کر خواب سے [illegible] ئے اور اپنے باپ سے بیان کیا یعقوب نے منع کیا کہ اپنے بہائیون سے یہہ خواب بیان نکرنا
لیکن یوسف کے بہائیون مین سے بعض [illegible] ستی تہی اوسنے اپنے شوہر سے کہدیا اور سب مین یہہ خبر مشہور ہوگئی اور بہائیون کو حسد زیادہ
ہوا اور یوسف کے وہ دریے [illegible] لِكَ اور ایسی ہی یعنے جیسے کہ برگزیدہ کیا ہے تجھکو اے یوسف اس خواب سے کہ دلالت کرتا ہے
شرف اور عزت تیری [illegible] یَجْتَبِيكَ رَبُّكَ برگزیدہ کریگا تجھکو پروردگار تیرا نبوت اور بادشاہی سے وَيُعَلِّمُكَ
مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِ [illegible] رسکہلاویگا تجھکو تعبیر خوابون کی سے کہ اوسمین آدمیون کی خوابون کی باتین ہونگی یا مراد اوس سے کتب
الٰہی اور طریقے [illegible] ور خبرین امور آئندہ کی ہین جو کہ دلالت کرتی ہین نبوت کے صادق ہونے پر وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ اور
تمام کریگا خدا نعم [illegible] پر اوپر اے یوسف کہ وہ نبوت ہے وَعَلَىٰ آلِ يَعْقُوبَ اور اوپر آل یعقوب کے کہ اونمین انبیا اور بادشاہ ہوئین اور
پہر عطا کری [illegible] آخرت کی اور درجات عالیات كَمَا أَتَمَّهَا جیسے کہ تمام کیا ہے اوس نعمت کو عَلَىٰ أَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اوپر
باپون [illegible] اسمعیل کے اور اسحاق کے کہ اونکو نبوت دی اور ابراہیم کو خلیل اپنا کیا اور اسحاق سے یعقوب
اور [illegible] ے اور ابراہیم اور اسحاق عیر [illegible] ہے
[illegible] یعنی مستحق کو کون مستحق اوسکا ہے حَكِيمٌ حکمت والا ہے کہ موافق مصلحت کے کرتا ہے اور جدا جدا سبب اوس
بیان کر لیا تو اب تمہید اوسکی شروع کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ لَقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ البتہ تحقیق ہے بیچ قصہ یوسف کے وَإِخْوَتِهِ اور حکایت
بہائیون اوسکی کے آيَاتٌ نشانیان قدرت خدا کی اور دلیلین اوسکی حکمت کی لِلسَّائِلِينَ واسطے پوچہنے والون اس قصہ کے اور بعض
نے آیات کو آیۃ پڑہا ہے کہتے ہین کہ یہودیون نے اس قصہ کو رسول خدا صلعم سے پوچہا تہا حضرت نے راست درست بے کم و کاست بدون سُنے اور
پڑہنے کسی آدمی سے اونکے روبرو بیان کیا تہا اور حضرت یوسف کے گیارہ بہائی تہے اور بنیامین یوسف کا برادر عینی تہا کہ حضرت یوسف کے
اور بنیامین کے باپ اور مان دونون ایک تہے یہہ موافق مشہور کے ہے اور بعضی روایت مین یہہ بہی آیا ہے کہ بنیامین یوسف کے خالہ کا بیٹا تہا
لیکن باپ دونون کا ایک تہا کہ وہ حضرت یعقوب تہے اور چہہ بہائی یوسف کے علاتی تہے کہ باپ تو اونکا اور یوسف کا ایک تہا اور مان یوسف
کی راحیل تہی اور مان اون چہہ کی لیا بنت لیان بن شو رائیل تہی اور لیا اور راحیل دونون آپسمین سگی بہنین تہین حضرت یعقوب کی خالہ
کی بیٹیان اور بعضے کہتے ہین کہ اونکی ماموں کی بیٹیان تہین پہلے تو حضرت یعقوب نے لیا سے نکاح کیا تہا اوس سے چہہ بیٹے پیدا
ہوئے یہودا اور روبیل اور شمعون اور لاوی اور زبالون اور یشجر اور بعد اوسکے حضرت یعقوب نے لیا کی چہوٹی بہن راحیل سے
نکاح کیا اوس سے ایک دختر پیدا ہوئی کہ جسکا دنیا نام تہا اور دو پسر پیدا ہوئے بنیامین اور یوسف اور دو حرم تہے
ایک تو لیا کی لونڈی تہی جسکا زلفا نام تہا اوس سے دو بیٹے پیدا ہوئے جاد اور آشر اور ایک لونڈی راحیل کی تہی جسکا
[illegible] تہا اوس سے بہی دو بیٹے پیدا ہوئے دان اور نفتالی اور جسوقت حضرت یوسف نے خواب دیکہکر اپنے باپ سے
[illegible] پدر بزرگوار نے یوسف کو منع کیا یوسف کو کہ تو اس خواب کو اپنے بہائیون کے روبرو بیان نکرنا اوس وقت روجہ اوسکی کسی

اور یوسف کو [illegible]

بہائی کی سختی نہی اوسنے اپنے شوہر سے کہدیا اور مصباح القلوب مین لکہا ہے کہ ایک بہائی یوسف کا بیدار تہا اور وہ سنتا تہا اوسنے سب
بہائیون کو خبر کی سب بہائی آپسمین جمع ہوئے اور مشورہ کرنے لگے اور کہنے لگے کہ باپ ہمارا یوسف اور بنیامین کو ہم سب سے زیادہ دوست رکہتا
ہے اوس مقدمہ کو خدا تعالے بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ اِذْ قَالُوا یاد کر تو اے محمد صلعم جسوقت کہ کہا اونہون نے یعنے برادران یوسف
نے آپسمین کہ لَیُوْسُفُ وَاَخُوْهُ البتہ یوسف اور بہائی اوسکا بنیامین اَحَبُّ اِلٰٓی اَبِیْنَا مِنَّا زیادہ دوست اور پیارے ہین طرف
باپ ہمارے کے ہمسے کہ اونکو ہمسے زیادہ دوست رکہتا ہے اور پیار کرتا ہے وَنَحْنُ عُصْبَةٌ اور حال یہہ ہے کہ ہم ایک جماعت
قوی اور زبردست ہین ہمکو زیادہ دوست رکہنا چاہیے تہا کہ ہم اوسکی مدد کر سکتے ہین کہ بچون کو کہ صغیر ہین کار برآری نہین ہوسکتی اور
جسوقت کہ عاجزون کو زبردستون پر ترجیح دیجے تو اس صورت مین اِنَّ اَبَانَا لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ تحقیق باپ ہمارا البتہ بیچ غلطی ظاہر کے
ہے کہ قوی آدمیون کو چہوڑکر ناتوانون کو اختیار کیا ہے یا یہہ کہ سب بیٹون کو محبت مین برابر نہین رکہتا ہے اور اولاد یعقوب علیہ السلام
مین سواے یوسف کے اختلاف ہے کہ وہ پیغمبر بہی تہے یا نہین روایات اہلبیت علیہم السلام سے ثابت ہوتا ہے کہ یہہ لوگ انبیا نہ تہے
بلکہ بندگان صالحین مین سے تہے بعد توبہ کے حضرت یوسف نے اونکی خطا بخشدی تہی اور حضرت یعقوب نے اونکے واسطے استغفار
کیا تہا اور خدا تعالے نے اونکا جرم بخشدیا تہا اور حضرت یوسف کے بہائیون نے آپسمین مشورہ کیا کہ باپ تو یوسف کو زیادہ
دوست رکہتا ہے اسکا علاج کرنا چاہیے اسطرح سے کہ یوسف کو باپ سے کہین دور ڈالدینا چاہیے کہ بعد اسکے ہمکو بہی باپ دوست رکہیگا
یہودا اور روبیل اور شمعون اور زبالون اور لاوی اور یشجر نے کہا کہ یوسف کو کوئین مین ڈالدینا چاہیے اور بعضون نے جو کہ حرم سے تہے
یہہ کہا کہ قتل کرنا چاہیے چنانچہ خدا تعالے فرماتا ہے کہ کہا اونہون نے کہ اُقْتُلُوْا یُوْسُفَ قتل کرو تم یوسف کو اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا
یا ڈالدو تم اوسکو کسی زمین مین دور آبادی سے کہ کوئی اوسکو نہ جانتا ہو اور وہان ہلاک ہو یا اوسکو کہا جائے اور ارضًا منصوب علے الظرفیة
ہے اور یہہ اون سب نے مشورہ کرکے کہا اور کہا کہ ایسا ہی کرو یَخْلُ لَکُمْ وَجْهُ اَبِیْکُمْ کہ خالی ہو جائیگا واسطے تمہارے منہ باپ تمہارے
کا کہ باپ تمہین کو چاہنے لگیگا اور سواے تمہارے کسی دوسرے کی طرف توجہ نکریگا وَتَکُوْنُوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ اور ہو جاؤ تم پیچہے اوسکے یعنے
پیچہے یوسف کے قتل یا کہین ڈالدینے کے قَوْمًا صٰلِحِیْنَ گروہ نیک توبہ کرکے درگاہ خدا مین اور روبیل کا ساقط ہوگیا
ہے امر کے جواب مین واقع ہونیکی جہت سے کہ اوسوقت اوسکو حالت جزمی پیدا ہوگئی تہی اور ہر چند بعد اسکے گناہ اونکا بخشا گیا ہے
بعد چالیس برس کے جسوقت حضرت یوسف نے اونکا گناہ بخشا لیکن انسان کو ایسی جرأت نہین چاہیے گناہ کرنے مین کہ
اب تو مین گناہ کرلون اور بعد اسکے توبہ کرلونگا اسواسطے کہ توبہ پر اعتماد کرکے ہرگز گناہ نہین کرنا چاہیے زندگی کا کیا اعتبار
ہے معلوم نہین کہ مرنے سے پہلے توبہ نصیب ہو یا نہین اور اگر بے توبہ مرگئے تو مستحق عذاب کے ہونے اور ایسا ارادہ گناہ کرنے مین
شیطان کے اغوا سے ہوتا ہے کہ ہم ابہی تو جیتے ہین آیندہ توبہ کرلینگے چنانچہ آیہ فلا تغرنکم الحیوة الدنیا ولا یغرنکم باللہ الغرور کی
تفسیر مین لکہا ہے اور انشاء اللہ بعد اسکے سورہ لقمان مین یہہ آیت آئیگی اور یوسف کے بعضے بہائیون نے تو قتل کرنیکا مشورہ
دیا تہا اور ایک شخص نے کہا کہ اسکو کوئین مین ڈالدو چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ کہا ایک کہنے والے نے
اونمین سے کہ وہ یہودا تہا اور سب مین وہ بعضے قول کے موافق عمر مین بڑا تہا اور رائے اوسکی نیک تہی اور بعضی روایت مین یہہ ہے کہ
لاوی نے کہا کہ لَا تَقْتُلُوْا یُوْسُفَ مت قتل کرو تم یوسف کو کہ قتل کرنا بیگناہ کا گناہ عظیم ہے وَاَلْقُوْهُ فِیْ غَیٰبَتِ الْجُبِّ
اور ڈالدو تم اوسکو بیچ تہ کوئین کے یَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّیَّارَةِ کہ اوٹہا لیگا اوسکو بعض مسافرون کا کہ کوئی راہگیر اوسکو کوئین سے باہر
نکالکر لیجائیگا اسواسطے کہ غرض تمہاری باپ سے اوسکا دور کرنا ہے جو کچہہ مین کہتا ہون وہی کرو اِنْ کُنْتُمْ فٰعِلِیْنَ اگر ہو تم کاری کر

مشورہ سے اس کام کو اور غیابة الجب کو اہل یمن نے غیابات الجب پڑھا ہے اور حسن نے غیبة الجب پڑھا ہے اور قعر چاہ کا نام غیابہ
اسواسطے رکھا ہے کہ وہ دیکھنے والون کی نظرون سے غائب ہوتا ہے اور سیارہ مسافرون کو کہتے ہین اور حضرت سجادؑ سے روایت ہے
فرمایا کہ عادت حضرت یعقوب کی یہہ تھی کہ ہر روز گوسفند ذبح کرتے تھے اور اوسمین سے تصدق بھی کرتے تھے اور وہ خود اور اونکے
عیال اوسکو کہاتے تھے ایکروز بروز جمعہ ایک سایل مومن روزہ دار اونکے دروازہ پر آیا اور اوسنے کہانا طلب کیا اور کسینے یعقوب کے
گھر والون مین سے باوجود سننے اوسکی آواز کے اوسکو کہانا نہ دیا اور وہ اوسوقت کہانا بھی اپنی حاجت سے زیادہ اونکے پاس رکھتے تھے
اور جسوقت وہ سایل مایوس ہوکر اونکے گھر سے پہرا تو انا للہ وانا الیہ راجعون اوسنے کہا اور بسبب گرسنگی اور تہیدستی کے وہ رویا اور
شکر خدا کا بجالایا اور صبر کیا اور اوس بہوکے نے دوسرے روز پہر روزہ رکہا اور حضرت یعقوب اور اونکے گھر کے سب آدمی سیر ہوکر
سوگئے اور اونکے گھر مین کہانا بچا ہوا اونکی حاجت سے زیادہ رکہا تہا لیکن اوس سایل کو اونہون نے نہ دیا اور کسی روایت مین ہے کہ وہ سایل
نہ تہا بلکہ حضرت یعقوب کے اصحاب یا ہمسایہ مین سے کوئی آدمی روزہ دار بہوکے ہوکر شب کو سوئے اور یعقوب نے گوسفند ذبح کرکے کہایا
اور اونکو اوسمین سے کچھہ نہ دیا اس جہت سے خدا تعالی نے حضرت یعقوب کو یوسف کی مفارقت مین مبتلا کیا اور وحی کی یعقوب کو کہ
مستعد بلا کا رہو اور ہمارے قضا اور حکم سے راضی ہو اور اوسی شب کو یوسف نے وہ خواب دیکھا کہ ستارے اور آفتاب اور مہتاب سجدہ
کرتے ہین اور بعد اسکے یعقوب کا یہہ حال تہا کہ اونکی طرف سے منادی ندا کرتا تہا کہ جو کوئی روزہ سے نہو تو چاشت کا کہانا یعقوب کے
گہر کہائے اور جو کوئی روزہ سے ہو تو وہ شب کا کہانا یعقوب کے گہر کہائے اور بعد مشورہ کے برادران یوسف اپنے باپ کے پاس آئے
اور مکر و فریب کی راہ سے اپنے باپ سے کہا کہ صحرا مین سبزہ اوگا ہوا ہے اور پہول کہل رہے ہین اگر تو یوسف کو ہمارے ہمراہ روانہ کرے کہ ہم
سب بہائی سبزہ کی سیر کرین تو کچھہ مضایقہ نہین ہے حضرت یعقوب نے فرمایا کہ تم جاؤ اور یوسف کو میرے پاس چھوڑ جاؤ کہ اسکی مفارقت
مجھکو بہت بیقرار کرتی ہے اور مین ڈرتا ہون کہ تم اوس سے غافل ہو جاؤ اور بھیڑیا اوسکو کہا جاوے چنانچہ دونون کی گفتگو بیان
کرتا ہے خدا کہ قَالُوا اور کہا اونہون نے کہ يَا أَبَانَا اے باپ ہمارے مَا لَكَ لَا تَأْمَنَّا کیا ہے واسطے تیرے کہ نہین
امین جانتا ہے تو ہمکو عَلَىٰ يُوسُفَ اوپر یوسف کے اور اوسکے بہیجنے مین ہمارے ہمراہ تو تامل کرتا ہے وَإِنَّا لَهُ لَنَاصِحُونَ اور حال یہہ
ہے کہ تحقیق ہم واسطے اوسکے البتہ خیرخواہ ہین اور نہایت مہربان ہین أَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا بہیج تو اوسکو ہمراہ ہمارے کل کو صحرا
کیطرف کہ يَرْتَعْ کہائے میوے وہان سے ہو وَيَلْعَبْ اور کہیلے مثل تیراندازی و دوڑ بہاگنے قدمون سے اور یرتع اور یلعب کو جزم
اسواسطے ہوا ہے کہ وہ جواب مین امر کے بعد امر کے واقع ہوئے ہین اور کہا اونہون نے کہ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ اور تحقیق ہم واسطے اوسکے
البتہ نگہبانی کرنیوالے ہین ہر درندہ اور گزندہ سے قَالَ کہا یعقوب نے یہہ سنکر إِنِّي لَيَحْزُنُنِي تحقیق غمگین کرتا ہے مجھکو أَنْ تَذْهَبُوا بِهِ
یہہ امر کہ لیجاؤ تم اوسکو میرے پاس سے وَأَخَافُ أَنْ يَأْكُلَهُ الذِّئْبُ اور ڈرتا ہون مین اس سے کہ کہا جائے اوسکو بہیڑیا وَأَنْتُمْ عَنْهُ غَافِلُونَ
اور تم اوس سے غفلت کرنیوالے ہو جاؤ تماشا دیکھنے مین اور جس جگہہ تم جاتے ہو وہان بہیڑیے بہت ہین ؎ ازان ترسم
کہ غافل نشینید + زغفلت صورت حالش نہ بینید + درین ویرانہ دشت محنت انگیز + کہن گرگے برو دندان کند تیز + اور کہتے ہین
کہ یعقوب نے خواب مین دیکھا کہ دس بہیڑیے یوسف کے گرد ہین اور اوسپر حملہ کرتے ہین اور اونمین جو بڑا بہیڑیا تہا وہ اونکو منع کرتا ہے اور
عنہ او دہشتی اور یوسف اوسمین چلا گیا اور وہان سے باہر آیا بعد دو تین روز کے اس خواب کی جہت سے کہا کہ مین ڈرتا ہون کہ اوسکو
قید مین دیگے اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ مت سکھلاؤ تم جہوٹ بولنا کہ جہوٹ بولین وہ اسواسطے کہ اولاد یعقوب کی نہین جانتی
اور یوسف کو بہیڑیا کہاتا ہے اونکے باپ نے اونکو سکھلایا یہہ کہکر کہ ایسا نہو کہ یوسف کو بہیڑیا کہا جائے اونہون نے اس بات کو

اپنا وسیلہ مقرر کرکے اپنے باپ سے جھوٹ بولا اور کہا کہ یوسف کو بھیڑیا کھا گیا ہے اور جسوقت برادران یوسف کو حضرت یعقوب نے جواب دیا کہ مین یوسف کو تمہارے ہمراہ بہیج نہین سکتا کہ اوسکو بھیڑیا کھا جائے تو ان لوگون نے اپنے باپ کے جواب مین کہا کہ ہم جماعت زبردست مین اوسکو بھیڑیا کیونکر کہا جائیگا چنانچہ خدا تعالے بیان کرتا ہے کہ قَالُوا کہا اونہون نے یعنی برادران یوسف نے اپنے باپ سے کہ لَئِنْ أَكَلَهُ الذِّئْبُ اگر کہا جاوے اوسکو بھیڑیا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ اور حال یہہ ہے کہ ہم ایک گروہ قوی اور زبردست ہین تو إِنَّا إِذًا لَّخَاسِرُونَ تحقیق ہم اوسوقت البتہ نقصان والو نمین سے ہوجاوینگے اور فرزندان یعقوب نے جسوقت دیکھا کہ باپ ہمارا کہنا نہین مانتا ہے تو اوسوقت یوسف کے پاس گئے اور طرح طرح کی بازیون کا ذکر کیا اور کہا کہ ہم وہان چلکر کھیلینگے اور صحرا مین پھول کھلے ہوئے ہین اور درختون مین میوے لگے ہوئے ہین وہان چلکر سبزہ اور پھولون کی سیر کرینگے اور میوہ کھاوینگے حضرت یوسف یہہ سنکر اونکے ہمراہ چلنے پر راضی ہوئے اور یوسف کو باپ کے پاس لیگئے اور باپ سے بہت کہا کہ یوسف کو ہمارے ہمراہ بہیجدو اور یوسف سے بہی کہلایا اوسوقت حضرت یعقوب نے اولاد کا یوسف کے لیجانے پر بہت اصرار اور مبالغہ دیکھا اور یوسف کو بہی دیکھا کہ وہ جانے پر راضی ہے واسطے سیر اور تماشے صحرا کے تو ناچار ہوکر یوسف کے لیجانے پر راضی ہوئے اور درد مفارقت یوسف گوارا کیا اور فرمایا کہ یوسف کو نہلاؤ جب اوسکے نہلانے سے فارغ ہوئے تو بالون مین اوسکے کنگھا کیا اور پیرہن سفید اوسکو پہنایا اور پیرہن حضرت ابراہیم کا جسکو جبریل بہشت سے لائے تہے واسطے ابراہیم کے وقت ڈالنے ابراہیم کے آتش نمرود مین وہ اوسکو بازو پر باندہا یا تعویذ کرکے گلے مین ڈالا اور عمامہ حضرت اسحاق کا اوسکے سر پر رکہا اور نعلین حضرت آدم کی اوسکے پاؤن مین پہنائی اور عصا حضرت نوح کا اوسکے ہاتھ مین دیا اور اپنے فرزندون کی سپرد اوسکو کیا اور کئی قسم کے کہانے پکاکر اور دودہ مین پانی اور شکر ملاکر اور ایک صراحی مین اوسکو بہر کر اونکو دیا اور اپنے فرزندون سے کہا کہ جسوقت یوسف کو پیاس لگے تو اسمین سے پانی پلانا اور بہوک لگے تو ان کہانون مین سے اوسکو کہانا کہلانا اور یوسف کو اونکے سپرد کرکے فرمایا کہ دروازہ کنعان سے باہر نکلو اور باہر شہر کنعان کے ایک درخت تہا اور نام اوسکا شجرة الوداع تہا جسوقت کوئی سفر کو جاتا تہا تو اوس مسافر کے خویش و آشنا اوس درخت شجرة الوداع تک اوسکے پہونچانیکو جاتے تہے حضرت یعقوب نے اپنے بیٹون سے فرمایا کہ شہر سے باہر نکلکر تم شجرة الوداع کے نیچے توقف کرنا کہ مین تمہارے پاس آتا ہون کہ تمکو رخصت کرون سب بہائی جب شاد ہوکر شہر سے باہر نکلکر اوس درخت کے نیچے ٹہیرے اور حضرت یعقوب جامہ سفید پہنکر اور عمامہ اپنے سر پر رکہکر اور عصا ہاتہ مین لیکر شہر سے باہر نکلے جسوقت بیٹون نے اونکو آتے ہوئے دیکہا تو دوڑے اور ہاتہ اور پاؤن باپ کے چومے حضرت یعقوب نے یوسف کو بغل مین لیکر منہ اپنا اوسکے منہ پر رکہا اور فرمایا کہ اے فرزند تم مجہے معذور رکہو کہ مین اس فرزند سے باپ دادا کی بو سونگہتا ہون اور اوسکے دیدار سے سیر نہین ہوتا ہون اور یوسف سے کہا کہ اگر مجہسے ہوسکتا تو مین اپنی گردن پر سوار کرکے تجہکو لیجاتا اور لاتا لیکن باپ تیرا ناتوان ہوگیا ہے اور فرمایا کہ اے فرزند رات کو صحرا مین نہ رہنا کہ تیرے فراق مین میرا حال دگرگون ہوجائیگا اور قرار مجہسے جاتا رہیگا یوسف نے باپ کے پاؤن کو بوسہ دیا حضرت یعقوب نے سر اوسکا اوٹہاکر اوسکو بغل مین لیا اور پیشانی پر اوسکے بوسہ دیا اور فرمایا کہ اے نور چشم خدا کو کسی حال مین نہ بہولنا کہ سوا اوسکے کوئی یار و مددگار نہین ہے اور مجہکو نہ بہولنا کہ مین بہی تجہکو نہ بہولونگا اور منقول ہے کہ یوسف کی ایک بہن تہی جسکا دنیا نام تہا جسوقت یوسف کو بہائی لیگئے اور باپ اونکے پاس گیا تو وہ سوتی تہی اوسنے خواب مین دیکہا کہ یوسف کو باپ کے بغل مین سے چہینے لیگئے مین بیقرار ہوکر خواب سے اوٹہی اور لونڈی سے پوچہا کہ یوسف کہان ہے اوسنے کہا کہ بہائیون کے ہمراہ صحرا کو گیا ہے دنیا نے کہا کہ کیا باپ نے اجازت جانیکی دیدی کہا کہ ہان دنیا نے کہا کہ آہ زمانہ ہمکو فراق یوسف مین رکہیگا اور بہت بیقرار ہوئی اور اوسیوقت دوڑکر شجرة الوداع پر پہونچی اور یوسف کے پاؤن پر گر پڑی اور کہا کہ اے بہائی مین تیری لونڈیون مین سے لونڈی ہون مین تیرے ہمراہ رہونگی مجہکو تو اپنے ہمراہ لیچل جس زمین پر تو اوترےگا اوس زمین کو مین پلکون سے جہاڑونگی اور تجہکو بہوک لگیگی تو کہانا تیرے پکاؤنگی اور اپنے فراق مین مجہکو مبتلا نکر حضرت یوسف اپنی بہن کی گفتگو سنکر رونے لگے اور ایک جانب کو حضرت یعقوب کہڑے تہے اور ایک سمت کو دنیا یعقوب ہر طرح سے زاری کرتے تہے کہ اوسکی سننے کی طاقت نہ تہی مر رہا کہ کہیں ہر ایک شب کہو بیٹا یعقوب روتا ہے اور چالیس برس بیقراری کی

خبر نہین ہے یعقوب نے یوسف کو بغل مین لیکر زاری کی اور رخصت کیا اور یوسف نے گریبان چاک کر باپ اور بہن کو وداع کیا سے سیکندان ہمر
ہو گئے دوستان خویش را ؛ تازہ داغی می نہد این سینہ ام ریش را ؛ اور یعقوب نے اپنے فرزندونکو یوسف کے محافظت کی بہت تاکید کی اور اوسکو
روبیل کے سپرد کیا اور جسوقت وہان سے چلے تو یوسف کو اپنے کاندہے پر سوار کیا اور حضرت یعقوب آہستہ آہستہ اونکے پیچھے جاتے تھے اور نظر سے ابھی وہ غائب
نہین ہوئی تہی کہ یعقوب نے آواز دی کہ اے فرزند میرے یوسف ٹہرے آؤ کہ ایکبار اور اوسکو جمال کی بہار کو دیکھ لون وہ سب اوسی جگہ آئے اور حضرت
یعقوب نے یوسف کو بغل مین لیا اور کہا کہ اے فرزند تو نے اپنے فراق مین مجھکو گرفتار کیا یوسف نے باپ کی تسلی کی اور رخصت کیا اور وہان سے روانہ ہوئے
اور جسوقت یعقوب کے نظر سے وہ غائب ہوگئے تو یعقوب وہان سے چلے آئے اور شجرة الوداع کے نیچے جاکر کھڑے ہوئے اوسکی ہر شاخ سے آواز الفراق
الفراق کی آتی تہی اور جبتک یعقوب کے نظر سے غائب نہین ہوئے تھے تو ہر ایک بہائی یوسف کو اپنے کاندہے پر چڑہاتا تہا اور گود مین
لیتا تہا فلما ذهبوا به پس جسوقت لیگئے وہ فرزندان یعقوب اوس یوسف کو اور باپ کے پاس سے اور نظر سے باپ کے وہ غائب ہوئے تو
اوسکو زمین پر ڈالدیا اور کہا کہ ہم کہانتک تیرا بوجہہ اوٹہائین اب اپنے پاؤن سے چل حضرت یوسف رونے لگے اور کہا کہ اے بہائیو مینے کیا کیا ہے کہ
مجھکو پیدل دوڑاتے ہو اونہون نے حتی کہ ناشرم کیا اور کہا کہ او خواب دروغ دیکھنے والے اون ستارون اور سورج اور چاند سے جو کہ تجھکو سجدہ کرتے تہی
فریاد کر کہ وہ تیری فریاد کو پہونچین یوسف نے کہا کہ ہے بہائیو تم میرے چہوٹے پن پر رحم نہین کرتے اونہون نے کچھہ نہ سنا اور طمانچہ یوسف کے منہ پر مارا اور
اپنے آگے دوڑایا جب تہوڑی راہ دوڑے تو جوتیان اونکی ٹوٹ گئی اوسوقت پابرہنہ اونکو کانٹون پر دوڑاتے تہے پاؤن اونکے زخمی
ہوگئے اور چھالے پڑگئے تہک گئے اور بہوک اور پیاس کی شدت ہوئی جس بہائی کے پاس جاتے تہے کمبخت کوئی طمانچہ منہ پر اونکو مارتا تہا
اور جس کسیکے دامن سے لپٹتے تہے وہی گریبان پکڑ کر دہکا دیتا تہا اور پرے کو پہینک دیتا تہا یہہ حال تہا کہ کوئی تو طمانچہ مارتا تہا اور کوئی
لات مارتا تہا اور کوئی کان ملتا تہا ؏ بگریہ ہر کرا در پا فتادے ؛ بخندہ پا بسر او نہادے ؛ بزاری ہر کرا دامن کشیدی ؛
بہ بیزاری گریبانش دریدے ؛ بنالہ ہر کرا آواز می داد ؛ نوائی مخالف ساز می داد ؛ اور یہہ حال حضرت یوسف کا گویا شاہد ہو حضرت
امام حسن اور امام حسین عم کے حال کے کہ جبتک جناب رسول خدا صلعم زندہ تہے تو لوگ حسنین عم کو پیار کرتے تہے اور جب حضرت نے دنیا سے مفارقت
کی تو لوگون نے اونکو بیکس کردیا روایت ہے کہ ایک روز رسول خدا صلعم حسنین عم کو کاندہے پر سوار کرکے محلہ بنی النجار سے لاتے تہے ہر ایک شخص
حضرت کے صحاب مین سے خواہش کرتا تہا اور کہتا تہا کہ حضرت ہمکو دو کہ ہم انکو اپنے کاندہے پر سوار کرکے اپنے واسطے شرف حاصل کرین اور
حضرت فرماتے تہے کہ انکو میری ہی پاس رہنے دو کہ اچہے سوار مین یہہ اور باپ انکا بہتر ہے ان دونون سے اور جب رسول خدا صلعم نے وفات
پائی اور لوگون کی نظرون سے غائب ہوئے تو لوگون نے حسنین کو بیکس کردیا اور حقوق اونکے غصب کیے اور امام حسن کو زہر سے کشتہ کیا اور بعد
اونکے جنازہ پر تیر برسائے اور امام حسین کو تیغ ظلم سے شہید کیا اور بعد شہادت کے اوسکی لاش پر گہوڑے دوڑائے اور گہر اوسکا لوٹ لیا
اور خیمہ جلادیا اور اوسکی اہل بیت کو قید کرکے برہنہ سر شہر بشہر اونکو پہرایا اور اول سے آخر تک سب دشمن انکے بے توبہ اس جہان سے گذرے کہ
ہمیشہ مدام عذاب الہی مین گرفتار مین القصہ حضرت یوسف کو برہنہ پا صحرا مین دوڑاتے تہے یہانتک کہ آفتاب بلند ہوا اور ہوا گرم ہوگئی
اور تشنگی نے یوسف پر غلبہ کیا روبیل کے پاس گئے اور کہا کہ اے بہائی تو سب مین بڑا ہے اور میرا بہائی ہے اور خالہ کا بیٹا ہے
حضرت یعقوب نے تیری سپرد کیا تہا تو ہی میرے چہوٹے پن پر رحم کر اور تہوڑا سا پانی مجھکو پلادے روبیل نے کچھہ نہ سنا اور ایک طمانچہ زور سے حضرت
کے منہ مبارک پر مارا تب یوسف بیتاب ہوئے اور شمعون کے پاس گئے اور کہا کہ مین تشنگی سے مرتا ہون اور جان لب پر ہے میری
اور یوسف کو ... کہ مین پانی اوسمین سے پیون شمعون نے وہ سارا پانی زمین پر گرادیا اور ایک قطرہ اوسمین سے یوسف کو نہ دیا اور
... ساتہ کہانا تہا وہ کہانا اسنے کہا لیا اور یوسف کو اوسمین سے ایک نوالہ نہ دیا یوسف نے شمعون سے کہا کہ یہہ پانی

تنے زمین پر کیون گرا دیا کہا کہ ہمارا ارادہ یہہ ہے کہ تیرا خون زمین پر گرا مین تو پانی کا پیاسا ہے اور ہم تیرے خون کے پیاسے ہین یوسف نے
جب یہہ سنا تو کانپنے لگے اور جان کے خوف سے کہانا پانی سب بہول گئے اور بہوک و پیاس کا جو بہت غلبہ ہوا تو بیطاقت ہو کر زمین پر
گر پڑے اور رونے لگے اور یوسف کو ارادہ بہائیون کا جو معلوم ہوا کہ یہہ قتل کرینگے تو اوسوقت قبلہ کیطرف منہ کرکے دعا کی کہ اے وہ خدا جسنے
ابرٰہیم کو آتش نمرود سے نجات دی میرے باپ بوڑہے پر رحم کر اور قتل ہونیسے نجات دے یہودا نے جب یہہ مناجات سنی تو اوسکو
رحم آیا اور یوسف کے پاس جاکر کہا کہ اے بہائی تم اپنا دل قوی رکہہ جبتک کہ مین زندہ ہون کوئی تیرا قصد نکریگا اور بہائیون سے کہا کہ اب
ظلم سے ہاتہہ اوٹہاؤ کیا تمنے مجہسے عہد نہین کیا تہا کہ ہم یوسف کو قتل نکرینگے یہہ سنا تو غصہ اونکا کم ہوا اور حضرت سجاد علیہ السلام
سے روایت ہے کہ جسوقت وہ سب بہائی اپنے گہر سے نکلے تو باپ اونکا جلدی سے اون کے پاس پہونچا اور یوسف کو اونکے پاس
سے لیا اور اپنے سینہ سے لگایا اور پہر اونکے ہمراہ کیا وہ یوسف کو لیکر بہت جلدی وہان سے چلے اس خوف سے ایسا نہو کہ باپ
ہمارا یہان پہونچکر یوسف کو ہمسے چہین لیوے اور ہمکو پہر ندیوے جب یقین ہوا کہ باپ اب نہ آئیگا تو ایک بن مین اوسکو لائے اور کہا
کہ اسکو ذبح کرکے یہان ڈالدو بہیڑیا اسکو کہا جائیگا تب بڑے بہائی یہودا نے یا روبیل نے کہا کہ یوسف کو قتل نکرو لیکن کوئین
کی تہ مین اسکو ڈالدو کوئی قافلہ والا اسکو اوٹہا لیجائیگا سب کی رائے اسی پر متفق ہوئی کہ اسکو کوئین مین ڈالنا چاہئے چنانچہ خدا تعالٰی
فرماتا ہے کہ فَلَمَّا ذَهَبُوا بِهِ وَأَجْمَعُوا أَنْ يَجْعَلُوهُ اور اتفاق کیا اونہون نے یہہ کہ کردیوین وہ اوسکو یعنے ڈالدین اوسکو فِي غَيَابَتِ الْجُبِّ
بیچ تہ کوئین کے اور اوس کوئین مین اختلاف ہے کوئی تو کہتا ہے کہ بیت المقدس کا کوان تہا اور کوئی کہتا ہے کہ مدین و مصر کے درمیان
تہا اور زیادہ مشہور یہہ ہے کہ وہ کوان کنعان سے تین فرسخ تہا اور کہتے ہین کہ سام بن نوح کا بنایا ہوا تہا اور بعضے کہتے ہین کہ اسکو شداد
نے بنایا تہا اور پانی اسکا شور تہا اور اندر سے وہ کوان تاریک تہا اور یوسف کے اوسمین گرنے سے وہ روشن اور شیرین ہوگیا
تہا اور وہ کوان اوپر سے تو تنگ تہا اور نیچے سے کشادہ تہا اور ستر ہاتہہ اوسکا گہراؤ تہا اور رستہ سے دور تہا اور بعضے اوسکو
چارسو یا سات سو ہاتہہ گہرا بہی کہتے ہین حضرت یوسف کو بہائی اونکے کہینچتے ہوئے اوس کوئین پر لائے اور ہرچند وہ روتے اور فریاد کرتے
تہے لیکن کوئی اونکی فریاد کو نہ پہونچتا تہا اور ارادہ کیا کہ کوئین مین اونکو ڈالین یوسف نے دیکہا کہ یہہ اپنے ظلم سے باز نہ آئینگے اور مجہکو
یہہ رہائی ندینگے اوسوقت اونسے کہا کہ مجہکو اسقدر مہلت دو کہ مین دو رکعت نماز کی پڑہ لون اونہون نے کہا کہ تو نماز پڑہنی کیا جانے
یوسف نے کہا کہ آخر مین پیغمبرزادہ ہون اور اپنے باپ کے ہمراہ محراب مین کہڑا ہوتا تہا یہودا نے کہا کہ اسکو نماز پڑہ لینے دو اوسوقت
یوسف نے دو رکعت نماز کی پڑہی اور خاک پر اپنا منہ رکہکر کہا کہ خداوندا مین نے اپنے تئین تیرے سپرد کیا ہے بندہ ایم و مصلحت ما
رضائے تست + خواہی بخش و خواہ بکش رای رای تست + اور یہہ حال حضرت یوسف کا مشابہ ہے فرزندان مسلم کے حال سے کہ جاشف
ملعون نے اون دونون صاحبزادون کے منہ پر طمانچہ مارے اور اونکی مشکین باندہکر کہڑا کردیا کہ تمام شب وہ مشکین بندہے ہوئے کہڑے
رہے اور رویا کئے اور صبح کو اونکو قتل کرنیکو نہر پر لیچلا اون صاحبزادون نے کہا کہ اگر تجہکو زر درکار ہے تو ہماری زلفین کاٹ لے
بازار مین لیچل اور کسیکے ہاتہہ ہمکو فروخت کر اور ہماری قیمت سے فائدہ اوٹہا جب وہ نہ مانا تو کہا کہ تو ہمکو ابن زیاد کے پاس
لیچل وہ ہمارے حق مین جو چاہے سو کرے کہا کہ یہہ مجہسے نہوگا تب کہا کہ تجہکو ہماری جوانی پر رحم نہین آتا کہا کہ تمہارے
خدا نے میرے دلمین رحم نہین پیدا کیا ہے جب اونکو یقین ہوا کہ یہہ اپنے ظلم سے باز نہ آئیگا تو اون صاحبزادون نے کہا کہ
ہمکو اسقدر مہلت دے کہ ہم دو رکعت نماز کی پڑہ لین کہا کہ اگر نماز تمکو کچہہ فائدہ بخشے تو پڑہ لو جب وہ صاحبزادے
نماز سے فارغ ہوئے تو اون دونون کو قتل کیا اور جب حضرت یوسف نماز سے فارغ ہوئے تو بہائیون نے

کوئین مین ڈالنے کا کیا اور حضرت یوسف سے کہا کرتا اپنا اوتار کہا کہ یہہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ مین کرتا اپنا اوتارون بندہ کو ستر پوشی چاہیے اور مردہ کو کفن یہہ کرتا میرا رہنے دو کہ اگر مین مرجاؤن تو یہہ میرا کفن ہوگا اور اگر مین زندہ رہا تو یہہ میرا ستر پوش ہے بہائیون نے کہا کہ وہ ستارے اور سورج اور چاند تجہکو کپڑا پہناوینگے اور غرض بہائیون کی اوس کرتے سے یہہ تہی کہ کوئین مین ڈالنے کے بعد کرتا اوسکا خون مین آلودہ کرکے باپ کو دکہلائین اور کہین کہ یوسف کو بہیڑیا کہا گیا ہے اور دیکہیے کہ یہہ کرتا اوسکا خون مین آلودہ ہو رہا ہے یوسف دونون ہاتہون سے گریبان پکڑے ہوئے تہے اور کرتے کو اوتارنے نہین دیتے تہے اور فریاد کرتے تہے بہائیون نے جبر کرکے دونون ہاتہہ کرتے سے دور کئے اور کرتے کو اونکے بدن سے اوتارا اور ثعلبی نے اپنی تفسیر مین لکہا ہے کہ یوسف کو کوئین کی مینڈ پر لائے اور کہا کہ کرتا اتارو رونے لگے اور کہا کہ اے بہائیو مجہکو برہنہ مت کرو ایک شخص نے اونمین سے چہری نکالی اور کہا کہ کرتا اتار اور اگر نہ اتاریگا تو تجہکو قتل کرونگا اوسوقت جان کے خوف سے یوسف نے کرتا اتارا اور بہائیون نے یوسف کی کمر مین رسی باندہکر اونکو کوئین مین لٹکایا اوسوقت یوسف نے کہا کہ تمنے جو کچہہ چاہا مجہپر ظلم کیا لیکن مین تمکو ایک نصیحت کرتا ہون اونہون نے پوچہا کہ کیا نصیحت کرتا ہے فرمایا کہ باپ کے ساتہہ نیکی کرتے رہنا اور جو کچہہ تمنے میرے ساتہہ کیا ہے ایسا نہو کہ اسکی خبر باپ کو ہوجائے اور وہ تمہارے حق مین بد دعا کرے کہ تم عذاب مین گرفتار ہو جاؤ جب رسی آدہے کوئین تک پہونچی اونہون نے رسی کو آدہے رستہ مین سے کاٹ دیا یوسف نے کہا کہ افسوس باپ کا دیدار حاصل نہوا اور اجل جلد آگئی ہنوز یوسف کوئین کے تہہ پر نہ پہونچے تہے کہ جبرئیل کو خدا تعالی کا حکم ہوا کہ جلدی سے میرے بندہ یوسف کی خبر لے جبرئیل اوسیوقت سدرۃ المنتہی سے کوئین مین پہونچے اور یوسف کو تہہ پر پہونچنے سے پہلے اوٹہا لیا اوسوقت یوسف بیہوش ہوگئے تہے ایک پتہر جو اوس کوئین مین تہا اونکو پتہر پر بٹہا دیا کہ وہ پتہر بحکم خدا پانی کے اوپر ہو گیا تہا اور حکم ہوا کہ بہشت کے کپڑون مین سے اوسکو پہنا اور بعضے روایت مین لکہا ہے کہ یہہ حکم ہوا کہ کرتا ابراہیم کا کہ تعویذ یوسف کے بازو پر بندہا ہوا ہے وہ کرتا بازو سے کہولکر اوسکو پہنا اور بہشت کا شربت اوسکو پلا اور اپنا پر اوسکے بدن پر مل کہ زخم اوسکے اچہے ہون اور جب ہوش مین آئے تو ہمارا سلام اوسکو پہونچا اور کہہ تو اونکو کہ رنج مت کر کہ ہمنے تجہکو واسطے تخت اور سلطنت کے پیدا کیا ہے نہ واسطے کوئین کے اور کہتے ہین کہ جبرئیل نے عرض کی کہ خداوندا مجہکو اجازت دے کہ مین یعقوب کی صورت مین ہوکر اپنے تئین یوسف کو دکہلاؤن کہ اوسکی تسلی ہو حکم پہونچا کہ ایسا ہی کر جبرئیل یعقوب کی صورت بنکر یوسف کے پاس آئے اور یوسف کا سر اپنی بغل مین لیا جسوقت یوسف ہوش مین آئے اور جبرئیل کی بغل مین اپنا سر دیکہا اور جانا کہ یہہ باپ میرا ہے تو دونون ہاتہہ اپنے جبرئیل کے گردن مین ڈالکر فریاد کی اور کہا کہ اے باپ تو کہان تہا تو کہ بہائیون نے میرے ساتہہ کیا کیا سلوک کیا مجہکو تجہسے جدا کیا اور برہنہ پا صحرا مین کانٹون پر مجہکو پہرایا اور جو جو ظلم کہ ممکن تہا مجہپر کیا کہانا پانی مجہکو نہ دیا اور طمانچون سے میرے رخسار نیلے کردے اور گیسو میرے خاک اور خون مین آلودہ کئے اور کرتا میرا جو کہ تو نے اپنے ہاتہہ سے پہنایا تہا اوسکو اوتار لیا اور لاتین میری پشت پر ماری اور رسی میری کمر مین باندہکر مجہکو کوئین مین لٹکایا اے باپ تو میرے منہ کیطرف نظر کر اور زخم طمانچون کا دیکہہ اور میری پشت کیطرف نگاہ کر اور رانون کے زخمون کا ملاحظہ فرما یوسف یہہ باتین کرتے تہے اور در و دیوار سے آواز نالہ کی آتی تہی اور جبرئیل خروش کرتے تہے اور ملائکہ روتے تہے آخر کو جبرئیل نے بیطاقت ہوکر کہا کہ اے یوسف مین یعقوب نہین ہون مین جبرئیل ہون خدا کا بہیجا ہوا تیرے پاس آیا ہون اور خدائے تعالے کا سلام جبرئیل نے پہونچایا اور بہشت کا کہانا اور پانی اوسکو کہلایا اور کرتا ابراہیم علیہ السلام کا کہ تعویذ بازو سے کہولکر اوسکو پہنایا اور خوشخبری نجات کی دی اور بلند ہونے مرتبہ کے بسبب نبوت اور نزول وحی کے چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ وَاَوْحَيْنَا اِلَيْهِ اور وحی کی ہمنے طرف اوس یوسف کے جسوقت بارہ برس کی عمر اوسکی تہی اور بعضی روایت مین نو برس کی عمر اور بعضی روایت مین سات برس

کی عمر بہی مذکور ہے اور اوسکو ڈالکر کنوین مین وحی کی جیسے کہ جب اور جیسے کو ڈالکر کنوین مین وحی کی تہی اور وہ وحی یوسف کو اسطرح کی کہ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ
البتہ خبر دیگا تو ان بہائیون کو بِاَمْرِهِمْ هٰذَا اونکے اس امر ناشائستہ کی جو کچھ کہ اونہون نے تیرے ساتھہ کیا ہے وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ذالک
اور حال یہہ ہے کہ وہ بہائی نجانتے ہونگے بسبب بلند ہونے مرتبہ تیرے کے اور بدل جانے حال کے کہ تو ہی یوسف ہے بہہ اوسوقت کا ذکر
ہے کہ جب خشک سالی ہوئی اور برادران یوسف واسطے خرید کرنے غلہ کے مصر مین آئے تہے اور یوسف نے تو اونکو پہچانا اور اونہون نے
یوسف کو نہین پہچانا تہا چنانچہ بعد اسکے انشاء اللہ اسکا ذکر عنقریب آئیگا القصہ کہتے ہین کہ سب بہائیون نے یہہ ارادہ کیا کہ
کرتا یوسف کا خون مین آلودہ کرکے باپ کو دکہلاوین گے اور کہین گے کہ یوسف کو بہیڑیا کہا گیا ہے اور دیکہہ لے کہ یہہ کرتا
اوسکا خون مین بہرا ہوا موجود ہے لاوی نے کہا کہ کیا ہم اولاد یعقوب اسرائیل اللہ بن اسحاق نبی اللہ بن ابراہیم خلیل اللہ
سے نہین ہین کیا گمان تمہارا یہہ ہے کہ خدا تعالے اس خبر کو اپنے انبیاء پر پوشیدہ رکہیگا تب اونہون نے کہا کہ
پہر کیا حیلہ کرنا چاہئے کہ جس سے یہہ خبر پوشیدہ رہے کہا کہ غسل کرو اور جماعت سے نماز پڑہو اور درگاہ خدا مین زاری
کرو کہ خداے تعالے اس خبر کو اپنے انبیاء پر پوشیدہ رکہے اور وہ بخشنے والا اور کرم کرنے والا ہے وہ سب اوٹہے اور غسل کیا اور
سنت ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کی یہہ تہی کہ جبتک گیارہ آدمی نہین ہوتے تہے تو نماز جماعت وہ نہین پڑہتے تہے کہ ایک
اونمین امام ہوتا تہا اور دس آدمی پیچہے اوسکے نماز کیواسطے کہڑے ہوتے تہے اور وہ کل دس آدمی تہے اور نیتے تہے بارہ شیوہ نہین
یوسف دریا مین وہان موجود نہ تہے کہنے لگے کہ کسطرح نماز جماعت پڑہین کہ امام ہم مین نہین ہے کہا کہ خدا کو امام اپنا
ہم مقرر کرین اسطرح سے اون سبنے باہم ہوکر نماز پڑہی اور تضرع درگاہ خدا مین بہت کی اور کہا کہ خداوندا اس خبر کو پوشیدہ رکہہ
یہی سبب تہا کہ خدا تعالے نے اس خبر کو حضرت یعقوب پر پوشیدہ رکہا اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی روایت مین ہے کہ جسوقت
اونہون نے یوسف کو کوئین مین ڈالا تو اونکو گمان یہہ تہا کہ یوسف پانی مین ڈوب جائیگا جسوقت حضرت یوسف کوئین کی
تہ پر پہونچے تو اونکو آواز دی کہ اے فرزندان رومین یعقوب کو میرا اسلام کہنا جسوقت اونہون نے یوسف کی آواز سنی تو
آپسمین کہا کہ یہان سے جاؤ نہین یہانتک کہ معلوم ہو کہ وہ مرگیا ہے وہ سب شام تک وہین ٹہیرے رہے جب رات ہوئی تو وہان
سے پہرے اور ایک مقام پر جاکر ٹہیرے اور یہودا فرصت پاکر اور بہائیون کو غافل دیکہکر کوئین پر گیا اور آواز دی کہ اے
بہائی اے یوسف تو زندہ ہے کہ مرگیا ہے یوسف نے کہا کہ نہ زندہ ہون نہ مردہ ہون اور تو کون ہے کہ بیچارون اور غریبون
اور بیکسون کے حال کو پوچہتا ہے کہا کہ مین بہائی تیرا یہودا ہون اے بہائی کیا حال ہے تیرا حضرت یوسف نے فرمایا
کہ کیا حال ہو اوس شخص کا کہ باپ اور مان سے دور ہوکر کوئین کی تہ مین پڑا ہو اور موت کے قریب ہو اور نہ کوئی اپنا مونس
رکہتا ہو نہ ہمدم اور نہ یار نہ غمگسار اور نہ زمین کے اوپر شل زندون کے اور نہ زمین کے نیچے مانند مردون کے ہے یہودا
کا دل یہہ سنکر رومین آیا اور یوسف کی خردی اور غریبی پر بہت رویا حضرت یوسف نے آواز دی کہ اے برادر یہہ وقت وصیت کا
ہے اور رونیکا وقت نہین ہے یہودا نے پوچہا کہ کیا وصیت ہے کہا کہ وصیت میری یہہ ہے کہ جب تم گہرون مین اپنے پہونچو تو میری
بیکسی کو یاد کرنا اور جب کہانا کہاؤ اور پانی پیو تو میری بہوک اور پیاس کو یاد کرنا اور جب پوشاک بدلو تو میری برہنگی کو یاد
کرنا اور جب کسی شادی اور مجمع مین اکٹہے ہو تو میری تنہائی اور پریشانی کو یاد کرنا یہودا یہہ سنکر آواز بلند رویا اوسکی آواز بہت جا بجا
کانون مین پہونچی وہ وہان سے اوٹہکر کوئین پر گئے اور یہودا کو بہت ملامت کیا اور چاہا کہ کوئین مین ا[illegible] زاری کر
ساتہ ان مین یہودا نے منع کیا مگر ایک پتہر کوئین کے منہ پر رکہدیا اور اوسکو بند کرکے کنعان کو روانہ ہوئے اور کہتے ہین کہ

اوس روز تمام دن یوسف کی انتظار میں تھے اور وداع کر نزدیک ایک ٹیلے پر بیٹھے رہے اور یوسف کی بہن سے باتیں شوق کی کرتی تھے یہانتک کہ نماز مغرب کا وقت آگیا اور فرزند اونکے نہ پہرے یعقوب کو بہت رنج اور بیقراری ہوئی اور اپنی دختر سے کہا کہ اے دنیا تیرے بھائیوں کو کیا ہوا کہ ابتک نہیں پہرے بیٹھے دیکھتے رہیں کہ سب بھائی شب کو رہیں ہے دوسرے روز شام کے وقت آئے اور مشہور ہے کہ اوسی روز یوسف کا کرتا خون میں آلودہ کرکے واپس پہرے اور شام کا وقت ہوا تو وہ اُس ٹیلے کے قریب پہنچے کہ جہاں باپ بیٹھا تھا جب اونکی آواز آئی حضرت یعقوب ٹیلے پر سے دیکھی تو اپنی دختر سے پوچھا کہ اے دنیا تجھکو کیا معلوم ہوتا ہے کہا کہ اے باپ بھائی آتے ہیں لیکن یوسف اونمیں نہیں ہے حضرت یعقوب نے یہہ سنکر ایک آہ سینہ پر درد سے کھینچی اور فرمایا کہ اونکو آواز دے کہ وہ آس ٹیلے پر آئیں دنیا نے نعرہ مارا اور کہا کہ اے فرزندان یعقوب یہاں آؤ کہ باپ تمہارا اس جگہہ منتظر تمہارا بیٹھا ہے جسوقت اونکو معلوم ہوا کہ باپ یہاں بیٹھا ہے تو گریبان لیئے اونہوں نے چاک کیئے اور روتے اور نالے اور واویلاہ کرتے ہوئے اور یوسف کا کرتا خون آلودہ ہاتہہ میں لیئے ہوئے باپ کیطرف کو چلے اوس حال کو خدا تعالیٰ بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَجَآءُوٓ اَبَاهُمْ عِشَآءً يَّبْكُونَ اور آئے وہ اپنے باپ کے پاس شب کو روتے اور گریہ کرتے تہے اور کہتے تہے کہ واحبیباہ واخاہ واسفاہ یعقوب یہہ فریاد سنکر حیران ہوئے اور دنیا سے پوچھا کہ یہہ کیسی فریاد ہے کہ جس سے ہوش جاتا ہے دنیا نے یعقوب کو اوس حال کی خبر کی حضرت یعقوب سنتے ہی بیہوش ہوکر زمین پر گر پڑے اور دنیا نے نعرہ مارا اور کہا کہ اے بھائیو دوڑو اور باپ کی خبر لو کہ حال دگرگون ہے یہہ کہکر وہ بھی بیہوش ہوگئی اور وہ سب دوڑے اور باپ کا حال دیکھکر شور و فغان زیادہ کیا اور روبیل نے باپ کا سر بغل میں لیا اور یہہ دیکھا جسوقت دیکھا کہ اثر دم چلنے کا کچھ باقی نہیں ہے تو بھائیوں سے کہا کہ تمنے یہہ کیا حرکت کی کہ پدر ضعیف کو ہلاک کیا اور بھائی کو کنوئیں میں ڈالا اور زبان ملامت کی ہمیشہ اور ہر شخص وہر زن کی کہ سب خلقت تمکو برا کہیگی اور حضرت یعقوب کو وہ اوسی طرح حالت بیہوشی میں فریاد کنان اور نعرہ زنان اوس ٹیلے پر سے اوٹھاکر گھر کو لیگئے حضرت یعقوب تمام شب بیہوش رہے جب صبح ہوئی تو آنکھیں کھولی اور پوچھا کہ میرا یوسف کہاں ہے بیٹے متفق ہوکر کہا کہ اوسکو بھیڑیا کھا گیا چنانچہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ قَالُوا کہا اونہوں نے کہ يٰٓاَبَانَآ اے باپ ہمارے اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ تحقیق ہم گئے صحرا میں کہ نستبق دوڑ کر ایک دوسرے کے آگے ہو جاتے تہے دوڑنے میں اور تیراندازی میں وَتَرَكْنَا يُوسُفَ اور چھوڑا ہمنے یوسف کو عِنْدَ مَتَاعِنَا نزدیک اسباب اپنے کے فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ پس کہالیا اوسکو بھیڑیے نے وَمَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ اور نہیں ہے تو باور کرنے والا اور یقین کرنے والا لَّنَا واسطے ہمارے وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ اگرچہ ہم ہیں راست کہنے والے سب باتوں میں اور دوسری دلیل ہماری یہہ ہے کہ یوسف کا کرتا خون آلودہ ہمارے پاس موجود ہے اور حضرت یعقوب کو وہ کرتا دکھلایا چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ وَجَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ اور لائے اوپر کرتے اوسکی کے خون جھوٹا لگا کر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ وہ خون بزکوہی کا تہا اور یوسف کے کرتے پر اوسکو ذبح کیا تہا حضرت یعقوب نے یہہ سنا اور کرتا یوسف کا خون آلودہ دیکھا تو پہر بیہوش ہوگئے دنیا روتی ہوئی اپنے باپ کے سرہانے آئی اور نعرہ واویلاہ وامصیبتاہ کا کھینچا اور قطرات اشک دنیا کی اوس عینون سے جاری ہوئے ایک قطرہ حضرت یعقوب کے رخسارہ پر پڑا اوسوقت آنکھیں کھولی اور پوچھا کہ میں کہاں ہوں لوگون نے کہا اپنے گھر میں ہو پوچھا کہ یوسف کہاں ہے لوگوں نے کہا کہ یوسف تو نہیں ہے لیکن سب حاضر ہیں کہ فرمایا کیا حاصل ہے غنچہ بہی اور شگوفہ بہی سارے حضرا و ر بار جو نہیں تو یہہ سب مثل خار ہے اور بعد اسکے کرتا یوسف کا طلب کر کے سونگہا تو ایک آہ دل پر درد سے کھینچی اور بیہوش ہوگئے جب ہوش میں آئے تو کرتے کو اپنے منہ پر ڈالکر اسقدر گریہ کیا کہ چہرہ کرتے کے خون سے رنگین ہوگیا اور جب غور کرتے کو دیکھا تو کہیں سے اوسکو اور یوسف کو [illegible] صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت یعقوب نے حضرت یوسف کا کرتا دیکھکر فرمایا کہ بھیڑیا یوسف کا بڑا رفیق تہا کہ

اوسنے وقت کہانے یوسف کے کرتے کو پہاڑا نہیں ہے اور دوسری روایت مین ہے کہ فرمایا حضرت یعقوب نے کہ بہیڑیے کا غصہ یوسف پر بہت تہا کہ
اوسکو کہالیا اور اوسکے کرتہ پر وہ مہربان تہا کہ اوسکو نہ پہاڑا غرض یہہ ہے کہ جہوٹ کیونکر پوشیدہ ہو سکتا ہے آخر کو فرزندان یعقوب
اس امر کو بہول گئے کہ کرتے کو دانتون سے پہاڑتے اگر ایسا کرتے تو اونکی بناوٹ پختہ ہو جاتی اور جسوقت حضرت یعقوب نے دیکہا کہ
کرتا یوسف کا کسی جگہہ سے پہٹا ہوا نہیں ہے تو جانا کہ اگر یوسف کو بہیڑیا کہاتا تو کرتا بہی اوسکا پہٹتا یہہ سب انکی بناوٹ ہے اوسوقت غصہ ہوکر
فرمایا کہ یہہ سب تمہارے نفسون کی بناوٹ ہے چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ قَالَ کہا یعقوب نے اپنے فرزندون سے کہ ایسا نہیں ہے جو کچہہ کہ
تم بیان کرتے ہو بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ بلکہ بناوٹ کی ہے واسطے تمہارے نفسون تمہارے نے اور آراستہ کرکے تمکو کہلایا ہے
اور بہتان کیا ہے أَمْرًا ایک امر بزرگ کو کہ وہ ہلاکت یوسف کی ہے فَصَبْرٌ جَمِيلٌ پس کام میرا صبر نیک ہے کہ جسکا شکوہ طرف خلقت
کے نہیں ہے مبتدا اسمین ہے محذوف ہے اور تقدیر اوسکی فامری صبر جمیل ہے اور کہا یعقوب نے کہ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ اور خدا مدد طلب
کیا گیا ہے کہ اوس سے مدد چاہتا ہون میں عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ اوپر اوس چیز کے کہ بیان کرتے ہو تم یوسف کے ہلاک ہونیکو اور کہتے ہین کہ
فرزندان یعقوب نے اپنے باپ سے یہہ بات سنی تو بہت نادم ہوئے اور دوسرے روز شہر سے باہر نکلے اور آپسمین مشورہ کیا کہ اسکی تدبیر کرنی
چاہیے کہ کسیطرح یہہ اندیشہ باپ کے دل سے جائے اور جو کچہہ ہم کہین اوسکی تصدیق کرے اور راست جانے ایک شخص نے اونمین سے کہا کہ
یوسف کو کوئین سے نکالکر لائین اور اوسکے بدن کو ٹکڑے ٹکڑے کرکے اوسکی ہڈیون کو باپ کے پاس لیجائین تاکہ یہہ تہمت ہمسے دفع ہو یہودا نے
کہا کہ کیا تمنے مجہسے عہد نہیں کیا تہا کہ یوسف کو قتل نکرینگے اور اس مشورہ سے اونکو منع کیا اور وقت نماز مغرب کے گہر مین آئے تو باپ نے اونکو
کہا کہ اگر تم راستگو ہو کہ یوسف کو بہیڑیے نے کہایا ہے تو اوس بہیڑیے کو میرے پاس لاؤ تاکہ مین تمہاری راستگوئی اوس سے دریافت کرون
وہ جنگل مین گئے اور ایک بہیڑیے کو پکڑ کر اور اوسکے ہاتہہ اور پاؤن باندہکر حضرت یعقوب کے پاس لائے اور کہا کہ یہہ بہیڑیا ہے جسنے یوسف کو کہایا
ہے حضرت یعقوب نے فرمایا کہ اسکے ہاتہہ اور پاؤن کہول دو جسوقت اوسکو کہولا تو حضرت یعقوب نے فرمایا کہ اے بہیڑیے تجہکو شرم نہ آئی کہ تونے میرے
میوہ دل اور روشنی چشم کو کہالیا بہیڑیے نے آواز بلند پکار کر کہا کہ اے پیغمبر خدا کے قسم ہے خدا کی بیٹے اوسکو نہیں کہایا ہے کہ خون اور
گوشت انبیا کے ہمپر حرام ہین اور مین اس سرزمین مین مسافر ہون مجہپر جہوٹ بناکر کہا ہے فرمایا کہ اس سرزمین مین کسواسطے آیا ہے
کہا کہ بانبی اسد کے بیان لگانے اور رشتہ دار مین اونکی ملاقات کو مین یہان آیا تہا تمہارے بیٹون نے مجہکو پکڑ کر میرے ہاتہہ اور پاؤن
باندہ لئے اور تمہارے پاس لاکر یہہ جہوٹ مجہپر بنایا ہے یعقوب نے جسوقت یہہ سنا تو اپنے بیٹون سے کہ بل سولت لکم انفسکم اور منقول ہے کہ
حضرت یعقوب فراق یوسف مین اسقدر روئے کہ تمام فرشتون نے فریاد کی کہ الٰہی یوسف کو یعقوب سے ملادے یا یعقوب کو تسلی بخش یا ہمکو اجازت
دے کہ زمین پر جاکر یعقوب کی آہ وزاری مین ہم شریک ہون اور کہتے ہین کہ حضرت یعقوب صبح کو شہر سے باہر نکلکر کنعان کے گرد
پہرتے اور کہتے کہ اے فرزند میرے اور اے نور چشم میرے اور اے میوہ دل میرے اور اے پارہ جگر میرے کس کوئین مین ڈالا اونہون نے تجہکو
اور کس تلوار سے قتل کیا اونہون نے تجہکو اور کس دریا مین غرق کیا اونہون نے تجہکو اور کس زمین مین دفن کیا اونہون نے تجہکو تیرا احوال
کس سے دریافت کرون حیران و پریشان جنگل مین فریاد کرتے پہرتے تہے حضرت جبرئیل پہونچے اور کہا کہ اے یعقوب تمنے فرشتون کو بہی
رولایا حضرت یعقوب نے فرمایا کہ اے جبرئیل کیونکر نہ روؤن کہ مین اوسکی مفارقت مین بہت بیقرار ہون ؎ چہوڑکر جسدم اوبہا
مجہسے وہ سرو روانہ ہوگیا + تب سے آنکہون مین میرے تیرہ زمانہ ہوگیا + روؤن وس جانان کی فرقت مین نہ کیونکر دل یہ جانب
اب مجہے مشکل بہت دل کا لگانا ہوگیا + اور کہتے ہین کہ تین روز تک جبرئیل کوئین مین یوسف کے رفاقت مین رہے اور تسلی دیتے [illegible] کاری کر
رہے اور خوشخبری دیتے رہے اور جسوقت چاہا کہ یوسف سے رخصت ہون تو یوسف اپنی وحشت اور بیکسی تنہائی پر رونے لگے جبرئیل نے کہا کہ یہہ دعا [illegible]

کوئین سے نجات دیوے یا صریخ المستصرخین و یا غیاث المستغیثین و یا مفرج الکرب وین قیدرتے مکانی و تعرف حالی لا یخفی علیک شئی من امری اور
ایک روایت مین یہہ ہے کہ ان تین روز مین یوسف کے پاس ستر ہزار فرشتے آئے اور اوسکے انیس ہوئے اور آخر روز مین
جبرئیل آئے اور واسطے خلاصی کے اوس کوئین سے یہہ دعا تعلیم کی یا صانع کل مصنوع و یا جابر کل کسیر و یا حاضر کل بلاء و یا
شاہد کل نجوی و یا قریبا غیر بعید و یا مونس کل وحید و یا غالب کل مغلوب و یا حیا لا یموت و یا محیی الموتی لا الہ الا انت اللہم انی اسئلک بان
لک الحمد لا الہ الا انت بدیع السموات و الارض یا ذا الجلال و الاکرام ان تصلی علی محمد و آل محمد و ان تجعل لی من امری فرجا و
مخرجا و ارزقنی من حیث احتسب و من حیث لا احتسب اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا کہ جسوقت برادران
یوسف نے یوسف کو کوئین مین ڈالدیا تو جبرئیل یوسف کے پاس آئے اور پوچھا کہ تجھکو کسنے کوئین مین ڈالا ہے فرمایا کہ میرے بھائیون
نے جیسے میرے مرتبہ کا جو کچھہ باپ کے نزدیک ہے حسد کرکے مجھے کوئین مین ڈال دیا ہے جبرئیل نے کہا کہ اگر اس کوئین سے
خلاصی چاہتا ہے تو یہہ کلمات پڑہ اللہم انی اسئلک بان لک الحمد لا الہ الا انت المنان بدیع السموات و الارض ذو الجلال و
الاکرام ان تصلی علی محمد و آل محمد و ان تجعل مما انا فیہ فرجا و مخرجا و ارزقنی من حیث احتسب و من حیث لا احتسب اور قمی
نے اپنی تفسیر مین لکھا ہے کہ یہہ دعا پڑہی تھی کہ یا الہ ابراہیم و اسحاق و یعقوب ارحم ضعفی و قلۃ حیلتی و صغری جو تھے روز خدا
تعالی نے یوسف عم کو نجات دی کہ ایک قافلہ مدین کا رستہ بھولکر اوس کوئین کے قریب آیا اور وہان اوس قافلہ نے اوس جگہ
مقام کیا اور مالک بن غز خزاعی اوس قافلہ مین ایک شخص تہا وہ کوئین پر پانی بہرنے گیا اوسنے کوئین مین ڈول ڈالا تو یوسف کو
وحی ہوئی کہ تو اوس ڈول مین بیٹھہ جا وہ بموجب حکم خدا ڈول مین بیٹھہ گئے اور مالک نے اونکو کوئین سے باہر نکالا چنانچہ خدا تعالی
فرماتا ہے کہ وَجَاءَتْ سَيَّارَةٌ اور آیا قافلہ نزدیک کوئین کے کہ مدین کو مصر سے جاتے تہے فَأَرْسَلُوا وَارِدَهُمْ پس بہیجا
اونہون نے پانی لانیوالے اپنے کو تاکہ کوئین مین سے پانی لائے فَأَدْلَىٰ دَلْوَهُ پس چہوڑا اوسنے ڈول اپنے کو کوئین مین اور حضرت
یوسف کو وحی آئی کہ تو ڈول مین بیٹھہ جا کہ یہہ ڈول تیرے واسطے کوئین مین آیا ہے جسوقت مالک نے ڈول کوئین مین ڈالا تو حضرت
یوسف اوسمین بیٹھہ گئے اور ڈول بھاری معلوم ہوا تو جبرئیل نے اوسکی کمک کی اور ڈول کو باہر نکلوایا جب ڈول اوپر آیا تو
اوسنے دیکھا کہ ایک لڑکا اوسمین بیٹھا ہے اوسنے اوسکو دیکھکر قَالَ کہا اور پکارا کہ يَا بُشْرَىٰ اے ہو خوشخبری هَٰذَا غُلَامٌ یہہ لڑکا ہے
کہ ڈول کو بھاری کر دیا ہے اور وارد اوسکو کہتے ہین کہ جو رفیقون سے آگے بڑہ کر پانی لاتا ہے اور سبکو سیراب کرتا ہے اور بشرے کو
اہل کوفہ نے الف سے پڑہا ہے بغیر یا کے اور حمزہ اور کسائی اور خلف نے بشری کے را کو امالہ کیا ہے اور باقی کے قاری یا بشرائے
بفتح یا اور اثبات الف پڑہتے ہین اور بعضے قرات شاذہ مین یا بشرے بتشدید یا آیا ہے اور بشارت کو بیان ندا کیا ہے اپنے نفس کیواسطے
یا قوم کے واسطے گویا کہ کہا کہ اے بشارت حاضر ہو کہ وقت حاضر ہونے کا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ مالک رئیس قافلہ کا تہا اور
اوسکے دو غلام تہے بشیر اور بشرے مالک نے بشیر کو پانی لانے کو بہیجا اوسنے یوسف کو کوئین سے نکالا اور جسوقت بشیر نے
اس ڈول کو کوئین مین ڈالا تو یوسف ڈرے کہ ایسا نہو کہ بہائیون نے مکر و حیلہ کیا ہو جبرئیل نازل ہوئے اور کہا کہ خدا تعالی فرماتا ہے
سنے جنے اس قافلہ کو تیرے واسطے یہان بہیجا ہے تو ڈول مین بیٹھہ جا یہہ سنکر وہ ڈول مین بیٹھہ گئے اور ڈول والے نے
جسکا نام بشیر تہا اوسنے اوس دوسرے ہمراہی اپنے بشرے کو پکارا کہ یا بشرے ہذا غلام یعنی اے بشرے یہہ لڑکا ہے
قریب ہے کہ میرا ڈول اوسنے بھاری کر دیا ہے بشرے جلدی سے دوڑا اور بشیر کے ہمراہ ہوکر ڈول کو نکلوایا اور یوسف کو نکال کرلیگئے
اور یوسف کو لیگئے اور چہپا رکھا اونہون نے اوس یوسف کو اپنے ہمراہیون سے یا برادران یوسف سے

بِضَاعَةً پونجی کرکے کہ اوسکو فروخت کرینگے اور اوسکی قیمت سے بہت سا فائدہ اوٹھاوینگے وَاللّٰهُ عَلِيمٌ بِمَا يَعْمَلُونَ اور خدا جاننے والا ہے اوس
عمل سے ساتھ او چیز کے کہ عمل کرتے ہیں وہ یعنی خدا کی ذات پر پوشیدہ نہیں ہے جو کچھ کہ وہ حیلے کرتے ہیں اور بعضا عند حال واقع ہوتا ہے اور بعضا خوال
کے شکر کرنے کو کہتے ہیں جسکو کہ تجارت کیواسطے نکالا ہے اور کہتے ہیں کہ یہودا کی یہ عادت تہی کہ ہر روز کہانا اوس کوئیں پر جاتا تہا اور یوسف کو کہانا
دے آتا تہا اور بعد نکلنے یوسف کے کوئیں سے جو کوئیں پر جاکر آواز دی تو کوئیں سے آواز یوسف کی نہ آئی اوس قافلہ میں جاکر دیکہا کہ یوسف مالک کے پاس بیٹہا ہے
بہائیوں کو جاکر خبر کی وہ وہاں آئے اور مالک سے کہا کہ یہ غلام ہمارا ہے ہمارے پاس سے بہاگ کر چلا آیا ہے مالک نے کہا کہ اگر چاہو تو میں تمکو دیدوں
اور اگر چاہو میرے ہاتہہ اسکو فروخت کرو برادران یوسف نے کہا کہ ہم اسکو فروخت کرتے ہیں مالک نے چند درہموں کو خرید کیا اور حضرت جبرائیل
علیہ السلام سے روایت ہے کہ دوسرے روز صبح کو بہائیوں نے یوسف کے آپس میں مشورہ کرکے کہا کہ چلو دیکہیں کہ یوسف کوئیں میں زندہ ہے یا مر گیا ہے
جسوقت کوئیں پر پہونچے تو وہاں ایک قافلہ اوترا ہوا دیکہا اور قافلہ کے لوگوں نے ایک شخص کو پانی لانیکو بہیجا جب ڈول واسطے کوئیں
میں ڈالا تو یوسف اوس ڈول میں باہر آئے اور جسوقت اونکو باہر نکالا تو یوسف کے بہائیوں نے کہا کہ یہ غلام ہمارا آج کل کو اس کوئیں میں گر پڑا تہا
اور آج اسکے نکالنے کو ہم یہاں آئے ہیں اور قافلہ والوں سے اونہوں نے یوسف کو چہین لیا اور اون سے لیکر ایک طرف جا بیٹہے
اور یوسف سے کہا کہ تو اقرار کر کہ میں تمہارا غلام ہوں تاکہ ہم تجہکو ان کے ہاتہہ فروخت کریں اور اگر تو اقرار نکریگا تو ہم تجہکو مار ڈالینگے
یوسف نے کہا کہ مجہکو قتل نکرو اور جو کچہہ چاہو سو کرو وہ یوسف کو لیکر قافلہ میں آئے اور کہا کہ کون شخص خرید کرتا ہے اس غلام کو
ایک شخص نے اون میں سے بیس درہم کہوٹے کو اور بعضے روایت میں یہ ہے کہ اٹہارہ درہم کہوٹے کو خرید کیا اور بہائیوں نے
یوسف کو فروخت کیا چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ اور بیچا اونہوں نے اوس یوسف کو ساتہہ مول کہوٹے
کے دَرَاهِمَ مَعْدُودَةٍ درہموں شمار کی گئی کے کہ وہ اٹہارہ یا بائیس تہے اور بعضے بائیس بہی کہتے ہیں اور درہم معدودہ
فرمایا ہے کہ عادت اوس زمانہ کے لوگوں کی یہ تہی کہ چالیس سے کم درہموں کو شمار کرتے اور چالیس سے زیادہ کو وزن کرتے تہے اور
درہم جمع ہے ثمن سے اور معدودہ صفت اوسکی ہے اور کہتے ہیں کہ جسوقت یوسف کے بہائیوں سے مالک نے کہا کہ میں اسکو
خرید کرتا ہوں اوسوقت یوسف کے بہائیوں نے کہا کہ یہ غلام بہگوڑا ہے اور اسی سبب سے ہم اسکو فروخت کرتے ہیں کہ اسمیں یہ بڑا
عیب ہے مالک نے کہا کہ ایسے عیب دار کو تم نے بر فروخت کرتے ہو اونہوں نے کہا کہ جو تو دیوے مگر اس شرط سے کہ اسکو اس
ولایت سے باہر لیجاؤ اور گردن میں اسکے طوق ڈالو اور ہاتہہ اور پاؤں اسکے زنجیر میں جکڑو کہ بہگوڑا ہے اور اسکو بہوکا اور پیاسا
رکہو کہ بڑا سرکش ہے تاکہ تمہارے بس میں آوے یوسف نے بہائیوں کیطرف ایک حسرت سے دیکہا اور غصہ کی بہری ہوئی اونکی باتیں سنی
لیکن طاقت گفتگو کی نرکہتے تہے بہائیوں نے زبان عبری میں کہا کہ جو کچہہ ہم کہتے ہیں منظور کرتے ہیں اگر اسکے خلاف تو کہیگا یا کریگا تو
ابہی تیری گردن تلوار سے جدا کردینگے یوسف یہ سنکر خاموش ہو رہے مالک نے کہا کہ جو کچہہ زر ہمارے پاس موجود تہا اوسکا تو ہمنے مال
تجارت خرید کیا ہے چند درہم کہوٹے ہمارے پاس باقی رہے ہیں یوسف کے بہائیوں نے کہا کہ غلام کی قیمت تجہے بہت ہے لیکن تجہکو دیتے ہیں جو
کچہہ تیرے پاس ہے وہ ہمکو دے اوسنے چند درہم کہوٹے بیس یا اٹہارہ اونکو دے اور اونہوں نے یوسف کا ہاتہہ اوسکے ہاتہہ میں دیا وَكَانُوا
اور تہے وہ بہائی یوسف کے فِيهِ بیچ اوس یوسف کے مِنَ الزَّاهِدِينَ رغبت نکرنیوالوں میں سے کہ بعوض چند درہم کے یوسف کو اونہوں نے فروخت کیا یا قافلہ
والے اسکو خرید کرنے میں بے رغبتی کرنے والی تہے اوسکی بہاگنی اور سرکشی کے سبب سے اور کہتے ہیں کہ اگر حضرت یوسف نے اپنا چہرہ دکہلایا ہوتا
تہا اور پہنچی ہیں کہا تہا کہ اگر میں غلام ہوتا تو قیمت میری شمار سے زیادہ ہوتی خدا تعالی نے یوسف کو ایسا کیا کہ چند درہم کہوٹے کو بکوایا اور جس
وقت یوسف کو مصر کو لے چلے تو یوسف نے جبرئیل سے پوچہا کہ مجہکو کہاں لے جاتے ہیں

کوئی جا نہین وہان جاکر تجکو فروخت کرینگے یاد ہے تجھکو کہ ایک روز تو نے اپنے چہرہ کو آئینہ مین دیکھکر کہا تھا کہ اگر مین غلام ہوتا تو مول میرا کوئی نکر سکتا اسواسطے تو چند درہم کو فروخت ہوا یہہ قیمت تیری صورت کی تہی اور اگر اپنی سیرت کے طرف تو نظر کرے تو خراج مصر کے کفایت نہین کر سکے القصہ جس وقت مالک نے یوسف کو خرید کیا تو بموجب تاکید برادران یوسف کے اپنے آدمیون سے کہا کہ طوق اور زنجیر حاضر کرو یوسف نے طوق اور زنجیر کو دیکھا تو شور اور فغان شروع کیا مالک نے کہا کہ اے غلام بیقرار مت ہو بھگوڑے غلامون کا یہی علاج ہے یوسف نے کہا کہ مین اسواسطے نہین روتا بلکہ اپنے اسواسطے فغان کیا ہے کہ جس وقت خدا تعالیٰ فرشتون کو دوزخ کے فرمائیگا کہ پکڑو اس بندہ عاصی کو اور طوق اوسکی گردن پر رکھو اور زنجیر اوسکی پاؤن مین ڈالو اسنے ہماری نافرمانی کی ہے اوسوقت کیا حال ہوگا مالک یہہ حال سنکر حیران ہوا اور کہا کہ اے غلام تیرے فروخت کرنیوالے کے روبرو تجکو طوق اور زنجیر مین کرتا ہون دل اپنا خوش رکھ کہ بعد اونکے جانے کے طوق اور زنجیر کو تجسے دور کرونگا اور اونکے روبرو یوسف کو طوق اور زنجیر مین کردیا جب بھائی یوسف کے مطمئن ہوکر کنعان کو روانہ ہوئے تو یوسف پہر رونے لگے مالک نے پوچھا کہ اب کیون روتا ہے تو اونکے چلے جانیسے اونہین تو کوئی علامت تیری محبت کی نہین دیکھا بلکہ اونکو تجسے کمال نفرت ہے یوسف نے کہا کہ اگرچہ اونکو مجسے نفرت ہے لیکن مجھکو اونسے رغبت ہے مہربانی فرماکر ذرا اونکو ٹھیراوسے مالک نے آواز دی کہ ذرہ تم ٹھیر جاؤ اور یوسف سے کہا جا اونکو رخصت کرکے چلا آ یوسف اوسیطرح طوق اور زنجیر پہنے ہوئے اونکے پاس گئے اور کہا کہ ای بھائیو جو کچھ تمنے مجھپر کیا مین اوسکا متحمل ہوا لیکن میرے باپ کو تسلی دیتے رہنا کہ میری مفارقت مین وہ بیقرار ہوگا یہودا یہہ سنکر رونے لگا اور یوسف کو اوسنے بغل مین لیا اور کہا کہ ای بھائی مردانہ رہ اور کام اپنا خدا کے سپرد کردے اس عرصہ مین مالک نے اونٹ کو تیار کیا اور یوسف کو اوسپر سوار کیا اور ایک غلام بدصورت و بدسیرت یوسف کے نگہبانی کو ہمراہ کیا اور جس وقت روانہ ہوئے تو یوسف پیچھے کو کنعان کیطرف نگاہ کرتے تہے اور کہتے تہے کہ ای باپ دیکھ مین رہ تو کر در غلامی اور بندگی مین گرفتار ہوا جاتا ہون ای بہن مجھکو فراموش نکرنا کہ مین بہی تیری مہربانی و دلسوزی کو نہ بہولونگا [illegible] مین مقبرہ آل اسحاق کا آیا یوسف نے وہان اپنی ماں کی بیاخانہ کی قبر دیکھی اونٹ سی اپنے تئین قبر پر گرادیا اور رو رو [illegible] کرتا ماں کا یاد کیا اور زار زار رونے لگے اور فریاد کی کہ اے ماں اپنی قبر سے اوٹھ اور مجھکو دیکھ کہ غلام ہوا [illegible] اور زنجیر پہنے ہوئے جاتا ہون راحیل کی قبر سے آواز آئی کہ ای نور چشم میرے غم میرا تو نے زیادہ کیا ای فرزند ناز پرورده [illegible] صبر کر خدا صابرون کے ہمراہ ہے اور وہ شب کا وقت تہا جب روز روشن ہوا تو اوس غلام نے یوسف کو اپنے پاس ندیکھا [illegible] پیچھے کو دوڑا دیکھا کہ یوسف ایک قبر پر بیٹھا ہے اور زار زار روتا ہے اوس ظالم نے ایک طمانچہ یوسف کے رخسارے پر [illegible] ہوا اور کہا کہ ای غلام تیرے مالکون نے سچ کہا تہا کہ یہہ بہگوڑا ہے حضرت یوسف نے کچھ نکہا لیکن دردسی بہقدر نالہ کیا [illegible] پڑگیا اور ایک ہوا تند اور سخت چلی اور گرد اور غبار اوٹھا اور بجلی بدون ابر ہوا مین روشن ہوئی اور کڑک [illegible] والون نے کہا کہ ہمنے تو کوئی ایسا گناہ نہین کیا ہی کہ باعث اس عذاب کا ہو اوس غلام سنگدل نے کہا کہ جو کچھ ہوا ہے یہہ سبب [illegible] کی دوی سے ہوا ہے کہ مینے اس غلام کے رخسارہ پر طمانچہ مارا تہا اوسنے طمانچہ کہا کر [illegible] کی اور نالہ کیا اوسوقت [illegible] پیدا ہوگئی ہے مالک نے پوچھا کہ تو نے طمانچہ اوسکو کیون مارا کہا کہ وہ شخص [illegible] اوہ بہاگنے کا رکہتا تہا مالک نے کہا کہ [illegible] طوق و زنجیر سے بہی بہاگ سکتا ہی اور یوسف سے پوچھا گیا تو قصد بہاگنے کا رکھتا [illegible] کہا کہ مین کیونکر بہاگ سکتا ہون [illegible] کی قبر آئی تو مین اوسکو دیکھکر صبر نکر سکا بے اختیار ہوکر قبر پر گر پڑا اور اپنا اندوہ و درد اوسے بیان کی [illegible] کہا کہ اس غلام نے غصہ سے میرے رخسارہ پر طمانچہ مارا اور میری زبان سے نفرین نہین نکلا لیکن [illegible] اور یوسف کو [illegible] مالک نے [illegible] دیکھکر حکم کیا کہ طوق و زنجیر [illegible]

زنجیر اس سے دور کروا اور یوسف کو اچھی پوشاک پہنائی اور بہت جلالک سواری پر سوار کیا اور مصر مین پہونچا اور اوس روز فاصلہ درمیان
کنعان اور مصر کے اٹھارہ روز کا تہا اور بعضی روایت مین بارہ دن بہی مذکور ہین اور حضرت یعقوب ایک مہینہ سے نو روز مین پہونچے تہے
اور کہتے ہین کہ مالک حضرت یوسف کو مصر مین لایا اور اون دنون مین بادشاہ مصر کا ریان بن الولید عملیقی تہا اور حضرت یوسف پر وہ ایمان
لایا تہا اور اولاد مین عملاق بن لاوذ بن سام بن نوح علیہ السلام کے تہا اور یوسف کے روبرو مر گیا تہا اور بعد اسکے قابوس بن مصعب
بادشاہ ہوا کہ فرعون زمانہ موسیٰ کا تہا اور اول زمانہ اوسکا اخیر زمانہ یوسف کا تہا اور حضرت یوسف نے اوسکو ایمان کیطرف بلایا تو اوس نے
ایمان کو قبول نکیا اور وزیر بادشاہ کا یوسف کے زمانہ مین مصر مین قطفیر یا اطفیر نام کا ایک شخص تہا اور اوسکو عزیز مصر کہتے ہے اور کہتے ہین کہ عزیز کی جورو
جسکو زلیخا بہی کہتے ہین طیموس بادشاہ مغرب کی بیٹی تہی اور عزیز مصر کی زوجہ تہی دو مرتبہ اوسنے اپنے باپ کے گھر حضرت یوسف کو خواب مین
دیکہا تہا اور اونکی جمال کی عاشق ہوگئی تہی لیکن عزیز مصر سے اوسکا عقد نکاح ہوگیا تہا اور ہمیشہ طالب دیدار یوسف کی رہتی تہی اور
حضرت یوسف عشرہ محرم مین داخل مصر ہوئے تہے اور منقول ہے کہ جسوقت حضرت یوسف شہر مصر مین جاکر شہر سے تو شہر کے باہر چشمہ پر واسطے
غسل کے گئے حضرت جبرئیل نے خبر کی جسمین آدم اور حوا ابتدا مین نہاتے تہے اوس چشمہ مین اونہاکر لائے کہ حضرت یوسف پوشیدہ نظر اغیار سے
غسل کرین اور حمام مین جانیکی بہی روایت ہے اور جسوقت قافلہ مدین کا مصر مین آیا تو لوگ واسطے دیکہنے قافلہ کے سر راہ جاکر کہڑے ہوئے تہے
اور جمال یوسف کو دیکہکر سب شیفتہ اور فریفتہ ہوگئے اور گماشتے عزیز مصر کے بہی تہے اونہون نے جاکر عزیز مصر کو خبر کی عزیز نے مالک کو پیغام بہیجا
کہ یوسف کو نخاس مین لاؤ مالک یوسف کو آراستگی تمام بازار مین لایا اور یوسف کے جمال کا مصر مین شہرہ ہوا اور دہوم مچ گئی ہر طرف سے خریدار
آنے لگے اور مالک نے یوسف کو کرسی پر بٹہایا اور منادی نے ندا کی کہ کون خرید کرتا ہے اس غلام حبیب کو یوسف نے سنکر فرمایا کہ اسطرح نکہو بلکہ
کہو کہ کون خرید کرتا ہے اس غلام محزون اور غریب کو اوسوقت گروہ گروہ یوسف کے خریداری کو آتے تہے اور قیمت کو بڑہاتے تہے اور یون
تہے جبرئیل بحکم خدا نازل ہوئے اور حکم لائے کہ اے یوسف ان خوش کہو کہ اس شہر سے ہم تجھکو باہر نکالینگے یہانتک کہ داغ
غلامی [illegible] داروں اور تماشائیون کی پیشانی پر کہینچ اور ان سب کو تیرے غلام کر دینگے کہتے ہین کہ قیمت یوسف کی سونا اور
چاندی اور [illegible] سف کے مقرر ہوا اور عزیز نے یوسف کو خرید کیا اور زلیخا جو کچھ نقد اور جنس اور زیور رکہتی تہی سب یوسف
کی قیمت مین اوسنے د[illegible]یت مین ہے کہ جو زر و سیم اور جواہر زلیخا کے پاس تہا وہ ترازو مین رکہا اور اوسکے ساتھ یوسف کو
اوسکے برابر تولا تو یوسف بسبب [illegible] گران نکلے آخر کو عزیز مصر نے خرید کیا اور گہر مین اپنے یوسف کو لائے اور زلیخا سے کہا کہ اسکو
بزرگی اور مرتبہ بلند کے ساتھ رکہنا چاہئے [illegible] فرماتا ہے وَقَالَ الَّذِي اشْتَرَاهُ اور کہا اوس شخص نے کہ خرید کیا تہا
جسنے اوس یوسف کو مِن مِّصْرَ مصر مین سے [illegible] واسطے عورت اپنی کے یعنے یوسف کے خرید کرنیوالے عزیز مصر نے جسنے
مصر مین سے یوسف کو خرید کیا تہا اوسنے اپنی عورت زلیخا [illegible] مَثْوَاهُ بزرگ کر تو مقام اور مرتبہ اوسکے کو کہ اس غلام
کنعانی کو بہت عزت سے رکہہ اور مثل اور غلامون کے اسکے ساتھ [illegible] واسطے کہ عَسَىٰ أَن يَنفَعَنَا قریب ہے یہہ کہ نفع دے
ہمکو ہمارے کاروبار مین کہ علامات سعادت کی اوسکی پیشانی سے ظاہر ہوتی [illegible] نَتَّخِذَهُ وَلَدًا یا لیوین ہم اوسکو فرزند کر اپنا
فرزند اوسکو مقرر کرین کہتے ہین کہ عزیز مصر بانجھ تہا اور بعضے کہتے ہین کہ نامرد تہا [illegible] نے چاہا کہ یوسف کو اپنا فرزند کرین اور اونہا
زلیخا سے کہا کہ اسکو کسی اچھے مکان مین ساکن کرنا چاہئے زلیخا نے سب سے اچھے مکان [illegible] مکانون سے زیادہ بہتر تہی جا بہ
کو وہان اوتارا اور کہتے ہین کہ جسوقت مالک بن دعر نے قیمت یوسف کی وصول کی تو یوسف نے کہا [illegible] ہون اور غلام گنہگاری کے
ہون اور یہہ قیمت میری تجھکو حلال [illegible]

اس اشارہ ہے کہ یوسف کی عزت اور بزرگی کرتا ہے اسواسطے عزیز مصر نے زلیخا سے کہا تھا کہ اسکے مرتبہ اور مقام کی بزرگی کرنا اور ابو حمزہ ثمالی
نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ جسوقت مالک نے یوسف کو خرید کیا تو قسم قسم کی خیر و برکت مالک کو پہونچتی تھی یہانتک کہ مصر میں پہونچا
تو یوسف کو فروخت کیا اور وہ خیر اور برکت اوس سے جاتی رہی تب مالک نے جانا کہ وہ خیر اور برکت یوسف کے قدم سے تھی یوسف کے
پاس مالک نے جا کر پوچھا کہ تو کون شخص ہے کہا کہ میں فرزند یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم ہوں مالک نے یوسف کو بغل میں لیا اور بوسہ دیا
اور مالک بانجھ تھا اسکے کوئی فرزند نہوتا تھا یوسف سے درخواست کی تا کہ حضرت یوسف نے اوسکے واسطے دعا کی حقتعالے نے اوسکو بارہ فرزند عطا
کئی کہ ہر مرتبہ میں دو بیٹے پیدا ہوتے تھے اور فرماتا ہے خدا وَكَذٰلِكَ اور ایسی ہی جیسے کہ عزیز مصر کو ہمنے یوسف پر مہربان کیا تھا ایسے
ہی بعد اسکے مَكَّنَّا لِيُوسُفَ قدرت دی تھی ہمنے واسطے یوسف کے فِي الْأَرْضِ بیچ زمین مصر کے کہ اوسکو بادشاہ اور مالک امور خلایق
کا کیا تھا تا کہ تصرف نہایت وہ زمین میں کرے وَلِنُعَلِّمَهُ مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ اور تا کہ سکھلاویں ہم اوس یوسف کو تعبیر باتوں کی یعنی تعبیر
خوابوں کی یا معانی کتب خدا کی اور واقعات آئندہ کی اور ولنعلمہ کا عطف مقدر پر ہے اور تقدیر اوسکی لیتصرف فیہا ولنعلمہ من تاویل الاحادیث ہے
یعنی تا کہ تصرف کرے وہ بیچ زمین کے اور تا کہ سکھاویں ہم اوسکو تعبیر باتوں کی اور تاویل وہ چیز ہے کہ جسکے طرف معانی رجوع کریں اور فرماتا ہے خدا
وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰى أَمْرِهٖ اور خدا غالب ہے اوپر کام اپنے کے کہ کوئی اوسکے کام کو دفع نہیں کر سکتا ہے جو وہ چاہتا ہے سو کرتا ہے وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ
لَا يَعْلَمُونَ اور لیکن اکثر آدمی نہیں جانتے ہیں کہ تمام امور اوسکے قبضہ قدرت میں ہیں اور اوسکی پاکیزہ صفتوں سے بیخبر ہیں اور فرماتا ہے خدا
وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهٗ اور جسوقت پہونچا وہ یوسف سختی اور قوت اپنی کو یعنی جسوقت وہ اپنی جوانی کو پہونچا کہ وہ تیس یا چالیس کی ہے بعضے تیس سال اور
بعضے اٹھارہ سال اور بعضے اشدہ کو بلوغ کہتے ہیں کہتے ہیں ان سب اقوال میں بہتر یہ ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جسوقت یعنی قوت اور جوانی اور قوت پہونچا تو
آتَيْنَاهُ حُكْمًا دیا ہمنے اوسکو حکم یعنی نبوت یا حکمت وَعِلْمًا اور علم کہ مراد اوس سے تعبیر خواب ہے یا علم لوگوں کے امور کے مصلحت کا یہ سب علم
ہیں تعلق رکھتے ہیں کہ جو تعلیم خدا ہے وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ اور ایسی ہی جزا دیتے ہیں ہم نیکی کرنیوالوں کو کہ یوسف کو بسبب اعمال نیک کے اور اختیار کرنے
پرہیزگاری کے اس مرتبہ بلند پر پہونچایا کہ اوسنے مصائب پر صبر کیا تھا اور بعضی روایت میں محسنین سے مراد مومنین ہیں اور بعضی روایت میں ہے حضرت
سید المرسلین سے کہ جیسے کہ یوسف کا مرتبہ بلند کیا ایسے ہی اے حبیب تیرا مرتبہ ہم بلند کرینگے کہ سب لوگ تیرا فرمانبردار کرینگے اور بعضی روایت میں
آیا ہے کہ حضرت یوسف ۳۳ اوسکی عمر تھی کہ بادشاہ نے اپنی ملک کی وزارت اونکو دی اور چالیس برس کے ہوئے تو پیغمبری اونکو ہوئی اور ایکسو بیس برس کے ہوئے تو
وفات پائی اور جسوقت حضرت یوسف زلیخا کے گھر میں آئے تو زلیخا یوسف پر عاشق ہو گئی اور عشق نے اوسکی ترقی پکڑی اور روز بروز آتش عشق میں وہ
سوزان ہوتی تھی اور صبر و قرار اوسکے دل سے جاتا رہا اور ہر روز یوسف کو طرح طرح کا لباس پہنا کر آراستہ کرتی تھی اور جسوقت عشق زلیخا کا نہایت کو
پہونچا تو ارادہ کیا کہ کسیطرح مقصد دل کا اوس سے حاصل کرے اور یوسف اس حال کو دریافت کر کے زلیخا سے پرہیز کرتے تھے اور جسقدر وہ پرہیز کرتے تھے
عشق زلیخا کا زیادہ ہوتا تھا احسن الکبار میں لکھا ہے کہ زلیخا نے سات قبے تیار کروائے کہ ہر قبہ کے چار ستون تھے اور کوئی قبہ تو طلا کا تھا اور کوئی
عقیق کا اور کوئی فیروزہ کا اور کوئی زمرد کا اور چھت قبہ کی طلا سرخ سے تھی اور ہر ستون پر تصویریں جرندوں اور پرندوں کی جواہر سے
جڑاؤ کر کے لگائی تھی اور ہر قبہ کے اندر ایک تخت موتی اور یاقوت اور فیروزہ سے جڑاؤ کر کے رکھوا دیا تھا اور چپ و راست تخت کے دو لونڈیاں طلا کی بنوا کر
کھڑی کی تھیں کہ ایک کے ہاتھ میں تو طشت اور آفتابہ تھا اور دوسری کے ہاتھ میں قندیل اور انگیٹھی چاندی کی تھی اور دروازے قبوں کے ہاتھی دانت اور
صندل اور آبنوس کے بنوائے تھے اور سب سے زیادہ اوس عزیز زلیخا نے اون قبوں کو آراستہ کیا تھا اور ایک تاج کہ جو خراج ایک ملک کا تھا اپنے سر پر رکھا اور ساتویں
قبہ میں داخل ہوئی اور یوسف کو ایک دایہ بھیجکر جو کہ محرم راز تھی طلب کیا جسوقت نظر یوسف کی اوس تجمل پر پڑی تو کہا کہ خداوندا مجھکو بچائیو
اور یوسف کو اپنے پاس بلایا اور لونڈیوں سے کہا کہ سب دروازے بند کرو اور سب دروازوں کے قفل لگا دے اور ہر دروازہ پر ایک لونڈی

بٹھادی اور یوسف پر دروازہ و پر اپنے ازار بند میں گرہ لگاتے تھے اور جب وہ اسکے پاس آیا پہونچے تو اوس نے طالب مقصود کی ہوئی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ وَرَاوَدَتْهُ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا عَن نَّفْسِهِ اور طالب مقصود کی ہوئی اوس یوسف سے وہ عورت کہ وہ یوسف تہہ گھر اوسکے تھے تہا نفس اوسکے سے اور مراودت کسی امر کے مطالبہ کو نرمی سے طلب کرنیکو کہتے ہیں کہ وہ اوس پر عمل کرے اور مراد وہ عورت ہے کہ جسکے گھر میں یوسف تھے زلیخا ہی وہ یوسف سے طالب مقصود کے ہوئی وَغَلَّقَتِ الْأَبْوَابَ اور بند کیا دروازوں کو وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ اور کہا اوس عورت نے کہ جلد آ تو نزدیک میرے کہ میں واسطے تیرے ہوں اور ہیت اسم فعل ہے اقبل اور بادر کے معنی میں اور اہل مدینہ اور اہل شام نے اوسکو بکسر ہا اور فتح تا پڑھا ہے اور ابن کثیر نے بفتح ہا اور ضمہ تا پڑھا ہے اور باقیوں نے بفتح ہا اور فتح تا پڑھا ہے اور حضرت علی اور ابو رجا اور ابو وائل اور یحیی ابن وثاب سے روایت ہیت لک بکسر ہمزہ و سکون یا اور ضم تا سے ہے پس زلیخا نے حضرت یوسف کو پاس اپنے بلایا اور طالب مقصود کی اونسے ہوئی جب یوسف قریب ہوئے تو کہا کہ

؎ اے جان صدقہ ہیں تیرے حسن و جمال کے ؛ ارمان ہیں جو جی میں دل میں ہزاروں وصال کے ؛ بازو میں کھینچ لیجئے اور رخ سے رخ ملا ؛ ہیں شوق بوسہ لب نوشین و لال کے ؛

اور مصابیح القلوب میں ابن عباس سے روایت ہے کہ زلیخا اس طرح سے طالب مقصود کے ہوئی کہ یوسف سے کہا کہ اے یوسف کیا اچھے ہیں بال تیرے فرمایا کہ پہلے سب اعضا سے بال ہی خاک میں گر پڑینگے پھر کہا کہ کیا اچھا ہے چہرہ تیرا فرمایا کہ یہہ بھی خاک میں جائیگا پھر کہا کہ تیرے عشق نے مجھکو سوختہ کر دیا ہے میری آگ کو بجھا فرمایا کہ اگر میں اس آگ کو بجھاؤں تو دوزخ کے آگ مجھسے کون بجھا دیگا پھر کہا کہ میں تجھکو بہت دوست رکھتی ہوں فرمایا کہ باپ میرا مجھکو بہت دوست رکھتا تھا انجام اوسکا یہہ ہوا کہ میں کنوئیں میں ڈالا گیا اور غلام بنایا گیا تیری محبت سے دیکھئے کیا ہو پھر کہا کہ میری طرف نظر کر فرمایا نہیں تیری اطاعت درست کیا ہی فرمایا کہ عزیز اولی ہے مجھسے نظر کرنے میں وہ بعد اسکے یوسف نے نگاہ کی اور کہا کہ خداوند میں نے کیا گناہ کیا ہے کہ جسکی سزا میں ایسی عذاب میں گرفتار ہوں زلیخا اونکی رخسارہ نازک سے آنسو انکو پاک کرتی تھی اور کہتی تھی کہ میں نے تجھکو آزاد کیا فرمایا کہ مجھکو آتش دوزخ سے آزادی چاہئے اور کہتے ہیں کہ زلیخا نے یوسف سے کہا کہ اندر جا اور میرے واسطے پانی لا کہ میں بہت پیاسی ہوں اور غرض اوسکی اس سے یہہ تھی کہ اگر یہہ اندر جاتا تو میں اسکے پیچھے جا کر مراد دل کی حاصل کروں یوسف نے فرمایا کہ مکان کے اندر وہ جاوے کہ جو مکان کا مالک ہو اور میں خود مملوک ہوں اور کسی چیز کا مالک نہیں ہوں زلیخا نے کہا کہ اے یوسف وہاں جا کہ بستر ریشمی بچھا ہوا ہے اور مراد میری حاصل کر فرمایا کہ کیونکر میں اپنے تئیں سزاوار دوزخ کے کروں اور بہشت کو ہاتھ سے دوں اور پھر کہا کہ اے یوسف پردہ کے اندر چل کہ وہاں کوئی نہیں دیکھتا فرمایا کہ خدا سب دیکھتا ہی اگر کراماً کاتبین دو فرشتے موجود ہیں پھر کہا کہ میرے دل پر ہاتھ رکھ کہ مجھکو تسلی ہو فرمایا کہ اس کام کیواسطے عزیز چاہئے اور پھر کہا کہ اے یوسف عزیز کو زہر پلا دوں کہ تجھ پر میں حلال ہو جاؤں فرمایا کہ عذاب دوزخ سے کیونکر خلاصی پائیگی اور کہتے ہیں کہ زلیخا نے ایک مکان شیشہ کا بنوایا تھا اور صورت اپنی اور یوسف کی اوسمیں منقش کی تھی اسطرح سے کہ دونوں آپس میں بغل گیر ہو رہے تھے یوسف کو زلیخا نے حکم کیا کہ اس گھر میں جا کہ کبھی ایسا مکان نہیں دیکھا ہوگا یوسف جب اوسکو دیکھنے کی اندر گئے اور پیچھے سے زلیخا پہنچی اور دروازے اوسکی بند کروا دئے کہ اوسکے بھی سات دروازے تھے پس جسوقت یوسف اندر کے مکان ٦
میں داخل ہوئے تو زلیخا نے کہا کہ آگے میری آ کہ اب میں تجھکو نہ چھوڑونگی اوسوقت یوسف نے خدا تعالے سے پناہ مانگی چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ قَالَ مَعَاذَ اللَّهِ کہا یوسف نے کہ پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھ خدا کے پناہ پکڑنا معاذ نصبہ مفعول مطلق فعل محذوف کا ہے یعنے یوسف نے کہا کہ پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھ خدا کی إِنَّهُ رَبِّي تحقیق پروردگار میرا عزیز مصر ہے کہ وہ رب مجازی میرا ہے أَحْسَنَ مَثْوَايَ بہت خوب کیا ہے جگہہ میری کو اپنی بارگاہ مقبول میں کہ مجھکو بلند مرتبہ مرحمت فرمایا ہے پس میں اوسکی حق نعمت کو کیونکر رعایت نکروں اور اوسکی حق میں کس طرح خیانت کروں إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ تحقیق کہ نہیں رستگاری پاتے ہیں ظلم کرنے والے کہ وہ حق کو نہیں پہچانتے ہیں اور نیکی کی عوض بدی کرتے ہیں زلیخا نے کہا کہ میرے پاس مال بہت ہی

گناہ وہ بدی تہی تاکہ ہم گناہ سے پاک ہو جائیں اور اگر تجہکو عزیز کا خوف ہے تو مین اوسکو زہر دیکر ہلاک کرتی ہون فرمایا اس صورت مین
مین بہی اوسکے خون مین شریک ہونگا خلاصہ یہہ ہے کہ زلیخا نے طرح طرح سے چاہا کہ یوسف کو اپنے دام مین لاکر مقصد نکالے
اوس سے نکالے لیکن یوسف اوسکے دام مین نہ آئے آخر کو زلیخا نے ناچار ہو کر ارادہ لپٹنے کا یوسف سے کیا چنانچہ خدا تعالے
فرماتا ہے کہ وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ اور البتہ تحقیق قصد کیا اوس عورت نے ساتہہ اوس یوسف کے کہ لپٹے اوس سے وَهَمَّ بِهَا اور ارادہ
کیا پہنچنے اور دفع کا اوس یوسف نے ساتہہ اوس عورت کے لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ اگر نہ دیکہتا وہ دلیل پروردگار اپنے کی کہ
وہ نبوت اور عصمت ہے پس نبوت اور عصمت اوسکو مانع ہوئی اسواسطے یوسف نے اوسکے قصد کو دفع کیا اور حضرت صادق
علیہ السلام سے فرماتے ہے کہ برہان سے مراد نبوت ہے کہ وہ منع کرنیوالی ہے بدکاریون کے اختیار کرنیکو اور حکمت ہے کہ وہ پہیر دینے والی ہے
خطاؤن سے اور امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یوسف معصوم تہا اور معصوم قصد گناہ کا نہین کرتا ہے اور نہ مرتکب گناہ کا ہوتا ہے
اور سیر باپ نے اپنے باپ صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت صادق نے کہ قصد کیا اوس عورت نے کرنیکا اور ارادہ
کیا یوسف نے یہہ کہ نہ کرے اور بعضے کہتے ہین کہ آیت مین تقدیم اور تاخیر ہے اور اصل مین یہہ آیت اسطرح ہے کہ لولا ان رای برہان ربہ
ہم بہا یعنی اور اگر نہ دیکہتا وہ یوسف برہان پروردگار اپنے کی تو قصد کرتا وہ یوسف ساتہہ اوس عورت کے اور بعضے کہتے ہین کہ بہا کی ضمیر اوسی طرف
پہرتی ہے لیکن یہہ وجہہ معقول نہین ہے ہو اسطرح کہ وہ ارادون کے قصد کرنیکو برہان کے دیکہنے کی کیا حاجت ہے کہ بدون دیکہنے برہان کے
بہی قصد کرسکتے ہین اور فرمایا ہے خدا نے کَذٰلِكَ ایسے ہی ثابت رکہا ہے ہمنے یوسف کو بسبب نبوت اور عصمت کے لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ
تاکہ پہیر دین ہم اوس سے بدی کو وَالْفَحْشَآءَ اور نہایت سخت بدکاری کو اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ تحقیق کہ وہ یوسف بندون ہمارے
خالصون مین سے ہے جو کہ عبادت کو خالص واسطے ہمارے کرتے ہین اور مخلصین کو اہل مدینہ اور اہل کوفہ نے بفتح لام پڑہا ہے اور باقیون
نے بکسر لام اور ایک روایت مین آیا ہے کہ زلیخا نے تو ارادہ معصیت کا کیا اور یوسف نے ارادہ اوسکے قتل کا کیا اگر زلیخا زبردستی کرے پس
خدا تعالے نے پہیر دیا یوسف سے اوس قتل کو اور بدکاری کو اور یہی معنی ہین لنصرف عنہ السوء کے اور حضرت سجاد علیہ السلام سے روایت
ہے فرمایا کہ زلیخا اوس وقت کہڑی ہوئی اور اوس گہر مین ایک بت تہا اوسپر زلیخا نے پردہ ڈالدیا حضرت یوسف نے فرمایا کہ اے زلیخا تو حیا
کرتی ہے اوس سے کہ جو نہ سنتا ہے اور نہ دیکہتا ہے اور نہ کہاتا ہے نہ پیتا ہے اور مین حیا نکرون اوس شخص سے کہ جسنے پیدا کیا ہے انسانکو اور سکہلائی ہے
اوسکو ہر ایک بات اور یہی مراد ہے لولا ان رای برہان ربہ سے اور اہل سنت کی تفسیرون مین حضرت یوسف کے شان مین عجیب اور غریب باتین ہین کہ عقل
جنکو قبول نہین کرتی اور شان انبیا سے وہ باتین بہت بعید ہین بعضے کہتے ہین کہ شیطان آیا اور ایک ہاتہہ اوسنے یوسف کے پہلو پر رکہا اور دوسرا
ہاتہہ زلیخا کے پہلو پر رکہا اور ان دونو نکو ایک مکان مین جمع کیا اور زلیخا نے اسقدر زاری کی کہ یوسف کا دل نرم کردیا اور ارادہ معصیت کا کرلیا اور
ہم کو دونون جگہہ ایک معنی پر حمل کرتے ہین کہ وہ ارادہ لپٹنے کا ہی اور بعضی کہتے ہین کہ زلیخا لیٹی اور یوسف اوسکی دونون ٹانگون کے درمیان بیٹہے جسطرح کہ
وقت جماع کی بیٹہتے ہین اور یوسف نے اپنا ازاربند کہولا اور ارادہ کیا مجامعت کرنیکا خدا تعالے نے برہان اوسکو دکہلائی اور وہ یہہ تہی کہ جبرئیل نے
یوسف کو منع کیا اور ڈرایا اور روایت ہے کہ ایک فرشتہ آکر چلایا اور کہا کہ نام تیرا آسمانون پر انبیاء اور صدیقین مین لکہا ہے اور تو زمین پر ایسی حرکت
کرتا ہے اور روایت ہے کہ ایک فرشتہ یعقوب بنکر آیا اور دانتون مین اپنی انگلی دی اور ایک لات یوسف کے پشت پر ماری کہ منی اوسکی پشت سے باہر آئی
اور روایت ہے کہ سینہ پر لات ماری کہ شہوت ہاتہ کے راستہ سے نکل گئی اور شہوت کے کم ہو جانے سے اوسکے گیارہ فرزند ہوئے اور بارہ نہوئے جیسے یعقوب کے بارہ
ہوئے تہے اور اس قصہ مین جن لوگونکو تعلق ہے وہ یوسف ہے اور زلیخا اور عزیز ہے اور وہ عورتین ہین کہ جو زلیخا پر طعن کرتے تہے اور شاہد ہین اور
پروردگار ہی اور ابلیس ہے اور یہہ سب یوسف کی پاکدامنی بیان کرتے ہین پہر یوسف نے کسطرح بدکاری کا ارادہ کیا اور جسوقت کہ عقدہ

شخص وہی پاکدامنی یوسف کی ظاہر کی ہو تو پہر مسلمان کو لائق نہیں ہے کہ یوسف کے طرف ایسے امر قبیح کو منسوب کرے لیکن قول یوسف کا
تو یہہ ہے کہ ہی راودتنی عن نفسی یعنے طالب ہو وہ زلیخا نفس میرے سے اور اپنے طلب یوسف نے بیان نہیں کی اور دوسرا قول اونکا یہہ ہے
کہ رب السجن احب الیّ مما یدعوننی الیہ یعنے اے پروردگار میرے قیدخانہ زیادہ دوست ہے مجہکو اوس امر سے کہ بلاتی ہیں وہ مجہکو
طرف اوسکے اور لیکن قول زلیخا کا یہہ ہے کہ ولقد راودتہ عن نفسہ فاستعصم یعنے اور البتہ تحقیق طالب ہوئی میں اوس یوسف سے نفس
اوسکے سے پس بچ رہا وہ اور قول عزیز کا یہہ ہے کہ انہ من کیدکن یعنے تحقیق وہ مکر تم عورتوں کے سے ہے اور قول ان عورتونکا
یہہ ہے کہ حاش للہ ما علمنا علیہ من سوء یعنے پاک ہے خدا کہ نہیں جانی ہے ہمنے اوپر اوس یوسف کے کوئی بدی اور قول گواہ کو خدا تعالے بیان
کرتا ہے کہ وشہد شاہد من اہلہا یعنے اور گواہی دی ایک گواہ نے لوگوں زلیخا کے میں سے یوسف کے پاکدامنی پر کہ وہ تین یا چہہ مہینے کا بچہ تہا اور
گواہی خدا کی یہہ ہے کہ فرمایا لنصرف عنہ السوء یعنے تا کہ پہیرین ہم اوس یوسف سے بدی کو وانہ من عبادنا المخلصین یعنے اور تحقیق وہ یوسف
ہمارے خالص بندوں میں سے ہے اور اقرار ابلیس کا یہہ ہے کہ فبعزتک لاغوینہم اجمعین الا عبادک منہم المخلصین یعنے پس قسم ہے عزت تیری
کی کہ البتہ بہکاؤنگا میں سبکو مگر بندوں تیرے کو جو کہ اونمیں سے خالص ہیں کہ اونکو نہ بہکا سکونگا اور خدا تعالے نے یوسف کو بندگان مخلصین
میں سے فرمایا ہے پس ایسے لوگ جو کہ یوسف کے طرف اس گناہ کو منسوب کرتے ہیں اگر دین خدا کے پیرو ہیں تو خدا کی گواہی کو قبول کریں یوسف
کی پاکدامنی میں اور اگر وہ ابلیس کے لشکر میں سے ہیں تو ابلیس کے اقرار پر عمل کریں کہ اوسنے یوسف کو اغوا نہیں کیا ہے اور یہہ کیا دینداری
ہے کہ خلفاے ثلثہ کو جو معصوم نہیں ہیں اونکی خطاؤنکے دفع کرنے میں تو بقدر کوشش کریں کہ جسکی انتہا نہیں ہے اور انبیاء کو جو معصوم
ہیں اونپر خطاؤنکو ثابت کرتے ہیں ان ہذا لشیء عجاب اور منقول ہے کہ زلیخا طالب ہوتی تہی اور یوسف انکار کرتے تہے اور
جس طرف کو منہ پہیرتے تہے دیوار کے طرف یا چہت کے طرف تو تصویر اپنی اور زلیخا کی آپسمین پیوستہ کہ ایک کا ہاتہہ دوسرے کے گلے
میں پڑا ہوا تہا دیکہتے تہے مضطرب ہوکر جلدی سے طرف دروازے کے بہاگے لیکن سب دروازے مقفل تہے کہتے ہیں کہ جبرئیل نے یوسف
سے کہا کہ تو قفل پر ہاتہہ رکہتا جا اور میں کہولتا جاؤں چہہ دروازے اسطرح کہولے اور جسوقت ساتویں دروازہ پر پہونچے تو
وہ نہ کہلا ندا آئی کہ اے یوسف جسوقت داخل ہوئے تہے تونے ہر دروازہ پر اپنے ازاربند میں گرہ لگائی تہی اور اوس گرہ پر تونے اعتماد کیا
تہا اور ایک گرہ ہمنے تیرے کام میں باقی رکہی ہے تا کہ جانے تو کہ اعتماد ہمارے حفظ اور حمایت پر چاہیے اور جسوقت یوسف ساتویں دروازہ پر پہونچے
اور قفل اوسکا نہ کہلا اور معطل وہاں کہڑے رہے تو زلیخا پیچہے سے پہونچی اور یوسف کا کرتا اوسنے پیچہے سے پکڑا اور اپنی طرف کو کہینچا تو وہ کرتا
پیچہے سے پہٹ گیا اور دروازہ کہل گیا اور وہ دونوں باہر نکلے چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ واستبقا الباب اور آگیکو دوڑے وہ دونوں ایک دوسرے کے
یوسف زلیخا نے طرف دروازے کے وقدت اور پہاڑا اوس زلیخا نے وقت کہینچنے کے قمیصہ من دبر کرتا اوس یوسف کا پیچہے سے طول میں
والفیا سیدہا اور پایا اون دونوں نے آقا اور خاوند اوس زلیخا کے لدا الباب نزدیک دروازہ کے باہر کہڑا ہوا اور یوسف
اور زلیخا کو مضطرب دیکہکر اوسنے جانا کہ ان دونوں میں کوئی امر واقع ہوا ہے کہ یہہ دونوں پریشان ہیں پہلے اس سے کہ اونکے حال کو
دریافت کرے زلیخا نے خجالت کی راہ سے سبقت کرکے اپنے شوہر عزیز سے کہا کہ کیا ہے سزا اوس شخص کی جو تیری زوجہ
سے ارادہ بدی کا کرے چنانچہ بیان کرتا ہے خدا زلیخا کے قول کو کہ قالت کہا زلیخا نے عزیز سے کہ ما جزاء من اراد باہلک
سوءا کیا ہے جزا اوس شخص کی کہ ارادہ کرے ساتہہ زوجہ تیری کے بدی کا اور اگر ما نافیہ ہو تو ترجمہ اس آیت کا
اسطرح کرنا چاہیے کہ نہیں ہے جزا اوس شخص کی کہ ارادہ کرے ساتہہ اہلیہ تیری کے بدی کا الا ان یسجن مگر یہہ کہ قید کیا جاے
او عذاب الیم یا عذاب دردناک کہ ادب کیا جائے اور کوڑے اوسکے لگانے چاہئیں اور عذاب الیم کا عطف جملہ فعلیہ

ان یسجن پر ہووے تو تقدیر اوسکی ان یسجن او عذاب الیم ہے اور جسوقت یوسف نے یہہ سخن سخت زلیخا کا سنا تو واسطے دفع تہمت اور عذاب
کے قال کہا عزیز مصر سے کہ ھی راودتنی عن نفسی وس زلیخا نے درخواست کی تہی مجھسے نفس بحر سے اور مین اوس سے
پر زبر کرکے بہاگا تہا اور جسوقت یوسف نے کہا کہ اسی نے مجھسے درخوست کی تہی اور مین اوس سے چہوڑ کر بہاگا تہا تو عزیز
نے کہا کہ مین کیونکر جانون کہ تو راست کہتا ہے اس مقدمہ مین کوئی گواہ ہے تم دونون کی خبر ہی نہین ہے اور اوس گہر مین ایک لڑکا تین
چار مہینے کا تہا خدا تعالے نے یوسف کو الہام کیا کہ اس لڑکے کو گواہ اپنا مقرر کر یوسف نے عزیز سے کہا کہ وہ لڑکا میرا گواہ ہے عزیز نے کہا
لڑکا چار مہینے کا کیا جانے کہ بات کرے یوسف نے فرمایا کہ خدا میرا قادر ہے اس لڑکے کے گویا کرنے پر عزیز نے اوس لڑکے سے پوچہا لڑکے
نے کہا کہ یوسف سچ کہتا ہے چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ وشہد شاہد اور گواہی دی ایک گواہی دینے والے نے من اھلہا لوگون اوس
زلیخا مین سے کہ وہ مین چار مہینے کا لڑکا تہا اور بعضے کہتے ہین کہ زلیخا کے چچا کا یا خالہ کا بیٹا تہا اوسنے بقدرت خدا گویا ہو کر عزیز مصر
سے کہا ان کان قمیصہ اگر ہووے کرتا اوس یوسف کا قد من قبل پہٹا ہوا آگے سے تو فصدقت پس سچی ہے وہ زلیخا
وهو من الکاذبین اور وہ یوسف دروغ کہنے والون مین سے ہے وان کان قمیصہ اور اگر ہووے کرتا اوس یوسف کا
قد من دبر پہاڑا گیا پیچہے سے تو فکذبت پس جہوٹی ہے وہ زلیخا وهو من الصادقین اور وہ یوسف راست
کہنے والون مین سے ہے اسواسطے کہ یہہ حال دلالت کرتا ہے اس امر پر کہ یوسف اوس سے بچا چہوڑ کر بہاگا تہا اور زلیخا نے کرتا اوسکا
پیچہے سے پکڑ کر اپنی طرف کو کہینچا وہ پیچہے سے پہٹ گیا اور خدا تعالے نے یوسف کی پاکدامنی کیواسطے مین چار مہینے کے بچہ کو گویا کیا
اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ خدا تعالے نے چار بچونکو گویا کیا ہے کلام کرنیکے وقت سے پہلے ایک بچہ تو فرعون کی دختر کے
مشاطہ کا اور دوسرا گواہ یوسف کا اور تیسرا اصحاب اخدود کے قصہ مین جو کہ ایک مہینے کا تہا اور وہ اپنی مان سے گویا ہوا تہا اور چوتہے حضرت
عیسے اپنی مان کی پاکدامنی کیواسطے گویا ہوے تہے اور حضرت یوسف کے واسطے زلیخا کے کنبہ کا لڑکا کہ وہ اوسکے چچا یا خالہ کا بیٹا تہا گویا
ہوا تو حجت حضرت یوسف کی تمام ہوئی اور جسوقت عزیز نے یوسف کا کرتا پیچہے سے پہٹا ہوا دیکہا تو جانا کہ یہہ سب زلیخا کا مکر ہے اور یوسف
کے مقدمہ مین کچہہ خطا نہین ہے چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ فلما رای پس جسوقت دیکہا اوس عزیز نے قمیصہ کرتا اوس یوسف کا
قد من دبر پہٹا ہوا پیچہے سے تو قال کہا اوس عزیز نے کہ انہ تحقیق وہ قول تیرا اے زلیخا کہ ما جزاء من اراد باہلک سوءا من کیدکن
مکر تم عورتون کی سے ہے کہ ان کیدکن تحقیق مکر تم عورتون کا عظیم بڑا ہے اے زلیخا اسواسطے کہ مکر تم عورتونکا بہت جلد اثر کرتا ہے ملعون
کہ مردون کے روبرو ہو کر اپنا افسون و مکر کرتی ہین بخلاف شیطان کے کہ وسوسہ اوسکا پوشیدہ اور چوری سے ہوتا ہے اور شیطان کے وسوسے تو انسان
رہائی پا سکتا ہے ذکر خدا اور قرآن کے وسیلہ سے اور عورتونکے مکر سے خلاصی نہین پا سکتا اور بعض علماء سے نقل کی گئی ہے فرمایا کہ جسقدر
مین عورتون سے خوف کرتا ہون اتقدر شیطان کا مجہکو خوف نہین ہے اسواسطے کہ خدا تعالے قرآن مین عورتونکے مکر کو عظیم فرماتا ہے اور شیطان کے مکر کو ضعیف ع
ز کید زنان دل مردان دو نیم است + زنانرا کیدہائی بس عظیم است + ز مکر زن کسے عاجز مبادا + زن مکارہ خود هرگز مبادا +
اور کہتے ہین کہ جسوقت حضرت یوسف نبوت و بادشاہی کو پہونچے تو ایک روز جبرئیل اونکے پاس بیٹہے ہوئے تہے ایک جوان یوسف کے باورچی خانہ کا دیوڑہی
سے یوسف کے پاس آیا اور لباس میلا اور چکنا وہ پہنے ہوئے تہا اور ایک چیز باورچی خانہ کی اوسکے ہاتہ مین تہی جبرئیل نے کہا کہ اے یوسف تم اس
جوان کو پہچانتا کہ یہہ کون ہے حضرت یوسف نے فرمایا کہ مین نہین پہچانتا مگر میرے باورچی خانہ کے خادمون مین سے ہے جبرئیل نے کہا کہ یہہ وہی
لڑکا ہے کہ جسنے تیرے واسطے تین چار مہینے کی عمر مین گواہی دی تہی یوسف نے فرمایا کہ اسکا حق میرے ذمہ ہے اور حکم دیا کہ اسکے
میلے کپڑے اوتروا ؤ اور ایک بہاری خلعت اوسکو عنایت کیا اور جسوقت راستی یوسف کی اور دروغ زلیخا کا عزیز پر ظاہر ہوا تو

یوسف کے طرف متوجہ ہوکر یوسف سے عذر کرنے لگا چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ کہا عزیز نے یوسف سے کہ یُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا اے یوسف منہ پھیرلے تو اس بات سے اور در گذر کر تو اور پوشیدہ رکھ اوسکو اور زلیخا سے کہا کہ وَاسْتَغْفِرِیْ لِذَنْۢبِكِ اور بخشش طلب کر تو واسطے گناہ اپنے کے اے زلیخا اور یوسف سے عذر چاہ کہ وہ مسافر ہے اور تو نے اوسکو بدون گناہ کے آزار پہونچایا ہے اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِـِٕیْنَ تحقیق کہ تھی تو خطا کرنیوالون میں سے کہ خطا تیری واضح ہوگئی ہے اور یوسف اعرض کے تقدیر یا یوسف اعرض ہے حرف ندا کا یہین سے محذوف ہے اور زلیخا کو من الخاطئین کہا ہے اور من الخاطئات نہین کہا ہے واسطے تغلیب مذکر کی مونث پر اور بعد اسکے زلیخا نے جمال یوسف کو پوشیدہ کیا اور اغیار کی نظرون سے اوسکو چھپایا اور کہتے ہین کہ اگرچہ عزیز نے اوس قصہ کو دبایا اور پوشیدہ کیا لیکن عشق کب چھپ سکتا ہی آخر کار چرچا اسکا مردون اور عورتون مین شہر کے پہیل گیا اور مصر کی عورتون نے زلیخا کو ملامت کیا اور طعن کرنا شروع کیا کہ غلام عبرانی پر وہ عاشق ہوگئی ہے چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ وَقَالَ نِسْوَةٌ اور کہا عورتون نے فِی الْمَدِیْنَةِ بیچ شہر مصر کے اور بعضے کہتے ہین کہ وہ پانچ عورتین تھین بادشاہ ریان کی خواص لوگونکی زوجات ایک تو مصاحب کی زوجہ اور ایک ساقی کی زوجہ اور ایک نانبائی کی زوجہ اور ایک ندان بان کی زوجہ اور بادشاہ کے قلمدان رکھنے والے کی زوجہ اور عورتون نے آپس مین متفق ہوکر شہر مین کہا کہ امْرَاَتُ الْعَزِیْزِ عورت عزیز کی یعنی زلیخا تُرَاوِدُ فَتٰىهَا طالب ہوئی ہے جوان اپنے کو یعنے غلام اپنے کو عَنْ نَّفْسِهٖ نفس اوسکے سے کہ اوس سے خواہش روا کرنی مقصود دل سے کرتی ہے قَدْ شَغَفَهَا تحقیق کہ چیرا ہے پردہ دل اوسکا یوسف نے حُبًّا از راہ دوستی مین کہ وہ اوسپر فریفتہ ہوگئی ہے اور یوسف کی دوستی نے اوسکے دل کے پردہ کو چیر ڈالا ہے کہ دوستی اوسکی اوسکے دل کے اندر گہس گئی ہے اِنَّا لَنَرٰىهَا تحقیق کہ ہم البتہ دیکھتے ہین اوس زلیخا کو فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ بیچ گمراہی ظاہر کے کہ راہ ثواب رحیا سے دور رہی ہے اور باوجود موجود ہونے عزیز کے اپنے داموں کے خریدکی ہوئے پر فریفتہ ہوگئی ہی اور نسوۃ اسم جمع ہے عورتون کیواسطے اور اس اعتبار سے تانیث اوسکی غیر حقیقی ہے اور اسیواسطے فعل اوسکا مذکر آیا ہے بدون تا کے اور جبتا میں واقع ہوا ہے اور جسوقت فتنہ رفتہ تمام شہر مین عشق کا زلیخا کے چرچا ہوا یہان تک کہ اگر کسی شادی مین جاتی تو یہی قصہ سنتی اور اگر کسیکے مرنے اور تعزیت کو جاتی تو یہی حکایت سنتی تو عورتون نے شہر کے زلیخا کو ملامت کرنا شروع کیا جب تنگ ہوئی زلیخا تو اوس نے سامان ضیافت کا مہیا کیا اور عورتون کو طلب کیا کہ اونکو یوسف کے صورت شکل دکھلائے چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ فَلَمَّا سَمِعَتْ پس جسوقت سنا زلیخا نے بِمَكْرِهِنَّ مکر اون عورتون کا ملامت کرنیوالیونکا تو اَرْسَلَتْ اِلَیْهِنَّ بہیجا اوس نے طرف اون کے آدمی کسی کو کہ ضیافت مین حاضر ہوں اور اون عورتونکے قول کو خدا نے مکر اسواسطے فرمایا ہے کہ وہ اپنے گہر مین بیٹھکر زلیخا سے پوشیدہ اوسکی غیبت مین کرتی تہین جیسے کہ مکر کرنیوالا پوشیدہ تدبیر کرتا ہی اور غرض اون عورتونکی اس کہنے سے یہہ تہی کہ یوسف کو دیکہین اور زلیخا کیسی یوسف کی صورت دکھلاتی تہی کہتے ہین کہ چالیس عورتین بلائی تہی جب وہ زلیخا کے گہر مین آئیان تو زلیخا نے کہا کہ اے کیا تم مجہہ کو ملامت کرتی ہو جسوقت دیکھوگے ابرو کمان کا تیر نگاہ دل کے پار ہے وہ دیکھوگے جسکو جبکہ تم سہم جاوگے اور اوسوقت دل سنبھالنا بے اختیار ہوگا گو نہ مین ہی وہ شہر بلائی ہوں اوسکون مین وہ قرار اوسکے وہ تو نے حسن ارسے ہے پرتاب لگو ہے کہ نظارہ اوسکو کرے خورشید جسکے سامنے خجلت شعار ہے جسوقت وہ عورتین زلیخا کے پاس جمع ہوئیان تو اوسنے ہر ایک کے ہاتھہ مین چہری اور ترنج دیا اور کھانا اونکے واسطے تیار کیا اور دستور یہہ تہا کہ وقت کھانے کے ترنج کو تراش کر کہاتی ہین بجہوڑتی تہے اور یوسف کو بہت خوب لباس پاکیزہ پہنایا اور تاج جڑاؤ اونکے سرپر رکھا اور نہایت آرایش کے ساتھ اونکو آراستہ کیا اور بعضے کہتے ہین کہ فقط لباس سفید پہنایا تہا کہ وہ عورتین یہہ نہ کہین کہ لباس نے اسکا حسن بڑھایا ہے جب سب سامان تیار کرلیا تو اون عورتون کو کہا تم ترنج کو تراشو اور یوسف کو کہا کہ تو اونکی سامنے باہر آ چنانچہ خدا اسکا فرماتا ہے کہ وَاَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً اور تیار کیا زلیخا نے واسطے اون عورتونکے تکیہ گاہ کو

وہ تکیہ لگا کر کہانا کہا نہین یا تیار کیا واسطے اونکے مجلس تمام کو یا تکیہ کا اوس طعام کا نام ہے جیسے کہ اوسمین چہری کی احتیاج ہوتی ہے یا سودہ مشکہ سے ترنج ہے اور ابو جعفر نے متکا کو بغیر ہمزہ کے پڑہا ہے وَاٰتَتْ اور دیا زلیخا نے كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا ہر ایک کو اون عورتون مین سے چہری کو ترنج کاٹنے کے لئے کہ ترنج کو تراشین پس جسوقت اون عورتون نے ارادہ کیا کہ ترنج کو تراشین اسیوقت زلیخا نے یوسف کو اشارہ کیا وَقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ اور کہا کہ باہر آ تو اوپر اون عورتون کے یعنی واسطے خدمت اون عورتون کے یا واسطے سلام کے باہر آ تو پس حضرت یوسف غلام ہونے ہوئے تہے تابع بحکم زلیخا باہر آئے فَلَمَّا رَاَيْنَهٗۤ اَكْبَرْنَهٗ پس جسوقت دیکہا اون عورتون نے یوسف کو تو بڑا پایا اونہون نے اوسکو حسن مین وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ اور کاٹا اون عورتون نے ہاتہون اپنے کو بدلے ترنج کے نہایت دہشت سے بیخود ہو کر یا یوسف کے جمال کے مشاہدہ مین محو ہو کر بیت طالع ہوا جو مشرق رو سے وہ آفتاب ۞ باقی رہی دیکہتے ہی پہر کسی مین تاب ۞ بیخود ہوئین وہ ایسی کہ کاٹے بجاے ترنج ہاتہ ۞ دیکہا جو اوسکا حسن گلو سوز بے نقاب ۞ کہنے لگین کہ حور ہے یہہ یا فرشتہ ہے ۞ باوجود ہوئین سے رات کا روشن ہے ماہتاب ۞ یہہ حسن تو بشر کا نہین ہے تو بیگمان ۞ قالب مین آدمی کے فرشتہ ہے جلوہ یاب ۞ اور بعضے کہتے ہین کہ زلیخا نے ہر عورت کے ہاتہ مین چہری اور ترنج دیا تہا اور کہدیا تہا کہ جسوقت یوسف آوے تو ترنج کو کاٹ کر اوسکے ہاتہ مین دینا پس جسوقت حضرت یوسف اوس مجلس مین جلوہ افروز ہوے تو اونکی جمال کی دیکہنے سے وہ عورتین ایسی بیخود ہوئین کہ [illegible] ہاتہ کاٹ لیے اور وقت کاٹنے کے [illegible] ہاتہون [illegible] معلوم نہوا اور بعضے کہتے ہین کہ اسکو بعض نے کہا اور منقول ہے کہ اون عورتون مین ایک عورت تہی کہ جو باکرہ تہی اوسکو حیض آیا تو نہایت شرم سے اوسنے اپنے دل مین کہا کہ ای خدا یوسف مین تیری تجلی جمالی ہون میری خبر لے خدا اوسکی نے تمام عورتون کو اوسی حال مین گرفتار کیا کہ ہاتہ اپنے کاٹ کر وہ عورتین بیہوش بیہوش ہوگئین اور کسیکو اوس لڑکی کی حال کی خبر نہوئی اور کہتے ہین کہ اون چالیس عورتون مین سے نو عورتین مر گئین اور بعض عورتون نے اپنے ہاتہ جدا کر دیے جب ہوش مین آئین تو ہاتہ اپنے کٹے ہوئے دیکہے جیسے حال ہوا اون عورتونکو تو نہایت تعجب ہوا اون کو وَقُلْنَ اور کہا اون عورتون نے حیران ہو کر حَاشَ لِلّٰهِ پاک ہے خدا عاجز ہونے سے ایسی مخلوق کے پیدا کرنے مین اصل حاش حاشا ہے الف اوسکا واسطے تخفیف کے محذوف ہو گیا ہے اور یہہ لفظ فائدہ تنزیہ کا بخشتا ہے اور لام للہ کا واسطے بیان کی ہی جیسے کہ سقیا لک مین اور بعضون نے حاش للہ کو حاشا اللہ پڑہا ہی اور کہا اون عورتون نے کہ مَا هٰذَا بَشَرًا نہین ہے یہہ یوسف آدمی کہ آدمی کا ایسا جمال نہین ہوتا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ نہین ہے یہہ مگر فرشتہ بزرگ کہ حسن و جمال مین بیبدل ہے اور کمال کے ساتہہ خوش [illegible] ہے اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ مینے شب معراج دوسرے آسمان پر ایک شخص کو دیکہا کہ صورت اوسکی چودہوین رات کے چاند مانند ہے جبرئیل سے مینے پوچہا کہ یہہ کون ہے کہا کہ بہائی تیرا یوسف ہے اور جسوقت زلیخا نے اون عورتونکی حیرت اور شفتگی دیکہی تو اون عورتون سے کہا کہ مجہکو تم ملامت کرتے تہے اب تم اپنی کٹے ہوئے ہاتہون کو دیکہو اور یہہ وہ معشوق ہے کہ جسکے عشق مین تم مجہکو معذور نہین رکہتے تہے چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ قَالَتْ کہا زلیخا نے اون عورتون سے کہ فَذٰلِكُنَّ الَّذِيْ پس یہہ غلام کنعانی وہ شخص ہے کہ لُمْتُنَّنِيْ فِيْهِ ملامت کرتے تہی تم مجہکو بیچ دوستی اوسکی کے اب تمنے جانا کہ حق میری طرف ہے وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ اور البتہ تحقیق طالب ہوئی تہی مین اوسکو نفس اوسکے سے کہ وہ آرزو میری بر لاوے فَاسْتَعْصَمَ پس بچایا اوسنے اپنے نفس کو وَلَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَاۤ اٰمُرُهٗ اور اگر نکریگا وہ جو حکم کرتے ہون مین اوسکو یعنی مراد کی بر لانیکی واسطے لَيُسْجَنَنَّ البتہ قید کیا جاویگا وہ وَلَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ اور البتہ ہوویگا وہ خوارون و ذلیلون مین سے اور لیکونا کا نون خفیفہ الف سے لکہا جاتا ہی جیسے کہ لنسفعا کا نون اور یوسف نے زلیخا سے جسوقت یہہ بات سنی تو منہ اپنا اوس مجلس سے پہیر لیا اور عورتین جدا اسکے باہر کو

چلے گئیں اور کہتے ہیں کہ بعد اسکے ہر ایک عورت نے اپنا اپنا پیغام یوسف کے پاس بھیجا جب یوسف تنگ ہوے تو کہا کہ خداوندا مجھکو قیدخانہ
بہتر ہے اس امر سے کہ جسکے طرف یہہ عورتیں مجھکو بلاتی ہیں چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ قَالَ کہا یوسف نے کہ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ
اے پروردگار میرے قیدخانہ زیادہ دوست ہے طرف میری مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْٓ اِلَیْہِ اوس چیز سے کہ بلاتے ہیں وہ مجھکو طرف اوسکے کہ مجھکو
گنہگار کرنا چاہتی ہیں اور بعضوں نے بفتح سین پڑھا ہے اور دعا کی یوسف نے کہ اے پروردگار میرے وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّیْ کَیْدَھُنَّ
اور اگر نہ پھیریگا تو مجھسے مکر اون عورتوں کا اور مجھکو تو اپنی عصمت کی پناہ میں نہ لیگا تو اَصْبُ اِلَیْھِنَّ رغبت کرونگا میں طرف اون عورتوں کے
اور کہنے اونکے کو قبول کرونگا خواہش طبیعت کے جہت سے وَاَکُنْ مِّنَ الْجٰہِلِیْنَ اور ہو جاؤنگا میں نادانوں میں سے بسبب اختیار کرنے
اوس امر کے کہ جسکے طرف وہ مجھکو بلاتے ہیں فَاسْتَجَابَ لَہٗ رَبُّہٗ پس دعا قبول کی واسطے اوسکے پروردگار اوسکے نے فَصَرَفَ
عَنْہُ کَیْدَھُنَّ پس پھیر دیا اوس یوسف سے مکر اون عورتوں کا اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ تحقیق کہ وہ سننے والا ہے دعا اوس شخص کی کہ جو پناہ
لیجاے طرف اوسکے الْعَلِیْمُ جاننے والا ہے ہر شخص کے حال کا اور کہتے ہیں کہ جسوقت عورتیں یوسف کی ملاقات سے مایوس ہوئیں تو
اونہوں نے زلیخا سے کہا کہ صلاح وقت یہہ ہے کہ تو یوسف کو دو تین روز قیدخانہ میں رکھ کہ تیری فرمانبرداری اختیار کرے اور
نعمت اور راحت کی جا نکر تیرے کہنے پر چلے زلیخا نے یہہ بات کو قبول کر کے عزیز سے کہا کہ اس غلام عبرانی نے میری بہت بدنامی
حاصل کی ہے اور اوسنے مجھکو رسوا کیا ہے اور میری طبیعت کو اوسکی خدمت سے نفرت ہوتی ہے میں چاہتی ہوں کہ اوسکو
زنجیر پہناکر قیدخانہ میں بھیج تاکہ آدمیونکو گمان ہو کہ گنہگار وہی ہے اور میں پاک ہوں اور لوگوں کی ملامت کرنے سے میں امان
پاؤں عزیز نے یہہ بات قبول کی اور یوسف کو طوق اور زنجیر پہناکر قیدخانہ میں بھیجا چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ ثُمَّ بَدَا لَھُمْ پھر ظاہر
ہوا واسطے اونکے یعنے واسطے عزیز کے اور اوسکے لوگوں کے مِّنْۢ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰیٰتِ پیچھے اوس کے کہ دیکھی اونہوں نے
نشانیاں پاکدامنی یوسف کی جیسے کہ گواہی دینی تین چار مہینے کے بچہ کی اور کاٹنا ہاتھوں کا اور پھٹنا کرتے کا پیچھے سے لَیَسْجُنُنَّہٗ
یہہ کہ قیدخانہ میں رکھیں اوس یوسف کو از روے مصلحت کے حَتّٰی حِیْنٍ ایک وقت مقرر تک کہتے ہیں کہ زلیخا نے ایک آہنگر کو بلا کر کہا
کہ ایک زنجیر مضبوط بنا کر لا کہ اس غلام عبری کو اوسمیں قید کروں اور اوسکی پاؤں کو اوس زنجیر میں ڈالوں اور چند روز اوسکو قیدخانہ میں رکھکر
گوشمالی کروں جسوقت اوس لہار کی نظر یوسف کے ہاتھ اور پاؤں پر پڑی تو زلیخا سے کہا کہ اے ملکہ اسکے ہاتھ اور پاؤں میں طاقت زنجیر سہارنے کی
نہیں ہے اور یہہ قیدخانہ کی رنج اور مشقت کی طاقت نہیں رکھتا ہے زلیخا اوس پر خفا ہوئی اور ایک چیز کی اوسکو دی اور کہا کہ تو قیدیوں پر رحم کرتا ہے
لہار نے ویسی ہی زنجیر بنا دی اور یوسف کے پاؤں میں ڈالدی زلیخا نے حکم دیا کہ یوسف کو ایک سواری پر سوار کر کے شہر کے بازار میں پھرائیں اور منادی
ندا دیویں کہ جو کوئی حرم میں عزیز کے ارادہ خیانت کا کرے اوسکی یہی سزا ہے اور خود زلیخا بھیس بدلکر یوسف کے راہ پر جا کر کھڑی ہوئی کہ یوسف کو دیکھوں کہ
کیا کہتا ہے اور یوسف کے ہاتھ گردن میں باندھکر اور پاؤں میں اوسکے زنجیر ڈالکر ایک سواری پر اوسکو سوار کر کے بازار میں سے لیچلے یوسف نے نالہ کیا
کہ الٰہی تو میری حال سے خبردار ہے کہ باپ کے غم میں نالہ کرتا ہوں اور رہا ہوں کے ظلم سے سرگردان ہوں اور باوجود اسکے یہہ قید گران اور زندان ہے سواے
تیرے کسسے مدد چاہوں جبریل نازل ہوے اور کہا کہ اے یوسف غمگین مت ہو کہ اس زنجیر و قید سے بلکہ خندان اور تبسم کنان رہنا چاہیے اور اے یوسف زلیخا تیرے
نظارہ کو رستہ پر کھڑی ہے کہ تیری زاری کو دیکھے کہ کیونکر فریاد کرتا ہے اور کسکو تو اپنی خلاصی کے واسطے وسیلہ ٹھیراتا ہے تجھکو چاہیے کہ ہرگز تو ترش
روئی نکرنا اور ابرو پر اپنے گرہ نڈالنا اور چپ رہنا اور خوش و بشاش بیٹھنا اور ایسا جان کہ قیدخانہ سے گلستان میں جاتا ہوں تاکہ میں زندان
کو تجھپر گلزار کردوں جسوقت یوسف کو قیدخانہ میں لیچلے تو قریب ایک لاکھ آدمی کے مرد اور عورتیں اوسکے نظارہ کو آئے اور مصر کے لوگوں میں ایک شور
غل برپا ہوا اور کہتے تھے کہ ہاے افسوس اس بیچارہ مظلوم کو کیوں گرفتار کیا اور یہہ کیا ظلم ہے کہ اس بیچارہ پر کیا ہو سب لوگ زلیخا کو برا کہتے تھے جسوقت زلیخا نے

پاس سے یوسف گذرے تو اوسکے زبان پر جاری ہوا کہ یہہ غلام کنعانی ہے اور عزیز اوپر غضب مین آیا جبرئیل نازل ہوئے اور یوسف سے کہا
کہ کہہ تو جواب مین زلیخا کے کہ یہہ تیرے غضب جہالت سے اور آتش دوزخ مین جلنے سے اور لباس قطران پہننے سے اور تیری آواز کو مین زلیخا
کے کان تک پہونچا دونگا جسوقت زلیخا نے سُنا تو بیہوش ہوگئی اور امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جسوقت یوسف قیدخانہ مین داخل ہوئے تو قیدخانے
کے داروغہ نے کہا اے یوسف مین تمکو بہت دوست رکہتا ہون فرمایا کہ جو کچھہ مصیبت کہ مجھکو پہونچی ہے وہ سب اِسی محبت سے ہے میری پہوپہی
مجھسے محبت کرتی تہی کہ اوسنے مجھکو کمربند کی چوری لگائی اس بہانہ اور حیلہ سے ایکسال اوسنے مجھکو اپنے پاس رکہا اور اوس زمانہ مین رسم
یہی تہی کہ جو کوئی کسیکی چوری کرتا تہا وہ ایکسال تک اسکی سزا مین اوسکے پاس رہتا تہا اور یوسف کے پہوپہی کو جو یوسف سے محبت بہت تہی اور چاہتی
تہی کہ کسیطرح یوسف میرے پاس رہے اسواسطے اوسنے یوسف کے کمر سے کمربند باندہ دیا تہا اوسکے گردن کے نیچے پوشیدہ کرکے وقت
سونیکے اور پہر وہ کمربند یوسف کے پاس سے نکال کر کہا کہ اسنے چورایا تہا اِس حیلہ سے یوسف کو اپنے پاس رکہا اوس قصہ کا یوسف نے ذکر
کیا کہ میری پہوپہی مجھسے محبت رکہتی تہی اوسنے مجھکو چوری لگائی اور باپ نے مجھسے محبت کی تو بہائیون نے مجھسے حسد کیا یہان تک کہ کوئین
مین مجھکو ڈالا اور عزیز کی زوجہ نے مجھسے محبت کی تو قیدخانہ مین مجھکو بہیجا اور بعضے روایت مین خالہ کو جگہہ پہوپہی کے لکہا ہے اور
قمی نے ایک روایت مین اسقدر بڑہایا ہے کہ یوسف نے قیدخانہ مین شکایت کی کہ خداوندا مین کس جرم مین مستحق قیدخانہ کا ہوا حکم ہوا کہ
تو نے ہی تو کہا تہا کہ قیدخانہ مجھکو بہتر ہے اوس امر سے کہ بلاتے ہین مجھکو طرف اوسکے تو نے یہہ کیون نہ کہا کہ عافیت مجھکو بہتر ہے اوس
امر سے کہ بلاتے ہین وہ مجھکو طرف اوسکے اور حضرت یوسف قیدخانہ مین اپنے باپ یعقوب علیہ السلام کی مفارقت مین رویا کرتے تہے چنانچہ
حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا کہ بڑے رونیوالے پانچ شخص ہین ایک تو یوسف کہ قیدخانہ مین اپنے باپ کو اسقدر روئے کہ
قیدخانہ کے لوگون نے اوسکے رونیسے اذیت پائی اوسے کہتے تہے کہ یا تو رات ہی کو رویا کر یا دن کو رویا کر اور دوسرے یعقوب ہین کہ
فراق یوسف مین وہ اسقدر روئے کہ آنکہین اونکی سفید ہوگئین اور تیسرے حضرت آدم ہین کہ فراق حوا مین یا فراق بہشت مین اسقدر روئے کہ
اونکے رخسارون پر دو نہرین جاری ہوگئین اور چوتہے حضرت فاطمہ زہرا رضہ ہین کہ فراق پدر مین وہ ایسی روئین کہ مدینہ کے لوگون نے
حضرت علی سے شکایت کی کہ ہم فاطمہ کے رات اور دن کے رونے سے بہت تنگ ہوئے ہین اونکو کہو کہ یا تو دن کو رویا کرین یا رات ہی کو
رویا کرین مجبور ہوکر جنت البقیع مین جاکر ایک درخت کے نیچے رویا کرتی تہین دشمنون نے اوس درخت کو کٹوا ڈالا اور پانچوین وے ہین
سید الساجدین علیہ السلام ہین کہ اپنے باپ کو چالیس برس تک جب تک زندہ رہے رویا کئے اور پانی پینے کو طلب کرتے تو جام
اشکون سے بہر جاتا تہا اور کہتے کہ یا ابا عبد اللہ تم پیاسے شہید ہوئے اور مین پانی پیتا ہون اور کہتے ہین کہ جسوقت حضرت یوسف قیدخانہ
مین گئے تو ہمراہ اونکے دو شخص اور قیدخانہ مین گئے ایک تو ساقی بادشاہ ریان کا تہا کہ جسکو یونان کہتے تہے اور وہ بادشاہ کیواسطے شراب
کہینچتا تہا اور دوسرا طباخ تہا بادشاہ کا اور اوسکو محلیہ کہتے تہے وہ دونون بادشاہ کے زہر دینے کے بدگمانی مین قید ہوئے تہے ساقی
نے تو کہا تہا کہ طباخ کا کہانا نہ کہاؤ اوسمین زہر ہے اور طباخ نے کہا کہ ساقی کی شراب مت پیو کہ اوسمین زہر ہے بادشاہ نے ساقی سے کہا کہ
تو اپنی شراب کو نوش کر اوسنے اوس شراب کو پیا تو کچھہ اثر نہوا بادشاہ نے دونون سے بدگمان ہوکر دونون ہی کو قید کیا اور جسوقت یوسف
قیدخانہ مین جاکر ٹہہرے تو قیدیونکی بہت دلداری اور خاطرداری کرتے تہے اور اونکو تسلی دیتے تہے اور اونکے بیمار ہوتے تو خبر اونکی لیتے تہے سبکو حضرت
یوسف سے محبت و عشق ہوگیا اور خداتعالے نے علم تعبیر خواب کا حضرت یوسف کو الہام کیا تہا قیدی تعبیر خواب کے اونسے پوچہا کرتے تہے اور اوس ساقی
اور طباخ نے ایک خواب اپنی بناکر واسطے امتحان کے یوسف سے پوچہا اور بعضے کہتے ہین کہ ساقی نے خواب دیکہا تہا اور طباخ نے نہین دیکہا تہا اور
بعضے کہتے ہین کہ دونون نے خواب دیکہا تہا لیکن انکار کرنا اونکا جہوٹا تہا خلاصہ یہہ ہے کہ اون دونون نے حضرت یوسف سے پوچہا کہ ہمنے خوابون کو

تعبیر بیان کرچکا بعد اسکے اس قصہ کو بیان کرتا ہی کہ وَدَخَلَ مَعَهُ اور داخل ہوئے ہمراہ اوس یوسف کے السِّجْنَ فَتَيَانِ قیدخانہ مین دو
جوان یعنی دو خادم بادشاہ ریان کے کہ ایک تو ساقی تہا بادشاہ کو شراب پلاتا تہا اور دوسرا طباخ تہا کہ بادشاہ کو کہانا پکا کر کہلاتا تہا
قَالَ أَحَدُهُمَا کہا ایک نے اون دونون میں سے یعنی اون دونون میں سے ساقی نے یوسف سے کہا کہ اے یوسف مینے خواب مین دیکہا ہی کہ
إِنِّي أَرَانِي تحقیق مین دیکہتا ہون اپنے تئین ایک باغ مین کہ ایک درخت مین انگور کے تین خوشے لگے ہین اور مین اون خوشون سے
أَعْصِرُ خَمْرًا نچوڑتا ہون شراب کو در اصل مین انگور کو نچوڑتے ہین اور شیرہ کی اوسکی شراب بنتی ہے اور یہان شراب سے
نچوڑنیکو اسواسطے فرمایا کہ جسکو نچوڑتے ہین وہ انجام کار شراب ہی ہوجاتی ہے وَقَالَ الْآخَرُ اور کہا دوسرے نے کہ وہ طباخ
تہا اے یوسف إِنِّي أَرَانِي تحقیق مین دیکہتا ہون اپنے تئین باورچی خانہ مین کہ أَحْمِلُ فَوْقَ رَأْسِي اوٹہا رہا ہون مین
اوپر سر اپنے کے خُبْزًا روٹی کو کہ وہ پیالہ مین ہے اور پیالہ میرے سر پر ہے تَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ کہاتے ہین پرندے اوس مین سے اب تو
نَبِّئْنَا بِتَأْوِيلِهِ خبر دے تو ہمکو ساتہہ تعبیر اوسکی کے إِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ تحقیق کہ ہم دیکہتے ہین تجہکو نیکوکارون سے کہ تو تعبیر کو خوب
بیان کرتا ہی اور جو کچہہ تو کہتا ہی وہی واقع ہوتا ہے اور یا یہہ کہ تو قیدیون کے ساتہہ بہت نیکی کرتا ہی کہ بیمارون کی خدمت کرتا ہی اور محتاجون کیواسطے
قرض لیتا ہی اور مجلس مین بیٹہنے کیواسطے جگہہ کشادہ کر دیتا ہے اور حضرت یوسف نے چاہا کہ تعبیر اونکی خوابونکی جلدی بیان کرین اور دعوت الٰہی کو
تعبیر کی بیان کرین ایک شخص کے اون دونون مین سے ہلاکت کا ہی اراد کیا کہ پہلی اونکو توحید خدا کی ہدایت کرین تاکہ وہ مومن ہو جاوین
مرین ہو سکے پہلی تو تعبیر کا ذکر کیا کہ وہ خدا تعالیٰ نے مجہکو تعلیم کی ہی اور وہ علم غیب کا ہی اور پہر اونکو طرف اسلام کی بلایا جیسا کہ طریق انبیاء او
اوصیاء کی ہدایت کا ہوتا ہی کہ پہلی معجزہ دکہلاتے ہین اور طرف اسلام کی دعوت کرتے ہین اور بعد اوسکے اونکی خوابون کی تعبیر بیان کی چنانچہ
فرماتا ہے خدا کہ قَالَ کہا یوسف نے اون دونون سے لَا يَأْتِيكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقَانِهِ نہ آویگا تم دونون کے پاس کہانا کہ روزی دیجاتی ہے تم
اوسکو کہا جاتا إِلَّا نَبَّأْتُكُمَا بِتَأْوِيلِهِ مگر خبر دونگا مین تم دونون کو ساتہہ تعبیر اوسکی کے کہ رنگ مزہ اوسکا کیا ہی قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَكُمَا
پہلے اس سے کہ آوی وہ تمہارے پاس ذَٰلِكُمَا یہہ یعنی جو کچہہ کہ مینی تمسے کہا ہی مِمَّا عَلَّمَنِي رَبِّي اوس چیز سے ہی کہ سکہائی مجہکو پروردگار میرے نے
الہام کر کی جادو کی رو سے یہہ دونہ جیسے کہ کاہن جانورونکی آواز سی فال لیتا ہی اور مجہکو یہہ سب خدا نے تعلیم کیا ہی اسواسطی کہ إِنِّي تَرَكْتُ مِلَّةَ
قَوْمٍ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ تحقیق مینے چہوڑ دیا ہی مذہب اوس گروہ کا کہ ایمان نہین لاتی ہین ساتہہ خدا کی وَهُمْ بِالْآخِرَةِ
هُمْ كَافِرُونَ اور وہ ساتہہ آخرت کے کفر کرنیوالے ہین یعنی جو کہ خدا پر ایمان نہین لاتی ہین اور خدا کا کفر کرتی ہین مینے اونکا مذہب ترک کیا ہی
اور دوسرا ہم تاکید کیواسطی ہی وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَائِي اور پیروی کی ہی مینے دین باپون اپنے کے إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ ابراہیم
اور اسحاق اور یعقوب کے یعنی ہم خاندان نبوت سے ہین اور یہہ اسواسطے فرمایا کہ اونکو یوسف کے کلام سننی کی رغبت ہو اور اوسکی بات کو قبول
کرین اور کہا یوسف نے کہ مَا كَانَ لَنَا نہین روا ہی واسطے ہمارے کہ ہم پیغمبر ہین أَنْ نُشْرِكَ بِاللَّهِ مِنْ شَيْءٍ یہہ کہ شریک کرین ہم ساتہہ خدا
کچہہ ذَٰلِكَ یہہ یعنی شرک نکرنا اور خدا کو واحد جاننا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ عَلَيْنَا فضل خدا کی سے ہی اوپر ہمارے کہ وحی بہیجکر ہمکو اوس سے آگاہ کیا ہے
وَعَلَى النَّاسِ اور فضل خدا کی سی ہے اوپر دوسرون کی کہ ہمکو اونکی ہدایت کی واسطی بہیجا تاکہ ہم اونکو خبردار کرین وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ اور لیکن اکثر آدمی جنکے پاس
پیغمبر آتی ہین لَا يَشْكُرُونَ نہین شکر کرتی ہین اوس فضل و نعمت کا اور حضرت یوسف نے اونکو توحید سے آگاہ کرتی ہین چنانچہ فرماتا ہی خدا کہ کہا یوسف نے اے دونون
ہے یار يَا صَاحِبَيِ السِّجْنِ ای دو صاحبو قیدخانہ کی اور یا یہہ کہ ای دو یار میرے قید خانہ مین کے أَأَرْبَابٌ مُتَفَرِّقُونَ کیا خداوندان متفرق
متعدد طرح طرح کی شکل پتہر اور درخت اور چاند اور سورج کی خَيْرٌ بہتر ہین أَمِ اللَّهُ الْوَاحِدُ یا خدا اکیلا ذات و صفات مین الْقَهَّارُ غالب
سب مخلوقات پر کہ کوئی اوسکا مقابلہ و برابری نکر سکی مَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِهِ نہین پرستش کرتی ہو تم سوا خدا کی إِلَّا أَسْمَاءً مگر نامون کو سَمَّيْتُمُوهَا

نام رکھ لیا ہے تمنے اونکو اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُکُمْ تمنے اور باپون تمہارون نے کہ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ نہین نازل کیا ہی خدانے ساتھہ
اونکی دلیل اور غلبہ کو یعنی جنکی تم پرستش کرتے ہو یہہ فقط نام ہی نام ہین جو حقیقت الوہیت اونکی واسطے نہین ہے اور تمنے اونکو خدا مقرر کیا ہی اور خدا کی بات
کوئی بہی ویسی نہین پائی جاتی ہو اور نہ کوئی انسان ہو سکتا ہے اور نہ خدا تعالی نے اونکی پرستش کیواسطے کوئی دلیل و حجت نازل کی ہی فقط اپنی طرف سے
تم اونکو خدا مقرر کرکے پرستش اونکی کرتے ہو اِنِ الْحُکْمُ نہین ہے حکم عبادت کا اِلَّا لِلّٰهِ مگر واسطے خدا کے کہ مستحق عبادت کا وہی ہی اَمَرَ حکم کیا ہی اوس خدانے
اَلَّا تَعْبُدُوْٓا یہہ کہ نہ عبادت کرو تم اور کسی کی اِلَّآ اِیَّاهُ مگر اوسیکو ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ یہی ہی دین درست و حق ہے اور خدا تعالی
اوسکی وحی ہو وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ و لیکن اکثر آدمی لَا يَعْلَمُوْنَ نہین جانتے ہین اوس حق کو جو سچا ہی اور اوسکی قدرت کی نشانیون میں
اور اوسکی توحید کی دلیلون میں فکر اور تامل نہین کرتے ہین اور اپنی جہالت سے نہین پہچانتے ہین اور اب اونکی خوابونکی تعبیر بیان میں شروع ہوتا ہی چنانچہ فرماتا ہے
خدا کہ کہا یوسف نے اون دونو سے کہ يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ اے دو صاحبو قیدخانہ کی اور یا یہہ کہ اے دو یار میرے قیدخانہ کے اَمَّآ اَحَدُكُمَا لیکن ایک تم
دونون میں سے جو کہ ساقی بادشاہ کا ہی فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ پس پلاویگا پرورش کرنیوالے اپنے کو یعنی بادشاہ کو خَمْرًا شراب جیسے کہ پہلی پلاتا تہا اور بعد تین روز کی
وہ رہائی پاویگا وَاَمَّا الْاٰخَرُ اور لیکن دوسرا جو کہ طباخ ہی فَيُصْلَبُ پس سولی دیا جاویگا اور مدت تک اوسکی لاش کو سولی پر لٹکائی رکہیں گے
فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ پس کہا جاوینگی جانور سر اوسکے میں سے اور جب طباخ نے یہہ سنکر کہا کہ میں نے تو کوئی خواب نہین دیکہا ہی ہنسے تو تمسے جہوٹ کہا تہا دل لگی
کی بات تہی خواب نہین دیکہا تہا حضرت یوسف نے فرمایا کہ قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِيْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ مقرر کیا گیا ہی وہ حکم کہ بیچ اوسکی تعبیر جانتے تہی تم خواہ
تمنے سچ بیان کیا ہو خواہ جہوٹ اب یہہ تعبیر ٹلنی نہین ہی اور مکرر بیان مین کسیطرح کا خلاف نہین ہے معلوم ہوا کہ بیان حضرت یوسف کا وحی سی تہا نہ
تعبیر بیان کرنیوالونکی طور پر اور جناب رسول خدا صلعم سی روایت کرتے ہین کہ فرمایا حضرت نے کہ تعبیر خواب کی جب تک بیان نہین کی گئی ہی پرندہ پر ہے
اور جسوقت تعبیر اوسکی بیان کیگئی تو وہ واقع ہوتی ہی اور اس صورت میں جو کلمہ یا صاحبی السجن کہا ہی کہ حضرت یوسف نے اون دو شخصونکو قیدخانہ
کے صاحب فرمایا ہی اوس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی کسیکا مصاحب ہے تو اوس صاحب کے ساتھ کچھ فضیلت دین میں نہین ہی اگر خدا تعالی نے ابوبکر کو رسول خدا
صلعم کا مصاحب ایک غار میں فرمایا ہی تو اوس سے بزرگی دین کی ثابت نہین ہوتی ہو جیسا کہ حضرت یوسف نے اون کفار کو بہی قیدخانہ کا صاحب فرمایا ہی
اور وجہ اوسکی یہہ ہی کہ مصاحب ایک شی کی ملازم یا ہمراہی کو کہتی ہین خواہ وہ مومن ہو خواہ کافر ہو اور بعضی کہتی ہین کہ یوسف نے اون دونون شخصونکو اپنا مصاحب
فرمایا ہی اسواسطی کہ تقدیر یٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ کی یا صاحبیّ فی السجن ہے یعنی دو صاحبو میرے بیچ قیدخانہ کی صاحبین مضاف ہے طرف یائی متکلم کی اور بعد حذف نون کے یا
ادغام ہوگئی ہی یائے متکلم میں اور واسطے تخفیف کے یائی متکلم کو اور فی کو بیچ محذوف کر دیا ہے اور مراد اس سے یہہ ہو کہ ای یارو میرے قیدخانہ
میں کے اور اصحاب السجن سے مراد ساکنان السجن کی ہی اور کہتی ہین کہ بعد تین روز کی کہ ماشتے ملک کے قیدخانہ مین آئے اور ساقی و طباخ کو دونون کو
قیدخانہ سی لیگئے بادشاہ نے طباخ کو اوسکی خیانت کے ثابت ہونیکی سبب سے سولی پر چڑہایا اور ساقی کو اوسکی امانت داری کی جہت سے پہلی منصب پر اوسکو
مقرر کیا اور جسوقت وہ ساقی قیدخانہ سی چہوٹنی لگا تو حضرت یوسف نے اوس سے فرمایا کہ بادشاہ سی میری سفارش کرنا اور میری بیگناہی بیان کرنا کہ
مجھکو اس قیدخانہ سی رہائی دیوی وسنی فراموش کیا لیکن پیغام یوسف کا اوسنی فراموش کیا یہانتک کہ سات برس تک قید مین رہی اس قصہ کو
خدا تعالی بیان کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہی وَقَالَ اور کہا یوسف نے وقت جانے ساقی اور طباخ کے قیدخانہ سی لِلَّذِيْ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا
واسطے اوس شخص کے کہ جانتا تہا کہ تحقیق وہ نجات پانیوالا ہی اون دونون مین سے یعنی اوس ساقی سی یوسف نے کہا کہ اذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ ذکر کر
تو میرا نزدیک نعمت دینی والے اپنے کے کہ وہ بادشاہ ریان ہے اور بیان کر تو کہ یوسف قیدخانہ مین بالکل بیگناہ ہے فَاَنْسٰىهُ الشَّيْطٰنُ
پس بہلا دیا اوس ساقی کو شیطان نے ذِكْرَ رَبِّهٖ ذکر کرنا نزدیک نعمت دینی والے اپنے کے فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ پس ٹہیرے بیچ قیدخانہ کی
یوسف بِضْعَ سِنِيْنَ کچھ چند سال کہ وہ سات برس تہے اور بضع تین سے نو تک کو کہتی ہین مضاف کرکے طرف برس کی اوسکی دلالت کی ہی مقدار اوسکی

ذکر نہ کیا اور ابن عباس سے روایت ہے کہ معنی اس آیت کی یہہ ہین کہ شیطان نے بہولا دیا یوسف کو ذکر پروردگار اپنے کا واسطے مخلوق کو اپنا وسیلہ مقرر کیا اور کہتے ہین کہ یوسف نے جو اس امر بہتر کو ترک کیا کہ خدا سے مدد نچاہی اور اوس ساقی کو اپنا وسیلہ مقرر کیا تو جبرئیل نازل ہوے اور یوسف کے ایک گوشہ مین لیگئے اور اپنا پر زمین پر مارا کہ وہ سطح طبقہ تک زمین شگافتہ ہوگئی اور یوسف سے کہا کہ نیچے کو نگاہ کرو اور بیان کر کہ کیا دیکہتا ہے کہا کہ دوسرا طبقہ زمین کا دیکہتا ہون پہر جبرئیل نے پر اپنا مارا اور کہا کہ اب نظر کر کہ کیا دیکہتا ہے کہا تیسرا طبقہ زمین کا دیکہتا ہون اسیطرح ساتوین طبقہ تک نوبت پہونچی اور جبرئیل نے پر مارکر کہا کہ کیا دیکہتا ہے کہا کہ ایک بڑا سا پتہر دیکہتا ہون پہر جبرئیل نے پر مارا تو وہ پتہر شگافتہ ہوا اور اوسمین سے ایک کیڑا برگ سبز منہ مین لئے ہوے باہر نکلا اور اوسنے یوسف سے عربی مین کہا کہ اے پاک کون کے خدایتعالے تجہکو سلام کہتا ہے اور کہتا ہے کہ تو نے مجہسے خیانت کی جسوقت کہ تو نے زبان سے مدد چاہی قسم ہے مجہکو اپنی عزت وجلال کی کہ تجہکو سات برس قیدخانہ مین رکہونگا حضرت یوسف یہہ بات سنکر پشیمان ہوے اور جبرئیل سے پوچہا کہ مجہسے راضی ہے کہا کہ ہان راضی ہے تب یوسف نے کہا کہ اگر خدا مجہسے راضی ہے تو سات برس قیدخانہ مین رہنے سے مجہکو کچہہ خوف نہین ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا کہ یوسف نے خدا کیطرف جزع اور فزع نکیا کہ اوسکو پکارتا شیطان نے پروردگار کا یاد کرنا اوسکو بہولا دیا ہو اسلئے سات برس قیدخانہ مین رہے خدایتعالے نے اوسوقت یوسف کو وحی کی کہ تجہکو خواب کسنے دکہلایا تہا عرض کی کہ تو نے اے پروردگار میرے اور پہر فرمایا کہ کسنے تیرے باپ کو دوست تیرا کیا تہا عرض کی کہ تو نے اے پروردگار میرے اور پہر فرمایا کہ کسنے قافلہ کو تیری طرف بہیجا تہا کہ تجہکو اوس کنوئین مین سے نکالا عرض کی کہ تو نے اے پروردگار میرے اور پہر فرمایا کہ کسنے تجہکو دعا تعلیم کی تہی جسکے پڑہنے سے تو نے کنوئین سے نجات پائی عرض کی کہ تو نے اے پروردگار میرے پہر فرمایا کہ عورتونکے مکر سے کسنے تجہکو نجات دی تہی عرض کی کہ تو نے اے پروردگار میرے پہر فرمایا کہ کسنے لڑکیکو گویا کیا تیرے عذر کیواسطے عرض کی کہ تو نے اے پروردگار میرے پہر فرمایا کہ کسنے پہیر دیا تہا زنان مصر کے مکر کو اور عورت کے مکر کو عرض کی کہ تو نے اے پروردگار میرے پہر فرمایا کہ کسنے تعلیم کی تہی تعبیر خواب کی تجہکو عرض کی کہ تو نے اے پروردگار میرے پہر فرمایا کہ پہر کس واسطے تو نے میرے غیر سے مدد چاہی اور مجہسے مدد طلب کی اور مجہسے تو نے سوال نکیا کہ تجہکو مین قیدخانہ سے نکالتا اور تو نے مدد چاہی اور امید رکہی ایک بندہ سے میرے تا کہ ذکر کرے وہ تیرا ایک مخلوق کے پاس میرے مخلوقات مین سے یوسف نے یہہ سنکر ایک چیخ ماری اور رخسارہ اپنا خاک پر رکہا اور کہا کہ تو ہی مالک ہے اے پروردگار میرے اور تو جو چاہے سو کر اور جاننا چاہئے کہ مدد چاہنی مخلوق سے ممنوع نہین ہے بلکہ جایز ہے چنانچہ جناب رسول خدا صلعم اکثر تبلیغ رسالت مین اصحاب سے مدد چاہتے تہے اور بعض اوقات مین مدد چاہنی مخلوقات سے واجب ہو جاتی ہے اور حضرت یوسف پر عتاب اسواسطے ہوا کہ اونہون نے اپنی نیک عادت کو کہ جمیع امور مین توکل اونکا خدا پر تہا ترک کیا اور مدد چاہنی مخلوق سے اوسوقت ممنوع ہے کہ خدا کا توکل ترک کرکے اعتماد کلی مخلوق پر رکہے اور اگر خدا پر توکل کرکے مخلوق کو واسطے محنت اور بلا کے دفع کا کرے تو گناہ نہین ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا کہ حضرت یوسف نے جسوقت خدایتعالے کا عتاب سنا کہ تو نے میرے غیر سے مدد کیون طلب کی اوسوقت یوسف نے اپنا رخسارہ زمین پر رکہکر رونے اور نالہ کیا اور عرض کی کہ خداوندا بحق پدران خود تجہسے سوال کرتا ہون کہ مجہکو کشایش بخش اور رنج میرا دور کر وحی پہونچی کہ تیرے باپونکا مجہپر کیا حق ہے اگر تو آدم کو کہتا ہے تو مین نے اوسکو اپنے دست قدرت سے پیدا کیا اور اوسکو اور اوسکے زوجہ کو رہنے کیواسطے بہشت عطا کیا اور کہا کہ اس درخت کے نزدیک نجانا اونہون نے اوس درخت مین سے کہایا اور پہر اونہون نے توبہ کی مین نے قبول کیا اور اگر تو نوح کو کہتا ہے تو اوسکو مین نے پیغمبر کیا جب لوگون نے اوسکی نافرمانی کی اور نوح نے مجہسے دعا کی تو مین نے سب کو ڈبو دیا اور اوسکو اور جو کہ کشتی مین ہمراہ اوسکے تہے سبکو نجات دی اور اگر تو ابراہیم کو اپنا باپ کہتا ہے تو مین نے اوسکو اپنا خلیل کیا اور آتش نمرود سے اوسکو نجات دی اور اگر تو یعقوب کو کہتا ہے تو مین نے اوسکو بارہ فرزند عطا کئے اور ایک فرزند کو جو مین نے اوس سے غایب کیا تو ہمیشہ اوسکے فراق مین وہ روتا ہے یہانتک کہ اوسکے آنکہون کی بینائی جاتی رہی اور رستہ پر بیٹہہ کر میری مخلوقات سے میری شکایت کرتا ہے پس

ہونا حق ہے تیرے اوپر کا مجھپر تب جبرئیل نے یوسف سے کہا کہ اے یوسف اسطرح سے کہہ کہ اللّٰھم انّی اسئلک بمنّک العظیم و
واحسانک القدیم تب یہہ کہا تو بادشاہ نے خواب دیکھا اور یوسف کو رہائی ہوئی اور دوسری روایت میں اون حضرت سے
اسطرح سے منقول ہے کہ جب مدت گزر گئی اور خدا تعالے نے دعاے کشایش کا حکم دیا تو یوسف نے کہا اللّٰھم ان کانت ذنوبی قد اخلقت
وجھی عندک فانّی اتوجّہ الیک بوجوہ آبائی الصّالحین ابرٰھیم واسمٰعیل واسحٰق ویعقوب بخدا تعالے نے کشایش عطا
کی راوی نے امام علیہ السلام سے پوچھا کہ ہم بھی یہہ دعا واسطے کشایش کے پڑھیں فرمایا کہ تم اسکی مثل اسطرح سے کہو کہ اللّٰھم ان کانت ذنوبی قد
اخلقت وجھی عندک فانّی اتوجّہ الیک بنبیّک نبیّ الرحمۃ محمّد صلعم وعلیّ وفاطمۃ والحسن والحسین
والائمۃ علیھم السّلام اور کہتے ہیں کہ یوسف قیدخانہ میں اسقدر روتے تھے کہ سب قیدی ایذا پاتے تھے اور یوسف کے نالہ سے اون کو نیند نہیں
آتی تھی لوگوں نے زلیخا کو اس حال کی خبر کی زلیخا نے حکم دیا کہ قیدخانہ کے ایک سمت کو خالی کر کے ایک کھڑکی جالی دار راہ شارع
عام کیطرف کہولیں اور یوسف کو اوسمیں رکہیں تاکہ لوگوں کے تماشے میں وہ مشغول ہوں اور رونا اونکا موقوف ہو اور قیدیوں کو آرام ہو اتفاقاً وہ
کھڑکی کنعان کی طرف واقع ہوئی جسوقت رات ہوتی تو یوسف اوس کھڑکی میں بیٹھکر جو ہوا کنعان سے آتی اوس سے حال یعقوب کا پوچھا کرتے
اور جو باد صبا کہ کنعان کیطرف جاتی اپنا پیغام درد اوس سے کہتے کہ یعقوب کو میرا پیغام پہونچا دے اور گویا کہتے کہ بیت صبا بگلشن
احباب اگر تو بگذری + اذا لقیت حبیبی فقل لہ خبری + یعنے جسوقت ملاقات کرے تو دوست میرے سے تو بس کہہ تو واسطے اوسکے
خبر میری اور میرا حال اوس سے بیان کر کہ سے شدم اسیر بزنجیر وطوق در زندان + فکیف تردد نوق الفراش یا عمری + یعنے پس
کیونکر سوتا ہے تو اپنے فرش پر اے جانے پناہ میرے اور کہتے ہیں کہ ایک رات حضرت یوسف بیٹھے تھے اور شاہراہ انتظار پر آنکھیں کہل
رہی تھی دور سے دیکھا کہ ایک اعرابی شتر سوار ہو کر جنگل کیطرف جاتا ہے اونٹ اوسکا سرکشی کر کے قیدخانہ کیطرف چلا ہرچند اعرابی
نے اوسکو روکا اور مارا لیکن وہ اونٹ نہ ٹھیرا اور اعرابی تنگ ہو کر پیادہ ہو گیا اور وہ اونٹ مہار کو توڑ کر یوسف کے سامنے آیا اور
بزبان فصیح گویا ہوا اور کہا اوس نے کہ میں کنعان سے آیا ہوں اور اب کنعان کو جاونگا اوس یعقوب پیر محنت زدہ کو کچھ پیغام دیتا ہے
یوسف نے جسوقت کنعان کا اور باپ کا نام سنا تو ایک نالہ کیا اور زار زار رویا ناگاہ وہ اعرابی آپہونچا اور چاہا کہ اونٹ کو مارے زمین نے
اوسکو پکڑ لیا اور آدہی پنڈلی تک وہ اعرابی زمین میں دہس گیا یوسف نے فرمایا کہ اے اعرابی تو ٹھیر جا کہ میں تجھسے کچھ کہوں اور
اوس سے پوچھا کہ تو کہاں سے آتا ہے اوس نے کہا کہ میں کنعان سے آتا ہوں پھر پوچھا کہ کنعان میں تیرے اونٹ نے کہاں چرا تہا کہا کہ مقام
آل یعقوب میں حضرت یوسف نے پوچھا کہ تو کنعان میں اوس درخت کو جانتا ہے کہ جسکی بارہ شاخیں ہیں اور ایک شاخ اوسمیں سے جدا ہو گئی ہے
اور اب چند سال سے بیچ اوس درخت کی فراق میں اوس شاخ کی نالہ کرتی ہے اعرابی نے کہا کہ تو جو یہہ بیان کرتا ہے یہہ تو
یعقوب کا حال ہے کہ اوسکے بارہ فرزند تھے اونمیں سے ایک فرزند غائب ہو گیا ہے اور جو رہے ہیں اونہوں نے ایک مکان بنایا ہے اور نام اوسکا
بیت الحزن کہا ہے اور وہاں فراق میں اوسکے شب روز گریہ کرتا ہے اور آنیوالوں سے اور جانیوالوں سے حال اوس گمگشتہ کا پوچھتا
ہے لیکن کوئی اوسکے نام اور نشان سے خبر نہیں دیتا ہے یہہ خبر سنکر یوسف کا غم اور بھی زیادہ ہوا اور پوچھا کہ اے اعرابی تو یہاں
سے کہاں کو جاتا ہے کہا کہ مال تجارت فروخت کر کے کنعان کو جاونگا یوسف نے کہا کہ اے اعرابی تو کتنے فائدہ کی امید رکھتا ہے کہا کہ سو درہم
حضرت یوسف نے یاقوت اپنے بازو سے کہول کر اوسکو دکھلایا اور کہا کہ قیمت اسکی ہزار دینار ہیں تو یہہ لے اور کنعان کو اوسی جگہ
اور بیت الحزن میں جا کر بیان کر کہ اے پیغمبر خدا ایک میں ایلچی غریبوں اور قیدیوں کا ہوں جسوقت تجھکو سوز فراق ودعدہ نہایت کو
پہونچے تو ہاتھ تضرع اور زاری کا اوٹھا کر درگاہ بے نیاز میں ہماسے ہمکو یاد کر اعرابی نے پوچھا کہ نام تیرا کیا ہے یوسف نے

فرمایا کہ نام بتلانیکی مجھکو اجازت نہین ہے لیکن صورت میری دیکھلی اور نشان اوسکا یہ ہے کہ چہرہ کی بابت کہدے اور یہی نشان ہے اونکو خبر کر اور رخسارہ
راست پر جو مین ایک خال رکھتا ہون اگر اوسکو پوچھین تو کہنا کہ فراق مین خون جگر جو آنکھون سے جاری ہے اوس سے وہ خال جاتا رہا ہی اور وہ یہ بھی
کہتا ہے کہ جب سے مین تجھسے جدا ہوا ہون گریہ و نالہ سے آرام نہین کیا ہی اور جبتک تیرا جمال نہ دیکھونگا بستر راحت پہ آرام نکرونگا اور اے
اعرابی جو دعا تو چاہی وہ طلب کر اوسکی جایگاہ وہ قبول ہوگی اعرابی نے کہا کہ تیری پاس مین کیونکر آؤن کہ مجھکو زمین نے پکڑ لیا ہے یوسف نے فرمایا کہ اس
اونٹ کو مت مار تاکہ زمین تجھکو چھوڑ دے اور اوسکو رنج مت پہونچا کہ اسنے مجھکو اوس غمزدہ کی حال سے خبر دی ہی وہ اعرابی اونٹ کے آزار
دینی سے درگزرا اور زمین نے اوسکو چھوڑ دیا اور یوسف کے پاس جاکر اوس اعرابی نے غور سے یوسف کی صورت دیکھی اور اونکی چہرہ کے
نشان اپنی خیال مین رکھی اور وہ یاقوت یوسف سے لیکر کنعان کو روانہ ہوا اور کنعان مین پہونچکر بعد گزرنی تہوڑی سی شب کے بیت الاحزان
کے دروازہ پر آیا اور کہا کہ السلام علیک یا نبی اللہ حضرت یعقوب اوسکی آواز کو سنکر باہر آئی اور فرمایا کہ علیک السلام یا عبد اللہ کون ہی تو اور
کہان سے آیا ہی تو اور کیا پیغام لایا ہے تو اعرابی نے کہا کہ مین قاصد غریبون اور مجبورون اور قیدیونکا ہون اور مصر سے آیا ہون اور تمام
قصہ بیان کیا جسوقت حضرت یعقوب نے سنا تو فریاد برلائی اور فرمایا کہ ای اعرابی تونے خوشخبری پہونچائی کہ امید وصال کی ہوائی ہی جا
اعرابی تو کچھ اجر اپنا چاہتا ہے کہا کہ مقصود میرا جو کچھ تہا اوس سے بیشتر حاصل کر لیا اب اجر تجھسے یہہ دعا کی ہی حضرت یعقوب نے دعا کی کہ
خداوندا سختیان موت کی اسپر آسان کر اور دشت اعرابی کا گویا ہوا کہ سبب پیغام کا تو مین ہون سنئے اسکو قیدخانہ کی دروازہ پر چہوڑ آیا ہون
مین بہی تجھسے دعا کی طمع رکہتا ہون حضرت یعقوب نے دعا کی کہ الہی اسکو بہشت کے ناقون مین سے کر اعرابی نے کہا کہ ای برگزیدہ خدا اوس قیدی کی
اصلی تو دعا کر یعقوب نے دعا کی کہ خداوندا اوسکو رہائی دی اور اوسکی قریبون اور یگانون اور اسکو ملا دی دعا حضرت یعقوب کی قبول ہوئی
اور یوسف کی رہائی کی دن قریب پہونچی اور مصر کے بادشاہ ریان نے خواب دیکہا جسکی تعبیر کی بیان کرنیکی واسطے قیدخانہ سی حضرت
یوسف کی طلبی ہوئی تہی چنانچہ خدا تعالی بادشاہ کی خواب کو بیان کرتا ہی اور فرماتا ہی کہ وَقَالَ الْمَلِكُ اور کہا بادشاہ نے کہ جسکا نام
ریان تہا اِنِّیْ اَرٰی تحقیق مینی دیکہا ہی خواب مین سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ سات گائین موٹیون کو کہ یَاْکُلُهُنَّ سَبْعٌ
عِجَافٌ کہ کہاتی ہین انکو سات دبلیان اور اونکی پیٹون مین کچھہ نہین معلوم ہوتا وَسَبْعَ سُنْبُلٰتٍ خُضْرٍ اور دیکہا ہی مینے سات
بالون سبز کو وَاُخَرَ یٰبِسٰتٍ اور دوسری خشک کو کہ خوشی ان خشک بالون کی اون سبز بالون پر ایسے لپٹی ہین کہ بالکل اونکو
پوشیدہ کر دیا ہی یہہ خواب بادشاہ نے حکماء کے اور تعبیر کی بیان کرنیوالونکی روبرو جو مصاحب تہی بیان کیا اور اون سی تعبیر اسکی پوچہی
چنانچہ فرماتا ہی خدا کہ کہا اوس بادشاہ نے اپنی مصاحبون تعبیر والون سے کہ یٰۤاَیُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِیْ فِیْ رُءْیَایَ ای اشراف قوم
کے حکم دو تم مجھکو بیچ خواب میری کے کہ کیا ہی تعبیر اوسکی اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْیَا تَعْبُرُوْنَ اگر ہو تم کہ واسطے خواب کے تعبیر بیان کرتے ہو تم
جسوقت اونہون نے سنا تو بادشاہ کے جواب مین قَالُوْۤا کہا اونہون نے کہ یہہ اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ خوابین پریشان ہین وَمَا
نَحْنُ بِتَاْوِیْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِیْنَ اور نہین ہین ہم ساتھہ تعبیرون خوابونکی علم رکھنیوالے اور حضرت صادق علیہ السلام سی روایت ہے فرمایا
کہ خواب تین طرح کا ہوتا ہے ایک تو بشارت ہوتی ہی واسطی مومن کی خدا کیطرف سے اور دوسرا خوف دلانا ہوتا شیطان کیطرف سے اور تیسرا
اضغاث احلام ہی اور جسوقت اون لوگون نے تعبیر کی نہی کا انکار کیا اور کہا کہ ہم نہین جانتی تو اوسوقت بادشاہ اونکی جواب دینی سے حیرت
مین گیا اور بہت تامل کیا اور کہا کہ کون ہی مشکل میری حل کری اسکی تعبیر کو بیان کرے اوس ساقی کو بعد سات برس کے حضرت یوسف یاد آئی کہ وہ
تعبیر خواب کی خوب بیان کرتی تہی وسنی بادشاہ کو فکر اور تردد مین دیکھکر کہا کہ قیدخانہ مین ایک شخص ہے وہ تعبیر خواب کی بتلاتا ہے چنانچہ خدا تعالی
اوسکی کہنے کو بیان کرتا ہی کہ وَقَالَ الَّذِیْ نَجَا مِنْهُمَا اور کہا اوس شخص نے کہ نجات پائی تہی اون دو قیدیون مین سے

جسنے کہ وہ ساقی بادشاہ کا تہا وَادَّكَرَ اور یاد کیا اوسنے قول یوسف کا جو کہ اوس سے وقت جانیکے قیدخانہ سے کہا تہا یوسف نے کہ اذْكُرْنِي
عِنْدَ رَبِّكَ یاد کیا اوسنے اوس کہنی کو یوسف کے بَعْدَ أُمَّةٍ پیچھے ایک مدت کے اور کہا بادشاہ سے اوس ساقی نے کہ أَنَا أُنَبِّئُكُمْ
بِتَأْوِيلِهِ مین خبر دونگا تمکو ساتہہ تعبیر اوس خواب کے فَأَرْسِلُونِ پس بہیجو تم مجھکو قیدخانہ مین کہ وہان ایک شخص بہت خوب تعبیر بیان کرتا ہی
بادشاہ یہہ سنکر بہت خوش ہوا اور اوسکو حکم کیا کہ تو قیدخانہ مین جاکر اوسکی خبر لا اور امۃ زمانہ کی جماعت کو کہتی ہین اور مراد اوس سے زمان
طویل ہے اور واذکر بعد امۃ جملہ معترضہ ہے اور انا انبئکم مفعول قال کا ہے یعنی بعد مدت دراز کے جو یوسف اوسکو یاد آیا اور اوسنے کہا کہ مین
خبر دونگا تمکو تعبیر خواب کی مجھکو قیدخانہ مین بہیجو بادشاہ نے یہہ سنا تو خوش ہوکر اوسکو قیدخانہ مین جانیکا حکم کیا کہ وہان سے تعبیر کی خبر لاوے
وہ ساقی سوار ہوکر قیدخانہ مین گیا اور حضرت یوسف سے کہا کہ يُوسُفُ أَيُّهَا الصِّدِّيقُ اے یوسف اے بہت سچے أَفْتِنَا حکم دے
تو ہمکو فِي سَبْعِ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ بیچ سات گایون موٹیون کی يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ کہاتی ہین ونکو سات گائین دبلیان وَسَبْعِ
سُنْبُلَاتٍ خُضْرٍ اور سات خوشے سبز وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ اور دوسرے سات خوشے خشک کہ اون سبز خوشون پر لپٹے ہوئے ہین
اسکی تعبیر کیا ہے لَعَلِّي أَرْجِعُ تاکہ مین اولٹا پہرون تعبیر کو سنکر إِلَى النَّاسِ طرف لوگون کی یعنی طرف بادشاہ کے اور اوسکی اہل زمین کے
لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُونَ تاکہ وہ آدمی جانین تعبیر کو تیری برکت سے اور علم تیرا اونکو معلوم ہو اور یوسف کو بہت سچا اوس ساقی نے اسواسطے کہا
اوسنے یوسف کا صدق قیدخانہ مین تعبیرون کے مقدمہ مین آزمایا تہا اور جسوقت یوسف نے حال بادشاہ کے خواب کا سنا تو تعبیر
اوسکی بیان کی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ قَالَ کہا یوسف نے کہ تَزْرَعُونَ سَبْعَ سِنِينَ کہیتی بوؤگے تم سات برس دَأَبًا موافق
عادت کے اور اوسکو حفص نے بفتح ہمزہ پڑہا ہی اور باقیون نے بسکون ہمزہ اور وہ حال واقع ہوا ہے یا مفعول مطلق فعل محذوف کا ہی اور یوسف
نے فرمایا کہ بعد تیار ہونے کہیتی کے فَمَا حَصَدْتُمْ پس جو کچھہ کہ کاٹو تم تو فَذَرُوهُ فِي سُنْبُلِهِ پس چہوڑ دو تم اوسکو یعنی اوسکے
غلہ کو بیچ خوشہ اوسکے کے اور اوسکے خوشون کو کوٹ کر غلہ اوسکا خوشون سے باہر نکالو کہ وہ گہن لگتی ہے اور کیڑے لگ جانے سے محفوظ رہے
اور خوشون ہی مین اوس غلہ کو جمع رکہو إِلَّا قَلِيلًا مگر تہوڑا سا بقدر حاجت کے مِمَّا تَأْكُلُونَ اوس مین سے کہ کہاؤگے تم ان
برسون مین کہ اوسکو خوشون مین سے باہر نکال لو اور باقی کو خوشون ہی مین رہنے دو ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ پہر آوینگے پیچہے ان
برسون کے سَبْعٌ شِدَادٌ سات برس سخت قحط کے جو کہ سبع عجاف ہین اون برسون مین يَأْكُلْنَ کہا جاوینگے وہ سال یعنی آدمی ان
سالون کے یہہ اسناد بر سبیل مجاز ہی یعنی کہاوینگے اوس زمانہ کی لوگ مَا قَدَّمْتُمْ اوسکو کہ پہلی کچہہ چہوڑا ہے تم نے لَهُنَّ واسطے اون
برسون قحط کے خوشون مین إِلَّا قَلِيلًا مگر تہوڑا سا مِمَّا تُحْصِنُونَ اوس میں سے کہ نگاہ رکہو تم واسطے تخم ریزی کہ بقدر اوسکے بچا رکہو اور
کل غلہ نہ کہا جاوے بلکہ واسطے تخم ریزی کچہہ بچا رکہو ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ پہر آویگا پیچہے اون برسون قحط کے عَامٌ ایک ایسا برس کہ فِيهِ
يُغَاثُ النَّاسُ بیچ اوسکے فریاد کو پہونچائی جاوینگے آدمی یعنی بارش باران اوسمین کثرت سے ہو اور ارزانی ہو جاوے وَفِيهِ يَعْصِرُونَ اور بیچ اوس
برس کی نچوڑینگے وہ چیز کہ نچوڑنیکی ہے مثل انگور اور زیتون اور کنجد کے اور یا یہہ کہ نچوڑی جاوینگی آدمی کے بادل اون پر نچوڑکر برسین اسواسطے خدا تعالی نے اس
جگہ بادلونکو معصرات فرمایا ہے چنانچہ فرماتا ہی کہ وَأَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرَاتِ اور اہل کوفہ نے یعصرون کو یا سی پڑہا ہے اور باقیون نے تا سی مخاطب کا صیغہ یعنی اور بیچ
اوس سال کی نچوڑوگے تم جو کہ نچوڑنیکی چیز ہے اور بعضے کہتے ہین کہ مراد نچوڑنے سے یہہ ہے کہ گائین دودہیان دوہینگی اور مقصود اوس سے فراخ سالی ہے
اور حاصل یہہ ہی کہ حضرت یوسف نے تعبیر خواب کی بیان کی کہ مراد گایون موٹیون اور سبز خوشون سے فراخی کی سات برس ہین اور مراد دبلی
گایون سے اور خشک خوشون سے قحط کے سات برس ہین اور مراد کہا جانی دبلی گایونکا موٹی گایونکو اور لپٹنا خشک خوشون کا سبز خوشون پر کہا جانا فراخی کے سالونکے
غلہ کا ہی خشکی کے سالون مین اور بعد خشکی کے سالونکی فراخیکا سال ہے اور جسوقت حضرت یوسف نے یہہ بادشاہ کے خواب کی تعبیر تمام کی وہ ساقی تعبیر کو سنکر بادشاہ کے پاس آیا اور

اوس وقت اراکین سلطنت بادشاہ کی خدمت مین حاضر تہے اور اوس مجمع عام مین جو کچہہ کہ اوسنے یوسف سے سنا تہا سب بیان کیا بادشاہ کو یہہ حال سنکر بہت پسند آیا اور چاہا کہ زبانی یوسف کے اپنے کانون سے سنے ہو سطے بادشاہ نے حضرت یوسف کو طلب کیا چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ وَقَالَ الْمَلِكُ اور کہا بادشاہ نے اپنے آدمیون سے کہ ائْتُونِي بِهِ لاؤ تم میرے پاس اوس یوسف کو فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ پس جسوقت کہ آیا اوس یوسف کے پاس بہیجا ہوا بادشاہ کا کہ وہ ساقی بادشاہ کا تہا اور پہر یوسف کے پاس گیا اور کہا کہ اے یوسف تمکو بادشاہ نے بلایا ہے کہ تیری بات سے وہ تعبیر خواب کی سنے حضرت یوسف نے چاہا کہ پہلے اپنی بیگناہی کو بادشاہ پر ظاہر کرے تاکہ کسیکو مجال گفتگو کی نہو ہوسطے قَالَ کہا یوسف نے اوس ساقی سے کہ ارْجِعْ إِلَىٰ رَبِّكَ اولٹا پہر جا تو طرف بادشاہ اپنے کے فَاسْأَلْهُ پس پوچہہ تو اوس سے کہ وہ دریافت کرے کہ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ کیا حال تہا اون عورتون کا کہ جنہون نے کاٹے تہے ہاتہہ اپنے إِنَّ رَبِّي بِكَيْدِهِنَّ تحقیق پروردگار میرا ساتہہ مکر اون عورتون کے عَلِيمٌ عالم ہے اور خوب جانتا ہے اور بعضون نے نسوہ کو بضم نون پڑہا ہے حضرت یوسف نے پہلے تہمت کو اپنے سے دفع کرنا چاہا ہو سطے کہ اگر بدون ظاہر ہونے حال کے یوسف قید خانہ سے چلے آتے تو بادشاہ جسوقت یوسف کو دیکہتا تو اوسیوقت تصور کرتا کہ یہہ وہ شخص ہے کہ جسنے عزیز کے زوجہ کے ساتہہ خیانت کی ہے اور جب حال کہل جائیگا تو بادشاہ کو معلوم ہوگا کہ یہہ بڑا مظلوم ہے ہو سطے حضرت یوسف نے فرمایا کہ پہلے اون عورتون سے دریافت کرو کہ میرے ذمہ کیا وہ گناہ ہے کہ جسکی سزا مین مجہکو قید کیا ہے اور عزیز کی عورت کا کچہہ ذکر نکیا اگرچہ اونکو قید کرایا تہا یہہ اونکا کمال ادب اور کرم ہے اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ خدا بخشے یوسف کو بخشے وہ بڑے بردبار اور صاحب تہے اور بڑے کریم اگر مین اونکی جگہہ ہوتا تو پہلے رہائی کی شرط کر لیتا تب اوسکو تعبیر خواب کی کہتا اور اونکے نکلنے مین جلدی کرتا اور فرمایا حضرت نے کہ الکریم بن الکریم بن الکریم بن الکریم یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم اور آدمی بادشاہ کا بہیجا ہوا یوسف کے پاس سے آیا اور بادشاہ سے یوسف کا پیغام بیان کیا تو بادشاہ نے عورتونکو طلب کرکے جمع کیا اور یوسف کا حال اونسے دریافت کیا چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ قَالَ کہا بادشاہ نے اون عورتون سے کہ مَا خَطْبُكُنَّ إِذْ رَاوَدتُّنَّ يُوسُفَ عَن نَّفْسِهِ کیا تہا حال تمہارا جسوقت کہ درخواست کی تہی تمنے یوسف کو نفس اوسکے سے کہ تہا مقصد دلی تمہارا وہ ہے جانتی تہین قُلْنَ کہا اون عورتون نے جواب مین کہ حَاشَ لِلَّهِ پاک ہے خدا اس سے کہ عاجز ہو پیدا کرنے مین ایسے شخص کے مانند یوسف کے وہ پاکیزہ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِن سُوءٍ نہین جانا ہے ہمنے اوپر اوس یوسف کے کسی برائی کو نہ تہوڑی کو نہ بہت کو اور تحقیق حاش بعد کی پہلے گزر گئی ہے اور زلیخا نے دیکہا کہ سوائے راستی اور درست گوئی کے کچہہ فائدہ نہین ہے اوسنے بہی راست راست بیان کیا چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ قَالَتِ امْرَأَتُ الْعَزِيزِ کہا عورت عزیز کی نے یعنی زلیخا نے کہ الْآنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ اب ظاہر ہوگیا حق جو کچہہ واقع مین تہا اور سچ تہا کہ أَنَا رَاوَدتُّهُ مینے ہی درخواست کی تہی اوس یوسف کو عَن نَّفْسِهِ نفس اوسکے سے اور اوسنے مجہسے ہرگز درخواست نکی تہی اور ہمیشہ وہ ایسے کام سے پرہیز کرتا رہا وَإِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ اور تحقیق کہ وہ البتہ راست کہنیوالون مین سے ہے کہ اوسنے عزیز سے بہی راست راست بیان کیا تہا کہ هِيَ رَاوَدَتْنِي اوس زلیخا نے درخواست کی تہی مجہسے اور بعد استفسار کے بادشاہ نے حضرت یوسف کو پیغام بہیجا کہ عورتون نے اپنے گناہ کا اقرار کیا ہے تو قید خانہ سے یہان چلا آ کہ تیرے روبرو اون عورتونکو سزا دون حضرت یوسف نے فرمایا کہ غرض میری انکو سزا دینی نہین ہے بلکہ مقصود میرا یہہ تہا کہ بیگناہ ہونا میرا اور اون عورتونکا دروغ اور ظلم ظاہر ہوجاے سو وہ ثابت ہوگیا چنانچہ بیان کرتا ہے خدا یوسف کے قول کو کہ ذَٰلِكَ وہ یعنی درخواست میری عورتونسے دریافت کرنیکی یہہ تہی لِيَعْلَمَ تاکہ جانے وہ عزیز اور جانین سب آدمی کہ أَنِّي لَمْ أَخُنْهُ تحقیق مینے نہین خیانت کی ہے اوس عزیز کی بِالْغَيْبِ بیچ غیبت کے اور پیٹہہ پیچہے بلکہ حق اوسکی پرورش کا مینے نگاہ رکہا ہے وَأَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي كَيْدَ الْخَائِنِينَ اور تحقیق خدا نہین رہنمائی کرتا ہے مکر کو خیانت کرنیوالونکے اس قول مین اشارہ ہے طرف خیانت زلیخا کے اور نہی پاکدامنی کی اور حضرت یوسف کو معلوم ہوا کہ بوسیلہ حمایت ربانی اور توفیق یزدانی مین خیانت سے پاک ہوا ہون نہ کہ نفس کی مضبوطی سے ہوسطے نفس کے اعتباری بیان کرتی ہین کہ وَمَا أُبَرِّئُ نَفْسِي اور

نہین پاکیزہ رکہتا ہون مین نفس اپنے کو کہ نفس بیچ خواہشون اور آرزو سے پاک ہے اِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ تحقیق کہ نفس حکم کرنیوالا ہے اپنی طبیعت سے بِالسُّوْٓءِ ساتہہ
برائی اور گناہ کے اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيْ مگر وقت رحم کرنے پروردگار میرے کہ توفیق اور لطف اور عصمت عطا کرے اور یہہ ما مصدریہ ہے اِنَّ رَبِّيْ
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ تحقیق پروردگار میرا بخشنے والا مہربان ہے کہ توبہ کرنیوالون کے گناہون کو بخشے اور بعضے کہتے ہین کہ ذلک لیعلم سے یہانتک
کلام زلیخا کا ہے کہ اوسنے کہا کہ وہ جو مینے کہا ہے اسلئے ہے کہ تا جانے یوسف کہ مینے نہین خیانت کی ہے اوسکو مقدمہ مین جہوٹ بولنے
مین جسوقت مجہسے اوسکا حال پوچہا تہا بلکہ مینے اوسکی پاکدامنی اور حق کو بیان کردیا اور مین اپنے نفس کو پاکیزہ نہین کہتی ہون خیانت سے
اور مینے ہی خیانت کی تہی کہ مینے اوسکو تہمت لگائی تہی اور قید کیا تہا اور بادشاہ نے حضرت یوسف کے یہہ بات سنی تو اونکی دیدار
کا اشتیاق اوسکو بہت ہوا اور واسطے لانے یوسف کے حکم کیا چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ وَقَالَ الْمَلِكُ اور کہا بادشاہ مصر نے اپنے ملازمین
سے کہا ائْتُوْنِيْ بِهٖ لاؤ تم اوس یوسف کو کہ اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِيْ خاص کرون مین اوسکو واسطے نفس اپنے کے کہ اپنی کام اوسکے سپرد کردون
کہتے ہین کہ یوسف کو بڑے اعزاز اور اکرام اور دہوم دہام سے بادشاہ نے قیدخانہ سے بلوایا اور جسوقت وہ قیدخانہ سے نکلے تو
قیدی اونکی مفارقت مین بہت روئے حضرت یوسف نے سبکو تسلی دی اور حمام مین جاکر غسل کیا اور لباس شاہانہ جو کہ بادشاہ نے
بہیجا تہا زیب تن کیا اور بادشاہ کے دروازہ پر پہونچے بادشاہ نے استقبال کیا اور یوسف نے بادشاہ کو سلام کیا اور بادشاہ اونسے بغلگیر ہوا
اور بہت عزت سے اپنے تخت پر اونکو بٹہایا اور بادشاہ نے کلام کیا تو حضرت یوسف نے اوسکو عربی مین جواب دیا بادشاہ نے پوچہا کہ یہہ کیا زبان ہے یوسف
نے فرمایا کہ یہہ زبان میرے چچا اسمعیل کی ہے اور بعد اسکے یوسف نے زبان عبرانی مین بادشاہ کو دعا دی بادشاہ نے پوچہا کہ یہہ کیا
زبان ہے فرمایا کہ زبان میرے باپ کی ہے اور کہتے ہین کہ یوسف اوس روز تینتیس ٣٣ برس کی تہی بادشاہ نے یوسف سے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ تعبیر خواب کے
تمہاری زبان سے سنون حضرت یوسف نے فرمایا کہ اول تمہارا خواب بیان کرون کہ تمنے کیا دیکہا ہے اور کسطرح دیکہا ہے اور بعد اوسکے تعبیر اوسکی
بیان کرون بادشاہ نے کہا کہ بہت خوب پہلے میرا خواب بیان کرو یوسف نے فرمایا کہ تمنے خواب مین دیکہا ہے کہ سات گائین موٹیان سفید روشن
اونکے پستانون مین دودہ بہرا ہوا رودنیل کے اندر سے نکلے ہین اور تو اونکو دیکہتا ہے اور تعجب کرتا ہے اور بعد اوسکے دیکہا تو نے کہ سب
پانی رودنیل کا زمین مین غائب ہوگیا ہے اور زمین باہر نکل آئی ہے اور اوس کیچڑ مین سے سات گائین دبلیان بے شیر اور بے پستان کہ پشت اونکی
شکم سے چپٹی ہوئی ہے باہر آئی ہین اور اون موٹی گایون سے جاکر لپٹیان ہین اور اونکی ہڈیان توڑ ڈالی ہین اور اونکا گوشت اور رگون اور
پوست سب کہاگئی ہین بادشاہ اس امر کو دیکہکر تعجب مین تہا کہ سات خوشہ سبز اور تازہ گندم کے اور سات خوشہ خشک زمین سے باہر نکلے اور بادشاہ
تعجب مین تہا کہ یہہ سبز اور خشک خوشہ زمین سے کیونکر باہر آئے ہین کہ ایک ہوا آئی اور اوسنے خشک خوشون کو سبز خوشون پر مارا کہ آگ اونسے باہر
آئی اور اون سبز خوشون کو جلادیا اور بادشاہ اس خواب سے ڈرکر بیدار ہوا بادشاہ نے تعجب کیے اور حیران ہوکر کہا کہ اسیطرح مینے یہہ
خواب دیکہا ہے اور اب تعبیر اسکی بیان کر حضرت یوسف نے جسطرح سے کہ پہلے اسکے تعبیر بیان کی تہی پہر بیان کی اور بادشاہ نے کہا کہ اے صدیق اب
تیری راے اس مقدمہ مین کیا ہے کہ اوسپر عمل کرون فرمایا کہ جسقدر گیہون اور جو تمہاری عملداری مین ہین اونکو جمع کرین اور زمین مین اونکی تخم
ریزی کرین اور جسوقت زراعت کو کاٹ کر تیار کرین تو غلہ کو اوسکے خوشون مین رہنے دین اور ایک سال مین جسقدر غلہ پیدا ہو اوسکا
پانچوان حصہ کہانیکے واسطے خوشون مین سے نکال کر غلہ تو اوسکا آدمی کہائین اور بہوسا اوسکا حیوانات کہائین اور باقی کو قحط کے برسون
کیواسطے جمع کرتے جائین اور جب یہہ سال فراخی کے گزر جائین اور قحط کے سال آئین تو ہر چہار طرف سے آدمی واسطے خرید کرنے غلہ کے
تیرے پاس آئینگے اوسوقت جس نرخ سے تو چاہے اوس غلہ کو اپنے مقصود کے موافق فروخت کر اور اس سبب سے خزانہ تیرا زروسیم سے پر ہوجائیگا
کہ کسی بادشاہ نے ایسا نہ دیکہا ہو بادشاہ نے جسوقت کلام یوسف کا سنا تو بہت خوش ہوا اور مرتبہ اون کا بہت بڑہایا چنانچہ

فرماتا ہے خدا کہ فَلَمَّا كَلَّمَهٗ پس جسوقت کہ کلام کیا بادشاہ نے اوس یوسف سے اور اوسکو امین اور عقیل جانا تو قَالَ کہا کہ اِنَّكَ الْيَوْمَ
لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ تحقیق تو آجکے دن نزدیک ہمارے مرتبہ والا امانت دار ہے ای یوسف بسبب چیزون پر ہماری جو کچھہ مناسب ہو اور
آرزو تیری ہو بیان کر کہ موافق مدعا تیری عمل مین لاؤن قَالَ کہا یوسف نے بادشاہ سے کہ اجْعَلْنِيْ کر دی تو مجھکو حاکم کرنے والا
عَلٰى خَزَآئِنِ الْاَرْضِ اوپر خزانون زمین کے جو زمین کہ تیرے ملک مین ہے نقد او رجنس مین سب مین کہ زراعت مین خرچ کرون
اِنِّيْ حَفِيْظٌ تحقیق کہ مین نگاہ رکہنے والا چیزون کا ہون عَلِيْمٌ جاننے والا مصلحتون کا بادشاہی کی کہ جو کچھہ مین کرون وہ مصلحت سے
خالی نہوگا اور امام رضا علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا کہ مراد اوس سے یہہ ہے کہ نگہبان ہون مین جو چیز کہ میرے تحت مین ہے اور جاننے
والا ہون ہر زبان کا اور حکومت کو حضرت یوسف نے اسواسطے طلب کیا کہ اوسکو وسیلہ سے احکام خدا کی جاری کرین اور ہر ایک حق کو اوسکے محل پر
پہونچائین اور اس آیت سے معلوم ہوا کہ حاکم ظالم کیطرف سے کوئی عمل اختیار کرنا جائز ہے جسوقت حق کو قائم کر سکتا ہو اور حضرت یوسف نے اپنی خوبی
بیان کی کہ مین حفیظ اور امین ہون اور حضرت صادق علیہ السلام نے اپنی تفسیر مین فرمایا ہے کہ ضرورت مین آدمی اپنی نفس کا تزکیہ کر سکتا
ہے اور اپنی صفت نیک کو بیان کر سکتا ہے اور بعضے تفسیرون مین لکہا ہے کہ بادشاہ نے تخت طلائی مرصع بجواہر یوسف کے واسطے تیار کروایا
اور تاج جڑاؤ اونکی سر پر رکہا اور کنجیان تمام خزانونکی سپرد کی اور اختیار تمام بادشاہی کا یوسف کو دیا اور عزیز کو معزول کر کر اوسکا
منصب بہی یوسف کو دیا اور بعضی روایت مین یہہ ہے کہ جبتک عزیز زندہ رہا یوسف نے اوسکے لحاظ سے اوسکا منصب نہین لیا اور بعد ایک
سال کے عزیز مرگیا تو یوسف اوسکی کام کے بہی مالک ہوے اور بادشاہ کو عدل اور نیک تدبیر یوسف سے بہت تعجب ہوا تہا اور ہمیشہ حضرت یوسف کے
صحبت مین رہتا تہا اور بعضے روایت مین یہہ ہے کہ بادشاہ نے ایکسال تک حضرت یوسف سے صحبت اور ہمنشینی رکہی اور بعد ایکسال کے جمیع
امور سلطنت کے اونکی سپرد کئے چنانچہ ابن عباس سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ رحم کرے خدا میرے برادر یوسف پر
کہ اگر وہ نکہتے کہ مجہکو زمین کے خزانون پر مقرر کر تو البتہ بادشاہ اونکو اوسیوقت مقرر کرتا لیکن بعد ایکسال کے مقرر کیا اور بعضی روایت
مین ہے کہ بعد ایکسال کے بادشاہ نے تاج جڑاؤ اپنا یوسف کے سر پر رکہا اور لباس خاص اونکو پہنایا اور شمشیر خاص اپنی اونکی گلی مین حمائل کر کے تخت مرصع
پر اونکو بٹہلایا اور تمام امرا اور ارکین سلطنت کو حضرت یوسف کے خدمتمین مقرر کیا اور جمیع امور کو یوسف کے سپرد کیا اور خود ریاست سے
دست بردار ہوا اور بادشاہی مصر نے فضل اور رحمت خدا سے یوسف پر قرار پایا اور کل آدمی اونکی محکوم ہوئے چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ
وَكَذٰلِكَ اور اسی طریقے جیسے کہ یوسف کو قیدخانہ سے خلاصی دی ہے اور مقرب بادشاہ کا کیا ہے ایسی ہی مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ قدرت دی
ہمنے واسطے یوسف کے فِي الْاَرْضِ بیچ زمین کے وسکو بادشاہ مصر کا کیا يَتَبَوَّاُ مِنْهَا جگہہ پکڑتا تہا وہ اوس زمین مین سے اور اوترتا تہا اور تصرف
کرتا تہا حَيْثُ يَشَآءُ جس جگہہ کہ چاہتا تہا اپنی جگہہ سے اوس زمین مین اور اوسکے شہر دنیمین اور فرماتا ہو خدا کہ نُصِيْبُ بِرَحْمَتِنَا ہم پہونچتے ہین ہم ساتہہ
رحمت اپنی کے یعنی اپنی رحمت کو ہم پہونچاتی ہین مَنْ نَّشَآءُ جسکو کہ چاہتے ہین ہم دنیا اور آخرت مین وَلَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۵ اور
نہین ضایع کرتے ہین ہم اجر نیکی کرنیوالونکو بلکہ ثواب اونکا دیتی ہین ہم جلدی یا دیر مین موافق مصلحت کے وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اور البتہ اجر آخرت
کا ہمیشہ کو باقی رہنے کے سبب سے دنیا کی اجر سی خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بہتر ہے واسطے اون لوگونکے کہ ایمان لائی ہین وہ وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ع
اور ہین وہ کہ پرہیز کرتے ہین برے کامون سے اور خدا سی ڈرتے ہین جیسے کہ یوسف نے خدا کے خوف سے اونہون نے پرہیز کیا اور اوسکی عوض مین جاہ سے جاہ کو پہونچے اور
آخرت مین اونکو اعلی درجات عالیات ہین اور کہتے ہین کہ حکم کیا حضرت یوسف نے کہ آدمی زراعت مین مشغول ہون اکثر آدمی زراعت مین مشغول ہوئی اور
کثرت سے زراعت ہونے لگی اور غلہ تیار ہوتا تہا اوسمین سے موافق کہانے کے صاف کی خوشونمین سے نکال لیتی تہے اور باقی کو خوشون مین رہنے دیتی ہے کہ گھڑی
نہین ہر سال ہی کرتی تہی اور یوسف نے مصر کے باہر ایک شہر کی عمارت بنوائی اوسمین سب غلہ جمع ہوتا تہا جب سات برس فراخی کی گزر گئے تو سال اول

قحط کی سات برسون مین شروع ہوا اور جبرئیل نے آواز بہوک کی درمیان مصریون کی دی ہرچند لوگ کہانا کہاتی ہین لیکن ہر ہی بہوک بہوک پکارتی تہی یہانتک کہ بادشاہ بہی بہوک سے تڑپ کہتا تہا حضرت یوسف نے اوسکی سینہ پر ہاتہہ رکہا تو اوسکی بہوک کم ہوئی اور کہتی ہین کہ قحط کی شب اول حضرت یوسف نے باورچیونکو حکم دیا کہ آدہی رات گزری کہانا تیار کرو اونہون نے عرض کی بادشاہ کی عادت اوسوقت کہانا کہانیکی نہین ہے فرمایا کہ جو کچہہ مین حکم کرتا ہون وہ کرو باورچیون نے شب کہانا تیار کیا جب آدہی رات گزری تہی بادشاہ بہوک پکارتا ہوا بیدار ہوا اور کہا کہ جو کچہہ کہانا کہ اوسوقت موجود ہو حاضر کرو کہ بہوک کا غلبہ بہت ہے تب باورچیون نے کہانا حاضر کیا تو بادشاہ نے پوچہا کہ تمکو کیونکر معلوم ہوا کہ مجہکو اسوقت بہوک لگیگی جس لئی یہہ کہانا اسوقت تمنی تیار کیا ہی باورچیون نے کہا کہ یوسف نے حکم دیا تہا بادشاہ نے حضرت یوسف سے پوچہا کہ تمنے کیونکر جانا تہا کہ مجہکو اسوقت بہوک لگیگی فرمایا کہ آجکی شب شب اول قحط کی تہی اور علامت قحط کی یہہ ہی کہ آدمیکو بہت بہوک لگتی ہی اسواسطی مینی جانا کہ تجہکو بر خلاف عادت کے بہوک لگیگی بادشاہ کو یہہ بات سنکر بہت تعجب ہوا حاصل یہہ ہے کہ ملک شام اور مصر وغیرہ مین قحط کی بہت شدت ہوئی اور ہر چہار طرف سے آدمی واسطے خرید کرنی غلہ کی مصر مین آنی لگی اور حضرت امام رضا علیہ السلام سی روایت ہے فرمایا کہ جب سال فراخی کے گزر گئی اور قحط کے سال شروع ہوئی تو حضرت یوسف نے غلہ کا فروخت کرنا شروع کیا پہلی سال مین تو درہم اور دینار کی عوض مین فروخت کیا یہانتک کہ کسیکی پاس درہم اور دینار باقی نرہا اور دوسری سال مین زیور اور جواہر کی عوض مین فروخت کیا یہانتک کہ کسیکے پاس زیور اور جواہر باقی نرہا سبکا زیور اور جواہر یوسف کے خزانہ مین جا پہونچا اور تیسری سال گہوڑون اور چارپایون کی عوض مین حضرت یوسف نے غلہ کو فروخت کیا یہانتک کہ سوائے یوسف کے کسیکے پاس چارپایہ باقی نرہا اور چوتہی سال غلامون اور لونڈیونکی عوض مین غلہ کو فروخت کیا یہانتک کہ کسیکے پاس غلام باقی رہا اور نہ کوئی لونڈی باقی رہی اور پانچوین سال گہرون اور رختون اور کپڑون اور اثاث البیت اور افتادہ زمینون کے عوض مین غلہ کو فروخت کیا یہانتک کہ اوس ملک مین کسیکی پاس مین اور گہر اور اثاث البیت باقی نرہا اور چہٹی سال کہیتون اور نہرونکی عوض مین غلہ فروخت کیا یہانتک کہ اوس ملک مین کسیکی پاس کہیت اور نہر باقی نرہی اور ساتوین سال آدمیونکی جانون کی عوض مین غلہ فروخت کیا یہانتک کہ اوس ملک مین کوئی ایسا نتہا کہ یوسف کا غلام اور لونڈی نہو جو کچہہ اوس ملک مین تہا سب یوسف کے ملک مین داخل ہوا اور جو کہ آزاد تہی وہ بہی یوسف کے غلام اور لونڈی ہوگئی اوسوقت کے آدمی کہتی تہی کہ ایسا بادشاہ صاحب حکم اور علم اور تدبیر ہمنی سنا ہی اور نہ دیکہا ہی کہ مثل اسکی خدا نے کسیکو دیا ہوا اوسوقت یوسف نے بادشاہ ریان سے کہا کہ خدا تعالی نی مجہکو بقدر دیا ہی تیری رائے مین کیسا ہی کہ مینی انکی اصلاح ہو اسواسطی نہین کی ہے کہ اونکو بگاڑ دون اور نہ ایسی نجات دی ہی کہ اونپر وبال ہو لیکن خدا تعالی نی میری ہاتہہ پر اونکو نجات دی ہی بادشاہ نی یہہ سنکر کہا کہ رائے میری وہ ہے کہ جو رائے تیری ہے یوسف نے فرمایا کہ مین خدا کو گواہ کرتا ہون اور تجہکو گواہ کرتا ہون ای بادشاہ کہ مینی مصر کی لوگونکو سبکو آزاد کیا اور جو کچہہ اونکا مال اور اسباب تہا سب واپس کیا اور تیری انگوٹہی اور تخت اور تاج بہی مینی واپس کیا بشرطیکہ میری خصلت کی موافق تو کام کری اور میری علم کے موافق حکم کری بادشاہ نی کہا کہ یہین فخر میرا ہی اور تیری حکم کی موافق چلونگا اگر تو نہوتا تو کچہہ قدرت مجہکو نہوتی اور نہ کسی امر کی میز ہدایت پاتا اور مین گواہی دیتا ہون کہ سوا خدا کی کوئی معبود نہین ہے اور تو پیغمبر برحق اوسکا ہی اور وہ بادشاہ مسلمان ہوگیا اور یوسف سے اوسنی کہا کہ تو اوسیطرح حاکم رہ کر تو بڑا امین قدر والا ہمارے نزدیک ہی روایت کرتی ہین کہ سات برس کی عرصہ مین یوسف نے کبہی سیر ہوکر کہانا نہین کہایا تا کہ بہوکونکو فراموش نکری اور بادشاہ کی پاس بہی ایکوقت کہانا بہیجتے تہی بادشاہ نے پوچہا کہ کیا سبب ہے کہ دو بار موافق عادت کے کہانا نہین بہیجتے ہو فرمایا کہ اسواسطی کہ تو بہی بہوک کا ذائقہ چکہے اور بہوکے آدمیون کو فراموش نکری بادشاہ نے بہت پسند کیا اور کہتی ہین کہ قحط کنعان مین بہی پہونچا تہا اور اولاد حضرت یعقوب کے قحط سے بہت تنگ ہوگئے بیٹون نی اونکی کہا کہ ای باپ ہمارے مصر مین ایسا بادشاہ ہی کہ قحط زدہ لوگون پر بہت مہربانی کرتا ہی اگر تو حکم دی تو ہم وہان جائین غلہ واسطی بہوکون کی وہانسے لائین حضرت یعقوب نے فرمایا

کرجاؤ اور بنیامین کو بیجاؤ اور بنیامین کو اسواسطی نہین جانے دیا کہ فراق یوسف مین اوس سی تسلی حاصل کرتی تہی اور دس
فرزندون کو حضرت یعقوب نے مصر کو روانہ کیا اور ہر ایک کو ایک ایک اونٹ دیا اور واسطی تجارت کی کچہہ پشم و نگین اور پنیر اون
کی ہمراہ اونکی کر دیا اور کتب مین ہی کہ چہاج کو پچاکر شل صابونی کی اوسکی ٹہریان بنا لیتی ہین اور قمی نے اپنی تفسیر مین لکہا ہی کہ گوگل
کو بار کر کی لیگئی تہی وہ دسون بہائی مصر کو روانہ ہوئی اور ایک اونٹ تجارت کا بنیامین کیواسطی لیگئی اور مصر مین پہونچکر واسطی غلہ کی یوسف کے
پاس گئی چنانچہ فرماتاہی خدا کہ وَجَآءَ اِخْوَةُ يُوسُفَ اور آئی بہائی یوسف کی کنعان سی مصر مین فَدَخَلُوا عَلَيْهِ پس داخل ہوئے وہ اوپر
اوس یوسف کی یعنی یوسف کے پاس گئی اور رسم سلام اور دعا کی بجالائی فَعَرَفَهُمْ پس پہچانا یوسف نے اونکو وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُونَ اور وہ
واسطی اوس یوسف کے نہ پہچاننی والی تہی بسبب دراز ہونی مدت کی کہ چالیس برس کا عرصہ ہوا تہا اور یوسف کو اونہون نے لڑکا بارہ برس کا چہوڑا
تہا اور اب اوسکو بادشاہ جلیل القدر تخت پر بیٹہا ہوا دیکہا کہ لباس بادشاہی پہنی ہوئی اور تاج جڑاؤ سر پر رکہی ہوئی بیٹہا ہی اور بعضی
کہتی ہین کہ اونہون نے اسواسطی نہ پہچانا کہ اونہون نی معصیت کی تہی اور معصیت آدمی کی دیدہ دل کو سیاہ کر دیتی ہی اور کہتی ہین کہ جبوقت برادران
یوسف یوسف کی پاس آئی اور یوسف نی اونکو نظر اول مین پہچانا اور اونہون نے یوسف کو نہ پہچانا تو یوسف نی اونسی پوچہا کہ تم کون ہو کہا ہم
گلہ بان ہین ہماری ولایت مین قحط تہا اسواسطی حاضر ہوئی ہین کہ مہربانی فرماکر ہمکو کچہہ غلہ دیوی یوسف نی فرمایا کہ ایسا نہ ہو کہ تم جاسوس
ہو اور میری ملک کا حال دریافت کرنی آئی ہو کہا کہ معاذ اللہ ہم سب ایک شخص یعقوب صفی اللہ کی فرزند ہین یوسف نے پوچہا کہ تمہاری باپ کے کتنی فرزند ہین
کہا کہ بارہ فرزند تہی ایک فرزند کو اونکی بہیڑیا کہا گیا ہے اور دوسرا جو اوسکی ماں کا بیٹا ہی اوسکو باپ اپنی خدمت مین رکہتا ہی حضرت یوسف نے
پوچہا کہ یہان کوئی تمکو پہچانتا ہی کہا کہ نہین یوسف نے فرمایا کہ جبتک کہ وہ بہائی تمہارا جو کہ باپ کے پاس ہے یہان نہ آئیگا تو تمہارا جہوٹ اور سچ
معلوم ہوگا کہنی لگی کہ بعد اسکی جو ہم آئینگی تو اوسکو ہمراہ اپنی لیتی آئینگی یوسف نے فرمایا کہ ایک شخص تم مین سے یہان رہی تا کہ تم اوس بہائی کو اپنی
یہان لاؤ اونہون نے ایک بہائی کی رہنی کیواسطی قرعہ ڈالا تو شمعون کی نام آیا وہ وہان رہا اور یوسف نی اپنی خادمونکو حکم دیا کہ مال تجارت اونسی لیلو
اور عوض مین اوسکی گیہون اونکو دیدو اور کہتی ہین کہ مال تجارت اونکا بنرخ بازار دستو بیاکہ فروخت ہوا اور اونکو ایک ایک بار شتر گیہون
دئی اور بعضی روایت مین آیا ہے کہ اونکی مال تجارت کو فروخت نہین کیا اوس حال کو خدا تعالی بیان کرتاہی چنانچہ فرماتاہی کہ وَلَمَّا جَهَّزَهُمْ
بِجَهَازِهِمْ اور جبوقت طیار کیا اونکو یوسف نے ساتہ سامان اونکی کی کہ ہر ایک کو ایک بار شتر گیہون دئے اوسوقت اونہون نے کہا کہ ایک بار شتر
ہماری اوس بہائی کیواسطی بہی دیجئی جو کہ باپ کے پاس ہے یوسف نے فرمایا کہ آدمیون کی شمار کی موافق بار شتر دیتا ہون نہ اونٹونکی شمار کی مطابق جب
اونہون نے بہت مبالغہ کیا تو قَالَ ائْتُونِي بِأَخٍ لَّكُم مِّنْ أَبِيكُمْ کہا یوسف نے کہ لاؤ تم میری پاس بہائی کو کہ واسطی تمہاری ہی باپ تمہارے سے کہ وہ
برادر پدری تمہارا ہی اور برادر مادری وہ تمہارا نہین ہے أَلَا تَرَوْنَ کیا نہین دیکہتی ہو تم مجہکو کہ أَنِّي أُوفِي الْكَيْلَ تحقیق مین
پورا کرکے دیتا ہون پیمانہ غلہ حق کسیکا کم نہین کرتاہون وَأَنَا خَيْرُ الْمُنزِلِينَ اور مین بہتر مہمان نوازی کرنیوالا ہون کہ مین مہمان پر
بہت احسان کرتاہون فَإِن لَّمْ تَأْتُونِي بِهِ پس اگر نہ لاؤگی تم میری پاس اوس بہائی اپنی کو تو فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِندِي پس
نہین پیمانہ غلہ کا ہی واسطی تمہاری نزدیک میری وَلَا تَقْرَبُونِ اور نہ نزدیک آؤ تم میری کہ میری ولایت مین
پہر تم قدم اپنا نہ رکہنا اگر اوسکو ہمراہ اپنی نہ لاؤ گے قَالُوا کہا اونہون نے یعنے برادران یوسف نے کہ سَنُرَاوِدُ عَنْهُ
أَبَاهُ قریب ہے کہ درخواست کرین ہم بہیجنی اوسکی سی باپ اوسکی کو وَإِنَّا لَفَاعِلُونَ اور تحقیق ہم البتہ کرنیوالی ہین جس امر کو
کہ ہم تجہسی بیان کرتے ہین اور اوسکی طلب کرنین ہم چشم پوشی نکرینگی وَقَالَ اور کہا یوسف علیہ السلام نے لِفِتْيَانِهِ واسطی
غلامون اپنی کی اور فتی اصل مین غلام کو کہتی ہین خواہ جوان ہو خواہ بوڑہا ہو اور مشہور فتی جوان کے معنی مین ہے اور اہل کوفہ نے فتیانہ پڑہا ہی

اور باقیون نے تفسیر یہ ہی یعنی یوسف نے اپنی غلامون سے کہا جنہی کرانیا اور تولنا غلہ کا تعلق رکہتا تہا کہ اجْعَلُوا بِضَاعَتَهُمْ
کردو تم پونجی اونکی کہ وہ قیمت گندم کی ہی فِي رِحَالِهِمْ بیچ تہیلیون اونکی کے لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُونَهَا تاکہ وہ پہچانین اوس قیمت کو اِذَا انْقَلَبُوا
اِلَىٰ اَهْلِهِمْ جسوقت پہرین وہ طرف لوگون اپنی کی اور اونکے پاس پہونچین لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ شاید کہ وہ پہر آوین یہان
سے مراد خود اپنی ہے کہتی ہین کہ برادران یوسف نے جو گندم کی قیمت مین اپنی بضاعت دی تہی کہ وہ چند چیزین تہی تجارت کی یوسف نے
نے چاہا کہ مین انسے گندم کی قیمت لون اسواسطی وہ قیمت اونکی تہیلیون مین اونکی رکہوا دی اور دوسری وجہ رکہوا دینی کی یہہ تہی کہ جسوقت
وہ گندم کی قیمت دیکہینگی تو دیانت کی سبب پہر واپس آوینگی یا باپ اونکو تاکید کرکی روانہ کریگا کہ یہہ قیمت گندم کی جو سہو سے یہان چلی آئی
ہے اوسکو وہان جاکر دے آؤ اور کہتی ہین کہ فرزندان یعقوب خوشی خوشی مصر سے گیہون لیکر کنعان کو روانہ ہوئی اور کنعان مین جاکر
پہونچی چنانچہ فرماتا ہی خدا فَلَمَّا رَجَعُوا إِلَىٰ أَبِيهِمْ پس جسوقت پہرے وہ طرف باپ اپنی کی اور یوسف کا کرم اور احسان اور مہربانی اپنی باپ
یعقوب علیہ السلام سے بیان کرکے قَالُوا کہا اونہون نے کہ يَا أَبَانَا اے باپ ہمارے مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ منع کیا گیا ہی ہمسے پیمانہ کہ مصر کی
بادشاہ نے ہمسے فرمایا ہی کہ تم اپنی بہائی کو یہان لیکر آؤ اور شمعون کو اسیواسطی ہم وہان چہوڑ آئی ہین اس وعدہ پر کہ بنیامین کو ہم لیکر
آوینگی اور اوسنے کہہ دیا ہی کہ اگر تم اپنی بہائی بنیامین کو لیکر نہ آؤگے تو پہر مین تمکو کوئی پیمانہ غلہ کا نہ دونگا اور بدون اوسکے تم ہرگز یہان
نہ آنا فَأَرْسِلْ مَعَنَا أَخَانَا پس بہیج تو ہمراہ ہمارے بہائی ہمارے کو نَكْتَلْ پیمانہ لیوین ہم غلہ کا اوسکی واسطے اور اہل کوفہ نے نکتل کو
یکتل پڑہا ہی یاسی اور باپ سے اپنی فرزندون یعقوب نے کہا کہ اوسکی بہیجنی مین اندیشہ مت کر کہ ہم ہمراہ اوسکی ہین وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ
اور تحقیق ہم واسطے اوسکی البتہ نگہبانی کرنیوالے ہین ہر امر مکروہ اور بد سے حضرت یعقوب نے اپنی فرزندون سے پوچہا کہ بادشاہ نے کیونکر
جانا کہ تمہارے ایک بہائی اور ہی اونہون نے جواب دیا کہ ہمکو اوسنی کہا کہ تم جاسوس ہو اور جاسوسی کیواسطے ہمارے ملک مین تم آئی ہو
جب ہمنی اپنا حال مفصل بیان کیا کہ ہم بارہ بہائی تہی ایک بہائی کو تو بہیڑیا کہا گیا ہی اور ایک بہائی باپ کی خدمت مین ہی اور ہم دس بہائی
یہان موجود ہین اور ہم یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم کی فرزند ہین تو بادشاہ نی کہا کہ اوس بہائی کو یہان لاؤ کہ تمہارا جہوٹ اور سچ
معلوم ہو اور اگر اوسکو نہ لاؤگے تو پہر تم یہان نہ آنا اور تمکو مین پیمانہ گندم کی ہرگز نہ دونگا اسواسطی ہم کہتی ہین کہ اے باپ ہمارے
اوسکو تو ہمارے ہمراہ روانہ کر دے کہ ہم اوسکی حفاظت کرتے رہینگی حضرت یعقوب نے اونسی یہہ سُنا تو قَالَ هَلْ آمَنُكُمْ کہا کیا امانت
دار جانون مین تمکو اوپر اوس بنیامین کی إِلَّا كَمَا أَمِنتُكُمْ عَلَىٰ أَخِيهِ مِن قَبْلُ مگر جیسے کہ امانت دار جانتا ہون مین تمکو اوپر بہائی اوسکے یوسف کے
پہلے مین تمکو امانتدار نہین جانتا ہون تمنے یوسف کی لیجاتی وقت بہی کہا تہا کہ ہم اوسکی محافظت کرینگی اوسکو ہمارے ہمراہ بہیجدے
اور جب مینے اوسکو تمہارے اعتماد پر بہیجدیا تو تمنے آکر مجہسے کہا کہ اوسکو بہیڑیا کہا گیا اب اوسکو تمہارے ہمراہ کیونکر روانہ کرون کہ تمہارا
اعتماد مجہکو نہین ہے اور تم کیا حفاظت کر سکتی ہو فَاللَّهُ خَيْرٌ حَافِظًا پس خدا بہتر ہی حفاظت کرنیوالا اور حافظا کو سب نے
حفظا پڑہا ہی مگر اہل کوفہ نی سوائی ابو بکر کے حافظا پڑہا ہی اور حافظا حال واقع ہوا ہی اور حفظا تمیز ہی پس حضرت یعقوب نے فرمایا کہ تم کیا حفاظت
کروگے خدا ہی بہتر حفاظت کرنیوالا ہی کہ مین اوسی پر توکل کرنیوالا ہون اور سب کام اپنی مینے اوسکے سپرد کئی ہین وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ
اور زیادہ رحم کرنیوالا ہی رحم کرنے والونمین کا کہ اپنی رحمت اور کرم سے اوسکی حفاظت کری اور مجہکو دو فرزندون کی مصیبت مین گرفتار نکری
اور مین اوسکو خدا کے سپرد کرتا ہون نہ تمہارے کہ وہ خدا اوسکی حفاظت کری اور میری پاس اوسکو پہونچائی میری پیری اور ضعیفی
پر رحم کرکی حدیث مین وارد ہوا ہی کہ یعقوب نے خدا پر توکل کیا تو خدا نے فرمایا کہ قسم ہی مجہکو اپنی عزت اور جلال کے
کہ جسوقت تو نے مجہپر توکل کیا تو مین تیری دونون فرزندون کو تجہسے ملاؤنگا اور کہتی ہین کہ فرزندان یعقوب نے

اور شہر کی کہونے سی پہلی اپنی باپ سے ملاقات کرتی ہی عرض کی تہی کہ بنیامین کو ہماری ہمراہ کردی کہ ہم اوسکو مصر کی بادشاہ کی
پاس لیجائین اور یعقوب نے فرمایا کہ مجھکو تمپر اعتماد نہین ہی اور بعد اسکی اونہون نے اونٹونکو بٹہاکر بار اونکی اوتاری اور تھیلیون کو کہولا تو
ایک تھیلی مین سے قیمت گندم کی جو کہ بادشاہ کو دی تہی باہر نکلی اوس حال کو خدا تعالی بیان کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ وَلَمَّا
فَتَحُوا مَتَاعَهُمْ اور جسوقت کہولا اونہون نے اسباب اپنی کو تو وَجَدُوا بِضَاعَتَهُمْ پایا اونہون نے مال تجارت اپنی کو یعنی گندم کی
قیمت کو اوس تھیلی مین پایا اونہون نے اور دیکہا اونہون نے اوسکو کہ وہ رُدَّتْ إِلَيْهِمْ پھیری گئی ہی طرف اونکی جب اونہون نے اوسکو
دیکہا تو قَالُوا کہا اونہون نے کہ يَا أَبَانَا مَا نَبْغِي ای باپ ہمارے کیا چاہین ہم کہ اس سی زیادہ اور کیا احسان بادشاہ کا ہوگا اور دیکہہ
تو کہ هَٰذِهِ بِضَاعَتُنَا یہ ہی پونجی ہماری یعنی قیمت غلہ کی کہ رُدَّتْ إِلَيْنَا پہیری گئی ہی طرف ہماری بادشاہ نی غلہ بہی ہمکو دیا ہی اور
قیمت بہی اوسکی واپس کردی ہی اور بعضی کہتی ہین کہ ما نبغی مین ما نافیہ ہی یعنی زیادہ اسکے کرم اور احسان بادشاہ کا ہم طلب نہین کرتے کہ
ہمکو غلہ بہی دیا اور قیمت بہی اوسکی پہیر دی اب ہمکو چاہیی کہ اوسکی پاس پہر جائین وَنَمِيرُ أَهْلَنَا اور کہانا لاوین ہم لوگون اپنی کے واسطی وَنَحْفَظُ
أَخَانَا اور محافظت کرین ہم بہائی اپنی کی وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيرٍ اور زیادہ لیوین ہم پیمانہ ایک اونٹ کے بار کا بہائی کی حصہ کا ذَٰلِكَ یہ پیمانہ
ایک اونٹ کے بار کا كَيْلٌ يَسِيرٌ پیمانہ تہوڑا ہی کہ بادشاہ اوسکی دینے مین چشم پوشی نکریگا اور جسوقت فرزندان یعقوب نے اپنی بہائی بنیامین کی جانی
مین اپنی باپ سے کہا تو اونکی باپ نے انکار کیا چنانچہ فرماتا ہی خدا کہ قَالَ کہا یعقوب نے لَنْ أُرْسِلَهُ مَعَكُمْ ہرگز نہ بہیجونگا مین اوسکو ہمراہ تمہارے
حَتَّىٰ تُؤْتُونِ مَوْثِقًا یہانتک کہ دو تم مجکو پیمان مِّنَ اللَّهِ خدا کیطرف سے کہ اوسمین خدا کا ذکر ہو اور بعضی روایت مین ہی کہ اس عہد کی
مراد یہ ہی قسم کہاؤ تم بحق محمد خاتم النبیین لَتَأْتُنَّنِي بِهِ البتہ لاؤ تم میری پاس اوسکو إِلَّا أَن يُحَاطَ بِكُمْ مگر یہ کہ احاطہ کیا جاے ساتہ
تمہارے کسی بلامین گہر جاؤ تم اوسوقت تمہارا کیا اختیار ہی اونہون نے قسم کہائی ہمارے پیغمبر کی شرف و منزلت کی کہ ہم بنیامین کی حق مین کسی
طرحکی بیوفائی نکرینگے خدا بیان فرماتا ہی کہ فَلَمَّا آتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ پس جسوقت دیا اونہون نے اوس یعقوب کو پیمان اپنا تو قَالَ کہا یعقوب نے کہ
اللَّهُ عَلَىٰ مَا نَقُولُ وَكِيلٌ خدا اوپر اوس امر کی کہ کہتی ہین ہم نگہبان ہی اور مطلع ہی پہر یہ کہکر بنیامین کو اونکی بہائیون کے ہمراہ کیا اور جسوقت
اونہون نے ارادہ کیا کہ روانہ ہون تو یعقوب نے اونکو وصیت کی وَقَالَ اور کہا کہ يَا بَنِيَّ لَا تَدْخُلُوا ای بیٹو میری نہ داخل ہو تم مصر مین مِن بَابٍ وَاحِدٍ
دروازہ ایک سے کہ چشم بد تمکو پہونچی اور لوگ تمکو ایک جماعت با شوکت و با زینت حسن و جمال و قد و قامت مشاہدہ کرکی نظر بد سی تمکو دیکہین
اور لوگ یہ بہی جانتی ہین کہ بادشاہ کی نزدیک تم بڑی عزیز ہو اسلیے تمکو وصیت کرتا ہون کہ ایک دروازہ سے داخل نہو وَادْخُلُوا مِنْ أَبْوَابٍ
مُّتَفَرِّقَةٍ اور داخل ہو تم دروازون علیحدہ علیحدہ مین سی کہ اوس شہر کی چار دروازی ہین پہلی تو یعقوب نے شفقت پدری سی وصیت کی
پہر اپنی عاجزی ظاہر کرکے کہا کہ وَمَا أُغْنِي عَنكُم اور نہین دفع کرسکتا ہون مین تمسی اس نصیحت کرنے سی مِّنَ اللَّهِ حکم خدا سی مِن شَيْءٍ
کسی چیز کو کہ جو ارادہ خدا کا ہی وہ تو ضرور ہونیوالا ہی اوسمین کسیکو کیا دخل ہے إِنِ الْحُكْمُ نہین ہے حکم إِلَّا لِلَّهِ مگر واسطی خدا کی جو چاہی
سو کری عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ اوپر اوسیکے توکل کیا مینے نہ اوسکی غیر پر کہ وہ خدا ہی تمہاری حفاظت کریگا اور سلامتی سی تمکو پہونچایگا اور لاویگا
وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ اور اوپر اوسیکے پس چاہیے کہ توکل کرین توکل کرنیوالے نہ اوسکی غیر پر کہ وہ خدا ہی مقاصد کا برلانیوالا ہی کہتی ہین کہ
فرزندان یعقوب نے اپنی باپ سے درخواست کی کہ ایک خط اپنی طرف سے مصر کی بادشاہ کی نام لکہدی حضرت یعقوب نے خط لکہا اور ایک دستار
سوروتی کہ حضرت ابراہیم سی پہونچی تہی بطور تحفہ کی بنیامین و یہودا کے ہاتہ بہیجی اور اپنی فرزندونکے پہونچانیکو شجرۃ الوداع تک تشریف
لیگئے اور بہت روئے اور فرمایا کہ مین یوسف کو یہانتک پہونچانی آیا تہا اور فرزندان یعقوب کنعان سی روانہ ہوکر مصر مین پہونچی اور
جسطرح باپ نے نصیحت کی تہی اوسیطرح علیحدہ علیحدہ دروازون سی مصر مین داخل ہوئی چنانچہ فرماتا ہی خدا کہ وَلَمَّا دَخَلُوا

اور جسوقت داخل ہوئی وے مصر مین مِنْ حَيْثُ أَمَرَهُمْ أَبُوهُمْ جس جگہہ سی کہ حکم کیا تہا اونکو باپ نی اونکی داخل ہونیکا علیحدہ علیحدہ دروازہ سی وَمَا كَانَ يُغْنِي نہ تہا وہ یعقوب کہ دفع کرتا عَنْهُمْ اونسی مِنَ اللَّهِ حکم خدا کی سی مِنْ شَيْءٍ کسی چیز کو کہ جبکا ارادہ خدا کری اوسکی فرزندون کیواسطے آخر کو بنیامین کی سر چوری لگی اور سب بہائی غمگین ہوے اور مصیبت یعقوبکی دوچند ہوئی کہ پہلی ہی تو یوسف کا غم رہتا تہا اور اب بنیامین کا رنج اوسپر زیادہ ہوا پس یعقوب اونسی کسی چیز کو دفع نہین کر سکتے تہی إِلَّا حَاجَةً فِي نَفْسِ يَعْقُوبَ مگر ایک حاجت تہی بیچ نفس یعقوب کے کہ وہ شفقت پدری تہی کہ اونکو کوئی سختی اور بلا نہ پہونچی اسواسطے قَضَاهَا ادا کیا یعقوب نے اوس حاجت کو اور ظاہر کیا نصیحت کرکی کہ متفرق جدی جدی دروازون مین سے داخل ہونا وَإِنَّهُ لَذُو عِلْمٍ اور تحقیق کہ وہ یعقوب البتہ صاحب علم اور یقین اور صاحب معرفت خدا تہا لِمَا عَلَّمْنَاهُ واسطی اوس چیز کی کہ سکہلایا تہا ہمنے اوسکو وحی کرکے اور یہو اسطی ہو سنی کہا تہا کہ مَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ اور اوسکی تدبیر پر کفایت نہ کی وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ اور لیکن اکثر آدمی نہین جانتی ہین مرتبہ کو یعقوب کے جو کچہہ کہ ہمسے رکہتا ہے اور فرزندان یعقوب بسبب وصیت باپ کے علیحدہ علیحدہ دروازون سے مصر مین داخل ہوئی اور کہتے ہین کہ بنیامین جو نا واقف تہا وہ دروازہ شام پر حیران ہوکر کہڑا ہو رہا جبرئیل نے حضرت یوسف سے کہا کہ کہڑا ہو اور لباس اپنا بدلکر اپنے بہائی بنیامین کے پاس پہونچ کہ فلانی دروازے پر وہ حیران ہوا کہڑا ہے حضرت یوسف لباس اپنا بدل کر اور نقاب اپنے چہرے پر ڈالکر روانہ ہوئی اور اوسکو حیران دیکہکر زبان عبری مین اوس سے باتمین کین اور ہمراہ اپنے لیجاکر بہائیون مین اوسکو شامل کر دیا سب بہائی متفق ہوکر یوسف کے پاس گئی اوسوقت یوسف تخت پر بیٹہی تہی اور نقاب چہرہ پر پڑا ہوا تہا یوسف نے بہائیون سے اونسی پوچہا کہ تم کون ہو اونہون نے جواب دیا کہ ہم کنعان کی رہنی والی ہین تو نے ہمکو بہائی کی لانیکے واسطی حکم دیا تہا ہم اپنی باپ سے عہد و پیمان کرکی تیری طرف اوسکو لائی ہین اور قیمت گندم کی ہماری تہیلیے مین چلی گئی تہی وہی ہم لائے ہین قیمت تو حضرت یوسف نے اونکو بخشدی اور بنیامین کو پہچانا اور اوس سے پوچہا کہ تیرا کیا نام ہی کہا کہ بنیامین پہر فرمایا کہ تم سب بیٹہہ جاؤ وے فرش کے کنارہ پر بیٹہہ گئی اور حضرت یوسف نے اپنی دیوانکو حکم کیا کہ خوان کہانیکی رہنمگر کی لا جب خوان حاضر ہوئی تو یوسف نے اونسی فرمایا کہ دو دو بہائی جو کہ ایک باپ اور ماں سے ہون ایک ایک خوان پر بیٹہین سب بہائی اونہین ہی دو دو ایک ایک خوان پر بیٹہہ گئی مگر بنیامین تنہا رہگیا اور اسقدر رویا کہ بیہوش ہوگیا گلاب طلب کرکے اوسپر چہڑکا جسوقت وہ ہوش مین آیا تو یوسف نے فرمایا کہ تجہکو کیا ہوا ہی کہ تو بیہوش ہوگیا ہی کہا کہ ای بادشاہ تو نے جو حکم دیا کہ ایک باپ و ماں کی دو بہائی ہر خوان پر بیٹہین میرا ایک بہائی تہا یوسف وہ مجہکو یاد آیا اگر وہ ہوتا تو میری ہمراہ خوان پر بیٹہتا اور مین تنہا نہ رہتا حضرت یوسف یہہ کلام سنکر بیطاقت ہوئی مگر اپنی دل کو سنبہالا اور بنیامین سے فرمایا کہ آ مین تیرا بہائی ہوتا ہون کہ تیری ہمراہ کہانا پر بیٹہون اور حکم دیا کہ خوان کو پردہ کی اندر لامین اور اس بہانہ سی بنیامین کو یوسف نے اپنے پاس بلاکر بیٹہلیا چنانچہ فرماتا ہی خدا کہ وَلَمَّا دَخَلُوا اور جسوقت کہ داخل ہوئی وے فرزندان یعقوب عَلَىٰ يُوسُفَ اوپر یوسف کے اور اوسکی بارگاہ مین پہونچے تو آوَىٰ إِلَيْهِ أَخَاهُ جگہہ دی یوسف نے طرف اپنے بہائی اپنی بنیامین کو کہتی ہین کہ یوسف کے چہرہ پر نقاب پڑا ہوا تہا اور خوان کہانیکا یوسف کے اور بنیامین کے سامنی رکہا تہا جسوقت یوسف نے اپنا ہاتہہ کہانے مین ڈالا تو بنیامین یوسف کا ہاتہہ دیکہکر رونے لگا یوسف نے پوچہا کہ اب کیون روتا ہی کہا کہ اے بادشاہ تیرا ہاتہہ میری بہائی یوسف کے ہاتہہ سی بہت مشابہ ہی اسواسطے مین اپنے بہائی کو یاد کرکی روتا ہون یوسف نے سنا تو بیطاقت ہوگئی اور نقاب کو چہرہ سی اوٹہاکر بنیامین سے قَالَ کہا کہ إِنِّي أَنَا أَخُوكَ تحقیق مین ہی ہون بہائی تیرا فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ پس غمگین مت ہو ساتہہ دشمنی کی کہ تہی وہ بہائی کرتے ہمارے حق مین کہ ہمکو آزار پہونچاتی تہی اور کہتی ہین کہ بنیامین نے جستی یوسف کا منہہ دیکہا اور کلام اوسکا سنا تو پہر بیہوش ہوگیا جسوقت ہوش مین آیا تو یوسف کے گردن مین ہاتہہ ڈالکر کہا کہ ع تجہی ہم بیدار بست طرب یا بخواب * خوابست یا رحیین

راحت پس از چندین عذاب اور یوسف کا دامن پکڑ کر بنیامین نے کہا کہ مین تیری پاس سے اب نجاؤن گا یوسف نی فرمایا کہ باپ کو
بہت غم ہوگا اگر بے حیلہ مین تجہکو اپنی پاس رکہونگا مگر چاہتا ہون کہ تجہکو چوری کی تہمت لگا کر اپنی پاس رکہون بنیامین نے اجازت دی
اور کہتی ہین کہ جس مکان مین وہ اوسوقت موجود تہی اوس مکان مین صورتین برادران یوسف کی دیوار پر نقش کر رکہی تہی صورت
روبیل کی کہ یوسف اوسکی دامن مین جا کر لپٹی تہی اور اوسنی یوسف کی طمانچہ مارا تہا اور صورت شمعون کے کہ اوسنی یوسف پر چہری
نکالی تہی اور صورت چاہ کی کہ یوسف کو برہنہ کرکے اوسمین ڈالا تہا اور صورت کاروان کے اور یوسف کا مالک کے ہاتہ فروخت کرنا
اور زنجیر یوسف کے پاؤن مین ڈالتی یہہ سب عبری زبان مین منقش تہا جسوقت برادران یوسف نے دیکہا تو کہانا نکہایا اور جبکہ اسکی
یوسف کو خبر ہوئی تو اونکو اپنی پاس بلاکر کہانا کہلایا لیکن خود پردہ مین رہی اور اوسطرح دو دو بہائیون کو جو ان پہ بیٹہنی کا حکم دیا جیسکہ
کہ پہلی گذرا ہی اور قمی نی اپنی تفسیر مین لکہا ہے کہ برادران یوسف بنیامین کو کنعان سے لیکر آئی تو وہ نہ اونکی پاس بیٹہتا تہا اور نہ اونکی
ہمراہ کہانا کہاتا تہا اور نہ اونسے بات کرتا تہا جسوقت مصر مین داخل ہوئی تو بادشاہ کی پاس گئی اور سلام کیا یوسف نی اپنی بہائی
بنیامین کو دیکہا تو اوسکو پہچانا اور بنیامین سب بہائیون سی علیحدہ ہوکر دور بیٹہا تہا یوسف نے پوچہا کہ تو انکا بہائی ہی کہا کہ ہان فرمایا
کہ تو اونکی پاس کیون نہین بیٹہا کہا کہ میری بہائی کو یہہ میری باپ اور مان کی پاس سے لیگئی تہی اور جب اولٹی پہر کر آئی تو اوسکو
نہ لائی اور کہا کہ اوسکو بہیڑیا کہا گیا ہی تبسی مینی قسم کہائی ہی کہ اونکی ہمراہ ہو کر مین نہ بیٹہونگا جب تک کہ زندہ ہون یوسف نے
پوچہا کہ تیری زوجہ ہی کہا کہ ہی پہر پوچہا کہ تیری اولاد ہی کہا کہ ہان ہی یوسف نے پوچہا کہ کے فرزند ہین کہا کہ تین بیٹی ہین یوسف نے پوچہا
کہ اونکا کیا نام ہی کہا کہ ایک کا نام مینی بہیڑیا رکہا ہے اور دوسریکا نام کرتا اور تیسریکا نام لہو یوسف نی پوچہا کہ یہہ نام کیون رکہی ہین کہا
کہ اسواسطی کرتا کہ مین اپنی بہائی یوسف کو فراموش نکرون اور جسوقت اونمین سی کسیکو مین آواز دون تو یوسف مجہکو یاد آئی اور بعد
اسکی یوسف نے حکم کیا کہ ان سب کو کہو کہ یہان سے جائین اور بنیامین کو اپنی پاس سے نہین جانے دیا جب وہ باہر چلی گئی تو یوسف نی کہا
کہ مین تیرا بہائی یوسف ہون اب تو غم مت کر اوس امر کا کہ جو کچہہ اونہون نے ہمارے ساتہہ کیا ہے اور مین چاہتا ہون کہ تو ہمارے پاس ہی رہی بنیامین
نے کہا کہ بہائی مجہکو نچہوڑیں مجہے اسواسطی کہ باپنے اونسی عہد لیلیا ہے اور یہہ پیمان کرکے آئی ہین کہ ہم بنیامین کو اپنی ہمراہ لائینگے یوسف نے
فرمایا کہ مین اونسی ایک حیلہ کرتا ہون اور تو جو کچہہ دیکہی تو انکار نکرنا اور اونکو خبر نہ کرنا اور بعد اسکی یوسف نی اپنی خادمون سی کہا کہ ان
کنعانیون کو رخصت کرو اور حکم کیا کہ وہ پیالہ پانی پینی کا زبرجد کا یا چاندی کا یا سونی کا جو کہ مرصع ہی اور غلہ کو جس سے باپ کو دیتی
ہو اوسکو بنیامین کے تہیلی مین چہپا کر رکہدو چنانچہ فرماتا ہی خدا کہ فَلَمَّا جَهَّزَهُم بِجَهَازِهِمْ پس جسوقت طیار کیا اون بہائیون
ساتہہ سامان اونکی کے جَعَلَ السِّقَايَةَ کردیا پیالہ سونیکا یا زبرجد کا یا چاندی کا جس سے واسطی عزت کے غلہ بادشاہ کا ماپتی تہی فِي
رَحْلِ أَخِيهِ بیچ تہیلی بہائی اوس یوسف کے یعنی بنیامین کے تہیلی مین اوسکو رکہدیا اور جسوقت وہ شہر سی باہر نکلے
تو یوسف نے اپنی خادم اونکی پیچہی روانہ کئی ثُمَّ أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ پہر آواز کی ایک آواز کرنے والے نے یوسف کے آدمیون مین سے اونکو
بہائیون کو کہ أَيَّتُهَا الْعِيرُ إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ ای قافلہ والو تحقیق کہ تم البتہ چور ہو کہ تم نے یوسف کو باپ سے چرایا تہا اور
یہی حضرت صادق نے فرمایا ہے اسکی تفسیر مین اور عیر کے تفسیر یہہ اہل عیر ہی اور جسوقت برادران یوسف نے آواز کرنیوالیکی
آواز سنی تو قَالُوا کہا اونہون نے وَأَقْبَلُوا عَلَيْهِم جسوقت کہ متوجہ ہوئی وہ اوپر اون خادمون کے کہ مَاذَا تَفْقِدُونَ کیا چیز
گم ہوئی چیز ڈہونڈتی ہو تم قَالُوا کہا اونہون نے یعنی اون آواز کرنے والون نے نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ تلاش کرتے
ہین ہم پیمانہ بادشاہ کا اور یہہ نکہا اونہون نے کہ تمنی اوسکو چرایا ہے اس سے معلوم ہوا کہ اونہون جو اونکو چور کہا تہا

تو پیمانہ کا چور نہیں کہا تہا پس اونہون نے جو اونکو چور کہا تہا تو وہ دروغ گو نہوئے اسواسطے کہ یوسف کو اونہون نے باپ سے چورا یا ہی تہا
اور صواع کو بعضے بفتح صاد پڑہتی ہین اور بعضے اوسکو صوغ پڑہتی ہین بضم صاد اور بعضی بفتح صاد اور واو ساکن اور غین معجمہ پڑہتی ہین
اور کہا یوسف کے منادی سون نے کہ وَلِمَنْ جَاءَ بِهِ حِمْلُ بَعِيرٍ اور واسطی اوس شخص کے کہ لاوئی اوسکو ایک بار شتر ہی غلہ کا وَأَنَا بِهِ زَعِيمٌ
اور مین ساتہہ اوسکے ضامن ہون کہ مین اوسکو دلوا دونگا اگر وہ پیمانہ بادشاہ کا تلاش کرکے لاویگا قَالُوا کہا اونہون نے یعنی برادران یوسف
نے کہ تَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ قسم ہی خدا کی البتہ تحقیق کہ جانتی ہو تم کہ ہم امین ہین اور دیانتدار آدمی ہین اور قیمت گندم کی جو سہو سے ہمارے
شلیتے مین چلی گئی تہی وہ بہی ہم واپس لائی ہتی مَا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْأَرْضِ نہین آئی ہین ہم تاکہ فساد کرین ہم بیچ زمین کے یعنی ہم
کنعان سے مصر مین اسواسطے نہین آئی ہین کہ زمین مین مصر کے ہم کچہ بگاڑ کرین کہ لوگون چورا کر اپنی تصرف مین لاوین وَمَا كُنَّا
سَارِقِينَ اور نہین ہین ہم چوری کرنیوالی کہ لوگونکی مالونکو چورا یا کرین اور کام ہمارا چوری نہین ہے قَالُوا کہا اونہون نے یعنی یوسف
کے نوکرون اونسے کہا کہ فَمَا جَزَاؤُهُ پس کیا ہی سزا اوسکی چوری مین إِنْ كُنْتُمْ كَاذِبِينَ اگر تم جہوٹے کہ مال ہمارا تمہاری اسباب مین سے نکلے
قَالُوا کہا اونہون نے یعنے برادران یوسف کے جَزَاؤُهُ سزا اوسکی مَنْ وُجِدَ فِي رَحْلِهِ فَهُوَ جَزَاؤُهُ وہ شخص کہ پایا جائے بیچ
شلیتے اوسکی کہ پس وہ شخص جزا اوسکی ہی یعنے جس شخص کے شلیتے مین سے مال دزدی پایا جائی وہ شخص ہے سزا اوسکی ہی کہ اوس چور کو
ایک سال تک مالک مال کا اپنی خدمت مین رکہی اور حضرت یعقوب کے بہی شرع تہی کہ چور کو ایکسال تک اپنا غلام بنا کر رکہتی تہی اور ہماری
پیغمبر صلعم کی شرع مین چور کا ہاتہہ کاٹتی ہین اور جزاؤہ مبتدا ہی اور من وجد فی رحلہ فہو جزاؤہ شرط اور جزا ملکر محل خبر مین ہی اور کہا برادران
یوسف نے كَذَٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ اسیطرح سزا دیتی ہین ہم ظلم کرنیوالون کو کہ وہ چور ہین کہ ایک سال تک چور کو خدمت مین رکہتی
ہین جب یہہ سزا مقرر ہوئی تو اون سب کو مصر مین بادشاہ کی دربار مین اوٹہا پہیر لائی فَبَدَأَ بِأَوْعِيَتِهِمْ پس شروع کیا ساتہہ
شلیتون اونکی کے تلاشی کو قَبْلَ وِعَاءِ أَخِيهِ پہلی شلیتی بہائی اوس یوسف کے یعنی بنیامین کے شلیتی سے پہلی سب بہائیونکی شلیتون کے
تلاشی کی واسطے دفع تہمت کی کہ پہلی بنیامین کے شلیتی مین نہ دیکہا اور وعا کی واو کو حسن نے مضموم پڑہا ہی اور سعید بن جبیر نے اعا پڑہا ہے
واو کو ہمزہ سے بدلکر اور جسوقت سب بہائیون کے شلیتون مین پیمانہ نہ نکلا تو بعد اوسکی بنیامین کے شلیتی کو کہولکر دیکہا چنانچہ فرماتا ہی خدا کہ ثُمَّ
اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِعَاءِ أَخِيهِ پہر نکالا اوس پیمانہ کو شلیتی بہائی اوس یوسف کے سی یعنی بنیامین کے شلیتی کو کہولکر اوسمین سے پیمانہ کو نکالا
کہ پہلی اس سے پوشیدہ کرکے اوسمین رکہدیا تہا كَذَٰلِكَ ایسی ہی یعنی مانند اس تدبیر پوشیدہ کے كِدْنَا لِيُوسُفَ تعلیم
تدبیر پوشیدہ کے کی ہمنی واسطی یوسف کے الہام کرکے بہائی کے روکنے مین اوساپنی پاس رکہنی مین اور یا یہہ کہ برادران یوسف نے جو کید
کیا تہا اسطرحسی جزا کید کی دی ہمنی اونکو واسطے یوسف کے اور فرماتا ہی خدا کہ مَا كَانَ نہ تہا روا یوسف یعنی سزاوار اوسکو نہ تہا کہ لِيَأْخُذَ
أَخَاهُ تاکہ پکڑی وہ بہائی اپنی کو اور بند کرے ایک سال تک چوری کی جہت سے فِي دِينِ الْمَلِكِ بیچ مذہب بادشاہ کے
اسواسطے کہ حکم مصر کی بادشاہ کا چوری کی سزا مین کوڑے لگانے اور تاوان لینی کا تہا نہ غلام بنانے کا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ مگر یہہ
کہ چاہی خدا کہ اوس حکم کو حکم بادشاہ کا کردی لیکن یوسف نے موافق کہنی بہائیونکی اوسکو ایک سال کیواسطی اپنی پاس رکہا اور موافق مذہب
بادشاہ مصر کے حکم نہ دیا اور ابن عباس سے روایت ہے کہ عادت بادشاہ مصر کی یہہ تہی کہ چورونکو کوڑے لگاتا تہا اور جو کچہہ اوسنی چورایا تہا
اوسکی چند در چند اوس سے تاوان لیتا تہا اور بعضی کہتی ہین کہ عادت بادشاہ مصر کی یہہ تہی کہ چور کی پاؤن باندہ کر اوٹہا لٹکا دیتا تہا
اور اوسکی آنکہون مین تحقیق ٹہکواتا تہا پس قید اور تدبیر خدا کی یہہ تہی کہ یوسف کے بہائیون کی زبان پر جاری ہوا کہ نزدیک ہمارے
یہہ سے کہ اوسکو ایک سال پیمانہ کے مالک کی خدمت اور غلامی مین رکہین تاکہ مراد یوسف کے حاصل ہو اور اوس تدبیر کو کید

اسو اسطی فرمایا ہی کہ کید اوسکو کہتی ہین کہ کوئی ایک ایسا امر کری کہ جس سے غیر کو ایذا پہونچی لیکن وہ غیر اس سے بیخبر ہو اور یا یہہ کہ کسی سے کوئی چیز
وصول کری اور وہ شخص اوس سے غافل ہو اور جسوقت کہ یوسف نے اس تدبیر کو اپنی بہائی کی لینی کا وسیلہ مقرر کیا کہ جسمین اپنا فائدہ اور
بہائیونکا ضرر تہا سواسطے اسکا نام کید ہوا اور فرماتا ہی خدا کہ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ بلند کرتی ہین ہم درجی علم اور حکمت کے مَنْ نَّشَآءُ
جس شخص کو کہ چاہتی ہین ہم جیسے کہ یوسف کے درجی بلند کئی اور مرتبہ اوسکا بہائیون کے مرتبہ سے بالا کیا وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ
اور اوپر ہر صاحب علم کی علم والا ہی کہ اوسکا درجہ بلندی علم مین پہلی کی مرتبہ والی سے یہانتک کہ خدا کی علم تک منتہی ہو کہ وہ عالم
جمیع اشیاء کا ہی اور اوسکی اوپر اور کوئی عالم نہین ہے اور درجات کو اہل کوفہ نی تنوین سے پڑہا ہی اور باقیون نی بغیر تنوین کی مضاف
مقرر کرکے اور بعضون نے ذی علم کو ذی عالم پڑہا ہی اور ذی کو زائد جانا ہی اور جسوقت وہ زرین پیمانہ بنیامین کی شلیتی مین سی
نکلا تو حضرت یوسف نے بہائیون سی فرمایا کہ ای کنعان کی رہنی والو یہہ کیا حرکت تمہاری ہے تم تو کہتے تہی کہ ہم پیغمبر زادی ہین
اونہونے نہایت نادم ہو کر بنیامین پر غصہ کیا اور کہا کہ ای پسر راحیل کے یہہ کیا کام تونی کیا کہ ہمارا منہہ تونی پردیس مین کالا کیا اور
آبرو ریزی ہماری کی اور سب سے پوشیدہ تونی یہہ کیونکر رکہہ لیا تہا کہ کسیکو خبر نہوئی اور بنیامین نے کہا کہ اس راحیل کے بیٹے نی تمکو محنت
اور بلا مین ڈالا بنیامین نی کہا کہ تم راحیل کے بیٹونکو ہمیشہ محنت اور بلا مین ڈالتی رہی ہو میری بہائی کو تم جنگل مین چہوڑ آئی اور باپ سے
جاکر کہا کہ اوسکو بہیڑیا کہا گیا ہی اور اب تم مجہکو چوری کی علت مین پہانستے ہو اور سب بہائیون نے یوسف کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ یہی چور
ہے اور اسکا بہائی یوسف بہی چور تہا چنانچہ بیان کرتا ہے خدا اونکی قول کو کہ قَالُوْٓا کہا اونہونے کہ اِنْ يَّسْرِقْ اگر چوری کری وہ
بنیامین تو کچہہ تعجب نہین ہے اسواسطی کہ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ پس تحقیق چوری کی ہی بہائی نی کہ جو اوسکی واسطی تہا مِنْ قَبْلُ پہلی اس
سے اوسکی برادر عینی یوسف نے بہی پہلی اس سے چوری کی ہی فَاَسَرَّهَا يُوْسُفُ پس پوشیدہ رکہا اوس چوری کی نسبت کو یوسف نے
فِيْ نَفْسِهٖ بیچ جی اپنی کی وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ اور نہ ظاہر کیا اوسکو واسطی اون بہائیونکی از روئی مصلحت کے لیکن اپنی جی مین قَالَ کہا
یوسف نے بہائیونکو کہ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا تم بدتر ہو باعتبار مرتبہ کی سب آدمیونسی کہ تمنی بیٹی کو باپ سے چہڑایا اور اوسکو کوئین مین ڈالدیا اور پہر
تمنے اوسکو فروخت کیا اور اوسکی پیرہن کو خون مین آلودہ کرکی باپ کو دکہلایا اور کہا کہ اوسکو بہیڑیا کہا گیا ہی وَاللّٰهُ اَعْلَمُ
بِمَا تَصِفُوْنَ اور خدا عالم تر ہی ساتہہ اوس چیز کی کہ بیان کرتی ہو تم کہ ہرگز اوسنی چوری نہین کی ہے بلکہ اوسکی پہپہی نی اوسکو کمر سے کمربند باندہ
کر اوسکو چوری کی تہمت اپنی مطلب کیواسطی لگائی تہی اور وہ اسطرح پر کہ جسوقت راحیل مادر یوسف گذر گئی تو حضرت یعقوب نے یوسف کو اپنی بہن کے سپرد
کیا وہ یوسف کو پرورش کرتی تہی جسوقت یوسف پنج برس کی ہوئی تو یعقوب نے یوسف کو واسطی تعلیم کی طلب کیا وہ یوسف سے نہایت محبت
رکہتی تہی ہر چند اوسنی یعقوب سے کہا کہ مجہمین تاب اسکی مفارقت کی نہین ہے اسکو میری پاس رہنی دو لیکن یعقوب نے نہ مانا تب اوسنی چاہا کہ
یعقوب اسکو میری پاس رہنی دی تب اوسنی وہ کمربند کہ جو اسحاق نبی کی ترکہ مین پہونچا تہا اور وہ انبیاء سی وراثت مین چلا آتا تہا خواہر
یعقوب نے اوس کمربند کو یوسف کی کمر سی باندہ دیا جسوقت حضرت یعقوب یوسف کی لینی کو اونکی گہر گئی تو اونہی نے کہ متردد پایا جب بہت ڈہونڈا کہا
کہ کمربند میرا نہین ملتا تہا جو کوئی میری گہر مین تہا اوسکی تلاشی لینی آخر کو نوبت یوسف تک پہنچی اوسکی کمر مین بندہا ہوا پایا اور ابراہیم
علیہ السلام کی شرع مین مقرر تہا کہ چور کو صاحب مال اپنا غلام بنا لیتا تہا حضرت یعقوب نے بہن سی فرمایا کہ تو یوسف کو اپنی پاس رکہہ جبتک
چاہی تو خرائج مین لکہا ہی کہ حضرت یعقوب نے یہہ بہی کہدیا تہا کہ اسکو فروخت اور بعضی کچہہ کہتی ہین کہ وہ پیمانہ جسکو بنیامین کے
شلیتی مین رکہدیا تہا جام گیتی نما کہتی تہے اور اوسمین دیکہکر حال کو دریافت کرتی تہے حضرت یوسف نے اوسمین دیکہا اور
انگلی اپنی اوسمین ماری اوسمین سے آواز آئی یوسف نے اپنی بہائیون سے پوچہا کہ تم جانتی ہو کہ یہہ کیا کہتا ہے کہا کہ نہین یوسف نے فرمایا

کہ یہ کہتا ہی کہ تم بارہ بہائی تہی ایک کو تمنے باپ سے جدا کیا اور اوسکو فروخت کیا بنیامین اوٹہا اور اوسنے یوسف سے کہا کہ اے بادشاہ
اس پیمانہ سے پوچھ کہ بہائی میرا زندہ ہے یا نہین یوسف نے پیمانہ پر ہاتہہ مارا اور کہا کہ یہ کہتا ہی کہ بہائی تیرا زندہ ہے اور تو اوسکو دیکہتا ہی
اور پہر بنیامین نے پوچھا کہ اے بادشاہ اس پیمانہ سے پوچھ کہ کسنے اوسکو میری تہیلے مین رکہا تہا یوسف نے فرمایا کہ وہ غصہ مین ہے اب کچھ نہ کہیگا
اور جسوقت وہ پیمانہ بنیامین کے تہیلے مین سے نکلا تو یوسف نے بنیامین کو اپنے آدمیون کی سپرد کیا اور بہائیون سے اوسکو چہین لیا اور حضرت
صادق علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا کہ یہودا نے بنیامین کے مقدمہ مین یوسف سے بہت گفتگو کی یہانتک کہ یہودا غضب مین آیا
اور اوسکے شانہ پر بال تہے جسوقت وہ غصہ مین ہوتا تہا تو وہ بال کہڑے ہو جاتے تہے اور خون اون مین سے ٹپکتا تہا اور اولاد
یعقوب مین سے جسوقت کوئی یہودا کو چہوتا تہا تو اوسکا غصہ دور ہو جاتا تہا حضرت یوسف کے سامنے ایک چہوٹا بیٹا اونکا سونیکا انار
ہاتہہ مین لیے ہوئی کہیلتا تہا یوسف نے اوس لڑکے کے ہاتہہ مین سے انار کو لیکر یہودا کیطرف کو لڑہکایا وہ لڑکا انار کی پیچہے پیچہے گیا اور
اوسنے یہودا کی پاس ہو کر ہاتہہ اپنا یہودا کی بدن پر رکہا غصہ اوسکا دور ہو گیا بعد اوسکے یہودا نے پہر یوسف سے گفتگو کی اور غصہ
ہوا اور بال اوسکی شانہ پر کہڑی ہو گئی اور خون اونمین سے ٹپکنے لگا حضرت یوسف نے پہر انار کو لڑکے سے لیکر یہودا کیطرف لڑہکایا اور
وہ لڑکا انار کی لینے کو یہودا کے پاس گیا اور اوسکا ہاتہہ یہودا کی بدن پر پڑا اور غصہ یہودا کا جاتا رہا اسیطرح تین مرتبہ کیا یہودا نے
کہا کہ اس گہر مین کوئی یعقوب کے اولاد مین سے ہے اور ہر چند یہودا نے حضرت یوسف سے بہت سخت گفتگو کی لیکن کچھ فائدہ نہوا اور بنیامین
کو یوسف نے اونکی سپرد نکیا جب دیکہا کہ اس گفتگو سے کچھ فائدہ نہین ہے تو نرمی سے پیش آئی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ قَالُوا کہا اونہون
یعنی برادران یوسف نے یوسف سے کہ يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ إِنَّ لَهُ اے عزیز تحقیق واسطے اوس بنیامین کے أَبًا شَيْخًا كَبِيرًا
باپ ہے بزرگ بوڑہا اور بعد ہلاک ہونے یوسف کے بنیامین سے اوسکو انس ہو گیا ہی فَخُذْ أَحَدَنَا مَكَانَهُ پس پکڑ لے تو کسیکو
ہم مین سے جگہ اوسکی إِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ تحقیق کہ ہم دیکہتے ہین تجہکو احسان کرنیوالون مین سے کہ تو نے ہمپر پہلی اس
بہت احسان کئے ہین اور اب احسانون کو اپنی پورا اور تمام کر تو ہمپر قَالَ کہا یوسف نے بیچ اونکی جواب مین کہ مَعَاذَ اللَّهِ پناہ
مانگتا ہون مین ساتہہ خدا کی پناہ مانگنا أَنْ نَأْخُذَ اس سے کہ پکڑین ہم کسیکو بجرم إِلَّا مَنْ وَجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهُ مگر اوس
شخص کو کہ پایا ہے ہمنے مال اپنی کو نزدیک اوسکی اور اگر کسی دوسری کو بجرم کو اوسکی جگہہ ہم پکڑین تو إِنَّا إِذًا لَظَالِمُونَ
تحقیق ہم اوسوقت البتہ ظلم کرنیوالے ہون اور قمی نی اپنی تفسیر مین لکہا ہی کہ سب بہائیون نے بنیامین کے لینے مین یوسف سے جہگڑا
کیا اور سب کے بال وقت غصے کی اونکی کپڑون سے نکلکر باہر آتی تہی اور خون رواونمین سے ٹپکتا تہا اور کہتے تہی کہ ہم مین سے کسیکو
لیلے اور بنیامین کو ہمارے سپرد کر لیکن یوسف نے اونکا کہنا نمانا نہ سخت کلام کرنے سے نہ نرم کلام کرنے سے تب ناامید ہوئے وہ
اور آپسمین مشورہ کیا چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ فَلَمَّا اسْتَيْأَسُوا مِنْهُ پس جسوقت ناامید ہوئے وہ اوس یوسف سے اور جانا کہ یوسف
بہائیکو نہ دیگا خَلَصُوا خالص اور تنہا ہوئے وہ ایکطرف کو نَجِيًّا جسوقت کہ مشورہ کرنیوالے تہی بنیامین کے مقدمہ مین درمیان
مشورون مین سے ایک مشورہ یہہ تہا کہ قَالَ كَبِيرُهُمْ کہا بڑی بہائی اونکی نی کہ وہ یہودا تہا یا روبیل اور بعضی کہتی ہین کہ لاوی تہا کہ
أَلَمْ تَعْلَمُوا کیا نہین جانتی ہو تم کہ أَنَّ أَبَاكُمْ قَدْ أَخَذَ عَلَيْكُمْ تحقیق باپ ہمارے نی تحقیق کہ لیا ہی اوپر تمہارے مَوْثِقًا
عہد کو مِنَ اللَّهِ خدا کی جانب سے کہ تمسے قسم لی ہی بحق پیغمبر آخر الزمان وَمِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُمْ اور پہلی اس سے کیا تقصیر کی تہی
تمنے فِي يُوسُفَ بیچ یوسف کے اور جبکہ حال ایسا ہے تو فَلَنْ أَبْرَحَ الْأَرْضَ پس ہرگز نہ سرکونگا مین زمین مصر سی
حَتَّى يَأْذَنَ لِي أَبِي یہانتک کہ اذن دی واسطے میری باپ میرا أَوْ يَحْكُمَ اللَّهُ لِي یا حکم کری خدا واسطی میرے

باپ کہیری وحی مین یہان سی جائیگا اور یا یہہ کہ بہائی کو مصر کی بادشاہ کی ہاتہہ سی رہائی کرواؤن یا یہین مرجاؤن وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ اور وہ خدا بہتر حکم کرنیوالونکا ہی کہ براستی حکم کرتاہے اِرْجِعُوا إِلَىٰ أَبِيكُمْ پہر جاؤ تم طرف باپ اپنی کے سبب بہائی فَقُولُوا يَا أَبَانَا پس کہو تم کہ اے باپ ہمارے إِنَّ ابْنَكَ تحقیق بیٹی تیری بنیامین نے سَرَقَ چوری کی ہی وَمَا شَهِدْنَا إِلَّا بِمَا عَلِمْنَا اور نہین گواہی دی ہی ہمنی مگر ساتہہ اوس چیز کے کہ جانا ہی ہمنی کہ پیمانہ ہمارے آنکہونکی سامنی اوسکی تہیلی مین سی نکلا ہی اور اپنی آنکہونسی ہمنی پیمانہ کو اوسکی تہیلی مین سی نکلتی ہوئی دیکہا ہی ظاہر حال کو ہم جانتی ہین وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حَافِظِينَ اور نہین ہین ہم واسطی غیب کے نگہبان ہمنی تو ظاہر مین پیمانہ کو اوسکی تہیلی مین سی نکلتی ہوئی دیکہا ہی یہہ معلوم نہین کہ اوسنی چورایا ہی یا اوسکی تہیلی مین بہولے سے آگیا ہے یا کسی دوسری آدمی نی جان بوجہہ کر اوسکی تہیلی مین رکہدیا ہی لیکن پیمانہ اوسیکی تہیلی مین سے نکلا ہے ظاہر مین تو وہ چوری اور غیب کی خبر خدا کو معلوم ہی اور اگر ہماری کہنی کا تجہکو یقین نہین ہے تو اون آدمیون سے پوچہہ لی جو کہ وہان موجود تہی وَاسْأَلِ الْقَرْيَةَ الَّتِي كُنَّا فِيهَا اور پوچہہ تو اوس بستی سی کہ تہی ہم بیچ اوسکی یعنی مصر کی کون سی آدمی اپنی بہیجکر دریافت کر لے وَالْعِيرَ الَّتِي أَقْبَلْنَا فِيهَا اور پوچہہ تو اوس قافلہ سی کہ متوجہ ہوئی ہین ہم بیچ اوسکی اسطرف کو اور ہمراہ اوس قافلہ کے ہو کر ہم کنعان مین آئی کہ وہ لوگ تیری ہمسایہ مین رہتی ہین وَإِنَّا لَصَادِقُونَ اور تحقیق کہ ہم البتہ راست گو ہین خواہ تو ہمارے کہنی کا باور کر خواہ باور نکر لیکن حضرت یعقوب کو اونکی کہنی کا یقین نہوا جیسا سمجہہ فرماتا ہی خدا کہ قَالَ کہا یعقوب نے اپنی فرزندونسی کہ جو کچہہ تم بیان کرتے ہو ایسا نہین ہے بَلْ سَوَّلَتْ بلکہ آراستگی کی ہی اور بناوٹ کی ہی لَكُمْ أَنفُسُكُمْ أَمْرًا واسطے تمہارے نفسون تمہاری نے ایک امر کو جو کچہہ تمنی چاہا ہی مشورہ کرکے ایک امر بنالیا ہے اور نہ بادشاہ مصر کا کیا جانے کہ چور کو غلام بنالیتی ہین فَصَبْرٌ جَمِيلٌ پس کام میرا صبر نیک ہے کہ جسکا شکوہ طرف خلقت کی نہو اور اوسوقت حضرت یعقوب نے جانا کہ مصیبت اور بلا میری نہایت کو پہونچی ہے اور بعد محنت اور بلا کی کشائش اور فرحت ہے اسواسطی فرمایا کہ عَسَى اللَّهُ أَن يَأْتِيَنِي بِهِمْ جَمِيعًا قریب ہے کہ خدا لاوی میری پاس اونکو سبکو یوسف کو اور بنیامین کو اور اوس بہائی کو اونکی جو کہ مصر مین بنیامین کیواسطے رہگیا تہا إِنَّهُ هُوَ تحقیق کہ وہ خدا الْعَلِيمُ جاننی والا ہی تمہاری حال کا الْحَكِيمُ حکمت والا ہی کہ موافق مصلحت کی کرتا ہی جو کچہہ کرتا ہی وَتَوَلَّىٰ اور منہہ پہیر لیا یعقوب نے عَنْهُمْ اون فرزندونکی طرف سی وَقَالَ يَا أَسَفَىٰ اور کہا کہ اے افسوس اور حزن میرا عَلَىٰ يُوسُفَ اوپر یوسف کے اوسکی فراق مین اور یا اسفی بمعنی یا حسرتی ہی یا متکلم کے اسمین الف سی بدل ہوگئی ہی اور الف ندبہ کا بہی ہوسکتا ہے وَابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنَ الْحُزْنِ اور سفید ہوگئی دونون آنکہین اوس یعقوب کے غم سی فراق یوسف مین روتی روتی اور اندہا ہوگیا وہ فَهُوَ كَظِيمٌ پس وہ غصہ مین بہرا ہوا تہا اولاد پر اور ظاہر نہین کرتا تہا اور حضرت یعقوب کلمہ انا للہ و انا الیہ راجعون کو نہین جانتی تہی تاکہ وقت یادآنی یوسف کے اوسکو کہتی اور گریہ اور زاری کرنی سی باز رہتی اور اسیواسطے اونہون نے یا اسفی علی یوسف فرمایا چنانچہ حدیث مین وارد ہوا ہی اور حضرت رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ کسی امت کو امتون مین سے وقت مصیبت کے انا للہ و انا الیہ راجعون نہین دیا گیا ہی سوا امت محمد کے کہ یعقوب نے وقت مصیبت کے انا للہ و انا الیہ راجعون نکہا بلکہ یا اسفی کہا اور حضرت صادق علیہ السلام سے کسی نی پوچہا کہ یعقوب فراق یوسف مین کسقدر غمگین ہوئی فرمایا کہ مثل غم اوس عورت کی کہ جسکی ستر بیٹی مرجائین اور اون ستر کی غم کو جمع کیجی اسقدر روئی اور پہر پوچہا کہ یعقوب کیون روئی اونکو تو جبرئیل نے خبر دی تہی کہ یوسف زندہ ہی اور وہ تجہسی ملے گا فرمایا کہ یعقوب اوسکو بہول گئی تہی اور جسوقت فرزندان یعقوب نے فریاد یا اسفی علی یوسف کے اور بیقراری یعقوب کے سنی تو اون کو منع کیا کہ تو کیون بار بار یوسف پر روتا ہے اور اوسکا غم کرتا ہی ایسا نہو کہ بیمار قریب بمرگ ہوجائی تو یا اپنی تئین اس غم مین

ہلاک کری تو چنانچہ اس کو خدا تعالی بیان کرتا ہے کہ قَالُوْا کہا اونہون نے اپنی باپ سے کہ تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوسُفَ قسم ہے خدا کی کہ ہمیشہ ہی تو کہ یاد کرتا ہی تو یوسف کو نالہ اور بیقراری سی حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا یہان تک کہ ہوئی تو بیمار شدید قریب بہلاکت اَوْ تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِيْنَ یا ہوئی تو ہلاک ہونیوالون مین سے اور تاللہ کی تا قسم کی معنی مین ہے اور سوائی لفظ اللہ کی کسی دوسری لفظ پر نہین آتی اور تفتؤ کی تقدیر لاتفتؤ ہی لا اسمین سی محذوف ہوگیا ہے سامع کی علم پر اعتماد کرکی اور اولاد یعقوب نے اپنی باپ سے ایسی دلسوزی کی گفتگو کی تو قَالَ کہا یعقوب نے جواب مین اپنی فرزندون سے کہ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ سوا اسکی نہین کہ شکایت کرتا ہون مین بیقراری اور رنج اپنی کی کہ جسکی صبر کی قوت نہین رکھتا ہون اِلَى اللّٰهِ طرف خدا کی نہ طرف غیر اوسکے کہ تم مجھکو میری غم اور بیقراری مین رہنی دو اور بث اوس اندوہ کو کہتی ہین کہ جسکا پوشیدہ کرنا طاقت سی زیادہ ہو اور حزن وہ اندوہ ہی کہ جسکا پوشیدہ کرنا قدرت سی خارج ہو اور کہتی ہین کہ جسوقت حضرت یعقوب نے کہا کہ انما اشکو بثی وحزنی الی اللہ خدا نے تعالی نی اونپر وحی نازل کی کہ ای یعقوب قسم ہے اپنی عزت اور جلال کی کہ اگر یوسف اور بنیامین دونو مرجاتی تو اس امر کی سبب سی کہ جو تو کرتا ہی اون دونون کو زندہ کرکے تیری پاس پہونچاتا اور اس خوشخبری کی جہت سے یعقوب نے کہا کہ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ اور جانتا ہون مین وحی خدا سی مَا لَا تَعْلَمُوْنَ جو کچھ کہ نہین جانتی ہو تم زندہ ہونا یوسف کا اور میرا پہونچنا اوسکی پاس اور کہتی ہین کہ ایک شخص نے حضرت یعقوب سے کہا کہ تیری پشت خم کیون ہوگئی ہی فرمایا کہ یوسف کے غم مین اور کہا کہ ایسا زار اور نحیف تو کیون ہوگیا ہے فرمایا کہ یوسف کے فراق مین وحی آئی کہ تو شکایت میری خلقت سی کرتا ہی قسم ہے اپنی عزت اور جلال کی یہہ غم تیرا دور نکرونگا یہان تک کہ شکایت اپنی مجھسی کری اور میری غیر کو ترک کری اوسوقت یعقوب نے کہا کہ انما اشکو بثی وحزنی الی اللہ اوسوقت وحی آئی کہ قسم ہی اپنی عزت اور جلال کی کہ اگر یوسف مرگیا ہوتا تو اوسکو مین زندہ کرکے تجھسے ملاتا اور بعضی روایت مین ہے کہ ایک ہمسایہ نے یعقوب سے کہا کہ تیرا اسن لیا نہین ہوا ہے تو کسواسطے درہم اور شکستہ ہوگیا ہی اوسکے جواب مین اونہون نے وہ ہی فرمایا جو کچھ کہ اوپر گذرا ہی اور حضرت صادق علیہ السلام سی روایت ہے فرمایا کہ جب حضرت یعقوب کے پاس سے بنیامین بھی چلا گیا تو خدا تعالی کو پکارے کہ ای پروردگار میری کیون نہین رحم کرتا ہے تو مجھپر کہ لیگیا تو دونون آنکھین میری اور لیگیا تو میری فرزندون کو خدا تعالی نی وحی کی کہ اگر مین اون دونون کو مارڈالتا تو پھر اونکو زندہ کرتا تیری واسطے یہان تک کہ تجھکو اور اون دونو کو باہم جمع کرتا لیکن یاد کر تو اوس گوسفند کو کہ تو نے ذبح کی تھی اور بھونکر تونے وہ کھائی اور فلانا اور فلانا تیری ہمسایہ مین تہا اور وہ روزہ سی تہا تو نی اوسمین سے اونکو کچھ نہ دیا اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی کسی نی پوچھا کہ یعقوب نے جو اپنی فرزندونسی کہا تہا کہ جاؤ یوسف کو تلاش کرو کیا یعقوب کو خبر تہی کہ وہ زندہ ہی اور بعد تو عرصہ دراز سی یعقوب کے پاس سی چلا گیا تہا اور اوسکی غم مین یعقوب کی آنکھین بھی جاتی رہی تہی فرمایا کہ ہان یعقوب جانتی تہی کہ وہ زندہ ہے پھر پوچھا کیونکر جانا تہا کہ وہ زندہ ہی فرمایا کہ یعقوب نے سحر کی وقت دعا کی کہ ملک الموت میری پاس آئی تو بال کہ وہ ملک الموت ہی اونکی پاس آیا اور پوچھا اوسنی کہ ای یعقوب تیری کیا حاجت ہی فرمایا کہ مجھکو روحون سے خبر کر کہ اونکو تو قبض کرتا ہی اکٹھی روحون کو قبض کرتا ہی یا علیحدہ علیحدہ کو کہا کہ علیحدہ علیحدہ کو پھر پوچھا کہ تونے یوسف کی روح قبض کی یا نہین کہا نہین اس خبر کو سنکر یعقوب نے جانا تہا کہ یوسف زندہ ہے اور یہی بات سنکر یعقوب نے اپنی فرزندونسی کہا تہا کہ جاؤ یوسف کو تلاش کرو اور دوسری روایت مین اونہین حضرت سی یہہ ہی کہ ایک اعرابی نی قحط مین یوسف سی غلہ خرید کیا تہا یوسف نے اوس سے فرمایا کہ تو فلانی مقام پر گزری تو آواز کرنا کہ ای یعقوب بعد اسکی تیری آواز کو سنکر ایک مرد بزرگ نکلیگا اوس سے کہنا کہ مینی مصر مین ایک مرد کو دیکھا ہی اوسنی تجھکو سلام کیا ہی اور یہہ کہا ہے کہ تیری امانت خدا کی پاس محفوظ ہی اور اب تک وہ جاتی نہین رہی اعرابی نی جاکر یہہ پیغام یعقوب کو پہونچایا حضرت یعقوب یہہ پیغام سنتی ہی غش کہا کر گر پڑے جب ہوش مین آئی تو

فرمایا کہ ای اعرابی تیری کوئی حاجت ہی کہا کہ میری کوئی اولاد نہیں ہے یعقوب نے اوسکے واسطے دعا کی چار دفعہ مین اوسکی آٹھ
فرزند پیدا ہوئی اور اسواسطے یعقوب نے اپنی فرزندون سے فرمایا کہ جو کچھہ مین جانتا ہون تم نہین جانتی مجھکو یوسف کے زندگی کی خبر ہی
اور اسیواسطے اپنے فرزندون سے فرمایا کہ جاؤ دونون بھائیونکو اپنی تلاش کرو اور بعضے کہتے ہین کہ جسوقت حضرت یوسف قیدخانہ
مین تہی جبرئیل اونکی پاس آئی اور کہا کہ ایہا الصدیق مجھکو تو پہچانتا ہی کہا کہ نہین مگر اسقدر جانتا ہون کو جانتا ہون کہ چہرہ تیرا
بہت خوب ہے اور خوشبو تجھمین سی سونگھتا ہون جبرئیل نی کہا کہ مین روح الامین اور قاصد رب العالمین ہون اور ای یوسف تو جانتا
ہے کہ خدا نی گہرون کو بنایا ہے وہ اونکی قدم کی برکت سی پاک کیا ہی اور جسمین پیغمبر ہو وہ سب مکانونسی بہتر ہی اور خدا تعالی اس
قیدخانہ کو اور اوس کی گرد اور نواح کو تیری اوسمین رہنے کی سبب سے پاک کر دیا ہی کہا کہ مجھکو تو پاکیزہ کہتا ہی اور حال یہہ ہی کہ
مین گنہگارون کی جگہہ مین گرفتار ہون اور قہار کی قہر مین مبتلا ہون جبرئیل نی کہا کہ تو نے مخالفت اپنی نفس کی خواہش کی کی
ہے اور کہنا تو نی نہ مانا اوس شخص کا کہ جو تجھکو طرف معصیت کے بلاتا تہا اس جہت سے خدا نی تجھکو صدیقونکی زمرہ مین لکھا ہی اور
مخصوصون مین سے تجھکو شمار کیا ہی اور تیری باپ کا درجہ تجھکو بخشا ہی حضرت یوسف نے پوچھا کہ ای جبرئیل یعقوب کے کیا خبر ہی کہا کہ خدا نے
اوسکو صبر عطا کیا ہی تیری مفارقت پر اور اوسکو تیری حزن اور اندوہ مین مبتلا کیا ہی یوسف نے پوچھا کہ ای روح الامین حزن اوسکا
کسقدر ہے کہا کہ برابر اون ستر عورتون کے کہ جنکی ستر فرزند پیارے مرجائین پھر پوچھا کہ ای جبرئیل ثواب اوسکا کسقدر ہے کہا کہ ثواب سو شہیدونکا پھر
پوچھا کہ میری ملاقات اوس سے ہوگی کہا کہ ہان یوسف نے فرمایا کہ اب مجھکو قید کی سختیونکا کچھہ غم نہین ہے اور جسوقت کہ باپ پر رنج کی سختیونسی راضی ہوئی
اور صبر کو اختیار کیا تو اس سبب سے اونکا رنج شادیسی بدل گیا اور یعقوب کو زندگی یوسف کے معلوم ہوئی اور اپنی فرزندونسی فرمایا کہ جاؤ تلاش
کرو اپنی بھائیونکو اور بشیر کی خبر دیتے ہی کہ یعنی یوسف کو نہین کہا یا ہی یعقوب کو معلوم ہو گیا تہا کہ یوسف زندہ ہی اور یوسف کے خواب سے
بہی یعقوب نے جانا تہا کہ آخر ایک روز آپسمین ملین گی اور جو کچھہ یوسف نے خواب مین دیکھا ہی وہ واقع ہوگا سبکا حاصل یہہ ہی کہ یعقوب
کو معلوم ہوگیا تہا کہ یوسف زندہ ہی اسواسطے اونسی اپنی فرزندونسی کہا کہ جاؤ تم اور اپنی بھائیونکو تلاش کرو چنانچہ خدا تعالی قول یعقوب کے
بیان کرتا ہی کہ کہا یعقوب نے کہ یٰبَنِیَّ اذْهَبُوْا ای فرزندو میری جاؤ تم فَتَحَسَّسُوْا پس تلاش کرو تم اور خبر لو تم مِنْ یُّوْسُفَ وَاَخِیْهِ
حال یوسف کے سے اور بہائی اوسکی سے وَلَا تَایْـَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اور نہ نا امید ہو تم رحمت خدا کی سے اِنَّهٗ لَا یَایْـَٔسُ
مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْکٰفِرُوْنَ تحقیق کہ نہین نا امید ہوتی ہین رحمت خدا سی مگر قوم کفار کی اور بعضون نی روح کو
بضم را پڑہا ہی اور حضرت صادق علیہ السلام سی روایت ہے فرمایا کہ جسوقت یعقوب نے اپنی فرزندون کو یوسف اور بنیامین کی تلاش
مین روانہ کیا تو ایک خط بادشاہ کو یعنی یوسف کو اپنی طرف سے لکہا اور خلاصہ اوسکا یہہ ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہہ خط یعقوب
اسرائیل بن اسحاق بن ابراہیم کیطرف سے ہے طرف بادشاہ مصر کے کہ ای عزیز ہم لوگ اہلبیت مین سی ہین کہ ہمیشہ بلا مین گرفتار رہے
ہین لیکن خوشی اور غمی مین خدا ہمکو آزماتا ہی اور بیس برس کے عرصہ سی پی درپی مصیبتین مجھپر وارد ہوتی ہین پہلی مصیبت تو یہہ ہی کہ ایک فرزند میرا
یوسف نام تہا کہ وہ سب فرزندون مین سرور دل تہا اور اوسکی بہائی جو اوسکی ماں سی تہی اوسکو سیر اور تماشے کے بہانہ سی صبح کو صحرا مین لیگئی اور شام کو
روتی پیٹتے اور اوسکا کرتا خون آلودہ ہاتہہ مین لئی ہوئی میری پاس آئی اور کہا کہ اوسکو بہیڑیا کہا گیا ہے اوسکی گم ہونیسے غم میرا بہت
سخت ہوگیا ہے اور اوسکی فراق مین اسقدر مین رویا کہ بینائی میری آنکھون کی جاتی رہی اور دوسرا بہائی اوسکا جو کہ اوسکی
مان کا بیٹا تہا مین یوسف کی عوض اوس سی انس کرتا تہا اور مجھکو اوس سی تسلی ہوتی تہی اوسکی بہائیون نے یہان پہنچکر مجھسے
بیان کیا کہ تم اوسکو طلب کرتی ہو اور کہتی ہو کہ اگر اوسکو یہان نلاؤگی تو مین تمکو غلہ نہ دونگا سو بہیجی مینی اوسکو تمہاری پاس روانہ کر دیا اور اب

اور او نہون نے سب بیان پہونچکر بیان کیا کہ واسطے بادشاہ کا پیمانہ چرایا ہی اسواسطے بادشاہ نے اوسکو قید کرلیا ہی اور ہم جو اہلبیت پیغمبر ہین کبھی
چوری نہین کرتے ہین تب جو اوسکو قید کیا ہی تو اس سبب سے میری مصیبت زیادہ ہوگئی ہے اپنی مہربانی تم ہمپر احسان کرو کہ اوسکو رہائی دو
اور غلہ بھی ہمکو بہر پاپ کر دو اور کہتی ہین کہ حضرت یعقوب نے اپنی فرزندونسے فرمایا تہا کہ تم پہونچتی ہی پہلے میرا خط اوسکو دینا جسوقت
فرزندان یعقوب مصر مین پہونچے تو وہ خط یوسف کو دیا اور کہا کہ اے بادشاہ یہہ خط یعقوب کا تمہاری نام ہے اسکو پڑھکر ہمارے بہائی کو
رہائی دو یوسف نے وہ خط لیکر چوما اور اپنے آنکھون پر اوسکو رکہا اور رونا لگا اور دوسری روایت مین ہے کہ جسوقت یوسف نے
وہ خط پڑہا تو ایک چیخ ماری اور گھر مین جاکر گریہ کیا اور منہ کو دہو کر بہائیون کی پاس آیا اور تین مرتبہ ایسا ہی کیا اور فرزندان
یعقوب کچھہ مال تجارت مثل پشم اور روغن وغیرہ کی ہمراہ اپنی مصر مین لیکر گئے تھے جسوقت مصر مین پہونچے تو بادشاہ کی پاس
حاضر ہوئی اور اپنی مال تجارت کا ذکر کیا اور غلہ کو طلب کیا بعد دینے خط یعقوب کے چنانچہ فرماتا ہی خدا کہ فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَيْهِ
پس جسوقت داخل ہوئی وہ فرزندان یعقوب برادر یوسف کے اوپر اوسکی خدمت مین حاضر ہوئی تو قَالُوا يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ
کہا اونہون نے یوسف سے کہ اے عزیز مَسَّنَا وَأَهْلَنَا الضُّرُّ پہونچی ہے ہمکو اور لوگون ہمارے کو سختی اور گرسنگی وَجِئْنَا
بِبِضَاعَةٍ مُزْجَاةٍ اور لائی ہین ہم مال تجارت حقیر اور گھٹکا اور بے اعتبار بعضے کہتی ہین کہ وہ پشم اور روغن تہا اور بعضے کہتے
ہین کہ وہ گوگل تہا اور ابن عباس سے روایت ہے کہ وہ درہم کہوٹی تہی کہ جنکو کوئی نہیوے اوس مال کو اپنی اونہون نے پیش کیا
اور کہا کہ فَأَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ پس پورا ماپ دی تو واسطے ہمارے پیمانہ کو غلہ کے وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا اور تصدق کر تو اوپر ہمارے کہ کچھہ
زیادہ ہمکو دی یا ہماری بہائی کو چہوڑ دے إِنَّ اللَّهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِينَ تحقیق کہ خدا بدلا دیتا ہے تصدق کرنیوالونکو کہتی ہین کہ
فرزندان یعقوب نے خط یعقوب کا یوسف کے تخت کے کونے پر رکھدیا جسوقت یوسف نے اپنی باپ کا خط پڑہا تو بیخود ہوگئی اور جو کچھہ اوپر گزرا
تہے وہی سب حال پڑہا اوسوقت یوسف سے ضبط نہو سکا کہ اپنی تئین پوشیدہ رکہی بی اختیار ہوکر اوسوقت یوسف نے اپنی بہائیون سے
قَالَ کہا کہ هَلْ عَلِمْتُمْ مَا فَعَلْتُمْ بِيُوسُفَ کیا جانا تمنی کہ کیا کیا تمنے ساتھہ یوسف کے وَأَخِيهِ اور بہائی اوسکے
إِذْ أَنْتُمْ جَاهِلُونَ جسوقت کہ تم جاہل اور نادان تہے حضرت یوسف نے اونکو جاہل ازراہ شفقت کہا ورنہ اونہون نے تو ظلم کرنے مین کچھہ بہی
کسر باقی نہین رکہی تہی اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ جو گناہ کہ بندہ کرتا ہی اگرچہ جانتا ہو کہ یہہ گناہ ہی لیکن وہ جاہل ہے
جسوقت اوسکی خاطر مین خدا کی نافرمانی اور گناہ ہوتا اوسکا گزرا ہو اور فرمایا کہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ هَلْ عَلِمْتُمْ مَا فَعَلْتُمْ الآیہ اور کہتی
ہین کہ حضرت یوسف نے نقاب اپنی چہرہ سے اوٹہایا اور تاج کو اپنی سر پر سے اوتارا اوسوقت بہائیون نے یوسف کے چہرہ پر بغور
نظر کرکے پہچانا اور جانا کہ یہہ یوسف ہے اوسوقت اونہون نے کہا کیا تو یوسف ہے چنانچہ فرماتا ہی خدا کہ قَالُوا کہا اونہون نے یعنی برادران
یوسف نے یوسف سے کہ أَإِنَّكَ لَأَنْتَ يُوسُفُ کیا تحقیق کہ تو ہی یوسف ہے کہ یہہ جمال اور کمال تو کسی اور شخص کیواسطے نہین ہے
اور ابن عباس سے روایت ہی کہ یوسف برقع کو چہرہ سے اوٹہا کر تبسم ہوئی بہائیون نے یوسف کے دندان مبارک کے مانند مروارید
کے روشن تہی اور وقت تبسم کی اونسے نور چمکتا تہا یوسف کو پہچانا اور کہا کہ کیا تو ہی یوسف ہے قَالَ کہا یوسف نے بہائیون سے کہ أَنَا يُوسُفُ
مین ہے یوسف ہون وَهَذَا أَخِي اور یہہ بنیامین بہائی میرا ہی قَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا تحقیق احسان کیا ہی خدا نے اوپر ہمارے کہ ہم سلامت ہین
إِنَّهُ مَنْ يَتَّقِ تحقیق جو شخص کہ ڈری خدا سے وَيَصْبِرْ اور صبر کری بلا اور مصیبت پر فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ پس تحقیق کہ خدا
نہین ضایع کرتا ہی اجر نیکی کرنیوالونکا اور جسوقت بہائیون نے یوسف کو پہچانا تو کہتی ہین کہ وہ تخت کیطرف کو آئی اور چاہا کہ یوسف کے پاؤن کو
بوسہ دیوین یوسف تخت سے نیچے اوتری اور بہائیون سے بغلگیر ہوئی اور بہائیون نے اپنی خطا کا اقرار کیا چنانچہ فرماتا ہی خدا کہ قَالُوا

کہا اونہون نے یعنی براوران یوسف نے کہ تَاللّٰہِ قسم ہی خدا کی لَقَدۡ اٰثَرَکَ اللّٰہُ عَلَیۡنَا البتہ تحقیق اختیار کیا ہی تجہکو خدا نے اوپر ہمارے اور برگزیدہ کیا
ہے تجہکو وَاِنۡ کُنَّا لَخٰطِئِیۡنَ ۝ اور تحقیق کہ ہین ہم البتہ خطا کرنیوالی قَالَ کہا یوسف نے اونکی جواب مین لَا تَثۡرِیۡبَ عَلَیۡکُمُ الۡیَوۡمَ
نہین ملامت ہی اوپر تمہاری آجکی دن اوس فعل مین کہ تمنی میری ساتہہ کیا ہی یَغۡفِرُ اللّٰہُ لَکُمۡ بخشیگا خدا واسطی تمہاری کہ تمنی اپنی
گناہ کا اقرار کیا ہی وَھُوَ اور وہ خدا اَرۡحَمُ الرّٰحِمِیۡنَ ۝ زیادہ رحم کرنیوالا رحم کرنیوالون کا ہی اور ابن عباس سے روایت ہی کہ جب مکہ
فتح ہوا تو لوگ مکہ کے باشندی مسلمانونکی خوف سی خانہ کعبہ مین پناہ لیگئی حضرت نی فرمایا کہ شکر ہی اوس خدا کا کہ جسنی اپنا وعدہ وفا
کیا اور اپنی بندہ کی نصرت اور مدد کی اور قوم کفار کو شکست دی اور بہگا دیا اور فرمایا کہ ای مکہ کی لوگو تمنی مجہکو بہت آزار پہونچائی اور
مجہکو جہٹلایا اور گہر سی مجہکو نکالا اب مین تمہاری واسطے کیا کرون اور تمہارا گمان میری طرف کیا ہی کہ مین تمہاری ساتہہ کیا کرونگا سبنے
بالاتفاق عرض کی کہ بجز خیر ہمارا گمان تمہاری طرف کچہہ نہین ہی کہ تو کریم ہی اور بیٹا کریم کا ہی اور آج تجہکو قدرت ہی کہ تو ہماری حق کو
اوسکی مرضی کریگا یا ہم سب کو قتل کری لیکن ہمکو اعتماد تیری کرم عمیم اور خلق عظیم پر ہے حضرت نی فرمایا کہ مین آجکی دن تمہاری
ساتہہ وہ کرونگا کہ جو یوسف نے اپنی بہائیون کی ساتہہ کیا تہا اور فرمایا تہا کہ لَا تَثۡرِیۡبَ عَلَیۡکُمُ الۡیَوۡمَ اور جسوقت حضرت یوسف نے
بہائیونسی ملاقات کرکے دل اونکا خوش کیا اور اونکی حال پر نوازش بیگانہ فرمائی اور اونکی گناہ کا کچہہ خیال نکیا تو بعد اوسکے
اپنے باپکے حال کیطرف متوجہ ہوئی اور بہائیون سے کہا کہ یہہ کرتا میرا لیجاکر باپکے آنکہون پر ڈالو کہ وہ بینا ہوجائیگا چنانچہ فرماتا ہی خدا کہ
کہا یوسف نے اپنی بہائیون سے کہ اِذۡہَبُوۡا بِقَمِیۡصِیۡ لیجاؤ تم کرتا میرا ھٰذَا یہہ کرتا اور وہ کرتا وہ تہا کہ جو جبرئیل نے یوسف کے بازو سی کہولکر یوسف کو
کوئین مین پہنایا تہا اور وہ کرتا بہشت کا تہا جسکو جبرائیل ابراہیم علیہ السلام کیواسطے بہشت سی لائی تہی جسوقت اونکو آتش نمرود مین
ڈالا تہا اور وہ کرتا یوسف کی اشکو نسی آلودہ تہا اور تاثیر اوسکی یہہ تہی کہ جس بیمار اور بلا والی پر وہ ڈالا جاتا تہا اوسیوقت اوسکو
شفا ہوتی تہی اسواسطی یوسف نے کہا اپنی بہائیونسی کہ اس کرتا کو میری لیجاؤ فَاَلۡقُوۡہُ عَلٰی وَجۡہِ اَبِیۡ پس ڈالو تم اوسکو اوپر منہ باپ میری کی کہ
یَاۡتِ بَصِیۡرًا آجاویگا وہ بینا ہوکر یعنی بینا ہوجائیگا اور کہا یوسف نی کہ وَاۡتُوۡنِیۡ بِاَھۡلِکُمۡ اَجۡمَعِیۡنَ اور لاؤ تم میری پاس لوگون اپنی کو
سب کو مرد ونکو اور عورتونکو اور لڑکونکو اور حضرت صادق علیہ السلام سی روایت ہے فرمایا کہ عزیز مصر نے یعقوب کو خط لکہا کہ یہہ یوسف
فرزند تیرا ہی کہ اوسکو چند درہم کو میں نے خرید کیا ہی اور اوسکو غلام بنایا ہی اور اس فرزند بنیامین تیریکو بہی چوری کی علت مین غلام
بنایا ہی امام علیہ السلام کہتی ہین کہ اوس خطکا نام حضرت یعقوب پر بہت دشوار ہوا کہ مثل اوسکے کوئی سختی اوپر نہین گذری حضرت
یعقوب نے اوسکا جواب لکہا کہ مین نے تمہاری خط کو سمجہا کہ میری فرزندونکو غلام بنایا ہی ایک کو تو کہوٹی درہمون سے خرید کرکے اور دوسری
کو چوری کی علت مین اور ہم اہلبیت ہرگز چوری نہین کرتی لیکن ہم امتحان کئی جاتی ہین میرے باپ ابراہیم آگ مین ڈالکر آزمائی
گئی خدا تعالی نی اونکو محفوظ رکہا اور میرا باپ اسحاق ذبح سی آزمایا گیا خداتعالی نی اوسکو بچایا اور مین فرزندون کی گم ہونے مین
اور بینائی کے جاتی رہنی مین آزمایا گیا توقع ہے کہ خداتعالی اون سب کو لائی قاصد کو وہ خط دیکر روانہ کیا اور بعد اوسکی کشائش کی
دعا کی جبرئیل نازل ہوئی اور کہا کہ مین تمکو دعا کرتا ہون کہ جسکے پڑہنی سی خداتعالی تمہاری فرزندون کو اور بینائی کو پہیر دی اسطرح سی کہ
یَا مَنۡ لَا یَعۡلَمُ اَحَدٌ کَیۡفَ ھُوَ وَحَیۡثُ ھُوَ وَقُدۡرَتَہٗ اِلَّا ھُوَ یَا مَنۡ سَدَّ الۡھَوَآءَ بِالسَّمَآءِ وَکَبَسَ الۡاَرۡضَ عَلَی الۡمَآءِ وَاخۡتَارَ
لِنَفۡسِہٖ اَحۡسَنَ الۡاَسۡمَآءِ اِئۡتِنِیۡ بِرُوۡحٍ مِنۡکَ وَفَرَجٍ مِنۡ عِنۡدِکَ صبح نہوئی تہی کہ کرتا یوسف کا آیا اور یعقوب کے منہ پر ڈالا
گیا اوسیوقت وہ بینا ہوگیا اور بعد اوسکے فرزندون سے ملاقات کی اور کہتی ہین کہ جسوقت یوسف نے بہائیونکو حکم دیا کہ میرا کرتا لیجاکر باپکے
منہ پر ڈالو تو یہودا نے کہا ای یوسف یہہ کرتا مجہکو دی کہ میرا کرتا خون آلودہ مینی نے باپ کو لیجاکر دکہایا تہا تاکہ اوس کرتہ کے

برکت سی اوس کرتہ کا تدارک کرون یوسف نے کرتا اپنا یہودا کو دیا اور سفر کا اوسکی واسطی سامان کر دیا یہودا بہائیون سمیت مصر سی
باہر نکلا کنعان کو روانہ ہوا اور مجمع البیان مین لکہا ہے کہ یہودا نی سات روٹیان اپنی کمر سی باندہی اور قافلہ سی علحدہ ہوکر
سب سے آگی کنعان کو روانہ ہوا اور کنعان وہان سے اسّی فرسخ تہا اور ایک روایت مین یہہ ہی کہ دس منزل تہا اور یہودا نہایت
شوق سی آدہی سو ٹی رستہ مین کہاتا یہان تک کہ اوسنی اپنی تئین کنعان کے قریب پہونچایا اوس حال کو خدا تعالی بیان کرتا ہی چنانچہ
فرماتا ہی وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيرُ اور جسوقت جدا ہوا قافلہ مصر سی کہ برادران یوسف واسطی روانگی کنعان کے شہر سے باہر نکلی اور جسوقت
میدان صحرا مین آئی تو باد صبا نی حق تعالی سی اجازت لیکر یوسف کی کرتہ کی خوشبو حضرت یعقوب کے دماغ مین پہونچائی اور اسی
مقام سی شعرا مژدہ اور بشارت کو باد صبا کیطرف منسوب کرتی ہین اور دس منزل سی یعقوب کو بو یوسف کی آئی تہی اور جسوقت
بو یوسف کی یعقوب کے دماغ مین پہونچی تو قَالَ اَبُوْهُمْ کہا باپ اونکی نی یعنی یعقوب نے اپنی پوتون سی اور کنبے کی اون لوگون
کہا کہ جو وہان حاضر تہی کہ اِنِّيْ لَاَجِدُ تحقیق مین پاتا ہون یعنی سونگہتا ہون مین رِيْحَ يُوْسُفَ بو یوسف کی لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ
اگر نہ یہہ ہو کہ ضعیف العقل بڑہاپے سی جانو تم مجہکو کہ یہہ بڑہاپے کے سبب سے جو کم عقل ہو گیا ہے اسواسطی ایسی باتین
کرتا ہے اور سبب یوسف کے خوشبو کی آنیکا یعقوب کے ناک مین یہہ تہا کہ وہ کرتہ یوسف کا بہشت کا تہا جب اوس کرتہ کی خوشبو آئی
تو یعقوب نے جانا کہ بہشت کی خوشبو سوائی یوسف کی کسیکی پاس نہین ہی اور وہ کرتا اوسکا ہی کہ جسمین سے یہہ خوشبو آتی ہے
اسواسطی یعقوب نے فرمایا کہ مجہکو یوسف کی بو آتی ہی ❊ نکلی خزان چمن سی صبا کا ہوا گذار ❊ مدت کی بعد لائی ہی وہ مژدہ بہار
بلبل کو وصل یار کی امید ہوگئی ❊ آتی ہی بو ابہی سی اوسی گل کی بار بار ❊ اور بعضی جو کہتی ہین کہ کیا سبب ہے کہ یعقوب نے مصر سے
یوسف کی بو سونگہی اور چاہ کنعان مین اسکو نجانا چنانچہ کہتی ہین کہ ❊ ز مصرش بوئی پیراہن شمیدی ❊ چرا در چاہ کنعانش ندید
اوسکا جواب اسطرحسی دیتی ہین کہ باد صبا کو خدا تعالی کا حکم نہ تہا کہ مصر سی یوسف کی کرتہ کی بو یعقوب کے دماغ مین پہونچادی اور نہ پہونچادی
اور جسوقت یوسف چاہ کنعان مین تہی او سوقت باد صبا کو حکم یوسف کی خوشبو پہونچانیکا نہا اور جسوقت یعقوب علیہ السلام نے کہا
کہ مجہکو یوسف کی بو آتی ہی اگر میری عقل مین بسبب بڑہاپے نقصان نجانو تو اوسوقت لوگون نے کہا کہ تیری عادت تا ہی ہی کہ تو یوسف
ہی کی خیال اور یاد مین رہتا ہی چنانچہ فرماتا ہی خدا کہ قَالُوْا تَاللّٰهِ کہا اونہون نی قسم ہی خدا کی اِنَّكَ تحقیق کہ تو اب تک لَفِيْ ضَلٰلِكَ
الْقَدِيْمِ بیچ غلطی اپنی قدیم کی ہی کہ سوائے ذکر یوسف کی تو اور کچہ کلام ہی نہین کرتا ہی بسبب افراط محبت یوسف کی اور بعد چالیس
برس کی امید اوسکی ملاقات کی رکہتا ہی اور کہتی ہین کہ یہودا مصر سی پا برہنہ کنعان کو روانہ ہوا اور بہت جلد کنعان مین پہونچا اور ارادہ
کرتا یوسف کا باپ کے آنکہون پر جاکر ڈالا چنانچہ فرماتا ہی خدا کہ فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ پس جسوقت آیا خوشخبری دینی والا یعنے آیا یہودا
تو اوسنی پہونچتی ہی اَلْقٰهُ ڈالا اوس کرتہ کو یوسف کے عَلٰى وَجْهِهٖ اوپر منہہ اوسکی کی یعنی یعقوب کے منہ پر اوسکو ڈالا فَارْتَدَّ
بَصِيْرًا پس پہر ہو گیا وہ یعقوب بینا کہ روشن اوسکی آنکہون مین پہر ویسی ہی مثل سابق کی ہو گئی اور بعضی کہتی ہین کہ جوان ہی
ہو گیا تہا اور جب بینا ہو گیا یعقوب یوسف کی کرتہ سی تو قَالَ کہا اوسنی اپنی فرزندو نکی فرزندو نسی اور کنبہ کی لوگون سی کہ اَلَمْ
اَقُلْ لَّكُمْ کیا نہین کہا تہا مینی واسطے تمہارے یعنی کیا مینی تمسی نہین کہا تہا کہ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ تحقیق مین جانتا ہون مِنَ اللّٰهِ الہام
کرنے خدا کے سے مَا لَا تَعْلَمُوْنَ وہ چیز کہ نہین جانتی ہو تم زندگی یوسف کی اور اوس سے ملاقات ہونی اور اکثر مفسرین تو بشیر کو کہتی
ہین کہ وہ یہودا تہا اور بعضی کہتی ہین کہ وہ یعقوب کے لونڈی کا بیٹا تہا اور نام اوسکا بشیر تہا وہ حضرت یوسف کا کرتا لیکر آیا تہا
اور قصہ اوسکا کہتی ہین کہ یہہ ہی کہ جسوقت بنیامین کی مان راحیل مر گئی تو بنیامین اوس لونڈی کا دودہ پیتا تہا اور جسوقت

عمر مین زیادہ ہو گیا تو حضرت یعقوب نے اوسکو فروخت کر دیا تہا تاکہ وہ لونڈی اپنی اوقات کو بنیامین کی خدمت مین صرف کری اوس لونڈی نی دعا کی کہ خداوندا یعقوب نے مجہکو بلا مین مبتلا کیا ہی اوسکو بہی فراق پسر مین مبتلا کر یہہ بہی ایک سبب تہا اگر یعقوب بہ فراق یوسف مین مبتلا ہوئی اور خدا تعالی نی چاہا کہ جبتک بشیر اپنی مان کی پاس پہونچی تو یوسف بہی اپنی باپ کے پاس پہونچی اور بشیر کا اتفاق مصر مین جانیکا ہوا اور وہ وہان پہونچکر حضرت یوسف کے خدمت مین جاکر رہا اور وہ تہوڑی مدت مین معتبر ہو گیا اس سبب سے یوسف نے اپنا کرتا اوسکے ہاتہہ کنعان کو بہیجا جبکہ کنعان مین وہ داخل ہوا تو ایک عورت کو اوسنی نہر پر بیٹہی ہوئی دیکہا کہ وہ روتی ہے اوس سے حضرت یعقوب کے مکان کو دریافت کیا اوسنی کہا کہ تجہکو یعقوب سے کیا کام ہی کہا کہ مین مصر سی آتا ہون اور کرتا یوسف کا لایا ہون اوس عورت نی بوئی آشنائی اوسمین سے سونگہکر پوچہا کہ تیرا کیا نام ہے کہا کہ میرا نام بشیر ہے اور مین خانہ زاد یعقوب کا ہون وہ عورت اوسکی مان تہی جب اوسنی اپنی فرزند کو پہچانا تو بیہوش ہو گئی اور جب ہوش آیا تو اوسکو حضرت یعقوب کے پاس لیگئی اوسنے کرتا یوسف کا یعقوب کے منہ پر ڈالا وہ بینا ہو گیا اور یعقوب کو یوسف کی خوشخبری پہونچائی اور اسی عرصہ مین فرزندان یعقوب بہی مصر سی کنعان مین جا پہونچی اور اپنی باپ سے سب نے عذر کیا کہ ہمسے یوسف کی حق مین بڑی خطا ہوئی ہے ہمارے واسطی خدا سی بخشش طلب کیجیے چنانچہ فرماتا ہی خدا کہ قَالُوْا کہا اونہون نے یعنی برادران یوسف نے اپنی باپ سے کہا کہ یٰٓاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ای باپ ہمارے بخشش طلب کر تو واسطی ہماری ذُنُوْبَنَا گناہون ہمارے سی اِنَّا كُنَّا خٰطِئِيْنَ تحقیق کہ ہم تہی ہم خطا کرنیوالی قَالَ کہا یعقوب نے کہ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ قریب ہے کہ بخشش چاہونگا مین واسطی تمہارے رَبِّيْ پروردگار اپنے سی اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ تحقیق کہ وہ بخشنے والا ہی توبہ کرنیوالونکا الرَّحِيْمُ مہربان ہی اپنی بندون توبہ کرنیوالون پر حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا کہ یعقوب نے تاخیر استغفار کی بیٹون کیواسطی اس لئی کی کہ ارادہ یہہ تہا کہ شب جمعہ سحر کیوقت استغفار کرون کہ دعا اوسوقت کی جلد قبول ہوتی ہی اور جناب رسول خدا صلعم نی فرمایا ہی کہ بہتر وقتونکا واسطی دعا کی وقت سحر ہے اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ جبکہ سحر کا وقت ہوتا تہا تو یعقوب اپنے فرزندون کو حکم کرتی تہی کہ وہ اونکی پیچہی کہڑی ہوتی تہی اور یعقوب دعای استغفار کرتی تہی اور بیٹی اونکی آمین کہتی تہی یہانتک کہ بعد بیس برس کے دعا اونکی قبول ہوئی اور کہتی ہین کہ حضرت یعقوب نے مصر کے جانیکی تیاری کی اور یوسف نے بشیر کی ہمراہ دو سو سواریان اور سامان سفر واسطی یعقوب کے مصر سی روانہ کیا تہا وہ اوسی روز کنعان سی طرف مصر کے روانہ ہوئی اور جو جو آدمی کہ اونسی تہوڑا سا بہی تعلق رکہتی تہی وہ بہی اونکی ہمراہ روانہ ہوئی اور کثرت شادی کی جہت سے نو روز مین مصر کی قریب پہونچی اور جب بہت قریب پہونچی تو حضرت یوسف نے بادشاہ ریان سی کہا کہ میرا باپ پیغمبر خدا کا اور پیغمبرونکے اولاد مین سے ہی اور آج وہ مع متعلقین اپنی کی کنعان سی یہان آتا ہی اوسکی استقبال کو شہر سی باہر نکلنا چاہتی ریان بادشاہ چار ہزار آدمی اپنی خواص مین سے ہمراہ اپنی لیکر بہت شوکت اور زینت سی ہاتہی پر سوار ہوکر باہر نکلا اور حضرت یوسف کو حکم دیا وہ بہی مع اکابر و اشراف مصر کی ہمراہ ہو اور حضرت یعقوب اپنی فرزندون سمیت ایک ٹیلے پر چڑہکر اوس لشکر کی تجمل کا تماشا دیکہتی تہی جبرئیل نے حضرت یعقوب سے کہا کہ تو اس لشکر کی تجمل اور شوکت سے تعجب مت کر اور اپنے سر کی اوپر دیکہہ کہ فرشتے آسمان سی زمین مین تمہارے واسطی سیر اور اور تماشی کی آئے ہین اور بہت خوش ہین جیسے کہ پہلی اس سے تیری غم کی سبب سے غمگین تہی اور جسوقت حضرت یعقوب نے یوسف کو بادشاہونکی لباس اور ہیئت مین دیکہا تو پوچہا کہ یہی فرعون مصر ہے جبرئیل نے کہا کہ یہہ تیرا بیٹا یوسف ہے

ع گردش گر اپنی ور کرا ہی چرخ چنبری ؛ گزرا زمانہ پستی کا ہی دور برتری ؛ مدت کی بعد ہوا ہی سعدین کا قران ؛ شمس و قمر کی وصل کی ہی نیک اختری ؛ ہی انبیا کی وصل کی محفل کی دہوم دہام ؛ یہان چاہیے کہ رقص کری حور و پری ؛ اس انجمن مین روشنی کرنیکی واسطی ؛ مشعل کو لائی صبح سی

خورشید خاوری پوشاکی کی اس وصال کی گردون پہ دہوم ہے ٭ انجم کی شمعین بزم ملایک مین دہری ہین ٭ اور کہتے ہین کہ وہان
کوئی مکان بنایا یا خیمہ جہاڑ کر کہڑا کر لیا تہا اوسمین اونکی ملاقات ہوئی اور حضرت صادق علیہ السلام سی روایت ہی فرمایا کہ جسوقت حضرت
یعقوب یوسف کے پاس پہونچی تو یوسف اپنی شوکت اور مرتبہ شاہی کی جہت سی حضرت یعقوب کے تعظیم کیواسطے اپنی سواری کے
نیچے نہ اوتری جبرئیل نازل ہوئی اور یوسف سے کہا کہ اپنی ہتیلی کو کہول یوسف نے کہولی تو ایک نور اوسمین سے نکلکر آسمان کو چلا گیا
حضرت یوسف نے جبرئیل سی پوچہا کہ یہہ کیسا نور تہا کہ میری ہتیلی سی نکلکر آسمان کو چلا گیا کہا کہ یہہ نور نبوت تہا کہ تیری ہتیلی سی نکلا اب
تیری بعد تیری اولاد مین سی کوئی پیغمبر نہوگا خدا تعالے فرماتا ہی کہ تو نی میری بندہ صالح کی تعظیم نکی اور اوسکی واسطی تو سواری سی
نیچے نہ اوترا اسواسطے ہمنی تیری اولاد مین سی نبوت کو موقوف کیا اور قمی نی اپنی تفسیر مین لکہا ہی کہ جسوقت حضرت یعقوب مع اہل
عیال اپنی کی مصر مین پہونچی تو یوسف اپنی تخت پر بیٹہی اور تاج شاہی اپنی سر پر رکہا اور خواہش کی کہ باپ میرا مجہکو اس حال سی دیکہی لیکن
جسوقت اونکا باپ اونکی پاس گیا تو وہ اپنی باپ کے تعظیم کیواسطے کہڑی نہوئی اسواسطی جبرئیل نے نور نبوت اونکی ہتیلی مین سے نکالا کہ اونکی
اولاد مین سی کوئی پیغمبر نہو اور لاوی کی صلب مین نبوت کو کر دیا کہ اوسنے بہائیون کو یوسف کے قتل کرنی سی منع کیا تہا اور انبیاے
بنی اسرائیل لاوی کی اولاد مین سی ہین اور حضرت موسے بہی لاوی کی اولاد مین سی ہین اور نسب اونکا اسطرح ہی کہ موسی بن
عمران بن یصہر بن واہث بن لاوی بن یعقوب اور کہتی ہین کہ حضرت یوسف نے شہر سی باہر ایک بڑا بلند مکان بنایا تہا اوس مکان مین
یا کوئی خیمہ کہڑا کیا تہا اوسمین جا کر ٹہیری اور باپ اور بیٹی کی وہان ملاقات ہوئی اور گلی مین باہم ملکر خوب ملی اور کثرت شادی سی
زار زار روئی چنانچہ خدا تعالے اونکی ملاقات کا ذکر کرتا ہی اور فرماتا ہی کہ فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَىٰ يُوسُفَ پس جسوقت داخل ہوے وہ سب اوپر
یوسف کے تو آوَىٰ إِلَيْهِ أَبَوَيْهِ جگہہ دی یوسف نے طرف اپنی باپ کو اور مان اپنی راحیل کو یا خالہ کو اگر مان مرگئی تہی کہ وہ خالہ بہی بمنزلہ
مان کے تہی اسواسطی کہ اونکی باپ کی زوجہ تہی اور اوسنی یوسف کو پرورش کیا تہا اور یوسف نے اوسکی بہت عزت اور حرمت کی اور باپ اور
مان اور برادران دونون پر کمال نوازش فرمائی اور ہر ایک سے بغلگیر ہو کر ملی وَقَالَ اور کہا یوسف نے اون سب سے کہ ادْخُلُوا مِصْرَ
إِن شَاءَ اللَّهُ داخل ہو تم مصر مین اگر چاہی خدا کہ ارادہ اوسکا متعلق ہوا ہو داخل ہونیکے واسطی آمِنِينَ امن مین ہونیوالی ہو کر قحط اور
رنج اور مشقت سی اور ایسا ہی حال واقع ہوا ہی اور ان شاء اللہ حضرت یوسف نے اسواسطی کہا کہ اوس زمانہ مین سلاطین مصر کے
خوف سے شہر مصر مین کوئی شخص بدون اجازت کی داخل نہین ہو سکتا تہا اور سواے اسکی زندگی کا کیا اعتبار ہی داخل ہونے سے پہلی ہی
ممکن تہا کہ مر جاتی اور بدون مشیت خدا کی کچہہ نہین ہو سکتا اور کہتی ہین کہ حضرت یعقوب مع اولاد اپنی کی مرد اور عورت ستر آدمی
تہی جسوقت کہ مصر مین فرعون کی زمانہ مین اولاد یعقوب ہمراہ موسی کی مصر سی نکلی تہی تو وہ لاکہہ پانسو آدمی تہی اور فاصلہ زمانہ
یعقوب اور زمانہ موسی مین چارسو برس کا تہا چارسو برس مین یہہ کچہہ کثرت اولاد کی ہوئی اور جسوقت حضرت یعقوب مع ہمراہیونکی مصر مین
داخل ہوے تو یوسف نے اپنی والدین اور اقارب کو ایک مکان عمدہ مین اوتارا اور خود تاج کو اپنی سر پر رکہکر تخت نشین ہوئی اور والدین
کو بلا کر تخت پر بٹہایا چنانچہ فرماتا ہی خدا کہ وَرَفَعَ أَبَوَيْهِ اور اوپر لے گیا یوسف دونون مان اور باپ اپنی کو عَلَى
الْعَرْشِ اوپر تخت کے وَخَرُّوا اور گر پڑی وہ یعنی والدین یوسف کے اور گیارہ بہائی اونکی لَهُ سُجَّدًا اوسکی واسطی اوس نعمت
کے کہ سجدہ کرنیوالی تہی شکر کا واسطی حاصل ہونی اس نعمت اور مرتبکی اور بعضے کہتی ہین کہ لہ کی ضمیر یوسف کیطرف پہرتی ہے اور
یوسف کے واسطے اونہون نے تعظیم کا سجدہ کیا تہا نہ سجدہ عبادت کا اور اوس شریعت مین خدا کے غیر کیواسطے سجدہ کرنا ممنوع نہ تہا اور
بعضے کہتی ہین کہ اوسوقت تک سجدہ کرنا کام حکم کرنا تہا اور جسوقت یوسف نے اپنی والدین کو بعد سجدہ کرنیکی تخت پر بٹہایا تو اپنی خواب کی تعبیر کا

ذکر باپ سے چنانچہ فرماتا ہی خدا کہ وَقَالَ اور کہا یوسف نی کہ یٰاَبَتِ اِی باپ میری هٰذَا یہہ سجدہ کرنا تمہارا مجھکو تَاْوِیْلُ رُءْیَایَ
مِنْ قَبْلُ تعبیر ہی خواب میری کی کہ پہلی اس سی اس کہ مین مینی دیکہا تہا قَدْ جَعَلَهَا رَبِّيْ حَقًّا تحقیق کہ کر دیا ہی اوس خواب
کو پروردگار میری نی حق اور راست اور درست اور حضرت ہادی علیہ السلام سی روایت ہے فرمایا کہ یعقوب نے یوسف سی پوچہا کہ ای یوسف
مجھکو خبر کر کہ تیری بہائی جو تجھکو میری پاس سے لیگئی تہی اونہوں نے تیری ساتہہ کیا کیا یوسف نی کہا کہ ای پدر عالی قدر اس امر سی مجھکو معاف
رکہہ یعقوب نے فرمایا کہ اگر کل نہین تو کچہہ تو بیان کر کہا اونہوں نے جسوقت مجھکو کوئین کی قریب کیا تو کہا کہ کرتا اپنا اوتار مینی کہا کہ ای بہائیو
خدا سی ڈرو مجھکو برہنہ مت کرو اوسوقت چہری میری اوپر کہینچی اور کہا کہ اگر تو کرتہ کو نہ اوتاریگا تو ہم تجھکو ذبح کرینگی مینی جان کی خوف سے
کرتا اپنا اوتارا اور اونہوں نی برہنہ کر کی مجھکو کوئین مین لٹکایا حضرت یعقوب نے یہہ حال سُنکر تو بیہوش ہوکر گر پڑی جب ہوش
مین آئی تو پوچہا کہ پہر کیا کیا اوسوقت یوسف نی کہا کہ ای باپ میری قسم ہی تجھکو خدائی ابراہیم و اسحاق و یعقوب کہ اس ذکر سی
تو مجھکو معاف رکہہ حضرت یعقوب نے معاف کیا اور پہر نہ پوچہا اور یوسف نی کہا کہ ای باپ میری تو بہائیوں کے حال سی جو کچہہ کہ اونہوں
نے میری ساتہہ کیا ہی مت پوچہہ بلکہ خدا تعالی کی احسان کو پوچہہ کہ اوسنی کیا کیا احسان مجھپر کئی ہین چنانچہ فرماتا ہی خدا کہ کہا یوسف نے
اپنی باپ یعقوب سے وَقَدْ اَحْسَنَ بِيْٓ اور تحقیق احسان کیا ساتہہ میری پروردگار میری نے اِذْ اَخْرَجَنِيْ مِنَ السِّجْنِ جو وقت
کہ نکالا مجھکو قیدخانہ سی وَجَآءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ اور لایا تمکو جنگل سی مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ پیچہی اس کے کہ جہگڑا ڈالا تہا شیطان
نے اور مخالفت کی تہی بَيْنِيْ وَبَيْنَ اِخْوَتِيْ درمیان میری اور درمیان بہائیوں میری کی اِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَآءُ تحقیق پروردگار
میرا لطف کرنیوالا ہی واسطی جسکی کہ چاہی اسواسطی کہ کوئی مصیبت اور راحت نہین ہوتی ہی مگر اوسکی مشیت سی اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ
تحقیق کہ وہ ہی جاننی والا ہے تدبیروں کا الْحَكِيْمُ حکمت والا ہی کہ موافق مصلحت کی کرتا ہی حضرت یوسف نے فرمایا کہ خدانی مجہپر احسان
کیا کہ قیدخانہ سی مجھکو نکالا اور چاہ کا ذکر نکیا اسواسطی کہ اوسکی ذکر مین بہائیوں کو خجالت ہوتی اور فرمایا کہ خدا تمکو جنگل سی لایا وہ ایک مقام تہا
زمین فلسطین مین جو کہ ملک شام مین ہی اور وہ مقام قریب کنعان کی تہا اور حضرت یعقوب وہان ٹہہا کرتی تہی یوسف نے واسطی شکر گذاری کی
کہا کہ خدا تعالی نی مجھکو قیدخانہ سی نکالکر تخت شاہی دیا اور تمکو جنگل سی میری پاس پہونچایا اور کہتی ہین کہ حضرت یوسف اپنی باپ کو خزانی اور
اموال اور اسباب شاہی جو کچہہ خدانی اونکو دیا تہا دکہلاتی ہوئی پہرتی تہی جسوقت دفترخانہ مین پہونچی تو وہان حضرت یعقوب نے بہت کاغذ پڑی ہوئی دیکہی
اوسوقت فرمایا کہ ای یوسف تجھکو کس امر نی غافل کیا تہا کہ اس مدت مین ایک پرچہ کاغذ کا واسطی مجھکو نہ لکہا باوجودیکہ درمیان میری اور تیری چند
منزل کا فاصلہ تہا کہا کہ جبرئیل نے مجھکو منع کیا تہا اور کہا تہا کہ اپنی باپ کو تو خبر نکر حضرت یوسف نے فرمایا کہ وجہ اسکی تو اوس سے کیون نہین پوچہتا
ہے یوسف نے کہا کہ تم ہی دریافت کرو یعقوب نے جبرئیل سی پوچہا تو اوسنی کہا کہ مینی اسواسطی منع کیا تہا کہ توئی وقت روانگی یوسف کے ہمراہ بہائیوں
کی کہا تہا کہ مین ڈرتا ہون کہ اوسکو بہیڑیا نہ کہا جاوی حق تعالی نی فرمایا کہ کسواسطے تو بہیڑیے سی ڈرا اور مجھسی نہ ڈرا اور حضرت ہادی علیہ السلام سی
روایت ہے فرمایا کہ جسوقت قطفیر یعنی عزیز مصر کہ جسکا نام قطفیر تہا وہ مر گیا تو زلیخا ایام قحط مین محتاج اور فقیر ہوگئی یہانتک کہ بہیک مانگنی لگی لوگون نے
کہا کہ تو یوسف کی رستہ پر جا کہ عزیز مصر ہی اندلون مین کیون بیٹہتی ہی کہا کہ مجھکو اوس سے حیا آتی ہی اور لوگ اوسکو سمجہاتی ہی کہتی تہی یہانتک
کہ ایک مرتبہ جاکر بیٹہی اور حضرت یوسف اپنی لشکر اور ترک سی اودہر کو گذری زلیخا اونکو دیکہکر کہڑی ہوئی اور کہا کہ پاک ہی وہ خدا کہ جسنی
کر دیا بادشاہوں کو سبب نافرمانی کی غلام اور کر دیا غلاموں کو سبب فرمانبرداری کی بادشاہ حضرت یوسف نے فرمایا کہ تو زلیخا ہی کہا کہ ہان فرمایا کہ مجھسے
کوئی حاجت تیری ہی کہا کہ اب مین بڑہیا ہوگئی ہون تو مجہی تو دریافت کرتا ہی یوسف اوسکو اپنی مکان مین لیگئی اور کہا کہ توئی میرے
ساتہہ ایسا ایسا کیا زلیخانی کہا کہ ای یوسف مجھکو ملامت نکر کہ مین تین بلاؤن مین مبتلا تہی جب یوسف نے پوچہا تو کہا کہ ایک تو محبت تیری

کہ شکل تیری خدانی کسیکو پیدا نہین کیا ہی اوسمین مبتلا ہوئی مین اور دوسری یہہ کہ خدا تعالی نی مصر مین میری برابر کسیکو خوب
صورت نہین پیدا کیا تہا اور نہ ایسا مالدار کسیکو کیا تہا اوسمین مبتلا ہوئی مین اور تیسری یہہ کہ شوہر میرا نامرد تہا اوسمین مبتلا ہوئی ہون
حضرت یوسف نے فرمایا کہ اب تیرا کیا ارادہ ہی کہا خدا سی سوال کر کہ مجہکو جوان کردی یوسف نے دعا کی خدا تعالی اوسکو جوان کر دیا
اور یوسف نی اوس سے نکاح کیا اور وہ اوسوقت باکرہ تہی اور حضرت صادق علیہ السلام سی روایت ہی فرمایا کہ زلیخا اذن لیکر حضرت
یوسف کی پاس آئی یوسف نے پوچہا کہ تیرا رنگ کیون متغیر ہوگیا ہی کہا کہ شکر ہی خدا کا کہ جسنی بادشاہونکو اونکی نافرمانی کی جہت سی غلام
کردیا اور غلامونکو فرمانبرداری کی سبب سے بادشاہ کردیا ہے یوسف نے فرمایا کہ تجہکو کونسی چیز باعث ہوئی تہی کہ تو اسطرح میری ساتہہ پیش آئی کہا
کہ تیرا حسن اور جمال یوسف نی کہا کہ کاش پیغمبر آخر الزمان کو دیکہتی کہ وہ مجہسی حسن اور جمال مین اور خلق اور سخاوت مین زیادہ ہوگا زلیخا نے
کہا کہ سچ کہا تونی یوسف نی فرمایا کہ تونی کیونکر جانا کہ مین سچ کہتا ہون زلیخا نی کہا کہ اسواسطی کہ جسوقت تونی اوسکا ذکر کیا تو خود بخود اوسکی
محبت میری دلمین پڑگئی خدا تعالی نی وحی کی کہ ای یوسف وہ سچ کہتی ہی اور مینی اوسکو جوان کیا اسسبب سے کہ اوسنی دوستی کی ہماری
حبیب محمد صلعم سی اور اوسکی محبت کو اپنی دل مین جگہہ دی اور حکم دیا مینی تجہکو کہ اوس سی نکاح کر اور کہتی ہین کہ زلیخا سی دو بیٹی یوسف
کی ہوئی بیشا اور افراہیم اور ایک دختر تہی کہ جسکا رحیمہ نام تہا اور وہ زوجہ تہی حضرت ایوب کی اور افراہیم حضرت یوشع کی دادا تہی اور یوشع وصی
تہی حضرت موسیٰ کی اور کہتی ہین کہ حضرت یعقوب کے مرنیکی بیس برس بعد یوسف نی یعقوب کو خواب مین دیکہا کہ یوسف سی فرماتی ہین -
کہ ای یوسف مین تیری ملاقات کا بہت مشتاق ہون اور بعد تین روز کی تو میری پاس آئیگا یوسف نے خواب سے بیدار ہو کر بہائیونکو طلب
کیا اور وصیت کی اور یہودا کو اپنا ولیعہد کیا اور اپنی فرزندون کو اوسکی سپرد کیا اور بطریق مناجات درگاہ خدا مین عرض کی کہ رَبِّ
ای پروردگار میری قَدْ اٰتَیْتَنِیْ مِنَ الْمُلْكِ تحقیق کردیا ہی تونی مجہکو بادشاہی مین سی کہ وہ مصر کی بادشاہی تہی وَعَلَّمْتَنِیْ
مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ اور سکہلایا ہے تونی مجہکو تعبیر خوابون کی مین سی یا احکام حلال اور حرام کے فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ق
ای پیدا کرنیوالی آسمانون اور زمین کے فاطر کا عطف رب پر ہے اور وہ منادی ہی اور یا یہہ کہ فاطر منادی بالذات ہی اور یا حرف ندا کا اسمین
مقدر ہی حضرت یوسف نے اپنی پروردگار سی کہا کہ ای پیدا کرنیوالی آسمانونکی اور زمین کے اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَ
الْاٰخِرَةِ تو ہی ہی مددگار میرا بیچ دنیا اور آخرت کی تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا موت دی تو مجہکو جسوقت کہ مسلمان اور فرمانبرداری کرنیوالا
ہون مین تیری وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ اور لاحق کر تو مجہکو ساتہہ نیکونکی کہ اونمین مجہکو تو پہونچادی اور کہتی ہین کہ حضرت یعقوب کی
اکسو اور سینتالیس برس کی عمر ہوئی تہی اور جسوقت مصر مین آئی تہی تو ایک سو تیس برس کی عمر تہی سترہ برس مصر مین یوسف کے
پاس ہی اور جسوقت حضرت یعقوب نے وفات پائی تہی مصر مین تو اونکا تابوت اوٹہاکر شام کو لیگئی تہی اور اونکی باپ کے پاس بیت المقدس
مین اونکو دفن کیا تہا اور اتفاقاً عیص بہی جو کہ اونکی حقیقی بہائی تہی اور اونکی ساتہہ پیدا ہوئی تہی اور حضرت اسمعیل کے وہ داماد تہی اوسی
روز وہ بہی مرگئی تہی وہ اور یعقوب ایک قبر مین دفن ہوئی اور حضرت یوسف کی عمر پہلی روایت کی موافق ایک سو اور بیس برس کی
ہوئی تہی اور بعضی روایت مین یہہ ہے کہ ایک سو اور دس برس کی عمر ہوئی تہی اور امام محمد باقر علیہ السلام سے کسینی پوچہا کہ حجت خدا کی
اون دنون مین زمین پر کون تہا یعقوب تہا یا یوسف تہا فرمایا کہ یعقوب پیغمبر تہی اور یوسف بادشاہ تہی اور یعقوب کے بعد یوسف پیغمبر تہی
اور جسوقت یوسف نی وفات پائی تو مصریون نے آپسمین جہگڑا کیا ہر ایک کہتا تہا کہ ہم اپنی محلہ مین دفن کرینگی قریب تہا کہ نوبت
جنگ کی پہونچی آخر کو یہہ قرار پایا کہ پتہر کے صندوق مین رکہکر اونکو رود نیل مین دفن کرین کہ پانی جو اونپر سی گذر کر ہر محلہ مین پہونچی
اوسکی ساتہہ خیر اور برکت یوسف کی ہماری پاس پہونچیگی اور حضرت صادق علیہ السلام سی روایت ہی فرمایا کہ خدا تعالی نی حضرت

موسی کو وحی کی کہ یوسف کا صندوق دو نیل سی نکالکر شام کو لیجائی حضرت موسی اوس صندوق کو یوسف کے کہ سنگ مرمر کا تہا شام کو لیگئے اور کہتی ہین کہ بیت المقدس مین اونکی باپون کی پاس انکو دفن کیا اور یہود اسیطی اہل کتاب اپنی مردون کو اوٹہاکر شام کو لیجاتے ہین اور حضرت یوسف کا قصہ تمام ہوا تو خدا تعالی اپنی حبیب سید المرسلین کیطرف خطاب کر کی فرماتا ہی کہ ذٰلِكَ یہہ یعنے جو کچھہ کہ گزرا ہے یوسف کے قصہ مین مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ خبرون غیب کے مین سی ہی کہ ہم واسطی ظاہر ہونی معجزہ تیری کی نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ وحی کرتی ہین ہم اوسکو طرف تیری اور جو کچھہ کہ راست اور صحیح ہی وہ قصہ تو نی وحی سی جانا اور اب سوائی تیرے اوسکو کوئی نہین جانتا ہی مگر تیری بتلانی سی اور جو کچھہ کہ پہلی کتابون مین ہی وہ صحیح نہین ہے اسواسطی کہ لوگون نی تحریف کرنیسے وہ دگرگون ہوگیا ہی اور فرماتا ہی کہ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اور نہتا تو نزدیک اونکی یعنی نزدیک برادران یوسف کے نہتا تو اِذْ اَجْمَعُوْٓا اَمْرَهُمْ جو وقت کہ جمع کیا اونہون نی امر اپنے کو یعنے متفق کیا اونہون نی رائی اپنی کو یوسف کے کوئین مین ڈالنیکے واسطے وَهُمْ يَمْكُرُوْنَ اور وہ مکر کرتی تہی یعقوب سے تاکہ یوسف کو باپ سے جدا کرین اور یہہ جہٹلانی والی ای محمد صلعم جانتی ہین کہ تو نی کسی سی یہہ قصہ نہین سُنا ہی اور پہر تو اونکو اس قصہ سی خبر دیتا ہے اسطرح سی کہ گویا وہان موجود تہا تو یہہ دلیل ہے اسپر کہ بدون وحی کی آدمی کو اسطرح سے معلوم نہین ہوتا ہی وَمَآ اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ اور نہین ہین اکثر آدمی اگرچہ حرص کری تو اونکی ایمان لانی پر بِمُؤْمِنِيْنَ ایمان لانیوالی یعنی اکثر آدمی ایمان والی نہین ہین اگرچہ تو حرص کری اونکی ایمان لانی پر وَمَا تَسْئَلُهُمْ اور نہین سوال کرتا ہی تو اونسی یعنی کفار مکہ سی عَلَيْهِ اوپر اوس پہونچانی احکام کے اور اپنی رسالت پر مِنْ اَجْرٍ کسی اجرت کا جیسے کہ قصہ خوانونکا دستور ہی کہ وہ اجرت قصہ کہنی کی لیتے ہین اور تو ایسا نہین ہے اِنْ هُوَ نہین وہ قرآن اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ مگر نصیحت واسطے عالم کی لوگون کی کہ اوسکو پڑہین اور سمجہین اسواسطی پند پزیر ہون وَكَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ اور بہت ہین نشانیان قدرت خدا کی اور وجود صانع عالم کی اور اوسکی توحید کی فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بیچ آسمانونکی اور زمین کے يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا گزرتی ہین وہ کفار اوپر اون کے وَهُمْ عَنْهَا اور حال یہہ ہی کہ وہ اون نشانیون سی مُعْرِضُوْنَ منہہ پہیرنیوالی ہین اور فکر اور تامل اونمین نہین کرتی ہین اور نہین سوچتی ہین کہ ان چیزونکا کوئی پیدا کرنیوالا ہے کہ اوسنی اپنی قدرت کاملہ سی ایسی عجائب چیزین پیدا کی ہین مثل چاند اور سورج اور ستارونکی اور گردش کرنا اونکا اور پیدا کرنا حیوانونکا اور درختونکا اور پہاڑونکا اور رنگ برنگ کے پہولونکا کہ ہر چیز دلیل ہی قدرت کاملہ پر پیدا کرنیوالی کی اور اوسکی وجود اور توحید پر اور فرماتا ہی کہ وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ اور نہین ایمان لاتی ہین اکثر اون آدمیون سی بِاللّٰهِ ساتہہ خدا کی باوجود ملاحظہ کرنی نشانیون قدرت اوسکی کی اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ مگر کہ وہ شرک کرنیوالی ہین کہ سوائے خدا کے غیرونکو عبادت کرتی ہین ع امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام سی روایت ہے فرمایا کہ مراد اس شرک سے شرک طاعت ہے اور وہ شرک عبادت نہین ہے یعنی خدا کی فرمانبرداری کو ترک کرکی اوسکی غیرونکی فرمان برداری کرتی ہین ع عیاشی اور قمی نی اپنی تفسیرون مین لکہا ہی کہ مراد اوس سے معاصی ہین کہ جنکو عمل مین لاتی ہین پس یہہ شرک طاعت کا ہی کہ خدا کو چہوڑ کر شیطان کی طاعت اور فرمان برداری کرتی ہین گناہ کرکی پس شرک کیا اونہونی خدا کی فرمانبرداری مین اور نہین ہے مراد اوس سے شرک عبادت کا کہ خدا کی غیر کے عبادت وہ کرتی ہون اور حضرت صادق علیہ السلام سی روایت ہے فرمایا کہ شرک کرنیوالا وہ شخص ہے کہ کہی کہ اگر فلانا نہوتا تو مین ہلاک ہوتا اور اگر فلانا نہوتا تو مین پہونچتا فلانی امر کو اور اگر فلانا نہوتا تو ضایع ہوتی عیال میرے پس کیا نہین دیکہتا ہی تو کہ اوسنی شریک کیا خدا کی ملک مین کہ روزی دی اوسکو اور دفع کیا اوس سے بلا کو اور اوسنی پوچہا کہ اگر کہی کہ اگر نہ احسان کرتا خدا مجہپر بسبب فلانی کی تو مین ہلاک ہوتا فرمایا کہ اسطرح کہنیکا کچہہ مضایقہ نہین ہے اور امام محمد باقر علیہ السلام سی روایت ہے فرمایا کہ اگر کوئی کہی کہ نہین قسم ہی تیری جان کی

تو یہہ بہی اس شرک مین داخل ہی اور امام رضا علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ یہہ شرک ہے لیکن حد کفر کو نہین پہونچتا ہی اور اب خدا مشرکین کو خوف دلاتا ہے کہ أَفَأَمِنُوا کیا پس بیخوف ہوئی وہ مشرکین أَنْ تَأْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ اس سے کہ آئے اونکو ڈہانپنے والا مِنْ عَذَابِ اللَّهِ عذاب خدا کی مین سی یعنی عذاب خدا کا اونکو ڈہانپے اور چارون طرف سے گہیرے اور کسیکو نچہوڑی أَوْ تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً یا آئی اونکو قیامت ناگہان بدون اطلاع کی پہلے سی وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ اور وہ نہ جانتے ہون کہ قیامت ابہی سی آجائی گی قُلْ کہہ تو ای محمد صلعم اون لوگون سی کہ هَٰذِهِ سَبِيلِي یہہ راہ ہی میری کہ أَدْعُو بلاتا ہون مین بندون کو إِلَى اللَّهِ طرف طریق خدا کی کہ وہ اسلام ہے عَلَىٰ بَصِيرَةٍ اوپر بینائی کے کہ مین دیدہ ور اور مطلع ہون اوسکے حق ہونیپر اور اوسکا یقین رکہتا ہون أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي مین اور وہ شخص کہ پیروی کی ہی اوسنی میری یعنی طرف راہ خدا کی مین ہی بلاتا ہون اور وہ شخص ہی کہ جسنی میری پیروی کی ہے اور یا یہہ کہ مین بینائی پر ہون اور وہ شخص کہ پیروی کی ہی اوسنے میری اور یہہ اوس صورت مین ہے کہ انا مبتدا ہو اور علی بصیرۃ اوسکی خبر مقدم اور سبحان ہو وَسُبْحَانَ اللَّهِ اور پاک ہے خدا شرک سے کہ تم اوسکو شرک سے وصف کرتی ہو وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ اور نہین ہون مین شرک کرنیوالون مین سی اور ان آیتین مع لاحقہ کے ہی امر کہ بلانیوالا طرف راہ خدا کی چاہی کہ بصیرت پر ہو نہ جاہل اور نہ بلا یقین کسیکی تقلید اور پیروی باطل ہو اور امام محمد باقر علیہ السلام سی روایت ہے کہ فرمایا کہ رسول خدا صلعم اور امیرالمومنین اور اوصیا علیہم السلام بعد اونکی ہین اور دوسری روایت مین ہے کہ فرمایا علی نی پیروی کی رسول خدا صلعم کی اور حضرت جواد علیہ السلام کا لوگونے انکار کیا بسبب کم سنی کی تو کہا کہ قول خدا کا انکار کرتی ہین کہ اپنی پیغمبر کو فرماتا ہی قُلْ هَٰذِهِ سَبِيلِي الآیۃ قسم ہے خدا کی نہین متابعت کی اوسکی مگر علی نی اور اوسوقت وہ نو برس کی تہی اور مین بہی نو برس کا ہون اور کفار کہتی تہی کہ خدا تعالی کی سرکار مین فرشتی موجود ہین آدمی کو سواے پیغمبر کر کی بہیجا ہی اگر چاہتا تو کسی فرشتی کو پیغمبر کر کی بہیجتا تو اونکو جواب مین خدا تعالی فرماتا ہی وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اور نہین بہیجا ہی ہمنی پہلی تجہسے ای محمد صلعم پیغمبر کر کی إِلَّا رِجَالًا نُوحِي إِلَيْهِمْ مگر مردونکو کہ وحی کرتی تہی ہم طرف اونکی مِنْ أَهْلِ الْقُرَىٰ لوگونکو بستیونکی مین سے کہ وہ عقل اور علم رکہتی تہی نہ جنگل کے لوگ صحرا نشین کہ جو مزاج مین سختی رکہتی تہی اور ظلم اونکی طبیعتون مین ہوتا ہی اور عقل اور علم سی بے بہرہ ہوتی ہین اور اسلئی اونمین سے کسیکو پیغمبر کر کی نہین بہیجا اور نہ عورتون مین سے کسیکو پیغمبر کیا ہے اور مشہور یہہ ہے کہ جنون مین سی ہی کسیکو پیغمبر نہین کیا ہی اگرچہ بعض روایات مین خلاف مشہور کی آیا ہی اور فرشتون مین سی بہی کوئی پیغمبر بے واسطہ آدمیون پر نہین آیا ہی بلکہ فرشتے انبیا کے پاس آتی ہین اور نوحی کو حفص نے نون سی پڑہا ہی متکلم کا صیغہ اور باقیون نے یا سی پڑہا ہے غائب کا صیغہ اور فرماتا ہی خدا کہ أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ کیا پس نہین سیر کرتی ہین وہ کفار بیچ زمین کے شام اور یمن کی ملک مین اور عاد اور ثمود اور قوم لوط کی بستیون مین فَيَنْظُرُوا پس دیکہین کہ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ کیونکر ہوا انجام اون لوگون کا کہ پہلی اونسی تہی اور انبیا کو جہٹلاتی تہی تا کہ وہ اونکی بستیون کو دیکہکر نصیحت پکڑین کہ خدا تعالی نی اونکی کفر کی جہت سے اور بسبب جہٹلانی انبیا کی اونکو جڑ سے اوکہاڑ کر پہینکدیا اور فرماتا ہی کہ وَلَدَارُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ اور البتہ گہر آخرت کا بہتر ہے دنیا کی لذتون سے کہ وہ فنا ہونیوالی ہین لِلَّذِينَ اتَّقَوْا واسطے اون لوگون کے کہ پرہیز کرتی ہین وہ گناہونسی اور کفر سی اور ڈرتے ہین وہ خدا سے أَفَلَا تَعْقِلُونَ کیا پس نہین سمجہتے ہو تم ای کافرو اور ای گناہ کرنیوالو اور واسطے تسلے رسول خدا صلعم کے پہلی انبیا کی جہٹلانیوالون کی احوال خدا تعالی بیان کرتا ہی کہ حَتَّىٰ إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ یہانتک کہ جسوقت نا امید ہوئے پیغمبر یعنی ہمنے اون انبیا کی نصرت مین ڈہیل کی جیسے کہ اس امت کے لوگون پر بہی پیغمبر کی نصرت مین ڈہیل کی ہی یہانتک کہ جسوقت نا امید ہوئے وہ پیغمبر نصرت سے اور صحیح ترجمہ اوسکا یہہ ہی کہ یہانتک کہ جسوقت نا امید ہوئی وہ پیغمبر اونکی ایمان لانی سی اور وعدہ خدا سی نا امید ہونا شان انبیا سی بہت بعید ہی بلکہ اونکو یقین تہا کہ خدا تعالی نی جو مجہسی نصرت کا وعدہ

کیا ہی اسکا ایفا وہ کریگا وَظَنُّوْٓا اور گمان کیا اون پیغمبرون نی یا کافرون نی کہ اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا تحقیق وہ جھٹلائی گئی بسبب دیر
ہونی عذاب کی اور کذبو کو اہل کوفہ اور ابوجعفر نے مخفف پڑہا ہی اور یہی قرأت امیرالمومنین اور علی بن الحسین اور محمد بن علی اور
جعفر بن محمد علیہم السلام اور زید بن علی اور ابن عباس اور ابن مسعود اور سعید بن جبیر اور عکرمہ اور ضحاک اور اعمش کی ہی اور
باقیون نے اوسکو مشدد پڑہا ہی اور یہہ قرأت ہی عائشہ اور عطا اور حسن اور زہری اور قتادہ کی یعنی اون انبیا نی جانا کہ ہمسی
جو کفار سی وعدہ کیا تہا خدا نے عذاب نازل ہونیکا اونپر اور اپنی نصرت کا اوسمین ہم بسبب [illegible] جھوٹے ٹہیرے
کہ ہمسی تو کہا تہا کہ وہ عذاب آئیگا اور اوسکی آنی مین دیر ہوئی اور یا یہہ کہ کفار نے کہا اور گمان کیا کہ جو کچھ ہمسی انبیا کہتی تہی اور وعدہ کرتی تہی وہ جہوٹ
کہتی تہی جب ایسا حال ہوا تو جَآءَهُمْ نَصْرُنَا آئی اون انبیا کو نصرت ہماری کہ اونکی جھٹلانیوالون پر عذاب نازل ہوا فَنُجِّيَ مَنْ نَّشَآءُ
پس نجات دیا گیا وہ شخص کہ چاہتی تہی ہم یعنی مومنین کو نجات حاصل ہوئی اور کفار ہلاک ہوگئے اور فنجی کو عاصم اور ابن عامر اور یعقوب اور سہل نے
ایک نون اور جیم مشدد پڑہا ہی ماضی مجہول کا صیغہ باب تفعیل سے اور باقیون نے دو نونون اور تخفیف جیم اور سکون یا سی پڑہا ہے مضارع متکلم کا
صیغہ باب افعال سی یعنی پس نجات دیتی ہین ہم جس شخص کو چاہتی ہین ہم وَلَا يُرَدُّ بَأْسُنَا اور نہین پہیر دیا جاتا ہے عذاب ہمارا عَنِ الْقَوْمِ
الْمُجْرِمِيْنَ قوم گنہگارون سی جسوقت کہ اوپر نازل ہوا اور فرماتا ہی خدا کہ لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ البتہ تحقیق کہ ہی بیچ قصون
اونکی کی یعنی پہلی امتون کی قصون مین اور یا یہہ کہ یوسف کی اور اونکی بہائیون کی قصون مین ہی عِبْرَةٌ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ
نصیحت واسطے صاحبان عقلون کے جو کہ بلاؤن اور مصیبتون پر صبر کرین جیسکہ یوسف نے صبر کیا تہا مَا كَانَ نہین ہے وہ قرآن
حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى ایسی بات کہ جہوٹھ بنائی گئی ہو کہ کسی آدمی نی اپنی جی سی اوسکو بنا لیا ہو وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ
اور لیکن سچا کرنیوالا اوس چیز کا ہی کہ آگی اوسکی ہی مثل توریت اور انجیل وغیرہ کی یعنی موافق اونکی ہی راستی اور درستی مین اور
حق ہونےمین وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ اور بیان کرنیوالا ہر چیز کا ہی کہ جسکی طرف دنیا اور دین مین احتیاج ہوتے ہو وَهُدًى اور
راہ نیک بتلانیوالا وَّرَحْمَةً اور وسیلہ رحمت اور بخشش کا لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ واسطے اوس قوم کی کہ ایمان لاتی ہین وہ اوسپر اور عمل کرتے
ہین اوسپر سُوْرَةُ الرَّعْدِ بعضی تو اس سورة کو کہتی ہین کہ مکی ہی اور بعضی کہتی ہین کہ مدنی ہی اور اسکی آیتون مین بہی اختلاف
ہے بعضی تو کہتی ہین کہ سینتالیس ہین اور بعضی چوالیس اور بعضی تینتالیس اور بعضی پینتالیس کہتی ہین اور حضرت صادق علیہ السلام
سی روایت ہی فرمایا کہ جو کوئی سورہ رعد کو اکثر پڑہی خدا تعالی اوسپر صاعقہ یعنی بجلی نہ گرائیگا اگرچہ عاصی ہو وہ شخص اور اگر مومن
ہوگا تو بے حساب بہشت مین جائیگا اور شفاعت کریگا وہ شخص کی اپنی کنبہ کی لوگون مین سے جسکو کہ پہچانتا ہے وہ بِسْمِ اللّٰهِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الٓمّٓرٰ آنحضرت صادق علیہ السلام سی روایت ہے کہ فرمایا کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ مین ہون خدا زندہ کرنیوالا مارنیوالا
روزی دینی والا اور بعضی کہتی ہین کہ الف سی مراد آلاء یعنے نعمتین خدا کی ہین اور لام سی مراد لطف خدا ہے اور میم سے
مراد ملک خدا کا اور را سی مراد آفت خدا ہی اور بعضی کہتی ہین کہ بعضی حروف انہین سی دلالت کرتے ہین اسمائی الٰہی پر
اور بعضی افعال اور اقوال بندون پر اور تحقیق وہ ہی کہ جو سورہ بقر مین مذکور ہوا ہے اور فرماتا ہی خدا کہ تِلْكَ یہہ سورہ
اٰيٰتُ الْكِتٰبِ آیتین کتاب کی یعنی قرآن کی ہین وَالَّذِيْ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ اور وہ چیز کہ نازل کی گئی ہی طرف
تیری پروردگار تیرےکی طرف سی کہ وہ قرآن ہی الْحَقُّ حق اور راست اور درست ہی اور کسی طرحکا شبہ اوسمین نہین ہی چاہیی
کہ اوسپر عمل کرین وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ اور لیکن اکثر آدمی نہین ایمان لاتے ہین اوسپر اور اوسمین تامل نہین کرتے
ہین کہ یہہ کلام خدا کا ہی اور الذی انزل مبتدا ہی ہوسکتا ہی اور آیات پر اوسکا عطف بہی ہوسکتا ہی اور کتاب پر عطف ہوکر

مجید سکتا ہی اور سوا حق خبر اوسکی ہی تفسیر بہ اَللّٰہُ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ خدا وہ شخص ہی کہ بلند کیا ہی اوسنی آسمانون کو
اور پیدا کیا ہی بِغَیْرِ عَمَدٍ بدون ستونون کی تَرَوْنَهَا دیکہتے ہو تم اونکو کہ معلق بدون لگاؤ کسی چیز کی کہڑی ہوئے ہین اور بعضی
روایت مین اسکی معنی مین یہہ لکہا ہی کہ پیدا کیا آسمانون کو بدون اون ستونون کے کہ دیکہو تم اونکو یعنی جن ستونون کو تم
دیکہتی ایسی ستونون سی پیدا نہین کیا ہی بلکہ جن ستونون کو تم نہین دیکہتے ہو ایسی ستونون سے پیدا کیا ہی اس سی معلوم ہوا کہ آسمان
کی ایسی ستون ہین کہ اونکو دیکہتی نہین ہین لیکن یہہ روایت خلاف سمجہے ہی ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ پہر قصد کیا اوپر پیدا
کرنی عرش کی وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اور حکم مین کیا آفتاب کو اور ماہتاب کو واسطے مصلحتون بندون کے کُلٌّ ہر ایک اونمین
سے یَّجْرِیْ چلتا ہی اور حرکت کرتا ہی آسمان پر لِاَجَلٍ مُّسَمًّی واسطی ایک مدت نام رکہی گئی کے کہ وہ مدت معین ہی ۔
آفتاب اور ایکسال مین بارہ برج کو طی کرتا ہی اور ماہتاب ایک مہینی مین اونکو طی کرتا ہی اور یا یہہ کہ پہرتے ہین وہ مدت
معین تک کہ جبتک قیامت ہو اور جب قیامت آویگی تو یہہ حرکت انکی جاتی رہیگی یُدَبِّرُ الْاَمْرَ تدبیر کرتا ہے خدا کام کو بادشاہی
اپنی کی کہ پیدا کرتا ہے اور فنیت کرتا ہے اور زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور عزت دیتا ہے اور خوار کرتا ہے اور تونگر کرتا ہے
اور فقیر کرتا ہے یُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ مفصل بیان کرتا ہے آیات قرآن کو کہ اونمین دلیلین توحید کی بیان کی ہین اور حلال اور حرام
اور وعظ اور قصص کو سب کو بیان کیا ہے لَعَلَّکُمْ بِلِقَآءِ رَبِّکُمْ تاکہ تم ساتہہ پہونچنی جزا پروردگار اپنی کے تُوْقِنُوْنَ یقین کرو
تم کہ جو شخص کہ ابتدا مین پیدا کرنے پہ قدرت رکہتا ہی کیا اوسکو بعد معدوم کرنیکی پہر پیدا نہین کر سکتا ہی پس لازم ہی ہر شخص کو
کہ خدا تعالی کی قدرت کی نشانیون پر نظر کری اور پیروی اسمین کسیکی درکار نہین ہی اور اب خدا تعالی زمین کی پیدا کرنیکا ذکر
کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَهُوَ الَّذِيْ مَدَّ الْاَرْضَ وہ خدا شخص ہی کہ بچہایا اوسنی زمین کو پانی پر تاکہ قدم حیوانات کے
پر ٹہرین اور اوسپر پہرتی رہین وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ اور پیدا کیا بیچ اوسکے پہاڑ اونکو جو مضبوط اور اپنی جگہہ پر
ٹہیری ہوئی ہین تاکہ زمین جو مثل کشتی خالی کے پانی پر ہلتی تہی ٹہر جاتی وَاَنْهٰرًا اور پیدا کیا نہرونکو واسطے سیرابی حیوانات
اور باغون اور زراعت وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ اور ہر میوون مین سی جَعَلَ فِيْهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ پیدا کیا بیچ اوسکی جوڑے
دو یعنی دو قسمین پیدا کی چہوٹا اور بڑا اور سیاہ اور سفید اور کہٹہا اور میٹہا اور خشک اور تر اور گرم اور سرد يُغْشِي
الَّيْلَ النَّهَارَ چہپا لیتی ہی رات دن کو کہ اوسکی روشنی کو دور کردیتی ہی بعد اوسکی روشن ہونیکی اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ تحقیق
کہ بیچ اسکی یعنی ان چیزون کے پیدا کرنے مین لَاٰيٰتٍ البتہ نشانیان قدرت خدا کی ہین لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ واسطی اوس قوم
کہ فکر اور تامل کرتے ہین وہ ان چیزون مین اور لیجا اسکی راہ لیجاتی ہین وہ طرف اس امر کہ یہہ بڑی دلیل ہے پیدا کرنیوالیکی
وجود پر اور اوسکی وحدانیت پر اور ایک اور دلیل خدا تعالی اپنی قدرت کی بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَفِي الْاَرْضِ قِطَعٌ
مُّتَجٰوِرٰتٌ اور بیچ زمین کی قطعی اور ٹکڑی ہین ملی ہوئی اور پیوستہ کہ کوئی قطعہ تو قابل زراعت اور باغ کے ہی اور
کوئی شور ہی اور کوئی زمین سخت ہی اور کوئی ریگستان ہی اور کوئی سنگستان ہی وَّجَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ اور باغ ہین انگورون کے
سے کہ اوسکی قدرت پر دلالت کرتی ہین وَّزَرْعٌ وَّنَخِيْلٌ اور کہیتیان ہین اور کہجور کی درخت ہین صِنْوَانٌ کئی شاخین ایک جڑ مین سی
نکلی ہوئی وَّغَيْرُ صِنْوَانٍ اور نہ نکلی ہوئی کئی شاخین ایک جڑ مین بلکہ ہر ایکی کی جڑ علحدہ ہی اور زرع اور نخیل کو ابو عمرو اور یعقوب اور حفص نے
مرفوع پڑہا ہی اور باقیون نے مجرور اور صنوان کو حفص نے بضم صاد پڑہا ہی اور باقیون نے بکسر صاد اور ایک جڑ سی کئی شاخین نکلی ہوئی اور علحدہ
اور جدی جڑ سے ہر ایک شاخ نکلی ہوئی ایسی ہین يُّسْقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ سیراب کیجاتی ہین وہ ساتہہ پانی ایک کے کہ سب کو ہم ایک ہی پانی دیتی ہین

اور باوجود اسکے میوے اونکے مختلف ہوتے ہیں وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ فِى الْاُكُلِ اور بزرگی دیتے ہیں ہم بعضوں انکے کو اوپر بعض کے بیچ
میووں کے باعتبار شکل اور رنگت و مزہ کے کہ کوئی تو میٹھا ہوتا ہے اور کوئی کھٹا اور کوئی خوشبودار اور کوئی بدبودار اور کوئی چھوٹا اور کوئی
بڑا اور کوئی خوشرنگ اور کوئی بدرنگ اور حال یہہ ہے کہ ایک ہی پانی سے سب سیراب ہوتی ہیں اور ایک ہی زمین سے سب نکلتی ہیں اور ایک
ہی اونکی ہوا ہے پس یہہ اختلاف دلالت کرتا ہے کمال قدرت پر خدا تعالی کے کہ وہ بڑا صانع حکیم ہے اور یسقی کو ابن عامر اور عاصم اور زید
اور روح نے یا سے پڑھا ہے اور باقیوں نے تا سے اور نفضل کو اہل کوفہ نے سوا عاصم کے اور روح نے یا سے پڑھا ہے غائب کا صیغہ اور باقیوں نے
نون سے پڑھا ہے متکلم کا صیغہ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ تحقیق کہ بیچ اسکے یعنی بیچ اختلاف میووں کے باوجود ایک ہونے پانی کے لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ
البتہ نشانیاں قدرت خدا کی ہیں واسطے اوس قوم کے کہ سمجھتے ہیں وہ اور تامل کرتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ یہہ اختلاف اولاد آدم علیہ السلام
میں ہے باوجود ایک ہونے ماں اور باپ کے کہ کوئی تو گورا ہے اور کوئی کالا ہے اور کوئی خوبصورت ہے اور کوئی بدصورت ہے
اور کوئی دراز قد ہے اور کوئی کوتاہ قد ہے اور کوئی خوش خلق ہے اور کوئی بدمزاج ہے اور کوئی نیک ہے اور کوئی بد ہے اور
کوئی خشمگین ہے اور کوئی بردبار ہے اور ابو ہارون عبدی نے روایت کی ہے کہ مینے ابو سعید خدری سے پوچھا کہ مجھکو علی بن ابیطالب کے
حال سے خبر دے اور اونکے فضائل جو کچھہ تو جانتا ہے بیان کر کہا کہ اے ابو ہارون جان تو کہ مینے رسول خدا صلعم سے سنا ہے فرماتے
تھے کہ کل آدمی متعدد درختوں سے ہیں اور میں اور علی بن ابیطالب دونوں ایک درخت سے ہیں اور میں جڑ اوس درخت کی ہوں اور علی تنہ
اوسکا ہے پس خوش حال ہے وہ شخص کہ مضبوط پکڑے اوس جڑ کو اور اوسکی شاخوں کو اور میووں سے محفوظ ہو اور عبد الرحمان بن حماد نے کہ اہل سنت کے
راویوں میں سے ہے روایت کی ہے اسحاق بن عطا سے اور اونے عبد اللہ بن عقیل سے اور وہ جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت کرتا ہے کہ فرمایا رسول خدا
صلعم نے اور خطاب کیا طرف علی کی اے علی سب آدمی متعدد درختوں سے ہیں اور میں اور تو ایک درخت سے ہیں اور خدا تعالی واسطے اپنے پیغمبر کے
بیان کرتا ہے تو اب تعجب کرتا ہے اونکے جھٹلانے سے قیامت کو چنانچہ فرماتا ہے کہ وَاِنْ تَعْجَبْ اور اگر تعجب کرتا ہے تو اے محمد صلعم انکار
کرنے کفار کے سے قیامت کو اور نہ تامل کرنے اونکے سے دلیلوں قدرت خدا میں تو فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ پس لائق تعجب کے ہے قول اونکا
اور البتہ اونکے قول میں تعجب کرنا چاہئے کہ باوجود ظاہر ہونے ایسی دلیلوں کی کہ پہلی آیت سے ہمنے بیان کی ہیں کہ وہ پیدا کرنا ہر چیز کا ہے
اپنی قدرت کاملہ سے پہر بھی انکار قیامت کا کرتے ہیں اور نہیں غور کرتے کہ جسنے ایسی چیزیں پیدا کی ہیں تو کیا ہم بعد مرنے کے پہر نہیں جلا
سکتے ہیں کہ وہ کفار اسکا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا کیا جس وقت ہو جاوینگے ہم مٹی بعد مرنے کے ءَاِنَّا لَفِىْ خَلْقٍ
جَدِيْدٍ کیا تحقیق ہم بیچ پیدایش نئی کی ہونگے کہ بعد مرنے کے پہر زندہ ہونگے یہہ بات تو بہت بعید معلوم ہوتی ہے اور اذا کنا ترابا انا
لفی خلق جدید کو بعضوں نے تو استفہام سے پڑھا ہے اور بعضوں نے استفہام سے نہیں پڑھا ہے اور خدا تعالی فرماتا ہے کہ اُولٰٓئِكَ یہہ لوگ باوجود
خدا کو آسمان اور زمین کا خالق جانتے ہیں لیکن بسبب عناد کے تامل جو نہیں کرتے ہیں تو اسواسطے بعد مرنے کے دوبارہ زندہ ہونیکے قائل نہیں ہیں
الَّذِيْنَ وہ لوگ ہیں یہہ کہ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ کفر کیا ہے اونہوں نے ساتھہ پروردگار اپنے کے بسبب اعتقاد نکرنے قیامت کے اور جزای اعمال کے
وَاُولٰٓئِكَ اور یہہ وہ لوگ ہیں کہ الْاَغْلٰلُ فِىْٓ اَعْنَاقِهِمْ طوق بیچ گردنوں اونکی کے ہونگے بسبب گمراہی اونکی کے اور عناد اونکی کے کبھی گر
سے اونکے نہ جاوینگے وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ اور یہہ لوگ ہیں اہل آتش دوزخ کے ہیں هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ وہ بیچ اوسکے ہمیشہ رہنے والے ہیں
کبھی اوسسے نکلینگے اور کہتے ہیں کہ نضر بن حارث وغیرہ مشرکین کی راہ سے عذاب کے نازل ہونیکی جلدی کرتے تھے چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ
بِالسَّيِّئَةِ اور جلدی طلب کرتے ہیں وہ تجھسے بدی کو اے محمد صلعم یعنی جو عذاب کہ خدا تعالی نے وعدہ اونکی سے کیا ہے اوسکو جلدی چاہتے ہیں قَبْلَ الْحَسَنَةِ
پہلے نیکی کے کہ وہ تاخیر عذاب کے ہے وَقَدْ خَلَتْ اور حال یہہ ہے کہ تحقیق گزری ہیں مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلٰتُ پہلے اونسے عذاب مثل اونکی جیسے کہ

مسخر ہونا اور زمین مین درس چلانا اور مردے زندہ کرنا اوسکو دیکھکر کیون نہین نصیحت پکڑتے ہین وَاِنَّ رَبَّکَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ اور تحقیق پروردگار
تیرا البتہ صاحب بخشش کا ہی لِلنَّاسِ واسطی آدمیونکی یعنی واسطی کافرون کی جسوقت کہ کفر سی توبہ کرین وہ اور رجوع بایمان لاوین
اور بخشش کرتی ہی خدا عَلٰی ظُلْمِهِمْ اوپر ظلم اونکی کی کہ اونکی کفر اور معاصی ہی درگزر کری وَاِنَّ رَبَّکَ اور تحقیق پروردگار تیرا لَشَدِیْدُ
الْعِقَابِ البتہ سخت عذاب کرنیوالا خدا کا ہی کافرون پر اگر وہ اپنی کفر پر اصرار کرین اور کفر سی توبہ نکرین کہتی ہین کہ جسوقت یہ آیت نازل ہوئی
تو جناب رسول خدا صلعم نی فرمایا کہ اگر بخشش خدا کی اور درگزر کرنا گناہون سی نہوتا تو کسیکو عیش اور زندگی دنیا مین خوش نہوتی اور
اگر عذاب سے خدا نہ ڈراتا تو سب آدمی اوسکی بخشش پر تکیہ کرکی اعمال نیک سے باز رہتی اور بدعملون مین مشغول رہتی اور حضرت امام رضا علیہ السلام کی روبرو
گناہان کبیرہ کا اور معتزلہ کے قول کا ذکر ہوا کہ وہ کہتی ہین کہ کبائر بخشے نجاینگے فرمایا کہ یہہ قول اونکا برخلاف قرآن کی ہی کہ سو خدا تعالی
فرماتا ہی کہ وان ربک لذو مغفرة للناس لیکن آدمی کو چاہی کہ خدا کی مغفرت پر نازان ہوکر گناہون مین مشغول نہو کہ اوسکا عذاب
بہی سخت ہی اور نہج البلاغہ مین لکہا ہی کہ فرمایا جناب امیر المومنین علیہ السلام نی کہ ڈرو تم اون عذابونسی کہ جو پہلی امتون پر نازل
ہوئی اونکی افعال بد کی جہت سے پس یاد کرو تم نیکی اور بدی مین اونکی احوال کو ایسا نہو کہ تم مثل اونکی ہوجاو اور فرماتا ہی خدا کہ وَیَقُوْلُ
الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اور کہتی ہین وہ لوگ کہ کافر ہوئی لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَیْهِ اٰیَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ کیون نہین نازل کی گئی اوپر اوس محمد کی کوئی نشانی
پسندیدہ معجزہ کہ جو ہم اوس سے طلب کرتی ہین جیسی کہ عصا موسی کا اور زندہ کرنا مردونکا خدا تعالی فرماتا ہی اِنَّمَآ اَنْتَ سوا اسکی نہین کہ تو
ای محمد صلعم مُنْذِرٌ ڈرانیوالا ہی عذاب سے اور ہمارے احکام کو پہونچانی والا اور نازل کرنا معجزہ کا بدون ہمارے ارادہ کی تیری اختیار
مین نہین ہے وَلِکُلِّ قَوْمٍ هَادٍ اور واسطی ہر قوم کی ایک شخص رہنمائی کرنیوالا ہے کہ اونکو طرف خدا کے بلاتا ہی ہدایت کے طریقہ سی کہ وہ
ہادی کسی حکم مین خطا نکری ورنہ اوسکی واسطی ایک اور ہادی چاہئی اور اگر وہ بہی خطا کریگا تو اوسکے واسطی بہی ایک اور ہادی درکار
ہوگا اسیطرح یہہ سلسلہ چلا جائیگا اور تمام نہوگا اور ہدایت مسدود ہوجائیگی اور لوگ گمراہی کی راہ پر چلینگے پس معلوم ہوا کہ ہر زمانہ
مین ایک ہادی معصوم خطا سی بموجب اس آیت کے چاہئے مثل پیغمبر کے خواہ حاضر ہو خواہ غائب کہ آیت مین حضور کی قید نہین ہے
اور رسول خدا صلعم اپنی زمانہ مین اگرچہ ہادی تہی لیکن ہدایت اونکی جہاد اور امرکا وغیرہ مین تہی اور نہ وہ لوگ حضرت کو جانتی
تہی اور جسوقت یہہ آیت نازل ہوئی تو رسول خدا صلعم نی فرمایا کہ مین ڈرانیوالا ہون اور علی ہدایت کرنیوالا ہی بعد میرے اور فرمایا کہ
ای علی ساتھہ تیری ہدایت پاینگے ہدایت پانیوالی اور امام محمد باقر علیہ السلام نی فرمایا کہ رسول خدا صلعم ڈرانیوالی ہین اور واسطی ہر زمانہ
کے ہم مین سے ایک رہنما ہی کہ ہدایت کرتا ہی طرف اون احکام کی کہ جو رسول خدا لائی ہین خدا کی پاس سے پہر رہنما بعد رسول خدا کی علی ہی اور بعد علی
کے اوصیا ہین ایک کے بعد دوسرا اور حضرت صادق علیہ السلام نی فرمایا کہ ہر امام ہادی ہی اہلی اوس زمانہ کی کہ وہ بیچ اوسکی ہی اور اہل سنت
کی کتابون سے بہی ثابت ہوتا ہی کہ بعد رسول خدا کی علی ہادی ہی چنانچہ مسند احمد حنبل مین ایک حدیث کے آخر مین لکہا ہی کہ اگر
پیروی کروگی تم علی کی تو لیجائیگا وہ تمکو طرف طریق حق کی اور تفسیر کبیر مین فخر رازی نی اس آیت کی تفسیر مین لکہا ہی کہ جسوقت یہہ
آیت نازل ہوئی تو رسول خدا صلعم نی ہاتھہ اپنا سینہ پر اپنی رکھکر فرمایا کہ مین ڈرانیوالا ہون اور بعد اوسکی علی کے شانہ پر ہاتھہ رکھکر
فرمایا کہ ای علی ساتھہ تیری ہدایت پاینگے ہدایت پانیوالی بعد میرے اور حافظ ابو نعیم نی اپنی کتاب حلیة الاولیاء مین اور ثعلبی
نے اپنی تفسیر مین اور ابو القاسم حسکانی نے شواہد التنزیل مین بہی لکہا ہے کہ رسول خدا صلعم ڈرانیوالے ہین اور علی
رہنمائی کرنیوالی اور یہی ہوا بعد رسول خدا صلعم کے کہ جسوقت خلفا غلطی کرتی تہی تو علی اونکو سیدہی راہ بتلاتے
تہے پس قائم مقام رسول خدا صلعم کی اور جانشین حضرت کی ایسی ہی کہ جو ہمی راہ حق کے بتلانے والے چاہئین وہ لوگ کہ

جو احکام خدا مین غلطیان کرتے ہون اور اب خدا تعالی اپنی کمال علم اور قدرت کو بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہی کہ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى خدا جانتا ہی جو کچھ کہ حمل مین رکھتی ہی عورت اور مادہ کہ کیا ہی وہ نر ہی یا مادہ ہی یا پورا ہی یا ناقص ہی یا خوب صورت ہی یا بدصورت ہی یا دراز ہی یا کوتاہ ہی یا نیک ہے یا بد ہے وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ اور جانتا ہی جو کچھ کہ ناقص کرتے ہین پیٹ بچہ کو پورا ہونی سی کہ نو مہینی سی کم ہین اور اسکو وضع کرتی ہین وَمَا تَزْدَادُ اور جانتا ہی جو کچھ کہ زیادہ کرتے ہین وہ شکم بچہ کو کہ نو مہینی سی زیادہ مدت تک اوسکو اپنی مین رکھتی ہین اور حضرت صادق علیہ السلام سی روایت ہے کہ فرمایا کہ عورت جو حالت حمل مین خون حیض دیکھتی ہی تو مدت اوسکے حمل کے نو مہینی سی زیادہ ہو جاتی ہی اور زیادہ مدت حمل کے دس مہینے ہین اور کم مدت حمل کی چھ مہینے ہین چنانچہ حضرت یحیی پیغمبر اور حضرت امام حسین علیہم السلام چھ مہینے اپنی مان کی پیٹ مین رہی ہین اور ابو حنیفہ کے نزدیک زیادہ مدت حمل کے دو برس ہین اور شافعی کے نزدیک چار برس ہین اور مالک کے نزدیک پانچ برس ہین اور کم مدت حمل کے سبکے نزدیک چھ مہینے ہین اور منقول ہے کہ عمر کی خلافت مین ایک عورت کے شکم مین سے چھ مہینے کے بعد بچہ پیدا ہوا عمر نے اوسکے سنگسار کرنیکا حکم دیا حضرت علی نے فرمایا کہ یہہ عورت اگر چاہی تو بموجب حکم کتاب خدا کے تجہسے نزاع کر سکتی ہی اور غالب ہو سکتی ہی پوچھا کیونکر فرمایا کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ حملہ و فصالہ ثلثون شہرا یعنے حمل اوسکا اور دودھ سی چھوٹنا اوسکا تیس مہینے ہین اور دوسری جگہہ فرمایا ہی کہ والوالدات یرضعن اولادہن حولین کاملین یعنے اور مائین دودھ پلائین اولاد اپنی کو دو برس کامل پس معلوم ہوا کہ تیس مہینے مین سے دو برس تو دودھ پلانیکی ہین اور چھ مہینے جو باقی رہی وہ مدت حمل کی ہی تب عمر نے کہا کہ ای علی سچ کہتا ہی تو اور اوس عورت کو رہائی دی اور فرماتا ہی خدا کہ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ اور ہر چیز نزدیک اوس خدا کی بِمِقْدَارٍ ساتہہ اندازہ کے ہی کہ اوس سے کم اور زیادہ نہین ہو سکتی اور جسقدر خدا اوسکا اندازہ کیا ہی اوسیقدر ہوگی کہ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ جاننی والا غیب کا ہی اور ظاہر کا کہ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ بزرگ برتر ہی مرتبہ مین سَوَآءٌ مِّنْكُمْ برابر ہی تم مین سی اوسکی علم کے آگے مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وہ شخص کہ پوشیدہ کری بات کو اپنی دل مین وَمَنْ جَهَرَ بِهٖ اور وہ شخص کہ ظاہر کری اوسکو وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ اور وہ شخص کہ پوشیدگی چاہتی والا ہی اور چھپانیوالا ہی اپنی کام کو بِالَّيْلِ بیچ رات کے وَسَارِبٌۢ بِالنَّهَارِ اور ظاہر کرنیوالا ہی بیچ دن کے قول کو اور فعل کو پس خدا پر کچھ پوشیدہ نہین ہی چاہی رات کو کوئی کام کری چاہی دن کو اور خواہ اپنی دل مین رکہی خواہ ظاہر کری لَهٗ واسطی اوسکی یعنی واسطی اوس شخص کے کہ چھپاتا ہی یا ظاہر کرتا ہے اپنی قول کو اور فعل کو مُعَقِّبٰتٌ پیچھی دری آنیوالی فرشتی ہین واسطی نگاہ رکھنی اقوال اور افعال اوسکے کے مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ آگی اوسکے سی وَمِنْ خَلْفِهٖ اور پیچھی اوسکے سی يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ نگاہ رکھتی ہین وہ اوسکو حکم خدا کی سی کہ کوئین مین نہ گرنے پائی اور دیوار اوسپر نہ گرنے پائی اور جب اجل آئی تو وہ علیحدہ ہو جاتے ہین اور بعضی کہتی ہین کہ اگر خدا تعالی فرشتونکو واسطی حفاظت کی آدمیون پر مقرر نکرتا تو جن آدمیون کو زمین سے اوٹھا کر لیجاتی اور بعضی کہتی ہین کہ فرشتی آدمیونسے جنون کو اسطرحسے ہانکتی ہین کہ جیسی شہد سی مکھیونکو ہانکتی ہین اور حدیث مین وارد ہوا ہے کہ دو فرشتی رات کو آدمی کی حفاظت کرتے ہین اور دو فرشتی کو ایک کے بعد دوسرا اور پی درپی آتی ہین اور کہتی ہین کہ دو فرشتی تو آدمی کی دوش راست پر اور دو دوش چپ پر بیٹہین ہین کہ وہ نامہ اعمال کو لکھتی ہین اور سوائے انکی دو فرشتی اور ہین کہ جو حفاظت کرتے ہین اور دو فرشتی اور ہین کہ جنکی ہاتھون مین آدمی کی سونٹی پیشانی مین جسوقت آدمی تواضع کرتا ہی تو اوسکو بلند کرتے ہین اور جسوقت تکبر کرتا ہی تو اوسکو پست کرتی ہین اور سوائے انکی دو فرشتی ہونٹون پر بیٹہین ہین کہ وہ کسی قول اور فعل کی حفاظت نہین کرتی ہین مگر درود کی جسوقت کہ آدمی رسولخدا صلعم پر درود کو بہیجتا ہی اور دو فرشتی

آنکھون پر حفاظت کرتی ہین یہہ دس فرشتی ہین اور خدا تعالی جو کسیکو کوئی نعمت دیتا ہی تو اوس سے وہ نعمت چہینتا نہین ہی یہانتک
کہ وہ ایسا گناہ کری کہ جسکے سبب سے مستحق نعمت کی دور کردینی کا ہو اور سوقت خدا تعالی نعمت کو اوس سے چہین لیتا ہی چنانچہ فرماتا ہی
کہ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ یعنی تحقیق خدا نہین بدلتا ہی اوس چیز کو ساتہہ کسی قوم کے ہی نعمت یا صحت حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا
بِاَنْفُسِہِمْ یہانتک کہ بدل ڈالین وہ اوس چیز کو ساتہہ نفسون اونکی کی ہی کہ افعال نیک کو افعال بد سی بدل ڈالین اور بعضی کہتی
ہین کہ مراد یہہ ہی کہ بدل ڈالین وہ زبان کو ذکر خدا سی اور دل کو یاد خدا سی اور حضرت سجاد علیہ السلام سی روایت ہی فرمایا کہ وہ
گناہ کہ جو متغیر کردیتی ہین نعمت کو باغی ہونا ہی اور ستم کرنا ہی آدمیون پر اور خیر اور نیکی کی عادت کا بدل ڈالنا ہی اور ناشکری
نعمت کی اور ترک کرنا شکر کا اور بعد اوسکی یہہ آیت تلاوت فرمائی کہ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ اور کہتی ہین کہ بعد حرام ہونی شراب کے اور حرام ہونیکی
تاکید کی بعد رسول خدا صلعم ایک کوچہ مین مدینیکی پہرتی تہی اور ایک جوان انصار سی قرابہ شراب کا سر پہ لئی ہوئی سامنی سی آیا رسول خدا
صلعم کو اوسنی دیکہا تو رنگ اوسکا زرد ہو گیا اور دل گیا اور نہایت خوف کیا اور راہ بہاگنی کی نہ پائی اور سوقت دل مین اپنی خالص نیت
کر کے کہا کہ خداوندا اگر تو اسوقت میری پردہ پوشی کری تو پہر مین اس گناہ کے گرد نجاؤنگا اور ترسان اور لرزان آتا تہا یہان تک
حضرت کی قریب پہونچا اور سلام کیا حضرت نی پوچہا کہ اسی فلانی سر پہ تیری کیا ہی ڈرتے ڈرتے کہا کہ یا رسول خدا قدری سرکہ ہے
حضرت نے فرمایا کہ لا تو مین اسکو چکہون اوسنی کانپتی ہوئی ہاتہون سے اور نہایت خوف سے قرابہ کو سر پر سی اوتار کر زمین پہ رکہا
اور تہوڑا سا اوس مین سی حضرت کو دیا راوی کہتا ہی کہ وہ نہایت پاکیزہ اور صاف سرکہ ہو گیا تہا رسول خدا صلعم نی اوسکو چکہا اور
ہم سب نے اوس مین سے چکہا وہ جوان متعجب ہو کر کہنی لگا کہ یا رسول خدا قسم ہے اوس خدا کی کہ جسنی تجہکو بحق راستی پیغمبر کر کی بہیجا ہے
مینی قرابہ مین شراب بہری تہی حضرت نی فرمایا کہ سچ ہی لیکن مجہکو دیکہکر جو تونی توبہ کی خالص نیت سی اور خدا تعالی سی تونے
عہد کیا کہ مجہکو رسوا نکر کہ مین پہر ایسا کام نکرونگا خدا تعالی نی تیری صدق نیت پہ نظر فرما کر شراب کو سرکہ کر دیا اور بعد اسکی
حضرت نی یہہ آیت تلاوت فرمائی کہ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ اور فرمایا ہی ابن عباس نے کہ جسوقت خدا تعالے کسی قوم کو کوئی نعمت
عطا کرتا ہی اور وہ بندے اوسکا شکر بجالاتے ہین تو خدا تعالی نعمت کو اونپر زیادہ کرتا ہے اور اگر ناشکری کرتے ہین تو اوس نعمت
کو اونسی لیجاتا ہی اور حضرت سجاد علیہ السلام کی حدیث مین بعضی گناہون کے تاثیرات لکہی ہین کہ نافرمانی نیک کی اور تکبر کرنا اور
اٹہٹہا کرنا آدمیون سی دور کرتا ہی نعمتونکو اور ظاہر کرنا احتیاج کا بدون ٹرہنی نماز عشا کی سو رہنا اور صبح کی نماز کی وقت سوتی
رہنا اور سبک سمجہنا نعمتونکا اور شکوہ کرنا معبود کا دفع کرتا ہی روزی کو اور قطع رحمی اور جہوٹی قسم کہانی اور جہوٹی باتین کرنے
اور زنا کرنا اور مسلمانون کے راہ بند کردینی اور بغیر حق کی دعوی امامت کا کرنا جلدی فنا کرتا ہی اور امدہ رسیدہ کی فریاد کو نہ پہونچنا اور مظلوم
کی مدد نکرنی اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو ترک کرنا نازل کرتا ہی بلا کو اور ظاہر کرنا ظلم اور بدکاریکا اور مباح کرنا حرام کا اور نافرمانی
نیکونکی اور فرمان برداری بدکارونکے غالب کرتی ہی دشمن کو اور پینا شرابکا اور قمار بازی اور ایسی باتین کرنے جنسی لوگونکو ہنسی آئی اور
مسخرا ہو جانا اور آدمیون کی عیبونکا ذکر کرنا پہاڑتا ہے پردا عصمتونکو اور فرماتا ہی خدا کہ وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰہُ اور جسوقت کہ ارادہ کرے
خدا بنی اوسکے حکمت تقاضا کرتی ہو کہ پہونچائی بِقَوْمٍ سُوْٓءًا ساتہہ کسی قوم کی برائی کہ عذاب اونپر نازل کرے فَلَا مَرَدَّ لَہٗ
پس نہین ہی پہیر دینا واسطی اوس برائی کی کہ کوئی اپنی اوپر سی یا غیر پر سے اوس عذاب کو پہیر دے وَمَا لَہُمْ مِّنْ دُوْنِہٖ مِنْ وَّالٍ اور
نہین ہے واسطے لوگونکی سوائے اوس خدا کی کوئی دوست اور کارساز کہ اوس عذاب کو دفع کری اور عذاب کو ٹالی اسواسطے فرمایا ہے
کہ باعث اوس عذابکا برائی ہوتی ہے اور فرماتا ہی کہ ہُوَ الَّذِیْ وہ خدا وہ شخص ہے کہ اپنی قدرت سے یُرِیْکُمُ الْبَرْقَ

دکھلاتا ہی تمکو بجلی کو کہ جو بادل مین چمکتی ہی اور دکھلاتا ہی اوسکو خَوْفًا واسطی خوف کے یعنی اوس شخص کے خوف کیواسطی کہ جو سفر مین ہے
یا اوسکو مینہ ضرر کرتا ہی وَّطَمَعًا واسطی طمع کی اوس شخص کے طمع کیواسطے کہ جو باران رحمت کا محتاج ہی اور خوفا و طمعا
مفعول لہ ہین بتقدیر ارادہ یعنی یریکم البرق ارادۃ الخوف والطمع یا بتاویل اخافت و اطماع ہی یا برق سے حال واقع ہوئی ہین اور پیدا کرتا
وَيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ اور پیدا کرتا ہی خدا بادلون بہاری کو کہ زمین سی اونکو اوٹہاتا ہی اور وہ پانی سی بوجہل ہو رہی ہین وَيُسَبِّحُ
الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ اور تسبیح کرتا ہی رعد ساتہہ حمد اوسکی کی وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ اور فرشتہ خوف اوسکی سی کہ اوسکی خوف سے فرشتی
کہ ہمراہ رعد کی ہین بالکل فرشتی ہی اوسکو پاکی سی یاد کرتی ہین ابن عباس سے روایت ہی کہ رعد ایک فرشتہ ہی کہ جسوقت وہ تسبیح کی آواز
کرتا ہی تو آسمان مین سب فرشتی تسبیح کی آواز کرتی ہین اور خدا تعالے اوسوقت باران رحمت کو نازل کرتا ہی اور رسول خدا صلعم نی فرمایا ہی
کہ رعد ایک فرشتہ ہی اور بادلون پر وہ متعین ہے اور آگ کا یا بجلی کا کوڑا اوسکی ہاتہہ مین ہے اوس کوڑے سے بادلون کو ہانکتا ہی اور دوسری روایت
مین یہہ ہی کہ جسوقت حضرت صلعم آواز رعد کی سنتی تہی تو فرماتی تہی کہ سبحان من یسبح الرعد بحمدہ اور بعضے کہتی ہین کہ رعد فرشتونکا کڑکنا ہی اور
برق آہ پرسوز اونکی ہی اور باران رحمت گریہ اونکا ہی اور تفسیر مین لکہا ہی کہ رعد آواز ایک فرشتے کی ہی کہ وہ بجلی سے بڑا ہی اور نور سی
چہوٹا ہی اور فرماتا ہی خدا کہ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ اور بہیجتا خدا بجلیون کڑکتی والیونکو فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ يَّشَاۗءُ پس پہونچاتا ہی اون
بجلیونکو جسکو چاہتا ہے کہ ہلاک کری امام محمد باقر علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ صاعقہ مومن کو اور کافر کو سبکو پہونچتا ہی لیکن جو کوئی اوسوقت
خدا کا ذکر کرے اوسکو ضرر نکریگا اور حضرت صادق علیہ السلام نی فرمایا کہ صاعقہ ذاکر کو نہین پہونچتا ہی پس پوچہا کہ اگر کوئی شخص سے
فرمایا کہ جو کوئی سو آیتین پڑہی اور کہتی ہین کہ ایک شخص عرب کے سردارون مین سے تہا رسول خدا صلعم نی اپنی اصحاب کو اوسکی پاس بہیجا کہ
اوسکو اسلام کی طرف بلائین اوس شخص نی صحاب پیغمبر سے کہا کہ بیان کرو مجہکو تم جو مجہکو طرف بلاتی ہو وہ خدا کیا چیز ہی سونی سی
بنا ہوا ہی یا یاقوت سے یا طلا ہی سرخ سی صحاب نی نقل فرمایا کہ خدا کی مانند دوسری کوئی نہین ہے کہ اوسکی شباہت ہو کوئی چیز نہین ہے اوسنی
کہا اور صحاب حضرت کے واپس چلی آئی اور حضرت کو خبر کی حضرت نے فرمایا کہ پہر جاؤ اور اوسکو طرف اسلام کی بلاؤ وہ گئی اور اوسکو سمجہایا
اوسنی نہ مانا اور کہا کہ جبتک کہ محمد کی خدا کو آنکہہ سی نہ دیکہونگا تو قبول نکرونگا صحاب پہر واپس چلی آئی اور حضرت کو خبر کی فرمایا کہ
پہر جاؤ اور اسلام کیطرف اوسکو بلاؤ وہ پہر گئی اور اوس سے اونہون نے گفتگو کی اوسنی وہی جواب دیا جو کہ پہلی دیا تہا اور جہگڑا
کرنی لگا اوسیوقت بادل مین سے ایک بجلی نکلی اور اوسکو جلا دیا خدا تعالے نی یہہ آیت نازل کی کہ بہیجتا ہی خدا صاعقہ کو جسپر چاہتا ہے
وَهُمْ اور وہ یعنی جسپر صاعقہ کو نازل کیا ہی وہ لوگ يُجَادِلُوْنَ فِي اللّٰهِ جہگڑا کرتی ہین بیچ حق خدا کی کہ وہ کس چیز سی بنا ہوا
ہی یا جہگڑا اونکا پیغمبر کے جہٹلانی مین ہے جسوقت کہ وہ خدا تعالے کی تعریف بیان کرتا ہی وَهُوَ اور وہ خدا شَدِيْدُ الْمِحَالِ سخت ہے
عذاب کرنیوالا ہی یا سخت پکڑنیوالا ہی دعوت و پکارنا دو طرحکا ہوتا ہی حق کا اور باطل کا پکارنا حق کا تو واسطی خدا کی ہی و پکارنا باطل کا
واسطی غیر خدا کی ہے جسوقت اوس غیر کو حاجت کا روا کرنیوالا معبود جانکر پکارے چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ
واسطی اوس خدا کی ہی پکار ناحق کا کہ وہ جواب دیوے پکارنیوالی کو وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ اور وہ لوگ کہ پکارتے
ہین سوای اوس خدا کے اور وہ مثل بتون کے اور سوای اونکی اور چیزون کو کہ جنکو اونہون نی اپنا معبود مقرر کیا ہے
تو وہ معبود اونکی ایسی ہین کہ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ نہین جواب دیتے ہین وہ معبود واسطی اون پکارنیوالونکی ساتہہ
کسی چیز کے اونکی مطالب مین سے اِلَّا مگر حال اون پکارنیوالونکا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَاۗءِ مانند پہیلانی والے کی دونون ہتیلیون
اپنی ہی طرف پانی کے لِيَبْلُغَ فَاهُ تاکہ پہونچے وہ پانی منہ اوسکی مین وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ اور نہین ہے وہ پانی پہونچنی والا اوس منہ مین

یعنی کوئی پیاسا اگر دور سی پانی کی طرف ہاتہہ پہیلاے اور کہی کہ آجا ای پانی میری منہ مین تو وہ کبہو نہ آویگا کہ وہ تو جماد ہے تمام عمر مین سی ہر
نہ سنتا ہی نہ اپنی ذات سی حرکت کر سکتا ہی اور یا یہہ کہ کوئی بغیر ڈول اور رسی کی کوئین پر کہڑا ہوکر دونون ہاتہون کو واسطی پہیلانی کی
پہیلاے اور فریاد اور زاری کرکی کہی کہ مین پیاسا ہون ای پانی میری منہ مین آجا وہ پانی ہرگز نہ آویگا اور ایسا ہی حال ہی ان لوگون کا
کہ سواے خدا کی کسیکو پکارتی ہین کہ وہ بہی انکو جواب نہین دیتی ہین یہان خدا تعالی اون لوگون کا ذکر کیا ہے کہ جو بتون کو یا ستارونکو
واسطی بر لانی حاجتون کے پکارتی ہین اور اگر کسی پیغمبر یا امام یا ولی کو واسطی بر لانی حاجتکے پکارے اور یہہ اعتقاد ہو کہ یہہ میرے
حاجت کو بر لاویگا تو بہی درست نہین ہے ہوا سطے کہ سواے خدا کی کسی مین قدرت حاجتون کے بر لانے کی نہین ہے ہان اگر اونکو وسیلہ
اور شفیع جان کر پکارے اور دعا مانگی اور سمجہے کہ یہہ خود تو مطلب کے دینے والے نہین ہین لیکن انکی وسیلہ سی خدا تعالے
مطلب پورا کرتا ہی تو اسطرح کا پکارنا اور دعا کرنا جایز ہے اور اسکا کچہہ مضایقہ نہین ہی اور فرماتا ہی خدا کہ وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ
اور نہین ہی پکارنا کافرون کا بتون کو اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مگر بیچ گمراہی اور نا امیدی اور ضایع کرینگے اور اب خدا تعالی اپنی قدرت
کے کمال کا اور اپنی بادشاہی کے فراخی کا ذکر کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور واسطے
خدا کی سجدہ کرتا ہی جو کوئی کہ بیچ آسمانون کی ہی اور جو کوئی کہ بیچ زمین کی ہی طَوْعًا رغبت سے کہ وہ مومنین ہین ملائکہ اور جن اور
آدمی کہ سختی مین اور آسانی مین سجدہ کو خدا کی ترک نہین کرتی ہین وَّكَرْهًا اور کراہت اور بی رغبتی سی اور وہ کفار ہین کہ
وقت ضرورت اور شدت کی خدا کو سجدہ کرتے ہین وَّظِلٰلُهُمْ اور سجدہ کرتے ہین سایے اونکی یعنی سایہ ہر ایک کا اہل آسمان و
زمین مین سی اونکی تابعداری سی سجدہ کرتا ہی خدا کو بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ بیچ صبح کے طرف مغرب کے اور بیچ شام کی یعنی عصر اور
اور نماز مغرب کے طرف مشرق کی اور ظہر اور کراحال واقع ہوتی ہین اور امام محمد باقر علیہ السلام سی روایت ہی فرمایا کہ اہل آسمان
جو کہ رغبت سی خدا کو سجدہ کرتی ہین وہ ملائکہ ہین اور اہل زمین سی خدا کو وہ لوگ سجدہ کرتی ہین کہ جنکی پیدایش اسلام پر ہے
اور جو کہ بے رغبتی سی سجدہ کرتے ہین وہ لوگ وہ ہین کہ جو مجبوری سے مسلمان ہین اور جو شخص کہ بالکل سجدہ نہین کرتا ہے
اوسکا سایہ سجدہ کرتا ہے اور قمی کی ابی تفسیر مین لکہا ہے کہ سایہ مومن کا تو سجدہ کرتا ہی رغبت سی اور سایہ کافر کا سجدہ
کرتا ہی کراہت سے اور وہ بڑہنا اوسکا ہی اور حرکت اوسکی اور زیادہ ہونا اوسکا اور کم ہونا اور پہلی آیت مین تو خدا تعالی
نے حال سجدہ کا بیان کیا تہا اور اب حجت اوسکی بیان کرتا ہی کہ سواے خدا کی کوئی مستحق سجدہ کا نہین ہے چنانچہ فرماتا ہی کہ
قُلْ کہہ تو ای محمد صلعم کفار سی کہ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کون شخص ہے پروردگار آسمانونکا اور زمین کا اور پیدا کرنے
والا اونکا اور رہبر تو اونکی طرف سے قُلْ کہہ تو اون لوگونکو جواب مین کہ اللّٰهُ خدا ہی پیدا کرنیوالا سو اسطی کہ نہین ہے جواب
واسطی اوسکی سواے اسکی اور جو فرقت واسطی اونکی یہی جواب ہے تو واسطی الزام دینی کی اونسی قُلْ کہہ تو ای محمد صلعم کہ
اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ کیا پس پکڑی ہین تمنی سواے اوس خدا کی اَوْلِيَآءَ دوست کام کی بنانیوالی معبود کہ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ
نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا نہین مالک ہین وہ واسطی جانون اپنی کی نفع کو اور نہ ضرر کو پس اپنی غیر کو نفع اور ضرر کسو طرح سی پہنچاوینگی پس احمق ہو تم ای مشرکو کہ جو
ایسی چیزونسی تم امید حاجت روائی کی رکہتی ہو اور بعد الزام حجت کے قُلْ کہہ تو اونسی کہ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى کیا برابر ہی اندہا کہ جو
بتونکو پرستش کرتا ہی اور کفر کی تاریکی مین گرفتار ہی وَالْبَصِيْرُ اور بینا کہ جو پرستش کرنیوالا ہے صرف خدا کا ہی اور ایمان کی روشنی سے دل
اوسکا روشن ہوا اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ یا کیا برابر ہین اندہیرے شرک کے وَالنُّوْرُ اور روشنی توحید اور معرفت خدا کی اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ کیا مقرر
کردی ہین ان مشرکون نے واسطی خدا کی شریک کہ خَلَقُوْا پیدا کیا ہی اونہون نے كَخَلْقِهٖ مانند پیدا کرنی اوس خدا کی فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ

سجدہ

پس مشتبہ ہوگئی پیدائش اونکی اور اونکی کہ سمجھا اونہون نے کہ پیدا کیا ہوا خدا کا کونسا ہی اور پیدا کیا ہوا اونکا کونسا ہی یعنی نہین بگڑی ہین اونہون نے ایسی شریک واسطے خدا کی کہ وہ پیدا کرتے ہون جیسا کہ خدا پیدا کرتا ہی یہان تک کہ پیدا کرنا مشتبہ ہوجاتا پس کہی گئین کہ اونہون نے بہی پیدا کیا ہی جیسی کہ خدا نے پیدا کیا ہی پس مستحق عبادت کی وہ بہی ہوجائین جیسا کہ خدا مستحق ہی لیکن اونہون نے تو ایسی شریک مقرر کئی ہین کہ وہ بالکل عاجز ہین اور کسی طرح کی قدرت وہ نہین رکہتی ہین بلکہ اور خلقت کی برابر بہی قدرت نہین رکہتی ہین چہ جائے کہ خدا کی ہر امر کی قدرت رکہتا ہی اور فرماتا ہی خدا کہ قُلِ کہہ تو اے محمد صلعم کہ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ خدا پیدا کرنیوالا ہر چیز کا ہی آسمان کا اور زمین کا اور حیوانات کا اور درختون کا اور جمادات کا اور پیدا کرنے مین کوئی شریک اپنا نہین رکہتا ہے وَهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ اور وہ خدا ایک ہی کہ غالب ہے ہر چیز پر اس آیت سی فرقہ جبریہ دلیل نہین لاسکتا ہے بندون کی افعال پر کہ وہ بہی مخلوق خدا ہین کہ خدا ہی ہر چیز کا پیدا کرنیوالا ہی اور پرستش اصنام کی بہی مخلوق خدا ہی اسواسطی کہ مراد شئی سی اس آیت مین افعال بندون کے نہین ہین اور اگر افعال بندون کی بہی داخل ہوتی تو عبادت اصنام پر خدا تعالی بندونکو توبیخ اور ملامت نکرتا اور ایسا نہین ہوسکتا کہ بندون کو اوس سے منع کری اور پہر آپ ہی اوسکو بندون مین پیدا کری اور اگر عموم کی جہت سی کہتی ہین کہ کل شئی سی کوئی چیز باہر نہین ہی اسواسطی افعال بندون کی بہی اسمین داخل ہونگی تو اس صورت مین چاہئی کہ خدا اپنی ذات کا بہی خالق ہو اسواسطی کہ وہ بہی شئی مین داخل ہی اور یہہ محال ہی تو پیدا کرنا بندونکی افعال کا بہی بعض وجوہ سی محال ہی اسواسطے کہ یہہ بہی اوس مین سے مستثنیٰ ہوگا سوا اسکی یہہ ہی کہ خلق اجسام کی پیدا کرنیکو کہتی ہین افعال کے پیدا کرنے کو نہین کہتی اور افعال کیواسطی صدور بولتی ہین اور آیت مین لفظ خلق کا ہی نہ صدور کا اور ایسا تو نہین ہوسکتا کہ خالق تو فعل کا خدا ہو اور صادر کرنیوالا اوسکا بندہ ہو بلکہ جو کہ صادر کرنیوالا ہی وہی اوسکا خالق ہی اور اگر یہہ امر ہی کہ جسوقت بندہ کسی فعل کا ارادہ کرتا ہی تو خدا اوس فعل کو خلق کرتا ہی یہہ امر سب امور سی بدتر ہی اسواسطے کہ اس سی لازم آتا ہی کہ معاذ اللہ خدا کا خلق کرنا بندہ کی ارادہ کی تابع ہو کہ جسوقت بندہ ارادہ کری تو اوسوقت خدا فعل کو خلق کری اور حال یہہ ہی کہ ارادہ خدا کا غالب ہے لیکن سب وجہ سی بندہ کو افعال کے صادر کرنیکی بہی قدرت نہین ہی اسواسطی کہ قوتین فعل کی صادر کرنی کی خدا کی بخشی ہوئی ہین اگر خدا تعالی پاؤن کو شل کردی تو بندہ چل نہین سکتا بلکہ جسوقت سب قوتین درست ہون اوسوقت بندہ فعل کو اپنی اختیار سی صادر کرتا ہے اور تفصیل اسکی علم کلام کی کتابون مین ہی اور اب خدا تعالی حق اور باطل کے واسطے مثل بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے × ×

اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً نازل کیا ہی خدا نے آسمان سی پانیکو قدرت کاملہ سی فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌ بِقَدَرِهَا پس جاری ہوئی ندیان ساتھ اندازہ اپنی کے کم یا زیادہ جسقدر کہ اونمین پانی آیا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا پس اوٹھا لیا رو نے کف بلند کو جوش کرکے اور موج مارکے کہ وہ پانیکی اوپر آگیا وَمِمَّا يُوقِدُوْنَ اور بعض اوس چیز سی کہ دہونکتی ہین وہ اور ابن کثیر نے سوائی ابوبکر کی یوقدون کو یاسی پڑہا ہی اور باقیون نے مخاطب کا صیغہ یعنی اوس چیز سی کہ دہونکتی ہو تم عَلَيْهِ فِي النَّارِ اوپر اوسکی بیچ آگ کے تو اوسکو مثل سونے اور چاندی اور تانبی وغیرہ کے ابْتِغَاءَ حِلْيَةٍ اَوْ مَتَاعٍ واسطے طلب کرنی زیور کے یا اسباب کے مثل ظروف اور ہتیارون اور اوزارون کے واسطی اوسکی بہی زَبَدٌ کف ہی مِثْلُهُ مثل اوس کف کی جو پانیکی اوپر تہا اور زبد مبتدا ہی اور مما توقدون خبر اوسکی ہی كَذٰلِكَ ایسی ہی یعنی جیسی کہ ذکر کیا گیا ہی يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ بیان کرتا ہی خدا حق کو اور باطل کو خدا تعالی نے حق کو فائدہ دینی مین اور ثابت رہنی مین پانی سی تشبیہ دی ہی کہ واسطی نفع خلقت کے آسمان سے آتا ہی اور ندیان اوس سے جاری ہوتی ہین زمین مین بقدر حاجت کی کچہہ پانی صاف تو ندیان مین رہتا ہی واسطی نفع خلقت کی اور کچہہ پانی چشمون مین جاتا ہی زمین مین پیوست ہو کر اوس سے درختین پیدا ہوتی ہین اور یہہ جو ماکاسہ ہی وہ جہاگ ہو کر اوپر آجاتا ہی اور باطل اوس سے مشابہت رکہتا ہی چنانچہ فرماتا ہی خدا کہ فَاَمَّا الزَّبَدُ پس لیکن

جہاگ پانی اوسکا تو نکے اوپر کا فیذہب جفاء پس جاتا رہتا ہے ناکارہ ہوکر اور جتنا حال ونفع ہے وہ اوسکا ما ینفع الناس اور لیکن وہ چیز کہ نفع دیتی ہی آدمیونکو
مثل آب صاف اور اوسکے گداختہ کی فیمکث فی الارض پس رہجاتے ہی بیچ زمین کی تاکہ اوس سے فایدہ حاصل کرین یعنی مومن اور اوسکا اعتقاد اوسکا
تو مانند اوس پانی صاف کے ہے کہ جس سے خلقت فایدہ حاصل کرتی ہی زمین کی روئیدگیون مین اور زندگی ہر شی کی اوس سے ہے مانند
دہاتون گداختہ کی کہ جس سے آدمی نفع پاتی ہین اور مثال کافر کی اور اوسکے کفر کی مثل اوس جہاگ کے ہی کہ ناکارہ ہوکر جاتا رہتا ہی
اور مثل خبیث الحدید کی اور مانند اوس میل اور چہک کی ہی کہ جو چاندی اور سونی اور دوسرے دہاتون مین نکلتا ہی کہ جس سے کچھہ فایدہ
حاصل نہین ہوتا اور یا یہہ کہ اہل باطل اگرچہ بہت ہین لیکن مثل کف آب کی اور مانند جہاگ دہاتونکی ہین کہ وقت جوش کرنیکی تہوڑی دیر
جوش اور خروش کرتے ہین اور بعد اوسکی تہوڑی دیر مین ناچیز اور نابود ہوجاتے ہین اور اہل حق اگرچہ تہوڑے ہین لیکن مانند آب
صاف کے دیر تک رہتی ہین اور خلقت کو نفع پہونچاتے ہین کذلک اسیطرح یعنی جیسی کہ بیان ہوا ہی یضرب اللہ الامثال بیان کرتا ہے
خدا مثالون کو واسطے واضح کرنے مشتبہ باتون کی اور فرماتا ہے کہ للذین استجابوا لربہم الحسنی واسطے اون
لوگون کی کہ قبول کیا ہے اونہون نے واسطے پروردگار اپنی کی نیکی ہی یا خانہ حسنی ہی کہ وہ بہشت ہے والذین لم یستجیبوا لہ اور
وہ لوگ کہ نہین قبول کیا ہے اونہون نے واسطے اوسکے لو ان لہم ما فی الارض جمیعا اگر تحقیق کہ ہووے واسطے اونکے جو کچھہ کہ بیچ زمین کے
ہے سب نقد اور جنس ومثلہ معہ اور مانند اوسکی ہمراہ اوسکی کہ جسقدر دنیا مین مال ہی اسیقدر ہمراہ اوسکی اور مال ہوتو لافتدوا
بہ البتہ فدا کرین وہ اوسکو قیامت کی روز کہ عذاب سی رستگاری پائین لیکن ہرگز اونسی یہہ فدیہ قبول نکیا جاوی اولئک
یہہ لوگ وہ ہین کہ لہم سوء الحساب واسطی اونکی بری حساب کی ہی اور بہایت سختی کیجیگی تو اونکی قبول نکی جاویگی اور گناہ اونکا بخشا
نجاینگا چنانچہ حضرت صادق علیہ السلام اسکی تفسیر مین یہی فرماتے ہین اور بعضی کہتی ہین کہ مراد سوء الحساب سی یہہ ہی کہ سب
گناہون ہین اونکو گرفتار کرینگے اور ایک گناہ بھی اونکا بخشا جاویگا اور یا مراد سوء حساب سے جزا اسکی ہی کہ وہ عذاب سخت ہے
وماوہم جہنم اور جگہہ اونکی دوزخ ہی وبئس المہاد اور بچھونا ہے وہ دوزخ کی کہ ہر جگہہ وہان آتش سوزان ہے اور اب مومن
اور کافر کے مرتبہ کی فرق مین خدا تعالی بیان کرتا ہے کہ افمن یعلم انما انزل کیا پس وہ شخص کہ جانتا ہی اسکو کہ تحقیق وہ چیز کہ
نازل کی گئی ہی الیک طرف تیری من ربک پروردگار تیرے کی طرف سی الحق وہ حق اور راست اور درست ہی کمن ہو اعمی
مانند اوس شخص کی ہے کہ وہ اندہا ہے دل کا کہ ہرگز نہین دیکہتا ہی دل کی آنکہہ سی اور یہہ ہمزہ انکاری ہی یعنی اوس قرآن کی حق
جاننی والے اور اندہی ہین جو کہ اوسکو حق نہین جانتا ہرگز مساوات نہین ہے کہ آب صاف اور جہاگ ہرگز برابر نہین ہوتی انما یتذکر اولوا
الالباب سوای اسکی نہین کہ نصیحت پکڑتے ہین صاحب عقلون کے کہ جنکی عقلین وہم اور شبہ سی صاف ہین الذین یوفون
بعہد اللہ وہ لوگ کہ پورا کرتے ہین عہد خدا کو جو کچھہ کہ اپنی نفسون پر خدا کی واسطی کیا ہی ولا ینقضون المیثاق اور نہین
توڑتے ہین وہ پیمان کو کہ جسکی رہنمائی اونکی عقلون نے اونکو کی ہی کہ خدا تعالی کی وحدانیت کا اور اوسکے پروردگار ہونیکا
اونہون نے اقرار کیا ہے والذین یصلون اور وہ لوگ کہ ملاپ رکہتی ہین ما امر اللہ بہ ان یوصل اوس چیز سے کہ حکم کیا ہی خدا نے
ساتہہ اوسکے یہہ کہ ملاپ رکہا جاوی جیسی کہ ملاقات رکہنی اپنی قریبون سے اور مومنین سے اور ایمان جمیع انبیا پر اور اونکی کتابون پر اور دوستی
رکہنی آل رسول سی اور رعایت رکہنی آدمیونکی حقوق کی ویخشون ربہم اور ڈرتی ہین وہ پروردگار اپنی سی اور اوسکی عذاب
سے عموما ویخافون سوء الحساب اور خوف رکہتی ہین وہ بری حساب سی دن قیامت کی خصوصا اور اپنی نفس کا حساب
ہر روز کرتے ہین پہلی اس سی کہ اونسی حساب لیا جاوی ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سی روایت ہے کہا کہ ایکروز جناب رسول خدا صلعم نے

فرمایا کہ خدا کی پرستش کر تو اور اوسکا شریک مت کر اور نماز کو ہمیشہ پڑہتا رہ اور زکوۃ کو ادا کیا کر اور رشتہ داروں سے نیکی کر اور قرابت رکہہ اور رشتہ
توڑ نہ اور کہ اگر تو ایسا ہو تو بہشت کی سواری پر چڑھ تو اور امام محمد باقر علیہ السلام نے روایت کی ہی کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ نیکی کر تو ماں باپ سے
ملاپ رکہنا یا گا تو روز قیامت آسان کرتا ہی حساب کو اور بعد اوسکے یہہ آیت تلاوت فرمائی اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا کہ قرابت
عرش سے لٹکی ہوئی ہی اور کہتی ہے کہ خداوندا ملاپ رکہہ تو اوس شخص سے کہ ملاپ رکہے میرا اور قطع کر تو اوس سے کہ جو قطع کرے مجہسے اور
وہ قرابت آل محمد صلعم کی ہی کہ جو کوئی آل محمد صلعم سے قطع کرے وہ سکی آنچی ہیہ ہی اور وہ قول خدا تعالی کا ہی کہ والذین یصلون ما امر اللہ بہ
اور بعد اوسکے ہر مومن کے قرابت مین جاری ہی اور منقول ہی کہ جسوقت حضرت صادق علیہ السلام کے وفات نزدیک ہوئی تو
وصیت کی کہ ستر دینار حسن افطس بن علی بن علی اصغر بن علی بن الحسین علیہما السلام کو دینا حضرت صادق کی حرم نے عرض کی کہ تو اوس
شخص کو دیتا ہی کہ جسنے تلوار سے تجہپر حملہ کیا تہا حضرت صادق نے فرمایا کہ وہ سے تجہہ کیا اتفاق قرآن مین نہین پڑہا ہی یصلون
ما امر اللہ بہ اور وہ نہین آدمیون کی تعریف مین خدا تعالی بیان کرتا ہے کہ والذین صبروا اور وہ لوگ کہ صبر کیا اونہون نے بلاون
پر اور گناہون پر اور نفس کی محافظت پر ابتغاء وجہ ربہم واسطے طلب کرنے رضا پروردگار اپنے کے واقاموا اور قائم رکہا
اونہون نے یعنی ہمیشہ پڑہا ہی اونہون نے الصلوۃ نماز کو وانفقوا مما رزقنٰہم اور خرچ کیا ہی اونہون نے اوس چیز مین سے
کہ روزی دی ہی ہمنے اونکو یعنی زکوۃ کو ادا کرتے ہین اور راہ خدا مین دیتے ہین وہ سرا پوشیدہ وعلانیۃ اور ظاہر کہ دونون طرح
سے راہ خدا مین خرچ کیا ویدرءون اور دفع کرتے ہین وہ بالحسنۃ السیئۃ ساتہہ نیکی کی بدی کو کہ جو کوئی اونسے بدی کرتا ہے وہ
اوسکی عوض مین اوس سے نیکی کرتے ہین اور جو کوئی اونپر ظلم کرتا ہی وہ اوسکو معاف کرتے ہین اور جو کوئی اونکو محروم رکہتا ہی وہ اوسکو
دیتے ہین اور جو کوئی اونسے قطع کرتا ہی وہ اوس سے ملتے ہین اور جو کوئی اونپر غصہ کرتا ہی وہ اوس سے نرمی اور بردباری کرتے ہین
اور جو کوئی اونکو دشنام دیتا ہی وہ اوسکو سلام کرتے ہین اور جو کوئی گناہ اونسے ہو جاتا ہی تو اوسیوقت وہ توبہ کرتے ہین اون لوگون کی
حق مین خدا تعالی فرماتا ہی کہ اولئک یہہ وہ لوگ ہین کہ لہم عقبی الدار واسطے اونکی انجام نیک خانہ دنیا کا ہی کہ وہ جنات
عدن بہشتین عدن کی ہین کہ ہمیشہ اونمین رہینگے یدخلونہا داخل ہونگے اون بہشتون مین وہ ومن صلح من اٰبائہم
اور وہ شخص کہ نیک ہین باپون اونکی مین سے وازواجہم اور بیبیون اونکی مین سے وذریاتہم اور اولادون اونکی مین سے
اگرچہ یہہ لوگ فضیلت اور مرتبہ مین اون لوگون سے کم ہون لیکن اون لوگونکی تعظیم کی جہت سے اور اونکی متابعت سے اونکی والدین اور
اونکی عورتون اور اولاد کو بہی بہشت مین داخل کرینگے اونکی خاطر کی خوشی کیواسطے کہ جیسے کہ دنیا مین ایک جگہہ رہتی تہی اور باہم
انس رکہتی تہی ایسی ہی حال اونکا بہشت مین ہوا اور عدن کی شرح سورہ توبہ مین گذر گئی ہی اور حضرت صادق علیہ السلام سے
کسینے پوچہا کہ ایک مرد مومن ہے اور اوسکی ایک عورت ہے کہ وہ بہی مومنہ ہی اور وہ دونون بہشت مین داخل ہون کیا یہہ عورت
بہشت مین بہی اوسکی زوجہ ہوگی فرمایا کہ خدا تعالی حاکم عادل ہی اگر وہ مرد اوس عورت سے افضل ہی تو خدا تعالی اوس مرد کو اختیار دیگا اگر
اوس عورت کو پسند کریگا تو البتہ وہان بہی وہ اوسکی زوجہ ہوگی اور اگر زوجہ شوہر سے افضل ہی تو خدا تعالی زوجہ کو اختیار دیگا اگر وہ اوسکو پسند
کریگی تو وہ اوسکا شوہر ہوگا اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول خدا صلعم سے پوچہا کہ قربان ہون میرے ماں باپ یا رسول خدا
ایک عورت کے دنیا مین دو شوہر بہی ہوتے ہین اور بعد مرنے کی وہ دونون بہشت مین جاتی ہین پس وہ زوجہ اون دونون
شوہرون مین سے کسکو ملیگی فرمایا کہ جو شخص کہ زیادہ نیک خلق رکہتا تہا ای ام سلمہ نیک خلق دنیا اور دین کی دونون کی
خیر لیگیا ہی اور اونہین بہشتیون کی حق مین خدا تعالی فرماتا ہے کہ والملئکۃ یدخلون علیہم من کل باب اور فرشتے

گروہ ابرار [illegible] ۱۲

داخل ہونگی اوپر اونکی ہر دروازہ سی اور کہینگے اونکو کہ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ سلامتی ہی اوپر تمہاری ہر آفت سے بِمَا صَبَرْتُمْ بسبب اسکی کہ
صبر کیا ہی تمنی دنیا مین فقیری اور ناداری اور آزارون اور رنجون پر فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ پس اچھا ہی انجام خانۂ دنیا کا کہ آخر
کو بہشت مین داخل ہوئی اور یا یہہ کہ سرانجام اوس گھر کا بہتر ہی کہ جسمین داخل ہوئی تم اور قمی نی اپنی تفسیر مین لکھا ہی کہ یہہ آیت
آئمۂ معصومین کی اور اونکی شیعون کی شان مین نازل ہوئی ہی جنہون نی کہ اس دنیا مین صبر کیا ہی اور حضرت صادق علیہ السلام نی
فرمایا ہی کہ ہم لوگ صابرین اور ہمارے شیعہ ہمسے زیادہ صابرین ہین واسطی کہ ہمنے صبر کیا اوس چیز پر کہ جسکو ہم جانتی تہی اور اونہون نے
صبر کیا اوس چیز پر کہ جسکا علم وہ نہین رکہتی تہی اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی ایک حدیث ہی کہ اول تو اوسکا بشارت دینا
تعالیٰ نی سورہ ملائکہ کی آیتون مین مذکور ہوگا اور آخر اوسکا بیان ذکر کیا جاتا ہی کہ فرمایا ہی امام محمد باقر علیہ السلام نی اور روایت کی
ہے کہ فرمایا ہے رسول خدا صلعم نی کہ خدا تعالیٰ ایک ہزار فرشتی بہیجیگا واسطے مبارکبادی کی جسوقت مومن بہشت مین
داخل ہوگا اور حور سی اوسکا نکاح کرینگے اور جسوقت وہ فرشتی اوس بہشتی کی بہشت کی دروازہ اول پر پہونچینگے تو دربان سے
اجازت چاہینگے بہشت کی اندر جانیکی واسطی کہ ہمکو خدا تعالیٰ نے تہنیت کی واسطے بہیجا ہی اور ہم مومن کے پاس جایا چاہتے
ہین دربان کہیگا کہ مین حاجب سے جاکر کہتا ہون وہ حاجب کے پاس جائیگا اور حاجب کے اور اوسکے درمیان تین بہشتون کا
فاصلہ ہوگا جسوقت حاجب کے تئین پردہ دار کی پاس پہونچیگا تو اوس سی کہیگا کہ ایک ہزار فرشتے دروازہ پر کہڑے ہوئے
اجازت چاہتے ہین مومن کی پاس جانیکی واسطے کہ اوسکو خدا کیطرف سے مبارکباد پہونچائین مجہکو چاہیے کہ تو جاکر اونکی
واسطی اذن طلب کر وہ کہیگا کہ مجہپر بہت دشوار ہی کہ خدا تعالیٰ کی دوست کے پاس جانیکی واسطی کسیکے لئی اجازت چاہون اسواسطے
کہ وہ اپنی زوجہ کی پاس ہے اور آخر کو وہ حاجب قیّم کی پاس جائیگا اور اوسکی اور قیّم کی درمیان دو بہشتونکا فاصلہ ہوگا اور قیّم کو
حاجب کہیگا کہ ایک ہزار فرشتی واسطی تہنیت کے خدا کی دوست کے پاس آئی ہین خدا کے بہیجے ہوئی اور خدا کی دوست کے پاس جانا چاہتی
ہین تو انکی واسطی مومن سی اجازت طلب کر قیّم وہان سی اوسکی خادمونکی پاس جائیگا اور کہیگا کہ ایک ہزار فرشتے خدا کے
بہیجے ہوئی دروازہ پر کہڑی ہین اور واسطی مبارکبادکی خدا کیطرف سے آئی ہین اور خدا کی دوست کے پاس جانیکی واسطی اجازت طلب
کرتے ہین جسوقت خادم خدا کی دوست کے پاس جاکر اجازت لیوینگے تو فرشتی اندر داخل ہونگے اور دوست خدا کا اوسوقت بالاخانہ مین ہوگا
کہ جسکی ایک ہزار دروازی ہین اور ہر دروازہ پر ایک فرشتہ موکل ہی پس جسوقت فرشتی جو کہ مبارکباد کیواسطی آئی ہین خدا کی دوست کی
پاس جانا چاہینگے تو ہر ایک دروازہ کا موکل فرشتہ دروازہ کہولیگا پس ہر ایک فرشتہ ایک ایک دروازہ سی داخل ہوگا اور خدا کی دوست کو
خدا کا پیغام پہونچاوینگا اور یہی تفسیر ہی خدا تعالیٰ کی قول کے وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ اور پہلی آیتین خدا تعالیٰ نی عہد کی وفا کرنیوالونکا
ذکر کیا تو اب عہد کی توڑنیوالونکا ذکر کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ وَالَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ اور جو لوگ کہ توڑتی ہین عہد خدا کو
مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ پیچھے مضبوط کرنی اوسکی ہی وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ اور قطع کرتی ہین اوس چیز کو کہ حکم کیا ہی
خدا نی ساتھ اوسکی یہہ کہ ملائی جاوی جیسے کہ دوستی اور پیوند کرنا آل رسول سی اور جمیع مومنین سے خصوصا اپنی رشتہ دارون سے اور ایمان
لانا جمیع انبیاء پر لیکن وہ عمل اسپر نہین کرتی ہین وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ اور فساد کرتی ہین بیچ زمین کی کفر اور ظلم اور گناہ اور
فتنہ انگیزی کرکے أُولَٰئِكَ یہہ وہ لوگ ہین کہ لَهُمُ اللَّعْنَةُ واسطی اونکی لعنت ہی اور دور کیا ہی اونکو رحمت سی وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ
اور واسطے اونکی ہی بدی خانۂ آخرت کی کہ وہ دوزخ ہی اللَّهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ اور خدا فراخ کرتا ہی روزی کو واسطی جسکی کہ
چاہتا ہی مصلحت سے وَيَقْدِرُ اور تنگ کرتا ہی جسپر چاہی موافق حکمت کے وَفَرِحُوا اور خوش ہوئے وہ کفار مکہ کی بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا

ساتھ زندگانی دنیا کی وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اور نہیں ہے زندگانی دنیا کی بیچ مقابلہ آخرت کی اِلَّا مَتَاعٌ مگر فایدہ تہوڑا
سا کہ چند روز مین فنا ہو جاتی اور جاتا رہی وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اور کہتی ہین وہ لوگ کہ کافر ہوئی کہ کیون
نہین نازل کی گئی اوپر اوس محمد کی اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ کوئی نشانی پروردگار اوسکی کیطرف سی جسطرحسی کہ ہم چاہتی ہین فرماتا ہی خدا کہ
قُلْ کہہ تو اسی محمد صلعم اون لوگون سی کہ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ تحقیق خدا گمراہی مین پڑا رہنی دیتا ہی جسکو چاہتا ہی کہ جو کوئی دیدہ و دانستہ
عناد کی راہ سی انکار کرتا ہی باوجود ظاہر ہونی حق کی اور جب ایک معجزہ دیکھکر ضد ہوتا ہی تو دوسرا معجزہ طلب کرتا ہی وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ اور رہنمائی
کرتا ہی خدا طرف اپنی توفیق اور لطف عطا کرکی مَنْ اَنَابَ اوس شخص کو رجوع کری طرف اوسکی اور وہ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وہ لوگ
ہین کہ ایمان لائی ہین وہ وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ اور مطمئن ہین دل اونکی ساتھہ ذکر خدا کی کہ خدا کی ذکر سی دل اونکی آرام
پکڑتے ہین اور حضرت صادق علیہ السلام فرمایا ہی کہ محمد صلعم کی ذکر سی دل آرام پکڑتے ہین اور وہ ذکر خدا ہی اور ابن عباس سی
بہی یہی منقول ہی اَلَا خبردار ہو اور جان لو بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ساتھہ ذکر خدا کی آرام پکڑتے ہین دل اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
اون لوگون کے کہ ایمان لائی ہین وہ اور عمل کئی ہین اونہون نے نیک طُوْبٰى لَهُمْ خوش زندگانی ہی واسطی اونکی یا درخت طوبی ہی
واسطی اونکی جو کہ بہشت مین ہے وَحُسْنُ مَاٰبٍ اور اچھی ہی جگہ پہرنیکی کہ وہ بہشت ہی اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ
طوبی بہشت کا ایک درخت ہی کہ جڑ اوسکی رسولخدا صلعم کی گہر مین ہی اور ایسا کوئی مومن نہین ہے کہ جسکی گہر مین شاخ اوس درخت
کی نہو اور جس چیز کی خواہش اوسکی دل مین گذریگی وہ چیز اوس سور خت مین پیدا ہو جائیگی اور اسقدر بڑا ہی وہ درخت کہ اگر
سوار اوسکے سایہ مین سو برس تک چلی تو اوس سے باہر نکلی پائی اور اوسکی نیچی سی کوا اوپر کو اوڑی تو بوڑہا ہوکر گر پڑے
اور اوسکی بلندی کی انتہا کو نہ پہونچی اور ایک روایت مین یہہ ہی کہ جڑ اوسکی حضرت علی کی گہر مین ہی اور شاخین اوسکی مومنین
کے گہر مین ہین اور ثعلبی نے بہی اپنی تفسیر مین یہہ روایت لکہی ہی اور حضرت کاظم علیہ السلام سی روایت ہے فرمایا کہ کسینی
رسولخدا صلعم سی دریافت کیا طوبی کو تو فرمایا کہ جڑ اوسکی میری گہر مین ہی اور شاخین اوسکی بہشتیون کی گہرون مین اور بعد اوسکے
دوسری مرتبہ جو حضرت سی پوچہا تو فرمایا کہ جڑ اوسکی علی کی گہر مین ہی کسینی عرض کی کہ پہلی اس سے آپنے فرمایا تہا کہ جڑ اوسکی میرے
گہر مین ہے حضرت نی فرمایا کہ میرا گہر اور علی کا گہر ایک مکان مین ہوگا اور حضرت صادق علیہ السلام سی روایت ہے کہ فرمایا کہ جناب
رسولخدا صلعم ہر روز صبح کو فاطمہ زہرا کو سونگہتی تہی ایک بی بی نی حضرت کی بیبیون مین سے اعتراض کیا تو حضرت نے
فرمایا کہ شب معراج مین بہشت مین داخل ہوا تو جبرائیل مجہکو طوبی کی نیچی لایا اور ایک سیب اوس درخت مین سے توڑکر مجہکو
دیا جسوقت مینی اوسکو کہایا تو میری پشت مین خدا تعالی نی اوسکا پانی پیدا کیا اور جسوقت زمین پر مین آیا تو خدیجہ سی مینی
صحبت کی وہ فاطمہ سی حاملہ ہوئی پس جسوقت بہشت کا مشتاق ہوتا ہون تو فاطمہ کو سونگہتا ہون طوبی کی خوشبو
اوس سے مجہکو آتی ہی یہہ فاطمہ میری حورا انسیہ ہے یعنی حور الانسان ہے اور ابن عباس سے روایت ہی کہ فرمایا رسولخدا نی طوبی نام
بہشت کے درخت کا ہی اور سایہ اوسکا سو برس کے راہ کا ہے اور لباس بہشتیون کے اوسکی شگوفہ مین سی نکلتی ہین اور
وہب بن امیہ سی روایت ہی کہ بہشت مین ایک درخت ہی کہ نام اوسکا طوبی ہے اور اگر سوار تیز رو سو برس تک اوسکے
سایہ مین چلی تو اوس درخت کی نیچی سے باہر نہ نکلی پائی زمین اوسکی یاقوت کی ہی اور خاک اوسکی مشک کی ہی اور اوس مین سے
نہر دودھ اور شہد کی نکلتی ہی اور وہ مقام بہشتیون کا ہی ملائکہ اونکی پاس نوکی ناقی لیکر آئینگی کہ جنکی مہارین مخمل اور
ریشم کی ہونگی اور اونکی کاٹہیان ایسی ہونگی کہ تختیان جنکی یاقوت کی ہونگی اور سنہ اونکی زبرجد کی اور لباس اونکی سندس

درخت طوبی

اور ابستر قیمتی ہونگی اور اون ناقونکو بٹھلا ئینگی اور بہشتیون سے کہینگے کہ خدائی تعالی نی ہمکو تمہاری زیارت کیواسطے بہیجا ہے
تا کہ تمکو سلام کرین ہم اور بعد اوسکی اونکو ناقون پر سوار کرین اور ساونکی ہمراہ راہ کہینچی ہوئی روانہ ہون اور وہ بہشتی کہین کہ اللہم انت
السلام ومنک السلام حق تعالی جواب مین فرمائی کہ سلام تمپر اور رحمت اور محبت میری مرحبا اور خوش زندگانی اون بندونکی کہ
غائب مین مجہپر ایمان لائی اور فرمان برداری میری کی وہ بہشتی کہینگی کہ خداوندا جو کہ حق تیری عبادت کا تہا وہ ہم سے ادا نہو سکا
خداوندا ہمکو حکم کر کہ تجہکو سجدہ کرین ہم حقتعالی فرمائی کہ یہہ مقام رنج اور مشقت کا نہین ہی بلکہ آرام اور نعمتونکا گہر ہی اور تکلیف
کو تیری سی مینی اوٹہا لیا ہی جو کچہہ چاہو مجہسی طلب کرو تا کہ مین تمام آرزوئین تمہاری پوری کرون وہ اپنی آرزوئین عرض کرینگی
خداتعالی کا حکم فرشتونکو ہوگا انکو اسقدر دو کہ انکی دلونمین کبہی نہ گذرا ہو اور بہت کچہہ اونکو دینگے ومن انجملہ گہوڑی نور کی اونکو دینگے
اور رشتہ ایسی اونکو دینگی کہ جنکی کانٹی پر ایک تخت ہوگا یاقوت کی ایک دانہ کا اور تخت کی اوپر ایک قبہ سونیکا ہوگا اور ہر قبہ
مین بہشت کے فرش بچہی ہوئی ہونگی اور ہر فرش پر حورالعین مع دو کنیزکی ہوکے اور ہر کنیز کے پاس بہشت کا لباس ہوگا کہ
کسی رنگ اور بوسی وہ خالی نہوگا اور چہرہ اونکا روشن اور درخشندہ ہوگا اور لطافت اونکی بدن کی ایسی ہوگی کہ مغز اونکے
استخوانکا اونکی لباس مین سے نمایان ہوگا مثل سوتی کے درمیان یاقوت سرخ کے اور مومنین اونکے گردنون مین ہار ڈالی ہی اور
کہینگی کہ واللہ ہمکو گمان نتہا کہ خداتعالی نے ایسی خلقت پیدا کی ہی اور فرشتون کو خطاب پہونچیگا کہ انکو مع مومنین کے انکے منزلون
اور درجون مین پہونچاؤ كَذٰلِكَ ایسی ہی یعنی جیسی کہ پہلی تجہسی ہمنی پیغمبر بہیجی مین ایسے ہی اَرْسَلْنٰكَ بہیجا ہے ہمنے تجہکو ہی
ای محمد صلعم فِيْٓ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَآ ایک امت کے کہ تحقیق گذری ہین پہلے اوس سے اُمَمٌ امتین
دوسرے لِتَتْلُوَا عَلَيْهِمُ تا کہ پڑہی تو اوپر اونکے اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ اوس چیز کو کہ وحی کی ہی ہمنی طرف تیری کہ وہ قرآن
ہے واسطی ہدایت کی تا کہ گمراہی سی نکلین وہ وَهُمْ يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ اور حال یہہ ہی کہ وہ کفار کفر کرتے ہین ساتہہ رحمان کے کہ وہ
خدائی پاک ہے اور کفار نی کہا تہا کہ ہم رحمان کو نہین جانتی کہ وہ کون ہے خداتعالی نے اپنی حبیب کو حکم کیا کہ قُلْ کہہ تو ای
محمد صلعم کہ هُوَ رَبِّيْ وہ پروردگار میرا ہے کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نہین ہی کوئی معبود سزاوار پرستش کے سوائی اوسکی عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ
اوپر اوسیکی توکل کیا ہے مینی اور سب کام اپنی اوسکے سپرد کئی ہین وَاِلَيْهِ مَتَابِ اور طرف اوسی کی ہی پہرنا میرا اور تمہارا
اور کہتی ہین کہ ایک جماعت قریش نے مثل ابوجہل اور عبداللہ بن امیہ وغیرہ کی خانہ کعبہ کی پشت کی طرف بیٹہہ کرکے رسولخدا صلعم
کو طلب کیا اور جب حضرت رونق افروز ہوئی تو حضرت سی کہا کہ تو دعوی کرتا ہی کہ مین خدا کا پیغمبر ہون اور یہہ قرآن اوسکی پاس سے
لایا ہون اگر تو چاہتا ہی کہ ہم ایمان لائین تو یہہ پہاڑ جو کہ کے گرد ہین انکو اوٹہا کہ تا کہ زمین مین کہل آئی اور اوس زمین کو شکافتہ
کرکے اوسمین سے چشمین جاری ہون اور پہر ہم اوسمین زراعت کرین اور قصی بن کلاب جو تیرا دادا ہی اوسکو ہمارے واسطے دوبارہ
سیست زندہ کر تا کہ وہ تیری حق پر ہونیکی گواہی دیوین کسواسطی کہ تو کہتا ہی کہ مین عیسی سی بہتر ہون اور عیسی مردہ کو زندہ کرتا
تہا تو بہی ہمکو اسطرحکی معجزی دکہلا تا کہ ہم تجہکو راست گو جانین یہہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہی خدا کہ وَلَوْ اَنَّ
قُرْاٰنًا اور اگر تحقیق قرآن ایسا ہوتا کہ سُيِّرَتْ روانہ ساتہہ برکت تلاوت اوسکے کی الْجِبَالُ پہاڑ یعنی
اوسکے پڑہنی کی وقت پہاڑ اپنی جگہہ سی چلتی اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ یا شگافتہ ہوتی ساتہہ اوسکی اگر زمین پر اوسکو
پڑہتی اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى یا باتین کئی جاتی ساتہہ اوسکی مردی کہ وہ بولتی اور سلام کرتی اگر اونکو اوپر پڑہتی تو کفار مکہ کے
ہرگز وہ پہر ایمان نلاتی یہہ جواب ہے لو کا ورنہ یہہ کہ قرآن ایسا ہی بسبب عظمت شان اوسکی کی اور بزرگی قدر اوسکی کہ اوسکی تلاوت سے پہاڑ

ہوجائین یا زمین شگافتہ ہوجائے اور مردی کلام کرنی لگین بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا بلکہ واسطی خدا کے ہی کام تمام کہ ہر چیز پر وہ قدرت رکہتا ہی
اگر چاہی اور مصلحت اوسکی تقاضا کری تو اون سب چیزون کو ظاہر کر دی اور اون چیزون کے ظاہر کرنیمین وہ ہرگز عاجز نہین ہے
جیسا کہ وہ کفار کہتی ہین لیکن مصلحت اون امور کی ظاہر کرنیکی نہین ہے وہ جانتا ہی کہ بعد ظاہر کرنیکی بہی یہہ لوگ ایمان نہ لاوینگے اسواسطی ظاہر نہین
کرتا ہی اور فرماتا ہی خدا کہ اَفَلَمْ يَايْئَسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا کیا پس نہین نا امید ہوے وہ لوگ کہ ایمان لائی ہین یعنی کیا نہین جانا اونہون نے کہ
اَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا ط یہہ کہ اگر چاہتا خدا تو البتہ ہدایت کرتا آدمیون کو سبکو بجبر و قہر لیکن اسطرح کا ایمان مخالف
تکلیف کے ہی اور استحقاق بہشت کا اسمین نہین ہے اور مستحق بہشت کا وہی شخص ہے کہ جو اپنی ارادہ اور اختیار سی ایمان لائی اور اعمال
کرتا ہی اور اگر چاہتا خدا تو سبکو راہ نیک بتلا کر بہشت مین بہیجتا لیکن آزماتا ہی اپنی بندون کو کہ کون فرمانبرداری کرتا ہی اور کون
فرمانبرداری نہین کرتا ہی اور یاس سے مراد یہان علم لیتی ہین کہتی ہین کہ جسوقت آدمی کسی چیز سی نا امید ہوتا ہی تو اوسکو علم
ہوجاتا ہے کہ یہہ چیز نہوگی اور افلم ییاس کو امیر المومنین اور علی بن الحسین اور ابن عباس و جعفر بن محمد اور زید بن علی اور ابن ابی ملیکہ اور
عکرمہ اور حجدری اور ابو یزید مزنی نے افلم یتبین پڑہا ہی اور مشہور افلم ییاس ہے اور بعضی اسکی افلم یعلم مراد لیتی ہین اور فرماتا ہے
خدا کہ وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور ہمیشہ وہ لوگ کہ کفر کیا ہی اونہون نی تُصِيْبُهُمْ بِمَا صَنَعُوْا پہونچیگی اونکو بسبب
اسکے کہ کیا ہی اونہون نی عناد اور جہٹلانا پیغمبر کا قَارِعَةٌ مصیبت مثل قحط اور قتل اور قید اور لوٹ کے اَوْ تَحُلُّ
قَرِيْبًا مِّنْ دَارِهِمْ یا در آئی تو نزدیک گہر اونکی سی گہر اونکی گہر کی قریب تو پہونچی اور اونکو لوٹ لیوی حَتّٰى يَاْتِيَ وَعْدُ
اللّٰهِ یہانتک کہ آوی وعدہ خدا کا کہ وہ موت ہے یا قیامت ہے اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ خدا لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ نہین خلاف
کرتا ہی وعدہ کو مراد اون لوگونسی مکہ کی رہنی والی کفار ہین کہ جہٹلانیکی شامت سی بلامین و مصیبت مین گرفتار ہوی اور لشکر
رسول خدا صلعم کا اونکی گرد اور نواح مین جا کر پڑا اور مال اور مویشی اونکی لوٹ لیتی تہا یا یہہ کہ ضمیر تحل کی قارعہ کے طرف پہرتی
ہے یعنی در آئی مصیبت کوٹنی والی اونکی گہر کی نزدیک اور فرماتا ہی خدا کہ وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ اور البتہ تحقیق
ٹہٹہا کیا گیا ہی ساتہ پیغمبرونکی کہ جو پہلی تجہسی تہی ای محمد صلعم جیسی کفار کہ تجہسے ٹہٹہا کرتی ہین فَاَمْلَيْتُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا پس ڈہیل
دی مینی واسطی اون لوگونکی کہ کافر ہوی اور یا یہہ کہ مدت تک چہوڑ ہی رکہا مینی اونکو راحت اور آسانی مین تا کہ متنبہ ہون
ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ پہر پکڑ لیا مینی اونکو عذاب مین بسبب اونکی انکار کی جسوقت کہ وہ اپنی عناد سی باز نہ آئی فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ پس
کیونکر ہوا عذاب میرا اون کفار پر اور فرماتا ہی خدا کہ اَفَمَنْ هُوَ قَآئِمٌ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍ کیا پس وہ شخص کہ قائم ہی و نگہبان ہی اوپر
ہر نفس کے کہ اوس نفس کو جزا دی سکتا ہی بِمَا كَسَبَتْ بسبب اوس چیز کے کہ کسب کیا ہی اوس نفس نے نیکی اور بدی کو برابر ہی وہ
اوسکی جو کہ ایسا نہو یہہ استفہام انکاری ہی یعنی خدا کہ نگہبان بندونکا اور اونکی کام کا بنانیوالا ہی اور ہر طرح سی قدرت
رکہتا ہی برابر نہین ہے عاجزون اور ناتوانونکی کہ وہ بت ہین اور فرماتا ہی کہ وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ اور مقرر کئی اون کفار نے
واسطی خدا کی شریک کہ وہ بت ہین خدا فرماتا ہی کہ قُلْ کہہ تو ای محمد صلعم کہ سَمُّوْهُمْ نام رکہو تم اونکی یعنی اون
بتون کی کہ جنکو تم خدا کے شریک ٹہیراتے ہو اونکی اوصاف کے لایق اونکی نام رکہو اور پہر دیکہو تم کہ وہ استحقاق شریک ہونیکا
اور عبادت کا رکہتی ہین یا نہین مراد یہہ ہی کہ خدا جیسے تو زندہ اور قادر اور رازق اور خالق اور سمیع بصیر اور علیم اور حکیم
ہے پس تم بتون کو اون صفات کی ساتہ جو اونمین ہین نام رکہو اور دیکہو کہ وہ قابلیت خدا کی شراکت اور عبادت کی
رکہتے ہین یا نہین اور یا یہہ کہ خدا کے صفات اونمین مقرر کرکے دیکہو کہ پائے جاتی ہین اون مین یہہ صفات

یا نہین اور فرماتا ہی خدا کہ اَمْ تُنَبِّئُوْنَهٗ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي الْاَرْضِ بلکہ کیا خبر دیتی ہو تم اوس خدا کو ساتھہ اوس چیز کی کہ نہین جانتا ہی وہ بیچ زمین کی ہونی اوسکی کو کہ وہ شریک اوسکی ہین تمہاری گمان مین اور حال یہہ ہی کہ وہ جاننی والا ہی ہر چیز کا جو کچھہ کہ آسمانون مین ہے اور زمین مین ہین جسوقت اونکو نجانا تو معلوم ہوا کہ وہ کچھہ چیز نہین ہین جنکو جانا جائے اور دوسری یہہ کہ ہر شخص اپنی شریک کو جانتا ہی کہ یہہ میرا شریک ہی اور جسوقت خدا نی اونکو نجانا تو معلوم ہوا کہ اوسکی کوئی شریک نہین ہے اور یہہ ام منقطعہ ہی اور فرماتا ہی اَمْ بِظَاهِرٍ مِّنَ الْقَوْلِ یا نام رکھتی ہو تم اون بتونکا شریک خدا کی ساتھہ ظاہر کی قول کی کہ فقط نام ہی نام ہی اور حقیقت اور اصل اوسکی کچھہ نہین ہے جیسے کہ زنگی کا نام کافور رکھے اور یہہ کلام نہایت بلیغ ہی کہ دلالت کرتا ہی معجزہ ہونی پر قرآن کی اور فرماتا ہی خدا کہ بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بلکہ آراستہ کیا گیا ہی واسطی اون لوگونکی کہ کفر کیا ہی اونہونے مَكْرُهُمْ مکر اونکا کہ شیطان نی ہین اسباب و باطل کو اونکی نظرون مین آراستہ کرکی دکھلایا ہی کہ وہ خدا کے شریک مقرر کرتی ہین وَصُدُّوْا اور باز رکھی گئی ہین اور بند کئی گئی ہین شیطان کی وسوسی کی جہت سے عَنِ السَّبِيْلِ راہ راست سے اور دین درست سے اور صدوا کو اہل کوفہ اور یعقوب نے بضم صاد پڑھا ہی اور باقیون نے بفتح صاد اور فرماتا ہی کہ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ اور جسکو کہ گمراہی مین چھوڑ دیتی ہی خدا اور توفیق اور لطف اوسکو عطا نکری بسبب اوسکی عناد کی اور بسبب اوسکی دیدہ و دانستہ انکار کرنی کی فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ پس نہین ہی واسطی اوسکی کوئی راہ دکھلانیوالا اور ہدایت کی توفیق دینیوالا لَهُمْ واسطی اون لوگونکی کہ جو شریک مقرر کرتی ہین واسطی خدا کی عَذَابٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا عذاب ہے بیچ زندگانی دنیا کی مثل قتل اور قید اور قحط اور موت کی وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَقُّ اور البتہ عذاب آخرت کا سخت تر ہی اور بہت کڑا ہی وَمَا لَهُمْ اور نہین ہی واسطی انکی کوئی مِّنَ اللّٰهِ عذاب خدا سی مِنْ وَّاقٍ نگاہ رکھنی والا اور بچانیوالا اور بعد اسکی اونکا ذکر کرتا ہی کہ جنکی بہشت کا وعدہ کیا ہی اور اوسکی تعریف بیان کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہے کہ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ صفت اوس بہشت کی کہ وعدہ کئی گئی ہین اوسکا پرہیزگار یہہ ہی کہ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ جاری ہین نیچی محلات اوسکی نہرین کہ اُكُلُهَا دَآئِمٌ میوہ اوسکی ہمیشہ ہین اور ہرگز منقطع نہونگی اور نہ کوئی اونکی لینی کو منع کریگا بخلاف میوہ دنیا کی کہ جلد فنا ہو جاتی ہین اور اونکی لینی کو منع بھی کرتی ہین وَظِلُّهَا اور سایہ بھی اوسکا ایسا ہی دائم ہی کہ کبھی فنا نہو تِلْكَ وہ بہشت ذکر کیا گیا عُقْبَى الَّذِيْنَ اتَّقَوْا انجام اون لوگونکا ہی کہ پرہیز کیا ہی اونہونے دنیا مین کفر و گناہ سی وَّعُقْبَى الْكٰفِرِيْنَ النَّارُ ۞ اور انجام کفر کرنیوالونکا آتش دوزخ ہے کہ ہمیشہ اوسمین وہ جلا کرینگی اور اب خدا تعالیٰ اوس حال کو بیان کرتا ہی جو کہ متقیونکا اور کافرونکا دنیا مین ہی چنانچہ فرماتا ہے کہ وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ اور وہ لوگ کہ دی ہی ہمنے اونکو کتاب یعنی قرآن شریف يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ خوش ہوتے ہین وہ ساتھہ اوس چیز کی کہ نازل کی گئی ہی طرف تیری اور وہ اصحاب رسول خدا کی ہین کہ خوش ہوتی ہین اوس کتاب سے جسوقت اوسکی تلاوت کیجاتی ہی اور تلاوت کو سنکر دل اونکی نرم ہوتی ہین اور آنسو اونکی جاری ہوتی ہین اور بعضے کہتی ہین کہ مراد اون لوگونسی جنکو کتاب دی گئی ہین وہ مومنین اہل کتاب ہین مثل عبد اللہ بن سلام کے اور اوسکی یارونکی کہ وہ قرآن کی نازل ہونیسے خوش ہوتی ہین اور فرماتا ہی خدا کہ وَمِنَ الْاَحْزَابِ اور گروہون کفر اور گمراہی سی مثل کفار اور یہود اور نصاریٰ کی جو کہ ایمان نہین لاتی ہین مَنْ يُّنْكِرُ بَعْضَهٗ وہ لوگ ہین کہ انکار کرتی ہین بعض اوس کتاب کو یعنی قرآن کہ جو کچھہ کہ اوسمین ہی اونکی شرع کی مخالف ہی خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اون لوگونسی کہ اِنَّمَآ اُمِرْتُ سوای اسکے نہین کہ حکم کیا گیا ہون مین اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ یہہ کہ عبادت کرون مین خدا کو وَلَآ اُشْرِكَ بِهٖ اور نہ شریک کرون مین ساتھہ اوسکی کسی چیز کو جیسے کہ تم کرتے ہو اِلَيْهِ اَدْعُوْا طرف اوسکی بلاتا ہون مین خلقت کو وَاِلَيْهِ اور طرف اوسیکی ہی مَاٰبِ رجوع کرنا اور پھرنا میرا نہ اوسکی غیر کے طرف فرماتا ہی خدا کہ وَكَذٰلِكَ اور ایسی ہی یعنی جیسی کہ پہلی انبیا پر ہمنے کتابین نازل کی ہین اونکی امتونکی زبانون مین ایسی ہے اَنْزَلْنٰهُ نازل کیا ہے ہمنے

اوس قرآن کو حُكْمًا عَرَبِيًّا حکمت عربی کہ ہرگز تغیر پاوی وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اور البتہ اگر پیروی کریگا تو بسبیل فرض اَهْوَآءَهُمْ خواہشون
اونکی کی کہ وہ اپنی دین پر تجھکو بلاتی ہین اور تو قبول کرے اونکی دین کو ای محمد صلعم بَعْدَ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ پیچھے اوسکی کہ آیا ہی تیری پاس علم
اونکی دین کی بطلان کا اور منسوخ ہونی دین یہود اور نصاریٰ کا تو مَا لَكَ نہو واسطی تیری مِنَ اللّٰهِ عذاب خدا سی مِنْ وَّلِيٍّ کوئی دوست
بچانیوالا وَلَا وَاقٍ اور نہ نگاہ رکھنی والا تیرا کو عذاب اللہ اسی تجھکو باز رکھی اور کہتی ہین کہ عبداللہ بن ابی اور ایک جماعت مشرکین
اور یہود کی جناب رسول خدا صلعم کو کہتی تہی کہ ہمت اس شخص کی تمام اور کمال نکاح مین مصروف ہی اور ہمیشہ عورتون مین مشغول ہے اور
اگر یہہ شخص پیغمبر ہوتا تو نبوت اوسکو اس امر سی باز رکہتی یہہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہی خدا کہ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا اور البتہ تحقیق
بہیجا ہی ہمنی پیغمبرونکو مِنْ قَبْلِكَ پہلی تجہسی ای محمد صلعم وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً اور کری ہمنی واسطی اونکی بیبیان اور اولاد زیادہ تجہ
سی جیسی کہ داؤد کی ایک سو زوجہ رکہتی تہی اور جیسی کہ سلیمان کہ تین سو زوجہ رکہتی تہی اور سات سو حرم یہہ امر خلاف نبوت کی نہین ہی
وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اور نہ تہا واسطی کسی پیغمبر کی اور نہ تہا اوسکی قدرت مین اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ یہہ کہ لاوی وہ کوئی نشانی قدرت
خدا کی یعنی دکھلاوی کوئی معجزہ جسوقت کہ کفار طلب کرین معجزہ کو اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ مگر ساتھ اذن خدا کی اگر اوسکی مصلحت ہو اور بدون
حکم خدا کی ہرگز معجزہ نہین دکھلا سکتے ہی کہ جسوقت کفار طلب کری اوسیوقت وہ دکھلاتی لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ واسطی ہر وقت
اور مدت کی ایک تحریر ہی واسطی بندونکی کہ موافق مصلحت کی عمل مین آتا ہے يَمْحُو اللّٰهُ مَا يَشَآءُ مٹاتا ہی خدا جو کچہہ چاہتا ہے موافق
حکمت اور مصلحت کے وَيُثْبِتُ اور ثابت کرتا ہی جو کچہہ چاہتا ہے موافق صلاح بندونکی وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ اور نزدیک اوسکی اصل کتاب کی ہی کہ وہ لوح
محفوظ ہی کہ اوسمین سب حال لکہا ہوا ہے اور وہ محفوظ ہی مٹانی اور بدلنی حکم سی کہ اوسمین ثابت کرنا اور مٹانا وغیرہ نہین موجود ہین اس سے معلوم ہوا کہ خدا
تعالیٰ کی دو کتابین ہین ایک تو کتاب محو اور اثبات اور دوسری کتاب ام الکتاب کہ وہ لوح محفوظ ہی پہلی کتاب تو وہ ہی کہ خدا تعالیٰ موافق
مصلحت اوسوقت کی اوسمین سے جو کچہہ چاہتا ہے مٹاتا ہو اور جو کچہہ چاہتا ہی اوسکی جگہہ ثابت کرتا ہی اور لکہہ دیتا ہی اور جس امر کا منسوخ کرنا منظور
ہے اوسکو منسوخ کرتا ہی اور اوسکی جگہہ دوسرا حکم ثابت کرتا ہی اور توبہ کرنیوالی کی گناہونکو مٹاتا ہی اور اونکی جگہہ نیکیان لکہہ دیتا ہی اور بندہ
کی نامہ اعمال مین سی اون امور کو مٹاتا ہی کہ جزا جنسی تعلق نہین رکہتی ہی اور باقی کو ثابت رکہتا ہی اور جلنون اور سقتون کو مٹاتا ہی اور ثابت
کرتا ہی مثلاً صدقہ دینی سی عمر کو دراز کرتا ہی اور زنا کرنیسی عمر کو کوتاہ کرتا ہو اور رزق کو بعضی عمل نیک سے زیادہ کرتا ہی اور بعضی بدفعلی سے کم کرتا ہے
اور دوسری کتاب مین وہ ہے کہ جسمین مٹانا اور ثابت کرنا نہین ہے اور وہ لوح محفوظ ہی اور امیر المومنین علیہ السلام سی منقول ہی فرمایا کہ اگر نہوتی ایک آیت کتاب خدا مین
تو البتہ خبر دیتا مین تمکو اون امور کی کہ جو قیامت تک ہونیوالی ہین اور وہ آیت یہہ ہے کہ یمحو اللہ ما یشاء و یثبت و عندہ ام الکتاب اور بعد اوسکی فرمایا کہ عمر اور اوس
قرون مین ایک قرن بعد ایک قرن کے اور ہر زمانہ مین ایک قرن ہوتی ہی اور جسوقت کہ وہ آخر ہوتا ہی تو اوسکو مٹا دیتی اور اوسکی جگہہ دوسرا لکہتی ہین اور ابن
عباس سے روایت ہے کہ حق تعالیٰ نی سفید موتی سی ایک لوح پیدا کی ہی کہ اوسکو لوح محفوظ کہتی ہین اور درازی اوسکی پانسو برس کی راہ کی ہی اور ہر روز
خدا تعالیٰ ایکہزار اور تین سو اور ساٹھہ مرتبہ اوسمین نظر کرتا ہی اور جو کچہہ چاہتا ہی اوسمین سے مٹاتا ہی اور جو کچہہ چاہتا ہی ثابت کرتا ہی
واسطی مصلحت بندونکی مثلاً ایک اجل خدا تعالیٰ نی کسی بندہ کیواسطی لکہی اور جسوقت بندہ نی دعا کی یا صدقہ دیا یا کوئی طاعت کی تو مصلحت
اوسکی اس امر کی مقتضی ہوئی کہ عمر کو اوسکی دراز کری اور اوس پہلی مدت کو مٹا دی اور اوسکی جگہہ زیادہ کو لکہدی چنانچہ کتابون مین مذکور ہی
حضرت عیسیٰ علیہ السلام اول روز ایک جگہہ بیٹہی تہی اور حواریین اونکی پاس حاضر تہی اور ایک شخص کی پاس چند روٹیان تہی وہ اونمین سی کہاتا
تہا اور خوشی کرتا تہا جبرئیل اوسیوقت حاضر ہوئی اونہون نی کہا کہ یا روح اللہ تعجب ہے اس مرد سے کہ خوشی کرتا ہی اور حال یہہ ہی کہ اوسکی عمر مین
سے ایک ساعت باقی رہی ہی حضرت عیسیٰ نے حواریین سے کہا کہ اس شخص کی عمر مین سے ایک ساعت باقی رہی ہی لیکن اوسکو دیکہنا

کہ صحیح اور سلامت ہی پس جب لکڑیونکا گٹہا سر پر رکھی ہوئی آتا ہی اور بعد ایک ساعت کی وہ مرا نہین حواریین نے کہا کہ یہہ تو نہ مرا حضرت
عیسی نے جواب دیا کہ مجھسے جبرئیل نے کہا تہا اون لوگون نے کہا کہ سبب اسکا جبرئیل سی دریافت کرو جسوقت جبرئیل سے پوچھا تو کہا کہ یاروح اللہ
جسوقت مین تیری پاس آتا تہا تو اوسوقت اسکی عمر ایک ساعت سی زیادہ باقی نرہی تہی جسوقت یہہ ہمارے پاس سے گذرا تو ایک سائل نے اوس سے
سوال کیا جو کچہہ اوسکی پاس تہا اوسنے اوسکو دیدیا خدا تعالی نے حکم دیا کہ اسکی عمر کی پہلی مدت کو مٹادو اور اوسکی جگہہ پچاس برس یا زیادہ کر کی لکہو اور ایسا
مقرر ہوا تہا اسکی واسطے کہ کالا سانپ اسکو کاٹیگا اسلیئے لکڑیون کی گٹہی مین سے نکلکر اور وہ سانپ اوسکی لکڑیونمین ابتک موجود ہی اور اوسنے
خدا کی نام کچہہ سائل کو دیا تو خدا تعالی نے سانپ کو کاٹنے سی منع کیا حضرت عیسی نے اوس مرد کو بلایا اور اوس سے فرمایا کہ گٹہا اپنا زمین پر
رکہدے جسوقت اوس گٹہی کو کہولا تو کالا سانپ اوسمین سے نکلا اور پتہر اوسکی منہہ مین تہا حضرت عیسی نے فرمایا کہ اسی جو ٹکڑا روٹیکا سائل کو
دیا تہا خدا تعالی نے اوس سانپ کے منہہ مین پتہر کر دیا حواریین نے یہہ سنکر بہت تعجب کیا اور اوس مرد نے سنا تو خدا کی نام بہت کچہہ دینے لگا
خدا اسے تعالی نے اوسکی مال اور نعمت اور زندگی مین برکت دی لیکن یہہ مٹانا اور ثابت کرنا لوح محفوظ اور اثبات مین ہوتا اور حضرت امام
علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا کہ جسوقت لیلۃ القدر ہوتی ہی تو خدا تعالی فرشتونکو آسمان اول پر نازل کرتا ہی اور وہ لکہتی ہین جو کچہہ کہ حکم خدا کا اوس سال آئیگا
اور جسوقت ارادہ کری خدا کسی شی کو مقدم کری یا موخر کری یا کم کری یا زیادہ کری تو فرشتہ مٹا دیتا ہی جس امر کی مٹانیکا خدا حکم دیوے
اور جسکی ثابت کرنیکا حکم دیوی اوسکو لکہہ دیتا ہی اسیطرح جو چاہتا ہی مٹاتا ہی اور جو چاہتا ہی لکہتا ہی اور اوسیکو ہمارے مذہب مین بدا
کہتی ہین کہ خدا تعالی اپنی علم سی جانکر جو کچہہ چاہتا ہی موافق مصلحت کی کرتا ہی اور دوسرے کتاب لوح محفوظ ہی کہ اوسمین کل حال ہی اور
جو کچہہ کتاب محو اور اثبات مین سے مٹایا جاتا ہی اور ثابت کیا جاتا ہی وہ بہی سب اوسمین موجود ہے اور اوسمین کسیطرح کا تغیر اور تبدل
نہین ہو سکتا اور نہ اوسمین سے کچہہ مٹا سکتے ہین اور وجہہ کتاب محو و اثبات کی تجویز ہونیکی باوجود موجود ہونے لوح محفوظ کی یہہ ہی کہ تا کہ
بندگان خدا اوسکی محو اور اثبات کا حال سنکر طرف اعمال خیر کی راغب ہون اور افعال بد کو ترک کرین اور اب خدا تعالی کفار کو ڈراتا ہے چنانچہ فرماتا
وَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي اور اگر دکہلا دین ہم تجہکو اے محمد صلعم بعض اوسکا یعنی تہوڑا سا اوسکا کہ نَعِدُهُمْ وعدہ کرتی ہین ہم اون
کافرون سی عذاب کا مثل قتل اور قید اور قحط کی اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ یا موت دین ہم تجہکو پہلی اوس دکہلانے سی از روی مصلحت کے فَاِنَّمَا عَلَيْكَ
الْبَلَاغُ پس سوائی اسکی نہین کہ اوپر تیری پہونچانا ہی خدا کی احکام کا اور اوسکی سوا اور کچہہ نہین ہے وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ اور اوپر ہمارے حساب ہی
ہر نیک اور بد کی افعال کا پس تو اونکی عذاب کی جلدی کسواسطے کرتا ہی ہم اوسکو ضرور سزا دینگے خواہ تیری زندگی مین یا بعد خواہ تیری
مرنیکی بعد اور تیری ذمہ تو ہمارے احکام کا پہونچانا ہی تو اونکو پہونچا اور ہم اونکو اونکی افعال کا بدلا دینگے کچہہ تو تیری زندگی مین اور
کچہہ تیری وفات کی بعد اور کل عذاب کا تجہکو دکہلانا کچہہ ضرور نہین ہے اَوَلَمْ يَرَوْا کیا نہین دیکہا اون مکہ والون نے اور کیا
نہین جانتی ہین وہ کہ اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ تحقیق ہم چلے آتے ہین زمین کو یعنی حکم ہمارا چلا آتا ہے زمین پر کہ نَنْقُصُهَا کم کرتی ہین
ہم اوسکو لوگون اوسکی سی مِنْ اَطْرَافِهَا کنارون اوسکی سی کہ اون کفار کا تصرف زمین سی ہم اوٹہاتی ہین اور مسلمانون کی قبضہ
مین ہم دیتی جاتی ہین وَاللّٰهُ يَحْكُمُ اور خدا حکم کرتا ہی کم کرنے زمین کا کفار سی اور زیادہ کرنے اسلام کا اوپر کہ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهِ نہین ہے
کوئی پیچہی کر دینی والا واسطی حکم اوسکی کی وَهُوَ سَرِيعُ الْحِسَابِ اور وہ جلد لینی والا حساب کا ہے تا کہ دیر نہووی اون کفار کی
عذاب مین کہ دنیا مین اونکو جلا وطن اور قتل اور قید کری اور آخرت مین بہت جلد اونکا حساب کر کی دوزخ مین اونکو ڈالی
اور حضرت صادق اور ابن عباس سی روایت ہے کہ نقصان اور خرابی زمین سی مراد کم ہونا اور جاتا رہنا علماء کا ہی اور دوسری
حدیث مین ہے کہ دین کے عالم کی مرنے سی دین مین ایسا رخنہ پڑ جاتا ہی کہ وہ کسی چیز سی بند نہین ہوتا اور شیطان جیسی کہ موت

عالم سے خوش ہوتا ہے ایسا کسی چیز سے خوش نہیں ہوتا اور حضرت کے تسلی کے واسطے خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَقَدْ مَكَرَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ
اور تحقیق مکر کیا اون لوگوں نے کہ پہلے ان کافروں کے تھے یا یہود و نصاریٰ تھے کفار یا یہود تھے پہلے انبیا کے زمانہ کی اونہوں نے مکر کیا اپنے انبیا سے
فَلِلَّهِ الْمَكْرُ جَمِيعًا پس واسطے خدا کے ہے جزا دینی مکر کی اور تدبیر اسکی کل ہے اور سب اونکی مکر کو دفع کرے يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ
جانتا ہے خدا جو کچھ کہ کسب کرتا ہے ہر نفس اور عمل کرتا ہے اچھا اور برا وَسَيَعْلَمُ الْكُفَّارُ اور قریب ہے کہ جانینگے کفار خواہ بت پرست ہوں خواہ
اہل کتاب واسطے نازل ہونے عذاب دنیا اور آخرت کی کہ لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ واسطے کس شخص کے ہے عاقبت نیک خانہ دنیا اور آخرت کی ابن
سیعلم الکفار کو اہل حجاز اور ابو عمرو نے سیعلم الکافر پڑھا ہے وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا اور کہینگے وہ لوگ کہ کفر کیا ہے اونہوں نے کہ
لَسْتَ مُرْسَلًا نہیں ہے تو اے محمد صلعم بھیجا ہوا خدا کا اور خدا فرماتا ہے کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم کہ كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا کافی ہے
خدا گواہ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ درمیان میرے اور درمیان تمہارے کہ میں پیغمبر بھیجا ہوا اوسکا ہوں وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ اور
گواہ ہے وہ شخص کہ نزدیک اوسکی علم کتاب کا ہے یعنی علم قرآن کا ہے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا کہ عالم کتاب سے ہم مراد
ہیں اور علی اول ہمارا او بہتر ہمارا اور افضل ہمارا ہے بعد رسول خدا صلعم کی اور امیر المومنین علیہ السلام سے ایک شخص نے پوچھا کہ سب
منقبتوں سے زیادہ منقبت تمہارا کونسا ہے حضرت علی نے یہہ آیت پڑھی اور فرمایا کہ جسکی پاس علم کتاب ہے وہ ہم ہیں اور رسول خدا صلعم سے
کسینے پوچھا کہ وہ کون ہے فرمایا کہ وہ بھائی میرا علی بن ابیطالب ہے اور تفسیر حسینی میں ابن المسیب سے نقل کی ہے کہ وہ شخص کہ جسکے پاس علم کتاب
کا ہے وہ علی بن ابیطالب ہے اور تفسیر ثعلبی میں بھی اسیطرح مذکور ہے اور ابو سعادہ کہ علمائے اہل سنت میں سے ہے ابن عباس سے روایت کرتا
ہے اور اعمش ابو صالح سے کہ مراد من عندہ علم الکتاب سے علی بن ابیطالب ہے بسبب اسکے کہ وہ عالم تھا علم تفسیر اور تاویل کا اور ناسخ اور
منسوخ اور حلال اور حرام کا اور تاریخ الخلفا میں جلال الدین سیوطی محدث اہل سنت نے روایت کی ہے علی بن ابی طالب سے کہ فرمایا
حضرت علی نے کہ میں جانتا ہوں جو کچھ کہ قرآن میں ہے اور ہر ناسخ اور منسوخ سے خبردار ہوں اور ہر آیت کو جانتا ہوں کہ کس واسطے نازل ہوئی
ہے اور کہاں نازل ہوئی ہے پہاڑ میں یا زمین نرم میں اور کس مقدمہ میں نازل ہوئی ہے اور صحاح اہل سنت میں مذکور ہے کہ فرمایا
حضرت علی نے کہ پوچھو تم مجھسے جو کچھ کہ چاہو پہلے اس سے کہ گم کرو تم مجھکو یہی سبب تھا کہ جسوقت خلفا غلطی کرتے تھے تو علی کیطرف رجوع
کرتے تھے اور وہ یا نبے میں اونکی مشکلات کو حل کرتے تھے سورۃ ابراھیم یہہ سورہ مکی ہے مگر دو آیتیں یہیں کہتے ہیں
مدنی ہیں اور مدینہ میں نازل ہوئی ہیں الم تر الی الذین بدلوا نعمة الله کفرا فبئس القرار اور یہہ ترپن آیتیں ہیں اور بعضے چون
کہتے ہیں اور بعضے باون کہتے ہیں اور بعضے اکاون کہتے ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا کہ جو کوئی سورہ ابراہیم
اور سورہ حجر کو جمعہ کی روز دو رکعت میں پڑھے تو اوسکو فقیری اور جنون اور بلا نہ پہنچیگی بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ الٓر
تحقیق ان حرفونکی پہلے اول سورہ بقرہ وغیرہ میں گزر گئی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ یہہ حروف اسامی قرآن کی ہیں پس اس صورت میں
معنے اسکی یہہ ہیں کہ یہہ سورہ كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ کتاب ہے کہ نازل کیا ہے ہمنے اوسکو طرف تیرے اے محمد صلعم لِتُخْرِجَ النَّاسَ
تا کہ نکالے تو آدمیوں کو بسبب بلانے کی طرف اسلام کی مِنَ الظُّلُمَاتِ اندھیروں کفر اور نفاق کی سے إِلَى النُّورِ طرف روشنی ایمان کے
بِإِذْنِ رَبِّهِمْ ساتھ حکم پروردگار اونکی کے بسبب عطا کرنے توفیق کی إِلَىٰ صِرَاطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ اللَّهِ طرف راہ غالب جو کسی کی خدا
کی اور الی صراط بدل ہے الی النور سے اور حمید یعنی محمود ہے اور وہ خدا الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وہ شخص ہے کہ واسطے اسکے
ہے جو کچھ کہ بیچ آسمانوں کی ہے اور جو کچھ کہ بیچ زمین کی ہے اور جو کچھ کہ درمیان ان دونوں کی ہے اور جو کچھ کہ اوپر آسمان کے ہے
اور جو کچھ کہ نیچے زمین کی ہے اور سب مخلوق اور ملک اوسکی ہے وَوَيْلٌ لِلْكَافِرِينَ اور رنج اور سختی ہے واسطے کافروں کے

مِنْ عَذَابٍ شَدِیْدٍ عذاب سخت سے کہ اونکو ہوئیگی الَّذِیْنَ یَسْتَحِبُّوْنَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا وہ لوگ دوست رکھتے ہین زندگانی دنیا کو و
اوسکو چاہتے ہین اور آرزو اوسکی کرتے ہین اور اختیار کرتے ہین اوسکو عَلَی الْاٰخِرَۃِ اوپر آخرت کی وَیَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اور
وہ بند کرتے ہین راہ خدا سے لوگون کو قرآن و پیغمبر پر ایمان لانے سے منع کرتے ہین وَیَبْغُوْنَھَا اور طلب کرتے ہین اوس راہ کو اور چاہتے ہین
واسطے اوسکے عِوَجًا کجی کو کہ اوسمین عیب نکالتے ہین اور کہتے ہین کہ یہہ راہ کہ جسکو محمد حق کہتا ہے ٹیڑھی ہے اُولٰٓئِکَ یہہ لوگ کہ
جو ایسے کام کرتے ہین فِیْ ضَلٰلٍ بَعِیْدٍ بیچ گمراہی دور کی ہین حق سے اور کہتے ہین کہ قریش کہتے تہے کہ کیا سبب ہے کہ پہلی جو کتابین
نازل ہوئی ہین وہ سب عجمی زبانون مین ہین اور اب محمد پر جو نازل ہوتی ہے وہ عربی ہے یہہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ
وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِہٖ اور نہین بہیجا ہمنے کسی پیغمبر کو مگر ساتہہ زبان قوم اوسکی کی کہ وہ اونہین سے پیدا ہوا اور
اوسکی اور اونکی ایک زبان ہو اور یہہ واسطے کہ لِیُبَیِّنَ لَھُمْ تاکہ بیان کرے وہ واسطے اونکی احکام خدا کی کہ وہ اونکو سمجہین اور اگر کسی غیر
زبان مین کوئی کتاب نازل ہوتی تو وہ اوسکو کیونکر سمجہتے اور بعضی کہتے ہین کہ ضمیر قومہ کی ہمارے پیغمبر صلعم کیطرف پہرتی ہے اور سب کتابین
زبان عربی مین نازل ہوئی ہین جبرئیل اوسکا ترجمہ کر کے ہر پیغمبر اوسکی قوم کی زبان مین پہونچاتی تہی فَیُضِلُّ اللّٰہُ پس گمراہ کرتا
مین برقرار نہین رکہتا ہے خدا مَنْ یَّشَآءُ جسکو چاہتا ہے کہ اوسکی عناد اور بیہودہ ہٹ سے حق کی انکار کرنیسے نظر لطف و تیسیر نہین کرتا ہے اور
توفیق اوسکو نہین بخشتا ہے بلکہ اوسکی حال پر اوسکو چہوڑ دیتا ہے وَیَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اور ہدایت کرتا ہے جسکو چاہتا ہے توفیق عطا
کرکے وَھُوَ الْعَزِیْزُ اور وہ غالب ہے اپنی حکم مین الْحَکِیْمُ صاحب حکمت اور درست کاری سب افعال مین اور اب خدا تعالے
حضرت موسیٰ کی پیغمبری کی بہیجنے کا احوال بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰی بِاٰیٰتِنَآ اور البتہ تحقیق بہیجا ہمنے موسیٰ کو
ساتہہ نشانیون قدرت اپنی کی کہ وہ معجزے تہے مثل عصا اور ید بیضا یہہ کہکر کہ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَکَ نکال تو قوم اپنی کو کہ وہ
بنی اسرائیل ہین مِنَ الظُّلُمٰتِ اندہیرون جہالت کے سے اِلَی النُّوْرِ طرف روشنی ایمان اور علم اور یقین کے وَذَکِّرْھُمْ بِاَیّٰىمِ اللّٰہِ
اور یاد دلا تو اونکو دن خدا کی کہ وہ سختیان اور مصیبتین ہین کہ جو پہلی امتون پر نازل ہوئین ہین اور عرب کا دستور ہے کہ وہ سختیون کو
ایام کہتے ہین اور یا نعمتین مراد ہین یا یہہ کہ وہ ایام مراد ہین کہ جن ایام مین بنی اسرائیل فرعونیونکی ہاتہون مین گرفتار ہوئے تہے
اور پہر اونکی اوسمین سے خلاصی پائی تاکہ اوسکا شکر ادا کرین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مراد ایام خدا سے نعمتین خدا کے
اور امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا کہ مراد اس سے ایام قایم ہین جو قایم علیہ السلام کی ہین اور دن قیامت کا اور وہ ایام
بیشک نعمتین خدا کی ہین واسطے مومنین کے اور موجب عذاب کے ہین واسطے باطلین کے اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ تحقیق کہ بیچ اوسکی یعنی ایام
خدا مین لَاٰیٰتٍ البتہ نشانیان قدرت خدا کی ہین لِّکُلِّ صَبَّارٍ شَکُوْرٍ واسطے ہر صبر کرنیوالی شکر کرنیوالی کی کہ بلا کے
نازل ہونی پر صبر کرے اور نعمت کی حاصل ہونیسے شکر کرے اور فرماتا ہے خدا کہ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِہٖ اور یاد کر تو جسوقت کہ کہا
موسیٰ نے واسطے قوم اپنی کی یعنی موسیٰ نے اپنی قوم بنی اسرائیل سے کہا کہ اذْکُرُوْا نِعْمَۃَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ یاد کرو تم نعمت خدا کو کہ جو اوپر
تمہاری ہے اِذْ اَنْجٰکُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ جسوقت کہ نجات دی تمکو خدا نے لوگون فرعون کی سے یَسُوْمُوْنَکُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ پہونچاتے
تہے وہ بری عذاب کہ تمکو وہ لوگ نوکر غلام بنا یا تہا اور بہت سخت کام ویسے لیتے تہے وَیُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَکُمْ اور ذبح کرتے تہے
وہ بیٹون تمہارے کو بعد اسکی کہ نجومیون نے فرعون سے بیان کیا تہا کہ بنی اسرائیل مین ایک لڑکا پیدا ہوگا کہ وہ موجب ہلاکت تیرے کا ہوگا
وَیَسْتَحْیُوْنَ نِسَآءَکُمْ اور زندہ رکہتے تہے وہ فرعونی عورتون تمہاری کو یعنی لڑکیون تمہاری کو کہ اپنی عورتونکی خدمت اونسے
کروائین وَفِیْ ذٰلِکُمْ اور بیچ اوسکے یعنی سختی اور محبت مین بَلَآءٌ آزمایش ہے مِّنْ رَّبِّکُمْ پروردگار تمہارے کی طرف سے اور

یا یہہ کہ بیچ نجات دینی کی نعمت ہی پروردگار تمہار کی طرف سی عظیم بڑی اور وہ فرماتا ہی کہ وَاِذْ تَاَذَّنَ اور یاد کرو تم ای بنی اسرائیل
جبکہ آگاہ کیا تمکو یعنی تحقیق خبر دیا پروردگار تمہارے نے کہ لَئِنْ شَكَرْتُمْ البتہ اگر شکر کروگی تم اون نعمتونکا کہ جو تمہین پہنچین کہ خلاصی دینی
تمہارے فرعونیونکی ہاتہونسی اور ایمان اور عمل صالح کا توفیق عطا کرنی کی تو لَاَزِیْدَنَّكُمْ البتہ زیادہ کرونگا مین تمپر نعمت کو وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اور اگر
ناشکری کروگی تم میری نعمتونکی تو اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْدٌ تحقیق عذاب میرا البتہ سخت ہی ناشکری کرنیوالونپر حضرت صادق علیہ السلام سی
روایت ہے فرمایا کہ اگر خدا تعالی کسی بندہ کو نعمت دیوی اور وہ بندہ اوسکو دل سی جانی کہ یہہ خدا کیطرف سی ہی اور زبانسی حمد خدا کی ادا کری
تو اوسکی اوٹہنی سے پہلے حکم نعمت کی زیادہ کرنیکا ہوتا ہی اور دوسری روایت مین آیا ہے کہ جو کوئی خدا کی نعمت کو دلسی پہچانی اور جانے کہ اوسکیطرف سی
ہوئی ہے یہہ نعمت ہی تو وہ مستحق زیادتی نعمتکا ہوتا ہی پہلی اسسے کہ زبان سی شکر کری اور زبانی شکر کرنا افضل ہے اور فقیہی روایت
مین آیا ہی کہ اگر شکر کروگی تم نعمت اسلام کا تو زیادہ کرونگا مین نعمت ایمان کی اور اگر اوسپر شکر کروگی تو پہونچاونگا مین تمکو مقام وصل پر اور اگر
اوسپر شکر کروگی تو پہونچاونگا مین تمکو مقام قرب مین اور امیر المومنین علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ اگر اول نعمت تمکو پہونچی ہو تو آخر کی نعمت
کوست بیگانہ کرو تہوڑا سا شکر کرنی بلکہ زیادہ شکر کرنا چاہیی وَقَالَ مُوْسٰی اور کہا موسی نی اپنی قوم سی کہ اِنْ تَكْفُرُوْٓا اَنْتُمْ اگر
کفران اور ناشکری کرو تم وَمَنْ فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا اور ناشکری کریں وہ شخص کہ بیچ زمین کی ہین سب آدمی اور جن
فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِیٌّ پس تحقیق خدا البتہ بی پرواہی تمہاری شکر سی حَمِیْدٌ ۝ تعریف کیا گیا ہی اپنی ذات مین اگرچہ کوئی حمد کرنیوالا
اوسکی حمد نکری کہ وہ کسی بشر یا جن کی حمد کا محتاج نہیں ہے اور اوسکو فرشتی حمد کرتی ہین اور تمام مخلوقات کی ذراتین اوسکی حمد کی گویا
ہین اور تمہاری ناشکری اوسکو کچھ ضرر نہین کرتی ہی بلکہ اوسکا ضرر بہی تمکو ہی پہونچیگا کہ زیادتی نعمت سی محروم رہوگی اور عذاب مین گرفتار
ہوگی اور فرماتا ہی کہ اَلَمْ یَاْتِكُمْ کیا نہین آئی ہی تمکو ای قوم موسی یا ای امت محمد صلعم نَبَؤُا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ خبر اون لوگونکی کہ پہلی تمسی تھے
قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ قوم نوح کی اور قوم ہود علیہ السلام کی اور ثمود کی وَالَّذِیْنَ مِنْ بَعْدِهِمْ اور اون لوگونکے کہ پیچہی اون سی تہے
قوم لوط اور شعیب وغیرہ کہ لَا یَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ نہین جانتا ہے اونکو مگر خدا یعنی اونکی شمار کو سوائی خدا کی کوئی نہین جانتا ہی
کہ کون کون تہی وہ عرب اور عجم کی قومون مین سے کہ بسبب نافرمانی کی اونکو ہلاک کیا ہی اسطرح سی کہ اونکا نشان بہی باقی نہین رہا ہی اور وہ
لوگ ایسی تہی کہ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ آئی تہی اونکی پاس پیغمبر اونکی بِالْبَیِّنٰتِ ساتہہ دلیلونکی کہ وہ معجزی اونکی تہی فَرَدُّوْٓا پس پہیرا اون
لوگون نی اَیْدِیَهُمْ فِیْٓ اَفْوَاهِهِمْ ہاتہون اپنی کو بیچ موہون اور پیغمبرون کی کہ کلام کرنی سی اونکو منع کیا اور یا یہہ کہ اون لوگون نی اپنی
ہاتہون کو اپنی موہو مین پہیرا کہ غصہ کی شدت سی اپنی ہاتہونکو دانتونسی کاٹتی تہی اور یا یہہ کہ تعجب اور ہنسی سی اپنی ہاتہونکو موہوپر رکہتی تہی
اور یا یہہ کہ پیغمبرون کی خاموش کرنیکو ہاتہہ اپنی موہونپر رکہتی تہی وَقَالُوْٓا اور کہا اون لوگون نی کہ اِنَّا كَفَرْنَا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ
تحقیق ہمنی کفر کیا ساتہہ اوس چیز کہ بہیجی گئی ہو تم ساتہہ اوسکی اپنی گمان مین وَاِنَّا لَفِیْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَنَآ اِلَیْهِ اور
تحقیق ہم البتہ بیچ شک کے ہین اوس چیز سی کہ بلاتی ہو تم ہمکو طرف اوسکی اور شک بہی ہمارا وہ ہی کہ ہو گئی ہین ہم تمہاری طرف سے
مُرِیْبٍ ۝ تہمت مین ڈالنی والی اوس شک کے کہ تم اپنی غرض دنیا کیواسطی یہہ ڈہنگ بنا کر آئی ہو چاہتی ہو کہ ہم حاکم اور
رئیس ہو جاو قَالَتْ رُسُلُهُمْ کہا پیغمبران اونکی نی اونکی جواب مین کہ ہم تو تمکو خدا کی طرف بلاتی ہین اَفِی اللّٰهِ شَكٌّ کیا بیچ خدا کی شک
یہہ ہمزہ انکاری ہے یعنی خدا مین شک نہین ہے کہ کثرت سی دلیلین اوسکی وجود پر دلالت کرتی ہین اور بعد اسکی اشارہ کرتا ہی طرف انکار شک کی
کہ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پیدا کرنیوالا آسمانونکا اور زمین کا اور مالک اونکا یَدْعُوْكُمْ بلاتا ہی وہ تمکو طرف ایمان کی لِیَغْفِرَ لَكُمْ تاکہ
بخشی وہ واسطی تمہاری مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ گناہون تمہارے مین سے جو کہ اوسکی گناہ ہین بشرطیکہ ایمان لاو تم نہ آدمیونکی گناہ کہ وہ اون کے

بخشنے پر موقوف ہین اور یا یہہ کہ سوائے شرک کی سب گناہ بخشی وَيُؤَخِّرَكُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى اور ڈھیل دی تمکو طرف تہ نام رکہی گئی کے
کو ایام آخر عمر تمہاری کی ہین جو کہ مقرر کی گئی ہین قَالُوْٓا کہا اون لوگون نے جواب مین پیغمبرون کی کہ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا
نہین ہو تم مگر آدمی شکل ہماری تمکو ہمپر کیا فضیلت ہے اور اگر خدا کو پیغمبر اپنا بہیجنا منظور ہوتا تو کسی فرشتہ کو پیغمبر کرکے بہیجتا
کہ وہ ہمسے افضل ہوتا تُرِيْدُوْنَ ارادہ کرتے ہو تم اور چاہتے ہو تم اَنْ تَصُدُّوْنَا یہہ کہ باز رکہو تم اور بند کرو تم عَمَّا كَانَ
يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا اوس چیز سی کہ تہی پرستش کرتی باپ ہمارے کہ وہ بتون کی عبادت کرتی تہی فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ لاؤ تم ہمارے
پاس کوئی حجت روشن اور دلیل واضح اپنی دعوی کی صحیح ہونی پر اور حال یہہ تہا کہ وہ لوگ ایک معجزہ دیکہتی تہی تو دوسرا معجزہ
طلب کرتی تہی جیسی کہ ہمارے پیغمبر صلعم کی دشمن ایک معجزہ کو دیکہکر دوسرے معجزے کی طلب ہوتی تہی قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ
کہا واسطی اون لوگون کی پیغمبرون نے اونکی کہ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ نہین ہین ہم مگر آدمی شکل تمہاری یعنی بشریت مین تمہاری
شریک ہونا ہم تسلیم کرتی ہین وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ اور لیکن خدا احسان کرتاہی نعمت نبوت اور رسالت کی عطا کرکی عَلٰى مَنْ
يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ اوپر جس شخص کی چاہی بندون اپنی مین سے کہ جسکو چاہی آدمیون مین سے پیغمبر کرکے بہیجی وَمَا كَانَ لَنَآ اَنْ نَّاْتِيَكُمْ
بِسُلْطٰنٍ اور نہین قدرت ہے واسطی ہمارے یہہ کہ لاوین ہم کوئی حجت یعنی جو معجزہ کہ تم طلب کرتے ہو اوسکی دکہلانیکی قدرت
ہمکو نہین ہے اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ مگر ساتہہ حکم خدا کی اور خواہش اوسکی کی وَعَلَى اللّٰهِ اور اوپر خدا ہی کی نہ اوپر غیر اوسکی کے
فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ پس چاہیی کہ توکل کرین ایمان لانیوالی اسواسطی ہمکو بہی چاہیی کہ تمہاری دشمنی کی صبر مین خدا پر توکل
کرین وَمَا لَنَآ اور کیا ہی واسطی ہمارے یعنی کیا عذر ہی ہمکو اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ کہ نہ توکل کرین ہم اوپر خدا کی وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا
اور حال یہہ کہ کہلاتی ہین اوسنے ہمکو راہین ہماری راست اور حق کہ جنسی ہم اوسکو پہچانتی ہین وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَآ اٰذَيْتُمُوْنَا

× × اور البتہ صبر کرینگی ہم اوپر اوس چیز کی کہ آزار دیتی ہو تم ہمکو جھٹلاکر اور ہماری مخالفت کرکے وَعَلَى اللّٰهِ اور اوپر
خدا ہی کی نہ اوپر غیر اوسکی کے فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ پس چاہیی کہ توکل کرین توکل کرنیوالی کہ اوسپر ثابت قدم رہین اور جو سختی
کہ پہونچی اوسمین اپنی جگہ سی ہلتی رہین اور حضرت کاظم علیہ السلام سی روایت ہی فرمایا کہ توکل کے کئی درجہ ہین ایک تو یہہ
ہے کہ خدا پر توکل کر سب امور مین اور جو کچہہ وہ تیری ساتہہ کری اوسپر راضی ہو اور جان تو کہ وہ تیری حق مین خیر اور فضل
کی کمی نہین کرتا ہے اور جان تو کہ حکم اسمین اوسیکی واسطی ہے پس سب امور اپنی اوسکی سپرد کرو ہی اور اعتماد اون مین اوسی
پر کر اور دوسری حدیث مین آیا ہے کہ رسولخدا صلعم نے جبرئیل سے پوچہا کہ توکل کیا چیز ہے کہا کہ اعتقاد کرنا اس امر کا
کہ مخلوق نہ ضرر پہونچا سکتا ہے نہ فایدہ اور نہ کچہہ دے سکتا ہے اور نہ منع کر سکتا ہے اور عمل مین لانا
ناامیدی کا خلقت سی پس جسوقت ایسا ہوگا تو نہ اعتماد کرے گا سوا خدا کی کسی پر اور نہ امید رکہیگا اور نہ خوف
کریگا سوائی خدا کی کسی سی اور نہ طمع کریگا سوائی خدا کی کسی سی یہہ ہی توکل اور ابو درداسی روایت ہی کہ فرمایا جناب
رسولخدا صلعم نے کہ جو کوئی شب کو پیتو سی ایذا پائی تو ایک قدح پانی سی تیار کری اور سات مرتبہ اوسپر یہہ آیت پڑہی
کہ ومالنا الا نتوکل علی اللہ اور اوس پانی کو اپنی فرش کی گرد چہڑکے اوس شب کو پیتو کی شر سی امن مین ہوگا اور فرماتا ہے
خدا کہ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور کہا اون لوگون نی کہ کافر ہوئی تہی لِرُسُلِهِمْ واسطی پیغمبرون اپنی کی یعنی اپنی پیغمبرون سے
اونہون نی کہا کہ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ البتہ نکالدینگی ہم تمکو زمین اپنی سی اَوْ لَتَعُوْدُنَّ یا عود کرو تم اور
پہرو تم فِيْ مِلَّتِنَا بیچ مذہب ہماری کی دین مین تم ہمارے موافق ہوجاؤ اور یہہ خطاب پیغمبرون کو مع مومنین کے

ہی اور وہ کفار جو اپنی دین مین بہت مضبوط تہی اونکی نکالنی کی دہمکی دیتی تہی فاوحی الیہم ربہم پس وحی کی طرف اونکی
پروردگار اونکی نے اور قسم کہائی کہ لنہلکن الظالمین البتہ ہلاک کرینگے ہم ظالمون کو جو کہ کفر کر کے اپنے
نفسون پر ظلم کرتی ہین ولنسکننکم الارض اور البتہ ساکن کرینگے ہم تمکو زمین مین اون لوگونکی من بعدہم
پیچہے ہلاک ہونی اونکی سی کہ تمکو وہ آزار دیتی ہین یعنی ہم تمہین کو اونکی زمین کا مالک کرتے ہین اور جناب رسول خدا صلعم
نی فرمایا ہی کہ جو کوئی اذیت دی اپنے ہمسایہ کو اس طمع سی کہ نکل جاوی تو مین اوسکے گہر کا مالک ہو جاؤن تو خدائی تعالی
اوس ہمسایہ ہی کو اوسکا وارث کردیگا اور یہہ آیت حضرت نے تلاوت فرمائی اور فرماتا ہے خدا کہ ذلک وہ یعنی
ہلاک کرنا ظالمونکا اور اونکی جگہہ ساکن کرنا مومنین کا لمن خاف مقامی واسطے اوس شخص کے ہی کہ خوف کرے
جگہہ قایم ہونے میرے کو واسطے حساب کے وخاف وعید اور ڈرے وعدہ عذاب میری سے جو کہ واسطی کفار
کے وعدہ کیا گیا ہے اور فرماتا ہی خدا کہ واستفتحوا اور فتح چاہی اون پیغمبرون نے اور نصرت طلب کی خدا سی کفار کے
ہلاک ہونی پر وخاب اور نا امید ہوا کل جبار عنید ہر سرکش عناد کرنیوالا کہ جو انکار کرتی تہا کلمہ لا الہ الا اللہ سی اور فرماتا ہی
من ورائہ جہنم پیچہے اوس سرکش کے سی دوزخ ہی بعد مرنیکی کہ دنیا مین تو اوسکی گنہگار رہا ہی اور آخرت مین اوسکی اندر داخل
ہوگا ویسقی اور سیراب کیا جائیگا وہ اور پلایا جائیگا من ماء صدید پانی پیپ کے سی جو کہ دوزخیونکی زخمونسی
جاری ہوگا اور اسطرح سے تکلیف اور رنج اور مشقت سے پئے گا اوسکو کہ یتجرعہ گہونٹ گہونٹ حلق تک پہنچائے گا
اوسکو ولا یکاد یسیغہ اور نہ نزدیک ہوگا وہ کہ گلی سے نیچے اوتار سکیے اوسکو نہایت تلخی اور بدمزگی اور بدبو
ہونیسے اور ابو امامہ نی رسول خدا صلعم سی روایت کی ہی کہ فرمایا حضرت نے کہ وہ ایسا گرم پانی ہوگا کہ جس وقت دوزخی
اوسکو منہ کی نزدیک لیجائیگا تو گوشت اور پوست منہ کا ٹپک جائیگا اور پختہ ہو کر گر پڑیگا اور اگر نہایت دشواری سے اوسکو
حلق کی نیچی اوتاریگا تو انتڑیان اوسکی پارہ پارہ ہو جائینگے اور ٹکڑی ہو کر مقعد کی راہ سی باہر نکل پڑینگی ویاتیہ الموت
اور آئیگی اوسکو سختی موت کی من کل مکان ہر جگہہ سی کہ چارون طرف سی عذاب اوسکو گہیر لیویگا یعنی یا یہہ کہ اوسکی بدن کے ہر عضو سی
ظاہر سی اور باطن سی یہانتک کہ اوسکی بالونسی سختیان موت کی آئینگی اور حضرت صادق نی اپنی باپ سے اور اونکی باپنے اپنے
باپ سے اور اونہون نی جناب امیر المومنین علیہ السلام سی روایت کی ہے کہ دوزخیون کو زقوم اور ضریع کہ درخت خاردار ہین
اور نہایت بدمزہ ہین کہانیکو دینگے جب وہ پیٹ مین جوش کرینگے اور تشنگی شدت سے ہوگی تو وہ پانیکو طلب کرینگے پانیکی بدلے
اونکو زخمیون کا خون اور پیپ اوسکی جینی کی دیا جائیگا کہ وہ بہت دشواری سے گہونٹ گہونٹ اوسکو پئینگی اور وہ
گلے کی نیچے نہ اوتر سکیگا اور چارون طرف سے اوسکو سختی موت کی گہیریگی اور عذاب نازل ہوگا اور رسول خدا صلعم
سے روایت کرتی ہین فرمایا حضرت نے کہ جو کوئی دنیا مین شراب کو نوش کری چالیس دن کی نماز اوسکی مقبول نہین
ہے اور اگر وہ مرجائے اور شراب اوسکی پیٹ مین ہو تو خدا تعالی پر واجب ہے کہ اوسکو خون اور پیپ زخمیونکے زخمونکا
اور آب گندیدہ جو زنا کرنیوالونکی ستروں سے نکلیگا پلاوی اور بعد اوسکے سختی موت کی اوسپر نازل ہو وما
ہو بمیت اور نہین ہوگا وہ مردہ تا کہ عذاب سے خلاصی پائے اور بعد مرنیکی آرام سی ہو جائی اور کہتی ہین کہ روح
اوسکی گلی مین ہونچیگی تو پہر اوسکو زندہ کرینگی اسیطرح مرتا جائیگا اور زندہ ہوتا جائے گا اور عذاب مین ہمیشہ گرفتار
رہے گا اور بعضے کہتے کہ نہ مثل مردون کی ہوگا اور نہ مثل زندون کے ومن ورائہ عذاب غلیظ

اور پیچھے اوسکے سی ہی عذاب سخت کہ پہلی عذاب سے وہ زیادہ سخت ہے اور فرماتا ہے کہ مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ صفت اون
لوگون کی کہ کفر کیا ہے اونہون نے ساتھہ پروردگار اپنے کی یہہ ہے کہ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ ۨ اعمال اونکی مانند خاکستر کے ہین کہ
اشْتَدَّتْ سختی کی ہو بِهِ الرِّيْحُ ساتھہ اوسکی ہوا نے فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ ۭ بیچ دن آندھی والی کی کہ نہایت سختی سے
ہوا چلتی ہو اور غبار کو اوڑا کر لیجاتی اور اوس غبار پر قادر نہون ایسی ہی اعمال اون کافرون کی مانند خاکستر کی اوڑ جائینگے
اسیطرح سی کہ لَا يَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا عَلٰي شَيْءٍ ۭ نقدرت رکھینگے وہ اوس چیز سی کہ کسب کیا ہی اونہون اوپر کسی شی کی کہ اعمال
اونکی غبار اور خاکستر کیطرح سب اوڑ جائینگے اور ثواب اون اعمال کا اونکو کچھہ نہ ملیگا اور کوئی اثر اونکی اعمال کا باقی نرہیگا
ذٰلِكَ وہ گمان اونکا کہ اپنے نیکی کی ہی هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ۝ وہی گمراہی بعید ہی حق سی کہ اعمال اونکی موافق قربت کے نہی تھی
خدا اپنی بیان کرتا ہی کہ غرض مخلوقات کی پیدا کرنے سے ایمان اور اطاعت اور عبادت ہی نہ کفر اور معصیت چنانچہ فرماتا ہے کہ
اَلَمْ تَرَ کیا نہ دیکھا تو نی اور نہ جانا تو نے کہ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۭ تحقیق خدا نی پیدا کیا ہی آسمانونکو اور
زمین کو ساتھہ حق کی کہ جسطرح حکمت اور مصلحت اوسکی تقاضا کرتی تہی نہ عبث اور بیکار بلکہ واسطی غرض صحیح کی کہ وہ عبادت ہے
اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ اگر چاہی لیجائی تمکو ای لوگو یعنی تمکو ناپید اور معدوم کردی وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ۙ اور لاوے
خلقت نئی کو تمہاری قایم مقام کہ وہ مثل تمہاری کفر اور جھٹلانی مین نہون بلکہ سب مومنین نیک اعتقاد ہون وَّمَا ذٰلِكَ
اور نہین ہی وہ ناپید کرنا اور پیدا کرنا عَلَي اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ۝ اوپر خدا کی دشوار جسوقت چاہی کردی کہ وہ اپنی ذات مین ہر چیز
کے کرنے اور مٹا دینی پر قادر ہی وَبَرَزُوْا اور ظاہر ہونگی وہ اور اپنی قبرونسی نکلکر حاضر ہونگی لِلّٰهِ جَمِيْعًا واسطی خدا
کے سب کہ اونسی حساب لیا جائے خواہ مومنین ہون خواہ کافر ہون اور پیشوا اور زبردست اپنی پیروی کرنیوالونکی ہمراہ
ہوکر نکلینگے فَقَالَ الضُّعَفٰۗؤُا پس کہینگے ناتوان لوگ کافرونمین سی جو کہ زبردستونکی پیروی کرتی تہی لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا واسطی
اون لوگونکی کہ تکبر اور سرکشی کی ہی اونہون نی یعنی ناتوان لوگ اپنی رئیسون سرکشونسی جنکی کہ وہ پیروی کرتی تہی اونسی
کہینگے کہ اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تحقیق ہم تہی واسطی تمہارے دنیا مین تَبَعًا تابعدار انبیاء کی جھٹلانیمین کہ تمہاری پیرو تھی ہم پس تمکو چاہئے ہم
فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ پس کیا ہو تم دفع کرنیوالی ہمسے عذاب خدا کی سی مِنْ شَيْءٍ ۭ کچھہ اور پہلا مِن بیانیہ ہی اور دوسرا
تبعیض ہے قَالُوْا کہینگے وہ متکبر لوگ اونکی جواب مین بطریق عذر کی لَوْ هَدٰىنَا اللّٰهُ اگر رہنمائی کرتا ہمکو خدا طرف طریق نجات کے تو
لَهَدَيْنٰكُمْ البتہ رہنمائی کرتے ہم تمکو لیکن راہ نجات کی بند ہی و سفارش ہماری کوئی یہان مختتم نہین ہی بلکہ ہم خود عذاب مین گرفتار
ہین تمکو ہم کیونکر بچا سکیں آؤ ہم اور تم دونون ملکر فریاد و زاری کرین پانسو برس تک فریاد و شور کرینگے اونکی فریاد پر کوئی نظر نکریگا
تب کہینگے کہ فریاد و جزع اور فزع نی تو کچھہ فائدہ نبخشا اب صبر کرین و سفارش ہین کہ صبر کرنا کلید فرحت کی ہی تا کہ صبر کی وسیلہ سی
نجات پاوین پانسو برس تک صبر کرینگے اوس سے بہی نجات حاصل نہوگی اوسوقت ناچار ہوکر کہینگے کہ سَوَاۗءٌ عَلَيْنَآ برابر ہے
اوپر ہمارے اَجَزِعْنَآ اَمْ صَبَرْنَا کیا زاری کرین ہم یا صبر کرین ہم کچھہ فائدہ نہین ہے کہ مَا لَنَا مِنْ مَّحِيْصٍ ۝ نہین ہے واسطی ہمارے
جگہہ بہاگنی کی دوزخ سی نکلکر جب بالکل نا امید ہونگی تو شیطان کے طرف متوجہ ہونگی اور اوسپر لعنت کرینگے اور کہینگے اوس سی کہ
تو نی ہمکو عذاب مین ڈالا ہی کہ ہمنی تیری پیروی کی تہی اور راہ حق سی تیری سبب سی ہم باز رہی تب شیطان اونکی جواب مین
کہیگا کہ سر اٹھا تسی کیون مانا چنانچہ فرماتا ہی خدا کہ وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اور کہی شیطان جسوقت فیصل کیا جاوی
کام کہ بہشتی بہشت مین جائین اور دوزخی دوزخ مین کہ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ تحقیق خدا نی وعدہ کیا تمہاسی

وعدہ حق اور راست کہ قیامت ہونیوالی ہی اور اوس عمال کی جزا دیجائیگی وَوَعَدْتُّكُمْ اور وعدہ دیا تہا مینی تمسے
جہوٹا کہ نہ قیامت ہوگی اور نہ اعمال کی جزا ملیگی اور اگر بالفرض قیامت مین جزا ملیگی تو بت تمہاری سفارش کرینگی فَاَخْلَفْتُكُمْ
پس خلاف کیا تہا مینے تم سی کہ جہوٹا وعدہ تمکو دیا تہا وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اور نہتہا واسطی میری اوپر تمہاری کوئی
ایسا غلبہ کہ مجبور کردون مین تمکو اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُكُمْ مگر یہہ کہ بلایا مینی تمکو طرف گمراہی کی وسوسہ ڈالکر فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ
پس قبول کیا تمنی واسطی میری بدون حجت اور دلیل کے جلدی سی اور انجام کا اپنی تمنی کچہہ خیال نکیا فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ
پس نہ ملامت کرو تم مجہکو بجرد وسوسہ کرنیکی کہ مین تمہارا دشمن تہا اور دشمن دشمنی کرنے مین قصور نہین کرتا ہی وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ
اور ملامت کرو تم نفسون اپنی کو کہ میری وسوسہ پر کیون عمل کیا تہا تمنی مَآ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ نہین ہون مین فریاد کو پہونچنی والا
تمہارا عذاب دوزخ سی آجکی دن وَمَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ اور نہین ہو تم فریاد کو پہونچنی والی میری کہ مجہکو تم رہائی دلواؤ اور یا مصرخی
مین زائد ہی اور حمزہ نی مصرخی کی یا کو مکسور پڑہا ہی اور باقیون نی مفتوح پڑہا ہی اور کہیگا شیطان اونسی کہ اِنِّيْ كَفَرْتُ تحقیق
کہ مینے کفر کیا ہی بِمَآ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ساتہہ اوس چیز کی کہ شریک کیا تہا تمنی مجہکو پہلی اس سے دنیا مین طاعت خدا مین کہ خدا
کا شریک کیا تہا مین اس سی بیزار ہون اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ تحقیق ظلم کرنیوالی یعنی کفر کرنیوالی لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ واسطی اونکی عذاب
ہے دردناک اس آیت سے معلوم ہوا کہ خدا تعالی بندونکی افعال کا خالق نہین ہے اسواسطی کہ ابلیس کہتا ہی کہ تم اپنی نفسونکو ملامت
کرو اور اگر خدا کفر اور گناہونکا خالق ہوتا تو کہتا کہ خدا کو کہو کہ تمہاری نفسون مین کفر اور گناہونکو پیدا کیا ہی اور اب خدا تعالی
مومنین کا ذکر کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ وَاُدْخِلَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور داخل کئی جائینگی وہ لوگ کہ ایمان لائی ہین اور عمل کئی ہین اونہون نے
نیک جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ بہشتون مین کہ جاری ہین نیچی درختون اونکی سی نہرین خٰلِدِيْنَ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ
ہمیشہ رہنی والی مین وہ بیچ اون بہشتونکی ساتہہ حکم پروردگار اپنی کی تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ تحیہ اونکی بیچ اون بہشتونکی سلام ہی کہ
وہ دلالت کرتا ہی سلامتی پر جمیع آفات اور بلیات سی اور اب خدا تعالی مثل بیان کرتا ہی واسطی سمجہانیکی چنانچہ فرماتا ہی اَلَمْ تَرَ كَيْفَ
ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا کیا نہ دیکہا تو نی کہ کیونکر بیان کیا ہی خدا نی مثل کو کہ کلمہ پاک کہ وہ توحید حق ہی یا بلایا طرف اسلام کی یا ہر کلمہ کہ حق پر
دلالت کرتا ہو كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ مانند درخت پاکیزہ کی ہی کہ وہ درخت خرما ہی کہ اَصْلُهَا ثَابِتٌ جڑ اوسکی ثابت ہے اور قائم ہی زمین مین وَفَرْعُهَا
اور شاخ اوسکی نہایت بلند یسی فِي السَّمَآءِ بیچ آسمانکی ہے کہ بہت بلند ہو کر آسمان کیطرف گئی ہی تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ دیتا ہی وہ
درخت میوی اپنی ہر وقت جو وقت کہ خدا تعالی نی واسطی میوہ دینی کی اوسکی لئی مقرر کیا ہی اوسوقت میوہ دیتا ہی بِاِذْنِ رَبِّهَا
ساتہہ حکم پروردگار اپنی کی وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ اور بیان کرتا ہی خدا مثالون کو لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ
واسطی آدمیون تاکہ وہ نصیحت پکڑین خدا تعالی نی اسلام اور ایمان اور عمل صالح کو کہ وہ معانی ہین محسوس سے تشبیہ دی ہی
کہ وہ درخت ہی تاکہ جلد سمجہہ مین آئی جیسی کہ درخت زمین مین نہایت استوار یسی قایم ہوتا ہی اور شاخ اوسکی بلندیکو جاتی ہی ایسی
ہی کلمہ شہادت مومن کی دلمین نہایت مضبوطی سی ثابت اور قائم ہی اور شاخ اوسکی کہ وہ کلمہ حق اور ذکر خدا ہی زبان سے نکلکر آسمان
کو جاتا ہی چنانچہ حق تعالی فرماتا ہی کہ الیہ یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یعنی طرف اوسکی چڑہتی ہین کلمہ پاکیزہ اور عمل نیک اور
حضرت صادق علیہ السلام سی اس آیت کی تفسیر مین مروی ہے کہ فرمایا جناب رسولخدا صلعم نی کہ جڑ اوس درخت کی مین ہون اور علی
فرع اوسکا ہی اور ائمہ معصومین اولاد علی کی شاخین اوسکی ہین اور علم ائمہ کا پہل اوسکا ہی اور شیعہ مومنین پتی اوسکی ہین اور فرمایا کہ
قسم ہی خدا کی کہ جسوقت مومن پیدا ہوتا ہے تو ایک پتہ اوسمین پیدا ہوتا ہی اور جسوقت مومن مرتا ہی ایک پتہ اوسمین سی گرتا ہی اور

ایک روایت مین یہہ ہی کہ حسن اور حسین پہل اوسکی ہین اور نو امام اولاد حسین کی شاخین اوسکی ہین اور ایک روایت مین یہہ ہی
کہ شاخ اوس درخت کی فاطمہ ہی اور پہل اوسکا اولاد اوسکی ہے اور پتی اوسکی شیعہ اوسکی ہین اور اس اختلاف کا جو کہ روایتون مین ہی کچھ
مضائقہ نہین ہے اسواسطی کہ یہہ مشابہت ہی اور جناب رسولخدا صلعم سی روایت ہے کہ فرمایا کہ مثل اسلام تو وہ درخت ہی اور ایمان لانا
مثل جڑ اوسکی ہی اور نماز پنجگانہ ڈالا اوسکا ہی اور زکوۃ شاخ اوسکی ہے اور روزی ماہ رمضان کی پوست اوسکا ہے اور حسن خلق پتی اوسکی
ہین اور ابن عباس نے جناب رسولخدا صلعم سی روایت کی ہی کہ فرمایا حضرت نی کہ یہہ دین مثل درخت ثابت اگنی والی کی ہی کہ ایمان تو جڑ اوسکی ہی
اور زکوۃ شاخ اوسکی ہی اور نماز طوبتا اوسکی ہی اور روزی اور رمضان کی ریشی اوسکی ہین اور حسن خلق پتی اوسکی ہین اور مومنین کا
آپسمین برادرانہ شگوفہ اوسکا ہی اور حیا پوست اوسکا ہی اور باز رہنا اور بچنا گناہون سی اور حرام چیزونسی پہل اوسکا ہی پس جیسی کہ نہین
کامل ہوتا ہی درخت مگر پاکیزہ پہل سے ایسیہی نہین کامل ہوتا ہی ایمان مگر ساتھ باز رہنی کی اون چیزونسی کہ خدا نی حرام کی ہین اور کہتے ہین کہ درخت خرما
کی ساتھ اسواسطی تشبیہ دی ہی کہ وہ درخت کئی چیزونمین آدمی سی مشابہت رکہتا ہی ایک تو قد مین کہ جیسی آدمی سیدہے قد کا ہوتا ہی ایسیہی وہ بہی ہوتا ہی
اور اگر درخت خرما کا سر کاٹین تو وہ خشک ہوجاتا ہی ایسیہی آدمی ہی سر کی کٹنی سی مرجاتا ہی بخلاف اور درخت کی کہ اوسکا سر کاٹین تو وہ خشک نہین
ہوتا اور پہل لانی مین ہی آدمی سی مشابہت ہے کہ جسوقت نر کا اوسپر ڈالین تو اچہا پہل دیتا ہی اور اگر نر کے نہ ڈالین تو وہ پہل نہین دیتا ایسیہی
آدمی کا حال ہی اور فرماتا ہی خدا کہ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ اور مثل کلمہ ناپاک کی کہ وہ کلمہ کفر کا ہی كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ مانند درخت ناپاک کی ہی
کہ وہ درخت اندراین کا ہی کہ تلخ اور بدمزہ ہی اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ جسم دار کیا گیا ہی اوپر زمین کی سی کہ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ نہین ہے
واسطی اوسکی قرار اور استواری کہ وہ شجر اپنی زمین مین نہین رکہتا اور نہ شاخین اوسکی اوپر کو گئی ہین ایسیہی کافر ہے کہ بسبب نہونی
دلیل اور حجت کی اعتقاد کو اوسکی کچھ ثبوت اور استواری نہین ہی اور امام محمد باقر علیہ السلام سی روایت ہے کہ فرمایا کہ مراد شجرہ خبیثہ سی بنی امیہ
ہین اور فرماتا ہی خدا کہ يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ ثابت رکہتا ہی خدا اون لوگون کو کہ ایمان لائی ہین ساتھ قول ثابت کی کہ حجت اور
دلیل سی اونکی دلونمین اعتقاد اسلام کا اور کلمہ حق کا مستحکم ہوا ہی فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا بیچ زندگانی دنیا کی کہ اگر اونپر بلا نازل ہو تو وہ صبر کرتی
ہین اور راہ حق سی پہرتی نہین ہین وَفِي الْآخِرَةِ اور ثابت رکہتا ہی بیچ آخرت کی یعنی قبر مین کہ وہ منزل اول ہی آخرت کی تا کہ منکر
اور نکیر کو قبر مین بخوبی جواب دیوین اور یا قیامت مراد ہی کہ اوسکی ہول کو دیکہکر وحشت اونکی دلونپر غالب نہو اور بعضی کہتی ہین کہ مراد دنیا
قبر ہی اور آخرت سی مراد قیامت ہی وَيُضِلُّ اللَّهُ الظَّالِمِينَ اور گمراہی مین چہوڑ دیتا ہی خدا ظالمون کو یعنی کافرونکو بسبب اونکی عناد
اور دیدہ و دانستہ انکار کرنیکی کہ دنیا مین تو وہ توحید خدا کو حاصل نہین کرتی ہین اور منکر و نکیر کی جواب سے عاجز ہوتی ہین اور یا یہہ کہ گمراہ کریگا
خدا کافرونکو بہشت کی راہ سی کہ اونکو بہشت مین نہ بہیجیگا وَيَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ اور کرتا ہی خدا جو چاہتا ہی ثابت رکہنا مومنین کا کلمہ حق پر
اور چہوڑ دینا کفار کا گمراہی مین اور حضرت صادق علیہ السلام سی روایت ہے کہ فرمایا کہ شیطان وقت مرنیکی ہمارے دوستونکی پاس آتا ہی جانب راست
اور جانب چپ سے تا کہ گمراہ کری اوسکو پس خدا تعالی اوسکو دفع کرتا ہی مومن سے اور یہی مراد ہی قول خدا کی سی یثبت اللہ الذین امنوا اور امیر المومنین
علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا کہ فرشتی قبر مین سوال کرتی ہین کہ کون ہی پروردگار تیرا اور کیا ہی دین تیرا اور کون ہی پیغمبر تیرا پس کہتا ہی مومن جواب مین
کہ اللہ پروردگار میرا ہی اور دین میرا اسلام ہے اور نبی میرا محمد صلعم ہی پس فرشتی کہتی ہین کہ ثابت رکہی تجہکو خدا اوس چیز مین کہ دوست رکہتا ہی اور پسند
کرتا ہے تجہکو اور یہی مراد ہی قول حقتعالی سی کہ یثبت اللہ الذین امنوا الایہ اور صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ کافر سی سوال ہوتا ہی اور وہ
جواب نہین دیتا ہی خدا تعالی اوسپر ہیبت اونکو غالب کرتا ہی کہ وہ اوسکی گرز لگاتی ہین اور فرمایا کہ اوسکی عذاب کو سب مخلوقات سنتی ہی سوا آدمی اور جن کے
اور وہ صدا قبر اوٹہانی آدمیونکی جو تیرونکی اور اونکی ہاتہ لگا جہانتک ... ثابت رکہتا ہی اور وہ قول خدا تعالی کا ہی یثبت اللہ الذین امنو الایہ و امیر المومنین

علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا کہ جسوقت آدمی مرنیکو ہوتا ہے تو تین شکلین اوسکی اوسکے روبرو آتی ہین پہلی تو شکل مال کی آتی ہی اور اوس سے وہ کہتا ہی کہ واللہ مین طرف
تیری بہت حریص تہا اور بخیل تہا پس آج تو میری ساتھ کیا سلوک کرتا ہی مال جواب مین اوسکو کہتا ہی کہ مجھ مین سے کفن تیری واسطی ہی اور
سوا اسکی اور کچھ نہین ہے پہر اولاد کی شکل آتی ہی اور اوس سے کہتا ہی کہ ای فرزندو مین تمہارا بہت دوست اور مہربان تہا اور تمہارا انتہا درجہ
غمخوار تہا آج میری ساتھ تم کیا سلوک کرتی ہو وہ اوسکی جواب مین کہتے ہین کہ ہم تجھکو قبر کی گڑہی مین ڈالدینگی اور سوا اسکی ہم سے کچھ نہین ہوسکتا پہر عمل
کی شکل کیطرف نظر کرتا ہی اور کہتا ہی کہ تو مجھپر نہایت گران اور دشوار تہا اور تجھکو مین کم اختیار کرتا تہا آج تو مجھسے کیا سلوک کریگا وہ کہتا ہی کہ مین تیرے
ہمراہ ہون قبر مین اور قیامت مین اور ہر مقام پر تیری حمایت کرتا رہونگا اور اگر وہ آدمی مومن ہے تو وہ عمل اوسکو اپنی تئین نیک صورت مین دکہلاتا ہی
اور وہ اپنے غسل دینی والیکو اور قبر پر اوٹہا کر لیجانیوالیکو پکارتا ہی اور قسم دیتا ہی کہ جلد مجھکو قبر پر پہنچاؤ اور جسوقت اوسکو قبر مین رکہتی ہین تو بعد
اسکی فرشتی واسطی سوال کی آتی ہین اگر وہ جواب اچھا دیتا ہی تو فرشتے کہتے ہین کہ ثابت رکہی تجھکو خدا اوس چیز مین کہ جسکو دوست رکہتا ہی تو اور
پسند کرتا ہی تو اور یہی مراد ہی قول خدا سے کہ یثبت اللہ بالقول الثابت پس قبر کو اوسکی بمقدار مد بصر کی فراخ کرتی ہین اور دروازہ بہشت کا
اوسکی طرف کہولدیتی ہین اور کہتی ہین کہ سو تو آرام سے نہ کچھ بات جیسے سوتا تہا اپنی بیاہ کی رات اور اگر وہ آدمی کافر ہوتا ہے
تو فرشتے صورت بد مین اوسکو دکہلائی دیتی ہین اور اوسکا کفن اوٹہا کر اوس سے سوال کرتی ہین وہ کہتا ہی کہ مین نہین جانتا کہ پروردگار کون
اور پیغمبر کون ہے اور دین کیا ہے پس ایک گرز اوسکی ایسا مارتی ہین کہ آواز اوسکی ہر جاندار سنتا ہی سوا جن اور آدمی کی اور دروازہ دوزخ کا اوسکی طرف
کہولدیتی ہین اور کہتی ہین کہ سو تو بدتر حالمین اور تنگی مین اور زمین چارون طرف سے سمٹکر اوسکو ایسا بہینچتی ہی کہ مغز اوسکا انگلیونکی راہ سے نکلتا ہی اور
سانپ بچہو کو اوسپر متعین کرتی ہین کہ وہ اوسکو کاٹتی ہین اور زہر اپنا اوسپر گراتی ہین جبتک کہ وہ اپنی قبر سی اوٹہی یعنی قیامت تک اوسکا یہی حال
رہتا ہی اور اب خدا اپنی کفار کی بدحالی کا ذکر کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ اَلَمْ تَرَ کیا تو نی دیکہا تو نی ای محمد صلعم اِلَی الَّذِیْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ کُفْرًا
طرف اون لوگونکی کہ بدل ڈالا اونہون نے نعمت خدا کی شکر کو کفر اور ناشکری سے کہ عوض مین شکر کی کفر کیا وَاَحَلُّوْا قَوْمَہُمْ اور اوتارا
اونہون نے قوم اپنی کو کفر اور ضلالت مین اونکو ڈالکر دَارَ الْبَوَارِ خانہ ہلاکت مین کہ وہ جَہَنَّمَ دوزخ ہی یَصْلَوْنَہَا وَبِئْسَ الْقَرَارُ داخل ہونگی
وہ اوسمین اور بری جگہہ ٹہرنیکی ہی وہ دوزخ اور فرماتا ہی خدا کہ وَجَعَلُوْا لِلّٰہِ اَنْدَادًا اور کردیی اون کافرون نے واسطی خدا کی شریک عبادت مین
لِیُضِلُّوْا عَنْ سَبِیْلِہٖ تاکہ گمراہ کرین وہ راہ خدا سی کہ وہ توحید ہے لوگون کو اغوا کرکی فرماتا ہی کہ قُلْ کہہ تو ای محمد صلعم اِن کافرون سے کہ
تَمَتَّعُوْا فائدہ اوٹہاؤ تم دنیا مین چندروز فَاِنَّ مَصِیْرَکُمْ اِلَی النَّارِ پس تحقیق کہ پہرنا تمہارا طرف آتش دوزخ کی ہی حضرت امام محمد باقر
علیہ السلام سی کسینے پوچہا کہ وہ کون لوگ ہین فرمایا کہ اور آدمی کیا کہتی ہین کسینے کہا کہ کہتی ہین کہ وہ دو قبیلہ بدکار ہین قریش مین سی بنی مغیرہ
اور بنی امیہ فرمایا کہ اون سے وہ قریش مین خدا تعالی اپنی پیغمبر سے خطاب کرتا ہی کہ مینی بزرگی دی ہی قریش کو تمام عرب پر اور تمام کی ہی نعمت
اونپر نعمت اپنی اور بہیجا ہی مینی اونپر پیغمبر اپنا اون لوگون نی بدلڈالا میری نعمت کو کفر سے اور اپنی قوم کو خانہ ہلاکت مین اوتارا ہی اور
حضرت صادق علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ مراد اوس سے قریش ہین جنہون نے جناب رسول خدا صلعم سی عداوت کی اور اون حضرت سے لڑی
اور دوسری روایت مین ہے کہ فرمایا حضرت صادق علیہ السلام نی کہ یہ آیت نازل ہوئی ہی قریش کی دو قبیلون بدکار کی حق مین کہ وہ بنی مغیرہ
اور بنی امیہ ہین اور بنی مغیرہ کی تو جڑ اوکہاڑ گئی کہ وہ جنگ بدر مین ماری گئی اور لیکن بنی امیہ پس اونہون نی چند روز کا فائدہ اوٹہایا
اور پہر فرمایا کہ واللہ ہم ہین نعمت خدا کی کہ جسکی سبب سے انعام کیا ہی خدا نی اپنی بندون پر اور جو کوئی مراد کو پہونچا ہی وہ ہماری
ہی سبب سے مراد کو پہونچا ہی اور امیر المومنین علیہ السلام نی فرمایا کہ کیا حال ہوگا اون قومون کا کہ بدلدیا اونہون نی سنت رسول خدا
کو اور پہر گئی وہ اوسکی وصی سے نہین خوف کرتی ہین وہ اس سے کہ عذاب اون پر نازل ہوا اور بعد اوسکے یہہ آیت تلاوت فرمائی اَلَمْ

پھر فرمایا کہ ہم مین نعمت خدا کی کہ جسکی سبب سے خدا تعالیٰ نے اپنے بندون پر انعام کیا ہی اور ہماری سبب سے مراد کو پہونچیگا قیامت کے روز مومن
کہ مراد کو پہونچیگا اور اب مومنین کے حق مین خدا تعالیٰ ارشاد کرتا ہی قُلْ کہہ تو ای محمد صلعم لِعِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا واسطی بندون میری کی جو
کہ ایمان لائی ہین يُقِيمُوا الصَّلَاةَ ہمیشہ قایم رکھتی ہین یعنی پڑہین نماز کو اوسکی شرایط سی وَيُنْفِقُوا اور خرچ کرین راہ خدا مین مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ
اوس چیز مین سے کہ روزی دی ہی ہمنی اونکو سِرًّا وَعَلَانِيَةً پوشیدہ اور ظاہر مین مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ پہلے اس سے کہ آوی وہ دن لَا بَيْعٌ فِيهِ
وَلَا خِلَالٌ نہین ہی بیچ اوسکے خرید اور فروخت کہ بیچ کر اوسدن کی اور نہ دوستی کہ جس چیز کا مقصود رہا ہی اور وہ فوت ہوگئی تہی اوس روز اوسکو خرید کر دیا
فدیہ دیکر عذاب سے خلاصی پاوی اور نہ اوس روز دوستی ہی کہ کسیکو دوست کرکی اپنی سفارش اوس سے کراوی اوس روز تو سب دوستیان دشمنی
ہوجاینگی کہ ہر شخص دوسری شخص کا دشمن ہوجاویگا مگر پرہیزگار لوگ جنکہ خدا سی ڈرتی ہین اونکی دوستی کہ خاص واسطی خدا کی ہوتی ہی البتہ
بہت فایدہ بخشیگی اور سرًّا اور علانیةً منصوب ہی علی المصدر یہ ہین یعنی انفاق سر و انفاق علانیہ اور اب خدا تعالیٰ اپنی خدائی مستحق ہونیکو
بیان کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہی اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ خدا وہ شخص ہے کہ پیدا کیا ہی اوسنی آسمانون کو اور زمین کو
وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً اور اوتارا ہی اوسنی آسمان سی پانی کو فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَكُمْ پس نکالا ساتہہ اوس پانی کی اوسنی
بہتسی میوونکو واسطی تمہاری وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ اور حکم مین کیا اوسنی واسطی تمہاری کشتی کو لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ تاکہ جاری ہووی بیچ
دریا کی ساتہہ حکم اوسکی وَسَخَّرَ لَكُمُ الْأَنْهَارَ اور حکم مین کیا اوسنی واسطی تمہاری نہرونکو کہ جہان چاہو لیجاؤ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَائِبَيْنِ
اور حکم مین کیا اوسنی واسطی تمہاری آفتاب و ماہتاب کو کہ ہمیشہ چلتی رہتی ہین موافق عادت کے اور وہ لوگونکو اور زراعتون کو اور میوون کو نفع پہونچاتی
ہین وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ اور حکم مین کیا اوسنی واسطی تمہاری رات کو اور دن کو کہ پیچھی ایک کی پیچھی آتی اور جاتی ہین کہ ایک اون
دونون مین سے واسطی راحت اور آرام کرنی اور سونیکی ہی اور دوسرا واسطی کمانی اور کسب کرنی روزی کی ہی وَآتَاكُمْ مِنْ كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ اور دیا
تمکو خدا نی ہر چیز سے کہ سوال کیا ہی تمنی اوس سے اگر دینا اوسکا موافق حکمت اور مصلحت کے تہا اور اوسکی دینی مین کچہہ فساد دنیا اور آخرت مین نہ تہا
اور اگر فساد اور خرابی کی تہی تو بدون سوال نہین دیا اور کل کی لفظ کو زید بن یعقوب نے تنوین کی ساتہہ پڑہا ہی اور یہی قرارت ہی ابن عباس و
حسن و محمد بن علی الباقر و جعفر بن محمد الصادق و ضحاک و عمرو بن فاید و سلامی کی قاریون کی اور سکو اضافت سی پڑہا ہے
وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَتَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا اور اگر شمار کرو تم نعمت خدا کو تو شمار نکر سکوگی تم اوسکو کہ خدا کی نعمتونکی نہایت نہین ہے إِنَّ الْإِنْسَانَ لَظَلُومٌ
تحقیق انسان البتہ ظلم کرنیوالا ہی اپنی نفس پر كَفَّارٌ بہت ناشکری کرنیوالا ہی کہ خدا کی نعمتونکی شکر کو ترک کرتا ہی اور بسبب جہل کی نعمت کا شکر نہین بجا
لاتا ہی اور بعضی کہتی ہین کہ مراد نعمت خدا سی اس جگہہ جناب رسول خدا صلعم ہین کہ سب سے زیادہ بزرگ و بہتر ہین درمیان خالق اور مخلوق کے
اور شمار کرنا حضرت کی صفات کمال کا تصور اور خیال سی خارج ہی اور اب خدا تعالیٰ بندونکو حکم کرتا ہی کہ ابراہیم علیہ السلام کی دین کی کہ وہ دین اسلام ہی
پیروی کرنی چاہیی چنانچہ فرماتا ہی کہ وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ اور یاد کر تو ای محمد صلعم جسوقت کہا ابراہیم نی اپنی مناجات مین پروردگار سی کہ
رَبِّ ای پروردگار میری اجْعَلْ هَٰذَا الْبَلَدَ کر دی تو اس شہر کو یعنی مکہ کو آمِنًا امن والا کہ اوس مین کوئی کسیکو نستاوے یہانتک کہ
بہیڑیا اور بکری اور باز اور کبوتر ایک جگہہ مجتمع ہون اور جو کوئی خوف رکہتا ہو اوس جگہہ چلا جاتا کوئی اوسکی درپی نہ ہوسکتا پس خدا تعالیٰ نی دعا حضرت
ابراہیم کی قبول کی اور یہہ حال ہوا کہ جنگل کے جانور آدمیونسی نہین بہاگتی تہی اور اگر کوئی اپنی باپ کے قاتل کو دیکھتا تہا تو اوسکو کچہہ
نہین کہہ سکتا تہا اور عرض کی ابراہیم علیہ السلام نی کہ وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ اور دور رکہہ تو مجکو اور فرزندون میرے کو أَنْ نَعْبُدَ الْأَصْنَامَ اس سے
کہ پرستش کرین ہم بتونکو پس خدا تعالیٰ نی دعا حضرت ابراہیم کی قبول کی اون لوگونکی واسطی کہ علم الٰہی مین اونکی مومن ہونیکو متعلق ہوا تہا کہ یہہ لوگ
بتونکی پرستش نکرینگی نہ کل اولاد کیواسطی اسواسطی کہ اکثر اونمین بتونکی پرستش کرنیوالی ہی ہوئی ہین اور تفسیر عباسی مین لکہا ہی کہ حضرت

صادق علیہ السلام کی پاس ایک مرد آیا اور اوسنی کوئی سوال کیا حضرت صادق نی اوسکو جواب نہ دیا اوسنی کہا اگر تو اپنی باپ کا بیٹا ہی تو بس
تحقیق تو بتونکی پرستش کرنیوالونکی بیٹون میں سے ہے حضرت صادق نی فرمایا کہ تو جہوٹا ہی اسواسطی کہ خدا تعالی نی ابراہیم کو حکم کیا کہ
اسمعیل کو مکہ مین بیجاکر اوتار حضرت ابراہیم نی ایسا ہی کیا اور مناجات کی کہ اے پروردگار میری کردی تو اس شہر کو امن والا اور مجہکو اور میری اولاد
کو بتونکی پرستش کرنی سی دور رکہہ پس اولاد ابراہیم مین سی کسینی بت کی پرستش نہین کی اور لیکن اور عرب بتونکی پرستش کرتی تہی اور
اسمعیل کی اولاد بتونکو اپنا شفیع جانتی تہی اسلئی کافر ہوئی اور بتونکو اپنا معبود جانکر اونکی پرستش نہین کی ہی اس روایت سے معلوم ہوا کہ دعا حضرت
ابراہیم کی کل اولاد کی واسطی تہی اور کل اولاد کیواسطی قبول ہوئی کہ کسینی بت پرستی نہین کی لیکن بعضی اور وجہ سے کافر ہی تہی اور غرض کی
ابراہیم علیہ السلام نی اپنی پروردگار سی چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہی کہ کہا ابراہیم نے اِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ
اے پروردگار میری تحقیق اون بتون نی گمراہ کیا بہتیرے آدمیون مین سی کہ وہ بت باعث گمراہی کی ہوئی فَمَن تَبِعَنِي پس جو شخص
کہ پیروی کری میری دین مین فَإِنَّهُ مِنِّي پس تحقیق وہ مجہسی ہی یعنی میری لوگون مین سی ہی وَمَنْ عَصَانِي اور جو شخص نافرمانی کری
میری اور وہ مشرک ہو تو فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ پس تحقیق تو بخشنے والا مہربان ہی اگر اوسکو توفیق توبہ کی دیوی اور حضرت صادق
علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ جو کوئی تم مین سے ڈری خدا سی اور نیکی کری پس وہ ہم اہل بیت مین سی ہی کسینی کہا کہ کیا وہ تم اہل بیت مین سی ہی
فرمایا کہ ہان وہ ہم اہلبیت مین سے ہی کیا سنی قدمہ مین سے حضرت ابراہیم نی فرمایا کہ فمن تبعنی فانہ منی اور امام محمد باقر علیہ السلام نی فرمایا
ہے کہ جو کوئی دوست رکہی ہمکو پس وہ ہم اہل بیت مین سی ہی کسی شخص نی کہا کہ کیا وہ تم سی ہے فرمایا کہ وہ واللہ ہم مین سی ہی کیا نہین سنا
تو نی قول حضرت ابراہیم کا فمن تبعنی فانہ منی اور ومن عصانی فانک غفور رحیم کی تفسیر مین حضرت صادق ع نی فرمایا ہی کہ تو قادر ہی کہ بخشی
اور رحم کری اور کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام نی اپنی پروردگار سی رَبَّنَا إِنِّي أَسْكَنتُ مِن ذُرِّيَّتِي اے پروردگار ہماری تحقیق مین نے
ساکن کیا ہی بعضی اولاد اپنی کو کہ وہ اولاد اسمعیل ہے بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ بیچ جنگل بن کہیتی والی کی کہ وہ مکہ ہی اور وہان
پانی ہی نہین ہی تا کہ زراعت کیجائی اور وہ واقع ہی عِندَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ نزدیک گہر تیری کی جو کہ حرمت کیا گیا ہی یعنی نزدیک کعبہ
کی ہی وہ اور امام محمد باقر علیہ السلام نی فرمایا کہ وہ ذریت ابراہیم کی جسکی واسطی کہ اونہون نے دعا کی تہی وہ ہم ہین اور خاص ہمارے لئی
ہی اونہون نے دعا کی تہی اور ہم ہین باقی اوس ذریت کی سو پہر مناجات کی حضرت ابراہیم نی کہ مینی اپنی اولاد کو اسجگہ اسواسطی ساکن کیا ہے
رَبَّنَا اے پروردگار ہمارے لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ تا کہ قایم کرین وہ نماز کو اور تیری عبادت مین مشغول ہون فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ
پس کردی تو دلون کو بعضی آدمیون سی کہ تَهْوِي إِلَيْهِمْ میل کرین اور دوڑین وہ طرف اونکی تیری محبت مین یعنی میری اولاد کیطرف
آدمیونکی دل رغبت کرین کہ وہ اونسی انس پکڑین اور امام محمد باقر علیہ السلام نی اپنی دوستون سے فرمایا ہی کہ کل آدمی اس سے مراد نہین بلکہ
تم لوگ ہو اور تمہاری مثل اور لوگ ہین اور تمہاری مثال آدمیون مین ایسی ہے کہ جیسی سفید بال کالی بیل کی بدن مین یا کالی بال سفید
بیل کی بدن مین پس سزاوار ہی واسطی آدمیون کی کہ حج کرین اس خانہ کعبہ کا اور تعظیم کرین اوسکی واسطی تعظیم خدا کی اور ملاقات کرین ہمسی جس جگہ
کہ ہم ہون ہم رہنما ہین طرف خدا کی اور امیر المومنین علیہ السلام سی روایت ہی کہ فرمایا حضرت ابراہیم نے جو دعا کی تہی کہ لوگونکی دل تیری
محبت مین اون کی طرف کشش کرین وہ ہم ہین کہ جنکی طرف لوگون کی دل کشش کرین اور تہوی کو حضرت علی اور
امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہم السلام اور مجاہد نی بفتح واو پڑہا ہی اور پہر عرض کی حضرت ابراہیم نی اپنی پروردگار
سے کہ وَارْزُقْهُم مِّنَ الثَّمَرَاتِ اور روزی دی تو اونکو پہلونسی جسوقت کہ وہ اس جہین لی آئی زراعت مین آباد ہون لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ
تا کہ وہ شکر کرین اس نعمت کا خدا تعالی نی دعا حضرت ابراہیم کی قبول کی کہ اوسجگہ کو مکان امن کا کر دیا اور قسم قسم کی میوی وہان آنی لگی

ذکر سکونت ابراہیم علیہ السلام در مکہ معظمہ

اور حضرت اسمٰعیل وہان آباد ہوئی اور اولاد اونکی وہان پہیلی اور حضرت اسمٰعیل کی وہان جانیکی کیفیت حضرت صادق علیہ السلام سے
سی منقول ہی کہ حضرت ابراہیم شام کی زمین مین تہی جبوقت اونکی گہر مین ہاجرہ کی پیٹ سی حضرت اسمٰعیل پیدا ہوئی تو اونکی بی بی
سارہ کو بہت رنج اور رشک ہوا کہ ہاجرہ کی تو بیٹا پیدا ہوا اور میری آجتک پیدا نہوا اور سارہ حضرت ابراہیم کی زوجہ تہی اور ہاجرہ اونکی حرم
تہی اور جبوقت ہاجرہ کی شکم سی اسمٰعیل پیدا ہوئی تو سارہ حضرت ابراہیم کو ایذا دینی لگی اور بہت تنگ کیا حضرت ابراہیم نی اس امر کی شکایت
درگاہ خدا مین کی وحی آئی کہ عورت مثل پسلی ٹیڑہی کے ہی اگر اوسکو اوسکی حال پر چہوڑ دیگا تو اوس سی فائدہ اوٹہائیگا اور اگر اوسکو
سیدہا کریگا تو اوسکو توڑ دیگا اور حکم کیا کہ تو ہاجرہ اور اسمٰعیل کو سارہ کی پاس سی نکالکر بہیجا عرض کی کہ کہان بہیجاؤن حکم ہوا کہ حرم
اور امن مین بہیجا اور وہ جگہ وہ ہی کہ سب زمینون سی پہلی مینی اوس مٹی کو پیدا کیا ہی اور وہ مکہ مین ہی پس خدا تعالی نی جبرئیل کو حضرت
ابراہیم کی پاس بہیجا وہ براق لیکر اونکی پاس آئی اور حضرت ابراہیم اور اسمٰعیل اور ہاجرہ کو اوسپر سوار کرکی وہانسی مکہ کیطرف روانہ ہوئی
اور حضرت ابراہیم کا یہہ حال تہا کہ رستہ مین اگر کوئی اچہی جگہ اور درخت آتی تہی تو جبرئیل سی کہتی تہی کہ یہان اوترپڑین اور جبرئیل
اونکو کہتی تھے کہ آگی کو چلو یہانتک کہ مکہ مین پہونچی اور بیت اللہ مین لیجاکر اونکو اوتارا اور حضرت ابراہیم نی سارہ سی عہد کیا تہا کہ مین
سواری سی نیچی اوترونگا نہین یہانتک کہ اونکو اوتار چہوڑکر تیری پاس آؤن اور جبوقت وہ اوس مکان مین اوتری تو ہاجرہ نی ایک درخت
پر کہ وہان تہا اپنی چادر ڈالدی اور اوسکی سایہ کی نیچی ہو بیٹہی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نی جبوقت اونکو وہان چہوڑکر ارادہ لوٹنا
پہر نیکا کیا کہ سارہ کی پاس پہونچون تو ہاجرہ نی اونسی کہا کہ اہی ابراہیم تو کسوسطی ہمکو اس مقام مین چہوڑکی جاتا ہی کہ یہان کوئی انس ہم سے
اور نہ پانی ہی اور نہ زراعت ہی فرمایا کہ مجھکو خدا تعالی نی حکم کیا ہی کہ مین تمکو اس مکان مین رکہونگا اور وہ تمہارے پاس حاضر ہی اور بعد
اوسکی ابراہیم وہان سے پہری اور جبوقت پہاڑ پر پہونچی تو اونکی طرف منہ کیا اور کہا کہ اہی پروردگار میری مینی ساکن کیا ہی اولاد اپنی
کو اس جنگل مین کہ جو بی زراعت ہی اور اوسکی بعد سب مضمون آیت کا ادا کیا اور وہانسی شام کو روانہ ہوگئی اور ہاجرہ مع اسمٰعیل وہان
باقی رہی اور جبوقت دن چڑہا اور آفتاب بلند ہوا تو اسمٰعیل کو پیاس لگی اور پانی طلب کیا ہاجرہ وہان سے اوٹہکر مقام سعی مین جو کہ صفا اور
مروہ کی درمیان ہی جاکر کہڑی ہوئی اور آواز دی کہ اس جنگل مین کوئی انس ہے اور اسمٰعیل ہاجرہ کی نظر سی غائب ہوگئی اوسوقت
وہ صفا کی اوپر چڑہی اور جنگل کی طرف نظر کی تو ایک دہوکا پانی کا چمکتا ہوا معلوم ہوا وہان سے اوترکر جنگل مین آئی تو دوڑی اور جبوقت مقام
سعی مین مروہ تک پہونچی تو اسمٰعیل پہر نظر سی غائب ہوگئی اور صفا کی نواح مین ہاجرہ کو پانی سا چمکتا ہوا معلوم ہوا وہان سے پانی
کی طلب مین جنگل کیطرف اوتری اور جبوقت اسمٰعیل پہر نظر سی غائب ہوئی تو وہانسی پہری اور صفا پر پہونچی اور جب وہان پہونچی
تو پہر مروہ کیطرف دہوکا پانی کا سا چمکتا ہوا معلوم ہوا اور وہان پہونچی اور اسیطرح صفا سی مروہ تک سات مرتبہ آئی اور گئی اور ساتوین
پہیری مین جبوقت مروہ پر پہونچی تو اسمٰعیل کیطرف نظر کی اور اونکی پانوؤن کی نیچے پانی دیکہا وہان آئی اور اوس پانیکی گرد ریت جمع کرکی
چارونطرف کردیا کہ بہتی نپائی اور وہ پانی حضرت اسمٰعیل کی ایڑیان زمین پر رگڑنی سی بحکم خدا زمین پر جاری ہوگیا تہا زمین سے باہر نکلا اور ہاجرہ
نی اوسکو چارونطرف سی روکدیا تہا وہ پانی وہین ٹہر گیا اور اسیواسطی اوسکو زمزم کہتی ہین اور وہان ایک کنوان کہود دیا اور اب لوگ
چاہ زمزم کہتی ہین کہ وہ بیت اللہ کی قریب ہے اور قبیلہ جرہم کی آدمی اوندنون ذوالمجاز اور عرفات مین ٹہیری ہوئی تہی جبوقت پانی مکہ مین نکلا
تو پرندی اور چرندی اوس پانی پر جاکر جمع ہوئی اور جرہم کی لوگون نی اون جانورونکو اوس مکان مین جمع ہوتی ہوئی دیکہا تو اونکی
پیچہے وہان گئی اور دیکہا کہ ایک عورت اور ایک لڑکا وہان اوتری ہوئی ہین اور درخت کی سایہ مین بیٹہی ہین اور پانی اونکی واسطی وہان
نکلا ہے ہاجرہ سی اونہوں نے پوچہا کہ تو کون ہے اور تیرا کیا حال ہے اور یہہ لڑکا کون ہے کہا کہ مین ابراہیم کی بیٹی کی مان ہون اور یہہ بیٹا

ابراہیم خلیل الرحمان کا ہی خدا تعالیٰ نے اوسکا حکم کیا ہی کہ تو اونکو یہاں رہنے دے اون لوگون نے یہہ سنکر کہا کہ تیری اجازت ہی ہمکو کہ ہم یہان تیرے
نزدیک سکونت اختیار کرین تیسری روز جو حضرت ابراہیم اونکی ملاقات کو وہان آئے تو ہاجرہ نے کہا کہ یہان ایک قوم آئی ہی وہ مجھسے
ہمارے پاس رہنے کی اجازت چاہتے ہین تیری کیا مرضی ہی حضرت ابراہیم نے انکو اجازت دی اور ہاجرہ نے اونسے بیان کیا کہ ابراہیم
نے تمکو اجازت دی ہی وہ لوگ ہاجرہ کی قریب جوار مین آ رہے اور ہاجرہ اور اسمٰعیل اونسے مانوس ہو گئی جب تیسری مرتبہ حضرت
ابراہیم وہان آئے تو آدمیون کی کثرت کو وہان دیکھکر بہت خوش ہوئے اور دوسری روایت مین ہے کہ جب اسمٰعیل بالغ اور جوان ہوئے
تو خدا تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو حکم کیا کہ میری گھر کی عمارت کو بناؤ حضرت ابراہیم نے پوچھا کہ ای پروردگار میری کسجگہہ بناؤن حکم
ہوا کہ اوس جگہہ بناؤ کہ یہان پہلے آدم کیواسطے قبہ نازل کیا تہا اور حرم اوس سے روشن ہو گیا تہا حضرت ابراہیم نے نہ جانا کہ وہ کہان تہا کیونکہ
بسبب وہ قبہ ایام طوفان نوح علیہ السلام تک تہا جب تمام دنیا غرق ہو گئی تو خدا تعالیٰ نے اوس قبہ کو آسمان پر اوٹھا لیا تہا اور وہ
جگہہ باقی رہ گئی تہی جہان کہ وہ قبہ تہا اور طوفان مین وہ جگہہ غرق نہین ہوئی تہی اور اسواسطے اوسکو بیت العتیق کہتے ہین پہر جبرئیل نازل
ہوئے اور اوسجگہہ کے گرد ایک خط کہینچا اور بہشت سے پانی اوسکی بنا کے نازل ہوئی اور حجر اسود کو خدا تعالیٰ نے بہشت سے بہیجا اور کہتے ہین کہ
جسوقت حجر اسود نازل ہوا تہا تو نہایت سفید تہا کفار نے جو اوسکو اپنے ہاتہون سے مس کیا تو وہ سیاہ ہو گیا اور حضرت ابراہیم بیت اللہ کی بنا
مین مشغول ہوئے حضرت اسمٰعیل اونکو پتہر لا کر دیتے تہے پروردگار اوسکو جتنی تہی بنا تک اوسکو بنا لیا اور دو دروازے رکہی ایک دروازہ
تو وہ کہ جسکو مستجار کہتے ہین اور وہ مغرب کی جانب تہا اور اب بند ہے وہ بند ہی اور دوسرا دروازہ مشرق کیطرف کہا تہا اور اب تک موجود ہے
اور ہاجرہ نے اوس دروازہ پر اپنی چادر ڈالدی تہی اور پچہلی وسکی چہار دیوار کرتی تہی اور زبان عربی اوسی روز سے ایجاد ہوئی ہے
ابراہیم تو وقت تعمیر کے کہتے تہے کہ یا بنی اعطنی حجرا یعنی ای فرزند میری دو تو مجہکو پتہر اور اسمٰعیل کہتے تہے کہ یا ابت لک حجرا یعنی ای باپ
لیجئے تو پتہر کو اور یہہ بہی عرض کی حضرت ابراہیم نے اپنے پروردگار سے ربنا انک تعلم ای پروردگار ہمارے تحقیق کہ تو
جانتا ہی ما نخفی وما نعلن جو کچہہ کہ پوشیدہ کرتے ہین ہم اور جو کچہہ کہ ظاہر کرتے ہین ہم لیکن اسواسطے ظاہر کرتے ہین عبودیت کے اور طلب
کرتے رحمت کے کہ ہم تیری رحمت کے محتاج ہین تجہسے سوال کرتے ہین ہم وما یخفی علی اللہ من شیء اور نہین پوشیدہ ہی اوپر خدا کے
کوئی شئی فی الارض ولا فی السماء بیچ زمین کی اور بیچ آسمان کی کہ جانتا ہی وہ ہر چیز کو اور علم اوسکا سب چیزونکو برابر ہی اور شکر کیا ابراہیم
نے اسطرح سے کہ الحمد للہ الذی شکر ہی واسطے خدا کی کہ جسنے اپنی فضل اور کرم سے وھب لی بخشا واسطے میری علی الکبر
اسمٰعیل و اسحاق اوپر بڑہاپے کی اسمٰعیل کو اور اسحاق کو اور کہتے ہین کہ اسمٰعیل کو تو اوسوقت پایا کہ جب حضرت ابراہیم کی ننانوی برس کی
عمر تہی اور اسحاق اوسوقت عطا کیا کہ جب اونکی ایکسو بارہ برس کی عمر تہی اور کہا ابراہیم نے کہ ان ربی لسمیع الدعاء تحقیق پروردگار
میرا البتہ سننے والا دعا کا ہی یعنی قبول کرنیوالا دعا کا ہی کہ فرزند کو مینے اوس سے طلب کیا تو اوس نے بڑہاپی مین اوسنے مجہکو عطا کیا ×
رب اجعلنی مقیم الصلوۃ ای پروردگار میری کر دی تو مجہکو ہمیشہ قائم رکہنے والا نماز کا ومن ذریتی اور فرزندون میری مین سے بہی
قائم رکہنے والا نماز کا کر ربنا ای پروردگار ہمارے وتقبل دعاء اور قبول کر تو دعا میری ربنا اغفرلی ولوالدی ای پروردگار
ہمارے بخش تو واسطے میری اور واسطے ماں باپ میری کی وللمؤمنین اور واسطے مومنین کے یوم یقوم الحساب جسدن کہ قائم ہو
حساب حضرت ابراہیم کی ماں باپ دونو مومن تہے اسواسطے دیکہو حضرت ابراہیم دعا کی اگر کافر ہوتی تو روز حساب کے مغفرت کی دعا
نکرتے اسواسطے دوسری جگہہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہی کہ فلما تبین لہ انہ عدو للہ تبرأ منہ یعنی پس جسوقت ظاہر ہوا کہ تحقیق وہ آزر
دشمن ہے واسطے خدا کے تو بیزاری کی اوس سے ابراہیم نے اس جگہہ مراد پدر سے عم ہی کہ اوسنے ابراہیم کو پرورش کیا تہا

اور اوسی جہت سے حضرت ابراہیم اوسکو باپ کہتی تہی اور یہ دعا استغفار واسطی والدین حقیقی کی تہی اور بعضی تاریخ نہا نہ آزر اور بعضی وہ جو کہتی ہین
کہ یہہ دعائی استغفار کی موجب وعدہ کی پدر کافر کیو اسطی تہی کہ اوس سے کہا تہا کہ مین تیرے واسطے استغفار کرونگا یہہ قول نہایت ہیچ ہی
اسواسطے کہ یہہ دعا ابراہیم کی بڑہاپی مین تہی بعد پیدا ہونی اسمعیل اور اسحق کی اور آذر کا دشمن خدا ہونا حضرت ابراہیم کو اس سی
بہت پہلی معلوم ہوگیا تہا اور یہہ دعا ایک سو اور بارہ برس کی عمر کی بعد کی تہی اور سعید بن جبیر کی روایت سے معلوم ہوتا ہی کہ ایک
سو اور ستر برس کی عمر مین حضرت ابراہیم کی اولاد پیدا ہوئی تہی کیا اوسوقت تک حضرت ابراہیم کو آذر کا دشمن خدا ہونا معلوم
نہوا تہا بس معلوم ہوا کہ بپدر سی کہ وعدہ دعا کا کیا تہا بشرط قبول کرنے اسلام کے وہ آذر تہا اور وہ مسلمان نہین ہوا تہا اور
یہہ دعائے استغفار واسطی والدین حقیقی کی تہی اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ اصل مین لفظ والدی کا ولدی ہے اور مراد اوس سے
اسمعیل و اسحاق ہین والدی کی جگہہ والدی ہوگیا ہی اور اب خدا ایسا بیان کرتا ہی کہ ظالمون کو جو مہلت ہوتی ہی خدا کو
اوس سے غافل گمان نکرو بلکہ یہہ مہلت واسطی وعدہ عذاب ظالم کی اور تسلی مظلوم کی ہی چنانچہ فرماتا ہے کہ وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ
اور نہ گمان کر تو ای محمد صلعم خدا کو غَافِلًا بی خبر اس آیت مین اگرچہ خطاب حضرت کیطرف ہے لیکن مراد امت کے لوگ ہین یعنی
اور نہ گمان کرو تم ای بندو تمہارا خدا کو بیخبر عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ اوس چیز سی کہ کرتی ہین ظلم کرنیوالی اور گمان کرتی ہین ایسی کہ ہرگز انکو
کچہہ سزا ملیگی اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ سوا اسکے نہین کہ ڈہیل دیتا ہی انکو خدا اور انکی عذاب مین تاخیر اور دیر کرتا ہی لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ
الْاَبْصَارُ واسطی اوس دن کی کہ ٹہہر جاوینگی بیچ اوسکی آنکہین ہول اور دہشت سی اور اوس روز کی مُهْطِعِيْنَ دوڑنیوالی ہونگی اوس دن
اپنے پکارنیوالی کیطرف کہ وہ اسرافیل ہے اور وہ سبکو محشر کی میدان مین جمع کریگا مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ اوپر کو اوٹہانی والے
ہونگی وہ سرون اپنی کو کہ لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ نہ پہرینگی طرف ونکی آنکہین اونکی کہ بالکل ٹہہر جاوینگی اور اپنی طرف اور اودہر
اودہر نہ دیکہنی پاوینگے وَاَفْئِدَتُهُمْ هَوَآءٌ اور دل اونکی بی عقل اور بی فہم ہوجاوینگے بسبب غلبہ دہشت اور حیرت کی اور بسبب
خفقان کی اونکو پیدا ہوجاویگی اور فرماتا ہی خدا کہ وَاَنْذِرِ النَّاسَ اور ڈرا تو آدمیونکو ای محمد صلعم خصوصا مکہ والون کو يَوْمَ
يَأْتِيْهِمُ الْعَذَابُ اوس دن سی کہ آئی اونکو عذاب اسے یوم یاتیہم مفعول ہے انذر کا ہی نہ منصوب ہے بنا بر ظرفیت نہین ہے اور جس دن کی اونکو عذاب آئیگا
فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا پس کہینگے وہ لوگ کہ ظلم کیا ہی اونہون نے اپنی نفسون پر شرک کی وجہسے جو ماشیر کی کہ رَبَّنَآ اَخِّرْنَآ
ای پروردگار ہمارے تاخیر مین کر تو ہمکو اور مہلت دی تو عذاب کرنیسے اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ طرف ایک مدت نزدیک کے بقدر ایمان لانیکے تاکہ ہم
توحید کو سمجہیں نُجِبْ دَعْوَتَكَ قبول کرین ہم بلانی تیری کو طرف توحید اور اسلام کی وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ اور پیروی کرین ہم پیغمبرونکی
اور نجب مجزوم ہی اور یا اسمین سے محذوف ہوگئی ہی اسواسطی کہ جواب مین امر کے واقع ہوا ہے اور جواب مین اون لوگونکی فرشتے
کہینگے کہ اَوَلَمْ تَكُوْنُوْٓا اَقْسَمْتُمْ کیا نہین تہی تم کہ قسم کہاتی تہی تمنے مبالغہ سے مِّنْ قَبْلُ پہلی اسکے دنیا مین کہ ہمیشہ رہینگے ہم
یہان ور اسمین تم کہتی ہی کہ مَا لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ نہین ہے واسطی تمہارے کوئی زوال اور تم کہتی تہی کہ سوا دنیا کے کوئی
آخرت نہین ہے اور کہینگے فرشتے اونسی خدا کے طرف سے کہ وَسَكَنْتُمْ فِيْ مَسٰكِنِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ اور رہتی تہی تم
بیچ گہرون اون لوگون کی کہ ظلم کیا تہا اونہون نے جانون اپنی کو کفر اور شرک کرکے جیسے کہ قوم عاد اور ثمود کی وَتَبَيَّنَ لَكُمْ
اور ظاہر ہوگیا تہا واسطی تمہارے اونکی گہرونکی علامتون کو دیکہکر نازل ہونا عذاب کا اوپر کہ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ کیونکر کیا ہمنے ساتہ
اونکی کہ اونکی جڑ اور بنیاد اوکہاڑ کر پہینکدے اونکی کفر اور بدخلقی اور نافرمانی کی سبب سے اور فرماتا ہی خدا کہ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْاَمْثَالَ
اور بیان کیا ہمنے واسطی تمہارے مثالون کو اون لوگونکا حال بیان کرکی کہ تم اوسکی سننی سی سمجہو اور نصیحت پکڑو لیکن تمنی نصیحت

نہ پکڑی بلکہ اپنی کفر پر قایم رہی اور انجام تمہارا یہہ ہوا کہ اپنی سزا کو پہونچی اور اب کیا ہوتا ہی کہ گیا وقت پہر ہاتہہ آتا نہیں – اور
خدا تعالی کفار کی مکر کو اور پیغمبر سی اوسکی دفع کرنیکو بیان کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہی وَقَدْ مَكَرُوا مَكْرَهُمْ اور تحقیق مکر کیا
تہا اونہوں نی مکر اپنا کہ حق کی باطل کرنے مین اونہوں نی بہت کوشش کی وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ اور نزدیک خدا کی ہی مکر اونکا
اوسکی پاس سب لکہا ہی اوسکی سزا وہ واقعی دیگا اونکو وَإِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ اور تحقیق کہ تہا مکر اونکا ایسا لِتَزُولَ مِنْهُ
الْجِبَالُ کہ زایل ہوجائین اوس مکر سی پہاڑ اور اپنی جگہ سی ڈگ جائین یعنی احکام شرع کی یا معجزی انبیا کی یا دلیلین قران کی
کہ مثل پہاڑونکی استوار اور مضبوط ہین اور دلایل و براہین ثابت ہین کہ جنبش نہین کرسکتی اور انکی دفع کرنی مین اونہوں نی بہت
بہت کوشش کی اور حیلے بنائی اور لتزول مین ان مخففہ ہی ان مثقلہ کا اور لتزول کو کسائی نی بفتح لام اول و رفع لام ثانی
پڑہا ہی اور باقیوں نی بکسر لام اول اور فتح لام ثانی پڑہا ہی اور اگر لکان مین ان نافیہ ہو تو معنی اوسکی یہہ ہونگی کہ نہ تہا مکر اون کا
باوجود سخت ہونیکی ایسا کہ زایل اور باطل کردی قران کی معجزونکو اور نبوت و دلیلوں کو کہ مثل پہاڑوں کی وہ محکم اور مضبوط ہین اور یا
معنی اسکے یہہ ہین کہ مکر اونکا ایسا نہ تہا کہ پہاڑونکو زایل کردی پس دین اسلام کہ پہاڑون سی زیادہ استوار اور ثابت ہی اوسکو کیونکر
زایل کریگا اور بعضی کہتی ہین کہ اسمین اشارہ ہی اوس قصہ کیطرف کہ جسمین شیطان شیخ نجدی بنکر آیا تہا اور بعضی بروایت جناب
امیر المومنین علیہ السلام بیان کرتی ہین کہ یہہ آیت نمرود کی قصہ مین ہی کہ جسوقت نمرود نی حضرت ابراہیم کو دیکہا کہ وہ آگ سی محفوظ رہی
اور اوسمین جلی نہین اور اوسکی خدائی اوس سی اوسکو نجات بخشی تو کہا کہ مین چاہتا ہوں کہ آسمان پر جاؤں اور اوسکی خدا کو دیکہوں
مصاحبوں نی اوسکی کہا کہ آسمان بہت بلند ہی اور آسیانی ہی اوسپر جانا میسر نہین ہو سکتا نمرود نی کچہہ نہ سنا اور کہا کہ ایک محل بہت
بلند بناؤ تین برسمین وہ محل طیار ہوا اور جسوقت اوسکی اوپر نمرود چڑہا تو آسمان کو ویسا ہی ایسا بلند دیکہا جیسا کہ زمین پر سی بلند دیکہا
تہا اور دوسری روز وہ محل گر پڑا اور بہت آدمی اوسمین دبکر مرگئی نمرود یہہ حال دیکہکر بہت غصہ ہوا اور کہا کہ مین آسمان پر جاکر ابراہیم
کی خدا سی جنگ کرونگا کہ میرا محل اوسنی گرا دیا ہی اور گدہ کی چار بچی پکڑوا کر اونسی پرورش کی اور ایک صندوق چار گوشہ کا اوسنی
بنوایا اور اوسمین دو دروازی رکہی ایک اوپر اور ایک نیچی اور چار نیزہ اوسکی اوپر باندہی اور اون نیزونکی اوپر کی سر پر مردار کا گوشت
باندہا اور وہ گدہ جسوقت پرورش پاکر قوت دار ہوگئی تو اونکو چند روز بہوکا رکہکر صندوق سی باندہا اور نمرود اور اوسکا وزیر اوس
صندوق مین بیٹہی گدہ جو کئی روز کی بہوکی تہی گوشت کی طرف منہ کر کی اوپر کو دوڑی اور صندوق اونکی ہمراہ اوپر کو چلا ایکدن اور ایک
رات اوپر کو دوڑتی چلی گئی جسوقت اوپر کا دروازہ کہولکر دیکہا تو آسمان کو اوسیقدر بلند پایا جسقدر کہ زمین سی بلند تہا وزیر سی کہا
کہ نیچی کا دروازہ کہولکر دیکہہ کہ زمین کی کیا صورت ہی اوسنی زمین کیطرف دیکہکر کہا کہ سوا پانی کی کچہہ نہین معلوم ہوتا ایک رات
اور ایکدن اور اوڑی جب دروازہ اوپر کا کہولا تو وہ ہی حال دیکہا جو کچہہ کہ پہلی دیکہا تہا اور جسوقت نیچی کا دروازہ کہولا تو سوا دخان
اور تاریکی کی کچہہ نظر نہ آیا یہہ دیکہکر نمرود ڈرا اوسوقت ایک آواز سنی کہ ای سرکشو کہاں جاتی ہو اور بعضی کہتی ہین کہ یہہ فرعون کا قصہ
ہے چنانچہ سورۂ مومن مین اسکا ذکر ہوگا اور بعضی لوگ بیان کرتی ہین کہ نمرود نی اوسوقت ایک تیر آسمان کیطرف پہینکا وہ
تیر خون آلودہ ہو کر اولٹا آیا نمرود نی کہا کہ مینی اپنا کام بنالیا اور وہ تیر ایک پرندہ کی لگ کر اولٹا آیا تہا اور جسوقت اونہوں نی
دیکہا کہ آسمان اوسیقدر دور ہی اور زمین کی طرف تاریکی ہی تو گوشت کی نیزون کو نیچی کیجانب کو باندہا گدہ گوشت کیطرف نیچی کو
اوڑی یہان تک کہ زمین پر جا پہونچی اور اب خدا تعالی اپنی حبیب کیطرف خطاب کرتی فرماتا ہی کہ فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهِ رُسُلَهُ
پس نہ گمان کر تو خدا کو خلاف کرنیوالا وعدہ کا پیغمبروں اپنی سی کہ جو کچہہ اونسی وعدہ نصرت کا کیا ہی اوس وعدہ کو وفا نکری

ارادہ رفتن بہ آسمان

ایسا نہیں ہوسکتا بلکہ خدا تعالی مطلق خلاف وعدہ کی نہیں کرتا ہی چہ جائیکہ انبیا سی چنانچہ فرماتا ہی کہ ان اللہ لا یخلف المیعاد اور
انبیاء کی ہمیشہ نصرت کرتا رہا ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ انا لننصر رسلنا یعنی تحقیق کہ ہم البتہ نصرت کرتی ہین ہم پیغمبرون اپنی کی اور فرماتا ہے
خدا کہ اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ تحقیق خدا غالب ہے سب مخلوقات پر ذُو انْتِقَامٍ وہ صاحب بدلا لینی کا یعنی بدلا لینی والا ہی دشمنون
سے یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ جس دن کہ بدل کیجائیگی زمین سوا زمین کی وَ السَّمٰوٰتُ اور بدل کیجائین آسمان یعنی قیامت
کی روز اور امام محمد باقر علیہ السلام سی روایت ہی فرمایا کہ زمین بدلی جائیگی ساتہ روٹیون سی کہ اوسکی روٹیان بنجائینگی اور آدمی اون سی اوسکو
کہائینگی یہانتک کہ حساب سے فراغت حاصل ہو اور اہل سنت کی کتابون مین بہی یہہ روایت ہی اور ایک روایت مین حضرت سجاد علیہ السلام سی
یہہ ہی کہ زمین دوسری اوس مین سے بدلی جائیگی کہ جسپر گناہ نہوئی ہون اور وہ ایسی ظاہر ہوگی کہ اوسپر پہاڑ اور درخت نہونگی جیسی کہ
یہہ زمین اول مرتبہ صاف تہی اور بعضی حضرت علی سی روایت کرتی ہین فرمایا کہ وہ زمین تو چاندی کی ہوگی اور آسمان سونیکا ہوگا
جو کہ جلتا ہوگا اور بعضی کہتی ہین کہ وہ زمین نہایت سفید ہوگی کہ رنگ دوسرا اوسمین آمیز نہوگا اور اوس مین یہ لوگ محشور ہونگی اور ابن
مسعود سی روایت ہے کہ وہ زمین تمام آتش ہوگی اور بہشت اوس زمین کی پشت پر ہوگا اور پینا او سیوکی سرکا اونکی دہن مین پہونچیگا اور
بعضے کہتی ہین کہ یہی زمین رہیگی مگر پہاڑ اور پستی اوسکی بدل جائینگی اور بعضی کہتی ہین کہ زمین سطح بدلی جائیگی کہ بیک زمین مین
بہشت کی لیجائینگی اور کسیکو دوزخ کی زمین مین لیجائینگی اور آسمان اسطرح سی بدلا جائیگا کہ ستارے اوسکی پراگندہ ہوجائینگے اور
آفتاب بی نور ہوجائیگا اور امام محمد باقر علیہ السلام سی روایت ہے کہ فرمایا جناب رسولخدا صلعم نی کہ جو لوگ کہ آپسمین دوستی کرتی ہین
خالص واسطی خدا کی وہ لوگ قیامت کی روز مین از برجد سبز پر ہونگی زیر عرش سایہ مین عرش کی جانب سے راست عرش کے اور دوسری
روایت مین حضرت باقر سی یہہ ہے کہ خدا تعالی نی جسدن سی کہ زمین کو پیدا کیا ہی سات عالم اسپر گذری ہین کہ وہ اولاد آدم سی
نتہی اور زمین کی مٹی سی اونکو پیدا کیا تہا اور ہر ایک کو اپنی اپنی عالم مین پیدا کیا ہی کہ ایک عالم بعد دوسرے عالم کی ہوا ہی اور
بعد اونکی خدا تعالی نی آدم ابو البشر کو پیدا کیا ہے کہ جو اس عالم کی آدمیونکا باپ ہے اور آدم سی اوسکی اولاد کو پیدا کیا ہے اور
واللہ کہ نہین خالی ہی بہشت ارواح مومنین سی جب سے کہ خدا تعالی نی اوسکو پیدا کیا ہی اور دوزخ ارواح کفار سی خالی نہین ہے جب سے کہ خدا تعالی
نی اوسکو پیدا کیا ہی شاید کہ تم گمان کرتی ہو کہ قیامت کی روز ارواح مومنین کی اپنی بدنون مین داخل ہوکر بہشت مین رہینگے اور
ارواح کفار کی اپنی بدنون مین داخل ہوکر دوزخ مین رہینگے اور پہر خدا تعالی اپنی شہرون مین پرستش نکیا جائیگا اور کوئی ایسی
خلقت پیدا نکریگا کہ اوسکو واحد جانین اور بزرگی سی اوسکو یاد کرین یہہ امر نہین ہے کہ جو تم گمان کرتی ہو بلکہ خدا تعالی پیدا کریگا ایک
خلقت کو کہ وہ نر اور مادہ نہون اور وہ عبادت کرینگی اوسکو اور واحد جانینگے اوسکو اور بزرگی سی یاد کرینگی اوسکو اور ایک زمین اونکی واسطے
پیدا کریگا کہ وہ اوسپر سکونت کرین اور ایک آسمان اونکی واسطی پیدا کریگا کہ وہ اوسکی سایہ مین رہین کیا نہین فرماتا ہی خدا کہ یوم تبدل الارض غیر
الارض والسموات اور فرماتا ہی کہ افعیینا بالخلق الاول بل ہم فی لبس من خلق جدید یعنی کیا پس تہک گئی ہین ہم ساتہہ پیدا ایش
پہلی کی بلکہ وہ بیچ شک کے ہین پیدا ایش نوسی اور یوم تبدل الارض معمول انتقام کا ہی یا اذکر محذوف کا اور بدل ہی یوم یاتیہم سی اور
سماوات کا عطف ارض پر ہی اور اب خدا تعالی قبرونسی اوٹہنی کا حال بیان کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ وَبَرَزُوْا لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ
اور ظاہر ہون اور نکلین وہ قبرونسی واسطی حساب نی خدا واحد قہار کے وَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ اور دیکہیگا تو گنہگارون کو
یعنی کافرونکو یَوْمَئِذٍ اوس روز یعنی قیامت کی دن مُقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ جکڑی ہوئے بیچ زنجیرونکی اور یا ایک آدمی کو دوسری
آدمی مین ملا کر باندہینگے اپنی اپنی مذہب کی شراکت والونکو اور اعمال مین شریک ہونیوالون کو سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ کرتی اونکی قطران کی

تبدیل ارض
و تبدیل آسمان

سی ہونگی اور وہ ایک روغن سیاہ ہی نہایت بدبودار کہ آگ اوسمین بہت شعلہ مارتی ہی اور اوسکو خارشتی ونشہ پر ملتی این کہ خارشت اور
جلد کو وہ جلا دیتا ہی اور کہتی ہین کہ ایسا تیز ہی وہ کہ لکڑی پر جسجگہہ گری اوسکو ہانسی جلا دیتی ہی اوسی قطران مین اور دوزخ کی قطران
مین کہتی ہین کہ اسقدر فرق ہی کہ جسقدر دنیا کی آگ مین اور دوزخ کی آگ مین فرق ہے کہ دوزخ کی آگ دنیا کی آگ سے ستر درجہ تیزی مین
زیادہ ہی اور وہ روغن قیامت کے روز دوزخیونکی بدنون پر ملا جائیگا وَتَغْشٰى وُجُوهَهُمُ النَّارُ اور ڈہکی گی منہون اونکی کو
آتش دوزخ سو خصوصیکہ منہ ظاہر کی بدن مین سب اعضا سی افضل ہے جیسی کہ باطن کی اعضا مین دل سب سے افضل ہی اسواسطی منہون
کو آگ ڈہکی گی اور جلائیگی کہ وہ اوسی متوجہ طرف حق کی نہوئی تہی اور نہ استعمال کیا تہا اونہون نی تامل کرنے مین اپنی حواس کو کہ جنکی جہت سے
وہ منہ پیدا ہوئی ہین اور ایسی ہی شعلہ مارینگی آگ اونکی دلون پر سو اسی کہ وہ معرفت خدا سی خالی تہی او جہالت سے بہری ہوئی تہی اور حضرت
صادق علیہ السلام سی روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نی کہ بیان کیا مجہسے جبرئیل نی کہ اگر ایک کرتا دوزخیونکی کرتون سی آسمان اور
زمین کے درمیان لٹکایا جائی تو تمام اہل زمین اوسکی بدبو اور سوزش سی مرجائین اور وہ مجرمین اپنی قبرونسی ہو اسطے نکلینگے کہ لِيَجْزِيَ اللّٰهُ
كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ تاکہ جزا دیوی خدا ہر نفس کو جو کچہہ کہ کسب کیا ہی اوس نفس نے نیکی کو یا بدی کو اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ تحقیق کہ خدا
جلد لینی والا حساب کا ہی کہ ایک شخص کا حساب دوسری شخص کے حساب سے منع نہین کرتا ہے بلکہ ایکدفعہ ہی سبکا حساب لیگا جیسے کہ
ایکدفعہ ہی سبکو روزی دیتا ہی اور ایک شخص کے روزی دینی دوسری شخص کے روزی کو بند نہین کرتی ہی فرماتا ہی خدا کہ هٰذَا یہہ قرآن یا
جو کچہہ کہ اس سورہ مین نصیحتین ہین بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ پہونچا دینا ہی واسطی آدمیونکی کہ کافی ہی وہ نصیحت کرنے مین وَلِيُنْذَرُوْا بِهٖ اور
تاکہ ڈرائی جائین وہ ساتہہ اوسکی عذاب دوزخ سی وَلِيَعْلَمُوْٓا اور تاکہ جانین وہ اوسکو سنکر کہ اَنَّمَا هُوَ سوائی اسکی نہین کہ وہ خدا اِلٰهٌ
وَّاحِدٌ معبود ایک ہے وَّلِيَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ اور تاکہ نصیحت پکڑین صاحب عقلون سے کہ حرام کاموسی اور بدچیزونسی پرہیز
کرین اور احکام کو خدا تعالیٰ کی بجا لائین اور ادا کرین سُوْرَةُ الْحِجْرِ یہہ سورہ مکی ہی مگر آیۃ وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ اور آیۃ كَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَى
الْمُقْتَسِمِيْنَ کہ یہہ مدنی ہین اور کل آیتین اس سورہ کی ننانوی ہین اور حضرت صادق علیہ السلام سی روایت ہے فرمایا کہ جو کوئی سورہ ابراہیم
اور سورہ حجر کو دو رکعت اول مین ہر جمعہ کو پڑہی تو اوسکو فقیری اور جنون اور بلا نہ پہونچی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الٓرٰ
امیر المومنین علیہ السلام سی کسینی حروف مقطعہ کی معنی کو پوچہا تو فرمایا کہ اگر مین کلام کرون تو تکلیف دینی والا ہو جاؤنگا اور خدا تعالیٰ نے
اپنی پیغمبر سی فرماتا ہی کہ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ اور بعضے کہتی ہین کہ الف سے اشارہ ہی طرف اسم اللہ کی اور لام سی طرف جبرئیل کی اور را
سے طرف رسول صلعم کی یعنی یہہ کلام اللہ کا بواسطہ جبرئیل رسول اللہ کی پاس پہونچا اور تحقیق حروف مقطعہ کی وہ ہی کہ جو سورہ بقر مین تفصیل
سی گزر گئی ہین تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ یہہ آیتین آنیوالی کتاب کی ہین وَقُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ اور قرآن روشن کی کہ حق کو باطل سی جدا
کرنیوالا ہے اور بیان کرنیوالا حلال اور حرام کا اور گمراہونکو راہ حق بتلانیوالا اور قرآن کا عطف کتاب پر ہی اور کتاب اور قرآن اگرچہ
ایک ہین لیکن باعتبار اوصاف کے مختلف ہین کتاب تو وہ ہی کہ جو لکہی جاتی اور قرآن وہ ہے کہ جو تالیف اور جمع کیا جائے
رُبَمَا يَوَدُّ بہت دوست رکہینگے اور چاہینگی اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وہ لوگ کہ کافر ہوی کہ لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ کاش ہوتی وہ مسلمان یعنی
قیامت کے روز جسوقت مومنین بہشت مین داخل ہونگی اور کفار دوزخ مین جائینگے اور عذاب مین گرفتار ہونگی تو اوسوقت کفار افسوس کی
کہینگے کہ کاش ہم مسلمان ہوتے کہ اس عذاب مین گرفتار نہوتی اور ربما کو اہل مدینہ اور عاصم نی تخفیف با پڑہا ہی اور باقیونے تشدید با اور ما
اسکے بعد کافہ ہے کہ جر کرنیسے رب کو منع کرتا ہی اور لو کانوا مسلمین مین واسطے تمنی کی ہی اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ
قیامت کے روز ایک آواز کرنیوالا آواز کریگا خدا کیطرف سے کہ سوای مسلمان کی کوئی بہشت مین داخل نہو اوسوقت کفار آرزو کرینگے

ربما

کہ کاش ہم مسلمان ہوتے اور رسول خدا صلعم نے فرمایا ہی کہ جسوقت دوزخی دوزخ میں اکٹہی ہونگے اور انکی ہمراہ مسلمان بہی ہونگے جو اپنی گناہون کی شامت سی دوزخ مین داخل ہوئی ہون اوسوقت کفار مسلمانونکو کہینگے کہ کیا تم مسلمان نہی کہ دوزخ مین داخل ہوئے وہ کہینگی کہ ہان ہم مسلمان ہین کفار اونکو کہینگے کہ تمکو تمہاری اسلام نے کچہہ فائدہ نہ بخشا اور ہماری طرح تم بہی دوزخ مین داخل ہوئی وہ کہینگی کہ ہمنے کچہہ گناہ کئی تہے اونکی سبب سے ہم بہی دوزخ مین آئی ہین خدا تعالی یہہ کلام سنیگا تو رحمت اوسکی جوش مین آئیگی اور حکم کریگا کہ مسلمانون مین سی جو کوئی دوزخ مین ہی اوسکو وہانسے باہر نکالو اوسوقت کفار کہینگے کہ کاش ہم بہی مسلمان ہوتی اور اب خدا تعالی کفار کے ڈرانیکی واسطی اپنے حبیب کیطرف خطاب کرکے فرماتا ہے کہ ذَرْهُمْ چہوڑ دی تو اون کفار کو اونکی حال پر کہ دنیا مین وہ چند روز يَأْكُلُوا کہاوین جو چاہین وَيَتَمَتَّعُوا اور فائدہ اوٹہاوین تہوڑی سے دنونکا وَيُلْهِهِمُ الْأَمَلُ اور غافل کرے اونکو امید درازی عمرکی اور درستی احوال کی کہ راہ حق مین فکر او تامل نکرنی پاوین فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ پس قریب ہے کہ جانینگے وہ انجام کو اور اپنے اقوال اور افعال کے خاتمہ کو جسوقت کہ اپنی قولون اور فعلون کی جزا کو دیکہینگے اس آیت مین خدا تعالی اپنی رسول کو ان کافرون کی ایمان سے ناامید کرتا ہی اپنی علم سی جانکر کہ ان لوگون کو نصیحت کرنی کچہہ فائدہ نہ بخشی گی تو اونکی ایمان لانیسے اپنی تئین رنج مین مت ڈال یہہ لوگ ہرگز ایمان نہ لاوینگے اور اپنی امیدون اور آرزون مین مشغول رہینگے تو امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ مین دو چیزونکا تمپر بہت خوف کرتا ہون پیروی خواہش نفس کے اور درازی امید اور آرزو کی لیکن پیروی خواہش نفس کی تو بند کرتی ہی اور باز رکہتی ہی حق سی اور درازی آرزوون کی کہ اسیر واسطے یہہ ہوجاے اور وہ جاتی فراموش کردیتی ہے آخرت کو اور امام محمد باقر علیہ السلام سی روایت ہی فرمایا کہ فرمایا جناب رسول خدا صلعم نے کہ جسوقت ثابت ہوئی دوستی خدا کی اور سعادت تو آتی ہے اجل درمیان دونون آنکہونکی اور جاتی رہتی ہے آرزو پیچہے پشت کے اور جسوقت ثابت ہوتی ہی دوستی شیطان کی اور بدبختی تو آتی ہے آرزو درمیان دونون آنکہون کی اور جاتی رہتی ہی اجل پیچہے پشت کے اور فرماتا ہے خدا کہ وَمَا أَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اور نہین ہلاک کیا ہمنی کسی بستی کو یعنی اوسکی لوگون کو إِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَعْلُومٌ مگر واسطی اوسکی لکہا ہوا معلوم ہے لوح محفوظ مین کہ کب تک اونکو مہلت ہی اور کب وہ ہلاک ہونگی اور الا ولہا کتاب مستثنے کا جملہ صفت قریہ کی ہے اور اصل یہہ ہی کہ واو اسپر داخل نہو لیکن جسوقت کہ صورت اوسکی مشابہ حال کی صورت کے تہی اسواسطی واو اوسپر داخل ہوا واسطے چسپیدہ ہونے موصوف کی صفت کے ساتہہ مَا تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ أَجَلَهَا نہین آگی ہوجاتی ہی کوئی جماعت وقت ہلاک ہونی اپنے سی وَمَا يَسْتَأْخِرُونَ اور نہ پیچہے رہتے ہین اوس جماعت کے لوگ بلکہ جو وقت کہ اونکی مرنیکا واسطی لوح محفوظ مین مرقوم ہے اوسیوقت مرتی ہین نہ پہلی نہ پیچہے کفار کو چاہئے کہ اس مہلت پر مغرور نہون کہ جسوقت وہ زمانہ اونکی مرنیکا جو کہ لوح محفوظ مین لکہا ہی آپہونچیگا تو وہ عذاب مین گرفتار ہونگی اسمین کسیطرحکا شک نہین ہے اور فرماتا ہی خدا کہ وَقَالُوا اور کہا اون کافرون نے کہ يَا أَيُّهَا الَّذِي نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ ای وہ شخص کہ نازل کیا گیا ہی اوپر اوسکی ذکر یعنی قرآن إِنَّكَ لَمَجْنُونٌ تحقیق کہ تو البتہ دیوانہ ہی کہ تو ہمکو کہتا ہی بڑا دعوی کرکے کہ یہہ قرآن مجہپر خدا نی نازل کیا ہی لَوْ مَا تَأْتِينَا بِالْمَلَائِكَةِ کیون نہین لاتا ہی تو فرشتون کو کہ تیری دعوی کی گواہی دیوین إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ اگر ہی تو سچ کہنی والون مین سے اپنی دعوی مین خدا تعالے اونکی جواب مین فرماتا ہی کہ مَا نُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ إِلَّا بِالْحَقِّ نہین نازل کرتی ہین ہم فرشتونکو مگر ساتہہ حق کی کہ وہ وحی لیکر جاتی ہین درموافق حکمت اور مصلحت کے اونکو ہم نازل کرتے ہین کہ واسطی عذاب کرنیکے نازل ہون یا واسطی روح قبض کرنیکے نازل ہون اور صورت اصلی مین اونکو حکم نازل ہونیکا نہین ہے اور اگر اونکو دیکہکر ایمان لاتی تو ناچار سے ایمان لاوینگے اور اونمین بہی کفار کو کسیطرحکا شبہہ پیدا ہوجائیگا اور تنزل کو ابوبکر نے تاسی سونٹ مجہول کا صیغہ پڑہا ہی اور ملائکہ کو مرفوع اور جسوقت نازل ہون فرشتی تو پہر کچہہ دیر نہو کفار کی خرابی مین وَمَا

بیان حفاظت

كَانُوْٓا اِذًا مُّنْظَرِیْنَ ۝ اور نہ ہوتین وہ اوسوقت مہلت دیگئی بلکہ اوسیوقت ہلاک اور معذب ہوجاتین پس اونکی زندگی ہی
مین بڑی مصلحت ہے۔ اور فرماتاہی خدا کہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ تحقیق ہمنی نازل کیاہے ذکر کو یعنی قرآن کو وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝
اور تحقیق ہم واسطی اوسکی نگہبانی کرنیوالی ہین اوسکی زوال اور بطلان سی کہ کوئی اوسکو باطل نکرے یاکوئی اپنی طرف سی اوسمین
کچھہ زیادہ نکری نہ یہہ کہ مطلق تغیر سی حافظ ہی اسواسطی کہ ترتیب کا بدل جانا اور آیہ مکی کا سورہ مدنیمین داخل ہوجانا اور مدنی کا
سورہ مکی مین داخل ہونا اوسمین موجود ہی اور روایات کم ہوجانیکی فریقین مین آئی ہین اگرچہ علمائی فریقین بسبب احادیث ضعیف ہونیکی اونکو تسلیم
نہین کرتی مین لیکن اختلاف قراءت کہ کسینی مالک پڑہاہی اور کسینی اوسکو ملک پڑہاہی یہہ حقیقت مین تغیر نہین ہے۔ اسواسطی کہ مال
سب کا ایک ہے اور یہہ اختلاف الفاظ کاہی اور اس اختلاف لفظی سی معنی مین فرق نہین ہوتا اور بعضی کہتی ہین کہ ذکر سی مراد رسولخدا
صلعم ہین اور خدا تعالی اونکا حافظ اور نگہبان ہی دشمنونکی ضرر پہونچانی سی اور دوسرے مقام مین بہی خدا تعالی نی اپنی پیغمبر کو
ذکر کے لفظ سی یاد کیاہی چنانچہ فرماتاہی کہ قد انزل اللہ الیکم ذکرا رسولا تیلو علیکم ایات اللہ مبینات یعنی تحقیق نازل کیاہی خدانی
طرف تمہاری ذکر کو کہ وہ رسول ہی پڑہتاہی اوپر تمہارے آیتین خدا کی کہ جو ظاہر اور روشن ہین اور بعضی کہتی ہین کہ لہٗ کی ضمیر رسولخدا
صلعم کیطرف پہرتی ہی اور ذکر کیطرف نہین پہرتی ہی یعنی تحقیق کہ ہمنی نازل کیاہی قرآن کو اور تحقیق ہم واسطی اوس پیغمبر کی البتہ
نگہبانی کرنیوالی ہین کہ کوئی اوسکو ضرر نہ پہونچا سکیگی اور حفاظت قرآن کی کیاہوگی کہ ہرایکدن مومنین کی پاس موجود ہے اور کسیکی مجال
نہین ہے کہ کوئی اس قرآن مجمع موجود مین کچھہ زیادہ یاکم کرسکی پس مراد حفاظت سی بیان رسولخدا صلعم کی حفاظت ہی اور وہ بہت چہپاتی
ہی کہ کفار اونکی دینی آزار دیتی تہی اور توریت اور انجیل کو جو کہتی ہین کہ اونمین تحریف ہوئی ہی اوسکی کہتی ہین کہ رسولخدا صلعم کی زمانی
مین علمائی یہود ونصاری نی ازراہ حسد اور عناد اور واسطی طمع مال کی تحریف کرکی اپنی تابعین سے کہتی ہین کہ دیکہو اسمین صفت محمدی کہان ہے
اور جو توریت اور انجیل کہ پہلی سی چلی آتی ہین اونمین بشارات ہمارے پیغمبر کی موجود ہین دوسرے شخص پر وہ سوائے ہمارے پیغمبر کی ہرگز مطابق نہین
ہوسکتی یہود اور نصاری اونکی واسطی تاویلین کرکی اصل مطلب سے خارج کردیتی ہین اور اکثر اونمین ہی تحریفیں ہے اور اونمین سے نام آنحضرت کا
نکال ڈالاہی اور یہہ کچھہ دشوار نہین ہے چنانچہ نصارانی پہلی جو عربی ترجمہ انجیل کا چہپوایا تہا تو اوسمین لکہاتہا کہ النبوۃ فی العرب فی بنی قیدار
اور جبوقت کہ اسمین گفتگو ہوئی تو بعد اوسکی دوسری مرتبہ اوسکو چہپوایا تو فی بنی قیدار کی لفظ کو اوسمین سی اوڑادیا اور النبوۃ
فی العرب کے جملہ کو باقی رکہا اور نبوت کی معنی بلندی کی مراد لئی اور ظاہر معنی اوسکی جو پیغمبری کی ہین اوس سے اغماض کیا اور یہہ دونو
کتابین موجود ہین اسیطرح ہمیشہ تحریف کرتی چلی آئی ہین جو کتابین کہ محرف تہین وہ اونکی پاس باقی رہی اور اصل کتابین بسبب
استغنا اور عدم توجہ کی اونسی رفتہ رفتہ گم ہوگئی یہانتک کہ وہ کتابین معدوم ہوگئین اور کتب محرفہ باقی رہی اور ہمیشہ دستور ہے
کہ آدمی اپنی والدین اور اپنی قوم کا مذہب اختیار کرتاہی اگرچہ واقع مین وہ مذہب باطل ہو اور جو روایتین کہ اپنی مذہب کی
کتابون مین دوسرے مذہب کی تائید کی دیکہتاہی تو اونکو ازراہ تعصب تاویل کرکی باطل کردیتاہی اور حق پر نظر نہین کرتا اور دوسرے
مذہب کے ابطال مین سرگرم رہتاہی اگرچہ واقع مین وہ مذہب حق ہو اسی سبب سے یہودیون نے تو عیسی اور محمد علیہما السلام کو قبول
نکیا اور نصارانی باوجود ظاہر ہونی حقیقت دین اسلام کی محمد صلعم کو پیغمبر سچا نجانا بلکہ ہمیشہ درپی باطل کرنی دین اسلام کی رہتی ہین اور
حیا کہ یہہ مذہب صاف اور پاکیزہ ہے اور اسمین خدا تعالی کی توحید اور تنزیہ اور علم اور قدرت خدا کا بیان ہے اور جیسی کہ اسمین
احکام عدالت اور انصاف کی اور اخلاق پسندیدہ مذکور ہین ایسی تمام روئی زمین پر کسی مذہب مین نہین پائی جاتی
اور ایک آدمی کی مجال نہین ہے۔ کہ اپنی رائی سی ایسی احکام اور اخلاق پیدا کرے بجز اسکی کہ خدا کی جانب سی وہ احکام اور اخلاق

نازل ہوئی ہون پس ایسی مذہب حق اور پاکیزہ کو چھوڑ کر جو دوسرا مذہب کوئی اختیار کری عقل سی بہت بعید ہی اور فرماتا ہی خدا کہ
وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اور البتہ تحقیق بہیجی ہین ہمنی پہلی تجہ سی پیغمبر ای محمد صلعم فِيْ شِيَعِ الْاَوَّلِيْنَ بیچ استون پہلون کے
وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِنْ رَّسُوْلٍ اور نہین آتا تہا اونکی پاس کوئی پیغمبر اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ مگر کرتی تہی وہ ساتہہ اوسکی ٹھٹہا کرتے
جیسے کہ یہہ کفار تجہ سی ٹھٹہا کرتے ہین اور فقط تجہی کو یہہ کفار آزار نہین دیتی ہین بلکہ پہلی اس سے سب انبیا کو آزار دیتی چلی آئی ہین
اور شیع جمع شیعہ کی ہی اور شیعہ مشتق ہی مشایعت سی کہ بمعنی متابعت ہی اور اسی مقام سی شیعہ علی ہین کہ جو اونکی تابع ہین
بلا فصل بعد رسول خدا صلعم کی اور اہل سنت کی صواعق محرقہ مین روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نی حضرت علی ہی کہ یا علی انت
و شیعتک فی الجنۃ یعنی ای علی تو اور شیعہ تیری بیچ بہشت کی ہین اور فرماتا ہی خدا کہ كَذٰلِكَ ایسی ہی یعنی جیسی کہ ذکر حق کو ہمنی پہلی
کافرون کے دلون مین چلایا ہی ایسی ہی نَسْلُكُهٗ چلاتی ہین ہم اوسکو یعنی ذکر حق کو کہ وہ قرآن ہے فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ بیچ دلون گنہگارون
کی کہ وہ کفار ہین اور مضمون اوسکا جوقت اونکی دلون مین جاتا ہی تو وہ اوسکو خوب سمجھتی ہین لیکن لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ نہین ایمان
لاتی ہین وہ ساتہہ اوسکی اور بعضی کہتی ہین کہ ضمیر عائد کی نسلکہ مین استہزا کیطرف پہرتی ہی یعنی واسطی عقوبت کی اونکی دلونمین ہم ٹھٹہی کو
داخل کرتی ہین اور صاحب بیضاوی بہی یہی لکہتی ہین اور کہتی ہین کہ اسمین دلالت ہی اس امر پر کہ خدا تعالی اونکی دلونمین باطل کو پیدا
کرتا ہے نعوذ باللہ سبہا اب کفار کو عذر معقول ہو گیا خدا کی سامنی اور کل کو خدا پوچہیگا کہ تم ایمان کیون نہین لائی تو وہ جواب مین
کہینگے کہ تو نی تو ہماری دلونمین کفر کو پیدا کیا تہا ہم ایمان کیونکر لاتی کیا ہم تجہ سی بہی زیادہ زبردست تہی کہ تو تو کفر کو پیدا کری اور
ہم اوسکو اپنی دل مین سی دفع کرین اور اب ہمکو تو اپنی فعل پر جو عذاب کرتا ہی یہہ سراسر ظلم ہی کہ کری تو کوئی اور سزا ملی کسیکو اور فرماتا ہے
خدا کہ وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ اور تحقیق کہ گذر رہا ہے طریقہ پہلو لنکا کہ انبیا اونکو طرف حق کی بلاتی تہی اور وہ ایمان نہین لاتی تہی اور یا
یہہ کہ جو کوئی کہ ہلاک ہوا ہی وہ حق کی قبول نکرنی سی ہلاک ہوا ہی اور یہی حال ان مکہ والون کا ہی کہ ایک معجزہ کو دیکہکر دوسرا معجزہ
وہ طلب کرتی ہین اور پیغمبر کو جہٹلاتے ہین وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اور اگر کہولدین ہم اوپر اون منکرونکی جو کہ معجزونکو طلب کرتی ہین بَابًا
مِنَ السَّمَآءِ دروازہ کو آسمان مین سے فَظَلُّوْا فِيْهِ يَعْرُجُوْنَ پس دنکو ہو جائین وہ بیچ اوسکی کہ اوپر کو چڑہتے ہین اور عجائب غرائب قدرت خدا
کی آنکہون سے دیکہین تو نہایت عناد حق مین شک کر کے لَقَالُوْا البتہ کہین وہ کہ اِنَّمَا سُكِّرَتْ اَبْصَارُنَا سوائی اسکی نہین کہ دہشت
سنگ گئی ہین آنکہیں ہماری کہ اصل شی ہمکو معلوم نہین ہوتی بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُوْرُوْنَ بلکہ ہم قوم ہین جادو کی گئی کہ محمد نی ہمپر جادو
کر دیا ہی اور سکرت کو ابن کثیر نی مخفف پڑہا ہی اور اب خدائی تعالی دلیلین اپنی توحید اور قدرت کی بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے
کہ وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا اور البتہ تحقیق پیدا کیا ہے ہمنی بیچ آسمان کے برجون کو کہ وہ بارہ ہین اور امام
محمد باقر علیہ السلام سے فرمایا ہے کہ برج ستارے ہین اور اونمین سے یہہ تو ربیع اور گرمی کیواسطی ہین حمل
ثور جوزا سرطان اسد سنبلہ اور ربیع اوسوقت سی شروع ہوتی ہی کہ آفتاب برج حمل مین آتا ہے اور چہہ برج اونمین سے
خریف اور سرما کیواسطے ہین میزان عقرب قوس جدی دلو حوت اور خریف اوسوقت سے شروع ہوتی ہے کہ
آفتاب میزان مین آتا ہے اور اوسیوقت سی پانی برتن مین سرد ہونا شروع ہو جاتا ہی اور یہہ منزلین آفتاب اور ماہتاب کی ہین آفتاب
تو ایک مہینی ایک برج مین رہتا ہی اور تمام سال مین بارہ برجونکو طی کرتا ہی اور ماہتاب اڑہائی روز ایک برج مین رہتا ہی یا دو روز اور ایکروز کی
تہائی ایک برج مین رہتا ہی اور ایک مہینی مین بارہ برجونکو طی کرتا ہی اور امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا کہ آفتاب کیواسطی تین سو ساٹہہ برج ہین
اور ہر ایک برج اونمین سی مثل جزیرہ عرب کے ہی ہر روز ایک مین نازل ہوتا ہی پس جسوقت غائب ہوتا ہی تو حد وسط عرش کی طرف

منتہی ہوتا ہی اور صبح تک سجدہ مین رہتا ہی اور پہر مطلع کیطرف جاتا ہی اور اوسکے ہمراہ دو فرشتے ہوتی ہین اور حضرت امیر نی جو فرمایا کہ آفتاب
کیواسطی تین سو ساٹھہ برج ہین تو مراد اوس سے یہہ ہی کہ تین سو اور ساٹھہ روز جو سال کے ہین ان سب ایام مین برج مین رہتا ہے
اور ہر ایک برج مین تیس روز تقریبا رہتا تو بارہ برج ہین تمام سال میں تین سو ساٹھ ہو اور ہمیشہ برجون مین رہیگا اور فرماتا ہے خدا کہ وَزَيَّنَّاهَا لِلنَّاظِرِينَ
اور آراستہ کیا ہے ہمنے اون برجون کو یا آسمان کو واسطے نظر کرنیوالون کی ستارون سی کہ بنظر عبرت اونکو دیکھین اور اونکی پیدا
کرنیوالے کی وحدانیت اور قدرت کیطرف راہ لیجاوین وَحَفِظْنَاهَا اور نگاہ رکہا ہمنے اوس آسمان کو مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ رَجِيمٍ ہر شیطان
راندہ گئی سی کہ ہرگز اوپر نہین جا سکتا تاکہ آسمان کی باشندونکی دلون مین وسوسہ ڈالی اور اونکی باتونسی مطلع ہو إِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ مگر وہ
شخص کہ چورایسی سخن مسموع کو آسمان تک جاکر اسطرح سے کہ بسبب مناسبت کی درمیان اوسکی اور درمیان ملائکہ کی لطافت مین کوئی
بات اونسے سنے یا ستارونکی حرکات اور اوضاع سی کچہہ معلوم کری فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ مُبِينٌ پس اوسکے پیچہے لگیگا اوسکی شہاب روشن کہ
وہ شعلہ آگ کا مثل ستارہ کی ہی اور فرشتی اوسکو مارتی ہین تاکہ شیطان آسمان پر نجاتی پائی اور حضرت صادق علیہ السلام سی روایت ہے فرمایا کہ
ابلیس ساتون آسمانون پر جاتا تہا جوقت حضرت عیسےٰ پیدا ہوئی تو تین آسمانونکی جانیسے بند ہوا اور چوتہی آسمان تک جاتا تہا اور
جسوقت ہمارے پیغمبر پیدا ہوئی تو ساتون آسمانونکی جانیسے بند ہوگیا اور شعلون کی تیر اوسپر پڑنے لگی اور جسوقت کثرت سے یہہ شعلی مثل ستارہ کی
گرنے لگی تو قریش نے کہا کہ یہہ قیامت ہے جسکو کہ ہم اہل کتاب سے سنتے تہی اور قمی نی اپنی تفسیر مین لکہا ہی کہ مکہ مین ایک یہودی تہا اور یوسف
اوسکا نام تہا جسوقت اوسنی اون ستارونکو حرکت کرتے ہوئی اور چلتے ہوئی دیکہا تو قریش کے مجلس مین آیا اور کہا کہ ای گروہ قریش
آج شب کو تمہاری قوم مین کوئی لڑکا پیدا ہوا ہے کہا کہ نہین یہودی نی کہا کہ تم خطا پر ہو واسطے کہ توریت مین لکہا ہے کہ اس شب کو پیغمبر
آخر الزمان اور افضل انبیاء پیدا ہوگا اور ہماری کتابون مین لکہا ہی کہ جسوقت وہ پیغمبر پیدا ہوگا تو ستارونسے شیاطین کو مارینگے اور
آسمانونکی جانیسے وہ شیطان بند ہوجاینگے ہر ایک شخص ہمانسے اپنے گھر کو گیا اور رات اپنے گھر مین جاکر پوچہا تو سنا کہ آج شب کے عبد اللہ بن عبد المطلب
کے بیٹا پیدا ہوا ہی اور روایت ہے کہ حضرت صلعم کی ولادت کی وقت بہت عجائب امور ظہور مین آئی تہی کہ طاق کسرے کو لرزہ ہوگیا اور
جو دہ کنگرہ اوسکی گر پڑی اور زمین بیچ اوسکے تنک شق ہوکر دو حصہ برابر ہوگیا چنانچہ ابتک موجود ہی اور آگ فارس کے کہ ہزار برس سے روشن تہی
اور اوسکی پرستش کرتی تہی خاموش ہوگئی اور علم کاہنون کا جاتا رہا اور جادو ساحرونکا شکست ہوگیا اور جو بت کہ عالم مین تہا وہ اندہا ہوگیا اور
دریا ساوہ کہ اوسکی پرستش کرتی تہی خشک ہوگیا اور اب نمک زار ہوگیا ہی نزدیک کاشان کی ہی اور نور اوس شب کے طرف حجاز کے
روشن ہوا اور تمام عالم مین پہیل گیا اور تخت ہر بادشاہ کا سرنگون ہوگیا اور ہر بادشاہ اوس شب کو گونگا ہوگیا اور ملائکہ اور ارواح
انبیاء کی حاضر ہوئی اور رضوان حورونکو ہمراہ لیکر آیا اور آفتابہ اور طشت سونی اور چاندی کی حاضر کئے اور حضرت آمنہ کیواسطی بہشت سے
شربت لائی اور بعد ولادت کے حضرت کو بہشت کے پانی سے غسل دیا اور بہشت کے عطر سی حضرت کو معطر کیا اور مہر نبوت کو حضرت کے
پشت پر چہاپ دیا اور بہشت کی ریشمی سفید کپڑی مین حضرت کو لپیٹ دیا اور فرماتا ہی خدا کہ وَالْأَرْضَ مَدَدْنَاهَا اور زمین
کو بچہایا ہمنے اوسکو پانی پر کعبہ کی نیچی سی وَأَلْقَيْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ اور ڈالے ہمنی بیچ اوسکی پہاڑ بلند قایم وَأَنْبَتْنَا فِيهَا
مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَوْزُونٍ اور اوگایا ہمنے بیچ اوسکے ہر چیز اندازہ کی گئی کو مثل اشجار اور جواہر کی وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ اور
کردی ہمنے واسطے تمہارے بیچ اوسکے معاشین کہ جو سبب زندگانی کی ہین اور دنیا مین گذارہ کرینگی مثل ہرچیز اور طعام کی وَمَنْ لَسْتُمْ
لَهُ بِرَازِقِينَ اور کر دیا ہمنے واسطی تمہارے اوسکو کہ نہین ہو تم واسطی اوسکی روزی دینیوالی مثل زوجہ اور اولاد اور غلام اور لونڈی اور
گہوڑے اور اونٹ اور بیل اور گوسفند وغیرہ کے کہ جنکا تو وہم ہوتا ہی کہ روزی دینیوالی اونکی تم ہو اور حالانکہ تم نہین ہو حقیقت

ہین وزنی سبکو ہم ہی تہی مین اونکو ہی اور سبکو ہی وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اور نہین ہے کوئی چیز مخلوقات مین سے اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ مگر نزدیک ہمارے ہین خزانے
اوسکے یعنی ہمارے زیر حکم ہین کہ ہم جب چاہتی ہین اپنی قدرت سے پیدا کرتے ہین اور نکالتی ہین انہین خزانون سے وَمَا نُنَزِّلُهٗٓ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ
اور نہین نازل کرتے اور بہیجتے ہین ہم اوسکو مگر ساتھہ اندازہ معلوم کے یعنی ہم اپنی قدرت کی خزانون سے ایک اندازہ کی ساتھہ موافق مصلحت کے
بہیجتے ہین کہ نہ کم اوس سے چاہتے اور نہ زیادہ اوس سے بلکہ جسقدر کہ حکمت تقاضا کرتی اوسیقدر ہم بہیجتے ہین اور بعضے مفسرین لکہتی ہین کہ مراد
خزانون سے آب باران ہے کہ اوس سے اوگاتا ہے بقدر احتیاج حیوانات کی غلہ اور چارہ کو اور فرماتا ہی کہ وَاَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ اور بہیجا ہمنے
ہواؤن کو حاملہ کرنیوالی درختون کو پہلون سے یا اوٹہانیوالی بادلون کو اور جمع لائی ریاح کو کیونکہ بہت سی ہی اور فرماتا ہی کہ فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً
پس اوتارا ہمنے آسمان سے پانی کو فَاَسْقَيْنٰكُمُوْهُ پس سیراب کیا ہمنے تمکو اوس سے اور تمہارے تصرف مین اوسکو دیا وَمَآ اَنْتُمْ لَهٗ
بِخٰزِنِيْنَ اور نہین ہو تم واسطی اوس پانی کی خزانہ کرنیوالی کہ وہ ہماری خزانہ مین ہے جب چاہتی ہین ہم اوسکو نازل کرتی ہین اور تم اوسکی
قدرت نہین رکہتے ہو اور جو جمع کہ چشمون اور تالابون مین ہے وہ بہی ہمارے خزانون مین سے ہی اور اوسکو بہی ہم ہی نگاہ رکہتے ہین اگر ہم چاہین تو
وہ خشک ہو جاوی اور فرماتا ہی کہ وَاِنَّا لَنَحْنُ نُحْيٖ اور تحقیق کہ ہم البتہ ہم ہی زندہ کرتی ہین ہم بدنون بیجانونکو اگر وَنُمِيْتُ اور مارتے
ہین ہم زندونکو اونکی جانین نکالکر وَنَحْنُ الْوٰرِثُوْنَ اور ہم ہی وارث ہین کہ سب فنا ہو جاتے ہین اور ہم باقی رہتے ہین اور موجود اور باقی فانی کا
وارث ہوتا ہی وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ اور البتہ تحقیق جانا ہمنی آگی بڑہجانیوالون کو تم مومنین سے وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِيْنَ
اور البتہ تحقیق جانا ہی ہمنی پیچہی رہجانیوالونکو کہ کون پہلی مرگیا ہی اور کون پیچہی مریگا اور یا یہہ کہ جانا ہی ہمنی جہاد مین آگی جانیوالونکو تم مین سے
اور پیچہی رہجانیوالون کو اور یا یہہ کہ جانا ہی ہمنی صفت نماز مین آگی ہونیوالونکو اور پیچہے ہونیوالونکو اور بعضے کہتی ہین کہ رسول خدا صلعم کے
عہد مین نماز کیوقت عورتین اخیر صف مین کہڑی ہوتی تہین اور مرد اول صفون مین اور بعضے مرد اخیر صف مین جاتی تہی عورتون کی
دیکہنے کو اور بعضے عورتین اول صف مین آتی تہین تاکہ اونکو کوئی نہ دیکہی اس آیت مین خدا تعالی اونکا حال بیان کرتا ہے وَاِنَّ رَبَّكَ اور
تحقیق کہ پروردگار تیرا ای محمد صلعم هُوَ يَحْشُرُهُمْ وہی جمع کریگا اونکو قیامت مین پہلونکو اور پچہلونکو سبکو واسطی جزائے اعمال کی اِنَّهٗ
حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ تحقیق کہ وہ صاحب حکمت ہی جاننے والا ظاہر اور باطن کا اور فرماتا ہی کہ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ اور البتہ تحقیق پیدا
کیا ہی ہمنی آدمی کو یعنی آدم علیہ السلام کو مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ مٹی سوکہی بجنی والی مٹی سیاہ متغیر گارے سڑی ہوئی سی اور
صلصال اوس مٹی خشک کو کہتی ہین کہ جسکو بہگی بعد خشک ہو جاوی اور ہاتہہ مارنیسی اوس مین سے آواز آنی لگی اور جب اوسکو پکاؤ تو اوسکو فخار
کہتے ہین اور حما اوس مٹی کو کہتی ہین کہ جو پانی ڈالکر سڑنیسے سیاہ ہو جاتی اور مسنون اوس مٹی کو کہتی ہین کہ جو کسیکی صورت مار کر دی جاتی
اور سڑنیسے اوس مین بو آنی لگی اور فرماتا ہی کہ وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ اور جان کو کہ باپ جنون کا ہی پیدا کیا ہی ہمنی اوسکو پہلی اوس
انسان سے مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ آتش تیز مسامات مین گہسنے والی بی دودکی سے حضرت آدم کی پیدایش کا ذکر پہلی آیت سے سورہ بقر مین انی جاعل فی
الارض خلیفہ کی تفسیر مین ہو چکا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ باپ تین ہین آدم کہ مومن پیدا ہوئے تہی اور جان کہ مومن
پیدا ہوا تہا اور ابلیس کہ کافر تہا اور اوسکی بہی سب اولاد ہین زیادہ نہین ہوتے اور قمی نی اپنی تفسیر مین لکہا ہی کہ تمام جن اولاد جان کی ہین اور
اونمین مومن بہی ہین اور کافر بہی ہین اور یہودی بہی ہین اور نصرانی بہی ہین اور سوائے اسکی مذاہب مختلف ہین اور شیاطین اولاد ابلیس کے
ہین اور اونمین مومن کوئی نہین ہی مگر ایک شخص هام بن ہیم بن لاقیس بن ابلیس کہ وہ ایمان لایا تہا اور جناب رسول خدا صلعم کے
پاس حاضر ہوئے اور اوسکو آنحضرت نی جسم دار ہولناک دیکہکر فرمایا کہ تو کون ہی کہا کہ مین هام بن ہیم بن لاقیس بن ابلیس ہون اور جس روز کہ قابیل نی
ہابیل کو قتل کیا ہی اوس روز مین ایک لڑکا چند سال کا تہا اور حضرت نوح کی ہاتہہ پر مینی توبہ کی ہے اور کشتی مین اونکی ہمراہ مین موجود

تہا اور جبوقت اونہونے قوم کی غرق ہونیکی دعا کی تہی مینی اونکو منع کیا تہا اور جبوقت ابراہیم آگ میں ڈالی گئی تہی میں اونکے ہمراہ تہا اور میں موسی کی ہمراہ تہا جبوقت
فرعون غرق ہوئے اور بنی اسرائیل نی نجات پائی ہی اور میں ہود کی ہمراہ تہا جبوقت اونہی اپنی قوم کی ہلاک ہونیکی واسطے دعا کی تہی اور اس دعا سی مینی
اوسکو منع کیا تہا اور صالح کی ہمراہ بہی میں تہا اور قوم پر دعای بد کرنی سی اونکو مینی منع کیا تہا اور تمام کتابین مینے پڑہی ہیں اور سبنے تیری آنیکی خوشخبری
دی ہی اور انبیاء علیہم السلام نی تجہکو سلام کہا ہے اور وہ کہتی تہی کہ تو سب انبیاء سی افضل ہے اور جو کچہہ خدا نی تجہپر نازل کیا ہے یا رسولخدا مجہکو تعلیم کر
رسولخدا صلعم نی امیر المومنین علیہ السلام سی فرمایا کہ تو اسکو تعلیم کر پام نی عرض کی کہ یا رسولخدا میں پیروی نہیں کرتا ہون مگر پیغمبر کی یا وصی پیغمبر کی
یہہ کون ہے کہ جسکو میری تعلیم کیواسطے حکم کرتی ہو حضرت نے فرمایا کہ یہہ بہائی میرا ہے اور وصی میرا ہے اور وزیر میرا ہے علی بن ابی طالب کہا کہ ان
نام اوسکا مینی کتابونمین پڑہا ہی اور حضرت علی نی احکام دین اونکو تعلیم کئی اور فرماتا ہے خدا کہ وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اور یاد کر تو جبوقت
کہا پروردگار تیری نی واسطے فرشتونکی یعنی خدا تعالی نی فرشتون سے کہا کہ اِنِّیْ خَالِقٌ بَشَرًا تحقیق میں پیدا کرنیوالا ہون آدمی کو مِنْ صَلْصَالٍ
مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ خشک مٹی بجنی والی مٹی متغیر گارہی سڑی ہوئی سی فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ پس جبوقت درست کر دون اوسکو اور اوسکی سب اعضا
بنا کر ایک پتلا طیار کر دون وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ اور پہونکون میں بیچ اوسکے روح خالص پیدا کی ہوئی اپنی سی اور وہ اوس روح سی زندہ ہو جاوے
فَقَعُوْا لَهٗ پس گر پڑو تم واسطے اوسکے ای فرشتون سٰجِدِیْنَ سجدہ کرنیوالی ہو کر تعظیم اور تکریم کا سجدہ اوسکو کرو اور ساجدین حال واقع ہوا ہے
اور جبوقت روح اوسمین پہونکی اور زندہ ہوا تو فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ پس سجدہ کیا فرشتون نے کل ان فرشتون نے سبنے اِلَّآ اِبْلِیْسَ مگر ابلیس نے کہ اوسنے
از راہ تکبر اَبٰٓی اَنْ یَّكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِیْنَ انکار کیا اسنے کہ ہووے وہ ہمراہ سجدہ کرنیوالونکی اور سجدہ کرے مثل فرشتون کی قَالَ کہا خدا نی کہ یٰٓاِبْلِیْسُ
مَا لَكَ ای ابلیس کیا عذر ہی واسطے تیری اَلَّا تَكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِیْنَ کہ نہووی تو ہمراہ سجدہ کرنیوالونکی قَالَ لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ کہا ابلیس نی
کہ نہیں ہون میں ایسا کہ سجدہ کرون میں واسطے آدمی کی کہ خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ پیدا کیا تونی اوسکو بجنی والی سیاہ سڑی ہوئی مٹی سی کہ اسکو تونی عناصر
میں سے کم مرتبہ والی عنصر سی پیدا کیا ہے کہ وہ مٹی سی ہے اور تونی مجہکو بہت بزرگ اور نفیس عنصر سی پیدا کیا ہے کہ وہ آتش ہے اور وہ نورانی اور
روحانی ہے پس میں بہتر ہون نورانی اور روحانی ہے وہ کثیف کی کہ واسطے سجدہ کیجئے ابلیس نے آدم کی ظاہر کو دیکہا اور اوسکے باطن پر نظر نکی کہ اوسمین کیا کیا اسرار اور کمالات
بہری ہوئی ہیں اور روح کے حال سے حضرت صادق علیہ السلام سی سوال کیا گیا تہا کہ کیونکر پہونکی گئی تہی وہ آدم کے بدن میں فرمایا کہ
روح متحرک ہے مثل ریح کی اور نام اوسکا روح اسواسطے رکہا گیا کہ وہ مشتق ہے ریح سے اور ہمجنس ہے ریح کی اور اپنی نفس کیطرف
خدا تعالی نی اوسکو منسوب کیا ہے اور فرمایا کہ روحی یعنی روح میری یہہ اسواسطے کہا کہ اوسکو سب روحون پر برگزیدہ کیا ہے اور دوسری
روایت میں اسطرح سی فرمایا کہ فرشتونکو خدا تعالی نے حکم دیا اوس نے روح کو آدم میں پہونکا اور اونہیں حضرت سے روایت ہے
فرمایا کہ مومن کی اور اوسکی بدن کی مثل جواہر کی ہی کہ صندوق میں ہووے جبوقت جواہر کہ صندوق میں سی نکالو تو صندوق بیکار
اور روحیں بدنون میں آمیختہ نہیں ہوتی اور نہ داخل ہیں بلکہ اونکو احاطہ کئی ہوئی ہیں اور ایک اور روایت میں ہے کہ روح کو تمثیل
کہہ سکتی ہیں نہ سبک اور نہ وہ ایک جسم رقیق ہے کہ ملابس ہے قالب کثیف کو اور بمنزلہ ہوا کی ہے شیشہ میں جبوقت اوسکو پہونکو تو شیشہ
اوس سے پر ہو جائے اور وزن شیشہ کا اوسکے داخل ہونے سے اور نکلجانے سے نہ زیادہ ہوتا ہے نہ کم اور ایسی ہے روح ہے کہ اوسکے
واسطے نہ گرانی ہے نہ سبکی ہی اور جبوقت ابلیس نے حضرت آدم کو سجدہ نکیا تو خدا تعالی کا اوپر عتاب ہوا اور فرمایا کہ تو یہان سی نکلجا چنانچہ
فرماتا ہے خدا کہ قَالَ کہا خدا نی کہ فَاخْرُجْ مِنْهَا پس نکلجا تو اوس بہشت سی یا آسمان سے یا زمرہ ملائکہ سی یا اوس مرتبہ سی کہ جو تجہکو
حاصل ہے فَاِنَّكَ رَجِیْمٌ پس تحقیق کہ راندہ گیا ہے خیر اور نیکی سی وَّاِنَّ عَلَیْكَ اللَّعْنَةَ اور تحقیق کہ اوپر تیری لعنت اور دوری
ہے رحمت میری سی اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ تا روز قیامت اور بعد اوسکے تو دوزخ میں جلیگا قَالَ کہا ابلیس نے کہ رَبِّ ای پروردگار

میری فَانْظِرْنِیْ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ پس مہلت دی تو مجھکو اوس دن تک کہ اوٹہائی جائینگی قبرونسی واسطی جزائی اعمال کی اور خدا تعالی نی فرمایا کہ تیا
تمکیا تجہپر لعنت ہی اسواسطی کہ وہ انتہا لعنت کرنیکا ہی اور بعد اوسکی روز جزا ہی کہ وہ دار تکلیف نہین ہے اور ابلیس نی قیامت تک مہلت چاہی تہی کہ
نمری اسواسطی کہ قیامت کی دن کوئی مرتا نہین ہی یہہ جانکر اوسنی مہلت چاہی لیکن خدا نی قبول کیا بلکہ قَالَ فرمایا کہ فَاِنَّکَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ
پس تحقیق کہ تو مہلت دیے گیونسی ہی اِلٰی یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ طرف دن وقت معلوم کی یعنی وقت معلوم تک کہ وہ وقت پہونکنی صور اول کا ہے
کہ اوسوقت تمام دنیا فنا ہوجائیگی اور ابلیس بہی فنا ہوگا اور حضرت صادق علیہ السلام سی ایک روایت مین یہہ ہے کہ ابلیس صور کی بعد اور دوسری
صور سی پہلی مریگا اور ابلیس کو اسقدر مدت تک مہلت دینی مین یہہ مصلحت ہے کہ بسبب گمراہ کرنی اور بہکانی آدمیونکی وہ عذاب سخت مین گرفتار ہوگا
اور آدمیونکی واسطی یہہ فائدہ ہی کہ اوسکی وسوسہ کو دور کرکی مستحق سعادت ابدی کی ہون اور ہرچند خدا تعالی بدون استحقاق کی بہشت مین داخل
کرسکتا ہی اور داخل کریگا ہی لیکن استحقاق سی داخل ہونیمین جو لطف ہی اور درجی ہین وہ بدون استحقاق مین نہین ہی اور جب وقت ابلیس
کو مہلت ملی تو قَالَ کہا اوس نی کہ رَبِّ بِمَا اَغْوَیْتَنِیْ ای پروردگار میری بسبب اسکی کہ گمراہ کیا ہی تونی مجھکو راہ بہشت سی یا یہہ کہ ناامید
کیا ہے تونی مجھکو رحمت اپنی سی تو لَاُزَیِّنَنَّ لَهُمْ البتہ آراستہ کرکی دکہلاؤنگا مین واسطے اون آدمیونکی گناہ کو کہ وہ اوسکو خوب جانکر
طرف اوسکے رغبت کرین فِی الْاَرْضِ بیچ زمین کے وَلَاُغْوِیَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ اور البتہ گمراہ کرونگا مین اونکو سبکو اپنی طرف بلاکر یا ناامید
کرونگا مین اونکو تیری رحمت سی اپنی طرف کہینچکر اِلَّا عِبَادَکَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِیْنَ مگر بندی تیری اونمین خالص کی گئی کہ جو خاص ہین کہ اونمین مکر اور
فریب میرا اثر نکریگا قَالَ کہا خدا نی کہ هٰذَا یہہ خالص کرنا ایمانکا شرک سی اور افعال بدسی صِرَاطٌ ایک راہ ہی حق کہ عَلَیَّ اوپر میرے
کہ رعایت اونکی ہے کہ مُسْتَقِیْمٌ سیدہی کہ وہ راہ کبہی اور گمراہی سی اور بعضون نی عَلِیٌّ کو مرفوع پڑہا ہی یعنی بدون حرف جرکی ایک کلمہ مقرر کی جگہ
کی معنی مین یہہ راہ بلند سیدہی ہی اِنَّ عِبَادِیْ تحقیق بندی میری خالص کی گئی لَیْسَ لَکَ عَلَیْهِمْ سُلْطَانٌ نہین ہے واسطی تیری اوپر اون کی
غلبہ کہ تو اونکو گمراہ کرسکی اِلَّا مَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْغٰوِیْنَ مگر جو شخص کہ پیروی کری تیری گمراہون سی کہ اوپر تو البتہ غالب ہوگا اور صراط مستقیم سی مراد
طریق امیر المومنین علیہ السلام کا ہے چنانچہ بعضی روایت مین آیا ہے اور اگر صراط کو مضاف کرو طرف علی کی اور علی سی مراد امیر المومنین ہو
اور مستقیم کو اوسکی خبر کہو تو معنی اوسکی یہہ ہونگی کہ یہہ راہ علی کی سیدہی ہی اور اب خدا تعالی ابلیس کے اور اوسکی پیروی کرنیوالی آدمیون کی
تامعین بیان کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِیْنَ اور تحقیق دوزخ البتہ وعدہ کی جگہہ اونکی ہی سب کی ابلیس کی بہی اور
اوسکی پیروی کرنیوالون کی بہی لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ واسطی اوس دوزخ کی سات دروازی ہین کہ لِکُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ
واسطی ہر ایک دروازے کے اون دوزخیون مین سی ایک حصہ ہے قسمت کیا گیا کہ ہر مذہب والا ایک دروازہ سی داخل ہوگا اور بعضی روایت مین آیا ہے
کہ مراد اوس سے سات طبقے دوزخ کے ہین اور حضرت علی سی روایت ہی فرمایا کہ دوزخکی سات دروازی اسواسطے ہین کہ طبقی اوسکی سات ہین
ایک طبقہ کی اوپر دوسرا طبقہ اور اون حضرت نے ہاتہہ اپنا دوسرے ہاتہہ پر رکہکر فرمایا کہ اسطرح سی طبقے اوسکے ہین اور نیچے سب کے جہنم
ہے اور اوپر اوسکے لظی ہے اور اوسکی اوپر حطمہ ہے اور اوسکی اوپر سقر ہے اور اوسکے اوپر جحیم ہے اور اوسکی اوپر سعیر ہے اور اوسکی اوپر
ہاویہ ہی اور بعضی روایت مین یہہ ہے کہ اوپر سب کے جہنم ہی اور نیچے سب کے ہاویہ ہے اور کہتی ہین کہ جہنم مقام اہل توحید کی گنہگارون کا ہے اور لظی
مقام نصارا کا ہے اور حطمہ مقام یہود کا ہے اور سعیر مقام صابئین کا ہی اور سقر مقام آتش پرستونکا ہے اور جحیم مقام مشرکون کا ہی اور
ہاویہ کہ اوسکو اسفل السافلین کہتی ہین مقام منافقون کا ہی اور منافقین عام ہین خواہ رسول خدا صلعم کی زمانہ کی ہون جو کہ حضرت کی اصحاب
میں سے ہوتی تہی اور خواہ حضرت کی زمانہ کی بعد کی ہون قیامت تک اور اسی وجہ مین بہت سخت عذاب ہے اسواسطی کہ گناہ بہی منافقونکا بہت بڑا ہی اسواسطے
اونکو اسی جگہ مین کہا ہے چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ اور حضرت صادق علیہ السلام سی روایت ہے کہ فرمایا کہ دوزخ

ذکر طبقات دوزخ

کے ساتھہ دروازے ہین اون دروازون مین سے ایک دروازے مین سے تو فرعون اور ہامان اور قارون داخل ہونگے اور ایک دروازے مین سے مشرکین اور کفار داخل
ہونگے اور جو فرقہ کہ خدا پر ایمان نہین لایا ہی اور ایک دروازے مین سے بنی امیہ داخل ہونگے اور کہتی ہین کہ ایک روز رسول خدا صلعم نماز پڑہتی تہی اور
ایک عورت صحرا نشین اودہر سی گذرتی تہی حضرت کو مسجد مین دیکہکر مسجد مین داخل ہوئی اور دو رکعت نماز کی حضرت کے پیچہے اوسنی پڑہی اور
حضرت کو خبر نہی کہ میرے پیچہے کوئی نماز پڑہتا ہی حضرت نے بعد حمد کی یہہ سورت شروع کی جسوقت اس آیت پر پہونچی تو اوس عورت نے سنتے
ہی ایک نعرہ مارا اور بیہوش ہوکر گر پڑی جسوقت حضرت نماز سی فارغ ہوئی تو پانی طلب کی اور سر چہرہ کا جس وقت وہ ہوش مین آئی تو حضرت نے پوچہا کہ کیا حال
ہے تیرا کہا کہ یا رسول خدا جسوقت مینی اس آیت کو سنا کہ ان جہنم لموعدہم اجمعین لہا سبعة ابواب تو بیہوش ہوکر زمین پر گر پڑی وا ویلاہ کیا ہر عضو میرا داخل
ہر دروازہ دوزخکی ہوگا سات دروازون مین سے حضرت نے فرمایا کہ ایسا نہین ہے بلکہ مراد اوس سے یہہ ہی کہ ہر فرقہ کو موافق اونکی اعمال کی اوسمین عذاب
کرینگی اوس عورت نے عرض کی کہ یا رسول خدا مین ایک عورت نادار و مفلس ہون کہ میری پاس کچہہ مال نہین ہے لیکن میرے پاس سات غلام ہین اونکو گواہ کرتی
ہون کہ مینی سبکو آزاد کیا واسطی خلاصی ہر دروازے کی دوزخکی دروازون مین سے جبرئیل نازل ہوئی اور کہا کہ یا رسول خدا صلعم اس عورت کو خوشخبری دی کہ
خدا تعالی نے دوزخکی دروازونکو تجہپر حرام کیا اور بہشت کی دروازے تیرے واسطی کہول دئی اور اب خدا تعالی بہشت کا اور اوسکی نعمتون کا ذکر کرتا ہی
چنانچہ فرماتا ہی کہ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ تحقیق پرہیزگاری کرنیوالی گناہون سی فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ بیچ بہشتون کے ہین اور چشمونکی کہ وہ پانی اور شیر
اور شراب اور شہد کی ہین کہینگے فرشتے اون پرہیزگارون کو کہ اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ داخل ہو تم اون بہشتون مین ساتہہ سلامتی
کے ہرآفت سی اٰمِنِيْنَ بخوف ہونیوالے دال سی وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اور نکال لینگی ہم جو کچہہ کہ بیچ سینون
اونکی کی کینہ اور حسد ہی اگر وہ دنیا مین رکہتے تہی کچہہ کینہ اور حسد اور ریا یہہ کہ اسواسطی حسد اور کینہ کو نکال لینگی کہ بہشتون مین کسی جہہ
کا رشک اور حسد آپسمین نکرین کہ اِخْوَانًا بہائی ہوجائینگے وہ آپسمین اور ایک دوسری پر مہربانی کرنی لگی اور دوست اوسکا ہو جاوینگے بیٹہنے والی
ہونگی عَلٰى سُرُرٍ اوپر تختونکی مُّتَقٰبِلِيْنَ آمنے سامنے ہونیوالی ہوکر لَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا نَصَبٌ نہ پہونچیگا اونکو بیچ اون بہشتونکی کوئی رنج
اسواسطی کہ وہ مقام عیش و آرام کا ہی وَّمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ اور نہ وہ اوسمین سی نکلنے والی ہین بلکہ ہمیشہ ابد الاباد اون بہشتون مین
رہینگی اور حضرت صادق علیہ السلام سی روایت ہے کہ اپنی شیعون کی طرف خطاب کرکی فرمایا کہ واللہ تم ہو وہ آدمی جنکی سینونسی کینہ
اور حسد کو نکال لیجیگا اور فرماتا ہی خدا کہ نَبِّئْ خبر دی تو ای محمد صلعم عِبَادِيْٓ بندون میرے کو کہ اَنِّيْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ تحقیق مین بخشنی والا ہون
جو کوئی کہ بخشش چاہی الرَّحِيْمُ مہربان ہون اوس شخص پر کہ توبہ کری وَاَنَّ عَذَابِيْ اور تحقیق عذاب میرا واسطی گنہگارونکی جوکہ توبہ کرنیسی منہ پہیری
ہین هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ وہی ہے عذاب دردناک واسطی گنہگارونکی پس بندہ کو چاہئی کہ اوسکی رحمت کا امیدوار رہی اور اوسکی عذاب سے ڈرتا رہی
اور بہشت اور دوزخ کا ذکر خدا تعالی نے کر لیا تو اب حضرت ابراہیم کی مہمانون کا یعنے اون فرشتون کا ذکر کرتا ہی جو کہ حضرت لوط
کی امت کی ہلاک کرنیکی واسطی آئی تہی اور پہلی ہلاک کرنیسے حضرت ابراہیم کی مہمان ہوے تہے اور اونکو خوشخبری اسحاق کی پیدا ہونیکی ساتہہ کے
بہیشے دی تہی چنانچہ فرماتا ہی خدا کہ وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ اور خبر دی تو اونکو ای محمد صلعم مہمانون ابراہیم کی سی کہ وہ تین
فرشتے تہی یا آٹہہ یا بارہ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ جسوقت کہ داخل ہوئی وہ فرشتے اوپر اوسکی یعنی ابراہیم کی پاس آئے تو ابراہیم سے
فَقَالُوْا سَلٰمًا پس کہا اونہون نی کہ سلام ہی سلام مفعول مطلق فعل محذوف کا ہی قَالَ کہا ابراہیم نی اِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُوْنَ
کہ تحقیق ہم تمسے ڈرنیوالی ہین قَالُوْا کہا اون فرشتون نی کہ لَا تَوْجَلْ نہ خوف کرتو ای ابراہیم ہم سی کہ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ
تحقیق ہم خوشخبری دیتی ہین تجہکو ساتہہ لڑکی دانا کی کہ وہ اسحاق ہی اور حضرت باقر اور حضرت صادق علیہما السلام نی فرمایا ہی کہ یہہ خوشخبری
اسمعیل کی پیدا ہونیکی ہاجرہ کی شکم سی تہی اور اس خوشخبری سی تین برس پیچہے حضرت اسمعیل پیدا ہوئی ہین قَالَ کہا ابراہیم

نے اون مہمانون سے تعجب کے راہ سے کہ قَالَ اَبَشَّرْتُمُوْنِیْ کہا خوشخبری دیتی ہو تم مجھکو عَلٰۤی اَنْ مَّسَّنِیَ الْکِبَرُ اوپر اسکی کہ پہنچا ہے مجھکو بڑھاپا بیچ اس
وقت مین تم خوشخبری مجھکو دیتی ہو کہ مین بوڑھا ہو گیا ہون فَبِمَ تُبَشِّرُوْنَ پس ساتھ کس چیز کی خوشخبری دیتی ہو تم مجھکو کہ بڑھاپی مین
تو بچہ کا پیدا ہونا خلاف عادت کے ہی اگرچہ قدرت خدا سی کچھ بعید نہین ہے اور تبشرون کو نافع نے بتخفیف نون اور کسرہ نون پڑھا ہی اور
ابن کثیر نے بتشدید نون پڑھا ہی اور کسرہ نون اور باقیون نے بتخفیف نون اور فتح نون پڑھا ہی قَالُوْا کہا اون فرشتون نے کہ
بَشَّرْنٰکَ بِالْحَقِّ خوشخبری دی ہی ہمنے تجھکو ساتھ حق کے اور راستی کی بدون شبہ اور شک کے فَلَا تَکُنْ مِّنَ الْقٰنِطِیْنَ پس مت ہو
تو نا امیدون سے بلکہ امیدوار رہ کہ خدا تعالی قادر ہے چاہی بوڑھی سی پیدا کری چاہی جوان سے اور چاہی بدون باپ و ماں کی قَالَ
کہا ابرہیم نے کہ وَمَنْ یَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖۤ اور کون شخص ہے کہ نا امید ہووی رحمت پروردگار اپنی سی یعنی کوئی نہین نا امید ہوتا ہے
رحمت پروردگار اپنی سی اِلَّا الضَّآلُّوْنَ مگر گمراہ لوگ کہ جنہون نے خدا کو نہین پہچانا ہی اور اوسکی فراخی رحمت اور علم اور قدرت کو نہین
جانا ہے اور مین ہرگز نا امید نہین ہون اپنی پروردگار کی رحمت سے اور یقنط کی نون کو کسائی نے مکسور پڑھا ہی اور ابراہیم نے کئی فرشتی دیکھی تو
اپنے دل مین کہا کہ خوشخبری دینی کیواسطی ایک فرشتہ کفایت کرتا ہی اسقدر فرشتے کیون آئی ہین پس یہ فرشتی اس خوشی کیواسطی آئی ہین یا
کوئی اور مہم ہی درپیش ہے سواسطی حضرت ابرہیم نے اون فرشتون سے پوچھا کہ تم اور کس کام کیواسطی آئی ہو چنانچہ فرماتا ہی خدا کہ قَالَ کہا
ابرہیم نے اون فرشتون سے کہ فَمَا خَطْبُکُمْ پس کیا کار بزرگ تمہارا ہی سوا اس خوشخبری کی اَیُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ اے بھیجی گیو اور
کیا مہم رکھتی ہو اور کہان کو جاتی ہو قَالُوْۤا کہا اون فرشتون نے کہ اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ اِلٰی قَوْمٍ مُّجْرِمِیْنَ تحقیق ہم بھیجی گئی ہین طرف قوم
گنہگاروں کے کہ وہ کفار قوم لوط کی ہین اور اونکی ہلاک کرنیکو ہم آئی ہین اِلَّاۤ اٰلَ لُوْطٍ مگر لوگون لوط کی کو کہ جو مسلمان ہین کہ اونکو ہم ہلاک
نکرینگی اِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ اَجْمَعِیْنَ تحقیق کہ ہم البتہ نجات دینی والی ہین اون سبکو جو کہ مومن ہین اِلَّا امْرَاَتَهٗ مگر زوجہ اوس لوط کی کہ قَدَّرْنَاۤ
جانا ہی ہمنی بموجب حکم خدا کی کہ اِنَّهَا لَمِنَ الْغٰبِرِیْنَ تحقیق وہ البتہ پیچھی رہنی والون سے ہے ہمراہ کفار کی تا کہ ہمراہ کفار کی ہلاک ہووی کہ
وہ بھی کافر تھی جیسے کہ حضرت نوح کی زوجہ کافرہ تھی اور لمنجوہم کو اہل کوفہ نی سواے عاصم کی بتخفیف نون پڑھا ہی اور باقیون نے بتشدید نون
اور الا امرته مستثنی ہی ہم کی ضمیر سی جو کہ لمنجوہم مین ہے اور قدرنا کو ابوبکر نے بتخفیف دال پڑھا ہی اور باقیون نے بتشدید دال اور قدرنا بمعنی علمنا ہے
اور اس آیت سے معلوم ہوا کہ اگر بوقت مرگ ایمان صحیح حاصل نہو تو پیغمبر کی زوجہ ہونا کچھ کام نہین آتا ہی یہانتک کہ اگر بیٹا پیغمبر کا کافر ہو تو
وہ بھی جہنمی ہی جیسے کہ کنعان بیٹا حضرت نوح کا کہ کافر تہا اور فرزندی پیغمبر کی اوسکی کچھہ کام نہ آئی اور خدا کی درگاہ مین ایمان صحیح اور
اعمال نیک بکار آمد ہوتی ہین اور نسب سے کچھ سوال نہوگا کہ تو بیٹا پیغمبر کا ہی یا علی کی اولاد مین سے ہی یہودی کہا کرتی تہی کہ ہمارے باپ دادا پیغمبر
ہوئی ہین وہ ہمکو سفارش کرکے بخشوا لینگے خدا تعالی نے فرمایا کہ تِلْکَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا کَسَبَتْ وَلَکُمْ مَّا کَسَبْتُمْ یعنی یہ ایک جماعت تہی کہ گزر گئے
واسطی اونکی وہ ہی کہ کسب کیا ہی اونہون نے اور واسطی تمہارے وہ ہی کہ کسب کیا ہی تمنے یعنی اونکے اعمال اونکے واسطی ہین اور تمہارے اعمال تمہارے
واسطی اور اونکے اعمال تمہارے کام نہ آوینگے اور حضرت سجاد علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ بہشت واسطے پرہیزگار کی ہی جو کہ خدا سی ڈرے کہ واجب کو نہ ترک
کری اور امر ممنوع کو بجا نلاوے اگرچہ غلام حبشی ہو اور دوزخ واسطی نافرمان کی ہی جو کہ خدا کے حکم کی موافق کام نہین کرتا ہو اگرچہ سید
قریشی ہو اور جسوقت وہ فرشتی حضرت ابرہیم سی رخصت ہوئی تو حضرت لوط کیطرف روانہ ہوئی اور اونکی قوم مین پہنچی چنانچہ فرماتا ہی خدا کہ
فَلَمَّا جَآءَ اٰلَ لُوْطِ ِۨالْمُرْسَلُوْنَ پس جسوقت آئی لوگون لوط کی پاس بھیجی ہوے خدا کی تو قَالَ اِنَّکُمْ قَوْمٌ مُّنْکَرُوْنَ کہا لوط نی کہ تحقیق تم قوم
بیگانہ نا پہچان ہو کہ ہم تمکو نہین جانتی ہین اور ہم ڈرتی ہین کہ کوئی آزار ہمکو تمسے پہونچی قَالُوْا کہا اون فرشتون نے کہ ہم ناپہچان نہین
ہین اور ہمسے تمکو کوئی آزار نہ پہونچیگا بَلْ جِئْنٰکَ بلکہ لائی ہین ہم تیری پاس بِمَا کَانُوْا فِیْهِ یَمْتَرُوْنَ اوس چیز کو کہ تھے وہ

کفار بیچ اوسکے شک کرتے اور کہتے کہ عذاب نازل نہوگا اور تو نے اون سے وعدہ کیا تہا عذاب کے نازل ہونیکا
اور اب ہم عذاب کو لائے ہین وَاَتَیْنٰکَ بِالْحَقِّ اور لائے ہین ہم تیرے پاس حق کو کہ وہ عذاب ہے تیری قوم کا کہ وہ راست اور حق ہے
اور اوسکے آنے مین کسیطرحکا شک نہین ہے وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ اور تحقیق کہ ہم البتہ راست کہنے والے ہین سچے ہین اس خبر مین فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ
بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ پس رات کو باہر لیجا تو لوگون اپنے کو ساتھ ایک ٹکڑے کے رات سے جو وقت کہ کچھ رات گذر جاوے وَاتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ اور چل
تو پیچھے اونکے کہ سب اپنے آگے کر لے اور تو اون سبکے پیچھے پیچھے چل اور جلدی اس شہر سے نکلجاو وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اور نہ پہر کر دیکھے پیچھے سے
تم مین سے کوئی وَامْضُوْا حَيْثُ تُؤْمَرُوْنَ اور چلے جاؤ تم جسجگہ کہ حکم کئے جاتے ہو تم یعنی شام کو یا مصر کو کہ جسجگہ کے لوگ ہلاک نہونگے وہان چلے
جاؤ اور فرماتا ہے خدا کہ وَقَضَيْنَآ اِلَيْهِ ذٰلِكَ الْاَمْرَ اور حکم کیا ہمنے طرف اوس لوط کے اوس امر کو اسطرحسے کہ مقصود اوس سے یہہ ہے کہ اَنَّ
دَابِرَ هٰٓؤُلَآءِ تحقیق بنیاد اون کی یعنی تیری قوم کی مَقْطُوْعٌ قطع کی گئی ہوگی اور اوکہاڑ دی گئی ہوگی مُّصْبِحِيْنَ جس وقت کہ صبح کرنیوالے
ہونگے وہ یعنی صبح کیوقت تیری قوم پر عذاب نازل ہوگا کہ جڑ اور بنیاد سے رہ جاتی رہینگی اور سب ہلاک ہوجاینگے اور جسوقت حضرت لوط کی قوم
نے اون فرشتون مہمانون کو دیکھا کہ بہت خوبصورت ہین تو اپنی قوم کے لوگونکو اونکی خبر کی جیسا کہ پہلے اس سے سورۂ ہود مین گذر گیا ہے تو اونہون
نے جو سُنا کہ خوبصورت لڑکے لوط کے گہر مین آئے ہین تو وہ اوسیوقت لوط کے گہر کیطرف دوڑے ہوئے چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ وَجَآءَ اَهْلُ
الْمَدِيْنَةِ اور آئے لوگ اوس شہر کے لوط کے دروازہ پر کہ يَسْتَبْشِرُوْنَ خوشیان کرتے تہے اور ہر ایک دوسرے کو خوشخبری دیتا تہا اور ارادہ
بدکاری کا رکہتے تہے قَالَ کہا لوط نے اون لوگونکا حال دیکھکر اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ ضَيْفِيْ فَلَا تَفْضَحُوْنِ تحقیق یہہ لوگ مہمان میرے ہین پس مت رسوا کرو
تم مجھکو اونکو فضیحت کرکے مہمانکی فضیحتی مہماندار کی فضیحت ہے وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو تم خدا سے بدکاری اختیار کرنے مین وَلَا تُخْزُوْنِ اور نہ
خوار کرو تم مجھکو اور نہ ذلیل کرو اور مہمانونکے سامنے مجھکو شرمندہ مت کرو قَالُوْٓا کہا اون لوگون نے کہ اَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ کیا نہ منع
کیا تہا ہمنے تجھکو عالم کے لوگونسے کہ تو کسیکو اپنا مہمان نکریو اور عالم کے لوگونکو نہین سے اپنے گہر مین کسیکو نہ اوتاریو اور حضرت لوط نے اونکو اسواسطے
نصیحت کی تہی کہ وہ لوگ مسافرون سے اغلام کیا کرتے تہے جو کوئی کہ اونکے ہاتہہ آتا تہا لوگون نے اوسکا رستہ چلنا چہوڑدیا اور جب وہ لڑکے
مہمان ہوکر حضرت لوط کے گہر مین اوترے تو حضرت لوط کو خوف ہوا کہ ایسا نہو کہ ان مہمانونکے بہی یہ لوگ درپے ہون اسواسطے اونکو منع کیا جب اون
لوگون نے جواب مین حضرت لوط کے کہا کہ کیا ہمنے تجھکو منع نہین کیا تہا کہ تو کسیکو اپنے گہر مین نہ اوتارنا تو حضرت لوط نے اونکے اس کلام کے جواب مین قَالَ
کہا کہ هٰٓؤُلَآءِ بَنٰتِيْٓ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ یہہ ہین بیٹیان میری اگر ہو تم کرنیوالے یعنی میری بیٹیان موجود ہین اونسے نکاح کرکے اونکو اپنے تصرف
مین لاؤ اور میرے مہمانونکو کچہہ نکہو اونہون نے کہا کہ تو جانتا ہے کہ ہمکو عورتونسے کچہہ رغبت نہین ہے نہ آگے اونکی سے اور نہ پیچہے اونکی سے
اور فرماتا ہے خدا کہ لَعَمْرُكَ قسم ہے عمر تیری کی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ تحقیق کہ وہ لوگ قوم لوط کی البتہ بیچ بیہوشی اپنی کے سرگردان
اور مستی غفلت سے گمراہ ہوگئے تہے خدا تعالی نے جناب رسولخدا صلعم کی عمر کی قسم کہائی ہے یہہ بڑی فضیلت ہے اون حضرت کی جمیع انبیا
پر کہ اور کسی پیغمبر کی عمر کی قسم نہین کہائی ہے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ خدا تعالی نے کسیکو جناب سرور کائنات سے زیادہ بزرگ نہین
پیدا کیا ہے اور اسیواسطے کسیکی عمر کی قسم نہین کہائی ہے مگر جناب رسولخدا صلعم کی عمر کی قسم کہائی ہے اور خدا تعالی نے اپنی مخلوقات مین سے
جسکی چاہے قسم کہائی مگر مخلوق کو درست نہین ہے کہ سوائے خدا کے کسیکی قسم کہاوے اور لعمرک مبتدا ہے اور خبر اوسکی محذوف ہے اور تقدیر
اوسکی لعمرک قسمی ہے اور جب لام قسم کا عمر پر آتا ہے تو اوسکو مفتوح العین پڑہتے ہین اور سورۂ ہود مین گذر گیا ہے کہ جبرئیل کو حکم ہوا اونکے شہرونکے
اوٹہانیکا جبرئیل نے ایک چیخ ماری کہ اوس سے سب ہلاک ہوگئے اور پر اپنا اونکے شہرونکے نیچے رکہکر اونکو اوپر کو اوٹہایا اور پہر کو نیچے کرکے
گرا دیا سب ہلاک ہوگئے اوس حال کو خدا تعالی بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِيْنَ پس پکڑ لیا اونکو چیخ نے جسوقت

کہ اونکی روشنی مین آنیوالی تہی وہ وقت روشن ہونیکے آفتاب کے اور جبرئیل نی شہرونکو اونکی اپنی پروپر اوٹھاکر الٹ دیا چنانچہ اوس الٹنی کو
خدا تعالی بیان کرتا ہی کہ فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا پس کردیا ہمنی اوپر اوسکی کو نیچا اوسکا یعنی اونکی شہرونکو اولٹ کر اوپر کو نیچی کردیا اور نیچی کو
اوپر کردیا اور کہتی ہین کہ کچھ آدمی اونکی اطراف مین تہی اونکی بستیونسی باہر اون لوگونپر خدا تعالی نی پتہر برسائی کہ سب ہلاک ہوگئی چنانچہ
فرماتا ہی کہ وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً اور برسایا ہمنے اوپر اونکی پتہرونکو مِنْ سِجِّيلٍ کنکر کی قسم مین سی کہ سب ہلاک ہوگئی۔ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ
تحقیق کہ بیچ اوس ہلاک کرنی قوم لوط کی لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ البتہ نشانیان قدرت خدا کی ہین واسطی دانائی والون عبرت اور
نصیحت پکڑنیوالونکی کہ دانائی سی اوسکی طرف لحاظ کرین اور اوسکی حقیقت کو پہچانین اور تامل کرکے اوس سے عبرت پکڑین اور دانائی مومنین
کی صفات مین سی ہی چنانچہ رسول خدا صلعم نی فرمایا ہی کہ ڈرو تم دانائی مومن کی سی کہ تحقیق وہ نظر کرتا ہی خدا کی نور سی اور
فرمایا کہ واسطی خدا کی بندی ہین کہ پہچانتی ہین وہ اوسیونکو دانائی سی اور بعد اوسکی یہہ آیت تلاوت فرمائی اور امام محمد باقر علیہ السلام
سی روایت ہے کہ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نی اس آیت کی تفسیر مین کہ رسول خدا صلعم متوسم تہی اور مین بعد اون حضرت کے اور آئمہ
معصومین میری اولاد مین سی سب متوسم ہین اور حضرت صادق علیہ السلام سی روایت ہے فرمایا کہ جسوقت ظاہر کریگا ہمارا قایم یعنی امام مہدی علیہ السلام
تو مخلوق رحمان مین کوئی اوسکی روبرو کہڑا ہوگا مگر یہہ کہ پہچانیگا وہ اوسکو کہ یہہ نیک ہے یا بد ہی اور اسمین علامتہائے واسطی متوسمین
کی اور وہ نشانی ہی واسطی متوسمین کی اور وہ ہی سبیل مقیم ہی اور دوسری روایت مین ہی کہ وہ سبیل مقیم ہی نظر کرتا ہی نور خدا سی اور
گویا ہوتا ہے خدا کیطرف سی نہین پوشیدہ ہی اوس سی کوئی شی اور فرماتا ہی خدا کہ وَإِنَّهَا اور تحقیق وہ شہر الٹی ہوئی قوم
لوط کی لَبِسَبِيلٍ مُقِيمٍ البتہ ساتہ راہ ہمیشہ چلنی کی ہین کہ اودہر کو اکثر قافلی گذرتی ہین اور انکو دیکہتی ہین إِنَّ فِي ذَٰلِكَ
تحقیق کہ بیچ اوسکے کہ جو کچھ ہمنی ذکر کیا ہے لَآيَةً البتہ نشانی قدرت خدا کی ہی لِلْمُؤْمِنِينَ واسطی ایمان لانیوالونکی
کہ وہ ہی اوس سی فایدہ حاصل کرتی ہین اور اب خدا تعالی حضرت شعیب کے قوم کا ذکر کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہے کہ وَإِنْ كَانَ أَصْحَابُ
الْأَيْكَةِ اور تحقیق کہ تہی ایکہ کی رہنی والی کہ وہ قوم شعیب کے آدمی تہی لَظَالِمِينَ البتہ ظلم کرنیوالی تہی اپنی نفسونپر بسبب اختیار
کرنی کفر کی اور انکان مین ان مخففہ ہی مثقلہ کا اور ایکہ کو ورش نی بدون ہمزہ کی پڑہا ہی اور حرکت اوسکی لام کو دی ہے
اور ایکہ درختونکی بن کو کہتی ہین اور وہ لوگ جو بن مین رہتی تہی اسواسطی اونکی شہر کا نام ایکہ ہوا اور فرماتا ہے خدا کہ فَانْتَقَمْنَا
مِنْهُمْ پس بدلا لیا ہمنی اون ایکہ والونسی کفر کی اختیار کرنیکا کہ اونکو ہلاک کیا عذاب یوم الظلہ سے اور ذکر اسکا انشاء اللہ تعالی
سورہ شعرا مین آئیگا وَإِنَّهُمَا اور تحقیق وہ دونون یعنی سدوم شہر قوم لوط کی اور مدین بستی قوم شعیب کے لَبِإِمَامٍ
مُبِينٍ البتہ ساتہ ظاہر راہ روشن کی ہین کہ اکثر آدمی وہان سے گذرتے ہین اور اونکو دیکہتی ہین اور حضرت شعیب
مدین کے لوگون پر اور ایکہ کی لوگونپر پیغمبر ہوکر آئی تہی دونون بستیون کی لوگون نے اونکی نافرمانی کی اور
مدین کی لوگ تو جبرئیل کی چیخ سی ہلاک ہوئی اور ایکہ والی عذاب یوم الظلہ سی اور اب خدا تعالی قوم ثمود کا ذکر کرتا ہے چنانچہ
فرماتا ہی کہ وَلَقَدْ كَذَّبَ أَصْحَابُ الْحِجْرِ اور البتہ تحقیق جہٹلایا لوگون حجر کی نی کہ وہ ثمود تہی رہنی والی حجر کی کہ درمیان
مدینہ اور شام کی ہی اون لوگون نی جہٹلایا الْمُرْسَلِينَ پیغمبرونکو کہ وہ صالح ہی اور جمع ہی اوسکی اور یا یہہ
کہ جہٹلانا ایک پیغمبر کا بمنزلہ جہٹلانی سب انبیاء کی ہی اسواسطی مرسلین فرمایا جمع کا صیغہ اور فرماتا ہے کہ وَآتَيْنَاهُمْ
اور دی ہمنی اون لوگون حجرہ کی رہنی والون کو آيَاتِنَا نشانیان قدرت اپنی کی کہ وہ نکلنا ناقہ کا مع بچہ کی پتہر سی تہا اور پینا
اوسکا شہر کی تمام پانی کو اور اوسیقدر دودہ دینا فَكَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ پس تہی وہ لوگ اون نشانیون سے

منہ پہیرنیوالی اور تصدیق اونکی نہین کرتی تہی وَكَانُوا يَنْحِتُونَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا اور تہے وہ کہ تراشتے تہی پہاڑون سے گہرون کو
کہ پہاڑون کو کاٹ کر اپنی قوت سی اونہین گہر کرتی تہی آمِنِينَ بےخوف ہونیوالے ہوکر اونکی گرنی اور نقب زنی سے اور
دشمنونکی منہدم کرنی سے اور عذاب کی نازل ہونی سے فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ پس پکڑ لیا اونکو چیخ عذاب کے نے فَمَا
جسوقت کے صبح کرنیوالے تہے وہ اول روز یکشنبہ کو کہ جبرئیل کی آواز کرنے سے وہ مر گئے چنانچہ سورہ ہود مین اسکا ذکر ہو لیا ہے
أَغْنَى عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ پس نہ دفع کیا اونسے عذاب کو اوس چیز نے کہ تہے وہ کسب کرتی کہ پہاڑون کو
تراش کر بڑی بڑی مکان تیار کرتے تہے اور مال اسباب جمع کرتی تہی وہ سب بیکار پڑا رہا اور اونکی اس سامان نے عذاب کو
اونسے دفع نکیا اور دوزخ کو وہ روانہ ہوئی اور جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ رسول خدا صلعم کی ساتہہ ہمارا
گزر ہوا مقام حجر مین حضرت نے فرمایا کہ یہانسے روتے اور خوف کرتے چلو تاکہ تمپر وہ عذاب واقع نہو جو کہ ثمود کی قوم پر
ہوا تہا اور خدا تعالی نے تمام اوس قوم کو ہلاک کیا مگر ایک مرد کو کہ وہ ہلاک نہین ہوا لوگون نے پوچہا کہ یا حضرت وہ کون
شخص تہا فرمایا کہ نام اوسکا عادل تہا یہہ فرما کر ناقہ کو اپنے وہانسے آگی کو بڑہایا اور جلدی سے وہان سے روانہ ہوئے اور
فرماتا ہے خدا کہ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا اور نہین پیدا کیا ہے ہمنے آسمانون کو اور زمین کو
اور اوس چیز کو کہ درمیان ان دونون کی ہے إِلَّا بِالْحَقِّ مگر ساتہہ حق کی پس نہین ہے مناسب انکی فساد اور
بدی کا انہین جاری رہنا اسواسطے ہماری حکمت نے ہلاک کرنیکا اور زمین سے اونکی فساد اور شر کی دور کرنے کا تقاضا کیا
وَإِنَّ السَّاعَةَ لَآتِيَةٌ اور تحقیق قیامت البتہ آنے والی ہی اے حبیب کے خدا تعالے تیرا بدلا تیری جہٹلانیوالونسی لیویگا
فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيلَ پس درگزر کر تو درگزر کرنا نیک کہ اونکی عذاب مین جلدی مت کر تو اور درپے بدلا لینی کی اونسے
تو مت ہو اور اپنی نفس کا حق اونکو معاف کر دی إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ تحقیق کہ پروردگار تیرا وہی ہے پیدا
کرنیوالا دانا اور اوسیکے دست قدرت مین ہے امر تیرا اور امر اونکا چاہیے کہ اوسی پر توکل کری تو کہ وہی لائق توکل
کرنیکی ہی اور جناب امیر علیہ السلام فرماتی ہی کہ صفح جمیل وہ معاف کر دینا ہے بدون عتاب کے اور یہی امام رضا علیہ السلام سے
منقول ہے اور بعضے کہتی ہین کہ وہ معاف کرنا ہی بدون سختی اور جہڑکی کے اور کہتے ہین کہ ایک روز مکہ مین سات قافلہ قریش
کے مال تجارت کثرت سی لیکر آئے صحابہ نے رسول خدا صلعم کے کہا کہ اگر یہہ مال ہماری پاس ہوتا تو اسکو ہم راہ خدا مین
صرف کرتی اور بعضے کہتے ہین کہ جناب رسول خدا صلعم کے دل مین گزرا کہ مومنین تو گرسنگی اور برہنگی مین اوقات اپنی بسر
کرتے ہین اور مشرکین کی پاس اسقدر مال ہے یہہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہی خدا کہ وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي
اور البتہ تحقیق دی ہین ہمنے تجھکو سات آیتین مثانی سے کہ وہ سورہ الحمد ہے وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ اور دیا ہے ہمنے تجھکو
قرآن بزرگ اور سبع مثانی نام الحمد کا ہے سبع تو اوسکو اسواسطے کہتے ہین کہ اوسکی سات آیتین ہین اور مثانی اوسکو اسواسطے
کہتے ہین کہ وہ دو مرتبہ نازل ہوئی ہے ایکبار مکہ مین اور ایکبار مدینہ مین اور یا یہہ کہ ہر نماز مین دو مرتبہ پڑہی جاتی ہی خدا تعالے
فرماتا ہے کہ ہمنے یہہ سات آیتین جو تجھکو دی ہین یہہ بہتر ہین سارے آفاق سے کیونکہ ثواب ان آیتون کا باقی اور ابدالآباد
ہے اور وہ مال دنیا فنا ہونیوالا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ سبع مثانی سے مراد سات سورہ دراز ہین بقرہ اور آل عمران
اور نساء اور مائدہ اور انعام اور اعراف اور انفال اور توبہ بمنزلہ ایک سورہ کے ہین اور جناب امیر المومنین
علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ الحمد سات آیتین ہین اور بسم اللہ الرحمن الرحیم ایک آیت ہی اوسمین سے اور الحمد کی سات آیتین

سبع بسم اللہ کی ہین اور سنا ہی رسول خدا صلعم سی فرماتی تہی کہ تحقیق خدایتعالی نی مجہسے فرمایا ہی کہ ای محمد ولقد اتیناک سبعا من المثانی
والقرآن العظیم یعنی ای محمد اور تحقیق کہ دی ہمنی تجہکو سبع مثانی کہ وہ سورہ حمد ہی اور قرآن بزرگ خدایتعالی نی مجہپر بہت احسان کیا
سورۂ فاتحہ مجہکو دینی مین کہ وہ سورہ حمد ہی اور اوس تنہا کو قرآن کی مقابلہ مین گردانا اور امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام
سی بہی یہی روایت ہے کہ سبع مثانی سورہ حمد ہی مراد ہے اور اوسکی سات آیتین ہین بسم اللہ ملکر اور نماز مین جو دو مرتبہ پڑہے
جاتی ہی اسواسطی اوسکو مثانی کہتے ہین اور فرماتا ہی خدا کہ لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ نہ کہینچ تو دونون آنکہون اپنے کو ای
محمد صلعم اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ طرف اوس چیز کے کہ فائدہ دیا ہے ہمنے ساتہہ اوسکی کتنی قسمون کو اون کافرون
مین سے یعنی رغبت نکر تو اوس چیز کیطرف کہ جو کچہہ مال و متاع ہمنے کفار کے قسمون کو دیا ہے یہود کو اور نصاریٰ کو اور
مجوس کو اور بت پرستون کو کہ یہہ مال نہایت حقیر اور بیقدر ہی کہ واسطے چند روز کے ہے مقابلہ مین اوس چیز کی کہ جو ہمنے
تجہکو دیا ہے مرتبہ بلند کہ وہ نعمت نبوت کی ہے اور قرب درگاہ خدا کا اور تقوی اور پرہیزگاری مومنین کی کہ یہہ بڑی نعمت
آخرت کی ہے اوسکی واسطی کہ کبہی اوسکو زوال نہین ہے وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ اور مت غمگین ہو تو اوپر اون کفار کے
کہ وہ ایمان نہین لاتی ہین اور یا یہہ کہ غمگین مت ہو تو مومنین کی ناداری پر اور کفار کی مالدار ہونے پر وَاخْفِضْ
جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اور پست اور نیچا کر تو بازو اپنی کو واسطے مومنین کے یعنی تواضع اور نرمی کر تو مومنین سے اور حضرت صادق
علیہ السلام سی مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نی کہ جو شخص کہ دیا گیا ہے قرآن اگر وہ گمان کری کہ آدمیون مین سی کوئی بہتر
اوس سی دیا گیا ہے تو بس تحقیق اوسنی بزرگ جانا اوس چیز کو کہ جسکو خدا نے حقیر کیا ہے اور حقیر جانا اوسنے اوس چیز کو کہ خدا نے
جسکو بزرگ کیا ہی اور جسوقت یہہ آیت نازل ہوئی کہ ولا تمدن عینیک تو فرمایا جناب رسول خدا صلعم نے کہ جو شخص کہ بزرگ
نہو خدا کی بزرگ کرنے سے تو وہ حسرت اور افسوس سی مریگا اور جو شخص کہ لوگون کی مال کیطرف نظر رکہیگا تو رنج اوسکا
زیادہ ہوگا اور نہ دور ہوگا غصہ اوسکا اور جو شخص کہ نجانی خدا کی نعمت کو اپنے نفس پر مگر کہانے مین اور پہننی مین تو بس
تحقیق قصور کیا عمل اوسکی نے اور جو شخص کہ صبح کری دنیا کی غم مین تو وہ خدا کو نارضامند کریگا اور جو شخص کہ شکایت
کرے اوس مصیبت کی کہ جو اوسپر نازل ہوئی ہی تو اوسنے شکایت کی پروردگار اپنے کی اور جو شخص کہ آتش
دوزخ مین داخل ہوا اس امت مین سی اون لوگون مین سی کہ جو قرآن کو پڑہتے ہین تو وہ اون لوگون مین سے ہی کہ جو آیات
خدا پر ٹہٹہا کرتے ہین اور جو شخص کہ کسی تونگر کی پاس جاکر عاجزی کرے درہم اور دینار کے طلب کرنے مین تو دو تہائی دین
اوسکا جاتا رہیگا اور جناب رسول خدا صلعم دنیا کی اچہی چیز کیطرف نظر نہین کرتی تہی اور فرماتا ہے خدا اپنی حبیب کے
وَقُلْ اور کہہ تو ای محمد صلعم کہ اِنِّيْٓ اَنَا النَّذِيْرُ الْمُبِيْنُ میں تحقیق ہین ڈرانیوالا ہون ظاہر کہ دلیلین بیان کرکے
تمکو خدا سے ڈرتا ہون اور جس چیز کی تمکو احتیاج ہوتی ہے اوسکو بیان کرتا ہون اور اگر تم ایمان نہ لاؤگی تو عذاب تمپر نازل
ہوگا اور فرماتا ہے خدا کہ نازل کیا ہے ہمنے تجہپر قرآن کو كَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ جیسے کہ نازل کیا ہی ہمنی اوپر بانٹنے
والون کی قرآن کو اَلَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْاٰنَ عِضِيْنَ جن لوگون نے کہ کردیا ہی قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے کہ جو اونکی کتاب کی موافق ہی اوسکو
تو وہ حق جانتے ہین اور جو اونکی کتاب کی مخالف ہے وہ اوسکو حق نہین جانتے ہین اور وہ یہود اور نصاریٰ ہین اور یا یہہ معنے ہین
کہ ہم عذاب کو نازل کرینگے جیسے کہ نازل کیا ہے ہمنے اوپر بانٹ لینے والون کی کہ جنہون نے کردیا ہے قرآن کو
ٹکڑے ٹکڑی اور وہ مشرکین ہین کہ قرآن کو کہتے ہین کہ بعضا قرآن جادو ہے اور کہانت ہے اور شعبدہ ہے کہ جہوٹ

بنایا ہی اور قفصی پہلی لوگون کی ہین اور ٹہٹہی کی راہ سی سورہ تو نکو تقسیم کرتی تہی ایک کہتا تہا کہ انفال میرا ہی اور عنکبوت تیرا ہی اور کوئی کہتا تہا کہ سورہ بقرہ میرا ہے اور باقی تیرا ہے اور کہتی ہین کہ وہ باراں آدمی تہی کہ ولید بن مغیرہ نی حج کے دنون مین اونکو مکہ کی راہون پر بہیجا تہا اور کہدیا تہا کہ خبردار محمد کسیکو فریب نہ دینی پائی اون لوگون کو کہ حج کو آتی ہین تم وہان بیٹہکر اونسی کہتی رہو لیس کوئی تو کہتا تہا کہ محمد جادوگر ہے اور کسینی کہا کہ وہ شاعر ہی اور کسینی کہا کہ وہ کاہن ہی اور ایسی ہے قران کا حال بیان کیا جیسی کہ اوپر گذرا ہی اور عضین جمع عضہ کی ہے اور اصل اوسکی عضوہ ہی واو اوسمین سے ساقط ہوگیا ہے اور اسیواسطی واسطی جبر نقصان کی جمع اوسکی یا اور نون کی ساتہ آئی ہی اور فرماتا ہی خدا کہ فَوَرَبِّكَ پس قسم ہے پروردگار تیرکی ای محمد صلعم لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ البتہ سوال کرینگی ہم اونسی سب سے عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ اوس چیزکی کہ وہ عمل کرتی کہ تقسیم کرتی ہین اور جہٹلاتی ہین اور ہر فعل کی اونکو سزا دونگا اور حضرت صادق علیہ السلام سی روایت ہے فرمایا کہ آدمی سی کئی چیزونکا سوال ہوگا ایک تو عمر سی آدمی کی سوال کیا جائیگا ہر ایک سے کہ تونی اپنی عمر کو کسکام مین فنا کیا ہے اور جوانی سی سوال کیا جائیگا کہ کس چیز مین تونی اوسکو کہنہ کیا ہی اور مال سی پوچہا جائیگا کہ کسطرح کمایا تہا اور کس کام مین اوسکو خرچ کیا تہا اور دوستی سی ہم اہلبیت کی سوال کیا جائیگا اور کہتی ہین کہ جناب رسولخدا صلعم بعد پیغمبر ہونیکی لوگونکو پوشیدہ طرف اسلام کی بلاتی تہی پانچ یا تین برس تک یہی دستور رہا اور بعد اوسکی جبرئیل یہہ آیت لائی چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہی فَاصْدَعْ پس ظاہر کر تو اور اعلان کر تو ای محمد صلعم بِمَا تُؤْمَرُ ساتہ اوس چیز کی کہ حکم کیا جاتا ہے تو احکام کی پہونچانیکا وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ اور منہ پہیرلی تو مشرکون سے کہ جو کچہہ وہ کہتی ہین اوسکی طرف توجہ مت کر تو اور کہتی ہین کہ پانچ آدمی تہی کہ جو جناب رسولخدا صلعم پر ٹہٹہا کرتی تہی ولید بن مغیرہ اور عاص بن وائل اور اسود بن المطلب اور اسود بن عبد یغوث اور حرث بن طلاطلہ الخزاعی اور امیرالمومنین علیہ السلام نی فرمایا ہے کہ جو لوگ کہ حضرت سی ٹہٹہا کرتی تہی کہ جنکے حق مین خداتعالی فرماتا ہے إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ وہ پانچ آدمی تہی اور وہ پانچون ایک روز مین مرگئی اور اسطرحسی مری وہ پانچون کہ ولید بن مغیرہ تو رستہ مین چلا جاتا تہا ایک شخص کی تیرکی پیکان اوسکی کپڑی مین اولجہی اوسنی ازراہ تکبر اوسکو کپڑی مین سی چہڑایا نہین وہ اوسکی پنڈلی مین لگی اور رگ سی خون جاری ہوا یہانتک کہ وہ مرگیا اور کہا کہ مجہکو محمد کی پروردگار نی قتل کیا اور عاص کی تلوی مین کانٹا لگا پاؤن اوسکا ورم کرگیا اور اوس صدمہ سی وہ مرگیا اور اسود بن المطلب اندہا ہوگیا اور اندہا ہوکر مرگیا اور اسود بن عبد یغوث کو جلندر ہوا وہ اوس سی ہلاک ہوا اور حرث کی ناک سی پیٹہ جاری ہوئی وہ اوس علت سی مرا اور کہتی ہین کہ یہہ سب ایکساعت مین ہلاک ہوئی اور اوس سے پہلے رسولخدا صلعم کی پاس آئی تہی اور کہتی تہی کہ ای محمد صلعم ہم انتظار کرتی ہین اگر تو اپنی قول سی پہرا تو بہتر ہے ورنہ ہم تجہکو قتل کرینگی رسولخدا صلعم یہہ سنکر اپنی دولتسرا مین رنجیدہ ہوئی اور دروازہ اپنی گہر کا بند کرلیا جبرئیل اوسیوقت نازل ہوئی اور کہا کہ سلام تجہکو سلام کہتا ہی اور فرماتا ہی کہ اصدع بما تؤمر یعنی ظاہر کر تو اوس چیز کو کہ حکم کیا جاتا ہی تو اور سبکو اونکو علانیہ طرف اسلام کی بلا حضرت نی فرمایا کہ ای جبرئیل ٹہٹہا کرنے والون کی ساتہہ مین ایسا امر کیونکر کرون اور مجہہ سی اونہون نے وعدہ کیا ہی کہ ہم تجہکو قتل کرینگی جبرئیل نے کہا کہ خدا فرماتا ہے انا کفیناک المستہزئین یعنی تحقیق کہ ہمنی کفایت کی ہی تجہہ سی ٹہٹہا کرنیوالون کو حضرت نے فرمایا کہ ای جبرئیل وہ لوگ ابہی تو میری آگی تہی کہا کہ کفایت کی ہی مینی اونکو تو اپنا امر ظاہر کر اور قمی نی اپنی تفسیر مین لکہا ہی کہ بعد اسکی رسولخدا صلعم پتہر پر کہڑے ہوئی اور فرمایا کہ ای گروہ قریش کی ای گروہ عرب کی بلاتا ہون میں تمکو طرف شہادت لا الہ الا اللہ

کی اور مین رسولون کا حکم کرتا ہون مین تمکو شرک کے دور کرینگا اور تمکو توڑ ڈالی کا پس قبول کرتم مجھسی کہ مین جسطرح تمسے کہتا ہون پس مانکر باو گی تم اوسکی سبب سے عرب اور عجم کی اور بہشت کی بادشاہ ہو جاوگی یہہ سنکر سب نے ٹھٹھا کیا اور کہا کہ محمد بن عبد اللہ کو جنون ہو گیا ہے اور ابو طالب کے سبب سے حضرت پر کچھہ دلیری نکر سکی اور جو لوگ کہ رسول خدا صلعم سی ٹھٹھا کرتے تہی انحضرت کو جھٹلاتی تہی اور تنگ کرتی تہی اونکو خدا تعالی نی ہلاک کیا تو حضرت کی اطمینان کیواسطے فرمایا کہ إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ تحقیق ہمنی ہی کفایت کیا ہی تجھسی ٹھٹھا کرنیوالون کو کہ جو تجھکو جھٹلاتی تہی الَّذِينَ يَجْعَلُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ وہ لوگ کہ مقرر کرتی ہین ہمراہ خدا کی معبود دوسرا فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ پس قریب ہے کہ جانینگے وہ انجام کار اپنے کو اور اپنی اعمال کی جزا کو دیکھینگے دنیا اور آخرت مین وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّكَ اور البتہ تحقیق جانتی ہین ہم اسکو کہ تحقیق تو يَضِيقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُولُونَ تنگ ہوتا ہے سینہ تیرا بسبب اوسکی کہ کہتی ہین وہ کفار کہ شرک کی باتین وہ کرتی ہین اور قرآن پر طعن کرتے ہین اور تجھسے ٹھٹھا کرتے ہین فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ پس تسبیح کر ساتھہ حمد پروردگار اپنی کی وَكُن مِّنَ السَّاجِدِينَ اور ہو تو سجدہ کرنیوالون مین سے تاکہ تیری غم کو دور کری اور کفار کی شر کو تجھسی کفایت کری کہتی ہین کہ حضرت کو کوئی غم پہونچتا تہا تو نماز مین مشغول ہوتی تہی پس وہ اندوہ دور ہو جاتا تہا اور فرماتا ہے خدا کہ وَاعْبُدْ رَبَّكَ اور پرستش کر تو پروردگار اپنی کو ای محمد صلعم حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ یہانتک کہ آئی تجھکو یقین یعنی موت کہ مراد یقین سی موت ہی اسواسطی کہ اسکی برابر کسی امر کا یقین نہین ہی اور خدا تعالی اپنی حبیب کو حکم کرتا ہے کہ جبتک تجھکو موت آئی ہمیشہ ذکر خدا مین رہا کر اور نماز مین پڑہا کر اور کہتی ہین کہ جسوقت یہہ آیت نازل ہوئی تو رسول خدا صلعم نی فرمایا کہ مجھکو خدا نے حکم نہین دیا ہے کہ تو مال کو جمع کر اور تاجرون مین سی ایک تاجر تو بہی ہو جا بلکہ حکم کیا ہی مجھکو کہ تسبیح کر تو بحمد خدا اور سجدہ کرنیوالون اور نماز پڑہنی والون مین سی ہو تو سورۃ النحل یہہ سورہ مکی ہے مگر تین آئتین اسکی مکہ اور مدینہ کے درمیان نازل ہوئی ہین وان عاقبتم فعاقبوا اسی آخر سورہ تک اور بعضی کہتی ہین کہ پہلی چالیس آئتین تو مکی ہین اور باقی مدنی ہین آخر سورہ تک اور وہ والذین ہاجروا فی اللہ من بعد ما ظلموا سی آخر تک ہین اور کل آئتین اس سورت کی ایک سو اور اٹھائیس ہین اور امام جعفر صادق علیہ السلام سی روایت ہے فرمایا کہ جو کوئی سورہ نحل کو ہر مہینی مین پڑہی تو حق تعالی اوس سے ستر بلا کو دفع کری کہ کمتر اوسکا جذام اور جنون اور برص ہی اور مسکن اوسکا جنت عدن مین ہو کہ جو درمیان جنون کی ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

کہتی ہین کہ جناب رسول خدا صلعم نے جو وعدہ قیامت کی انیکا اور اونکی ہلاک ہونیکا کیا تہا اور کہا تہا کہ خدا اونکو ہلاک کری جیسی کہ بروز جنگ بدر واقع ہوا وہ لوگ یہہ سنکر جلدی کرتی تہی ہنسی اور ٹھٹھی اور جھٹلانی کی راہ سی اور کہتی تھے کہ کب ہی یہہ اور عذاب کو تو کیون نہین لاتا ہے اور اگر تیرا قول سچ ہے تو ہماری بت ہماری سفارش کرکے ہمکو بچالیونگی اونکی جواب مین خدا تعالی فرماتا ہی أَتَىٰ أَمْرُ اللَّهِ آیا حکم خدا کا نزدیک ہے کہ پہونچے اور واقع ہو کہ وہ قیامت ہی یا عذاب کفار کا فَلَا تَسْتَعْجِلُوهُ پس نہ جلدی کرو تم اوسکی واقع ہونی کو اوسکی آنی مین تمہاری خیر نہین ہے اور تمکو خلاصی ہی اور وہ حکم از بس یقینی ہی گویا کہ آ لیا ہے اسواسطی اوسکی واسطے ماضی کا صیغہ آیا ہے سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ پاک ہی وہ خدا اور برتر ہی اوس چیز سی کہ شرک کرتی ہین وہ اور لیشرکون کو اہل کوفہ سوای عاصم کی تا سی پڑہا ہی اور بعضی کہتی ہین کہ یہہ آیت اوسوقت نازل ہوئی ہی کہ جسوقت قریش سے

سورۃ النحل

رسول خدا سے عذاب کو طلب کیا تھا اور ابن عباس سے روایت ہے کہ فرمایا جس وقت خدا تعالیٰ نے یہ آیت اقتربت الساعة وانشق القمر
کو نازل کیا تو کافروں نے آپس میں کہا کہ محمد کہتا ہے کہ قیامت آئی ہے یہ بات سنکر سب خوف کرنے لگے اور انکار کرنا
چھوڑ دیا اور انتظار کیا جب کچھ اثر اوسکا ظاہر دیکھا تو پھر عناد اور انکار کرنے لگے اور بعد اوسکے یہ آیت نازل
ہوئی کہ اقترب للناس حسابهم وهم في غفلة معرضون اس آیت کی نازل ہونے کے بعد پھر وہ ڈرے اور منتظر قیامت
کے آنے کے ہوئے جب اوسکا بھی کوئی نشان ظاہر نہوا تو ٹھٹھا کرنا شروع کیا اور کہنے لگے کہ جو کچھ تو کہتا تھا
اوسکا کوئی اثر ظہور میں نہ آیا تب یہ آیت نازل ہوئی کہ اتی امر الله اور فرماتا ہے خدا کہ ینزل الملئکة نازل
کرتا ہے خدا فرشتوں کو آسمان سے بالروح ساتھ روح اور جان کی یعنی ساتھ اوس چیز کے کہ زندہ ہوتے ہیں
اوس سے دل کہ بسبب جہل کے مردہ ہو رہے ہیں اور وہ چیز وحی ہے یا قرآن ہے یا نبوت ہے اور یا مراد روح سے
رحمت ہے اور یا جبرئیل مراد ہے کہ جب کوئی وحی نازل ہوتی ہے تو ملائکہ جبرئیل کے ہمراہ وحی کی پہونچانے کو جاتی ہیں
اور روح اور زید اور سہل نے ینزل کو تا سے پڑھا ہے بفتح تا اور زا اور تشدید زا اور ملائکہ کو مرفوع پڑھا ہے اور یہ قراءت
حسن کی ہے اور ابن کثیر اور ابو عمرو نے اوسکو مخفف پڑھا ہے اور نازل کرتا ہے خدا اوسکو من امره على من يشاء من عباده
حکم اپنے سے اوپر جس شخص کے چاہے بندوں اپنے میں سے جو کہ استحقاق نبوت کا رکھتا ہے اور نازل کرتا ہے ان
انذروا واسطے کہ ڈراؤ تم میری بندوں کو کہ انه لا اله الا انا تحقیق نہیں ہے کوئی معبود قابل پرستش مگر میں کہ
معبود حق ہوں فاتقون پس ڈرو تم مجھسے اور سیکر سوا کسی اور کی پرستش مت کرو خلق السموات والارض بالحق
پیدا کیا ہے خدا نے آسمانوں کو اور زمین کو ساتھ حق کے اپنی حکمت سے واسطے غرض صحیح کے نہ عبث اور بے کار
تعالى عما يشركون برتر ہے خدا اوس چیز سے کہ شریک کرتے ہیں وہ کفار خدا کا اون چیزوں کو کہ وہ محتاج ہیں
اوسکے مخلوقات میں سے ہیں خلق الانسان من نطفة پیدا کیا ہے آدمی کو خدا نے نطفہ سے کہ وہ ایک منی ہے
اور ایک منی کو بعد پیدا کرنے اور آدمی بنانے کی عقل اور فہم عطا کیا فاذا هو خصيم مبين پس اوسوقت وہ آدمی
جھگڑنیوالا ہے ظاہر کہتا ہے کہ خدا گلی ہوئی اور بوسیدہ ہڈیوں کو کیونکر زندہ کریگا کہتے ہیں کہ مراد اوس سے
ابن ابی ہے کہ ہڈیاں گلی ہوئے ریزہ ریزہ رسول خدا صلعم کی پاس لایا اور کہا کہ اسکو کون زندہ کریگا یہ آیت
خدا تعالیٰ نے نازل کی اور فرماتا ہے کہ والانعام خلقها لكم اور چوپاؤں کو پیدا کیا اونکو خدا نے واسطے تمہارے
فيها دفء بیچ اونکی لباس سرمائی ہے مثل دوشالہ اور لوئی اور پوستین کی کہ اونکی پشم سے بنائی ہو اور پوستین
اونکی پوستوں کی بناکر استعمال میں لائی ہو ومنافع اور فائدہ ہیں اون چوپاؤں میں کہ دودھ اونکا پیتے ہو اور
ملائی اور دہی اور گھی اونکا کھاتے ہو اور سوار اونپر ہوتے ہو اور بوجھ اپنا اونپر بار کرتے ہو ومنها اور بعض
اونمیں سے جو کہ حلال ہیں اون کو تاكلون کھاتے ہو تم ولكم فيها جمال اور واسطے تمہاری بیچ اونکی زینت ہے
اور آرایش اور رونق ہے حين تريحون وحين تسرحون جسوقت کہ شام کو چراکر لاتے ہو اور جسوقت کہ چرانے کو نکالتے
ہو تم کہ اوس سے تمہاری گھروں کی رونق اور زینت ہے وتحمل اثقالكم اور بار کرتے ہو تم بوجھوں اپنی کو اوپر
پشتوں پر الى بلد لم تكونوا بالغيه طرف اوس شہر کی کہ نہیں ہو تم پہونچنے والے اوس شہر کی اگر وہ چوپائے نہوں کہ
بار گران کو تم خود نہیں لیجا سکتے ہو اور بار کو لیکر پیادہ نہیں چل سکتے ہو الا بشق الانفس مگر ساتھ مشقت جانوں

کی کہ تھک جاؤ اور ماندہ ہو جاؤ تم اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ بتحقیق پروردگار تمہارا مہربانی کرنیوالا رحم کرنیوالا ہے کہ تمہاری سہولت
اور تمہارے فائدہ کیواسطے اونکو پیدا کیا ہی کہ تمہیں آسانی ہو جاوے وَّالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ اور پیدا کیا ہے خدا نے گھوڑون کو
اور خچرون کو اور گدہون کو لِتَرْكَبُوهَا تاکہ سوار ہو تم اونپر وَزِينَةً اور آرایش کرو تم اپنی اونسے کہ تمہاری گھرونکی
اونسے رونق ہے تاکہ لوگ تمہاری گھرون مین اونکو دیکھکر تمکو صاحب وسعت اور ثروت سمجھین اور اونکی نظرون مین تم
صاحب مرتبہ معلوم ہو اور گدہی کی سواری کو اگرچہ ہندوستان مین معیوب جانتے ہین لیکن اور ولایتون مین معیوب
نہین ہے اور وہان کی گدہے بڑے چالاک اور قدم باز ہوتے ہین سواسطے خدا تعالی نے اونکا بہی ذکر کیا ہے اور خیل اور
بغال اور حمیر مفعول ہین خلق مقدر کی اور زینۃ مفعول مطلق فعل محذوف کا ہے اور اگر لترکبوا پر اوسکا عطف ہو تو
اس صورت مین وہ مفعول بہ ہو گا کہ خدا تعالی نے زینت کو بہی پیدا کیا ہے وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ اور پیدا کرتا ہے
خدا اون چیزون کو کہ نہین جانتے ہو تم مثل پرندون کی اور حشرات الارض کی اور جو عجائب کہ جنگل مین اور دریا مین
پیدا کئے گئے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ مراد اوسسے نعمتین بہشت کی ہین کہ رسول خدا صلعم نے اونکی تعریف مین
فرمایا ہے کہ وہ ایسے ہین کہ نہ کسی آنکھہ نے اونکو دیکھا ہے اور نہ کسی کان نے اونکو سُنا ہے اور نہ کسیکے دل مین
وہ گزرے ہین اور ابن عباس سے روایت ہے فرمایا ہے کہ مراد اوس سے وہ ہے کہ جانب راست عرش کے ایک نہر ہی
مقابلہ مین ہفت آسمان کے اور ہفت زمین کے اور ہفت دریا کی جبرئیل صبحکو اوسمین جاتا ہے اور تو پر نور اوسکو
زیادہ ہوتا ہی اور جمال پر جمال بڑھتا ہے اور بعد اوسکے اپنی پرونکو جہاڑتا ہے تو ہر قطرہ سے کہ اوسمین سی گرتا ہی ہزار
فرشتے پیدا ہوتی ہین اور ہر روز ستر ہزار بیت المعمور مین جاتی ہین اور ستر ہزار خانہ کعبہ مین قیامت تک یہی حال
رہیگا اور فرماتا ہے خدا کہ وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيلِ اور اوپر خدا کی ہے بیان کرنا میانہ راہ کا جو کہ سیدھی راہ
ہے کہ طرف حق کی پہونچاتی ہے اور وہ طریق اسلام ہے بموجب خیر الامور اوسطہا کے اور جو کہ سبکے وسط مین ہی
وہی راہ سیدھی ہوتی ہے اور قصد میانہ اور استقامت کو کہتے ہین وَمِنْهَا جَائِرٌ اور بعضے اون راہون مین سے
کج اور منحرف ہین راہ میانہ اور سیدہی سے کہ وہ راہ کفر کی ہے وَلَوْ شَاءَ لَهَدَاكُمْ أَجْمَعِينَ اور اگر چاہتا خدا تو
البتہ رہنمائی کرتا تمکو سبکو مجبور کرکے لیکن جبر کرکے راہ حق کیطرف لیجانا مخالف تکلیف کی ہے اور برخلاف حکمت اور
مصلحت کے ہو اسطے جبر کرکے رہنمائی نکی اور خدا پر تو فقط بیان کردینا ہے راہ راست کا اگر اپنی اختیار سی اوسکو کوئی حق
سمجھکر تسلیم کری تو وہ مراد کو پہونچیگا اور اگر عناد اور تعصب کے جہت سی اوسکو پسند نکریگا تو گمراہ رہیگا اور فرماتا ہی خدا کہ
هُوَ الَّذِي أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لَّكُم وہ خدا وہ شخص ہے کہ اوتارا اوسنے آسمان سی پانی تمکو واسطے تمہارے کہ مِنْهُ شَرَابٌ
وَمِنْهُ شَجَرٌ اوسمین سی پینا ہے اور اوسمین سی درخت ہی کہ درخت تمہارے پانی سے اوگتی ہین اور پانیسے پرورش پاتی ہین
اور گہانس بہی پانی ہی سی ہوتی ہی کہ فِيهِ تُسِيمُونَ بیچ اوسکے چراتی ہو تم اپنی چوپاؤنکو کہ تمکو بہی اس سے چارہ دینکی تکلیف نہین ہوتی
يُنبِتُ لَكُم بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُونَ وَالنَّخِيلَ وَالْأَعْنَابَ اوگاتی ہی خدا واسطے تمہاری ساتھ اوس پانی کی زراعت کو اور
زیتون کو اور خرما کی درختون کو اور انگور کی درختون کو وَمِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ اور کل میوون سی کہ زمین مین ہونا اونکا
ممکن ہی إِنَّ فِي ذَٰلِكَ تحقیق کہ بیچ اوس اوگانی درختون اور میوون اور کہیتیون کی لَآيَةً البتہ نشانی قدرت کاملہ
خدا کی ہے لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ واسطے اوس قوم کی کہ فکر اور تامل کرتی ہین وہ اون مین اور بعد اوسکے اوسکے خالق کے

وحدانیت اور قدرت کیطرف راہ پیجاتی ہین اور نبت کو حملو اور یحیی نے نون سی متکلم کا صیغہ پڑھا ہی اور فرماتا ہے خدا کہ
وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ اور حکم مین کیا واسطی تمہاری رات کو اور دنکو کہ ایک تو تمہاری آسایش کیواسطی ہی اور دوسرا
تمہاری روزی کہانیکی واسطی ہی وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اور حکم مین کیا واسطی تمہاری آفتاب کو اور ماہتاب کو کہ اونسی کھیتیان اور
میوی پکتی ہین اور حساب جہینون اور برسونکی معلوم ہوتی ہین وَالنُّجُومُ مُسَخَّرَاتٌ بِأَمْرِهِ اور ستاری حکم مین کئی گئی ہین
ساتھہ حکم اوس خدا کی کہ اونسی راہون کو پہچانتی ہو اور تمہاری زینت اون سی ہی إِنَّ فِي ذَٰلِكَ تحقیق کہ بیچ
اوسکی یعنی اون چیزون کی پیدا کرنیمین لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ البتہ نشانیان قدرت خدا کی ہین واسطی اوس قوم کے کہ
سمجھتی ہین اور اپنی عقل کو کام فرماکر اوس سی عبرت پکڑتی ہین وَمَا ذَرَأَ لَكُمْ فِي الْأَرْضِ اور حکم مین کی ہی واسطے تمہارے
وہ چیز کہ پیدا کی ہی واسطی تمہاری بیچ زمین کی جسکی کہ تمکو احتیاج ہوتی ہی کہانی اور پینی اور پہننی کی چیزون مین اور
حیوانات اور درخت اور جواہر اور دہاتین اور سوای اسکی قسم قسم کی چیزون مین مُخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ کہ مختلف ہین
رنگ اوسکی اور صورتین اور شکلین اوسکی إِنَّ فِي ذَٰلِكَ تحقیق کہ بیچ اوسکی لَآيَةً البتہ نشانی حکمت اور قدرت اور وحدانیت
پیدا کرنیوالی اوسکی کی ہی لِقَوْمٍ يَذَّكَّرُونَ واسطی اوس قوم کی کہ نصیحت پکڑتی ہین وہ اور شمس اور قمر اور نجوم کو ابن
عامر نی مرفوع پڑھا ہی اور حفص نی شمس اور قمر کو منصوب پڑھا ہی اور النجوم مسخرات کو مرفوع اور باقیون نے سبکو منصوب
پڑھا ہی اور ما ذرا بھی منصوب ہی خلق مقدر سی اور مختلفا حال ہے اور الوانہ فاعل اوسکا ہی اور فرماتا ہی خدا کہ وَهُوَ الَّذِي
سَخَّرَ اور وہ خدا وہ شخص ہے کہ حکم مین کیا ہی اوسنے واسطے تمہاری الْبَحْرَ لِتَأْكُلُوا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا دریا کو تاکہ کہاؤ تم
اوسمین سی گوشت تازہ کو کہ وہ مچھلی ہے وَتَسْتَخْرِجُوا مِنْهُ حِلْيَةً اور نکالتی ہو تم اوس دریا سی زیور کو کہ تَلْبَسُونَهَا
پہنتی ہو تم اوسکو مثل موتی اور مونگی کی کہ اونکی ہار بناکر اور لباس مین اونکو لگا کر پہنتی ہو وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيهِ
اور دیکھتا ہی تو کشتیون کو پانی پہاڑنیوالیان بیچ اوس دریا کی اور مخر کی معنی پانی پہاڑنا ہی اور مواخر جمع ماخرہ کی ہی
وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ اور حکم مین کیا واسطی تمہاری دریا کو تاکہ چاہو تم فضل اوس خدا کی سی فایدہ کو کہ واسطی تجارت کی
دریا مین پہرتی ہو وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ اور تاکہ تم شکر کرو اس نعمت کا کہ دریا کو تمہاری حکم مین کیا ہی اور کشتی کا بنانا تمکو تعلیم
کیا ہی کہ اوسمین سوار ہو کہ تم دریا مین پہرتی ہو اور فرماتا ہی خدا کہ وَأَلْقَىٰ فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ اور ڈالا خدا نی بیچ زمین کی پہاڑون
بلند ثابت کو أَنْ تَمِيدَ بِكُمْ ایسا نہو کہ ہل جاتی وہ زمین ساتھہ تمہاری اور تمہاری پاؤن اوسپر ٹہرنی نپاوین اسواسطے اوسکی اوپر
پہاڑون کو قائم کیا تاکہ زمین جنبش نہ پاوی اور ان تمید کی تقدیر کراہتہ ان تمید ہی اور کراہتہ مفعول لہ واقع ہوا ہی اور مضاف ہی
کہتی ہین کہ جسوقت خدا تعالی نی زمین کو پیدا کیا تو پانی پر وہ حرکت کرتی تہی فرشتون نی کہا کہ اوسپر کوئی نہ ٹہر سکیگا خدا تعالی نی اوسپر
پہاڑونکو پیدا کیا تاکہ زمین قرار پکڑی اور حضرت صادق نی اپنی باپ سی اور اونکی باپ نے اپنی دادا سی اور اونہون نے جناب رسولخدا
سے روایت کی ہی فرمایا اون حضرت نی کہ خدا تعالی نی جسوقت دریاؤن کو پیدا کیا تو اونہون نی فخر کیا اور کہا کہ کون سی چیز
ہمپر غالب ہوگی خدا تعالی نی آسمان کو یا کشتی کو پیدا کیا اور اوسپر چلایا اور دریا کو پست اور نرم کیا اور خدا تعالی نی زمین کو
پیدا کیا تو اوسنے بہی فخر کیا اور کہا کہ کون غالب ہوگا مجہپر خدا تعالی نی پہاڑون کو پیدا کیا اور اوسکی پشت پہ اون کو
ثابت کیا اور اوسکی میخین اونکو بنایا اور حرکت اور جنبش کرنی سی اوسکو منع کیا پس پست ہوئی زمین اور حرکت کرنے سے
ٹہر گئی اور فرماتا ہی خدا کہ وَأَنْهَارًا اور پیدا کیا واسطی تمہاری نہرون کو مثل نیل اور فرات اور دجلہ اور گنگا اور جمنا

وغیرہ کی وَسُبُلًا اور پیدا کیا رستون کو لَعَلَّکُمْ تَھْتَدُوْنَ تاکہ تم راہ پاؤ اپنی منزلون اور مقصودون کیطرف وَعَلٰمٰتٍ
اور پیدا کیا نشانیون کو رستون کی شکل پہاڑون اور ٹیلون کی تاکہ اون نشانیون کی وسیلہ سی تم راہ کو بہولو نہین اور اپنی مقصود
کو پہونچ جاؤ وَبِالنَّجْمِ ھُمْ یَھْتَدُوْنَ اور ساتھ ستارون کی وہ آدمی راہ پاتی ہین شکل بنات النعش اور عقد ثریا اور ستارہ قطب کی
اور امیر المومنین علیہ السلام سی روایت ہی کہ فرمایا رسول خدا صلعم نی کہ مراد وبالنجم ہم یہتدون سی قطب کا ستارہ ہی
کہ وہ اپنی جگہہ سی حرکت نہین کرتا ہی اور اوسی سی قبلہ کی بنا ہی اور اوسی سی دریا اور جنگل کی آدمی راہ پاتی ہین اور اہل بیت
علیہم السلام کی روایات مین مذکورہ ہی کہ علامات سی مراد ہم ہین اور نجم سی مراد رسول خدا صلعم ہین اور فرماتا ہی خدا کہ
اَفَمَنْ یَّخْلُقُ کَمَنْ لَّا یَخْلُقُ کیا پس وہ شخص کہ پیدا کرتا ہی مانند اوس شخص کی ہی کہ نہین پیدا کرتا ہی جیسی کہ بت اور سوائی اوسکی
اور چیزین جو کہ مخلوق خدا ہین اور مشرکین اونکی پرستش کرتی ہین اَفَلَا تَذَکَّرُوْنَ کیا پس نہین نصیحت پکڑتی ہو تم اور
نہین یاد کرتی ہو تم کہ قباحت اسکی تمکو معلوم ہو اور اپنی اعتقاد کی خرابی کو دریافت کرو وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَۃَ اللّٰہِ اور اگر شمار
کرو تم نعمت خدا کو کہ جو تمکو دی ہی تو لَا تُحْصُوْھَا نہ پورا کر سکو گی تم اوسکو اور حقوق نعمت خدا کی شمار کرنے سے تم عاجز ہو کہ
تو شکر اوسکا کیونکر کر سکوگی اِنَّ اللّٰہَ لَغَفُوْرٌ تحقیق کہ خدا البتہ بخشنی والا ہی اگر اوسکی شکر کی ادا کرنے مین کچھ قصور کروگی
اور اپنا عجز بیان کروگی رَّحِیْمٌ مہربان ہی کہ اس قصور مین تمپر عذاب کو نہ نازل کری وَاللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ
اور خدا جانتا ہے جو کچھ کہ پوشیدہ کرتی ہو تم اپنی اعتقاد حق یا باطل کو وَمَا تُعْلِنُوْنَ اور جو کچھ کہ ظاہر کرتی ہو تم اعمال نیک کو
یا بد کو کہ سب کو موافق اوسکی جزا دیگا اور فرماتا ہی خدا کہ وَالَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اور جنکو کہ پکارتی اور پرستش کرتی ہین
وہ کفار سوائی خدا کی وہ ایسی عاجز ہین کہ لَا یَخْلُقُوْنَ شَیْئًا نہین پیدا کر سکتی ہین وہ کسی چیز کو وَّھُمْ یُخْلَقُوْنَ اور حال یہہ
ہی کہ وہ خود پیدا کئی گئی ہین کہ اونکو خدا نی پیدا کیا ہے اور جو چیز کہ مخلوق ہو وہ عاجز اور ممکن ہے اور خدا چاہی کہ واجب الوجود
اور خالق ہو پس ایسی عاجز قابل پرستش کی کیونکر ہونگی کہ اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَآءٍ مردی ہین کہ نہین ہین زندی کہ بالکل جیس ہین
نہ سنتی ہین اور نہ دیکھتی ہین وَمَا یَشْعُرُوْنَ اور نہ شعور رکھتی ہین وہ کہ اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ کب اوٹھائی جائینگی اور نہ اپنی پرستش
کرنیوالون کی وقت کو جانتی ہین کہ وہ کب اوٹھائی جائینگی تاکہ اونکو خبر دیوین اور فرماتا ہی کہ اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ معبود تمہارا
معبود ایک ہے کہ وہ خدای یکتا ہی اوسیکی پرستش تمکو کرنی چاہیی فَالَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَۃِ پس جو لوگ کہ نہین ایمان لائے
ہین ساتھ آخرت کی اور اوسکا یقین نہین کرتے ہین قُلُوْبُھُمْ مُّنْکِرَۃٌ دل اونکی انکار کرنیوالی ہین وَّھُمْ مُّسْتَکْبِرُوْنَ اور وہ
سرکشی اور تکبر کرنیوالی ہین پیغمبر کی متابعت سی اور ایمان کی قبول کرنے سی لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ مَا یُسِرُّوْنَ وَمَا یُعْلِنُوْنَ
نہین شک ہے کہ تحقیق خدا جانتا ہی جو کچھ کہ پوشیدہ کرتی ہین وہ اور ظاہر کرتی ہین ضرور اونکو جزا دیگا موافق اونکی اعمال کی اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ
الْمُسْتَکْبِرِیْنَ تحقیق کہ وہ نہین دوست رکھتا ہی تکبر کرنیوالون کو حضرت صادق علیہ السلام روایت ہے فرمایا کہ تکبر کرنے والے
قیامت کی روز چیونٹیون کیصورت ہو جائینگی اور آدمی اونکو اپنی پاؤن مین ملینگے یہان تک کہ خدا تعالی حساب سی فارغ ہو اور دوسری
روایت مین ہی کہ نہ داخل ہوگا بہشت مین وہ شخص کہ جسکی دل مین رائی کی دانہ کی برابر تکبر ہوگا اور حضرت صادق علیہ السلام سی
ایک اور روایت مین ہی کہ جو کوئی اپنی نفس کو دوسری مومن سی بزرگ سمجھی وہ تکبر کرنیوالا ہی کسینی کہا کہ اگر کوئی کسیکو گناہ کرتا ہوا دیکھی
تو اپنی نفس کو اوس سی بزرگ جانیگا یہہ سمجھکر کہ مین اس گناہ سی بچا ہوا ہون امام علیہ السلام نی فرمایا کہ بعید ہی یہہ شاید کہ خدا نے
اوسکو بخشدیا ہو اور تیرا حساب لینا باقی ہو گیا تو نی موسی کی ساحرونکا قصہ نہین پڑہا ہی اور ایک حدیث مین آیا ہی کہ حضرت

امام حسین علیہ السلام کا گذر مسکینون پر ہوا دیکھا کہ اونہون نے اپنی چادر بچھا کر ٹکڑی روٹیون کی اوسپر رکھی ہین انکو دیکھکر کہا کہ اے
فرزند رسول خدا آؤ اور ہمارے ہمراہ ٹکڑی روٹیون کی کہاؤ وہ حضرت بیٹھہ گئی اور اونکی ہمراہ وہ ٹکڑی کہائی اور یہہ آیت تلاوت فرمائے
کہ انہ لا یحب المستکبرین اور فرماتا ہی خدا کہ وَاِذَا قِیۡلَ لَہُمۡ اور جبوقت کہا جاتی ہی واسطے اون دنیون کفار کے یعنی عوام کفار
اپنے رئیسون سی کہ جنکی پیروی کرتی ہین شقی کی راہ سی پوچھین کہ مَّاذَاۤ اَنۡزَلَ رَبُّکُمۡ کیا نازل کیا ہی پروردگار تمہارے نے
محمد پر تو قَالُوۡۤا کہین وہ رئیس اونکی جواب مین کہ اَسَاطِیۡرُ الۡاَوَّلِیۡنَ قصے پہلے لوگون کی ہین اور خدا نی کچھہ نازل نہین کیا
ہے اور یہہ ہو اسطے کہین کہ تا کہ باطل ہونا قرآن کا اون پیروی کرنیوالونکو معلوم ہو اور اونکی بیان سی وہ جانین کہ قرآن خدا
کا نازل کیا ہوا نہین ہے اور انجام اونکی کہنے کا یہہ ہے کہ لِیَحۡمِلُوۡۤا اَوۡزَارَہُمۡ تا کہ اوٹہاوین وہ بوجہ گناہون اپنے کو
کَامِلَۃً کہ کامل اور پورا ہو وہ یَّوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ دن قیامت کے وَمِنۡ اَوۡزَارِ الَّذِیۡنَ یُضِلُّوۡنَہُمۡ بِغَیۡرِ عِلۡمٍ اور بوجہ بعضی
گناہون اون لوگون کی کو کہ گمراہ کرتے ہین وہ اونکو بدون علم کے اَلَا سَآءَ مَا یَزِرُوۡنَ خبردار ہو کہ برے وہ چیز کہ بوجہ اوٹہاتے
ہین وہ کہ دوسرے لوگونکی گناہ اپنی گردنون پر رکھکر دوزخ کو اختیار کرتی ہین کاملہ حال واقع ہوا ہی اور من کو بعضے کہتے ہین کہ زائد
ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ جسنے اول دین مین خنہ ڈالا ہی اور لوگون کو گمراہ کیا ہے اوسپر اوسکے اعمال کا اور جو لوگ کہ اوسکی
پیروی سی قیامت تک خلاف شرع کی اعمال بجالاوینگے اون سب کا بوجہ اوسکے گردن پر ہوگا اور ایسے ہی جو شخص کہ شرع کی
مخالف کوئی امر ایجاد کرکے اوسکی طرف لوگون کو بلائے اور لوگ اوسکی پیروی سے اوسکو عمل مین لائین تو اون سبکے گناہ کا عذاب
اوس شخص کو ہوگا جسنے کہ وہ امر ایجاد کیا ہے اور لوگونکو اوسکے طرف بلایا ہے اور جناب رسول خدا صلعم نی فرمایا ہے کہ جو کوئی
بلائی کسیکو طرف راہ حق کی اور پیروی کی ہو اوسنے اوسکے راہ حق مین تو پس واسطی اوس بلانیوالی کی مثل ثواب اوس شخص کے ہے
بغیر اسکے کہ اوسکے ثواب مین سی کچھہ کم ہو اور جو کوئی بلائی کسیکو طرف گمراہی کی پس پیروی کی ہو اوسنے اوس گمراہی مین تو اوپر
اوس بلانیوالیکے بوجہ گناہون اوس پیروی کرنیوالیکا ہی بغیر اسکے کہ اوسکی گناہون مین سی کچھہ کم ہو اور حضرت صادق علیہ السلام
نے فرمایا ہی کہ صحبت نہ کرو تم بدعت کرنیوالونسے اور نہ بیٹہو تم پاس اونکی کہ ہوجاؤگی تم نزدیک خدا کی مثل اونکی کہ فرمایا ہی رسول
خدا صلعم نی کہ مرد اپنے دوست اور نزدیک بیٹھنے والی کی مذہب پر ہوجاتا ہے اور حضرت علی بن الحسین علیہما السلام نی فرمایا ہے کہ بچاؤ تم
اپنے تئین گنہگارونکی صحبت سے اور بدکارونکی ہمسایگی سی اور ظالمون کی کمک کرنے سے اور فرماتا ہی خدا کہ قَدۡ مَکَرَ الَّذِیۡنَ
مِنۡ قَبۡلِہِمۡ تحقیق مکر کیا اون لوگون نے کہ پہلے اونسے تھے یعنی جو لوگ کہ مکہ والون سے پہلے تہی اون کفار نی بہی انبیاء کی ساتھ
مکر کیا اور اونکو ایذا دی اور جہٹلایا فَاَتَی اللّٰہُ بُنۡیَانَہُمۡ پس آیا حکم خدا کا عمارت اونکی کو مِّنَ الۡقَوَاعِدِ بنیاد اونکی طرف سے
فَخَرَّ عَلَیۡہِمُ السَّقۡفُ پس گر پڑی اوپر اونکی چہت مِنۡ فَوۡقِہِمۡ اوپر اونکی سی کہ پہلے چہت گری اور پہر دیوارین گرین وہ دب
اور سب دبکر مرگئی اور یہہ تمثیل ہے اونکی مکر کے ڈہانے کے واسطی کہ مکر اونکا اسطرح سی جڑ سی اوکھاڑ دیا اور بعضے کہتی ہین کہ مراد
اوس سے نمرود کا محل ہے جو کہ ابراہیم کی خدا سے مطلع ہونیکی واسطی بابل مین اوسنی بنایا تہا اور وہ پانچہزار ہاتھہ کا اونچا تہا ایک
ہوا ایسی چلی کہ اوسنے اوسکو جڑ سی اوکھاڑ کر پہینکدیا تہا اور فرماتا ہی خدا کہ وَّاَتٰىہُمُ الۡعَذَابُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَشۡعُرُوۡنَ اور آیا
اونکو عذاب اوس جگہہ سے کہ نہین جانتی تہی وہ کہ بے خبر فارغ البال بیٹھے تھے ایکمرتبہ ہی اونکو عذاب نے گہیر لیا اور بعضی کہتے
ہین کہ مراد اوس سے مچھر ہین کہ ایکمرتبہ سے نمرود کی لشکر پر غالب ہوئی اور اونکو ہلاک کیا ثُمَّ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ یُخۡزِیۡہِمۡ پہر دن
قیامت کے رسوا کرے گا اونکو خدا کہ دوزخ مین اونکو جلائے گا وَیَقُوۡلُ اَیۡنَ شُرَکَآءِیَ اور کہیگا کہ کہان ہین شریک

مدی کہ جنکو تم کفار میرا شریک گمان کرتے تھے اَلَّذِیْنَ كُنْتُمْ تُشَآقُّوْنَ فِیْهِمْ وہ کہ تھے تم کہ مخالفت کرتے تھے تم بیچ مقدمہ
اونکی کی پیغمبرونکی قَالَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ کہینگے وہ لوگ کہ دی گئی ہین علم یعنی انبیا اور علما کہ اونکو توحید کیطرف بلاتے
تھے اور کفار اونکی مخالفت کرتے تھے وہ صاحبان علم کہینگے کہ اِنَّ الْخِزْیَ الْیَوْمَ وَالسُّوْٓءَ تحقیق رسوائی آجکے دن اور برے عذاب
عَلَى الْكٰفِرِیْنَ ۙ اوپر کافرونکی ہے اور علما یہ سخن کہ اونکی شماتت اور اہانت کیلئے کہینگے اور قمی نے اپنی تفسیر مین لکھا ہے کہ جو
کہ علم دی گئی ہین وہ ائمہ معصومین علیہم السلام ہین کہ وہ اپنی دشمنونسی اوس روز کہینگے اور کہان ہین شریک تمہاری اور
جنکے کہ پیروی تم دنیا مین کرتے تھے اور فرماتا ہے کہ الَّذِیْنَ وہ لوگ یعنی وہ کفار کہ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ جان قبض کرتے
ہین اونکی فرشتے کہ ظَالِمِیْٓ اَنْفُسِهِمْ ظلم کرنیوالے تھے وہ جانون اپنی کو بسبب کفر کی فَاَلْقَوُا السَّلَمَ پس ڈالا اونہونے
صلح کو موت اور عذاب کو دیکھکر اور فرشتونکی سامنے اقرار کیا خدا کی وحدانیت کا اور کہا کہ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْٓءٍ نہ تھے
ہم ایسے کہ عمل کرین ہم برا مثل کفر اور ظلم کے اوسوقت اپنی شرک اور معصیت کا بالکل انکار کرتے ہین اور فرشتے اونکی
جواب مین کہتے ہین کہ بَلٰٓی ہان تم کافر تھے اور بدکام کرتے تھے اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ تحقیق کہ خدا جاننے والا ہے اور عالم ہے
بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ساتھ اوس چیز کی کہ تھے تم عمل کرتے پس جزا اوسکی پاؤگے تم اور جزا اوسکی یہ ہے کہ فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ
پس داخل ہو تم دروازون دوزخ کی مین خٰلِدِیْنَ فِیْهَا کہ ہمیشہ رہنے والے ہو بیچ دوزخ کی فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِیْنَ
پس البتہ بد جگہ ہے وہ تکبر کرنیوالونکی کہ وہ دوزخ ہے یعنی کفار کو جسوقت موت آئی تو ناچار ہوکر کہین کہ اعمال بد ہم نہین
کرتے تھے اور قیامت کے روز وقت مواخذہ کی مکر جاوینگے اور کہینگے کہ ہم ہرگز برے کام نہین کرتے تھے اوسوقت انبیا اور ائمہ معصومین
گواہی دینگے اونکی کفر کی اور کہینگے کہ ہان تم کافر تھے اور خدا بہتر جانتا ہے تمہارے دلونکی حال کو اور کفر کو پھر خطاب کریگا اون
کفار کو کہ تم جہنم مین جاؤ اور ہمیشہ اوسمین رہو اور فرماتا ہے خدا کہ وَقِیْلَ لِلَّذِیْنَ اتَّقَوْا اور کہا گیا واسطے اون لوگونکی کہ پرہیز
کیا ہے اونہون نے شرک سے اور ڈرتے ہین وہ خدا سے کہ مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ کیا نازل کیا ہے پروردگار تمہارے نے تو
قَالُوْا کہتے ہین وہ کہ خَیْرًا خیر اور نیکی کو یعنی خدا سبحانہ نے نیکی کو نازل کیا ہے کہ وہ قرآن ہے کہ تمام نیکیون کا جمع کرنیوالا
اور اسمین سبطرح کی خوبی ظاہر اور باطن کی اور دنیا اور آخرت کی ہے بخلاف کفار کی کہ وہ قرآن کو پہلی کفار کے
قصے کہتے تھے اور فرماتا ہے کہ لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا واسطے اون لوگونکی کہ نیکی کی ہے اونہون نے قول مین اور فعل مین فِیْ هٰذِهِ
الدُّنْیَا حَسَنَةٌ بیچ اس دنیا کی نیکی ہے کہ خدا حافظ ہے اونکی جان اور مال کا اور حرمت اور عزت کا وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ
خَیْرٌ اور البتہ گھر آخرت کا بہتر ہے کہ ثواب اوسکا ہمیشہ کو باقی ہے وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِیْنَ اور البتہ اچھا ہے گھر پرہیزگارونکا جَنّٰتُ
عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَهَا کہ بہشتین ہین عدن کی داخل ہونگے وہ اون بہشتونمین کہ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ جاری ہین بیچ درختون
اونکی سے نہرین شہد کی اور شراب کی اور دودھ کی اور آب شیرین کی لَهُمْ واسطے اون پرہیزگارونکی فِیْهَا بیچ اون بہشتونکی
مَا یَشَآءُوْنَ وہ چیز ہے کہ خواہش کرینگے وہ کہ ہر طرحکی نعمت ہے وہان موجود ہے کہ جو نہ کسینے اپنی آنکھ سے دیکھی ہے اور نہ کسینے اپنی کان
سے سنی ہے اور نہ کسیکے دلمین گذری ہے كَذٰلِكَ یَجْزِی اللّٰهُ الْمُتَّقِیْنَ ۙ ایسے ہی جزا دیتا ہے خدا پرہیز
کرنیوالون کو الَّذِیْنَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ وہ لوگ کہ روح قبض کرتے ہین اونکی فرشتے بحکم خدا کہ طَیِّبِیْنَ پاکیزہ ہین
اور خوش ہونیوالے ہین وہ فرشتونکی خوشخبری دینی سے یَقُوْلُوْنَ کہتے ہین وہ فرشتے اونکو کہ سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ سلامتی ہے
اوپر تمہارے ہر بدی اور بلا اور آفت سے اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ داخل ہو تم بہشت مین بسبب اوسکے کہ تھے تم

عمل کرتے دنیا مین نیک اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام سی روایت ہے کہ فرمایا کہ نہین ہے کوئی آدمیون مین کہ مفارقت کرے
روح اوسکی بدن اوسکی سے مگر یہانتک کہ جان لیتا ہے وہ اوسوقت کہ دونون منزلون مین سی کس منزل کی طرف جائیگا بہشت
مین یا دوزخ مین یا تو وہ دوست ہی خدا کا یا دشمن ہی خدا کا اگر وہ دوست ہے خدا کا تو کہل جاتی ہین واسطے اوسکے دروازے
بہشت کی اور ظاہر ہوجاتی ہین راہین اوسکی اور کچہہ خدا نی واسطے اوسکے بہشت مین طیار کیا ہے سب کو دیکہتا ہے پس
ہر شغل سے فارغ ہوجاتا ہے اور ہر گرانی اوس سے دور ہوجاتی ہے اور اگر وہ شخص دشمن ہے خدا کا تو کہولی جاتی ہین واسطے اوسکی
دروازی دوزخ کے اور راہین اوسکی ظاہر ہوجاتی ہین اور دیکہتا ہے وہ اون چیزونکو کہ خدا تعالی نی اوسکی واسطے دوزخ مین
طیار کی ہین پس ہر مکروہ اوسکو پیش آتا ہے اور ہر بدی نازل ہوتی ہے اور نزدیک موت کی یہہ سب ہوتا ہی اور اوسوقت
یقین ہوجاتا ہے چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ الذین تتوفیہم الملائکۃ طیبین اور فرماتا ہے کہ الذین تتوفیہم الملائکۃ ظالمی انفسہم
اور فرماتا ہے خدا کہ هَلْ يَنظُرُونَ نہین انتظار کرتے ہین وہ کفار إِلَّا أَن تَأْتِيَهُمُ الْمَلَائِكَةُ مگر یہہ کہ آوین اونکی پاس فرشتے
جان قبض کرنیکو أَوْ يَأْتِيَ أَمْرُ رَبِّكَ یا آوی حکم پروردگار تیرا اونکی عذاب کیواسطے یا آوی قیامت كَذَٰلِكَ یونہی
یعنے جیسی کہ یہہ لوگ جہٹلاتی ہین اور شرک کرتی ہین فَعَلَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ کیا ہے اون لوگون نے کہ پہلی ان سی تہے
وَمَا ظَلَمَهُمُ اللَّهُ اور نہین ظلم کیا ہے اونپر خدا نے اونکے ہلاک کرنی مین عذاب کو اونپر نازل کرکے وَلَٰكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ
اور لیکن تہی وہ کہ جانون اپنی کو ظلم کرتے تہے کفر اور گناہ کرکے فَأَصَابَهُمْ پس پہنچین اونکو بحکم عدل خدا سَيِّئَاتُ مَا
عَمِلُوا برائیان اون چیزونکی کہ عمل کیا ہے اوہون نی یعنے جزائی بد اوسکی کہ عمل کیا ہے اوہون نے وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ
اور گہیر لیا اونکو عذاب اوس چیز کے سبب کہ تہی وہ ساتہہ اوسکی ٹہٹہا کرتے اور فرماتا ہے خدا کہ وَقَالَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا
اور کہا اون لوگون نی کہ شرک کیا ہی اوہون نے لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا عَبَدْنَا مِن دُونِهِ اگر چاہتا خدا تو نہ پرستش کرتے ہم سوائے
اوسکی مِن شَيْءٍ کسی چیز کو نَّحْنُ وَلَا آبَاؤُنَا ہم اور نہ باپ ہمارے وَلَا حَرَّمْنَا مِن دُونِهِ مِن شَيْءٍ اور نہ حرام کرتے ہم سوائے
حکم اوسکی کسی چیز کو نہ بحیرہ کو اور نہ سائبہ کو یہہ کلام اونکا مبنی کی راہ سی تہا نہ اعتقاد کی رو سی خدا تعالی اونکی رد
و منع کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ كَذَٰلِكَ ایسی ہی یعنی جیسا کہ یہ کہنے والی کرتے ہین ایسا ہے فَعَلَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ
کیا تہا اون لوگون نے کہ پہلی انسی تہی کہ پیغمبرونکو جہٹلاتی تہی اور حرام کو حلال کرتے تہی اور حلال کو حرام کرتی تہی فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ
إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ پس نہین ہے اوپر پیغمبرونکی مگر پہونچانا ظاہر خدا کی احکام کا کہ اوہون نی اون کفار کو خبر کردی ہی کہ خدا تعالے
تمہاری ان فعلون کو برا جانتا ہے اور انکار کرتا ہے اور تمہاری فعلونسی بیزار ہی اور تم اپنی قصد اور ارادہ سی ایسی کام کرتے
ہو کہ خدا تعالی کی مشیت متعلق اون فعلون تمہاریکی نہین ہی اور فرماتا ہے کہ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا اور البتہ تحقیق
بہیجا ہے ہمنی بیچ ہر گروہ کی پیغمبر کہ جیسا کہ ای محمد صلعم تجہکو ان لوگون پر پیغمبر کرکے بہیجا ہے اور سب پیغمبرونسی ہمنی کہا تہا کہ تم
اپنی اپنی امت کو کہو أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ یہہ کہ پرستش کرو تم خدا کو وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ اور پرہیز کرو تم طاغوت سی
کہ وہ شیطان ہی اور اوسکی عبادت مت کرو اور کہنی پر اوسکی نہ چلو اور جو کوئی سوائی شیطان کی گمراہی کیطرف لیجاتی
اوسکا کہنا مت مانو کہ یہہ سب طاغوت ہین فَمِنْهُم مَّنْ هَدَى اللَّهُ پس بعض اون گروہون مین سی وہ شخص تہا کہ راہ نیک دکہائی
تہی اوسکو خدا نے توفیق اور لطف عطا کرکے جسنی کہ اوسکی وحدانیت کی دلیلون مین تامل کرکے ایمان کو اختیار کیا ہے
وَمِنْهُم مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلَالَةُ اور بعض اونمین سی وہ شخص تہا کہ ثابت ہوئی اوپر اوسکی گمراہی کہ جسنی عناد کے راہ سی

خدا تعالی کی وحدانیت اور حقیت کی دلیلون مین تامل نکیا اور باوجود دیکھنی معجزون کی انکار کرتا رہا اوسکو خدا نی
اوسکے حال پر چھوڑ دیا اوس نے گمراہی کو اختیار کیا اور مستحق عذاب دوزخ کا ہو فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ پس سیر
کرو تم بیچ زمین کی ای لوگو فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ پس دیکھو تم کہ کیونکر ہوا انجام جھٹلانیوالون کا مثل قوم ثمود اور
عاد کی اور قوم لوط کی اور فرماتا ہے خدا کہ إِنْ تَحْرِصْ اگر حرص کری تو ای محمد صلعم عَلَىٰ هُدَاهُمْ اوپر ہدایت اون کفار کی
کے فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي پس تحقیق خدا نہین ہدایت کرتا ہے زبردستی اور مجبور کرکے مَنْ يُضِلُّ اوس شخص کو کہ
گمراہی مین چھوڑ دی جسکو اوسکی دیدہ و دانستہ انکار کرنے سی باوجود ثابت ہونے حقیت کی وَمَا لَهُمْ اور نہین ہین
واسطی اون گمراہون کی مِنْ نَاصِرِينَ نصرت کرنیوالی کہ عذاب کو اون سی دفع کرین اور کہتی ہین کہ ایک مسلمان کا ایک
کافر کی ذمہ قرض آتا تھا وہ اپنی قرض کی تقاضی کو اوسکی پاس گیا اور درمیان گفتگو کی اوس مسلمان نے کہا کہ
قسم ہی اوس خدا کی کہ بعد مرنے کی مجھکو زندہ کریگا کافر نے کہا کہ تجھکو امید ہی کہ بعد مرنی کی تو زندہ ہو مسلمان نی کہا
کہ ہان اوس کافر نے بہت سخت قسم کہائی اور کہا کہ بعد مرنیکے کوئی شخص زندہ نہوگا یہہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا
ہے خدا کہ وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ اور قسم کہائی اونہون نے ساتہ خدا کی نہایت سخت قسمین اپنی کوشش کرکے
اس طرح سے کہ لَا يَبْعَثُ اللَّهُ مَنْ يَمُوتُ نہ اوٹہائیگا خدا زندہ کرکے اوس شخص کو کہ مرتا ہے خدا تعالی اونکی قول کو رد کرتا ہے کہ
بَلَىٰ ہان اوٹہائیگا سب کو واسطے حساب کی وعدہ کیا گیا ہے وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وعدہ کرنا اوپر اوسکی حق اور راست
کہ کسیطرحکا شبہ اوسمین نہین ہی کہ بعد مرنیکی پہر زندہ کریگا واسطی جزائی اعمال کی وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ اور لیکن
اکثر آدمی اپنی گمراہی سی لَا يَعْلَمُونَ نہین جانتی ہین کہ پہر زندہ ہونگے اور حق یہہ ہے کہ سبکو زندہ کرکے اوٹہائیگا لِيُبَيِّنَ
لَهُمُ تاکہ بیان کرے واسطے اونکے اور ظاہر کری الَّذِي يَخْتَلِفُونَ فِيهِ اوس چیز کو کہ اختلاف کرتی ہین وہ
بیچ اوسکے اور اوسکی ہونیکو حق نہین جانتی ہین وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا اور تاکہ جانین وہ لوگ کہ کافر ہوئی ہین أَنَّهُمْ
كَانُوا كَاذِبِينَ تحقیق وہ تہی جھوٹی قیامت کی انکار کرنے مین اور مردونکو زندہ نہونیکی کہنی مین إِنَّمَا قَوْلُنَا
لِشَيْءٍ سوا ای اسکے نہین کہ کہنا ہمارا واسطے کسی شی کی إِذَا أَرَدْنَاهُ جسوقت کہ ارادہ کرین ہم اوسکو کہ وہ ہو جاسی
أَنْ نَقُولَ لَهُ كُنْ یہہ ہی کہ کہین ہم واسطے اوسکی کہ ہو فَيَكُونُ پس ہو جاتی ہی وہ اور اوسپر موقوف نہین ہے
کہ اوس شی سی پہلی کوئی اصل اور مادہ ہی اوسکی واسطی چاہئی پس جو شخص کہ بی مادہ پیدا کر سکتا ہے اوس شخص کو
پیدا کرنا کسی شی کا کہ جسکے واسطے پہلی سی مادہ موجود ہو تو کیا دشوار ہی اور منقول ہے کہ حضرت صادق علیہ السلام نے ابو بصیر
سے پوچھا کہ کیا کہتا ہے تو اس آیت مین کہا کہ لوگ کہتی ہین کہ مشرکین کہتی تہی اور قسم کہاتے تہے رسول خدا
صلعم کی سامنے کہ خدا تعالی بعد مرنے کے زندہ نکریگا فرمایا کہ ہلاکت ہی واسطی اوسکی جو ایسا کہی اون سے پوچھ تو کہ کیا
مشرکین خدا کی قسم کہاتے ہین یا لات اور عزا کی ابو بصیر نے عرض کی کہ مجھکو اسکی تفسیر سی مطلع کیجیی فرمایا کہ ای
ابو بصیر ہمارا قایم ظہور کریگا تو ایک قوم کو ہماری شیعون مین سی بحکم خدا اوٹہائیگا کہ وہ تلوارین اپنی گردنون مین
لٹکائی ہوئی ہونگی یہہ خبر ہماری اون شیعون کو پہونچی گی کہ جو مری نہین ہین وہ کہینگے کہ زندہ ہوا ہے فلانا اور فلانا
اور فلانا اپنی قبر سی اور وہ ہمراہ قایم علیہ السلام کی ہین یہہ خبر ہماری دشمنون کو پہونچی گی وہ کہینگے کہ ای شیعو تم جہوٹ
کہتی ہو قسم ہی خدا کی وہ زندہ نہین ہوئی ہین اور نہ زندہ ہونگی قیامت تک پس خدا تعالی نی اونکی قول کے حکایت

کی اور فرمایا کہ وقسموا باللہ جہد ایمانہم اور دوسری روایت مین یہہ ہی کہ اون حضرت نی فرمایا کہ کیا کہتے ہین آدمی اس آیۃ مین کسینے کہا کہ کہتی ہین کہ کفار کی حق مین نازل ہوئی ہی فرمایا کہ کفار خدا کے قسم نہین کہاتے ہین یہہ آیت امت محمد صلعم کی قوم کے حق مین نازل ہوئی ہی جسوقت اونسے کہا گیا کہ پہلے قیامت سے کبھی زندہ ہونگی اونہون نے خدا کی قسم کہا کر کہا کہ زندہ نہون گے خدا تعالے نے اونکی قول کو رد کیا اور فرمایا کہ لیبین لہم الذی یختلفون فیہ ولیعلم الذین کفروا انہم کانوا کاذبین اور جاننا چاہیے کہ لفظ کن فیکون کا استعارہ ہے واسطے وجود شے کے بلا تاخیر بعد ارادہ خدا کے پس اب وہ اعتراض دفع ہو گیا جو کہ بعضے کہتے ہین کہ لفظ کن مین جو خطاب ہے وہ طرف شے موجود کے ہے یا معدوم کی اگر طرف شے موجود کے ہے تو تحصیل حاصل کی ہے اور اگر طرف شی معدوم کی ہی تو حکیم کے لائق نہین ہی معدوم کے طرف خطاب کرنا اور فرماتا ہے خدا کہ وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ اور جن لوگون نی کہ وطن اپنا چھوڑا ہے بیچ راہ خدا کی اوسکی رضامندی کیواسطی مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا بعد اوسکے کہ ظلم کئی گئے ہین وہ مراد اس سے اصحاب رسول خدا صلعم کی ہین کہ قریش کی ظلم کرتی تہی اونہون نی اپنی وطن مکہ معظمہ کو ترک کیا اور مدینہ کے سکونت اختیار کی اسواسطی کہ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً تاکہ جگہہ دین ہم اونکو بیچ دنیا کے اچہی اور حسنہ صفت بلدہ مقدرہ کی ہے اور مدینہ منورہ ہی وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ اور البتہ ثواب آخرت کا بہت بڑا ہے اونکی واسطی دنیا کی مالون اور فائدون سے کہ وہ چند روز کے ہین لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ اگر ہین وہ کفار جانتی کہ خدا تعالے نے واسطے مہاجرین کے تیار کیا ہے اور یا یہہ کہ مہاجرین جانین کہ ثواب آخرت کا بہت بڑا ہے واسطے ہجرت کرنیوالونکی اَلَّذِيْنَ صَبَرُوْا وہ لوگ ہین مہاجرین کہ صبر کیا ہے اونہون نے وطن کے چھوڑنے پر وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ اور اوپر پروردگار اپنے کی توکل کرتے ہین وہ اور سب کام اپنے اوسکے سپرد کرتے ہین اور کہتے ہین کہ قریش کہتے تہی کہ خدا تعالی بزرگ اور برتر ہے اس امر سے کہ کسی آدمی کو پیغمبر کرکے بہیجے اگر پیغمبر کرکے بہیجتا تو کسی فرشتے کو بہیجتا خدا تعالی اونکے جواب مین فرماتا ہے کہ وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اور نہین بہیجا ہے ہمنے پہلے تجہسے اے محمد صلعم پیغمبر کرکے اِلَّا رِجَالًا مگر مردونکو آدمیونمین سے کہ نُوْحِيْ اِلَيْهِمْ وحی بہیجتے تہے ہم طرف اونکی نہ عورتون کو اور نہ ملائکہ کو کہ اونکو ہمنے پیغمبر کرکے نہین بہیجا ہے اور یہہ قرأت حفص کی ہے اور باقی کے قاریون نے نوحی کو یا سے غائب کا صیغہ پڑہا ہے فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ پس پوچھو تم اہل ذکر سے کہ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ اگر ہو تم کہ نہین جانتے ہو تم یعنی اپنے علما اور مورخین سے دریافت کرو کہ وہ پہلی امتونکی خبرونکو جانتی ہین یا علماے یہود اور نصارا سے پوچھو کہ اگر تم نہین جانتے ہو کہ پہلے اسکے جو پیغمبر آئی ہین وہ فرشتے نہ تہے اور نہ وہ عورتین تہی بلکہ سب مرد تہے آدمیون مین سی کہ ہمنے اونکو بہیجا تہا بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ ساتہہ معجزون روشن کے اور کتابونکی کہ وہ کتابین خدا کیطرف سے لیکر آئے تہے اور معجزے اونہون نی دکہلائی تہی یہہ تفسیر موافق سنیہ کے ہے اور اہل بیت علیہم السلام کی نزدیک مراد اہل ذکر سے ائمہ معصومین علیہم السلام ہین اسواسطے کہ ذکر رسول خدا صلعم کا نام ہے چنانچہ خدا تعالے فرماتا ہے کہ قد انزل اللہ الیکم ذکرا رسولا یتلوا علیکم آیات مبینات اور اہل ذکر اولاد طیبین رسول خدا صلعم کی ہین اور یا مراد ذکر سی قرآن ہے اور اہل اوسکے اولاد اون حضرت صلعم کے ہین جو کہ ائمہ معصومین ہین لیکن اس صورت مین سوال کرنیوالی مومنین ہونگی کہ وہ اپنی مشکلات دین اور دنیا مین اونسے پوچہین نہ مشرکین اور سوال مسائل دین سی ہوگا نہ انبیا کے مرد ہونے سے اور فاسئلوا

اہل الذکر کلام علیحدہ ہے اوپر سے اوسکو کچھہ تعلق نہین ہے اور یہہ آیت جملہ معترضہ ہے کہ بیچ مین آیت کے بیچ مین واقع ہوگئی ہی اور
ایسا حال قرآن مین بہت ہے اور کئی جگہہ اسطرح سے آیا ہے اور از انجملہ یہہ ہے کہ تیسرے پارہ مین سورہ آل عمران مین مذکور ہی
ولا تؤمنوا الا لمن تبع دینکم قل ان الهدی هدی الله ان یؤتی احد مثل ما اوتیتم الی آخر آیت یہان قل ان الہدی ہدی اللہ جملہ معترضہ ہی کہ درمیان
فعل کے کہ وہ لا تؤمنوا ہی اور درمیان مفعول اوسکی کے آیا ہی کہ وہ ان یؤتی احد ہی وقت جمع کرنی آیات کے اسکا خیال جامع قرآن کو نرہا اور اہل ذکر
ائمہ معصومین مراد ہوتی ہین بہت حدیثین آئی ہین چنانچہ تفسیر عیاشی اور تفسیر قمی اور کافی مین مذکور ہین کہ ذکر سی مراد رسول خدا صلعم ہین اور
اہل ذکر جنسے سوال کیا جاوی وہ اہل بیت انحضرت صلعم کی ہین اور ایک روایت مین حضرت صادق علیہ السلام سی یہہ ہے کہ ذکر سی مراد
قرآن ہی اور اہل ذکر آل محمد صلعم ہین اور حاصل یہہ ہی کہ مراد اہل ذکر سی ائمہ معصومین علیہم السلام ہین اور اونکا اہل ذکر ہونا بہت واضح ہین
آیا ہی اور یہہ آیت دلالت کرتی ہی اس امر پر کہ جس حکم کو کہ نجانتی ہو اوسکو واجب ہے کہ علما سی دریافت کرو اور فرماتا ہے خدا کہ
وانزلنا الیک اور نازل کیا ہمنے طرف تیری ای محمد صلعم الذکر ذکر کو یعنی قرآن کو کہ ہہین نصیحت ہے لتبین للناس ما نزل الیهم تاکہ بیان
کری تو واسطی آدمیون کی اوس چیز کو کہ نازل کی گئی ہی طرف اونکی پروردگار کی طرف سے امر اور نہی اور حلال و حرام اور جو چیز کہ اونکو معلوم ہونا ضرور ہے
اور اسکا حکم اوسمین ہو جو کچھ چاہیے کہ وہ اوسکو سمجھین ولعلهم یتفكرون اور تاکہ وہ فکر اور تامل کرین اور سمجھین کہ یہہ کلام مخلوق کا نہین ہی
اور جو کچھہ اوسمین لکھا ہی اوسسے آگاہ ہون اور اس آیت مین دلالت ہے اس امر پر کہ خدا تعالی نے تمام بندون سی ارادہ فکر اور تامل کا کیا ہی
کہ سمجھ اور سمجھ کر حق کو اختیار کرین نہ یہہ کہ بندی مثل اینٹ و پتھر کی ہین کہ کچھ کام نہین کرسکتے اور نہ اونکو کچھ اختیار ہی جیسی کہ ابو الحسن
اشعری اور اوسکی مقلدین کہتی ہین اور اب خدا تعالی مشرکین کو ڈراتا ہی کہ تم عذاب خدا سے بیخوف ہو گئی ہو چنانچہ فرماتا ہی کہ أفأمن
الذین مكروا السیئات کیا پس بیخوف ہو گئی وہ لوگ کہ مکر کیا ہی اونہون نی برائیون کو یعنی جن لوگون نے کہ بری اور بد مکر کئی ہین کیا بیخوف
ہو گئی ہین وہ ان یخسف الله بهم الارض اس سی کہ دھسا دیوی خدا اونکو زمین مین جیسی کہ قارون کو دھسا دیا او یأتیهم العذاب
یا آوی اونکو عذاب من حیث لا یشعرون اوس جگہہ سی کہ نجانین وہ اور بالکل بیخبر ہون جیسے کہ قوم لوط کو آگیا تھا کیا ان سب باتون سے وہ بیخوف
ہو گئی ہین اور فرماتا ہی خدا کہ او یأخذهم یا بیخوف ہو گئی ہین اس سے کہ پکڑلے اونکو خدا فی تقلبهم بیچ چلنے اون کیلئے کہ وقت چلنی پھرنی
اونکے عذاب کو اونپر خدا نازل کری فما هم بمعجزین پس نہین ہین وہ عاجز کرنیوالی خدا کی کہ اوسکے عذاب کو منع اور دفع کرین
او یأخذهم علی تخوف یا بیخوف ہو گئی ہین وہ اس سی کہ پکڑلے اونکو خدا اوپر ڈرانیکے اسطرح سی کہ پہلے اونسے ایک قوم کو ہلاک کری
اونکو خوف لاوی اور پہر اونپر اوسی حالت خوف مین عذاب نازل کرکی ہلاک کری اور تخوف بمعنی خوف کرون اور بمعنی ناقص کردنیکے اور اگر
ناقص کرنیکے معنے مین لیا جاوی تو اسصورت مین اوسکی یہہ معنی ہونگی کہ یا پکڑلے اونکو خدا اوپر کم کرنیکے اونکی جانون اور مالون مین سے ایکچیز
کو بعد ایک چیز نے کم کرکی اونکو ہلاک کری فان ربكم لرءوف پس تحقیق پروردگار تمہارا البتہ مہربان ہی کہ عذاب کرنی مین جلدی نہین کرتا
ہے رحیم بخشنے والا اور معاف کرنیوالا ہی کہ تمکو مہلت دیوی تاکہ تم اوسمین فکر اور غور کرکے حق کیطرف رجوع کرو اور اب خدا تعالی اپنی
قدرت کی دلیلون کو بیان کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ اولم یروا کیا نہین دیکھا ہی اونکا فرون نے الی ما خلق الله من شیء طرف
اوس چیز کی کہ پیدا کی ہی خدا نے شی مین سی یعنی اپنی مخلوقات مین سی کہ یتفیؤ ظلاله عن الیمین والشمائل پہرتی ہین سایہ اوسکی جانب
راست سی اور جانب چپ سی سجدا لله سجدہ کرنیوالے ہو کر واسطی خدا کی وهم داخرون اور وہ ذلیل و خوار ہو جاتی ہین آگی خدا کی اور
سجدا حال واقع ہوا ہی اور وہ جمع ساجد کی ہی اور مراد اس سے یہہ ہی کہ اگر کفار خدا کو سجدہ نہین کرتی ہین تو کیا نقصان ہی اونکی سایہ
خدا کو سجدہ کرتی ہین اور اولم یروا کو اہل کوفہ نے سوائے عاصم کے تا سے پڑھا ہے اور باقیون نے یا سے اور وهم داخرون مین بھی حال واقع ہوا ہی

اور واو اور نون کے ساتھ جمع اوسکی اسواسطے آئی ہی کہ اوس مین ذوی العقول بھی ہین اور یا یہہ کہ وخوب اوصاف عقلا مین ہیں ہوا اور مفرد
آنا ہین کا اور جمیع آنا شمائل کا باعتبار واحد ہونے ظلال کے ضمیر کے اور جمع ہونے سجدا للہ وہم داخرون مین ضمیر کر ہیے اور اس آیت سے معلوم
ہوا کہ سب چیزین خدا کی آگی عاجزی کرتی ہین اور دلالت کرتی ہین اونکی وجودگی واجب ہونے پر بخلاف کفار کی کہ یہہ اپنے اختیار سے خدا کی پرستش
سے منحرف ہین اور جو چیزین کہ مخلوق خدا کی ہین اور وہ سب خدا کی پرستش مین مشغول ہین وہ کفار اُن چیزون کی پرستش کرتے ہین
اور سجدہ دو طرح کا ہوتا ہے ایک تو اختیار سے اور دوسرا بالطبع اختیاری تو عقلا کا سجدہ ہے اور بالطبع غیر عقلا کا اور فرماتا ہے خدا کہ وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي
السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ اور واسطے خدا کی ہی سجدہ کرتا ہی جو کچھ بیچ آسمان کے ہے اور جو کچھ زمین کی ہی چلنے والون مین خواہ آسمان پر ہون خواہ زمین
پر ہون وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ اور سجدہ کرتے ہین واسطے اوسکے فرشتے اور وہ نہین سرکشی کرتے ہین عبادت خدا سے يَخَافُوْنَ ڈرتے
ہین وہ فرشتے رَبَّهُمْ پروردگار اپنے سے کہ مِنْ فَوْقِهِمْ اوپر اونکی قہر اور غلبہ مین کہ وہو القاہر فوق عبادہ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ
اور کرتے ہین وہ جو کچھ کہ حکم کئے جاتے ہین اپنی رغبت سے جس کام کو کہ خدا تعالی حکم دیوی اپنی پرستش کا یا تدبیر امور کا اور جناب رسول خدا
صلعم نے فرمایا ہے کہ خدا کی مخلوقات مین سے ساتوین آسمان پر فرشتے ہین کہ جس روز سے وہ پیدا ہوئے ہین سجدہ مین ہین اور دنیا
تک سجدہ مین رہینگے اور خوف خدا سے کانپتے ہین اور اونکے آنسو کا کوئی قطرہ نہین گرتا ہے مگر یہ کہ اوس سے فرشتہ پیدا ہوتا
ہے جب کہ روز قیامت ہوگا تو وہ اپنے سر کو اوپر اوٹھاوینگے اور کہینگے کہ ہمنے عبادت نہین کی ہے جو کہ حق عبادت تیری کا ہے
اور اب خدائی تعالی اپنی وحدانیت اور مالکیت کو بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْٓا اور کہا خدا نے کہ نہ
پکڑو تم یعنی نہ اختیار کرو تم اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ معبود دو ایک خدا کی جگہ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ سوائی اسکے نہین کہ وہ خدا معبود یکتا
ہے اور دو خدا نہین ہوسکتے چنانچہ عقلی دلیلون سے ثابت ہوا فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ پس مجھی سے پس ڈرو تم مجھ سے تو کہ میرے سوا اور کوئی
دوسرا خدا نہین ہے اور اثنین واسطے تاکید الہین کے آیا ہے جیسی کہ واحد واسطے تاکید الہ کے آیا ہے اور فرماتا ہے خدا کہ وَلَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ اور واسطے اس خدا کی ہی جو کچھ کہ بیچ آسمانون کے ہے اور زمین کے ہے کہ اسکی مخلوقات اور مملوک سب ہین اور اوسیکے تحت
قدرت مین ہے وَلَهُ الدِّيْنُ وَاصِبًا اور واسطے اوسی خدا ہی کی ہے عبادت لازم کہ خدا وہی ہے اوسیکو عبادت کرنی چاہئی
اور اوسی سے ڈرنا چاہئی نہ اوسکے غیر سے اور اسکا حال واقع ہوا ہے اور فرماتا ہے کہ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَتَّقُوْنَ کیا پس غیر خدا سے
ڈرتے ہو تم جو کہ خدا نہین ہے اور نہ کچھ ضرر پہونچا سکتا ہے اور نہ فایدہ دیسکتا ہے وَمَا بِكُمْ اور جو کچھ کہ ساتھ تمہارے ہے یعنی جو کچھ کہ پاس
تمہارے ہے مِنْ نِّعْمَةٍ کوئی نعمت مثل صحت اور آسودگی کے تو فَمِنَ اللّٰهِ پس خدا کی طرف سے ہے ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ پھر جس وقت
پہونچتا ہے تمکو کوئی ضرر مثل بیماری اور ناداری کی تو فَاِلَيْهِ تَجْـَٔرُوْنَ پس اوسی خدا ہی کے فریاد اور زاری کرتے ہو تم ثُمَّ اِذَا كَشَفَ
پھر جس وقت دور کرتا ہے خدا اور کھولدیتا ہے الضُّرَّ عَنْكُمْ ضرر کو تم سے اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْكُمْ اوسوقت ایک فرقہ تم مین سے کہ وہ کفار ہین بِرَبِّهِمْ
يُشْرِكُوْنَ ساتھ پروردگار اپنے کی شرک کرتے ہین کہ دوسرے شخص کی عبادت کرتے ہین لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ تاکہ ناشکری کرین
وہ ساتھ اوس چیز کے کہ دی ہے ہمنی اونکو کہ اونکی ضرر کو ہمنی دور کیا ہے اور فَتَمَتَّعُوْا پس فایدہ اوٹھاؤ تم دنیا مین چند روز کا
فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ پس قریب ہے کہ جانوگے تم کہ کیا انجام ہوا تمہارا اور فرماتا ہے وَيَجْعَلُوْنَ اور مقرر کرتے ہین وہ کفار لِمَا لَا يَعْلَمُوْنَ
واسطے اونکے کہ نہین علم رکھتی ہین وہ کسی چیز کا اور نہ اونکو سمجھ ہے اونکے لئے مقرر کرتے ہین نَصِيْبًا مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْ ایک حصہ اوس
چیز مین سے کہ روزی دی ہے ہمنی اونکو مثل زراعت اور چوپایون کی کہ اوس مین سے بتون کے واسطے کہ وہ پتھر اور لکڑی ہین اور نہ سمجھے ہین اور نہ
دیکھتی ہین اور نہ سنتے ہین ایک حصہ مقرر کرتے ہین تَاللّٰهِ لَتُسْـَٔلُنَّ قسم ہے خدا کی البتہ سوال کئے جاؤگے تم قیامت مین کہ از د

عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ اوس چیز سے کہ جو تم افترا کرتے اور جہوٹہ بناتے اور بتون کا حصہ مقرر کرکے اون سے اپنا تقرب چاہتی وَيَجْعَلُوْنَ
اور مقرر کرتے ہین وہ کفار لِلّٰهِ الْبَنٰتِ واسطی خدا کے بیٹیون کو کہتے ہین ملائکہ کو کہ وہ خدا کی بیٹیان ہین کہ جنیہ سی صحبت کرکی
بہم پہونچائی ہین سُبْحٰنَهٗ پاک ہے وہ خدا اوس چیز سے کہ اوسکی طرف منسوب کرتے ہین کہ ملائکہ کو اوسکی بیٹیان کہتے ہین اور سبحانہ مصدر فعل
محذوف کا ہے اور فرماتا ہے کہ وَلَهُمْ مَّا يَشْتَهُوْنَ اور واسطی اونکے وہ چیز ہو کہ خواہش کرتے ہین اور چاہتے ہین وہ کہ اونکی ہی بیٹے ہوئین
یعنے خدا پاک ہے اس تقسیم سی کہ واسطے اوسکی بیٹیان ہون اور واسطے اونکے موافق اونکے خواہش کے بیٹے ہون وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى
اور حال یہہ ہے کہ جسوقت خبر دیا جاوے کوئی اون کفار مین سی ساتہ دختر کے کہ کوئی اونہین سی کسیکو کہی کہ تیری دختر پیدا ہوئی ہے ظَلَّ
وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا ہو جاتا ہے منہ اوسکا سیاہ غم اور رنج سے اور نہایت شرمندگی سے درمیان قوم کی وَهُوَ كَظِيْمٌ اور وہ غصہ مین بہرنیوالا ہوتا
ہے اپنی زوجہ پر کہ تو نے کسو واسطے دختر جنی ہے يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ چھپتا پہرتا ہے قوم اپنی سی بدی اوس چیز کی سے کہ خبر دیا گیا ہے
ساتہ اوسکے ولیکن کہتا ہے کہ میری دختر کیون ہوئی ہے اور جی مین اپنے سوچتا ہے اور فکر کرتا ہے کہ اَيُمْسِكُهٗ کیا نگاہ رکھی اوسکو اور زندہ رکھی عَلٰى هُوْنٍ
اوپر ذلت اور خواری کے قوم مین اور اونکی ملامت کے برداشت کری اَمْ يَدُسُّهٗ فِى التُّرَابِ یا گاڑ دیوی اوسکو بیچ مٹی کے کہ اس خواری سے نجات پاوے
عجبا کہ ینی تقسیم اپنی مقرر کرتے ہو کہ جب دختر پیدا ہوتی تہی تو اوسکو زندہ ہی گور مین رکہہ دیتے تہے تو فرماتا ہے کہ اَلَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ خبردار ہو کہ بہت بری چیز حکم
کرتے ہین وہ کفار قریش کہ لڑکیان کہ جو اونکے نزدیک کچہہ قدر اور حرمت نہین رکہتی اور موجب ملامت کا جانتی ہین اونکو خدا کی طرف منسوب کرتے ہین
اور فرماتا ہے خدا کہ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ واسطے اون لوگون کے کہ نہین لاتے ہین ایمان آخرت پر صفت بدی کی ہے کہ وہ احتیاج ہے اونکی طرف
عورت کی اور اولاد کی کہ وہ اونکی کمک کے ہین اور مکروہ جاننا بیٹیون کا قوم کی ملامت کرنیکی خوف سے اور مفلس ہو جانیکی ڈر سی اور اون بیٹیون
کا زندہ گور مین دفن کرنا یہہ سب صفت بدی کی ہی وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى اور واسطے خدا کی ہی صفت بلند کہ وہ اپنی ذات مین غنی اور بے پروا
ہے اور کسی چیز کی اوسکو احتیاج نہین ہے نہ زوجہ کی اور نہ فرزند کی اور نہ کسی اور چیز کی اور اسجگہ خدا نے فرمایا ہے کہ وللہ المثل الاعلے اور
دوسری جگہہ فرمایا ہے کہ فلا تضربوا للہ الامثال ان دونون قولون مین مطابقت کیونکر ہو جواب اوسکا یہہ ہی کہ مراد مثال سے اشباہ اور
مانند ہین یعنی خدا کیواسطی مانند بیان نکرو اور اوسکو مشابہت کسی چیز سی ندو اور مثل اعلے مین مراد مثل سے وصف ہے یعنی وصف
اعلے وَهُوَ الْعَزِيْزُ اور وہ خدا غالب اور قادر ہے کفار کی ہلاک کرنے پر الْحَكِيْمُ حکمت والا کہ اپنی مصلحت سے کفار کو مہلت دیے
رکہی ہی ایکوقت معلوم تک۔ کہتی ہین کہ ایام جاہلیت مین کفار کا دستور تہا کہ زندہ لڑکیون کو گور مین دفن کر دیتے تہے اپنی قوم کی
ملامت کرنیکے خوف سے اور اونکے پرورش کے خرچ کی جہت سے اپنے مفلس ہو جانیکا بہی اندیشہ ہوتا تہا پس بعد اسلام کے رسول خدا صلعم نے اس
عادت بد کو موقوف کر دیا اور فرزدق ایک شخص تہا جسوقت اوسکو خبر ہوتی کہ کسیکے دختر پیدا ہوئی ہے تو وہ اوسکے پاس بطور ہدیہ کے
اونٹ بہیجتا کہ وہ اوس لڑکی زندہ کو گور مین دفن کرے اور فرماتا ہے خدا کہ وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ اور مواخذہ کرے خدا آدمیون کو
اور پکڑے بِظُلْمِهِمْ بسبب ظلم اونکے کی کہ کافرون کو بسبب ظلم اونکے خدا ہلاک کرے سی تو مَا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَآبَّةٍ نہ چہوڑتا اوپر اوس زمین کی
کوئی چلنے والا اونکے کفر اور تعصب کی شومی اور بدی کی جہت سی کہ جنکا کچہہ گناہ نہین ہے وہ بہی اونکے ہمراہ ہلاک ہو جاوین وَلٰكِنْ يُؤَخِّرُهُمْ
اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى اور لیکن ڈہیل دیتا ہے اور مہلت دیتا ہے اونکو طرف ایک وقت نامزد کی کہ معلوم ہو کہ شاید توبہ کرین
وہ مرنے سے پہلے کہ وہ مدت معلوم ہے اور اس عرصہ مین اونکے اولاد ہو جاوے فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ پس جسوقت آوے اجل اونکی
کہ وہ وقت موت کا ہے یا عذاب کے نازل ہونیکا لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ نہ پیچھے رہینگے ایک ساعت اور نہ آگے جاوینگے یعنی
موت کے وقت سے اور جو وقت کہ واسطے اونکے مقرر ہوا ہے اوسیوقت مرینگے نہ اوس وقت سے پہلے نہ پیچہے وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ

اور مقرر کرتی ہین وہ کفار واسطی خدا کی مَا یَکرَھُونَ جو چیز کو کہ وہ جانتی ہین اسطی اپنی جسکو یعنی خدا کی واسطی بیٹیان مقرر کرتی ہین
جنکے ہونیسے کراہت کرتی ہین اور اپنی ذات کی واسطی اونکو پسند نہین کرتی ہین وَتَصِفُ اَلسِنَتُہُمُ الکَذِبَ اور باوجود اس کفر کی بیان کرتی
ہین بامین اونکی جھوٹ کو اَنَّ لَھُمُ الحُسنٰی اسطرحسے کہ تحقیق واسطی اونکی اچھی چیز ہی نزدیک خدا کی کہ وہ بہشت ہی اور اجر عظیم ہے
خدا اسکے فرماتا ہی کہ لَاجَرَمَ اَنَّ لَھُمُ النَّارَ نہین ہے شک اسمین کہ تحقیق واسطی اونکی آتش دوزخ ہی کل کو قیامت مین وَاَنَّھُم مُفرَطُونَ
اور تحقیق وہ پیش کیے جاینگے اور جلائی جاینگے جلدی سب آتش دوزخ مین اور روایت ہے کہ دوزخ مین اونکو بہت بھول جاینگے جیسے کہ کوئی
کسیکو ڈال کر بھول جاتا ہے اور اب خدا تعالیٰ کفار کے انجام سے خبر دیتا ہے واسطے تسلی پیغمبر کے چنانچہ فرماتا ہی کہ تَاللّٰہِ لَقَد
اَرسَلنَا قسم خدا کی البتہ تحقیق بھیجا ہے ہمنے پیغمبرون کو اِلیٰ اُمَمٍ مِّن قَبلِکَ طرف امتون کی پہلے تجھسے ای محمد صلعم
فَزَیَّنَ لَھُمُ الشَّیطٰنُ اَعمَالَھُم پس آراستہ کی اور زینت دی واسطی اونکے شیطان نے اعمال بد اونکی کو کہ اونکی اعمال بد کو اونکی نظرون میں
اچھا اور آراستہ کرکے دکھلایا فَھُوَ وَلِیُّھُمُ پس وہ شیطان دوست اونکا ہی اَلیَومَ آجکی دن وَلَھُم عَذَابٌ اَلِیمٌ اور واسطے
اونکی عذاب دردناک ہے یعنی واسطی شیطان کی اور اوسکی پیروی کرنیوالونکی واسطی آخرت مین عذاب دردناک ہے کہ وہ ہمیشہ
دوزخ مین جلا کرینگے وَمَا اَنزَلنَا عَلَیکَ اور نہین نازل کیا ہے ہمنے اوپر تیری ای محمد صلعم اَلکِتٰبَ کتاب کو یعنی قرآن کو
اِلَّا لِتُبَیِّنَ لَھُمُ الَّذِی اختَلَفُوا فِیہِ مگر تاکہ بیان کرے تو واسطی اونکی او چیز کو کہ اختلاف کیا ہی انہون نے بیچ اوسکی کہ وہ توحید
خدا کی اور ہونا قیامت کا ہی اور واسطی جزا اعمال کی وَھُدًی وَّرَحمَۃً اور ہدایت اور رحمت ہے وہ کتاب لِّقَومٍ یُّؤمِنُونَ واسطی
اوس قوم کی کہ ایمان لاتی ہین وہ اور اب خدا تعالیٰ اپنے فضل اور انعام کو بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے وَاللّٰہُ اَنزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً
اور خدا نے نازل کیا ہی آسمان سے پانی کو فَاَحیَا بِہِ الاَرضَ بَعدَ مَوتِھَا پس زندہ کیا ساتھ اوس پانی کے زمین کو پیچھے مرنی اوسکے
یعنی پیچھے خشک ہونے اوسکے اوسکو زندہ کیا کہ اوسمین قسم قسم کی بوٹیاں اوگائی سبزہ برساکر اِنَّ فِی ذٰلِکَ لَاٰیَۃً تحقیق کہ
بیچ اوسکے البتہ نشانی قدرت خدا کی ہی لِّقَومٍ یَّسمَعُونَ واسطی اوس قوم کی کہ سنتے ہین انصاف کے کان سی اور اوسمین تامل
کرکے طرف توحید اور قدرت خدا کی راہ لیجاتی ہین وَاِنَّ لَکُم اور تحقیق واسطی تمہارے ہی اَ وسی فِی الاَنعَامِ لَعِبرَۃً بیچ چوپاؤن کے
البتہ نصیحت ہے کہ کیا کیا نعمتیں اونمین پیدا کی ہین نُسقِیکُم مِّمَّا فِی بُطُونِہٖ سیراب کرتی ہین ہم اور پلاتی ہین تمکو اوس چیز سی کہ بیچ
شکمون اونکی کی ہے مِن بَینِ فَرثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا درمیان گوبر اور خون کے سے شیر خالص کو کہ اوسمین نہ رنگ خون کا ہی اور نہ
بو گوبر کی کہ خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِینَ آسانی حلق سی اترنیوالا ہی واسطی پینے والونکی اور نُسقِیکُم کو نافع اور ابن عامر اور ابوبکر اور یعقوب
اور سہل نے بفتح نون کے پڑھا ہی اور باقیون نے بضم نون اور ضمیر بطونہ کی کہ ضمیر واحد ہی طرف انعام کی اسواسطی پھرتی ہی کہ وہ اسم جمع
ہے اور اسواسطی سیبویہ نی اوسکو مفردات مین سی شمار کیا ہی اور جسنے اوسکو جمع کہا ہی وہ کہتا ہی کہ ضمیر اوسکی طرف بعض انعام
کے پھرتی ہی اسواسطی کہ شیر قابل پینی کے واسطی بعض انعام کی ہی نہ واسطی جمیع انعام کی اور ابن عباس سے روایت ہے فرمایا کہ چوپایہ چارہ
کھاتا ہی تو وہ پیٹ مین جاکر مین طبقے ہوجاتا ہی نیچے سے تو گوبر ہوتا ہی اور اوپر سے خون ہوجاتا ہی اور درمیان اون دونونکی
شیر ہوتا ہی اور خون رگون مین جاری ہوکر سب اعضا مین جاتا ہی اور شیر پستان مین آتا ہی اور گوبر اپنے جگہہ سی باہر نکلجاتا ہی
اور شیر درمیان گوبر اور خون کے ہوتا ہی اور خالص ہوکر وہان سی نکلتا ہی یہہ امر کمال قدرت خدا پر دلالت کرتا ہی کہ
از میان شرح شیر سفید آورد برون ٭ وز خارہائی خشک گل تر کند پدید ٭ اور حضرت صادق علیہ السلام سی روایت ہی کہ
فرمایا رسول خدا صلعم نی کہ ایسا کوئی نہین ہے کہ جسکے گلے مین دودھ اٹکی اسواسطی کہ خدا تعالیٰ فرمایا ہے کہ لَبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِینَ

اور فرماتا ہی خدا کہ وَمِنْ ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالْاَعْنَابِ اور سیراب کرتے ہین ہم تمکو پھلون کہجورون اور انگورونکے سے کہ تَتَّخِذُونَ
مِنْهُ سَكَرًا لیتے ہو تم اوس سے مست کرنیوالی چیز کو کہ وہ شراب ہے وَرِزْقًا حَسَنًا اور روزی نیک کو کہ وہ خرما اور کشمش اور مویز منقیٰ اور
شیرہ خرما اور انگور ہے اور بعضے کہتے ہین کہ سکر سے مراد سرکہ ہی اور بعضی کہتی ہین کہ خدا تعالی فرماتا ہی کہ یہ چیزین تمہارے فائدہ کیواسطی پیدا
کی ہین اور تم اونمین سی جو کہ حرام ہے اوسکو لیتی ہو اور بعضے کہتے ہین کہ خطاب طرف کفار کی ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سی روایت
ہی فرمایا کہ یہہ آیت خمر کے تحریم کی آیت سے پہلی نازل ہوئی ہی اور جسوقت تحریم کی آیت نازل ہوئی تو یہہ آیت منسوخ ہوگئی اور یہہ
آیت اسی امر پر دلالت کرتی ہی کہ مراد اوس سے خمر ہے اور سکر سرکہ اور شراب کے دونون کی معنی مین آیا ہی اور اس سے اگر شراب ہی مراد ہووے
تو اوسکا حلال ہونا کسیوقت مین لازم نہین آتا ہی کہ اوسکا قبیح ہونا تحریم کی بیان سی بہی پہلی ہی ہو اوسلیے کہ اوسکو رزق حسن کی مقابلہ
مین خدا لایا اور یا ذکر سکر کا کفار کی اعتقاد کی موافق ہے کہ وہ سکرات کو بہی نعمت جانتی تھے نہ یہ کہ عند اللہ بہی سکرات
داخل نعمت ہو اور ہو سکتا ہے کہ آپہین حرام کی بیان کرنیسے پہلے عتاب اور احسان کہنا دونون مراد ہون اور مراد نسخ سی نسخ
سکوت تحریم ہو نہ بین و آیت سی ہی اوسکی حلت کسیوقت ثابت نہین ہو سکتی اور ضمیر منہ کی جو ثمرات کیطرف پہرتی ہی اوسکی وجہہ یہہ ہے
کہ یا تو اوسکا مضاف محذوف ہے ہو اوسلیے اوسکی طرف پہرتی ہی یعنی عصیر الثمرات اور عصیر شیرہ کو کہتے ہین اور یا ثمرات بمعنی ثمرہ
ہے اور تمین معنی کی اعتبار سی اوسکی طرف پہرتی ہی اور بعضے کہتے ہین کہ مذکور کیطرف پہرتی ہے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ تحقیق بیچ
اوس مذکور کے لَاٰيَةً البتہ نشانی قدرت خدا کی ہے لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ واسطی اوس قوم کی کہ سمجہتے ہین وہ اور نظر تامل اوسکو دیکہتے
ہین اور فرماتا ہی خدا اپنی قدرت کے بیان مین کہ وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اور وحی کی پروردگار تیری نی طرف مگس شہد کی یعنی
اوسکی دل مین ڈالا اَنِ اتَّخِذِيْ یہہ کہ ہے تو یعنے اختیار کر تو مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا پہاڑون مین سے گہر وَمِنَ الشَّجَرِ اور درخت مین وَمِمَّا
يَعْرِشُوْنَ اور اوس چیز مین سے کہ بلند کرتی ہین آدمی مثل گنبد اور منارہ و دیوار بلند کی یعنی اون مکانون مین تو اپنے گہر بنا ثُمَّ كُلِيْ مِنْ كُلِّ
الثَّمَرٰتِ پہر کہا تو کل پہلون مین سی شیرین مین سی ہی اور تلخ مین سی بہی کہ اوسکی ہو تو تکو اور اونکی کلیو نکو کہا تو فَاسْلُكِيْ سُبُلَ رَبِّكِ
ذُلُلًا پس چل تو راہون مین پروردگار اپنی کی کہ جسطرح تجہکو الہام کیا ہی شہد کی بنانے مین ذُلُلًا فرمانبرداری کرنیوالی ہو کر یہہ حال واقع ہوا ہے
اور ذللا جمع ذلول کی ہی یعنی اپنی پروردگار کے فرمانبرداری مین اوسکی راہون پر چل کہ جسطرح تجہکو شہد کی بنانی مین الہام کیا ہی
اوس موافق کر اور یا یہہ کہ وہ رستے فرمانبردار اور سہل کئی ہین واسطی تیری کہ درختون مین سی کہا کر اپنی گہر مین چلی آؤ اور وہان شہد
جمع کرو اور کہتے ہین کہ وہ درختون سے کہا کر جو آتی ہین تو وہ تحلیل ہو کر اونکے پیٹ مین شہد ہو جاتا ہی قدرت خدا سی اور بعضے کہتی ہین کہ
بعضے درختونکی پہلون مین مثل شہد کی شیرہ ہوتا ہی وہ اوسکو چوس کر لاتی ہین اور اپنی گہرون مین اوسکو قے کرتے ہین اور وہ
بیابانسی اور کریل وغیرہ درختونکے ہوتی ہین اوس شہد کے نکلنے کا ذکر خدا تعالی کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ يَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ
نکلتا ہے پیٹون اونکی سی شربت کہ وہ شہد ہی مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ طرح طرح کے ہین رنگ اوسکی کہ کوئی تو سرخ ہی اور کوئی
زرد ہی اور کوئی سفید ہے کوئی مائل بہ تیرگی ہے اور کہتے ہین کہ جوان مکہی کا شہد سفید ہوتا ہے اور میانہ سال کا زرد اور
بوڑہی مکہی کا سرخ اور وہ شہد ہر قسم کا ایسا ہی کہ فِيْهِ شِفَاۤءٌ لِّلنَّاسِ بیچ اوسکی شفا ہے واسطی آدمیونکے ہر مرض سی خواہ
وہ بی آمیزش دوسری دوائی ہو خواہ اوسکو دوسری دوا مین ملایا ہو اور جناب امیر المومنین علیہ السلام سی روایت ہے
فرمایا کہ جانتا شہد کا شفا ہی ہر مرض سے اور بعد اوسکی اس آیت کو تلاوت فرمایا اور فرمایا کہ وہ ہمراہ پڑہنے قرآن کے اور چبانے
کندر کے بلغم کو دور کرتا ہے اور رسول خدا صلعم نی فرمایا کہ اگر کسے چیز مین شفا ہے تو حجام کی نشتر مین اور شہد کی کہانے مین

ہے اور فرمایا کہ اگر تمہارے پاس کوئی شہد کا شربت لائے تو اوسکو واپس نکرو اور مجمع البیان مین کئی وجہ نصیحت پکڑنیکی شہد کی مکھی مین
لکھی ہین ایک تو یہ کہ شہد خاص اسی مکھی سے پیدا ہوتا ہے اور دوسری یہ کہ زہر کی محل مین خدا تعالی نے شفا رکھی ہے کہ اوسکا نیش زہر آلود
ہے اور جسوقت وہ نیش لگاتی ہے تو بہت درد ہوتا ہے اور تیسری یہ کہ خدا تعالی نے اوسکی بدن مین عجائب چیزون سے ترکیب دی ہے اور چوتھی
یہ کہ اونکی گروہ مین ایک بادشاہ مقرر کیا ہے کہ اوسکو یعسوب کہتی ہین اور وہ انکا انتظام کرتا ہے اور سب کے آگے وہ ہوتا ہے اور سب مکھیان
اوسکی پیچھے ہوتی ہین اور جسوقت وہ گم ہوتا ہے تو انتظام اون مکھیون کا بگڑ جاتا ہے اور طرف اسکی اشارہ کیا ہے امیر المومنین علیہ السلام نے
فرمایا ہے کہ مین یعسوب مومنین کا ہون اور اپنی قدرت کی بیان مین خدا تعالی فرماتا ہے کہ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ تحقیق کہ بیچ اوس امر کی اور شہد کی
لَاٰيَةً البتہ نشانی قدرت خدا کی ہے لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ واسطے اوس قوم کو کہ فکر کرتی ہین اور سوچتی ہین وہ اون باریکیون مین کہ اونکی خالق نے
کیا کیا عجائب اسرار انمین پیدا کئی ہین اپنی حکمت سے کہ بدون تعلیم اور الہام کی یہ امور ہرگز نہین ہو سکتی کہ انمین ایک تو فرمانبرداری ہے کہ فرمان الہی
سے ہرگز منحرف نہین ہوتے اور درختون مین گہر بناتے ہین اور سیدہی اپنی گہرون مین داخل ہوتے ہین اور وہان شہد کو رکھتی ہین اور امانت داری
اور تلخ پھول کو کہاتی ہین اور شہد شیرین اوگلتی ہین اور پرہیزگاری اور پاکیزگی اونمین ایسی ہے کہ سوای پاک اور پاکیزہ چیز کی کہاتی نہین ہین
اور اپنی بادشاہ کی پیروی سے منحرف نہین ہوتے اور مسافت دراز کو قطع کرتی ہین اور پھر اپنی گہر کو چلی آتی ہین اور نجاسات پر ہرگز نہ بیٹھتی ہین اور خانہ مسدس
اسطرح بناتی ہین کہ آدمی کی قدرت سے باہر ہے اور جناب امیر المومنین علیہ السلام نے جو اپنے تئین یعسوب المومنین فرمایا ہے اس وجہ سے کہ وہ مومنین کے
بادشاہ ہین اور مومنین خاص اونکی پیرو ہین جیسے کہ مکھی شہد کی پاک اور پاکیزہ کہاتی ہے ایسی ہی مومنین بھی پاک اور پاکیزہ کو کہاتی ہین کہ مسایل
حقہ کو اخذ کرتے ہین اور قیاس کے احکام سے پرہیز کرتی ہین اور جیسی کہ وہ نجاست پر نہین بیٹھتی ہین ایسی ہی مومنین بھی نہین بیٹھتے کہ بدون کی صحبت سے
اجتناب کرتے ہین اور جیسی کہ وہ شہد اوگلتی ہین ایسی ہی مومنین کے قول نیک صادر ہوتے ہین اور کلمات نیک اور شیرین نصیحت کے اور باتین خلق نیک
کی اونکی زبانون سے نکلتی ہین اور جیسی کہ سب مکھیان اطاعت اپنی بادشاہ کی کرتی ہین ایسی ہی مومنین جناب امیر علیہ السلام کی پیرو اور فرمانبردار
ہین اللہم اجعلنی من المومنین من شیعۃ یعسوب الدین امام المتقین علی بن ابیطالب علیہ السلام اور فرماتا ہے خدا کہ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ اور خدا نے
پیدا کیا ہے ثُمَّ يَتَوَفّٰىكُمْ پھر مار ڈالیگا تمکو تمہاری اجل معین کیوقت وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ اور بعض تم مین سے وہ شخص ہے کہ پھیرا جاتا ہے طرف بہت
خوار زندگانی کی اور ذلیل تر عمر کے کہ وہ بڑہاپے کی عمر ہے اور اسوقت آدمی مثل بچہ کی ہو جاتا ہے بسبب کم ہو جانے عقل اور سستی قوت اور نقصان
حواس کے اور وہ بروایت امیر المومنین علیہ السلام پچہتر برس کی عمر ہے اور بعضی اسی برس کی عمر کو کہتی ہین اور بعضی نوی برس کی اور بعضون کے
نزدیک سو برس ہین اور یہی صادق علیہ السلام سے روایت ہے اور بعضی اس سے بہی زیادہ کہتی ہین اور ایسی حالت مین خدا تعالی مانند بچہ کی
اسواسطے کر دیتا ہے کہ لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا تاکہ نجانے وہ بعد جاننے کے کسی شی کو کہ جو کچھ پہلی اپنی عقل صحیح اور حواس درست کے وقت
مین جانتا تہا سبکو فراموش کردے اور قوت اوسکی حافظ اور فہم کی سب جاتی رہے اور جو علم کہ اوسکو پہلی تہا اوس علم سے کسی چیز کو نجانے
اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ تحقیق خدا جاننے والا ہے کہ کسقدر عمر لایق ہے واسطے ہر ایک کے قَدِيْرٌ قدرت رکہنی والا ہے کہ جوانی مین موت
نہ دیوے بلکہ بوڑھا کر کے مارے اور ایک روایت مین ہے کہ ارذل عمر وہ ہے کہ جسوقت سات برس کے لڑکے کی عقل کی مانند ہو جائے
اور منقول ہے بعض سے کہ مراد اس سے کفار ہین اسواسطے کہ مومن کی جون جون عمر زیادہ ہوتی ہے اوسکو عقل اور کرامت زیادہ ہوتی
خدا تعالی رزقون کی تفاوت کو بیان کرتا ہے کہ موافق مصلحت کے کسیکو زیادہ دیتا ہے اور کسیکو کم دیتا ہے چنانچہ فرماتا ہے
وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ اور خدا نے فضیلت اور بزرگی دی ہے بعض تمہاریکو اوپر بعض کے بیچ روزی
کے کہ دنیا مین کسیکو تونگر کیا ہے اور کسیکو تنگدست اور مفلس کیا ہے اور ایک شخص کو آقا کیا ہے اور دوسرے شخصکو اوسکا غلام اور

خدمتگار کیا ہے فَمَا الَّذِينَ فُضِّلُوا پس نہین ہین وہ لوگ کہ فضیلت دی گئے وہ مال دنیا مین بِرَادِّي رِزْقِهِمْ عَلَىٰ مَا
مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ پہیر دینے والے روزی اپنی کو جو کچھ کہ زیادہ ہے اوپر اونکے کہ مالک ہوئی ہین :: جنکی ہاتہ اونکے یعنی غلام اور لونڈی
کہ جنکی وہ آقا مالک بنگئے ہین اونکو وہ آقا اپنی روزی مین سے کہ جو کچھ اونکی پاس زیادہ ہے پہیر نہین سکتی ہین اور اگر اونکو دیوین فَهُمْ پس
وہ آقا اور غلام فِيهِ سَوَاءٌ بیچ اوس روزی کی برابر ہوجائین مالداری مین لیکن اونپر اپنی غالب ہنے کی جہت اونکو نہین دیتی ہین
اس اندیشہ سی کہ ایسا نہو کہ وہ ہماری برابر ہوجائین مالداری مین لیکن اونپر غالب ہنی کی جہت سے اونکو نہین دیتے ہین اس اندیشہ
سے کہ ایسا نہو کہ وہ ہماری برابر ہوجائین اور شریک ہمارے ہوجائین پس اسکا تو تم گوارا نہین کرتے ہو اپنی مال مین اپنے غلامونکو شریک
شریک کرینگا وہ مال کہ جو خدا نے تمکو دیا ہے اس صورت مین تم کیونکر تجویز کرتے ہو کہ بت اور بندی میری مخلوقات مین سے ہین وہ خدائی
مین میری شریک ہوجائین کہ تم اونکی پرستش کرتے ہو اور بعضی کہتے ہین کہ معنی اس آیت کے یہہ ہین کہ پس نہین وہ لوگ کہ زیادہ
دئے گئے ہین مال مین پہیر نیوالے یعنی دینے والے روزی اپنی کو اون غلامون کو کہ روزی مین وہ دونون برابر ہین اسواسطے کہ آقا کو اور
غلام کو دونون کو مینے ہی روزی دی ہے لیکن آقا کے ہاتہ پر غلام کی روزی جاری کردی ہے اور اپنی پاس سے آقا اوسکو روزی نہین دیتا
ہے بلکہ ہماری دی ہوئی روزی مین سے غلام کو دیتا ہے پس وہ دونون روزی مین برابر ہین أَفَبِنِعْمَةِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ کیا پس ساتہ
نعمت خدا کے انکار کرتے ہین وہ کفار اسواسطے کہ جب تحقیق ثابت ہوا کہ روزی کو خدا دیتا ہی تو معلوم ہوا کہ سب نعمتین اوسیکی دی
ہوئی ہین اور اب جو کوئی بت کو خدا کا شریک کرے تو وہ اوسکی نعمت کا منکر ہے اور تحقیق اون کو انکار کرنے تحقیق اون ٹہرا ہے تاسی اور اب
خدا تعالی اپنی نعمتون کی تعداد کو بیان کرتا ہے وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ اور خدا نے کئے ہین واسطے تمہارے نفسون
تمہاری سے یعنی جنس تمہاری سے أَزْوَاجًا زوجہ تمہاری اور بیبیان تمہاری کہ تم اون سے آرام پکڑتے ہو وَجَعَلَ لَكُمْ
مِنْ أَزْوَاجِكُمْ بَنِينَ وَحَفَدَةً اور کردی واسطے تمہاری جورون تمہاری سے بیٹے اور پوتے یا نواسی اور حفدہ کے معنی مین بہت اختلاف ہے
کوئی تمہاری اولاد کو کہتا ہے اور کوئی داماد کو اور کوئی خادمونکو اور کوئی مددگارونکو اور کوئی پوتونکو اور کوئی نواسون کو اور کوئی زوجہ کی اولاد کو
دوسرے شوہر سے اور کوئی بیٹونکو اور دیتا ہے وَرَزَقَكُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ اور روزی دی ہے تمکو خدا نے پاکیزہ چیزون سے أَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُونَ
کیا پس ساتہ باطل کے ایمان لاتے ہین وہ کہ بتونکو فایدہ بخشنی والی اور سفارش کرنیوالے جانتے ہین وَبِنِعْمَتِ اللَّهِ هُمْ يَكْفُرُونَ
اور ساتہ نعمت خدا کے وہ کفر کرتے ہین کہ اوس نعمت کو منسوب طرف بتون کی کرتے ہین اور یا یہہ کہ حرام کو حلال کرتے ہین اور یا یہہ
کہ رسول خدا صلعم اور قرآن کہ نعمت خدا کی ہین اوسکا انکار کرکے کفر کرتے ہین وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ
اور پرستش کرتے ہین وہ سوا خدا کی اوس چیز کو کہ نہین مالک ہے وہ واسطے اونکی یعنی نہین قدرت رکہتی ہے وہ چیز کہ وہ بت ہین
واسطے اونکے رِزْقًا مِنَ السَّمَاوَاتِ روزی دینے کو آسمانون سی کہ مینہ برسائے وَالْأَرْضِ اور زمین سے کہ اوسمین کچھ اوگا سکے
تاکہ غلہ پیدا ہووے کفار پرستش کرتے ہین بتون کی کہ وہ نہین قدرت رکہتی ہین روزی دینی کی نہ آسمان سے نہ زمین سے
شَيْئًا کسی چیز کو کہ اپنی پرستش کرنیوالون کو کچہہ دیوین وَلَا يَسْتَطِيعُونَ اور نہین طاقت رکہتی ہین وہ کہ کچہہ دے سکین یا دینی
سے منع کرسکین اور شَيْئًا یا تو بدل ہے رزقا سے اور یا مفعول رزقا کا ہے اور فرماتا ہے خدا کہ فَلَا تَضْرِبُوا لِلَّهِ الْأَمْثَالَ
پس نہ بیان کرو تم واسطے خدا کے مثالین اور نظیرین اسطرحسی کہ بتونکو مثل اوسکی کرو اور اونکو شریک اوسکا کرو اسواسطے
کہ وہ خدا جمیع امور مین بے نظیر اور بے مثل ہے إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ اور تحقیق خدا جانتا ہے تمہاری قول کی خرابی کو جو کہ تم کہتے ہو وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ
اور تم نہین جانتے ہو اس قول اپنی کی برائی کو کہ اگر تامل کرو اور بنظر عقل اوسکو دیکہو تو البتہ تمکو معلوم ہو لیکن تم فکر اور غور

نہین کرتی ہو ہو ہی تمہارے اعتقاد کی خرابی تمپر واضح نہین ہوتی ہو اور اب خدا تعالی مثل بیان کرتا ہی اپنی معبود ہونیکی واسطی اور باطل ہونی
معبود نہونیکی واسطی چنانچہ فرماتا ہے کہ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا بیان کیا خدا نی مثال کہ عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ یعنی ایک غلام
خرید کیا ہوا ہو کہ نہین قدرت رکہتا ہی وہ اوپر کسی چیز کے کہ خرچ کری اور فائدہ اور ضرر حاصل کری وَّمَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا
اور دوسرا وہ شخص ہے کہ روزی دی ہی ہمنی اوسکو اپنی پاس سے روزی نیک یعنی روزی بہت فَهُوَ يُنْفِقُ پس وہ حسب مخواہ اپنی اختیار
يُنْفِقُ مِنْهُ خرچ کرتا ہی اوسمین سے جسطرح چاہتا ہی سِرًّا وَّجَهْرًا پوشیدہ اور ظاہر کہ کوئی اوسکا مزاحم نہین ہے اسواسطی کہ وہ کسیکا غلام
نہین ہے هَلْ يَسْتَوٗنَ کیا برابر ہین وہ یعنی برابر نہین ہونگے وہ کہ ایک تو بالکل بی اختیار ہی کہ کچہہ خرچ نہین کر سکتا ہی اور دوسرا
مالدار ہی کہ جسطرح چاہتا ہی خرچ کر سکتا ہی پس جسوقت کہ غلام عاجز بی اختیار اور دوسرا صاحب اختیار کہ ہر طرح کی قدرت رکہتا ہو
برابر نہوی تو بت کہ تمام مخلوقات سی زیادہ عاجز ہین شریک قادر مطلق کی کیونکر ہونگی اور کہتی ہین کہ یہہ مثال اوسکی ہو من تو فیق دی
گئے ہے اور کافر مخذول کی ہی اور مراد مومن سی علی ہین اور کافر سی مراد ابو جہل ہے اور فرماتا ہی خدا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سب تعریفین
واسطی خدا کی ہین کہ دینی والا سب نعمتون کا ہی پس مستحق حمد کا اور قابل پرستش کے وہی ہے نہ غیر اوسکا اور اہل شرک سی کفار غافل ہین
بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا بلکہ اکثر اونکی یعنی اکثر آدمی کہ وہ مشرکین ہین لَا يَعْلَمُوْنَ نہین جانتی ہین وہ اس امر کو کہ سزاوار پرستش کے خدا ہی
اور شکر اوسیکا کرنا چاہیی کہ نعمتون کا دینی والا وہی ہے اور کفار اپنی جہالت سی اوسکو منسوب طرف غیر اوسکی کرتی ہین اور دوسری
مثال خدا تعالی بیان کرتا ہی کہ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا اور بیان کی خدا نی مثال کہ رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَآ اَبْكَمُ دو مرد ہین کہ ایک اون
دونون میں کا گونگا ہی کہ لَا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ نہین قدرت رکہتا ہی اوپر کسی چیز کے کہ نہ سمجہہ سکتا ہی کسی بات کو نہ دوسرے کو سمجہا
سکتا ہی وَّهُوَ كَلٌّ عَلٰى مَوْلٰىهُ اور گران ہی اوپر مالک اپنے کی جو کہ اوسکی امور کا خبر گیر ہی اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ جہان کہین کہ بہیج
کری اوسکو یعنی بہیجی اوسکو مالک اوسکا کسی کام کیواسطے تو لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ نہین لاتا ہی وہ گونگا کسی بہتر امر کو کہ کسی کام کو بنا کر لاوی
کہ ایسا اوس سے نہین ہو سکتا ہو اسطی کہ وہ اپنی دلی بات تو کہہ سکتا ہی نہین ہے اور جواب کو سمجہہ کے دریافت کر سکتا ہی نہین ہے وہ کام
کیونکر درست کریگا خدا تعالی فرماتا ہے کہ هَلْ يَسْتَوِيْ هُوَ کیا برابر ہے وہ گونگا وَمَنْ يَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ اور جو شخص کہ حکم کرتا ہی ساتہہ عدل اور
انصاف کے وَهُوَ اور وہ عدل سی حکم کرنیوالا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ اوپر راہ سیدہی کے ہی اور طریقہ پسندیدہ کے کہ جس کام کیطرف توجہ
کری اوسکو بخوبی انجام دیوی موافق مقصود کے پس یہہ دونون ہرگز برابر نہونگی اور جیسے کہ یہہ گونگا برابر اوس کامل سخن کی نہین ہو سکتا
ہی ایسی ہی بتونکو جو کہ بے اعتبار محض ہین خدا کی ساتہہ کیا نسبت ہے اور کفار از راہ ہنسی اور ٹہٹہی کے قیامت کے واقع ہونے
مین جلدی کرتے تہی خدا تعالی نے اونکی جواب مین یہہ آیت نازل کی چنانچہ فرماتا ہی کہ وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
اور واسطی خدا کی ہے جاننا پوشیدگی آسمانونکا اور زمین کا کہ جو غیب کی باتین خواہ آسمانونکی خواہ زمین کی تم اوسکو نہین جانتی ہو اور
سوائے خدا کی کوئی اوسکو نہین جانتا ہے وَمَآ اَمْرُ السَّاعَةِ اور نہین ہے امر قیامت کا یعنے آنا اوسکا اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ مگر مانند
جہپکنے پلک آنکہہ کے اَوْ هُوَ اَقْرَبُ یا وہ زیادہ نزدیک اوس سے ہے کہ دفعۃً واقع ہو جائیگی اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ تحقیق
خدا اوپر ہر چیز کے قادر ہی کہ اگر چاہے دفعۃً سبکو زندہ کری جیسے کہ بتدریج زندہ کرتی پر قادر ہے وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ
اور خدا نی نکالا ہی تمکو پیٹون ماؤن تمہاری سے کہ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا نہین جانتی تہی تم کچہہ نہ نفع کے حاصل کرنیکو اور نہ ضرر
کے دفع کرنیکو کہتے ہین کہ لوگ تلاش معاش مین مردون سی باز رہتے تہے سو اسطی خدا تعالی اونکو سمجہاتا ہی کہ تم اپنی ماؤن کے
پیٹون سی کیا اسباب معاش لائی تہے خدا نے تمکو اسباب دیا اگر اوسکی اطاعت کرو گے تو اسباب معاش زیادہ کریگا

وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ اور پیدا کیا خدا نے واسطے تمہارے کان لوگو کہ اون سے سنتے ہو وَالْاَبْصَارَ اور آنکھوں کو کہ اونسے دیکھتے ہو وَالْاَفْئِدَةَ اور دلوں کو کہ
انسے سمجھتے ہو اور تدابیر امور کی کرتے ہو اور حق و باطل اور نیک و بد مین فرق کرتے ہو بوجہ جہالت کے ہو واسطے یہ نعمتین تمکو دین لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ تاکہ تم شکر
کرو اوسکی نعمتوں کا اور اپنے ایمان سے نفع حاصل کرو ایسی قدرت و دلیلوں پر نظر کریں جیسا کہ فرماتا ہے اَلَمْ يَرَوْا کیا نہیں دیکھتے ہیں وہ کفار اِلَى الطَّيْرِ طرف
پرندوں کی مُسَخَّرٰتٍ فِيْ جَوِّ السَّمَآءِ حکم مین کئی گئی ہین وہ درمیان فضا اور ہوائے آسمان کی اور جو اوس بعد کو کہتے ہین کہ جو زمین سے آسمان تک ہے
اور زمین پر دوسری قدرت خدا سے اوڑتی پھرتی ہین مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ نہین تھام رکھتا ہے اونکو مگر خدا کہ اونکے جسم ثقیل دربارہ کو زمین تک
گرنے نہین دیتا ہے اور دستور ہی کہ ہر چیز بھاری جو کہ بے لگاؤ اوپر ہوتی ہے وہ زمین پر گرا چاہتی ہی اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ تحقیق بیچ اس
تھام رکھنے کے لَاٰيٰتٍ البتہ نشانیاں قدرت خدا کی ہین لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ واسطے اوس قوم کے کہ ایمان لاتی ہین اور قدرت خدا کا اعتراف
کرتی ہین وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ بُيُوْتِكُمْ اور خدا نے کی ہی واسطے تمہارے گھروں تمہارے سے کہ وہ ایسی چیز پتھر اور چونا اور مٹی اور لکڑی سے تیار ہوتے ہین سَكَنًا
رہنے کی جگہ اور آرام گاہ وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ بُيُوْتًا اور کئے واسطے تمہارے چمڑوں چارپایوں سے گھر مثل خیمہ و سراپردہ اور جھوپڑی کی تَسْتَخِفُّوْنَهَا
يَوْمَ ظَعْنِكُمْ ہلکا اور سبک جانتے ہو تم انکو دن سفر کے جہان چاہو انکو اوٹھا کر لیجاؤ وَيَوْمَ اِقَامَتِكُمْ اور دن مقام کرنے اپنی کہ جب چاہو
اوسکو کھڑا کر لو اور جب چاہو اوتار کر رکھو وَمِنْ اَصْوَافِهَا اور کئے واسطے تمہارے پشموں بکری سے یعنی دنبی اور بھیڑ کی پشموں سے وَاَوْبَارِهَا
اور اون اونٹ کی سے یعنی اونٹوں کی رونئیں وَاَشْعَارِهَآ اور بالوں بکری سے یعنی بکریوں کے بالوں سے اَثَاثًا اسباب بچھانے کی مثل فرش کی اور اسباب پہننے کی
مثل دوشالہ اور لوئی کی وَّمَتَاعًا اور سامان خرید و فروخت کا اِلٰى حِيْنٍ ایک وقت مقرر تک جبتک کہ وہ باقی رہین اور پرانے ہو کر پھٹ نجائین اور
یہ چیزین جو تعریف فرمائی ہین عاقل کو چاہیے کہ نعمتوں الٰہی اور دوام پر اونکو خیال کریں اور ان ہی ادا کر رہنا مشغول تجمل صند رکھے ہین
وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّمَّا خَلَقَ اور خدا نے کی ہین واسطے تمہارے اون چیزوں میں سے کہ پیدا کی ہین مثل درخت اور پہاڑ اور عمارتونکی ظِلٰلًا سائے
کہ اونمین پناہ پکڑتی ہو تم دھوپ کی حرارت سے وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا اور کی واسطے تمہارے پہاڑوں سے چھپنے کی جگہین یعنی اونکی غار وغیرہ اور جگہ کہ
اونمین مکانوں کو بنا کر سکونت وہین اختیار کرتی ہو وَّجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ اور کئے واسطے تمہارے خدا نے کرتے یعنی لباس روئی اور ریشم اور
کتان کا تَقِيْكُمُ الْحَرَّ کہ نگاہ رکھتی ہین تمکو گرمی سے کہ عرب کے ملک میں خصوصا حجاز مین گرمی بہت ہوتی ہی وَسَرَابِيْلَ اور کئے واسطے تمہارے
کرتے لوہے کی مثل زرہ کی تَقِيْكُمْ بَاْسَكُمْ بچاتی ہین تمکو دشمنونکی تلوار اور تیر اور نیزے سے بیچ سختی لڑائی تمہاری کے مین اور آدمی جو مختلف طرح سے
اوقات اپنی بسر کرتی ہین اسواسطے حسب حیثیت ہر ایک نعمت کا ذکر کیا ہی کوئی تو ایسا ہی کہ پختہ مکانین رہتا ہی اور کوئی خیمہ مین رہتا ہی اور
کوئی پہاڑ کے غار مین رہتا ہے اور کوئی درخت کے سایہ مین گزارہ کرتا ہے اور کوئی ہمیشہ لڑائی مین رہتا ہی كَذٰلِكَ اسی طرح جیسی
جیسے کہ وہ نعمتین تمپر تمام کی ہین ایسی ہی يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ تمام کرتا ہی خدا نعمت اپنی کو اوپر تمہارے جو کہ نعمت دنیا کی ہے
لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُوْنَ تاکہ تم اسلام لاؤ اور ان نعمتوں کو ملاحظہ کرکے ادا شکر خصوصا مکہ کی رہنے والو کہ تم بڑی سخت کافر ہو کہ باوجود مشاہدہ
ایسے نعمتونکے پھر اوسکی وحدانیت اور قدرت کی قائل نہین ہوتی ہو اور فرماتا ہی خدا کہ فَاِنْ تَوَلَّوْا پس اگر پھر جائیں وہ اور اسلام سے انکار کریں
فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ پس سوائے اسکے نہیں کہ اوپر تیرے پہونچا دینا ظاہر ہے پیغامونکا ہی اور جسوقت تونے ہمارا پیغام پہونچا
دیا تو تیرے ذمہ پر کچھ نہیں ہے يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ پہچانتے ہین وہ نعمت خدا کو جو کہ مذکور ہوئی ہے اور اقرار کرتے ہین وہ کہ یہ نعمت
اوسکی طرف سے ہے ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا پھر انکار کرتی ہین وہ اوسکا خدا کی غیر کی پرستش کرکے جو کہ نعمت دینے والا نہین ہے بلکہ وہ معبود
بھی اونکا خدا ہی کے مخلوقات مین سے ہے اور اوس نعمت کو منسوب طرف بتوں کی کرکے اونکا شکر کرتے ہین وَ
اَكْثَرُهُمُ الْكٰفِرُوْنَ اور اکثر اونکی کفر کرنیوالے ہین کہ جان بوجھ کر انکار کرتی ہین اور بعضے جو عقل نہین رکھتے اور دین حق سے

ہیں پچھ نہیں سمجھ سکتے ہیں وہ حق کے پہچاننے سے معذور ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد نعمت سے اس آیت میں جناب رسولخدا صلعم ہیں کہ
کفار معجزون کو دیکھکر جانتے تھے کہ وہ حضرت حق پر ہیں لیکن بسبب عناد اور حسد کے انکار کرتے تھے اور حضرت صادق علیہ السلام
سے روایت ہے کہ وہ نعمت کہ جسکا اقرار کرکے انکار کیا وہ ہم ہیں اور حق یہی ہے کہ جو اون حضرت نے فرمایا ہے اسواسطے
کہ غدیر خم میں جسوقت رسولخدا صلعم نے علی بن ابیطالب کے حق میں فرمایا کہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ تو سب نے اقرار کیا یہانتک کہ خلیفہ ثانی نے
حضرت علی کو تہنیت اور مبارکباد دی اور کہا کہ اے پسر ابوطالب ہوگیا تو مولا میرا اور مولا جمیع مومنین کا اور حسان شاعر نے جو کہ رسول خدا
صلعم کے اصحاب میں سے تھا اوسی حضرت علی کی امامت میں اشعار تصنیف کئے اور بعد اوسکے اکثر نے انکار کیا اور غیرون کو اون کی
قایمقام کیا اور اُن غیرون کے جو پیرو ہیں وہ سب آج تک اوس نعمت کے منکر ہیں اور واہی اور بیہودہ تاویلیں حضرت کے قول میں
کرکے حق سے باز رہتے ہیں اور لوگون کی راہ مارتے ہیں کوئی تو مولا کو معنی دوست کہتا ہے اور کوئی ناصر کے معنی میں کہتا ہے بھلا ان
معنی کو وہان کیا تعلق ہے اور ایسی ہی جسوقت حضرت علی نے انگشتری اپنی رکوع میں سایل کو دی تھی تو اوسوقت بھی رسول خدا صلعم
نے علی کی خلافت کے مقدمہ میں دعا مانگی اور دعا حضرت کی قبول ہوئی اور آیہ انما ولیکم اللہ خدا تعالیٰ نے نازل کیا اور سب نے اقرار
کیا علی کی خلافت کا اور بعد اوسکے منکر ہوگئے اور ذکر اسکا پہلے اس تفصیل سے اپنے اپنے مقام پر ہولیا ہے اور حضرت صادق
اپنے باپ سے اور اونکے باپ اپنے دادا سے روایت کی ہے اس آیت کی تفسیر میں کہ جسوقت خدا تعالیٰ نے آیہ انما
ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا کو نازل کیا تو ایک جماعت جناب رسول خدا صلعم کے اصحاب میں سے مسجد میں جمع ہوئے اور بعض نے
بعض سے کہا کہ کیا کہتے ہو تم اس آیت میں بعضون نے کہا کہ اگر ہم اس آیت کا کفر کرین تو گویا سب آیتون کا کفر کیا اور اگر اسپر ہم ایمان
لاوین تو ہمارے واسطے ذلت ہی کہ ہم پسر ابو طالب کو غلبہ اور تسلط ہووے تب کہنے لگے کہ تحقیق ہم جانا کہ محمد صلعم اس میں صادق
ہے لیکن ہم علی کی اطاعت نکرینگے جس امر میں کہ وہ ہمکو حکم دیگا تب یہ آیت نازل ہوئی کہ یعرفون نعمت اللہ ثم ینکرونہا اور
فرماتا ہے خدا کہ وَیَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيدًا اور یاد کر تو جسدن کہ اوٹھاوینگے ہم ہر گروہ میں سے گواہ کو اون کی کفر پر اور
ایمان پر کہ وہ پیغمبر ہر اُمت کا ہے ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ پھر نہ اذن دیا جائیگا بعد ادا ہونے شہادت کے لِلَّذِينَ كَفَرُوا واسطے اون لوگون
کے کہ کفر کیا ہے اونہون نے کچھ عذر کرین یا وہ رجوع کرین طرف دنیا کے وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ اور نہ وہ رضامندی خدا کی
طلب کئے جاینگے کہ اعمال نیک کرکے خدا کو راضی کرین یعنی اون سے یہ نہ کہا جائیگا کہ تم اعمال نیک بجالاؤ تاکہ خدا تم سے راضی
ہو اسواسطے کہ آخرت عمل کرنیکا مقام نہیں ہے بلکہ عمل کے جزا دینے کا مقام ہے اور فرماتا ہے کہ وَاِذَا رَاَ الَّذِينَ ظَلَمُوا
اور یاد کر تو جسوقت کہ دیکھیں گے وہ لوگ کہ ظلم کیا ہے اونہون نے اپنے نفسوں پر کفر کرکے الْعَذَابَ عذاب کو نیعنی جسوقت
وہ عذاب کو دیکھیں اور دوزخ میں جاکر مالک دوزخ سے تخفیف عذاب کی چاہیں تو فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ نہیں ہلکا کیا جائیگا
اون سے عذاب وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ اور نہ وہ مہلت دیئے جاینگے کہ کسیوقت اونپر عذاب نہو بلکہ وہ ہمیشہ عذاب میں
گرفتار رہیں گے وَاِذَا رَاَ الَّذِينَ اَشْرَكُوا اور جسوقت دیکھیں گے وہ لوگ کہ شرک کیا ہے اونہون نے شُرَكَاءَهُمْ
شریکون اپنے کو کہ جنکو خدا کا شریک کرتے تھے اور دیکھیں گے جن اور انسان میں سے اون لوگون کو کہ جو کفر
اونکے شریک تھے اور اونہون نے اُنکو کفر میں رکھا تھا تو قَالُوا کہیں گے وہ کہ رَبَّنَا اے پروردگار ہمارے
هٰؤُلَاءِ شُرَكَاؤُنَا الَّذِينَ كُنَّا نَدْعُوا مِنْ دُونِكَ یہ ہیں شریک ہمارے کہ جنکو تھے ہم پکارتے سوے تیرے اور
اور پیروی کرتے تھے اونکے فَاَلْقَوْا پس ڈالینگے وہ جب گویا ہو کہ یا شیاطین جن وانس اونکے بھکا

اِلَیْهِمُ الْقَوْلَ طرف اونکی بات کہیوہ وہ اتبعت اپنی پیروی کرنیوالون سے کہین گے کہ اِنَّکُمْ لَکٰذِبُوْنَ تحقیق تم البتہ جھوٹے
ہو اور ہمکو تم کیون الزام دیتے ہو تم تو اپنے نفسون کی خواہشون کی پیروی کرتے تھے اور ہمنے تمکو نہین بہکایا ہے اور کہتے ہین کہ وہ اہل
نصاریٰ اور بنی مسیح عیسیٰ اور عزیر اور ملائکہ کو بہشت مین دیکھینگے اور اپنے تئین دوزخ مین تو کہینگے کہ ای خدا ہم اونکی پرستش کرتے
تھے انکے حکم سے پس پیغمبر اور فرشتے کہین گے کہ تم جھوٹ کہتے ہو وہ یہہ سنکر شرمندہ ہو جاوینگے وَاَلْقَوْا اِلَی اللّٰهِ یَوْمَئِذِ
اور ڈالین گے وہ طرف خدا کی اوس دن صلح کو اپنے گناہون کا اقرار کرینگے اور حکم خدا کو تسلیم کرین گے بعد انکار اور سرکشی کے
کہ جو دنیا مین کی تہی وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ اور گم ہوجاے اون سے وہ چیز کہ تہی وہ اقرار کرتے اور جھوٹ بناتے دنیا مین اور
کہتے کہ بت ہمارے سفارش کرین گے اور ہمکو بخشوا دینگے اور فرماتا ہے کہ اَلَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا جن لوگون نے کہ کفر
کیا ہے اور باز رکہا ہے اونہون نے اور پھیرا کیا ہے عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ راہ خدا کی سے لوگون کو اغوا کیا ہے اور باز رکہا ہے اور بہکایا
اسلام کے قبول کرنے سے زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ زیادہ کرین گے ہم اونکو عذاب اوپر عذاب کے بِمَا كَانُوْا يُفْسِدُوْنَ
بسبب اسکے کہ تہی وہ فساد کرتے لوگون کو ایمان سے منع کرتے تہے اور وہ عذاب اون کو ہونگے ایک عذاب تو اونکے کفر کا اور
دوسرا لوگون کو ایمان سے منع کرنے کا اور باز رکہنے کا اور جن لوگون نے اہل رسول خدا صلعم کے علی کی متابعت سے اپنی غیرون کو
منع کیا ہے اور باز رکہا ہے وہ بہی اسی مین داخل ہین اور کہتے ہین کہ زیادتی عذاب کی یہہ ہے کہ بڑے بڑے سانپ اور
بچہو اون پر مقرر کرین گی کہ وہ لوگ اون سے بہاگتے پہرینگے اور ارادہ کرینگے کہ آگ مین چہپ جاوین اور سعد بن جبیر
روایت ہے کہ کمتر بچہو دوزخ کا اونٹ کے برابر ہے اور کمتر سانپ وہان کا کہجور کے درخت کے برابر ہے اور جسوقت وہ دونو
کے نیش لگاتے ہین تو درد اوس کا چالیس برس تک رہتا ہے اور فرماتا ہے کہ وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا
اور یاد کر تو ای محمد صلعم جسدن کہ اوٹہاوین گے ہم بیچ ہرامت کے گواہ کہ عَلَيْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ اوپر قول اور فعل اون کی
کے نفسون اونکے سے یعنی اونکی ہی قوم مین سے جو کہ پیغمبر ہوئے ہین اونکو اونکی قوم کی واسطے گواہی دینے کو اوٹہاوینگی
یا مومن ہرزمانہ کا کفار پر گواہی دیگا اور یہہ قول دلالت کرتا ہے اس امر پر کہ ہرزمانہ مین ایک حجت خدا کا ہے وَجِئْنَا بِكَ شَهِيْدًا
عَلٰی هٰٓؤُلَآءِ اور لاوینگے ہم تجہکو ای محمد صلعم گواہ اوپر اون لوگون کے کہ جو تیری امت کے لوگ ہین تاکہ مومنین کے ایمان پر اور کافرون
کے کفر پر گواہی دیوے اور تفصیل اسکے سورہ بقرہ مین لتکونوا شہدا علی الناس ویکون الرسول علیکم شہیدا کی تفسیر مین گذر
گئی ہے اور جنا متعدی ہوگیا ہے باکے جہت سے اسواسطے شہیدا اوس کا مفعول بہ ہوا ہے اور فرماتا ہے کہ
وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اور نازل کیا ہے ہمنے اوپر تیرے ای محمد صلعم کتاب کو کہ وہ قران ہے تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ
بیان کرنے والا واسطے ہر چیز کے مفصل یا مجمل اور جو احکام کہ مفصل ہین وہ تو ظاہر ہین اور جو کہ مجمل ہین وہ پیغمبر صلعم اور آئمہ
معصومین علیہم السلام کے بیان سے واضح ہوتے ہین بموجب آیہ و اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم کے
اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا کہ مین جانتا ہون جو کچہہ کہ بیچ آسمانون کے
ہے اور جو کچہہ کہ بیچ زمین کے ہے اور جو کچہہ کہ بیچ بہشت کے ہے اور جو کچہہ کہ بیچ دوزخ کے ہے اور جو کچہہ کہ ہوا ہے اور
جو کچہہ کہ ہوگا پہر آنحضرت خاموش ہوئے اور دیکہا کہ یہہ امر سننے والون پر بہت بزرگ معلوم ہوا ہے اوسوقت فرمایا
کہ جانتا ہے مین نے سب امور کو کتاب خدا سے کہ تحقیق خداتعالی فرماتا ہے کہ فیہ تبیان کل شیء اور دوسری حدیث مین آیا
ہے کہ فرمایا حضرت صادق علیہ السلام کہ خدا ای تعالے نے نازل کیا ہے قران مین بیان ہر چیز کا قسم ہی خدا کی کہ کوئی

چیز خدا نے نہین چھوڑی ہے جسکے طرف کہ بندے اوسکے محتاج ہون یہانتک کہ نہین کہہ سکتا ہی بندہ کہ کاش فلانی بات
قرآن مین ہوتی مگر یہہ کہ نازل کیا ہے اوسکو خدا نے اور تبیان یعنی بیان فصیح ہے اور حال واقع ہوا ہی اور فرماتا ہے خدا کہ
وَهُدًى وَرَحْمَةً اور ہدایت کرنے والا اور رحمت ہے وہ قرآن اگر اوسپر اعتقاد کرین اور اوسکی احکام پر عمل کرین وَبُشْرٰى اور
خوشخبری دینے والا بہشت کی ہے وہ قرآن لِلْمُسْلِمِيْنَ ؀ واسطے مسلمانون کے اور ہدی اور رحمة اور بشریٰ کا عطف تبیان پر ہے
اور اب خدا بتاتا ہے طریقہ نیک کو بیان کرتا ہے کہ جسکا اختیار کرنے والا دین اور دنیا کے بلاؤن سے خلاص ہو کر روضہ
رضوان مین قرار پکڑے چنانچہ فرماتا ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ تحقیق خدا حکم کرتا ہے ساتھہ عدل کی تکو کہ بندے ہر
سب امور مین اعتقاد مین اور اعمال مین اور اخلاق مین کہ کسی چیز مین زیادتی اور کمی نہو بلکہ سب کامون مین میانہ روی
چاہئے اور انصاف کرنا درمیان خلقت کے کہ جسمین کجی اور حق تلفی نہو وَالْاِحْسَانِ اور حکم کرتا ہے ساتھہ نیکی کرنے کے
آدمیون کی حق مین کہ مال کو اونپر خرچ کرو اور کوشش نیک اونکے واسطے کرو اور بعضے کہتے ہین کہ عدل تو فعل مین چاہیے
اور احسان قول مین یعنی نکری مگر جو کچھہ کہ عدل ہے اور نہ کہی مگر جو کچھہ کہ نیک ہے اور امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے
فرمایا کہ عدل تو انصاف ہے اور احسان سے تفضل ہے اور ایک روایت مین یہہ ہے کہ عدل تو شہادت کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول
اللہ کے ہے اور احسان سے مراد امیر المومنین علیہ السلام ہے اور ایک روایت مین ہے کہ عدل محمد صلعم ہے جسنے
اوسکی متابعت کی عدالت کی اور احسان علی ہے جسنے اوسکی دوستی کی احسان کیا اور احسان کرنیوالا بہشت مین
جائیگا اور ابن عباس سے روایت ہے کہ عدل سی مراد بیان توحید ہے اور احسان سے مراد ادا کرنا فرایض کا ہے
وَاِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى اور حکم کرتا ہے خدا ساتھہ دینے قریبون اور رشتہ دارون کے کہ حق صلہ رحمی کا ادا کرین اور اگر رشتہ دار
محتاج ہون تو اونکو کچھہ دیوین اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی روایت ہے کہ مراد قرابت سے قرابت رسول خدا صلعم ہی کہ اونکا
حق ادا کرین اور دوستی اونکی لازم جانین اور حق اونکا جو خمس ہے اوسکو دیوین چنانچہ خدا اونکا قرآن مین فرماتا ہی کہ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ
وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى اور خمس دینا بندون پر واجب کیا ہے وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ اور منع کرتا ہے خدا فحش سے کہ جو نہایت
بد عمل ہے مثل زنا اور اغلام کے وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ اور منع کرتا ہی خدا ظلم اور سرکشی کرنیسے اور کہتے ہین کہ فحش وہ ہی کہ انسان عمل بد کو
کبھی کرتا ہے اور اوسکو ظاہر نہین کرتا اور منکر وہ ہے کہ جسکو ظاہر کرتا ہے اور انکار کرنا اوسکا لوگونکو واجب ہے اور بغی غیر پر ظلم کرنی
اور سرکشی کرنیکو کہتے ہین اور ابن عباس سے روایت ہے کہ مراد فحشا سے زنا ہے اور مراد منکر سے وہ ہے کہ جسکو شرع
مین نہ پہچانتے ہون اور کرنا اوسکا جایز نہو اور بغی تکبر اور ظلم کو کہتے ہین يَعِظُكُمْ نصیحت کرتا ہے تمکو خدا امر اور
نہی کو بیان کرکے لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ؀ تاکہ تم نصیحت پکڑو کہتے ہین کہ جو کچھہ اس آیت مین مذکور ہوا ہے وہ
جامع ہے تمام نیکیون کا اور لوگون نے اپنی رائے سے اس آیت مین بہت تقریرین مناسب بیان کین
اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ تقوے اور پرہیزگاری اس آیت مین مجتمع ہے اور لکھا گیا ہے
اگر قرآن مین سوائے اس آیت کے اور کوئی آیت نہو تو اوسوقت بھی کہہ سکتے ہین اور قرآن پر صادق آتا
کہ انہ تبیان کل شی اور عثمان بن مظعون سی روایت ہے کہتے ہین کہ ابتدا مین اسلام کو مین نے قبول
تھا اور ایمان میرے دل مین قرار اور رسوخ نہین پکڑتا تھا ایک روز مین جناب رسول خدا صلعم کی پاس
بیٹھا ہوا گفتگو کرتا تہا کہ ناگاہ رسول خدا نے اپنے آنکھین آسمان کے طرف کی اور بتدریج آنکھون کو نیچے کو لاتے تہی اور کہہ

راست اور کبھی جانب چپ متوجہ ہوتے تھی جیسے کہ کوئی بات کی سُننے کو کان آگے کرتا ہے اور سر مبارک کو ہلاتی تہی اور بعد اوسکی میری
طرف متوجہ ہوئے تبہی عرض کی کہ یا رسول خدا مین آپکی پاس مدت بیٹھا ہون مگر اس طرح سی آپکو ہرگز نہین دیکہا ہی اسکا کیا سبب ہی فرمایا کہ
جبرئیل یہہ آیت لیکر آیا ہی اور جسوقت حضرت نے اوسکو میرے روبرو پڑہا تو جو شبہہ کہ مین رکہتا تہا سب دور ہوگیا اور دین اسلام کی تصدیق کی
مین ایمان لایا اور فرماتا ہی خدا کہ وَاَوۡفُوۡا بِعَهۡدِ اللّٰهِ اور پورا کرو تم عہد خدا کو اور اوسکے پیمان کو اِذَا عٰهَدۡتُّمۡ جسوقت کہ عہد کرو تم
کسیطرح کا کہ وہ مباح ہو اور خدا سی عہد کرو خواہ لوگون سے خدا کو درمیان مین لاکر اور بعضے کہتی ہین کہ ایک جماعت نے رسول خدا صلعم سے عہد
کیا تہا اور بعد اوسکے قریش غالب ہوے اور مسلمانونکی ضعف کی جہت سے اونکی دلونمین شیطان نے وسوسہ ڈالا اور اونکو فریب مین لایا کہ وہ پیغمبر کی عہد کو توڑ
ڈالین خدا تعالی یہہ آیت نازل کرکی اونکو عہد کی توڑنے سے منع کیا اور فرمایا کہ عہد کو وفا کرو اور فرمایا کہ وَلَا تَنۡقُضُوا الۡاَیۡمَانَ اور نہ توڑو تم قسمونکو
یعنی عہد و سوگند مت توڑو اور یا یہہ کہ قسمون کو نہ توڑو اونکی مخالف عمل مین لاکر بَعۡدَ تَوۡکِیۡدِهَا بعد تاکید کرنے اور مضبوط کرنے اونکے
وَقَدۡ جَعَلۡتُمُ اللّٰهَ عَلَیۡکُمۡ کَفِیۡلًا اور حال یہہ ہی کہ تحقیق کیا ہی تمنی خدا کو اوپر اپنے ضامن کہ اوسکی تمنی قسم کہائی ہی اور اوسکو تمنی اپنا
ضامن بنایا ہی اپنی ضامن سے شرم کرو اور اوسکو ضامن کرکر قسم کو نتوڑ اگر وہ اِنَّ اللّٰهَ یَعۡلَمُ مَا تَفۡعَلُوۡنَ تحقیق کہ خدا جانتا ہی جو کچہہ کہ کرتی
تم وفا کرنا عہد اور قسم کا یا توڑ ڈالنا اونکا اور کنز العرفان مین لکہا ہی کہ یہہ عہد جگہہ عام ہی خواہ عہد ہو خواہ نذر ہو خواہ قسم ہو اور یہہ آیت
دلالت کرتی ہی اوپر وفائی عہد اور قسم کی واجب ہونے پر اور مجمع البیان مین لکہا ہی کہ بعضے کہتے ہین کہ یہہ آیت اون لوگونکی مقدمہ مین
نازل ہوئی ہی کہ جنہون نے رسول خدا صلعم سے اسلام لانی پر عہد کیا تہا اور بیعت کی تہی اونکو خدا تعالی کہتا ہی کہ ایسا نہو کہ تم مسلمانونکی
قلت اور مشرکین کی کثرت کو دیکہکر بیعت کو توڑ ڈالو خدا تمہارا حافظ ہی جو کچہہ کہ تمنی رسول خدا صلعم سی عہد کیا ہی اوسپر ثابت اور قایم رہو وَلَا تَکُوۡنُوۡا
کَالَّتِیۡ نَقَضَتۡ غَزۡلَهَا اور نہو تم مانند اوس عورت کے کہ توڑ ڈالا اوسنے تاگی کاتی ہوئی اپنی کو مِنۡۢ بَعۡدِ قُوَّةٍ پیچہے قوت اور مضبوطی سے اَنۡکَاثًا
ریزہ ریزہ کرکے کہ جب وہ بٹنے سے مضبوط ہوگیا تب اوسکو ریزہ ریزہ کردیا اور انکاث جمع نکث کی ہے اور وہ معنی شکستہ کے ہی اور مراد اوس سے
ریزہ ریزہ کرنا ہی اور ترکیب مین وہ مفعول مطلق واقع ہوا ہے کہتے ہین کہ قبیلہ قریش مین ایک عورت تہی اور نام اوسکا ریطہ بنت سعد تہا اور
بعضے بنت عمر کہتے ہین اور وہ بہت بیخرد تہی اوسنی ایک بڑا سا تکلا اور چرخہ بنوایا تہا اور صبح سی دوپہر تک سوت کاتا کرتی تہی اور اپنی لونڈیون سی کتواتی
تہی اور دوپہر کو اوسکی تاگی بٹوا کر توڑ ڈالتی تہی اور ضایع کرتی تہی یہی عادت اوسکی تہی خدا تعالی نی اوس عورت سے مشابہت دی عہد کے توڑنے والونکو
جنہون نے کہ خدا سی عہد کیا تہا اور فرمایا کہ تم عہد کی توڑنی مین مثل اوس عورت کی نہو جاو کہ جو اپنی تاگونکو مضبوط کرکے توڑ ڈالتی ہی اور حضرت
صادق علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ یہہ آیت اوسوقت نازل ہوئی ہی کہ جسوقت خلافت علی کا حکم نازل ہوا تہا اور رسول خدا صلعم نی فرمایا کہ علی کو
سلام کرو بامارت مومنین کہ تم اوسکو امیر المومنین کہو اور لوگونے کہا کہ یہہ خدا کیطرف سے یا رسول کی حضرت نی فرمایا کہ دونوکی طرف سے ہی اور اوسکی
تاکید خدا تعالی کی ہی لیکن خدا تعالی کی اس عہد کو لوگون نے سلامت رکہا اور بعد رسول خدا صلعم کی اوسکو توڑ ڈالا اور فرماتا ہی خدا کہ تَتَّخِذُوۡنَ کرتی ہو تم
یعنی اختیار کرتے ہو تم اَیۡمَانَکُمۡ قسمون اپنی کو دَخَلًۢا بَیۡنَکُمۡ دغا اور فریب اور خیانت کہ بیچ درمیان اپنی اور تتخذون حال واقع ہوا ہے دخلا کو نواکی ضمیر سے
اور دخلا مفعول لہ ہی یعنی اور نہو تم مانند اوس عورت کے جسوقت کہ پکڑتے ہو تم عہد اور سوگند اپنی کو واسطی فریب اور خیانت کرنیکی آپسمین کہ ظاہر مین
قسم کہاتی ہو اور دلمین خیانت کو پوشیدہ رکہتی ہو تاکہ لوگ تمہاری قسمون پر اعتبار کرکی بیفکر رہین اور پہر تم قسمونکو توڑ ڈالو اَنۡ تَکُوۡنَ اُمَّةٌ
تقدیر اسکی بان یکون امتہ ہی اور معنی اسکی یہہ ہین کہ بسبب اوسکی کہ ہووی ایک جماعت کہ وہ کفار ہین هِیَ اَرۡبٰی مِنۡ اُمَّةٍ کہ وہ زیادہ
ہین جماعت دوسری سی کہ وہ مسلمان ہین یعنی کفار کی جماعت کو زیادہ دیکہکر اونکی تئین واسطے مسلمانون سی جو قسم کہائی ہی اونکو توڑ
دیکہکر قسمون کو توڑتے ہو بس نکو چاہیے کہ اپنی قسمون کو مکر کرکے مسلمانون سے بسبب مشاہدہ کثرت کفار کی اور قلت مسلمانون کی ست

توڑو بلکہ تمکو عہد اور قسم کا وفا کرنا چاہئے اِنَّمَا یَبْلُوْکُمُ اللّٰهُ بِهٖ سوائے اسکی نہیں کہ آزماتا ہے تمکو خدا ساتھ اوس امر وفا کرنیکے کہ لوگو نیر
تمہارا وفا کرنا اور نہ وفا کرنا عہد کا خدا سی اور پیغمبر سی ظاہر ہو جائے کہ باوجود کثرت مال اور ثبت ہونے کفار سکے اور ناداری اور ضعف اور تھوڑے
ہونے مومنین کی عہد کو تم وفا کرتے ہو یا کثرت اور قوت کفار پر فریفتہ ہو کر عہد کو وفا نہیں کرتے ہو وَلَیُبَیِّنَنَّ لَکُمْ اور البتہ
بیان کرے خدا واسطی تمہاری اور ظاہر کرے یَوْمَ الْقِیٰمَةِ دن قیامت کے مَا کُنْتُمْ فِیْهِ تَخْتَلِفُوْنَ اوس چیز کو کہ ہو تم بیچ اوسکی اختلاف کرتے
کہ تبھی ہین روز جزا کے اور بدلے مین جزاء اعمال کے اختلاف کرتے ہو اور اس آیت سے معلوم ہوا کہ حکم عہد اور قسم کا ایک ہے اور فرماتا ہے خدا
وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ اور اگر چاہتا خدا اور حکمت اور مصلحت اوسکی تقاضا کرتے لَجَعَلَکُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً البتہ کر دیتا تمکو
گروہ ایک یعنی ایک مذہب پر کہ وہ مذہب اسلام ہے اوپر تمکو کر دیتا بجبر و قہر وَلٰکِنْ یُّضِلُّ مَنْ یَّشَآءُ اور لیکن گمراہی مین چھوڑتا ہے دنیا
جسکو چاہتا ہے عہد کی توڑنے سے اور اوسکی دیدہ و دانستہ معجزات اور حقیقت اسلام کی دلیلون کو دیکھکر راہ خدا اور فساد کے
انکار کرنے سے اور جو لوگ کہ ایسا کرتے ہین خدا تعالی اونسے توفیق اور لطف کو اوٹھا لیتا ہے وَیَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اور رہنمائی کرتا ہے
جسکو چاہتا ہی توفیق اور لطف عطا کرکے جو لوگ کہ واسطے طلب حق کی اور واسطے دریافت کرنیکے حقیقت دین کی دلیلون مین
تامل کرتے ہین وَلَتُسْئَلُنَّ اور البتہ سوال کئے جاؤ گے تم قیامت مین عَمَّا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ اوس چیز سے کہ ہو تم عمل کرتے اور موافق
اوسکے تمکو جزا ملیگی وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اور نہ پکڑو تم یعنی نہ ٹھہراؤ تم اَیْمَانَکُمْ دَخَلًا قسمون اپنی کو فریب کرنا اور دغابازی بَیْنَکُمْ
درمیان اپنے یعنی آپسمین کہ ایک شخص دوسرے سی فریب یعنی کو قسم کہائی فَتَزِلَّ قَدَمٌ پس پھسلیگا قدم اوسوقت حقیقت
اسلام سی بَعْدَ ثُبُوْتِهَا بعد ثابت ہونے اوسکے کہ ہدایت پا کر پہر گمراہی مین پڑے وَتَذُوْقُوا السُّوْٓءَ اور چکھو تم برائی کو
یعنی رنج اور اندوہ کو دنیا مین بِمَا صَدَدْتُّمْ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بسبب اسکے کہ باز رکھا ہی اور بند کیا ہی تمنی راہ خدا سی لوگونکو کہ جسوقت تم عہد کو توڑ کر
مرتد ہو جاؤ گے تو ہر کوئی تمکو دیکھکر ایسا کیا کریگا اور یہی طریقہ سب مین جاری ہو جائیگا اور وفا کرنا عہد کا جو راہ خدا کی ہے اوس سے لوگ
باز رہینگے وَلَکُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ اور واسطی تمہاری عذاب بڑا ہے آخرت مین اس عہد کے توڑنے سے اور تمہاری کفر کی جہت سے
اور کہتے ہین کہ قریش اون لوگون سی وعدہ کرتے تھی کہ اگر تم ہمارے دین کی طرف رجوع کرو گے تو ہم تمکو منافع اور فائدہ پہونچا دینگے
واسطی حقتعالی اونکو فرماتا ہے کہ وَلَا تَشْتَرُوْا اور خرید کرو تم بِعَهْدِ اللّٰهِ بدلے عہد خدا کی اور بیعت پیغمبر کی ثَمَنًا قَلِیْلًا مول تھوڑا
کہ وہ مال حقیر دنیا کا چند روزہ کا ہے کہ جسکا تمکو کفار وعدہ کرتے ہین اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ تحقیق وہ چیز کہ نزدیک خدا کے ہی واسطی تمہاری
نصرت اور ثواب آخرت کا اور نعمتین بہشت کی هُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ وہ بہتر ہے واسطی تمہارے اوس چیز سے کہ وعدہ کرتے ہین تمسی کفار
اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اگر ہو تم کہ جانتے ہو اور کچھ عقل رکھتے ہو اور حق اور باطل مین فرق کر سکتے ہو اور انما عند اللہ مین ما عند اللہ اسم ان
کا اور ہو فصل کا ہے اور خیر خبر اوسکی ہی اور فرماتا ہے کہ مَا عِنْدَکُمْ جو کچھ کہ نزدیک تمہارے ہے دنیا کی فائدہ وغیرہ سے یَنْفَدُ تمام اور آخر ہو جاویگا
اور اوسمین سے کچھ باقی نہ رہیگا وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ اور جو کچھ کہ پاس خدا کی ہے اوسکی رحمت کی خزانون مین وہ بَاقٍ باقی ہے اور ہمیشہ ہے اور ہرگز اوس
[illegible] کہ بہشت کی نعمتون کو زوال نہین ہی وَلَنَجْزِیَنَّ الَّذِیْنَ صَبَرُوْٓا اور البتہ جزا دینگے ہم اون لوگونکو کہ صبر کیا ہے اونہون نے فقیری اور فاقہ
پر [illegible] اور آزار قبیلے پر اور عہد کے باقی رکھنے اور وفا کرنے پر اَجْرَهُمْ اجر اونکا یعنی اونکی صبر کرنیکا ثواب اونکو ہم دینگے کہ وہ بہشت کی
نعمتین ہین [illegible] لوگون کی شان مین ہے کہ جنہون نے صبر کیا ایذاء اعداء اہلبیت پر اور ہاتھ اہلبیت کی دوستی سی نہ اوٹھایا اور ولنجزین
[illegible] ابو جعفر اور ابن کثیر اور عاصم نون سے پڑھا ہے [illegible] اسی پڑھا ہے غائب کے صیغہ اور فرماتا ہے خدا کہ دینگے ہم اون صبر کرنیوالون کو بِاَحْسَنِ
مَا کَانُوْا ساتھ زیادہ نیک [illegible] اور خوبتر [illegible] کرتے تھے جو کچھ کہ وہ عمل کرتے تھے اونکی عمل کے اجر بہت زیادہ اجر اور ثواب

اپنی فضل اور کرم سی ہم اونکو دینگی مَنْ عَمِلَ صَالِحًا جو کوئی عمل کری مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰی مرد ہو یا عورت وَهُوَ مُؤْمِنٌ اور وہ مومن ہے اسواسطے کہ عمل
بدون ایمان کے مقبول نہین ہے فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً پس البتہ زندگانی دینگی ہم اوسکو زندگانی خوش دنیا مین کہ اوسکو آسودہ کرو دین لت دنیا سی
یا اوسکو قناعت عطا کرین کہ جو کچھ ہمنی اوسکو دیا ہے وہ اوسی پر قناعت کرکے خوش رہے اور اپنی قسمت پر راضی ہو اور امیدوار اجر عظیم کا ہو بخلاف
کافر کے کہ وہ تنگی مین اپنی گذران کرے اور اگر تونگر ہو تو حرص اور اوس مال دنیا کی فوت ہونیکا خوف اوسکو غمگین کری اور زندگانی اوسکی تلخ ہے
اور باوجود اسکے عذاب آخرت مین گرفتار ہو اور بعضی کہتے ہین کہ حیوۃ طیبہ سی مراد حلاوت طاعت ہے اور بعضی کہتے ہین کہ مراد اس سے
یہ ہے کہ جو کوئی ایمان لائے اور اعمال نیک بجا لائے اگرچہ فقیر ہو لیکن زندگانی اوسکی خوش ہے اور جو شخص کہ فاسق اور بدکار ہو اور اعمال نیک نکری اگرچہ
تونگر ہو لیکن زندگانی اوسکی ناخوش ہو اور بعضی کہتے ہین کہ حیوۃ طیبہ بہشت مین ہوگی اور دنیا مین حیوۃ طیبہ نہین ہے اور فرماتا ہے کہ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ
اَجْرَهُمْ اور البتہ دینگے ہم اونکو اجر اونکا آخرت مین بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ساتھ بہتر اوسکی کہ تھی وہ عمل کرتے دنیا مین یعنی عمل کے اجر سے زیادہ اونکو
ہم اجر دینگے اور کہتی ہین کہ بت پرستوں اور یہود اور نصاریٰ نے آپسمین کہا کہ ہم مسلمانون سے بہتر ہین حقتعالیٰ نے یہ آیت آخر تک اونکے قول کے
رد مین نازل کی اور اب خدا اپنی شر شیطان سے پناہ مانگنے کو حکم کرتا ہے اور خطاب اسمین رسول خدا صلعم کیطرف ہی اور مراد اوس سے مومنین ہین چنانچہ
فرماتا ہے کہ فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ پس جسوقت کہ پڑھی تو قرآن کو اے محمد صلعم یعنی جسوقت ارادہ کرے تو قرآن کی پڑھنے کا تو فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ
الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پناہ مانگ تو ساتھ خدا کے شیطان راندہ ہوئی سی تاکہ اوسکے وسوسے سے تو محفوظ رہو اور قرآن کی پڑھنی سی پہلی اعوذ باللہ من الشیطان
الرجیم اور اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم بھی منقول ہے اور سب نمازون مین آہستہ پڑھنا اوسکا علماء مین مشہور ہے تاکہ قرات مین
اور اوس مین فرق ہووے اور ایک روایت مین یہہ بھی آیا ہے کہ حضرت صادق علیہ السلام نے مغرب کی نماز مین اسکو اور بسم اللہ کو دونون کو آواز سے
ظاہر کرکے پڑھا ہے لیکن حکم اسکے پڑھنے کا اول رکعت مین ہے الحمد سی پہلی اور سوا اوسکے اور کسی رکعت مین پڑھنا نچاہیی اور فایدہ شیطان
سے پناہ مانگنے کا خدا تعالیٰ بیان کرتا ہے کہ اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تحقیق نہین ہے واسطے اوس شیطان کے غلبہ اوپر اون لوگون کی
کہ ایمان لائے ہین وَعَلٰى رَبِّهِمْ اور اوپر پروردگار اپنی کی اوسکی وسوسے کے دفع کرنے مین يَتَوَكَّلُوْنَ توکل کرتے ہین اسواسطے
کہ اونہون نے ساتھ خدا کے پناہ چاہی ہے شیطان کی شر سے اور قابو شیطان کا ہر مومن پر نہین ہوتا اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ
سوائے اسکے نہین کہ غلبہ اوسکا اوپر اون لوگون کے ہے کہ دوست رکھتے ہین وہ اوسکو کہ اوسکی متابعت کرتے ہین اور اوسکی
وسوسہ کو قبول کرتے ہین وَالَّذِيْنَ هُمْ بِهٖ اور وہ لوگ ہین وہ کہ بسبب غوا اوس شیطان کے مُشْرِكُوْنَ شرک کرنے والے ہین اور خدا کے
سوا غیر کی پرستش کرتے ہین اور اگر ضمیر بہ کی خدا کی طرف پھیری جائے تو یہہ معنی ہونگے کہ وہ لوگ ساتھ اوس خدا کی شرک کرنیوالی ہین اور حضرت صادق
علیہ السلام سی اس آیت کی تفسیر مین روایت ہے کہ شیطان مومن کے بدن پر غالب ہوتا ہے اور اوسکے دین پر غالب نہین ہوتا چنانچہ حضرت ایوب کے بدن
غالب ہوا کہ بدن مین اونکی اپنا تصرف کیا اور اونکی دین پر غالب نہین ہوا اور کفار کے دین پر اور بدن پر دونون پر غالب
ہوتا ہے اور اپنا تصرف کرتا ہے اور کہتی ہین کہ مکہ کے کفار وقت نازل ہونے بعض احکام کے کہتی تھے کہ محمد اصحاب سے ہنسی کرتا ہے
کہ آج تو اونکو ایک امر کا حکم دیتا ہے کل اسکو کہ اوس دوسرے دن سے اوس حکم سے منع کرتا ہے غالب یہ ہے کہ وہ خدا پر جھوٹ بناکر کہتا ہے
اپنی طرف سے یہہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ وَاِذَا بَدَّلْنَآ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ اور جسوقت کہ بدل دین ہم ایک آیت کو جگہ آیت
دوسری کی کہ ایک آیت کو دوسری آیت سی منسوخ کرین وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اور خدا زیادہ جاننے والا ہے اور خوب عالم ہے بِمَا يُنَزِّلُ ساتھ اوس چیز کی کہ نازل کرتا
ہے کہ اوسوقت اوسکے نازل کرنیمین کیا مصلحت ہے اور دوسرے وقت اوسکی منسوخ کرنیمین کیا حکمت ہے جب ایسا کوئی امر واقع ہوتا ہے قَالُوْٓا کہتی ہین وہ کفار اِنَّمَآ اَنْتَ مُفْتَرٍ
سوائے اسکے نہین کہ تو جھوٹ بنانیوالا ہے اے محمد یہ بات ہم اور خدا کیطرف اوسکو منسوب کرتا ہے اور افترا کرتا ہے تو خدا پر پس ایسا نہین ہے کہ جو وہ کفار کہتے ہین بَلْ اَكْثَرُهُمْ

بلکہ اکثر اون کافرونکی اون کا يَعْلَمُوْنَ نہین جانتے ہین کہ اسمین کیا حکمت تہا اور پہلا حکم کیون منسوخ ہوگیا اور دوسرا حکم کیون آیا اسمین مصلحت سے
واقف ہین وہ حسد اور عناد سے ایسا کہتے ہین خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ قُلْ کہہ تو ای محمد صلعم اون کافرون کی جواب مین کہ نَزَّلَهٗ نازل کیا ہے
اوس قرآن کو رُوْحُ الْقُدُسِ روح پاک نے کہ وہ جبرئیل ہے مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ پروردگار تیرے کی طرف سے ساتہہ حق کی ساتہہ باطل کے اور اضافت
روح القدس کی مثل اضافت حاتم جود کی ہے اور بالحق متعلق ہے ساتہہ مقدر کی یعنی درحالیکہ واقع ہوا ہے اور نازل کیا ہے جبرئیل نے قرآن کو خدا کے
طرف سے اسواسطے کہ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تاکہ ثابت رکہے اون لوگونکو کہ ایمان لائے ہین ایمان پر اور وہ اعتقاد کرین کہ یہہ کلام خدا کا حق ہے اور جب
منسوخ کرنیوالے آیت کو سنین اور اوسمین تامل کرین جو کچہہ کہ اوسمین رعایت حکمت اور مصلحت کی ہے تو اونکی اعتقاد زیادہ مضبوط ہون اور
دل اونکی مطمئن ہون وَهُدًى وَّبُشْرٰى اور وہ قرآن ہدایت کرنیوالا اور خوشخبری دینے والا ہے بہشت اور ثواب کی لِلْمُسْلِمِيْنَ ۝
واسطے مسلمان ہونیوالون کی جو کہ خدا کی حکم کی متابعت کرتے ہین اور ہدی بشری خبر ہے ہو مقدر کی او معطوف اوسکا لیثبت کی محل پر ہے اور کہتے
ہین کہ ابو فکیہہ ایک شخص اہل کتاب سے تہا غلام رومی بن عامر حضرمی کا تہا اور زبان اوسکی رومی تہی اور رسول خدا صلعم پر وہ ایمان لایا تہا
اور تلوارونکو صیقل کیا کرتا تہا اور ہمیشہ توریت اور انجیل کو وہ پڑہتا تہا اور رات کو رسول خدا صلعم کی پاس حاضر ہوکر قرآن کو سیکہتا تہا اور
بعضے کہتے ہین کہ وہ دو شخص تہے جبر اور یسار قریش نے یہہ دیکہکر کہا کہ محمد صلعم اس شخص سے قرآن کو سیکہتا ہے اور جیسے کہتا ہے کہ خدا کے
پاس سے آیت نازل ہوتی ہے اوسکی جواب مین خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اور البتہ تحقیق جانتے
ہین ہم ہلوگ تحقیق وہ کفار کہتے ہین اِنَّمَا يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ وہ سوائے اسکے نہین کہ سکہلاتا ہے اوس محمد کو ایک آدمی کہ وہ ابو فکیہہ ہے
خدا تعالیٰ اونکی قول کو رد کرتا ہے کہ لِسَانُ الَّذِيْ يُلْحِدُوْنَ زبان اوس شخص کی کہ جہکتے ہین اور منسوب کرتے ہین اِلَيْهِ طرف اوسکی
اور کہتے ہین کہ وہ سکہلاتا ہے اَعْجَمِيٌّ عجمی ہے اور رومی ہے کہ اوسمین فصاحت نہین ہے وَهٰذَا اور یہہ قرآن لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ زبان
عربی ہی کہ روشن اور ظاہر ہے کہ تم باوجود کمال فصاحت اور نہایت بلاغت اپنی کی مثل اوسکی نہین لا سکتے ہو ایسی کلام کو منسوب کرنا طرف
اوس شخص کے کہ جسکی زبان مین کسیطرحکی فصاحت نہین ہے اور نہ وہ زبان عربی کی حقیقت سے واقف ہے انصاف سے نہایت بعید ہے اور بعید ہونا
کہ اوسکا کوئی بیوقوف عجم کی تعلیم پا اور جاڑ ہار ہی اور سے اوسکی یعنی اونکی اقرار کرنیکی جہت سے خدا تعالیٰ انکو تنبیہ کرتا ہے اور ڈراتا ہے کہ اِنَّ الَّذِيْنَ
لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ تحقیق جو لوگ کہ نہین ایمان لاتے ہین ساتہہ آیتون خدا کی اور اونکو بہت اور درست نہین جانتے ہین
عناد کی جہت سے تو سزا اونکی یہہ ہے کہ لَا يَهْدِيْهِمُ اللّٰهُ نہ رہنمائی کریگا اونکو خدا طرف راہ نجات کی کہ وہ راہ بہشت ہے
اونکو جبر نکریگا بلکہ اونکو اونکی حال پر چہوڑ دیگا کہ وہ اپنی خواہش نفس سے کفر کو اختیار کرکی دوزخ ... اور
واسطی اونکی عذاب ہے دردناک کہ وہ ہمیشہ دوزخمین جلا کرینگے بسبب ایمان نلانیکی قرآن پر ... یہہ رسول خدا صلعم پر افترا
يَفْتَرِي الْكَذِبَ سوائے اسکے نہین کہ بناتی ہین جہوٹ کو اور افترا کرتے ہین الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ وہ لوگ کہ نہین ایمان لاتی ہین ساتہہ
آیتون خدا کی حسد اور عناد کی جہت سے اُولٰٓئِكَ یہی لوگ جو انکار کرتے ہین قرآن ... هُمُ الْكٰذِبُوْنَ وہی جہوٹی ہین کہ جو کہتے
ہین کہ محمد کو ایک آدمی سکہلاتا ہے اور کہتی ہین کہ کفار قریش بعضی صحابہ کو کہ جو مفلس اور درویش تہے ... مددگار سوا خدا کی کسیکو نرکہتی تہے
مثل ابو فہاد اور خباب بکار اور عمار کی باپ یاسر اور اونکی ماں سماۃ سمیہ کو آزار دینے ... سختی او جبر کرکے اونکو کفر کیطرف
پہیرنے لگے لیکن وہ لوگ اپنے ایمان پر ثابت رہے اور کفار کے ظلم پر اونہون نے صبر کیا ... عمار کی باپ اور ماں کو کافرون
نے قتل کیا کفر کے انکار سے اور پہلے سب سے جو راہ خدا مین شہید ہوئی ہین وہ یہی دونون تہے اور عمار بسبب ضعف اور
بے طاقتی کے طاقت آزار اور تکلیف و ایذا کی نرکہتے تہے جو وقت قریب ہلاکت کے ہوئی ... بے اختیار اونکے

زبان سی وہ کلمہ نکلا کہ جو کچھہ اون کفار نے کہلایا لوگون نے جناب رسول خدا صلعم کو خبر کی اور کہا کہ عمار کافر ہو گیا ہے اوسنی دوسرا دین اختیار کیا
ہے حضرت نے فرمایا کہ یہہ بات نہین ہے بلکہ عمار ایمان سے بہرا ہوا ہے سر سی قدم تک اور ایمان اوسکی گوشت اور خون مین پیوستہ ہو رہا ہے اور عمار
روتی ہوئی رسولخدا صلعم کی خدمت مین حاضر ہوئی رسولخدا صلعم اونکی رخسارہ سے آنسو پاک کرتی تہی اور فرماتی تہی کہ ای عمار تجہکو کیا ہوا ہے اگر وہ لوگ
تجہسے زبردستی وہ کلمہ پہر کہلاوین تو پہر کہہ تو حق تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ مَن کَفَرَ بِاللّٰہِ اور جو شخص کفر کری ساتہہ خدا کے مِن بَعدِ اِیمَانِہٖ بعد
لانی ایمان کے مثل ابن خطل اور طعمہ اور مقیس کے اِلَّا مَن اُکرِہَ مگر وہ شخص کہ زبردستی کیا جاے کفر کے کلمہ کے کہنے پر اور وہ تقیہ کی راہ سی کفر کا کلمہ
کہے وَقَلبُہٗ مُطمَئِنٌّ اور دل اوسکا مطمئن اور ثابت ہو بِالاِیمَانِ ساتہہ ایمان کے کہ اوسکی اعتقاد حق مین کسیطرحکا فرق نہین ہوا اگر وہ نے
کفار کی جبر اور زبردستی کرنے سے کفر کا کلمہ کہدیا ہی اوس سے کسیطرحکا مواخذہ نہین ہے اور نہ اوسکی ایمان مین کچھہ فرق ہوا ہے معلوم ہوا کہ
کفر اور ایمان دل سی تعلق رکہتا ہی اور بیضاوی مین موافق مذہب اہل سنت کے لکہا ہی کہ یہہ دلیل ہے جواز تکلم کفر پر اگر کوئی کافر جبر کرے
اور بحالت مجبوری مین کہنا کلمہ کفر کا اگرچہ تلف جان کی خوف سے جائز ہے جیسے کہ عمار نے کیا تہا لیکن بہتر یہہ ہے کہ کفر کے کلمہ سی پرہیز
کرنا چاہئے واسطی اعزاز دین کے جیسے کہ عمار کی ماں اور باپ نے کیا اور ہر چند اونسی کفار نے کلمہ کفر کہلایا لیکن وہ یہی کہتے رہے کہ خدا ایک ہے
اور محمد صلعم پیغمبر اوسکا ہے یہانتک کہ وہ دونون کفار کے ہاتہہ سے شہید ہوئی اور مَن کَفَرَ بِاللّٰہِ کو کوئی تو کہتا ہے کہ وہ بدل
ہے الذین لا یؤمنون سے اور کوئی کہتا ہے کہ کاذبون سے بدل ہے اور کوئی کہتا ہے کہ اولئک سے بدل ہے اور کوئی کہتا ہی کہ
وہ شرط ہی اور خبر اوسکی فعلیہم غضب ہے اور کوئی کہتا ہی کہ خبر اوسکی محذوف ہے اور بعضے اوسکو منصوب علی الذم کہتے ہین بس خدا تعالی نے فرمایا کہ
جو کوئی کفر کری ساتہہ خدا کی بعد ایمان لانے کی مگر وہ شخص کہ جبر کری اوس سے کلمہ کفر کہلانے مین اور دل مین اوسکی ایمان اوسکا قائم اور ثابت ہو
اوس سے کچھہ مواخذہ نہین ہے اور ایمان اوسکا صحیح اور درست ہے وَلٰکِن مَّن شَرَحَ بِالکُفرِ صَدرًا اور لیکن جو لوگ کہولین ساتہہ کفر کی سینہ اپنی کو
کہ خوشی کی ارادہ سے کافر ہوئی ہون اور کفر کا اعتقاد رکہتی ہون فَعَلَیہِم غَضَبٌ مِّنَ اللّٰہِ بس اوپر اونکی غضب ہے خدا کیطرف سے وَلَہُم عَذَابٌ عَظِیمٌ
اور واسطی اونکی عذاب ہے بڑا اونکی گناہ کی برابر ہوئیگی جیسے کہ وہ بعد ایمان کی مرتد ہو گئی ہین اور کہتے ہین کہ یہہ آیت عبد اللہ بن سعد بن
ابی سرح کی شان مین نازل ہوئی ہی جو کہ عثمان کیطرف سے مصر کا عامل تہا اور برادر رضاعی اوسکا تہا اور اون لوگونکی ہی حق مین فرماتا ہے کہ
ذٰلِکَ یہہ عذاب عظیم اونکو بِاَنَّہُمُ استَحَبُّوا الحَیٰوۃَ الدُّنیَا بسبب اسکے کہ تحقیق انہون نے دوست رکہا ہے زندگانی دنیا کو عَلَی الاٰخِرَۃِ اوپر
آخرت کے وَاَنَّ اللّٰہَ اور بسبب اسکے ہی کہ تحقیق خدا لَا یَہدِی نہین راہ دکہلاتا ہے جنت کی یعنی جنت مین نہین لیجاتا اَلقَومَ الکٰفِرِینَ قوم
کفار کو جو کہ بعد ایمان کی مرتد ہو گئی ہین اُولٰٓئِکَ یہہ مرتد ہونیوالی اَلَّذِینَ طَبَعَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوبِہِم وہ لوگ ہین کہ مہر کرہی ہی خدا نے اوپر
دلون اونکی تاکہ نہ دریافت کرین امر حق کو وَسَمعِہِم اور اوپر کانون اونکی تاکہ نہ سنین وہ امر حق کو وَاَبصَارِہِم اور اوپر آنکہون اونکی
تاکہ نہ دیکہین وہ امر حق کو یعنی کفار حسد اور عناد کی راہ سی امر حق مین تامل نہین کرتی ہین اور دیدہ و دانستہ باوجود ثابت ہونیکی امر حق سے
انکار کرتی ہین تو خدا تعالی نے ایک علامت اونکی دلون اور کانون اور آنکہون پر رکہدی ہے اپنی علم سی جانکر کہ یہہ ایمان نہ لاوینگے تاکہ فرشتے
اور اوسکے بندگان مقربین اوس علامت کو دیکہکر اونپر لعنت کرین اور تحقیق اسکی تفصیل سے سورہ بقر مین گزر گئی ہی اور
فرماتا ہی کہ وَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الغٰفِلُونَ اور یہی لوگ غفلت کرنیوالے اور بیخبر ہین کہ دنیا مین اپنی عمر ضایع کرکے آخرت مین ہاتہہ خالی
جائینگے اور نہایت افسوس کرینگے اپنی تہیدستی کا اور اوسوقت کی ندامت اور افسوس کرنا کچھہ فائدہ
نہ دیگا آخر کو ہمیشہ دوزخ مین جلا کرینگے اور اپنی غفلت پر افسوس کیا کرینگے لَا جَرَمَ ضرور اور بے شبہ اَنَّہُم فِی
الاٰخِرَۃِ یہہ ہے کہ تحقیق وہ بیچ آخرت کے ہُمُ الخٰسِرُونَ وہی نقصان مین ہونے والے ہین کہ سرمایہ اعمال کا

کچھ اپنی پاس نہین رکھتی ہونگے کہ جسکی سبب سے عذاب دوزخ سے نجات پاوین اور بڑا خسارہ یہہ ہے کہ بہشت سے بالکل محروم ہوئی اور لاجرم مین لا تو اونکی کلام کے رد کی واسطے ہے اور جرم بمعنی وجب ہے اور اب خدا تعالی اون مومنین کے حق مین بیان کرتا ہے کہ باوجود تکلیف دینی کفار کی اپنی ایمان پر قایم رہتی چنانچہ فرماتا ہی کہ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ پہر تحقیق پروردگار تیرا لِلَّذِیْنَ هَاجَرُوْا واسطی اون لوگون کے کہ وطن چھوڑ دیا ہے اونہون نے راہ خدا مین کہ مکہ سی مدینہ کو چلے گئی ہین بحکم خدا مثل عمار اور صہیب اور بلال وغیرہ کی ×× مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا پیچھی اس کے کہ آزمائی گئی ہین اور ایذا دی گئی ہین وہ ہاتہون سے کفار کے اور عذاب پہونچائے گئے ہین ثُمَّ جٰهَدُوْا پہر جہاد کیا ہے اونہون نے راہ خدا مین وَصَبَرُوْٓا اور صبر کیا ہی اونہون نے مصیبتون اور تکلیفون پر اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا تحقیق پروردگار تیرا پیچھے اُس ہجرت اور جہاد اور صبر کی لَغَفُوْرٌ البتہ بخشنے والا ہے اونکی گناہون گذری ہوئی کا رَّحِیْمٌ مہربان ہے کہ آیندہ اونکو توفیق عطا کرے کہ وہ کار خیر ہی مین مشغول رہین اور فرماتا ہی خدا کہ یَوْمَ تَاْتِیْ كُلُّ نَفْسٍ یاد کر تو جسدن کہ آوی ہر نفس یعنی ہر انسان کہ تُجَادِلُ عَنْ نَّفْسِهَا جہگڑا کری نفس اپنے سی اور اوسکو ملامت کرے کہ پہلے سی تو نی اچھا کام کیون نہین کیا اور مراد اوس روز سی قیامت کا روز ہی اور یا معنی اسکی یہہ ہین کہ جہگڑا کرے اپنے نفس کیطرف سی اور واسطی اوسکی عذر کری اور اوسکی رہائی کی واسطی کوشش کری اور وہ ایسا ہو کہ دوسرے کے حال کی اوسکو کچھہ خبر نہو اور اپنے ہی نفس کی فکر مین ہو اور کہی کہ نفسی نفسی وَتُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ اور پورا دیا جاوے ہر نفس مَّا عَمِلَتْ جو کچھہ کہ عمل کیا ہی اوسنے وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ اور وہ نہ ظلم کئے جاوینگے کہ اونکی اعمال نیک کی جزا مین سے کچھہ کمی کیجاوے یا اعمال بد کی جزا سی زیادہ عذاب کیا جاوے یا بدون جرم کے کسیکو ایذا دیجاوے ایسا ہرگز نہوگا اور کہتی ہین کہ ایک مرتبہ عمر خطاب نے کعب الاحبار سی کہا کہ کچھہ نصیحت کرو اوسنی کہا کہ قسم ہے اوس خدا کی کہ جان میری اوسکی قبضہ قدرت مین ہی کہ اگرچہ عمل تیرا مثل ستر انبیا کی ہو مگر اوسوقت تجھکو ایک ایسی حالت پیدا ہوگی کہ اوسوقت تو سوائی نفس اپنی کی کسی چیز مین مشغول نہوگا اور دوزخ آواز کریگا کہ مجھکو بہر دو اور کوئی فرشتہ مقرب اور پیغمبر مرسل ایسا نہوگا کہ پریشان نہو یہانتک کہ حضرت ابرہیم علیہ السلام باوجود درجہ خلت کی عرض کرینگے کہ خداوندا مین تیرا خلیل ہون مین تجھسی اپنی نفس کی خلاصی چاہتا ہون اور یہی مراد ہے قول حق تعالی سی کہ یوم تاتی کل نفس الآیۃ لیکن کعب الاحبار نی بعد اسکی یہہ بیان کیا کہ سب آدمی اولین اور آخرین کے جناب سرور کاینات کے پاس آوینگے اور حضرت سے فریاد کرینگے حضرت اوسوقت سجدہ مین جاوینگے اور خدا تعالی حکم کریگا کہ اوٹہا تو سر اپنا سجدہ سے اور مانگ تو کیا مانگتا ہی سب خلایق کا حیات ہوجاویگا اور اب خدا تعالی ایک مثل کو بیان کرتا ہے واسطی اون لوگون کی کہ جنکو طرح طرح کی نعمت دی ہو اور اونہون نے عوض مین اوسکی ناشکری اختیار کی ہو اور گناہون مین مشغول ہوئی ہون چنانچہ فرماتا ہے وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا اور بیان کیا ہے خدا نے ایک مثل کو واسطی تمام آدمیون کے کہ خدا تعالی نی اونکو نعمت عطا کی ہو اور اونہون نے مقابلہ مین اوسکی ناشکری اور گناہ کئی ہون اور وہ مثل اسطرح سی ہے کہ قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً ایک بستی تہی کہ امن مین ہونے والی تہی باشندہ اوسکے مُّطْمَىِٕنَّةً آرام پکڑنیوالی اطمینان سے کہ کوئی خوف دشمنونکی جانب سی اونکو نتہا اور مثلاً قریۃ کے تقدیر مثل قریۃ ہے مضاف اور مضاف الیہ اور وہ بستی ہر طرح سی امن مین تہی کہ کسیطرحکا خوف اوسکو نتہا اور بی دغدغہ آرام سی رہتی تہی يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا آتا تہا اوسکو رزق اوسکا فراغت سی مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ ہر جگہہ سی یعنی اوسکی باشندونکو فَكَفَرَتْ پس ناشکری کی اوسنے یعنی اوس بستی کی باشندون نے بِاَنْعُمِ اللّٰهِ ساتھہ نعمتون خدا کی اور کفر کیا اونہون نے اور گناہون مین مشغول ہوئے فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ پس چکہایا اوسکو خدا نے یعنی اوسکی باشندونکو چکہایا خدا نے لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ لباس بہوکہ کا اور خوف کا کہ قحط اونپر ڈالا بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ بسبب اسکے کہ تہے وہ کرتے کہ اعمال بد مین مشغول تہے وہ اور لباس الجوع سے اسواسطے فرمایا

سبب ہے کہ اثر جوع کا ظاہر ہوتا ہی انسان پر جیسے کہ لباس اوسکے بدن پر ظاہر ہوتا ہے اور یا یہہ کہ جیسے لباس شامل ہوتا ہے بدن پر ایسے ہی بہوک
اور گرسنگی بہی شامل ہوتی ہی اور ایسی ہی خوف کا حال ہے اور خوفکو عباس بن فضل نے منصوب پڑہا ہی مفعول اذاق کا اور قمی نی اپنے
تفسیر مین لکہا ہی کہ یہ آیت ایک قوم کی حق مین نازل ہوئی ہی کہ ایک نہر اونکی بستی مین تہی اور اوسکو بلبان کہتی تہی اور اونکی
بستیون کی لوگ بہت مالدار تہی اور ارزانی ہی غلہ کی وہان بہت تہی اور وہ لوگ خمیر کئی ہوئی آٹے سے استنجا کرتے تہی اور نجاست کو
اوس سے پونچہتی تہے اور دور کرتے تہی اور کہتی تہی کہ یہ ہمارے واسطے نرم ہی اور لوگون نے خدا کی نعمت کی ناشکری کی اور نعمت کو اوسکی حقیر سمجہا
اور اوسکی ذلت اور خواری کی کہ اوس سے استنجا کیا خدا تعالی نی وہ نہر اونپر بند کی اور بہت سخت قحط اونکی بستیون مین بہیجا اور ایسی
محتاج ہوئے وہ کہ وہ خمیر نجاست سے بہرا ہوا جس سے کہ استنجا کیا تہا اونہون نے پہلے اور سے وہ اونہون نے زمین سے اوٹہا کے کہایا اور بعضی کہتی ہین
کہ وہ لوگ روٹیون کے ٹکڑون سے استنجا کرتے تہی جب قحط ہوا تو وہ ٹکڑے آلودہ نجاست زمین سے اوٹہا کر اور بہت غنیمت
جانکر اونہون نے کہائی اور حضرت صادق علیہ السلام سی روایت ہے فرمایا کہ باپ میرے رومال سے ہاتہہ کا پونچہنا مکروہ جانتے تہے
اگر اوسمین کہانا لگا ہوا تہا واسطے تعظیم اوس کہانے کی اور اوس کہانیکو ہاتہہ مین سے چاٹ لیتی تہی اور اگر کوئی لڑکا موجود ہوتا تہا تو اوس
سے اپنی انگلیون کو چٹوا لیتے تہے اور بعد اوسکے فرمایا کہ پہلے تہے ایک بستی تہی خدا تعالی نی اوسکے باشندونکو بہت فراغت دی
تہی یہانتک کہ وہ حد سے گذر گئی اور بعض نی بعض سے کہا کہ ہم آٹے گوندہے ہوئی سی استنجا کرین کہ یہہ پتہر سی بہت زیادہ نرم ہے
جسوقت اونہون نے یہہ فعل بد کیا تو خدا تعالی نی اونکی زمین مین ٹڈی سے چہوٹے جانور پیدا کئی کہ وہ اونکی درخت وغیرہ کو سبکو کہا گئے
اور کچہہ باقی نچہوڑا وہ لوگ بڑی رنج اور مشقت مین گرفتار ہوئی یہانتک کہ جس سے استنجا کیا تہا اوسکو کہایا اور وہ بستی وہ ہے کہ
جسکی حق مین خدا تعالی نی فرمایا ہے کہ وضرب اللہ مثلا قریۃ کانت امنۃ مطمئنۃ اور بعضی کہتی ہین کہ یہ آیت مکہ کی باشندون کی
حال مین ہے کہ اونہون نے نعمت خدا سے کہ وہ رسول خدا صلعم ہین کفر کیا خدا تعالی نی اونپر قحط کو نازل کیا کہ وہ شدت گرسنگی مین
مردار وغیرہ کہاتے تہی اور مسلمانون کی خوف سی شام کی ملک کی آمد و رفت جو واسطے تجارت کر کرتے تہی موقوف کر دی تہی اور فرماتا ہی
وَلَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ اور البتہ تحقیق آیا اون مکہ والون کی پاس پیغمبر اونہین سے یعنی اونکی ہی قوم مین سے کہ وہ
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ ہین فَكَذَّبُوْهُ پس جہٹلایا اونہون نے اوسکو فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ پس پکڑ لیا اونکو عذاب نے کہ بروز جنگ بدر وہ
قتل اور اسیر ہوئے وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ جسوقت کہ وہ ظلم کرنیوالے تہی اپنے نفسون پر بسبب شرک کے اور جہٹلانے پیغمبر کے اور اب مومنین
کی طرف یا کل بندونکی طرف خدا تعالی خطاب کرتا ہے کہ فَكُلُوْا پس کہاو تم ای مومنین یا ای بندو ہمارے مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وہ چیز
مین سے کہ روزی دیتی تمکو خدا نے حَلٰلًا طَيِّبًا حلال پاکیزہ بدون شبہ نجاست اور حرام ہونیکی اور بعضی کہتے ہین کہ قریش
نے ایام قحط مین جناب رسول خدا صلعم کو کہلا بہیجا کہ اگر مردون سے تیرے ساتہہ دشمنوں کی ہی تو ان لڑکون اور عورتون نے کیا کیا ہے
کہ قحط کی سختی سے یہہ قریب ہلاکت کے پہونچے ہین جناب رسول خدا صلعم نے یہ سنکر حکم کیا کہ مکہ کو کہانا لیجاوین اور یہ آیت اون پر پڑہین
کہ کہاو تم ای لڑکو اور عورتو مکہ کی کہ جو کچہہ خدا نے تمہاری روزی کی ہے پیغمبر آخر الزمان کے بہیجے ہوئے آدمیون کی ہاتہہ پر
حلال اور پاکیزہ اور اپنی بندون کیطرف خطاب کرکے فرماتا ہے کہ وَاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اور شکر کرو تم نعمت خدا کا اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ
اگر ہو تم کہ اوسیکو پرستش کرتے ہو اور اوسیکی فرمان برداری کرتے ہو اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ سوای اسکے نہین کہ حرام کیا ہی خدا نی اوپر تمہارے
مردار کو وَالدَّمَ اور خونکو وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ اور گوشت خوک کو وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ اور وہ چیز کہ آواز دی جاوے واسطے غیر خدا کی ساتہہ اوسکی کہ وہ ذبیحہ
ہے یعنی ذبیحہ پر خدا کی غیر کی نام کی آواز دیجاوے کہ خدا کا نام وقت ذبح کے ذبیحہ پر لیا جاوے اور خدا کی غیر کا نام سی وہ ذبیحہ ذبح کیا جاوے یہہ سب چیزین حرام ہین

فمن اضطر پس جو شخص کہ ناچار ہوا اور بے بس ہو اور طعام حلال کی کہانے پر بس چلتا ہو اور کوئی غیر سوا اوس حرام کی نہ پاوے تو بقدر سد رمق و سد جوع کے
کہا لیوے غیر باغ جبوقت نہ حد سی گزرنے والا و لا عاد اور نہ تجاوز کرنیوالا اوس مقدار کو سیر ہو کر اور رفع ضرورت سے زیادہ کہا لیوے یا امام زمان سے باغی ہو
اوسکو بقدر بہی معاف نہیں ہے اور اگر ناچار بقدر کہا لی اوس حرام میں سے کہ جس سے جان بچ جاتی تو معاف ہے فان اللہ غفور پس تحقیق کہ خدا بخشنے
والا ہے گناہ کا ناچار کی رحیم مہربان ہے کہ بقدر کہانیکی رخصت دی ہے اور تفصیل اسکی سورہ بقر میں گزر گئی ہی اور کفار قریش
کہتے تہی کہ جو کچہہ سائبہ اور بحیرہ اونٹنیونکے پیٹ میں ہے وہ ہمارے مردونکو حلال ہے اور ہماری عورتونپر حرام ہی اور مثل اسی کی انعام کی تفسیر میں لکہا ہے
کہ یہود حلال کو حرام کرتی تہی اور جسکو چاہتے تہی اپنے دل سے بے دلیل حلال کہتی تہی اور خدا کیطرف اوسکو منسوب کرتی تہی اور کہتی تہے
کہ اوسنے کہا ہی اوس مقدمہ کو خدا تعالیٰ بیان کرتا ہی اور منع کرتا ہی افترا سے چنانچہ فرماتا ہے کہ ولا تقولوا لما تصف السنتکم
اور نہ کہو تم واسطے اوس چیز کے کہ وصف کرتی ہیں زبانیں تمہاری اور بیان کرتی ہیں الکذب جہوٹ کو اور بے دلیل اپنے زبانوں سے
نکالو جہوٹ کو اور مت کہو اپنے دلونسے جہوٹ بناکر کہ ھذا حلال یہہ حلال ہے و ھذا حرام اور یہہ حرام ہے یعنی جسکو خدا
نے حرام کیا ہی اوسکو حلال مت کہو اور جسکو اوسنے حلال کیا ہی اوسکو حرام مت کہو اپنی طرف سے تجویز کرکے بدون دلیل کے اپنی زبانوں سی
کہ جسکو چاہو حلال کرو اور جسکو چاہو حرام کردو لتفتروا علی اللہ الکذب تاکہ افترا کرو تم اوپر خدا کے جہوٹ کو کہ اوسکے طرف منسوب
کرو اور کہو کہ اوسنے حرام کیا ہی یا حلال کیا ہے اور ہذا حلال و ہذا حرام بلکہ میں کذب ہے ان الذین یفترون تحقیق جو لوگ جہوٹ باندہتے
ہیں اور افترا کرتے ہیں علی اللہ الکذب اوپر خدا کے جہوٹ کو لا یفلحون نہ رستگاری پاوینگے وہ عذاب دوزخ سی متاع قلیل
فائدہ تہوڑا ہے یہہ خبر ہی مبتدا سے محذوف کی اور تقدیر اوسکی متاعہم متاع قلیل ہے یعنی فائدہ اونکا جسکے لئے وہ افترا کرتے ہیں فائدہ
تہوڑا ہے دنیا کا چند روز کا کہ عنقریب منقطع ہو جائیگا اور جاتا رہیگا و لھم اور واسطے اون لوگونکے کہ جو افترا کرتے ہیں خدا پر عذاب
الیم عذاب دردناک ہے آخرت میں کہ جو ہرگز منقطع نہو اور ہمیشہ کو باقی رہی اور صادق علیہ السلام سی روایت ہے فرمایا کہ جبوقت گناہ
کبیرہ یا صغیرہ کرتا ہی تو ایمان سی نکلجاتا ہے اور اسلام میں داخل رہتا ہے پس اگر توبہ اور استغفار کرے تو پہر ایمان کی طرف آجاتا ہے
اور کفر کے طرف نہیں جاتا ہے اور جو کوئی حلال کو کہے یہہ حرام ہی اور حرام کو کہے یہہ حلال ہے اور ایسا ہی کرنے لگے تو وہ
نزدیک ہمارے ایمان سے اور اسلام سے دونوں سے نکلجاتا ہے اور کفر میں داخل ہوتا ہے اور ہو جاتا ہے وہ بمنزلہ اوس شخص کے
کہ حرم میں داخل ہوا اور پہر کعبہ میں داخل ہو پس حادث کرے کعبہ میں کوئی امر ممنوع پس نکالا جاوی کعبہ سے اور حرم سی
پس گردن مارا جاوی اور داخل ہو آتش دوزخ میں اور فرماتا ہے خدا کہ و علی الذین ھادوا اور اوپر اون لوگونکی کہ یہودی
ہوئے ہیں حرمنا ما قصصنا حرام کیا ہی ہمنے اوس چیز کو کہ بیان کیا ہے ہمنے علیک من قبل اوپر تیرے پہلے اس سے یعنی اس سورت کے
نازل ہونے سے پہلے سورہ انعام میں ہمنے بیان کیا ہے آیہ و علی الذین ھادوا حرمنا کل ذی ظفر الآیہ میں وما ظلمنٰھم اور
نہیں ظلم کیا ہے ہمنے اونپر حرام کرنے میں ولکن کانوا اور لیکن تہے وہ کہ انفسہم یظلمون اپنے جانوں پر ظلم کرتی تہی کہ اونکی نعمتونکی ناشکری کرتی
تہے اور اوسکی حکم کی نافرمانی کرتے تہی اسواسطے وہ عذاب میں گرفتار ہوئے کہ اونپر ہمنے اشیائی مذکورہ کو حرام کیا ثم ان ربک پہر تحقیق
پروردگار تیرا للذین عملوا السوء بجہالۃ واسطے اون لوگوں کے کہ عمل کیا ہی اونہوں نے بد ساتہہ نادانی اور بیخبری کی غفلت میں ہوکر بدون
تامل کرنی اوسکی انجام کی ثم تابوا پہر توبہ کی اونہونے من بعد ذلک بعد اوس عمل بد کے واصلحوا اور درست کیا اونہونے اپنی تئین
جب ایسا کیا اونہونے بعد اوس عمل بد کی تو ان ربک من بعدھا تحقیق پروردگار تیرا بعد اوس توبہ کے لغفور البتہ بخشنے والا ہی
گناہ ہونکا رحیم مہربان ہے کہ بندہ کی توبہ کو قبول کرتا ہی اور پہلی آیت سے خدا تعالیٰ نے کفار کو بے دلیل حرام کرنی اور حلال کرنیسے منع کیا تہا اور آ

فرماتا ہی کہ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً تحقیق ابراہیم علیہ السلام تہا ایک امت جامع فضایل اور کمالات کا یعنی فضایل کا ایک گروہ
اوسمین مجتمع تہا قَانِتًا لِّلّٰهِ فرمانبرداری کرنیوالا واسطی خدا کی سب جگہونمین حَنِيْفًا جھکنے والا باطل دینونسی طرف دین حق کی
وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اور نہ تہا وہ مشرکون مین سی جیسا کہ مشرکین کہتی ہین کہ ہم ابراہیم کی مذہب پر ہین اور پہر شرک کرتی ہین اور
حلال اور حرام مین احکام ملت ابراہیم کی سی ہین اور مشرکین عرب اپنے تئین حنیف کہتے ہین اور شرک کرتی ہین اور حال یہہ ہی کہ ابراہیم
مشرک نہ تہا اگر یہہ اوسکی مذہب ہوتی تو شرک کیون کرتی وہ بہی مثل انکی بالکل ویسے ہی ہین جو کہتی ہین کہ ہم ابراہیم کی مذہب پر ہین اور سکو
یہہ مشرک ہین اور ابراہیم مشرک نہ تہا شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖ شکر کرنیوالا تہا واسطی نعمتون اوس خدا کی اِجْتَبٰىهُ برگزیدہ کیا تہا اوسکو
خدا نی پیغمبری کی اور وَهَدٰىهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ اور رہنمائی کی تہی اوسکو طرف راہ سیدہی کی کہ وہ راہ وحدانیت خدا کی ہی اور امة اور
قانتا اور حنیفا اور شاکرا یہہ سب کان کی خبر کی بعد خبر ہین اور حضرت ابراہیم کو خدا تعالی نی امة فرمایا ہی اور امت ایک جماعت کو
کہتے ہین اسکی معنی مین کوئی تو کہتا ہے کہ وہ پیشوا تہا اسواسطی اوسکو امت کہا اور کوئی کہتا ہی کہ مرد عالم کو امت کہتی ہین اور کوئی کہتا
ہے کہ بمنزلہ امت کا اوسکو کہا اور امام محمد باقر علیہ السلام نی بہی ایسا ہی فرمایا کہ ابراہیم تنہا اپنی دین پر تہا اور سوا اوسکے اور کوئی اوسکی دین پر
نہ تہا اور وہی ایک امت تہا اور حضرت صادق علیہ السلام نی فرمایا کہ امت ایک کو بہی کہتی ہین اور زیادہ کو بہی کہتی ہین اور بعضی کہتی ہین
کہ حضرت ابراہیم کو امت اسواسطی کہا کہ حق تعالی زمین کو ہر عہد مین چالیس آدمیونکی برکت کی سبب سے نگاہ رکہتا ہی اور ایک روایت مین
ہے کہ چودہ آدمیونکی برکت کے سبب سے نگاہ رکہتا ہی اور اوس عہد مین سوا ابراہیم کی کوئی دوسرا مومن نہ تہا حق تعالی نی اوسکی وجود کی
برکت کے سبب سے کہ قایم مقام چالیس یا چودہ آدمیونکی تہا زمین کو نگاہ رکہا اور مشہور یہہ ہے کہ حضرت ابراہیم مین فضایل کثرت
سے تہی گویا کہ ایک امت کی فضایل اونمین تہی اسواسطی اونکو امت فرمایا ہی یعنی ابراہیم فضایل کے ایک امت تہا اور فرماتا ہی
خدا کہ وَاٰتَيْنٰهُ اور دی تہی ہمنی اوس ابراہیم کو فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً بیچ دنیا کی نیکی کہ لوگونکی دلونمین اوسکی محبت ڈالدی تہی یہانتک کہ
ہر مذہب کے آدمی اوسکی تعریف کرتی ہین اور اولاد پاکیزہ اوسکو عطا کی کہ پیغمبر آخرالزمان اور اونکی اولاد طاہرین حضرت ابراہیم کے
نسل مین سے ہین اور عمر دراز اوسکو بخشی فراغت اور طاعت خدا مین وَاِنَّهٗ اور تحقیق وہ ابراہیم فِى الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ بیچ آخرت کے
البتہ نیکو مین سے ہے کہ جنت کی لوگونمین سے ہے اور درجات اوسکے بلند ہین اور دعا کی تہی حضرت ابراہیم نی کہ وَاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِيْنَ ثُمَّ اَوْحَيْنَا
اِلَيْكَ پہر وحی کی ہمنی طرف تیری ای محمد صلعم اَنِ اتَّبِعْ یہہ کہ پیروی کر توحید مین اور شرک سی بیزار ہونے مین مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا دین ابراہیم کے
کہ مایل ہونیوالا تہا وہ باطل دینون سی طرف دین حق کی کہ وہ دین اسلام ہے اور یا یہہ کہ تابع ابراہیم کا ہو تو حق کیطرف لوگونکو بلا
نیک جیسے کہ وہ نرمی سی دلیلین توحید کی بیان کرتا تہا ایک دلیل کے بعد دوسری دلیل کو اور ہر آدمی سے اوسکی فہم کی موافق گفتگو
کرتا تہا تو بہی ایسا ہی کر اور ہمارے پیغمبر تابع کسی پیغمبر کے نہ تہے اور اگر بعضے مسائل کسی پیغمبر کی شریعت کی ہمارے پیغمبر کے شریعت کے موافق ہین تو
وہ بسبب اتفاق ہین نہ اوس پیغمبر کے متابعت کی جہت سے اسواسطی کہ ہمارے پیغمبر افضل المرسلین ہین اور افضل اپنی سی کم مرتبہ والیکی پیروی
نہین کر سکتا ہی اور بعضے کہتی ہین کہ بڑی تعریف اور شرافت حضرت ابراہیم کا یہہ ہی کہ ہمارے پیغمبر کو حکم ہوا اونکی ملت کی پیروی کا
وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اور نہ تہا وہ ابراہیم مشرکون مین سی اور یہہ تعریض ہی طرف کفار قریش کے اسواسطی کہ وہ کہتے تہی کہ ہم ابراہیم
کے ملت پر ہین اور حال یہہ ہی کہ ابراہیم بیزار اونکا شرک نہ تہا اور یہہ شرک کرتے ہین پس اوسکی ملت پر یہہ کیونکر ہونگی اور کہتی ہین
کہ حق تعالی نی حضرت موسی کو حکم کیا تہا کہ بنی اسرائیل سے کہہ کہ جمعہ کی روز سب کاروبار چہوڑ کر عبادت خدا مین مشغول ہون جو وقت
اونکو یہہ حکم پہونچا تو تہوڑے لوگ آپ کے سو تیسی تو قبول کیا اور اکثر نے سرکشی کی اور اونکو دنیا ہی خلاف ہوا ایک جماعت نے تو کہا کہ ہم

یکشنبہ کو اختیار کریں کہ اوس روز ابتدائی پیدایش عالم کی ہوئی اور ایک جماعت نے کہا کہ ہم روز شنبہ کو اختیار کرینگے کہ اوس روز خدا سے تعالیٰ
عالم کے پیدا کرنے سے فارغ ہوا ہے حق تعالیٰ نے اون کی نافرمانی کی شامت اور اختلاف کرنیکی جہت سے تعظیم روز یکشنبہ کی اون پر فرض کی
اور اس مقدمہ میں اونپر بہت سختی کی چنانچہ فرماتا ہے کہ اِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ سوائے اسکے نہیں کہ مقرر کیا گیا ہے شنبہ یعنے فرض کی گئی ہے تعظیم
روز شنبہ کی عَلَى الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ اوپر اون لوگوں کے کہ اختلاف کیا ہے اونہوں نے بیچ اوس شنبہ کے اور تعظیم اوس روز کی یہہ تھی
کہ اوس روز کچھ کام نکریں اور سوائے پرستش خدا کے کسی کام میں مشغول نہوں لیکن یہ تکلیف اونپر بہت گران تھی اور بعضی کہتے ہیں
کہ وبال شنبہ کی تعظیم کے ترک کرنیکا مسخ ہونا تھا ان لوگوں کے واسطے کہ جنہوں نے اوس میں اختلاف کیا تھا اور شکار کرنا مچھلیونکا اوس روز
حلال جانا تھا اور اس اختلاف کی اور نافرمانی کی جہت سے اون کو سزا دیگا چنانچہ فرماتا ہے کہ وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ اور تحقیق پروردگار تیرا
البتہ حکم کریگا درمیان اون کے يَوْمَ الْقِيَامَةِ دن قیامت کے فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ بیچ اوس چیز کے کہ تھے بیچ اوسکے اختلاف کرتے عبادت
میں اور سرونکی کہ اونکو سزا دیگا جناب رسولخدا صلعم سے روایت کرتے ہیں فرمایا حضرت نے کہ حق تعالیٰ نے روز جمعہ کی عبادت فرض کی تھی ایک امت
پر کہ وہ ہم سے پہلے تھی اونہوں نے اوس میں اختلاف کیا خدا تعالیٰ نے ہمکو اوس روز کی ہدایت کی اور ہمکو توفیق اور لطف عطا فرمایا کہ ہمنے
اوس روز کی عبادت میں مداومت کی پس واسطے ہمارے جمعہ ہے اور واسطے یہود کے شنبہ اور واسطے نصاریٰ کے یکشنبہ اور نقل ہے روایت کی ہے
کہ عمر خطاب کا ایک یہودی کے ذمہ کچھ قرض تھا اور یہ وہ اپنے قرض کا مطالبہ کرتا تھا اور کہتا تھا کہ قسم ہے اوس خدا کی کہ جسنے محمد کو تمام آدمیوں پر
برگزیدہ کیا ہے کہ تجھے مفارقت نکرونگا یہانتک کہ اپنا حق تجھسے وصول کرون اوس یہودی نے کہا کہ خدا نے محمد کو خلقت سے ہرگز ہرگز برگزیدہ نہیں
کیا ہے عمر نے طمانچہ اوسکے منہ پر مارا یہودی نے کہا کہ ای عمر درمیان میری اور تیرے حاکم ابو القاسم ہے یعنی رسولخدا صلعم پس دونوں حضرت
کی خدمت میں حاضر ہوئے اور جو کچھ کہ گذرا تھا اوسکو بیان کیا عمر نے حضرت نے فرمایا کہ طمانچہ جو تونے اسکے مارا ہے اسکو راضی کر اور
ای یہودی جان تو کہ آدم صفی اللہ تھا اور ابراہیم خلیل اللہ تھا اور موسیٰ کلیم اللہ تھا اور عیسیٰ روح اللہ تھا اور میں حبیب اللہ ہوں ای یہودی
خدا تعالیٰ نے میری امت کے دو نام رکھے ہیں اور اپنے ناموں میں سے اوسکو مشتق کیا ہے ایک تو سلامت کہ نام اوسکا ہو اور میری امت کو مسلم
فرمایا ہے اور دوسری مومن کہ نام اوسکا ہے اور میری امت کو بھی مومن فرمایا ہے ای یہودی تم نے ایک روز کو طلب کیا تھا کہ خدا نے تعالیٰ نے
اوسکو ہمارے واسطے ذخیرہ کیا تھا اور وہ روز جمعہ ہے کہ آجکے دن وہ واسطے ہمارے ہے اور کل کا روز کہ وہ شنبہ ہے وہ واسطے تمہارے ہے
اور پس فردا کہ وہ یکشنبہ ہے نصاریٰ کیواسطے ہے ای یہودی اگرچہ ہم آخر ہیں لیکن قیامت کے روز بہشت میں سب سے پہلے جاوینگے اور بہشت
پیغمبروں پر حرام ہے جبتک کہ میں اوس میں داخل نہوں اور پیغمبروں کی اوصیا پر حرام ہے جبتک کہ میرا وصی علی بن ابیطالب اوسمیں داخل ہو
اور سب پیغمبروں کی امتوں پر بہشت حرام ہے جبتک کہ میری امت اوسمیں داخل ہو اوب اب خدا تعالیٰ اپنے حبیب کو خلق کیطرف بلانے کا
حکم کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ اُدْعُ بلا تو ای محمد لوگوں کو إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ طرف راہ پروردگار اپنے کی بِالْحِكْمَةِ ساتھ حکمت کی یعنے ساتھ گفتگو
محکم کے اور دلیلوں استوار کی اور صحیح کے کہ وہ دلیلیں حق کی ظاہر کرنیوالیاں اور شبہ کے دور کرنیوالیاں ہوں وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ
اور ساتھ نصیحت نیک کے کہ نفع بخشی اور لوگ جانیں کہ یہہ ہمارے فایدہ کے لئے ہمکو سمجھاتا ہے اور اول تو واسطے خاص لوگوں امت کے
ہے کہ جو طالب حقایق کے ہیں اور دوم واسطے عام لوگوں کے اور اون میں سے گذر کر معاندین ہیں اونکے دفع میں فرماتا ہے کہ وَجَادِلْهُم اور
مجادلہ کر تو یعنی بحث اور گفتگو کر تو اون لوگوں سے بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ساتھ اوس طریقہ کی کہ وہ نیکتر ہے یعنی نرمی سے اور خلق سے دلیلیں قایم کر
موافق فہم ہر شخص کے چنانچہ حضرت صلعم نے اسیواسطے فرمایا ہے کہ ہم انبیا نہیں کلام کرتے ہیں مگر موافق عقلوں اون کے کے اور حضرت صادق
علیہ السلام کے روبرو دین میں جدال اور جھگڑا کرنیکا ذکر ہوا کہ جناب رسولخدا اور آئمہ معصومین نے منع کیا جھگڑا کرنے سے فرمایا حضرت صادق ع

نے کہ مطلق گفتگو کرنے دین مین ممنوع نہیں ہے اور لیکن منع کیا ہے اوس گفتگو سے کہ جو بغیر طریقہ نیک کے ہو گیا نہین سنتا ہے تم نے قول حق
کا کہ لا تجادلوا اہل الکتاب الا بالتی ہی احسن اور فرمایا کہ ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ وجادلہم بالتی ہی احسن پس جدال اور گفتگو جو
نیکتر طریقہ سے ہے اوسطرح سے علماء کو حکم ہے گفتگو کرنیکا دین کے مقدمہ مین اور جو گفتگو کہ بغیر طریقہ نیک کے ہے وہ حرام ہے اور حرام کیا ہے اوسکو
خدا نے ہمارے شیعہ پر اس حدیث اور فرماتا ہے خدا کہ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ تحقیق پروردگار تیرا زیادہ عالم ہے بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ ساتھ اوس
شخص کے گمراہ ہوا ہے وہ راہ اوس خدا کے سے کہ وہ راہ حق ہے وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ اور وہ عالمتر ہے ساتھ ہدایت پانیوالون کے یعنے بجہر تو
اے محمد صلعم بلانا لوگون کو طرف راہ حق کے ہے اور پہونچانا ہے ہمارے احکام کا اور ہدایت پانا اور گمراہ ہونا لوگون کا اور جزا دینی تیری ذمہ نہین ہے
بلکہ خدا تعالی جانتا ہے گمراہ ہونیوالون کو اور ہدایت پانیوالون کو اور وہ اون کو جزا دینیوالا ہے اور کہتی ہین کہ مشرکون نے جنگ احد مین بہت
مسلمان قتل کئے اور سبکو مثلہ کر دیا یعنے ناک اور کان اور ہاتھ اونکے کاٹ ڈالے اور شکم اونکے چاک کئے اور اسیطرح حضرت امیر حمزہ کا
حال کیا مسلمانون نے کہا کہ اگر ہمکو خدا قدرت دیگا تو ہم بدتر اس سے کفار کا حال کرینگے اور ایسا مثلہ اون کو کرین کہ کسی نے نکیا ہو اور حضرت
حمزہ کو احد کی روز مثلہ کر کے شکم اون کا فرون نے چیرا اور جگر اون کا نکال کر ہندہ مادر معاویہ کو دیا اوسنے اوس جگر کو اپنے منہ مین لیا
تو وہ پتھر ہو گیا اور جناب رسول خدا صلعم کو خبر ہوئی تو فرمایا کہ خدا نے بچایا کہ خون حمزہ کا ہندہ کی انتڑیون مین جائے اور ہندہ کے ہمراہ گوشت اوسکے
بدن کا دوزخ مین چلے اسواسطے کہ حمزہ بہشتیون مین سے ہے اور فرمایا کہ اگر ہمکو خدا تعالے فتح دیگا تو ستر آدمیون کو عوض
مین حمزہ کے مثلہ کرونگا حق تعالے یہہ آیت نازل کی چنانچہ فرماتا ہے کہ وَاِنْ عَاقَبْتُمْ اور اگر عذاب کرو تم اے مومنین اپنے لوگون کے
بدلے مین کہ اونہون نے تمپر عذاب کیا ہے فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ پس عذاب کرو تم ساتھ مثل اوسکے کہ عذاب کئے گئے ہو تم
ساتھ اوسکے یعنی جسقدر کہ اونہون نے تمکو عذاب کیا ہے اوسیقدر تم اونکو عذاب کرو کہ اگر اونہون نے تمہارے ایک آدمی کو مثلہ کیا ہے
تو تم بہی اوسکے عوض مین ایک ہی آدمیون کو مثلہ کرو ورنہ زیادہ اور بدتر اون کی مثلہ کرنے سے وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ اور البتہ اگر صبر کرو تم اور اونکے
مثلہ کرنے سے درگذر کرو تم تو لَهُوَ البتہ وہ صبر کرنا خَيْرٌ لِلصَّابِرِينَ بہتر ہے واسطے صبر کرنیوالون کے مثلہ کرنے سے اور جناب رسول خدا صلعم کو
جو معرفت خدا کی زیادہ حاصل تہی اور خدائے تعالے پر اونکا اعتماد کلی تہا اسواسطے خاص اونحضرت کیطرف خطاب کر کے فرماتا ہے کہ وَاصْبِرْ
اور صبر کر تو اوس امر کہ جو جنگ احد مین تجہکو پہونچا ہے وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ اور نہین ہے صبر تیرا مگر ساتھ توفیق خدا کے وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ
اور نہ غمگین ہو تو اوپر اون کے یعنی اپنے اصحاب کے مثلہ ہونے پر رنج مت کر تو کہ خدا تعالی نے اون کو بہشت کو روانہ کیا ہے اور اب وہ بہشت
آرام سے ہین وَلَا تَكُ فِي ضَيْقٍ اور نہو تو بیچ تنگی کے یعنی تنگدل مت ہو تو مِمَّا يَمْكُرُونَ اوس مکر سے کہ مکر کرتے ہین وہ کفار کہ تیری ساتھ
بدی کرتے ہین اور ضیق کو ابن کثیر نے بکسر ضاد پڑہا ہے اور باقیون نے بفتح ضاد اور خدا تعالی فرماتا ہے کہ تو اونکے مکر کرنے سے تنگدل مت ہو
اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا تحقیق خدا ہمراہ اون لوگون کے ہے کہ جو پرہیز کرتے ہین وہ شرک اور گناہ سے وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ
اور ہمراہ اون لوگون کی ہے کہ وہ نیکی کرنیوالے ہین اعمال نیک مین کہ اعمال نیک کو ادا کرتے ہین اور کہتی ہین کہ جسوقت یہہ آیت نازل ہوئی
تو جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ مین صبر کرونگا اور اون کو اپنے آدمیون کی عوض مین مثلہ نکرونگا سُورَةُ بَنِي اِسْرَائِيلَ یہہ سورہ مکی ہے
کہ مکہ مین نازل ہوا ہے اور کہتی ہین کہ پانچ آیتین اسکی مدنی ہین اور وہ یہ ہین ولا تقتلوا النفس اور ولا تقربوا الزنا اور اولئک الذین یدعون
اور اقم الصلوۃ اور ات ذا القربی حقہ اور کل آیتین اسکے ایکسو اور گیارہ ہین اور حضرت صادق ع سے روایت ہے کہ جو کوئی سورہ بنی اسرائیل
کو ہر شب جمعہ کو پڑہے تو وہ نہ مریگا یہان تک کہ دیکھے امام مہدی کو اور ساتھ اوسکے ہمراہیون سے ہو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ
سُبْحَانَ سبحان اسم ہے بمعنے تسبیح اور مفعول مطلق ہے فعل محذوف کا اور جناب رسول خدا صلعم سے سبحان کے معنے

الجزء الخامس عشر

پوچھی گئی تو فرمایا کہ پاک جانتا ہوں میں اوسکو ہر عیب و نقصان سے اور تحقیق سبحان کے لفظ کی تفصیل سے سلم کے شروع میں ہی یعنی پاک
جانتا ہوں میں پاک جاننا الَّذِیٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ اوس شخص کو کہ لیگیا وہ بندہ اپنے کو یعنی محمد صلعم کو لَیْلًا رات کو مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
مسجد الحرام سے کہ وہ بیت اللہ کی گرد ہی اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا طرف مسجد اقصی کی کہ وہ آسمان پر ہے مقابلہ میں بیت اللہ کی یہہ قصہ جناب
رسول خدا کے معراج کا ہی اور اسریٰ رات کے چلنے کو کہتے ہیں اور وہ حضرت مسجد الحرام سے واسطے معراج کی آسمانوں پر تشریف لیگئے
تھے اور اکثر آدمی کہتی ہیں کہ ام ہانی کی گہر سے تشریف لیگئی تہی اور مسجد اقصے کو اکثر کہتے ہیں کہ وہ بیت المقدس ہے اور مجمع البحرین میں ہے
لکہا ہی لیکن تحقیق یہہ ہی کہ وہ آسمان پر ہے مقابلہ میں بیت اللہ کے اور ذکر اسکا انشاء اللہ تعالی بعد اسکے آتا ہے اور مسجد اقصی کے
تعریف میں خدا تعالی بیان کرتا ہے کہ الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ وہ مسجد کہ برکت دی ہے ہمنے گرد اوسکے کو ملائکہ سے کہ وہان کثرت ہے
فرشتونکی اور ہزار ہزار فرشتے اوسمین داخل ہوتی ہیں اور لوگون میں مشہور ہے کہ مسجد اقصے سے مراد بیت المقدس ہے لیکن روایات
ائمہ معصومین علیہم السلام سی ثابت ہوتا ہے کہ وہ مسجد آسمان پر ہی مقابلہ میں بیت اللہ کے قمی نے اپنی تفسیر میں روایت کی ہی کہ
ایک مرتبہ امام محمد باقر علیہ السلام مسجد الحرام میں بیٹھے تھے ایک دفعہ تو آسمان پر نظر کی اور دوسری مرتبہ کعبہ پر نظر کی اور یہی آیت پڑہی کہ سبحان
الذی اسریٰ بعبدہ اور تین دفعہ پڑہی اور اسمعیل جعفی کیطرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ ای عراقی کیا کہتے ہیں عراق کی لوگ اس آیت کی مقدمہ میں
کہاکہ کہتے ہیں کہ لیگیا خدا پیغمبر کو مسجد الحرام سی بیت المقدس تک فرمایا کہ یہہ امر نہیں ہے کہ جو وہ کہتے ہیں اور لیکن لیگیا یہان سی
وہان تک اور اشارہ کیا آسمان کیطرف اور فرمایا کہ درمیان ان دونونکی حرام ہے اور عیاشی نے اپنی تفسیر میں روایت کی ہے
کہ کسینے حضرت صادق علیہ السلام سی ان مسجدونکو پوچھا کہ جنکے واسطے کچھہ بزرگی ہے فرمایا کہ مسجد الحرام اور مسجد رسول خدا صلعم
کسی شخص نے کہاکہ اور مسجد اقصے فرمایا کہ وہ آسمان پر ہے کہ جناب رسول خدا صلعم وہان تشریف لیگئے تہے پھر کسی نے کہاکہ لوگ کہتی ہیں کہ وہ
بیت المقدس ہے فرمایا کہ اور مسجد کوفہ کی افضل ہے پس ان روایتون سی معلوم ہوا کہ مراد مسجد اقصی سی وہ مسجد ہے کہ جو آسمان پر ہے
لیکن اس درمیان میں جناب رسول خدا صلعم بیت المقدس میں بھی تشریف لیگئی تہے اور فرماتا ہے خدا کہ ہم اپنی بندہ کو اوس اعلی مسجد
اقصے تک لیگئے لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا تاکہ دکہلائیں ہم اوسکو نشانیون قدرت اپنی میں سے کہ تہوڑے عرصہ میں مکہ سے شام کو گئے
اور بیت المقدس کو دیکہا اور انبیا سی ملاقات کی اور عجائب و غرائب آسمانونکی دیکہے چنانچہ بعد اسکے مذکور ہوگا اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ
تحقیق کہ وہ خدا سننے والا ہی باتونکو کفار کے معراج کے جہٹلانے میں الْبَصِیْرُ دیکہنے والا ہے مومنین کے احوال کو اور اونکی راست
جاننے میں اور بعضی روایت میں آیا ہے کہ معراج حضرت کو دو دفعہ ہوا ہے اور جاننا چاہیے کہ معراج حضرت کو اسی بدن اور روح سے
حالت بیداری میں ہوا ہے اور جو کوئی کہتا ہی کہ بدنسے معراج نہیں ہوا بلکہ فقط روح سے معراج ہوا ہے وہ بدعتی ہی اور منکر ہے قدرت خدا کا اور
سب علماؤنکا اتفاق ہی معراج کی ہونی پر اور قرآن شریف سے واقع ہونا اوسکا ثابت ہے اور جو کوئی اوسکا منکر ہے وہ کافر ہی اور امام جعفر علیہ السلام
نے فرمایا ہے جو کوئی معراج کی تکذیب کرے اوسنے جناب رسول خدا صلعم کو جہٹلایا اور یہہ معراج کب ہوا ہے اسمین اختلاف ہے بعضے تو کہتی ہیں
شب شنبہ سترہوین تاریخ ماہ رمضان کو یا اکیسوین کو ہجرت سے چہہ ماہ پہلے واقع ہوا تہا اور بعضے کہتی ہیں کہ سترہوین ربیع الاول کو ہوا تہا اور بعضے کہتے
ہیں کہ رجب کے ستائیسوین کو واقع ہوا تہا اور ہجرت کے بعد بھی منقول ہے کہ مدینہ میں واقع ہوا دوسری مرتبہ اور عائشہ اور معاویہ معراج آسمانی کی
ہیں وہ کہتی ہیں کہ ہوا نہیں ہے اور کیفیت میں بھی معراج کی اختلاف ہے کہتے ہیں کہ رسول خدا صلعم مسجد الحرام میں اپنی حجرہ میں تھی اور مشہور یہہ ہے کہ بروایتی
کہ ام ہانی کی گہر میں تہی وہان سے آسمان پر تشریف لیگئے حاصل یہہ ہی کہ جبرئیل اوسی شب براق لیکر جناب رسولخدا صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور حضرت رسالتمآب
علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل براق کو لیکر آئی کہ ایک زمین سے لگام پکڑی ہوئے تہا اور ایک رکاب اور ایک زین وغیرہ کو درست

کرتا تہا اور امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا کہ وہ براق خچر سے چھوٹا تہا اور گدھے سے بڑا تہا اور مجمع البیان میں لکھا ہے کہ رخسارہ اوسکا
آدمی کا سا تہا اور دُم اوسکی گاؤ کی سی تہی اور بال اوسکی گہوڑے کی سی تہی اور پاؤں اوسکی اونٹ کی سُم تہی اور دو اوسکی بازو تہی اور امام محمد
باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا کہ آنکھ اوسکی سُم میں تہی اور وہ قدم رکہتا اوسکا برابر دُوری نظر کی تہا اور کافی میں لکھا ہے کہ جسوقت وہ
پہاڑ پر چڑہتا تہا تو ہاتھ اوسکی کوتاہ اور پاؤں اوسکی دراز ہوجاتی تہی اور جسوقت پہاڑ سے اوترتا تہا تو ہاتھ اوسکی دراز اور پاؤں اوسکی کوتاہ
ہوجاتی تہی اور بال اوسکی گردن پر جانب راست تہی اور امام رضا علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلعم نے کہ خدا تعالے نے
مجہہ کو جو بہیجا واسطے براق کو بہیجا تہا وہ بہشت کی گہوڑوں میں سے تہا نہ بہت چھوٹا تہا اور نہ بہت بڑا تہا اگر خدا تعالے اوسکو رخصت دیتی تو
ایک ترارہ میں دنیا اور مقامات آخر پر گزر جاتا اور کہتے ہیں کہ جبرئیل وہ گہوڑا لائے تو رسول خدا صلعم نے آب کوثر کو کہ جبرئیل بہشت سے
لائے تہے آب زمزم میں ملاکر غسل و وضو کیا اور یہ جو کہتے ہیں کہ رسول خدا صلعم کا پیٹ چیر گیا اور اونکی دل کو دہوکر پاک کیا یہ قول غلط
اور واہی ہے سو اسلئے کہ رسول خدا صلعم ابتدائی عمر سے پاکیزہ اور پاک تہے اونکی دل کی پاک کرنیکی احتیاج نہی اور قمی نی اپنی تفسیر میں حضرت
صادق سے روایت کی ہے کہ فرمایا کہ جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل براق کو حضرت کے پاس لائی اور کوئی تو اون میں سے اوسکی لگام کو
پکڑے ہوئے تہا اور کوئی رکاب کو اور کوئی زین کو جسوقت حضرت اوسپر سوار ہونے لگی تو وہ بدکنی لگا جبرئیل نے اوسکی مونہہ پر طمانچہ مارا اور
کہا کہ ٹہیر کہ پہلے اس سے کوئی پیغمبر تجہپر سوار نہیں ہوا ہے اور نہ بعد اسکے تجہپر سوار ہوگا اور بہترین خلقت تجہپر سوار ہوا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ
براق نے جبرئیل سے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ رسول خدا صلعم قیامت کے روز بہی مجہپر ہی سوار ہوں حضرت نے قبول کیا تب وہ ساکن ہوا پر
آیا اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا کہ رسول خدا صلعم اوسپر سوار ہوئی اور براق حضرت کو لیکر تہوڑا سا بلند ہوا اور
چلا اور جبرئیل حضرت کے ہمراہ تہے اور ہر ایک عجیب شے زمین اور آسمان کی اونکو دکہلاتی جاتی تہے اور وہ حضرت صلعم فرماتی ہیں کہ
میں اسیطرح چلا جاتا تہا کہ داہنے طرف سے ایک آواز آئی میں نے اوسکو کچہہ جواب نہ دیا اور بعد اوسکے بائیں جانب سے کسی نے آواز دی
اوسکو بہی میں نے جواب نہ دیا اور بعد اوسکے ایک عورت ہاتہوں کو کہولے ہوئی اور تمام دنیا کی زینت میں اپنی تئیں آراستہ کئے ہوئے
آگے میرے آئی اور کہا کہ ای محمد میری طرف دیکہہ کہ تجہسے میں کچہہ بات کروں اوسکو بہی میں نے کچہہ جواب نہ دیا اور بعد اوسکی تہوڑی دور چلا تہا کہ
ایک ایسی آواز میری کانوں میں آئی کہ میں بیقرار ہوگیا اور جبرئیل نے مجہے ایک مقام پر اوتار کر کہا کہ نماز پڑہ میں نے وہاں نماز پڑہی اور جبرئیل
مجہسے پوچہا کہ تو جانتا ہی کہ تو نے کہاں نماز پڑہی میں نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہا کہ تو نے مدینہ میں نماز پڑہی ہے اور یہی تیری ہجرت کرنے کی جگہہ
ہے اور پہر میں سوار ہوا اور جہانتک خدا نے چاہا مسافت کو طے کیا اور جبرئیل نے ایک مقام پر مجہے اوتار کر کہا کہ نماز پڑہ میں نے وہاں نماز پڑہی اور
جبرئیل نے مجہسے پوچہا کہ یہ کیا جگہہ ہے میں نے اوسکو جواب دیا کہ میں نہیں جانتا کہا کہ یہ طور سینا ہے جس جگہہ موسے سے خدا تعالے نے کلام کیا
تہا اور بعد اوسکے میں سوار ہوکر وہاں سے روانہ ہوا اور ایک مقام پر پہونچکر پہر جبرئیل نے مجہے اوتارا اور نماز پڑہوائی اور کہا کہ یہ بیت لحم ہے
نواح بیت المقدس میں جہاں حضرت عیسے پیدا ہوئی تہی اور وہاں سے سوار ہوکر بیت المقدس میں پہونچے اور وہاں اوترکر براق کو اوس حلقہ
سے باندہا جہاں کہ اور پیغمبر باندہتی تہے اور میں مسجد میں داخل ہوا اور میرے پہلو میں جبرئیل تہا اور حضرت ابراہیم کو اور موسے کو اور عیسے کو
مع جماعت انبیا دیکہا کہ خدا تعالے نے اونکو میری حرمت و عزت کیواسطے وہاں جمع کیا تہا موجود پایا اور اقامت نماز کی کہی گئی مجہکو
گمان ہوا کہ جبرئیل آگے کہڑا ہوکر سبکو نماز پڑہائیگا جسوقت صف نماز کہڑی ہوئی تو جبرئیل نے میرا بازو پکڑ کر سب کے آگے مجہکو
کہڑا کیا اور امام جماعت مجہکو بنایا میں نے سبکو نماز پڑہائی لیکن اسکا میں کچہہ فخر نہیں کرتا ہوں اور بعد اسکے خزانہ دار بہشت تین
پیالے لایا ایک پیالہ میں تو شیر تہا اور دوسرے میں پانی تہا اور تیسرے میں شراب تہی ہاتف نے آواز دی اور کہتا تہا

کہ اگر یہہ پانیکو لیتا تو یہہ اور اوسکی امت غرق ہوجاتی اور اگر شراب لیتا تو گمراہ ہوجاتی اور اگر شیر لیتا تو ہدایت پاتی پھر جب دروازہ راست پر آنیگی میں نے شیر کا پیالہ لیا اور اوس میں سے کچھ پیا جبرئیل نے کہا کہ ہدایت پائی تو نے اور تیری امت نے پھر جبرئیل نے مجھسے پوچھا کہ اس سفر میں کیا دیکھا اور سُنا میں نے کہا کہ جانب راست سے ایک آواز سُنی اور بعد اوسکی جانب چپ سے ایک آواز سُنی اور ایک عورت کو میں نے اپنے سنگار دیکھا کہ سب آرائش کئے ہوئی تھی لیکن میں نے کسیکو جواب نہیں دیا جبرئیل نے کہا کہ جانب راست یہود کا بلانیوالا تھا اگر تو اوسکو جواب دیتا تو امت تیری یہودی ہوجاتی اور جانب چپ نصارا کا بلانیوالا تھا اگر اوسکو تو جواب دیتا تو امت تیری نصرانی ہوجاتی اور آگے تیری جو عورت تھی کہ آراستہ ہوکر آئی تھی وہ دنیا تھی اگر اوس سے تو کلام کرتا تو امت تیری دنیا کو آخرت پر اختیار کرتے حضرت فرماتی ہیں کہ اور اونکے بیچ میں ایسی ایک آواز سُنی کہ اوس سے خوف معلوم ہوا جبرئیل نے کہا کہ سُنا تو نے اس آواز کو میں نے کہا کہ ہاں ستر برس کا عرصہ ہوا کہ دوزخ کی کنارہ پر سے ایک پتھر میں نے اوسکے اندر ڈالا تھا اسوقت وہ دوزخ کی زمین پر جاکر ٹھیرا ہے اور کہتی ہیں کہ جناب رسول خدا صلعم یہہ سُنکر جبتک زندہ رہے پھر کبھی نہ ہنسی اور فرمایا حضرت نے کہ میں وہاں سے ہمراہ جبرئیل کے آسمان اول پر گیا اور وہاں ایک فرشتہ تھا جسکو اسماعیل یا اسمعیل کہتے ہیں وہ فرشتہ شیاطین پر ستارے پھینکتا ہے اور اوسکے زیر حکم ستر ہزار فرشتے ہیں اور ہر فرشتہ کی تحت میں ستر ہزار فرشتے ہیں اوس نے جبرئیل سے پوچھا کہ یہہ ہمراہ تیری کون ہے کہا کہ محمد صلعم ہے پھر اوس نے پوچھا کہ اونکو پیغمبری ہو گئی ہے کہا کہ ہاں اوس فرشتے نے دروازہ کو کھولا میں نے اوسکو سلام کیا اور کہا کہ مرحبا برادر صالح اور پیغمبر صالح کو اور تمام فرشتوں نے نہایت شوق سے مجھسے ملاقات کی اور سب خندان تھے یہانتک کہ ایک فرشتہ پر ہمارا گذر ہوا کہ وہ بہت بلند اور کریہ صورت اور غصہ میں بھرا ہوا تھا دعا تو اوس نے بھی مجھکو دی لیکن مثل اور فرشتوں کی خندان نہوا میں نے اوسکو جبرئیل سے پوچھا کہ یہہ کون ہے کہ جس سے مجھکو خوف ہوا جبرئیل نے کہا کہ اس سے ڈرنا چاہئے اور ہم سب اس سے ڈرتے ہیں یہہ حضرت مالک ہیں دوزخ کے کہ یہہ کبھی ہنستی نہیں ہیں اور دشمنان خدا پر اور گنہگاروں پر ہمیشہ انکا غضب رہتا ہے اگر یہہ کسی اور سے خندان ہوا ہوتا تو تمکو دیکھکر بھی خندان ہوتا میں نے اوسکو سلام کیا اور اوس نے مجھکو سلام کیا اور بشارت مجھکو دی میں نے جبرئیل سے کہا کہ اس سے تم نہیں کہتے ہو کہ دوزخ کو مجھکو دکھلاوے جبرئیل نے اوسکو کہا تو اوس نے ایک پردہ دوزخ کا اوٹھایا ناگاہ ایک شعلہ نے جوش مارا اور آسمان کو بلند ہوا میں اوس سے ڈرا کہ کہیں مجھکو یہہ لیجائے میں نے جبرئیل سے کہا کہ اسکو کہہ کہ اس شعلہ کو اوٹھ پھیرلے اور دوزخ کا دروازہ بند کردی مالک نے اوس شعلہ کو بند کیا اور وہاں سے آگے کو گئی تو ایک مرد گندم گون اور بزرگ کو دیکھا [illegible] سے میں نے اوسکو پوچھا تو کہا کہ یہہ باپ تمہارا آدم ع ہے میں نے اوسکو سلام کیا اور اونہوں نے مجھکو سلام کیا اور میرے واسطے استغفار کیا اور میں نے اون کے واسطے استغفار کیا اور مجھسے اونہوں نے کہا کہ خوش آیا تو [illegible] مرحبا فرزند نیک زمانہ نیک میں بھیجے [illegible] ی پیغمبر نیک اور وہاں سے آگے کو گئے تو ایک فرشتہ کو دیکھا کہ ایک جگہ بیٹھا ہے اور تمام دنیا اوسکے دونوں زانو کے درمیان [illegible] ایک تختی نور کی اوسکے ہاتھ میں تھی اور اوس میں کچھ لکھا ہوا تھا اور مثل مرد غمگین کی اوس میں نظر کرتا تھا اور چپ و راست کو [illegible] تھا میں نے جبرئیل سے پوچھا کہ یہ کون ہے کہا کہ یہہ ملک الموت ہے میں نے کہ مجھکو اسکی پاس لیچل کہ اس سے میں کچھ کلام کروں جبرئیل مجھکو اوسکے پاس [illegible] میں نے اوسکو سلام کیا اور اوس نے مجھکو سلام کیا اور جبرئیل نے اوس سے کہا کہ یہ پیغمبر رحمت ہیں کہ خدا نے اوسکو طرف بندوں کی پیغمبر کرکے [illegible] مجھکو اوس نے مرحبا کہا اور مجھسے بہت محبت کی اور کہا کہ خوشخبری ہو تمکو کہ میں ہر طرحکی خیر تیری امت میں دیکھتا ہوں میں نے خدا کا شکر کیا پھر میں نے [illegible] سبکی روحونکو یہی قبض کرتا ہے کہا کہاں اور ملک الموت کہا کہ دنیا میری نزدیک ایسی ہے کہ جیسے تمہارے ہاتھ میں ایک درہم ہو اور جسطرح چاہو اوسکو اولٹو [illegible] ہر روز پانچ مرتبہ ہر گھر کو آدمیونکو دیکھتا ہوں اور جبکو سوتا ہو تو میں کہتا ہوں کہ کیوں روتے ہو میں تو تم میں سے کسیکو [illegible] نہیں ہم گذر گئے تو دیکھا عجب نزدیک پیرمرد اور دیکھا کہ اونکو

خوان گوشت پاکیزہ اور گوشت گندیدہ کے رکہی ہیں لوگ وہ نہیں گوشت گندیدہ کو کہاتے ہیں اور گوشت پاکیزہ کو نہیں کہاتے میں نے جبرئیل سے پوچہا کہ یہہ کون
ہیں کہا کہ یہہ لوگ تیری امت کے ہیں کہ حلال کو چہوڑ کر حرام کو کہاتے ہیں اور وہان سے آگے کو گئی تو ایک بڑی قدر کی فرشتہ کو دیکہا کہ نصف بدن
اوسکا آگ کا ہے اور نصف بدن اوسکا برف کا نہ آگ برف کو پگہلاتی ہے نہ برف آگ کو بجہاتی ہے اور وہ فرشتہ دعا کرتا ہے کہ یا رب جیسے تو نے جمع
کی آتش اور برف کو ایسی الفت تو نے آپس میں دی کہ نہ وہ اوسکو پگہلاتی ہے اور نہ یہہ اوسکو بجہاتی ہے الفت دی تو درمیان مومنین کے
حال جبرئیل سے پوچہا تو کہا کہ یہہ فرشتہ سب فرشتوں سے زیادہ مومنین کا خیرخواہ ہے اور ہمیشہ اونکی واسطے دعا کرتا ہے اور دو فرشتے اور دیکہے
کہ وہ آسمان میں آواز کرتے ہیں ایک فرشتہ تو یوں کہتا ہے کہ خداوندا سخی کو عوض اوسکا دے اور دوسرا کہتا ہے کہ خداوندا بخیل کا مال تلف کر
اور وہان سے گذر کر کے آگے کو گئی تو چند قوم دیکہے کہ اونکی ہونٹ ایسی تہی جیسی کہ اونٹوں کے ہونٹ ہوتے ہیں اور فرشتوں کو دیکہا کہ اون کی
پہلو کی گوشت مقراضوں سے کتر کر اونکی موہنہ میں دیتی ہیں جبرئیل سے میں نے اونکو پوچہا تو کہا کہ یہہ چغل خور اور عیب جو ہیں سو نبی اور وہان سے
آگے کو گئے تو ایک جماعت کو دیکہا کہ اونکی سر ونکو پتہروں سے کوٹتے ہیں جبرئیل سے میں نے پوچہا تو کہا کہ یہہ لوگ وہ ہیں کہ جو شب کو بن پڑہے نماز عشا
کے سو جاتے ہیں اور وہان سے آگے بڑہکر ایک گروہ کو دیکہا کہ فرشتے اون کی موہنہ میں آگ ڈالتے ہیں اور اونکے پیچہے سے وہ آگ نکلتی ہے جبرئیل سے
میں نے پوچہا تو کہا کہ یہہ وہ ہیں جو ناحق یتیموں کا مال کہاتے ہیں اور بعد اوسکے ایک قوم پہ گذر ہوا دیکہا کہ اونکے پیٹ ایسے بڑے بڑے ہیں کہ وہ اونکے بار کی سبب سے اوٹھ
نہیں سکتے ہیں جبرئیل سے میں نے اونکو پوچہا تو کہا کہ یہہ سود خور ہیں اور وہان سے آگے کو بڑہے تو کچہہ عورتیں دیکہیں کہ اونکی چہاتیوں پر اونکو لٹکایا ہے
جبرئیل سے میں نے اونکو پوچہا تو کہا کہ یہہ وہ عورتیں ہیں کہ جنہوں نے زنا اور حرام سے فرزند جنے ہیں اور اپنے شوہر کو وہ نامرد کہتی ہیں اور شوہروں کا مال اونکو
میراث میں دیا ہے حضرت نے فرمایا کہ بہت سخت ہے غضب اللہ کا ایسی عورتوں پر اور اسکی بعد بہت فرشتے دیکہے کہ خدا تعالے نے اونکو جس طرح چاہا پیدا
کیا ہے اور جس طرح چاہا اونکا نقشہ رکہا ہے اور ہر جگہ سے اونکی جسم میں سے آواز تسبیح کی آتی ہے اور کمال خشوع اور خضوع میں ہیں اونکو میں نے
سلام کیا اور اونہوں نے مجہکو سلام کیا اور خوشخبری دی مجہکو وہان سے دوسرے آسمان پر ہم پہونچے اور اوس جگہ دو آدمی آپس میں بہت مشابہ
دیکہے میں نے جبرئیل سے پوچہا تو کہ یہہ دونون خالہ زاد بہائی ہیں یحیی اور عیسی میں نے اونکو سلام کیا اور اونہوں نے مجہکو سلام کیا اور کہا کہ خوش آیا
تو ای برادر نیک اور پیغمبر نیک اور اوس آسمان پر بہی فرشتے خشوع اور زاری کرنیوالے اور طرح طرح کی تسبیح کرنیوالے دیکہے اور وہان سے تیسرے
آسمان پر پہونچے اور ایک مرد کو اوس آسمان پر دیکہا کہ حسن اوسکا تمام آدمیوں کے حسن سے اسقدر زیادہ ہے کہ چودہوین رات کا چاند ستاروں سے
جبرئیل سے میں نے اوسکو پوچہا تو کہا کہ یہہ برادر تیرا یوسف بن یعقوب ہے میں نے اوسکو سلام کیا اور اوس نے مجہکو سلام کیا اور کہا کہ خوش آیا تو ای پیغمبر
نیک اور برادر نیک کہ پیغمبر ہو تو زمانہ نیک میں اور اس آسمان پر بہی بہت فرشتے خشوع اور خضوع میں دیکہے اور اونہوں نے مجہکو بشارت
دی اور چوتہے آسمان پر ایک مرد کو دیکہا اور جبرئیل سے اوسکو پوچہا تو کہا کہ یہہ ادریس ہے خدا تعالی نے اوسکو مکان بلند پر لیا ہے میں نے
اوسکو سلام کیا اور اوس نے مجہکو سلام کیا اور وہان بہی اوسی طرح کی فرشتے دیکہے اور ایک فرشتہ کو دیکہا کہ کرسی پر بیٹہا ہے اور ستر ہزار فرشتے
اوسکے زیر حکم ہیں اور ہر ایک کے حکم میں ستر ہزار فرشتے ہیں میں نے گمان کیا کہ اس سے زیادہ بزرگ کوئی فرشتہ ہوگا جبرئیل نے اوسکو آواز
دی کہ کہڑا ہو جا وہ کہڑا ہو گیا اور قیامت تک کہڑا رہیگا اور پانچوین آسمان پر ایک مرد پیر کو دیکہا کہ اوسکی بڑی بڑی آنکہیں ہیں اور بہت
سی امت کی اوسکے گرد ہیں جبرئیل سے میں نے پوچہا کہ یہہ کون ہے کہا کہ یہہ وہ پیغمبر ہے کہ جس کی امت کے آدمی اوسکو بہت
دوست رکہتے تہے یہہ ہارون بن عمران ہے اور بہائی موسی کا میں نے سلام کیا اور اوس نے مجہے سلام کیا
وہان سے بہی بہت فرشتے خشوع اور خضوع میں دیکہے اور چہٹے آسمان پر ایک مرد بلند قد گندم گون کو دیکہا کہ اوسکے بال بہت بلند ہیں اور کرتہ
باہر نکل آئی ہیں اور وہ کہتا ہے کہ بنی اسرائیل گمان کرتے ہیں مجہکو کہ یہہ خدا کے نزدیک سب فرزندان آدم میں سے بزرگ زیادہ ہے اور حق یہہ ہے کہ

خدا کی نزدیک یہہ مرد سب سے زیادہ بزرگ ہے جبرئیل سے مینے پوچھا کہ یہہ کون ہے کہا کہ یہہ تمہارے بھائی عیسیٰ ہین پس مینے اونکو سلام کیا اور اونہونے مجھکو سلام کیا اور دعا
دی اور اوس آسمان مین بھی بہت سے فرشتے دیکھے اور ساتوین آسمان پر گیا تو وہان ایک فرشتہ کو سنا کہ وہ کہتا تھا ای محمد صلعم حجامت کر اور اپنی امت کو حکم کر
حجامت کیلئے اور ایک مرد کو وہان دیکھا کہ بال اوسکی داڑھی اور سر کے سفید ہین اور کرسی پر بیٹھا تھا جبرئیل سے مینے پوچھا کہ یہہ کون ہے کہ ساتوین آسمان پر ہمسایہ
خدا کے بیت المعمور کے دروازہ پر بیٹھا ہے کہا کہ یہہ باپ تیرا ابراہیم ہے اور یہہ مقام تیری امت کے پرہیزگارون کا ہے مینے اونکو سلام کیا اور اونہونے مجھکو
سلام کیا اور کہا کہ مرحبا ہے پیغمبر نیک اور فرزند نیک کو پیغمبر ہوا تو زمانہ نیک مین اور وہان بھی ایسے خشوع اور خضوع مین فرشتے دیکھے ہی ساتوین
آسمان پر مینے نور کی دریا دیکھی کہ روشنی اوسکی آنکھون کو خیرہ کرتی تھی اور برف کے بھی دریا دیکھے اور مجھکو عجائب انور کے دیکھنے سی جو ہول
ہوتے تھے تو جبرئیل کہتے تھے کہ خوش ہو تو ای محمد صلعم کہ خدا تعالیٰ نے تجھکو یہہ بزرگی عطا کیا ہے اوسوقت خدا تعالیٰ نے عجائب کے دیکھنے پر مجھکو قوت بخشی
اور جبرئیل نے کہا کہ ای محمد صلعم جو کچھ کہ تونے دیکھا ہے اوسکا تعجب مت کر کہ خدا تعالیٰ کی قدرت اس سے زیادہ ہے اور تونے ابتک کچھ نہین
دیکھا ہی اور وہان ایک مرغ مینے دیکھا کہ پانون اوسکی ساتوین زمین پر ہین اور سر اوسکا نزدیک عرش کے ہے اور جسوقت وہ دونون بازو
اپنے کھولتا ہی تو مشرق سی مغرب تک وہ پہونچتے ہین اور سحر کے وقت وہ بازو اپنے کھولتا ہے اور پرونکو اپنے جہاڑ کر اور پھڑ پھڑ کر کی آواز
تسبیح کی کرتا ہی تو اوسوقت دنیا کی سب مرغ آواز کرتے ہین اور جب وہ خاموش ہوتا ہے تو سب مرغ خاموش ہو جاتی ہین اور بازو
اوسکے سفید ہین اور پر اوسکے اوپر کے اور نیچے کے سبز ہین کہ اونکی خوشرنگی کی تعریف نہین ہو سکتی اور وہ ایک فرشتہ ہے اور بعد اوسکے
مین ہمراہ جبرئیل کے بیت المعمور مین گیا اور دو رکعت نماز وہان پڑہی اور ایک جماعت کو اپنے صحابہ مین سے وہان دیکھا کہ لباس سفید پہنے
ہوئے ہین اور ایک جماعت کو اونہین سے دیکھا کہ لباس کثیف اور کہنہ پہنے ہوئے ہین جو لوگ لباس سفید پہنے ہوئے تھے وہ تو بیت المعمور مین داخل ہوئے اور کثیف لباس
والون کو اوسمین نہین جانے دیا اور جسوقت مین بیت المعمور سے باہر آیا تو دو نہرین مینے دیکھین ایک کو کوثر کہتے ہین اور دوسری کو نہر رحمت
کوثر مین سے مینے پانی پیا اور نہر رحمت مین غسل کیا یہہ دونون نہرین میرے ہمراہ تھین کہ مین بہشت مین داخل ہوا اور اون نہرونکی کنارہ پر
میرے اہلبیت اور ازواج کی گھر تھے اور خاک وہان کی مشک تھی اور ایک لڑکی کو دیکھا کہ وہ نہر مین غوطہ کہاتی ہی مینے اوس سے پوچھا کہ تو کسکی ہے
کہا کہ زید بن حارثہ کی زمین پر پہونچکر مینے زید کو بشارت دی اور جانور بہشت کے اونٹونکی برابر تھے اور انار وہانکے مثل ڈولکی بڑی بڑی تھے
اور ایک درخت مینے دیکھا وہ بقدر بڑا تھا کہ اگر پرندہ کو اوسکی جڑ مین چہوڑین تو سات سو برس مین بھی اوسکی گرد نہ پہر سکے اور ہر گہر مین
بہشت کے ایک شاخ اوسکی تھی جبرئیل سے اوس درخت کو مینے پوچھا تو کہا کہ یہہ طوبیٰ ہے اور اون دریاونکو نور اور برف کے مینے پوچھا تو جبرئیل
نے کہا کہ وہ پردے حجاب کے ہین اگر وہ نہوتے تو نور عرش کا سب چیزونکو جو کچھ کہ اوسکے نیچے ہے جلا دیتا اور بعد اوسکے مین سدرۃ المنتہیٰ پر پہونچا ہر ایک
پتا اوسکا بقدر بڑا تھا کہ ایک گروہ کو سایہ کرتا تھا اور بعد اوسکے قرب معنوی مین مقتضائے قاب قوسین پر مین پہونچا اور مقابل مناجات پروردگار
کے مین ہوا اور مجھکو آواز آئی آمن الرسول بما انزل الیہ اور ذکر اسکا تفصیل سے اس آیت کی تفسیر مین سورہ بقر کی آخر مین پہلی جلد مین
ہو لیا ہی اور یہہ قصہ معراج کا حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہے اور سوائے اسکے اس قصہ مین اور لوگونکی بھی روایتین ہین کہ ان مین کچھ
اس سے زیادہ مذکور ہے کہتے ہین کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ شب معراج ایک جماعت کو دیکھا کہ اونکے ہونٹ اور زبانین مقراضون سی کاٹتے ہین
جبرئیل سے پوچھا تو کہا کہ یہہ خطیب ہین فتنہ کی زمانہ کی کہ خطبہ کی بدعتی کو منصب کے اونہونے اہل حق سی غصب کیا تھا اور وہان سے آگی کو گئے تو ایک
سوراخ دیکھا کہ اوسمین سے ایک بیل گائی نکلتی ہے اور اوسمین سے واپس جانیکا ارادہ کرتی ہے تو نہین جا سکتے مینے جبرئیل سی پوچھا تو کہا کہ یہہ مثال
اوس مرد کی ہی کہ ایک بہت بڑی بات اپنی موہنہ سے نکالتا ہی اور پھر پشیمان ہوتا ہے اور چاہتا ہے کہ پھر اوسکو موہن مین پہنچالی تو نہین پہنچا
سکتا ہی اور بعد اوسکے ایک ایسے مقام پر ہم پہونچے کہ وہان بوئی خوش نسیم اور آواز خوش مینے وہان سنی

مینے پوچھا اوسکو کہا یہہ آواز بہشت کی ہے اور وہ بہشت کہتا ہے کہ خداوندا جو کچھہ تونے وعدہ کیا ہے اوسکو پورا کر کہ میرا غرفہ اور رفعت تمام ہوا اور سندس اور استبرق اور
ریشمی لباس اور موتی اور مونگے اور سونا اور چاندی وغیرہ بہت ہو گئی ہین اور آب لذیذ اور شہد اور شیر وغیرہ نہایت کو پہونچ گئی ہین خدا نے جواب
دیا کہ جو کوئی میری وحدانیت اور نبوت محمد صلعم پر اور پیغمبرون پر ایمان لائے اور اعمال نیک کرے اور مجھسے خوف کرے اوسکی واسطے ہے یہہ اور اوسکو
مین امن دون اور بیخوف کرون اور جو کچھہ کہ وہ مجھسے طلب کرے اوسکو مین دون اور جو کوئی مجھپر توکل کرے اوسکی کارسازی مین کرون اسواسطے کہ مین
خداوند ہون اور سوا میرے کوئی خدا نہین ہے اور ہرگز وعدہ کی خلاف نکرون بہشت کہی کہ مین راضی ہوا اور بعد اوسکے ایک مقام پر پہونچے کہ
وہان بو ناخوش تہی اور داغ مین پہونچی اور آواز بد سنے وہان سنی جبرئیل سے مینے پوچھا کہ یہہ کیسی بو اور آواز ہے کہا کہ یہہ بو دوزخ کی ہے اور آواز
بہی اوسکی ہے وہ کہتا ہے کہ خداوندا جو کچھہ تونے وعدہ کیا ہے مجھکو دے کہ زنجیرین اور طوق اور زقوم اور آب گرم اور پیپ اور سانپ اور بچھو اور حرارت
مجہہ مین بہت ہو گئی خدا تعالیٰ نے جواب دیا کہ تیرے واسطے ہر کافر اور مشرک اور ہر سرکش کہ جو نہین ایمان لاتا ہے روز آخرت پر ابو العالیہ کی روایت
کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جمیع انبیا کی ارواح کو آدم سے عیسےٰ تک مسجد اقصےٰ مین کہ جسکو لوگ بیت المقدس کہتے ہین جمع کیا اور اون
سبنے مجھکو سلام کیا جیسے کہ ملائکون نے سلام کیا تہا مینے پوچھا کہ اے جبرئیل یہہ کون ہین کہا کہ یہہ بہائی تیرے انبیا اور رسل ہین قریش گمان کرتے
ہین خدا کا شریک ہے اور یہود اور نصارے کہتے ہین کہ خدا کی فرزند ہے ان پیغمبرون سے پوچھہ کہ کیا خدا کے شریک اور فرزند ہے اور یہی مراد ہے قول حق تعالیٰ
سے واسئل من ارسلنا من قبلک من رسلنا اجعلنا من دون الرحمان الہۃ یعبدون سبنے وحدانیت خدا کا اقرار کیا اور نفی فرزند اور
شریک کی جیسے بالتفصیل اوسکو بیان کی اور بعد اوسکی جبرئیل نے مجھکو آگے کیا مینے اونکو نماز پڑھائی اور بعضی روایت مین ہے کہ علی بن ابی طالب کی
ولایت سے سوال ہوا تہا سب انبیا سے کہ تم کس چیز پر مبعوث ہوئے سبھون نے اقرار کیا ولایت کا اور اوسی مقدمہ مین یہہ آیت نازل ہوئی اور بعد اوسکے سب
انبیا نے خدا تعالیٰ کی تعریف بیان کی اور جو نعمت کہ اونکو دی تہی اوسکا ذکر کیا حضرت ابراہیم نے کہا کہ شکر ہے اوس خدا کا کہ جسنے مجھکو اپنا خلیل
کیا اور آتش نمرود کو مجھپر سرد کیا اور نمرود کو اور اوسکی تابعین کو ہلاک کیا اور حضرت موسیٰ نے کہا کہ شکر ہے اوس خدا کا کہ جسنے مجھسے کلام کیا اور فرعون
کو اور اوسکی قوم کو میرے ہاتہہ پر ہلاک کیا اور بنی اسرائیل کو میرے وسیلہ سے نجات دی اور حضرت داؤد نے کہا کہ شکر ہے اوس خدا کا کہ جسنے ملک عظیم مجھکو دیا اور
لوہے کو میرے ہاتہہ پر نرم کیا اور پہاڑون کو میرے حکم مین کیا کہ اونہون نے ہمراہ میرے تسبیح کہی اور حضرت سلیمان نے کہا کہ شکر ہے اوس خدا کا کہ جسنے مجھکو
ایسی بادشاہی دی کہ مثل اوسکی کسیکو نہ دیگا اور ہوا کو میرے حکم مین کیا اور آدمی اور جن اور چرند اور پرند کو میرا فرمانبردار کیا اور زبان جانورونکی
مجھکو تعلیم کی اور حضرت عیسےٰ نے کہا کہ شکر ہے اوس خدا کا کہ جسنے مجھکو مثل آدم کے کیا کہ اوسکو خاک سے پیدا کیا اور مجھکو ہوا سے اور میرے ہاتہہ پر مردونکو زندہ کیا
اور مادرزاد اندہے اور مبروص کو میری دعا سے شفا بخشی اور ذکر میرا بلند کیا اور حضرت رسالت پناہ نے کہا کہ شکر ہے اوس خدا کا کہ جسنے مجھکو رحمۃ للعالمین کیا
اور تمام مخلوقات کا مجھکو پیغمبر کیا اور میری امت کو سب امتون سے بہتر کیا اور ذکر میرا بلند کیا اور مجھکو خاتم پیغمبران کیا حضرت ابراہیم نے کہا کہ محمد مین
بزرگی سب سے زیادہ ہے پس جبرئیل نے میرا ہاتہہ پکڑا اور مجھکو اوس پتہر کے نزدیک لیگیا کہ پایہ زینہ کا جسپر کہا ہے اور صخرہ بیت المقدس مین
ہے اور اوپر کا سرا اوس زینہ کا آسمان سے ملا ہوا ہے اور ایک پایہ اوسکا یاقوت سرخ کا ہے اور پایہ زمرد سبز کا اور ملک الموت جسوقت کہ کسو
کی روح لینے آتا ہے تو اوس پر سے ہوکر آتا ہے اور جسوقت کہ مرنیکی وقت [illegible] ہوکر ادہر کو دیکہتا ہے تو وہ زینہ اوسپر ظاہر ہو جاتا ہے اور اوسکی روح
لیجاتا ہے مجھکو جبرئیل اوس زینہ پر سے آسمان دنیا پر لیگیا اور وہان مینے ایک فرشتہ کو دیکہا کہ اوسکی ہزار سر ہے اور ہر سر مین ہزار منہہ ہین اور ہر منہہ مین
ہزار دہن ہے اور ہر دہن مین ہزار زبانین تہین اور ہر زبانمین ہزار لغت تہی اور ہر ایک سے تسبیح خدا تعالیٰ کی کرتا تہا اوسکی دل مین گذرا کہ آسمان اور
زمین مین کوئی ایسا نہوگا کہ تسبیح اور عبادت اوسکی میری تسبیح اور عبادت کی برابر ہو خدا تعالیٰ نے کہا کہ میرا ایک بندہ ہے کہ تسبیح اور عبادت
اوسکی تجہسے زیادہ ہے اور ثواب اوسکا تیرے ثواب سے زیادہ ہے کہا کہ خداوندا مجھکو اجازت دے [illegible] اوس بندہ

کے پاس گیا اور تین رات اور دن اوسکے پاس ہا سوائے فرایض کی اور کچھہ ادسکو کرتے نہ دیکھا مگر یہہ کہ بعد فریضہ کی چند کلمین پڑہتا تہا جکا کفہ اوکی
عبادت اوسکی ایسی زیادہ تو ہیچ نہین پائی خطاب آیا کہ وہ بعد نماز کی چند کلمات پڑہتا ہے کہ ثواب ادسکا تیری تسبیح سی زیادہ ہی اور وہ کلمات
یہہ ہین سبحان اللہ کما یسبح اللہ شئی وکما یحب اللہ ان یسبح وکما ہو اہلہ وکما ینبغی لکرم وجہہ وعز جلالہ و الحمد للہ کل حمد اللہ شئی وکما یحب اللہ ان یحمد وکما ہو اہلہ
وکما ینبغی لکرم وجہہ وعز جلالہ ولا الہ الا اللہ کما اہل اللہ شئی وکما یحب اللہ ان یہلل وکما ہو اہلہ وکما ینبغی لکرم وجہہ وعز جلالہ واللہ اکبر کما کبر اللہ شئی وکما یحب اللہ
ان یکبر وکما ہو اہلہ وکما ینبغی لکرم وجہہ وعز جلالہ اور وہان سے گذر کر آگے کو گئی ایک مرد خوبصورت کو دیکہا کہ اوسمین نہایت ضعف تہا اور اوسکی دست راست
کو ایک دروازہ تہا کہ اوسمین سے بوی خوش آتی تہی اور اوسکے دست چپ کے طرف ایک دروازہ تہا کہ اوسمین سے بو بری آتی تہی جسوقت وہ
بائین طرفکو دیکہتا تہا تو دل تنگ ہوتا تہا اور جسوقت داہنی طرف کو دیکہتا تہا تو خوش ہوتا تہا اور ہنستا تہا مین نی پوچہا کہ اے جبرئیل
یہہ کون ہے کہا کہ یہہ پیغمبر آدم ہے اور وہ دروازہ اوسکی دست راست کی طرف بہشت کا ہے اور دست چپ کیطرف دروازہ دوزخ کا ہے جسوقت
دیکہتا ہے کہ اوسکے کسی فرزند کو بہشت مین لے گئے تو خوش ہوتا ہے اور اگر دیکہتا ہے کہ کسیکو دوزخ مین لیگئے تو تنگ دل ہوتا ہے اور
اسیطرح سب آسمانونکو طے کیا اور انبیاء سے ملاقات کی یہانتک کہ ساتوین آسمان پر پہونچے اور سدرۃ المنتہی کو دیکہا کہ نور الٰہی اوسمین سے
درخشندہ تہا اور چار نہرین پانیکی اور شراب کی اور دودھکی اور شہدکی اوس مین سے نکلتی تہین اور جسوقت وہان پہونچی تو جبرئیل نے مجہسے کہا کہ یا رسول اللہ
تم آگے کو جاؤ اور میرا مقام یہین تک ہے کہ مین آگے کو نہین جاسکتا ہون اور ایک روایت مین یہہ ہے کہ جبرئیل نے کہا کہ تم یہان ہی رہو مین بہی پیچہے
سے آتا ہون مین فراش نور پر پہونچا اور جبرئیل نے آکر حجاب کو حرکت دی ملایکہ نے کہا تو کون ہے کہا مین جبرئیل ہون اور ہمراہ میرے محمد صلعم ہے
جو فرشتہ کہ اوس حجاب کا موکل تہا اوس نے کہا اللہ اکبر اور حجاب سے ہاتہ اپنا باہر نکالکر حجاب کے اندر اوس نے مجہکو لیلیا اور جبرئیل وہین کہڑا رہگیا
مین نے کہا کہ اے جبرئیل ایسی وقت مین مجہکو تنہا چہوڑتا ہے کہا کہ یا رسول خدا مخلوقات مین سے یہان سے آگے کوئی نہین جاسکتا ہے یہہ حجاب تہا مانگ
کے گذر نکا اور اوسکے پیچہے کوئی نہین جاسکتا ہے تیری عزت اور شرف کی جہت سے مین یہانتک پہونچا ہون ورنہ اس حجاب کے گرد بہی کوئی نہین جاسکتا ہے
اور اگر آگے کو مین بڑہون تو جل جاؤن اگر یکسر موے [illegible] فروغ تجلی بسوزد پرم [illegible] پس وہ فرشتہ موکل حجاب زر کا حجاب
مروارید پر مجہکو لیگیا اور حجاب کو حرکت دی اور اسکے موکل نے پوچہا [illegible] موکل ہون حجاب زر کا اور محمد صلعم ہمراہ میری ہے
اوس نے تکبیر کہی اور ہاتہ اپنا باہر نکالکر مجہکو لیلیا اور تیسرے حجاب کے موکل کو سپرد [illegible] حجاب سے دوسرے حجاب [illegible]
یہانتک کہ ستر حجاب میں نے طے کئے اور ہر ایک حجاب کا پانسو برس کے راہ کا تہا اور [illegible]
براق بہی تہک کر رہگیا اور رفرف میرے واسطے آیا کہ نور جسکا آفتاب [illegible] مین میرے [illegible] کرسی خیرہ کرتی تہی رفرف پر مجہکو سوار
کیا اور وہان سے روانہ ہوکر عرش پر پہونچا اور وہان پہونچکر ایسا کچہہ دیکہا کہ جو کچہہ [illegible] میری حقیر سمجہا ہوا اور ہزار
مرتبہ جناب باری عز اسمہ کیطرف سی خطاب سنا کہ ادن منی یعنی نزدیک ہو تو مجہسے اور ہر [illegible] مجہکو ایک ترقی حاصل ہوتی تہی
یہانتک کہ قدم کو مین نے تخت کوفی قندیل پر رکہا اور خلوتخانہ خاص مکان قاب قوسین او [illegible] داخل ہوا مین اور فاوحی
الی عبدہ ما اوحی کو شنا مین نے اور خدا تعالے نے مجہکو مسند عرش پر بٹہلایا اور ایک قطرہ [illegible] میری زبان پر وہ آیا اور [illegible]
کسی چیز مین نپایا تہا مین نے اور اوسوقت خدا تعالے نے اخبار اولین و آخرین سے مجہکو مطلع کیا اور فرمایا کہ السلام علیک
ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور مین نے کہا کہ السلام علینا و علے عباد اللہ الصالحین [illegible] فرمایا کہ اے محمد تو نے جانا کہ
ملاء اعلے نے یعنے ملایکہ نے [illegible] پیچہے مین گفتگو کی ہے مین نے کہا کہ خداوندا [illegible] جانتا ہے کہ علام الغیوب ہے تو فرمایا کہ
گفتگو اونکی درجات اور حسنات مین ہے اور فرمایا کہ تو جانتا ہے کہ درجات او [illegible] یا ہین مین نے عرض کی کہ خداوند [illegible]

جاتا ہے فرمایا کہ درجات تو یہہ ہین کہ کامل اوسپر راکرنا وضو کا وقت پہونچنی امر مکروہ اور ناخوش کے اوپر پیادہ چلنا جماعت مین شامل ہونیکو اور
انتظار دوسری نماز کا بعد ایک نماز کے کرنا اور حسنات یہہ ہین کہ ظاہر کرنا سلام کا اور کہانا کہلانا اور شبکو بیدار رہنا واسطے ذکر خدا کی
جسوقت کہ آدمی سوتے ہوتے ہین اور بعد اوسکی فرمایا کہ آمن الرسول بما انزل الیہ من ربہ اور ذکر اسکا پہلی اسی سورہ بقر کے آخر مین ہولیا ہے اور حضرت
نے فرمایا کہ اور مینے عرض کی کہ خداوندا جو پیغمبر کہ مجہسے پہلی گذرے ہین اونکو تونے مراتب اور فضایل عطا کی ہین ابراہیم کو تونے اپنا خلیل کیا اور موسی
سے تونے کلام کیا اور ادریس کو تونے مکان بلند بخشا اور سلیمان کو تونے ملک عظیم دیا خداوندا میرے واسطی کیا ہے فرمایا کہ تجہکو مینے اپنا حبیب کیا جیسے
کہ ابراہیم کو خلیل کیا ہے اور تجہسی مینے کلام کیا جیسی کہ موسی سے کلام کیا تہا اور تجہکو مینے سورہ فاتحہ اور حوامیم اور سورۃ البقرہ دی کہ وہ عرش کی خزانوں مین سے
ہے اور تیری بعد کسیکو پیغمبر نکرونگا اور صحرا اور دریا کو تیرے واسطے پاک کیا اور تمام زمین کو تیرے واسطے پاک کیا اور تمام زمین کو تیرے واسطے مسجد کیا اور غنیمت تیری
امت کو حلال کی اور تیرا رعب دشمنون کی دلونمین ڈالا کہ ایک مہینے کی راہ سی وہ تجہسی خوف کرتے ہین اور قرآن کہ سب کتابونکا سردار ہے اوسکو مینے تجہکو
دیا اور تیرا ذکر مینے بلند کیا اور توریت کی جگہہ سورہ مثانی تجہکو مینے دی اور انجیل کی جگہ حوامیم تجہکو بخشی اور تیری سینے کو کشادہ کیا اور تیرے
امت کو سب امتون سے بہتر کیا پہلے تو جو کچہہ کہ مینے فرمایا تجہکو اور ہونگے کرنیوالونمین سے اور بعد اوسکے مجہسی کچہہ فرمایا لیکن منع کردیا کہ کسی
پر اوسکو ظاہر کرنا اور بعد اوسکے مجہکو رفرف پر سوار کیا کہ مین پہر سدرۃ المنتہی مین پہونچا جبرئیل نے مجہسے کہا کہ بشارت ہو تجہکو اے محمد کہ تو بہتر سب
مخلوقات سے اور برگزیدہ تمام پیغمبرون سے ہے جو کچہہ کہ تجہکو دیا ہے نہ کسی فرشتہ مقرب کو دیا ہے اور نہ کسی پیغمبر مرسل کو دیا ہے اور جبرئیل نے مجہسے
کہا کہ چل تجہکو بہشت کی سیر کراؤن اور تجہکو دکہلاؤن کہ خدا تعالی نے تیرے واسطے کیا کیا طیار کیا ہے تاکہ خاطر تیری رغبت اوسکی کرے اور دنیا سے اور
مال دنیا سے تجہکو نفرت ہو وہان سے روانہ ہوئی اور عجایب اور غرایب سامانونکے دیکہتے ہوئے بہشت مین داخل ہوئے اونکے محل دیکہے موتی اور یاقوت
اور زبرجد کے اور درخت سونیکے کہ جنکی شاخین موتیونکی اور جڑ چاندی کی تہی اور زمین اوسکی مشک اذفر کی اور مینے اوسکو ایسا پہچانا کہ گویا مین
آیا ہون اور گیا ہون اور بہشت مین ایک نہر دیکہی کہ وہ دودہ سی زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیرین تہی اور ریگ اوسکا زمرد اور مرجان کا تہا
جبرئیل نے کہا کہ یہہ وہ نہر ہے کہ خدا تعالی نے تجہکو عطا کی ہے اور فرمایا ہے کہ انا اعطیناک الکوثر اور عرش کے نیچے سے وہ جاری ہے اور مومنین کے
محلون کی نیچے ہوکر جاتی ہے اور اسقدر نعمتین بہشت مین مینے دیکہین کہ نہ کسی آنکہ نے ایسی دیکہی ہین اور نہ کسی کان نے سنی ہین اور نہ کسی دل مین
گذری ہین اور اپنے صاحبونکا جنکو کہ وہ بخشش ہوگی انتظار کرتے ہین ایسا جانا کہ عمل کہ ہین عمل کرنیوالے اور بعد اوسکے دوزخ کو دیکہا اور زنجیر
اور طوق اور سانپ اور بچہو اور آب گرم اور زقوم وغیرہ عذاب کی چیزین وہان کثرت سے تہین اور یتیمونکا مال کہانیوالونکو اور سود خورونکو اور زناسے
اولاد جنکر شوہر اوپر لگانے والی جورو تونکو عذاب مین گرفتار دیکہا اور ایک کو مینے آسمان پر سنا کہ وہ اذان کہتا تہا اور جسوقت وہ ایک فقرہ کہتا
تہا تو خدا تعالی فرماتا تہا کہ راست کہتا ہے اور وہان مینے سب فرشتونکو نماز پڑہائے اونکا امام بنکر اور بعد اوسکے خدا تعالی کی انوار محبت نے
مجہپر غلبہ کیا تو مین سجدہ مین گر پڑا خدا تعالے نے مجہکو ندا دی کہ پہلے تجہسی مینے پیغمبر پر پچاس نمازین واجب کی تہی اور تیری امت پر بہی واجب
کی وہان سی مین پہر اونکسی پیغمبر نے مجہسے نہ پوچہا کہ تو کیا کرکے آیا ہے مگر موسی کے پاس آیا تو اونہنے مجہسے سوال کیا کہ تو کیا کرکے آیا ہے مینے کہا کہ
خدا تعالی نے مجہپر اور میری امت پر پچاس نمازین واجب کی ہین موسی نے کہا کہ اے محمد خدا تعالی عبادت سے لوگونکی بے نیاز ہے اور تیری امت
ضعیف ہے اور سب امتون سے آخر ہے پچاس نمازونکا بار نہ اوٹہا سکینگے تو پہر جا اور خدا تعالی سی سوال کرکہ تخفیف کرے مین سدرۃ المنتہی تک پہر گیا اور
سجدہ مین پڑ گیا اور کہا کہ خداوندا پچاس نمازین میری امت پر دشوار ہین اسمین تخفیف کر حقتعالی نے دس نمازونکی تخفیف کرے مین پہر گیا اور سوال
کیا تو دس نمازونکی تخفیف کی اور وہان سے پہر آیا موسی نے کہا کہ یہہ بہی بہت ہے پہر جا اور دعا کر مین جاتا تہا اور دعا کر تخفیف ہوتی تہی اور موسی
مجہکو اوٹہا پہیرتا تہا تخفیف کے واسطے یہانتک کہ پانچ باقی
پہر جا اور دعا کر واسطے

تخفیف کے سوال کرنیکو کہا کہ ابتو مجھے شرم آتی ہی مین ان پانچ نمازون پر صبر کرونگا خدا نے کہا کہ ہمنے ان پانچ نمازون پر تجھکو اور تیری امت کو پچاس نمازونکا ثواب دیا اور جو کوئی تیری امت مین سے ایک نیکی کریگا اوسکو دس نیکیان لکھونگا اور اگر نیکی کرنیکا ارادہ کریگا اور اوسکو بجا نہ لائیگا تو ایک نیکی اوسکی واسطے لکھونگا اور اگر کوئی گناہ کا ارادہ کریگا اور اوسکو بجا نہ لائیگا تو اوسکے واسطے کچھ نہ لکھونگا اور اگر گناہ کریگا تو ایک گناہ لکھونگا اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ خدا تعالی نے موسی بن عمران کو اپنی امت کیطرف سے جزائے نیک دیوے کہ انہون نے نماز کی تخفیف کروائی ہی اور سید الساجدین علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ خود جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بسبب شرم اور حیا کے تخفیف کا سوال نکیا لیکن جبکہ موسی سی عظیم الشان پیغمبر نے سفارش کی تو حضرت اونکی سفارش کو رد نکر سکے اور حضرت نے فرمایا کہ بعد اسکے مین زمین کیطرف متوجہ ہوا اور ایک آسمان سی دوسرے آسمان پر پہونچا تہا اور جبرئیل میرے ہمراہ تہا یہانتک کہ مین اپنی خوابگاہ مین پہونچا اور یہہ سب یکشب کا ذکر ہے اور یہہ جو بعضی روایت مین آیا ہے کہ حضرت علی بھی معراج مین شریک تہے اور ہاتھہ پردہ سے باہر نکالا اور کہیر کہائی اور شیر کی مونہہ مین رسولخدا نے اپنی انگشتری دی اور زمین پر آئے تو وہ انگشتری علی کے پاس دیکھی یہہ غیر معتبر ہے اور اسکا کچھ اعتبار نہین ہے لیکن جو کچھ رسولخدا نے آسمانو نپر دیکہا وہ حضرت علی نے زمین پر دیکہا کہ حجاب اٹھ گیا تہا چنانچہ امالی مین ابن عباس سے روایت ہے فرمایا کہ مینے رسولخدا صلعم سے سنا ہی فرماتے ہی کہ حقتعالی نے پانچ چیزین مجھکو دی ہین اور پانچ چیزین علی کو بخشی ہین مجھکو جوامع کلمات کہ قرآن یا ہے کہ جو قلیل الالفاظ اور کثیر المعانی ہی اور علی کو جوامع علوم بخشے ہین اور مجھکو نبی کیا ہی اور علی کو وصی کیا ہی اور مجھکو کوثر دیا ہی اور علی کو چشمہ سلسبیل بخشا ہی اور مجھکو وحی دی ہے اور علی کو الہام بخشا ہی اور جس شبکو کہ مجھکو آسمان پر لیگئے تہے تمام دروازے اور حجاب میرے نظر کی سامنی سی کہول دئی تہی اور اوٹہا دئی تہے کہ اوسوقت مین علی کو دیکہتا تہا اور علی مجھکو دیکہتا تہا اور بعد اوسکے جناب رسولخدا رونی لگی مینے عرض کی کہ یا رسول خدا خدا ہون مہربان باپ میرے کس امر نے آپکو رلایا کہا ای ابن عباس جسوقت کہ مین مقام قاب قوسین او ادنی پر پہونچا تو اول کلام جو خدا تعالی نے مجھسے کیا تہا وہ یہہ تہا کہ یا محمد انظر الی تحتک یعنے ای محمد نظر کر تو طرف نیچے نظر اپنے کی مینے نظر کی تو دیکہا کہ تمام حجاب اٹھ گئے ہین اور سب دروازے آسمانونکے کہول گئے ہین علی کو اوسکے بستر پر مینے دیکہا کہ وہ اپنے سرکو اوٹہا کر میری طرف دیکہتا ہی اور بعد اوسکے خدا تعالی نے مجھسے کلام کیا ابن عباس فرماتے ہین کہ مینے حضرت سے پوچہا کہ یا رسولخدا جسے خدا تعالی نے کلام کیا تہا فرمایا کہ مجھسے خدا تعالی نے کہا کہ ای محمد مینے علی کو تیرا وصی اور وزیر اور خلیفہ بعد تیرے کیا تو اوسکو خبر کر کہ وہ تیرے کلام کو سنتا ہی پس خبر کی مینے علی کو جسوقت کہ مین اپنی پروردگار کی سامنی تہا ہمراہ اور علی نعین اپنے گہر مین تہا اور مجھکو دیکہتا تہا اور بات کو میری سنتا تہا علی نے مجھسے سنکر کہا کہ یا رسولخدا مینے قبول کیا اور خدا تعالی کی حکم کی اطاعت اور فرمانبرداری کی پہر بعد اوسکے خدا تعالی نے ملایکہ کو حکم کیا کہ علی کو سلام کرین جسوقت اونہون نے آسمانون سے علی کو سلام کیا تو علی نے زمین پر سے اونکو جواب دیا اور مین ملایکہ کو دیکہتا تہا کہ ہر فرشتہ دوسرے فرشتہ کو مبارکباد دیتا تہا کہ علی میرا وصی اور خلیفہ ہو گئے اور جس گروہ پر ملایکہ کے مین گذرتا تہا وہ کہتے تہے کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قسم ہی اوس شخص کی کہ جسنے تجھکو پیغمبر کرکے بھیجا ہی کہ تمام فرشتونکو خوشی حاصل ہوئی ہی اس امر سے کہ خدا تعالی نے علی کو تیرا خلیفہ کیا ہے اور حاملان عرش کو مینے دیکہا کہ زمین کیطرف سرون کو جہکائی ہوئے دیکہتے ہین جبرئیل سے اسکا سبب مینے پوچہا تو کہا کہ خدا تعالی سے اونہون نے اذن چاہا تہا کہ علی کی منہ کو دیکہین اور اب اسیکے طرف متوجہ ہین اور علی کی منہ پر نظر کرتے ہین اور آسمان سے مین جسوقت نیچے آیا تو ارادہ کیا کہ جو کچھ مینے دیکہا اور سنا تہا علی سی بیان کرون لیکن علی نے میرے بیان کرنی سے پہلے ہی جو کچھ کہ مینے وہان دیکہا اور سنا تہا سب مجھسے کہدیا اوسوقت جانا مینے کہ جس مقام پر میرا گذر ہوا ہے حقتعالی نے وہ سب علی کو دکہلادیا ہے اور اوسکو اوس سے واقف کردیا ہے اور بعد اوسکے

عباس نے عرض کی کہ یا رسول خدا مجھکو کچھ وصیت کرو کہ اوسپر میں عمل کرون فرمایا کہ لازم ہی تجھکو دوستی کہنی علی بن ابیطالب سے اور
میںنے پھر عرض کی وصیت کچھ اچھی تو یہی فرمایا حضرت نے اور فرمایا کہ قسم ہے اوس شخص کی کہ جسنے مجھکو بحق راستی پیغمبر کر کے بھیجا ہے کہ
حقتعالی کسی نیکی کو بندہ کی قبول نہین کرتا ہی یہانتک کہ دوستی علی کی سوال کرے اور حال یہہ ہے کہ وہ بہتر جانتا ہے لیکن اوس سے
سوال کریگا پس اگر وہ علی کو دوست رکھتا تہا اور کہی میں دوستدار علی کا ہون تو خدا تعالی اوسکی عمل نیک کو قبول کریگا اور اگر علی کا دوستدار نہو گا
تو اوسکی اعمال نیک سے کچھہ سوال نہوگا اور حکم ہوگا کہ اسکو دوزخ مین لیجاؤ اور قسم ہے اوس شخص کی کہ جسنی مجھکو پیغمبر کرکے بھیجا کہ آتش دوزخ زیادہ غضبناک
ہے دشمن علی پر اوس شخص سے کہ جو دعوی کرتا ہی کہ خدا کی فرزند ہی اور اے ابن عباس اگر ملائکہ مقربین اور انبیاء مرسلین جمع ہون علی کی
دشمنی پر اور حال یہہ ہے کہ وہ ایسا کرینگے تو حقتعالی اونکو بہی عذاب کریگا ابن عباس نے عرض کی کہ یا رسول خدا کوئی ایسا بہی ہوگا کہ علی سی دشمنی
کرے فرمایا کہ ہان اے ابن عباس ایک قوم ہوگی کہ گمان کرینگے وہ کہ میری امت مین سی ہین اور حال یہہ ہے کہ اونکو اسلام مین کچھہ بہرہ نہین ہے
اے ابن عباس علامت علی کی دشمنی کی اونمین یہہ ہے کہ وہ غیر کو علی پر فضیلت دینگے اور بزرگی دینگے اے ابن عباس حقتعالی نے کسی پیغمبر کو مجھسے زیادہ
بزرگ پیدا نہین کیا ہی اور کسی وصی کو علی سی زیادہ بزرگ پیدا نہین کیا ہی اے ابن عباس مخالفت کر تو اوسکی کہ جو مخالفت کرے علی کی اور علی کے
مخالفونکا تو ہرگز دوست اور ناصر نہو اور ابن عباس نے روایت کی ہی کہ شب معراج کی صبحکو جناب محمد صلعم دلتنگ تہی اس جہت سی کہ کفار
اعتبار نکرینگے بیان حق پر جانکا کہ ایک شب مین سات آسمانونکی سیر کیونکر کی اور بہشت اور دوزخ کو مطلع دیکہا ابوجہل لعین آیا اور حضرت کے روبرو
بیٹہہ گیا اور از راہ ہنسی کے کہا کہ جو کچھہ تمکو خبر تازہ خدا کی پاس سی آئی ہی وہ اوسکو بیان کر حضرت نے فرمایا کہ شبکو مجھکو بیت المقدس مین لیگئے
تہے ابوجہل نے کہا کہ ایک شب مین بیت المقدس پہونچے ہو یا حضرت نے فرمایا کہ ہان ابوجہل نے کہا کہ جو کچھہ مجھسے تو کہتا ہی وہ اپنی قوم سی کہیگا حضرت نے
آواز دی کہ اے اولاد کعب بن لوی یہان آؤ سب جمع ہوئے اور کہا کہ کیا کہتا ہے اے محمد فرمایا کہ جانو تم کہ کل شبکو مجھکو بیت المقدس مین لیگئے
تہے اور پہر واپس آئی اون لوگونے یہہ بات سنکر بہت تعجب کیا اور کوئی تو تالیان بجاتا تہا اور کوئی سیٹی مارتا تہا اور ضعیف الایمان آدمی جو کچھہ کہ ظاہر
مین مومن بیان کا کرتی تہی سب مرتد ہوگئی اور کہا کہ یہہ جہوٹ ہے ابوجہل نے کہا کہ اگر تو راست گو ہی تو بیت المقدس کے علامتونکو بیان کر حضرت نی سب
علامتین اوسکی بیان کین اور اوسکی اوکی بہی سب نشان اور پتی بتلائی اور فرمایا حضرت نے کہ بعضی علامتونمین جو مجھکو شبہہ ہوا تو خدا تعالی نے اوسکا شکل
میری آنکہونکی آگے بنا کر رکہدیا مین اوسکو دیکہتا جاتا تہا اور قوم کو بتلاتا تہا وہ آپسمین کہتے تہی کہ درست کہتا ہی اور اون لوگونے حضرت
سے پوچہا کہ ہمارا قافلہ جو شام کو گیا ہے اوسکی کیا خبر ہے فرمایا کہ اونکو روحا مین میں نے چہوڑا ہی اور ایک اونٹ اونکا گم ہوگیا تہا اوسکو وہ تلاش
کرتی تہی اور اونکی دو میان مین کچھہ پانی تہا اور مین پیاسا تہا مینے اوس پانیکو طلب کیا تو اونہونے ایک قدح پانیکا مجھکو دیا اور مینے پانی پیکر
وہ قدح اونکو واپس کردیا جسوقت وہ یہان پہونچینگے تو اون سے تم دریافت کرلینا اونہون نے کہ یہہ علامات دوسری ہین اور فرمایا حضرت نی کہ
فلانا اور فلانا اونٹ پر بیٹہے تہی اور وہ اونٹ اونکا مجھسے بدک کر بہاگا اور فلانا اونٹ پر سے گر پڑا اور ہاتہ اوسکا ٹوٹ گیا اور کہا
اونہون نے کہ یہہ ایک اور علامت ہے اور کہا کہ قافلہ کا حال بیان کر کہ ہر ایک کس کس حال پر ہے فرمایا حضرت نے کہ مین ہر ایک کا
حال بیان کرتا تہا اور جو کسی کے وصف مین شبہہ ہوتا تہا تو خدا تعالی اوسکی صورت میرے سامنے کر دیتا تہا مین اوسکو دیکہکر بتلا دیتا
تہا اور کہتا تہا کہ فلان روز وہ صحرا مین پہونچے ہین اور آگی قافلہ کے ایک اونٹ خاکستری رنگکا اور کل کو وقت طلوع آفتاب
وہ قافلہ داخل ہوگا اور وہ منتظر تہی کہ اگر قافلہ وقت طلوع آفتاب کے یہان نہ پہونچیگا تو کہینگے ہم کہ تو جہوٹ کہتا تہا
جب آفتاب نکلا تو ایک شخص نے کہا کہ قسم ہے خدا کی آفتاب نے طلوع کیا دوسرے نے کہا کہ واللہ یہہ آتا ہے اونٹ اورق کا کہ قافلہ کے
جسوقت وہ پہونچے قافلہ مین سب علامتین جو کہ بیان کی ہوئی دیکہیں تو کہنے لگے کہ واللہ ہمنے ایسا نہ دیکہا ہے اور نہ

سُننا ہے نہیں ہے یہہ مگر جادو ظاہر کرکے جادو کر کے جمکو اوس نے دکہلایا تہا ۔ ہمنے اس قصہ مین کثرت سے روایتین طرح طرح کی ہین واسطے اختصار کے اسقدر لکہی گئی ہین اور انشاء اللہ تعالی سورہ والنجم مین بہی کچہ ذکر معراج کا مرقوم ہوگا اور ایک روایت بحار مین ہین لکہا ہے کہ جناب رسولخدا صلعم فرماتے تہے کہ شب معراج مینے دو آدمیونکو دوزخ مین دیکہا کہ وہ تخت پر بیٹہے ہین اور دونون کے ہاتہ مین دو پنکہے ہین جسوقت شعلہ آگ کا اونکے جلانیکو آتا ہے تو وہ اوسکو پنکہون سے دفع کرتے ہین مینے جبرئیل سے پوچہا کہ یہہ کون ہین کہا ایک تو نوشیروان ہے اور اوسکے ہاتہ مین پنکہا عدالت کا ہے کہ وہ عدل اور انصاف کرتا تہا اور دوسرا حاتم ہے اور اوسکے ہاتہہ مین پنکہا سخاوت کا ہے کہ وہ سخاوت کیا کرتا تہا خدا تعالی نے اون کے افعال نیک کے پنکہے بنا دئے ہین کہ وہ اوس سے شعلہ کو دفع کرتے ہین لیکن بسبب مشرک ہونیکے بہشت اونکو نصیب نہوگی شرک پر بہشت حرام ہے اور کہتی ہین کہ رسولخدا صلعم عورتونکو بہت نصیحت کرتے تہے اور فرماتے تہے کہ تم ڈرو خدا سے کہ مینے دوزخ مین عورتین بہت دیکہی ہین اور مرد یہین سے اکثر تونگر اور دولتمند آدمی دیکہے ہین اور جسطرح سے کہ خدا تعالی نے ہمارے پیغمبر کو معجزے دئے ہین اور اونکو معراج عطا کیا ہے اور بہت نشانیان اپنی قدرت کی دی ہین ایسی ہی حضرت موسے کو بہی معجزہ دئے ہین چنانچہ فرماتا ہے وَآتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ اور دی ہمنے موسی کو کتاب توریت وَجَعَلْنَاهُ اور کردیا ہمنے اوس کتاب کو هُدًى لِبَنِي إِسْرَائِيلَ ہدایت کرنیوالے واسطے بنی اسرائیل کے اور کہدیا ہمنے اونکو أَلَّا تَتَّخِذُوا مِنْ دُونِي یہہ کہ پکڑو تم سوائے میرے کسیکو یعنے نہ مقرر کرو تم اور نہ جانو تم سوائے میری کسیکو وَكِيلًا کارساز اور پروردگار کام کا بنانیوالا ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا اولاد اوس شخص کو کہ اوٹہایا ہے ہمنے اوسکو کشتی مین مَعَ نُوحٍ ہمراہ نوح کی اور جنکو ہمراہ نوح کی اوٹہایا ہے وہ سام ہے بیٹا نوح کا کہ جسکی اولاد مین بنی اسرائیل ہین اور ان لا تتخذوا کو ابوعمرو نے یاسے پڑہا ہے غائب کا صیغہ اور وکیلا جمع کی معنے مین ہے اور ذریۃ مفعول ہے تتخذوا کا اور یا منادی ہے اور حرف ندا کا اوسمین سے محذوف ہوگیا ہے اور بعضی کہتے ہین کہ وہ مجرور ہے اور بدل ہے بنی اسرائیل سے یعنے فرماتا ہے خدا کہ اولاد سام ہین جسکو کہ ہمنے کشتی مین اوٹہایا ہے کسیکو اپنا کارساز مت پکڑو اور یا یہہ معنی ہین کہ سوائے میرے کسیکو اپنا کارساز مت پکڑو اسی بنی اسرائیل اولاد اوس شخص کی کہ اوٹہایا ہے ہمنے اوسکو کشتی مین ہمراہ نوح کے اور یا یہہ معنی ہین کہ ہدایت ہے واسطے بنی اسرائیل کے کہ اولاد اوس شخص کی ہین کہ اوٹہایا ہے ہمنے اوسکو کشتی مین ہمراہ نوح کے اور حاصل یہہ ہے کہ ای بنی اسرائیل تمہارے باپ کو ہمنے ہمراہ نوح کی کشتی مین اوٹہایا ہے اور اوسکو کشتی مین بیٹہا کر طوفان سے نجات دی ہے مجہکو ہی تم یاد کرو اور شکر میرا ادا کرو إِنَّهُ تحقیق کہ وہ نوح كَانَ عَبْدًا شَكُورًا تہا بندہ شکر کرنیوالا ہر حال مین کہانے اور پینے مین اور اوٹہنے مین اور بیٹہنے مین اور سوار ہونے مین اور پیدل چلنے مین تمکو بہی چاہیے کہ نعمت کا شکر مین اونکی پیروی کرو تا کہ زیادتی نعمت کی ہو واسطے تمہاری اور امام باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حضرت نوح ہر صبح اور شام کو کہتے تہی کہ اللهم انی اشہدک انہ ما اصبح و امسی بی من نعمۃ او عافیۃ فی دینی او دنیای فانہا منک وحدک لا شریک لک لک الحمد و لک الشکر بہا حتی ترضی و بعد الرضا سو واسطے خدا تعالی نی اونکا نام عبد شکور رکہا اور حاصل اسکا یہہ ہے کہ خداوندا گواہ کرتا ہون مین تجہکو اس امر پر کہ جو کچہہ صبحکو اور شام کو کوئی نعمت یا عافیت مجہکو حاصل ہوتی ہے میرے دین مین یا میری دنیا مین تو وہ سب تیرے لطف سے ہی کیا ہے تو کہ شریک نہین ہے کوئی تیرا اور تیرے ہی واسطے ہے حمد اور شکر ہے اوس نعمت کا کہ یہانتک راضی ہو تو بعد راضی ہونیکے اور کہتی ہین کہ جسوقت حضرت نوح کہانا کہاتے تو کہتے کہ الحمد للہ الذی اطعمنی و لو شاء اجاعنی یعنی شکر ہے واسطے اوس خدا کے کہ جسنے کہانا کہلایا مجہکو اور اگر چاہتا بہوکا رکہتا وہ مجہکو اور جسوقت پانی پیتے تو کہتے کہ الحمد للہ الذی سقانی و لو شاء اظمانی یعنی شکر ہے واسطے خدا کی کہ جسنے سیراب کیا مجہکو اور اگر چاہتا پیاسا رکہتا مجہکو اور جسوقت لباس پہنتے تو کہتے کہ الحمد للہ الذی کسانی و لو شاء اعرانی یعنے شکر ہے واسطے خدا کے کہ جسنے کپڑا پہنایا مجہکو اور اگر چاہتا برہنہ رکہتا وہ مجہکو اور جسوقت کفش پہنتا تو کہتا کہ الحمد للہ الذی حذانی و لو شاء احفانی یعنی شکر ہے واسطے خدا کے کہ جسنے جوتا پہنایا مجہکو اور اگر چاہتا برہنہ پا رکہتا وہ مجہکو یہہ سبب ہے اوسکے عبد شکور ہونیکی اور جو خدا تعالی نے حکم کیا بنی اسرائیل کو خدا کے واحد جاننے کا اور شرک کے ترک کرنیکا تو بعد اوسکے اون چیزون کو بیان کرتا ہے کہ جو اون سے سرزد ہوگی چنانچہ فرماتا ہے کہ

وَقَضَيْنَا إِلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ اور اعلام کیا اور وحی کی ہمنے طرف بنی اسرائیل کی فِي الْكِتَابِ بیچ کتاب توریت کے قضی کے معنے فیصل کرنے کی ہین اور یہی
قاضی نکلا ہے اور خلق اور احداث اور ایجاب کے معنے مین بھی ہے اور اعلام اور اخبار کے معنے مین بھی آتا ہے اور یہان بھی معنے مراد ہین اور وحی کی معنی
مین بھی کہتے ہین پس خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ خبر کی ہمنے توریت مین کہ اے بنی اسرائیل لَتُفْسِدُنَّ البتہ فساد کروگے تم فِي الْأَرْضِ بیچ زمین شام کے مَرَّتَيْنِ دو مرتبہ یعنی
دو بار تمسے فساد ظاہر ہوگا پہلے توریت کی مخالفت اور شعیا پیغمبر کا اور نہ سنا حکم ارمیا پیغمبر کا اور دوسرے قتل کرنا زکریا اور یحییٰ کا اور قصد ہلاک کرنے عیسیٰ کا خدا تعالیٰ نے اونکو خبر
کی یہی کہ تم دو فساد کروگے وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيرًا اور البتہ بلند ہوگے تم بلند ہونا بڑا کہ بہت سرکشی کروگے تم میری اطاعت سے اور تکبر کروگے تم میری
بندونسے اور ظلم کروگے تم اونپر فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ أُولَاهُمَا پس جس وقت کہ آئی وعدہ عذاب پہلی اون دو فسادونمین کا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ بھیجینگے ہم اوپر تمہارے
اور غالب کرینگے ہم تمپر عِبَادًا لَنَا بندونکو کہ واسطے ہمارے ہین کہ ہمنے اونکو پیدا کیا ہے أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ صاحب خوف اور لڑائی سخت کی کہتے ہین
کہ وہ جالوت ہے کہ اوسنے بنی اسرائیل کو تنگ کیا اور مارا اور لوٹا تہا اور پہر اوسنے طالوت کی لشکر سے شکست کہائی اور داؤد کی ہاتھ سے مارا گیا
اور بعضے کہتے ہین کہ مراد اوس سے سنحاریب ہے کہ زمین عمالقہ کا تہا اور بعضے کہتے ہین کہ سنی اوسکے ہین کہ جب ہو بین آدمین لونکی مانند عکی
اور آنکہین اونکی مانند برق کی ہون فَجَاسُوا خِلَالَ الدِّيَارِ پس داخل ہوئے وہ درمیان گہرون کی واسطے قتل اور قید اور غارت کے کہ ڈہونڈہ کر تمکو قتل کرین اور
جیسونکو قید کرین اور توریت کو جلا دین اور مسجدونکو مسمار کرادین اور ہم اونکو جبر اور قہر کرکے منع نکرینگے اور اسقدر وہ تمکو قتل کرینگے کہ گہرون
مین تمکو تلاش کرتے ہوئے پہرینگے کہ کوئی باقی تو نہین رہا ہے وَكَانَ اور ہے یہ وعدہ وَعْدًا مَفْعُولًا وعدہ کیا گیا کہ علم ہمارا اوسکے واقع
ہونیکے متعلق ہوا ہے ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ پہر پہیرین ہم واسطے تمہارے غلبہ کو اور دولت کو اور ملک کو کہ غالب ہوجاؤ تم کرۃ بمعنے رجعت اور
دولت ہے یعنے پہیرین ہم واسطے تمہارے غلبہ کو عَلَيْهِمْ اوپر اونکے کہ تم غالب ہوجاؤ اون لوگونپر کہ جنہونسے تمکو قتل اور غارت
کیا تہا اور یہہ اصطلاح ہے کہ کہتے ہین کہ بہمن بن اسفندیار کے دلمین خدا تعالیٰ نے رحم ڈالا اوسنے قیدی بنی اسرائیل کے شام کو روانہ کیے اور
حضرت دانیال اونپر بادشاہ ہوئے اور طالوت کو خدا تعالیٰ نے جالوت پر غالب کیا اور پہر دولت بنی اسرائیل کیطرف رجوع کی اور آدمی بہی اونکے
کثرت سے ہوگئے چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ وَأَمْدَدْنَاكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ اور مدد کرینگے ہم تمہاری ساتھ مالونکی اور بیٹونکی وَجَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرَ نَفِيرًا اور
کرینگے ہم تمکو بہت زیادہ باعتبار عدد اور شمار کے کہ تم بہت آدمی ہوجاؤ تاکہ مجتمع ہوکر دشمن کا مقابلہ کرو اور نفیر مردونکی عدد کو کہتے ہین
اور صحیح لغت مین یہہ آتا ہے إِنْ أَحْسَنْتُمْ أَحْسَنْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ اگر نیکی کروگے تم تو نیکی کروگے تم واسطے نفسون اپنے کے کہ اوسکا ثواب تمکو پہونچیگا وَإِنْ أَسَأْتُمْ
فَلَهَا اور جو بدی کروگے تم پس واسطے اون نفسون تمہاری کی ہے کہ عذاب اوسکا تمہارے نفسون کو پہونچیگا اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی کسیکے
ساتھ نیکی یا بدی کرتا ہے وہ واسطے اوسکے کچھہ نہین کرتا ہے بلکہ اپنے نفس کے واسطے کرتا ہے چنانچہ جناب امیر علیہ السلام نے بہی فرمایا ہے کہ مینے
کسیکے ساتھ نیکی نہین کی ہے اور بدی بہی نہین کی ہے اور یہی آیت تلاوت فرمائی اور فرماتا ہے خدا کہ فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ الْآخِرَةِ پس
جس وقت آئی وعدہ دوسرے فساد کے عذاب کا کہ جب تم دوسری مرتبہ فساد کرو اور زکریا اور یحییٰ کو قتل کرو تو بہیجین ہم ایک شخص کو غالب
کرکے لِيَسُوءُوا وُجُوهَكُمْ تاکہ برا کرین وہ موہون تمہارے کو یعنی وہ شخص اور ہمراہی اوسکے کہ آثار غم اور اندوہ کے تمہارے
چہرون پر ظاہر ہون اور وہ تمکو قتل کرین وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ اور تاکہ داخل ہون وہ مسجد بیت المقدس مین
كَمَا دَخَلُوهُ جیسے کہ داخل ہوئے تہے وہ اوس مسجد مین أَوَّلَ مَرَّةٍ پہلی مرتبہ اور خراب کیا تہا اور تمہاری اوسکو
اور اوسکو ڈہا دیا تہا وَلِيُتَبِّرُوا اور تاکہ ہلاک کرین اور نیست کرین مَا عَلَوْا اوس چیز کو کہ غالب ہوئے ہین وہ اوسپر تمہارے
...ن سے تَتْبِيرًا ہلاک کرنا سخت کہ کچھہ باقی نچہوڑین عَسَىٰ رَبُّكُمْ قریب ہے پروردگار تمہارا پیچہے عذاب دوسرے
اد... کہ یہہ کہ رحم کرے تمکو اگر توبہ کرو تم اور پہر صاحب ثروت تمکو کردے وَإِنْ عُدْتُمْ عُدْنَا اور اگر عود کرو تم کہ پہر نافرمانی کرو تم اور فساد کرنے پر مستعد ہو تم

تو غلبہ شود کرینگے ہم کہ ہم پہر تمکو عذاب کرینگے اور ایسا ہی ہوا کہ اونہون نے رسولخدا کو جہٹلایا اور اونکے قتل کا قصد کیا حق تعالی نے غلبہ دیکر جناب
رسولخدا صلعم کو اونپر غالب کیا کہ حضرت نے بنی قریظہ کو قتل کیا اور بنی نضیر کو جلاوطن کیا اور باقیونکی گردنپر جزیہ رکہا یہہ تو عذاب دنیا کا تہا اور آخرت
کے عذاب کو خدا تعالی بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وجعلنا جہنم للکافرین حصیرا اور کیا ہمنے دوزخکو کافرونکے واسطے قیدخانہ گہیرنیوالا اور واضح ہو کہ علماء کو
اس قصہ مین بہت اختلاف ہے ہر ایک مفسر ایک قصہ علیحدہ لکہتا ہے لیکن جو کچہ کہ زیادہ مشہور ہے اور کچہ نہیں اوسکو لکہتا ہون اور بعد اوسکے اوس امر کا ذکر کرونگا
جس امر کیطرف ان آیتونمین اشارہ روایات سے پایا جاتا ہے لیکن جو کچہ کہ ان آیتونکی تفسیر مین مشہور ہے اور کتب تواریخ مین مذکور ہے وہ یہہ ہے
کہ جسوقت سلطنت بنی اسرائیل کی ملک شام مین صدیقہ کو پہونچی کہ وہ اولاد مین سے حضرت سلیمان کی تہا تو اطراف کے بادشاہون نے اوسکے
ملک کی طمع کی اور وہ ایکمرد ضعیف الحال اور لنگڑا تہا یہہ جانکر پہلے تو سنحاریب نے اور شام کی لینے کے ارادہ پر آیا اور وہ بادشاہ موصل
کا تہا اور بعد اوسکے سلیمان بادشاہ آذربائیجان کا پہونچا اون دونون بادشاہونکی لشکرون نے آپسمین لڑائی شروع کی اور بیت
المقدس نے ظہور کیا وہ دونون لشکر ہر ایک لشکر سے خوف کرکے بہاگ گئے اور لوٹ اور غنیمت اون دونون لشکرون کی بنی اسرائیل کے
ہاتہ آئی اور بعد اوسکے شاہ روم اور شاہ صقالیہ اور سلطان اندلس لشکر جرار ہمراہ لیکر شام کو روانہ ہوئے اور بیت المقدس کے
جمع ہوئے اور وہ بہی آپسمین خوب جنگ کرکے اور ہر ایک دوسرے سے خوف کرکے بہاگ گئے بنی اسرائیل کی دعا کے سبب سے اونکی مال بہی
بنی اسرائیل کے ہاتہ آئے جسوقت پانچون لشکرون کی لوٹ اونکی ہاتہ آئی اور مالدار ہوگئے تو اپنی حد سے گزر گئے اور حکم توریت کو بالا
طاق رکہکر خدا تعالی کی نافرمانی اور ظلم اور گناہونمین مشغول ہوئی ہر چند حضرت ارمیا پیغمبر نے اونکو نصیحت کی اور فرمایا کہ جو کچہ توریت مین
مقرر ہوا ہے اور لکہا ہے اوسکے موافق یہہ فساد پہیلا ہے اس سے درگزر کرو اور باز آؤ اور غضب الٰہی مین اپنی تئین گرفتار مت کرو بنی
اسرائیل کچہ نہ سنا اور افعال بد کرتے رہے حق تعالی نے بخت نصر مجوس کو کہ وہ کاتب سنحاریب کا تہا اور اوسکی فوت ہونیکے بعد اوسکی وصیت
کے موافق وہ بادشاہ ہوا تہا بنی اسرائیل پر بہیجا اوسنے بنی اسرائیل سے لڑنا شروع کیا اور آخر کو اونپر غالب ہوا اور مسجد کو ڈہا دیا اور توریت
کو ہر جگہہ سے تلاش کرکے جلا دیا اور ستر ہزار بنی اسرائیل کو قتل کیا یہہ عقوبت پہلی تہی بنی اسرائیل کے واسطے اور بعد اوسکی کورش ہمدانی
نے کہ اوسنے بنی اسرائیل سے ایک عورت کی درخواست کی تہی یہہ خبر سنی اور مال کثیر اور تیس ہزار معمار اور مزدور ہمراہ لیکر بیت المقدس کو
روانہ ہوا اور تیس برس بیت المقدس کے تعمیر کرنے مین مشغول رہا یہانتک کہ اوسکو بناکر پہلی حالت پر کردیا اور بعد اوسکے بنی اسرائیل پہر
آسودہ اور خوشحال ہوگئی اور مال اور اولاد کی اونکی کثرت ہوئی پہر مخالفت خدا کی اونہون نے اختیار کی اور حضرت یحییٰ معصوم کو قتل کیا اور
حضرت عیسیٰ کے قتل کا ارادہ کیا خدا تعالی نے طیطوس رومی کو کہ نصرانی تہا اونپر غالب کیا اور اوسنے دوسری بار مسجد کو خراب کیا اور بنی اسرائیل کے مال اور
اولاد جتنی لوٹ کر لیگیا یہہ عقوبت دوسری تہی بنی اسرائیل کو واسطی اور حذیفہ نے جناب رسول خدا صلعم سے روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ جسوقت
اسرائیل ظلم اور تعدی کرنے مین حد سے گزر گئی اور پیغمبرونکو اونہون نے قتل کیا تو خدا تعالی نے بخت نصر کو اونپر غالب کیا اور بادشاہی اوسکی سات سو برس
تک تہی وہ لشکر جرار اور سپاہ بیشمار لیکر بابل سے بیت المقدس پر آیا اور اوسکا محاصرہ کرکے اور مسمار کرکے شہر کے اندر آیا اور ستر ہزار مرد اونمین قتل کئے
اور ستر ہزار کو قید کیا اور مال اور اسباب سب کا لوٹ لیا اور جہانتک زر آرائش اور سامان بیت المقدس کا سب لیکر دیکی بابل کو لیگیا اور بنی اسرائیل سو برس
اوس زمانہ کا پیغمبر تہا اوسکو خدا تعالی نے وحی کی کہ کورش بادشاہ فارس سے کہہ دو کہ وہ موافق کہے کہ بنی اسرائیل کو بخت نصر کی ہاتہ سے رہائی دلاوی اور جو کچہ
اسباب آرائش بیت المقدس کا ہے اوس سے لیکر پہر اوسی محل اور جگہہ پر اوسکو رکہوادے اوسنے لشکر کثیر ہمراہ اپنے لیا اور بابل پر پہونچا اور جنگ کی
بخت نصر پر غالب آیا اور بنی اسرائیل کو رہا کردیا اور اسباب بیت المقدس کا واپس لاکر جسجگہہ کہ وہ پہلے رکہا تہا وہان رکہدیا اور بنی اسرائیل نے دوسری دفعہ
تو بہی اور برسون تک فراغت سے رہے اور بعد اوسکے اونہون نے حق تعالی کی نافرمانی شروع کی خدا تعالی نے ایک بادشاہ کو بہیجا اوسنے اونپر غالب کیا کہ وہ لشکر

بنی اسرائیل کو اونسنی قتل کیا اور بیت المقدس کو جلادیا خدا تعالی دعا سے فرداً انکو بنی اسرائیل کی پاس ایک پیغمبر بہیجکے توریت کے حکمونکو بہی نیا اور تازہ کرین کہ وقت نازل ہونے
خدا کے اونکو کچہہ عذر نہو اور صدیقیہ کہ حضرت سلیمان کی اولاد مین سی تہا بنی اسرائیل کا بادشاہ تہا اور اوسکے زمانہ مین خدا تعالی نے حضرت شعیا کو
پیغمبر کرکے بہیجا وہ آئی اور بنی اسرائیل کو اونہون نی نصیحت کی اور عیسے اور محمد علیہما السلام کی آنیکی خوشخبری دی اور بادشاہ کو بشارت دی کہ عنقریب
ایک پیغمبر ہوکر آئیگا اور دراز گوش پر سوار ہوگا اور بعد اوسکے ایک شخص پیغمبر ہوکر آئیگا کہ وہ اونٹ پر سوار ہوگا اور کل اطراف مین انکا پرچم اور دین ہم کردیگا اور
آوازہ اسلام کا تمام عالم مین پہونچیگا اور صدیقیہ کی وفات کے دن نزدیک پہونچے اور بیمار ہوا تو وہ سنحاریب بابل کا تیس ہزار آدمی ہمراہ لیکر آیا اور
بیت المقدس کا اوسنی محاصرہ کیا صدیقیہ اوسکی خبر سنکر بہت متفکر ہوا اور حضرت شعیا اوسکی پاس آئی تو اوسنی کہا کہ مین بیمار ہوگیا ہون اور
اوس مقدمہ مین کچہہ تدبیر نہین جانتا ہون شعیا کو وحی پہونچی کہ بادشاہ کو وصیت کرکے کوئی خلیفہ اپنے واسطے مقرر کری جو کہ لیاقت بادشاہی کی
رکہتا ہو جس وقت بادشاہ نی یہہ سنا تو قبلہ کیطرف مونہہ کرکے بہت رویا اور نیت خالص سے دعا کی اور خدا کو پکارا حضرت شعیا کو وحی آئی کہ
بادشاہ سی کہہ کہ ہمنے تیری دعا کو قبول کیا اور پندرہ برس تیری عمر مین زیادہ کئی اور تجہکو اور تیرے لشکر کو سنحاریب سے رہائی دی حضرت شعیا نے
صدیقیہ کو بشارت دی وہ اوسیوقت تندرست ہوگیا اور خدا کا شکر اوسنی ادا کیا اور شعیا سی کہا کہ خدا تعالی سے دریافت کر کہ ہم بادشاہ ظالم
کیا تدبیر کرون اور اوسکے دفع کیواسطی کیا علاج کرنا چاہئے حق تعالی نی فرمایا کہ اوسکے شر کو مینے تجہسے دفع کیا کل صبح تو خواب سے بیدار ہوگا اوس بادشاہ
کے لشکر کو مردہ پائیگا مگر سنحاریب کو مع پانچ آدمیونکی زندہ رہیگا دیگر روز صدیقیہ سنحاریب کے لشکر مین آیا دیکہا کہ سب موئی ہوئی پڑی
ہین سنحاریب کو طلب کیا اور درمیان مردونکی پانچ آدمی زندہ پائی اونکو گرفتار کیا کہتے ہین کہ اون پانچ مین بخت نصر بہی تہا اونکو صدیقیہ نے
قید کیا اور خدا تعالی کا سجدہ ادا کیا صبح سی دوسری نماز تک سجدہ مین پڑا رہا اور سجدہ سے سر کو اوٹہا کر اپنے امرا کو حکم دیا کہ بادشاہ سنحاریب کو
مع پانچون قیدیونکے شہرون مین پہرائین اور منادی کرین کہ یہہ سزا اوسکی ہی کہ جو اپنی خدا پر دلیری کرے ستر روز اونکو پہرا اور ہر روز دو
روٹیان جو کی ہر ایک کو دیتی تہی سنحاریب نے صدیقیہ کو کہلا بہیجا کہ اس زندگانی سی تو ہمارا مرنا ہی بہتر ہے حکم کر کہ ہمکو مار ڈالین اوسنی
ارادہ کیا کہ اونکو مروا ڈالی خدا تعالی نے پیغمبر کو وحی کی کہ صدیقیہ کو کہہ کہ سنحاریب اور اون پانچون آدمیونکو جو کہ اوسکے ہمراہی ہین چہوڑدے تاکہ وہ
جاکر لوگونکو خبر کرین کہ خدا نی ہمارا یہہ حال کیا ہے صدیقیہ بادشاہ بنی اسرائیل نے اونکو بابل کو پہونچا دیا وہ بابل مین داخل ہوئے اور وہانکے
اپنی خبر کی اون لوگونکو پہنچی اونسے کہا کہ کیا ہمنے تمکو منع نہین کیا تہا کہ وہان مت جاؤ اور تمسے نہین کہا تہا کہ بنی اسرائیل کے
خدا کا مقابلہ تم نکر سکوگے اور سنحاریب بعد چند روز کے مرگیا اور بخت نصر برادر زادہ اوسکا کہ اوسکو اوسنی خلیفہ اپنا قایم کیا تہا قایم مقام اوسکا
بادشاہ ہوا اور سات برس بخت نصر نے وہان مقام کیا اور صدیقیہ بادشاہ بنی اسرائیل کا بہی مرگیا اور بنی اسرائیل مین بعد اوسکی ہرج مرج
اور فتنہ اور فساد بہت ہوا اور بادشاہی کیواسطے اونہون نے آپسمین کشت و خون بہت کیا اور حضرت شعیا پیغمبر نے اونکو بہت سمجہایا اور نصیحت کی
لیکن کچہہ فائدہ نہوا اور ہمیشہ شعیا جو اونکو منع اور زجر و توبیخ کرتے تہے تو اونہون نے ارادہ اونکی قتل کرنیکا کیا شعیا اونکے پاس سے بہاگے ایک درخت
کے اندر پوشیدہ ہوگئے اور وہ درخت پہٹ گیا اور شیطان نے اونکو اوس درخت کی خبر کی وہ آرہ لائے اور اوس سے اونہون نے اوس درخت کو چیر ڈالا حضرت
شعیا کے بہی دو ٹکڑے ہوگئے اور بعد اوسکی حق تعالی نی حضرت خضر کو اونکی پاس بہیجا خضر نے اونکو بہت نصیحت کی اور توریت کے احکام کی تجدید کی
اونکے کہنے پر بہی اونہون نے عمل نکیا اور اوس زمانہ مین بخت نصر اونپر غالب ہوا اور بقصد اونسنے قتل کئے کہ چلی اونکی خون سے بہر آئی
اور یہہ عقوبت دوسری تہی اور خضر وہانسے بہاگ کے ایسے جنگلمین جا پہونچی کہ جہان آدمی کا گزر نہوتا تہا اور جسوقت بخت نصر نے ملک
شام کو اپنے قبضہ مین کیا اور بنی اسرائیل کو قتل کیا تو حکم دیا کہ بیت المقدس کو منہدم کرین اور ہر ایک سپاہی کو حکم کیا کہ اپنی اپنی سپر خاک سے
بہر کر بیت المقدس مین ڈالین بیت المقدس خاک کی ڈہیری کر نشان اوسکا جاتا رہا اور ایک بیابان مثل کا ہوگیا اور بروایت سدی جو ہر بخت نصر کا قصہ حضرت عیسی کے ذکر مین

بنی اسرائیل مین سی توریت کو پڑہتا تہا جسوقت اس آیت پر پہونچا کہ فاذا جاء وعد اولٰہما تو بہا کا اور توریت کو رکہدیا اور دعا کی کہ خداوندا
اوس مرد کو مجہکو دکہلا دی کہ جسکے ہاتہہ عقوبت بنی اسرائیل کی ہے رات کو خواب مین دیکہا ایکو کہتا ہے کہ جسکو تو تلاش کرتا ہے وہ ایک فقیر اور محتاج
اور ضعیف الحال ہے اور بابل مین رہتا ہے اوسکو بخت نصر کہتے ہین وہ مرد اسرائیلی تونگر اور دولتمند تہا اور مال بہت رکہتا تہا اور نوکر اور
چاکر اور غلام اوسکے پاس بہت تہے وہ بابل کو گیا اور ایک مکان مین اوترا درویش اور محتاج اوس شہر کے اوسکی پاس آتے تہے اور
وہ اونکو خوب دیتا تہا اور نیکی اون سی کرتا تہا اور جو محتاج کہ اوس شہر مین تہا اوسکو بلاتا تہا اور دیتا تہا اور مہربانی اوسپر کرتا تہا ایکروز پوچہا کہ
اس شہر مین کوئی محتاج باقی نہین رہا ہے کہ جو یہان نہ آیا ہو اور مجہسی اوسنے کچہہ نہ لیا ہو لوگون نے کہا کہ ہان ایک شخص بخت نصر باقی ہے
اور وہ نہایت ناتوانی اور رنجوری سے طاقت نہین رکہتا ہے کہ یہان تک پہونچے وہ اسرائیل یہہ سنکر اوٹہا اور مع خادمون اور غلامون
اپنے کے بخت نصر کے پاس پہونچا اور دیکہا اوسکو کہ بیماری اور ضعف مین گرفتار ہے پوچہا اوس سے کہ نام تیرا کیا ہے کہا کہ بخت نصر اوس
اسرائیلی نے اپنے غلامونکو حکم کیا وہ اوسکو اوٹہا کر اپنے مکان پر لیگئے اور اوسکی خدمت بہت کی وہ اچہا ہوگیا اور لباس خوب اوسکو دیا
اور بہت سلوک نیک اوسکے ساتہہ کیا اور بعد اوسکے اوس اسرائیلی نے بابل سے اپنے وطن کو جانیکا ارادہ کیا بخت نصر رونے لگا اوس نے
سبب گریہ کا اوس سے پوچہا تو کہا کہ تیری مفارقت سے مین روتا ہون کہ تو نے اسقدر انعام کیا ہے اور مال و زر دیا ہے مجہکو اور مجہمین کسیطرح کی
قدرت نہین ہے کہ مین اسکے عوض مین کچہہ تیری خدمت کرون اسرائیلی نے کہا کہ عوض اسکا یہی ہے کہ میری ساتہہ تو عہد کر کہ جسوقت تو بادشاہ ہووے تو میرے
حال کی رعایت کرے اور ضرر اور ایذا مجہکو نہ پہونچاوے اور میری گہر کی آدمیونکو تکلیف نہ دے تو بخت نصر نے کہا ایعزیز تو مجہکو عاجز اور ناتوان حال دیکہکر
ہنسی کرتا ہے کہان مین اور کہان مرتبہ بادشاہی اسرائیلی نے کہا کہ مین ہنسی کی راہ سے نہین کہتا ہون بلکہ اسی طرح ہوویگی اور اسکو امان لکہدی اور وہ اپنے
وطن کو چلا گیا اور بادشاہ فارس کہ نام اوسکا صیحون تہا اوسنے ایک لاکہہ سوار کا ایک شخصکو امیر کرکے شام کو روانہ کیا کہ اوسکو اپنے قبضہ مین لاوے
اور اوس زمانہ مین بخت نصر اوس لشکر کے باورچی خانہ مین آمد و رفت رکہتا تہا واسطے طمع کہانیکے اور وہ امیر جسوقت شام مین پہونچا تو شام کو
بہت آباد پایا اور لشکر اور سوار اور پیادہ اور خزانہ اور قلعہ وہان بہت دیکہے گمان کیا کہ یہہ مہم سر نہوگی اور بخت نصر شام کی لوگونکی مجلسون مین
جاتا تہا اور احوال اونکا دریافت کرتا تہا اور اون سے کہتا تہا کہ تم بابل کو کیون نہین جاتے ہو کہ اوس جگہہ کثرت مال ہے اور خزانے ہین اور قلعہ اوس شہر کا
پر کوئی نہین ہے اور لشکر وہان باقی نہین رہا ہے اون لوگون نے کہا کہ باوجود کثرت لشکر کے ہم وہان نہین جاسکتے ہین اور اون سے جنگ نہین کرسکتے
ہین بخت نصر اس بہانہ سے اونکے حالات پر مطلع ہوگیا اور جانا کہ یہہ لوگ جنگ کرنے سے عاجز ہین اور اپنے لشکر مین آیا اور امیر اوس لشکر کا کثرت
شان اونکی دیکہکر اولٹا پہر گیا اور اپنے شہر مین پہونچکر صیحون سے کہا کہ وہان سپاہ بہت ہے اور ہمکو طاقت اون سے لڑنیکی نہین ہے اور صیحون جتنے
لشکر اس مہم سی دستبردار ہوا اور بخت نصر اوسکے لشکر مین کہتا پہرتا تہا کہ مجہکو شام کی لشکر کا حال خوب معلوم ہے مگر ڈرتا ہے بادشاہ کی مین کسیکے روبرو
بیان نکرون اونکا یہہ خبر بادشاہ کو پہونچی اوسنے بخت نصر کو بلایا اوس سے شام کی لشکر کا حال پوچہا کہا کہ اے بادشاہ مین شام مین گیا تہا اور احوال
اونکا دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ اگرچہ وہ شمار مین بہت ہین لیکن جنگ کرنے سے عاجز ہین اور جسکو کہ تو نے لشکر کا افسر کرکے بہیجا تہا وہ شہر
کے باہر اوترا تہا اور اون لوگون کی ضعف اور عاجزی سے خبر نہین رکہتا تہا اونکی کثرت کو سنکر ہراسان ہوگیا اور بدون جنگ کے وہان سے چلا آیا
بعد ایک مدت کی صیحون نے قصد کیا کہ شام کو لشکر روانہ کرے اور ایک تدبیر سے اوسکو فتح کرے لیکن اس فکر مین تہا کہ کسکو سردار لشکر کا کرے
کہ وہ اس مشکل کو حل کرے اور ملک شام کو اپنے قبضہ مین لاوے آخر کو اوسکی رائی نے یہی قرار پایا کہ اسیکو سردار لشکر کا کرکے بہیجنا چاہئے کہ جو اہل شام کی
حالات سے مطلع ہوا ہے کہ وہ تدبیر مملکت کی خوب جانتا ہوگا یہہ فکر کرکے بخت نصر کو طلب کیا اور امیر لشکر کا اوسکو کیا اور بخت نصر نے لشکر مین سے چار ہزار مرد [illegible] اور
بہادر منتخب کئے اور اونکو ہمراہ لیکر شام کو روانہ ہوا اور اسطرح کہ بہت آسانی سے فتح کرکر قتل کرنا شروع کیا اور اونکے گہرون مین داخل ہوکر خزانے اور مال

دفن کئے ہوئے باہر نکالی چنانچہ فرماتا ہے فجاسوا خلال الدیار اور جسوقت بخت نصر شام کو روانہ ہوا تہا اوسکے روانہ ہونیکے بعد صیحون مرگیا تہا وہان کے لوگون نے کہا کہ توقف کرنا چاہئے جسوقت لشکر شام سے مراجعت کریگا اوسوقت ارکان مملکت کی رائے جس شخص کے واسطے قرار پائیگی وہ بادشاہ ہوگا جسوقت بخت نصر مال اور دولت شام سے لیکر آیا تو لوگون نے اوسیکو بادشاہ اپنا کیا اور سدی نے روایت کی ہے کہ بنی اسرائیل مین ایک شخص تہا کہ جو خواب وہ دیکہتا تہا راست ہوتا تہا ایک شب اوسنے خواب مین دیکہا کہ ہلاک ہونا بنی اسرائیل کا اور خراب ہونا بیت المقدس کا ایک یتیم بابل کے رہنے والے کے ہاتہ سے ہے کہ اوسکو بخت نصر کہتے ہین وہ شخص یہہ خواب دیکہکر بابل کو گیا اور اوس لڑکے یتیم کو تلاش کیا پہنچے اوسکی ماں کے گہر کے رہنمائی کی وہ اوسکی ماں کی پاس گیا اور پوچہا کہ تیرا بیٹا کہان ہے کہا کہ لکڑیان لینے یعنی جنگل کو گیا ہے اور بعد اوسکے وہ گٹہا لکڑی کا اپنے سر پر رکہے ہوئے وہان آیا اور تین درہم کو اوسکو فروخت کیا اور ایک درہم کا کہانا اور ایک درہم کی روٹیان اور ایکدرہم کی شراب وغیرہ خرید کرکے نوش کی اسرائیلی نے کہا کہ آج تیسرا روز ہے کہ تیرے گہر مین تیرے واسطے خدمتگاری کرتا ہون میرا حق تجہپر واجب ہوگیا ہے میری حاجت کو روا کر کہا کہ کیا ہے حاجت تیری اسرائیلی نے کہا کہ حاجت میری یہہ ہے کہ مجہکو ایک خط امان کا لکہدے کہ جسوقت تو بادشاہ ہو تو مین امن مین رہون اور کوئی ضرر تجہسے مجہکو نہ پہونچے بخت نصر نے کہا کہ کیا یہہ بات سچ ہے یا مجہسے تو ہنسی کرتا ہے کہا کہ مین تجہسے ہنسی نہین کرتا ہون بلکہ حقیقت مین اسیطرح ہے اور بہت خوشامد بخت نصر کی اوسکی ماں نے کی اور کہا کہ اسمین کیا نقصان تیرا ہے لکہدے اوسکو ایک خط امان کا لکہکے کیون نہین دیتا ہے بخت نصر نے اوسکو ایکٹکڑا خط امان کا لکہدیا اور اوس اسرائیلی نے اوسکو خلعت عطا کیا اور اوس زمانہ مین بادشاہ بنی اسرائیل کا حضرت یحیی ابن زکریا کی عزت اور توقیر بہت کرتا تہا اور بے مشورہ اور حکم یحیی کی کوئی کام کرتا نہ تہا وجہ اوسکی یہہ تہی پہلے شوہر سے ایکدختر رکہتی تہی کہ خوبصورت اور صاحب جمال تہی اور وہ عورت بوڑہی ہوگئی تہی بادشاہ کا ارادہ تہا کہ کوئی عورت جوان اپنے عقد مین لاؤن اوس عورت نے کہا کہ دختر میری صاحب جمال ہے اوسسے اپنا نکاح کرلے بادشاہ نے کہا کہ یحیی سے پوچہونگا اگر وہ فتوی دیگا زوجہ کی دختر سے نکاح کرینکا اور کہیگا کہ یہہ حلال ہے تو اوس سے اپنا عقد کرونگا جسوقت حضرت یحیی سے پوچہا تو اونہون نے فرمایا کہ جائز نہین ہے اوس عورت کو حضرت یحیی پر بہت غصہ آیا اور خاموش ہو رہی اور ایک شب بادشاہ کو نشہ کی چیز کہلائی اور حالت مستی مین دختر کو آراستہ کرکے بادشاہ کے روبرو جلوہ گر کیا بادشاہ نے عالم مستی مین اوس دختر کیطرف رغبت کی دختر نے اپنی ماں کی تعلیم کرنے سے انکار کیا اور کہا کہ جبتک تو میری حاجت کو روا نکریگا تو مین یہہ کام نکرونگی بادشاہ نے پوچہا کہ حاجت تیری کیا ہے کہا کہ سر یحیی بن زکریا کا طشت مین رکہکر روبرو آئے بادشاہ نے کہا کہ وائے تجہپر کوئی اور حاجت طلب کر اوس دختر نے کہا کہ سوا اسکے اور کوئی حاجت میری نہین ہے اور جسوقت اوسنے بہت مبالغہ کیا تو بادشاہ راضی ہوا اور حکم کیا کہ سر یحیی کا کاٹکر اور طشت مین رکہکر اوسکی پاس لاؤ مین جسوقت سر مبارک یحیی کا طشت مین آیا تو وہ سر گویا ہوا زبان فصیح کہتا تہا کہ اے بادشاہ تجہکو یہہ دختر حلال نہین ہے اور خون اوسکا طشت مین جوش کرتا تہا اور اوس خونپر خاک ڈالتے تہے تو اوسمین سے بہی وہ جوش کرکے نکلتا تہا یہانتک کہ خاک ڈالتے ڈالتے ایک پہاڑ مٹی کا ہوگیا اور یہہ خبر بادشاہ بابل کو پہونچی اوسنے چاہا کہ ایک لشکر آراستہ کرکے بنی اسرائیل کے بادشاہ سے جنگ کرنیکو بہیجے اور اپنے لشکر کا کسیکو امیر کرے بخت نصر بادشاہ کے سامنے آیا اور کہا کہ مجہکو اپنے لشکر کا امیر کر کہ مین حال اوس شہر کا اور اوسکے باشندونکا خوب جانتا ہون اوسیکو اپنے لشکر کا امیر اوسنے کیا اور بخت نصر لشکر لیکر شام کو روانہ ہوا اور وہان پہونچکر شہر کے باہر اپنا مقام کیا اور اوس شہر کا محاصرہ کیا اور ہرچند چاہا کہ اوس شہر کو لیوے لیکن میسر نہوا اور ارادہ واپس ہوکر چلے جانیکا کیا ایک بڑہیا اوسکی لشکر مین آئی اور بخت نصر سے پوچہا کہ مینے سنا ہے کہ تو یہان سے بے مقصد پہر جانیکا ارادہ رکہتا ہے کہا کہ ہان اوس بڑہیا نے کہا کہ بدون فتح کئے واپس چلتا ہے کہا کہ کیا کرون کچہ علاج اسکا سمجہ مین نہین ہوسکتا ہے اور سپاہی بہوکی مرنے لگے اور عورت نے کہا کہ مین تجہکو اس شہر کے فتح کرنیکی تدبیر بتلاتی ہون بشرطیکہ اسکے کسی کو نہ مارنا کہ مینی کہتی ہے کہا کہ مین کسیکو نمارونگا اوس بڑہیا نے کہا کہ اپنے لشکر کی چار حصہ کرکے شہر کے چارون گوشون پر مقرر کر اور کہہ کہ سب آسمان کیطرف اپنا منہ کرین اور کہین کہ خداوندا بحق خون ناحق ریختہ یحیی بن زکریا اس شہر کو ہمپر کہولدے اور فتح کر دوسری

اور اونہون نے ایسا کیا تو چارون طرف سے فصیل شہر کی گر پڑی اور لشکر شہر مین داخل ہوا اور وہ بیرزن بخت نصر کے پاس لائے اور اوسکو یحیی ابن زکریا
علیہما السلام کی خون کے پاس لیگئی اور کہا کہ آدمیونکو یہانکی قتل کرے اونکا خون یحیی کی خون پر ڈال تا کہ وہ خون جوش کرنے سے ساکن ہو اور بخت
نصر نے ستر ہزار آدمیونکو قتل کر کی خون اونکا یحیی کی خون پر ڈالا لیکن وہ خون بند نہوا ایسا تک کہ اوس عورت کا خون جسنی یحیی کو قتل کروایا تہا اوسکو
قتل کر کی یحیی کی خون پر ڈالا تو وہ خون بند ہوا اور اوس بیرزن نے کہا کہ اب سبکو قتل نکر اور وہ مرد کہ جا بجا ان لوگون نے چھپا رکھا تہا اوسکو وہ کاغذ امان کا بخت نصر
کو دکھلایا اوسنے اوسکو اور اوسکی گہر کے لوگونکو امان دی اور بیت المقدس کو منہدم کیا اور بنی اسرائیل کے اشراف اور بزرگونکو ہمراہ اپنی بابل کو لیگیا اون مین
حضرت دانیال بھی تہی اونہین تیجے سے فرزندان انبیا اور جس وقت بابل مین پہونچا تو بادشاہ وہانکا مر گیا تہا لوگون نے وہانکی بخت نصر کو اپنا بادشاہ کیا
اوسنے حضرت دانیال کی عقل و دیانت اور پرہیزگاری دیکہی تو اونکو اپنا مقرب کیا اور کہتی ہین کہ بزرگان قوم بخت نصر حضرت دانیال پر حسد کرنے لگے
اور بخت نصر سے اونہون نے جا کر کہا کہ ای بخت نصر تو نے دانیال کو اپنا مقرب کیا ہی اور وہ خدا کی پرستش کرتا ہی اور تمہارے ہاتہہ کی ذبح کی ہوئی جانور کا
گوشت نہین کہاتا ہی اور اوسکی ہمراہی تیرا دین نہین رکہتی ہین بخت نصر یہہ بات سنکر غصہ ہوا اور آدمی اپنی بہیجکر حضرت دانیال کو طلب کیا اور اوسنے
پوچہا کہ جو کچہہ میری قوم کی آدمی کہتی ہین کیا یہہ سچ ہی فرمایا کہ ہان بخت نصر غصہ ہوا اور ایک غار مثل کوئین کی کہدوا کر اوسمین اونکو مع پانچ ہمراہیون
اونکی کی قید کیا اور شیر گرسنہ اونکی ہمراہ وہان چہوڑ دی اور خود بخت نصر شکار کیواسطے گیا جب آیا اوس نے انکو دیکہا کہ فرشتے بیٹہے ہین اور شیر اونکے پاس بیٹہی
ہین اور ایک مرد اونکے پاس دیکہا کہا کہ یہہ تو چہ آدمی تہے وہ ساتوان کون ہی اور وہ فرشتہ تہا کہ اونکی محافظت کیواسطے آیا تہا اور بخت نصر وہان کہڑا ہوا
یہی گفتگو کرتا تہا کہ وہ فرشتہ باہر آیا اور بخت نصر کے منہ پر اونسنے ایک طمانچہ مارا خدا تعالی نے اوسکو مسخ کر دیا بالصورت کرگس کی اور اپنی قوم مین وہ بہاگ کے
جانورون مین جا ملا اور سات برس مسخ رہا آخر کو مر گیا اور اہل بیت سے منقول ہی کہ اوسکی اوائل جزو او کالذی مر علی قریة کی تفسیر مین حضرت صادق علیہ السلام
کی روایتمین قصہ بخت نصر کا اور بیت المقدس کے خراب کرنیکا اور بنی اسرائیل کے قتل کرنیکا اور دانیال کے قید سے ہلاک کرنیکا گذر گیا ہے لیکن اوسمین
بخت نصر کی مرنیکی جہہ اور طرح سے لکہی ہے کہ وہ قتل کرنے سے مرا ہی نہ مسخ ہوکر اور بعضی روایتمین آیا ہی کہ پہلے بنی اسرائیل کو جالوت نے قتل کیا
تہا اور بعد اوسکی بخت نصر نے اسطرح اس قصہ مین اختلاف بہت ہے اور روایات اہل بیت مین ان آیتونکی تفسیر مین یہہ لکہا ہے کہ توریت مین
خدا تعالی نے بنی اسرائیل کو خبر دی تہی لتفسدن مین خطاب ہے امت محمد صلعم کیطرف اور مراد دونون فسادونسے قتل امیر المومنین علیہ السلام اور
نیزہ لگانی جنازہ حسن بن علی علیہما السلام کی اور پر اور زہر دینا اونکو ہی اور علوا کبیرا سے مراد قتل حسین بن علی علیہما السلام ہی اور عبادا لنا اولی
باس شدید سے مراد ایک قوم ہی کہ بہیجیگا اونکو خدا صاحب الزمان علیہ السلام کی خروج کرنے سے پہلے کہ وہ آل محمد کا کینہ لینے مین اونکو قتل کرین اور
وعدہ خدا سے مراد ظہور صاحب الزمان علیہ السلام ہی اور اب خدا تعالی قرآن کا حال بیان کرتا ہی کہ وہ خزانہ احکام شرع کا ہی چنانچہ
فرماتا ہی اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ تحقیق یہہ قرآن یَهْدِیْ لِلَّتِیْ هِیَ اَقْوَمُ رہنمائی کرتا ہی واسطی اوس طریقہ کی کہ وہ زیادہ راست ہے اور سب طریقون مین
سیدہا ہی اور وہ طریق اسلام ہی وَیُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِیْنَ اور خوشخبری دیتا ہی وہ قرآن ایمان لانیوالون کو الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ جو کہ
عمل کرتے ہین نیک راہیں اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِیْرًا اس امر کے کہ تحقیق واسطی اونکی ہی اجر بڑا کہ وہ بہشت ہی وَاَنَّ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اور
خوشخبری دیتا ہی مومنین کو اس امر کی تحقیق جو لوگ ایمان نہین لاتی ہین ساتہہ آخرت کی اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا تیار کیا ہے
ہمنے واسطی اونکی عذاب دردناک کہ وہ جلنا ہی آتش دوزخ مین کہ ہمیشہ جلا کرینگے پس مومنین کو دو بشارتین ہین ایک تو بشارت ثواب
ہے واسطے اونکے کہ وہ نعمتین بہشت کی ہین اور دوسری بشارت واسطے اون کے یہہ ہے کہ اون کے دشمن عذاب
دردناک مین گرفتار رہین گے وَیَدْعُ الْاِنْسَانُ اور دعا کرتا ہے آدمی اور پکارتا ہے خدا کو وقت غضب اور تنگ ہونیکے
بِالشَّرِّ ساتہہ بدی کے اپنے اور اپنے عیال اور مال کے واسطے دُعَآءَهٗ بِالْخَیْرِ مثل دعا کرنے اوسکے کے ساتہہ

خیر کی یعنی جیسے کہ نیکی کیواسطے دعا کرتا ہو ایسی ہی بدی کیواسطے دعا کرتا ہو اگر خدا تعالیٰ اوسکو قبول کرے تو وہ اور اوسکے عیال ہلاک ہو جائین لیکن اپنے فضل و کرم سے دعاے بدکو قبول نہیں کرتا ہے کہتے ہین کہ مراد اس سے نضر بن حارث ہے کہ عذاب کو خدا سے چاہتا تھا اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا کہ اپنی نجات اور ہلاکت کے طریق کو تو پہچان تاکہ نہ دعا کرے تو اوس امر کی کہ جسمین تیری ہلاکت ہے اور تو اوسمین اپنی نجات گمان کرے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ویدع الانسان بالشر اور فرماتا ہے خدا کہ وَكَانَ الْإِنْسَانُ عَجُولًا ۝ اور ہے آدمی جلدی کرنیوالا دعا کرنے مین اور اوسکے انجام کو نہیں جانتا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا کہ جسوقت خدا تعالیٰ نے حضرت آدم کو پیدا کیا اور روح اوسمین پہونچی ابھی تمام بدن مین روح نہ پہونچی تھی کہ ارادہ اوٹھنے کا کیا پس گر پڑا اور سلمان فارسی سے روایت ہے کہ خدا تعالیٰ نے پہلے سر مین آدم کی روح پہونچی کہ وہ مقام حواس کا ہے تاکہ وہ دیکھے کہ دوسرے اعضا کیونکر ہوتے ہین جسوقت کہ نماز عصر کا وقت پہونچا تو کہا کہ خداوندا مجھکو جلدی پیدا کردے آفتاب کے غروب ہونے سے پہلے اور اب اپنی قدرت کاملہ کے مقدمہ مین بیان کرتا ہے کہ وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ آيَتَيْنِ اور کر دیا ہمنے رات کو اور دن کو دو نشانیان کہ دلالت کرتے ہین کمال قدرت پر اپنی صانع کی فَمَحَوْنَا آيَةَ اللَّيْلِ پس مٹا دیا ہمنے نشانی رات کو یعنے اوسکی تاریکی کو دور کر دیا روشنی کرکے وَجَعَلْنَا آيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً اور کر دیا ہمنے نشانی دن کی کو روشن دکھا دینے مین یہ معنے ہین پس چھائین ڈالی ہمنے نشانی رات کو کہ وہ ماہتاب ہے اور کردیا ہمنے نشانی دن کی کو کہ وہ آفتاب ہے روشن لِتَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ تاکہ طلب کرو تم فضل کو پروردگار اپنے سے کہ اپنی معاش کو اوسکی روشنی مین کسب کرو اور شب کو آرام کرو وَلِتَعْلَمُوا اور تاکہ جانو تم رات اور دن کی ہونے سے عَدَدَ السِّنِينَ وَالْحِسَابَ شمار برسون کی اور حساب ہر چیز کا وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنَاهُ تَفْصِيلًا اور ہر چیز کو تفصیل سے بیان کیا ہے ہمنے اوسکو بیان کرنا جناب رسول خدا صلعم سے کسی نے پوچھا کہ آفتاب و ماہتاب روشنی مین برابر کیون نہیں ہین فرمایا کہ جسوقت خدا تعالیٰ نے انکو پیدا کیا تو اون دو نون نے فرمانبرداری کی اور کسی امر مین نافرمانی نہ کی خدا تعالیٰ نے جبرئیل کو حکم کیا کہ چاند کی روشنی کو کم کردے جبرئیل نے اوسمین چھائین ڈالدی روشنی اوسمین کم ہو گئی اور علامت چھائین ڈالنے کی یہہ خطوط سیاہ اوسمین ہین جو کہ معلوم ہوتے ہین اور اگر ماہتاب مثل آفتاب کے اپنی روشنی پر باقی رہتا تو دن اور رات مین کچھہ فرق معلوم نہوتا دونون ایک حال پر ہو جاتی اور یہہ نہ معلوم ہوتا کہ رات کونسی ہے اور روزہ رکھنے والیکو معلوم نہوتا کہ کبتک روزہ رکھنا چاہئے اور نہ حساب برسونکا لوگ جانتے اور یہی مراد ہے قول حق تعالیٰ سے وجعلنا اللیل والنہار آیتین الآیہ اور ابن کوا نے جو امیر المومنین علیہ السلام سے سوال کیا تو بیچ اوسکی جواب مین فرمایا اور ابن عباس سے روایت ہے فرمایا کہ پہلے اس سے روشنی چاند اور سورج کی برابر تھی اور اس سبب سے رات اور دن مین کچھہ فرق نہیں معلوم ہوتا تھا حق تعالیٰ نے جبرئیل کو بھیجا اوسنے اپنا پر چاند کی سطح پر ملا اور تہتر جزو اوسکی روشنی مین سے کم ہو گئی اور آفتاب بدستور اپنے حال پر رہا اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا کہ جسوقت خدا تعالیٰ نے چاند کو پیدا کیا تو اوسمین لکھا کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی امیر المومنین اور یہی کلمہ اوسمین ہے جو سیاہی کہ تم اوسمین دیکھتے ہو اور اب خدا تعالیٰ گنہگارونکو خوف دلاتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَكُلَّ إِنْسَانٍ اور ہر آدمی کو خواہ مومن ہو خواہ کافر أَلْزَمْنَاهُ طَائِرَهُ فِي عُنُقِهِ لازم کر دیا ہے اور لگا دیا ہے ہمنے اوسکو عمل اوسکا بیچ گردن اوسکے کہ عمل اوسکو لازم ہے اور چسپا ہوا ہے کہ ہرگز اوس سے جدا نہوگا یہانتک کہ اوسکا حساب کیا جاوے اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ نیکی اور بدی دونون آدمی کی ہمراہ ہین جس جگہہ کہ وہ ہو اور اوسکو جدا کرنیکی طاقت وہ نہیں رکھتا ہو یہانتک کہ نامہ اوسکے اعمال کی قیامت کے روز اوسکو دیجائے چنانچہ بعد اسکے فرماتا ہے کہ نخرج لہ اور کہتے ہین کہ اعمال کو طایر اسواسطے کہا ہے کہ وہ نامہ اعمال ہے قیامت کے روز اوڑتی جائینگے اور ہر ایک کا نامہ اعمال اوڑکر اوسکے ہاتھہ مین آجائیگا اور بعضے کہتے ہین کہ طیران یعنی پرین ہے اور عرب کا دستور ہے کہ جانور کے اوڑانیکو دست راست سے دست چپ کے فال لیتے ہین پس جانب راست سے اوڑ فال نیک سمجھتے ہین اور جانب چپ کے اوڑنیکو فال بد مراد لیتے ہین پس اسجگہہ خدا تعالیٰ نے استعارہ کیا ہے طایر کو اوسچیز کے ساتھہ کہ جو سبب

خیر اور شر کا ہو لیکن استعمال طایر کا بدفالی مین زیادہ مشہور ہے چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ طائرکم معکم اور مراد فی عنقہ سے یہہ ہے کہ عہدہ اوسکا اوسکی گردن
پر ہے اور فرماتا ہے کہ وَنُخْرِجُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اور نکالینگے ہم واسطے اوس آدمی کی دن قیامت کی كِتَابًا کتاب کہ جسمین اوسکے اعمال لکھے ہوے ہین يَلْقَاهُ
مَنْشُورًا دیکھیگا اوسکو کھلے ہوئی اور یلقیہ کو ابو جعفر اور ابن عامر نے بضم یا اور فتح لام اور تشدید قاف پڑھا ہے کہتے ہین کہ آدمی کی زندگی مین نامہ اعمال اوسکا
کھلا ہوتا ہے تا کہ اعمال کو اوسمین لکھتی جائین اور جسوقت آدمی نزع مین ہوتا ہے تو اوسکو لپیٹ دیتے ہین اور جسوقت زندہ ہو کر اوٹھتا ہے تو اوسکو پھر
کھول دیتے ہین اور اوسکی ہاتھ مین اوسکو دیتے ہین اور کہتے ہین اوس سے کہ اِقْرَأْ كِتَابَكَ پڑھ تو کتاب اپنی کو اور اوسروز سبکو پڑھنے کی قوت ہو
جائیگی اور خطاب ہوگا کہ اپنے نامہ اعمال کو دیکھ اور پڑھ تو كَفَىٰ بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ کافی ہے نفس تیرا آج کی دن عَلَيْكَ حَسِيبًا اوپر تیری حساب کرنیوالا یعنی خود
دیکھ تو کہ تو نے کیا کیا ہے اور کس جزا کا مستحق ہے تو اور بنفسک محل رفع مین ہے اسواسطے کہ فاعل کفے کا ہے اور حسیبا تمیز واقع ہوا ہے اور ضمیر مذکر
حسیبا کے نفس کیطرف بتاویل شخص کے پھرتی ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جسوقت بندہ اپنے نامہ اعمال کو دیکھیگا تو اوسوقت یاد کریگا
جو کچھ عمل کہ اوسنے کیا ہے اسطرح سے کہ گویا اسیوقت یہہ سب اعمال کئے ہین اوسنے کہیگا کہ واہی مجہپر کیا ہے واسطے اس کتاب کی کہ اسنے نہ کوئی چھوٹا
گناہ چھوڑا ہے نہ بڑا گناہ مگر یہہ کہ گھیر لیا ہے سب گناہونکو اور حدیث مین آیا ہے کہ حساب کرو تم اپنے نفسونکا دنیا مین پہلے اس سے کہ حساب
دی جاؤ تم قیامت کے روز اور حساب کرو تم اسطرح سے کہ اپنے اعمال کے دفتر کو آگے اپنے رکھکر دیکھو نیک اور بد کیا کیا عمل کیا ہے تمنے کہ اسوقت
تمکو فرصت ہے گناہوں سے توبہ کرکے نیکی اور نادم ہو نیکی اور کل افسوس کروگے تو کچھ فایدہ نہوگا اور کہتے ہین کہ ایک شخص نے اپنے فرزند سے کہا کہ
آج جو کچھ تو آدمیونکو کہی اور جو کچھ تو اون سے سنے اور جو عمل کہ آج کرے اور اپنی حرکات اور سکنات تمام کیوقت سب مجھسے بیان کر اوس
لڑکے نے ایک روز گفتار اور کردار اپنے بڑی مشقت سے باپ کے روبرو بیان کئے اور دوسرے روز اوسکی باپ نے پھر درخواست کی کہ آج کی واردات
بھی اپنی مجھسے بیان کر اوس لڑکے نے اپنے باپ سے کہا کہ جو کچھ تو چاہے مجھسے مشقت لی لیکن اس کام سے تو مجھکو معاف کر کہ ہر روز کے حساب کے دینے کی مجھمین
طاقت نہین ہے اوسکے باپ نے کہا کہ مین تجھکو نصیحت کرتا ہون کہ تو ہوشیار ہو اور حساب دینے سے غافل نہو کہ تجھکو طاقت ایک دن کی حساب
دینے کی اپنے باپ کو نہین ہے تمام عمر کا حساب خدا کو کیونکر دیگا اور فرماتا ہے خدا کہ مَنِ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ جو کوئی کہ راہ راست پائی پس
سوا اسکے نہین کہ راہ راست پاتا ہے وہ واسطے نفس اپنے کی کہ اوسکو فایدہ ہوگا قیامت کے روز کہ عذاب سے نجات پاویگا وَمَن ضَلَّ اور جو
شخص کہ گمراہ ہو فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا پس سوا اسکے نہین کہ گمراہ ہوتا ہے وہ اوپر اوس نفس اپنے کے کہ ضرر اسکا اوسیکے واسطے ہے کہ کل کو دوزخ مین
جاویگا وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ اور نہین بوجھ اوٹھاتا ہے کوئی نفس بوجھ اوٹھانیوالا وِزْرَ أُخْرَىٰ بوجھ نفس دوسریکا کہ کوئی شخص دوسرے کے گناہون کا
بوجھ اوٹھائے اور اوسکے گناہونکو اپنے ذمہ کر لیوے ایسا نہین ہو سکتا کہتے ہین کہ ولید بن مغیرہ کفار قریش سے کہتا تھا کہ تم میری پیروی
کرو تمہارے گناہ مینے اپنے اوپر رکھے اوسکے رد مین خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ کوئی دوسریکا بوجھ نہ اوٹھاویگا بلکہ اپنا ہی بوجھ ہر ایک اوٹھاویگا اور اس آیت سے
باطل ہوا قول اون لوگونکا کہ جو کہتے ہین کہ لڑکے کفار کے اپنے باپون کی ہمراہ معذب ہونگے اور فرماتا ہے خدا کہ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ
اور نہین ہین ہم عذاب کرنیوالی کسی قوم کے حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا یہان تک کہ بھیجین ہم پیغمبر کو اونکی ہدایت کی واسطے اون کے
پاس کہ وہ طرف راہ راست کے بلائی اونکو اور حجت کو اونپر تمام کرے کہتے ہین کہ جو امور کہ سمعیات سے تعلق رکھتے ہین وہ امور
اس سے مراد ہے جیسے کہ احکام شرع کے ہین کہ اونکے بجا نہ لانے مین عذاب نکریگا نہ دنیا مین نہ آخرت مین مگر بعد بھیجنے انبیا کے
اور جو امر کہ عقل سے تعلق رکھتا ہے جیسے کہ معرفت خدا کی اور ایمان لانا اوسپر اسکے ترک کرنے مین جائز ہے کہ عذاب کرے اگرچہ
پیغمبر کو نہ بھیجا ہو اور فرماتا ہے کہ وَإِذَا أَرَدْنَا أَن نُّهْلِكَ قَرْيَةً اور جسوقت ارادہ کرین ہم یہہ کہ ہلاک کرین ہم کسی بستی کو بیچ اوس
بستی کے باشندون کو بعد بھیجنے پیغمبر کے اور قایم کرنے حجت کے تو أَمَرْنَا مُتْرَفِيهَا حکم کرتے ہین ہم نعمتمین

پرورش پانیوالون اور دولتمندون اوسکی کو انبیا اور زبان بروا یکا زبانی پیغمبر کی کہ وہ کہتی ہین اونسے کہ تم ایمان لاؤ خدا پر اور اوسکی فرمان برداری کرو
اور امرنا کو یعقوب نے آمرنا بمد الف پڑہا ہے اور یہی قرات علی بن ابیطالب اور حسن اور ابو العالیہ او قتادہ اور ایک جماعت کی ہی اور ابن عباس اور
ابو عثمان نے بہ تشدید میم پڑہا ہے اور محمد بن علی نے بہی بہ تشدید میم پڑہا ہے اور دولتمندونکو ذکر کرنے مین اسوجہ خاص کیا ہے کہ عوام الناس اونکی
تابع ہوتے ہین اور جس راہ دولتمند چلتے ہین اوسی راہ وہ چلتی ہین اور حکم خدا کا تو سبہی کو پہونچتا ہے فَفَسَقُوْا پھر فسق کرتے ہین اور حکم کرنے
رسول سے باہر ہوجاتے ہین وہ دولتمند اور سرکشی کرتے ہین وہ فِیْھَا بیچ اوس بستی کی اور عوام لوگ اونکے تابع ہوتے ہین فَحَقَّ عَلَیْھَا الْقَوْلُ پس واجب
اور ثابت ہوتا ہے اوپر ان بستی والونکے کلمہ عذابکا یعنے مستحق عذاب کے ہوجاتے ہین فَدَمَّرْنٰھَا پس ہلاک کرتی ہین ہم اوس بستی کو یعنی اوسکے
باشندونکو جو حکم سی باہر ہوجاتے ہین اونکو تَدْمِیْرًا ہلاک کرنا سخت کہ جڑ اور بنیاد سے اونکو اوکہاڑ پہینکدیتے ہین اور اب پہلے قرنونکا حال بیان کرتا ہے
وَکَمْ اَھْلَکْنَا مِنَ الْقُرُوْنِ اور بہت ہلاک کئی ہین قرنون سے یعنے پہلی قرنون اور زمانون کی لوگ مِنْۢ بَعْدِ نُوْحٍ پیچہے نوح سے مثل عاد اور ثمود وغیرہ کی اور قرن
کی مدت مین اختلاف ہے کوئی کہتا ہے کہ ایکسو اور بیس برس ہین اور کوئی ایکسو اور چالیس کہتا ہے اور کوئی اسی برس کہتا ہے اور کوئی کہتا ہے کہ تیس برس
ہین اور کوئی کہتا ہے کہ جسقدر عمرین اوس زمانہ کی لوگون کی ہوتی ہین اوسکی مدت کو قرن کہتی ہین اور عبد اللہ بن بسر مازنی نے روایت کی ہے کہ جناب
رسولخدا صلعم نے دست مبارک میرے اوپر رکہا اور فرمایا کہ یہہ لڑکا ایک قرن رہیگا لوگون نے پوچہا کہ یا رسولخدا قرن کی مدت کسقدر ہے
فرمایا کہ سو برس راوی کہتا ہے کہ مین برسونکو شمار کرتا تہا سو برس تک زندگانی کے فرماتا ہے وَکَفٰی بِرَبِّکَ بِذُنُوْبِ عِبَادِہٖ خَبِیْرًا بَصِیْرًا
اور کافی ہے پروردگار تیرا ساتھ گناہون بندون اپنے کی خبر رکہنی والا دیکہنی والا کہ موافق اعمال کے اونکو جزا دیگا اور گناہون پر اونکو عذاب
کریگا اگر مرنے سے پہلے اونہون نے توبہ نہ کی ہوگی اور کہتی ہین کہ یہ منافقین ہمراہ مومنین کے جہاد مین جاتے تہے اور غرض اونکی اوس سے حاصل ہونا غنیمت کا تہا نہ جہاد
خدا تعالی اونکے مقصد مین فرماتا ہے کہ مَنْ کَانَ یُرِیْدُ الْعَاجِلَۃَ جو شخص کہ ہووے کہ ارادہ کرتا ہے جلد جانیوالیکا یعنی جو شخص کہ نیکیونکی کرنیسی ارادہ دنیا کا
کرتا ہے کہ جسکی نعمتین اور لذتین جلد جانیوالی ہین عَجَّلْنَا لَهٗ فِیْھَا جلدی کرینگی ہم واسطے اوسکے بیچ اوس دنیا کی کہ اوسکو فراخ دیوین مَا نَشَآءُ
جو کچہہ چاہین ہم نہ یہہ کہ جسقدر وہ چاہے اور دیوین ہم لِمَنْ نُّرِیْدُ واسطے جس شخص کے کہ چاہین ہم طالب دنیا کو نہ ہر حریص کو اور بس نہ بدل البعض
ہے کل سے ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ پہر کرین ہم واسطے اوس طالب دنیا کی جہنم دوزخ کو طیار کہ یَصْلٰىھَا داخل ہوا وسمین وہ مَذْمُوْمًا مذمت
کیا گیا مَّدْحُوْرًا راندہ ہوا رحمت سے اور مذموما حال ہے ضمیر یصلی سے اور مدحورا اوسکی صفت ہے اور جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی اپنی
اوس عمل سے کہ خدا تعالی نے اوسپر فرض کیا ہے ثواب دنیا کا چاہے اور خدا کی ذات کو اور آخرت کو نہ چاہے تو خدا تعالی اوسکو جلدی دیگا جسقدر کہ
چاہیگا دنیا کی مال مین سے اور آخرت مین اوسکے واسطے کچہہ ثواب نہین ہے اسواسطے کہ وہ مدد چاہتا ہے اوسکی واسطے طاعت خدا سے اور استعمال
کرتا ہے اوسکو معصیت خدا مین اسواسطے خدا تعالی اوسکو عذاب کریگا وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَۃَ اور جو شخص کہ ارادہ کرے آخرت کا کہ وہ بہشت ہی اور
اوسکو چاہے وَسَعٰى لَھَا اور کوشش کرے واسطے اوسکے سَعْيَهَا کوشش اوسکی کہ جو حق کوشش کا ہے کہ امر اور نہی کو موافق حکم خدا کے
عمل مین لاوے وَھُوَ مُؤْمِنٌ اور حال یہہ ہے کہ وہ مومن ہے کہ ایمان صحیح رکہتا ہے فَاُولٰٓئِکَ پس یہ لوگ جو کہ کوشش کرتے ہین آخرت
کی واسطے کَانَ سَعْیُھُمْ مَّشْکُوْرًا ہوگی کوشش اونکی پسندیدہ کہ اونکو اجر کثیر عطا ہوگا کُلًّا نُّمِدُّ ہر ایک کو مدد کرتے ہین ہم طالب دنیا
کو بہی اور طالب آخرت کو بہی موافق مصلحت اور حکمت کے کہ سبکو روزی دیتے ہین ھٰٓؤُلَآءِ وَھٰٓؤُلَآءِ اوس گروہ کو بہی اور اوس
گروہ کو بہی کہ اپنے فضل اور کرم سے سبکو دنیا مین دیتے ہین ہم مِنْ عَطَآءِ رَبِّکَ بخشش پروردگار تیرے سے وَمَا کَانَ عَطَآءُ
رَبِّکَ مَحْظُوْرًا اور نہین ہے بخشش پروردگار تیری منع کی گئی مومن سے اور کافر سے کہ دنیا مین سے سبکو دیتا ہے لیکن آخرت
خاص مومن متقی کی واسطی ہی اور بہولا بدل ہے کاسی اونظر تا ہے کہ اُنْظُرْ دیکہہ تو عبرت کی آنکہہ سی کہ باعتبار مصلحت اور حکمت

کی کَیْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ کیونکر بزرگی دیجی ہمنے بعضے اونکو دنیومین عَلٰی بَعْضٍ اور بعضکے روزی مین کوئی تو آسودہ اور فراغت سی ہی اور کوئی
تنگی مین ہی اور یا یہہ کہ طالب آخرت کو بزرگی دی ہی ہمنے طالب دنیا پر وَلَلْاٰخِرَةُ اَکْبَرُ دَرَجٰتٍ اور البتہ آخرت بہت بڑی ہی باعتبار درجون کے وَاَکْبَرُ
تَفْضِیْلًا اور بہت بڑی ہے باعتبار بزرگی دینی کی کہ بعضونکو بزرگی ہو اوسمین بعضون پر کہتے ہین کہ درمیان علے درجہ اور پست درجہ بہشت کی ایسا فرق ہوگا
جیسے درمیان آسمان اور زمین کی ہی آور حضرت صادق علیہ السلام سی روایت ہے فرمایا کہ مت کہو کہ بہشت ایک ہے اسواسطے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہی کہ ومن دونہما
جنتان اور نہ کہو کہ ایک درجہ ہے اسواسطے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہی کہ درجات بعضہا فوق بعض لیکن فضیلت کہ دوسرے پر باعتبار عمل کی ہی کسی نے اون حضرت سے پوچھا
کہ اگر دو مومن بہشت مین داخل ہون اور ایک کا درجہ دوسرے کے درجہ سی اعلی ہو اور وہ اوس سے ملاقات کرنی چاہی تو کیونکر ملاقات ہوگی فرمایا کہ جو کوئی کہ اوپر
کے درجہ کا ہی وہ نیچے کے درجہ والیکے پاس جائیگا اور نیچے کے درجہ والا اعلی درجہ والیکے پاس نہ جائیگا آور دوسری روایت مین جو اسکی بعد لکہی ہے
کہ اوپر کے درجہ والا نیچے کی درجہ والیکے پاس سواسطے جائیگا تاکہ شکر کری خدا کا کہ مجھکو زیادہ احسان دیا ہی اور نیچے کی درجہ والا سواسطے اوسکی پاس
نجائیگا تاکہ اوسکو اوسکا درجہ دیکہکر حسد نہو اور اب خدا تعالیٰ خطاب جناب رسول خدا صلعم کیطرف کرتا ہی اور مراد اوس سے امت کے لوگ ہین چنانچہ فرماتا ہے
کہ لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ نہ اختیار کر تو ہمراہ خدا کی معبود دوسرا کہ سوائے اوسکے کسی غیر کو اوسکی عبادت مین شریک مت کر کہ شریک کرنے سے
فَتَقْعُدَ پس بیٹھے تو دوزخ مین مَذْمُوْمًا ملامت کیا گیا مَّخْذُوْلًا یا چہوڑا گیا محروم سب نیکیون سے اور یا یہہ معنے ہین کہ پس نہی تو جبتک کہ
زندہ ہی مذمت کیا گیا زبان عقلا پر ترک کیا گیا نصرت سے کہ خدا تعالیٰ تجہسے نصرت کو منع کری اور تقعد فعل افعال قصہ مین سے ہے اور مذموما خبر اوسکی ہی اور
فرمایا ہی خدا نے کہ وَقَضٰی رَبُّكَ اور حکم کیا ہی پروردگار تیرے نے سبب وجوب کے حکم لازم اور واجب اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاهُ یہہ کہ نہ عبادت کرو تم مگر
اوس خدا کو اسواسطے کہ پرستش کرنا نہایت تعظیم ہے اور نہایت تعظیم نہین چاہیئے مگر واسطے اوس شخص کے کہ جو بدرجہ نہایت کی بزرگی رکھتا ہو
وَبِالْوَالِدَیْنِ اور حکم کیا ہی کہ نیکی کرو تم ساتھ ماں و باپ کے اِحْسَانًا نیکی کرنی بدرجہ نہایت کہ اون دونون کا بہت بڑا مرتبہ ہی اور درجہ
اونکی مرتبہ کے بلند ہونیکی یہہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنی عبادت کے ساتھ اون سے نیکی کرنیکا ذکر کیا ہی آور حضرت صادق علیہ السلام نی فرمایا ہے
کہ مراد احسان سے یہہ ہی کہ اونکی ساتھ صحبت نیکی سے رکھ اور کسی تکلیف اونکو مت دے کہ جس چیز کی وہ احتیاج رکھتے ہون اوسکا سوال وہ تجہسے کرین
بلکہ چاہئیے کہ نوبت سوال کی نہ پہنچے اور بالوالدین متعلق قضے کی ہی یا اوس مصدر کی یا جسکو مقدر کیا اور احسانا مفعول مطلق جسکو مقدر کیا ہی اور
فرماتا ہی کہ اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اگر پہونچی نزدیک تیرے بڑی عمر کو کہ بوڑہا ہو جاوے تیری آگی اَحَدُهُمَآ ایک اون دونون کا خواہ باپ
خواہ ماں اَوْ كِلٰهُمَا یا دونون وہ تو فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ پس کہہ تو واسطے اونکی اُف یعنی اونسے خفا اور تنگ ہو کر اونکو اُف بہی مت کہیو اور یہ سب
بزرگ کہنیکا تو کیا ٹھکانا ہی اور یبلغن کو اہل کوفہ نی سوائے عاصم کی یبلغان پڑہا ہی الف اور نون کسورہ سے اور اُف حفص نے بغیر تنوین پڑہا ہی اور نافع ابن کثیر
کا ہی اور مارا پیٹی اور فرماتا ہی کہ وَلَا تَنْهَرْهُمَا اور نہ جھڑک تو اونکو اور جواب سخت و نکوست دے اگر مارین وہ تجھکو چنانچہ حضرت صادق ع نی فرمایا ہے
وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِیْمًا اور کہہ تو واسطے اونکی بات نیک اور بہتر اگر وہ تجھکو مارین تو یہہ کہہ کہ جو حق ہو تجھکو مارین تو کہہ تو کہ خدا تعالیٰ تمکو بخشے یہہ ہو بات
اونکو واسطے چنانچہ حضرت صادق نی فرمایا ہے اور فرماتا ہی خدا کہ وَاخْفِضْ لَهُمَا اور پست و نیچا کر تو واسطے اون دونون کے جَنَاحَ الذُّلِّ بازو خواری
اور عاجزی کا مِنَ الرَّحْمَةِ مہربانی سے کہ نہایت نرمی اور تلطف سے عاجزی سی پیش آ اور تکبر اونسے مت کر بلکہ کمال خاکساری سے مثل غلامون کے
جیسے کہ اپنی آقا کی سامنے ہوتی ہین اسطرح سے تو اپنی ماں و باپ کے سامنے دست بستہ رہ اور یاد کر تو اوس امر کو کہ جب تو محتاج پرورش کا تھا کسطرح اونہون
نے تجھکو پرورش کیا ہی اور کسطرح وہ تیری دلداری کرتی تھی آور حضرت صادق علیہ السلام نی اسکی تفسیر مین فرمایا ہی کہ نظر تیز سی اور نظر گہورکر اونکی طرف
مت دیکہہ بلکہ نہایت مہربانی اور نرمی سے اونکو دیکہہ اور اونکی آواز پر اپنی آواز بلند مت کر اور اونکے ہاتھون پر اپنے ہاتھون کو بلند مت کر
اور اونکی آگے ہو کر مت چل بلکہ پیچھے اونکے ہو کر مثل غلامون اور خادمون کے چل آور امام کاظم علیہ السلام

نے فرمایا ہے کہ اونکا نام لیکر مت پکارو بلکہ ماں و باپ کہکر پکارو اور اونکی آگے مت چلو بلکہ پیچہے اونکے چلو اور ایسا کام مت کرو کہ کوئی تیرے باپ و ماں کو
گالی دیوے یا برا کہے اور فرماتا ہے خدا کہ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا اور یہہ کہو اے پروردگار میرے رحم کر تو اون پر اور مہربانی اور بخشش کر تو میرے باپ
اور ماں پر وہ مہربانی کہ جیسے باتین ہین كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا ۝ جیسا کہ پالا ہے اون دونون نے مجھکو جب وقت کہ چہوٹا سا تہا مین اور کہا
ہے بابانی کی کاف کو بعضے علما کی معنی مین لکہتے ہین اور صغیرا حال واقع ہوا ہے یعنی عوض مین اس رحم کی کہ وہ مجھپر کرتے تہے اور اونہونے مجھکو پرورش کیا
تہا چہوٹی سن مین الٹی تو اونپر رحم کر اور اگر وہ مومن ہون تو کہہ تو کہ خداوندا اونکو بہشت مین پہنچا اور اگر مخالف ہون تو کہہ تو خداوندا اونکو ایمان عطا کر
اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہر کہ جسکے ماں و باپ راضی ہون وہ تمہین بہی اوس سے راضی ہین اور فرمایا حضرت نے کہ جنت تمہارے ماؤن کی قدمون کی نیچے
ہے اور بہی فرمایا [illegible] کہ بہشت کی خوشبو پانسو برس کی راہ سی آتی ہے مگر جسنے کہ ماں و باپ کے
ناراض کیا ہے وہ اسکو بہشت کی بو نہ آویگی اور ایک حدیث مین ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جو کوئی ماں و باپ کو ناراض کرے اوسکو خدا کہتا ہے کہ جو عمل تو
چاہے کر مین تجھکو نہین بخشونگا اور حضرت امام رضا علیہ السلام سے ایک شخص نے پوچھا کہ ماں باپ اگر غیر حق پر ہین اونکے واسطے مین دعا کرون فرمایا کہ ہان دعا کر تو
واسطے اونکے اور صدقہ دے [illegible] تو اگرچہ وہ زندہ ہون اور حق کو نہین جانتے ہون اور تو اونسے مدارات کر [illegible] رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کی خدا نے بہیجا
نبی کو [illegible] ساتہہ [illegible] حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ماں باپ [illegible] نیکی کر [illegible] اور اگر وہ حکم کرین کہ تو اپنے
زوجہ اور مال کو ترک کر دے تو بہی کر [illegible] اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ کلمہ اف نہایت کمتر ہے اور اگر [illegible] ہے
کم کوئی کلمہ ہوتا تو اوسکو خدا کہتا [illegible] اور ابو سعید انصاری نے روایت کی ہے کہ ایک مرد بنی سلمہ کی قبیلہ مین سے رسول خدا
صلعم کے پاس آیا اور عرض کی کہ یا رسول خدا والدین کی مرنیکے بعد کچھ حق اونکا مجھپر ہے کہ وہ کرون فرمایا کہ ہان دعا و استغفار اونکے
واسطے کر اور وہ عہد کہ وہ کرتے تہے اونکی مرنیکے بعد اگر وہ عہد کسی سے کیا ہو اور اونکی دوستون کی بزرگی اور تعظیم کر اور اونکی [illegible] سے
سلوک کر اور ابن عباس سے روایت ہے فرمایا کہ جس شخص کے والدین اوس سے راضی ہونگے تو دروازہ بہشت کا اوسکے واسطے کہولینگے لوگون نے عرض کی
یا رسول خدا صلعم اگرچہ ماں و باپ نے اوسپر ظلم کیا ہو فرمایا کہ ہان [illegible] ایسا ہی فرمایا اور کہتے ہین کہ ایک مرد رسول خدا صلعم کے پاس آیا
اور کہا اوسنے کہ یا رسول خدا مجہکو ایسا عمل تعلیم کرو کہ جسکے برکت سے مین رحمت خدا کے نزدیک جاؤن فرمایا کہ اگر ماں باپ تیرے زندہ ہین تو اونسے
نیکی کر اور [illegible] نیکی کرنی سب چیزون سے زیادہ خدا کے رحمت کے نزدیک ہے اور دوسری روایت مین ہے کہ ایک شخص رسول خدا صلعم
کے پاس آیا اور کہا اوسنے کہ یا رسول خدا کوئی ایسا فعل نہین ہے کہ جسنے نکیا ہو میرے واسطے توبہ کی کوئی صورت ہے فرمایا کہ تیری ماں
اور باپ مین سے کوئی زندہ ہے اوسنے کہا کہ باپ میرا زندہ ہے فرمایا حضرت نے کہ اوسکے ساتہہ نیکی کر اور جبکہ اوس شخص نے پشت پہیری
تو حضرت نے فرمایا کہ اگر ماں اوسکی زندہ ہوتی تو بہتر تہا اور حضرت صادق علیہ السلام سے ابو خدیجہ نے روایت کی ہے فرمایا ہے کہ
ایک مرد رسول خدا صلعم کی پاس آیا اور عرض کی اونسی کہ میرے ایک دختر پیدا ہوئی تہی مینے اوسکو پرورش کیا اور جبکہ وہ بالغہ ہوگئی تو مینے
اوسکو لباس نفیس اور زیور پہنا کر آراستہ کیا اور بعد اوسکے مین اوسکو ایک کوئین پر لیگیا اور اوسکی کنارہ پر کہڑا کرکے کوئین مین پہینکے
اوسکو دہکا دیدیا اور مین سنتا تہا کہ آخر مین اوسکی یہہ آواز تہی کہ اے باپ میرے اسکا کفارہ کیا ہے حضرت نے فرمایا کہ تیری ماں زندہ ہے اوسنی
کہا کہ نہین پہر فرمایا حضرت نے کہ تیری خالہ زندہ ہے کہا اوسنے کہ ہان زندہ ہے فرمایا کہ اوسکے ساتہہ نیکی کر کہ وہ بمنزلہ ماں تیری کی ہے
کہ تیرے فعل کا کفارہ ہوجائیگا ابو خدیجہ کہتا ہے کہ مینے حضرت صادق علیہ السلام سی عرض کی کہ ایسا دستور کس زمانہ مین تہا فرمایا کہ
جاہلیت کی زمانہ مین یعنی اسلام سی پہلے یہہ دستور تہا کہ بیٹیون کو قتل کرڈالتے تہی اس خوف سے کہ یہہ دوسرے قومون مین جاکر بچے
جنینگے اور فرماتا ہے خدا کہ رَبُّكُمْ أَعْلَمُ پروردگار تمہارا خوب جانتا ہے اور عالم ہے بِمَا فِي نُفُوسِكُمْ ساتہہ اوس چیز کی کہ بیچ نفسون

تمہاری ہی نیکی کرنے باپ اور ماں سے یا ناراض رکھنا ہو اونکو تمہاری ضمیر اگر ہو تم نیکی کرنیوالے باپ اور ماں سے فَاِنَّهٗ پس تحقیق
کہ وہ خدا کَانَ لِلْاَوَّابِیْنَ واسطے رجوع کرنیوالوں کے طرف خدا کی اوسکے سب حکموں مین غَفُوْرًا بخشنے والا گذرے ہوئے گناہ ہونگا اگر بخلوص
نیت کریں اور بعد اوسکے جو آیت آتی ہے لوگ کہتے ہین کہ وہ علی العموم سبکے واسطے ہے کہ مستحقوں کا حق دیوین اور صحیح یہہ ہے کہ اس آیت مین
خطاب خاص رسولخدا صلعم کیطرف ہے اور اونحضرت ہی کو حکم ہے چنانچہ خدا فرماتا ہے کہ وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّهٗ اور دے تو اے محمد صاحب
قرابت کو حق اوسکا وَالْمِسْکِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ اور مسکین کو اور مسافر کو مراد قریب سے اس آیت مین جناب رسول خدا صلعم کا قریب ہے اور مسکین مسافر
بھی اونحضرت ہی کی اولاد کی مراد ہین کہ بعد اسکی جو کوئی کہ اپنا انکا حق انکا دیوین اور یہہ آیت خمس اور فدک کے مقدمہ مین نازل ہوئی ہے
رسول خدا صلعم کو حقتعالی فرماتا ہے کہ فاطمہ کو فدک دے اور مسکین اور مسافر جو جو کہ فاطمہ کی اولاد مین ہین اونکا حق کہ وہ خمس ہے اونکو دینا چاہئے
اور ثعلبی سنی نے اپنی تفسیر مین سدی سے روایت کی ہے کہتا ہے وہ امام علی بن الحسین علیہما السلام کو جس وقت کہ عبید اللہ بن زیاد و یزید کے
پاس بھیجا تھا ایک مرد شامی نے اونحضرت سے پوچھا کہ قرآن پڑھا ہے تو نے فرمایا کہ ہاں اوسنے کہا کہ سورہ بنی اسرائیل مین وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّهٗ مین نے
پڑھا ہے گویا کہ تم ہو اہلبیت قرابت کہ حقتعالی نے حکم کیا ہے تمہاری دینے کا امام علیہ السلام نے فرمایا کہ ہاں ہم ہین قریب حضرت صلعم کی اور حضرت
صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ مراد اس آیت سے ہم ہین کہ ہم اہلبیت رسولخدا صلعم کی اور حضرت کاظم علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا کہ جس وقت فدک وغیرہ
بدون لڑائی کی مفتوح ہوئے تو خدا تعالے نے یہہ آیت نازل کی وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّهٗ رسول خدا صلعم نہیں جانتے تھے کہ وہ قریب کون ہین جبرئیل
سے دریافت کیا اور جبرئیل خدا کی طرف سے حکم لائی کہ فاطمہ کو فدک دے جناب رسول خدا صلعم نے فاطمہ کو بلا کر کہا کہ خدا تعالی نے مجھکو فرمایا ہے اور حکم کیا ہے
کہ تمہکو فدک دوں اونکو لی اور قبول کر فاطمہ نے عرض کی کہ یا رسولخدا مین نے فدک کو قبول کیا اور اہلسنت کی کتابوں مین بھی مذکور ہے کہ رسول خدا صلعم
نے فاطمہ زہرا کو فدک دیا چنانچہ مقصد قصی مین لکھا ہے کہ جبرئیل نازل ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول خدا حقتعالی فرماتا ہے کہ قریبونکا حق دے
حضرت نے پوچھا کہ قریب میرے کون ہین اور حق اونکا کیا ہے جبرئیل نے عرض کی کہ یا رسولخدا فاطمہ تو تمہارے قریب ہے اور حق اوسکا فدک ہے فدک اوسکو
دینا چاہئے موافق حکم خدا کی رسولخدا صلعم نے فاطمہ زہرا کو بلایا اور فدک اونکو عطا کیا اور ایک سند فاطمہ زہرا کو لکھدی اور وہ سند وہی کہ بعد
رسولخدا صلعم کے فاطمہ زہرا اوسکو ابوبکر کے پاس لائی تھی اور تفسیر در منثور اور کنز العمال اور مسند ابو یعلی موصلی مین ابو سعید خدری سے روایت ہے
کہ جس وقت یہہ آیت نازل ہوئی کہ وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّهٗ تو رسولخدا صلعم نے فاطمہ کو بلایا اور فدک اوسکو دیا اور مدارج النبوت مین بھی یہی روایت ہے
کہ جس وقت یہہ آیت نازل ہوئی تو رسولخدا نے فاطمہ کو فدک دیا اور حافظ ابن مردویہ نے بھی یہی روایت بیان کی ہے فقط پس جس وقت رسولخدا صلعم نے
وفات پائی تو ابوبکر نے فاطمہ زہرا کی وکلا اور کارندے فدک پرسے اوٹھا دئے اور تاریخ آل عباس مین لکھا ہے کہ جس وقت اولاد حسنین نے مامون رشید
پاس جا کر دعوی فدک کا کیا تو مامون نے دو سو علما جمع کئے اور اونکو حکم کیا کہ تحقیق و راستی بیان کرو اونہوں نے بروایت واقدی اور بشیر بن
ولید وغیرہ کے بیان کیا کہ جس وقت خیبر فتح ہوا تو وہ آیت نازل ہوئی اور رسولخدا صلعم نے فاطمہ زہرا کو فدک دیا بحکم خدا اور بعد وفات رسولخدا
صلعم کے جس وقت ابوبکر نے فاطمہ کو فدک کے تصرف سے منع کیا تو فاطمہ نے کہا کہ میری باپ نے مجھکو دیا ہے ابوبکر نے قبول کیا اور چاہا کہ فاطمہ کو ایک
سند لکھدے عمر نے کہا کہ فاطمہ سے گواہ طلب کر جب گواہ طلب کئے تو فاطمہ علی اور حسنین اور ام ایمن اور اسما بنت عمیس کو گواہ
اپنا لائین ابوبکر نے مطابق اوسکے فاطمہ کو ایک کاغذ سند کا لکھدیا کہ تا کہ فاطمہ کا فدک پر تصرف ہو جائے عمر یہہ سنکر ابوبکر کے پاس
آیا اور وہ کاغذ ابوبکر سے لیکر پھاڑ ڈالا اور کہا کہ فاطمہ ایک عورت ہے اور علی شوہر اوسکا ہے اور غرض اوسکی حاصل کرنا نفع کا ہے
واسطے اپنے اور دو عورتین ام ایمن اور اسما کہ باقی رہی اونکی گواہی کا اعتبار نہیں ہے ابوبکر نے یہہ سنکر عمر کے قول کو قبول کیا
اور فاطمہ کو فدک نہ دیا اور فاطمہ کا گواہ لانا علی اور حسنین اور ام ایمن کو قبول نکرنا اونکے گواہی کا اس جہت سے کہ علی شوہر

اوسکا ہے اور حسنین فرزند اوسکے ہین اہلسنت کے بہت کتابون مین لکہا ہے مثل ریاض نضرت اور کنز العمال اور صواعق محرقہ اور
فصل الخطاب اور جمع الجوامع اور شرح مواقف اور نہایت العقول فخر رازی اور معارج النبوت وغیرہ کے پس فاطمہ کو جہوٹا ٹہیرایا اور
گواہ اوسکے قبول نکئے اور تعجب یہ ہے کہ صحیح بخاری مین لکہا ہے کہ جابر نے ابوبکر سے کہا کہ رسول خدا صلعم نے مجہے فرمایا تہا کہ بحرین کا مال میرے
پاس آئیگا تو اسقدر مال مین تجہکو اوسمین سے دونگا حضرت کے زمانہ مین وہ مال نہ آیا لیکن اب تیرے پاس آیا ہے تو مجہکو دی اوسمین سے
ابوبکر نے بمجرد سننے کے اوسکو مالدیا اور گواہ اوس سے طلب نکئے اور نہ پوچہا اوس سے کہ رسول خدا نے تجہے کس وقت وعدہ دینے کا کیا تہا اور فتح الباری
شرح صحیح بخاری مین اور کرمانی اور عینی شرح صحیح بخاری مین اوسکے شارحون نے اس حدیث کی شرح مین لکہا ہے کہ جابر سے گواہ طلب نکئے اسواسطے
کہ معاذ اللہ جابر سا صحابی رسول خدا پر جہوٹ بناکر کہی گا کہ مجہکو رسولخدا نے دینے کا وعدہ کیا تہا ایسا گمان اوسکیطرف ہرگز نہین ہوسکتا اور صحابی
کی خبر دینی مقبول ہے اگرچہ اپنے نفس کے نفع کیواسطے ہی اور قرآن اور حدیث سے ثابت کیا ہے پیغمبر کا صحابی پیغمبر پر جہوٹ نہین بناسکتا ہے افسوس ہے
کہ فاطمہ اہلسنت کے نزدیک جابر کی برابر بہی نہتی اور جابر بحکم قرآن و حدیث سچا تہا کہ اوسکو راست کوجانکر گواہ اوس سے طلب نکئے اور فاطمہ جہوٹی تہی
کہ اوس نے اپنے باپ پر افترا کیا اور کہا کہ مجہکو رسول خدا فدک دیگئی ہین اور اوسکو جہوٹا جانکر گواہ اوس سے طلب کئے اور وہ معصومہ گواہ لائی تو گواہ
بہی اوسکی قبول نکئے مثل علی اور حسنین کے کہ اونکو بہی جہوٹا ٹہیرایا اور فاطمہ پر مسئلہ فدک کا جاری کیا اور جابر سے صدق و دروغ بموجب حکم قرآن
اور حدیث کی محال جانا اسواسطے اوسپر مسئلہ فدک کا جاری نکیا اور گواہ اوس سے طلب نکئے ان تماشای عجایب اور عمر نے جو سند
فدک کی پہاڑ ڈالی تہی اسکو واقدی نے لکہا ہے اور سبط ابن جوزی نے بہی سیرت مین لکہا ہے اور یہہ دونون محدث اہل سنت کے
ہین اور جسوقت فاطمہ زہرا نے دیکہا کہ مجہکو فدک کی بخشش کے دعوی مین جہوٹا ٹہیرایا تو بعد اوسکے اوس معصومہ نے دعوی وراثت کا کیا
اور کہا کہ مین رسول خدا صلعم کے بیٹی ہون مجہکو میراث مین اونکا مال پہونچتا ہے تب ابوبکر نے فاطمہ زہرا کی بے دعوی کرنیکو سلطی ایک روایت
بنائی کہ مین نے رسولخدا صلعم سے سنا ہے فرماتے تہی کہ نحن معاشر الانبیاء لانرث و لانورث وما ترکناہ صدقۃ یعنی ہم گروہ پیغمبرون کے نہ وارث کسیکے ہین اور نہ
مورث کسیکے ہین ہم یعنی نہ ہم کسیکی وارث ہوتے ہین اور نہ کوئی ہمارا وارث ہوتا ہے اور جو کچہ چہوڑا ہے ہمنی مال دنیا مین سے وہ صدقہ ہے وہ کسیکے
ملک نہین ہے بلکہ حق فقرا اور مساکین کے ہے کہ اونپر تقسیم کردیا جائے جب فاطمہ زہرا نے یہہ سنا ابوبکر پر غصہ ہوکر وہان سے چلی آئین اور تمام عمر ابوبکر سے
کلام نکیا بسبب ضبط کرنے میراث کے یہانتک کہ رنجیدہ اور آزردہ اس دار ناپایدار سے رحلت کر گئین لیکن تعجب ہے کہ جناب رسول خدا صلعم نے
میراث کے مقدمہ مین اپنے وارثون سے تو کچہ نکہا اور ایک شخص غیر کو کہدیا کہ میری میراث کسیکو نہین پہونچتی اور حضرت کو یہہ خیال نہ آیا کہ کل
کو بعد میرے مرنیکی ایسا نہو کہ میری میراث مین جہگڑا اور نزاع واقع ہو اور لوگ میرے بعد بدبین ہوجائین مین اپنے وارثون کو منع کردون کہ وہ دعوی
نکرین میری ترکہ مین اون سے تو کچہ نکہا اور ایک شخص اجنبی سے کہدیا اور تنہا اگر ابوبکر سے اسواسطے کہا کہ حضرت جانتے تہے کہ یہہ بعد میرے
خلیفہ ہوگا تو اس صورت مین بہی فقط اوسی کو کب کفایت کرتا ہے جبتک کہ اپنے وارثونکو اس سے مطلع نکرے اور اونکو منع نکرے دعوی کرنے سے
اور اس زمانہ کے عیسائی آدمیون سے جن لوگون نے کہ کتب سابقہ دیکہی ہین دریافت کرو کہ وہ کہتی ہین کہ روایت نحن معاشر الانبیاء کے
بالکل غلط ہے اسواسطے کہ انبیاء کی اولاد ہمیشہ اونکے وارث ہوتے چلے آئے ہین اور انبیاء کا ترکہ میراث مین وہ لیتے رہے ہین اور تفصیل اس
گفتگو کی تحفہ کے جواب مین ہے اور اب خدا تعالی مال کے صرف کرنیکی مقدمہ مین بیان کرتا ہے وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا اور نہ بیجا خرچ کر تو خرچ
کرنا یعنی جسجگہ کہ خدا نے خرچ کرنیکو حکم دیا ہے وہان خرچ کر اور سوا اوسکے خرچ مت کر اور کہتی ہین کہ اگر برابر کوہ احد کے سونیکو راہ خدا مین اور امور نیک
مین خرچ کرے تو وہ اسراف نہین ہے اور اگر ایک جو باطل امر مین خرچ کرے تو وہ اسراف ہے اِنَّ الْمُبَذِّرِينَ تحقیق بیجا خرچ کرنیوالے یعنی مال کو
گناہ مین خرچ کرنیوالے كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ ہین وہ بہائی شیطانون کے یعنی مانند اونکی شرارت مین اور تلف اور برباد کرنے مال کی گناہون مین

اور جناب رسول خدا صلعم بیجا خرچ نہیں کرتی تہی اور حضرت کیطرف جو اس آیت میں خطاب ہے یہہ واسطی تنبیہ امت کے لوگونکی ہی کہ وہ بیجا خرچ نکریں آیہ حضرت صادق
علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ خرچ کرنا غیر طاعت خدا مین اسراف ہے اور خرچ کرنا راہ خدا مین میانہ روی ہے اور کہتی ہین کہ عرب کے لوگونکا یہہ دستور تہا کہ لوگونکے
دکہلانیکے واسطی اپنی بڑی بیجا مال صرف کرتی تہے اور اپنا نام کے واسطی چند شتر ذبح کرتی تہی تاکہ لوگ انکی سخاوت کی تعریف کرین خدا تعالی نے اس آیت
مین انکو ملامت کیا ہی اور منع کیا ہی کہ ایسا نکرین اور یہی حال اس زمانہ کی لوگونکا ہے کہ واسطی دکہلانیکے اور واسطی نام نیک مشہور ہونیکے دنیا مین
نکاحون مین اور ختنہ مین اور فرزند کی پیدا ہونے مین بیجا اپنی حیثیت سے زیادہ خرچ کرتی ہین یہانتک کہ قرض لیکر اور اپنی زمین اور گہر فروخت کرکی بیجا خرچ
کرتی ہین اور عورتین زیادہ تر اسمین مستعد ہوتی ہین یہانتک کہ اپنی مردونکو مجبور کردیتی ہین اور نہایت تنگ کرتی ہین اور اپنی طرف سے اسمین مقرر کرکی
اوسمین بیجا صرف کرتی ہین کہ اگر نماز یا روزہ فوت ہوجائی تو اسکا پروا انکو غم اور اندیشہ نہین ہے لیکن جو رسم فوت ہو کہ اوسکو واجب سے زیادہ جانتی ہین
گویا کہ مقابلہ مین رسول خدا صلعم کی شرع کی ایک شرع اپنی علیحدہ مقرر کررکہی ہی اور خود بیجا صرف کرتی ہین اور مردونسے بیجا خرچ کرواکر انکو بہی ہمراہ اپنی
دوزخمین لیجاتی ہین اور شیاطین کی بہنین آپ بہی بنتی ہین اور اپنی مردونکو بہی انکی بہائی بناتی ہین اور یہہ حال تو اوس بیجا خرچ کا ہی جو حرام عمل
سے خالی ہوا اور اگر ناچ اور گانی بجانیمین خرچ کری تو زیادہ تر گناہ ہے اور ایسی ہی جب کوئی مرتا ہی تو ایکسال تک اپنی طرف سے دن مقرر کرکی
اوسمین خرچ کرتی ہین اور عورتین اون ایام مقررہ مین جماعت جماعت کہر مین جمع ہوکر اوسکو برباد کرتی ہین جو کہ اس بیجا ہی کہ شیطان کی پیروی کو ترک کرین
شیطان کو اپنا بہائی نہ بنائی بیجا خرچ کرکی اسواسطی کہ شیطان خدا کی نزدیک نہایت بد اور برا ہی چنانچہ فرماتا ہی خدا کہ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُورًا اور ہی شیطان
واسطی پروردگار اپنی کی کفر کرنیوالا اور اوسکی نعمت کا انکار کرنیوالا اسلئی چاہیئی کہ اوسکی پیروی سی پرہیز کرین اور کہتی ہین کہ بلال اور صہیب اور جناب حضرت کے اصحاب
مین سے جو بہت مفلس تہی اور سوا اونکی اور صحابہ محتاجین بہی رسول خدا صلعم سے بعض اوقات کچھ طلب کرتی اور حضرت کے پاس نہوتا کچھ جو دیتی تو نہایت
شرم سی دوسری طرف متوجہ ہوجاتی اور یہہ فکر کرتی کہ دوسری جگہہ سی انکو کچھ ہوجائی تاکہ خدا تعالی نے یہہ آیت نازل کی چنانچہ فرماتا ہی کہ وَإِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ
اور اگر منہ پہیر تو اونسی یعنی مومنین محتاجین سے ابْتِغَاءَ رَحْمَةٍ واسطی طلب کرنی رحمت کے یعنی روزی کی مِنْ رَبِّكَ پروردگار اپنی کی تَرْجُوهَا امید
رکہتا ہی تو اوس رحمت کی اپنی پروردگار سے کہ وہ تجہکو روزی دیوی اور تو اون لوگون کو پہونچائی تو فَقُلْ لَهُمْ پس کہہ تو واسطی اون مومنین
محتاجین کے قَوْلًا مَيْسُورًا بات نرم اور نیک کہ دعا کر تو واسطی اونکی اور کہہ تو کہ خدا تعالی انکو روزی مین فراخی کرے اور انکو آسودہ کرے اپنی فضل اور
کرم سی اور اماتعرضن مین ان شرطیہ اور ما زائد ہی اور کہتے ہین کہ بعد نازل ہونے اس آیت کے اگر کوئی جناب محمد صلعم سے کچھ طلب کرتا اور حضرت کے
پاس اوسوقت کچھ موجود نہوتا تو فرماتی کہ روزی دیوی تجہکو اور ہمکو خدا اپنی فضل اور کرم سی اور خدا تعالی جیسے کہ بیجا خرچ کرنیکو منع کرتا ہی ایسی ہی بخل کو
منع کرتا ہی کہ یہہ دونون فعل مین اور میانہ روی کو حکم کرتا ہی کہ نہ سب خرچ کرو اور نہ ہاتہہ اپنا دینے سے بند کرو بلکہ بقدر وہ کہ جس دینی سی خود
تنگدست نہوجاو چنانچہ فرماتا ہی خدا تعالی کہ وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ اور نہ کر تو ہاتہہ اپنی کو بندہا ہوا طرف گردن اپنی کے کہ کسیکو کچھ ندیوی
تو اور بخیلی اور خست کو اختیار کری تو وَلَا تَبْسُطْهَا اور نہ کہول تو اوس ہاتہہ کو كُلَّ الْبَسْطِ کل کہولنا یعنی بقدر اتنا ہاتہہ کو کشادہ مت کر
کہ جو کچھ تیری پاس ہی سب دیدیوی تو اور خود محتاج ہوجاے تو اور عیال تیری تنگی مین ہین فَتَقْعُدَ مَلُومًا پس بیٹہہ رہیگا تو ملامت کیا گیا نزدیک خدا کی
اور اوسکی بندونکی مَحْسُورًا پچتاتا ہوا اور محتاج یا برہنہ کپڑے سے او حضرت صادق علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ جناب رسول خدا صلعم سے کوئی شخص سوال کیا
کرتا تہا اگر کچھ حضرت پاس ہوتا اوسکو دیتے تہے ایک عورت نے اپنی لڑکیکو حضرت کے پاس بہیجا کہ تو رسول خدا صلعم سے سوال کر اگر وہ حضرت فرماوین کہ میری پاس کچھ نہین ہے تو تم
وقت حضرت سے عرض کرنا کہ اپنا کرتا مجہکو دیدو وہ لڑکی گیا اور حضرت سے اسیطرح سوال کیا حضرت نے اپنا کرتا اوسکو دیدیا تب خدا تعالی نی اپنی حبیب کو ادب تعلیم کیا اور
فرمایا کہ ولا تجعل الآیہ اور حکم کیا کہ ایسا مت کرو کہ تم اپنا دیدو اور خود برہنہ ہوجاو اور دوسری حدیث مین اسطرح سے ہے فرمایا کہ خدا تعالی نی اپنی حبیب کو تعلیم کیا ہی کہ
کسطرح سے خرچ کرنا چاہئے اور ایکبار جناب رسول خدا صلعم کی پاس کچھ سونا آیا تہا حضرت کو کہ وہ معلوم ہوا اور کہا کہ ایسا نہو کہ مین رات کو سوجاوں اور

سونا میری پاس باقی ہی اوسکو حضرت نے تصدق کر دیا اور صبح کو حضرت وہی تو کچھ پاس نتہا ایک سایل حضرت کے پاس آیا اور سوال کیا جسے
اور حضرت کے پاس اوس وقت کچھ نتہا کہ اوسکو دیوین اسواسطے حضرت کو بہت رنج ہوا یہہ خیال کر کے کہ میری پاس اسوقت کچھ نہیں ہے
تاکہ مین اسکو دون اور وہ حضرت نہایت رحیم اور رقیق القلب تہے خدا تعالے نے حضرت کو اوس تعلیم کیا کہ نہ تو اپنے ہاتہہ کو بند کر تو کہ کسیکو کچھ
نہ دیوے اور نہ ایسا کشادہ کر کہ جو کچھ تیرے پاس ہے سبکو دیدیوے اور خود محتاج ہو جاے بلکہ میانہ روی چاہیے کہ جسکو سخاوت کہتے ہیں وجود
کہتے ہیں کہ کچھ دیوے بھی اور خود بھی کہاوے اور بنا بہی رہے اور نہ اتنا دے کہ خود ہی محتاج ہو جاے اور حضرت صادق علیہ السلام سے کسی نے سوال
کیا تو جہی تہ کچھ سنگریزہ مٹہی مین اپنے لیکر مٹہی کو بند کر لیا اور فرمایا کہ یہہ مراد ہے یدک مغلولۃ سے ہے اور بعد اوسکے وہ کل سنگریزے مٹہی میں سے
گرا دی اور فرمایا کہ یہہ مراد ہے تبسطہا کل البسط سے ہے اور پھر سنگریزے اپنی مٹہی میں لئے اور مٹہی کو بند کر کے کچھ سنگریزی مٹہی میں سے گرا دئے اور کچھ مٹہی
میں باقی رکہے اور فرمایا کہ ایسا چاہیے کہ یہہ اقتصاد ہے یعنی میانہ روی اور فرماتا ہی خدا اِنَّ رَبَّكَ تحقیق پروردگار تیرا ای محمد صلعم
يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ کشادہ کرتا ہی روزیکو واسطے جس شخص کے کہ چاہتا ہی وَيَقْدِرُ اور تنگ کرتا ہی روزیکو واسطے جس شخص کے کہ چاہتا ہے
موافق مصلحت کے اور کسیکو طاقت اعتراض کی نہیں ہے اِنَّهُ كَانَ بِعِبَادِهِ تحقیق کہ وہ خدا ہے ساتہہ مصلحت اپنے بندوں کے خَبِيرًا بَصِيرًا خبر
رکہنے والا اور دیکہنے والا کہ کسیکو زیادہ دینا چاہیے اور کسیکو کم دینا چاہیے اور حدیث قدسی مین وارد ہوا ہے خدا تعالے فرماتا ہے کہ بعضے بندے
میرے ایسے ہیں کہ نہیں درست کرتی ہی اونکو مگر فقیری اور اگر تونگر کر دون میں انکو تو تونگری اونکو تباہ کر دے اور بعضے بندے میرے ایسے ہیں کہ نہیں
درست کرتی ہے اونکو مگر تونگری اور اگر فقیر اور محتاج رکہوں میں اونکو تو احتیاج اونکو تباہ کر دے اور مین ہی اونکی مصلحتوں کو خوب جانتا ہوں
اور ایام جاہلیت مین اسلام سے پہلے لوگون کا عجب یہہ دستور تہا کہ جس وقت دختر پیدا ہوتی تہی اسکو زندہ گور میں گاڑ دیتے تہی فاقہ کے خوف سے کہ
اسکی خرچ کرنے کیواسطے اور اونکی جہیز دینے کو کچھ نہو گا تو لوگ قوم کی طعن و ملامت کرینگے خدا تعالے نے اس امر کو منع کیا ہی چنانچہ فرماتا ہے
وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ اور نہ قتل کرو تم اولاد اپنے کو خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ خوف فقیری و درویشی سے نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ ہم روزی دیتے
ہیں اونکو وَإِيَّاكُمْ اور تمکو سبکو اور تمہارا اونکی روزی کا بار نہیں ہے جنے اونکو پیدا کیا ہی اور جبتک زندہ رہینگے ہم ہی اونکو کہانے کو دینگے تم
اونکو قتل نکرو إِنَّ قَتْلَهُمْ تحقیق مار ڈالنا اونکا كَانَ خِطْأً كَبِيرًا ہے خطا بڑی کہ اسمین نسل منقطع ہوتی ہے اور سلسلہ انسان کے پیدایش کا تمام
ہوتا ہے اور یہہ سخت گناہ ہے اور خطا کو ابو جعفر اور ابن عامر نے بفتح خا و طا بدون الف کے پڑہا ہے اور ابن کثیر نے بکسر خا و مد و مد پڑہا ہی
اور باقیون نے بکسر خا غیر ممدود پڑہا ہے اور فرماتا ہی کہ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا اور مت نزدیک ہو تم زنا کی کہ ہرگز زنا مت کرو إِنَّهُ تحقیق کہ وہ زنا
كَانَ فَاحِشَةً ہی گناہ سخت اور خصلت بد کہ جسکی قباحت ظاہر ہے وَسَاءَ سَبِيلًا اور برا راہ ہے وہ کہ جس سے نسل خراب ہوتی ہے اور
میراث مین خلل ہوتا ہی اور حقوق باپ کی اوسمین نہیں ہوتی اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہی کہ بچاو تم اپنے تئین زنا سے کہ اوسمین چہہ
خصلتین ہین تین دنیا مین اور تین آخرت مین لیکن جو کہ دنیا مین ہین وہ یہہ ہین کہ زنا لیجاتا ہی خوبی چہرہ کی اور منقطع کرتا ہی روزیکو جہان سے
اور جلدی کرتا ہی زنا کرنیوالیکے فنا ہونیکو اور مرنیکو اور وہ تین خصلتین جو کہ آخرت مین ہین وہ یہہ ہین کہ زیادہ ہی کہ جس سے برائی حساب کی ہی قیامت
کے روز اور ناراضمندی اور غضب خدا کا ہی اور ہمیشہ دوزخ مین جلنا ہے اور دوسری روایت مین یہہ ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ جسوقت آدمی زنا
کرتا ہے روح ایمان اوسمین سے نکل جاتی ہی اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ کوئی عمل زیادہ سخت نہیں ہے اس سے کہ کوئی قتل کرے
پیغمبر کو یا امام کو یا ڈھادے کعبہ کو کہ خدا تعالے نے جسکو قبلہ مقرر کیا ہے مگر عمل اوس شخص کا کہ گرائے پانی منی کا عورت کی پیٹ مین حرام وجہہ سے کہ یہہ پیغمبر اور امام کو
قتل کرنے اور کعبہ کو ڈھا دینے سے بھی زیادہ سخت گناہ ہے اور امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ قیامت کے روز ایک ہوا چلیگی بحکم خدا اور اوس ہوا کو جبکو سب اہل محشر دریافت کرینگے و
ایسی بدبو ہوگی کہ اوسمین کسی کو طاقت سانس لینیکی نہ ہوگی کہ ہینچنگی اوسوقت آواز کرنیوالا آواز کریگا کہ اے اہل محشر تم جانتے ہو کہ یہہ کیا بدبو ہے وہ کہینگے

کہ ہم نہین جانتے ہین لیکن ہمنے ایذا اوس سے بہت پائی ہے کہا جائیگا اون سے کہ یہہ بدبو زنا کرنیوالیکی ستر و نہین سے آتی ہے کہ جو بغیر توبہ کے مرگئی ہین
یہہ سنکر سب آدمی ویر لعنت کرینگی اور خدا تعالی اوپر لعنت کریگا اور کوئی قیامت کی دن لوگو مین سے باقی نرہیگا کہ اوپر لعنت نکری مگر یہہ کہ کہیگا کہ خدایا
لعنت کر تو زنا کرنیوالی مرد و پیر اور زنا کرنیوالی عورتوں پر اور جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی عورت شوہر والی زنا کرے اوسکی اور اوس شخص کی جو اوسکی
ستر و نہین سے قیامت کے روز پیپ جاری ہوگی کہ بدبو اوسکی پانسو برس کی راہ سے آئیگی کہ جسقدر دوزخی ہین دوزخ مین وہ سب اوس بدبو سے آزار پائینگے اور
اُن دونوں کو سب آتیوں سے زیادہ عذاب ہوگا اور اب خدا تعالی ایک حکم اور بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ اور
نہ قتل کرو تم اوس جان کو کہ حرام کیا ہے خدا نے مار ڈالنا اوسکا یعنی مومن کی اور جو کتابی کی یعنی شامل ہو یہود اور نصاری کی جبتک کہ شرایط ذمہ کی بجا لاتے
ہین وہ اِلَّا بِالْحَقِّ مگر ساتھ حق کے جیسے کفر بعد ایمان کے اور زنا بعد زوجہ کر لینے کی اور شوہر کر لینے کی اور قتل کرنا کسی مومن کا عمداً کہ اوسکی مار ڈالنے مین کچھ گناہ نہین ہے
اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی مومن کو قتل کرے اوسکو کہا جائیگا کہ جو موت کہ چاہے تو اوس موت مین مر اگر چاہے تو نصرانی مر اور اگر چاہے
تو یہودی مر اور اگر چاہے تو مجوسی مر اور جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے روز خدا تعالی سب سے پہلے خون ناحق کے مقدمہ مین حکم کریگا اور فرمایا
حضرت نے کہ زمین نے ایسا تعجب کسی امر مین نہین کیا ہے جیسا کہ خون حرام کے کرنے مین کیا ہے اور فرماتا ہے خدا کہ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُومًا اور جو شخص قتل
کیا جائے مظلوم کہ لائق قتل کرنیکی نتہا اور وہ قتل ہو گیا ہو تو فَقَدْ جَعَلْنَا پس تحقیق کیا ہے ہمنے بیچ شرع مین ہمنے مقرر کر دیا ہے لِوَلِيِّهِ واسطے والی
اوس مقتول کے یعنی واسطے وارث اوسکے سُلْطَانًا غلبہ اور قوت کہ وہ موافق قتل کے اوس مقتول کا قصاص اوسکے قاتل سے لیوے اگر اوسکو عمداً قتل
کیا ہے اور یا دیت اور خون بہا لیوے اگر خطا سے قتل کیا ہے اور مظلوم کی لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ مراد اوس سے قتل عمد ہے اسواسطے کہ خطا کو ظلم نہین
کہتے ہین اور خدا تعالی اوس مقتول کے والی کو حکم کرتا ہے کہ فَلَا يُسْرِفْ پس نہ زیادتی کرے اور حد سے گذرے فِي الْقَتْلِ بیچ قتل کرنیکی کہ سوا قاتل
کے کسی دوسری شخص کو مار ڈالے یا قاتل کو مثلہ کرے کہ اوسکی ناک اور کان کاٹ ڈالے الیا نچاہے إِنَّهُ اسواسطے کہ تحقیق وہ والی مقتول کا کَانَ
مَنْصُورًا ہے نصرت کیا گیا اور مدد دیا گیا حاکم شرع کی جانب سے او سکو چاہیے کہ قاتل پر زیادتی نکرے کہ اوسکو مثلہ کرے اور نہ قاتل کے سوا کسی اور کو قتل
کرے اور لا یسرف کو اہل کوفہ نے سوای عاصم کے تا سے پڑھا ہے لاتسرف اور باقیوں نے یا سے پڑھا ہے اور کہتے ہین کہ ابن ملجم ملعون جناب امیر علیہ السلام کے
سر مبارک پر تلوار مار کر بہاگا تو لوگ اوسکو پکڑ کر جناب امیر علیہ السلام کی پاس لائے فرمایا حضرت نے کہ اگر مین زندہ رہا تو جو کچھ کہ میری رای مین آئیگا مین
کرونگا اور اگر مین مرگیا تو ایک ضرب سے اسکو قتل کرنا اور مثلہ اسکو نکرنا اسواسطے کہ جناب رسولخدا صلعم نے مثلہ کرنیکو منع فرمایا ہے اگرچہ سگ مجروح ہو اور
کہتے ہین کہ جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ مجھکو حکم کیا گیا ہے کہ مین لوگون کو قتل کرون یہانتک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہین اور جسوقت اونہون نے یہہ کلمہ کہا تو
خون اونکا اور مال اونکا مجھسے حفاظت مین ہے اور حساب اونکا خدا پر ہے مگر مار ڈالنا بحق جب یہہ حضرت نے فرمایا تو لوگون نے پوچھا کہ یا حضرت بحق کیا ہے
فرمایا کہ زنا کرنا مرد کا جسوقت کہ زوجہ رکھتا ہو اور زنا کرنا عورت کا جسوقت کہ شوہر رکھتی ہو اور کافر ہونا بعد ایمان لانیکے اور عوض مین مومن کے
قتل عمد کے اور صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اگر اکثر آدمی ایک سے زیادہ جمع ہو کر کسیکو قتل کرین تو اوسکے وارث کو کہا جائیگا
کہ انمین سے ایک شخص کو جسکو چاہے قتل کر اور ایک سے زیادہ کو قتل نہین کر سکتے اسواسطے خدا تعالی نے فرمایا ہے کہ فَلَا يُسْرِفْ فِي الْقَتْلِ اور
خدا تعالے ایک اور حکم بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ اور نہ نزدیک ہو تم مال یتیم کے یعنی اون کے
مالون مین اپنا تصرف مت کرو إِلَّا بِالَّتِي مگر ساتھ اوس طریقہ کے کہ شرع مین اور عقل کے نزدیک هِيَ أَحْسَنُ وہ طریقہ بہت
نیک ہے اور خوب اور بہتر ہے کہ جسمین اوسکی مال کی حفاظت رہے اور اوسکو فایدہ ہو اور ذکر اسکا مفصل سورہ انعام مین ہو گیا ہے
اور یہان غرض اس حکم سے یہہ ہے کہ اوسکے مال مین بیجا تصرف مت کرو حَتَّى يَبْلُغَ أَشُدَّهُ یہانتک کہ پہونچے وہ قوت جوانی اپنی
کو کہ بالغ اور عاقل ہوجائے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جسوقت اوسکو احتلام شروع ہو تو حکم یتیمی کا اوس سے ساقط ہوجاتا ہے

اور بعض روایت مین آیا ہے کہ اگر چودہوین سال اوسکو شروع ہو جائے تو وہ بھی مثل احتلام والون کی ہے اور فرمایا ہے خدا نے کہ وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ
اور وفا کرو تم ساتھہ عہد کے جو کچھہ کہ خدا سے کیا ہے مثل عہد اور نذر اور قسم کے یا آپس مین جو تم عہد کرتے ہو اوسکو پورا کرو اِنَّ الْعَهْدَ تحقیق
کہ عہد كَانَ مَسْئُوْلًا ہے سوال کیا گیا واسطے جزا کے اور بعضے کہتے ہین کہ معنی اسکے یہہ ہین کہ عہد سے سوال کیا جائیگا کہ تجھکو کیون
توڑا اور یا یہہ کہ اوس عہد کرنیوالے سے عہد کا سوال کیا جائیگا کہ اوسکو وفا کیون نہین کیا تہا تاکہ اوسکو عذاب دیا جائے اگر وفا کیا ہے
تو ثواب دیا جائے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تین چیزین ہین کہ اونمین خدا تعالے نے آدمیون کو رخصت نہین دی ہے
اور ایک اونمین سے وفا کرنا عہد کا ہے اور اب خدا تعالی ایک اور حکم بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اور پورا
کرو تم پیمانہ کو اِذَا كِلْتُمْ جسوقت کہ ناپ کرو تم دوسرے آدمی کو وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ اور تولو تم ساتھہ ترازو سیدھی کے کہ
ذٰلِكَ یہہ پورا ناپنا اور تولنا خَيْرٌ بہتر ہے واسطے تمہاری دیانت سے وَاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا اور زیادہ نیک ہے بازگشت اور انجام مین
اور قسطاس کو اہل کوفہ نے سواے ابوبکر کے بکسر قاف پڑھا ہے اور باقیون نے بضم قاف اور تاویلا تمیز ہے اور قسطاس اگرچہ لفظ رومی ہے لیکن
جسوقت کہ بطور لفظ عربی کے تعریف اور تنکیر مین مستعمل ہو تو عجمیت سے خارج ہو گیا اور عربی مین داخل ہوا اور فرماتا ہے کہ وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ
اور نہ پیروی کر تو اور نہ پیچھے چل تو اوس چیز کے کہ نہین ہے واسطے تیرے ساتھہ اوسکے علم یعنی اپنے جی سے بنا کر کوئی بات مت کہہ
اپنی عقل پر اعتماد کرکے بدون دیکھے اور سنے اور کسیکے پیروی نہ کر اور طرف بدگمانی کے مت جا اور نہ کسی پہ بہتان کر اور نہ کسیسے سنکر کوئی بات بیجا بیان
کر کہ مین نے فلانے سے سُنا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ کسیکے پیچھے چلنے سے مراد یہہ ہے کہ کسیکی غیبت اور بہتان مت کر رسول خدا صلعم
نے فرمایا ہے کہ جو کوئی مرد مومن یا عورت مومنہ پر بہتان کرے تو بسبب اور رنج اوسکے دہوین مین وہ قایم کیا جائیگا اور ضرور نہین ہے
کہ جو کچھہ آدمی سُنے وہ سچ ہو پس جو باتین کہ قابل سننے کے نہون اونکو ہرگز سُننا نچاہیے اور جو کہ قابل دیکھنے کے نہون اونکو دیکھنا
نچاہیے چنانچہ خدا تعالے فرماتا ہے اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ تحقیق کان اور آنکھہ اور دل كُلُّ اُولٰٓئِكَ ہر ایک ان کان اور آنکھہ اور
دل مین کا كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا ہوئیگا اوس ہر ایک سے سوال کیا گیا یعنی کان سے اور آنکھہ سے اور دل سے ہر ایک سے سوال کیا جائیگا کان سے
تو پوچھا جائیگا کہ تو نے سُنے اور اور سننی کی باتون سے کیا سُنا ہے اور آنکھہ سے پوچھا جائیگا کہ تو نے جایز اور غیر جایز مین سے کیا دیکھا ہے اور دل
سے اعتقاد حق اور ناحق پوچھا جائیگا اور یا مراد کان اور آنکھہ اور دل سے صاحب اونکا ہے کہ اوس سے پوچھا جائیگا کہ تو نے جایز اور غیر جایز مین سے اپنے کان سے کیا سُنا
اور آنکھہ سے کیا دیکھا ہے اور دل سے کس چیز کا اعتقاد کیا ہے اور منقول ہے کہ ایک شخص نے کہا کہ میرے ہمسایہ کے لوگون مین کچھہ لونڈیان ہین کہ وہ گاتی ہین اور باجے
بجاتی ہین اور جسوقت مین بیت الخلا مین جاتا ہون تو اوس گانے اور بجانے کی سُننے کیواسطے زیادہ بیٹھتا ہون فرمایا کہ ایسا مت کر اوس شخص نے
کہا کہ مین اوسکے سُننے کا ارادہ کرکے اپنے پانون سے وہان نہین جاتا ہون لیکن پاخانہ مین مجھکو آواز آتی ہے تو وہان مین سُنتا ہون فرمایا کہ تو نے
نہین سُنا ہے کہ خدا تعالی فرماتا ہے ان السمع والبصر والفواد کل اولئک کان عنہ مسئولا اوس شخص نے کہا کہ گویا مینے کبھی اس آیت کو نہین سُنا ہے
کتاب خدا مین سے نہ کسی عربی سے نہ کسی عجمی سے اور اب مینے اوس سُننے کو ترک کیا اور استغفار کرتا ہون اور حضرت سجاد علیہ السلام
نے فرمایا ہے کہ نہین چاہیے تجھکو کہ جیسا تو چاہے کلام کرے اسواسطے کہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ ولا تقف ما لیس لک بہ علم اور اسواسطے کہ رسول خدا صلعم
نے فرمایا ہے کہ رحم کرے خدا اوس بندہ کو کہ نیک بات کہی پس غنیمت پائی اوسنے اور یا خاموش رہے پس سلامت رہا وہ اور امام محمد باقر علیہ السلام
سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ قیامت کی روز قدم سے قدم نہ اوٹھائیگا آدمی مگر کہ چار چیزون سے سوال ہوگا اوس سے اور پوچھا جائیگا
اوس سے کہ عمر کو اپنی کس چیز مین فنا کیا اور بدن اپنا کس چیز مین پرانا کیا اور زر کسطرح کمایا تہا اور کس کام مین اوسکو خرچ کیا تہا اور دوستی
ہم اہلبیت کی پوچھی جائیگی اور کہتی ہین کہ ایک روز امام حسین علیہ السلام نے اپنی جد امجد سے پوچھا کہ مینے سُنا ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ

ابو بکر و عمر بمنزلہ سمع اور بصر کے ہیں حضرت نے فرمایا کہ ہاں یعنی کہا ہی اور بعد اسکے حضرت نے فرمایا کہ ان السمع والبصر والفؤاد کل اولئک کان عنہ مسئولا
یعنے یہہ مجھسے نہایت قریب ہیں جیسے کہ سمع اور بصر انسان کے قریب باتی ہین اور جنہر نے دیکھا کر فضائل اہل البیت کے شب و روز سنتے ہین اور بعد اسکے
اونکی فضائل کو کان لم یسمع کر رعایت اونکی حقوق کی نکرینگے اور قیامت کے روز ان امور سے سوال کئے جاوینگے اور فرماتا ہی خدا ولا تمش
فی الارض مرحا اور نہ چل تو بیچ زمین کے اکڑتا ہوا اور اتراتا ہوا کمال تکبر سے یہہ خطاب حضرت کی طرف ہے اور مراد اس سے اُمت کے لوگ ہین یعنی اے
بندی تکبر نہ چل تو بیچ زمین کے اکڑتا ہوا انک لن تخرق الارض تحقیق کہ تو ہرگز نہ پہاڑ سکیگا زمین کو پاؤن سے کوٹ کر اس اترانے مین
ولن تبلغ الجبال طولا اور ہرگز نہ پہونچیگا تو پہاڑ کو درازی مین اپنی قد مین اونکی برابر ہو کر یہہ تکبر تیرا بڑی حماقت تیری ہے بلکہ آدمی کو
چاہیے کہ عاجزی اور آہستگی سے چلا اور اس سرکشی مین بجز حماقت کے اور کیا فائدہ ہے اور جناب امیر علیہ السلام نے محمد حنفیہ کو وصیت مین فرمایا ہی کہ
اور فرض کیا گیا ہی پاؤن پر کہ ایک پاؤن کو بعد دوسری کے طاعت خدا مین رکھہ تو اور نافرمانبرداروں اور گنہگاروں کی طرح اونسے زمین پر مت چل تو
کہ خدا تعالی فرماتا ہی کہ ولا تمش فی الارض مرحا اور مرحا تمیز ہی اور طولا حال ہی اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ بھی تمیز ہی اور فرماتا ہی خدا کل ذلک کل
اون امور مذکورہ کا جو کہ پہلے ذکر کئے گئے ہین یعنی پچیس حکم کہ گیارہ تو اونمین سے امر ہین اور چودہ نہی ہین اور وہ ولا تجعل مع اللہ الہا آخر سے آخر تک ہین
یہہ سب وہ ہین کہ کان سیئہ ہی بدی اوسکی یعنی برائی اوسکی کہ جو اونمین سے منع کیا گیا ہی وہی عند ربک مکروہا نزدیک پروردگار تیرے
کے کروہ اور مغضوب اوس سے بغض رکھتا ہی اور مکروہ جانتا ہی اوسکو اور ابن عباس سے روایت ہے کہ یہہ سب امور حضرت موسی کی تختیون مین
لکھی ہوئی ہین اور دوسری روایت مین آیا ہی کہ وہ لوح محفوظ مین مرقوم ہین اور سیئہ کو ابن عامر اور اہل کوفہ نے بضم ہمزہ و اضافت طرف
ہائی ضمیر کے پڑہا ہے اور باقیوں نے آخر مین تا اور تنوین اور منصوب سے پڑہا ہے ذلک وہ احکام مذکورہ مما اوحی الیک ربک اوس قبیل
سے ہین کہ وحی کئی ہین طرف تیرے اے محمد صلعم ربک پروردگار تیرے نے من الحکمۃ یا حکمت مین سے کہ وہ سب احکام موافق
حکمت اور مصلحت کے ہین کہ جنسے فعل بد اور فعل نیک پہچانا جاتا ہے ولا تجعل مع اللہ اور نہ مقرر کر تو ہمراہ خدا کے الہا آخر معبود
دوسری کو فتلقی فی جہنم ملوما مدحورا پس ڈالا جائیگا تو بیچ دوزخ کی ملامت کیا گیا دور کیا گیا رحمت سے اور ملوما اور مدحورا
حال واقع ہوا ہے ہین اور اس آیت کو مکرر ذکر کیا ہی اسواسطے کہ اصل سب حکمونکی توحید ہے اسلئے واسطے تنبیہ کے ان حکمون کے اول بھی اور
آخر بھی شرک سی ممانعت کی ہی اور سب احکام مین خطاب رسول خدا صلعم کی طرف ہے اور مراد امت کے آدمی ہین اور حضرت امام محمد
باقر علیہ السلام سی ایک روایت ہے خلاصہ اوسکا یہہ ہے کہ رسول خدا صلعم تیرہ برس بعد نبوت کی مکہ مین رہے اور اوسوقت جو کوئی اشہد ان
لا الہ الا اللہ و ان محمد رسول اللہ کہکر اور حضرت کی پیروی کرکے مرا ہی وہ جنتی ہے اور تصدیق اوسکی سورہ بنی اسرائیل مین ہے کہ وقضی ربک
ان لا تعبدوا الا ایاہ و بالوالدین احسانا سے انہ کان بعبادہ خبیرا بصیرا تک ہی اسمین نصیحت ہے اور ادب ہے اور نہی بہت ہے نصیحت کے کہ جن چیزونسے
منع کیا ہے اونکی کرنے پر وعدہ عذاب کا نہین کیا ہی اور نہ کچھ سختی سے بیان کیا ہی بلکہ بطور نصیحت کے نرمی سے فرمایا ہے اور کفار قریش ملائکہ کو خدا کی
لڑکیان کہتے تھے اوسکو خدا مین بیان کرتا ہی اور فرماتا ہی کہ افاصفٰکم ربکم بالبنین کیا پس برگزیدہ کیا ہی تمکو پروردگار تمہارے
نے ساتھہ بیٹون کے کہ وہ اولاد مین افضل ہین واتخذ اور بکڑ لیا یعنی اختیار کیا ہی خدا نے من الملئکۃ اناثا فرشتون سے بیٹیونکو کہ وہ
کم مرتبہ ہین اولاد مین یہہ تجویز تمہاری خلاف عقل ہے کہ خدا ایسا کہ جو خالق سبکا ہی اور پیدا کرنا اوسکے اختیار مین ہے وہ تو اپنے واسطے ذلیل
شے کو اختیار کرے اور تمہارے واسطے نفیس و اعلی شئی کو انکم لتقولون قولا عظیما تحقیق کہ تم البتہ کہتے ہو بات بڑی کہ خدا کے
طرف اولاد کو منسوب کرتے ہین اور اچھی شی کہ وہ اولاد ذکری ہے اپنے واسطے لیتے ہو اور خدا کے واسطے مگر وہ شی تجویز کرتے ہو اور
لڑکیاں کہ جو اشرف مین مخلوقات سی ہین اون کو بیٹیاں کہتے ہو جو کہ مرتبہ مین کم ہین ولقد صرفنا اور تراتا ہوا کمال

طرح طرح سے بیان کرتے ہیں ہم دلیلوں کو وحدانیت ہونے اپنی کی اولاد سے فی ھٰذا القرآن بیچ اس قرآن کے لیذکروا تاکہ نصیحت
پکڑیں وہ اور جانیں کہ خدا پاک ہے اولاد نہیں ہو سکتی کہ وہ اولاد سے پاک ہے اور لیکن بسبب جہالت کے اون کافروں کے سمجھ
میں نہیں آتا وما یزیدھم اور نہیں زیادہ کرتا ہے اون کافروں کو ہمارا بار بار بیان کرنا الا نفورا مگر بھاگنا حق سے اور نفرت کرنا اور
قرآن کا جھٹلانا اور لیذکروا کو ابن کثیر نے سوا عاصم کی مخفف بکون ذال پڑھا ہے اور باقیوں نے تشدید ذال اور کاف سے تو [illegible]
[illegible] کفار کی قول کو رد کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں چنانچہ فرماتا ہے کہ قل کہہ تو اے محمد صلعم لو کان معہ اٰلھۃ
اگر ہوتیں ہمراہ اوسکے معبود یعنی سوا خدا کے اگر اور بھی معبود ہوتے کہ وہ شریک اوسکے ہوں کما یقولون جیسا کہ کہتے ہو تم یعنی گروہ
اذًا لابتغوا اوس وقت البتہ ڈھونڈتے الیٰ ذی العرش سبیلا طرف صاحب عرش کی راہ کو یعنی اگر سوا خدا کے اور بھی معبود
ہوتے تو وہ معبود طرف صاحب عرش کے کہ وہ [illegible] کوئی راہ تقرب اور [illegible] کے طلب کرتے اور [illegible]
[illegible] اور [illegible] صاحب عرش [illegible] ارادہ کرتے جیسے کہ بادشاہ ہوں [illegible]
[illegible] ہوتی [illegible] اور [illegible] ہیں [illegible] اور فرماتا ہے
سبحانہ وتعالیٰ پاک ہے وہ اور بلند ہے عما یقولون اوس چیز سے کہ کہتے ہیں وہ کہ اوسکے شریک مقرر کرتے ہیں علوًا کبیرا
[illegible] اور [illegible] کہ کہتے ہیں [illegible] سبحانہ [illegible] وجود اوسکا واجب ہے اور فرزند کا ہونا
[illegible] اور [illegible] ہیں [illegible] کے [illegible] تسبیح [illegible]
[illegible] تسبیح [illegible] تسبح لہ السمٰوٰت السبع
والارض تسبیح کرتے ہیں واسطے اوس کی آسمان سات اور زمین ومن فیھن اور جو کچھ اون کے بیچ ہے [illegible]
وان من شیء اور نہیں ہے کوئی شے مخلوقات سے الا یسبح بحمدہ مگر تسبیح کرتی ہے وہ ساتھ حمد اوسکے [illegible]
اور اوسکی صفات [illegible] کا ذکر کرتی ہیں [illegible] تسبیح [illegible]
تسبیح کرتی [illegible] ولٰکن لا تفقھون تسبیحھم اور لیکن نہیں سمجھتے ہو تم تسبیح اونکی کہ وہ کیا کہتے ہیں [illegible]
[illegible] اور [illegible] غفلت اور جہالت [illegible]
[illegible] اور [illegible] عذاب [illegible]
[illegible] تحقیق کہ وہ خدا کان حلیما ہے بردبار کہ تمہارے عذاب میں جلدی نہیں کرتا ہے غفورا
بخشنے والا ہے اگر تم بیدار ہو کر توبہ کرو اور اوسکی وحدانیت کا اقرار کرو اور اوسکی دلیلوں میں تامل کرو اور امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت
کرتے ہیں فرمایا کہ لکڑی کے ٹوٹنے میں جو ایک آواز نکلتی ہے وہ بھی اوسکی تسبیح ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ پرندہ نہیں شکار کیا جاتا ہے مگر
تسبیح کو ضایع کرتا اور فراموش کر دیتا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ تمام مخلوقات باختلاف لغات تسبیح خدا کرتی ہیں لیکن اوسکو کوئی نہیں سنتا ہے
اور نہ سمجھتا ہے مگر عالم ربانی کہ گوش دل اوسکا کشادہ ہووے اور بعضے کہتے ہیں کہ ہر ذرہ کو ذرات موجودات میں سے ایک زبان ملکوتی ہے کہ اوس سے وہ
خدا کی وحدت کی تسبیح کرتا ہے اور ابن عباس کے نزدیک ان من شیء سے مراد جاندار چیزیں ہیں جمادات نہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ عام ہے کہ حسن بن سہل نے کہا
چرند اور پرند اور جمادات یہانتک کہ آواز کواڑ کی چول کی تسبیح خدا تعالیٰ کی کرتی ہیں سے ہر گل کہ روئید ز زمین رنگ و بو تیری ہے ہر بلبل کہ چمن میں گفتگو
تیری ہے ہر ذرہ ہے تر زبان ثنا میں تیری ہر شجر کو جہاں میں آرزو تیری ہے اور کہتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلعم نزدیک خانہ کعبہ کے شب کو قرآن کی
تلاوت کیا کرتے تھے بعضے مشرکین مثل ابو سفیان اور نضر بن حارث اور ابو جہل اور ام جمیل زوجہ ابو لہب کی حضرت پر

پتہر مارتی تہی او رآزار پہونچاتی تہی حق تعالی نے اوسکے شر سے حضرتکو بچایا اور بدن مبارک کو حضرت کے اونکی نظرون سے چہپایا اور یہہ آیت نازل کی چنانچہ فرماتا ہے کہ وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ اور جسوقت پڑہتا ہے تو قرآن کو جَعَلْنَا بَیْنَکَ کردیتی ہین ہم درمیان تیری اور بیچ مین ہم درمیان تیری بَیْنَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اور درمیان اون لوگون کے کہ نہین ایمان لاتی ہین وہ ساتہہ آخرت کی حِجَابًا ایک پردہ پوشیدہ تاکہ تجہکو اونمین سے کوئی نہ دیکہے اور تیری خوش آوازیکو نہ سنے اور کہتی ہین کہ حمالۃ الحطب زوجہ ابو لہب کی سورۂ تبت کی نازل ہونیکی بعد ایک پتہر اوٹہا کر جناب رسولخدا صلعم کی تلاش مین آئی اور ارادہ کیا کہ وہ پتہر حضرت کی ماری لوگون نے اوسے خبر دی کہ وہ تو اسوقت ابوبکر کے مکان مین ہین وہ وہان گئی اور حضرت بہی وہین تہے اور قرآن پڑہتے تہی ام جمیل نی ابوبکر سے کہا کہ صاحب تیرا کہان ہے کہ اوسنے میری ہجو کہی ہے تاکہ مین اوسے اپنا بدلا لون ابوبکر نے کہا کہ تو ایسا نہین ہی کہ کسیکی ہجو کرے کہا کہ فی جیدہا حبل من مسد کیا ہی یہہ ہجو نہین تو اور کیا چیز ہی اور وہ کہا جاتا کہ میری گرد نہین کیا ہے اور کیا ہوگا حضرت نے ابوبکر سے فرمایا کہ تو اس سے پوچہہ کہ سوا میری کسی اور کو بہی تو یہان دیکہتی ہی ابوبکر نے اوس سے پوچہا کہ تو اس گہر مین سوا میری اور کسیکو بہی دیکہتی ہی کہا ای ابوبکر تو میری ساتہہ ہنسی کرتا ہی بخدا اس گہر مین تو سوا ابن ابی قحافہ کے کسیکو نہین دیکہتی ہون اور یہہ اس سبب سے تہا کہ خداتعالی نے حضرت کو اوسکی نظر سے پوشیدہ کر دیا تہا اور جسوقت حضرت کو نہ دیکہا تو اولٹی پہر گئی اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جب جناب رسولخدا صلعم اپنی دولت سرا مین داخل ہوتی اور قریش حضرت کی پاس جمع ہوتی تو وہ حضرت باواز بلند بسم اللہ الرحمن الرحیم کہتے تہے قریش پہر سنکر بہاگ جاتی اور سفرسہ مین خداتعالی فرماتا ہی کہ وَجَعَلْنَا اور کردیا ہے ہم نے یعنی ڈالدیا ہی ہمنے عَلٰی قُلُوْبِهِمْ اوپر دلون اون کافرون کی اَکِنَّةً پردے تاکہ دریافت نہین کرتی ہین بسبب زیادتی عناد کی اور ظاہر اور روشن دلیلون اور معجزون مین تامل اور فکر نہین کرتی ہین اور بدیہہ دل ہین پکتیی ہین پس گویا کہ اونکی دلو نپر پردی رکہے ہین ہمنے کہ وہ مانع ہین اَنْ یَّفْقَهُوْهُ اس سی کہ سمجہین وہ اوس قرآن کو وَفِیْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا اور کر دیا ہی ہمنے بیچ کانون اونکے گرانی تاکہ وہ اوسکو نہین سنتے ہین یعنی کفار جو بسبب عناد کی معجزات اور قرآن مین تامل اور فکر نہین کرتی ہین اور سکو بگوش قبول نہین سنتے ہین اور ہرچند آیات حق ہم اونکو سنواتی ہین مگر وہ زیادتی کفر اور عناد مین جہل سے انکار کرتی ہین پس گویا کہ اونکی کانونمین ہمنے گرانی کردی ہی کہ وہ ہرگز نہین سنتی ہین اور یا یہہ معنی ہین کہ ہمنے اونکی دلون اور کانو نپر ایک علامت رکہدی ہے تاکہ ملائکہ اوس سی واقف ہون کہ وہ بسبب زیادتی عناد کی کہ جو سما تقدرت کی نشانیون مین تامل نہین کرتی ہین اور بگوش قبول اونکو نہین سنتے ہین اسواسطے وہ ملائکہ مطلع ہوکر اونکو لعن کرین اور اسطرحکی آیتین پہلی اس سی بہت گذر گئی ہین اور ان یفقہوہ مفعول لہ ہی او تقدیر اوسکی کراہۃ ان یفقہوہ ہے اور وقرا مفعول بہ جعلنا کا واقع ہوا ہی باعتبار عطف کی اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ جسوقت رسولخدا صلعم نماز پڑہتی تہی اور آواز سے بسم اللہ الرحمن الرحیم کہتی تہی تو منافقین جو حضرت کی پیچہی نماز پڑہتے تہی وہ بسم اللہ کو سنکر صف نماز سی چلی جاتی تہی اور بعد ختم ہونے بسم اللہ کے پہر اپنی جگہ آجاتی اور بعض بعض کہتا تہا کہ یہہ بار بار اپنی پروردگار کا نام لیتا ہی کہ اوسکو بہت دوست رکہتا ہی تب یہہ آیت نازل ہوئی کہ وَاِذَا ذَکَرْتَ رَبَّکَ فِی الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ اور جسوقت یاد کرے تو پروردگار اپنی کو بیچ قرآن کی اکیلے اوس پروردگار کو تو وَلَّوْا عَلٰٓی اَدْبَارِهِمْ پہر جاتے ہین وہ اوپر پشتون اپنے کے نُفُوْرًا بہاگتے ہوئے یہہ کہیہ حال واقع ہوا اور واحد ہی حال ہے یعنی وہ اسواسطے بہاگ جاتے ہین تاکہ وحدانیت خدا کو نہ سنین اور چاہتی ہین وہ کہ اونکی معبودونکو تو اونکو معبود کے ساتہہ ذکر کرے نَحْنُ اَعْلَمُ ہم خوب جانتے ہین اور زیادہ عالم ہین بِمَا یَسْتَمِعُوْنَ بِهٖٓ ساتہہ اوسچیز کے کہ سنتی ہین وہ قرآن کو اِذْ یَسْتَمِعُوْنَ اِلَیْکَ جسوقت کان رکہتے ہین وہ طرف تیری وَاِذْ هُمْ نَجْوٰٓی اور جسوقت کہ وہ مشورہ کرنیوالی ہین او ر اذ یستمعون اور اذ ہم نجوی بے علم کیطرف ہین اور حاصل اوسکا یہہ ہے کہ وہ ہنسی کی راہ سے سنتے ہین اور جسوقت آپسمین مشورہ کرتے ہین تو کہتے ہین کہ یہہ جادو ہے یا شعر ہے اور ہم اونکی باتون کو خوب جانتے ہین اِذْ یَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ جسوقت کہتے ہین ظالم کفر کرنیوالے تیرے اصحاب کو اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا نہین پیروی کرتے ہو تم مگر مرد جادو کیے گئے کی کہ کسینے جادو کر دیا ہے اور اوسکی عقل جاتی رہی ہے اسواسطے وہ ایسی باتین کرتا

کرتا ہے خدا تعالی فرماتا ہے کہ اُنْظُرْ دیکھ تو اے محمد صلعم کَیْفَ ضَرَبُوْا لَکَ الْاَمْثَالَ کیونکر بیان کرتے ہین وہ واسطے تیرے مثالون ہر طرح
طرح کی کہ کوئی تو تجھکو جادوگر کہتا ہے اور کوئی جادو کیا گیا کہتا ہے اور کوئی شاعر کہتا ہے اور کوئی مجنون کہتا ہے اور کوئی کاہن کہتا ہے فَضَلُّوْا
پس گمراہ ہووے وہ طریق حق سے اِن سب مثالون مین فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ سَبِیْلًا پس نہین طاقت رکھتے ہین وہ راہ پانیکو طرف تیرے واسطے جھٹلانے کے
طعن کرنیکے مگر بہتان کرکے اور تیری حق مین وہ باتین کہتے ہین جو ایک بات دوسری بات کی ضد اور مخالف اوسکی ہے کبھی تو تجھکو شاعر
کہتے ہین اور شاعر کیواسطے عقل کامل چاہیے اور کبھی تجھکو مجنون کہتے ہین اور مجنون وہ ہے کہ جسکی عقل زایل ہوجاتی ہے وَقَالُوْا اور کہا اون
نے یعنے اون لوگون نے جو قیامت کا انکار کرتے تھے اور کہتے تھے کہ پھر زندہ نہونگے اونہون نے قیامت ہونیکو بعید جانکر کہا ءَاِذَا کُنَّا کیا جسوقت
ہوجاوینگے ہم بعد گذرنے ایک زمانہ کے عِظَامًا وَّرُفَاتًا ہڈیان اور خاک ریزہ ریزہ ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِیْدًا کیا تحقیق ہم البتہ اوٹھائے جاوینگے پیدائش
نو ہوکر کہ پھر از سر نو ہم پیدا ہونگے بھلا یہ کب ہو سکتا ہے کہ خاک ہوکر پھر زندہ ہون اور خَلْقًا جَدِیْدًا حال واقع ہوا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام
سے روایت ہے فرمایا کہ ابی ابن کعب ہڈی پرانی گلی ہوئی دیوار مین سے لایا اور اوسکو ریزہ ریزہ کرکے کہا کہ اے محمد کیا ہم ہڈی پلی ریزہ ریزہ ہوجاوینگے
تو اوسوقت ہم از سر نو پھر پیدا ہونگے خدا تعالے نے یہ آیت نازل کی کہ قُلْ یُحْیِیْهَا الَّذِیْ اَنْشَاَهَا اَوَّلَ مَرَّةٍ اور اب خدا تعالے اونکے جواب مین فرماتا
ہے کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اون کافرون سے کہ کُوْنُوْا ہو تم یعنے مثلاً ہوجاؤ تم حِجَارَةً اَوْ حَدِیْدًا پتھر یا لوہا اَوْ خَلْقًا مِّمَّا یَکْبُرُ فِیْ صُدُوْرِکُمْ
یا ایک خلقت کہ بڑی اور بزرگ معلوم ہو وہ بیچ سینون تمہارے کے مثل پہاڑ کی یا اور کوئی چیز کہ جسمین زندگی کا ہونا بعید معلوم ہو تو البتہ خدا
تمکو مارے اور پھر زندہ کرے فَسَیَقُوْلُوْنَ پس قریب ہے کہ کہین وہ کفار ازروی انکار کے کہ مَنْ یُّعِیْدُنَا کون شخص پھیریگا ہمکو کہ بعد مرنے کے
ہمکو زندہ کرے قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم کہ زندہ کریگا تمکو اَلَّذِیْ فَطَرَکُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وہ شخص کہ پیدا کیا ہے تمکو جسنے پہلے مرتبہ کہ جو ابتدا مین قدرت پیدا
کرنیکی رکہتا ہے وہ انتہا مین بھی قدرت پیدا کرنیکی رکہتا ہے کہ تمکو مار کر پھر جلاوے بلکہ پھر زندہ کرنا پہلے پیدا کرنے سے زیادہ آسان ہے فَسَیُنْغِضُوْنَ اِلَیْکَ
رُءُوْسَهُمْ پس قریب ہے کہ ہلاوین اور حرکت دیوین طرف تیری سرون اپنے کو یعنے جیسے کوئی تعجب سے سر کو ہلاتا ہے اور یہ لوگ ازروے انکار کے سر کو ہلاوین اور بہت
بعید جانین وَیَقُوْلُوْنَ اور کہین وہ کہ مَتٰی هُوَ کب ہے وہ دوبارہ زندہ ہونا قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم کہ عَسٰی اَنْ یَّکُوْنَ قَرِیْبًا کہ جو وہ روز
حشر قریب اور نزدیک ہو اسواسطے کہ جو چیز آنیوالی ہے وہ بہت نزدیک ہے اور وہ روز ہوگا یَوْمَ یَدْعُوْکُمْ جسدن کہ بلائیگا تمکو خدا واسطے حساب کے اور یا اسرافیل
دوسری صور مین تمکو آواز دیوے فَتَسْتَجِیْبُوْنَ پس جلدی جواب دوگے تم خدا کو یا اسرافیل کو اور اٹھوگے تم بِحَمْدِهٖ ساتھ حمد اوسکے کے
کہ خدا تعالے کی قدرت کی تعریف کرتے ہوئے اپنی قبرون سے نکلوگے تم اور کہتی ہین کہ خاک سرون سے جھاڑتے ہوئے قبرون سے نکلینگے
کہ سبحانک اللهم وبحمدک اور کہہ تو کہ وَتَظُنُّوْنَ اور گمان کروگے تم اے منکرو اوسوقت کہ اِنْ لَّبِثْتُمْ نہین ڈھیل کی ہے تمنے
قبر مین اِلَّا قَلِیْلًا مگر تھوڑی اور یا یہہ کہ نہین ڈھیل کی ہے دنیا مین مگر تھوڑی اسواسطے کہ کافر زندگی اپنے کو کہ دنیا مین ہے
آخرت کے مقابلہ مین اوس کے ہولون کو دیکھکر بہت تھوڑا گمان کریگا اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ خطاب مومنین سے ہے
اسواسطے کہ خدا کی حمد کرتے ہوئے قبرون سے مومنین اوٹھینگے نہ کفار اور مدت اپنے ٹھیرنیکی قبر مین برزخ کے درمیان سبب اوسکے کہ عیش اور آرام
سے جو وہان رہینگے بہت کم شمار کرینگے اسواسطے کہ عیش کے دن کم دکھلائی دیتے ہین بخلاف ایام عذاب کے کہ اگرچہ وہ تھوڑے ہی ہون
لیکن بہت معلوم ہوتے ہین اور اب خدا تعالے نے اپنے بندون کو افعال اور گفتار نیک کا حکم کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَقُلْ اور کہہ
تو اے محمد صلعم لِّعِبَادِیْ واسطے بندون میرے کے جو مومنین ہین کہ یَقُوْلُوا کہین وہ کفار سے الَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ اوس کلمہ کو کہ وہ زیادہ
نیک اور بہت اچھا ہے اور یقولو کا نون اسواسطے محذوف ہوا ہے کہ وہ جواب مین امر محذوف کے واقع ہوا ہے اور تقدیر
اوسکی یہہ ہے کہ قل لعبادی قولوا التی ہی احسن یقولوا التی ہے احسن یعنی کفار جو مومنین کو تکلیف دیتے ہین اور آزار پہونچاتے

ہیں وہ کفار سے ایسا کلام نہ کہیں کہ جو اونکو غصہ میں لاوے بلکہ نیک کلام کہیں کہ خدا انکو ہدایت کرے اور یہہ حکم اسواسطے ہوا کہ اوسوقت حکم جہاد کا نہ تہا
اور صحابہ حضرت سے عرض کرتے تہے کہ ہم کفار سے جنگ کرین تو حضرت فرماتے تہے کہ ابہی مجہکو جہاد کا حکم نہیں ہوا اسواسطے خدا تعالے نے فرمایا کہ تم کفار
سے کلمہ نیک کہو اور کوئی سخت بات اونکو نہ کہو کہ اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَنْزَغُ بَیْنَہُمْ تحقیق شیطان دشمنی ڈالتا ہے درمیان انکے [illegible]
کہ ہو سکتا ہے کہ سختی کے مقابلہ مین سختی کرین تو نوبت جنگ اور عناد سخت کی پہونچے اور شیطان تو ایسا ہی چاہتا ہی اِنَّ الشَّیْطٰنَ کَانَ
لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِیْنًا تحقیق کہ شیطان ہے واسطے آدمی کے دشمن ظاہر کہ ہرگز آدمی کیواسطے نیکی اور وہ [illegible]
اور جو نہین رَبُّکُمْ اَعْلَمُ بِکُمْ پروردگار تمہارا زیادہ عالم ہی ساتہ حال تمہارے کہ تمہارے حال کو خوب جانتا ہی تم [illegible]
کلمہ نیک کہو اِنْ یَّشَاْ یَرْحَمْکُمْ اگر چاہے رحم کرے تمکو پروردگار کہ دنیا مین تمکو ہدایت کرے اور تمہارے عذاب دنیا کو دیر کرے
اَوْ اِنْ یَّشَاْ یُعَذِّبْکُمْ یا اگر چاہے عذاب کرے تمکو دنیا مین یعنی اگر حکمت الٰہی تقاضا کرے تو تمکو کفار کے ہاتہ سے [illegible]
تو [illegible] مصلحت ہے تمکو [illegible] اور وہ تمہارے واسطے موجب مزید ثواب اور باعث ترقی درجات [illegible] وَمَآ
اَرْسَلْنٰکَ اور نہین بہیجا ہے ہمنے تجہکو [illegible] عَلَیْہِمْ وَکِیْلًا اوپر اونکے نگہبان کہ اونکو [illegible] اور زبردستی اور
جبر کرکے انکو تو مسلمان کرے تو تو فقط خوشخبری دینیوالا اور ڈرانیوالا ہے اسلئے تیرے ذمہ کچہ نہین ہے [illegible]
اور کفار سے مدارا کر وَرَبُّکَ اَعْلَمُ اور پروردگار تیرا زیادہ عالم ہی بِمَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ [illegible]
[illegible] مصلحت ہے ہرگز نہین [illegible]
[illegible]
[illegible] اور کہتے تہے [illegible]
خدا تعالی نے یہہ آیت نازل کی کہ پروردگار تیرا عالم ہی [illegible] وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِیّٖنَ [illegible]
[illegible] اور بعض [illegible] کی کثرت کی جہت سے [illegible]
[illegible] بزرگی اور ممتاز کیا خلعت [illegible]
[illegible] اور تمام قربت [illegible] اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ سردار انبیا اور مرسلین [illegible]
ابراہیم اور موسے اور عیسے اور محمد علیہم السلام اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ خدا تعالے نے انبیاء مرسلین [illegible]
اور فضیلت دی ہے مجہکو جمیع انبیاء مرسلین پر اور بعد میرے فضیلت علی کو اور میری اولاد طاہرین کو اور ملائکہ خادم ہین ہمارے [illegible]
خدا کہ وَاٰتَیْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا اور دی ہے ہمنے داود علیہ السلام کو زبور کہ کتاب [illegible] اس کتاب [illegible] بادشاہی [illegible]
کے ذکر کی ہے کہ اوسمین لکہا ہی کہ محمد صلعم خاتم المرسلین ہے اور امت اسکی بہتر سب امتون سے ہی [illegible] اور علی اور اتقیا کو سب اشقیا پر غالب [illegible]
اوسمین لکہا ہے کہ میرے بندگان صالحین کہ وہ امت محمد صلعم مین سے ہین وارث ہونگے [illegible] خدا تعالی جناب رسول خدا صلعم کی فضیلت [illegible] زبور کا ذکر کیا ہی [illegible]
ہین کہ قریش [illegible] اور گمراہی [illegible] تو خدا تعالی نے اونکو الزام کیواسطے فرمایا کہ قُلِ کہہ تو اے محمد صلعم [illegible] کہ اُدْعُوا الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ
پکارو تم اونکو کہ گمان کیا ہی تمنے جنکو کہ یہہ معبود ہین مثل ملائکہ اور عزیر اور مسیح وغیرہ کی مِّنْ دُوْنِہٖ سوائے اوس کے [illegible] کہ اس بلا سے وہ دفع کرین
فَلَا یَمْلِکُوْنَ پس نہیں مالک ہیں وہ اور نہیں قدرت رکہتے ہیں کَشْفَ الضُّرِّ عَنْکُمْ دور کرنے سختی کو تمسے [illegible] وَلَا تَحْوِیْلًا اور
نہ مالک ہین [illegible] طرف [illegible] سختی دور [illegible] اور [illegible] نہین [illegible] اُولٰٓئِکَ یہہ گروہ کہ ملائکہ ہیں
ہین الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ وہ لوگ ہیں کہ پکارتے ہین جنکو کفار یہہ وہ لوگ ہین کہ یَبْتَغُوْنَ اِلٰی رَبِّہِمُ الْوَسِیْلَۃَ طلب کرتے ہین وہ طرف پروردگار اپنے

کی وسیلہ کو اور دوست اور بزرگ کو کہ اونکی عبادت کرے اور اوسکے رحمت سے نزدیکی حاصل کرین اور ہر ایک چاہتا ہی کہ مجھکو زیادہ قرب حاصل ہو اور جوکہ زیادہ قربت
حاصل کرتا ہی وہ طالب وسیلہ کا ہی اور جوکہ زیادہ مقرب نہین ہے وہ بدرجہ اولی طالب ہی کا یہہ حال اونکی معبودونکا ہی کہ وہ سب محتاج ہین بدرگاہ حق اور وہ
معبود اونکی طلب کرتی ہین اوسکی طاعت سے ہر لوگ اَیُّهُمْ اَقْرَبُ کون سا اونکا نزدیک تر اور زیادہ مقرب اوسکی بارگاہ کا ہو وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهٗ اور امید
رکھتے ہین وہ رحمت اوسکی کہ بہکو پہونچے وَيَخَافُونَ عَذَابَهٗ اور ڈرتے ہین وہ عذاب اوسکے سے اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُورًا تحقیق عذاب پروردگار
تیرا لائق ہی حذر کیا گیا کہ اوس سے ڈرنا چاہئے یہانتک کہ انبیاء اور ملائکہ سب اوس سے ڈرتے ہین بس جسوقت کہ یہہ لوگ امید اور بیم مین ہین تم اونکی عبادت کیونکر
چاہتے ہو اور ابن عباس سے روایت ہے کہ مراد اوس سے عیسی اور مریم اور ملائکہ ہین کہ کفار اونکی پرستش کرتی تہے اور بعضے کہتے ہین کہ بنو ملیح ملائکہ کی پرستش کرتی تہے اور جماعت
جنونکی اور جن تو ایمان لائی اور اونکی پرستش کرنیوالی اپنے کفر پر قائم رہے اونکی مقدمہ مین خبر دیگئی اور یہہ آیتین نازل کی ہین اور وہ ڈراونکی خدا تعالی فرماتا ہے
وَاِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اور نہین ہے کوئی بستی شہر کا وہ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا مگر ہم ہلاک کرنیوالے لوگون اوسکے ہین قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ پہلے
دن قیامت کے موت دیکر اَوْ مُعَذِّبُوْهَا یا عذاب کرنیوالے اونکو مین قتل اور قحط وغیرہ سے عَذَابًا شَدِيْدًا عذاب نہایت سخت یعنی اگر مومن صالح ہے
تو اوسکو موت سے اور کافر اور بدکار کو عذاب دیکر ہلاک کرینگے كَانَ ذٰلِكَ ہی یہہ حکم فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا بیچ کتاب لوح محفوظ کی لکہا گیا کہ
مومنین کیواسطے تو موت ہے اور کفار کیواسطے عذاب سے مرنا ہی اور کہتی ہین کہ قریش نے جناب رسول خدا صلعم سے معجزہ طلب کئے از انجملہ یہہ کہ کوہ صفا
کو زر خالص کردو ہی اور مکہ کے پہاڑونکو ہٹادو تاکہ زمین نکل آئی اور ہم اوسمین زراعت کرین اور نہرون کو جاری کرتا کہ ہم باغ لگائین خدا تعالی نے
یہہ آیت نازل کی چنانچہ فرماتا ہی کہ وَمَا مَنَعَنَآ اور نہین منع کیا ہی ہمکو کسی امر نے اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰيٰتِ اس سے کہ بہیجین ہم معجزون کو جوکہ کفار طلب
کرتی ہین اِلَّآ اَنْ كَذَّبَ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ مگر یہہ کہ جہٹلایا ہی اونکو پہلون نے یعنی پہلے ہم سے لوگون نے معجزہ طلب کئے اور ہم نے پیغمبرونکے ہاتہ پر وہ معجزے ظاہر کئے لیکن ان
لوگون نے اونکو جہٹلایا اور ہمنے اونکی جزا اور سزا دیا اور کہا گر ہمیشہ ہو اور اگر ان لوگونکی طلب کے موافق ہم معجزے ظاہر کرین اور ہم جانتی ہین کہ یہہ لوگ
جہٹلاوینگے تو اوسکے سبب یہہ مستحق عذاب کے ہوجاوینگے اور نتیجہ یہہ ہوگا نازل کرنا ہی کہ بسبب شرف اور رتبہ محمد صلعم کی اوسکی امت کے لوگونکو عذاب نازل کرکے ہلاک
نکرینگے اور یا یہہ کہ اونکی نسل سے مومن پیدا ہونگی اور اوکو عذاب نکرینگے اور یا یہہ کہ ہم جانتے ہین کہ یہہ ایمان نلاوینگے بس صورت مین ظاہر کرنا معجزونکا
عبث ہی اور اجلے خدا تعالی اون مین سے ایک کا ذکر کرتا ہی کہ جنکو معجزونکے جہٹلانے سے ہلاک کیا ہے چنانچہ فرماتا ہی کہ وَاٰتَيْنَا ثَمُوْدَ النَّاقَةَ اور دی ہمنے
ثمود کو اونٹنی جسوقت اونہون نے صالح سے طلب کی مُبْصِرَةً کہ دلیل روشن تہی وہ کہ ہم پتہر سے باہر لائی کہ پتہر سے نکلتے ہوئی اوسکو سب دیکہتی
تہے اور یا یہہ کہ صاحب بصیرت مردم تہے وہ اونٹنی فَظَلَمُوْا بِهَا بس ظلم کیا اونہون نے ساتہہ اوس اونٹنی کی کہ پاؤن اوسکے کاٹ ڈالے اور
وہ ظلم اونکا اونکے نفسون پر تہا کہ اوسکے عوض مین وہ ہلاک ہوئی اور یہہ سب حال واقع ہوا ہی اور فرماتا ہی خدا کہ وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰيٰتِ اور نہین بہیجتے ہم
ہم معجزونکو موافق طلب کفار کی اِلَّا تَخْوِيْفًا مگر واسطے ڈرانے کی عذاب سے کہ اگر وہ بعد دیکہنے معجزہ کی اپنے کفر پر ثابت ہین تو عذاب مین گرفتار ہوکر ہلاک ہونگے
اور تَخْوِيْفًا مفعول لہ ہی وَاِذْ قُلْنَا اور یاد کر تو جبکہ کہا ہمنے لَكَ واسطے تیری جی بہیجکر کہ ہمنے تجہسے وعدہ کیا ہی کہ تو نجات پاوے اِنَّ رَبَّكَ تحقیق
پروردگار تیرا یعنی عذاب اوسکا اَحَاطَ بِالنَّاسِ احاطہ کریگا ساتہہ اون لوگونکے اور گہیر لیگا اونکو قریش کو بدر مین ہلاک کریگا اور تیری نصرت کریگا اور یا یہہ معنے
ہین کہ خدا تعالی کا علم گہیر لیا ہی آدمیونکے احوال کو اور جو کچہہ کہ طاعت و معصیت کرتے ہین اور جو کچہہ کہ مستحق اوسکے ہین تو اونکو یا عذاب کرے خدا تعالی قادر ہی اور تیرے تحت قدرت اوسکے قبضہ
ہی اور وہ اوسکے قبضہ سے باہر نہین ہوسکتے ہین جو چاہتا ہی اونکے حق مین کرتا ہی اور یا یہہ کہ خدا تعالی عالم ہی جمیع اشیاء کا بس ارادہ کو اونکے جانتا ہی معجزہ کی طلب سے فسیلو اور یا یہہ کہ خدا تعالی
آگاہ ہی اوس امر پر کہ جسکا وہ سوال کرتی ہین اور عالم ہی اونکے مصلحتونکا بس جو کہ اونکے حق مین مصلحت ہے وہ کرتا ہی اور حضرت صادق نے اپنے باپ سے روایت کی ہی اور
اونکے باپ نے اپنے باپ سے کہ ایکروز جناب رسولخدا صلعم اپنے منبر پر بیٹہی تہی اور سوغت حضرت کو غنودگی آگئی حضرت نے خواب مین دیکہا کہ کچہہ مرد تیرے منبر پر جڑہکر مثل
بندرونکے اوچہلتی اور کودتی ہین اور لوگونکو اونکی باتونسے پیروشاہیری لیتی ہین یہہ خواب دیکہکر حضرت بیدار ہوئے اور دریست ہو بیٹھے اور رنج حضرت کے

چہرہ سے نمایان تہا جبرئیل نازل ہوئے اور کہا کہ یا رسول خدا اور وہ لوگ بنی امیہ مین کہ جو مثل بندرون کے آپکے منبر پر کود ینگے اور لوگون کو دین حق سے پہیر دینگے حضرت نے پوچہا کہ اے جبرئیل یہ امر میرے زمانہ مین ہوگا جبرئیل نے عرض کی کہ نہین بلکہ آپکے بعد یہ امر وقوع مین آئیگا خدا تعالی اوسی خواب کا ذکر کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ اور نہین کیا ہمنے اوس خواب کو جو دکہلایا ہے ہمنے تجہکو اے محمد صلعم إِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ مگر آزمایش آدمیون کے کہ کون اوسکو راست جانتا ہے اور کون اوسکا اعتبار نکرکے گمراہ ہوتا ہے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول خدا صلعم نے خواب مین دیکہا کہ ہم مکہ مین داخل ہون اور اوسوقت وہ حضرت مدینہ مین رونق افروز تہی اور دیکہا کہ عمرہ کو بجا لائے ہین اور طواف کیا ہے اور سال حدیبیہ کا یہ ذکر ہے اور جبوقت حضرت مکہ کو تشریف لیگئے تو کفار قریش نے حضرت کو مسجد الحرام مین داخل نہونے دیا یہانتک کہ منافقین نے زبان طعن کی دراز کی اور کہنے لگے کہ خواب سچا نہوا اور تبوقت مین حضرت کی اونکو شک پیدا ہوا اور کہا کہ یا رسول خدا آپ نے نہین کہا تہا کہ اس سال مین داخل ہونگے کہا کہ نہین فرمایا کہ انشاء اللہ تعالے داخل ہونگے چنانچہ سال آیندہ مین داخل ہوئے اور صحیح بخاری مین لکہا ہے کہ عمر نے جناب رسول خدا صلعم سے کہا کیا تمنے ہم سے نہین کہا تہا کہ قریب ہے کہ زیارت کو خانہ کعبہ کے ہم جائین اور طواف بجا لائین حضرت نے فرمایا کہ مینے اس سال کے واسطے نہین کہا تہا انشاء اللہ تعالی جاینگے اور ابن حجر نے فتح الباری شرح صحیح بخاری مین واقدی سے روایت کی ہے کہ عمر نے اوس روز کہا کہ دخلنی امر عظیم اور مراد اوس سے شک ہے نبوت مین اور منہاج الفتوح مین جو کہ ترجمہ مصابیح البغوی کا ہے مذکور ہے کہ عمر نے کہا کہ جیسا کہ مینے اوس روز نبوت مین شک کیا تہا ایسا کبہی نہین کیا جس روز سے کہ مین مسلمان ہوا ہون یہی آزمایش اوس خواب کی ہے جو کہ خدا تعالی نے رسول خدا صلعم کو دکہلایا تہا کہ اوس سے لوگون کا حال ظاہر ہوگیا اور مفصل ذکر اسکا انشاء اللہ تعالے سورہ انا فتحنا مین آئیگا اور سمرہ بن جندب نے روایت کی ہے کہ جناب رسول خدا کی یہ عادت تہی کہ جبوقت نماز صبح سے فارغ ہوتے تو لوگون کی طرف متوجہ ہو کر پوچہتے کہ تمسے کسی نے خواب دیکہا ہے ایکروز حضرت نے اسیطرح پوچہا سبنے کہا کہ نہین حضرت نے فرمایا کہ مینے رات کو خواب دیکہا ہے کہ دو آدمی میرے پاس آئے اور مجہہ سے کہا کہ اوٹہو تو ہمراہ اونکے چلا جنگل مین کہڑا ہوا اور مجہکو وہ ایک صحرا مین لیگئے وہان ایک کو دیکہا کہ ایک بڑا سا پتہر اوسکے ہاتہ مین تہا اور ایک مرد کو زمین پر لٹا کر اوسکے سر کو اوس پتہر سے کوٹتا ہے اور جبوقت کہ پتہر کو ہاتہہ مین اوٹہاتا ہے تو سر اوس کا درست ہوجاتا ہے اور پتہر کو اوسکے سر پر پہر مارتا ہے مینے پوچہا کہ یہ کون ہین کہا کہ آگے کو چلو وہان سے آگے کو گیا تو ایک مرد کو دیکہا کہ اوسکو چت لٹا دیا ہے اور چہری سے اوسکے دہن کو کاٹتے ہین اور گوشت اوسکے دہن کا باہر نکلتا ہے اور جبوقت ایکطرف سے فارغ ہوتے ہین تو دوسری طرف سے کاٹنا شروع کرتے ہین مینے کہا کہ سبحان اللہ یہ کیا ہے مجہسے کہا کہ یہان سے آگے کو جائین آگے کو گیا تو ایک گہر دیکہا مانند تنور کی کہ وہ اوپر سے تو تنگ ہے اور نیچے سے کشادہ تہا اور آگ سے بہرا ہوا تہا اور ایک جماعت کو مردون اور عورتون کی اوسمین دیکہا کہ آگ اونکے نیچے سے نکلتی ہے اور اونکو اوپر کو جاتی ہے مینے پوچہا کہ یہ کون ہین کہا کہ یہان سے آگے کو چلا جا مین وہان سے بہی چلا گیا تو کنارہ پر ایک نہر کے پہونچا دیکہا کہ خون سے وہ لبریز ہے اور ایک مرد اوسمین پیرتا ہے اور جبوقت وہ نہر سے باہر نکلتا ہے تو ایک مرد کہ نہر کے کنارہ پر بیٹہا ہے اور اوسکے پاس پتہر رکہے ہین اون پتہرون مین سے ایک پتہر اوٹہا کر اوس مرد کے دہن پر مارتا ہے اور پہر نہر مین چلا جاتا ہے مینے پوچہا یہ کیا ہے کہا کہ آگے کو چلا جا مین ایک باغ مین پہونچا کہ بہت خرم اور سرسبز تہا اور پہول اوس مین کہلے ہوئے تہے اور شگفتہ ہو رہے تہے اور نہرین پر از آب اوسکے درختون کے نیچے سے جاری تہین اور ایک پیر مرد اون درختون کے نیچے بیٹہا ہے اور گرد اوسکے لڑکے بیٹہے ہین مینے پوچہا کہ یہ بوڑہا مرد اور یہ لڑکے کون ہین کہا کہ آگے کو جا مین وہان سے آگے کو گیا تو ایک درخت کو دیکہا کہ اوسکی بڑی بڑی دو شاخین ہین مجہکو کہا کہ درخت کے پاس جا مین گیا اور سب وہان جمع ہوگئے اور وہان سے ایک شہر مین پہونچا کہ دیوارین اوسکی مکانون کے سونے اور چاندی کے اینٹون کی تہی اور وہان کچہہ مرد دیکہے کہ نصف بدن اونکا خوب تہا اور نصف بدن اونکا نازیبا تہا اور وہان ایک نہر تہی کہ پانی اوسکا نہایت شیرین تہا اور دودہ سے زیادہ سفید تہا ان دو مردون نے کہ ہمراہ میرے تہے اونسے کہا کہ اس نہر مین جاؤ اور شست و شو اپنی کرو اون لوگون نے اپنے بدن کو اوس مین خوب دہویا اور باہر نکل آئے

اور وہ جو صورتیں اون کی بالکل رذیل ہو گئیں اور نہایت خوبصورت ہو گئیں مینے اون لوگون کو دیکھا پوچھا کہ یہ کیا عجائب ہین کہ جو آجکی رات
مینے دیکھی ہین کہا کہ وہ مرد کہ جسکا سر پتھر سے کوٹتے تھے وہ شخص ہے کہ وہ قرآن پڑھتا ہے اور نماز مین قصور کرتا ہے اور وہ ہین جنکا چھری سے
کاٹتے تھے وہ شخص وہ ہے کہ جھوٹ کہتا تھا اور وہ مرد اور عورت کہ جو آگ کی تنور مین تھے وہ زنا کرنیوالے ہین اور وہ مرد کہ جسکے دہن مین پتھر
رکھتے تھے وہ سود کا کہانیوالا ہے اور وہ مرد جو بصورت فرشتہ دوزخ کا تھا اور وہ پیر مرد کہ درخت کے نیچے بیٹھا تھا وہ ابراہیم خلیل اللہ ہے
اور وہ لڑکے اوسکے گرد ہین کہ جنہوں نے پیدائش اسلام پر وفات پائی ہے اور وہ لوگ کہ آدھی اچھی تھی اور آدھی بری تھی وہ وہ ہین کہ نیکی
اور گناہ دونوں اون سے صادر ہوتے ہین اور وہ نہر کہ جسمین اون لوگون نے غسل کیا تھا وہ نہر توبہ ہے اور وہ باغ کہ تونے دیکھا وہ بہشت عدن ہے
اور وہ شہر بہشتیون کی واسطے ہے اور جبھی اونہوں نے کہا اوپر کو نگاہ کر جسوقت مینے اوپر نگاہ کی تو ایک محل دیکھا نہایت سفید اور اونہوں نے
مجہسے کہا کہ جگہہ تیری ہے اور کہا کہ مین جبرئیل ہون اور یہ میکائیل ہے مینے اون دونوں سے کہا کہ خدا تمکو برکت دے مجھکو تم میری جگہہ مین
چھوڑ جاؤ کہا ابہی وہ وقت نہین آیا ہے اور دنیا مین تجھکو ایک عمل کرنا ہے جسوقت تو اوسکو تمام کریگا تو یہان پہونچیگا اور بعضی کہتی ہین کہ
رویا معنی رویت کے یعنی جو کچھ کہ معاینہ دکھلایا ہمنے تجھکو اور تونے اوسکو دیکھا شب معراج کہ ایک فتنہ خلق ہوا ہے اسواسطے کہ بعد معراج کے بعضے
ضعیف الایمان مرتد ہو گئی تہی اور منافقون نے طعن کرنا شروع کیا تھا اور کفار نے اپنے انکار کو بڑھایا تھا اور مومنین نے معراج کی تصدیق کی تھی
اور صحیح وہی قول ہے کہ جو حضرت صادق نے اپنے باپ سے روایت کی ہی کہ حضرت منبر پر کودتے ہین اور حضرت جبرئیل نے بیان کیا کہ مراد اون
بندرون سے بنی امیہ ہین کہ جو آپکی بعد منبر پر بیٹھینگے اور ہزار مہینے تک انکی سلطنت رہیگی اور منہال نے روایت کی ہی کہ ایکروز مین علی بن الحسن علیہما
السلام کی پاس گیا اور کہا کہ آپ نے کیونکر صبح کی تو آپ نے فرمایا کہ ہم مثل بنی اسرائیل کے ہو گئے ہین لوگون فرعون نے اوسکے لڑکون کو ذبح
کرتے تھی اور اون کی عورتون کو زندہ چھوڑتی تھی اور جو کہ بعد رسول خدا صلعم کی سب مخلوقات سے بہتر تھے یعنے علی بن ابیطالب علیہ السلام اوپر لعنت کی
منبرون پر چڑھ کر یعنی بنی امیہ نے اور حسین علیہ السلام کو ظلم اور ستم سے ذبح کیا اور اسقدر گریہ کیا کہ دونوں رخسار و ریش پر اشک روان ہوئے بعد اوسکے فرمایا
کہ ذلت اور خواری سے ہو جیو اوس قوم کو کہ جنہوں نے فرزند پیغمبر کو قتل کیا اور فرماتا ہے خدا کہ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ اور نہین دکھایا ہمنے تجھکو درخت لعنت
کئے گئے کو خواب مین کہ جو ذکر کیا گیا ہے فِي الْقُرْآنِ بیچ قرآن کے مگر آزمایش واسطے آدمیون کی کہ کون راست جانتا ہے اور کون اوسکا اعتبار
نہین کرتا ہے اور عطف الشجرۃ الملعونۃ کا الرؤیا پر ہے اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مراد شجرہ ملعونہ سے بنی امیہ ہین کہ وہ خلیفہ کرینگے اور محمد بن
کعب نے اور سدی نے اوسکی بعضے اوستادون نے بھی روایت کی ہی اور تنبیہ الغافلین مین لکھا ہے کہ مراد شجرہ ملعونہ سے بھنگ کا درخت ہے اور بعضے
کہتے ہین کہ زقوم شجرہ ملعونہ فرمایا ہے اس اعتبار سے کہ اوسکے کھانیوالے کفار ہونگے اور لعنت بھی اون کی ہی طرف متوجہ ہی اور کہتے ہین کہ جسوقت
مشرکین نے سنا کہ درخت زقوم دوزخ مین اوگتا ہے تو بہت تعجب کیا اور ابوجہل نے کہا کہ محمد کہتا ہے کہ آتش دوزخ سے پتھر گداختہ ہو جاتا ہے
اور پھر کہتا ہے کہ دوزخ مین درخت اوگتا ہے یہہ امر نہایت عجیب ہے لیکن بہت تعجب ہے اون کافرون کے تعجب کرنے سے یہہ نہ سمجھے کہ ہم درخت
سبز مین سے آگ لیتی ہین چنانچہ خدا تعالی نے فرمایا ہی کہ جعل لکم من الشجر الاخضر نارا پس جو شخص کہ درخت سبز مین آگ رکہتا ہے اگر آگ
مین درخت کو اگا دے تو کیا تعجب ہے اور آگ مین ایک کیڑا ہوتا ہے جسکا نام سمندر ہے اور بال و پر اوسکے بقدرت خدا جلنے سے محفوظ رہتی ہین اور
شترمرغ جسوقت آگ کو نگلجاتا ہے تو اوسکی انتڑیان بقدرت خدا جلنی سے حفاظت مین رہتی ہین پس جو کہ اسکی قدرت رکھتا ہے وہ اوسکی بھی قدرت رکھتا
ہے اور بعضے ملعونہ کو مکروہ ہم اور مبغوضہ کے معنی مین کہتے ہین چنانچہ کہا جاتا ہے کہ طعام ملعون یعنے ضار مکروہ اور بعضے شجرہ ملعونہ کو ابوجہل کے ساتھ تاویل کرتے ہین یا حکم بن عاص
کے ساتھ کہ باپ مروان کا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ وہ شجرہ یہودی ہین اور بعضے ابلیس کو کہتے ہین لیکن یہہ سب بطریق مجاز کے ہے اور فرماتا ہے خدا کہ وَنُخَوِّفُهُمْ
اور ڈراتے ہین ہم اون کافرون کو طرح طرح کی خوفون سے جیسی کہ ہلاک ہونا پہلی امتون کا عذاب خدا سے اور ذکر دوزخ اور زقوم اور

اونکا فَمَا یَزِیْدُهُمْ پس نہین زیادہ کرتا ہی اونکو وہ ڈرانا اِلَّا طُغْیَانًا کَبِیْرًا مگر سرکشی بڑی اور زیادہ تکبر کرتی ہین اور جھگڑتے ہین اور یہہ تکبر جو واسطے شیطان
سے ہوتا ہی سو واسطے بیان اسکے شیطان کے تکبر کا اور اوسکے بدانجامی کا ذکر کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ وَاِذْ قُلْنَا اور یاد کر جسوقت کہا ہمنے لِلْمَلٰٓئِکَةِ اسْجُدُوْا واسطے
فرشتون کے کہ سجدہ کرو تم واسطے آدم کے سجدہ تعظیم و تکریم فَسَجَدُوْا پس سجدہ کیا اون ملائکہ نے اِلَّآ اِبْلِیْسَ مگر ابلیس نے کہ اوسنے سجدہ نکیا اور
تکبر کی راہ سے قَالَ کہا کہ ءَاَسْجُدُ کیا سجدہ کرون یعنے سجدہ نکرونگا مین لِمَنْ خَلَقْتَ طِیْنًا واسطے اوس شخص کے کہ پیدا کیا ہی تو نے اوسکو مٹی سے اور طینا
منصوب بنزع خافض ہے یعنے من طین اور بعضے کہتے ہین کہ وہ حال ہی اور بعضے کہتے ہین کہ تمیز ہی اور خدا تعالی نے ابلیس پر لعنت کی اور اپنی درگاہ سے
اوسکو نکال دیا دوسری بار ابلیس نے قَالَ کہا کہ اَرَءَیْتَکَ کیا دیکھا تو نے یعنی خبر کر تو مجھکو کہ هٰذَا الَّذِیْ کَرَّمْتَ عَلَیَّ یہہ ہی وہ شخص کہ بزرگی دی ہی تو نے
اوسکو اوپر میرے یعنی کس اعتبار سے تو نے اوسکو مجھپر فضیلت اور بزرگی دی ہے وہ تو مٹی سے بنا ہوا ہی جو کہ عناصر مین کم مرتبہ کی ہی اور اَرَءَیْتَکَ مین
کاف حرف خطاب کا ہی ضمیر خطاب ہے اور اسکے واسطے کوئی اعراب نہین ہے اور مراد اَرَءَیْتَکَ سے اخبرنی ہی اور ما گزشتہ کلام استفہام کا بیان سے محذوف
ہے پس ابلیس نے کہا کہ تو نے آدم کو مٹی سے پیدا کیا ہی کہ جو سب عناصر سے کم مرتبہ ہے اور مجھکو آتش سے پیدا کیا ہی جو سب سے افضل و اشرف ہے
مین اوسکو کیونکر سجدہ کرون اور کہا اوسنے کہ لَئِنْ اَخَّرْتَنِ قسم ہی کہ اگر ڈھیل دی تو نے مجھکو اور مہلت دی تو اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ روز قیامت تک تو
لَاَحْتَنِکَنَّ ذُرِّیَّتَهٗٓ البتہ ہلاک کرونگا مین اولاد اوسکی گمراہ کرکی اور گناہ اونسے کرا دونگا اِلَّا قَلِیْلًا مگر تہوڑے لوگ کہ جو تیرے مخلص بندے ہین اونکو نہ
بہکا سکونگا اور احتناک حنک سے مشتق ہے اور حنک حلق و گلو کو کہتے ہین یعنے جیسے کہ چوپایہ کے گلے مین رسی باندھکر کھینچتے ہین اور جس طرف چاہتے ہین لیجاتے ہین اسی طرح مین
وسوسہ کی رسی گلے مین ڈالکر اپنی طرف کھینچونگا اور فرمانبردار اپنا اونکو کرونگا قَالَ کہا خدا تعالی نے اوسکو کہ اذْهَبْ جا تو یہانسے اور دور ہو تو میری
رحمت سے فَمَنْ تَبِعَکَ مِنْهُمْ پس جو شخص کہ پیروی کریگا تیری وہ نہین ہے بعضے اولاد آدم مین سے تو فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُکُمْ پس تحقیق کہ
دوزخ جزا تمہاری ہی تیری اور تیری پیروی کرنیوالونکی جَزَآءً مَّوْفُوْرًا جزا کامل اور پوری یعنی عذاب ہمیشہ کا اور جزاء مفعول مطلق
فعل محذوف کا ہی اور فرماتا ہی کہ وَاسْتَفْزِزْ اور حرکت دے تو اپنی جگہہ سے یعنی بہکا تو مَنِ اسْتَطَعْتَ جس شخص کو بہکا سکے تو اور جسکے
بہکانیکی قدرت رکھتا ہی مِنْهُمْ اون مین سے بِصَوْتِکَ ساتھہ آواز اپنی کی طرف گناہونکے اونکو بلا کر اور بعضے کہتے ہین کہ مراد آواز شیطان
سے راگ باجے اور مزامیر ہین اور ابن عباس سے روایت ہے کہ جو آواز کہ خلاف رضامندی خدا کی دہن سے باہر نکلے وہ آواز شیطان کی ہے
اور جو بلانیوالا طرف گناہ کی بلاتی وہ آواز اوسکی یہی آواز شیطان کی ہی اور فرمایا خدا نے شیطان کو وَاَجْلِبْ عَلَیْهِمْ بِخَیْلِکَ وَرَجِلِکَ اور
کھینچ تو اوپر اونکی سوارون اپنی کو اور پیادون اپنی کو یعنی ساری فوج اپنی تو اولاد آدم پر بہکانیکے واسطے چڑھا کر لیجا اور وسوسہ اونکے دلون مین
ڈال اور یہہ کہ آواز دے تو اوپر اونکے ساتھہ سوارون اپنے کے اور جانورون اپنی کی دوڑ سے بہکا تو اونکو اور مجمع البیان مین لکہا ہی کہ جو سوار اور پیادہ جن
اور انسان نہین ہے معصیت خدا مین سعی کرے وہ شیطان کے سوارون اور پیادون مین سے ہے اور رجلک کو حفص نے بکسر جیم پڑھا ہے اور باقیون نے بسکون جیم
اور فرمایا خدا نے اوسکو کہ وَشَارِکْهُمْ فِی الْاَمْوَالِ اور شریک ہو تو بیچ اونکی مالونکی یعنی اولاد آدم کو بہکا تو کہ حرام سے مال کو جمع کرین اور بیجا مالکو
خرچ کرین اور گناہونمین اوسکو برباد کرین وَالْاَوْلَادِ اور شریک ہو تو بیچ اولاد کی کہ زنا سے اولاد کو بہم پہنچائین اور عبد شمس اور عبد العزی نام رکھین
اور امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلعم نے کہ تحقیق خدا نے حرام کیا ہی بہشت کو اوپر ہر فحش بکنے والی بیہودہ گو کم حیا کی
کہ نہ پروا اوسے کہ جو کچھ کہتا ہے اور جو کچھ اوسکو کہا گیا ہے اگر دریافت کریگا تو اوسکو نپایگا تو اوسکو مگر زنا کا اور شیطانکی شرکت کا لوگون نے پوچھا
کہ یا رسول خدا آدمیون مین شیطانکی شرکت ہوتی ہے فرمایا کیا تو نے نہین پڑھا ہے قول خدا تعالی کا وشارکہم فی الاموال والاولاد
اور حضرت صادق علیہ السلام نے یہہ آیت پڑھی اور فرمایا کہ شیطان عورت کی ٹانگون مین بیٹھہ کر اوسیطرح مجامعت کرتا ہی جیسے کہ مرد
کرتا ہی کسینے پوچھا کہ علامت اسکی کیا ہی اور نطفہ کیونکر پہچانا جاتا ہی فرمایا کہ ہماری دوستی اور دشمنی سے پہچانا جاتا ہی جو شخص کہ ہمکو دوست رکھتا ہے وہ

نطفہ تو بندہ کا ہی اور جو کوئی کہ جسے شیخی کہتا ہی وہ نطفہ شیطان کا ہی اور دوسری روایت مین ہی کہ فرمایا مرد وقت مجامعت کے بسم اللہ کہتا ہی
تو شیطان دور رہوجاتا ہی اور اگر اوسوقت خدا کا نام نہین لیتا ہی تو شیطان بہی مجامعت مین شریک ہوجاتا ہی اور عمل تو دونونکا ہی اور نطفہ ایک ہی
اور امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہی کہ فرمایا کہ جسوقت آدمی زنا کرتا ہی تو شیطان بہی ہمراہ اوسکے داخل کرتا ہی پہر دونونکا عمل جمع ہوجاتا ہی اور نطفہ
دونونکے ملجاتے ہین اوسسے خدا تعالے پیدا کرتا ہی ولد زنا وہ شیطان کی شرکت کا نطفہ ہی اور قمی نے اپنی تفسیر مین لکہا ہی کہ مال حرام مین شرکت شیطان
کی ہی اور جو لونڈی کہ اوس مال سے خرید کرے اوس سے اولاد جو ہوئی اوسمین شرکت شیطان کی ہی اور خطاب کرتا ہی خدا تعالے شیطان سے کہ وَعِدْهُمْ
اور وعدہ کر تو اونسے یعنی اولاد آدم سے وعدہ باطل کہ تو شفاعت بتونکی اور درازی آرزو کی اور توبہ مین تاخیر کروانی اس نیت سے کہ ابہی تو جیتے ہین گناہ تو
کرلینگے اور گناہ کروانی اس وعدہ پر کہ خدا تعالے بخشنے والا ہی تو یہہ کام کرلو وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا اور نہین وعدہ کرتا ہی اونسے شیطان مگر فریب
دنیا کے خطا کو آدمیونکی نظر مین اچہا کرکے دکہلاتا ہی یہہ جملہ معترضہ تہا اور پہر خدا شیطان کو فرماتا ہی کہ اِنَّ عِبَادِیْ تحقیق بندے میرے جو کہ
خالص اور برگزیدہ ہین لَیْسَ لَکَ عَلَیْہِمْ نہین ہی واسطے تیری اوپر بندگان خالص کے سُلْطٰنٌ غلبہ اور قدرت کہ تو اونکو اغوا کرسکے وَکَفٰی
بِرَبِّکَ وَکِیْلًا اور کافی ہی پروردگار تیرا نگاہ رکہنے والا اپنی بندگان مخلصین کا تیری گمراہ کرنی اور بہکانے سے بچنے کے دفع کرینکی دلیلین اونکو بتلا کر
اور تیری جعلسازی اونپر ظاہر کرکے اور اب خدا تعالے اپنی وحدانیت کی دلیلونکا ذکر کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ رَبُّکُمُ الَّذِیْ پروردگار تمہارا وہ شخص
ہی کہ اپنی قدرت کاملہ سے یُزْجِیْ لَکُمُ الْفُلْکَ چلاتا ہی واسطے تمہارے کشتی کو فِی الْبَحْرِ بیچ دریا کی ہوا کی وسیلہ سے لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِہٖ تاکہ
طلب کرو تم فضل اوسکے سے روزی اپنی کہ مال تجارت تمکو دریا مین لیجاتے پہرتے ہو اور طرح طرح کی منافع حاصل کرتے ہو اِنَّہٗ تحقیق کہ وہ خدا کَانَ بِکُمْ
رَحِیْمًا ہی ساتہ تمہارے مہربان کہ تمہاری مشکل کامونکو آسان کرتا ہی اور اسباب احتیاج کو تمہارے تیار کرتا ہی وَاِذَا مَسَّکُمُ الضُّرُّ فِی الْبَحْرِ
اور جسوقت پہنچتی ہی تمکو سختی بیچ دریا کی تو ضَلَّ گم ہوجاتے ہین سب اور تمہارے دل سے مَنْ تَدْعُوْنَ وہ شخص کہ پکارتے ہو تم جنکو اور
پرستش جنکی کرتے ہو اِلَّا اِیَّاہُ مگر وہ خدا کہ جب غرق ہونے لگتے ہو تو اپنے معبودون کو چہوڑکر اوسیکو پکارتے ہو فَلَمَّا نَجّٰکُمْ پس جسوقت نجات دی
تمکو خدا نے غرق ہونے سے اِلَی الْبَرِّ طرف جنگل کے یعنی جسوقت خشکی مین سلامت تمکو لیگیا تو اَعْرَضْتُمْ منہ پہیر لیتے ہو تم اوسکی حمد سے
اور پہر بتونکی پرستش کرنے لگتے ہو وَکَانَ الْاِنْسَانُ اور ہی آدمی کَفُوْرًا بہت ناشکری کرنیوالا نعمت خدا کا اور خدا تعالے بیان کرتا ہی کہ تم
دریا سے نجات پاکر جو خشکی مین آئی تو کیا اسطرح سے تم امن مین ہوگئے تمہارے ہلاک کرنیکی تو بہت صورتین ہین چنانچہ فرماتا ہی کہ اَفَاَمِنْتُمْ
کیا پس بیخوف ہوگئے تم اگر تمنے دریا سے نجات پائی اَنْ یَّخْسِفَ بِکُمْ جَانِبَ الْبَرِّ اس سے کہ دہنسا دے تمکو خدا طرف جنگل کے زمین مین پس ملو
ہی تمنے جسے بیخوف ہوجاتے ہو اسواسطے کہ خدا تعالے قادر ہی دریا مین ڈبونی پر ایسی ہی قادر ہی زمین کے اندر دہنسانی پر اَوْ یُرْسِلَ عَلَیْکُمْ حَاصِبًا
یا بہیجے اوپر تمہارے پتہرونکا مینہ برسانیوالی ہوا اوسکو ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَکُمْ وَکِیْلًا پہر نپاؤ تم واسطے اپنی کوئی نگاہ رکہنے والا کہ تمکو اوس سے بچائے اور حکم الٰہی کہ خدا
کے فعل کو کوئی دفع نہین کرسکتا ہی اَمْ اَمِنْتُمْ اَنْ یُّعِیْدَکُمْ فِیْہِ یا بیخوف ہوگئے تم اس سے کہ پہیری تمکو بیچ اوس دریا کی کہ پہر تمکو وہان لیجائے
تَارَۃً اُخْرٰی بار دوسری کہ دوسری مرتبہ تم رغبت طرف دریا کی کرو اور کشتی مین بیٹہو فَیُرْسِلَ عَلَیْکُمْ قَاصِفًا مِّنَ الرِّیْحِ پس بہیجے اوپر تمہارے کشتی
توڑنیوالی ہوا سے کہ وہ تمہاری کشتی کو پارہ پارہ کردے فَیُغْرِقَکُمْ پس ڈبو دے تمکو بِمَا کَفَرْتُمْ بسبب اوسکے کہ کفر کیا ہی تمنے ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَکُمْ عَلَیْنَا بِہٖ پہر نپاؤ تم
واسطے اپنے ہمارا اوس غرق ہونیکو تَبِیْعًا کوئی حاکم پیچہا کرنیوالا ہم سے کہ تمہارے خون کا مطالبہ کرے اور ہمکو کہے کہ تونے ایسا کیون کیا اور تَارَۃً ظرف ہے
مین ابو عمرو اور ابن کثیر اور ابن عمر وغیرہ نے نَخْسِفَ اور نُرْسِلَ اور نُعِیْدَ اور نُرْسِلَ اور نُغْرِقَ کو سبکو نون سے متکلم کا صیغہ پڑہا ہی اور ابو جعفر اور یعقوب نے فَتُغْرِقَ کو تا سے پڑہا ہی اور
باقیونکو یا سے پڑہا ہی اور باقی کو قاریون نے سبکو یا سے پڑہا ہی اور جسوقت خدا تعالے قول ابلیس کا بیان کرچکا کہ تو نے آدم کو مجہپر بزرگی دی ہی کہ جو کرشتی
بنا ہی تو اب بزرگ ہونا اولاد آدم کا بیان کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْٓ اٰدَمَ اور البتہ تحقیق بزرگی دی ہی ہمنے فرزندان آدم کو وَحَمَلْنٰہُمْ

اور اوٹھایا ہے ہمنے اونکو یعنی سوار کیا ہے ہمنے اونکو فی البرّ بیچ جنگل کے یعنے خشکی مین چوپایون پر مثل گھوڑے اور اونٹ کی والبحر اور بیچ
ہے ہمنے بیچ دریا کے کشتیون پر ورزقنٰہم من الطیبٰت اور روزی دی ہے اونکو پاکیزہ اور لذیذ کہانون مین سے وفضلنٰہم اور بزرگی دی ہے ہمنے اونکو
علیٰ کثیر ممن خلقنا اور بہت سی چیزون پر کہ پیدا کئے ہین ہمنے تفضیلا بزرگی دینی مرتبہ مین اور عقل اور علم اور گویائی اور خوبصورتی مین اور قد کے
معتدل ہونے مین اور تدبیر معاش اور معاد مین اور جو کچھ کہ زمین پر ہے اور تمام حیوانات پر تسلط اور غلبہ دینے مین اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کرتے
ہین فرمایا کہ مراد بر و بحر سے خشکی اور تری ہے اور طیبات سے مراد پاکیزہ پہل اور میوے ہین اور بزرگی اکثر مخلوقات پر جو دی ہے اوس سے مراد یہ ہے کہ کل جانور چرند اور پرند
اپنے منہہ سے اوٹھا کر کہاتے ہین اور پیتے ہین اور ہاتہہ سے اوٹھا کر منہہ مین نہین لیجاتے ہین بخلاف آدمی کے کہ اپنے ہاتہہ سے اوٹھا کر کہانا کہاتا ہے اور پانی
پیتا ہے یہ بہی فضیلت انسان کی اور بندر اگرچہ کہانا ہاتہہ سے اوٹھا کر کہاتا ہے لیکن پانی وہ بہی مثل دیگر حیوانات کے منہہ سے پیتا ہے مثل آدمی کی یہ بہی نہین
اور دوسری روایت مین ہے کہ فرمایا خدا تعالی نے ارواح کفار کو بزرگ نہین کیا ہے لیکن بزرگ کیا ہے خدا نے ارواح مومنین کو اور بزرگی نفس اور خون
کی روح سے ہے اور رزق طیبہ علم ہے اور بعضے کہتے ہین کہ خدا نے آدمیون کو اور مخلوقات پر اسواسطے بزرگی دی ہے کہ آدمیون مین جناب رسولخدا صلعم ہین اور بعضے کہتے ہین
کہ آدمیون کو معرفت اور توحید خدا کی جہت سے اور مخلوقات پر بزرگی دی ہے اور ملائک کی آدمیون سے بہتر ہونے یا آدمیون کے ملائکہ سے بہتر ہونے مین اختلاف بہت ہے
اکثر علما کے نزدیک یہ ہے کہ رسول آدمیون کے افضل ہین ملائکہ کے رسول سے اور اولیا آدمیون کے بہتر ہین اولیاء ملائکہ سے اور مومنین صالحین بہتر ہین عوام ملائکہ
سے اور کتاب تنزیہ الانبیاء والائمہ مین علم الہدیٰ علیہ الرحمۃ نے لکہا ہے کہ اعتقاد ہمارا انبیاء اور ائمہ مین کہ حجتین خدا کی ہین یہ ہے کہ وہ جمیع ملائکہ سے افضل ہین
اسواسطے کہ ملائکہ نے آدم کو سجدہ کیا اور جو کہ کسیکو سجدہ کرتا ہے وہ مرتبہ مین اوس سے کم ہوتا ہے اور یہ بسبب کثرت علم آدم کے تہا کہ خدا نے اونکو تعلیم کیا تہا اور
اس سبب سے کہ ارواح انبیاء اور ائمہ علیہم السلام کی اونکی صلب مین تہین اور بعضے کہتے ہین کہ خواص انسان کی بہتر ہین خواص ملائکہ سے اور عوام آدمیون کے بہتر ہین
عوام ملائکہ سے لیکن مراد آدمیون سے یہان کفار نہین ہین بلکہ مومنین متقین ہین اور رسول خدا صلعم سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا حضرت نے کہ مین بہتر ہون سب مخلوقات
سے اور فرمایا آنحضرت نے کہ مین افضل ہون جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل سے اور تمام ملائکہ مقربین سے اور مین بہتر تمام مخلوقات سے ہون اور مین سردار اولاد
آدم کا ہون اور یہ جو خدا تعالی نے فرمایا ہے کہ بنی آدم اکثر مخلوقات سے افضل ہین اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بعض مخلوقات ایسی ہین کہ اون سے افضل نہین
ہین اور وہ ملائکہ ہین جواب اسکا اسطرح سے بیان کرتے ہین کہ جنس ملائکہ البتہ بہتر ہے جنس انسان سے جیسے کہ جنس مردون کی بہتر ہے عورتون کی
جنس سے نہ افراد مردون کی اسواسطے کہ بعضی عورتون کی فردین بہتر ہین مردون کی فردون سے ایسے ہی ملائکہ ہین اسواسطے کہ افضل ملائکہ مین
عام ہین بنسبت بجمیع افراد آدمیان اور بنی آدم مین افضل خاص ہین کہ وہ قلیل ہین بہ نسبت کثیر ہین اور وہ انبیاء اور ائمہ علیہم السلام اور مومنین ہین کہ انبیاء اور ائمہ
تو سب ملائکہ سے افضل ہین اور مومنین صالحین عوام ملائکہ سے افضل ہین اور بعضی کہتے ہین کہ لفظ کثرت مقام جمیع کی مذکور ہوئی ہے اور ایسا کلام عرب مین بہت
شایع ہے اور فرماتا ہے خدا کہ یوم ندعوا کل اناس بامامہم یاد کرو تو اوس دن کو کہ بلاوینگے ہم ہر گروہ آدمیون کو ساتہہ امام اور پیشوا اونکے کہ وہ پیغمبر ہو یا وصی
پیغمبر یا شقی ہے کہ گمراہ کرنیوالا غرض یہ ہے کہ جسکی دنیا مین پیروی کرتے تہے اوسکے ہمراہ ہر گروہ کو بلاوینگے قیامت کی روز اور محشور کرینگے حشر غلامان عمر با عمر و حشر غلامان
علی با علی اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہر کا امام وہ ہے کہ جو اپنی زمانہ مین قائم تہا اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جب وقت یہ آیت نازل
ہوئی تو مسلمانون نے عرض کی کہ یا رسول خدا آپ کل آدمیون کے امام نہین ہین فرمایا کہ مین رسول ہون خدا کا طرف کل آدمیون کے اور لیکن قریب ہے کہ بعد میرے امام ہون
آدمیون کی خدا کیطرف سے میرے اہلبیت مین سے کہ وہ قائم ہونگے آدمیون مین اور جہٹلائے جاوینگے اور اوپر ظلم کرینگے امام کفر اور گمراہی کی اور پیروان اونکو
اور اونکی پیروی کرینگے جو شخص کہ دوست رکہیگا اور پیروی اونکی کریگا اور اونکو سچا جانیگا وہ مجہسے ہے اور ہمراہ
میرے ہوگا اور جو شخص کہ ظلم کریگا اوپر اور جہٹلاویگا اونکو وہ شخص مجہسے نہین ہے اور نہ میرے ہمراہ ہوگا اور مین اوس سے
بیزار ہون اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ قریب ہے کہ بلاوین جاوین ہر قوم اپنے امام کے ہمراہ آفتاب پرست آفتاب کے ساتھ

اور قمار باز پرست قمار بازونکے ساتھ اور آتش پرست آتش پرستونکے ساتھ اور سنگ پرست سنگونکے ساتھ اور دوسری حدیث میں ہیکہ فرمایا کہ اے لوگو سنو ہمارے شکر کرو تم خدا کی اس نعمت کا
کہ قیامت کے روز ہر گروہ کو ہمراہ اوسکے بلاوینگے کہ جسکی اونہوں نے پیروی کی ہی ہم پناہ لیجاوینگے رسول خدا کیطرف اور تم پناہ لوگے ہماری طرف پس کیا دیکھتے ہو تم کہ ہم
تمکو کہاں لیجاوینگے قسم ہے پروردگار کعبہ کی کہ ہم تمکو جنت میں لیجاوینگے تین مرتبہ حضرت صادق نے یہی فرمایا اور اس طرح کی روایتیں بہت ہیں اور بعضی کہتے
ہیں کہ امام سے مراد ماں ہے کہ اوس روز سب آدمی اپنی اپنی ماں کے نام سے پکارے جاوینگے ایک تو حضرت عیسی کی جہت سے کہ اونکے باپ نہ تھا اور دوسرے حسنین کے شرف سے اور
تیسرے اون آدمیوں کی پردہ پوشی کے واسطے جو زنا سے پیدا ہوے ہیں اور بعضی کہتے ہیں کہ ہر شخص اپنے اپنی اعمال کے ساتھ بلایا جاویگا اور اعمال ہر ایک کے امام اوسکا ہے
اور بعضی امیر المومنین سے حدیث کرتے ہیں کہ فرمایا کہ میں نے رسول خدا صلعم سے سنا ہے فرماتے تھے حضرت کہ قیامت کے روز ہر گروہ کو چند چیز کے ساتھ بلاوینگے امام زمانہ کے ساتھ
کہ اوسکی پیروی کرتے تھے اور سنت پیغمبر کے ساتھ اور کتاب خدا کے ساتھ اور فرمایا ہے خدا کہ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ پس جو شخص کہ دیا جاویگا کتاب اپنی یعنی نامہ اعمال اپنا
بِیَمِیْنِهٖ ساتھ دست راست اپنی کے فَاُولٰٓئِكَ پس یہ لوگ یَقْرَءُوْنَ كِتٰبَهُمْ پڑھینگے کتاب اپنی کو یعنی نامہ اعمال اپنے کو خوش ہوکر بار بار اسواسطے
کہ اوسمیں اعمال نیک ہونگے وَلَا یُظْلَمُوْنَ اور نہ ظلم کئے جاوینگے وہ اپنی جزا کی نسبت میں فَتِیْلًا برابر تاگے کہ شگاف تخم خرما کی اور فتیلا تمیز ہے یعنے
نہایت تھوڑی بھی اونکی جزا دینے میں کمی نہ ہوگی اور جس شخص کے دست چپ میں نامہ اعمال دیے جاوینگے وہ خجالت کی سبب سے اعمال بد کو دیکھکر اوس کتاب کو
نہ پڑھ سکیگا اور اوسکا حال خدا تعالی بیان کرتا ہے کہ وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اور جو شخص کہ ہووے بیچ اس دنیا کے اَعْمٰى اندھا کہ دلکی آنکھ سے بسبب غفلت کے
ہدایت کی سواری دلیلوں میں نظر نہیں کرتا ہے اور راہ نجات کو نہیں دیکھتا ہے فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى پس وہ بیچ آخرت کے بھی اندھا ہی کہ وہ بہشت کی راہ کو
نہ پاویگا وَاَضَلُّ سَبِيْلًا اور زیادہ گم کردہ راہ حق کا ہے اور اہل بصرہ نے پہلے اعمی کو امالہ سے پڑھا ہے اور دوسری کو تفخیم سے اور کسائی نے
دونوں کو امالہ سے پڑھا ہے اور باقیوں نے دونوں کو تفخیم سے پڑھا ہی اور سبیلا تمیز ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ آیت کے یہ معنی ہیں کہ جو کوئی دنیا میں نابینا ہے طاعت خدا سے
وہ آخرت میں نابینا ہوگا ثواب سے اور جو کوئی دنیا میں نابینا ہے تو یہ نہ دیکھیگا وہ آخرت میں جمال حضرت کا نہ دیکھیگا اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ جس شخص کو
کہ ہدایت نکرے پیدائش آسمانوں کی اور زمین کی اور آنا جانا رات کا اور دن کا اور پھرنا آسمان کا اور آفتاب کا اور مہتاب کا اور نشانیاں عجائب اوسکے قدرت کی طرف
اس امر کی کہ انکا کوئی خالق ہے اور اپنا تصرف نہیں کرنیوالا تو وہ آخرت میں نابینا اور گمراہ ہے اور امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ بہت سخت اندھا وہ شخص ہے
کہ جو ہمارے فضائل سے اندھا ہی اور ہمارا سے عداوت کہی کرے اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا کہ جو کوئی تاخیر کرے حج میں یہاں تک
کہ اوسکو موت آجاوے وہ نابینا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے روز رسول خدا صلعم نے مسجد الحرام سے بت
نکالے اور ایک بت مروہ پر تھا اوسکو قریش نے کہا کہ اس بت کو چھوڑدو اور توڑو نہیں رسول خدا صلعم نے ارادہ اوسکے چھوڑدینے کا کیا
لیکن بعد اوسکے پھر اوسکی توڑنے کا حکم کیا یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ وَاِنْ كَادُوْا اور تحقیق کہ نزدیک تھے وہ کفار لَيَفْتِنُوْنَكَ کہ فتنہ
میں ڈالدیں وہ تجھکو عَنِ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وہ چیز سے کہ وحی کی ہی ہمنے طرف تیری لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا تاکہ افترا کرے تو اوپر ہمارے غَيْرَهٗ غیر اوسکا
کہ وحی کی ہی ہمنے طرف تیری اور ہمارے حکم کے تو خلاف کرنے لگی ایسا تونے ارادہ کیا تھا وَاِذًا لَّاتَّخَذُوْكَ اور اوسوقت پکڑتے وہ کفار تجھکو خَلِيْلًا
دوست یعنی جسوقت کہ تو ایسا کرے کہ غیر وحی ہمارے کے کفار کی خوشی سے کرے تو اوسوقت وہ تجھکو اپنا دوست مقرر کریں کہ اون کے دوست
ہونے کو تو ایسا ارادہ کرتا تھا اور ابن عباس سے لوگ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا اونہوں نے کہ بنو ثقیف نے حضرت سے کہا کہ اس سال میں ہمکو
چھوڑدیجے کہ ہم بتوں کی عبادت کریں اور دوسری سال بتوں کو توڑ ڈالے گے اور اسلام کو قبول کرینگے حضرت نے نہایت شوق اسلام
سے اپنے دلمیں فکر کرکے دیکھا کہ اگر ایسا ہو تو کیا مضایقہ ہے یہ آیت عتاب کی نازل ہوئی اور اکثر آدمی کہتے ہیں کہ بنی ثقیف کے
بھیجے ہوئے آدمی حضرت کے پاس آئے اور یہ پیغام اونکا لائے کہ اے محمد ہم ایمان نہ لاوینگے جب تک تو ہمکو کئی امروں پر نچھوڑدے تاکہ ہم
سب عربوں پر اپنا افتخار کریں ایک تو یہ کہ ایکسال ہمکو چھوڑدی کہ ہم بت پرستی کریں اور دوسرے یہ کہ زمین طایف کو کہ ہمارے آرام گاہ ہے

شل حرم کعبہ کی ہمارے واسطے حرم بناوے اور تیسرے یہہ کہ ہمکو نماز مین رکوع اور سجدہ سے معاف کیجیو اور اگر تجھسے پوچھین کہ ایسا کیون کیا ہے تو کہیو کہ خدا نے
مجھکو اس امر کا حکم کیا ہے حضرت نے یہہ سنکر فرمایا کہ خیر نہین ہے اوس دین مین کہ جسمین رکوع اور سجدہ نہو اون لوگون نے اس مقدمہ مین
بہت مبالغہ کیا اور عاجزی کی تو حضرت خاموش ہو رہے اور کچہہ جواب ندیا یہہ آیت نازل ہوئی اسیطرح سے اس آیت کے شان نزول مین
اختلاف بہت ہے اور اوسی مقدمہ مین خدا تعالے فرماتا ہے کہ وَلَوْلَآ اَنْ ثَبَّتْنٰكَ اور اگر نہوتا یہہ امر کہ ثابت رکہا ہے ہمنے تجھکو اپنی محافظت
سے تو لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ البتہ قریب تہا کہ میل کرے تو اور جہکے تو اِلَيْهِمْ طرف اون کافرون کی شَيْـًٔا قَلِيْلًا کچہہ تہوڑا سا یعنی ارادہ اونکی
آرزو کیطرف میل کرنیکا تیری دلمین گزرا تہا اسلام کی قبول کرنیکی طمع سے مگر ہماری نگہبانی سے تو نے میل نکیا کہ اِذًا اوسوقت یعنی جسوقت کہ میل
کرتا تو لَّاَذَقْنٰكَ تو البتہ چکہاتے ہم تجھکو ضِعْفَ الْحَيٰوةِ دوچند عذاب زندگی کا وَضِعْفَ الْمَمَاتِ اور دوچند عذاب مرگ کا کہ دوچند عذاب دنیا
اور آخرت کا تجھکو ہوتا یعنی جو کچہہ تیرے غیر کو اس فعل کی کرنے مین چکہاتا اوسکا دوچند تجھکو چکہاتا اسواسطے کہ خطا بزرگ مرتبہ والے کی بڑی ہوتی ہے اسواسطے
اوسکو سزا بہی بڑی ہوتی ہے اسلیے ہم تجھکو ایسی سزا دیتے ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا پہر نپاتا تو واسطے اپنے اوپر ہمارے عذاب کے دفع کرنیکے واسطے نَصِيْرًا
کوئی نصرت کرنیوالا اور مدد کرنیوالا کہ تجھکو چہوڑاتا ہرچند یہہ خطاب بظاہر محمد صلعم کیطرف ہے لیکن مراد اوس سے اُمت کے لوگ ہین کیونکہ ایسا امر ہین جو انکی
حضرت معصوم تہے ایسے امور اونسے صادر نہین ہوسکتے تہے یہہ امر محض اُمت کے لوگونکی تنبیہ کیواسطے ہے اور اسطرحکی آیتین اور بہی آئی ہین لیکن مراد
اونسے اُمت کے لوگ ہین مثلاً یہہ آیت ایسیہی ہے جیسے کہ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ یعنے اگر شرک کریگا تو تو البتہ باطل ہوجاویگا عمل تیرا اور امام رضا علیہ السلام
سے بہی یہی منقول ہے کہ جسوقت کہ مامون نے عصمت انبیاء مین اونسے سوال کیا تہا کہ خدا تعالے نے خطاب اپنے پیغمبر سے کیا ہے فرمایا کہ مراد اوس سے
اُمت کی آدمی ہین اور ابن عباس سے بہی یہی منقول ہے کہ حضرت معصوم تہے یہہ آیت لوگونکو خوف دلانیکے واسطے ہے کہ مشرکین کے
باتونکی طرف میل نکرین اور لولا ان ثبتناک کی تقدیر لولا تثبیتنا ایاک ہے اور ان اسجگہہ موضع رفع بالابتداء مین ہے اور خبر اوسکی مقدر ہے اور وہ ثابت ہے
بالعصمۃ یا بالالطاف خفیہ ہے اور ضعف الحیوة اور ضعف الممات کی تقدیر عذابا ضعفا فی الحیوة وعذابا ضعفا فی الممات ہے موصوف کہ وہ عذاب ہے اوسکو
اسمین سے محذوف کر دیا ہے اور صفت اوسکی جگہہ قایم ہوکر مضاف ہوگئی ہے اور بعضے کہتے ہین کہ ضعف عذاب کے نامون مین سے ہے بسبب چند ہونے تکلیف کے
یہہ نام اوسکا ہوا اور بعضون کی نزدیک ضعف حیوة سے مراد عذاب آخرت ہے اور ضعف ممات سے مراد عذاب قبر ہے اور کہتے ہین کہ مکہ والون نے
رسول خدا صلعم کی نکالدینے مین مشورہ کیا اور رائے اونکی اس امر پر قرار پایا کہ اوسکے ساتہہ بہت دشمنی کرو تاکہ وہ بضرورت ناچار ہوکر یہانسے چلا جاے
خدا تعالی نے یہہ آیت نازل کرکے مطلع کیا چنانچہ فرماتا ہے وَاِنْ كَادُوْا اور تحقیق قریب ہے وہ مکہ والے کہ لَيَسْتَفِزُّوْنَكَ بہسلادیوین تجھکو اور ڈگا دیوین
دشمنی یا وہ کرکی مِنَ الْاَرْضِ زمین مکہ سے لِيُخْرِجُوْكَ مِنْهَا تاکہ نکالدیوین تجھکو اوسمین سے وَاِذًا اور اوسوقت یعنی جسوقت کہ ایسا کرین تو
لَّا يَلْبَثُوْنَ نہ ٹہیل کرینگی یعنی اگر تجھکو نکالدین تو نہ ٹہیل کرین وہ خِلٰفَكَ پیچھے تیرے یعنے پیچھے جانے تیرے کے مکہ سے اِلَّا قَلِيْلًا مگر
تہوڑی کہ عذاب مین وہ گرفتار ہون اور ایسا ہی ہوا کہ بعد ہجرت کی واقعہ بدر پیش آیا اور کفار اوسمین قتل ہوے اور ان کادو مین ان مخففہ
ان مثقلہ کا ہے اور پہلے ان کادوا کی ان کا بہی یہی حال ہے اور ابن عباس سے اس آیت کی تفسیر مین روایت ہے کہ یہود نے حضرت رسول خدا صلعم کو مدینہ
مین پہنچنے سے کہا کہ حضرت سے یہودیونے کہا کہ اے ابوالقاسم مقام پہلے انبیاء کا زمین شام تہی اگر تو پیغمبر ہے اور ہم تجھکو پیغمبر برحق جانین تو شام کو روانہ
ہو اور وہانکی سکونت اختیار کر حضرت نے ارادہ سفر کا کیا اور بعضے کہتے ہین کہ چند منزل مدینہ سے جدا بہی ہوئی اور منتظر اسکی تہے کہ صحاب جمع
ہوجائین یہہ آیت نازل ہوئی کہ یہود چاہتے ہین کہ تجھکو مدینہ سے دور ڈالین اور اگر ایسا ہو جاے تو وہ تجہسے امان نپاوینگے بلکہ سب
ہونگے حضرت نے ارادہ کیا کہ مدینہ سے کہین کو جانا نچاہئے اور بعد عرصہ قلیل کے یہودی قتل اور جلا وطن ہوئی لیکن اس صورت مین یہہ آیت
مدنی ہو جاویگی اور پہلے قول کے موافق مکی ہے اور فرماتا ہے خدا کہ ہمنے ایکطریقہ رکہا ہے سُنَّةَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا طریقہ رکہنا اون

مِنْ رُّسُلِنَا پیغمبران اپنے سے قَبْلَكَ پہلے تجہسے جنہوں اونکو تحقیق بہیجا ہے ہم نے اون لوگوں کی رکہا ہے اوسی طرح ہمیشہ اونکو بہیجا تحقیق کہ انکا اون لوگوں
اپنے جنہیں کہ جو کوئی پیغمبر کو نکالدے یا جہٹلائے تو ہم اوسکو ہلاک کرتے ہیں وَلَا تَجِدُ اور نہ پاویگا تو اے محمد صلعم لِسُنَّتِنَا واسطے سنت و طریقہ
ہمارے کے تَحْوِيلًا پہرجانا اور بدل جانا کہ جو ہمارا طریق و عادت ہے اوسیکے موافق ہم کرتے ہیں اور رغبت دلاتے نماز کی قائم کرنیکا حکم کرتا ہے چنانچہ
فرماتا ہے کہ أَقِمِ الصَّلَاةَ قائم رکہہ تو نماز کو یعنی ہمیشہ پڑہ تو نماز کو لِدُلُوكِ الشَّمْسِ واسطے زوال آفتاب کے یعنی جس وقت کہ آفتاب ڈہلے اوس وقت سے تو نماز کو پڑہ
إِلَىٰ غَسَقِ اللَّيْلِ طرف تاریکی شب کے آدہی رات تک کہ اوس میں چار نمازیں آگئیں ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا اور پہر دو کی زوال سے کہ جو آخر
غروب آفتاب یا عشا ہے اور یہی معلوم ہوا کہ وقت ظہر اور عصر کا دونوں کا غروب آفتاب تک ہے اور غسق اللیل سے مراد وقت مغرب و عشا کا ہے اور
فرماتا ہے کہ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ اور قائم رکہہ تو قرآن فجر کو یعنی نماز فجر کو اور نماز فجر کا نام قرآن فجر اسواسطے رکہا کہ پڑہنا قرآن کا نماز میں واجب ہے اور
قرأت جزو نماز کا ہے نماز کل کا نام باسم جزو رکہا جیسے کہ رکوع اور سجود کو نماز بولتے ہیں کیونکہ وہ بہی جزو ہیں نماز کی إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ تحقیق قرآن فجر کا یعنی
نماز فجر کی كَانَ مَشْهُودًا ہے حاضر کردہ دیکہی گئی کہ فرشتے روز اور شب کے اوسکے حاضر ہوتے اور اوسکی گواہی دیتے ہیں جو اوسکو فرشتے اوسکی پڑہنے کا مشاہدہ
کرتے ہیں اور شب کے فرشتے تو اعمال اوسکی آخر میں اوسکو لکہتے ہیں اور روز کے فرشتے اوسکو اول میں لکہتے ہیں اور امام محمد باقر علیہ السلام سے کسی نے پوچہا
کہ کتنی نمازیں فرض ہیں آپ نے فرمایا کہ پانچ نمازیں ہیں دن رات میں سے پوچہا کہ خدا تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اونکو بیان کیا ہے اور اونکا نام
لیا ہے فرمایا کہ ہان خدا تعالیٰ نے پیغمبر سے فرمایا ہے کہ اقم الصلوٰۃ لدلوک الشمس الیٰ غسق اللیل اور دلوک آفتاب سے مراد زوال اوسکا ہے پس درمیان
زوال آفتاب کے تاریکی شب تک چار نمازیں ہیں کہ بیان کیا ہے اونکو خدا نے اور اونکا وقت مقرر کیا ہے اور غسق اللیل سے مراد نصف شب ہے
اور یہ امام نے اسطرح فرمایا کہ وسط تاریکی کا نصف شب ہے اور پہر فرمایا کہ وقرآن الفجر ان قرآن الفجر کان مشہودا یہ نماز صبح ہے پانچوں نمازیں
ہوگئیں اور کسی نے حضرت صادق سے فضل وقت نماز صبح کا پوچہا تو فرمایا کہ بعد طلوع فجر سے جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وقرآن الفجر ان قرآن الفجر
کان مشہودا اور اوس سے مراد یہ ہے کہ شاہد ہوتی ہیں اوسکی ملائکہ شب اور ملائکہ روز پس جو وقت پڑہتا ہے بندہ صبح کی نماز کو بعد طلوع فجر کی تو
ثابت کیجاتی ہے نماز اوسکی دو مرتبہ ایک مرتبہ تو ثابت کرتے ہیں اوسکو فرشتے شب کے اور دوسرے مرتبہ اوسکو ثابت کرتے ہیں فرشتے روز کے
اور بعضے تفسیروں میں لکہا ہے کہ اس آیت میں دلالت ہے دراز ہونے وقت ظہرین پر زوال سے تاریکی تک اور دراز ہونے عشائین پر نصف
شب تک اسواسطے کہ لام واسطے توقیت کی ہے اور الیٰ واسطے انتہا و غایت کے اور غسق شدت ہے تاریکی کو کہتے ہیں پس جائز ہے کہ وقت دراز ہو
زوال سے نصف شب تک لیکن باجماع نہایت وقت ادائے ظہرین باعتبار وجوب وہ ہے کہ جس وقت آفتاب غروب ہو اور رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے
کہ جس وقت جبرئیل نے مجہکو نماز پنجگانہ تعلیم کی تو پہلے اوسنے نماز ظہر پڑہی میرے اوسکی متابعت کی اور جس وقت سایہ ہر چیز کا برابر اوسکی ہوا تو جبرئیل پہر آیا
اور نماز عصر پڑہی اور بعد غروب کے نماز مغرب ادا کی اور جس وقت تہائی شب گذر گئی نماز عشا پڑہی اور جس وقت کہ روشن ہوا تو نماز صبح پڑہی اور کہا کہ یہ عشا
نمبر تک ہے جیسے کہ پہلے تہا اور دوسرے روز آخر وقت میں نماز پنجگانہ کو ادا کیا یعنے جانا وقت ظہرین کا زوال سے غروب تک ہے اور وقت عشائین کا غروب سے نصف
شب تک ہے اور وقت نماز صبح کا تا طلوع آفتاب ہے اور رغبت دلاتے نماز تہجد کا ذکر کرتا ہے جو کہ افضل سب نوافل سے ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَمِنَ اللَّيْلِ اور تہوڑی
رات سے یعنے جس وقت کہ تہوڑی رات باقی رہے تو فَتَهَجَّدْ بِهِ بیدار ہو تو ساتہ قرآن کے یعنی اوٹہ پڑہ نماز تہجد کی نَافِلَةً لَّكَ کہ زیادہ ہونیوالی ہے وہ
واسطے تیرے نماز پنجگانہ پر کہ ہمکا وجوب ساقط ہو گیا ہے اور جب ہم ... اور یہ نماز رسول خدا صلعم پر واجب تہی اور امت پر سنت ہے
اور ثواب اسکے پڑہنے کا ہر روز کیا ہے جو کوئی اسکو پڑہے جناب رسول خدا صلعم نے حضرت علی کو وصیت کی اور فرمایا کہ اے علی تین خصلتیں ہیں دنیا میں تو وقت ملاقات
برادران ایمانی کی اور ایک وقت افطار کی روزہ کی اور ایک وقت پڑہنے نماز تہجد آخر شب اور حضرت صادق علیہ السلام سے ایک روایت میں ہے کہ باقیات صالحات سے مراد نماز تہجد
اور ایک روایت میں ہے کہ اونکو پڑہا کرو نماز تہجد کی سو اسلیے کہ وہ سنت تمہارے پیغمبر کی ہے اور طریقہ صالحین کا ہے جو کہ پہلے تم سے تہے اور دور کرنیوالے امراض کے بدن

تمہارے سے ہی ہے اور ایک روایت میں یہہ ہے کہ نہیں ہی کوئی عمل نیک کہ بندہ اوسکو کرتا ہی مگر یہہ کہ واسطے اوسکے ثواب ہے قرآن میں مگر نماز شب کہ خدا نے ثواب اوسکا بسبب بزرگ
ہونے اوسکی ثواب کے قرآن میں نہیں لکہے تو اوسکو بیان نہیں کیا ہے اور یہی فرمایا کہ تتجافی جنوبہم اور فرمایا ہے خدا نے اپنی حبیب کو کہ نماز تہجد پڑہا کر تاکہ وہ موجب ہو تیرے درجوں کی بلندی
کا چنانچہ فرماتا ہے کہ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا قریب ہے کہ بہیجے اور اوٹھاوی تجھکو پروردگار تیرا مقام پسندیدہ پر کہ وہ مقام شفاعت ہے جناب رسولخدا صلعم
نے فرمایا ہے کہ وہ مقام وہ ہے کہ شفاعت کرونگا میں واسطے امت اپنی کی اور فرمایا کہ جسوقت قائم ہوؤنگا میں مقام محمود میں تو سفارش کرونگا میں اہل کبائر کی جو حقیقت میں
جن گناہوں کے کرنے کبیرہ کہی ہیں اونکی شفاعت کرونگا میں اپنی امت کے لوگوں میں سے اور شفاعت میری خدا تعالی اونکی مقدمہ میں قبول کریگا اور قسم ہے خدا کی نہ شفاعت
کرونگا میں اوس شخص کی جسنی میری اولاد کو اذیت دی ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے کسی نی شفاعت پیغمبر کی دریافت کی کہ کیونکر ہوگی فرمایا کہ قیامت کے روز آدمی اپنی اپنی عرق
میں آلودہ ہونگے پس کہینگے کہ چلو تم حضرت آدم کی پاس تاکہ وہ ہماری سفارش کریں وہ وہاں جاینگے اور حضرت آدم سی اس امر کی درخواست کرینگے آدم اونکی
جواب میں فرماینگے کہ مجھ سی ایک خطا ہوگئی ہی ترک اولی تم نوح کے پاس جاؤ وہ تمہاری سفارش کرینگے سب آدمی حضرت نوح سے جاکر کہینگے وہ بہی ایسا ہی عذر
کرینگے اور اپنی بعد کی پیغمبر کی پاس اونکو بہیجینگے وہ پیغمبر بہی عذر کریگا یہانتک کہ ہر پیغمبر کے پاس جاینگے اور سب سے عذر سنینگے رہینگی جب حضرت عیسی کے پاس جاینگے
تو وہ کہینگے کہ تم محمد صلعم کی پاس جاو وہ آدمی رجوع ہوکر حضرت سید المرسلین کے پاس جاینگے اور اپنی شفاعت کا اونسی سوال کرینگے وہ حضرت یہہ سنکر فرماینگے کہ چلو پس
جناب رسولخدا صلعم سبکو ہمراہ لیکر جنت کی دروازہ پر سوق اور منہ ہونگے اور باب الرحمت کے سامنے سجدہ میں گر پڑینگے اور دیر تک سجدہ میں پڑے رہینگے بعد اسکے خدا تعالی
فرمائیگا کہ اوٹہا تو سر اپنا اے حبیب میرے اور شفاعت کر تو کہ شفاعت تیری قبول ہوگی اور جو تو سوال کریگا ہم تجھکو دیوینگے اور یہی مراد ہے اس آیت سے یعنی مقاما
محمودا سے اور امیر المومنین علیہ السلام نی فرمایا ہے کہ محشر میں سب آدمی ایک مقام میں جمع ہونگے کہ وہ مقام محمد ہی اور وہی مقام محمود ہے وہاں جناب رسولخدا صلعم
تعریف کرینگے خدا تعالی کی اسطرح سے کہ پہلی اوس سے کسی نے ایسی تعریف نکی ہوگی اور پہر تعریف مومنین کی مرد اور عورت سبکی کرینگے کہ شروع کرینگے صدیقین اور شہدا سے اور
پہر صالحین سے پس تعریف کرینگے اوسکے ساکنین آسمان و زمین یہی مراد ہی حق تعالی کی اس آیت سے کہ مقاما محمودا پس خوشی ہے واسطے اوس شخص کے کہ جسکے واسطے محمد
صلعم کے حصہ ہو اور خرابی ہی واسطے اوس شخص کے جسکے واسطے اوس روز کچہ حصہ نہ ہو اور بعضے کہتے ہیں کہ مقام محمود سے مراد یہہ ہے کہ خدا تعالی اوس روز جناب رسولخدا صلعم
کو عرش پر بٹہلائیگا اور بعضے کہتی ہیں کہ مقام محمود ایک مقام عرش میں ہے کہ حضرت اوسپر مشرف ہونگے اور بعضی کہتی ہیں کہ مقام محمود وہ جگہہ ہے کہ لوا
حمد حضرت کے ہاتہہ میں دیوینگے اور کوئی ایسا نہوگا کہ پیغمبر ہو کہ وہ نیچے لوا حمد کے ہوگا اور جناب رسولخدا اوس لوا کو حضرت علی کے سپرد کرینگے کہ وہ اوسکو اوٹہائی
ہوئے ہونگے اور بعضے کہتے ہیں کہ مقام محمود وہ ہے کہ کرسی کی سامنے رکہی جاویگی اور جناب سید المرسلین اوسپر رونق افروز ہوں اور اب خدا تعالی اپنی
اپنے حبیب کو حکم کرتا ہے کہ وَقُلْ اور کہہ تو اے محمد صلعم کہ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ اے پروردگار میرے داخل کر تو مجھکو کرنا پسندیدہ راستی کا وَّاَخْرِجْنِیْ اور نکال
تو مجھکو مُخْرَجَ صِدْقٍ نکالنا راستی کا پسندیدہ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا اور کردے تو واسطے میرے نزدیک اپنے سے غلبہ نصرت
کرنیوالا جمیع اہل خلاف اور عناد پر قمی نے اپنی تفسیر میں لکہا ہے کہ یہہ آیت بروز فتح مکہ نازل ہوئی ہے جسوقت رسول خدا صلعم نے ارادہ
مکہ میں داخل ہونیکا کیا تہا خدا تعالی نے فرمایا کہ اسطرح کہہ تو اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جناب رسول خدا صلعم نے غار میں یہہ
دعا کی تہی کہ خداوندا مجھکو غار سی باہر نکال اچہی طرح سے اور داخل کر تو مکہ میں فتح اور ظفر کے ساتہہ اور فرمایا ہے حضرت صادق نی کہ جسوقت داخل ہو تو ایسی
مقام میں کہ خوف کرتا ہے تو اوسوقت تو اس آیت کو پڑہہ اور جسوقت دیکہی تو اوس چیز کو کہ جس چیز سی تو ڈرتا ہے تو آیۃ الکرسی کو پڑہو اور ابن عباس سے روایت
ہے کہ مراد اس سے یہہ ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ داخل کر تو مجھکو مدینہ میں خیریت کی ساتہہ اور نکال تو مجھکو مکہ سی سلامت اور یا یہہ کہ داخل کر تو مجھکو مکہ میں
واسطے فتح کے اور نکال تو مجھکو اوس سے طرف حنین کی نصرت کی وجہ سی اور بعضی کہتی ہیں کہ مراد سلطان سے سلطنت اور بادشاہی ہے
جو اسلام کی مدد کرنیوالی ہو کفر پر اسواسطے کہ رواج اسلام کا بدون بادشاہی کے آسان نہیں ہے پس خدا تعالی نی حضرت کی دعا کو قبول کیا چنانچہ
فرمایا کہ فان حزب اللہ ہم الغالبون اور فرمایا کہ لیظہرہ علی الدین کلہ اور فرمایا ہے خدا کہ وَقُلْ اور کہہ تو اے محمد صلعم کہ جَآءَ الْحَقُّ آیا حق کہ وہ

دین اسلام ہے وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اور ناچیز ہوا باطل کہ وہ شرک ہے اور بعضے کہتے ہین کہ مراد حق سے قرآن ہے اور مراد باطل سے شیطان ہے
کہ جسجگہ قرآن ظاہر ہوتا ہے شیطان پوشیدہ ہوجاتا ہے اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا تحقیق کہ باطل ہے ناچیز ہونیوالا اور حضرت صادق علیہ السلام نے
اپنے پدران طاہرین سے روایت کرکے فرمایا ہے کہ رسول خدا صلعم بعد فتح مکہ داخل ہوئے مسجد مین خانہ کعبہ کے گرد تین سو ساٹھ بت رکھی تھی وہ حضرت جس بت کو
تو ستی جاتی تھی اور کہتے تھے کہ جاء الحق وزہق الباطل ان الباطل کان زہوقا وما یبدی الباطل وما یعید وہ سوقت بت منہ کے بل زمین پر گر پڑتا تھا اور امام محمد باقر علیہ السلام
سے اس آیت کی تفسیر مین روایت ہے کہ جسوقت قایم ہوگا قایم ہمارا تو جاتی رہیگی دولت باطل کی اور حضرت جبکہ ہی سے روایت ہے فرمایا کہ جب حضرت صاحب الزمان
پیدا ہوے تو حضرت نے دیکھا کہ اونکی داہنی بازو پر لکھا ہوا تھا کہ جاء الحق وزہق الباطل اب خدا تعالی قرآن کی تعریف مین بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَ
نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ اور نازل کرتے ہین ہم قرآن سے وہ چیز کہ وہ شفا ہے کہ مرض سے خواہ مرض ظاہری ہو خواہ باطنی خواہ مرض قلبی ہو خواہ بدنی
وَرَحْمَةٌ اور رحمت اور بخشایش ہے لِّلْمُؤْمِنِينَ واسطے مومنین کی کہ اوس سے نفع پاتے ہین اور اوسکے معانی مین شفا ہے واسطے ارواح کے اور
اوسکے الفاظ مین شفا ہے واسطے بدنونکے اور حدیث مین آیا ہے کہ قرآن دوا ہے واسطے ہر مرض کی اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو کوئی بیمار ہو تو صبح
بعد نماز کے اوپر سات بار سورہ الحمد پڑھے اور اگر اوس سے شفا نہو تو ستر بار پڑھے مین ضامن ہون اوسکی شفا کا مگر یہ کہ اجل کی ہو کہ اوسکا علاج
نہین ہے اور طب الائمہ مین حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ شکایت کی کسی نے مومنین مین سے جسوقت کہ نیت خالص سے موضع علت پر ہاتھ
دہر کر کہا کہ وننزل من القرآن ما ہو شفاء ورحمۃ للمومنین ولا یزید الظالمین الا خسارا مگر کہ دور ہوگی وہ علت اوسکی جو علت کہ ہو اور حدیث مین
آیا ہے کہ قرآن دوا ہے اور جو کوئی قرآن سے طلب شفا نکرے خدا تعالی اوسکو شفا نہ دیوے اور فرماتا ہے خدا کہ وَلَا يَزِيدُ اور نہین زیادہ کرتا ہے
وہ قرآن الظَّالِمِينَ ظالمونکو یعنی مشرکین کو کہ وہ اپنے نفسون پر ظلم کرنیوالے ہین بسبب شرک کے اِلَّا خَسَارًا مگر نقصان اونکی جھٹلانے کی سبب سے اور خدا تعالی
کفار کی ناشکری کو بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَإِذَا أَنْعَمْنَا عَلَى الْإِنْسَانِ اور جسوقت انعام کرین ہم اوپر آدمی کی یعنی نعمت اوسکو
ہم دیوین تو اَعْرَضَ منہ پھیر لیتا ہے وہ ہمارے ذکر سے کہ شکر ہمارا نہین کرتا ہے وَنَأَى بِجَانِبِهِ اور دور کر لیتا ہے پہلو اپنے کو یعنی شکر کرنے سے
پھیر لیتا ہے پہلو اپنی کو یعنی شکر کرنے سے پہلو کو پھیر لیتا ہے اور مغرور ہو جاتا ہے وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ اور جسوقت پہونچتی ہے اوسکو بدی مثل بیماری اور
تنگدستی اور خوف کی تو كَانَ يَئُوسًا ہوتا ہے ناامید رحمت خدا سے اور خدا کی فضل اور کرم پر اوسکو اعتقاد نہین ہوتا لیکن مومن کو جسوقت کہ نعمت
حاصل ہوتی ہے تو وہ خدا کا شکر کرتا ہے اور جب کوئی مصیبت ہوتی ہے تو اوسکی دفع کی امید مین صبر کرتا ہے اور فرماتا ہے قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم کہ
كُلٌّ ہر ایک مومن اور کافر يَعْمَلُ عَلَى شَاكِلَتِهِ عمل کرتا ہے اوپر طریقہ اپنے کے کہ شکل اوسکی ہوگا ہدایت اور گمراہی مین اور جو کچھ اعتقاد اوسکا ہے
خیر اور شر سے یعنی اپنی نیت کی موافق عمل کرتا ہے جیسے کہ اوسکی نیت ہے کافر تو نعمت مین روگردانی کرتا ہے اور مصیبت مین مایوس ہوتا ہے
اور مومن مستعد ہوگی مین شکر اور رنج مین صبر کرتا ہے فَرَبُّكُمْ أَعْلَمُ پس پروردگار تمہارا خوب جاننیوالا ہے اور زیادہ عالم ہے بِمَنْ هُوَ أَهْدَى سَبِيلًا
ساتھ حال اوس شخص کی کہ وہ زیادہ راہ پانیوالا ہے راہ حق کا اور نیک زیادہ ہے باعتبار دین و مذہب کے اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا کہ نیت افضل ہے
عمل سے اسواسطے کہ اصل عمل نیت ہے تو پھر اور بعد اوسکے یہ تلاوت فرمائی کہ کل یعمل علی شاکلتہ اور دوسری روایت مین یہ ہے کہ فرمایا حضرت صادق نے کہ سوا اسکے نہین کہ اہل
نار دوزخ مین ہمیشہ رہینگے اسواسطے کہ نیتین اونکی دنیا مین ایسی تہین کہ اگر وہ دنیا مین ہمیشہ رہتی تو ہمیشہ خدا تعالی کی نافرمانبرداری کرتے اور اہل جنت جنت مین
ہمیشہ رہینگے اسواسطے کہ نیتین اونکی دنیا مین ایسی تہین کہ اگر وہ دنیا مین ہمیشہ رہتی تو خدا تعالی کی فرمانبرداری ہمیشہ کرتے پس اپنی اپنی
نیتون سے وہ دوزخ مین رہے اور یہ بہشت مین رہے اور بعد اوس کے اوس ایت کو تلاوت فرمایا کہ کل یعمل علی شاکلتہ اور
کہتے ہین کہ کفار عرب کی نضر بن حارث اور ابی بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط کو مدینہ مین بھیجا تاکہ خبر لیوے یہودیون سے حال حضرت رسالت
پناہ صلعم کا استفسار کرین جسوقت اونہون نے اون یہودیون سے وہان جا کر ملاقات کی اور حضرت کا حال بیان کیا تو یہودیون

نے تعجب کی کہا کہ یہ اشراف قریش کے ہیں جانتے ہیں زمانہ ظہور پیغمبر آخر الزمان کا نزدیک ہے اور تیسری بات نہ بتلا دینی اسکے حال اسکا دریافت ہو تو تم واسطے آزمائش کے اوس سے پوچھو کہ مشرق اور مغرب تک کون پھرا تھا اور پہلے زمانہ میں چند جوان گم ہو گئے ہیں انکا کیونکر ہوا اور روح کیا چیز ہے جو اوسنے یاد کیا ہو اگر کہے کہ تو سمجھو کہ پیغمبر ہے ہو چلے کہ جتنے اپنی کتابوں میں بھی گم ہم دیکھا ہے وہ لوگ انسے گو کہ چلے آئے اور ایک مجلس مقرر کر کی حضرت سے سوال کیا حضرت نے فرمایا کہ میں کل کو بیان کرونگا اور بعد اوسکو اون جوانوں کی مقدمہ میں تو یہ آیت نازل ہوئی کہ ام حسبت ان اصحاب الکہف والرقیم کانوا من اٰیٰتنا عجبا اور جنے مشرق اور مغرب کی سیر کی تھی اسکے مقدمہ میں یہ آیت نازل ہوئی کہ ویسئلونک عن ذی القرنین اور یہ سب سورہ کہف میں بیان ہو کے ہیں مفصل مذکور ہے اور روح کا ذکر اس سورہ میں ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ اور سوال کرتے ہیں وہ کفار تجھ سے روح کی حال سے کہ کیا ہے وہ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي کہہ کہ روح امر پروردگار میرے سے ہے اور اوسکو مخلوقات میں سے ہے کہ بامر کن موجود ہو گئی اور اس میں بہت اختلاف ہے بعضے تو کہتے ہیں کہ مراد اوس سے وہ روح ہے کہ جسکے سبب سے انسان زندہ ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ جبرئیل ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ ایک فرشتہ ہے کہ جسکے ستر ہزار منہ ہیں اور ہر منہ میں ستر ہزار زبانیں ہیں کہ ہر زبان سے خدا تعالیٰ کی تسبیح کرتا ہے یا مراد روح سے حضرت عیسیٰ ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ سوال روح سے جو کیا تھا وہ سوال قرآن سے تھا کہ کیونکر وہ تیرے پاس آتا ہے اور کیونکر وہ معجزہ ہے اور کیونکر ہے کہ ترتیب اور نظم اوسکا ہمارے کلام اور شعر و نثر اور خطبوں کے مخالف ہے اور خدا تعالیٰ نے روح اوسکا نام رکھا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وکذٰلک اوحینا الیک روحا من امرنا اور حق تعالیٰ نے فرمایا کہ کہو کہ روح جو قرآن ہے وہ امر پروردگار میرے سے ہے کہ نازل کیا ہے اوسکو میری نبوت کی تصدیق کیلئے اور وہ مخلوق کا کلام نہیں ہے اور نہ بشر کی قدرت میں ایسا کلام ہے اور اگر مراد روح سے وہ ہو کہ جو انسان کے بدن میں ہے تو اوس میں بھی اختلاف ہے کہ وہ کیا چیز ہے بعضے تو کہتے ہیں کہ وہ جسم رقیق ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ حیات ہے کہ جس سے جسم قائم رہتا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ کچھ چیز نہیں ملکہ مخلوق ہوئی ہے جو ہر نور اور طیب ہے اور بقا اور حیات اور علم اور علو اسکو ہے کہ جبتک وہ بدن میں ہے تو بدن زندہ رہتا ہے اور نورانی رہتا ہے اور کالا نہیں ہوتا اور طیب رہتا ہے جس وقت کہ روح بدن سے نکل جاتی ہے تو بدبو اوس میں آتی ہے اور بقا اوسکی ہے کہ جس وقت وہ بدن سے نکل جاتی ہے تو بدن باقی نہیں رہتا اور علم اوسکی یہ ہی جسوقت وہ نکل جاتی ہے تو کوئی چیز نہیں جانتا اور حیات اوسکی ہے کہ اگر یہ نہ ہو تو مردہ ہے اور علوی ہونا اوسکی یہ ہے کہ اوس سے حیات باقی رہتی ہے اور بدن خاک ہو جاتا ہے چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ بل احیاء عند ربہم اور حضرت صادق علیہ السلام سے بھی روح کی حال میں روایت ہے کہ وہ ایک جسم ہے اور بڑی ہے جبرئیل اور میکائیل سے بھی زیادہ کہ وہ پہلے محمد صلعم سے کیسیکے ہمراہ نہ تھی اور اب بعد رسول خدا اور ائمہ معصومین علیہم السلام کے ہمراہ رہتی ہے اور ذکر روح کا تفصیل سے سورہ حجر میں گزر گیا ہے اور فرماتا ہے خدا کہ وَمَا أُوتِيتُم مِّنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا اور نہیں دیے گئے ہو تم علم میں سے مگر تھوڑا سا بہ نسبت علم خدا کے اور یہ اشارہ ہے طرف اسکی کہ روح ایسی نہیں ہے کہ تم اوسکی حقیقت کو دریافت کر سکو مگر عوارض سے کہ جدا اوسکی حقیقت کے سوا ہیں اور قمی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ یہودیوں نے جناب رسول خدا صلعم سے پوچھا تھا کہ روح کیا چیز ہے فرمایا کہ روح امر پروردگار میرے سے ہے اور تم نہیں دیے گئے ہو علم میں سے مگر تھوڑا اونہوں نے کہا کہ کیا خاص ہم ہی نہیں دیے گئے ہیں فرمایا کہ نہیں بلکہ کل آدمی نہیں دیے گئے ہیں اون لوگوں نے کہا کہ یہ دونوں امر کیونکر جمع ہو سکتے ہیں کہ تو کہتا ہے کہ نہیں دیا گیا ہو تمہیں علم میں سے مگر تھوڑا اور حال یہ ہے کہ تو قرآن دیا گیا ہے اور ہم توریت دیے گئے ہیں اور تو پڑھتا ہے کہ جو کوئی دیا گیا ہے حکمت سے وہ دیا گیا خیر کثیر خدا تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ولو ان ما فی الارض من شجرۃ اقلام یعنی اور اگر جو کچھ زمین میں درخت ہیں وہ قلم کیے جاویں اور سات دریا سیاہی ہوں تو بھی کلمات خدا کی تمام نہوں کہ علم خدا کا اس سے زیادہ ہے اور جو کچھ تم دیے گئے ہو اگرچہ وہ کثیر ہو لیکن علم خدا کی مقابلہ میں نہایت قلیل ہے لیکن وہ بہ نسبت تمہارے سمجھنے کے علم کثیر ہے یا یہ سوال کرنے کی تھی اس واسطے کہ حکمت سے مراد احکام شرعی ہیں اور یا معرفت خدا کی اور بقدر طاقت بشری کی جو کچھ کہ سبب انتظام معاش کا ہے اوسکا جاننا اور خدا تعالیٰ کی علم کی کچھ نہایت ہی نہیں ہے اوسکی علم سے بشر کے علم کو کیا نسبت ہے اور اب خدا تعالیٰ اپنے احسان کا بیان میں قرآن کی نعمت کے شکر کی واسطے فرماتا ہے کہ وَلَئِن شِئْنَا اور البتہ اگر چاہیں ہم تو لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ لیجاویں ہم اوس چیز کو کہ وحی کی ہے ہم نے طرف تیرے یعنی قرآن جو ہم نے وحی کی ہے طرف تیرے بھیجا اوسکو اگر ہم چاہیں تو اوٹھا دیویں اس جگہ سے کہ جس جگہ وہ لکھا ہوا ہے

اور لوگوں کے دلوں سے اسکو بہلا دیں اگر ہم چاہیں کہ جسکو حفظ یاد ہو … ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ پھر نہ پاوے تو واسطے اپنے بہ ساتھ اسکے ہمارے اوپر کوئی عَلَيْنَا وَكِيلًا اور ہمارے
کسی نگہبان کو اور وکیل کو اپنی طرف سے کہ وہ اس قرآن کو پھر لاوے صحیفوں اور سینوں میں ویسے جیسے کہ پہلے لکھا تھا اور یاد تھا پھر ویسا ہی ہو جاوے ویسا ہرگز
نہیں ہو سکتا إِلَّا رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ مگر رحمت پروردگار تیرے کی طرف سے ہے کہ وہ اسکو پھر یاد اور تیرے سینہ میں اور صحیفوں میں اسکو محفوظ رکھے اور یا یہ مراد ہے کہ پروردگار
تیرا اپنی رحمت سے قرآن کو فراموش نہیں کر سکتا ہے اور نہ بھلاتا ہے إِنَّ فَضْلَهُ تحقیق کہ فضل اسکا كَانَ عَلَيْكَ كَبِيرًا ہے اوپر تیرے بڑا کہ تجھکو سردار اولاد آدم کا
اور خاتم النبیین کیا اور مقام محمود اور وسیلہ اور حوض تجھکو عطا فرمایا اور قرآن کو تیرے پاس بھیجا اور تیری امت کے پاس اسکو باقی رکھا اور … حدیث میں ہے …
ہوا ہے کہ ایک روز جناب رسولخدا صلعم … تشریف لائے اور … کسی عمارت کی چھت … ہوا تھا منبر پر تشریف لیجا کر تعریف خدا تعالیٰ
کی بیان کی اور فرمایا کہ بغیر قرآن کے کسی دوسری کتاب پر عمل نہ کرو اور … مارو کہ اگر ایسا کرو گے تو حق تعالیٰ تم پر غضب میں ہوگا اور کوئی ورق بھی
کتاب کا عالم میں … رہیگا … انکو باقی نہ رکھیگا … ہوگا فرمایا کہ اگر خدا … کسی کو … دینا چاہے تو …
دل اسکا ثابت رکھے پھر حضرت نے … ارشاد فرمایا کہ اگر سوا قرآن کے کسی اور کتاب پر عمل کرو گے تو خدا تعالیٰ تم پر غضب میں ہوگا لیکن … لوگوں کا حضرت کے سامنے
یہ حال تھا کہ طرف کتب … رغبت رکھتے تھے چنانچہ مشکوۃ کے کتاب الاعتصام میں لکھا ہے کہ عمر رسولخدا صلعم کے پاس آئے اور کہا کہ ہم یہود سے …
کچھ لکھ لیتے ہیں فرمایا حضرت نے کہ کیا تم متحیر ہو جیسے کہ متحیر ہوئے یہود و نصاریٰ تحقیق کہ میں لایا ہوں واسطے تمہارے شریعت روشن اگر موسیٰ زندہ ہوتے …
سوا میری پیروی … روایت کیا ہے اسکو احمد نے اور بیہقی نے کتاب شعب الایمان میں لیکن حضرت کے ارشاد پر عمر نے عمل نہ کیا اور نسخہ توریت کا
لیکر حضرت کے پاس لائے چنانچہ مشکوۃ کی کتاب الاعتصام میں اور فتح الباری شرح صحیح بخاری کی آخر جلد تاسع میں لکھا ہے اور روایت کی ہے جابر نے
کہ عمر رسولخدا صلعم کے پاس نسخہ توریت کا لیکر لائے اور کہا کہ یہ نسخہ توریت کا ہے رسولخدا صلعم یہ سنکر خاموش ہو رہے اور عمر نے
پڑھنا اسکا شروع کیا اور حضرت کا چہرہ اسکو سنکر متغیر ہو گیا تب ابوبکر نے عمر سے کہا کہ … تو نہیں دیکھتا ہے تو رسولخدا صلعم کے
چہرہ کو متغیر ہو گیا ہے … غضب رسول اللہ کی سے اور فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ قسم ہے اوس شخص کی
جسکے دست قدرت میں ہے جان … اگر موسیٰ ظاہر ہوتا تو تم اسکی پیروی کرتے اور مجھکو چھوڑ دیتے اور گمراہ ہو جاتے اور اگر موسیٰ زندہ ہوتا اور مجھکو پاتا تو وہ میری پیروی
کرتا روایت کیا ہے اسکو دارمی نے … قرآن کی معجزہ ہونیکا ذکر کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم کہ لَئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنسُ وَالْجِنُّ
البتہ اگر جمع ہوں آدمی اور جن اور سب اتفاق کریں عَلَىٰ أَن يَأْتُوا بِمِثْلِ هَٰذَا الْقُرْآنِ اوپر اسکے کہ لاویں مثل اس قرآن کی فصاحت اور بلاغت میں اور
… اور اخبار غیب میں … لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ نہ لا سکیں گے وہ مثل اسکی باوجود موجود ہونے بڑے بڑے فصیحوں کے درمیان انکی وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ
ظَهِيرًا اگرچہ ہو بعض انکا واسطے بعض کے مددگار … کہ قرآن کے مانند کہیں … ایک شخص دوسرے کی … وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ اور البتہ تحقیق طرح
طرح سے بیان کیا ہم نے واسطے آدمیوں کے فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ مِن كُلِّ مَثَلٍ بیچ اس قرآن کی ہر مثل میں سے … اور رغبت دلائی اور قصہ اور ذکر
بہشت اور دوزخ کا اور مثل اسکے فَأَبَىٰ أَكْثَرُ النَّاسِ پس انکار کیا اکثر آدمیوں نے اور نہ ایمان لائے إِلَّا كُفُورًا مگر ناشکری کی کہ وہ انکار کرنا حق کا ہے
اور جناب امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا خدا تعالیٰ نے … قرآن کو … نازل کیا ہے کہ جسکو تمام عرب … ہیں …
فرمایا کہ اگر انسان اور جن جمع ہوں تو مثل اسکی نہیں لا سکتے اور حضرت صادق علیہ السلام کی زمانہ کی روایت ہے کہ ابن ابی العوجا اور تین دہری …
اس امر پر متفق ہوئے کہ چار … مقابلہ کریں اور … لوگ مکہ میں تھے اور سال آئندہ کا اونہوں نے عہد کیا کہ آئندہ سال … مقابلہ
کرینگے پس جس وقت کہ سال گذر گیا تو مقام ابراہیم جو کہ بیت اللہ کی دروازہ کے جانب … بیت اللہ کی ہے جمع ہوئے ایک شخص نے اون میں سے
کہا کہ جس وقت میں نے یہ قول دیکھا کہ يَا أَرْضُ ابْلَعِي … تو مقابلہ سے … ہو گیا اور دوسرے نے کہا کہ ایسے ہی
میں نے دیکھا قول … فَلَمَّا اسْتَيْأَسُوا مِنْهُ خَلَصُوا نَجِيًّا تو میں بھی مقابلہ کرنے سے ناامید ہوا اور پوشیدہ … ذکر کر رہے تھے کہ حضرت

صادق ہے اگر اوپر اوس کے اون لوگون کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ قل لئن اجتمعت الانس والجن الآیۃ اور ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک جماعت قریش مین سے
عتبہ اور شیبہ پسران ربیعہ اور ابو سفیان اور اسود بن عبد المطلب اور زمعہ بن الاسود اور ولید بن مغیرہ اور ابو جہل اور عبد اللہ بن ابی امیہ اور امیہ بن خلف
اور عاص بن وائل اور نبیہ اور منبہ پسران حجاج اور نضر بن الحارث اور ابو البختری بن ہشام آفتاب ڈوبنے کے نزدیک بیت اللہ کے پیچھے جمع ہوئے اور بعضون نے بعض سے کہا کہ محمد کو بلاؤ
اور اوس سے جھگڑا کرو ایک آدمی کی زبانی حضرت کو کہلا بھیجا کہ اشراف تیری قوم کی تیرے واسطے جمع ہوئے ہین رسول خدا صلعم یہہ بات سنکر جلدی سے تشریف لائے اس گمان
سے کہ اونکو میری حقیقت کچھ معلوم ہوئی ہے اور حضرت کو رہنمائی مین حرص بہت تہی اوسلیئے وہان تشریف لیگئے اور اونکے پاس جا کر بیٹھے اونہون نے کہا کہ ای محمد
ہمنے تجھکو بلا بہیجا ہے تاکہ ہم تجھسے جھگڑا کرین کیونکہ عرب مین کوئی ایسا نہین ہے جس نے اپنی قوم پر ایسی سختی کی ہو جیسی تو نے کی ہے تو ہمارے باپ دادون کو برا کہتا ہے اور ہمارے معبودون کو گالیان دیتا
اور ہمارے دین کو عیب لگاتا ہے اور ہمکو بے عقل کہتا ہے اور جماعت کو ہماری تو نے متفرق کردیا ہے اگر تو مال چاہتا ہے تو ہم تجھکو مال جمع کردین اور
اگر تو بزرگی چاہتا ہے تو ہم تجھکو سردار دنیا بناتے ہین اور اگر تجھکو کوئی بیماری لاحق ہوئی ہو تو ہم تیرے واسطے علاج کرین حضرت نے فرمایا کہ مین کوئی چیز تمسے طلب
نہین کرتا بلکہ خدا تعالی نے مجھکو پیغمبر کرکے بہیجا ہے اور کتاب اوس نے نازل کی ہے اگر تم اوسکو قبول کرو اور پیغمبر جانو تو تمہاری وہ دنیا اور آخرت مین دونون
مین بہلائی ہے اور اگر رد کروگی تو مین صبر کرونگا یہانتک کہ خدا تعالی میرے اور تمہارے درمیان حکم کرے اونہون نے کہا کہ ہمارے برابر کسی شہر کی لوگ
تنگ دست نہین ہین کیونکہ پانی نہین ہے تاکہ ہم زراعت کرین اگر تو سچا پیغمبر ہے تو اپنے پروردگار سے سوال کر کہ ان پہاڑون کو ہٹادے اور نہرین جاری کرے تاکہ زمین
باہر نکل آوے واسطے زراعت کی اور اپنے خدا سے کہہ کہ نہرین جاری کرے جیسے کہ شام اور عراق مین نہرین ہین اور ہمارے باپ دادون کو زندہ کرے
کہ وہ بیان کرین کہ تو سچا ہے اور اونسے ہم پوچہین کہ تو حق پر ہے یا باطل پر حضرت نے یہہ سنکر فرمایا کہ مین اسواسطے پیغمبر ہوکے نہین آیا ہون بلکہ تمہاری ہدایت کی
واسطے آیا ہون اون لوگون نے کہا کہ اگر ایسا نہین کرسکتا ہے تو اپنی پروردگار سے سوال کر کہ وہ ایک فرشتہ تیری تصدیق کی واسطی بہیجے اور جو کچھ تو کہتا ہے وہ اوسکی گواہی
دیوی اور ہماری واسطے باغ اور خزانی اور محل کردے حضرت نے فرمایا کہ مین اسواسطی نہین آیا ہون مجھکو تو خدا نے پیغمبر کرکے بہیجا ہے کہ تمکو حق
سناؤن اگر تم قبول کروگی تو بہتر ہے ورنہ حق تعالی میرے اور تمہارے درمیان حکم کریگا اون لوگون نے کہا کہ اگر یہہ نہین کرسکتا ہے تو اپنی پروردگار سے کہہ کہ ایک ٹکڑا
آسمان کا ہمپر گرادے اسواسطے کہ تو کہتا ہے کہ میرا پروردگار جو چاہے سو کرے فرمایا کہ خدا کو اختیار ہے چاہے کرے اور چاہے نکرے ایک شخص نے اون مین سے
کہا کہ ہم کبھی ایمان نلاوینگے یہانتک کہ تو خدا کو اور فرشتون کو ہمارے روبرو نہ لاوے یہہ سنکر جناب رسول خدا صلعم کھڑے ہوئے اور حضرت کے ہمراہ ایک شخص اون مین سے کہڑا ہوا
اور کہا کہ ای محمد تیری قوم نے جو کچھ تجھسے عرض کیا تو نے اوسکو قبول نکیا اور جو کچھ اونہون نے اپنے واسطے درخواست کی تو نے عمل مین نلایا اور جسوقت
اونہون نے کہا کہ جس چیز سے تو ہمکو ڈراتا ہے اوسکو تو لا تو وہ بھی تو نے نکیا قسم خدا کی کہ ہرگز تجھپر ایمان نلاوینگے یہانتک کہ تو ایک نردبان آسمان تک کہڑی
کرے اور تو اوسپر چڑھ جاوے اور مین تجھکو دیکہون اور وہان سے تو اپنے ہمراہ فرشتون کو لاوے کہ وہ تیرے پیغمبر ہونے کی گواہی دین اور ایک نوشتہ
وہان سے تو لاوے کہ تیری حقیقت اوسمین لکھی ہو اور ابو جہل نے اپنے یارون سے کہا کہ اس نے سب امرون سے انکار کیا ہے اور ہمارے معبودون کو
تو گالیان دیتا ہے اور ہماری باتون کو عیب لگاتا ہے اب ہم نے عہد کیا کہ جسوقت یہہ سجدہ مین جاوے تو ایک پتھر اوسکے سر پر مارین تاکہ اوس سے نجات
پاوین جناب رسول خدا صلعم وہان سے رنجیدہ ہوکر چلے آئے اور خدا تعالی نے یہہ آیت نازل کی چنانچہ فرماتا ہے کہ وقالوا اور کہا اونہون نے یعنی قریش
نے بعد الزام کہانے کے قرآن کے معجزہ ہونے سے لن نؤمن لك ہرگز ایمان نلاوینگے ہم واسطے تیرے اور تجھکو سچا نجانینگے حتى تفجر لنا من
الارض ینبوعا یہانتک کہ جاری کرے تو واسطے ہمارے زمین سے چشمہ پانی کا جو ہرگز خشک نہو او تکون لك جنة یا ہووے واسطی
تیری باغ من نخیل وعنب کہجورون اور انگورون سے فتفجر الانهار خلالها پس جاری کرے تو نہرون کو درمیان اون باغون کے
تفجیرا جاری کرنا ظاہر مین اور تفجر کو اہل کوفہ اور یعقوب نے بفتح تا اور ضم جیم پڑہا ہے اور تفجیر کی معنی بہانیکی ہین اور مراد اوس سے جاری
کرنا ہے او تسقط السماء کما زعمت یا گرادے تو آسمان کو جیسے کہ گمان کرتا ہے تو ہوسکے گرانے کا علینا کسفا اوپر ہمارے پارہ پارہ ٹکڑا

کر دیوی ہرگز ہم پر گری اور کسفا کو اوپر ہمارے جیسا کہ تو کہتا ہے یا لاوی تو خدا اور فرشتون کو قبیلا مقابل کہ
ہم اونکو دیکھیں اور یا قبیل یعنی ضامن ہی یعنی جو کچھ تو کہتا ہے وہ حاضر ہو کر ضامن ہوں اور یا یہ کہ خدا کو اور فرشتوں کو قبیلہ قبیلہ گروہ گروہ
نازل ہوں اور فیصلہ حال اوس کا ہووے اور فرماتا ہے خدا کہ کہا اون لوگوں نے کہ اَوْ یَکُوْنَ لَکَ بَیْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ یا ہووی واسطے تیرے گہر سونے کا اَوْ تَرْقٰی فِی السَّمَآءِ
یا چڑہی تو بیچ آسمان کی وَلَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِیِّکَ اور ہرگز نہ باور کرینگے ہم تیرے چڑہنے کو بیچ آسمان کے حَتّٰی تُنَزِّلَ عَلَیْنَا کِتٰبًا یہانتک کہ نازل کری تو اوپر ہمارے
نوشتہ کو کہ نَّقْرَؤُہٗ پڑہیں ہم اوس نوشتہ کو کہ اوس میں تیرا حکم لکہا ہو خدا تعالی فرماتا ہے کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اون لوگوں کو جواب میں کہ سُبْحَانَ
رَبِّیْ پاک ہے پروردگار میرا اوس امر سے کہ اوس پر حکم کرین یا اوسکی قدرت میں کسیکو شریک کرین او جو کچھ تم اوس سے طلب کرتے ہو وہ سب کچھ کر سکتا ہے لیکن
اوسکا یہی دستور نہیں جیسون کی کرتی ہو هَلْ کُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا نہیں ہوں میں مگر آدمی بھیجا ہوا خدا کی جانب سے مثل اور پیغمبرون
کے انہوں معجزے جو کہ لائے میں مناسب حال اپنی امتوں کے خدا تعالی اون معجزون کو انکے ہاتھ پر ظاہر کرتا تہا اور معجزے اونکے اختیار میں نہیں خدا تعالی جو چاہتا
اسکو کیا تہا ایسے ہی میرے اختیار میں معجزے نہیں ہیں مثل اور پیغمبرون کی اور تم مجہسے ایسے معجزے طلب کرو جو بشر کی قدرت میں نہیں ہیں اور فرماتا ہے کہ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ
نہیں منع کیا آدمیوں کو یعنی کہ والون کو اَنْ یُّؤْمِنُوْٓا یہہ کہ ایمان لاوین فاعل منع کا ان یومنوا ہے تابع اول مصدر یعنی اور نہیں منع کیا آدمیوں کو
اوس امر سے کہ ایمان لاوین اِذْ جَآءَہُمُ الْہُدٰٓی جس وقت کہ آئی اونکے پاس ہدایت کہ وہ قرآن ہے اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا مگر یہ کہا انہوں نے یعنی اس امر نے اونکو ایمان سے
منع کیا ہے کہ انہوں نے یہی کہا اور انہوں نے کہ اَبَعَثَ اللّٰہُ بَشَرًا رَّسُوْلًا کیا بہیجا خدا نے آدمی کو پیغمبر کر کے اور یہ انہوں نے استہزا سے کہا اور گمان میں
یہہ تہا کہ آدمی پیغمبر نہیں ہوتا لیکن انہوں نے اس سے بے جہالت اور گمراہی کی جہت سے یہ خطا کی اور یہہ سمجہا کہ ہمجنس ہونا موجب انس کا
ہوتا ہے اور غیر جنس ہونا باعث نفرت کا ہے اور اگر آدمی کی سوا کوئی غیر جنس پیغمبر ہوتا تو اوس سے بہاگتی اور دور رہتی اور راہ حق پیغمبر سے کچھ فائدہ
نہ پاتی پس واجب ہے کہ پیغمبر امت کی جنس سے ہوتا کہ وہ اوسکی ہدایت سے فائدہ حاصل کریں اور وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ پیغمبر کو چاہئے کہ آدمی نہو بلکہ فرشتہ
ہونا چاہئے اونکی اس شبہ کی دفع کرنے میں خدا تعالی فرماتا ہے کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم کہ لَّوْ کَانَ اگر ہوتے آدمیوں کی جگہہ فِی الْاَرْضِ مَلٰٓئِکَۃٌ بیچ زمین کی
فرشتے آدمیوں کی مانند یَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّیْنَ چلتے وہ آرام پکڑنے والے ہوکر اطمینان سے زمین پر لَنَزَّلْنَا عَلَیْہِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَکًا رَّسُوْلًا البتہ نازل کرتے ہم
اوپر اونکے آسمان سے فرشتہ کو پیغمبر کر کے فرشتون کی واسطے اونکی جنس سے کیونکہ پیغمبر چاہئے کہ امت کی جنس سے ہو جب زمین پر آدمی تہے واسطے اونکے آدمی کو پیغمبر
بہیجا چاہئے کہ پیغمبر ہو اور مطمئن حال مرتفع ہووے اور اس سے پہلے جو رسول آیا ہے وہ یہی حال ہے اور کفار جناب رسول خدا صلعم کو کہتے تہے
کہ تیرا گواہ کون ہے اوسکے جواب میں خدا تعالی فرماتا ہے کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم کہ کَفٰی بِاللّٰہِ کافی ہے خدا شَہِیْدًاۢ بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ گواہ درمیان میرے
اور درمیان تمہارے اور گواہی خدا کی یہی ہے کہ وہ میرے ہاتہ پر معجزہ کو ظاہر کرتا ہے اِنَّہٗ کَانَ تحقیق کہ خدا ہے بِعِبَادِہٖ ساتہ حال بندوں اپنے کے
خَبِیْرًۢا خبر رکہنے والا اونکی پوشیدہ اور ظاہر حال کا بَصِیْرًا دیکہنے والا اونکے اعمال کا موافق اونکی اعمال کی اونکو جزا دیگا اور اس آیت میں تسلی ہے جناب
رسول خدا صلعم کی اور کفی باللہ میں با زائدہ ہے اور اسم اللہ فاعل کفی کا ہے اور کاف مفعول ہو سکتا ہے کہ وہ محذوف ہے اور شہیدا تمیز واقع ہوئی ہے اور فرماتا ہے
خدا کہ وَمَنْ یَّہْدِ اللّٰہُ اور جس شخص کو رہنمائی کری خدا طرف راہ حق کی توفیق عطا کر کے جس وقت کہ وہ اسکی قدرت کی نشانیوں میں تامل کریں فَہُوَ
الْمُہْتَدِ پس وہ ہدایت پانیوالا ہے وَمَنْ یُّضْلِلْ اور جس شخص کو گمراہی میں چہوڑ دے اور رد میں اوسکو شامل کرے بدی کے سبب وغیرہ دانستہ انکار
کرنے اوسکے اور نہ تامل کرنے اوسکی حقیقت کی دلیلوں میں فَلَنْ تَجِدَ لَہُمْ اَوْلِیَآءَ پس ہرگز نہ پاویگا تو واسطے اونکی دوست مدد کرنیوالے مِنْ دُوْنِہٖ سوا اسی
اور خدا کی وَنَحْشُرُہُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اور جمع کرینگے ہم اونکو دن قیامت کے یعنی اوٹہائینگے ہم اونکو قیامت کی دن عَلٰی وُجُوْہِہِمْ اور منہ کے بل ہونگے کسی نے
جناب رسول خدا صلعم سے پوچہا کہ منہ کی بل کسطرح محشور ہونگے فرمایا کہ جو کوئی کہ قادر ہے پاؤں پر چلانے کا اوسکو یہہ بھی قدرت ہے کہ منہ پر چلاوے یعنی
منہ کے بل چلاوے عُمْیًا اندہے کر کے کہ نہ دیکہ سکیں وہ اور چیز کو کہ جسکے دیکہنے سے لذت حاصل ہوتی ہے وَّبُکْمًا اور گونگے کر کے کہ فائدہ کی

کلّما خبت زدناھم سعیرا ... وَصُمًّا اور بہرے گونگے جیسے سننے میں قدرت ہو اوسکو سنتے جیسے کہ دنیا میں امر حق کو نہ دیکھتے ہیں اور نہ کہتے ہیں اور نہ سنتے ہیں یا یہ کہ حقیقت
میں اندھے اور گونگے اور بہرے ہو کر اوٹھینگے اور یہ مضمون حال واقع ہوئی ہیں اور فرماتا ہے خداوند لوگوں کی حق میں مَاْوٰھُمْ جَھَنَّمُ جگہ اونکی
دوزخ ہے کہ ہمیشہ اوسمیں جلا کرینگے کُلَّمَا خَبَتْ جسوقت کہ بجھنے لگی وہ آتش دوزخ اونکے گوشت اور پوست کو کھا کر اور جلا کر زِدْنٰھُمْ سَعِیْرًا زیادہ
کرینگے ہم اونکی آتش سوزاں کو دوزخیں یعنی بعد کو کھا ہونے اونکے گوشت اور پوست کی پھر اونکا گوشت [illegible] اور پوست پیدا کرینگے اور پھر
سوز آتش سے اوسکو جلا دینگے ہمیشہ وہ اوسی عذاب میں گرفتار رہیں ذٰلِکَ یہ عذاب جَزَآؤُھُمْ بِاَنَّھُمْ کَفَرُوْا جزا اونکی ہے بسبب اوسکے کہ تحقیق کفر کیا اونہوں نے
بِاٰیٰتِنَا ساتھ نشانیوں قدرت ہماری کے یعنی اونکا اور معجزوں کا انکار کیا اونہوں نے اور ہمارے پیغمبر کو جھٹلایا وَقَالُوْا اور کہا اونہوں نے بطور انکار حشر کے
ءَاِذَا کُنَّا عِظَامًا کیا جسوقت ہم ہو جاوینگے ہڈیاں وَّرُفَاتًا اور خاک ریزہ ریزہ ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ کیا تحقیق ہم اوٹھائے جاوینگے خَلْقًا جَدِیْدًا پیدائش
نئی ہو کر کیا پھر ہم زندہ کئے جاوینگے یہ امر بہت دشوار ہے [illegible] اور کفار [illegible] اونکے [illegible]
جواب میں فرمایا اَوَلَمْ یَرَوْا کیا نہ دیکھا اور نہ جانا اونہوں نے اَنَّ اللّٰہَ یہ کہ تحقیق خدا الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وہ جس نے پیدا کیا آسمانوں
کو اور زمین کو باوجود کشادگی اور بزرگی قَادِرٌ عَلٰٓی اَنْ یَّخْلُقَ مِثْلَھُمْ قادر ہے اس بات پر کہ پیدا کرے مثل اونکے [illegible] اور اونکی
قدرت کیا عجیب ہے وَجَعَلَ لَھُمْ اور مقرر کیا ہے خدا نے واسطے اونکے اَجَلًا لَّا رَیْبَ فِیْهِ [illegible] اونکی [illegible] واسطے
کی ہے تو وہ پھر زندہ بھی کر سکتا ہے فَاَبَی الظّٰلِمُوْنَ پس انکار کیا [illegible] اِلَّا کُفُوْرًا [illegible]
کے ملنے کو نہ ماننا اور بہت بجا نہ جاننا اور فرماتا ہے خدا کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم کہ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِکُوْنَ خَزَآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّیْٓ [illegible]
سب کو جو کہ زمین پر ہیں تو اِذًا لَّاَمْسَکْتُمْ خَشْیَةَ الْاِنْفَاقِ اوسوقت البتہ بخیلی کرو تم خوف خرچ کرنے [illegible] وَکَانَ الْاِنْسَانُ [illegible]
ہم خرچ کرنے سے محتاج ہو جاویں وَکَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا اور ہے آدمی بخیل [illegible] اور بدون عوض [illegible]
اپنے مال میں سے دینا بہت دشوار ہے بخلاف خدا کے کہ بدون عوض دیتا ہے اور اب [illegible] حضرت موسیٰ [illegible]
معجزے روشن دی تھی لیکن لوگ ایمان لائے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسٰی اور البتہ تحقیق ہمنے دئیے موسیٰ کو تِسْعَ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ
نو نشانیاں روشن قدرت اپنی کی وہ نو معجزے یہہ عصا اور ید بیضا اور قحط اور طوفان اور ٹڈی اور جوئیں اور مینڈکیاں اور خون اور کم ہو جانا
پھلوں اور میوؤں کا اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا وہ ٹڈیاں تھیں اور جوئیں تھیں اور مینڈکیاں تھیں اور خون تھا اور دریا
کا پھٹنا تھا اور پتھر تھا کہ جسمیں حضرت موسیٰ عصا مارتے تھے تو ندیاں پانی کے اوسمیں سے جاری ہوتی تھیں اور عصا تھا اور ید بیضا تھا اور طوفان
تھا اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ وہ عصا ہے اور ید بیضا ہے اور ٹڈیاں ہیں اور جوئیں ہیں اور مینڈکیاں ہیں اور خون ہے اور اوٹھانا طور کا
اونکے سروں پر اور من و سلویٰ ہے اور پھٹنا دریا کا ہے اور ذکر کا پہلے اسکے سورۂ اعراف میں ہو لیا ہے اور مجمع البیان میں لکھا ہے کہ ایک
یہودی نے رسول خدا صلعم سے سوال کیا کہ وہ نو آیتیں کونسی ہیں فرمایا کہ شرک نکرو اور بیجا خرچ مت کرو اور خون ناحق مت کرو اور زنا مت کرو
اور جادو مت کرو اور سود مت کھاؤ اور زنج ہر اُرکو تہمت مت لگاؤ اور جہاد سے مت بھاگو اور سلطان سے ایسی حرکت مت کرو کہ وہ قتل کرے بعنے
کسیکی چغلی مت کھاؤ اور خاص واسطے تمہارے ای یہودی یہہ ہے کہ شنبہ کی روز حد سے تجاوز مت کرو وہ یہودی کہ دو شخص تھے اونہوں نے یہہ سنا تو حضرت کے
پانوں کو بوسہ دیا اور کہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ تو پیغمبر خدا کا ہے اور فرماتا ہے خدا کہ فَسْئَلْ پس سوال کر تو اے محمد صلعم بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ بنی اسرائیل
سے یعنی اونکے علما سے پوچھ تو اون آیات کو اور جو کچھ کہ موسیٰ اور فرعون کے درمیان واقع ہوا ہے تاکہ تیری قول کی راستی مشرکین پر ظاہر ہو جاوے
کہ تجھکو اطمینان زیادہ ہو یا یہ مطلب ہو کہ یہودیوں سے پوچھ تو کہ اِذْ جَآءَھُمْ جسوقت آیا اونکے پاس وہ موسیٰ وادی طور سے اور بحکم خدا فرعون
کے پاس پہنچا فَقَالَ لَهٗ فِرْعَوْنُ پس کہا واسطے اوسکی فرعون نے یعنی فرعون نے موسیٰ سے کہا کہ اِنِّیْ لَاَظُنُّکَ یٰمُوْسٰی مَسْحُوْرًا

تحقیق میں گمان کرتا ہوں تجھکو اے موسی جادو کیا گیا یعنی تجھپر جادو کر دیا ہی ہو اوسی سے عقل جاتی رہی ہے قَالَ کہا موسی نے فرعون سے لَقَدْ عَلِمْتَ
البتہ تحقیق جانتا ہی تو یعنی دل سے اگرچہ تو ظاہری بات سے انکار کرتا ہے کہ مَآ اَنْزَلَ هٰٓؤُلَآءِ نہیں نازل کیا ہی ان نو آیتوں کو اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مگر پروردگار
آسمانوں اور زمین کے نے بَصَآئِرَ روشن دلیلیں اس طرح سے کہ ہر ایک اونمین سے دلیل ہے میری نبوت کی اور علامت ہے کسائی کی قسم ہے اور بصائر جمع بصیرت
کی اور یہ حال واقع ہوا ہے اور کہا موسی نے فرعون سے کہ وَاِنِّیْ لَاَظُنُّكَ یٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا اور تحقیق میں البتہ گمان کرتا ہوں تجھکو اے فرعون ہلاک کیا گیا کہ ہلاک
ہو جاویگا تو اور یا یہہ کہ پھیر گیا خیر سے ہے تو اور ظن فرعون اور ظن موسی میں بڑا فرق ہے اسواسطے کہ ظن فرعون کا دروغ تہا اور ظن موسی کا یقین تہا اور
فرماتا ہی خدا کہ فَاَرَادَ پس ارادہ کیا اوس فرعون نے اَنْ یَّسْتَفِزَّهُمْ یہہ کہ نکالدے اوس موسی کو اور اوسکی قوم کو مِّنَ الْاَرْضِ زمین مصر سے فَاَغْرَقْنٰهُ
پس ڈبو دیا ہمنے اوس فرعون کو وَمَنْ مَّعَهٗ جَمِیْعًا اور اون لوگوں کو کہ ہمراہ اوسکے تھے سبکو دریا میں وَّقُلْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ لِبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ
اور کہا ہمنے پیچھے اوسکے واسطے بنی اسرائیل کے کہ اسْكُنُوا الْاَرْضَ سکونت کرو تم زمین مصر میں اون لوگوں کی زمین میں کہ جو تمکو نکالنا چاہتے
تہے فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ پس جس وقت کہ آویگا وعدہ آخرت کا کہ قیامت ہے جِئْنَا بِكُمْ لاوینگے ہم تمکو یعنی تمکو اور انکو سبکو لَفِیْفًا
لپٹے ہوے آپسمین اور ملی ہوئی اور مجاہد کہتا ہی کہ مراد وعدہ آخرت سے یہاں نزول عیسے ہی آسمان سے یہہ قول دلالت کرتا ہی صحبت پر اور
لفیفا حال واقع ہوا ہے یعنی مختلط بعضکم ببعض اور حقیقت قصہ موسی اور فرعون کا واسطے تسلی خاطر رسول خدا صلعم کے بیان ہوا ہے اور فرمایا کہ اگرچہ
کفار قریش نے تجھکو مکہ سے نکالدیا ہی لیکن آپ سے پہلے فرعون بہی موسی کے نکالدینے کے درپی ہوا تہا ہمنے اوسکو اور اوسکے قوم کی بیخ کنی کی کہ سبکو ہلاک کیا
اور موسی کو اور اوسکی قوم کو مصر میں آباد کیا تجھکو بہی ہم اونپر فتحیاب کرینگے اور مکہ کو تیری تصرف میں دینگے اور اپنی نعمتیں تجھپر تمام کرینگے اور
فرماتا ہی خدا کہ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ اور ساتھ حق کے نازل کیا ہی ہمنے اوس قرآن کو وَبِالْحَقِّ نَزَلَ اور ساتھ حق کے نازل ہوا ہے اور کر
تبیان میں لکہا ہی کہ بالمعنی ملتبس ہی اور حق سے مراد محمد صلعم ہیں یعنی اوپر محمد کی نازل ہوا ہے وہ قرآن اور تفسیر مدارک میں لکہا ہے اور ایک
جماعت نے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک شخص محمد سماک بیمار ہوا اور درد اوسکا دراز کہینچا ہمنے طبیب نصرانی کے پاس لیجا کہ ایک شخص
خوبصورت پاکیزہ پوشاک پہنے ہوے ہمارے پاس آیا اور سوال دریافت کیا ہمنے بیان کیا اوسنے یہہ سنکر کہا کہ سبحان اللہ خدا کی دوستی کے کام
میں خدا کی دشمن سے مدد چاہتی ہو اوٹہو اور سماک سے کہو کہ درد کی موضع پر ہاتہہ رکہکر کہے کہ وبالحق انزلناہ وبالحق نزل یہہ کہکر وہ غائب ہوگیا اور
ہمنے یہہ قصہ سماک سے بیان کیا اوسنے ایسا ہی کیا درد اوسکا جاتا رہا اور کہتے ہیں کہ وہ شخص خضر علیہ السلام تہے اور فرماتا ہے خدا کہ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ
اور نہیں بہیجا ہمنے تجھکو اے محمد صلعم اِلَّا مُبَشِّرًا مگر خوشخبری دینے والا اپنے فرمانبرداروں کو ثواب کے وَّنَذِیْرًا اور ڈرانیوالا گنہگاروں کو عذاب سے اور
بعضے کہتے ہیں کہ معنے اسکے یہہ ہیں کہ خوشخبری دینے والا گنہگاروں کو عذاب سے اور بعضے کہتے ہیں کہ معنی اسکے یہہ ہیں کہ خوشخبری دینے والا گنہگاروں کو ہماری
رحمت اور مغفرت سے اگر وہ توبہ کریں اور ڈرانیوالا ہماری نافرمانبرداروں کو اپنے قہر سے کہ اپنے اعمال پر اعتماد کرکے نازان نہو جاویں
وَقُرْاٰنًا اور قرآنکو فَرَقْنٰهُ متفرق کرکے بہیجا ہمنے آیت آیت اور سورت سورت لِتَقْرَاَهٗ عَلَی النَّاسِ عَلٰی مُكْثٍ تاکہ پڑہے تو اوسکو اوپر
لوگوں کے اوپر آہستگی کی ٹہیر ٹہیر کہ ہر آیت بخوبی نازل ہیں تہوڑا تہوڑا آسانی سمجہہ میں خوب آتا ہی وَّنَزَّلْنٰهُ اور نازل کیا ہمنے
اوسکو موافق مصلحت کے تَنْزِیْلًا نازل کرنا تیئیس برس کے عرصہ میں اور فرماتا ہی کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم کہ اٰمِنُوْا بِهٖ ایمان لاو تم ساتھ اوس کے
اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا یا ایمان نہ لاؤ تم کہ تمہارا ایمان لانا اوسکے کمال میں کچھ زیادہ نہیں کرتا ہی اور تمہارے ایمان نہ لانے سے اوسمیں کچھ نقصان نہیں ہوتا ہی اِنَّ الَّذِیْنَ
اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ تحقیق جو لوگ کہ دی گئی ہیں علم پہلے اس قرآن کی نازل ہونیسے پہلے جو لوگ کہ علم دی گئی ہیں کہ اونہوں نے آسمانی کتابوں کو
پڑہا ہے اور درمیان حق اور باطل کے فرق کیا ہی اور محمد صلعم کی صفات پہلی کتابوں میں دیکھی ہیں مثل عبداللہ بن سلام اور جو مسلمان ہو گئے اوسکے
یہودیوں میں سے اور مثل نجاشی کی خبر کے نصاریوں میں سے اِذَا یُتْلٰی عَلَیْهِمْ جس وقت پڑہا جاتا ہے اوپر اونکی وہ قرآن تو یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ

گر پڑتے ہیں واسطے ٹھوڑیوں کے یعنی اپنی منھو کے بل گر پڑتے ہیں سُجَّدًا سجدہ کرنیوالے ہوکر یہہ حال واقع ہوا ہے بعضو کا جو سجدہ کرتے خدا کی زمین پر گر پڑتے
ہیں اس امر کا تصور کرکے کہ اوسنے اپنا وعدہ جو کہ پہلے کتابوں میں کیا تھا وہ آیت نازل کرنے اور محمد صلعم کے بھیجنے کا وہ وعدہ وفا کیا وَيَقُولُونَ اور کہتے ہیں اپنے سجدہ
میں پڑے ہوئے کہ سُبْحٰنَ رَبِّنَا پاک ہے پروردگار ہمارا وعدہ کے برخلاف کرنیسے اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُولًا تحقیق کہ ہے وعدہ پروردگار ہمارا کیا البتہ کیا گیا
اور بعد ان شکر کے اونمیں کسیطرحکا فرق نہیں ہے وَيَخِرُّونَ اور گر پڑتے ہیں وہ لوگ لِلْاَذْقَانِ واسطے ٹھوڑیوں کے سجدہ میں اور پہلے تو وہ سجدہ میں گرے تھے واسطے
شکر بجا لانے وعدہ کے اور دوسری مرتبہ وعظ اور پند سے اثر پاکر سجدہ میں گرے کہ يَبْكُونَ روتے ہیں وَيَزِيدُهُمْ اور زیادہ کرتا ہے انکو سننا قرآن کا
خُشُوعًا زاری اور عاجزی بسبب زیادہ ہونے علم کے اور کہتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلعم سجدہ میں کہتے تھے کہ یا اللہ یا رحمان مشرکین نے یہہ سمجھا کہ وہ دو خدا کو
خدا کی پرستش کرنیسے منع کرتا ہے اور خود دو خدا کو پکارتا ہے یہہ آیت نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے خدا قُلِ کہہ تو ای محمد صلعم کہ ادْعُوا اللّٰهَ پکارو تم
خدا کو یا اللہ کہکر اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ یا پکارو تم خدا کو یا رحمان کہکر کہ مقصود دونوں لفظوں سے ایک ہے کہ وہ معبود حقیقی ایک شخص ہے اور بعضی کہتے ہیں کہ یہود
نے جناب رسولخدا سے کہا تھا کہ تحقیق نے تورات میں ذکر رحمان کا بہت کیا ہے اور تو اس نام کا ذکر بہت کم کرتا ہے یہہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا کہ دونوں اسم
برابر ہیں اَيًّا مَّا تَدْعُوا جس سے پکارو تم خدا کی ناموں میں سے وہ خوب ہے کہ فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى پس واسطے اوسی خدا کی نام نیک سب ہیں اور جو صفت
اوسکی سب نام نیک ہیں تو جس نام سے چاہو اوسکو پکارو کہ بعضی تو وہی ہیں صفات ذات میں مثل قادر اور عالم اور حی اور سمیع اور بصیر کے اور بعضے
صفات افعال میں مثل خالق اور رازق اور منعم اور رحمان اور رحیم کی اور ذکر اسکا پہلے اس سے ہو چکا ہے اور کہتے ہیں کہ رسولخدا صلعم تمام نمازوں اور مکہ کو ساتھ
میں آواز بلند سے پڑھتے تھے اور جس وقت مسجد الحرام میں آواز بلند پڑھتے تھے تو مشرکین سنتے اور تالیاں بجاتے تھے تا کہ وہ حضرت غلطی میں پڑ کر قرآن کو ترک کریں آیت
نازل ہوئی چنانچہ فرماتا ہے خدا وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ اور نہ آواز بلند کر تو ساتھ نماز اپنی کی یعنی بقدر آواز بلند کرکے نماز مت پڑھ کہ مشرکین اوسکو سنکر ایذا کریں
وَلَا تُخَافِتْ بِهَا اور نہ آہستگی کر تو ساتھ اوس نماز کی ایسی جو کہ پیچھے ہیں وہ بھی تیری آواز کو نہ سنیں وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ اور طلب کر تو درمیان دونوں کسی
آہستگی کے سَبِيلًا ایک راہ میانہ کو کہ نہ بہت بلند ہو اور نہ ایسی آہستہ ہو کہ قریب کے آدمی بھی اوسکو نہ سنی اور امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام سے
روایت ہے فرمایا کہ مراد جہر سے تو اس آیت میں بلند کرنا آواز کا ہے اور مراد خفات سے ایسی آہستگی ہے کہ جسکو وہ آدمی بھی نہ سنی کہ [illegible]
نے منع فرمایا ہے اور مغرب اور عشا کی دو رکعت اول میں اور صبح کی دو رکعتوں میں اوسکو پڑھنا الحمد اور سورۃ کا آواز سے ہو واجب ہے کہ وہ آواز بہت بلند ہو لیکن ایسی کہ قریب
کے آدمی اوسکو سن سکتے ہوں اور ظہر اور عصر کی دو رکعت اول میں پڑھنا الحمد اور سورۃ کا آواز آہستہ سے واجب ہے ایسی آواز کہ اوسکو خود سن سکتا ہو اور پاس والے
نہ ہو کہ اوسکا نفس یعنی اوسکو سنی اور فرماتا ہے خدا کہ وَقُلِ اور کہہ تو ای محمد صلعم کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سب تعریف ثابت واسطے خدا کی ہے الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا
وہ خدا کہ نہیں پکڑا ہے اوسنے فرزند کو یعنی اوسکا کوئی فرزند نہیں ہے جیسے کہ یہود اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ عزیر اور عیسیٰ خدا کے فرزند ہیں اور جیسے کہ بعضے مشرکین کہتے
ہیں کہ ملائکہ خدا کی بیٹیاں ہیں وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ اور نہیں ہے واسطے اوسکے کوئی شریک بادشاہی کی جیسے کہ مشرکین جو کہ خدا کی شریک کہتے ہیں
وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ اور نہیں ہے واسطے اوسکی کوئی دوست جو بخشے نصرت کرنیوالا مِّنَ الذُّلِّ سے ذلت جسکی مدد کرنیسے اوسکو عزت حاصل ہو اور نہ وہ جیسے
نصرت کا محتاج ہے جیسے کہ صابئین کہتے ہیں کہ اگر خدا کی او دوست نہوتے تو [illegible] ہوتا وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا اور بزرگی سے یاد کر تو اوسکو بزرگی سے
یاد کرنا کہ یہہ تو بہت اکبر یعنی خدا بزرگ ہے اس سے کہ وصف کیا جاوے اور اس آیت کو آیۃ العز کہتے ہیں اور کہتے ہیں جو لڑکا اولاد عبد المطلب میں بات کرنیکو سیکھتا تھا تو جناب
رسولخدا صلعم اوسکو یہہ آیت تعلیم کرتے تھے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس آیت کو پڑھے تین مرتبہ آخر میں اللہ اکبر کہے اور جناب رسولخدا
صلعم نے اپنی وصیتوں میں حضرت علی سے فرمایا کہ ای علی امان ہے واسطے امت میری کی چوری سے آیہ قل ادعوا اللہ او ادعوا الرحمان آخر سورۃ تک فقط

اشتہار - اس جلد کا اہتمام میر یعقوب علی صاحب کے سپرد ہوا تھا بوجوہ چند در چند جسجگہ پہلی جلد دوم ہوئی تھی چھپنے کی بنا بتکمیل اوسکی مطبع میں آئی اور تکمیل پائی دوسری
جلد ہم بعد [illegible] شروع کرتے ہیں چھپنے وہ قیمت اگر چہ پیشگی چار روپیہ ہی لینگے نقصان نہیں جاتا جن صاحبوں کے پاس پہلی جلد ہو وہ دوسری جلد کے خریدار ہوں

بنا ہم ہماری چھپنے بنا میں شروع کردینے بعد فرصت کسی کا شگوفہ دوم جلد دوم ہر دو ساتھ ختم ہونگی المشتہر سید علی حسین مالک مطبع

اشتہار

الحمد للہ والمنۃ کہ جلدِ اول تفسیر عمدۃ البیان جسکا عرصہ دراز و مدتِ امتداد سے شائقین کو انتظار تھا اور وہ بسبب چند در چند وجوہ در پیش آنے کے وقتِ مقررہ پر اُن صاحب کے جو اسکے چھاپنے کے ذمہ دار ہوئے تھے طبع نہو سکی تھی انجام کو پہنچی۔ جن واقعات کے پیش آنے سے اِسکی تکمیل میں دیر ہوئی اُسکا ذکر کرنا ہم فضول سمجھتے ہیں ہاں اس امر کا اظہار ضروری ہے جو ہماری ذاتِ خاص سے متعلق ہے وہ یہ ہے کہ اس کتاب کی تکمیل کا کوئی اہتمام سوائے چھاپنے کے ہمارے ذمہ نہ تھا سو وہ بھی اُسقدر کہ جتنا میر مقصود علی صاحب نے ہمکو اختیار دیا تھا۔ یعنی کتابت کا انتظام تصحیح کا بندوبست یہ سب اُنکے اہتمام سے ہوا تھا۔ چونکہ یہ کتاب خاص ایک جگہ نہیں چھپی۔ اسی واسطے اس کے چھپنے میں بہت سی دِقتیں پیش آئیں۔ لیکن جب ہر چہار سمت سے جناب مولانا و مقتدانا حامیِ دینِ شرعِ متین مقبولِ بارگاہ لم یزلی الحاج مولوی سید **عمّار علی** صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ تقاضا اُن لوگوں کا جو پیشگی قیمت دے چکے تھے آنے لگا تو میں نے حسبِ ارشاد جناب موصوف اپنے پاس سے روپیہ لگا کر پورا کر دیا اور دوسری جلد بھی نہایت عمدہ و مضبوط خانی کاغذ پر چھاپنی شروع کر دی جو عنقریب تیار ہوجائیگی اور قیمت بمد پیشگی چار روپے اور بحساب بعد چھ روپے لیجائیگی لیکن یہ بہت مشکل ہے کہ یہ جلدیں صرف ۲۵۰ چھپتی ہیں پس جن صاحبوں کو جلد دوم کی خریداری منظور ہو وہ بدون عنایت فرمانے زرِ قیمت پیشگی صرف اپنا نام نامی لکھ بھیجیں تاکہ ہم اپنے رجسٹر میں درج کر لیں ورنہ بعد اشاعت تیاری جلد ثانی کے جو علی العموم اشتہار دیا جاویگا اُسوقت اول وہ لوگ مستحق خریداری سمجھے جائینگے کہ جنکی درخواست پہلے سے ہمارے پاس موجود ہوگی +

المشتہر

سید علی حسین مالک مطبع یوسفی دہلی۔

98

اشتہار

۳۳۲۷۶
۱۵۸

ہماری کتب خانہ واقعہ دریبہ بازار کلان دہلی مین جسکی ایجنٹ سید تاج حسین صاحب ہین ہر قسم کی کتابین عربی فارسی اُردو مطبوعہ لکھنو بمبئی کانپور دہلی وغیرہ ونیز کتب مروجہ مدارس سرکاری موجود ہین جن صاحبونکو کسی قسم کی کتاب کی خریداری منظور ہو قیمت بذریعہ منی آرڈر بنام ایجنٹ کی بھیج کر طلب فرماوین فی الفور بھیجدی جاوین گی کتب مندرجہ ذیل جن کی اکثر حضرات شیعہ کو ضرورت پڑتی ہی موجود ہین

نام کتب

حیات القلوب ۳ جلد فارسی	جامع عباسی بست بابی	تحفۃ العوام	مجموعہ جوشن صغیر کبیر دعاے کمیل
مفتاح الجنان	حلیۃ العرائس	مراثی دبیر انیس مونس عشق	بیاض نوحہ جات
بناءالاسلام	نزل الابرار	گلِ مغفرت حیدری	کامل التعبیر نامہ
روضۃ الشہدا	دیوان علی علیہ السلام	کلمات مکنونہ	فال جعفری
تحفۃ المتقین	پنسورہ مترجم	صحیفہ کاملہ	بیواقیت درر
صفایح الابریز	زیر طبع		
جلد دوم تفسیر عمدۃ البیان	تحفۃ الاشعریہ	تحفہ جعفری	حسنیہ فارسی
فضائل مرتضوی	منتخب الاعمال	مجموعہ مراثی چند شعرا	

المشتہر
سید علی حسین مالک مطبع یوسفی دہلی